CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Regd. No: L.435 Telegrams "Prakash" Telephone No: 8367.

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ٹیلیفون نمبر ۸۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ایڈیٹر: مہاشے کرشن علاوہ پوری

چندہ
سالانہ: چار روپے للعہ
ششماہی: ۲ سہ ماہی عہ
ولایت: چھ روپے
برما: ۵ روپے

نمبر ۱	اتوار ۲۳ پوہ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۷ جنوری ۱۹۴۰ء	جلد نمبر ۳۱

زندگی کیا ہے؟

(از جناب منشی بالمکند صاحب عرشؔ ملسیانی بی۔ اے)

آ سناؤں تجھ کو کیا ہے حاصلِ رازِ حیات
آ دکھاؤں تجھ کو اس کی بے ثباتی میں ثبات

وہ تجلی ڈھونڈ جس سے دل میں ہو تابندگی
جو عمل کا درس دے وہ زندگی ہے زندگی

ہاں ذرا اپنی حقیقت دیکھ آنکھیں کھول کر
جانچ اپنی طاقتِ پرواز بازو تول کر

جو مقدر کو بدل دے وہ تری تدبیر ہو
تیرے ہاتھوں میں عنانِ توسنِ تقدیر ہو

چرخ کو تیرے ارادوں کا ہو لازم احترام
گردشِ ایام ہو تیرے نصیبے کی غلام

اٹھ کہ دنیا منتظر ہے کام کی کچھ کام کر
خواہشِ آرام ہے تو قبر میں آرام کر

تو بھی دنیا کو دکھا دے اپنی شانِ زندگی
تو بھی پیدا کر زمیں پہ آسمانِ زندگی

منزلِ تاریک طے کر گرمیٔ رفتار سے
مانگ لے بیدار آنکھیں طالعِ بیدار سے

زندگی موجِ حوادث سے نہیں ڈرنے کا نام
زندگی ہے آبرو کی راہ میں مرنے کا نام

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد

سنت کمار نے کہا۔ ایسے دیکھتے ہوئے ایسے منن کرتے ہوئے ایسے جانتے ہوئے اُس اِس آتم گیانا کا آتما پران ہے۔ آتما سے آشا ہے۔ آتما سے سمرتی۔ آتما سے آکاش۔ آتما سے تیج۔ آتما سے جل۔ آتما سے پرگٹ ہونا۔ ناش ہونا۔ آتما سے ان۔ آتما سے بل۔ آتما سے وگیان۔ آتما سے دھیان۔ آتما سے چیت۔ آتما سے سنکلپ۔ آتما سے من۔ آتما سے بانی۔ آتما سے شر نہاں۔ آتما سے کرم۔ اور آتما ہی سے یہ سب ہے۔ آتم گیانی مکت آتما آتما سے ہی سرو سدھی سمپن ہوتی ہے۔ اس کے آتم بھاؤ سے ہونے یوگیہ سویم ہو جاتا ہے۔ وہ دل آتم بھاؤ سے سروگیہ اور سرو سمپن سمجھا گیا ہے۔ وہ یہ اس پر شلوک ہے۔ آتم درشٹی مرتیو کو نہیں دیکھتا۔ وہ امر ہو جاتا ہے۔ وہ نہ روگ کو بھوگتا ہے۔ اور نہ ہی مانس دُکھ ادسمتھا کو۔ آتم درشٹی سب کچھ جانتا ہے۔ اور سرو سکھ سرو پرکار سے پراپت کرتا ہے۔ وہ مکت آتما ایک ہوتا ہے۔ اس کا سوروپ اکھنڈ ہوتا ہے۔ پرنتو سدھی سنیوگ سے پرمیشور میں رت رہنے سے سو سنکلپ پورو وک منتردھا پنچ دھا سپت دھا نودھا پھر ایکادش سو دس ایک سہسروں تھا بیس پرتیت ہونے لگ جاتا ہے۔ پرمیشور کی اچھا میں اس کے یہ سنکلپ سے سوروپ ہوتے ہیں۔ اِندریوں سے جو وشے گرہن کئے جاتے ہیں ان کا یہاں نام آہار ہے۔ اُپاسنا سے آہار شدھی ہونے پر انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے۔ انتہ کرن کی شدھی ہونے پر دھرو سمرتی ہو جاتی ہے۔ سمرتی گیان کے لابھ ہونے پر اگیان یاپ آدی کی ساری گرنتھیوں کا سرو ناش ہو جاتا ہے۔ کرم دھ آدی دوشوں کو کشٹ سکتے ہیں۔ بھگوان سنت کمار نے اس اُپنشد کی سے نارد کو اگیان اندھکار سے پار کر کے آتم یہ آتم سوروپ کو درشا یا۔ اُپدیش دے کر اس کو آتم درشٹی بنا دیا۔ اس بھگوان سنت کمار کو سکند بھی کہتے ہیں۔ اس کو سکند ہی کہتے ہیں ٭

پرپاٹھک آٹھواں

پہلا کھنڈ اب دھرو دوا کہی جاتی ہے

رگ وید اوم یجر وید

وید امرت

سام وید اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म ब्राह्मणादिन्द्र राधसः पिबा सोममृतूँरनु तवेद्धि सख्यमस्तृतम

(رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۵ منتر ۵)

(اوم) براہمنا اندر رادھسہ پبا سوم مرتونر نو تویدھی سکھیم استرتم (۵)

پدارتھ:۔ جو (اندر) الیشوریہ جیون کا ہیتو وایو (براہمنات) بڑے کاروبو (رادھسہ) پرتھوی آدی لوکوں کے دھن سے (انو رتون) اپنے اپنے پربھاؤ سے پدارتھوں کے اس تو مرنے والے بسنت آدی رتوؤں کے انوکرم سے (سومم) سب پدارتھوں کے رس کو (پب) گرہن کرتا ہے۔ اس سے (ہی) نشچے سے (تب) اس وایو کا پدارتھوں کے ساتھ (استرتم) اوناشی (سکھیم) متر پن ہے ٭

بھاوارتھ منشیوں کو یوگیہ ہے۔ کہ جگت کے رچنے والے پرمیشور نے جو جو جس جس وایو آدی پدارتھوں میں نیم ستھاپن کئے ہیں۔ ان ان کو جان کر کاریوں کو سدھ کرنا چاہیئے۔ اور ان سے سدھ کئے ہوئے دھن سے سب رتوؤں میں سیا پرانیوں کے انوکول ہت سمپادن کرنا چاہیئے۔ تتھا یکتی کے ساتھ سیون کئے ہوئے پدارتھ متر کے سمان ہوتے۔ اور اس سے وپریت شترو کے سمان ہوتے ہیں۔ ایسا جاننا چاہیئے ٭

(اب وایو وشیش بیان دو دان رتوؤں کے ساتھ کیا کیا پرکاش کرتے ہیں۔ اس بات کا اُپدیش اگلے منتر میں کیا ہے ۔)

(رشی دیا نند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

تشریح اس منتر میں پرمیشور نے ہوا کے خواص و فوائد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وید بھگوان فرماتا ہے کہ ہوا اور قدرت کی دوسری طاقتوں کے خواص اور فوائد کو سمجھ کر ان سے کام لینا چاہیئے۔ اگر ان طاقتوں کے متعلق اصولوں کو سمجھ کر ان کے مطابق عمل کیا جاوے گا۔ تو وہ ہمارے فائدے اور سکھ کا باعث ہوں گی۔ اور اگر ان کے خواص و اصولوں کے خلاف عمل کی کوشش کریں گے۔ تو دکھ اٹھائیں گے۔ ہوا سے کیا کیا کام لئے جا سکتے ہیں۔ یہ ہم ترقی کے اس زمانہ میں خود دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ کچھ برس پہلے کشتیاں ہوا سے چلا کرتی تھیں۔ پون چکیوں کا ذکر بھی اب پرانا ہو چکا ہے ٭

اس ہوا کے اصولوں کو سمجھ کر تھرموس برقی اور فرامیٹر بنائے گئے ہیں۔ سائنس کے اصولوں میں ایسے بے شمار آلہ جات ہیں۔ جو اگر ہوا نہ ہو۔ تو بے کار ہو جائیں۔ ڈوب کر رہ جائیں۔ یہ موٹر۔ بائیسکل۔ فٹ بال۔ والی بال۔ ہوائی جہازوں سے کودنے والی ہوائی چھتریاں بھی تو اسی ہوا کی بدولت استعمال میں آ رہی ہیں ٭

(ہنیشی)

اس بیہم پور میں بھگود بھگت کے شریر میں جو یہ سوکھشم کمل گرہ ہے مہرنہ ہے۔ اور اس میں بھیتر جو سوکھشم آکاش آتم نواس استھان ہے۔ اس میں جو بھیتر چیتنیہ جیوتی ہے۔ وہ کھوجنے یوگیہ ہے۔ وہ ہی جاننے کی اِچھا کرنے یوگیہ ہے۔ یہ ہم کی اُپاسنا اور دھیان شریر میں ہوتی ہے۔ اس کا نام یہ بیہم پور ہے۔ اس دہر دُپاسنا کہے گیا تا بھگود بھگت کو یدی کوئی کہہ دے تار نگ ہیں۔ کہ اس برہم پور میں جو یہ سوکھشم کمل گرہ ہے۔ سوکھشم جو اس میں بھیتر آتم استھان ہے۔ وہ اس میں کیا ودیہ مان ہے؟ جو کھوجنے یوگیہ ہے۔ اور جو ہی جاننے کی اِچھا کرنے یوگیہ ہے ٭ (مسلسل)

چُنے ہوئے پھول

کھیرا سر سے کاٹیئے پھر ملیئے نمک لگائے
رحمن کرادے مکھن کو چہیت یہی سزائے

ارتھ:۔ کھیرے کو سر سے کاٹ کر نمک ملیئے۔ رحمن تلخ زبانوں کی یہی سزا ہے ٭

رحمن نہ نہ سراہیئے دین لین کی پریت
پرانن باجی لاگ ہے ہار ہو کہ جیت

ارتھ:۔ دینے لینے کی دوستی کچھ نہیں ہے۔ زندگی کی بازی ہے۔ ہار ہو یا جیت ہو ٭

سرشوکھے پکھیتی اُڑیں اور ان سرن کا ئیں
دین مین بن پکھ کے کہو رحیم کہاں جائیں

ارتھ:۔ تالاب سوکھ جاتا ہے۔ تو سرغابی آبی دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ خدایا مچھلی بے پر کی کہاں جائے ؟

رحمن بلو کانن بھرے کا ئیں پاک پھل کھائے
مدھیہ سبھاگت ہیں ہو جیبو بھاوے ناسئے

ارتھ:۔ اے رحمن جنگل میں رہ کر کچے پکا پھل کھائے۔ بھری مجلس میں توہین ہو۔ تو جینا اچھا نہیں ٭

جب ہی لگ جیبو بھلو کہ دیبو پڑے نہ دھیم
بن دیبو جیبو جگت ہمیں نہ رُچے رحیم

ارتھ:۔ جینا اُسی وقت تک اچھا ہے۔ کہ کرم کرنے کی قابلیت رہے۔ اور جب یہ نہ رہے۔ تو اے رحیم بہتر ہے مر جانا ٭

رحمن رہیو وا ان بھلو کہ جب لو مین سکوچ
سیل ڈھیل جب دیکھئے ترت کیجئے کوچ

ارتھ:۔ جب تک خاطر و مدارت ہو رحمن رہیئے۔ اور جب کمی ہو۔ تو مہمانی ترک کر دے ٭

مرگ اد چیرت برگ مس کو بھولیں کود ت باڑا
رحمن اپنے گوت کو کہ نہ ملن کی چاہ

ارتھ:۔ ہرن ہرن کے ملنے کو اُچھلتا ہے۔ اور سؤر زمین کھودتا ہے۔ اے رحمن سب کو اپنے ہم جنس کے ملنے کا شوق ہے ٭

جو رحیم اُتم پرکرت کا کر سکت کوسنگ
چندن وِش ویاپت نہیں لپٹے رہت بھجنگ

ارتھ:۔ اے رحیم جن کی فطرت اچھی ہے صحبت اس کو خراب نہیں کر سکتی۔ چندن کے درخت میں سانپ لپٹے رہتے ہیں۔ لیکن ان کا زہر اس پر اثر نہیں کرتا ٭

رحمن ہو دیکھ، درسا نہ اکمت بہٹ اوٹ
سمے پلاسے ہو تو سے داہی بہٹ کی چوٹ

ارتھ:۔ اے رحمن چراغ جس دامن سے (ہوا کے مخالف سے) بچایا جاتا ہے۔ اُسی دامن سے جب وقت بدل آتا ہے بجھا دیا جاتا ہے ٭

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۶ ۲۳ پوہ
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۷ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء

نیا ورش

ایک ورش اور بیت گیا۔ سنہ ۱۹۳۹ء سال کے گال میں چلا گیا۔ اور سنہ ۱۹۴۰ء اپنے گربھ میں ایک نامعلوم سے بھوشیہ کو چھپائے آ گیا۔ اس نئے ورش میں کیا ہوگا یہ کہنا کٹھن ہے۔ یہ تو سمے ہی بتلائے گا۔ ہاں یہ ہم بتا سکتے ہیں۔ کہ گت ورش کیا ہوا۔ اور اس ورش میں کیا کرنا چاہیئے۔ نئے ورش پر مبارکباد دینے کا رواج ہے۔ لیکن ہم مبارکباد نہیں دے رہے۔ اس لئے کہ نیا ورش آیا ہے۔ ہمارے جیون کا ایک ورش کم کر کے۔ ہم ودھائی تو تب دیں جب ہم منزل مقصود پر پہنچ گئے ہوں۔ اب چونکہ نیا ورش شروع ہو رہا ہے۔ اس پرشن پر وچار کرنا اچت ہے۔ کہ ہم جس آدرش کے لئے جیون سنگرام لڑ رہے ہیں۔ وہ آدرش کہاں تک سپھل ہوتا ہے۔ اس آدرش کی پورن سپھلتا یا منزل مقصود تک جا پہنچنے پر ہی ودھائی دی یا لی جا سکتی ہے۔ دیکتیوں کے آدرش جدا جدا ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی کے لئے یہ جاننا مشکل ہے۔ کہ کون کس حد تک پچھلے ایک ورش میں اپنے مشن میں سپھل ہوا ہے۔ پھر یہ اوسر دیکتیوں کے آدرشوں کی پورتی کے پرشن پر وچار کرنے کا نہیں۔ یہ اوسر ہے اس سماج کے آدرش کی پورتی کے پرشن پر وچار کرنے کا۔ جو ان دیکتیوں سے سمبندھت ہے یا ہم جس سماج سے سمبندھت ہیں۔ دیکتیوں کے سمبندھ میں تو ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو بھائی گت ایک ورش میں اپنے آدرش میں سپھلتا کے سمیپ تر پہنچ گئے ہیں۔ انہیں ہماری اور سے ودھائی ہو اور جو اسپھل رہے ہیں ان کے لئے پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ انہیں سپھلتا دیں۔ پرنتو ان دیکتیوں کو ہم کیا کہیں۔ جنہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ ان کا اس جیون میں آدرش کیا ہے؟ ایسے دیکتیوں کی تعداد سینکڑوں نہیں ہزاروں ہے۔ اور پھر ایسے دیکتی بھی کم نہیں۔ جن کا کسی سماج سے کوئی سمبندھ نہیں۔ ایسے دیکتیوں کے لئے نئے ورش کی آمد یا ایک ورش کی سماپتی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ پرنتو ان دیکتیوں کے لئے جو ہر کام میں باقاعدگی دیکھنے کے عادی ہیں۔ یہ اوسر اپنے جیون کے آدرش کی سپھلتا اسپھلتا کے پرشن پر وچار کرنے کا ہے۔ اور اپنے اندر ایک نشچت ہو سکتا ہے۔ آئیے ہم بھی دیکھیں کہ ہم اپنے سماج کے جیون کے ایک ورش کی سماپتی پر اس سوال کے سمبندھ میں کہ ہمارا سماج ہمیں آدرش کے لئے کہاں تک بہت بڑھا ہوا تھا۔

اس میں اسے گت ورش کہاں تک سپھلتا ملی ہے۔ وچار کرنے میں سمتت کیا چاہتے ہیں۔ وچارشیل آریہ بھائیوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ گت ورش آریہ سماج نے کیا کیا۔ وہ کیا نہ کر پایا۔ اور آئندہ اسے کیا کرنا چاہیئے؟ اس سمبندھ میں ہم اپنے وچار نیچے پرگٹ کرتے ہیں:۔

(۲)

سنہ ۱۹۳۹ء آریہ سماج کے اتہاس میں بہت مہتو کا ورش ہے۔ اس لئے کہ اس ورش آریہ سماج نے ریاست حیدرآباد جیسی شکتی شالی ریاست سے ٹکر لی۔ اور شانت متی ستیاگرہ کی ایسی شاندار مثال قائم کر دی۔ کہ جس کا جواب آج تک ہوئے ستیاگرہوں کے اتہاس میں ملنا مشکل ہے۔ آریہ سماج نے دیش بھگتی کی۔ اس کا نام بھارت کے کونہ کونہ میں ہی نہیں۔ بلکہ دنیا بھر میں گونج اٹھا۔ آریہ بھائیوں کے سنگٹھن۔ پریم۔ تپ۔ تیاگ اور ڈسپلن کی شاندار مثال دنیا کے سامنے آ گئی۔ اپنوں اور بیگانوں نے اس کی طاقت کا اندازہ لگا لیا۔ اور ان لوگوں کو جو سمجھ رہے تھے۔ کہ آریہ سماج مر رہا ہے یا مر چکا ہے۔ اس کی زندگی کا ثبوت مل گیا۔ آریہ سماج کے پاس کوئی پروگرام نہ تھا۔ اسے بنا بنایا پروگرام ہاتھ آ گیا۔ اور کاریہ کشیتر بھی۔ حیدرآباد ستیاگرہ گت ورش کی سب سے اہم اور گورو کے ساتھ بیان کی جانے والی بات ہے۔ یہ ورش آریہ سماج کے اتساہ۔ جوش زندگی اور جوانی کا ورش کہا جا سکتا ہے۔ اس جوانی کا جو آریہ سماج کے ابتدائی دنوں میں دیکھنے میں آتی تھی۔

اس ورش کی دوسری قابل ذکر بات دو مہان دیکتیوں کا وِیوگ ہے۔ اسرگواس مہاتما ہنسراج اور آچاریہ رام دیو کا ندھن۔ ان مہان دیکتیوں کے اٹھ جانے سے۔ دو ایسی جگہیں خالی ہو گئی ہیں۔ جن کا پر ہونا کٹھن ہے۔ گویا گت ورش ویدک سماج نے کچھ پایا ہے۔ تو کچھ کھویا بھی ہے۔ اور جو پایا ہے وہ کچھ کم نہیں۔ اسی طرح جو کھویا ہے۔ وہ بھی کچھ کم نہیں۔ نتیجہ کے طور پر پچھلا ورش آریہ سماج کے لئے بہت اچھا رہا ہے۔ نئی آریہ سماجیں بنی ہیں۔ نئے ممبر بھرتی ہوئے ہیں۔ آریہ سماج نے سرو سادھارن ہندوؤں کے ہردے میں ایک اچھا استھان بنا لیا ہے۔

یہ تو ہوئی آریہ سماجک درشٹی کون سے گت ورش پر ایک نظر۔ یدی سادھارن طور پر درشٹی ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ گت ورش انقلابوں جھگڑوں کا ورش ہے۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے جاپان نے چین کا کچھ حصہ نکال دیا۔ جرمنی نے کئی کمزور راشٹروں کو ہڑپ کر لیا۔ روس اور جرمنی نے مل کر پولینڈ اور فن لینڈ کو تباہ کر ڈالا۔ یورپ میں ابھی تک یدھ جاری ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کب بند ہو؟ اس یدھ کا اثر بھارت پر اور کچھ نہ ہوا ہو۔ تو کم از کم اتنا ضرور ہوا ہے۔ کہ غیر ممالک سے تجارت بند ہو چکی ہے۔ تمام چیزیں گراں ہو گئی ہیں۔ اور دن بدن گراں تر ہوتی جا رہی ہیں۔ اس سے بھی ادھک یدھ کا پربھاؤ بھارت پر یہ پڑا ہے۔ کہ اس کی سب سے بڑی اور واحد سیاسی جماعت یعنی کانگریس جس کے ہاتھ میں کچھ دن پہلے سات صوبوں کی عنانِ حکومت تھی۔ گورنمنٹ سے اسہیوگ کرنے پر مجبور ہو گئی۔ اور اس کے منتری منڈلوں کو تیاگ پتر دے دینے پڑے۔ کیا یہ کوئی کم چنتا پورن اتھل پتھل ہے؟

(۳)

یہ تو ہوئی مختصر طور پر پچھلے سال کی کہانی۔ جسے دوہرا کر ہم بتانا نہ بتلائیں۔ آریہ نیتاؤں اور وچارشیل آریہ بھائیوں سے کچھ نئے ورش میں کرنے یوگیہ کاموں کے سمبندھ میں کہنا چاہتے ہیں۔ حیدرآباد میں پرچار کاریہ کی جو سکیم بنائی گئی ہے۔ اسے عملی جامہ پہنانے کے علاوہ کئی اور آوشیک کام ہیں جن کی طرف نئے ورش میں وشیش روپ سے دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ سب سے اہم اور فوری توجہ کے قابل کام ہے۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں ہونے والی مردم شماری کا۔ حیدرآباد ستیاگرہ کی وجہ سے آریہ سماج کے پرچار کے لئے میدان تیار کر دیا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ اس سے فائدہ اٹھا کر آریہ سماج کے ممبروں کی زور شور سے بھرتی کی جائے۔ تاکہ آئندہ مردم شماری میں ہماری تعداد پچھلی تعداد سے کم از کم دوگنی ہو۔

دوسری بات ہے۔ دیش کے ورتمان راج نیتک واتاورن کے سمبندھ میں آریہ سماج کے کرتویہ کے نشچے کی۔ یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ اسے کانگریس کا ساتھ دینا چاہیئے یا ہندو مہاسبھا کا۔ سمیہ آ گیا ہے۔ کہ کسی زندہ سوسائٹی کے لئے دیش کی سیاسیات سے الگ رہنا خودکشی کے مترادف ہے۔ لہذا آریہ سماج جیسی جس نے کہ سب سے پہلے دیش کو آزادی اور سودیشی کا سبق پڑھایا۔ اس آوشیک پرشن کی اور سے کیسے لاپرواہ رہ سکتا ہے؟

تیسری بات ہے وید پرچار میں فوری تبدیلی لانے کی۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اب جلسوں اور لیکچروں کے ذریعہ پرچار کا خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ رواج کو قائم رکھنے کے لئے جلسوں یا لیکچروں پر خرچ کیا جانا کھلتا ہے۔ غرض پرچار سے ہے۔ جو طریقہ مفید ہو اسی پر عمل کرنا ہی دانشمندی ہے۔ ہمارے وچار میں بجائے ہر شہر و قصبہ میں جدا جدا جلسے کرنے کے سمت روپ سے ضلع پرانت اور اکھل بھارت ورشیہ آریہ کانفرنسیں کرنے کی پرتھا جاری کرنا زیادہ مفید ہوگا۔ ودیشی بھاشاؤں میں ساہتیہ بانٹنے۔ اور لاگت یا تر قیمت پر بیچنے سے بھی پرچار میں کافی سہائتا مل سکتی ہے۔

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ استری اپدیشکائیں تیار کرنے کے لئے ایک مہلا اپدیشک ودیالیہ قائم کیا جائے۔

پانچویں ضروری بات نوجوانوں کو سنگٹھت اور آریہ ویر دلوں کو آرگنائز کرنا ہے۔

چھٹا کام ویدوں کا اردو اور انگریزی میں انوواد پیش کرنا۔ اور انگریزی پڑھے لکھے لوگوں میں آریہ سماج کا سندیش پہنچانے کیلئے ایک انگریزی اخبار یا رسالہ جاری کرنا ہے۔

ساتواں کام جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے یہ ہے۔ کہ آریہ شکشا سنستھاؤں کا نیترن

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا جائے - اور ان کے بھوشیہ کو سُورکھشت کرنے کے لئے ان میں صنعت و حرفت کی لازمی تعلیم کو رائج کیا جائے۔ تاکہ وہ سوالمبی بن سکیں۔ اور آریہ جنتا پر ان کے خرچ کا بوجھ نہ پڑے - اب آریہ بہت سے فنڈوں کو دان دینا پڑتا ہے - جس کے کارن ویدپرچار فنڈ کمزور رہ جاتا ہے - بھوشیہ میں ہونا یہ چاہیئے - کہ آریہ جنتا پر سوائے ویدپرچار فنڈ کے دوسرا کوئی بوجھ نہ ہو۔

مندرجہ بالا سات باتیں ہم نے وچار کے لئے پیش کی ہیں - ان کی اُپیوگتا سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا - اس لئے ہمیں وشواس ہے - کہ ہر ایک آریہ ہم سے سہمت ہے - جب ہم یہ کہتے ہیں - کہ یہ سات کام ایسے ہیں - جو اوشیہ نئے ورش میں پورے ہو جانے چاہئیں - اگر ہم یہ کام گت ورش نہیں کر سکے - تو نئے ورش میں انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا یتن کرنا چاہیئے - یہ کام ایسے ہیں - جو سامُوہک رُوپ سے کئے جانے یوگیہ ہیں - جو کام ویکتگت رُوپ سے کیا جانا اوشیک ہے - وہ یہ ہے - کہ ہم اپنے ویکتیگت جیونوں اور پریواروں میں زیادہ سے زیادہ آریتو لانے کا یتن کریں - ہم خود کو دیانند کے رنگ میں رنگنے کا یتن کریں - اگر ہمیں آریہ سماج کو آگے لے جانا ہے - تو یاد رکھنا چاہیئے - کہ آریہ سماج کے اصول اور تعلیمات کیسی بھی اعلےٰ پایہ کی کیوں نہ ہوں ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے - اگر وہ اصول اور تعلیمات ہماری عملی زندگی میں لوگوں کو آکرشن کرنے کے لئے موجود نہ ہوں - ہمیں نئے ورش کے آرنبھ میں جہاں سوسائٹی کی ترقی اور تنزل کے سوال پر غور کرتے ہوئے اس کے گنوں اوگنوں اور کمزوریوں پر وچار کرنا چاہیئے - وہاں اپنے اپنے جیون کی پچھلے ورش کی بھولوں، ترٹیوں، اور کمزوریوں کی بھی ایک فہرست بنانی چاہیئے۔ اور انہیں آہستہ آہستہ سال بھر میں دُور کر کے سچے معنوں میں آریہ بن کر دکھانا چاہیئے۔ اگر ہم ویکتیگت رُوپ سے یہ ٹھیک کام اور سامُوہک اتھوا سوسائٹی کے رُوپ میں مندرجہ بالا سات کام کر سکیں - تو ہم ۱۹۴۱ء کے پہلے انک میں آریہ جگت کو ودھائی دینے کے یوگیہ ہوں گے۔

(ہیتیشی)

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بڑھائیں۔ (مینیجر)

"پرکاش" ۳۶ ویں سال میں

"پرکاش" اپنی زندگی کے ۳۵ سال پورے کر کے اس انک کے ساتھ ۳۶ ویں سال میں قدم رکھ رہا ہے - سنہ ۱۹۰۵ء میں اسے آریہ سماج کے پرچار کے اُدیش سے جاری کیا گیا تھا - اسی اُدیش کی پورتی کرتے ہوئے آج اسے ۳۵ سال ہو گئے ہیں - اس عرصہ میں اس نے آریہ سماج کی جو شاندار خدمات سر انجام دی ہیں - ان کا اپنوں کو ہی نہیں پرایوں کو بھی اعتراف ہے - ہندوستان کے اندر اور باہر سینکڑوں آریہ بھائی ایسے موجود ہیں - جو یہ گواہی دے سکتے ہیں - کہ انہیں آریہ سماج میں لانے والا "پرکاش" ہے - نہ صرف "پرکاش" نے ہندوؤں اور غیر ہندوؤں کو آریہ سماج میں لانے کے لئے قابلِ قدر کام کیا ہے - بلکہ پنجاب میں ہندی کے پرچار میں بھی اس کا نمایاں ہاتھ ہے - اگرچہ اس کی لپی فارسی ہے لیکن زبان درحقیقت ہندی ہی ہے - اس کے علاوہ وہ بھاری خسارہ برداشت کر کے خاص نمبروں کے ہندی ایڈیشن نکالتا رہا ہے - لیکن اب اس کے لئے یہ خسارہ برداشت کرنا ممکن نہیں - کیونکہ اب اُردو پرچہ کو بھی ہر سال ۵-۶ سو روپے کا گھاٹا رہتا ہے - ہندی ایڈیشن نکالنے کی جرأت ہو - تو کیونکر؟ خسارہ کے سوال کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے - تو سوال پیدا ہوتا ہے مانگ کا - جب مانگ ہی نہ ہو - تو خسارہ کس لئے اُٹھایا جائے؟ پچھلے نومبر میں ہم نے رشی نمبر کا ہندی ایڈیشن نکالنا چاہا - اور اعلان کیا - کہ اگر یکم اکتوبر تک دو ہزار کاپیوں کے آرڈر آ جائیں - تو ہندی ایڈیشن بھی پرکاشت ہو گا - نتیجہ وہی ہوا جس کی ہمیں امید تھی - دو ہزار تو کُجا - پانسو کاپیوں کی مانگ بھی نہ آئی - ایسی حالت میں ہندی ایڈیشن نکالنے کا حوصلہ کون کرے؟ ہم نراشاوادی نہیں - اس لئے حوصلہ نہیں ہارتے - جب بھی کبھی آریہ جگت کی طرف سے ہندی ایڈیشن شائع کرنے کی مانگ ہو گی "پرکاش" اس کی مانگ کو پورا کرنے کے لئے تت پر ہو گا - اس کا کام سیوا کرنا ہے - اور درست صرف سیوک کی سیواؤں کی قدر شناسی کی ہے - وہ جہاں تک ہو سکی - آریہ جگت کی سیوا کرتا رہے گا - لیکن آریہ جگت کی اپنے اخباروں کے پرتی لاپرواہی کی نیتی آریہ اخباروں کو ختم کر دے گی - اور اس طرح آریہ سماج کے پرچار کو کافی دھکا پہنچائے گی - آریہ پُرش اور آریہ سماجیں ہی جب آریہ اخبار نہ منگوائیں - تو تیسرا کون ان کی مدد و سرپرستی کے لئے آئے گا - کیا یہ افسوسناک امر نہیں - کہ کئی آریہ سماجیں صرف روزانہ اخبار منگواتی ہیں - آریہ پتر پترکائیں نہیں - ہم پوچھتے ہیں - کہ ایسی سماجوں کے ادھیکاریوں کو کیا حق ہے - کہ سماج کا وہ دھن جو صرف پرچار کاریہ پر صرف ہونا چاہیئے - اپنے نگرواسیوں کے شوقِ اخبار بینی کو پورا کرنے کے لئے پولیٹیکل اخباروں کو خریدنے میں صرف کریں - آریہ سماج کے فنڈ سے صرف وہی اخبار منگوائی جانی چاہئیں - جو آریہ سماج کے پرچار میں سہائیک سدھ ہوں - آریہ سماجوں کی اس گھاتک نیتی کا ہی یہ پرنام ہے - کہ آریہ اخباروں کی اوستھا دنوں دن خراب ہوتی جا رہی ہے - آریہ اخبار اب رہ ہی کتنے گئے ہیں؟ سارے پنجاب میں صرف تین - "پرکاش" "آریہ گزٹ" اور "ریفارمر" - ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس کی اشاعت ہزاروں میں ہو - اور خسارہ پر نہ چل رہا ہو - آریہ بھائی نہ جانے یہ بات کیوں فراموش کر دیتے ہیں - کہ ایک اخبار بیسیوں اُپدیشکوں سے زیادہ پرچار کاریہ کرتا ہے - وہ صرف ایک پیسہ کے خرچ سے ہندوستان کے ہر شہر میں پہنچ جاتا ہے - ایک اُپدیشک ایک سپتاہ میں ایک ہی سماج کا سپتاہک ست سنگ بھگتا سکتا ہے - لیکن ایک اخبار دیش بھر کی آریہ سماجوں کے - پھر ایک اُپدیشک کے وچار محدود ہی ہو سکتے ہیں - لیکن اخبار میں درجنوں اعلےٰ پایہ کے ودوانوں کے ہر ہفتہ نئے نئے لیکھ ہوتے ہیں - یہ سب سامگری صرف ایک آنہ ہر ہفتہ خرچ کرنے پر گھر بیٹھے بٹھائے مل سکتی ہے - اخباروں کی اُپیوگتا کو ابھی تک آریہ جگت نے محسوس نہیں کیا - اگر کیا ہوتا تو آج اس کے اخباروں کی یہ افسوسناک حالت نہ ہوتی - کیا پنجاب جسے آریہ سماج کا گڑھ کہا جاتا ہے - میں ایک بھی ہندی ہفتہ وار اخبار کا نہ چلنا افسوسناک بات نہیں؟ کیا تمام آریہ جگت بھر میں ایک بھی انگریزی رسالہ یا اخبار کا نہ ہونا اس بات کا ثبوت نہیں - کہ آریہ سماجیوں نے ابھی تک پریس کی ضرورت و افادیت کو محسوس نہیں کیا - لیکن ہم کہنا چاہتے ہیں - کہ وہ ذرا حیدرآباد ستیاگرہ کی مثال کو سامنے رکھیں - اگر اخبار نہ ہوتے تو کیا وہ سپھل ہو سکتا تھا؟ ہفتہ وار اخبار بھی اپنی کم اشاعت کی وجہ سے کچھ نہ کر پاتے اگر چند روزانہ اخبار مدد نہ کرتے - لیکن ان دنوں بھی جب کہ آریہ اخباروں نے اپنی ساری شکتی آریہ ستیاگرہ کو سپھل بنانے کے نمت لگا رکھی تھی - انہیں اپنایا نہ گیا - ہمیں آشا تھی - کہ اس ورش "پرکاش" کو گھاٹا نہ رہے گا - لیکن ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے - کہ اس ورش بھی پچھلے ورش جتنا ہی گھاٹا اُٹھانا پڑتا ہے - اس سے ثابت ہوتا ہے - کہ آریہ سماجیں آریہ اخباروں سے کام تو لینا چاہتی ہیں - لیکن ان کی سرپرستی اور امداد کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتیں - کئی آریہ سماجیں ایسی ہیں جو "پرکاش" کی خریدار نہیں - لیکن اپنے سماچار باقاعدہ چھپنے کے لئے بھیج دیتی ہیں - ہم تو اس خیال سے کہ "پرکاش" کا اُدیش نستوارتھ سیوا کرنا ہے - ان کے سماچار چھاپ دیتے ہیں - لیکن جس اخبار کے سامنے ہو مالک درشٹی کون ہو - وہ ان سماجوں کی کوئی سیوا کیسے کر سکتا ہے؟ جو اس کی سیوا کو تیار نہیں۔

اب جبکہ نیا ورش شروع ہو رہا ہے - ہم آریہ سماجوں - آریہ بھائیوں اور "پرکاش" کے پریمیوں سے پرارتھنا کرنا چاہتے ہیں - کہ وہ آریہ اخباروں کی ضرورت اور اُپیوگتا کو انوبھو کریں - ان کے پرتی اپنی لاپرواہی کی نیتی کو تیاگ کر اپنے پریس کو مضبوط کرنے کی طرف دھیان دیں - اگر رہے سہے یہ تین اخبار بھی زندہ نہ رہ سکے - تو پنجاب میں آریہ سماج پر مخالفین کے حملوں کا جواب دینے والا کوئی نہ رہے گا - اور آریہ بھائی آریہ سماج کی سرگرمیوں کے متعلق اندھیرے میں پڑے رہا کریں گے - یہ اخبار ہی ہے - جو تمام آریہ جگت میں پریم بھاؤ پیدا کرتا - اور دکھ سکھ کے سماچار ایک دوسرے تک پہنچاتا ہے - اس سے بہتر دوست - ہمدرد - غمخوار اور سستا پرچارک کہاں ملے گا؟ وقت ہے - کہ آریہ جگت آریہ سماچار پتروں کے پرتی اپنے کرتویہ کا پالن کرے۔

"پرکاش" کے سمبندھ میں ہم کیول اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں - کہ اس کی آرتھک دشا اچھی نہیں - کاغذ زیادہ مہنگا ہو گیا ہے - چھپائی بھی پہلے سے کافی گراں ہے - اشتہار بند ہو رہے ہیں - عوام کی توجہ سبھا سیاست اور جنگ کی طرف لگی ہوئی ہے - ایسی اوستھا میں وہ کب تک جیوت رہ سکیگا؟

اس کے جیوت رکھنے کا ایک ہی طریقہ ہے - اور وہ یہ کہ اس کے پریمی دو دو تین تین نئے خریدار بنائیں - اپنے خرچ پر اپنے متروں - رشتہ داروں - سماجوں - لائبریریوں اور سکولوں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا یہ صحیح ہے؟

کیا یہ صحیح ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد میں خفیہ احکام جاری کئے گئے ہیں۔ کہ ریاست کی تمام آریہ سماجوں کے ساپتاہک ست سنگوں و دیگر موقعوں پر ستیارتھ پرکاش کے آخری بارہ سملاس پڑھ کر نہ سنائے جاویں۔ صرف پہلے دس سملاس ہی پڑھے جا سکتے ہیں؟
تعجب نہیں اگر اس میں صداقت ہو۔ تاہم جب تک تصدیق نہ ہو کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھتے۔ سارودیشک سبھا کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں تحقیقات کرے۔

ریاست حیدر آباد میں کیا ہو رہا ہے؟

پچھلے دنوں نکھیڑا میں ہندوؤں نے ایک جلوس نکالا۔ تو کچھ مسلم غنڈوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ آوروں نے پولیس کی موجودگی میں گولیاں تک چلائیں۔ جس سے مہاشہ چاند ساؤ تواسی وقت جان بحق ہو گئے۔ اور مہاشہ کاشی رام پردھان آریہ سماج نکھیڑا کی حالت نازک ہو گئی۔ کئی دیگر ہندوؤں کے زخمی ہو جانے کی بھی اطلاع ہے۔
کیا نظام سٹیٹ مسلم غنڈوں کی بڑھتی ہوئی شرارتوں کو روکنے کا کوئی انتظام نہ کرے گی؟

ہندو مہاسبھا کا اجلاس

پچھلے ہفتہ کلکتہ میں ویر ساورکر کی صدارت میں ہندو مہاسبھا کا اکیسواں سالانہ اجلاس نہایت کامیابی سے ہوا۔ صدر کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ۳۵-۴۰ ہزار کی حاضری ہوتی رہی۔ ویر ساورکر نے ایک پُر جوش و پُر معنی ایڈریس پڑھا۔ کئی مفید ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن میں سے ایک کے ذریعہ کمیونل ایوارڈ کی مذمت کی گئی۔ اور دوسرے کے ذریعہ ہندوؤں کی حفاظت کے لئے ایک ہندو فوج کے قیام کی تجویز کی گئی۔ ایک ریزولیوشن حیدر آباد ستیاگرہ کے متعلق بھی پاس ہوا۔ صوبہ سرحد کے ہندوؤں سے ہمدردی اور آئے دن کی اغوا کی وارداتوں کی مذمت کی گئی۔ اس اجلاس کو ہر لحاظ سے کامیاب کہا جا سکتا ہے۔

سورگیہ آچاریہ رام دیو کو مہاتما گاندھی کی شردھانجلی

مہاتما جی ہریجن کی تازہ اشاعت میں لکھتے ہیں:- "آچاریہ رام دیو کی مرتیو سے ایک مشہور آریہ سماجی لیڈر اور ورکر ہمارے درمیان سے اُٹھ گیا ہے۔ گوروکل کانگڑی کی ترقی میں سوامی شردھانند کے بلیدان کا ہی سب سے زیادہ ہاتھ ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ سوامی جی کے دست راست تھے۔ بطور ٹیچر کے وہ بہت ہر دلعزیز تھے۔ بعد میں انہوں نے اپنی تمام طاقت کنیا گوروکل دہرہ دون کو چلانے میں لگا دی۔ اور اس کام میں کماری ودیاوتی جی کی رہنمائی و مدد کرتے رہے۔ جب تک وہ زندہ رہے وہ کنیا گوروکل کے لئے بھکشا کرتے رہے اور کماری شری ودیاوتی پرنسپل کنیا گوروکل کو گوروکل کی مالی حالت کے متعلق کسی قسم کا فکر نہیں تھا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ آچاریہ رام دیو کی مرتیو سے کماری ودیاوتی اور ان کی انسٹی ٹیوشن کو کس قدر ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ جو لوگ سورگیہ آچاریہ جی کو جانتے تھے۔ جو استری شکشا کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ اور جو کماری ودیاوتی اور ان کی سنستھا کا احساس کرتے ہیں۔ اُن کو چاہیئے۔ کہ کنیا گوروکل کو مالی مشکلات سے بے نیاز کر دیں۔ اس گوروکل کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد ہی سورگیہ آچاریہ جی کی موزوں تر یادگار ہوگی"۔

سندھ کے ہندوؤں کا مطالبہ

پچھلے فسادات نے سندھ کے ہندوؤں کو بہت خوف زدہ کر دیا ہے۔ انہیں اپنی جان و مال محفوظ نظر نہیں آتا۔ اس لئے ان کا مطالبہ ہے۔ کہ سندھ کو پھر سے صوبہ بمبئی میں شامل کر دیا جائے۔

بے شک سندھ کی موجودہ حالت ناگفتہ بہ ہے۔ لیکن یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ اس کی تمام تر ذمہ واری موجودہ وزارت پر ہے۔ وجہ کچھ بھی ہو۔ رعایا کو یہ تسلی ہونی چاہیئے۔ کہ اس کی جان و مال محفوظ ہے۔ اگر سندھ کے ہندوؤں کو شکایت ہے۔ تو اسے دور کرنا حکومت کا فرض ہے۔ چاہے وہ کسی طریقہ سے ہو۔

سنسکرت کانفرنس

دسمبر کے تیسرے ہفتے پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام ایک سنسکرت کانفرنس ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی سنسکرت کے مسودات کی نمائش بھی۔ راجہ نریندر ناتھ نے نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "جس طرح روشنی مشرق سے آتی ہے۔ اسی طرح سنسکرت تمام زبانوں کی ماں ہے۔ اس کا رسم الخط ویسا ہی مکمل ہے جیسی کہ وہ خود"۔

ڈاکٹر لکشمن سروپ صاحب پرنسپل اورینٹل کالج نے بتایا کہ "ہملٹن نامی ایک انگریز ہندوستان میں آیا۔ اس نے سنسکرت سیکھی۔ وہ فرانس میں تھا۔ جب نپولین کے حکم سے قید کر لیا گیا۔ ہملٹن نے باقی قیدیوں کو سنسکرت پڑھانی شروع کر دی۔ وہاں ایک جرمن قیدی بھی تھا۔ وہ اس جیل سے سنسکرت سیکھ کر اپنے ملک کو واپس گیا۔ وہاں اس نے سنسکرت پڑھانی شروع کر دی"۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی بتایا۔ کہ اس وقت تک سنسکرت کے آٹھ ہزار مسودات جمع ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے کئی نایاب ہیں۔ کئی ۵-۶ سو برس کے پرانے ہیں۔

پرانتیہ آریہ یووک سمیلن

آریہ یووک سماج ڈی۔اے۔وی کالج لاہور نے تجویز کی ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ یووکوں کو سنگھٹت اور انہیں آریہ سماج کے پرچار کے لئے تیار کرنے کے لئے ایک پرانتیہ کانفرنس بلائی جائے۔ اس سمبندھ میں اس نے پنجاب بھر کی یووک سماجوں کو اپنی اپنی تجاویز پیش کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہم اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے پنجاب کی تمام آریہ یووک سماجوں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے سنگھٹن کے لئے شیگھر ایک سمیلن بلائیں۔ اور ایک جگہ جمع ہو کر اپنے لئے کوئی ٹھوس پروگرام مرتب کریں۔

"شوراتری انک"

گت ورشوں کی بھانتی اسی ورش بھی شوراتری کے موقعہ پر "پرکاش" اپنا نہایت شاندار "شوراتری انک" پرکاشت کرے گا۔ آریہ سماجوں۔ انجمنوں۔ مشتہرین اصحاب اور لیکھک مہانو بھاوؤں کو اس سمبندھ میں ابھی سے اپنے کرتویہ پالن کی اور دھیان دینا چاہیئے۔

ٹرکی میں ایشوری کوپ

یوروپ میں چار ماہ سے جنگ ہو رہی ہے۔ اس میں اتنے اشخاص نہ مرے ہوں گے۔ جتنے کہ اناطولیہ (ٹرکی) میں ۲۷۔دسمبر کو بھونچال سے چند ہی منٹوں میں لقمۂ اجل بن گئے۔ اندازہ ہے۔ کہ چالیس پینتالیس ہزار جانیں تلف ہوئی۔۔۔

مختصر تازہ خبریں

— ۲۔جنوری کی شام کو بنوں کے رائے بہادر بیلی رام کو ایک پٹھان نے پستول سے فائر کر کے مار ڈالا۔

— کرسمس کے دنوں میں مہاراجہ نیپال کلکتہ پدھارے۔

— حکومت جاپان نے چین میں سنٹرل گورنمنٹ کے قیام کی تحریک کی ہے۔

— برطانیہ میں ۱۹ سے ۲۸ سال کی عمر کے ۲۷ لاکھ نوجوان بھرتی کئے جاویں گے۔

— سری نگر میں پچاس ہزار روپیہ سے ٹی بی ہسپتال کھولا جاوے گا۔

— لاہور کے رائے بہادر ڈنگا سنگھ مرنے سے پہلے تین لاکھ دان کر گئے ہیں۔

— سی۔پی کے تین اضلاع بلڈانا۔ چاندہ اور رائے پور میں بندشِ شراب کی سکیم کی توسیع کر دی گئی ہے۔

— روس اور اتحادیوں میں بھی جنگ چھڑ جانے کا امکان ہے۔

— چین جاپان کے جنگ میں ستر لاکھ جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں۔

— جرمنی ساحل کے قریب رائل ایئر فورس اور جرمنی ہوائی جہازوں میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔

— رائے بہادر بیلی رام مرحوم کی ارتھی کے ساتھ جا رہے اُپدیشک، ودیالیہ کے ودیارتھیوں پر کابلی دروازہ کے سامنے کچھ مسلمانوں نے حملہ کر دیا۔ جس سے تین ودیارتھی زخمی ہو گئے۔

— قبائلی لشکر کی سرکاری فوج سے کئی بار مٹھ بھیڑ ہو چکی ہے۔ کئی قبائلی ہلاک ہو چکے ہیں۔

— وائسرائے نے وار فنڈ میں سے یوروپ میں مقیم ہندوستانیوں کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔

— آریہ سماج جالندھر کے سالانہ جلسہ میں جو ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر کو ہوا۔ اور جس میں مہاشہ کرشن اور شری گھنشیام سنگھ جی گپت شامل ہوئے۔ موخر الذکر کو ایڈریس دیا گیا۔ اور حیدر آباد میں سماج مندر بنوانے کے لئے اڑھائی ہزار کی تھیلی بھینٹ کی گئی۔

— ہندو سبھا نے اپنے اجلاس میں مسلم اکثریت والے صوبوں میں ہندوؤں کی شکایات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ریاست حیدر آباد کے سماچار

آچاریہ رام دیو کا ماتم

(حیدر آباد (دکن) ۱۵-۱۲-۳۹ء) آریہ سماج سلطان بازار کے سابتاہک ادھیویشن میں سؤرگیہ پروفیسر رام دیو آچاریہ گوروکل کانگڑی کے دیہہ اوسان پر شوک پرستاؤ پاس ہوا۔

پنڈت ونائیک راؤ جی ودیا النکار نے جنتا کے سامنے یہ رکھا۔ کہ سچ پوچھیں تو پروفیسر رام دیو جی آریہ سماج میں ایک طرح کے ٹیگ کرتا کے طور پر یاد رہیں گے۔

(منتری آریہ سماج سلطان بازار)

گلبرگہ میں پرچار

(گلبرگہ ۱۷-۱۲-۳۹) یہاں کے ایک مندر میں شری گوکھلے جی مہاراج کے اپدیش وشے پر دو روز بھاشن ہوئے۔ آپ نے جنتا کو یہ کہا۔ کہ ایشور کے سوائے دوسرے کسی کی اُپاسنا نہ کریں۔

ستیاگرہی سے جرمانہ کی وصولی

(دھرور (فتح آباد) ۱۷-دسمبر۔ دھرور پولیس تھانہ کے دفعہ دار صاحب سمجھوتہ کے پشچات جیل سے مکت ہوئے ...... ستیاگرہی ویر منتر پربیر جی دھرور نواسی سے جرمانہ ایک سو روپیہ پراپت کرنے کیلئے سخت تقاضا کر رہے ہیں۔ منتر پربیر جی نے اپنا سزا پورن نہیں بھوگی۔ سمجھوتہ ہوتے ہی انہیں جیل سے مکت کیا گیا۔ حکام بالا اس طرف دھیان دیں۔

باس چھ کروڑ براہمن۔ چھ کروڑ کھشتریہ۔ چھ کروڑ ویش ہو کر آپ چپ چاپ اپمان سہن کرتے جاتے ہیں۔ یہ اچھا نہیں۔

منتری آریہ سماج پر آکرمن

(وارنٹی ۱۵-۱۲-۳۹ء) منگل کے دن دوپہر کے چار بجے وارنٹی کے پوسٹ ماسٹر صاحب نے منتری آریہ سماج وارنٹی پر سشستر کے مانند آکرمن کا پریتن کیا۔ پوسٹ ماسٹر افضل پور کے نواسی ہیں۔ وارنٹی کی رعایا نے ان کی شکایت کی تھی۔ اور ناظر صاحب ٹپا نے تحقیقات بھی کی تھی۔

شری آچاریہ رام دیو جی کا سمارک

آریہ سماجوں سے وشیش نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے نشچہ کیا ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی کا سمارک استھاپت کیا جائے۔ اور اس کے لئے دو لاکھ روپیہ کی اپیل کی جائے۔ اس میں سے ایک لاکھ روپیہ کنیا گوروکل دہرہ دون میں عمارت بنانے اور گدی قائم کرنے پر لگایا جاوے گا۔ دوسرا ایک لاکھ روپیہ وید پرچار سمبندھی کاموں پر لگایا جاوے گا۔ یہ دونو کاریہ ایسے ہیں۔ جن کے ساتھ آچاریہ جی کا خاص سمبندھ رہا ہے۔ اس کام کو چلانے کے لئے سبھا نے ایک کمیٹی بنا دی ہے۔ اس کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ پنجاب کی سب آریہ سماجوں اور آریہ نر ناریوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں اس سمارک کے لئے دھن اکٹھا کرنے کا کام جلد ہی شروع کر دیں۔ اور اپنے آریہ سماج کی طرف سے کافی تعداد میں اس سمارک کے لئے دھن جلدی بھیجنے کی کرپا کریں۔ یہ آپ کو بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ شری آچاریہ جی نے آریہ سماج کے لئے اپنا سارا جیون دان کیا ہوا تھا۔ اور وہ اپنے جیون کال میں آریہ سماج کے لئے کتنا مہان کاریہ کر گئے ہیں۔ اس لئے پُر زور پرارتھنا ہے کہ اس کاریہ کے لئے جلدی ہی کافی تعداد میں دھن بھیجنے کی کوشش کریں۔ میں آشا رکھتا ہوں۔ کہ ہر ایک آریہ سماج جلد ہی اس کام میں لگ جاویگا۔ جو دھن اس کے لئے اکٹھا ہو۔ وہ سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور کو بھیجنے کی کرپا کریں۔

اس کام کے لئے آپ ہر ایک آریہ سماج اپنے ہاں آچاریہ رام دیو سمارک کمیٹی بنا دیویں۔ اور کام جلدی شروع کر دیویں۔

(پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب، گورودت بھون۔ لاہور)

جائے گا۔ تو قانونی آگیا کے انوسار کارروائی ہوگی:۔

(۱) بابا راؤ ولد نرسو (۲) کاشی ناتھ ... (۳) بھیم ساؤ (۵) پانڈورنگ (۶) ماروتی (۷) دانبا ولد بھادو (۸) بابا راؤ ولد کھنڈو (۹) ماروتی (۱۰) سیتے دنتا (۱۱) پانڈورنگ (۱۲) رام راؤ (۱۳) وٹھوبا (۱۴) کرشن راؤ۔ (۱۵) بھادو (۱۶) بھادو ولد سکھا رام (۱۷) بھادو (۱۸) وینکٹ (۱۹) منو منتا۔"

(مہتمم منتظم پولیس۔ سٹیشن ہاؤس گنجوٹی)

آچاریہ رام دیو جی کا عالمگیر ماتم

پچھلے دو ہفتوں میں نمن لکھت آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں نے آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاؤ پاس کئے ہیں:

(۱) آریہ سماج لاہور چھاؤنی (۲) آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ (۳) آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی۔ (۴) آریہ سماج نابھہ ریاست (۵) آریہ سماج کمبالہ (۶) آریہ سماج رنبیر گنج سری نگر (۷) آریہ سماج سلطان پور لودھی (۸) آریہ سماج ہلوال (۹) آریہ سماج گوجرہ (۱۰) آریہ سماج حضوری باغ سری نگر (۱۱) آریہ سماج اجمیر (۱۲) آریہ سماج میانوالی (۱۳) آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی (۱۴) آریہ سماج کلاچی (۱۵) آریہ سماج سیالکوٹ (۱۶) آریہ سماج کوٹلی (۱۷) آریہ سماج لاڑکانہ (سندھ) (۱۸) آریہ سماج تلہ گنگ (۱۹) آریہ سماج الہڑ (۲۰) آریہ سماج بیکانیر (۲۱) آریہ سماج روہتک (۲۲) آریہ سماج سبت پور (۲۳) آریہ سماج ماڈل ٹاؤن لاہور (۲۴) آریہ سماج مشرقی پور (۲۵) گوروکل جہلم (۲۶) آریہ سماج جالندھر شہر (۲۷) آریہ سماج دوبانہ (۲۸) آریہ سماج چیمہ۔

ستھان ابھاؤ سے پرستاووں کو پرکاشت کرنا اسمبھو دیکھ کر کیول سماجوں کے نام دئے گئے ہیں۔

آریہ اپدیشک گنجی میں

شری پنڈت مادھو راؤ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نظام ساجیہ آج کل حیدر آباد سنٹرل جیل کی گنجی میں بند ہیں۔

منتظم پولیس کا انوکھا حکم

"(گنجوٹی ۱۴-۱۱-۳۹) نمونہ دفتر منتظم کوتوالی سٹیشن ہاؤس گنجوٹی سن ۱۳۴۹ فصلی نیچے لکھے منشیوں کو سوچیت کیا جاتا ہے۔ کہ بنا آگیا دھارمک جلوس وجھنڈا نکالنا سرکار کی آگیا کے خلاف ہے۔ بھوشیہ میں تقاریب مذہبی (دھارمک پرب) سرکار عالی کے نیم کو توڑ کر جلوس وجھنڈا آدی نکالا

شردھانند دوس منایا گیا

(حیدر آباد) شردھانند دوس آریہ سماج حیدر آباد کی طرف سے دیوی دین باغ میں بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔

آریہ اپدیشک پر مقدمے

گلبرگہ کی عدالت میں شری پنڈت مادھو راؤ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ پر چلے مقدمہ کی پیشی ۲۰- بہمن سن ۱۳۴۹ فصلی کو ہے۔ اور دوسرا مقدمہ جو اکت پنڈت جی پر ہے۔ اس کی اپیل کی پیشی جوڈیشل عدالت میں ۲۲- بہمن سن ۱۳۴۹ فصلی کو ہے۔

آریہ اپدیشک پر پابندی

(حیدر آباد دکن) ۱۲-دسمبر ۱۹۳۹ء

کوتوالی پولیس میں شری پنڈت دیوی لال جی آریہ اپدیشک کو کورٹ میں بلا کر اُن سے اس بات کا اقرار نامہ لکھا لیا ہے۔ کہ وہ بھوشیہ میں اُپدیش نہ دیں۔ آریہ جنک بھاشن نہ دیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اکت پنڈت جی نے کشن گنج آریہ سماج کے ست سنگ میں اپنے ایک بھاشن میں کہا کہ:۔

"دیکھو رام اکیلے تھے۔ کنتو وہ استری جاتی کا اپمان نہ سہہ سکے۔ وہ سچے کھشتری تھے۔ کیونکہ انہوں نے دشٹ راون کا ناش کر کے سو اپمان کا بدلہ دیا تھا۔ آپ کے

"شیام دوس" کی دھوم

۱۷-۱۲-۳۹ کو ریاست حیدر آباد کی تقریباً سبھی سماجوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے آدیش انوسار پنڈت شیام لال کا سرتیو دوس منایا۔ شولاپور۔ گلبرگہ۔ نظام آباد۔ ناندیڑ اور عثمان آباد ادی استھانوں سے اس دوس کے دھوم دھام سے منائے جانے کی اطلاعات ملی ہیں۔

اپدیشک ودیالیہ شولاپور

شری پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم۔ اے اپنے چھوٹے بھراتا کے دیہانت کا سماچار سن کر الہ آباد چلے گئے ہیں ○ —— اس سمے ودیالیہ میں تلنگانہ، مرہٹواڑہ، کرناٹک کے لگ بھگ چالیس ودیارتھی ودیا ادھین ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل شکشا پرنالی اور مہاتما گاندھی

(لیکھک: پنڈت ہری دت جی ودیالنکار)

۱۵- نومبر کو لیکھک تتھا شری جگن ناتھ جی نے لینہ گاؤں میں مہاتما جی کے ساتھ گوروکل کانگڑی میں وادرہا شکشا پھیلانے کے وشے میں وارتالاپ کیا تھا۔ یہاں پرشن اُتر کے ڈھنگ سے اس وارتالاپ کو یتھا سمبھو اولیکل روپ میں ہی دیا جا رہا ہے۔ وارتالاپ یا کھینٹ پرکاشت کرنے کے نیم کے انوسار اسے چھاپنے سے پہلے مہاتما جی کو دکھانا اوشیک تھا۔ پرنتو انوار یہ پرستھتی سے ایسا سمبھو نہیں ہو سکا۔ اس میں کوئی غلط بیانی نہیں ہے۔ جس سے کسی پرکار کا بھرم اُتپن ہونے کی سمبھاونا ہو۔

پرشن:- گوروکل کانگڑی میں وادرہا شکشا پدھتی پھیلانے کا نشچے کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی اس گوروکل کی ایک وشیش دھرم پرنیتا اور وشیشتا پراچین سنسکرتی کو جیوت رکھنا ہے۔ اوشیک سنسکرت دیاکرن اور ویدک دھرم کے ادھیاین کو بھی قایم رکھنا چاہتے ہیں۔ مول اُدیوگ کتائی دوارا ان وشیوں کی شکشا دیتے ہوئے یدی گوروکل کی شالہ چلائی جائے۔ تو کیا وہ آپ کی سمتی میں وادرہا شکشا پرنالی کی شالہ ہو سکتی ہے۔ یا سنسکرت آدی وشیوں کی پڑھائی چھوڑ کر پورے تین گھنٹے بیس منٹ کتائی اوشیک ہے؟

اُتر:- سنسکرت چھوڑنے کو کون کہتا ہے۔ اُسے پڑھایئے اور بڑی خوشی سے پڑھایئے۔ آخر کو اُسے تو پڑھانا ہی چاہیئے۔ اس یوجنا کو یہ تھوڑا ہی کھینچنے والا ہے۔ پرنتو اسے مول اُدیوگ دوارا پڑھایئے۔ یہ تو بہت اُتم ڈھنگ ہوگا۔ جیسے کتنی بھی پرانتوں والے اپنی ماتری بھاشا اُدیوگ دوارا سیکھتے ہیں۔ اسی پرکار آپ کے یہاں کے بچے سنسکرت کو مول اُدیوگ دوارا سیکھیں گے۔ بچے اس میں خوب رس لیں گے۔ کبھی آپ کے یہاں کا کوئی چنچل بالک کہیں دوسری جگہ پہ جاوے گا۔ تو وہ حیران ہوگا۔ ہیں! یہ کیا یہ لوگ سنسکرت اس ڈھنگ سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے یہاں کی پڑھائی تو بالکل کتابی ہے۔ ہم لوگ تو اُدیوگ سے ہی یہ ودیا سیکھتے ہیں۔

پرشن:- کنتو یہ بیچ بیچ میں پرانتیک بھاشاؤں میں ایک یا دو بھاشاؤں کے پڑھانے کی کیش میں نہیں ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ اس سے شکشا کی وبھاجکتا بنی رہتی

ہے؟

اُتر:- تب ان کے منہ سے بات سن لوں۔ تبھی کچھ کہہ سکتا ہوں۔ لیکن میں نے اپنی رائے تو کہہ دی ہے۔ کنتو میں آپ کی اس بات سے کچھ چونکا۔ کہ آپ سنسکرت آدی وشے پڑھانے کے لئے اُدیوگ کا سمیہ کم کرنا چاہتے ہیں۔ جب ساری شکشا اُدیوگ دوارا دینی ہے۔ تو اُدیوگ کے سمیہ کو کم کرنے کا پرشن ہی نہیں اُٹھتا۔

پرشن:- یدی اُتپادن میں پوری کشمتا لانے کا پریتن کیا جائے۔ تو بھی کیا آپ تین گھنٹے بیس منٹ پہ آگرہ کریں گے۔ پوجیہ بنودا جی کا آشیہ کچھ ایسا پرتیت ہوتا تھا۔ کہ یدی اُدیوگ کو ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ دے کر ذاکر حسین کمیٹی میں بنائی اُتپتی کا تگنا یا آدھا بھاگ پورا ہو جاتا ہے۔ تو کم سمیہ سے بھی کام چل سکتا ہے۔ لکھیہ وستو تو کشمتا ہے۔ یدی تھوڑے سمیہ میں بھی پورا دھیان دے کر پوری کشمتا پراپت ہو سکے۔ تو یہ کچھ بُرا نہیں۔

اُتر:- میں تو نہیں مانتا۔ میرا تو یہ کہنا ہے۔ کہ اُدیوگ کو تین گھنٹے بیس منٹ بھی کم سمیہ ہے۔ اس سے زیادہ سمیہ ہونا چاہیئے۔ ہمیں یہ بھے کیوں ہے۔ کہ اُدیوگ کو سارا سمیہ دینے سے شکشا ادھوری رہ جائے گی۔ جب شکشا اُدیوگ دوارا دینی ہے۔ تو سارا سمیہ اُدیوگ کراتے ہوئے ساری شکشا دے سکتے ہیں۔ شکشا کے لئے الگ سمیہ رکھنے کی تو ضرورت ہی نہیں ہونی چاہیئے۔ ساری شکشا تو اُدیوگ میں سے ہی نکلی ہے۔ اس دن آپ ودیا مندر میں تھے جب میں نے سنستھانیہ سنستھاؤں کے پرتی ندھیوں میں بھاشن دیا تھا۔ میں نے وہاں بتلایا تھا۔ کہ کس پرکار اُدیوگ میں سے ہی ساری شکشا نکل سکتی ہے۔ کپاس ہی کو لے لیجئے۔ کپاس کے ذریعہ میں بچوں کو ہندوستان کا اتہاس پڑھاؤں گا۔ انہیں بتاؤں گا۔ کہ پہلے زمانے میں کپاس کا کام کتنا اچھا تھا۔ کاریگری کتنی اُتم تھی۔ وہ کس پرکار نشٹ ہوئی۔ انگریزوں کی حکومت ہندوستان پر کس پرکار ہوئی؟ کپاس کی پیداوار کہاں کہاں ہوتی ہے؟ اس سے بھوگول سکھاؤں گا۔ اسی طرح اور بھی

(بقیہ صفحہ ...)

ویدک سواسوادھیائے

"ماتری بھومی"

(لیکھک: شری آنند منی جی سنیاسی)

بھگوان سے بڑھ کر کوئی دانی نہیں ہے۔ جس نے روشنی ہوا۔ پانی ہر ایک پرانی ماتر کو دی ہے۔ اور ساتھ ہی ویدوں کا گیان بھی دیا ہے۔ اس واسطے رشی دیانند نے ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ میں اپنے آریہ بھائیوں اور بہنوں کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ جس ماتری بھومی نے ہمیں جنم دیا ہے۔ اور ہمارا ہر پرکار سے پالن پوشن کر رہی ہے۔ نمن لکھت پاٹھ ہر روز اوشیہ کیا کریں۔ اور جو سنستھائیں آریہ سماج سے سمبندھ رکھتی ہیں ان کے سنچالک بھی اس پاٹھ کے جاری کرنے کی آگیا دیں۔

(اتھرووید ۱۲-۱-۲) "جس ہمارے راشٹر کے وچارشیل منشیوں میں ورودھ بھاؤ نہیں ہے۔ پرنتو ان میں پورن ایکتا بھاؤ ہے۔ اور ان میں اُچتا۔ سمپنتا اور سمپتا کے وشے میں کوئی جھگڑے نہیں ہیں۔ البتہ جو ہماری ماتری بھومی ہر پرکار کے گنوں سے یکت انیک اوشدھی بنسپتیوں کو اُپجاتی ہے۔ وہ ہماری ماتری بھومی ہمارے لئیش کو پھیلانے کے لئے تیار ہو"۔

(اتھرووید ۱۲-۱-۳) "جس ہماری ماتری بھومی میں سمندر۔ ند۔ ندیاں۔ تالاب۔ کوپ۔ جھیل۔ جھرنے آدی بہت ہیں۔ ان کے جل سے انیک پرکار کی کھیتیاں کر کے جہاں دھان آدی اُتپن کرتے ہیں۔ اُسی ان اور جل کا سیون کر کے انیک اُتم اُتم پرانی جہاں آنند سے رہتے ہیں۔ وہ ہماری ماتری بھومی اُتم کھان پان ہمیں دیتی رہے۔ پرنتو ایسا کبھی نہ ہو۔ کہ ہماری ماتری بھومی سے اُتپن ہوئے ان سے دوسرے پشٹ ہوتے رہیں۔ اور ہم کو کھانے کو کچھ نہ ملے"۔

(اتھرووید ۱۲-۱-۴) "جس ہماری ماتری بھومی میں چاروں دشاؤں میں کھیتی سے ہر پرکار کا ان اُتپن ہوتا ہے۔ جس کو کھا کر سب پرانی ماتر ہرشٹ پشٹ ہوتے ہیں۔ اور آنند سے جس پر وچرتے ہیں۔ وہ بھومی ہمیں بہت گوئیں دینے والی ہو"۔

(اتھرووید ۱۲-۱-۵) "جس ماتری بھومی میں ہمارے پراچین پوروجوں نے ودوتھ پرکار کے پراکرم کئے تھے۔ جس میں بلوانوں نے دشمنوں کو پراست کیا تھا۔ اور جس میں گوئیں۔ گھوڑے تتھا انیہ پشو پکھشی بھی آنند سے رہتے ہیں۔ وہ ہماری ماتری بھومی ہمیں ایشوریہ اور تیج دینے والی ہو"۔

(اتھرووید ۱۲-۱-۶) "جو ہماری ماتری بھومی سب پرکار سے رتن۔ سونا۔ چاندی آدی کی کھان ہے۔ سب پرکار کے کھان پان دے کر جو سب پرانیوں کا پوشن کر رہی ہے۔ وہ ہماری ماتری بھومی ہمیں سب پرکار سے آنند میں رکھے"۔

(اتھرووید ۱۲-۱-۷) "جس ہماری ماتری بھومی کی رکھشا گیانی اور شور ویر منش پرماد رہت ہو کر ادیستی کو چھوڑ کر کرتے آئے ہیں۔ وہ ہمیں سب کچھ دینے والی ماتری بھومی سدا ہمارے لئے میٹھے میٹھے پدارتھ دیتی رہے۔ اور ہمارا تیج اور بل بڑھاتی رہے۔

جس ماتری بھومی کی سیوا گیانی لوگ بدھی سے اور کشلتا سے کرتے آئے ہیں۔ وہ ماتری بھومی ہمارے بل کی ورِدھی کرے"۔

(اتھرووید ۱۲-۱-۱۱) "ہماری ماتری بھومی کے پربت پہاڑ۔ بن اور ارنیہ تتھا سب انیہ ستھان ہمارے لئے سکھدائی ہوں۔ ہماری ماتری بھومی انیک پرکار کے دھان آدی کی اُتپتی کرنے کے کارن ہمارا اُتم پوشن کر رہی ہے"۔

(اتھرووید ۱۲-۱-۱۵) "ہے ماتری بھومی ہم سب منش تجھ سے ہی اُتپن ہوئے ہیں۔ اور تجھ پر ہی چلتے ہیں۔ تو ہی [illegible] پاؤں والے منش آدکوں کا۔ اور چار پاؤں والے پشو آدکوں کا پالن پوشن کرتی ہے۔ جن پرانیوں [illegible] اتر سے پرکاش اُدے ہونے والا سوریہ اپنی کرنوں کو پھیلاتا ہے۔ ہم پانچ پرکار [illegible] براہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر۔ اور دسیو تیرے سے ہی اُتپن ہوئے ہیں"۔

(اتھرووید ۱۲-۱-۱۷) جو سمپورن اوشدھیوں کو اُتپن کرتی ہے۔ جو کلیان دینے والی تتھا سکھ دائینی ہے۔ ایسی پرشنسنیہ ماتری بھومی کی سیوا ہم سب سرویم سیوک بن کر سدا کرتے رہیں گے۔ اور ماتری بھومی کی سیوا سے

(بقیہ صفحہ ...)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ مختصر افسانہ

بڑے دن کا اُپہار

(مشہور افسانہ نگار مسٹر او ہنری کی ایک دلچسپ کہانی)

ڈیلا تھا اس کے پتی جیمز ڈلنگھم ینگ اڑھائی ڈالر پرتی سپتاہ کے حساب سے ایک کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ نردھنتا ان کے مارگ میں روڑے نہیں اٹکا سکتی تھی۔ ان دنوں جیمز کی آمدنی تیس ڈالر پرتی سپتاہ سے گھٹ کر بیس ڈالر پرتی سپتاہ ہو گئی تھی۔

ہماری کہانی بڑے دن سے ایک دن پہلے شروع ہوتی ہے۔ ڈیلا اپنی سال بھر کی سنچت پونجی گن رہی تھی۔ جو کہ ایک ڈالر اور ۸۷ سینٹ (لگ بھگ چار روپے) ہوتی تھی۔ اس میں سے بھی ساٹھ سینٹ تو پینیج کے ٹکڑوں میں تھے۔ جو کہ ایک ایک دو دو پینی کر کے پنساری ترکاری والے آدمی سے سودا خریدتے وقت بچائے گئے تھے۔ اس نے اپنی بچت کو گنا اور کئی بار گنا۔ کہ کہیں وہ گننے میں بھول تو نہیں کر رہی ہے۔ اس وقت ڈیلا کو ایک بات پریشان کر رہی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی۔ کہ کل بڑا دن ہو گا۔ اور اس کی خوشی میں وہ اپنے پتی جیمز کو ایک سندر چیز بھینٹ کرے گی۔ وہ ایسی کون سی چیز ہو گی۔ اس کے لئے وہ ابھی تک گھنٹوں وچار کر چکی تھی۔ پرنتو اس سے کیا؟ اس کے پاس تو تھوڑے سے ہی پیسے تھے۔

کچھ سوچ کر وہ اپنے شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھیں تو چمک رہی تھیں۔ پرنتو چہرے کا رنگ اُڑا جا رہا تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے اپنے بالوں کا گچھا کھول کر نیچے گرا دیا۔

ہاں۔ اس دمپتی کے پاس دو ایسی چیزیں تھیں۔ جن پر انہیں گرب تھا۔ ایک تو جیمز کی سونے کی گھڑی تھی۔ جو ان کے بزرگوں سے خریدی تھی۔ دوسرے ڈیلا کے گھنگرالے سنہری گھٹنے تک لمبے بال۔ اگر انہیں نیچے لٹکایا جاتا۔ تو دور سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ بھورے رنگ کے جل کا جھرنا جھر جھر کر رہا ہے۔

پھر ڈیلا نے گھبراہٹ کے ساتھ اپنے بالوں کو سمیٹ لیا۔ پہلے تو کچھ دیر کے لئے ہچکچائی اور نرجیو کی بھانتی کھڑی رہی۔ ایک آدھ آنسو کی بوند بھی اس کے گورے گورے گالوں پر دکھائی دی۔ لیکن

دوسرے ہی کھشن اس نے اپنی پرانی بھورے رنگ کی کمتی اور ٹوپی جلدی جلدی پہنی اور بڑی شان سے پھدکتی ہوئی دروازے کے باہر آئی۔ اور گلی میں غائب ہو گئی۔

جہاں وہ رُکی۔ وہاں اس پرکار کا ایک تختہ لگا تھا:۔

"ممی سیفرانی"—ہر پرکار کے بالوں کے بیوپاری"۔

پس ڈیلا اس دوکان میں کھٹ سے چلی گئی۔ اور دوکاندار سے پوچھنے لگی—"کیا آپ میرے بال خریدیں گے؟"

"ہاں۔ اوشیہ! کر پیا اپنا ٹوپ اُتاریئے اور مجھے انہیں پرکھنے دیجئے"—دوکان کی ایک بڑھیا نے کہا۔

ڈیلا نے اپنے بال نیچے گرا دئے۔

بیس ڈالر بڑھیا نے اُسے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا—"یہ لو۔ جلدی کرو"۔

ڈیلا کے دو گھنٹے بڑی خوشی کے ساتھ گذرے۔ وہ بازار میں ادھر اُدھر اُڑی جا رہی تھی۔ اس نے گھڑی کی چین کے لئے تمام جوہریوں کی دوکانیں چھان ڈالیں۔ آخر میں اُسے دوکان مل گئی۔ سوچنے لگی۔ کہ یہ تو جیمز کے لئے ہی خاص طور پر بنوائی گئی ہے۔ میں نے ساری جگہیں ڈھونڈیں۔ پرنتو ایسی چیز کہیں دکھلائی ہی نہ دی۔

وہ ایک پلیٹینم کی بڑھیا ڈیزائن دار چین تھی۔ اس نے سوچا۔ کہ یہ چین واستو میں اس گھڑی تھا اس کے پہننے والے کی شوبھا اوشیہ بڑھا دے گی۔ جونہی اسے جیمز کا خیال آیا۔ وہ اُسے چومنے لگی۔ اس نے اس کے ۲۱ ڈالر دئے۔ اور ۸۷ سینٹ کے ساتھ اپنے گھر کی طرف چل پڑی۔ راستے میں سوچتی جاتی تھی۔ کہ اب تو جیمز وقت دیکھنے کیلئے ہر ایک کے سامنے بڑے اُلنک رہیں گے۔ اب تک گھڑی تو اچھی تھی ہی پرنتو اس پر پرانے چمڑے کی پیٹی ہونے سے اس کا گھڑی سے کوئی میل نہیں بیٹھتا تھا۔ اب کٹھنائی فطری دور ہو جاوے گی۔

جب وہ صحیح سلامت گھر پہنچ گئی۔ تو اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ لیکن کچھ دیر بعد جب اُسے ہوش آیا۔ تو اُٹھی اور چالیس منٹ میں اپنے بچے کھچے چھوٹے چھوٹے بالوں کو مشین کی مدد سے گھنگرالا بنا لیا۔ اس نے شیشے میں جب اپنی شکل دیکھی۔ تو اپنے آپ ہی بڑبڑا اُٹھی—"اگر جیمز مجھے مار نہ ڈالے گا۔ تو یہی کہیگا۔ کہ میں ایک ناچنے والی لڑکی لگتی ہوں"۔

اب تک سات بج چکے تھے۔ اور جیمز کے آنے کا وقت بھی ہو چکا تھا۔ ڈیلا نے کھانے پینے کی تیاری کی۔ اور چین کو اپنی مٹھی میں بند کر کے دروازے کے پاس والی میز پر بیٹھ کر جیمز کی پرتیکھشا کرنے لگی۔

اُسے اس کے پیروں کی آہٹ ملی۔ تو یکایک اس کا منہ دھک سے پیلا پڑ گیا۔ اور وہ پرماتما سے پرارتھنا کرنے لگی:—

"ہے پربھو! جیمز کو ایسی عقل دینا۔ کہ وہ مجھے اب بھی سندر ہی سمجھے"۔

دروازہ کھلا۔ جیمز نے اندر آ کر اُسے بند کر دیا۔ وہ ۲۲ ورش کا ایک نوجوان تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ غریبی نے اُسے کافی ستایا ہے۔ اُسے اوور کوٹ اور دستانوں کی پوری اوشیکتا تھی۔

اس کی آنکھیں ڈیلا کی اور اُٹھیں۔ اور وہیں ستھر ہو گئیں۔ اُس کے چہرے پر کرودھ۔ آشچریہ۔ نراشا یا ڈر کے کوئی چنہہ نہ تھے۔ یہ تو اور ہی کچھ تھا۔ جس سے ڈیلا سہم گئی۔

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

شردھانند بلیدان دوس پر نیتاؤں کے سندیش

مہاتما گاندھی

"شردھانند بلیدان دوس منانے کا ایک ہی سچا طریقہ ہے۔ کہ ہم سب بلیدان دینے کے لئے شدھ بنیں۔ اور یہ شدھی ہر دن ہمارے آچار میں سب دیکھ سکیں"۔

(۷-۱۲-۳۹) (گاندھی)

مہاکوی رابندر ناتھ ٹیگور

"سوامی جی کا بلیدان کبھی ویئرتھ جانے والا نہیں"۔

(۷-۱۲-۳۹) رابندر ناتھ ٹیگور

پنڈت جواہر لال نہرو

"یہ اُچت ہے۔ کہ آپ اور ہم اس دوس کو منا دیں۔ اور اس کی ویرتا اور تیاگ سے سبق سیکھیں۔ اس سمیہ پر اس کی خاص اوشیکتا ہے۔ جب کہ ہمارے دیش کے سامنے پھر سے سنیا گرہ کے کٹھن مارگ پر چلنا دکھائی پڑتا ہے۔ شری سوامی جی کو بھارت کبھی بھول نہیں سکتا۔ آج کل تو ان کی آتما کا سمرن خاص کرتا ہے"۔

(۵-۱۲-۳۹) جواہر لال نہرو

مسٹر کھیر (سابق وزیر اعظم بمبئی)

سوامی شردھانند جی کے اس پنیہ سمرن کے اوسر پر میں سنتشٹ پرنام اور شردھانجلی بھیجنا چاہتا ہوں"۔

بال گنگا دھر کھیر

کاکا کالیلکر

"ان دنوں جب کہ دلِتوں کی سمسیا بہت ہی بکٹ ہے۔ سورگیہ سوامی شردھانند جی کا سمرن وشیش روپ سے ہوتا ہے۔ شری سوامی جی نے ہمارے دلِتوں میں راشٹریہ شکھشا کی نیو ڈالی۔ تیاگ اور نربھیتا کی نیو پر چرتر اور سیوا کا کیسا وکاس ہو سکتا ہے۔ اس کا اُداہرن ہمارے سامنے رکھا۔ ہری جن اُدھار کا کاریہ اپنا کر انہوں نے ہندو دھرم کی جو سیوا کی ہے۔ اُسے ہندو سماج کبھی نہیں بھولے گا۔ کانگڑی گورو کل اور آچاریہ شری ابھے دیو جیسے ان کے ششیہ سوامی جی کا سمارک بھی ہیں۔ اور ان کا سندیش بھی ہیں"۔

(کاکا کالیلکر)

شری بھوپت کر

"سوامی شردھانند جی نہ کیول ایک پربھاوشالی کوی تھے۔ اپتو اپنے آپ میں ایک سنستھا بھی تھے۔ ان کا جیون اپار اُتساہ رکھتا تھا ساتھ تیاگ سے بھی پورن تھا۔ وہ ہندو وچار تھا سنسکرتی کے اُچ تم نمونہ تھے۔ وہ سچے ہندو جاتی کا گورو تھے۔ وہ اس مہان کاریہ کے لئے شہید ہوئے۔ جس کیلئے انہوں نے اپنی ساری زندگی بتائی تھی۔ تپسیا محنت کی تھی۔ انہوں نے جیسا شاندار جیون بتایا"۔

ہندو مہاسبھا کا ۲۱واں سالانہ اجلاس

(ویر ساورکر کی صدارتی تقریر)

جب تک کانگریس جھوٹی قوم پرستی کی دل دل میں پھنسی رہے گی۔ اس کی پالیسی لازمی طور پر انٹی ہندو رہے گی۔ اور اس کے ہاتھوں ہندو مفاد کو خواہ وہ کتنی ہی جائز کیوں نہ ہو۔ ہمیشہ نقصان پہنچتا رہے گا۔ اگر گذشتہ جنرل انتخابات میں ہندو ووٹروں نے اپنے ووٹ ہندو سنگٹھن کی تحریک کے نمائندوں کو دئے ہوتے۔ تو کیا ہندو وزراء کو اس قدر جرأت ہو سکتی تھی۔ کہ وہ اس سخت گیری اور نا اتفاقی سے لاپرواہ رہتے۔ جس کا نشانہ مختلف صوبوں کے ہندوؤں کو بننا پڑا۔ ذرا اندازہ لگائیے۔ کہ اگر کانگریسی صوبوں میں ہندو سنگٹھن کے علمبردار برسر اقتدار ہوتے۔ تو حیدر آباد ستیاگرہ کے دنوں میں وہ نظام سرکار پر ہندوؤں کی جائز شکایات کو دور کرانے کے لئے کس قدر دباؤ ڈال سکتے تھے ✦

فرقہ وارانہ فسادات اور ہندو

سندھ، فرنٹیر، یو۔پی بنگال اور بہار کے فرقہ وارانہ فسادات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے ویر ساورکر نے ان اصولوں پالیسیوں اور پروگراموں کی وضاحت کی۔ جس پر ہندو تحریک کی بنیاد رکھی جانی چاہیئے تھی۔ ویر ساورکر نے ان واقعات کا جن کا ہندو تحریک پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔ ذکر کرتے ہوئے ہندوؤں سے اس امر کی اپیل کی۔ کہ وہ کم از کم دو سال کے لئے ہندو تحریک کا تجربہ کر دیکھیں۔ ہندو تحریک کے بنیادی پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے ویر ساورکر نے اس امر کی طرف اشارہ کیا۔ کہ ہر وہ ہندوستانی ہندو ہے۔ جو بھارت بھومی (ہندوستان) کو اپنی ماتری اور پتری بھومی مانتا ہے۔ جو یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ اس کے دھرم اور اعتقاد کی ابتدا یہیں سے ہوئی۔ جسے اس بات پر فخر ہے۔ کہ اس کے آباؤ اجداد یہاں ہی پیدا ہوئے۔ یہاں ہی جوان ہوئے۔ یہاں ہی مرے۔ اس کی تعریف کے مطابق ویدک دھرم کے شیدائی۔ سناتنی۔ جینی۔ بدھ۔ سکھ آریہ سماجی۔ برہمو سماجی۔ دیو سماجی۔ اور ان دوسرے مذاہب پر یقین رکھنے والے جن کا جنم ہندوستان میں ہوا ہندو جاتی کے زمرہ میں آتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے اصلی باشندے ہیں۔ ہندو جاتی کے زمرہ میں آجاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی جنم بھومی یہی ہندوستان ہے۔ اور جس دھرم پر ان کا اعتقاد ہے وہ بھی ہندوستان میں ہی پیدا ہوا تھا۔ باہر سے نہیں آیا تھا ✦

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ویر ساورکر نے کہا۔ کہ ہندو غیر ملکی لفظ نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کا ہندوستان میں اسلام کے غلبہ کے آغاز سے کوئی تعلق ہے۔ برعکس اس کے "ہندو" لفظ کے متعلق یہ غلط فہمی غیر ملکی پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ ویر ساورکر نے اس امر پر زور دیتے ہوئے۔ کہ لفظ ہندو تمام ہندوؤں (ہندوستان کے باشندے) کیلئے مجموعی طور پر استعمال میں آتا ہے۔ جس طرح اسلامی دنیا کے زمرہ میں دنیا بھر کے مسلمان آجاتے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں کے زمرہ میں وہ تمام لوگ آجاتے ہیں۔ جو ہندوستان کو اپنی جنم بھومی اور پنیہ استھان مانتے ہیں ✦

علاقہ جاتی اتحاد

علاقہ جاتی اتحاد کے متعلق کانگریس کے آدرش کا ذکر کرتے ہوئے ویر ساورکر نے کہا۔ کہ علاقہ جاتی اتحاد کی پالیسی یورپ میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ تمام ممالک جن کے لوگوں کو علاقہ جاتی اتحاد کی پالیسی کے پیش نظر قومیت کے جھوٹے بندھن میں جکڑ دیا گیا تھا۔ تباہ ہو گئے ہیں۔ اور ان ممالک کا اثر یہی ہوگا۔ جو گتے کے گھروں کا ہوا کرتا ہے۔ پولینڈ اور چیکو سلواکیہ کی تباہی کی دردناک داستان بیان کرتے ہوئے ویر ساورکر نے کہا۔ کہ ان دو مثالوں سے یہ امر واضح طور پر مترشح ہے۔ کہ علاقہ جاتی اتحاد پر لسانی۔ تواریخی اور تمدنی تعلقات نے غلبہ پالیا۔ گذشتہ تین چار صدیوں کی یورپ کی تاریخ سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ صرف وہی ممالک زندہ رہ سکے۔ جنہوں نے علاقہ جاتی اتحاد کے علاوہ نسلی۔ لسانی اور تمدنی تعلقات کو مضبوط بنا لیا۔ اس سلسلہ میں ویر ساورکر نے انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی اور پرتگال کی مثالیں پیش کیں ✦

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ویر ساورکر نے کہا۔ کہ ان مثالوں سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ افراد کو ایک قوم بنانے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت تھی۔ وہ انگلستان فرانس۔ جرمنی اور اٹلی میں موجود تھیں۔ اور ان کی عدم موجودگی کے نتیجہ کے طور پر چیکو سلواکیہ اور پولینڈ کو غیر ملکی دستبرد کا نشانہ بننا پڑا۔ اور وہ تمام خصوصیات ہندوؤں میں بدرجہ اُتم موجود ہیں۔ ہندوؤں کو کسی معاہدہ کی رو سے قوم نہیں مانا گیا۔ بلکہ وہ ابتدائے آفرینش سے ایک قوم چلے آتے ہیں۔ ان کے انسانی تمدنی اور تواریخی تعلقات انہیں ایک قوم کہلانے کا مستحق قرار دیتے ہیں۔ ان میں معمولی اندرونی اختلافات ہیں۔ لیکن وہ انہیں ایک قوم بننے سے ہرگز نہیں روکتے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ یہ اختلافات ان اختلافات کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ جو ہندوؤں اور دوسرے ممالک کے لوگوں میں ہیں ✦

سوراجیہ اور ہندو

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ویر ساورکر نے کہا۔ کہ ہندوؤں کے نقطہ نگاہ سے سوراجیہ اس راجیہ کا نام ہے۔ جس کے حصول کے بعد ہندوؤں کی سوتنترتا اور ہندوتو بلا مداخلت زندہ رہ سکے۔ اور ترقی کر سکے۔ نہ کہ ملک کے غیر ہندو عناصر خواہ وہ علاقہ جاتی ہیں یا غیر ملکی ان پر غلبہ پالیں ✦

موجودہ صورت حالات میں ہندوستان میں جو قومی حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ وہ اقلیتوں کو زیادہ سے زیادہ رعایت یہ دے سکتی ہے۔ کہ اس کے ماتحت مسلم اور دوسری اقلیتوں کو ہندوؤں کے مساوی شہری اور مذہبی آزادی حاصل ہو۔ ہندو اکثریت کسی غیر ملکی ہندو اقلیت کے جائز حقوق میں دست اندازی نہ کر سکے۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ ملک کی ہندو اکثریت ان جائز حقوق سے دستکش ہو جائے۔ جو اکثریت ہونے کی وجہ سے اسے جمہوری طور پر حاصل ہیں۔ مسلم اقلیت خواہ کیسی قلیت میں رہتی ہوئی ہندوؤں کا اعتماد حاصل نہیں کرے گی۔ اس لئے اسے اس پر مطمئن ہونا پڑے گا۔ کہ اسے آبادی کے لحاظ سے ملک کے نظم و نسق میں مناسب حصہ حاصل ہے۔ ہندو اکثریت اس کے جائز مذہبی اور شہری حقوق میں دست اندازی نہیں کرے گی۔ ایسے آئین کو سوراجیہ کہنا بے انصافی میں داخل نہ ہوگا۔ جس کے ماتحت مسلم اقلیت کو عملی طور پر ان مراعات میں مداخلت کرنے یا انہیں رد کرنے کا اختیار ہو۔ جو ہندوؤں کو اکثریت ہونے کی وجہ سے جائز طور پر حاصل ہوں گی ✦

آفاقی تبدیلی

ہندو آفاقی تبدیلی کے لئے قربانیاں نہیں کر رہا۔ برعکس اس کے وہ اپنے گھر کا خود مالک بننے کے لئے جد و جہد کر رہا ہے۔ ویر ساورکر نے اس امر پر زور دیا۔ کہ اس ملک کو "ہندوستان" کا نام دیا جائے۔ ہندوستان کے جھنڈے پر شری استیکا (؟) ترشول اور اوم کے نشان ہوں۔ سنسکرت کو ان کی دھارمک اور ہندی کو ان کی قومی زبان قرار دیا جائے۔ اور دیوناگری کو ہندوستان کا قومی رسم الخط تسلیم کیا جائے ✦

اس بات پر زور دیتے ہوئے۔ کہ ہندو سبھا ایک قومی آرگنائزیشن ہے۔ ویر ساورکر نے کہا۔ کہ ہندو مہاسبھا ہندوؤں کے مجلسی اقتصادی اور تمدنی حقوق کی نگہبان ہونے کے علاوہ ہندوستان کے سیاسی حقوق کی علمبردار ہے۔ اور اس کی آزادی کو منزل تک پہنچا کر ہندو قوم کا دنیا میں سربلند کرنے کے لئے جد و جہد کر رہی ہے۔ یقیناً ان کے مقاصد کے پیش نظر بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی مکمل آزادی کی علمبردار ہے۔ اور تمام پُرامن اور جائز ذرائع سے ہندوستان کو اس منزلِ مقصود تک پہنچانا چاہتی ہے ✦

ویر ساورکر نے مزید کہا۔ کہ ہندو مہاسبھا کے اغراض و مقاصد کے پیش نظر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے بعد بھی ہندو مہاسبھا کی ضرورت رہے گی۔ کیونکہ اس کا مشن ہندو قوم کا مشن ہے۔ ہندوستان کا مشن ہے۔ روز بروز یہ حقیقت واضح ہوتی جا رہی ہے۔ کہ اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ ہندوؤں کی ایک آزاد ہندو آرگنائزیشن ہو۔ جو نہ صرف ہندوؤں کے سیاسی، مجلسی اور تمدنی حقوق کی حفاظت کرے۔ بلکہ اُسے غیر ہندو عناصر کی دستبرد سے محفوظ رکھے ✦

"پرکاش" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں ✦ (منیجر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جنم بھومی

بقیہ صفحہ ۷

ہم کبھی تیجنے نہیں ہٹیں گے"۔

(اتھرو وید ۱۲-۱-۲۲) "جس بھومی میں دیو تے نواس کرتے ہیں۔ اور جہاں سب منش اُن کا بھوگ کر کے اپنی وِرتی شکتی سے اُنت ہوتے رہتے ہیں۔ وہ ہماری ماتری بھومی ہمارے لئے آیو۔ اروگتا اور دیرگھ جیون تھا بل دیوے"۔

(اتھرو وید ۱۲-۱-۲۶) "جس بھومی میں مٹی پتھر شلا آدی ہیں۔ اور سونا چاندی آدی بیاسنگھ ہیں۔ وہ ہماری ماتری بھومی ہے۔ آٹھ گنوں کے دھارن کرنے سے ہی اس کی سوتنترتا کی رکشا ہوتی ہے۔ ایسی ماتری دیوی کے لئے میرا نمسکار ہے"۔

(اتھرو وید ۱۲-۱-۲۷) "جس ہماری ماتری بھومی میں برکشن بنسپتیاں ہیں۔ اور اوشدھیاں سدا ٹھہری رہتی ہیں۔ اس ماتری بھومی کا ہم سب سواگت کرتے ہیں"۔

(اتھرو وید ۱۲-۱-۳۸) "ہماری ماتری بھومی میں اُن استھان بہت ہیں۔ جہاں یگیہ کیا جاتا ہے۔ اور جہاں رگ وید یجر وید اور سام وید کے منتروں سے ایشور کی اپاسنا کی جاتی ہے۔ اور یگیوں میں جہاں ایشور کی آرادھنا کی جاتی ہے"۔

(اتھرو وید ۱۲-۱-۳۹) "ہماری ماتری بھومی کے سمپورن گیانی شبھ کرم کرتے اور گؤ پالن اور جیون واستھا کرتے ہیں۔ ان کا رن ہماری ماتری بھومی پوتر ہے"۔

(اتھرو وید ۱۲-۱-۴۲) "جس ماتری بھومی میں بہت کھانا۔ دھان۔ چاول اور جو پیدا ہوتا ہے۔ جہاں گیانی اور شودر ہی سبھی بیوپاری اور ایک لوگ آنند سے رہتے ہیں۔ اس ماتری بھومی کو میں نمسکار کرتا ہوں"۔

(اتھرو وید ۱۲-۱-۴۳) "ہماری ماتری بھومی میں جو نگر ہیں۔ وہ سب دیوتا لوگوں کیلئے ہیں۔ ایسی بھومی کو ہمارا نمسکار ہو"۔

(اتھرو وید ۱۲-۱-۵۹) "شانتی سے بھرپور آنند دینے والی ماتری بھومی ہے۔ وہ مجھ سے جو آگیا کرے گی۔ اُرن کرونگا"۔

گوروکل شکھشا پرنالی اور مہاتما گاندھی

بقیہ صفحہ ۷

ودیارتھیوں کی تعلیم دونگا۔

پرشن:۔ کنتو وارد ہا کے ودیا مندروں میں تو اُدیوگ کو تین گھنٹے بیس منٹ کے استھان پر دو گھنٹوں سے ادھک نہیں دئے جاتے؟

اُتر:۔ وہ تو میں نے سُنا ہے۔ پتہ لگا ہے۔ دوسری جگہوں میں بھی ایسا چلتا ہے۔ اس سے تو کام چلنے کا نہیں۔ میں نے تو آریہ نائکم جی سے کہہ دیا ہے۔ کہ مجھے تو پورنتیا وردھا پدھتی چاہیئے۔ چاہے ایک ہی مرتبہ کا سیکھے۔ پرنتو پوری واردھا پدھتی سے ہی سیکھے۔ پونہ سمیلن کے اپنے سندیش میں میں نے لکھا تھا:۔

"جو اسے چلانا چاہتے ہیں۔ وہ سمجھ کر اچھی طرح جان کر ہی چلائیں۔ تبھی وہ شکھشا پدھتی سپھل ہو سکتی ہے"۔

پرشن:۔ ذاکر حسین کمیٹی کی رپورٹ میں تین گھنٹے بیس منٹ کے سمیہ میں ادیوگ کے ساتھ ساتھ دوسرے وشیوں کو بھی انوبدھ کر کے پڑھانے کی یوجنا کی گئی ہے۔ پرنتو انوبھو سے گیات ہوا ہے۔ کہ اس سے ودیارتھیوں کا دھیان بٹ جاتا ہے۔ سُوت بھی اچھا نہیں نکلتا۔ تتھا وشیوں کا بھی پورن گیان نہیں ہو پاتا۔

اُتر ـــ ٹھیک ہے۔ اُدیوگ کے سمیہ میں رامائن کی کتھا سنانے سے اُپیکشت اُنتی پوری نہیں ہوتی۔

پرشن ـــ کنتو بیتر شاستر کا گیان تو دیا جا سکتا ہے؟

اُتر:ـــ وہ تو دیا ہی جائیگا۔ اس کے بنا بھلا اُدیوگ کیسے ہوگا؟ کتائی کس طرح بڑھانی ہے۔ ٹوٹے تار کو کیسے جوڑنا ہے۔ لپیٹنا کس پرکار ہے۔ یہ سب تو اسی سمیہ بتانا ہوگا۔

پرشن ـــ جب تین گھنٹے بیس منٹ دھیان بٹنے کے ڈر سے انیہ وشیوں کی شکھشا اُدیوگ کے ساتھ ساتھ نہیں دے سکتے۔ اور اس سمیہ کو بھی آپ بہت کم مانتے ہیں۔ تو کیا باقی بچے ہوئے تھوڑے سمیہ میں ساری دُنیا کے اتہاس کا گیان تتھا واردھا یوجنا کے پاٹھیہ کرم کو پورا کیا جا سکتا ہے؟

اُتر:ـــ ہم نے کتابیں تھوڑے ہی پڑھانی ہیں۔ اتنی کتاب پڑھ لی۔ تبھی اس وشے کا گیان ہو سکتا ہے۔ ایسا تو نہیں ہے۔ میں تو بچوں کو تھوڑے میں کہانی کہہ دوں گا۔ بس اتہاس ہو گیا۔ اسی طرح دوسرے وشے ہو جائیں گے۔ واردھا یوجنا کا پاٹھیہ کرم بنانے والے انوبھوی لوگ تو نہیں ہیں۔ ابھی تو یہ چیز چلی ہے۔ دو ہی برس ہوئے ہیں۔ دھیرے دھیرے انوبھو بڑھتا جائے گا۔ تو پاٹھیہ کرم ٹھیک ہو جائے گا۔

پرشن ـــ اُپنشدوں میں ایسی کتھائیں آتی ہیں۔ کہ گو پالن کے ادیوگ سے جابالی ستیہ کام آدی نے برہم گیان پراپت کیا تھا۔ کیا اس پراچین سنسکرتی کے انوکول اُدیوگ سے ہم ساری شکھشا نہیں دے سکتے؟

اُتر ـــ نہیں۔ گو پالن دستکاری (دست اُدیوگ) تھوڑے ہی ہے۔ جو اس سے شکھشا دی جائے۔ وہ تو کرشی کا سہائیک دھندا ہے۔ میں جو شکھشا دینے کو کہتا ہوں۔ وہ تو Education through Village handicraft ہے۔ ایسا ہی میں نے لکھا بھی ہے۔ میرا بل صرف اُدیوگ پر نہیں۔ کنتو handicraft استفات ہاتھ کے ادیوگ پر بھی ہے۔ شکھشا ہاتھ کے کام سے ہی ہونی چاہیئے۔ ہاتھ ہمیں پرماتما نے بہت بڑی چیز دی ہے۔ آدمی اور پشو میں یہی تو بھید ہوتا ہے۔ ہاتھ سے ہی آدمی نے اتنی ترقی کی ہے۔ اتنی بڑی بڑی چیزیں بنائی ہیں۔ میرا تو یہ کہنا ہے۔ کہ اس ہاتھ سے ہی ساری شکھشا ہو۔ گو پالن تو ایسا ہاتھ کا کام نہیں ہے۔ پھر ہم اس سے کیسے شکھشا دے سکتے ہیں۔ گو پالن کرشی کے انگ روپ میں رہ سکتا ہے۔ ابھی مجھے سمجھانا نہیں ہے۔ تم پریکشن کرو۔ مگر یہ گرامیہ ہست اُدیوگ تو نہیں ہے۔

پرشن:۔ آپ ساری شکھشا بچوں کو ادیوگ دوارا ہی دینے کو کہتے ہیں۔ جو چیزیں اُدیوگ سے سمبندھ نہ ہوں۔ ان کے بارے میں آپ ورجن پدھتی کا آشرے لینے کو کہتے ہیں۔ حال ہی میں پونہ سمیلن نے اُدیوگ۔ سماجک پرستھتی تتھا پراکرتک پرستھتی تینوں کو شکھشا کا کیندر بنایا ہے۔ کیا آپ سمیلن کے اس نرنے سے سہمت ہیں؟

اُتر ـــ میں تو سہمت نہیں۔ میں شکھشا صرف اُدیوگ دوارا دینا چاہتا ہوں۔ ورجن پدھتی کی صلاح اب بھی دیتا ہوں۔ جو ادیوگ دوارا سمبدھ نہیں ہو سکتا۔ وہ بالک کیلئے ضروری نہیں۔ میں تو اسی چیز کا گیان دینا چاہتا ہوں۔ جو بچے کے جیون کے لئے اُپیوگی ہو۔ اُسے کام دے۔ ایسی چیزیں جن کی ضرورت نہیں۔ انہیں پڑھانے کا کیا فائدہ؟ ابھی انوبھو کم ہے۔ اس لئے تھوڑا بہت تو دوسرے ڈھنگ سے سکھانا ہی پڑے گا۔ اکھشر گیان کو ہی لیجئے۔ میں ابھی تک یہ نہیں سوچ پایا ہوں۔ کہ اُدیوگ سے اکھشر گیان کیسے دیا جا سکتا ہے۔ پرنتو ہمیں سوچنا تو ضرور چاہیئے۔

پرشن:۔ پاٹھیہ کرم میں ہندوؤں کے ساتھ بہت انیائے ہوا ہے۔ سماجک ابھیاس کا (Social Studies) کا ایک یہ بھی اُدیشیہ ہے۔ کہ سرو دھرم سمبھاو ہو۔ کنتو پاٹھیہ کرم میں جہاں اسلام کے سبھی سنتوں تتھا خلیفوں کا وستر ت روپ سے ورنن ہے۔ وہاں ہندو دھرم کے پردھان سوروپ رام کرشن کا نام اُلیکھ تک نہیں ہے۔ ہندوؤں کے آدرش پُرشوں پرتاپ شیواجی دیانند آدی کا بالکل ورنن نہیں ہے۔

اُتر:ـــ رام اور کرشن تو ہندوؤں کی جڑ ہیں۔ انہیں کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ مجھ

ور کی ضرورت

اہلو والیہ کنیا بعمر ۱۶ سولہ سال ہندی بھوشن پاس کے لئے برسرِ روزگار ور کی ضرورت ہے۔ کنیا میٹرک کی تیاری کر رہی ہے۔ اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ گزیٹڈ آفیسر کی لڑکی ہے۔ درخواستیں "D" معرفت اخبار "پرکاش" لاہور آنی چاہئیں۔

کھتری ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک مترکیلئے جو جاتی کھتری ہیں۔ لڑکا پرائیویٹ ڈاکٹر ہے۔ جس کی آمدنی بکثرت روپیہ ماہوار ہے۔ عمر اٹھائیس سال کیلئے ایک کنیا کی ضرورت ہے۔ کنیا پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ غریب گھرانے کو ترجیح دی جاوے گی۔ ضرورت مند اصحاب مزید حالات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

س: معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

"پرکاش" کے پریمیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس کے دو دو چار چار گراہک بنا کر اس کی اشاعت بڑھائیں اور ودوان ... کے ذریعہ کام میں سہیوگ دیں۔

آپ نے تو پورے وستار کا پاٹھیہ کرم نہیں دیکھا۔ پرنتو ان کو کبھی نہیں نکالا جا سکتا۔ سب پرانتوں اور جاتیوں میں اس شکھشا کی وردھنا ہوگی۔ اور شکھشا انوسار پریورتن ہوں گے۔ پرنتو...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ جگت میں شردھانند بلیدان دوس "دھوم"

آریہ سماج سیالکوٹ

۲۴-۱۲-۳۹ کو ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد سندھیا ہوئی۔ پنڈت دیوراج جی ویدک مشنری کا سوامی جی کے جیون پر دیاکھیان ہوا۔ پنڈت تلک راج نے ایک نظم پڑھی (رام لال شرما اُپ منتری)

آریہ سماج ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۲-۱۲-۳۹ کو آریہ سماج مندر میں شردھانند بلیدان دوس منایا گیا۔ اس سماج کی طرف سے ریاست حیدرآباد میں ایک آریہ سماج مندر بنوانے کی تجویز پاس ہوئی۔ اور اسی وقت ایک سو پچاس روپیہ اکٹھا ہو گیا۔ شیش دھن بھی شیگھر جمع ہو جاویگا۔

(دیست پال منتری)

آریہ سماج سلطان پور لودھی

۲۱- دسمبر کو پنڈت رلیا رام جی جھنگ پدھارے۔ اور ان کے بھجن اور اُپدیش ہوتے رہے۔

۲۴-۱۲-۳۹ کو شردھانند بلیدان دوس منایا گیا۔ (منتری)

آریہ سماج جام پور

ویدک پتری پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے نگر میں سنکیرتن کیا۔ رات کو مہتہ دام رکھا ... کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں سوامی شردھانند جی کے جیون کے سمبندھ میں لیکچر ہو سکے۔ (منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں

کچہری دروازہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں سماج میں ۲۴-۱۲-۳۹ کو شردھانند بلیدان دوس منایا گیا۔ لالہ منوہر لال پردھان۔ پنڈت گوردت سناتک۔ اور ڈاکٹر منگو لال جی آدی نے سوامی جی کے جیون پر دیاکھیان دئے۔ ماسٹر نند لال جی نے نظم سنائی۔

منتری کے اپیل کرنے پر سمارک ندھی کے لئے ۳۵ روپے۔ اور وید پرچار کے لئے دو روپے پراپت ہوئے۔ سوامی جی کے جیون سمبندھی ٹریکٹ بانٹے گئے۔ مہاتما بال کرشن کے بھجن ہوتے رہے۔

(بیریا رام منتری آریہ سماج ہٰذا)

لاہور۔ وچھو والی۔ سنت نگر۔ قلعہ گوجر سنگھ اور بھارت نگر کی سماجوں میں بھی شردھانند بلیدان دوس منایا گیا۔

بڑے دن کا اُپہار

بقیہ صفحہ ۸

وہ میز سے اُٹھی اور جیمز کے پاس جا کر کہنے لگی — "پیارے! مجھے اس نظر سے نہ دیکھو۔ اگر میں نے بالوں کو کٹا یا ہے تو اسی لئے کہ میں بڑے دن میں تمہیں بنا کچھ بھینٹ دئے نہیں رہ سکتی تھی۔ یہ تو پھر اُگ آئیں گے۔ میرے بال تو غضب کی تیزی سے بڑھتے ہیں۔ لو بولو۔ کیا کہتے ہو۔ ناراض تو نہیں ہو گئے"؟

جیمز نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا "تم نے اپنے بال کٹوا لئے ہیں"؟

"کٹا لئے اور بیچ دئے۔ کیا تم اب مجھ سے گھرنا کرنے لگے"؟

جیمز اب پاگلوں کی طرح ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔

"تمہیں ان کی ذرا بھی چنتا نہیں کرنی چاہئے۔ وہ تو گئے۔ کل تمہارا پوتر تہوار ہے۔ میں نے یہ سب تمہارے لئے سوغات اکٹھی کرنے کے لئے ہی تو کیا ہے۔ میرے بال گنے جا سکتے ہیں۔ پرنتو تمہارے پرتی میرا جو پریم ہے۔ اُسے کوئی نہیں تول سکتا۔ اچھا۔ تو کیا میں اب کھانے پینے کی تیاری کروں"؟

جیمز کو اب ہوش آیا۔ اس نے ڈیلا کو اپنی چھاتی سے چپٹا لیا۔ اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا پلندہ نکال کر میز پر پھینک دیا۔ اور کہنے لگا — "پریہ! تم نے مجھے بہت دوشی ٹھیرایا ہے۔ کیا تمہارے بال ہمارے پریم میں کچھ بادھا ڈال سکتے ہیں؟ ایسا سوچنا بڑا بھاری پاپ کرنا ہے۔ لیکن ہاں اگر تم اس بنڈل کو کھولو۔ تو تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ تم سے پہلے میں بازار کیوں گیا تھا"؟

ڈیلا نے پیکٹ کھولا۔ اور وہ خوشی کے مارے چلا اُٹھی۔ آنسوؤں کے بعد ہچکیوں کا نمبر آیا۔ اس نے اپنے بالوں کو سنوارنے کے لئے دو بڑے خوبصورت کنگھے دیکھے۔ جن پر جواہرات کا بھی کام تھا۔ ڈیلا جانتی تھی۔ کہ وہ کافی قیمتی ہیں۔ اس نے انہیں کچھ عرصہ پہلے ایک دوکان میں دیکھا تھا۔ پرنتو نردھنتا نے انہیں اس کا نہ ہونے دیا۔ اور اب تک اس نے انہیں بھلا بھی دیا تھا۔ لیکن اب تو وہ اس کے تھے۔ پرنتو اس کے بالوں کے گچھوں کا پتہ نہ تھا۔ اس نے انہیں چوما اور ہردے سے لگا لیا۔ ایک دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ جیمز سے کہنے لگی "میرے بال تو بڑی تیزی سے اُگتے ہیں"۔

ڈیلا نے اپنی ہتھیلی پر چین کو رکھتے ہوئے کہا "کیا یہ تمہیں پسند نہیں ہے؟ میں نے اسے پانے کے لئے تمام شہر چھان ڈالا۔ اب تمہیں اپنی گھڑی سے وقت دیکھنے میں بڑے آنند کا انوبھو ہوا کرے گا۔ ذرا گھڑی تو دو۔ دیکھوں کیسی لگتی ہے"؟

ڈیلا کا یہ کہنا تھا۔ کہ جیمز مڑ کر پڑا کرسی پر گر گیا۔ اُس نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہنا شروع کیا — "لاؤ۔ ہم اپنی سوغاتوں کو ...

... ددر۔ کھو دیں۔ وہ اب کام کی نہیں رہیں۔ میں نے تمہارے ...

ہندوؤ — جاگو — آنکھیں کھولو

خطرہ کا بگل

(لیکھک: پنڈت سوریہ دیو جی ایم اے)

سنو! تمہارے دھرم۔ تمہارے ساہتیہ۔ تمہارے اتہاس۔ تمہاری سنسکرتی۔ تمہاری ماتری بھاشا (ہندی) تمہارے دھرم استھانوں آدی پر آئے دن حملے ہوتے ہیں۔ اُٹھنے بیٹھنے۔ کھانے پینے۔ گانے بجانے۔ پوجا پاٹھ وغیرہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی کس پرکار روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں کہیں پاکستانی سکیمیں تیار کی جا رہی ہیں اور کہیں خاکساروں کی فوج تیار ہو رہی ہے۔ اگر اب بھی تم نہ سنبھلے تو پچھتاؤ گے "خطرہ کا بگل" پینک غفلت کی نیند میں سرشار ہندوؤں کو بیدار کرنے۔ اور انہیں یہ دکھانے کیلئے کہ ان کی تہذیب و تمدن کو مٹانے کیلئے کیا کچھ ہو رہا ہے شائع کی گئی ہے۔

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ۴۰ صفحات۔ بڑھیا کاغذ۔ سندر چھپائی۔ قیمت لاگت مات ۲ر

زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹئے

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

آریہ ویر کی آوشیکتا

مجھے اپنے ایک پرم ہتیشی منتری ہوسٹیل ... وی اور اونچی شکشا پراپت کی ہوئی کنیا کیلئے ... ڈھ یوگیہ آریہ ویر کی ضرورت ہے۔ ضلع جہلم ... راولپنڈی و گجرات کو ترجیح دی جاوے گی ... سو شکشت۔ یوگیہ۔ تندرست اور برسر روزگار ... ذات کا کھتری ہو۔ بدی اور کسی جاتی سے ... لت گنوں کا یوگیہ ور ہوگا۔ ذہنی سمبندھ نشچت کیا جا سکیگا۔ خط و کتابت نمبر مکمت پتہ پر ہو:-

... ت و کتابھی ترک، واجبی آریہ ویدشیک ... ۵/۱ دھنپت راج آریہ پتری پاٹھ شالہ۔ کراچی

بچوں کو روزانہ

بال جیون گھٹی

چٹانیے

انگریزی طبی پرتاد اکٹر ... کی اعلیٰ ... پٹی

بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے — دانت آسانی کل آتے اور ان کی ہر ایک بیماری دُور ہو کر ... فتوں جانے ہیں سب جگہ فروخت ہوتی ہے۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا لیں۔ قیمت فی شیشی ۵ ر درجن عہ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن مفت لو۔ ذیل سے زنام ... پچیس ... کل ہفت ... الملتمس۔ منیجر بال جیون گھٹی پالیہ علی گڑھ۔ یو پی

ایجنٹ:- جوشی پنڈت اینڈ کمپنی بیرون شاہ عالمی دروازہ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

(اشتہار) **کھلی چٹھی** (اشتہار)

بنام

لالہ خوشی رام صاحب اچھپنانی ۔ ساکن پنڈی بھٹیاں حال ایکس میونسپل کمشنر رام نواس ہال روڈ لاہور

منجانب

لاجپت رائے ولد بابو منشی رام تلنجہ ساکن پنڈی بھٹیاں ریٹائرڈ پولیس آفیسر سانوبہ (انڈیا)

پوجیہ دھرم پتا! عرصہ قریباً دس سال کا ہو رہا ہے۔ میری شادی آپ کی لڑکی کوشلیا دیوی سے ہوئی۔ شادی کے بعد سے آپ نے اور دھرم ماتا نے نصیحت شروع کر دی۔ کہ تم کو چاچا۔ چاچی۔ بھوآ۔ بہن کو رشتہ دار برائے نام خیال کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد یہ بھی نصیحت شروع ہوئی۔ کہ روپیہ لے کر لاہور چلے آؤ یہاں کوئی کام کرا دیں گے۔ میں ہر مرتبہ ٹالمٹول کرتا چلا آیا۔ اور آپ کے ایمان جنک برتاؤ کو سہن کرتا رہا۔ آپ نے ایک مرتبہ ایک طعنہ کہ ڈھیٹ ہو یہ بھی اُچارن فرمایا۔ آپ کے ایمان کے برتاؤ سے تنگ آکر جب میں نے دیکھا۔ کہ میرا آتما آپ کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ سے عرض کی۔ کہ اپنے بردھ ماتا پتا کو ناراض کر کے اگر چھوڑ کر چلا آؤں۔ تو وہ روپیہ نہیں دیں گے۔ تب آپ کی موجودگی میں دھرم ماتا نے فرمایا۔ کہ تم آ جاؤ۔ ہم کو روپیہ تمہارے پتا سے وصول کرنا آتا ہے۔ یعنی مجھ کو میرے پتا کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے تک کی ترغیب دی مجھ کو قریباً ایک ماہ تک اسی قسم کی نصیحتوں میں روک رکھا۔ اور جب دیکھا کہ میں نے عمل کرنے سے ٹالا ہے۔ تو میری استری کو میرے ساتھ نہیں بھیجا۔ میرا تقریباً ناحق دو سو روپیہ خرچہ نقصان ہوا۔ میرے خالی آنے پر میرے پتا جی کو دکھ ہوا۔ اور انہوں نے آپ کو لکھا۔ کہ آپ نے ہمارا ایمان کہا ہے اچھا نہیں کیا۔ اس کے بعد آپ نے جواب دیا۔ کہ دہلی آ جاؤ پہنچا جاویں گے۔ آپ کی تحریر کردہ تاریخ پر گو ہمارے لڑکے دہلی گئے۔ مگر آپ اقرار کے مطابق نہ آئے۔ مجبوراً وہ بھی خالی واپس آئے۔

پھر میرے پتا جی تاریخ ۲۴-۲-۳۹ کو میری استری کو لانے کے لئے آپ کے درِ دولت پر حاضر ہوئے۔ آپ نے روبرو چودھری بھگوان داس صاحب کا ٹھہ رئیس پنڈی بھٹیاں فرمایا۔ کہ مکان بدل رہے ہیں۔ جگدیش کے جنڈو کا کھانا دے کر ہمارا لاہور کے بھاجی دالان سے قریباً مجھے ۲۰۰۰ روپیہ لینا ہے۔ اس لئے ہم خود ایک ماہ بعد سانوبہ پہنچا جاویں گے۔ وہ خالی واپس آئے۔ مدت اقرار گذر گئی۔ میں نے بھی اور پتا جی نے بھی رجسٹرڈ خط آپ کو لکھے۔ کہ لالہ لوٹا رام جی آ رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ روانہ کر دیں۔ مگر آپ نے کچھ خیال نہیں فرمایا۔ لاچار تنگ آ کر میں نے تاریخ ۱-۷-۳۹ کو مندرجہ ذیل خط آپ کو بذریعہ رجسٹری ارسال کیا۔

سانوبہ ۱-۷-۳۹

پوجیہ دھرم پتا — آپ میرے جملہ معمولی خطوط و رجسٹرڈ خط کو بھی ہضم فرما چکے ہیں۔ جواب دینا کسرِ شان خیال فرماتے ہیں۔ کافی عرصہ انتظار کے بعد دوبارہ لکھنے کی ضرورت سمجھتا ہوں۔ تاکہ غلط فہمی نہ رہے۔ میرے دوست رشتہ دار مجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ تمہارے استری بچے کبھی نہیں آتے۔ کیا تمہیں اپنی استری کی ضرورت نہیں۔ ذرا سوچا ہے کہ یہ سن کر میرے دل پر کیا گذرتا ہوگا۔ میری عقل میں نہیں آتا۔ کہ میرا گھر برباد کر کے آپ کو کیا لابھ ہے۔ جب لڑکی کی شادی مجھ سے کر چکے۔ تو میری مرضی کے خلاف میرے بچوں و استری کو بٹھا رکھنے کا کیا حق ہے۔ آپ اندھیر کیوں کر رہے ہیں۔ میرا اور میرے پتا جی کا آپ کافی ایمان اور زیر بار خرچہ کا کر چکے ہیں۔ اب اس خط کے ملنے کے سات روز کے اندر میری استری بچوں کو اپنے اقرار کے مطابق میرے پاس پہنچا جاؤ۔ تو بہتر ہوگا۔ ورنہ بعد اس مدت کے بذریعہ کھلی چٹھی آپ کے شروع سے لے کر آج تک کے برتاؤ کا چٹھا اخبارات پنجاب میں مشتہر کرنا پڑے گا۔ جس سے جملہ برادری کو آپ کے بے جا برتاؤ روشن ہوں۔

اس کے بعد مجھ کو مرضی کے خلاف مجبوراً اپنی زندگی کو مزید برباد کرنے کی بجائے اپنا دوسرا زندگی کا ساتھی تلاش کرنا مناسب ہوگا۔ اور اس جملہ گناہ کے ہر طرح سے آپ ذمہ دار ہوں گے۔ کرپا کر کے ٹھنڈے دل سے سوچیئے۔ کہ اگر آپ کی پتری دھرم ہین نہیں ہو چکی۔ تو اس کی آئندہ زندگی کا خیال فرما کر اپنا اقرار پورا کریں۔ اس بات کا پورا خیال فرما دیں۔ کہ میں کسی بھی قیمت پر اپنے ضعیف والدین کو چھوڑ کر آپ کے در دولت پر ذلت کی زندگی ہرگز گذارنے پر تیار نہیں ہوں۔ میں آپ کا نہ آج تک کسی طرح سے بھی زیر احسان ہوں۔ اور نہ آئندہ کے لئے ہی طلب گار رہوں گا۔

لاجپت رائے

اس کے جواب میں آپ نے ۱۰-۷-۳۹ کو بذریعہ خط مجھ کو خوب ڈانٹ بتلائی۔ مگر خانہ آبادی کی امید بھی دلائی۔ اس پر میں نے ۱۳-۷-۳۹ کو آپ کو تار دیا۔ کہ اقرار کے مطابق ۲۰-۷-۳۹ تک پہنچا جاویں۔ جب ۲۲-۷-۳۹ تک کوئی جواب نہ ملا۔ تو میں نے آپ کو دوسرا تار دیا۔ کہ آپ نے اقرار پورا نہیں کیا۔ ۳۱-۷-۳۹ کو آپ کے بے جا برتاؤ کو مشتہر کر دوں گا۔ اس درمیان میرے پتا جی کو معلوم ہوا۔ اور بزرگوار قبلہ لالہ ایشر داس صاحب رئیس پنڈی بھٹیاں کہ جن کی کرپا سے میرا رشتہ آپ کی لڑکی کے ساتھ ہوا۔ ادھین اپنے کارخانہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ اس پر میرے پتا جی نے ایک تار صاحب موصوف کو ۲۶-۷-۳۹ کو ارسال کیا۔ کہ کوشلیا دیوی کو ساتھ لیتے آویں۔ اور ایک تار آپ کو بھی بھیجا۔ کہ روانہ کر دیں۔ کسی وجہ سے ان کا تشریف لانا رک گیا۔ انہوں نے اپنے نواسے لالہ ہربنس لال کے ساتھ روانہ کرنے کے لئے آپ کو لکھا۔ لیکن آپ نے اس پر بھی عمل نہ کیا۔ جو سندیسہ بھیجا ہے۔ وہ مجھ کو معلوم ہو چکا۔ اور آپ کی لائق لڑکی نے تو آپ کی اور دھرم ماتا کی موجودگی میں یہ بھی کہلوایا۔ کہ مجھ کو رہنے کی تمیز نہیں ہے۔ ایسے کے پاس جا کر کیا کرنا ہے۔ میرے دل کو زخمی کر دیا۔ آپ کی لائق بیٹی کی عقل روشن ہے۔ کہ دس سال میرے ساتھ گذار کر تین بچوں کی ماں بننے کے بعد بھی مجھ کو تمیز نہ سکھلا سکی۔ میں خوب سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سب کارروائی میری خانہ بربادی کے آپ اور دھرم ماتا ذمہ دار ہیں۔ پرماتما آپ کو آپ کی کرنی کا پھل دیویں۔ آپ کے سندیسہ سے دکھی ہو کر جو نہیں لکھنا چاہتا تھا وہ لکھنا پڑا۔ کرپا کر کے ٹھنڈے دل سے سوچیئے۔

(۱) آپ نے سفیش کی بید الیشن پر فرمایا۔ کہ چھ سو روپے جمنی کے دئے ہیں۔ اور ایک روپیہ سینکڑہ سود پر لگا دئے ہیں۔ اور اسی طرح ارملا دیوی اور کلدیپ پر لگے۔ یہ رقم کہاں ہیں؟ تھانی پر ہاتھ رکھ کر فرمائیے۔ شادی کے بعد دان دینا بتلا کر ایک پیسہ بھی آج تک دیا ہے کیا؟

(۲) میرے زیورات میں سے قریباً بیس تولہ کے زیور چھبیس روپے تولہ کے حساب بیچ دئے۔ کیا مجھ سے یا میرے پتا جی سے منظوری لی تھی۔ ہم پر کون سی آفت تھی۔ جو فروخت کئے۔

(۳) میرے زیورات میں سے تقریباً بارہ تولہ زیور گم گئے ایسا ظاہر فرمایا۔ ان زیورات میں سے ایک زیور سونڑی ۵ تولہ کی مزدوری کے ۳۰ روپے ۱۴ ر ۳ پائی آپ نے وصول فرمائے ہیں۔ ان گم شدہ زیورات کا معاوضہ ایک پیسہ بھی دیا ہے۔ یہ سب برداشت کرنے پر بھی میں تمیز نہیں سکھتا۔ واہ رے انصاف خوب ہے۔ ستی فادر کے گھر پرشتہ کرنے کا ہی پھل ہے۔ کلجگ کا پرتاپ ہے۔

اور بھی انتظار کی۔ کہ شائد اب بھی پربھو آپ کے ہردہ پر خوفِ خدا کا ظہور کریں۔ بزرگوار لالہ ایشر داس صاحب نے بھی تاریخ ۷-۹-۳۹ کے قریب کوشلیا دیوی کو بھیجنے کو آپ سے کہا۔ مگر وہ بھی آپ نے قبول نہیں کیا۔ آپ کے بعد میرے پتا جی

(بقیہ صفحہ ۱۳ کالم ایک کے نیچے)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سی - پی میں آریہ کانفرنس

وسطی ہند کے غیر تعلیم یافتہ ہندوؤں کو اپنے دھرم سے پتت کرنے کے لئے ودھرمی جگہ جگہ اپنے مرکز قایم کر کے ان کو پتت کرنے کی ہر ممکن کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ سی - پی ایک ایسا پرانت ہے جہاں تعلیم کی بہت ضرورت ہے۔ وہاں کے باشندے تو اپنے دھرم سے بالکل ناواقف ہیں۔ ان کی اس کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر وہاں کے عیسائی اور مسلمان ان کو اپنے جنگل میں پھنسانے جا رہے ہیں۔ ان تمام باتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے

وہ کیا کہتے ہیں؟

آریہ پرتی ندھی سبھا سی - پی ودربھ نے ضلع بلاس پور کے پنیم پور قصبہ میں ۲۲- مارچ سے ۲۵- مارچ سنہ ۱۹۴۰ء تک ایک آریہ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس موقعہ پہ پنیم پور میں ایک میلہ بھی ہوتا ہے۔ مشہور آریہ نیتاؤں نے اس موقعہ پر شرکت کرنا قبول فرما لیا ہے۔ ہر ایک ہندو کا فرض ہے۔ کہ اس کام میں پوری پوری مدد کرے۔

(دھنی پال آریہ اُپدیشک)

ضروری نویدن

نمبر ۳۲۱۲ سے نمبر ۳۲۵۰ تک کی رسید بُک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی شری مہاشہ دیوراج جی سے رجوعہ سے جک جھمرہ آتے ہوئے مارگ میں گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی سجن کو ملے۔ تو وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر گورودت بھون میں پہنچانے کی کرپا کریں۔ اگر کوئی سجن مندرجہ بالا رسید سے دھن وصول کرنا چاہے۔ تو اس کو دھن نہ دیا جاوے۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ سماج کھوئی رٹہ کی اپیل

آریہ سماج کھوئی رٹہ میرپور پونچھ روڈ پر واقع ہے۔ مہاشہ جانکی داس وچودھری بودھراج جی آدی کی سرگرم کوششوں سے یہاں پر آریہ سماج کی چھوٹی سی بلڈنگ بھی تیار ہو چکی ہے۔ مگر آریہ سماج کی ضروریات کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ اور راجوری - کوٹلی - اور میرپور سے آنے والے مسافروں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جس کے پیشِ نظر یہاں کے مٹھی بھر آریہ بھائیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کے آگے جو سفید جگہ پڑی ہے اس کو بھی مکمل کر دیا جاوے۔ تاکہ مسافروں کی دقت بھی دُور ہو جاوے۔ اور آریہ سماج کی ضروریات بھی پوری ہو سکیں۔ یہ عمارت دھن کی کمی کی وجہ سے رُکی ہوئی ہے۔ اور بلڈنگ کی تکمیل کے واسطے کم از کم تین سو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر راجوری - کوٹلی اور پونچھ کے بھائی توجہ دیں۔ تو اس رقم کا پورا ہو جانا معمولی بات ہے۔ اس واسطے سب آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کھوئی رٹہ کی سہائتا کریں۔

(دیوراج منتری)

ضروری اطلاع

گورو کل کانگڑی فارمیسی کی ادویات کی زیادہ فروختگی اور کامیابی کو دیکھ کر کچھ لوگوں نے گوروکل کے نام سے فارمیسیاں کھول لی ہیں۔ پبلک کو ایسی فارمیسیوں کے مایا جال سے بچانے کیلئے ہم نے اپنی گوروکل فارمیسی و حسب ذیل ادویات کو گورنمنٹ سے رجسٹرڈ کرا لیا ہے:-

(۱) گوروکل فارمیسی (۲) گوروکل آیورویدک فارمیسی (۳) آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی (۴) گوروکل فارمیسی لمیٹڈ (۵) بھیم سینی سرمہ (۶) بھیم سینی دنت منجن (۷) بھیم سینی سرمہ گوروکل فارمیسی (۸) بھیم سینی شکر دھوپ (۹) گوروکل ٹانکس۔

امید ہے۔ کہ اب کوئی شخص ان ناموں سے اپنی فارمیسی جاری نہ کر سکے گا۔ اگر کوئی ایسا کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی کی جاوے گی۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

آچاریہ رام دیو کی یادگار اور ہمارا کرتویہ

معزز ناظرین آپ سماچار پتروں میں پڑھ چکے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے نیتا اور ماہر تعلیم شری آچاریہ رام دیو جی ۹- ماہ دسمبر کو پرلوک سدھار کر ایک ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا گئے ہیں۔ اور اپنی موت سے ایک ایسی جگہ خالی کر گئے ہیں۔ کہ جس کی پورتی اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ آچاریہ جی ایک اعلےٰ درجہ کے تپسوی و تیاگی تھے۔ آپ سینکڑوں خوبیوں کے مالک تھے۔ مان اپمان کا آپ کو خیال نہ تھا۔ آپ سادگی کی مورتی تھے۔ سچے برہمن کی طرح آپ نے اپنا جیون وتیت کیا۔ اپنے پیچھے چالیس برس سے زائد عرصہ کی شاندار خدمات کی سمپتی چھوڑ گئے ہیں۔ جہاں تک دُنیاوی سمپتی کا تعلق ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں چھوڑ گئے۔ آپ کی چار پتریاں اور دو پتر ہیں۔ جن میں سے ایک پتر تو اسی سال سناتک بنے ہیں۔ اور پتری بھی ابھی ان کی وفات سے چند یوم پیشتر سناتکہ بنی ہیں۔ جہاں ہمارے پتروں کو برسرِ روزگار کرنا جنتا کا کرتویہ ہے

(بقیہ صفہ ۱۴ پر)

گوروکل کانگڑی کا

چیون پراش

دل و پھیپھڑے کو طاقت دیتا ہے۔ پُرانی کھانسی، تپ دق و دمہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ بچے۔ بوڑھے عورت مرد سب کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔

فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

قیمت:- دو روپے فی پونڈ (عہ)

پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو-پی)

برانچ:- گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ - لاہور

پھر آپ کو ۲۱-۹-۳۹ کو رجسٹرڈ خط بھیجا۔ کہ عزیز پوتا رام کے ساتھ روانہ کر دیں۔ مگر ان کو آپ نے کہا۔ کہ میں کسی کے ساتھ نہیں بھیجوں گا۔ خود ہی پہنچا دوں گا۔ مگر پتا جی کو آپ نے خط کا جواب نہیں دیا۔ مجبوراً تنگ آ کر ۲۸-۱۰-۳۹ کو میں نے آپ کو تار دیا۔ کہ اقرار پورا کر کر پہنچا جائیے۔ ورنہ آپ کا بے جا برتاؤ سوموار کو مشتہر کر دوں گا۔ آخری اطلاع ہے۔ مگر افسوس اس کا بھی جواب نہیں ملا۔ اور کوئی چارہ نہ دیکھ کر کہ کب تک زندگی برباد کروں۔ ایک آخری چیتاونی خط بذریعہ رجسٹری نمبر ۸۶ بتاریخ ۲۷-۱۱-۳۹ اپنی استری کو شیلا دیوی کو بھی ارسال کی۔ جس کا بھی آج تک جواب نہیں ملا۔ لاچار خلاف مرضی جملہ حالات ناجائز برتاؤ بذریعہ اخبار آپ کی سیوا میں گذارش کر رہا ہوں۔ تاکہ جملہ بندگان برادری پر روشن ہوں۔

پرماتما میرے جیسے بھولے آدمیوں کو آپ جیسے نشہ دولت میں سرشار امیروں کے گھر تعلقات سے بچاوے۔

نراشش:- لاجپت رائے تنیجہ

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔

درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

SuLeman Umar + Co.
Karachi

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

گوروکل بیٹ سوہنی کے سماچار

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے لالہ ہر دیال جی نرکھشک نے ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء کو گوروکل بیٹ سوہنی ضلع مظفر گڑھ کا معائینہ کرتے ہوئے جو رپورٹ دی ہے ۔ اس کا سار یہ ہے :۔

" یہ گوروکل اپنے ڈھنگ کا نرالا ہے ۔ مستندر آب و ہوا میں بسایا گیا ہے ۔ منتری سوامی رُدرانند جی آچاریہ اپنے پرچار فنڈ سے اس کو بڑے اچھے ڈھنگ سے چلا رہے ہیں ۔ برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے ۔ برہمچاری سب کام جیسے کمروں کی صفائی ۔ صحن میں چھڑکاؤ ۔ باغیچے میں کام کرنا ۔ گؤشالہ میں لنڈوؤں کی سیوا کرنا وغیرہ ہر روز اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں ۔ صرف بھوجن بنانے کا کام وہ نہیں کرتے ۔

سوامی جی برہمچاریوں کو مضبوط اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے والا بنانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ مختلف قسم کی ورزش کرنے سے برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے ۔ ان کا جسم تنومند ۔ سڈول اور اروگ ہے ۔ گوروکل کا حساب باقاعدہ اور صاف ہے "

نرکھشک مہاشہ کا یقین ہے کہ یہاں کے ودیارتھی محنتی ۔ بدھیمان ۔ کریلینگ بننے میں کامیاب رہیں گے ۔

(رحیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ مڈل سکول راماں منڈی

پنڈت ہنس منی جی شاستری نے آریہ مڈل سکول اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ کا معائینہ کیا ۔ آپ نے آریہ مڈل سکول کو مبلغ پچاس روپے اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ کو مبلغ دس روپے دان دئے ۔ نیز لڑکے اور لڑکیوں کو لڈو تقسیم کئے ۔ مینجنگ کمیٹی پنڈت جی کا اتی دھنیہ واد کرتی ہے ۔

(رام پرکاش مینجر آریہ مڈل سکول راماں منڈی)

چوہدری حکم چند جی کا دیہانت

موضع سموال ضلع میرپور کے چوہدری گوردتہ مل جی کے فرزند چوہدری حکم چند جی ۸۵ سال کی عمر میں ۱۵ ۔ دسمبر ۱۹۳۹ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں ۔

آپ علاقہ بھر میں اپنے نامور بزرگ کی مانند دانی ۔ دھرم نشٹھ ۔ ایشور بھگت ہندو مسلمان بھائیوں میں ہر دل عزیز تھے ۔

سینکڑوں استری پرش اور دو صد کے قریب مسلمان بھائی بھی جو ان سے گہری عقیدت رکھتے ہیں ان کی ارتھی کے ساتھ شامل تھے ۔ اور داہ کرم سنسکار پورن ویدک ریتی سے پنڈت دھرم دیو جی آچاریہ گوروکل جہلم اور سستا تک دیوراج نے ویدمنتروں کی اچھیہ دھونی کے ساتھ کروایا ۔ (دیبتا رام آریہ)

آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی کے سماچار

۱۷ ۔ ۱۲ ۔ ۳۹ کو ایک سب کمیٹی بنائی گئی ۔ جو کہ حصار کے قحط زدگان کی مدد کے لئے فیروزپور چھاؤنی سے ہر قسم کے کپڑے چھوٹے ہوں یا بڑے گرم ہوں یا ٹھنڈے اکٹھے کر کے منتری آریہ سماج حصار کو روانہ کرے گی ۔ اور کسی قسم کی سہائتا روپیہ یا اناج سے اگر ملنا ہے گی ۔ وہ بھی حصار روانہ کر دیا جاوے گا ۔

اس کمیٹی نے ۱۷ ۔ ۱۲ ۔ ۳۹ کو ہی ۱۲ بجے سے ۴ بجے تک صدر کے ایک حصہ سے کپڑے اکٹھے کئے ۔ جو کہ پانسو کے قریب ہو گئے ہیں ۔ جن میں رضائیاں ۔ کھیس نیز گرم و ٹھنڈے ہر قسم کے کپڑے ہیں ۔ پرانے کپڑے بھی بہت ملے ہیں ۔ جو بہت جلد حصار روانہ کر دئے جاویں گے ۔ (کشوری لال منتری)

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کی سرگرمیاں

امسال اس وقت تک مشن کی کوششوں سے ۷۴۴ غیر ہندو ہندو دھرم میں شامل کئے جا چکے ہیں ۔ ۴۳ اغوا شدہ دیویوں کو آشرم میں پناہ دی گئی ہے ۔ مفصل حالات سنہ ۱۹۳۹ء کی رپورٹ میں شائع کئے جاویں گے ۔

خوشی کی بات ہے کہ ضلع علی گڑھ میں اکبر بادشاہ کے زمانے کا مسلمان شدہ ایک خاندان تھا ۔ جس کے سارے ممبروں کی تعداد ۴۲ تھی ۔ انہوں نے مشن سے درخواست کی کہ ان کو ہندو دھرم میں شامل کر لیا جاوے ۔ چنانچہ ان کو باقاعدہ شدھ کر کے راجپوت برادری میں شامل کر لیا گیا ہے ۔

بمقام بردوش ریاست منڈی ضلع کانگڑہ سے سات برس کا عرصہ ہوا کہ محمد شاہ نامی ایک راجپوت لڑکی کو زبردستی اٹھا کر ریاست کشمیر میں لے گیا تھا ۔ لڑکی کے ماں باپ نے اس کی تلاش میں ناکام ہو کر مشن کو رپورٹ کی ۔ اور کئی سال کی لگاتار کوششوں و کشمیر گورنمنٹ کے ساتھ طویل خط و کتابت کے بعد لڑکی کو واپس ہوشیارپور لایا گیا ۔ اور اس کو والدین کے پاس بردوش پہنچا دیا گیا ۔ محمد شاہ لاپتہ ہے ۔ دیانند مشن اس پر مقدمہ چلائے گا ۔ اور اس کو اس کے ناجائز فعل کی قرار واقعی سزا دلائے گا ۔

مشن اس وقت پنجاب ۔ کشمیر ۔ فرنٹیئر ۔ سی ۔ پی میں کام کر رہا ہے ۔ مگر آئندہ سال سے ذیل کے صوبجات میں مشن اپنا کام آرمبھ کر دے گا :

(۱) ریاست حیدرآباد ۔ جہاں لاکھوں ہندو مسلمان ہو چکے ہیں ۔

(۲) سنٹرل انڈیا ۔ جہاں چودہ لاکھ بھیل عیسائی بن چکے ہیں ۔

(۳) میوات ۔ جہاں اٹھارہ لاکھ ہندو میو راجپوت ہندو دھرم سے پتت ہو چکے ہیں ۔

(۴) بہار ۔ آسام و مدراس ۔ جہاں لاکھوں اچھوت اور آبائی قومیں Aborigines عیسائی بن چکی ہیں ۔

اس کام کے لئے لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہے ۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ شدھی کے کام کے لئے دل کھول کر دان دیں ۔

(منتری دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دیوان ہال دہلی کا ۵۵ واں سالانہ جلسہ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ ۔ جنوری کو بڑی دھوم دھام سے ہو گا ۔

مہاشہ ... کی شاندار خدمات کی یاد میں کوئی فوری یادگار قائم نہ کی جاتی ۔ تو یہ آریہ جاتی و سبھا کے لئے ناشکر گذاری اور ناقدر شناسی پر محمول ہوتا ۔

شکر و منت کا مقام ہے کہ شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و دو ہاسبھا نے ۱۷ ۔ دسمبر کو اپنی منتری کمیٹی میں ان کی یادگار کے لئے دو لاکھ روپیہ کی اپیل جاری کی ہے ۔ جس میں سے ایک لاکھ کنیا گوروکل دہرہ دون کو دیا جاوے گا اور دوسرا لاکھ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ہو گا ۔

پورن آشا ہے کہ دیش بھائی اور دھرم کے پریمی اور ان کے مداح ابھی سے اس ...

وہ کیا کہتے ہیں ؟

بقیہ صفحہ ۱۳

وہاں سپنزی کی شادی کرنے کی ذمہ داری بھی ان پر عائد ہوتی ہے ۔ مہر دو بیٹے قابل اور ہونہار ہیں ۔ ان کی دھرم پتنی جی اور سارا پریوار جہاں ان کے سایہ سے محروم ہو گیا ہے ۔ وہاں آریہ سماج ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروکل کانگڑی و کنیا گوروکل دہرہ دون کو بھی آپ کی مرتیو سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے ۔ ابتدائی زندگی میں بھی ایام طالب علمی سے آپ نے سماج کی سیوا کا جو برت دھارن کیا تھا ۔ اس کو آخری لمحہ تک پورا نبھایا ۔ اور اس مقولہ کو سچا ثابت کر دکھایا کہ

" پران جائے پر نہ دھرم نہ چھوڑئے "

تین سال سے صحت خراب ہو چکی تھی خارج کا حملہ متواتر ہو گیا ۔ لیکن دیا سرے ویدک دھرم کے شیدائی اور دھرم کے پروانے ! تو نے اپنے جسم اور صحت کی پرواہ نہ کی ۔ اور اس عرصہ میں بھی دن رات اگر کسی کی چنتا دامنگیر ہے تو آریہ سماج کی ۔ گوروکل کانگڑی کی اور کنیا گوروکل کی ۔ اور آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کو اُتن و بھارت ماتا کو سوتنتر بنانے کی ۔ جاتیہ شکشنالے پر چار میں اپنا سارا جیون ہی وقف کر دیا ۔ دیا کے آپ ... اور آپ کا دماغ علم کا ایک بے بہا خزانہ تھا ۔ حافظہ غضب کا تھا ۔ دیا کھیان شکتی بڑی زبردست تھی ۔ سامعین پر اپنی ... اور معلومات تقریر سے جادو کا اثر ڈالتے تھے ۔ تحریر کے بھی دھنی تھے ۔ ویدک میگزین اور گوروکل سماچار اخبار ایسے اعلےٰ علمی و دھارمک میگزین کو برسوں ایڈیٹ کرتے رہے ۔ اور سینکڑوں اعلےٰ پایہ کے ولیش اور دو لیکچر سے دو وانوں سے خراج تحسین حاصل کرتے رہے ۔ علاوہ ازیں دوسرے اخبارات میں بھی وقتاً فوقتاً اعلےٰ مضامین لکھ کر پرچار کرتے رہے ۔ مرتے دم تک ... انہیں ہر وقت ویدک دھرم کے پرچار کی ہی لگن لگی رہتی تھی ۔

آپ نہ صرف دھرم کے اعلےٰ پرچارک اور شکشنالے کے ماہر تھے ۔ بلکہ پورے دیش بھگت بھی تھے ۔ جب جب موقعہ آیا ۔ آپ نے اپنے تیاگ و ایثار سے دیش بھگتی کا بھی ثبوت دیا ۔ دو سال کے لئے کانگریس دیو راجیہ کے اندولن میں سنٹرل جیل ملتان میں بھی قید ہوئے ۔ ایسے محسن قوم ۔ دیش بھگت اور ویدک دھرم کے شیدائی ۔ تیاگی و تپسوی کی چالیس برس کی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گورو کل کورو کشیتر کے سماچار

(۱) گورو کل کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵-فروری کو ہونا قرار پایا ہے۔ گورو کل کے آچاریہ پنڈت سومدت جی جلد ہی دھن جمع کرنے کے لئے باہر جانے والے ہیں +

(۲) سالانہ امتحان جلسے کے بعد ماہ مارچ کے دوسرے ہفتہ میں ہوں گے +

(۳) کلکتہ کے سیٹھ مول چند جی نے گورو کل میں ایک دھرم شالہ بنانے کے لئے دو سو روپے کا چیک گورو کل میں بھیجا ہے دھرم شالہ بننی شروع ہو گئی ہے۔ جلسے تک شائد مکمل ہو جاوے گی +

(۴) نئے بچوں کا داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ جو مہاشے اپنے بچوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ اب سے سالانہ جلسے تک کرا سکتے ہیں +

(پربندھ کرتا گورو کل ہذا)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج پھلور نے اپنے ساپتاہک ست سنگ منعقدہ ۲۲-۱۰-۳۹ میں مندرجہ ذیل شوک پرستاؤ سرو سمتی سے پاس کیا:-

"آریہ سماج پھلور کا آج تتھی ۶- کارتک سمت ۱۹۹۶ کا یہ ساپتاہک ست سنگ سورگیہ دان ویر لالہ ہنس راج جی ڈی اے وی کے سپتر لالہ ستیہ پال جی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ تتھا پرم پتا پرماتما سے ان کے چچا لالہ سادھا رن جی اور ان کے پریوار کو اس دیوگ کے سہن کرنے کی شکتی تتھا مرتک کی آتما کو شانتی پردان کرنے کے لئے پرارتھنا کرتا ہے۔" (منتری)

دھنیہ واد

(۱۵-۱۲-۳۹) بابا بھودومن سنگھ ایڈوکیٹ سنز امرت سر نے اپنے وعدہ کے مطابق مبلغ ۲۵ روپیہ جو کہ آریہ سماج اٹاری ضلع سیالکوٹ کو کنواں لگوانے کے لئے دینے کا وعدہ فرمایا تھا بھیج دیئے ہیں۔ آریہ سماج اٹاری ان کا دھنیہ واد کرتی ہے +

(نگین ناتھ پریذیڈنٹ)

"کرم یوگی" الہ آباد

بعض ضروری مجبوریوں کے باعث "کرم یوگی" کی اشاعت معرض التوا میں پڑی ہوئی ہے۔ لیکن "کرم یوگی" کے پریمیوں کو یہ سن کر ہرش ہوگا۔ کہ ہم اپنا پرلیس لگا رہے ہیں۔ اس کے انتظام اور اخبار کے دوبارہ اجرا میں دو ماہ اور لگیں گے۔ اس کے بعد اخبار پوری شان سے اپنے پریمیوں کی سیوا میں اپستھت ہوگا + (آر سہگل مینیجر)

کنور چاند کرن جی شاردا کا دورہ

دسمبر کے پہلے ہفتہ میں دلیش بھگت کنور چاند کرن جی شاردا نے آگرہ - کانپور اور بیراگ کا دورہ کیا۔ ویاکھیان دیئے۔ اور ہر ایک استھان پر آپ کا اچھا سواگت ہوا + (نامہ نگار)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) جام پور میں کچھ عرصہ سے دو سماجیں ہیں۔ مگر اب شری سوامی سرودانند جی مہاراج کی کرپا سے دونوں میں میل ہو گیا ہے۔ ایک سماج ہو گئی ہے۔ اس گھٹنا سے شہر میں خوشی کی نئی لہر دوڑ گئی ہے۔ شہر کا بچہ بچہ سوامی جی کا کرتگیہ ہے +

(۲) آریہ کمار سبھا کا کام ترقی پر ہے۔ کمار سبھا کی لائبریری سے چھوٹے چھوٹے بچے روزانہ لابھ اٹھاتے ہیں۔ شام کو سندھیا کے وقت کئی کمار کتابیں پڑھتے اور دیکھتے نظر آتے ہیں +

مہاشہ پورن رام جی پردھان اچھی دلچسپی لے رہے ہیں +

(۳) پچھلے دنوں دو وواہ ہوئے۔ جن میں لالہ البیلا داس تروڑ نے اپنے سپتر کشن چند کے وواہ پر مبلغ ۱۲ روپے ۸ اور چودھری گردھاری لال جی نے اپنے سپتر سندر داس کے وواہ پر مبلغ ۱۲ روپے ۸ دان سماج کو دئے +

(۴) پراتہ کال کتھا ۱/۲ ۶ بجے روزانہ ہوتی ہے۔ حاضری خوب بڑھ رہی ہے۔ مہاشہ اُدھے بھان جی لوگوں کو جگایا کرتے ہیں۔ سردی کے ایام میں پراتہ کتھا جو بند ہوتی ہے۔ آج کل گیتا کا گیارھواں ادھیا چل رہا ہے +

(۵) سالانہ جلسہ ۹ تا ۱۱- فروری ۱۹۴۰ء مقرر ہو چکا ہے +

(دگنیشدت آریہ سیوک جام پور)

م گندم میں چکنائی کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے گیہوں کی روٹی گھی سے چپڑنی مناسب ہے۔ گھی ہمیشہ خالص اور تازہ استعمال کرنا چاہیئے۔ بناسپتی گھی صحت کے لئے خطرناک ہے ×
× لہذا گھی خریدتے وقت گاؤں کے دیسی گھی کو ترجیح دیں +

سواستھ رکھشا

مکمل غذا

(از جناب لالہ وشوا ناتھ صاحب اگروال بی-اے- بی-ٹی)

انسانی انجن کو صحیح طور پر چلانے کے لئے مکمل غذا کا ہونا نہایت لازمی ہے۔ مکمل غذا کے نہ ملنے سے جسم بتدریج لاغر ہوتا جاتا ہے۔ حتےٰ کہ خطرے کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اور جلد ہی موجودہ زمانے کی جدوجہد میں جب کہ ہمیں دو وقت کی روٹیاں حاصل کرنے میں صبح سے شام تک سخت مشقت اٹھانی پڑتی ہے، سے انکار کر بیٹھتا ہے۔ اور متعدد بیماریوں کا بہ آسانی شکار بن جاتا ہے +

مکمل غذا کیا چیز ہے؟

تجربہ کار ڈاکٹروں کی رائے میں مکمل غذا وہ شے ہے۔ جس میں چھ مختلف اجزا مناسب مقدار میں شامل ہوں۔ ان کا کم و بیش ہونا یا کسی ایک کا غیر حاضر ہونا جسم کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ وہ اجزاء مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) پروٹین — یہ تازی اور ہری سبزیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور دالوں میں بھی کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ اس سے گوشت اور خون بنتا ہے +

(۲) شکر — یہ کھانڈ۔ مصری اور نشاستہ والی چیزوں مثلاً آلو۔ گیہوں۔ چاول وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ جو کہ طاقت کو بڑھاتی ہے۔ اور جسم کے اندر حیوانی حرارت کو بڑھاتی ہے۔ محنت و مشقت کا کام کرنے والوں کی طاقت کو برقرار رکھنے کے لئے نہایت ضروری شے ہے +

(۳) چکنائی — یہ تیل۔ گھی۔ چربی۔ بادام۔ اخروٹ۔ دودھ اور مکھن وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ یہ چربی کو بڑھاتی ہے۔ اور بدن میں حرارت کی مناسبت کو قائم رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے موسم سرما میں گھی اور کھانڈ وغیرہ کے بنے ہوئے لڈو اور پنیاں استعمال کی جاتی ہیں +

(۴) نمک — جو کہ سبزیوں اور پھلوں وغیرہ میں ملتا ہے۔ ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ اور ہڈیوں کو بناتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ اور کھانا ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے +

(۵) پانی — ہمارے جسم کے وزن کا نصف سے زیادہ حصہ پانی کا ہے۔ یہ پسینہ اور پیشاب وغیرہ کے ذریعہ جسم سے کی صفائی کرتا ہے۔ اور خون کے دورے میں اور خوراک ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے +

(۶) وٹامن یعنی حیاتین — یہ سبزیوں۔ پھلوں۔ پھولوں۔ میوہ جات۔ سبز گھاس پر گذارہ کرنے والے جانوروں کے دودھ۔ دہی میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے خوراک میں نہ ہونے سے بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جسم کمزور ہو کر بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے بالکل ناقابل ہو جاتا ہے۔ یہ کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور اکثر زیادہ کھاری و گرم اشیاء کے استعمال سے بہت جلد تباہ ہو جاتے ہیں۔ جسمانی طاقت اور دماغی قوت پیدا کرنے والے وٹامن دودھ۔ مکھن۔ انڈوں کی زردی۔ دہی۔ گندم۔ سبزیوں۔ گاجر۔ شلغم۔ آڑو۔ ٹماٹر۔ سبز مٹر۔ سیب۔ پالک۔ پیاز۔ سنگترہ نارنگی اور انگور میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ صحت عامہ کو قائم رکھنے کے لئے کم از کم آٹھ تولے پروٹین روزانہ استعمال کرنی چاہیئے +

اب ذرا دال روٹی کی سائنس پر غور کریں۔ ہاتھ کی چکی سے پسا ہوا عمدہ گیہوں کا آٹا تقریباً مکمل غذا ہے۔ کیونکہ اس میں غذا کے تمام اجزا موجود ہوتے ہیں۔ جن کو مندرجہ ذیل نقشہ صاف ظاہر کرے گا:-

	گندم کا آٹا	مونگ کی دال
پروٹین	10.7	23.6
چکنائی	1.4	2.7
شکر	75.4	53.5
نمک	5	3
پانی	7.5	12.2
وٹامن	A.B.E	A.B.E

مندرجہ بالا نقشے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تعداد میں تو چکی کے پسے ہوئے آٹے میں مکمل غذا کے تمام اجزاء موجود ہیں۔ لیکن مناسب مقدار میں نہیں۔ آئیے۔ اب دیکھیں کہ دال روٹی میں یہ مناسبت کس طرح مکمل ہوتی ہے۔

گندم میں پروٹین بہت کم ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہمیں گندم کی روٹی کے ہمراہ کوئی پروٹین والی شے کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اس لئے روٹی کے ساتھ دال کا استعمال مناسب ہے + م

وچتر وشو

انسان کیلئے اڑنے کے بازو

جرمنی کے ایک شخص ہر ایڈالف بلیین ورگر نے ایک ایسی مشین تیار کی ہے۔ جو آدمی کی پیٹھ پر باندھی جا سکے گی۔ ہاتھ سے چلنے والے لیوروں کے ذریعہ اس انجن سے کام لیا جائیگا۔ اور پیر سے چلا کر آدمی اُڑ سکیگا۔ اور انسان اُڑنے میں باز کا مقابلہ کر سکے گا۔

سب سے تیز ہوائی جہاز

امریکہ کے ایک سائنس دان نے ایک ایسا ہوائی جہاز تیار کیا ہے۔ جو ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑ سکے گا۔ یعنی یہ جہاز آواز سے بھی تیز چلے گا۔ کیونکہ آواز کی رفتار ۷۵۰ میل فی گھنٹہ ہے۔ اس سے ایک بات اور بھی تعجب خیز ہوگی۔ کہ اس کی آواز ہمیں تب سنائی دے گی۔ جب یہ کافی دور چلا جائیگا۔

دنیا کی سب سے اونچی عمارت

سوویٹ گورنمنٹ ایک ایسی عمارت تیار کر رہی ہے۔ جو دنیا میں سب سے بڑی شمار کی جاوے گی۔ اس کا نام "پیلیس آف سوویٹ سدس" (یعنی سوویٹ روس کا محل) ہوگا۔ یہ عمارت سوویٹ یونین کی وسعت کی ایک یادگار میں تیار کی جا رہی ہے۔ اس کی اونچائی ۱۳۷۰ فٹ ہوگی۔ اب تک دنیا کی سب سے اونچی عمارت نیویارک (امریکہ) کی ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ تھی۔ لیکن ماسکو میں تیار ہونے والی یہ روسی عمارت اس سے ۱۲۰ فٹ اونچی ہوگی۔ پیرس کے ایفل ٹاور سے اس کی اونچائی ۳۷۰ فٹ زیادہ ہوگی۔ اس عمارت پر لینن کا تین سو فٹ اونچا بت ہوگا۔ جو چالیس میل دور سے دیکھا جا سکیگا۔ اس محل کے بیچ میں ۲۳۰ فٹ اونچا ایک آڈی ٹوریم ہوگا۔ جس میں اکیس ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہوگی۔ اور خاص موقعوں پر کام میں لایا جائیگا۔

پھل سے پانی

میکسکو کے انڈین لوگ ایک پھل سے پانی حاصل کرتے ہیں۔ وہ اس پھل کے اوپری حصہ کو کاٹ کر اس میں سے پانی نکالتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس پھل کے درخت سے بھی کافی پانی نکلتا ہے۔

اپنے دیش کی بات

ہندوستان کی کہانی ہیونگ سانگ کی زبانی

بھارت کے شاندار زمانہ کی معتبر شہادتوں میں چینی زبان کے لٹریچر کا بھی کافی حصہ ہے۔ چینی لٹریچر مشہور سیاح ہیون سانگ و فاہیان کے ذریعہ ہی عالم وجود میں آیا۔ ہیون سانگ ساتویں صدی میں بطور طالب علم بھارت میں وارد ہوا۔ اور نالندہ کی یونیورسٹی میں یوگ کی تعلیم حاصل کی۔ اور تیرہ سال ہندوستان میں رہا۔ جب اپنے ملک کو واپس گیا۔ تو لاتعداد سنسکرت زبان کی قیمتی پستکیں بھی اپنے ہمراہ لے گیا۔ جن کا وہاں چینی زبان میں ترجمہ کر کے جہاں اپنے ملک کو بھارت کے گیان کی روشنی سے بہرہ ور کیا۔ وہاں بھارت کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے۔ تاریخ کے راحیبخان کی چند سطور ملاحظہ ہوں:۔ (ایڈیٹر)

مہاراجہ ہرش کے زمانہ میں سب سے بڑا واقعہ ہندوستان میں چینی سیاح ہیون سانگ کا آنا ہے۔ ہیون سانگ صرف چین کا ہی نہیں بلکہ دنیا کے لئے ایک بڑے عالم کا درجہ رکھتا ہے۔ اس نے ہندوستان میں آ کر سنسکرت پڑھی۔ اور سنسکرت زبان میں پہلے ہی مہارت حاصل کی۔ جو اسے چینی زبان میں تھی۔ اس نے ہندوستان میں سفر کر کے ہندوستان کے سب حالات لکھے ہیں۔ جو کہ اس زمانہ کی ایک سچی تصویر کا کام دیتے ہیں۔

ہرش کے زمانہ میں بدھ مذہب کو پھر اپنے عروج پر پاتے ہیں۔ ہرش خود بدھ مذہب کا ماننے والا تھا۔ ہیون سانگ ہمیں بتلاتا ہے۔ کہ اس وقت شمالی ہندوستان میں بھکشوؤں کی تعداد تقریباً دو لاکھ تھی۔ یہ سب بھکشو اور بے شمار براہمن تعلیم کے کام میں مشغول تھے۔ ہر جگہ بڑے بڑے مٹھ اور آشرم تھے۔ جن میں تعلیم دی جاتی تھی۔ ملک میں بے شمار یونیورسٹیاں تھیں۔ جن میں براہمنوں کے علم و ہنر کے لئے بنارس اور بدھوں کی بڑی یونیورسٹی نالندہ تھی۔

نالندہ یونیورسٹی میں صرف بدھ دھرم کے اٹھارہ فرقوں کے سکول موجود تھے۔ بلکہ وید شاستر۔ آیوروید اور ریاضی کی تعلیم بھی اعلیٰ درجہ کی دی جاتی تھی۔ اس یونیورسٹی میں دس ہزار بھکشو پروفیسر کام کرتے تھے۔ جن میں سے ایک ہزار دس قسم کے سوتروں اور شاستروں کے جاننے والے تھے۔ اور پانسو تین قسم کے سوتروں اور شاستروں کے جاننے والے۔ صرف دس ایسے تھے۔ جو پچاس قسم کے سوتروں اور شاستروں کے فاضل گنے جاتے تھے۔ جن میں سے ایک ہیون سانگ بھی تھا۔ اس یونیورسٹی کا سب سے بڑا آچاریہ شیل بھدر نامی بھکشو تھا۔ جو دھرم کی ہر شاخ میں کمال

حاصل تھا۔ بچوں کی تعلیم کے متعلق ہیون سانگ بتلاتا ہے۔ کہ حروف وغیرہ سیکھنے کے بعد بچے کو سات برس کی عمر میں ویاکرن۔ شلپ۔ آیوروید۔ نیائے اور درشن کی تعلیم دی جاتی تھی۔

عالموں اور پروفیسروں کا درجہ راجوں اور مہاراجوں سے بڑھ کر سمجھا جاتا تھا۔ لیکن یہ لوگ اپنے تعلیمی فرائض کے لئے کوئی معاوضہ نہ لیتے تھے۔

ہیون سانگ انیس (۱۹) سال کی عمر میں ہندوستان میں آیا۔ اس وقت بھی وہ اپنے مذہب کا بڑا عالم اور اعلیٰ درجہ کا پرچارک سمجھا جاتا تھا۔ وہ لیکچر سیکھنے اور مذہبی کتابیں اکٹھی کرنے کیلئے ہندوستان آیا۔ شمالی راستہ سے چل کر تاشقند اور سمرقند ہوتا ہوا سنہ ۶۳۰ء میں قندھار۔ پنجاب و ہندوستان میں تیرہ سال پھرتا رہا۔ شمال مغربی سرحد پر ایک بار اسے ڈاکوؤں نے پکڑ لیا۔ اور اسے جلانے کی تیاری کرنے لگے۔ ہیون سانگ نے چند منٹ پرارتھنا کرنے کی مہلت مانگی۔ اس عرصہ میں سخت آندھی آئی۔ جس سے ڈاکوؤں نے اس کا معجزہ سمجھ کر اسے چھوڑ دیا۔

فاہیان کی طرح یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کے معاملات میں بہت کم دخل دیتی تھی۔ کاشتکار صرف پیداوار کا چھٹا حصہ لگان دیتے تھے۔ اور کوئی بیگار نہ تھی۔ بیماروں کے لئے ہسپتال تھے۔ مسافروں کو پورا آرام حاصل تھا۔ اور سڑکوں پر ٹھہرنے کی جگہ بنی ہوئی تھی۔ شاہی زمین کی آمدنی سے فوج۔ پوجا پاٹھ۔ عالموں کو انعام۔ سرکاری ملازموں کو تنخواہیں۔ اور مختلف فرقوں کو دان دینے کا خرچ ادا کیا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں بھی لوگ ساری ہند میں مختلف ذاتوں کے پابند جانے تھے۔ مگر ایک راجہ خواہ جنم کا شودر ہی ہو کشتری کہلانے لگ جاتا تھا۔

ہندوستان کے لوگوں کے متعلق ہیون سانگ کی رائے بہت اعلیٰ ہے۔ یہ لوگ مہمان نواز تھے۔ علم سے محبت رکھتے تھے۔

(باقی آئندہ)

کیا آپ جانتے ہیں؟

سنہ ۱۸۰۸ء — پہلا بنک اٹلی میں
سنہ ۱۲۹۳ء — عینک ایجاد ہوئی
سنہ ۱۳۳۰ء — شورز نے بارود ایجاد
سنہ ۱۲۹۱ء — تاش ایجاد ہوا۔
سنہ ۱۵۳۱ء — بندوق تیار ہوئی۔
سنہ ۱۵۷۷ء — جیبی گھڑیاں بنیں
سنہ ۱۵۸۳ء — پنڈولم کا قاعدہ معلوم
سنہ ۱۶۰۹ء — دوربین تیار ہوئی۔
سنہ ۱۷۴۷ء — برقی تار ایجاد کیا گیا۔
سنہ ۱۷۸۳ء — مانٹ گلفر نے غبارہ تیار کیا
سنہ ۱۷۸۵ء — کارسٹرایٹ کا انجن گاڑی
سنہ ۱۷۸۶ء — گیس کی روشنی ایجاد ہوئی۔
سنہ ۱۷۸۷ء — اون کترنے کا آلہ ایجاد ہوا۔
سنہ ۱۸۰۲ء — فوٹوگراف کی ترکیب نکالی گئی
سنہ ۱۸۰۵ء — اسلحہ آتشی پیٹنٹ ہوئے۔
سنہ ۱۸۰۸ء — المونیم دھات دریافت ہوئی
سنہ ۱۸۱۸ء — سڑکیں پختہ کی جانے لگیں
سنہ ۱۸۳۱ء — کلوروفارم ایجاد ہوا۔
سنہ ۱۸۴۰ء — خطوں کے ٹکٹ جاری ہوئے
سنہ ۱۸۴۷ء — سینے کی مشین پیٹنٹ ہوئی۔
سنہ ۱۸۵۰ء — جلانے کیلئے پراگین کا تیل (ایجاد کیا) گیا۔
سنہ ۱۸۵۱ء — کرپ کا ڈھلا ہوا لوہا پیٹنٹ ہوا۔ اور لنڈن میں پہلی نمائش ہوئی۔
سنہ ۱۸۶۰ء — روشنی کی رنگتیں معلوم ہوئیں
سنہ ۱۸۶۱ء — انگلینڈ کے ڈاکخانوں میں سیونگ بنک کا قاعدہ جاری ہوا۔
سنہ ۱۸۶۳ء — لنڈن میں ریل جاری ہوئی۔
سنہ ۱۸۶۸ء — ڈائنامیٹ ایجاد ہوا
سنہ ۱۸۷۷ء — ایڈیسن نے فوٹوگرافی ایجاد کی۔
سنہ ۱۸۷۶ء — ٹیلیفون ایجاد ہوا۔
سنہ ۱۸۷۷ء — مائیکروفون ایجاد ہوا۔
سنہ ۱۸۷۸ء — ایڈیسن نے برقی روشنی ایجاد کی۔
سنہ ۱۸۸۷ء — گیس لائیٹ کے تجربے ہوئے۔
سنہ ۱۸۸۸ء — گراموفون ایجاد کیا گیا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Telephone No: 2367. Telegrams: "Prakash" Regd: No: L. 435.

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر: ہنتشی علاولپوری

چندہ
سالانہ: للعہ (چار روپے)۔
ششماہی ۲؍۔ سہ ماہی عہ۔
ودیش چھ روپے بر ماہ ۵ روپے

قیمت: فی پرچہ ایک آنہ (۱؍)

نمبر ۲	اتوار ۳۰ پوہ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء	جلد نمبر ۳۶

پرستارانِ قوم

پرستارانِ ملت جان کی پرواہ نہیں کرتے
وہ اس بازار میں سود و زیاں دیکھا نہیں کرتے

جنہیں خود اعتمادی بائلِ تدبیر رکھتی ہے
وہ ناکامی میں بھی تقدیر کو رویا نہیں کرتے

نہیں جھکتی نگاہِ شوق پستی کے مناظر پر
وہ اپنے ذوقِ نظارہ کو یوں رسوا نہیں کرتے

ارادے جن کے طوفانی ہیں فطرت جنکی طوفانی
وہ کشتی کو کنارے کی طرف پھیرا نہیں کرتے

زمانہ سازی و خود مطلبی سے دور رہتے ہیں
وہ ان داغوں سے دامانِ وفا میلا نہیں کرتے

جنہیں اعمال پر خفّتِ نگاہوں پر ندامت ہے
کسی کے عیب کا دنیا میں وہ چرچا نہیں کرتے

جنہیں اے عرش حق نے دی ہے توفیقِ اولوالعزمی!
وہ گردابِ حوادث میں کبھی ڈوبا نہیں کرتے

(از جناب عرش ملسیانی بی۔ اے)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپ نشد

شلوکا پاسک ان تارگکوں تمو کے جتنا ہی بہ آکاش ہے۔ بہ انتر ہردہ میں انتر بجاؤ ہے۔ اس آتم جیوتی میں دونو دیئو اور پرتھوی کبھیتر ہی بھلی بھانتی پرنی بمیت ہیں۔ دونو اگنی اور وایو دونو سورج اور چندرماں دونو بجلی اور نکشتر اس میں سماہت ہیں۔ اس بھگود بھگت کا اس سنسار میں جو کچھ گیان ہے۔ اور جو گیان نہیں ہے۔ وہ گیات اگیات اس آتما میں سب بھلی پرکار سنہت ہے۔ اس اُپاسک کو پھر یدی تارگک کہیں۔ اس برہم پور میں یدی سب سماہت ہے۔ سارے پدارتھ اور سارے منورتھ بھلی پرکار سنہت ہیں۔ تو جب اس دیہہ کو بڑھاپا پراپت ہوتا ہے۔ اور جب یہ شریر نشٹ ہو جاتا ہے۔ تو اس کے پشچات کیا شیش رہ جاتا ہے؟ ان ترک وادیوں کو وہ اُپاسک اُتر میں کہے شریر کی جیرنتا سے یہ برہم پرستھت برہم آتما نہیں جیرن ہوتا۔ یہ شریر کے بدھ سے بدھ نہیں ہنن کیا جاتا۔ یہ آتما سچا برہم پور ہے۔ اس میں ہی منورتھ بھلی پرکار سنہت ہیں۔ یہ ہردہ ستھر آتما ہے۔ نش پاپ ہے۔ جرا رہت ہے۔ مرتیو رہت ہے۔ شوک رہت ہے۔ کشدھا رہت ہے۔ ترشا رہت ہے۔ ستیہ اچھا والا ہے۔ اور ستیہ سنکلپ والا ہے۔ اس کی کامنائیں ایسے پورن ہوتی ہیں۔ جیسے اس لوک میں پرجائیں راجہ کے پیچھے چلتی ہیں۔ راجہ کا جیسا آدیش ہو اس کے انوسار جس جس پردیش کو چاہنے والی ہو جاتی ہیں۔ جس دیش کو جس کھیتر کو راجہ پردان کرے۔ اس اُس کو ہی بھوگتی ہیں۔ سو جیسے اس لوک میں راجہ سیوا آدی کرموں سے پراپت بھوگ ناش ہو جاتا ہے۔ انت سمیہ ساتھ نہیں جاتا۔ ایسے ہی پرلوک میں پنیہ کرم سے پراپت بھوگ کھشے ہو جاتا ہے۔ اسی کارن جو سکام کرمی جن اس جنم میں آتما کو اور اس نش کام کرم کے سچے منورتھوں کو سکھوں کو نہ جان کر مر جاتے ہیں۔ ان بدھ جیوں کا سارے لوکوں میں سوتنتر سنچار نہیں ہوتا۔ اور جو پرسیدھ کے اُپاسک اس نش جنم ۴

رگ وید ~~~ اوم ~~~ یجر وید

وید امرت

سام وید ~~~ اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म युवं दक्षं धृत व्रत मित्रा वरुणाद्‌ कभम् क्रतुना यज्ञमाशाथे

(رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۵۔ منتر ۶)

(اوم) یُوم دکشم دھرت برت منترا ورُن ڈُوڑبھم رِتُونا یگیم آشاتھے۔

پدارتھ (یُوم) یہ (دھرت برتو) بالکوں کو دھارن کرنے والے (منترا ورُنو) پران اور اپان (رِتُونا) رِتوؤں کے ساتھ (ڈُوڑبھم) جو کہ شتروؤں کو دُکھ کے ساتھ دھرشن کرانے یوگیہ (دکشم) بل تتھا (یگیم) اُگنت بین پرکار کے یگیہ کو (آشاتھے) ویاپت ہوتے ہیں۔

بھاوارتھ:۔ یہ سب کا منتر باہر آنے والا پران تتھا شریر کے بھیتر رہنے والا اُدان ہے۔ ان ہی سے پرانی رِتوؤں کے ساتھ سب سنسار رُوپی یگیہ اور بل کو دھارن کر کے ویاپت ہوتے ہیں۔ جس سے سب دلو ہلاس دھ ہوتے ہیں۔ (پھر اگلے منتر میں اشور ادر بھوتک اگنی کے گنوں کا اُپدیش کیا ہے)

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

تشریح اس منتر میں سانس کے ذریعہ اندر اور باہر جانے والی ہوا کا ذکر ہے۔ جو ہوا سانس کے ذریعہ اندر جاتی ہے۔ اسے اُدان اور جو باہر آتی ہے اُسے پران کہتے۔ وید بھگوان فرماتا ہے۔ کہ اس وایو پر انسانی زندگی کا انحصار ہے۔ نیز موسموں کے مختلف خواص سے مستفید ہو کر انسان اسی ہوا کے ذریعہ طاقت حاصل کرتا ہے۔

جلد ضرورت ہے

(۱) ایک ایسے سرگرم نوجوان کی جو آریہ سماج کا پرچار پنجاب بھر میں گھوم کر کر سکے۔ اسے آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر دوارا پرکاشت پستکوں کیلئے آرڈر حاصل کرنے اور منڈل کے حصے بیچنے کا کام کرنا ہوگا۔

(۲) ایک ایسے گریجویٹ کی جو انگریزی اور ہندی میں لیکچر دے سکے۔ اور مندرجہ بالا کام کیلئے برما اور افریقہ جانیکے لئے تیار ہو۔

(۳) ایک ایسے گریجویٹ کی جو اجمیر میں دفتر کا کام کر سکے۔ اور بوقت ضرورت دورہ پر جا سکے۔

(۴) کچھ یوگیہ استری اُپدیشکاؤں کی۔

دیگر تفاصیل کیلئے شری ہتیشی علادلیوری ایڈیٹر پرکاش لاہور سے ملیں۔ یا ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ان سے خط و کتابت کریں۔ صرف وہی اصحاب خط و کتابت کریں۔ جو دوڑھ آریہ ہوں اور نقد ضمانت دے سکیں

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

چنے ہوئے پھول

ترشنا (حرص)

"مَیں نے ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا کہ رو رہا ہے۔ اور اپنے فرو ڈائیٹس کے پاؤں پکڑے ہوئے ہے۔ وہ شکایت کر رہا تھا۔ کہ اس کے پاس مشکل سے چھ سات لاکھ رہ گیا ہے۔ اپنے فرو ڈائیٹس نے اسے کیا کہا؟ اُس نے اُس کی عقل پر ہنسنا شروع کر دیا۔ جیسا کہ ہم کرتے؟ نہیں۔ نہیں۔ اپنے فرو ڈائیٹس حیران ہو کر پکار اُٹھا۔ واہ واہ مفلس آدمی تم ایسی حالت میں خاموش کیسے رہ سکے؟ تم نے اس مصیبت کو کیسے برداشت کر لیا؟ اگر تمہارے پاس بہت سی چیزیں ہیں۔ اور اس پر بھی تمہاری ترشنا نہیں مٹی۔ تو حقیقت یہ ہے کہ تم مجھ سے زیادہ غریب ہو۔ میں کیا چاہتا ہوں؟ وہ چیز جس سے تم محروم ہو۔ میرا قدرت کے ساتھ میل ملاپ ہے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ کہ کوئی مجھ پر مہربان ہے یا نہیں۔ تمہیں اس کی پرواہ ہے۔ میں تم سے زیادہ امیر ہوں۔ مجھے تو اس بات کی فکر نہیں۔ کہ قیصر میری بات کا کیا خیال کرے گا؟ میں اس کے لئے کسی کی خوشامد نہیں کرتا۔ سونے چاندی کے برتن تو سونے کے ہیں۔ مگر تمہاری بات چیت۔ تمہارے اصول۔ تمہارے کام۔ تمہاری خواہشیں ہاں مٹی کی ہیں۔ جو کچھ میرے پاس ہے۔ وہ سب قدرت کے مطابق ہے۔ میں اپنی بدھی کی بابت کیوں سوچ وچار نہ کروں؟ مجھے فرصت ہے۔ میرے من میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں۔ اس آزادی کی اوستھا میں مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ اس سے تو مجھے کچھ دکھلائی نہیں دیتا۔ جب تمہیں کچھ کرنے کے لئے نہیں ہوتا۔ تو تم اُداس ہو جاتے ہو۔ اور ناٹک دیکھنے چلے جاتے ہو یا نہاتے۔ فلاسفر اپنی بدھی کو اُجلا کیوں نہ کرے۔ تمہارے برتن اچھے ہیں۔ میری دلیلیں اچھی ہیں۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ وہ تمہیں معلوم ہوتا ہے۔ جو کچھ میرے پاس ہے مجھے بہت کچھ معلوم ہوتا ہے۔ تمہاری مٹ نہیں سکی۔ میری مٹ چکی ہے۔ کبھی کبھی اپنا سر اخروٹوں اور انجیروں سے

سمت ۱۹۹۶ - ۳۰ - پوہ
پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
۱۴ جنوری ۱۹۴۰ء

شوراتری انک

"پرکاش" ورشوں سے ہر ورشیش اوسر پر اپنا وشیش انک نکالتا آیا ہے۔ وشیش انک نکالنے کا اُدیش یہ ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے پرو منانے کے لئے اُتساہ ہو۔ اور وہ انہیں سمارو پوروک منا سکیں۔ کوئی اُتسو جتنے سمارو اور اُتساہ سے منایا جاوے گا۔ اتنا ادھک وہ سپھل ہوگا۔ جتنا ہی بھاری سنکھیا میں سمت ہوگی۔ لیکھ اور آریہ سماج کے پرچار کے ہوتے ہیں۔ ان سے لابھ نہ اُٹھانا بے وقوفی ہے۔ آریہ سماج کا سندیش دوسروں تک پہنچانے کے لئے بڑی بڑی کتابیں بانٹنا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ کتابیں اخباروں کے مقابلہ میں زیادہ قیمت کی ہوتی ہیں۔ اخبار اپنا آدھے سے زیادہ خرچ اشتہاروں سے نکال لیتی ہیں۔ اس لئے جتنی کم قیمت پر پرچار کی سامگری اخبار پیش کر سکتی ہے۔ کوئی دوسرا نہیں۔ پھر اخبار بھی کم ڈاک خرچ پر جگہ جگہ پہنچ سکتی ہیں۔ انہی سودھاؤں کو دھیان میں رکھ کر پرووں پر وشیش انک نکالنے کی پرتھا جاری ہوئی تھی۔ پنجاب میں سب سے پہلے اس پرتھا کو جاری کرنے کا شریہ "پرکاش" کو ہی پراپت ہے۔ لیکن کچھ ورشوں سے آریہ جنتا جہاں اپنے آریہ پتروں سے لاپرواہی کا ثبوت دے رہی ہے۔ وہاں اس کے وشیش انکوں کو بھی اُتساہ سے نہیں اپنا رہی۔ اس لئے شوراتری انک کا اعلان کرتے ہوئے ہم آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے اس کا گلہ کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ اگر ان کی طرف سے وشیش انکوں کا وشال ہردہ سے سواگت نہ ہو۔ تو یہ انک سپھل کیسے ہو سکتے ہیں؟ اور پھر ان انکوں کی سپھلتا کی آشا نہ ہو۔ تو انہیں پرکاشت کرنے کا حوصلہ کیسے ہو سکتا ہے؟ گھاٹا رہے۔ حالات ناموافق ہوں۔ کاغذ مہنگا ہو۔ چھپائی گراں ہو۔ آریہ سماجوں کی طرف سے مانگ بھی نہ ہو۔ تب بھی "پرکاش" رشی دیانند کے پرتی اپنی شردھا کی بھینٹ کرنا اپنا کرتویہ سمجھ کر وشیش انک نکالتا رہے گا۔ اسے یہ چنتا نہیں۔ کہ کم سنکھیا میں چھپے گا۔ سنکھیا بڑھانا رشی کے شردھالوؤں اور آریہ سماجوں کا کرتویہ ہے۔ ہمارا کرتویہ ہے بھینٹ پیش کرنا۔ کوئی چنتا اگر ہے تو یہ کہ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کی لاپرواہی کا کہیں یہ نتیجہ نہ ہو۔ کہ

ہم ایسی بھینٹ پیش کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ جو رشی کی شان کے شایاں نہ ہو۔ یہ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ کہ جو بھینٹ ہم پیش کریں وہ ایسی ہو۔ جو کسی کے کرکملوں میں دے کر ہمیں یہ سنتوش ہو۔ کہ اس کے پڑھنے والا اوشیہ پربھاوت ہوگا۔ اور یہ سب اس بات پر منحصر ہے۔ کہ اس کی ۴

۴ زیادہ سے زیادہ مانگ ہو۔ دیکھیں آریہ جگت شوراتری انک کا سواگت کس طرح کرتا ہے

پنجاب کے آریہ نوجوانوں سے!

نوجوان سوسائٹی کی جان ہوتے ہیں۔ جس طرح جان نکل جانے سے انسان مُردہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نوجوانوں کے کسی سوسائٹی میں رہنے سے سوسائٹی مر جاتی ہے۔ آریہ سماج میں نوجوان ہیں۔ ایسے نوجوان جن کے ہردہ میں ویدوں اور رشی کے پرتی اننیہ شردھا ہے۔ کام کرنے کی لگن ہے۔ وقت آنے پر اپنا سرو سو نچھاور کرنے کو تیار ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی آریہ سماج میں بدی ان کا ابھاؤ پرتیت ہوتا ہے۔ تو محض اس لئے کہ وہ سنگھٹت نہیں۔ نہ کیندر کی طرف سے انہیں ایک سوتر میں باندھنے کا یتن ہوتا ہے۔ نہ مقامی طور پر۔ جب کبھی نوجوانوں نے سویم سنگھٹت ہونے کا یتن کیا بھی۔ تو مقامی بردھ آریوں۔ پرانتک سبھاؤں اور نیتاؤں کی طرف سے ان کی حوصلہ افزائی نہ کی گئی۔ پرنام یہ ہے۔ کہ آج نوجوان ومکھ ہو رہے ہیں۔ دھرم کرم سے اور آریہ سماج کی سیوا سے۔ لیکن کیا آریہ سماج نوجوانوں کے بنا زندہ رہ سکتا ہے؟ اگر کسی کو یہ وہم ہو۔ تو اُسے سوچنا چاہیئے۔ کہ جو کچھ آریہ سماجی پرتیک ستھان پر آج دکھائی دیتے ہیں۔ وہ جب اپنا جیون سماپت کر چلتے بنیں گے۔ تو ان کی جگہ لینے کے لئے کون آئے گا؟ یدی اس سمیہ کے نوجوان آریہ سماج سے دور ہٹتے گئے۔ اور انہیں آریہ سماج سے سمبندھ رکھنے کے لئے یتن نہ کیا گیا۔ تو لازمی طور پر آریہ سماج کا بھوشیہ اندھکارمئے ہو جائے گا۔ کیا آریہ جنتا ایسی بھول کریں گے؟ ان سے ایسی آشا نہ ہوتے ہوئے بھی ہم ورشوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ نوجوانوں کی طرف سے آریہ سماج کی لاپرواہی انہیں خود پرے دھکیلنے کا کارن بن رہی ہے۔ اگر یہی اوستھا کچھ ورشوں تک اور رہی۔ تو آریہ سماج مندر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں گے۔ ان میں بیٹھ کر ہون سندھیا کرنے اور ست سنگ لگانے والا کوئی نظر نہ آئے گا۔ بھارت میں ہمیں وہی درشیہ دیکھنے کو ملے گا۔ جو آج اسلام کے متعلق ترکی میں دکھلائی دے رہا ہے۔ لیکن ایسی اوستھا کی کلپنا ہی ایک آریہ کے ہردہ کو چھلنی بنا دیتی ہے۔ کلپنا سے واستوکتا کہیں ادھک دکھدائی ہوتی ہے۔ تب کیا ہم اس کلپنا کو واستوکتا میں بدلنے دیں گے؟ آریہ نیتاؤں کی توجہ دوسرے کاموں کی اور ہے۔ پرانتک سبھاؤں کو اپنا اپنا بجٹ پورا کرنے کی چنتا ہے۔ نوجوانوں کی پرواہ کسی کو نہیں۔ اس لئے ہم نوجوانوں سے یہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ کر خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ اپنا سنگٹھن بنائیں۔ اور یہ سوچ کر میدان عمل میں کود پڑیں کہ آریہ سماج کی باگ ڈور کل ان کے ہی ہاتھوں میں آئے گی۔ اگر انہوں نے اپنے آپ کو اس یوگیہ نہ بنایا۔ کہ آریہ سماج کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لے سکیں۔ تو یہ ان کی اَدوردرشتا ہوگی +

ہماری تجویز ہے۔ کہ شیگھر ہی کسی کیندریہ ستھان پر پنجاب بھر کے نوجوانوں کی ایک کانفرنس کی جائے۔ جس میں پنجاب بھر کی تمام آریہ سماجوں اور یووک سماجوں کے پرتی ندھی بھاری تعداد میں شامل ہوں۔ اور اپنے لئے کوئی ٹھوس پروگرام مرتب کریں۔ آریہ سماج کو آگے لے جانے کیلئے x

مکر سنکرانتی اور لوہڑی

جیوتش شاستر کے مطابق سمیہ کی گنتا چاند اور سوریہ کے آدھار پر دو پرکار کی ہے۔ اسی کارن "چاندر" (چاندر) اور سور (سَور) دو طرح کی تتھیاں ہیں۔ پرتھوی جب سوریہ کے چاروں طرف کا ایک "چکر" سماپت کر لیتی ہے۔ تو اسے سور ورش کی سماپتی کہا جاتا ہے۔ پرتھوی ایک گول دائرہ میں گھومتی ہے۔ اس دائرہ کے بارہ حصے کر لینے پر بارہ راشیاں بنتی ہیں۔ راشیوں کے آس پاس ہونے والے تاروں کے جمگھٹ کی سمرتی پر ہی پرتیک راشی کے نام کی کلپنا کی گئی ہے۔ پرتھوی کے ایک راشی کو لانگھ کر دوسری راشی پر جانے کا ہی نام سنکرانتی ہے۔ سوریہ چھ ماس تک اُتر کی اور اُدے ہوتا ہے۔ اور چھ ماس تک دکھشن کی اور۔ اُتر کی اور اُدے ہونے کی اودھی کو اُترائن کہتے ہیں۔ اور دکھشن کی اور اُدے ہونے کی اودھی کو دکھشنائن۔ اُترائن میں دن بڑھتے ہیں۔ اور دکھشنائن میں راتریاں۔ مکر راشی کے سنکرمن پر اُترائن اور کرک راشی کے سنکرمن پر دکھشنائن پرارمبھ ہوتا ہے۔ اُترائن کی پرکاش کے آدھکیہ کے کارن مہتا سرو تر سویکرت کی گئی ہے۔ اسی لئے اس دن پرو منانے کی چال اتینت پراچین کال سے چلی آتی ہے۔ پرنتو اب اس سمیہ اُترائن پرورتن ٹھیک ٹھیک مکر سنکرانتی پر نہیں ہوتا۔ اس ورش ارتھات سمت ۱۹۹۶ میں مکر سنکرانتی سے ۲۲ دن پورو دھن راشی کے انش چھ میں کلا پر اُترائن آرمبھ ہوتا ہے۔ اس بھید ورتی میں لگ بھگ سولہ سو پچاس ورش لگے ہیں۔ پرنتو پرو کو ایک ہی دن منانے رہنے میں ابھیاس تھا سگمتا ہی جان پڑتی ہے +

اس کال کا شاستروں میں بڑا مہتو ہے۔ شاریرک شکتی کے لئے پوشٹک پدارتھوں کے کھانے کے یہی دن ہیں۔ اس کا چھوٹا اور سستا روپ تل آدی کے لڈوؤں کا سیون جان پڑتا ہے۔ اور ساتھ ہی غریبوں کو کمبل رضائی آدی دینے کا رواج ہے۔ واستو میں بھارتیہ جنتا اپنے ساتھ دوسروں کا بھی دھیان رکھتی ہے +

پنجاب میں مکر سنکرانتی کے پہلے دن لوہڑی کا تہوار منایا جاتا ہے۔ اس رات کو جگہ جگہ اگنی پرچنڈ کر کے تل آدی ڈالنے کی پرتھا

ہے۔ یہ یگیہ کا ہی بگڑا ہوا روپ ہے۔ دوسرے دن مکر سنکرانتی کا پرو منایا جاتا ہے۔ جسے ماگھی کہتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ یگیہ کے اس بگڑے ہوئے روپ اور اس اوسر پر مانگنے وغیرہ کی کھرنت پرتھا کو سدھار کر یگیوں کا رواج ڈالیں۔ اور پرو کو اسی اُدیش سے منائیں۔ جس کے لئے یہ بنائے گئے ہیں +

رائے بہادر بیلی رام کا قتل

۲ - جنوری کی شام کو ملتوں کے رائے بہادر بیلی رام کو جو آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کے پردھان تھے کسی پٹھان نے نہایت سنگدلی سے ٹرمینس ہوٹل کے باہر منٹگمری روڈ پر قتل کر ڈالا ہے۔ گو ابھی تک قتل کی وجہ تو معلوم نہیں ہو سکی۔ تاہم قاتل کے اس فعل کی مذمت کون نہ کرے گا۔ ان کے قتل سے آریہ جگت میں خصوصاً و ہندو جگت میں عموماً غصہ و افسوس کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کئی آریہ سماجوں نے قتل کی مذمت کے پرستاؤ پاس کئے ہیں۔ پولیس نہایت سرگرمی سے تفتیش میں مصروف ہے۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ وہ جلد قاتل کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جائے گی +

ہمیں مرحوم کے پریوار سے دلی ہمدردی ہے۔ ان کی مرتیو سے ایک سچی دلیش بھگت اور سرگرم آریہ سماجی اٹھ گیا ہے۔ پرماتما ان کی آتما کو شانتی دیں +

اُپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں پر حملہ

۳ - جنوری کو بھاٹی گیٹ کے باہر اسلامیہ سکول کے کچھ طلباء نے رائے بہادر بیلی رام کی ارتھی کے ساتھ جا رہے دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں پر بلا وجہ حملہ کر دیا۔ کوئی ہمیں سمجھائے۔ کہ ایک ارتھی کے جلوس کے ساتھ جانے والے ودیارتھیوں سے کون سی ایسی حرکت ہو سکتی تھی۔ جس سے مشتعل ہو کر اسلامیہ سکول کے طلباء نے حملہ کر کے ان میں سے دس بارہ کو زخمی کر دیا۔ ارتھی کے جلوس میں کوئی بھجن نہیں گائے جاتے۔ نہ تقریریں ہوتی ہیں۔ نہ نعرے لگائے جاتے ہیں۔ صرف وید منتروں کا اُچارن ہوتا ہے۔ اور سارا واتاورن شوک پورن ہوتا ہے +

جہاں حملہ آوروں کو ان کی اس حرکت کی پوری پوری سزا دی جانی چاہیئے۔ وہاں اسلامیہ سکول کے اُستادوں کو ہدایت بھی کی جانی چاہیئے۔ کہ وہ انہیں بُردباری اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں سے محبت کرنے کی تعلیم دیں۔ تاکہ وہ تعصب اور نفرت کے خیالات کو دل میں جگہ دینے کی بجائے محبت اور خدمت کا جذبہ پیدا کر سکیں +

ضلع حصار میں قحط

پچھلے کئی برسوں سے روہتک اور حصار کے اضلاع میں قحط پڑا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے کسان اور پشو سب دُکھی ہیں۔ ان اور وستر دُربھ ہو رہا ہے +

آریہ سماج مشکل کے ہر اوسر پر سیوا کرتا آیا ہے۔ اس لئے اس قحط کے پیڑتوں کی سہائتا کرنا بھی اس کے لئے ضروری ہے پرادیشک سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا دونو اس سمبندھ میں کاریہ کر رہی ہیں۔ اس سے سمبندھت سماجوں کو اپنی اپنی سبھا کے نام ان دو ضلعوں کے قحط زدگان کی سہائتا کے لئے دھن اکٹھا کر کے بھیجنا چاہیئے۔ ہم "پرکاش" کے پریمیوں سے بھی اپنی اپنی آہوتی ڈالنے کی پرارتھنا کرتے ہیں +

کشمیر اسمبلی میں آریہ میرج بل

مسٹر بھگت رام کو پرجا سبھا میں آریہ میرج بل پیش کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ اگر یہ بل پاس ہو گیا۔ تو ریاست جموں و کشمیر کے آریہ سماجی بھی برطانوی علاقہ کے آریہ سماجیوں کی طرح ذات پات توڑ کر شادیاں کرنے کیلئے ایک بڑی بھاری قانونی سہولیت حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور وہ سہولیت یہ ہے۔ کہ ایسی شادیوں کے نتیجہ کے طور پر جو اولاد ہوتی ہے۔ وہ آئیندہ قانون کی نظروں میں ناجائز نہ رہے گی +

ریاست کے آریہ سماجیوں کو چاہیئے۔ کہ اس بل کو پاس کرانے کے لئے کوشش تیز کریں +

لالہ شام لال ایم ایل اے کا دیہانت

پنجاب کے مشہور کانگریسی نیتا لالہ شام لال کا جو سنٹرل اسمبلی کے ممبر بھی تھے۔ ۸ - جنوری کو علے الصبح دو بجے اچانک دیہانت ہو گیا۔ انہیں کافی عرصہ سے دل کی بیماری تھی۔ جس کا اس رات اچانک حملہ ہوا۔ جس سے وہ جانبر نہ ہو سکے۔ آپ کی مرتیو سے پنجاب ایک سچے دلیش بھگت سے محروم ہو گیا ہے۔ پرماتما ان کے پریوار کو اس صدمہ کے سہن کرنے کی شکتی پردان کریں۔ اور ان کی آتما کو سدگتی دیں +

نئے ٹیکس

پنجاب میں ذرائع آمدنی اور تخفیف مصارف کی کمیٹی کی رپورٹ میں جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ یہ سفارش کی گئی ہے۔ کہ حکومت پنجاب کے موجودہ اخراجات میں تقریباً پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کی تخفیف کی جائے۔ اور تقریباً اتنی ہی رقم نئے یا مزید ٹیکسوں سے حاصل کی جائے۔ اخراجات میں تخفیف کے لئے جو تجاویز کی گئی ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:۔

نئے ملازموں کی تنخواہوں میں کمی - تین لاکھ روپیہ سالانہ سرکاری افسروں کی رہائشی ٹیلی فونوں میں کمی - ۱۳½ لاکھ روپیہ سالانہ۔ محکمہ جات کے الحاق - ۷ لاکھ روپیہ سالانہ گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج بند کرنے۔ شاہ پور ڈگری کالج اور گورنمنٹ ہائی سکول بند کرنے اور امرت سر میڈیکل سکول بند کرنے سے۔ سب ججوں کی تعداد میں ۵ فیصدی کمی (اندازہ نہیں لگایا گیا) محکمہ آبپاشی ۵ لاکھ روپیہ۔ ڈویژنوں کے دو کمشنروں کی آسامیاں اڑا دی جائیں۔ محکمہ تعلیم کے بجٹ میں کمی ۴ لاکھ روپیہ۔ محکمہ پولیس ساڑھے تین لاکھ۔ محکمہ جنگلات ساڑھے چار لاکھ +

اس طرح آمدنی کے لئے جو نئے ٹیکس تجویز کئے گئے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

سائیکلوں پر ٹیکس سے ایک لاکھ روپیہ۔ انکم ٹیکس میں اضافہ سے ۵ لاکھ روپیہ۔ شادیوں پر ٹیکس سے ۲ لاکھ روپیہ۔ گھروں میں بجلی پر ٹیکس ۵ لاکھ روپیہ۔ [illegible] پر مزید ٹیکس ایک لاکھ روپیہ۔ تمباکو پر مزید ٹیکس ۲½ لاکھ روپیہ۔ دوکانداروں کے لئے لائیسنس۔ (اندازہ نہیں لگایا گیا)۔ پٹرول پر پہلے سے ٹیکس لگایا جا چکا ہے۔ اس سے ۷ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی ہوگی +

دیکھیں ان سفارشوں میں سے کون کون سی منظور ہوتی ہیں۔ اور کون کون سی نامنظور۔ بہرحال اہلِ پنجاب کو نئے ٹیکسوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے +

برطانیہ کے سامنے دو سوال

بقول مسٹر ودج ووڈ بین برطانیہ کے سامنے اس وقت دو سوال ہیں۔ ایک یہ کہ کیا وہ ہندوستان کے درجہ کے متعلق کانگریس کا مطالبہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے؟ اور دوسرا یہ کہ کیا وہ ایسی جماعت کی ترتیب کی منظوری کیلئے تیار ہے۔ جو ہندوستان کے لئے کانسٹی ٹیوشن مرتب کرے؟ چونکہ کانگریس کو ان دونو سوالوں کا تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا۔ اس لئے کانگریسی وزارتیں مستعفی ہو گئی ہیں۔ اور ہندوستان کی سیاسی صورتِ حالات میں ڈیڈلاک پیدا ہو گیا ہے۔ برطانوی گورنمنٹ اور کانگریس نے ہندوستان کے جو منتہائے مقصود مقرر کئے ہیں۔ ان میں بظاہر کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ "نوآبادیات برطانوی سلطنت کے اندر آزاد حکومتیں ہیں۔ ان کا درجہ برابر ہے" + برطانوی حکومت درجہ نوآبادیات دینا چاہتی ہے۔ اور کانگریس لینا۔ تو پھر جھگڑا کیا ہے؟ صرف اس بات کا۔ کہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دیا کب جائے گا؟ اگر حکومت برطانیہ کی طرف سے اس کے متعلق واضح اعلان کر دیا جائے۔ تو جھگڑا آج ختم ہو جائے +

مسٹر ودجووڈ بین کا مشورہ

اس سلسلہ میں مسٹر ودجووڈ بین نے برطانیہ کو جو مشورہ دیا ہے۔ اس میں اس مشکل کا حل موجود ہے۔ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں - کہ:۔

"میرے خیال میں عام طور پر کانسٹی ٹیوشن مرتب کرنے کے لئے ہندوستانیوں کے خیال کی جماعت کو قابل قبول تسلیم کیا جاتا ہے۔ جہاں تک تاریخوں کا تعلق ہے۔ کوئی نہیں کہتا۔ کہ اس قسم کی اسمبلی کو فوراً بلایا جانا چاہیئے اس کی ایک وجہ جنگ کی صورت حالات ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ ابتدائی گفت وشنید کے لئے وقت کی ضرورت ہے۔ اس وقت بہترین ذریعہ یہ ہے۔ کہ وائسرائے اعلان کر دیں۔ کہ برطانیہ ہندوستان کو تین سال کے اندر اندر درجہ نوآبادیات دے دے گا۔ اور کہ ہندوستانی اس دوران میں اپنا کانسٹی ٹیوشن مرتب کر لیں" +

مشکل کا حل تو ٹھیک تجویز ہوا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا برطانوی گورنمنٹ مسٹر ودج ووڈ بین کے مشورہ پر عمل کرنے کو تیار ہو گا؟

پنجاب کا دورہ

پنجاب بھر [illegible] آریہ نوجوانوں کو سنگھٹت کرنے و جگہ جگہ آریہ ویر دل سنستھاپت کرنے کے اُدیش سے میں نے سپتاہ میں دو دن لاہور سے باہر جانے کا نشچے کیا ہے۔ جو لوگ سماجیں وا آریہ سماجی پرچار و مندرجہ بالا اُدیشوں کی پورتی کے لئے اپنے ہاں بُلانا چاہتے ہیں وہ مجھ سے پتر ویوہار کریں + (دھیتی علاوپوری)

مہاشہ کرشن جی کی واپسی

۲۴ - دسمبر کو شری مہاشہ کرشن جی مالک "پرکاش" و "پرتاپ" آریہ سماج جالندھر کے اُتسو میں شامل ہو کر میرٹھ اور دہلی ٹھہرتے ہوئے کلکتہ چلے گئے تھے۔ وہ آج ۱۱ - جنوری کو واپس لاہور تشریف لے آئے ہیں +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

نئے رسالے

"سادھنا" (ہندی) آگرہ

سمپادک پنڈت ہری شنکر شرما سنچالک گیا پرساد اینڈ سنز آگرہ۔

سائز :- $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۸}$:- پچاس صفحات چندہ سالانہ تین روپے +

"سادھنا" نومبر سے نکلنی شروع ہوئی ہے۔ ساہتیک پتر کا ہے۔ لیکھ اور کویتاؤں کا چناؤ اچھا ہے۔ پنڈت شو شنکر ایسے انوبھوی سمپادک کے آدھین ہونے سے اس کے اجول بھوشیہ کی آشا کی جا سکتی ہے۔ کاغذ بڑھیا۔ چھپائی سندر۔ ایک ترنگا اور کئی ایک رنگے چتر رہتے ہیں۔ ۵ ر کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ کی کاپی سنچالک سے منگوائیں +

"جیون امرت" اردو لاہور

سمپادک چوہدری چونی لال دت۔ سائز $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۸}$ - ۵۲ صفحات - چندہ سالانہ ۲ دو روپے۔ ملنے کا پتہ :- مینیجر "جیون امرت" سنت نگر لاہور

"جیون امرت" ایک سال ... سے جاری ہے۔ اس میں ہر ماہ صحت اور یوگ کے سمبندھ میں اچھے اچھے لیکھوں کا سنگرہ رہتا ہے۔ یہ تنیک لیکھ لابھ پرد اور منن کرنے یوگیہ ہوتا ہے۔ صحت اور یوگ سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب اس کے مطالعہ سے کافی لابھ اٹھا سکتے ہیں۔

"البیان" اردو امرتسر

ایڈیٹر :- محمد حسین - سائز $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۸}$ چندہ سالانہ تین روپے +

ملنے کا پتہ :- دفتر رسالہ "البیان" امرتسر

البیان اُمّت مسلمہ امرتسر کا ماہوار پرچہ ہے۔ جو ۹ ماہ سے باقاعدہ نکل رہا ہے۔ زیر ریویو دسمبر کا پرچہ "اقبال نمبر" ہے۔ اس میں کئی ایک اعلیٰ پایہ کے مضمون ہیں۔ ...شی صاحب کا "علامہ اقبال کی صحبت میں" اور جناب شبیر احمد صاحب کا "اقبال اور ... لطائف" خوب ہیں۔ باقی مضمون بھی اپنی جگہ اچھے ہیں +

پڑھنے کے خواہشمند آٹھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ پتہ بالا سے منگوا سکتے ہیں +

...و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

سواستھ رکھشا

ادرک کے فوائد

(از حکیم ودیا پرکاش جی متل)

ادرک ایک ایسی شے ہے۔ کہ جو ہندوستان کے ہر حصے میں پایا جاتا ہے۔ اسی کے خشک حصہ کو زنجبیل یعنی سونٹھ کہا جاتا ہے۔ جو عموماً مصالحہ میں استعمال ہوتی ہے۔ ادرک کی تاثیر گرم خشک ہے۔ اور بہت سے فوائد رکھتا ہے۔ جن کو بہت کم کام میں لایا جاتا ہے۔ آج آپ کی خدمت میں چند بے بہا طریقوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ادرک موسم سرما میں خصوصاً ایک قدرتی بے بہا تحفہ ہے۔ جس کے لئے میرا خیال ہے۔ کہ ناظرین اس سے کافی فائدہ حاصل کر سکیں گے +

(۱) سردیوں میں عام طور پر دال ساگ میں ادرک ڈال کر پکا کر کھانے سے عموماً سردی سے محفوظ رکھتا ہے +

(۲) ادرک کی کافی باریک باریک قاشیں کر کے اس میں حسب ذائقہ نمک اور قدرے نمک ڈال کر رکھیں۔ اس کو کھانے کے ساتھ کھانے سے سردیوں میں غذا خوب ہضم ہوتی ہے۔ اور عوام سردیوں سے محفوظ رہتے ہیں +

(۳) زعفران جاوتری کو ادرک کے رس میں کھرل کر کے مونگ کے دانہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اس میں سے بچوں کو آدھی گولی اور بڑوں کو ایک گولی پانی میں گھس کر پلا دیں۔ ہر قسم کی سردی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے۔ جتنے کہ بچے نمونیا تک سے محفوظ رہتے ہیں +

(۴) ادرک کا رس ۳ ماشہ اور شہد خالص ۳ ماشہ ملا کر سردیوں میں بیس یوم کے کھانے سے دھات ترقی پذیر ہوتی ہے۔ اور دودھ گھی خوب ہضم ہوتا ہے +

(۵) سردیوں میں نزلہ زکام ہو جانے پر ادرک کی چائے پینے سے آرام ہو جاتا ہے +

(۶) ادرک کا رس اور رب السوس دونوں کو کھرل کریں۔ کہ ایک چھٹانک رب السوس میں ایک پاؤ پانی جذب ہو جائے۔ اس کے بعد مونگ کے دانہ کے برابر گولیاں بنائیں اور منہ میں رکھ کر چوسیں۔ سردیوں میں ہر قسم کی کھانسی میں بے حد مفید ہے +

(۷) سردیوں میں گلے پڑ جانے یعنی آواز بیٹھ جانے۔ تو ادرک کا رس اور شہد ملا کر چاٹنا چاہیئے۔ بے حد مفید ہوتا ہے +

(۸) ادرک کو آگ میں بھون کر چھیل کر نمک سے کھانے سے درد شکم اور زکام کو فائدہ ہوتا ہے +

(۹) ان حضرات کو جن کے معدہ میں غلیظ بلغم جمع ہو گیا ہو۔ بار بار منہ سے غلیظ لعاب خارج ہوتا ہو۔ ادرک کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے +

(۱۰) ادرک - پودینہ - اجوائن ولیتی اور گلو کا عرق نکال کر بوتل میں رکھیں۔ اس میں سے ۵ تولہ میں مناسب شے ملا کر دینے سے بلغمی بخار اور ملیریا بہت جلد بھاگ جاتا ہے +

ادرک کن کن لوگوں کو استعمال میں کرنا چاہیئے

یہ ٹھیک ہے۔ کہ قدرت نے جو شے بنائی ہے۔ اس میں ضرور انسان کے لئے کوئی نہ کوئی فائدہ رکھا ہے۔ مگر اس شے کے کثرت استعمال سے ضرور نقصان ظاہر ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح ادرک کا حال ہے۔ جہاں اس میں بہت سے اکسیری فائدے موجود ہیں۔ وہاں اس کے کثرت استعمال سے خشکی۔ کمی خلوک۔ پیشاب کی جلن اور سردرد پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی اس کے کثرت سے استعمال کرنے سے آنتوں ×

"مہاتما نارائن سوامی کا جیون چرتر" (ہندی)

الہ آباد کے وکیل شری وشو پرکاش نے کلا پریس پریاگ کے پربندھ سے مہاتما نارائن سوامی جی کا وسترت جیون چرتر چھپوایا ہے جس میں ونش پریچہ۔ شکھشا۔ سرکاری نوکری۔ آریہ سماج کی لگن۔ کٹھن پریکھشائیں۔ شدھی اندولن۔ گورو کل برندابن۔ بان پرستھ اور سنیاس۔ دیانند جنم شتابدی۔ سارو دیشک سبھا۔ اجمیر کی دیانند نروان شتابدی۔ شولاپور آریہ کانگریس۔ ستیاگرہ کا آرمبھ۔ جیل کا بندھا جیون۔ جیل سے چھوٹنے پر۔ مہاتما نارائن سوامی جی آدی ۱۵ ادھیائے ہیں۔ پرتیک آریہ کو مہاتما جی کی آدرش اور شکھشا پرد جیونی کو پڑھ کر لابھ اٹھانا چاہیئے۔ ایک سوامی دیانند کا اور چار مہاتما نارائن سوامی کی مختلف اوستھاؤں کے چتر ہیں۔ پستک سندر چھپی ۴۴

نئی کتابیں

"جیون مارگ"

تلہ گنگ نواسی اُتساہی نوجوان لالہ جگدیش چندر شاد نے "جیون مارگ" نام کی ایک چھوٹی سی پستک اردو میں لکھی ہے۔ جس میں کام۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ اور اہنکار ان ۵ شکتیوں کے صحیح استعمال کے فوائد اور غلط استعمال کے نقصانات کی مفصل وضاحت کی گئی ہے۔ جگہ جگہ موزوں شعر اور حکایات دی گئی ہیں۔ جن سے خشک مضمون بھی کافی دلچسپ بن گیا ہے۔ کامیاب زندگی کے لئے ان ۵ شکتیوں کو جیتنا ضروری ہے۔ زندگی کو صحیح طریق پر بنانے کے خواہشمند اس پستک سے کافی لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ کتاب کا کاغذ بڑھیا اور لکھائی چھپائی سندر ہے۔

ننو صفحہ کی کتاب۔ قیمت ۵ ر مناسب ہی ہے +

یہ پستک ملبیرز راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور سے مل سکتی ہے +

"سنسکار ودھی" اردو

ملبیرز راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ لاہور نے رشی دیانند کرت سنسکار ودھی کی سوامی شردھانند دوارا کی گئی تفسیر کو نہایت سندرتا سے چھپوایا ہے۔ اس کے مطالعہ سے سنسکار کرانے کی ودھی آ جاتی ہے۔ اردو پڑھے لکھے اصحاب کے لئے نہایت مفید ہے۔

کاغذ بڑھیا۔ چھپائی اور لکھائی عمدہ۔ ۵۶۵ صفحات کی سندر مجلد پستک کی قیمت پونے دو روپے ہے +

"لال پشپانجلی" اردو

مہاشہ رام لال جی سیکرٹری آریہ سماج ڈنگہ نے مشہور آریہ کویوں کے جلسوں، ست سنگوں اور دوسرے موقعوں پر گائے جانے والے بھجنوں کا سنگرہ "لال پشپانجلی" کے روپ میں چھپوایا ہے۔ آریہ سماجوں کے کام کی چیز ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب اُتم۔ قیمت ۴ر۔ ملنے کا پتہ :- چیمبر سا ہتیہ وبھاگ گورودت بھون لاہور۔ م

پرکاش میں اشتہار دے کر لابھ اٹھائیں۔

× [illegible]

...ہے۔ کاغذ بڑھیا ہے۔ ڈیڑھ سو صفحے کی مجلد پستک کا دام ایک روپیہ ہے +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ادبیات

راجپوت رمنی کے گیت

ننھی کلیاں کھلنے کے لئے اوس کا انتظار کرتی ہیں۔ پکوی سورج کی حسین کرنوں میں گیت گا رہی ہے:۔

سپاہی آنے والی جنگ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور ایک دوشیزہ (کنواری) بہادر پتی کے خیال میں محو ہے۔

جب میرا بیاہ رچایا جا رہا تھا تو میں نے دیکھا۔ کہ ان کے سہاگ کے بسنتی لباس پر بھی تلواریں چمک رہی ہیں۔ میں یہ سوچ کر بہت خوش ہوئی۔ کہ وہ موت اور خون سے اپنے جسم کو سجاتے رہتے ہیں ✦

پیارے تمہارے جتنے دوست ہیں میں جانتی ہوں ـــ ایک بہادر دل۔ ایک تیز تلوار۔ ایک مضبوط مگر خوبصورت ہاتھ ـــ اچھا بتاؤ لڑائی میں تم کس سے زیادہ کام لوگے؟“

اری تم بہت بھولی ہو۔ آم کی جگہ نیم کے درخت لگا دئے ہیں۔ نہ یقین ہو تو جاؤ دیکھ لو“

ہاں۔ بہن میں نے جان بوجھ کر نیم کا درخت اپنے آنگن میں لگایا ہے۔ میں روزانہ بڑے پریم سے پانی دیتی ہوں۔ میرا شوہر ایک بہادر سپاہی ہے۔ جب لڑائی میں زخمی ہو جائے گا۔ میں نیم کی پتیوں سے زخموں کو دھوؤں گی۔ وہ اچھا ہو جائیگا۔ اور پھر دیش پر قربان ہونے کے لئے لڑائی پر جا سکے گا ✦

میرے پاؤں میں مہندی نہ لگاؤ۔ تمہیں قسم ہے آج نہ لگاؤ۔ میری پیاری نائن ننھی ہو کل لڑائی شروع ہو گی۔ اگر میرا بہادر پتی کل لڑتے لڑتے لڑائی میں کام آ گئے۔ تو تم ضرور آنا۔ اور یاد کر کے میرے پاؤں میں بہت گہرے رنگ کی مہندی لگانا ✦

(دوڑا آتا ہے۔ اٹھ کر اپنے پتی سے کہتی ہے)

پیارے ـــ گھوڑا دروازے پر کھڑا ہے۔

بہادر سپاہی: ... گئے ہیں۔ اور تمہیں پکارتا ہوں

مسئلہ بیکاری کے حل کی ایک عملی سکیم

نوجوانوں کی بیکاری اور آریہ سماج

(از ہنتشی علاولپوری)

سوسائٹی کی سمسیاؤں میں سب سے اہم نوجوانوں کی بیکاری کی سمسیا ہے۔ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جو تعلیم انہیں دی جاتی ہے۔ وہ ناقص ہے۔ اس سے بھی کسی کو انکار نہیں۔ کہ اس میں تبدیلی کی اشد ضرورت ہے۔ اور کہ بیکاری اگر دور ہو سکتی ہے۔ تو صنعت و حرفت کو اپنانے سے ہی۔ اس واضح حقیقت کے پیش نظر میں نے سکیم تیار کی ہے۔ ایک ایسے گورو کل کی جس میں شکشا کے ساتھ ساتھ دستکاری بھی سکھائی جائے۔ دستکاریاں ایسی ہونی چاہئیں جنہیں سیکھنے اور شکشا سمپت کرنے کے بعد جو نوجوان دنیا میں قدم رکھیں۔ وہ زندگی کی جدو جہد میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ اور انہیں روزگار کا سوال پریشان نہ کر سکے۔ بلکہ وہ باعزت طور پر اپنی روٹی کمانے کے قابل ہوں۔ سکیم مندرجہ ذیل ہے:۔

ایک ایسا گورو کل۔ سکول یا آشرم قائم کیا جاوے۔ جہاں میٹرک تک شکشا دینے کے ساتھ ساتھ (۱) کپڑا بننے (جولاہے کا کام) (۲) سینے (درزی کا کام) (۳) دھونے (لانڈری کا کام) (۴) رنگنے (کلیننگ اینڈ ڈائینگ کا کام) (۵) فرنیچر بنانے (بڑھئی کا کام) (۶) لوہے کی چیزیں بنانے (لوہار کا کام) (۷) بیکری بسکٹ وغیرہ بنانے کا کام (۸) کنفیکشنری (مٹھائیاں بنانے کا کام) (۹) پینٹنگ و ڈیزائننگ (رنگسازی کا کام) (۱۰) فوٹو گرافی۔ (۱۱) پرنٹنگ (۱۲) کتابت (۱۳) کمپوزنگ (۱۴) بک بائنڈنگ (جلد سازی کا کام) (۱۵) گارڈننگ (باغبانی) (۱۶) فارمنگ (کھیتی کا کام) (۱۷) ڈیری فارم (۱۸) مٹی کے کھلونے بنانا وغیرہ مختلف کام سکھائے جائیں۔ چھوٹے بچے کھلونے وغیرہ بنانے کا کام کریں۔ اور سینے وغیرہ کا ابتدائی کام سیکھیں۔ بڑے لڑکے اپنی اپنی عمر کے لئے موزوں دو تین کام پسند کریں ✦

ان تمام کاموں کے سکھانے کے لئے تنخواہ دار ملازم نہ رکھے جائیں۔ بلکہ جس قصبہ یا شہر کے باہر جہاں آشرم یا گورو کل کھلے۔ اس کے ہی کاریگروں کو گورو کل میں مفت مستقان دے کر بسایا جائے۔ وہ شہر بھر کا کام وہیں کریں۔ لڑکے جہاں کام سیکھیں۔ وہاں انہیں ان کے کاموں میں سہایتا دیں۔ اس طرح ایک درزی جہاں گورو کل کے سو یا ڈیڑھ سو طلبا (جتنے بھی ہوں) کے کپڑے سئے گا۔ وہاں اپنے شہر کا سلائی کا کام بھی بآسانی حاصل کر سکیگا۔ اگر ایک درزی ناکافی ہو۔ تو دو تین رکھ لئے جائیں۔ اسی طرح لوہار ٹرنک۔ بالٹیاں۔ ٹب۔ ڈرام و دیگر گھریلو ضروریات کی چیزیں بنائے گا۔ کچھ سکول کے کام آئیں گی۔ اور باقی قصبہ کے ہندوؤں کی ضروریات پوری کریں گی۔ لڑکے انہیں بنانا سیکھیں گے۔ جولاہے آشرم نواسیوں کی ہر ضرورت کا کپڑا بنیں گے۔ پاجاموں اور قمیضوں کے لئے سادہ و رنگدار کھدر۔ پگڑیاں۔ دھوتیاں۔ کھیس۔ دریاں۔ چادریں وغیرہ شروع شروع میں صرف اتنا کام کروایا جائے۔ جو آشرم کی ضرورت کے لئے کافی ہو۔ آہستہ آہستہ ہر کام کا علیحدہ صیغہ کھول کر اسے وبیوپار تجارتی نقطہ نگاہ سے چلایا جائے۔ ہر ایک آشرم باسی کا بھوجن مشترکہ لنگر سے ہوگا۔ چاہے وہ بیواہت ہو یا اوواہت۔ ہاں وواہت دیکتیوں کی دھرم پتنیاں و دوسری دیویاں بھوجن بنانے کا کام کریں گی۔ آشرم کے لڑکے اپنے برتن آپ صاف کریں گے۔ ایک وشال پریوار کی طرح پریم پورک دیوہار ہوگا۔ اور ہر آشرم نواسی کو کوئی نہ کوئی کام ملے گا۔ ان کے بچوں کی پڑھائی اور پالن پوشن کی ذمہ داری آشرم پر ہوگی۔ اس کے انبرکت سب کے نام آشرم فنڈ میں کچھ ماہوار رقم بطور بچت کے جمع ہوتی رہے گی۔ اس آشرم میں پبلک کے فائدے کے لئے بھی کئی کام ہوں گے۔ مثلاً ایک فری اوشدھالیہ۔ ایک لائبریری و ریڈنگ روم وغیرہ۔ اپنا ایک پریس لگایا جاوے۔ کا جس میں ویدک ساہتیہ چھاپ کر سستے داموں فروخت کیا جاوے گا۔ اور ساتھ ہی اس آشرم میں پڑھنے والے سبھی جماعتوں کے لڑکوں کے لئے وششیش پاٹھ ودھی کے مطابق دینی کتابیں چھاپی جائیں گی۔ اپنا اخبار جاری کیا جاوے گا۔ (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

یادِ رفتگان

سورگیہ رائے بہادر بیلی رام

ملتان کے رائے بہادر لالہ بیلی رام جی جو چندروز پیشتر لاہور میں گولی لگنے سے سورگباش ہوئے سرحد کے ایک ممتاز آریہ ہندو لیڈر تھے۔ آپ کی زندگی کے مختصر حالات ذیل میں دئے جاتے ہیں:

رائے بہادر بیلی رام دھون کا جنم ۱۱- ستمبر سنہ ۱۸۷۶ء کو ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ہوا۔ آپ رائے بہادر رام کے ستیزر اور رائے بہادر ٹھاکر دت کے بھتیجے تھے۔ آخر الذکر دونو اپنے زمانہ میں آریہ سماج لاہور کے پردھان تھے۔ لالہ بیلی رام جی نے تمام یونیورسٹی امتحانات فسٹ ڈویژن میں پاس کئے۔ ایم۔ اے کے امتحان میں وہ یونیورسٹی میں اوّل رہے۔ سنہ ۱۸۹۹ء میں انہوں نے وکالت شروع کی۔ چھوٹی عمر سے ہی وہ آریہ سماج میں گہری دلچسپی لیا کرتے تھے۔ اور آپ تقریباً بیس برس تک آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے پردھان رہے۔ آپ صوبہ سرحد کی تعلیمی ترقی میں گہری دلچسپی لیا کرتے تھے۔ آپ ویدک بھرانتری کالج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے بانیوں میں سے تھے۔ اور کئی برس تک کالج کونسل کے پردھان رہے۔ آپ کئی برس تک بھرانتری ہائی سکول اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے بھی پردھان رہے۔

محب الوطن آپ میں حب الوطنی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے اور اُن کے خاندان کے تمام افراد نے سنہ ۱۹۱۸ء سے ہی سودیشی کا برت لے لیا تھا۔ جب کہ عدم تعاون کی تحریک ابھی شروع بھی نہ ہوئی تھی۔ سودیشی کا ذکر کرتے ہوئے آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ :ـــ ”میں نے دیش بھگتی اور سودیشی کا پریم رشی دیانند سے لیا ہے“۔ کوئی شخص سچا آریہ سماجی نہیں بن سکتا۔ جب تک وہ سچا دیش بھگت نہ ہو ✦

لالہ بیلی رام جی ۲۳ سال تک پبلک پراسیکیوٹر رہے۔ اس عہدہ سے آپ نے سنہ ۱۹۲۶ء میں استعفےٰ دے دیا۔ کئی سال تک آپ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میونسپل کمیٹی کے وائس پریزیڈنٹ رہے۔ سورگیہ رائے بہادر کے دل میں قومیت کا جذبہ کوٹ ✕

...ction, Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ مزاحیہ افسانہ

ساہیہ وادی وواہ

(لیکھک: مسٹر امرت لال جی ناگر)

مدن موہن کی ماتا کا سورگ باش تبھی ہوگیا تھا۔ جب سکول میں آپ کا شبھ نام لکھوایا گیا۔ اور پتا ان کے ولایت سے بیرسٹری پاس کر کوٹ آنے کے بعد "ہری بول" گئے۔ دو چھوٹے بھائی تھے اور ایک بہن۔ دو کوٹھیاں تھیں اور ایک زمینداری۔ چار نوکر تھے اور دو کتے۔ کوئچ تھے۔ صوفے تھے۔ شیشے تھے وغیرہ وغیرہ ـــــ غرضیکہ بنک میں چار لاکھ نقد روپے کے علاوہ گھر میں بھی ہر ایک جگہ پونجی واد کی چھاپ تھی۔

چھوٹا بھائی ستیش لگا تار چار ورشوں تک ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی انتم پریکھشا میں فیل ہو کر اب گھر کے نوکروں کی چھاتی میں "سٹفلیٹس کوپ" لگا کر دوا کے نسخے لکھتا تھا۔

اس سے چھوٹا بھائی مہیش آج چھ ورشوں سے سکول کی پڑھائی میں آگ لگا "کلارک گیبل" سی مونچھیں رکھا کر کسی فلم کمپنی میں ایکٹر ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

سب سے چھوٹی صرف بیس برس کی سکماری نلنی سنہری فریم کا چشمہ لگا کر بے فکرن کالج میں پڑھنے جاتی تھی۔ اور شام کو اکثر پر وفیسر بال یا تا نو نگو کے ساتھ انڈین گارڈن کی سیر کرنے۔

اس دن کمرے سے کتے کو باہر نکالنے کے لئے جھپٹ کر اٹھتے سمیہ نلنی کو چکر آ گیا۔ وہ آنکھیں بند کر بے ہوش ہوگئی۔ اور ہائے ہائے چلانے لگی۔

نوکر چاکروں سے خبر پا کر ستیش "میٹریا میڈکا" کی جلد چڑھانا چھوڑ نلنی کے کمرے میں آیا۔ آتے ہی ستیش نے گھبرا کر پوچھا "کیا ہوا نلنی؟"

نلنی نے ہانپتے ہانپتے آنکھیں بند کر لیں۔ ستیش نے دو منٹ اس کی طرف غور سے دیکھنے کے بعد آپ ہی آپ کہا ـــــ "پلپی ٹیشن آف ہارٹ"

نوکر چاکر سب حیران کھڑے ہوئے تھے۔ تبھی مہیش نے کمرے میں پرویش کیا۔ نلنی کو اس پرکار ہانپتے دیکھ نوکروں چاکروں کی بھیڑ کو چیر "ڈگلس فیربینک" کی طرح اچھل کر نلنی کے پلنگ کے پاس گھٹنے ٹیک کر ایک ہیرو کی طرح ذرا بھرے ہوئے گلے سے پوچھا ـــ "تمہیں کیا ہوگیا میری بہن!"

اس کے بعد اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بڑی ملائمت کے ساتھ دبا لیا۔

ایک کھشن رک کر مہیش نے پھر پوچھا ـــ "نلنی! کیا ہوا بہن؟"

نلنی نے کانکھ کر کہا ـــ "ٹامی کو"......

ستیش نے ٹامی کا نام سنتے ہی گھبرا کر بات کاٹ کر گھبرائے ہوئے سُروں میں پوچھا ـــ

"اوہ! ہائیڈرو فوبیا!"

اسی سمیہ گھر کی داسی کھشیتر منی نے آگے بڑھ کر کہا ـــ "بٹیا جب ٹامی کو مارنے اٹھیں۔ تو سر پکڑ کر گر گئیں۔"

ستیش نے اسی طرح نشچل بھاؤ سے کہا ـــ "نروس بریک ڈاؤن"

بوڑھی کھشیتر منی نے آنکھوں کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا ـــ "تب سے ابھی تک ہماری پھول سی بٹیا بے ہوش پڑی ہے۔"

ستیش نے گھبرا کر کہا ـــ "اوہ! ہسٹریا بھی ـــ چار چار بیماری بہت کڑی!"

زمین سے اٹھتے ہوئے سر کو پیچھے جھٹکا دے چلنا کے چلنے لگا۔ مہیش نے موم کی مورتی کی طرح سیدھے کھڑے ہو سب باتوں پر غور کر بڑبڑانا شروع کیا ـــ "چار چار بیماریاں بہت کڑی!"

پھر یکا یک ستیش کے سامنے جا گھٹنے کے بل بیٹھ اس نے گڑگڑاتے ہوئے کہا ـــ "ڈاکٹر بھیا۔ میری بہن کو اچھا کر دو۔ دیکھو یہ میری ایک ہی بہن ہے۔ ڈاکٹر ذرا رحم کرو۔ میری بہن کو بچا لو ڈاکٹر۔"

ستیش نے مہیش کو اٹھا کر اس کی پیٹھ کو تھپتھپاتے ہوئے کہا ـــ "گھبراؤ نہیں مہیش! حالانکہ کیس ذرا سیریس ہے۔ لیکن میں کوشش کروں گا۔"

بوڑھی کھشیتر منی نے روتے ہوئے کہا ـــ "منجھلے بابو! نہ ہو تو کسی اور ڈاگڈر کو بھی بلا لو۔ اکیلے تم سے کیسے؟"......

ستیش نے غصے میں بھر کر اُتر دیا ـــ "بس بس چپ رہو۔ دوسرا ڈاکٹر کیا کرے گا؟ میں خود ہی بہت کافی ہوں۔" کہہ کر ستیش چلنے لگا۔

مہیش نے لپک کر اس کی بانہہ پکڑتے ہوئے کہا ـــ "میری بہن کو اچھا کر دو۔ ذرا خیال تو کرو۔ بھیا! ہم تینوں بھائیوں کی دنیا میں صرف یہی ایک بہن ہے۔ کھشیتر منی ٹھیک ہی کہہ رہی ہے۔ ایک ڈاکٹر اور بلا لو۔"

آنکھیں لال کر مہیش کی طرف دیکھتے ہوئے ستیش نے جھنجلا کر کہا ـــ "سنو مہیش! میں نے پورے نو سال میڈیکل کالج میں کرنل ولسن سے "میٹریا میڈکا" پڑھا ہے۔ ذرا تم خود ہی سوچو۔ صرف پانچ سال میں پاس کر لینے والے ڈاکٹر سے میرا انوبھو کتنا زیادہ ہوگا؟"

ایک عجیب بوکھلاہٹ کے ساتھ مہیش نے ورلاپ کرنا شروع کیا ـــ "وہ سب کچھ میں نہیں جانتا ڈاکٹر بھیا۔ تمہیں میری بہن کو اچھا کرنا ہی پڑے گا۔ اور پھر دوسرا ڈاکٹر بھی بلا لینے میں ہرج ہی کیا ہے؟ او رامو! تو دوڑ کر کونے والے ڈاکٹر کو بلا لا۔"

رامو دوڑ کر جانے لگا۔

ستیش نے درواسا رشی کے سمان لال لال آنکھیں نکال کر کہا ـــ ٹھیر بے رامو کے بچے۔ خبردار اگر گیا تو۔ تیری ٹانگوں میں ہی فریکچر کر دوں گا۔"

مہیش نے اسے ایک "ہیرو" کی طرح اکڑ کر جواب دیا ـــ تم اسے روک نہیں سکتے۔ منجھلے بھیا۔ میں اسے بھیج رہا ہوں۔"

"تم اسے نہیں بھیج سکتے۔"

کیوں نہیں بھیج سکتے؟

"اس لئے ـــ اس لئے کہ...... اچھا اب بک بک بند کرو۔"

مہیش نے قمیض کے کالر کو اونچا کرتے ہوئے دونوں ہاتھ چھاتی پر باندھ کر دردھتا سے کہا ـــ "آپ کو میرے ایمان کرنے کا ادھیکار کس نے دیا ہے بھیا؟"

"ادھیکار ہے ـــ ادھیکار کے کیا معنی؟ اچھا اب تم بک بک مت کرو مہیش۔ میں ذرا دوا کی بابت سوچوں گا" ـــ کہہ کر ستیش اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔

انیچنا میں اپنے سر کے بال بکھیر کر دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں باندھ مہیش ستیش کی طرف دوڑا۔

ستیش نے ذرا گھبرا کر پوچھا ـــ "تو کیا تم مجھے مارو گے؟"

مہیش نے دانت پیس کر کہا ـــ "پٹیج مار کھانے سے ڈرتا ہے۔ مجھے اتنا گھمنڈ ہو گیا ہے۔ کہ اپنی بہن تک کا علاج کرنا نہیں چاہتا۔"

ستیش نے چیخ کر کہا ـــ "چپ رہو مہیش بڑے بھائی کا ادب کرنا سیکھو۔ اور یہ تم کیسے کہہ رہے ہو۔ کہ میں نلنی کا علاج نہیں کرنا چاہتا۔"

"تم دوسرا ڈاکٹر نہیں بلانے دیتے اس لئے۔"

"مگر دوسرا ڈاکٹر میرے جیتے جی اس گھر میں نہیں آ سکتا۔"

"آئے گا۔ اور ضرور آئے گا۔"

ستیش نے چیخ کر کہا ـــ "وہ نہیں آ سکتا۔ سمجھے ـــ دیو داس تو دوڑ جا۔ اور رامو کا کان پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے آ۔"

دیو داس جانے لگا۔ مہیش نے بھی اسی طرح چیخ کر کہا ـــ بھیا! تم میرا اپمان کر رہے ہو۔ میں اس کا بدلہ لوں گا۔ کیونکہ تمہیں میرے ساتھ "ڈوئیل" لڑنا ہوگا۔" کہتے ہوئے مہیش نے پاس ہی رکھے ہوئے گھڑے کا پانی پھینک کر گھڑا ستیش کو دیتے ہوئے اپنے ہاتھ میں صراحی اٹھا لی۔ اور مارنے چلا۔ رکھوال اور رامو دونوں نے باہر سے دوڑتے ہوئے آ کر خبر دی۔ کہ "بڑے بابو اور بہو جی آ گئیں۔"

مہیش نے آشچریہ کے ساتھ پوچھا ـــ "بہو جی کون؟"

ستیش نے گھڑا ایک اور رکھ کر اُتر دیا۔ ـــ بھیا! آج سویرے شادی کرنے گئے تھے۔"

"شادی! ـــ اوہ! ـــ کس کے ساتھ؟"

رامو نے آگے بڑھ کر مہیش سے کہا ـــ "حضور! بہو جی کے ساتھ۔"

اسی سمیہ کامریڈ مالتی نے شری مدن موہن کے ساتھ مکان میں پرویش کیا۔

خالی گھڑا سامنے رکھا تھا۔ صراحی مہیش کے ہاتھ میں تھی۔ پانی فرش پر پھیلا ہوا تھا۔ مالتی نے یہ سب دیکھ کر ناک بھوں سکیڑ لی۔ مدن نے غصے میں بھر کر کہا ـــ "یہ سب کیا خرافات ہے؟"

مہیش ہاتھ میں صراحی لئے ہوئے ہی بڑے بھائی کی اور گھوما۔ صراحی دھوکے میں دیوار سے ٹکرا کر پھوٹ گئی۔ پانی بہہ چلا۔ اور مہیش ہاتھ میں صراحی کی گردن پکڑے بت بن کر کھڑا ہو گیا۔

مالتی نے تنک کر اپنے پتی سے کہا ـــ

(بقیہ صفحہ ۱۰ پر)

ستجن ورند اگرو دیل ہانہر لسو اپنی انیک نوین دشیشتاؤں کے ساتھ سماپت ہؤا۔ ہزاروں کی سنکھیا میں جنتا نے اس اوسر پر پدھار کر اپنے اتل پریم کو دکھلا کر گوروکل کی مہتا کو اُدھا کیا۔ وہاں آپ جو انیک نئی باتوں کا گیان اُپ لبدھ کیا۔ انیکوں ودوانوں کے نوین نوین وچاروں کو سُنا۔ بڑے بڑے سنیاسی مہاتماؤں کے انوبھو پورن وچاروں کو سُنا۔ اپنی اپنی شنکاؤں کی نورتی کی۔ انیکوں اُپدیشپ اپنت کئے۔ شری گھنشیام سنگھ جی گپت جیسے بڑے بڑے نیتاؤں کے اور دیش اور دھرم کی اُنتی کے سمبندھ میں نئے نئے وچاروں کو جانا۔ میں کہاں تک وِشیشتاؤں کو ورنن کروں۔ اُن انیکوں وشیشتاؤں سے اپوم ان کے انیکوں وِیاکھیانوں سے وہی لوگ لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔ جنہوں نے سویم یہاں آ کر اُتسو کی سمپورن کارروائی کو دیکھا ہے۔ اب میں آپ کے سامنے اُتسو کی انیمنت سنکشپت کارروائی اُپسِتھت کرتا ہوں:۔

اُتسو کا پرتھم دوس

پراتہ سمے پرتھم ۶ سے ۷ بجے تک پربھات پھیری ہوئی۔ پھر ۷½ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک یگیہ اپوم الیشور پرارتھنا ہوئی۔ ۸½ سے ۸¾ تک جھنڈا لہرانے کی رسم شری مدن موہن جی دوارا ہوئی۔ اس سمیہ آپ نے اپنے وِیاکھیان میں حیدرآباد کی ریجھنے کی طرف آریہ جنتا کا دھیان آکرشت کیا۔ تتھا بتلایا کہ ہمارا سب سے بڑا دھیہ اوم کے جھنڈے کو رکھشا کرنا ہے۔ یہ ہمارے لئے پرانوں سے ادھک پیارا ہونا چاہیئے۔ آج سنسار اشانتی کی دھدھکتی ہوئی اگنی میں جل رہا ہے۔ اس کا ایک ماتر کارن یہی ہے۔ کہ ہم نے اپنے کرتویہ کو بھلا دیا ہے۔ وستوتہ جس دن سنسار اوم کے جھنڈے کے نیچے آ جاوے گا۔ اسی دن واستوک سچی سکھ اپوم شانتی کی پراپتی ہو سکتی ہے۔

پرتھم بیٹھک:۔ جھنڈا لہرانے کی کارروائی کے پشچات ودیالیہ کی پرتھم بیٹھک سنسکرت میں پرارمبھ ہوئی۔ یہ سنسکرت بیٹھک شری پنڈت ہری دت جی شاستری سپت تیرتھ ویدانت آچاریہ کی ادھیکشتا میں ہوئی۔ پردھان جی کے پرارمبھک بھاشن کے پشچات نمن برہمچاریوں کے سندر سندر سنسکرت اپوم وِیاکھیان ہوئے۔ جس کی وسترت کارروائی آپ کو ودیالیہ کار یالیہ سے پراپت ہو گی۔ پی سنکشیپ سے یہاں

گوروکل برنداون کا وارشک اُتسو

(اُتسو کے ۲ دو دنوں کی کارروائی کی رپورٹ)

دے رہا ہوں:۔

سرو پرتھم شری اوم پرکاش جی سپتم شرینی کا اُتم "ورشنی سادھنا" وشئے پر ایک سندر نبندھ پڑھا گیا۔ اس میں آپ نے الیشور کے پراپت کرنے میں سادھن تھا اس کو کون اور کیسے لوگ پراپت کر سکتے ہیں آدی وشیوں پر پرکاش ڈالا۔ تت پشچات شری مہا جیندر جی اشٹم شرینی نے "سداچار" وشئے پر ایک اُتم تتھا اوجسوی ویاکھیان دیا۔ جس میں آپ نے "منش کے جیون میں آچار کا ہی مکھیہ ستھان ہے" بتلایا۔ اس کے بعد شری گوپال جی اشٹم شرینی کا "دیو بانی" وشئے پر ایک اُتم نبندھ پڑھا گیا۔ اس کے بعد شری سوامی آنند دھن جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے اسی وشئے پر سنسکرت میں دس منٹ تک اپنے وچاروں کو بڑی اُتمتا کے ساتھ پرگٹ کیا۔ تت پشچات شری جواہر جی سپتم شرینی نے "سداچار" وشئے پر شری وشنو بندھو جی اشٹم شرینی نے "اشٹا اُنتی کے مکھیم سادھن" اس وشئے پر اپوم شری کرشن سوروپ جی نے "بھارت گورو" وشئے پر ویاکھیان اپوم نبندھ پڑھے۔

انت میں ۱۰½ بجے سے ۱۱ بجے تک شری پردھان جی کا ویاکھیان ہوا۔ آپ نے اپنے ویاکھیان میں سب وشیوں پر کچھ کچھ پرکاش ڈالا تتھا ساتھ میں انیہ کچھ کمیوں پر دھیان آکرشت کراتے ہوئے اُنہوں نے یہ بتلایا۔ کہ سنسکرت سمیلن پرتھم دن نہ رکھنا چاہیئے۔ تتھا پہلے دن اور اس کو بھی پرتھم بھاگ میں رکھنے سے نہ تو سننے والی کافی جنتا ہی ہوتی ہے۔ اور نہ کچھ ودوان ہی ہوتے ہیں۔ اتہ یہ سمیلن کسی انیہ سمیہ میں ہونا چاہیئے۔

منتری دوارا دھنیہ واد کے پشچات پرتھم بیٹھک کی کارروائی سماپت ہوئی۔

دو گھنٹے کے بعد پھر ایک بجے مدھیانہ کی کارروائی پرارمبھ ہوئی۔ سرو پرتھم ایک بجے سے ۱½ بجے تک شری پنڈت مکند رام جی و شری پنڈت تارا دت جی کے بھجن ہوئے۔ بھجنوں کے پشچات پروگرام کے انوسار شری پنڈت شیر سنگھ جی کا شپ کا "دیو الیشوری گیان ہے" وشئے پر ۱½ سے ۲¾ تک سار گربھت ویاکھیان ہؤا۔ ۲¾ بجے سے ..... ۳½ بجے تک شری پنڈت وشو شروا جی پرستوتا کے اہواہن پر شری پنڈت بھوجدیو جی سدھانت شرومنی کا دھرم وشئے پر اوجسوی ویاکھیان ہؤا۔ واستوک دھرم کیا ہے؟ سارا سنسار دھرم کو مانتا ہے یا نہیں۔ یدی مانتا ہے تو کس روپ میں۔ کیا دھرم جھگڑوں کی جڑ ہے۔ انہادی باتوں کو سندر ڈھنگ سے پرستت کیا۔ ان دو ویاکھیانوں کے پشچات ۳½ بجے اس سمیہ کی کارروائی سماپت ہوئی۔ ۳½ بجے سے ساڑھے چار بجے تک چھوٹے برہمچاریوں کے چھوٹے چھوٹے انیک پرکار کے کھیل ہوئے۔ ۴½ بجے سے ۵¾ بجے تک ٹورنامنٹ ہؤا۔ آج کرکٹ کا میچ تھا۔ گوروکل کی ٹیم تھا M. B. High School برنداون کا ٹیم تھی۔ پرنام میں آج دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ اور کھیل کل پھر دوبارہ ہوگا۔ یہ کہہ کر ۵¾ بجے کھیل سماپت ہؤا۔

پھر بیچ میں دو گھنٹے کے بعد سات بجے سے راتری کی کارروائی پرارمبھ ہوئی۔ سرو پرتھم برہمچاریوں کی ایک گینی کا تتھا شری پنڈت تارا دت جی بھجنوپدیشک کا ایک بھجن ہؤا۔ اُپرانت شری بابو پورن چند جی ایڈووکیٹ کا ۷½ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک "پرشارتھ و پراربدھ" وشئے پر ایک اتینت گمبھیر ویاکھیان ہؤا۔ اس کے بعد ساڑھے آٹھ بجے سے ۹¾ بجے تک شری پنڈت سوریہ دیو جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ٹی کا ویاکھیان آریہ سبھیتا پر آگھات وشئے پر ہؤا۔ آپ نے اپنے ویاکھیان میں کب کب کس کس پرکار کے کون کون سے آکرمن ہوئے جن کے کارن سے آریہ سبھیتا پر آگھات پہنچا۔ اور پہنچ رہا ہے۔ تتھا بھوشیہ میں پہنچے گا۔ انہادی باتوں کو بڑی اُتمتا کے ساتھ سمجھایا۔ آپ نے ہندو جاتی کی اونتی کے سب سے بڑے چار کارن بتلائے۔ جن سے کہ آج ہم اس ورتمان دشا پر پہنچ گئے ہیں۔ وہ چار کارن نمن پرکار ہیں:۔

(۱) پاشچاتیہ ودوانوں کا آکرمن۔

(۲) پاشچاتیہ اندولنوں کا آکرمن۔

(۳) اتہاسکوں کا آکرمن۔

(۴) بھارتیوں کا آکرمن۔

اس کا وسترت ورنن دوتیہ انک میں بھیجا جاوے گا۔

انت میں اپنے ویاکھیان میں بتلایا۔ کہ میرا مطلب کسی جاتی یا دل سے دویش کرنا نہیں ہے۔ پرنتو میرا تاتپریہ یہی ہے۔ کہ ہمیں اپنی رکھشا تو کرنی چاہیئے۔ آپ کے ویاکھیان کے بعد ۹¾ بجے آج کی کارروائی سماپت ہوئی۔

دوتیہ دوس

کل کی بھانتی آج بھی پراتہ پرتھم ۶ پربھات پھیری ہوئی۔ اور پھر ۷½ بجے سے ۸½ بجے تک یگیہ کی کارروائی ہوئی۔

دوتیہ بیٹھک:۔ تت پشچات ودیالیہ کی دوتیہ بیٹھک آریہ بھاشا میں پرارمبھ ہوئی۔ یہ بیٹھک شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری کی ادھیکشتا میں ہوئی۔ اس بیٹھک میں ایک واد وِواد ہوتا ہے۔ جس میں پرتیک سنستھاؤں اپوم گوروکلوں کے ودیارتھی بھاگ لیتے ہیں۔ اس ورش واد وِواد کے وشئے "دھرم سنسار کی اُنتی کے لئے سادھک ہے اتھوا بادھک ہے" اس ورش اس واد وِواد میں سرو پرتھم گوروکل برنداون کا پرتی ندھی ہی آیا۔ تت پشچات شری پردھان جی کے انتم ویاکھیان ہؤا۔ اور اس سمیہ کی کارروائی سماپت ہوئی۔ اس کا وسترت سماچار آپ کو ودیالیہ کاریالیہ دوارا پرکاشت لیکھ سے گیات ہوگا۔

اس کے ۲ دو گھنٹے بعد مدھیانہ کی کارروائی پرارمبھ ہوئی۔ شری پنڈت مکند رام جی کے بھجنوں کے بعد شری آچاریہ وشو شروا جی پرستوتا گوروکل برنداون کا "ودیارتھی شکشا پرنالی" وشئے پر ۱½ بجے سے ۲½ بجے تک ویاکھیان ہؤا۔ اس کے بعد ۲½ بجے سے تین بجے تک شری گوجیہ بھائی سروداند جی مہاراج کا اُپدیش ہؤا۔ پھر ۳ بجے سے ۴ بجے تک شری پروفیسر دھرمیندر جی تنک شرومنی کا "شکتی رہسیہ" وشئے پر ایک اتینت سندر ویاکھیان ہؤا۔ آپ نے بتلایا۔ کہ سماج کا ممبر اسی ویکتی کو کہلانا چاہیئے۔ تتھا وہی ممبر ہو سکتا ہے۔ جو کچھ کام کرنے والا ہو۔ ممبروں کی سنکھیا چاہے کم ہو یا ادھک۔ کیونکہ آپ کو پتہ ہونا چاہیئے۔ کہ کام کرنے والے دس سدسیوں کی شکتی نہ کام کرنے والے ہزاروں سے ...

(بقیہ صفحہ ۔۔ پر)

آریہ سماج کی تین نئی سمسیائیں

(از پنڈت نردیو جی شاستری جوالاپور)

ہمارے پاس دہلی آریہ ویدک سنگھ کے منتری کا ایک پتر آیا ہے۔ جس میں انہوں نے ہم سے نمن لکھت تین دشیوں پر سمتی چاہی ہے:۔

(۱) کانگریس اپنی کسی وشیش نیتی کے کارن ہندوؤں کے ساتھ نیائے کا برتاؤ نہیں کر رہی ہے۔

(۲) وار دھا یوجنا کے انوسار ناگری لپی میں इ - ई - उ - ऊ - ए - ऐ کو اڑا دیا ہے۔ اور اس کے ستھان پر अि - अी - अु - अू - अे - अै آ لیا ہے۔ کیا یہ پریورتن ٹھیک ہے؟

(۳) وار دھا شکھشا کی پاٹھ ودھی کے انوسار اتہاس میں پڑھائے جانے والے آریہ جاتی اور اکھنڈ بھارت کے پانچ مہاپرش (بدھ۔ گاندھی۔ نانک۔ کبیر۔ دادو) اور مسلمانوں کے پندرہ (محمد۔ عمر۔ حسین۔ علی۔ خلیفہ عبدالعزیز۔ محمد بن قاسم۔ چاند بی بی۔ نورجہاں آدی) ہیں۔ کیا اس پاٹھ ودھی سے بھارتیہ اتہاس کا ہراس نہیں ہوا ہے؟

(۱) اُوپری اُوپری درشٹی سے ہمارا انومان سے ایسا پرتیت ہو رہا ہے سہی۔ پرنتو کانگریس کسی بھی سمپردائے کے ساتھ انیائے نہیں کرنا چاہتی۔ [illegible] اس سمے بھارت میں انیک الپ سنکھیک جاتیاں ہیں۔ اور کانگریس جب یہ کہتی ہے۔ کہ وہ بھارت ورش کی جنتا کی سب سے بڑی پرتی ندھی سبھا ہے۔ تو اس کو چھوٹی چھوٹی بڑی سمپردائے کو بھی استنشٹ کرکے چھوٹے سمپردائے کا دھیان رکھنا پڑتا ہے۔ دیش کی نہا بڑے سمپردائے کی سہشنتا سمجھتے ہیں۔ کانگریس کی کسی کسی انش میں بھول ہو سکتی ہے۔ پرنتو کسی کو انوچت روپ سے دبانے میں۔ اور کسی کا انوچت ادھیکار چھیننے میں کانگریس کبھی بھی اُتسک نہیں ہے۔ جس دن وہ اس پرکار کی کوئی چیشٹا کرے گی۔ بھارت کی جنتا کی سب سے بڑی پرتی ندھی سبھا نہیں رہ سکے گی۔ آٹھ کروڑ مسلمانوں کو ساتھ لئے بنا بھی تو کام نہیں چل سکتا۔ ہندوؤں کو اور وششٹ کر ہمارے آریہ سماجک بھائیوں کو یہ بڑی آپتی ہے۔ کہ کانگریس مسلمان پکشپاتنی سبھا ہو رہی ہے۔ کہیں کہیں ایسی گھٹنائیں ہو چکی ہیں۔ جن سے ان کے وچاروں کی پشٹی ہو سکتی ہے۔ پرنتو ایک بات کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ کانگریس کو ابھی پورن ادھیکار ملے ہی نہیں۔ ورجو کچھ ادھیکار کھونوں سے [illegible]

سمپردایوں کو ساتھ لئے بنا کوئی کام چلتا نہیں۔ تبھی تو پورن ادھیکار ملیں گے۔ تب یہ گھبراہٹ یہ سندیہ مٹ جائے گا۔ ادھیکار لالسا تو پرتیک سمپردائے کی بڑھ رہی ہے۔ اور اس یُگ میں یہ بھی سوابھاوک ہے۔ مسلمانوں کو بھے ہے۔ کہ ہندو راجیہ ہوا جاتا ہے۔ ہندوؤں کو بھے ہو رہا ہے۔ کہ مسلمان پربل ہوتے جا رہے ہیں۔ غلامی تتھا داستا کی دشا میں ایسے ہی سندیہ ہوتے رہتے ہیں۔ مسٹر جناح فیڈریشن کے اس لئے ورودھ ہو رہے ہیں۔ کہ اس میں ہندوؤں کا ہی مت ادھک رہے گا۔ مسلمان پس جائیں گے۔

اتنا ہی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ کہ ہندو اتنے بھے بھیت اتھوا سنشے گرست کیوں ہو رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ کانگریس میں بھی ہندو ہی ادھک ہیں۔ وہ ہی سب پرکار کے کشٹ سہہ رہے ہیں۔ پھر مسلمانوں کی خوشامد کیوں؟ یدی ہمارے ہندو بھائی اتھوا ہمارے آریہ سماجک بھائی کرم پھل اور ایشوری نیائے میں وشواس رکھتے ہیں۔ گیتا کی شکشا کو نہیں بھولے ہیں۔ تو انہیں یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جو جیسا کرم کرے گا۔ اس کو اتھوا اس سمپردائے کو ویسا پھل ملیگا۔ یدی بھارت ورش سوتنتر تا کے لئے ہندو نیتا ہی ادھک سنکھیا میں تیاگ اتھوا تپسیا کر رہے ہیں تو یہ سپشٹ ہے۔ کہ اس کا سندر سمدھر پھل انہی کو ملے گا۔ یدی مسلمان تیاگ تپسیا نہیں کرتے۔ کیول ہندوؤں کی تیاگ تپسیا پر جیوت رہنا چاہتے ہیں۔ چالیں چل رہے ہیں۔ دیاپک درشٹی سے نہیں سوچ رہے۔ تو سپشٹ ہے۔ کہ اس سمے چاہے وہ کتنی ہی سیما باندھیں سدا تو بڑے سمپردائے کے ادھین رہ کر ان کا کچھ دیکھنا رہیں گے۔

اس پرشن کا اُتر تو میں اس سمیہ کیول اتنا ہی دے سکتا ہوں۔

(۲) ناگری لپی میں میں تو کوئی بڑی درشٹی نہیں چاہتا۔ جو سدھار کئے جا رہے ہیں۔ اُن کو میں ٹھیک نہیں سمجھ رہا۔ دیو ناگری تتھا اُردو لپی کے وشے میں ہم اپنے ڈھنگ سے آندولن کر ہی رہے ہیں۔ ہندی۔ ہندوستانی اردو کا پرشن کاشی کے ہندی ساہتیہ سمیلن کے سامنے آیا تھا۔ ایک پرکار سے سمیلن میں وشدھ ہندی کی ہی وجے ہوئی۔ دیو ناگری لپی کی بھی خوب چرچا رہی۔ کچھ ودوان اس رائے کے ادھستہ ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ جب ہندی تتھا دیو ناگری لپی کو راشٹر بھاشا بنانے جا رہے ہو۔ تب بھارتیہ تتھا انیہ بھاشاؤں کی دھونیوں کی درشٹی سے لپی میں کچھ سدھار کرنے پڑیں گے۔ راشٹر بھاشا کا کیا سروپ ہوتا ہے۔ اس سمیہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ ہندوستانی بول چال کی بھاشا ہو سکتی ہے۔ ہندو ودوانوں میں وہ بھاشا سنسکرت بھاشا سے ادھک سمپرک رکھے گی۔ تتھا مسلمان پردھان پردیشوں میں وہ عربی۔ فارسی اور اُردو کی اور جھکے گی۔ یہ سپشٹ ہے۔ کھید ہے۔ کہ الپ سنکھیک مسلمان ہندی کو سیکھنے کا پریتن نہیں کر رہے۔ ان کے لئے اردو کو ہی ہندی سمجھ بیٹھے ہیں۔ پر اُن کی نیتی پرشنسیہ نہیں کہی جا سکتی۔ پرنتو میں سپشٹ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ چاہے مسلمان ساتھ دیویں یا نہ دیں۔ ہندی اب کسی کے روکے رُک نہیں سکتی۔ وہ تو برابر بڑھتی چلی جائے گی۔ ہندی ساہتیہ کا وشدھ سروپ سرو بھاشا بھی گر یوان بانی سے ادھک سپشٹ پربدھ رہے گا۔ اس میں تنک بھی سندیہ نہیں۔ گت ورش شملہ سمیلن میں اس وشے میں سندر سپشٹی کرن ہو چکا ہے۔

پھر بھی آریہ سماجک بھائیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ جگت میں اُردو پتر ادھک سنکھیا میں چھپ رہے ہیں۔ اور ہندی پتر گھاٹے میں چل رہے ہیں۔ اس کا اُتر ان کے پاس کیا ہے؟ یدیپی ان اخباروں کی لپی اردو رہتی اور بھاشا ہندی رہتی ہے۔ اور ان سے بھی ہندی کا ادھک پرچار ہو گیا ہے۔ اور ہوتا رہتا ہے۔ پرنتو پراچین سنسکرت کے کٹر اُپاسک آریوں کے جب تک اُردو پتر آریہ سماج میں نکلتے رہیں گے۔ تب تک ہندی کو پرتیک اُپائے سے راشٹر بھاشا بنانے کے پکشپاتی تتھا یتن کرنے والوں پر کٹاکش اتھوا آکشیپ کرنے کا انہیں کیا ادھیکار ہے؟ ہندی اردو لپی کے جھگڑے میں "رومن" کو سرو بھارتیہ لپی بنانے کے پکشپاتی بھی کمر کس کر کھڑے ہو رہے ہیں۔ یدیپی ان کا پریتن کدا اپی سپھل نہ ہو گا۔ لپی کے پرشن پر وچار کرنے کے لئے لپی وگیوں تتھا لپی شاستریوں کی ایک سبھا ہونی چاہیئے۔ جو پرسنگتی کو دھیان میں رکھ کر پورن وچار کریں۔ سرو سادھارن جنتا میں ویرتھ واد وواد کھڑے کرکے مت بھید اتھوا بھرم اُتپن کرنے میں کوئی لابھ نہ ہو گا۔ اگیوں کی تتھا اگیہ وگیوں کی بہومتی سے کاریہ کرنے کا پرنام بھینکر ہو گا۔ جن اکھشروں کا اتھوا لپی کا ہماری سنسکرتی سبھیتا تتھا دھرم کرم سے اتنا سمبندھ ہے۔ اور اننت پرمپرا سے چلا آ رہا ہے۔ اس پر ہم آج ہی میں پریورتن نہ ہونے دیں گے۔ ایسی سوابھاوک سرل سنسار کی انیہ بھاشاؤں کی اپیکشا سروانگ پورن لپی کو ہم کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ سنسار بھر کی بھاشاؤں کی دھونیوں کا اپنی بھاشا میں لانے کا سنکیت اتھوا پریتن بھی اُپہاسیاسپد ہے۔ جیسی ہماری بھاشا ہے سنسار کے سامنے ہے۔ اور اننت کال سے رہی ہے۔ سنسار اس کو جان چکا ہے۔ کہ ایسی وگیانک لپی ہے۔ اس کا اننت کال تک ادھک تنہ ایک ہی روپ میں چلا آنا اس کی سروانگ پورنتا کا دیوتک ہے۔ جس پرکار کا اتہاس بنایا جا رہا ہے ہم اس کے ورودھ ہیں۔ اور اپنے ڈھنگ سے ورودھ بھی کر رہے ہیں۔ ہندی پر بھی جتنا اتھوا جہاں تک سنسکرتی کے اُپاسک منتر کر رہے ہیں۔ اس وشے میں آریہ سماج اچھا کاریہ کر سکتا ہے۔ کیول آکشیپ کرتے رہنے سے۔ عملاً الگ تھلگ رہنے سے کام نہیں چلے گا۔ آریہ سماج ڈھنگ سے کاریہ کرتا۔ اپنے کاریہ کرم میں۔ جیسے سات دنوں میں روی وار کو الگ رکھا جاتا ہے۔ اسی پرکار راج نیتی سے الپت رہنے کا پریتن نہ کرتا۔ تو آریہ سماج سب سے آگے رہتا۔ اور سمست بھارت اس کے ہی پیچھے پیچھے ہو لیتا۔ اسی الپ وانچھت نیتی کا یہ کٹو پھل رہا ہے۔ کہ آریہ سماج پچھڑ گیا۔ کسی کو کڑا ایک بھی شبد کہے بنا۔ کسی سمپردائے کو کوسے بنا بھی آریہ سماج بہت کچھ ٹھوس کاریہ کر سکتا ہے۔ اس میں شکتی بہت ہے۔ پرنتو اس سے پورا لابھ نہیں اُٹھایا جا رہا ہے۔ سو دھرم۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

سامیہ وادی وِواہ صفحہ ۷

— "یہ کیا حرکت ہے؟"

مدن نے بھی اُسی پرشن کو دہرا دیا۔

جیش، نے شیگھرتا کے ساتھ اُتر دیا۔ "نلنی سخت بیمار ہو گئی ہے بھیا۔"

نلنی کی سخت بیماری کا سماچار پا کر مدن نے شیگھرتا پُوروک پرشن کیا۔ — "وہ کہاں ہے؟"

"اپنے کمرے میں سرکار" — دیوداس نے آگے بڑھ کر کہا۔

مدن مالتی کا ہاتھ پکڑے نلنی کے کمرے کی طرف چلا۔

نلنی اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی شیکسپیئر کی "رومیو جولیٹ" پڑھ رہی تھی۔ بھائی کو آتے دیکھ وہ کراہنے لگی۔

مدن نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا — "کیا ہوا نلنی؟"

نلنی نے کراہتے ہوئے کہا — "میں بے ہوش ہو گئی تھی۔ ستیش بھیا کہتے ہیں۔ مجھے چار چار بیماریاں ہو گئی ہیں۔ پیلپٹیشن آف ہارٹ۔ ہائیڈروفوبیا نروس بریک ڈاؤن۔ اور ہسٹیریا۔ بھیا اب میں نہ بچوں گی۔ بھیا پرنام۔"

مدن نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا — "تم یہ کیا پاگل پن کر رہی ہو؟ ستیش کی بات کا تم نے وشواس کر لیا؟ وہ تو سنڑی ہے۔ اُٹھو دیکھو یہ تمہاری بھابھی ہے۔"

بستر پر لیٹے ہی لیٹے چونک کر کہا — "اوہ! نمستے۔ میرا خیال بھی ایسا ہی تھا۔ کیا کروں بھابھی اپنی اس سیریئس بیماری کے کارن پریشان ہوں۔ ورنہ آپ کے ساتھ باتیں کرنے میں مجھے بہت خوشی ہوتی۔"

مالتی نے پوچھا — "آخر آپ کو ہو کیا گیا ہے؟"

زور سے کراہتے ہوئے نلنی نے کہا — ستیش بھیا نے کہا ہے۔ پیلپٹیشن آف ہارٹ۔ ہائیڈروفوبیا۔ نروس بریک ڈاؤن۔"

بات کاٹ کر مالتی نے کہا — "یہ سب تو میں نے ابھی سن لیا۔ مگر یہ ہوا کیسے؟"

ٹامی کو مارنے اٹھی تھی۔

مالتی نے میٹھے طعنہ کے ساتھ کہا — اوہ! میں اب سمجھی۔ سچ مچ پونجی واد کی بیماری بہت خطرناک — مگر آپ جلدی سے اُٹھئے تو — سانپ!! —

مالتی نے نلنی کا ہاتھ پکڑ کر فوراً اُٹھاتے ہوئے کہا۔

بستر پر سانپ کا چڑھ آنا سن کر نلنی کے پران سوکھ گئے۔ وہ بستر سے اپنی جان چھوڑ کر بھاگی۔ مدن نے بھی گھبرا کر پوچھا — "کہاں؟"

مالتی نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا — "بستر پر پونجی واد کا سانپ پڑا ہوا تھا۔"

نلنی نے بات سمجھ کر غصے میں لال ہو مالتی سے پوچھا — "میری اس سیریئس بیماری کے وقت آپ کو مجھ سے اس قسم کا بیہودہ مذاق کرنے کا ادھیکار کس نے دیا؟ — ابھی میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو؟"

مالتی نے مسکرا کر اُتر دیا — "کچھ نہیں۔ دنیا سے ایک بیکار انسان اُٹھ جاتا۔"

نلنی نے غصے سے کانپتے ہوئے مدن سے کہا — "دیکھئے بھیا! آپ کے سامنے ہی مجھے اس طرح سے کہہ رہی ہے۔"

اس کے بعد آنکھوں سے جھر جھر آنسو بہاتے ہوئے بھائی کی چھاتی میں اپنا منہ چھپا کر سسکیاں بھرتے ہوئے کہا — "بھابھی کہتی ہیں۔ کہ میں مر جاؤں۔"

ستیش اور رمیش کمرے کے دروازے پر کھڑے یہ سب سن رہے تھے۔ رمیش یہ سہن نہ کر سکا۔ جھپٹ کر مالتی کے سامنے آتے ہوئے وہ بولا — "اگر تم استری کی بجائے پُرش ہوتیں بھابھی۔ تو میں تمہیں "ڈوئیل" کے لئے چیلنج کرتا۔ تم میری بہن کو مارے ڈالنا چاہتی ہو۔ آخر کیوں؟"

مالتی نے بھی غصے میں بھر کر کہا — "اور اگر تم پُرش کی بجائے استری ہوتے تو میں تمہارا جھونٹا پکڑ کر تمہیں سکھاتی۔ کہ ایک شریف عورت کے ساتھ کس طرح سے پیش آنا چاہیئے؟"

رمیش نے مدن سے کہا — "دیکھئے بھیا آپ انہیں سمجھا دیجئے۔ کہ ایک عزت دار آدمی سے انہیں کیسے بات چیت کرنی چاہیئے۔"

مدن اب کچھ کہنے سے پہلے ہی مالتی نے طنز کے ساتھ کہا — "مجھے معلوم ہے آپ کتنے بڑے عزت دار ہیں۔ بس اب آپ چپ ہی رہیئے۔ میں آپ کے سمان نیچ آدمیوں کو اپنے منہ لگانا پسند نہیں کرتی" — کہہ کر مالتی نے اپنا منہ پھیر لیا۔

رمیش نے جھلا کر کہا — دیکھئے بھیا! آپ انہیں سمجھا دیجئے ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ میں کوئی معمولی نہیں۔ ایک بہت بڑے پرتشٹھت زمیندار کا بیٹا ہوں۔"

تیزی سے مدن کا ہاتھ جھنجھوڑ کر دانت پیس، کر چیختے ہوئے اس نے کہا — "سنتے ہو جی۔ کیا میرا اپمان کرانے کے ہی لئے تم مجھے یہاں لائے ہو؟ دماغ میرا خراب ہوا ہے۔ یا تم لوگوں کا جو زمینداری کے گھمنڈ میں پھول رہے ہو؟ میں یہاں ایک سیکنڈ بھی ٹھہرنا نہیں چاہتی۔ میرا کمرہ کہاں ہے۔ مجھے بتلائیے۔"

دیوداس اپنی مالکن کو کمرہ دکھانے لے چلا۔ کمرے میں جا کر مالتی نے دیکھا۔ کہ بستر پر صندوق رکھا ہے۔ ٹیبل پر صراحی رکھی ہے۔ کونے میں پھولدان لڑھک رہا ہے۔ اور کرسی پر میلے کپڑے پڑے ہوئے ہیں۔

مالتی نے گرج کر کہا — "رئیس کے نوکر بھی رئیس ہی ہو جاتے ہیں۔ یہ لو تم سب لوگ کیا حرام کی تنخواہ پاتے ہو؟"

دیوداس نے اُتر دیا — "یہ میرا قصور نہیں ہے جی۔ آپ کے کمرے کی صفائی اس لئے نہیں ہوئی۔ کہ رام چرن نہیں آیا۔ آج کمرے کی صفائی کرنے کی اس کی باری تھی۔

اس کے کیا معنی؟ مالتی نے جھلا کر اُتر دیا۔ اگر وہ نہ آئے۔ تو پھر کمرہ کیا صاف ہی نہ ہوگا۔ اسے صاف کر دو۔"

راتری کے سمے مدن نے کمرے میں آکر مالتی سے کہا — "یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔"

مالتی نے کتاب پڑھنا بند کر کے مدن سے پوچھا — "کیا اچھا نہیں کیا؟"

گردن جھکا کر سر کھجلاتے ہوئے مدن نے اُتر دیا — "یہی کہ تمہاری ایسی نئے وچاروں کی استری کو تو کسی سامیہ وادی کا گھر بسانا چاہیئے تھا۔ یہاں تو کیپٹلزم کا ہی دور دورہ ہے۔"

مدن کے گلے میں اپنا ایک ہاتھ ڈالتے ہوئے مسکرا کر مالتی نے کہا — "یہ تم کیا کہتے ہو ڈیئر۔ یہ سمجھ کر ہی۔ کہ تم پیسے والے ہو۔ میں نے تم سے شادی کی۔ جیسا کہ کسی بھی سوشلسٹ رمنی کے لئے اُچت ہے۔"

گوروکل برنداین کا وارشک اُتسو

بقیہ صفحہ ۸

دینے ماتر سے سدسیہ کہلانے والوں کی سو سے بھی بڑھ کر ہے۔ سماج میں اُنتی لانے کے لئے سنگٹھن کی بڑی آوشیکتا ہے۔ پرتیک سدسیہ کو ایک دوسرے کے ساتھ پریم پُوروک رہنا چاہیئے۔ پرتیک کاریہ میں سبھی کو ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ یہ نہیں۔ کہ رجسٹرڈ ممبر تو ایک سو بیس ہوں لیکن کام کرنے والے ۱۵ بھی دکھائی نہیں پڑتے۔ اتہ پرتیک سدسیہ کو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہنا، پرتیک سماج کو دوسری سماج کے ساتھ۔ سمپورن سماجوں کو آریہ پرتی ندھی سبھا کے ساتھ۔ تتھا سمپورن آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو سارودیشک سبھا کے ساتھ مل کر تتھا پرتیک کو ڈسپلن میں رہ کر کام کرنا چاہیئے۔ تبھی آریہ سماج اُنتی اور شکتی شالی بن سکتا ہے۔

اس کے بعد اس کارروائی کے پشچات فٹ بال ٹورنامنٹ ہوئے۔ اور جو میچ ہوئے تھا ایم۔ بی۔ ہائی سکول برنداین کا ہوا۔ جو کہ کل برابر رہی تھیں۔ اور آج گوروکل کی ٹیم دو گولوں سے جیت گئی۔ تت پشچات دوسرا میچ گوروکل کی پرتھم ٹیم تتھا ڈائمنڈ کلب برنداین میں ہوا۔ میچ خوب زوروں سے ہوا۔ فیلڈ کے چاروں اور کھڑی ہوئی جنتا — "شاباش! بڑھے جاؤ" اتیادی انیک شبدوں کی بوچھاڑ کر رہی تھی۔ پرنتو آج دونو ٹیمیں برابر رہیں۔ اور میچ آگے کیلئے ستھگت کر دیا گیا۔

دو گھنٹے کے بعد چار بجے سے راتری کی کارروائی آرمبھ ہوئی۔ بھجنوں کے بعد شری سوامی دیوجی آچاریہ کے دیہانت کے سمبندھ میں ایک شوک پرستاؤ پاس ہوا۔ تت پشچات شری پوجیہ نارائن سوامی جی کا ۸ سے ۹ بجے تک اُپدیش ہوا۔ اور پھر ۹ سے ۱۰ بجے تک شری پروفیسر مہیندر پرتاپ جی شاستری کا وکھیان ہوا۔

کھتری ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک متر کے لئے جو کھتری ہیں۔ لڑکا پرائیویٹ ڈاکٹر ہے۔ جس کی آمدنی یکصد روپیہ ماہوار ہے عمر ۲۸ سال کیلئے ایک کنیا کی ضرورت ہے۔ کنیا پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ غریب گھرانے کو ترجیح دی جاوے گی۔ ضرورت مند اصحاب مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

س: معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

حیدر آباد میں ٹھوس کام

(منتری سارودیشک سبھا کے وچار)

حیدر آباد ریاست یا اُکت ریاست کے چاروں اور ارد گرد اس سمے ایک سو پچاس کے لگ بھگ آریہ سماج ہیں۔ جن کے اپنے مندر نہیں ہیں۔ آریہ سماج کے پرچار کا جو پربندھ سارودیشک سبھا اس سمے کر رہی ہے۔ اس سے یہ آشا ہے۔ کہ نکٹ بھوشیہ میں دکھشن بھارت میں پانسو آریہ سماج بن جاویں گے۔ مندر کے بنا نہ کوئی سماج ستھر رہتا ہے۔ نہ ہی اس کے ست سنگ نیم پوروک ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی سماج سنگٹھن سمبندھی انیہ کاریوں کا سمپادن ہی ہو سکتا ہے۔ ان ہی کٹھنائیوں کو دور کرنے کے لئے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ آریہ جنتا سے پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ تت کال دکھشنی بھارت میں مندروں کے نرمان کے لئے دھن سنگرہ کے کاریہ میں جُٹ جاویں۔ آریہ سماجوں سے سوچنائیں آ رہی ہیں۔ کہ وہ اس کاریہ میں تت پر ہیں۔ پرنتو اس سبھا کی یہ اچھا ہے۔ کہ اس کاریہ کو بڑی تیزی سے سمپادن کیا جاوے۔ تاکہ شیگھر ہی مندر بننے شروع ہو جاویں۔

حیدر آباد راجیہ میں بھنّ بھنّ استھانوں پہ مندر بنانے کے نقشے اور ویہ کے انومان تیار کئے جا رہے ہیں۔ اور جنوری ماس میں مندر بننے شروع ہو جاویں گے۔

گراموں میں بڑے مندروں پہ ایک ہزار روپیہ اور چھوٹے مندروں پر پانسو روپیہ لاگت آئے گی۔ پُورو گھوشنا کے انوکول جو بھائی اتھوا بہن اس ندھی میں پانچسو روپیہ اتھوا ایک ہزار روپیہ دان دیں گے۔ ان کے نام کا پتھر سماج پر لگایا جاوے گا۔ اس پرکار جو سماج اتھوا سبھا ان دونوں راشیوں میں سے ایک دیگی۔ اس کے نام کا پتھر انکت کیا جاوے گا۔ یدی دو تین دانی سجن اتھوا دیویاں ایک سماج مندر بنانے کے لئے راشی پوری کر دیں گی۔ تو ان کے سمّلت نام انکت کر دئے جاویں گے۔ اسی پرکار چھوٹی چھوٹی آریہ سماجیں یدی مل کر ایک مندر کے لئے دان پورا کر دیں گی۔ تو ان کے سمّلت نام انکت کئے جاویں گے۔

یہ سبھا آگامی تین ورشوں میں پانسو مندر دکھشن بھارت میں بنانا چاہتی ہے۔ جن میں سے دو سو مندر سنہ ۱۹۴۰ء میں بن جانے چاہئیں۔ ۱۰۰ دوسرے سنہ ۱۹۴۱ء اور سنہ ۱۹۴۲ء میں۔

یہ سبھا سب آریہ سماجوں سے آشا کرتی ہے۔ کہ وہ اس اپیل کی پراپتی پر تت کال نشچے کر کے نمن سوچنائیں اس سبھا کو دیں:-

(۱) وہ اپنی (سماج کی) اور سے کتنی کتنی لاگت کے کتنے مندر نرمان کرائیں گے۔ اور اس کاریہ کے لئے کتنا کتنا دھن کس کس تتھی کو سبھا کو بھیجیں گی۔

(۲) یدی وہ سماج سویم اکیلی ایک مندر نہیں بنا سکتی۔ تو کس کس سماج سے مل کر وہ ایک سماج مندر بنانے کی راشی پوری کر دے گی۔ اور کب تک؟

(۳) ان کے نگر میں اتھوا آس پاس میں کون ایسے سجن ہیں۔ جن سے یہ سبھا پرارتھنا کرے۔

تو عیسائیوں کو ہندو دھرم میں دیکھشت کرنا انوچت نہیں

(مہاتما گاندھی کے وچار)

پچھلے دنوں مدراس کے پردھان منتری شری جیت راج گوپال آچاریہ نے عیسائیوں کے ایک سمودائے کو ہندو دھرم میں دیکھشت ہونے پر بدھائی دی تھی۔ اس سمبندھ میں ایک امریکن مشنری نے مہاتما گاندھی سے پوچھا ہے۔ کہ کیا کانگریس ویکتیوں کے دھرم کے سمبندھ میں نرپکش ہے؟ مشنری مہودیہ کا کہنا ہے۔ کہ کانگریس نرپکش نہیں ہے۔

مہاتما جی نے جو اُتر دیا ہے۔ وہ اس پرکار ہے:- (ایڈیٹر)

”راجا جی نے کیا کہا ہے۔ اس کا مجھے گیان نہیں ہے۔ اپنا پکش رکھنے میں وہ سویم سمرتھ ہیں۔ نرپکشتا کی میری جو بھاونا ہے۔ اس کو میں پرکٹ کر سکتا ہوں۔ اس سمے جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کے ٹھیک ورودھ سوتنتر بھارت میں پرتیک دھرم کو سمانتا کے ادھار پر اُنت ہونے کا اوسر ملے گا۔ عیسائیت دلتیوں کے شاسکوں کا نام ماتر کا دھرم ہے۔ پرنتو اسے جو سنرکھشن پراپت ہے۔ وہ انیہ کسی دھرم کو پراپت نہیں ہیں۔ جو گورنمنٹ پرجا کے بھئی اُتر داتا ہوتی ہے۔ اُسے ساہس نہیں ہوتا۔ کہ وہ بھنّ دھرموں کے مقابلے میں کسی دھرم وشیش کا سنرکھشن کر سکے۔ [illegible] بھی یدی سمبندھ بھائی ان لوگوں کو بدھائی دیتے ہیں۔ جو ان سے جدا ہو گئے تھے۔ اور پھر ان کے پاس لوٹ آئے تھے۔ تو اس میں مجھے کوئی دوش نہیں دکھائی پڑتا۔ بھولے بھالے لوگوں سے اپنے پوروجوں کا دھرم چھڑانے کے لئے کچھ مشنری جن اُپایوں کا آشرا لیتے ہیں۔ ان کی بابت میں کئی بار پہلے شکایت کر چکا ہوں۔“

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co,
Karachi

امرت دھارا اس کا بھی علاج ہے

انفلوئنزا اور دیگر بخاروں سے نجات پانا منظور ہو تو آپ بھی وہی کیجئے جو اس مطلب کیلئے دوسرے ہزاروں لوگ کرتے ہیں۔ فوراً امرت دھارا کا استعمال کر کے آنے والے خطروں سے محفوظ ہو جائیں۔ اور جملہ شکایات کو رفع کیجئے۔ یہ آپ کے اپنے گھر کے ڈاکٹر کی مانند بے خطر اور نہایت کامیاب معالج ہے۔ اور نزلہ، تمام امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔

عجیب و غریب دوا لوشن۔ بام مرہم اور روزانہ استعمال کیلئے صابن کی شکل میں بھی دستیاب ہو سکتی ہے۔ انفلوئنزا ملیریا۔ کھانسی نمونیا۔ ٹائیفائیڈ۔ زکام غرضیکہ تمام بخاروں میں فائدہ کرتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ ۸ ر۔ نصف ایک روپیہ چار آنے نمونہ آٹھ آنے۔

آج ہی آٹھ آنہ کی نمونہ کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دکان سے خریدیں

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

ور کی ضرورت

اگروال ویش کنیا بعمر ۱۶ سال ہندی پربھاکر پاس کے لئے برسرِ روزگار ور کی ضرورت ہے۔ کنیا میٹرک کی تیاری کر رہی ہے۔ اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ گزیٹڈ آفیسر کی لڑکی ہے۔

درخواستیں

D معرفت اخبار ”پرکاش“ لاہور کے آنی چاہئیں۔

تو ان سے ایک مندر بنانے کیلئے دان پراپت ہو سکتا ہے۔ — مجھے پورن آشا ہے۔ کہ اتنے بڑے بلیدان سے دکھشن بھارت میں [illegible] آریہ سماج کے سنگٹھن کو درڑھ بنانے [illegible] شیگھر اس کاریہ کو سمپادن [illegible]

آریہ سماج جیند کا چناؤ

پردھان:- مہاشہ منی لال جی۔ اُپ پردھان:- (۱) مہاشہ سیتا رام جی (۲) مہاشہ ہیرا لال جی۔ منتری:- مہاشہ لکھی رام جی۔ اُپ منتری:- مہاشہ جنار دھن جی۔ کوشادھیکش:- مہاشہ اودھو پرکاش جی۔ پستکادھیکش:- مہاشہ آشا رام جی۔

نوٹ:- پُورو ادھیکاری مہرشی اپنا پد تیاگ کرنے اُدھیکاریوں کو سیوا استھان کو ہر اپت کرنے کا اوسر دیتے ہیں۔ (جنار دھن)

آریہ سماج گنگوہ کا سالانہ چناؤ

پردھان پنڈت ویدبھوشن جی ویدالنکار۔ اُپ پردھان پنڈت شبھو کمار جی۔ منتری مہاشہ سمبر چند جی۔ اُپ منتری مہاشہ مکند لال جی۔ کوشادھیکش مہاشہ مہری لال جی۔ پستکادھیکش مہاشہ سیتا رام جی۔

پرتی ندھی وسبھاسد:- مہاشہ سمبر چند۔ منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ:- مہاشہ جیون رام جی۔ آریہ سماج گنگوہ اپنے خاص اجلاس میں بڑے مباحثہ کے بعد شاردھا سکیم کا گھور ورودھ کرتا ہے۔ (سمبر چند منتری)

دہلی میں آدرش ویدک وواہ

۲۷-۱۲-۳۹ کو لالہ شادی لال جی بی اے ہیڈ ماسٹر رام جس ہائی سکول دریا گنج دہلی کی سپتری شریمتی شکنتلا کماری کا شبھ وواہ لالہ لعگ? ل بی انجینئر پردھان آریہ سماج جھانسی کے سپتر ڈاکٹر پریم نارائن سنگھ کے ساتھ پُورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ور اور کنیا پکش کی طرف سے مبلغ ۷۷ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیا گیا۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج گوجرہ کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج گوجرہ کی ۱۴-۱۲-۳۹ کی شوک سبھا منتری لالہ شانو لال جی ہیڈ ماسٹر کی سپتری عزیزی کرشنا کماری کی مرتیو پر شوک ظاہر کرتی ہے۔ اور اس صدمہ کیلئے لالہ صاحب سے پوری پوری ہمدردی کا اظہار کرتی ہوئی پرمیشور سے پراتھنا کرتی ہے۔ کہ مرحومہ کی آتما کو سدگتی اور باقی پریوار کو دھیریہ و شانتی پردان کریں۔

(بابو رام آریہ)

ساماجک سماچار

ضروری اطلاع

"صحت خراب ہو جانے سے ڈاکٹروں کی صلاح کے مطابق میں نے دیاکھیان دینا یا سفر کرنا بند کر رکھا ہے۔ جب میری صحت اچھی ہو جائے گی۔ میں اخباروں دوارا اطلاع دے دوں گا۔ باوجود اس اطلاع کے کوئی نمنترن بھیجیں گے۔ تو میں جواب نہ دینے کیلئے اپنے آپ کو مجبور سمجھوں گا۔"

(نارائن سوامی)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا پرستاؤ

آریہ سماج کچہری دروازہ کے زیر اہتمام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی ۲-۱-۴۰ کا سردھارن جلسہ شریمان رائے بہادر بیلی رام جی وکیل پردھان آریہ سماج کی تحت دوارا

سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کا ماتم

ہفتہ رواں میں ممن لکھت سماجوں کے شوک پرستاؤ آچاریہ رام دیو جی کی مرتیو کے سمبندھ میں پرکاشن ارتھ پراپت ہوئے ہیں۔ استھان ابھاؤ سے کیول سماجوں کے نام دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے:-

(۱) آریہ سماج کوہاٹ (۲) آریہ سماج کالج سیکشن ملتان شہر (۳) آریہ سماج جگادھری۔ (۴) آریہ سماج فیروز پور چھاؤنی (۵) گوروکل ساہیوال (۶) آریہ سماج میانی۔

ساودھان!!

دھوکہ سے بچئے! — دھوکہ سے بچئے!

گوروکل کانگڑی کی اوشدھیوں کی شہرت

کو دیکھ کر کچھ لوگ اپنی دوکان کے ساتھ گوروکل کا نام جوڑ کر جنتا کو دھوکہ دے رہے ہیں اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے دوا خریدتے وقت ہر شیشی پہ

"گوروکل کانگڑی" کا نام

ضرور دیکھ لیا کریں۔

ادھشٹھاتا گوروکل فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو پی)

مرتیو پر از حد شوک اور ان کے پسماندگان سے سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔

ہندو قوم اور ہندو سنگٹھنوں کی عموماً اور آریہ سماج کی خصوصاً جو سیوائیں انہوں نے کی ہیں۔ یہ جلسہ ان کا اعتراف کرتا ہے۔

ان کی مرتیو سے جو ہانی ہوئی ہے۔ اس کی پُورتی ہونی کٹھن ہے۔

(دیپڑا رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جامپور کے سماچار

سالانہ جلسہ آریہ سماج جامپور کا سالانہ جلسہ ۹ تا ۱۱ - فروری ۱۹۴۰ء کو ہونا مقرر ہوا ہے۔ جامپور نواسی بھائی جلسہ میں شامل ہو کر اس کی رونق کو بڑھانے کے لئے ابھی سے رخصتوں کا پربندھ کر لیں۔

شوک سماچار مہاشہ ٹھاکر رام جی کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا ہے۔ اس موقعہ پر آریہ سماج ہذا نے اظہار ہمدردی کیا۔ ساتھ ہی مہاشہ ٹھاکر رام جی نے برادری کی رسموں کو مٹا کر قابل تعریف جرأت دکھلائی۔

ودھوا وواہ کی طرف پبلک کی توجہ کھنچی جا رہی ہے۔ چنانچہ مہاشہ بھوانی رام نگاڑی نے خوشی سے ایک بیوہ کو اپنے گھر میں استھان دیا ہے۔

کتھا مہاشہ کال کی کتھا ۱/۲ ۶ بجے سے ۸ بجے تک ہوتی ہے۔ گیتا کا اٹھارھواں ادھیائے چل رہا ہے۔

(دکھبنجن دت آریہ سیوک)

پرکاش کے ۲-۲ خریدار بنا کر اس کی اشاعت کو بڑھانا ہر ویدک

المشتہر - نیو بال جیون کمپنی کا بیالیہ علی گڑھ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

[اض]لاع رہتک و حصار میں قحط

[ام]داد کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اپیل

[لگا]تار کئی سالوں سے ضلع حصار میں سخت قحط پڑ رہا ہے۔ پچھلے سال چارہ نہ ملنے کی [وجہ] سے ہزاروں ہی [مویشی] گائیں وغیرہ بھوک سے مر گئیں۔ اور سینکڑوں استری پرش اور بچے [...]کپڑا نہ ملنے کی وجہ سے مر چکے ہیں۔ جہاں بھوکوں کو خوراک دینے کی ضرورت ہے۔ وہاں [سرد]ی کے موسم میں تن ڈھانپنے کے لئے گرم کپڑوں کی بھی ضرورت ہے۔ اس علاقہ میں [...] پہ چار آریہ سماج کا ہے۔ اور آبادی عموماً آریہ (ہندوؤں) کی ہے۔ قحط کی مصیبت [...] بڑھتی جا رہی ہے۔ اس سال بھی بارش قطعاً نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے کوئی اناج پیدا [نہیں] ہوا۔ ایسی حالت میں مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کرنا سب کا فرض ہے۔ سبھا [نے] قحط زدہ علاقوں میں امداد کرنے کا کام اپنے ہاتھوں میں لیا ہے۔ اس لئے سب آریہ سماجوں [اور آ]ریہ ہندو جنتا سے پرارتھنا ہے۔ کہ فوراً ہی ان مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے [...] کار یالیہ کو دھن بھیج دیں۔ آریہ سماجیں اپنے ہاں دھن جمع کرنے کا کاریہ شروع کر دیں۔ [...]جوں جوں دھن جمع ہوتا جاوے۔ سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور کو بھیجتے جاویں۔ [اس] کام کے لئے کپڑے اور اناج کی بھی ضرورت ہے۔ جو دانی سجن کپڑے یا اناج دینا [چاہ]یں۔ ان سے یہ اشیاء لے لیویں۔ اور وہ بھی یہاں بھیجتے رہیں۔ اس علاقہ میں کام کرنے [وال]ے پرچارک خود گھوم کر امداد پہنچایا کریں گے۔

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور)

[گور]وکل کمالیہ کی نو ماہی رپورٹ

گورو کل کمالیہ کے سب برہم چاری تندرست ہیں۔ نو ماہی پریکھشا کے لئے خوب محنت کر رہے ہیں۔ یہ پریکھشا [...] کے انت میں ختم ہو جاوے گی۔

گورو کل کی اپنی گئوشالہ سے بچوں کو تازہ دودھ۔ دہی۔ لسی اور مکھن دیا جاتا ہے۔ تازہ سبزی واٹکا میں سے روزانہ بھی جاتی ہے۔ کرسمس ٹورنامنٹ پر جو ہر سال گورو[کل ...] میں ہوا کرتی ہے۔ ٹولیاں خوب ہوئی تھیں۔ ٹورنامنٹ میں گورو کل نے ہر ایک کھیل میں حصہ لے کر جیتا ہے۔

(۲) پروفیسر رام دیو جی کا سرتبو دوس بڑے شوق کے ساتھ و شری سوامی [شر]دھانند جی کا بلیدان دوس بڑے اتساہ کے ساتھ یگیہ شالہ میں منایا گیا تھا۔

گورو کل کے بھوجن شالہ کی ماتا لیلاوتی جی کی جس نے دس سال کے قریب بچوں کی سیوا کی تھی۔ اور اس سمیہ سیوا نہ کر سکنے کے کارن گھر پر تھیں سورگباش ہو گئی ہیں۔ برہم چاری گن ماتا کے مرنے سے دو چار روز پہلے ملنے آئے تو بہت ماتا نے بچوں کو مٹھائی سے ستکار کیا تھا۔

اب ان کے استھان پر دو ماتائیں بچوں کا بھوجن بڑے پریم سے بناتی ہیں۔

(۳) گورو کل کمالیہ کی آب و ہوا بہت ہی اتم ہے۔ ۴۲ برہم چاریوں کا ۹ مہینے کا ہسپتال کا خرچ صرف چھ روپے تیرہ آنے ہے۔ جس میں زیادہ تر دوائیاں ابھی ہسپتال میں موجود ہیں۔ برہم چاریوں کی صحت بہت عمدہ ہے۔ گورو کل میں ایسے برہم چاری کافی ہیں۔ جن کو سات سات آٹھ آٹھ سال پڑھتے ہوئے ہیں۔ لیکن اس عرصہ میں ان کو کوئی روگ نہیں ہوا۔ سب سجنوں کو اس لحاظ سے اپنے بچے یہاں بھیجنے چاہئیں۔

(۴) گورو کل میں گورو کل کانگڑی کی باڑھ ودھی کے مطابق شکھشا دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ شلپ کا کام و کھیتی کا کام بھی بچوں سے کرایا جاتا ہے۔ چاروں ویدوں کا یگیہ جاری ہے۔ اس سمیہ اتھروید سے یگیہ کیا جا رہا ہے۔ پورن آہوتی بسنت کے دن ۲۔ پھاگن کو ڈالی جاوے گی۔ مہاتما ٹیک چند جی آہوتی کو پورا کریں گے۔ یگیہ کے پریمی اس دن درشن دیویں۔

(۵) گورو کل کا ماہواری خرچ سب گورو کلوں سے سستا ہے۔ بھوجن۔ وستر۔ اور پستکوں وغیرہ کے لئے ۵ ویں شرینی تک دس روپے۔ اور چھٹی سے آٹھویں شرینی تک بارہ روپے ماہوار لئے جاتے ہیں۔ ستے برہم چاریوں کا داخلہ ماہ چیت میں ہوا کرتا ہے۔ جس سجن نے اپنے بچے کو دھارمک آگیا کاری اور تندرست بنانا ہو۔ اسے اپنے برہم چاری کو فوراً یہاں داخل کرانا چاہیئے۔ مزید بات چیت لکھیا دھنا تا گورو کل ہذا سے بذریعہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

(منیجر گورو کل کمالیہ)

تازہ مختصر خبریں

— ڈائریکٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان کو جلد از جلد درجہ نو آبادیات دینے کی کوشش کی جاوے گی۔

— برما اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے قیام کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا جائے گا۔

— میجر ڈوگل کی رہائی کے لئے فرنٹیر گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے۔

— بنوں کے نزدیک قبائلی ڈاکو ایک فوجی سپاہی کو اغوا کر کے لے گئے ہیں۔

— پنڈت ٹھاکر دت و شیدا ملتانی نے ملتان کی خالی سیٹ کی امیدواری سے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔ ان کی جگہ شری [...] دیوی کھڑی ہوئی ہیں۔

— روس اور فن لینڈ میں جنگ جاری ہے۔

— لارڈ لن لتھگو اور وزیر ہند میں کانگریس کے ساتھ مصالحت کے سلسلہ میں خط و کتابت ہو رہی ہے۔

— اُپدیشک ودیالیہ کے دو یارٹیوں پر [...] حملہ کے سلسلہ میں اسلامیہ سکول کے طلباء کی شناخت نہیں ہوئی۔ ہیڈ ماسٹر کے اعتراض کرنے پر انجمن حمایت اسلام سے اس کی اجازت حاصل کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔

— برطانیہ میں ۲۲۔۲۳ سالہ دو لاکھ نوجوان بھرتی کئے جا چکے ہیں۔

— جاپان نے چین میں سنٹرل گورنمنٹ کے قیام کا اعلان کیا ہے۔

— روس نے تیرہ لاکھ پونڈ کا سونا [...] کو بھیجا ہے۔

— رہتک اور حصار میں [...] مویشی و پندرہ ہزار انسان قحط کی نذر ہو چکے ہیں۔

— ریاست حیدرآباد کا محکمہ [...] خیراتی ٹرسٹوں کی پڑتال کر رہا ہے۔

— گورنمنٹ ہند نے ملکہ وکٹوریا کا روپیہ جائز قرار دیا ہے۔

— آئندہ رام گڑھ کانگریس اجلاس کے لئے [...] لاکھ روپیہ خرچ کیا جاوے گا۔

— جنگ کی وجہ سے گورنمنٹ ہند کے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ یہ خرچ انکم ٹیکس کی شرح میں اضافہ کر کے پورا کیا جاوے گا۔

ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت مسٹر ویریندر کی گرفتاری

(لاہور ۱۰۔ جنوری) آج صبح ساڑھے دس بجے مسٹر ویریندر مینجنگ ایڈیٹر "پرتاپ" کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان کی عدالت سے جاری شدہ وارنٹوں کی بنا پر ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر پنڈت ٹھاکر دت و شیدا ملتانی کے حق میں الیکشن پروپیگنڈا کے سلسلہ میں ایک قابل اعتراض تقریر ملتان میں کرنے کا الزام ہے۔ گرفتاری کے بعد مسٹر میکفرسن مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ بعد ازاں انہیں تین ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ یہ ان کی آٹھویں گرفتاری ہے۔ اب ان کے مقدمہ کی سماعت ۱۲۔ جنوری کو ملتان کی عدالت میں ہوگی۔

سورگیہ رائے بہادر مکھن لال جی

دھرم پتنی کا دیہانت

(لاہور ۳۔ جنوری) آج سورگیہ رائے بہادر مکھن لال کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ ارتھی کے جلوس کے ساتھ متعدد سرکردہ آریہ سماجی جن میں سے پنڈت [...] پروفیسر شو دیال۔ ڈاکٹر گوکل چند۔ پنڈت بھیم سین ودیا النکار وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں شامل تھے۔ انتم سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔

نوجوانوں کی بیکاری اور آریہ سماج

بقیہ صفحہ ۶

غرضیکہ ہماری روزانہ زندگی میں جن جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے لئے آشرم کے باسی کسی غیر کے محتاج نہ ہوں گے۔ بلکہ تمام چیزیں خود ہی تیار کریں گے۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے قصبہ اور آہستہ آہستہ ضلع پرانت اور دیش بھر کے لئے۔ صبح اور شام کو پڑھائی ہوگی اور دن بھر کام +

میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ جب کہ یہ آشرم بڑھتے بڑھتے ایک دن بڑی بھاری کالونی کا روپ دھارن کر چکا ہوگا۔ اور دیش کے کونے کونے سے لوگ اسے دیکھنے آیا کریں گے +

خرچ کا اندازہ اس انوکھے انسٹی ٹیوشن کو جاری کرنے کے لئے

خرچ کا اندازہ اگرچہ ایک لاکھ ہے۔ لیکن اگر فی الحال پچاس ہزار بھی مل جائے۔ تو کام شروع ہو سکتا ہے۔ پچیس ہزار روپیہ زمین اور عمارتوں پر اور باقی پچیس ہزار صنعت و حرفت کے مختلف صیغوں پر +

یہ رقم نہایت آسانی سے جمع ہو سکتی ہے۔ اگر پچاس دیکھی جو اپنے بچوں کو اس طریق پر شکشا دلانا چاہیں۔ اور ان کی دس سال کی پڑھائی اور بھوجن کپڑے کا خرچ ایک ایک ہزار روپیہ پیشگی دے دیں۔ تو سنستھا جاری ہو سکتی ہے۔ شروع شروع میں صرف ایک سو دو یارتھی لئے جائیں۔ آدھے کل خرچ پیشگی دینے والے۔ اور آدھے دس روپیہ ماہوار دینے والے۔ پچاس ودیارتھیوں کے ذریعہ پچاس ہزار سے سنستھا جاری ہو سکتی ہے۔ اور پچاس ودیارتھیوں کے ماہوار شلک سے سنستھا کا خرچ چل سکتا ہے۔ اگر کچھ اور دھن کی ضرورت ہو تو اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن دو تین سال کے بعد ہی انسٹی ٹیوشن کے سیلف سپورٹنگ ہو جانے کی آشا کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا اس میں چندہ مانگنے کی نوبت نہ آئے۔ اگر مندرجہ بالا طریق عمل میں آ سکیں +

سمست ہندو جگت سے پچاس ایسے دیکھی آسانی سے نکل سکتے ہیں۔ جو اپنے بچوں کو جاپان میں رائج طریقہ تعلیم کے مطابق شکشا دلانے کے لئے دس دس ہزار کا خرچ پیشگی اور پچاس روپیہ ماہوار دینے کو تیار ہوں۔ ہماری سینکڑوں سنستھائیں چل رہی ہیں۔ اور ان پر کروڑوں روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ لیکن نتیجہ کچھ بھی

رائے بہادر بیلی رام کے قتل کی مذمت

آریہ سماجوں کے شوک پرستاؤ

۲- جنوری کو شام کے آٹھ بجے منٹگمری روڈ لاہور میں رائے بہادر بیلی رام جی کو جو آریہ سماج ڈیرہ اسمعیل خاں کے پردھان تھے کسی نامعلوم شخص نے جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک پٹھان ہے۔ گولی کے کئی فائر کر کے ہلاک کر ڈالا۔ آپ ہندو مہاسبھا کے اجلاس کلکتہ میں شمولیت کے بعد واپس بنوں جاتے ہوئے ایک دو دن لاہور ٹھہر گئے تھے۔ دفعتہً کے روز وہ سٹیشن کی طرف ٹانگہ میں جا رہے تھے۔ کہ کسی نے انہیں گولی کا نشانہ بنا ڈالا۔ قاتل مفرور ہے۔ لیکن پنجاب اور سرحد کی پولیس نہایت سرگرمی سے مصروف تحقیقات ہے۔ قاتل کی گرفتاری کے لئے سرکار کی طرف سے پانسو اور ان کے رشتہ داروں کی طرف سے ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان کے بے رحمانہ قتل سے ہندو جگت میں عموماً اور آریہ جگت میں خصوصاً رنج اور غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کئی آریہ سماجوں نے ان کے قتل کی مذمت اور ان کے پریوار سے ہمدردی و شوک کے پرستاؤ پاس کئے ہیں۔ جن سماجوں کے پرستاؤ ہمیں موصول ہو چکے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:-

(۱) آریہ سماج ڈیرہ اسمعیل خان (۲) آریہ سماج وچھو والی لاہور (۳) آریہ سماج لاہور چھاؤنی (۴) آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور (۵) آریہ سماج شملہ اتیادی +

مرتک سنسکار

۳ جنوری کو صوبہ سرحد کے ہندو لیڈر رائے بہادر لالہ بیلی رام جی کی نعش کا میو ہسپتال لاہور میں پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ ان کی موت دو گولیوں کے لگنے سے واقع ہوئی ہے۔ ایک گولی چھاتی سے برآمد ہوئی ہے۔ پوسٹ مارٹم معائنہ کے بعد رائے بہادر بیلی رام کے مرتک شریر کو ایک موٹر میں رکھ کر ان کے ناتی رائے بہادر دیوی دیال سیشن جج منٹگمری کی کوٹھی واقع ریس کورس روڈ میں لے جایا گیا۔ وہاں بہت سے اصحاب ماتم پرسی کیلئے جمع تھے۔ ۲ بجے کوٹھی سے ارتھی اٹھائی گئی۔ ماتمی جلوس میں تقریباً تین سو اصحاب شریک تھے۔ مرتک شریر کا پورن ویدک ریتی سے داہ سنسکار کیا گیا۔ اور سورگیہ کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی +

نہیں تھا رہا۔ کیا گورو کل کے سناتک اور کیا کالجوں کے ودیارتھی دونو پڑھ لکھ کر بھی بیکار پھرتے ہیں۔ آج کل کی چنتا ان دونو کو ستاتی ہے۔ کیا ہندو جنتا اپنے نوجوانوں کو اس بیماری سے بچانے کے لئے میری سکیم پر عمل کر کے ایک نیا تجربہ کرنے کو تیار ہے؟ سبھی کام مشکل ضرور ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ہمت اور حوصلہ کے آگے کوئی بھی کام مشکل نہیں رہتا۔ گورو کل کانگڑی کے قیام کا خیال جس وقت سوامی شردھانند کے دماغ میں آیا۔ تو انہیں اس کی کامیابی میں شک نہ تھا۔ جب وہی تجویز آریہ جگت کے سامنے آئی۔ تو اس نے اسے ناقص سمجھا۔ لیکن سوامی جی نے ناممکن کو ممکن کر م

آریہ سماج کی تین نیتی

بقیہ صفحہ ۹

سوسائٹیہ۔ ہو سنسکرت اور ... سب ... آریہ سماج کے ہاتھوں پر نتو جبول ہی ہے۔ کہ سوراجیہ کو بھول گئے۔ سوامی دیانند نے ... کی سنستھا بنا "سو" کی رکھشا ... کی تھی۔ ہم نے "سو" کی رکھشا تو کر لی ... "" کی رکھشا نہ کر سکے۔ اب ... بیٹھیں ہار نے کا سمے نہیں رہا ... سمود ... میں ادھک شکتی ہو ... سنگٹھن انتو انیسا کرے گا۔ جو ... مر مٹنے کے لئے تیار رہے گا ... جر بل رہے گا سنسار اسی کو ... کے پیچھے چلے گا۔ میرے آریہ ... پورو وک وچار کریں +

(۳) تیسرے پرشن کا اُتر یہ ہے ... سرکار کے انتہاسوں کو میں پسند ... صرف یہی نہیں۔ سرکار ی ٹیکسٹ ... کمیٹیوں نے ہندی کا جس پرکار ... رکھا ہے۔ اس کو بھی کبھی اچھا نہیں ... سمجھا گیا ہے یو۔ پی کی کمیٹیوں میں ... رائے ہوا کر جیسے جہاں جہاں ہیں ... کے کھنڈر بکھے جاتی ہیں۔ اور وہ ... سے ہندی کی رکھشا میں سند ... گو کداپی یہ نہیں سمجھنا چاہئیے۔ کہ ہم ... پر کبھی نہیں اُٹھا رہے ہیں۔ تو ... یہ نہیں۔ کہ انہیں پرکار کے یتن ... کر رہے ہیں +

آریہ ورکی اوشا

مجھے اپنے ایک پرم ہتیشی منتر ... گن وتی اور اونچی شکھشا پراپت ... کنیا کے لئے ور ڈھونڈ کر آریہ ور ... ہے۔ ضلع جہلم راولپنڈی و گجرات ... دی جاوے گی۔ ور سدا نشت۔ ... تندرست اور برسر روزگار ہو ... کھتری ہو۔ بدی اور کسی جاتی سے ... کا یوگیہ ور ہو گا۔ تو بھی سمبندھ نشچت ... سکے گا +

خط و کتابت ... پتہ ...

پنڈت ... نرک و ... آریو ...

معرفت ... پتری پاٹھشالہ ...

فائدہ نہ ہونے پر پنجابی کا زندہ ثبوت کہ دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ
صرف سوا ... کے اندر اندر اور فراد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو قطعی نامرد اور بیکار ہو گئے ہیں۔ بینظیر ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک دو روپیہ (۲ عہ) محصولڈاک ۴ر

کام دیو تیل رجسٹرڈ
بلغیر بھوڑا پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک ۷ر +

رتی بھنڈار گولیاں رجسٹرڈ
یہ گولیاں قوت باہ و امساک کے لئے دنیا بھر کی دوائیوں سے اعلیٰ اور لاثانی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولیاں ایک روپیہ محصولڈاک ۷ر +

منیجر اوشدھ بھنڈار فیروزپور شہر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سات مسلمانوں کا چالان

(نیر ڈھوکی ۱۳- دسمبر) سنتھانیہ مسلمانوں نے ہندوؤں پر جو آکرمن کیا تھا اس کے سلسلہ میں عثمان آباد پولیس نے سات مسلمانوں کا ضلع عدالت میں ڈاکہ کے الزام میں چالان کیا۔ لیکن ضلع ناظم عدالت نے مقدمہ سیشن سپرد کر دیا ہے۔ ضلع عدالت نے ساتوں ملزموں کو ۵-۵ سو روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

ہندو لڑکی کے اغوا کنندہ کو سزا

وجے درگ کی ایک کمسن ہندو لڑکی کو نور محمد نام کا مسلمان پھسلا کر بھگائے جا رہا تھا۔ لیکن شری گوپال بابا جی جادھو نے بڑی سادھانی سے اس لڑکی کو مسلمان کی چنگل سے چھڑایا۔ اور پولیس ناکہ پر اطلاع دی۔ نور محمد پر مقدمہ چلایا گیا۔ رتنا گری کے سیشن جج صاحب نے اڑھائی ورش کی سزا دی۔ شری جادھو کو سرکار کی اور سے اس کاریہ کے لئے ایک پرشستی پتر تتھا ۲ روپے پری توشک ملے۔ انہوں نے روپیئے شردھانند اناتھ مہیلا آشرم ماٹنگا (بمبئی) کو بھیج دئے۔

ریاست حیدر آباد کے سماچار

سوسائیٹی میں رہنے کے ناقابل

(افضل کوٹہ) محبوب جی نامک ویکتی نے ایک شیوا دگڑو بروڑ نامی پانچ ورش کے بالک کو راستہ میں کھیلتے ہوئے پکڑ لیا۔ اس کے چاندی کے آبھوشن جو آٹھ دس روپے قیمت کے ہوں گے ابھی یکت نے چھین لئے۔ اور ننھے بالک کو شاہ باغ باولی میں پھینک دیا۔ محبوب کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور اس کو افضل کوٹہ کے دربار نے کیس بھر کر چوری کے اور وپ (الزام) میں سات دن کڑی قید اور قتل کے الزام میں پھانسی کی سزا دی۔

نیائے ادھیش جناب دلوی صاحب نے فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ:۔

"آٹھ دس روپے کے لئے چھوٹے بچے کی جان لینے والا ملزم سوسائیٹی میں رہنے کے قابل نہیں"۔

پروفیسر بہادر مل حیدر آباد میں

(حیدر آباد ۲۵- دسمبر ۱۹۳۹ء) ڈی۔ اے۔ وی کالج کے فلاسفی (درشن) کے پروفیسر بہادر مل جی فلاسفیکل کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے حیدر آباد آئے ہوئے تھے۔ گت شکروار سلطان بازار آریہ سماج میں ان کا لیکچر ہوا۔

رائے پور میں پرچار

۱۶-۱۲-۳۹ سے ۲۲-۱۲-۳۹ تک لگاتار شہر کے بھن بھن محلوں میں منتری کنشاتن پور کا کیرتن ہوتا رہا۔ انہوں نے مورتی پوجا کھنڈن۔ مدیہ پان اور مانس بھکشن نشیدھ۔ اچھوت ادھار وشیوں پر دو تا پورن ویاکھیان کیا۔

چٹ گوپا کے آریہ ویر

(حیدر آباد ۱۶-۱۲-۳۹) چٹ گوپا کے

مقدمہ کی اپیل جناب نواب ہاشم علی اور شری لکشمن ریڈی جی کے اجلاس پر سماپت ہوئی تھی۔ تاریخ ۱۴- دسمبر کو اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ ہمیں یہ سماچار دیتے ہوئے ہرش ہوتا ہے۔ کہ وہ سب ملزم بری ہو گئے ہیں۔

آریہ سماج رینا پور کے پردھان کا دیہانت

(لاتور ۲۵- دسمبر) رینا پور آریہ سماج کے کرن دھار پردھان شری امبا داس راؤ جی کا نمونیا روگ سے ۱۳-۱۲-۳۹ کی رات کو دیہانت ہو گیا ہے۔

ان کی مرتیو کا سماچار سن کر لاتور کی آریہ سماج کو مہان دکھ ہوا ہے۔ آپ کا انتیشٹھی سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔

"شردھانند دوس" و "شیام دوس"

ریاست حیدر آباد کے بڑے بڑے شہروں وقصبوں کی آریہ سماجوں دوارا "شردھانند دوس" اور "شیام لال دوس" کے سمارو پور وک منائے جانے کی سوچنا ملی ہے۔ کئی سماجوں نے آچاریہ رام دیو کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاؤ بھی پاس کئے ہیں۔

"گیتا گان" (ہندی ۸ر۔ اردو ۶ر) آپ لنشد گان (ہندی ۳ پیسے اردو ۲ پیسے) سندھیا گان (اردو ۱ پیسہ ہندی ۱ پیسہ ایک روپیہ سینکڑہ) ہنومان رامائن (ہندی ایک آنہ اردو دو پیسے) وغیرہ امر رچناؤں کے بعد ہفتہ وار اخبار "پرکاش" لاہور کے ایڈیٹر شری ہنستی علاولپوری کا ایک اور شاندار کارنامہ:۔

نئے ورش کا نیا اُپہار

(ہندی) "رشی گان" (اردو)

جو رشی دیانند کی ۲۳- ادھیاؤں اور ۲۶۶ سرلی مدھر اور سرس دوہوں میں مکمل جیونی ہے۔ یہی وہ نادر تصنیف ہے جس کے کچھ ادھیائے سُن کر آچاریہ سادھو جی جھوم اُٹھے تھے۔ اور اچھا پرگٹ کی تھی کہ ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر اس کا ادھک سے ادھک پرچار کیا جاوے۔ اب یہ سنہ ۱۹۴۰ء کی بہترین تصنیف ہندی اور اردو میں چھپ کر تیار ہے۔ ہندی ۸۶ صفحے۔ اردو ستر صفحے۔ موٹا ٹائپ بڑھیا کاغذ۔ بہترین لکھائی و چھپائی۔ قیمت اردو ۴ر۔ ہندی ۴ر۔ دس کاپی سے ۲۵ کاپی تک ۳ر فی۔ ۲۵ کاپی سے ۵۰ کاپی تک ۳ر فی۔ ۵۰ کاپی سے ۷۵ کاپی تک ۲ر فی۔ ۷۵ سے ۱۰۰ کاپی یا زیادہ لینے پر ۲ر فی۔ گویا ادھک سنکھیا میں منگوا کر بانٹنے والوں سے لاگت قیمت وصول کی جاوے گی۔

شوراتری پر منگوا کر بھاری تعداد میں مفت بانٹیئے

مصنف کی کچھ دیگر پستکیں

آریہ سماج کیا ہے ۶ر۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر۔ مورتی پوجا کی حقیقت ۴ر۔ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ر۔ پوران پول پرکاش ۸ر۔ آنند بھنڈار ۴ر۔ راز مسرت ۶ر۔ پریم مرلی ۸ر۔ جام محبت ۳ر۔ مشعل ہدایت ۲ر۔ محصول ڈاک الگ۔

پتہ:۔ شری ہنستی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور

"پرکاش" کے پریمی دو دو نئے گراہک بنا کر اپنے ۲۵ سالہ خاموش پرچارک

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور

کو ادھک سے ادھک سہایتا کے لئے پریرنا دیں۔ اس کیلئے نئے ورش کا یہی اُپہار اُتم ہے۔ جو آریہ سماجیں اور آریہ بھائی گراہک نہیں وہ خود گراہک بنیں۔ اور اپنے خرچ سے ویدک دھرم میں دلچسپی رکھنے والے ودھرمیوں۔ ہریجنوں۔ لائبریریوں سکولوں اور نردھن آریہ سماجوں کے نام جاری کرا کر پرچار کاریہ میں ہماری سہایتا کریں۔

شوراتری کے موقعہ پر اس ورش بھی

شاندار تحفہ "شوراتری نمبر" شاندار تحفہ

بڑی دھوم دھام سے شائع ہوگا جس میں آریہ جگت کے پرسدھ سنیاسیوں۔ نیتاؤں۔ ودوانوں اور پنڈتوں کے لیکھ اور کویوں کی کویتائیں ہونگی اور ایک سہ رنگی تصویر کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماجیں ابھی سے زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیج دیں۔ لیکھک اور کوی مہاشہ اپنی اپنی رچنائیں بھیج کر مشکور فرماویں۔ مشتہرین شرح اُجرت اشتہارات کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

مینیجر:۔ "پرکاش" لاہور

سائنس کی رفتار ترقی

آگ بجھانے کے نئے طریقہ جات

اُن جنگلات میں آگ بجھانے کے لئے جن میں پانی نہیں پایا جاتا امریکہ کے ایک موجد نے ایک مشین بنائی ہے۔ آگ بجھانے والا اُس کو پیٹھ پر لاد کر آسانی سے ... جا سکتا ہے۔ اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ مٹی کھودتا ہے۔ دوسرا اسے اُڑاتا ہے۔ اور تیسرا حصہ پٹرول کی موٹر ہے۔ جو پہلے دونوں حصوں کو طاقت دیتی ہے۔ کھودنے والے اوزار میں ... پھل ہوتے ہیں۔ جو مٹی کو کھرچتے ہیں۔ اُڑانے والے اوزار میں ایک پنکھا تیزی سے چلتا ہے۔ جو دھول کو ایک چھید کے ذریعہ پھینکتا ہے۔ آگ بجھ جاتی ہے۔

آگ بجھانے والے ایک دوسرے طریقے کی ایجاد انگلینڈ میں ہوئی ہے۔ یہ ایک کاغذ ... لبدی کا بنا ہوا بم کا گولا ہے۔ جو آگ ... گرتے ہی پھٹ جاتا ہے۔ اس سے

اپنے دلیش کی بات

(گزشتہ سے پیوستہ)

ہندوستان کی کہانی ہیون سانگ کی زبانی

مذہبوں میں بدھ۔ ہندو۔ جینی۔ سکھ پائے جاتے تھے۔ جن کے سادھوؤں کا حال اس نے ایسے ہی لکھا ہے۔ جیسے آج کل کے پائے جاتے ہیں۔ اس نے برہمنوں کھشتریوں کی بہت تعریف کی ہے۔ اور بیان کیا ہے۔ کہ سب لوگ مذہبی تنگ دلی سے آزاد تھے۔

نالندا پہنچنے پر ہیون سانگ کا بڑا استقبال کیا گیا۔ یونیورسٹی کی وسیع عمارت میں کمرے بڑے بڑے اور خوبصورت بنے ہوئے تھے۔ جن میں موتی اور جواہرات کا کام بھی پایا جاتا تھا۔ یونیورسٹی میں پانی کے چشمے۔ نہریں اور فوارے لگے ہوئے تھے۔

سارا خرچ ایک سو گاؤں کی آمدنی سے وصول ہوتا تھا۔ تمام طالب علموں کو خوراک اور تعلیم مفت دی جاتی تھی۔ اگرچہ سب ملکوں کے لڑکے داخل ہو سکتے تھے۔ لیکن داخلہ کا امتحان ایسا سخت تھا۔ کہ بہت کم داخل ہو پاتے تھے۔ ہیون سانگ وہاں دو برس تک شاستر پڑھتا رہا۔ اُسے پہلے آسام کے راجہ نے اور پھر وہاں سے مہاراجہ ہرش نے بلا بھیجا۔

ہرش نے اپنا دارالخلافہ تھانیسر سے قنوج منتقل کر لیا تھا۔ ہیون سانگ نے مہاراجہ ہرش کے ساتھ اپنی ملاقات کا حال بہت دلچسپ لکھا ہے۔ اور مہاراجہ کے چرتر کی بہت تعریف کی ہے۔ مہاراجہ نے ہزاروں مٹھ ستوپ اور دھرم شالائیں بنوائی تھیں۔ اور تمام مذاہب کے سادھوؤں کو دان دیتا تھا۔ اور جہاں جہاں بادشاہ ٹھہرتا تھا۔ وہاں ایک ہزار بھکشوؤں اور پانسو برہمنوں کو کھانا دیا جاتا تھا۔ باقی آئندہ

ایک مُردہ گیس پیدا ہوتی ہے۔ جو فوراً آگ کا گلا گھونٹ دیتی ہے۔ اس کا موجد ایک اٹلی کا باشندہ ہے۔ اس گولے کو پہلے سے ہی عمارتوں میں رکھ لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ آگ لگنے پر جونہی درجہ حرارت ۲۰۰ ڈگری تک پہنچے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

— ہندوستان کے سبز رنگ کے سانپ جن کی سرخ اور نیلگوں دھاریاں ہوتی ہیں۔ ایک درخت سے دوسرے درخت تک بیس فٹ چھلانگ لگا سکتے ہیں۔ یہ اُڑنے والے سانپ اپنے شکار پر دور سے حملہ کرتے ہیں۔ لیکن سبز رنگ کو دیکھ کر یہ سانپ دور بھاگ جاتے ہیں۔

— جاپان ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ لیکن وہاں ۱۲۴۴ روزانہ اخبار ہیں۔ اور سب مل کر ایک کروڑ تیس لاکھ گنتی میں چھپتے ہیں۔ اوسطاً ایک اخبار ہر گھر میں ہر روز پہنچتا ہے۔

— جرمنی میں ایک شیشہ ایجاد ہوا ہے جس کی مدد سے اندھیرے میں بھی دیکھ سکیں گے۔

— افریقہ کے ایک حصہ یعنی جنوبی مراکو کے باشندے دنیا بھر میں سب سے زیادہ خوبصورت مانے جاتے ہیں۔ لیکن اسی ملک کے دوسرے حصہ یعنی وسط افریقہ کے رہنے والے حبشی ہر لے درجہ کے بد ...

ہندوؤ جاگو آنکھیں کھولو

"خطرہ کا بگل"

(لیکھک:- پنڈت شوریہ دیو جی ایم۔ اے)

سُنو! تمہارے دھرم۔ تمہارے ساہتیہ۔ تمہارے اتہاس۔ تمہاری سنسکرتی۔ تمہاری ماتری بھاشا (ہندی)۔ تمہارے دھرم استھانوں پر آئے دن حملے ہوتے ہیں۔ اُٹھنے بیٹھنے۔ چلنے پھرنے۔ کھانے پینے۔ پوجا پاٹھ وغیرہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی کس پرکار روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ کہیں پاکستانی اسکیمیں تیار کی جاتی ہیں۔ اور کہیں خاکساروں کی فوج تیار ہو رہی ہے۔ اگر اب بھی تم نہ سنبھلے۔ تو پچھتاؤ گے۔ "خطرہ کا بگل" پستک غفلت کی نیند میں سرشار ہندوؤں کو بیدار کرنے۔ اور انہیں یہ دکھانے کیلئے کہ ان کی تہذیب و تمدن کو مٹانے کیلئے کیا کچھ ہو رہا ہے شائع کی گئی ہے۔ $\frac{20 \times 30}{16}$ سائز۔ ۴۶ صفحات۔ بڑھیا کاغذ سندر چھپائی قیمت لاگت ماتر ۲ دو آنے۔ زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹیئے

مینیجنگ ڈائرکٹر۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

چھپ گئی چھپ گئی

اُردو سنسکار ودھی

معہ ویاکھیا

لیکھک:- مہرشی دیانند سرسوتی۔ ٹیکاکار شری سوامی شردھانند جی

سنسکار ودھی اُردو مدت سے ختم تھی۔ آریہ بھائیوں کے پُر زور اصرار پر ہم نے اب پھر اسے چھپوایا ہے۔ اردو جاننے والے بھائی بھی اب بنا کسی دقت کے خود سنسکار کروا سکیں گے۔ اور ان کا اصلی مقصد و مدعا بخوبی سمجھ سکیں گے۔ جب تک کسی سنسکار کا مدعا و اہمیت معلوم نہ ہو تب تک وہ سنسکار ویرتھ ہے۔ اس لئے سب اردو جاننے والے بھائیوں کو اس کی ایک ایک کاپی فوراً منگا لینی چاہیئے۔ جلدی آرڈر بھیجئے۔ ورنہ پھر پہلے کی طرح اگلے ایڈیشن کی راہ دیکھنی پڑے گی۔ اس اردو سنسکار ودھی کی چند ایک خوبیاں نیچے ملاحظہ فرماویں:-

(۱) ہر ایک منتر کو پہلے سنسکرت میں لکھ کر نیچے وہی منتر اُردو بھاشا میں بھی لکھ دیا گیا ہے۔

(۲) سنسکار ودھی میں آئے ہوئے ہر ایک منتر کا شبدارتھ بھاوارتھ تتھا ویاکھیا بھی درج کی گئی ہے جہاں جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے۔ وہاں نیچے فٹ نوٹ دے کر اچھی طرح تشریح کر دی گئی ہے۔

(۳) بڑھیا کاغذ پر سندر چھپائی موٹے ٹائپ میں چھپائی گئی ہے۔

(۴) کتاب کے کل صفحے سات سو کے قریب ہیں۔ اتنا ہونے پر قیمت صرف لاگت ماتر ہے۔ سنہری جلد ایک روپیہ بارہ آنے (۱؎۱۲) رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنے (۱؎۸)۔

آریہ کیلنڈر مفت (۱) ہر ایک آرڈر کے ساتھ سوامی دیانند جی مہاراج کی بڑھیا تصویر والا کیلنڈر مفت (۲) اور کتابوں کی سوچی پانے کیلئے فہرست کتب اُردو۔ ہندی مفت منگائیں۔

شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز آریہ پستکالیہ انارکلی لاہور

Regd No: L.435. Telegrams "Prakash" Phone No: 2367

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر
مہاشے کرشن

چندہ
سالانہ چار روپے ششماہی ۲/۸
بیرونی ممالک سے

قیمت:- فی پرچہ ایک آنہ (۱)

جلد نمبر ۳۶ | اتوار ۸ ماگھ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۳

ویدکا قومی گیت

(از جناب منشی فضل اللہ بسمل سیتاپور)

(۱)

اے مادرِ وطن! یہ پہاڑوں کی چوٹیاں
جھیلوں کا وہ عمق کہ گہر کا قیام ہے
یہ جھومتا درختوں کا سو مستیاں لئے
یہ بادلوں کا سایہ یہ برسات کی فضا

شہ پارہ ہے جن کی بلندی سے آسماں
میداں کی وسعتوں کا تخیل غلام ہے
جیسے بھگت ہوں جھومتے یادِ خدا کئے
پُرکیف سبز سبزے کھیتوں کی ہر ادا

اے ماں ہمارے واسطے راحت فزا ہوں یہ
بارش ہو شانتی کی مسرت فزا ہوں یہ

(۲)

یوں ندیاں رواں ہوئیں جیسے کہ سحرِ حسن
یہ جوئبار اور نکھری ہوئی فضا
یہ پھول اور پھل، یہ ہوا اور یہ بہار

ہے ساحلوں کی گود میں تاثیرِ سحرِ حسن
یہ خنکیِ لطیف یہ گاتی ہوئی فضا
چشموں کے میٹھے گیت یہ سبزہ یہ مرغزار

سکھ اور شانتی کے سہارے لئے رہیں
ہم اُن کے واسطے یہ ہمارے لئے رہیں

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

دوسرا کھنڈ وہ سرو تر موتنتر مکت آتما بدی پتا کے لوک کی کامنا والا ہوتا ہے۔ تو اس کے سنکلپ سے ہی پتر اس کے سامنے اُپستھت ہو جاتے ہیں۔ اسی پیتری لوک سے سُکیت وہ مہاوان ہو جاتا ہے۔

مکت آتما جس وستو کا گیان پراپت کرنا چاہے۔ وہ وستو گیان اور سنکلپ ماتر سے پراپت کر لیتا ہے۔ یہ سدھی اُسے سوبھاؤ سے پراپت ہو جاتی ہے۔ اور یدی وہ ماتری لوک کی کامنا والا ہوتا ہے۔ تو اسکے سنکلپ سے ہی ماتائیں آ اُپستھت ہوتی ہیں۔ اس ماتری لوک سے یکیت وہ مہاوالا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی براتری لوک جانو ٭

اور اگر وہ بہنوں کے لوک کی کامنا کرتا ہے۔ تو سنکلپ سے بہنوں کا ملاپ اس کو پراپت ہو جاتا ہے۔ یدی وہ مترون کے لوک کی کلپنا کرتا ہے۔ تو سنکلپ سے اس کے متر سنمکھ آ جاتے ہیں۔ یدی وہ گندھ اور مالا کی کامنا کرتا ہے۔ تو اس کے سنکلپ سے گندھ مالا بھی پراپت ہو جاتے ہیں ٭

یدی وہ ان جل کے لوک کی کامنا کرتا ہے۔ گیت اور باجے کی کامنا کرتا ہے۔ اور استری لوک کی کامنا کرتا ہے۔ تو مکت سب سنکلپ سے ہی اس کے سنمکھ اُپستھت ہو جاتے ہیں۔ وہ مکت آتما جس جس پدارتھ کی چاہنے والا ہوتا ہے۔ اور جس منورتھ کو چاہتا ہے۔ وہ اس کے سنکلپ سے ہی اُپستھت ہو جاتا ہے۔ اس سے یکیت ہو کر مہاوان ہو جاتا ہے۔ مکت آتما تو سنکلپ سے ہی سب منتروں اور سب دیوتاؤں کو جان لیتا ہے۔ وہ سچے منورتھ اور ستیہ کام ہوتا ہے ٭

وہ یہ سچے آتمک منورتھ بُرہ جیو میں استیہ اگیان کے ڈھکنے سے یکیت ہیں۔ منش کی سچی کامنائیں اودیا نے ڈھک رکھی ہیں۔ ان ستیہ ہونے والے منورتھوں کا استیہ ڈھکن ہے۔ اس کارن اس منش کا جو جو بندھو یہاں مر جاتا ہے۔ یہ لوک میں اس کے ہونے پر بھی اس کو اس لوک میں درشن کے لئے وہ نہیں پراپت کر سکتا۔ اور اس منش کے جو بندھو جیتے ہیں۔ جو مر گئے ہیں۔ اور جو کچھ انیہ وستو چاہتا ہوا وہ نہیں پاتا۔ وہ سب یہاں برہم لوک میں م

رگ وید — اوم — یجروید

وید امرت

سام وید — اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओ३म्) द्रविणोदा द्रविणसो ग्राव
हस्तासो अध्वरे यज्ञेषु देव मीळते ॥

(رگ وید منڈل ۱-انوواک ۳-سوکت ۱۵-منتر ۷)

(اوم) دروی نودا دروِن سو گراوہستا سو ادھورے
یگیئے شو دیو میڑتے (۷) ٭

پدارتھ:- (دروی نودا) جو ودیا، بل، دھن اور راجیہ آدی پدارتھوں کا دینے اور دویہ گن والا ہے۔ پرمیشور تتھا اُتم دھن آدی پدارتھ اور دویہ گن والی جھوتک اگنی ہے۔ جس (دیوم) دیو کو (گراوہستاسو) ستتی سموہ گرہن۔ ہون اور پتھر آدی یگیہ سدھ کرنے ہارے شلپ ودیا کے پدارتھ ہاتھ میں ہیں۔ جن کے ایسے جو (دروِن سو) یگیہ کرنے والے سمیادک ودوان ہیں۔ وہ (ادھورے) انوشٹھان کرنے یوگیہ کریا ساد ھیہ اہنسا کے ابدیہ اور (یگیئے شو) اگنی ہوتر آدی اشومیدھ پرینت و شلپ ودیا سے یگیوں میں (ایڈتے) پوجن و اس کے گنوں کی کھوج کر کے سنگیت کرتے ہیں۔ وہی منش ہمیشہ آنند یکیت رہتے ہیں ٭

(اس منتر میں شلیش النکار ہے) سب منشیوں کو سب کرم اُپاسنا
بھاؤ ارتھ:- تتھا گیان کانڈ یگیوں میں پرمیشور ہی کی پوجا تتھا کیو تک اگنی ہوم اور شلپ آدی کاموں میں اچھی پرکار سنگیت کرنے یوگیہ ہے ٭

(اُکت اگنی ہی سب پدارتھوں کو دینے اور دلوانے والا ہے۔ اس وشئے کا اُپدیش اگلے منتر میں کیا ہے۔ (رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

تشریح اس منتر میں انسانوں کو آگ سے مختلف کام لینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ مذہب کے متعلق کام ہون اور یگیہ ہیں۔ آگ کے بغیر ہمارے یہ فرائض پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے۔ لہذا ان کی تکمیل کے لئے۔ اور صنعت وحرفت میں آگ سے مناسب کام لینے کی ہدایت ہے۔ صنعت وحرفت میں آگ بہت کام آتی ہے۔ مثال کے طور پر لوہا وغیرہ پگھلانے سے ہی مختلف اقسام کی مشینریوں کے پرزے بنتے ہیں۔ پھر انجن، موٹر۔ جہاز وغیرہ بھی آگ کے بنا نہیں چل سکتے۔ ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں آگ ایک نمایاں پارٹ ادا کرتی ہے۔ اس سے مناسب طریق پر زیادہ سے زیادہ کام لینے کی ٭ صنعت وحرفت کے کام میں ہدایت ہے ٭ (ہنتی)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ٭

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
SuLeman Um... & Co., Karachi

چنے ہوئے پھول

— قسمت ہے تو در اصل انسان کی اپنی بنائی ہوئی۔ واقعات نتیجے ہیں ... یا بُرے اعمال کا پھل۔ لیکن بوجہ اگیان ... کا پھل کب اور کیسا ملے گا۔ اس سے ... خبر ہیں ٭

— قسمت کے اچھے یا بُرے ... جانے پر کوئی گمبھیر انسان ہی اپنے ... سنبھالتا ہے۔ لیکن بہت سے ایسے ... ہیں۔ جو تکلیف کے باعث موت کی ... اُتر سے۔ اور بہت سے خوشی سے ... روحانی موت سے ٹھہرے فلالت ... طرح سے جا گرتے ہیں ٭

— اے انسان اگر راحت کا خواہاں ... ہے۔ تو دل کی اُدھیڑ بُن سے دل کو ... کر دے۔ ورنہ تیرے لئے مصیبت ... ناک ہیں ہے

— من کا فرض ہے سنکلپ شکتی ... تمہارا فرض ہے اُسے راہ راست پر ... تم نے اپنا فرض پورا نہ کیا۔ تو وہ ... ہی۔ جس کا نتیجہ تمہارے لئے مصیبت ... ہو گا ٭

— اپنی بہتری کے لئے ہاتھ پاؤں ... مار۔ لیکن مقررہ حد تک کیونکہ ... پھنسی ہوئی ہاتھ پاؤں مار مار کر ہی اپنی ... سبب خود بن جاتی ہے ٭

— اگر مصیبت آہی گئی ہے تو فکر ... ہے۔ کیونکہ صرف تدبیر سے مشکل ... فکر سے نہیں ٭

— تدبیر بھی تقدیر کے ادھین ...

پچھو نکی اکسیر دوا — حکیم نبی پرشاد

اصلی — رجسٹرڈ — گھی

بال جیون

چبانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت ... اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی ... قیمت فی شیشی ۱۲ در جن ... علاوہ محصول ... مفت لو۔ دس منز نام و پتے بھیجنے پر ...

المشتہر۔ منیجر بال جیون کارخانہ ...

ایجنٹ:۔ جوشی پنڈت اینڈ کمپنی بیرون شاہ ...

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سمبت ۱۹۹۶ ۸- ماگھ
پرکاش لاہور
سنہ ۱۹۴۰ء ۲۱ جنوری

کلکتہ میں دس۱۰ دن

میں ۲۴- دسمبر سے ۱۱- جنوری تک لاہور سے باہر رہا- ۲۴- دسمبر کی صبح کو جالندھر گیا- وہاں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تھا- اس بار یہ وار شک، اُتسو وشیش سمارہ سے منایا گیا- کسی کو اس بات سے انکار نہ ہوگا- کہ اس کامیابی کے لئے آریہ سماج کے پردھان سیٹھ بندرابن جی سوندھی کی کوششیں زیادہ تر ذمہ وار ہیں- یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہیں- کہ آریہ سماج کے جتنے بھی انسٹی ٹیوشن جالندھر میں ہیں- وہ زیادہ تر ان کے سر پر چل رہے ہیں- دوآبہ ہائی سکول جس درجہ کو پہنچا ہے- وہ ان کی کوششوں کا نتیجہ ہے- کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کے لئے کئی ہزار روپیہ سالانہ کے وعدے ملے- تو ان کی ہمت سے ۲۴- دسمبر کو بعد دوپہر دوآبہ سکول کے لڑکوں کو انعامات تقسیم کئے گئے- اس کے ایک سابق طالب علم مسٹر گوردت سوندھی پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے- مسٹر سوندھی جالندھر کے مشہور بیرسٹر سورگباشی رائے زادہ بھگت رام کے فرزند رشید ہیں- اور گورنمنٹ کالج لاہور کے پہلے ہندوستانی پرنسپل ہیں- ان کی شخصیت بہت سے لوگوں کو جلسہ میں کھینچ لائی- اور یہ جلسہ نہایت سپھلتا کے ساتھ سماپت ہوا- سالانہ رپورٹ پڑھی گئی- اس سے معلوم ہوا- کہ یہ سکول دن بدن ترقی کر رہا ہے- اس کے لئے میں سکول کے ہیڈ ماسٹر لالہ کرپا رام ایم- اے کو ودھائی دیتا ہوں- جلسہ تقسیم انعامات کے بعد اس دن کے معزز مہمان کے اعزاز میں آریہ ہائی سکول کے وسیع میدان میں ایک شاندار پارٹی دی گئی- رات کے وقت پہلے میرا ویاکھیان ہوا- اور اس کے بعد پنڈت پریہ برت جی کا- آریہ سماج کا سارا مندر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا- میں تو اسی رات جالندھر سے روانہ ہو پڑا- لیکن دوسرے دن کا پروگرام پہلے دن سے بھی رونق تھا- اور اس بات کا شوق تھا کہ اس اُتسو کے پروگرام کے لئے کوشش پرتن کیا گیا ہے- ۲۵- دسمبر کی پراتہ کو سارودیشک سبھا کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی- پی لیجسلیٹو اسمبلی و منتری پروفیسر سُدھاکر جی پہنچ گئے- ریلوے سٹیشن پر ان کا سواگت کیا گیا- دوپہر کے وقت سیٹھ بندرابن جی نے اپنے معزز مہمانوں کے اعزاز میں اپنے ہاں دوسو کے قریب سجنوں کو کھانے پر بُلایا- بعد دوپہر انہیں ایک پارٹی دی گئی- جس میں شہر کے معززین شامل ہوئے- رات کو ان کی خدمت میں آریہ سماج کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا- اور اس کے ساتھ ہی ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج مندر بنانے کے لئے دو ہزار کی تھیلی پیش کی گئی- یاد رہے کہ جب میں ڈکٹیٹر کی حیثیت میں جالندھر گیا تھا- تو مجھے چار ہزار کی تھیلی پیش کی گئی تھی- اور یہ روپیہ سیٹھ بندرابن نے خود پھر کر جمع کیا تھا- یہ آریہ سماج جالندھر کو ہی شریہ پراپت ہے- کہ اس نے سب سے پہلے حیدرآباد میں آریہ مندر بنانے کے لئے دو ہزار روپیہ بھینٹ کیا ہے-

۲۵- دسمبر کو دہلی میں ٹھیر کر ۲۶- دسمبر کی صبح کو میں اپنے بزرگ بھائی لالہ نارائن دت جی کے ساتھ کلکتہ روانہ ہو گیا- اور ۲۷ کی صبح کو وہاں پہنچ گیا- ہمارے وہاں پہنچنے سے نصف گھنٹہ پہلے ہندو مہا سبھا کے پردھان ویر ساورکر وہاں پہنچ گئے تھے- اور ریلوے سٹیشن سے ہی ان کا جلوس نکالا تھا- ان کا یہ جلوس نہایت کامیاب رہا- ہزاروں لوگ اس کے ساتھ تھے- ۲۸ سے ۳۰- دسمبر تک ہندو مہا سبھا کا اجلاس تھا- سب کو اس بات پر اتفاق ہے- کہ اتنا بڑا جلسہ آج تک کلکتہ میں نہیں ہوا- وہاں کے لوگ کہتے تھے- کہ ۱۹۲۸ء میں زیر صدارت پنڈت موتی لال نہرو انڈین

ریاست حیدرآباد میں پرچار

ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج نے جو ستیاگرہ کیا در حقیقت اس کی بنا اس وقت پڑی- جب حیدرآباد دربار نے پنڈت رام چند دہلوی کا داخلہ ریاست میں بند کر دیا- سارودیشک سبھا کی طرف سے جو مطالبات کئے گئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ آریہ سماج کے باہر کے اُپدیشکوں پر کسی قسم کی پابندی نہ رہے- اور وہ کھلے بندوں ریاست میں جا کر پرچار کر سکیں- جس وقت سبھا اور دربار سے سمجھوتہ ہوا اس وقت طے پا گیا تھا- کہ یہ پابندی اُٹھا دی جائے گی- وہ اُٹھا دی گئی ہے- اب ذمہ واری آریہ سماج پر ہے- یا یوں کہو کہ سارودیشک سبھا پر ہے- جس نے ریاست میں پرچار کی ذمہ واری لے رکھی ہے- سبھا نے نشچے کیا ہے- کہ وہاں اُپدیشک بھیجے جائیں- اور وہ مہاتماؤں اور جو گیہ اُپدیشکوں سے پرچار کر رہی ہے- اس کا یہ بھی نشچے ہے- اور یہ کہ گمبھیر پرکرتی کے اُپدیشک وہاں بھیجے جاویں- جنہیں اپنی ذمہ واری کا پورا احساس ہو- اور جو ویاکھیان ایسے طریق سے نہ دیں- جس سے آریہ سماج کے کام میں رکاوٹ ہو- در حقیقت کم از کم کچھ عرصہ تک کسی بھی اُپدیشک کو سارودیشک سبھا کی اجازت کے بغیر نہ جانا چاہیئے- اور اگر کوئی جانے کا ساہس کرے- تو وہاں کے آریہ سماجوں کو کہہ دینا چاہیئے کہ ہم آپ کی سیوا سے لابھ نہیں اُٹھا سکتے- جب سبھا دیکھے گی کہ رکاوٹ کو دور کر دے- تو وہ خود بخود دور کر دے گی- اس کے بعد جو بھی اُپدیشک وہاں جانا چاہے جا سکتا ہے- میں نے یہ نوٹ کیوں لکھا ہے؟ اس لئے کہ سارے آریہ جگت کو معلوم ہو جائے کہ سارودیشک سبھا کو حیدرآباد میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے یوگیہ اور گمبھیر پرکرتی کے اُپدیشکوں کی ضرورت ہے- اور جو سجن اپنی سیوا اس کام کے لئے ارپن کر دیں- اس سمبندھ میں سارودیشک سبھا سے پتر ویوہار ہونا چاہیئے- میں سمجھتا ہوں سارودیشک سبھا کو حیدرآباد میں پرچار کے لئے کئی یوگیہ اُپدیشک مل جاویں گے- میرے خیال میں کئی سجن اس کام کے یوگیہ تھے- اور انہوں نے مجھے اپنی سیوائیں پیش بھی کی تھیں اب مجھے ان سب کے نام یاد نہیں- ایک نام یاد ہے وہ سوروں یو- پی کے پنڈت گوپی ولبھ جی پاں برکھی ہیں- اورنگ آباد جیل میں وہ ہر روز سندھیا اور ہون کے بعد اُپدیش کیا کرتے تھے- بہت میٹھا بولتے تھے- اور سرل بھاشا میں جسے معمولی سے معمولی بدھی کا منش سمجھ سکے- وہ حیدرآباد جانے کے لئے تیار بھی تھے- ان کا آچار ویوہار بھی پربھاؤ شالی ہے- سبھا کو ان کی خدمات حاصل کرنی چاہئیں- لیکن ہم یہ کام سبھا پر نہیں چھوڑ سکتے- کرنا تو یہ ہے- کہ ہم بطور خود اپنی سیوائیں پیش کریں- سیوا پیش کرتے ہوئے ہمیں اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے- کہ اگر خاص حالات میں جن کا علم اُسے ہی ہو سکتا ہے- ہو کر سارودیشک سبھا ہم میں سے کسی کی سیوا سے لابھ نہ اُٹھانا چاہے- تو وہ ناراض نہ ہو- نشکام بھاؤ سے سیوا کرنے کے معنی یہ ہیں- کہ جسے ہم سے سیوا لینا ہو وہ فیصلہ کرے- ہم اس سیوا کے یوگیہ ہیں یا نہیں؟

(کرشن)

نیشنل کانگریس کا جو اجلاس ہوا تھا- اس کا پنڈال اس سے چھوٹا- اور اس کی حاضری اس سے کم تھی- حاضری کا اندازہ لگانا مشکل ہے خاص کر جبکہ لاؤڈ سپیکر کی بدولت ہزاروں لوگ سڑک پر کھڑے ہو کر سن سکتے تھے- ہندو مہا سبھا کے جلسہ کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا- کہ ہندو بنگال اس کے ساتھ ہے- بنگال تو ہمیشہ کانگریس کے ساتھ رہا ہے- اور اس سے پہلے ہندو مہا سبھا کا جو اجلاس کلکتہ میں ہوا تھا- اگرچہ اس کے پردھان

لالہ لاجپت رائے تھے- پھر بھی اسے موجودہ اجلاس سے کوئی نسبت نہیں- وجہ یہ ہے اب بنگال کے ہندوؤں نے محسوس کیا- کہ فرقہ وار فیصلہ کی بدولت ان کے سر پر جو حکومت قائم ہوئی ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ اس وقت تک بنگالی الگ تھلگ رہتے تھے- اپنے حال میں مست تھے دوسرے صوبوں کے ہندوؤں سے انہیں چنداں ہمدردی نہ تھی- اب انہیں معلوم ہوا ہے- کہ اقلیت میں ہونے کے کیا

معنی ہیں؟ اس لئے یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہ ہوگا۔ کہ کانگریس کے حلقہ سے باہر ہر ایک ہندو محسوس کرنے لگا ہے۔ کہ اگر ہندوؤں کو زندہ رہنا ہے۔ تو انہیں سنگھٹت ہونا چاہیئے۔ کلکتہ کا شائد ہی کوئی غیر کانگریسی بڑا ہندو ہو۔ جو ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں شامل نہ ہؤا ہو۔ اس جلسہ نے یہ تو ثابت کر دیا۔ کہ لوگوں میں ہندو سنگھٹن کے لئے جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ یہ دیکھنا باقی ہے کہ اس سے کوئی فائدہ اُٹھاتا ہے۔ اور کہ وہ کوئی مستقل صورت اختیار کرتا ہے +

۳۰ - دسمبر سے آریہ سماج کلکتہ کا اُتسو تھا۔ یہ اُتسو ایک وسیع پارک میں کیا گیا۔ حاضری کو دیکھ کر میرا چت پرسن ہؤا۔ ہندو مہاسبھا کی حاضری سے تو اس کا کوئی مقابلہ نہ تھا۔ لیکن پھر بھی ہزاروں تھی۔ سارا پنڈال حاضرین سے بھرا تھا۔ اور پھر بھی لوگ کئی کئی قطاروں میں باہر کھڑے تھے۔ یہ درشیہ دیکھ کر مجھے خیال پیدا ہؤا۔ کہ اب بنگال میں آریہ سماج کے پرچار کا وقت آ گیا ہے۔ وہاں کے ہندوؤں کو رکھشک کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج ہی ان کی رکھشا کا بھار اپنے اُوپر لے سکتا ہے۔ ایک لحاظ سے بنگال کے ہندوؤں کی حالت ریاست حیدر آباد کے ہندوؤں کی سی ہے۔ وہ اپنی رکھشا نہیں کر سکتے۔ اور ان کی رکھشا کرنے والی وہاں کوئی سوسائیٹی نہیں۔ ان دونو میں فرق ہے تو یہ کہ جہاں بنگال میں ہندوؤں کی اقلیت ہے۔ وہاں حیدر آباد میں اکثریت ہے۔ دونو جگہ مسلمانوں کی حکومت ہے۔ اور وہ اپنی حکومت کا پورا پورا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اب اگر وہاں پرچار کا پربندھ کیا جائے تو سپھلتا ہو سکتی ہے۔ کلکتہ میں مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی۔ کہ بنگلا بھاشا میں آریہ سماج کا ایک ساپتاہک پتر جاری ہے۔ وہ اس وقت تک خسارہ میں ہے۔ در حقیقت آریہ سماج کے تمام پرچے گھاٹے پر چل رہے ہیں۔ پنجاب کے آریہ اخبار گھاٹے میں ہیں۔ تو بنگال کے کیوں نہ ہوں۔ جبکہ وہاں آریہ سماج کا پرچار برائے نام ہے۔ اس گھاٹے کو پورا کرنا سارے آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ کوئی ایسا پربندھ ہو جائے۔ جس سے اس پرچہ کا گھاٹا پورا ہو جایا کرے۔ اور وہ چلتا رہے۔ لالہ نارائن دت جی اور میں ۴ - جنوری تک کلکتہ میں رہے۔ ہمارے وہاں رہنے کا ایک دشیش پریوجن تھا۔ اور وہ پریوجن بھی آریہ سماج سے سمبندھ رکھتا ہے۔ اس میں ہمیں ص

آچاریہ رام دیو کا سمارک

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آچاریہ رام دیو کے سمارک کے لئے اپیل شائع کی ہے۔ میں ایک ایک آریہ بھائی اور بہن کی توجہ اس کی طرف دلاتا ہوں۔ اس اپیل میں دستار سے بتایا گیا ہے۔ کہ آچاریہ جی کے ہم پر کیا ادھیکار ہیں۔ انہوں نے اپنا جیون آریہ سماج کی سیوا کے لئے ارپن کر دیا۔ اور سیوا کرتے کرتے ہی وہ بیمار ہو گئے۔ انہیں آریہ سماج سے اتھاہ پریم تھا۔ اگر یہ پریم کچھ کم ہوتا۔ اور وہ اپنے شریر کی طرف دھیان دیتے۔ تو آج وہ جیوت ہوتے۔ جن دنوں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی تھی۔ وہ سبھا کے پردھان تھے۔ اُنہوں نے شتابدی کو سپھل بنانے کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ ان کا شریر اس کام کے یوگیہ نہ تھا۔ لیکن وہ اسے چابک مار مار کر چلاتے رہے۔ جس کا پرنام یہ ہؤا۔ کہ شتابدی کے چھ ماہ بعد وہ بیمار پڑ گئے۔ انہیں ادھرنگ کی بیماری ہو گئی۔ ان کے سثھان میں کوئی اور ہوتا۔ تو ایکانت میں بیٹھ جاتا۔ اور اپنا سارا سمیہ - اپنی ساری شکتی اپنی صحت بنانے میں لگا دیتا۔ لیکن وہ اس حالت میں بھی آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ تین ورش انہوں نے اس اوستھا میں وتیت کئے۔ مرتیو سے صرف چند دن پہلے وہ کنیا گوروکل کے وارشک اُتسو میں شامل ہوتے رہے۔ اور اگرچہ وہ اس قابل بھی نہ تھے۔ کہ پیدل چل کر پنڈال تک پہنچتے۔ پھر بھی کئی کئی گھنٹے وہاں بیٹھے رہتے۔ جس ویکتی کو آریہ سماج سے اس قدر پریم ہو۔ اور جس نے اپنا سروسو اس پر وار دیا ہو۔ یہاں تک کہ اپنے لڑکے بھی آریہ سماج کی سیوا کے لئے تیار کئے ہوں۔ آریہ سماج اس کا سمارک نہ بنائے۔ تو اس سے بڑھ کر کرتگھن کون ہوگا؟

پنجاب کا آریہ جگت حیدر آباد کے لئے لاکھوں روپیہ دے چکا ہے۔ اس کی جو سادھارن ذمہ داری ہے اسے بھی وہ نبھا رہا ہے۔ اس لئے یہ آشا کرنا۔ کہ سمارک کیلئے بہت سی بڑی بڑی رقمیں مل جائیں مشکل ہے۔ آچاریہ رام دیو کے بھگتوں کی کمی نہیں۔ ان میں سے کئی دل کھول کر دینے کو تیار ہو سکتے ہیں۔ میں ان کی نہیں کہتا۔ سادھارن روپ سے بہت سی بڑی رقموں کی آشا نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن دو لاکھ کوئی بڑی رقم نہیں۔ یہ رقم تو ایک ایک روپیہ مانگ کر بھی پوری ہو سکتی ہے۔ ہر ایک آریہ پریوار اپنی طرف سے اتنے روپیئے پیش کر دے۔ جتنے اس کے ممبر ہوں۔ تو یہ رقم جمع ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ کام تب ہو سکتا ہے جب کوئی ویکتی اسے اپنے اُوپر لے۔ جب میں ایک ایک روپیہ کی تجویز پیش کرتا ہوں۔ تو اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ جو زیادہ دے سکتے ہیں۔ وہ بھی ایک روپیہ ہی دیں۔ بلکہ یہ کہ جو زیادہ نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے پریوار کے ایک ایک ممبر کی طرف سے ایک ایک روپیہ پیش کر دیں۔ بہر حال اب جبکہ اپیل پبلک کے سامنے آ چکی ہے۔ آریہ سماجوں کو حرکت میں آنا چاہیئے۔ اور اپنے کرتویہ کا پالن کرنا چاہیئے۔ کنیا گوروکل کے لئے ایک لاکھ روپیہ جمع کرنا تو نہائیت ہی ضروری ہے۔ اور وہ بھی شیگھر اس کی کالج بلڈنگ بننے والی ہے۔ اس کیلئے ساٹھ ستر ہزار روپیہ درکار ہے۔ اگر یہ ایک لاکھ جمع ہو جائے۔ تو جہاں آچاریہ رام دیو جی کی یادگار کے طور پر یہ عمارت مکمل ہو سکتی ہے۔ وہاں ان کے نام پر ایک چیئر بھی قائم ہو سکتی ہے۔ میں ایک بار پھر آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کا دھیان اس اپیل کی اور آکرشت کرتا ہوں +

(کرشن)

مندر پرویش ایکٹ اور سناتن دھرمی

مدراس کے کچھ سناتن دھرمیوں نے مدراس گورنمنٹ سے ایک میموریل کے ذریعہ درخواست کی تھی۔ کہ مندر پرویش ایکٹ منسوخ کر دیا جائے۔ اور کہ جن مندروں میں اچھوتوں کو داخلہ کی اجازت دی گئی ہے ان کی شُدھی کرنے کا حکم دیا جائے۔ اور پہلے کی طرح مندروں کو اچھوتوں پر بند کیا جائے +

گورنمنٹ کی طرف سے ٹھیک جواب دیا گیا ہے کہ نہ وہ اس میں ترمیم کرنے کو تیار ہے۔ اور نہ اس پر عمل درآمد ہونے سے روک سکے گی +

ہمیں مدراس کے قدامت پسند سناتن دھرمیوں کی عقل پر تعجب ہوتا ہے جو مندروں کی تو شدھی کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن اچھوتوں کی نہیں۔ اگر اچھوت شُدھ نہیں ہو سکتے۔ تو مندر کیسے ہو سکتے ہیں؟ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ اگر مندر شُدھ ہو سکتے ہیں۔ تو اچھوت بھی شُدھ کئے جا سکتے ہیں +

سرحد میں اغوا کی بڑھتی ہوئی وارداتیں

آخر فرنٹیئر گورنمنٹ میجر ڈوگل کو قبائلی ڈاکوؤں کے پنجہ سے بغیر زرِ فدیہ ادا کئے رہا کرانے میں کامیاب ہو گئی۔ ان کے ساتھ دو اشخاص اور رہا ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ گورنمنٹ جیسے چاہے دباؤ ڈال کر رہا کرا سکتی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ اغوا کی وارداتوں میں دن بدن نہائیت تیزی سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور یہ سمجھ ہندوؤں کا یہ وشواس مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ کہ ان کا جان و مال اور عزت محفوظ نہیں۔ پرجا کی حفاظت گورنمنٹ کا پہلا فرض ہے اس لئے کیا ہم امید کریں۔ کہ وہ قبائلی ڈاکوؤں کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔ تا کہ ان کے حوصلے اور بڑھنے نہ پائیں +

دیال باغ کا رادھا سوامی مت

بقول ہمارا دیال باغ" امسال نمائش کی افتتاحی رسم مہاراج کے مبارک ہاتھوں ادا ہوئی۔ نام "دیال باغ مصنوعات" رکھا گیا۔ لیکن جاپانی پارچات اور لدھیانہ ہوزری کی بھرمار تھی۔ علاوہ ازیں بیسویں صدی کی ترقی اور تہذیب کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا چنانچہ بھارت ورش کی پراچین سبھیتا یہ دیکھ کر رو رہی تھی۔ کہ نمائش میں نوجوان لڑکیاں کھلے بندوں مختلف سٹالز پر اشیا فروخت کر رہی ہیں۔ اور شہر کے ہندو مسلمان جوق در جوق یہ نمائش دیکھنے کے لئے آ رہے ہیں۔ اور ہماری یہ معصوم بہنیں "آپ کو ہماری قسم یہ تھان ضرور لے لیں" کہہ کر ان کے دلوں پر رادھا سوامی مت کی عظمت و فضیلت منقش کر رہی تھیں۔ اسی پر اکتفا نہیں کی گئی۔ نمائش پارچات مصنوعات کی تھی۔ اور یہ بہنیں مونگ پھلی، چنے اور ہمہاں ایک ایک آنہ کے لفافہ میں فروخت کر رہی تھیں۔ کہ یہ بھی دیال باغ میں بنائی جاتی ہیں۔ حالانکہ ہر شہر و قصبہ میں ہر حلوائی بناتا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

متھرا کا بوچڑ خانہ بند

اطلاع ہے۔ کہ گورمنٹ نے متھرا کا وہ بوچڑ خانہ جس کے خلاف ایک عرصہ سے ایجی ٹیشن ہو رہی تھی بند کر دیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو ہم جہاں گورمنٹ کی دور اندیشی کی داد دیتے ہیں۔ وہاں ہندو جگت کو ایجی ٹیشن کی کامیابی پر بدھائی دیتے ہیں۔ واقعی گوپال کی بھومی پر بوچڑ خانہ ایک کلنک تھا۔ جس کا دور ہونا ہی ٹھیک تھا۔

نظام دکن اور خواجہ حسن نظامی

دہلی کے خواجہ حسن نظامی کو حیدر آباد کی طرف سے ۲۳ ہزار روپیہ کا عطیہ ملا ہے۔ یہ رقم اس پنشن کی ہے۔ جو کچھ عرصہ سے بند تھی۔ جہاں نظام نے پچھلا بقایا صاف کر دیا ہے۔ وہاں آئندہ باقاعدہ ادائیگی کا انتظام بھی کر دیا ہے۔ بظاہر یہ پنشن اردو کے لئے کی جانے والی اہی خدمات کا صلہ ہے۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ حقیقت کیا ہے؟

"عزیز ہند" رقمطراز ہے:۔

"ایک حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب ہیں۔ جو دہلی سے جہاں اردو کی نشر و اشاعت کیلئے ہر قسم کی آسائشیاں موجود ہیں۔ اردو کی خدمت "منادی" کے ذریعہ کر رہے ہیں۔ اور ان کو اس خدمت کے صلہ میں اعلےٰ حضرت حضور نظام والا مقام ہزاروں روپے مرحمت فرما رہے ہیں۔ ایک ہم ہیں۔ کہ ہمارے پاس نہ کوئی قومی فنڈ ہے نہ ہمارے لئے دہلی کی طرح طباعت و اشاعت کی سہولتیں ہیں۔ اور باوجود اس کے ہم چودہ سال سے اردو کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور مخالفین کے مقابلہ پر ہزاروں مرتبہ حیدر آباد کی طرفداری کر چکے ہیں۔ مگر کبھی اعلےٰ حضرت نے ہماری جانب توجہ نہیں فرمائی"

پھر وہ کون سی خدمات ہیں۔ جن کا انہیں یہ صلہ دیا گیا ہے؟ اس سوال کا جواب کوئی اور دے سکے یا نہ۔ لیکن ایک آریہ سماجی اس کا جواب خوب دے سکتا ہے۔

پرائمری ایجوکیشن بل

۹- جنوری کو پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں وزیر تعلیم کی طرف سے پرائمری ایجوکیشن بل پیش کیا گیا۔ اس بل کا منشا یہ ہے۔ کہ صوبہ میں مخلوط پرائمری تعلیم لازمی قرار دے دی جاوے۔ اس کی رو سے ۶ سے ۱۱ سال تک کی عمر کی لڑکیاں اور ۶ سے ۱۴ سال تک کی عمر کے لڑکے اکٹھے پڑھ سکیں گے۔

کچھ مسلم ممبروں نے اسلامی پردہ کے تحفظ کی آڑ میں اس بل کی مخالفت کی۔ لیکن ہندو ممبر خاموش رہے۔ ہمیں ان کی خاموشی پر تعجب ہے۔ کیونکہ اس بل سے زیادہ نقصان ہندوؤں کو ہی اٹھانا پڑے گا۔

اب تو ہندو لڑکیوں کے لئے تھوڑا بہت علیحدہ ہندی سکولوں کا انتظام ہے ہی لیکن اگر یہ بل قانون کی شکل اختیار کر گیا۔ تو ان کی لڑکیاں بھی اردو پڑھنے پر مجبور ہوں گی۔ جس سے لازمی طور پر ہندو سنسکرتی اور سبھیتا کو آگھات پہنچے گا۔ اور ہندو استانیاں بے کار ہو جائیں گی۔ مخلوط تعلیم سے جو بد اخلاقی پہنچے گی وہ الگ۔

مسلم ممبر تو اس بل کی مخالفت کر ہی رہے ہیں۔ اگر ہندو ممبر بھی اس مخالفت میں ان کے ساتھ ہو جائیں۔ تو اس بل کے پاس نہ ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔

سندھ کے ہندو اور مہاتما گاندھی

سندھ کے ہندو کمزور ہونے کی وجہ سے نقصان اٹھا رہے ہیں۔ ان کی مشکل کا حل یہ ہے۔ کہ وہ مضبوط اور سنگٹھت ہوں۔ لیکن مہاتما گاندھی نے انہیں مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ گراموں سے ہجرت کر کے قصبوں اور شہروں میں بس جائیں۔

اس کے مقابلہ میں سندھ کے کچھ سمجھدار ہندوؤں کی تجویز یہ ہے۔ کہ سندھ کے دیہات میں پنجاب کے مضبوط جاٹوں کو کافی تعداد میں لبسا دیا جائے۔

سندھ کے ہندوؤں کی یہ کس قدر بدنصیبی ہے۔ کہ ان کے مرض کا معالج روگ کا علاج نہ کر کے انہیں خودکشی کا مشورہ دے رہا ہے۔ ایسے معالجوں کی طرف رجوع کرنے سے یہ کہیں اچھا ہے۔ کہ مریض کو اس کے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔

سندھ گورنمنٹ کا بیان

سندھ گورنمنٹ کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں فسادات سکھر میں ہوئے جان و مال کے نقصان کی تفصیل دی گئی ہے۔ دس ہندوؤں کے علاوہ جو زندہ جلا دئے گئے ایک سو بیاسی ہندو قتل ہوئے۔ ہندو مجروحین کی تعداد اٹھائیس ہے۔ جن میں سے ۹ بعد میں مر گئے۔ چودہ مسلمان قتل ہوئے۔ ان کے زخمیوں کی تعداد بارہ ہے جو سب صحتیاب ہو چکے ہیں۔ نقصانِ مال کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۶۴ سے اوپر مکانات نذرِ آتش کئے گئے۔ جن میں سے زیادہ تر ہندوؤں کے تھے۔ مالی نقصان کی مجموعی رقم ۱۴۸۰۰۰ روپے ہے۔ ۴۶۷ مکانات لوٹ لئے گئے۔ جس سے ۶۵۲۰۰۰ روپیہ کا نقصان ہوا۔ چھ ہندو عورتیں اغوا کی گئیں۔ جو بعد میں واپس لائی گئیں۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار کی روشنی میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہاں ہندو اقلیت کہاں تک محفوظ ہے۔ سندھ کے ہندوؤں کا منزل گاہ کے جھگڑے سے کوئی تعلق نہ تھا مگر کہیں ہوتا۔ تو نہ معلوم ان کی کیا حالت ہوتی؟ سندھ کے ہندوؤں کی اس افسوسناک حالت پر کون دردمند انسان ہے۔ جو خون کے آنسو نہ بہائے گا؟

کیا ایک بار پھر ستیاگرہ ہوگا؟

کئی اخباروں میں چھپی خبر اور بمبئی سی۔ پی اور یو۔ پی کے پرانتوں میں پھیلی ہوئی اس افواہ کی کہ آریہ سماج حیدر آباد میں ایک بار پھر ستیاگرہ کرنے والا ہے۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے پرزور تردید کرتے ہوئے آریہ جنتا سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ان بھرم اُتپادک خبروں اور افواہوں پر یقین نہ کرے۔ حیدر آباد کے متعلق کوئی آریہ سماجک سوچنا کیول اسی سمیہ قابلِ یقین سمجھی جانی چاہیئے جب وہ سارودیشک سبھا کی اور سے دی گئی ہو۔

ہمیں آشا ہے۔ کہ آریہ جنتا اس سمبندھ میں سچیت رہے گی۔

نظام گورنمنٹ اگلا قدم اٹھائے!

نظام گورنمنٹ نے سمجھوتہ کے وقت کئے اپنے وعدوں میں سے ایک جو بیرونی اپدیشکوں کے ریاست میں داخلہ کے متعلق تھا تو پورا کر دیا ہے۔ لیکن اس نے ابھی تک پنڈت نریندر و دیگر چند ایک اپدیشکوں کی رہائی اور آریہ اخباروں کے داخلہ پر سے پابندی ہٹائے جانے کے احکام صادر نہیں کئے۔ اب جبکہ فضا میں سکون آ چکا ہے۔ اسے چاہئے۔ کہ اگلا قدم اٹھا کر اپنا وعدہ پورا کرے۔

رکاوٹیں کیوں؟

کئی دنوں سے ریاست حیدر آباد کے کئی استھانوں سے آریہ سماج کے پرچار میں رکاوٹیں ڈالے جانے کی اطلاعات آنے لگی ہیں۔ جیسے گلبرگہ جیل میں آریہ سماج کلیانی کے منتری مہاشہ موہن سنگھ کو ہون نہ کرنے دینا۔ دھرور کے ایک ستیاگرہی کی جائیداد کی بلا وجہ ضبطی۔ اور دھرور کے تھگوت رائے جی کا موروثی جائیداد سے محروم کیا جانا وغیرہ۔

دربار کی طرف سے کئے گئے دھارمک آزادی کے واضح اعلان کی موجودگی میں اضلاع کے ملازمین کی طرف سے یہ رکاوٹیں کیوں ڈالی جاتی ہیں؟ سارودیشک سبھا کو چاہیئے۔ کہ حکام بالا کی توجہ اس طرف دلائے۔

ہندو مسلم اتحاد کی عملی کوشش

وید اور قرآن کے عنوان سے صفحہ دس پر ماسٹر لکھمن آریہ اپدیشک کی طرف سے ایک اعلان پرکاشت ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے بتایا ہے۔ کہ وہ عنقریب قرآن شریف کی ایک ایسی تفسیر پیش کرنے والے ہیں۔ جو وید کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اس میں قرآن اور وید کی تعلیمات کا تطابق ثابت کیا گیا ہے۔

ماسٹر جی کے الفاظ میں انہوں نے وید اور قرآن کو دو قالب ایک جان اور دین اسلام اور ویدک دھرم کو مترادف الفاظ ثابت کیا ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے یہ ایک عملی کوشش ہے۔ جس کی ہر معقولیت پسند ہندو مسلم کو تعریف کرنی چاہیئے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کے خواہشمند ماسٹر جی کو اس نیک کوشش کی تکمیل میں سہیوگ دیں۔

ضروری نویدن

(۱) جن اصحاب کی خدمت میں وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ وہ کرپا کر کے وصول کر لیں۔ اور کسی صورت میں بھی واپس نہ کریں۔

(۲) ماہ جنوری میں جن گراہکوں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ ان کو فرداً فرداً اطلاع دے دی گئی ہے۔ انہیں یاد دہانی کراتے ہوئے ہم ان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد از جلد اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ مقررہ میعاد کے بعد وی۔ پی بھیج جاویں گے۔ لیکن وی۔ پی کا تین آنے زائد خرچ

مختصر ــــ تازہ ــــ خبریں

ــــ ۱۳-جنوری کو گوردوارہ شہید گنج میں ایک مسلم نوجوان محمد اکبر نے کرپان سے قاتلانہ حملہ کر کے تین سکھوں کو سخت زخمی کر دیا۔

ــــ مسٹر دیریندر کے مقدمہ کی اگلی پیشی ۳-فروری کو ہے۔ وہ ضمانت پر رہا ہیں +

ــــ سخت سردی کی وجہ سے روس اور فن لینڈ کی جنگ معطل ہو گئی ہے +

ــــ برطانوی گورنمنٹ اور کانگریس میں پھر سمجھوتہ کی بات چیت ہو گی +

ــــ رام گڑھ (بہار) میں جہاں کانگریس کا آئندہ اجلاس ہو گا کانگریس نگر زیر تعمیر ہے +

ــــ پنڈت جواہر لال نہرو نے یو۔پی کی کانگریس کو ... کو ہدایت کی ہے۔ کہ مسٹر سبھاش سے وہ کوئی تعلق نہ رکھیں +

ــــ جاپان روس سے مصالحت کی پوری پوری کوشش کرے گا +

ــــ نازیوں نے آٹھ سو چیک افسر ہلاک کر دئے ہیں +

ــــ روس نے فن لینڈ کے ۲۷ اضلاع پر چار سو ہوائی جہازوں سے زبردست بمباری کی +

ــــ ۲۶-جنوری کو تمام ہندوستان میں "یوم آزادی" منایا جائیگا +

ــــ "مانچسٹر گارڈین" نے تجویز کی ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے ممبروں کا ایک ڈیپوٹیشن ہندوستان جا کر مخالف پارٹیوں میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کرے +

ــــ گکھڑ ریلوے سٹیشن پر ڈاکوؤں نے زبردست ڈاکہ ڈال کر سٹیشن ماسٹر اور دو اسسٹنٹ... ان کو لوٹ لیا +

ــــ آئینی ڈیڈ لاک کو ختم کرنے کے لئے فروری میں گاندھی لنلتھگو ملاقات ہو گی +

ــــ سورگباشی بابا ڈنگا سنگھ کے دان سے ایک لاکھ روپیہ ایک تپدق ہسپتال بنانے پر خرچ ہو گا +

ــــ دیانند ہسپتال لدھیانہ ۱۳-جنوری کو اپنی نئی بلڈنگ نزد آریہ بورڈنگ ہاؤس منتقل ہو گیا ہے +

ــــ پنڈت ماہر شرما آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے حیدرآباد میں پرچار کریں گے +

ــــ دیمبی کے چار سو سات تجارتی جہاز مختلف بندرگاہوں میں رک جانے سے ۹ لین کروڑ پونڈ خسارہ کی وجہ بن رہے ہیں +

ــــ بڑودہ میں لارڈ لنلتھگو نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ فیڈرل سکیم ملتوی کی گئی ہے ترک نہیں +

ــــ بلجیم اور ہالینڈ کی سرحدوں پر جرمن فوجیں جمع ہو گئی ہیں +

ــــ امریکہ فرانس کے لئے اینٹی ایئر کرافٹ بم تیار کر رہا ہے +

ــــ فن لینڈ کے چار شہروں پر روس نے چھ سو بم گرائے +

ــــ روس اب ناروے اور سویڈن پر دانت تیز کرنے لگا ہے +

ــــ برطانیہ ساٹھ لاکھ پونڈ جنگ پر روزانہ خرچ کر رہا ہے +

ــــ مسولینی نے ہٹلر کے جال میں پھنسنے سے انکار کر دیا ہے +

ــــ سٹالن نے جرمنی کو ہوائی جہاز دینے سے انکار کر دیا ہے +

ــــ ترکی میں زلزلہ سے ۳۹ ہزار اشخاص ہلاک اور پچاس ہزار مکان تباہ ہو چکے ہیں +

ــــ حصار قحط ریلیف کے عملہ کے ۲ ملازم برطرف کئے گئے ہیں۔ اور ۹۱ کو جرمانہ ہوا ہے +

ــــ وشویشورانند ویدک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور کو لالہ مہیش چند مالک جینت کاٹن ملز خانیوال نے ایک ہزار روپیہ دان دیا ہے +

ــــ قبائلی ڈاکوؤں نے کالکی سروٹ اور گھوڑی والہ پر دھاوا کر کے تیرہ ۱۵ اشخاص کو اغوا کر لیا ہے +

ــــ حکومت ہند کے دفاتر کے نوے فیصدی چپڑاسی تپدق میں مبتلا ہیں +

ــــ مہاتما گاندھی آنے والی جدوجہد کا پروگرام تیار کر رہے ہیں +

ــــ جعلی نوٹ بنانے کے الزام میں "ریاست" اخبار کے مالک سردار دیوان سنگھ مفتون دہلی میں گرفتار کر لئے گئے ہیں +

ــــ ہندوستان کی سیاسی اور آئینی ترقی کے لئے ایک اور کمیشن آ رہا ہے +

ــــ ضلع بنوں میں دو دیہات پر حملہ کر کے دو سکول ماسٹر اور ایک ہندو عورت کو قبائلی اغوا کر کے لے گئے +

ــــ وائسرائے ایک بار پھر مختلف جماعتوں کے لیڈروں کو اکٹھا کر کے ان میں سمجھوتہ کرا...

سچا دھرم پریورتن

(لیکھک: شری پروفیسر سدھاکر ایم۔اے)

سنسار کی جن سنکھیا بہت سے دھرموں سمپردایوں تتھا سنگھوں میں بٹ رہی ہے۔ پرنتیک سمپردائے والا یہ چاہتا ہے کہ اس کا سنگھ بڑھے۔ اس کے لئے وہ انیک اپائے کام میں لاتا ہے۔ دھن آدی کا پرلوبھن بھی ایک اپائے ہے۔ شاسن شکتی تتھا راشٹر کا بل بھی سمیہ سمیہ پر لوگ اپنے سمپردایوں کو بڑھانے کے لئے کاریہ میں لاتے رہے ہیں۔ مسلمانوں تتھا عیسائیوں نے اس شکتی کا پورا پورا پریوگ کیا ہے +

اس سمیہ بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمان بھائی ہندوؤں کو اپنے مت میں لانے کی پوری چیشٹا کرتے ہیں۔ عیسائی بھی ہندو تتھا مسلمانوں کو اپنے دھرم میں لانے کیلئے پوری تن دہی دکھا رہے ہیں۔ پرشن یہ ہے۔ کہ یہ دھرم پریورتن کیا سچ مچ اپادیئے ہے؟ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ ہر ایک سمپردائے کو پوری سوتنترتا ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے سنگھ کو بڑھائے۔ پرنتو جن سادھنوں کا وہ اولمبن کرے۔ وہ سندیہ سے دور ہونے چاہئیں۔ اور ان کی پوترتا کی پوری رکھشا ہونی چاہیئے +

یہاں تک تو ٹھیک ہے۔ پرنتو جس پرشن کو میں پاٹھکوں کے سنمکھ لانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ سچا دھرم پریورتن کس کو کہتے ہیں؟ کیا کیول شبدھی دوارا کسی دھرم کے سدھانتوں کو سویکار کر لینے کا نام ہی دھرم پریورتن ہو سکتا ہے؟ دھرم پریورتن کیول بودھک سویکرتی نہیں ہو سکتی۔ اس کا ستیا سوروپ بہت گہرا تتھا وستریت انوبھو کہلاتا ہے انوبھو کیسے پرگٹ ہوتا ہے؟ اس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ یہ ورتی ایک وشدھ تتھا آدھیاتمک انوبھو ہوتا ہے۔ جب یہ پیدا ہوتا ہے۔ تو منش کا سارا جیون بدل جاتا ہے۔ وہ پہلے سا دکھائی نہیں دیتا۔ باہیہ روپ سے وہ وہی دکھائی دیتا ہے پرنتو اس کا آنترک سارا درشٹی کون بدل جانے سے اس کا آنترک جیون بدل جاتا ہے۔ اسی نتا نت پری ورتن کو میں دیکھتے ہوئے کئی وچارکوں نے دھرم پریورتن کو پنر جنم کے نام سے وکھیان کیا ہے۔ سچ مچ اس گہرے انوبھو سے منش کا کایا پلٹ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا دوسرا جنم ہو جاتا ہے۔ اس پرکار کا پری ورتن ورلا ہی ہوتا ہے۔ پر جلد پریورتن کو ہم سنگھ پریورتن کا نام دے سکتے ہیں۔ اس کو شدھی اتھوا دھرم کے نام سے پکارنا ٹھیک ہو سکتا ہے بڑی یہ بات ٹھیک ہے کہ سچے پری ورتن سے نیا جنم ہو جاتا ہے۔ پرچارکوں کو اسی پرکار کے دھرم پریورتن کے لئے لوگوں کو تیار کرنا چاہیئے دھرم پریورتن کیول تڑک یا مکتی سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تڑک یا مکتی کا پریوگ اس پرکار کے پری ورتن کے لئے میں بادھک ثابت ہوتا ہے۔ یہ پری ورتن گہری دھارمک شکتیوں کے ہی اتپن ہوتا ہے۔ اور وہی دیکھی پری ورتن کو پیدا کر سکتا ہے۔ جب جیون میں وہ شکتیاں جاگرت ہوتی ہیں جیون جیون سے آتا ہے۔ جہاں جیون ہی دیا، جیون پیدا کرنا سمجھو نہیں ہمارے اپدیشک سدھانتوں کا پرچار تو اوشیہ کرتے ہیں۔ پرنتو پرچار نہیں کرتے۔ وہ سیم اچیہ مارگ پر نہیں چلتے۔ تو پھر لوگوں کو کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟ لوگوں کو دینے والے اپدیشک ورلے ہی ہیں پرنتو جب تک ایسے اپدیشک پرچار میدان میں نہیں آتے۔ تب تک

پروہت کی ضرورت

آریہ سماج گرودکل وبھاگ کوئٹہ کو ایک پروہت کی ضرورت ہے۔ بھجنوپدیشک کو ترجیح دی جائے گی۔ کرپا کر کے اپنی ودوتا کے پرمان پتر کی کاپی پرارتھنا پتر کے ساتھ مفصلہ ذیل پتہ پر بھیجیں۔ ساتھ یہ بھی لکھیں۔ کہ کم از کم کتنی تنخواہ پر آنے کو تیار ہیں +

درخواستیں ۱۵-فروری تک سماج میں پہنچ جانی چاہئیں +

منوہر لال نارنگ آریہ سماج کوئٹہ (بلوچستان)

جیون پیدا کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اور جب تک دھارمک جیون جنتا میں نہیں آتا۔ تب تک کسی سمپردائے یا دھرم کا پرچار بھی نہیں ہو سکتا۔ دھرم کا پرچار وستو تہ جیون کا...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آچاریہ رام دیو سمارک فنڈ کیلئے ۲ لاکھ کی اپیل

(از رائے بہادر بدری داس جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

دل سے تعریف کی ہے۔ بارہ جماعتوں تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اس میں ۳۴۵ کنیائیں پڑھتی ہیں۔

آچاریہ رام دیو جی نے اس بات کو محسوس کیا تھا۔ کہ اگر ہم آریہ سماج اور رشی کا سندیش دیش دیشانتروں میں پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے ایسے دھرم پرچار دیکھشت دیکھشتوں کا سمودائے اکٹھا کرنا چاہئے۔

جنہیں دن رات چوبیس گھنٹے ویدک دھرم پرچار کی ہی دھن ہو۔ اسی آدرش سے انہوں نے سبھا کو پریرنا کر کے ۲۹ - کارتک سمت ۱۹۹۰ کو دیانند سیوا سدن کی استھاپنا کی تھی۔ سبھا کا وید پرچار ویبھاگ نیچے مستقل طور پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ اگر دیانند سیوا سدن کے ذریعہ دو دوان دھرم پرچارک لائے جائیں۔ اسی دھن میں ۱۹۳۵ء

ہیں آچاریہ رام دیو جی نے سبھا کے وید پرچار ویبھاگ کو مستقل کرنے کے لئے وید پرچار نِدھی بنانے پر خاص زور دیا تھا۔

آریہ سماج کا کوئی ایسا اندولن نہیں جس پر آچاریہ رام دیو جی کے عملی جیون کی چھاپ نہ ہو۔ ان کی سمرتی کو جاگرت رکھنے کے لئے چھوٹے موٹے سمارک بنائے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم بیچار کرتے ہیں ان کا چرستھائی سمارک بنانا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ان کے عملی جیون کے مکھ کاریہ کنیا گوروکل اور دیانند سیوا سدن یا وید پرچار کے سنگٹھن کو اُنت دشا میں چلانے کا نشچے کرنا چاہیئے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ان دو کاموں کے لئے دو لاکھ روپیوں کی اپیل آریہ جنتا سے کی ہے۔ ایک لاکھ روپیہ کنیا گوروکل کے کاریہ سنچالن کے لئے خرچ کیا جاوے گا۔ دن پرتی دن بڑھتے ہوئے کنیا گوروکل کیلئے بھون بنانے اور پچھلے سالوں کی مالی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ایک لاکھ سے دیانند سیوا سدن وید پرچار کا سنگٹھن بنا کر اس کے دوارا یوگیہ وِدوان پرچارکوں کے ذریعہ آریہ سنسکرتی کا سندیش دیش ودیشانتروں میں پھیلانے کے کام پر خرچ کیا جاوے گا۔ اگر ہم ان کی سمرتی کو چرستھائی بنانا چاہتے ہیں۔ اور آچاریہ رام دیو جی کا بدی ہم سچی سمارک بنانا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ان کے چلائے ہوئے کاموں کو جاری رکھنا چاہیئے۔ ان کی طرح ویدک دھرم کی سیوا کے لئے اپنے ہردیوں میں تیاگ اور دُھن کی بھاونا کو جگانا چاہیئے۔

آچاریہ رام دیو جی نے اپنے جیون کال میں لاکھوں روپیہ اکٹھا کر کے رشی دیانند اور آریہ سماج کے مشن کے لئے ارپت کیا۔ کیا آج ہم ان کی یادگار کے لئے دو لاکھ روپے کی بھکشا اکٹھی نہ کر سکیں گے؟ جس آشاواد کے بھروسہ پر آچاریہ رام دیو جی اپنی لگن میں کامیاب ہوئے۔ اسی آشاواد کے سہارے ہمیں پوری آشا ہے۔ کہ آریہ جنتا اس اپیل کو پورا کرنے میں کوئی بات اُٹھا نہ رکھے گی۔ سبھا کی طرف سے پنجاب اور ودیش کے دوسرے حصوں میں بھکشا منڈلیوں کے بھیجنے کی یوجنا کی جا رہی ہے۔ لیکن آریہ جنتا کو ان ڈیپوٹیشنوں کی انتظار نہیں کرنی چاہیئے۔

مقامی آریہ سماجوں کو مقامی آچاریہ رام دیو سمارک کمیٹیاں بنا کر دھن سنگرہ کا کاریہ آرمبھ کر دینا چاہیئے۔ اس کاریہ کے لئے اگر پرچار کی خاص ضرورت ہو۔ تو اس کے لئے سبھا کے دفتر میں بہتر لکھ کر پربندھ کرا لینا چاہیئے۔

ہمیں امید ہے۔ کہ آریہ جنتا جاتی سیوا × اور دھرم سیوا پر سب کچھ نچھاور کرنے والے آچاریہ رام دیو جی کا سمارک بنا کر ان کی دیوا آتما کے پرتی کرتگیتا کا بھاؤ پرگٹ کرنے میں ہمیں کرپانک سہیوگ دے گی +

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی سوچنائیں

(۱) سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی ودیش ترنگ سبھا نے اپنی تاریخ یکم جنوری ۱۹۴۰ء کی بیٹھک میں نیچے لکھے پرستاؤ پاس کئے ہیں۔ جن کو سرو سادھارن کی سوچنا ارتھ پرکاشت کئے جاتے ہیں +

(۲) حیدرآباد میں آریہ ہائی سکول کے لئے یوگیہ اوبھوی پرچارک منتوری رکھنے والے آریہ سجن بی۔ اے بی۔ ایل۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی کو کعبیہ اوبعلیک کے بدیہ نیکت کیا جاوے۔ جو کہ شنکر جی حیدرآباد بھاگ سکول جاری کرنے کے سمبندھ میں پرارنبھک کارروائی کرنے میں سہایتا دیں۔ وہیں ہو گیتا اور ساریا جائے یہ سکول جون ۱۹۴۰ء میں جاری ہو گا۔ اس سمبندھ میں پرارتھنا پتر منتری آریہ پرتی ندھی سبھا بلیدان بھون دہلی کے نام آنے چاہئیں۔

(۳) سنگھ گہری ٹرسٹ کو ریاست میں پرچار فنڈ ایک یوگیہ وِدوان کی استھیل اوپدیشک نیکت کیا جاوے۔ ہیں ہو گیتا اور سہایتا دیا جاوے۔ اس کیلئے پرارتھنا پتر منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا بلیدان بھون دہلی کے نام شیکھری ہی آنے چاہئیں۔

(۴) حیدرآباد ریاست میں جو دس آریہ اوپدیشک اس سمے پرچار کا کام کر رہے ہیں۔ ان کے انیک کشٹ اور وِدوان نتھا کر استھیل اوپدیشک کی حیثیت سے ریاست میں پرچار فنڈ نیت کئے جاتے ہیں۔ وہیں یوگیتا اور ساریا جاوے۔ شکشا کی یوگیتا گوروکل کانگڑی اتھوا برندابن شاستری۔ دیانند اوپدیشک ودیالیہ لاہور کے سدھانت سروماتھا اتھوا کسی سرکاری یونیورسٹی کے سنسکرت کے گریجویٹ سے کم نہ ہو۔ ان کے لئے پرارتھنا پتر منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا بلیدان بھون دہلی کے نام آنے چاہئیں۔

حیدرآباد ریاست میں جو آریہ اوپدیشک پرچار اتھا جانا چاہیں۔ انہیں پہلے سارودیشک پرچار نیتی آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی سے۔ وہاں جانے کے لئے سوئیکرتی لے لینی چاہیئے۔ اور وہاں پرچار کے سمبندھ میں اس سبھا کی جو نیتی ہے۔ اس کے انوسار ہی کاریہ کرنا چاہیئے۔ اتہ سب آریہ اوپدیشکوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس سبھا کے اس نشچے کے انوسار اس سبھا کی سوئیکرتی کے بنا حیدرآباد ریاست میں پرچار ارتھ پدھارنے کا کشٹ نہ کریں +

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ اور حیدرآباد ریاست کی آریہ سماجوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اُن ہی اوپدیشک مہانوبھاووں سے پرچار کرا دیں۔ جن کے پاس اس سبھا کی سوئیکرتی ہو۔ اس سبھا کی سوئیکرتی کے بنا حیدرآباد ریاست میں پرچار ارتھ پدھارنے والے سجنوں کی سوچنا تُرنت کال اس سبھا کو دے دینی چاہیئے ۔

حیدرآباد کے شہیدوں کا سمارک

پروشہ ولکشن بھارت پرچار اُپ سمتی کی بیٹھک مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۴۰ء میں پیش ہوا۔ اس وشے پر دو پرکار کے پرستاؤ اُپ سمتی کے سامنے آئے۔ پرتھم یہ کہ کیندریہ ستھان پر سرو سمت آتماؤں کا سمارک بنایا جاوے۔ یہ پرستاؤ آگامی بیٹھک کے لئے سنگھٹت کر دیا گیا ہے + دوسرا پرستاؤ پرتیک سماج میں بہت آتماؤں کے سمارک بنانے کے سمبندھ میں تھا۔ اس کے متعلق یہ نشچے ہوا۔ کہ ہیتل کی پلیٹ پر سب ہت آتماؤں کے نام۔ پتے تتھا شہادت کی تتھی کھدوا کر پرتیک سماج اپنے ویہ سے اپنے مندر میں لگا دے م

آچاریہ رام دیو جی کی شوک جنک موت سے آریہ جاتی کو ایک دوان۔ تیاگی۔ اور منتری شاداوی نیتا سے خالی کر دیا ہے۔ آچاریہ رام دیو جی نے اپنا سب کچھ ویدک دھرم اور آریہ سنسکرتی کے پرچار کے لئے بلیدان کیا ہوا تھا۔ ود سال ہوئے ویدک دھرم پرچار اور آریہ جاتی کی سیوا کرنے ہوئے ہی کام کرتا ہو اور دیش کی رکھشا کے لئے۔ اس بیماری کی حالت میں بھی سر نیچا کئے کئی دن تک وہ لوگ سیوا کے کام میں لگے رہتے تھے۔ اس بیماری نے ان کی بانی اور لیکھنی کو نہیں روک دیا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی آریہ دھرم کی سیوا میں لگے ہوئے بیماری سے ہار نہ مانتے تھے۔ اور آخری وقت تک کنیا گوروکل کی سیوا کرتے رہے۔

مالی مشکلات کی شکایت کے چھٹکارا دینے سے پہلے ہمیں ان کی دھن میں لگے رہے۔ سر پر سے کچھ دن پہلے ان کی بیماری کی حالت میں بھی ۵۰ ہزار روپیہ کنیا گوروکل کے لئے اکٹھا کرنے کے لئے چلے گئے۔ انہوں نے اپنے جیون کی سیوا کے لئے اپنے سیکڑوں کو قربان کر دیا۔ ایسے تیاگی۔ دھن کے دھنی کی مرتیو سے آریہ سماج کا جگت کو جو ہانی ہوئی ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی +

سوامی شردھانند جی کے گوروکل کانگڑی کا نام کو سفر بناؤں پر کھڑا کرنے میں سوامی شردھانند جی کے دھرم کی آخری اچھا کو پورا کرنے کے لئے آچاریہ رام دیو جی نے جو بلیدان کیا ہے اس کو کون بھول سکتا ہے؟ بچے گوروکل وشو ودیالیہ کی سوچنا کو سوامی شردھانند جی کے گوروکل کی سمبندھ میں سندیش کو پورا کرنے کے آچاریہ رام دیو جی نے سوئیکار کیا آدیش کو پورا کر کے اپنے تیاگ کی تاریخی مثال رکھی۔ گوروکل کانگڑی کی کامیابی آچاریہ رام دیو جی کی محنت اور لگن کی جیتی جاگتی نشانیاں ہیں +

سوال یہ ہے۔ کہ آج آچاریہ رام دیو جی کے ادھورے کام کو کون پورا کرے گا؟ انہیں دن رات ایک ہی دھن تھی۔ آریہ سماج کی دھن میں رشی دیانند کے آدرش وادی کو نے کونے میں پہنچانے کے لئے وہ اپنی بانی اور لیکھنی کا پرچارک پریوگ کرتے رہتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ جب تک بھارت کی مہیلائیں ہیں آریہ سنسکرتی کے آدرش ان کے جیون میں نہیں آتے۔ تب تک آریہ جاتی کا سدھار نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے وہ اپنی زیادہ شکتی کنیا گوروکل دہرہ دون کی سیوا میں لگا رہے تھے۔

کنیا گوروکل کی آج ہماری جاتی کو کتنی ضرورت ہے۔ اس کو دیکھنے کے لئے ہمیں اپنے گھروں میں مغربی تہذیب کے بڑھتے ہوئے پربھاؤ پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ ان کے ان ٹھنک پربتوں سے کنیا گوروکل آج اُنت دشا کو پہنچ چکا ہے۔ دیش کے شکشا شاستریوں نے اس کی

گجرات کاٹھیاواڑ کی یاترا اور پرچار

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

ایک ماہ راجستھان میں پرچار کرنے اور جے پور۔ جودھ پور۔ اجمیر۔ اودے پور۔ آبو روڈ وغیرہ مقامات میں ۳۶ لیکچر دینے کے بعد میں احمد آباد میں آیا۔ یہ شہر ۵ لاکھ کی آبادی کا ہندوستان میں آبادی کے لحاظ سے ۵ ویں نمبر پر ہے۔ یہاں ایک سو سے زیادہ کارخانے ہیں۔ عالیشان کالج اور سکول ہیں۔ گجرات کاٹھیاواڑ کا مرکز ہے۔ لیکن آریہ سماج نہایت ہی کمزور ہے۔ مندر بھی بلحاظ شہر بہت معمولی درجہ کا ہے۔ سبھا سدوں کی تعداد چالیس پچاس ہے۔ مگر سا پتاہک ست سنگ میں ایک درجن بھی مشکل سے آتے ہیں۔ سماج کے ادھیکاری پرچار کاریہ میں دلچسپی نہیں لیتے۔ ایک مہاشہ جگناتھ کوشا دھکیش ہیں۔ جو میں روپیہ ماہوار سماج سے تنخواہ پاتے ہیں۔ وہی سیوک کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور سب کچھ سماج کے وہی ہیں۔ میں نے تین روز وہاں پرچار کیا۔ مگر منتری اور پردھان نے آکر کوئی بات نہیں کی۔ نہ ہی کسی سبھا سد نے درشن دئے۔ افسوس ہے۔ کہ اتنے بڑے بھاری شہر میں آریہ سماج کی حالت اتنی کمزور اور ڈھیلی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو اس سماج کے سدھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

یہاں ہندو سبھا بھی ہے۔ مگر وہ بھی کمزور حالت میں ہے۔ میں نے ۱۱-۱۲-۱۳- دسمبر کو یہاں پرچار کیا۔ پنجاب کی طرح یہاں سردی نہیں ہے۔ ماہ فروری جیسی سردی ہے۔ شہر میں چہل پہل خوب رہتی ہے۔ ۱۴- دسمبر کو میں دھندھوکا میں پرچار کرنے گیا۔ یہاں آریہ سماج تو نہیں ہے مگر ہندو سبھا ہے۔ جو بڑے جوش و خروش سے کام کر رہی ہے۔ یہاں ۱۵-۱۶- دسمبر کو میرے چار لیکچر ہوئے۔ دو ہائی سکول میں اور دو ہندو سبھا کے زیر اہتمام شہر میں۔ یہاں حاضری زیادہ تھی۔ اور لوگوں میں سننے کے لئے اُتساہ بھی بہت پایا گیا۔ اگر کوئی پرچارک ہفتہ بھر یہاں ٹھیر کر پرچار کرے۔ تو آریہ سماج قائم ہو سکتا ہے۔ وہاں سے میں دھلیرا پرچار کرنے گیا۔ یہاں آریہ سماج کا مندر تو نہیں ہے۔ مگر آریہ سماج ہے۔ گو مستقل استھان ہے۔ یہاں میں نے ۱۷-۱۸- دسمبر کو تین ویاکھیان دئے۔ دو ویاکھیان بازار میں اور ایک سکول میں۔

۱۹-۲۰- دسمبر کے لئے ہم سون گڑھ پہنچے۔ یہاں گوروکل ہے۔ جو دس جماعت تک ہے۔ اس سے پہلے میں سنہ ۱۹۳۲ء میں بھی اس گوروکل کے اُتسو پر آیا تھا۔ مگر سات برس میں گوروکل نے بہت ترقی کر لی ہے۔ اب یہاں ایک سو سے اوپر لڑکے تعلیم پا رہے ہیں۔ گویا کاٹھیاواڑ میں یہ ایک آدرش درسگاہ ہے۔ ستو بھائی پٹیل بی۔ اے اس سنستھا کے سنستھاپک ہیں۔ ادھشٹاتا اور روح رواں ہیں۔ سٹاف بھی بہت اچھا ہے۔ یہ درسگاہ ندی کے کنارے واقع ہے۔ اور دن بدن ہر دلعزیزی حاصل کر رہی ہے۔ وہاں سے چل کر ہم بھاؤنگر میں آئے۔ یہ شہر بہت بڑا ہے۔ یہاں کی آبادی ایک لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ ایک بڑا کالج ہے۔ جو ایم۔ اے تک ہے۔ مہاتما گاندھی نے بھی اسی کالج میں شکھشا پراپت کی تھی۔ سماج کا مندر بھی اچھا بنا ہوا ہے۔ ہمارے لیکچروں کا یہ بندوبست راج محل میں کیا گیا۔ یہاں ہر پرکار کا آرام نصیب ہوا۔ یہاں میں نے چار دن لگاتار لیکچر دئے۔ دیوان صاحب ریاست کے افسر اور تعلیم یافتہ لوگ بکثرت شامل ہوتے رہے۔ جنتا کے آگرہ پر میں نے وعدہ کیا۔ کہ حالیہ پرچار کے لئے چار دن اور ٹھہرونگا۔ سماجی سدھار اندی کے لئے یہاں لوگ بہت اُتسک تھے۔ جنتا نے بہت پرسنتا پرگٹ کی۔ آریہ سماج کا کام یہاں بہت ڈھیلا ہے۔ اس لئے پرچار کی اتینت آوشیکتا ہے۔ اور بمبئی کی پرتی ندھی سبھا کے پاس اتنے اُپدیشک نہیں۔ کہ سارے پرانت میں باقاعدہ پرچار کرا سکے۔ اور پنجاب سے یہ صوبہ بہت دور ہے۔ وہاں سے چل کر جیت پور آئے۔ مگر یہاں کے ڈاکٹر بیدھ بھائی بمبئی گئے ہوئے تھے۔ اس لئے پرچار کا پربندھ نہ ہو سکا۔ شہر تو چالیس ہزار کی آبادی کا ہے۔ مگر ابھی تک یہاں آریہ سماج کی ستھاپنا نہیں ہوئی۔ صرف ڈاکٹر بیدھ بھائی پٹیل اور ایک دو آدمی سماجک وچاروں کے ہیں۔ ۲۶- دسمبر کو ہم راجکوٹ پہنچے۔ یہ دیسی ریاست ہے۔ جہاں مہاتما گاندھی نے اُپواس کیا تھا۔ اور سیاسی اصلاحات کئے ہیں۔

تو وعدہ دیا تھا۔ لیکن اب تو لوگ سیاسی معاملات سے اس قدر دب اور سہم گئے ہیں۔ کہ سیاسیات کا نام تک بھی لینا نہیں چاہتے۔ یہاں میرے چار لیکچر ہوئے۔ تعلیم یافتہ جماعت بڑے اشتیاق سے میرے لیکچروں کو سنتی رہی۔ یہ مقام کاٹھیاواڑ کی ریاستوں کا مرکز ہے۔ آریہ سنسکرتی پر میرے لیکچر کی ہمدردی کا ذکر کیا۔ تو لوگ ہٹلر کا نام سنتے ہی خائف ہو گئے۔ اور مجھے بار بار کہنے لگے۔ کہ لیکچر میں کہ

تاریخی واقعہ

فرض اور دوستی

امریکہ کا پہلا پریذیڈنٹ جارج واشنگٹن تھا۔ وہ بڑا نیک دل اور فرض شناس آدمی تھا۔ ایک دفعہ ایک بڑی آسامی خالی ہوئی۔ واشنگٹن کے پاس بے شمار درخواستیں آئیں۔ ان میں سے ایک درخواست ایسے آدمی کی تھی۔ جو اگرچہ اس آسامی کے ہر طرح اہل تھا۔ مگر وہ ملکی معاملات میں واشنگٹن کا مشہور مخالف تھا۔ اور دوسرا آدمی اس کا ایک پرانا دوست تھا۔ لوگوں کا خیال تھا۔ کہ اس آسامی پر اس کا دوست مقرر کیا جاوے گا۔ لیکن لوگوں کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب کہ واشنگٹن نے اس آسامی پر اپنے مخالف کو مقرر کر دیا۔ جب واشنگٹن سے اس کے متعلق کسی نے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا:-

"میرے دل میں اپنے دوست کے لئے حقیقی محبت ہے۔ وہ بہت نیک اور شریف آدمی ہے۔ جب وہ میرے غریب خانہ پر تشریف لاتا ہے۔ تو میرا دل اس کو دیکھ کر خوشی سے بھر جاتا ہے۔ لیکن وہ اس آسامی کا اہل نہیں ہے۔ برعکس اس کے میرا مخالف ہر طرح سے اس کا اہل ہے۔ میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ میں بہ حیثیت جارج واشنگٹن اپنے دوست کی اس معاملہ میں مدد نہیں کر سکتا"

کاش ہندوستان کے لوگ بھی اپنے فرض کو واشنگٹن کی طرح پہچانیں۔ اور دیانت داری سے کام کریں۔

مختصر افسانہ

لڑائی

(از ہتیشی علاولپوری)

ایک دن میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔ چین اور جاپان میں لڑائی۔ روس اور فن لینڈ میں ٹڈبھیڑ۔ جرمنی اور برطانیہ میں جنگ۔ جس صفحہ پر نظر جاتی تھی۔ لڑائی کی ہی خبریں دکھلائی دیتی تھیں۔ ان کے علاوہ کچھ خبریں تھیں تو اسی قسم کی۔ ضلع جالندھر کے ا[illegible] گاؤں میں دو جاٹ کسی بات پر لڑ پڑے۔ سرحد پر فوج کا قبائلی ڈاکوؤں سے سامنا ہو گیا۔ لائل پور کے ایک گاؤں میں بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا۔ راجپورہ میں ایک عورت نے دوسری کو پیٹ ڈالا۔ بس اسی قسم کی خبروں سے اخبار بھرا [illegible] ابھی میں سوچ ہی رہا تھا۔ کہ یہ جنگ [illegible] اور لڑائیاں کیوں ہوتی ہیں۔ کہ ہمارے [illegible] میں ہی ایک اچھی خاصی جنگ شروع ہو گئی۔ دو بچے کسی بات پر لڑ پڑے۔ [illegible] لڑکیاں تھیں۔ ان میں سے ایک سات [illegible] کی ہوگی۔ اور دوسری ۸-۹ سال کی۔ چھوٹی کے ہاتھوں زیادہ پٹ جانے سے رو [illegible] رہی تھی۔ میری طرح سبھی تماشا دیکھ رہے [illegible] کسی نے انہیں چھڑانے کی کوشش نہ کی۔ اس لئے کہ کوئی دوسروں کے جھگڑے میں [illegible] دینا نہ چاہتا تھا۔

آخر چھوٹی لڑکی کی ماں دوڑی دوڑی آئی۔ اور اپنی لڑکی کا ہاتھ دوسری سے چھڑاتی ہوئی ذرا غصہ میں بولی:-
"شکر کیتا سی جے ایہہ دو [illegible] گئیاں رہیاں سن۔ تُہن پھیر لڑن نوں [illegible] لگئیاں سنے"

یہ بات سامنے والے مکان کی [illegible] نے جو محلہ کی جرنیل سمجھی جاتی ہے سن [illegible] وہ پہلی سے بولی نہ تھی۔ اور اس سے [illegible] کرنے کے لئے ہمیشہ بہانہ کی تلاش [illegible] رہتی تھی۔ اس موقعہ کو غنیمت جان کر دو [illegible] طرف کے تختے پر آ کھڑی ہوئی۔ اور بڑی لڑکی کی ماں سے بولی —— "نی اے [illegible] گل کہن والی کون ہندی ہے۔ کہ ایہہ [illegible] رتن جیہی گئیاں رہیاں سن تاں شکر [illegible] سی۔ ہُن پھیر کدھروں لڑن نوں آ گئیاں نے۔"

بڑی لڑکی کی ماں ذرا سشیل سوبھاؤ کی تھی۔ اس لئے "چپ بھلی" کی نشہ پاکر [illegible] خاموش رہی۔ جب اُس نے لڑنے کے [illegible] کوئی سرگرمی نہ دکھلائی۔ تو اُس نے مطلب سدھ نہ ہوتا دیکھ کر ایک اور تیر چھوڑا [illegible]

(دیکھو صفحہ ۹ کالم ۴ کے نیچے)

CC0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized by eGangotri

دُنیا میں جس طرف نظر دوڑاؤ اشانتی ہی اشانتی دیکھ پڑتی ہے۔ مذاہب کی دُنیا میں اشانتی ہے۔ مجلسی اشانتی سب جاتیوں میں موجود ہے۔ اور پولٹیکل اشانتی کا تو کچھ ٹھکانہ ہی نہیں۔ اس وقت دراصل گھور کلجگ ہے۔ دُنیا ویدوں کی شکھشا سے دُکھ ہو رہی ہے۔ اس لئے چاروں طرف کولاہل مچا ہُوا ہے۔ زندگی وبالِ جان ہو رہی ہے۔ وید میں شانتی کے لئے بڑی بڑی پرارتھنائیں آئی ہیں۔ ایک منتر ہے:-

"دیو شانتی انترکھش شانتی ....."

ارتھات سورج چاند میں شانتی ہو۔ انترکھش۔ پرتھوی۔ سمندر۔ نباتات تمام دیوتاؤں میں شانتی ہو۔

مگر آج یہ شانتی کہیں نظر نہیں آتی۔ سوال یہ ہے۔ کہ شانتی دنیا میں کیسے استھاپت ہو سکتی ہے؟ اوّل مذاہب کی دُنیا کو لیجئے۔ مذاہب کی تقسیم در تقسیم موجود ہے۔ سب اپنے اپنے مذہب اور ہادی کو سچا بتلاتے ہیں۔ ان سب کی تہ میں ایک ہی اصول کام کر رہا ہے۔ کہ سب اپنے اپنے ہادی۔ پیر۔ پیغمبر۔ گورو۔ پلیشوا کو پرماتما کی طرف سے الہام ہونا مانتے ہیں۔ اور صرف اسی کو سچا گیان ہونا۔ اور اسی کو یا اس کی سفارش کو ذریعہ نجات مانتے ہیں۔ یہ اشانتی دنیا میں اسی وقت سے پھیلی ہوئی ہے۔ جب سے یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ پرماتما کی طرف سے منشیوں کو الہام ہوتا ہے۔ ایک سے زیادہ بار ہر ملک اور ہر زمانہ میں ہوتا رہتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ الہام کے بہت سے دعویدار ہو گئے۔ اور آئندہ ہوتے رہیں گے۔ اسی اصول نے دنیا میں مختلف مذاہب کی بنیاد ڈالی۔ اور گوروڈم کو دنیا میں پھیلایا۔

ویدک دھرم کا اصول یہ ہے۔ کہ الہام صرف ایک دفعہ ہی منشی سرشٹی کے آدمیں ہوتا ہے۔ بار بار نہیں ہوتا۔ دُنیا میں بار بار الہام کا ہونا ماننے سے ہی آج اشانتی پھیلی ہوئی ہے۔ مذاہب کی موجودہ اشانتی اس اصول کے نہ ماننے سے دُور ہو سکتی ہے۔ جتنے اختلافات مذاہب میں ہیں سب منشیوں کے ہی ڈالے ہوئے ہیں۔ اور انہی اختلافات کے کارن سنسار میں لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی الہام کا دعویدار بن کر اپنے کلام کو پرماتما کی طرف سے الہام ہونے کا دعوےٰ نہ کرتا۔ تو دُنیا کبھی اُن کے پیچھے چلتی۔ جب پرماتما

شانتی کے متلاشیو! وید کی شرن میں آؤ

(لیکھک:- لالہ آنند سین جی وکیل انبالہ)

ایک ہے۔ تو اس کے احکام مختلف کیونکر ہو سکتے ہیں۔ سب اختلافات دُور ہو سکتے ہیں۔ اگر ویدوں کو الہامی مان لیا جاوے۔ اور وید کے متذکرہ بالا اصول کو تسلیم کر لیا جاوے۔ کہ الہام بار بار نہیں ہُوا کرتا۔ آج کل پرماتما کی پُوجا کی بجائے منشیوں کی پُوجا ہو رہی ہے۔ اور دُنیا دہریت کی طرف جا رہی ہے۔ سچائی کے جتنے بھی اصول ہیں سب ایسے ہی ہیں۔ مثلاً آتما پرماتما اور پرکرتی میں کیا گن ہیں؟ پرماتما کو کس پرکار حاصل کرنا چاہیئے۔ عبادت کا کیا طریقہ ہے؟ انسانی زندگی کا کیا مدعا ہے۔ موکھش میں کیا آنند ملتا ہے۔ یہ ایسے اصول ہیں۔ جو کبھی نہیں بدل سکتے۔ ہر جگہ اور ہر زمانہ میں سدا ایک سے رہتے ہیں۔ جس طرح سورج صرف ایک دفعہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور آخیر سرشٹی تک ایک ہی رہتا ہے۔ اسی طرح وید بھی رہتا ہے۔ مہاپرش ہر جاتی اور ہر ملک میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا فرض صرف یہی ہے۔ کہ منشیوں کو اُلٹے راستہ سے ہٹا کر سچائی کے راستہ پر لاتے رہیں۔ کوئی نیا مذہب نہ گھڑیں۔ کسی ہادی نے نیا مذہب گھڑنے کا دعویٰ بھی کبھی نہیں کیا۔ بلکہ سب ہی کہتے آئے ہیں۔ کہ وہ اپنے بزرگوں کے دھرم کو زندہ کرنے آئے ہیں۔ وہ پہلے سے موجود گیان کو ہی لے کر خود پرماتما کو حاصل کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو پرماتما کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور سنسار کا اُپکار کرتے ہیں۔

سوشل شانتی

سوشل شانتی صرف ایک ہی اصول سے آ سکتی ہے۔ یعنی سب کے ساتھ مساوی سلوک ہو۔ چھوٹائی۔ بڑائی۔ حاکم محکوم۔ امیر غریب۔ چھوت اچھوت ذات پات وغیرہ کے تمام تفرقات دُور ہو جاویں۔ سوسائٹی میں سب کے حقوق برابر ہوں۔ ہریجنوں وغریبوں کے راستہ میں ناجائز روکاوٹیں نہ ہوں۔ عورتوں کو بھی مردوں کے برابر حقوق حاصل ہوں۔ اور ان سے بھی انسانوں کا سا سلوک کیا جاوے۔ غلام سمجھ کر انہیں تعلیم سے محروم نہ کرنا چاہیئے۔ پردہ میں رکھ کر ان کی عقل اور صحت کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیئے۔ اور نہ ہی بیٹی بیوہار آدمی بند کر کے ذات پات قائم کرنے کا ذریعہ بننا چاہیئے۔ ان کی سب کمزوریاں سیاپا۔ اور فحش راگوں کا رواج وغیرہ بند ہونی چاہئیں۔ ایسی بے انصافی نہیں ہونی چاہئے۔ کہ مرد تو چار چار شادیاں کر لیں۔ ایک عورت کے مرتے ہی جھٹ دوسرا بیاہ رچا لیں۔ مگر عورت بیچاری ساری عمر ودھوا بنی رہے۔ سوسائٹی میں یتیموں۔ غریبوں۔ اپاہجوں کا مناسب انتظام ہونا چاہیئے۔ بے کاری دُور ہو جانی چاہیئے۔

پولٹیکل اشانتی

سیاسی شانتی دنیا میں تبھی آ سکتی ہے۔ جب کہ تمام جاتیوں کی آزادی کے اصول کو تسلیم کیا جاوے۔ خواہ کوئی قوم بڑی ہو یا چھوٹی۔ طاقتور ہو یا کمزور۔ آزادی کا حق سب کا تسلیم کیا جانا چاہیئے۔ اشانتی کا کارن صرف یہی ہے۔ کہ اس اصول کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ موجودہ زمانہ میں جس قدر اشانتی پھیلی ہوئی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور اشانتی کیا ہو سکتی ہے۔ بھارت میں ہندو مسلمانوں کا جھگڑا چل رہا ہے۔ جاپان چین کو نگلے جا رہا ہے۔ اٹلی ابے سینیا اور البانیہ کو ہضم کر گیا۔ جرمنی نے پولینڈ کا ستیاناش کر دیا۔ روس فن لینڈ پر چڑھ دوڑا ہے۔ یوروپ میں دوسری جنگ عظیم چھڑی ہوئی ہے۔ دُنیا جنگ و جدل سے دُکھت ہو رہی ہے۔ انسانیت ختم ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ دھرم کا سارا اثر اور پرماتما کا ڈر ان قوموں کے دل سے اُٹھ گیا ہے۔ روس نے تو علانیہ خدا کو نکال باہر کیا ہے۔ یوروپ کی دیگر قومیں بھی کچھ بہتر نظر نہیں آتیں۔ طاقتور قومیں کمزوروں کو نگل

سیکھو

کتے	سے	وفاداری
اونٹ	سے	صبر
چیونٹی	سے	محنت
کوّے	سے	اتفاق
بُلبُل	سے	شیریں کلامی
گدھے	سے	مشقت

جانا چاہتی ہیں۔ جب تک ویدک دھرم پھر سے دُنیا میں نہیں پھیلے گا۔ اور وید کے اصولوں پر عمل نہ ہوگا۔ اشانتی دُور نہیں ہوگی۔ یہ سچے دَھرم اور پرماتما کے سچے الہام وید سے وِمکھ ہونے کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ سنسار میں چاروں طرف اشانتی پھیلی ہوئی ہے۔

وید شکھشا دیتے ہیں۔ کہ تمام منش ایک دوسرے کو متر کی درشٹی سے دیکھیں۔ کسی کا بُرا نہ سوچیں۔ یہی وہ جیون بوٹی ہے۔ جو سب کو سکھی بنا سکتی ہے۔ پرماتما کریں۔ کہ ویدوں کا گیان سنسار میں پھیلے۔ اور دنیا کو سکھ اور شانتی نصیب ہو۔

"لڑائی" بقیہ صفحہ ۸

"بھلا ادیں کچھی نوں کوئی تکتے۔ کوئی اپنے نانکے داد کے آوندا ہے تاں ہم جم آکے کے داکی جاوندا اے۔"

یہ وار بھی خالی گیا۔ اس نے تیسرا حملہ کیا "کوئی کسے دا دِتا نہیں کھاندا۔ جو ادیہ ایہہ گل سہی جاوے۔"

یہ چوٹ اس کے سو انجیاں کو جگا گئی۔ جس طرح ایک سپاہی اپنے جرنیل کی وطن کے ناموس کی حفاظت کے لئے کی گئی دردبھری اپیل سُن کر تلوار سونت لیتا۔ اور جوش میں آکر میدان میں کود پڑتا ہے۔ اسی طرح بڑی لڑکی کی ماں کو بھی ذرا جوش آیا۔ اور وہ اُٹھی یہ کہتے ہوئے کہ "میں جا کر اس نوں تجھدی ہاں تاں ....."

جونہی چھوٹی لڑکی کی ماں نے اُسے غصہ میں اپنی طرف آتے دیکھا۔ اس نے نمرتا سے کہا ـــ "میں جان دی ہاں تہاڈی کسر نے سکھالیا اے۔"

شاید اس نے "جرنیل" کی تقریر سن لی تھی۔ جرنیل بھی تاک میں تھا۔ سویا نہ تھا۔ یہ فقرہ زبان سے نکلتے نہ نکلتے میدان میں آ ڈٹا۔ بڑے جوش سے دونو ہاتھ بڑھا بڑھا کر دُور سے ہی اُس نے کہا ـــ "اے مہربان منتر لا دیکھ کے سڑدی اے۔ چودہ ہزار خرچیا ہے چودہ ہزار۔"

"جرنیل" کو لڑنے کے لئے بہانہ چاہیئے تھا۔ جو اُسے مل گیا۔ غیر جانب داری کو بالائے طاق رکھ کر اس نے ہاتھوں سے وار اور زبان کی تلوار چلانی شروع کر دی۔ جو لڑنے کو ... گئی تھی۔ وہ انہیں لڑتی چھوڑ لوٹ آئی۔ اگر "جرنیل" کی بدمقابل ایک شانتی پریہ اہنسا کے اصول کو ماننے والی اِستری تھی۔ اور جنگ کے لئے بھی تیار نہ تھی۔ لیکن پھر بھی لڑنے پر ...

× کا میرا اثر نہیں ہوا۔ مگر چیزیں گراں ہو گئیں۔ ... لڑائی ہندوستان میں بھی پہنچی۔ اور دوسری لڑائی ہندوستان سے باہر ہی ہوئی۔ ادھر اس لڑائی میں طرفین کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ اگرچہ بار دونوں فوجوں کا اس لڑائی ... جب ختم ہو گیا۔ ـــ اس لڑائی کو اپنی آنکھوں دیکھ کر میں یہ قیاس کر سکتا ہوں۔ کہ دوسری چھوٹی یا بڑی لڑائیاں کیوں اور کیسے ہوتی ہیں؟

گورکل برنداین کا وارشک اُتسو

(انتم دو دِنوں کی کارروائی اور دیکھشانت بھاشن)

اُتسو کی تیسرے دن کی کارروائی ایک وششیٹ مہتا لئے ہوئے تھی - سمپورن یگ کا انیشٹ روچک تھا - پراتہ پربھات پھیری کے بعد یگیہ ایوم الیکٹر پر ارمبھ ہوئی - پھر ساڑھے آٹھ سے ساڑھے نو تک شری پنڈت شیر سنگھ جی کا تبیپ کا ایک منوہر ویاکھیان ہوا - آج نوسناتکوں کا دیکھشانت سنسکار تھا سناتک بھون سے بینڈ کے ساتھ ایک جلوس آرہا تھا - آگے کچھ پرتشٹھت وِدوان ایوم شری سوامی سروداننّد جی - مہاتما نارائن سوامی جی - شری گھنشیام سنگھ جی - شری پردھان جی آدی کا ایک سموہ تھا - ان کے بعد نوسناتک ایوم برہمچاری سناتک تھے - ان کے پیچھے پیچھے انیہ مانیہ وِدوان تھے - ۹½ بجے جلوس پنڈال میں آیا - سوئم سیوکوں نے سب کو نشچت استھانوں پر بٹھایا - ۹¾ سے دیکھشانت سنسکار پرارمبھ ہوا - دیکھشانت سنسکار کے بعد اُپادھی وِترن کی کارروائی پرارمبھ ہوئی - پردھان جی نے "آیوروید شرومنی" "سدھانت النکار" آدی اُپادھیوں سے سب کو سنشوبھت کیا - سناتکوں کے لئے پدکوں کی بھرمار تھی - پردھان جی پدک لگاتے لگاتے تھک گئے - نوین سناتکوں میں سے شری پنڈت نرد یو جی "آیوروید شرومنی" حیدرآباد ستیاگرہ کے وجئی ویر تھے - اس اُپلکش میں ان کو ایک ابھینندن پتر دیا گیا +

دیکھشانت بھاشن

اہمیت کارروائی کے پشچات ......

شریمان گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی - پی اسمبلی و پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے دیکھشانت بھاشن دیا - آپ نے اپنے بھاشن کو تین بھاگوں میں وبھکت کیا - پرتھم بھاگ میں نوسناتکوں کو کرتویہ مارگ کا نردیش کیا - دوسرے بھاگ میں منش کے کرتویوں کو بتلایا - جس میں آپ نے منش کو سچائی کا پتلا بتلایا - اس کو بتلاتے ہوئے آپ نے اس سمبندھ میں بھارت کی پُرانی سبھیتا پاشچاتیہ کی ادھونک سبھیتا پر کافی پرکاش ڈالا - تیسرے بھاگ میں آپ نے دلیلوں کی ادھونک پرستھتی پر وچار کیا - اس میں آپ نے ہندو مسلم ایکتا پر زور دیتے ہوئے بتلایا - کہ اس کے لئے انت میں ہمیں ......

Just Adjust-ment

نبا کے نپٹارے کا طریقہ کام میں لانا پڑیگا - تت پشچات شری پروفیسر دھرمیندر ناتھ جی تیرتھ شرومنی نے برہمچاری سناتکوں کی طرف سے نوسناتکوں کا سواگت کیا - سمبیہ

اِبھاد کے کارن آپ نے دس منٹ میں ہی بڑی اُتمتا سے نوسناتکوں کے کرتویوں کی اور نردیش کیا - اور انت میں جیون میں درشٹا بن کر رہنا چاہیئے - یہی میں تمہیں یا ضحیہ روپ میں اُپہار دیتا ہوں - کہہ کر بیٹھ گئے +

نداننتر "دہائی دے رہے بھائی" شیر شکا والی گیتکا برہمچاری دھن پال و برہمچاری سکھ پال جی دوارا گائی گئی - سمیہ پریاپت ہوچکا تھا - انہ نوین سناتکوں میں سے شری پنڈت نرد یو جی آیوروید شرومنی نے انیشٹ

نمر ایوم سرل شبدوں میں چند منٹ ہی میں سب کا آنند دیا - ماتا کے پریم میں گلا رُندھا ہوا تھا - پھر بھی آپ نے گمبھیرتا پوروک اپنے کرتویہ کا پالن کیا +

شری مہاتما نارائن سوامی جی کے آشیرواد کے پشچات شانتی پاٹھ کے ساتھ اس سمیہ کی کارروائی سماپت ہوئی +

ایک بجے سے مدھیانہ کی کارروائی آرمبھ ہوئی - شری پنڈت گیانیندر جی ایوم ہری سنگھ کے بھجنوں کے بعد ۱½ بجے سے ۲½ بجے تک

شری پنڈت بہاری لال جی کا ایک اوجسوی بھاشن ہوا - تت پشچات ۲½ سے ۳½ تک شری پنڈت دھرمیندر جی شاستری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا یو - پی کا ایک اوجسوی بھاشن ہوا +

آج گورکل کے لئے اپیل ایوم دھن سنگرہ ہونا تھا - انہ سروپرتھم شری پردھان جی نے بڑے ہی سندر شبدوں میں اپیل کی - پھر پنڈت آتما رام جی کے بھجن ہوئے - دھن سنگرہ کی کارروائی پرارمبھ ہو رہی تھی - شری پردھان جی کھڑے پریشرم کر رہے تھے - سروپرتھم دان ستائیس سو روپے کا شری یوجیہ گنگا پرشاد جی ٹھیری دوارا دیا گیا - تت پشچات دو ہزار کے - پانسو کے - دس کے پانچ کے انیکوں نام سنائے گئے - ۵¾ تک دھن سنگرہ کی کارروائی کے بعد کاریہ

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

سلسلہ اتحاد عالمگیر کا پہلا بیش بہا تحفہ

ویداور قرآن

ہزار شکر ہے اُس ذات پاک کا جسکی عنایت سے ہمیں ہر دو کتب مقدسہ کے باہمی تعلق کا علم اور ایسی نادر کتاب تصنیف کرنیکا موقعہ ملا اسمیں وید اور قرآن کو دو قالب ایک جان اور ویدک دھرم اور دین اسلام کو مترادف الفاظ ثابت کیا گیا ہے - قرآن مجید کی ویدک تفسیر اسمیں آگئی ہے - جو رسول عربی جیسے بے غرض اور بےنظیر ریفارمر کے مدعا کی صحیح ترجمانی کرتی ہے - جسے کہ ستیارتھ پرکاش ۱۳ سماس ۱۴ کی آیات زیر بحث کو بھی صحیح ترجمے کی روشنی میں معقول اور ویدانکول ثابت کیا گیا ہے گویا چودہ صدی پہلے عربی قرآن کے ذریعہ آنحضرتؐ نے آفتاب حق کے آگے حائل شدہ بادلوں کو اسی طرح دور کیا تھا جس طرح موجودہ وقت میں مہرشی دیانند سرسوتی نے ستیارتھ پرکاش کے ذریعہ کیا ہے

اس نرالی تصنیف کی صداقت کی صحیح جانچ کیلئے تعصبات اور مغائرت سے اوپر اُٹھیئے اور مخالفانہ تحریر و تقریر سے پرہیز فرمائیے - جب ہم حقیقی یگانگت کے اشارات دینے لگے ہیں مذہبی پلیٹ فارم کی کشمکش کم ہوگئی ہے - تاہم پولیٹیکل کشیدگی زور پکڑ رہی ہے - ہندو مسلمان اپنے ایشور یا خدا - دھرم یا دین - دینی کتاب - اپنے اعتقادات - دینی احکام - روحانی جسمانی اور مجلسی ترقی کے لوازمات کو یکقلم بھول جاویں اور چند ناپائیدار اور غیر نفسی حقوق کی موہومہ اُمید اور لفظی اتحاد کے چھومنتر سے باہم متحد ہوں - یہ امر گذشتہ پچاس سال کی جدوجہد سے نہایت مشکل ثابت ہوچکا ہے - تاہم کانگریس اور مہاتما گاندھی کا دیسلج انثر و رسوخ پبلک کو ابھی اس پانی لوٹنے پر لگا رہا ہے - اسلئے ہماری پولیٹیکل کارکنوں سے یہی گذارش ہے - کہ وہ ملکی مفاد اور اصول کی خاطر مصنوعی وسائل اور پالیسی ... سمجھوتہ وغیرہ کو چھوڑ کر اتحاد کے قدرتی ذریعہ کا تجربہ کریں - اگر وید اور قرآن کا دین درحقیقت ایک ہے - تو اتحاد کامل کے جلوہ گر ہونے میں روک ہی کیا ہو سکتی ہے؟

یہ کتاب ۲۰×۳۰/۸ کے بڑے بکثرت صفحات ماہوار کی اوسط سے اپریل ۱۹۴۲ء سے چھپنی شروع ہوگی - صرف بارہ سو صفحے سالانہ کا ہدیہ عام گراہکوں سے پانچ روپیہ اور خاص معاونین سے دس روپیہ سالانہ ہوگا + — کاش کہ تمام علم دوست اور حق پسند اصحاب محض زبان تراجم و تفسیر پر مبنی اختلافات کا شکوہ دور کرنے کیلئے اس اہم اور مفید ترین تحریک میں تعاون فرماویں - اور علی الاز جلد پیشگی چندہ بھیجکر اپنا نام نامی درج رجسٹر... کرادیں - کروڑوں اور اربوں کا خرچ بھی اس مبارک مشن کیلئے ہیچ ہے تب یہ معمولی سا ہدیہ کسی طرح بار خاطر نہ ہونا چاہیئے + — آرڈر بھیجنے و خط و کتابت کا پتہ :—

لکشمن آریوپدیشک آریہ سماج برلا لائنس دہلی یا منیجر دیانند سیوکالیہ ہاسپٹل روڈ - لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جیل میں ہون کرنیکی ممانعت

(گلبرگہ جیل ۲۱ - ۳ - ۴۹) کو گیٹ کے جمعدار نے آکر شری موہن سنگھ جی منتری آریہ سماج کلبانی سے کہا۔ کہ تمہارے ہون کرنے کا سامان ضبط ہوچکا ہے۔ اور سارا سامان لے کر چلا گیا۔ منتری جی کو بڑا دکھ ہوا۔ اور انہوں نے تین دن کیلئے ان جل تیاگ دیا۔ منتری جی کو مہتمم صاحب جیل کے سامنے پیش کیا گیا۔ ان تیاگنے کے سمبندھ میں بہت مارنے کی آگیا ہوئی۔ منتری جی نے سہرش سویکار کیا۔ لیکن بہت مارنے کے سنفان میں پھر سمجھا کر پرتگیا کی۔ کہ ہون کرنے دیا جاوے گا۔ تب ان گرہن کیا گیا +

اس کے متعلق سم حکام اعلےٰ کا دھیان اس اور دلاتے ہیں +

گلبرگہ جیل میں وعظ

(گلبرگہ جیل ۲۶ - ۳ - ۳۹) کو گلبرگہ جیل میں حیدرآباد سے تین مولوی آئے۔ اور گلبرگہ جیل میں ڈیڑھ گھنٹہ ویاکھیان دیا۔ ویاکھیان کا وشئے "خدا" تھا۔ مہتمم صاحب جیل نے ان کی خوب آؤبھگت کی +

ویاکھیان کے دوران میں مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ پرتی ماس ایک بار یہاں آکر ویاکھیان دینے کا پربندھ ہوا ہے۔ اتہ پرتی ماس آیا کریں گے +

خاکساروں کی شرارتیں

جب سے بہادر یار جنگ کا دورہ ہوا ہے تب سے سٹیٹ میں سب ضلعوں میں خاکسار اپنے سنگٹھنوں کا پردرشن کر رہے ہیں۔ کیول اتنا ہی نہیں اپنی شکتی کا دُراُپیوگ بھی کر رہے ہیں۔ کہیں سٹیٹ میں اشانتی کی آگ نہ سلگ جاوے۔ اتہ مسلمانوں اور سٹیٹ کے ذمہ وار ادھیکاریوں کو چاہیئے۔ کہ خاکساروں کی سرگرمیاں قانون کے باہر نہ ہونے دیں +

ایک بار پھر ستیاگرہ ہوگا؟

معلوم ہوا ہے۔ کہ یو۔پی اور بمبئی آدی پرانتوں میں یہ بھرم پھیلا ہوا ہے کہ ریاست حیدرآباد میں اسی پرکار اتیاچار ہو رہے ہیں جس پرکار ستیاگرہ سے پورو تھے۔ اس لئے اس کے نوارن کرنے کے لئے آریہ سماج پھر ستیاگرہ کرے گا +

پھر ستیاگرہ کرنے کے سمبندھ میں جو افواہ

ریاست حیدرآباد کے سماچار

پھیل رہی ہے۔ اس میں کوئی تتھیہ نہیں ہے۔ ہم جنتا کو سُوچت کرتا ہوں۔ کہ جب تک کوئی سوچنا سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے پرکاشت نہ ہو۔ تب تک اس پر وشواس نہیں کرنا چاہیئے۔ حیدرآباد کا معاملہ صرف سارودیشک سبھا کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ کہیں کہیں چھوٹے ادھیکاری گڑبڑ کر دیتے ہیں۔ پرنتو جو نہی سرکار کے پاس سوچنا پہنچ جاتی ہے وہ اس کا پربندھ کر دیتی ہے۔ اب تک فقط تڑے سنفانوں کو چھوڑ کر شیش سھانوں پر آریہ سماج کا کام شانتی سے ہو رہا ہے۔ اور جہاں جہاں گڑبڑ مقدمے نیائیالوں میں ہوئی ہیں معاملہ اوپر پہنچایا گیا ہے۔ سنگھرش شیگھر سلجھ جاوے گا + (منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ)

پنڈتوں کا آگمن

(شولاپور) دہلی سے شری راگھوویر شاستری جی ۴ - جنوری کو پراتہ شولاپور پہنچ

گئے ہیں۔ آپ آریہ اُپدیشک ودیالیہ شولاپور کے آچاریہ ہیں +

اسی پرکار ۴ - جنوری کو شام کی گاڑی میں دہلی سے پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم۔اے اور مدراس پرانت سے شری پنڈت گوپ دیو جی شولاپور آگئے ہیں +

ستیاگرہی موروثی جائیداد سے محروم

(دھرور ۳۰ - دسمبر) بھوت پوروپردھان آریہ سماج دھرور کے شری پنڈت بھگوت رائے پٹیل (آریہ ستیاگرہ میں بھاگ لیا تھا) کے پتا کا دیہانت ہونے کے پشچات وراثتی حق نہیں دیا گیا۔ کارن یہ بتلایا جاتا ہے کہ آپ ستیاگرہی ہونے کی وجہ سے "راج دروہ" کے اپرادھی ہیں۔ اس بنا پر ان کو ان کی موروثی جائیداد سے بالکل بہشکرت کر دیا گیا ہے۔ فریاد بہت کچھ کی گئی ہے۔ مگر پرنام کچھ نہیں نکلا +

سادھان!!

دھوکہ سے بچیئے ...... دھوکہ سے بچیئے

گوروکل کانگڑی کی اوشدھیوں کی شہرت

کو دیکھ کر کچھ لوگ اپنی دوکان کیساتھ "گوروکل" کا نام جوڑ کر جنتا کو دھوکہ دے رہے ہیں اسلئے دھوکہ سے بچنے کیلئے دوا خریدتے وقت ہر شیشی پر

گوروکل کانگڑی کا نام ضرور دیکھ لیا کریں +

ادھشٹاتا گوروکل فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور (یو۔پی)

ستیاگرہی کی جائیداد ضبط

(دھرور فتح آباد ۳۰ - دسمبر) تاریخ ۲۴ - دسمبر روی وار کو شری متر یہ ستیاگرہی کی جائیداد ضبط کر لی گئی ہے۔ پردھان آریہ سماج نے تعلقہ میں کارروائی کی۔ منصف صاحب نے فیصلہ دیا۔ کہ یہ کاریہ قانون کے خلاف ہے۔ پرنتو ابھی تک جائیداد واپس نہیں ملی +

مورتی توڑ دی

(۲۹ - ۱۲ - ۳۹) عثمان آباد میں محلہ کھڑپورہ کے نرسنگھ جی کی مورتی کو کسی نے توڑ کر اس پر میلا ڈال دیا ہے۔ اور ایک ٹوکری نیلیہ کی سامنے رکھی ہوئی ہے +

احمد نگر میں شدھی

آریہ سماج احمد نگر نے شریمان لیفٹنٹ وشوناتھ مراٹ سنفان سنگھ ملیر کی پرارتھنا پر جو ۹ ورش سے مسلمان ہوگیا تھا مورخہ ۳ - جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو شدھ کر کے ویدک دھرم میں سملت کر لیا ہے +

پلیگ کا زور

لاتور میں زور سے پلیگ پھیل رہی ہے۔ پرتی دن ۵ - ۴ آدمی مر رہے ہیں۔ گرام خالی کیا جا رہا ہے۔ گنج بھی ایک ہفتہ کے اندر اندر خالی ہونے والا ہے +

شوت کے ہندو بیوپاری کو جرمانہ

(دھرور فتح آباد تاریخ ۲۳ - دسمبر) یہاں کے ایک پرسدھ سوت اور کپڑے کے بیوپاری شری شیش اپا جی ڈوبے جو کرونڈگری علاقہ نہر بالاٹ سے سوت لا رہے تھے۔ سنا جاتا ہے کہ وہاں کے تعلقہ دار نے ان کو پانسو روپیہ جرمانہ کر دیا ہے +

اُدگیر میں پرچار

آریہ سماج اُدگیر کے سپتاہک ادھیویشن میں شری پنڈت رتن لال جی نے ستیارتھ پرکاش پڑھ کر جنتا کو سنایا۔ اور انہوں نے سماجی بندھوؤں کو یہ سمجھایا۔ کہ آریہ سماجی آشاوادی ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم کو کسی بھی کاریہ سے نراشش نہیں ہونا چاہیئے +

پتھر پھینکے گئے

(بیدر ۳۰ - دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء) پنسال تالیم (دتیہ گلی) میں لعنانہ پرششند

۴ ناگرکوں کے گھروں پر پتھر پھینکے جا رہے ہیں۔ پولیس میں اس کی سوچنا دی گئی ہے +

سماجک سماچار

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی کا جلسہ

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ۲۶واں سالانہ جلسہ ۲۷ سے ۳۰ دسمبر تک منایا گیا۔

۲۶ دسمبر کو نگر پرچار ہوا۔ جلسہ میں پنڈت بھوجدیو جی شاستری۔ پنڈت گوروت جی۔ پنڈت گنگا سہائے جی۔ مہاشہ بالکرشن جی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے شامل ہوئے۔

مہاشہ نکو رام جی و مہاشہ گردھاری لال جی کے بھجن ہوئے۔ اور پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے موقعہ بہ موقعہ دلچسپ بھجن اور تقریریں سنائیں۔ سال گذشتہ کی رپورٹ سنائی گئی۔ اور دانیوں کی فہرست پیش کر کے دانی اصحاب کا شکریہ ادا کیا گیا۔

۳۱ دسمبر کو ہون یگیہ۔ بھجن و لیکچر ہوئے۔ انعامات تقسیم کئے گئے۔ تمام استری جاتی کا ستکار ہوا۔

سورگیہ لالہ آسونند جی ٹھیکیدار زلزلہ میں معہ پریوار سورگباش ہو گئے تھے۔ ان کے وارثان نے دو مکانات واقعہ بازار کلاچی جن کا کرایہ ۴۲ روپیہ سالانہ ہے پاٹھ شالہ کو دان دئے ہیں۔ (منتری)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

۳۱ دسمبر کو دہلی جاتے ہوئے شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے پراتہ ساڑھے دس بجے سے گیارہ بجے تک آریہ سماج مندر میں اپنے ویاکھیان سے لدھیانہ نواسیوں کو کرتارتھ کیا۔

یکم جنوری سے ۴ جنوری تک متواتر چار روز رات کے ۸ بجے سے ۹½ بجے تک آریہ سماج مندر میں مہاشہ بھدرپال جی کے بھجن اور پنڈت منسا رام جی کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ ویاکھیان کے بعد شنکا سمادھان کا اوسر دیا جاتا تھا۔ پربھاؤ اچھا رہا۔

۷ جنوری کے اجلاس میں رائے بہادر لالہ بیلی رام جی کی مرتیو پر اظہار افسوس اور ان کے پسماندگان سے ہمدردی کا پرستاؤ پاس ہوا۔ (بابو رام گپتا منتری)

آریہ سماج بھگواڑہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بھگواڑہ کا سالانہ جلسہ ۵-۶-۷ جنوری ۱۹۴۰ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ نگر کیرتن میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے بھجنیکوں نے اپنے پُر اثر بھجنوں سے جنتا کو بڑا ہی پرسن کیا۔

پنڈت دھرم دت جی۔ پنڈت سرد یالو جی۔ پنڈت جے دیو جی کے لیکچر اور بھجن ہوئے۔ اپیل پر سیٹھ لشن لال مینیجر جگجیت شوگر مل بھگواڑہ نے ۲۵۰ روپے دیانند ہال کے لئے دان دئے۔ اور تقریباً دو سو روپے نقد اور وعدوں کی صورت میں دان میں ملے۔

باوا موہن لال نے اپنے کرکملوں سے آریہ ہائی سکول کے طلباء کو انعام تقسیم کئے اور چالیس روپے وید پرچار فنڈ کے لئے سبھا کو بھیجے گئے۔

لالہ رام چند جی سوندھی کی صدارت میں ماسٹر چندو لال جی نے رائے بہادر لالہ بیلی رام جی پردھان آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کے سنگدلانہ قتل کی مذمت کا پرستاؤ پاس کیا گیا۔ اور رائے بہادر کے پریوار سے ہمدردی کا پرستاؤ پاس کیا گیا۔ (منتری)

آریہ سماج سلطان پور لودھی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سلطان پور لودھی کا نیسواں سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ فروری کو ہونا قرار پایا ہے۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) سالانہ جلسہ پر ایک ڈسٹرکٹ کانفرنس ہوگی۔ جس میں پرچار کے ذرائع پر غور کیا جاویگا۔ اس کانفرنس میں ضلع بھر کی سماجوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔

(۲) لوہڑی یگیہ کے لئے سماج کے ہفتہ واری ستسنگ میں اپیل کی گئی۔ اسی وقت مبلغ پندرہ روپے چندہ وصول ہو گیا۔ اور بھی وصول ہونے کی امید ہے۔

(۳) شری پنڈت ہربھجن لال جی تین دن کے لئے جام پور پدھارے۔ روزانہ پراتہ کال کے سمیہ ان کے منوہر اپدیش ہوتے رہے۔ وشے تھا۔ کہ "ایشور بھگتی کیوں کرنی چاہیئے"۔

(۴) لالہ تیجو رام جی گاڈی اور لالہ تاراچند جی کے پتا چوتھو رام گاڈی کا سورگباش ہو گیا۔ (جگدیش دت منتری)

وید پرچارنی سبھا

وید پرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازی خاں ۴۴

مہر سروپ سیکرٹری۔ پنڈت دیوی دیال اُپ منتری۔ پنڈت نانک چند خزانچی۔ لالہ دیو دت لائبریرین۔ (منتری)

آریہ سماجوں کے سالانہ چناؤ

سیالکوٹ پردھان لالہ چندر داس جی ایڈووکیٹ۔ سینیئر اُپ پردھان بابو شو رام جی بی۔ اے۔ جونیئر اُپ پردھان بابو لال جی وید۔ منتری لالہ سروپ نارائن جی وکیل۔ اُپ منتری لالہ رام لال شرما۔ خزانچی لالہ گیان چند۔ لائبریرین مہاشہ دھنپت رائے۔ بلڈنگ انچارج لالہ گنیش داس جی۔ مینیجر بھگوتی کنیا پاٹھ شالہ لالہ سکھدیال جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ پرتشٹھت سبھاسد۔ لالہ ہری رام جی ہیڈ ماسٹر۔ لالہ جسونت رائے جی بینکر۔ مہاشہ رام رکھا مل جی گپتا۔ لالہ سکھدیال جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ لالہ منوہر لال جی ٹال والے۔ سلالہ چونی رام جی۔ لالہ رام رکھا شاہ جی۔ پرتی ندھی۔ ڈاکٹر ہری چند جی۔ ڈاکٹر کیدار ناتھ جی۔ لالہ دوربہ چند جی۔ لالہ نارائن داس جی بی۔ اے۔ پنڈت بلاتی رام جی شاستری۔ پنڈت وشیشر ناتھ جی وکیل۔

اگلے سال کے لئے بجٹ بنانے کا ادھیکار انترنگ سبھا کو دیا گیا۔ پچھلے سال کے ادھیکاریوں کے شکریہ کا پرستاؤ پاس ہوا۔ (رام لال شرما)

دہلی آریہ سماج دریا گنج کا سالانہ چناؤ ممن پرکار ہوا:-

پنڈت دیو دت جی دھرمیندو پردھان۔ ماسٹر آتم چند جی اُپ پردھان۔ لالہ کانشی لال جی اُپ پردھان۔ مسٹر داس دیو جی منتری۔ مسٹر روشن لال جی اُپ منتری۔ مسٹر بھانو بھائی جی پٹیل اُپ منتری۔ مسٹر ویریندر پرکاش جی پستکادھیکش۔ مسٹر رام سروپ جی خزانچی۔ (منتری آریہ سماج دریا گنج دہلی)

راولپنڈی لالہ کنہیا لال پردھان۔ لالہ راد ھے کرشن اُپ پردھان ... آنریری

ورکی ضرورت

ایک اعلیٰ خاندان کی کنیا بعمر سولہ سال ہندی بھوشن پاس کیلئے برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ کنیا میٹرک کی تیاری کر رہی ہے۔ اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ گوت بھنڈاری کھتری کی لڑکی ہے۔ درخواستیں D معرفت اخبار "پرکاش" لاہور آنی چاہئیں۔

دام واپس

رتی بھنڈار گولیاں

یہ گولیاں قوت باہ و امساک کے لئے دنیا بھر کی دواؤں سے اعلیٰ و لاثانی ہیں۔ قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ۷ر۔

سچائی کا زندہ ثبوت

کام دیو تیل رجسٹرڈ

بغیر پھوڑا پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ۷ر۔

فائدہ نہ ہونے پر

کام دیو بٹی رجسٹرڈ

صرف سولہ دن کے اندر اندر مادرزاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو قطعی نامرد و بیکار ہو گئے ہیں بینظیر ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک دو روپے محصول ڈاک ۷ر۔

مینیجر۔ آدشدھ بھنڈار فیروزپور شہر

کھتری ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک متر کے لئے جو جلہ کھتری ہیں۔ وہ کامیاب ڈاکٹر ہے۔ جس کی آمدنی یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ عمر ۲۸ سال کے لئے کنیا کی ضرورت ہے۔ کنیا پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ غریب گھرانے کو ترجیح دی جاوے گی۔ ضرورت مند اصحاب مزید حالات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

س: معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گورو کل برندابن کا وارشک اُتسو

بقیہ صفحہ ۱۰

سماپت ہوا ÷

پونے دو گھنٹے کے بعد راتری کی کارروائی پرارنبھ ہوئی۔ بھجنوں کے بعد ۱/۲ ۷ سے ۸ تک شری سوامی سروداانند جی مہاراج کا اُپدیش ہوا۔ کاریہ کرم کے انوسار پروفیسر نارائن راؤ جی کی ادھیکشتا میں برہم چاریوں کے چیت آکرشک کھیل لیزیم۔ ڈرل۔ مارچنگ۔ سنوپ نرمان۔ دھنش کے سینکڑوں ابھیاس۔ اور پتھر توڑنا انیامی ہوئے۔ بھاری بھاری پتھروں کو توڑنے کے کارن شری برہمچاری نتیانند ادھیکاری برہمچاری کرشن سوروپ ادھیکاری۔ الیوم برہم چاری ادم پرکاش جی کو ایک ایک رجت پدک ملا۔

بیچ میں دس منٹ تک شری گھنشیام سنگھ جی کا اسی سمبندھ میں ایک بھاشن ہوا۔ ۱/۲ ۱۱ بج جانے کے کارن شیش لاٹھی تلوار آدی کے کھیلوں کو آگے کے لئے سنھگت کر کے راتری کی کارروائی سماپت کی گئی ÷

آخری دِن کی کارروائی

نتیہ کی بھانتی پربھات پھیری نتھا ہگیہ کی کارروائی کے بعد ۱/۲ ۸ بجے سے ۱/۲ ۹ تک شری سوامی سروداانند جی کا دیاکھیان ہوا۔ تت پشچات نوین برہم چاریوں کے ویدآرنبھ سنسکار کی کارروائی ۱/۲ ۱ بجے تک ہوئی ÷

کوی سمیلن

ایک بجے سے ۱/۲ ۱ بجے تک دوا تی اُتم بھجن ہوئے۔ اس کے بعد دو بجے سے کوی سمیلن کی کارروائی پرارنبھ ہوئی۔ سرو پر تھم سمیلن کے پردھان شری پنڈت کرن کوی جی کا پرارنبھک بھاشن ہوا۔ اس کے بعد کویتاؤں کی جھڑی سی لگ گئی۔ کویوں کی سنکھیا جیسا کہ دویا پرلینڈ کار بالیہ سے گیات ہوا ہے ۲۷ تھی۔ ۱/۲ ۵ بجے تک کارروائی ہوئی۔ پھر بھی سماپت نہ ہونے کے کارن سنیوجک مہودیہ نے شیش کارروائی راتری کے لئے سنھگت کر دی ÷

اُدھر سے کریڈا کھشیتر میں گورو کل کی پرتھم ٹیم تتھا ڈائمنڈ کلب کا کھیل ہو رہا تھا۔ دونو جیتنے کے پریتن میں تھے۔ جنتا بھی بڑی اُتسکتا کے ساتھ کھیل دیکھ رہی تھی۔ پرنتو دُکھ کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ دونو ٹیموں میں کھیل کے دوران میں جھگڑا ہو جانے کے کارن ریفری دواسا دونو ٹیمیں کھیل سے نکال دی گئیں۔ انٹرنگ سبھا کے نرنے کے انوسار کپ "گورو کل کی B ٹیم کو دیا گیا ÷

کریڈا پرلینڈ کار بالیہ کی سوچنا کے انوسار ٹورنامنٹ میں گورو کل کی پرتھم ٹیم وجئی رہی۔ اور اُس کو "آنند کپ" نامک کپ جس کو پچھلے ورش ڈائمنڈ کلب برندابن لے گیا تھا۔ ملا ÷

دو گھنٹے کے بعد سات بجے سے راتری کی کارروائی پرارنبھ ہوئی۔ سرو پرتھم کوی سمیلن کی شیش کارروائی پوری ہوئی۔ اور ۱/۲ ۹ بجے سبھا پتی کے انتم بھاشن کے پشچات پری تو شک وِترن کی کارروائی پرارنبھ ہوئی ÷

کوی سمیلن میں گورو کل کے برہمچاری کنور پال جی پرتھم رہے۔ اور آپ کو "وبھو شیلڈ" نامک شیلڈ پردان کیا گیا۔ واد وِواد میں برہم چاری اُپیندر ناتھ کو پرتھم رہنے پر ایک کپ تتھا ایک رجت پدک پردان کیا گیا۔ انیکوں کو پرمان پتر دئے گئے۔ اس پرکار سے پری تو شک وِترن کی کارروائی کے پشچات دو پرستاؤ رکھے گئے۔ جن کو جنتا نے سہرش سویکار کیا ÷

آج جہو تسو کا سماپتی کال تھا۔ انت شری چیت رام سنگھ مکھیہ ادھشٹاتا نے سب کو یتھا یوگیہ دھنیہ واد دیا۔ اور پھر آرتی کے پشچات

آریہ ور کی آوشیکتا

مجھے اپنے ایک پرم ہتیشی متر کی سوشیل گن وتی اور اُونچی شکشا پراپت کی ہوئی کنیا کے لئے درِڑھ یوگیہ آریہ ور کی ضرورت ہے۔ ضلع جہلم و راولپنڈی و گجرات کو ترجیح دی جاوے گی۔ ورشکشت۔ یوگیہ تندرست اور برسر روزگار ہو خاص کا کھتری ہو۔ یدی اور کسی جاتی سے اُکت گنوں کا یوگیہ ور ہو گا۔ تو بھی سمبندھ نشچت کیا جا سکے گا ÷

خط و کتابت ذیل پتہ پر ہو:

پنڈت لوک ناتھ نرنک واچسپتی

آریہ اُپدیشک

C/O دھنپت مل پتری پاٹھ شالہ۔ کراچی

کے متعلق مضمون نکلا کریں۔ امتحان کے اُمیدوار طالب علموں کی شنکاؤں کا سمادھان بھی شائع کیا جائے گا۔ آریہ پتری پاٹھ شالاؤں کو بھی اس سے لابھ اُٹھانا چاہئیے ÷

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

شُدھی

پنڈت سیوک رام ولد پنڈت منشی رام ساکن لاہور چھاؤنی جو عرصہ پندرہ روز سے مسلمان ہو گئے تھے۔ انہیں گوسائیں ترلوک چند کی ہمت سے آریہ سماج لاہور میں شُدھ کیا گیا۔ اور ان کا پرانا نام سیوک رام ہی رکھا گیا ÷ گوسائیں ترلوک چند کا اُتساہ اور ہمت سراہنیہ ہے ÷ (منتری آریہ سماج)

آریہ فری ٹریکٹ سوسائٹی کی قائمی

آریہ ساہتیہ کو دھرمیوں میں مفت بانٹنے کے اُدیشیہ سے لاہور میں اُکت سوسائٹی کی ستھاپنا کی گئی ہے۔ اس کی ممبری کا وارشک چندہ ایک روپیہ ہے۔ شوراتری پر بانٹنے کیلئے ایک ایک عمدہ ٹریکٹ چھاپا جا رہا ہے ÷

سنیوجک: ہتیشی علاو پوری ایڈیٹر پرکاش لاہور

[آریہ] سماج کالوہ کے سماچار

[...]۵-۱-۴۰ کو لالہ کرپا رام جی کا انتقال ہو گیا۔ [...]رام دھن وسدج بھان برادران متوفی مذکور [...] ایک مکان مالیتی پندرہ سو روپیہ۔ جو کہ متوفی [...]نے اپنی کمائی سے تعمیر کروایا تھا۔ [...] سماج کالوہ کو ان کی یادگار میں دان دے [...]ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام رجسٹری [...]انے کا فیصلہ ہوا ÷

ایک شوک سبھا ہوئی۔ جس میں ذیل شوک پرستاؤ [پا]س ہوا:۔

شوک پرستاؤ

[...] یہ جلسہ لالہ کرپا رام جی کی اکال مرتیو پر [...]ک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا [کر]تا ہے۔ کہ وہ لالہ جی کی آتما کو سدگتی اور ان [...]ے سمبندھیوں کو آتمک شانتی پردان کریں ÷

[...]عائی پرادھان آریہ سماج کالوہ ریاست جیند

ضروری سوچنا

پنجاب کے ہندی پربھی ہندی کے امتحانوں [م]یں شامل ہونے والے طالب علموں کی آسانی [و] امداد کے لئے یہ نشچے کیا گیا ہے کہ سبھا کے ماہواری رسالہ "آریہ" میں ہر ماہ ہندی امتحانوں

TILAK-HOSIERY
at
PRE-WAR-PRICES

جنگِ یورپ کے پیش نظر اگرچہ ہر مال کی قیمتوں میں اضافہ ہو چکا ہے۔ مگر تلک ہوزری لاہور اپنی روائتی شان کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے دیرینہ سرپرستوں سے سابقہ قیمتیں ہی چارج کر رہی ہے ÷

تلک ہوزری

لاہور امرتسر نیو دہلی

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

تمام ضروری پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھکر — کرن جوانی کی ایجاد کی گئی ہے!

انسانی جسم

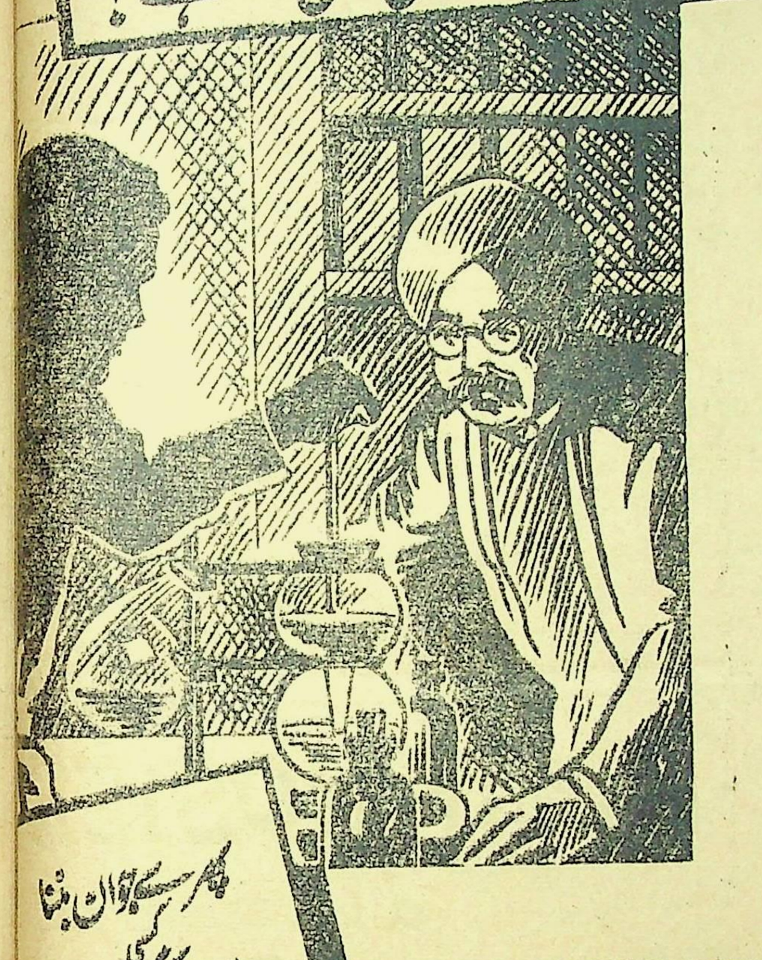

ٹکڑے ٹکڑے کر کے جسم کی مرمت نہیں کی جا سکتی۔ اسے ایک ہی خیال کر کے علاج کرنا چاہیئے۔ تجدید شباب کا طریق یہ ہے:-

تجدید شباب یعنی دوبارہ جوانی حاصل کرنے یا جوانی قائم رکھنے کے لئے کوششوں کا آغاز یورپ کی تاریخ میں اس وقت سے ہوا جبکہ پوپ انوسینٹ ہشتم (Pope Innocent VIII) کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی۔ اس مطلب کیلئے اس نے اپنی نسوں میں تین نوجوان شخصوں کا خون داخل کرایا تھا۔ لیکن اپریشن کے تھوڑے دنوں بعد ہی اسے موت آگئی۔ اسکے بعد براؤن سیکورڈ نے اپنے جسم میں فوطوں کے لست کا انجکشن کرا کر سمجھا تھا کہ میں پھر سے جوان ہو گیا ہوں۔ اس سے اسے کچھ شہرت ضرور حاصل ہوئی لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد وہ بھی موت کا شکار ہو گیا۔ اس کا خیال ایک وہم ثابت ہوا۔ پھر سٹائی ناخ نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ فوطے ایسا بلکہ ان کی نسوں کی بندش سے گلینڈز کو حرکت ملتی ہے۔ اس نے کئی بوڑھے لوگوں پر تجربے کئے لیکن ان سب کا نتیجہ غیر یقینی ثابت ہوا۔ اس کے بعد بھی ورناف نے امریکہ تک بندر جیسا آدمی کے فوطے لے کر عمر سے یا بیماری سے دونوں طرح کے بوڑھوں میں ان کو داخل کیا۔

کسی جاندار کا گلینڈ انسانی جسم میں جا کر خراب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شروع میں تو یہ ایک طرح کی محرک طاقت پیدا کر کے جسم کے اندر اپنا اثر کرتا ہے لیکن تھوڑے دنوں کے بعد ہی اس کے اندر سڑاند آ جاتی ہے۔ جو جسم کو اور بھی گندہ بنا دیتی ہے۔ قدرتی طاقت کے عمل سے جسم اس سڑاند کے اثر کو ٹھیک کرتا ہے۔ اور وہ گلی سڑی چیز جسم میں گھل کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ تھوڑے دنوں کا تماشہ آدمی کو آگے کے لئے پہلے سے بھی ناکارہ بنا کر ختم ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد اس قسم کی کوششیں بھی جد و جہد ہوئی ہے۔ وہ سب کی سب فضول اور بے فائدہ یعنی گلینڈز یا ان کی رطوبتوں کا انجکشن یا کھانے کے طور پر استعمال وغیرہ۔ یہ گلینڈز یا ان کی رطوبتیں جسم کے اندر جا کر اپنے آپ سڑ کر کوئی بگاڑ ہی پیدا کر دیتی ہوں گی۔ اس کے سوائے ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

تجدید شباب کے متعلق جن طریقوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا نتیجہ صرف اتنا ہی سمجھنا چاہیئے۔ حقیقت میں سوچا جائے۔ تو کسی کمزور اور دبلے بوڑھے آدمی کے کسی ایک عضو پر کوئی بھی جزوی علاج نقصان دہ ہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر صرف ایک ہی جزو کو زیادہ حرکت دی جائے اور اس میں مصنوعی طاقت لائی جائے۔ ایسی حالت میں اگر جسم کے باقی تمام اعضاء کام نہیں کر سکتے۔ تو ایسے آدمی کا سارا جسم جلد کمزور ہو جاتا ہے مصنوعی ڈھنگ سے جوان بنے ہوئے بوڑھے آدمی جو نوجوانوں کی طرح شیخی اور ناچ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کے جسم کے اندر ہی اندر ایک قسم کا گھن لگا ہوا ہوتا ہے جس سے اچانک ہی ان کے دل کی دھڑکن بند ہو جاتی ہے۔

اس لئے حقیقت میں ہمیں ایک ایسی اکسیر کی ضرورت ہے جو سارے جسم کو ایک ساتھ طاقت پہنچا کر اس میں قدرتی تندرستی پیدا کرے قدرتی تندرستی حاصل ہوتی ہے پٹھوں کے مضبوط ہونے سے اعلانی اور دل کی باقاعدگی سے تمام اعضاء میں ایک جیسی چستی اور طاقت آنے سے اور بیماریوں کا مقابلہ کرنے کیلئے قدرتی صلاحیت کے حاصل ہونے سے۔

کرن جوانی کے اجزاء و خصوصیات

کرن جوانی ایک ایسی بلند ہستی کی لگاتار بیس سال کی تحقیقات کا نتیجہ ہے جس نے اپنی قابلیت اور علم کے زور سے ہندوستان میں اپنا نام زندہ کیا ہے۔ ایک ایسا نام جو سب کے دلوں میں اعتقاد پیدا کرتا ہے۔ وہ بلند ہستی مشہور امرت دھارا کے موجد پنڈت ٹھاکر دت شرما وید ہیں۔

کرن جوانی کی تیاری میں کچھ ایسی جڑی بوٹیوں کے ست استعمال کئے گئے ہیں۔ جو قدرتی طور پر جسم کا جزو بن جاتے ہیں۔ اور اس کے ہر عضو اور گلینڈ کو چستی دیتے ہیں۔ ساتھ ہی اس میں سلاجیت کشتہ فولاد و بیش قیمت جواہرات کیمیاوی ڈھنگ سے ملائے گئے ہیں۔ اس میں کچھ ایسے پرکھے ہوئے آیورویدک کے مفردات بھی شامل ہیں۔ جو جسم کے کمزور ہوتے ہوئے اعضاء رئیسہ کی پرورش کرتے اور طاقت لاتے ہیں۔ ان کے ذریعہ خون صاف ہوتا ہے اور اس کے قدرتی اور کیمیاوی اجزاء کی کمی دور ہوتی ہے۔ صاف اور عمدہ خون سے ہی گلینڈ پرورش پاتے ہیں۔ ان کی رطوبتوں کی تعمیر ہوتی ہے۔ یہ تمام جسمانی طاقتوں کو بڑھاتی ہے اور قائم رکھتی ہے۔ بوڑھے یا قبل از وقت بوڑھے یا کمزور اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اور سچے معنوں میں مرد بنیں۔ دائمی نزلہ و زکام۔ درد کمر۔ درد جوڑ۔ کھانسی۔ دمہ وغیرہ کو بھی دور کرتی ہے۔

یہ قدرتی طور پر شباب پیدا کرتی ہے
سب کیلئے ایک کامل اکسیر ہے

کرن جوانی

کرن جوانی ـ قیمت ۱۲ گولی چار روپے ۴۸ گولی ایک روپیہ
سینٹ امرت دھارا فارمیسی لاہور ست شاخ ۹ ۱ ... منڈی
چیف ایجنٹوں کے ہاں سے خریدیئے۔

کلکتہ —
میسرز واسدیو لمیٹڈ گرانڈ ہوٹل آرکیڈ

بمبئی —
میسرز جمن لال پی شاہ پرنسس سٹریٹ

دہلی —
میسرز بہاری لال کھنہ رام گھڑی والی سٹریٹ

لکھنؤ —
میسرز تاج زینت پرنسس ایبٹ روڈ

امرت دھارا بلڈنگ

امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون
امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

قدرتی صحت حاصل کرو! اور زندگی کا لطف اٹھاؤ!!

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اپنے دیش کی بات

ہندوستان کی کہانی ہیون سانگ کی زبانی

مہاراجہ ہرش کے زمانہ میں ہر سال بدھ مذہب کا سنگھ بلایا جاتا تھا۔ ۵ویں سال مہاسبھا کا اجلاس ہوتا تھا۔ مہاراجہ ہرش پہلے پہل بدھ مذہب کے ہین یانگ فرقے کا پیرو تھا۔ لیکن ہیون سانگ نے ایک کتاب لکھ کر اسے مہایان فرقے کا البیا قائل کیا۔ کہ راجہ نے دونو کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مہا سبھا بلائی۔ مہاراجہ بنگال سے چل کر کوچ کرتے ہوئے تین ماہ میں قنوج پہنچے +

مہاسبھا

فروری مارچ ۶۴۳ء میں قنوج کے باہر ایک بھاری کیمپ تیار کیا گیا۔ اس سبھا میں کامروپ کا راجہ۔ کماروبھی کا راجہ اور دوسرے اٹھارہ چھوٹے چھوٹے راجہ شامل ہوئے۔ چار ہزار بھکشو۔ تین ہزار براہمن اور جین پنڈت تھے۔ بڑے بڑے ہٹھ دھاری سادھو ہاتھی اور پالکیوں میں سوار بڑے باجوں گاجوں اور جھنڈوں کے ساتھ تشریف لائے +

سبھا کے کام کے لئے ایک پنڈال بنایا گیا۔ اس کے بیچ میں ایک چھوٹا مینار تھا۔ جس میں مہاتما بدھ کی سونے کی قد آدم تصویر رکھی گئی۔ ایک اور تصویر ہر روز وہاں پر جلوس کے ساتھ لائی جاتی تھی۔ جلوس میں سب رلیجہ اور تین سو ہاتھی ہوتے تھے۔ مہاراجہ کے ہاتھ میں چھتری تھی۔ اور اس نے شنکر کا لباس پہنا ہوا تھا۔ آسام کا راجہ برہما کا لباس پہنے ہوئے چنور کرتا تھا۔ راجہ راستہ میں موتی اور جواہرات بکھیرتا جاتا تھا۔ پنڈال کے دروازہ پہ جلوس ٹھہرتا۔ اور مہاراجہ صاحب خود مورتی کو اشنان کراتے۔ اور اسے سنگھاسن پر ستھاپن کرتے +

ہیون سانگ کو اس سبھا کا پردھان بنایا گیا۔ اور اس نے سب کو یہ کہہ کر شاستراتھ کا کھلا چیلنج دیا۔ کہ اگر کوئی میری دلیل کو رد کر دے۔ تو وہ میرا سر کاٹ لے۔ کسی کو اس کے ساتھ شاستراتھ کی مجال نہ ہوئی۔ اٹھارہ دن تک ایسا ہی ہوتا رہا۔ آخر میں لوگ تنگ آ گئے۔ اس کے مخالفوں نے سازش کر کے منڈپ کو آگ لگا دی +

اسی سال پریاگ میں ایک اور میلہ ہوا۔ جو پانچویں سال ہوا کرتا تھا۔ اس سال بھی یہ میلہ بہت بھاری تھا۔ بڑے بڑے سادھو سنیاسی اس میں شامل ہوئے۔ ۵ لاکھ کے قریب آدمی اس میں جمع ہوئے۔ اڑھائی ماہ تک یہ میلہ رہا۔ پہلے دن بدھ کی مورتی ستھاپت کی گئی۔ دوسرے دن سورج کی تیسرے دن شو کی۔ ہر دن پہلے دن کی نسبت آدھا دھن تقسیم کیا گیا۔ چوتھے دن دس ہزار بھکشوؤں کو سونے کی ایک ایک مہر اور بہت عمدہ لباس دان دیا گیا۔ اس کے بعد بیس روز تک براہمنوں کو اور دس روز تک جین اور دوسرے دھرم پجاریوں کو دان ملتا رہا۔ اس کے بعد ایک ماہ تک غریبوں اور یتیموں کو دان دیا گیا۔ راجہ نے اس یگیہ میں اپنی ہر ایک چیز دان کر دی۔ اور آخری وقت اپنی بہن راجیشوری سے ایک پرانی پوشاک مانگ کر بدھ کی پوجا کی۔ اس میلے کے دس دن بعد چینی سیاح اپنے ملک کو روانہ ہو گیا +

اگرچہ راجہ نے بہت سا سونا چاندی اور قیمتی اشیاء اس کی نذر کیں۔ مگر ہیون سانگ نے ایک معمولی کوٹ لینے کے سوائے باقی تمام اشیاء سے انکار کر دیا۔ مہاراجہ نے راجہ اودت کو بہت سا سامان دے کر ہیون سانگ کے ساتھ روانہ کیا۔ تاکہ سرحد تک پہنچا آئے۔ چھ ماہ کے سفر کے بعد وہ جالندھر پہنچا۔ یہاں پر ایک ماہ آرام کرنے کے بعد نمک کی کانوں سے ہوتا ہوا پامیرا در ختن کے راستہ سنہ ۶۴۵ء میں چین واپس پہنچا +

بے شمار کتابوں اور نسخوں کا خزانہ وہ اپنے ساتھ ہندوستان سے لے گیا۔ جن کی تصنیفات میں اس نے باقی ساری عمر گذاری۔ اور بدھ دھرم کا اپنے ملک میں خوب پرچار کیا +

آخر سنہ ۶۶۴ء میں چین کا یہ نامور سیاح اس جہان فانی سے کوچ کر گیا +

ہندوؤ — جاگو — آنکھیں کھولو

"خطرہ کا بگل"

(لیکھک: پنڈت سوریہ دیو جی ایم۔ اے)

سنو! تمہارے دھرم۔ تمہارے ساہتیہ۔ تمہارے اتہاس۔ تمہاری سنسکرتی تمہاری ماتری بھاشا (ہندی) تمہاری دھرم سنستھاؤں آدی پر آئے دن حملے ہوتے ہیں۔ اٹھنے بیٹھنے۔ چلنے پھرنے۔ کھانے پینے۔ پوجا پاٹھ وغیرہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی کس پرکار روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں کہیں پاکستانی سکیم تیار کی جاتی ہے۔ اور کہیں خاکساروں کی فوج تیار ہو رہی ہے۔ اگر اب بھی تم نہ سنبھلے تو پچھتاؤ گے "خطرہ کا بگل" پُستک غفلت کی نیند میں سرشار ہندوؤں کو بیدار کرنے اور انہیں یہ دکھانے کے لئے کہ ان کی تہذیب و تمدن کو مٹانے کیلئے کیا کچھ ہو رہا ہے شائع کی گئی ہے +

سائیز $\frac{20\times30}{16}$ ۔ ۴۴ صفحات۔ بڑھیا کاغذ۔ سندر چھپائی۔ قیمت لاگت مانڑ دو آنے ۲/

زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹیئے

مینیجنگ ڈائرکٹر۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

چھپ گئی "اُردو سنسکار ودھی" چھپ گئی

معہ ویاکھیا

لیکھک: مہرشی دیانند سرسوتی ٹیکا کار سورگیہ شری سوامی شردھانند جی

سنسکار ودھی اُردو مدت سے ختم تھی آریہ بھائیوں کے پُرزور اصرار پر ہم نے اب پھر اسے چھپوایا ہے اردو جاننے والے بھائی بھی اب بآسانی دقت کیئے خود سنسکار کروا سکیں گے۔ اور ان کا اصلی مقصد و مدعا بخوبی سمجھ سکیں گے۔ جب تک کسی سنسکار کا مدعا و اہمیت معلوم نہ ہو تب تک وہ سنسکار دیر تک ہے اسلئے سب اردو جاننے والے بھائیوں کو اسکی ایک ایک کاپی فوراً منگوا لینی چاہیے۔ جلدی آرڈر بھیجیئے ورنہ پھر پہلے کی طرح اگلے ایڈیشن کی راہ دیکھنی پڑیگی

اس اُردو سنسکار ودھی کی چند ایک خوبیاں نیچے ملاحظہ فرماویں۔

(۱) ہر ایک منتر کو سنسکرت میں لکھ کر نیچے وہی منتر اردو بھاشا میں بھی لکھ دیا گیا ہے (۲) سنسکار ودھی میں آئے ہوئے ہر ایک منتر کا ارتھ۔ بھاوارتھ تتھا ویاکھیا بھی درج کی گئی ہے۔ جہاں جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے وہاں وہاں نیچے فٹ نوٹ دیکر اچھی طرح تشریح کر دی گئی ہے (۳) بڑھیا کاغذ پر سندر چھپائی موٹے ٹائپ میں چھپائی گئی ہے (۴) کتاب کے کل صفحات سات سو کے قریب ہیں۔ اتنا ہونے پر بھی قیمت لاگت مانڑ ہے سنہری جلد ۴ع۔ رعایتی ۳ع

شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز بکسیلرز آریہ پستکالیہ انارکلی۔ لاہور

سواستھیہ رکھشا

قبض کے اسباب اور علاج

قبض کا مرض

قبض کی پرانی بیماری کی جڑ موجودہ تہذیب ہے۔ سو میں سے نوّے آدمی ایسے ہوں گے۔ جو اس بیماری کا شکار ہوں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دماغ پر زیادہ زور پڑنے سے اور آج کل کی زندگی کی بھاگ دوڑ سے انسان کی جسمانی مشین کا سلسلہ بگڑ جاتا ہے۔ لیکن اس کے بگاڑ کا سبب کسی حد تک ہمارے رہن سہن کا غلط طریقہ بھی ہے۔

جسمانی مشین کے لگاتار کام کرنے کا ڈھانچہ ایک دفعہ بگڑ جائے۔ تو کئی شکائتیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں جس میں سے سب سے پہلی یہ ہے۔ کہ وقت پر دست صاف نہیں ہوتا۔ یا تو قبض ہو جاتی ہے یا بدہضمی کے دست شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر دماغ پر زیادہ زور پڑتا رہے۔ یا رہن سہن کا غلط طریقہ زیادہ عرصہ تک جاری رہے۔ تو ہمیشہ کے لئے قبضیت کی شکائت ہو جاتی ہے۔ اور اس کے بعد بہت سی بیماریوں کا تانتا لگ جاتا ہے مثلاً ہاضمہ کا کمزور پڑ جانا۔ بھوک نہ لگنا۔ پیٹ کا بڑھ جانا۔ نیند نہ آنا وغیرہ وغیرہ۔

قبض کے اسباب

(۱) کھانے پینے کی غلطیاں مثلاً:-

(الف) ضرورت سے کم یا ضرورت سے زیادہ کھانا۔

(ب) ناموافق چیز یعنی جو ہاضمہ کو بگاڑ دے۔

(ج) کئی مرتبہ کھانا۔

(د) ساگ سبزی وغیرہ نہ کھانا۔

(ر) چاول زیادہ کھانا۔ خاص کر پالش کئے ہوئے چاول۔

(س) مرچ مسالحے۔ چٹپٹی چیزوں کا زیادہ استعمال کرنا۔

(ش) گھی۔ مکھن اور تیل زیادہ کھانا۔

(ص) ہمیشہ بھاری غذا کھانا۔

(ض) کھانا کھاتے وقت پانی یا کوئی پتلی چیز زیادہ استعمال کرنا۔

(ط) کم پانی پینا۔

(ظ) لیموں یا ایسے پھل نہ کھانا۔ جن میں کچھ تیزاب ہو۔

(ع) خوراک میں غذائیت کے جُزو کی کمی۔

(۲) ایسی زندگی بسر کرنا جس میں کبھی کوئی کسرت نہ کی جائے۔

(۳) پاخانے کی حاجت ہوتے ہی فوراً نہ اٹھ جانا۔

(۴) دن میں ایک یا دو بار ہمیشہ ٹٹی جانے کیلئے پاخانہ میں جانے کی عادت نہ ڈالنا۔

(۵) چائے۔ قہوہ۔ سوڈا۔ بیئر وغیرہ کا بکثرت استعمال۔

(۶) تمباکو۔ بیڑی کا زیادہ استعمال۔

(۷) جلاب یا دستاور دواؤں کا زیادہ استعمال۔

(۸) غلط طریقے سے بیٹھنا یا سونا۔

قبض کا علاج

(۱) کھانے پینے میں باقاعدگی لانے کی عادت ڈالو۔ بیچ بیچ میں دن بھر کھاتے رہنے کی عادت چھوڑ دو۔

(۲) بھوجن میں ردّ و بدل کرتے رہو۔ بھوجن کا مطلب پکائے ہوئے کھانے سے ہی نہیں ہے۔ بھوجن دودھ پھل کا بھی ہو سکتا ہے۔

(۳) سبز پتے دار بھاجی۔ اور چھان ملے آٹا کی روٹی کھاؤ۔ تھوڑا سا کچا بھوجن کرنے کی بھی کبھی کبھی کوشش کرو۔

(۴) پالش کئے چاولوں کی بجائے ہاتھ کے کٹے ہوئے چاول استعمال کرو۔ روز نہیں کبھی کبھی جہاں تک ہو چاول۔ کیک۔ بسکٹ۔ ڈبل روٹی سے پرہیز ہی لازم ہے۔

(۵) جہاں تک ہو سکے مرچ مصالحہ استعمال نہ کرو۔ یا بہت کم کرو۔

(۶) چائے۔ قہوہ۔ سوڈا۔ تمباکو وغیرہ کا کھانا پینا چھوڑ دو۔

(۷) زیادہ تر جلاب لینا نہیں چاہیئے۔ کبھی کبھی مہینے میں ایک یا دو مرتبہ معمولی دستاور چیز لی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر مندرجہ بالا ہدایات کی پابندی پورے طور سے کی جائے۔ تو معمولی دستاور چیز لینے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔

(۸) مٹھائی زیادہ نہیں کھانی چاہیئے۔ بھوجن کے ساتھ تھوڑی شکر۔ شہد یا پھل استعمال کریں۔

(۹) صبح اٹھتے ہی ایک گلاس پانی پی لینا چاہیئے۔

(۱۰) لیموں۔ املی۔ انجیر۔ تازے پھل جن میں کچھ تیزاب ہو قبض کے دور کرنے میں بڑے مفید ہیں۔

(۱۱) ہمیشہ جسم کو کھڑا یا سیدھا رکھنا چاہیئے تاکہ ہضم کرنے والا حصہ دبنے نہ پائے۔

(۱۲) ٹٹی بیٹھتے وقت جلدی نہیں کرنا چاہیئے زیادہ زور نہیں لگانا چاہیئے۔ آنتوں کو کام کرنے کے لئے کافی وقت دینا چاہیئے۔

(۱۳) وٹامن والی چیزیں زیادہ استعمال کرنی چاہیئیں۔ مثلاً مکھن۔ ہری بھاجی۔ ساگ۔ وٹامن A چھان۔ مٹر وغیرہ۔ وٹامن B لیموں۔ پیاز۔ ٹماٹر۔ دودھ۔ چھاچھ۔ تازے پھل۔ وٹامن C۔ سوکھا ناریل۔ ہرے پتے دار ترکاری۔ وٹامن D بادام۔ مونگ پھلی۔ خشک میوے۔ تل۔ ناریل کا تیل۔

(۱۴) رات کو زیادہ جاگنے کی عادت چھوڑ دو۔ کم سے کم سات گھنٹے سونا چاہیئے۔ شام کے کھانے اور سونے میں کم از کم تین گھنٹے کا وقفہ ہونا چاہیئے۔ کھاتے ہی سو جانے سے کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔

(۱۵) باقاعدہ ورزش کرنا چاہیئے۔ پیٹ کی ورزشیں زیادہ مفید ہیں۔

صبح ایک گلاس پانی پینے کے بعد مندرجہ ذیل ورزشیں کیجئے:-

(ا) سیدھے کھڑے ہو جائیے۔ دونوں ہاتھوں کو مکان کی چھت کی طرف سیدھے کر کے کھینچئے گویا آپ چھت کو چھو رہے ہیں۔ اسے "تاڑ آسن" کہتے ہیں۔ یہ عمل کم از کم دس بار کیجئے۔

(ب) سیدھے کھڑے ہو جائیے۔ پھر نیچے جتنا جھک سکیں جھکیئے۔ ہاتھوں کو سر کی طرف بجائیے۔ یہ عمل دس بار کیجئے۔

(ج) سیدھے کھڑے ہو کر دونوں پاؤں الگ الگ رکھیئے۔ اور بغیر گھٹنا جھکائے زمین کو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے چھو لیجئے۔ اس طرح دس بار کیجئے۔

(د) سیدھے چت لیٹ جائیے۔ گھٹنوں کو موڑ کر جس طرح سائیکل چلاتے ہیں چلائیے زیادہ سے زیادہ ۵ منٹ تک کیجئے۔ اس طریقہ سے پیٹ کی انتڑیوں کی اچھی ورزش ہو جائے گی۔ اور قبض دور ہونے میں مدد ملے گی۔

(س) صبح و شام پیدل سیر کیجئے۔ قبض کے رفع کرنے کے لئے یہ ایک قدرتی علاج ہے۔

چند دیگر ہدایات

(۱) نصف لیموں کا رس اور ایک چٹکی ۴

"پرکاش" کے پریمی ۲-۲ دو دو نئے گراہک بنا کر اپنے ۲۵ سالہ خاموش پرچارک

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور

ادھک سے ادھک سیوا کے لوگیہ بنائیں۔ اس کیلئے نئے ورش کا ہی اُپہار اُتم ہے۔ جو آریہ سماجیں یا آریہ بھائی گراہک نہیں وہ خود گراہک بنیں۔ اور اپنے خرچ سے ویدک دھرم میں دلچسپی رکھنے والے دھرمیوں ہزیجنوں۔ لائبریریوں۔ سکولوں اور نردھن آریہ سماجوں کے نام جاری کرا کر پرچار کاریہ میں ہماری سہائتا کریں۔

شورانتری کے موقعہ پر اس ورش بھی

"شورانتری نمبر"

بڑی دھوم دھام سے پرکاشت ہو گا جس میں آریہ جگت کے پرسدھ سنیاسیوں۔ نیتاؤں۔ ودوانوں اور پنڈتوں کے لیکھ اور کویتاؤں کی کوتائیں ہوں گی۔ اور ایک سہ رنگی تصویر کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماجیں ابھی سے زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیج دیں۔ لیکھک اور کوی مہاشے اپنی اپنی رچنائیں بھیج کر مشکور فرماویں۔ مشتہرین شرح اُجرت اشتہار کا بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کریں۔

مینیجر:- "پرکاش" لاہور

...... مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کر کے مستفید ہونا چاہیئے۔ اور اپنی صحت اور تندرستی کو تادم زیست قائم رکھنے کا پورا پورا دھیان رکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہماری ساری زندگی مسرت آمیز گذرے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd No: L. 435. Telegrams: "Prakash" Telephone No: 2367.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار
پرکاش لاہور

ایڈیٹر: مہنتشی علاولپوری

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

چندہ
سالانہ للعہ ششماہی ۳ر
سہ ماہی عہ ۔ بیرونجات ۵ روپے
ودیش چھ روپے

جلد نمبر ۳۶	اتوار ۔ ۱۵ ماگھ سمت ۱۹۹۶ مطابق مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۴۰ع	نمبر ۴

آریہ سماج کا عزم

(از مہاشہ چرنجی لال جی پریم)

کسی دن دیکھنا ظلمت کا پردہ چاک کر دونگا ۔ قلعے بغض بطالت کے جلا کر خاک کر دونگا
رہیگا نام تک باقی نہ دنیا میں جہالت کا ۔ میں ہر فرد بشر کو صاحب ادراک کر دونگا
یہ ماتا دھرم میں ہے دور دورہ اب بطالت کا ۔ میں نور وید سے بس اس کا قصہ پاک کر دونگا
میرے اپدیش سے مردہ تنوں میں جان آئے گی ۔ میں ڈرپوکوں کو شیروں کی طرح بےباک کر دونگا
نہیں آئینگے اب یہ دشمنان دیں کے بھترّوں میں ۔ ہیں جتنے سادہ لوح ہندو انہیں چالاک کر دونگا
نہیں ڈرنے کے گیدڑ بھبکیوں سے اب کبھی بھی یہ ۔ میں ایسا منتر پھونکوں گا کہ اک دم ناک کر دونگا
دھرم سکھا دونگا ان کو وہ شکشا ست سنگی ۔ کہ سارے آریوں کو مالک املاک کر دونگا
ورن اور آشرم کے بل پہ اک دن دیکھنا تم نے ۔ میں پیدا اک نئی دنیا تہہ افلاک کر دونگا
ٹھہر سکتا نہیں کوئی میرے سیلاب کے آگے
بہا کر دور دنیا سے خس و خاشاک کر دونگا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

وہ ہی یہ آتما ہردہ میں ہے - اس کا یہ ہی نرواچن ہے - ہردہ میں یہ آتما ہے - اس کارن ہردہ کہا ہے - ایسا جاننے والا دن دن پرتی دن ہی سوُرگ لوک کو ہردہ میں آتم بھاد کو پراپت ہوتا ہے - سسشپتی میں تتھا سمادھی میں آتما کے سارے بھاؤ ہردہ میں ایکی بھوُت ہو جاتے ہیں - اور وہ یہ سوُ سوروپ میں پرستھ آتما اتیبت مُکھشی ہمیہ اس ایکوبتک شریر سے اُٹھ کر نکل کر پرم جیوتی پرمیشور دھام کو پاکر اپنے سوروپ سے پرگٹ ہوتا ہے - گورو جنوں نے کہا - یہ آتما ہے پرم پُرش ہے - یہ امرت ہے - یہ ابھے پد ہے - اور یہ برہم ہے - اُس اس برہم کا نام ستیہ ہے +

ستیہ شبد کے وہ ہی یہ تین اکشر ہیں - स - त - य وہ جو स ہے - وہ امرت ہے - اور جو त ہے - وہ مرتیہ ہے - اور جو "یم" ہے - اس سے स - त دونو کو جوڑتا ہے - اس کارن "یم" ہے - ایسا جاننے والا پرتی دن سورگ لوک کو پراپت ہوتا ہے - ستیہ شبد سے اوناشی آتما کا اور ناشوان کا گیان ہوتا ہے +

چوتھا کھنڈ - اور جو سرو ستیہ اوستھا میں رہنے والا آتما ہے برہم ہے وہ پرمیشور ان پرلوی آدی لوکوں کے اوناش کے لئے پُل دھارن ہے - اس کے نیم میں سب لوک بندھے ہیں - وہ لوکوں کا دھارک ہے - اور پرماتما ستارُوپ سیتو کو دن رات نہیں لانگھتے - اس میں کال نہیں ہے - نہ بڑھاپا نہ مرتیو - نہ شوک نہ پُنیہ پاپ اسے اُلانگھتا ہے - اس کا سوروپ سرودا ہی شدھ رہتا ہے - سارے پاپ اس سے دوُر ہٹ جاتے ہیں - پاپ رہت ہی یہ برہم دھام ہے +

اس کارن سے ہی اس سیتو کو لانگھ کر اندھا ہوا انش نین مان گیان دان ہو جاتا ہے - پاپ سے بیندھا ہوا ہونے پر بھی اپیدھ ہو جاتا ہے - اس کارن سے ہی اس سیتو کو لانگھ کر ہی راتری دن میں ہو جاتی ہے - کیونکہ یہ ہی برہم دھام سدا پرکاشمان ہے - اس لئے جو بھی اپاسک اس برہم ...

رگ وید ۔ یجر وید ۔ ادم ۔ سام وید ۔ اتھرو وید

وید امرت

رگ وید آردو بھاشیہ

ओइम् द्रविणोदा ददातु नो वसूनि यानि शृण्विरे देवेषु ता वना महे ॥ ८ ॥

(رگ وید منڈل ۱ - انو واک ۴۰ - منتر ۸)

(اوم) درِوِی نودا ددا تُو نو وسونی یانی شرنی وِرے دیوے شُو تا و نامہے (۸)

پدارتھ :- ہم لوگوں کے (یانی) جن (دیوے شُو) دوان دِوّیہ سوروپ آدی ارتھات مشاسپ ودّیا سے یکت ودوان آدی پدارتھوں میں (وسونی) جو دویا پکرتی راجیہ اور پراپت ہونے یوگیہ اُتم دھن (شرنی وِرے) سننے میں آتے - تتھا ہم لوگ (ونامہے) جن کا سیون کرتے ہیں (تا) اُن کو (درِوی نودا) جگدیشور (نہ) ہم لوگوں کے لئے (ددا تُو) دیوے - تتھا اچھی پرکار سیدھ کیا ہوا یگیہ تک اگنی بھی دیتا ہے +

بھاوارتھ :- پرمیشور نے اس سنسار میں جیووں کے لئے جو سب پدارتھ اُتپن کئے ہیں - انھیں سنکیت کرتے ہیں - ان پدارتھوں سے جتنے پرتیکش و اپرتیکش دسُو سُکھ اُتپن ہوتے ہیں - وہ ودوانوں کے ہی سنگ سے سُکھ دینے والے ہوتے ہیں +

نوٹ :- یگیہ کرنے والے منشیوں کو رتوؤں میں کرنے یوگیہ کاریوں کا اُپدیش اگلے منتر میں کیا ہے +

(رشی دیا نند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

تشریح :- اس منتر میں یہ بات کہی گئی ہے - کہ پرماتما نے انسانوں کی بہتری و بھلائی کے لئے جتنی بھی چیزیں پیدا کی ہیں - چاہے وہ دیکھی جا سکنے والی ہوں - یا نہ دیکھی جا سکنے والی - وہ تمام تبھی سکھ دینے والی ثابت ہوتی ہیں - اگر ان کا استعمال دانشمندی سے کیا جائے - یا یہ کہ کوئی چیز ناکارہ ہی ہے - اگر اس کا استعمال کسی کو معلوم نہ ہو - ظاہر ہے - کہ نابل × ... ×

× انسان ہی کسی چیز کے صحیح استعمال کے اہل ہو سکتے ہیں - لہٰذا یہ منتر اس مفہوم کا مظہر ہے - کہ تمام چیزیں قابل انسانوں کے سنگ سے ہی سکھ دینے والی ہوتی ہیں + (دھنتی)

فائدہ نہ ہونے پر ← سچائی کا زندہ ثبوت ← دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ
صرف تولہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو خطی نامرد ہو رہے ہیں بینظیر ہے - قیمت ۲۰ خوراک دو روپے محصول ڈاک سات آنے +

کام دیو تیل رجسٹرڈ
بلنیر کے ہزار ہا ٹھپی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے - تندرست بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک سات آنے +

رتی بھنڈار گولیاں
یہ گولیاں قوت باہ و امساک کیلئے دُنیا بھر کی دواؤں سے اعلےٰ و لاثانی ہیں - قیمت بتیس گولیاں ایک روپیہ محصول ڈاک سات آنے

مینیجر - آوشدھ بھنڈار فیروز پور شہر

چنے ہوئے پھول

قسمت کا انحصار

ایک دن کھانے کے بعد گیٹے ... کہ ایکرمین لبتاش نہیں بلکہ شست ... اُس نے ایکرمین سے کہا :-

"تم سشینڈی کی طرح ہو - جو اپنی ... اس لئے کھنچا رہا - کہ اس کا دروازہ ... رہا - اس سے نہیں بن پڑا - کہ ... قطرے استعمال کر کے اس روز روز کی ... کا خاتمہ کر دے - لیکن ہم سب کا یہ ... ہے - ہماری قسمت کا انحصار گیان ... اگیان پر ہے - ہمارے ہادی فرشتہ ... کہ ہر روز ہماری رہنمائی کرے - اور ... کہ ہم کیا کریں - لیکن وہ ہمیں لاوارث ... دیتا ہے - اور ہم اندھیرے میں ٹٹولتے ... پھرتے ہیں - نپولین ایک مرد انسان ... ہمیشہ اس کی آتما میں روشنی تھی - اُسے ... نہیں ہوتا تھا - اور ہمیشہ اس کی شکتی اس ... کے لئے کافی تھی - کہ جس کام کو ضروری ... ہو سکے - اس کا جیون ایک دیوتا ... تھا - جو ہر ایک قدم میں ایک لڑائی سے ... لڑائی تک اور ایک فتح سے دوسری فتح ... جاتا ہے - اس کی بابت کہہ سکتے ہیں ... کی اوستھا دائمی روشنی کی اوستھا تھی - اس ... اس کا انجام اتنا شاندار تھا - کہ نہ اُس ... پہلے کسی کا ہوا - اور نہ غالباً اُس کے ... کا ہوگا - ہاں ہاں میرے دوست وہ ... شخص تھا - جس کی نقل ہم نہیں کر سکتے"

(مشہور شاعر گیٹے)

میری کشتی

جب تم نے مجھے پکارا --- میں
اپنی چار دیواری کے --- سایہ تلے
خواب تھا --- اور تمہاری آواز
کان سننے سے --- قاصر رہے
کے بعد تم نے --- مجھے اپنے ہاتھوں
تھپ تھپا کر --- بیدار کیا --- میری
میرے آنسو بھرے ہوئے تھے --- میں
کر اُٹھا --- آفتاب نکل آیا تھا ---
میں تلاطم برپا تھا --- اور ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ماگھ ۱۹۹۶
پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء

ریاست حیدرآباد میں پرچار

...اب کہ حیدرآباد دربار نے باہر کے ...اپدیشکوں کو وہاں پرچار کرنے کی اجازت ...دی ہے۔ سارودیشک سبھا مختلف ...ں سے بہتر دیوہار کر رہی ہے۔ کہ وہ ...اس کام کے لئے دیں۔ سبھا کا یہ ...ہے۔ کہ گمبھیر برکتی کے پرچارک ایسے ...ہاں جا کر ایسے طریق سے ویدک دھرم ...پرچار کریں۔ کہ کوئی نئی مشکل پیدا نہ ...میں جانتا ہوں۔ کہ وہ کئی سجنوں سے ...چکی ہے۔ مجھے بھی اس نے ...دی تھی۔ لیکن میں تو اپنے تئیں اس ...کے یوگیہ نہیں پاتا۔ میں اپدیشک نہیں ...اپدیش دینا جانتا ہوں۔ سبھا کا منتری ...نے ہوئے ادسٹھاؤں سے دوش ہو کر ...بھی آریہ سماجوں میں جاتا رہا ہوں۔ ...میں اپدیش کرنا نہیں جانتا۔ واودھا ...تار ہے۔ کہ سوامی ستیہ دیو جی ہیں ...ایک سارودیشک سبھا کی طرف سے ...حیدرآباد میں پرچار کرنے کو ...ہیں۔ وہاں سے وہ مدراس جائیں گے۔ ...وہ ہندی کا پرچار کریں گے۔ ان کے ...اور بھی کئی مہانو بھاو وہاں بھیجے ...گے۔ یہ لوگ زیادہ تر شہروں میں ...پرچار کر سکیں گے۔ دیہات میں جہاں کے ...ہماری بھاشا نہیں سمجھتے پرچار کرنے ...لئے دوسری قسم کے اپدیشکوں کی ضرورت ...کچھ تو سبھا کو مل گئے ہیں۔ اور وہ ...دئے گئے ہیں۔ کچھ سبھا تیار کر رہی ...اور امید ہے۔ کہ ایک دو ہفتوں تک تیار ...جاویں گے۔ شولاپور میں اپدیشک ...لیہ کھولا گیا ہے جہاں مرہٹی، تلنگی ...کناڑی بھاشاؤں کے جاننے والے ...اپدیشک تیار کئے جا رہے ہیں۔ جس وقت ...اپدیشک تیار ہو گئے۔ اس وقت یہ ...مقابلتاً آسان ہو جائے گا۔ لیکن حقیقی ...اس وقت ہو گا۔ جب ہم ان بھاشاؤں

میں اپنا ساہتیہ بھی تیار کر سکیں گے۔ اس وقت یہ مشکل ہے۔ کہ وہاں کی بھاشاؤں میں ہمارا کوئی ساہتیہ نہیں۔ جب تک ساہتیہ نہ ہو پرستھائی کاریہ نہیں ہو سکتا۔ اپدیشک تو دو چار دن کے لئے جائیں گے۔ جب تک سوادھیائے کے لئے لوگوں کے ہاتھ میں کچھ نہ دیا جائے۔ اپدیشوں کا اثر بھی زائل ہو سکتا ہے۔ اس لئے کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ حیدرآباد کی بھاشاؤں میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ لکھے جائیں۔ یہ کام آسان ہے۔ اور اس وقت بھی ہو سکتا ہے۔ بڑی بڑی پستکیں لکھنے کا کام اس وقت ہو گا۔ جب مرہٹی، تلنگی اور کناڑی کے ودوان اپدیشک ہمارے پاس ہوں گے۔ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ کام بھی مشکل نہیں۔ اگر ہم جرمن اور فرانچ بھاشاؤں میں "ستیارتھ پرکاش" کا ترجمہ شائع کر سکتے ہیں۔ تو ان بھاشاؤں میں کیا نہیں ہو سکتا؟ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور وہ ہمارے پاس ہے۔ اپنے کام کو پرستھائی بنانے کے لئے تیسری ضرورت یہ ہے۔ کہ ریاست میں کچھ آریہ سماج مندر بنائے جائیں۔ جہاں کہ اپدیشک بفراغت سے رہ سکیں۔ اور پروہت کا کام کر سکیں۔ یہ دونوں اپنی جگہ مفید ہیں۔ اور پروہت اپنی جگہ۔ ان دونو کی ضرورت ہے۔ اور دونو کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ سارودیشک سبھا نے پچھلے دنوں سکیم بنائی تھی۔ کہ پانچ پانچ سو اور ہزار ہزار روپے کے مندر مختلف جگہوں میں بنوائے جائیں۔ جو پانسو دے۔ اس کے نام پر ایک پانسو کا مندر بنوا دیا جائے۔ اور جو ہزار دے اس کے نام پر ہزار کا۔ لیکن اس کے متعلق زیادہ کام نہیں ہوا۔ اس وقت تک صرف آریہ سماج جالندھر کو یہ شریہ پراپت ہے۔ کہ اس نے سارودیشک سبھا کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت کی سیوا میں دو ہزار کی تھیلی اس مطلب کیلئے

پیش کی ہے۔ باقی آریہ سماجیں ابھی تک خاموش ہیں۔ لیکن میں انہیں دوش نہیں دیتا۔ ان پر چندوں کا بہت بوجھ ہے۔ حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں پنجاب نے کئی لاکھ روپیہ دیا ہے۔ اب اس کے سامنے آچاریہ رام دیو کے سمارک کے لئے دو لاکھ کی اپیل ہے۔ یہ روپیہ بھی اسے جمع کرنا ہو گا۔ پھر بھی اگر کوشش کی جائے۔ تو آریہ سماجیں اور آریہ سماج کے دھناڈیہ پرشوں سے مندروں کیلئے ایک معقول رقم مل سکتی ہے۔ میں سبھا کو یہ مشورہ دوں گا۔ کہ وہ یہ طے کرے۔ کہ اس نے حیدرآباد میں کتنے مندر بنوانے ہیں۔ اور ان مندروں پر کیا خرچ کرنا ہے؟ اس خرچ کو وہ مختلف صوبوں پر بانٹ دے۔ اور ہر ایک پرانتیہ سبھا سے کہہ دے۔ کہ وہ اتنا روپیہ جمع کر کے بھیجدے۔ اگر پرانت

کی سبھا ذمہ داری نہ لے۔ تو اس پرانت کے چند ایک سجنوں سے پرارتھنا کی جا سکتی ہے۔ غرض یہ کہ ہمیں حیدرآباد کو کسی بھی صورت میں بھلانا نہ چاہیئے۔ یہ ہماری نئی کالونی ہے۔ اسے لبا کر ہی ہمیں دم لینا چاہیئے۔ مختلف حکومتیں اپنی نوآبادیوں کو بسانے کیلئے لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ کرتی ہیں۔ اگر ہم حیدرآباد کو لاکھوں خرچ کر کے اپنا بنا سکیں۔ تو یہ مہنگا سودا نہیں۔ یاد رہے۔ کہ وہاں کی ہندو آبادی پنجاب کی ہندو آبادی سے زیادہ ہے۔ وہاں ہندوؤں کی آبادی سوا کروڑ ہے۔ اور پنجاب میں کروڑ سے بہت کم۔ اور پھر وہ آبادی برسوں سے پاداکرانت چلی آ رہی ہے۔ ایک ایسے راجیہ کے ماتحت ہے۔ جس کو اس سے ہمدردی نہیں۔ اور اس میں یہ ہمت نہیں۔

آریہ سماج لاہور کا نرواچن

آریہ سماج لاہور وچھو والی کے ادھیکاریوں کا نرواچن ۲۰- جنوری کو ہوا۔ پنڈت ٹھاکر دت جی وئید ملتانی سروسمتی سے پردھان چنے گئے۔ اور مسٹر دیویندر ناتھ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی منتری نرواچیت ہوئے۔ میں اس انتخاب پر نہ صرف انہیں ودھائی دیتا ہوں۔ بلکہ آریہ سماج کو بھی۔ دونو اس استھان کے یوگیہ ہیں جو انہیں دیا گیا ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی کے متعلق کیا کہوں۔ انہیں کون نہیں جانتا؟ اور ان کی یوگیتا سے کون اپری چت ہے۔ مسلمہ طور پر وہ اس وقت پنجاب کے سب سے بڑے وئید ہیں۔ سنسکرت بھی بہت اچھی جانتے ہیں۔ ان کی شہرت اس قدر قایم ہو چکی ہے۔ کہ آریہ سماج کی سیوا کے لئے کچھ گھنٹے نکال لیں۔ تو ان کی پریکٹس میں فرق نہیں آتا۔ وہ اپنے وقت میں سماج کو بہت آگے لے جا سکتے ہیں۔ ان کی جس قدر واقفیت ہے کسی کی کیا ہو گی۔ اور جس کسی کو بھی سماج کی سیوا کیلئے کہیں گے اسے انکار نہ ہو گا۔ دیویندر ناتھ میرا عزیز ہے۔ پنڈت لشمبھر ناتھ جی کا سپوگیہ پتر ہے۔ وہ میرے لئے ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ میرا اپنا پتر۔ اور میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ ہر پرکار سے یوگیہ ہے۔ اس لئے مجھے آشا ہے۔ کہ یہ پردھان اور منتری سماج کی اوستھا کو اُنت کرنے میں سپھل ہوں گے۔ انہیں ودھائی اس لئے دیتا ہوں۔ کہ انہیں آریہ سماج کی سیوا کا اوسر ملا ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی بہت عرصہ دنیاداری کر چکے۔ لاکھوں کما چکے۔ اب انہیں اپنا سارا وقت نہیں۔ تو اس کا کچھ حصہ سماج کی سیوا کے ارپن کرنا چاہیئے۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ میرا عزیز دیو ابھی سے آریہ سماج کی سیوا میں لگ گیا ہے۔ ان کے پوجیہ پتا نے آریہ سماج کی جو لگاتار اور دنش کام سیوا کی ہے۔ اس کے متعلق میں کیا کہوں۔ ان کا لڑکا آریہ سماج کی سیوا میں لگ جائے! اس کی انہیں بطور پتا اور مجھے بطور چچا خوشی ہے۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ میرا عزیز لگ کر کام کرے گا۔ اور اپنے تئیں اس عزت کے یوگیہ ثابت کریگا جو آریہ سماج نے اسے دی ہے۔ باقی ادھیکاری پرانے ہیں۔ اس لئے ان کے انوبھو سے لابھ اٹھایا جا سکے گا۔ یہ نئے اور پرانے کا ملاپ آریہ سماج کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ پردھان انوبھوی اور گمبھیر پرش ہونا چاہیئے۔ اور منتری نوجوان اور پرجوش۔ نئے نرواچن میں یہ دونو باتیں پوری ہو گئی ہیں۔ اپ پردھان لالہ نندلال آریہ۔ لالہ یوسر رام بھوت پورو پردھان اور سردار مہر سنگھ بھوت پورو منتری ہیں۔ ان سب نے درشوں آریہ سماج کی سیوا کی ہے۔ اور شک نہیں۔ وہ نئے ادھیکاریوں کا ہاتھ بٹائیں گے۔ آشا کرنی چاہیئے۔ کہ اس نرواچن کے ساتھ آریہ سماج لاہور کے جیون میں ایک نئے یُگ کا آرنبھ ہو گا۔

(کرشن)

خود اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکے۔ آریہ سماج کے ستیاگرہ نے اس کے مردہ جسم میں نئی جان ڈال دی ہے۔ اسے بھی آشا کی سنہری جھلک نظر آنے لگی ہے۔ جہاں وہ پہلے نراشا تھی وہاں اب اس میں اتساہ آگیا ہے۔ جو اصلاحات برسوں سے رکے پڑے تھے وہ آریہ سماج کے...... ستیاگرہ کی بدولت ان کا اعلان ہو گیا ہے۔ اگرچہ وہ ابھی تک نافذ ہونے میں نہیں آئے مسلمانوں کی طرف سے ان کا گھور ورودھ ہو رہا ہے۔ اور ان کی یہ کوشش ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو وہ نافذ نہ ہونے پائیں۔ ہندوؤں کے لحاظ سے وہ تسلی بخش نہیں۔ نوے فیصدی ہندو آبادی کو کاغذ پر تو پچاس فیصدی لیکن درحقیقت پچاس فیصدی سے کم ادھیکار دئے گئے ہیں۔ اور آئین میں یہ لکھ دیا گیا ہے۔ کہ حیدرآباد کے مسلمان کبھی اقلیت میں نہ رکھے جائیں گے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ ریاست کے انتظام میں پچاس فیصدی حصہ ضرور رہے گا۔ اس پر بھی مسلمانوں کی یہ کوشش ہے۔ کہ یہ ناتسلی بخش اصلاحات بھی رائج نہ ہوں۔ تاکہ ہندوؤں کو پچاس فیصدی کے قریب بھی حقوق نہ ملیں۔ وہاں کی مجلس اتحاد المسلمین نے اصلاحات کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن کیا۔ جس کی بدولت فسادات بھی ہوئے۔ یہ ایجی ٹیشن اس وقت تک جاری ہے۔ اور اب اسے ایک خوب دھارن کر رہا ہے۔ کہ حیدرآباد کی مسلم اقلیت کسی طرح منظم ہو جائے۔ اور جب بھی چاہے دربار کو مجبور کر سکے۔ کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھائے۔ پچھلے دنوں مسلمانوں کے قائد اعظم مسٹر جناح وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں وہ کس مقصد سے گئے۔ اور کیا کر آئے۔ اس کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا..... لیکن قیاس یہ کہتا ہے۔ کہ انہوں نے اصلاحات کو رکوانے یا کم از کم مسلمانوں کے حسب منشا تبدیل کرانے کی کوشش کی۔ چنانچہ حیدرآباد کے مسلم اخبارات میں انہی دنوں یہ شائع ہوا تھا۔ کہ مسٹر جناح کی جو بات چیت دربار سے ہوئی ہے۔ اس کے نتیجے کے طور پر مسلمانوں کی تسلی ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے اصلاحات کے خلاف سول نافرمانی کا خیال ترک کر دیا ہے۔ اس سے یہ سمجھا گیا۔ کہ یا تو اصلاحات پھر ایک لمبے عرصہ کیلئے کھٹائی میں ڈال دیئے جائیں گے۔ یا ان میں ابھی ترمیم کر دی جائے گی۔ کہ ریاست کے انتظام میں ہندوؤں کا حصہ مجوزہ اصلاحات میں اور بھی کم ہو جائے۔ اور وہ پہلے کی طرح مسلمانوں کے غلام بنے رہیں۔ اب مجلس اتحاد المسلمین کا سالانہ جلسہ حیدرآباد میں ہونے والا ہے۔ یہ جلسہ کیا ہے۔ ایک طرح سے ریاست کے مسلمانوں کے سنگٹھن کا مظاہرہ ہے۔ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ اس جلسہ کو ایسا شاندار بنایا جائے۔ کہ دربار کے دل پر مسلمانوں کی طاقت کا سکہ بیٹھ جائے۔ ایک طرف یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر جناح اس جلسہ کا افتتاح کریں گے۔ اور کوشش ہو رہی ہے۔ کہ سر سکندر حیات۔ مولوی فضل الحق اور دوسرے مسلم لیڈر وہاں پہنچیں۔ دوسری طرف ایک بھاری دنگل کے لئے ہندوستان کے بڑے بڑے مسلم پہلوانوں کو بلایا جا رہا ہے۔ تیسری طرف اس جلسہ کے ساتھ ایک نمائش کی جا رہی ہے۔ جس کے متعلق یہ مشتہر کیا جا رہا ہے۔ کہ جو سٹال بنائے گئے تھے۔ وہ ختم ہو چکے ہیں۔ اور پچاس نئے سٹال لگائے گئے ہیں۔ غرض یہ کہ وہ تمام طریقے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ جن سے مسلم عوام جلسہ کی طرف کھچے آئیں۔ کوئی جماعت اپنا جلسہ کرے۔ اور وہ کامیاب ہو۔ اس پر کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ لیکن جب اس جلسہ کی غرض کسی اور جماعت کو مرعوب کرنا ہو۔ تو اس کی نوعیت بدل جاتی ہے۔ اس جلسہ کا مقصد جہاں دربار پر اثر ڈالنا ہے۔ وہاں ہندوؤں کو بھی بتلانا ہے۔ کہ مسلمان جو کچھ لے چکے ہیں وہ آسانی سے نہ چھوڑیں گے۔

لیکن ریاست کے ہندوؤں کی سُدھ کون لے؟ آریہ سماج براہ راست ان کے ساماجک اور نیتک سنگٹھن کا کام اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا۔ اور ہندو سبھا کی جو حالت ہے۔ وہ کسے معلوم نہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے پرچار کے ساتھ ہندوؤں میں جاگرتی آتی جائے گی۔ اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھیں گے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کا پرچار خوب ہو۔ ہاں اگر ہندو سبھا یا کوئی اور جماعت وہاں کے ہندوؤں کی بانہہ پکڑے۔ تو مجھ سے بڑھ کر کوئی خوش نہ ہوگا۔

(کرشن)

مسلم لڑکیوں کیلئے علیحدہ سکول

پرائمری ایجوکیشن بل کی مسلمانوں کی طرف سے اس لئے مخالفت ہو رہی ہے۔ کہ مخلوط تعلیم سے پردہ جاتا رہے گا۔ اور کہ اسلام مخلوط تعلیم کی اجازت نہیں دیتا۔ ہندو خاموش ہیں۔ اس واضح حقیقت کے باوجود کہ دھرم شاستر بھی مخلوط شکشا کی اجازت نہیں دیتے۔ مسلمانوں کی مخالفت اور ہندوؤں کی خاموشی کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ ان مقامات پر جہاں مسلمانوں کی طرف سے مخلوط تعلیم کی مخالفت کی جائے گی مسلم لڑکیوں کے لئے علیحدہ سکول کھول دے گی۔ جیسا کہ اخبارات میں چھپے ایک بیان سے ظاہر ہے۔ ہندوؤں کی مجرمانہ خاموشی انہیں لے ڈوبے گی۔ وہ پہلے ہی اپنے بچوں کو دھارمک تعلیم دلوانے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ لیکن جب ان کے بچے اس بل کی بدولت مسلم لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ پڑھنے پر مجبور ہوں گے۔ تو اپنی سبھیتا اور سنسکرتی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ نہ جانے ہندوؤں کو کب ہوش آئے گی؟

پڑھی لکھی لڑکیوں کے مطالبات

پچھلے ہفتہ لاہور میں گرلز سٹوڈنٹس کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ جس میں کئی ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ان میں سے دو قابل ذکر ہیں۔ ایک کے ذریعہ پنجاب یونیورسٹی سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ موجودہ تعلیم کے علاوہ گھریلو سائنس۔ ہوم نرسنگ اور بچوں کی پرورش و پرداخت کے متعلق بھی تعلیم دی جائے۔ اور دوسرے کے ذریعہ گریجویٹ لڑکیوں میں بڑھتی ہوئی بے کاری پر اظہار تعجب کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے مانگ کی گئی۔ کہ وہ تمام پبلک ملازمتوں کے سلسلہ میں عورتوں پر پابندی کو دور کرنے کا جلد اقدام کرے۔ سوال یہ ہے۔ کہ آج کل کی لڑکیوں کے سامنے شکشا کا آدرش کیا ہے؟ ملازمت کرنا۔ یا اچھی بیویاں اور مائیں بننا؟ اگر آدرش پہلا ہو۔ تو پنجاب یونیورسٹی سے جو مطالبہ کیا گیا ہے۔ وہ بے معنی ہو جاتا ہے۔ اور اگر مقصد ثانی ہو۔ تو دوسرا مطالبہ بے کار۔ ہم جو کچھ دیکھ رہے ہیں۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کل کی پڑھی لکھی لڑکیاں آدرش بیویاں اور مائیں بننے کی بجائے کلرک۔ ڈاکٹر۔ مجسٹریٹ اور ٹیچرس بننا زیادہ پسند کرتی ہیں۔

ضرورت ہے۔ کہ تعلیم یافتہ لڑکیاں اپنے جیون کے حقیقی مقصد کو سمجھیں۔ اس مقصد کو حل کرنے والی تعلیم کا مطالبہ کریں۔ وہ تعلیم موجودہ تعلیم سے قطعی مختلف ہوگی۔

پنجاب کے آریہ یودکوں میں جاگرتی

پنجاب کے آریہ یودکوں پر ہماری اپیل کا اچھا اثر ہوا ہے۔ اور کئی مقامات کے ... نے اپنے ہاں آریہ ویر دل اور یودک ... قائم کرنے کی اچھا پرگٹ کی ہے۔ ... کے یودکوں نے تو پنجاب کے یودکوں کو ہمیں اپنے ہاں بلانے کی بھی تجویز کی ہے۔ ہم لدھیانہ کے اُتساہی نوجوانوں کو ... گے۔ کہ وہ اپنے ہاں آریہ یودک سماج ... اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش ... ہمیں آشا ہے۔ کہ یدی انہوں نے اگر سرگرمی سے اپنی کوششیں جاری رکھیں ... کہ آریہ یودک ان کے ساتھ ہوں ... اپنے لئے پروگرام بنانے کو ہزاروں کی ... لدھیانہ پہنچ جائیں گے۔ ہم دوسرے ... کے یوکوں سے بھی پرارتھنا کرتے ہیں ... جاگرت ہوں۔ اور اپنے ہاں یودک آریہ ویر دل ستھاپت کریں۔ نیز ایک ہو کر اپنا پرانتیہ سنگٹھن بنائیں۔

۴ لاکھ بھیلوں کو بچاؤ

بڑودہ۔ اندور۔ بانسواڑہ ... رتلام۔ کشل گڑھ۔ بروانی۔ ... بجلی اور کٹھانہ وغیرہ سی پی کی ریاستوں میں چالیس لاکھ بھیل آباد ہیں۔ یہ بہت ہی مضبوط۔ جفاکش اور جنگجو بھائی ہیں ... نے شری رام چندر جی کی راون کے ساتھ ... میں سہائتا کی تھی۔ یہ لوگ تیر تلوار اور ... وغیرہ ہتھیار چلانے میں ماہر ہیں۔ لیکن ... کہ ان میں سے ۴ لاکھ ہم سے چھٹ کر عیسائی ہو چکے ہیں۔ اگر ہندوؤں نے ان کی شدھی ... تو باقی ۳۶ لاکھ بھی ہم سے جدا ہو جائیں ... سینکڑوں عیسائی مشنری ان لوگوں میں ... و سہائتا کا کاریہ کر رہے ہیں۔ اندازہ ... ہے۔ کہ ان کا چار لاکھ روپیہ سالانہ ... خرچ ہو رہا ہے۔ آریہ سماج کے سوا ...

ور کی ضرورت

میرے ایک سمبندھی کھتری ٹنڈن ... ریاست پٹیالہ کے رہنے والے اور ... ڈسٹرکٹ بورڈ انجینئر ہیں۔ ان کی ... سپتری کنیا جو ہندی رتن پاس ہے کیلئے برسر روزگار نوجوان سوجنیہ ور کی ضرورت ہے۔ دیوہار کرنے والے سجن تُرت لکھت کریں۔

پربھو دیال آریہ غازی پورہ بستی دانشمنداں ...

م شدھ کون لے سکتا ہے یہ سنتوش کی بات ہے۔ کہ دیانند سالویشن مشن نے اس طرف توجہ دی ہے۔ آریہ جگت کو اس کی دھن سے پوری پوری سہائتا کرنی چاہیئے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد

سارودیشک سبھا کے آدھین بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد ہندوستان بھر کی آریہ کمار سبھاؤں کو سنگٹھت کرنے کے اُدیش سے قایم ہے۔ اس کا وارشک ادھیویشن ہر تی ورش کسی اچھے نگر میں ہوتا ہے۔ اگلا اجلاس اندور میں ۱۰ اپریل میں ہونا نشچت ہوا ہے۔ اس پریشد کی سرگرمیاں ادھک تر یو۔پی اور سی۔پی کی کمار سبھاؤں تک سیمت ہیں۔ پنجاب میں اس کا کوئی پربھاؤ نہیں۔ کیا ہی اچھا ہو یدی پریشد پنجاب کی کمار سبھاؤں کو بھی سنگٹھت کرنے کا یتن کرے +

ایک اور "ہولی نس"

ابتک ناظرین "پرکاش" کے سامنے رادھا سوامیوں کے "ہز ہولی نس" ہی آتے رہے ہیں۔ لیکن اس ہفتہ ہم ان سے ایک اور ہولی نس کا پتہ کراتے ہیں۔ یہ حضرت نئے نہیں۔ وہی پرانے قادیانی خلیفہ محمود احمد صاحب ہیں جو نئے سال سے "ہز ہولی نس" بن گئے ہیں۔ شائد یہ لقب اس لئے اختیار کیا گیا ہے۔ کہ اس بار نوروز پر سرکاری خطابات کی بارش نہیں ہوئی۔ اور قادیانی خلافت کیلئے اس کی سلور جوبلی کی۔ جو دسمبر کے آخری ہفتے قادیاں میں منائی گئی یادگار کے طور پر کوئی نہ کوئی لقب اختیار کرنا ناگزیر ہو گیا ہو +

آریہ سماج اور ریاستیں

حیدرآباد ہی ایک ریاست نہیں جہاں آریہ سماج کے پرچار کے راستہ میں روکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ اور بھی ایسی کئی ریاستیں ہیں۔ جہاں آریہ سماج آزادی سے اپنا پرچار نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ پنڈت جیمنی جی کے ایک خط سے معلوم ہوتا ہے +

وہ لکھتے ہیں۔ کہ ناہن بھرت پور اور اودے پور کی ریاستوں میں مجسٹریٹ سے اجازت لینی پڑی۔ لیکن جام نگر۔ جون گڑھ اور بھوپال میں تو اجازت بھی نہ دی گئی۔ کیا سارودیشک سبھا اس طرف دھیان دے گی؟

گئو رکھشا اور مسلمان

یہ امر باعث اطمینان ہے۔ کہ کچھ سمجھدار مسلمان بھی اب گئو رکھشا کی اہمیت کو سمجھنے لگے ہیں۔ چنانچہ دہلی کے مولانا قابل نے ایک ہندو مسلم گئو رکھشا سبھا قایم کی ہے۔ جس کا اُدیش یہ ہے۔ کہ مسلمانوں پر گئو رکھشا کی ضرورت اور اہمیت واضح کی جائے۔ اور انہیں گئو مانس بھکشن سے پرہیز کرنے کی پریرنا کی جائے +

تجویز سراہنیہ ہے۔ یدی سپھل ہو جائے۔ تو ہندو مسلم اتحاد کا ایک زبردست ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے +

ہندو گھٹ رہے ہیں

۸- جنوری کے "ٹریبیون" میں پروفیسر گوپی رام ساہنی نے مردم شماری کی رپورٹوں کے آدھار پر بتلایا ہے۔ کہ پنجاب میں ہندوؤں کی آبادی ۱۸۹۱ء سے ۱۹۳۱ء تک کے عرصہ میں ۵۲ فیصدی سے ۴۶ فیصدی رہ گئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان ۲ء۵ فیصدی۔ اور سکھ ۱۶ء۱۳ فیصدی بڑھ گئے ہیں +

پنجاب میں آریہ سماج کا پرچار دوسرے صوبوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اگر اس صوبہ میں بھی ہندو کم ہو رہے ہیں۔ تو دوسرے صوبوں کا کیا حال ہو گا؟ ہندو نیتاؤں کو چاہیئے۔ کہ اس ضروری سوال کی طرف دھیان دیں۔ اور ہندوؤں کو تباہی کی طرف جانے سے بچائیں +

آئندہ مردم شماری اور ہمارا فرض

اس سلسلہ میں ہم آریہ سماج سے یہ کہے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ اب کہ نئی مردم شماری قریب آ رہی ہے۔ وہ اس سمبندھ میں اپنا فرض ادا کرے۔ دوسری سوسائٹیاں بڑی تیزی سے کاریہ کرنے لگ پڑی ہیں۔ لیکن آریہ سماج ہے۔ کہ خاموش ہے۔ پرانتک سبھاؤں اور سارودیشک سبھا کو فوراً اس طرف توجہ دے کر آریہ سماجوں کے سامنے ضروری پروگرام رکھ دینا چاہیئے۔ اب دیر کرنے کا سمیہ نہیں +

دیال باغ کا مشن

کرسمس کے دنوں میں رادھا سوامیوں کا دیال باغ آگرہ میں ہر سال ایک خاص اجلاس ہوتا ہے۔ اسے ان کا سالانہ اجلاس کہا جا سکتا ہے "ٹربیونل پارٹی" کا کہنا ہے کہ امسال یہ جلسہ بالکل ناکام رہا۔ اس لئے کہ اس میں سوائے مکتی۔ چنے۔ سیمیاں۔ مرنگ پھلی اور کھنڈ فروشی کے اور کچھ نہیں ہوا۔ لیکن دیال باغ والوں کا کہنا ہے۔ کہ امسال ان کا جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ کیونکہ کرسمس ہفتہ میں کل بکری چھتیس ہزار تین سو ستاون روپیہ کی ہوئی۔ اور ایک لاکھ ہزار روپیہ کی لاگت کے آرڈر بک کرائے گئے۔ ہم اس کامیابی کے لئے رادھا سوامی دیال کے چرنوں میں شکرانہ پیش کرتے ہیں۔

جب دیالی باغ والے خوش ہیں۔ اور وہ بکری کو کامیابی کا معیار سمجھتے ہیں۔ تو بربالہ والوں کو کیا حق ہے۔ کہ زبان کھولیں۔ آخر دیال باغ والوں کے گورو جی تو یہی فرماتے ہیں۔ کہ "آپ کی مصنوعات کی پیداوار اور آپ کے بزنس کی خوب ترقی ہو۔ اور آپ دست سنگیوں کی جیبیں اور پیٹ خوب بھریں۔ یہی میری دلی آرزو اور خواہش ہے"

("پریم پرچارک" ۱۵- جنوری)

اب دیال باغ وہ دیال باغ نہیں رہا۔ جسے رادھا سوامی مت کا مرکز کہا جاتا تھا۔ اب تو وہ صنعت و حرفت کا منظر ہے۔ دیال باغ کے متعلقین کا مقصد جیبیں اور پیٹ بھرنا۔ اور اس کے گورو کا اس مشن کی پورتی کے لئے کوشش کرنا ہے +

گوروکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ

گوروکل کانگڑی کے ۳۸ ویں وارشک اُتسو کی تجویزوں کی گھوشنا ہو گئی۔ امسال یہ اُتسو ۲۲ سے ۲۵- مارچ تک منایا جاوے گا۔ چونکہ ان دنوں ایسٹر کی تعطیلات ہوتی ہیں۔ اور سردی بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے ان دنوں اُتسو پر اچھی حاضری ہو جانے کی آشا ہوتی ہے۔ پرماتما کرے پچھلے ورشوں کی طرح اس ورش بھی یہ اُتسو اچھی سپھلتا کے ساتھ منایا جائے +

مسلم معاصرین کا غصہ

بعض مسلم معاصرین نے سپیکر پنجاب اسمبلی کے ان الفاظ پر کہ قرآن کی کسی آیت کے ترجمہ پر دو مسلمانوں کا اتفاق نہیں' بہت بُرا منایا ہے۔ سپیکر نے یہ الفاظ اپنے ایک رولنگ میں ۹- جنوری کو اس وقت کہے۔ جب پرائمری ایجوکیشن بل پر بحث کے دوران میں ایک مسلم ممبر نے کچھ آیات پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہا۔ کہ یہ بل اسلامی پردہ کے خلاف ہے۔ اور ایک دوسرے ممبر نے آیات کا ترجمہ غلط ٹھیرایا۔

ہمیں ان معاصرین کے غصہ کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کیونکہ حقیقت چاہے تلخ کیوں نہ ہو آخر حقیقت ہے +

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

یوم آزادی

ہندوستان ۲۶- جنوری کو یوم آزادی مناتا ہے۔ کچھ ورشوں سے یہ دن ایک تہوار کا روپ دھارن کر چکا ہے۔ جب سے انڈین نیشنل کانگریس کی آگیا اور آدیش انوسار بڑے اُتساہ اور سماروہ سے منایا جاتا ہے۔ کئی کانگریسی حکومتوں نے تو اس دن کو پبلک تعطیل قرار دے دیا تھا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اب ہر سچے ہندوستانی کے دل میں آزادی وطن کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ اس لئے جوں جوں ہندوستان منزل مقصود کی طرف بڑھتا جائے گا۔ اس دن کی اہمیت بھی بڑھتی جائیگی +

پنجاب گورنمنٹ سے مسلمانوں کی توقعات

پنجاب کے مسلمان امید لگائے بیٹھے ہیں کہ پنجاب کی گورنمنٹ اشاعت قرآن چھاپنے اور بیچنے کا کام اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔ چنانچہ "البیان" امرتسر لکھتا ہے۔ کہ :-

"اگر یہ قانون پاس ہو گیا۔ تو مسلمان دو لحاظ سے مطمئن ہو جاویں گے۔ اولاً اس لئے کہ قرآن کی طباعت کا کام براہ راست گورنمنٹ کی نگرانی میں آ جانے سے بہتر طریق سے سرانجام پائے گا۔ ثانیاً قرآن کریم کا تقدس نامسلموں کی دست اندازی سے پوری طرح محفوظ ہو جائے گا۔ اور قرآن کی صحت طباعت کے متعلق جو بے اعتباری آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ وہ ختم ہو جائے گی"

اگر صوبہ سرحد میں کانگریسی وزارت ہوتے ہوئے قرآن بل پاس ہو سکتا ہے۔ تو پنجاب میں کیوں نہیں۔ جبکہ یہاں تو حکومت ہی مسلمانوں کی ہے۔ اس لئے اگر پنجاب کے مسلمان گورنمنٹ سے یہ توقع کریں۔ تو کیا عجب ہے +

"پرکاش" نصف چندہ پر

لاڈوہ ضلع کرنال کے لالہ مکند لال "پرکاش" کے ایک اننیہ پریمی ہیں۔ وہ اس کے ۲۵ سال سے خریدار ہیں۔ انہیں "پرکاش" سے اس قدر پریم ہے۔ کہ انہوں نے اپنے بیٹے کا نام بھی پرکاش رکھا ہوا ہے۔ آپ "پرکاش" کی ترقی و اشاعت کے لئے بھی کوشش کرتے رہتے ہیں چنانچہ انہوں نے ہمیں دو روپے اس غرض سے ارسال کئے ہیں۔ تا کہ کسی مستحق بھائی کے نام "پرکاش" نصف چندہ پر جاری کر دیا جائے۔ جو بھائی اس سہائتا سے لابھ اٹھانا چاہے۔ فوراً دو روپے منی آرڈر سے بھیجدے۔ "پرکاش" کے م

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دھرم پھر سے کیسے پرتشٹھت ہو؟

لیکھک: شری رگھوناتھ پرشاد جی پاٹھک اسسٹنٹ ایڈیٹر "سماروینک" دہلی

آج سنسار بہت اشانت اور کلانت ہے۔ اور شانتی کے لئے چھٹ پٹا رہا ہے۔ ہم میں سے پرتیک کے ہردے میں جیون کے لئے سکھ کی آشا ہے۔ سنسار کو اشانت بنانے والوں کے ہردے میں بھی سکھ اور سنتوش کی ابھلاشا ہے۔ پرنتو وہ بھی دکھی دکھائی پڑتے ہیں۔

اس اشانتی کا کارن یہ بتلایا جا رہا ہے۔ کہ دھارمک درشٹی سے سنسار دیوالیہ بن گیا ہے۔ سنسار کے پرواہ کو باریکی سے دیکھنے والے ویکتیوں کا کہنا ہے۔ کہ سنسار کی یہ اشانت اوستھا جوار بھاٹے کے سدرش کشنک ہے۔ وہ سمیہ دور نہیں جب لوگ دھرم کی اور جائیں گے۔ بنا اس اور آئے انہیں شانتی پراپت نہ ہوگی۔ ان کا یہ بھی مت ہے۔ کہ منش کی دھارمک پرورتیاں اور اس کی پرماتما پر نربھرتا آج بھی ویسی ہی بنی ہوئی ہے۔ جیسی کبھی پہلے تھی۔ جب دوبارہ جوار آئے گا۔ اور منش پرکرتی واد کی ٹھوکریں کھاتے کھاتے تھک جائیں گے۔ تب دھرم کا وہ بہتر جیون ہوگا۔ جو کدا چت پہلے نہ ہوا ہوگا۔

ایک اور تو دھرم کا آلیہ اُت کرشٹ بھوشیہ بتلایا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف دھرم کو مٹا دینے کا یتن ہو رہا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ ۱۹۳۰ درش کے کال میں روس سے دھرم کا بہشکار کر دیا گیا ہے۔ گرجا گھر نیائے شالائیں۔ دھرم ورودھی سنستھاؤں اور اناتھ آلیوں کے روپ میں پرورتت ہو رہے ہیں۔ جرمنی میں یہودیوں کو ستایا جا رہا ہے۔ میکسیکو کے دکشن میں جو کچھ ہوا۔ وہ سنسار کو ودت ہے ہی۔ ٹرکی میں دھرم کی جیسی مٹی خراب ہوئی ہے۔ وہ بھی کسی سے چھپی نہیں ہے۔

اپنے کو اُدھونک کہنے اور سمجھنے والے لوگ دھارمک پستکوں کا پڑھنا۔ اور دھرم کی چرچا سننا پسند نہیں کرتے۔ وہ دھرم گیا نک سماجکاؤں کی تراز و میں اُنتی اور وکاس کو تولتے۔ اور کیول انہی وستوؤں کا آدر کرتے ہیں۔ جو انہیں بھوتک سکھ اور آنند پردان کرتی ہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے دیوتاؤں۔ رشیوں منیوں اور گیان دیتاؤں کا آدر کرتے ہوئے دھارمک نیتاؤں کی اور دھیان نہیں دیتے ہیں۔ وہ دھرم کو اُنتی کے راستہ میں رکاوٹ اور دھرم چرچا کو دیر نشٹ سمجھتے ہیں۔ کوئی کوئی دھرم کو ہانی کارک بھی کہہ دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ بھارت ورش سب سے ادھک دھرم پردھان دیش ہے۔ اور یہ دھرم ہی اس کی داستا اور کنگالی کا مول کارن ہے۔ پشچم میں بھی انہوں کلھوں۔ مہنتوں اور مکت پاٹ کے لئے دھرم ہی ذمہ وار رہا ہے۔ ان کی درشٹی میں دھرم گلی سڑی پتن کاری روڑھیوں اور سدھانتوں کے اتیرکت اور کچھ نہیں۔

دھرم کی اس ڈانواں ڈول اوستھا کے کارن ہی سنسار میں اشانتی ہے۔ اور کلانت ہے۔ اسی کارن مانو سماج کی کومل بھاوناؤں کا ہراس ہو کر آسُری پرورتیوں کو کھلی چھٹی مل گئی ہے۔ اسی کے کارن لوگوں کے سنسکار نربل اور ہین ہو گئے ہیں۔ اور وہ جاننے بوجھتے ہوئے کا سمبندھ منش اور اس کے سرجن ہار پرماتما کے بیچ کا سمبندھ ہوتا ہے۔ یہ اپنے میں بڑی پربل شکتی ہوتی ہے۔ جو منش کے لوکک اور پرلوکک وکاس کر کے اس کے سماج کے سرش سمبودائے میں اُنت کرشٹ جگہ دلاتی ہے۔ یہی جیون کا چرم لکشیہ سمجھا جاتا ہے۔

سنسار میں ہم ہر روز دن دیکھ رہے ہیں دیکھتے ہیں۔ کہ اچھی سے اچھی... وستو بھی اگر اس کا دُرپیوگ کیا جائے۔ تو وہ ہانی کا

"پرکاش" کا مطالعہ پرتیک منش کیلئے ضروری ہے

"پرکاش" کے ایک پرانے پریمی کی رائے

(سمپادک کے نام پتر)

شری مہنتی صاحب ایڈیٹر پرکاش لاہور

نمستے!

سیوا میں نویدن ہے۔ کہ مبلغ دو روپے (عار) کا منی آرڈر جناب کی خدمت میں ارسال ہے۔ براہ کرم اس تچھ ساشی سے کسی آستک صاحب کو نصف قیمت پر "پرکاش" جاری کر دیں۔ "پرکاش" کا مطالعہ پرتیک منش کے لئے نہایت ضروری ہے۔ میرے خیال میں اس سے بہتر ہفتہ وار اخبار پنجاب میں نہیں ہے۔ جس کے ذریعہ انسانیت سکھائی جاتی ہے۔ میں ۲۵ برس سے اس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ باقاعدہ فائیل رکھتا ہوں۔ مہنتی صاحب کی خدمت میں نویدن ہے کہ "پرکاش" کی پرانی فائیل کو اشتہارات کو چھوڑ کر ایک کتابی شکل دی جائے۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے مطالعہ کا کام دے۔ اور مفید ثابت ہو۔

آپ کا شبھ چنتک

مکند لال لاڈہ (خریدار "پرکاش")

بھی جیون کی غلط فلاسفی کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ اسی کے کارن آرتھک شوشن اور دولت کا بازار گرم ہے۔ اسی کارن نیائے اور نیکی گہرے شواس لے رہی ہے۔ اسی کے کارن پرتنتا۔ سداچار اور سامانیتا۔ اُتھان کے سفر اور سولشیت ویاروں کو چیلنج دیا جا رہا ہے۔ ایک شبد میں اسی کارن مانو اور برائی جگت میں ودیمان ہوا ہے۔

پرشن اُپستھت ہوتا ہے۔ کہ دھرم کیا وستو ہے؟ اور اس کی درگتا کا کارن کیا ہے؟ پرتیک منش میں ودیا ہوتی ہے۔ اسی ودیا کو کرسمت کرنا۔ اور جیون تتھا اس کے ساتھ ساتھ دونیا کو اٹھانا دھرم کا لکشیہ کام ہے۔ دھرم

کارک بن جاتی ہے۔ دگیانک سپھلتائیں بھی جن کی ہم پرایا پرشنسا کرتے رہتے ہیں۔ دُرُپیوگ ہونے پر گھاتک ہو جاتی ہیں۔ ورتمان یُدھوں میں ان کا کیسا ویبھتس دیوہار ہو رہا ہے۔ یہ سب ہم دیکھ اور سن رہے ہیں۔ پرنتو پھر بھی وہ سپھلتائیں اور آوشکار برے نہیں ہیں۔ یہی دشا دھرم کی ہے۔ سوارتھی لوگوں نے دھرم کی اور سے اپنے سوارتھ کی پوتی کر اُسے برا بنا دیا ہے۔ دھرم اور دھارمکتا نے کبھی ہانی نہیں پہنچائی۔ ہانی ان لوگوں نے پہنچائی ہے۔ جو دھارمک ہونے کا ڈھونگ کرتے ہیں۔

دھرم کے سمبندھ میں گریا جڑ پکڑنے والے بھی دکھی رہتے۔ انہوں نے ہی گیان میں دراگیان

میں نانا پرکار کے مت متانتروں کی سرشٹی اور بتلایا۔ کہ ان کا مت ہی صحیح ہے باقی دوسروں کا غلط ہے۔ سوبھاوتا بدھی رکھنے والا ویکتی ان کے پرچارکوں اور سنتوں کی بھول بھلیوں میں پڑ کر اپنے من میں سوچتا ہے۔ یہ آدمی پرماتما اور منشیہ کی چرچا کرتے ہیں۔ پھر بھی آپس میں لڑتے ایوم ایک دوسرے کا کھنڈن کرتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے گھرنا۔ اوشواس اور بھید بھاؤ کرتے ہوئے کسی پرکار سنسار میں بھراتر بھاؤ اور شانتی کا پرسار کر سکتے ہیں؟ یہ بدی یا کرم کے نام سے آلیہ پنت کرم کرتے ہیں۔ تو نشچیہ ہی دھرم ویرتھ ہے۔ ان کا ویوہار ویکتی کے ہردے میں بھی بھاؤ پیدا کرتا ہے۔

وستوتہ دھرم کریا کانڈ اور سنسکاروں کا سمبندھ نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ سدھانتوں اور روڑھیوں کا انگ ہے۔ دھرم تو جیون کے ویوہار کو ٹھیک کرتا ہے۔ یہ کسی ایک جاتی دیش یا کال تک سیمت نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایک مذہب یا سمپردائے کی دھروتی ہے۔ یدی ہندو مسلمان عیسائی اور یہودی میں دھارمکتا پائی جائے۔ تو وہ سمان روپ سے دھارمک ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کیول کسی مذہب وشیش کا ہونے مانے سے منش میں دھارمکتا آ جائے یا مانی جائے۔ سنیہ سب جگہ ایک سا رہتا ہے۔

آج دھارمک جیون کی نیو کو وگیان اور ابھوگ واد کھوکھلا کر رہے ہیں۔ اتہ اس جیون کا آدھار پورنتیا بدھی سنگت ہونا چاہیئے۔ سب سے پہلے اس کو ادھونک وگیان کی بڑھتی ہوئی کو سنتشٹ کرنے والا ہونا چاہیئے۔ دوسرے اسے بنا کسی پرکار کی سامپردائک بھاونا کے ناستکوں اور بدھی وادیوں کے آکشیپوں کا نراکرن کرنے میں سامرتھ ہونا چاہیئے۔ اسے پربھاؤ شالی بننے کے لئے جیون کو میٹھا بنانے کی شکتی والا ہونا چاہیئے۔ اور اسی لئے ویوہارک ہونا چاہیئے۔ سنکوچت ہیں۔ سب دھرم تب ہی پرتشٹھت اور آدرنیہ ہو سکتے ہیں۔ جب یہ منش کو سچا بنائیں۔ اور سنسار کے پرواہ کو سمیہ کو سمجھ کر جیون کو نیا بنائیں۔ آج مانو سماج کی پرگتیاں وگیان۔ راج نیتی اور دھن اُپارجن پر کیندرت ہیں۔ یدی دھرم ان پرگتیوں کا ٹھیک ٹھیک ارتھ کرنے اور ان کا سمنوئے کرنے۔ اور ان پرشاسن کرنے میں سمرتھ ہو جائے گا۔ تو نشچیہ ہی وہ اپنے اُچیہ آسن پر پنر پرتشٹھت ہو جائیگا۔ دوسرا کوئی مارگ نہیں ہے۔ اس سمیہ سکا یتے پھول بن جائیں گے۔ سات دن میں پری ورتت ہو کر سنسار سکھ دھام بن جائے گا۔

نقل و کاپی بند کرتے سمیہ چیت نمبر کا حوالہ دیں

ادھیاتم

(لیکھک: شری پنڈت گنگا پرشاد اُپادھیائے)

مانڈوکیہ اُپ نشد میں لکھا ہے - کہ :-

(۱) ओ३मित्येतदक्षरम्

(۲) सर्वं तस्य उपव्याख्यानम्

اکشر اوم یا پرماتما ایک اکشر (اکشر نا شک نہ ہونے والی) ستّا ہے - اور یہ سمست سنسار اُس کی اُپ ویاکھیا ہے*

یدی یہ سب پرماتما کی ہی اُپ ویاکھیا ہوئی - تو سنسار کی پرتیک گتی اور اُپ گتی ادھیاتم کا ہی روپ ہوئی - پھر نہ تو ادھی بھوتک کا کچھ ارتھ رہا - نہ ادھی دیوک کا - وستو نہ ہے ہی ایسی بات - میں بھوجن کرتا ہوں - تو یہ شاریرک کاریہ نہیں - کنتو آتمک کاریہ ہے - یہ آتما ہے جو کھاتا ہے - آتما رہت ستر یہ کیا کھائے گا - اور کیا پیئے گا - ایک شرابی جو شراب پی رہا ہے - وہ بھی آتمک کاریہ کر رہا ہے - جڑ وستو نہ تو شراب پی سکتی ہے نہ اُس کو نشہ آسکتا ہے - ایک فارسی کوی نے کیا اچھا کہا ہے :-

"شراب کو شراب کی مستی ہم نے دی ہے نہ کہ شراب نے ہم کو مست کیا ہے - شریر کو شریر بنانے والے ہم ہیں - ہمارے بنا شریر کا کیا ارتھ ہے"

لوگ کہا کرتے ہیں - کہ اندریاں وشیوں میں پھنسا کرتی ہیں - آتما نہیں - یہ بات نتنی غلط ہے - بھلا اندریوں کی کیا شکتی جو ہم کو مجبور کر سکیں - یہ تو جڑ ہیں - ان کو چلانے والے ہم ہیں - کیا میری قلم میرے بنا کچھ لکھ سکتی ہے - اُپ نشد میں آیا ہے کہ اندریاں گھوڑے ہیں - اور بدھی سارتھی ہے - یہ ایک النگی اُپکار ہے - اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے - کہ جیسے گھوڑے اور سارتھی چیتن ہیں - اور وہ چیتن سارتھی کے درودھ بھی رتھ کو ادھر اُدھر لے جا سکتے ہیں - اسی پرکار اندریاں بھی ہمارے ودرودھ ہم کو لے جا سکتی ہیں - اندریاں تو ہیں - سرد تھا جڑ ہیں - ہمارے بنا ان کی ستّا ہے ہی نہیں - وہ تو قلم کے سمان نردوش اور سرتھا دانیتو شونیہ ہیں - میں مسکراتا ہوں - تو مسکرانا میری اُپ دیاکھیا ہے - یدی میں گالی دیتا ہوں - تو گالی میری اُپ دیاکھیا ہے - یدی میں اشنیہ بولتا ہوں - تو اشنیہ بھاشن بھی میری اُپ دیاکھیا ہے - اس پرکار جتنے کاریہ ہو رہے ہیں چاہے وہ ادھی دیوک ہوں - یا ادھی بھوتک - یہ سب ادھیاتمک ہی ہیں*

پھر آپ پوچھیں گے - کہ بھید کیا ہے ؟ ہاں ایک بھید ہے - جوں ہی ہم کو گیان ہو جائیگا کہ یہ سب کریائیں ادھیاتمک ہیں - توں ہی ہم ادھیاتمک ہو جائیں گے - یدی شراب پینے والے کو یہ گیان ہو جائے - کہ شراب کو میں مست بناتا ہوں - نہ کہ شراب مجھ کو - تو اس سے ادھک اُچیہ ادھیاتم واد کوئی ہے ہی نہیں - یدی کسی وبھچاری کو یہ انوبھو ہو جائے - کہ وبھچار کا کھشنک آنند شریر اُتپن نہیں - کنتو آتم اُتپن ہے - تو یہ ادھیاتمک ہو جاتا ہے - جس پرکار سنسار کی سمست گتیوں کو ہم ایشور سے الگ دیکھا کرتے ہیں - اور اُن میں ایشور کی ستّا نہیں دیکھ پاتے - اسی پرکار اپنی کریاؤں میں ہم اپنی ستّا کو بھول جاتے ہیں - آستک اور ناستک دونو سنسار میں رہتے ہیں - اور اُن کے جیون میں کوئی اُوپری بھید نہیں ہوتا - کنتو آستک جانتا ہے - کہ سنسار کی پرتیک کریا پرمیشور کی اُپ دیاکھیا ہے - اور ناستک کو اس کا گیان نہیں ہوتا - یہی بھید ہے - مُوَرکھ ان ادھیاتم وادی سمجھتا ہے - کہ اندریاں بھوگتی ہیں - وہ وشیوں میں رلپت ہیں - میں شدھ بدھ مکت سوبھاؤ ان وشیوں سے الگ ہوں - پرنتو یہ اُس کی کتنی بھول ہے - ادھیاتم وادی کو تو سمجھنا چاہیئے - کہ پرتیک شاریرک کریا میری آتما سے اُتپن ہوئی ہے - اور میرے گُن تتھا سوبھاؤ کی دیاکھیا کرتی ہے*

شائد آپ پوچھنے لگیں - کہ ایسا سمجھنے سے ہوگا کیا ؟ بہت ہوگا - اتنا ہوگا - کہ آپ سرد تھا بدل جائیں گے - یہ گیان آپ کو وشیوں میں پھنسنے نہ دے گا - آپ کو سنسار بھن ہی دکھلائی پڑے گا - آپ وشیوں کی تلاش میں نہ دوڑیں گے - آپ اپنے میں آنند لینے لگیں گے - شرابی شراب خانہ میں کیوں

استری جگت

فن لینڈ کی استریاں

فن لینڈ کی خلعہ بندیوں سے پہلے ایک لاکھ استریاں اسولیہ سہائتا کا کاریہ کر رہی ہیں - یہ استریاں "لوٹا سوارڈ" نامک سنستھا سے سمبندھت ہیں - لوٹا سوارڈ نام کی ایک استری تھی - اُس نے ہی اس سنستھا کا نرمان کیا تھا - اور فن لینڈ کی آزادی کی لڑائی میں پرتیکش بھاگ لیا تھا - لوٹا سوارڈ ایک سپاہی کی دھرم پتنی تھی - بجائے اس کے کہ وہ گھر پر ہی رہتی - اپنے پتی کے ساتھ لڑائی کے مورچے پر گئی تھی - وہ وہاں پر اپنے پتی کے لئے بھوجن تیار کرتی تھی - کپڑوں کو صاف رکھتی اور اُس کی مرہم پٹی کرتی تھی - اُس کے پتی کا دیہانت ہو جانے پر اُس نے انیہ سینکوں کی بھی ایسی ہی سیوائیں کیں*

سدا ہی فن لینڈ کی استریاں اپنے پڑوسیوں کی اپیکشا سوتنتر رہی ہیں - یورپ میں مت پردان کرنے کا ادھیکار پرابت کرنے والی مہلائیں یہی تھیں - انیہ دیشوں میں اُونشا عالیوں کے ادھیکاریوں نے استریوں کو اپنے دیباگ میں داخل کرنے کا ارتھ بھی نہیں کیا تھا - کہ اُس سے بہت عرصہ پہلے سے فن لینڈ میں استریاں وشیدوں کا کام کرتی تھیں - لنکا سے بڑے بڑے بنکوں میں استریاں خزانچی کے پد پر نیکت ہیں - وہ بڑی نپن ہیں - ایوم تندہی سے سب کاریہ کرتی ہیں - ہر ایک ویوسائے بیوپار اور دھندے میں استریوں کا زبردست ہاتھ رہتا ہے*

شانتی کے سمیہ میں لوٹا سنستھا سے سمبندھت استریاں ہر تی ورش دو سپتاہ تک سینک کاریہ کرتی ہیں - اور سینا سے سمبندھت رہتی ہیں - پرنتو یدھ کال میں انہیں پورن سمیہ تک اپنا کاریہ کرنا پڑتا ہے - ٹھیک نیم بت سینا کی وردی کے سمان وہ بھورے رنگ کی وردی پہنتی ہے - خاص طور سے تو اُن کا کام سینکوں کے لئے بھوجن بنانا ہوتا ہے - پرنتو وہ اس کے ساتھ ساتھ انیہ کاریہ بھی کرتی رہتی ہیں - مُول وچار یہ ہے - کہ لوٹا سنستھا سے سمبندھت استریاں سینکوں کیلئے وہی کام کریں گی - جو کہ پتنیاں اپنے گھروں پر کیا کرتی ہیں - ۱۰۰ استریاں وہ سینا کی گھر رکھشک ہیں - دُشمن کی ٹکڑیاں ہوائی حملوں سے رکھشا کرنے کے جتّہ وچیز کاریہ کرتی ہیں اور نریکشن کرنے کے میناروں پر بیٹھ کر ہوائی جہازوں کو پہچانا کرتی ہیں - گھوڑ سوار ٹکڑیوں میں استریاں دائیوں اور دوا خانوں کا کام کرتی ہیں - لوٹا سنستھا کی سدسیائیں ورشدوت سوئیم سیوک ہوتی ہیں - وہ کوئی تنخواہ نہیں لیتیں - اس کے خلاف سنستھا کے سدسیہ بننے کے ہیتو وہ پرتی ورش تھوڑا سا چندہ دیتی ہیں - ان کی سینا ادھیکش شریمتی فینی لوکینن ہیں - یہ سوتنترتا کے یدھ کی پرتکھ کاریہ کرتی رہی ہیں - انہوں نے استریوں کے ایک دل کا نیترتو کیا تھا - یہ دل اپنی مرضی سے لڑائی کے میدان میں خراب ہوئی بندوقوں کو اکٹھا کیا کرتا تھا - اور اپنے پاس سے وہ یہ کر کے بندوقوں کی مرمت کر کے سینا کو پہنچایا کرتا تھا*

یہ بات بڑی آلسکتا کی ہے - کہ لوٹا سنستھا کا چنہہ "سوستکا" (卐) ہے - پرنتو اس کا نازی واد سے کوئی سمبندھ نہیں - سنستھا کی سدسیائیں ایک بلّہ لگاتی ہیں - اس بلّے کا پرشٹھ بھوم سفید ہوتی ہے - اور بلّے پر کھنچا ہوا سوستک گلاب کے پھولوں سے گھرا رہتا ہے - نیلے رنگ کی سوستکا بنی رہتی ہے*

کبھی کبھی لوٹا سنستھا کی سدسیا کو یدھ پریہ استری کہا گیا ہے - پرنتو یہ بات اشنیہ ہے - وہ لڑائی میں واستوک بھاگ لینے کے ہتھیار نہیں رکھتی ہیں - یدی یہ اپنی یدھ کی سمایتی سے پہلے وہ ہتھیار گرہن کر سکتی ہیں - وردی کے علاوہ اور کوئی بات ایسی نہیں ہے - جس کے کارن اُن کا سینک سوروپ ہو سکے - ان کے پاس گھوڑے اور تمغے نہیں ہوتے ہیں - اور نہ وہ سینک سلام ہی کرتی ہیں - پرجلت پرتھاؤں کا آسرا لئے صرف سنستھا کی استریوں نے سنستھا سمیہ کھنے کا ایک نیا طریقہ بنایا ہے - سدسیوں کو یہ چندہ پاس میں دکھا

ایک چینی کہانی

افیون شاہی

(لیکھک: مسٹر درگادت تری پاٹھی)

(۱)

گلابی جاڑا تھا۔

"تیوشا" جہاز کی ڈیک (deck) پر دو ڈراؤنی صورت کے موٹے تازے چینی ادھیڑ سینک آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔

سُونگ — "تمہاری افیون کا خرچ بڑھ رہا ہے۔ اور چیانگ، کا بدھ کوش گھٹ رہا ہے۔ ہے نہ یہی بات؟" — "تم نے کیا اُدھیڑبن لگا رکھی ہے تناکو! وہ دیکھو۔ وہ ٹریٹی پورٹ۔ وہ نیلے سمندر پر بھاپ کے بادلوں کی طرح تیرتے ہوئے جہاز بیڑوں کے پاس۔ وہ دیکھو۔ ارے! وہیں تو ہے میرا دوست کانگ۔ اگر تمام چین بھی اس سے افیون مانگے۔ تو وہ اکیلا سب کو جی بھر کر کھلا سکتا ہے۔"

تناکو نے یاد دلا دی — "مگر کہاں پیپنگ کا دیہات ہمارا گھر۔ کہاں وہ پورٹ یہاں روز روز آئے کون؟ — کیوں جی! یہاں سے دس بیس من خرید کر گھر لے چلیں تو؟"

"جیل کاٹو گے؟" سُونگ نے اُتر دیا۔

تناکو — "تو کیا یہ دو یہاں رہ کر یہاں ہی افیون کھانے کی ہے؟"

"بیوپار تو سرکار کے ہاتھ میں ہے۔ اُن کے ہوتے تم نفع نہیں کما سکتے۔ سرکاری تہ خانے میں تو چوبیس گھنٹے سونا برستا ہے۔"

تناکو — "تب تو یہ سُوَرن بھومی چیانگ کی سب سے پیاری سمپتی ہے۔"

سُونگ — "چیانگ کے کیا باپ کی ہے۔ ارے بھائی کنگوہی چینی۔ افیون چینی۔ کھانے والے چینی۔ مگر کمانے والے چینی نہیں ودیشی ہیں۔ یہاں پر جو جھنڈے دکانیں دیکھ رہے ہو ان کے مالک سب ودیشی ہیں۔"

تناکو — "یہ کانگ کون ہے؟"

سُونگ — "چین کی درشٹی میں پاپی کا دھن کبیر راج نہ مانا۔ اور ودیشیوں کی درشٹی میں ان کا بڑا منیم۔"

اُسی سمے ایک امریکن اِدھر ٹہلتا ہوا وہاں آ نکلا۔

دونو چُپ ہو گئے۔

(۲)

تھوڑی دیر بعد جہاز ٹریٹی پورٹ پر آن پہنچا۔ دونو چینی یاتری سیڑھیوں سے اُترتے دکھائی دئے۔ ان کی پیٹھ پر چمڑے کے ٹرنک اور کنولس کے تھیلے لدے ہوئے تھے۔

پورٹ پر سُونگ کا بال سہہ پاٹھی کانگ اپنے پریوار کے ساتھ پہلے سے پرتیکشا کر رہا تھا۔ کانگ کے بڑے لڑکے نے سُونگ کو دیکھا۔ اور پتا کو دکھایا۔ کانگ متر سے چمٹ گیا۔ اس کی دو جوان لڑکیاں۔ دو جوان لڑکے استری اور وہ سب نے دونو یاتریوں کا سامان بانٹ لیا۔ اتنی بچت تھے۔ بہت منع کرتے تھے۔ مگر نہ سننے والا بھی سچا متر ہی تھا۔

سُونگ سامنے کی پہاڑیوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر گرو سے سنکیت کرتے ہوئے پرو کر بولا —

"یہ پہاڑیاں تو آگے آنے والی پہاڑیوں کا بچپن ہے تناکو! — تم نے سنسار میں کتنے دوست بنتے ہیں۔ بولو — ایسے جنہوں نے کچھ افیون کھلائی۔ اور پھر پیسہ کوڑی ٹھگ کرا لئے۔ ایسے جنہوں نے رہنے کو بھی مانگی۔ اور پاکر اپنے دوست کے بچوں سے باقی ہڑپنے کے لئے تمہارے ورُدھ مقدمہ چلوایا۔ ایسے جنہوں نے تمہاری دوستی کا دَم بھرتے ہوئے تمہاری افیون کی ڈبیہ پر امانت رکھا؟ میں بھی کھاتا ہوں میرے پکے دوست۔ مگر آج تک تمہیں کبھی چار پیسے کی چوٹ نہیں دی ہوگی۔ میرے ساتھ رہو گے۔ تو وہ جگہ دکھاؤں گا۔ کہ وہاں کی افیون کے انبار ہمیشہ دیکھا کرو گے۔"

تناکو ہنسا اور بولا — "بھائی! کانگ کے مالک ہمارا۔ جو اُوچے لئے لئے پہاڑ ہیں۔ ہمارے لئے کتنی لجّا کی بات ہے۔"

بڑا لڑکا بولا — "اب چار قدم تو گھر رہ گیا ہے۔ اتنی سی دُور کے لئے لجّا کیا آئے گی۔ چاچا جی!"

"جیو بھیّا! بڑی عمر ہو۔" کہہ کر سُونگ نے اس کی پیٹھ تھپتھپائی۔

دونو اتیتھی متر کے گھر میں گھُسے۔ تناکو کانگ کا ایشوریہ اور بڑائی دیکھ کر دنگ رہ گیا — لوہے کی پیٹی بڑے افیون کے بلندے سے چھنے ہوئے رکھے تھے۔ گودام جو ٹھہرا۔ صبح سے شام تک دفتر میں سینکڑوں منیم کام کر رہے تھے۔ اور کانگ ایک ہاتھ پتلون کی جیب میں ڈالے دوسرے ہاتھ سے ٹائی کی گانٹھ سنبھال رہا تھا۔ سارے مزدور اس کی دیا درشٹی کے بھوکے تھے۔ ادھر دیکھتا کہ بچارے سہم جاتے۔ ایک نوکر نے سامنے آکر پرنام کیا۔ اور ایک ٹاکیٹ کو آگے بڑھایا۔

اس لئے پچاس منی آرڈروں پر ہستاکشر کر چکنے پر بیس ہزار کے نوٹ لا پرواہی سے بنا گنے پتلون کی دونو جیبوں میں ٹھونس لئے۔ یہ منیجر کانگ کی کمیشن کی کمائی تھی۔ اوسط آمدنی دس ہزار روپیہ روزانہ تھی۔

تناکو سے نہ رہا گیا۔ ایکانت میں لے جا کر کانگ سے بولا — "ایک من افیون تو دلا دو۔"

کانگ جیسے کانپ اُٹھا۔ ڈرتے ڈرتے بولا — "میرے دوست کے دوست میں تمہیں کس منہ سے منع کروں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ خفیہ خریدنے اور بیچنے دونو پر دنڈ ہے۔ پرنتو میرے ارتھی میں تمہیں من بھر افیون دلا دوں گا۔ یہ جاننے کی سادھارنی ہے۔ کہ اسے پیٹا پیپٹ کر سوٹ کیس میں چھپا لو۔ کل تم کا ہوتے ہی یہاں سے چل دینا۔ یہ ٹریٹی پورٹ ہے۔ تم جیتے جی ہو۔ میں بیوپاری ہوں۔ ارے بھائی میں تو بیوپاریوں کا نوکر ہوں۔ بیوپاری جو کچھ کمیشن بیچ دیتے ہیں۔ اسی سے گذر ہوتی ہے۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ من بھر روپیہ لے کر اور کہیں سے خرید لو۔ پیارے بھائی من بھر روپیہ لے لو۔"

تناکو چُپ تھا۔

کانگ نے کہا — "بولو۔"

وہ پھر چُپ تھا۔

کانگ اُٹھ کر چلا گیا۔ اور من بھر افیون کا ایک بلندہ لا کر تناکو کے آگے رکھ دیا۔ کانگ پھر چُپ تھا۔ ٹائی کی گانٹھ کھولتا ہوا کرمچاریوں کی اور چلا۔

تناکو وہ افیون لے کر پیپرٹ کی طرف چلا۔ آفت کا مارا تناکو کا ہر قدم ٹھیک نہ پڑ سکا۔ ناٹا آدمی۔ سر پر سوٹ کیس اور کندھے پر تھیلا لئے جا رہا تھا۔

گورنر صاحب بہادر نے موٹر سے اس سوٹ کیس دھاری پور کو دیکھا۔ موٹر روک دی۔ ایک پولیس انسپکٹر کو آگیا دی۔ کہ سوٹ کیس کی جانچ کرے۔

پولیس انسپکٹر تناکو کی اور جھپٹا۔

اُس نے تناکو کا سوٹ کیس اس کے سر پر رکھے رکھے ہی کسی تیز دھار والے ہتھیار سے بیچوں بیچ پھاڑ دیا۔ اور اُس کی نوک پر افیون کو دیکھ کر بولا — "پوری پیکنگ میں کیوں نہیں لایا؟"

تناکو چُپ تھا۔

"کہاں سے لایا؟"

"اپنے متر کانگ سے۔"

"بیچنا ہے؟"

"کھاتا ہوں۔"

"اچھا ٹھہرو۔ میں تجھے پاس دیتا ہوں۔" یہ کہہ کر گورنر کے پاس گیا۔ اور فوراً ہی سلام کر کے سرکار کا فیصلہ جتانا چاہا۔

گورنر نے آگیا دی — "اس آدمی کو مع اس کے سامان کے موٹر کے پیچھے باندھ دو۔ اور اس سے کہو۔ کہ جہاں سے افیون لایا ہے۔ وہاں ہمیں بھی لے چلو۔"

یہی ہوا۔ کانگ کے گھر میں گورنر بہادر دیکھ کانپ اُٹھا۔ منیجر کانگ کانپ اُٹھا۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوا۔

گورنر نے پوچھا — "یہ کون ہے؟"

"یہ میرا پرانا متر سُونگ ہے۔ میرے پاس ہی رہتا ہے۔" کانگ نے اُتر دیا۔

گورنر نے بڑے آدر بھاؤ سے کچھ مسکراتے ہوئے کہا — "مسٹر سُونگ مجھے افسوس کرنا پڑا۔" ایکا ایک تناکو کو کانگ کے سامنے ڈپٹ کر پوچھا — "تم نے اسے من بھر افیون دی؟"

نیچی درشٹی کئے ہوئے اور ہاتھ جوڑے ہوئے کانگ نے کہا — "جی میں اپرادھی ہوں۔"

"تو تو" — کہہ کر دن دن دو فائر ہوئے۔ پہلے سے منیجر کانگ اور دوسرے سے تناکو شوٹ ہوئے پڑے تھے۔

آج سُونگ نے کہا۔ کہ تہ خانے کا...

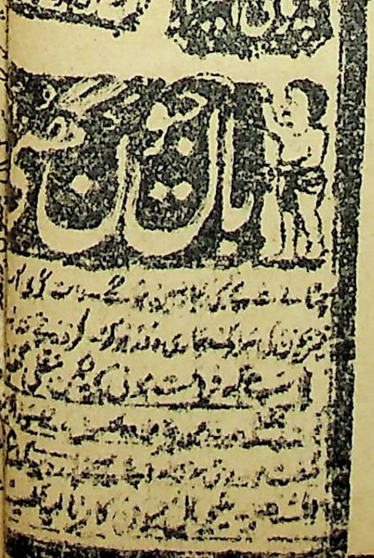

سائنس اور سچا دھرم

(پنڈت جواہر لال نہرو کے وچار)

پچھلے کئی ورشوں میں میں سائنس اور شکشا مندروں سے دُور رہا ہوں۔ بھاگیہ اور وتنتیوں نے مجھے ان چیزوں سے ہٹا کر کوٹھریوں، کھیتوں اور فیکٹریوں کی دُھند میں دور گر دیں پھینک دیا۔ حال کے کچھ ورشوں میں جن مہان مانوی وپلووں نے ہمارے اس دیش کو ہلا دیا ہے۔ میں ان میں گرست ہو گیا۔

اس سنگھرش اور اندولن کے باوجود بھی جنہوں نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ میں سائنس اور شکشا مندروں سے سوچتا رہتا رہا ہوں۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ میں نے بھی وگیان مندر میں اُپاسنا کی ہے۔ اور میں اپنے کو سائنس کا ایک بھگت مانتا ہوں۔

سائنس نے مہان بڑی ورتن اُپلبھت کئے ہیں۔ اور اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ وہ سب مانو سماج کے لئے کلیان پردستدھ نہیں ہوئے ہیں۔ پرنتو سب سے مکھیہ اور آشاجنک بڑی ورتن جو سائنس نے اُپلبھت کیا ہے۔ وہ منش میں وگیانک درشٹی کون کا وکاس ہے۔

سائنس کے پرارمبھک یگ میں دھرم اور سائنس کے مدھیہ سنگھرش کی بہت چرچا رہتی تھی۔ اُن دنوں سائنس بھوتک وادی اور دھرم ادھیاتمک سمجھا جاتا تھا۔ آج یہ سنگھرش منتقل ہے۔ ہی واستوک دیکھ پڑتا ہے۔ آج سائنس نے اپنے پنکھ پھیلا دئے ہیں۔ اور اس نے تمام وشو کو اپنا کاریہ کھشیتر بنانے کی ہمت کی ہے۔ یہ سب ہوتے ہوئے بھی سنگھرش واستوک تھا۔ یہ سنگھرش دھرم سمجھی جانے والی چیز کی آڑ میں ہونے والے پُدھک انیاچار اور منش کی سوتنتر بھاونا کے مدھیہ تھا۔

ان دونو کے بیچ میں کبھی بھی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ دماغ کی کھڑکیوں کا بند کیا جانا سائنس کبھی سویکار نہیں کر سکتی۔ سچے وگیانک کو نہ جیون کی ممتا ہوتی ہے۔ اور نہ سیوا کے پھل کی۔ جہاں سے ستیہ پراپت ہوتا ہے۔ وہیں سے پراپت کرنے کے سدا انیں میں لگا رہتا ہے۔

شائد سچے دھرم اور سائنس میں واستوک سنگھرش نہیں ہے۔ بدی ہے تو دھرم کو سائنس کا دلیشن دھارن کر کے سائنس کی سپرٹ میں ہی اپنی سب سمسیاؤں کو حل کرنا چاہیئے۔ جیون کی وشدھ سانسارک فلاسفی ہی پریاپت ہے۔ البتہ ہم بہت سے سوچ سکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں۔ جب سنسار کی سمسیائیں درڑھتا پوروک حل کا تقاضا کر رہی ہیں۔ تب ہم اپنے کھشیتر کے باہر کے معاملوں میں کیوں پریشان ہونا چاہیئے۔ پرنتو اس سانسارک فلاسفی کا بھی بھوتک سمردھی کے اتیرکت کوئی آدھار اور اُدیشیہ ہونا چاہیئے۔ اس آدھار میں ادھیاتمک وششتائیں ہونی چاہئیں۔ تتھا ویوہار کے کچھ نیم اور آدرش ہونے چاہئیں۔ اور جوں ہی ہم ان پر وچار کرتے ہیں۔ توں ہی ہم سچے دھرم کے کھشیتر میں پرویشٹ ہو جاتے ہیں۔

ہندو جاتی کے پتن کے کچھ کارن

(لیکھک:۔ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

ایک براہمن گرنتھ میں ایک جگہ کہا گیا ہے۔

आस्ते भग आसीनस्य
ऊर्ध्वंस्तिष्ठति तिष्ठत: ।
शेते निपद्यमानस्य
चराति चरतो भग: ॥

بھاو اس کا سپشٹ ہے۔ کہ جاتی کا اَیشوریہ جاتی کے اُدیم ہین ہو کر بیٹھنے سے بیٹھ جاتا ہے۔ ٹھہرنے سے ٹھہر جاتا ہے۔ اور پرُشارتھ کرنے سے اُدے ہونے لگتا ہے۔ اس پرُشارتھ کی مہما کو نہ سمجھ کر بہتوں نے ایسی باتیں جاتی میں پرچلت کر دی ہیں۔ جن سے جاتی کا سمپورن پرُشارتھ کرنے سے اُبھر گیا ہے۔ اُداہرن کے لئے دیکھیں:۔

بھاگیہ واد کے پرچلت ہو جانے سے یہ وچار پھیل گیا ہے۔

हे इ हुँ ... ... राम रच राखा
को कर तर्क बढ़ावे शाखा

(۱) دیو واد۔ پراربدھ۔ ہونی۔ تقدیر شدنی آدی انیک روپ ایسی بھاگیہ واد کے ہیں۔ اس نے پرُشارتھ کرنے کو دیو کی وستو ٹھہرا کر اُس سے جاتی کا منہ پھیر دیا۔

(۲) جگت کے متھیا آتمک وچار نے بھی کچھ کم بدسلوکی ہندو جاتی سے نہیں کی۔ بھلا جب جگت کچھ ہے ہی نہیں کیول سوپن ہے۔ مرگ ترشنا ہے۔ دھوکے کی ٹٹی۔ مایا کا جال ہے۔ تب ایسی تُچھ وستو کے پراپت کرنے کا کون ساہس کرے۔

(۳) پھلت جیوتش — اس کی بدولت کسی کے سر پر شنیچر سوار ہے۔ تو کسی کو منگل نے جکڑ رکھا ہے۔ کسی کے پاؤں میں شکر نے بیڑی ڈال رکھی ہے۔ تو کوئی برہسپتی کا شکار بنا ہوا ہے۔ جب سب کچھ ان آسمان کے تاروں کے ہاتھ میں ہے۔ تو پھر پرُشارتھ کس مرض کی دوا ہو سکتا ہے؟ آج دشا شول ہے ادھر نہ جاؤ۔ آج مہورت نہیں ہے اس لئے یہ کام نہ کرو۔ وواہ شبھ سنسکار نہیں آنا نہیں۔ جانا نہیں۔ سمیندھیوں سے ملنا بند۔ اگر شنیچر سر پر سوار ہو تو بھی اس کے ورُدھ کچھ نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ مہورت نہیں ہے۔ پرتھوی راج ڈھاکے کا راجہ اور ٹیپو سلطان آدی انیک راجے اپنا اپنا ماجیہ کھو کر اس مہورت کی بلی ویدی پر بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ اب بھی یہ بات نہیں ہے۔ کہ اُپرکیت ناشکاری بھاؤں نے ہندو جاتی کا پیچھا چھوڑ دیا ہے۔ اب بھی بہودا ہندو پریوار ان کا شکار بن رہے ہیں۔

(۴) دان کا دُرُپیوگ — اس دیش میں پندرہ ہزار کے لگ بھگ تیرتھ ہیں۔ ان تیرتھوں میں پرتی ورش اوسطاً ۵ کروڑ یاتری پہنچتے ہیں۔ ڈیڑھ ارب روپیہ یاترا اور دان میں ان یاتریوں کا خرچ ہوتا ہے۔ اس میں سے حساب لگایا گیا ہے۔ کہ ساٹھ لاکھ روپے مندروں۔ مہنتوں اور پجاریوں کے حصے میں جاتے ہیں۔ ان ساٹھ لاکھ روپیہ سے ادھیاتمک نشن میں کیا ہوتا ہے یہ اب چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔ شراب خانے۔ ویشیا گرہ۔ قصائیوں کی دوکانیں آدی اس سمپتی کے پنک ہیں۔ ان ہی جگہوں میں اس دھن کا ادھیاتمک نشن پہنچا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ بدی ان یاتریوں اور ان سے بھی ادھک دیشی واسیوں کی دشا پر وچار کریں۔ تو مردہ کا ٹپ اُٹھتا ہے۔ پچھلے چالیس ورش میں ۱۷ اکال پڑے۔ ڈیڑھ..

مل جُل کے رہو!

(از جوہر چانڈوروی)

جو کام بھی ہو — مل جُل کے کرو
مل جُل کے رہو — مل جُل کے مرو

جب تک بھی جیو سر اِک سے ملو
مل مل کے کھلو
مل جُل کے رہو
ہے پھوٹ بلا کر دے گی تباہ
رہنا نہ جُدا
مل جُل کے رہو
لڑنا ہے بُرا ملنا ہے بھلا
مانو یہ کہا
مل جُل کے رہو

یہ بات سنو ہاہم نہ لڑو
روٹھو نہ اڑو
مل جُل کے چلو
جب تک بھی ہے دم رہنا ہے بہم
پھر کس کا الم
مل جُل کے رہو
جوہر ہو نڈر تم جاؤ جدھر
ہو فتح و ظفر
مل جُل کے رہو

صداقتِ تناسخ کا ایک اَور ثبوت

خواجہ حسن نظامی قائل ہوگئے

"خواجہ حسن نظامی صاحب اپنی تازہ تحریر سے اہلِ ہنود کے اٹل قانون تناسخ پر صاد کرتے ہیں۔ جس طرح دادا، دادی کو ہر ملک، ہر قوم اور ہر انسان کے لئے پیار ہوتے ہیں۔ اور اس میں کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ غیر ممکن ہے۔ اسی طرح مسئلہ تناسخ یعنی آواگون आवागवन Transmigration ...... (of soul) بھی اٹل اور

آپ اپنے اخبار "منادی" کی ۱۶- دسمبر ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں "تبت میں اسلام کا کرشمہ" کے عنوان سے رقمطراز ہیں:-

"دنیا میں مذاہب کے مقلدین کی تعداد زیادہ ہے"

"ایک عیسائی دوسرے مسلمان - تیسرے بُدھ مت یعنی بُدھ ....

... مذہب والے جو چین - جاپان - تبت نیپال اور برہما میں آباد ہیں"

"بُدھ مذہب کا مذہبی مرکز تبت ہے۔ جہاں اُن کے مذہبی پیشوا رہتے ہیں۔ جن کے عہدہ کا نام "دلائی لامہ" ہوتا ہے"

"پانچ سال ہوئے دلائی لامہ کا انتقال ہوگیا تھا۔ اور دلائی لامہ کے نائب تاشی لامہ اور چین اور جاپان اور تبت اور برہما کے "بدھ مت" دلائی لامہ کی تلاش میں تھے۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ جس وقت تبت میں دلائی لامہ مرتے ہیں۔ فوراً کسی گھر میں پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور پیدا ہونے ہی بات کرتے ہیں۔ بات کرنے کے علاوہ اور بھی چند عجیب اور دشوار نشانیاں اُن کی ہوتی ہیں۔ پانچ برس کی تلاش میں اب تک مذکورہ نشانیاں نہیں ملی تھیں۔ اور خود تاشی لامہ چین - جاپان - برہما وغیرہ ملکوں میں تلاش کرتے پھرتے تھے"

"آخر چین کے ملک میں وہ لڑکا مل گیا۔ جس نے پیدا ہوتے ہی بات کی تھی۔ اور مطلوبہ تمام نشانیاں اُس میں تھیں۔ مگر وہ لڑکا چینی مسلمان کے گھر پیدا ہوا تھا۔ سب کو حیرت تھی۔ کہ دلائی لامہ نے مسلمان کے گھر میں کیوں جنم لیا۔ بہرحال وہ

رواج کے بموجب چینی فوجوں کے ساتھ نہایت شان و شوکت سے تبت میں لایا گیا ہے۔ بچہ کی عمر ۵ سال کی ہے۔ اس کے مسلمان ماں باپ بھی ساتھ آئے ہیں۔ اب یہ بچہ تمام بدھ قوم کا سب سے بڑا پیشوا مانا جائے گا۔ اور تبت کا بادشاہ بھی اس کے قبضہ میں ہوگی۔ یہ اسلام کا نیا کرشمہ ہے" جس سے بدھ مذہب کے مقلدین پر اسلام کا اثر پڑے گا۔ خداوند کریم کی درگاہ میں اس کے بندگان میں کوئی تخصیص و تمیز نہیں ہے۔ اس کا قانون ہر فرد و بشر پر یکساں کام کرتا ہے۔ ایک مسلمان گھرانے میں ایک ایسے بچے کا پیدا ہونا جس سے تناسخ کا زندہ ثبوت اور عقیدہ کا پتہ چلتا ہو۔ یقیناً ذات باری کا کرم ہے" (اخبار "فیروز" دہلی)

کنیا مہاودیالیہ جالندھر

(از لالہ جگناتھ جی ایڈووکیٹ آنریری سیکرٹری مہاودیالیہ)

آریہ سماج کی صفِ اوّل کے لیڈروں میں سے دیرینہ شرومنی لالہ دیوراج اور ماسٹر شہید سوامی شردھانند جی نے اپنے دست مبارک سے اس کنیا مہاودیالیہ کے پودے کو اس تاریک زمانے میں لگایا۔ جب کہ کئی ایک تعلیم یافتہ جماعت کے لیڈران بھی ..... استریوں کو پردہ اور اگیان کے اندر رکھنا ہی دھرم انوکول ماننے لگے۔ اسی زمانے میں ہر دو مہاپرشوں نے جس جوش و خروش سے عوام کی مخالفت کی پرواہ نہ کی، نہ صرف پنجاب بلکہ سارے شمالی ہند میں ایک زبردست انقلاب پیدا کر دیا۔ اس بات کا اندازہ چالیس پینتالیس برس گذرنے کے بعد آج کل کے نوجوان کیا کر سکتے ہیں۔ جب کہ مغربیت کی رو ہر مرد و زن کو بہائے لئے جا رہی ہے۔ پبلک کا حافظہ عموماً کمزور ہوا کرتا ہے۔ اکثر پرانے لوگ خوب جانتے ہیں۔ کہ پنجاب و ہند کے ناری سماج میں موجودہ بیداری اور ہندی پرچار کا سہرا بلاشبہ کنیا مہاودیالیہ کے سنچالکوں کے سر رہا ہے۔

حالات بدل چکے ہیں۔ اب تو ہر کس استری سماج کی جہالت اور پردہ کا مخالف نظر آتا ہے۔ انگریزی تعلیم نے تو لوگوں کی آنکھوں کو اس قدر چکا چوند کر دیا ہے۔ کہ اب وہ دیویوں کی آزادی اور مغربی بے حیائی میں تمیز نہیں کر سکتے۔ کنیا مہاودیالیہ کے سنچالکوں کے سامنے ہمیشہ سے یہی آدرش رہا ہے۔ کہ وہ آئندہ بننے والی ماتاؤں کو ویدک آدرش کے مطابق آزاد مگر شرم و حیا کے پردے کے اندر محفوظ رکھیں۔ یعنی جہاں دیویاں پورانک زمانے کے بیہودہ رواجات و مسلم غلامی کے نشانات سے بالاتر ہوں۔ وہاں وہ مغربی فیشن پرستی اور بے لگامی سے بھی دور رہیں۔

حیرانی تو یہ ہے۔ کہ زنانہ تعلیم کے میدان میں سب سے مقدم کنیا مہاودیالیہ کی اہمیت کو آج سماج کے ممبران بھی محسوس نہیں کرتے۔ مرحوم لالہ دیوراج کی ہرنتو کے بعد یہ شاندار انسٹی ٹیوشن لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوتا معلوم ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کسی برگزیدہ لیڈر آریہ سماج نے اس کو اب تک اپنی زندگی کا مقصد یا تمام تر توجہ کا مرکز نہیں بنایا۔

اکثر آریہ بھائیوں کو اب تک شاید معلوم نہ ہو۔ کہ موجودہ حالات کے مطابق علاوہ مہاودیالیہ کی اپنی خاص سناتکہ ڈگری کے وہاں کنیاؤں کے لئے ان کے والدین کی حسب خواہش اب انٹرنیس ایف - اے اور بی - اے ×

مختصر افسانہ

عبرت کی ٹھوکر

(از مہاشہ رام ناتھ جی رشک)

چند دنوں کی بات ہے۔

یکم جنوری ۱۹۴۰ء کی آمد آمد تھی۔ لوگ اس کے سواگت کی تیاریوں میں بے حد مصروف تھے۔ ہر دل میں کیف اور ہر نگاہ میں مستی بیدار تھی۔ کائنات کا ذرہ ذرہ جوشِ مسرت سے جنت بدوش نظر آتا تھا۔ بازاروں میں ریل پیل۔ دوکانوں اور ہوٹلوں کی رونق۔ سینما اور تھیٹروں کی ہنگامہ آرائی لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہی تھی۔

میں نے بھی اس کے سواگت کے خیال سے دھوپ اور دیپک طشتری میں رکھے۔ باغ کے صحن سے کلیاں توڑ کر ہار بنایا۔ اور اس کے انتظار میں بیٹھ گیا۔

بیٹھے بیٹھے سوچنے لگا۔ کہ کل میں اس کے سامنے اپنی تمام تر برائیوں سے توبہ کر کے آئندہ نیک دیا دھرما بننے کا حلف اُٹھاؤں گا۔ انسانی خصائل پر کاربند رہوں گا۔ بیکس و لاچار دودھوا کی فریاد سنوں گا۔ اجل رسیدہ کنبہ کے بے سہارا یتیم بچوں کی خبر گیری کروں گا۔ بازار کی گندی نالیوں سے دانے چن کر پیٹ بھرنے والے نادانوں کا خیال رکھوں گا۔ غریب و محتاج کی ہر وقت اور ہر طرح امداد کروں گا۔

ان ہی خیالات میں مستغرق تھا۔ کہ خبر نہیں سوچتے سوچتے مجھے کب اور کیسے نیند آئی۔ نو روز آیا۔ اور چلا گیا۔

اُٹھا تو شام ہو چکی تھی۔ اندھیرا چھا رہا تھا۔ مغرب میں ..... دور ..... آبادی اور اس کے مشاغل کی دسترس سے بہت دور ..... واپس جاتے ہوئے رتھ کی اُڑتی ہوئی بہت سی گرد دکھائی دی۔

سرد ہوا کا جھونکا آیا۔ اور کان میں کہہ گیا۔

"اے غافل! تیرا مہمان علے الصباح قدرت کی نیرنگیوں اور دلفریبیوں کو لے کر تیرے پاس آیا۔ دروازے پر دستک دی۔ تو نے اس کا سواگت نہ کیا۔ اس نے اپنا اپمان سمجھا۔ اور ناراض ہو کر واپس لوٹ گیا۔

اب ....

اب وہ ....

یاد رکھ ....

کبھی واپس نہ آئے گا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

خفیہ پولیس کا چھاپہ

آج سائینگ کال چار بجے سی - آئی - ڈی انسپکٹر کی ادھیکشتا میں) خفیہ پولیس نے شری بھاسکر راؤ جی کیسکر کے مکان پر جہاں آج کل حیدرآباد سٹیٹ ہندو پرجا منڈل کا کاریالیہ ہے چھاپہ مارا - پولیس انسپکٹر نے کیسکر جی سے وہ پرمان پتر مانگے - جن میں منڈل کی اور سے سرکار عالی کی سیوا میں ایک لاکھ ہندوؤں کے ہستاکھشر کرا کے اس بات پر ارتھنا کی گئی ہے - کہ جتنے بھی سامپردایک دنگوں کے کارن ہندو دنڈت ایوم بندی ہیں سب مکت کر دئے جائیں +

کنتو کیسکر جی نے لکھت آگیا مانگی - اس پر پولیس نے آگیا پتر منگا کر دے دیا - اس کے بعد مکت پرارتھنا پتر کی دو ہزار پرتیاں پولیس لے گئی +

آریہ ویر دل کا سیوا کاریہ

(حیدرآباد ۲۰ - جنوری) اس ورش آریہ ویر دل نے اُدار - یادگیر - گنتا آدی بازاروں میں کرشنا کی سیوا کی ہے +

آریہ سماج سے مدرسہ بند کیا جا رہا ہے

شری رام راؤ جی دگمبل سناتن دھرمی ہیں - انہوں نے رامپور میں رام دوبالیہ نام کی پاٹھشالہ کھول رکھی تھی - ایک ماہ سے سب انسپکٹر پولیس رامپور نے رپورٹ کی کہ یہ مدرسہ آریہ سماج ہے - یہاں سیاسی معاملات چھیڑے جاتے ہیں - اس رپورٹ پر لکھا پڑھی ہو کر پاٹھشالہ بند کر دی گئی +

ترکی کو امداد

(حیدرآباد ۱۶ - جنوری) ترکی کے بھونچال پیڑتوں کے لئے نظام سرکار نے تیرہ لاکھ ٹنک کی سہایتا کا وچن دیا ہے +

پرانتنر پریشد کی آگیا نہیں ملی

(ناندیڑ ۸ - جنوری) مورخہ ۲۶ - جنوری کو ہونے والی مہاراشٹر پریشد کی اجازت نہیں دی گئی - اتنا اجازت کے لئے کارروائی جاری ہے - ختنا میں استوبنی کیلی رہا ہے پرتی ندھیوں کی سنکھیا میں ادھکتا ہو رہا ہے +

حیدرآباد میں پرچار

۵ - جنوری کو پنڈت کرم ویر جی اپدیشک پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ حیدرآباد

حیدرآباد کے سماچار

آریہ سماج ملتان بازار کے ساپتاہک ادھیویشن میں ان کا ویاکھیان ہوا +

گلبرگہ میں شدھی

آریہ سماج گلبرگہ میں ایک بیجا بائی نام کی گوڑ براہمن استری کو جو کسی کارن ورش ہوئے مسلمان ہو گئی تھی - اس کی پرارتھنا پر اسے شدھ کر کے اپنی جاتی میں سمِلت کر لیا - شدھی سنسکار شری من راج گیری نے کرایا - اپستھت جنتا نے بڑی خوشی کے ساتھ اس کے ہاتھ سے جل پان آدی کیا +

اودگیر کا مقدمہ قتل

(حیدرآباد) جس اودگیر کے قتل کے مقدمہ میں چار آدمیوں کو سزا ہوئی تھی - اس کی اپیل ہائی کورٹ میں کی گئی ہے - اس کی پیشی کی تاریخ مقرر ہو گئی ہے +

آچاریہ ابھے دیو جی کے پریمیوں سے

(از کماری ودیاوتی جی بی - اے آچاریا کنیا گورو کل دہرہ دون)

گو جب آچاریہ رام دیو جی کی اسمیک مرتیو پر ان کے پریمیوں تتھا بھگتوں کے انیک لگاتار سمویدنا سوچک پتر آ رہے ہیں - ان کے لئے ہم سب کنیا گورو کل والے آچاریہ جی کے پریوار کے لوگ بڑے کرتگیہ ہیں - ہم سب کو ان سے بڑی سانتونا ملی ہے - دکھ یہ ہے کہ ہر وہ کی ویدنا اور ایک دم ذمہ داری کا بوجھ سر پر پڑ جانے کے کارن میں پرتیک کو پرتھک پرتھک اتر نہ دے سکوں گی - اتہ سماچار پتروں میں اس پتر دوارا ان سب کے پرتی کرتگیتا پرکاشت کرتی ہیں +

شری میرا تاآچاریہ رام دیو جی کی اسمیک جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں وکتیگت روپ سے تتھا کنیا گورو کل کی درشٹی سے جتنی بھی گھٹنی ہوئی ہے - وہ لکھنی دوارا ورنن نہیں - اتنی بڑی ذمہ داری کا خیال کرتے ہی میرا کمزور ہردہ کانپ اٹھتا ہے - پرنتو ودھی کا ودھان مان کر ایشور کے آگے سر جھکانا پڑتا ہے - دھیریہ دھارن کر کے کرتویہ پتھ پر چلتے ہوئے ان مہانو بھاوؤں کے لوک ہت آرمبھ کئے گئے یگیوں کو پورن کرنے کی چیشٹا کرنا ہمارا کرتویہ ہے +

کنیا گورو کل دوارا بھارت تتھا وشال بھارت کی کنیاؤں اور مہلاؤں کا شاریرک - مانسک تتھا آدھیاتمک انتی کا مارگ کھول دینا سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کا انتم درشن کا کاریہ رہا ہے - اس دھن میں وہ روگ گرست ہوتے ہوئے بھی چین سے بستر پر لیٹے نہیں رہ سکتے تھے - اور اس سنستھا کی انتی کا پریتن کرتے کرتے ہی انہوں نے پرانوں کی آہوتی دے دی ہے +

کنیا گورو کل کے ساتھ آریہ سماج تتھا راشٹر کے نیتاؤں اور جنتا کا بہت پریم ہے - اس کو انت تک پھلتا پھولتا دیکھنا ان کی ایک بڑی ابھلاشا ہے - اس لئے سمارک کمیٹی نے دو لاکھ روپیہ اکتر کر کے شری آچاریہ رام دیو جی کے دو پرمکھ کاریہ ویدپرچار - تتھا خاص کر کنیا گورو کل کو لیمٹڈ کرنے کا وچار کیا ہے - کنیا گورو کل کو جیوت رکھنے کے لئے اس سمے کم از کم دو لاکھ روپے کی اتیبنت آوشیکتا ہے - دو بالیہ بھون - بھوجنالیہ تتھا سنان گرہ کے نقشے تو ان کے سامنے تیار ہو چکے تھے - آدھار شلا بھی رکھی جا چکی تھی - دھن کی پریتھکتا میں بننے کا کاریہ آرمبھ نہ ہو سکا تھا - اس کے لئے پچاس ہزار روپوں کی اتیبنت آوشیکتا ہے - اور نیش شلک شکشا دیتے رہنے کے کارن چالو خرچ کے لئے کم از کم پچاس ہزار روپیہ درکار ہے - سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کی یہ اچھا تھی - کہ ایک بار سوستھ ہو جائیں - تو اس سنستھا کو لیمٹڈ کر دیں - کہا کرتے تھے - کہ "میں اچھا ہو رہا ہوں - اچھا ہوتے ہی دھن اکتر کر دوں گا"۔

اتہ کنیا گورو کل سے بڑھ کر ان کا سمارک اور کیا ہو سکتا ہے - آشا ہے - کہ آپ بھی اس سے سہمت ہوں گے ہی - اس لئے آپ بھی اپنا سہیوگ اس یگیہ کے پورن کرنے میں دے سکتے ہیں - چاہے وہ دان کے روپ میں ہو - اتھوا دان کے لئے اپیل کرنے کے روپ میں ہو اور شبھ دے کر اس راشٹریہ ایوم دھارمک سنستھا کو لیمٹڈ کر کے سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کے پرتی کی گئی شردھا نجلی میں بھاگ لے کر ہمارا ہاتھ بٹائیں گے - اور سچی شردھا ایوم سہردیتا کا پرچیہ دیں گے +

ہندوؤ ــــ جاگو ــــ آنکھیں کھولو

"خطرہ کا بگل"

(لیکھک شری پنڈت شو دیو جی ایم - اے)

سنو! تمہارا دھرم - تمہارے ساہتیہ - تمہارے اتہاس - تمہاری سنسکرتی - تمہاری راشٹری بھاشا ہندی، تمہاری دھرم سنستھاؤں آدی پر آئے دن حملے ہوتے ہیں - اٹھنے بیٹھنے - چلنے پھرنے کھانے پینے - پوجا پاٹھ وغیرہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی آس پرکار روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں - کہیں پاکستان کی سکیم تیار کی جاتی ہے اور کہیں خاکساروں کی فوج تیار ہو رہی ہے - اگر اب بھی نہ سنبھلے تو پچھتاؤ گے - خطرہ کا بگل ایسا - غفلت کی نیند میں سرشار ہندوؤں کو بیدار کرنے اور انہیں یہ دکھانے کے لئے کہ ان کی تہذیب و تمدن کو مٹانے کیلئے کیا کچھ ہو رہا ہے شائع کی گئی ہے +

ضخامت ۳۰ سائز ۱۸×۲۲ صفحات بڑھیا کاغذ سندر چھپائی - قیمت لاگت مانز دو آنے (۲ر)

زیادہ تعداد میں منگا کر مفت بانٹیے

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

ساماجک سماچار

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۱۳ - جنوری کو لوہڑی کا تہوار بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ وسیع پیمانے پر ہون یگیہ کیا گیا۔ منتری سماج نے پرارتھنا کرائی اور اُپستھت سجنوں کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا۔

۱۴-۱-۴۰ کے سایپناہک ست سنگ میں پنڈت دھرم بھانو جی شاستری بی۔ اے کا پربھاؤ شالی ویاکھیان تہوار لوہڑی کے مہاتم پر ہوا۔

حصار کے اکال پیڑت لوگوں کی امداد کیلئے اپیل کی گئی۔ اسی وقت ۳۲ روپے ہم رتج ہو گئے۔ آشا ہے کہ کچھ اور بھی دھن اکٹھا ہو جاوے گا۔ اس کے علاوہ ان اور وستر اکٹھے کرنے کا بھی پربندھ کیا جا رہا ہے۔ (گوردتہ رام منتری)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) لوہڑی کا یگیہ خوب اُتساہ سے منایا گیا۔ سوستی وشانتی پاٹھ کے ساتھ۔ یجروید کے چاروں ادھیاؤں سے آہوتی ڈالی گئی۔ پنڈت بنسی دھر جی شاستری نے پرارتھنا کرائی۔ تت پشچات شری مہاشہ گنیش دت جی پردھان سماج کا یگیہ کی مہانتا پر اُپدیش ہوا۔ حاضرین کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا۔

(۲) پندرہ کنیاؤں نے یگیوپویت سنسکار کرائے۔ استری جاتی میں اس کا پرچار دن بدن بڑھ رہا ہے۔

(۳) ۱۴-۱-۴۰ کو پنڈت بنسی دھر جی شاستری کا اُپدیش ہوا۔ جس میں "من کی شدھتا" پر اچھا پرکاش ڈالا گیا۔

(۴) پنڈت بال کرشن جی ودیا النکار کا شبھ وواہ پورن دیبک رِیتی سے ہوا۔ اس موقعہ پر شری دیوان بھاگی رام جی نے مبلغ ۲۵ روپے ساماجک فنڈوں کے لئے دان دیا۔ (منتری)

آریہ سماج بھاگووال کا چناؤ

پردھان مہاشہ بدھ سنگھ جی۔ اُپ پردھان پنڈت ٹھاکر دت جی۔ منتری پنڈت دوارکا داس جی۔ اُپ منتری مہاشہ اندر سنگھ جی۔ خزانچی پنڈت بخشی رام جی۔ لائبریرین پنڈت بھدر سین جی۔ آڈیٹر ماسٹر ملک راج جی۔ (منتری)

آریہ سماج منڈی پھول کے سماچار

آریہ سماج منڈی پھول نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک خیراتی ہسپتال جاری کیا جاوے۔ جس میں آنکھوں کا علاج مفت ہوگا۔ اس کام کیلئے

ایک کثیر رقم کی ضرورت ہے۔ مگر فی الحال کام کو شروع کرنے کیلئے ۱۱۵ روپے ڈاکٹر ہربنس لال جی پردھان آریہ سماج اور حسب ذیل ممبروں نے چندہ بطور امداد کے دیا ہے:-

لالہ شادی رام دس روپے۔ لالہ اچھرو رام تین روپے۔ لالہ ولایتی رام دس روپے۔ لالہ بندی داس تین روپے۔ لالہ روشن لال دو روپے۔ ڈاکٹر ہربنس لال جی بھلہ نے اس رقم کے

علاوہ اس شبھ کام کے لئے مبلغ اکتیس ۳۱ روپے ماہوار سماج کو دان دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جس کے لئے سماج ان کی مشکور ہے۔

بے شک آریہ سماج کو اس شبھ کاریہ میں ہماری سہایتا کرنی چاہیئے۔ (منتری)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

۱۳ - جنوری کو لوہڑی کے دن آریہ ہائی سکول کے سمبندھ میں "دیانند ہسپتال" اپنی نئی عالیشان عمارت متصل آریہ بورڈنگ سول لائین میں چلا گیا ہے۔ اس اوسر پر یگیہ کیا گیا۔ مہاشہ بابو رام گپتا منتری سماج کی پرارتھنا کے بعد شری رام لال جی سیکرٹری میڈیکل سکول ودیانند

ہسپتال نے سنستھا مذکور کے حالات بتلاتے ہوئے حاضرین کا ان کی تشریف آوری کیلئے دھنیہ واد کیا۔

ہوسٹل مذکور کے انچارج، انگلینڈ کے سند یافتہ ایک قابل سرجن و ڈاکٹر ہیں۔ دیگر سٹاف بھی اعلےٰ ہے۔ ہمارے بڑھتے ہوئے اخراجات

آریہ پروؤں کی سوچی

سارودیشک سبھا آریہ سماجوں کی سوچنا کے لئے پرتی ورش سوئیکرت آریہ پروؤں کی سوچی شائع کیا کرتی ہے۔ اس ورش کی سوچی نمن پرکار ہے:-

نمبر شمار	نام پُرو	دیسی تاریخ	انگریزی تاریخ
(۱)	نو سموتسر ارمبھ	چیتر سدی پرتی پدا	۸ — ۴ — ۴۰
۲	آریہ سماج استھاپنا دوس	" "	" " "
۳	رام نومی	چیتر سدی ۹	۱۶ — ۴ — ۴۰
۴	ہری تری تیا (تیج)	شراون سدی ۳	۶ — ۸ — ۴۰
۵	شراونی اُپاکرم	شراون سدی ۱۵	۱۷ — ۸ — ۴۰
۶	کرشن اشٹمی	بھادرپد بدی ۸	۲۶ — ۸ — ۴۰
۷	وجے دشمی	اسوج سدی ۱۰	۱۰ — ۱۰ — ۴۰
۸	دیانند نروان (دیپاولی)	کارتک بدی ۳۰	۳۰ — ۱۰ — ۴۰
۹	شردھانند دوس	پوش ۹	
۱۰	مکر سنکرانتی	ماگھ کرشن ۶	۱۳ — ۱ — ۴۰
۱۱	بسنت پنچمی	ماگھ سدی ۵	۱۳ — ۲ — ۴۰
۱۲	سیتا اشٹمی	پھاگن بدی ۸	۱ — ۳ — ۴۰
۱۳	دیانند جنم دوس	پھاگن بدی ۱۳	۷ — ۳ — ۴۰
۱۴	لیکھ رام ویر ترتیا	پھاگن سدی ۳	۱۲ — ۳ — ۴۰
۱۵	بسنت نو سسیشٹی (ہولی)	پھاگن سدی ۱۵	۲۳ — ۳ — ۴۰

نوٹ:- "شردھانند دوس" کی نشچت انگریزی تتھی کی سوچنا اُچت سمیہ پر دی جاوے گی۔

(منتری، سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی)

دانی مہاشوں کی امداد کا اپیل کرتے ہیں۔

۱۴ - جنوری کو مکر سکرانتی یگیہ کے بعد ماسٹر شریا جی کا ویاکھیان ہوا۔ آج پنڈت شریا جی کے سارودیشک سبھا کی طرف سے جانے پر منتری سماج نے پھول مالا پہنا کر ساماجک خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے سبھا کی طرف سے پستک بھینٹ کیا۔ بندرا بن جی پردھان سماج نے بھی شریا جی کی ساماجک خدمات پر اپنے بھاؤ پرکٹ کئے۔ شریا جی نے جواب میں لدھیانہ سماج کا دھنیہ واد کیا۔ (بابو رام منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں

۱۳-۱-۴۰ کو لوہڑی کا تہوار بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ تہوار کی مہما پر ڈاکٹر منوہر لال، ملک گوبند لال وکیل، اور لال چند جی نے اپنے اپنے وچار پرکٹ کئے۔ اور یگیہ کے سوروپ کو ورنن کیا۔ ماسٹر بی ناررنگ نے ایک پربھاؤ شالی نظم سنائی۔ منتری جی نے رہتک و حصار کے ضلعوں میں سے پیڑت بھائیوں کی سہایتا کیلئے اپیل کی۔ تہوار سمبندھی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اُپستھت جنتا کا ریوڑیوں سے ستکار کیا۔ (ہیرا رام منتری)

آریہ سماج کراچی کے سماچار

آریہ سماج بندر روڈ کراچی کو لالہ بانکے مالک فرم ہنکاری برادرس سائیکل مرچنٹس شہر نے اپنے نئے بنگلہ میں گرہ پرویش کے وقت آریہ سماج کو پانچ روپے دان دیا ہے۔ لالہ ڈی۔ اے۔ وی سکول اور ودیا پرچار کو بھی پانچ روپے دان دئے۔

ہون آدی کے بعد لالہ جی نے اپنے مدعو ہوئے متروں کو نہایت ہی اعلیٰ پیمانہ پر کھانا کھلایا۔ قریباً دو صد نر ناری آئے ہوئے تھے۔ (رادھا کشن منتری)

آریہ سماج کمالیہ کے سماچار

اس سال آریہ سماج کمالیہ کا سالانہ جلسہ دسمبر سے یکم جنوری تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اور حاضری چندہ، ویاکھیانوں، بھجنوں وغیرہ ہر پرکار سے جلسہ غیر معمولی کامیابی سے سماپت ہوا۔ سوامی بھیشانند جی، پنڈت نرنجن رام جی، پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا، مہاشہ سنت لال جی، پنڈت گنگا پرشاد جی، کرشن چند جی، گوردیکھ لال جی

رائے بہادر بیلی رام کے قتل کی مذمت
آریہ سماجوں کے پرستاؤ

پشاور آریہ سماج ڈھکی نعلبندی نے اپنے ہفتہ واری ست سنگ منعقدہ ۷-۱-۴۰ میں منتری رائے بہادر بیلی رام جی کے قتل کی مذمت کا پرستاؤ پاس کیا۔ اور ان کے دکھی پریوار سے اظہار ہمدردی کیا گیا + (منتری)

میانوالی آریہ کمار سبھا میانوالی کا یہ ساپتاہک ست سنگ کرم ویر رائے بہادر بیلی رام دھون کے سفاکانہ قتل پر اپنی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کی مرتیو کو ہندو جاتی اور آریہ سماج کے لئے وشیش کر ہانی کارک سمجھتا ہے + (ہری چند منتری)

امرتسر (آریہ سماج لارنس روڈ امرت سر ۱۳-جنوری ۱۹۴۰ء) رائے بہادر بیلی رام جی پردھان آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے قتل کی مذمت کا پرستاؤ پاس ہوا۔ اور ہاردک شوک پرگٹ کیا گیا + (منتری)

پنڈ دادنخاں آریہ سماج پنڈ دادن خاں کا یہ ساپتاہک ست سنگ آریہ سماج کے انتھک سیوک رائے بہادر بیلی رام جی کی اکسمات مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو شکتی دیویں۔ کہ وہ اس دکھ کو شانتی کے ساتھ سہن کریں + (منتری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دیوان ہال دہلی کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸-جنوری کو گاندھی گراؤنڈ میں بڑے سماروہ سے منایا جاوے گا۔ جس میں آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی مہاتما اور مشہور اُپدیشک پدھار کر جنتا کو اپنے اپنے منوہر ویاکھیانوں سے کرتارتھ کریں گے +

اس جلسے کے اُپلکش میں ۱۵-جنوری سے ۲۵-جنوری تک پنڈت گوپال جی کی روزانہ گیتا تتھا ویدانت درشن کی کتھا ہو رہی ہے۔ جس میں لوگوں کی کافی بھیڑ رہتی ہے۔ ۲۲-۲۳-۲۴ اور ۲۵-جنوری کو پنڈت ایشور چندر جی درشن آچاریہ کے چار ویاکھیان رکھے گئے ہیں۔ ۲۲ کو ان کا ایشور سدھی پر ویاکھیان ہوا۔ جو کہ بہت پربھاؤ شالی تھا۔ جلسے کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے +

مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی ویدانند جی۔ مہاشہ کرشن جی۔ پنڈت دید برت جی۔ پنڈت پریہ برت جی۔ پنڈت منگل دیو جی سدھانت شرومنی اور پنڈت رام چندر جی دہلوی پدھار رہے ہیں +

(منتری آریہ سماج دیوان ہال دہلی)

مورخہ ۲۰-جنوری ۱۹۴۰ء کو آریہ سماج منڈی میں ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے۔ پردھان:- شریمان پنڈت ٹھاکر دت جی ملتانی وئید۔ اُپ پردھان:- شریمان لالہ بوسہ رام جی۔ لالہ نند لال جی۔ سردار مہر سنگھ جی۔ منتری پنڈت دیویندر ناتھ جی بی-اے-ایل-ایل-بی۔ اُپ منتری لالہ تارا چند جی۔ پنڈت نیرنجن رام جی۔ لالہ سکھ راج جی۔ لالہ کشور چند جی۔ خزانچی:- لالہ رشی کیش جی۔ ڈاکٹر پریم ناتھ جی۔ پستکادھیکش:- لالہ سادھو رام جی +

(منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج پھلور کا یہ ست سنگ آریہ سماج کے انتھک ورکر تتھا اُتساہی ویر مہاشہ تیرتھ رام جی اُپ منتری کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے پریوار کے ساتھ اس اسمے کشٹ میں مہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ تتھا پرماتما سے سونیہ پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مہاشہ جی کی آتما کو سدگتی تتھا ان کے پریوار کو شانتی پردان کریں +

(منتری آریہ سماج پھلور ضلع جالندھر)

آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ کا چناؤ

(۱) پردھان:- شری ہدی پرشاد جی کھلر۔ (۲) اُپ پردھان:- شری لالہ ہیرا لال جی۔ (۳) اُپ پردھان:- شری لالہ ڈھونڈ راج جی (۴) منتری شری ادم پرتاپ جی آریہ (۵) اُپ منتری:- شری نند سنگھ جی آریہ و شری دیا رام جی (۶) کوشادھیکش:- شری شو رام جی۔ پستکادھیکش:- شری نعیم ...

آریہ سماج وچھووالی کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ اجلاس

آریہ جنتا ساودھان

کچھ سمے سے اس پرکار کی شکائتیں سننے میں آ رہی ہیں۔ کہ پنجاب میں جہاں جہاں کچھ دیکتی (جن کا مکھیہ اُدیشیہ کچھ اور ہے۔ پرنتو جن سادھارن کو وہ اپنے یوگی اور برہمچاری یا پارنگت ہونے کا وشواس دلاتے ہیں) اِتستتہ گھوم رہے ہیں۔ ان کے ویاکھیان پرایہ یوگ ودیا اور مکتی پراپتی کے سادھنوں پر ہوتے ہیں۔ انکا گورو پوجا سے تت کشن سورگ پراپتی کا اُپدیش دیتے ہیں۔ یہ لوگ دیکھنے میں سادھو اور بات چیت کرنے میں بڑے نمر اور میٹھے ہوتے ہیں۔ اور سمے تتھا استھان دیکھ کر جو اوستھا انوکول ہووے۔ سو بن جاتے ہیں۔ یدی کہیں سناتن دھرمی بن کر سوارتھ سدھ ہوتا ہو۔ تو آریہ سماج کو گالیاں دینے میں بھی سنکوچ نہیں کرتے۔ اور یدی آریہ سماجیوں سے اپنے اُدیشوں کی پورتی ہوتی ہو۔ تو جھٹ آریہ سماجی بن جاتے ہیں۔ اور آریہ سماج کی ویدی پر آریہ سماج اور رشی دیانند کی پرشنسا میں لمبے چوڑے ویاکھیان جھاڑنے لگتے ہیں۔ کہیں ویدانت کا آشرا لے کر ساکھشات برہم بن بیٹھتے ہیں۔ کہیں وشو پریم کا ڈھونگ رچ کر سادھارن لوگوں کو یہ سمجھنے کا اوسر دیتے ہیں۔ کہ ان کے مرد میں پرانی ماترکے پرتی پریم کا اگادھ سمندر چھپا ہوا ہے۔ پرنتو ان سب اوستھاؤں میں ان کا مکھیہ اُدیشیہ بھولی بھالی جنتا کو ٹھگنا اور ییتر نیتر شردھالو بھگتوں کے گھروں میں انکا اپنے سوبھاؤ جیسے لوگوں کے یہاں اپنے سنتر اڈے بنا کر استریوں کو اپنے جال میں پھنسانا ہوتا ہے۔ یہ دکھ کی بات ہے۔ کہ آریہ ہندوؤں میں کچھ سمے سے ایسی پرورتی اُتپن ہو گئی ہے۔ جس سے وہ اس پرکار کے دھورتوں کے پاس اپنی مہلاؤں کو آنے جانے سے نہیں روکتے۔ کئی ایسے ویکتی ہیں۔ جنہوں نے موج اڑانے اور ہندو سماج کو گندا کرنے کے اُدیش سے ہی سنیاس دھارن کر رکھا ہے۔ ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو جنم کے ہندو نہیں ہیں۔ اور سنیاس دھارن کرنے سے پہلے ان کی ورتیاں اتینت دوشت تھیں۔ وہ سفید کپڑوں میں اپنی اِچھائیں پورن نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے سنیاسی بن گئے۔ اور اس اوستھا میں جن سادھارن کی اندھی شردھا سے لابھ اٹھا کر اتنے بھینکر پاپ کرتے پھرتے ہیں۔ جو اورن نہیں ہو۔ ایسے ایک دیکتی کے سمبندھ میں کچھ شکائتیں سنی گئی ہیں۔ شدھ ہونے کے بعد سنیاسی بننے سے پہلے بھی یہ دیکتی اتینت دوشت چرتر کا ویکتی تھا۔ جس سے اسے کئی ایک استھانوں سے نکلنا پڑا۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ استھانوں کے آدھین رہ کر وہ اپنی اِچھاؤں اور اُدیشیوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ تو وہ سنیاسی بن گیا۔ یہ گورے رنگ۔ سڈول شریر کا ایک ۲۶-۲۷ ورش کا یووا دیکتی ہے۔ جو قد کا چھوٹا ہے۔ پان چباتا رہتا ہے۔ بہایہ انیک پرکار کے گیروے کپڑے پہنتا ہے۔ جو ریشمی بھی ہوتے ہیں۔ سر پر پگڑی بھی رکھتا ہے۔ وہ ادھک تر لاہور۔ امرتسر۔ لائلپور۔ منٹگمری۔ ملتان اور لیتا ور انیادی ضلعوں میں گھومتا ہے۔ پرایہ استریوں میں ہی پرچار کرتا ہے۔ پنجاب بھر میں اس نے انیک استھانوں پر اپنے اڈے بنا رکھے ہیں۔ یہ اڈے پرایہ ایسے استری پرشوں کے گھروں میں ہیں۔ جو اس سادھو ویش دھاری کے دوارا سویم شکار کھیلتے رہتے ہیں۔ کہیں کہیں شردھالو اور بھولے بھالے بھگت بھی اس کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس کے سمبندھ میں جو کچھ ہم نے سنا ہے۔ اس سے یہی پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ہندو سنیاسی کے ویش میں بھوگ ولاس کے اتیرکت اس کا اُدیشیہ کچھ اور بھی ہے۔ اس لئے میں جن سادھارن سے اور وشیش کر آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس اور اس پرکار کے انیہ دھورتوں کو نہ کیول اپنے پاس تک پھٹکنے نہ دیں۔ اپتو جہاں جہاں ان کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ وہاں پورا پریتن کر کے وہ اڈے نشٹ کر اپنے دھرم پریم اور جاتی پریم کا پرچے دیں۔ یدی اس اور ابھی سے دھیان نہ دیا گیا۔ تو نکٹ بھوشیہ میں ہندو سماج میں ایسی اوستھا اُتپن ہو جائے گی۔ جسے سدھارنا اسمبھو سا ہو جاوے گا۔ اور اس پرکار کے دوشت ویکتیوں کے کارن دھرماتما اور سچریتر سادھوؤں پر سے بھی لوگوں کی شردھا اٹھ جائے گی + مجھے آشا ہے۔ کہ سب مہانو بھاؤ اور آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی اور سکھ انیادی بھید بھاؤ کو ہٹا کر شیگھر اس اور دھیان دیں گے +

کرپیا اس گھوشنا کو سویم پڑھ کر اپنے پرتیک پری جن اور جہاں جہاں اس پرکار کے لوگوں کا سمبندھ ہے۔ وہاں ان لوگوں اور ان کے سمبندھیوں تک بھی پہنچانے اور اُچت کارروائی کرنے کا کشٹ کریں۔ وشیش کر یہ گھوشنا سروتر مہنتری پاٹھ شالاؤں اور استری سماجوں میں پڑھ کر سنائی جاوے + (جیمم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

ہفتہ کی ڈائری
تازہ و مختصر خبریں

سنیچروار ۲۰ - جنوری

— ۷۵ فیصدی جرمن ہٹلر کے خلاف ہیں۔

— پنجاب اسمبلی میں بناسپتی گھی کو رنگدار بنانے کے متعلق بل کو مشتہر کرنے کی تحریک گر گئی۔

— سی - پی گورنر کی رخصت کے دنوں میں غالباً سر ظفر اللہ گورنر ہوں گے۔

— لنڈن میں تین دھماکے ہونے سے کئی اشخاص ہلاک ہو گئے۔

— ردھیری کے قریب دو ہندوؤں کو ہلاک اور دو کو گولی مار کر مجروح کر دیا گیا۔

— سندھ کے کانگریسی لیڈروں کے بیان کے مطابق اللہ بخش وزارت کانگریس کی حامی نہیں ہے۔

— برازیل میں پناہ گزین ہندوستانی ملاح واپس آ گئے ہیں۔

— فن لینڈ کے ہوائی جہازوں نے چار روسی ہوائی جہاز گرا دئے۔

اتوار ۲۱ - جنوری

— رام گڑھ کانگریس سیشن ۱۷ سے ۲۱ - مارچ تک ہوگا۔

— گورنمنٹ "یوم آزادی" کے مظاہروں میں مداخلت نہیں کرے گی۔

— کھٹی قبائل کی قید سے تمام اغوا شدہ ہندو رہا ہو گئے ہیں۔

— افواہ ہے۔ کہ وائسرائے نے آئینی جمود کو ختم کرنے کے لئے کانگریسی لیڈروں کو تجاویز بھیجی ہیں۔

— ڈپٹی کمشنر بنوں نے بنوچی اور وزیری سرداروں کو تنبیہ کی ہے۔ کہ حملہ کرنے پر گرفتار کر لئے جاویں گے

— گورنر یو۔ پی اور لیڈی ہیلٹ نے پنڈت جواہر لال کے ہاں آنند بھون میں چائے پی۔

— ڈنمارک کی آزادی کے لئے بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

— امریکہ روئی کی اڑھائی لاکھ گانٹھیں برطانیہ کو بھیجے گا۔

— خیال ہے۔ کہ کانگریس کے آئندہ صدر مولانا ابو الکلام آزاد ہوں گے۔

— ہندوستان اور برہما کے متعلق ترمیمی بل کی دوسری خواندگی ہاؤس آف کامنز میں پاس ہو گئی۔

— آئندہ پنجاب میں مسلمانوں کو ۵۰ فیصدی ملازمتیں دی جاویں گی۔

— چین میں خانہ جنگی چھڑ جانے کا احتمال ہے۔

— ہندوستانیوں کی ۵ پلٹنیں اور تیار کی جاویں گی۔

سوموار ۲۲ - جنوری

— وائسرائے کی تازہ تقریر میں مہاتما گاندھی باعزت سمجھوتہ کی جھلک دیکھ رہے ہیں۔

— ۳ - فروری کو مہاتما گاندھی وائسرائے ملاقات کی توقع ہے۔

— اتحادی فتح حاصل کرنے کے لئے ساری طاقت خرچ کر دیں گے۔

— سندھ میں کانگریس کو لیشن وزارت بننے کا امکان ہے۔

— جرمنی پولینڈ کے تین لاکھ قیدیوں سے مزدوری کا کام لے رہا ہے۔

— علیگڑھ یونیورسٹی کو نظام دکن نے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

— جنگ کے سات ہفتوں میں بے شمار ٹینکوں اور مشین گنوں پر قبضہ کرنے کے علاوہ دو سو پانچ روسی ہوائی جہازوں کو گرایا جا چکا ہے۔

— کانگریس پریذیڈنٹ کا بیان ہے۔ کہ نئے حلفِ آزادی کے متعلق کوئی پابندی نہیں۔

— محکمہ ٹیلی فون کی آمدنی میں ڈیڑھ لاکھ روپے ماہوار کا اضافہ ہوا ہے۔

— قبائلی ڈاکوؤں نے موضع نار اکبر خان پر ڈاکہ ڈال کر ۵ ہندو عورتوں کو اغوا کر لیا۔

— لاہور کولز سٹوڈنٹس کانفرنس نے ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ بے کار گریجویٹ لڑکیوں کی بے کاری دور کرنے کی کوشش کرے۔

— کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مہاتما گاندھی کو مکمل اختیارات دے دئے ہیں۔

منگلوار ۲۳ - جنوری

— رائے بہادر بیلی رام کے قتل کے سلسلہ میں ڈیرہ اسمعیل خاں سے ایک شخص داس رام کو گرفتار کیا گیا ہے۔

— برطانیہ کے سمندروں میں تین جہاز غرق ہو جانے سے ۸ اشخاص ہلاک اور ۳۷ گم ہو گئے۔

— مسٹر دبیر بندر کے مقدمہ کی سماعت ملتان میں چوہدری روشن لال کریں گے۔

— منڈل گاہ ایجی ٹیشن کے تمام لیڈر رہا کر دئے گئے ہیں۔ وہ ایک ماہ تک نظر بند رہیں گے۔

— فسادات سکھر میں ۱۵۰ ہندو ہلاک اور ۴۹ زخمی ہوئے۔ ۴۶۲ مکان جلائے۔ اور ۶۷ ۴ لوٹ لئے گئے۔ نقصان کا اندازہ ۸۰ لاکھ ہے۔

— کانگڑہ دہلی ریلوے بند کرنے کی تجویز کے خلاف پروٹسٹ ہو رہا ہے۔

— ہر سال ایک کروڑ روپیہ لاٹریوں میں باہر چلا جاتا ہے۔

— آل انڈیا وومنز سٹوڈنٹس کانفرنس نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ انہیں رفیق زندگی تلاش کرنے کی اجازت دی جائے۔

— سیکرٹری فیڈریشن ٹمپرینس نے دھارمک سوسائٹیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ شراب بندی کا پنجاب گورنمنٹ سے مطالبہ کریں۔

بدھوار ۲۴ - جنوری

ضلع بستی میں فرقہ وارانہ فساد پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔

— برطانیہ ۲۵ کروڑ پونڈ کے امریکہ سے ہوائی جہاز خرید رہا ہے۔

— رومانیہ کی سرحد پر جرمن فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔

— ۲۰ فنش ہوائی جہازوں نے روسی شہروں پر حملہ کیا۔

— سینکڑوں روسی ہوائی جہازوں نے فن لینڈ کے طول و عرض میں بمباری کی۔

— پندرہ ہزار سرکردہ پولوں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔

— قانون شراب بندی کی خلاف ورزی میں بمبئی میں دو ہزار اشخاص سزایاب ہوئے۔

— "مسلم لیگ ہندوستان کی آزادی کے خلاف ہے"۔ (جواہر لال)

— پنجاب دفتر تنظیم میں پچھلے سال دس ہزار والنٹیر "اگنی دل" میں بھرتی ہوئے۔

— بنوں کی مغویہ ہندو لڑکیوں کا سراغ مل گیا ہے۔

— برطانوی مدبرین جارج برنارڈ شا۔ پروفیسر ہارڈین، مسٹر ڈکنز گولبنس، مسٹر ایچ۔ جی ویلز۔ آرچ بشپ آف کنٹربری نے متفقہ طور پر ہندوستان کو فوراً درجہ نو آبادیات دئے جانے کی حمایت کی ہے۔

وبروار ۲۵ - جنوری

— مسٹر جناح نے دھمکی دی ہے۔ کہ مسلمان گورنمنٹ اور کانگریس کے درمیان سمجھوتہ کی مزاحمت کریں گے۔

— ہندوستان نے فن لینڈ کے لئے دس لاکھ بوریاں مفت بھیجی ہیں۔

— ہانگچو کے قریب پچاس ہزار چینی تباہ کر دئے گئے ہیں۔

— کلکتہ میں بقرعید پر جھگڑا ہو جانے پر تین ۲ اشخاص کا چالان کیا گیا۔

— مولانا مظہر علی کے مقدمہ میں بطور گواہ پیش نہ ہونے پر علامہ مشرقی کے خلاف وارنٹ جاری ہو گئے ہیں۔

— ۲۲ - جنوری کو سٹری گھنشیام سنگھ جی گپتا نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔

— آرین لیگ نے سوامی ستیہ دیو کو حیدرآباد پر جارا رقعہ بھیجا ہے۔

— ریاست حیدر آباد میں اصلاحات کے نفاذ کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

— کراچی میں سندھ بھر کے ہندوؤں کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔

— وزیر تعلیم کے بیان کے مطابق انٹرمیڈیٹ کالج فوراً بند نہیں کئے جاویں گے۔ مسلمان لڑکیوں کے لئے علیحدہ سکول کھولے جاویں گے۔

— لکھنؤ میں پھر شیعہ سنی کشیدگی شروع ہو گئی ہے۔

— انبالہ آریہ سماج کے جلوس پر لگائی گئی پابندی کے متعلق لالہ دلیش بندھو گپتا نے پنجاب اسمبلی میں تحریکِ التوا کا نوٹس دیا۔

۲۶ جنوری شکروار

— بلجیم پر حملہ کیا گیا - تو برطانیہ اس کی مدد کرے گا۔

— رائے بہادر بیلی رام کے قتل کے سلسلہ میں ایک اور ہندو کو ڈیرہ اسمعیل سے گرفتار کیا گیا ہے۔

— فسادات سکھر کی تحقیقات کے لئے سرکاری کمیشن مقرر کیا جائے گا۔

— بنوں کے قریب قبائلیوں نے تین ہندوؤں کو گرفتار کر لیا۔

— برطانیہ کے دو جہاز غرق ہو گئے۔ جن کے دو سو ملاح لاپتہ ہیں۔

— یوم آزادی پر لکھنؤ یونیورسٹی بند رہے گی۔

— جاپان چین جنگ کو جاری رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

— سویڈن - ناروے اور رومانیہ کو بھی جرمن حملہ کا خطرہ ہے۔

— فارورڈ بلاک بھی کانگریس اور گورنمنٹ کے درمیان سمجھوتہ کی مزاحمت کریں گے۔

— اٹلی بھی جنگ کے لئے تیار ہو رہا ہے۔

— پنڈت مدن موہن مالویہ مہاتما نارائن سوامی - راجہ شاہ پورہ انیادی لیڈروں نے وشیشور انند ویدک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کیلئے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سواستھ رکھشا

آنکھوں کی حفاظت

…ضر بصارت

(۱) کھانا زیادہ نمکین کھانا (۲) گرم پانی …و سر پر ڈالنا (۳) آفتاب کی طرف دیکھنا۔ …دشمنوں کا منہ دیکھنا (۵) سوتے سے اُٹھ …دفعتاً روشنی میں آکر آنکھیں کھولنا (۶) یک …تاریکی سے روشنی میں جانا (۷) گرم پانی …آنکھوں کو دھونا (۸) بغیر کچھ کھائے نہار …نظری کام کرنا (۹) تیز دھوپ یا گرد وغبار …آنکھوں سے کام لینا (۱۰) کسی چیز کا بہت …نزدیک سے دیکھنا (۱۱) کافی وقت اچھ گھنٹہ …کم) نہ سونا یا بلا ضرورت دن کو بکثرت سونا۔ …قبض کی شکایت رہنا (۱۳) چرپری تیز …تلخ اشیاء کا بکثرت استعمال (۱۴) سرخ …تمباکو۔ شراب۔ سگرٹ یا منشیات کا …ی ہونا (۱۵) آنکھوں میں انگلیاں ڈالنا (۱۶) …کثرت جماع (۱۷) ثقیل غذا کا استعمال (۱۸) …چلتی گاڑی میں یا لیمپ کر مطالعہ کرنا۔ (۱۹) …زیادہ رونا۔ غم و غصہ اعتدال سے زیادہ کرنا۔ (۲۰) بغیر ضرورت کوئی دوا آنکھوں میں لگانا ٭

مفید بصارت

(۱) سبزہ آئد… آب رواں …دیکھنا (۲) نشہ کی چیزیں نہ کھانا پینا۔ (۳) …چیزوں اور دوستوں کو دیکھنا (۴) کھلے میدان میں ورزش کرنا (۵) سرد موسم میں پاؤں کو گرم رکھنا (۶) سونے سے پیشتر سرد پانی سے آنکھوں کو دھونا (۷) غذائیں معقول اور زود ہضم کھانا (۸) گرد و غبار کے ایام میں گاہے بگاہے سرمہ استعمال کرنا چاہیئے (۹) بوقت طلوع آفتاب نیلگوں آسمان کو دیکھنا (۱۰) ہمیشہ سو کر اُٹھنے سے ۱۵ منٹ بعد آنکھیں دھونا (۱۱) خوبصورت اشیاء کو دیکھنا (۱۲) پانی میں غوطہ لگا کر آنکھیں کھولنا (۱۳) کھانا کھا کر آنکھوں پر گیلا کپڑا پھیرنا (۱۴) روز مرہ دانتن کرنا (۱۵) گاہے بگاہے طریفل چھوٹی ملین۔ مرتبہ ہلیلہ وغیرہ کھانا (۱۶) میوہ جات شیریں و تازہ کھانا (۱۷) صبح و شام باغوں میں سیر کرنا (۱۸) بدبو۔ دھوئیں۔ گرد و غبار اور تیز دھوپ میں نہ جانا (۱۹) روغنیات مناسب کی سر پر مالش کرتے رہنا (۲۰) آگ کے سامنے نہ بیٹھنا ٭

در بارہ تندرستی ضروری احتیاطیں

(۱) یکدم سردی میں سے گرمی میں اور اسی طرح گرمی سے سردی میں جانا تندرستی کیلئے نہایت مضر ہے۔ مثلاً موسم گرما میں خس کی ٹٹیوں یا برف خانہ میں سے یکدم باہر دھوپ اور لُو میں چلے جانا۔ اور اسی طرح موسم سرما میں لحاف سے نکل کر بلا کافی کپڑوں کے باہر پیشاب کیلئے رات کو نکلنا۔ یا بند کمرے میں انگیٹھی کے پاس بیٹھنے کے بعد فوراً باہر نکل جانا۔ یا روٹی پکانے کے بعد اور ورزش کرنے کے بعد۔ یا دھوپ سے آنے کے بعد فوراً کپڑے اُتار دینا یا ٹھنڈا برف کا پانی پی لینا تندرستی کیلئے مضر باتیں ہیں ٭

(۲) کھانا کھانے کے بعد ورزش اور غسل کرنا سخت مضر ہیں۔ اور ورزش کے بعد غسل کرنا بھی مضر ہے ٭

(۳) زیادہ گرم کھانا کھانے والے بہت جلد دانتوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ گرمیوں میں زیادہ برف کا پانی استعمال کرنے والے بھی اپنے مسوڑھوں اور معدہ کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں ٭

(۴) تبدیلی موسم کے ایام میں جب کہ صبح شام اور رات کی حرارت میں زیادہ فرق ہو جاتا ہے لباس کے بارہ میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے ٭

(۵) ایک دفعہ روزانہ تازے پانی سے غسل کرنے والوں اور روزانہ ہلکی ورزش کرنے والوں کو زیادہ تندرست دیکھا گیا ہے ٭

(۶) کھانے کے ساتھ زیادہ پانی پینا مضر ہے ٭

(۷) صبح ہوا خوری کے لئے تازہ سبزہ زار میں جانا۔ یا کھلے میدان کی تازہ ہوا کھانا صحت کے لئے بہت مفید ہے ٭

(۸) اوس پر ننگے پاؤں چلنا نظر کو تیز کرتا ہے۔ اور دماغ کو ٹھنڈک و تروتازگی بخشتا ہے ٭

(۹) زیادہ ورزش کرنا یعنی دوڑنا وغیرہ آنکھوں کی بینائی کو کمزور کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ ورزش میں احتیاط لازمی ہے۔

(۱۰) بہت چٹپٹی اور مسالہ دار چیزوں کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ صحت کے لئے نقصان دہ ہیں ٭

چھپ گئی اردو سنسکار ودھی چھپ گئی

معہ ویاکھیا

لیکھک مہرشی دیانند سرسوتی ٹیکا کار سورگیہ شری سوامی شردھانند جی

سنسکار ودھی اردو مدت سے ختم تھی سارے بھائیوں کے پُرزور اصرار پر ہم نے اب پھر اسے چھپوایا ہے۔ اُردو جاننے والے بھائی بھی اب بنا کسی دقت کے خود سنسکار کروا سکیں گے اور ان کا اصلی مقصد مدعا بھی سمجھ سکیں گے۔ جب تک کسی سنسکار کا مدعا و اہمیت معلوم نہ ہو تب تک وہ سنسکار بے فائدہ ہے اس لئے سب اردو جاننے والے بھائیوں کو اسکی ایک ایک کاپی فوراً منگوا لینی چاہیئے۔ جلدی آرڈر بھیجئے ورنہ پھر پہلے کی طرح اگلے ایڈیشن کی راہ دیکھنی پڑیگی۔ اس اردو سنسکار ودھی کی چند ایک خوبیاں نیچے ملاحظہ فرماویں:-

(۱) ہر ایک منتر کو سنسکرت میں لکھ کر نیچے وہی منتر اردو بھاشا میں بھی لکھ دیا گیا ہے (۲) سنسکار ودھی میں آئے ہوئے ہر ایک منتر کا ارتھ بھاوارتھ تھا و یاکھیا بھی درج کی گئی ہے۔ جہاں جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے وہاں وہاں نیچے فٹ نوٹ دے کر پوری طرح تشریح کر دی گئی ہے (۳) بڑھیا کاغذ پر سندر چھپائی موٹے ٹائپ میں چھپائی گئی ہے (۴) کتاب کے کل صفحات سات سو کے قریب ہیں۔ اشاعت پر بھی قیمت لاگت ماتر ہے۔ سنہری جلد عمدہ اور رعایتی ۸ روپیہ

شہید دھرم شالہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز آریہ پستکالیہ انارکلی - لاہور

آریہ ور کی آوشکتا

مجھے اپنے ایک پرم ہتیشی منتر کی سوشیل گن وتی اور اونچی شکشا یافتہ کی ہوئی کنیا کے لئے دیڑھ یوگیہ آریہ ور کی ضرورت ہے۔ ضلع جہلم۔ راولپنڈی و گجرات کو ترجیح دی جاویگی۔ ورشٹ گشت۔ یوگیہ۔ تندرست اور برسر روزگار ہو۔ ذات کا کھتری ہو۔ بیدی اور کسی جاتی سے اُتم گنوں کا یوگیہ ور ہوگا۔ تو بھی سمبندھ نشچت کیا جا سکے گا ٭

خط و کتابت نفس لکھت بہتر ہو:-

پنڈت لوکناتھ ترک واچسپتی آریہ اپدیشک

۵/۰ دھنپت مل چیری پاٹھ شالہ کراچی

…ور کی ضرورت

الموالیہ کنیا عمر ۱۶ سال ہندی ہوشیار … کیلئے برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ کنیا … میٹرک کی تیاری کر رہی ہے۔ اور گھر کے کام … کاج سے بخوبی واقف ہے ٭

گوشہ آفلبر کی لڑکی ہے

… درخواستیں :-

D معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

… آنی چاہئیں ٭

…نقلیں بغیر لائسنس ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج … دیں گے۔ ریلوے کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام … نقد۔ گوشہ آنمبر قیمت قسطوں میں ادا … کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت … بھیجی جاتی ہے ٭

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umer & Co.
Karachi

وچتر وشو

سب سے چھوٹا کیمرہ

فوٹوگرافی کی طرف مہذب دنیا کی دلچسپی اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ چھوٹے سے چھوٹا کیمرہ بھی تیار کیا گیا ہے۔ جس سے لوگ ہر وقت اسے اپنے ساتھ رکھ سکیں۔ ابھی حال ہی میں ایک اس قدر چھوٹا کیمرہ تیار کیا گیا ہے۔ جو کلائی پر باندھا جا سکتا ہے۔ اس کے ۱۳۶ ایکس پوز ہوتے ہیں۔ اتنا چھوٹا ہونے پر بھی اس میں ضرورت کے سبھی سامان ہوتے ہیں +

چار ہزار سال کے قدیمی محل

کہا جاتا ہے۔ کہ شمالی سیریا میں الگرت نام کی ایک ریاست حضرت عیسےٰ کے عہد سے دو ہزار سال پہلے تھی۔ یہاں کے راجے بڑے ہی صنعت پسند تھے۔ ابھی حال ہی میں، فرانس کے ایک عجائب خانہ کے م...

سنسار اُنتی کی اور

ہیلیم کی کان

ریاست ہائے متحدہ میں ہی ہیلیم پایا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے تمام دنیا امریکہ کی محتاج ہے۔ یہ ایک قسم کی گیس ہوتی ہے۔ جو علاوہ دیگر باتوں کے ہوائی جہازوں کے لئے بڑی مفید اور کارآمد پائی گئی ہے۔ اس وقت امریکہ میں ۲۵ کھرب مکعب فٹ ہیلیم نئے طریقوں سے بیچتے ہوئے گیسوں کے عمیق غاروں میں بند موجود ہے جو کہ ۳۵۷۵ بڑے بڑے ہوائی جہازوں کے چلانے میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد ایسے گیس فیلڈ یا گیس موجود ہیں۔ جن میں ہیلیم موجود ہے۔ جن کا ابھی تک پتہ نہیں لگایا گیا +

علم ٹیلی ویژن کی ترقی

ٹیلی ویژن وائرلیس یا بے تار سے خبر رسانی کے علم کی ایک شاخ ہے۔ بے تار کے آلہ سے صرف خبریں ہی ہوا کے اندر سے بھیجی جاتی ہیں۔ لیکن ٹیلی ویژن میں بات کرنے والے کی شکل بھی آواز کے ساتھ جاتی ہے۔ مثلاً ٹیلی ویژن کے آلہ پر کھڑے ہو کر اگر دو انسان جو ایک امریکہ میں ہے اور دوسرا ہندوستان میں ہے۔ تو باہم اسی طرح بات کر سکتے ہیں۔ گویا پاس پاس کے دوسرے کے سامنے کھڑے ہوئے باتیں کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں +

چنانچہ گذشتہ سال لندن میں جو نمائش ریڈیو سازی کی ہوئی۔ اس میں ٹیلی ویژنوں کے آلات کو خاص طور پر اہمیت دی گئی تھی۔ کم از کم پندرہ ٹیلی ویژنوں کے ریڈیو آلات بنانے والی کمپنیوں نے جدا جدا مقامات پر یہ آلات نصب کئے تھے۔ اور پبلک کو آ کر ٹیلی ویژن سے بات کرنے اور تجربہ کرنے کا کافی اور سہولیت +

کیا آپ جانتے ہیں

— امریکہ کی فورڈ موٹر کمپنی سے ...ا ۲½ کروڑ موٹریں تیار کی ہیں +

— جاپان میں کسی بھی سرکاری افسر ... روپے ماہوار سے زیادہ تنخواہ نہیں ...

— دنیا میں سب سے بڑا چھا... آکسفورڈ یونیورسٹی کا ہے۔ اس میں ... کی کتابیں چھپ سکتی ہیں +

— انگلستان میں ریلوں کی اوس... فی گھنٹہ ۵۲ میل ہے۔ لیکن ہندوستان ... ریلوں کی اوسط رفتار صرف ۲۵ میل ... ہے +

— امریکہ میں ۲۰۸۰ روزانہ، ہفتہ وار اور ۶۳۲۰ ماہوار اخبار ... ہیں +

— چین میں نوے فیصدی عورتیں ... ہیں۔ انہیں اپنا نام بھی لکھنا نہیں آتا ...

— لنڈن گزٹ اخبار شاہ چارلس ... کے زمانہ میں جاری ہوا۔ اسبات کو ۲۶۸ ... چکے ہیں +

"پرکاش" کے پریمی دو دو نئے گراہک بنا کر اپنے ۲۵ سالہ خاموش ...

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور

ادھک سے ادھک سیوا کے لوگ یہ بنائیں اس کیلئے نئے درشن کا ہی ایہاں نم ہے۔ جو آریہ سماجیں وا... گراہک نہیں۔ وہ خود گراہک بنیں اور اپنے خرچ سے دیگر دھرم میں دلچسپی رکھنے والے سندھر میوں ... لائبریریوں، سکولوں اور دھن آریہ سماجوں کے نام جاری کرا کر پرچار کر رہے ہیں ہماری سہایتا ...

شوراتری کے موقع پر اس ورش بھی

"شوراتری نمبر"

بڑی دھوم دھام سے شائع ہوگا جس میں آریہ جگت کے پرسدھ سنیاسیوں۔ نیتاؤ... و ودوانوں اور پنڈتوں کے لیکھ اور کویوں کی کویتائیں ہوں گی اور ایک سہ رنگی تصویر کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے ... صاحب ابھی سے زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیج دیں۔ لیکھک اور کوی مہاشے اپنی اپنی رچنائیں ... مشکور فرماویں۔ مشتہرین شرح اجرت اشتہار کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں +

منیجر "پرکاش" لاہور

ساودھان

دھوکہ سے بچیے　　دھوکہ سے بچیے

گورو کل کانگڑی کی اوشدھیوں کی شہرت

کو دیکھ کر کچھ لوگ اپنی دوکان کیساتھ "گوروکل" کا نام جوڑ کر جنتا کو دھوکہ دیتے ہیں اسلئے دھوکہ سے بچنے کیلئے دوا خریدتے وقت شریشٹھی پر

"گوروکل کانگڑی" کا نام ضرور دیکھ لیا کریں +

ادھیکش گوروکل فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور (یوپی)

... لاہور ... سے پرنٹ ... ہو کر دفتر پرکاش ... سے پرکاشت ہوا +

Telegrams: "Prakash"   Telephone No: 2367.   Regd. No. 435.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵   ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ہفتہ وار پرکاش لاہور

ایڈیٹر:- ہتیشی علاؤلپوری

چندہ
سالانہ چار روپے (للعہ)
ششماہی ۲/ - سہ ماہی عہ -
ودیش چھ روپے پرمہاشہ رکھے

قیمت :- فی پرچہ صرف ایک آنہ

جلد نمبر ۳۶	اتوار ۔ ۲۲ ۔ ماگھ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۴ ۔ فروری سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۵

پرارتھنا

نہ دولت نہ عزّت نہ زر چاہتا ہوں | ترے رحم کی اک نظر چاہتا ہوں
نہیں تختِ شاہی کی مجھ کو تمنّا | جھکے در پہ تیرے وہ سر چاہتا ہوں

نہیں باغِ جنّت کی خواہش ولیکن
خطا کار ہوں ۔ درگذر چاہتا ہوں

عبادت میری کر نہ منظور لیکن | دعاؤں میں اپنی اثر چاہتا ہوں
مٹے دامنِ دل سے ہر نقشِ باطل | یہی چاہتا ہوں اگر چاہتا ہوں

کہوں گا اگر بخت نے کی رسائی
تمنّائے روحِ بشر چاہتا ہوں

بہادے الم کو جو سیلاب بن کر | الٰہی میں وہ چشمِ تر چاہتا ہوں
تڑپ اٹھے ہر بے نوا کی صدا پر | وہ دِل چاہتا ہوں جگر چاہتا ہوں

وہی جس نے مُردہ دلی کو اُبھارا
وہی جذبۂ پردہ در چاہتا ہوں

مری سادہ لوحی پہ ہنس دینے والو | سُنو میں تو یہ مختصر چاہتا ہوں
مٹے تیرگی جس سے ہندوستاں کی | میں اے اؔبد ایسی سحر چاہتا ہوں

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

دوسرا کھنڈ اور جو یگیہ ویدک سوم آدی کا کھنڈ ایسا کہتے ہیں۔ برہم چریہ ہی وہ کرم ہے۔ برہمچریہ ہی وہ گیان ہے۔ اس برہم کو پاتا ہے۔ تتھا جو اِشٹ ایسا کہتے ہیں۔ جو دان پُنیہ آدی کرم بتاتے ہیں۔ برہمچریہ ہی وہ شبھ کرم ہے۔ برہمچریہ ہی سے اُپاسک اِیشور کو پوجن کر آتما کو پراپت کرتا ہے۔ سرو شبھ کرم اِیشور پراپتی کے سادھن ہیں۔ اور جو ستنیہ نارائین نام سے یگیہ کہتے ہیں۔ وہ برہم چریہ ہی ہے۔ برہم چریہ سے ہی اُپاسک اپنے سدا اننت رہنے والے آتما کا رکھشن کرتا ہے۔ تتھا جو منی ایسا کہتے ہیں۔ وہ بھی برہمچریہ ہی ہے۔ برہمچریہ سے ہی اُپاسک آتما کو جان کر پرمیشور کے سوروپ کا منن کرتا ہے۔ اور جو اناشکائین اپواس ایسا کہتے ہیں۔ وہ برہمچریہ ہی ہے۔ کیونکہ جس سوسوروپ کو برہمچریہ سے اُپاسک پراپت کرتا ہے۔ وہ یہ آتما پھر نہیں نشٹ ہوتا۔ سدا ایک رس شدھ بنا رہتا ہے۔ تتھا جو ارنیہ آئین بن باس ایسا کہتے ہیں۔ وہ بھی برہم چریہ ہی ہے۔ کیونکہ برہم لوک میں "ار" اور "نیہ" یہ دو سمندر ہیں۔ یہاں سے تیسرے پرکاش مئے موکش دھام ہیں۔ وہ ایک رس سکھ اور آنند کا سرودم ہے۔ سکھ اور آنند کا سمندر ہے۔ وہاں امرت لیسرت کرتا ہوا اشوتھ برکھش ہے۔ امرت مئے پد ہے۔ وہاں سرو سمرتھ پرمیشور کا بنایا ہوا اور آدتیہ ورن ادناشی پد ہے۔ برہم دھام ہے۔ اس کارن جو بھی اُپاسک جن "ار" "ارم" سکھ "نیہ" آنند روپ دو سمندروں کو برہم لوک میں برہم چریہ سے پراپت کرتے ہیں۔ ان کا ہی یہ برہم دھام ہے۔ ان کا سارے لوکوں میں سوتنتر سنچار ہو جاتا ہے۔ یہ دو سمندر سکھ اور آنند ہی سمجھنے چاہئیں ÷

چھٹا کھنڈ اب ہردہ کی ناڑیوں کا ورنن کیا جاتا ہے۔ جو یہ منش کے ہردہ کی ناڑیاں ہیں۔ وہ پنگل ورن کے سوکھشم رس سے بھری ہوئی ہیں۔ شکل ورن کے۔ نیل ورن کے۔ پیت ورن کے اور رکت ورن کے سوکھشم رس سے بھری ہوئی ہیں۔ یہ ہی سُورج یہ پنگل ورن ہے۔ یہ شکل ورن۔ یہ نیل ورن۔ یہ پیت ورن اور یہ رکت ورن ہے۔ یہ سب ورن سوریہ م

وید امرت

رگ وید — اوم — یجروید

سام وید — اتھروید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् द्रविणोदाःपिपीषति जुहोत प्र च तिष्ठत नेष्ट्रादृतु भिरिष्यत ॥९॥

(رگ وید۔ منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۵۔ منتر ۹)

(اوم) درِوِی نوداہ پیپشتی جھوت پرچ تشٹھت نیشٹرا رِتو بھی بھرشیت

شبدارتھ:۔ ہے منشیو! جیسے (درِوی نوداہ) یگیہ کا انوشٹھان کرنے والا ودوان منش یگیوں میں سوم آدی اوشدھیوں کے رس کو (پیپشتی) پینے کی اِچھا کرتا ہے۔ ویسے ہی تم بھی ان یگیوں کو (نیشٹرات) اگنی سے (جھوت) دین لین کا دیوہار کرو۔ تتھا ان یگیوں کو ودھی کے ساتھ ستدھ کر کے (رتو بھی) رِتو رِتو کے سنیوگ سے سکھوں کے ساتھ (پرتشٹھت) پرتشٹھا کو پراپت ہو۔ اور ان کی وِدیا کو سدا (اِشیت) جانو!

بھاؤارتھ اس منتر میں واچک لپتوپما النکار ہے۔ منشیوں کو اچھے ہی کام سیکھنے چاہئیں۔ اور دُشٹ نہیں۔ اور سب رتوؤں میں سب سکھوں کے لئے یتھا یوگیہ کرم کرنا چاہیئے۔ تتھا جس رتو میں جو دیش سیونے آنے اور جانے یوگیہ ہو۔ اس میں اس سمیہ رہنا اور جانا آنا تتھا اس دیش کے انوسار کھانا پینا تتھا وستر دھارن آدی دیوہار کر کے سب دیوہاروں میں سکھوں کو نرنتر سیون کرنا چاہیئے ÷

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

نوٹ:۔ پھر رتو رتو میں اِیشور کا دھیان کرنا چاہیئے۔ اس وشے کا اُپدیش اگلے منتر میں کیا ہے ÷

تشریح اس منتر میں یہ بات واضح کی گئی ہے۔ کہ اِنسانوں کو ہمیشہ نیک کام کرنے چاہئیں۔ کیونکہ جہاں نیک نیتی ہوتی ہے وہاں کامیابی ہوتی ہے۔ اور ہوتا ہے نیتی۔ برے کام کا انت بھی بُرا ہوتا ہے۔ لہٰذا وید نے نصیحت کی ہے۔ کہ انسان کبھول کر بھی بُرا کام کبھی نہ کرے۔ اس نے مزید فرمایا ہے۔ کہ صحت اور سکھ کے لئے موسم کی تبدیلی کے مطابق دوسرے دیشوں اور مقاموں میں آنا جانا چاہیئے۔ جیسے گرمیوں میں کسی پہاڑ پر چلے جانا۔ یا سردیوں میں سمندر کے کنارے لیسے ہوئے کسی شہر میں جہاں سردی ہوتی ہے نہ گرمی۔ آب وہوا کی اس تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس دیش کی پوشاک۔ خوراک اور دوسرے دیوہار عمل میں لانے سے ہی راحت و صحت نصیب ہو سکتی ہے ÷ (ہیتیشی)

ضرورت کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" ایک موزوں اخبار ہے۔ شرح اُجرت نہایت واجبی۔ ایک بار کیلئے ۱؎۔ دو بار کے لئے ۲؎۔ تین بار کے لئے ۳؎۔ اور اس سے زیادہ بار کے لئے صرف آٹھ آنے مزید ہر بار ÷ (منیجر)

چنے ہوئے پھول

بڑے بڑے کام کرنے کا وقت

ستائیس برس کی عمر میں نپولین تین کروڑ انسانوں کی قوم کا حجوب تھا۔ بڑے کام کرنے کے لئے اِنسان کو جوان ہونا چاہیئے۔ نپولین ہی اس کی اکیلی مثال نہیں۔

اگر میں راجہ ہوتا۔ تو کبھی سب سے اعلیٰ منصبوں پر ایسے آدمیوں کو مقرر نہ کرتا۔ جو فقط عمر اور ملازمت کی لمبائی کی بدولت آگے بڑھتے ہیں۔ جو بڑھاپے میں شانتی سے اپنے عادی شاہراہ پر چلتے ہیں۔ اس طرح بہت کم قابلیت روشنی میں آتی ہے۔ میں خاص طور پر اس کے نوجوانوں کو چنوں گا۔ جن میں سمجھ ہو۔ کام کرنے کی شکتی ہو۔ نیک اِرادہ ہو۔ اور جن کے دل روشن ہوں۔ تب حکومت کرنے کا اور ہندوستان کی حالت کو بہتر بنانے کا لطف آئے۔ لیکن ایسا راجہ ہے کہاں جو اسے پسند کرے۔ اور جس کے کرمچاری اس طرح اس کی خدمت کریں گے ÷

نپولین کہا کرتا تھا۔ کہ قابلیت کیلئے راستہ کھلا رہنے دو۔ تو وہ اس میں اس کرمچاریوں کے انتخاب کی خاص قابلیت تھی وہ جانتا تھا۔ کہ ہر ایک غیر معمولی قابلیت کے آدمی کے لئے کون سی مناسب جگہ ہے۔ اس لئے عمر بھر اس کے ساتھیوں نے ان تمام عہدوں میں اس کی ایسی خدمت کی جو اس سے پہلے کسی افسر کی نہیں ہوئی تھی ÷

اس وقت گیٹے کی عمر ۷۹ سال کی تھی۔ اور وہ ایک منصب کے فرائض سر انجام دیتا تھا۔

ایکرمین سے رہا نہ گیا۔ اس نے کہا "کئی جرمن ایسے ہیں جو بوڑھے ہیں۔ ان میں کام کی شکتی کافی ہے۔ اور جوانوں کی طرح کام کرتے ہیں"۔

گیٹے نے جواب دیا۔۔۔ "ایسے آدمی خداداد قابلیت اور ذہانت کے مالک ہیں۔ ان کی حالت خاص ہے۔ جہاں دوسرے لوگوں کی حالت میں جوانی ایک بار آتی اور چلی جاتی ہے۔ وہاں ان شخصوں کی حالت میں بڑھاپے میں جوانی دوبارہ واپس آتی ہے۔ تاہم جوانی جوانی ہی ہے"÷

(مشہور شاعر گیٹے)

۲۷-۲۸- جنوری کو آریہ سماج دہلی کا وارشک
…تھا۔ اس کے انتر گت ساروو دیشک سبھا
…انتر نگ سبھا تھی۔ اور آل انڈیا شردھانند ٹرسٹ
…لانہ اجلاس تھا۔ سوامی شردھانند کے بلیدان
…شردھانند ٹرسٹ قایم کیا گیا تھا۔ اور پانچ
…کی اپیل کی گئی تھی۔ روپیہ تو کچھ زیادہ جمع
…تھا۔ لیکن اس وقت ایک لاکھ باقی ہے۔
…اب یہ طے کر دیا گیا ہے۔ کہ صرف اس کا
…خرچ کیا جائے۔ تاکہ شہید کا نام قایم
…ہے۔ یہ ٹرسٹ اچھوت اُدّھار سنگٹھن
…ہندو سنگٹھن کے اُدّیش سے قایم کیا گیا
…چونکہ مختلف جماعتیں یہ کام اپنے اپنے
…ڈھنگ پر کر رہی ہیں۔ اس لئے شردھانند
…ٹرسٹ نے ایک نئے میدان میں کام
…شروع کیا ہے۔ ناظرین کی اطلاع کے لئے
…لکھنا ضروری ہے۔ کہ سرکار انگریزی نے
…ہندوستان کے ہندوؤں کو دو حصوں میں تقسیم
…کر رکھا ہے۔ اس کی تھیوری کے مطابق آریوں
…کے اس دیش میں آنے سے پہلے جو لوگ یہاں
…تھے۔ وہ ہندو نہیں۔ اس لئے انہیں تو
…ہندوستان کے اصلی باشندوں کا نام دیا
…گیا۔ اور دوسروں کو "ہندو"۔ اُن علاقوں کو جہاں
…ہندوستان کے "اصلی باشندے" بستے ہیں۔
…پسماندہ اقوام کا نام دیا گیا۔ اور یہ گورنمنٹ
…آف انڈیا ایکٹ کے انتخابی وزارتوں کے
…دخل سے باہر رکھے گئے۔ بہار میں ایک
…علاقہ کا نام چھوٹا ناگ پور ہے۔ اسے بھی پسماندہ
…کا نام دیا گیا ہے۔ انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس
…اسی چھوٹا ناگ پور کے ایک گاؤں
…رام گڑھ میں ہونے والا ہے۔ اسی طرح
…سنٹرل انڈیا کے ایک حصہ کو بھی پسماندہ
…قرار دیا گیا ہے۔ ان علاقوں میں عیسائی پادری
…اپنے مت کا بیج بو رہے اور فصل کاٹ
…رہے ہیں۔ بہت سے ہندوؤں کو عیسائی
…بنانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اس خطرہ
…کو محسوس کر کے شردھانند ٹرسٹ نے دو
…سال سے اپنا ایک مشن چھوٹا ناگ پور میں
…قایم کر رکھا ہے۔ اور ایک طرف سے اپنی
…پرچارک شکتی اس کام پر لگا رکھی ہے۔ اس
…لکھیہ کر مچاری پنڈت دھرم دیو جی ودیا
…لنکار لگاتار دو ورش وہیں کام کرتے رہے۔
…اور وہ بہت کچھ کر پائے ہیں۔ ان کے کام
…کی رپورٹ چھپ چکی ہے۔ ٹرسٹ کے
…اس اجلاس میں یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ کیا کام
…بڑھایا جائے؟ اور یہ طے ہوا۔ کہ نہ صرف چھوٹا
…ناگ پور بلکہ جہاں کہیں بھی وہ لوگ آباد ہیں۔
…جنہیں گورنمنٹ نے "اصلی یا پسماندہ" کا
…نام دے رکھا ہے۔ وہاں کام کیا جائے۔

سمت ۱۹۹۶ ۲۱۔ ماگھ
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۴۔ فروری سنہ ۱۹۴۰ء

بھیلوں کو بچاؤ!

اور اگلی مردم شماری تک یہ کام بڑے زور شور سے جاری رہے۔ تاکہ ان ہندوؤں کو مردم شماری کے رجسٹر میں کوئی غیر ہندو نہ لکھ اور نہ لکھوا سکے۔

جب میں لاہور لوٹا۔ تو میں نے اپنی میز پر ایک پمفلٹ پڑا پایا۔ جو لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے۔ پردھان دیانند سالویشن مشن نے حال ہی میں لکھا ہے۔ اس پمفلٹ کا عنوان یہ قایم کیا جا سکتا ہے۔ کہ "بھیلوں کو عیسائی ہونے سے بچاؤ"۔ لالہ دیوی چند جی اس علاقہ میں دورہ کر آئے ہیں جہاں بھیل آباد ہیں۔ اور اس لئے جو کچھ انہوں نے اس پمفلٹ میں لکھا ہے۔ اپنے ذاتی علم اور مشاہدہ کی بنا پر۔ انہوں نے اس پمفلٹ کا عنوان رکھا ہے۔ "وسط ہند کے چالیس لاکھ بھیل عیسائیت کے چنگل میں"۔ بھیلوں کی تعداد چالیس لاکھ ہے۔ اور یہ بڑودہ۔ اندور۔ بانسواڑہ۔ رتلام۔ کشل گڑھ۔ گوالیار۔ دھار۔ جھابوا۔ جوبٹ۔ ڈونگرپور۔ علی راج پور۔ پرتاپ گڑھ۔ برواتی۔ باڑیا۔ سنرام پور۔ سنجیلی اور کھنڈوا کی ریاستوں میں آباد ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک چودہ لاکھ بھیل عیسائی ہو چکے ہیں۔ اسی برس سے کنیڈا۔ جرمنی۔ امریکہ۔ اور آیرلینڈ کے عیسائی مشن وہاں کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح وہاں عیسائیوں کی مکتی فوج کے پادری بھی ہیں۔ پادری لوگ بڑی لگن سے اپنا فرض سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ ایسے جنگلوں میں کام کرتے ہیں۔ جہاں کہ شیر چیتے اور دوسرے خوفناک جانور بستے ہیں۔ ڈاکٹر رسل جن کی عمر اس وقت سو برس کی ہے۔ رتلام میں کام کر رہے ہیں۔ اور ہزاروں بھیلوں کو عیسائی بنا چکے ہیں۔ ان کے ماتحت کئی درجن انگریز کارکن اور بالنو کے قریب بھیل پرچارک ہیں۔ رسال نگر میں ان کا ایک اُپدیشک کالج ہے۔ اندور میں ایک آرٹس کالج ہے۔ اُجین میں ایک ہائی سکول۔ اور دو ندیوں آشرم ہیں جہاں

کہ بھیل لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اور عیسائیت کی فضا میں ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ ان کے بڑے مرکز جھابوا۔ بانسواڑہ۔ کشل گڑھ۔ علی راج پور۔ جوبٹ۔ باڑیا۔ کھنڈوا۔ امنیا۔ ڈوہاڈ۔ جالود میں ہیں۔ وہ بھیلوں کو عیسائی بنانے پر چار لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کر رہے ہیں۔ اور صرف ایک ریاست جھابوا میں چالیس لاکھ خرچ کر چکے ہیں۔ ہر چار میل کے رقبہ میں ان کا ایک پرچارک ہے۔ ہر تیسرے ورش تین مہینوں کیلئے کالجوں کے پرنسپل، پروفیسر اور بشپ اور عیسائی اُپدیشک ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے اپنے موٹر کار اور کیمپ لے کر وہاں آتے ہیں۔ اور گراموفون اور میجک لینٹرن کے ذریعے اپنے مت کا پرچار کرتے ہیں۔ بھیل توہمات پرست تو ہیں۔ لیکن بڑے راسخ الاعتقاد بھی۔ عیسائیت قبول کرنے کے بعد بھی وہ ہندو رسم و رواج سے چمٹے رہتے ہیں۔ ان کے سروں پر چوٹیاں ہیں اور ہنومان اور رام کی مورتیوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور جانوروں کی قربانی دے کر دیوتے منانے ہیں۔ عیسائی پادریوں نے یہ کوشش کی۔ کہ وہ ہندو دھرم کے چنہہ چھوڑ دیں۔ لیکن انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ وہ بڑے غریب ہیں۔ عیسائی پادری ان کی غریبی سے بھی فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ انہیں غلہ یا کچھ روپے اُدھار دے دیتے ہیں۔ اور ان کے بچوں کو گروی رکھ لیتے ہیں۔ جب وہ روپیہ ادا نہیں کر سکتے۔ تو بچہ عیسائیوں کا ہو جاتا ہے۔

اس علاقہ میں ایک ہی ہندو جماعت کام کر رہی ہے۔ جس کا نام بھیل سیوا منڈل ہے۔ یہ منڈل بابا امرت لال ٹھکر نے قایم کر رکھا ہے۔ اس کے ماتحت ۲۸ پرائمری سکول ہیں۔ ۵ آشرم اور دو مندر ہیں جن کا نام رام مندر ہے۔ یہ منڈل بھی ہزار روپیہ سالانہ خرچ کرتا ہے۔ جس میں سے دس ہزار روپیہ بمبئی گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹ ہے۔ اس کے سکولوں میں ۱۲۵۶ ودیارتھی شکشا پاتے ہیں۔ اور ان کے آشرموں میں ۱۵۵ ودیارتھی رہتے ہیں۔ یہ منڈل اچھا کام کر رہا ہے۔ اس کے لئے اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ لیکن لالہ دیوی چند کا یہ خیال درست ہے۔ کہ یہ بھیلوں کو عیسائیت کے حملہ سے نہیں بچا سکتا۔ کیونکہ بچوں کو ہندو دھرم کی شکشا دینا اس کے دائرہ عمل سے باہر ہے۔ کوئی اور جماعت ہونی چاہیئے۔ جو بھیلوں کو بتائے۔ کہ تمہارا دھرم عیسائیت سے بہت اچھا ہے۔ اور تمہیں اسے کسی اوستھا میں تلانجلی نہ دینی چاہیئے۔ اور جو بھیل عیسائی ہو چکے ہیں انہیں واپس لانے کا یتن کرے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ یہ کام آریہ سماج کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لئے لالہ دیوی چند نے یہ نشچے کیا ہے کہ وہ فی الحال بھیلوں کے علاقہ میں چار مراکز قایم کریں گے۔ ہر مرکز میں ایک سکول ایک آشرم اور ایک شفاخانہ ہوگا۔ جوں جوں ان کے وسائل بڑھتے جاویں گے۔ توں توں وہ اپنے مرکز بھی بڑھاتے جاویں گے۔ انہوں نے اس کام کے لئے دس لاکھ کی اپیل کی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے کوئی بڑی رقم نہیں مانگی۔ چالیس لاکھ اشخاص کو بچانے کیلئے دس لاکھ سے کم کیا لگے گا؟ مجھے آشا ہے۔ کہ ہر وہ ہندو جس کے دل میں اپنی جاتی کا درد ہے۔ اور جو اسے جیوت اور سرکھشت دیکھنا چاہتا ہے۔ اس اپیل پر دھیان دے گا۔ اور اس پوتر کاریہ میں اپنا شکتی دان دے گا۔ یاد رہے۔ کہ اس زمانہ میں شکتی سنگھیا کے ساتھ ہے۔ جس جاتی کی سنکھیا کم ہو جاتی ہے۔ اس کی شکتی بھی کھشین ہو جاتی ہے۔ (کرشن)

آدرش کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک معزز اگروال خاندان کی ۱۶ سولہ سالہ تندرست سوشیل اور سندر انگریزی مڈل اور ہندی رتن پاس کماری کیلئے جو سلائی۔ دھلائی۔ کشیدہ کاری۔ کھانا پکانا۔ حفظان صحت وغیرہ جملہ امور خانگی میں ماہر ہے۔ اور ہارمونیم بھی جانتی ہے۔ ایک برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور گوتر منتل نہ ہو۔

ماگھی رام گورنمنٹ پنشنر جگراؤں ضلع لدھیانہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج دہلی کا وارشک اُتسو

آریہ سماج دہلی کا وارشک اُتسو ۲۶-۲۷-۲۸-جنوری کو ہوا۔ کوئی وشیش بات اُلیکھ کے یوگیہ نہیں۔ دوسرے ورشوں کی طرح ایک سادھارن اُتسو تھا۔ ۲۶-جنوری کو نگر کیرتن ہوا۔ اگرچہ اس وقت بارش ہو رہی تھی۔ پھر بھی نگر کیرتن سپھل رہا۔ اور ہزاروں لوگ اس میں شامل ہوئے۔ ۲۷-۲۸-جنوری کو مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی ویدانند جی۔ پنڈت رامچندر جی دہلوی۔ پنڈت ویدبرت جی ڈکٹیٹر حیدرآباد ستیاگرہ۔ پنڈت دھرمیندر شاستری چوتھے ڈکٹیٹر حیدرآباد ستیاگرہ۔ پنڈت پریہ ورت جی اور پنڈت اِندر چندر جی کے ویاکھیان اور اُپدیش ہوئے۔ میں نے گت ورشوں کی طرح ۲۸-جنوری کو بعد دوپہر ویاکھیان دیا۔ اور دھن کے لئے اپیل کی۔ اپیل پر جو دھن آیا۔ اس میں ایک بات وشیش ہے۔ کہ ایک سجن نے جس نے اپنا نام ظاہر کرنا اچت نہیں سمجھا ایک ہزار روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے دان دیا۔ آریہ پرش انسٹی ٹیوشنوں کے لئے تو بڑی بڑی رقمیں دان کرتے ہیں۔ لیکن انہوں نے وید پرچار کے لئے بڑا دان کرنا نہیں سیکھا۔ اس لئے یہ ایک ہزار کا دان خاص طور پر ذکر کے قابل ہے +

جلسہ کے پورو گورو کل اندرپرستھ کے مکھیہ ادھشٹاتا پروفیسر گوپال جی کی کتھا ہوتی رہی۔ اور ویانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور کے ادھیاپک پنڈت اِندر چندر جی کے درشنوں پر ہار وشیش ویاکھیان ہوئے۔ ۲۹-جنوری سے سمیلنوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس موقعہ پر سارو دیشک سبھا کی انترنگ سبھا کا بھی اجلاس تھا۔ جو ۲۷-۲۸-جنوری کو کئی کئی گھنٹے رہا۔ اس میں کئی مہتو پورن نشچے ہوئے۔ جن کا ذکر میں اگلے ہفتہ کروں گا +

(کرشن)

پنڈت نریندر کی رہائی

حیدرآباد دربار نے آریہ ستیاگرہ کے بند ہوتے ہی ان تمام ستیاگرہیوں کو رہا کر دیا تھا۔ جو اس سمبندھ میں گرفتار و نظربند ہوئے تھے۔ لیکن اس نے پنڈت نریندر کو جنہیں ستیاگرہ کے شروع ہوتے ہی ریاست کے کالا پانی میں نظربند کر دیا تھا رہا نہیں کیا تھا۔ سارو دیشک سبھا اسی وقت سے ...... ان کی رہائی پر زور دے رہی تھی۔ خط و کتابت جاری تھی۔ چنانچہ تازہ اطلاع کے مطابق ان کی رہائی کا حکم جاری ہو گیا ہے۔ اس سمبندھ میں یہ کہنا ضروری ہے۔ کہ پنڈت نریندر ریاست حیدرآباد کے باشندے ہیں۔ وہاں سے وہ لاہور آئے۔ دیانند اُپدیشک ودیالیہ میں انہوں نے کئی ورش شکشا پراپت کی۔ اور اپنے وطن میں واپس جا کر انہوں نے ویدک دھرم کا پرچار آرمبھ کر دیا۔ ریاست کے ہندوؤں میں اس وقت جو جاگرتی نظر آ رہی ہے۔ اس کا بہت سا شریہ انہیں پراپت ہے۔ اس بات کا اس سے بڑھ کر کیا پرمان ہو سکتا ہے۔ کہ نظام سرکار نے انہیں اس قدر خطرناک سمجھا۔ کہ انہیں اپنے کالا پانی میں نظربند کر دیا۔ اور وہ ایک ورش سے ادھک وہاں رہے۔ دربار نے اپنا ایک اور حکم بھی واپس لے لیا ہے۔ اس نے آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے منتری پنڈت بنسی لال وکیل کو حکم دے رکھا تھا۔ کہ وہ ریاست میں داخل نہ ہوں۔ یہ پابندی ہٹا دی گئی ہے۔ پنڈت بنسی لال اپنے سورگیہ بھائی پنڈت شام لال کی طرح جن کا دسمبر ۱۹۳۸ء میں بیدر جیل میں دیہانت ہوا تھا نظام راجیہ میں آریہ سماج کے انتھک اور سرگرم سیوک ہیں۔ جب نظام سرکار نے انہیں خطرناک ہونے کی سند دے دی۔ تو کسی اور سند کی کیا ضرورت رہ گئی؟ وہ بھی اب کھلے بندوں ریاست میں جا سکتے ہیں۔ اس طرح ستیاگرہ بند کرنے سے پہلے نظام سرکار کے ساتھ جن باتوں کا فیصلہ ہوا تھا ان میں سے بہت سی نظام سرکار نے پوری کر دی ہیں۔ کچھ ایک باقی ہیں۔ جن میں سے بڑی یہ ہے۔ کہ پنڈت رام چندر دہلوی پر سے حیدرآباد ریاست میں داخلہ کی پابندی ابھی نہیں ہٹائی گئی۔ لیکن مجھے آشا ہے۔ کہ وہ بھی جلد ہٹا دی جائے گی۔ دربار کی طرف سے ۱۹-جولائی ۱۹۳۹ء کو جن اصلاحات کا اعلان کیا گیا تھا۔ وہ اس وقت تک نافذ نہیں ہوئے۔ ان کا ایک حصہ یہ تھا۔ کہ مذہبی شکایات کے ازالہ کے لئے ایک علٰحدہ کمیٹی بنا دی جائے گی۔ چونکہ ساری کی ساری اصلاحات معرضِ التوا میں پڑی ہیں۔ اس لئے یہ کمیٹی بھی اس وقت تک بننے میں نہیں آئی۔ لیکن اب اطلاع آئی ہے۔ کہ اصلاحات نافذ ہوں یا نہ یہ کمیٹی جلد بنا دی جائے گی۔ اور ہندوؤں کو دربار اور اس کے مسلمان کرمچاریوں سے جو شکایات ہیں ان پر غور شروع ہو جائے گا۔ سارو دیشک سبھا کی انترنگ سبھا کے اجلاس میں جو دو دن رہا۔ زیادہ سمیہ حیدرآباد کے وشئے نے ہی لیا +

(کرشن)

ریاست کشمیر میں ہندی

نیشنل کانفرنس کشمیر نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سرکاری اشتہاروں پر اُردو حروف لکھے جائیں۔ کیونکہ ریاست میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور وہ ہندی نہیں پڑھ سکتے۔ اسی طرح انسپکٹر آف سکولز کشمیر نے حکومت سے سفارش کی ہے۔ کہ ہندی پاٹھ شالاؤں کی گرانٹ بند کر دی جائے۔ گویا ریاست کشمیر میں ہندی کو ختم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ کیا ریاست کے ہندو اس کی رکھشا کے لئے کوئی قدم اُٹھائیں گے؟

سرحدی ڈاکو پنجاب میں

تازہ اطلاع ہے۔ کہ ۳۰-جنوری کو قبائلی ڈاکو جہلم کے نزدیک مکھووال ضلع میانوالی میں چھاپہ مار کر ایک ہندو لڑکے اور لڑکی کو اغوا کر کے لے گئے۔ اس واقعہ سے قبائلی ڈاکوؤں کے بڑھتے ہوئے حوصلوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سرحد کے ہندو تو خوف زدہ ہیں ہی اب پنجاب کے ہندوؤں کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے +

پچھلے بدھوار لاہور کے ہندوؤں نے سر گوکل چند نارنگ کی صدارت میں جلسہ کر کے بجا طور پر سرحدی حکومت کی کمزور پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے قبائل کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن اس کا کچھ اثر ہو تب نا؟

مذہب کے نام پر انگیخت

ایک تازہ واقعہ ہے

۲۹-جنوری کو ملتان میں ایک مسلمان نوجوان کو ایک اور مسلمان نے چاقو سے ہلاک کر دیا۔ وجہ تعزیہ کے متعلق بحث تھی۔ مقتول تعزیہ نکالنے کے خلاف تھا۔ اور وہ اس سلسلہ میں وعظ بھی کرتا تھا۔ اور حملہ آور اس کے خلاف تھا۔ چنانچہ انہوں نے بحث کے دوران پر حملہ کر دیا۔ جس پر اس نے دم توڑا۔ موقعہ پر پہنچ گئی۔ لیکن تب تک حملہ آور جا چکا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک مولوی کہا گیا ہے۔ کیونکہ بیان کیا جاتا ہے نے یہ فتوےٰ دیا تھا۔ کہ "جو شخص کے خلاف وعظ کرتا ہے۔ وہ قتل کے قابل ہے قاتل "غازی" بن جاتا ہے"۔

اس قسم کے واقعات آئے دن رہتے ہیں۔ ان کا انسداد نہیں۔ جب تک کہ مولویوں کو مذہب کے نام پر انگیخت کرنے سے باز نہیں کیا حکومت اس طرف دھیان دے

سندھ کے ہندوؤں کا سنگٹھن

پچھلے دنوں سندھ میں ہوئے میں ہندوؤں کو جو نقصان اُٹھانا پڑا کی ذمہ داری اللہ بخش وزارت پر ہیں۔ مسلم لیگ نے بھی فسادات کی وزارت پر ہی ڈالی ہے۔ قطع نظر کہ حقیقت کیا ہے۔ ہمارے لئے سوال کے نقصان کا ہے۔ سندھ کے ہندوؤں اچھا کیا۔ جو مستعفی ہو گئے۔ ان کے وزیر سے کیا حاصل۔ اگر ان کی وزارت کے نقصان کی تلافی نہ کر سکے +

اب بھی وقت ہے۔ کہ سندھ سنگٹھت ہوں۔ نہ صرف اسمبلی کے باہر بھی۔ ان کا سنگٹھن ہی انہیں بچا

ہمارا موجودہ طریقہ پرچار

اسی انک میں صفحہ ۹ پر شری دیو جی صدیقی کا ایک مضمون "ہمارا موجودہ طریقہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ یہ لیکھ یوگیہ ہے۔ کہ اسے ایک ایک آریہ اور پرتی ندھی سبھائیں اور نیتا اس پر صدیقی جی کا کہنا بجا ہے۔ کہ ہمارا موجودہ پرچار غلط ہے۔ اور کہ اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ایک مفید بھی پیش کی ہے۔ اور وہ یہ کہ بجائے اس کہ ایک اُپدیشک جگہ جگہ مارا مارا پھرے مستقل طور پر ایک علاقہ دے دیا جائے جسے وہ اپنے کریا تمک جیون سے پربھاوت کر سکے۔ اور سال کے بعد رپورٹ پیش کرے کہ اس نے ورش بھر میں کیا کچھ کیا؟ یہ اس قابل ہے۔ کہ سبھائیں اس کو عملی جامہ پہنا کر تجربہ کر دیکھیں۔ اگر مفید ثابت

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اصلاحات کے نفاذ کی تیاریاں

کیا یہ صحیح ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ ان اصلاحات کو رائج کرنے والی ہے۔ جن کا کہ اعلان پچھلے دنوں کیا گیا تھا؟ تعجب نہیں اگر یہ اطلاع غلط ہو۔ کیونکہ جب سے اصلاحات کا اعلان ہوا ہے ریاست کے مسلمانوں کی طرف سے پرزور مخالفت کی جا رہی ہے۔ مسلمان نہیں چاہتے۔ کہ ہندوؤں کو کچھ دیا جائے۔ باوجود اس کے کہ یہ اصلاحات ہندوؤں کیلئے قطعی ناتسلی بخش ہیں مسلمان اقلیت میں ہونے ہوئے بھی اکثریت پر غالب رہیں گے۔ مسلمانوں کی کوشش یہ ہے۔ کہ اصلاحات نافذ نہ ہونے پائیں۔ اگرچہ ہندوؤں کی طرف سے کوشش تو ہو رہی ہے۔ کہ اصلاحات کا نفاذ جلد ہو جائے۔ لیکن اس سلسلہ میں ان کی کوششیں ان مخالفانہ کوششوں کے مقابلہ میں جو مسلمانوں کی طرف سے کی جا رہی ہیں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔

اگر ہماری آواز ریاست کے ہندوؤں تک پہنچ سکتی۔ تو ہم ان سے اپیل کرتے۔ کہ وہ ان ادھیکاروں کو جن کا آپ سے وعدہ کیا گیا ہے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

نام نہاد سنیاسیوں سے ساودھان

کچھ عرصہ سے یہ شکایت عام سننے میں آ رہی ہے۔ کہ کئی مطلب پرست خود غرض لوگ سنیاسی کے بھیس میں ہندوؤں کو ٹھگ رہے ہیں۔ ۔۔۔ چونکہ سچے اور جھوٹے سادھو میں ظاہرہ کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ اس لئے سادہ لوح ہندو ان کے فریب میں آ جاتے ہیں۔ جہاں دھن گنواتے ہیں وہاں اپنی استریوں کا مان بھی۔ کہاوت ہے۔ کہ

"دودھ کا جلا چھاچھ پینے سے بھی ڈرتا ہے"

اس لئے جو ڈھونگی سادھوؤں کے ہتھکنڈوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل سے سچے سادھوؤں کے لئے بھی عزت جاتی رہتی ہے۔ صرف یہیں تک نہیں۔ بلکہ اس دیکھنے سننے والے اور اوس پڑوس کے لوگوں کا بھی جنہیں اس کا علم ہوتا ہے سادھوؤں پر سے وشواس ۔۔۔ اٹھ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ادشیک ہے۔ کہ پاکھنڈی سادھوؤں سے ساودھان رہا جائے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ جنتا سے اپیل بھی کی ہے۔ جو گرت اہمک (۲۸-جنوری) کے صفحہ ۱۲ پر درج ہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ آریہ بھائی ایسے

مہابیر دل اور حکومت پنجاب

۲۹-جنوری کو پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں رائے بہادر گوپال داس کے ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے بتایا۔ کہ دوسری فرقہ وارانہ فرنٹیر آرگنائزیشنوں کے ساتھ مہابیر دل کے خلاف بھی کارروائی کی جاوے گی۔ معلوم نہیں۔ کہ حکومت پنجاب اس سلسلہ میں کیا قدم اٹھائے گی۔ لیکن قیاس کہتا ہے۔ کہ ایسی تمام آرگنائزیشنوں کی "آزادی" چھین لی جائے گی۔ اور ان کے مظاہروں اور سرگرمیوں پر پابندی لگا دی جائے گی۔ کیونکہ اس کے خیال میں جنگ اور ملک کی موجودہ فضا کے پیش نظر ایسا کرنا ناگزیر ہو گیا ہے۔

ہمارے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ ایک ایسی آرگنائزیشن کی جس کا مقصد محض دھارمک تقاریب پر پہرہ دینا ہو۔ سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ تعجب تو یہ ہے۔ کہ حکومت خاکسار تحریک کے خلاف فوری قدم اٹھانے کو تیار نہیں۔

محکمہ تعلیم پنجاب کا ایک سرکلر

محکمہ تعلیم پنجاب نے سکولوں کے نام ایک سرکلر جاری کر کے ہندی اور گورمکھی پڑھنے والے طلباء پر پابندی عائد کر دی ہے۔ کہ انہیں امتحانات میں تاریخ جغرافیہ وغیرہ کے پرچے اپنی اپنی بھاشا میں جو انہوں نے بطور ورنیکلر لے رکھی ہو کرنے ہوں گے۔ دیکھنے میں یہ سرکلر گورمکھی ہندی سہائک ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ جہاں ہندی اور گورمکھی کے موجودہ طلباء زیادہ تعداد میں فیل ہوں گے وہاں آئندہ ہندی اور گورمکھی پڑھنے والے طلباء کی تعداد سال بہ سال کم ہوتی جائے گی۔ کیونکہ جنہوں نے شروع سے آخیر تک اردو پڑھا ہو۔ وہ ان بھاشاؤں میں اپنے سب پرچے اتنی آسانی اور خوبی سے نہیں کر سکتے۔ جس خوبی اور آسانی سے کہ وہ اردو میں کر سکتے ہیں۔ اگر محکمہ تعلیم کو ہندی اور گورمکھی کی حوصلہ افزائی کرنا ہی مقصود ہے۔ تو کیوں نہیں وہ پرائمری میں ہندو اور سکھ طلباء کے لئے اپنی اپنی بھاشا کا پڑھنا لازمی قرار دے دیتا؟ چونکہ اس سرکلر سے بجائے فائدہ کے نقصان کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس کا منسوخ کیا جانا ضروری ہے۔

انڈسٹریز بل

ان دنوں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں چودھری چھوٹو رام کا انڈسٹریز بل پیش ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ پنجاب کے دیہات میں گھریلو صنعتوں کو رائج کیا جاوے۔ اور ان دیہاتیوں کو جو یہ صنعتیں جاری کرنا چاہیں مالی امداد دی جائے۔ اس بل کو دوبارہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کئے جانے کی تحریک گر گئی۔ اپوزیشن چاہتی تھی۔ کہ اس بل میں ایسی دفعات کا اضافہ ہو جاتا۔ جن کے ماتحت یہ بل غریب و امیر سب کے لئے یکساں طور پر مفید ثابت ہو سکتا۔ جو چند ترامیم منظور ہوئی ہیں۔ امید ہے۔ کہ وہ بل کو کسی حد تک مفید بنا دیں گی۔

ہوا کا رخ

ہندوستان اور اس کے باہر جہاں کہیں ہندوستانی رہتے ہیں "یوم آزادی" جس اتساہ اور سماروہ سے منایا گیا ہے۔ اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ کہ ہوا کا رخ کدھر ہے؟ ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ ایک ایک ہندوستانی کانگریس کے ساتھ ہے۔ بظاہر اس کے مخالف شائد کچھ لوگ ہوں۔ لیکن دلی ہمدردی تو تقریباً سب کی اس کے ساتھ ہے۔ بے شک کچھ لوگ اس کی مخالفت بھی کر رہے ہیں۔ لیکن یہ وہ لوگ ہیں جنہیں فرقہ پرست لیڈروں نے گمراہ کر رکھا ہے۔ وہ وقت اب قریب ہے۔ جب ہر قسم کی مخالفت کے باوجود کانگریس منزل مقصود پر جا پہنچے گی۔

جنگ کی رفتار

برطانیہ کے دفتر جنگ نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۳۱-دسمبر ۱۹۳۹ء تک کل ۲۷۵۸ اشخاص ہلاک اور ۲۱۹ زخمی ہوئے۔ ایک زخموں کی وجہ سے بعد میں مر گیا۔ اور ۹۹ مجروح ہوئے۔ ایک شخص گم ہے۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ جنگ کے گذشتہ چار پانچ ماہ میں تقریباً دو ہزار اشخاص کام آئے۔ درحقیقت یہ لڑائی پہلی لڑائیوں کی سی نہیں۔ فوجیں دو بدو نہیں لڑتیں طرفین ایک دوسرے کے جہازوں کو گرانے ڈبونے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگرچہ سخت سردی شروع ہو جانے کے باعث جنگ کی رفتار مدھم پڑ گئی ہے۔ تاہم ابھی اس کے جلد ختم ہونے کی امید نہیں۔

آخری قدم

نظام سٹیٹ میں تقریباً تمام آریہ ہندو اخبارات کا داخلہ بند ہے۔ گویا ستیارتھ پرکاش کے پرارنبھ ہونے سے پہلے سے وہاں کے آریہ بھائیوں کا دنیا کے دوسرے آریہ بھائیوں سے تعلق منقطع ہو چکا ہے۔ وہ تب سے بیرونی آریہ جگت کی سرگرمیوں کے متعلق اندھیرے میں ہیں۔ اب جبکہ نظام سرکار کا رویہ خوشگوار صورت اختیار کر رہا ہے۔ اور آریہ سماج کی بھی کوشش ہے۔ کہ دوبارہ کوئی شکائیت کا موقعہ نہ ملے۔ کیا اس سے یہ مطالبہ کرنا بجا نہیں۔ کہ وہ آریہ ہندو اخبارات کے داخلہ پر سے پابندیاں اٹھا لے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ نظام سرکار یہ آخری قدم بھی جلد اٹھائے گی۔

پولینڈ کے پادریوں پر نازی مظالم

پولینڈ کے سابق لاٹ پادری نے جو رپورٹ پاپائے روم کو پیش کی تھی وہ شائع ہو گئی ہے۔ اس رپورٹ میں پولینڈ کے پادریوں پر ڈھائے گئے نازی مظالم کی دردبھری داستان ہے۔ مختصر یہ کہ فی سن سا کے علاقہ میں گیارہ کیتھولک پادریوں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ پوزنان میں دو پادریوں کو گولی مار دی گئی۔ ایک کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ ایک پادری جبری مشقت کا شکار ہو گیا۔ ہزارہا پادریوں کو نظر بند کر دیا گیا۔ اور کچھ پادری جرمنی بھیج دئے گئے۔ روس اور جرمنی کے ڈکٹیٹروں کے مظالم کی درد بھری داستان سننے کی تاب کس میں ہے؟ یہ مہذب ڈاکو انسانیت کا خاتمہ کر کے دم لیں گے۔

سمجھوتہ کی ایک اور کوشش

کانگریس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کرانے کی ایک اور کوشش ہونے والی ہے۔ اطلاع ہے۔ کہ وائسرائے اور مہاتما گاندھی کے درمیان ۵-فروری کو ۱۱ بجے قبل از دوپہر ملاقات ہو گی۔ اگر اس ملاقات کا کوئی تسلی بخش نتیجہ برآمد ہو گیا۔ تو وائسرائے کانگریس اور لیگ کے لیڈروں کی مشترکہ کانفرنس بلائیں گے۔ اور لیگ اور کانگریس کے درمیان عارضی سمجھوتہ کرانے کی کوشش کریں گے۔ انہیں اس بات پر متفق کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ صوبوں اور مرکز میں نظم و نسق کے متعلق دونوں کی ذمہ داری مشترکہ ہو گی۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں جو سیٹیں خالی ہونے والی ہیں۔ انہیں فی الحال اسی لئے پر نہیں کیا گیا

ہمارے بچوں کو کیسی شکشا کی ضرورت ہے؟

(از پنڈت سوم دت جی آچاریہ گوروکل کورو کشیتر)

آج جو بچے ہیں۔ کل وہی قوم کے لیڈر ہوں گے۔ اس لئے بچوں کی تعلیم کی طرف ترقی یافتہ ملک سب سے زیادہ دھیان دیتے ہیں۔ آج سے تقریباً ایک صدی پہلے جاپان کے کچھ سمجھدار لوگوں نے اپنے ملک کی ترقی کرنے کیلئے سب سے پہلے سکولوں میں پڑھائی جانے والی کتابوں اور طریقۂ تعلیم کو بدلا۔ آج جاپان میں جو ترقی دکھائی دے رہی ہے۔ اس کی خاص وجہ یہی ہے۔ جاپان میں آج بھی چھوٹے بچوں میں شروع سے ہی اپنے ملک کے لئے پریم کے بھاؤ کوٹ کوٹ کر بھر دیئے جاتے ہیں۔ ترقی یافتہ جرمن قوم اپنے بچوں کے ہاتھ میں بندوق۔ ہوائی جہاز۔ اور مشین گن کے کھلونے دے کر ان کو بہادری کا سبق پڑھا رہی ہے۔ ہمارے ملک کے حاکم بھی ہمارے ملک کو جو کچھ بنانا چاہتے ہیں۔ اس کے مطابق ہی سب طریقہ تعلیم بنایا کرتے ہیں۔ مرحوم میکالے نے اس طریقہ تعلیم کا نتیجہ پہلے سے ہی طے کر دیا تھا۔ انگریزی مشینری کو چلانے کے لئے صرف سستے کلرک پیدا کرنا ہی اس طریقہ تعلیم کا مقصد ہے۔ بدقسمتی کی بات ہے۔ کہ بچوں کے ماں باپ اپنی اولاد کے مستقبل کے متعلق کچھ بھی وچار نہیں کرتے۔ وہ بھیڑ چال کی طرح اپنے بچوں کو اسی طرح کی درسگاہوں میں اندھا دھند بھیجتے چلے جاتے ہیں۔ جس تعلیم سے آدمی دھرم اور ادھرم کو نہ پہچان سکے۔ اپنے فرض کو نہ جانچ سکے۔ وہ فضول ہے۔ اچھی تعلیم سے ہی آدمی کا چال چلن اچھا ہوتا ہے۔ جو تعلیم آدمی کو سدا چاری نہ بنا سکے۔ اس سے تعلیم یافتہ ہونے کی بجائے ناخواندہ رہنا ہی بہتر ہے۔

انہی وجوہات سے پربھاوت ہو کر امر شہید سوامی شردھانند جی نے گوروکل کی بنیاد رکھی تھی۔ گوروکل کی قائمی کا مقصد مختصر میں اپنی تہذیب۔ اپنے ملک اور زبان کی حفاظت کرنا ہے۔ چھوٹے بچوں کے لئے جو درسگاہیں ہوں۔ ان میں حسب ذیل باتوں کا ہونا ضروری ہے:۔

(۱) بچوں کی صحت عمدہ رہے۔ ان کے جسم مضبوط بنیں۔

(۲) ان کا چال چلن اچھا رہے۔

(۳) ان کو جو تعلیم دی جائے۔ وہ ان کو دھرم۔ ملک اور اپنی زبان کی خدمت کرنے والا بنا سکے۔

گوروکل کورو کشیتر اس نظر سے چھوٹے بچوں کے لئے سب سے اچھی درسگاہ ہے۔ چھوٹے بچوں کے لئے ضروری درسگاہ میں جو جو خصوصیتیں ہونی چاہئیں۔ وہ سب اس سنستھا میں موجود ہیں۔

گوروکل میں پڑھنے والے بچوں کی صحت عمدہ رہے۔ اس کے لئے گوروکل شہروں کے گندے ماحول سے دور ایک منوہر جنگل میں قائم ہے۔ چاروں طرف بچوں کے کھیلنے کیلئے کھلا میدان ہے۔ اس جگہ کی آب و ہوا بہت اچھی ہے۔

قابل ادھیاپک ۲۴ گھنٹہ ان کے ساتھ رہتے ہیں۔ جو باتیں چال چلن کو بگاڑنے والی ہیں۔ ان کو اس سنستھا میں داخل ہی نہیں ہونے دیا جاتا۔

بچوں کو جو تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ ان کے من میں اپنی تہذیب۔ اپنی زبان اور اپنے ملک کے لئے سچی محبت پیدا کر دیتی

برہمچاریوں کو عمدہ خوراک پوری مقدار میں مل سکے۔ اس کے لئے گوروکل کی اپنی گؤ شالہ اور باغ ہے۔ گؤ شالہ میں عمدہ نسل کی گائیں رکھی ہوئی ہیں۔ اور انتظام نہایت اچھا ہے۔ برہمچاریوں کے لئے پوری دودھ اور گھی بھی اپنی ہی گؤ شالہ سے دیا جاتا ہے۔ باغ سے کافی مقدار میں جامن۔ آم۔ کیلا۔ نارنگی۔ مالٹا۔ سنگترہ۔ انجیر۔ آڑو۔ امرود وغیرہ پھل۔ اور ہر قسم کی تازہ سبزی بہتات سے مل جاتی ہے۔

برہمچاریوں کو روزانہ صبح و شام ضروری ورزش بہانا عمدہ کرائی جاتی ہے۔ ورزش کے ساتھ ساتھ لاٹھی چلانا۔ تلوار گھمانا۔ بھالا چلانا۔ اور جمنا سٹک وغیرہ بھی سکھایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہاں کے برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی رہتی ہے۔

بچوں کا چال چلن اچھا ہے۔ اس کیلئے اچھی دھارمک شکشا کے علاوہ ہر وقت ان کی دیکھ بھال کیلئے دھیان رکھا جاتا ہے۔ ان کا رہن سہن سادہ اور وچار اعلےٰ ہوتے ہیں۔

گوروکل میں وہی ماسٹر رکھے جاتے ہیں۔ جو اپنے جیون سے برہمچاریوں کو کچھ سبق دے سکتے ہیں۔ گوروکل کورو کشیتر میں اس وقت دس قابل ماسٹر ہیں۔ جن میں سے کچھ گوروکل کے سناتک ہیں۔ برہمچاریوں کو سمیا کپڑے شدھ سودیشی ہی دیئے جاتے ہیں۔ وہ سوتا نہ چرخہ اور تکلی چلاتے ہیں۔ ہر ہفتہ ماسٹر ہر جھنڈے کی سلامی دیتے ہیں۔ وقتاً بوقت قابل ہستیوں کو بلا کر لیکچر بھی کرائے جاتے ہیں۔ ہر ہفتہ برہمچاری مقامی آریہ سماج میں شامل ہوتے ہیں۔

برہمچاریوں کی عام واقفیت بڑھانے کے لئے ان کو گرمیوں کی چھٹیوں میں صحت افزا مقامات کی یاترا کے لئے لے جایا جاتا ہے۔ اور تاریخی مقامات اور خاص بہت بڑے چلنے والے کارخانوں کو دکھلایا جاتا ہے۔ طریقۂ تعلیم میں ایسی کوئی کتاب نہیں ہے۔ جو اُن کو ملکی خدمت اور دھرم سیوا سے مخالف کرنے والی ہو۔

پچھلے سالوں میں پنڈت مدن موہن جی مالویہ۔ بکرورتی راجگوپال جی آچاریہ۔ ٹی گنٹ ہو سنجے۔ شری کیلکر جی۔ شری ساورکر جی۔ بھائی پرمانند جی۔ شری بٹ اپنے جی وغیرہ لیڈر گوروکل میں پدھار کر اس طریقۂ تعلیم کی بہت تعریف کر چکے ہیں۔

گوروکل میں نئے بچوں کا داخلہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جو کہ ابھی ۲۳-۲۴-۲۵ فروری کو ہونے والا ہے ہوگا۔ جو سجن اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ سدا چاری اور ملک کا خادم بنانا چاہتے ہوں۔ ان کو اپنے بچے ضرور اس درسگاہ میں پڑھانے

ایک واقعہ

"میں نے آپ کو دوست سمجھا تھا"

ایک دن میرے ہاں ایک مسلمان مہمان تشریف لائے۔ ہم دونو بہت گہرے دوست تھے۔ کھانے کے سلسلہ میں مجھے خیال آیا۔ کہ یہ ہمارے گھر میں پکا ہُوا کھانا نہیں کھا سکتے اس لئے میں نے ان سے کہا۔ کہ میں اپنے پڑوسی مسلمان کے گھر سے کھانا (گوشت وغیرہ) منگا دونگا۔

میری بات پر انہوں نے کچھ مایوس ہو کر کہا ـــــ " رہنے دیجئے۔ تکلیف کی ضرورت نہیں۔ مجھے کھانا نہیں کھانا ہے"۔

" کیا وجہ ہے ـــــ میں نے پوچھا۔

" اس لئے کہ میں نے آپ کو اپنا دوست سمجھا تھا۔ لیکن آپ نے مجھے مسلمان سمجھا ہے"۔

(ہر کشن سنگھ)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) پنڈت گورو دت جی ودیا النکار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پرچار ارتھ آئے۔ اُن کے تین ویاکھیان ہوئے۔ پھر انہیں ملتان اور شکار پور میں بھی پرچار ارتھ بھیجا گیا۔

(۲) شری برہمچاری ہر گوبند جی بھارگو گوروکل پوٹھوہار کی طرف سے پدھارے۔ ان کے ویاکھیان ہوئے۔ جن میں نشکام کرم کرنے اور کھدر کے وستر پہننے پر زور دیا گیا۔ ۱۵ روپے گوروکل کو سہائتا دی گئی۔

(۳) آریہ کمار سبھا کے اُتساہی نوجوان سالانہ جلسہ کے لئے چندہ اکٹھا کر رہے ہیں۔

(۴) استری سماج کی ادھیکارنی بہنیں سکھنے کے لئے شہر بھر سے لنگر کے لئے آٹا اکٹھا کر رہی ہیں۔ شریمتی گیان دیوی جی پردھان وشیش اُتساہ سے کام کر رہی ہیں۔

(۵) شری پنڈت جے دیو جی انسپکٹر شکشا سمتی نے ویدک پاٹھ شالہ۔ ہری کنیا پاٹھ شالہ اور آریہ مہلا ودیالیہ کا نرکشن کیا۔ معائنہ کرکے بہت پرسنّ ہوئے۔ اور کام کرنے والوں کی بھرپور تعریف کی۔

(۶) استری سماج کے ہفتہ واری ستسنگ میں شریمتی پرکاش وتی جی ودیا النکرتہ کے سنو ہر بھجن ہوئے۔ دیوی جی حال ہی میں جام پور پدھاری ہیں۔ اور شری پنڈت بالکرشن جی کی دھرم پتنی ہیں۔

(۷) سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں پروگرام فرد کو وید کتھا کے لئے پنڈت ہر دیال جی اُپدیشک مہاشہ آتم دیو جی پدھار رہے ہیں۔

(گنیش داس دت آریہ سیوک۔ منتری آریہ سماج جام پور)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مدھیہ بھارت کے چالیس لاکھ بھیلوں کو بچائیے

(از لالہ دیوی چند جی ایم-اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

سنٹرل انڈیا کے میرے حال کے دورہ نے یہ بات مجھ پر آشکار کی ہے۔ کہ بھیل جو کہ ایک مضبوط جفاکش اور جنگجو لوگ ہیں۔ جو کہ سچے کھشتری ہیں۔ جنہوں نے شری رام چندر جی کی راون کے ساتھ یدھ میں سہایتا کی تھی۔ دھڑا دھڑ ہندو دھرم سے پتت ہو رہے ہیں۔ چالیس لاکھ بھیل بڑودہ۔ اندور۔ بانسواڑہ۔ سیلانہ۔ رتلام۔ کشل گڑھ۔ گوالیار۔ دھار۔ جھابوآ۔ جوباٹ۔ ڈونگرپور۔ علی راج پور۔ پرتاپ گڑھ۔ بڑوانی۔ بادیہ۔ سنترام پور۔ پنیلی اور کھانڈو وغیرہ ریاستوں میں آباد ہیں۔ کتنے شوک اور دکھ کی بات ہے۔ کہ یہ جنگجو ہندو جو تیر۔ تلوار اور بندوق چلانے میں ماہر ہیں ۴ لاکھ کی تعداد میں عیسائی بن چکے ہیں۔ میں حیران ہوں۔ کہ ان ریاستوں کے ہندو باشندوں نے کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں کی۔ اور نہ ہی ان لوگوں کو اپنا پوتر اور پیارا آبائی دھرم ترک کرنے سے روکنے کے واسطے کوئی کوشش کی۔ اگر یہی حالت رہی۔ تو بقایا ۲۶ لاکھ بھیل چند سالوں میں عیسائیت قبول کر لیں گے +

کینیڈین۔ جرمن۔ امریکن۔ سکاٹ لینڈ۔ آئرش مشن اور مکتی فوج کے پرچارک پچھلے اسی برسوں سے بھیلوں کے اندر کام کر رہے ہیں۔ یوروپ میں جنگ شروع ہو جانے کی وجہ سے جرمن پادریوں کو گرفتار کر کے گورنمنٹ نے نظر بند کر دیا ہے۔ مگر ان کے سنھان پر سکاٹ لینڈ کے پادری پہنچ گئے ہیں۔ میں عیسائی لوگوں کی شردھا بھگتی اور اپنے مشن کے لئے انتھک کوشش۔ قربانی۔ مضبوطی ارادہ۔ سیوا بھاؤ اور تبلیغی سپرٹ کی تعریف کرتا ہوں۔ میں نے عیسائی پادریوں کو ایسے لق و دق گھنے جنگلوں میں کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جہاں شیر۔ چیتے و خونخوار جانور بکثرت آباد ہیں۔ ایسے مقامات پر گمنامی کی حالت میں یہ لوگ برسوں سے کام کر رہے ہیں۔ دنیا ان کو نہیں جانتی اور یہ دنیا کو نہیں جانتے۔ دیکھو ڈاکٹر رسل سو سالہ بوڑھا کتنی محنت اور جانفشانی سے ابھی تک رتلام میں کام کر رہا ہے۔ اور ہزاروں بھیلوں کو عیسائی بنا چکا ہے۔ ان کے درجنوں یوروپین کارکن اور تقریباً پانصد ہندوستانی پرچارک ہیں۔ رسال نگر میں ایک میڈیکل کالج۔ اندور میں ایک آرٹس کالج اور اُجین میں ایک ہائی سکول اور دو درجن آشرم (بورڈنگ سکول) و ہسپتال چلا رہے ہیں۔ جہاں بھیل لڑکوں و لڑکیوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اور عیسائیت کے کرتہ دھرتا میں ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ ان کے خاص سنٹر مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) جھابوآ (۲) بانسواڑہ (۳) کشل گڑھ (۴) علی راج پور (۵) جوباٹ (۶) باریا (۷) کھانڈو۔ (۸) بامنیا (۹) ڈونگرگڈھ (۱۰) جلوٹ +

عیسائی پادری بھیلوں کو عیسائی بنانے پر چار لاکھ سالانہ خرچ کر رہے ہیں۔ اکیلی ریاست جھابوآ میں یہ لوگ چالیس لاکھ روپیہ خرچ کر چکے ہیں۔ ہر چار میل کے دائرہ کے اندر ان کا ایک پرچارک کام کرتا ہے۔ ہر سال تین ماہ کے لئے ہندوستان کے مختلف مقامات سے کالجوں کے پرنسپل۔ پروفیسر۔ پادری اور لیڈی ورکرز اس علاقہ میں آ جاتے ہیں۔ جن کے پاس اپنی موٹر کاریں اور خیمہ جات ہوتے ہیں۔ اور گراموفون اور میجک لالٹین کے ذریعہ بھیلوں میں پرچار کرتے ہیں۔ بھیل نہایت قناعت پسند۔ توہمات پرست قوم ہے۔ عیسائی بن جانے پر بھی وہ ہندو رسومات کو ترک نہیں کرتے۔ سر پر چوٹی رکھتے ہیں۔ اور بھوتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ عیسائی پادریوں نے ہر چند کوشش کی۔ کہ عیسائی شدہ بھیل ہندو نشانات وچنہوں کو تیاگ دیں۔ انہوں نے ان پر دباؤ بھی ڈالا۔ مگر بھیلوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور پادریوں کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں +

بھیل لوگ شری رام چندر جی اور ہنومان جی کی پوجا کرتے ہیں۔ وجے دشمی کا تیوہار ہر سال مناتے ہیں۔ جس موقعہ پر وہ بھینسے کی بلی دیتے ہیں۔ عیسائیت نے جہاں اس غریب و بہادر قوم کا دھرم چھینا ہے۔ جو ان کی نجات کا بنیاد تھی۔ وہاں ساتھ ہی ان کا آتم سمان کا بھاؤ بھی نشٹ کر دیا ہے۔ بھیل نہایت خوددار لوگ ہیں۔ وہ کبھی کسی سے بھیک یا خیرات نہیں مانگتے۔ مگر عیسائیت میں داخلے کے وقت سے عیسائی شدہ بھیلوں نے مغربی تہذیب کی چند برائیوں کو گرہن کر لیا ہے۔ اور اب شراب نوشی اور خیرات کے لئے اپنا ہاتھ پسارنے میں عار نہیں سمجھتے۔ عیسائی پادری قحط کے وقت ان کو کچھ اناج اور روپیہ آدمی دے کر عیسائی بنا لیتے ہیں۔ یہ کیا ہی سستا سودا ہے۔ بھیل پانچ روپیہ کے عوض اپنے بچوں کو عیسائیوں کے پاس گروی رکھ جاتے ہیں۔ غربت کی وجہ سے قرض ادا نہیں کر سکتے۔ اور بچے ہمیشہ کے لئے عیسائیوں کے قبضہ میں رہتے ہیں۔ افسوس کہ وہاں ہندو دھرم کی گراوٹ کی کوئی حد نہیں۔ واحد ہندو سنستھا جو کہ بھیلوں میں کام کر رہی ہے۔ وہ "بھیل سیوا منڈل" ہے۔ جس کی بنیاد باوا امرت لال جی ٹھکر نے بیس سال ہوئے ڈالی +

یہ منڈل اس وقت ۴۸ پرائمری سکول چلا رہا ہے۔ جن میں سے آٹھ سرکاری امداد حاصل کرتے ہیں۔ منڈل پانچ آشرم چلا رہا ہے۔ اور اس نے دو "رام مندر" تعمیر کئے ہیں۔ منڈل بیس ہزار روپیہ سالانہ اس کام پر خرچ کر رہا ہے۔ جس میں سے دس ہزار روپیہ بمبئی گورنمنٹ سے گرانٹ ملتی ہے۔ اس کے سکولوں میں ۱۴۵۶ طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ اور آشرموں میں ۱۵۰ بھیل بچے رہتے ہیں۔ یہ منڈل بھیلوں کی اخلاقی۔ ذہنی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کا بڑا نیک کام کر رہا ہے +

یہ امر نہایت قابلِ افسوس ہے۔ کہ یہ منڈل باوجود اپنی وسیع سنستھا کے بھیلوں کے سوال کا صحیح حل نہیں کر رہا۔ منڈل کے کام میں دو بھاری نقائص ہیں۔ اوّل یہ کہ یہ محض سرکاری علاقہ میں کام کرتا ہے۔ اور ریاستوں میں جہاں کہ بھیلوں کی آبادی زیادہ ہے۔ یہ بالکل کوئی کام نہیں کرتا۔ دوئم یہ کہ یہ غیر مذہبی سنستھا ہے۔ اور بھیلوں کی شدھی کیلئے کوئی خاص کوشش نہیں کرتا۔ عیسائی شدہ بھیل لڑکے اور ہندو بھیل لڑکے ان کے سکولوں میں برابر تعلیم پاتے ہیں۔ یہ طلبا کو کسی قسم کی ہندو دھرم کلچر و تہذیب کی شکھشا نہیں دیتا۔ جس کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھیل بچے ہندو دھرم اور روایات سے لاعلمی کی وجہ سے آسانی سے عیسائیت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ جو کہ ان کو دنیاوی مفاد پہنچا سکتی ہے۔ میں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ایک مضبوط ہندو آرگنائزیشن اس کام کو ہاتھ میں لے۔ جو کہ اس بہادر قوم کو جو ہندو دھرم و قوم کی بے شمار لڑائی سردیں کر سکتی ہے۔ عیسائیت کے سبز باغ۔ زبردست چنگل۔ اور دلفریب ہتھکنڈوں سے بچا سکے +

ماسٹر بالیشور دیال جی بامنیا گرام کے ایک غریب تیاگی براہمن ہیں۔ انہوں نے بھیلوں کے لئے چھ سکول کھول رکھے ہیں۔ میں نے بامنیا سکول کا معائنہ کیا۔ اور جب میں نے بچوں سے پوچھا۔ کہ تم گائتری منتر اور ہندو دھرم کی پوتر پستکوں یعنی چار ویدوں کے نام جانتے ہو۔ تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ پنڈت بالیشور جی نے مجھے بتایا۔ کہ ان کو کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی جاتی۔ یہ سنستھا بھی اسی کمزوری کا شکار ہے۔ جس کا کہ بھیل سیوا منڈل ہے۔ گویا مذہبی تعلیم کا بائیکاٹ +

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور اس علاقہ میں تین سال سے کام کر رہی ہے۔ اور پندرہ ہزار بھیلوں کو ہندو دھرم میں واپس لانے کا پوتر کام اس نے کیا ہے۔ مگر اب دھن ابھاؤ کے کارن سبھا نے یہ کام بند کر دیا ہے۔ اور اسے دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کو سونپ دیا ہے +

اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہم نے بھیلوں کو بچانا ہے۔ یا کہ اُن کو عیسائیت کی گود میں دھکیلنا ہے۔ ہندو تعداد کے لحاظ سے دن بدن گھٹ رہے ہیں ۱۸۸۱ء سے لے کر ۱۹۳۱ء تک ہندوستان میں ہندو ۵.۰۶ فیصدی کم ہو گئے ہیں۔ ہماری کمی آبادی کا خاص سبب یہ ہے۔ کہ اسلام اور عیسائیت ... ہر سہ مذہبی سنستھ میں دستور سے تبلیغی کام کر رہی ہیں۔ اور ہندو اپنی آبادی کے سوال کی طرف سے بالکل غافل و لاپرواہ ہیں۔ اگر ہندوؤں کے گھاٹے کی یہی رفتار جاری رہی۔ تو خدانخواستہ وہ دن جلد آ جائے گا۔ جب کہ ہندو صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ ان کی تہذیب و علم و ادب بالکل مفقود ہو جائیں گے۔ ان کی متبرک کتابیں دنیا کی بڑی بڑی لائبریریوں کو زینت بخشیں گی۔ مگر ان کو ماننے والا و نام لیوا کوئی نہ ہو گا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ڈاکٹر ملک نے ہندوؤں کو "مرتی ہوئی قوم" کے نام سے منسوب کیا ہے +

مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ بھیل بچائے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ دھن میسر ہو سکے۔ یہ سوال دھن اور جن کا ہے۔ دل لگن سے کام کرنے والے پرچارک جن کے ہردہ میں جوش و سرگرمی موجود ہے۔ وہ بھیلوں کو عیسائیت کے پنجہ سے بچا سکتے ہیں۔ اور ان کو ہندو دھرم میں لا سکتے ہیں۔ میں نے سارے حالات کا مطالعہ کر لیا ہے۔ اندستھان کی طرف سے اہل باگی ڈیرا۔ امرپورہ۔ اُدنائی۔ اور انّاس کے مقامات پر چار سنٹر قائم کرنے کا نشچے کیا ہے۔ ہر ایک سنٹر میں ایک سکول۔ ایک ... دستکاری اور پرچارک ہوں گے۔ آہستہ آہستہ ان سنٹروں کی تعداد بڑھا دی جاوے گی۔ مجھے کامل یقین ہے۔ کہ سالویشن مشن کو اس پوتر کار میں پرماتما کی کرپا۔ آپ لوگوں کی ہمدردی و امداد سے ضرور کامیابی ...

ہندی ہی ہندوستان کی قومی زبان ہو سکتی ہے

(از جناب سید ابن حسین بی - اے - بی - ٹی)

سوال بھاشا کا نہیں۔ بلکہ لپی کا ہے۔ سبب یہ کہ اردو لپی میں لکھی ہوئی ٹھیک ہندی کو بھی ہم اُردو کہتے ہیں۔ اور ناگری لپی میں لکھی ہوئی اُردو کو کسی پرکار سے بھی اُردو نہیں مانتے۔ پھر وہ چاہے منشی پریم چند یا مہاشہ سدرشن ہی کے میٹھے اور صاف بول ہی کیوں نہ ہوں۔ جب وہ ناگری لپی میں ہوتے ہیں۔ تو ہم انہیں ہندی کہنے میں بادھیہ ہیں ❊

اردو لپی کے پکش میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ سبھا اور کانفرنسوں میں بھاشن دئے جا رہے ہیں۔ اور بڑی بڑی سمتیاں ستھاپت ہو رہی ہیں۔ پرنتو اُردو کے پکش والوں میں بہت کم ایسے لوگ ہیں۔ جو دھرم دویش سے پاک ہو کر من سے لپی سدھار کے پرشن پر وچار کر سکیں۔ اور یہ دعویٰ مان لیں۔ کہ ناگری لپی سرلتا تتھا آسانی سے سیکھی جا سکتی ہے۔ ایسے لوگوں کا تو پتہ بھی نہ چلے گا۔ کہ جو پرمانکتا سے اُردو لپی کا کریا تمک سدھار چاہتے ہوں ❊

نیائے تو یہ ہے۔ کہ ہندی راشٹر بھاشا ہو۔ تتھا ناگری راشٹریہ دنتزی تتھا انترپرانتیہ لپی بن جائے۔ یہ اس لئے نہیں کہا جا رہا ہے۔ کہ ہندو ادھک سنکھیا میں ہیں۔ اپتو ناگری لپی واستو میں بہت سہل اور آسان ہے۔ سینکڑوں بلکہ سہسروں ورش یہاں رہنے کے بعد یہاں کے نواسیوں نے منش کی آواز کو بھن بھن بھاگوں میں بانٹ لیا ہے۔ اُداہرن اسکھ "स" ہندی میں ایک آواز بنا مانترا کے ہے۔ کنتو اُردو میں "س" (سین) بنا ہے۔ کہ آواز میں جو "یا اِق - آ - س" و "اِ - س" میں بولی جاتی ہے۔ یہ "اِی" اور "ن" کیسے آ کودے۔ اسی پرکار "ج" (جیم) میں "اِی" اور "میم" کیوں ادھک ہیں؟ مطلب یہ کہ آواز اور اکھشروں کا کوئی تعلق نہیں۔ اس کے علاوہ "س" (سین) "ص" (صواد) اور "ث" (ثے) ایک ہی آواز والے لفظوں کی موجودگی میں ایک غیر ضروری برابری یا شک پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی اس روشنی کے زمانہ میں نہ ہی کوئی ضرورت ہے۔ اور نہ بھارت واسیوں میں اس کو قائم رکھنے کی لیاقت ہے۔ ممکن ہے۔ کہ عرب میں "ق" کو کنٹھ سے۔ اور "ص" کو تالو سے بولنے کا ابھیاس بغیر کسی قسم کی کوشش کے ہو جاتا ہو۔ پرنتو بھارت میں نہ کسی کو عربی بننا ہے۔ اور نہ اکھشروں کے آواز کی باریکیوں پر شکھشا پرچار جیسے مہان اُدیشیہ کو قربان کرنا ہے ❊ اس کے سوا ہندی بھاشا نے "ز" "غ" اور "خ" جوان کی ورن مالا میں نہ تھے اُپکار درشٹی سے سماوشٹ کر لئے ہیں۔ کچھ لوگوں کا وچار ہے۔ کہ اردو لپی ایک پرکار کی سنگھیپ لپی (شارٹ ہینڈ) ہے۔ اور اس سے راشٹر کا بہت سا سمیہ بچایا جا سکتا ہے۔ اس پرکار سے نیشنل اکانمی (National economy) ہوتی ہے۔ اتہ ان کے لئے پہلے ہی سے شارٹ ہینڈ کا اوکاش ان کی لپی میں موجود ہے۔ پرنتو پرتیک ویکتی کو شارٹ ہینڈ پر ودش کرنا کہاں کی نیائے یکت ہیں۔ اردو سیکھنے کی ہمت اس وچار سے ٹوٹ جاتی ہے۔ کہ اس میں ابھیاس بننا کٹھن ہے۔ بھارت واسی ابھی سمیہ کے مہتو کو اتنا نہیں سمجھتے۔ پاشچاتیہ انیک ویکتی سمیہ کے مہتو پر لیکچر دیتے پھرتے ہیں۔ اور سمیہ کے مولیہ کی انوچیت منتی کرتے ہیں۔ سینکڑوں کھیل کود۔ ناش تماشے تتھا انیہ پرونچنیہ سادھن موجود ہیں۔ جن میں منش اپنا سمیہ خراب کرتا ہے۔ پرنتو سمیہ بچانے کی ان کو یہی یکتی نظر آتی ہے۔ کہ لکھنے پڑھنے میں کاٹ چھانٹ کریں۔ سنکشپت بھاشا لکھیں۔ اس میں دراصل بناوٹ کے سوائے اور کچھ نہیں۔ کارن یہ کہ جو ہندی اور اُردو دونوں لپیاں جانتے ہیں۔ وہ اس بات کو خوب سمجھ چکے ہیں۔ کہ ہندی اُردو سے سرل اور سپشٹ ہے۔ اُردو پیچیدہ اور اسپشٹ ہے ❊

نیم تو یہ ہے۔ کہ ــــ "جو بولو وہ لکھو اور جو لکھا ہوا ہو۔ وہ پڑھو"

ایک تو سنسنہ آتمک دھونی میں سامینا اور دوسری اور بھارت کے مسلمان جو وشو بندھتوتا (Universal Brotherhood) کے راگ الاپتے ہیں۔ اس واستوکتا کو کیوں ٹال رہے ہیں۔ وشو بندھتوتا تتھا ایکتا کا ڈھونگ بہت دنوں سے پرگٹ ہو گیا ہے۔ سنسار کے بھن بھن راشٹروں میں پرسپر تتھا میل جول سے رہنے کی شبھ کامنا ابھی اُتپن ہی نہیں ہوئی۔ انتہ کر پا کر کے آپ مصر و ایران

ریاست حیدرآباد میں ٹھوس کام

(لیکھک: - پروفیسر سدھاکر جی منتری ساروولنک سبھا دہلی)

ریاست حیدرآباد کے چاروں اور اردگرد اس سمیہ لگ بھگ سو پچاس کے لگ بھگ ایسے آریہ سماج ہیں۔ جن کے اپنے مندر نہیں ہیں۔ آریہ سماج کے پرچار کا پربندھ جو اس وقت

کے شیدائی نہ بنیں۔ تتھا عربی فارسی شبد اپنی صاف شدھ ہی بھاشا میں نہ ٹھونسیں ❊

مولانا وحی الدین صاحب سلیم پانی پت نواسی نے اپنی پستک "اصطلاحات اسلامیہ" میں "فرہنگ آصفیہ" (آصفیہ شبد کوش) کا پرمان دے کر لکھا ہے۔ کہ اُردو بھاشا میں وشدھ اُردو فارسی شبدوں کی سنکھیا کے پرمان کیول چھ ہیں۔ پرشن یہ اُتپن ہوتا ہے۔ کہ عرب اور ایران کی بھاشاؤں میں بھی ہماری بھاشا کے شبدوں کی سنکھیا کا پرمان اتنا ہے یا نہیں۔ اور اگر نہیں ہے۔ تو ہمیں بھی ان کے بائیکاٹ کا پورن ادھیکار ہے۔ جب کمال اتاترک عربی لپی سے مکت ہونے کے بعد بھی مسلمان بنا رہ سکا۔ تو ہم بھارت واسی بھی دیوناگری لپی دھارن اور بھن بھن ادسفاؤں میں ایک ہی اکھشر کے انیک آچارن کی برائی ہے۔ اس کے سوائے شوشہ ماترا اور تشدید کا بکھیڑا نرالا ہی ہے۔ آپ "مول" تک کو الگ نہیں لکھ سکتے۔ بجائے اس کے کہ "مول" لکھو۔ رہا انوسندھان سے ارتھ نکالنے کی بات۔ یہ بھی ایک کھلی کمزوری ہے ❊

ایک اکھشر کا کئی اکھشروں سے بننا اور پھر اپنے اُچارن دینے میں اسمرتھ ہونا تتھا انوسندھان کا محتاج رہنا انصاف کی نظر سے کوئی گُن نہیں ہو سکتا۔ یہی کارن ہے۔ کہ اکثر لوگ پڑھنے میں بھول کر جاتے ہیں۔ اور کچھ کا کچھ ارتھ نکال لیتے ہیں ❊

کچھ لوگ تو یہی رٹ رہے ہیں۔ کہ اس لپی دوارا ہم ایران۔ افغانستان۔ عرب عراق تتھا مصر کے سمپ ہیں۔ کارن ان دیشوں میں بھی یہی عربی لپی پرچلت ہے۔ سمیپتا شترتا و مترتا دونوں کے لئے ہو سکتی ہے۔ سارے یوروپ اور امریکہ میں ایک ہی رومن لپی پرچلت ہے۔ پھر بھی وہاں آپس میں یدھ ہوتے رہتے ہیں۔ جب تک کوئی انگلش اور جرمن بھاشا اتیادی نہیں سیکھتا۔ اس سمیہ م

ساروولنک سبھا کر رہی ہے۔ اس سے پر کہ ہے۔ کہ نکٹ بھوشیہ میں دکھشن بھارت میں پانسو آریہ سماج بن جاویں گے۔ مندر کا بنا نہ کوئی آریہ سماج سفر رہ سکتا ہے۔ نہ ہی اس کے ست سنگ نیم پوروک ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی سماج سنگٹھن سمبندھی انیہ کاریہ کا سمپادن ہی ہو سکتا ہے۔ ان ہی کٹھنائیوں کا نوارن کرنے کے لئے ساروولنک آریہ پرتی ندھی سبھا نے یہ نشچیہ کیا ہے۔ کہ آریہ جنتا سے دھن پراتھنا کی جائے۔ کہ وہ تتکال دکھشن بھارت میں مندروں کے نرمان کے لئے دھن سنگرہ کے کاریہ میں جُٹ جائیں۔ آریہ سماجوں سے سوچنائیں آ رہی ہیں۔ کہ وہ اس کاریہ کے لئے تن پر ہیں۔ پرنتو اس سبھا کی یہ اچھا ہے۔ کہ اس کاریہ کو بڑی تیزی سے سمپادن کیا جائے۔ تاکہ شیگھر ہی مندر بننے شروع ہو جاویں۔ حیدرآباد میں بھن بھن ستھانوں پر سماج مندر بنانے کے لئے اور روپیہ کے انومان تیار کئے جا رہے ہیں۔ اور جلد مندر بننے شروع ہو جاویں گے ❊

گراموں میں بڑے مندروں پر ایک ہزار روپیہ اور چھوٹے مندروں پر پانسو روپیہ لاگت آئے گی۔ پورو گھوشنا کے انوکول جو بھائی اتھوا بہن اس ندھی میں پانسو روپیہ اتھوا ایک ہزار روپیہ دان دیں گے۔ ان کے نام پر پتھر سماج مندر پر لگا یا جاوے گا۔ اس پرکار جو سماج اتھوا سبھا ان دونو راشیوں میں سے ایک دے گی اس کے نام کا پتھر انکت کیا جاوے گا۔ یدی ہندو

(بقیہ کیلئے دیکھیں صفحہ کالم اول کے نیچے)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ مگر ٹھیکہ داروں قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ❊

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co.

Karachi

آریہ سماج کا موجودہ طریقۂ پرچار

(از شری) ویریندر کمار صدیقی - آریہ اُپدیشک

...کرنو نتو وشوم آریم" ایک ویدک دھرم ...مقصدِ حیات ہے۔ اور اسی بلند آدرش کو ...سامنے رکھ کر مہرشی دیانند نے آریہ سماج کو ...کیا۔ اور ورتمان آریہ سماج کا دعوے ...بھی ہے۔ کہ ہم وید پرچار کے لئے زندہ ...اور اسی کے لئے ہماری زندگی وقف ہے ...صرف ایک صوبہ پنجاب ہی میں اگر ...کیا جائے۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ...آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ سندھ ...ستان۔ دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور ...ایسی دیگر سوسائٹیاں اس مقصد کے نام پر ...ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کر رہی ہیں۔ ...سینکڑوں تنخواہ دار اُپدیشک ویدک ...کا ناد بجاتے پھرتے ہیں۔ کچھ لٹریچر بھی ...کتب خانوں کی تجارتی گرم بازاری کے ...نظر آتا ہے۔ اور ان تمام ...وں اور ...کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ساٹھ سال کی ...کوششوں کے بعد تقریباً پچیس بیس ...آریہ کہلانے والے اِستری پُرش آریہ ...وں کے رجسٹروں میں مندرج ہیں سینکڑوں ...شالائیں گوروکل اور سکول قائم ہیں۔ ...بظاہر حالات صورتِ حال بہت زیادہ ...افزا اور حوصلہ پرور ہیں۔ علاوہ ازیں ...معاملات میں ہندو قومیت کے نام پر ...و ناقص آریہ سماج کے جھنڈے تلے ...ہو جاتا ہے۔ جیسے ہم آریہ سماج کی پالیٹکس ...لحاظ سے وید پرچار کی زبردست کامیابی ...سکتے ہیں۔

مگر تھوڑی دیر کے لئے ذرا سنجیدگی ...غور کیا جائے۔ تو کیا محترم پرچار کا ...بلند مقصد سے "کرنو نتو وشوم آریم" میں ...کہا گیا ہے۔ ان باتوں سے پورا ہو ...ہندوستان میں ۲۷ کروڑ ہندو بستے ...ان میں سے اگر ساٹھ سال میں تیس ...ہندوؤں نے خود کو آریہ سماج کے ...میں لکھوا لیا۔ اور ہم اسے لاکھوں ...سالانہ وید پرچار پر خرچ کرنے کا ...انتہا نتیجہ کہہ کر اپنے ضمیر کو دھوکہ دے ...ہیں۔ تو ہم سے زیادہ پر خود غلط کون

...ذرا دوسری جانب دیکھئے۔ ہندوستان ...اسلامی تاریخ سنہ ۷۱۱ء میں شروع ...ہے۔ اور سنہ ۱۹۳۱ء میں ۱۲۲۰ برس ...عرصہ میں آج مسلمان ہندوستان کی ...سب سے بڑی اقلیت ہی نہیں۔ بلکہ ...کی مسلم آبادی کا تقریباً ایک چوتھائی ...حکومت اسلامی کا زمانہ نکال دیجئے ...سکتا ہے۔ کہ اس وقت سیاسی اثرات سے تبلیغ کو مدد ملتی تھی۔ آج کے حالات کو دیکھئے۔ جبکہ مسلمانوں کا سیاسی اثر بھی نہیں ہے۔ کہ صرف پنجاب میں سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کی سرکاری اطلاع کے مطابق دس سال میں چالیس ہزار ہندوؤں کو دائرۂ اسلام میں داخل کیا گیا۔ اس دس سال کے عرصہ میں (سنہ ۱۹۰۱ء سے سنہ ۱۹۱۱ء تک) مولیوں کی آبادی میں ادنےٰ ذات کے ہندوؤں کے تبدیلئ مذہب سے ۴۰ فیصدی کا اضافہ ہوا۔

مشرقی اور مغربی ساحل پر ہندو زرعی مزدوروں کی تعداد کے متعلق سپرنٹنڈنٹ مردم شماری کا یہ نوٹ قابلِ غور ہے۔ کہ "مالا بار میں اس ذات کی مردم شماری سنہ ۱۸۷۱ء میں ۹۹ ہزار تھی۔ اور دس سال بعد سنہ ۱۸۸۱ء میں ۵۹۳۷۴ رہ گئی۔ گویا یہ تعداد تقریباً چالیس ہزار کم ہو گئی۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس کا سبب عام طور پر تبدیلئ مذہب ہے۔"

"اسلام اینڈ سائیکالوجی آف مسلمان" کے مصنف مسٹر اینڈرسروبیہ کے اندازہ کے مطابق ہندوستان میں بیس سال کے عرصہ میں مسلمانوں نے ساٹھ لاکھ ہندوؤں کو اسلام میں داخل کیا۔

اب ذرا عیسائیوں کی جانب آئیے سنہ ۱۹۱۱ء سے سنہ ۱۹۲۱ء تک دس سال کے عرصہ میں رومن کیتھالک چرچ نے تین لاکھ ۳۴ ہزار اور پروٹسٹنٹ فرقہ نے ۵ لاکھ ۴۰ ہزار ہندوؤں کو عیسائی بنایا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ حالات کا اندازہ لگانے کے لئے یہ اعداد و شمار کافی ہیں۔ اس کے مقابلہ پر آریہ سماج کے کام کو دیکھئے۔ سنہ ۱۹۲۶ء شدھی کے کام میں سب سے سرگرم سال تھا۔ پنجاب میں اس سال میں کل ۱۵۱ مسلمان اور تقریباً اسی قدر عیسائی شدھ کئے گئے۔ اس کے علاوہ زیادہ تعداد ایسی شدھیوں کی ہے۔ جن میں شدھ ہونے والے پہلے ہندو ہی تھے۔ مگر وہ مسلمان یا عیسائی ہو گئے تھے۔ اسی سے ہم تمام ہندوستان کے کام کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

گویا جہاں تک ہمارے دھرم پرچار کا تعلق ہے۔ اوّل تو خود ان ہندوؤں کو بھی ہم کافی تعداد میں آریہ نہ بنا سکے۔ جو وید کے نام لیوا ہیں۔ مگر سائیں آچاریہ اور مہی دھر کے بھاشیہ پر گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور دوسری طرف غیر ہندوؤں میں ہمارا پرچار نتیجہ کے اعتبار سے صفر کے برابر ہے۔ زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ غیر ہندوؤں کے مقابلہ میں آریہ سماج کا کام (Offensive) مدافعانہ حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کہ اس نے اسلام یا عیسائیت کی توسیع اشاعت کو ذرا پہلے سے دشوار بنا دیا ہے۔ اور بس۔

لیکن یہ کہ ہمارا دھرم پرچار وہ پوزیشن کیوں اختیار نہیں کرتا؟ جو مسلمان اور عیسائیوں کے کام کی رفتار ہے۔ حالانکہ ویدک فلاسفی کی عظمت مسلّمہ ہے۔ یہ ایک سنجیدہ سوال ہے۔ جس پر ہمیں غور کرنا ہے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کا ذمہ دار ہمارے وید پرچار کا موجودہ سسٹم ہے۔ جو اچھے اُپدیشک پیدا نہیں کرتا۔ اور اُپدیشک سے جو کام لیا جا رہا ہے۔ وہ طریقہ ممکن ہے کسی وقت مفید ہو۔ لیکن اس نے آریہ سماج کو آج صرف ایک مجلسِ مذاکرہ Debating Club بنا دیا ہے۔ ایک اُپدیشک اپنا فرض اس قدر سمجھتا ہے۔ کہ روزانہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ایک لیکچر دے دیا۔ اور بس۔ اور آریہ سماج کے ادھیکاری یہ سمجھتے ہیں۔ کہ سال میں ایک دو مرتبہ اسی طریقہ پر دھرم پرچار کر کے اور ایک سالانہ جلسہ کر کے "کرنو نتو وشوم آریم" کا فریضہ ادا کر دیا۔ اور اب یہ ایک رسم بن کر رہ گئی ہے۔ میں نے آریہ سماجوں کے ہفتہ وار ست سنگوں کی بے رونقی دیکھی ہے۔ جس میں خود آریہ سماج کے رجسٹرڈ سبھاسد غیر حاضر رہتے ہیں۔

ایک چھوٹے سے مقام پر آریہ سماج کے پردھان ہودے نے مجھے بتایا۔ کہ ان کے مکان کے سامنے ایک عیسائی اُپدیشک رہتا ہے۔ اور تقریباً ۲۵ سال سے مستقل طور پر یہیں مقیم ہے۔ مگر نہ کبھی لیکچر دیتے ہوئے اسے کسی نے دیکھا۔ نہ سالانہ جلسہ کرتے۔ اور نہ ہی وہاں ان کی کوئی سوسائٹی ہے۔ وہ قریب کے دیہات میں گھومتا رہتا ہے۔ اور سینکڑوں آدمیوں کو عیسائی بنا چکا ہے۔

کیا ہمارے لئے اس خبر میں کوئی سبق نہیں ہے؟ ہم دن بھر بے کار پڑے رہ کر ڈائری کا پیٹ بھر دیتے ہیں۔ کیا یہ دھرم پرچار ہے جس پر قوم کا روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے؟

میں کسی مقام پر پرچار کے لئے گیا۔ دن بھر سماج مندر میں یا کسی ادھیکاری کی دوکان پر گذار کر رات کو لیکچر دے دیا۔ نہ کسی کو میرے جیون کا پتہ ہے نہ اخلاق کا۔ نہ کوئی مجھ سے واقف ہے نہ میں کسی سے پھر میرے چار لیکچروں سے خواہ وہ کتنے بھی بلند پایہ کے کیوں نہ ہوں۔ کیا نتیجہ نکل سکتا ہے؟ جب تک میں ایک شہر یا قصبہ کے لوگوں میں مستقل طور پر رہ کر اپنی زندگی سے اپنے سلوک اور اخلاق سے۔ اپنی خدمات اور خیالات سے اس آبادی کے سامنے ایک آریہ کا آدرش جیون پیش نہیں کرتا۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جس چیز پر یہ لچھے دار تقریریں ہو رہی ہیں۔ ان کا عملی نمونہ کیا ہے؟ میں پلیٹ فارم پر کھڑا ہو کر کہتا ہوں۔ کہ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ لیکن جب تک سنسار والوں کی مصیبت میں ان کے کام نہیں آتا۔ لشکام سیوا نہیں کرتا۔ اپنی سیوا کو پکشپات کے بندھنوں سے الگ نہیں کرتا۔ ہندو۔ مسلمان۔ سکھ۔ عیسائی۔ کالا۔ گورا۔ نیک وبد۔ آریہ وا ناریہ۔ براہمن اور شودر۔ اونچ اور نیچ۔ سب کی بلا امتیاز سیوا کو اپنے دھرم اور جیون کا مکھیہ اُدیشیہ نہیں بناتا۔ دُنیا کیسے سمجھے گی۔ کہ ویدک آدرش کیا ہے؟

ہماری سبھائیں اگر ہر اُپدیشک کو ایک علاقہ دے کر اس کی اُنتی اور اُدھار کا اس اُپدیشک کو ذمہ دار بنا دیں۔ اور پوچھیں۔ کہ تم نے سال بھر میں کیا تعمیری کام سرانجام دیا؟ کتنے اناریوں کو آریہ اور کتنے آریوں کو سچا آریہ بنایا۔ تو شائد ہم اُپدیشک اپنی کچھ ذمہ داری بھی سمجھیں۔ اور معلوم ہو کہ کتنا کام ہوا۔ موجودہ حالات میں تو ہم نے اپنی ڈیوٹی لیکچر دینے تک محدود کر رکھی ہے۔ کسی نے اس لیکچر کو سنا یا نہیں۔ اس لیکچر کا کیا ردِّ عمل ہوا۔ ہمیں ان الجھنوں سے کوئی غرض نہیں۔ لیکچر دیا۔ اور تنخواہ چڑھ گئی۔ میں نے اُوپر عرض کیا۔ کہ ممکن ہے کسی وقت جلسوں اور لیکچروں کی ہنگامہ خیزیاں بھی مفید ہوں۔ لیکن آج جب کہ اسی کو آخری اُدیشیہ سمجھ لیا گیا ہے۔ تو ہمارا تمام پروگرام غلط۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

دہیز کی ویدی پر

(از شریمتی سرسوتی دہلوی)

"کیا دیکھ رہی ہو بہن؟"
"تمہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا کیا؟"
"نہ"

"دیکھو یہ ماں ہیں۔ بڑے بھیا ہیں"
رجنی سمجھ گئی۔ تارا اب بچے گی نہیں۔ اُس نے بڑی بوڑھیوں سے سن رکھا تھا۔ کہ منش کی مرتیو جب نکٹ ہوتی ہے۔ تب اُسے مرت آتمائیں دکھائی دینے لگتی ہیں"۔ رجنی کے منہ سے ٹھنڈی سانس نکلی۔ پرنتو اس کی بہن اس کا دُکھ تاڑ نہ لے۔ اپنے من کے بھاؤ دبا کر اور سانس دھیرے دھیرے چھوڑتے ہوئے کہا—— بہن اِدھر میری طرف دیکھو۔ کیسا سندر پھولوں کا گلدستہ تمہارے لئے لائی ہوں۔ کتنی سگندھ ہے......"

"اُونہہ! چپ رہ رجو"

تارا چھت کی اور دیکھنے لگی۔ رجو کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ اس نے اپنا منہ دوسری اور پھیر لیا۔ روگنی نے دھیرے سے آنکھیں بند کر لیں۔ رجو نے تارا کی چھاتی پر ہاتھ رکھا۔ تارا اتنی کھٹنیں ہو رہی تھی۔ کہ کسی بھی کھشن اس کا پران پکھیرو اُڑ سکتا تھا۔ اس لئے جب تارا سوتی رجو یا تو اس کی چھاتی پر ہاتھ رکھتی۔ یا نبض ہاتھ میں لے لیتی۔ جیسے اُس کے نکلتے ہوئے پران کو تھام لے گی۔

اتنے میں روگنی تارا کانپ اُٹھی۔ اور آنکھیں کھول دیں۔ اس کا شریر پسینے سے تر ہو گیا۔ کڑا کے کی سردی ہوتے ہوئے بھی وہ پسینے سے نہا گئی تھی۔

دونوں ہاتھوں سے تارا کو سنبھالتے ہوئے رجو نے کہا—— کیوں۔ کیا ہوا بہن ڈرتی کیوں ہے؟ سنبھلو بہن اتنا کیوں کانپ رہی ہو۔ کیا کچھ سوپن دیکھا ہے؟"

تارا کچھ شانت ہوئی۔ رجو نے پھر پوچھا—— "بتاؤ تو۔ تم اتنا کانپ کیوں رہی تھیں؟"

"رجو! کیا بتاؤں تجھے۔ میری قسمت کتنی کھوٹی ہے؟ اوہ! کتنا بھینکر کشٹ ہے۔ بھگوان! تل تل کر کے کیوں مار رہے ہو۔ پربھو! اپنی آنند مئی گود میں لے کر میرے سارے کشٹوں کو نرمول کر دو دیا مئے...!"

تارا نے پرشید مُڑک کر بڑے کشٹ سے کہے۔

رجو رونے لگی۔ اس نے تارا کے ماتھے پر پیار سے ہاتھ دھر کر کہا—— میری رانی بہن کیوں ایسی اشبھ باتیں کہتی ہو؟ کیا تجھے مجھ پر ترس نہیں آتا۔ اور اس ننھی سی جان پر دیا؟"

یہ سنتے ہی روگنی چیت کار کر اُٹھی۔

"یہی تو—— یہی تو سارا کشٹ ہے۔ یہی تو میرے مرنے میں بادھا ڈالتا ہے۔ میرے وِک پرلوک دونو بگڑے۔ مرنے کے سمے لوگ بھگوان کی یاد کرتے ہیں۔ میں اس جیو کے موہ مایا میں جکڑی ہوئی ہوں"......

رجو تارا کے سر کے بالوں کو سہلاتی ہوئی کہنے لگی—— "بہن تم کیول سوچا کرتی ہو۔ دن رات نراشا کا ہی دھیان کرتی ہو۔ وچاروں کا پربھاؤ بھی صحت پر بہت پڑتا ہے۔ یدی تم پرسنّ رہنے کا پرینن کرو تو ضرور تندرست ہو جاؤ گی۔ تم تو ذرا سوتی بھی تو کانپ اُٹھی۔ جاگی تو رونے لگی"

تارا دھک بولنے کے کارن ہانپ رہی تھی۔ اُسے پھر جھپکی آ گئی۔ اتنے میں پاس ہی چارپائی پر پڑا ہوا نو دس مہینے کا بالک رو اُٹھا۔ رجو تارا کی چارپائی سے اُٹھ کر بچے کے ساتھ لیٹ کر تھپکی دینے لگی۔ بچہ پھر سو گیا۔

رجو بچے کو چھاتی سے لگا کر پڑی رہی۔ اور بھوِشیت کی سوچنے لگی۔ ہم دونو بہنیں کتنی بدقسمت ہیں۔ بچپن میں ماتا پتا کے سنیہہ سے ونچت ہو گئیں۔ سخت سبھاؤ والے بھائی تھا گرم مزاج بھوجائی کے ہاتھوں پڑ کر کیا کیا دُکھ نہیں اُٹھائے؟ انیک گالیوں کی بوچھاڑ۔ اُوپر سے لاتوں۔ مکّوں کی مار۔ سب سہا۔ اُف تک نہ کی۔ کرتیں بھی کس کے پاس۔ سنیہہ سی جننی کا پیار سوپن کی طرح پایا۔ پتا کی تو شکل بھی یاد نہیں آتی۔ ماتا پتا کے بنا بچوں کے دُکھ سکھ کی سننے والا ہوتا ہی کون ہے؟ ایک بڑا بھائی تھا۔ وہ جیوت رہتا۔ تو شاید ہم اُس سے کچھ سنیہہ پاتیں۔ پرنتو وہ تو ماتا پتا کے تین مہینے بعد ہی ہیضے کی بیماری سے سنسار سے اُٹھ گیا۔ سنا ہے۔ کہ وہ دیوتا کے سے سبھاؤ والا تھا۔ سوچا تھا۔ بہن کا وواہ ہو جائے گا سسرال چلی جاوے گی۔ تب سکھ دیکھے گی۔ پچھلے دُکھوں کو بھول جائے گی۔ شاید ساتھ ہی ساتھ مجھے بھی بھول جائے۔ یہ سوچ کر وہ ہنسنے لگی تھی۔ پرنتو بہن سنسار کے سمست سکھوں کو پاس بھی پھٹکنے نہ دیں۔ مجھے یاد نہ رکھے۔ کتنی پرسنّ ہو جاتی تھی میں۔ پرنتو بھاگیہ کے لکھے کو کون مٹا سکتا ہے؟ بھاگیہ میں تو اُن دُکھوں سے بھی بڑھ کر دُکھ لکھے تھے۔

بہن کا وواہ دھوم دھام سے گھر میں ہوا۔ بڑھا لکھا پتی پایا۔ دس مہینے بعد وہ میرے کی ماں بن گئی۔ چاند سا بچہ پا کر ہم دونو بہنیں نہال ہو گئیں۔ پرنتو کسے پتہ تھا۔ کہ بچہ سندر مکھڑا پا کر کیا کرے گا؟ وہ تو ساتھ ہی ابھاگیہ کا گٹھا باندھ لایا ہے۔ پرسوت کی اوستھا میں ہی اس ابھاگے کی ماں بخار میں گرست ہو گئی۔ سال بھر ہو گیا۔ کھاٹ پر پڑی دن گن رہی ہے۔ اس ننھے سے جیو نے نہ ماں کا دودھ پیا۔ نہ اُس کا لاڈ دیکھا۔ کسی سمے یہ نام ماتر کی ماں اس کی طرف سے ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کر لے گی۔ اور اس کا باپ پتھر سے بھی کٹھور ہردہ والا ہے۔ سنسار میں شاید ہی ایسا منش کوئی ہو۔ روگ گرست پتنی۔ نوجات سنتان۔ کسی کا بھی آکرشن اُسے کھینچ نہ سکا۔ کارن؟ کارن تو صاف ہے۔ ماتا پتا نہیں ہیں۔ بھائی نے ان کی مٹھی اچھی طرح گرم نہیں کی۔ اس بات کا کرودھ کیا کم ہے؟ کئی لیکھکوں میں پڑھا ہے۔ کہ پرکرم ہو تو سوتنتر تھا اتی اُنم دستو ہے۔ پرنتو دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ یہ بھی مریادا اور سماج کی کمزوریوں میں بندھا ہوا ہے۔ پھر بہن کو تو تپ دق ہے۔ اُسے پتنیاں بہت مل جائیں گی۔ اس بھینکر روگ کی چھایا میں وہ کیا پڑے۔ جس کی ماں اپیکشت ہو۔ اس کے بچے کی کیا حیثیت ہے—— تو بس کیا اُنیس ورش کی تارا کے جیون کا یہی سار نکلا۔ اُس کے یوون۔ اُس کے سوندریہ۔ اس کے دھیریہ اور سہن شیلتا کی سنسار میں یہی قدر ہوئی۔ اب باقی کیا ہے سنسار بھر کے کشٹ جھیل کر کیا سے ماں بن کر تڑپتے ہوئے ہردہ کو مسوس کر۔ تارا آنکھیں بند کر لیگی۔ اور مجھ پر اس بے زبان بچے کا بھار سونپ جاوے گی۔ تو کیا میں ماتر ہردے کے اُچھ پد کی ذمہ داری نبھا سکوں گی؟ کیوں نہیں۔ سمیٹ کر ہردہ میں پھیر لوں گی۔ اور پیار اس ماتری ہین بالک پر لٹا دُو۔ بہن کی موت کا صدمہ مجھے سہنا پڑے۔ اس بچے کو اس دُکھ کا ساتھی نہ بن۔ اُسے پتہ ہی نہیں لگے گا۔ کہ وہ ...

یہ سوچتے سوچتے اس کا سر ... سے ٹھیک گیا۔ پھر اُسے ... آہ! میں کیا کیا سوچ گئی۔ مانو ... میرے وش کی ہیں۔ آج نہیں کل ... یا ورش بھر کو میرا بھی اسی گھر میں ... میرا جیون سوتنتر نہیں رہے گا ... ہی اُس کا کلیجہ کانپ گیا۔ چھاتی ... کرنے لگی۔ سر تپتا ماتھے پر پسینہ ... وہ آگے نہ سوچ سکی۔ گھبرا کر اُٹھ ...

تارا کو دوا دینے کا وقت ہو گیا ... نے دھیرے سے پکارا—— "بہنا! ..."

تارا نے آنکھیں کھول دیں۔ رجو نے ... میں دوائی ڈالتے ڈالتے کہا—— "... جگانا اُچت نہ سمجھا۔ اس لئے ہی ... میں آدھ گھنٹہ کی دیر ہو گئی"

تارا نے رجو کے منہ کی اور آنکھ ... رجو کی آنکھیں رونے سے سوجی ہوئی ... تارا نے رجو سے کچھ کہا نہیں ... اُس نے کبھی سوکھی نہ دیکھی تھیں ... اُس سے چھپی نہیں تھی۔ اس نے ... سا بھاؤ دکھاتے ہوئے کہا—— ... کا پُتر) کے ساتھ لیٹی ہوئی ... کہہ کیا اُسے لوری دے رہی تھی؟ تم ... میں سو رہی ہوں۔ پرنتو میں سب سُن ... میں نے تمہیں نہ بلایا۔ سوچا۔ نکل ... کے من کا غبار۔ سچے دل سے رونا ... کا کوئی ہو اُسے مرتے سمیہ میں بھی ... لگتا ہے رجو!"

رجو زور سے رونے لگی۔ ... منہ سے دوائی کا پیالہ ہٹاتے ہوئے ... "جاؤ۔ میں دوائی نہیں پیتی۔ کیا ... مرنے جا رہی ہوں۔ جو تم اتنا روتی ... جہاں تک خیال ہے۔ میں کچھ اچھی ... کل سے کھانسی کم ہے۔ بخار تو بہت ... پھر بھی تو دھیرج نہیں دھرتی۔ ... باندھو۔ اگر میں اچھی ہو جاؤں۔ ... دو گی؟"

رجو نے مسکرا دیا۔ آنکھیں پونچھ ... کچھ بولی نہیں۔ تارا اپنا دُبلا ہاتھ ... میں دے کر بولی—— "دیکھو رجو! بخار بالکل نہیں ہے۔ صرف کمزوری ... دھیرے دھیرے سب ٹھیک ہو جا ... تم رونے لگتی ہو۔ میرا من بھی وش میں نہیں رہتا" (باقی آئندہ)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرچار

ریاست حیدرآباد کی اور سے باہر کے دیشیوں کے پر دیشیوں پر جو بپتی ہندھ چلا تھا - وہ اب ہٹ چکا ہے - اس کے ہٹتے ہی حیدرآباد آدی سخفانوں میں باہر کے دیشیوں کے ویاکھیان ہونے شروع ہو گئے +

شری سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی بمبئی سے لوٹتے ہوئے ۲۰ - دسمبر کو حیدرآباد پدھارے - ان کا ٹھہو پورن اپدیش دیوی دین باغ کے کیمپ میں ہوا +

ریاست حیدرآباد میں ستوسن کا نتیجہ

... تین وانی تین اتھیادیاں ایک سماج مندر بنانے کے لئے راشی پوری کر دیں گی - تو ان کے نام انکت کر دئے جاویں گے - اسی طرح کار چھوٹی چھوٹی آریہ سماجیں مل کر ایک مندر کے لئے دان پورا کر دیں گی - تو ان کے نام انکت کئے جاویں گے -

یہ سبھا آگامی تین ورشوں میں پانسو سماج مندر دکھشن بھارت میں بنانا چاہتی ہے - جن میں سے دو سو مندر ۱۹۴۰ء میں بن جانے چاہئیں - اور شیش ۱۹۴۱ء اور ۱۹۴۲ء میں +

یہ سبھا سب آریہ سماجوں سے آشا کرتی ہے کہ وہ اس اپیل کی پراپتی پر تتکال ہی نشچیہ کر کے سوچنائیں اس سبھا کو دیں گے - وہ اپنی (سماج کی) اور سے کتنی کتنی لاگت کے کتنے مندر نرمان کرائیں گے - اس کاریہ کے لئے کتنا کتنا دھن اور کس نشچت سمے تک سبھا کو بھیجیں گے +

... ہر ایک سماج سو سو یا اکیلی ایک مندر نہیں بنا سکتی - تو کئی کئی سماجیں مل کر کم سے کم ایک مندر بنانے کی راشی پوری کر دے گی اور کب تک +

(۳) ان کے نگر میں اتھوا آس پاس میں کون کون سے ایسے سجن ہیں - جن سے یہ سبھا پرارتھنا کرے - اور ان سے ایک مندر بنانے کے لئے دان پراپت ہو سکتا ہے +

مجھے پورن آشا ہے کہ ، تینوں پردھانوں سے دکھشن بھارت میں ویدک دھرم کے پرچار اور آریوں کے سنگٹھن کو ... مندر بنانے کا جو سورن اوسر پراپت ہوا ہے آریہ سماجیں تتھا آریہ ہندو بھائی ... نہ جانے دیں گے - اور شیگھر اتی شیگھر ... آریہ کو سہاون کرنے کا اپائے کریں گے۔

ریاست حیدرآباد میں ہم کیا کر رہے ہیں؟

(از پنڈت منشی لال جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ)

ڈی - اے - وی کالج لاہور کے پروفیسر بہادر مل جی فلاسوفیکل کانفرنس کے سلسلے میں حیدرآباد پدھارے تھے - ۲۴ - دسمبر کو ان کا ویاکھیان آریہ سماج ملتان بازار میں ہوا +

شری پنڈت گیان چند جی آریہ سیوک سارو دیشک سبھا کی اور سے ۲۴ - دسمبر کو حیدرآباد پدھارے - ۲۴ - دسمبر کو شردھانند بلیدان سمبندھی بڑے بھاری جلسے میں ان کا ویاکھیان ہوا - پولیس کی طرف سے کسی پرکار کی پوچھ تاچھ تک بھی نہیں ہوئی +

شری پنڈت دھرمیندر ناتھ شاستری جی ۴ - جنوری کو شولاپور پہنچ گئے ہیں - وہ وہاں سے کریم نگر اور نالگنڈا کی آریہ سماجوں میں پرچارارتھ پدھاریں گے +

شری سوامی سداشیوانند جی - سوامی سوتنترانند جی - سوامی سرودانند جی - سوامی ابھے دیو جی - سوامی برہمانند جی - سوامی کیولانند جی - سوامی گنگاگری جی - پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار - پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک مشنری - پنڈت دیوبرت جی بان پرستھی - مہاشہ کرشن جی - لالہ خوشحال چند جی - لالہ دیوی چند جی - پنڈت دیوان چند جی - پنڈت رام چندر جی دہلوی - پنڈت منسا رام جی ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی انیادی سے تیک سجنوں سے پرارتھنا کی گئی ہے - کہ وہ شیگھر ہی ریاست حیدرآباد میں پدھار کر وہاں کی جنتا کو اپنے اپدیشامرت سے لابھ پہنچائیں -

اس کے اتیرکت نظام راجیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک اس سمے دس اپدیشک پرچار کاریہ کر رہے ہیں +

سارودیشک سبھا کی اور سے شری ماتھر شرما جی شیگھر ہی پدھارنے والے ہیں - ان کے اتیرکت پانچ بڑے اپدیشک بھی شیگھر ہی سارودیشک سبھا کی اور سے بھیجے جانے والے ہیں +

آریہ ہائی سکول

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے نشچے انوسار آریہ ہائی سکول آگامی جون ماس میں جاری ہو جاوے گا - تیاریاں جاری ہیں - سکول کیلئے ملتان بازار میں شری اوبرائن جی ریٹائرڈ جج کی کوٹھی خریدنے کے سب پربندھ پورن ہو چکے تھے - کہ نظام سرکار بیچ میں کود پڑی - اور انہوں نے مسٹر اوبرائن کو یہ کہہ کر کوٹھی بیچنے سے منع کر دیا - کہ سرکار سوئم اس کوٹھی کو خریدنا چاہتی ہے - شیگھر ہی سکول کیلئے بھومی خریدی جائے گی - اور سکول کی عمارت شروع ہو جائے گی +

نئے سماجوں کی ستھاپنا تتھا مندر نرمان

حیدرآباد ریاست میں نئے آریہ سماج قائم ہو رہے ہیں - ان کی سوچی آگامی انک میں دی جائے گی +

سارودیشک سبھا نے نشچے کیا ہے - کہ آگامی تین ورشوں میں پانسو آریہ سماج مندر دکھشن بھارت میں نرمان ہو جانے چاہئیں - اس کے لئے سبھا نے آریہ سماجوں تتھا آریہ ...

گجرات کاٹھیاواڑ کی یاترا اور پرچار

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

میں نے گزشتہ اشاعت میں کاٹھیاواڑ کا تھوڑا سا حال لکھا تھا - اب مختصر طور پر یہاں کی خصوصیات لکھتا ہوں :-

(۱) کاٹھیاواڑ کی ریاستوں میں کئی استھانوں پر آریہ سماجیں ہیں - مگر شتھل اوستھا میں ہیں - جن کے نمن کارن ہیں :-

(الف) آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس کافی اپدیشک نہیں ہیں - صرف ایک دو اپدیشک اس قدر وسیع صوبہ کے لئے بالکل ناکافی ہیں +

(ب) سبھا کے پاس پرچار کے لئے دھن کافی نہیں ہے - نہ ہی سبھا کے ادھیکاری بارسوخ اور ذی اقتدار ہیں +

(ج) آریہ سماج بمبئی کا سبھا کے ساتھ سہیوگ نہیں ہے - وہ سبھا سے علیحدہ ہے :-

(۲) آریہ پرتی ندھی سبھا کا سماچار پتر "آریہ پرکاش" گجراتی بھاشا میں اپنے ہیڈ کوارٹر شہر آنند سے پرکاشت ہوتا ہے - اس کی اشاعت سنتوش جنک نہیں ہے - سمپادک پرشنسا سے کام کرتا ہے +

(۳) اس پرانت میں تین گوروکل بالکوں کے ہیں - اور دو گوروکل کنیاؤں کے ہیں - لڑکوں کے گوروکل سون گڑھ - سوپا اور سینٹ کوٹ میں ہیں - لڑکیوں کے پوربندر اور بڑودہ میں ہیں - یہ اچھے چل رہے ہیں +

(۴) دو برس سے بارش نہ ہونے کے کارن قحط پڑ رہا ہے - پانی کی قلت سے مال مویشی مر رہے ہیں - اور دیہاتی لوگ فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں - جنگ کے شروع ہونے سے بیکاری بڑھ رہی ہے - اور اشیاء کے نرخ تیز ہو جانے سے لوگ سخت مصیبت زدہ ہو رہے ہیں +

(۵) سٹیشنوں پر استریاں قلی کا کام سرانجام دیتی ہیں - اور بہت استریاں پانی بلانے کا کام کرتی ہیں +

(۶) یہاں کے لوگوں کی خوراک باجرہ اور چاول ہے - سبزیاں بینگن - آلو - اور بند گوبھی ملتی ہے - کدو کریلا - توری اور ٹنڈا دیکھنے میں نہیں آتا - لوگ سبزی میں تیل کا استعمال کرتے ہیں - دودھ بھی کم استعمال کرتے ہیں - اس کی بجائے چائے کا استعمال زیادہ کرتے ہیں - کیونکہ دودھ کی قلت ہے +

فائدہ نہ ہونے پر ← سچائی کا زندہ ثبوت ← دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ

صرف سولہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو غلطی سے نامرد ہو گئے ہیں بینظیر ہے - قیمت ۳۲ خوراک دو روپے محصولڈاک سات آنے +

کام دیو تیل رجسٹرڈ

بغیر چھوڑا پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے - لطف یہ کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک سات آنے +

رتی بھنڈار گولیاں

یہ گولیاں قوت باہ و امساک کیلئے دنیا بھر کی دواؤں سے اعلٰے و لاثانی ہیں - قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ محصولڈاک سات آنے زائد +

مینیجر اوشدھ بھنڈار فیروزپور شہر

... نرناریوں سے دھن کی اپیل کی ہے - سنتوش ہے - کہ سبھا کی اپیل کا دلیا ہی سنتوش جنک اُتر مل رہا ہے - جیسی کہ آشا تھی - آریہ سماجوں تتھا دھنی سجن آریہ نرناریوں کو شیگھر تا کرنی چاہئے تھا اس ... اوسر سے

آریہ سماج کا موجودہ طریقہ پرچار (بقیہ صفحہ ۹)

ہو گیا۔ بحالاتِ موجودہ ایک کامیاب سالانہ جلسہ کسی آریہ سماج کا روشن ترین زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور کامیاب جلسے کی تعریف مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ چندہ اچھا جمع ہو جائے اور لیکچر پسند کئے ہوں۔ مگر لیکچر کی پسندیدگی کا معیار مختلف حالات میں مختلف ہوتا ہے۔ عام معیار تو یہ ہے۔ کہ عوام پسند کریں۔ عوام کی پسند کے لئے دو شرائط ہیں۔ ایک یہ کہ ضرورت سے زیادہ تمسخر انگیز ہو۔ اور مضحکہ خیز لطائف کی بوچھاڑ سے سارا لیکچر محفل کو کشتِ زعفران بنا دے۔ چاہے یہ لطیفے بے معنی ہی ہوں۔ ان کا مقصد صرف ہنسانا ہو۔ اور چاہے دوسرے مذاہب کی تعلیمات اور بزرگوں کا مخول اُڑایا گیا ہو۔ یا پھر عوام کی پسند کا لیکچر وہ ہوتا ہے۔ جس میں اُپدیشک نے دیگر مت متانتروں کے بخیئے اُدھیڑ کر رکھ دئے ہوں۔ یا "دھجیاں اُڑا دی ہوں"۔ اور جو لیکچر اس "بلند معیار" پر پورا نہیں اُترتا۔ وہ ناپسندیدہ ہے۔ چنانچہ ایسا "ناپسندیدہ لیکچرار" جب ایک مرتبہ کسی جلسہ پر آ گیا۔ تو آئندہ جلسہ پر سماج اس کو پروگرام میں سے ہی انکار کر دے گی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ غریب اُپدیشک کو ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ مجھے ایک نہایت قابل سنجیدہ اور تجربہ کار اُپدیشک کے متعلق ذاتی علم ہے۔ کہ سبھا نے ان کی علیحدگی کا کارن یہی تھا۔ کہ ان کی "مانگ" نہیں تھی۔

اس معیاری غلطیوں کے باعث اُپدیشکوں نے اپنی کامیابی اور نوکری کے مستقل کا تحفظ اگر اسی میں سمجھ لیا۔ کہ ان کا کام محض دلچسپ اور چٹ پٹے لیکچر دینا ہے۔ تو اُپدیشک کا قصور نہیں۔ بلکہ اس کا ذمہ دار وہ غلط سسٹم ہے۔ جس پر ہمارا دھرم پرچار کا کام چل رہا ہے۔

ہوتا یہ ہے۔ کہ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہم ناخواندہ عوام کی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں۔ حالانکہ پرچار کا مقصد یہ ہونا چاہئیے تھا۔ کہ ہم ان عوام کے بگڑے ہوئے مذاق کو درست کرتے۔ مگر نہیں کیا۔ اب نتیجہ ہمارے سامنے آ رہا ہے۔ کہ کسی جلسہ میں ایک مسخرہ قسم کے بھجنیک کے مقابلہ میں قابل سے قابل اُپدیشک فیل ہو جاتا ہے۔ مجھے ایک جلسہ کے متعلق یاد ہے۔ کہ رات کو تقریباً تین ہزار کی حاضری تھی۔ پروگرام بنانے والوں نے غلطی سے بھجنیک کو پہلے کھڑا کر دیا۔ جب تک وہ پبلک کو ہنساتا رہا۔ پبلک بیٹھی رہی۔ جب پنڈت جی اُپدیش کے لئے کھڑے ہوئے تمام پبلک اُٹھ کر اس طرح بھاگی۔ جیسے کہیں آگ لگ گئی ہو۔ اُپدیش سننے والوں کی تعداد بمشکل پچاس رہ گئی۔ دراصل یہ ہمارے طریق کار کی غلطی کا خمیازہ ہے۔

ایک اور خرابی اس قسم کی لیکچر بازی سے یہ ہوئی۔ کہ ادھر چونکہ سبھا کے ادھیکاریوں کے خیال میں کامیاب اُپدیشک وہ ہے جس کی مانگ زیادہ ہے۔ اور سبھا بحالتِ موجودہ مجبور ہے۔ کیونکہ اگر سماجوں کی حسب منشا مانگ پوری نہیں کی جاتی۔ تو دید پرچار کا دھن خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ اور "اُپدیشک کی مانگ" ہم نے اوپر واضح کر دی ہے۔

اب یہ ہوا۔ کہ اُپدیشکوں میں پیشہ وارانہ "رقابت" پیدا ہو گئی۔ کسی جلسہ میں ایک اُپدیشک کے لیکچر کی مقبولیت دوسرے اُپدیشک کے لئے حسد کا سبب بن گئی۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس رشک و حسد اور رقابت کے قدرتی نتائج ایک دوسرے کے خلاف سازشیں۔ پروپیگنڈا۔ شکایات۔ لڑائی جھگڑے غرض دُنیا بھر کی بیماریاں پیدا ہوئیں۔ اور مجھ سے زیادہ سبھا کے ادھیکاریوں کو اس حقیقت کا علم ہے۔ کہ دُنیا کو راگ دویش سے بچنے کا اُپدیش کرنے والے خود اس بیماری میں کس قدر مبتلا ہیں۔ جب اُپدیشکوں کا یہ حال ہو۔ تو نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ۔ ع۔

"آنکس کہ خود گم است کرا رہبری کند"

ایک سال کے کام سے جو تجربات حاصل ہوئے ہیں۔ ان کی بنیاد پر میری رائے ہے۔ کہ ہمیں اپنے پرچار کے طریقوں پر بہت جلد نظر ثانی کرنی ضرورت ہے۔ تاکہ جو روپیہ ہم دید پرچار کے نام پر آئے سال خرچ کر رہے ہیں۔ اس کی قیمت حاصل ہو سکے۔

جہاں پرچار کے طریقوں پر غور کرنے کی جانب توجہ درکار ہے۔ وہاں ... کی قابلیت کا موجودہ غلط معیار فوراً بدلنا چاہئیے۔ کیونکہ یہی چیز ہے۔ جس نے اُپدیشکوں میں مشنری سپرٹ پیدا نہیں ہونے دی۔

میں نے اس مضمون میں صرف دھرم ... کے اس حصہ پر نکتہ چینی کی ہے۔ جو بڑی سبھاؤں سے ہے۔ مقامی آریہ سماجوں کے کام پر اگلے مضمون میں بحث کروں گا۔ جانتا ہوں۔ کہ اس مضمون میں بہت کڑوی سچائیاں اور بہت سے اُپدیشکوں کے لئے ناراضگی کا مواد موجود ہے۔ مگر ... سامنے جو مقصد ہے۔ وہ چند اشخاص کی خوشامدانہ رضامندی سے کہیں زیادہ ...

ور کی ضرورت

الہ مالیہ کنیا ۱۶ سالہ ہندی بھوشن ... کے لئے برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ کنیا میٹرک ... تیاری کر رہی ہے۔ اور گھر کے کام کاج سے واقف ہے۔

گزیٹڈ آفیسر کی لڑکی ہے۔

درخواستیں:-

معرفت اخبار "پرکاش" لاہور ...

چھپ گئی اُردو سنسکار ودھی چھپ گئی
معہ دیا کھیا

لیکھک مہرشی دیانند سرسوتی پرکاشک سورگیہ شری سوامی شردھانند جی

سنسکار ودھی اُردو مدت سے ختم تھی۔ آریہ پبلک کے پُرزور اصرار پر ہم نے اب پھر اسے چھپوایا ہے۔ اُردو جاننے والے بھائی بھی اب بنا کسی دقت کے خود سنسکار کروا سکیں گے۔ اور ان کا اصلی مقصد و مدعا بخوبی سمجھ سکیں گے۔ جب تک کسی سنسکار کا مدعا و اہمیت معلوم نہ ہو۔ تب تک وہ سنسکار و بیفائدہ ہے۔ اسلئے سب اُردو جاننے والے بھائیوں کو اس کی ایک ایک کاپی فوراً منگوا لینی چاہئیے۔ جلدی آرڈر بھیجئے۔ ورنہ پھر پہلے کی طرح اگلے ایڈیشن کی راہ دیکھنی پڑیگی۔ اس اردو سنسکار ودھی کی چند ایک خوبیاں نیچے ملاحظہ فرماویں:-

(۱) ہر ایک منتر سنسکرت میں بھی دیا ہے نیچے دیو ناگری منتر اردو میں بھی لکھ دیا ہے (۲) سنسکار ودھی میں آئے ہوئے ہر ایک منتر کا ارتھ بھاوارتھ تفصیل کے ساتھ بھی درج کی گئی ہے۔ جہاں جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے وہاں وہاں نیچے فٹ نوٹ دیکر اچھی طرح تشریح کر دی گئی ہے (۳) بڑھیا کاغذ پر سندر ...... موٹے ٹائپ میں چھپائی گئی ہے۔ اس کتاب کے کل صفحات سات سو کے قریب ہیں۔ اتنا ہونے پر بھی قیمت لاگت ماتر ہے۔ سنہری جلد عمر رعایتی عہ

شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز بکسیلرز آریہ پستکالیہ انار کلی۔ لاہور

ور کی ضرورت

میرے ایک سمبندھی کھتری ٹنڈن جو ریاست پٹیالہ کے رہنے والے اور بی۔ پی سی ڈسٹرکٹ بورڈ انجینیر ہیں۔ ان کی پندرہ ۱۵ سالہ ہو گئی کنیا جو ہندی رتن پاس ہے کیلئے ایک برسر روزگار سو گیہ ور کی ضرورت ہے۔ بہتر دیو ہار کرنے والے سجن نمن لکھت پتہ پر ... کریں:-

پربھو دیال آریہ غازی پور سٹی (یو۔ پی)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگر ...

اصلی پیٹنٹ

رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

چاہنے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی ... اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر تندرست بچے طاقتور ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی ... قیمت فی شیشی ۸ روپیہ ۱۲ علاوہ محصول۔ نئے سو ... مفت لو۔ دلی میں نام و پتہ بھیجنے پر کتابچہ ... المشتہر۔ منیجر بال جیون گھٹی کارخانہ علی ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہفتہ کی ڈائری

سنیچروار ۲۷ جنوری

— بنوں کے سارے دیہاتی رقبہ میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

— حکومت برطانیہ نے کانگریسی وزارتوں کے خلاف شکایات کی تحقیقات کرائے جانے کے مسٹر جناح کے مطالبہ کو ٹھکرا دیا ہے۔

— "یوم آزادی" پر لاہور میں بیس ہزار جھنڈے فروخت ہوئے۔ اور پچاس ہزار حلف نامے تقسیم کئے گئے۔

— مسولینی اٹلی کے مفاد کے خلاف روس کو کوئی کام نہیں کرنے دے گا۔

— قبائلی ڈاکوؤں نے گورہ تھانہ پر حملہ کیا۔ اور نارنگ سرائے کو لوٹ لیا۔ اور ۵ ہندوؤں کو گولی کا نشانہ بنا ڈالا۔

— سندھ کے سکولوں میں لازمی فوجی تعلیم کا بل اسمبلی میں پیش کیا جائیگا۔

اتوار ۲۸ جنوری

— سندھ کے دو ہندو وزیر مستعفی ہو گئے ہیں۔

— تمام ہندوستان بھر میں "یوم آزادی" نہایت جوش سے منایا گیا۔

— چین میں جاپان نیشنل گورنمنٹ قائم کرے گا۔

سوموار ۲۹ جنوری

— ٹینٹسن میں پھر برطانوی علاقہ کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے۔

— نرخوں کے کنٹرول کے لئے مرکزی گورنمنٹ ایک شعبہ کھولے گی۔

— روس اور فن لینڈ کی جنگ میں جرمنی غیر جانب دار رہے گا۔

— شری مہت گھنشیام سنگھ جی گپت نے جو پنجاب کا دورہ کرنا تھا وہ ملتوی ہو گیا ہے۔

— پنجاب، اسمبلی کے آئندہ انتخابات کے لئے ووٹروں کی فہرستیں تیار ہونی شروع ہو گئی ہیں۔

بدھوار ۳۱ جنوری

— پنجاب گورنمنٹ مہابیر دل و دیگر فرقہ وارانہ والنٹیر آرگنائیزیشنوں کے خلاف کارروائی کرنے پر غور کر رہی ہے۔

— سنٹرل اسمبلی کی خالی نشست لالہ شام لال کو بلامقابلہ مل گئی ہے۔

— جاپان میں ایک گاڑی کو حادثہ میں آگ لگ جانے سے ۱۷۶ اشخاص زندہ جل گئے۔

— فسادات سکھر کے سلسلہ میں ۷۷۹ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

— بنوں سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں پر وزیریوں نے حملہ کر کے دو ہندوؤں کو اغوا کر لیا۔

— رنگون میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔

— قبائلی ڈاکوؤں نے ٹانک کے قریب ایک لاری کو لوٹ کر دو ہندوؤں کو اغوا کر لیا۔

— جنگ کے پہلے چار مہینوں میں برطانیہ کو سات لاکھ پونڈ اور جرمنی کو پندرہ لاکھ پونڈ کا نقصان اٹھانا پڑا۔

منگلوار ۳۰ جنوری

— جرمنی کے ۲۹ فیصدی جہاز غیر جانبدار بندرگاہوں میں پناہ گزین ہیں۔

— مسٹر جناح نے یہ کہہ کر کہ لیگ تمام مسلمانوں کی نمائندہ جماعت نہیں۔ لیگ کی واحد نمائندگی کا بھانڈہ اپنے ہاتھوں پھوڑ دیا ہے۔

— بمبئی میں صرف ایک ہفتہ میں چیچک کے ۱۶۱ کیس ہوئے۔ جن میں ۴۰ کی موت ہو گئی۔

— منزئی اور ٹانک کی ریلوے لائین پر قبائلیوں کی شرارتوں کی وجہ سے گاڑیوں کی آمد و رفت عارضی طور پر بند کر دی گئی ہے۔

— فرانس کے سرکردہ حلقوں کی رائے میں ہٹلر سے سمجھوتہ ناممکن ہے۔

— نازیوں کی بحری طاقت کا ۵واں حصہ تباہ ہو گیا ہے۔

ویروار یکم فروری

— ۵ - فروری کو قبل از دوپہر گاندھی لنلتھگو ملاقات ہو گی۔

— فن لینڈ کے طول و عرض میں روس نے تین ہزار بم گرائے۔

— جھیل کیانتا یاروی پر روسیوں اور فنوں کی لڑائی میں پندرہ ہزار روسی تباہ ہو گئے۔

— ضلع میانوالی میں قبائلیوں نے چھاپہ مار کر ایک ہندو لڑکے اور لڑکی کو اغوا کر لیا۔

— جرمن پولینڈ میں اٹھارہ ہزار پولش لیڈر ہلاک کر دئے گئے۔ ایک لاکھ پولوں کو نکال دیا گیا۔

— روسی پولینڈ سے ۵ ہزار پول جلاوطن کر دئے گئے ہیں۔

— روس میں جرمن تاجر گرفتار کئے جا رہے ہیں۔

— ہندو مسلم فساد رنگون میں ایک درجن اموات اور چھ سو گرفتاریاں ہوئیں۔

— مہاتما گاندھی، مسٹر چیمبرلین۔ گرینتی فیلڈز۔ اور مسٹر برنارڈ شا میں سے مہاتما گاندھی کی زندگی کو برطانیہ والوں نے سب سے زیادہ قیمتی قرار دیا ہے۔

— گونڈہ کے نزدیک نواب گنج میں ہندو مسلم فساد ہو جانے سے ایک شخص ہلاک اور ۳۵ مجروح ہو گئے ہیں۔

— فن لینڈ کے ایک شہر پر ۳۵ بار بمباری کی گئی۔

— آل انڈیا ویمنز کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بیگم حامد علی نے کہا۔ کہ میونسپل ملازمتوں میں عورتوں کو آدھا حصہ ملنا چاہیئے۔

— ہندوستان میں بھی سامانِ جنگ تیار ہو گا۔

— لاہور میں سر گوکل چند نارنگ کی صدارت میں ہندوؤں کے ایک جلسہ نے سرحد میں گورنمنٹ کی کمزور پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے قبائل کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔

— روسی فنوں پر سختی کر رہے ہیں۔

شکروار ۲ فروری

— مشرقی فن لینڈ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

— جاپان اور روس میں سمجھوتہ کی گفت و شنید کامیاب نہ ہو سکی۔

— فن لینڈ پر حملہ کرنے والے دو لاکھ روسی سپاہی ہلاک ہو گئے ہیں۔

— کانگریس نے بنگال صوبہ کانگریس کو محدود طور پر سول نافرمانی کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

— ہندوستان میں یوروپینوں کی جبری بھرتی کی سکیم ترک کر دی گئی ہے۔

— برطانیہ کے مشرقی ساحل پر جرمن جہازوں نے کئی حملے کئے۔

— ملتان میں کچھ مسلمانوں میں بحث ہوتے ہوتے لڑائی ہو جانے سے ایک مسلمان ہلاک ہو گیا۔ ایک مولوی کو گرفتار کر لیا گیا۔

— قبائلیوں نے چند سکول جلا دئے ہیں۔

— ریاست کشمیر میں ہندی پاٹھشالاؤں کی گرانٹ بند کئے جانے کی افواہ ہے۔

— وائسرائے سے ملاقاتوں کا سلسلہ ۵ - فروری سے شروع ہو جائے گا۔

حیدرآباد کے سماچار

پنڈت نریندر کی رہائی

نظام سرکار نے حیدرآباد کے سرکردہ نوجوان آریہ لیڈر پنڈت نریندر کی جنہیں ستیاگرہ شروع ہونے سے پہلے اکتوبر ۱۹۳۸ء میں ریاست کے کالا پانی مناور میں نظر بند کر دیا گیا تھا رہائی کے احکام جاری کر دئے ہیں۔

پنڈت بنسی لال کا داخلہ

اطلاع ہے۔ کہ نظام سرکار نے پنڈت بنسی لال جی منتری کامبہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے ریاست حیدرآباد میں داخلہ پر لگی ہوئی پابندیوں کو ہٹا دیا ہے۔

ستیاگرہ میں حصہ لینے کی سزا

ناگپور کے مسٹر دیشپانڈے کو "جوالا" نامک مرہٹی اخبار جاری کرنے کے لئے ڈیکلریشن داخل کرنے پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ نے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور مجسٹریٹ نے ضمانت مانگنے کی وجہ ان کے ستیاگرہ میں حصہ لینے اور اس سلسلہ میں کام کرنے کی ان کی کوششیں بتائی ہیں۔

ریاست حیدرآباد اور نریندر منڈل

انجمن اتحاد المسلمین حیدرآباد نے ریاست حیدرآباد کی نریندر منڈل میں شمولیت کو حیدرآباد کے وقار کے منافی قرار دیا ہے۔ اور محکمہ دیہات کی طرف سے دیہاتی مسلمانوں کو مذہبی امور سے آگاہ کرنے کے لئے تربیت یافتہ مولوی دیہات میں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز مطالبہ کیا ہے۔ کہ عربوں اور افغانوں کو ایکٹ انتقالِ اراضی سے مستثنےٰ قرار دیا جائے۔

تین کتابیں مفت

شری ہیتیشی علاد لپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور نے "گیتا گان" (جو گیتا کا شلوک وار دوہوں میں مکمل ترجمہ ہے۔ ہندی ۸ ر اردو ۶ ر) اور "رشی گان" (جو رشی دیانند کی ۲۳ ادھیائوں ۲۶ دوہوں میں مکمل جیونی ہے۔ ہندی ۴ ر اردو ۳ ر) کے خریدار کو "سندھیا گان" "ہیتیشی رامائن" اور "پسندگان" تین امولیہ ...

نئے بالکوں کا داخلہ

گورو کل کانگڑی کا ۴۸ واں سالانہ جلسہ اس سال ایسٹر کی چھٹیوں میں ۲۲-مارچ سے ۲۵-مارچ سنہ ۱۹۴۷ء تک منایا جاوے گا۔ اس موقعہ پر نئے بالکوں کا انتخاب ۲۲-۲۳ مارچ کو ہوگا۔ جو سجن اپنے بالکوں کو گورو کل کانگڑی میں داخل کرانا چاہتے ہوں انہیں ابھی درخواستیں بھیج کر منظوری حاصل کر لینی چاہیئے۔

گورو کل کے قواعد اور داخلہ کے فارم دفتر گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور سے منگائیے۔

(ستیہ برت مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر

آریہ پرادیشک ہستی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار اس سماج نے حصار کے اکال پیڑت جاتیوں کی سہائتا کے لئے کام شروع کر رکھا ہے۔ آٹا۔ چاول۔ البنز۔ کپڑے اور دھن اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ اس وقت تک دو بوری آٹا۔ ایک بوری چاول اور ۱۳۰ کے قریب کپڑے اکٹھے ہو چکے ہیں۔ جو کہ آریہ سماج حصار کو بھیج دئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ نقد بیاً ۲۵ روپے بھی ہو گئے ہیں۔ جو کہ حصار بھیجدئے ہیں۔ (پرکاش چند اُپ منتری)

شوک پرستاؤ

"آریہ ویر دل جالندھر کا یہ ساپتاہک ست سنگ مہاشہ تیرتھ رام جی اُپ منتری آریہ سماج جالندھر تتھا سکیرٹری ہندو سبھا سمتی اور انتھک کاریہ کرتا آریہ ویر دل جالندھر کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا اور ان کے پریوار کے ساتھ اس کشٹ میں سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ تتھا ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مہاشہ جی کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کے پریوار کو اس ناقابل برداشت دکھ کو سہنے کی شکتی پردان کریں"۔ (منتری)

وید پرچارنی سبھا ڈیرہ غازیخاں

ضلع میں سبھا جس تیزی اور پھرتی سے اپنا کاریہ کر رہی ہے۔ اس کی داد چاروں طرف سے آرہی ہے۔ چنانچہ روز بروز کے

سماجک سماچار

بڑھتے ہوئے کام کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک خاص اجلاس مورخہ ۱۰-فروری سنہ۱۹۴۷ء کو جام پور کے سالانہ جلسہ پر رکھ دیا گیا ہے۔ تاکہ ملکر وچار کیا جا سکے۔ پرتی ندھی مہودیوں کو سوچنا دے دی گئی ہے۔

(۲) مصوری سے خبر آئی تھی۔ کہ ایک مہاشہ عورت اغوا کر لی گئی ہے۔ اور اُسے ایک مسلمان لے گیا ہے۔ اس کی تلاش میں سبھا کو کافی محنت کرنی پڑی۔ اِلیشور کی کرپا سے عورت مذکور برآمد ہو چکی ہے۔ اور حوالہ وارثان کر دی گئی ہے۔

(۳) یہ جان کر آپ کو خوشی ہوگی۔ کہ مہندو شی والی ایک ہندو عورت (جو کہ مسلمان ہو چکی تھی) اب شدھ ہو کر واپس آگئی ہے۔ اور اپنے رشتہ داروں میں خوش ہے۔

(۴) یہ سبھا اپنا کاریہ زیادہ سے زیادہ سرگرمی سے کرنے کا وچار کر رہی ہے۔
(گنیش دت منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرت سر

۲۱-۱-۴۷ کو ساپتاہک ست سنگ میں پنڈت دھرم بھانو جی کے پربھاؤ شالی اور منوہر ویاکھیان کے بعد نمن لکھت ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس کئے گئے:۔

(۱) یہ سماج لالہ گیان چند جی سوندھی لینیکاوٹکش آریہ سماج لارنس روڈ کی دھرم پتنی کے سورگباش ہونے پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور سوندھی جی کے اس دکھ میں اپنی سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ ایشور سے مرحومہ کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے۔ بھگوان سوندھی جی کو اس ناقابل برداشت صدمہ کے سہن کرنے کی شکتی دیویں۔

(۲) حصار کے اکال پیڑتوں کی سہائتا کے لئے اپیل کی گئی۔ سابقہ ہفتہ کچھ آٹا اور وستر وغیرہ اکٹھا ہوا تھا۔ اس وقت تک ۷۵ روپیہ کے قریب دھن اکٹھا ہو چکا ہے۔ ابھی اور دھن بھیجا جا رہا ہے۔ مذکورہ رقم میں تیس روپیہ آریہ سماج لارنس روڈ کا اکٹھا کیا ہوا ہے۔

(۳) استری آریہ سماج لارنس روڈ کا ساپتاہک ادھیویشن مورخہ ۲۲ میں شریمتی ساوتری دیوی کا اُتم پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔
(گورو دتہ مل منتری)

آریہ سماج گونڈہ کا چناؤ

(۱) مہاشہ سکھدیو نارائن جی پردھان
(۲) مہاشہ گورو گوبند جی اُپ پردھان
(۳) مہاشہ نند کشوری پرشاد جی منتری
(۴) مہاشہ دیوی پرشاد جی آریہ اُپ منتری
(۵) مہاشہ رام ہرسن جی اُپ منتری
(۶) مہاشہ لکھشمی نارائن جی کوشادھیکش
(۷) مہاشہ ہربلاس رائے جی لیکھاکار
(۸) مہاشہ گورو گوبند جی مینیجر
(۹) مہاشہ رام دلارے جی آریہ پرتنیدھی سبھا سد۔ (پردھان)

آدرش ویدک ودھواہ

مورخہ ۸-ماگھ کو مہاشہ نارائن داس (جن کی پہلی استری سورگباش ہو گئی) کا پُنر ودواہ سبھاش بنچہ رام کنڈی پر ... دولت سے پورن ویدک ریتی کے ساتھ ... چونکہ اس علاقہ میں یہ پُنر ودواہ ... اس لئے قابل دید تھا۔ لڑکی والے چار صد روپیہ کے زیور اپنی لڑکی کو ... ایک انگوٹھی اپنے داماد کو دی۔ ساتھ پارچات بطور جہیز کے دئے۔ ور کی طرف سے ۱۵ روپے اور ودھو پکش کی طرف سے ۵ روپے دان دیا گیا۔

آدرش ویدک ودواہ

۱۶-جنوری کو بی بی پرکاش وتی کنیا گورو کل ڈیرہ دون سپتری لالہ ... بستی نواسی کا شُبھ ودواہ پنڈت بالکرشن جی ودیا النکار لیکچرر ڈی-اے-وی سکول کوئٹہ کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ودواہ پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار و پنڈت رام پرتاپ جی شاستری نے کرایا۔ کنیا پکش کی اور سے ۵۸۵ روپے سنستھاؤں کو دان دیا گیا۔ (منتری)

ہندوؤ ـــــ جاگو ـــــ آنکھیں کھولو

"خطرہ کا بگل"

(لیکھک:۔ پنڈت سوریہ دیو جی ایم۔ اے)

سنو! تمہارے دھرم، تمہارے ساہتیہ، تمہارے اتہاس، تمہاری سنسکرتی، تمہاری ماتری بھاشا (ہندی) تمہاری دھرم استھانوں پر آئے دن حملے ہوتے ہیں۔ اُٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے، کھانے پینے، پوجا پاٹھ وغیرہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی کس پرکار روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ کہیں پاکستانی سکیم تیار کی جاتی ہے۔ اور کہیں خاکساروں کی فوج تیار ہو رہی ہے۔ اگر اب بھی تم نہ سنبھلے تو پچھتاؤ گے "خطرہ کا بگل" پُستک غفلت کی نیند میں سرشار ہندوؤں کو بیدار کرنے اور انہیں یہ دکھانے کیلئے کہ ان کی تہذیب و تمدن کو مٹانے کیلئے کیا کچھ ہو رہا ہے شائع کی گئی ہے۔ ـــ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ چونسٹھ صفحات بڑھیا کاغذ سندر چھپائی۔ قیمت لاگت مات دو آنے (۲/) +

زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹیئے

منیجنگ ڈائریکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ڈی-اے-وی ہائی سکول پٹی

...ت بدھ دیو کی رائے

...ت ۱۹۴۰ء کو ڈی-
...نے آج ۱۷- جنوری
...ی ہائی سکول پٹی کا انسپکشن کیا ہے
...کر انتہائی پرسنتا ہوئی۔ کہ جس یہ
...ب بشنو رام نارائین جی کے اُدیوگ
...کچھ نیا دیکھنے میں آتی ہے۔ کیول
...یاں پڑھنے کی رسم ادا نہیں ہوتی۔ یہاں آکر
...نے ازبر کیا۔ مانو میں کچھ سیکھنے آیا ہوں۔
...ں کے پریڈ۔ شپ... بچوں کا
...دوارا دکھایا گیا ہے۔ ان کی دیویہ پستا
...میں جان نظر آتی تھی۔ پرماتما سے پرارتھنا
...یہ سکول دنوں دن اُنتی کرے ×
(...منیجر ڈی-اے-وی ہائی سکول پٹی)

...کل ملتان کے سماچار

...برہمچاریوں کا سواستھ بہت اُتم ہے۔ اس
...یہ پرنسپل ... کوئی بھی برہمچاری ہسپتال میں نہیں
...پچھلے مہینہ میں کوئی برہمچاری روگی نہیں
...ایک دو برہمچاریوں کا وزن برابر رہا ہے۔
...سب کا وزن زیادہ ہوا ہے۔ مارچ کے

پہلے ہفتہ میں برہمچاریوں کا امتحان ہوگا۔ جس کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس سال ۱۶-۱۷ مارچ کو سالانہ جلسہ ہونے کی اُمید ہے۔ اس لئے جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں وہ گوروکل سے قواعد اور داخلہ کے فارم نیچے لکھے پتہ سے منگوا لیں ×

(مکھیہ ادھشٹاتا - گوروکل ملتان)

پنجاب پرانتیہ دلت اُدھار کانفرنس

دیانند دلت اُدھار منڈل پنجاب ہوشیارپور کی چودھویں دلت اُدھار کانفرنس جو کہ ۲۹-۳۰-۳۱- دسمبر کو ہونی تھی مہاتما نارائین سوامی جی کی علالت کی وجہ سے ملتوی کر دی گئی تھی۔ اب مورخہ ۱۶- فروری سے ۱۹- فروری تک ہونی قرار پائی ہے۔ استقبالیہ کمیٹی کانفرنس کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ دلت بھائیوں کی بھاری تعداد اس میں شامل ہوگی۔ منڈل کے اُپدیشک ضلع سیالکوٹ ریاست جموں میں پرچار کا کام نہایت سرگرمی سے کر رہے ہیں ×

(منتری دیانند دلت اُدھار منڈل پنجاب ہوشیارپور)

گوروکل بھٹنڈہ کو دان

اس وقت گوروکل ہذا میں ۳۵ برہمچاری بڑے اُتساہ اور آنند سے رشی سدھانتوں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ان کی صحت نہایت عمدہ ہے۔ سال بھر کے انتظام اور کام سے ... نگر کی جنتا پر اتنا پربھاؤ پڑا ہے۔ کہ مکر سنکرانتی کے موقعہ پر ایک ہی دن میں قحط کے باوجود بھی مبلغ نو سو (۹۰۰) روپے گوروکل کو دان میں ملے ہیں۔ اس کیلئے تمام نگر نواسیوں کا تہ دل سے شکریہ ہے۔ برہمچاریوں کا گھی دودھ بڑھا دیا گیا ہے × (پربندھ کرتا)

گرام پرچار کی آیوجنا

ہم نے اخبار ۱۵- اکتوبر ۱۹۳۹ء میں مندرجہ بالا مضمون کے متعلق ایک لیکھ لکھا تھا۔ جس کو آریہ بھائی اور آریہ سماجیں دوبارہ ملاحظہ کرنے کی تکلیف فرماویں۔ کیونکہ باوجود تین ماہ گذر جانے کے بھی کوئی امداد نہیں ملی۔ گرام پرچار کا کام جتنا مفید ہے اتنا مشکل بھی ہے۔ اور ساتھ ہی محنت بھی درکار ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی اس کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ سات سال تک میں نے جو پریشرم کیا ہے۔ اس کا پرینام بہت اچھا نکلا ہے۔ ہزاروں استری پُرش بالک اور بالکائیں "نمستے" کا پریوگ کرنے لگے ہیں۔ اور گائیتری منتر سیکھ گئے ہیں۔ ہندی بھاشا کا بڑا پرچار ہوا ہے۔ کنیائیں دو دو چار چار جماعتوں تک پڑھ گئی ہیں۔ ضلع سیالکوٹ و ضلع گجرات کے ۲۵ گراموں میں کام کر رہا ہوں۔ حیدر آباد سندھ یا گرہ میں ان گراموں سے دھن کی بڑی سہائتا ملی ہے۔ کئی گراموں میں آریہ سماج مندر بن گئے ہیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ پرادیشک سبھا کو ویدپرچار کی دھن دوارا سہائتا ملی ہے۔ اور کنیا پاٹھ شالائیں کھلی ہوئی ہیں۔ اس لئے آپ اس کام کو ضروری سمجھ کر تھوڑی تھوڑی سہائتا دے کر حوصلہ افزائی کریں ×

(آنندمنی سنیاسی آریہ سماج مندر چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج جھجر کے سماچار

پردھان :- لالہ رگھبر دیال جی ڈنبل-
اُپ پردھان :- لالہ منگل رام جی - ۴

پرکاش کے پریمی ۲-۲ نئے گراہک بنا کر اپنے ۲۵ سالہ خاموش پرچارک

پرکاش کو لاہور

ادھک سے ادھک سیوا کے یوگیہ بنائیں اس کیلئے نئے ورش کا یہی اُپہار اُتم ہے جو آریہ سماجیں و آریہ بھائی گراہک نہیں وہ خود گراہک بنیں اور اپنے خرچ سے ویدک دھرم میں دلچسپی رکھنے والے ودھرمیوں - ہریجنوں - لائبریریوں سکولوں اور نردھن آریہ سماجوں کے نام جاری کرا کر پرچار کاریہ میں ہماری سہائتا کریں۔

شورانتری کے موقعہ پر اس ورش بھی

"شورانتری نمبر"

بڑی دھوم دھام سے شائع ہوگا جس میں آریہ جگت کے پرسدھ سنیاسیوں۔ نیتاؤں۔ ودوانوں اور پنڈتوں کے لیکھ اور کویوں کی کویتائیں ہونگی اور ایک سہ رنگی تصویر کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماجیں ابھی سے زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیجدیں۔ لیکھک اور کوی مہاشے اپنی اپنی رچنائیں بھیجکر مشکور فرماویں۔ مشتہرین شرح اُجرت اشتہار کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں ×

منیجر "پرکاش" لاہور

گوروکل فارمیسی کانگڑی کا

بڑھاپا - لذت دار - ٹانک

جیون پراش

قیمت ایک پاؤ - ایک روپیہ ۲ (۲/۱۲)
دو پاؤ - دو روپیہ ۲ (۲/۱۲)
ایک سیر - چار روپے (۴/۱۲)

دھوکے سے بچیں

کچھ لوگوں نے گوروکل کانگڑی کی مشہوری کا نامناسب فائدہ اُٹھانے کیلئے اپنی دوکان کے نام کے ساتھ بھی "گوروکل" نام جوڑ دیا ہے۔ اسلئے خریدتے وقت ہر پیکنگ پر

"گوروکل کانگڑی"

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

پتہ:- گوروکل فارمیسی گوروکل کانگڑی (سہارنپور)
دہلی برانچ — چاندنی چوک
لاہور برانچ — ہسپتال روڈ

... لائبریرین - ماسٹر جیون رام جی × آریہ سکول - یہ سکول قصبہ میں بڑی شان کے ساتھ چل رہا ہے - اس

تمام ضروری پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھ کر - کرن جوانی کی ایجاد کی گئی ہے!

انسانی جسم

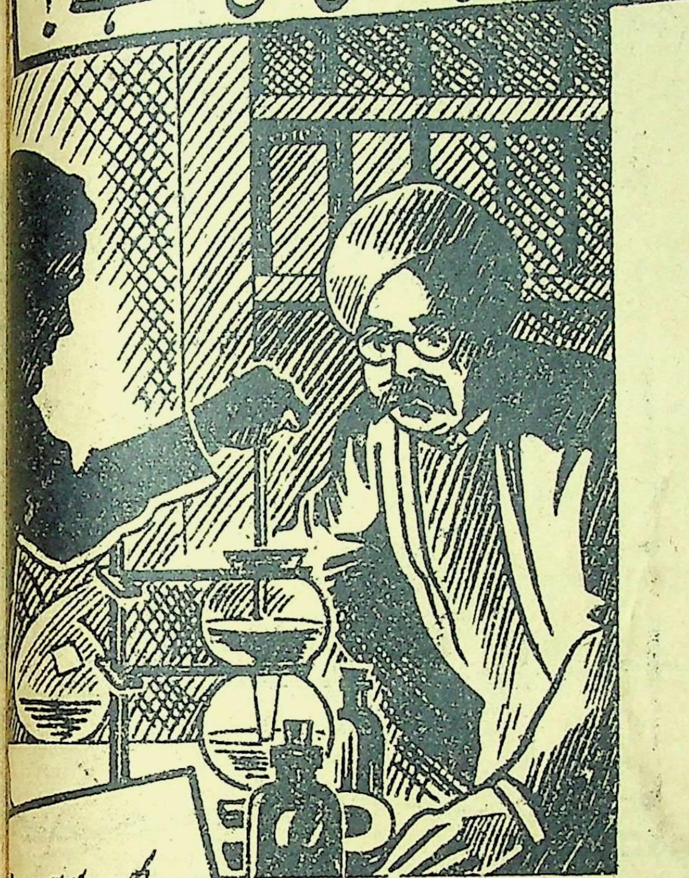

ٹکڑے ٹکڑے کر کے جسم کی مرمت نہیں کی جا سکتی۔ اسے ایک ہی خیال کر کے علاج کرنا چاہیئے۔ تجدیدِ شباب کا طریق یہ ہے:-

تجدیدِ شباب یعنی دوبارہ جوانی حاصل کرنے یا جوانی قائم رکھنے کے لئے کوششوں کا آغاز یورپ کی تاریخ میں اس وقت سے ہوا جبکہ پوپ انوسینٹ ہشتم (Pope Innocent VIII) کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی۔ اس مطلب کیلئے اس نے اپنی نسوں میں تین نوجوان شخصوں کا خون داخل کر لیا تھا۔ لیکن اپریشن کے تھوڑے دنوں بعد ہی اسے موت آ گئی۔ اسکے بعد براؤن سیکورڈ نے اپنے جسم میں حیوانوں کے لعاب کا انجکشن کیا اور سمجھا تھا کہ میں پھر سے جوان ہو گیا ہوں۔ اس سے اسے کچھ شہرت ضرور حاصل ہوئی لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد وہ بھی موت کا شکار ہو گیا۔ اس کا خیال ایک جھوٹا وہم ثابت ہوا۔ پھر مشہور سائنسدان نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ ... بلکہ ان کی نالیوں کی رگوں سے گلینڈز کو حرکت ملتی ہے۔ اس نے کئی بوڑھے لوگوں پر تجربے کئے لیکن ان سب کا نتیجہ غیر تسلی بخش ثابت ہوا۔ اس کے بعد بھی ورنانف نے امریکہ کے بندر چمپانزی کے فوطے لے کر بوڑھے یا بیماری سے دونوں طرح کے بوڑھوں میں ان کو داخل کیا۔

کسی جانور کا گلینڈ انسانی جسم میں جا کر خراب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شروع میں تو یہ ایک طرح کی محرک مفید رطوبت پیدا کر کے جسم کے اندر اپنا اثر کرتا ہے لیکن تھوڑے دنوں کے بعد ہی اس کے اندر سڑاند آ جاتی ہے۔ جو جسم کو اور بھی گندہ بنا دیتی ہے۔ قدرتی طاقت کے عمل سے جسم اس سڑاند کے اثر کو ٹھیک کرتا ہے۔ اور وہ گلی سڑی چیز جسم میں گھل کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ تھوڑے دنوں کا تماشہ آدمی کو آگے کے لئے پہلے سے بھی ناکارہ بنا کر ختم ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد اس قسم کی جتنی بھی جدوجہد ہوئی ہے۔ وہ سب کی سب فضول اور بے فائدہ ہیں۔ گلینڈز ان کی رطوبتوں کا انجکشن یا کھانے کے طور پر استعمال وغیرہ یہ گلینڈز یا ان کی رطوبتیں جسم کے اندر جا کر اپنے آپ مر کر کوئی بگاڑ ہی پیدا کر دیتی ہوں گی۔ اس کے سوا ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

تجدیدِ شباب کے متعلق جن طریقوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کو تجربہ صرف اتنا ہی سمجھنا چاہیئے۔ حقیقت میں سوچا جائے۔ تو کسی کمزور اور ڈھیلے بوڑھے آدمی کے کسی ایک عضو پر کوئی بھی جزوی عمل نقصان دہ ہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر صرف ایک ہی جزو کو زیادہ حرکت دی جائے۔ اور اس میں مصنوعی طاقت لائی جائے۔ ایسی حالت میں اگر جسم کے باقی تمام اعضا کام نہیں کر سکتے۔ تو ایسے آدمی کا سارا جسم ہی جلد کمزور ہو جاتا ہے۔ مصنوعی ڈھنگ سے جوان بنے ہوئے بوڑھے آدمی جو نوجوانوں کی طرح ٹینس وغیرہ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کے جسم کے اندر ہی اندر ایک قسم کا گھن لگا ہوا ہوتا ہے۔ جس سے اچانک ہی ان کے دل کی دھڑکن بند ہو جاتی ہے۔

اس لئے حقیقت میں ہمیں ایک ایسی دوائی کی ضرورت ہے جو سارے جسم کو ایک ساتھ طاقت پہنچا کر اس میں قدرتی تندرستی پیدا کرے۔ قدرتی تندرستی حاصل ہوتی ہے پٹھوں کے مضبوط ہونے سے، خلاقی ذروں کی باقاعدگی سے، تمام اعضاء میں ایک جیسی چستی اور طاقت آنے سے اور بیماریوں کا مقابلہ کرنے کیلئے قدرتی صلاحیت کے حاصل ہونے سے۔

کرن جوانی کے اجزاء و خصوصیات

کرن جوانی ایک ایسی جلیل ہستی کی لگاتار بیس سال کی تحقیق کا نتیجہ ہے جس نے اپنی قابلیت اور علم کے زور سے ہندوستان میں اپنا نام زندہ کیا ہے۔ ایک ایسا نام جو سب کے دلوں میں اعتقاد پیدا کرتا ہے۔ وہ جلیل ہستی مشہور امرت دھارا کے موجد پنڈت ٹھاکر دت شرما وید ہیں۔

کرن جوانی کی تیاری میں کچھ ایسی جڑی بوٹیوں کے ست استعمال کئے گئے ہیں۔ جو قدرتی طور پر جسم کا جزو بن جاتے ہیں۔ اور اس کے ہر عضو اور گلینڈ کو چستی دیتے ہیں۔ ساتھ ہی اس میں سلاجیت کشتہ (؟) وغیرہ بیش قیمت جواہرات کیمیاوی ڈھنگ سے ملائے گئے ہیں۔ اس میں کچھ ایسے چنے ہوئے آیورویدک کے مفردات بھی شامل ہیں۔ جو جسم کے کمزور ہوتے ہوئے اعضاء رئیسہ کی پرورش کرتے اور طاقت لاتے ہیں۔ ان کے ذریعہ خون صاف ہوتا ہے اور اس کے قدرتی اور کیمیاوی اجزاء کی کمی دور ہوتی ہے۔ صاف اور عمدہ خون سے ہی گلینڈز پرورش پاتے ہیں۔ ان کی رطوبتوں کی تعمیر ہوتی ہے۔ یہ تمام جسمانی طاقتوں کو بڑھاتی ہے اور قائم رکھتی ہے۔ بوڑھے یا قبل از وقت بوڑھے یا کمزور اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور سچے معنوں میں مرد بنیں۔ دائمی نزلہ و زکام۔ درد کمر۔ درد جوڑ۔ کھانسی۔ دمہ وغیرہ کو بھی دور کرتی ہے۔

پھر سے جوان ... کسی جانور کے گلینڈ یا کسی سیرم کے بغیر ہی ممکن ہے

یہ قدرتی طور پر شباب پیدا کرتی ہے
سب کیلئے ایک کامل اکسیر ہے

کرن جوانی

کرن جوانی یکشت گولی ... ۲۱ روپیہ

(قیمت کنسنٹریٹڈ گولی چار روپے ۲۱ گولی ایک روپیہ)

سیدھے امرت دھارا فارمیسی لاہور سے منگایئے یا ہمارے اندرجہ ذیل چیف ایجنٹوں کے ہاں سے خریدیئے۔

کلکتہ۔
میسرز ... گرانڈ ہوٹل آرکیڈ

بمبئی۔
میسرز چمن لال ... شاہ پرنسس سٹریٹ

دہلی۔
میسرز بہاری لال ... رام کھاری باؤلی سٹریٹ

لکھنؤ۔
میسرز ... زینت ورکس ایبٹ روڈ

امرت دھارا بلڈنگ

امرت دھارا و شد هالیہ امرت دھارا بھون
امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

قدرتی صحت حاصل کرو اور زندگی کا لطف اٹھاؤ!

CC0. Gurukul Kangri Collection ... by eGangotri

Telephone No: 2367. Telegrams "Prakash" Regd. No. L. 435.

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر
مہاشی علاولپوری

چندہ
سالانہ :- چار روپے (للعہ)
ششماہی :- دو روپے (عہ)
سہ ماہی :- عہ - برہما :- ۵ روپے
ولایتی :- چھ روپے

قیمت :- فی پرچہ صرف ایک آنہ

جلد نمبر ۳۵ | اتوار ۲۹ ماگھ سمت ۱۹۹۶ مطابق ۱۱ فروری سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۶

ہندوستان کی عظمت

(شری یت پرکاش چندرجی پرکاش)

اک زمانہ تھا کہ تھا فخرِ جہاں ہندوستاں
سرزمینِ ہند کو کہتے تھے سب جنت نشاں

فلسفہ اور علمِ منطق تھا یہاں کا بے نظیر
فیضِ علمی کی تھی گنگا سارے عالم میں رواں

جنگ کے آئین سے تھے سورما سب بہرہ ور
بھیم۔ ارجن اور کرن سے تھے یہاں مردِ جواں

کرشن سے یوگی ہوئے ہیں جس کی خاکِ پاک سے
جس کی گیتا پڑھ کے ہوتی ہے امر روحِ رواں

سرزمینِ ہند کا ہے ذرہ ذرہ سیم و زر
دبدبہ اور شان و شوکت ہے ہمالہ سے عیاں

وادیٔ کشمیر اس کی ہے جہاں میں نامور
حمد میں ہے گنگ جس کی سارے عالم کی زباں

تحفۂ قدرت ہیں اس کے واسطے گنگ و جمن
سبزۂ عالم کے لئے فردوس ہے یہ بوستاں

دستِ قدرت کی یہاں گلکاریاں ہیں جانفزا
پتے پتے سے عیاں ہے خوشنمائی کا نشاں

ناز ہے پرکاش کو اپنے وطن کی خاک پر
دیکھتا ہے رشک سے جس کو ہمیشہ آسماں

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد - چھٹا کھنڈ

وہ سوریہ کے دسن ناڑیوں کے رستوں میں آ بسے آتے ہیں۔ جیسے دُور تک لمبا جا مارگ اس سمیپستھ اور اس دُور رستھ دونو گراموں کو جاتا ہے۔ ایسے ہی سوریہ کی کرنیں اس اور اُس دُور رستھ دونو لوکوں کو جاتی ہیں۔ اس آدتیہ سے ہی پھیلتی ہیں۔ وہ کرنیں اس لوک میں آ کر ان ناڑیوں میں پرویشٹ ہو کر پھر ان ناڑیوں سے پھیلتی ہیں۔ انت میں وہ کرنیں لوٹ کر اُس آدتیہ میں جا پرویشٹ ہوتی ہیں۔ اس کارن جس اوستھا میں یہ جیوآتما سویا ہوا شانت اور پرسن ہوتا ہے۔ اور سوپن کو نہیں جانتا۔ اس سمے وہ ان ناڑیوں میں پرویشٹ ہوتا ہے۔ اس کارن اس کو کوئی بھی پاپ سپرش نہیں کرتا۔ اس سمے آتما تیج سے سمپنن ہوتا ہے۔ آتما جیوتی سے یکت ہوتا ہے۔ تدا انتر جس اوستھا میں جو آدمی سے یہ جیوآتما نربلتا کو پراپت ہوتا ہے۔ تب اُس کو چاروں اور سے گھیر کر بیٹھے ہوئے بندھو جن کہتے ہیں۔ تو مجھ کو جانتا ہے؟ کیا تو مجھ کو جانتا ہے؟ وہ مرنہار آتما جب تک اس شریر سے نہیں نکل جاتا۔ تب تک جانتا پہچانتا ہے۔ تدا انتر جس اوستھا میں یہ جیوآتما پربدھ ہو کر اس شریر سے باہر نکلتا ہے۔ تب ان ہی کرنوں دوارا اوپر کو جاتا ہے۔ وہ "اوم" شبد پون کا نام ہی اُچارن کرتا ہوا اُوپر جاتا ہے۔ وہ جتنے کال میں من بلا دے۔ سنکلپ کرے۔ اتنے سو لپ سمے میں آدتیہ لوک کو جا پہنچتا ہے۔ یہ آدتیہ لوک ہی آتم گیانیوں کے پراپت کرنے کا لوک دوار ہے۔ اور اگیانیوں کا نرودھ ہے۔ اگیانی اس لوک کو نہیں جاتے۔ سو اور ایک ہردے کی ناڑیاں ہیں۔ ان میں سے ایک اوپر کو نکلی ہوئی ہے۔ دیکھی نش کا آتما اس سے اُوپر کو جاتا ہوا امرت پد کو موکش دھام کو جاتا ہے۔ انیہ ناڑیاں مرن سمے نانا یونیوں کے مارگوں والی ہوتی ہیں۔

ساتواں کھنڈ یہ اتہاسک واقعہ ہے۔ کہ ایک ست سنگ سبھا میں بھگوان پرجاپتی مہرشی نے کہا — جو آتما پاپ رہت ہے۔ اجر ہے۔ امر ہے۔ شوک رہت ہے۔ کھشدھا رہت ہے۔ ترشنا رہت ہے

رِگ وید ～～～ اوم ～～～ یجر وید

وید امرت

سام وید ～～～ اتھرو وید

رِگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् यत्वा तुरीय मृतु भिर्वसवो अजा मेह आयस्य

नो दर्हिंभ्य ॥ १०॥

(رِگ وید - منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۵۔ منتر ۱۰)

(اوم) یتوا ترِیہ مرِتو بھِر دروی نو دو یجا مہے

ادھسما نو ددِربھو (۱۰)

پدارتھ: - ہے (دروی نوداہ) آتما کی شدھی کرنے والے دھیا آدی دھن والے ایشور ہم لوگ (یت) جس (توی ام) ستھول سوکشم - کارن اور پرم کارن آدی پدارتھوں میں چوتھی سنکھیا پورن کرنے والے (توا) آپ کو (رتوبھی) پدارتھوں کو پراپت کرنے والے رِتوؤں کے یوگ سے (یجامہے) (سمیں) سکھ پوروک پوجتے ہیں۔ سو آپ (نہ) ہمارے لئے دھن آدی پدارتھوں کو (ادھسم) پرشنہ کر کے (ددی) دینے والے (بھو) ہو جیئے۔

بھاوارتھ - یہ ایشور تین پرکار کے ارتھات سوکشم اور کارن روپ جگت سے الگ ہونے کے کارن چوتھا ہے۔ جو کہ سب منشیوں کو سرووپاپی - سب کا انترجامی اور آدھار ہونے سے پوجن کرنے یوگیہ ہے۔ اُس کو چھوڑ کر ایشور بدھی کر کے کسی دوسرے پدارتھ کی اُپاسنا کرنی نہ چاہیئے۔ کیونکہ اس سے بھِن کوئی کرم کے انوسار جیوؤں کو پھل دینے والا نہیں ہے۔ (رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

پرارتھنا

(شانتی پاٹھ کا منظوم ترجمہ)

(از منشی تلوک چند جی محروم بی - اے)

امن و تسکین آسمانوں میں رہے | امن و تسکین ہو فضاؤں کے لئے
بحر و بر میں امن و تسکین ہوں مقیم | امن و تسکین ہو ہواؤں کے لئے

امن و تسکین سبزہ و اشجار میں

امن و تسکین لائیں قدرت کے قوےٰ | اور ہم کو امن و تسکین دے خدا
ہو نہ عالم پر مسلط کوئی چیز | امن و تسکین کی حکومت کے سوا

چاہیئے بس امن اور تسکین ہمیں

چنے ہوئے پھول

—— (۱) ——

دُنیا میں بہترین دوست وہی ہے جو مصیبت میں کام آئے۔

—— (۲) ——

سچا خلوص اور بے لوث محبت دوستی کی نشانی ہے۔

—— (۳) ——

مشکل کے وقت ہمدردی کرنے والا دوست ہمت اور اُمیدوں کے ٹمٹماتے چراغ کو روشن کر دیتا ہے۔

—— (۴) ——

دوست کی سچی تعریف یہ ہے۔ کہ وہ اس کے عیوب ظاہر کر دے۔

—— (۵) ——

افلاس کے وقت اپنے پرائے ہو جاتے ہیں۔

—— (۶) ——

مرد کی مشکلات عورت کی ذات سے بڑھ جاتی ہیں۔ اور انہیں گھٹانے والی اس کی سچی شریک حیات ہوتی ہے۔

—— (۷) ——

عورت اگر تباہ کرنے پر آ جائے۔ تو مرد کو دُنیا کے کسی گوشہ میں پناہ نہیں مل سکتی۔

—— (۸) ——

عورت اگر ایک وقت میں مکر و فریب کی تصویر ہے۔ تو دوسرے وقت ایثار اور وفا کا دلکش مرقع۔

—— (۹) ——

عورت اگر تند و تحمل کی بجلی ہے۔ تو کہنا چاہیئے۔ کہ اس کا جذبۂ محبت فنا ہو چکا ہے۔

—— (۱۰) ——

زندگی اگر کشتی ہے۔ تو عورت اس کا خوبصورت ملاح۔

—— (۱۱) ——

دُنیا میں جتنے انقلاب آئے۔ ان میں عورت کی ذات زیادہ کار فرما ہے۔

—— (۱۲) ——

عورت کی صحیح تعریف — محبت اور وفا ہے۔

—— (۱۳) ——

خوش سلیقہ عورت مرد کے افلاس کو دُور کر دیتی ہے۔

× عورت جب محبت کرتی ہے۔ تو دُنیا کی ہر چیز کو بھول جاتی ہے — ایک طرح سے زندگی موت ہے۔ اور محبت زندگی — عورت میں اگر ضد کا مادہ نہ ہوتا۔ تو وہ فرشتوں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ پرکاش لاہور (ہفتہ وار)

۲۸ ماگھ ۱۹۹۶ سمت

۱۱ فروری سنہ ۱۹۴۰ء

آریہ سماج اور راج نیتی

وہ وقت گیا۔ جب کسی سوسائیٹی کا پولٹیکل ہونا اس کے لئے خطرہ کا باعث تھا۔ ہمارے [illegible]ں کے اتہاس میں ایسا سمیہ ہو گذرا ہے۔ جب کہ کسی سوسائیٹی کو پولٹیکل کہنا اس پر سب سے [illegible] الزام لگانا اور اس پر سب سے بڑا تیر چلانا تھا۔ جس سوسائیٹی کی مخالفت مقصود ہوتی [illegible]ے پولٹیکل کہہ دیا جاتا۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں اور اس کے بعد سنہ ۱۹۰۹ء میں آریہ سماج اس دَور [illegible]ے گذرا۔ اس وقت اس کے مخالفوں کا اس کے خلاف سب سے بڑا الزام یہ تھا۔ کہ [illegible] ایک پولٹیکل جماعت ہے۔ جو انگریزی حکومت کو ملک سے خارج کرنا چاہتی ہے۔ آج تو [illegible] الزام الزام نہیں رہا۔ بلکہ فخر کی چیز بن گیا ہے۔ لیکن آریہ سماج نہ تب پولٹیکل جماعت تھی۔ [illegible] آج ہے۔ اس نے ان دنوں اس بات کی تردید کی۔ کہ وہ پولٹیکل جماعت ہے۔ تو اس لئے [illegible]ں کہ اسے سرکار۔ انگریزی کا خوف تھا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اپنے آدرش کو سنکچت نہ کرنا [illegible]ہتا تھا۔ وہ ایک دیش کی سیما میں بند ہونے کو تیار نہیں۔ اس کا اُدیش کیول بھارت کا اُدھار [illegible]نا نہیں۔ بلکہ منش ماتر کا۔ اس کے پوجنیہ پرورتک نے اس کی ستھاپنا کی۔ تو سنسار [illegible] اُپکار کرنے کے لئے۔ اور اُپکار بھی ادھورا نہیں۔ بلکہ شارِیرِک سماجک اور آتمک تینوں [illegible] کا۔ اس لئے اس نے پرچلت راج نیتی میں بھاگ لینے سے انکار کیا۔ اور اس کی یہ نیتی [illegible]ں وقت تک قائم ہے۔ آج جب کہ پالیٹکس نے نیا روپ دھارن کر لیا ہے۔ اور پولٹیکل [illegible]نا بنانا خود کوئی جرم نہیں رہا۔ آریہ سماج اب بھی یہی کہتا ہے۔ کہ اس کا دلیش دشٹیش [illegible] نیتی سے سمبندھ نہیں۔ جن دنوں آریہ سماج کو یہ دوش دیا جا رہا تھا۔ کہ وہ پولٹیکل جماعت [illegible]ہے۔ اور انگریزی سرکار کی بھی اس پر ترچھی نظر تھی۔ شری اروند گھوش نے ایک لیکھ لکھا تھا۔ [illegible]س میں اُنہوں نے قرار دیا۔ کہ آریہ سماج پولٹیکل جماعت تو نہیں۔ لیکن نیشنل ضرور ہے۔ [illegible] نیشنل ہونے ہونے سے اس بات کی اپیکشا ہے۔ کہ بھارت کا اُدھار ہو۔ بھارت کے [illegible]دھار کا جو ڈھنگ اس کا ہے۔ وہ کانگریس کا نہیں۔ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ آریہ سماج [illegible]ارت کا اُدھار چاہتا ہے۔ کنتو اس کا جنم ہوا ہے منش ماتر کے اُدھار کے لئے۔ کئی کارنوں [illegible]ے بھارت سے اس کا وشیش سمبندھ ضرور ہے۔ لیکن یہ سمبندھ اس کے سارو بھومک [illegible]لیش میں بادھک نہیں۔

[illegible] غلط فہمی سے بچنے کے لئے آریہ سماج اپنے کام کرنے سے بھی بچتا رہا ہے۔ جو اس کے [illegible]لیش سے پرتیکول نہیں۔ کنتو درودھی ان کا دُرُاپیوگ کر سکتے ہیں۔ وہ شروع سے کہتا [illegible]ہے۔ کہ وہ سنسار میں ویدک سنسکرتی کا پرچار کرنا چاہتا ہے۔ اس کی رکھشا کرنا بھی [illegible]س کا دھرم ہے۔ لیکن اس کی رکھشا کے لئے اُپائے ہو سکتے ہیں۔ ان کا اُپیوگ اس [illegible]نے نہیں کیا۔ اس نے اس سنسکرتی کی رکھشا اور پرچار پر موکھک بل تو دیا۔ لیکن اس سے [illegible]نک کچھ نہ کیا۔ موکھک پرچار سے جتنا فائدہ ہو سکتا تھا ہوا۔ لیکن پورا نہیں۔ اس کا پرمان [illegible]ہیں اس وقت ملا۔ جب حیدر آباد میں ستیاگرہ ہوا۔ یہ درست ہے۔ کہ ہم وہاں ہزاروں [illegible] والنٹیر بھیجنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارے پاس [illegible]س سمیہ کوئی والنٹیر کور نہ تھی۔ نہ کوئی جماعت تھی۔ جس کے بل بوتے پر ہم اتنا مہان کاریہ کر سکتے۔ [illegible]ہیں سپھلتا ہوئی۔ تو آریہ سماج کے سنگٹھن کی برکت سے۔ دیش بھر میں اس کی ہزار ہا [illegible]اخیں ہیں۔ ان میں سے کئی کمزور بھی ہیں۔ لیکن حیدر آباد کی بدولت ان میں نیا جیون آ گیا۔ [illegible]س کا پرنام یہ ہوا۔ کہ مضبوط مضبوط تر ہو گئیں۔ اور کمزور مضبوط۔ لیکن ہر ایک نے محسوس [illegible]یا۔ کہ ہمارے والنٹیر تربیت یافتہ نہیں۔ اور اس لئے ہمارے راستہ میں طرح طرح کی [illegible] مشکلات بھی آئیں۔ اس وقت تو ہم ان مشکلات کے باوجود کامیاب ہو گئے۔ لیکن اس سے لازم نہیں آتا۔ کہ اگلی جنگ میں جب اور جہاں بھی ہو ہم ضرور سپھل ہوں گے۔ اس لئے بیش بینی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہم ابھی سے اپنے تئیں آنے والی جنگ کے لئے تیار کریں۔ اس تیاری کے کئی روپ ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک آریہ ویر دل ہے۔ آریہ ویر دل سنگھٹت کیا جا سکتا ہے یا نہیں اور کیا جا سکتا ہے تو کس طرح؟ یہ ایک وشے ہے جس پر وچار کرنے کی اوشیکتا ہے۔ لیکن یہ وشے سارے پرشن کا کیول ایک انگ ہے۔ سارو دیشک سبھا چاہتی ہے۔ کہ سارے پرشن پر وچار کیا جائے۔ اس نے حیدر آباد کا دھرم یُدھ چھیڑا۔ اور اسے سپھلتا تک پہنچا کر چھوڑا۔ اُسے ان مشکلات کا احساس ہے۔ جو اس کے راستہ میں آئیں۔ اور جو سپھلتا پراپت کرنے کے لئے اسے سر کرنی پڑیں۔ پچھلے دنوں اس کی جو انتر نگ ہوئی۔ اس میں اس نے نمن پرستاؤ پاس کیا:۔

" آریہ سماج کی یہ نیتی رہی ہے۔ کہ وہ براہِ راست پولٹیکل نوعیت کی سرگرمیوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ اس کی یہ اِچھا ہے کہ اس کی یہ نیتی ستھر رہے۔ پھر بھی سارودیشک سبھا اس پر بھاؤ سے آنکھیں نہیں موند سکتی۔ جو بعض فرقہ پرست جماعتوں اور ان کے ذمہ دار لیڈروں کی سرگرمیوں اور تقریروں سے عام ہندو آریوں کے من پر پڑ رہا ہے۔ نہ ہی وہ اس بات کو نظر انداز کر سکتی ہے۔ کہ آریہ ہندو جنتا میں اپنے نہایت ہی ضروری تمدنی و مذہبی مفاد کی حفاظت کے لئے چنتا دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اس لئے سارودیشک سبھا نمن سجنوں کی ایک کمیٹی بناتی ہے۔ جو صورتِ حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد رپورٹ کرے۔ کہ سبھا کو اس وشے میں کیا کرنا چاہیئے؟"

اس کمیٹی کے یہ ممبر ہیں :۔

شری مدن موہن سیٹھ سابق سیشن جج۔ لالہ دیش بندھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے۔ پنڈت دھرم دیو شاستری۔ لالہ دیوان چند ایڈووکیٹ آگرہ۔ مجھے بھی اس کمیٹی کا ممبر بنایا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی سنیوجک بھی۔ اس لئے "پرکاش" دوارا ان تمام آریوں اور ہندوؤں سے جنہیں اپنی پراچین سنسکرتی کی رکھشا کی چنتا ہے۔ بنتی پیار رکھتا ہے۔ کہ وہ مجھے اپنے وچار لکھ کر بھیجیں۔ یہ بھی بتائیں۔ کہ سارودیشک سبھا کو اس وشے میں کیا کرنا چاہیئے۔ اس سمبندھ میں یہ بھی لکھ دوں کہ حیدر آباد ستیاگرہ کی سپھلتا کے بعد مسلم ریاستوں کی ہندو پرجا جو اپنے حقوق سے محروم کر دی گئی ہے۔ سہائتا کے لئے سارودیشک سبھا کی طرف دیکھنے لگی ہے۔ بھوپال کا معاملہ اس سبھا کے سامنے پیش ہے۔ اور تعجب نہیں۔ کہ اسے [illegible]

کتنے بھیل عیسائی ہوئے؟

"پرکاش" کے گت انک میں "بھیلوں کو بچاؤ" کے عنوان سے میں نے جو مضمون لکھا تھا۔ اس میں یہ بھی تھا۔ کہ بھیلوں کی کل سنکھیا چالیس لاکھ ہے۔ جس میں سے چودہ لاکھ اس سمیہ تک عیسائی ہو چکے ہیں۔ میں نے جو کچھ لکھا تھا لالہ دیوی چند کے پمفلٹ کے آدھار پر۔ اس سمبندھ میں پنڈت معرم دیو جی ودیا لنکار نکمبھ کاریہ کرتا "سوامی شردھانند سمارک ٹرسٹ" لکھتے ہیں :۔

"مجھے آپ کے لیکھ میں یہ جان کر آشچریہ ہوا۔ کہ سنٹرل انڈیا میں چودہ لاکھ بھیل عیسائی ہو گئے ہیں۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی منش گنتا کی رپورٹ سے یہ ودت ہوتا ہے۔ کہ سنٹرل انڈیا میں کیول دس ہزار عیسائی ہیں۔ اس پرانت میں ہندو بھیل ایک لاکھ چالیس ہزار ہیں۔ آپ نے لیکھ میں لالہ دیوی چند جی کی اپیل پر ایسا لکھا ہے۔ جو کہ منش گنتا کے آدھار پر سرونا غلط ہے۔ اصل رپورٹ کو دیکھ کر میں یہ لکھ رہا ہوں۔"

جیسا کہ میں اوپر کہہ آیا ہوں۔ میں نے جو کچھ بھی لکھا۔ لالہ دیوی چند کے پمفلٹ کے آدھار پر۔ اگر یہ غلط ہے۔ کہ چودہ لاکھ بھیل عیسائی ہو چکے ہیں۔ تو مجھے خوشی ہوگی۔ اور مجھ سے بڑھ کر لالہ دیوی چند کو۔ جن کا کام ہلکا ہو جائے گا۔ وہ تو بھیلوں کو بچانے کے لئے اپنی ساری شکتی لگا دینا چاہتے ہیں۔ جتنے کم بھیل عیسائی ہوئے ہوں۔ اتنا ہی ان کا کام ہلکا ہو جائے گا۔ میں ان کا دھیان پنڈت دھرم دیو کے شبدوں کی طرف دلاتا ہوں۔ وہ آپس میں نشچے کر لیں۔ کہ بھیلوں کی واستوک سنکھیا کیا ہے؟ اور ان میں سے کتنے عیسائی ہوئے ہیں۔ اور اس نشچے کو پرکاشت کر دیں۔

(کرشن)

[illegible] ... آریہ جگت کا مشورہ اس بات کے لئے درکار ہے۔ کہ کہاں اپنے کام ... [illegible]

کانگریس پر دھرم پرچار

انڈین نیشنل کانگریس کا وارشک اُتسو اس بار چھوٹا ناگ پور (بہار) کے ایک گاؤں رام گڑھ میں ہونا قرار پایا ہے۔ یہ اُتسو مارچ کے تیسرے سپتاہ میں ہوگا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا بہار پرانت نے اس اوسر پر ویدک دھرم کے پرچار کا پربندھ کیا ہے۔ یہ پرچار بڑے سماروہ سے ہوگا۔ خرچ کا اندازہ تین ہزار روپیہ لگایا گیا ہے۔ لیکن بہار پرانت کی پرتی ندھی سبھا اس قدر بوجھ اُٹھا نہیں سکتی۔ اس لئے اس کی خواہش تھی۔ کہ یہ کاریہ سارودیشک سبھا کی طرف سے ہو۔ اور وہی اس کا آرتھک بوجھ اُٹھالے۔ اس کی گمت انترنگ سبھا میں بہار کے پرتی ندھیوں نے یہ پرشنہ اُپستھت کیا۔ اور تین سے تین ایک سہسر روپیہ کی سہائتا کے لئے پرارتھنا کی۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ سارودیشک سبھا کے پاس بھی کوئی ایسا فنڈ نہیں۔ جس سے وہ سہائتا دے سکے۔ آخر یہ نتیجہ ہوا۔ کہ اڑھائی سو روپیہ پنجاب دے۔ اور اڑھائی سو سنیکت پرانت اور ایک سو روپیہ سارودیشک سبھا کی طرف سے دیا جائے۔ سارودیشک سبھا کے نام پر جو دھن دیا جائیگا۔ وہ درحقیقت دہلی کے آریہ پرشوں کی طرف سے دان ہوگا۔ پنجاب کو کم از کم اڑھائی سو روپیہ دینا ہے۔ یہ کوئی بڑی رقم نہیں۔ لیکن رقم چھوٹی بھی ہو۔ جمع کرنے سے ہوتی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یہ بوجھ اپنے اُوپر لے سکتی ہے یا نہیں۔ لے سکتی ہو تب بھی ڈالنا اُچت نہیں۔ اس لئے میں دانی آریہ پرشوں سے کہوں گا۔ کہ وہ اپنے اپنے حصہ کا دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے نام بھیجیں۔ میں پچاس روپیہ کا سنکلپ کر چکا ہوں۔ اور وہ دے دوں گا۔ باقی رہ گیا دو سو روپیہ۔ یہ ایک سپتاہ کے اندر اندر سبھا کے کوش میں پہنچ جانا چاہیئے۔ تاکہ آریہ پرتی ندھی سبھا بہار کو بھیجا جا سکے۔ ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ پندرہ مارچ سے کانگریس نگر میں رونق شروع ہو جائے گی۔ اس سے پہلے آریہ سماج کی طرف سے پرچار شروع ہو جائے گا۔ وہاں ایک وشال پنڈال جس میں ہزاروں لوگ ایک ہی وقت میں بیٹھ سکیں بنانا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کچھ کٹیائیں بھی جہاں سنیاسی مہاتما ٹھہر سکیں۔ اس کے لئے روپیہ درکار ہے اور وہ بھی فوراً۔ مجھے آشا ہے۔ کہ یہ معمولی رقم بنا وشیش پریشرم کے جمع ہو جائے گی +

(کرشن)

پنجاب میں ہندی

پنجاب میں ایک تو ویسے ہی ہندی کا پرچار کم ہے۔ اور جو تھوڑا بہت ہے۔ اس کے راستہ میں بھی کئی روکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ حکومت کا ہندی سے سوتیلی ماں کا سا سلوک اس بات سے ظاہر ہے۔ کہ آئے دن ہندی کی ترقی کے منافی سرکلر جاری کئے جاتے ہیں۔ ہندی سیکھنے والے طلباء کی ہر طرح سے حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ پچھلے ہفتہ ہم ایک ہندی گھاتک سرکلر کا ذکر کر چکے ہیں۔ اس ہفتہ ایک اور سرکلر کی طرف ہماری توجہ دلائی گئی ہے۔ اس کی رُو سے ڈسٹرکٹ بورڈ سکولوں میں کوئی لڑکا اردو چھوڑ کر ہندی لینا چاہے۔ تو اس کے لئے ڈائریکٹر سے اجازت لینی ضروری ہے۔ آئے دن کی ان پابندیوں اور سرکلروں کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہندی پڑھنے والے طلباء کی تعداد سال بہ سال کم ہو رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کے قاعدہ کے مطابق پنجاب کا ذریعہ تعلیم پہلی جماعت سے لے کر۔ دسویں جماعت تک ہندی اردو اور گورمکھی ہو۔ اور ان تینوں زبانوں کو پڑھنے اور بولنے کا یکساں موقعہ دیا جائے۔

صلح کی باتیں

جرمنی نے صلح کے لئے آمادگی ظاہر کی ہے۔ صلح کے لئے جو نئی شرائط پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ جرمنی کو پولینڈ کا وہ سارا علاقہ دے دیا جائے۔ جو معاہدہ وارسلیز سے پہلے جرمنی کے قبضہ میں تھا۔ اور چیکو سلوکیہ اور پولش علاقہ کے تصفیہ کیلئے ایک کمیٹی مقرر کر دی جائے۔"

ہمیں تو صلح کا امکان بہت کم نظر آتا ہے۔ کیونکہ ایک طرف چیمبرلین کا اعلان یہ ہے۔ کہ "جنگ اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک کہ آزادی محفوظ نہیں ہو جاتی" اور دوسری طرف ہٹلر کا یہ کہنا ہے کہ "وہ اس وقت تک جنگ جاری رکھے گا۔ جب تک کہ اس کے حقوق اسے مل نہیں جاتے"

ایسی حالت میں بات بنتے تو کیسے؟ اگر اتحادی جرمنی کی شرائط صلح مان لیں۔ اور اس طرح صلح ہو بھی جائے۔ تو وہ ایک عارضی صلح ہوگی۔ ابھی تو یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ اتحادی جرمنی کی یہ شرائط منظور کریں

بسنت آیا!

(از منشی تلوک چند جی محروم بی۔ اے)

پھر گلشن عالم میں
پیغام بسنت آیا
پھر گونجتے ہیں نغمے مسرور فضاؤں میں
اک کیف کا عالم ہے صحرا کی ہواؤں میں
رعنائی دلکش ہے پھولوں کی اداؤں میں
بیتابئ الفت ہے بلبل کی نواؤں میں
بلبل کی نواؤں نے
ہر ذرے کو تڑپایا!

رخصت ہوئی دنیا سے
افسردگی سرما!
پھر تازگی و تیزی سورج کی چمک میں
اک شان دل آویزی شبنم کی دمک میں
پھر ولولہ انگیزی پھولوں کی مہک میں
انداز جنوں خیزی بلبل کی چہک میں
پھر گلشن عالم میں
ہنگامہ ہوا برپا

ہنگامہ ہوا برپا
فطرت میں مچی ہلچل
یخ بستہ جو دریا تھے پھر ہو گئے وہ جاری
پھر سبزۂ خوابیدہ ہے مائل بیداری
پھولی ہوئی سرسوں سے کھیتوں میں ہے زرکاری
شبنم کی گہر پاشی سورج کی ضیا باری
ہر شاخ چمن رقصاں
ہر برگ شجر بے کل!

"پرکاش" کی اشاعت بڑھا کر آریہ سماج کے ویدک پرچار کو آگے بڑھائیے
ذریعہ کا نمبر ...

بسنت کا سواگت

۱۳ فروری کو بسنت ہے۔ وہ آ رہی ہے۔ وہ ہر سال آتی ہے۔ اور ہم اس کا ... کو وہ ہر سال آتی ہے ... کرتے ہیں۔ لیکن ورلے ہی اس سواگت میں ... کرتے ہیں۔ لیکن ورلے ہی اس کے پیغام کو سنتے اور سمجھتے ہیں۔ جو وہ اپنے ساتھ لاتی ہے۔ کیا اس ورش بھی وہ ویسے ہی بنی ... جائے گا؟

بسنت اپنے ساتھ کرانتی اور جیون کا سندیش لاتی ہے۔ اس کی آمد کے ساتھ موسم میں تبدیلی اور قدرت کی ہر شے میں نیا جیون آ جاتا ہے۔ اگر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ تو حقیقت کے نام لیواؤں پر۔ بسنت کا ... سواگت کرنے والوں پر۔

سن! حقیقت کو جنم دینے والی ہندو جاتی اٹھ۔ بسنت تجھے نوجیون کا سندیش دینے آ رہی ہے۔ اس کا سواگت کرنے اور پیغام سننے کو تیار ہو۔

وہی ڈھاک کے تین پات

وائسرائے گاندھی ملاقات ہو چکی۔ نتیجہ کیا نکلا؟ وہی ڈھاک کے تین پات! وائسرائے نے پرانی تجاویز ہی پیش کیں۔ اور مہاتما جی نے بھی جواب میں وہی کچھ کہا۔ جو وہ پہلے ایک بار کہہ چکے ہیں۔ اگر اس بات چیت کو دہرایا جائے۔ تو وائسرائے نے یہ کہا۔ کہ حکومت برطانیہ کی خواہش ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو ہندوستان درجہ نوآبادیات حاصل کرے۔ اگر فیڈرل سکیم کو نافذ کیا جائے۔ تو درجہ نوآبادیات کو نزدیک تر لایا جائے۔ جنگ کے خاتمہ پر مختلف پارٹیوں کی رضامندی سے فیڈرل سکیم کو پھر چلایا جائے۔ نومبر ۱۹۳۹ء میں ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کی جو پیشکش کی تھی۔ اس کو فوراً عملی جامہ پہنانے کو تیار ہوں۔"

اس کا جواب مہاتما جی کی طرف سے یہ دیا گیا۔ کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اپنی طرف سے۔ ورکنگ کمیٹی نے مجھے کوئی اختیار نہیں دیا۔ جس میمورنڈم کے ماتحت یہ تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ ان کا اعتراف کرتا ہوں۔ مگر میرے وچار میں ان سے کانگریس کا مطالبہ پورا نہیں ہوتا۔ اندریں حالات بہتر ہو گا۔ اگر بات چیت کو کسی اور موقعہ پر اٹھا رکھا جائے۔ تاکہ پیدا شدہ مشکلات کو حل کیا جا سکے۔"

چنانچہ مزید بات چیت ملتوی ہو گئی ہے۔ مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کے درمیان جو ملاقات ہونی تھی۔ وہ اب نہیں ہو گی۔

آریہ سنسکرتی کی رکھشا کے لئے

سارودیشک سبھا نے اپنی گت انترنگ سبھا میں یہ طے کیا ہے۔ کہ اس ورش ویدک سنسکرتی کی رکھشا کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جس کے سیکرٹری مہاشہ کرشن جی ہیں۔

ان کے علاوہ شری سیٹھ موہن جی سیٹھ ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لکھنؤ۔ بابو پورن چندر ایڈووکیٹ آگرہ۔ پنڈت دیو برت جی بانی ستیہ باگی پوری (بہار) اور لالہ دیش بندھو جی گپتا اس کمیٹی کے سدسیہ چنے گئے ہیں۔

کمیٹی نے اپنا کاریہ آرمبھ کر دیا ہے۔ اور وہ اپنی رپورٹ سارودیشک سبھا کے جنرل اجلاس میں جو ۳ مارچ کو ہو گا پیش کرے گی۔

بے شک موجودہ حالات میں آریہ سنسکرتی کی رکھشا کی سمسیا بڑی جٹل ہوتی جا رہی ہے۔ سارودیشک سبھا نے اچت سمے پر اس اور دھیان دیا ہے۔ اور ہمیں وشواس ہے۔ کہ یہ اوشیہ اس مشکل کا کوئی مناسب حل ڈھونڈ نکالے گی۔

کو ایجوکیشن بل کے خلاف آواز

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں گورنمنٹ کی طرف سے جو پرائمری ایجوکیشن بل پیش ہے۔ آریہ جنتا کی اور سے اس کے ورودھ میں آواز اٹھ رہی ہے۔ اور آریہ سماجیں پروٹسٹ کے پرستاؤ پاس کر رہی ہیں۔ یہ بل جہاں ویدک سدھانتوں کے ورودھ ہے۔ وہاں اسلامی شریعت کے خلاف بھی۔ جیسا کہ اس انک میں چھپے ایک لیکھ میں ماسٹر نگینشن جی نے سدھ کیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ سوائے مغرب زدہ چند ہندوؤں کے نہ مسلمان اس بل کے حق میں ہیں نہ ہندو۔ ایسی حالت میں گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ اس بل کے قابل اعتراض حصے حذف کر دے۔

لیکن یہ تب تک نہ ہو گا۔ جب تک ہندو۔ سکھ اور مسلمان مل کر اس کے خلاف پُر زور پروٹسٹ نہ کریں گے۔

ہجرت کا مشورہ اور اسکے بعد

مہاتما گاندھی نے سندھ کے مظلوم ہندوؤں کو ہجرت کا مشورہ دیا۔ تو مردہ ہندو نیتاؤں کی طرف سے یہ ناقابل برداشت کہا گیا۔ اس لئے کہ ان کا یہ مشورہ خودکشی کے مترادف تھا۔

چنانچہ ان اعتراضات سے متاثر ہو کر اپنی ہفتہ وار ... ۳ فروری کے ہریجن میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"میرا ہجرت کا مشورہ ان تمام لوگوں کے لئے ہے۔ جو یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ مظلوم ہیں اور کسی جگہ وہ اپنی خودداری کو نباہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگر وہ مسلمان جو کسی جگہ اقلیت میں ہیں۔ اور ... مظلوم ہیں۔ میرا مشورہ طلب کریں۔ تو میں انہیں بھی یہی مشورہ دوں گا .... میں نے سندھ کے ہندوؤں کو کہہ دیا ہے۔ کہ اگر ان میں اپنی حفاظت کرنے کی ہمت ہے۔ خواہ ان کی تعداد تھوڑی ہی ہے۔ تو انہیں ان جگہوں سے نہیں جانا چاہیئے۔"

اوپر کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مہاتما جی نے جو کچھ لکھا ہے۔ محض اپنی صفائی میں۔ کیونکہ انہوں نے اس سوال کو خواہ مخواہ فرقہ وارانہ رنگت دے دی ہے۔ حالانکہ سوال محض ہندوؤں کی رکھشا کا محدود تھا۔

اسلامی تمدن و مذہب کا نیا مرکز

یکم فروری کو رائل سنٹرل ایشین سوسائٹی لندن کے ڈنر میں مصری سفیر نے لندن میں مسلم تمدن اور مذہب کا مرکز قائم کرنے کی تجویز پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ لارڈ ہیلی فیکس۔ لارڈ ڈرنٹ لینڈ۔ لارڈ لائیڈ و دیگر بارسوخ شخصیتوں نے اس تجویز کی حمایت کی ہے۔ شاہ فاروق شاہ مصر نے اس سلسلہ میں چند تجاویز کو منظور کر دیا ہے۔ اور کہ وہ سرپرستی کے لئے تیار ہیں"۔

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسلمان یورپ کے ایک مرکزی مقام پر اپنا ... قائم کر رہے ہیں۔ ان کا یہ سنگٹھن نہ صرف ان کے مذہب اور تمدن کی ترقی کا باعث ہو گا۔ بلکہ اسے سیاسی اہمیت بھی حاصل ہو گی۔ چونکہ جنگ شروع ہے۔ اس لئے اسلامی ممالک کی امداد و ہمدردی حاصل کرنے کے لئے اہل انگلستان اس سکیم کی ضرور امداد کریں گے۔ ایسی حالت میں مندرجہ بالا سکیم کی کامیابی میں شک نہیں رہتا۔ یہ سب درست! ..... مگر ہمارے لئے تو سوال یہ ہے۔ کہ تمام سنسار کو آریہ بنانے کا دعویدار آریہ سماج ہندوستان سے باہر کیا کر رہا ہے؟

خط و کتابت کرتے سمے چیٹ نمبر کا حوالہ دیں

آچاریہ رام دیو جی کی پتری کا وواہ

شوگیہ آچاریہ رام دیو جی کی سب سے چھوٹی پتری کا وواہ آریہ سماج ... کے پردھان لالہ سکھرام داس کے سپتر ... امرناتھ کے ساتھ ۱۸ و ۱۹ فروری کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ ور اور بدھو دونو یوگیہ ہیں۔ ور گوروکل کانگڑی کا ایم اے ... النکار ہے۔ تو بدھو کنیا گوروکل ڈیرہ دون کی سناتکہ۔

ہمیں وشواس ہے۔ کہ یہ سمبندھ شبھ ثابت ہو گا۔ اور وہ دونو مل کر اپنے وواہت جیون میں آریہ سماج کی ادھک سے ادھک سیوا کریں گے۔

"شورانتری انک"

گت ورشوں کی طرح اس ورش بھی پرکاش شورانتری پر اپنا جینت وشیش انک کے روپ میں پیش کرے گا۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ یہ نمبر بھی پہلے نمبروں جیسا شاندار ہو گا۔ اس کے لئے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ لیکھوں و کویتاؤں کے لئے ہم اپنے یوگیہ لیکھکوں اور کویوں کو نمنترن بھیج رہے ہیں مگر ہمیں وشواس ہے۔ کہ ہمارے کرپالو نمنترن کا انتظار کئے بنا اپنی رچنائیں شیگھر بھیج دیں گے۔ تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی جا سکے۔ چونکہ رشی بودھ اُتسو کے کچھ ہی دن بعد لیکھرام دوس ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس انک میں دونو ورشوں کے لئے ایک ساتھ سامگری ہو۔ تاکہ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی یہ جینت دونو اُتسوؤں پر بانٹ سکیں۔ لہذا لیکھکوں اور کویوں کو رشی دیانند اور پنڈت لیکھرام کے کام اور زندگی کے متعلق لیکھ اور کویتائیں بھیجنی چاہئیں۔

آریہ جنتا کا کرتویہ

رشی بودھ اُتسو کو سپھلتا پوروک منانے میں سہایتا دینے کے لئے ہی آریہ پتر وشیش انک نکالتے ہیں۔ اور یہ وشیش انک تبھی ادھک سے ادھک شاندار اور سپھل ہو سکتے ہیں۔ جب ان کی ادھک سے ادھک ... ہو۔ ان دنوں جب کہ کاغذ اور چھپائی پہلے سے دوگنا گراں ہے۔ خاص نمبر نکالنے کس قدر مشکل سب ہوتا ہے۔ پھر بھی آریہ جنتا کے سہیوگ کی آشا پر ہم شورانتری انک کو ادھک سے ادھک شاندار بنانے کا یتن کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم

حیدرآباد ستیاگرہ کی سپھلتا کے بعد

(لیکھک: شری گھنشیام جی گپت پردھان سارودیشک سبھا دہلی)

حیدرآباد ستیاگرہ کو ختم ہوئے ۵ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ جو پبلک عموماً اور آریہ جنتا خصوصاً اس بات کو جاننے کی خواہشمند ہو گی۔ کہ اس وقت تک آریہ سماج کے مطالبات کی منظوری کے سلسلہ میں کیا کچھ ہو چکا ہے؟

سارودیشک سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے اپنی میٹنگ ناگپور میں اس امر کا ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ کہ آریہ سماج کے مطالبہ کی روشنی میں دربار حیدرآباد کی آئینی سکیم پر غور کرنے کے بعد سارودیشک سبھا کی رائے ہے۔ کہ ستیاگرہ کی تحریک بند کر دی جانی چاہیئے۔ کیونکہ دربار نے اپنے اعلان کے ذریعہ آریہ سماج کے مندرجہ ذیل بڑے بڑے مطالبات منظور کر لئے ہیں:-

(۱) پرچار کی آزادی (۲) آریہ سماجیں قائم کرنے کی آزادی (۳) آریہ سماج مندر بنانے کی آزادی (۴) آریہ پاٹھ شالہ سکول کھولنے کی اجازت (۵) ستیاگرہیوں کی عام رہائی۔

چنانچہ ستیاگرہ بند ہونے کے فوراً بعد نظام سرکار نے تمام ستیاگرہیوں کو رہا کر دیا۔ اور انہیں گھروں کو واپس جانے کے لئے ریلوے کا کرایہ بھی دیا۔ جس کے لئے میں نظام سرکار کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

آریہ سماجی لیڈر

لیکن نظام سرکار نے پنڈت نریندر دیو کو جو ستیاگرہ کی تحریک کے شروع ہونے سے پہلے ہی شاہی قیدی بنا لئے گئے تھے رہا کیا۔ اور نہ ہی ریاست میں پنڈت بنسی لال کے داخلہ پر لگائی ہوئی پابندیوں کو واپس لیا۔ خوشی کا مقام ہے۔ کہ دربار نے آریہ سماج کی دونوں شکایات پوری کر دی ہیں۔ پنڈت نریندر دیو رہا کر دئے گئے ہیں۔ اور پنڈت بنسی لال پر سے پابندی ہٹا لی گئی ہے۔

باہر سے آریہ سماجی پرچارکوں کے داخلہ ریاست پر سے پابندیاں بھی ہٹا لی گئی ہیں اور آریہ سماجی پرچارکوں کو پرچار کی غرض سے ریاست میں جانے کی عام اجازت ہے۔ چنانچہ بہت سے آریہ سماجی پرچارک وہاں گئے۔ اور انہوں نے بڑے بڑے شہروں میں دھرم پرچار کیا۔

جہاں تک پراپوٹ اور کرایہ کے مکانات میں آریہ سماجیں قائم کرنے کے معاملہ کا تعلق ہے۔ نظام سرکار نے آریہ سماج کے اس حق کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بہت سی نئی آریہ سماجیں قائم ہو چکی ہیں۔ جہاں تک آریہ سماج مندر بنانے کے حق کا تعلق ہے۔ نظام سرکار نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں مروجہ قوانین پر نظر ثانی کرے گی۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ نظام سرکار اپنے اس وعدہ کو پورا کرے گی۔ اور مذہبی امور کے متعلق موجودہ قوانین میں ضروری ترمیم کر دے گی۔ اور آئینی اصلاحات کے نفاذ کی منتظر نہیں رہے گی۔ مجھے یہ بھی امید ہے۔ کہ اس اثناء میں پرانے قوانین پر سختی سے عملدرآمد نہیں کیا جائے گا۔ سارودیشک سبھا کو یہ بھی امید ہے۔ کہ اس سلسلہ میں قواعد و ضوابط میں جو ترمیم کی جائے گی۔ اس سے کسی قسم کی غلط فہمی کے باقی رہنے کا امکان نہیں رہے گا۔

دربار کا شکریہ

آریہ سارودیشک سبھا نے جو مہم شروع کی تھی۔ اس کا واحد مقصد یہ تھا۔ کہ ریاست میں آریہ سماج پر جو پابندیاں ہیں۔ وہ منسوخ ہو جائیں۔ اور دھرم پرچار کی عام آزادی ہو جائے۔ مجھے اس امر کا اعتراف کرنے میں خوشی ہے۔ کہ دربار حیدرآباد نے اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کرنے میں لیت و لعل نہیں کیا۔ میں اس بات کا خواہشمند ہوں۔ کہ آریہ سماج اور دربار حیدرآباد کے تعلقات روز بروز بہتر ہو جائیں گے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آریہ سماجی جنتا بھی اس سلسلہ میں کوئی ایسی کارروائی نہیں کرے گی۔ جس سے تعلقات کشیدہ ہوں۔ چنانچہ سارودیشک سبھا کی تمام پرتیندھیوں کے نام ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ کہ سبھا کی اجازت کے بغیر کوئی آریہ سماجی پرچارک حیدرآباد ریاست میں پرچار کی غرض سے نہ جائے۔

جہاں تک آریہ سماج کے تعمیری پروگرام کا تعلق ہے۔ جنوبی ہند میں آریہ سماج کے کام کی مہم کو باقاعدگی سے جاری رکھنے کے لئے دکھشن پرچارک سبھا کے نام سے ایک سبھا مقرر کر دی گئی ہے۔ سبھا نے شعولاپور میں اپدیشک ودیالیہ کھول دیا ہے۔ جہاں پر کورس بہت دی جاتی ہے۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہے۔ کہ ودیالیہ کو راگھویندر شاستری۔ پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم اے جیسے مخلص آریہ سماجی لیڈروں کی خدمات حاصل ہو گئی ہیں۔ اس امر کے بھی انتظامات ہو رہے ہیں۔ کہ جنوبی ہندوستان کی زبانوں میں آریہ سماج کا لٹریچر شائع کیا جائے۔ سرکردہ آریہ سماجی اپدیشکوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ جنوبی ہند میں پرچار کے کام میں اپنی خدمات پیش کر کے ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

آریہ سماج مندر

اس بات کے بھی انتظامات کئے گئے ہیں۔ کہ جنوبی ہند میں آریہ سماج مندر بنائے جائیں۔ تاکہ مرکزی مقامات پر آریوں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ حیدرآباد میں آریہ سماج ہائی سکول کھولنے کے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس سکول میں مذہبی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔ جنوبی ہند کے ساتھیوں کے بچوں کی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر شعولاپور میں ڈی۔ اے۔ وی کالج کا افتتاح کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈی۔ اے۔ وی کالج کمیٹی نے میری درخواست کو منظور کر لیا ہے۔ اور کالج کو سنبھالنے کا کام اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ چنانچہ دیانند کالج کی عمارت کے لئے دو لاکھ روپیہ کا تخمینہ منظور ہو چکا ہے۔ اور اس کا سنگ بنیاد بھی رکھا جا چکا ہے۔ تعمیری پروگرام کی ضروریات کی طرف بھی سارودیشک سبھا کی توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ مگر اس مقصد کے لئے سبھا کو بہت زیادہ فنڈ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ روپیہ کے بغیر یہ کام سر انجام نہیں دیا جا سکتا۔ مجھے امید ہے۔ کہ جس طرح آریہ جنتا نے سارودیشک سبھا کی اپیل پر لبیک کہہ کر ستیاگرہ میں حصہ لیا تھا۔ اسی طرح تعمیری پروگرام کے لئے فنڈ کی اپیل کا بھی جواب دیا جائے گا۔ کیونکہ تعمیری کام زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

دس دس روپئے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

۱- ہر سال منافع ملتا ہے۔

۲- مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگانا ہے۔

۳- اس روپیہ سے منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے میں لگاتا ہے۔

۴- اپنے پرکاشت اور دوسرے گرنتھ حصے داروں کو کم قیمت پر دیتا ہے۔

۵- دھرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب لاگت کے دام پر پرچار کے لئے دیتا ہے۔

۶- منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپے کا ہے جو قسطوں میں لیا جاتا ہے۔

۷- منڈل ایجنسیاں یا بھاری قسطوں پر اُدھار بھی حصے داروں کو دیتا ہے۔

۸- بیروزگار پُرشارتھی آدمیوں کو روزی پر لگاتا ہے۔

۹- ویدک ساہتیہ گرنتھوں کی تلاش کرا کر ان کے پرکاشن کا انتظام کرتا ہے۔

۱۰- چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انگریزی انوواد کرا کر سستا بنا کر بہت لوگوں کا ہت کرتا ہے۔

اتنے بڑے کام کر کے بھی وہ کسی سے دان یا چندہ نہیں لیتا۔ پھر کیا آریوں کا فرض نہیں ہے۔ کہ منڈل کے زیادہ سے زیادہ حصے لے کر اس کے کاموں کو بڑھا دیں۔

مفصل حالات کے لئے پتہ

منیجر- آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ- اجمیر

ہری جنوں کا سچّا اُدّھارک کون؟

مہاتما گاندھی یا سوامی دیانند؟

(آریہ سماج دیوان ہال دہلی کے اُتسو پر ہوئے دلت اُدّھار اور شُدّھی سمیلن میں شری گھنشیام سنگھ جی گپت کی تقریر)

دہلی کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں ۳۰- جنوری کی رات کو ۸½ بجے کے بعد آریہ سماج مندر دیوان ہال میں دلت اُدّھار سمیلن شری گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی-پی اسمبلی کی صدارت میں ہُوا- بابو رام لال ورما ایڈیٹر "پرنج" نے ۵ ریزولیوشن پیش کئے- جن میں سے مندرجہ ذیل قابلِ ذکر ہیں :-

یہ سمیلن اس اندولن کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے- جو بعض لوگ دہلی کے ہریجنوں کو گمراہ کرنے اور انہیں ویدِک دھرم کے خلاف بھڑکانے کے لئے کر رہے ہیں- یہ سمیلن اعلان کرتا ہے- کہ دلتوں کو مہاتما گاندھی جی اور کانگریس پر پُورا بھروسہ ہے- اور وہ اپنے ویدِک دھرم کی بھلائی میں ہی اپنی بھلائی سمجھتے ہیں +

یہ سمیلن دہلی کے سوَرن ہندوؤں سے انورودھ کرتا ہے- کہ انہیں ہری جنوں کو اپنی آبادی میں مکانات کرایہ پر دینے میں سنکوچ نہ کرنا چاہیئے- اور چھوت چھات کا بھاؤ بالکل دُور کر دینا چاہیئے +

پردھان جی کی تقریر

شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان جلسہ نے اپنی تقریر میں فرمایا- کہ مجھے اپنے جیون میں سب سے زیادہ آنند ہری جن بھائیوں کی سیوا کرنے سے حاصل ہوتا ہے- مہرشی دیانند اور مہاتما گاندھی ہری جنوں کے سچے ہتیشی ہیں- اور میں ان کا انویائی بننے کی کوشش کرتا ہوں- آپ نے حاضرین سے کہا- کہ وہ اپنے دِلوں کو ٹٹولیں- کہ ان کا سلوک ہری جنوں کی جانب کیا ہے؟ آپ نے سب حاضرین سے اپیل کی- کہ وہ ہری جنوں سے پریم سے رہیں- مہاتما گاندھی نے دلت اُدّھار کا بیڑا اُٹھایا ہے- اور اُنہوں نے ہندو سماج سے ہی نہیں بلکہ سارے ملک سے اور کانگریس سے بھی کہا ہے- کہ وہ دلت بھائیوں سے پریم کا سلوک کریں- انہیں اُوپر اُٹھائیں- اور اپنائیں +

آپ نے ہری جن نیتاؤں سے بھی اپیل کی- کہ وہ شُدّھار کی تاریخ کا مطالعہ کریں- شُدّھار ہمیشہ آہستہ آہستہ ہُوا کرتا ہے- اور اگر آج دلت اُدّھار کا کام تیزی سے نہیں ہو رہا- تو اس سے مایوس نہ ہونا چاہیئے- عام ہندوؤں کے دلوں میں تبدیلی پیدا ہو چکی ہے- آپ نے یہ بھی فرمایا- کہ جن دنوں عام ہندو ہری جنوں سے ملنے کو تیار نہ تھے- ان دنوں تو ہری جن بھی ناراضگی محسوس نہ کرتے تھے- لیکن آج جب ہندو خود دلت اُدّھار کے لئے کوشش کر رہے ہیں- تو ہری جنوں کا ناراضگی ظاہر کرنا یا ہندو نیتاؤں کی ایمانداری پر شک کرنا ٹھیک نہیں ہے- آخر میں آپ نے ایشور سے پرارتھنا کی- کہ وہ ہمیں اپنے دلوں کو شُدھ کرنے کا بل دیں- اور ہری جنوں کو اس بات کا بل دیں- کہ وہ ہمارے دلوں کو شُدّھ دیکھیں +

شُدّھی سمیلن

اس سے قبل سات بجے آریہ سماج مندر دیوان ہال میں شری گھنشیام سنگھ جی گپت کی صدارت میں شُدّھی سمیلن ہُوا- جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے :-

(۱) یہ سمیلن ہندو جنتا سے پُرزور انورودھ کرتا ہے- کہ وہ شُدّھی کے کام کو زیادہ تیزی سے چلانے کے لئے اس کی سہایتا کرے- اور شُدّھی اندولن شاستروں اور اتہاس کے مطابق ہے +

لالہ گوری شنکر نے اس کی تحریک اور پنڈت دھرمیندر نے اس کی تائید کی +

اس سمیلن کی یہ قطعی رائے ہے- کہ شُدّھی کاریہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہندو اپنے شُدھ ہوئے بھائیوں کے ساتھ بلا کسی جھجک کے روٹی بیٹی کا بیوہار کریں- اور انہیں وہ سب ادھیکار دیں- جو دوسرے ہندوؤں کو حاصل ہیں +

پردھان جی نے اس سمیلن میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا- کہ مردم شماری کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے- کہ ہندو ہر دس سال میں ۲ فیصدی گھٹ رہے ہیں- شُدّھی سبھا کی سرگرمیوں کی وجہ سے اگرچہ اب ہندو اتنی تعداد میں نہیں گھٹ رہے- لیکن وہ گھٹ ضرور رہے ہیں- اس کمی کا فخر آریہ سماج کو حاصل ہے +

آپ نے فرمایا- کہ شُدّھی ہندو سماج کا ہی نہیں- بلکہ راج نیتی کا اور ہماری زندگی کا سوال بن گیا ہے- اور اگر ہم اپنے شُدھ ہوئے بھائیوں کو اپنے میں جذب کر سکتے ہیں- تو ہم زندہ ہیں- اور اگر جذب نہیں کر سکتے تو یہ زندگی کی نشانی نہیں

ہندوؤں کے حقوق کی حفاظت کا سوال

(موجودہ حالات پر غور کرنے کیلئے سارودیشک سبھا کے آدھین کمیٹی کا تقرر)

ملکی سیاسیات میں بعض فرقہ پرست جماعتوں نے جن میں مسلم لیگ سب سے پیش پیش ہے- مذہب کو جس طرح داخل کیا ہے- اور مذہب کے نام پر جو قومیت سوز سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں عام ہندوؤں کے دل و دماغ پر ان کا گہرا اثر ہونا قدرتی ہے- کانگریس ایک قومی سنستھا ہونے کی وجہ سے بہت وسیع اصولوں پر چلتی ہے- جس سے فرقہ پرست جماعتوں کی سرگرمیوں کا اثر پُورے طور پر رد نہیں ہو سکتا- مسلم لیگ نے مسلمانوں کے نہ صرف مذہبی اور تمدنی حقوق کی حفاظت کا بیڑا اُٹھایا ہے- بلکہ یہ اعلان کرنا شروع کر دیا ہے- کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں- اور ہندوستان کو ہندو ہند اور مسلم ہند میں تقسیم کر دینا چاہیئے- لیگ کے صدر مسٹر جناح نے کانگریس سے بدظن لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کی جو تدبیریں کی ہیں- ان کے ماتحت دلت ہندوؤں کے ایک طبقہ میں جو ڈاکٹر امبیدکر کے اثر میں ہے یہ جذبہ پیدا کیا جا رہا ہے- کہ مسلم لیگ کے سایہ میں آ سے نجات مل سکتی ہے +

خاکساروں کے ارادے

"خاکسار" کے نام سے مسلمانوں میں ایک فوجی جماعت موجود ہے- جو ہندوستان پر اسلامی غلبہ قائم رکھنے کا مقصد رکھتی ہے- اس جماعت کی سرگرمیوں کا کچھ اظہار چند مہینے پہلے یو-پی میں ہو چکا ہے- جہاں حکومت کے نظم و نسق کو ناممکن بنانے کی کوششوں میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی گئی- اور بالآخر کانگریسی حکومت کے مستعفی ہونے کے بعد خاکساروں کی شورش بند ہوئی- سرحد میں آئے دن قبائلی حملے ہوتے رہتے ہیں- اگرچہ کانگریس نے ان دنوں ان حملوں کی فرقہ وارانہ نوعیت تسلیم نہیں کی ہے- لیکن یہ حقیقت ہے- کہ ان حملوں کا شکار ہندو ہی ہوتے ہیں- سرحدی صوبہ کا جو علاقہ آزاد قبائلی علاقوں سے ملتا ہے- وہاں ہندوؤں کا جان و مال اور ان کی عزت و آبرو ہر گھڑی خطرہ میں ہے- سرحد کے ہندوؤں کی طرح سندھ کے ہندوؤں کی حالت بھی ابتر ہے- یہاں کے ہندو بھی آئے دن قتل- ڈاکہ اور اغوا کی وارداتوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں- اور منزل گاہ کے متعلق مسلم لیگی ایجی ٹیشن کی بدولت ضلع سکھر کے پونے دو سو ہندو جس طرح قتل کئے گئے- اور جلائے گئے- اور ان کی آٹھ لاکھ روپیہ کی جائیداد جس طرح تباہ کی گئی- اس کی خونچکاں داستان تو ابھی بالکل ہی تازہ ہے +

بنگال میں

بنگال کے دیہات میں خاص کر نواکھلی میں ہندو لیگی پروپیگنڈا کے زیر اثر جن مشکلات سے دوچار ہیں- ان کا ذکر اکثر بنگال اسمبلی میں آتا رہتا ہے- مگر بنگال کے وزیر اعظم مولوی فضل الحق کھلے بندوں مسلم راجیہ کا پرچار کرتے ہیں- مرکزی اسمبلی سے لیکر صوبجاتی اسمبلیوں اور لوکل باڈیز تک جہاں دیکھو مذہبی امتیاز کی بنا پر ایسے حقوق کا مطالبہ کیا جا رہا ہے- جو دراصل شہری سیاسی اور اقتصادی نوعیت رکھتے ہیں- ان تمام حالات کا عام ہندوؤں پر جو قدرتی اثر ہو رہا ہے- اس کا اظہار ایک ریزولیوشن سے ہوتا ہے- جو دیش بھر کے آریہ سماجیوں کی شرومنی سنستھا آریہ سارودیشک سبھا نے اپنے اجلاس میں پاس کیا ہے- سبھا کے حلقوں میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے- کہ اب ہندو ہت یعنی ہندوؤں کے ادھیکاروں کی رکھشا کے سوال کو جو کہ دھرم اور سنسکرتی سے سمبندھ رکھتا ہے صرف سیاسی جماعتوں پر نہیں چھوڑا جا سکتا- مسلم لیگ خاکسار اور دوسری فرقہ پرست جماعتوں کی جارحانہ سرگرمیوں اور ہندوؤں پر ان کے تباہ کن اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا- تاہم اس سلسلہ میں کوئی بڑا قدم اُٹھانے سے پہلے سبھا نے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ایک دلچسپ نصیحت آموز افسانہ

جہیز کی ویدی پر!

(گذشتہ سے آگے)

لیکھکہ: شریمتی سرسوتی دلوی

رجّو نے بہن کا ہاتھ چوم کر کہا "تم ٹھیک ہو جاؤ۔ میں پھر کبھی رو دوں گی"۔

تارا نے تکیئے سے سر اُٹھا کر رجّو کی گود میں رکھ دیا۔ اور کہنے لگی "تمہیں پتہ ہے۔ میں اس وقت کیوں اتنا کانپی تھی؟"

"نہیں۔ مجھ کو تم نے کچھ بتایا نہیں۔ پھر کیسے جانوں؟"

"بڑا بھیانک سوپن تھا وہ ...... بتاؤں؟"

"نہیں۔ میں نہیں سننا چاہتی۔ تمہارے سوپن بُرے ہی ہوتے ہیں۔ کبھی اچھا تو سُنے۔ یا نہیں"۔

رجّو اچھے بھاگیہ والوں کو ہی اچھے سوپن آتے ہیں۔ مجھے بدی ......"

"لگی نہ پھر رُلانے والی باتیں کرنے۔ تم سوپن پر کیوں اتنا وشواس کرتی ہو؟ جیسا اچھا یا بُرا دیکھا ہے اُسے بھول جاؤ۔ کھوٹے سوپن کو یاد نہ کرنا چاہیئے۔ کتنی ڈرپوک ہو۔ جھٹ تھر تھر کانپنے لگتی ہو"۔

تارا "سنو رجّو! میری ذرا سی جھپکی لگی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ آکاش میں ایک بہت بڑا پکھشی اُڑ رہا ہے۔ اُس کے لمبے لمبے کالے پنکھ اتنے بڑے ہیں۔ کہ پہاڑ سا دکھائی دیتا ہے۔ میں ستیش کو گود میں لئے اس کی اور دیکھنے لگی۔ وہ جھپٹ کر میری اور آیا۔ نیچے بہت اُس نے مجھے پنکھوں میں پکڑ لیا۔ اور اُونچا اُڑا۔ میرا دم گھٹنے لگا۔ میں نے ہاتھ پیر مارے۔ اور اس کے پنکھوں میں ہی تھی۔ کہ میری آنکھ کھُلی۔ تم ہی بتاؤ۔ ایسا سوپن دیکھ کر کون کانپ نہیں جاتا؟"

یہ سوپن سن کر رجنی بہن سے چمٹ گئی۔ اُسے ایسا پرتیت ہؤا۔ کہ وہ کال سروپ بڑا پکھشی میری بہن کو اور اُس کے ننھے بچے کو مجھ سے چھین رہا ہے۔

تارا اور ستیش کی سیوا کے اتیرکت رجّو کو گھر کے اور کسی کام میں بھی دخل نہ تھا۔ اُس کی کبھو جائی اُسے کسی کام میں ہاتھ نہ لگنے دیتی۔ اُسے پتہ تھا۔ کہ تارا کی بیماری کے جراثیم رجّو کے سارے شریر میں چپٹے ہوئے ہیں۔ جس دستو کو وہ ہاتھ لگائے گی۔ اس میں جراثیم پرولیش کر جائیں گے۔ اور گھر میں روگ پھیل جائے گا۔ اسی بھے سے وہ خود کبھی تارا کے کمرے میں نہ جاتی۔ کھڑکی کے پاس کھڑی ہو کر اس کا حال احوال پوچھ لیتی۔ اس دن کے لئے وہ بڑی خوش تھی۔ جس دن تارا کی مرتیو ہوگی۔ اُسے ہاتھ سے سنان کرنا پڑے گا۔ اُٹھا کر ارتھی پر رکھنا پڑے گا۔ وہ ایشور سے پرارتھنا کرتی تھی۔ کہ جس دن تارا کی موت ہو۔ اُس دن اُسے کچھ بیماری ہو جائے۔ تاکہ لوگ اُسے تارا سے دور رکھیں۔

تارا آج کچھ اچھی معلوم ہو رہی ہے۔ اس کے منہ پر رونق ہے۔ پہلے وہ سارا دن آنکھ بند کر کے پڑی رہتی۔ آج وہ سب کے ساتھ ہنس ہنس کر بات چیت کر رہی ہے۔ آج اُس نے اپنے بھائی کو بُلا کر اس سے اپنی بیماری کی بابت بات کی ہے۔ تارا کو پرسنّ دیکھ کر جیوت ہوتی۔ تو شائد وہ بھی میری اتنی سیوا نہ کرتی۔ تم نے دن رات ایک کر دیا۔ رجنی تمہاری ان سیواؤں کا میں کب بدلہ دے سکونگی"۔

رجنی نے ہنس کر کہا "کیا بہن کا بھی بدلا چکایا جاتا ہے؟ بدی میں بیمار پڑتی۔ تو تم مجھے نہ دیکھتیں؟"

رجنی کی خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں۔ رجنی بیچاری کو کیا پتہ کہ بجھنے کے سمیہ دیپک ادھک روشن ہو جاتا ہے۔

تارا دھیرے دھیرے رجنی سے باتیں کرنے لگی۔

"رجّو! تم مجھے کتنا پیار کرتی ہو؟ ماں

تارا "جگ جگ جیو بہن! سنسار کی تمام دکھ تمہاں تمہیں پراپت ہوں۔ تم ساکھشات لکشمی ہو۔ دھنیہ ہوں میں جس کی ایسی بہن ہے۔

جانے دو بہن تعریف کے پُل باندھ دئے۔ ادھک لجّت نہ کرو۔ تم اچھی ہو جاؤ۔ میرا بدلا اُتر گیا"۔

تارا "آج تم سویرے سویرے کہاں چلی گئی تھی۔ میں نے کئی بار پکارا۔ تم نے آواز ہی نہ دی"۔

رجنی "میں ایک کام کر رہی تھی"۔

"بھلا میں کیا کر رہی تھی؟"

تارا "میں نجوم لگانا نہیں جانتی۔ بتاؤ کیا کرتی تھی؟"

رجنی "تم خفا ہونے لگو گی"۔

تارا "نہ میں کچھ نہ کہوں گی"۔

رجنی "میں نے آج پھر جیجا جی کو چٹھی لکھی ہے۔ اس میں بڑی لمبی لمبی منتیں لکھی ہیں۔ کہ چاہے دو گھنٹے کے لئے ہی کیوں نہ آئیں۔ آ کر درشن دے جائیں"۔

تارا "او پگلی! تمہاری لمبی چوڑی منتیں کچھ بھی اثر نہ کریں گی۔ مجھ پاپن کے لئے ان کے پاس ذرا بھی سمے یا نہیں ہے۔ دواہ میں بدی پتا ایک دو ہزار ادھک خرچ دیتے۔ تو شائد میں ان کے پریم کی ادھیکارنی ہو جاتی۔ اب تو میں گھر نا کی پاتر ہوں۔ یہ کہتے کہتے کو زور کی کھانسی اُٹھی۔ جب ذرا ٹھیک ہوئی۔ تو پھر کہنے لگی "تم دیکھتی ہی ہو رجنی بیاہ سے میں آئی ہوں۔ آپ نے آنا تو کیا ایک پتر بھی نہ لکھا۔ بیماری سن کر بھی نرم نہ پڑے۔ اس معصوم نے اُن کا کیا بگاڑا تھا۔ اس کا منہ دیکھنے کی بھی اچھا نہ ہوئی۔ بدی وہ ایک بار آتے۔ تو انہیں یہ بچہ سونپ کر میں نشچنت ہو کر مرتی۔ مرنا تو ہے ہی۔ اگر دو درشن ہو جاتے تو کتنی شانتی سے مرتی۔ اب کلیجے میں جو ایک تیبر ہوک اُٹھ رہی ہے۔ اس کا پرچا بھی نہ ہوتا"۔

تارا کو پھر کھانسی اُٹھی ---

رجنی نے کہا "بہن جانے دو۔ ایسی باتیں نہ کرو۔ تمہاری جان میں جان نہیں۔ ادھک بولنے سے تکلیف اور بڑھ رہی ہے"۔

تارا نے ویقنت ہو کر کہا "میں کیا جان بوجھ کر دُکھ کی باتیں یاد کرتی ہوں۔ میرے تو ہردے میں ہر سمیہ یہی وچار گھومتے ہیں۔ سوتے جاگتے وہی ایک رُدن سا سنائی دیتا ہے۔ سوتی ہوں۔ تو بُرے سوپن دیکھتی ہوں۔ جاگتی ہوں تو سمست ابھلاشاؤں مرتیو کے ہتھوڑے کی چوٹ سُنتی ہوں۔ ہر وقت ہردے میں ہاہاکار مچا رہتا ہے۔ رجو شش کتنی بچہ باتوں کے پیچھے بھاگتا ہے۔ جہیز میں ادھک نہ ملنے سے برادری میں ان کا سر نیچا ہو گیا۔ اس بات کی بلی ویدی پر انہوں نے بیچر تھا پتنی کے نیسرگک پریم کو اُتسرگ

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

مختصر افسانہ

جاہل اور مہذّب

میں ترنستان کے مسافر خانہ میں بیٹھا ہؤا تھا۔ بکنگ کلرک ٹکٹوں کی پڑتال کر رہا تھا۔ ایک دیہاتی عورت ٹکٹ لینے کے لئے آئی۔ ٹکٹ والی الماری کھُلی تھی۔ اور اس کا ایک کواڑ ٹکٹ گھر کی کھڑکی کو روک رہا تھا۔ اس نے بابو کو ایک دو آوازیں دیں۔ لیکن بابو اپنی طرف سے مسافروں کو ٹکٹیں دے چکا تھا۔ اور اب ٹکٹوں کی پڑتال کر کے پیسے گننے میں منہمک تھا۔ اس نے آواز نہیں سنی۔ تب اس نے زور سے الماری کا وہ تختہ جو کھڑکی کو روکتا تھا پیچھے کو دھکیل دیا۔ تختہ بکنگ کلرک کی پیشانی پر لگا۔ اور چوٹ بھی آئی۔ لیکن عورت سمجھ کر یا اس وجہ سے کہ اس کا خیال روپوں پیسوں کی جمع میں اٹکا ہؤا تھا۔ وہ خاموش رہا۔ اس نے جلدی سے ٹکٹ دی۔ اور الماری پھر کھول کر بدستور اپنے کام میں محو ہو گیا۔

اس اثنا میں سٹیشن پر گاڑی آ گئی۔ اسی وقت ایک مہذّب عورت جلدی جلدی ٹکٹ گھر کی طرف بڑھی۔ گاڑی سٹیشن پر آ جانے کی وجہ سے وہ بے حد جلدی میں تھی۔ بابو کو اس نے بھی آواز دی۔ لیکن الماری کا کواڑ حائل ہونے کی وجہ سے اس نے آواز نہیں سُنی۔ اس پر جلدی میں اس نے بھی تختہ پیچھے کو دھکیل دیا۔ بابو کو پھر چوٹ آئی۔ یہ دیکھ کر کہ بابو کو چوٹ آئی ہے۔ اسی کو اپنا ٹکٹ لینا بھی بھول گیا۔ گیٹ سے گذر کر وہ اندر کمرے میں گئی۔ وہ لیڈی ڈاکٹر تھی۔ اور اس کے بیگ میں مختلف دوائیاں تھیں۔ اس نے نہایت مہذّب الفاظ میں اپنی اس غلطی کی معافی مانگی۔ اور بیگ کھول کر ٹنکچر پیشانی پر لگائی۔ اور پٹی باندھنے لگی۔

اس دوران میں گاڑی سٹیشن سے چل پڑی۔

ٹکٹ بابو نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا "میری وجہ سے آپ گاڑی مِس کر گئیں"۔ مسکرا کر لیڈی ڈاکٹر نے کہا "مجھے جلدی تو بڑی تھی۔ لیکن مجھے افسوس ہوتا اگر میں غلطی کا ازالہ کئے بغیر گاڑی میں چڑھ جاتی"۔

(گورودت)

"پرائمری کو ایجوکیشن بل"

اسلامی اور ہندو دونو شریعتوں کے خلاف ہے

(از ماسٹر لکشمن جی آریو پدیشک)

پنجاب اسمبلی کے ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کے اجلاس نے مخلوط تعلیم کے مضمون پر پبلک دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ اور وزیر اعظم صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ "اگر کوئی شخص بھی یہ ثابت کر سکے۔ کہ یہ بل اسلامی شریعت کے کسی طرح بھی خلاف ہے۔ تو ہم اس بل کو واپس لینے کو بھی تیار ہونگے"۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر کوئی ممبر ہندو شریعت کا عذر پیش کرتا۔ یا آئندہ کرے۔ تو بھی آپ یہی جواب دیتے یا دیں گے۔

بلا لحاظ ممبر غیر ممبر و مسلم کے ہر شخص کو مخاطب کر کے وزیر اعظم صاحب نے جو موقعہ ہمارے لئے مہیا کیا ہے۔ اس کے لئے آپ کا شکریہ ادا کر کے ہم اسلامی شریعت سے بل ہذا کے خلاف اشارات دیتے ہیں۔ اور ہندو شریعت کا بھی اس سے اتفاق پیش کرتے ہیں۔

(۱) قرآن مجید میں سورۃ النور سچے علم کی اشاعت کے متعلق قیمتی رموز پیش کرتا ہے۔ مگر علمی نور کے بیان سے پہلے مذکر اور مؤنث کے ناجائز تعلقات کے لئے سخت سزا تجویز کرتا ہے۔ اور کہیں یہ نہیں کہتا۔ کہ مخلوط تعلیم یا لڑکے لڑکیوں کے باہمی میل جول سے کوئی اندیشہ نہیں۔ لہذا اشاعت علم سے پہلے جنسی خرابیوں کی روک تھام کا خیال کرنا انسانوں کا مقدم فرض ہے۔

۲۔ اسی سورۃ کی آیات ۳۰ و ۳۱ میں نبی کے لئے حکم ہے

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۔ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ "

مومن اور مومنہ ہر دو فریق کو۔ کہدو کہ وہ نیچی نگاہ رکھا کریں۔ اور اپنی فروج کی حفاظت کریں۔ فروج جمع ہے فرج کی۔ اس کے معنی عورت (مؤنث اندام نہانی) لئے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہاں مذکر فریق سے بھی فروج کا تعلق ہے۔ اور صراح جیسی مستند لغت میں اس کے معنے جائے ترسناک بھی لکھے ہیں۔ اس لئے دل لطف شرم گاہ آنکھ یا اس ذریعے کی حفاظت یہاں مقصود ہے۔ جس سے بداخلاقی کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر ویدک شریعت والے برہمچریہ کے عمل کی ہی ہدایت ہے۔ اور چونکہ اس اندیشے کی بنیاد آنکھ سے شکل دیکھنے پر پڑتی ہے۔ اس لئے آنکھ اُٹھا کر فریق ثانی کو نہ دیکھنا۔ یا نیچی نگاہ رکھنا صحیح علاج ہے۔ زمانہ حال کے مشہور ریفارمر مہرشی دیانند کا قول ہے۔ کہ آنکھ کے ذریعہ عورت کا روپ برہمچاری کے اندر گھستا ہے۔ ہندو شاستر ہر کہیں غالب احتیاطی اور جدا جدا درسگاہوں کی تاکید کرتے کے لڑکے لڑکیوں کی باہمی تخلیط کو ناجائز قرار دیتا ہے۔

۳۔ سورۃ النور کی آیات ۲۷ تا ۲۹ میں غیر گھروں میں جانے کے لئے اجازت وغیرہ کی پابندی بھی اس میل جول کو ممنوع بتاتی ہے۔

۴۔ آیت ۵۸ کے الفاظ اَلَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ سے نابالغ لڑکوں کیلئے بھی تین خاص وقتوں میں لازمی طور پر اجازت لینے کا حکم ہے۔ نماز فجر سے پہلے۔ دوپہر کے وقت اور عشا کے بعد۔ کیونکہ ان میں عموماً کپڑے اُترے ہوتے ہیں۔

۵۔ آیت ۳۱ میں برہمچریہ کی ہدایت کے ساتھ یہ بھی حکم ہے۔

لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

یعنی اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ سوائے اس کے جو کھلا رہتا ہے۔

گویا نہ برقع والا پردہ شرع پر مبنی ہے۔ نہ ہاتھ پاؤں یا منہ کو چھپانے والا۔ ان کا مدار مقامی یا زمانی حالات پر ہے۔ ہاں کپڑوں سے جسم کو ڈھانپنا اور نیچی نگاہ رکھنا ہی باہر کا شرعی پردہ ہے۔ مگر مخلوط تعلیم دلوں سے اس پردے کی بنیاد کو مٹا دے گی۔

۶۔ سورۃ المائدہ میں جائز نکاح کے متعلق یہ فتوےٰ ہے:۔

اَلْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

یعنی مسلمان برہمچاری اور قدیم اہل کتاب کی برہمچارنی لڑکیاں نکاح کے لئے حلال ہیں۔ محصنہ لفظ برہمچارنی کے لئے ہے۔ حصن کے لغوی معنی ہیں روکنا۔ محفوظ رکھنا۔ باز رکھنا۔ استواری اور حصن قلعے کو کہتے ہیں۔ جو دشمن کے حملے کو روکتا۔ اور اپنے ساکنین کو محفوظ رکھتا ہے۔ اسی طرح شہوانی جذبات کو روکنے والی عفیفہ لڑکی محصنہ ہے۔ کیا مخلوط تعلیم لڑکوں کو صحیح معنے میں محصنہ بنا دے گی۔ اس کا جواب ممبران اسمبلی اپنے دل اور اپنے ضمیر سے لیں۔

۷۔ بہشت کے ذکر میں ہر کہیں "ازواج مطہرۃ" کی خوشخبری ہے۔ اور سورۃ الرحمن میں ان کی یہ تعریف ہے:۔

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ

یعنی غیر کی طرف نگاہ تک اُٹھا کر نہ دیکھنے والی جنہیں پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہ ہو۔ یہ الفاظ رگ وید ۳۔۵۵۔۱۶ کے الفاظ

अप्रदुग्धा: धेनवा:

(اپرڈگدھا دھینوا) اور

अशिशवा (اششبا) یعنی کسی سے نہ دوہی گئی گائے کی مانند عالم طفولیت سے گذری ہوئی گویا محصنہ لفظ اہل طفلی سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ منوسمرتی میں اَدِّیلیُٹ برہمچریہ کا مطالبہ بھی اسی لحاظ سے ہے۔ یہی نہیں لڑکوں کیلئے بھی مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ کے الفاظ سے کامل نیک چلن اور ہر بدکاری سے پاک ہونے کی شرط ہے۔ گویا دونو کا ہر لحاظ سے بے لوث ہونا ہی آئندہ دنیا کو بہشت بنا سکتا ہے۔

۸۔ آیت ۳۵ سورۃ النور میں خدا کو نور مجسم کہا۔ اور نہایت معنے خیز استعارہ پیش کیا ہے:۔

"ایک طاق ہے۔ طاق میں ہوتی جیسے صاف شیشے کی قندیل۔ قندیل میں چراغ۔ چراغ میں زیتون کا تیل جو خود بخود روشن شجر زیتون سے پہنچتا ہے۔ جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی۔"

کاش کہ یہ استعارہ ہر گھر میں سنہری حروف سے لکھا جاوے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا شجر زیتون ہے۔ وہ بغیر کسی سے علم پانے کے علم بالذات ہے۔ اس سے الہامی علم بمنزلہ تیل ملتا ہے۔ انسانی جسم جو آب داروتی کی طرح بے عیب ہے قندیل ہے۔ یعنی سچا عالم شخص نبی یا رشی کی شکل میں علمی روشنی کو دوسروں تک اسی طرح تیزی سے پہنچاتا ہے۔ جیسے گیس لیمپ کا شیشہ صاف اور تیز روشنی پہنچاتا ہے۔ پھر علمی روشنی مشرق اور مغرب کی قید سے آزاد یعنی کل اہل عالم کیلئے یکساں ہے۔

چونکہ غیر صاف شیشہ روشنی میں روک ہے۔ اس لئے ناپاکی کے ہر امکان کا تدارک ضروری ہے۔ ہندو شریعت میں آگ اور گھی کی نزدیکی کی مثال ہے۔ ہر دو فریق کو خطرہ سے آگاہ کیا۔ اور ماں بہن تک کے ساتھ اکیلا رہنے کو بھی معیوب بتایا ہے۔ مذکر مؤنث کا باہم دیکھنا۔ کلام کرنا۔ اور چھونا بھی محتاج احتیاط ہے۔ بصورت عدم احتیاط سگے بھائی اور بہن بھی گر سکتے ہیں۔

۹۔ مسٹر دونی چند کی دلیل ہے۔ کہ برقع پوش لڑکی نوجوان کے تعجب کا موجب ہے۔ لہذا وہ اُسے دیکھنے کے لئے غلط طریقے استعمال کرتا ہے۔ اگر انہیں باہم ملنے دیا جائے۔ تو ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملے۔"

لیکن اس دلیل کے مطابق لازمی ہوگا۔ کہ کسی بھولے بھالے یا گرے ہوئے نوجوان کے برقع اُتارنے کے بعد کے مطالبات یا مزید تجسس پر زینت کو ڈھانپنے والے کپڑے بھی اُتارے جائیں۔ رہا ایک دوسرے کو سمجھنا۔ سو صحیح سمجھ کا مدار صحیح تعلیم پر ہے۔ ملنے دینے کا نتیجہ تو جھوٹا عشق اور اس پر مبنی کلنک ہے۔ چمبک اور لوہے کو قدرتی کشش نزدیکی کی صورت میں ملائے بغیر رہ نہیں سکتی۔ جذبات اندھا کر دیتے ہیں۔ مغربی ممالک میں کورٹ شپ کا رواج ہوا۔ لائق تعلیم یافتہ نوجوان اپنی ہی صفات کو سوچتا ہی رہا۔ کہ شکل سامنے آتے ہی عقل پر پردہ پڑ گیا۔ اور جذبۂ محبت کے اثر شادی ہو گئی۔ مگر (Honey-moon) کی میعاد میں ہی دلفریبیاں کافور ہوئیں۔ اور میاں بیوی طلاق کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے چلے۔

اس ملک میں ایف۔ اے پاس نوجوان کی شادی ہو گئی۔ تو اس کا بی۔ اے ہونا یا چھا تا ریکارڈ قائم رکھنا محال ہو گیا۔ صغر سنی کی شادی نے باوجود کئی پابندیوں کے کروڑوں نوجوانوں کو تعلیم سے محروم کیا۔ عمر بھر کے بڑے سے بڑے مرتاض لوگ بھی عورت کے میل سے مغلوب الحواس ہوئے ہیں۔ سوامی دیانند جیسا اعلےٰ کیریکٹر کا ریفارمر مائی بھگوتی جیسی نیک پاک دیوی سے پردے کی اوٹ میں کلام کرتا ہے۔ چار سال کی لڑکی کو دیکھ کر ماتری شکتی کو نمسکار کرنے سے ہی اپنے دل کی پاکیزگی کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ سورۃ الاحزاب میں نبی کے گھر میں جانے کیلئے بھی مومنوں پر پابندیاں ہیں۔ بغیر کھانے کے وقت کے اور بغیر بلائے نہ جائیں۔ کھانا کھاتے ہی چلے جائیں۔ وہاں باتوں میں نہ لگیں وغیرہ۔

غرضیکہ یہ معاملہ نہایت نازک ہے۔ معصوم ناتجربہ کار بچوں کو نہ اپنے نفع نقصان کی تمیز نہ ترغیبوں کے مقابلے کی طاقت۔ شادی کے جائز مانے گئے تعلق نے جب ہر عمر کے طلبا کی ترقی پر زہر قاتل کا اثر کیا ہے۔ تو اسمبلی

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

ہندو جاتی کی مشکلات کا واحد حل سنگٹھن

(لیکھک :- پروفیسر مہیش پرشاد جی مولوی فاضل ہندو یونیورسٹی بنارس)

آج دلیش میں کم از کم تین ہلچلیں ہیں - ایک تو کانگریس کی ہے - یہ چاہتی ہے - کہ ہندو مسلم ایکتا ہو جائے - تاکہ ہم انگریزوں سے کچھ لے سکیں - یہاں تک کہ سوراجیہ پراپت کر سکیں - یہ بات تو بہت اچھی ہے - اور کانگریس کی ہر رسٹ بہت پرانی ہو چکی ہے - اس کے نمت کانگریس نے ہندو ہتوں کو کچلتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ اُدارتا دکھلائی ہے +

کیونکہ انیک کانگریسیوں دوارا جو کچھ انیک ستھانوں کے ہندوؤں پر گذرا ہے - وہ ایسا نہیں ہے - کہ ہندو لوگ اسے بھول جائیں گے +

مہل کے دئے ہی کانگریس نے سمے سمے پر انیک مسلمانوں کو کانگریس کا پردھان بنایا - خلافت کے لئے بہت کچھ کیا - کنتو کہنے کی آوشیکتا نہیں - کہ ہندو مسلم اتحاد کس دشا میں ہے ؟ ایشور جانے کانگریس کی یہ نیتی بھوشیہ میں کیا رنگ لائے ؟

یوروپ کے ورتمان یدھ سے انگریز لوگ چنتت ہیں - ایسی اوستھا میں کانگریس چاہتی ہے - کہ چاہے ہندوؤں کی کتنی ہی ہانی ہو - کنتو کسی نہ کسی ڈھنگ سے مسلمان راضی ہو جائیں - اور انگریزوں سے اس سمے کچھ مل جائے - انقوامے لیا جائے - مسلمان سمجھتے ہیں - کہ ہمارے بنا کانگریس کو کچھ مل نہیں سکتا - اس کارن اُن کی اور سے جو باتیں ہو رہی ہیں - انوچت ہوئی ہیں - یہ دوسری ہلچل ہے - وہ اپنے آپ کو خوب سنگھٹت کر رہے ہیں - کانگریس کی نیتی سے ان کا مزاج بہت بڑھ گیا ہے - وہ تو چاہتے ہیں - کہ کچھ ہندوستان "پاکستان" بنا دیا جائے - اس کے نمت بہت کچھ کر رہے ہیں - لیکن نت کال ہی اس کاریہ کا ہونا اسمبھو ہے - انتو ورتمان کال میں بھارت کے ایک انش میں اوشیہ ہی اسلام کی پتاکا لہرائے - مسلمانوں کے ہاتھ میں وہاں کا پربندھ ہو - مسلمانوں کے دھرم کا وہاں زور ہو - مسلمانوں سے سمبندھ رکھنے والی بھاشا وہاں پھلے پھولے - چاہتے یہ کہ مسلمانوں کا ہی وہاں سب کچھ ہو - ہندو تتھا ان کی سنسکرتی کا چنہہ بھی وہاں نہ رہنے پائے +

تیسری ہلچل ہندو مہا سبھا کی ہے - اس کا اُدیشیہ بھی سوراجیہ ہے - کنتو اس ڈھنگ یا نیتی پر نہیں - جس ڈھنگ یا نیتی پر کانگریس کٹی بدھ ہے - ہندو سبھا چاہتی ہے - کہ ہندو اپنی سنسکرتی کو قائم رکھتے ہوئے سوراجیہ پراپت کریں - یہ بات مسلمانوں کو کیونکر پسند ہو سکتی ہے - کانگریس جو کہ ہندوؤں کے ہی بل بوتے پر ایک شکتی شالی سنستھا ہے - وہ بھی ہندو سبھا کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی - سامپرداییکتا کا نام لے کر یہاں تک کر پاؤ ہے - کہ اس نے یہ پرستاؤ پاس کر رکھا ہے - کہ جو کوئی ہندو سبھا کا ممبر ہو - وہ کانگریس کا ممبر نہیں ہو سکتا +

غلامی اچھی چیز نہیں - انتو جب کہ تین سنستھاؤں میں سے پرتیک کا حال اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ ہے - تو سمسیا کیونکر سلجھے گی ؟ یہ صاف بات یہ ہے - کہ ہندو سنگٹھن ہونے پر ہی مسلمانوں کے ساتھ واستوک میل ہو سکتا ہے - اب اس کے نمت دو باتیں ہیں :-

(۱) جتنا زور کانگریسی لوگ ہندو مسلمان ایکتا کے لئے لگا رہے ہیں - اس سے کچھ کم ہی زور ہندو سنگٹھن کے لئے لگا دیں - تو گتھی شیگھر سلجھ سکتی ہے +

(۲) ہندوؤں کی جو دشا دس بارہ ورش پہلے تھی - اس میں دشا سے کچھ اچھی دشا میں ہندو لوگ ہو گئے ہیں - وہ سنگھٹت ہو سکتے ہیں - کیول کام کرنے کی دیری ہے +

جو لوگ یہ کہا کرتے ہیں - کہ ہندوؤں میں پرسپر بھید بھاؤ بہت ادھک ہے - وہ سنگھٹت نہیں ہو سکتے - ان سے یہ کہنا ہے - کہ جتنا پرسپر بھید بھاؤ ہے اس سے کہیں ادھک بھید بھاؤ ہندو مسلمانوں میں ہے - بھلا آچار وچار دھرم کرم کے بھید بھاؤ سے بدی ہندوؤں کا پرسپر سنگھٹت ہونا - ان میں پرسپر میل ہونا اسمبھو ہے - تو اُکت بھید بھاؤ کے ہوتے ہوئے ہندو و مسلمانوں میں پرسپر میل سروتھا اسمبھو ہے +

ہندوؤں میں چاہے کتنا ہی بھید بھاؤ کیوں نہ ہو - وہ ایک سنسکرتی والے ہیں - مسلمانوں کی سنسکرتی ان کی سنسکرتی سے پرتھک ہے - انتو ایک ہی سنسکرتی والوں میں میل جلد ہو سکتا ہے - اور ہندوؤں کے پرسپر میل سے ہی مسلمانوں کے ساتھ سچا میل ہو سکتا ہے - اور ایسی دشا میں ہی سوراجیہ پراپت ہو سکتا ہے م

ریاست حیدر آباد کے سماچار

کمار سبھا کی ستھاپنا

سونت ضلع گلبرگہ میں کمار سبھا کی ستھاپنا کی گئی - کماروں کے بھجن ہوئے - اس سبھا کا چناؤ نمن پرکار ہؤا :-

پردھان :- لکشمن راؤ جی - منتری - وٹھل راؤ جی - ویوستھاپک - مہادیو جی +

کمار سبھا کا ست سنگ ہرتی گوردوار (دیپدار) کو ہؤا کرتا ہے - تو لوک پرایت سنکھیا میں بھاگ لیا کرتے ہیں +

عید کے جلوس میں اشتعال انگیز نعرے

آدراد شاہ جہانی میں بقر عید کے دن شام کو ایک جلوس نکالا گیا - جلوس سشسنتر تھا - اور اشتعال انگیز نعرے لگائے جا رہے تھے - پولیس ساتھ تھی +

"آریہ سماج مردہ باد" کے نعرے

سونت میں بقر عید پر مسلمانوں کا سشستر جلوس نکالا - "شاہ عثمان زندہ باد" - "آریہ سماج مردہ باد" - کے نعرے لگائے گئے - پولیس ساتھ تھی +

سوامی ستیہ دیو جی سکندر آباد میں

شری سوامی ستیہ دیو جی پرچار ارتھ سکندر آباد میں آ رہے ہیں +

خاکساروں کی شرارتیں

نگدل "تالو" کے جیٹ گویا — ۲۰ - تاریخ فصلی متا خیلی تالو کے جیٹ گویا میں خاکساروں نے اُپدرو مچا دیا ہے - ۲۰ - تاریخ کو رام چندر مہن کھبری کسی کام کے لئے ایکھلی گئے - تو کئی خاکساروں نے اُسے — "تو آریہ کیوں ہؤا ؟" — کہہ کر اُسے مارنا آرنبھ کیا - جس سے اُسے سخت چوٹیں آئیں +

ریگلی کی یاترا پر پرچار

آریہ سماج نگدل کے منتری یہاں یاترا پر آئے تھے - "ستیارتھ پرکاش" پڑھ پڑھ کر جنتا میں پرچار کرتے تھے - "ستیارتھ پرکاش" سننے کے لئے جنتا کافی آتی تھی +

راشٹریہ سیوا دل کا اُدگھاٹن

(تاریخ ۱۵ - جنوری) آج سائیٹنگ کال کے سمیہ ہری بھون چار کمان میں راشٹریہ سیوا دل کا اُدگھاٹن حیدر آباد راشٹریہ پریشد کے گوبند راؤ جی نائل کے کر کملوں دوارا ہؤا - اس اوسر پر دل کے سمپورن سیلنکوں نے سلامی دی - بہت بھیڑ تھی +

خون بہہ جاوے گا!

دشوست سُوتر سے گیات ہؤا ہے - کہ انجمن مسلم نوجوانان بیدر کی اور سے ایک ریزولیوشن سر اکبر حیدری کے پاس اس آشیہ کا بھیجا ہے - کہ — "بیدر کی کرناٹک پریشد کی آگیا دی گئی - تو رکت پات ہو جاوے گا !"

پنڈت دھرمیندر جی گلبرگہ میں

(گلبرگہ ۲۳ - جنوری) آچاریہ راج گورو دھرمیندر شاستری شولاپور سے ۲۲ - تاریخ کو پراتہ کی ٹرین سے گلبرگہ روانہ ہوئے - گلبرگہ اسٹیشن پر آپ کے سواگت ارتھ کافی جنتا آئی ہوئی تھی - ٹرین تقریباً دس بجے پہنچی - سٹیشن پر شاندار سواگت ہؤا - رات کے آٹھ بجے آریہ سماج مندر میں چھ ہزار جنتا کی بھیڑ میں شری راج گورو کا "ایشور کا نیائے" اس وشے پر دو گھنٹے دیا کھیان ہؤا +

عورتیں اُڑا لی گئیں

(لاتور ۲۴ - جنوری) کل راتری "سمپورن تُکا رام" کی فلم دیکھنے کے لئے دیہاتوں سے استریاں کافی سنکھیا میں آئی تھیں - جن میں چار استریاں اُٹھا لی گئیں +

سُنا ہے - کہ ۵ - ۶ دن پہلے چنچولی کی ایک استری کو بھی اُٹھا لیا گیا تھا +

سٹیشن کی حدود میں مسجد

بیڑی ایکھلی (ظہیر آباد) ریلوے سٹیشن کے نزدیک پھاٹک کے اندر ایک آدمی نے نماز پڑھنے کے لئے گھاس کی جھونپڑی بنائی تھی - اب وہاں ٹین ڈالے جا رہے ہیں - خاکساروں کا کہنا ہے - کہ یہ جامع مسجد ہے +

چیچک کا زور

(حیدر آباد) کاچی گوڑے میں چیچک کا زور رہا ہے - بالک سے لے کر بوڑھوں تک کو چیچک نکل رہا ہے - جنتا پریشان ہے - ماتا کے مندر

ہندو مسلم اتحاد

...کی کہ بات قرآن شریف کے دید کے
...کے کام سے پہلی پاکر ہم نہیں سہتے
...ودوں پر لکھا ہوں۔ وید اور قرآن یا دید کے
...اور دین اسلام کی باہمی کامل مطابقت
...اور سلطانی رتبہ سے ہندو مسلم
...سمجھا اپنا میرا ذاتی مضمون ہوگا۔ پھر بھی
...اور حضرت محمد صاحب دونو ایک ہی سچے
...اشاعت سے عالمگیر اتحاد قائم کرنے
...والاں ہیں۔ اور ہندو مسلم اتحاد اس عالمگیر
...کی بنیاد ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ کے لئے
...سماج ہاسپیا کے بلاوے پر حاضر ہونے کو
...ہوں۔ اور دیا کھیان کانفرنس میں مضمون
...نتیجے سے ویدک دھرم دوانوں
...اسلام کے سامنے پبلک پر روشنی
...ڈالتا ہوں۔ کہ ویدک دھرم اور اسلام
...حقیقت کے لحاظ سے ایک ہی الہامی
...کے الوہائی ہیں۔ فرق محض ترجمہ تفسیر
...مفسروں کے اختلافوں کی وجہ سے ہے۔
(...مشن آریہ پبلک آریہ سماج ببلا الانیشن۔ دہلی)

وہ کیا کہتے ہیں؟

شکریہ

لالہ نارائن دت ٹھیکیدار نئی دہلی کی طرف سے ہندو اور رہبیوداں کتنی ان کی ٹھہر یا نے کے لئے بہا بہت ہوتے ہیں۔ آریہ سماج الہٹر ان کا تہ دل سے مشکور ہے۔ انہوں نے ہمارہ بڑی حوصلہ افزائی کی ہے۔

(پردھان آریہ سماج الہٹر ضلع سیالکوٹ)

آریہ جنتا سے ضروری نویدن

میں عام آریہ (ہندو) جنتا کا دھیان ایک نہایت خطرناک بدعت کی جانب کھینچنا چاہتا ہوں۔ یہ بات عام طور پر معلوم ہوئی ہے۔ کہ اگر کسی گھر میں بدقسمتی سے کوئی بچہ مخنث پیدا ہو۔ تو مخنثوں کے گروہ کو اس کا پتہ چل ہی جاتا ہے۔ کیونکہ یہ عام طور پر ایسی باتوں کی تاک میں رہتے ہیں۔ یہ لوگ اس بچے کے گھر پہنچتے ہیں۔ اور

مختلف طریقوں سے ماں باپ اور اس کے رشتہ داروں کو مجبور کرتے ہیں۔ کہ ایسا بچہ ان کے حوالہ کر دیا جائے۔ ایسا سننے میں آیا ہے۔ کہ خواہ کوئی طریقہ بھی انہیں اختیار کرنا پڑے۔ وہ اس بچے کو ماں باپ سے چھین کرلے جاتے۔ اور اپنے پاس پرورش کر کے اُسے اپنے گروہ میں شامل کر لیتے ہیں۔ یہ رسم نہایت خطرناک ہے۔ بچے کے ماں باپ اور رشتہ داروں کی یہ بڑی کمزوری ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کا مقابلہ نہیں کرتے۔ اگر پولیس اور قانون کی امداد حاصل کی جائے۔ تو یہ لوگ بچے کے پاس بھی نہیں پھٹک سکیں گے۔ لیکن ان کی کمزوری کی وجہ سے بچہ اپنے عزیزوں سے جدا ہو کر ایسے گرے ہوئے گروہ کے سپرد ہو جاتا ہے۔ آریہ جنتا کو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ایسا کوئی قانون نہیں ہے۔ جو اس بچے کو اس گروہ کو دلا سکے۔ اس لئے بچے کی رکھشا کرنا ہمارا اپنا کام ہے۔ جہاں اس قسم کا حادثہ ہو آریہ جنتا کو وہاں ڈٹ کر

اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آپدیشیک ودیالیہ کے امتحانات

دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور کی سالانہ پریکشائیں ۱۸- مارچ سنہ ۱۹۴۰ء سے شروع ہوں گی۔ جو سجن ان امتحانات میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ جلدی سے ودیالیہ سے داخلہ فارم منگوا کر پُر کر کے بھیجیں۔

(آچاریہ) دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون

ضروری سوچنا

مہاشہ چرنجی لال جی پریم سابق ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور سبھا کی سیوا سے ریٹائرڈ ہو چکے ہیں انہوں نے پرچارک آریہ سماجوں میں جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو آریہ سماجیں انہیں بلانا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(مہاشہ چرنجی لال جی پریم ۳۳ دشنو گلی لاہور)

پرکاش

"آریہ سماج کا ۳۵ سالہ خاموش پرچارک ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ کا کرتویہ ہے۔

(مینیجر)

صحت کی زندگی اور لمبی عمر کے قیمتی گر سکھانے والی زمانہ حال کی بہترین کتاب

رہنمائے صحت

"گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ"

...صفحے ۵۰ تصویریں ۲۰۰ مضامین ۱۰۰۰ نسخے

مصنفہ جناب مہا آنند صاحب ٹھیکہ ایڈیٹر رسالہ کرانتی لاہور

چندرایوں کا خلاصہ:-

۱- وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی وید و دیا امرت دھارا "بیش قیمت کتاب ہر تعلیم یافتہ شخص کے گھر میں رہنے کے قابل ہے"

۲- دیش بھگت ڈاکٹر ستیہ پال صاحب ممبر پنجاب اسمبلی "میں نے رہنمائے صحت کا مطالعہ کیا ہے۔ نہایت قابل قدر معلومات کا مجموعہ ہے"

۳- آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند صاحب نارنگ سابق وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب "میں نے رہنمائے صحت کا مطالعہ کیا ہے اور اسے دلچسپ و مفید پایا ہے"

۴- کویراج ہرنام داس صاحب بی۔ اے مصنف ہدایت نامہ خاوند "کتاب صحت اور زبان کے اعتبار سے بھی ہر مضامین کی تقسیم بہت اعلےٰ ہے"

۵- شری مہاتما ساین داس جی پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج "میں نے رہنمائے صحت کو شروع سے آخیر تک پڑھا ہے۔ صحت کو برقرار رکھنے اور بگڑی صحت کو بنانے کے لئے اس میں بہت سی مفید نصیحتیں اور نسخے درج ہیں"

۶- جناب بلدیو رام صاحب مجسٹریٹ فسٹ کلاس چمبہ "رہنمائے صحت حقیقی معنوں میں صحت کی قدر کرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے"

اسی طرح متعدد معززین کے علاوہ اخبار پرتاپ۔ ملاپ۔ انقلاب ۔ احسان ۔ تیج ریاست جیسے درجنوں ذمہ دار اخبارات نے کتاب کی بے حد تعریف کی ہے۔

ملنے کا پتہ } سیوک بک ڈپو یا رسالہ کرانتی ہسپتال روڈ۔ لاہور

اطلاع

"پرکاش" کے جن پریمیوں کا چندہ ۱۵ فروری میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی خدمت میں اطلاعی چٹھیاں ارسال کی جا چکی ہیں۔ وہ کرپیا اپنا چندہ ۲۱- فروری تک ضرور بھیجدیں۔

(مینیجر)

ہندو فلمیں لو الور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔

درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

SuLeman Umar & Co.,
Karachi

...تین کتابیں مفت

...شری ہتیشی علاد لہجہ ی ایڈیٹر پرکاش" لاہور نے
...گیان" دو گیتا کا شلوک وار دو حصوں میں مکمل ترجمہ
...ہندی ۸ر- اردو ۸ر) اور "ترشتی گیان" ترجمہ
...دیانند کی ۲۳ اور پاؤں اور ۲۶۶ دوہوں میں
...چھوٹی ہے۔ ہندی ۴ر- اردو ۴ر) کے خریدار
...دھیا گیان۔ ہتیشی ساہاں اور ا پلشد گا
...مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔
...کتب کیلئے ۵ اکریر سیٹ کا ر۔ اور اردو
...کیلئے ۱۲ ار کے ٹکٹ ارسال کریں۔ یہ رعایت
...والوں کیلئے ہے۔ جلد منگوائیں۔
...ہتیشی علاد لہجہ ی ایڈیٹر پرکاش" لاہور

...بیدا نہ ہونے پر سچائی کا زندہ ثبوت ہے دام واپس

...کام دیوبٹی رجسٹرڈ

...ف جنہ ملتا کے الحمد اللہ یاور
...نامردی کے بلا وجہ ان انسانوں
...جو خلقی نامرد بیکار ہو گئے ہیں
...قیمت ۱۲ نمبر والی گولیاں
...محصولڈاک ۸ر

کام دیو تیل رجسٹرڈ

بغیر جوت کے پہنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں ہی میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک سات آنے)

رتی بھنڈار گولیاں

یہ گولیاں قوت باہ و امساک کیلئے کام دو ماغی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں۔ قیمت فی گولیاں ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک سات آنے۔

مینیجر اد شدھ بھنڈار فیروز پور شہر

حصار قحط فنڈ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پچھلے سال سے ضلع حصار اور رہتک میں قحط پڑا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ بھی چارہ نہ ملنے کی وجہ سے بھوک سے مر رہے ہیں۔ پچھلے سال کئی سنستھاؤں کی طرف سے امدادی کام ہوتا رہا۔ سبھا کی طرف سے پنڈت پورن چند جی امدادی کام کرتے رہے۔ اس کے بعد وہ حیدرآباد ستیاگرہ میں شامل ہونے کے لئے چلے گئے۔ اس سال بھی قحط نے اس علاقہ میں پاؤں جما رکھے ہیں۔ لوگ و ستریاں آدمی سے تنگ ہیں۔ عورتیں اور بچے دانہ دانہ کیلئے محتاج ہیں۔ مزدوری وہاں کسی پرکار کی نہیں مل رہی۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے سبھا نے امسال بھی رہتک۔ اور بھوانی میں منتر کھول دئے ہیں۔ مکھیہ کیندر رہتک ہے۔ جس کے ادھشٹاتا پنڈت سمر سنگھ جی اُپدیشک مقرر کئے گئے ہیں۔ اب تک جو دان موصول ہوا ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ دانی سجنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ جو نقد دان بھیجنا چاہیں۔ وہ سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور میں بھیجیں اور جو اناج۔ آٹا۔ یا رہائش وغیرہ ارسال کرنا چاہیں۔ وہ پنڈت سمر سنگھ جی اُپدیشک کو معرفت آریہ سماج رہتک ارسال کریں۔

مہاشہ رام چندر جی لاہور دس روپے۔ مہاشہ آسانند جی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بھٹ پٹ دس روپے مہاشہ لکشمی چند کانشی رام جی دہلی ۵۰ روپے۔ لالہ اوم پرکاش جی زمیندار قیصر تیرہ روپے۔ لالہ نندلال جی سب اسسٹنٹ سرجن ۵ روپے۔ آریہ سماج شجاع آباد گیارہ روپے۔ مہاشہ ملاوا رام جی۔ ۵ روپے۔ پنڈت ملکیشور دیو جی ۱۰ روپے۔ آریہ سماج کندیاں دس روپے۔ پنڈت وشوا ناتھ جی ایم۔اے سپرنٹنڈنٹ ودیارتھی آشرم لاہور ۲ روپے ۸ آنہ۔ گپت دان ایک آنہ۔ مہاشہ سردار سنگھ جی کوئٹہ ۵۰ روپے۔ آریہ سماج گوجرانوالہ ۵ روپے۔ مہاشہ نندلال جی ڈرافٹس مین ۲۵ روپے۔ آریہ سماج توشاب ۲ روپے۔ آریہ سماج دیوان ہال دہلی دو سو روپے۔ کل میزان ۴۱۹ روپیہ ۹ آنے۔

اس کے علاوہ سردار سنگھ جی اسسٹنٹ سرجن سول ڈسپنسری پسنی کا ایک کپڑوں کا بنڈل موصول ہو چکا ہے۔ جو رہتک بھیج دیا گیا ہے۔ (خزانچی ناظم منتری حصار قحط فنڈ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

نو مسلم ملکانے پرپواروں کی شدھی

جس گاؤں کے ملکانے بھائیوں کو شدھ کرنے کے لئے شدھی سبھا کے ادھیکاری ادر کوشش کرتا رہا ۱۹۲۳ء سے ابھی تک وہ اور آریہ لنک پر لیشرم کر کے ناش ہار چکے تھے۔ اس پڑھیانا گاؤں ضلع گوڑگانواں کے نو مسلموں کا شدھی سنسکار ۲۸ جنوری ۱۹۴۰ء کو ساندی کے نیچے اکھل بھارت ورشیہ شردھانند شدھی سبھا کے پردھان منتری سوامی چدانند کی ادھیکشتا میں سپھل ہوا۔

۱۷ ورش تک پرلیشرم کرنے کے پشچات پڑھیانا کی شدھی کا گورو سدھ ہوا۔ اس گرام تھا دور ویر کے پلشمت منڈ گوجر جاٹوں کے پورن سہیوگ، اور سہائتا کے پشچات مغل شاہی کے زمانے میں ہوئے مسلم گروہوں کو ان کے گھروں کی دیویوں کی بنی ہوئی روٹی کھلا کر اپنے چکال سے بچھڑے بھائیوں کو گلے لگا کر اپنی وشال بھاونا کا پریچے دیا ہے۔

پڑھیانا کے شدھی سمارے میں نہ کیول پڑھیانا گاؤں کے ہی ہندو گوجر اور کھشتری شامل تھے۔ اپتو سمیپ ورتی تھا دور دور کی بھی گراموں کے ہندو گوجر کھشتریوں نے ہزاروں کی سنکھیا میں اکٹھے ہو کر سوامی چدانند جی کے ساتھ گھنٹوں شدھی پر واد وواد کرنے کے بعد بیانات کے پڑھنے پر پواروں کو پرتیشٹت کرا کر آریہ ہندو برادری میں پرویشٹ کرایا ہے۔

آریہ کمار سمیلن

اکھل بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد کی کاریہ کارنی سبھا کی نویں بیٹھک ۳۱ دسمبر کو دیوان ہال دہلی میں پروفیسر سدھاکر جی کی پردھانتا میں ہوئی۔ جس میں پریشد کے دارشک ادھیویشن کے لئے نمن ٹکٹ نشچے کیا گیا۔ چونکہ رام گڑھ میں سوئے دولی کانگریس کی تجویز یا پرکھشا آدی کے کارن بہت کم کماروں کے سمت ہونے کی آشنکا ہے۔ اور اندور آریہ کمار سبھا کی ڈیشن اچھا ہے کہ سمیلن ان کے یہاں کیا جائے۔ اسلئے یہ کاریہ کارنی نشچت کرتی ہے کہ پریشد کا آگامی ۲۷ و ۱۱ سمیلن اپریل ماس میں اندور میں ہو۔

ہندوؤں کے حقوق کی حفاظت کا ... انتظام

ہے۔ جو تمام حالات پر غور کرنے کے بعد سبھا کو یہ مشورہ دے گی کہ اسے کہاں تک ... یہ امر قابل غور ہے کہ ابھی اندلس میں آریہ سارودیشک سبھا اس کا ثبوت دے چکی ہے کہ آریہ مندر دھارمک اور تمدنی اداروں کی ... اس میں کافی سنگٹھن اور شکتی ہے۔

پرسنتاؤ ... آریہ سارودیشک ... ۸ جنوری کے اجلاس میں نیچے لکھا پرستاؤ پاس کیا ہے۔

آریہ سماج کی یہ نیتی رہی ہے کہ وہ طبعیت کی سرگرمیوں سے کوئی براہ راست نہ رکھے۔ وہ اس نیتی پر ہی چلنے کی خواہش رکھتی ہے۔ لیکن ہمیں فرقہ پرست اور ان کے ذمہ دار لیڈروں کی سرگرمیوں تقریروں سے نیز اپنے تمدنی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے ان کا بڑھتی ہوئی ... سے سادہ حالات آریہ مذہب جنتا پر ہو رہا ہے۔ سارودیشک سبھا اسے محسوس کئے نہیں رہ سکتی۔ اس لئے سبھا حسب ذیل تقرری کرتی ہے۔ جو صورت حالات پر غور کرنے کے بعد سبھا کو مشورہ دے گی کہ کیا قدم اٹھانا چاہیئے:-

(۱) شری نیت مدن موہن سیٹھ (۲) کرشن (۳) لالہ دلیپ چند (۴) ... گپتا (۵) بابو پورن چند ...

مہاشہ کرشن اس کمیٹی کے کنوینر ... کمیٹی اپنی رپورٹ ۳۰ مارچ سنہ ... تک پیش کرے گی۔

بچوں کی اکسیر دوا حکیم تلسی پرشاد
اصلی ...
بال جیون گھٹی
پلانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے دانت آسانی سے نکلتے ہیں اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر مضبوط ... بچے ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں ... قیمت فی شیشی ۵ ۱۲ درجن ۲ علاوہ محصول۔ نئے تجربے ... مفت لو۔ ڈاک خرچ نام و پتہ بھیجیے ...
المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ ... علی

ہوشیار!
دھوکہ سے بچیے!
دھوکہ سے بچیے!
گورو کل فارمیسی لمیٹڈ کی
مشہوری
کو دیکھ کر کچھ لوگوں نے اپنی آیورویدک فارمیسی کا نام گوروکل فارمیسی رکھ کر پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔
اس لئے
دھوکہ سے بچنے کے لئے دوا خریدتے وقت ہر چیز پر
امر شہید شری سوامی شردھانند کی تصویر
ضرور دیکھ لیا کریں۔
ڈائرکٹر گوروکل فارمیسی لمیٹڈ چاندنی چوک۔ دہلی

ہفتہ کی ڈائری

سنیچروار ۳۔ فروری

— اٹلی سے ساڑھے چودہ ہزار جرمن واپس جرمنی میں پہنچ گئے ہیں۔

— سرحد میں قبائلیوں نے دو پل بموں سے اڑا دئیے ہیں۔

— بنگال کانگریس کمیٹی نے ہائی کمانڈ سے بغاوت کا اعلان کر دیا ہے۔

— وزیر اعظم بنگال نے صوبہ سے فرقہ وارانہ کشیدگی کو دُور کرنے کے لئے ہندو مسلم لیڈروں کی گول میز کانفرنس کی تجویز کی ہے۔

— فسادات سکھر کے سلسلہ میں ایک ہزار اشخاص کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔

— اس بار گورنمنٹ ہند کے بہت کم دفاتر شملہ جائیں گے۔

— مسٹر چیمبرلین نے اعلان کیا ہے۔ کہ "جب تک آزادی محفوظ نہیں ہو جاتی جنگ جاری رہے گی"۔ اسی طرح ہر ہٹلر کا اعلان ہے کہ "جب تک ہمیں اپنے حقوق حاصل نہ ہو جائیں۔ جنگ جاری رہے گی"۔

— رفنوں نے ۳۴۶ ہوائی حملے کئے۔ اور بیس ہزار بم گرائے۔

اتوار ۴۔ فروری

— بمبئی میں ۷ غیر ملکیوں کو جرمنی کے جاسوس ہونے کے شبہ میں گرفتار کر لیا گیا۔

— کانگریس کی صدارت کے لئے دو امیدوار ہیں۔ مولانا آزاد اور مسٹر ایم۔ این رائے۔

— مسلم لیگ چاہتی ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کو بالکل منسوخ کر دیا جائے۔

— ریاست چرکھاری میں فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں پچاس اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔

سوموار ۵۔ فروری

— وائسرائے نے مسلم لیگ کا مطالبہ رد کر دیا ہے۔

— مسلم لیگ کا ایک ڈیپوٹیشن انگلستان جائے گا۔

— بنوں سے چار میل آگے قبائلیوں نے حملہ کر کے تین فوجی کاروں کو لوٹ لیا۔

— مسٹر ویر سنگھ کے مقدمہ میں ۳۔ فروری کی پیشی میں تین گواہوں نے استغاثہ کی شہادت دی۔ اگلی پیشی ۱۰۔ فروری کو ہے۔

— رائے بہادر بیلی رام کے قتل کی تحقیقات مکمل ہو گئی ہے۔ پولیس نے ریوالور برآمد کر لیا ہے۔

— ریاست کشمیر کی ناخواندہ آبادی کو دس سال میں خواندہ بنانے کی سکیم تیار کی گئی ہے۔

— جرمنی میں دس لاکھ اشخاص بے کار ہو گئے ہیں۔

منگلوار ۶ فروری

— صوبہ کوانگسی میں ننینگ اور پنگیانگ کے میدان جنگ میں بیس ہزار چینی ہلاک ہو گئے ہیں۔

— ۴۔ فروری کو سر سکندر نے مہاتما گاندھی سے ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں دہلی میں ملاقات کی۔

— مولوی فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے اپنے اس تقریر کے لئے جس میں انہوں نے ہندوؤں کو کتا کہا تھا معافی مانگ لی ہے۔

— ترکی کے ایک کروڑ نوے لاکھ پونڈ ڈیفنس پر خرچ ہوں گے۔

— میجر اٹیلے لیڈر اپوزیشن نے براڈ کاسٹ تقریر کے ذریعہ برطانیہ کو مشورہ دیا ہے۔ کہ ہر جگہ سیلف گورنمنٹ کی پالیسی پر عمل کرے۔ اور تمام علاقوں کو آزاد کر دے۔

— روس سے ہندوستان کو کوئی خطرہ نہیں۔

— دس روز میں جرمنوں نے ۲۶ جہاز ڈبوئے ہیں۔

— زائد منافع پر ٹیکس کے بل کے خلاف پر زور پروٹسٹ کیا جا رہا ہے۔

بدھوار ۷۔ فروری

— مہاتما گاندھی اور وائسرائے کی ملاقات ناکام رہی۔

— پنجاب اسمبلی کے ممبر رائے بہادر اسوا سنگھ گیاش ہو گئے۔

— بنوں میں قبائلیوں کی طرف سے پوسٹروں کے ذریعے مسلمان موٹر ڈرائیوروں کو دھمکی دی گئی ہے۔ کہ اگر وہ ہندو مسافروں یا سرکاری مال کو لے جائیں گے۔ تو انہیں گولی مار دی جائے گی۔

— جاپان نے فرانسیسی ہند چینی میں ایک فرانسیسی ریلوے پر بمباری کر کے ایک سو ایک اشخاص ہلاک کر دئے۔

— سندھ پولیس میں صرف ۴۷۵ کانسٹیبل ہندو ہیں۔ حالانکہ مقررہ تناسب کے لحاظ سے ۳۶۵۴ ہونے چاہئیں۔ یہی حالت اعلٰے ملازمتوں کی ہے۔

— روس کے ۴۵ جہازوں نے وپوری پر ۵۰۰ بم پھینکے۔ جس سے شہر کی تمام عمارتیں شکستہ ہو گئیں۔

— سویڈن میں ہر مرد کے لئے رائیفل چلانا سیکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

— بابو راجندر پرشاد کانگریس کی صدارت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

ویروار ۸۔ فروری

— وائسرائے سے ملاقات کے بعد مہاتما گاندھی نے بیان دیا ہے۔ کہ انگلستان کے ساتھ باعزت تصفیہ کا کوئی امکان نہیں۔

— مرکزی اسمبلی میں زائد منافعوں کے ٹیکس بل پر بحث شروع ہو گئی ہے۔

— سیاسی حلقوں کی رائے ہے۔ کہ فروری کے آخیر یا مارچ کے شروع میں گاندھی وائسرے ملاقات پھر ہو گی۔

— بنگال کی گول میز کانفرنس کچھ دنوں کے لئے ملتوی ہو گئی ہے۔

— پندرہ بیس ہزار کے قریب روسی فوج ہلاک ہو چکی ہے۔

— ہائی کورٹ نے مسٹر چمن لال سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل ملتان کی سزا ایک سال سے بڑھا کر سات سال کر دی ہے۔

— سرحدی گورنمنٹ نے صوبہ میں صنعتیں جاری کرنے کی سکیم بنائی ہے۔

— روس نے فن لینڈ کے ہسپتالوں اور گرجوں پر بھی بمباری کی ہے۔

— ریاست کشمیر میں رشوت ستانی کے انسداد کے لئے مستقل کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔

— سر آغا خاں ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔

— لندن کے اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے ہندوستان کو سلطنت کا مساوی حصہ دار بنانے کیلئے قدم اُٹھانے کا برطانوی گورنمنٹ کو مشورہ دیا ہے۔

— مہاتما گاندھی نے اعلان کیا ہے۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں آزادی حاصل کرنے سے روک نہیں سکتی +

شکروار ۹۔ فروری

— سندھ کی اللہ بخش وزارت کے خلاف ہندو انڈی پنڈنٹ پارٹی نے عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

— مسلم لیگ اور کانگریس پارٹی دونوں کا ساتھ دیں گی۔

— جرمنی صلح کے لئے آمادہ ہے۔ ہٹلر کی منظوری سے نئی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

— کانگریس سے مایوس ہو کر مسلم لیگ اب والیانِ ریاست سے یارانہ گانٹھنے لگی ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کے لئے راستہ تیار کیا جا رہا ہے۔

— نظام حیدر آباد کو چانسلر بنایا جائیگا۔

— ڈاکٹر ٹیگور نے پریذیڈنٹ سول لبرٹیز یونین لندن کو اس کے خط کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ انگلستان اور ہندوستان کے رہنما ملکر ہندوستان کو آزاد کرائیں۔

— اخبار نویسوں کے لئے اخلاقی اور تعلیمی معیار مقرر کرنے کا بل سنٹرل اسمبلی میں کثرت رائے سے گر گیا ہے۔

— بنوں کے نزدیک قبائلی ڈاکوؤں نے حملہ کر کے ایک کار کو جلا دیا۔ چار اشخاص ہلاک ہو گئے۔

— آریہ سماج انارکلی لاہور کے سالانہ انتخاب میں لالہ بیراج بی۔ اے پریذیڈنٹ اور پروفیسر شو چی پرت منتری چنے گئے ہیں۔

— ہندوستان میں مردم شماری کے انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔ خرچ کا اندازہ بچاس لاکھ روپیہ ہے۔ سر دست ساڑھے بارہ لاکھ کی منظوری دی گئی ہے۔

— لالہ دلیش بندھو گپتا نے "خطرہ کی بگل"

نوٹس

سنٹرل انڈیا میں جیلوں کے اندر کام کرنے والے چند اُپدیشکوں۔ ادھیاپکوں و وئیدوں کی ضرورت ہے +

درخواستیں جلد بہ ودھان دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کے نام آنی چاہئیں۔ درخواست کنندگان ورڑ وہ آریہ سماجی ہوں۔

دیوی چند

بردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور

"پرائمری کو ایجوکیشن بل"

بقیہ صفحہ ۹

جیسی ذمہ دار اور اہل ملک کی محافظ سرکار کیلئے کس طرح موزوں ہو سکتا ہے۔ کہ کسی بل کی آڑ میں آئیندہ نسلوں کے غنچے کے بن کھلے مرجھانے کا سامان کر سے +

چھ سے گیارہ سال کی لڑکیوں اور چودہ سال کے لڑکوں کی بدعنوانیوں کے واقعات بھی اخبار میں پبلک کر آئے دن انگشت بدنداں کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسے واقعات ظاہر نہ ہوں۔ تو بھی دنیوں کی حالت اور شرمناک پوشیدہ حرکات بربادی تباہی کو چشم عقل سے دیکھنا اسمبلی کا پاک فرض ہے +

۱ - ذہن پر تعلیم سنے دو سال کے بچے سے پردہ کرنے والے مسلمان گھرانے کی مثال دے کر ممبران کو شگفتہ آڑانے کا موقعہ دیا ہے۔ اور تو ہم پرستی کی صورت میں یہ بے شک تابل تمسخر ہی ہو گا۔ لیکن ماہرین تعلیم اس امر پر متفق ہیں۔ کہ تعلیم عمل سے نہیں۔ بلکہ استقرار حمل سے شروع ہوتی ہے۔ متمدن ممالک کے ہونہ سنسکاروں میں پہلا گربھادھان سنسکار ہے۔ پھر بچہ پیدا ہوتے ہی اس کی زبان پر شہد کی سلائی سے اوم لکھا۔ اور اُس کے کان میں "تو ویدوسی" کہا جاتا ہے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب "قرآن آسان قاعدہ" میں لکھتے ہیں۔ کہ:-

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
طرز عمل سے ہی ثابت ہوتا ہے۔
کہ کان کا سبق آنکھ کے سبق سے
مقدم ہے۔ چنانچہ حضور کے سامنے
جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا۔ تو اس
کے کان میں اذان کہتے تھے۔
اور بائیں میں تکبیر"

پس مت کہو۔ کہ بچہ کم عمر ہے۔ وہ نہیں ... اس کے سامنے جو کچھ ہوتا ہے۔ اس کی شکل اندر نقش ہو جاتی ہے ... ماں باپ وغیرہ ... انہیں خود ... جانتے ہیں۔ نہ بچے پیدا ہوتے ... لیکن چونکہ ان کے ماں باپ ان سے بھی پیار کرتے ہیں۔ انہیں یا ہے ہی یاد ہو نہ ہو۔ کہ کب کس نے کیا کیا پیار کیا۔ موجودہ ماں باپ کی ذات میں ان کی حرکات کی کشش موجود ہے۔ پس مضمون کی نزاکت اور اہمیت کے مدنظر واقعات کو بہتر اور صحیح لائین پر ترجیح کرنا ضروری ہے +

"چھپے نہ رہا چہا کہ خود ہی نہیں
نہ شور نمک کہو ہے آتش راست"

جہیز کی ویدی پر

بقیہ صفحہ ۸

کر دیا۔ معاً ایک مرباد انسانے ہیرے ہر سے بھرے جیون کو برباد کر کے رکھ دیا"

رجنی نے تارا کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"بس کرو بہن اب نہ بولو۔ ہائے! تم کیا آج ہی جان دینے پر تلی گئی ہو؟ جب تم اس بات کا دھیان کرتی ہو۔ نہ جانے کہاں سے تمہارے شریر میں اتنا جوش آ جاتا ہے۔ کہ گھنٹوں بولتی ہی رہتی ہو؟ پھر نڈھال ہو کر ایسی پڑتی ہو۔ کہ کئی کئی گھنٹے ہوش نہیں رہتا"

تارا نے کہا۔ "اچھا! اب تم مجھے کبھی بولتی نہ دیکھو گی۔ لاؤ رجو لاؤ۔ اس ابھاگے بچے کو چھاتی پر لٹا کر اسے ایک بار چوم لوں۔ آؤ۔ تمہیں بھی دل کھول کر پیار کر لوں۔ آج سب ختم ہو نے کو ہے۔ .... رجو اگر میرے مرنے کے پیچھے تمہارے پتاجی آئیں۔ انہیں کہنا ـــ کہ میں ان کے درشنوں کے لئے تڑپ تڑپ کر مری ہوں۔ میری ساری ویدنا ان کے سامنے رکھنا"

رجو نے بچے کو تارا کی چھاتی سے چمٹا دیا۔

تارا ـــ "لو۔ اُٹھا لو بہن اُٹھا لو اسے اب ماں باپ کا پیار تمہیں سے ملے گا۔ اسے اچھی طرح رکھنا۔ اس کی آنکھوں میں میری آتما دیکھنا .... اور سنو رجو۔ یدی اسے ذرا بھی کشٹ ہوا۔ تو میری روح تڑپے گی"

روتے روتے تارا کی ہچکی بندھ گئی۔ زور زور سے سانس چلنے لگی۔ اُسے اتنی بڑی تھوں کی سے ہوئی۔ جتنی آگے کبھی نہ ہوئی تھی۔

تارا کو مرے ۱۴ دن ہو گئے۔ تو رام پرشاد تارا کا پتی سسرال آیا۔ اور تارا کا زیور آدی لے کر چلا گیا۔ بچے کو اس لئے نہ لے گیا۔ کہ وہ رجنی کے ساتھ ہلا ہوا تھا۔

× × × × × × × × × × × × × ×

رجنی بچے کا پالن بڑی جان سے کرنے لگی۔ اپنے ٹوٹتے ہوئے ہردے کا سمست پیار اس نے وہیں بالک کو دے دیا۔ رات کو وہ کبھی نشچنت ہو کر نہ سوتی۔ کبھی دودھ گرم کر کے اُسے پلاتی۔ کبھی اُس کا مل مُوتر صاف کرتی۔ جب وہ سوتا۔ تب وہ اُس پر ہاتھ دھر کر ذرا سی جھپکی لیتی۔ اس کے ذرا سے ہلنے پر وہ چونک جاتی۔ بچے پر

کسی پرکار کا سنکٹ نہ آ جائے یہی آشنکا اُسے گھیرے رہتی۔ ستیش موہن کو پل بھر بھی آنکھ کی اوٹ نہ ہونے دیتا۔ جب وہ گھر کے دھندے میں ویست ادھر اُدھر چلتی پھرتی۔ وہ بھی پچھایا کی طرح اُس کے پیچھے گھومتا۔ جب وہ ڈیڑھ برس کا بالک ٹوٹی پھوٹی بھاشا میں موجھی کہہ کر پکارتا۔ تو رجنی کا ہردے پہر پور آنا شست ہو جاتا۔ اس کی بال لیلا دیکھ کر کبھی کبھی سمیہ پرسنتا کے ساتھ ساتھ اس کے دل میں درد بھی اُٹھتا۔ ـــ "اوہ! آج کہیں تارا ہوتی؟ ـــ کتنی بدقسمت تھی وہ ـــ جب کبھی ستیش کے شرارت کرنے پر رجنی کی بھوجائی ستیش کو تھپڑ مارتی۔ اس وقت رجنی پر دُکھ کے بادل چھا جاتے۔ اُسے ایسا پرتیت ہوتا۔ کہ اس کے رونے کے ساتھ تارا کی آتما بھی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی ہے۔

سمیہ بیتتے دیر نہیں لگتی۔ دھیرے دھیرے وہ دن آ پہنچا۔ جس دن رجنی پتری گرہ کو چھوڑ کر سسرال جانے والی تھی۔ گود میں سوئے ہوئے ستیش کا وہ بار بار منہ چوم رہی تھی۔

اُس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر کر ستیش کے بالوں میں اُلجھ رہے تھے۔ ستیش کے بچھوڑے کا دھیان رجنی کے ہردے کو دوبرن کر رہا تھا۔ اسنکھیہ کچوکوں کے کاٹنے کی پیڑا کا وہ انوبھو کر رہی تھی۔ جو اس کا پریہ ستیش پل بھر کے لئے بھی اس سے الگ نہیں ہوا تھا۔ وہ اُسے بنا دیکھے کیسے جیئے گی؟

اس کے ساتھ ہی ساتھ جیون کے بیتے ہوئے چتر اس کے سامنے آ گئے۔ ماتا پتا کا اچھاؤ۔ بڑے بھائی کا دِریوگ۔ تارا کا نامراد اور مایوس ہو کر سنسار سے جانا۔ ایک ایک دربار اس کی کومل بھاونوں کو بہکا رہے تھے +

رجنی کے پتی راجندر کمار موسنف بندر تھا اُجیپر دچاروں کے یوک تھے۔ ستر روپیہ ماہوار وتیں پر وہ کسی دفتر میں نوکر تھے۔ ایک بڑے بھائی کے اتیرکت اس کا کوئی نہ تھا۔ اُسی بھائی نے راجندر کو پڑھا لکھا کر منش بنایا تھا۔

رجنی کو پا کر راجندر کا جیون پورن سکھی ہو گیا۔ جیسی سہ دھرمنی کی سہ کلپنا کیا کرتا تھا۔ ویسی ہی اُسے مل گئی۔ لیکن ایک بات راجندر کو اکھرتی تھی۔ وہ یہ کہ جب سے وہ آئی تھی۔ اس کے چہرے پر پرسنتا کی جھلک دکھائی نہ دیتی تھی۔ کچھ

دنوں میں ہی راجندر کو معلوم ہو گیا کہ کوئی ہاردک کشٹ ہے۔ اس کا سندر مکھ دن بہ دن پیلا پڑتا جا رہا ہے۔

ایک دن راجندر نے رجنی سے ـــ تمہیں کیا تکلیف ہے؟ میں کبھی پرسنن نہیں دیکھا۔ کیا تم اسی اوستھا سے سنتشٹ نہیں ہو؟"

رجنی نے مسکرانے کا پریتن کرتے ہوئے کہا ـــ "میں تو خوب خوش ہوں آپ نے کیسے جان لیا۔ کہ میں اسنتشٹ ہوں"

"تمہارا چہرہ ہی اس بات کا ثبوت ہے"

"وہ کیول تمہیں بھرم ہوا ہے۔ بھلا کیا کشٹ ہو سکتا ہے؟"

"تمہارے انوروپ تمہیں پتی نہیں ملا۔ یہی کارن ہو سکتا ہے؟"

رجنی نے اس بات سے لجت ہو کہا ـــ "یہ تم کیا کہتے ہو؟ میں تمہارا مان پتی کو پا کر دھنیہ ہو گئی ہوں۔ تمہاری چرن دھوڑی کے برابر بھی نہیں۔ ایسی بات پھر کبھی مت کہیئے گا"

"تو پھر کیا بات ہے بتاؤ؟"

رجنی نے کہا ـــ "مجھے تو کیول کسی کی یاد ستاتی ہے"

کچھ رُک کر پھر کہنے لگی۔

"ایک منٹ کے لئے بھی میرا من اس کی اور سے نہیں ہٹتا۔ وہ مجھ سے پل بھر کے لئے بھی کبھی الگ نہیں ہوا تھا۔ نہ جانے اب اُس کا کیا حال ہو گا؟"

راجندر نے رجنی کو تسلی دیتے ہوئے کہا ـــ "بس اتنی ہی بات تھی۔ تم نے پہلے ہی کیوں نہ بتایا۔ میں آج ہی شام کی گاڑی سے اُسے لے آنے جاتا ہوں"

رجنی نے اُداسی بھاؤ سے کہا ـــ "کبھی نہ بھیجیں گے"

"ضرور بھیج دیں گے۔ ستیش بھی تمہارے بغیر اُداس ہو گا۔ اس سے اُسے تکلیف ہوتی ہو گی"

× × × × × × × × × × × × × ×

رجنی کے جانے سے ستیش نے گھر میں کہرام مچا رکھا تھا۔ نہ کھاتا نہ پیتا۔ رات دن رجنی کو پکارتا۔

راجندر بابو آئے۔ اور اُسے اپنے ساتھ لے گئے۔ اور پھر سب سکھ سے جیون ویتیت کرنے لگے۔ راجندر بابو نے اُسے بچوں کی طرح رکھا +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...کل اندر پرستھ کا سالانہ جلسہ

...کل اندر پرستھ کا ۳۴واں سالانہ جلسہ ۲۲-۲۵- فروری کو دھوم دھام سے منانے ...تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ آریہ سماج کے ...کل کے سنیاسی مہاتما اور ودوان پنڈتوں ...ہو گیا ہے۔ اعلےٰ پایہ کے اپدیش۔ ...کھیاں اور کئی اہم کانفرنسیں ہوں گی۔ اور ...عالیشان دنگل کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے ...دنگل کو رونق بڑھانے بڑی اُدارتا سے ...کل کے بھون مہا پین آریہ سنسکرتی کے ...تبدیل کروا دئے ہیں۔ سکاشرم اور ...یہ ایک عالیشان عمارت معلوم دیتی ہے۔ ...جا ز بجاد گورو کل کو نئے روپ میں دیکھ ...والی ہوؤں کا دھنیہ واد کرتے گئے ہیں۔ لیکن ...کل ہمیشہ کیلئے ان کا مشکور رہے گا۔

(گوپال کمیہ ادھشٹاتا)

...سماج دہلی کا وارشک اُتسو

...بڑی دھوم دھام سے ۱۵ جنوری سے ۳۱۔ ...تک منایا گیا۔ ۱۵۔ جنوری سے ۲۵۔ جنوری ...روزانہ پنڈت گوپال جی بی۔ اے کمیہ ادھشٹاتا گورو کل اندر پرستھ کی گیتا کی منوہر ...کتھا ہوتی رہی۔

۲۲۔ جنوری سے ۲۵ جنوری تک پنڈت ...چندر جی درشن آچاریہ کے درشنوں پر منوہر ویاکھیان ہوئے۔ جنہیں وچار شیل ...جنتا نے بہت پسند کیا۔

۲۶۔ تاریخ کو باوجود بارش کے نگر کیرتن ...نہایت دھوم دھام سے نکالا گیا۔ جس کا پبلک ...پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ۲۷-۲۸۔ جنوری کو ...گراؤنڈ میں ایک نہایت عالیشان ...پنڈال میں بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ پنڈال لوگوں ...کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ اس اوسر پر مہاتما ...سوامی جی۔ سوامی سوتنترا نند جی۔ سوامی ...آنند جی۔ پنڈت دھرم برت جی وان پرستھی۔ ...دھرم بندھ شاستری جی۔ پنڈت نریہ ...ست جی آچاریہ مہا نند اُپدیشک ودیالیہ۔ ...پنڈت الشمس چندر جی درشن آچاریہ۔ [illegible] ...کرشن جی بی۔ اے مالک اخبار پرتاپ و ...کے منوہر اُپدیش تتھا ویاکھیان ہوئے ...سے جنتا پر بڑا بھاری اثر ہوا۔ ۲۹۔ جنوری ...ایک ورات سرو دھرم سمیلن ہوا جس میں ...مختلف مذہبوں کے نمائندوں نے بھاگ ...لیا ہے۔ اور سان کا آریہ کیسے ہوا پر ...اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

۳۰۔ جنوری کو منتری نیت گنشیام سنگھ

سماجک سماچار

جی گپت سپیکر سی۔ پی اسمبلی و پردھان آریہ پرتی ندھی سارو دیشک سبھا کی صدارت میں شدھی اور دت اُدھار سمیلن ہوئے۔

۳۱۔ جنوری کو آریہ ویر سمیلن ہوا اور جسمانی کسرت کے کھیل دکھائے گئے۔ جن کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ جلسہ ہر طرح سے کامیاب رہا۔ (کیدار ناتھ منتری)

آریہ سماج سامانہ کا جلسہ

آریہ سماج سامانہ کا سالانہ جلسہ ۶۔ مارچ تا ۱۰۔ مارچ تک ہونا قرار پایا ہے۔ اس موقعہ پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے اُوکیہ سنیاسی اور اُپدیشک و بھجنیک پدھاریں گے۔ نگر کیرتن کا جلوس ۱۶۔ مارچ کو نکلے گا۔ (منتری)

آریہ سماج سنت نگر کا چناؤ

آریہ سماج سنت نگر لاہور کے وارشک

نروائچن میں جو روی وار ۲۸۔ جنوری کو ہوا نمن لکھت ادھیکاری سرو سمتی سے چنے گئے:۔

پردھان:۔ چنی لال جی۔ اُپ پردھان رام اوتار جی۔ منتری ملکی رام جی۔ اُپ منتری پنڈت بھگوان داس جی و شری دھرم گردھاری لال جی۔ کوشادھیکش آسانند جی۔ پستکادھیکش بالکرشن جی۔ (منتری)

گورو کل کمالیہ کا نیا داخلہ

نشچیہ ہوا ہے۔ کہ سالانہ پریکشا ۱۵ چیت کو ختم کر دی جاوے۔ اور نئے برہمچاریوں کا داخلہ ۲۶۔ چیت کو بروز اتوار کیا جاوے۔ جس سجن نے اپنے بچوں کو دھارمک۔ سوشیل اور صحت والا بنانا ہو۔ آپ اپنے لڑکوں کو فوراً یہاں داخل کرا دینا چاہیئے۔ کمالیہ کی آب و ہوا بہت ہی عمدہ ہے۔ پربندھ بہت اچھا ہے۔ ماہواری خرچ بہت کم یعنی دس

گورو کل فارمیسی کا کانگڑی

جیون پراش بڑھیا۔ لذت دار۔ ٹانک

قیمت:۔ ایک پاؤ۔ ایک روپیہ ۲ (عہ)
ڈیڑھ پاؤ۔ دو روپیہ ۲ (عہ)
ایک سیر۔ چار روپے

دھوکے سے بچیں

کچھ لوگوں نے گورو کل کانگڑی کی مشہوری کا نامناسب فائدہ اُٹھانے کیلئے اپنی دوکان کیساتھ بھی "گورو کل" نام جوڑ دیا ہے۔ اس لئے خریدتے وقت ہر پیکنگ پر

"گورو کل کانگڑی"

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

ہیڈ آفس:۔ گورو کل فارمیسی گورو کل کانگڑی (سہارنپور)

دہلی برانچ:۔ چاندنی چوک
لاہور برانچ:۔ ہسپتال روڈ

روپے ماہوار ہے۔ جس میں روٹی۔ پستکوں۔ کپڑوں و دیگر اخراجات کے لئے یہ ایک معمولی سی رقم ہے۔ سنرکشک صاحبان اپنے بچے لے کر ۲۵۔ چیت کو ضرور پہنچ جاویں۔ تا کہ ان کے لڑکے سمیہ پر پرویش ہو سکیں۔ اور نئے برہمچاریوں کا داخلہ دیکھ سکیں۔ پُرانے سنرکشک ضرور درشن دیں۔ تا کہ وہ اپنے بچوں کو ملنے کے علاوہ گورو کل کے پربندھ کو اور بھی اُتم بنانے کے لئے اپنے وچار دے سکیں۔

(۲) آزادی کا دن ۲۶۔ جنوری کو شہر کے ساتھ مل کر بڑے سمارہ سے منایا گیا تھا۔ چرخہ تکلی کا مقابلہ ہوا تھا۔ جس میں سے تین انعاموں میں دو انعام گورو کل نے حاصل کئے۔

(۳) پرویش کے دن برہمچاریوں کے کھیل لاٹھی وغیرہ دیکھنے کے قابل ہوں گے۔

(ادھشٹاتا گورو کل کمالیہ)

انتر جاتیہ وواہوں کیلئے

مندرجاتی میں انتر جاتیہ وواہوں کو پرچلت کرنے کیلئے اُودیش سے ذات پات توڑک منڈل کا میرج ڈیپارٹمنٹ گذشتہ پندرہ سولہ سال سے متواتر کام کر رہا ہے۔ اور اس دوران میں ہزاروں کے لگ بھگ انتر جاتیہ وواہ کرائے گئے ہیں۔

منڈل کے دفتر میں میرج رجسٹر کھول دیا گیا ہے۔ جس میں شادی کے یوگیہ وَر اور کنیاؤں کی فہرست درج رہتی ہے۔ فارم پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔ وواہ فارم اور ضروری ہدایات منڈل کے دفتر واقع ہسپتال روڈ انارکلی لاہور سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔

(مہر نگران)

گورو کل کانگڑی کا سالانہ جلسہ

گورو کل کانگڑی کا ۳۸واں سالانہ جلسہ ایسٹر کی چھٹیوں میں ۲۲-۲۳-۲۴-۲۵- مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ جلسہ کی تیاریاں ابھی سے شروع ہو گئی ہیں۔ نئے بالکوں کا داخلہ ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔ گورو کل میں درخواستیں اتنی آتی ہیں۔ کہ برہمچاریوں کی مقررہ تعداد ہی لی جا سکتی ہے۔ اس لئے جو مہانو بھاؤ اپنے بالکوں کو داخل کرنا چاہیں۔ وہ ابھی سے کوشش کریں سات سال سے زائد عمر کے بالک نہیں لئے جاتے۔ سات سے ۹ سال تک کی عمر کے بالک ہی داخل کئے جاتے ہیں۔

اس سال کئی نئی سکیمیں بنائی جا رہی ہیں

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) آریہ سماج جام پور کا یہ عام اجلاس کرم ویر رائے بہادر پہلی رام دھون کے ستقاکانہ قتل پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کی مرتیو کو آریہ جاتی اور آریہ سماج کے لئے دشٹبی کر ہانی کارک سمجھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ قاتل کو جلد از جلد گرفتار کر کے اُسے قرار واقعی سزا دے۔

(۲) آریہ سماج جام پور کا یہ اجلاس "پرائمری کو ایجوکیشن بل" کی پُرزور مخالفت کرتا ہے۔ کیونکہ مخلوط تعلیم کو وہ ملک کے مستقبل کے لئے خطرناک تصور کرتا ہے۔ لڑکے لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم کی سکیم جب یوروپ میں ناکام رہ چکی ہے۔ تو ہندوستان کے کروڑ ہا بھائی کو خواہ مخواہ کیوں خراب کیا جائے۔

(گنیش دت آریہ سیوک)

گوروکل ملتان کا سالانہ جلسہ

امسال گوروکل کا وارشک اُتسو ۱۰ و ۱۱۔ مارچ کو ہونا نشچت ہُوا ہے۔ اس موقعہ پر یا اس سے پہلے جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا

چاہیں۔ وہ نیماولی اور پر ویشی پتر جلد منگوا لیں۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج کوئٹہ کے سماچار

آریہ سماج گوروکل وبھاگ کوئٹہ کا مندر تیار ہو جانے کی وجہ سے ساپتاہک ست سنگ پُر رونق ہوتے ہیں۔ باوجود کوئٹہ کی سخت سردی کے استریوں اور پُرشوں کی تعداد کافی ہوتی ہے۔

گت سپتاہ سماج کے تین چار پربھی سبھاسدوں نے حصار کے قحط زدہ لوگوں کے لئے دھن اور وستر اکٹھے کئے۔ تقریباً ۲۵۰ روپے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کو بھیجے جا رہے ہیں۔ اور لگ بھگ ۵۵۰ کپڑے مال گاڑی کے ذریعہ سیکرٹری آریہ سماج حصار کو بُک کر دئیے ہیں۔ ان کپڑوں میں پہنے ہوئے کپڑوں کے علاوہ بہت سے گرم کپڑے سنئے کفان اور کھدر کی چادریں ہیں۔ اس کے علاوہ اور اکٹھے ہو رہے ہیں۔ وہ بھی بُک کروا کر بھیج دئیے جاویں گے۔

اب آریہ سماج آچاریہ رام دیو جی سمارک ندھی وغیرہ کے لئے دھن اکٹھا کر رہی ہے۔

تاکہ ہر ایک ندھی میں ایک معقول راشی بھیجی جا سکے۔

(منوہر لال منتری)

آریہ سماج اندور کے سماچار

آریہ سماج اندور کے پُرانے کاریہ کرتا لالہ لکھپت رائے جی ریٹائرڈ انجینیر کا دیہانت بڑی لمبی بیماری کے بعد ۲۶۔ جنوری کو پرانہ چار بجے ہو گیا۔ آپ اپنے پیچھے اپنی دھرم پتنی تتھا نو بالک بالکائیں چھوڑ گئے ہیں۔

۲۸-۱-۴۰ کو پراتہ ستفا شیہ آریہ سماج مندر میں لالہ جی کے ندھن پر شوک سبھا کی گئی۔ اور مرتک کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا اور ان کے سمبندھیوں کے ساتھ اظہارِ ہمدردی کا پرستاؤ سویکار کیا گیا۔ (رام نواس منتری)

گوروکل مہاودیالیہ جوالاپور کا سالانہ جلسہ

ایسٹر کی چھٹیوں میں ۲۳۔ مارچ سے ۲۵۔ مارچ تک مہاودیالیہ کی بھومی میں بڑے سماروہ سے منایا جاوے گا۔

اس موقعہ پر پرم سمیلن و وید وتکلا پرلشید کے علاوہ وید سمیلن۔ آریہ سمیلن۔ حیدرآباد

ہمیں انبادی ہوں گے۔ برہمچاری ... کو آپادھی دیپر سشفنی پتر دئے جاویں ... ۲۳ مارچ کو دیکھشانت سنسکار ... جس کے لئے دلیش کے ایک پرسدھ ... بلایا گیا ہے۔

آریہ جنتا سے نویدن ہے۔ کہ ... میں پربار سہت پدھاریں۔ (...)

ویدپرچارنی سبھا ڈیرہ غازی خان

ویدپرچارنی سبھا ڈیرہ غازی خان کا ریہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ چنانچہ ... نئے آریہ سماجیں بننے کی سوچنا پہلے ... ہوں۔ اب چوتھی نئی سماج کوٹلہ ... راجن پور میں ستھاپت ہو گئی ہے۔ راج ... والوں کا اُتساہ قابلِ تعریف ہے۔

(گنیش دت منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج ہٰذا نے حصار کے اکال ... بھائیوں کی سہائیتا کے لئے نمن مکھت کام ... نقدو ان جو اکٹر ہو چکا ہے بکیقصد ...

چھپ گئی "اُردو سنسکار ودھی" چھپ گئی

معہ ویاکھیا

لیکھک مہرشی دیانند سرسوتی ٹیکا کار سوُرگیہ شری سوامی شردھانند جی

سنسکار ودھی اُردو مدت سے ختم تھی۔ آریہ بھائیوں کے پُر زور اصرار پر ہم نے اب پھر سے چھپوایا ہے اردو جاننے والے بھائی بھی اب بنا کسی وقت کے خود سنسکار کروا سکیں گے۔ اور اُن کا اصلی مقصد و مدعا بخوبی سمجھ سکیں گے جب تک کسی سنسکار کا مُدعا و اہمیت معلوم نہ ہو۔ تب تک وہ سنسکار ویرتھ ہے۔ اسلئے سب اردو ... بھائیوں کو اسکی ایک ایک کاپی فوراً منگوا لینی چاہئیے۔ جلدی آرڈر بھیجئے ورنہ پھر پہلے کی طرح اگلے ایڈیشن کی راہ دیکھنی پڑیگی۔ اس "اردو سنسکار ودھی" کی چند ایک خوبیاں نیچے ملاحظہ فرماویں:-

(۱) ہر ایک منتر کو سنسکرت میں لکھکر نیچے وہی منتر اردو بھاشا میں بھی لکھدیا ہے (۲) سنسکار ودھی میں آئے ہوئے ہر ایک منتر کا اتھ بھاوارتھ تتھا ویاکھیا بھی درج کی گئی ہے۔ جہاں جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے وہاں وہاں نیچے فٹ نوٹ دیکر اچھی طرح تشریح کر دیگئی ہے۔ (۳) بڑھیا کاغذ پر سندر موٹے ٹائپ میں چھپائی گئی ہے۔ اس کتاب کے کل صفحات سات سو کے قریب ہیں۔ اشاعت کے لئے قیمت لاگت ماتر ہے۔ سنہری جلد مع رعایتی عہ۲

شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز آریہ پستکالیہ انارکلی - لاہور

"پرکاش" کے پریمی دو دو نئے گراہک بنا کر اپنے ۳۵ سالہ خاموش ...

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور

کو ادھک سے ادھک سپھل کے یوگیہ بنائیں اس کیلئے نئے ورش کا یہی اُپہار اُتم ہے۔ جو آریہ سماجی بھائی گراہک نہیں وہ خود گراہک بنیں اور اپنے خرچ سے ویدک دھرم میں دلچسپی رکھنے والے ... ہر مکھیوں۔ لائبریریوں۔ سکولوں اور نردھن آریہ سماجوں کے نام جاری کرا کر پرچار کاریہ میں ہماری سہائیتا کریں۔

شوراتری کے موقعہ پر اس ورش بھی

"شوراتری نمبر"

بڑی دھوم دھام سے شائع ہوگا۔ جس میں آریہ جگت کے پرسدھ سنیاسیوں۔ نیتاؤں۔ ودوانوں اور پنڈتوں کے لیکھ اور کویوں کی کوِتائیں ہونگی اور ایک سہ رنگی تصویر کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ آریہ ... ابھی سے زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیجدیں۔ لیکھک اور کوی مہاشہ اپنی اپنی رچنائیں بھیج فرماویں مشتہرین شرح اُجرت اشتہار کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

منیجر:- "پرکاش" لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd: No: L. 435 Telegrams "Prakash" Telephone No: 2367

ہفتہ وار
پرکاش لاہور
قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر:- مہاشے کرشن
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵
ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

چندہ
سالانہ :- چار روپے (للعہ)
ششماہی :- عار سہ ماہی عہ
ودیش سے :- ۶ روپے
برہما :- ۵ روپے

نمبر ۷	اتوار ۷- پھاگن سمت ۱۹۹۶ مطابق ۱۸ فروری سنہ ۱۹۴۰ء	جلد نمبر ۳۵

"ہمارا دیش"

(از لالہ امر چند جی قیس ۔ بسی کلاں)

بھارت سندر دیش ہمارا

قدرت نے اپنے[1] ہاتھوں سے
اس کا روپ سنوارا
بھارت سندر دیش ہمارا

اس کی شوبھا جگ[2] سے نیاری
یہ ہے جگ سے نیارا
بھارت سندر دیش ہمارا

اس کا ہر پرماتو[3] سندر
یہ من موہن سارا
بھارت سندر دیش ہمارا

پیار اس کا پرانوں[4] سے بڑھ کر
یہ پرانوں سے پیارا
بھارت سندر دیش ہمارا

یہ ہے مسجد یہ ہے گرجا[5]
یہ ہے ٹھاکر دوارا
بھارت سندر دیش ہمارا

دیوان پرنٹنگ پریس سرکار روڈ متصل سینما منڈ لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد

ساتواں کھنڈ وہ ۳۲ برس تک دونو دیو اور اسر سمجھے۔ وہ اپنے اپنے دلوں میں پرسپر بولے۔ جس آتما کو کھوج کر جان کر منش سارے لوکوں کو اور سارے منورتھوں کو پراپت کر لیتا ہے۔ ہم اس آتما کو جاننا چاہتے ہیں ؟

تب دیوؤں کا نیتا اندر چلا۔ اور اسروں کا نیتا ورد چن چل پڑا۔ وہ دونو ودواد نہ کرتے ہوئے شانت بھاؤ سے ہی سمدھا ہاتھ میں لئے ہوئے پرجاپتی کے سمیپ آئے۔ وہ آکر ۳۲ ورش تک پرجاپتی کے پاس برہم چریہ پورو ک رہے۔ تد اننتر ان کو پرجاپتی نے کہا۔ آپ دونو کیا چاہتے ہوئے یہاں رہے ہو ؟

وہ بولے۔ جو آتما پاپ رہت ہے انہادی وہ جاننا چاہتے ہیں۔ اس کو جو جانتا ہے۔ وہ سارے لوکوں کو اور سارے منورتھوں کو پراپت کر لیتا ہے۔ ہے بھگوان کے وچنوں نے ہمیں سوجن جانتے ہیں۔ اس آتما کو جاننا چاہتے ہوئے ہم یہاں رہے ؟

ان کو پرجاپتی نے کہا۔ جو یہ آنکھ میں آتما دیکھتا ہے۔ جو سمادھی میں یا یہ نیتر سے پرش دیکھا جاتا ہے۔ یہ آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ ابھے ہے۔ اور یہ برہم ہے۔

انہوں نے پوچھا۔ بھگون! اور جو یہ جلوں میں پرتی بمب روپ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور جو یہ درپن میں پرتی بمب روپ میں دیکھا جاتا ہے۔ کون ہے ؟

پرجاپتی نے کہا۔ یہی آنکھ میں دیکھا گیا۔ پرش ان سب میں پرتیت ہوتا ہے۔ اسی کا بھاؤ ان میں جھلکتا ہے ؟

آٹھواں کھنڈ پرجاپتی نے ان کو کہا۔ پانی کے پیالہ میں آتما کو دیکھ کر جو آتما کے سوروپ کو نہ جان سکو۔ وہ مجھے بتانا ؟

وہ آتما کو پیالے میں دیکھنے لگے۔ ان کو پرجاپتی نے کہا۔ کیا دیکھتے ہو ؟ وہ بولے۔ بھگون! سارے ہی اس آتما کو ہم دیکھتے ہیں۔ لوموں سے لے کر نکھ پریت پرتی روپ کو ہم دیکھتے ہیں۔ پھر ان کو پرجاپتی نے کہا۔ تم دونو

رگ وید ⁓⁓⁓ اوم ⁓⁓⁓ یجر وید

ویدامرت

سام وید ⁓⁓⁓ اتھرو وید

رگ وید آدی بھاشیہ

ओइम् अग्निना रयिमश्नवत् पोषमेव दिवे दिवे

यशसं वीरवत्तमम् (११)॥

(رگ وید منڈل ۱، انوواک ۱، سوکت ۱، منتر ۱۱)

(اوم) اشونا پیتم مدھو دیورا اگنی ششچی
ورتنا رتھونا یگیہ واہسا (۱۱)

پدارتھ:۔ ہے ودوان لوگو! تم کو جو (شچی ورتنا) پدارتھوں کی شدھی کرنے (یگیہ واہسا) ہوم کئے ہوئے پدارتھوں کو پراپت کرانے تھا (دیورا اگنی) پرکاش ہیتو روپ اگنی والے (اشونا) سوریہ اور چندرماں (مدھو) مدھر رس کو (پیتم) پیتے ہیں۔ جو (رتونا) رتوؤں کے ساتھ رسوں کو پراپت کرتے ہیں۔ ان کو جاننا چاہئے ؛

بھاوارتھ ایشور ہدایت کرتا ہے۔ کہ میں نے جو سوریہ چندرماں تھا اس پرکار سے ہوئے انہ بھی دو پدارتھ کاموں کی سدھی کے لئے سنکیت کئے ہیں۔ ہے منشیو! تم اچھی پرکار سب رتوؤں کو سکھ تھا پداری سدھی کو پراپت کرتے ہیں ان کو سب لوگ سمجھیں ؛

(پھر بھی بھوتک اگنی کے گنوں کا اپدیش اگلے منتر میں کیا ہے)

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

سنتوش

من میں رکھ سنتوش باورے من میں رکھ سنتوش

(۱)
مورکھ تو کاہے گھبرائے
بھیما تجھ سنتوش کا پائے
آپ تری بگڑی بن جائے
دھیرج رکھ کر ہوش باورے من میں کر سنتوش

(۲)
بھول پھول پر بھنورا ڈولے
ویاکل ہوئے پپیہا بولے
جگ پر من کی بات جو کھولے
ہے یہ بھاری دوش باورے من میں رکھ سنتوش

(۳)
دھیرج بنا اکارت بھگتی
دھیرج بنا نہ ہو انونرکتی
دھیرج بل سنتوش ہے .. شکتی
بانی ہے سب جوش باورے من میں رکھ سنتوش

چنے ہوئے پھول

(۱)
قدرت سب کا بھلا چاہتی ہے انسان صرف اپنا۔ اس لئے قدرت اپنی بھی مخالف نظر آتی ہے ؛

(۲)
تیرے دل میں اگر غصے کا نکر انسان ہے۔ ورنہ حیوان سے بھی یہی خیال انسان کو داو ماسب پر ثابت ہوا ہے ؛

(۳)
سکندر جیسے بادشاہ زمین جن کی ہڈیوں کے بھی نشانات ان ملیں گے۔ اس کے ہر ایک ہم ہونا لازمی ہے ؛

(۴)
بڑے بڑے قلعے۔ محلات اس بات کے نشانات ہیں۔ کہ بڑے راجہ۔ نواب اور رؤسا موت کے اشارہ پر ایک دم اور ان سب عمارات کو حسرت سے تکتے چھوڑ گئے۔

(۵)
گورستان اور شمشان الفاظ اُپدیشک ہیں۔ جہاں کانوں والے سنتے ہیں۔ آنکھوں والے دیکھتے

(۶)
گنگا کا کنارہ۔ پہاڑ کی حالات سے بے فکری اور اس سے بڑھ کر دنیا کی آسائش سکتی ہے ؛

(۷)
گرہستھ اچھی چیز ہے۔ لیکن گرنے کا امکان حد سے زیادہ کا کم ہے۔ پھر بھی سنبھل کر گرنا لازمی ہے۔ ورنہ اندھ سرشلے میں ؛

(۸)
کائنات قدرت کا مطالعہ ہے۔ ندی۔ نالے۔ پہاڑ دیکھ بار ملاحظہ کر کے قدرت کی طاقت کرو ؛

CC0. Gurukul Kangri Collection

سمت ۱۹۹۶ ۷ پھاگن
پرکاش
(ہفتہ وار)
لاہور
۱۸ فروری سنہ ۱۹۴۰ء

آریہ اور ہندو

"مہاشہ جی! ابھی نے آپ کا ایک لیکچر زیر عنوان "Hindu Culture and Religious Interests" پڑھا۔ مجھے ہندو کلچر کا شبد پڑھ کر بڑی حیرانی ہوئی۔ کارن یہ کہ آپ مہرشی دیانند سرسوتی جی کے شِشیہ کہلاتے ہیں۔ اور اُن کی تعلیم کے بالکل مخالف کاریہ کرتے ہیں۔ مہرشی جی نے تو ہندو شبد کو ہی دُنیا سے اُٹھانے کا پریتن اپنے جیون میں کیا۔ اور دُنیا پر ثابت کر دیا۔ کہ ہندو شبد ویدک یا سنسکرت ساہتیہ میں کہیں نہیں۔ مگر آپ ہندو لفظ کا رٹن رٹ رہے ہیں۔ آپ نے اس شبد کو درست کرنے کا ایک نیا ڈھنگ نکالا ہے۔ آپ ہندو لکھ کر بریکٹ میں آریہ لکھ دیتے ہیں۔ میں مہرشی کی آگیا کے انوکول آپ کا مذکورہ بالا ڈھنگ وید اور رشی آگیا کے وِرُدھ سمجھتا ہوں۔ دو تین دن گذرے ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی جی نے بھی اپنے ایک مضمون میں "Indian Culture" لکھا تھا نہ کہ "Hindu Culture" جیسا کہ آپ نے لکھا ہے"۔

یہ ایک خط کا اقتباس ہے۔ جو مجھے کسی بھائی نے بھیجا ہے۔ راقم نے اپنا نام لکھنے کی کرپا نہیں کی۔ اُنہوں نے اپنی شکایت کا جواب مجھ سے اخبار دوارا مانگا ہے۔ انہوں نے خط میں اپنا نام لکھ دیا ہوتا۔ تو میں اس کا جواب بذریعہ خط دے دیتا۔ اب لاچار ہو کر اخبار کے ذریعہ دے رہا ہوں۔ میرے بھائی کو سب سے بڑا اعتراض ہندو کلچر کے عنوان پر ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ عنوان میں نے قایم نہیں کیا۔ بلکہ اخبار کے اڈیٹوریل سٹاف کے کسی ممبر نے۔ میں نے تو سارودیشک سبھا کا پرستاؤ چند ایک شبد بڑھا کر "ٹربیون" کے دفتر میں بھیج دیا تھا۔ کسی اڈیٹوریل اسسٹنٹ نے عنوان دے کر اسے چھاپ دیا۔ اور میرے خیال میں اس نے غلط عنوان نہیں دیا۔ کیونکہ سارودیشک سبھا نے جو پرستاؤ پاس کیا ہے۔ اس میں بھی ہندو کا شبد آتا ہے۔ اس لئے اگر عنوان میں ہندو کلچر کے شبد رکھے گئے ہیں۔ تو ناموزوں نہیں۔ سارودیشک سبھا نے بھی ہندو شبد کے آگے آریہ بریکٹ میں رکھ دیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ نسل کے لحاظ سے وہ بھی آریوں اور ہندوؤں میں کوئی بھید نہیں مانتی۔ میں نہیں جانتا۔ .... کہ معترض نے رشی کے بھاؤ کو درست طور پر سمجھا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ انہیں ہندو شبد کا پریوگ پسند نہ تھا۔ اپنے گرنتھوں میں سوائے ایک استھان کے انہوں نے ہندو شبد کا پریوگ نہیں کیا۔ سب جگہ آریہ شبد لکھا ہے۔ اس کے معنی میں یہ لیتا ہوں۔ کہ جو لوگ ان دنوں ہندو کہلاتے ہیں۔ ان کے خیال میں ان کا اصلی نام آریہ ہے۔ یہ نہیں۔ کہ آریہ اور ہندو کے درمیان وہ کوئی ایسا فرق سمجھتے تھے۔ کہ ہندو کا لفظ زبان پر لانا ہی پاپ ہو۔ بے شک ان کی یہ خواہش تھی۔ کہ ہماری جاتی کا نام ہندو نہ رہے۔ اور آریہ ہو جائے۔ اس کے لئے آریہ سماج لگاتار کوشش کرتا رہا ہے۔ اور اب بھی کر رہا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہندو ہم سے الگ ہیں۔ ہماری اُن کی سنسکرتی ایک ہے۔ دھرم بھی بہت حد تک ایک ہے۔ رسوم اور رواج بھی ایک ہیں۔ ہندوؤں کی طرف سے آریوں کے بائیکاٹ کی پہلے دنوں جو کوشش ہوتی رہی ہے۔ وہ ختم ہو چکی ہے۔ اور باوجود بعض سدھانتوں کے بھید کے وہ ہمیں اپنا سمجھتے ہیں۔ ہمارا ان سے کھان پان اور رشتہ ناطہ کا بیوہار ہے۔ اس لئے انہیں اپنے سے الگ کیسے سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر معترض کی یہ خواہش ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو ہندو کی جگہ آریہ شبد استعمال کیا جائے۔ اور ساری کی ساری جاتی کا نام آریہ بنانے کی کوشش کی جائے۔ تو میں اس کی اس خواہش کا آدر کرتا ہوں۔ لیکن اگر اس کا مطلب اس سے کچھ زیادہ ہو۔ یعنی وہ ہندوؤں سے آریوں کو الگ سمجھتا ہو۔ تو میں اس کے ساتھ نہیں۔ اور نہ میں رشی کا یہ بھاؤ سمجھتا ہوں۔ کہ وہ ہندوؤں کو آریوں سے جُدا سمجھتے تھے۔ سمجھتے ہوتے تو ان کا بیوہار مختلف ہوتا۔ ان کے جیون میں ہم نے کہیں نہیں پڑھا۔ کہ انہوں نے عیسائیوں یا مسلمانوں کے ساتھ بھوجن کیا ہو۔ بخلاف اس کے وہ ہمیشہ ہندوؤں کے ہاں بھوجن کرتے رہے۔ اور ان کے باورچی بھی ہندو ہی رہے۔ غرض یہ کہ نہ صرف رشی کا بیوہار ہندوؤں کے ساتھ اپنوں جیسا تھا۔ بلکہ ان کے شِشیوں نے بھی ہندوؤں کے ساتھ اپنا مجلسی رشتہ قایم رکھا۔ اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج کا کچھ سدھانتوں میں پرچلت ہندو دھرم سے بھید ہے۔ اور آریہ سماج کسی دُنیاوی مصلحت سے اپنے اس بھید کو چھپانے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اگر دو بھائی مختلف خیالات رکھتے ہوئے بھائی رہ سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ سدھانت کے اس بھید کے باوجود آریہ اور ہندو بھائی بھائی نہ رہ سکیں۔ ایک لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو سناتن دھرمی بھی آریہ سماج کی پوزیشن کو تسلیم کرتے ہیں۔ آریہ سماج کا سب سے بڑا سدھانت یہ ہے۔ کہ وید (سنگھتا بھاگ) اپورشے ہیں۔ سناتنی بھی یہ مانتے ہیں۔ صرف اس کے ساتھ براہمن بھاگ بھی لگا دیتے ہیں۔ آریہ سماج نراکار پرماتما کا بھگتی پاون کرتا ہے۔ سناتن دھرم سبھا نراکار کے ساتھ ساکار الپٹور کی پوجا بھی بتاتی ہے۔ آریہ سماج جیوت پتروں کا شرادھ بتاتا ہے۔ سناتن دھرم سبھا کو اس سے اختلاف نہیں۔ وہ اس کے ساتھ ہی مرتک پتروں کے شرادھ پر بھی زور دیتی ہے۔ آریہ سماج کی کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ تمام ہندوؤں کو اپنے خیال کا بنائے۔ اور وہ اپنے تئیں آریہ کہنا شروع کر دیں۔ لیکن جب تک ایسا نہیں ہوتا۔ ہندو ہندو کہلاتے رہیں گے۔ ان کا پولٹیکل نام ہندو ہے۔ سرکاری کاغذات میں بھی ان کا نام ہندو ہے۔ اس لئے وہ ہندو کہے جاتے رہیں گے۔ آریہ سماج کی کوشش کے باوجود ہندو نام نہیں مٹتا۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نہ معلوم کتنے لمبے عرصہ سے یہ نام چلا آ رہا ہے۔ کروڑوں لوگ ایسے ہیں۔ جنہیں اس نام کا ابھیاس ہو گیا ہے۔ اور جنہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ ان کا اصلی نام کچھ اور ہے۔ اس لئے ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں جب بھی تمیز کرنی پڑے گی۔ تو ان کے موجودہ نام کے لحاظ سے۔ اور چونکہ عام طور پر ہندو نام رائج ہے۔ چاہے وہ غلط نام ہی ہو۔ اسی لئے ہم کو یہی نام کہنا اور سننا پڑتا ہے۔ ہندو لفظ کے خلاف جہاد کرنے میں ایک اور مشکل ہے۔ وہ یہ کہ عام لوگ آریہ اور آریہ سماجی میں تمیز نہیں کر سکتے۔ نہ انہیں اس تمیز کا علم ہے۔ ان کے خیال میں جو آریہ ہے وہی آریہ سماجی ہے۔ حالانکہ آریہ شبد آریہ سماج سے کہیں وسیع تر ہے۔ ہندو اپنے تئیں آریہ ہندو کہلانے پر تو شاید تیار ہو جائے۔ لیکن ہر ایک ہندو اپنے تئیں آریہ سماجی کہلانے پر تیار نہیں ہو سکتا۔ اور بجا طور پر۔ کیونکہ کروڑوں ہندو ایسے ہیں۔ جو آریہ سماج کے سب سدھانتوں کو نہیں مانتے۔ رشی دیانند نے آریہ شبد کی تعریف کی ہے۔ ان کی تعریف کے مطابق یا تو شریشٹھ پرش آریہ کہلا سکتا ہے۔ یا آریہ ورت کا رہنے والا گویا ایک تعریف گنوں کے لحاظ سے کی گئی ہے اور دوسری قومیت کے لحاظ سے۔ آریہ یا تو مہدھ پرش ہی ہو سکتا ہے۔ یا آریہ ورت کا رہنے والا۔ اس لحاظ سے نہ صرف آریہ سماجی اور ہندو آریہ ہیں۔ بلکہ ہندوستان کے دوسرے لوگ بھی۔ اس وقت مشکل یہ ہو رہی ہے۔ کہ کسی ہندو کو آریہ کہا جائے۔ تو یہ کیسے سمجھا یا سمجھایا جائے۔ کہ آریہ مراد آریہ سماجی نہیں جو مشکل ہندو کو آریہ میں بدلنے میں ہے۔ وہی ہندوستان کو آریہ ورت بنانے میں۔ سرکار کی طرف سے ہمیں اس کام میں کوئی سہائتا نہیں مل سکتی۔ ان حالات میں ہم تو اتنا ہی کر سکتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کو یہ سمجھاتے رہیں۔ کہ نہ ہمارے کسی شاستر میں اور نہ ساہتیہ کے کسی گرنتھ میں ہمارا نام ہندو آیا ہے۔ ہمارا نام تو آریہ ہے۔ اور سب کو آریہ کہلانا چاہیئے۔ لیکن جب تک یہ نہیں ہوتا۔ تب تک ہمیں ہندو شبد برداشت کرنا پڑے گا۔ ہندو لفظ کی وجہ سے ہم اپنے ہندو بھائیوں سے گھرنا نہیں کر سکتے۔ ہمارا ان سے دھارمک مَت بھید ہے۔ وہ بھی اسے جانتے ہیں۔ جب اس مت بھید کے باوجود وہ ہمیں اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہم انہیں اپنا بھائی نہ سمجھیں؟

نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی نے "ہندو کلچر" کی بجائے "انڈین کلچر" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکا۔ کہ اس سے اس کی کیا مراد ہے؟ مہاتما گاندھی نے کلچر کے ساتھ انڈین لفظ جوڑا ہے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ انہیں ہندو لفظ ناپسند ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ہندوستان کے تمام باشندوں کی مشترکہ کلچر یا سنسکرتی بنانا چاہتے ہیں۔ ان کا کاریہ کھشیتر راج نیتی ہے۔ اور اس کیلئے

عیسائی بھیلوں کی تعداد

لالہ دیوی چند جی کے پمفلٹ کے آدھار پر میں نے لکھا۔ کہ وسط ہند کے بھیلوں کی تعداد چالیس لاکھ ہے۔ جن میں سے چودہ لاکھ عیسائی ہو چکے ہیں۔ یہ اعداد چونکا دینے والے ہیں۔ اور جس کے دل میں جاتی کا درد ہے۔ اسے لازمی طور پر چونکنا چاہیئے۔ پہلے پنڈت دھرم دیو جی ودیا النکار نے میری توجہ اس بات کی طرف دلائی۔ کہ مردم شماری کے اعداد و شمار لالہ دیوی چند کے اس خیال کی تائید نہیں کرتے۔ اب پنڈت گیان چند جی آریہ سیوک نے جن کی سیوا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سارو دیشک سبھا دہلی کے سپرد کر رکھی ہے۔ پنڈت دھرم دیو کی تائید میں مجھے اعداد و شمار لکھ بھیجے ہیں۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق بھیلوں کی کل تعداد ۲۰۲۵۷۵۳ ہے۔ ان میں سے اجمیر اور میواڑ میں ۸۳۱۲ ہیں۔ اس میں ہندو اور آدی دونو شامل ہیں۔ صوبجات متوسط میں ۳۰۳۲۵ ہیں۔ ان میں سب مذاہب شامل ہیں۔ بمبئی میں ہندو بھیلوں کی تعداد ۵۷۶۹۷۷ ہے۔ یو۔ پی میں بھیلوں کی تعداد صرف ۲۸ ہے۔ جو سب کے سب ہندو ہیں۔ بڑودہ میں ہندو بھیلوں کی تعداد ۵۲۲۳۵ ہے اور دوسرے بھیلوں کی ۱۳۰۷۔ وسط ہند میں ہندو بھیلوں کی تعداد ۱۴۴۸۳۶ ہے۔ اور جن کو ہندو شمار نہیں کیا گیا ۲۱۸۲۸۸۔ گوالیار میں ہندو بھیلوں کی تعداد ۱۷۱۶۵۸ ہے۔ وہاں دوسری قسم کا کوئی بھیل نہیں۔ حیدر آباد میں ان بھیلوں کی جن کا شمار ہندوؤں میں نہیں تعداد ۱۵۰۵۲ ہے۔ راجپوتانہ میں ہندو بھیلوں کی تعداد ۴۵۷۵۰۹ ہے۔ اور دوسرے بھیلوں کی ۱۹۸۰۵۔ پشچمیہ بھارت کی ریاستوں میں بھیلوں کی کل تعداد ۱۴۳۵۹ ہے۔ راجپوتانہ میں عیسائی بھیل ۱۳۳ ہیں۔ لالہ دیوی چند جی نے اپنے پمفلٹ میں جو کچھ لکھا ہے مدھیہ بھارت کے بھیلوں کے متعلق۔ اور اسی علاقہ کا انہوں نے دورہ کیا ہے۔ اپنے پمفلٹ میں انہوں نے مدھیہ بھارت کے بھیلوں کی سنکھیا چالیس لاکھ بتائی ہے۔ لیکن ۱۹۳۱ء کی جن سنکھیا کے انوسار ہندوستان بھر کے بھیلوں کی سنکھیا ۲۰۲۵۷۵۳ ہے۔ جن میں سے عیسائی صرف ۱۳۳ ہیں۔ اور یہ قرین قیاس نہیں۔ کہ پچھلے دس ورشوں میں بھیلوں کی سنکھیا دوگنی ہو گئی ہو۔ اور عیسائی شدہ بھیلوں کی تعداد ۱۳۳ سے ۱۴ لاکھ ہو گئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اگر ہم ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں کل عیسائیوں کی تعداد دیکھیں۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ اجمیر و میواڑ میں ۴۶۹۷ عیسائی ہیں۔ سنٹرل انڈیا ایجنسی میں ۱۴۷۶ سی۔ پی کی ریاستوں میں ۵۱۷۰۱ ریاست گوالیار میں ۱۱۹۸۔ اور مدھیہ بھارت تتھا راجپوتانہ آ[illegible] پرانتوں میں ان کی کل سنکھیا دس ہزار ہے۔ ان میں عیسائی بھیلوں کی گنتی بھی شامل ہے۔ یہ اعداد و شمار پیش کرنے کے بعد پنڈت گیان چند جی بجا طور پر اس پر نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ لالہ دیوی چند جی کا لیکھ بھرم مولک ہے۔ تب پنڈت دھرم دیو اور پنڈت گیان چند دونو کا کرتگیہ ہوں۔ کہ انہوں نے ایک بھاری بھرم دور کیا ہے۔ اس سے بہت سے لوگوں کا من ہلکا ہو جائے گا۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ لالہ دیوی چند جی کے پمفلٹ میں یہ کیسے لکھا گیا۔ کہ بھیلوں کی کل تعداد چالیس لاکھ ہے۔ جن میں سے چودہ لاکھ اس وقت تک عیسائی ہو چکے ہیں۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں عیسائیوں کی کل تعداد ۶۲ لاکھ سے کچھ اوپر ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اس میں سے چودہ لاکھ صرف بھیل ہوں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لالہ دیوی چند جی خود بھی مغالطہ کا شکار ہوئے ہیں۔ میں نے ان کا دھیان اس غلطی کی طرف دلایا تھا۔ لیکن اس وقت تک ان کی طرف سے کوئی اتر نہیں آیا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ نئے اعداد و شمار کی روشنی میں بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسرے پہلو سے دیکھا جائے۔ تو وہ بوجھ ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے۔ سرکار انگریزی نے کسی مصلحت کے پیش نظر کئی لاکھ بھیلوں کو جو ویسے ہی ہندو ہیں۔ جیسے کہ وہ ہیں جنہیں ہندو تسلیم کیا گیا ہے۔ Aborigenies یا ہندوستان کے اصلی باشندے قرار دے کر ہندوؤں سے الگ کر دکھا ہے۔ اس کی مجبوری یہ ہے۔ کہ آریہ لوگ ہندوستان میں آئے۔ اور انہوں نے اس ملک پر قبضہ کیا۔ اور یہاں کے اصلی باشندوں کو بھگا کر جنگلوں میں بھیج دیا۔ آج کل کے ہندو ان آریوں کی اولاد ہیں۔ آریوں کو ہندوستان کے اصلی باشندوں سے وہی نسبت ہے۔ جو انگریزوں کو ہندوستانیوں سے۔ اس لئے جن لوگوں کو اس نے ہندوستان کے آدی باشندے سمجھا۔ انہیں ہندوؤں میں شامل نہیں کیا۔ یہ بھیل جنہیں ہندو ماننے سے انکار کر دیا گیا ہے ہندوستان کے اصلی باشندے کہے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ خیالات و اعتقادات، عادات و رسومات کے لحاظ سے یہ لوگ بھی ہندو ہیں۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ یہ لوگ خود سرکار انگریزی سے کہدیں۔ کہ ہم ہندو ہیں۔ اور ہمیں ہندو شمار کیا جائے۔ اس کے لئے بہت سے کام کی ضرورت ہے۔ اس وقت وہ اگیانتا میں ہیں۔ اپنا اصلی سوروپ نہیں پہچانتے۔ اس لئے مردم شماری میں انہیں جو کچھ بھی لکھا جائے وہ پروٹسٹ نہیں کرتے۔ لیکن اگر انہیں یہ بات سمجھا دی جائے۔ کہ وہ درحقیقت کیا ہیں؟ اور انہیں ہندو نہ لکھ کر ان کے ساتھ کس قدر انیائے کیا گیا ہے۔ تو وہ کبھی بھی ہندوؤں سے علیحدہ رہنا گوارا نہ کریں۔ شکر ہے کہ سب بھیلوں کو ہندوؤں کے دائرہ سے خارج نہیں کیا گیا۔ زیادہ تر ہندو سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن ایسے بھیلوں کی تعداد بھی لاکھوں ہے۔ جن کا شمار ہندوؤں میں نہیں۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ ہندو بھیل دوسرے بھیلوں سے کیا ویوہار کرتے ہیں؟ ان کی طرف سے بائیکاٹ کا ویوہار نہیں ہوتا تو بہتا نہیں۔ لیکن اگر وہ دوسرے بھیلوں کو غیر سمجھتے ہوں۔ اور ان کے ساتھ کوئی مجلسی راہ و رسم گوارا نہ کرتے ہوں۔ تو ان کے عیسائیوں کے ہاتھوں میں پڑنے کا خطرہ ہے۔ چند لاکھ بھیلوں کو بچانے کے لئے تین کی ضرورت ہے۔ دھن کی ضرورت ہے اور سیوکوں کی ضرورت ہے۔ لالہ دیوی چند جو کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی ضرورت پھر بھی قائم رہتی ہے۔ اگرچہ مختلف پہلو سے۔ پہلے انہیں عیسائی ہونے سے بچانا مقصود تھا۔ اور جو عیسائی ہو چکے ہیں انہیں واپس لانا۔ اب انہیں یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ تم لوگ ہندو ہو۔ اور ویسے ہی سچے ہندو ہو۔ جیسے کہ دوسرے۔ اگر یہ بات ان کی سمجھ میں آ جائے۔ تو ان کا اپنے تئیں ہندو ظاہر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے عیسائی ہونے کا خطرہ بھی گھٹ جاتا ہے۔ بہر حال وہاں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کام چاہے دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کرے۔ چاہے شردھانند سمارک ٹرسٹ دہلی۔ جو بھی کرے ہماری م[illegible]

"پرکاش" لاہور کا "شوراتری انک"

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی "پرکاش" مارچ کے پہلے ہفتہ میں اپنا شاندار شوراتری نمبر پرکاشت کر رہا ہے۔ اس نمبر میں دلیش کے نیتاؤں کے نو جیون سنچاری سندیش۔ سنیاسی مہاتماؤں کے کلیان کاری اپدیش۔ اچیہ کوٹی کے ودوانوں۔ پولیٹیکوں اور پروفیسروں کے اعلے پایہ کے لیکھ۔ مشہور کویوں کی مدھر اور انتساہ ور دھک کویتائیں۔ اور افسانہ نویسوں کی نصیحت آمیز کہانیاں ہوں گی۔ یہ نمبر کیا ہو گا۔ ایک شاندار گلدستہ ہو گا۔ شاندار ٹائیٹل۔ بہتر کاغذ۔ عمدہ لکھائی چھپائی اور ایک شاندار سہ رنگی تصویر کے باوجود قیمت صرف دو آنے رکھی گئی ہے۔

رشی بودھ اتسو پر پرچار ارتھ بانٹنے کے لئے یہ ایک شاندار بھینٹ ہے۔ آریہ سماجوں و ایجنٹوں کو چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آرڈر جلد بھیج دیں۔ اور ساتھ ہی قیمت بذریعہ منی آرڈر۔ جن آرڈروں کی قیمت منی آرڈر سے پیشگی وصول ہو جاوے گی۔ ان سے محصول ڈاک نہیں لیا جاوے گا۔ اور سب سے پہلے انہیں ہی شوراتری نمبر بھیجا جاوے گا۔ جہاں وی۔ پی منگوانے پر پارسل دیر میں ملتا ہے۔ وہاں بھی رقم بھی کئی دن بعد وصول ہوتی ہے۔ صحیح و آرام دہ طریقہ یہی ہے کہ جتنی کاپیاں درکار ہوں۔ ان کی قیمت بحساب دو آنے فی کاپی جلد از جلد منی آرڈر سے ارسال کر دیں۔ سوامی دیانند جی کی جو منوہر تصویر بھاری خرچ کر کے تیار کرائی جا رہی ہے۔ صرف وہی ایک آنہ کی ہے۔ دو آنہ میں زیادہ سے زیادہ صفحات دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم اپنی طرف سے اس نمبر کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لہٰذا آریہ سماجوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹیں۔

لیکھکوں اور کویوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی رچنائیں شیگھر بھیجدیں۔ تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی جا سکے۔ اب صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔ مزید تاخیر کا وقت نہیں۔ جنہیں نمنترن ملا ہے وہ بھی اور جنہیں نہیں ملا وہ بھی رشی کے پرتی اپنی شردھانجلی بھینٹ کرتے ہوئے اپنی اپنی رچنائیں جلد بھیج دیں۔

مشتہرین حضرات سے التماس ہے۔ کہ "پرکاش" کا یہ نمبر آریہ سماجیں بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹا کرتی ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر یہ ہزاروں کی تعداد میں چھپتا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس نمبر میں ضرور اشتہار دیں۔ اس نمبر میں اشتہار دینا یقیناً فائدہ مند ہے۔ شرح اجرت نہایت واجبی یعنی ۲۵ روپیہ فی صفحہ۔ ½ صفحہ کے ۱۵ روپے۔ ¼ صفحہ ۸ روپیہ۔

آج ہی اپنا اشتہار اور اجرت ارسال کر دیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

رام گڑھ کانگریس کی تیاریاں

امسال کانگریس کا ۵۳ واں سالانہ اجلاس چھوٹا ناگپور (بہار) کے ایک گاؤں رام گڑھ میں مارچ کے تیسرے ہفتہ میں ہوگا۔ اس کی تیاریاں زور شور سے شروع ہیں۔ کانگریس تک ریلوے کی طرف سے رعایتی ٹکٹیں جاری کئے جانے کا اعلان ہو گیا ہے۔

رہا سوال یہ کہ آئندہ صدر کون ہوگا۔ تو ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ مولانا آزاد۔ اگرچہ ان کے مقابلہ پر مسٹر ایم۔ این۔ رائے کھڑے ہیں۔ لیکن ان کی کامیابی کی کوئی امید نہیں۔ کانگریس نے مولانا آزاد کے صدر بننے میں شاید یہ مصلحت دیکھی ہے۔ کہ ان کی توجہ مسلمانوں کو کانگریس کے نزدیک لانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ لیکن ہم یہ کہے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ اس کی یہ توقع پوری نہ ہوگی۔ ملک کی موجودہ صورت حالات تو ایک سرگرم اور پرجوش صدر کا تقاضا کرتی ہے۔ مگر یہ سوچ کر کہ گاندھی جی نے جس امید پر یہ پانسا پھینکا ہے۔ ممکن ہے وہ پوری ہو جائے۔ ہم کانگریس کے اس فیصلہ سے اتفاق کرتے ہوئے اس کی کامیابی کے دل سے خواہاں ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ رام گڑھ کانگریس اس الجھن کا جو ملک کو اس وقت در پیش ہے کوئی مناسب حل ڈھونڈ نکالے گی۔

دیانند سپتاہ

امسال ۷۔ مارچ کو شورا تری ہے۔ اس اوسر پر آریہ سماجیں ہر سال دیانند سپتاہ منایا کرتی ہیں۔ اس ورش بھی منانا ہے۔ ہم انہیں ان کے اس کرتویہ کا سمرن کراتے ہوئے ان سے آشا رکھتے ہیں کہ یہ سپتاہ یکم مارچ سے ۷۔ مارچ تک بڑے سماروہ اور اتساہ سے منائیں گی اور بھرتی کریں گی۔ اور آریہ بھائی اپنے اپنے رشی دیانند کی کرتگیتا کر اسے کا ثبوت دیں گے۔

صوبہ سرحد کا ریکارڈ

صوبہ سرحد کے پولیس ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ متعلقہ ۱۹۳۸-۳۹ء مظہر ہے۔ کہ سال زیر رپورٹ میں قتل کے کل ۷۰۲ وارداتیں رجسٹر کئے گئے۔ ان میں ملزمان کی تعداد ۲۷۶۲ تھی۔ ان میں ۱۷۴۳ اشخاص کو قید کی سزاؤں کا حکم دیا گیا۔

صوبہ سرحد نے کسی نیک کام کے لئے ریکارڈ قائم نہ کیا ہو۔ لیکن جرائم کی رفتار کے لحاظ سے ضرور کر دکھایا ہے۔ اس صوبہ میں مندرجہ بالا رپورٹ کے مطابق قتل کی دو وارداتیں روزانہ ہو جاتی ہیں۔

کیا صوبہ سرحد کی حکومت جرائم کی اس بڑھتی ہوئی رفتار کو کم کرنے کے ذرائع اختیار نہ کرے گی؟

ایڈیٹروں کے لئے قابلیت کا معیار

سنٹرل اسمبلی میں مسٹر نول چند رائے کا وہ بل کہ جس کا منشا یہ تھا کہ آئندہ اخبار نویسوں کیلئے قابلیت کا معیار مقرر کر دیا جائے۔ واپس لے لیا گیا۔ کوئی نہیں چاہتا۔ کہ اخبارات نا قابل ہاتھوں میں ہوں۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہندوستان میں اخبار نویسی ابھی ابتدائی منازل طے کر رہی ہے۔ اور سارے ملک میں ایک بھی درسگاہ ایسی نہیں۔ جہاں اخبار نویسی کی علمی تعلیم دی جاتی ہو۔ پھر ہندوستان بھر میں اخبار بھی کتنے ہیں۔ جو اپنے ہاں رکھ کر قابل نوجوانوں کو اخبار نویسی سکھا سکیں۔ اس لئے ہندوستان کو ایسے قانون کی تب تک ضرورت نہیں۔ جب تک کہ یہاں اخبار نویسی دوسرے ممالک کی طرح بلند سطح پر نہیں آ جاتی۔

انسانیت کی پکار

دنیا کے تمام ملک آج اپنی اپنی حفاظت کے لئے سامان جنگ جمع کرنے میں جتنا خرچ کر رہے ہیں۔ اگر اس کا دسواں حصہ بھی انسانیت کے جو انسان کا حقیقی مذہب ہے پرچار پر خرچ کیا جائے۔ تو ایک انسان کو دوسرے انسان کے ہاتھوں پٹنے پیٹنے یا مارے جانے کا اندیشہ نہ رہے۔ ایک بین الاقوامی ماہر اقتصادیات کے بیان کے مطابق جرمنی ۴۸ لاکھ پونڈ۔ اور برطانیہ پچاس لاکھ پونڈ یومیہ جنگی ضروریات پر خرچ کر رہے ہیں۔ دوسرے ممالک کے جنگی اخراجات بھی کم نہیں۔ بلکہ دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ یہ مادہ پرستی کا ہی انجام ہے۔ کہ انسانیت کی پکار اس وقت کوئی نہیں سنتا۔ اگر ایک انسان دوسرے انسان کو بھائی سمجھنے لگے۔ تو ایک کو دوسرے سے کوئی خطرہ نہ رہے۔ مگر افسوس کہ خود غرضی میں اندھا ہو کر انسان انسانیت کو اپنے ہی پاؤں تلے کچلتا جا رہا ہے۔ اسے ہوش تو آئے گی۔ لیکن اس وقت جب سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔ اس کی ترقی تنزل میں بدل جائے گی۔ شاندار عمارتیں کھنڈر بن کر رہ جائیں گی۔ اور انسانیت کی پکار خاموش ہو جائے گی۔

نئی مردم شماری کے متعلق قیاسات

۱۹۴۱ء میں ہونے والی مردم شماری کی تیاریاں زور شور سے شروع ہو گئی ہیں۔ آئندہ ماہ دہلی میں ہندوستانی صوبوں اور ریاستوں کی مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹوں کی کانفرنس ہوگی۔ جس میں مردم شماری سے متعلق امور پر پوری طرح غور کیا جاوے گا۔ صحیح تعداد تو مردم شماری ہو جانے پر ہی معلوم ہو سکے گی۔ لیکن تاہم قیاس کیا جا رہا ہے۔ کہ اگلی مردم شماری میں ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ سے بھی بڑھ جائے گی۔ اور اگر نئی مردم شماری کے متعلق کیا جانیوالا یہ قیاس درست نکلا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ پچھلے دس سالوں میں ہندوستان کی آبادی میں اس قدر اضافہ ہوا ہے۔ کہ سابقہ سالوں میں بھی نہ ہوا ہوگا۔

سرکاری اشتہارات کی تقسیم کا موجودہ طریق

کانگریسی وزارتوں کی تقلید میں پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے جب یہ اعلان کیا گیا۔ کہ سرکاری اشتہارات کے متعلق حکومت پہلی پالیسی بدل رہی ہے۔ اور کہ بلیک اینڈ وائٹ لسٹ سسٹم کو توڑ دیا جائے گا۔ تو اس کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا گیا۔ لیکن جلد ہی اس اعلان کی حقیقت کھل گئی۔ پہلے تو سرکاری اشتہارات کسی اصول کے ماتحت اگرچہ وہ بھی صحیح نہ تھا۔ مجسٹریٹوں کے ذریعہ دئے جاتے تھے۔ لیکن اب تو کوئی اصول ہی نہیں۔ یہ ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ وہ کس کس اخبار کو اشتہار دے۔ اور کس کس کو نہ دے۔ ظاہر ہے۔ کہ صرف انہی اخبارات پر اس کی نظر کرم ہو سکتی ہے۔ جن کے منیجر ڈائریکٹر صاحب کی حاضری بجا لائیں۔ گویا سرکاری اشتہارات کی تقسیم کا موجودہ طریق پہلے سے بھی بدتر ہو کر رہ گیا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ حکومت اس میں اصلاح کرے۔

مذہب کے خلاف روس کا جہاد

روس میں تو مذہب اور خدا کا نام لینا پاپ ہے ہی۔ اب اس کے مفتوحہ علاقوں سے بھی مذہب کو نکال باہر کرنے کی عملی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق روسی پولینڈ میں مذہب کا خاتمہ کرنے کیلئے سوویٹ حکام جو کاروائی کرنے والے ہیں۔ وہ مختصر طور پر یہ ہے۔ کہ تمام گرجے بند کر دئے جائیں گے۔ پادریوں کی سرگرمیوں پر کڑی پابندیاں عائد کر دی جائیں گی۔ اور گرجوں کی جائیدادیں ضبط کر لی جائیں گی۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ بالشویک انسانیت سے محروم ہو چکا ہے۔ یا علیحدہ سے اپنی موجودہ شکل میں اسے انسانیت کا سبق دینے سے قاصر ہے۔

کاش کہ ان گمراہوں تک ویدک پرکاش پہنچ سکتا!

زائد منافع پر ٹیکس کا بل

سنٹرل اسمبلی میں ان دنوں ایک سرکاری بل پیش ہے۔ جسے قانون کی شکل دے کر گورنمنٹ جنگ کی وجہ سے تاجروں کو ہونے والے زائد منافع پر ٹیکس لگانا چاہتی ہے۔ تجارتی حلقوں کی طرف سے اس بل کی پرزور مخالفت ہو رہی ہے۔ اور وہ ہے بھی بجا۔ کیونکہ ہندوستانی تجارت و صنعت دور فتنہ کچھ ترقی کا جو راستہ کھلا ہے۔ ٹیکس کے لگ جانے سے اس کے بند ہو جانے کا احتمال ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس بل کے خلاف ہو رہی پرزور ایجی ٹیشن کے پیش نظر ٹیکس کی شرح میں کچھ کمی کر دی جائے گی۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ یہ بل پیش ہی نہ کیا جاتا۔ اب جب کہ یہ پیش ہو چکا ہے۔ اور اس کا واپس لیا جانا ممکن نہیں۔ تو کم از کم اسے ایسی صورت ضرور دی جانی چاہئیے۔ جس سے ہندوستانی تجارت کو دھکا لگنے کا اندیشہ باقی نہ رہے۔

تیسرے درجے کے مسافر

اس حقیقت کے پیش نظر بھی کہ ریلوے کو زیادہ تر آمدنی تیسرے درجہ کے مسافروں سے ہوتی ہے۔ وہ کیوں اس درجہ کے مسافروں کے آرام کی طرف دھیان نہیں دیتی؟ پنڈت جواہرلال نہرو کا فرمانا بجا ہے۔ کہ تیسرے درجہ کے مسافروں سے حیوانوں کا سا سلوک ہوتا ہے۔ لیکن یہ سلوک کب تک جاری رہے گا؟ مناسب تو یہ ہے۔ کہ ریلوے تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے ضروری سہولتوں کا انتظام خود بخود کر دے۔ اور اگر وہ اس طرف دھیان نہ دے۔ تو ریلوے کے حکام تک بار بار شکایات پہنچائی جائیں۔ جن میں تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے بہتر سلوک کا مطالبہ کیا جائے۔

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آزادی کی جدوجہد اور آریہ سماج میں اُس کا حصّہ

(آریہ سماج وچھو والی لاہور کے ۱۱ فروری کے سالانہ اُتسو پر سنگ مہاشہ کرشن کی تقریر)

سوال صرف یہ ہے۔ کہ آزادی کی جو جدوجہد جاری ہے۔ اس میں آریہ سماج کا کیا حصہ ہونا چاہیئے؟ آریہ سماج کا کیا فیصلہ ہے؟ سنہ ۱۹۰۷ء میں جب لالہ لاجپت رائے کو جلاوطن کیا گیا۔ اور کانگریس کو باغی جماعت خیال کیا جانے لگا۔ تو آریہ سماج نے اعلان کیا۔ کہ وہ سیاسی جماعت نہیں ہے۔ اور اب بھی اس کا اعلان یہی ہے۔

آریہ سماج کے اُدّیش کو شری آربندو گھوش نے بڑے خوبصورت الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا ہے۔ کہ آریہ سماج سیاسی نہیں بلکہ نیشنل پارٹی ہے۔ اور یہ ہے بھی ٹھیک۔ نیشنل کا لفظ بہت وسیع ہے۔ سیاسی لفظ تو اس کا انگ ہے۔ مہاتما گاندھی جی بھی کانگریس کو نیشنل پارٹی بنانا چاہتے ہیں۔ کانگریس ہی اس وقت وہ

ان دنوں سوراجیہ کا جو چاند روں پر ہے۔ اور لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ آزادی کی جدوجہد میں جو کسی وقت بھی نازک صورت اختیار کر سکتی ہے۔ آریہ سماج کا کیا حصہ ہے۔ کامل آزادی ایک محدود اُدّیش ہے۔ آریہ سماج کا اُدّیش دلیشی پریم نہیں۔ بلکہ جہانی مانو کی سیوا ہے۔ دلیشی پریم کا اُدّیش اعلےٰ ترین اُدّیش نہیں ہے۔ اور مہاتما جی اسے اعلےٰ ترین اُدّیش نہیں مانتے۔ اور آریہ سماج کے نزدیک بھی جو اعلےٰ ترین اُدّیش نہیں ہے۔ اعلےٰ ترین اُدّیش کیول منش مانتر ہی نہیں بلکہ جہانی مانو کی سیوا ہے۔ دلیشی بھگتی یا دلیش پریم کے نام پر آج کل بڑے انیائے ہو رہے ہیں۔ روس فن لینڈ پر حملہ نہ کرتا۔ اگر اس کا اُدّیش منش مانتر کی سیوا ہوتا۔ اس لئے آریہ سماج کے نزدیک یہ کوئی اعلےٰ ترین اُدّیش نہیں ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آریہ سماج دلیشی پریم کے خلاف ہے۔ سوراجیہ یا آزادی آریہ سماج کے لئے کوئی نئی چیز نہیں۔ سوراجیہ کا لفظ پہلے پہل سنہ ۱۹۰۶ء میں کلکتہ کانگریس میں دادا بھائی نوروجی نے استعمال کیا تھا۔ اس وقت سوراجیہ کا لفظ کہنا بھی جرم سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب کانگریس نے اپنا آدرش کامل آزادی قرار دے دیا ہے۔ لیکن سنہ ۱۹۰۶ء سے بہت پہلے سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں سوراجیہ اور کامل آزادی کی وضاحت کی۔ انہوں نے سودیشی راجیہ کی جو تعریف کی۔ وہی تعریف بعد میں برطانیہ کے ایک وزیر اعظم نے کی۔ سوامی جی نے لکھا۔ کہ ودیشی راجیہ خواہ کیسا ہی اچھا ہو۔ وہ سودیشی راجیہ کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ یہی الفاظ بعد میں برطانیہ کے ایک وزیر اعظم نے استعمال کئے۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ سوامی جی کا دماغ کتنا اعلےٰ تھا۔

آج ہندوستان میں ایک زبردست مرکزی حکومت قائم کرنے اور ریاستوں کو بھی اس کے ماتحت لانے کا مسئلہ درپیش ہے۔ سوامی جی نے اپنے وقت میں ہی اس مسئلہ کو بھانپ لیا۔ اور ریاستوں کو قابو میں کرنا چاہا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ انہوں نے اپنا بہت سا وقت راجپوتانہ میں گذارا۔

آریہ سماج کا حصہ ہونا چاہیئے؟

اس سوال کے متعلق تو کوئی اختلاف رائے نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارا ملک آزاد ہونا چاہیئے۔

بسنت کا پیغام نوجوانوں کے نام

(سادھوی۔ ایل وسوانی)

بسنت رِتو میں نوجوانوں کے لئے کیا پیغام دوں۔ جبکہ بسنت بذاتِ خود ایک پیغام ہے۔ جس طرح بسنت کے موسم میں ہمارے اندر زندگی پیدا ہوتی ہے۔ ہم مسرت اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنے دیش کے نوجوانوں کے اندر نیا جیون۔ نئی ہمت۔ اور نیا جوش دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ملک کا مستقبل نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ہمارے جیون کا سہارا اور آشاؤں کا مرکز ہیں۔

لیکن اتنے عظیم کام کو سرانجام دینے کیلئے ان کے اندر سچائی۔ پاکیزگی اور سادگی کا ہونا ضروری ہے۔ ہندوستان آج محکومیت کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ افلاس نے اسے پیس ڈالا ہے۔ اس کی حالت کو جلد ہی بدلا جا سکتا ہے۔ کہ جن کے اندر قربانی اور تیاگ کا مادہ ہو۔ ہمارے نوجوانوں کے اندر قربانی اور تیاگ کا ہونا ضروری ہے۔ اگر ہمارا جیون سادہ نہیں۔ ہم قربانی کرنا نہیں چاہتے۔ اور ہمارے اندر دوسروں کے لئے پریم اور محبت نہیں ہے۔ تو اس صورت میں ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ مغرب کے نوجوانوں نے اپنے وطن کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ یا کر رہے ہیں۔ اس کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

ان کی قربانیاں مشرق کے نوجوانوں کے لئے قابلِ تقلید ہو سکتی ہیں۔ لیکن مغرب آخر مغرب ہے مشرق مشرق۔ جہاں تک تہذیب تمدن۔ اخلاق اور سادگی کا تعلق ہے۔ مغرب مشرق کی تقلید نہیں کر سکتا۔ مغرب کی تہذیب مادہ پرستی کا پرچار کرتی ہے۔ سائنس کی ترقی نے انسان کو انسان کا دشمن بنا دیا ہے۔ دہریہ پن زور پکڑ رہا ہے۔ ڈکٹیٹر ایشور کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ مشرق ان باتوں میں مغرب کی تقلید نہیں کر سکتا۔

ہندوستان کی تہذیب بہت پرانی تہذیب ہے۔ اس میں مادہ پرستی کو دخل حاصل نہیں ہے۔ بلکہ یہ روحانیت کا پیغام دیتی ہے۔ ایک انسان کو ایشور سے زیادہ نزدیک لے جاتی ہے۔ ایشور اور انسان کا جو پاک رشتہ ہے اسے زیادہ مضبوط بناتی ہے۔ ہندوستان کے نوجوانوں کو مغربی تہذیب کا دلدادہ نہیں بننا ہوگا۔ بلکہ مشرق کی پراچین تہذیب مغرب اور مشرق میں پرچار کر کے مغربی مادہ پرستوں کو اس دلدل سے باہر نکال کر سیدھا راستہ دکھانا ہوگا۔ جس سے وہ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا کی خدمت سرانجام دے سکیں۔

"پرکاش" کے پرکاش میں ہندوستانی نوجوانوں کو بسنت رِتو کے پیغام کیسا تھ آگے بڑھنا چاہیئے۔

تہذیب کی فکر ہو رہی ہے۔ مہاتما گاندھی کانگریس کو پراچین سبھیتا کے دائرہ میں لانا چاہتے ہیں۔ لیکن کانگریس میں کئی ایسے گروہ اور لوگ ہیں۔ جو ماسکو۔ برلن اور نیویارک سے روشنی لیتے ہیں۔ مہاتما گاندھی سمجھتے ہیں۔ کہ مغربی اخلاق کو گرانے والی ہے۔ اس کے مقابلہ میں مسٹر ایم۔ این۔ رائے نے جو کانگریس کی صدارت کے لئے امیدوار ہیں ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ مغرب کی تہذیب اخلاق سے گرانے والی ہے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ مہاتما گاندھی کے بعد کانگریس کا کیا حال ہوگا۔ آیا اس کا رُخ ماسکو کی طرف ہوگا یا برلن اور نیویارک کی طرف۔

آریہ سماج کی سنسکرتی

آریہ سماج ایک سنسکرتی کا علمبردار ہے۔ اور وہ سنسکرتی ہے ویدک سنسکرتی۔ آریہ سماج کا سوراجیہ اپنی سنسکرتی کے مطابق ہوگا۔ وہ ماسکو یا برلن کی سنسکرتی نہیں۔ اب سنسکرتیوں کی ٹکر ہے۔ آریہ سماج کو اس ٹکر میں آنا پڑے گا۔ مہاتما گاندھی ہماری سنسکرتی کو کانگریس کے دائرہ میں لانا چاہتے ہیں۔ اور ستیہ۔ اہنسا اور برہمچریہ پر زور دیتے ہیں۔ ویدک سنسکرتی کے آدھار پر جو اندولن و سرگرمیاں آزادی کی ہوں گی۔ آریہ سماج اُن کے ساتھ ہوگا۔ ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر ہماری سنسکرتی کے خلاف کوئی اندولن یا سرگرمی ہوگی۔ تو ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔ آریہ سماج سبھیتا کا علمبردار ہے۔ مجھے دکھ ہوتا ہے جب میں آریہ سماج کی ویدی سے مہاتما جی کی اہنسا کی فلاسفی کی مخالفت دیکھتا ہوں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کوئی آریہ سماجی اہنسا کی مخالفت کس طرح کر سکتا ہے۔ اہنسا زندگی کا اصول ہے۔ اہنسا کے بغیر دنیا کے کام نہیں چل سکتے۔ ہاں اہنسا کے معنوں میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اور معنوں کے لحاظ سے آریہ سماج اور مہاتما گاندھی میں بھی اختلاف ہے۔ مہاتما گاندھی صرف ایک ورن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں سب لوگ براہمن بن جائیں۔ اور اہنسا کے اصولوں پر چلیں۔ لیکن آریہ سماج چار ورن مانتا ہے۔ آریہ سماج کھشتریوں کی ضرورت بھی سمجھتا ہے۔ آریہ سماج کا کہنا ہے کہ دیش۔ جاتی۔ عورتوں اور یتیموں کی حفاظت کیلئے بشرط ضرورت ہتھیار بھی اٹھائے جا سکتے ہیں۔ مہاتما گاندھی کے اہنسا کے

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ادھیاتم دھارا

"اپنے کو یگیہ سے بناؤ"

(از شری سوامی سرودانند جی)

"تمہاری بھول کہاں ہے"؟ کیول ایک شبد کو ٹھیک ٹھیک جان لیں تو سب پتہ لگ جائے گا۔

دیکھو ایک "یگیہ" شبد آتا ہے۔ یہاں یگیہ پرماتما کا واچک ہے۔ دوسرے استھان پر پرش کے ساتھ ملے ہوئے آتما کا نام یگیہ ہے۔ تیسرے استھان پر یگیہ شبد شبھ کرموں کا واچک ہے۔

ایک اور وید منتر میں یگیہ شبد آیا ہے۔ جہاں پرتھوی کے سدھار کا واچک ہے۔ پھر بڑی یگیہ اور دیو یگیہ میں کرم کا واچک کہا ہے۔

پریم گن کا ہوتا ہے۔ جن کے گن اور سوبھاؤ سمان ہوں۔ یدی آپ اپنے کو "یگیہ" بناؤ۔ تو آتمک بل بڑھ جاتا ہے۔

بلوان آتما بلوان شریر کو بناتا ہے۔ آپ اپنے کو "یگیہ" بنانے کا نشچے کرو۔ پھر آپ اس یگیہ سروپ پرماتما کو مل جائیں گے۔ آنکھ کو "یگیہ" بناؤ۔ ایک کوی نے کہا ہے۔ کہ ..... "دوسرے کی نندا کرنے سے مکھ میں دوش آ جاتا ہے۔ نیتر پر استری پر کدرشٹی ڈالنے سے دوشٹ ہو جاتے ہیں۔ چت دوسرے کی ہانی سوچنے سے دوشٹ ہوتا ہے۔ ان سب کے دوشٹ ہونے سے مارگ بگڑ جاتا ہے۔ اور منش یگیہ نہیں بن پاتا ہے۔ پھر وہ پرماتما سے بھینٹ نہیں ہو سکتی۔

آنکھ سے دیکھ کر کیسے دوش اُتپن ہوتا ہے؟ ایک سجن آپ کے سامنے سے جاتا ہے۔ ایک منش اُسے دیکھ کر سوچتا ہے۔ "پرماتما کی سرشٹی میں کیسے سندر جنتو ہیں"۔ دوسرا سوچتا ہے۔ کہ اس کا مانس بڑا سوادشٹ ہے۔ بھاؤ دونوں کے بھنّ ہیں۔ اور اسی سے کاموں میں بھول ہو جاتی ہے۔ منو جی بھی کہتے ہیں۔ کہ جب منش کا بھاؤ اچھا نہیں۔ تو چاہے وید پڑھ لو۔ یگیہ کر لو سب ویرتھ ہیں۔ یدی بھاؤ میں سچائی ہے۔ تو سب ٹھیک ہے۔ اس لئے کہا ہے۔ "من کو یگیہ بناؤ"۔ پھر کہا ہے۔ کہ "یگیہ کو یگیہ روپ بناؤ"۔ ارتھات اپنے کرموں کو بھی یگیہ بناؤ۔ (شیش)

بدایوں میں ایک تحصیلدار رشوت لیتا تھا۔ اس نے ست سنگ سے پربھاوت ہو کر رشوت لینا چھوڑ دیا۔ پرنتو اس کے استھان پر اس نے کیا کیا۔ کہ کام کرنے والوں سے بولتا ہی نہیں۔ اس کے اندر ابھیمان آ گیا۔ کہ میں رشوت نہیں لیتا۔ نتیجہ نکلا تو یہ کہ دربار نندھا گندے کو۔ لطف تو یہ تھا۔ کہ بولنا۔ اور رشوت لینے والوں کی طرح رشوت نہ لینا۔ اس پرکار کرنا۔ تو سنسار کو اچھا آدرش دینا۔ اس سے بھلے کاموں سے جو پرشنسا ہوتی ہے۔ اُسے بھی نشکام اور ایشور ارپن کر دو۔

اپنے آپ کو "یگیہ" بنانے کے لئے ہی سندھیا کرنے کا نیم رکھا ہوا تھا۔ کئی کہتے ہیں۔ کہ پراتہ کال کو چھوڑ اور سائنگ کال کو پشچم کی اور مکھ کر کے سندھیا کیوں کریں۔ یہ دونو کال وچار کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ سوریہ کی اور کیوں؟ یہیں یہ سنکیت ہے۔ بتلایا ہے۔ کہ منش تم دو یا اور پرکاش کی اور گھر سے رہو۔ یدی پرکاش کی اور بیٹھ کے وہ تو بھایا سمان ہوگی۔ تمہارے سامنے پرکاش نہیں۔ بلکہ اندھکار ہوگا۔ شام اور صبح سمانتا کی مشربن کے رہے ہیں۔ کسی کے سوتو کا ہنن نہ کرنا سمجھا جاتا ہے۔

سنسار سے دیر وردھ سب مٹ جائیں۔ یدی آپ کے من میں سمانتا کا بھاؤ آ جائیگا۔ اُپنشدوں میں لکھا ہے۔ کہ منش کے شریر میں دو شکتیاں ہیں۔ رئی اور پران۔ دن کے سمیہ پران کی شکتی بڑھتی ہے۔ راتری کو رئی بڑھتی ہے۔ جبکہ رئی کی شکتی راتری کو بڑھتی ہے۔ اور پراتہ کال کو رئی اور پران کی شکتی سم ہو جاتی ہے۔ ویسے ہی سائنگ کال کو دونو شکتیاں سم ہو جاتی ہیں۔ یہ ہی سمیہ وچار کے لئے اُتم ہے۔

چت کی سوئی کپاس کی سوئی کے سمان ہوتی ہے۔ یہ کدھر ٹھہرے؟ جو تقریر سوبھاؤ پرماتما ہے۔ جب من کی سوئی اُدھر آ جائے گی۔ تب ٹھہرے گی۔ جب تک یہ اسے تو چلا ایمان ہیں وہاں ٹھہر نہیں سکتی۔ ایک ماتا کی اندر آنکھ اٹھانے سے جراثیم پیدا ہو گیا۔ تو کہا جیتنے ہو۔ کہ کوئی شکار نہ آئے گا۔ اور شبہ آئیگا۔

رام گڑھ کانگریس اور ویدک دھرم پرچار

(از شری مہادیو شرن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا بہار)

بہار پرانت کے لئے یہ بڑے سوبھاگیہ کی بات ہے۔ کہ اس ورش مارچ کے تیسرے سپتاہ میں اکھل بھارتیہ راشٹریہ مہا سبھا کانگریس کا ۵۳ اں ادھیویشن ہزاری باغ ضلع کے رام گڑھ گرام میں ہونے جا رہا ہے۔ اس راشٹریہ مہا یگیہ میں سمت ہونے کے لئے دیش کے کونے کونے سے لاکھوں نر ناری اور سوتنترتا کے پجاری دیر نو یوک، ماتری بھومی کی آزادی کے نعرے لگاتے ہوئے پدھاریں گے۔ اس اوسر پر دیش کے مانیہ نیتاؤں اور سیٹھ ساہوکاروں کے اتیرکت پرانت کے دُور دُور گاؤں سے پیدل چل کر ہزاروں کسان الوم چھوٹا ناگپور، بیہڑ بن کے پردیش کی آدی واسی سنتھال، کول، اوراؤں آدی دلت جاتیاں لاکھوں کی سنکھیا میں پدھاریں گی۔

آریہ سماج کانگریس کے پرتیک ادھیویشن کے اوسر پر اس راشٹریہ مہا سمیلن میں سمت ہونے والے نر ناریوں کو ویدک دھرم کا سندیش پہنچاتا آ رہا ہے۔ دُور دُور سے آئے ہوئے راشٹریہ یگیہ کے سیوک جہاں ماتری بھومی کی سوتنترتا کے لئے ویرت دھارن کرتے ہیں۔ اور راشٹریہ نیتاؤں سے اپنے انت کرن کو پوِتر کر بھارت ماتا کے پجاری بننے کا پونیہ لابھ کر جاتے ہیں۔ وہاں آریہ سماج کے منڈپ سے ویدک دھرم کے اُچیہ سادرش سدھانت۔ اور وشو بندھتو کا سندیش سوامی دیانند کے کرانتی کاری وچاروں سے پربھاوت ہو کر ولیش۔ جاتی اور آریہ سنسکرتی کے سچے سروپ کو سمجھ کر ولیش سیوا میں سنلگن ہوتے ہیں۔ آریہ سماج کسی پرکار کا سامپردائیک دائرہ نہیں بناتا۔ وہ اس سے بہت دُور ہے۔ وہ مانو جیون کے سچے سروپ کو ویدک دھرم کے پوتر سانچے میں ڈھال کر مانو جاتی کا کلیان کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ اوسر اس شبھ کاریہ کے لئے بڑا ہی اُپیکت ہے۔ جہاں ستیہ اور اہنسا کے پجاری اور بھارت ماتا کے سپوت سچے ہردے سے پوتر بھاونا کو لے کر آتے ہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا بہار نے اس اوسر پر ۱۵ مارچ سے ۲۵ مارچ تک ویدک دھرم پرچار کی اکھنڈ آیوجنا کرنے کا نشچے کیا ہے۔ اس کے ساتھ اس ادھیویشن کے اوسر پر پرچار کرنے کا ایک اور وشیش کارن ہے۔ جو آریہ سماج کے سامنے ایک سمسیا کے روپ میں اُپستھت ہے۔ چھوٹا ناگپور پرانت ایک پچھڑا ہوا جنگلی علاقہ ہے۔ یہاں کے کسان اور آدی واسی کول، بھیل، سنتھال، اوراؤں آدی جو کتنے لاکھوں کی سنکھیا میں ہیں۔ آج اپنا پراچین سبھیتا سنسکرتی بھولتا۔ دھرم۔ اور جاتیتا کو سرد ہوتا دیکھ رہی ہیں۔ آریہ سماج تو کسی مذہب اتھوا جاتی کا وِرودھی نہیں ہے۔ پرنتو وہ اپنا کرتویہ سمجھتا ہے۔ کہ اس پرکار ابھی پچھڑی جاتیوں جن کو اپنے دھرم کرم کا بودھ نہیں ہے۔ اپنی سنسکرتی اور سبھیتا کو نہ کھو دیں۔ ہماری سبھا اسی دِرشٹی کو لیکر رام گڑھ کانگریس ...

جیت کر بھی ہم اندر سمان نہ رہتے سے بچاری اندھ ہو گئے ہیں۔ اس لئے کنار رشی نے ہم بتلایا ہے۔ کہ اندریاں منش سے سب پرکار کے پاپ کرواتی ہے۔ اور یہ اندریوں کے مارگ سے سنگ دوش سے آتی ہے۔

اندریوں کو وش میں کرنا کٹھن ہے۔ ایک مہاتما جی یُدھ میں جیت کر آیا۔ اور ایک کنیا کے روپ کو دیکھ کر اُس پر موہت ہو گیا۔ یہ کہا آریہ رشی۔ کہتی ہے۔

"مہاتما جی! وہ تیری تلوار کہاں ہے جس سے تو سینکڑوں کو کاٹتا تھا۔ وہ تیرا ادھبوت بل تو میرے ایک ہی وار سے نشٹ ہو گیا۔ ذرا سوچ تو سہی ایک منش ہاتھی کے دانت اکھاڑ دے۔ سنگھ کو مارنے میں سمرتھ ہے۔ پرنتو اندریوں کو وش کرنے میں اسمرتھ ہوتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ تو نے لاکھوں کو جیتا ہے۔ اور یہی کہتی ہوں۔ کہ میں نے تم کو جیتا ہے"۔ ..... مہاتما جی کی ...

... بدھی ٹھکانے آ گئی۔

اُلٹا سمجھ لینے سے جیون اُلٹ گیا۔ آپ نے ہی یگیہ شبد کو ٹھیک نہ سمجھ سکنے سے ہم بگڑ گئے۔ پتری یگیہ کے ارتھ سے آپ کو دھوکا پڑ گیا۔ برباد نہ کرو۔ دُکھ اُٹھاؤ گے۔ یدی یگیہ شبد کو سمجھنا اور بنانا چاہتے ہو۔ تو اندریوں کے پرتیک مارگ کو ٹھیک کر کے اُنہیں وش میں کرو۔

× ... کے شبھ اوسر پر ویدک دھرم پرچار کی ورارت آیوجنا کرنے جا رہی ہے۔ جس کے دوارا او ... بہار کھیتا چھوٹا ناگپور ڈویژن کے آدی واسیوں تک آریہ سماج کا سندیش پہنچ سکے۔ اور آریہ سماج ان جاتیوں کو اپنے ویدک دھرم کے سندیش سے بچا ... شانتی اور کلیان کا پتھ دکھا سکے۔ ..... اسی پرچار کے سمبندھ اوسر پر آریہ سمیلن، دلت سمیلن، آریہ کمار سمیلن، آریہ دیر دل سمیلن، مہلا سمیلن آدی ہوں گے۔۔

یاترا اور پرچار

رشی دیانند کی جنم بھومی ٹنکارہ

(از جہتہ جینی جی ویدک مشنری)

جب کہ سوامی دیانند جی مہاراج کے جنم استھان ٹنکارہ میں ان کی جنم شتابدی منائی گئی تھی۔ میں اس وقت مدراس ٹاپو میں پرچار کر رہا تھا۔ بھارت میں لوٹتے پر میری زبردست خواہش تھی۔ کہ میں سوامی جی کے جنم استھان کی جا کر یاترا کروں۔ مگر مجھے مدراس سفروں۔ اور بہار سنٹ میں پرچار کرنے سے فرصت ہی نہیں ملتی تھی۔ آخر کار میں نے اس سال درڑھ سنکلپ کیا کہ اب کہ زندگی کے ۲۰ویں سال میں قدم رکھا ہے۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس لئے سوامی جی کے جنم استھان دیکھنے کی ہوس دل ہی میں نہ رہے۔ میں نے کاٹھیاواڑ کا پروگرام ڈیڑھ ماہ پرچار کرنے کا بنایا۔ اور ۱۰ - دسمبر سے کاٹھیاواڑ میں پرچار کرتے ہوئے آخر کار ۲۱ - جنوری کو میں ٹنکارہ میں شام کے ۵ بجے پہنچا۔

ٹنکارہ گاؤں ریاست موروی میں واقع ہے۔ پہلے اس کی آبادی دس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ مگر ریل کی آمد سے کاروبار وہاں کم ہو جانے کے کارن اب وہاں کی آبادی چار ہزار کے لگ بھگ ہے۔ آبادی زیادہ تر ہندوؤں کی ہے۔ مگر مسلمان بھی پانسو کے لگ بھگ ہیں۔ کئی مکانات کھنڈر اور خستہ پڑے ہیں۔ مگر کئی اچھے بھی بنے ہوئے ہیں۔ جو شہروں کے مکانات کا مقابلہ کرتے ہیں۔

دیانند جنم شتابدی ٹنکارہ میں منائے جانے سے پہلے کاٹھیاواڑ میں آریہ سماج کا پرچار بہت کم تھا۔ مگر شتابدی کی رونق سے لوگوں میں کچھ ہلچل پیدا ہوئی۔ جس کا پھل سوروپ ہے کہ اب کاٹھیاواڑ میں ۲۵ سے اوپر آریہ سماجیں ہیں۔ بعض سماجیں اچھی حالت میں ہیں۔ مگر زیادہ تر سماجیں معمولی سی ہیں۔ اس کا باعث یہ ہے کہ یہاں پرتی ندھی سبھا کے پاس اپدیشک نہیں ہیں۔ اس لئے باقاعدہ پرچار کا کوئی انتظام نہیں۔ کئی سماجیں کئی سال تک اپدیشکوں کے درشن نہیں کر سکتے۔ دوسرے سماجوں کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ کیونکہ رئیس لوگ سماجوں میں دلچسپی نہیں لیتے۔ اور عام لوگ ریاستوں میں غریب ہیں۔ خصوصاً دو تین برس سے بارشیں نہ ہونے کے باعث ریاستوں میں قحط پڑا ہوا ہے۔ کاٹھیاواڑ میں بڑی چھوٹی ملا کر ۲۲۵ ریاستیں ہیں۔ جن میں سے راجکوٹ۔ جام نگر۔ جون گڑھ۔ بھاؤنگر۔ پوربندر اور موروی بڑی ریاستیں ہیں۔ باقی سب چھوٹی ریاستیں ہیں۔ ٹنکارہ موروی ریاست کے ماتحت ہے۔ وہاں مہاراجہ صاحب کا بنگلہ ہے۔ جو عالیشان بنا ہوا ہے۔ دیانند جنم شتابدی سے پہلے ٹنکارہ میں کوئی آریہ سماج نہیں تھی۔ مگر جنم شتابدی منائے جانے کا پھل یہ ہوا۔ کہ وہاں آریہ سماج قایم ہو گئی۔ اور ایک چھوٹی پاٹھشالہ سوامی جی کی یادگار میں قایم کی گئی۔ مہاشہ گردھر لال گوبند جی صاحب نے برت لیا کہ جب تک یہاں مندر نہ بنواؤں گا گھر نہیں آؤں گا۔ انہوں نے پرشارتھ کر کے اچھا مندر تیار کروا لیا ہے۔ جو ساڑھے آٹھ ہزار کی لاگت کا ہے۔ ابھی مندر پر کچھ قرضہ ہے۔ جسے اتارنے کا یتن کیا جا رہا ہے۔ مندر کے ایک حصہ میں گردھر لال جی خود رہ رہے تھے۔ رکھتے ہیں۔ صحن بھی اچھا ہے۔ اور کمرے بھی چار پانچ ہیں۔ متصلہ زمین بھی وہ لینا چاہتے ہیں۔ مگر روپیہ نہ ہونے کے باعث ابھی نہیں لے سکتے۔ ہندی پاٹھشالہ بھی قایم ہے۔ جس میں ۱۵ اپتریاں شکشا پاتی ہیں۔ پہلے اس کے لئے بیس روپیہ ریاست سے امداد ملتی تھی۔ اور بیس روپیہ ڈاکٹر سکھرام داس جی سوکا والے دیا کرتے تھے۔ مگر اب دونو نے امداد بند کر دی ہے۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ سارودیشک سبھا اس پاٹھشالہ کو امداد دے کر جو سوامی جی کے نام پر کھولی گئی تھی قایم رکھتی۔ مگر اب روپیہ نہ ہونے کے کارن ماہ اپریل سے پاٹھشالہ بند کرنے پر وچار کر رہے ہیں۔ سوامی جی کے بھانجے کے دونو پوتے بھی یہ کو سنے۔ سوامی جی کی بڑی بہن اور بھائی صاحب تو ان کے سنیاسی بننے سے پہلے ان کی موجودگی میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کی بہن نے بھی مول شنکر کو اس بات پر آمادہ کیا تھا۔ کہ آپ پتہ لگا دیں کہ موت کیا ہے۔ اور اس پر کیسے وجے پراپت کی جا سکتی ہے۔ سچ پوچھو تو ان دونو کی مرتیو کے اثر نے ہی مول شنکر کو رشی دیانند بنایا۔ سوامی جی کا کوئی بھائی نہ تھا۔ صرف ایک چھوٹی بہن تھی۔ جو منگل بھائی اودیچی براہمن سے بیاہی ہوئی تھی۔ ان سے پنڈت کلیان بھائی پیدا ہوئے۔ کلیان بھائی کے دو پوتے اب بھی موجود ہیں۔ یعنی پنڈت پوپٹ لال اور پنڈت پران شنکر۔ یہ دونو سوامی جی کی بہن کے پوتے ہیں۔ پوپٹ لال ۵۸ برس کا ہے۔ اس کے تین لڑکے ہیں۔ وہ ہندی اچھی جانتا ہے۔ اور کوِتا بھی کرتا ہے۔ کبھی کبھی بولتا ہے۔ اور دیا کھیان بھی دے لیتا ہے۔ دوسرا پران شنکر ۵۱ برس کا ہے۔ اس کے بھی تین لڑکے ہیں۔ پہلے دونو پورانک خیال کے تھے۔ مگر جب دیویندر ناتھ بنگالی نے سوامی جی کا جنم استھان کھوج کرنے کیلئے کاٹھیاواڑ میں سیر..... اور ان لوگوں کو سوامی جی کے جیون کے چند واقعات سنائے گئے۔ تو پوپٹ لال کو معلوم ہوا۔ کہ ہم سوامی جی کی بہن کے پوتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی ماتا اور دادی سے سنا تھا۔ کہ ان کی دادی کا بھائی بچپن میں گھر سے نکل کر فقیر ہو گیا تھا۔ یہ سب اور شورا تری کی داستان بھی ان کے گھر میں چلی آتی تھی۔ اس لئے جب انہیں پتہ لگ گیا۔ کہ ہم سوامی جی کے بھانجے کی سنتان ہیں تو وہ آریہ سماجک خیال کے بن گئے۔ میرے دونو لیکچروں میں دونو بھائی آتے رہے۔ اور بڑی دلچسپی لیتے رہے۔ پوپٹ لال نے مجھے رات کا بھوجن بھی کھلایا۔ اور بہت شردھا اور پریم پرگٹ کیا۔ میرے لیکچر کے خاتمہ پر آخری تقریر بھی کی۔ ان کے ہردہ میں سماج کیلئے بہت ہمت اور جوش ہے۔ پران شنکر نے مجھے سوامی جی کا جنم استھان بھی دکھایا۔ اس نے بتایا۔ کہ سوامی جی کا کوئی بھائی نہیں تھا۔ اس لئے ان کے پتا جی نے یہ مکان اپنی پتری کو دے دیا۔ جو ہماری دادی تھیں۔ اب اس مکان پر میرا قبضہ ہے۔ میں پہلے اس میں رہائش رکھتا تھا۔ مگر اب میں نے بازار سے اپنا اور مکان بنا لیا ہے۔ اسے کرایہ پر دے دوں گا۔

مکان اچھی حالت میں نہیں ہے۔ مگر اس مکان میں قدم رکھتے ہوئے میرا سر جھک

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

گوروکل کانگڑی
کے
قابل سنانکوں دوارا سنچالت
گوروکل فارمیسی لمیٹڈ
کی تیار کردہ ادویات خریداران کی حوصلہ افزائی کیجئے
چیون پراش
بہترین لذیذ مقوی ٹانک۔ قیمت ایک پاؤ ایک روپیہ (ع۱) آدھ سیر ایک روپیہ بارہ آنے (عہ۱) ایک سیر تین روپیہ (سعہ)

دھوکے سے بچنے کیلئے
خریدتے وقت ہر چیز پر امر شہید شری سوامی شردھانند جی کی تصویر ضرور دیکھ لیا کریں۔

مینیجر — گوروکل فارمیسی لمیٹڈ چاندنی چوک۔ دہلی
لاہور ایجنٹ — ملک رام اینڈ برادرس انگریزی دوا فروش
امرتسر ایجنٹ — شری رام گنگا رام انگریزی دوا فروش

پیش ہے - کہ ویدک دھرم میں ایسے کون
سدھانت ہیں - کہ جن سے منش جاتی اس
کا پتا چل نہیں سکتی؟ اس میں ایسے کون سے
سدھانت وشیم ہیں - کہ جن سے منش ماتر کا
کلیان ہو کر وہ اپنے دیو دیو درشہ شریلیں کو
پراپت ہو سکیں؟

وشو بندھتو پرماتما کو سب منش ماتر
کا پتا ماننا - تتھا پرتیک
منش کو اپنا بھائی سمجھنا یہ وشو بندھتو کا آدرش
ہے - اس وشو بندھتو کے سدھانت کے
بارے میں عیسائی دھرم والوں کا دعویٰ ہے - کہ
اس سدھانت انجیل کے سوائے انیترا اُپلبدھ
نہیں - اس سدھانت کی پُشٹیت پرتیشٹھ
منش جاتی کو پرنتو بائیبل نے ہی سب سے
پہلے دی - پرنتو جب ہم ویدوں کی اور درشٹی
پات کرتے ہیں - تب ہمیں سپشٹ پرتیت
ہوتا ہے - کہ ان کا یہ دعوے واستوک
ہی لش سے شونیہ ہے - وید بائبل سے
پرانے ہیں - یہ تو نروواد سدھ ہے ہی - اتہ
یہ دکت سدھانت اگر ویدوں میں ہمنا نتہ
ملتا ہو - تو بائبل کا دعویٰ اپنے آپ نِشیچ
ٹھہرتا ہے - اور سات ایہ اُس کا مہتو سویم
کم ہو جاتا ہے۔

ویدوں کا نش پکھشپات تھا چک
بھی جانتی دیکھ سکتا ہے - کہ ویدوں میں
ایک استھان پر نہیں - اپتو انیک استھانوں پر
اس سدھانت کا ورنن کھلم کھلا پایا جاتا
ہے - ہم یہاں پر ایسے ہی کچھ اُداہرن پیش
کریں گے - تاکہ اُپرکت وکتویہ کی ستیتا ادھک
سپشٹ ہو جاسکے۔

(۱) منش ماتر کا ایک ہی پتا ہے -
سب منش ماتر اس ایک پتا پرماتما کی سنتان
ہیں۔

शृण्वन्तु विश्वे अमृतस्य
पुत्राः आ ये धामानि दिव्या
तस्थुः ॥
(رگ وید ۱۰-۱۳-۱ - یجروید ۱۱-۵)

ارتھات :- سُنیں امرت کے پُتر ...
...... اتیادی

یہاں پر منش ماتر کا امرت --- پرماتما
پُتر کہا گیا ہے - یہاں پر امرت شبد
الھپرائے پوروک پرکت ہے - ویدوں
کی یہ بھی خاصیت ہے - کہ

"बुद्धिपूर्वा वाक्य कृतिर्वेदे"
ارتھات :- ویدوں میں جو واکیہ رچنا
ہے وہ بدھی پوروک وچار پوروک بنائی گئی
ہے - پرتیک واکیہ رچنا اپنے اپنے خاص

ویدک دھرم ہی انسان کا آئندہ مذہب ہوگا!

(لیکھک شریہ پنڈت نرنجن کانت جی ویدالنکار اونده)

ابھپرائے واولمبہ کو لئے ہوئے ہے۔
جیسا من میں آیا - ولیا مدرج نہیں ہے -
یہاں پر منش کو امرت پتا کا پُتر بنایا ہے -
منش پُتر کو امرت پتا کا ورثہ ہے - پُتر پتا
کے سمان یا پتا کی خاصیتیں لئے ہوئے
ندانوروپ ہی پیدا کرتا ہے - یہاں پر اس
واکیہ رچنا دوارا یہ بتایا ہے - کہ اے منش
تو بھی امرت ہے - امر ہے - پتا پُتر کے اُور دپتا
سمبندھ میں
शतः शतं तथा वृहत
اُپ نشد میں لکھا ہے - کہ :-

अङ्गादङ्गात् सम्भवसि हृदयाद
-धिजायसे ।
स त्वमङ्गमश्मा भव परशुर्भव
हिरण्यमस्तृतं भव ॥

अङ्गादङ्गात् सम्भवसि हृदयाद-
-धिजायसे ।
स त्वमङ्गमङ्गमाथोऽसि
दीर्घविद्यामिव शरदः ॥
(شت پتھ براہمن ۱۴-۹-۴-۸)

आत्मा वै पुत्र नामासि
स जीव शरदः शतम् ॥
(شت پتھ براہمن ۱۴-۱-۴-۲۶)

ارتھات :- اے پُتر! تو پتا کے
انگ انگ سے ہردیہ سے پیدا ہوا ہُوا
ہے - تو پتا کے انگ کا سَتو ہے - مانو پتا
ہی کی آتما پُتر میں اُتر کر آئی ہے - اتیادی

(۲) यो नः पिता जनिता
यो विधाता ॥
(رگ وید ۱۰-۸۲-۳)

(۳) त्वमग्ने प्रमतिस्त्वं
पीतासि नः ॥
(رگ وید ۱-۳۱-۱۰)

(۴) स नः पितेव सूनवे
अग्ने सूपायनो भव ॥
(رگ وید ۱-۱-۹)

یہاں سب جگہ سپشٹ شبدوں میں
پتا کا پریوگ ہُوا ہُوا ہے - اس پرکار کے
انیک اُداہرن دئے جا سکتے ہیں - رگوید
منڈل ۸-۹۸-۱۱ میں لکھا ہے - کہ :-

त्वं हि नः पिता वसो त्वं माता
शतक्रतो बभूविथ ।
अधा ते सुम्नमीमहे

یہاں پر پرماتما کو نہ صرف پتا ہی کہا ہے -
اپتو ماتا شبد سے بھی نردیش کیا ہے -
وستوتہ وہی ہمارا ماتا اور پتا ہے - اتیادی

اس سے سکھ و کلیان کے لئے پراتھنا کی گئی
ہے۔

۲ - سنسار کے سب منش پرسپر بھائی ہیں

یُوں تو پرماتما کو پتا کہنے سے ہم منش ماتر اُس
کی سنتان ٹھہرتے ہیں - اور ایک ہی ماتا پتا کی
سنتان ہونے سے سب منش بھائی بھائی ہیں -
ایسا سویم سدھ ہو جاتا ہے - پھر بھی ویدوں
میں ایسے بھی سپشٹ ودھان ملتے ہیں - جن
کے دوارا یہ سدھ ہوتا ہے - کہ سنسار کے
سب منش بھائی بھائی ہیں - چاہے وہ کسی دیش
میں کسی جاتی کے نام سے نواس کرتے ہوں -
رگ وید میں لکھا ہے - کہ :-

अज्येष्ठासो अकनिष्ठास
एते । सं भ्रातरो वावृधुः
सौभगाय
(رگ وید ۵-۶۰-۵)

اس کا ارتھ ہے - کہ (ایتے) یہ منش
گن جو کہ (بھراترہ) بھائی بھائی ہیں - اور
جو کہ (اجیشٹھاسہ) پرسپر ایک دوسرے
سے نہ تو بڑے ہی ہیں - اور (اکنشٹھاسہ)
نہ ہی چھوٹے ہیں - ارتھات جن میں چھوٹے
بڑے اور اونچ نیچ کا بھید بھاؤ نہیں ہے -
جو کہ سب ایک سمان حق رکھتے ہیں - ایسے
یہ منش گن (سوبھگائے) ایشوریہ پراپتی کے
لئے (سنواوردھو) اچھی طرح سے ---
سمان روپ سے بڑھتے رہیں۔

اس سے زیادہ اور ادھک سپشٹ
وشو بندھتو Universal
Brother-hood کا ثبوت کیا ہو سکتا
ہے؟ ویسے تو وید میں سمان بھاؤ کے سمبندھ
پرارتھنائیں استھان استھان پر ہیں - جن سب
کا یہی ابھپرائے ہے - ایسے بیسیوں
اُداہرن پیش کئے جا سکتے ہیں۔

समानो मन्त्रः समितिः
समानी समानं मनः
सह चित्तमेषाम् ।
समानं मन्त्रमभि मन्त्रये
वः समानेन वो हविषा
जुहोमि ॥
ارتھات :- تمہاری منترنائیں ایک

ہوں - تمہاری سبھائیں مل کر ہوں - تمہارے
من اور چت بھی ایک ہوں - تمہارا وِدیہ
بھی ایک ہی ہو - اتیادی -
یہاں پر سمانتا و ایکتا پر کتنا زور دیا گیا
ہے - اسی پرکار :-

समानी व आकूतिः
समाना हृदयानि वः
समानमस्तु वो मनो
यथा वः सुसहासति
(رگ وید ۱۰-۱۹۱-۴)

ارتھات --- تم سب منشیوں کا (آکوتی)
سنکلپ نشچے (سمانی) سمان ہو - (وہ)
تمہارے (ہردیانی سمانا) ہردے ایک سے
ہوں - (وہ منا سمانم استو) تم سب کا من
بھی سمان ہو - (یتھا) جیسے کہ (وہ سو سہہ
استی) تمہارا سب کا مل کر ایکیوتے ہو سکے۔
یجروید میں لکھا ہے - کہ :-

यथा नः सर्व इज्जनो
ऽनमीवः सङ्गमे सुमना
असत् ॥ (یجروید ۳۳-۸۶)

ارتھات :- ہم سب کا ویوہار اس
ڈھنگ کا ہو - کہ جس سے (سروا ات جنہ)
سب کے سب منش (سنگمے) ہمارے
سنگ میں (انمیوہ) روگ رہت ہوئے
ہوئے اَت ایو (سُمنہ) اُتم من والے
یعنی ہم سے پریم کرنے والے - ہمارے
پرتی سدویوہار - سدوچار - اور سدبھاؤ
والے (است) ہو جائیں۔

اسی پرکار اتھرووید میں لکھا ہے - کہ :-

येन देवा न वियन्ति
नो च विद्विषते मिथः ।
तत्कृण्मो ब्रह्म वो गृहे
संज्ञानं पुरुषेभ्यः ॥
(اتھروید ۳-۳۰-۴)

ارتھات ---- (ین) جس گیان
کو پراپت کر کے (دیواہ) ودوان گن
(نہ وینتی) پرسپر ورودھ - لڑائی - جھگڑا
نہیں کرتے اور (نو چ متھہ ودوشتے)
نہ ہی پرسپر ایرشا دویش ہی کرتے ہیں -
(تت برہم سنگیانم) ایسے اُس برہم گیان
کو (وہ گریہے) تمہارے گھروں میں (پرشیبھیہ)
پرش ماتر کے لئے (کرنما) نردیشٹ کرتے ہیں۔
(باقی آئندہ)

وشو سانزی اکٹ کے لئے ابھی سے اشتہار بھیجئے
موزوں جگہ پر لگے گا (منیجر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

"اب میں تمہیں اپنے گھر نہیں رکھ سکتا۔ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں۔ میں اتنا اپمان کس طرح سہوں؟"

کملا نے جب سرلیش بابو کو یہ کہتے سنا۔ تو اس کے پاؤں تلے کی دھرتی نکل گئی۔ وہ اب کہاں جائے گی۔ کئی ورش کی ودھوا اور گربھ میں بچہ۔ ایسی دُراچارنی استری کو کون گھر میں استھان دے گا؟ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

اس سمے اس کے کانوں میں کئی ماس پہلے کے انہیں سرلیش بابو کے کہے ہوئے شبد گونج رہے تھے — "کملا! تم نوکرانی نہیں گھر کی مالکن ہو!" کیا اس سمے انہیں اپنی بدنامی کا وچار نہیں تھا؟ ...... نہیں اس سمے یہ اندھے ہو رہے تھے۔ پھر اس پاپ کا بوجھ کملا پر کیوں پڑے؟ کیا اس کے پاپ میں سرلیش بابو ساجھی دار نہیں ہیں؟ اب وہ اکیلی ہی کیوں دکھ اٹھائے؟

پرنتو اس نے سوچا — وہ غلطی پر ہے۔ اُسے یہ سدیو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ غریب ہے۔ اور بیچاری استری ...... بھول سرلیش کی بھی سہی۔ پرنتو اس کی سزا اُسے ہی بھگتنی پڑے گی۔ اور پھر یدی کوئی اُسے اپنے گھر میں نہیں رکھنا چاہتا۔ تو کب زبردستی ہے؟ یدی وہ خوشی سے نہ جائے۔ تو سرلیش بابو زبردستی اُسے گھر سے باہر نکال دیں گے۔ یدی وہ لوگوں کے سامنے اپنا دُکھ کہے گی۔ تو سرلیش بابو صاف مکر جائیں گے۔ اور کہیں گے — "یہ دُراچارنی استری ہے۔ کہیں آئی جائی ہوگی۔ مجھے کیا معلوم؟ مجھ پر تو اب یہ پنہ چلا ہے۔"

پھر اس کی بات کا وشواس بھی کون کرے گا؟ اُسے زبردستی نکلنا ہی پڑیگا۔

پرنتو وہ جائے تو کہاں؟ اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ کون ایسی ادستھا میں اُسے اپنے گھر میں رہنے دے گا؟

اُس نے بڑی دیر کے بعد سوچا۔ کیوں نہ اس جیون کا ہی انت کر دوں؟ پرنتو ...... پرنتو اُسے اپنے جیون کی چنتا نہیں۔ گربھ کے بچے کا جیون ...... نہیں وہ بلیدان نہیں دے گی۔ اُسے دُکھ میں بھی جیوت رہنا ہے۔ اپنے نردوش بچے کے لئے۔ جب وہ بڑا ہو گا۔ تو وہ اُسے اُپدیش دیگی۔ — "میرے لال! سرلیش سے اپنے اور اپنی ماں کے دکھ کا بدلہ لینا۔"

پرنتو نہیں وہ ایسا نہیں کرے گی۔ اس کا بچہ پڑھیگا۔ اور وہ خوب پڑھائے گی۔ چاہے چکی پیس پیس کر ہی پڑھانا پڑے۔

ایک دلچسپ نصیحت آمیز سوشل افسانہ

نوکرانی!

(لیکھکہ: شریمتی سُشما بی۔ اے)

وہ اُسے خوب پڑھائے گی۔ پھر وہ نوکر ہو گا۔ اور اس کی مصیبتوں کے دن ختم ہو جائیں گے۔

بس تھوڑے دنوں کی ہی مصیبت ہے۔ وہ اُسے برداشت کرے گی۔

یہ سوچتے اُسے پسینہ آ گیا۔ پرنتو اس کا لڑکا کتنا ہی پڑھ جائے؟ کتنی ہی اُنتی کر جائے۔ لیکن دُنیا اُسے کہے گی کیا؟ — اور جب وہ اس سے آ کر پوچھے گا —

"ماتا جی! میرے پتا جی کہاں ہیں؟" تو وہ کیا اُتر دے گی۔ دُنیا نے تو مجھے ہمیں جینے ہی نہ دیا۔ میرے نردوش بچے کو بھی نہ جینے دے گی۔

"پھر وہ کیا کرے؟"

اُس نے بڑی دیر تک سوچا۔ پھر اُس کا مکھ لال ہو گیا۔ اُس نے ارادہ کر لیا — "کیوں نہ میں اس کے جیون کا ہی انت کر دوں۔ جس نے میرا جیون برباد کیا۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے۔ میں اپنے بلیدان دے دوں۔ پیدا ہونے والے بچے کی ہتیا کر دوں۔ اور وہ جس نے ہمارا جیون برباد کیا۔ وہ سکھ چین کرتا رہے۔ اور میرے جیسی انیک بھولی بھالی یُوتی استریوں کا جیون برباد کرتا رہے۔"

وہ ایک وچار کے ساتھ اُٹھی۔ لیکن اُس سے پگ آگے نہ بڑھایا گیا — "ہے رام! کسی کو مارنا بڑا بھاری پاپ ہے۔ پاپی کو سزا تو سویم ایشور ہی دے گا۔ میں تو ابھی ایک ہی پاپ کی سزا بھگت رہی ہوں۔"

وہ پھر بیٹھ گئی۔ اور بڑی دیر تک سوچتی رہی۔ جب اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ تو آنکھیں بند کر کے وہ چل پڑی۔ اور کچھ نہیں۔ مرتیو تو اُس کے اپنے وش میں ہے۔"

لیکن جب اُس نے اپنی آنکھیں سرکاری ہسپتال میں کھولیں۔ تو اُسے معلوم ہوا۔ کہ مرتیو بھی اپنے وش کی نہیں۔

اُسے ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ کہ جیسے اُس نے سوپن دیکھا ہے۔ لیکن کتنا بھیانک تھا وہ سوپن۔ جیسے جیسے اس کا دماغ ٹھیک کام کرنے لگا۔ اُسے سب یاد آ گیا۔ وہ کس پرکار سرلیش بابو کے گھر سے چلی۔ اور گنگا کے پل کے پاس جا کر اپنا دل مضبوط کر کے چھلانگ لگائی۔ اس کے بعد کی گھٹنا اُسے اس نرس سے معلوم ہوئی۔ جو اس کی سیوا کر رہی تھی۔ کہ کس طرح ایک چودھری نے اُسے ندی میں چھلانگ لگاتے دیکھا۔ اور اُس نے سویم کود کر اُس کی جان بچائی۔

بڑی دیر کے بعد اُسے سمرن آیا — "بچہ!"

نرس نے اُسے بتایا "کس طرح اس کا ہی جیون انشچت تھا۔ یہ بھی شبھ ہے۔ کہ وہ بچ گئی — یدیہ اپنے بچے کو ......"

پرنتو کملا نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا — "میں یدی جیوت رہنا چاہتی تھی تو اسی کے لئے۔ اب میں کیا کروں؟ میں تو یہ بھی دیکھ چکی ہوں۔ کہ مرتیو بھی میرے وش کی نہیں۔ گنگا میا نے بھی مجھ جیسی پاپنی کو سویکار نہیں کیا۔"

دھیرے دھیرے کملا کا دکھ اسی دیا لو نرس کی کرپا سے کم ہوتا گیا۔ نرس ہر سمے اس کا دل بہلاتی رہتی۔

نرس کے زور دینے پر کملا نے اپنا پورا برتانت بھی رو رو کر سنا دیا۔

نرس نے اُسے دلاسا دیا — "بہن! پرماتما سب بنتا ہے۔ دُنیا چاہے کچھ کہے تم نے بڑا پراشچت کر لیا ہے۔ تو پرماتما اوشیہ کرپا کریں گے۔ اس کی چنتا نہ کرو۔ میں تمہارا سکھ میم صاحب سے کہہ دوں گی۔ وہ بڑی دیا لو ہیں۔ انہی کے کارن تم بچ بھی گئی ہو۔ انہیں تو اس سمے کا سارا حال معلوم ہے۔ پولیس نے تو بہت کوشش کی۔ کہ وہ تم کو پکڑ لے۔ کیونکہ تم نے آتم گھات کرنا چاہا۔ تبھی نے تمہیں نکالا ہے۔ میم صاحب نے اُس کو روپیہ بھی دئے۔ اور منتیں بھی کیں۔ کہ وہ یہی کہے۔ کہ "تمہارا پاؤں پھسل گیا تھا" — میں ان سے کہوں گی۔ وہ تمہیں یہیں رکھ لیں گی۔ میری طرح تم بھی یہیں رہنا۔ تھوڑے دنوں میں کام آ جائے گا۔"

نرس نے ساری بات کہہ دی ...... نے کملا کو اچھی ہو نے پر ہسپتال کے کام پر رکھ لیا۔

کملا نے یہ سوچا۔ کہ وہ کچھ ...... اس کو اس کی بھی کہاں آشا تھی؟ ...... صاحبہ کو دیا نہ آتی۔ تو نہ جانے ...... گذرتی؟ دلیسے بھی یہ کام اچھا ہے ...... کی سیوا تو بڑے پنیہ کا کام ہے۔

دن بیتتے گئے۔ دنوں کے ...... اندر مہینوں کے سال۔ کملا اب ...... کی سب سے اچھی نرس مانی جاتی ...... جا کر سیوا کرتی تھی۔ وہ نرنتر کام کرتی تھی۔ نہ دن کو دن۔ جب کوئی ...... کرے۔ تو سیوا کیوں نہ بن جائے ...... حالت تھی۔ کہ جدھر دیکھو۔ کملا کی ...... یہاں تک۔ کہ اب میم صاحبہ کسی ...... کے سمے اس کی سمتی ضرور لے لیتی تھیں۔

ایک دن کملا اپنے وارڈ کے ...... دوا پلا کر ابھی اپنے کمرے میں ...... کہ میم صاحبہ کا آدمی بلانے آ گیا ...... منہ ہاتھ دھو کے میم صاحب کے پاس گئی۔

"کملا تمہاری ہوشیاری کی آج ...... ابھی ابھی میرے پاس مردانے ...... سول سرجن کا ٹیلیفون آیا ہے۔ کہ ...... ایک بڑے دھنیہ کار نبکل کا روگی ...... کل ہم اس کا آپریشن کریں گے ...... ایک بڑی ہی پریکٹس نرس کی ضرورت ...... اس کی سیوا کر سکے۔ کیا تم جانے کو تیار ہو؟ میری درشٹی میں یہاں تم ...... کوئی نہیں۔"

کملا نے من میں سوچا — "روگی کی سیوا کرنا تو پنیہ ہے۔ بھلا ہو میرے کارن اس غریب کی جان بچ جائے۔"

"ہاں۔ میں چلی جاؤں گی۔ آپ ...... کہہ دیں۔"

یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں ...... کتابیں کر پھر روگیوں کو دیکھنے چلی ...... سے لوٹ کر نہا دھو کر مردانے وارڈ ...... چلی گئی۔

وہاں پہنچتے ہی اس نے سول سرجن ...... اپنی میم صاحبہ کا پیغام دیا۔ انہوں نے بڑی خوشی کے ساتھ اس کا آدر کیا ...... روگی کے پاس لے گئے۔

(باقی آئندہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج گوجرہ کا چناؤ

۲۱۔ جنوری کے ساپتاہک ست سنگ میں پنڈت نیبر رام جی کے دیاکھیان کے بعد آریہ سماج کا سالانہ چناؤ ہوا۔ جس میں لالہ میلا رام جی پردھان۔ مہتہ کنھیا لال جی اُپ پردھان۔ لالہ امرناتھ جی منتری۔ مہاشہ آنند ماسٹر بابو رام جی اُپ منتری۔ اور لالہ نرائن داس سوروپ جی خزانچی چنے گئے۔ پنڈت ہری چند جی لائبریرین۔ پنڈت ہری چند جی آئندہ سال کے واسطے آڈیٹر مقرر ہوئے۔ انترنگ سبھا میں ادھیکاریوں کے علاوہ مندرجہ ذیل سجنوں کو لیا گیا ہے:۔ پنڈت کرشن دت جی۔ پنڈت ہری چند جی۔ مہاشہ رام بھجایا جی۔ مہاشہ آسانند جی۔ مہاشہ صاحب دتہ مل جی۔

(امرناتھ سیکریٹری)

ضروری اطلاع

آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ پنڈت گیانیندر جی صوفی اور پنڈت ویریندر کمار جی صدیقی جو پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سروس میں تھے۔ اب سبھا کی سروس سے الگ ہو چکے ہیں۔ ان کے کسی لین دین کی سبھا ذمہ دار نہ ہوگی۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ مہاودیالیہ گورکل کا داخلہ

آریہ مہاودیالیہ گورکل میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ سالانہ جلسہ پر جو ۱۵۔۱۶۔ اور ۱۷۔ مارچ کو ہونا نشچت ہوا ہے ہوگا۔

یہاں کاشی کی سنسکرت پر یکھشا شاستری کا پربندھ ہے۔ ساتھ ہی دھرم شکشا اور انگریزی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ ہر ایک ودیارتھی کو لاٹھی تلوار آدی چلانا اور ڈرل مارچنگ وغیرہ سکھایا جاتا ہے۔ تاکہ ہر جاتی کی چار جماعتوں کی یوگیتا کا ودیارتھی داخل ہو سکتا ہے۔ عمر دس سال سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ پرتھما پریکھشا تک مبلغ چار روپے ماہوار اور آگے شاستری تک مبلغ ۵ روپے ماہوار بھوجن آدی کا شلک ہے۔ جو مہانو بھاؤ اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ دفتر سے فارم اور نیماولی منگوا کر یکم مارچ تک

خبر کہ بھیج دیویں۔ (مکھیہ ادھشٹاتا)

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور

سنہ ۱۹۴۰ء کے لئے مشن کے مندرجہ ذیل ادھیکاری و انترنگ کے سدسیہ چنے گئے:۔

لالہ دیوی چند جی پردھان۔ ملک بیلی رام جی سینئر اُپ پردھان۔ پنڈت گوردھن رام جی ایڈووکیٹ ہوشیارپور جونیئر اُپ پردھان۔ چوہدری نند سنگھ جی منتری۔ پنڈت مادھو رام جی اُپ منتری۔

انترنگ سبھا کے سدسیہ:۔

لالہ رام داس جی۔ پنڈت ملا رام جی۔ لالہ نو رام ناتھ جی۔ پنڈت ملاوا رام جی۔ لالہ رام پرکاش جی۔ لالہ لکھی رام جی۔ لالہ نند لال جی۔ لالہ منشا رام جی۔ لالہ سیتا رام جی رباد۔ گورمکھ سنگھ جی۔ مسٹر ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ۔ لالہ خوشحال چند جی۔ لالہ کیسر رام جی۔ رائے بہادر لالہ مکند لال جی۔ پنڈت ٹانک چند جی۔ ڈاکٹر ہیرا لال جی۔ (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

مورخہ ۴۔ فروری سنہ ۱۹۴۰ء کے ساپتاہک ست سنگ میں ہون سندھیا اپاسنا کے پشچات آریہ دیر دل کنٹرا سیلا کے منوہر بھجن ہوئے۔ اس کے بعد منتری سماج نے پرارتھنا کرائی۔ اور ڈاکٹر ہری داس جی کا لیکچر ہوا۔

رائے بہادر دھرمی کے پتا رائے بہادر لالہ رلا رام جی کے پرلوک گمن پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔

حصار ریلیف فنڈ کے لئے منتری کی طرف سے اپیل کی گئی۔ اس بارے میں آج تک کل ۱۱۴ روپے جمع ہو چکے ہیں۔ اور کچھ پہلے بھیجے جا چکے ہیں۔ آج لالہ کنھیا لال جی ریٹائرڈ ٹھیکیدار انچی الہ آباد بینک نے ۵ کمبل ادر دیئے ہیں۔ لالہ رادھا رام جی نے بھی قمیضوں کا کپڑا دیا ہے۔

شریمتی شردھا دیوی جی سپتنی لالہ

بنسی دھر جی مہرہ نے سترہ تھان نہایت اعلیٰ قسم کے کپڑے کے قیمتی ۲۷ روپیہ حصار ریلیف فنڈ کے لئے آریہ سماج کی معرفت دان دیئے ہیں۔ یہ کپڑا بذریعہ مال گاڑی آج حصار روانہ کر دیا گیا ہے۔

دیوی جی کا ہاردک دھنیواد کیا جاتا ہے۔

آریہ سماج کے ادھیکاریوں کا سالانہ چناؤ ۵۔۲۴۔۲ کو دس بجے صبح ہوگا۔

۴۔ فروری کو لالہ گیان چند جی سوندھی کا ہیر دوار سنسکار تین پاؤ نی سپھوی ہائی فیر آئی رام جی گلی چاہ والی کٹڑہ دودھ امرتسر میں پنڈت دولت رام جی شاستری نے پورن ویدک ودھی سے کرایا۔

اس شبھ اوسر پر لالہ جی نے پندرہ روپیہ مندرجہ ذیل فنڈوں کو دیا:۔

گورکل کانگڑی ۵ روپے۔ حصار ریلیف فنڈ ۵ روپے۔ آریہ سماج لارنس روڈ ۵ روپے۔ استری آریہ سماج لارنس روڈ ۵ روپے۔

حاضرین کا لڈوؤں سے منہ میٹھا کیا گیا۔ سوندھی جی کا دھنیواد ہے۔ پرماتما بچے کو دیرگھ آیو دے۔

شری مان لالہ رام چند جی ہیڈ ماسٹر انڈسٹریل سکول امرتسر نے اپنے گرہ پرویش کے موقعہ پر نمن لکھت دان کیا:۔

یتیم خانہ فیروزپور ایک روپیہ۔ دیانند سالویشن مشن ایک روپیہ۔ آریہ سماج ونتا گھر امرتسر ایک روپیہ۔ آریہ سماج لارنس روڈ ایک روپیہ۔ حصار ریلیف فنڈ ایک روپیہ۔ (گوروندتہ مل منتری)

آریہ سماج دال بازار لدھیانہ

آریہ سماج دال بازار لدھیانہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۔۳۔۴۰ سے ۳۔۳۔۴۰ تک ہونا قرار پایا ہے۔

۱۔۳۔۴۰ سے ۲۔۳۔۴۰ تک راتری کو کتھا ہوا کرے گی۔ ۲۔۳۔۴۰ کو شام کو نگر کیرتن ہوگا۔ ۳۔۳۔۴۰ کو اُتسو منایا جاویگا۔ ۴۔۳۔۴۰ کو استری سماج کا اُتسو ہوگا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا برٹش ایسٹ افریقہ نیروبی
شوک پرستاؤ

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ آریہ سماج کے پرسدھ نیتا آچاریہ رام دیو جی کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ آچاریہ جی نے جالیس برسوں تک آریہ سماج کی عموماً اور گورکل شکشا پرنالی کی خصوصاً جو سیوائیں کی ہیں ان کا اعتراف کرتی ہے۔ یہ سبھا محسوس کرتی ہے۔ کہ ان کی مرتیو سے آریہ جگت کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ ان کی مرتیو سے جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ وہ ایک عرصہ تک پر نہ ہوگی۔

(۲) یہ سبھا آچاریہ جی کے سمبندھیوں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورکل کانگڑی اور کل گورکل کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

(۳) سبھا کے وچار میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ان کی کوئی مناسب یادگار قائم کرنی چاہیئے۔

(۴) اس پرستاؤ کی نقول اخبارات کو بھیجی جاویں۔

(برجیو دیال منتری سبھا ہذا)

اس موقعہ پر پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ گورمکھ لال جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت سمیر سنگھ جی ودیا النکار۔ پنڈت امیچند چندر جی۔ پرنسپل راجندر کرشن جی ایم۔ اے۔ شریمتی ودیاوتی دیوی جی۔ پنڈت دیگمت رام جی منی اپادھیائے وغیرہ اور

ایجنٹ:۔ اودھی پنڈت اینڈ کمپنی بیرون شاہ عالمی گیٹ

تمام ضروری پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھ کر ۔ کرن جوانی کی ایجاد کی گئی ہے!

انسانی جسم

ٹکڑے ٹکڑے کر کے جسم کی مرمت نہیں کی جا سکتی۔ اِسے ایک ہی خیال کر کے علاج کرنا چاہیئے۔ تجدیدِ شباب کا طریق یہ ہے:-

تجدیدِ شباب یعنی دوبارہ جوانی حاصل کرنے یا جوانی قائم رکھنے کے لئے کوششوں کا آغاز یورپ کی تاریخ میں اس وقت سے ہوا جبکہ پوپ انوسینٹ ہشتم (Pope Innocent VIII) کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی۔ اس مطلب کیلئے اس نے اپنی نسوں میں تین نوجوان شخصوں کا خون داخل کرایا تھا۔ لیکن اپریشن کے تھوڑے دنوں بعد ہی اسے موت آ گئی۔ اسکے بعد براؤن سیکورڈ نے اپنے جسم میں گلٹیوں کے لست کا انجکشن کرا کر سمجھا تھا کہ میں پھر سے جوان ہو گیا ہوں۔ اس سے اسے کچھ شہرت ضرور حاصل ہوئی لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد وہ بھی موت کا شکار ہو گیا۔ اس کا خیال ایک جھوٹا وہم ثابت ہوا۔ پھر سٹائی نخ نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ ... بلکہ ان کی نالیوں کی رطوبتوں سے گلینڈز کو حرکت ملتی ہے۔ اس نے کئی بوڑھے لوگوں پر تجربے کئے لیکن ان سب کا نتیجہ غیر یقینی ثابت ہوا۔ اس کے بعد بھی ورنانف نے امریکہ کے بندر چمپانزی کے غدود لے کر عمر سے یا بیماری سے دونوں طرح کے بوڑھوں میں ان کو داخل کیا۔

کسی جاندار کا گلینڈ انسانی جسم میں جا کر خراب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شروع میں تو یہ ایک طرح کی محرک مفید رطوبت پیدا کر کے جسم کے اندر اپنا اثر کرتا ہے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد ہی اس کے اندر سڑاند آ جاتی ہے۔ جو جسم کو اور بھی گندہ بنا دیتی ہے۔ قدرتی طاقت کے عمل سے جسم اس سڑاند کے اثر کو ٹھیک کرتا ہے۔ اور دوسری غیر چیز جسم میں حل ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ تھوڑے دنوں کو تماشہ آدمی کرا کے دکھانے سے پہلے سے بھی ناکارہ بنا کر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سسٹم کی جتنی بھی جدوجہد ہوتی ہے۔ وہ سب کی سب فضول اور بے فائدہ ہی ...

پھر گلینڈز یا ان کی رطوبتیں جسم کے اندر جا کر اپنا اثر کرتی ہیں ... انجکشن یا کھانے کے طور پر استعمال ... تجدیدِ شباب کے متعلق جن طریقوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے سوائے ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

کسی ایک عضو پر کوئی بھی جزوی عمل نقصان دہ ہی ثابت ہوتا ہے۔ ... تو کسی کمزور اور دبلے بوڑھے آدمی کے جسم کے باقی تمام اعضا کام نہیں کر سکتے۔ ... ایسی حالت میں اگر ... شامل ہوتے ہیں۔ ان کے جسم کے اندر ہی اندر ایک قسم کا گھن لگا ہوا ہوتا ہے جس سے اچانک ہی ان کے دل کی دھڑکن بند ہو جاتی ہے۔

اس لئے حقیقت میں ہمیں ایک ایسی اکسیر کی ضرورت ہے جو سارے جسم کو ایک ساتھ طاقت پہنچا کر اس میں قدرتی تندرستی پیدا کرے۔ قدرتی تندرستی حاصل ہوتی ہے پٹھوں کے مضبوط ہونے سے اعصاب، دل اور دماغ کی تازگی سے۔ تمام اعضا میں ایک جیسی چستی اور طاقت آنے سے اور بیماریوں کا مقابلہ کرنے کیلئے قدرتی صلاحیت کے حاصل ہونے سے۔

کرن جوانی کے اجزاء و خصوصیات

کرن جوانی ایک ایسی ہندو ہستی کی لگاتار برسوں کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ جس نے اپنی قابلیت اور علم کے زور سے ہندوستان میں اپنا نام زندہ کیا ہے۔ ایک ایسا نام جو سب کے دلوں میں اعتقاد پیدا کرتا ہے۔ وہ ہندو ہستی مشہور امرت دھارا کے موجد پنڈت ٹھاکر دت شرما وید ہیں۔

کرن جوانی کی تیاری میں کچھ ایسی جڑی بوٹیوں کے ست استعمال کئے گئے ہیں۔ جو قدرتی طور پر جسم کا جزو بن جاتے ہیں۔ اور اس کے ہر عضو اور گلینڈ کو چستی دیتے ہیں۔ ساتھ ہی اس میں صلاحیت کنندہ اور دیگر بیش قیمت جواہرات کیمیاوی ڈھنگ سے ڈالے گئے ہیں۔ اس میں کچھ ایسے مجرب ہوئے آیورویدک ... کے مفردات بھی شامل ہیں۔ جو جسم کے کمزور ہوتے ہوئے اعضاء رئیسہ کی پرورش کرتے اور طاقت لاتے ہیں۔ ان کے ذریعہ خون صاف ہوتا ہے اور اس کے قدرتی اور کیمیاوی اجزاء کی کمی دور ہوتی ہے۔ صاف اور عمدہ خون سے ہی گلینڈ پرورش پاتے ہیں۔ ان کی رطوبتوں کی تعمیر ہوتی ہے۔ یہ تمام جسمانی طاقتوں کو بڑھاتی ہے اور قائم رکھتی ہے۔ بوڑھے یا قبل از وقت بوڑھے یا کمزور اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھاویں اور سچے معنوں میں مرد بنیں۔ دائمی نزلہ و زکام، درد کمر، درد جوڑ، کھانسی، دمہ وغیرہ کو بھی دور کرتی ہے۔

پھر سے جوان بننا
کسی
جاندار کے گلینڈیا
گلٹی سیرم
کے بغیر ہی ممکن ہے

یہ قدرتی طور پر شباب پیدا کرتی ہے
سب کیلئے ایک کمال ہے

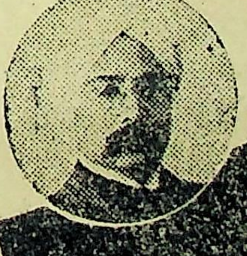

کرن جوانی

امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون
امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

کرن جوانی

قیمت ۴۰ گولی چار روپے ۱۲ گولی ایک روپیہ
سیدھے امرت دھارا فارمیسی لاہور سے منگائیے یا ہمارے مندرجہ ذیل چیف ایجنٹوں سے خریدئیے۔
کلکتہ
میسرز ... لمیٹڈ گرانڈ ہوٹل آرکیڈ
بمبئی
میسرز چمن لال بی شاہ پرنسس سٹریٹ
دہلی
میسرز بیلی رام کھاری باؤلی سٹریٹ
لکھنؤ
میسرز تاج زینت ورکس ایبٹ روڈ

نئی روشنی کے
مرد و عورت
نام کی کتاب
مفت منگایئے

قدرتی صحت حاصل کرو! اور زندگی کا لطف اٹھاؤ!!

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہفتہ کی ڈائری

سنیچروار ۱۰- فروری

— جرمنی نے اپنے اسلحہ کے کارخانے پرسنیا میں منتقل کر دئے ہیں۔
— دسمبر ۱۹۴۰ء تک برطانیہ کے پاس ... لاکھ فوج ہو جائے گی ☆

— مہاتما گاندھی نے "ڈیلی ہیرلڈ" کے ذریعہ برطانیہ کے نام پیغام بھیجا ہے۔ کہ "ہندوستان کی آزادی ... کر دو فتح تمہاری ہے"۔
— کنیڈا سے مزید فوج انگلستان پہنچ گئی ہے۔
— جنگ کے آغاز سے ۴- فروری تک اتحادیوں کے ۲۷۴ تجارتی جہاز ڈوب چکے ہیں۔
— بنوں کے قریب دو مسلم کنسٹیبلوں اور ایک ہندو کو اغوا کر لیا گیا ہے۔
— مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے بیٹے حکیم جمیل خاں کو آیورویدک و یونانی طبیہ کالج ٹرسٹ کے روپیہ کے غبن کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے ☆
— برطانیہ فن لینڈ کی ٹھوس امداد کر رہا ہے۔
— مرکزی اسمبلی میں دو ممبروں نے ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ ہندوستان کو ۱۹۴۱ء تک درجہ نوآبادیات دے دیا جاوے۔
— جرمنی کے پروپیگنڈا منسٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ فتح حاصل کئے بغیر دم نہ لیں گے ☆
— احمد نگر کے کیمپ میں ۸۸۸ جرمن نظر بند ہیں ☆
— ہندوستان کی ہوائی طاقت کے اضافہ کا مرکزی اسمبلی میں پاس ہو گیا ہے ☆

اتوار ۱۱- فروری

— کانگریس اجلاس کی وجہ سے پنجاب اسمبلی اجلاس ۱۶ سے ۲۵- مارچ تک ملتوی رہے گا۔
— نازی فوج نے ۱۳۰ پولوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے ☆
— روس کے چھ سو ٹینک تباہ ہو چکے ہیں۔
— مہاتما گاندھی ۱۵- فروری کو شانتی نکیتن جا رہے ہیں ...
— ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ایک گاؤں سے تین ہندو اغوا کر لئے گئے ہیں ☆
— سندھ اسمبلی میں حکومت قرآن بل پیش کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے
— آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ نے فسادات سکھر کی رپورٹ ختم کر لی ہے۔
— مرکزی اسمبلی میں حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وزیرستان ہندوستان کا ایک حصہ ہے۔ علیحدہ آزاد ملک نہیں ہے ☆
— ڈاکٹر امبیدکر نے ہندو مہاسبھا کے ... کا نام منظور کر لیا ہے ☆

سوموار ۱۲- فروری

— جرمنی کی زد آب دوز کشتیاں برطانوی جہاز نے تباہ کر دی ہیں۔
— حکومت ہند نے پارلیمنٹ سے سفارش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں آئینی تعطل کی معیاد میں ایک سال کا اور اضافہ کیا جاوے۔
— جاپان ہالینڈ کے ساتھ معاہدہ کرنے لگا ہے۔
— جرمنی جہاز روس کی امداد کر رہے ہیں۔
— معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلم لیگیوں کی پرکوسی سنیجی ہے۔ کہ اس کا ڈیپوٹیشن انگلستان جائیگا۔
— بنوں کے ارد گرد خاردار تاروں کا جنگلہ لگا دیا گیا ہے۔
— ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے قریب ایک گاؤں پر قبائلیوں نے حملہ کر کے دس اشخاص کو اغوا کر لیا۔ جن میں سے ۵ کو رہا کر دیا گیا ہے۔
— سبھاش بابو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہم برطانیہ سے ہائی کمانڈ کو سمجھوتہ نہیں کرنے دیں گے۔
— ہندو مہاسبھا نے اپنا ڈیپوٹیشن انگلستان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔
— اتحادیوں نے ہوائی جہاز بنانے والی کمپنیوں کو مزید ساٹھ لاکھ پونڈ کے ہوائی جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے۔
— اب تک جاپان کے ساتھ چین کی جنگ میں ۱۵ لاکھ چینی کام آ چکے ہیں ☆

منگلوار ۱۳- فروری

— وزیر ہند نے بھی مہر ثبت کر دی ہے۔ کہ کانگریس کے ساتھ کوئی باعزت سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔
— پنڈت جواہر لال نہرو نے وزیر ہند کی اس اپیل کے جواب میں کہ کانگریس اپنے مطالبات کو کم کر دے کہا ہے۔ کہ ہم ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹیں گے۔
— ہندو مہاسبھا نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہندوؤں کو مارشل و نان مارشل کی تمیز کئے بغیر بھاری تعداد میں فوج میں بھرتی کیا جائے۔
— سندھ کے سکولوں میں گورمنٹ صنعتی تعلیم جاری کرنے والی ہے۔
— دو برطانوی جنگی جہاز بحیرہ شمالی میں غرق ہو گئے ہیں ☆
جھیل لڈوکہ - خاکتائے کریلیا - اور میز ہیم لائن کے محاذ پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ فنوں نے تیس روسی ٹینک اور چار جہاز گرا دئے ہیں۔

بدھوار ۱۴- فروری

— جرمن امیر البحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ آبدوزوں کی جنگ جاری رہے گی۔
— منزل گاہ ایجی ٹیشن کے تین لیڈروں کو اضلاع سکھر۔ جیکب آباد۔ اور لاڑکانہ میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے ☆
— سکھر بیراج کی تعمیر سے دس لاکھ ایکڑ رقبہ زیر کاشت آ گیا ہے۔
— سورگیہ رائے بہادر بیلی رام کے قتل کا سراغ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں مل گیا ہے۔
— جرمن پولینڈ میں پولوں پر انتہائی مظالم کئے جا رہے ہیں۔
— ہریجنوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہماری بھی ایک رجمنٹ بنائی جاوے۔
— ۱۹۳۸-۳۹ء میں ریلوے حادثوں میں ۲۴۷۴ اشخاص ہلاک ہوئے۔ اور کل ۱۱۱۸۸ حادثات ہوئے۔ اور ۲۷۲ گاڑیاں ریلوے لائین سے اُتریں۔
— ڈاکٹر راجندر پرشاد نے لارڈ زٹلینڈ کو جواب میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کا مطالبہ وہی ہے۔ جو ہر ایک آزاد آدمی کا اپنے ملک میں اپنے لئے ہوتا ہے۔
— گورنمنٹ ہند نے بادشاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے ایک سپیشل سب ڈویژن کی منظوری دے دی ہے۔ مرمت پر آٹھ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔
— قبائلی ڈاکوؤں نے دو پولیس چوکیوں کو جلا دیا ہے ☆

شکروار ۱۶- فروری

— سندھ میں آئینی ڈیڈ لاک نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔ اللہ بخش وزارت مستعفی ہو جائے گی۔ اور سندھ اسمبلی کو توڑ دیا جائیگا۔
— روس فن لینڈ پر ایک گھنٹے میں تین ہزار گولے برسا رہا ہے۔
— مسٹر ویر ینڈر کے خلاف فرد جرم لگا دی گئی ہے۔ اگلی پیشی ۱۶ فروری کو ہے۔
— پنجابی کانگریسیوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے مولانا آزاد لاہور آئے ہیں۔
— تین ہزار روسی روزانہ ہلاک ہو رہے ہیں۔
— مہارانی جھانسی کی یادگار قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔
— حکومت جاپان نے چینی فوج کو بھگا دینے کا دعوےٰ کیا ہے۔
— ایک جرمن کے بدلے ۳۴ پولوں کو تہ تیغ کر دیا جاتا ہے۔
— مہاراجہ آواگڑھ نے وشیشورانند ویدک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو ۵ ہزار روپیہ دان دیا ہے۔
— مسٹر جناح ۲۱- مارچ کو لاہور آئیں گے۔
— ڈاکٹر مونجے نے اپنے چودہ نکات وائسرائے کے سامنے رکھ دئے ہیں۔
— ماگھ میلہ پر ۱۳- فروری کو الہ آباد میں دو لاکھ یاتریوں نے اشنان کیا۔
— پنجاب اسمبلی کی رائے بہادر پنڈا سرن والی نشست کے لئے سات امیدوار ہیں۔
— مغربی محاذ پر توپوں کی جنگ شروع ہو گئی ہے۔
— سکاٹ لینڈ کے ساحل پر دس ہزار ٹن کا برطانوی جہاز غرق ہو گیا ☆

شوراتری پر بانٹنے کیلئے شاندار تحفہ

صاحب گورو دیپ ... بک ڈپو آریہ گورو دہلی

قیمت ۴ر (ہندی) "رشی گان" (اردو) قیمت ۴ر

شری ہینتی جی نے چھپوایا ہے۔ یہ ۳۲ ادھیاؤں اور ۲۶۶ سرل اور مدھر دوہوں میں رشی دیانند کی مکمل جیونی ہے۔ استریوں کے روزانہ پاٹھ۔ بالکوں اور پرشوں کے سوادھیائے کے لئے اتی اُتم گٹکا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے کچھ ادھیائے سن کر سورگیہ آچاریہ رام دیو جی جھوم اُٹھے تھے۔ اور نمن ہمتی دیا تھی — میں نے ہینتی جی رچیت "رشی گان" کے کچھ ادھیائے سنے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر آشچریہ ہوتا ہے کہ انہوں نے الپ کال میں ہی اتنی اُنتی کر لی ہے۔ اس چھوٹی سی آیو میں ایسی سرس۔ مدھر اور سرل کوتا میں رشی کی جیونی [illegible] رشی کی جیونی کو پڑھ کر بہی بہت سے بھائی آریہ سماجی بنے ہیں۔ دیر سے یہ استریوں میں پرچار کے لئے ایک ایسی ہی رشی جیونی کی آوشیکتا کی خوجو کر رہا تھا۔ اور آج میں اس آوشیکتا کو شری ہینتی جی دوارا پورن ہوتا دیکھ کر پرسن ہوں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ استریوں میں اس کا ادھک سے ادھک پرچار انہیں آریہ ...

رشی دیانند کی جنم بھومی ٹنکارہ
بقیہ صفحہ ۹

گیا - کیونکہ یہ میرے گورو کا جنم استھان تھا۔ جاپان - سماٹرا، سیام اور چین سے جہاں لوگ بھارت میں بھگوان بدھ کا جنم استھان، بدھ گیا کے درشن کرنے آتے ہیں - اور بڑی شردھا اور بھگتی سے ان دونو استھانوں پر اپنا سر جھکاتے ہیں۔ تو کیا یہ سر رشی دیانند کے جنم استھان پر جھکانا یا جھکنا انوچت تھا؟ میں تو چاہتا ہوں - کہ سارودیشک سبھا اس استھان کو خرید کر یہاں کوئی پاٹھ شالہ، سنیاسی آشرم یا ویدک آشرم سوامی جی کی یادگار میں قائم کرے - اگر سارودیشک سبھا قائم نہ کرے - تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو مناسب ہے - کہ وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے - اور سوامی جی کے جنم استھان کو ہمیشہ کے لئے بطور یادگار ایک سنستھا کے روپ میں تبدیل کر دے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا والے اور مہاشہ کرشن جیسے دانی دیر موجود ہیں - دس ہزار روپیہ اس کام کے لئے انہیں دان کرنا کچھ بھی مشکل نہیں - ممکن ہے اور بھی کئی دانی اصحاب ان کی تقلید میں دان دے کر اسے اعلے پیمانہ پر ایک سنستھا کے روپ میں بنا دیں - مجھے مہاشہ گردھر لال نے وہ شو جی کا مندر بھی دکھایا - جہاں سوامی جی نے رات کو جاگرت رہ کر شو جی کی مورتی پر چوہے کو مشٹ ان کھاتے دیکھ کر گیان پراپت کیا - اور سچے شو کلیان کاری کی تلاش میں اپنے جیون کو سپھل کر دیا۔

یہ مندر اب غیر آباد پڑا ہے - اس میں کوئی پجاری یا مہنت سکونت پذیر نہیں ہے - اب بھی اس کے ساتھ ایک سو روپیہ کی جاگیر ریاست کی طرف سے وقف ہے - مگر انتظام کرنے والا کوئی نہیں - اور گرد کی دیواریں بھی مرمت طلب ہیں۔

ٹنکارہ میں دو رات میں ٹھہرا - اور میرے دو لیکچر ہوئے - شہر کے تمام معزز اصحاب کافی تعداد میں میرے لیکچروں کو سنتے رہے - آخیر میں پنڈت پوپٹ رائے نے پبلک کی طرف سے درخواست کی - کہ میں ایک روز اور ٹھہر کر پرچار کروں - مگر چونکہ میں پروگرام آریہ سماج موروی کو دے چکا تھا - اس لئے میں ٹھہر نہ سکا - اور ۲۳ جنوری کی ٹرام کار میں سوار ہو کر ۹ بجے موروی پہنچ گیا۔

موروی ریاست ساٹھ لاکھ کی آمدنی کی ہے - شہر بہت خوبصورت بنا ہوا ہے - آبادی شہر کی تیس چالیس ہزار کے لگ بھگ ہے - یہاں کا مہاراجہ دھرماتما ہے - شکار نہیں کھیلتا - دھرم کے کاموں میں بہت دان کرتا ہے - ریاست میں قحط پڑ جانے کے باعث اس نے پچاس لاکھ روپیہ قحط زدہ لوگوں کے بچاؤ کے لئے اپنے خزانہ سے وقف کر دیا ہے - راجہ انگریز سے پڑھے لکھنے والا - اور دھرم کرم کا پابند ہے۔

اب میں یہاں سے پرچار ختم کر کے صوبہ بمبئی کے سرکاری علاقہ میں پرچار کرنے جا رہا ہوں - ۲۰ روز بمبئی کے علاقہ میں پرچار کر کے حیدرآباد جاؤں گا - کاٹھیاواڑ میں میرا پرچار بہت کامیاب رہا - جنتا نے ریاست کے اہلکاروں اور درباریوں نے لیکچروں میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا - اور مجھے دوبارہ یہاں آنے کے لئے بھی مدعو کیا - کاٹھیاواڑ میں میں نے ڈیڑھ ماہ کے پرچار میں سولہ مقامات پر ۴۲ لیکچر دئے - اور ۲۳۰۰ میل کا سفر بذریعہ ریل کیا۔

رشی نمبر کے لئے اپنا لیکھ اور کویتا آدی بھیجئے

مہاشہ کرشن کی تقریر
بقیہ صفحہ ۶

آدرش کو اگر پالن کر سکتے ہیں - تو وہ آریہ سماجی ہی کر سکتے ہیں - کیونکہ وہ پرانی ماتر بھومی اہنسا کو نہ مانتے ہیں - لیکن وہ اتیاچار کا مقابلہ کرنا بھی مانتے ہیں - وہ سوراجیہ چاہتے ہیں - لیکن ایسا سوراجیہ جو بھارتیہ سنسکرتی کے آدھار پر ہو - نہ کہ ایسا سوراجیہ جو ماسکو اور برلن کے آدھار پر ہو۔

گاندھی جی کانگریس کو بھارتیہ سبھیتا کے آدھار پر چلانا چاہتے ہیں - لیکن ایسے لوگوں کی بھی تعداد کافی ہے - جو اسے ماسکو اور برلن کے آدھار پر چلانا چاہتے ہیں - نامعلوم گاندھی جی کے بعد کانگریس کا رخ کس طرف ہو جائے - اس وقت حالات ایسے پیدا ہو رہے ہیں - کہ آریہ سماج کو اپنی سرگرمیوں کو وسیع کرنا چاہیئے - اس وقت تہذیبوں کی ٹکر ہے - اور آریہ سماج کو اپنی سنسکرتی کی حفاظت کے لئے تیار رہنا چاہیئے - اسے اپنی سرگرمیوں کو وسیع کرنا چاہیئے - ورنہ آریہ سماج ختم ہو جائے گا - اس خیال سے آریہ سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے - کہ اب صرف زبانی جمع خرچ سے کام نہیں چلے گا - اب سرگرمیوں کو وسیع کرنا پڑے گا - آریہ سماج کو ہندوستان سے باہر جانا پڑے گا - کشمیر سے حیدرآباد تک ایک "پاکستان" قائم کرنے کے منصوبے ہو رہے ہیں - ہم ان منصوبوں کا مقابلہ کریں گے - ہم یہ برداشت نہیں کریں گے - کہ ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے - چنانچہ یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ موجودہ حالات میں آریہ سماج کو کیا کرنا چاہیئے سارودیشک سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے - وہ کمیٹی اپنی رپورٹ تیار کر چکی ہے۔

لڑائیوں کی بھینٹ
بقیہ صفحہ ۱۱

اموات اور زیادہ خرچ کے خیال سے اب لڑائیوں میں زیادہ خطرناک ۱۹۱۴ کی لڑائی ہوئی - اس لڑائی کے شروع کے مہینوں میں ہی سولہ لاکھ سولہ ہزار آدمی مارے گئے - اور زخمی ہوئے - اور قید ہوئے - ان میں فرانس کے ۵ لاکھ ۴۵ ہزار - جرمنی کے ۶ لاکھ ۷۷ ہزار - اور برٹش کے ۸۵ ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا۔

آٹھ دن کی لڑائی میں فرانس کے ۸ لاکھ ۵۴ ہزار سپاہیوں میں سے ۴۳ تیس ہزار مارے گئے - اور دو لاکھ ۸۰ ہزار زخمی ہوئے۔

جنگ عظیم میں اموات

اسی لاکھ ۵۳ ہزار ۸ سو اڑتالیس مارے گئے - اور ایک کروڑ ۶۵ لاکھ ۸۰ ہزار ۳ سو اکتالیس زخمی ہوئے - اس لڑائی میں جرمنی کا بہت زیادہ نقصان ہوا - اس کے ۱۹۹۶۰۰۰ آدمی مارے گئے - اور روس کے ۱۹ لاکھ - فرانس کے ۱۳۷۱۶۷۰ - اور آسٹریا ہنگری کے ۰۰۰۰۰۲ آدمی مارے گئے - اور باقی اسی لاکھ میں برٹش گورنمنٹ کے ۰۹۰۸۹۰۱۱۰۴۸۹ اور اٹلی اور امریکہ کے ۴۸۹۵۱۱۰ آدمی مارے گئے - اس لڑائی میں روس کے سب سے زیادہ سپاہی زخمی ہوئے - ان کی تعداد ۴۹۵۰۰۰۰ ہے - جرمنی کے ۴۲۴۷۱۴۳ آدمی زخمی ہوئے - آسٹریا ہنگری - فرانس اور برٹش گورنمنٹ کے زخمیوں کی تعداد ۳۶ لاکھ - ۱۹۶۵ - اور ۲۴۰۰۹۰۰۸ ہے۔

تندرستی خوبصورتی و درازی عمر کے قیمتی گر بتانے والی زمانہ حال کی بہترین کتاب

رہنمائے صحت

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

۴۰۰ صفحے - ۵۰ تصویریں - ۲۰۰ مضامین - ۱ نسخے

مصنفہ جناب مہانند صاحب میجنگ ایڈیٹر رسالہ کرانتی لاہور

چند راؤں کا خلاصہ:-

۱- وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی وید موجد امرت دھارا: "یہ بیش قیمت کتاب ہر تعلیم یافتہ شخص کے گھر میں رہنے کے قابل ہے"

۲- دیش بھگت ڈاکٹر ستیہ پال صاحب ممبر پنجاب اسمبلی - "میں نے رہنمائے صحت کا مطالعہ کیا ہے - نہایت قابل قدر معلومات سے پر ہے..."

۳- آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند صاحب نارنگ سابق وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب: "میں نے رہنمائے صحت کا مطالعہ کیا ہے اور اسے دلچسپ و مفید پایا ہے"

۴- کویراج ہرنام داس صاحب بی - اے مصنف "ہدایت نامہ خاوند" - "کتاب محنت اور لیاقت سے ایڈٹ کی گئی ہے مضامین کی تقسیم بہت اعلے ہے"

۵- شریمان رام داس جی پرنسپل ڈی - اے - وی کالج - "میں نے رہنمائے صحت کو شروع سے آخیر تک پڑھا ہے صحت کو برقرار رکھنے اور بگڑی صحت کو بنانے کے لئے اس میں بہت سی مفید نصیحتیں اور نسخے درج ہیں"

۶- جناب بلدیو رام صاحب مجسٹریٹ فسٹ کلاس چمبہ - "رہنمائے صحت حقیقی معنوں میں صحت کی قدر کرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے"

اسی طرح متعدد معززین کے علاوہ اخبار پرتاپ - ملاپ - انقلاب - احسان - تیج - ریاست جیسے درجنوں ذمہ دار اخبارات نے کتاب کی بے حد تعریف کی ہے۔

قیمت فی جلد ... روپے محصول ڈاک ۶ آنے

ملنے کا پتہ } سیوا بک ڈپو یا رسالہ کرانتی ہسپتال روڈ - لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گھریلو باتیں

— رنگدار جرابیں و رومال دھوتے وقت اگر پانی میں چٹکی بھر نمک ملا لیا جاوے۔ تو ان کا رنگ خواہ کیسا ہی نازک ہو خراب نہ ہوگا +

— آٹا خشک اور گرم جگہ میں رکھنا چاہیئے۔ ورنہ روٹی خراب بنے گی۔

— ریشمی کپڑے دھوتے وقت تھوڑا سا نمک پانی میں ڈال لینا چاہیئے۔

— پرانے آلو جب اُبالنے ہوں۔ تو تھوڑی سی کھانڈ پانی میں ڈال دینی چاہیئے۔ اچھے اور خوش ذائقہ ہو جاتے ہیں۔

— فلالین کے کپڑے دھوتے وقت بہت دیر پانی میں مت رہنے دو۔

— شکر اور گوند وغیرہ ایسے برتن میں مت رکھو۔ جہاں ہوا زیادہ لگتی ہو۔ ورنہ نمی سے مرطوب ہو کر باہم چمٹ جائیں گے۔

— قالین اور نمدہ وغیرہ کو گاہے بگاہے گرم پانی میں تارپین کا تیل ڈال کر برش سے صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ بالکل صاف رہیں گے۔ اور کرم کبھی نہ پیدا ہوں گے +

سواستھ رکھشا

گاجر کے فوائد

کاڈلیور وغیرہ قیمتی چیزوں کا نعم البدل

گاجر کے استعمال سے غریب اور امیر دونو یکساں فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قدرت نے گاجر میں ایسے اجزا رکھ دیئے ہیں۔ کہ اگر انسان انہیں استعمال میں نہ لائے۔ تو اس کی نشوونما اور مدافعت امراض کی قوت میں فرق آ جائے۔ جب سائینسدانوں نے اس بات کی چھان بین کی۔ کہ انسانی نشوونما کیلئے کون سی چیزیں ضروری ہیں۔ اور اُنہوں نے وٹامن اے۔ بی۔ سی۔ ڈی وغیرہ دریافت کر لئے تو یہ سوال پیدا ہؤا۔ کہ کن کن چیزوں میں "وٹامن" ہیں۔ گاجر کا تجربہ کرنے کے بعد معلوم ہؤا۔ کہ اس ترکاری میں جسے ہم اتنا حقیر اور معمولی خیال کرتے ہیں۔ وٹامن کثیر مقدار میں موجود ہیں۔ جن کے بغیر انسانی جسم کی ترقی پذیر نشوونما ممکن نہیں۔ انگریزی میں گاجر کو "کیرٹ" کہتے ہیں۔ اس حقیقت کو کہ گاجر میں وٹامن "اے" کا بہترین قدرتی ذخیرہ ہے۔ دوامی زندگی دینے کا اس سے بہتر دوسرا طریقہ ناممکن تھا۔ عہد شباب میں وٹامن اے سے انسانی جسم کی متوازن نشوونما ہوتی ہے۔ پختہ عمر میں اس کا استعمال قیام صحت کا ضامن ہوتا ہے۔ اگر اشیا خوردنی میں وٹامن "اے" کم ہو۔ تو نشوونما رک جاتی ہے۔ اور صحت خراب ہونے لگتی ہے۔ جسم میں متعدی امراض کے اثرات کی روک تھام کیلئے کافی قوت موجود نہیں رہتی۔ اور کان اعصاب اور پھیپھڑوں کی بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں +

(باقی آئندہ)

کیا آپ جانتے ہیں؟

— گیس کی روشنی سب سے پہلے ۱۸۷۲ء میں ایجاد ہوئی تھی۔

— ہاتھی کی عمر چار سو اور ویل مچھلی کی عمر ایک ہزار سال ہوتی ہے۔

— لنڈن کے عجائب گھر میں بیس لاکھ کتابیں ہیں۔ جن الماریوں میں یہ رکھی ہیں۔ یہ سب اگر ایک دوسرے کے سرے سے ملا کر رکھی جائیں۔ تو ۲۵ میل تک بچھائی جا سکتی ہیں +

— دُنیا میں سب سے زیادہ بوجھ سنبھالنے والا درخت نارنگی کا ہوتا ہے۔ بعض بعض درختوں میں اچھے موسم میں بیس ہزار نارنگی تک لٹکتی پائی گئی ہیں +

— کوڑھ کا مرض افریقہ سے تمام دُنیا میں پھیلا ہے۔ تمام دُنیا میں تیس لاکھ کوڑھی ہیں اور صرف ہندوستان میں دس لاکھ ہیں۔

— ہندوستان میں سب سے پہلے ۱۵ اگست ۱۸۵۴ء کے دن ریل چلی تھی +

تین کتابیں مفت

شری ہنستی علاودیوی ایڈیٹر "پرکاش" لاہور نے گیتا گان "ترجمہ گیتا کا شلوک وار نظموں میں ترجمہ ہے۔ ہندی ۸ر اردو ۶ر) اور رشی گان "دورشی دیانند کی ۲۳ اوصیائوں اور ۲۶۶ دوہوں میں مکمل جیونی ہے۔ ہندی ۴ر اردو ۴ر) کے خریدار کو "سندھیا گان" "تینی رامائن" اور "آبلشد گان" "تین اعلیٰ پستکیں مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندی کتب کیلئے ڈاک خرچ سمیت ۳ر اور اردو کتب کیلئے ۱۲ر ٹکٹ ارسال کریں۔ یہ رعایت تھوڑے دنوں کیلئے ہے جلد منگائیں پتہ۔ ہنستی علاودیوی ایڈیٹر پرکاش لاہور

نہایت عمدہ ولایتی ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج سکتے ہیں۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar & Co,
Karachi

چھپ گئی آرڈو سنسکار ودھی چھپ گئی

معہ بھاشا ٹیکا

لیکھک مہرشی دیانند سرسوتی ٹیکاکار شری سوامی شردھانند جی

سنسکار ودھی اردو مدت سے ختم تھی۔ آریہ بھائیوں کے پُر زور اصرار پر ہم نے اب پھر سے چھپوایا ہے۔ اردو جاننے والے بھائی بھی اب یا کسی وقت خود سنسکار کروا سکیں گے۔ اور اُن کا اصلی مقصد و مدعا خوبی سمجھ سکیں گے۔ جب تک کسی سنسکار کا مدعا و اہمیت معلوم نہ ہو۔ تب تک وہ سنسکار بیکار ہے۔ اسلئے سب اردو جاننے والے بھائیوں کو ابھی ایک ایک کاپی منگوا لینی چاہیئے۔ جلدی آرڈر بھیجئے ورنہ پھر پہلے کی طرح اگلے ایڈیشن کی راہ دیکھنی پڑے گی۔ اس اردو سنسکار ودھی کی چند ایک خوبیاں نیچے ملاحظہ فرماویں:-

(۱) ہر ایک منتر سنسکرت میں لکھ کر نیچے وہی منتر اردو بھاشا میں بھی لکھدیا ہے (۲) سنسکار ودھی میں آئے ہوئے ہر ایک منتر کا ارتھ۔ بھاؤ ارتھ تیمار یا کھیا بھی درج کی گئی ہے۔ جہاں جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے وہاں وہاں نیچے فٹ نوٹ دیکر اچھی طرح تشریح کر دی گئی ہے (۳) بڑھیا کاغذ پر سندر موٹے ٹائپ میں چھپائی گئی ہے۔ اس کتاب کے کل صفحات ساتسو کے قریب ہیں۔ اتنا ہونے پر بھی قیمت لاگت ماتر ہے۔ سنہری جلد ۱۲ر۔ رعایتی ۲ر +

شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز آریہ پستکالیہ انار کلی لاہور

فائدہ نہ ہو تو — سچائی کا زندہ ثبوت — دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ

صرف سونہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو قطعی نامرد بیکار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے۔ قیمت ۲۲ گولی ۲ر۔ محصولڈاک ۳ر +

کام دیو تیل رجسٹرڈ

ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۸ر محصولڈاک سات آنے۔

رتی بھنڈار گولیاں

یہ گولیاں قوت باہ کے واسطے دنیا بھر کی دوائیوں سے لاثانی ہیں۔ قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ ۸ر محصولڈاک سات آنے۔

مینیجر آدشدھ بھنڈار فیروز پور شہر

دُنیا کی چند مشہور لڑائیوں کے ہولناک اعداد و شمار

لڑائیوں کی بھینٹ

نپولین کی لڑائی فرانس کی جنگ آزادی میں اور ان لڑائیوں میں جو نپولین نے لڑیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ فرانس کے دو لاکھ آدمی کام آئے۔ اور قریب اتنے ہی آدمی اس میں زخمی ہوئے۔ نپولین نے ۹ بھاری لڑائیاں لڑیں۔ ان میں آنتیس لاکھ ۹ ہزار آدمی شامل ہوئے۔ ان میں سے ۳۸۶۰۰۰ مارے گئے یا زخمی ہوئے۔ ذارہ کی لڑائی میں جس میں فرانس اور برٹن ایک دوسرے کے خلاف لڑے تھے۔ ۵ لاکھ انگریز اور دو لاکھ پچاس ہزار فرانسیسی سپاہی مارے گئے۔ اس لڑائی میں فرانس کے دو کروڑ ۵۵ لاکھ پونڈ اور تریاسی کروڑ ایک لاکھ پونڈ خرچ ہوئے۔

کریمیا کی لڑائی کریمیا کی لڑائی میں روس فرانس اور انگلینڈ تینوں ملکوں کے کل چالیس ہزار آدمی مارے گئے۔ اور لڑائی میں روس کے میدان میں انگلینڈ کو اپنی ایک چوتھائی فوج سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اس لڑائی میں ۳۱۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ ہوا۔ جن میں برٹن کے ۸۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ۔ روس کے ۱۴۱۰۰۰۰۰۰ پونڈ اور فرانس کے ۳۰۰۰۰... پونڈ خرچ ہوئے۔ لڑائی میں ہر روز اوسطاً روس کو بیس ہزار پونڈ۔ فرانس کو ۱۳۰۰۰ پونڈ اور انگلینڈ کو ۱۰۰۰۰ پونڈ خرچ کرنا پڑتا تھا۔

امریکہ کی خانہ جنگی امریکہ کی خانہ جنگی میں وقت بہت تھوڑا تھا۔ وہاں ۹۰۰۰۰ آدمی کام آئے۔ اس لڑائی میں ۱۲۱۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ ہوئے۔ ہر ہفتہ لگ بھگ ۱۶۰۰۰۰ پونڈ خرچ ہوتے تھے۔

فرینکو جرمن لڑائی میں جو سات مہینے چلی۔ ۱۷۰۰۰۰ آدمی مارے گئے۔ اور زخمی ہوئے۔ اس لڑائی میں ۱۰۰۰۰۰۰ ۷ فرانسیسی اور دس لاکھ جرمن سپاہی ایک دوسرے کے خلاف لڑے۔ لڑائی میں خرچ کرنے کے علاوہ فرانس کو ۳۱۶۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہرجانہ دینا پڑا۔

ہندوستان کی لڑائی ہندوستان کی لڑائی میں بے تعداد آدمی مارے گئے۔ پنجاب میں سکندر اور پورس کی لڑائی میں پورس کے ۳۴۰۰۰ آدمیوں کی ۲۱۰۰۰ فوج منائج ہوئی۔ سکندر کے بے شمار آدمی مارے گئے۔

کلنگا کی لڑائی میں اشوک کی فتحیاب فوج نے اپنے دشمنوں کی ایک لاکھ فوج مار دی۔ اور ڈیڑھ لاکھ قید کر لی۔

پانی پت کی لڑائی پانی پت کے میدان میں دونو طرف مرنے والوں کی تعداد پہلی لڑائی سے کہیں بہت زیادہ تھی۔ پانی پت کی پہلی لڑائی میں ایک لاکھ سپاہی شامل تھے۔ آدھے دن کی لڑائی میں پندرہ ہزار آدمی مارے گئے۔ جن میں دہلی کے راجہ بھی ... پانی پت کی تیسری لڑائی میں نوامکانات زیادہ ہو گئی تھیں۔ مرہٹوں کی فوج ... آدمیوں کی تھی۔ ان میں سے صرف دو ... آدمی صرف ایک دن میں مارے گئے ... ہوئے آدمی قید کر لئے گئے۔

روس ترکی کی لڑائی ... کی لڑائی میں جو تقریباً ایک سال چلی ... طرف سے کل دو لاکھ آدمی مارے گئے ... کے صرف ایک دن میں روس کے اٹھارہ ... آدمی مارے گئے۔

روس جاپان کی لڑائی روس جاپان کی لڑائی میں مرنے والوں کی تعداد اور بھی ... گئی۔ میانگ کے میدان جنگ میں ایک ... اور جاپان کے اٹھارہ ہزار سپاہی کام آئے۔ ... شاہو کے میدان جنگ میں جاپان اور روس کے سولہ ہزار اور ساٹھ ہزار سپاہی مارے گئے۔ مکدن کی لڑائی میں دس ... سپاہی لڑ رہے تھے۔ جن میں ساٹھ ... کام آئے۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

دس دس روپے کے حصّے خریدنے سے دس فائدے

۱- ہر سال منافع ملتا ہے۔
۲- مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگانا ہے۔
۳- اس روپے کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے۔
۴- اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصّے داروں کو ¾ قیمت پر دیتا ہے۔
۵- مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کیلئے دیتا ہے۔
۶- منڈل کے حصّے غریب غرباء بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصّہ دس روپے کا ہے۔ جو قسطوں میں لیا جا سکتا ہے۔
۷- منڈل پیشگی ماہواری قسطوں پر بھی حصّہ داروں کو دیتا ہے۔
۸- بیروزگار پرشارتھی آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے۔
۹- ویدک پراچین گرنتھوں کی کھوج کر ان کے پرکاشن کا یتن کرتا ہے۔
۱۰- چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھ انگریزی انوواد کرا کر سمست سنسار میں پرچار کا مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

اتنے بڑے کام کر کے بھی وہ کسی سے دان یا چندہ نہیں لیتا۔ پھر کیا آریوں کا فرض نہیں ہے کہ منڈل کے زیادہ سے زیادہ حصّے لیکر اس کے کاموں کو بڑھا دیں۔

مفصل حالات کیلئے پتہ :-

مینیجر :- آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

گوروکل فارمیسی کانگڑی

کا

جیون پراش

بڑھیا — لذت دار — ٹانک

قیمت :- ایک پاؤ — ایک روپیہ دو آنے (۱؍۲)
دو پاؤ — دو روپیہ دو آنے (۲؍۲)
ایک سیر — چار روپے (۴)

دھوکے سے بچیں

کچھ لوگوں نے گوروکل کانگڑی کی شہرت کا نامناسب فائدہ اٹھانے کیلئے اپنی دوکان کے ساتھ بھی "گوروکل" نام جوڑ دیا ہے۔ اس لئے خریدتے وقت ہر پیکنگ پر

"گوروکل کانگڑی"

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

نمبر :- گوروکل فارمیسی گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

دہلی برانچ :- چاندنی چوک　　لاہور برانچ :- ہسپتال روڈ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 435. Telegrams: "Prakash" Telephone No: 2367

ٹیلی فون نمبر ۲۳۶۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ॐ

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

ایڈیٹر:- ہتیشی علاوپوری

چندہ
سالانہ: چار روپے ششماہی عہ
سہ ماہی عمہ - ودیشی سے چھ روپے۔
بہما: ۵ روپے

قیمت فی پرچہ ار

جلد نمبر ۳۵	اتوار ۱۴۔ پھاگن سمت ۱۹۹۶ مطابق ۲۵۔ فروری سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۸

اشارے

(از جناب لالہ شگن چند صاحب روشن بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ دہلی)

محبّانِ وطن کو خوفِ دشمن ہو نہیں سکتا
جھکا دیں غیر کے در پر وہ گردن ہو نہیں سکتا

نشہ چھایا ہے رنگِ معرفت کا جن کی آنکھوں میں
مئے خوش رنگ سے تر اُن کا دامن ہو نہیں سکتا

کھٹکتی ہے نظر میں جن کی سرسبزی عزیزوں کی
شگفتہ اُن کی اُمیدوں کا گلشن ہو نہیں سکتا

تعصب کی خزاں نے کر دیا پامال جس دل کو
بہارِ عشقِ ملّت سے وہ گلشن ہو نہیں سکتا

اُترتی رہتی ہیں کرنیں سدا مہرِ حقیقت کی
درِ دل کا ہمارے بند روزن ہو نہیں سکتا

نہیں دبتے ہیں جن کے ولولے ایّامِ کلفت میں
پھرے اُن سے کبھی قسمت کی چتون ہو نہیں سکتا

پناہِ رحمتِ باری میں جو آسودہ رہتے ہیں
یہ چرخِ کینہ پرور اُن کا دشمن ہو نہیں سکتا

سمجھتے دورِ گردوں کو جو ہیں محبوب کی چتون
وہ خوش رہتے ہیں شیوہ ان کا شیون ہو نہیں سکتا

بھرا کینے کی ظلمت سے ہے سینہ جن کا اے روشنؔ
چراغِ مہر اُن کے دل میں روشن ہو نہیں سکتا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد۔ آٹھواں کھنڈ

وہ بولے "بھگون! جیسے ہی یہ ہمارے شریر اچھے" النکرت سُو وستر والے پرشکرت ہیں۔ ایسے ہی بھگون! یہ پرتی بمب اچھے" النکرت سُوسنز کیت اور پرشکرت دکھیتے ہیں"۔

پرجاپتی نے کہا "یہ آتما ہے۔ یہ امرت نِرِبھے ہے۔ اور یہ برہمان ہے"۔ وہ شانت ہردہ ہو کر چلے گئے۔ یہاں پرجاپتی کا سنکیت پرتی بمب کے درشٹا کی اور ہے۔ ان جاتے ہوئے کو دیکھ کر پرجاپتی نے کہا "آتما کو نہ پا کر اور نہ جان کر جا رہے ہیں۔ جو دیو اتھوا اسر اس اُپنشد والے ہو جائیں"۔ وہ شانت ہردہ وِروچن اسروں کے پاس جا پہنچا۔ اور اس کو یہ اُپنشد بتلانے لگا۔ دیہہ ہی اس لوک میں پُوجنیہ ہے۔ اور دیہہ سیونیہ ہے۔ اچھے" شریر کو ہی اس لوک میں پُوجتا ہُوا۔ اور دیہہ کو سیون کرتا ہُوا اس اور اس دونوں لوکوں کو نشچے پراپت کر لیتا ہے۔ اس کارن آج بھی اس لوک میں ادانا کو اشردھالو کو اوریجمان کو پنڈت جن کہتے ہیں۔ کہ یہ اسر ہی ہے۔ یہ اسروں کی ودیا ہے۔ کہ وہ مرے ہوئے کے شریر کو پھول آدی سے وستر سے النکار سے سجاتے ہیں۔ اس کرم سے پرلوک کو جیت جائیں گے۔ یہ وہ جانتے ہیں۔

نواں کھنڈ اور اندر نے دیوں کو نہ پہنچ کر ہی مارگ میں یہ بھے دیکھا۔ نشچے جیسے ہی یہ چھایا پُرش اس شریر کے اچھے" النکرت ہونے پر اچھا النکرت ہوتا ہے۔ سوسنز کیت ہونے پر سووستر وان اور پرشکرت ہونے پر پرشکرت ہوتا ہے۔ ایسے ہی چھایا پُرش اس شریر کے اندھا ہونے پر اندھا ہو جاتا ہے۔ کانا ہونے پر کانا اور انگ ہین ہونے پر انگ ہین ہو جاتا ہے۔ اس شریر کے ناش پر ہی یہ نشٹ ہو جاتا ہے۔ میں اس آتم ودیا میں کلیان نہیں دیکھتا۔

وہ اندر سمت پانی پھر لوٹ آیا۔ اُس کو پرجاپتی نے کہا "اندر! ورِوچن کے ساتھ جو تُو شانت ہردہ ہو کر چلا گیا تھا۔ اب کیا چاہتا ہُوا پھر لوٹ آیا ہے؟"

وہ اندر بولا "بھگون! یہ دیہہ چھایا ... شٹ ہونے ... "

رگ وید ــــ اوم ــــ یجر وید

وید امرت

سام وید ــــــــ اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् गार्हपत्येन सन्त्य ऋतुना यज्ञनीरसि देवान् देवयते यज (१२)

(اوم) گارہپتین سنتیہ رِتُونا یگیہ نیرسی دیوان دیویتے یج (۱۲)

شبدارتھ جو (سنتیہ) کرپاؤں کے وبھاگ میں اچھی پرکار پرکاشت ہونے والا بھوتک اگنی (گارہپتین) گرہستھوں کے دیوہار سے (رِتُونا) رِتوؤں کے ساتھ (یگیہ نی) تین پرکار کے یگیہ کو پراپت کرنے والا (اسی) ہے۔ سو (دیویتے) یگیہ کرنے والے وِدوان کے لئے شلپ ودیا میں (دیوان) دِویہ دیوہاروں کا (یج) سنگم کرتا ہے۔ (۱۲)

بھاوارتھ جو وِدوانوں سے سب دیوہار روپ کاموں میں رِتو رِتو کے پرتی ودیا کے ساتھ اچھی پرکار پریوگ کیا ہُوا اگنی ہے۔ سو نشچے آدی... جنوں کے لئے دِویہ سکھوں کو پراپت کرتا ہے۔ (۱۲)

جو سب دیوں کے انوکُول لیسنت آدی رِتو ہیں ان کے بیچ یگیہ گن پرتی پادن سے ۱۴ ادیں سوکت کے ارتھوں کے ساتھ اس ۱۵ ادیں سوکت کے ارتھوں کی سنگتی جاننی چاہیئے۔ اسی سوکت کا بھی ارتھ سائن آچاریہ آدی یوروپ دیش واسی ولسن آدی لوگوں نے کچھ کا کچھ ورنن کیا ہے۔ یہ ۱۵ واں سوکت اور ۱۹ واں ورگ سماپت ہُوا۔

اب ۱۶ ادیں سوکت کا آرنبھ ہوگا۔ اس کے پرتھم منتر میں سُودیہ گُنوں کا اُپدیش کیا ہے۔

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

دُنیا!

دُنیا میں ظالم پاپی مستی کے ترانے گاتے ہیں

جو پیارے جگ کے سیوک ہیں وہ مفت میں جان گنواتے ہیں

اِیشور کی اس پھلواری میں کانٹے بھی ہیں کلیاں بھی ہیں

پر ہم جب ہاتھ بڑھاتے ہیں کانٹے ہی کانٹے پاتے ہیں

دُنیا تو بھیانک بستی ہے بے رحم سماجی دیوؤں کی

پھر خود ہی یہ بھولے بھالے اِنسان یہاں کیوں آتے ہیں

سوچو تو ذرا کیوں دیتے ہو دوش ستا کے اس دُنیا کو

دُنیا تو کام کی بستی ہے ... تم

چُنے ہوئے پُھول

شنکر آچاریہ تنتھا ...

ایک بار وید بیاس کے بیٹے شکر کہیں جا رہے تھے۔ مارگ میں ایک ... اس میں کچھ اِستریاں ننگی سنان کر ... شنکر آچاریہ ندی کو پار کرنے کے ... گئے۔ اور وہ سب اِستریاں اُسی ... اوستھا میں سنان کرتی رہیں۔ کسی ... شریر کو نہ ڈھانپا۔ دوسرے اور ... بیاس جی اُس ندی کو پار کرنے لگے۔ ... کبھی وہ اِستریاں اُسی دشا میں سنان ... دیکھ پڑیں۔ بوڑھے دید ... اس کو ... اِستریوں نے اپنے شریروں کو کپڑ ... ڈھانپ لیا۔ وید بیاس کو یہ دیکھ کر ... ہُوا۔ انہوں نے ان کے نکٹ جا کر ... کارن پُوچھا؟

اِستریوں نے کہا "مہاراج ... برہم چاری ہے۔ اُسے اندر ... ہے۔ اس لئے ہم نے اُسے دیکھ کر ... کیا"۔

یہ اُتر سُن کر وید بیاس جی ...

مہاتما بدھ اور ایک ...

ایک ماتا کا پُتر مر گیا۔ اس کو ... پہنچ ملا۔ وہ اپنے پُتر کے مرتک شریر ... مہاتما بدھ کے پاس گئی اور کہا ... جیوت کر دو"۔

مہاتما بدھ نے اُتر دیا "... اسے جیوت کر دوں گا۔ یدی آپ تھوڑی ... مٹی اس گھر سے لے آئیں۔ جس کا کوئی ...

وہ استری سارے نگر میں پھری ... اُسے کوئی گھر ایسا نہ ملا۔ جس کا کوئی نہ ... اس پر اُسے بودھ ہو گیا۔ کہ مرتیو ایک ... گھٹنا ہے۔ اور کوئی گھر اس سے خالی ...

جو دھرم کی رکھشا کرتا ہے۔ دھرم ... کی رکھشا کرتا ہے۔ اور جو دھرم کی رکھشا ... کرتا انسفات دھرم وِردھ آچرن کرتا ... دھرم اُس کی رکھشا نہیں کرتا۔ یہی ... کیا ہُوا دھرم اُسے مار دیتا ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

پرکاش لاہور

سمبت ۱۹۹۶ - ۱۴ پھاگن　　۲۵ فروری ۱۹۴۰ء

(ہفتہ وار)

کنیا گوروکل کی سہائتا کرو

آچاریہ رام دیو جی کی اکال مرتیو سے آریہ سماج کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ لیکن یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ سب سے زیادہ نقصان کنیا گوروکل کو پہنچا ہے....... اسے ناقابلِ تلافی ... دیا جائے تو بے جا نہیں۔ کنیا گوروکل درحقیقت ... انہی کے سہارے چل رہا تھا۔ یہ سنستھا ... موجودہ شان کیلئے وہی دیکھتیوں کی ... ہندتنہ ودیاوتی جی سیٹھ جو پہلے دن سے اس کی ... جا رہی ہیں۔ اور آچاریہ رام دیو جی جو اس کے ... ادھشٹاتا رہے ہیں۔ جب سے وہ گوروکل کانگڑی کی ذمہ داری سے سبکدوش ہوئے انہوں نے اپنی ساری ... شکتی کنیا گوروکل کی اُنتی میں لگا دی۔ جن دنوں ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان تھے۔ ... دنوں بھی انہیں اس کی وشیش چنتا رہی۔ ... پریم کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو گا۔ کہ ... تین ورش تک روگ شیا پر پڑے رہے ... وقت بھی انہوں نے کنیا گوروکل کا کام نہ چھوڑا ... اس کیلئے جو کچھ ان سے ہو سکتا تھا کرتے رہے۔ ... ان کے چلے جانے سے اس کا سب سے بڑا سرپرست اٹھ گیا۔ انہوں نے اس کیلئے بہت کچھ کیا۔ لیکن یہ اس وقت تک مالی طور پر محفوظ نہیں۔ اس کے سر پر قرضہ ... اور اسے دان مانگنا بھی پڑتا رہتا ہے۔ ابھی تک ... کے مہاودیالیہ کا بھون بھی تیار نہیں ہوا۔ اس لئے ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آچاریہ رام دیو کے ... میں کنیا گوروکل کو شامل کر لیا ہے۔ اور اسی ... لئے ایک لاکھ کی اپیل کی ہے۔ اس لاکھ کے ... حصہ سے اس کا مہاودیالیہ بھون تیار ... گا۔ سبھا کے سامنے دوسرا پرشن یہ تھا۔ کہ ... ادھشٹاتا کسے بنایا جائے۔ تمام اوستھاؤں ... وچار کرنے کے پشچات آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کاریہ کارنی سبھا نے شریمان ... ناتھ جی کو یہ کام سونپا ہے۔ وہ کئی پرکار ... اس کام کے سر وقتا یوگیہ ہیں۔ گوروکل ... ادھشٹاتا رہ چکے ہیں۔ اور ڈی۔ اے۔ وی ہائی ... دہرہ دون کے آنریری ادھیکش۔ آریہ سبھا ... شالہ لاہور کے وہ ان دنوں مینیجر ہیں۔ اچھی ... سوجھ بوجھ۔ تجربہ اور آچار و بیوہار کے لحاظ سے ... پورن روپ سے اس کام کے یوگیہ ہیں۔ ... وہ شائد پورا کر سکیں اور وہ ہے پھر کو دھن اکٹھا کرنا۔ اس کام میں ہر ایک آریہ کو ان کی سہائتا کرنی چاہئیے۔ کنیا گوروکل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سنستھا ہے۔ اس لئے وہ سارے آریہ سماج کی ہے۔ اُسے مفروض رکھنے کی ذمہ داری سارے آریہ سماج پر ہے۔ آچاریہ رام دیو کے بعد اُسے کوئی نقصان پہنچا تو سارے آریہ سماج کی بدنامی ہو گی۔ اس لئے ایسے ڈھنگ اختیار کرنے چاہئیں۔ جن سے اس کی ضرورتیں خود بخود پوری ہوتی رہیں۔ پہلا ڈھنگ تو یہ ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج اپنے وارشک اُتسو پر اس کا حصہ نکالے۔ وہ کتنا ہو۔ یہ ہر ایک آریہ سماج کی حیثیت پر منحصر ہے۔ لیکن ہر ایک آریہ سماج کو اپنا یہ نیم بنا لینا چاہئیے۔ کہ وہ اُتسو ہو یا نہ ہو۔ اس کے لئے ہر ورش بجٹ میں ضرور کچھ نہ کچھ رکھیں گی۔ اُتسو ہو تو زیادہ۔ نہ ہو تو کم۔ دوسرا پرکار یہ ہے۔ کہ آریہ پرش اپنے سنسکاروں پر اس سنستھا کو یاد رکھا کریں۔ اور جو دان اس سمے دیں۔ اس میں اس کا بھی حصہ رکھیں۔ آریہ سماج اتنا وسترت ہے۔ کہ اگر دان کی پرنالی ٹھیک ہو جائے۔ تو ایک کنیا گوروکل کیا کئی انسٹی ٹیوشن خوش اسلوبی سے چل سکتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں یہ غلط پرتھا چل پڑی ہے۔ کہ آریہ سماجی بھی اس وقت تک دان نہیں دیتے۔ جب تک ان کے پاس کوئی مانگنے نہ آئے۔ کسی بھی دھرم سماج میں یہ پرتھا نہیں پائی جاتی۔ دوسرے دھرموں میں لوگ خود بخود دان دیتے ہیں۔ دان دینا دھرم کا ایک آوشیک انگ مانتے ہیں۔ اس لئے اپنی آمدنی کا کچھ حصہ دھرم کے کاموں کیلئے ضرور نکال لیتے ہیں۔ اور جس سمے انہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ فلاں دھارمک کاریہ کیلئے سہائتا کی ضرورت ہے۔ وہ خود بخود دان بھیج دیتے ہیں۔ آریہ سماج کی طرح ہمیں کہیں چندہ مانگنے والے نظر نہیں آتے۔ لوگ خود بخود دان دیتے ہیں۔ جن سے دھرم کاریہ چلتے ہیں۔ آریہ جاتی کے سینکڑوں نہیں ہزاروں مندر ہیں۔ اور ان کا کام چل رہا ہے تو محض اسلئے کہ دان پرنالی ایسی ہے۔ کہ ہر ایک شخص مندر میں جاتا اور دکھشنا دینا اپنا کرتویہ سمجھتا ہے۔ آریہ پرشوں میں چونکہ شروع سے اپنے مندروں کیلئے وہ شردھا نہیں۔ جو سناتن دھرمیوں کو ہے۔ اس لئے دان کے لئے انہیں پریرنا کرنی پڑتی ہے۔ اگر ہندو

معافی چاہتا ہوں

یہ دن آریہ سماجوں کے وارشک اُتسووں کے ہیں۔ مئی ماس کے وسط تک آریہ سماجیں اپنے وارشک اُتسو منائیں گی۔ چونکہ ان دنوں آریہ سماج کے اُتسو زوروں پر ہو رہے ہیں۔ اسلئے مجھے ایک ایک ہفتہ کے لئے کئی کئی نمنترن آ رہے ہیں۔ ان میں آریہ سماجوں کے نمنترنوں کے علاوہ سنستھاؤں کے نمنترن بھی شامل ہیں۔ جب سے میں حیدر آباد سے آیا ہوں تب سے دعوتوں کا تانتا بندھ گیا ہے۔ کچھ آریہ سماجیں اپنے اُتسووں پہ پرچار بڑھانے کیلئے مجھے بلاتی ہیں۔ اور کچھ اسلئے کہ وہ حیدر آباد ستیاگرہ کے حالات سنتے سنتے نہیں تھکتیں۔ میری بدقسمتی ہے کہ مجھے عام طور پر انکار کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ منظور رکھنے کی ہی اس لئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ میں ان کے نمنترن سوئیکار نہ کرنے کیلئے آریہ سماجوں اور آریہ سماج کی سنستھاؤں سے چھما مانگنا چاہتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اب سواستھ کسی ہنگامہ خیز کام کی اجازت نہیں دیتا۔ زیادہ تکلیف برداشت نہیں ہو سکتی۔ کئی طرح کی شکائتیں ہیں۔ جن کا انتظام لاہور بیٹھے ہوئے آسانی سے ہو سکتا ہے۔ لیکن باہر نہیں۔ کبھی کان کی شکایت ہے تو کبھی دانت کی۔ سب سے بڑی شکایت ٹانگ کی ہے۔ جس نے مجھے لمبے سفر کے ناقابل بنا دیا ہے۔ اب میں گھر میں تھوڑی دور تو آسانی سے چل سکتا ہوں۔ لیکن باہر نہیں جا سکتا۔ اسلئے جہاں کہیں بھی جاتا ہوں گاڑی پر۔ دور دراز جگہ پر جاتے ہوئے اس لئے بھی گھبراتا ہوں۔ کہ میں چل نہیں سکتا۔ بعض دیہاتوں میں گاڑی کا کوئی معقول انتظام نہیں ہو سکتا۔ پچھلے اکتوبر ماس میں مجھے اپنے ایک عزیز کے وواہ پر جہلم جانا پڑا۔ ڈلہوزی سے جہلم تک ڈانڈی میں گیا۔ اور جہلم سے ڈلہوزی ڈانڈی ہی میں لوٹا۔ جو دو دن جہلم میں رہا وہ بھی ڈانڈی سواری رہا۔ مجھے یہ اچھا نہیں لگتا۔ کہ لوگوں کے سامنے ایسی اوستھا میں آؤں۔ جسے میری امیری یا نزاکت پہ محمول کیا جا سکے۔ لیکن ٹانگ بھی بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ اسلئے میں کسی ایسے ستھان کا نمنترن سوئیکار کر لیتا ہوں۔ جہاں مجھے ادھک کشٹ نہ ہو۔ لیکن زیادہ نمنترن سوئیکار نہیں کرتا۔ میں نے سارے پنجاب کا دورہ کیا ہے۔ اور کئی ستھان ایسے ہیں جہاں میں بار بار بیسیوں بار گیا ہوں۔ لیکن اس وقت تک میں نے مظفر گڑھ کے ضلع کا دورہ نہیں کیا۔ بہت ورش ہوئے ایک بار آریہ سماج ملتان کے وارشک اُتسو پر گیا تھا۔ وہاں کے آریہ پرشوں کی طرف سے زبردست اصرار ہو رہا ہے۔ کہ میں وہاں آؤں۔ لیکن اپنی کمزوری کی وجہ سے میں ٹال رہا ہوں۔ آریہ سماج جتوئی ضلع مظفر گڑھ کا وارشک اُتسو ۲۴-۲۵ فروری کو ہے۔ اس کے منتری مہاشہ جے دیو میرے جوتشہ ... ہیں۔ اور اورنگ آباد جیل میں انہوں نے میری سیوا بھی بہت کی۔ اس لئے میں ان کا نمنترن اسوئیکار نہ کر سکتا تھا۔ ملتان کے وارشک اُتسو پر جانا مان بھی لیا۔ لیکن اپنی

دنوں مجھے ایک ایسے نمنترن پر دہلی جانا پڑتا ہے۔ جسے میں کسی صورت میں ٹال نہیں سکتا۔ اسی طرح آریہ سماج جبلپور کا نمنترن تھا۔ اس کے منتری مہاشہ منوہر لال جی ... بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی لاہور بھی آئے۔ لیکن مجھے ان کا نمنترن سوئیکار کرنے کا ساہس اس لئے نہ ہوا۔ کہ مارگ کٹھن ہے۔ اب یہ حالت ہے کہ اوستھا انوکول ہو تو کام کیا جا سکتا ہے۔ حیدر آباد ستیاگرہ کی اوستھا وشیش تھی۔ گت ورش مجھے اس ورش کی اپیکشا شکائتیں زیادہ تھیں۔ سوچا تھا کیا بنے گا؟ لیکن وہ سمے آریہ سماج کے لئے وشیش لکشا اور آریہ کی پریکشا ہو رہی تھی۔ اس لئے اپنی تمام شکایات کو نظر انداز کر کے میں نے اپنے تئیں ستیاگرہ کیلئے پیش کر دیا۔ اور پرماتما کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔ کہ حیدر آباد جانے سے پہلے جو ایک ماہ کا دورہ میں نے کیا۔ وہ نہایت نروگھن اور سپھل رہا۔ مجھے کوئی خاص شکایت نہ ہوئی۔ اورنگ آباد جیل میں داخل ہونے تک مجھے محسوس نہ ہوا کہ مجھے کوئی شکایت ہے۔ ہاں جیل میں تمام شکایات نے یکے بعد دیگرے مجھ پہ دھاوا کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ... پڑ گیا۔ اور ۱۸ پونڈ وزن کم ہو گیا۔ پرماتما کا دھنیہ واد ہے کہ اورنگ آباد جیل کی کمزوری دور ہو گئی ہے۔ لیکن پہلی شکائتیں بدستور قائم ہیں۔ جو مجھے کسی لمبے اور تکلیف دہ دورہ کی اجازت نہیں دیتیں۔ اس لئے تمام آریہ سماجوں اور سنستھاؤں سے جو مجھے وقتاً فوقتاً اپنے ہاں کا نمنترن دیتے رہتے ہیں۔ میرا ہاتھ جوڑ کر نویدن ہے کہ میں ان کا نمنترن سوئیکار نہیں کرتا تو مجبوری کی حالت میں۔ اس لئے ان کی چھما کا پاتر ہوں۔ یہ نہیں کہ میں آریہ سماج کی سیوا نہیں کرنا چاہتا۔ خواہش اسی وقت تک ہی ہوتی ہے اور جسم اجازت دے تو اب بھی سیوا کے میدان میں کود پڑوں۔ بیکار رہنا مجھے ناگوار ہے۔ اور بیکار رہتا بھی نہیں۔ ہاں سیوا کا پرکار ضرور بدل رہا ہوں۔ میرے مارچ کے چار دن اتوار لگے ہوئے ہیں۔ اور بعض مصروفیتوں کیلئے دوسرے دن رکھنے پڑے ہیں۔ یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ میری عام صحت پہلے سے بہت اچھی ہے۔ لیکن خاص شکائتیں بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے انوکول اوستھا میں اب اس سمے بھی کام کر سکتا ہوں۔ اور شائد پہلے سے زیادہ۔ آریہ پرشوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئیے کہ میری سرگرمیوں کا دائرہ پہلے سے وسیع ہو گیا ہے۔ اس لئے مجھے کچھ ایسے کاموں کیلئے بھی سمے دینا پڑتا ہے۔ جو آریہ سماج کیلئے اُپیوگی تو ہیں۔ لیکن ان کا اس سے براہ راست تعلق نہیں۔ اپنی کمزوری کی بنا پر ان آریہ سماجوں سے چھما چاہتا ہوں۔ جن کا نمنترن سوئیکار نہیں کر سکا ہوں۔

(کرشن)

بھی آریہ سماجیوں کی طرح دان کرتے۔ تو نہ اس قدر مندر بنتے اور نہ اس قدر انسٹی ٹیوشن قائم ہوتے۔

چھوڑ دہندوستان کو۔ دوسرے ممالک میں ہم کیا دیکھتے ہیں۔ وہاں نہ عیسائی سوسائیٹیوں کی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے بھکشا منڈلیاں بھکشا کرنے کو نکلتی ہیں۔ وہاں تو یہ حال ہے کہ ضرورت محسوس ہوئی۔ سماچار پتر دوارا وہ ضرورت جنتا کو جتلا دی گئی۔ اسے کہہ دیا گیا۔ کہ اتنے دنوں تک اتنے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور وہ پوری ہو گئی۔ ہم آریہ لوگ دان کیلئے بڑے مشہور ہیں۔ اور سمجھا یہ جاتا ہے۔ کہ ہم سب سے زیادہ دان شیل ہیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ ہمیں تو اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے بھکشا کرنی پڑتی ہے۔ اور پھر بھی وہ پوری نہیں ہوتیں۔ وہاں اخبار کے ذریعہ اپیل کرنا کافی ہے۔ ایسی مثالیں بھی ہیں جب کہ مقررہ وقت کے اندر ضرورت سے زیادہ روپیہ جمع ہو گیا۔ ہماری سنستھائیں عیسائی سنستھاؤں کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہیں۔ عیسائی ودیشوں میں اپنے مذہب کے پرچار کیلئے لاکھوں روپے سالانہ خرچ کر رہے ہیں۔ ہم اس سمیہ تک ودیش میں اپنا ایک بھی مشن قائم نہیں کر پائے۔ ہم نے اُپدیشک بھیجے بھی تو ادھک سپھلتا نہیں ہوئی۔ کیونکہ جس پیمانہ پر کام چلنا چاہیئے۔ اس کے لئے ہمارے پاس دھن نہیں۔ ہمارے دیش میں عیسائی لوگ اپنے مذہب کا کس قدر پرچار کر رہے ہیں۔ انہوں نے طرح طرح کے انسٹی ٹیوشن کھول رکھے ہیں۔ ان کا کھلا پرچار نہیں ہوتا۔ وہ مباحثے بھی نہیں کرتے۔ پھر بھی ان کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ رفاہ عام کے کئی کاموں کی بدولت غریب لوگوں کو اپنے زیر اثر لے آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ عیسائیوں کی موجودہ نسل اچھی نہ ہو لیکن دوسری نسل تو ضرور پکی ہو جائیگی۔ اس وشواس پر وہ کام کر رہے ہیں۔ پچھلی مردم شماری کی رو سے ان کی تعداد ساٹھ لاکھ سے اوپر ہے۔ دیکھیں نئی مردم شماری کیا دکھاتی ہے؟ جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ اس سے مجھے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ آریہ سماج میں دان کی پرنالی درست نہیں۔ ہم لوگوں میں یہ بھاؤ پیدا نہیں ہوا۔ کہ ہمیں اپنی آمدنی کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور دان میں دینا ہے نتیجہ یہ ہے کہ دان پراپت کرنے کیلئے آریہ سماجی سجنوں کو بہت سے سمیہ اور شکتی کا ویہ کرنا پڑتا ہے۔ کسی وقت ایسے لوگوں کی تعداد بہت تھی۔ جو آریہ سماج کے لئے اپنا سارا وقت دیتے تھے۔ اس کی سیوا کے سوا انہیں کوئی شغل نہ تھا۔ آج یہ حالت نہیں۔ سیوکوں کی سنکھیا دن بدن کم ہو رہی ہے۔ نئے انسٹی ٹیوشن کھولنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ جو انسٹی ٹیوشن قائم ہیں ان کا چلانا بھی کٹھن ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے بار ہا نویدن کر چکا ہوں۔ اور آج پھر دہراتا ہوں۔ کہ آریہ سجنوں کو دان پرنالی کا سنشودھن کرنا چاہیئے۔ ایسا پرواہ چلانا چاہیئے۔ کہ لوگ خود بخود دان دینا شروع کر دیں۔ ان سے مانگنے کی ضرورت نہ رہے۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو کنیا گورکل بھی آرتھک چنتاؤں سے مکت ہو جائے۔

آچاریہ رام دیو اور آچاریا ودیاوتی جی کے پریتن سے کنیا گورکل ایسی اوستھا کو پہنچ چکا ہے۔ کہ اگر اس سمیہ اسے ہانی پہنچی۔ تو سارے آریہ جگت کو افسوس ہوگا۔ کنیا گورکل اس سمیہ کنیاؤں کے شکشنالیوں میں ایک اُچ پد پراپت کر چکا ہے۔ اگرچہ کنیاؤں کو گھر جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ اور انہیں اپنے کل میں ہی رہنا پڑتا ہے۔ پھر بھی سینکڑوں ماتا پتا اپنی کنیاؤں کو وہاں چھوڑ آئے ہیں۔ کنیاؤں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ مشکل ہے تو یہ کہ رکھنے کو جگہ نہیں۔ ایسا شاندار انسٹی ٹیوشن ہماری غفلت یا کم ہمتی کی وجہ سے ہانی کو پراپت ہو تو اس سے بڑھ کر ہمارے لئے بدنامی کا باعث کیا ہو سکتا ہے؟ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ آریہ پرش کنیا گورکل کو اپنے ہردہ میں استھان دیں گے۔ اور جیسا کہ میں نے نویدن کیا ہے۔ وہ دان کے ہر موقعہ پر اسے یاد رکھیں گے۔ انہیں یہ بات ایک منٹ کیلئے بھی فراموش نہ کرنی چاہیئے۔ کہ کنیا گورکل کے سر پر قرض ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس کا کوئی مستقل سرمایہ نہیں۔ اس لئے وہ ایک سال کا خسارہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کا پچھلا وارشک اُتسو دیوالی کے موقعہ پر نومبر ماس میں ہوا تھا۔ اس سمیہ آچاریہ رام دیو جی جیوت تھے۔ اگلے وارشک اُتسو تک ایسا پربندھ ہو جانا چاہیئے۔ کہ کنیا گورکل کی تمام ضرورتیں خود بخود پوری ہوتی رہیں۔ اور وارشک اُتسو پر جو دان آئے وہ اس کا سنچت کوش بن سکے۔ (کرشن)

آچاریہ رامدیو کی سپتری کا وواہ

آچاریہ رام دیو کی سپتری کماری اندھتی کا شبھ وواہ ۱۸ فروری کو نروگھن سماپت ہوا۔ وواہ نہایت سادہ تھا۔ جس میں تکلف نام کو نہ تھا۔ ور ہے سمچاری سوم پرکاش آیورویدالنکار سناتک گورکل کانگڑی اپنی برات کے ساتھ ۱۸ فروری کی شام کو تین بجے لاہور پہنچے۔ لاہور اور لاہور سے باہر کے بہت سے آریہ سماجی سجنوں نے ان کا سواگت کیا۔ وہاں سے انہیں گرودت بھون کی آریہ دھرم شالہ میں پہنچایا گیا۔ جہاں ان کا نواس تھا۔ ساڑھے پانچ بجے وہ ور ودھو کے مکان پر پہنچ گیا۔ سینکڑوں آریہ و دیگر بھائی ان کے سواگت کے لئے لاجپت رائے بھون میں موجود تھے۔ وواہ سنسکار لاجپت رائے بھون کے ہال میں ہوا۔ سینکڑوں دیویاں اور پرش سنسکار کی سماپتی تک بیٹھے رہے۔ سنسکار پنڈت آتمانند ودیالنکار اور پنڈت ٹھاکردت شرما آف امرت دھارا نے کرایا۔ پنڈت ٹھاکردت جی ودیا کھیا بھی ساتھ ساتھ کرتے جاتے تھے۔ پنڈت ۔۔۔ کماری وویا وتی جی سیٹھ آباد! کنیا گورکل نے پہلے آشیرواد دیا۔ انبالہ کے رائے امرت رائے آدر بیں جی اس آشیرواد میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد ور کے پتا لالہ سکھرام داس پردھان آریہ سماج پنڈ دادنخان نے آشیرواد دیتے ہوئے ایسے اچھے بھاؤ پرگٹ کئے کہ حاضرین عش عش کر اُٹھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں اپنا سوبھاگیہ سمجھتا ہوں۔ کہ میرا سمبندھ پرپوار سے ہوا ہے۔ جو اپنا تیاگ کر چکا ہے۔ اور جس کے پتا آچاریہ رام دیو نے اپنا سارا جیون آریہ سماج کا سمرپن کر دیا۔"

پھر ودھو کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ۔۔۔ "جس گھر سے تم آئی ہو وہاں تجھے محبت کرنے والے بھائی تھے۔ اور جس گھر میں تو آئی ہے وہاں بھی تیرے بہن اور بھائی تجھ سے محبت کریں گے۔ تو ہمارے گھر کی رانی ہوگی۔"

لالہ سکھرام داس نے اس موقعہ پر آریہ سماج کو دان دئے۔ برات سات بجے کے قریب سنسکار سے اور آٹھ بجے برات کو بھوجن پر بٹھایا اور وہ نو بجے بھوجن کر کے اپنے نواس پر چلی گئی۔ دوسرے دن ۱۲ بجے کا کھانا دیا گیا۔ اور وہ دو بجے کی گاڑی سے پنڈ دادنخان کے لئے روانہ ہو گئی۔

اس شبھ سمبندھ پر میں ور اور ودھو کو بدھائی دیتا ہوں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ ان کا گرہستھ سکھی ہو۔

(کرشن)

ہشوراتری نمبر کیلئے آرڈر

اگلا انک شدھ مانتی نمبر ہوگا۔ جس میں ۳۲ صفحے اور ایک شاندار سہ رنگی دیا نند کی ہوگی۔ چھپائی کاغذ کی گرانی کے باوجود پرچار کے دچار سے قیمت صرف ۳ ر رکھی گئی ہے۔ دیر کرنے کا وقت نہیں۔ اس لئے سماجوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں۔ اور قیمت بحساب دو آنے فی کاپی منی آرڈر بھیجدیں۔ اس طرح انہیں جہاں نمبر سے پہلے ملیگا۔ وہاں تراش بھی بچ جائیگا۔ اور وی۔ پی خرچ اور ڈاک کی بھی بچت رہے گی۔ (منیجر)

جس کی بہت انتظار تھی وہ کتاب

کام ورتی شاستر حصہ دوم

مصنفہ

کوی نود وید بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وید چھپ کر تیار ہے!

شادی شدہ جنسی علوم کے شائق علم دوست اصحاب دو پیسہ کے ٹکٹ بھیجکر اس کو منگوانے کی تفصیل طلب کریں۔

المشتہر

مینجر دیش اوپکارک بک ڈپو امرت دھارا بھون لاہور

مسٹر دیرنیدر کے مقدمہ کا فیصلہ - لاہور ۲۲ فروری - آج ملتان میں مسٹر دیرنیدر کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا - انہیں چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دیگئی ہے - انہیں بی کلاس

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

کانگریس کا آئیندہ قدم

صدر منتخب ہونے کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد نے جو بیان دیا ہے۔ اس میں اس سوال کا کہ کانگریس کا آئیندہ قدم کیا ہوگا جواب واضح الفاظ میں موجود ہے۔ مولانا کا یہ کہنا ہے کہ موجودہ صورت حالات بہت عرصہ تک جاری نہیں رہ سکتی۔ اور نہ اب کانگریس زیادہ دیر تک چپ بیٹھ سکتی ہے۔ اسے اگلا قدم اُٹھانا ہوگا"۔

یہ سول نافرمانی کیا صورت اختیار کرتی ہے۔ اس کے متعلق۔ راشٹرپتی نے کچھ نہیں کہا۔ درحقیقت اس کے متعلق ابھی کچھ کہنا ہے بھی مشکل۔ غالباً رام گڑھ کانگریس میں سب کچھ طے ہو جائے گا۔

بچ نکلے!

جب ہم نے مولوی فضل الحق وزیر اعظم بنگال کی اپنی جبل پور والی اس تقریر کیلئے جس میں انہوں نے ہندوؤں کو "کٹنے" کہا تھا معافی مانگ لینے کی خبر پڑھی۔ تو ہم نے سمجھا۔ کہ مولوی صاحب، شائد بدل گئے ہیں لیکن اب معلوم ہؤا۔۔۔۔ کہ انہوں نے اس غیر ذمہ وارانہ تقریر سے لئے معافی کیوں مانگی تھی؟ کہا جاتا ہے۔ کہ سی۔ پی گورنمنٹ نے اس کے متعلق حکومت ہند سے شکایت کی تھی۔ قانون دانوں کی رائے میں یہ تقریر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کی زد میں آتی ہے۔ کیونکہ اس میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلائی گئی تھی۔ اس منافرت انگیزی کی تلافی کرنے کے لئے مولوی صاحب نے معافی مانگ لی۔ اور بچ نکلے۔ اسلئے کہ ایک صوبہ کے وزیر اعظم تھے۔ ورنہ دھر لئے جاتے!

ہولناک اعداد و شمار

حکومت ہند کے فارن سیکرٹری کے بیان کے مطابق یکم اپریل سے کل یک سو ساٹھ اشخاص قبائلیوں کے ہاتھوں اغوا کئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے ۱۰۲ ہندو ہیں۔ جن میں ۲۵ عورتیں بھی شامل ہیں۔ ۵۶ مسلمان ہیں جن میں تین عورتیں ہیں۔ اور ۲ سکھ۔ قبائلیوں کے ہاتھوں ہلاک ہونے والوں میں ۲۳ مسلمان ۱۱ ہندو (۲ عورتیں) اور چار سکھ تھے۔ ہلاک شدگان میں ۱۱ سرکاری ملازم بھی ہیں۔ ان ہولناک اعداد و شمار سے ہندوؤں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اور۔ انہیں

ہندو لڑکیاں مسلمان بنائی جا رہی ہیں

کل تک تو قبائلی ڈاکو ہندوؤں کو اغوا کرتے لُوٹتے اور مارتے ہی تھے۔ اب انہوں نے اغوا شدہ ہندو لڑکیوں کو زبردستی مسلمان بنا کر انہیں قبائلی نوجوانوں سے بیاہنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ تازہ اطلاع یہ ہے۔ کہ نار حکیم وار الہ کوڑا رام کی لڑکی کھیمی بائی۔ لالہ لبھا رام غازی اکبر کی لڑکی آسی بائی۔ اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی ایک اور ہندو لڑکی نندی بائی کو زبردستی مسلمان بنا کر ان کی شادیاں قبائلی نوجوانوں سے کر دی ہیں۔ کیا ہندو اب بھی نہ چیتیں گے؟

غیر زراعت پیشہ لوگوں پر ایک اور ٹیکس

چوہدری سر چھوٹو رام وزیر ترقیات پنجاب نے ۱۴۔ فروری کو گھرونڈہ ضلع کرنال میں زمینداروں کے ایک بھاری مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ "زمیندار صوبہ کے سرکاری خزانہ میں روپیہ میں سے پندرہ آنے دیتے ہیں۔ اب اس بوجھ کا کچھ حصہ ساہوکاروں کو بھی برداشت کرنا چاہیئے۔ وہ کئی نسلوں سے زمینداروں کو ہی لُوٹتے آرہے ہیں۔ یونینسٹ گورنمنٹ غیر زمینداروں پر ایک نیا ٹیکس لگانے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ یہ ٹیکس تقریباً چھ کروڑ روپیہ ہوگا"۔

اس کا مطلب یہ ہؤا۔ کہ غیر زراعت پیشہ لوگوں کو ایک نئے ٹیکس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

"اہلحدیث" کا مذاق

ہم نے "پرکاش" کی کسی گذشتہ اشاعت میں ہندوؤں کی گھٹتی ہوئی تعداد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہندو نیتاؤں سے اس کا علاج سوچنے کی درخواست کی تھی۔ ہندو نیتاؤں نے تو اس طرف توجہ نہیں دی۔ البتہ مسلم اخباروں نے ضرور دی ہے۔ چنانچہ "اہلحدیث" نے اپنی ۱۴۔ فروری کی اشاعت میں اس مرض کا علاج بتاتے ہوئے مشورہ دیا ہے۔ کہ "ہر ہندو اور آریہ کم سے کم دو دو استریاں کرے۔ پھر دیکھ لینا۔ کہ مردم شماری میں ہندوؤں کا شمار کتنی ترقی کرتا ہے؟ اس تجویز کے شکریہ میں ہم کوئی مالی معاوضہ نہیں چاہتے"۔

ہم "اہل حدیث" کے مشکور ہیں۔ کہ اس نے ہمارے مرض کا نسخہ بغیر فیس کے تجویز کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا وہ "دوا" بھی خود ہی سپلائی کرنے کو تیار ہے؟

بھارت رکھشا دل

خاکساروں کے مظاہروں نے ہندوؤں کو یہ احساس کرا دیا ہے۔ کہ انہیں بھی اپنی رکھشا کے لئے ایک ایسی ہی آرگنائزیشن کی ضرورت ہے۔ چنانچہ پچھلے کچھ مہینوں میں کئی دل بن چکے ہیں۔ جیسے "راشٹریہ اکینا دل۔ اگنی دل۔ گینتی دل۔ ترشول دل" وغیرہ۔ آریہ ویر دل اور مہابیر دل پہلے ہی موجود تھے۔ ان سب دلوں کی انفرادی حیثیت تھی۔ کوئی ذمہ دارانہ تنظیم نہ تھی۔ اچھا ہؤا جو ان سب کا ایک سنگٹھن بنا کر اسے "بھارت رکھشا دل" کا نام دے دیا گیا۔ ضرورت ہے۔ کہ اس آرگنائزیشن کو بڑے بڑے ہندو نیتاؤں کی سرپرستی و امداد حاصل ہو۔ تاکہ جن مقاصد کے لئے وہ قایم کیا گیا ہے۔ انہیں وہ حقیقی معنوں میں پورا کر سکے۔

کرایہ میں اضافہ کی تجویز

مرکزی اسمبلی میں ریلوے بجٹ پیش ہے۔ جو تخمینہ جات پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۳۹-۴۰ء میں تین کروڑ اکاسٹھ لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی۔ حالانکہ اندازہ دو کروڑ تیرہ لاکھ کا تھا۔ آئیندہ سال یعنی سنہ ۱۹۴۰-۴۱ء میں ۸ کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ کی بچت کا اندازہ ہے۔ اس امر کے باوجود کہ ریلوے کو اس قدر بچت ہو رہی ہے۔ اس کے ممبر کمرشل نے کرایہ میں اضافہ کی تجویز کی ہے۔ اس کی یہ تجویز کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوتی۔ اگر وہ تیسرے درجے کے مسافروں کی سہولتوں کے لئے کچھ کرنے کا اعلان کرتی۔ اور اپنے ملازمین کو وار الاؤنس دینے کی فیصلہ کرتی۔ جب وہ ان دو باتوں میں سے ایک کے لئے بھی تیار نہیں تو کرایہ میں اضافہ کیوں کرنا چاہتی ہے۔ خاص کر اس حالت میں جب کہ اسے خسارہ نہیں۔ بلکہ معقول بچت ہو رہی ہے۔

سندھ میں ہندو ملٹری کالج

آخر سندھ کے ہندوؤں نے محسوس کیا کہ انہیں اپنی رکھشا کے لئے آپ تیار ہونا چاہیئے۔ چنانچہ یہ اسی بات کا نتیجہ ہے۔ کہ انہوں نے ایک ہندو ملٹری کالج کھولنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی عملی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ ۱۰۔ فروری کو کراچی میں صوبہ کے سرکردہ ہندوؤں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں دو کمیٹیاں بنائی گئیں۔ ایک کا کام چندہ جمع کرنا ہوگا۔ اور دوسری کا تعلیم کا نصاب تیار کرنا۔ کالج کے کل اخراجات کا تخمینہ ۴ لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے۔ تیس ہزار روپیہ تو جمع بھی ہو چکا ہے۔

ہم سندھ کے ہندوؤں کو ان کی ان نیک کوششوں کے لئے مبارکباد دیتے ہیں۔

واردھا شکشا پرنالی

اس انک میں صفحہ ۹ پر "واردھا شکشا پرنالی کی سمالوچنا" کے شیرشک سے ایک لیکھ چھپا ہے۔ اس لیکھ میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح کانگریس نے اپنی تعلیمی سکیم میں ہندوؤں سے ناانصافی کی ہے۔ ہندو بزرگوں اور ان کے کارناموں کو تو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ لیکن ودیشی اور مسلمان بزرگوں کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ اس کا پرنیام یہ ہوگا۔ کہ ہندو بچے اپنے بزرگوں کے شاندار کارناموں سے آگاہ نہ ہو سکیں گے۔ اور ان پر مسلمانی تہذیب تمدن اور شجاعت کا پربھاؤ زیادہ پڑے گا۔

فائدہ نہ ہو تو دام واپس ← سچائی کا زندہ ثبوت

کام دیو بوٹی (رجسٹرڈ)
صرف سولہ دن کے اندر اندر مادرزاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو غلطی نامرد و بیکار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک ۱۲ع محصولڈاک ۸؍

کام دیو تیل (رجسٹرڈ)
بغیر پھوڑے پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ کہ تندرست بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک ۷؍

رتی بھنڈار گولیاں
یہ گولیاں قوت باہ داماسک کیلئے دنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں۔ قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک ۷؍

مینیجر اوشدھ بھنڈار فیروز پور شہر

دلتوں کے اُدّھار کا کام آج دو پرکار سے کیا جا رہا ہے - ایک پرکار کے کام کرنے والے وہ ہیں - جو ان بھائیوں کو ہندو جاتی کا مولیہ وان انگ رکھتے ہوئے انہیں پرتیک پرکار کے دھارمک تتھا سماجک ادھیکار دینا چاہتے ہیں - اس شرینی میں آریہ سماج اور اس کی بنائی ہوئی سمست سنستھائیں جیسے ہیں آپ کا یہ دلت اُدّھار منڈل ایک پرشنسنیہ ستھان رکھتا ہے ہیں - دوسرے پرکار کے کام کرنے والے وہ ہیں - جو انہیں ہندوؤں سے پرتھک کر کے ایک یا دوسرے پرکار کی اپنی سوارتھ سدھی کرنا چاہتے ہیں - اس سمودائے میں برٹش گورنمنٹ تتھا عیسائی مسلمان آدی ودھرمی شامل ہیں - نیچے اس دیکھ میں اس پر پرکاش ڈالنے کا یتن کیا جاوے گا ۔

پراچین آریہ جاتی کی نیتی

وید نے اپنے اندر سب کرم کرنے کی درشٹی سے سمست سماج کو دو بھاگوں میں وبھکت کیا ہے — اوّل آریہ دوسرے دسیو - ان میں سے اچھے کام کرنے والے آریہ اور برے کام کرنے والے دسیو کہے جاتے ہیں - ایسا وبھاگ کرتے ہوئے وید نے سپشٹ آگیا دی ہے - کہ "دسیوؤں سے برے کرم چھڑا کر اچھے کرم کرنے والے بنا کر انہیں بھی آریہ بنانے کے لئے آریوں کو سدیو یتن کرنا چاہیئے"۔

اس وبھاگ کے بعد وید نے گن کرم کی درشٹی سے آریوں کو ایک شریر کی اپما سے براہمن (مہرستھانی) کھشتری (باہو اور وکشستھانی) ویش (اُرو ستھانی) اور شودر (پادستھانی) چار بھاگوں میں وبھکت کرتے ہوئے کرانتک ریتی سے دکھلا دی کہ یہ چاروں (ورن) ایک ہی انگ کے چار بھاگ ہیں - (اچھوت آدی سبھی چوتھے ورن میں سمّلت ہیں) اور اس لئے شریر ورت انہیں بھی ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں برابر شامل رہنا چاہیئے - اور شریر کے انگوں میں جتنا بھید ہوتا ہے - اس سے زیادہ بھید بھاؤ نہ رکھتے ہوئے مل کر اور بانٹ کر کام کرنا چاہیئے ۔

(۲) آریہ جاتی نے وید کی اُپریکت شکشا کے انوسار جگت کے آرمبھ سے بکرمادتیہ کے منتم سمے کال تک آچرن کیا - اور دیش کے باہری بھاگ سے آنے والے ہن سیتھین - گرک آدی بہو سنکھیک جن سمودائے کو اس پرکار آریہ جاتی میں سماوشٹ کر لیا - کہ آج نہیں بتلایا جا سکتا کہ کون ہن تھا - اور کون سیتھین یا گریک - اس سے صاف

ہریجن اُدّھار اور آریہ سماج

(دلت اُدّھار سمیلن سیالکوٹ کے پردھان شری مہاتما آنند سوامی کا لیکچر)

ظاہر ہے کہ آریہ جاتی کی نیتی اپنے میں ملانے اور جذب کرنے کی تھی - پرتھک کرنے کی نہیں ۔

(۳) پھر یہ پرتھک کرنے کی نیتی کہاں سے آ گئی - اس کے لئے ہم اُسی ادور درشی قنوج کے راجہ جے چند کو اُتردایی ٹھہراتے ہیں - جس نے اپنی کُٹل نیتی سے آریہ ورت کو ہندوستان بنانے کا سوتر پات کیا تھا - یہ ایک ارتھاتمک گھٹنا ہے - کہ جب ہن اور سیتھین آدی کی طرح دیش میں مسلمانوں کا آگمن ہوا - تو جے چند کی راج سبھا میں یہ پرشن اُپستھت ہوا - کہ ان (مسلمانوں) کو آریہ جاتی میں ملانا چاہیئے یا نہیں ؟ جے چند کی سبھا ایک مت نہ ہو کر دو حصوں میں بٹ گئی - تین سبھاسدوں نے ملانے اور چار نے نہ ملانے کی سمّتی دی - یدی جے چند بدھیمان ہوتا - تو الپ پکش میں اپنی سمّتی ملا کر

اُسے پُشٹ کر...... دیتا - تو آج عرب اور پاکستان کا سوپن دیکھنے والے دیش میں ورتمان روپ میں نہ ہوتے - بلکہ وہ آریہ جاتی کا انگ اور آریہ سنسکرتی کے پرسارک ہوتے - پرنتو ایسا ہونے پر جے چند کا جے چند رہن اتہاس کے پرشٹھوں پر انکت نہ ملتا - اس نے اپنی ادور درشتا سے (نہ ملانے والے) پکش کو مان لیا - اور مسلمانوں کو پرتھک اپنی جڑ جمانے کا اوسر دے دیا ۔

۴- اس دیش کے اتہاس میں یہی منحوس گھڑی تھی - جس نے پرتھک کرنے کے بھاؤ کو جنم دیا - پہلی یہ ہوا - کہ آریہ جاتی اسنکھیہ اُپ جاتیوں میں وبھکت ہو گئی - کھانا الگ - وواہ الگ - رہن سہن الگ - سنکشیپت یہ کہ آریہ (ہندو) جاتی میں سینکڑوں بھید بھاؤ - اونچ

ہوشیار!

دھوکہ سے بچیے! — دھوکہ سے بچیے!

گوکل فارمیسی لمیٹڈ

کی

مشہوری

کو دیکھ کر کچھ لوگوں نے اپنی آیورویدک فارمیسی کا نام گوکل فارمیسی رکھ کر پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے

اس لئے

دھوکہ سے بچنے کیلئے دوا خریدتے وقت ہر چیز پر

امر شہید شری سوامی شردھانند کی تصویر

ضرور دیکھ لیا کریں ۔

ڈائریکٹر گوکل فارمیسی لمیٹڈ - چاندنی چوک ، دہلی

نیچ کے وچار اور ایک دوسرے سے گھرنا کی بھاونائیں اُتپن ہو گئیں - یہی اسی کے بعد ہی کا کچھ سمے تھا - جس میں شودر اسپرشیہ بھید ہو گئے - کچھ اس میں چھوت ٹھہرائے گئے اور کچھ اچھوت - پرنتو گھرنا کے پاتر بنے - اسی انشٹ پری ورتن نے جاتی کو حصوں میں بانٹ دیا - اور وہ اس دُردشا میں آ گئیں - جس میں آج ہم اسے دیکھ رہے ہیں ۔

شدھار کا پریتن

رشی دیانند کی درشٹی میں وید سروپری اور آریہ انہی اور ایک ماتر انہی وید کے کامیاب شکشا پر چلنا اور چلانا ابھشٹ تھا - انہوں نے گھوشنا کی - کہ اچھوت آریہ جاتی کے انگ ہیں - اور انہیں دیاؤں کو پڑھانے اور سبھی سماجک ادھیکار ہیں - یہاں ایک بات یاد رکھنی چاہیئے - کہ سنسکرت ساہتیہ میں وارشنک (۲) اشٹ میں ورنت کارنوں سے دسیو شودر یہ اپنی واپس کے طور پر استعمال پر پریکت ہوئے ہیں - سوامی نے بھی اپنے امر گرنتھ ستیارتھ پرکاش میں کہیں کہیں ایسا پریوگ کیا ہے - اس ان کے اس گرنتھ میں جہاں کہیں شودر کے انارینو کا پریوگ ملے - وہاں اس شودر کو دسیو ستھانی سمجھنا چاہیئے ۔

آریہ سماج نے اپنے پرورتک کی پر عمل کیا - اور اچھوتوں کو چھوت بنانے سپھلتا کے ساتھ پریتن کیا - اسی پریتن پھل یہ ہے - کہ میگھوں - ڈوموں - کبیر پنتھیوں بٹوالوں - چماروں - اور رہتیوں آدی کی شدھی کا کاریہ شروع ہوا - ان کو سماج دیا گیا - اس سمے تک دس لاکھ اچھوتوں کو شدھ کر کے ان سے اچھوت دور کر دیا گیا ہے - اور انہیں نہ کیول پر چڑھنے - سکولوں میں پڑھنے پڑھانے اُچیہ جاتیوں کے ساتھ ایک ہی فرش پر بیٹھنے کے ادھیکار ملے - بلکہ وہ ان اُچیہ جاتیوں کے ساتھ کھان پان اور کہیں کہیں وواہ سمبندھ کرنے میں بھی سپھل ہوئے - اور ہو رہے ہیں ۔

اور اس سے ادھک پرسنتا کی بات ہے کہ اُنتری بھارت کی سناتن دھرم آدی سبھائیں نے بھی اب اپنا درشٹی کون بدل لیا ہے - اور وہ بھی اب اس شدھار کاریہ میں بھاگ لینے لگی ہیں ۔

ریاست بڑودہ میں آریہ سماج کا کام

(لیکھک۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

ہم اخباروں میں پڑھا کرتے تھے۔ کہ بڑودہ میں آریہ سماج کا خوب پرچار ہے۔ ماسٹر آتمارام جی امرتسری نے ریاست بڑودہ میں آریہ سماج کے کام کو عروج تک پہنچایا ہے۔ میرے دل میں زبردست خواہش تھی۔ کہ ایک دفعہ آریہ سماج بڑودہ میں جاکر پرچار کروں۔ اور کنیا مہاودیالیہ دیکھوں۔ ساتھ ہی یہ بھی سن رکھا تھا۔ کہ مہاراجہ صاحب بڑودہ نہ صرف آریہ ہیں۔ بلکہ مہرشی دیانند سرسوتی کی بنائی ہوئی پرتیپکارنی سبھا کے پردھان بھی۔ اس لئے اچھا ہوا۔ کہ میں یہاں آریہ سماج ہی نہیں۔ دربار میں بھی لیکچر دوں گا۔ اس لئے میں دھرم کا کام میں پرچار کر سکے ۳۰ جنوری کی صبح کی گاڑی سے بڑودہ پہنچا۔ سٹیشن پر پردھان اور اناتھ آشرم بڑودہ کے کاریہ کرتا موجود تھے۔ پردھان جی نے ہمیں اپنے مکان پر ٹھہرایا۔ اور پرچار کا پربندھ کیا۔ میں نے یہاں چار روز قیام کیا۔ چار لیکچر جوبلی کا رنج میں۔ ایک مہاراجہ کالج میں۔ ایک اناتھ آشرم میں کل چھ لیکچر دیئے۔ حاضری متوسط درجہ کی ہوتی رہی۔ بلحاظ آبادی شہر حاضری بہت کم تھی۔ دربار کے معزز اصحاب میں سے کوئی شامل نہیں ہوتا تھا۔ یہاں چالیس برس سے آریہ سماج کا وجود ہے۔ مگر ناظرین یہ پڑھ کر سخت حیران ہوں گے۔ کہ یہاں سماج کا اپنا مندر نہیں ہے۔ نہ صرف یہ کہ مندر نہیں ہے۔ بلکہ کرایہ پر بھی کوئی مکان نہیں لیا ہوا۔ جس پر اوم کا جھنڈا لہراتا ہو یا سماج کا لٹکتا ہو یا دفتر ہو۔ دما ہنا نہ ست سنگ بھی نہیں ہوتا گویا کہ یہاں آریہ سماج برائے نام ہے۔ نہ معلوم کتنے سبھا سد ہیں۔ ہمیں تو پردھان جی کے مکان پر کسی سبھا سد کے درشن نہیں دیئے۔ ممکن ہے لیکچروں میں آتے ہوں۔ چونکہ لیکچر جوبلی باغ میں ہوا کرتے تھے۔ اور لوگ وہاں شام کو تفریح کے لئے جاتے ہیں۔ اس لئے وہاں حاضری کا ہو جانا تو کچھ مشکل نہیں۔ لیکچروں میں زیادہ حاضری کا ہو جانا کامیابی کا ثبوت نہیں کہا جا سکتا۔ جب کہ یہاں ساپتاہک ست سنگ نہیں ہوتے۔ سماج کرایہ کے مکان میں بھی نہیں لگتی۔ تو پھر آپ سمجھ لیں۔ کہ بڑودہ ریاست میں آریہ سماج کا کتنا کام یا پرچار ہو رہا ہے۔ پردھان سماج کسی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ افریقہ میں ملازم تھے۔ وہاں سے ریٹائر ہو کر انہوں نے بڑودہ میں ایک کوٹھی خرید کر اپنی رہائش اختیار کی ہوئی ہے۔ ان کا شہر کے لوگوں میں نہ رسوخ ہے نہ میل جول۔ کیونکہ وہ الگ تھلگ رہتے ہیں۔ منتری مہاشہ پہلے دن تو لیکچر میں آئے نہیں۔ کیونکہ دھرم کام چلے گئے تھے۔ دوسرے روز لیکچر میں آکر آدھ گھنٹہ بیٹھ کر چلے گئے۔ البتہ ممبرے اور چپڑے روز حاضر تھے۔ یہ تو ہے بڑودہ سماج کی حالت۔

فرد لی باغ میں کنیا مہاودیالیہ ہے۔ ماسٹر آتمارام جی نے بہت جانفشانی سے قائم کیا تھا۔ جو اب اچھی حالت میں چل رہا ہے۔ وہاں بھی ایک سماج ہے۔ مگر اس میں کنیا مہاودیالیہ کے سنچالک ہی کارکن ہیں۔ اس کا بھی کوئی اپنا مندر نہیں۔ کنیا مہاودیالیہ میں ہی لگتی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

آئندہ مردم شماری اور ہمارا کرتویہ

(از لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

ناظرین! آپ کو بھلی بھانتی معلوم ہے کہ سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ہندوؤں نے مردم شماری کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ لیکن مسلمان از حد کوشش کرتے رہے تھے۔ کہ وہ ہر وسیلہ سے اپنی تعداد کو بڑھاویں۔ کمشنر مردم شماری پنجاب نے اپنی رپورٹ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ مردم شماری کے ہندسہ جات صحیح نہیں ہیں۔ لیکن غلطی نہایت معمولی اور قابل درگذر ہے۔ اصلیت یہ ہے۔ کہ سنہ ۱۹۲۱ء کے مقابلہ پر سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں مسلمانوں کی تعداد میں جو بیس لاکھ کا اضافہ ہوا تھا۔ وہ ہمارے بائیکاٹ اور مسلمانوں کی لگاتار کوششوں اور کئی مقامات پر غلط اندراج کا نتیجہ تھا۔ کئی جگہوں سے یہ خبر ملی تھی۔ کہ بعض مسلمان بھائی ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور مردم شماری کے لئے ان کا شمار ہو گیا تھا۔ وہ وہاں سے اٹھ کر کسی دوسری نزدیکی مسجد میں چلے گئے اور وہاں ان کا نام دوبارہ شمار ہوا۔ ان غلط طریقوں سے مسلمان بھائیوں نے اپنی تعداد کو بڑھ چڑھ کر دکھایا۔ اور تعداد کے لحاظ سے کونسل میں زیادہ نیابت حاصل کی اور اس طرح سے زیادہ پولیٹیکل طاقت کما ہاتھ میں لیا۔

اگلی مردم شماری سنہ ۱۹۴۱ء میں ہونے والی ہے۔ اور ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ وہ پچھلی مردم شماری سے کچھ سبق سیکھیں۔ جس میں ان کی مجرمانہ لاپرواہی اور نادور اندیشی کی وجہ سے ہندوؤں کی تعداد میں دو لاکھ کی کمی واقع ہوئی تھی۔ تعداد پر بہت کچھ انحصار ہے۔ اور ہم اس سوال کی طرف سے اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ اگر کریں گے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہماری تعداد میں کمی واقع ہوگی۔ اور ہماری پولیٹیکل۔ اخلاقی اور اقتصادی طاقت کمزور ہو جائیگی اس لئے میں سب بھائیوں کی توجہ اس ضروری سوال کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ اس کی طرف پورا دھیان دیں۔ ہمیں خاص کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہمارے مسلمان بھائی غلط اندراج سے اپنی اصلی تعداد کو نہ بڑھاویں۔ اور ہندو مردم شماری کا نہ تو بائیکاٹ کریں۔ اور نہ ہی اس کی طرف سے غافل و لاپرواہ رہیں۔

پچھلی مردم شماری میں چار لاکھ ہندو دھرمی جنوں نے اپنے آپ کو ہندو نہیں لکھایا بلکہ آد دھرمی لکھوایا تھا۔ اگر خوش قسمتی کے خاصے میں یہ لوگ ہندو لکھواتے۔ تو پنجاب کے اندر دس نشستیں اور کونسل میں ہندوؤں کو مل جاتیں۔ آد دھرمی لیڈروں کی غلطی کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کو حق نیابت زیادہ مل گیا ہے۔ اگر آد دھرمی اپنے آپ کو ہندو لکھواتے۔ تو ہریجنوں کو آٹھ کی بجائے دس نشستیں مل سکتی تھیں۔

میں سب ہریجن بھائیوں سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ اپنے آپ کو غیر ہندو نہ لکھوائیں ہندوؤں کے بے شمار فرقے ہیں۔ وہ جس کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں۔ اس میں اپنا نام لکھوائیں مگر یہ کبھی بھول کر بھی نہ کہیں۔ کہ ہم ہندو نہیں

الوپیتھک ایک مہاتما کا تحفہ سب ادویات

ہومیوپیتھک یونانی و مصرانی وغیرہ

مسیحا بواسیر پر مہاتما جی کا نسخہ سبقت لے گیا

اس وقت دنیا میں بواسیر کی سب ادویات کی سرتاج ہے

کیونکہ

بواسیر کی درد جلن اور خون کو شرطیہ فوراً بند کرتا ہے اور مسوں کو ختم کرتا ہے

بڑے بڑے معزز ڈپٹی کمشنر۔ انسپکٹر اور ایڈیٹر صاحبان

دہلی۔ بنارس۔ باندہ۔ گیا۔ کانپور۔ بمبئی وغیرہ وغیرہ مقامات سے لکھتے ہیں۔ کہ جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہوا۔ تو مسیحا بواسیر نے جادو کا کام کیا۔ بوجہ ہمدرد نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ بواسیر اور تپدق کے علاج کی کھوج اور تجربہ میں صرف کیا۔ مسیحا بواسیر سب کا انتخاب ہے۔ یہ الفاظ بازار اور اشتہار کے نہیں بلکہ بڑی ذمہ داری سے لکھے جا رہے ہیں۔ تجربہ کیجئے اور داد دیجئے۔ قیمت للعہ۔ مسے گرانے کی دوا ۸ آنے۔

مسیحا کمزوری — اخراج خون۔ بواسیر۔ تپ دق۔ جریان۔ ضعیفی۔ جوانی کی بے عنوانی یا کسی اور دیگر بیماری کے سبب کمزور اصحاب کیلئے نہایت ہی قیمتی دلیسی اشیاء کا مرکب مسیحا کمزوری تیار کیا گیا ہے۔ جو تازہ خون پیدا کرتا۔ بھوگ لگاتا۔ ہضم درست کرتا۔ پاخانہ صاف لاتا۔ اور ریاح اپھارہ کو دور کرتا ہے۔ طاقت کی کوئی دوا اس کا مقابلہ نہیں کرتی۔ ایک عجیب امنگ پیدا کرتا ہے۔ جس کے لکھنے میں قلم عاجز ہے۔ اثر مستقل رہتا ہے۔ عمر کو دراز کرتا ہے۔ قیمت اکیس یوم عہ۔ آرڈر کے ساتھ ۲؍ قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔

ڈاکٹر پھیدن لال آریہ ایم ڈی ڈی ایس ایل ایم آر اے ایس لنڈن ماہر علاج بواسیر و تپدق موجد مسیحا کمپنی

بڑا بازار بریلی (یو۔ پی)

یہ سب منتر اتنے سپشٹ ہیں۔ کہ اُن کے ارتھ میں کچھ بھی سنشیہ کرنا ان اوشیک ہوگا۔ ان سب سے وشو بندھتو کی بھاؤنا کا ویدوں میں کتنے زور سے پرتی پادن کیا گیا ہے۔ یہ بھی بھانتی ہر ایک کے دھیان میں آسکتا ہے۔

وشو بندھتو پریم کے ساتھ ہی وشو شانتی کا انیشٹ تعلق سمبندھ ہے۔ پرسپر بھائی بھائی کا ناطہ ہوتے ہوئے بے شک شانتی نہیں ہوسکتی۔ جب تک کہ پرسپر سنیہ رکھنے کی بھاؤنا من میں اُنہیں نہ کی جائے۔ اتہ ایو وید جہاں وشو بندھتو کی بھاؤنا کو بڑھانے کا اُپدیش دیتا ہے۔ وہاں ساتھ ہی ساتھ آپس کے ویر بھاؤ اور دویش ایرشا آدی مٹانے کے لئے بھی اُتنا ہی زور دیتا ہے۔ ہم گت انک میں اتھروید کے ایک منتر کو اُدھرت کر آئے ہیں۔ جو کہ اسی بات کی اور نردیش کرتا ہے۔ یہاں پر ہم دو تین اور بھی منتر دے کر اس کی پشٹی کرنے کا یتن کرینگے۔ یجروید کے ۳۶ ویں ادھیائے کے ۱۸ ویں منتر میں کہا ہے کہ:۔

मित्रस्य मा चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षन्ताम् ।
मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षे मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे ॥

ارتھات:۔ سب پرانی ماتر مجھ کو متر کی درشٹی سے دیکھیں۔ ساکشات کوئی بھی پرانی مجھ سے دویش نہ کرے۔ وہ مجھے اپنا ہی سمجھیں۔ میری مرتیو سے رکشا کریں۔ متر شبد کا ارتھ ہے۔

मरणात् त्रायते इति मित्रः

جو مرنے سے بچاوے وہ متر ہے۔ اسی پرکار میں بھی پرانی ماتر کو متر کی درشٹی سے دیکھوں۔ اُن کی پران ہانی کبھی نہ کروں۔ ایرشا، دویش آدی سا پاپ کرم نہیں۔ جب پرکار ایک ہاتھ سے تالی نہیں بج سکتی۔ ٹھیک اسی پرکار صرف ایک ہی پکش کی اور سے چاہنے سے متر تا نہیں ہو سکتی۔ اتہ ایو منتر کے انت میں آپ سبھا کے ذریعہ ہی کہا ہے کہ ہم سب پرانی ماتر آپس میں ایک دوسرے کو متر کی درشٹی سے دیکھیں۔ تاکہ دویش آدی کی بھاؤنا کبھی نہ ہو سکے۔ ایسے ہی:۔

विश्वा द्वेषांसि प्रमुमुग्ध्यस्मत्
(یجروید ۲۱-۳)

युयोध्यस्मद् द्वेषांसि
(یجروید ۱۳-۳۴)

आरे द्वेषांसि सनुतर्दधाम
(رگ وید [illegible])

ویدک دھرم ہی انسان کا آئیندہ مذہب ہوگا!

(لیکھک پنڈت ترلوک ناتھ جی اودھو)

گزشتہ سے پیوستہ

انیادی انیک سمفل ہیں۔ جو بار بار یہی اُپدیش دے رہے ہیں۔ کہ سب اشانتی کے مول دویش کا تیاگ کرو۔ وشو بندھتو کی بھاؤنا تبھی کار ہو سکتی ہے۔ جب نت کی جا سکتی ہے۔ ویدمیں نہ صرف اسی پرتھوی لوک سے دویش بھاؤنا کے وناش کا اُلیکھ ہے۔ اپتو دیو لوک سے بھی۔ کہا ہے کہ:۔

अद्वेषे द्यावापृथिवी हुवेम ॥
(یجروید ۱۲-۲۱)

دیو لوک اور پرتھوی لوک دونوں ہی دویش کا کام نہیں۔ دونوں ہی دویش رہت ہیں۔ اور تم بھی انہیں دویش رہت بنائے رکھو۔ اس پرکار دویش رہت ہو کر تمہارے ہونے پر دونوں ہی جگہ پیار اور شانتی اُپلبدھ ہو سکتی ہے۔ پرنتو پیار کے بھاؤ پیدا کرنے کے لئے وید بھگوان مارگ بتلاتے ہیں۔ کہ اہنسا اور سوارتھ تیاگ۔

آج کل سنسار کے سب بڑے بڑے دماغ اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ سنسار میں یدھ ودھ نشٹ ہو جانا چاہیئے۔ سنسار میں وشو بندھتو کی بھاؤنا پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اس پرکار سکھ شانتی سے جیون ویتیت کرنا چاہیئے۔ پرنتو یہ سب پراپت کرنے کے لئے سوارتھ تیاگ کے لئے ایک بھی تیار نہیں۔ اُلٹا بڑا چھوٹے کو کھانے کے لئے دوڑ رہا ہے۔ ہنسا کی پربل بھاؤنا دل میں گھر کئے ہوئے ہے۔ ہنسا کی بھاؤنا دل میں چھپا کر بنا دویش نشٹ نہیں ہو سکتا۔ اور سوارتھ تیاگ کی ورتی بنائے بنا ہنسا کی بھاؤنا نشٹ نہیں ہو سکتی۔ اتہ ایو وید بھگوان کہتے ہیں کہ:۔

ईशा वास्यमिदं सर्वं यत्
किं च जगत्यां जगत् ।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा
गृधः कस्यस्विद्धनम् ॥
(یجروید ۴۰-۱)

اس منتر کا اُپدیش منش کے لئے امرت تلیہ ہے۔ اس میں انیک رہسیہ بھرے پڑے ہیں۔ پرنتو ہم یہاں پر ادھک گہرائی میں نہ جاتے ہوئے صرف بھاؤ ارتھ دے کر ہی سنتوش کرینگے۔ [illegible]

کی جنہیں اچھا ہو۔ وہ مہاودیالیہ سے منڈلی ودوار پرکاشت رالیئی اُپ نشد منگوا کر پڑھ سکتے ہیں۔ منتر کا بھاؤ ارتھ یہ ہے کہ:۔

اس سنسار کے ذرے ذرے میں وہ الیشور شکتی سرو شکتی مان پرماتما ویاپک ہے۔ اتہ اس سنسار میں وہی سب سے بڑا ہو سکتا ہے۔ اور سرو ترہ پوجیہ ہو سکتا ہے۔ جو کہ اپنے آپ کو اس ایشور کے سامنے تچھ جانے۔ شکتی شالی ویکتی ہمیں بتا دیتا ہے۔ کہ ایک سنسار میں انوبھو میں بھی یہی آتا ہے۔ کہ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو نگل جاتی ہے۔ سنسار کی بڑی جاتیاں چھوٹی جاتیوں کو ہضم کر جاتی ہیں۔ بڑا چھوٹے کو کھا جاتا ہے۔ شکتی شالی نربل پر شاسن کرتا ہے۔ ایسی دشا میں شکتی ہین منش کے لئے سوائے گھٹنے ٹیکنے کے کوئی بھی چارہ نہیں ہے۔ اتہ وید نے کہا ہے کہ ہے منش! شکتی شالی بنو۔ اور وہ شکتی ایشور پراپت کر و۔

پرنتو ایشور بل آدی پراپت کرنے تک بھی نہیں چھوڑتا ہے۔ اس کا اُپ بھوگ "تیاگ پورک" کی طرح کرنے کی چھوٹ (اجازت) نہیں ہے۔ اس کا بھوگ تو تیاگ پوروک ہی کرتا ہے۔ دوسروں کو کھا کر کھانا ہی۔ دوسروں کو دے کر ہی بچے ہوئے کا اپنے لئے اُپ بھوگ کرنا ہے۔ بلکہ سب کچھ یہی تمہارا حق ہے۔ واستو میں تیاگ ارپن کا ان میں ہی ہے۔ اس کے بنا وشو بندھتو۔ وشو پریم پیدا نہیں ہو سکتا۔ صرف اس کے سوارتھ تیاگ کی ہی واستوک قیمت ہے۔ تم سمرتھ ہو۔ اتہ نہیں سوارتھ تیاگ کا اُپدیش ہے۔ کیونکہ واستوک تیاگ صرف تم ہی کر سکتے ہو۔ تم نے پراپت کیا ہے۔ اتہ تم دے سکتے ہو۔ تم نے جس پرکار کا پراپت کرنے کا سامرتھ اپنے اندر اُتپن کیا۔ اسی پرکار تم میں دینے کا سامرتھ بھی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تیاگ ہی اس کی شوبھا ہے۔ اتنا ہی نہیں اپتو دینے سے تم اپنی کمانے کی شکتی اور بھی ادھک بڑھا لیتے ہو۔ تیاگ کی مہا مہان ہے۔ تیاگ کرنے کی اچھا بہتوں کو ہو سکتی ہے۔ پرنتو تیاگ کے قابل ہر ایک کا اپنے کو بنانا اتیاوشیک کام ہے۔

انہیں ہو سکتی ہے۔ یا تو وہ یہ سمجھے کہ وستو اس کی اپنی نہیں ہے۔ صرف اس کے لئے ہی اُسے سنبھالنے کو یا اُپیوگ کرنے کو دی گئی ہے۔ یا اُسے اس کا اُداسین کر دیا جائے۔ ارتھات اس کی پرتی سے اُس کا موہ دور کر دیا جائے۔ اُس وستو کی نسسارتا پر گمبھیر اُپدیش منتر کے پہلے پاد میں ہی دیا گیا ہے۔ انیشٹ پرمیشور سے اُپ وستو ایک دم منش کے چھوڑنے کو تیار ہو سکتا ہے۔ اس میں سے بہت حصہ دوسروں کو بانٹ دینے کے لئے ابکا ایک بھی راضی ہو سکتا ہے۔ اتہ اُس کے من میں یہ بھاؤ اُتپن کرنا اتیاوشیک ہے۔ کہ اُس نے جو پراپت کیا ہے۔ وہ وستو نہ اُس کا ہے اور اُسے وہ وستو وید کے لئے اپنا بھی سمجھنا چاہئے جب اُسے یہ پتہ چلا کہ وستو اس میں کچھ سار نہیں ہے۔ اس طرح بندر یا اپنے مرے بچے کو کئی دن سے لپٹائے ہوئے پھرتی ہے۔ کے بعد نشچیہ ہو نے پر کہ وہ بچہ مر چکا ہے چھوڑ دیتی ہے۔ نسسندیہ وہ منش بھی سہرش تیاگ کرنے کو راضی ہو جائے۔ اُس کے اس پرکار پورن تیاگ سے سنسار میں وشو شانتی ودیا بہت بڑھ جائے گی۔ اور منش کی اوستھا پہلے سے کہیں زیادہ اونچی ہو جائے گی۔

(۱) "कस्यस्विद्धनम्" یہ بھی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اے منش اس پدارتھ کا تیاگ کر کے اُپ بھوگ کر۔ کیونکہ یہ دھن کس کا ہے۔ یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ دھن نہیں ہے۔ اس پر تیرا ادھیکار نہیں ہے۔ وہ پرماتما کا ہے۔ تجھے صرف سمجھانے کو سنسار کے اُپیوگ کا ادھیکار کے لئے دیا گیا ہے۔ اتہ تو اپنے آپ سنبھال۔ جیتنے اور سادھن ہو سکیں اُن اُن کے حصے بانٹ دے۔ یہ تیری بھول ہے اگر تو اسے اپنا ہی سمجھ رہا ہے۔

(باقی آئیندہ)

ضرورت

کے اشتہارات کیلئے پرکاش ایک نہایت موزوں اخبار ہے [illegible] ایک بار کیلئے [illegible] دو بار کیلئے [illegible]

واردھا شکھشا پرنالی کی سماوچنا

(از شری آر۔ ایس شرما منتری آریہ یووک سنگھ۔ دہلی)

ہندوستانی تعلیمی سنگھ" نامک ایک سنستھا واردھا ... ہندوستانی ... ہوتی ہے۔ اس سنستھا کا اُدیش بھارت ... ایک بھاشا کا نرمان کرنا ہے۔ اس بھاشا ... کا یہ بھاشا ناگری تتھا فارسی ... نام ہندوستانی" ہوگا۔ یہ بھاشا ناگری تتھا فارسی ... لپیوں میں لکھی جائے گی ✦

... کانگریس نے واردھا میں جو ہندوستانی تعلیمی سنگھ نامک سنستھا قائم کی ہے۔ اس کی اور ... "بنیادی راشٹریہ شکھشا" نامک پستک ... شائع ہوئی ہے۔ اس کے پرشٹھ ۲۸۸ اور ... آٹھ آنے ہے۔ اس پر گاندھی جی کی ایک ... پرستاونا بھی ہے۔ اس پستک میں ان ... کی رچی ہے۔ جو بالکوں کو پڑھائے جائیں گے ✦

اس پستک میں انیہ وشیوں کے ساتھ ساتھ ایک وشے اتہاس اور سبھیتا بھی ہے۔ اس میں سبھیتا کس کی اور اتہاس کس کا پڑھایا جائے گا۔ یہ ہندو نوا اپنے ہردے پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں ✦ "بنیادی راشٹریہ شکھشا" کے پرشٹھ ۱۷۲ پر لکھتے ہیں :۔

"اور سا انھی بدھ۔ عیسیٰ۔ محمد جیسے مانو جاتی کے ہتکاریوں کا جیون کہاں رہیں" پاٹھک سمجھے۔ بھارت میں کیول بدھ ہی مانو جاتی کے ہت کاری ہوئے ہیں۔ اور کوئی نہیں۔ جس بھارت میں مریادا پرشوتم رام ... ستی سیتا۔ بھگوان کرشن۔ ستیہ وادی ہرشچندر۔ تپسوی دھرو۔ بھگت پرہلاد۔ دھرم راج یدھشٹر۔ کپل۔ کناد۔ پتنجلی آدی سہسترون مانو جاتی کے ہت کاری ہوئے ان کا نام بھی نہیں۔ (یہ ہے کانگریسی نیائے کا نمونہ) ✦ آگے دیکھیے۔ اس پستک کے صفحہ ۱۸ پر لکھا ہے :۔

"جن مہا پرشوں نے مانو جاتی کے کچھ مہان ... ست سادھن کئے ہیں۔ ان کی کچھ کہانیاں۔ جیسے۔ زرتشت۔ سقراط۔ حسین۔ لنکن۔ ... پاسچر۔ نبی۔ فریکلن۔ فلورنس نائٹ انگیل۔ ... ٹالسٹائی۔ واشنگٹن۔ (ننگھرو کریم دبے) ... سفیات مین۔ گاندھی اتیادی ✦

ان مہا پرشوں کی لسٹ میں بھارت کے کیول گاندھی جی ہیں۔ اور گاندھی جی نے سکیم ... اس پستک کو پڑھ کر اس پر پرستاونا ... بھی لکھی ہے۔ گاندھی جی نے اپنا نام بھی ان مہا پرشوں کی لسٹ میں اوشیہ پڑھا ہوگا۔ ... یہ ٹھیک ہے۔ تو میں بڑے نمر شبدوں میں گاندھی جی سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا اس مہان بھارت میں کوئی اور مہا پرش نہیں ہوا۔ مہابیر۔ سوامی شنکر آچاریہ۔ رامانج آچاریہ۔ ... گورو گوبند سنگھ۔ گورو ...

دیانند۔ تلک۔ مہیندر ناتھ۔ گوکھلے۔ لاجپت رائے۔ مالویہ۔ ٹھاکور آدی کوئی بھی مہا پرش یا مانو جاتی کے ہت سادھک نہیں ہوئے؟ گاندھی جی کا کرتویہ تو یہ تھا کہ وہ اس پنکتی میں کم سے کم بھارت کے کچھ ان مہا پرشوں کا نام بھی لکھوا دیتے کہ جن کے جیون سے گاندھی جی نے بہت کچھ سیکھا ہے ✦

اور دیکھئے اسی پستک کا صفحہ ۲۰۲ :۔ نیچے لکھے ہوئے اتہاسک پرشوں کے جیون چرتر اور ان کے سمے کی سماجک پرستھتی کا گیان۔ البیرونی۔ ابن بطوطہ۔ فیروز شاہ تغلق۔ بابر۔ چاند بی بی۔ نور جہاں اور کچھ سنت سادھوؤں کی کہانیاں۔ جیسے دادو۔ کبیر۔ گورو نانک۔ بابا فرید آدی ✦

پاٹھک دیکھ لیا! اس سوچی میں فیروز شاہ تغلق اور بابر جیسے مسلم بادشاہوں کا تو ورنن کر دیا۔ لیکن اسی مسلم کال کے مہارانا پرتاپ رانا راج سنگھ۔ ویر درگا داس آدی کا نام بھی نہیں۔ یہ ہے راشٹر وادی تتھ الیوم اہنسا کے پجاریوں کے انصاف کا نمونہ۔ کیا بھارتیہ سوتنترتا پر مر مٹنے والے ہندو نرپتیوں کا نام لینا بھی پاپ ہے؟

اس سوچی میں چاند بی بی۔ نور جہاں کے جیون چرتر پڑھانے کا تو حکم دے دیا۔ پرنتو کرور بادشاہوں کے ظلموں سے اپنے ستیتو کی رکھشا کے لئے اگنی میں بھسم ہو جانے والی درگا اور پدمنی کا نام بھی نہیں۔ کیا ہندوستانی کورس میں ہندو دیویوں کا اپنے ستیتو کی رکھشا کرنا بھی پاپ لکھا ہے؟ یدی ان کے چرتر لکھنے میں ڈر لگتا تھا۔ تو کم از کم اس سوتنترتا کی دیوی وودیشی فوج سے ٹکر لینے والی جھانسی کی مہارانی لکشمی بائی کا ہی نام لکھ دیتے ✦

اپنی آن پر مر مٹنے والی دیویوں کا نام لکھنے میں سامپردائکتا کی شنکا سے ڈر لگتا تھا۔ تو بھگت شرومنی میراں بائی الیوم اہلیا بائی کا ہی نام لکھ دیتے۔ ہائے ہت بھاگیہ! جن دیویوں نے راشٹر کی ابھیلاشا پر ... بھی۔ ان ہندو دیویوں کا یہ گھور اپمان۔ کہ ان کی پاپین ماتاؤں کا بھی ٹھکانہ ✦

سنتوں کی شرینی میں کیول دادو۔ کبیر۔ ...

گمبھیرتا سے وچار کرنے کے لئے آپ ہی پر چھوڑتا ہوں۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے سکیم بے رنگ جائے گا۔ پرنتو میں تو یہ پوچھتا ہوں۔ کہ سنت شرومنی تلسی داس۔ سمرتھ رام داس۔ سوامی رام کرشن پرمہنس۔ رام تیرتھ۔ وویکانند۔ چیتنیہ مہا پربھو آدی کا ورنن کیوں نہیں؟ کیا یہ بھارت میں نہیں جنمے یا انہوں نے کوئی راشٹر ورودھی کاریہ کیا تھا؟

اور دیکھئے اسی پستک کے صفحہ ۲۰۰ سے ۲۰۱ تک :۔

"ہندوستان اور دُنیا میں اسلامی سبھیتا کا اتہاس ✦

(۱) پیغمبر محمد صاحب کا جیون چرتر۔ ان کے سمے کی عرب دیش کی سماجک بھوگولک پرستھتی۔

(ب) اسلام کے اتہاس کے آدی یُگ کے کچھ نیتاؤں کا جیون چرتر۔ عمر۔ علی۔ حسین۔ خلیفہ عبد العزیز ✦

(ج) ہندوستان کے ساتھ اسلامی سبھیتا کے سمبندھ کا پرارمبھ۔ مسلمان بیوپاری اور یاتریوں کا ہندوستان میں آگمن۔ محمد بن قاسم۔ خواجہ معین الدین چشتی ✦"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سوچی کو بناتے سمے ہندوستانی تعلیمی سنگھ کے سرواسو ڈاکٹر ذاکر حسین نے سامپردائک چشمہ لگا لیا۔ اس میں اسلامی سبھیتا۔ اسلام کے پیغمبر۔ اور خلیفاؤں کو تو جن جن کر لکھ دیا۔ پرنتو بھگوان کرشن کا نام بھی نہیں۔ جس بھارت میں ہزاروں مہا پرشوں نے جنم دھارن کیا۔ جنہوں نے سارے وشو کو خونخواری کا نہیں ... شانتی۔ پریم اور اہنسا اور سد بھاونا کا سندیش دیا۔ اور جن کے دارشنک گرنتھوں کے آگے آج بھی سارے سنسار کے ودوان نت مستک ہیں ان مہا پرشوں کا نام بھی نہیں۔ یہ تو کٹر مسلم پکشپات کا سپشٹ نمونہ ہے ✦

میں ہندوؤں سے انورودھ کروں گا۔ کہ وہ سامپردائکتا سے اوت پروت پاٹھ ودھی کا گھور ورودھ کریں۔ اور جب تک اس پاٹھ ودھی میں ہندو بھاوناؤں کو اُچت نیائے الیوم ستھان پورو کی ستھان نہ ملے۔ تب تک ہندو جاتی کو کانگریس الیوم گاندھی جی سے صاف ...

دھرم الیوم ہندو سنسکرتی کے پرتی آپ کا یہ کچا چٹھا جب تک زندہ رہے گا۔ تب تک کوئی بھی ہندو آپ کا ساتھ نہ دے گا۔ ہرگز نہیں دیگا۔ بالکل نہیں دے گا ✦

دیکھئے اسی پستک کا پرشٹھ ۲۰۲ - ۲۰۳ :۔

"اسلامی سبھیتا کا سنسار پر کیا پربھاو پڑا ہے؟ علی (پنڈت اور نیتا) بلال (نیگرو لوک تنتر کا نیتا) ہارون رشید (ودیا کا سرپرست) صلاح الدین (اسلامی بہادری کا پرتی ندھی) عبد الرحمٰن ترتیبہ (یورپ میں درش سبھیتا) سنسار میں مسلم سامراجیہ کا وستار (بھوگول کے پاٹھیہ کرم کے ساتھ) ✦

دُنیا کا مان چتر کھینچ کر اس میں مسلم سامراجیہ کا وستار دکھلانا"

پاٹھک گن! آپ نے اس سوچی میں دیکھا؟ علی کا ورنن ہے۔ پرنتو آدی کوی بالمیک اور ویاس کا نہیں۔ بغداد کے ہارون رشید کا ورنن ہے۔ پرنتو بھارت کے ودیا پریمی مہاراجہ بھوج کا نام بھی نہیں۔ اسلامی بہادری کے پرتی ندھی صلاح الدین کا ورنن ہے۔ کنتو ہندو سمراٹ چندر گپت کا نام بھی نہیں۔ عبد الرحمٰن کا ذکر ہے۔ پرنتو راج نیتی کے دھرندھر ودوان چانکیہ کا ورنن بھی نہیں۔ بھوگول کی پڑھائی میں دُنیا کے مان چتر میں مسلم سامراجیہ کا وستار دکھانے کا آرڈر۔ کنتو ہندو سامراجیہ کا ورنن کہیں بھی نہیں۔ یدی ان واردھا کے ودوانوں کو ہندو سامراجیہ کا گیان بھی نہیں تھا۔ تو کم از کم راشٹر پتی پنڈت جواہر لال نہرو کے پتر ہی پڑھ لیتے۔ ان پتروں میں یہ لکھا ملتا:

"وجے نگر کا ہندو سامراجیہ نوٹ کرنے کے لائق ہے"

"چندر گپت موریہ کا سامراجیہ اتہاس میں ہندوستان کے مضبوط اور وسترت بھارتیہ سامراجیہ کی پہلی مثال ہے" ✦

پرنتو واردھا سکیم والوں کو ہندو سامراجیہ کے نام سے بھی نفرت پرتیت ہوتی ہے۔ اس بھارت میں تو وہ مہاراج اشوپتی ہوئے جنہوں نے ڈنکے کی چوٹ سے للکار کر کہا تھا:۔

न मे स्तेनो जनपदे
न कदर्यो न मद्यपः

ارتھات: "میرے راشٹر میں کوئی بھی شرابی چور اور ناستک نہیں ہے"

کیا کانگریس کے ... میں کہیں ایسے نریشوں کی مثال مل سکتی ہے؟ ... ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ تعلیمی سنگھ کی درشٹی میں ہندو جاتی۔ ہندو دھرم۔ ہندو سنسکرتی۔ ہندی بھاشا اور ہندو سامراجیہ آدی سب کے سب سامپردائکتا کے لکھے ہیں

ایک اتہاسک گھٹنا

ویر کھشترانی

(از ڈاکٹر نروجن جی)

بھوجی! تم کہتی تھیں۔ کہ شیروں کی رہنے کی جگہ پر کُتّے شور نہیں کیا کرتے۔"

"تو ہوُا کیا؟"

"یون سیناپتی نے سمست پنجاب پیمانت ہیں بھرنے مچا رکھی ہے۔ اور آپ پُوچھتی ہیں ہوُا کیا؟"

"تمہیں کیسے معلوم ہوُا؟"

میری بڑی بیٹی یہاں سے تین کوس کے فاصلہ پر ہی تو بیاہی ہے۔ پرسوں آکرمن کاریوں نے نہ جانے کتنے لوگوں کے ساتھ آکرمن کر کے اس کے دیور کو مار ڈالا۔ شام کو گاؤں میں آگ لگا دی۔ آج دوپہر ہی میں تو وہ بھاگ کر یہاں آئی ہے"۔۔۔ کہتے کہتے بڑھیا کا گلا بھر آیا۔ وہ سب کچھ شانتی سے سنتی رہی۔ ہلکی سی لالی آنکھوں کی کور تک کرتی ہوئی دوڑ گئی۔

وہ ایک سُندر استری تھی۔ اس کا نام تھا نیلما۔ اوستھا تو پرورڈھ تھی۔ لیکن شریر گٹھت اور رُعب دیکھا کر دیکھ کر کوئی بھی سے آگے بڑھ جانے کا حوصلہ نہ کر سکتا تھا۔ اُسے دیکھنے کو جی چاہتا۔ دیکھ لینے پر سلونے ہونٹوں سے کچھ بلوانے کی اُت کنٹھا ہوتی۔ بولنے پر سننے کی اچھا ہوتی۔ اس ہنسی میں شیشو کا الہڑپن یووَن کی ترادٹ اور پروڑھی کی سی گمبھیرتا بجلیوں کے سمان مڑ جاتی۔

(۲)

"آپ نے سُنا نہیں۔ کہ یون آس پاس کے گراموں کو سوا ہا کر رہے ہیں؟"

"سُنا تو ہے"۔۔۔ سوریہ دیو نے دبی زبان میں اُتر دیا۔

تب پھر چُپ کیوں بیٹھے ہو؟ کھشترانی کی سہاگ بندی کو ڈھول بنانے کے لئے۔ مجھے گاؤں والوں کا طعنہ سنوانے کے لئے"۔۔۔

پر دتت سرپنی کی بھانتی پھنکار کرتی ہوئی کھشترانی نیلما نے پتی سوریہ دیو سے پوچھا۔ "وچار تا ہی تھا۔ کہ اس کو کیسے روکا جاوے"؟

واہ! شانت۔ پرجا کا گھر جلے۔ اس کے آنکھوں کے سامنے اس کے بچے مارے جائیں۔ اور کھشتری پنجروں میں پرسفان کی تختی ڈھونڈتا رہے"!

نیلما کی میٹھی پھٹکار نے سوریہ دیو کو جگا دیا۔

وہ ساتھیوں اور سینکوں کو اکٹھا کرنے میں لگ گیا۔ یہ اُس سمیہ کی گھٹنا ہے۔ جب بھارت میں پرتیک کسان کمر سے تلوار کس کر ہل چلاتا تھا۔ پرتیک ناری کوٹھوں سے نکیلے پتھروں کی ورشا کر کے آکرمن کاریوں کی ہوا بگاڑ دیتی تھی۔ یدھ کا نام بوڑھوں میں بھی جوانی کی للاٹ پیدا کر دیتا تھا۔ گراموں کی رکھشا کے لئے اتنی فوج اور پولیس تعینات نہ تھی۔ نقارہ پر چوٹ پڑتے ہی سب گرام والے سینک وشیش میں سُسجت ہو کر پرستت ہو جاتے تھے۔

سوریہ دیو ترلپد کے سادھارن جاگیردار تھے۔ اُن کے پاس کوئی سینا نہ تھی۔ پھر چار پانچ گھنٹوں کی دوڑ دھوپ کے بعد اُنہوں نے ایک ہزار سینک اکٹھے کر لئے۔

(۳)

بھادوں کی بھاگتی ندی جیسے ہنکار۔ اونچی چٹّان سے ٹکرا کر منہ موڑ لیتی ہے۔ اسی طرح راجپوتی مورچے پر یون سینک پیٹھ پھیرنے کی بات سوچنے لگے۔ دن بھر کے گھمسان یدھ کے بعد چھ ہزار یون سینک کام آئے۔ اور پچاس راجپوت۔

سائینگ کال کا بہانہ لے کر یونوں نے یدھ بند کر دیا۔

راجپوت اپنے اڈّے پر آ کر کھان پان کے پشچات اگلے دن کی تیاری میں آرام کرنے لگے۔

اچانک آدھی رات کے سمیہ کولاہل مچا۔ راجپوتوں کی آنکھیں کھلیں۔ ان کا سردار سوریہ دیو بندی بن کر اُن کے جھنڈ سے باہر جا چکا تھا۔ کتنے ہی کھشتری نیند کی گود میں ہی سُورگ سدھار چکے تھے۔ بچے کھچے بھی یدھ کے لئے پرستت نہ ہو پائے۔ راجپوتی دیرتا کا جوہر دشواس گھات کے اتھاہ جل میں دم توڑنے لگا۔

یہ دُکھد سماچار نرپور پہنچا۔ کنور کھشتری کمار پتا کا بدلہ لینے کے لئے اُتاولا ہو رہا تھا۔ کھشتری بالک شترو کا اپمان کیسے سہہ سکتا تھا۔ وہ آکرمن کاریوں کی ہی نیتی کا انوکرن کر رات کو چھاپہ مارنے کے منصوبے باندھنے لگا۔

ایک دلچسپ و نصیحت آمیز افسانہ

نوکرانی

گذشتہ سے پیوستہ

روگی کی ویدنا کی آواز سے سارا ہسپتال گونج رہا تھا۔ اُسے بڑی تکلیف تھی۔ وہ مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔

کملا نے آج تک ایسا روگی نہیں دیکھا تھا۔ اُس کے دُکھ کی چیت کار سے دل پھٹا جا رہا تھا۔ لیکن وہ پروش تھی۔ اس کا کرتو یہ تھا۔ کہ سیوا کرے۔

سول سرجن اسے کمرہ دکھا کر چلا گیا۔ کملا نے اپنا کام شروع کر دیا۔ پرنتو جوں ہی وہ اُس کا سر دبانے کے لئے آگے بڑھی۔ اس کا منہ دیکھا۔ تو اُسے چکر آ گیا۔۔۔ "ہے رام! یہ تو سرلشٹی بابو ہی ہیں۔ وہ ہکّی بکّی ہو کر رہ گئی۔ اُس کے اپنے کہے ہوئے شبد اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔ "ایشور پاپ کی سزا سوئم دیتا ہے۔ تو مجھے ان کے خون سے ہاتھ لال نہیں کرنے چاہئیں"۔

بڑی دیر کے بعد جب وہ سنبھلی۔ تو اس کا کرودھ دیا میں بدل چکا تھا۔ جیسے کیا تھا بھگت رہے ہیں۔ مجھے اپنا کام کرنا چاہیئے۔ میرا کرتو یہ ہے روگیوں کی سیوا کرنا۔ چاہے کوئی ہو۔ میرا شترو بھی کیوں نہ ہو۔ میں تو نوکرانی ہوں۔ اور ان کا تو میں نے نمک بھی کھایا ہے۔

اگلے روز سرلشٹی بابو کا آپریشن ہوُا۔ انہیں بے ہوش کر کے ڈاکٹر نے نہ معلوم کتنا ماس کاٹ ڈالا۔ اگلے روز پھر ماس کٹا۔ اسی طرح برابر تین دن کٹتا رہا۔

ڈاکٹر ادھک تر سرلشٹی بابو کو بے ہوشی ہی رکھتے۔ لیکن بے ہوشی میں بھی ان کی ویدنا کم نہ ہوتی تھی۔

ساتویں دن سرلشٹی بابو کو ہوش آئی۔ کملا نے ان دنوں جتنی ان کی سیوا کی۔ کوئی نہیں کر سکتا۔ چاہے ماں۔ بہن اور استری بھی کیوں نہ ہو۔ سول سرجن اور دوسرے ڈاکٹر حیران تھے۔

جب سرلشٹی بابو کو ہوش آیا۔ اور اُنہوں نے آنکھیں کھولیں۔ تو کملا سامنے کھڑی تھی۔ انہوں نے پچھتاوش ہو کر پھر آنکھیں بند کر لیں۔

پھر جیسے جیسے انہیں طاقت آتی گئی۔ وہ کملا سے کھشما کی بھیک مانگنے لگے۔ اس نے اس کے اتیرکت اور کچھ نہ کہا۔ کہ "ایشور کے نکٹ جیسے دوشی آپ ہیں۔ ویسے ہی میں بھی ہوں۔ وہی کھشما کریں گے"۔

کملا کی سیوا میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ پر سرلشٹی بابو اس کی یہ حالت دیکھتے۔ تو بہت لجّت ہوتے۔۔۔ "میں نے بڑا پاپ کیا۔ لیکن اچھا ہو جاؤں۔ تو اس کا بدلہ ضرور چکاؤں"۔

معلوم نہیں ایشور کو اس کے اس سنکلپ پر وشواس آیا یا نہیں۔ لیکن جب سارے ڈاکٹروں کو ان کے اچھے ہونے کی آشا ہو رہی تھی۔ اسی سمیہ اچانک ان کی اوستھا بگڑی اور وہ کملا کے مکھ پر آنند درشٹی سے دیکھتے دیکھتے ہی سدیو کے لئے اس دُنیا کو چھوڑ گئے۔ یہ ہم نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اور نہ کملا کہ یدی سرلشٹی بابو جیوت رہتے تو وہ کس طرح کملا کے پرتی اپنے کیے ہوئے دُرویوہار کا بدلہ دیتے۔ لیکن کملا کو یہ سنتوش ہے۔ کہ اس کے کبھی اپنے ہی کہے ہوئے شبد ۔۔۔ "ایشور پاپی کو سوئم سزا دیتا ہے" سارتھک ہو گئے۔

م "بیٹا تمہارے باپ کا بدلہ لینے کے لئے تمہاری ماں ہی کافی ہے۔ پھر تم ادھرم کے لئے کیوں پرستت ہو رہے ہو"۔۔۔ نیلما نے پربھاوشالی شبدوں دوارا اُتیجت کمار کو شانت کر دیا۔

(۴)

یون سیناپتی نے وجے کا ڈنکا بجا دیا۔ ۔۔۔ کا جشن منانے کی تیاریاں ہونے لگیں۔ بھوگ ولاس کے سامان اکٹھے ہونے لگے۔ ۔۔۔ رات کو وشواس گھاتیوں کی جماعت ۔۔۔ دیشیاؤں کا دل آیا۔ شراب کی بوتلیں کھلیں۔ سینکڑوں میں سے ایک نے سپہ سالار کے دل میں جگہ پائی۔ اس نے پیالہ ۔۔۔ شروع کیا۔ سپہ سالار ہونٹ سے لگا ۔۔۔ حلق کے نیچے اُتارنے لگا۔ یوندوں کے ۔۔۔ پانی کے طوفان میں گردن سے سونے کا ۔۔۔ ہار اُتارتے ہوئے بولا۔۔۔ "جانِ من! ۔۔۔ گردن بڑھاؤ۔ یہ ناچیز تحفہ قبول کرو"۔

اس سمبندھ میں کہ اس دیشیا کی گردن ۔۔۔ ہار پڑا یا نہیں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کنتو ایک ۔۔۔ کناری نے سیناپتی کے پران پکھیرو ۔۔۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آریہ ویر لاہور کا مکرر اجرا

اخبار آریہ ویر لاہور سے نیت آباد عرصہ ہوا کے دوران میں پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ضمانت مانگ لی گئی تھی۔ جس کے کارن اس کی اشاعت ملتوی چلی آرہی تھی۔ اب آریہ مہندر جنتا اور آریہ ویر کے پریمی یہ پڑھ کر خوش ہوں گے۔ کہ آریہ ویر پبلک کی سیوا کے مطلوبہ ضمانت داخل کر کے ۱۵ اپریل سے پہلے ہفتہ سے باقاعدہ نکلنا شروع ہو جائے گا۔

(دھرم چند شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور)

آریہ سماج مورنڈہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج مورنڈہ کا سالانہ جلسہ امسال ۱۵ سے ۱۸ مارچ تک ہونا قرار پایا ہے۔ جلسہ سے پیشتر ۹ مارچ سے ۱۵ مارچ تک سوامی پرمانند کی کتھا ہوگی۔ ضروری اور مفید کانفرنسیں بھی ہوں گی۔ کئی بڑے بڑے اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔

(شوت رائے منتری)

آریہ سماج نیروبی کا شوک پرستاؤ

آریہ جگت کے ساتھ یہ خبر نہایت پراپیں اور ارواحیں بانگ مے کے تنو دیتا۔ شکھشا شاستری کرم ویر آچاریہ رام دیو جی کے اوسان پر نیروبی آریہ سماج شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ دیوانگت ..... آتما کو شانتی پردان کریں۔

ساتھ ہی دیوانگت آتما کے شوک سنتپت پریوار سے ہمدردی پرگٹ کرتا ہے۔ (منتری)

آریہ سماج چٹی گھر امرت سر

آریہ سماج چٹی گھر امرت سر جس کی سنتا پنا ابھی پچھلے مہینے ہی کی گئی تھی بڑے اتساہ سے کاریہ

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co
Karachi

ساماجک سماچار

کررہی ہے۔ حصار کے فحط پیڑت لوگوں کی سہائتا کے لئے اس سماج نے چالیس روپے نقد۔ کپڑے آٹا اور وستر اکٹرت کئے ہیں۔ اور چندہ بھی جمع ہو رہا ہے۔

(شو چند)

گورو کل کانگڑی میں آنکھوں کا مفت علاج

کیپٹن رام چندر ریٹائرڈ سول سرجن یکم مارچ سے ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء تک گوروکل میڈیکل کالج کے ہسپتال میں چھوٹے بڑے ہر قسم کے آپریشن مفت کریں گے۔ رہائش کے لئے بھی گوروکل کی طرف سے مفت انتظام ہوگا۔ مریضوں کو بستر اپنے ساتھ ضرور لانا چاہیئے۔ موتیابند کے مریضوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا ایک مددگار ضرور لاویں۔ کھانے وغیرہ کا انتظام مریضوں کو خود کرنا ہوگا۔

(سنیہ ورت گورنر گوروکل کانگڑی)

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر سے باہر جانے والی ڈاک پر عموماً ہندی میں پتے لکھے جاتے ہیں۔ جس کے لئے ڈاک خانہ والوں نے ہندی سہارٹروں کا انتظام کیا ہوا ہے۔ پھر بھی ایک دو جگہوں سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ہندی میں پتہ لکھے ہونے کی وجہ سے چٹھیاں ڈی۔ ایل۔ او (ڈیڈ لیٹر آفس) سے ہو کر ان کے پاس دیر سے پہنچی ہیں۔ سبھا یہ دیکھنا چاہتی ہے۔ کہ اور چٹھیاں بھی ڈی۔ ایل۔ او کی مہر سے جاتی ہیں یا نہیں۔ اس لئے آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ سبھا کی کوئی چٹھی ان کے پاس ڈی۔ ایل۔ او کی مہر سے گئی ہو۔ تو براہ مہربانی وہ پتہ سبھا کے دفتر میں بھیج دیں۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ یووک سماج دوسوہہ کے سماچار

۲۱ - جنوری کو آریہ سماج دوسوہہ کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا:-

شرومنی:- حکیم گنڈا رام جی۔ پردھان:- مہتہ شادی رام جی وکیل۔ اُپ پردھان:- بابو رام سرن داس جی۔ منتری پنڈت رام آشرا جی۔ پرچار منتری مہاشہ ہربنس لال جی مجرم۔ کوشادھکش:- مہاشہ پیارے لال جی۔ پستکادھیکش ماسٹر ڈیوڈ جی۔ مہاشہ سینا رام جی۔ انترنگ سبھا کے ممبر پنڈت جگدیش چندر جی وکیل۔ اور مہاشہ ابودھیا پرکاش جی۔

۴ - فروری کو آریہ ویردل دسوہہ کا انتخاب زیر صدارت حکیم گنڈا رام جی نمو پرکار ہوا:-

کمانڈر انچیف:- لالہ درگا داس جی وکیل۔ نائیک:- چوہدری کیول کرشن جی۔ اُپ نائیک چوہدری پرکاش چندر جی۔ سیکرٹری مہاشہ ستار چند جی۔ --- آریہ ویردل کے اجلاس میں یہ بھی فیصلہ ہوا ہے۔ کہ آریہ ویردل شورا تری اُتسو کو پوری شان و شوکت سے منانے کیلئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دے۔ ساپتاہک اور پریوارک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ پرچار خوب زور شور سے ہوتا ہے۔ سالانہ جلسہ کے پرچار سے پرجا درت ہو کر سینکڑوں آریہ یووک سماج کے سدسیہ بنے ہیں۔

(ہربنس لال مجرم پرچار منتری)

ہر ایک آریہ گھر میں رکھنے اور سوادھیائے کرنے کیلئے

چاروں وید بھاشیہ معہ ہندی انوواد چودہ ۱۴ شہری جلدوں میں قیمت صرف (۔۔۔) کیا کبھی خواب میں بھی اتنے سستے وید ملنے کی آشا کر سکتے ہیں؟

پھر دیر کیوں؟

منی آرڈر بھیج کر ایک پورا سیٹ منگا دیں

ریل محصول معاف۔ ساتھ میں رکھنے کی ایک المار کی مفت

رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۔۔۔ | سام وید مکمل ایک جلد میں ۔۔۔
اتھروید مکمل چار جلدوں میں ۔۔۔ | یجروید مکمل دو جلدوں میں ۔۔۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

ریاست بڑودہ میں آریہ سماج کا کام

بقیہ صفحہ ۷

کنیا مہاودیالیہ وہاں کی آریہ کمار سبھا کے آدھین ہے کوئی رجسٹرڈ باڈی یا مینیجنگ کمیٹی نہیں ہے۔ سب کام ماسٹر جی کا پریوار ہی کرتا ہے۔ لڑکیوں کو ورزش کرتب وغیرہ سکھائے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ باتیں لوگوں کو آکرشت کرتی ہیں۔ اس لئے روپیہ کافی اکٹھا ہو جاتا ہے۔ لیکن ویدک دھرم کا پرچار اس مہاودیالیہ سے کس قدر ہو رہا ہے۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ آریہ کمار سبھا نے سمین گڑھ میں ایک گوروکل لڑکوں کا بھی کھولا ہوا ہے۔ لیکن جب میں اس گوروکل میں گیا۔ تو سنا تھا۔ کہ اسے ہائی سکول میں تبدیل کیا جانے والا ہے۔ چنانچہ میرے چلے آنے کے دس روز بعد گوروکل کی بجائے وہ ہائی سکول بنا دیا گیا۔ اور اس میں یونیورسٹی کا کورس جاری کر دیا گیا ہے۔

سور گباشی مہاراجہ صاحب بذات خود بہت نیک اور شریف تھے۔ انہوں نے ساماجک سدھار میں نمایاں حصہ لیا۔ ممکن ہے اس میں ماسٹر جی کا بھی کچھ ہاتھ ہو۔ اب یہاں دھرم کی تعلیم کے لئے سکول کھولے جا رہے ہیں۔ مگر ویدک دھرم کے پرچار کے لئے سچ پوچھو تو ہنوز روز اوّل است والا معاملہ ہے۔ جو آریہ سماجی ہیں۔ وہ بھی آریہ سماجک کاموں میں دلچسپی نہیں لیتے۔ البتہ جب کبھی کوئی اپدیشک باہر سے آگیا۔ تو جوبلی باغ میں اس کا لیکچر کرا دیا۔ وہاں لوگ کثیر التعداد میں سیر کرنے اور تفریح طبع کے لئے جاتے ہیں۔ اس لئے بطور نمائش میں جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر سماج کی اندرونی حالت افسوسناک ہے۔ جسے وشواس نہ ہو۔ وہ بڑودہ جا کر اپنی آنکھوں دیکھ لے۔

۳ - ۴ - فروری کو میں نے بڑوچ میں جا کر پرچار کیا۔ یہاں آریہ سماج کا مندر تو ہے۔ لیکن آریہ سماج برائے نام ہے۔ کبھی ساپتاہک ست سنگ نہیں ہوتا۔ منتری اور پردھان شہر سے باہر پانچ میل پر رہتے ہیں۔ دس برس سے نہ کبھی چناؤ ہوا ہے۔ اور نہ کبھی اتسو ہوا ہے۔ میرے دو لیکچر ہوئے۔ حاضری بہت اچھی تھی۔ لوگوں پر کافی پرچار پڑا۔ مگر جب تک کوئی دل و جان سے کام کرنے والا نہ ہو۔ سماج کو سنبھالنا کیسے ممکن ہو۔ لوگ تو سننے اور کام کرنے کے شائق ہیں۔ لیکن کوئی لگن والا آدمی انہیں آگے لے جانے والا چاہیئے۔ اس کے بعد ہم سورت میں آئے۔ سورت میں سماج کا مندر اچھا بنا ہوا ہے۔ اور سماج لگتا بھی باقاعدہ ہے۔ سورت میں سنہد دسبھا اور آریہ سماج مل کر کام

(بقیہ پوسٹ میں دیکھیں)

آریہ سماج ماڈل ٹاؤن لاہور

(۱) آریہ سماج کا ساپتاہک ست سنگ آریہ سماج کی گراؤنڈ سی بلاک میں ہوا۔ جس میں کویراج ہرنام داس جی کا منوہر دیاکھیان ہوا۔ حاضری کافی تھی +

(۲) حیدرآباد میں آریہ سماج مندر بنوانے کے لئے دھن سنگرہ ہو رہا ہے۔ امید ہے۔ کہ اس ہفتہ پورا ہو جاوے گا۔ وچار کیا گیا ہے۔ کہ آنریبل گھنشیام داس جی گپت پردھان سارو دیشک سبھا کی تشریف آوری پر انہیں تھیلی پیش کی جاوے +

(۳) لالہ نارائن داس جی اور شری السیں۔ آرنندا جی کی سپتریوں کا شبھ وواہ پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ اور اس شبھ اوسر پر لالہ نارائن داس جی نے ۱۰ روپیہ۔ لالہ رام رکھا مل جی نے پندرہ اور السیں۔ آرنندا جی نے ۵ روپیہ آریہ سماج کو دان دیا +

(برت پال اُپ منتری)

آریہ سماجوں کو سوچنا

پنڈت ہنسراج راج جی شرما سابق بھجنوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اچھی مشنری سپرٹ والے سجن ہیں۔ اُنہوں نے آریہ سماجوں میں سیوا کرنی سویکار کی ہے۔ جس سماج کو نگر کیرتن یا پرچار کے لئے جب کبھی ضرورت ہووے ان کے ساتھ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ کے پتہ پر خط وکتابت کریں +

(آنند منی سنیاسی)

اوشیک سوچنا

سارو دیشک سبھا کا برہد ادھیویشن ۳۰ و ۳۱۔ مارچ ۱۹۴۰ء کو بلیدان بھون دہلی میں ہوگا + (منتری)

آریہ سماج ننکانہ صاحب کے پرستاؤ

(۱) آریہ سماج ننکانہ صاحب کا یہ پبلک جلسہ گورنمنٹ پنجاب کے مخلوط تعلیم کے بل کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ویدک تہذیب کے لئے نقصان دہ سمجھتا ہے۔ نیز گورنمنٹ پنجاب سے التجا کرتا ہے۔ کہ اس خطرناک بل کو واپس لے لیا جاوے۔ یا کم از کم آریوں.... (ہندوؤں) کو اس بل سے مستثنےٰ قرار دیا جاوے +

(۲) آریہ سماج ننکانہ صاحب کا یہ پبلک جلسہ ہندو مہا سبھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا و سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب سے انورودھ.... کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کے خلاف منظم ایجی ٹیشن کریں۔ اور اس بل کو منسوخ کرا دیں + (منتری)

آریہ سماج شملہ کا پروٹسٹ

ہر دو آریہ سماج شملہ کا یہ جلسہ پنجاب اسمبلی میں لڑکے و لڑکیوں کی اکٹھی تعلیم کے متعلق پیش بل کو بھارتیہ سبھیتا کے سراسر خلاف اور نقصان دہ سمجھتا ہے۔ اور تمام ممبرانِ اسمبلی کو عموماً اور ہندو ممبران کو خصوصاً چیتاونی دیتا ہے۔ کہ وہ ہر وقت مغربی رو کے ساتھ اندھا دھند بہے جانے کی غلامانہ ذہنیت کے زیر اثر اس زہریلے اور تباہ کن بل کو کو پاس کر کے قوم اور ملک کے ساتھ بے وفائی نہ کریں + (بھگت رام)

ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کراچی

شوک پرستاؤ

ہم تمام اُستاد صاحبان معہ جمیع طلباء۔ پرائمری برانچ لارنس روڈ۔ ایل۔ آر۔ ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کراچی ۳۔ فروری کو لالہ جگن ناتھ جی ٹنڈن کے پوجیہ پتا رائے بہادر رلا رام جی ٹنڈن سی۔ آئی۔ ای۔ ریٹائرڈ چیف انجینئر بنگال و بمبئی کے سورگباش ہو جانے پر اظہار غم کرتے ہوئے پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ سورگیہ آتما کو شانتی و سد گتی پردان کریں۔ اور اُن کے سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں +

پنجاب کینڈری اناتھالیہ لاہور

ایک سرکردہ ایڈووکیٹ کی رائے

"میں نے سوامی سری ناتھ جی آنند کے ہمراہ اس سنستھا (پنجاب کینڈری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور) کا ملاحظہ کیا۔ منیجر صاحب اناتھالیہ نے ہمیں لڑکوں کے کوارٹرز میں سب کچھ دکھایا۔ ہم نے دیکھا۔ کہ یہ سنستھا اچھی طرح چل رہی ہے۔ اور انتظام مناسب کیا جا رہا ہے۔ اس جگہ کے لڑکے باہر دان مانگنے نہیں بھیجے جاتے جیسا کہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ سنستھا شیر خوار بچوں کی غور و دم برداشت بھی کرتی ہے۔ چونکہ نہایت ضروری کام ہے" + (مگن ناتھ اگروال ایڈووکیٹ لاہور)

آریہ سماج نیروبی برٹش ایسٹ افریقہ کے سماچار

ویدک سنسکار

(۱) ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو مہاشہ سرداری لال کی سپتری تھا سپتر کا نام کرن سنسکار پنڈت ستیہ پال جی نے کروایا۔ سپتری کا نام پربھا دیوی تھا بالک کا نام ہرلیش رکھا گیا۔ دس شلنگ کا دان آریہ سماج کو پراپت ہوا +

(۲) ۱۹۔ نومبر ۱۹۳۹ء کو مہاشہ دیوی دیال شرما کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ بالک کا نام کل بھوشن رکھا گیا۔ مبلغ ۲۵ شلنگ کا دان پراپت ہوا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا +

۱۹۔ نومبر ۱۹۳۹ء کو لالہ سنفرا داس جی آریہ کے سپتر مہاشہ بلدیو کمپلا کی سگائی لالہ ملکھراج کی سپتری کوشلیا دیوی کے ساتھ ہوئی۔ اس شبھ اوسر پر مہاشہ بلدیو جی کی طرف سے ساٹھ شلنگ کا دان سارا جنک فنڈوں کو پراپت ہوا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ ہم اس اوسر پر وودھائی دیتے ہیں۔ لالہ ملکھراج کی طرف سے بھی ۵۱ شلنگ کا دان اس اوسر پر پراپت ہوا +

(۳) ۹-۱۲-۳۹ کو مہاشہ رام رکھا مل جی اُپ پردھان سماج ہذا کی سپتری کا نام کرن سنسکار تھا ان کے سپتر دیو دت کا چوڑاکرم سنسکار کیا گیا۔ بالکہ کا نام اوشا کماری رکھا گیا۔ تھا اُن کے چھوٹے بھائی مہاشہ گردھاری لال کی سپتری تھا سپتر کا نام کرن سنسکار کیا گیا۔ سپتر کا نام کل بھوشن تھا سپتری کا نام اندو بالا رکھا گیا۔ اس شبھ اوسر پر مہاشہ رام رکھا مل جی کے پتا لالہ شام لال جی کی طرف سے بیس شلنگ کا دان سارا جنک فنڈوں کو پراپت ہوا۔

(۴) ۲۰-۱۱-۳۹ کو مہاشہ گردھاری لال شاردا کے گھر سپتر نے جنم لیا۔ جات کرم سنسکار کرایا گیا ۔ شلنگ دان پراپت ہوا۔

(۵) ۲۱-۱۱-۳۹ کو مہاشہ ولایتی رام ووڈ کے گھر سپتر نے جنم لیا۔ بالک کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ مبلغ سات شلنگ دان پراپت ہوا +

(۶) ۱۷-۱۲-۳۹ کو مہاشہ روپ نارائن پوسٹ ماسٹر کے سپتر کا چوڑاکرم سنسکار پنڈت ستیہ دیو جی نے کرایا۔ مبلغ دس شلنگ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا +

(۷) ۱۸-۱۱-۳۹ کو مہاشہ سیتا رام کے گھر سپتری نے جنم لیا۔ بالکہ کا ... سنسکار کرایا گیا۔ آریہ سماج کو ... کا دان پراپت ہوا +

(۸) ۲۳-۱۲-۳۹ کو مہاشہ رلا رام کی سپتری لیلاوتی کا شبھ وواہ مہاشہ تارا ... کے ساتھ کرایا گیا۔ ورپکش کی اور سے ۲۱ شلنگ اور بدھو پکش کی اور سے ... شلنگ کا دان پراپت ہوا +

(۹) ۱۴-۱-۴۰ کو مہاشہ فقیر چند ... گارڈ کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا ... دس شلنگ دان پراپت ہوا +

(۱۰) ۲۱-۱-۴۰ کو مہاشہ دیانند ... سگائی مہاشہ الیشر داس کی سپتری کا ... سانپ کرائی گئی۔ شری دیا نند جی کی طرف ۲۱ شلنگ کا دان انتھا فنڈوں کو اور ... بچا مہاشہ سماجی داس پوری کی اور سے دس شلنگ کا دان آریہ سماج کو پراپت ہوا +

رشی نروان اُتسو

۱۰۔ نومبر کو آریہ سماج مندر میں رشی نروان اُتسو بڑے سمارو سے منایا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد آریہ کنیا پاٹھ شالہ تھا استری سماج کے بھجن ہوئے پنڈت ستیہ پال جی اور پنڈت رندھیر جی کے دیاکھیان ہوئے۔ سماج مندر استری پُرشوں سے بھرا ہوا تھا دید پرچار کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ

آریہ سماج نیروبی کی مکھیہ سرگرمیوں میں سے ایک استری شکشا ہے۔ اس پرورتی کے پوشنارتھ آریہ سماج آریہ کنیا پاٹھ شالہ کو چلا رہا ہے۔ اس سنستھا کا ... ورش یکم جنوری ۱۹۴۰ء سے شروع ہوا ہے۔ اس سمے ودیارتھنوں کی سنکھیا ۱۷۵ ہے۔ ... ورش ودیارتھنوں کی پرگتی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پاٹھ شالہ میں پریاگ مہلا ودیا پیٹھ کی پریکشا ... پر یکھشا کے پاٹھیہ کرم کو ستھان دیا گیا ہے۔ ورتمان ستھان میں دو گوروکل کے سناتکوں کے اتیرکت چھ انیہ یوگیہ ادھیاپکاؤں کو رکھا ہوا ہے +

آریہ سماج ہذا اپنے ستان کے سہیوگ سے اپنی سرگرمیوں میں دن دونی ترقی ... کرتا جا رہا ہے +

(گوردا س رام منتری)

آریہ سماج بہرام پور کے سماچار

آریہ سماج بہرام پور نے مصیبت زدگان حصار کے واسطے ایک بوری چاول۔ بسنت۔ سے آریہ سماج حصار کو اور اکیس ۲۱ روپیہ بارجات منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دئے ہیں ۔۔ چار آنہ منتری پرادیشک

(۱) دیدک دواہ ۔۔۔۔ یکم فروری کو کماری تارا دتی سپتری لالہ بہاری لال جی نندا ایس۔ ڈی۔ او بہرام پور کا شبھ دواہ لالہ ادم پرکاش جی سپتر لالہ ہالو رام جی ہوشیارپور نواسی کے ساتھ پورن دیدک ریتی سے ہوا ٭ دواہ پنڈت بجیت شاستری ویدیشنٹ ہری ونش لال جی شاستری نے پورن دیدک ریتی سے کرایا۔ ور پکش کی طرف سے یکمشت روپیہ اور کنیا پکش کی طرف سے ۲۵ روپیہ مختلف سنستھاؤں کو دان دیا گیا ٭

(۲) فروری کو عزیزی کوشلیا سپتری لالہ رام سرن داس جی بزاز بہرام پور نواسی کا شبھ دواہ لالہ جگدیش چندر جی سپتر ڈاکٹر بالا رام جی امرتسر نواسی کے ساتھ پورن دیدک ریتی سے ہوا ٭ دواہ پنڈت دولت رام جی شاستری و پنڈت ہری ونش لال جی شاستری نے کرایا۔ ور پکش کی اور سے یکمشت روپیہ اور کنیا پکش کی اور سے ۲۵ روپیہ مختلف آریہ سنستھاؤں کو دان دیا گیا ٭

سالانہ جلسہ ۔۔۔۔ آریہ سماج بہرام پور کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰-۳۱- مارچ کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا ٭

(ماسٹر رام داس ڈی۔ اے۔ وی سکول بہرام پور)

گوروکل آیوروید مہاودیالیہ کا نیا داخلہ

پہلے آیوروید مہاودیالیہ گوروکل کانگڑی میں باہر کے ودیارتھی نہیں لئے جاتے تھے۔ اب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے باہر کے ایسے ودیارتھیوں کا لیا جانا سویکار کر لیا ہے۔ جن کی عمر ۱۸ سال سے کم اور اکیس سال سے زیادہ نہ ہو۔ جو سنسکرت میں پراگیہ یا پراگیہ تک کی لیاقت۔ انگریزی میں میٹرک یا میٹرک تک کی لیاقت۔ ہندی اور سائنس میں کافی لیاقت رکھتے ہوں ٭

ودیارتھیوں کا چناؤ گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر ۲۲ سے ۲۵۔ مارچ تک ہوگا۔ گوروکل کے نیم اور داخلہ کا فارم دفتر گوروکل کانگڑی سے مل سکیں گے ٭ (مکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ

گوروکل مہا ودیالیہ رائے کوٹ کا سالانہ جلسہ اس سال ایسٹر کی چھٹیوں میں ۲۲-۳-۴۰ سے ۲۵-۳-۴۰ تک منایا جاوے گا۔ اس موقعہ پر بالکوں کا انتخاب ۲۲ و ۲۳۔ مارچ کو ہوگا۔ جو سجن اپنے بالکوں کو گوروکل رائے کوٹ میں داخل کرانا چاہیں۔ انہیں اپنی درخواستیں بھیج کر منظوری حاصل کر لینی چاہئیے ٭

گوروکل کے قواعد اور داخلہ کے فارم دفتر گوروکل رائے کوٹ سے منگائیے ٭

(مکھیہ ادھشٹاتا)

دیانند اپدیشک ودیالیہ کا نیا داخلہ

دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ ۱۲۔ اپریل کو ہوگا۔ جو نوجوان ویدک دھرم کے پرچار کی لگن رکھتے ہوں۔ انہیں ودیالیہ سے چھپے ہوئے پراسپکٹس منگا کر ابھی سے بھیجنے شروع کر دینے چاہئیں ٭

سنسکرت۔ انگریزی۔ فارسی اور عربی جاننے والوں کو ترجیح دی جاوے گی۔

لائق درخواست کنندگان کے لئے ٹکٹوں وغیرہ ڈاک کا بوجھ ودیالیہ برداشت کرے گا ٭ (پرنسپل آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ لاہور)

آئندہ مردم شماری اور ہمارا کرتویہ

بقیہ صفحہ ۸

ہیں۔ ورنہ اس غلطی کا خمیازہ نہ صرف ان کو بلکہ ساری ہندو قوم کو اٹھانا پڑے گا ٭

ہمیں کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ ہم ہندو شمار کنندگان مقرر کرائیں۔ جو کہ ہندوؤں کے حقوق کی مردم شماری کے وقت نگہبانی کر سکیں۔ اور ہریجنوں کو صحیح طریق سے ہندو درج کرا سکیں۔ پچھلی مردم شماری میں شمار کنندگان کی شرارت۔ ہریجنوں کی جہالت اور گراموں میں زمیندار مالکان کے ناجائز رعب۔ دباؤ اور دھمکی سے کئی ہریجن سکھ اور مسلمان درج کئے گئے تھے۔ جن کا اندراج ریورٹ پہنچنے پر میں نے چند مقامات پر درست کرایا تھا۔ ریورٹ مردم شماری پنجاب میں اس بات کی طرف کمشنر صاحب نے بھی اشارہ کیا ہے ٭

پنجاب کے ہر ایک مقام پر لوکل مردم شماری کمیٹی مقرر کریں۔ جس میں کہ آریہ سماج۔ سناتن دھرم سبھا۔ ہندو سبھا۔ سیواسمتی اور دیگر دل آدی سب سنستھائیں مل کر کام کریں۔ کمیٹی کے ممبران اپنی آنریری خدمات بطور شمار کنندگان گورنمنٹ کو پیش کریں۔ اور اس طرح سے مردم شماری کے صحیح اندراج سے ہندو قوم کی سیوا کریں ٭

میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اگلی مردم شماری کے اندراج کو درست۔ صحیح اور غلطی سے مبرا و پاک بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ ہماری یہ کوشش ہونی چاہئیے۔ کہ ہر ایک قوم کا صحیح اندراج ہو۔ اور کوئی ناواجب وسائل استعمال کر کے غلط طور پر اپنی تعداد میں اضافہ نہ کرنے پاوے۔ ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ جو لوگ ہندی جانتے ہیں۔ وہ زبان کے خانے میں "ہندی" ضروری درج کرائیں۔ تاکہ پنجاب میں ہندی جاننے والی پبلک کی تعداد میں اضافہ ہو سکے ٭

میں آشا کرتا ہوں۔ کہ سب سنستھائیں اور ہندو قوم کا درد رکھنے والے اصحاب آئندہ مردم شماری کے لئے خاص کوشش فرماویں گے ٭

تین کتابیں مفت

شری پنڈت جی ایڈیٹر پرکاش کی "ناہونے گیان گن" دو گیتا کا شوک دار دو حصوں میں ترجمہ ہے ہندی ۸ روپے اور شیکشا ونس دیانند کی ۳۴ ادھیائوں اور ۲۱ حصوں میں مکمل جیون ہے ہندی ۴ روپے کے خریدار کو "سندھیا گن" تینوں کتابیں مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندی کتب کیٹلاگ کے ساتھ ۱۲ ٹکٹ ارسال کریں۔ یہ رعایت تھوڑے دنوں کیلئے ہے۔ جلد منگائیں۔ منیجر راجپال اینڈ سنز پبلشرز لاہور

بچوں کی اکسیر دوا — حکیم تلسی پرشاد اگروال کی
اصلی میٹھی
بال جیون جنم گھٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکلیں گے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر تندرست ہو جاویں گے۔ سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں۔ قیمت فی شیشی ۸ روپے علاوہ محصول۔ نمونہ مفت لو۔ پتہ: منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ یو پی

ہندوستان کی خوبصورتی اور لمبی عمر کا بھید بتانے والی زمانہ حال کی بہترین کتاب
گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ
رہنمائے صحت
۶۰۰ صفحے۔ ۱۵۰ تصویریں۔ ۲۰۰ مضامین۔ ۱۰۰۰ نسخے
مصنف جناب مہانند صاحب منیجنگ ایڈیٹر رسالہ کرانتی لاہور

چند رایوں کا خلاصہ:-
۱۔ ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی وید موجد امرت دھارا "یہ بیش قیمت کتاب ہر تعلیمیافتہ شخص کے گھر میں رہنے کے قابل ہے..."
۲۔ دیش بھگت ڈاکٹر ستیہ پال صاحب ممبر پنجاب اسمبلی "میں نے رہنمائے صحت کا مطالعہ کیا ہے نہایت قابل قدر معلومات سے پر ہے..."
۳۔ آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند صاحب نارنگ سابق وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب "میں نے رہنمائے صحت کا مطالعہ کیا ہے اور اسے دلچسپ مفید پایا ہے"
۴۔ کویراج ہر نام داس صاحب بی۔ اے مصنف "ہدایت نامہ خاوند" "کتاب محنت اور لیاقت سے لکھی گئی ہے مضامین کی تقسیم بہت اعلیٰ ہے"
۵۔ شری میاں رام داس جی پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج "میں نے رہنمائے صحت کو شروع سے آخیر تک پڑھا ہے صحت کو برقرار رکھنے اور بگڑی صحت کو بنانے کے لیئے اس میں بہت سی مفید نصیحتیں اور نسخے درج ہیں"
۶۔ جناب بلدیو رام صاحب مجسٹریٹ فسٹ کلاس جھنگ۔ "رہنمائے صحت حقیقی معنوں میں صحت کی قدر کرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے"
اسی طرح متعدد معززین کے علاوہ اخبار پرتاپ۔ ملاپ۔ انقلاب۔ ہندوستان۔ ریاست جیسے درجنوں ذمہ دار اخبارات نے کتاب کی بے حد تعریف کی ہے ٭
منیجر اسیو اینگ ڈپو یا رسالہ کرانتی ہسپتال روڈ لاہور

ہفتہ ـــــ کی ـــــ ڈائری

سنیچروار ۱۷ فروری

— مولانا آزاد کانگریس کے آئندہ صدر چنے گئے ہیں۔

— پنجاب کانگریس کے صدر میاں افتخار الدین اور سیکرٹری سردار پرتاپ سنگھ چنے گئے ہیں۔

— سندھ کی اللہ بخش وزارت مستعفی ہو گئی ہے۔

— فن لینڈ کے نزدیک جنگ میں سات ہزار روسی مارے گئے ہیں۔

— فسادات سکھر کے مصیبت زدگان کو کانگریس کی مقرر کردہ ریلیف کمیٹی نے امداد دینی شروع کر دی ہے۔

— ۱۴ - فروری رات کے دس بجے پیاں والا بازار امرتسر میں کسی نے ایک مسلمان دوکاندار کو قتل کر دیا۔

— سندھ کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کا بل اسمبلی میں پیش ہے۔

— ایک برطانوی جہاز اور دو جرمن آبدوزیں غرق ہو گئیں۔

— ریلوے کے ملازموں کی تعداد ۶۶۶،۰۰۰ تک جا پہنچی ہے مشترکہ انتخاب کا طریق رائج ہوگا۔

اتوار ۱۸ فروری

— امرتسر میں مسلم جلوس کے ہندو بازار میں داخل ہونے کے لئے اصرار پر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔

— سویڈن نے فن لینڈ کو امداد دینے سے انکار کر دیا ہے۔

— ۱۹۳۸-۳۹ء میں ۲۴۶،۶۱۲ اشخاص نے ریلوے بیلا ٹکٹ سفر کیا۔

— ڈاکٹر گوپی چند نے استعفیٰ واپس لے لیا ہے۔

— پارلیمنٹ نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی منظوری دے دی ہے۔

— منافع ٹیکس میں سے دس کروڑ کی رقم یورپین افسروں کی جیب میں چلی جاوے گی۔

— مرکزی اسمبلی میں دس سے پندرہ سال کے بچوں کو فیکٹریوں میں ملازم نہ رکھے جانے کے متعلق بل پیش ہے۔

— جنگ کے سلسلہ میں سپاہیوں کے علاوہ ہندوستان سامان جنگ بھی مہیا کر رہا ہے۔

— ڈسکہ کے ایک مسلم نوجوان عبدالرحمٰن کو شدھ کر کے کرشن لال بنا دیا گیا ہے۔

— گورنمنٹ کے ماہرین کی رپورٹ ہے کہ ہندوستان میں ریلوے انجن بنانے کا تجربہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

— آل انڈیا سناتن دھرم سبھا نے اپنے الہ آباد کے اجلاس میں ۱۷ فروری کو بہت ہندوؤں کو ہندو دھرم میں پروہتی کیلئے زیادہ سے زیادہ سہولیات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

سوموار ۱۹ فروری

— لارڈ زٹ لینڈ کے تازہ بیان کو قوم پرستوں کے خلاف مہاتما گاندھی نے اعلان جنگ کے مترادف قرار دیا ہے۔

— جرمنی نے مصر کے خلاف بھی اعلان جنگ کر دیا ہے۔

— برطانوی جہاز نے ایک جرمن جہاز کو جو تین ماہ سے چھپا ہوا تھا محصور کر کے چار سو انگریز ملاحوں کو رہا کرا لیا ہے۔

— امرتسر میں مہدی کے جلوس پر ہنگامہ ہو گیا۔

— مدراس یونیورسٹی میں فوجی تعلیم کو لازمی مضمون قرار دئے جانے کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا ہے۔

— ۲۳۸ ہندوستانی ملاح جرمنی سے رہا ہو کر انگلستان پہنچ گئے ہیں۔

— بہت سے یہودی نوجوانوں کو جرمنی سے جلاوطن کر کے پولینڈ کے مفتوحہ علاقوں میں بھیج دیا گیا ہے۔

— امریکہ کے پریذیڈنٹ روز ویلٹ کے بیٹے مسٹر جیمز نے اپنی دس سال کی بیاہتا بیوی جس سے دو بچے بھی ہیں کو اس الزام پر کہ وہ اُسے چھوڑ کر چلی گئی ہے کو طلاق دے دیا ہے۔

منگلوار ۲۰ فروری

— کانگریس کے نئے صدر مولانا آزاد کے بیان کے مطابق کانگریس کا آئندہ قدم سول نافرمانی ہوگا۔

— ۱۸ - فروری کی شام کو لاجپت رائے بھون میں سوامی گیہ آچاریہ رام دیو کی پُتری کماری اُرندھتی کا وواہ پنڈت داون خاں کے لالہ سکھرام داس کے سپتر مسٹر سوم پرکاش آیور وید النکار کے ساتھ پُورن ویدک ریتی سے ہوا۔ اڑھائی سو کے قریب سرکردہ اصحاب حاضر تھے۔

— بابو راجندر پرشاد رام گڑھ کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر چنے گئے ہیں۔

— مسلمان اپنی قسمت کسی کانگریسی ٹریبونل کو سونپنے یا برطانیہ کو ثالث بنانے کے لئے تیار نہیں۔ (مسٹر جناح)

— احمد آباد میں ایک لاکھ مزدور سٹرائیک کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

— جرمنی روس کی امداد کے لئے ۵ لاکھ نازی سپاہی بھیجے گا۔

— بمبئی میں ڈیڑھ لاکھ مزدور سٹرائیک کرنے والے ہیں۔

بدھوار ۲۲ فروری

— خان بہادر اللہ بخش اور ہندو پارٹی سمجھوتہ ہو جانے سے سندھ کا وزارتی بحران ختم ہو گیا ہے۔

— جرمنی نے ناروے اور سویڈن کو فن لینڈ کی امداد نہ کرنے کی تنبیہ کی ہے۔

— سکھر میں بم پھینکے جانے سے محرم کے جلوس کے ۱۷ اشخاص مجروح ہو گئے اور ایک ہلاک ہو گیا۔

— سندھ اسمبلی کو توڑا نہیں جا رہا ہے۔

— ایک برطانوی جہاز ڈوب جانے سے ۹ افسر اور ۴۸ ملاح ہلاک ہو گئے۔

— ریاست خیرپور کے ہندو کارکنان کو قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔

— کالی گنج بنگال محرم کا جلوس جاری ہو جانے سے پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ ۴ اشخاص ہلاک اور سات مجروح ہوئے۔

— رائے بہادر بیلی رام کے قتل کے مقدمہ کی سماعت لاہور میں شروع ہو گئی ہے۔

شکروار ۲۳ فروری

— اللہ بخش وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر ۲۶ - فروری کو بحث ہوگی کیونکہ ہندو پارٹی اور خان بہادر میں سمجھوتہ نہیں ہوا۔

— فن لینڈ نے روس کے حملہ کو روکنے کی آخری کوشش کے طور پر اپنے آخری آدمیوں کو بھی جنگ کے لئے بلا لیا ہے۔

— ضلع گونڈہ میں شیعہ سنی فساد ہو جانے سے ایک شخص ہلاک اور کئی مجروح ہو گئے۔

— سندھ گورنمنٹ کے بجٹ میں ڈیڑھ لاکھ کی بچت دکھائی گئی ہے۔

— حکومت ہند نے پٹھانوں کے علاقہ سے وزیریوں کو نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

— برطانوی جنگی جہاز فن لینڈ کی بندرگاہ میں پہنچ گئے ہیں۔

— بارہ روسی ہوائی جہازوں کو مار گرا دیا گیا ہے۔

— سکھر میں محرم کے جلوس پر پتھر پھینکنے کی وجہ سے نہایت اشتعال انگیز تھا۔

— سابق کارکنوں کے لئے حکومت پنجاب ایک اور شکنجہ تیار کر رہی ہے۔

— برطانیہ کی فوج میں مزید ۵ لاکھ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

— مسٹر دیب بندر کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۳ فروری کو سنایا جائے گا۔

شونرانری پرباسنے کیلئے شاندار تحفہ

حلد آرڈر بھیجئے — جلد ارسال کریں

(ہندی) "رشی گان" (اُردو)

شری ہنپتی جی نے چھپوایا ہے۔ یہ ۲۳ ادھیایوں اور ۲۶۶ سرل اور مدھر دوہوں میں رشی دیانند کی مکمل جیونی ہے۔ استریوں کے روزانہ پاٹھ۔ بالکوں اور پرشوں کے سوادھیائے کیلئے اتی اُتم گرنتھ ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے کچھ ادھیائے سن کر سوامی گیہ آچاریہ رام دیو جی بھوم اٹھے تھے۔ اور نمسکار دی تھی۔ شری ہنپتی جی رچیت "رشی گان" کے کچھ ادھیائے سنے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر آشچریہ ہوتا ہے کہ انہوں نے الپ کال میں ہی اتنی اُنتی کر لی ہے۔ اس چھوٹی سی آیو میں ایسی سرس۔ مدھر اور سرل کوتا میں رشی کی جیونی تیار کرنا رشی کے بھگتی اور ان کی اسیم شردھا کا پرمان ہے۔ رشی کی جیونی پڑھ کر ہی بہت سے بھائی آریہ سماجی بنے ہیں۔ دیوی استریاں میں پرچار کے لئے ایک ایسی ہی رشی جیونی کی آوشیکتا کا انوبھو ہوتا تھا۔ اور آج میں اس ابھی آوشیکتا کو شری ہنپتی جی دوارا پورن ہوتا دیکھ کر پرسن ہوں۔ مجھے وشواس ہے کہ استریوں میں اس کا ادھک سے ادھک پرچار ہوگا اور سماج میں نافع اور اُتم سادھن سدھ ہوگا۔ میں ہنپتی جی کو اس مہان کاریہ کے لئے ودھائی دیتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

گھریلو باتیں

— لالٹین کی بتی کے ارد گرد لپٹا ہوا نمک چھڑک دینے سے آگ لگنے کا ڈر نہیں رہتا ۔

— کھانا پکانے کے برتن میں جب کوئی چیز نیچے لگ کر جل جاوے۔ تو پانی سے برتن کو بھر کر قدرے سوڈا ڈال کر دھیمی آنچ پر اُبلنے کی حرارت پر لے آؤ۔ برتن جلدی صاف ہو جاوے گا۔ اگر المونیم کا برتن ہے تو سوڈے کی جگہ سرکہ ڈالیں ۔

— لیمپ کے جس حصہ میں تیل ڈالا جاتا ہے۔ اگر اس میں کافور کی ایک ڈلی بھی ڈالی جائے تو روشنی بہت صاف نکلے گی ۔

— اگر کسی ریشمی رنگدار کپڑے کو پھلوں کے داغ لگ جاویں۔ تو سرد پانی میں صابن گھول کر کپڑے کو اس میں بھگوئیں۔ اور پھر دھو ڈالیں۔ داغ دُور ہو جاویں گے ۔

— لوہے کی چیز کو اتنا گرم کرو۔ کہ سفید ہو جاوے۔ اور پھر کسی چیز سے پکڑ کر گندھک کے ایک ٹکڑے کو اس کے ساتھ لگا دیں۔ تو یا قطرے قطرے ہو کر گر پڑے گا۔ اور نیچے پانی کا برتن ہو

سوامی ستیہ رکھشا

(گذشتہ سے آگے)

گاجر کے فوائد

کاڈلیور و دیگر قیمتی چیزوں کا نعم البدل

ہندوستان میں اکثر بیشتر امراض کا بنیادی سبب غذا میں وٹامن "اے" کی کمی ہوتی ہے۔ تجربات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وٹامن "اے" کی کمی کو دُور کرنے کے لئے کارڈ لیور آئیل دوسرے تیل رہٹ یا مام آئیل استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ مگر چونکہ یہ دونو تیل گراں ہیں۔ اور باآسانی دستیاب بھی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے عوام میں ان کا رواج پانا دشوار ہے۔ دودھ میں بھی وٹامن "اے" کافی مقدار میں موجود ہے۔ مگر افلاس کی وجہ سے ہندوستان کے عوام اسے بھی بکثرت استعمال نہیں کر سکتے ہیں ۔

گاجر میں وٹامن "اے" افراط سے موجود ہے۔ اور غریب لوگ بھی اسے آسانی سے خرید سکتے ہیں۔ وٹامن "اے" کا قدرتی ذخیرہ ہونے کے لحاظ سے یہ کارڈ لیور آئیل یا ریڈ پام آئیل یا دودھ سے کسی حالت میں کم نہیں ہے۔ کاڈلیور آئیل مکھن اور دودھ کے مقابلہ میں ایک گاجر میں دو تہائی حصہ وٹامن "اے"۔ اور کھوپرے اور گیہوں کی بھوسی کے مقابلہ میں اس میں دوگنا وٹامن "اے" پایا جاتا ہے ۔

معمولی طور پر پکائے جانے کی صورت میں بھی درجہ حرارت سے گاجر کے وٹامن زائل نہیں ہوتے۔ مگر ہوا میں کھلا رکھنے یا ضرورت سے زیادہ آنچ دینے سے وٹامن زائل ہو جاتے ہیں۔ پکا کر کھانے کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ پکنے کے دوران میں گاجر کو ہوا نہ لگنے دی جاوے۔ کھلے برتن میں پکانے سے وٹامن "اے" بالکل تباہ ہو جاتے ہیں ۔

گاجر کا رس بڑا ہی مفید ہے ۔

...جاتی لاہور

کیا آپ جانتے ہیں؟

— تمام اقوام میں جاپانی قوم سب سے کم محنتی ہے ۔

— فرانس کے بادشاہ لوئیس ۱۴ ویں نے بہتر سال تک یعنی سب سے زیادہ عرصہ تک حکومت کی۔ ملکہ وکٹوریہ کا نمبر دوسرا ہے۔ آپ نے ۶۴ سال تک راج کیا ۔

— فولاد کی ایک ایسی پوشاک تیار ہوئی ہے۔ جس پر گولی اثر نہیں کرتی۔ اس پر گولی لگ کر چپٹی ہو جاتی ہے۔ اس کی موٹائی صرف $\frac{1}{4}$ انچ ہے۔ اور وزن میں یہ فولاد کی بنی ہونے پر بھی صرف پونے دو سیر ہے ۔

— چین میں افیون کے استعمال کا رواج عام ہے۔ اب وہاں کی حکومت نے پچاس برس سے کم عمر کے لوگوں کے لئے افیون کا استعمال قانوناً بند کر دیا ہے ۔

— کتے کے سننے اور سونگھنے کی طاقت انسان سے آٹھ گنا زیادہ ہوتی ہے ۔

— آج کل انگلستان میں ۳۴ کروڑ پنی انگریز لیتے ہیں ۔

گوروکل فارمیسی کانگڑی

کا

چیون پراش قیمت

بڑھیا — لذت دار — ٹانک

ایک پاؤ — ایک روپیہ دو آنے (۱؍۲)

دو پاؤ — دو روپیہ دو آنے (۲؍۲)

ایک سیر — چار روپے (للعہ)

دھوکے سے بچیں

کچھ لوگوں نے گوروکل کانگڑی کی شہرت کا ناجائز فائدہ اُٹھانے کیلئے اپنی دکان کے ساتھ بھی "گوروکل" کا نام جوڑ دیا ہے۔ اس لئے خریدتے وقت ہر پیکنگ پر

"گوروکل کانگڑی"

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

پتہ:- گوروکل فارمیسی گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

دہلی برانچ:- چاندنی چوک۔

لاہور برانچ:- ...

چھپ گئی "اُردو سنسکار ودھی" چھپ گئی

معہ ویاکھیا

لیکھک مہرشی دیانند سرسوتی ٹیکا کار شری سوامی شردھانند جی

سنسکار ودھی اردو مدت سے ختم تھی۔ آریہ بھائیوں کے پُر زور اصرار پر ہم نے اب پھر اسے چھپوایا ہے۔ اردو جاننے والے بھائی بھی اب بنا کسی دقت کے خود سنسکار کروا سکیں گے۔ اور اُن کا اصلی مقصد و مدعا بخوبی سمجھ سکیں گے جب تک کسی سنسکار کا مدعا و اہمیت معلوم نہ ہو۔ تب تک وہ سنسکار وبرتھ ہے اسلئے سب اردو جاننے والے بھائیوں کو اس کی ایک ایک کاپی منگوا لینی چاہیئے۔ جلدی آرڈر بھیجئے ورنہ پھر پہلے کی طرح اگلے ایڈیشن کی راہ دیکھنی پڑیگی۔

اس اردو سنسکار ودھی کی چند ایک خوبیاں نیچے ملاحظہ فرماویں :-

(۱) ہر ایک منتر سنسکرت میں لکھ کر نیچے وہی منتر اُردو بھاشا میں بھی لکھ دیا ہے (۲) سنسکار ودھی میں آئے ہوئے ہر ایک منتر کا ارتھ، بھاوارتھ تتھا ویاکھیا بھی درج کی گئی ہے۔ جہاں جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے وہاں وہاں فٹ نوٹ دیکر اچھی طرح تشریح کر دی گئی ہے (۳) بڑھیا کاغذ پر سندر موٹے ٹائپ میں چھپائی گئی ہے۔ اس کتاب کے کل صفحات سات سو کے قریب ہیں۔ اتنا ہونے پر بھی قیمت لاگت ماتر ہے۔ سنہری جلد ایک روپیہ ۱۲ آنہ (۱؍۱۲) رعایتی ایک روپیہ ۸ آنہ (۱؍۸)

ریویو {Review}

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ کلکتہ

ڈابر لمیٹڈ کلکتہ ہندوستان بھر میں دوائیوں کی مشہور و معروف فرم ہے۔ جو پچھلے ۵۶ سال سے آیورویدک اوشدھیاں بنانے اور بیچنے کا کام کر رہی ہے۔ اس کی دوائیاں زود اثر اور سستی ہونے کی وجہ سے گھر گھر میں استعمال کی جاتی ہیں۔ ان دنوں جب کہ سودیشی چیزوں کے استعمال کی طرف ہندوستانیوں کا رجحان زیادہ ہے۔ ہم پرکاش کے پریمیوں کو مذکورہ کمپنی کی اوشدھیاں خریدنے کی پُر زور سفارش کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک نہایت قابلِ اعتبار فرم ہے ۔

یہ فرم ہر سال کیلنڈر اور ڈائریکٹری چھاپتی ہے۔ اس ورش بھی یہ دونو چیزیں برائے ریویو موصول ہوئی ہیں۔ کیلنڈر پر ایک اتی سندر مہاگوری کی تصویر ہے۔ اور بارہ مہینوں کی تختیاں جدا جدا بارہ صفحوں پر دی گئی ہیں۔ ڈائریکٹری میں جہاں تعطیلیں۔ چھٹیاں۔ سورج کے نکلنے اور چھپنے کا سمے وغیرہ مفید معلومات درج ہیں۔ وہاں کلکتہ کی ان مشہور جگہوں کا بھی اندراج ہے۔ جو ایک شخص کو کلکتہ جانے پر دیکھنی چاہئیں۔ ساتھ ہی فرم مذکور کی مشہور پیٹنٹ دواؤں کی فہرست بھی ہے۔

یہ دونو تحفے "پرکاش" کے ناظرین ایک کارڈ لکھ کر ڈابر لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ کے پتہ سے مفت منگا سکتے ہیں۔

سٹالن (اُردو)

میسرز راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ لاہور نے مشہور انگریز مصنف سٹیفن گراہم لکھت سٹالن کی سوانح حیات کا مہاشہ شانتی نارائن سے ترجمہ کروا کر شائع کیا ہے۔ جس میں نہ صرف روس کے ہی بہت سے پوشیدہ رازوں پر سے پردہ اُٹھایا گیا ہے۔ بلکہ جرمنی پولینڈ۔ چیکوسلوکیہ۔ چین۔ جاپان وغیرہ مختلف ملکوں کے تدبروں کی شطرنجی چالوں کو بھی نہایت دلچسپ پیرایہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ نیز روس کے ڈکٹیٹر سٹالن کی زندگی کے مفصل حالات بھی درج ہیں۔ کہ کس طرح وہ ایک گڈریے سے روس کا ڈکٹیٹر بنا۔

ان دنوں جب کہ روس اور فن لینڈ میں لڑائی ہو رہی ہے۔ روس کے ڈکٹیٹر سٹالن کی زندگی کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہیں۔ جن نوجوانوں کے دل میں اپنے وطن کے لئے کچھ کر گذرنے کی اُمنگیں ہیں۔ انہیں اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

کتاب اس قدر دلچسپ ہے۔ کہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ کاغذ لکھائی چھپائی وغیرہ سب اعلےٰ ہے۔ مجلد کتاب کی قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/۱) ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیے:- میسرز راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ انارکلی۔ لاہور

رشی بودھ اُتسو پر بانٹنے کیلئے شاندار اور سستی چیز

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور کا باتصویر شُور اتری نمبر

قیمت ۲/

اگلا انک ہی شُور اتری نمبر ہوگا جو ۳۰ مارچ کو پرکاشت ہوگا

گت ورشوں کی طرح اس ورش بھی "پرکاش" رشی بودھ اُتسو پر آریہ سماجوں دوارا بانٹنے کے لئے ایک شاندار اور سستا شُور اتری نمبر بھینٹ کرے گا۔ یہ نمبر کیا ہوگا۔ آریہ ...دھرمی جیون سنچاری سندیشوں۔ سنیاسی مہاتماؤں کے کلیان کاری اُپدیشوں۔ اچھے کویوں کے اور پنڈتوں کے اعلےٰ پایہ کے لیکھوں۔ پرسدھ کویوں کی جوشیلی اور مدھر کویتاؤں اور ... کہانیوں کا شاندار سنگرہ ہوگا۔ رشی دیانند کی ایک سہ رنگی تصویر بھی بھاری خرچ ... کروائی گئی ہے۔ صرف تصویر کی قیمت ایک آنہ ہونی چاہیئے۔ ۳۲ صفحے ہوں گے۔ قیمت دو آنے (۲/) فی کاپی۔

آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور قیمت بذریعہ منی آرڈر فوراً ارسال کریں

ہر برس کئی آریہ سماجوں کو صرف اس کارن رشی نمبر یا شُوراتری نمبر سے محروم رہنا پڑتا ہے ... وقت پر آرڈر نہیں بھیجتیں۔ اور جب ان کے آرڈر آتے ہیں۔ تو نمبر ختم ہو گیا ہوتا ہے۔ مایوسی سے ... کے لئے آریہ سماجوں کو فوراً جتنی کاپیوں کی ضرورت ہو اتنی کاپیوں کی قیمت بحساب دو آنے فی کاپی منی آرڈر سے ارسال کر دینی چاہیئے۔ اس طرح جہاں نمبر سب سے پہلے انہیں ... وہاں ڈاک محصول بحساب ایک پیسہ فی کاپی کی بچت رہے گی۔ کیونکہ جو سماجیں وی۔پی۔ طلب کریں گی۔ انہیں دو آنے فی کاپی کے حساب سے قیمت دینے کے علاوہ محصول ڈاک خرچ وغیرہ بھی ادا کرنا ہوگا۔ ان زائد اخراجات اور دیری سے بچنے کے لئے قیمت ... آرڈر سے ارسال کرنی چاہیئے۔

اب دیر کرنیکا وقت نہیں فوراً زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر اور قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں

لیکھکوں اور کویوں سے نویدن ہے۔ کہ اب دیر کرنے کا وقت نہیں رہا۔ اگلا انک شُوراتری نمبر ہوگا۔ لہٰذا جلد از جلد اپنی رچنائیں بھیج دیں۔ ... انہیں مناسب جگہ دی جا سکے۔ دیر سے موصول ہونے کی صورت میں ممکن ہے۔ کہ وہ جگہ ... اس لئے اپنی اپنی رچنائیں فوراً بھیج دیجئے۔

مشتہرین حضرات سے آخری التماس ہے۔ کہ یہ نمبر جسے آریہ سماجیں بھاری ... منگا کر مفت بانٹا کرتی ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں چھپتا ... لہٰذا اس میں اشتہار دینا یقیناً فائدہ مند ہے۔ اب دیر کا وقت نہیں۔ اپنا اشتہار ... بھیج دیں۔ اور اُجرت بھی بحساب ایک صفحہ پچیس ۲۵ روپے۔ نصف صفحہ پندرہ ۱۵ روپے ایک چوتھائی صفحہ (ایک کالم) آٹھ روپے۔

منیجر "پرکاش" لاہور

مہرشی دیانند کا مستند جیون چرتر

جس رشی کے نام پر بڑی بڑی سنستھائیں چلانے کیلئے لاکھوں روپیہ ہر سال خرچ کر رہے ہیں۔ اُسی کے مکمل جیون چرتر کے لئے صرف چھ۶ روپیہ خرچ نہ کرنا کیا شرم کی بات نہیں ہے؟ اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں دیویندر ناتھ ایک بنگالی سجن نے اپنے بیس سال اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے۔ اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ۔ سمیہ اور روپیہ خرچ کیا۔ اسی جیون چرتر پر چھ۶ روپیہ اور صرف چھ روپیہ خرچ کرنے میں سنکوچ کرنا کیا یہ ہر ایک آریہ سماج اور آریہ سماجی کے لئے شوبھا دیتا ہے؟ جلد ایک سیٹ منگائیے۔ پچاس سے ادھک تو چتر ہیں۔ رائل آٹھ پیجی کے قریب ایک ہزار صفحہ کی مجلد کپڑے کی ٹائٹل کا اصلی دام آٹھ روپے۔ قیمت رعائتی چھ روپے۔

ملنے کا پتہ:- آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

اس اناتھالیہ میں تقریباً ۲ دو صد لڑکے لڑکیاں ہیں۔ جن کے پالن پوشن و تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے ... نہ صرف گھی آٹا دال وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے۔ بلکہ موسم گرما کے لئے کپڑوں اور لڑکیوں ... ایک روپیہ گی گری جس کے خرچ کا اندازہ تقریباً چھ صد روپیہ لگایا گیا ہے اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس بار میں ہماری سہائتا فرمادیں۔ جو بڑے شکریہ کے ساتھ قبول کی جاویگی۔

CC0, Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized by eGangotri

Telephone No: 2367. कृण्वन्तो विश्वमार्यम् (वेद) Regd. No: L. 435.

Regd. No. L. 435 — ओ३म् — TEL. No. 2367

प्रकाश लाहौर का शिव-रात्री नम्बर ॥

The Parkash Weekly — S. RATRI NUMBER

ہفتہ وار پرکاش لاہور کا شوراتری نمبر

۱۳ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء

جلد نمبر ۳۶ — نمبر ۹

ایڈیٹر ... علاوالپوری

پرنٹر پبلشر مہاشہ کرشن بی اے

چندہ
سالانہ چار روپے ششماہی ۲/۸
سہ ماہی سوا روپیہ

قیمت
فی پرچہ دو آنے

کاتب ... امرتسری

ستیارتھی کا تحفہ :- آریہ سماجوں و آریہ سکولوں کی لائبریریوں کی شوبھا

تندرستی خوبصورتی و درازی عمر کے قیمتی گر بتانیوالی زمانہ حال کی بہترین کتاب

رہنمائے صحت

مکمل گیا رحصے

(گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ)

مصنفہ مہاشہ مہانند جی مینجنگ ایڈیٹر رسالہ کرانتی، لاہور

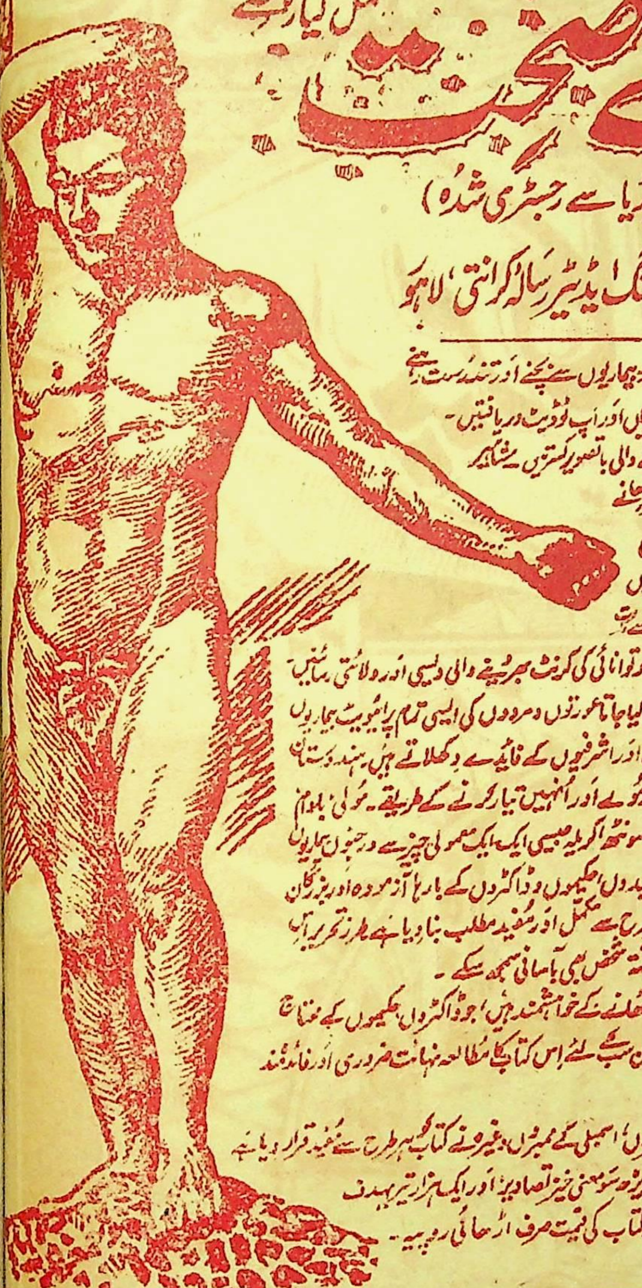

کتاب ہذا میں صحت و تندرستی کے سنہری اصول و قواعد بیماریوں سے بچنے اور تندرست رہنے کیلئے مفید و کار آمد مشورے۔ مغربی ڈاکٹروں کی نئی نئی تھیوریاں اور اپ ٹو ڈیٹ دریافتیں۔ ہر طرح کی کمزوری و لاغری کو دور کر کے ہمیشہ جوان بنائے رکھنے والی با تصویر کسرتیں۔ مشاہیر عالم کی قابل رشک صحت کے راز اور ان کے ذاتی تجربات۔ عمر بڑھانے اور سو سال تک جینے کے قدرتی طریقے۔ گھروں میں عام ہونیوالی بیماریاں اور ان کیلئے آسان اور بے خطا نسخے۔ سر سے لیکر پاؤں تک تمام مردانہ و زنانہ اعضا کی جوانی و خوبصورتی بڑھانے اور اسے آخیر تک برابر قائم رکھنے کے پوشیدہ راز۔ رگ رگ میں طاقت و توانائی کی کرنٹ بھر دینے والی دیسی اور ولائتی رسائنیں۔ جن بیماریوں کا ذکر شرم کے مارے ڈاکٹر حکیم تک سے نہیں کیا جاتا عورتوں و مردوں کی ایسی تمام پرائیویٹ بیماریوں کے لئے وہ وہ نایاب چوٹی کے نسخے جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں۔ ہندوستان اور یورپ کی مشہور اشتہاری دوائیوں کے اصل فارمولے اور انہیں تیار کرنے کے طریقے۔ مولی، بلونام، جوائن، السی، سونف، آک، ہلدی، پھٹکری، نمک، سونٹھ، اگر بلیہ جیسی ایک ایک معمولی چیز سے درجنوں بیماریوں کو دور کرنے والے دیہاتی ٹوٹکے، اور ملک کے نامی ویدوں، حکیموں و ڈاکٹروں کے بارہا آزمودہ اور بزرگان کے سینہ بسینہ محفوظ نسخے درج کر کے کتاب کو ہر طرح سے مکمل اور مفید مطلب بنا دیا ہے طرز تحریر اس قدر سادہ اور عام فہم ہے کہ معمولی سے معمولی تعلیم یافتہ شخص بھی بآسانی سمجھ سکے۔

جو لوگ اپنی صحت کو سدھار کر زندگی کا سچا لطف اٹھانے کے خواہشمند ہیں، جو ڈاکٹروں، حکیموں کے محتاج نہ رہ کر ہر ایک بیماری کا خود ہی علاج کر لینا چاہتے ہیں، ان سب کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری اور فائدہ مند ثابت ہوگا۔

ملکی لیڈروں، چوٹی کے اخباروں، قابل ڈاکٹروں، اسمبلی کے ممبروں، وغیرہ نے کتاب کو ہر طرح سے مفید قرار دیا ہے۔

دو سو بیش قیمت اور پر از معلومات مضامین، ڈیڑھ سو معنی خیز تصاویر، اور ایک ہزار تیر بہدف نسخوں سے مزین ... صفحوں کی اس ضخیم و مجلد کتاب کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ۔ ڈاکخرچ نو آنے علاوہ۔

کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی وید موجد امرت دھارا "لکھتے ہیں ——

"ہماری رائے میں یہ کتاب ہر تعلیم یافتہ شخص کے گھر میں رہنے کے قابل ہے۔ وقتاً فوقتاً مطالعہ میں رکھنے سے کافی فائدہ ہو سکتا ہے۔ . . . . . مہاشہ مہانند جی حکیم تو نہیں مگر حکیم سے بڑھ چڑھ کر کام کیا ہے۔ اس واسطے ان کو مبارکباد دیتا ہوں"

پرنسپل رام داس جی ایم۔ اے دیانند اینگلو ویدک کالج ہوشیار پور تحریر فرماتے ہیں ——"میں نے رہنمائے صحت کو شروع سے آخیر تک پڑھا ہے۔ کتاب مفید ہے۔ صحت کو برقرار رکھنے اور بگڑی صحت کو بنانے کے لئے اس میں مفید نصیحتیں، ورزشیں اور فائدہ مند نسخے درج ہیں۔"

شری مان رام مہلے جی ایم۔ اے پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کراچی فرماتے ہیں ——"میں نے بہت غور سے 'رہنمائے صحت' کا مطالعہ کیا ہے۔ واقعی نہایت مفید کتاب ہے۔ بیشک تعلیمی انسپکٹر موثر ہے اس کی خریداری کی پرزور سفارش کرتا ہوں"

آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند صاحب نارنگ سابق وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب لکھتے ہیں ——

"میں نے 'رہنمائے صحت' کا مطالعہ کیا ہے اور اسے مفید و دلچسپ پایا ہے"

دیش بھگت ڈاکٹر ستیہ پال جی ایم۔ بی ممبر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی تحریر فرماتے ہیں ——

"میں نے 'رہنمائے صحت' کا مطالعہ کیا ہے نہایت قابلقدر معلومات سے پر یہ کتاب امید ہے کافی مقبول ہوگی"

کویراج ہرنام داس جی بی۔ اے مصنف "ہدایت نامہ خاوند" لکھتے ہیں ——

"رہنمائے صحت کمال لیاقت سے ایڈٹ کی گئی ہے مضامین کی تقسیم بہت اعلیٰ ہے۔ ناظرین کی زیادہ سے زیادہ رہنمائی کرنے کی کوشش کی گئی ہے"

پروفیسر برہمانند جی دہلی سے تحریر فرماتے ہیں ——

"رہنمائے صحت بیحد دلچسپ اور مفید کتاب ہے ایسی ضخیم اکار آمد اور اس قدر بیش قیمت معلومات سے پر کتاب میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔"

شری مان دیوان بلدیو رام صاحب فسٹ کلاس مجسٹریٹ چنبہ تحریر فرماتے ہیں ——"رہنمائے صحت حقیقی معنوں میں صحت کی قدر کرنیوالوں کی رہنمائی کرتی ہے دوائیوں کا ذخیرہ جمع کرنے کی نسبت اس کا مطالعہ کرنا بدرجہا بہتر ہے"

رائے صاحب رگھوناتھ سہائے جی بی۔ اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دیال سنگھ ہائی سکول لاہور لکھتے ہیں —— میں نے صحت کے متعلق کئی ایک کتابیں دیکھی ہیں مگر ایسی جامع کتاب اس سے پہلے دیکھنے میں نہیں آئی۔ قابل مصنف نے دریا کو کوزہ میں بند کرکے سچ مچ کمال کر دیا ہے۔

چوہدری سندرام صاحب بیرسٹر شیخوپورہ تحریر فرماتے ہیں "میں نے رہنمائے صحت کو شروع سے آخیر تک پڑھا ہے۔ ایسی جامع کتاب ایسے ضروری مضمون پر آجتک شاید اردو زبان میں کسی نے نہیں لکھی ہے"

جس کتاب کی اتنے معزز اصحاب نے تعریف کی ہے وہ معمولی کیسے ہو سکتی ہے۔ پس پہلی فرصت میں طلب فرما کر اس بے نظیر تصنیف سے لابھ اٹھایئے۔

ملنے کا پتہ :- سیوا بک ڈپو پوسٹ بکس ۲۶۸ لاہور

خوشخبری

ہر ایک مرد و عورت کے لئے
امرت دھارا فارمیسی کی تیار کردہ
قیمتی ادویات
یکم مارچ سے ۳۱ مارچ تک
نصف قیمت پر

ہندوستان کا مشہور آیورویدک یونانی ادویات کا خزانہ امرت دھارا دواخانہ ۱۹۲۶ء میں منائی گئی۔ اپنی سلور جوبلی کی یادگار میں سالانہ جلسہ مناتا ہے اور پبلک کے اصرار کو مدنظر رکھ کر ہر سال مارچ کے مہینے میں عوام الناس کی بہتری کیلئے یہ خاص رعایت دیتا ہے۔ اس سال امرت دھارا فارمیسی کا انتیسواں ۲۹ سالانہ جلسہ ہوگا اس سال کوی شرومنی وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تصنیف شدہ ۸۰ کتب پر کاغذ کے گراں ہو جانے کے باوجود بھی ۶۲ فیصدی کمی کی رعایت کردی گئی ہے یعنی روپے کی جگہ چھ آنے میں آپ کو ان کی ہر ایک کتاب مل سکیگی (اسکی تفصیل علیحدہ منگوائیں) ادویات میں وہی پچاس فیصدی یعنی نصف قیمت کی رعایت امسال بھی دی جاویگی اور امرت دھارا نیز اس کے مرکبات بام۔ مرہم۔ لوشن۔ ٹکیاں۔ توتھ پیسٹ (دانت منجن) اور صابن پر پہلے کی طرح پچیس فیصدی رعایت دی جاویگی۔ اس کے علاوہ کشتہ سونا درجہ اول کا آرڈر اگر دس روپیہ یا اس سے زائد کا ہوگا۔ تو دو آنے فی روپیہ رعایت دی جاویگی اور دس روپے سے کم کے آرڈر پر کوئی رعایت نہیں ہوگی کشتہ سونا درجہ دوم کی رعایتی قیمت چھتیس ۳۶ روپیہ فی تولہ ہوگی۔ یہ رعایتیں یکم مارچ سے ۳۱ مارچ تک دنیا کے کسی بھی ڈاک خانہ میں ڈالے ہوئے خطوط پر ملیں گی۔

امرت دھارا فارمیسی میں

پانچ سو کے قریب ادویات تیار رہتی ہیں۔ ذیابیطس (پیشاب کے ساتھ شکر کا آنا) جریان۔ مرد اور عورت کی تمام کمزوریاں۔ بلڈ پریشر گنٹھیا۔ سوداوی امراض۔ دمہ۔ بانجھ پن۔ بواسیر۔ آتشک وغیرہ پیچیدہ امراض کے علاج کے لئے اس دواخانہ کو خاص کامیابی اور شہرت حاصل ہے۔

(۱) رسالہ امرت "جس میں امرت دھارا کے مفصل اوصاف اور اسکے متعلقہ سارٹیفکیٹ شامل ہیں۔ (۲) ادویات کی فہرست (۳) امراض مخصوص مرداں اور ان کا علاج (۴) انتی رنگشنی کے مرد و عورت جسمیں کرم جوانی کا تذکرہ ہے (۵) فہرست کتب اور خط و کتابت کیذریعے علاج کرانے کے قواعد بھی ایک خط بھیجکر مفت منگوا سکتے ہیں۔

چند خاص رعایتیں

(۱) مارچ کے مہینے میں روپیہ جمع کرلنے سے سال بھر تک اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یعنی جب چاہیں ضرورت پڑنے پر ادویات منگوائیں۔ جب تک آپ کا جمع شدہ روپیہ ختم نہ ہو۔ آپ کو اسی رعایت پر ادویات بھیجی جاویں گی۔ اس رعایت پر آپ اپنا۔ اپنے گھر کا نیز اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کا علاج باقاعدہ آدھے داموں میں کروا سکتے ہیں۔ جب کبھی کوئی تکلیف ہو۔ خط و کتابت کے ذریعے عمدہ سے عمدہ دوائی گھر بیٹھے نصف قیمت پر منگوا سکتے ہیں۔

(۲) جو لوگ فائل کھلوا کر اپنا مکمل علاج کروانا چاہتے ہیں۔ ان کو اپنا حال لکھ کر دو روپے ساتھ بھیجنے پڑتے ہیں۔ ایک روپیہ پہلا خط پڑھنے کی فیس اور ایک روپیہ فائل کھلوانے کی فیس۔ آپ اگر اس علاج کے لئے خط میں اپنا حال لکھیں۔ اور دس ۱۰ روپے پیشگی جمع کرا دیں۔ تو آپ کو جہاں وقتاً فوقتاً بیس ۲۰ روپے کی ادویات مل جائیں گی۔ وہاں ایک روپیہ خط پڑھنے کی فیس بھی نہیں دینی پڑے گی۔ اگر آپ پندرہ ۱۵ روپے جمع کرا دیں۔ تو تیس ۳۰ روپے کی ادویات لے سکیں گے۔ اور فائل اور خط کی دونوں طرح کی فیس نہیں دینی پڑے گی۔

(۳) گھریلو بکس جس میں چوبیس دوائیاں ہیں۔ ہر ایک گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ عام طور پر گھروں میں بوڑھوں۔ بچوں۔ جوانوں کو ہونے والی امراض کو دور کرنے کے لئے چیدہ چیدہ عمدہ ادویات اس خوبصورت بکس میں جمع ہیں۔ اس کی قیمت اکیس روپے دو آنے ہے۔ لیکن اس مارچ مہینے میں یہ بکس عوام کی بہتری کے لئے صرف دس ۱۰ روپے میں دیا جائیگا یہ صرف ادویات کی قیمت ہے بکس مفت ہوگا۔

خط و کتابت و تار کا پتہ۔ "امرت دھارا فارمیسی" ۔ لاہور

اُپنشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد دسواں کھنڈ

پرجاپتی نے کہا۔ جو یہ ساکھشی سوَپن ہیں نانا رُوپ آدمی سے پُوجیہ مان ہو کر وچرتا ہے۔ یہ آتما ہے۔ یہ امرت ابھئے ہے۔ یہ برہم ہے۔ وہ اِندر شانت ہردہ ہو کر چلا گیا۔ پرنتو اس نے دیوؤں کو نہ پہنچ کر ہی اس بھئے کو جان لیا سو یدیہ اپی یہ شریر اندھا ہوتا ہے۔ تو وہ سوَپن کا ساکھشی اندھا نہیں ہوتا۔ یدی یہ کانا ہو۔ تو کانا نہیں ہوتا۔ اس کے کانا پن سے وہ نہیں کانا ہوتا۔ پرنتو اس کو مارتے ہیں۔ ایسا بھگاتے سے ہیں۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ اور وہ اپریہ رُوپ آدکوں کو جاننے والا ہو جاتا ہے۔ نشچتا رونا سا پرتیت ہوتا ہے۔ تیں اس سوَپن کے ساکھشی کے سوَرُوپ میں کلیان نہیں دیکھتا۔ وہ سامگری ہاتھ میں لئے پھر لوٹ آیا۔ اُس کو پرجاپتی نے کہا۔ مگھون! جو شانت ہردہ ہو کر تو گیا تھا۔ اب کیا چاہتا ہوا پھر لوٹ

رگ وید   اوم   یجر وید

وید امرت

سام وید   اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म् आ त्वा वहन्तु हरयो वृषणं सोम पीतये इन्द्र त्वा सूरचक्षसः॥

(اوم) آتوا وہنتو ہریو ورشنم سوم پیتئے اندر توا سور چکشسہ

پدارتھ:- ہے (اِندر) دوان جس (ورشنم) درشا کرنے ہارے۔ سوریہ لوک کو (سوم پیتئے) جس دیوہار میں سوم ارتھات اوشدھیوں کے عرق کھچے ہوئے پدارتھوں کا پان کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے (سور چکشسہ) جن کا سوریہ میں درشن ہوتا ہے۔ (ہریہ) ہرن کرنے ہارے کرن پراپت کرتے ہیں۔ (توا) اس کو تو بھی پراپت ہو جس کو سب کاریگر لوگ پراپت ہوتے ہیں۔ اس کو سب منشیہ (آدہنتو) پراپت ہوں۔ ہے منشیو! جس کو ہم لوگ جانتے ہیں (توا) اس کو تم بھی جانو ॥

بھاوارتھ:- جو سوریہ کی پرتکیش دیپتی سب رسوں کے ہرنے۔ سب کا پرکاش کرتے تتھا درشا کرانے والی ہیں۔ وہ بھاگیہ انکو کتنا کیسا تتھا سیون کرنے سے م

...رشی کے ...

— پرماتما راجہ اور ہم سب اُ... ہیں۔

— ستیہ اُپدیش کے بنا انیہ ... جانی کی اُنتی کا کارن نہیں ہے۔

— جو پدارتھ جیسا ہے۔ اس کو ... لکھنا۔ اور ماننا ستیہ کہاتا ہے۔

— سدا پریہ ستیہ دوسرے کا ...

— جو دھرم دھاری ہے۔ وہ سکھ ... پراپتی سے پرتھک نہیں ہو سکتا۔

— پرمیشور کی جو پُرشارتھ ... ہے۔ اُس کو جو کوئی توڑے گا۔ وہ ... پاوے گا۔

— کوئی کتنا ہی کرے۔ پرنتو جو سو...

م منشیوں کو اُتم اُتم سکھ دینے ... پھر بھی آگے منتر میں سوریہ لوک ... ہی اُپدیش کیا ہے ॥

درشی دیانند کرت رگوید بھاشیہ ...

ہر گھر میں چرچا ہے

عورتوں کیلئے تحفہ

مستورات کے شباب۔ صحت۔ حسن اور جوانی کیلئے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

سپاری پاک (رجسٹرڈ) جریان الرحم لیکوریا کا یقینی علاج

۳۵ سال سے استعمال ہو رہی ہے

مردوں کیلئے تحفہ

سرعت انزال کو دُور کرنے اور کھوئی ہوئی جوانی اور قوتِ مردمی حاصل کرنے کا گرہستھی

کام چکشو (رجسٹرڈ) قیمت ۸۰ گولی ...

۳۵ سال سے استعمال ہو رہی ...

ویدراج سرداری لال صاحب کی تیار کردہ

آیورویدک فارمیوسٹیکل کمپنی گمٹی بازار۔ لاہور

ہفتہ وار پرکاش لاہور کا شورانتری نمبر

۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۰

سنگرام کا اوتار دیانند

...نے ایک بار پھر یہ سوال جنگِ یوروپ نے پیدا کر دیا ہے۔ کہ تہذیب ...زور سے پیدا ... اس کی صحیح تعریف کیا ہے؟ ...چیز ہے؟ وہ شخص یا قوم مہذب ہے۔ جس کی جسمانی طاقت زیادہ ہے۔ یا وہ جس کا اخلاق بلند ہے۔ یوروپ کی بڑی قوموں نے اسلحہ جات کی تیاریوں میں ایک دوسرے کو مات دینی ...۔ اپنی رعایا کو بھوکوں مار کر سامانِ جنگ تیار کیا۔ ان کے مدبروں نے کہا۔ کہ قوم کو Butter (مکھن) کی ضرورت نہیں۔ Bullets (گولیوں) کی ضرورت ہے۔ گولیوں کی خاطر انہوں نے اپنی قوم کو مکھن سے محروم کیا۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ مکھن کے بغیر کوئی قوم جسمانی طور پر ترقی نہیں کر سکتی۔ سائنس نے ترقی کی۔ طرح طرح کے آتشیں آلاتِ جنگ اوشکار کئے۔ لیکن زیادہ لوگوں کی تباہی کے لئے۔ جرمنی کو اس بات پر فخر ہے۔ کہ اس نے ایسی سرنگیں ایجاد کی ہیں۔ جو مقناطیسی اثر رکھتی ہیں۔ ایسی گیسیں تیار ہوئی ہیں۔ کہ انہیں سونگھ کر شخص ...ہو جائے۔ اس کے بولنے کی طاقت ...ہو جائے۔ اور ... زندہ رہے۔ دشمنوں کے کنوؤں میں مختلف بیماریوں کے جراثیم ڈال دئے جاتے ہیں تاکہ کوئی ان کا پانی پئے بیمار ہو جائے۔ ایسے گولے تیار کئے گئے ہیں۔ کہ انہیں ...چھوڑا جائے۔ تو شہر کا بڑا حصہ تباہ ہو جائے۔ کہاں تک بیان کیا جائے۔ اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ سائنس کا دروپیوگ کر کے یوروپ نے لوگوں کی تباہی کے لئے طرح طرح کے ہتھیار ایجاد کئے ہیں۔ اس کا نتیجہ ...ہے۔ یہ کہ ایک بار پہلے سنہ ۱۹۱۴ء میں ...کا برباد ہوا تھا۔ اور اب دوسری ...ہو رہا ہے۔ یہ اس سے کہیں زیادہ بھیانک ہے۔ پہلے تو زمین اور پانی پر جنگ ہوتی تھی۔ اب ہوا میں بھی ہوتی ہے۔ اور ہوا سے ...کس قدر تباہی لائی جا سکتی ہے۔ اس کا نمونہ پولینڈ اور فن لینڈ ہیں۔ اس جنگ کا فیصلہ اخلاق بنا پر نہیں ہوگا۔ بلکہ فتح اس کی ہوگی۔ جس کے پاس بارود زیادہ ہوگا۔ جب پچھلا جنگ یوروپ ہو رہا تھا۔ تو کسی ...کو مذاق سوجھا۔ اس نے اخبار میں لکھ دیا۔ کہ کل رات حضرت عیسیٰ مجھے خواب میں ملے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا تھا۔ کہ حضرت ...بتاؤ۔ کہ کس کی جیت ہوگی۔ جرمن کی یا انگریز کی؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ جس کا بارود خشک رہے گا!!

اس فرضی کہانی میں وہ اصول بیان کر دیا گیا ہے۔ جس پر آج کل کی نام نہاد مہذب قومیں عمل پیرا ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ ...... کہ اس وقت زمانہ میں تہذیب کی بنا طاقت ہے...... فتح اس کی ہوگی۔ جس کی طاقت زیادہ ہوگی۔ لازمی طور پر اس کی نہیں۔ جس کا پکش ستیہ ہو۔ یہ نہ ہوتا۔ تو جرمنی اور روس پولینڈ پر اور روس فن لینڈ پر نہ ٹوٹ پڑتا۔ گویا اس وقت دنیا میں "Law of the Jungle" کا راج ہے۔ جس طرح جنگل میں بڑا جانور چھوٹے جانور کو مار کر کھا جاتا ہے۔ اسی طرح اس دور میں جو تہذیب کہلاتا ہے۔ بڑی طاقت چھوٹی طاقت کو ہڑپ کر رہی ہے۔

کیا یہ Law of the Jungle تہذیب کی بنا ہو سکتا ہے؟ نہیں۔ نہ دنیا کے کسی مہاتما نے آج تک مانا۔ اور نہ اب مانے گا۔ مہاتما تہذیب کی بنا طاقت کو نہیں اخلاق کو قرار دیتے ہیں۔ ہندوستان ہی نہیں۔ بلکہ دنیا بھر کے سب سے بڑے مہاتما گاندھی بھی بار بار کہہ رہے ہیں۔ کہ سنسار میں اس سمے تک شانتی نہ ہوگی۔ جب تک اس کی بنیاد اہنسا اور ستیہ پر نہ ہوگی۔ اہنسا کیا ہے؟ من بانی اور کرم سے کسی کو دکھ نہ پہنچانا۔ یہ negative ہی نہیں۔ بلکہ positive گن ہے۔ ہمارا یتن ہونا چاہئے۔ کہ ہم کسی کو رنج نہ پہنچائیں۔ دوسروں کے ہتی ہمارا پریم کا بھاؤ ہو۔ اس کے معنے اتنے محدود نہیں۔ جتنے کہ لوگوں نے سمجھ رکھے ہیں۔ اہنسا کا ایک پہلو انگریزی لفظ Charity سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔

"ہر چہ خود نہ پسندی بہ دیگراں نہ پسند"

جو کچھ تم اپنی حالت میں برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ دوسروں کی حالت میں بھی تمہیں گوارا نہ ہونا چاہیئے۔ دوسروں کے اختلاف رائے کی قدر کرو۔ اور سمجھو۔ کہ اُسے اپنی رائے رکھنے کا حق ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ تمہیں ہے۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لو۔ بلکہ تمہیں کسی سے شکایت ہو۔ تو عدالت مجاز سے شکایت کرو۔ جو فریقین کی شہادت سے کر مناسب فیصلہ کرے گی۔ جیون کا نیم اہنسا ہے۔ ہنسا نہیں سہیوگ ہے۔ اسہیوگ نہیں۔ وشیش اوستھا میں اسہیوگ سے کام لیا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ صرف حقیقی سہیوگ پیدا کرنے کے لئے۔ اسی طرح کسی وقت ہنسا بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن ایسی جو اہنسا لانے کے لئے ہو۔ باوجود سارے خون خرابہ کے دنیا میں اہنسا ہنسا کی نسبت زیادہ ہے۔ اسی لئے مجلس کا نظام چل رہا ہے۔ نہ ہوتا۔ تو نہ گھر کے لوگ اکٹھے مل کر بیٹھ سکتے۔ نہ کسی سوسائٹی کا جلسہ ہو سکتا۔ لوگ وہاں جاتے بگڑ جاتے۔ ہر جگہ میدانِ کارزار گرم رہتا۔ جس حد تک اہنسا کا بھاؤ بڑھتا جائیگا۔ اُسی حد تک سماج سسنسکرت یا مہذب ہوتا جائے گا۔ اہنسا کے ساتھ مہاتما ستیہ پر زور دیتے ہیں بے شک ستیہ کے بغیر سنسار کا کوئی کام نہیں چل سکتا۔ سنسار آشرت ہے۔ تو ستیہ پر۔ ستیہ کی پیروی نہ ہو۔ تو دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ نظامِ شمسی ستیہ پر آشرت ہے۔ اس کی گتی نیم انوسار ہے۔ کوئی بیوپار نہ چل سکے۔ اور نہ گورنمنٹ کا کوئی محکمہ کوئی کام کر سکے۔ اگر ستیہ پر آچرن نہ ہو۔ شری یت رابندر ناتھ ٹیگور نے پچھلے دنوں سمپورن سنسار کے نام سندیش دیا تھا۔ وہ سندیش کیا تھا۔ یہ کہ جب تک یوروپ کے لوگ "استیے" کے اصول پر آچرن نہ کریں گے۔ شانتی نہیں ہو سکتی۔ "استیے" کے معنی کیا ہیں۔ کسی کی چوری نہ کرنا۔ کسی کا ادھیکار نہ چھیننا۔ "استیے" کے ارتھ اتنے محدود نہیں۔ جتنے کہ سمجھے جاتے ہیں۔ یہ بہت وسیع ہیں۔ جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کیا۔ اور روس نے فن لینڈ پر تو اس لئے کہ ان کا آچرن "استیے" پر آشرت نہیں۔ پولینڈ اور فن لینڈ آزاد ممالک تھے۔ جرمنی اور روس کا ان پر دل آ گیا۔ انہوں نے کوشش کی۔ کہ وہ خود بخود ان کے ماتحت ہونا مان لیں۔ اس میں کامیاب نہ ہوئے۔ تو انہوں نے چڑھائی کر دی۔ اور انہیں تباہ کر دیا۔ یوروپ کا یہ حال اسی لئے ہے۔ کہ وہاں "استیے" نہیں۔ اگر ایک ملک دوسرے ملک پر حکومت کرنا ہے۔ تو وہ ان ادھیکار چھینتا ہے۔ اگر سنسار اہنسا اور ستیہ پر عمل شروع کر دے۔ تو اس کی کایا پلٹ جائے۔ سنہ ۱۹۱۴ء کا جنگ یوروپ ختم ہوا۔ لیکن چونکہ اس وقت کی وجئی جاتیوں نے صلح کو صحیح اصولوں پر قائم نہ کیا۔ اس لئے بیس برسوں میں نئی اور خوفناک تر جنگ کی بنا پڑ گئی۔ موجودہ جنگ میں کسی کی بھی فتح ہو سنسار میں شانتی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ جاتیاں اہنسا۔ ستیہ اور استیے کو اپنے جیون کا آدھار نہ بنائیں۔

ان حالات میں آریہ سماج کے پوجنیک رشی دیانند جیوت ہوتے۔ تو سنسار کو کیا سندیش دیتے؟ درحقیقت وہ سندیش دے گئے ہیں۔ اور آریہ سماج چاہے۔ تو اسے سمپورن سنسار کے سامنے رکھ سکتا ہے۔ ستیہ۔ استیے۔ برہمچریہ اور اپری گرہ۔ یہ پانچ یم ہیں۔ رشی دیانند نے اپنے امر گرنتھ "ستیارتھ پرکاش" میں ان کی ویاکھیا کی ہے۔ اور انہیں گرہن کرنے کا بھی اُپدیش دیا ہے۔ اس لئے ان یموں کا اُپدیش مہاتما گاندھی دیں یا کوی سمراٹ رابندر ناتھ ٹیگور۔ رشی کا سندیش بھی وہی ہو سکتا ہے۔ جو یموں پر آشرت ہو۔ نہ یموں کا ماننے والا کوئی آریہ سماجی اہنسا کی بنا پر مہاتما گاندھی کی نندا کر سکتا ہے۔ ہاں اہنسا کے ارتھوں میں رشی دیانند اور گاندھی میں مت بھید ہو سکتا ہے۔ "مجھے ان دونوں مہاتماؤں کی جیتی جاگتی ہستیاں ملتی ہیں۔" مہاتما گاندھی اہنسا اور ستیہ پر زور دیتے ہیں۔ رشی دیانند بھی ان نیموں کو مانتے ہیں۔ مجھے اختلاف نظر آتا ہے تو یہ کہ مہاتما ہنسا کا سروتھا نشیدھ کرتے ہیں۔ اور کسی بھی اوستھا میں اس کی آگیا نہیں دیتے۔ دوسرے شبدوں میں وہ صرف ایک درن مانتے ہیں۔ ارتھات براہمن۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اہنسا اُچیہ تم دھرم ہے۔ جس حد تک منش اور جاتیاں اس پر آچرن کریں گی۔ اتنی ہی زیادہ وہ مہذب ہوں گی۔ اہنسا ہی سنسار کا نیم ہے۔ اور کسی اوستھا میں اس کا نشیدھ نہیں ہو سکتا۔ یہ براہمن کا دھرم ہے۔ اور آریہ دھرم شاستر میں براہمن کا پد سب سے

اونچا ہے۔ براہمن کا مانیہ دھرم یہ ہے۔ کہ وہ باہو سے کام نہ لے۔ کوئی اس کا اپمان بھی کرے۔ تو امرت کی طرح پی جائے۔ سارانش یہ کہ مہاتما گاندھی سارے سنسار کو اُتم یا براہمن بنانا چاہتے ہیں۔ (تو کسی کو ان سے مت بھید نہیں ہو سکتا)۔ لیکن کیا یہ ممکن ہے۔ کہ سب کے سب منش براہمن بن جائیں۔ ورن میں سوبھاؤ کا بھی دخل ہے۔ اور گن کرم کا بھی۔ دوسرے شبدوں میں ورن کے نردھارن میں جنم کا بھی ہاتھ ہے اور سنگت کا بھی۔ Heredity کا بھی اور environ-ment کا بھی۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص براہمن کے گھر میں پیدا ہو۔ لیکن سنگت اس کی ایسی ہو۔ کہ وہ براہمن نہ بن سکے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ براہمن کے گھر پیدا نہ ہو کر کوئی شخص سنسکاروں کے پربھاؤ سے براہمن بن جائے۔ اس لئے اگر یہ سمجھو ہے۔ کہ سنسار کے سارے منش ایک ورن ہو جائیں۔ اور کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ہے تو دھرم اور نیتی میں دوسرے ورن بھی ہونے چاہئیں۔ اس لئے شاستروں نے چار ورن نردھارت کئے ہیں۔ براہمن کھشتری ویش اور شودر۔ اس مضمون کے اغراض کے لئے ہمارا تعلق صرف ایک ورن سے ہے۔ یعنی کھشتری۔ مہاتما گاندھی زبان سے تو نہیں کہتے۔ لیکن ان کا آچرن یہ بتاتا ہے۔ کہ وہ صرف ایک ہی ورن چاہتے ہیں۔ اور وہ ہے براہمن۔ اور رشی دیانند چار ورنوں کے ماننے والے تھے۔ وہ مہاتما گاندھی کی طرح Force کو Rule-out نہ کرتے تھے۔ وہ سماج کے سنگٹھن میں کھشتری ورن کی ضرورت کے قائل تھے۔ اور وہ وشیش اوستھاؤں میں شکتی کے پریوگ کو جائز سمجھتے تھے۔ کھشتری کن حالات میں اپنی شکتی کا پریوگ کر سکتا ہے۔ اس کے متعلق لوگوں میں بھرم ہے۔ کئی لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ جس وقت بھی چاہے۔ کسی کو قتل کر دے۔ لیکن یہ کھشاتر دھرم نہیں۔ Anarchy ہے۔ کھشتری بھی خاص نیموں کے ماتحت ہے۔ جس سمے راشٹر کی دیوستھا یک سبھا بدھ کی نیم آگیا دے۔ اسی سمے کھشتری اپنا شستر اٹھا سکتا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ آج کل کے جنونی مسلمانوں کی طرح بے خبری میں اپنے مخالفوں کو گولی کا نشانہ بنا کر غازی اور شہید بن جائیں۔ آریہ دھرم ایسے لوگوں کو کھشتری نہیں مانتا۔ پولیس گولی چلا سکتی ہے۔ لیکن اس وقت جب کوئی مجسٹریٹ حکم دے۔ اگر پولیس اس کی اجازت کے بغیر گولی چلائے۔ تو وہ اپرادھی

ہے۔ لیکن خاص حالتیں ہیں۔ جن میں سوسائٹی اور قانون میں کسی کی اجازت کے بغیر طاقت کا استعمال جائز قرار دیا گیا ہے۔ یہ ہے آتم رکھشا کے لئے۔ اگر میرے مکان پر ڈاکو حملہ آور ہوں۔ تو قانون مجھے اجازت دیتا ہے۔ کہ میں اپنی حفاظت کے لئے ان پر وار کروں۔ اور اگر میری گولی سے کوئی ڈاکو مر جائے۔ تو عدالت مجھے بری کر دیگی۔ اسی طرح بڑے نقصان کو بچانے کیلئے چھوٹا نقصان ہو جائے۔ تو وہ بھی جائز سمجھا جاتا ہے۔ اگر پولیس دیکھے۔ کہ شہر میں بلوہ ہو گیا ہے۔ اور وسیع پیمانہ پر جان و مال کے تلف ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس حالت میں وہ گولی چلا دے۔ اور اس سے کوئی مر جائے۔ تو اسے اپرادھی نہیں سمجھا جاتا۔ کیا پولیس نے ہنسا کی ہے؟ نہیں۔ چونکہ جان و مال کا بہت سا نقصان بچ گیا۔ اس لئے یہ ہنسا نہیں اہنسا ہے۔ اگر کسی مکان میں آگ لگ جائے۔ تو اس لئے کہ آگ پھیل نہ سکے۔ ساتھ کے مکان گرا دئے جاتے ہیں۔ یعنی یہ کہ Larger Interest کیلئے Smaller Interest قربان کر دیا جائے۔ تو اُسے ہنسا نہیں کہتے۔ ماتا اپنے بچوں کو مارتی ہے۔ مارنے کا فعل بظاہر ہنسا ہے۔ لیکن اُسے ہنسا کہہ نہیں سکتے۔ ماتا کا اپنے بچّہ سے جو پریم ہوتا ہے۔ اس کے پیش نظر اسے اہنسا ہی کہنا پڑیگا۔ جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ اس سے مجھے یہ دکھلانا مقصود ہے۔ کہ رشی دیانند کے دھرم میں شکتی کا پریوگ سروتھا ورجت نہیں۔ شاستروں کے انوسار ورن ایک نہیں بلکہ چار ہیں۔ اور یہ چار ورن سوسائٹی کے مختلف مدارج کے نام ہیں۔ براہمن کا درجہ بلاشبہ کھشتری سے اونچا ہے۔ اس کے شکتی کا پریوگ نہ کرنا پڑے۔ تو اچھا ہے۔ اور جہاں تک اس سے کوئی بچ سکے بچے۔

لیکن رشی دیانند مہاتما گاندھی کی طرح شکتی کے پریوگ کے سروتھا خلاف نہیں۔ جہاں وہ ایک طرف اپنی ذات پر کئے گئے حملوں کے متعلق اُداسین رہے۔ اور ان کا انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ حالانکہ دینے کی شکتی رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے زہر دینے والے کو بھی چھڑوا دیا۔ لیکن جب وزیر آباد میں انہوں نے سُنا۔ کہ ان کے ملازم کو کچھ دھورتوں نے مارپیٹ کی ہے۔ تو وہ لٹھ لے کر اس کی رکھشا کو نکل آئے۔ انہیں لٹھ چلانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ دھورت انہیں دیکھ کر ہی بھاگ گئے۔ لیکن انہیں اپنے ملازم کی رکھشا کے لئے اپنا چاربوں پہ لٹھ چلانے سے انکار نہ تھا۔ مہاتما گاندھی اور رشی دیانند کی ذہنیتوں میں مجھے یہ فرق نظر آتا ہے۔ کہ جہاں مہاتما کے شاستر میں شکتی کا پریوگ سروتھا ورجت ہے۔ وہاں رشی دیانند کے نہیں۔ براہمن کی اوستھا میں وہ مہاتما شکتی کو صحت مانتے ہیں۔ لیکن آپتی اوستھا ہو سکتی ہے۔ جب کہ دلیش اور جاتی پر آپتی آ گئے۔ اور اس کی رکھشا کے لئے ساری کی ساری اپرجا کو میدان میں اُترنا پڑے۔ اس وقت براہمن کا دھرم بھی یہی ہے۔ کہ وہ شستر دھارن کرے۔ اور کھشتری کا دھرم تو ہے ہی۔ کہ جب اُسے راجہ کی طرف سے حکم ہو۔ اپنے راشٹر کی رکھشا کے لئے شستر دھارن کرے۔ جہاں سادھارنتیا براہمن کے لئے شستر دھارن کرنے کا نشیدھ ہے۔ اور وہ کرے۔ تو دھرم سے پتت ہو جاتا ہے۔ وہاں کھشتری شستر کا پریوگ نہ کرنے سے پتت ہو جاتا ہے۔ مہاتما اور رشی کی منووِرتی میں یہ بھید ہی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ دونو مہاتما گیتا کو بھی بھِن درشٹیوں سے دیکھتے ہیں۔ مہاتما کو گیتا میں بھی اہنسا نظر آتی ہے۔ لیکن رشی کو گیتا میں مہاتما

گاندھی کی اہنسا نظر نہیں آتی۔ ج[illegible] نے اپنے گرو دو اور اپنے سمبندھیوں [illegible] چلانے سے انکار کر دیا۔ تو کرشن [illegible] سے کہا۔ کہ تو آریہ ہو کر [illegible] ہے۔ [illegible] مہاپرشوں کے درشٹی کونوں میں [illegible] کرتا ہے۔ اور مہاتما گاندھی اور [illegible] میں بھی رہے گا۔ موجودہ جنگ میں [illegible] کس طرح الجھا ہوا ہے۔ تو مہاتما کا [illegible] اور ہوگا۔ اور رشی کا اُپدیش اور [illegible] کہہ چکے ہیں۔ کہ بھارت یہ ہندوستان [illegible] ہمدردی کی جو توقع رکھ سکتا ہے [illegible] سپاہی نہیں دے سکتا۔ وہ دلیش کی [illegible] فوج تیار کرنے کی اپیل [illegible] سکے۔ کہ اہنسا اور ستیہ [illegible] نے کانگریسی وزارتوں کو [illegible] جب انہوں نے [illegible] گولی چلانے کی اجازت دی [illegible] کانگریسی وزارتوں کی ناکامی [illegible] اگر آج رشی دیانند ہوتے۔ اور وہ [illegible] وہ نشچے کرتے۔ تو وہ لوگوں کو [illegible] کا اُپدیش دیتے۔ اور راشٹر کی رکھشا [illegible] سینا تیار کرتے۔

شوراتری کے دن جیسے حقیقی [illegible] رشی دیانند کا جنم دن کہا جاتا [illegible] کے نام [illegible] کی جدوجہد شوراتری سے شروع [illegible] وہ جیون بھر [illegible] ان کے جیون کا [illegible] پل جدوجہد میں گذرا۔ وہ جدوجہد کے [illegible] قدر قائل تھے۔ کہ انہوں نے باقی [illegible] سے انتقال [illegible] کرتے ہوئے [illegible] سمجھت کر دیا۔ باقی سب آ چاریہ [illegible] مانتے ہیں۔ رشی نے اُسے [illegible] مکتی کے [illegible] منش کو [illegible] آ کر جنم مرن کے چکر [illegible] جدوجہد میں پڑے [illegible] رشی کے خیال [illegible] بھی انتم نہیں۔ کوئی ایک [illegible] نہ جدوجہد [illegible] سنگرام [illegible] شوراتری کے [illegible] رشی کے جیون سے کوئی شکشا لے [illegible] یہ کہ ہمیں جدوجہد کا جیون [illegible] جدوجہد کے بغیر نہ کوئی منش [illegible] نہ کوئی راشٹر۔ اور آج یہ ثابت [illegible] ہے کہ سنگرام کے بغیر کوئی جاتی زندہ [illegible] رہ سکتی۔ اس لئے شوراتری کے دن [illegible] دیانند کا جنم دن منائیں۔ وہ دن [illegible] دیانند بنایا۔ تو ہمیں اپنے دل میں [illegible] کہ ہمارے جیون کا ایک ایک پل دھرم [illegible] میدان میں لگے گا۔

(کرمشہ)

پیروانِ سوامی دیانند سے خطاب

(از جناب منشی تلوک چند صاحب محروم بی۔ اے)

شنیدستی کہ در شہر بنارس
چہ کارے کرد پیغام دیانند
بتاں را برہمن در گنگ انداخت
بدستِ خود در ایّامِ دیانند
درخشاں تر لشو بر اوجِ توحید
کہ ہستی کوکبِ شامِ دیانند

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

برہمچریہ کی مہانتا

(مہاتما گاندھی جی کے وچار)

ہمارے ہر دنوں میں نرنتیہ برت برہمچریہ کا ہے۔ ... ستیہ دیکھا جائے۔ تو انیہ سارے برت ایک ستیہ کے برت سے ہی اُتپن ہوتے ہیں۔ اور ستیہ کے لئے پائے جاتے ہیں۔ جس نے ستیہ کو اپنا لیا۔ اور اُسی کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ یدی انیہ کسی بھی وستو کی ارادھنا کرے تو وہ بیھاری ہوا۔ تو پھر وکار کی ارادھنا کیسے کی جا سکتی ہے؟ جس کی پرورتی ماتر ستیہ کے درشن کرنے کے ہیتو ہے۔ وہ یہ جا ... کاریہ میں یا گرہ سنسار چلانے میں کیسے پرورت ہو سکتا ہے؟ بھوگ ولاس سے کسی کو ستیہ اُپ لبدھ ہوا ہو۔ اس کا ایک بھی اداہرن آج تک ہمیں اُپ لبدھ نہیں ہوا ہے اتھوا اہنسا کے پالن کو لیں۔ تو اس کا پورن پالن برہمچریہ کے بنا اسمبھو ہے۔ اہنسا سے ابھپرائے ہے سرو ویاپی پریم۔ جہاں پرش نے ایک استری کو یا استری نے ایک پرش کو اپنا پریم دیا۔ وہاں اس کے پاس انیہ کے لئے کیا رہا؟ اس کا ارتھ یہ ہوا۔ کہ "ہم دو پہلے اور شیش سب بعد میں"۔۔۔ پتی برتا استری پرش کے لئے اور پتنی برتی پرش استری کے لئے سروسو ارپت کرنے کو اُدیت ہوں ... اس کارن اُن سے سرو ویاپی پریم کا پالن ہو ہی نہیں سکتا یہ سپشٹ ہے۔ وہ ساری سرشٹی کو اپنا کٹمب نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ اس کے پاس اپنا مانا ہوا ایک کٹمب موجود ہے۔ ... تیار ہو رہا ہے۔ اس کی جتنی بردھی ہوگی ... سرو ویاپی پریم میں وگھن ہوگا۔ ... سارے سنسار میں دیکھ رہے ہیں۔ اس کارن اہنسا برت کا پالن کرنے والے کو وواہ نہ کرنا چاہیئے۔ پھر وواہ کے باہر کے وکار کا تو کہنا ہی کیا؟

تب جس کا وواہ ہو چکا ہے۔ ان کا کیا ہوگا؟ اس کو ستیہ کبھی بھی اُپ لبدھ نہیں ہو سکتا؟ ہم نے اس کا مارگ بھی ڈھونڈھ نکالا ہے۔ وواہت کو اوواہت سدرش ہو جانا چاہیئے۔ اس دشا میں میں نے اتنا سندر ... انوبھو نہیں کیا۔ اس ستھتی کا رس جنہوں نے چکھا ہے۔ وہ ہی اس میں ساکشی روپ میں ... ہو سکتے ہیں۔ آج تو اس پریوگ کی سپھلتا سدھ ہو گئی ہے۔ ایسا کہا جا سکتا ہے۔ وواہت استری پرش ایک دوسرے کو بھائی بہن سمجھنے لگ جاویں۔ تو اس روپ میں سب جھنجھٹوں سے وہ مکت ہو سکتے ہیں۔ سنسار کی استری ماتر بہن ہے۔ ماتا ہے۔ بیٹی ہے۔ لڑکی ہے۔ یہ وچار ہی منش کو ایک دم اُچا پر لے جانے والا ہے۔ بندھن میں نو مکت دینے والا ہو جاتا ہے۔ اس میں پتی پتنی کچھ کھوتے (گنواتے) نہیں۔ بلکہ اپنی پونجا میں کچھ بردھی ہی کرتے ہیں۔ پریوار بڑھاتے ہیں۔ پریم کو بھی وکار روپی میل نکالنے سے بڑھاتے ہیں۔ وکار ہٹ جاتے سے ایک دوسرے کی سیوا ادھک اچھی ہو سکتی ہے۔ ایک دوسرے کے بیچ میں جھگڑے کے پرسنگ کم ہوتے ہیں۔ جہاں سوارتھی ایک انگی پریم ہے۔ وہاں جھگڑے فساد کے لئے ادھک ستھان رہتا ہے +

اُوپر کا پردھان وچار کرنے کے انتر تھا اس کے چنتارتھ کر لینے کے انتر برہمچریہ سے ہونے والے شاریرک لابھ۔ ویریہ لابھ اتیادی انیت گوئن پرتیت ہوتے ہیں۔ اساوے پوروک بھوگ ولاس کی خاطر ویریہ ہانی کرنا اور جان بوجھ کر شریر کو نچوڑنا یہ کبھی مورکھتا ہے؟ ویریہ کا اُپیوگ دونوں کی شاریرک اور مانسک شکتی بڑھانے کے لئے ہے۔ اس کا وشے بھوگ میں اُپیوگ کرنا یہ اُس کا انیت دُر اُپیوگ ہے۔ اور اسی کارن یہ انیک روگوں کا مول ہو جاتا ہے +

ایسا برہم چریہ من وچن اور شریر سے پالنا چاہیئے۔ برت ماتر کو اسی روپ میں سمجھنا اور سوچنا چاہیئے۔ جو شریر کو تو وش میں رکھتا ہے۔ لیکن من سے وکار کو پشٹ کرتا رہتا ہے۔ وہ موڑھ ہے۔ متھیا چاری ہے۔ ایسا ہم نے

(بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

"سندیش"

(از شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان سارودلشک سبھا (سپیکر سی۔ پی اسمبلی))

"پنجاب کے اخباروں میں "پرکاش" کا ایک وششٹ ستھان ہے۔ اور اس کے وششٹ تنترانتری انک" کی اور وشیشتا ہے۔ اس کے لئے میں سمپادک مہودیہ کو ودھائی دیتا ہوں +

اس اوسر پر میں آریہ جگت سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج اپنے سنگٹھن کو سدرڑھ کرے۔ تاکہ اس کی اُپیوگیتا اور بھی ادھک ہو"+

"گھنشیام سنگھ گپت"

(۱۶-۲-۴۰)

ہندوؤں کی دشا

(از پنڈت مدن موہن جی مالویہ)

ہندو جاتی کے اندر جو سب سے ادھک وشیلی ہوا ابھر گئی ہے۔ وہ ہے اس کی اچھوتوں کے پرتی اپیکشت بھاونائیں۔ نہ جانے سورن ہندو کس پرکار اپنے ان اچھوت بھائیوں کو اپنے سے دُور کرتے نہیں شرماتے۔ کہ جو وشنو ان کے لئے وشیش سہائیک سدھ ہو رہے ہیں +

کھید کا وشے تو یہ ہے۔ کہ جن اُپیکشت وچاروں کو لے کر سورن ہندو ہری جن بھائیوں کو دُور کرنا چاہتے ہیں۔ ساماجک اور دھارمک بات سے بھی ان میں کوئی انتر نہیں ہے۔ عام طور پر جن بھنگی اتھوا چماروں کو پری تیکت کر دُور کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے سب سے بڑا الزام ان کے سر پر یہی رکھا جاتا ہے۔ کہ وہ گندے رہتے ہیں۔ کنتو اس بات میں جہاں ستیتا ہے وہاں اپواد بھی کم نہیں ہے۔ ایسے بھنگی چمار کم سنکھیا میں نہیں ہیں۔ کہ جو دھن سمپن بن کر انیکوں اُونچی جاتی کے ویکتیوں سے ادھک صاف ستھرے رہتے ہیں۔ نہ کیول وہ شدھ پائے جاتے ہیں۔ بلکہ انیک شہروں میں ان ہری جن بھائیوں کی اور سے سندر اور بھویہ مندر بھی نرمان کرائے گئے ہیں +

سورن ہندو کیول جاتی کی اہمیتا اور سوارتھ پرتا کے کارن ہی ہری جنوں کو الگ رکھنا پسند کرتے ہیں۔ اس کے لئے نہ تو شاستر وکت ہی انکار کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہری جن بھی ویسے ہی ادھیکار نہیں رکھتے جیسے کہ سورن ہندو۔ اور نہ ہی ساماجک رہتی سے چھپایا جا سکتا ہے۔ بھلا جو ہری جن سورنوں کی طرح سنان کرے۔ کپڑے بدلے۔ چوٹی رکھ کر ... بھگوان کی پوجا کرے۔ اُسے ہندو اپنے سے الگ رکھیں۔ اس سے بڑی آشچریہ اور دکھ کی اور کیا بات ہو سکتی ہے؟

سورن ہندوؤں کے

بھیشن پریمنام

ہری جنوں سے اس پرکار کے ویوہار کا پھل جو سو بھاوتہ ہی ہمارے سامنے آنا تھا۔ آ گیا۔ عیسائی مشنری اور پادری لوگ ہندو جاتی کی اس کمزوری کو پاکر ہری جنوں کو کس پرکار اپنانے میں سمرتھ ہو سکے ہیں۔ یہ چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔ اس میں ان کو دوش نہیں دیا جا سکتا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ انہوں نے وہی کاریہ کیا۔ جو ایک جاتی دوسری جاتی کی کمزوریوں سے فائدہ اُٹھانے کے خیال سے کیا کرتی ہے۔ ان کو جب ہری جن آسانی سے ملیں۔ تب بھلا کیوں نہ وہ انہیں اپنے مذہب میں لیں۔ انہیں اناپاس سپھلتا مل گئی۔ بھلا جب ہری جنوں کو اچھوت اور تسکرت سمجھ کر ٹھکرایا جاوے۔ دکھ لتی دے کر بیگار میں کام کرایا جاوے۔ تب آخر انہیں بچنے کا کوئی مارگ تو نکالنا ہی تھا +

گراموں میں ہری جنوں کے ساتھ جو بیگار کی پرتھا لگائی گئی ہے۔ وہ گھرنا یکت ہی نہیں۔ بلکہ ایک جاتی کے لئے مہان پاپ کی بات ہے۔ عیسائیوں نے اس روپ میں ہری جنوں کی جو مدد کی ہے۔ حالانکہ اس کے عوض میں اُنہوں نے اپنا ادھک سوارتھ سادھا تھا۔ لیکن اس کو نہ دیکھ کر ہری جنوں پر جو ظلم اور اتیاچار ہندو جاتی نے کئے وہ بند ہو گئے۔ ہری جن عیسائی بنے۔ ان کی بیگار اور مانسیہ بیتیں دُور کر دی گئیں۔ کیونکہ عیسائیوں کی سرکار نے مدد کی۔ اور زمینداروں کو پھر کچھ کہنے کا ساہس نہ ملا۔ کب؟ جب کہ ان کے سنگے اور سہودر بھائی ان سے چھین لئے گئے +

اس اپیکشت بھاونا اور اتیاچار نے ہندوؤں کی سنکھیا کو کتنا کم کر دیا یہ بتانے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ جس سمپردائے نے دھرم کو

"[illegible]"

کی نینو کرکے سنسار میں اپنا مستک اُونچا کیا۔ جس جاتی کے ویکتیوں نے دھرم کے لئے اپنے جیون قربان کر دئے۔ جس

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

آتم رکشا کا پرشن

از مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج

ہندوؤں کے لئے آج سب سے بڑا حل طلب مسئلہ یہ ہے۔ کہ وہ کس طرح سے اپنی جان و مال کی حفاظت کریں۔ پنجاب کے اخبارات پڑھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ وہاں کے ہندوؤں پر آج کیا گذر رہی ہے۔ کچھ دن گذرے جب ایک ممبر کے سوال کے جواب میں سر سکندر حیات خاں نے پنجاب اسمبلی میں کہا تھا۔ کہ ۱۹۳۵ء میں ۶۰۲ وارداتیں بھگا لے جانے اور ۵۸۴ جبراً پکڑ لے جانے کی ہوئیں۔ جن میں ۹۴۸ عورتیں بھگائی یا جبراً لے جائی گئی تھیں۔ اور ۱۹۳۷ء کے شروع میں چار مہینے میں ایسی ہی تعداد ۱۳۸ اور ۱۶۶ تھی۔ جس میں ۶۰ عورتیں تھیں۔ یہ وارداتیں اکثر ہندوؤں سے متعلق تھیں۔ یہ عدد ظاہر کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ کے لئے یہ معاملہ مشکل ہو گیا ہے۔ کہ وہ رعایا کے جان و مال اور عزت و آبرو کی مکمل طور پر حفاظت کر سکے۔ ایسی حالت میں خود ہندوؤں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ کس طرح اس معاملہ کو حل کر سکتے ہیں مسلمانوں کی طرف سے جو تحریک پاکستان کی شروع ہوئی ہے اس نے اس حفاظت کے معاملہ کو اور بھی پیچیدہ بنا دیا ہے یہ تحریک جہاں تک سمجھ دار آدمی سوچ سکتے ہیں۔ اس کے خیال میں سول وار (خانہ جنگی) کا پیش خیمہ ہے۔ ایسا ہو یا نہ ہو۔ لیکن جو بات اس وقت ہر سمجھدار ہندو کے ذہن میں ہے وہ یہ ہے۔ کہ اگر وہ اپنی حفاظت کا خود انتظام نہیں کر سکتے۔ تو پھر ان کی حفاظت کوئی نہیں کر سکتا۔ اسلئے میری رائے ہے۔ کہ ہر ایک ہندو کو اپنی حفاظت کے لئے حسب ذیل کام کرنے چاہئیں:—

(۱) ہر ایک خاندان میں سے کم از کم ایک آدمی کا کام ہو گا کہ وہ باقاعدہ فوجی ڈرل سیکھے۔ لاٹھی۔ تلوار۔ اور چھری چلانے وغیرہ بہادری کے کاموں کو جلدی سے جلد سیکھ لے۔ اور پھر آہستہ آہستہ اپنے خاندان کے باقی ہر ایک عورت و مرد کو سکھلا دے جس سے ہر ایک ممبر کسی خاندان کا کسی خاندانی کے جان و مال کی حفاظت میں حصہ لے سکے۔

(۲) ہر ایک محلہ یا گاؤں میں ایک سنگٹھن جس کا نام آریہ ویر دل یا کچھ اور ہو بنایا جاوے اس کے بنانے والے وہی ہوں گے۔ جنہوں نے ہر ایک خاندان میں سے اپنے آپ کو اسی کام کے لئے وقف کیا ہے۔ ایسا سنگٹھن بن جانے پر پھر ایک ضلع یکمشنری یا صوبہ کے لئے انہیں سے کچھ ایک آدمی لیکر بڑا سنگٹھن تیار کیا جا سکتا ہے

(۳) دفعہ ۲ میں دیئے ہوئے سنگٹھن بے انت میں سمست دیش کا ایک سنگٹھن تیار ہو سکتا ہے

(۴) یہ سبھی جماعتیں اچھا کام کر سکیں۔ اس کے لئے ضروری ہو گا۔ کہ فوجی انتظام کے مطابق ایک ایک صوبہ کے لئے ایک ایک نگرانی کرنیوالا افسر مقرر ہو۔ کام کے ضرورت کے لحاظ سے اس کے لئے جتنے مددگاروں کی ضرورت ہو۔ دینیا ایسا ہونے سے ۲ سال کے اندر ہی ہندو یا کوئی بھی جماعت ایسا کر کے اپنی جان و مال کی حفاظت کر سکتی ہے۔ چاہیئے۔

(۵) اس حفاظت کرنے والی جماعت کا خرچہ وہیں کے باشندگان کو دینا چاہیئے۔ جہاں اس جماعت کے کام کا میدان ہو۔

ایک آریہ نوجوان کے ولولے

از انددجیت شرما ماچھرہ ضلع میرٹھ

میں اس دنیا میں آیا ہوں نشانِ غم مٹانے کو
وفاؤں کا ترانہ بے وفاؤں کو سنانے کو!

زمانہ کے حوادث سے کہیں میں ڈرنے والا ہوں
اجل کا پھیرنے والا ہوں منہ کب مرنے والا ہوں

مصیبت میں نئی تدبیر سے میں کام لیتا ہوں
ستم کے کوہ کو اوپر ہی اوپر تھام لیتا ہوں

مجھے ظلمت کے منظر میں پریشانی نہیں ہوتی
وہ استقلال ہے میرا کہ حیرانی نہیں ہوتی!

توہم کا بھلا کب دخل ہے۔ ادراک کے گھر میں
یقیں کی روشنی پھیلی ہوئی ہے خانۂ زر میں

کبھی مائل نہیں ہوتا یہ دل باطل پرستی پر
نچھاور ہوتا رہتا ہے ہمیشہ حق کی ہستی پر

غریبوں کے لئے میں برسر پیکار رہتا ہوں
ناتھوں کی حمایت کیلئے تیار رہتا ہوں

رگِ مزدور سے خوں چوسنے والے جو انساں ہیں
میری ہستی سے نالاں ہیں مرے ہاتھوں پریشاں ہیں

جفا و جور کا جادو کبھی چلنے نہیں پاتا
چراغ خود پرستی بزم میں جلنے نہیں پاتا

ہمیشہ میرا گہوارہ رہا تیروں کے سایہ میں
مجھے ہے زندگی کا لطف شمشیروں کے سایہ میں

رگوں میں جوش آ جاتا ہے مظلوموں کی آہوں پر
فلک سے بھی میں اڑ جاتا ہوں مظلوموں کی امداد پہ

دعا ہے خدمتِ خلق خدا میں کاش مر جاؤں!
محبت کے شہیدوں میں یونہی کچھ کام کر جاؤں

"پرکاش" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں
کر سکتی ہے

شوراتری سے

اور پھول
از ...

بچے رو رہے ہیں۔
دیکھ!
وہ ہوا بال بکھیرے بہا رہی ہے آنسو
بھارت سارا آہوں کے شور سے گونج رہا ہے۔
شوراتری! اسے شانت کر دے۔
سدھار پر بھی ناراض ہوں گے اور
کس کا کلیجہ منہ کو نہیں آتا یہ تصور کر کے۔

جب تو چلی جاتی ہے۔
یہاں پھر اندھیرا چھا جاتا ہے۔
چراغ بجھ جاتے ہیں۔
تجھے بھول جاتے ہیں۔
تو ہر سال آتی ہے اور یونہی چلی جاتی ہے تو سمجھتی ہے
تیرے پجاریوں کو بودھ ہو گیا ہے۔
ستیہ اور استیہ کا جھوٹے اور سچے
دیوی!
ان کی یہ مسکراہٹ خود ساختہ ہوتی ہے
وہ خوشی غم کا چمکیلا لباس ہوتا ہے
کاش!
تو پڑھتی اپنی روشنی میں۔
اپنے پجاریوں کے دل کی کتاب
شوراتری!
انہیں کب بودھ ہو گا۔
جو تجھے ہر سال پوجتے ہیں
ہم بھی پرساد مانگتے ہیں
تجھ سے۔
انہیں اپنا سچا روپ دکھا۔
سچے شو کا سچا بھگت
شوراتری! آ۔ ہر سال آ۔
لیکن سچے شو کی کھوج کی لگیا ... کانے کیلئے

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے
ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ لائسنس
قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔
درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے
سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
SULEMAN UMAR
Co Karachi.

CC0, Gurukul Kangri Collection

شوراتری اور بودھ

(لیکھک: شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

...لوں میں کارتک پورنماشی کو اُتسو منایا جاتا
اس دن وہ جلوس نکالتے ہیں۔ روشنی
...ہیں۔ کارتک کی پورنماشی میں بودھوں کے
...وہار سماد شٹ ہیں۔ جس وقت میں مانڈلے
...دہاں اس تیوہار دیکھا تھا۔ پوچھنے پر
...تایا گیا تھا کہ اس دن شری بدھ مہاراج
...ہوا تھا۔ اور اسی دن ان کو گیا کی مکتی ہیں
...ہوا تھا۔ اور یہی ان کے نروان کا دن ہے۔
...اس دن کو بودھ پوری شان سے مناتے

...بودھ اُتسو میں آریہ سماج کے بودھوں کی
...تین تیوہار تو نہیں ہیں۔ لیکن ایک سے
...کا سما دیش اسی میں ہے۔ اس میں بھی یہ
...ہے۔ اس تیوہار میں ٹنکارہ گرام میں سول
...نے اپنا اس کر کے رات جاگرن کیا تھا۔
...مندر میں ان کو بودھ ہوا تھا۔ اس بودھ کا
...آریہ سماج ہے۔ اس سے پہلے اس دن
...جی نے جنم گرہن کیا تھا۔ اس لئے مہرشی
...جی کا جنم اور بودھ ایک دن ہی ہے۔
جب آریہ سماج اس دن کو بودھ کے اُپ لکش
منا رہا ہے۔ تو اس کو بھی اپنی حالت پر نظر
...بودھ سے کچھ لابھ اٹھانا چاہیئے۔ اس
...جن باتوں پر وچار کرنے کی ضرورت ہے
...میں سے ایک بات میں پاٹھکوں کے سامنے
...کے لئے رکھنا ہوں۔
آریہ سماجوں میں انیک آریہ سماجیں ایسی
...جن میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ اور ان میں
...تو ایسی ہیں۔ جن کو نرواچن کی حالت میں
...ادھیکاریوں کے لئے تلاش کرنی پڑتی ہے۔ اور
...آریہ سماجیوں کی منت سماجت کرنی پڑتی
ہے تاکہ وہ پردھان یا منتری بن جائیں۔ ان
میں سے کسی کو پردھان وغیرہ بنا کر کام چلایا
جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ آریہ سماجیں ایسی
ہیں جن میں ان ادھیکاروں کے لئے جھگڑے
ہوتے ہیں۔ ان جھگڑے والی آریہ سماجوں کو
...حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک تو
...ہیں جن کے نرواچن کے لئے پارٹیاں
...ہیں۔ اور پارٹی بنانے والے دوسروں کی
...پرواہ نہیں جا کر اپنے پکش کی تعریف اور دوسرے
...پکش کی نندا کرتے ہیں۔ اور وہ دوسرے پکش
...کو آریہ سماج کے لئے اہت کر بتلاتے
...ہیں۔ آخر جب نرواچن ہو جاتا ہے جو ادھیکاری
...بن جاتے ہیں۔ وہ کام کرتے ہیں۔ اور جو ہار
جاتے ہیں۔ وہ اداسین ہو جاتے ہیں اور
اگلے نرواچن کی پرتیکشا میں سمے وتیت کرتے
ہیں۔ اور اگلے سال یہ جھگڑا پھر دہرایا
جاتا ہے۔
دوسرے وہ ہیں جو ادھیکاروں کے لئے

لڑاتے ہی نہیں۔ اپنے پکش کو مٹا دینا چاہتے
ہیں۔ وہ خود پردھان منتری بننے اور اپنے

لگانے والے جتنے مندہ ہو رہے ہیں۔ اتنا مندہ
ضرور ہوں۔ جبکہ سورگیہ پنڈت جی نے اپنے

بندنا

از جناب شری بسنت پوری

جس یوگی نے بھولی بھالی جاتی کو پھر بیدار کیا
جس کھیوٹ نے منجدھار پڑے بیڑے کو آ کر پار کیا
جس کے بھارت میں آنے سے بھارت کے سنکٹ دور ہوئے
ودھواؤں کی جاگی قسمت۔ دلتوں کو جس نے پیار کیا
جس کے تیجسوی چہرے سے پاکھنڈی سب بھیہ بھیت ہوئے
جس کی اونچی ہنکاروں نے شترو دل کا سنگھار کیا
شترو کے کٹل کلاپوں کو جو سن سن کر ہنس دیتا تھا
جادو جس کی مسکان میں تھا وش میں جس نے سنسار کیا
ماں باپ کا پریم بسار دیا۔ ممتا کا ساگر پار کیا
گھر بار تجا۔ سب وار دیا۔ پر ویدوں کا پرچار کیا
آؤ کہ اس سنیاسی کو ہم بندنا بار مبار کریں
جیون کی بھینٹ دھریں آگے اور ویدوں کا پرچار کریں

پارٹی والوں کو بنانے میں سچ اور جھوٹ کی
کوئی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ اپنے ہمدردی
پر خوب کیچڑ اچھالتے ہیں۔ ان کی یہی حالت
ہوتی ہے۔ جو کونسل کے امیدواروں کی
ہوتی ہے۔ الٰہ میونسپل کے امیدواروں کی
ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک دفعہ پنڈت
موتی لال نہرو جی پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ
ہندو نہیں ہیں۔ انہوں نے لاہور میں
اگر اپنے بھاشن میں کہا تھا۔ میرے پر الزام

لڑکے کا یگیوپویت کروایا۔ تو وہ ہندو کیسے
نہ بنے۔ لیکن امیدوار ان باتوں کو بھول جاتے
ہیں۔ اور الیکشن سٹنٹ اس طرح کے ہوتے
ہیں۔ یہ مان لیا گیا ہے۔ لیکن آریہ سماج ایک
دھارمک سنگٹھن ہے۔ اس میں اس طرح کی
باتیں بالکل نہیں ہونی چاہئیں۔ جو کوئی ایسا
کرتا ہے اس کو آریہ سماج سے الگ کرنا تو مشکل
ہے۔ مگر کچھ تو ہونا ہی چاہیئے۔ جو اس کو اور
اس کی پارٹی کو ادھیکاری نہ بنایا جائے

لیکن یہ کام ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ جو سبھاسد
ہیں وہ اتنے سمجھدار بھی نہیں ہیں۔ اور ساتھ
ساتھ وہ لحاظ میں آ جاتے ہیں۔ اس کے
علاوہ کچھ سبھاسد تو بنائے ہی اس لئے جاتے
ہیں جو وہ اپنی سمتی اس کو دیں۔ کہیں کہیں
تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ پارٹی کا لیڈر ان کا
ماسک چندہ اپنے پاس سے ادا کر دیتا
ہے۔ کئی ایسے سجن ہوتے ہیں جو آریہ سماج
میں سادھارن حالت میں تو نہیں آتے
ہیں۔ وہ صرف یدھ کے وقت آتے ہیں
وغیرہ۔
یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کو اکثر آریہ
سماجی جانتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کو برا بھی
کہتے ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ کچھ ان ہی کے
بدولت آریہ سماجی ہیں۔ ان کو سیوا سے
کام نہیں۔ ان کی پرورتی دھرم میں نہیں۔ ان
کو اس وقت چھوڑ دینا چاہیئے۔ لیکن جو اس کو
محسوس کرتے ہیں یہ کام آریہ سماج کے لئے
ہانی کارک ہے۔ ان کو اس پر وچار کر کے کوئی
اُپائے کرنا چاہیئے۔ ان اُپاؤں میں سے میں
ایک اُپائے آج لکھتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔
جب آریہ سماج میں ایسی حالت پیدا ہو جائے
جو سبھاسد آپس میں لڑنے لگیں اور ادھیکاروں
کے لئے پارٹیاں بنائیں۔ اس کے لئے
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں ایک سمتی ہونی
چاہیئے۔ جو ان برائیوں کی طرف توجہ دے
جب نتیجہ ہو جائے تو اس وقت اس آریہ
سماج کے ادھیکاروں سے ان پارٹیوں
دونوں کو ادھیکاری پد سے ونچت کیا جائے
جب تک وہ پارٹی بازی ختم نہ کریں۔ اس وقت
تک ان کو کچھ نہ بنایا جائے۔ اس وقت کچھ
آریہ سماجیں ایسی ہیں جن میں ایسے جھگڑے
پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کو دور کرنا آریہ سماجیوں
کا کرتویہ ہے۔ اگر اس وقت ان کو ٹھیک نہ کیا
گیا۔ تو بلا شبہ اس سے وشیش ہانی ہونے کی سمبھاونا
ہے۔
میں نے جو اُپائے لکھا ہے۔ دو تین جگہ میں نے
ایسا کر کے دیکھا ہے۔ اس سے فائدہ ہی ہوا
ہے۔ اس لئے اس پر عمل کر دیا۔ کوئی اور
اُپائے ہو۔ ایک استھان پر مہرشی نے ستیارتھ
پرکاش میں لکھا ہے جو منوسمرتی کے آدھار
پر ہے۔ اس کا بھاؤ ہے۔ کہ ایک طرف ایک
برہمن کی بات مان کر دس ہزار کو چھوڑ دینا چاہیئے
مگر آریہ سماج کے اپنیموں میں اس کے بالکل
برخلاف ہے۔ اس میں ہر ایک کی ایک ہی سمتی
ہے۔ صرف پردھان جی کو کسی خاص وقت میں
دو سمتی کا حق ہے۔ اس لئے ستیارتھ پرکاش
کے لیکھ پر بھی دھیان دینے کی اس سمے میں

(بقیہ صفحہ ۲۲ پر)

کیا رشی دیانند اسہشنو تھے؟

(لیکھک: پنڈت دھرمدیو جی شاستری درشن کیسری دہرہ دون)

ہاں - اسہشنو تھے !

آج تک آریہ سماج کے ودوان اور نیتا یہ سدھ کرتے آئے ہیں - کہ رشی دیانند اسہشنو نہیں تھے - لیکن میں آج یہ لکھ رہا ہوں - کہ وہ سچ مچ اسہشنو تھے - اگر مہرشی دیانند اسہشنو نہ ہوتے - تو میں انہیں ورتمان یگ کا سرو سریشٹھ پرش نہ مانتا -

جن دنوں مہرشی دیانند کو مہاتما گاندھی نے اسہشنو کہا تھا - تب آریہ جنتا میں بہت کشوبھ پیدا ہو گیا تھا - اور وہ سوابھاوک بھی تھا - میں آج یہ لکھ رہا ہوں - کہ سچ مچ مہرشی دیانند اسہشنو تھے - تو بہت سے آریہ پرش کہیں گے - کہ یہ کیسا ہیں اگر کیسا؟ پرنتو میرا لیکھ پڑھنے کے بعد ہی کوئی رائے قائم کی جا سکتی ہے ۔

رشی دیانند میں میری اننیہ بھگتی ہے - اور میں انہیں اپنا آچاریہ مانتا ہوں - وہ ورتمان بھارت کے نرماتا تھے - مہان تھے - اتنے مہان جتنا کہ ہمالیہ بھی نہیں - اتنے پوتر جتنی گنگا بھی نہیں - اس لئے میں رشی دیانند کو اپنا آدرش مانتا ہوں - اپنے وچاروں کو وکیت کرنے کے لئے اچھا یہی ہوگا - کہ میں مہاتما گاندھی جی سے ہوئی بات چیت سے ہی اپنا بھاؤ وکیت کر دوں ۔

آج سے لگ بھگ چار برس پہلے کی بات ہے - میں مہاتما گاندھی جی کے پاس کچھ دن رہنے کے لئے وار دھا گیا تھا - وہاں مجھے گاندھی جی کے ادھک نزدیک رہنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا - ایک دن رشی دیانند کے سمبندھ میں بات چیت چلنے پر میں نے گاندھی جی سے کہا —— "آپ نے جو کہیں یہ لکھا تھا - کہ مہرشی دیانند اسہشنو تھے - وہ بات مجھے انیہ ہے"۔

گاندھی جی نے کہا —— "میں نے وہ شبد واپس لے لئے تھے"۔

میں نے کہا —— "آپ کو وہ شبد واپس نہیں لینے چاہئے تھے"۔

"کیوں؟" —— وہ بولے۔

"کیونکہ وہ واستو میں اسہشنو تھے"۔

میں نے کہا —— "بھارت کی جن ساماجک برائیوں کو دوسرے لوگ نظر انداز کر دیتے تھے - رشی دیانند نے ان کو سہنا پاپ سمجھا - جو پنڈے - پجاری - مہنت اور دوسرے لوگ جاتی کو پتت بنا رہے تھے - انہیں دیکھ کر رشی کو ("[illegible]") ہو آیا - کرودھ کرنا برا ہے - "منیو" برا نہیں ہوتا - کرودھ کا ارتھ ہے برے کے ساتھ دولیش - کنتو "منیو" کا ارتھ ہے - برائی کے ساتھ دولیش ۔

یدی کوئی میری ماتا کا اپمان کرتا ہے - تو میں اس سمیہ اسہشنو ہو جاؤں گا - دیانند کی بھی تو یہی بات تھی - آپ نے دیکھا - اپنے دیش کے اور باہر کے سبھی بھارت ماتا کا اپمان کر رہے ہیں - وشیش کر جو اپنے دیش کی ساماجک برائیاں - دولیش آکرمن کا کارن بنیں - ان کے پرتی وہ اسہشنو نہ ہوتے - تو کیا ہوتے؟

جو لوگ ان برائیوں کے پوشک بنے تھے - رشی نے اپنی لوہ لیکھنی سے ان کا کھنڈن کیا - اس لئے رشی دیانند اسہشنو تھے - یدی وہ اسہشنو نہ ہوتے - تو وہ بھی ایک سادھارن پرش ہوتے - اور جو کاریہ کر گئے نہ کر سکتے"۔

اتنا کہہ کر میں نے گاندھی جی سے پھر کہا —— "آپ بھی تو اسہشنو ہیں - اسی لئے مہاپرش ہیں - یدی آپ بھی اوروں کی طرح پرتنترتا کے بوجھ کو سہہ لیتے - تو آپ کی کیا وششٹتا ہوتی - آپ نے بھی تو پرتنترتا سے دولیش کیا ہے"۔

میری بات سن کر گاندھی جی بولے —— "تم جو کہتے ہو ٹھیک ہے - رشی دیانند دیش کی ساماجک برائیوں کے سب سے بڑے شترو تھے"۔

مہرشی دیانند ہی نہیں - رشی کارل مارکس کے بارہ میں بھی یہی کہا جاتا ہے - کہ وہ بھی بڑے اسہشنو تھے - واستو میں سبھی مہاپرش اسہشنو ہوتے ہیں - مگر اپنا اپنا ڈھنگ بھن بھن ہوتا ہے - جو برائی کے پرتی اسہشنو نہ ہو وہ مہاپرش کیسا؟ ہمارے ہاں تو یہ اسہشنتا ہی ہے ۔

رشی دیانند کا سندیش

(اندر راجگورو پنڈت دھریندر جی شاستری - شولاپور)

مہرشی دیانند کا سندیش پرم پوتر اور مہا منگل کاری ہے - بھارت میں آج جو جاگرتی دکھائی دیتی ہے - اس کے سوتر دھار رشی دیانند ہی تھے - کچھ لوگ بھرم سے یہ سمجھتے ہیں - کہ مہرشی دیانند نے راج نیتی سے کچھ سمبندھ نہیں رکھا - پرنتو یہ غلط ہے - سوامی جی تو دیش کو سروتھا سوادھین دیکھنا چاہتے تھے - انہوں نے اپنے بہ بھاؤ "ستیارتھ پرکاش" اور اپنے پرائیویٹ پتر دیوہار میں انیک ستھانوں پر پرگٹ کئے ہیں ۔

ستیارتھ پرکاش میں تو آپ نے ایک پرتھک ادھیائے ہی راج نیتی پر لکھا ہے - سمبھونتہ سب سے پہلے "سوراجیہ" شبد کا پریوگ کرنے والے مہرشی دیانند ہی تھے - وہ کھادی کے مہتو کو بھی خوب سمجھتے تھے - اس لئے انہوں نے آج سے لگ بھگ پچاس سال پہلے شوگیہ شری شاہ پورہ ادھیش کو کھادی کی پوشاک بنوائی تھی - مطلب یہ کہ رشی دیانند کی بھاونا سروتو مکھی تھی - انہوں نے دھرم پرچار کے ساتھ ساتھ راج نیتی پر بھی کافی بل دیا ۔

کچھ لوگ کہہ سکتے ہیں - کہ آریہ سماج کا پروگرام پورا ہو گیا - اب اس کی آوشیکتا نہیں رہی - میں کہتا ہوں - کہ جب تک دیش میں سنسار میں مہا بھرم - اندھ وشواس - کپریتھا - دراچار - استیہ اور ادھرم باقی ہیں - تب تک آریہ سماج کا کام برابر جاری رہے گا - اگر بھارت ورش میں دھرم اور سداچار کی ستھاپنا ہو گئی ہوتی - تو آریہ سماج کا کام بھی سماپت سمجھ لیا جاتا - میرے وچار میں تو آریہ سماج کے کام کرنے کا سمیہ ابھی آیا ہے - اب تک اسے اپنوں اور پرایوں سے سنگھرش کرنا پڑا - پرنتو اب آریہ سماج کا مارگ نشکنٹک ہو چکا ہے ۔

اور وہ اپنی پرگتی کر ادھک سے ادھک کر سکتا ہے ۔

اس سمیہ آریہ سماج کے سامنے سب سے بڑی کٹھنائی اس کے اپنے گھر کے بکھیڑے ہیں - جو اس کی ترقی میں بادھک ہیں - یہ اس کے لئے اچھی بات ہے - یدیپی سنسار بھی شاید ہی کوئی ایسی سوسائٹی - سماج یا سمودائے ہو - جس میں اس پرکار کے جھگڑے نہ ہوں - اس کے باوجود وہ سب اپنے کام برابر کرتے جا رہے ہیں - آریہ سماج کے گھر میں جس دن ادھشیہ شانتی ہو جائیگی - وہاں اونچی پنکتیوں کی پوجا کے ستھان پر سداچار اور ستیہ دھرم کی پوجا کے بھاؤ بڑھنے لگیں گے - جب سماج میں سداچار اور کرتویہ کا بھاؤ پیدا ہوگا - تب تک برابر اس کی انتی ہوتی رہیگی ۔

رشی کا سندیش بڑا اونچا اور اُدار ہے - جو لوگ ان کے سندیش کو سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں - وہ رشی کے سچے انویائی اور بھگت کہلاتے ہیں - کیول آریہ سماج کے رجسٹر میں نام لکھوا دینے سے کوئی رشی کا بھگت کہلانے کا سیوک نہیں بن سکتا - یدی کسی کو رشی بھگت بننا ہے - تو رشی کا سندیش بڑی شردھا بھگتی سے سننا ہوگا - سننا ہی نہیں - اس پر چلنا بھی سویکار کرنا ہوگا - اس کے بغیر سب اپنا کیا کہنا کا آشا ماننا ہے ۔

मन्युरसि मन्युं मयि धेहि ॥

دیانند کے سشیشیہ میں ہی یہی آج برائی کا استیہ پرتنترتا اور پاپ کے پرتی اسہشنو کا بھاؤ پیدا ہو جائے - تو پھر بھارت دیش پرتنتر نہیں رہ سکتا - سوتنترتا کے پتھ پر آگے بڑھ کر دیانند کا بار بار یہ نام ہے ۔

تبلیغی کتابیں مفت

شری ہنتی علاد ہپوری ایڈیٹر "یگ کا گیان" (دو گیتا کا شلوک وار دوبارہ ہندی) ۸ روپے اور ۶ روپے اور "رشی گیان" (کی ۳۲ ادھیائے اور ۲۶۶ دو حصے) ہندی ۴ روپے اور ۴ روپے کی قیمت والی سنسکرت رامائین اور "آپ تحفہ گان" مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے - ہندی ڈاک خرچ سمیت ۴ آنہ اور اردو ۲ آنہ کے ٹکٹ ارسال کریں - پیدھا ایت [illegible]

ایک دلچسپ سوشل نصیحت آمیز افسانہ

پریم کی لاج

از
ہتیشی علاؤپوری

...ب میں میٹرک میں پڑھتا تھا تبھی میری
...میری ماتا نے ایک لڑکی سے کر دی تھی۔
...نے تب اس کے خلاف پروٹسٹ نہ
...کرنا بھی کیسے؟ ایک تو ماتا پتا کا ڈر
...اور دوسرے میں ان باتوں کو سمجھنے کا
...نہ رکھتا تھا۔ ڈر نہ بھی ہوتا۔ تو بھی شائد
...اس تجویز کے خلاف آواز نہ اٹھاتا۔
...ایک ہی بیٹا ہوں۔ ایک چھوٹی بہن ہے
...کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے۔ کہ میری
...بھی جتنی جلدی ہو سکے کر دیں۔ اس لئے انہوں
...وجود ان امیدوں اور سکیموں کے جو
...نے مجھے ولایت تک بھیجنے کے
...ہا رکھی تھیں۔ مجھے میری بے شعوری
...کے عالم میں ہی اس جال میں
...دیا۔ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا۔ کہ اگر
...سکیمیں کامیاب ہو گئیں۔ تو کیا ان کے
...کو یہ گنوار لڑکی پسند آئے گی؟
...شادی کے لئے کئی بار زور دینے پر
...میری اب تک شادی نہ ہو سکی۔ اس
...نہیں۔ کہ میں شادی کرنا ہی نہ چاہتا
...بلکہ اس لئے کہ بی۔ اے کرنے تک تو
...ٹلتی آئی۔ لیکن جونہی میں نے بی۔ اے
...کیا۔ ماتا پتا کو میرے کام پر لگنے کی اتنی
...تھی۔ جتنی کہ بیاہ کر دینے کی۔ میں ان
...ٹالتا بھی تھا۔ ان کی ہر بات کا جواب
...تا تھا۔ اور جو تجویز میری پسند کے مطابق
...اس کے خلاف پروٹسٹ بھی کرتا

...دن میں بہت خوش تھا۔ نہ جانے
...کیوں بے کاری کی وجہ سے میں عموماً
...اداس رہتا تھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ باپ
...بہت کچھ تھا۔ لیکن ان کی کمائی میری
...کو بڑا نہیں بنا سکتی تھی۔ میرا باپ
...لوگوں کی نظروں میں۔ میں کیا ہوں
...تو یہی سوال تھا۔ اور یہ سوال کم
...کا موجب نہ تھا۔ گریجویٹ اور صرف
...بریٹ۔ کیا قیمت ہے۔ اس ڈگری
...کے میدان میں؟ دو کوڑی بھی نہیں۔
...نے سال لگا کر بنارس یونیورسٹی سے
...(اور میکینیکل) انجینئرنگ پاس کر کے
بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری لی تھی۔ پتا یو۔ پی کی ایک سٹیٹ میں میڈیکل آفیسر تھے۔ باوجود اس قدر رسوخ کے میرے لئے کوئی اچھی یا سامعاون جگہ حاصل نہ کر سکے۔ میرے پتا کے ایک خاص دوست مجھے ایک الیکٹرک کمپنی کے منیجنگ ڈائرکٹر کے پاس لے گئے۔ سفارش کے لئے انہوں نے کمپنی کے انجینئر سے کہا۔ انہوں نے جو جواب دیا۔ وہ میری ہی توہین کا باعث نہ تھا۔ بلکہ یونیورسٹی کی ڈگری کی بھی۔ جس کی قیمت دوسروں کی نگاہ میں کچھ بھی نہیں۔ انہوں نے مہربانی کا بوجھ میرے پتا کے متر کے کندھوں پر لادتے ہوئے فرمایا ”ہاں کام تو مل جائے گا۔ لیکن ایک سال اپرینٹس کے طور پر کام کرنا ہوگا۔ جونہی کوئی جگہ خالی ہوگی۔ پہلے انہیں ہی دی جائے گی۔ لیکن گارنٹی نہیں کی جا سکتی۔“

جب میں نے پوچھا۔ کہ سٹارٹنگ پے کیا ہوگی؟ تو جواب ملا۔ "Thirty P.M." مجھے ایک بار تو غصہ بھی آیا۔ لیکن کسی نہ کسی طرح اسے دبا ——— ”جناب میں تھینک یو“ کہہ کر لوٹ آیا۔

ہاں تو اس دن میں بہت خوش تھا۔ ماتا نے یہ موقعہ غنیمت سمجھ کر پھر اپنے مطلب کی بات چھیڑ دی۔

”رمیش“

”ہاں ماتا جی“ ——— میں نے کہا ——— ”کہو کوئی نئی چیز کھلاؤ گی؟“

”نہیں نہیں رمیش۔ ساری رشتہ دار عورتیں محلہ کی پڑوسنیں کان کھا گئیں۔ کہ کب مٹھائی کھلاؤ گی۔ میں چاہتی ہوں۔ کہ اب تمہارا بیاہ....“

”پھر وہی بیاہ کا بکھیڑا۔ نہ ماتا مجھے اس جال میں نہ پھنساؤ۔ نہ میں آپ کے کام کا ہوں گا۔ نہ کسی روزگار کے کام کا۔“

”یہ کیسے؟“

”کیا آپ کو کسی گھر میں بہو دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اگر نہیں۔ تو کسی دن چل کر ستیہ کانت کے ہاں دیکھ لینا۔ ابھی کانت کی ماں کا جی بیاہ بیاہ کر رہی تھی۔ ابھی بہو کو آئے دو ہی مہینے نہ ہو پائے تھے۔ کہ بات بات پر لڑائی اور جھگڑا بھی ہونے لگا۔“

”لیکن رمیش! کانت کی بہو تو ذرا مورکھ ہے۔“ میری ماتا نے کہا۔

”تو جو بہو آپ نے میرے لئے پسند کی ہے۔ وہ مورکھ نہ ہوگی۔ اس کا ثبوت؟“

”اس کا ثبوت مانگتے ہو۔ برسوں ہمارے پاس ہی تو رہی ہے۔ اتنی سمجھدار سوشیل اور سندر کنیا کبھی مورکھ نہیں ہو سکتی۔“

”یہ سب ٹھیک۔ لیکن میں ابھی بیاہ نہ کروں گا۔“

”آخر کوئی وجہ بھی تو ہو۔“

”وجہ چاہیئے آپ کو۔ تو میری بے کاری پر ہی غور کیجئے۔ اب تو میرے اکیلے کا بوجھ ہے۔ پھر ایک اور دیکھی کا آپڑے گا۔ اور شائد دوسرے برس ایک تیسرے جیو کا بھی۔“

”اپنے بیٹے اور بہو کے خرچ کو بوجھ کون سمجھتا ہے۔ یہ ماتا کی تمہارے پتا جی پر کر رہے ہی۔ پھر چنتا کی بات کیا ہے؟“

”چنتا نہیں نہیں۔ لیکن مجھے تو ہے۔ آخر کب تک بے کار بیٹھا ان کی کمائی پر موج کرتا رہوں گا۔ گرستھ کا آنند تبھی ہے۔ جب خود کمائے اور کھائے ——— نہ ماتا اب مجھے اس وقت تک بیاہ کو نہ کہنا۔ جب تک کہ میں کسی کام پر نہیں لگ جاتا۔“

اس دن تو ماتا جی ایسی ناراض ہوئیں۔ کہ کہنے لگیں ——— ”آئندہ میں تمہیں کبھی بیاہ کے لئے نہ کہوں گی۔“

(۲)

رما کو میں نے کئی بار دیکھا تھا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ بچپن میں ہم اکٹھے کھیلتے رہے ہیں۔ ایک ہی شہر میں ایک ہی محلہ میں رہتے تھے۔ جب وہ مڈل میں تھی۔ اور میں میٹرک میں تھا ہماری سگائی ہو گئی تھی۔ تب وہ کم دیکھنے میں آتی تھی۔ کبھی کبھی تو کئی کئی ہفتے شکل دکھائی نہ دیتی تھی۔ شائد اس کے ماں باپ اس کو باہر کم آنے جانے دیتے تھے۔ کچھ زیادہ اسے دیکھنے کی اُتسکتا بھی کبھی نہیں ہوئی۔ لیکن پھر بھی اس کے تئیں میں کچھ اپنتو سا محسوس کرتا تھا۔ اگرچہ دل اس سے شادی کے لئے تیار نہ تھا۔ کیونکہ شادی کے متعلق جو میری آشائیں تھیں۔ وہ بہت اونچی تھیں۔ میں چاہتا تھا۔ کہ ماتا پتا کو صاف صاف کہہ دوں۔ کہ میں اس جگہ شادی نہ کروں گا۔ وہ خواہ مخواہ لڑکی کے ماتا پتا کو انتظار کے دلفریب دھوکہ میں کیوں رکھیں۔ لیکن میں نے یہ کڑا جواب تب تک دل میں محفوظ رکھنا مناسب سمجھا۔ جب تک کہ میں کسی اچھے کام پر نہیں لگ جاتا۔

مجھے ایک سال ماتا پتا سے شادی کے خلاف یدھ اور کسی جگہ نوکری کی کوشش کرتے گذر گیا۔ آخر ایک جگہ پچاس روپیہ کی جگہ مل گئی۔ ارادہ نہ ہوتے ہوئے بھی اتنی قلیل تنخواہ پر کام کرنے کو میں رضامند ہو گیا محض اس لئے کہ ایک تو روز روز کے شادی کے جھگڑوں سے نجات ملے گی۔ اور دوسرے کام کا تجربہ ہو جائے گا۔ اور کسی اچھی جگہ کے لئے کوشش بھی جاری رہ سکے گی۔ جونہی ماتا پتا کو معلوم ہوا۔ کہ مجھے نوکری مل گئی ہے۔ انہیں بہت خوشی ہوئی۔ ان کی یہ خوشی اس لئے نہ تھی۔ کہ مجھے نوکری مل گئی ہے۔ میرا بوجھ ان پر سے ٹل گیا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ شائد اب شادی نہ کرنے کا میرے پاس کوئی بہانہ نہ رہنے سے انہیں اپنے مقصد میں جلد کامیابی مل سکے گی۔

جس روز میں نے جانا تھا۔ اس سے دو روز پہلے ایک غیر متوقع خط میری بیٹھک میں پڑا ملا۔ اس رات سنیما دیکھ کر لوٹا۔ تو اچانک فرش پر پڑا پایا۔ ایسا معلوم دیتا تھا۔ جیسے کسی نے کھڑکی کے دروازہ سے اندر پھینکا ہو۔ میں نے کھولا۔ تو حیران رہ گیا۔ وہ خط اِندرا میری منگیتر کا تھا۔ اس میں زیادہ کچھ تو نہ لکھا تھا۔ اتنے میرے جانے پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔ کہ میں نوکری پر جا رہا ہوں۔ اور مجھ سے آشا کی تھی۔ کہ میں پردیس جا کر اسے بھول نہ جاؤں۔ آخر میں اس نے اگلے دن رات کے گیارہ بجے تک میری بیٹھک میں آ کر ملنے کی بات لکھی تھی۔ جسے پڑھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ وہ مجھ سے ملنا چاہتی تھی آدھی رات کو اکیلی۔ اگر اس کے

(بقیہ ۲۲ پر)

مہا پرشوں کا جیون آدرش جیون ہوتا ہے۔ سوامی دیانند کا درجہ مہا پرشوں کی شرینی میں بہت اونچا ہے۔ جس پہلو سے بھی دیکھا جائے۔ آپ کا جیون پورن نظر آتا ہے۔

ہمارے مورتی پوجک بھائی روزمرہ مورتیوں پر چوہوں کا چڑھنا۔ اور ان کی بھوگ سامگری کو کوّوں دوارا اُٹھایا جاتا ہوا دیکھتے ہیں۔ لیکن لکیر کے فقیر بنے ہوئے مورتی کو ایشور سمجھتے ہوئے اس کی پوجا کرتے ہیں۔ لیکن مول جی ایک مہان آتما کے مالک تھے۔ جب شوراتری پر انہوں نے مورتی پر چوہے کو چڑھتے اور اس پر رکھے پھل پھول آدی کو کھاتے دیکھا۔ تو ان کے دل میں وچار پیدا ہوا۔ کہ جو مورتی ایک ناچیز چوہے کو بھی اپنے اوپر سے نہیں ہٹا سکتی۔ وہ ایشور نہیں ہو سکتی۔ ایشور تو سرو شکتی مان ہے۔ اپنے پتا سے شنک رفع کرنے کی کوشش کی۔ لیکن تا خر خواہ جواب نہ پا کر۔ سچے ایشور کی تلاش کیلئے ان کے دل میں اُتکنٹھا اُتپن ہوئی۔

ان کے چچے اور بہن کی اموات نے اس اُتکنٹھا روپی اگنی میں گھرت کا کام کیا۔ اور مول جی موقع پا کر سچے ایشور کی تلاش میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔

ستیہ اور ستیہ سوروپ پرماتما کو پانے کے لئے مول جی نے جنگل بیابانوں شہروں اور گپھاؤں کو چھان مارا۔ وہاں پر رہنے والے بہت سے یوگیوں اور ودوانوں سے اشٹ کو پراپت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر کار گورو ورجانند جی کے پاس پہنچ کر گیان کی پیاس کو بجھایا۔

جب سوامی جی ودیا پراپت کر چکے۔ اور دکھشنا دینے کا وقت آیا۔ تو لونگ گورو چرنوں میں بھینٹ کئے۔ لیکن گورو نے آدرش ششیہ سے آدرش بھینٹ ہی مانگی۔ یعنی سوامی دیانند کو ارشاد فرمایا۔ کہ اپنی زندگی جگت کے اُدھار اور وید پرچار میں صرف کرو۔ فرمانبردار ششیہ نے گورو کے اس حکم کو بسرو چشم منظور کیا۔ اور دنیا نے دیکھا۔ کہ دیانند نے جو کہا تھا۔ اسے لیٹر ایک مہا پرش کے پورا کر دکھایا۔

سوامی دیانند کا برہمچریہ بل قابل تعریف تھا۔ دو گھوڑوں کی گاڑی کو روکنے کی گھٹنا اور دوسرے اسی قسم کے اور واقعات تو پاٹھکوں نے کئی بار پڑھے اور سُنے ہوں گے۔ لیکن ایک خاص گھٹنا جو کہ سورگیہ شری پنڈت چمو پتی جی نے ایک دفعہ سنائی تھی اور جس سے ان کے (سوامی جی کے) اکھنڈ

مہا پرش دیانند

لیکھک۔ مہاشہ گیان چند جی۔ کراچی

برہمچریہ کا ثبوت ملتا ہے۔ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

دھرم کے دشمنوں نے ایک ویشیا کو تیار کیا۔ کہ وہ جا کر بال برہمچاری دیانند کا برہمچریہ بھنگ کرے۔ پہلے تو وہ تیار ہو گئی۔ لیکن جب نزدیک پہنچی تو گھبرا گئی۔ آخر جیسے کیسے ان پاپیوں کے ڈرانے دھمکانے اور بہکانے سے

اُتارنا شروع کیا۔ اُن سب کو جب تار کے دن پر آنسوؤں کی جھڑی لگا دی۔

جب رشی دیانند نے آنکھ کھولی۔ تو اس عورت کو دیکھا۔ اور پوچھا۔ سوامی بولا اے ماتا آئی کیوں ساو مجھ کو وہ بولی رے بابا یہ میں پاپ سب ہیں۔ " قدرت کی پابندی جو آدرش برہمچاریوں کا برہمچریہ ثابت کرکے اپنے گناہ کی ہیں

"آریہ سماج"

(از مسٹر لیکھ دھیان اشرہی۔ اے)

چھان مہر و صداقت کا تاجدار ہے تو
رہِ خلوص و محبت کا شہسوار ہے تو

وطن کے درد میں تو بے قرار رہتا ہے
دیارِ ہند کی حالت پہ اشکبار ہے تو

نشانِ عظمتِ دیرینہ تجھ سے قائم ہیں
پرانے ہند کے رشیوں کی یادگار ہے تو

ہے ناز تجھ سے فخر تجھ سے ہندوالوں کو
جہاں میں اپنے لئے مایۂ وقار ہے تو

خزاں کے ہاتھ نے پامال کر دیا ہو جسے
اُسی مٹے ہوئے گلشن کی نو بہار ہے تو

وہاں پہنچ گئی۔ جہاں یوگی راج دیانند سمادھی لگائے بیٹھے تھے۔ ویشیا نے دیکھا۔ کہ ایک اوجسوی مہاتما ایشور کی یاد میں بیٹھا ہے سوچا۔ کہ کیا میں اس کا دھرم بگاڑوں گی۔ نیک خیال دل میں موجزن ہوئے اور اس ویشیا نے زیورات کو ایک ایک کرکے

اضافہ کرتے آئی تھی۔ دیانند کے اوج سے متاثر ہوئی۔ اور اپنے پاپوں کو تلانجلی دے دی۔ یہ تھا دیانند کا پرتاپ اور اکھنڈ برہمچریہ۔

آہ مندا یہ بھی رشی ورپہ سے طور سے کار بند تھے۔ ایک گنگا پہ گنگا بہا رہے

ہوئے پانڈیوں کے پلنگوں پر سو گئے تھا۔ تپ کہتے ہیں۔ کہ ہر روز سوامی دیانند کو دیتا۔ اور وہ خالی برتن دیانند حافظ تپ اٹھا۔ کہ جب گنگا کپڑا تپ اپنا فرض ادا کر مٹھائی دے دیتے۔ وہ ہر روز کرتا رہا۔ لیکن ایک دن اُس نے اس گنگا کو گیان دیتا ہوا اس کا بدلہ مٹھائی نہیں۔ آ گیا تھے دھکا اور وہ گنگا کے پاس آ کر ان کے قدموں پر اپنے قصور کے معافی چاہی۔ لیکن رکھشا دیبدیانند فرمایا۔ کہ تمہارا کوئی قصور نہیں۔ سنسار کا رنگ ہی ہے جا نتے ہیں۔ سو دیکھا۔ تمہیں کرنا تھا۔ مجھ کو تم نہیں تھے۔ یہ سب آپ کا کرم ہے پالن۔

اسی پرکاش کی اور بھی کئی گھٹنا تھی جن چینی کو پڑھنے سے معلوم ہوتا جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ آتما دھریا۔ یہ کسی طرح سے عمل کرتے گر اس کے باوجود بھی سوامی جی نقصان نہیں تھے۔ وہ دشمنوں کو اور مناسب ہو تو دنڈ دینا بھی ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک اپنے چند ساتھیوں کو ساتھ لے کر بانس اُٹھا ان لوگوں نے سوامی جی شروع کی۔ ان کے آگے رکھے کو بکھیرنے لگے اور ایک اُٹھا کر سوامی جی نے فرمایا۔ کہ اگر آپ کھانے ہیں۔ تو ہم سے مانگ سکتے اس طرح کی خلاف تہذیب نہیں۔ یہ لوگ شرارت پر تلے آخر جب سوامی جی نے دیکھا۔ کہ سے کام نہیں چلتا۔ تو نوکر کو کہا۔ کہ دروازے بند کر دو۔ میں ان سید ھا کرنا چاہتا ہوں۔ شیر کی طرح انہیں للکارا۔ وہ ہرنی کے گرد ہو کر اور اپنے کیے پر پچھتا کی۔ سوامی جی نے انہیں معاف ہرنی کی دو دو تا بھی بے نظیر تھی شاستر ارتھ کئے اور سب میں کاشی کے چنے ہوئے ودوانوں کا لیا۔ کہ وہ لوہا نہ سکے۔ ان جی کا) تیاگ۔ ان کی ان کی اعلیٰ علمیت کی شاہد ہیں۔

آتمک شکتی کا اُپاسک دیانند

از شریمتی چاند کرن جی شاردا پردھان آریہ استری سبھا راجستھان (الور)

آج شوراتری کا پرم پوتر پرب ہے۔ آج کے دن ہی بالک مول شنکر نے سچے شو کے سوروپ کے پراپت کرنے کا برت لیا۔ سوروپ ۔۔۔ اور انت میں مہرشی دیانند بن کر ۔۔۔ جنہوں نے "اوم" پرماتما کو پراپت کر لیا۔ انہوں نے جب نرنجن آنند سوروپ پرماتما کے اپنے یوگ بل سے درشن کر لئے۔ ان کے ہردے میں گیان۔ پریم۔ شانتی ۔۔۔ سمتا ۔۔۔ کا ٹھاٹھیں مارنے والا سمندر اُمنڈ آیا۔ انہوں نے سنسار کو بتلایا۔ کہ پرم پتا پرماتما کے گن۔ دیا۔ ہیں۔ جو آریہ سماج کے دوسرے نیم میں لکھے ہیں۔ ایشور کو سب سے بڑا ۔۔۔ لئے ہم دین ہین نہیں ہو سکتے۔ ہم ۔۔۔ ہو جاویں گے۔ جب ہم اپنے اندر پرم پتا پرماتما کی شکتی کا انوبھو کریں گے۔ ہم جو چاہیں گے کر سکیں گے۔ ہماری شبھ ۔۔۔ انہوں نے "اوم" کے گنوں کو اپنے ہردے میں دھارن کرنا بتلایا۔ اور نیز سنسار کو دکھ اور نراشا سے نکال کر آنند میں لانے والی یہی کوئی وستو ہے۔ وہ "اوم" کا پریم ہی ہے۔ اس کی بھگتی ۔۔۔ چور ہوتے ہی ۔۔۔ سپھلتا اپنے ہاتھ باندھے ہمارے سامنے کھڑی رہتی ہے۔ ہماری سوا ادھیاتم اُنتی ہوتی ہے۔ ہماری آتمک شکتی کے سامنے کوئی چیز اسمبھو نہیں رہتی۔ اگر مہرشی دیانند نے آج کے دن ہی سنسار کو سچے ایشور کی کھوج میں لگا کر ہمارے اپنے ۔۔۔ دھرم پر ادوڑھ کیا تھا۔ یہ بھی پرماتما کی چیز لیلا ہے۔ کہ بھگوان دیانند ۔۔۔ کی گھاٹ پر اپنی کا دن شوراتری کا پرب پہنچا ہے۔ اس میں رہسیہ یہ ہے۔ کہ ان دنوں میں لبنت رتو رہتی ہے۔ اور ۔۔۔ تو لنپٹ آدمی پرکرتی کے ۔۔۔ سے باہمہ بڑھ کر آج کے شبھ ۔۔۔ آشا کی اُمنگ سے بھر کر نئے ورشی ۔۔۔ آرمبھ میں نئے اُتساہ کے ساتھ کاریہ ۔۔۔ پرارمبھ کریں ۔

گت ورش انہی دنوں حیدرآباد ستیاگرہ سنگرام زوروں پر تھا۔ نظام راجیہ میں ۔۔۔ مہرشی دیانند کے بتائے ویدمارگ کے ۔۔۔ بادھائیں ڈالی گئیں۔ اور اوم ۔۔۔ جھنڈا نہیں لہرانے دیا گیا۔ اتہ شوراتری ۔۔۔ دن آریہ سماج نے دھارمک ادھیکاروں ۔۔۔ پراپت کرنے کے لئے یدھ کا بگل پھونکا ۔۔۔ شوراتری پر ہی دن دُند بھی زوروں ۔۔۔ بجائی گئی تھی۔ اور یہ ٹھیک آریہ سماج ۔۔۔ آریہ ویروں کے جتھے شولا پور ستیاگرہ ۔۔۔ میں پہنچے تھے۔ سارا بھارت آریہ سماج کی دیرتا کے گیت گا رہا تھا۔ اور آریہ سماج کی نیائے اُچت مانگ کے سامنے سمپورن سنسار جھک رہا تھا۔ سولہ ہزار آریہ ہندو ستیاگرہی جیلوں میں چلے گئے۔ اور دو درجن کے قریب ستیاگرہی ستیاگرہ کی بلی ویدی پر بلیدان ہو گئے۔ اور سمپورن سنسار کہنے لگا۔ کہ مہرشی دیانند کے مشن کی وجے اوشیہ ہو گی ۔

مہرشی دیانند کے ناکار ایک ایشور دشواس کے سامنے سمجھدار مسلمان بھی جھکے۔ یہی مہرشی ہے۔ کہ مسلمانوں نے آریہ سماج کے سچے کھنڈن کو مان کر کاغذ اور بانس آدمی کے تعزیہ دُل دُل گھوڑے کا پوجنا۔ اور قبروں پر سر کو پٹکنا بند کر دیا۔ جب آریہ اُپدیشک مسلمانوں کی مورتی پوجا کا کھنڈن کرتے ہوئے ان کے تعزیے آدی کا کھنڈن کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے۔ کہ مسلمانوں کے ورش کا پہلا مہینہ محرم کے دنوں میں ہوتا ہے ان دنوں تعزیے پوجتے وبت پرستی کرتے ہیں۔ نیز روتے اور شوک مناتے ہیں۔ اتہ ان کا سارا سال روتے پیٹتے ہی جاتا ہے۔ مگر ہندوؤں کا ورش لبنت سے پرارمبھ ہوتا ہے۔ جس میں پرماتما بھی پراکرتک وستوؤں میں ہرش اور آنند کا سنچار کرتے ہیں۔ اور آریہ ویروں کو تیاگ۔ تپ۔ بلیدان اور شکتی کے بھاؤوں سے بھر کر دھنی ویر بناتے ہیں۔ ہماری ان باتوں کو سن کر پڑھے لکھے مسلمان تو اُتر ہو جاتے تھے۔ اور جاہل مسلمان لڑنے جھگڑنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ پرنتو اب ہمیں ہرش ہے۔ کہ سورگ باشی مصطفٰی کمال پاشا۔ ابن سعود۔ اور ایران کے رضا شاہ پہلوی نے مسلمانوں کی غلطی کو سویکار کر لیا ہے۔ افغانستان وہ شدھ ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے تعزیہ کی رسم ختم کر دی ہے۔ اور تعزیہ بنانے والوں اور محرم پر چھاتی پیٹنے والوں کو جیل میں ٹھونسا جاتا ہے۔

یہ مہرشی کا ہی پرتاپ ہے۔ کہ انہوں نے کروڑوں مسلمانوں کو محرم پر چھاتی پیٹنے اور بت پرستی کے گہرے غار سے نکال کر ویرتا اور آنند کا دویہ سندیش سنایا۔

میں اپنے جیل کے انوبھو سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مہرشی دیانند کے اس ایشور وشواس کے شبھ سندیش نے ہی نظام راجیہ کے جیلوں میں ہماری وجے کرائی۔ جو بھائی آریہ سماج کو صرف سماجک سدھار کا اکھاڑا مانتے ہیں۔ اور یہ کہتے پھرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج لوگوں کو آتمک ترپتی نہیں دے سکتی۔ وہ بھول میں ہیں۔ آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند سرسوتی مہان یوگی تھے۔ اور اجمیر نگر میں دیپاولی کے شبھ دن سورگ آروہن کے پور وان کے الیشی ملن کا درشیہ جنہوں نے دیکھا ہے۔ وہ کدا پی اس بات کو نہیں مان سکتے۔ کہ آریہ سماج میں ادھیاتمک ودیا نہیں ہے۔ اور ایشور پریم نہیں ہے۔ آریہ سماج ادھیاتمک شکتی کا پورن اُپاسک ہے۔ تبھی اپنا انوبھو سناتا ہوں ۔

تاریخ ۲۴۔ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء کا دن تھا۔ کریم نگر کی جیل میں بیٹھے ہوئے ہم کو مہاتما کا ۔۔۔ کی سوریہ اُدیہ کی لالی اتیانت خوشی سے پھول کر کے جن شہیدوں نے ویدک دھرم پر اپنا بلیدان کیا ہے۔ ان کی یاد دلا دلا کر ہمیں اپنے کرتویہ پتھ پر اگرسر کرتی تھی۔ ہمارے میں تیاگ۔ تپ۔ پرم پتا پرماتما پر استھا پت رکھتے تھے۔ اور ہماری یہ بھاونا درڑھ ہوتی جاتی تھی۔ کہ سارے سنسار میں آریوں کا چکرورتی راجیہ پھر ہوگا۔ اور اوشیہ ہو کر رہے گا۔ اور سنسار میں سکھ شانتی ویدک دھرم دوارا ہی پھیلے گی۔ اور سارے سنسار کے عیسائی اور مسلمانوں کو ویدک دھرم کی شرن لینی پڑے گی ۔ پروری کی اور سے ٹھنڈی رو یہ ہوا چلتی تھی۔ ورکشوں سے پیڑوں کی پتیاں اُڑ رہی تھیں۔ دھولی کے بادل چڑھ رہے تھے۔ اتنے میں ہی کریم نگر کی جیل میں میرے پاس مسٹر الیں۔ ٹی ہانس انسپکٹر جنرل جیل اور پولیس آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ:۔

"آپ جیل میں کیوں سڑ رہے ہیں۔ آپ کو ستیاگرہ اندولن بند کر دینا چاہیئے۔ آریہ سماج کو اب کوئی سہایتا نہیں دے رہا ہے۔ کانگریس والے اس ستیاگرہ کے ورودھی ہیں۔ اور پارلیمنٹ میں لارڈ میور ہیڈ نے حیدرآباد کے معاملہ میں سہت آکشیپ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور بھارت کے سات کروڑ مسلمان تو آریہ سماج کے اس اندولن کے برخلاف ہیں ہی۔ ستیاگرہی قیدیوں کو تھا باہر کے ورجیہ آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کو نظام راجیہ رنگ دے گا۔ نظام راجیہ بہت روپئے والا ہے۔ اس کے پاس بہت پولیس ہے۔ اور نئی جیلوں کی منظوری بھی دے دی ہے"۔

اس کا اُتر میں نے دیا۔ کہ:۔

"ساری کانگریسی سرکار اپنا زور لگا لیں۔ سارا برٹش سامراجیہ ہمارے برخلاف ہو جائے۔ ساری پولیس اپنا زور آزما لے۔ اور نظام سرکار اپنا پورا دمن چکر چلا لے۔ پرنتو پھر بھی ہماری ہی وجے ہوگی۔ کیونکہ راجاؤں کا راجہ اور مہاراجاؤں کا مہاراجہ جس نے سوریہ چندر اور تارے رچے اور جس نے سارے برہمانڈ کو دھارن کیا ہوا ہے۔ وہ ہمارا سہائیک ہے۔ پرم پتا پرماتما سدا اشیر اور نیائے کے مارگ پر چلنے والوں کا سہائیک ہوتا ہے۔ اور ہمارا وشواس اس ستیاگرہ سنگرام میں سنشکرت ہے پرتیت ہے۔ اتہ ہم اتنے ورودھیوں کے ہوتے ہوئے بھی نشچے الیشور کرپا سے وجئی ہوں گے"۔

اس اُتر کو سن کر مسٹر الیں۔ ٹی ہانس چپ ہو گئے ۔

اتہ آریہ ویرو! آج کے شبھ دن مہرشی دیانند کے اوم کے جھنڈے کو لہراؤ۔ حیدرآباد کے دھرم یدھ کے ویر سینکوں نے اسی اوم کے جھنڈے کی رکھشا کے لئے اپنے پرانوں کا بلیدان دیا ہے۔ یگوں سے ہمارے پوروج اس جھنڈے کو لہرا رہے ہیں۔ اور یہ اوم کا جھنڈا آریہ جاتی کا دیوتک ہے۔ اتہ یدی آپ اپنی پراچین سنسکرتی اور شکتی کو پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو اوم کے پریم میں چور ہو کر اس اوم کی دھوجا کو دیرتا پورک اٹھاؤ۔ یہی اوم کا جھنڈا سوتنتر بھارت کی سوتنترتا کا جھنڈا بنے گا۔ اور سارے سنسار کے دکھ تاپ کو ہرے گا۔ اسی اوم کے جھنڈے کے نیچے سارے سنسار کو لاؤ۔ بولو مہرشی دیانند کی جے ۔

مدراس پرانت میں آریہ سماج کا کام

لیکھک:- پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم-اے شولاپور

گذشتہ دسمبر میں مجھ کو مدراس پرانت میں بھرمن کا موقعہ ملا۔ اور میں نے اندھر دیش۔ جنوبی کنارہ۔ کیرالا وغیرہ مختلف مقاموں میں۔ اس کماری تک گھوم کر یہ دیکھنے کی کوشش کی۔ کہ آریہ سماج کا دکن میں کیا حال ہے؟ حیدر آباد ستیا گرہ میں آریہ سماج کو جو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔ اس سے آریہ سماج کے نام سے لوگوں کو کچھ پریم ہو گیا ہے۔ لیکن میں نے دیکھا کہ آریہ سماج کے اغراض سے یہاں کے لوگوں کو کچھ بھی واقفیت نہیں۔

آج ۵۔ فروری ۱۹۴۰ء کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ دوپہر کو شولاپور میں میں ایک صاحب سے کسی کام کے لئے ملنے گیا۔ آریہ سماج اور اُپدیشک ودیالیہ کی نسبت بات چیت چل پڑی۔ حیدر آباد کا ذکر درمیان میں آیا۔ گذشتہ سال بھر سے شولاپور آریہ ستیا گرہ کا خاص مرکز رہا ہے۔ اور آریہ سماج کے نام سے شولاپور کی گلیاں گونجتی رہی ہیں۔ ان صاحب کو بھی آریہ ستیا گرہ کی نسبت بہت معلومات تھیں۔ مگر مجھے حیرت ہوئی جب انہوں نے آخر میں پوچھا "میں جاننا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے مقاصد کیا ہیں؟"

ان صاحب کو صرف اتنا معلوم تھا۔ کہ آریہ سماج ایک سوسائٹی ہے۔ جس کا حیدر آباد سے جھگڑا تھا۔ اور آریہ سماج کو کامیابی ہو گئی۔ ان کو آریہ سماج کے سدھانتوں اور اغراض کی نسبت شمہ بھر بھی واقفیت نہ تھی۔ میں نے مدراس کے اور بھی کئی حصوں میں دیکھا۔ کہ لوگ آریہ سماج کے نام سے تو واقف ہیں۔ اور کچھ ہمدردی بھی رکھتے ہیں۔ لیکن ان کو آریہ سماج کے کسی سدھانت سے واقفیت نہیں۔ سوامی شردھانند۔ لالہ لاجپت رائے کے نام ان کو معلوم ہیں۔ وہ ان کو دیش بھگت خیال کرتے ہیں۔ اکثر شہروں میں ان کے نام پر انسٹی ٹیوشن بھی کھلے ہوئے ہیں۔ لیکن نہ تو لوگ یہ جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ویدوں کو مانتا ہے۔ اور نہ ان کو یہ معلوم ہے۔ کہ آریہ سماج مورتی پوجا کا کھنڈن کرتا ہے۔ فقط یہ جانتے ہیں کہ عیسائی اور مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے آریہ سماج کوئی اچھی سوسائٹی ہے۔

مدراس کی طرف آریہ سماج کا خیال اس صدی کے آغاز میں ہی مائل ہوا تھا۔ کیونکہ یہاں عیسائیت کا زور ہے۔ لیکن آریہ سماج قائم نہ ہو سکے۔ جب موپلا کانڈ ہوا تو آریہ سماج بھی جا پہنچی۔ اس وقت اس کی شہرت زیادہ ہوئی۔ کالی کٹ میں خاص طور پر کام ہوا۔ لیکن اس وقت بھی ہم آریہ سماج کی جڑ جمانے میں کامیاب نہ ہوئے۔ ہم نے ان ہندوؤں کو واپس لیا جو مسلمان ہو گئے تھے۔ لیکن یہ ہندو پھر ہندوؤں میں جا ملے۔ اور آریہ سماج ان کو اپنی طرف راغب نہ کر سکا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج کا آئندہ کام بند ہوا جاتا ہے۔

خاص مدراس اور جنوبی کنارہ میں مجھے ایک اور بات معلوم ہوئی ہے۔ وہ یہ کہ یہاں کے لوگ جو سماج میں کام کرتے ہیں۔ وہ خاص یہیں کے رہنے والے مدراسی نہیں۔ باہر کے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے لئے کافی میدان ہے۔ لیکن ان زبانوں میں ہمارا لٹریچر بالکل نہیں۔ ٹراونکور کی راجدھانی ترِوندرم میں مجھے وہاں کے سربرآوردہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ سب آریہ سماج کے نام کو جانتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کے ایک اصول سے بھی واقف نہیں۔ میرے لیکچر میں جو پردھان ہوئے تھے وہ وہاں کے ایک بہت بڑے مشہور عالم معزز شخص تھے۔ وہ سوامی شردھانند جی کے ایک لیکچر میں پردھان ہو چکے تھے۔ جب سوامی جی کوئلن (Quillon) تشریف لے گئے تھے۔ یہ مہاشہ قدرتی طور پر چاہتے تھے۔ کہ میرا تعارف کرانے کے سلسلہ میں کچھ آریہ سماج کا ذکر کریں۔ مگر ان کے پاس آریہ سماج کی نسبت بتانے کیلئے کوئی سامگری نہ تھی۔ ایک بار پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی اپنا ایک انگریزی کا ٹریکٹ دے آئے تھے۔ اس میں سے دیکھ کر انہوں نے آریہ سماج کے نیم پڑھ دئے۔ کچھ آریہ سماج کی شدھی کے متعلق کام اور سوامی شردھانند جی کی بابت کہہ دیا۔ ترِوندرم میں ایک ہندو لائبریری ہے۔ اس میں میں نے سنسکرت کا ستیارتھ پرکاش اور اجمیر کے پنڈت جے دیو جی کا وید بھاشیہ دیکھا۔ ان کتابوں کو کبھی کسی نے چھوا تک نہ تھا۔ وہاں کوئی ہندی نہیں جانتا۔ سنسکرت جاننے والے کم ہوتے ہیں۔ اور نیز وہاں کے پنڈتوں کو کیا پڑی ہے۔ کہ سنسکرت کا ستیارتھ پرکاش اٹھا کر دیکھتے۔ انگریزی میں کوئی لٹریچر نہیں۔ اور نہ تامل یا ملائیلم میں۔ میں نے لائبریرین کو ایک فہرست دی۔ اور اپنی انگریزی کی دو پستکیں لائبریری میں چھوڑ آیا۔ آج شولاپور میں ایک افسر سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ یہ مہاشہ پونہ میں رہتے ہیں۔ اور یہاں معائنہ کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ مجھ سے ایک صاحب نے سیر کے وقت ان سے ملا دیا تھا۔ آج سیر کرتے سمے ان سے بات چیت ہوئی۔ یہ مہاراشٹر براہمن ہیں۔ انہوں نے تعجب سے پوچھا "کہ کیا آپ سماجی لوگ جینئو بھی پہنتے ہیں۔ اور نہا کر سندھیا کرتے ہیں؟"

میں نے انہیں بتایا کہ شُدروں کی کیا پوچھتے ہو۔ میرے گھر میں میری استری تک سب جینئو پہنتی ہیں۔ ان مہاشہ کو یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ ہم لوگ ویدوں کو مانتے ہیں۔

ہمارے کام کا آریہ سماج کی ابتدائی زندگی میں اور طریقہ تھا۔ اور اب اور ہو گیا ہے۔ اس وقت ہم ہندوؤں میں سے اندھ وشواس دور کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ پنڈتوں سے شاستر ارتھ ہوتے تھے۔ اور ہمارے ہمدرد بھی کم لوگ تھے۔ لیکن جو آریہ بن جاتے تھے۔ وہ کٹر ہوتے تھے۔ اس سے سماجیں قائم ہو سکتی تھیں۔ آج ہمارا طریقہ یہ ہے۔ کہ محض ان باتوں کو لیتے ہیں۔ جو سب ہندوؤں کو پسند ہوں۔ جیسے شدھی وغیرہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ لوگ ہماری تعریف تو کرتے ہیں۔ لیکن آریہ سماجیں قائم نہیں ہو پاتیں۔ پنڈت لوگ جلی کٹی باتیں بھی سنا دیتے ہیں۔ اور ہم لوگوں کو مورتی کھنڈک کہہ کر آریہ سماج کی اندر سے جڑ کاٹ دیتے ہیں۔ میں اندھر دیش کے کچھ گراموں میں گیا۔ وہاں معلوم ہوا۔ کہ کانگریسی لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال آریہ سماج کے خلاف ہیں۔

بجواڑہ اور تنالی کے قریب مدن موہن ودیادھر نے گراموں میں زور سے پرچار شروع کیا ہے۔ لوگ شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دیتے ہیں۔ ان گراموں میں آریہ سماج کے ہمدرد پیدا ہو گئے ہیں۔ پنڈت کے پاکھنڈوں کو سننے کے لئے بھیڑ ہو جاتی ہے۔ لیکن براہمن سماج کی طرف سے لوگوں کو بہکا... میں سمجھتا ہوں۔ کہ جب تک بڑے بڑے شاستر ارتھ نہ ہو جائیں... قائم نہ ہو سکیں گی۔ یہی حال تامل... اور کیرالا کا بھی ہے۔ میرا اب... گیا ہے۔ کہ محض بڑے بڑے آدمیوں کو... آریہ سماجیں قائم نہیں کر سکیں گی... آدمی یا پالیٹیشن ہوتے ہیں۔ یہ... کہ کس سے کس پرکار ہمدردی کا... اس لئے ان کی بات چیت... دھوکہ ہو جاتا ہے۔ یہ چاہتے ہیں... کو اپنے انوکول بنا لیں۔ وہ خود اپنا... چھوڑ کر کسی کے پروگرام میں شامل... سکتے۔ اس لئے میں تو یہ اچھا سمجھتا... معمولی آدمیوں پر اثر ڈال کر ان کو... بنایا جاوے۔ یہ کٹھن نہیں ہے... طریقہ بدلنے کی ضرورت ہے۔ جب... چھوٹی سماجیں بھی قائم کر سکیں گے... سماجیں ہمارے بڑے کام کا مرکز... گی۔

ایک بات اور ہے۔ کچھ دنوں... لیڈروں کا یہ طریقہ ہو گیا ہے... کے رنگ کے چھپنے کے ساتھ آریہ... چھوڑ دیں۔ اس کے بدلے کچھ اس... آریہ سماج کی رکھشا کے لئے بھی... کرنا پڑا۔ لیکن اس میں خطرہ بھی... یہ خطرہ آگے جا کر زیادہ خوفناک... کر لے گا۔ اکثر فوری مفاد آئندہ... کے سبب بن جاتے ہیں۔ آریہ... لائین نہ بدلنی چاہئیے۔ ورنہ آگے... کا یہ نقصان ہو گا۔ کہ ہم چور چور ہو... گے۔ ہماری رفتار کچھ سست... تو چنداں ہرج نہیں۔ دوسروں کا... دیکھ کر ان کے ساتھ چلنے کی کو... کو اکثر تباہ کر دیتی ہے۔ میرا مطلب... ہے۔ کہ ہم اپنی رفتار میں تیزی... سے نہیں جتنی ضرورت ہے...

(بقیہ صفحہ ۲۸ پر)

پچھلے دو تین درشنوں سے میں "پرکاش" کے ... شیش انکوں میں اپنے عرب میں "ویدک ... دھرم پرچار کے حالات" لکھتا رہا ہوں۔ اس ... وقت تک کراچی سے سیر کر خلیج فارس - بغداد - حجاز - مکہ - مدینہ - شرق الاردن - مصر اور فلسطین تک کے حالات لکھ چکا ہوں۔ آج ... لیکھ میں شام (Syria) کے حالات لکھتا ہوں۔

بیت المقدس سے چل کر میں تبریہ پہنچ گیا۔ تبریہ کے سامنے والی پہاڑی ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں پر ایک گاؤں کفر الهارب ہے۔ یہاں سے شام کی حد شروع ہو جاتی ہے۔ شام کے علاقہ میں فرانسیسی راج ہے۔ میں تبریہ سے چلا ہی تھا۔ کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ میرے سارے کپڑے بھیگ چکے تھے۔ تاہم میں چلتا گیا۔ اور کفر الهارب پہنچ گیا۔ یہ سب پہاڑی علاقہ ہے۔ میں نے سفر جاری رکھا۔ سردی کا موسم تھا۔ برف پڑ رہی تھی۔ ہاتھ پاؤں ٹھٹھر رہے تھے۔ کانوں پر سردی جلدی اثر کرتی ہے۔ اس لئے میں اپنا کمبل سر پر رکھ کر کان ڈھانپ لیتا تھا۔

راستہ میں کئی ایک چھوٹے چھوٹے گاؤں آئے۔ زیادہ تر ان میں عرب عیسائیوں کے گھر ہیں۔ اور کچھ شیعہ مسلمانوں کے بھی۔ سنی مسلمان شام کے علاقہ میں بڑے بڑے شہروں میں ہیں۔ دیہات میں شیعہ لوگوں کی ہی اکثریت ہے۔ تھوڑی تعداد یہودیوں کی بھی ہے۔ وہاں سے چل کر میں جارون میں قنطرہ پہنچ گیا۔ شام کا وقت تھا۔ لاری دمشق (شام) کو جا رہی تھی۔ سامنے والے پہاڑ برف سے ڈھکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ جیسے پرماتما نے ایک سفید چادر بچھا دی ہو۔ میں نے یہ سوچ کر کہ دمشق میں برف پڑنے کی وجہ سے پرچار کاریہ آسانی سے نہیں ہو سکے گا۔ بیروت کا رخ کیا۔ یہ ایک بڑی بندرگاہ ہے۔ سمندر کے کنارے پر ہونے سے وہاں برف نہیں پڑتی۔ اور یورپ سے آنے جانے والے جہازوں کی بھیڑ رہتی ہے۔ اس لئے اب میں قنطرہ سے چل پڑا۔ تین دن چلا تھا۔ کہ جلیبہ بندرگاہ نظر آنے لگی۔ لیکن آفتاب غروب ہو رہا تھا۔ ایک چھوٹے سے گاؤں میں جا پہنچ گیا۔

ایک آدمی نے کہا "اب تو رات ہو چکی ہے کہاں جاؤ گے۔ رات کو ہمارے ہاں مہمان رہو"۔

عرب میں آریہ سماج کا پرچار

از پنڈت رشی رام جی آریو پدیشک

میں نے اپنا تھیلا اتار کر اس کے گھر میں رکھ دیا۔ وہ مجھے ایک منکر کے ہاں لے گیا۔ بہت دیر تک بات چیت ہوتی رہی۔ میں نے کھانا وہیں کھایا۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ ہم وہاں سے اٹھ کر اس میزبان کے گھر پہنچ گئے۔ کمرہ میں داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔ آدھا کمرہ گدھے نے گھیر رکھا تھا۔ اور اس کی عورت مکان کے ایک کونہ میں سو رہی تھی۔ دوسرے کونہ میں میرے لئے بستر بچھا ہوا تھا۔ میں نے اپنا خنجر اور کارتوس کی پیٹی اتار کر تھیلا کے پاس پیچھے دودی پر رکھ دیئے۔ اور کمبل اوڑھ کر لیٹا ہی تھا کہ اتنے میں اس نے خنجر ہاتھ میں لے کر کہا۔ کہ "قمیض اتارو اور روپیہ نکالو"۔

میں نے جیب سے بٹوا نکال کر اپنے پاؤں تلے رکھ لیا۔ اور قمیض اتار کر اس کو دے دی۔ وہ قمیض کو جہاں گدھا بندھا ہوا تھا لے گیا۔ اور تلاشی لینے پر اسے وہیں پھینک دیا۔ میرے پاس آ کر کمبل کو اتار کر کہنے لگا — "روپیہ کہاں ہے؟"

میں نے کہا — "جہاں ہے ڈھونڈ لو"۔

وہ میرے سب ہتھیار اپنے پاس رکھ کر سو گیا۔ پیدل کے سفر کے بعد خوب نیند آتی ہے اس لئے خوب بے فکر ہو کر سو گیا۔ صبح کو کچھ پڑوس کی عورتیں آئیں۔ دروازہ کھل گیا۔ اب میں بھی اٹھ بیٹھا۔ اپنے کپڑے پہننے شروع کر دیئے۔ قمیض گدھے کے پاس پڑی تھی اٹھا کر پہن لی۔ اب میں نے خنجر۔ کارتوس کی پیٹی لگا لی۔ اور کمبل اٹھا کر اپنا بٹوہ اسی کے سامنے قمیض کی جیب میں ڈال لیا۔ اور جلدی سے اس گھر سے نکل گیا۔

وہ کہنے لگا "آج رات تو ٹھیرو"۔

میں نے کہا "اب تھوڑا روپیہ ہے۔ جب زیادہ ہو گا۔ تو تمہارا مہمان بنوں گا"۔

وہ تھوڑی دور تو میرے پیچھے پیچھے چلا۔ جب میں گاؤں سے باہر نکل گیا تب میں نے بندوق میں کارتوس ڈال دیا۔ اور گندے پر ہاتھ رکھا۔ اور اس کو بٹوا دکھایا۔ اور آگے آنے کو کہا۔ وہ یہ کہتے ہوئے بھاگا۔ کہ "میں تو چور ہوں۔ لیکن تم تو میرے بھی گورو نکلے"۔

وہاں سے چل کر میں جلیبہ بندرگاہ پہنچ گیا۔ کچھ دن وہاں پرچار کیا۔ اس کے بعد بیروت بندرگاہ پہنچا۔ سمندر کا ساحل ہونے سے یہاں کا موسم معتدل تھا۔ بندرگاہ پر مسافروں کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔ یہ ایک بڑا تاریخی شہر ہے۔ فرانسیسی زبان و عربی کے کئی ایک کالج و سکول ہیں۔ عرب عیسائی یہ نسبت مسلمانوں کے زیادہ ہیں۔ یہاں پر پانچ چھ دوکانیں سندھی ہندو بھائیوں کی بھی ہیں۔ عربی زبان میں اخبار میں کافی تعداد میں نکلتی ہیں۔ اور کئی ایک اخبار میں فرانسیسی میں بھی نکلتی ہیں۔ یہاں پر مصر کی طرح سنیما و ناچ گھر بہت ہیں۔ تعلیم یافتہ لوگ تو کوٹ پتلون پہنتے ہیں۔ لیکن پرانے زمانہ کے لوگ ایک لمبی قمیض اور پاجامہ پہنتے ہیں۔ سر پر ترکمان رومال رکھتے ہیں۔ اس پر تین رسیاں جو کہ ذری تلے کی ہوتی ہیں پہنتے ہیں۔ اور ایک کالا سا ڈھیلا ڈھالا کوٹ جسے عباء کہتے ہیں پہنتے ہیں۔ یہاں کے بازار بڑے بڑے ہیں۔ اور چائے قہوہ کے بہت ہوٹل ہیں۔ مصر۔ فلسطین۔ شام۔ العراق میں یہ رواج ہے۔ کہ شام کے وقت اکثر لوگ چائے کے ہوٹلوں میں جاتے ہیں۔ اور آپس میں بیٹھ کر تاش کھیلتے ہیں۔ جو ہار جاتا ہے۔ وہ اپنی پارٹی کو چائے پلاتا ہے۔

میں نے ایک ماہ تک یہاں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اس کے بعد جبل (پہاڑ) لبنان گیا۔ یہ پہاڑ کشمیر کی طرح بہت خوبصورت ہے۔ آبادی لگ بھگ ایک لاکھ ہے۔ سارے جبل (پہاڑ) لبنان میں عرب عیسائی رہتے ہیں۔ ہر ایک گاؤں کے باہر مریم کا مجسمہ کھڑا کیا ہوا ہے۔ جسے وہاں کے لوگ پوجتے ہیں۔ اس پر ایک گاؤں جبل (پہاڑ) مقتطم ہے۔ میں اپنے ایک دوست کو وہاں ملنے گیا۔ وہ دوست مجھے تل ابیب (یہودیوں کا نیا بسایا ہوا شہر) جو کہ یافہ کے پاس ہے ایک یہودی کے مکان میں ملا تھا جب کہ میں وہاں ٹھیرا ہوا تھا۔ اس نے مجھے اپنے گاؤں میں پرچار کرنے کے لئے نمنترن دیا تھا۔ جس سمے میں وہاں پہنچا۔ اس نے میرا ویاکھیان اپنے گاؤں کے سکول میں رکھا۔ جب میرا ویاکھیان ختم ہوا۔ تو لڑکوں نے کہا "آپ منتر پڑھ کر آگ کیوں نہیں جلاتے؟ کیونکہ آپ براہمن ہیں"۔ انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ ان کی تاریخ "الہند" میں لکھا ہے"۔

میں نے اس پستک کو پڑھا۔ وہ پستک عربی میں تھی۔ اور بیروت سے پرکاشت ہوئی تھی۔ نیز اس میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ "ہندوستان کے ہندو خدا کے سوائے پتھر۔ درخت۔ سورج۔ چاند وغیرہ کو بھی خدا سمجھتے ہیں۔ ان کے بہت سے خدا ہیں"۔

میں نے پرکاشک کو بیروت میں اس وشے پر لکھ کر بھیجے تھے۔ اس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اگلے ایڈیشن میں ترمیم کر دی جائے گی۔ تین ہفتہ تک میں نے سارے جبل (پہاڑ) لبنان میں پرچار کیا۔ اس کے بعد حمص پہنچ گیا۔ یہ مسلمانوں کا تاریخی شہر ہے۔ یہاں بھی کچھ دن پرچار کر کے دمشق (شام) کو چل پڑا۔ یہ شہر شام کا پایہ تخت ہے۔ یہاں کے بہت بڑے بڑے بازار ہیں۔ یہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ عرب۔ عیسائی۔ یہودی و پارسی لوگ بھی ہیں۔ یہاں پر سندھی ہندو بھائیوں کی بمبئی بجتی دوکانیں بھی ہیں۔ میں نے یہاں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ لوگوں پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ اس کے بعد میں جبل دروز پہنچا۔ یہ بھی جبل لبنان کی طرح ایک بہت بڑا پہاڑ ہے۔ یہاں کی آبادی اندازاً اسی ہزار ہے۔ یہاں پر ایک دروزی قوم ہے۔ دروزی کی جمع دروز ہے۔ یہ دروزی قوم مسلمان نہیں ہے۔ ان کے نام و لباس مسلمانوں جیسا ہے۔ مگر یہ لوگ قرآن شریف کو نہیں مانتے۔ اور نہ ہی نماز روزہ وغیرہ رکھتے ہیں۔ جب ان کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ تو گائے سب متھا ٹیکتے ہیں۔ جب کوئی گائے مر جاتی ہے۔ تو اس کی کھال میں بھس بھر کر پوجتے ہیں۔ میں نے سارے جبل دروز میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ وہ لوگ

(بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

مہرشی دیانند کا مہان اُپکار

(لیکھک:۔ پنڈت نردیو جی شاستری تیرتھ الاپو۔)

مہرشی دیانند کا جب جنم ہوا تھا۔ تب بھارت ورش میں پاشچاتیہ رہنی بہنی کا شری گنیش ہو چکا تھا۔ بھارت ورش کی اندرونی دشا بھی ایسی ہو گئی تھی۔ کہ دھارمک تھا راج نیتک اراجکتا (Anarchy) چہو اور پھیل رہی تھی۔ ودیشیوں نے راج نیتک اراجکتا کو جس پرکار دبا دیا تھا اسی طرح دھارمک اراجکتا کو سوامی جی نے دور کرنے کا یتن کیا۔

بودھوں کے سمے میں سوامی شنکر آچاریہ جی کو کیول بودھوں سے پالا پڑا تھا۔ اس سمے بھارت ورش میں ہندو مسلمانوں کا پرشن نہیں تھا۔ عیسائیوں کا نام بھی نہیں تھا۔ اس سمے پاشچاتیہ شکشا دیکشا۔ راج نیتی تھا پاشچاتیہ سماج پدھتی کا بھی نام نہیں تھا۔ ابھی ہی دبوری تھی۔ اپنا ہی آکاش تھا۔ اور بھارت میں بھارت واسیوں کا ہی راجیہ تھا۔ سوامی شنکر آچاریہ جی کو کیول اپنے دیش میں اپنے ہی دھرم کی ایک شاکھا سے یدھ کرنا پڑا۔ راجیہ شکتی بھی ان کے ساتھ تھی۔ سدھنوا راجہ شنکر آچاریہ کی پیٹھ (پشت) پر تھا۔ جس نے شاستراتھ کر کے مانا اُس کو شاستراتھ سے۔ جس نے واد وواد سے مانا اُس کو واد وواد سے اور جس نے ڈنڈے سے مانا اُس کو ڈنڈے سے سیدھا کیا گیا۔ اور پھر ایک بار پھر ویدک دھرم کی جے ہو گئی۔

مہرشی دیانند کے یگ میں بھارت ورش کی پرستھتی سروتھا وپریت اور بدلی ہوئی تھی۔ یہاں پر انگریزی کا پردلیش ہو گیا تھا۔ مسلمانوں کی سنکھیا بڑھ گئی تھی۔ کچھ سامراجیہ کے سکھ وبھوگ کر مغلیہ خاندان نے اپنا پتن دیکھ لیا تھا۔ اور دوسری طرف عیسائیوں کا بل بڑھ رہا تھا۔ ہندو دھرم میں ہی سینکڑوں شاکھا پرشاکھائیں زور وشور سے پھیل گئیں اور پھیل رہی تھیں۔ برٹش راجیہ اپنی ستا جما چکا تھا ——— ایک وچتر دشا تھی۔

ایسے سمے میں یہی مہرشی دیانند کا مہان اُپکار ہے۔ کہ اُنہوں نے بھارتیہ جنتا کے سامنے ویدک دھرم کا اصلی سوروپ رکھا۔ اور سمجھایا۔ کہ اصلی دھرم سنسار کو شانتی اور سکھ دینے والا دھرم۔ سب دھرموں کا آدی مول سروت ویدک دھرم ہے۔ جو کہ ویدوں پر نربھر ہے۔

پاشچاتیہ چمک دمک کو دیکھ کر چکت ہوئے ہوئے بھارت واسی سوامی جی کی باتوں سے ایک دم چونک اُٹھے۔ اور پہلے پہلے ان کو وشواس نہ ہوا۔ ان کو یہی پرتیت ہوا۔ کہ سوامی جی نئی نئی باتیں کر رہے ہیں۔ مگر اب لوگ سمجھ گئے ہیں۔ کہ سوامی جی کی باتیں یتھارتھ ہیں۔ ان سے۔ کیول بھارت کا ہی نہیں۔ بلکہ سارے سنسار کا کلیان ہوگا۔

جو جاتی اپنا دھرم۔ اپنی شکشا دیکشا۔ سنسکرتی (Culture)۔ اتہاس آدی کو بھول جاتی ہے۔ وہ جاتی جیتے جی نشٹ ہو جاتی ہے۔

سوامی جی کا یہی مہان اُپکار ہے۔ کہ اُنہوں نے "سو" اپنا کیا ہے؟ اچھی طرح سمجھایا۔ اپنے اور پرائے کا بھید سمجھایا۔ انہوں نے اسی بات پر بل دیا۔ کہ:۔

"اپنے کو سنبھالو۔ باقی سب ٹھیک ہو جائے گا"

سوامی جی کے اس مہان اُپکار کو کون بھول سکتا ہے۔ سوامی جی کے پیچھے ان کے مشن کو پورا کرنے کے لئے آریہ سماج پریتن کرتی چلی آ رہی ہے۔

آریہ سماج نے بہت کچھ کام کیا۔ لیکن کام کرتے کرتے وہ ایک ایسی سوسائٹی بن گئی۔ جو ادھک تر ہندو انٹرسٹ (Hindu Interests) کا دھیان رکھنے لگی۔ اس کا اُدیشیہ سارو بھوم دھرم استھاپن "Universal Religion" تھا۔ پرنتو اس کا وہ رخ نہیں رہا۔ آریہ لوگ سب کو ایک درشٹی سے دیکھتے ہیں سب دھرم۔ سب سمودائے۔ سب راشٹروں کو ایک درشٹی سے دیکھتے ہیں مگر اب یہ دشا ہو گئی ہے۔ کہ ہندوؤں پر سنکٹ آ جائے۔ تو آریہ سماج سدیو تیار رہتا ہے۔ اُچت انوچت سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہے۔ مسلمان عیسائیوں پر مصیبت آوے۔ تو وہ پرستھ ہو جاتا ہے۔

ان کے سنکٹ میں سہانو بھوتی تھا سم ویدنا پرکٹ کرنے کے لئے وہ تیار نہیں۔ شاستراتھوں دوارا مسلمان۔ عیسائی تتھا انیہ دھرم اولمبیوں کا مکھ بند کرنے میں آریہ سماج سدیو تتپر رہا۔ پرنتو پریم سے ان کو اپنی اور کھینچنے کے لئے اس نے پورا پورا زور نہیں لگایا۔ ان مسلمان عیسائی آدی مت اولمبیوں کے مکھ بند کرنے میں اسے بڑا آنند آنے لگا۔ پر ان کے ہردے پر اپنے پریم کی چھاپ نہ لگا سکا۔ پرنام یہ ہوا۔ کہ انیہ دھرم اولمبی آریہ سماج کو ہندو دھرم ہی مان کر اس کی اپیکشا کرنے لگے۔ اور ادھر ادھک تر آریہ سماجی بھی ہندو کہلاتے ہیں ہی اور ہندوؤں کے بیچ میں رہتے ہیں ہی پرستھ رہنے لگے۔

اس پرکار آریہ سماج کا سارو بھوم روپ لُپت سا ہو گیا۔ ویدک دھرم کی شاکھا پرشاکھاؤں کے لوگ جو آریہ سماج کو نیا مت مان کر گھبراتے رہے۔ وہ بھی اب یہ دیکھ کر کہ ان جیسا یہ سماج بھی ایک مت ہوا جاتا ہے نشچنت ہوتے جاتے ہیں۔

جیسے کھیت کی رکھشا کے لئے کانٹوں والی باڑ کام آتی ہے۔ اسی پرکار ہندوؤں کی کھیتی کی رکھشا کے لئے آریہ سماج بھی ایک زبردست باڑ بن رہی ہے۔ اس کے کانٹے باہر جانے والوں کو چبھتے رہتے ہیں۔ بھیتر آنے والوں کے لئے بھی چبھتے رہتے ہیں۔

مجھ کو گیان نہیں۔ جن کو سدیو اپنی پرشنسا ہی پرشنسا سننے کی عادت سی ہو گئی ہو۔ جو اپنی تھوڑی سی نندا کبھی نہیں سن سکتے۔ وہ میرے پیارے آریہ بندھو میرے وچاروں کو کس درشٹی سے دیکھیں گے۔

مہرشی دیانند کا اُدیشیہ کبھی سنکیرن مت کی ستھاپنا سے نہیں تھا۔ وہ آریہ سماج کو کیول ہندو سمدارک استھان

...ndu Reforming Body سبھا نہیں بنانا چاہتے۔ وہ آریوں کو ...rld Reforming Body سنسار سدھارک بنانا چاہتے تھے۔

آریہ بھائی اس بات پر ... سے وچار کریں۔ اور دیکھیں ... ان کو کیا کرنا چاہیئے؟

آریہ سماج میں کوئی ایسا پرش ... جو ایک بار زور سے کہے۔ کہ "ہالٹ" (Halt) اور ہالٹ کے پشچات ... سینا کو ٹھیک مارگ پر چلا ... ویسے اب آریہ سماج ... اور کچھ بھی کہے۔ میں یہ کہہ ... رہ سکتا۔ کہ سوامی دیانند کا ... کامیاب ہوا۔ پرنتو آریہ ... اپنا راستہ بھول گیا۔ ... کو سادھان ہو کر اب بھی ... سنچیہ کر کے اپنے کو سارو ... پرچار کے یوگیہ بنانے کا پر ... چاہیئے۔

پرکاش "اپنی بے بہا ادبی خو... سے آریہ سماج میں ... اور عام ہندو جنتا ... ہر دلعزیزی اختیار کر چکا ہے۔ اس کے ...

ہر ایک آریہ گھر میں ... سوادھیائے کرنے کی ... اوک ...

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد چار ... جلدوں میں قیمت صرف ...

کیا کبھی خواب میں بھی اتنے سستے ... کی آشا کر سکتے تھے۔

پھر دیر کیوں؟

جلد آرڈر بھیجکر ایک پورا سیٹ ... ریل محصول معافی ساتھ میں رکھنے ...

النارتی فری

ساما وید مکمل ایک جلد میں ...

یجروید مکمل دو جلدوں میں ...

اتھروید مکمل چار جلدوں میں ...

رگوید مکمل سات جلدوں میں ...

ملنے کا پتہ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ ...

بجرنگی دیانند

(از مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور)

مہرشی دیانند کے نام کے ساتھ بجرنگی لفظ لگانا مجھے بہت پیارا لگتا ہے۔ اس کی وجوہات سنئے:-

بجرنگی ہونے کا اس سے بڑھ کر ثبوت اور کیا چاہیئے۔ کہ کندن جیسے نکھرے ہوئے شریر نے گیارہ بار زہر کے پیالے پیئے اور ان کا اثر نہ ہونے دیا۔ زہر کو دھکے دے دے کر باہر نکال دیا۔ اگر کوئی سادھارن شریر ہوتا۔ تو پہلی دفعہ ہی اپنی ملک عدم ہو جاتا۔

دوسری گھٹنا ایک بار گوردو دیانند نے دیانند کو لاٹھی سے مارا۔ جس سے ان کا ہاتھ درد کرنے لگا۔ تب دیانند نے عاجزی سے نویدن کیا "مہاراج مجھے زیادہ نہ مارا کریں۔ میرے بجر کے سے شریر پر چوٹ لگانے سے کومل ہاتھوں کو کشٹ ہوگی"۔

ناظرین دیکھئے رشی خود اپنی زبان مبارک سے "بجرنگی" ہونے کا اقبال کرتے ہیں۔

تیسری گھٹنا راؤ کرن سنگھ نے جب کرن واس میں سوامی جی پر قاتلانہ حملہ کروایا۔ تب نند کشور برہمن راؤ کرن سنگھ کی صفائی میں بولنے لگے۔ اس نے باتوں میں ہاتھ آگے بڑھایا۔ تو سوامی جی نے اُسے پکڑ لیا۔ وہ بعد میں ذکر کرتا تھا۔ کہ سوامی جی کا ہاتھ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بجر پڑتا ہو۔ میرے پکش میں یہ بجراستند کشور کا کتھن ہے۔

چوتھی گھٹنا ایک دفعہ سردار بکرم سنگھ نے عرض کی "مہاراج! سنتے ہیں برہمچریہ سے بہت بل بڑھتا ہے۔ کوئی ثبوت چاہیئے"۔

اس وقت بجرنگی دیانند چپ رہے۔ جب چند گھنٹوں کے بعد سردار جی بگھی پر سوار ہوئے۔ تو پیچھے سے رشی نے اُسے پکڑ لیا۔ گھوڑے چلنے سے رک گئے۔ سردار صاحب نے پیچھے دیکھا۔ تو رشی نے مسکراتے ہوئے بگھی کو چھوڑ دیا۔

پانچویں گھٹنا سوامی جی سڑک پر جا رہے تھے۔ کیچڑ میں بیل گاڑی دھنسی ہوئی تھی۔ گاڑیبان بے رحمی سے بیلوں کو مار رہا تھا۔ مگر بیل بے بس تھے۔

رشی نے بیلوں کو کھول دیا۔ اور خود گاڑی کو کھینچکر خشکی پر پہنچا دیا۔

بابو امرت لال بنارسی جا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ اور فرمایا "کیسا شہزور آدمی ہے"۔

بجرنگی تو آپ حقیقی معنوں میں تھے ہی۔ ایک دفعہ کسی راجہ نے رشی کے پاؤں دبانے شروع کئے۔ سارا زور لگایا۔ پسینہ سے تر بتر ہو گئے۔ مگر رشی نے کچھ احساس نہ کیا۔ تب راجہ صاحب کہنے لگے "مہاراج آپ کی ٹانگیں اور پاؤں بڑے سخت ہیں۔ ہاتھ گھستا ہی نہیں"۔

تب حاضر جواب رشی نے فرمایا "راجن! آپ نے دیشیاؤں کے نازک پاؤں دیکھے ہیں۔ سادھو سنیاسیوں کے پاؤں ایسے ہی ہوتے ہیں"۔

راجہ نے سر نیچا کر لیا۔ اور چپ ہو گیا۔

مہرشی دیانند کی میدھا بدھی

لیکھک: ماسٹر تلسی رام جی ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول شاہ پور شہر)

(اوم) یام میدھام دیو گنا پترشچ اُپاستے تیا مامدیہ میدھیا اگنے میدھا وِنم کرو۔

ہم پرتی دن پرم پتا پرماتما سے وِنے پوروک پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ہے اگنی سوروپ دیانندھے پرماتما! ہمیں وہ میدھا بدھی پردان کرو۔ جو کہ ہمارے پوروج پتر اور دیوگن دھارن کرتے آئے ہیں۔

یدی وستوتا دیکھا جائے۔ تو نشچے کیول میدھا بدھی دواراہی۔ استوک اُنتی کر سکتا ہے۔ انیتھا کداچت نہیں۔ یہی کارن ہے کہ ہم پرماتما سے نہ راجیہ مانگتے ہیں۔ اور نہ ایشوریہ اور بھوگ ولاس مانگتے ہیں۔ بلکہ وہ میدھا بدھی مانگتے ہیں۔ جو کہ سب سکھوں اور ایشوریہ کا مول کارن ہے۔ کروڑوں بلکہ اربوں آدمیوں نے کئی آموں اور سیبوں کو درختوں سے گرتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ لیکن نیوٹن کے سوائے کسی وکتی کے من میں یہ وچار نہ آیا۔ کہ "یہ زمین کی طرف کیوں گرتے ہیں"۔

آگ پر رکھی ہوئی دیگچی کی رکابی کو اندر کی بھاپ کے زور سے اوپر اٹھتے ہوئے بے شمار وکتیوں نے دیکھا ہوگا۔ لیکن اس بات کا وچار کہ یہ رکابی کیوں اوپر اٹھتی ہے سوائے جارج سٹیفنسن کے اور کسی وکتی کے من میں نہ آیا۔ کیوں؟ اس کا کیا کارن ہے؟ اس کا کارن صاف ہے۔ کہ نیوٹن اور جارج سٹیفنسن کو پرماتما نے وہ میدھا بدھی پردان کر رکھی تھی۔ کہ جس کی پراپتی کے لئے ہم پرماتما سے پرتی دن پرارتھنا کرتے ہیں۔

ٹھیک یہی درشیہ ہم مہرشی سوامی (بقیہ صفحہ ۲۳ پر)

اتنا ہی نہیں آپ نے برہمچریہ کی عظمت کے اور بھی کئی نمونے پیش کئے۔ اپنے ہنکار (.......) نادسے کتنوں کے دل ہلا دئے۔ بیٹھے بیٹھے جو شیخیاں بگھارتے۔ چمکتے ہوئے چہرے کے سامنے آتے ہی سدھ بدھ بھول جاتے۔ بات تک سیدھی نہ کر پاتے۔ یہی ہے لال لنگوٹے کا پیغام جات کرم سنسکار میں ایک منتر آتا ہے:-

अश्मा भव परशुर्भव

استفادت: "تیرا ہاتھ جسم تیرا پتھر کی طرح سخت ہو۔ اور عقل کلہاڑے کی مانند تیز ہو"۔

ہم صاحبان مضمون کو طول نہ دیتا ہوا استدعا کرتا ہوں۔ اور انصاف آپ پر چھوڑتا ہوں۔ کہ کیا "بجرنگی دیانند" کہنے میں میں حق بجانب ہوں؟ اگر ہاں تو ایک بار زور سے نعرہ لگائیے!

"بولو۔ بجرنگی دیانند کی جے"۔

اُٹھو نوجوانو!

(از مہاشہ رام لال جی خوشباش ورروالوی حال چکوال)

اُٹھو نوجوانو وطن کو جگا دو
پھر آئی ہے تقریب شوراتری کی
تمہارا یہ حق ہے کہ شمشیر حق سے
صداقت کا پرچم اُڑا کر جہاں میں
کرو وید پرچار چاروں طرف تم
اگر دھرم کی جوت بجھنے پہ آئے

پیام دیانند سب کو سنا دو
ہر اک آدمی کو دیانند بنا دو
بطالت کے ڈھانچے کے پرزے اُڑا دو
غرور و تکبر کی گردن جھکا دو
رِشی رِن کو جلدی سے جلدی چکا دو
تو خون جگر ڈال کر پھر جلا دو

اسی میں ہے خوشباش لطفِ جوانی
وطن کیلئے تم جوانی لٹا دو

ٹنکارہ میں سوامی دیانند کی یادگار

(از مہتہ جیمنی جی بی۔ اے ویدک مشنری)

میں نے شری سوامی جی کے جنم استھان کے جاکر درشن کئے۔ سینکڑوں آریہ بھائیوں نے دیانند جنم شتابدی کے موقعہ پر جو ٹنکارہ میں منائی گئی تھی۔ وہاں پہنچکر سوامی جی کے نواس استھان کو جاکر دیکھا ہوگا۔ میں نے گت ایک لیکھ میں بتایا تھا۔ کہ سوامی جی کی بہن کے دو پوتے پنڈت پوپٹ لال اور بیان شنکر اب بھی موجود ہیں۔ اگرچہ سوامی جی کی زندہ یادگار ہمارے پاس ایسی موجود ہے۔ جو ان کے نام کو جب تک پرتھوی پر ہمالیہ پربت اور بھارت ساگر موجود ہیں رہے گی یعنی ستیارتھ پرکاش۔ سوامی جی کے دید بھاشیہ نے تو سنسکرت کے ودوانوں کے دماغ کو بھی تبدیل کر دیا ہے۔ پھر بھی ایسے مہاپرش کی یادگار کوئی ایسی بھی ہونی چاہیئے۔ جو سادھارن جنتا کو آکرشت کر سکے۔

انسان کے اندر یہ قدرتی جذبہ ہے۔ کہ وہ اپنے اشٹ دیو (قابلِ پرستش) کی جنم بھومی کو دیکھ کر شردھا کے پھول اس پر چڑھاتا ہے۔ اور اس کی یادگار کے آگے سرِ تسلیم خم کرتا ہے۔ مثلاً اب بھی بدھ بھگوان کے جنم استھان کو دیکھنے کے لئے جاپان۔ سیام اور برہما سے لوگ بڑی شردھا سے چل کر بھارت میں آتے ہیں۔ اور ان مقامات کے درشن کرکے آنندت ہو کر واپس جاتے ہیں۔

مسلمان بھارت سے حج کرنے اور حضرت رسول کی جائے پیدائش اور مزار کو دیکھنے کے لئے حجاز اور مکہ کو جاتے ہیں۔ عیسائی لوگ اب تک یروشلم کی زیارت کرنا ثواب سمجھتے ہیں۔ ہندو جاتی کے لوگ گوکل۔ متھرا اور بندرابن آدی استھانوں میں جاکر بھگوان کرشن کے جنم استھان۔ اور جہاں کرشن جی گائیں چرانے اور کھیل کیا کرتے تھے ان استھانوں کو دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں۔

کیا سارودیشک سبھا کے لئے اُچت نہیں۔ کہ وہ مکان جہاں سوامی جی نے جنم لیا۔ اور پرورش پائی۔ جو اب تک ان کے بھانجے کے لڑکے کے قبضہ میں ہے اُسے خرید لے۔ اور وہاں کوئی سنسکرت کی پاٹھ شالہ۔ اُپدیشک ودیالیہ یا کوئی اور ایسی سنستھا قائم کر دی جاوے۔ جو سوامی جی کے سدھانتوں کا پرچار اور اشاعت کا کام دے۔ ساتھ ہی جس مندر میں سوامی جی کو شوراتری کی رات کو بودھ ہوا تھا۔ جو اب غیر آباد پڑا ہے۔ اگر اُس کا پربندھ اپنے ہاتھ میں لیا جاوے۔ اور اس میں بھی کوئی پاٹھ شالہ کھول دی جاوے۔ تو کیا مناسب نہ ہوگا؟

(۲) سوامی جی کی یادگار میں جو چھوٹی پاٹھشالہ ٹنکارہ میں قائم ہے۔ اب کہیں سے سہائتا نہ ملنے کے باعث آخری لمحوں پر ہے۔ اس پاٹھ شالہ کو بند ہونے سے بچایا جاوے۔ اس کا چارج بھی آریہ پرتی ندھی یا سارودیشک سبھا اپنے ہاتھ میں لے۔ اور اس کے پربندھ کے لئے ایک اپ

(بقیہ صفحہ ۲۲ پر)

مہاتما منشی رام جی کے ارشادات

(سنگرہ کرتا۔ لالہ لبھو رام جی نیّر آنند آشرم لدھیانہ)

اپنی بانی اور کرتویہ ایک کرو

منش کا سوبھاؤ عجیب طرح کا ہے۔ آپ خواہ کسی راستہ چلے۔ دوسروں سے سدیو یہی ابھلاشا رکھتا ہے۔ کہ وہ اوشیہ سیدھے راستے چلیں۔ اپنے من میں گھس کر جب دیکھتا ہے۔ تو من اور بانی میں بڑا انتر دیکھتا ہے۔ جب اسی بانی کا اپنے اعمال سے مقابلہ کرتا ہے۔ تو کچھ اور ہی نسبت دکھائی دیتی ہے۔ لیکن یہ کبھی گوارا نہیں کرتا۔ کہ دوسرے انسان من وچن اور کرم کے درمیان ورودھ دکھانے والے ہوتے ہوئے بھی جگت کے وشواس پاتر بن سکیں۔ جن کی ٹھیک اوستھا کو تو جگدیشور کے سوائے کوئی جان ہی نہیں سکتا۔ منش کی اندریاں کیول دوسرے پرشوں کی بانی اور کرم کا ہی اندازہ لگا سکتی ہیں۔ پس جو منش اپنے وہی درشیہ نہیں دکھلاتا جن کا ہانی سے کتھن کرتا ہے۔ اس پر منش

مہرشی کا وشواس کداپی نہیں ہو سکتا۔ اس نیم کے مطابق چند آریہ پرشوں میں بہاری ہے۔ کہ ویدک دھرم کی بزرگی کا نقشہ لوگوں کے دلوں پر نقش کر دیں۔ ان کا کرتویہ ہے کہ اپنے جیون میں ویدک دھرم کو سچا ثابت کر دکھلا دیں۔

آچرنوں کی پڑتال کیا کرو

سمندر میں جہاز اٹکھیلیاں کرتا چلا جاتا ہے۔ لہریں اسے اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر لے جا رہی ہیں۔ جہاز کا کپتان اس کی طاقت و رفتار کو دیکھ کر پرسن ہو رہا ہے۔ لیکن کیا وہ اپنی سادی آنکھ پر نربھر کرکے سنتشٹ رہتا ہے۔ ابھی دن ہے۔ شام ہونے دو۔ پھر دیکھنا سورج کے غائب ہوتے ہی وہ کمپاس سے حساب لگا کر معلوم کرتا ہے۔ کہ جہاز سیدھے راستہ سے کس قدر ہٹ گیا۔ اسی وقت جہاز کا رُخ بدل کر اسے مطلوبہ راستے پر لاتا ہے۔ ٹھیک یہی اوستھا سنسار میں منش کی ہے۔ سنسار روپی اگادھ سمندر میں شریر روپی جہاز پھر رہا ہے۔ آتما روپی کپتان اُسے چلانے میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اس لئے کیا ہر صبح شام انسان کا فرض نہیں ہے۔ کہ ایشور آپاسنا روپی کمپاس سے ٹھیک معلوم کرے۔ کہ کہاں تک وہ دھرم مارگ سے پتت ہو رہا ہے۔

بدھیمان ہیں وہ سجیہ پرش جو اپنے آچرنوں کی نت پرتی پڑتال کرتے اور اُس سے لابھ اُٹھاتے ہیں۔

وشواس کا بل

وشواس سے بڑھ کر کوئی بھی شکتی ایسی دکھائی نہیں دیتی۔ جس پر نربھر کرکے منش اس سنسار میں کسی اُدیشیہ کو پورا کر سکے۔ جہاں اوشواس کا راجیہ آیا۔ وہیں کرتویہ کا ناش ہو گیا۔ یدی ہمیں یہ وشواس نہ ہو کہ ہمارا منترا اپنی پرتگیا کو پورا کرے گا۔ تو ہم کب اُس کے آنے کے منتظر رہ کر اس کے لیئے بھوجن تیار کروا سکتے ہیں۔ کہ ایک منش

(بقیہ صفحہ ۲۲ پر)

سوامی ہمارا

(از مہاشہ مہلا رام جی ہرتی بی۔ اے شاہ پور شہر)

(۱) سوامی ہمارا بھارت کا پیارا
دکھیوں کا بازو سب کا سہارا

(۲) درد آشنا وہ جوشِ وفا وہ
معصوم صورت پتلا دیا کا

(۳) وہ برہمچاری برہم کا پجاری
بھارت کا نیتا جگ کا وجیتا

(۴) اُس مہرشی نے اپنی کرپا سے
رستہ دکھایا سچے پربھو کا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ورتمان شکھشا ہمیں کدھر لیجارہی ہے؟

(از سوامی گنگا گری جی آچاریہ گوروکل راۓ کوٹ)

آج سنسار میں شکھشت سمودائے کا اندھا شکھشا کے وشے پر وچار کرنے کے لئے ہم بھارت کے کسے کسے میں لیکھا رہا ہے۔ سبھا منڈلیوں کی بڑی بڑی کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ بھارت کے یونیورسٹیوں کے سینکڑوں کی سبھائیں ہو کر آئے سال پاٹھ ودھیوں میں طرح طرح کے پریورتن ہو رہے ہیں۔ پھر بھی ورتمان سمے میں ابھی تک شکھشت سمودائے کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا ہے۔

یہ کام شکھشا کے ادیش پر وچار کرتے ہیں۔ تو ہمارے سامنے شکھشا کے ادیشہ میں چار پرشن اُپستھت ہوتے ہیں۔

۱۔ شکھشا انسان کو کس لئے سکھائی جاتی ہے؟

اس پرشن پر وچار کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شکھشا کا پہلا حصہ شاریرک اُنتی ہے۔ دوسرا آتمک سوتنترتا دوسرا ادھیاتمک کس طرح سے ایک شکھشت آدمی اپنے پرواد کے پوگیہ دھن کما وے۔ تیسرا آتم گیان اور اُنتی کیوں کر ہو۔ کس لئے آیا ہوں۔ میرا کرتویہ کیا ہے۔ وچار شیل بالک بدی وچار کریں گے۔ تو ورتمان شکھشا ہمارے بالک بالکاؤں کو آگے لیجانے کی اور لئے جا رہی ہے۔ جس کا نتیجہ سنسار میں سوائے اشانتی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ جس پشچمی شکھشا نے آج یورپ کو یدھ کی اور دھکیل دیا۔ وہ شکھشا بھارت میں کیسے شانتی سنستھاپت کر دے سکتی ہے۔ ورتمان شکھشا نے ہندو جاتی کا تو اتنا نقصان کیا ہے۔ کہ جس کا پورا ہونا بڑا کٹھن ہے۔ مسلمانوں کے سمے میں اردو اور فارسی ان کے پلے پڑ گئی۔ اور اب انگریزی۔ اس لئے ہندو تو بے گھر بیٹھے ہیں۔ انہیں اپنی بھاشا اور سبھیتا کا کوئی دھیان نہیں ہے۔ دُکھ سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا تو کوئی بالک ہندی نہیں پڑھتا۔ پرنتو ہندوؤں کے بالک اردو فارسی نہیں چھوڑتے کیول پیٹ کے لئے اردو فارسی اور انگریزی کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ لیکن آج وہ پیٹ بھی پوجا کا سہارا بن گیا جو ان اسکولوں کے گریجویٹ جگہ جگہ نوکری کی تلاش میں پھرتے ہیں۔ پرنتو آج وہ بھی نہیں ملتی۔

ہم نے شکھشا کے جو چار حصے اُوپر بتلائے ہیں۔ ورتمان شکھشا سے پہلا ان کا بھی کچھ لابھ نہیں ہوتا۔ شاریرک اوستھا ہمارے بالکوں کی دن پرتی دن گرتی جا رہی ہے۔ جتنا کوئی شکھشت ہے اتنا ہی وہ نربل ہے۔ کوئی شکھشت آزادی سے دھن نہیں کما سکتا۔ بدی چار پیسے کمائیگا بھی تو بھی کسی کی غلامی میں ہی۔ آتم گیان تھا پرماتم گیان کی تو بات ہی کیا؟

یہ شکھشا ہمارے سامنے ناستکتا کے لٹریچر بھوگ ولاس کا سامان لے کر آئی ہے۔ اسی کارن آج لوگ سماچار پتروں میں آئے دن شکھشتوں کے وشے میں نئی نئی ٹھگی ٹاکے آدی کے سماچار پڑھتے ہیں۔

ورتمان یگ کے آچاریہ رشی دیانند نے شکھشا کے وشے میں اپنے جو وچار ظاہر کئے تھے۔ بنا ان کے انوکول چلے سنسار کے سنکٹ دور نہیں ہو سکتے۔ رشی لکھتے ہیں۔ کہ

"بچے کی شکھشا یوگیہ ماتا پتا کے وچاروں سے اور گربھ سے آرمبھ ہوتی ہے۔ جس سمے ماتا پتا اپنی سنتان کو پیدا کرتے ہیں۔ آٹھ ورش تک ماتا پتا بچے کو گھر میں ہی شکھشا دیں۔ اس کے بعد کسی یوگیہ گورو کے پاس بھیج دیں۔"

اسی کارن پوروسمے میں بالک جتیندریہ اور پورن برہمچاری رہتے ہوئے شکھشا گرہن کرتے تھے۔ جس سے ان کی شاریرک اُنتی میں کوئی سندیہ نہیں ہوتا تھا۔ کوئی سمے تھا۔ کہ گورو رشی کے آشرم میں شکشا پتر چھترپتیوں کو پکڑ کر بکریوں کی طرح آشرم میں باندھ دیتا تھا۔

جس کا تجربہ اُنت ہو چکا ہے۔ وہ دھن کمانے کے انیک سادھن سوچ سکتا ہے۔ پوروسمے میں ان رشیوں کے آشرموں سے ہی آتم گیانی اور برہم گیانی بن کر نش سنسار کشیتر میں اُتر تے تھے۔ یہی کارن ہے۔ کہ اس سمے سارا سنسار شانتی کا دھام تھا۔ اور بھارت شانتی کا کیندر۔

دوسرے کی سمپتی اور ایشوریہ آدی دیکھنے کا تو انسان ادی سمے جتن کرتا ہے۔ جب اس کے ہردے میں ناستکتا آ جاتی ہے۔ جن کے ہردے میں آستکتا کے بھاؤ ہیں۔ وہ پرانی ماتر کی بھلائی کا جتن کرتا ہے۔ اس کے ہردے میں کبھی کسی کے پرتی ویرودھ کی بھاونا پیدا نہیں ہوتی۔ اُداہرن کے لئے دُور نہ جا کر ہم چودہ سمے کے مہاتما گاندھی کے جیون کو ہی لیں۔ مہاتما جی کا کتنا اُنت جیون ہے۔ لیکن مہرشی دیانند کے جیون تھا شکھشا میں یہی رہسیہ ہے۔ جو مہاتما گاندھی جی نے سمجھا ہے۔ یدی بھارت ورش اپنا اُدھار چاہتا ہے۔ تو رشی دیانند کی شکھشا کے انوکول چلے۔ ورنہ خطرہ ہے۔

دَیانند

(از قلم مہاشہ ٹیک چند جی سخن)

جہاں کی چھائی ہوئی تھی گھٹائیں — سوادِ وطن پہ تھیں نازل بلائیں
نہ الہام کی روح افروزیاں تھیں — نہ رنگینیاں تھیں نہ دلسوزیاں تھیں
نہ رہبر یہاں کوئی جادہ نما تھا — نہ رہگیر کو راستے کا پتہ تھا
ہر اک بے طرح ٹھوکریں کھا رہا تھا — ہر اک اپنی رَو میں بہا جا رہا تھا
ضرورت تھی اس وقت اک ناخدا کی — نگاہیں تجسس میں تھیں ناخدا کی
جو گرداب سے ڈوبتوں کو بچا لے — جو پستی میں رفعت کی راہیں نکالے

بالآخر سوامی دیانند آئے
وہ مردِ گرامی دیانند آئے

دیانند جس کے فیوضِ کرم سے — دیانند جس کے مبارک قدم سے
بڑھی روشنی قسمتیں جگمگائیں — زمیں ہنس پڑی بستیاں مسکرائیں
اُٹھا ہاتھ میں لیکے ویدوں کا جھنڈا — فضائے وطن میں ہوا نغمہ پیدا
دیا ہم کو پیغام توحید و فطرت — وجود اس کا تھا اک مجسم بشارت
نظر سے عیاں شوکتِ سامری تھی — زباں حاملِ نطقِ پیغمبری تھی
اُٹھا سوز کی آگ سینوں میں بھر دی — فضا جوشِ مستی سے مخمور کر دی

سخن وہ رشی کیا ہے بانگِ درا ہے
حقیقت میں بھارت کا وہ رہنما ہے

رشی کی بھاؤنا

لیکھک:- پنڈت برہمدت جی جگیاسو شاہدرہ لاہور

سینکڑوں ورشوں کے اندھکار کے پشچات

پرم سوبھاگیہ سے بھارت میں دیانند روپی جیوتی کا پرکاش ہؤا۔ یہ دویہ جیوتی "ایک ستیہ کی کھوج" کے روپ میں بنوں۔ ندیوں اور پربتوں میں۔ دویہ دیتارنا کو دھارن کئے یوگ سمادھی دوارا ایشور کی پراپتی میں دویہ آتماؤں کی کھوج میں آیو کے ایک بہت بڑے بھاگ تک گھومتی رہی۔ پرم دیو پرماتما کی کرپا سے دویہ گیان کا پرکاش ہؤا۔ پربھو کی پرم پوتر بانی وید کا دویہ سندیش ملا۔ ستیہ کے اس دیوتا نے ستیہ کی کھوج تھا اس کی پراپتی میں کسی بھی سہائیک سامگری کو آنکھ سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ اس مہان آتما نے استیہ کے ساتھ کبھی سمجھوتہ (compromise) نہیں کیا۔

انت میں اس ستیہ کی ویدی پر اپنا جیون بھی ارپن کر دیا۔ استیہ کے پریتیاگ اور ستیہ کے گرہن میں ہٹ نہیں کیا۔ "میں جو کچھ کہتا ہوں اس کو مانو" یہ نہ کہہ کر ستیہ کو جاننے اور پہچاننے کی کسوٹی بتلائی۔ جس میں انتر آتما کی دھونی ستیہ پستکوں کے آپلر۔ رشی منیوں کی کرتیوں دوارا آکرمنٹ ستیہ کے سوروپ کو جاننے کی پرکھنا (کسوٹی) سمجھائی۔ انت میں وید کو سب سے اونچا استھان دیا۔ اپنے گرنتھوں کے پرتیک پرشٹھ میں نہیں ہرتیک پنکتی میں پرم پتا پرماتما اور وید کا نردیش کیا۔

جس سمے کہ سب گرنتھ کیا چھوٹے کیا بڑے ایک ہی ڈھیر میں پڑے تھے۔ اتنا بھی گیان نہ تھا کہ اس میں کون امرت ہے، کون وش۔ جاتی کے اتھان کی سنجیونی کیا ہے۔ کون ہلاہل۔ یہ پتہ نہ تھا کہ ویدوں کے مر جانے پر جیسے سہروں سنکھیائیں جن میں امرت اور وش بھی ہے۔ بنا چھٹے (بیل) کے ڈھیر میں پڑی ہوں۔ ان کا مولیہ کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی گیان وان چتر ویدوان کو چھانٹ کر بتا دے۔ کہ یہ امرت ہے اور یہ وش ہے وہ پرش کتنا اپکاری سمجھا جاوے گا۔ رشی پرکاش اس دویہ آتما نے ہمارے سامنے آرش تھا انارش گرنتھوں کا سوروپ درشا کر سپشٹ شبدوں سے آریہ سنسکرتی (Aryan Culture) پر اس انارش گرنتھ روپی گندگی سے جمے ہوئے میل کو

جس کے کارن پراچین ویدک بھارتیہ سبھیتا (Indian Culture) کو گھرنت سے گھرنت روپ میں سنسار کے سامنے رکھا تھا۔ اس کا شدھ سوروپ سنسار کے سامنے رکھا۔ کیونکہ پرتیک جاتی کا اتہاس اور اس کا ساہتیہ ہی تو اس کی سنسکرتی کا دیوتک ہوتا ہے۔ مہان آتما دیانند نے آرش تھا انارش گرنتھوں کے بھید کو درشا کر آریہ (بھارتیہ) سنسکرتی کو سدا کے لئے امر کر دیا۔ دکھ ہے کہ آریہ سماج نے ابھی تک بھی رشی کی اس اچھت چیشٹا (دیر) کو نہیں پہچانا۔ اور وہ بار بار ودیشی شکشا۔ بھاؤ بھاشا اور بھوشا کا پجاری بڑی شیگھرتا (تیزی) سے بنتا چلا جا رہا ہے۔ یہ دلیبھی کا دربھاگیہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

آریہ سماج کی ستھاپنا

آتما کی شانتی۔ من کی پوترتا۔ اودیا اگیان کا ناش۔ سداچار۔ پوروک جیون آدی ویکتی کے اُنت کرنے والے وچاروں تھا پرسپر بھراتری بھاؤ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سامانیک جیون کا پرکاش آدی۔ سمشٹیوں کو اٹھا دینے والے وچاروں۔ سنکشیپ سے وشدھ ورن آشرم دھرم کے پرپالن کا اپدیش رشی دیانند اپنے جیون میں بھاشن سنگٹھن یا لیکھ دوارا برابر دیتے رہے۔ بھوشیہ میں بھی یہ پرم پنیت یگیہ برابر جاری رہے اس بھاؤنا سے آریہ سماج روپی سنستھا کی ستھاپنا کی۔ جس کا آدھار بنایا سپیاسنا۔ آدی لکھشن۔ جیسا پرم دیو پرماتما کو۔ آدی مول اُسی کو بنایا۔ ویدوں کا پڑھنا

پڑھانا سننا اور سنانا دھرم ہی نہیں انتو پرم دھرم بتایا۔ یہ سب کس اُدیش سے لکشیہ کیا ہے۔ سنسار کا اُپکار کرنا۔ جو کہ ایک سنیاسی کا کرتویہ ہے۔ وہ اُپکار بھی ایک ہی طرح کا نہیں۔ اپتو یہ آتما تھا سماج تینوں ہی جس میں سب کچھ آ گیا۔ ایسے پوتر لکشیہ کے جس کا آدھار ایشور اور وید ہو۔ سادھن بھی پوتر ہی ہو سکتے ہیں۔ ستیہ کا گرہن۔ دھرم کا آچرن۔ پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ویوہار۔ اگیان اوستھا نت اودیا کا ناش۔ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنے کے پرتی اپنے آپ کو گون کر دینا۔ آہا کیسا پوتر ساتوک بھاؤ پورن اُچ آدرش کا سنگٹھن ہے۔

آریہ سماج کی آوشیکتا

کیا اس سمے ان بھاؤناؤں کی آوشیکتا نہیں۔ سنسار کتنے ویگ (تیزی) سے پتن کی اور جا رہا ہے۔ وشو واسناؤں کے اس یگ میں پوتر بھاؤنا والے ویکتی کا رہنا بھی کٹھن ہو رہا ہے۔ چھل اور کپٹ کا سرو تر راجیہ ہے۔ ایک ایک ویکتی نہیں نہیں سنسار کی ایک ایک جاتی دوسری جاتی کو ہڑپ کر جانے کو تیار ہے۔ اوپر کی چمک دمک۔ من بہلانے سندر۔ بشوا واسناؤں کو پیدا کرنے والی پرتیک کریا۔ ودیشی میں لاکھوں جیووں کو بھوکے پیٹ سوتے دیکھتے ہوئے بھی نتیہ نئے فیشنوں کا وشکار ودیشیوں کے گنوں کو نہ گرہن کر ان کے اوگنوں کو ہی لے کر ودیشی شکشا۔ بھاؤ اور بھاشا کا پرچار جب ان سب کی بھرمار ہو۔ ایسی

اوستھا میں اور بھی کیسے پوتر لکشیہ کو لئے ہوئے پوتر بھاؤ پورن آریہ سماج روپی سنستھا کی ستھاپنا۔ کیا وہ اُدیشیہ پورا ہو گیا جسے بھائی مہربہ۔ ابھی تو اُس کا آرمبھ بھی آرمبھ نہیں ہؤا۔ ورتمان سمیہ میں سنسار میں سب ودیشی ودوانیاں ایک دوسرے کو ہڑپ کرنے پر اُتارو ہیں اپنڈ جیو جان سے سنگٹھن ہے۔ سب اسی میں لگ رہی ہیں۔ ایسے سمیہ میں رشی دیانند کی ودیشی ویرودھ کی بھاؤنا ہی جیو آریہ سماج۔

ہمارا اُتردائیتو

آریہ بھائیو! آؤ سوچیں۔ ہمارا اُتردائیتو کتنا ہے۔ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ دھرم انوسار وچار پریتی پوروک۔ سداچار سکھا سکتے ہیں یا نہیں۔ ویدوں کی باتیں سب سنسکرت نہیں جانتی۔ آریہ بھاشا تک سیکھ لو۔ تب تک ہم میں بہت ایسے ہیں۔ وہ ودیشی گرنتھ نہ پڑھے ہوں گے۔ دیش کی اوستھا کا یہ حال سمجھو کہ ودیشی شکشا نے دھرم نہ جانے کس کو۔ کون سا بیڑا پار کیا۔ جو اس پاپی پیٹ کے لئے نہیں کرنا۔ سماج میں کون سا ایسا پاپ ہے۔ جو پاپی پیٹ کے لئے نہیں کیا جاتا۔ کیا ہم سداچاری کوئی ستھان دے رہے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ آج ہم پر کی غلامی کے ساتھ ستیہ۔ سداچار آدی کا کوئی ستھان نہیں رہا۔ ہمارا اتیا چار۔ پرسپر میں ایک دوسرے کی دشواس گھات۔ کرت گھنتا۔ مانس سماجک سمبندھ۔ انیائے سے دوسرے کا دھن ہڑپ کر لینا۔ جھوٹ کا ویوہار۔ کیا ان پاپوں کے بستی ہم نے اپنا ایک جیون سا بنا لیا ہے۔ ویوہار سے کوئی شیگھرتا دکھائی دیتی ہے۔ وہ وردھی ہے یا ہے کتنا بھی تیک ہو رہا ہے۔ کوہاں پہنچانے کی بھاونا جب تک ہمارے انتہ ہردہ میں ودمان ہے۔ تب تک بھلا ساتوک بھاؤناؤں۔ نتیا پوتر لکشیہ والا ہمارا آریوں کا یہ سماج کبھی پھل پھول سکتا ہے؟

(بقیہ صفحہ ۲۸ پر)

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

اس اناتھالیہ میں تقریباً دو صد لڑکے لڑکیاں ہیں۔ جن کے پالن پوشن و تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کیلئے نہ صرف گھی آٹا دال وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے بلکہ موسم گرما کیلئے کپڑوں اور رضائیوں کیلئے ایک رقم کی جس کا خرچ اندازہ چھ صد (۶۰۰) روپیہ لگایا گیا ہے کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں سے ہماری پرارتھنا ہے کہ وہ اس بارے میں ہماری سہائیتا فرماویں۔ جو بڑے شکریہ کے ساتھ قبول کی جاوے گی۔

لودیک۔ ودیہ رام آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

شردھانجلی

م ۔ میرے من مندر میں تو اس کو بٹھا لے دیانند
۔ مانند ہو دے ۔
ہ ۔ ہردے سمراٹ ۔ پدشار ۔ پد سے ۔ کرلیم
۔ اٹھ
ر ۔ راگ دولت سے دور ۔
ش ۔ شانتی اور اہیم امرت سے بھرپور ۔
ی ۔ یکھارتھ جیون کے اپدیشک ۔
س ۔ سچے دھرم کے اپدیشک ۔
و ۔ ویدک دھرم کے سچے پرچارک ۔
ا ۔ اکھنڈ برہمچاری آدتیہ ۔
م ۔ مہاویر ۔ مہام سومہا
ی ۔ یتیموں اور اپاہجوں کے سچے ہتیشی ۔
ہتوں کو اٹھانے والے ۔ بچھڑوں کو
ملانے والے ۔ ستھیوں میں سب کو
پہنچانے والے ۔
د ۔ دھرم کے رکشک ۔
ی ۔ یگیہ ہوم اور دیہہ کو دھرم کو سچی مانیت
کرنے والے ۔
ا ۔ ادم کا اسم اعظم پڑھ کر ٹکڑے ٹکڑے
کاٹنے والے ۔
ن ۔ نرناریوں کے اُدھار کرنے والے ۔
بگڑوں کا سُدھار کرنے والے ۔
ن ۔ ندھی نشٹ کلنک ۔
د ۔ دنیا کے ہنڈار ۔
س ۔ ستیہ کے وِستارک ۔
ر ۔ رشی منیوں کی آن ۔ بھارت کی شان ۔
ہندوؤں کی جان ۔
س ۔ سوارتھ کے ناشک ۔ پرمارتھ کے
پرکاشک ۔
و ۔ ویدوں کا ناد بجا کر ۔
ت ۔ توہمات سے لبریز مذہب کو صفا
کرنے والے ۔
گ ۔ گلیکھا یگیہ ویو ہار سے سنسار کا اُدھار
کرنے والے ۔

مہرشی دیانند ۔ سرسوتی ! تیرا ہاردک
دھنیواد ہے ۔ ہم گیان کے امرت سے دور
ہوں ورنہ ایک آچاریہ تیرا ٹیک ٹیک میں
دھنیواد ہو ۔

(پریم ناتھ مستری)

اطلاع

شورانتری انک ۳ ۔ اور ۱۰ ۔ مارچ کا
مشترکہ پرچہ ہے ۔ اس لئے اگلا پرچہ
۱۷ ۔ مارچ کو شائع ہوگا ۔

دیانند بودھ اُتسو

ویروار ۲۵ ۔ پھاگن سمت ۱۹۹۶ شورانتری

۷ ۔ مارچ ۱۹۳۰ء

سوامی دیانند جی کے جنم دن شورانتری بودھ اُتسو کی پوتر سمرتی ہیں یہ اُتسو بڑے اُتساہ اور اُمنگ سے منائیں ۔ یکم مارچ سے ایک سپتاہ کا کاریہ کرم رکھیں ۔ بستی میں پربھات پھیری سنگ لگائیں ۔ اور شورانتری کے دن پربھات کال اپنے اپنے گرام ، نگر میں آریہ بھائی بہنیں مل کر جلسے نمائندہ سے سنکیرتن کریں ۔ ہون یگیہ کئے جاویں ۔ دھارمک ٹریکٹ مفت بانٹے جاویں ۔ پنجاب آر مستوں فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کریں ۔ سب نرناری اس دن اپنے جیون کو آدرش بنانے کے لئے برت دھارن کریں ۔ اور وید کا سوادھیائے آرمبھ کریں ۔

ویر کے سوادھیائے کے لئے ایک اُتم تیلنگ چھوٹی جیبی ہے ۔ جو سبھا کے کاریالیہ سے ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱/۸) میں ملتی ہے ۔

ویر اُتسو

منگلوار ۳۰ ۔ پھاگن سمت ۱۹۹۶ پھاگن سدی تیج

۱۲ ۔ مارچ ۱۹۳۰ء

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ پتھک کے دھرم بلیدان کی سمرتی میں یہ دن منائیں ۔ دھرم ویر کے جیون چرتر پر ویاکھیان ہوں ۔ دھرم پر چرچا ہوں ۔ اور آریہ سماج میں سے سمجھ کر ستھتی کرائیں ۔ "لیکھرام سمارک ندھی" کے لئے اپیل دھن اکٹھا کریں ۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے شری پنڈت جی کی پوتر سمرتی میں لیکھرام سمارک ندھی سنگھٹت کی ہوئی ہے ۔ اس ندھی کے لئے اپیل دھن اکٹھا کر کے سبھا کے کاریالیہ میں بھیج جاوے ۔ ہر پریوار کے سب ویکتیوں ۔ نرناری تھا ۔ بچوں کو گن کر جن جن سے ایک آنہ بھی وکیل کے حساب سے ندھی کے لئے دان دیں ۔ اور یہ دان اکٹھا کر کے سبھا کے کاریالیہ کو دست بجن لاہور کو بھیج دیا جاوے ۔

ان اُتسوں کے سماپت ہوتے ہی اکٹھا دھن سبھا کے دفتر میں بھیجدیں ۔

نوٹ دھن بھیجتے ہوئے سبھا کے دشانشن دید ہیہ ہار ۔ گوروکل ۔ شدھی ۔ دلت اُدھار ۔ آدی آدی ندھیوں کا جو دھن آپ کی سماج میں ہو ۔ وہ بھی شیگھر بھیج دیں ۔ کیونکہ درشی سماپت ہو رہا ہے ۔ اور بجٹ پورا کرنے کے لئے دھن کی آوشیکتا ہے ۔

(نویدک :۔ بھیم سین سبھا منتری)
تتھی ۱۵ ۔ ۱۱ ۔ سمت ۱۹۹۶

سندھیا میں من نہیں لگتا

یہ شکایت عام ہے لیکن کیوں ؟ اسلئے کہ سنسکرت نہ جاننے سے منتروں کے ارتھوں پر دھیان نہیں رہتا اور من ادھر اُدھر بھٹکتا ہے ۔ اس مشکل کا حل شری ہنومان پرشاد اڈیٹر پرکاش لاہور نے سندھیا کا ان کمنٹری کر دیا ہے ۔ منتروں کا ترجمہ ایک ایک دوہے میں دیا گیا ہے ۔ منتروں کے ساتھ یہ یاد کریں ۔ سندھیا کرتے سمے وہ دوہے (ہر منتر کے بعد اس کے ارتھ کا دوہا) گا لیا کریں ۔ من نہ بھٹکنے کی شکایت کچھ ہی دنوں میں دور ہو جائیگی ۔ بھاری تعداد میں منگا کر استری پرشوں میں بانٹیں ۔ قیمت لاگت ہندی یا اردو فی کاپی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ ۔ محصولڈاک آٹھ آنے ۔ فی کاپی کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ ارسال کریں ۔ پتہ ۔ مینیجر پرکاش لاہور

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

(قائم شدہ ۱۸۹۵ء)

مرخصت وجاری شدہ سرمایہ ۵۰,۰۰۰۰۰ روپے
ادا شدہ سرمایہ ۔ ۔ ۔ ۳۱,۴۶۴۲۲ "
محفوظ شدہ سرمایہ ۔ ۔ ۔ ۱۸,۶۵۸۲۵ "

صدر دفتر ۔ ۴۶ مال روڈ ۔ لاہور

چیئرمین

رائے بہادر دیوان بدری داس ایم ۔ اے
ایل ایل ۔ بی ایڈووکیٹ ۔ لاہور

"شاخیں"

ایبٹ آباد ، ابوہر ، اگرہ ، الہ آباد ، انبالہ چھاؤنی ، انبالہ شہر ، امرتسر ، بمبئی ، کلکتہ ، کانپور ، چکوال ، ڈیرہ اسمٰعیل خان ، دہلی ، فیروزپور شہر ، گوجرانوالہ ، گجرات (پنجاب) حافظ آباد ، ہوشیارپور ، حیدرآباد (سندھ) جھنگ ، جڑانوالہ ، جھنگ مگھیانہ ، جہلم ، جالندھر شہر ، کراچی ، کرنال ، قصور ، لاہور شہر ، لدھیانہ ، لکھنؤ ، لائلپور ، میرٹھ شہر ، موگہ ، منٹگمری ، ملتان چھاؤنی ، ملتان شہر ، نیو دہلی ، اوکاڑہ ، پٹیالہ ، پشاور چھاؤنی ، پشاور شہر ، قلعہ شیخوپورہ ، کوئٹہ ، راولپنڈی چھاؤنی ، راولپنڈی شہر ، سہارنپور ، سرگودھا ، سیالکوٹ شہر ، سری نگر (کشمیر) ، شملہ ، سکھر ، منصوری ، ڈیرہ دون ، بجنور ، نیو مارکیٹ کلکتہ ، نجیب آباد ، مظفرنگر ، منڈی بہاؤالدین ، صدر بازار دہلی ،

سب آفس :۔ عبداللہ پور ، کرتارپور ، شاہ عالمی گیٹ لاہور ، لالہ موسیٰ ۔ پانی پت ، ملکوال

پے آفس :۔ مجیٹھ منڈی ، امرتسر ، کاموکے

ایجنسیاں !

احمدآباد ، رنگون ، لنڈن ، نیویارک ، کوبے ، غیر ملکی ایکسچینج و

بنک سے متعلق ہر قسم کا کام نہایت واجبی شرائط پر کیا جاتا ہے ۔ قواعد و دیگر تفصیلات کے لئے منیجر صدر دفتر یا کسی نزدیکی شاخ کے انچارج سے خط و کتابت کیجئے ۔

(یودھراج سیکرٹری)

پریم کی لاج

(بقیہ کہانی صفحہ ۱۱ سے آگے)

یا میرے ماں باپ کو معلوم ہو جائے۔ یا کوئی دوسرا ہی دیکھ لے۔ تو کیا کہے؟ مانا کہ ہم ایک دوسرے کے ہونے والے پتی پتنی ہیں لیکن کون جانتا ہے کہ یہ رشتہ قائم بھی رہے گا یا نہیں +

اندرا میرے لئے نئی نہ تھی۔ اس لئے کہ ہم بچپن میں اکٹھے کھیلتے رہے ہیں۔ جوانی میں ضرور اسے بہت کم دیکھا۔ اور اگر دیکھا بھی تو ایک نظر۔ ایک جوان لڑکے کے لئے ایک جوان لڑکی سے ایکانت میں اس طرح بات چیت کرنے کا اشتیاق تو ہو سکتا تھا۔ لیکن دوسرے ہی لمحہ اندرا کی بے باکی بلکہ بے حیائی پر غصہ بھی آتا تھا۔ ایک بار تو دل میں آئی۔ کہ جب وہ آئے۔ اُسے دھتکار دوں۔ اور اُلٹے پاؤں لوٹا دوں۔ لیکن اس کے باوجود اس کے انتظار کی بے تابی اگلے دن خوب رہی۔ رات کو میرے ہاتھ میں اندرا کا خط تھا۔ جسے میں بار بار پڑھتا اور سوچتا تھا۔ کہ اُسے مجھ سے ملنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ وہ مجھ سے کیا باتیں کرنا چاہتی ہے۔ خیالات کی کشمکش میں دل بے چین تھا۔ اور آنکھیں گھڑی کی طرف۔ انتظار میں نیند نہیں آتی۔ لیکن جونہی کوئی جاگتے میں خواب دیکھنے لگے۔ تو قدرت اُسے اصلی خواب دیکھنے کے لئے تھپک تھپک کر سلا دیتی ہے۔ یہی حالت میری تھی۔ بیٹھک کا دروازہ بند تھا مگر کنڈی لگی ہوئی نہ تھی۔ مجھے نیند لگ گئی . . . . .

کسی نے آہستہ سے میرے ہاتھ سے وہ خط چھینا۔ جس سے میں چونک کر اُٹھ بیٹھا۔ سامنے اندرا کھڑی تھی۔ پہلے وہ مسکرائی آنکھیں چار ہوتے ہی شرما کر اُس نے نگاہیں نیچی کر لیں۔ میں نے بیٹھنے کو کہا۔ وہ میری چارپائی پر پائینتی بیٹھ گئی۔

اُس نے کہا — "کشما کیجئے گا۔ میں نے آپ کو بہت کشٹ دیا۔"

میں سوچ ہی رہا تھا کہ کیا جواب دوں۔ کہ اُس نے وہ خط پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ میں نے ذرا حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا — "اندرا! تم یہاں اتنی رات گئے کیوں آئی ہو؟"

"یہ سوال کرنے کا آپ کا اُدیش کیا ہے؟ کیا میں چلی جاؤں؟"

میں جھینپ سا گیا۔ "نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ میرا ابھپرائے یہ ہے۔ کہ اگر کوئی دیکھ لے تو کیا کہے؟"

"کہے گا کیا؟" چونکہ اندرا جھٹ جھٹ میرے اچھے پریتم سے ملنے بات کرتی آئی ہے۔"

"ہاں۔ تو یہ تمہارے لئے معمولی بات ہے؟"

"معمولی ہی تو ہے۔ میں نے ایک خاص اُدیش سے یہ دھرشٹتا کی ہے۔"

"وہ اُدیش کیا ہے؟"

"وہ اُدیش آپ کے ہردے سے بھولا نہیں۔ آپ جا رہے ہیں اس نگر سے دور ایک بڑے نگر میں۔ میں جاتی دفعہ آپ سے ایک بھکشا مانگنے آئی ہوں۔"

"بھکشا۔ کیسی بھکشا؟ مجھے تمہاری بات سمجھ میں نہیں آئی۔ اندرا تم کیا چاہتی ہو۔ صاف صاف کہو۔"

"میں پتی کے پریم کے سوا کیا چاہوں گی پریتم۔ میری آپ سے یاچنا ہے۔ کہ داسی کو نہ بھول جانا۔" — یہ کہتے کہتے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ان چمکتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھ کر میرا ہردہ پسیج اُٹھا۔ میں نے اُس کی ٹھوڑی کو پکڑا۔ اس کا منہ اُونچا کر کے کہا — "یہ کیا کرتی ہو اندرا۔ بھلا تمہیں اس طرح آنسو بہانے کا ابھی سے حق ہے؟ ابھی نہ تم میری پتنی۔ نہ میں تمہارا پتی۔ سگائی ہو جانے سے یہ کبھی ستی نہیں۔ کہ ہم پتی پتنی ہی ہیں۔"

اس نے میرا ہاتھ جھٹک دیا — "پرشوں کے نزدیک استری کے پریم کا مول کچھ نہیں۔ لیکن استری صرف ایک بار پریم کرنا جانتی ہے۔ اور وہ پریم بھی صرف پتی کا۔ میں آپ کو سگائی سے پہلے ہی قدم جھکی ہوں۔ اپنے ہردے کا سوامی بنا چکی ہوں۔ یہ سگائی ایک طرح سے ماتا پتا کی منظوری ہے۔ یہ نہ بھی ہوتی۔ تو بھی آپ میرے لئے پتی ہی تھے۔"

میں اُسے اپنے پریم میں اس طرح اُنمت دیکھ کر اپنے شبدوں پر محبت سا ہو گیا۔ میں نے اس کے دونو ہاتھ پکڑ لئے۔ اور آویش میں آ کر کہا — "اندرا میں تمہارے پریم کو کیسے بھول سکتا ہوں؟ کیسے ٹھکرا سکتا ہوں؟"

"اچھا۔ تو میں ایک امانت دئے جاتی ہوں۔ اسے سنبھال کر رکھیئے گا۔ اس نے میری اُنگلی میں اپنی انگوٹھی پہناتے ہوئے کہا —

"اسے انگوٹھی نہ سمجھئے گا۔ یہ میرا ہردہ ہے۔ جو آپ کو سونپتی ہوں۔ اسے نہایت حفاظت سے رکھیئے گا۔ ناری کا ہردہ بہت نازک ہوتا ہے۔ یہ ذرا بھی ٹھوکر برداشت نہیں کر سکتا۔"

وہ اُٹھنے لگی۔ اُٹھتے ہوئے اس نے میرے پاؤں چھونے چاہے۔ میں نے اُسے کھینچ کر باہو پاش میں کس کر اس کے تڑپتے ہوئے گرم گرم لبوں کو چوم لیا۔

وہ یہ کہتی ہوئی کمرے سے باہر ہو گئی —

"اُس پیار کی لاج رکھنا۔"

مجھے ساری رات نیند نہ آئی۔ اندرا کے چھلکتے ہوئے پریم کے ساگر میں غوطے کھانے لگا۔ کیسے کہوں۔ کہ وہ رات کیسے کٹی؟

اگلے روز میں اُداس سے دل کے ساتھ دہلی کے لئے چل پڑا +

(۲)

دہلی آئے مجھے کئی روز ہو گئے۔ میرا دل نہ لگتا تھا۔ نہ ابھی کوئی واقفیت تھی۔ اور نہ دلچسپی کا سامان۔ کچھ وقت جمنا کے کنارے ٹہل کر کاٹتا تو کبھی کسی باغ میں چلا جاتا۔ چاندنی چوک کے شور و شر سے دل دور بھاگتا تھا۔ وہ ایکانت کی اور جاتا تھا۔ اور جو نہی اسے ایکانت نصیب ہوتا۔ اس رات کی گھٹنا کا تصور آنکھوں کے سامنے آ جاتا۔ اندرا کی مسکراتی ہوئی تصویر ناچنے لگتی۔ اس کی یاد اکثر ستاتی۔ اور سچ پوچھو تو یہی میری اُداسی کی بھاری وجہ تھی۔

ایک دن اچانک اُس کا پتر —

وہ میرا پتہ تو مجھ سے لے گئی تھی۔ لیکن اس سے امید نہ تھی۔ کہ وہ خط لکھے گی۔ اس نے خط میں وہی باتیں دہرائی تھیں — "مجھے بھول نہ جانا۔ شہر کے پرلوبھنوں میں دل پھنسا کر گرام سے منہ نہ موڑ لینا۔ اپنے پیار کی لاج رکھنا وغیرہ۔"

وہی باتیں تھیں۔ جن کو ہیر پھیر کے ساتھ وستار سے لکھا تھا۔ میں چاہتا تھا۔ کہ اتنے دنوں کی اپنی اُداسی کی ساری کہانی لکھ بھیجوں۔ اور دل کی تصویر الفاظ میں کچھ ایسے انداز سے کھینچوں۔ کہ جسے دیکھتے ہی وہ تڑپ اُٹھے۔ لیکن اُس نے تو لکھا تھا۔ میں جواب نہ دوں۔ میرے جذبات جو نہ جانے کتنے دنوں سے بیتاب رہے تھے۔ تحریر کی قید میں آنے کو بیتاب تھے۔ لیکن بے بس تھا۔ اس کے ایک دو خط آئے۔ جن سے اس کے انتیہ پریم کا پتہ چلتا تھا۔ میں اس کے خط پڑھتا۔ اور پڑھ کر بے قرار ہو جاتا۔ مگر کچھ نہ سکتا تھا۔ آہستہ آہستہ یہ اُداسی تھم ہونے لگی۔ کئی منزلیں

گئے۔ سوسائٹی مل گئی۔ وقت خوش گپیوں میں کٹ جاتا۔ کبھی جی میں آتا۔ تو سنیما دیکھنے چلا جاتا۔ غرض یہ کہ اب میں شہری زندگی سے مانوس ہو چلا تھا +

کئی مہینے گذر گئے۔ میں اندرا کو بھول گیا۔ شاید مردانہ طبیعت کا یہ خاصہ ہے کہ وہ اس پرکار پرلوبھنوں میں پھنس کر اور پرائیوں کو بھول جاتا ہے۔ ایک دن اخبار پڑھتے پڑھتے میری نظر ایک میرج کے نوٹس پر پڑی۔ لکھا تھا —

"ایک رئیس کی اکلوتی بیٹی کے لئے جس کے نام کئی لاکھ نقد جمع ہے۔ اور جو ہر طرح سے سندر پڑھی لکھی اور سگھڑ ہے ایک آسودہ حال سندر اور یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ شادی کے بعد لڑکے اور لڑکی کو اکٹھے ولایت بھیج دیا جاوے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔"

میری پرانی آشاؤں نے جو ماں باپ کے بے حد لاڈ پیار اور بیکاری کے تھپیڑوں سے مردہ ہو کر رہ گئی تھیں۔ پھر سے کروٹ لی۔ دل میں جو آئی۔ ایک چٹھی لکھ بھیجی۔ خوش قسمتی سے ایک ہفتہ پہلے ایک اچھے گریڈ کی نوکری بھی جو ایک پل سٹیشن کی بجلی کمپنی کے پاور سٹیشن کے سپرنٹنڈنٹ انچارج کی تقرری آ چکی تھی۔ اگر یہ نہ ہوا ہوتا۔ تو شاید مجھے خط لکھنے کی جرأت نہ ہوتی۔ مجھے وہاں جا کر چارج لینے کے بعد کچھ روز کام کرتے ابھی نہ ہوئے تھے کہ اس میرج نوٹس کے جواب میں لکھی میری چٹھی کا جواب آ گیا۔ جس میں میرا فوٹو طلب کیا گیا تھا۔

میں نے ایک اچھے پوز کا فوٹو کھنچوا کر بھیج دیا۔ اس کے بعد ساتویں روز ایک اور خط ملا۔ جو کسی زنانہ ہاتھ سے لکھا معلوم ہوتا تھا۔ میں خوشی سے اُچھل پڑا۔ جب میں نے پڑھا۔ کہ "برائیڈ" نے مجھے انٹرویو کے لئے بُلایا ہے۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ —

"مجھے آپ کو اپنا جیون سنگی بنانا سویکار ہے۔ دیگر باتوں کا فیصلہ آپ کے یہاں آنے پر زبانی ہوگا۔"

کہنا نہ ہوگا۔ کہ بات ٹھیک ہو گئی۔ لڑکی خود بھی کاموں میں سوتنتر تھی۔ ماں باپ مر چکے تھے۔ بہن یا بھائی کوئی تھا نہیں۔ اکیلی تھی۔ روپیہ پیسہ بہت تھا۔ میری خوش قسمتی سمجھیئے۔ کہ اس کا دل مجھ پر آ گیا۔ کیوں آ گیا۔ اور میری کس خوبی پر وہ ریجھ گئی؟ یہ تو وہ جانے۔ قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ میں نے پتا جی کو اس رشتہ کی بابت مفصل لکھ بھیجا۔

(بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

مہرشی دیانند کی میدھا بدھی

بقیہ صفحہ ۱۷

دیانند کے جیون میں دیکھتے ہیں۔ کہ شوراتری کے دن لاکھوں آدمیوں نے شوراتری کو جاگرن کر کے کئی بار شو کی مورتی کا پوجن کیا ہوگا۔ لیکن سوائے مول شنکر کے اور کسی وِیکتی کے من میں وچار نہ آیا۔ کہ یہ پتھر کی مورتی واستوک شو نہیں ہے۔ جس کے وشے میں کہا جاتا ہے کہ رودر روپ ہو کر سنتوں کی رکشا کے لئے دشٹوں کو دنڈ دیتا ہے۔ یہ پتھر کی مورتی تو اپنی رکشا بھی نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی اس وِقدر شکتی ہے کہ اپنے اوپر سے ہٹا سکتی ہے۔ جو چوہے کو اپنے اوپر سے ہٹا سکتی ہے۔ جو نرلجتا سے اس کے اوپر اپنے مل مُوتر کرتا بھی کرتا ہوا اس کے آگے بھینٹ کئے ہوئے پرساد کو ڈھیٹ ہو کر کھا رہا ہے۔ پھر یہ ہماری رکشا کیسے کر سکے گی۔ ہمیں تو واستوک شو کی کھوج کرنی چاہیئے۔ اس شو کی کھوج کرنی چاہیئے۔ جو کہ سارے سنسار کا اُتپن کرنے والا۔ اور بھائی ماتا کا پالن پوشن اور رکشن ہارا ہے۔ جو کہ ہمارا پیتا ماتا سکھا۔ آدی گرو...

اور کال کا بھی کال ہے۔ جو رودر روپ ہو کر دشٹوں کا سنگھار کرتا ہوا سہج سو بھاؤ سے سارے سنسار کو نیم کے انوسار چلا رہا ہے۔ اور ہمارے کرموں کے انوسار کیول ہمارے سدھار کے لئے دیا بھاؤ سے پریرت ہو کر نیائے پُورک ہمیں یتھا یوگیہ پھل دیتا ہے۔ انادی ہے۔ اسی پرکار کے بھاؤ سے پریرت ہو کر مول شنکر اپنے پتا کو جگاتا ہے۔ اور اس شنکا کے سمادھان کے لئے ان سے پرارتھنا کرتا ہے۔ پتا جی سے کورا اُتّر پا کر ان کی لگن اور بھی تیبر ہو جاتی ہے۔ اپنے اُدیش کی پُورتی کیلئے اپنا سروسو نچھاور کر کے اپنے بہومولیہ جیون کو بھی اسی میں سماپت کر دیتا ہے۔ اپنے گورو جنوں کی سیوا کرتا ہوا پہاڑوں اور جنگلوں کی خاک چھانتا ہے۔ آخر سچے شو کو پراپت کر کے سارے سنسار کے سدھار اور الیشوری گیان وید بھگوان کے پنر اُدھار کا بیڑا اٹھاتا ہے۔ اور اپنے پرانوں کی آہوتی ڈال کر سارے سنسار کو ویدوں کے پرکاش سے ستیہ کا مارگ دکھاتا ہے۔ اور آریہ سماج کی

بنیاد ڈال کر اپنے تو یہ اس کو سونپ جاتا ہے۔ تاکہ وہ سارے سنسار کو وید بھگوان کی آگیا انوسار

"کرنونتو وشوم آریم"

اپنی جھنڈا چھایا میں لا کر سکھ اور شانتی کا راجیہ استھاپت کر سکے۔

آخر اس کا کیا کارن ہے؟ اس کا کارن سپشٹ ہے۔ کہ پرم پتا پرماتما نے مہرشی دیانند کو وہ میدھا بدھی پردان کر رکھی تھی جس کو ہمارے پُوروج رشی اور دیوگن دھارن کرتے آئے ہیں۔ اور جس کی پراپتی کے لئے ہم پرتی دن پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ یہ میدھا بدھی کس کو اور کیسے پراپت ہو سکتی ہے؟ شاستروں کے سوادھیائے سے گیات ہوتا ہے۔ کہ میدھا بدھی اس منش کو پراپت ہو سکتی ہے۔ جو کہ شدھ۔ پوتر اور ساتوک آہار۔ ویوہار۔ آچار اور وچار رکھتا ہے۔ چونکہ شو کی وہ پوتر راتری آن پہنچی ہے۔ جس نے مول شنکر کو دیا اور آنند کے سیوک سے بال برہمچاری۔ نیتر تیجوی اور یوگی مہرشی سوامی دیانند بنا دیا تھا۔ اس لئے ہم سب آریہ بھائی مل کر اس

میدھا بدھی کی پراپتی کے۔۔۔ کو دھارن کرتے ہوئے اس سچے شو سے اس کی پراپتی کی پرارتھنا کریں۔ جس سے ہمارا پیارا رشی دیانند مستو نبت تھا۔

انگریزی بھاشا کا ایک مقولہ ہے۔

"First deserve and then desire."

ارتھات:۔ پہلے کسی وستو کے ادھیکاری بنو۔ پھر پربھو سے مانگو۔ وہ وستو تم کو اوشیہ مل جائے گی۔ جو منش کسی وستو کا ادھیکاری بننے کے بنا ہی اس کو مانگنا آرنبھ کر دیتا ہے۔ وہ وستو اس کو کدا پی نہیں مل سکتی۔

کسی کوی نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔

"دل سے جو دعا نکلے وہ جلدی ہی منظور ہو
دل سے دیکھئے نور اس کا نور سے بھرپور ہو"

یہاں دل سے کی مراد ادھیکاری بننے کی ہے۔ ارتھات جو سچا ادھیکاری ہوگا۔ اسی کی پرارتھنا دل سے نکلے گی۔ اور کسی کی نہیں۔ اس واسطے کسی چیز حاصل کرنے کے لئے اس کا ادھیکاری بننا اتی اوشیک ہے۔ ہم پتا پرماتما سے میدھا بدھی پردان کریں۔ تاکہ ہم ادھیکاری بنتے ہوئے میدھا بدھی کو پراپت کر سکیں۔

مشکل حل ہو گئی!

گھر والو خوش ہو جاؤ۔ آپ کی تکلیفات دُور ہو گئے ہیں۔ ہم نے فرنچ گولڈ منگا لیا ہے۔ یہ سونا خاص طور سے تیار کیا گیا ہے۔ آپ جو چاہیں زیور بنوائیں۔ اس میں اور اصلی پانسہ کے سونا میں بڑے بڑے ہوشیار صراف فرق نہیں نکال سکتے۔ اور چمک میں بھی کبھی فرق نہیں آتا۔ زیورات کے لئے بہت ہی کم خرچ اور فائدہ مند چیز ہے۔ یہ ہماری خاص شرط ہے کہ ہمارا بھیجا ہوگا سونا آپ ہوشیار سے ہوشیار صراف کو دکھا کر اچھی طرح تسلی کر لیں۔ اگر آپ کے پسند نہ آئے۔ تو بڑی خوشی سے دو دن کے اندر اندر واپس کر کے پوری قیمت منگوا سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ ہم آپکو کیا تسلی دے سکتے ہیں۔ قیمت تین روپے ۱۲ ار فی تولہ۔ ڈاک خرچ ۱۱ ار۔ تین تولے کی رعایتی قیمت دس روپے۔ محصول ڈاک معاف۔ وی پی منگائیے۔

فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر 45 بی ایل دہلی

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

۱۔ ہر سال منافع ملتا ہے۔
۲۔ مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگاتا ہے۔
۳۔ اس روپے کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے میں لگاتا ہے۔
۴۔ اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصے داروں کو کم قیمت پر دیتا ہے۔
۵۔ مہرشی دیانند کے گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر چلا کے لئے دیتا ہے۔
۶۔ منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی لے سکتا ہے کیونکہ ایک حصہ دس روپے کا ہے۔ جو قسطوں میں لیا جاتا ہے۔
۷۔ منڈل پشتکیں ماہواری قسطوں پر اُدھار بھی حصے داروں کو دیتا ہے۔
۸۔ بیروزگار پڑھے لکھے آدمیوں کو روزی پر لگاتا ہے۔
۹۔ ویدک پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کے پرکاشن کا یتن کرتا ہے۔
۱۰۔ چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرنبھ کرتا ہے۔

اتنے بڑے کام کر کے بھی وہ کسی سے دان یا چندہ نہیں لیتا۔ پھر کیا آریوں کا فرض نہیں ہے۔ کہ منڈل کے زیادہ سے زیادہ حصے لے کر اس کے کاموں کو بڑھا دیں۔

مفصل حالات کیلئے پتہ:۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

ٹنکارہ میں سوامی دیانند کی یادگار

بقیہ صفحہ ۱۸

ایک سبھا بنائے۔ جس کے ارکان ٹنکارہ کے لوگ ہی ہوں۔ ان کا کام ہو کہ سبھا کو دھن فراہم کر کے جنتا کی روشنی میں سوامی جی کا جیون اُتارنا چاہیئے۔ اگر دھن کی فراہمی کے لئے اپیل کرنی پڑے۔ تو اس کے لئے ہمیں تیار ہونا چاہیئے۔

غرضیکہ اپنے بزرگوں کی یادگاریں آئیندہ نسلوں کی آتماؤں کے لئے روشن مینار کا کام دیتی ہیں۔ اور دوسری جاتیوں پر بھی اچھا اثر ڈالتی ہیں۔ یدی ساروریشک سبھا اس کاریہ کو لاپرواہی سے دیکھے۔ تو پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا یا آریہ پرادیشک سبھا اس کاریہ کو ہاتھ میں لے کر اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دے۔ ٹنکارہ آریہ سماج شتھل اوستھا میں ہے۔ اسے مضبوط کرنے کے لئے ریاست موروی کے لئے ایک خاص اپدیشک مقرر کرنا چاہیئے۔ جو ٹنکارہ میں رہائش اختیار کرے۔ اور وہاں کے لوگوں میں سوامی جی کے پرچاروں کو روشن کیا کرے۔ اور سوامی کرت گرنتھوں سے کچھ اپدیش بھی سنایا کرے۔ تاکہ لوگوں کی شردھا سوامی جی پر بنی رہے۔ اور بڑھتی جاوے۔

افسوس اور دُکھ کا مقام ہے۔ کہ ریاست موروی میں جہاں مہرشی نے جنم لے کر زور شور سے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ وہاں اور اسی ریاست میں آریہ سماجی بغیر اجازت حاصل کرنے کے پرچار نہیں کر سکتے۔ اجازت ملتی بھی ہے تو وہ بھی خاص پایہ کے اپدیشکوں کو ہی مل سکتی ہے۔ اور اس پر طُرفہ یہ کہ ریاست میں آریہ سماج کا اپنا مندر بھی نہیں ہے۔ ایک چھوٹا سا چوبارہ کرایہ پر لیا ہوا ہے۔ جس میں ۲۰ یا ۲۵ آدمی مشکل سے بیٹھ سکتے ہیں۔ سپتاہک ست سنگ بھی نیم پوروک نہیں ہوتے۔ چونکہ "پرکاش" کا یہ انک رشی بودھ انک ہے۔ اس لئے میں آریہ بھائیوں کو بودھ کراتا ہوں۔ کہ رشی اُتسو پر کیول لیکچروں سے کچھ نہیں بنے گا۔ عملی طور پر رشی بودھ اُتسو کو منانے کے لئے سوامی جی کے جیون کو اپنے جیون میں انکت کریں۔ تاکہ آنے والی نسلیں سوامی جی کے تپ۔ تیاگ اور یوگیتا سے پورا پورا گیان اور واقفیت حاصل کر سکیں ؎

مہاتما منشی رام جی کے ارشادات

بقیہ صفحہ ۱۸

کو پرتگیا پالن کرتے ہوئے دیکھ کر ہمارا وشواس دردھ ہو جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی خبر سمجھ لی اور کاوٹ نہ ہوئی۔ تو دوسرا منش بھی اپنی پرتگیا پالن کرنے میں سنکوچ نہ کرے گا۔ جب سنسار کے سادھارن کام بھی بغیر وشواس کے نہیں چل سکتے۔ تو اندرونی آتمک دُنیا کے بیوہار بغیر پرلیشور پر دریڑھ وشواس کے کب چل سکیں گے۔ جس کو اپنے آتما کے یتی پرم آتما پر وشواس نہیں۔ وہ اس منش کی طرح ہے۔ جو اوشواس میں پھنس کر اپنی ساری پونجی کو برباد کر دیتا ہے ؎ نہیں یدی ہم دھرم کی اعلیٰ اور پوتر میراث کو جو ہمیں اپنے پوروج رشیوں سے ملی ہے قائم رکھ کر اس میں بردھی کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم پر واجب ہے۔ کہ پرماتما پر پورن وشواس کرنے کا ابھیاس کریں ؎

"پرکاش" کے خریدار بنا کر اس کی اشاعت بڑھانا ہر سدھانت پریمی آریہ دیر کا فرض ہے ؎ (مینجر)

شو راتری اور بودھ

بقیہ صفحہ ۱۸

خاص ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ بھی کچھ باتیں ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آج کے دن مہرشی جی کو بودھ ہوا تھا۔ انہوں نے اس بودھ سے فائدہ اٹھایا۔ آریہ سماج کو یہ تو بودھ ہو گیا ہے کہ ان کی اس تروا جن پدھتی سے کئی ادھیکاری فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جس طرح پوپ فائدہ اٹھاتے تھے۔ مہرشی نے ان پاکھنڈی پوپوں کا کھنڈن کیا۔ اور ویدک دھرمی جنتا کو اُٹھایا۔ کیا آریہ سماج ان اُدھیکاریوں سے بچنے کا مارگ نکالتا ہے یا نہیں۔ دیکھنے کی بات ہے۔

ضرورت

کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" ایک موزوں اخبار ہے۔ شرح اُجرت نہایت واجبی ہے۔ ایک بار کیلئے عہ۔ دو بار کیلئے ۱۲ عہ۔ تین بار کیلئے تین روپے۔ اور تین سے زیادہ بار کیلئے صرف آٹھ آنے (۸؍) مزید ہر بار

مہرشی دیانند کا مستند جیون چرتر

جس رشی کے نام پر بڑی بڑی سنستھائیں چلانے کیلئے لاکھوں روپے ہر سال خرچ کیے جاتے ہیں کے مکمل جیون چرتر کیلئے صرف چھ روپیہ خرچ نہ کرنا کیا شرم کی بات نہیں ہے؟ اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں دیوندر ناتھ پال ایک بنگالی سجن نے اپنے بیس سال اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے۔ اسی سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے نے اپنے جیون کا بہت سا سمیہ اور روپیہ خرچ کیا۔ اسی جیون چرتر پر چھ روپیہ اور صرف چھ روپیہ خرچ کرنے میں سنکوچ کرنا کیا یہ ہر ایک آریہ سماج اور آریہ سماجی کے لئے شوبھا دیتا ہے۔

جلد ایک سیٹ منگائیے

پیچانش سے ادھک تو چیزیں ہیں۔ رائل آٹھ پیجی کے قریب ایک ہزار صفحہ کی جلد بندی کی گئی ہے۔ پیکنگ کا اصلی دام آٹھ روپے رعایتی چھ روپے ؎

ملنے کا پتہ: **آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ ۔ اجمیر**

ایک مہاتما کا تحفہ

مسیحا بواسیر

اس وقت دُنیا میں بواسیر کی سب ادویات کی سرتاج ہے

کیونکہ

یہ بواسیر کے درد جلن اور خون کو شرطیہ فوراً بند کرتا ہے اور مسّوں کا خاتمہ کر دیتا ہے

بڑے بڑے معزز، ڈپٹی کلکٹر، انسپکٹر اور ایڈیٹر صاحبان

دہلی۔ بنارس۔ باندہ۔ گیا۔ کانپور۔ بریلی وغیرہ وغیرہ مقامات سے لکھتے ہیں۔ کہ جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہوا۔ تو مسیحا بواسیر نے جادو کا کام کیا۔ کیونکہ اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ بواسیر اور تپدق کے علاج کی کھوج اور تجربہ میں صرف کیا ہے۔ مسیحا بواسیر سب کا انتخاب ہے۔ یہ الفاظ بازارو اشتہار کے نہیں بلکہ بڑی ذمہ داری سے لکھے جا رہے ہیں۔ اب بواسیر سے ہرگز تکلیف نہ اُٹھائیے۔ قیمت ؎۱ عہ۔ مت گرانے کی دوا ہے۔

۲۔ **مسیحا تپ دق** تپدق کے علاج میں موجد کی جو شہرت ہے۔ وہ اس سے ہی ظاہر ہے۔ کہ جنوبی انڈین تک کے مریض وہاں سے چل کر علاج کرانے آچکے ہیں۔ نیز بڑے بڑے راج ویدیہ نہایت خراب حالت میں اپنا علاج کرانے کے بعد لکھ چکے ہیں۔ کہ ڈاکٹر چھیدن لال صاحب کے علاج سے بڑھ کر اس مرض کا دوسرا علاج نہیں ہے۔ جو لوگ یہاں آکر علاج نہیں کرا سکتے۔ اُن کے گھر بیٹھے استعمال کو یہ تپ دق کی سب سے بڑھیا دوا ہے۔ جو بخار اور کھانسی کو کم کرتی اور بہت جلد طاقت لے آتی ہے۔ قیمت دو ہفتہ عہ۔ آرڈر کے ساتھ چہارم قیمت پیشگی آنی چاہیئے ؎

ڈاکٹر چھیدن لال آریہ ایم۔ ڈی۔ ایس۔ ایل۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لنڈن)

ماہر علاج مرض بواسیر و تپدق موجد مسیحا بڑا بازار بریلی

CC0. Gurukul Kangri Collection

ہندوؤں کی دشا
بقیہ صفحہ

...کے سکمار بالکوں نے دھرم کے لئے اپنے
...شریر دیواروں میں چنوا دیا۔ آج اسی جاتی کے
...دھادہ پوتر ہری جن بنا کر دوسری
...بنتے جا رہے ہیں +
...پرانوں میں ایک راجہ انتی دیو کی کتھا
...ہے۔ راجہ دھارمک تھا۔ جس کی
...تی دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ راجہ دھارمکتا
...ساتھ دانی بھی تھا۔ ایک بار اُسے اڑتالیس
...تک نراہار رہنا پڑا۔ وہ بھوک اور
...پیاس سے شتھل ہو رہا تھا۔ جب ایک دن
...بھوجن کرنے چلا۔ تو اسی سمے ایک براہمن آ
...راجہ نے اُسے بھوجن کرایا۔ اتنے میں
...شودر نے آ کر بھوجن کی یاچنا کی۔ راجہ
...نے اُسے بھی بھوجن کرایا۔ ساتھ ہی اس کے
...پاس جو کتا تھا اُسے بھی بھوجن کھلایا۔ اب
...راجہ کے پاس کیول پانی بچ گیا۔ وہ اُسے
...پینا ہی چاہتا تھا کہ ایک چانڈال نے
...اُسے پی لینے کو کہا۔ راجہ نے وہ پانی سہرش
...اُسے پلا دیا۔ حالانکہ راجہ پیاس اور
...بھوک کے مارے مر رہا تھا۔ لیکن اس
...نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ کیونکہ اس کی
...ایک ماتر ابھلاشا تھی۔ کہ وہ جیون میں
...سب کے ساتھ دیا سے پیش آئے ٭

شدھی

ادھر کچھ ورشوں سے شدھی ولیستھا کا کاریہ آگے آ گیا ہے۔ ہندوؤں میں ہمیشہ رہنے والی لہر دوڑ آئی۔ عیسائی اور مسلمانوں کی طرح ہندو بھی شدھی کا کاریہ کرنے لگ گئے ہیں۔ یہ مانو دھرم ودھی ہے۔ اور یہ کسی روپ میں انوچت ہی۔ لیکن یہ سمجھنے کی بات ہے۔ کہ سب اور سے ہندوؤں پر ہی نگاہ ڈالی جا رہی ہے۔ عیسائی مسلمانوں کو بہت کم عیسائی بناتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ جہاں ذرا دماغ نے پلٹا کھایا۔ کہ پھر مسلمان ہو گئے۔ ہندوؤں کیلئے یہ بات لاگو نہیں ہے۔ ان کا سنت پرلیورتن ایسا جنگ ہے۔ جیسا کہ پاپ ہے۔ جو پاپ ہو گیا۔ وہ ہو گیا۔ شدھی کا کاریہ بھی رکاوٹوں کا آنا ایک اس سے بھی ادھک نمبر ہے۔ ہم نے جہاں کسی کو ایک بار مسلمان کے ساتھ کھانا کھاتے یا حقہ پیتے دیکھ لیا۔ کہ وہ بھائی ہمارے خون سے تعلق رکھنے والا بھائی سماج کے لئے پرائے نیایت کر دیا گیا۔ اسی کٹل اور ادچھی بھاونا نے

کبھی ہندو جاتی کو گرا دیا ہے۔ ہم اس بات کو ذرا بھی نہیں سوچتے۔ کہ ہمارے ان وچاروں سے پڑوسیوں نے کس پرکار فائدہ اُٹھایا ہے۔ ہم ایتہاس کا ودھان جانتے ہیں۔ شدھی ویوستھا کا اُلیکھ ہمارے گرنتھوں میں ملتا ہے۔ جو آج ہمارے لئے ایک اوسشیک انگ بن گیا ہے ٭

ملکانے مسلمان ادھک دن سے مسلمان نہیں ہوئے ہیں۔ وہ نیم پورک بھی مسلمان نہیں ہیں۔ ان کے رسم و رواج بھی مسلمانی نہیں۔ ادھک سے ادھک تین سو ورش انہیں مسلمانوں میں گئے ہوئے ہوں گے۔ کنتو ہندو اس اور سے بھی اُداسین ہیں۔ ملکانے مسلمان بھارت کے پرتیک حصے میں ملتے ہیں۔ جو راجپوت جاتی سے ہیں۔ کیا ہم انہیں اپنا کر اپنا بھلا نہیں کر سکتے؟ کشمیر کے راجہ رنبیر سنگھ ملکانے راجپوتوں ہی سے تھے۔ کنتو انہوں نے پنڈتوں کی سبھا کر کے شدھی ویوستھا ڈھونڈوائی۔ اور انیک ملکانے راجپوتوں کو پرورت راجپوت بنایا۔ یدی اس پرکار کی ویوستھا نہ دی جاتی۔ تو آج پنجاب میں ایک بھی ہندو نہ دکھائی پڑتا۔ ہندو جاتی کے لئے اب بھی سمے ہے۔ کہ وہ چیتے۔ اور سمجھے کہ وہ کس اور جا رہی ہے۔ اور اس کا کیا کرتویہ ہے؟

"پرکاش" ...کے گھر ایک بار کر آریہ سماج کے ... تحریک پر بیاز میں سہائک بنئے۔ یہ آریہ سماج کا ۳۵ سالہ پرانا ہردلعزیز اخبار ہے

پراچین ویدک گرنتھ

گھر میں رکھ کر استری پرش اور بچوں کو پڑھائیے
ایک اشتہار بھیج کر ویدک گرنتھوں کے مستقل گراہک
بن جائیے اور پونی قیمت پر لیجئے۔ چھ ک
سنگھتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں
تیار۔ عہ ر
چرک مول ایک جلد میں للعہ ر
سشرت (چھپ رہا) ہر ایک جلد کا مول للعہ
ادھو ندھان آدی دوسرے
ویدک گرنتھ بھی اسی مالا میں نکالے
جائیں گے۔ ملنے کا پتہ:۔
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

اَب میٹرکیولیشن کا امتحان آسان ہو گیا
اَب کوئی لڑکا فیل نہ ہوگا؟

تعلیمی کتب اور کورسوں کو نہ سمجھنے اور ذہن نشین نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لڑکے فیل ہو جایا کرتے ہیں۔ ہم نے ان کتب اور کورسوں پر آسانی سے یاد کر لینے کیلئے ایسی کتابیں تیار کرائی ہیں۔ کہ ہر ایک لڑکا ان کو پڑھنے سے بلا کسی دقت اور مشقت کے امتحان میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ بلکہ اوّل آنے کی اُمید کر سکتا ہے۔ اس مطلب کیلئے

MATRICULATION UNIQUE
GUESS PAPERS
For 1940
With Complete Solution
Price Rs. 1/-

یونیک گیس پیپرز معہ مکمل حل قیمت ایک روپیہ

خود تشریف لا کر خرید فرماویں یا طلب فرماویں

نوٹ:- ہمارے ہاں ہر قسم کی تعلیمی کتب اور کورس خاص رعایت اور سہولیت سے مل سکتے ہیں +

پنجاب کتاب گھر (رجسٹرڈ)
موہن لال روڈ۔ لاہور

برہمچریہ کی مہانتا

بقیہ صفحہ ۷

گیتا میں دیکھا ہے۔ سب سے بہ انوبھو کیا ہوتا ہے۔ من کو وکاری رہنے دینا اور شریر کو دبانے (وش میں کرنے) کا پرتین کرنا۔ اس میں بھی نقصان ہی ہے۔ جہاں من ہے وہاں شریر بانت ہیں گئے بنا نہیں رہ سکتا۔ یہاں ایک بھید سمجھ لینے کی اوشیکتا ہے۔ من کو وکار وش ہونے دینا یہ ایک بات ہے۔ من سوئیم ان راچھا سے بل پوروک وکرت ہو جائے یا ہوتا رہے یہ دوسری بات ہے۔ اس وکار میں بدی ہم سہائے بھوت نہ ہووبیں۔ تو انت میں وجے ہی ہے۔ شریر ہاتھ میں رہتا ہے۔ کنتو من نہیں رہتا۔ ایسا ہم پرتیکش انوبھو کرتے ہیں۔ اس کارن شریر کو ایک دم وش میں کر من کو وش میں کرنے کا پرتین کرنا چاہیئے۔ اس طرح ہم نے کرتویہ پالن کر لیا۔ من کے دنتی ہوئے۔ تو شریر اور من کا وردوھ ہوا۔ اور متھیا چار کا پرارنبھ ہوا۔ جب تک منو وکار کو دباتے رہتے ہیں۔ تب تک دونو ساتھ ساتھ جانے والے (ہیچر) ہیں۔ ایسا کہا جا سکتا ہے۔

برہمچریہ کا پالن بہت مشکل لگ بھگ اشکیہ مانا گیا ہے۔ اس کے کارنوں کو کھوجنے پر ایسا دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ برہم چریہ کا ارتھ بہت سنکچت ارتھ (sense) میں کیا جا رہا ہے۔ جن اندریہ وکار کا وردوھ اس کا مطلب برہمچریہ کا پالن ایسا سمجھا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ اپورن اور اشدھ دیا گیا ہے۔ وشے ماترا کا وردوھ ہی برہم چریہ ہے۔ جو نیہ اندریوں کو ادھر ادھر بھٹکنے دے کر ایک ہی اندریہ کو روکنے کا پرتین کرتا ہے۔ وہ نشپھل پرتین کرتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے؟

شرونتر سے وکار کی باتیں سنے۔ آنکھ سے وکار اتپادک وستو دیکھے۔ زبان سے وکار اتیجک وستو کا سواد لے۔ ہاتھ سے وکار اتیجک وستو کا سپرش کرے۔ اور پھر بھی جن اندریہ کو روکنے (وش میں کرنے) کا پرتین کرنے کا ارادہ کرے۔ یہ تو تیل کی جلتی کڑاہی میں ہاتھ ڈالنے کے بعد اسے نہ جلنے دینے کا پرتین کرنے کے سمان ہی پرکرتی کے وردھ ہے۔ اس کارن جو وکتی جن اندریہ کو روکنے کا نشچے کرے۔ اسے اندریہ ماتر کو اس کے وکار سے روکنے کا نشچے کرنا چاہیئے۔ برہمچریہ کی سنکچت دیا کھیا سے سروداہانی

ہوئی ہے۔ ایسا مجھے ہمیشہ پرتیت ہوا ہے۔ میرا تو درڑھ ابھپرائے ہے۔ اور انوبھو ہے۔ کہ اگر ہم سب اندریوں کو ایک ساتھ وش میں کرنے کا ابھیاس کریں۔ (عادت ڈالیں) تو جن اندریہ کو وش میں کرنے کا پرتین ترنت سپھل ہو سکتا ہے۔

اس میں مکھیہ وستو سواد اندریہ ہے۔ اور اسی کارن اس کے سنیم کو ہم نے سستھان دیا ہے۔ اس کا پھر کبھی وچار کریں گے۔ برہم چریہ کا مول ارتھ سب کو سمرن رکھنا چاہیئے۔ برہم چریہ کا ابھپرائے برہم کے اسکات سنیہ کے انولیشن میں چریہ۔ مطلب اس سے متعلق آچار۔ اس مول ارتھ میں سے سرو اندریہ سنیم یہ وششٹ ارتھ نکلتا ہے۔ کیول ماتر جن اندریہ سنیم ایسا اپورن ارتھ نکالنا تو بھاری بھول ہی ہے۔

عرب میں آریہ سماج کا پرچار

بقیہ صفحہ 15

چاہتے تھے۔ کہ میں ہمیشہ ان میں پرچار کروں۔ لیکن مجھے دمشق آنا پڑا۔ اور وہاں سے حمص۔ حماہ ہوتے ہوئے حلب پہنچ گیا۔

ویدک دھرم پرچار کی پستکیں جو میں نے عربی میں چھپائی تھیں۔ وہ فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیں۔ اور وہی ترکی زبان میں بھی ترجمہ کرا کے چھپوائی تھیں۔ اور ان کو ترکی میں بانٹنے کے لئے بھیج دیا تھا۔

ہر روز انقرہ (انگورا) استنبول (قسطنطنیہ) ترکی سے ریل حلب آتی تھی۔ کیونکہ حلب سکندرونہ ترکی کی حد پر ہے۔ یہاں ریشمی کپڑا بننے کے کارخانے ہیں۔ سارے شام کے علاقہ میں ریل اور موٹر کی آمد و رفت کے راستے ہیں۔ ٹیلی فون۔ تار اور وائرلیس بھی ہیں۔ شام کا علاقہ متمدن (تعلیم یافتہ) ہے۔ انگور یہاں بہت پیدا ہوتا ہے۔ اور علاقہ زرخیز ہے۔ میں نے یہاں اندازاً چھ ماہ تک ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اس کے بعد ترکی۔ العراق لبغداد۔ بصرہ۔ عدن۔ یمن میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ ان کے حالات پھر کبھی لکھوں گا۔

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھاویں

جیون کو سورگ دھام بنانے کے لئے

دونو حصے
جیون کا آنند
(سنشودھت دپری وردھت)

پتر شکشا بیٹی گیتا سکھی گرہست
(سنشودھت دپری وردھت)

ضرور پڑھیئے آپکی جیون نیا نراشا کے گھر سمندر سے پار اتر جائیگی

پوجیہ شری مہاتما نارائن سوامی جی لکھت بھومکا اور شاستر ارتھ مہارتھی امیچند جی دہلوی مہوپدیشک

ودوانوں کی اعلیٰ سمتیاں گرنتھوں کی اتمتا کی دلیل ہیں۔

لیکھک } آریہ جگت کے پرسدھ ودوان ودیا بھوشن شری پنڈت سمرناجی گوڑ کا ویہ دید تیرتھ ساہتیہ ابادھیائے بھشک رتن سابق مہوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور گورو کل دپدیشک آریہ سماج حصار۔ ملتان۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ مانڈلے (برما) راولپنڈی۔ دہلی وغیرہ

جیون کا آنند (دونو حصے)

جس دکھنی کے ہاتھ میں ہیں۔ اس سے سمست روگ شوک کوسوں دور بھاگ جاتے ہیں۔ اور وہ دکھی سانسارک آنند کا سچا اپ بھوگتا بن جاتا ہے۔ اس میں وید کی گنگا جمنا سرسوتی آدی ندیوں ورتریوینی کے سنان سے پاپ ناش اور شریر کی ۲۰۱ ، ۲۱۰ ، ۲۲۷ نس ناڑیوں کو روگ ورنن تھا بغیر دوا کے رسچ دہریہ کی رکھشا کیلئے ویدک ودھی کا اپورو نادان ہے آپکے جیون کی نراشا جنک کالی کالی گھنگھور گھٹائیں اس گرنتھ کے پڑھنے اور سننے ماتر سے ہی چھن بھن ہو جائینگی تھا دیپک کی طرح ہی راگ شوک آپ کا تاہوا جیون شیرن اور نیرس ہوا ہوا آپکا جیون یکدم ہرا بھرا ہو کر لہلہانے لگیگا اس میں ننگ سے سر پر بنیت ہونیوالے پرتیک روگوں کا کارن ندان اور انبھوت چکتسا ہے۔ بس ایک بار اسے پڑھ دیکھیئے آنکھیں کھل جائیں گی اس کو ٹیھ کر شیش بچے بچے اپنے جیون کی رکھشا کر لیجیئے نہیں تو پچھتانا پڑیگا۔

پتر شکشا یگیہ بیٹی سکھی گرہست

یگیہ کو کام دھنک کہا ہے کیونکہ اس کے دوارا منش اپنی پرتیک شبھ کامنا کو پورا کر سکتا ہے پرنتو کس ودھی سے اور کیسے؟ سو اس بات کا اس میں سچتر ورنن ہے اگر یگیوں کے چمتکار کو آپ اس کلجگ میں بھی اپنی آنکھوں سے پرتیکش دیکھنا چاہتے ہیں تو آئیے اس پتر شکشا یگیہ کو اوشیہ ہی پڑھ جائیے پتر ورکھی استری پرشوں کا اندھیرا گھر مہان سنجے دشرتھ کی طرح ہی پتر چندر کے درشن سے جگمگا اٹھیگا۔ تو ہیلتی اور ویدک سماج اسے پڑھکر اپنی کنٹھت کامناؤں کو سپھل اور نیرس جیون کو سپھل بنا سکتے ہیں۔

انیہ اپیوگی پستکیں

دیدیں سرشٹی کی آیو ۳ پیسے۔ سرپ وچھو وشٹر چکتسا ۲ ستیہ سندھ لکشی ڈیڑھ آنہ۔ وید ویدانگ ڈیڑھ آنہ بھیتکہ پردرو دو آنے

ملنے کا پتہ: شری پنڈت سمرناجی گوڑ۔ بڑودی ہاؤس دہلی

CC0. Gurukul Kangri Collection

بڑی ہستیاں ہم کو کیا سبق دیتی ہیں؟

کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما وید موجد امرت دھارا اُن اشخاص میں سے ہیں جنہوں نے اپنے زور بازو سے اپنی زندگی کو عظیم اور شاندار بنایا۔ ان کا مقام پیدائش پنجاب کے ایک گاؤں میں ہے۔ وہاں سے وہ تحصیل علم کی خاطر چھپ کر نکل آئے تھے۔ اس کے بعد دائرہ زندگی وسیع کرنے کے واسطے بھی انہیں گھر سے آنا پڑا۔ اور جس طرح سے انہوں نے قلیل مدت میں صرف طبابت سے شہرت حاصل کی۔ اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ ان کی برتی صفت کامیابی ملک کی مہربانی کے ساتھ ان کی محنت خاص تجربہ اور ذہانت کا نتیجہ ہے۔ جس طرح انہوں نے ناموافق حالات میں آیوویدک ادویات کو مشہور کیا۔ اور ہر دل عزیز بنایا۔ اس کی مثال کئی اشخاص کے لئے رہبری کا کام دے رہی ہے۔ ان کی ایجاد امرت دھارا سارے ہندوستان میں مشہور ہے۔ اور اس کو ہر خاص و عام استعمال کرتے ہیں۔ لوگ اس کو گھر کا حکیم سمجھتے ہیں۔

قدرت نے شروع سے ان کا رجحان طبابت کی طرف لگا دیا تھا۔ ہائی سکول کی تعلیم کے دوران میں ہی امرت سر میں انہوں نے آیوروید کا پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اور ہندو سبھا ہائی سکول کے بورڈنگ کے احاطہ میں ہی آنچیں گرم رہتی تھیں۔ آپ اپنی جماعت میں ہمیشہ اول رہتے تھے۔ اس واسطے ان کو کوئی منع بھی نہ کرتا تھا۔ یہ شوق یہاں تک بڑھ گیا۔ کہ باوجود اس کے کہ وہ وظیفہ حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے کالج کو ایک سال بعد چھوڑ دیا۔ باوا لبھنداس وید سے آیوروید پڑھنا شروع کیا۔ اور پھر جموں کے راج وید سے تعلیم حاصل کر کے ایک اوشدھالیہ جاری کرنا چاہا۔ گھر سے اس کی مخالفت ہوتے پر آپ نے ہمت نہیں ہاری اور لاہور آ کر ریلوے میں ایک پندرہ روپیہ کی آسامی پر کام کرنا شروع کیا۔ اپنی اہلیہ کے ایک زیور کو ستائیس روپیہ میں فروخت کیا۔ اور صرف اسی اثاثہ سے آیوروید کی ادویات کی تیاریاں شروع کر دیں۔ رات کو ادویات کوٹنا۔ بنانا۔ صبح شام اوشدھالیہ میں بیٹھنا۔ اور وقت پہ دفتر ہو آنا۔ جب اس کام میں گنداسا کی امید ہوئی۔ تو انہوں نے ایک سال کے اندر اندر ملازمت ترک کر دی۔ سال سنہ ۱۹۰۱ء میں امرت دھارا ایجاد کی۔ اور اس کے بعد طبی رسالہ دھنونتری اپکارک جاری کیا۔ تب پنڈت صاحب کی علمیت و ذہانت اور جستجو کا لوگوں کو پتہ لگا۔ آپ نے کتب بھی لکھیں۔ جن کی تعداد اب ۴۸ تک پہنچ چکی ہے۔ امرت دھارا کے علاوہ ان کی دیگر ادویات بھی مشہور ہوتی گئیں۔ اور سال سنہ ۱۹۱۰ء تک ان کی شہرت بام عروج تک پہنچ چکی تھی سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک عالیشان عمارت تعمیر کی گئی۔ جس کی افتتاحی رسم مرحوم سر پرتول چند چیٹرجی اس وقت کے جج چیف کورٹ پنجاب کے دست مبارک سے سرانجام پائی۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں امرت دھارا بلڈنگ مکمل ہوئی۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں لاہور کی پبلک نے امرت دھارا فارمیسی کی سلور جوبلی کی تقریب کو دھوم دھام سے دیکھا۔ جو کہ بالفاظ دیگر ٹربیون شہر کا ایک تاریخی واقعہ بن گیا۔ ملک کے ہر حصہ کے مہاپرش جن میں مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم۔ سر محمد شفیع مرحوم۔ راجہ نریندر ناتھ صاحب۔ سر عبدالقادر صاحب شامل تھے۔ پنڈت جی کی عظمت اور ان کی عظیم ایجاد امرت دھارا کے گن گانے کے لئے جمع ہوئے۔ باوجود اپنے کام میں اس قدر مشغول رہنے کے پنڈت صاحب پبلک کاموں میں بھی برابر حصہ لیتے رہتے ہیں۔ آپ نے فنی مجلسی اور مذہبی میدان میں قابل تعریف کام کیا ہے۔ اور بہت سی سوسائٹیوں کے پریذیڈنٹ سیکرٹری یا خزانچی رہتے ہیں۔ محنت سے تو آپ کبھی گھبراتے نہیں۔ سگریٹ تمباکو اور چائے وغیرہ کسی چیز کی عادت نہیں۔ اگر عادت ہے تو صرف ورزش کی۔ جس سے دن رات لگاتار محنت کے قابل ہیں۔ تن ہی نہیں۔ دھن بھی ان کاموں میں لگایا۔ اور شروع سے ہی یہ عادت رہی ہے۔ کہ اپنی کمائی کا بیشتر حصہ خیرات ہی کیا ہے۔ یکمشت ہی سینکڑوں اور ہزاروں دے دیا ہے۔ سلور جوبلی پر بیس ہزار۔ اپنے لڑکے ڈاکٹر بلدیو شرما آیوروید آچاریہ کی شادی پر چالیس ہزار۔ اور اپنی لڑکی کی شادی پر بیس ہزار دان دیا تھا۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں قریب اڑھائی لاکھ روپیہ علیحدہ کر کے ایک ٹرسٹ بھی بنا دیا ہے۔

اب امرت دھارا فارمیسی کا اپنا ڈاکخانہ ہے اور اس کی مشرق کی طرف جانے والی سڑک کا نام امرت دھارا روڈ رکھا گیا ہے۔ اس فارمیسی میں پانسو سے زائد ادویات تیار کی جاتی ہیں۔ اور ہندوستان کے طول و عرض میں استعمال کی جاتی ہیں۔

یہ مارچ کا مہینہ پبلک کے لئے خاص دلچسپی کا باعث ہے۔ کیونکہ اس ماہ میں امرت دھارا جوبلی کی فارمیسی کا سالانہ جلسہ منایا جاتا ہے۔ اور ادویات کی قیمت میں پچیس فیصدی کی رعایت کی گئی ہے۔ تاکہ عوام فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اس سالانہ جلسہ کی خوشی میں حصہ لے سکیں۔ اس موقعہ سے ہندوستان کے باہر کے بھائی بھی کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہم پنڈت صاحب کو ان کی کامیابی کے لئے مبارک باد دیتے ہیں۔

پریم کی لاج

(بقیہ صفحہ ۲۱ سے آگے)

بھابی نے تو زیادہ اعتراض نہ کیا۔ البتہ ماں نے پروٹسٹ ضرور کیا۔ ایک تو اس لئے کہ ہمیں وعدہ پر قائم رہنا چاہیئے۔ جن کی لڑکی کو ہم نے اتنے برسوں سے روک رکھا تھا۔ انہیں دھوکہ نہ دینا چاہیئے۔ اور دوسرے یہ کہ اس لڑکی کے اخلاق کا کیا اعتبار۔ جس کے سر پہ نہ ماں ہے نہ باپ۔ آج کل کی پڑھی لکھی لڑکیوں کا ویسے ہی کچھ بھروسہ نہیں۔ پھر جن کو کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ ان کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ لیکن میری ملی اور پتا کی رضامندی کے آگے ان کی ایک نہ چلی۔

(۴)

ہماری شادی ہو گئی۔ یہ خبر سن کر اندرا پر کیا گذری ہوگی۔ اس کا اندازہ اس وقت میرا دل نہ لگا سکتا تھا۔ لیکن جس دن ہم ولائیت کے لئے بمبئی سے جہاز پر سوار ہوتا تھا۔ اس دن مجھے ایک خط ملا۔ کھولا تو معلوم ہوا۔ کہ اندرا کا ہے۔ اس میں اس نے لکھا تھا۔

آپ کا سفر کچھ عرصہ کے لئے ہے۔ جس دن آپ بھارت کو خیرباد کہیں گے۔ اس دن میں اس سنسار کو خیرباد کہوں گی۔ اس لحاظ سے ہم اکٹھے سفر کریں گے۔ آپ اگرچہ کسی اور کے ہو گئے ہیں۔ لیکن میں آپ کی ہو کر اس لئے جا رہی ہوں۔ آپ جب پریم کی لاج کے لئے تھوڑا سا تیاگ نہ کر سکے۔ اس پریم کی لاج رکھنے کے لئے مجھے اپنے جیون کی آہوتی دینی ہوگی۔ اور یہ آہوتی میرا کوئی بڑا تیاگ نہیں۔ استریاں ہمیشہ سے یہ تیاگ کرتی آئی ہیں۔ اچھا پریتم الوداع۔

میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں نے اس کی انگوٹھی کو سمندر میں اٹھا کر ایک دوسرے کے گلے مل رہی لہروں کی بھینٹ کر دیا۔

ہر ایک آریہ کو نیچے لکھے گرنتھ اوشیہ خریدنے چاہئیں

۱۔ وشو کی پہیلی یعنی برہمانڈ جیو اور پرکرتی بابو پورن چند ایڈوکیٹ کرت بارہ آنے (۱۲؍)
۲۔ آریہ پرو پدھتی سار دیشک سبھا دس آنے (۱۰؍)
۳۔ اپدیش منجری پر کاشی شاسترارتھ سوامی دیانند کرت ۱۲؍
۴۔ نو اپنشد پرکاش ہندی انوواد پنڈت دلیپ چند ناتھ کرت بارہ آنے (۱۲؍)
۵۔ ویدک منوگیان پنڈت پربھورتن کرت تین آنے ۳؍
۶۔ کرتویہ درپن شری نارائن سوامی جی کرت ۲؍
۷۔ آریہ جیون پنڈت رگھوناتھ پاٹھک ۱؍
۸۔ ایوگ یاگ پنڈت شیو پوجن آرشی ۳؍
۹۔ جیون پتھ " " " ۱؍
۱۰۔ مہیلا استریاں شری گنگا پرشاد جی ودیا ... ۸؍
۱۱۔ بھارتی سماج شاستر پنڈت دھرم دیو جی ودیا ...
۱۲۔ ستیہ اپدیش سوامی ویدانند جی تیرتھ ۸؍
۱۳۔ آریہ منتویہ درپن پنڈت الشور دت میدھارتھی ۱؍
۱۴۔ آریہ کمار گیتا پنڈت الشور دت میدھارتھی ۱؍
۱۵۔ آریہ کمار سمرتی۔ پنڈت الشور دت میدھارتھی ۴؍

ملنے کا پتہ:۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

پرکاش میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

رشی کی بھاونا

بقیہ صفحہ ۲۰

یہ سب اُتسو اینیو ہم پر ہی تو آتا ہے ۔ یہ آج سوچنے کا وشے ہے ۔

حیدر آباد کے دھرم یدھ میں پرم پتا پرماتما کی پریرنا سے اتنا اِدیہ جیوتی دیانند کے تپ کے پربھاؤ سے تھا آریہ پرشوں کے تیاگ سے تپسیا اور شردھا بھاوناؤں کے جاگرت ہو جانے سے آریہ سماج کی لاج رہ گئی ۔ سبھی ابھیمان نہ کرکے اپنی اس وجے پر پرماتما کا دھنیہ واد ہی کرنا ہوگا ۔

آریہ سماج کا کرتویہ

بچھڑے سماج کے دیوتا ہوتے ہوئے ہمیں سب سے پہلے سدا چار کا پالن کرنا ہوگا ۔ ہمارے جیون سے ہمارے سماج (آریہ سماج) کا سیدھا نیتی اور ہمارا کسی بھی بیوہار سے نہ ہو ۔ اس کا یقین کرنا ہوگا ۔ ساتھ ہی یہ بھی دھیان رکھنے کی بات ہے کہ آریہ پریشد ۔ آریہ دلیروں ۔ آریہ یتیموں اور آریہ یتیمی رہیں جن کی اور کسی پاپی کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کا سا ہس نہ ہو ۔ جو اپنے گرو اور اپنی سنتان کو بلوان بنانے کا یتن کرے ۔ آریہ کا تیسرا کرتویہ ہے کہ جو سدا چار کا سنکٹ پڑ جانے پر وہ بھی کہ حیدر آباد دھرم یدھ میں ہوئی) دھرم کے سنکٹ دنوں میں بھی حق کا بلاوا آنے پر ہر شخص اُٹھ کھڑا ہو ۔ تبھی ہمارا سماج سنسار میں جیوت رہ سکے گا ۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے ۔

شردھا اور وشواس

سنسار میں بنا شردھا اور وشواس کے کوئی بھی کاریہ چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا یا بڑا ہو سپھل نہیں ہو سکتا ۔ ہمارے آچاریہ نے جہاں وچاروں کی پورن آزادی دی ۔ ستیہ کے گرہن اور استیہ کے تیاگ میں ہی سرودا اُدیت رہنا چاہیئے کا نردیش کیا ۔ وہاں ایشور وید اور دھرم پر وشواس اور شردھا وان ہونا پرم آوشیک بتلایا ۔ اتنا ہی نہیں ان باتوں کو سماج سنگٹھن کا آدھار بنایا ۔ جو آریہ سماج کے نیموں سے سپشٹ ہے ۔

اتہ جب تک ہم آریہ کہلانے والے انکے جانے والے اپنے کو سمجھنے والے ایشور ۔ وید اور دھرم پر پورن شردھا وان نہ ہوں گے ۔ تب تک ہمارا (آریہ سماج) ...

تین کال میں بھی پھل پھول نہیں سکتا ۔ جوانہوں سموداؤں کا یہ پرنام ہوا ۔ بس وہی اوستھا ہمارے بھی ہو جاوے گی ۔

رہی کھوج کی بات ۔ سو کھوج کا دوار نہ تو رشی نے بند کیا ۔ اور نہ ہی سنسار میں کوئی بدھیمان بند کر سکے گا ۔ پرنتو ہمیں ابھیمان سے ہٹ کر اگر ہ آدی کو چھوڑ کر جگیاسا بھاؤ سے پرنتیکش وچار دھارا سادھنا کی پرکاشنا کرتے رہنا چاہیئے ۔ اور ایشور وید اور دھرم کے وشواسی آریہ دونوں کے سامنے ہی پریم پوروک اور نیچ رکھنی چاہیئے ۔ جس سے سماج کو بھی لابھ ہو ۔ اور ساری کی نیو درڑھ سے درڑھ ہوتی چلی جائے ۔

سنسار میں منش اپنی ہی بدھی کو سرو بھی مان کر گیانی ۔ نرودھی ۔ پوتر آتما ۔ رشی منیوں کو آپت پرمان سمجھتا رہے تبھی سماج دلبیش وستار کا بیلا ہو سکتا ہے ۔

رشی کی بھاونا

آج شوراتری کے دن پرتیک آریہ کے ہردے میں اس دویہ جیوتی مہان آتما دیانند کے ہردے کی بھاونا اُٹھ رہی ہے ۔ ایک ایک آریہ پرش ۔ آریہ ماتا ۔ آریہ نوجوان اور آریہ نوجوانی اپنے انترآتما میں سوچے ۔ کہ ہم اپنے اُنکے آدرشوں کا کہاں تک پالن کر رہے ہیں ۔ ہم نے اپنے جیون سے کتنوں کو آریہ بنایا ۔ یدی ہم سوئم آریہ ہیں ۔ پونر جیون رکھتے ہیں ۔ اور ہر شوراتری تک کم سے کم ایک آریہ کی بڑھتی (اپنے آچار ودیوہار سے) سماج کرانے میں سہائک ہیں ۔ تبھی رشی کی بھاونا پورن ہو سکتی ہے ۔

پرم دیو پرماتما آریہ بندھوؤں کو بل پردان کریں ۔

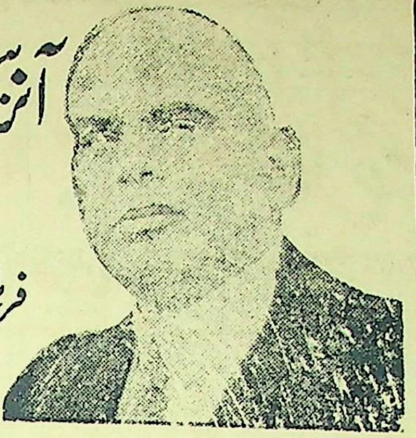

آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ

سابق وزیر پنجاب گورنمنٹ

فرماتے ہیں مجھے آپکے ہدایت نامے پڑھنے کا موقع ملا ۔ میں انہیں ...

کتابیں سمجھتا ہوں اس ملک کے مرد اور عورتوں کو ایسی رہنمائی کی بیحد ضرورت تھی ۔ طالب علموں کے لئے بھی ایک ہدایت نامہ لکھئے آپکو اپنی قیمتی خدمات جاری رکھنی ...

کُتب فروش اور ریلوے بکسٹال بیچتے ہیں کویراج ہر نام داس بی ۔ اے لوہار ...

مدراس میں آریہ سماج کا کام بقیہ صفحہ ۱۲

سماج اپنی نیتی بنانے میں زیادہ ہوشیاری سے کام لے اور سرول کی وجہ سے اپنی نیتی میں تبدیلی نہ کرے ۔ آریہ سماج کو ایک بات اور یاد رکھنی چاہیئے اس کا تعلق سیدھا مدراس پرچار سے تو نہیں ہے لیکن آریہ سماج کے سارے جگت سے ہے ۔ وہ یہ کہ آریہ سماج کہیں سکندر اعظم یا راجہ رنجیت سنگھ کی سلطنت نہ بن جائے جس میں فتوحات کی تو کثرت تھی ۔ لیکن اندرونی انتظام اتنا کچا تھا کہ ان دونوں مشہور فاتحوں کی زندگی کے ایک سال بعد تک بھی قائم نہ رہ سکا ۔ ہماری سول اور ملٹری دونوں مضبوط ہونی چاہیئیں

مجھے مدراس پرچار میں سب سے زیادہ ضرورت آریہ سماج کے لٹریچر کی معلوم ہوتی ہے ۔ لٹریچر کی اہمیت کو ابھی آریہ سماج نے نہیں سمجھا اور نہ لٹریچر کے لئے کچھ خرچ کیا ہے ۔

اخبار پرکاش لاہور

کے خریدار بنئے

سالانہ ۴ روپے چھ ماہ ۲ روپے

تین ماہ سوا روپیہ ۔ نمونہ مفت

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ صرف سولہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کے لئے جو قطعی نامرد و بیکار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے ۔ قیمت ۲۳ خوراک دو روپے (عہ) محصول ڈاک سات آنے (۷ر) ۔

کام دیو تیل رجسٹرڈ بغیر پھوڑہ پھنسی آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے ۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک سات آنے (۷ر) ۔

رتی بھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوت باہ و امساک کیلئے دنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں ۔ قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ ۔ محصول ڈاک سات آنے ۔

مینیجر آوشدھ بھنڈار فیروزپور شہر

مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

کیا اب بھی آریہ سماج کا سندیش گھر گھر پہنچنے میں رکاوٹ ہے ؟

لگ بھگ کاغذ کے دام پر ستیہ گرنتھ مل رہے ہیں ! ——— پھر دیر کیوں ؟

۱ ۔ ستیارتھ پرکاش مکمل ۲ ۔ ۲۵ سے ادھک لینے پر ۳ ر ۔
۲ ۔ سنسکار ودھی ۲ ۔ ر ۔ ۲۵ سے ادھک لینے پر ۲ ر ۔
۳ ۔ رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا ۱ ۔ ر ۔ ۲۵ سے ادھک لینے پر ۶ ر ۔
۴ ۔ ویوہار بھانو ۱ ۔ ر ۲۵ سے ادھک لینے پر ۱ر ۔
۵ ۔ پنچ مہایگیہ ودھی فی سو ۔ ادھک لینے پر ۔ ر
۶ ۔ گوکرونا ندھی فی سو سے ادھک لینے پر ۔ ر
۷ ۔ آریہ اُدیشیہ رتن مالا فی سو ۔ ادھک لینے پر عہ سینکڑہ
۸ ۔ ہون منتر فی سو سے ادھک لینے پر عہ سینکڑہ
۹ ۔ نتیہ کرم ودھی فی سو سے ادھک لینے پر عہ سینکڑہ

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ ۔ اجمیر

CC0. Gurukul Kangri ...

ہر گھر میں رکھنے یوگیہ آیورویدک اوشدھ

مفصلہ ذیل ادویات صحت کی بہتری اور معمولی تکلیف کو دور کرنے کیلئے ہر گھر میں رہنی چاہئیں:-

(۱) بھیم سینی انجن

روزانہ استعمال سے نظر کو قائم رکھتا ہے۔ اور کھاج پانی وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

قیمت:- فی شیشی ۳ ماشہ ۴۰/۔ +

(۲) ہنگوادی چورن

درد پیٹ۔ کھٹے ڈکار۔ بادی اپھارہ وغیرہ کیلئے از حد مفید ہے۔

قیمت فی پیکٹ (ایک چھٹانک) ۶/ ۹ پائی

(۳) دراکھشاسو

انگوروں کے رس سے تیار شدہ آسو جگر کے فعل کو درست کرتا ہے اور نیا خون پیدا کرتا ہے۔ بھوک کو بڑھاتا ہے۔

قیمت فی شیشی (۸ اونس) ۱۳/۔

(۴) چیون پراش

یہ مشہور ترین رسائن مہرشی چیون نے لوگوں کی بھلائی کیلئے ایجاد کی تھی۔ اسے سب چھوٹے بڑے استعمال کر سکتے ہیں۔

قیمت فی پیکٹ (ایک پاؤ) ۱۲/۔

(۵) کدپور آسو

دست۔ قے۔ درد پیٹ ہیضہ وغیرہ امراض معدہ میں بہت فائدہ کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی (۱/۲ اونس) ۳/۔

(۶) لون بھاسکر چورن

ہر روز کھانا کھانے کے بعد اس چورن کے استعمال سے نہ صرف کھانا ہضم ہوتا ہے بلکہ پاچک اگنی تیز ہوتی ہے۔

قیمت فی پیکٹ (۱/۲ پاؤ) ۸/۔

(۷) لوہ آسو اور کماری آسو

یہ دونوں فولاد کے مرکب ہیں۔ اور بوجہ بخار جگر کی خرابی۔ طحال کے بڑھ جانے وغیرہ میں از حد مفید ہیں۔

قیمت فی شیشی (۸ اونس) لوہ آسو - ۹/۔ کماری آسو - ۱۲/۔

(۸) سپاری پاک

یہ رسائن درد کمر۔ سفید پردر وغیرہ عورتوں کی امراض کیلئے مفید ترین دوائی ہے۔ اس سے ان کی کمزوری بھی دور ہوتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ (۱/۲ پاؤ) ۱۲/۔

دیانند آیورویدک کالج فارمیسی میں ہر قسم کی ادویات مفرد یا مرکب نہایت واجبی دام پر ملتی ہیں۔ مریض اپنا حال لکھ کر یا کالج میں آ کر معائنہ کرانے کے بعد مشورہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ — خط و کتابت کرنے کا پتہ:-

مینیجر ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی۔ لاہور

ٹیلی فون نمبر ۵۰۲۵

ایجنسیاں اور برانچیں ہر جگہ۔

چند مجرب آزمودہ ادویات

مارچ میں آدھی قیمت پر (یہاں قیمتیں پوری درج ہیں)

کایا کلپ

کرن جوانی } ہر لحاظ سے کامل مقوی اکسیر اور جوانی واپس لانے کیلئے اور قائم رکھنے کیلئے مجرب و آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۱۰۰ گولی چار روپے۔ ۲۴ گولی ایک روپیہ۔ درجہ خاص ۱۰۰ گولی بارہ روپے ۲۴ گولی تین روپے۔

وت مکر دھوج بٹی ۵ } دوبارہ شباب لانے کیلئے بہترین اکسیر ہے۔ امیروں کے لئے ہر طرح سے ٹانک اور باجی کرن ہے قیمت ۳ گولی ایک روپیہ۔ ہیرے والی ایک گولی ایک روپیہ۔

اکسیر ۵۱ مکر دھوج } آیورویدک سائنس کی سب سے بڑھیا اکسیر۔ دل و دماغ کیلئے ٹانک۔ مُردوں میں بھی جان پھونک دیتی ہے۔ قیمت پچاس روپیہ فی تولہ۔ درجہ اول سو روپیہ فی تولہ۔

اکسیر ۱۶ } پیشاب میں کسی قسم کی شکایت ہو۔ امراض مثانہ میں نہایت مفید۔ خفیف بخار کیلئے مفید۔ دل کیلئے ٹانک۔ سوزاک کے باقی اثر کو بھی دور کرتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے ۸ گولی ایک روپیہ۔

اکسیر ۲۱ } پیشاب کیساتھ جب فاسفورس۔ یوریٹ۔ البومن کیلشیم وغیرہ خارج ہوتے ہوں۔ تب کھاویں۔ گنٹھیا وغیرہ امراض کے لئے بھی مفید اور کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۸ گولی چار آنے۔

برائے امراض مستورات

ابلا رام } ماہواری کا وقت سے پہلے آنا۔ بہت دن آنا وغیرہ سے متعلقہ تمام خرابیوں کی ایک دوا ہے۔ ماہواری کے وقت درد وغیرہ کا ہونا اور خون کا زیادہ آنا۔ اس کے لئے آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۶۴ گولی دو روپے۔ نمونہ چار آنے۔

پیتالی } کمی حیض و رحم کے متعلق جملہ امراض کی دوا ہے۔ ماہواری کا کم آنا۔ دیر سے آنا وغیرہ نقائص کے لئے آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس دو روپے۔ نمونہ آٹھ آنے۔

سوما وتی } جریان الرحم یعنی سفید پانی جانے کی مخصوص دوا ہے۔ وضع حمل کے بعد کی کمزوری اور جریان الرحم سے پیدا ہوئی کمزوریوں کے لئے بہترین دوائی ہے۔ قیمت دو روپے۔ نمونہ بارہ آنے۔

من انجن } ہسٹریا کی مخصوص دوا۔ ذہنی اور دماغی نقائص سے پیدا شدہ ہر امراض کے لئے ٹانک کا کام دیتی ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے۔ ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

بندھی (مانع حمل) } برتھ کنٹرول کے لئے خطرہ سے بالکل خالی۔ پُرتاثیر دوا ہے۔ برسوں سے آزمودہ ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

دافع امراض بچگان

بال سکھ } بچوں کی تمام امراض کی مجیب دوا۔ بچوں کے معمولی بخار۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ قے وغیرہ کے لئے آزمودہ دوائی۔ قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ ۳۲ گولی آٹھ آنے۔ نمونہ چار آنے۔

سوکھا ہرا } ایک دوائی یعنی سوکھیا مسان کی مخصوص دوا ہے۔ سوکھیا مسان سے سوکھے بچوں کو پھر سے ہرا کرتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نصف آٹھ آنے۔

امرت دھارا کی شکری ٹکیہ } امرت دھارا کا فائدہ حاصل کرنے کیلئے بچوں کے واسطے میٹھی ٹکیاں ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ (۳۰ ٹکیہ) چار آنے۔

جلاب بچگان } بچوں کے لئے ہلکا اور خطرہ سے خالی جلاب کی ایک دوا ہے۔ بچوں کی قبض۔ بدہضمی اور قبض سے پیدا شدہ بیماری میں مفید ہے۔ قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۱۶ گولی۔

کف کیتو } کالی کھانسی کے لئے بہترین دوا ہے۔ خاص کر جب کہ مرض پرانا اور مشکل العلاج ہو۔ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ۱۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے۔

دافع امراض تہذیب

آرام جان } پاخانہ صاف لانے اور آنتوں کو طاقت پہنچانے کے لئے بغیر کسی گھبراہٹ کے ہلکا جلاب۔ دائمی قبض کے لئے خاص کر بنائی ہوئی دوائی۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ ۱۶ گولی آٹھ آنے۔

دل آنند } دل کی دھڑکن۔ من کا اُداس رہنا۔ بلڈ پریشر۔ ابتدائی پاگل پن وغیرہ امراض کے لئے خاص دوائی ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

پائیوریا سیٹ } پائیوریا اور اس سے متعلقہ امراض کے لئے مکمل ادویات کا سیٹ ہے۔ اس میں چار ادویات ہیں اور اس کامیابی کے ساتھ پائیوریا کی روک تھام اور علاج برسوں سے کیا جا رہا ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے۔ مارچ میں رعایتی قیمت دو روپے۔

چیسٹ رس } تمام دردوں کو دور کرنے کیواسطے جادو اثر دوا ہے۔ اس میں اسپرین وغیرہ نقصان دہ اشیاء نہیں ہیں۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

شوگری } ذیابیطس کی مشہور اور بہترین دوا۔ مقوی بھی بہت ہے۔ پیشاب کی زیادتی۔ پیشاب میں شکر کا آنا وغیرہ امراض کی آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے ۸ گولی ایک روپیہ۔

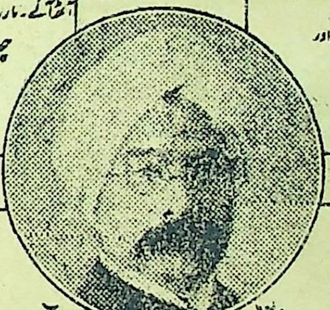

پنڈت ٹھاکر دت شرما جی

دافع امراض عورات و زچگان

برہم پتر رس } ان عورتوں کیلئے مخصوص دوا ہے۔ جن کے بچے ہو ہو کر گزر جاتے ہیں۔ یہ مرض بہت مشکل العلاج ہے لیکن یہ دوائی آزمودہ ہے۔ قیمت ۱۵ گولی دو روپے آٹھ آنے۔

گربھ چنتامنی رس } حمل کے دوران میں تمام امراض کی ایک دوا ہے۔ جیسے بخار۔ دردیں۔ قے وغیرہ۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ چار گولی چار آنے۔

پرسوت وٹی } وضع حمل کے بعد ہونے والے امراض اور دیگر تمام تکالیف کی ایک دوا ہے۔ دائمی سر درد۔ خفیف بخار یہ اُس بیماری کی علامات ہیں۔ جس کے لئے یہ نہایت اعلیٰ دوائی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۴ گولی چار آنے۔

موتی پاک } استقرار حمل۔ حمل کا گر جانا۔ کمزوری کی اکسیر دوا۔ ابتدائی حمل سے اُس مانگ دوائی کھانا چاہیئے۔ جس دوا میں حمل گرنے کا عارضہ ہے۔ قیمت ایک پاؤ دس روپیہ۔ نصف پاؤ پانچ روپے۔

دایہ امرت } اس کے استعمال سے بچہ باسانی پیدا ہوتا ہے۔ آزمودہ دوائی ہے۔ جو کہ زچہ کو تکلیف سے بچاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

عصائے پیری

اکسیر ۳۳ } گنٹھیا۔ ادھرنگ۔ کمر درد۔ جوڑوں کے دردوں کے لئے مفید۔ آیوروید کا عوام کے لئے نہایت اعلیٰ ٹانک ہے۔ خاص کر ان کے لئے جن کو جوڑوں کی دردیں وغیرہ ہوتی رہتی ہیں۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے۔ ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے۔

اکسیر ۵۱ } بخاروں میں یا بخاروں کے بعد اچانک ہونے والے ادھرنگ لقوہ اور بہرہ پن کی ایک ہی دوا ہے۔ بوڑھوں کے لئے ٹانک ہے۔ قیمت ۳۰ گولی پانچ روپے ۶ گولی ایک روپیہ۔

امرت استھما کیور } دمہ کے لئے مخصوص دوائی ہے۔ بوڑھوں کو ہونے والے امراض جیسے بلغم کی زیادتی۔ کھانسی وغیرہ کے لئے نہایت اعلیٰ دوائی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی تین روپے۔

کمپ واتاری رس } کمپ کپی اور لرزہ کی ایک ہی دوا ہے۔ ساتھ ہی جوڑوں کی درد لقوہ وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔

افیکم } ضعیفی کے دردوں میں آتشک کی مخصوص دوا ہے۔ ساتھ ہی پہاڑوں میں یا موسم سرما میں ہونے والے اتی سار کی سنگرہنی کی آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۱۴ گولی ایک روپیہ۔

جواہر ریزے

شوگری } پیشاب میں شکر آنا۔ زیادتی پیشاب۔ ذیابیطس کی مشہور دوا۔ پچھلے ۲۰ سالوں میں اس دوائی نے کامیابی کے ساتھ ذیابیطس جیسی مشکل العلاج بیماری کے مریضوں کو آرام پہنچایا ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے۔ نمونہ ۸ گولی ایک روپیہ۔

پران داتا } ہیضہ کے لئے مخصوص دوا۔ ہیضہ کی رام بان ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے ہیضہ جیسے خطرناک مرض کا کوئی ڈر نہیں رہتا۔ قیمت ۱۵ گولی ایک روپیہ۔

بیٹھا پھل } نرینہ اولاد حاصل کرنے کے لئے جادو اثر دوا۔ اس سے ۹۰ فیصدی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ کامیابی نہ ہونے پر قیمت واپس کر دی جاتی ہے۔ قیمت دس روپے۔

عرق بخار } ملیریا یعنی پرانے یا ملیریا سے پیدا شدہ دیگر امراض کے لئے آزمودہ اور رام بان دوائی ہے قیمت ۹ خوراک آٹھ آنے۔

سنگ توڑ } پتھری کے لئے جادو اثر دوائی ہے۔ ریت و کنکر گردہ یا مثانہ میں ہوں۔ ان کو آہستہ آہستہ توڑ کر باہر نکالتی جاتی ہے۔ کئی ہسپتالوں میں بھی استعمال ہوتی ہے قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ۔

امرت دھارا کے مرکبات

امرت دھارا لوشن } گلے کے سب نقائص کے لئے اور ہمورے سے پیدا شدہ تمام امراض کیلئے مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

امرت دھارا بام } سب طرح کی دردوں کے لئے رام بان۔ جیسے گنٹھیا وغیرہ کی دردیں اور سوجن اور ساتھ ہی نمونیہ کی درد کے لئے۔ قیمت ایک روپیہ۔

امرت دھارا مرہم } جلدی امراض کے لئے رام بان۔ جیسے پھوڑا پھنسی۔ چنبل۔ اگزیما اور وہ زخم جو بھرتے نہ ہوں۔ قیمت ایک روپیہ۔

امرت دھارا صابن } تمام جلدی امراض اور جلد کی صحت کے لئے۔ عام استعمال کے لئے بھی بہتر ہے۔ قیمت فی بکس چودہ آنے (تین ٹکیہ)۔ فی ٹکیہ پانچ آنے۔

امرت دھارا شکری ٹکیہ } بچوں کے لئے اور نازک مزاج عورتوں کے لئے امرت دھارا کا فائدہ اُٹھانے کے لئے بہتر ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (۳۰ ٹکیہ) چار آنے۔

امرت دھارا ٹوتھ پیسٹ } دانتوں کی تمام امراض کے لئے اس کو رام بان کہا جا سکتا ہے۔ اور روزانہ استعمال کے لئے بھی سب سے اعلیٰ ہے۔ قیمت ایک ٹیوب ایک روپیہ چار آنے۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:- "امرت دھارا" اوشدھالیہ۔ لاہور

ہوشیار!

"گوروکل" اور "سوامی شردھانند جی" کے نام سے دھوکہ

نہ کھاویں

کچھ لوگوں نے گوروکل کانگڑی کی مشہوری کا ناجائز فائدہ اُٹھانیکے لئے اپنی دوکان کیساتھ "گوروکل" کا نام جوڑ دیا ہے۔ اور اپنی دوائیوں پر سوامی شردھانند جی کی تصویر چھاپ دی ہے۔

اِن کے دھوکہ سے بچیئے

دوا خریدتے وقت

گوروکل کانگڑی

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

بھیم سینی سرمہ
آنکھوں کی ہر بیماری کیلئے مفید
قیمت ۳ ماشہ ۱۴
ایک تولہ ۳ روپیہ

کی

کچھ مشہور ادویات

فہرست ادویات مفت

چیون پراش
بڑھیا — لذیذ — طاقت
قیمت — ایک پاؤ ایک روپیہ ۲ (۲)
دو پاؤ دو روپے
ایک سیر للعہ

گوروکل کانگڑی فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

دہلی برانچ:۔ چاندنی چوک گھنٹہ گھر کے پاس

شوراتری کے متبرک تہوار پر

اپنی اور اپنے گھروں کی سجاوٹ کیلئے ریشم کی طرح ملائم

اصلی جہاز مارکہ

کپڑے خرید فرماویں

یہ اعلےٰ قسم کی روئی سے پختہ اور دلفریب رنگوں میں تیار کئے جاتے ہیں

دُنیا شاہد ہے کہ دُھلنے پر ان کی پائیداری نفاست اور پاکیزگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ باوجود ان امتیازی خصوصیات کے قیمتوں میں یہ جہاز مارکہ کپڑے بے حد ارزاں ہیں۔

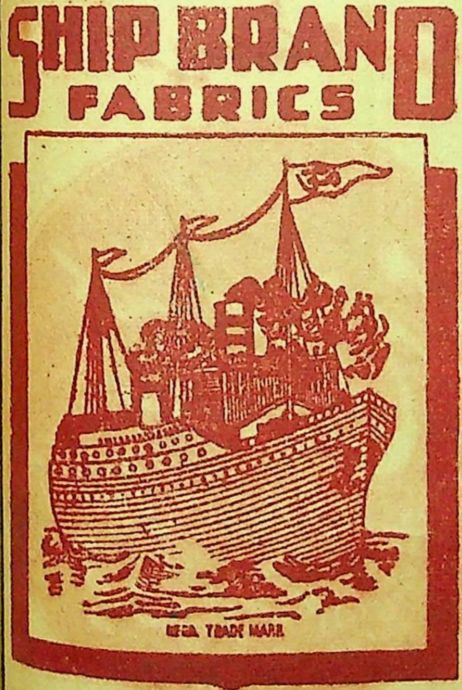

خریدتے وقت اصلی "جہاز مارکہ" کا نشان ضرور ملاحظہ فرماویں

اپنی اور اپنے گھر کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کیلئے

اصلی

جہاز مارکہ

کپڑا خریدیں

کاٹن کریپ سفید و ۳۴ پکے رنگوں میں۔
لٹھا سفید۔ پاپلین سفید و ۱۴ پکے رنگوں میں۔
شرٹنگ۔ چار خانہ۔ دھاریدار۔ مرسرائزڈ سفید ٹول
زمین دمقص زمین۔ ٹول سفید و خاکی زمین سفید۔
خاکی ڈریل۔ خاکی پگڑی کلاتھ۔ گھر کی سجاوٹ
کیلئے پردا کلاتھ و دسوتی رنگین بستر کی
چادروں کیلئے شیٹنگ کلاتھ و دسوتی سفید
میز کی سجاوٹ کیلئے ٹیبل کلاتھ و نیپکین۔ بدن
صاف کرنے کیلئے تولیئے۔ گھر کی صفائی کیلئے جھاڑن وغیرہ

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر برانچہائے بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ

دیوان چاند پرنٹنگ پریس میکلوڈ روڈ متصل ستیلا مندر لاہور باہتمام باوا دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

Regd. No: L. 435. Telegrams: "Prakash" Telephone: No: 2367.

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

کا

گوروکل انک

ایڈیٹر

ہنیشی علاولپوری

چندہ

سالانہ: چار روپے (للکہ)
ششماہی ۔ سہ ماہی
ودیشی سے چھ روپے۔ برہادیپے

جلد نمبر ۳۵	اتوار ۵۔ چیت سمت ۱۹۹۶ مطابق ۱۷۔ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۰

پراچین گوروکل شکشا

(از شری سریندر جی گوروکل برندابن)

گورب مے بھوبہ بھوتی پوجیہ پوروجوں کی
سورنم بھوشیہ کی منجل اروِنما
گیان مارتنڈ دھونس کاری اگیان تم
نہت ہے ویروں کی ایشور یہ گریما
بدھی کا وکاس سداچار کا پرکاش
من ملنتا وناش۔ پنچی آریوں کی مہما
گوروکل شکشا دیکھشا پوروشیوں کی
شانتی کا سندیش شبھ سامیہ کی مدھریما

علم زندگی

تندرست اور سکھی زندگی حاصل کرنے کے لئے چند ضروری اصول

مارچ کے مہینے میں نصف قیمت پر (یہاں قیمتیں پوری درج ہیں)

علم زندگی انسان کو خوش و خرم بنا دیتا ہے۔ تندرست رکھ سکتا ہے۔ اور عمر کو لمبا اور جوانی کو بڑھاپے میں بھی قائم رکھ سکتا ہے۔ اس علم کو حاصل کر کے گرہستی اپنے کنبہ کو خوش اور اعلےٰ صحت والا بنا سکتا ہے۔ دوسرے لوگ جو ہزاروں روپئے ڈاکٹروں حکیموں اور دوائیوں پر خرچ کرتے ہیں۔ وہ سارا خرچ بچا سکتا ہے۔ زندگی میں وہ خود اور اس کا کنبہ زیادہ ترقی اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ تندرستی کے بڑے بڑے اصولوں کو سمجھ کر۔ مرض کے اسباب اور ان کی روک تھام کے طریقوں کو سمجھ کر اور معمولی آسان آسان ٹوٹکوں سے علاج امراض کی ترکیب کو سمجھ کر انسان نہ صرف بھروسے سے اپنا آپ ڈاکٹر بن سکتا ہے بلکہ دوسروں کے بھی دکھ دور کر سکتا ہے۔ اپنی اولاد کو بھی عقلمند بنا سکتا ہے۔ ان لاثانی کتب کو پڑھ کر بیسیوں تو حکیم ہی بن گئے ہیں اور اچھی گذر کر رہے ہیں۔ اور ہزاروں نے اپنے لئے اور اپنے کنبے کے لئے سدا کے لئے تندرستی و خوشی کا بیمہ کروا لیا ہے۔

ان کتابوں کے مصنف ہندوستان بھر میں اپنی قابلیت۔ فیاضی اور طبی رہبری میں شہرت پا چکے ہیں۔ ان کی عظیم ایجاد "امرت دھارا" کو جو مشہوری حاصل ہوئی ہے۔ وہ کسی دوسری ہندوستانی دوائی کو حاصل نہیں ہوئی۔ انہوں نے چھ درجن طبی کتب اسی غرض سے لکھی ہیں کہ علم زندگی عام لوگوں کے لئے آسان ہو۔ جس سے وہ اپنے اور اپنے کنبہ کی خوشی اور صحت کی حفاظت کر سکیں۔

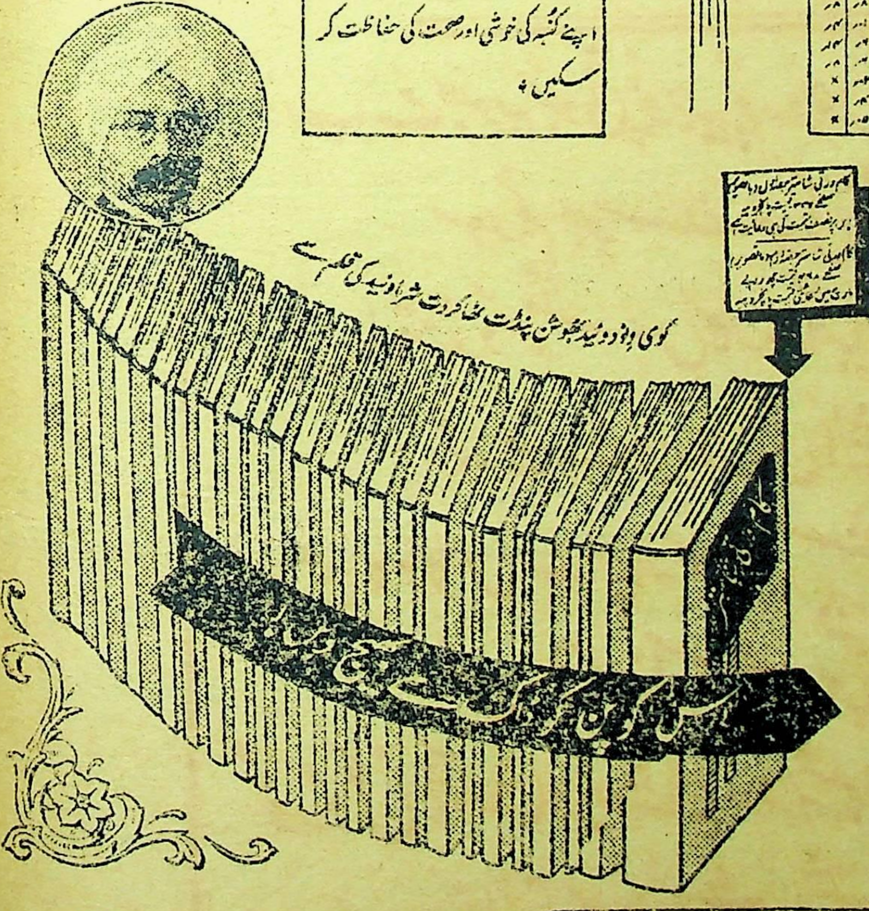

نمبر	نام کتاب	اردو قیمت	ہندی قیمت
۱	کیا میں تندرست، صحت مند اور عمر کا راز	[illegible]	[illegible]
۲	نوے سال جوان اور تندرست کیوں اور کیسے	[illegible]	[illegible]
۳	ابلی ہنسی جسمانی کمزوری کے اسباب	[illegible]	[illegible]
۴	دین جسمانی ریاضت علوم	[illegible]	x
۵	جیون جوتی یا قوت حیات	[illegible]	[illegible]
۶	سورج سلنان اور آفتابی غسل	[illegible]	x
۷	انسان حیوان	[illegible]	x
۸	قبض	[illegible]	[illegible]
۹	ہدایت الموسم	[illegible]	[illegible]
۱۰	انجکشن مضامین	[illegible]	x
۱۱	تیمی بند و فلسفہ خواب	[illegible]	[illegible]
۱۲	کچوتنے و حق اصول	[illegible]	[illegible]
۱۳	غذا و صحت	[illegible]	[illegible]
۱۴	یادگار سلو جرمنی	[illegible]	[illegible]
۱۵	شباب جادو اور اس کی طاقت کے کرشمے	[illegible]	[illegible]
۱۶	[illegible] کا طریق	[illegible]	x
۱۷	تصاویر صحت	[illegible]	x
۱۸	نقد صحت	[illegible]	[illegible]
۱۹	دودھ اور دودھ کی چیزیں	[illegible]	[illegible]
۲۰	کریلا	[illegible]	x
۲۱	ڈاکٹر [illegible] کے چار داستان	[illegible]	[illegible]
۲۲	مرہم [illegible]	[illegible]	x
۲۳	خوراک	[illegible]	x
۲۴	ضروریات زندگی	[illegible]	[illegible]
۲۵	حفظ ماتقدم و علاج	[illegible]	x
۲۶	طالب علموں کو نصیحت	[illegible]	x
۲۷	[illegible] کے متعلق [illegible] حقیقت	[illegible]	[illegible]
۲۸	کیا ہم [illegible] اپنی مرضی پر [illegible] کر سکتے ہیں؟	[illegible]	[illegible]
۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۰	تحفۂ حکیم	[illegible]	[illegible]
۳۱	وضع حمل	[illegible]	[illegible]
۳۲	پرورش اطفال	[illegible]	[illegible]
۳۳	علاج الاطفال	[illegible]	[illegible]
۳۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۵	سرعت انزال	[illegible]	[illegible]
۳۶	حفظ ماتقدم طاعون	[illegible]	[illegible]
۳۷	موت کے [illegible] کی حقیقت	[illegible]	[illegible]
۳۸	دردِ سر	[illegible]	[illegible]
۳۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۰	[illegible] موسمی بخار	[illegible]	[illegible]
۴۱	انفلوئنزا	[illegible]	[illegible]
۴۲	علاج المفردات	[illegible]	x
۴۳	سیر یورپ حصہ اول	[illegible]	[illegible]
۴۴	سیر یورپ حصہ دوم	[illegible]	x
۴۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۶	لاہور کا [illegible]	صرف انگریزی میں	
۴۷	نشاط [illegible] مسرت	[illegible]	x
	ویدوں حکیموں کیلئے کتب		
۴۸	لغات الادویہ	[illegible]	x
۴۹	ادویات باہ حصہ اول	[illegible]	x
۵۰	دوم	[illegible]	x
۵۱	گوشوارہ تشخیص امراض	[illegible]	x
۵۲	مجربات حکماء ہند نمبر اول	[illegible]	x
۵۳	دوم	[illegible]	x
۵۴	سوم	[illegible]	x
۵۵	چہارم	[illegible]	x
۵۶	پنجم حصہ اول	[illegible]	[illegible]
۵۷	دوم	[illegible]	[illegible]
۵۸	وید کے مشہور مرکبات حصہ اول	[illegible]	[illegible]
۵۹	ستیارتھ نبض	[illegible]	x
۶۰	سشرت کا ترجمہ حصہ اول	[illegible]	x
۶۱	دوم	[illegible]	x
۶۲	فزیالوجی یا علم افعال الاعضاء	[illegible]	x
۶۳	علم و عمل تشریحات حصہ اول	[illegible]	x
۶۴	شودھن ودھی	[illegible]	[illegible]
۶۵	اصطلاحات یونانی	[illegible]	x
۶۶	اصطلاحات وید	[illegible]	x
۶۷	دانت آنکھ امراض و علاج	[illegible]	x
۶۸	ودیش گیان یا علم الاخلاط	[illegible]	[illegible]
۶۹	سوزاک	[illegible]	[illegible]
۷۰	آتشک با تصویر	[illegible]	[illegible]
۷۱	زہروں کا علاج نمبر اول	[illegible]	[illegible]
۷۲	دوم	[illegible]	[illegible]
۷۳	سوم	[illegible]	x
۷۴	حکیم [illegible]	[illegible]	x
۷۵	ہپناٹزم اور ذاتی توجہ	[illegible]	[illegible]
۷۶	کھشی روگ یعنی دق و سل	[illegible]	[illegible]
۷۷	ہسٹیریا (اختناق الرحم)	[illegible]	[illegible]
۷۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۹	[illegible] میں صحت	[illegible]	[illegible]
۸۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸۱	بواسیر	[illegible]	x
۸۲	طب ہندی کی قدامت	[illegible]	x
۸۳	بیاض امراض باہ اور ان کا علاج	[illegible]	x

ساتھ کا کوپن ۳۱ مارچ تک بھیجنے سے رعایت حاصل کریں

رعایت و کمیشن

(۱) دس روپے سے کم اصل قیمت کی کتب آرڈر پر ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔

(۲) دس روپے سے اوپر بیس روپے سے کم اصل قیمت کی کتب کے آرڈر پر ۳۰ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔

(۳) بیس روپے سے اوپر کی اصل قیمت کی کتب کے آرڈر پر ۳۳ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔

نوٹ: [illegible]

بخدمت

مینیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور

براہ مہربانی جن جن کتابوں پر × نشان لگا ہے۔ ان کتابوں کو رعایتی قیمت میں بذریعہ وی۔پی مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دیں۔

آپ کی لکھی ہوئی رعایت کے مطابق مجھے ...... فیصدی کمیشن ملنا چاہیے۔

نام ......

پورا پتہ ......

......

خط و کتابت و تار کا پتہ: "امرت دھارا" اوشدھالیہ۔ لاہور

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کے لئے اُپیوگی اور سُندر پُستکیں

چھپ گیا! چھپ گیا!! چھپ گیا!!!

شری سُوریہ کماری گرنتھاولی کا دوسرا گرنتھ

"برہتر بھارت"

(از پنڈت چندر گپت جی ودیالنکار)

بھارتیہ سنسکرتی کا ودیشوں میں پرچار یعنی چین، جاپان، جاوا، کمبوڈیا، ترکستان، افریقہ اور امریکہ وغیرہ دیشوں میں ہمارے دیش کے دھرم اور سنسکرتی کا پرچار کس پرکار ہوا؟ کس پرکار بھارت ورش کے دھرم پرچارکوں نے ودیشوں میں جا کر اپنے دھرم کو پھیلایا۔ کس پرکار وید۔ درشن۔ رامائن۔ مہابھارت اور گیتا کا پرچار کیا۔ اور کس پرکار بھارتیہ ورن مالا۔ ویاکرن اور ساہتیہ کو ان کی بھاشا کے اندر لکھ کر ان کے ہردیوں میں بھارتیتا کی گہری چھاپ ڈالی۔ یہ سب اس پُستک میں پاٹھکوں کو ملے گا۔ "برہتر بھارت" بھارت کے اتیت اتہاس کی سُورن مئے جھانکیوں کا ایک سندر سنگرہ ہے۔ اسے پڑھ کر پرتیک بھارتیہ کا ہردہ اپنے پُوروجوں کی یاد سے پرچلت ہو اُٹھے گا۔ اور اپنے پراچین سبھیتا کے گورو کی یاد سے گد گد ہو جائیگا۔ اس وشے پر ہندی میں اور کوئی ادھک پرمانک پُستک آپ کو نہ ملے گی۔ پُستک بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ قیمت پونے پانچ روپے مجلد۔ بنا جلد کے چار روپے۔

"اَتم میمانسا"

(شردھانند سمارک ندھی کا گیارھواں پُشپ)

(لیکھک:۔ پروفیسر نندلال جی)

یہ اپنے ڈھنگ کی بے مثال کتاب ہے۔ وِدوان لیکھک نے جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر بڑے وستار سے وچار کیا ہے۔ "آتما" جیسے گُوڑھ وشے کو آدھُنک (؟) کیسا ہی اتنے منورنجک ڈھنگ سے لکھا ہے۔ کہ پُستک ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس کی خوبی پڑھنے پر ہی معلوم ہوگی۔ پُستک کی جیوت بھاشا۔ بڑھیا کاغذ چھپائی صفائی سب اعلیٰ۔ ضخامت تین سو (۳۰۰) صفحات۔

سوادھیائے منجری کا تیسرا۔ چوتھا اور پانچواں پُشپ

"ویدک وِنئے"

(لیکھک:۔ آچاریہ دیو شرما جی ابھئے)

لیکھک کے نام سے جنتا بخوبی واقف ہے۔ آپ کے لیکھوں اور پُستکوں سے دھارمک اور بھگت جنتا کو بہت لابھ پہنچا ہے۔ "ویدک وِنئے" آپ کی امر کرتی ہے۔ اس کے تین حصے ہیں۔ ہر ایک حصے میں چار چار مہینوں کے لئے ویدک سوادھیائے چھانٹ کر رکھ دی گئی ہیں۔ ہر ایک دن کے لئے ایک ایک سوادھیائے مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد منتر دوارا ایک وِنئے (پرارتھنا) کی گئی ہے۔ اور انت میں شبدارتھ دے دیا گیا ہے۔ پرتیک ماس کے آرمبھ میں دیا یام کی بھی ایک ودھی لکھ دی گئی ہے۔ اس سے پُستک کی اُپیوگتا اور بھی بڑھ گئی ہے۔

اس پُستک کی اُپیوگتا کو انوبھو کرتے ہوئے ایک گجراتی سجن نے اس کا گجراتی بھاشا میں ترجمہ کرا دیا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل چکے ہیں۔ دیش کے نیتاؤں۔ آریہ وِدوانوں اور اخباروں نے اس کی دل کھول کر تعریف کی ہے۔

اگر آپ نے اس وقت تک اس گرنتھ کو نہیں پڑھا۔ تو اوشیہ خرید کر سوادھیائے کا آنند لیجئے۔

قیمت فی حصہ ایک روپیہ (عہ)

گوروکل کی چھپی اُپیوگی پُستکیں

۱۔ برہمچریہ سندیش قیمت ۲ روپیے
۲۔ استریوں کی ستھتی " سوا روپیہ (عہ)
۳۔ شکھشا منووگیان " ساڑھے تین روپے
۴۔ گوروکل کا اتہاس " چار آنے (۴ر)
۵۔ ستوپ نرمان کلا " تین (۳) روپے
۶۔ گوروکل ڈائری " تین آنے (۳ر)
۷۔ کلیان مارگ کا پتھک " ڈیڑھ روپیہ (عہ)
۸۔ نروکت بھاشیہ " ساڑھے سات روپے
۹۔ رشی دیانند کا پتر ویوہار " ۱۲ر
۱۰۔ وگیان پرولیشیکا ۲ حصے دو روپے
۱۱۔ سندھیا رہسیہ (پروفیسر وشوانا تھ جی) ایک روپیہ
۱۲۔ سندھیا سمن (پنڈت نتیا نند جی) ایک روپیہ (عہ)
۱۳۔ وید گیتا نجلی ۲ دو روپیہ (عہ)
۱۴۔ بھارت ورش کا اتہاس (آچاریہ رام دیو جی) سوا پانچ روپے۔
۱۵۔ جل چکتسا وگیان (پنڈت دیو راج جی) پونے دو روپے (۱۲ر)
۱۶۔ سوم سرووَر (پنڈت چمو پتی جی) مجلد ڈیڑھ روپیہ (عہ)
۱۷۔ سوامی شردھانند کے اُپدیش دو حصے ڈیڑھ روپیہ (عہ)

رعایت:۔ جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا تمام کتابیں منگوائیں گی۔ انہیں پچیس ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائے گا

منیجر۔ گوروکل پُستک بھنڈار۔ گوروکل کانگڑی (ضلع سہارنپور) یو۔ پی

اُپ نشدوں کے راز

چھاندوگیہ اُپنشد۔ گیارھواں کھنڈ

سو جس سُشپتی اوستھا میں یہ سویا ہوا سورد بی سنپنت سمپرستن ہوتا ہے۔ اور سوپن کو نہیں جانتا یہ آتما ہے۔ یہ اس نے کہا۔ یہ امرت ابھے ہے۔ یہ برہم ہے۔ وہ شانت ہردہ ہو کر چلا گیا۔ پرنتو اس نے دیوں کو نہ پہنچ کر ہی اس اُپدیش میں یہ دوش دیکھا۔ نشچے ایسے یہ اس ودیہ مان آتما کو نہیں جانتا۔ کہ یہ میں ہوں۔ نہ ہی ان بھوتوں کو جان سکتا ہے۔ کیونکہ سُشپتی میں یہ وناش میں ہی لین ہوتا ہے۔ اس کارن میں اس سُشپتی اوستھا میں کلیان نہیں دیکھتا۔ وہ سمدھا ہاتھ میں لئے پھر لوٹ آیا۔ جس کو پرجاپتی نے کہا۔ مگھون! تو جو شانت ہردہ ہو کر چلا گیا تھا۔ اب پھر کیا چاہتا ہوا لوٹ آیا ہے؟ اُس نے کہا۔ بھگون! یہ جن ایسے ودیہ مان آتما کو نہیں جان سکتا۔ کہ یہ میں ہوں۔ نہ ہی ان بھوتوں کو۔ سُشپتی میں وناش میں ہی لین ہوتا ہے۔ میں اس میں کلیان نہیں دیکھتا۔ پرجاپتی نے کہا۔ مگھون! ایسا ہی یہ ہے۔ یہی آتم ودیا تجھے میں پھر کہوں گا۔ اس سے دوسری بات نہیں کہوں گا۔ تو اور ۵ ورش میرے پاس رہ۔ وہ اور ۵ ورش رہا۔ وہ ورش سارے مل کر ایک سو ایک ہو گئے۔ یہ وہ جو کہتے ہیں۔ کہ ایک سو ایک ورش ہی اندر پرجاپتی کے سمیپ برہمچریہ پورو ک رہا۔ یہ ٹھیک ہے۔ پھر اس کو پرجاپتی نے اُپدیش دیا۔ سُوپن سُشپتی ۵

رگ وید — اوم — یجر وید

ویدامرت

سام وید — اتھرو وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

ओ३म इमा धाना घृतस्नुवो हरी इहोप वक्षतः इन्द्रं सुखतमे रथे ॥२॥

(رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ سوکت ۱۷۔ منتر ۲)

(اوم) اِما دھانا دھرتسنُبو ہری اِہوپ وکھشتہ اندرم سُکھ تمے رتھے۔

شبدارتھ (ہری) جو پدارتھوں کو ہرنے والے سُوریہ کے کرشن وشکل پکھش ہیں۔ وہ (اِہ) اس لوک میں (اِما) ان (دھاناہ) پرتھویوں کو تتھا (اندرم) سوریہ لوک کو (سکھ تمے) جو بہت اچھی پرکار سکھ ہیتو (رتھے) رمن کرنے یوگیہ وہان آدی رتھوں کے (اُپ) سمیپ (وکھشتہ) پراپت کرتے ہیں۔

بھاوارتھ: جس اس سنسار میں راتری اور دن شکل تتھا کرشن پکھش دکھشنائن اور اُترائن ہرن کرنے والے کہلاتے ہیں۔ ان سے سُوریہ لوک سب آنند رُوپ ویوہاروں کو پراپت کرتا ہے۔

(اب اگلے منتر میں اندر شبد سے تین ارتھوں کا اُپدیش کیا ہے۔)

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

جینے ہو پھول کے

ڈاکو اور مہاتما

ایک ڈاکو سدیو مسافروں کو مار کر … کا مال و اسباب لوٹ لیا کرتا تھا۔ ایک … مہاتما پرش گھوڑے پر سوار ہو کر اُدھر … تھا۔ ڈاکو نے کہا "اپنا گھوڑا … اور یدی تم کو کہیں دُور پہنچنا ہو تو … تم لے لو"۔ پرنتو وہ نہ مانا۔ تب ڈاکو … کہ اب تم سادھان رہنا۔ مجھے یہ گھوڑا … ہے۔ یہ کہہ کر وہ دوسرے راستے سے … سادھو کا ویش بنا کر راستے میں پڑ گیا … ہائے کرنے لگا۔ اتنے میں وہ مہاتما … سادھو کو اس پرکار تڑپتا دیکھ کر … گیا۔ اس نے سادھو سے پوچھا آپ کو کیا … اُنتر دیا "میں پیٹ درد سے مر رہا ہوں" … کہا "آپ میرے گھوڑے پر چڑھ جائیں … ہسپتال میں چھوڑ آتا ہوں"۔ سادھو … سے ہلا نہیں جاتا۔ مہاتما نے اپنی پیٹھ پر … پر بٹھا دیا۔ جوں ہی وہ گھوڑے پر چڑھا … ایڑی لگائی۔ اور مہاتما سے بچاس گز … واستوک ویش میں آ کر کہا "کیوں … لے لیا۔ کہ نہیں۔ اس سمیہ تو … نہیں دیتا تھا"۔ مہاتما نے کہا "… نے گھوڑا لے لیا۔ میں اسے واپس بھی نہیں … کسی کو کہنا نہیں۔ کہ میں نے سادھو کا … گھوڑا لیا ہے۔ ورنہ نیکی کا دروازہ … بند ہو جائیگا"۔ ان شبدوں سے ڈاکو کے … ہردہ پر چوٹ لگی۔ اور اُس نے … اور مہاتما کو گھوڑا واپس دے …

کھتری کنیا کیلئے ور کی …

ایک یوگیہ کنیا کیلئے جو تعلیم یافتہ … پرکار سے یوگیہ ہے ور کی … جو آریہ پریوار سے ہو اور … ہوشیار پور جالندھر یا … اضلاع کا رہنے والا ہو۔

"کنٹریکٹر"، معرفت "پرکاش" …

مشکل حل ہو گئی!

گھر والو خوش ہو جاؤ۔ آپ کے فکرات دور ہو گئے۔ ہم نے فرنچ گولڈ منگا لیا ہے۔ یہ سونا خاص آرڈر سے تیار کیا گیا ہے۔ آپ جو چاہیں زیور بنائیں۔ اس میں اور اصلی پانسہ کے سونا میں بڑے بڑے ہوشیار صراف فرق نہیں نکال سکتے۔ اور چمک میں بھی کبھی فرق نہیں آتا۔ زیورات کے لئے بہت ہی کم خرچ اور فائدہ مند چیز ہے۔ یہ ہماری شرط ہے۔ کہ ہمارا بھیجا ہوا سونا آپ ہوشیار سے ہوشیار صراف کو دکھا کر اچھی طرح تسلی کریں۔ اگر آپ کو پسند نہ آئے۔ تو بڑی خوشی سے دو دن کے اندر اندر واپس کر کے پوری قیمت منگا سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ ہم آپکو کیا تسلی دے سکتے ہیں۔ قیمت تین روپے ۱۲ فی تولہ۔ ڈاکخرچ گیارہ آنے۔ تین ۳ تولے کی رعایتی قیمت دس روپے۔ محصولڈاک معاف۔ وی۔ پی منگائیے۔

فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دھلی

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجدیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digit…

ہفتہ وار
پرکاش لاہور
۵ چیت سمت ۱۹۹۶ مطابق ۱۷ - مارچ سنہ ۱۹۴۰ء

دھرم ویر کی یاد

اس ورش دھرم ویر پنڈت لیکھرام کی برسی ... مارچ کو تھی - کچھ آریہ سماجیوں نے منائی ... - لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے - آریہ سماج دھرم ویر کو بھلا رہا ہے - انہوں نے اس کے لئے کوئی چھوٹی قربانی نہیں کی - ... میں جان سے زیادہ کیا چیز ہو سکتی ہے - انہوں نے آریہ سماج کے اَرپن کر دی - ... کی بھی ہنستے ہنستے - یہ نہیں - کہ شہادت ... کے گلے مڑھ دی گئی ہو - بلکہ وہ تو زندہ شہید تھے - سرکاری ملازمت میں تھے - ... جب انہوں نے رشی دیانند کا نام سنا - ... کی جو شہرت ان کے کانوں تک پہنچی - ... سے وہ اس قدر بھاوت ہو گئے - کہ ... کے درشنوں کے لئے پشاور سے چل ... ہور پہنچے - درشن کئے اور ویاکھیان سنے - ... پلٹ ہو گئی - نوکری سے من اُچاٹ ہو ... - اُسے چھوڑا اور آریہ سماج کی سیوا میں ... کار بن گئے - دن رات ان کا کام تھا ویدک دھرم کا پرچار اور اُس کے لئے تیاری - ... ہی عرصہ میں زبردست مطالعہ سے انہوں نے اپنے تئیں اس قابل بنا لیا - کہ بڑے بڑے مولوی اور پادری کے ساتھ مناظرہ ... تے تھے - اور انہوں نے بے شمار کامیاب ... کر سکے - اُن دنوں ان کی اتنی دھوم ... کہ کسی آریہ سماج کا جلسہ ان کے بغیر کامیاب نہ ہو سکتا تھا - حالانکہ وہ دن رات ... پر رہتے تھے - پھر بھی تحریر کا اتنا ... کر گئے - کہ کوئی کیا کرے گا ؟ مرزا غلام ... قادیانی نے جو کتب آریہ سماج کے ... ف لکھی تھیں - اُن کا انہوں نے منہ توڑ ... ب دیا - یہ نہیں - کہ ان کی کتابیں صرف ... کام سے تعلق رکھتی ہوں - اُنہوں نے ... انی مت درپن بھی لکھا - اور یہ ثبوت ... یخ لکھ کر اس بات کا ثبوت بہم پہنچایا - ... کھنڈن کے علاوہ منڈن بھی جانتے تھے - اس میں اُنہوں نے حیرت انگیز معلومات بھر دیں - اسی طرح اور کئی کتابیں اُنہوں نے لکھیں - تحریر کے کام کو وہ آریہ سماج کے لئے سنجیونی بوٹی سمجھتے تھے - اور اسی لئے مرتے مرتے آریہ سماج کو وصیت کر گئے - کہ تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے - آریہ سماج کا پرچار کرتے ہوئے اُنہیں شاریرک کشٹ ہوتا تھا - لیکن یہ اس خطرہ کے مقابلہ میں کیا تھا - جو انہیں جنونی مسلمانوں کی طرف سے ہر وقت رہتا تھا - انہیں قتل کی دھمکیوں کے بے شمار خطوط آتے رہتے تھے - ان پر وار بھی ہوئے - اور آخری وار کامیاب ہو گیا - سارانش یہ کہ ان کا جیون ایک شہید کا جیون تھا - اور ان کی مرت ایک شہید کی موت تھی - بہت کم لوگوں کو یہ فخر نصیب ہوتا ہے - اور پھر یہ نہیں - کہ وہ وار کے ہوتے ہی ختم ہو گئے ہوں - اس کے بعد وہ کئی گھنٹے زندہ رہے - موت کے ساتھ لڑتے رہے - کرنل پیری کو تعجب تھا - کہ یہ شخص اتنے گھنٹے زندہ کیسے رہا - اس دقعہ نے ان کی مہانتا کا ایک اور ثبوت ہمیں دے دیا - انہیں سخت تکلیف تھی - لیکن کیا مجال جو ان کے منہ سے ایک بار بھی اُف نکلی ہو - اس حالت میں نہ تو انہیں اپنی نوجوان دھرم پتنی کا خیال آیا - اور نہ اپنی بوڑھی ماتا کا - آیا تو آریہ سماج کا - جس کے لئے اُنہوں نے اپنا سروسواربن کر دیا تھا - جاتے جاتے کہہ گئے کہ آریہ سماج میں تحریر کا کام نہ بند ہونے پائے +

کیا دھرم ویر کی وصیت پر عمل ہو رہا ہے ؟ کاش کہ میں اس کا جواب ہاں میں دے سکتا - آریہ سماج میں تحریر کا کام بند ہے - نئے پُستک پرکاشت نہیں ہو رہے ہے - آریہ سماج کا ساہتیہ بہت ہی کمزور ہے - پنڈت لیکھرام کے بعد پنڈت چموپتی نے آریہ سماج کا کچھ ساہتیہ بنایا - اور اعلےٰ پایہ کا بنایا - لیکن نہ معلوم کیوں پرماتمانے انہیں ہم سے جلد چھین لیا - پنڈت چموپتی کے بعد یہ کام پھر رُک گیا ہے - میں مانتا ہوں - کہ حالات بہت بدل گئے ہیں - اور جس قسم کی کتابیں پنڈت لیکھرام کے وقت میں شائع ہوئیں اب نہیں ہو سکتیں - ان دنوں مذہبی اختلافات تھے - اور مناظروں میں کسی وقت بدمزگی بھی ہو جاتی تھی - لیکن نہ اتنی جس کا امکان اب پیدا ہو گیا ہے - جب سے مذہبی اختلافات کی جگہ فرقہ وارانہ اختلافات نے ... ہے - اور وال بھات کا پرشن زوروں سے ہمارے سامنے آیا ہے - ہندو مسلمانوں کے اختلافات اتنے وسیع ہو گئے ہیں - کہ بعض اوقات خیال آتا ہے - کہ کبھی مٹ بھی سکیں گے ؟ تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے - اور مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے - جو انہیں ہر وقت ہندوؤں کے خلاف بھڑکاتا - ہندوؤں کو ان کے سامنے نہایت ہی گھناؤنی شکل میں پیش کرنا - اور انہیں ہندوؤں سے علیحدہ رہنے کا اُپدیش دیتا رہتا ہے - اس گروہ کا سوائے اس کے کوئی کام نہیں - اسے پیشہ ور کہہ سکتے ہیں - یہی اس کا دین اور یہی اس کا ایمان ہے - ان حالات میں شاستراتھ تو ناممکن ہو گئے ہیں - اور اسی لئے تقریباً بند ہو گئے ہیں - شاستراتھ تو ممکن نہیں ہو گا تو شستراتھ ہو گا - اور کوئی سوسائٹی اس کی ذمہ داری نہیں لے سکتی - کھنڈن کی کتابیں بھی نہیں لکھی جا سکتیں - اور لکھی جا سکتی ہیں - تو علمی پیرایہ میں - جس کے لئے بھاری قابلیت درکار ہے - لیکن دھرم ویر کی آگیا تو یہ تھی - کہ آریہ سماج میں تحریر کا کام نہ بند ہونے پائے - یہ تو نہیں - کہ اسلام اور عیسائیت کا کھنڈن ہوتا رہے - ہم کھنڈن آتمک نہیں - بلکہ منڈن آتمک ساہتیہ پیدا کر سکتے ہیں - آریہ سماج صرف ہندو سنگٹھن

گوروکل کانگڑی کا وارشک اُتسو

گوروکل کانگڑی کا ۳۸واں وارشک اُتسو ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ اور ۲۵ - مارچ کو گوروکل بھومی میں منایا جائیگا - اُتسو کے پروگرام کو جو کسی دوسری جگہ چھپا ہے دیکھنے سے جان پڑتا ہے کہ ادھیکاریوں نے اُتسو کو آکرشک منورنجک اور سپھل بنانے کے لئے بھرسک پرتین کیا ہے - اس اُدیش سے سرسوتی سمیلن سنگیت سمیلن - آیور وید سمیلن - ویایام سمیلن - کوی سمیلن آدی کئی سمیلنوں کا آیوجن کیا گیا ہے - ویاکھیاتا بھی آریہ جگت کے اننیہ ودوان ہیں - دیکھشانت سنسکار کیلئے بہار کے لوک پریہ نیتا وسنٹرل اسمبلی کی کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے پردھان شری مادھو شرن جی کو نمنترت کیا گیا ہے - اور ہرش کی بات ہے - کہ اُنہوں نے دیکھشانت بھاشن دینا سویکار کر لیا ہے - یہ سب باتیں اپنے اندر کافی دلچسپی اور آکرشن رکھتی ہیں - اس لئے آریہ سماجیوں کو بھاری سنکھیا میں اُتسو میں سمّلت ہونا چاہیئے - اس پرکار جہاں وہ اپنی اشانت آتما کو ہر دوار جیسے رمنیہ ستھان کی یاترا سے وشرام دے سکتے ہیں - وہاں اچھے اچھے ویاکھیانوں اور اُپدیشوں سے پریاپت لابھ بھی اُٹھا سکتے ہیں - پھر جن تتھیوں میں یہ اُتسو ہے وہ دن چھٹیوں کے ہیں - اس طرح جہاں نوکری پیشہ بھائیوں کو چھٹی نہ لینی پڑے گی - وہاں وہ ریلوے کی طرف سے کرایوں میں کی گئی رعایت سے بھی لابھ اُٹھا سکیں گے - نوکری پیشہ مہانو بھاووں کے علاوہ کاروباری بھائی بھی اپنے کام کی وشیش ہانی کئے بغیر اس اوسر سے لابھ اُٹھا سکتے ہیں - کیونکہ ہولیاں تو وہ بھی مناتے ہیں - اور وہ انہی دنوں میں ہیں - کیوں نہ اس بار رنگوں سے ہولی کھیلنے کی بجائے وہ اپنی آتما کو پرکرتی کے درشیوں اور ودوتا پورن وچاروں کے ساتھ ہولی کھیلنے کا اوسر دیں ؟

چونکہ کانگریس کا اجلاس بھی انہی دنوں میں ہے - اس لئے اس بار آریہ درشکوں کے جو گوروکل شکھشا پرنالی کا ادھیین کرنے اور گوروکل کو دیکھنے اتر کے اُدیش سے جایا کرتے ہیں گوروکل اُتسو میں بہت کم سنکھیا میں شامل ہونے کی آشنکا ہے - اس کمی کو پورا کرنا آریہ بھائیوں کا کرتویہ ہے - ہمیں پورن وشواس ہے - کہ وہ اپنے پریواروں - سمبندھیوں اور متروں سمیت بہت بھاری سنکھیا میں گوروکل کے اُتسو میں شامل ہوں گے - اور یہ اُتسو سب پرکار سے سپھل ہو گا +

کے ہندوؤں تک محدود نہیں۔ اس کا مشن تو سنسار بھر میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہے۔ تو کیا سنسار کے دوسرے حصوں کے لیئے ساہتیہ درکار نہیں؟ انگریزی ان دنوں دُنیا بھر کی سب سے بڑی زبان سمجھی جاتی ہے۔ اس میں ہمارا ساہتیہ بہت ہی کم ہے۔ ایک بار پہلے میں نے لکھا تھا اور آج اسے پھر دہراتا ہوں کہ تھیوسافیکل سوسائٹی زندہ ہے تو کیول اپنے ساہتیہ کے سہارے۔ اور آریہ سماج زندہ ہے تو اپنے کام کی وجہ سے۔ اگر اس کا ساہتیہ ویسا ہی شاندار ہو جیسا کہ تھیوسافیکل سوسائٹی کا ہے۔ تو سونے پر سہاگہ کا کام ہو جائے +

دھرم ویر کا جیون ہمیں سبق دیتا ہے۔ کہ ہم آریہ سماج کے لئے جینا اور اس کیلئے مرنا سیکھیں۔ اور اگر ان کی حقیقی یادگار چاہتے ہیں تو اس کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ جتنا ہم سے ہو سکے۔ ہم آریہ سماج کی سیوا کریں +

(کرشن)

ایک اور ستیاگرہی چل بسا

مہاشہ شرنگار سنگھ جی پردھان آریہ سماج سالوں ضلع کرنال مطلع کرتے ہیں۔ کہ مہاشہ نوبت سنگھ جی پردھان آریہ سماج بھوسلانہ ریاست جیند کا جنہوں نے آریہ سماج سالوں کے جتھہ کے ساتھ حیدر آباد ستیاگرہ میں بھاگ لیا تھا۔ ۱۸ - فروری کو پرانت ۴ بجے دیہانت ہو گیا۔ اس ویر ستیاگرہی نے پہلے گلبرگہ سے ستیاگرہ کیا۔ جس پر اسے ایک ماہ کی سزا دی گئی۔ اس میعاد کے خاتمہ پر بیمار ہوتے ہوئے بھی اس نے دوبارہ عثمان آباد سے ستیاگرہ کیا۔ اور دو سال قید کی سزا پائی۔ رہا ہو کر جب گھر لوٹا تو بیمار ہی تھا۔ بیماری نے آخر جان لے کر ہی پیچھا چھوڑا۔ سورگیہ اپنے پیچھے اپنی ودھوا چھوڑ گیا ہے۔ پرماتما کریں۔ مہاشہ نوبت سنگھ کے بلیدان سے آریہ سماج بھوسلانہ کو نیا جیون پراپت ہو +

عیسائیت کی نئی تعریف

سوئیٹزرلینڈ کے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ نازیوں نے جرمنی میں حضرت مسیح کی انجیل کی بجائے ہٹلر کی انجیل جاری کر دی ہے۔ اور اس نئی انجیل کو محکمہ تعلیم کی طرف سے جرمنی کے تمام سکولوں کے نصاب میں شامل کر لیا گیا ہے +

اس میں لکھا ہے۔ کہ "عیسائی وہ ہے۔ جو جرمن نہیں۔ کوئی جرمن عیسائی نہیں ہو سکتا"

عیسائیت کی تعریف یوں کی ہے۔ کہ:- مخلوق کو مذہب کی آڑ میں گمراہ کرنے کو عیسائیت کہتے ہیں۔ عیسائیت کیا ہے؟ غیر یہودیوں کے لئے یہودیت کا پیغام۔ جرمن یہودی نہیں۔ لہذا وہ اس یہودیت کے پیغام کو نہیں سن سکتے۔ جرمن قوم اب تک ایک غیر جرمن خدا کی پرستار رہی ہے اور ہمیشہ تباہ ہوتی رہی ہے۔ جرمن قوم عیسائیت کی پیدا کردہ ذلتوں کے لئے پیدا نہیں ہوئی۔ جرمن اس عیسائیت کو ترک کر کے جرمن ایمان حاصل کریں +

دیکھیں ہندوستان کے عیسائی عیسائیت کی اس نئی تعریف کے متعلق کیا رائے ظاہر کرتے ہیں؟

روس اور فن لینڈ میں صلح

روس اور فن لینڈ میں صلح ہو گئی۔ معاہدہ کی شرائط یہ ہیں:-

"فریقین کی طرف سے جنگ فوراً بند کی جائے۔ خاکنائے کریلیا جس میں دیپوری بھی شامل ہے سوویٹ کے حوالہ کیا جائے۔ روس کو جزیرہ ہنگو میں فوجی استحکام کی اجازت دی جائے۔"

ظاہر ہے۔ کہ روس جو کچھ چاہتا تھا اُسے مل گیا۔ فن لینڈ کو کیا ملا۔ اس کی خودمختاری برائے نام رہ گئی۔ اور جو تباہی ہوئی وہ الگ +

"ہندی دوس"

۱۰ - مارچ کو گوروودت بھون لاہور میں راشٹر بھاشا پرچارک سنگھ کے زیر اہتمام ہندی کی تعلیم پر پنجاب گورنمنٹ کی پابندیوں کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ایک بھاری پبلک جلسہ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کی صدارت میں ہوا۔ اپنی تقریر میں آنہوں نے ہندی کو قومی زبان قرار دیتے ہوئے ہندوؤں سے اپیل کی۔ کہ وہ اس کی ترقی کے لئے تیاگ اور کوشش کریں۔ "ہندی دوس" دوسرے استھانوں پر بھی منایا گیا ہوگا۔ لیکن "ہندی دوس" منا لینے ماتر سے ہندی کی اُنتی نہیں ہو سکتی۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم ہندی کو اپنائیں۔ اس کی اُنتی اور پرچار کے لئے سمیہ اور دھن ویہ کریں۔ اگر ہر ایک ہندو اس سمبندھ میں اپنا کرتویہ پالن کرے۔ تو ہندی دنوں میں سرو سادھارن کی بھاشا بن جائے +

ایک سوال

ٹیکسلا کے محلہ عنایت شاہیاں میں ایک مسجد ہے۔ جس میں نماز ادا کرنے کے سوال پر مقامی شیعوں اور سنیوں میں ایک عرصے جھگڑا چلا آتا ہے۔ جس کے نازک صورت اختیار کر جانے اور فساد کا خطرہ ہونے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے اسی مسجد میں سنیوں کو نماز پڑھنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور اس سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے +

یہ عبادت گاہ اس مذہب کی ہے۔ جس کے متعلق اُسکے پیروؤں کا دعوے ہے۔ کہ وہ عالمگیر مذہب ہے۔ اور کہ وہ تمام دُنیا کو اس میں داخل کر لیں گے۔ جس مذہب کی عبادت گاہ میں اپنے ہی بھائیوں کو عبادت کرنے کی اجازت نہ ہو۔ اس عبادت گاہ میں کسی غیر مسلم کے داخلہ کا کیا سوال؟ دُنیا بھر کو دعوتِ اسلام دینے والوں کے پاس اس سوال کا کیا جواب ہے؟

کیوں؟

ترکی کے وزیر تعلیم نے حکم صادر کیا ہے۔ کہ لڑکیوں کو بھی فوجی تربیت دی جانی چاہیئے۔ تاکہ اگر ترکی کو اپنی حفاظت کیلئے لڑنا پڑے۔ تو میدانِ جنگ میں مردوں کو بھیجنے اور باقی سرگرمیوں کا چارج لینے کا اہل عورتوں کو بنایا جائے +

اب تمام گرلز سکولوں میں ہفتے میں چار گھنٹے ملٹری افسر لڑکیوں کو فوجی تعلیم دیا کریں گے۔ ایک ترکی ہے جہاں لڑکیوں کو بھی فوجی تعلیم دینے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اور ایک ہندوستان ہے۔ جہاں لڑکے بھی اس سے محروم ہیں۔ کیوں؟ جواب صاف ہے۔ کہ ترکی سوتنتر ہے۔ اور بھارت پرتنتر +

حکومت ہند کا محکمہ پولیٹیکل

ریاست حیدر آباد کی طرح حکومت

ہند کے ماتحت بھی ایک محکمہ ہے۔ جس کو جاری رکھنے کے لئے عیسائیوں کو ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ جواہر لال نہرو اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں۔ کہ ست آنے کو تو عیسائی مذہب پہلے بھی ہندوستان میں آتے رہے۔ لیکن حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد سے تو کئی قسم کے مشنریوں کی آمد ہو گئی۔ نئے مشنری عیسائی دھرم کے نمائندے نہیں تھے۔ بلکہ برطانوی امپیریلزم کے نمائندوں کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ گورنمنٹ ہند کا محکمہ اس زمانہ کی ہی یادگار ہے۔ اور کئی سال کے زمانہ میں بھی ہندوستان کے غیر عیسائی باشندگان کو اس محکمہ کو جاری رکھنے کے لئے ٹیکس دینے پڑتے ہیں۔ یہ محکمہ ڈیپارٹمنٹ ہے۔ جس میں عیسائیوں کو دخل نہیں دے سکتی۔ اور یہ ... جنرل کی سرپرستی میں کام کر رہا ہے۔ اس محکمہ کے ٹیکسوں سے غیر عیسائیوں کو کب نجات ملے گی۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ ہندوستان کو آزادی ملنے تک نجات نہیں ملے گی +

خون کی خرابی انسان کی جان
موسم بہار میں عموماً انسان کے جسم میں
خون کا دورہ ہوتا ہے
گندے خون کو صاف کرنے اور
خون پیدا کرنے کے لئے
آیورویدک سارسا
کا استعمال کریں
یہ تہائی صدی سے مشہور ...
ویدراج سردار ی لال جی کی ...
قیمت فی شیشی ... محصول ...
خاص رعایت چار شیشی یا زیادہ ...
ریل بند مہ کمپنی ہوگا۔ بیوپاری ...
ادویات خریدنے والے اصحاب ...
فہرست مفت نذر کیا جاوے ...
تیار کرنے والے:- آیورویدک فارمیسی
گمٹی بازار لاہور (قائم شدہ ...)

لندن ۱۳ - مارچ) آج رات کو انڈیا ایسوسی ایشن کی میٹنگ میں سر مائیکل اوڈوائر سابق گورنر پنجاب کو ایک ہندوستانی نے جو بندوق سے مسلح تھا گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند بھی زخمی ہو گئے۔ ... رئیس ڈین سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب بھی زخمی ہو گئے۔ ان کا ایک بازو ٹوٹ گیا۔ لارڈ لمنگٹن سابق گورنر بمبئی کو بھی ضربات آئیں +

گوروکل کانگڑی کا سنکھشپت پریچیہ

(لیکھک:- پنڈت ستیہ برت جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

یکم مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو گوروکل کو قائم ہوئے ۳۸ برس گذر چکے ہیں۔ ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۹۸ء میں اس کو قائم کرنے کا نشچے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کیا تھا۔ اس ادھیویشن میں مہاتما منشی رام جی (سوامی شردھانند جی) پرتگیا کر کے کہ جب تک میں تیس ہزار روپیہ اکٹھا نہ کروں گا گھر میں پیر نہ رکھوں گا" بھکشا کی جھولی لے کر نکل پڑے۔ اور تقریباً سات ماہ بھارت ورش میں گھوم کر پرتگیا کی رقم پوری کر لی۔ اس شبھ کاریہ میں دان ویر منشی امن سنگھ صاحب نے اپنا سارا کانگڑی گاؤں جس کا رقبہ بارہ سو بیگھہ ہے سوامی جی کے حوالے کر دیا۔ شوراتری کے ۴ دن پہلے ۲- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو ۳۲ برہمچاریوں کے ساتھ مہاتما منشی رام جی نے اس بھومی میں قدم رکھا۔ اور اسی دن اس کی ستھاپنا ہوئی۔ اور سمت ۱۹۷۸ تک یہ سنستھا مہاتما جی کے ہی زیر سایہ پھلتی پھولتی رہی۔ یہ گوروکل ابتدا میں چار شرینیوں سے شروع ہوا تھا سمت ۱۹۶۵ بکرمی میں اس نے مہاودیالیہ اور سمت ۱۹۶۸ میں وشو ودیالیہ کی شکل اختیار کر لی۔ اور سمت ۱۹۸۰ بکرمی سے اس کے آدھین تین مہاودیالیہ:-

(۱) وید مہاودیالیہ (۲) سادھارن مہا ودیالیہ (۳) آیوروید مہاودیالیہ قائم ہیں۔ سنہ ۱۹۲۴ء کی گنگا کی طغیانی نے گوروکل کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب پیدا کر دیا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ طغیانی سے بہت سے بھون مسمار ہو گئے۔ اور آئندہ کے لئے بھی خطرہ بنا رہا۔ چنانچہ اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے گوروکل گنگا کے بائیں کنارے سے دائیں کنارے پر آباد کیا گیا۔ جو اس وقت نہر گنگ کے کنارے کنکھل سے اڑھائی میل کے فاصلے پر لبا ہوا ہے۔ اس وقت پہلی سے ۵ ویں۔ اور گیارھویں سے ۱۴ ویں جماعت تک یہاں پڑھائی ہوتی ہے۔ اور چھٹی سے دسویں کلاس تک گوروکل اندرپرستھ جو دہلی کے نزدیک ہے تعلیم دی جاتی ہے +

یہ سنستھا اپنے ڈھنگ کی درسگاہوں میں سب سے اوّل ہے۔ اس کا انتظام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (لاہور) کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ درسگاہ کسی خاص صوبہ کی نہ ہو کر سارے بھارت ورش کی ہے۔ اس وقت گوروکل میں ہندوستان کے ہر حصہ کے بالک تعلیم پا رہے ہیں + جن کی تعداد اس وقت چار سو سے اُوپر ہے۔ ان میں ہریجن بالک بھی ہیں۔ اس انسٹی ٹیوشن کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہاں بچوں کو سات آٹھ برس کی عمر میں شہروں کے بُرے سنسکاروں سے بچا کر پرانی ویدک تہذیب میں رنگا جاتا ہے۔ برہمچریہ اس کا پران ہے۔ چھوٹی عمر سے چودہ ورش تک یہاں برہمچاری رہتے ہیں۔ اور اس عرصہ میں وہ وید۔ اُپ نشد۔ درشن۔ ویاکرن۔ نروکت وغیرہ دھارمک کتب کی ٹھوس تعلیم کے ساتھ ساتھ مغربی تعلیم فلاسفی۔ سائنس۔ تواریخ۔ اکولوجی۔ دنیا کے مذاہب اور انگریزی تعلیم وغیرہ بھی حاصل کرتے ہیں۔ یہاں پر اپنی ہی ڈگری دی جاتی ہے۔ کیونکہ اس سنستھا کا سرکار سے تعلق نہیں۔ پھر بھی تعلیم کا معیار اتنا اونچا ہے۔ کہ یہاں کی تعلیم حاصل کیا ہوا گریجویٹ جہاں سنسکرت کے مضامین میں اُونچی سے اونچی قابلیت رکھتا ہے۔ وہاں انگریزی کے مضامین کا بھی پورا پنڈت ہوتا ہے۔ یہاں سے تعلیم حاصل کر کے بہت سے گریجویٹ جرمنی۔ انگلینڈ۔ امریکہ وغیرہ ملکوں میں گئے۔ اور اپنی تعلیم کی وجہ سے وہاں بھی کافی لیاقت شہرت اور قابلیت حاصل کی۔ دلیش پریم۔ سماج سیوا۔ ہندوستانی تعلیم سے لگاؤ وغیرہ کے اچھا خیال سے یہ ایک بے نظیر درسگاہ ہے +

جس گوروکل کا آغاز صرف ۳۲ برہمچاریوں سے ہوا تھا۔ آج وہ ایک وشال سنستھا کا روپ دھارن کر چکا ہے۔ تین لاکھ روپیہ سے اوپر سے اس کی عمارتیں بن چکی ہیں۔ اور دنوں دن عمارتیں بنتی جا رہی ہیں۔ اس سنستھا کا سالانہ خرچ ڈیڑھ لاکھ سے اُوپر ہے۔

ہمارے انیہ گوروکل

۱- گوروکل اندرپرستھ
۲- گوروکل کورو کھشیتر
۳- گوروکل کمالیہ
۴- گوروکل رائے کوٹ
۵- گوروکل مٹنڈو
۶- گوروکل چوہاں بھگتاں
۷- گوروکل بیٹ سوہنی
۸- گوروکل برندابن
۹- گوروکل سون گڑھ
۱۰- گوروکل چتوڑ
۱۱- گوروکل مہاودیالیہ جوالا پور
۱۲- گوروکل جہلم (۱۳) گوروکل گوجرانوالہ۔
۱۴- گوروکل شلپ ودیالیہ بھٹنڈہ (اتیادی)

کنیا گوروکل

۱- کنیا گوروکل ہاتھرس
۲- کنیا گوروکل دہرہ دون
۳- کنیا گوروکل بیگم پیٹھ
۴- کنیا مہاودیالیہ بڑودہ
۵- کنیا مہاودیالیہ جالندھر
۶- کنیا مہاودیالیہ کنکھل (اتیادی)

جس کا دارومدار دان پر ہے۔ کچھ دان ویر مہانو بھاوؤں نے چیئرز مقرر کر دی ہیں۔ جن کے سود پر پروفیسر صاحبان رکھے ہوئے ہیں۔ مگر وہ اتنی کم ہیں۔ کہ ابھی اس مد میں کافی روپیہ کی ضرورت ہے +

موجودہ سٹاف

شری سوامی ابھئے دیو جی مہاراج آچاریہ۔ شری پنڈت ستیہ برت جی سدھانت النکار مکھیہ ادھشٹاتا۔ اور ایک درجن سے اُوپر دوسرے یوگیہ پروفیسر و اُپادھیائے ہیں +

گوروکل نے آجتک کس کس کھشیتر میں کام کیا

یوں تو گوروکل اپنے جنم کال سے ہی آریہ سماج سیوا۔ دھرم سیوا۔ اور دیش سیوا کے ہر ایک پہلو میں کاریہ کرتا رہا ہے اور یہاں تک کہ ویدک دھرم کے کام میں اس کے سناتک ودیش میں پہنچے ہوئے ہیں وہاں بھی وہ اپنی کاریہ کشلتا اور دھرم پریم کا ثبوت دے رہے ہیں۔ بہت سے سناتک آریہ سماج کے منتری۔ پردھان۔ بہت اُپدیشک اور پردھان بن کر دھرم کھشیتر میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ کچھ ستیہ گرہ سنگرام میں اپنی سیوا کر چکے ہیں۔ کچھ اخباروں کے ذریعہ ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور کچھ شدھی سبھا۔ سرگنگا رام ودھوا آشرم۔ اچھوت اُدھار آدی سبھاؤں کی سیوا کے لئے اپنے آپ کو حوالہ کر چکے ہیں۔ کچھ گوروکلوں میں اپنی سیوا دے چکے ہیں۔ غرضیکہ ہر پہلو میں یہاں کے سناتک دیش کے اُپکار میں لگے ہوئے ہیں۔ کچھ بھائی اپنے سوتنتر ویوہار اور بڑے بڑے وشو ودیالیوں میں اپنی یوگتا کا پریچے دے رہے ہیں۔ کچھ ویدک اور ڈاکٹری کے ذریعہ اپنی سیواؤں سے ملک کو فائدہ پہنچا رہے ہیں +

گوروکل اور سنسکرت

گوروکل میں سنسکرت کی

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

اس اناتھالیہ میں تقریباً دو صد لڑکے لڑکیاں ہیں۔ جن کے پالن پوشن و تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کیلئے نہ صرف گھی آٹا دال وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے۔ بلکہ موسم گرما کیلئے کپڑوں اور روگیوں کیلئے ایک روگی گرہ جس کے خرچ کا اندازہ چھ صد روپیہ لگایا گیا ہے کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں سے ہماری پرارتھنا ہے کہ وہ اس بارے میں ہماری سہایتا فرمادیں جو کہ شکریہ کیساتھ قبول کیجاویگی + نوٹ:- ارسال بنام آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

نمسترن

مانیہ ور!

آپ کو یہ جان کر پرسنتا ہوگی - کہ گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی کا ۳۸ واں وارشک اُتسو ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳- چیت سمت ۱۹۹۶ مطابق ۲۲-۲۳-۲۴-۲۵- مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو بڑے سماروہ کے ساتھ گوروکل بھومی میں منایا جاوے گا- میں بڑے پریم اور آگرہ سے آپ کو اس اُتسو میں سملت ہونے کے لئے نمسترت کرتا ہوں +

گوروکل بھارت کا سب سے بڑا راشٹریہ شکھشالیہ ہے - یہاں ویدک اور سنسکرت ساہتیہ کے ساتھ ساتھ اتہاس - ارتھ شاستر - راج نیتی - فلاسفی - رسائن آدی ودودھ وشیوں کی اُچیہ تم شکھشا راشٹر بھاشا ہندی کے مادھیم دوارا دی جاتی ہے - گوروکل میں اُچیہ مانسک شکھشا کے اتیرکت برہمچریہ کے نیموں اور آشرم پرنالی دوارا ودیارتھیوں کے چرتر سدھار کے لئے وشیش اُدیوگ کیا جاتا ہے - اس سمیہ گوروکل کانگڑی تتھا اس کی شاکھاؤں میں ایک ہزار سے اُوپر ودیارتھی شکھشا پراپت کر رہے ہیں - گوروکل میں شکھشا پراپت کر جتنے بھی ودیارتھی اب تک سناتک ہوئے ہیں - ان کا بڑا بھاگ دیش - جاتی - دھرم - اور ساہتیہ کی سیوا میں اپنا جیون وتیت کر رہا ہے +

اس انوپم شکھشالیہ کا وارشک اُتسو اپنا ایک وشیش ستھان رکھتا ہے - آریہ سماج کا یہ سب سے بڑا وارشک میلہ ہے - اس میں دور دور سے ہزاروں کی سنکھیا میں نر ناری شامل ہوتے ہیں - اس ورش گوروکل کا اُتسو بہت ہی پورن ہوگا - الیبرٹ کی چھٹیوں میں جب سردی تر آپ کے دینک کاریہ سے فراغت سے ہوں گے - گوروکل کے اس اُتسو پر پدھاریئے - اور اپنی آتما تتھا من کو ترپت کیجئے -

مجھے پورن وشواس ہے - کہ آپ اپنے پریوار - بندھو تتھا اِشٹ متروں کے ساتھ پدھار کر اُتسو کی شوبھا کو بڑھائیں گے +

آپ کا درشن ابھلاشی -

(ستیہ ورت سدھانت النکار - مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

گوروکل کانگڑی کے وارشک اُتسو کا پروگرام

ویرسوار ۲۱- مارچ

پراتہ ۸ بجے "گوروکل جنم اُتسو"

شکروار ۲۲- مارچ

صبح :- ۷½ سے ۸½ بجے تک ہون تتھا بھجن - ۸½ سے ۹ تک اُپدیش سوامی برتانند جی - ۹ سے ۱۰½ تک سرسوتی سمیلن کی بیٹھک - سنسکرت میں وادوواد - وشے :-

"धर्मस्यैकमनिवार्यं न वा"

سبھاپتی :- شری پنڈت پریہ ورت جی ودیاواچسپتی -

۱۰½ سے ۱۱ بجے تک چھوٹے برہمچاریوں کی انتیا کھشری +

دوپہر :- ۱ بجے سے ۱-۳۰ تک بھجن - ۱-۳۰ سے ۲-۳۰ تک لیکچر شری پنڈت سکھدیو جی درشن واچسپتی -

۲-۳۰ سے ۳-۳۰ تک دیاکھیان شری پنڈت دیدبرت جی بان پرستھی -

۳-۳۰ سے ۴-۳۰ تک لیکچر شری پنڈت جگن ناتھ جی نروکت رتن +

رات :- ۷-۳۰ سے ۸ تک بھجن - ۸ سے ۹ تک دیاکھیان شری پنڈت بہاری لال جی کاویہ تیرتھ وشے "سوامی جی اور سوراجیہ" -

۹ سے ۱۰ تک دیاکھیان شری سوامی کیولانند جی مہاراج وشے "نروکتی یا پرورتی"

سنیچروار ۲۳- مارچ

صبح :- ۷ سے ۸ تک بھجن - ۸ سے ۱۰ تک سرسوتی سمیلن کی دوسری بیٹھک وید سمیلن -

سبھاپتی :- شری پنڈت بدھ دیو جی ودیاالنکار -

پنڈت دھرم دیو جی ویدالنکار — "ویدوں میں اتہاس"

برہمچاری آنند ۱۴ ادیں شرینی — "وید اور آتم سمرپن"

برہمچاری اوم پرکاش ۱۴ ادیں شرینی — "ویدوں میں دارسنک تتو"

برہمچاری بھیشم ۱۳ ادیں شرینی — "وید اور دیوتا واد"

برہمچاری دھرم پال ۱۲ ادیں شرینی - "وید اور ودھ ودیا"

۱۰ سے ۱۱ تک دیاکھیان شری پنڈت بیشپال جی سدھانت النکار +

دوپہر — ۱ بجے سے ۱-۳۰ تک بھجن - ۱-۳۰ سے ۳ تک "کیا بھارتیہ سوراجیہ پراپتی میں ایکتا کے بنا سمبھو ہے" وشے پر واد وواد ہوگا -

۳-۳۰ سے ۵ تک دیاکھیان شری پنڈت بدھ دیو جی ودیاالنکار -

رات — ۷ سے ۸ تک بھجن -

۸ سے ۹ تک دیاکھیان پنڈت دھرمیندر ناتھ جی ترک شرومنی -

۹ سے ۱۰ تک دیاکھیان شری پنڈت انند جی ودیاواچسپتی -

وشے :- "آریہ سنسکرتی اور گوروکل" -

اتوار ۲۴- مارچ

صبح — ۷ سے ۱۱ تک دیکھشانت سنسکار - دیکھشانت ابھی بھاشن کیندریہ اسمبلی کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے نیتا شری مادھو شری ہری اینی دیں گے +

دوپہر — ۱ بجے سے ۱-۳۰ تک بھجن - ۱-۳۰ سے ۲-۳۰ تک لیکچر شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی -

۲-۳۰ سے ۳-۳۰ تک گوروکل سمیلن - ۳-۳۰ سے ۴-۳۰ تک دیاکھیان تتھا اپیل شری پنڈت ستیہ ورت جی سدھانت النکار مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی +

رات — ۷ سے ۸ تک بھجن -

۸ سے ۱۰ تک دیایام سمیلن +

سوموار ۲۵- مارچ

صبح — ۷ سے ۹ تک ویداریمبھ سنسکار ۹-۳۰ سے ۱۱ تک جات پات توڑک سمیلن +

دوپہر — ۱ بجے سے ۱-۳۰ تک بھجن - ۱-۳۰ سے ۲-۳۰ تک دیاکھیان لالہ ہردیال جی ایم - اے - ۲-۳۰ سے ۴-۳۰ تک دلت اُدھار سمیلن -

اُتسو کی وشیشتائیں

۱- سرسوتی سمیلن اس بار اُتسو ... سمیلن کی ... ہوں گی - ایک بیٹھک میں شری پنڈت ... دیو جی ودیاالنکار کے سبھاپتتو ... ہوگا - جس میں ویدک وشیوں پر ... نبندھ پڑھے جائیں گے - ایک ... بیٹھک میں دھارا پرواہ سنسکرت ... وادوواد ہوگا +

۲- واد وِواد سمیلن "کیا بھارتیہ ... ایکتا کے بنا سمبھو ہے" اس وشے پر ... واد وِواد ہوگا - اس وادوواد ... تتھا ہندو سبھا کے درشٹی کون ... کیلئے انیک مہانو بھاؤ بھاگ لیں گے ... پنی کا پد دلیش کے پرسدھ نیتا ...

۳- آیورویدک سمیلن اس سمیلن ... دلیش ... تتھا اردواچین چکتسا کے بڑے بڑے ... وشیشگیہ بھاگ لیں گے - جس ... اور اردواچین چکتسا پدھتیوں ... سی پدھتی شریشٹھ ہے" (شلیہ ... کو چھوڑ کر) وشے پر ... واد وِواد ...

۴- دیکھشانت سنسکار اس ... دیکھشانت بھاشن ... ہوگا - بھارت کے ... نیتا اور کیندریہ اسمبلی کی کانگریس ... پارٹی کے نیتا شری مادھو شری ہری ... دیکھشانت ابھی بھاشن دیں گے ... کے اتیرکت انیک پرتشٹھت ... سناتکوں کو آشیرواد دیں گے +

کوتا سمیلن اس ورش کوتا ... میں آس پاس کے ...

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

سبھاپتی — شری ... بابو ... اکھل بھارتیہ ہری جن سیوا سنگھ ...

رات — سنگیت سمیلن

چھوٹے پنڈال میں

۲۲- مارچ کو آیورویدک سمیلن

۲۳- مارچ کو کوی سمیلن

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل شکھشا پرنالی کا مہتو

(لیکھک :- ماسٹر ستیہ نارائن راجپال پرچارک گوروکل ملتان)

...جیون کا اُدیش ستیہ ودیا کو حاصل ...ہے - اور وہ وید وغیرہ ستیہ شاستروں ...ڑھنے سننے اور سمجھنے سے پراپت ہوتی ...اور یہی وجہ ہے - کہ سب شاستروں میں ...ستیہ ودیا کی ترقی اور اشاعت کی ...ت ہے - چنانچہ راج رشی منو بھگوان ...نے دھرم شاستر میں فرمایا ہے - کہ - ...ب دانوں سے ودیا دان اُتم ہے" ...لئے رشی لوگ دُنیاوی سکھوں کو چھوڑ ...جنگلوں میں نواس کرتے اور ساگ پات ...کند مول آدی پر گذارہ کرتے ہوئے ...عمر ودیا کا دان دینے میں بسر کرتے ...اور اس کو موکھش پراپتی کا سیدھا ...سنہ سمجھتے تھے +

ستیہ ودیا کی پراپتی گوروکل مریادا کا بے نظیر سادھن

...وکل میں - گوروکل مریادا آغاز عالم ...برہما آدی رشیوں کے زمانہ سے ...منی کے وقت تک آریہ ورت کا ہم ...م مانا جاتا رہا - جس کے پرتاپ سے ...ش آریہ ورت بھومی "سونے کی چڑیا" ...جگت گورو" آدی ناموں سے مشہور ...الد یہیں سے سارے سنسار میں ... ودیا کی روشنی پھیلی +

گوروکل مریادا کی عظمت

...مارل بھٹ نے دھرم کے کھنڈن اور ...دھرم کے قائم کرنے کے لئے ...ھوں کے گوروکل میں بودھ دھرم سے ...یت پیدا کرنے کے لئے تعلیم حاصل ...سوامی شنکر آچاریہ جی - شری رام ...کرشن جی بھی تو گوروکلوں میں ہی ...ے تھے -

...چین کال کی پرتھا براہمن - دھرنج یعنی

...ری اور ویش تینوں ورنوں کے ماتا پتا ...سنتانوں کو خواہ بالک اکلوتا اور ...کے بڑھاپے میں پیدا ہوا ہو - خواہ ...کی عمر تجربہ ہو چکی ہو - براہمن - کھشتری اور ...ش اپنے بالکوں کو ۵ ویں - ۷ ویں ...ا ورش کی عمر (بالترتیب) ہونے

ہی گھر میں اُپ نین سنسکار کرا کر حقیقی و دراز عمر انسان بننے کے لئے بڑی خوشی سے ہاتھ میں ڈنڈ کمنڈل دے کر - بھگوے کپڑے پہنا کر جنگلوں کی پوتر گوروکل بھومی میں ودوان آچاریہ کی سیوا میں بھیج دیتے تھے - اور اس مریادا کو قائم رکھنے کے لئے راجہ مہاراجہ ہر قسم کی امداد کرتے تھے - اور اپنی اولاد کو گوروکلوں میں نہ بھیجنے والوں کو سزا دیتے تھے - بلکہ سب سے پہلے اپنے راجکماروں کو برہمچاری وغیرہ کرم دھرم اور ہر پرکار کی ستیہ ودیا کے حصول اور یوگیہ راجیہ ادھیکاری بنانے کے لئے گوروکل بھومی میں بھیج دیتے تھے - اور اُن کے سکھ ایشوریہ بھوگ سے علیحدہ رہ کر تکلف برداشت کرنے کی کچھ پرواہ نہ کرتے تھے - (راجوں مہاراجوں کو آج کل کے موجودہ زمانے میں اس طرف خاص دھیان دینے کی ضرورت ہے -) +

گوروکل مریادا پر چلنے کا پھل

آریہ ورت میں وید ودیا کا پرچار ہونے سے برہم رشی انگرہ - بھاردواج - وشسٹ - وشوامتر - کناد - کپل - گوتم وغیرہ اور راج رشی منو - بھرت - ہریش چندر وغیرہ دھنونتری اور چرک وسشرت آیوروید شاستر کے کرتا - پانی اور پاتنجلی وغیرہ دیاکرن ودیا کے سوریہ - اور شری رام - کرشن - شرون کمار اور پرہلاد جیسے سپوت پیدا ہوتے رہے - جن کے پوتر نام کروڑوں برس گذر جانے پر بھی آج تک دنیا میں سوریہ کی طرح روشن ہو کر بڑی شردھا اور عزت سے یاد کئے جاتے ہیں - آریہ ورت ولیش دھن دھانیہ سے بھرپور تھا - اور پرجا سکھی اور خوشحال تھی - (ایشور کرے - کہ بھارت ورش جلدی آزاد ہو) +

مہرشی دیانند کی سنجیونی بوٹی

بال برہمچاری دیانند نے آریہ جاتی کی پرانی عظمت اور شان کو پھر سے بحال

(بقیہ صـ۱۷ پر)

گوروکل شکھشا پرنالی

(از مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور)

جب کسی قوم کو ترقی کا خیال آتا ہے - تو سب سے پہلے وہ اپنے ہونہار بچوں یا یوں کہو - کہ قوم کی بنیاد کی طرف دھیان دیتی ہے - ان کی تعلیم کو ہاتھ میں لیتی ہے - تاکہ جن سنسکاروں کا اثر وہ ڈالنا چاہتی ہے - پوری طاقت سے ڈال سکے - مقام شکر ہے - کہ مہرشی دیانند کے آدیش کو پوجیہ مہاتما منشی رام جی (سوامی شردھانند جی) نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا - گوروکل شکھشا پرنالی کو جاری ہوئے قریب قریب ۳۸ سال کا عرصہ ہونے والا ہے - جس کے پکے پھلوں کا سواد آریہ جنتا لے رہی ہے - اس بھاری پرتن سے کیا نتیجہ برآمد ہوا - اسے جانچنے میں ہر ایک آریہ آزاد ہے - اس قلیل عرصہ میں گوروکل نے جہاں اپنے دلی مداح پیدا کئے - وہاں کچھ سماوچک بھی ...... سماوچک شرینی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے - ایک شبھ چنتک سماوچک جو ہت کی درشٹی سے پڑتال کرتا ہے - اور قربانی کرتا ہے - اور دوسرا بے پرواہ سماوچک - جسے صرف اعتراض کرنے سے ہی غرض ہے - اور اُسے کچھ نظر ہی نہیں آتا - صرف نقصان ہی نقصان دکھائی گوچر ہوتے ہیں - تماشا ہی تماشا دکھائی دیتی ہے - سننی دونو کی پڑتی ہے - مگر ان ستیوں کا وویک کے ساتھ آدر کرنا ضروری ہے - اور اپنی پڑتال بھی - یہ درست ہے - کہ گوروکل سے آشائیں بہت اونچی لگائی گئی تھیں - کپل - کناد - جیمنی کے خواب دلائے گئے تھے - جنتا کی ان کو دیکھنے کی اُمیدیں پوری نہیں ہوئیں - معترضوں کا تو یہاں تک کہنا ہے - کہ اگر کپل - کناد وغیرہ نہ نکلتے تو چنداں ہرج نہ تھا - وہاں گوروکل سے نکلتے ہیں دُنیاوی کاروبار کے ناقابل - پیسہ کمانے میں اسمرتھ - یہاں تک کہ ویدک سدھانتوں کا کھنڈن کرنیوالے - غرض یہ کہ انہیں سناتکوں میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی - اگر نظر آتے ہیں - تو صرف اوگن ہی - تماشا کی اصلی وجہ پر اگر ٹھنڈے

دل سے وچار کریں - تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں - کہ جن لوگوں میں کام کرنے کی طاقت کم ہوتی ہے - اُتساہ اور آتم وشواس نہیں ہوتا - قربانی کا مادہ نہیں ہوتا - ایسے لوگ ہی تھوڑا کام کرنے کے بعد پکا پکایا یا خوبصورت پھل کھانے کو بے چین رہتے ہیں - ہم میں سے بہت سے لوگوں کی یہی حالت ہے - پہلے سنگٹھن کرنا ہی نہیں چاہتے اگر کرتے بھی ہیں - تو جو کچھ کرتے ہیں اُسے سوارتھ بدھی سے کرتے ہیں - اس لئے گہرائی میں جانے کی عادت نہیں ہوتی - صرف اوپر ہی اوپر نگاہ ڈال سکتے ہیں - معترض لوگ جب گوروکل کو ناکام سدھ کیا چاہتے ہیں - تب وہ سکول اور کالجوں کے ودیارتھیوں سے اونچے اونچے عہدے اور ماہواری آمدنی کا مقابلہ کرتے ہیں - تب عام جنتا کی آنکھیں باہر کی چمک دمک کو دیکھ کر سناتکوں کو اپنی درشٹی سے اسپھل ماننے لگتی ہے - اس وقت دل سناتکوں کے سادہ جیون - سنسکرت زبان سے پریم اور ویدک سنسکرتی کی طرف سوبھاوک رجحان کو بالکل نظر انداز کر دینا ہے +

یہ کسوٹی کا معیار بہت بے انصافی پیدا کرنے والا ہے - گوروکل اس لئے قائم نہیں ہوئے تھے - کہ پیسہ و عزت کون زیادہ کماتا ہے - بلکہ اس لئے اور صرف اس لئے کہ ویدک سبھیتا کو زیادہ سے زیادہ ماننا میں بھارتیہ یووکوں کے دل میں ڈالا جاوے - دیکھنا اس نگاہ سے چاہیئے ایک قانون پڑھنے والے ودیارتھی کا امتحان قانون کی نظر سے لیا جاوے - نہ کہ ڈاکٹری لحاظ سے اُسے فیل کر دینا لازمی ہوگا - یہی بے انصافی معترض اصحاب کر گذرتے ہیں جو ہماری دماغی غلطی کا ثبوت ہے - ہماری نظر میں سرل جیون بنا کر سینکڑوں دید مہ... کے دوران اور ولیش بھگت پیدا کرنے والے گوروکل کی وہ قیمت نہیں - جو ودیشی بھاشا اور ودیشی آچار وچار میں رنگے ہوئے معزز غلام کی - وکیل اور ڈاکٹر

(بقیہ صـ۱۶ پر)

گوروکل کانگڑی کو کھلے لگ بھگ ۴۸ ورش ہو چکے ہیں۔ گوروکل جس ڈھنگ سے چل رہا ہے۔ اس کا پرنیام بھی جنتا کے سامنے ہے۔ جنتا نے بہت اچھی طرح جان لیا ہے۔ کہ گوروکل سے بہت بڑے آدرشوں کی آشا کرنا نہ اُچت تھا۔ اور نہ اُچت ہے۔ گوتم۔ کناد۔ کپل اور ویاس کن ہی سنستھاؤں کے پرنیام نہیں ہوتے۔ نہ رشی دیانند۔ جگت گورو شنکر آچاریہ۔ شری رامانج آچاریہ کسی شکشا سنستھا کے پرنیام تھے۔ مہاتما گاندھی نے پاشچاتیہ شکشا کے کیندر میں شکشا پائی۔ لیکن مہاتما گاندھی جی پاشچاتیہ شکشا سنستھا کے پرنیام نہیں۔ کوئی بھی شکشا سنستھا کسی مہان ویکتی کو جنم نہیں دے سکتی۔ جب تک کہ کسی شکشا سنستھا میں کسی بھاوی مہان ویکتی کا بالک روپ میں پرویش نہ ہو جاوے۔ نکمے سے نکمے سکولوں اور کالجوں کو اپنے سمپرک کے کارن مہان ویکتی کبھی کبھی پرسدھی دے جاتے ہیں۔ تتھا اُتم سے اُتم سکول تتھا کالج کبھی بانجھ و نجیت رہتے ہیں۔

اُتم شکشا سنستھا وہ سنستھا نہیں جس کے ساتھ کہ دو چار مہان ویکتیوں کا اچانک سمبندھ ہو گیا ہے۔ یا جس سے کہ ان دو چار مہان ویکتیوں نے شکشا پائی ہے۔ اُتم شکشا سنستھا وہ ہے۔ جس کی پرستکیاں تتھا شکشا پدھتی اس پرکار کی ہیں۔ کہ ان میں پلنے والے تتھا پڑھنے والے بالکوں کے آچرن تتھا شکشن انیہ شکشا سنستھاؤں کے سروسادھارن بالکوں کے آچرنوں تتھا شکشنوں سے شریشٹھ تتھا اُچیہ ثابت ہو سکیں۔

اس کسوٹی پر ہمیں گوروکل شکشا پدھتی کو کسنا چاہیئے۔ انیہ شکشا سنستھاؤں سے گوروکل کی شکشا سنستھا میں یہی وششٹتا ہے۔ کہ گوروکل شکشا سنستھا کی پرستکیاں تتھا شکشا پدھتی انیہ شکشا سنستھاؤں سے بھن پرکار کی ہیں۔ اور شریشٹھ ہیں۔ اس لئے ہم آشا کرتے ہیں۔ کہ گوروکل کے واتاورن میں پڑھنے والے اپنے جیونوں تتھا مانسک وکاس کی درشٹی سے شریشٹھ تتھا اُتم ہوں۔ یہ آشا کہاں تک سپھل ہوئی ہے۔ یہ آشا کیول آشا روپ میں ہی ابھی تک وِدیمان نہیں۔ اپتو پھل روپ میں بھی پرگٹ ہوئی نظر آ رہی ہے۔

گوروکل کے سناتک طبیعتوں میں پرایہ بھولے بھالے۔ چھل کپٹ سے رہت۔ رہن سہن میں سادہ۔ تھوڑے میں گزارہ کر سکنے والے۔ تھوڑی سانسارک واسناؤں والے۔ برہمچری۔ دیش اور دھرم کے ساتھ

م اُتم سمپادک تتھا لیکھک بھی گوروکل نے دئے۔ سانا جک کشیتر میں تیاگ تتھا پریم سے کاریہ کرنے والے ودوان گوروکل نے دئے۔ ان تتھا اس پرکار کی انیہ درشٹیوں سے وچار کرنے پر

گوروکل نے ہمیں کیا دیا؟

(از پروفیسر وشوا ناتھ جی ودیا النکار)

پریم رکھنے والے۔ پراچین بھارتیہ سبھیتا کے پریمی۔ تتھا بھارتیہ اور پاشچاتیہ شاستروں کے گیاتا ہوتے ہیں۔

بھارت ویاپی ستیاگرہ اندولن کے لئے جب مہاتما گاندھی نے پکار کی۔ تو گوروکل کے سناتکوں اور برہمچاریوں نے ستیاگرہ کے سپاہیوں کے روپ میں اپنی بھینٹ دی۔ اور جونہی تپچھلے ورش حیدرآباد ستیاگرہ میں ستیاگرہیوں کی آوشیکتا ہوئی۔ تو گوروکل کے برہمچاریوں نے سوچا پوروک اس اندولن میں بھاگ لیا۔ اور آریہ جگت کے پرتھم ہی نائیک (ڈکٹیٹر) شری نارائن سوامی جی کی ادھیکشتا میں گوروکل کانگڑی کے بیس ویروں نے اپنی آہوتیاں دیں۔

گوروکل شکشا پدھتی میں آرین بھاشا کا سروتھا بہشکار ہے۔ اور انگریزی پرتھم بھاشا کے روپ میں نہیں پڑھائی جاتی۔ اس کا پرنیام یہ ہوتا ہے۔ کہ گوروکل کے سناتکوں کو ہندی بھاشا میں ہی سوچنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس لئے ہندی کی جتنی پستکیں گوروکل کے سناتکوں کی پرکاشت ہوتی ہیں۔ اتنی دوسرے شکشالیوں سے نکلنے والے گریجویٹوں کی نہیں۔ اس شکشا پدھتی کا یہ بھی پرنیام ہوا ہے۔ کہ گوروکل کے سناتک "ہندی" اور "ہندوستانی" — اس بناوٹی بھید پر ہنستے ہیں۔ گوروکل کے سناتکوں کی بول چال کی تتھا لیکھ کی بھاشا شدھ ہندی ہوتی ہے۔ "ہندوستانی" کی بو تک اس میں نہیں ہوتی۔

گوروکل کے سناتکوں کے دماغوں کا بھارتیہ پراچین سبھیتا میں سنے ہوئے ہونے کے کارن ہی سناتکوں کی پستکوں میں بھارتیہ وچاروں کی ہی پردھانتا ملتی ہے۔ اور وہ بھارتیہ پراچین سبھیتا کے ہی رنگ میں رنگے ہوتے ہیں۔ گوروکل شکشا کی یہ ایک

سپھل وجہ ہے۔ گوروکل شکشا کا پرنیام یہ ہوا ہے۔ کہ گوروکل کے جس جس نگر میں جا بیٹھے ......

.... اس اس نگر میں ویدک دھرم کے کیندر کے روپ میں وہ ...... انہیں اُچت پرولساہن ملا ...... وہ کیندر ایک بہت بڑی پرچار کی ...... میں بھی پرگٹ ہو سکتے ہیں۔ جہاں اُچت پرولساہن ملا ہے۔ وہاں اپروکت کتھن ستیہ ستارہ ہوا ہے۔ ...... شکشا کا یہ بھی پرنیام سپشٹ ...... ہوتا ہے۔ کہ گوروکل کے سناتکوں ...... ودیا استھ یکتی اور پرمانوں کے آدھار ...... ہوتے ہیں۔ اور وہ پاشچاتیہ شکشا ...... شکشت دماغوں کو بھی اپیل کرتی ...... ویدوں میں مول روپ سے سب ...... ودیمان ہیں۔ اس لئے ویداربھ کر ...... ودوان جب تک بھارتیہ ادھیاتم ...... تتھا پاشچاتیہ بھوتک شکشا اور ...... شکشا سے اچھے پنڈت نہ ہوں ...... وہ ویدوں کے اسلوں کے ...... ہو سکتے۔ گوروکل کانگڑی کی شکشا ...... میں ان تینوں شکشاؤں کا ایک ...... سمشرن ہے۔ اس لئے گوروکل ...... کے ویدارتھ میں یکتی یکتتا تتھا دگیا ...... ادھک دکھائی پڑتا ہے۔ آریہ سماج ...... لئے واستو میں یہ بڑے ہرش کا ...... کیونکہ آریہ سماج کی ویدارتھ شیلی ...... شکشا پدھتی کے کارن ایک نوینتا ...... حکیتی رکھتا۔ یہ مانگتا اور وگیانکتا ...... ہوا ہے۔

کئی لوگ کہتے ہیں کہ ویدوں میں وشواس ...... درشٹی سے گوروکل کے سناتک پرایہ ناستک ...... ہیں۔ پرنتو ان کا یہ کتھن بھرم مولک ...... بدی دماغ سوتنترتا سے نہیں سوچ ...... ویدارتھوں میں نوینتا کی جھلک بھی نہیں ...... اور دماغ جب سوتنترتا سے سوچنے ...... میں کبھی کبھی حد سے زیادہ سوتنترتا کا ...... ہو جاتا ہے۔ یہ پرورتی سوابھاوک ہے ...... گھبرانے کی ضرورت ہے۔ ویدوں کی ...... آزادی سے سوچنے والوں پر بھی اپنا ...... اوشیہ ڈالے گی۔ پرنتو یہ نشچیہ رکھ ...... کہ اندھ وشواسیوں کی اپیکشا سوتنتر ...... کی درشٹی سے ویدوں کو گورب کے ...... کہلانے والے گوروکل کے سناتک کئی ...... ہیں۔ اور ویدوں کی سچائی کے ادھک ...... ہیں۔ اسی پرکار آریہ سماج کو اچھے ...... "گوروکل" نے دئے۔ ہندی پتر وا ......

...... اس پرکار کی انیہ درشٹیوں سے وچار کرنے پر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

۱۔ ہر سال منافع ملتا ہے۔

۲۔ مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگتا ہے۔

۳۔ اس روپے کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے میں لگاتا ہے۔

۴۔ اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ¾ قیمت پر دیتا ہے۔

۵۔ مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پرچار کیلئے دیتا ہے۔

۶۔ منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپے کا ہے۔ جو قسطوں میں لیا جاتا ہے۔

۷۔ منڈل پنشن یا پوری قسطوں پر اُدھار بھی حصہ داروں کو دیتا ہے۔

۸۔ بیروزگار پرشکشت آدمیوں کو روزی پر لگاتا ہے۔

۹۔ ویدک پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کے پرکاشن کا یتن کرتا ہے۔

۱۰۔ چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

اتنے بڑے کام کر کے بھی وہ کسی سے دان یا چندہ نہیں لیتا۔ پھر کیا آریوں کا فرض نہیں ہے کہ منڈل کے زیادہ سے زیادہ حصے لے کر اس کے کاموں کو بڑھا دیں۔

مفصل حالات کے لئے پتہ:۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

گوروکل شکشا پرنالی کی وشیشتا

(لیکھک:- پنڈت رامدیو جی شاستری شولاپور)

جب تک بھارت میں گوروکل شکشا پرنالی کا پرچار رہا۔ دلیش کلا کوشل اور آتم گیان کا بھنڈار رہا۔ اور سنسار میں اس کی کیرتی کا وستار رہا۔ منو مہاراج لکھتے ہیں:-

एतद्देशप्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः ।
स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्वमानवाः ॥

ارتھات:- اس بھارت دلیش میں پیدا ہوئے براہمنوں سے سارا سنسار اچھے اچھے چرتروں کی شکشا لیا کرتا تھا۔ کوئی صنعت و حرفت ایسی نہ تھی۔ جس کا مول سرورت بھارت ورش نہ تھا۔ ساری دنیا میں بھارت ورش کی عظمت اور اس کی روحانیت کا ڈنکہ بجتا تھا۔ دلیش دلیشانتروں میں ہمارے آریہ راجہ راجیہ کرتے تھے۔ مہابھارت میں ایک جگہ آتا ہے۔ کہ جب یدھشٹر نے راجسو یگیہ کیا۔ تو تمام دلیشوں کے راجہ اُن کے پاس تحفے لے کر آئے۔ ان میں افریقہ کی بربر جاتی کا بھی ایک راجہ تھا۔

بھارت کی یہ شان کب تک رہی؟ جب تک دلیش میں گوروکل پرنالی کے انوسار تعلیم ملتی رہی۔ جب طالب علموں کی تعلیم ولاسیتا سے دُور تھی۔ جب برہمچاری عالیشان محلوں میں تعلیم پانے کی بجائے جنگلوں میں پرن کٹیروں میں سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ کوئی زمانہ تھا۔ کہ آریہ ورت کی اس سادگی پر۔ رشی منیوں کے اس پوتر اور سانوک جیون پر دُنیا فریفتہ تھی۔ یونان کے بادشاہ سکندر نے جب بھارت پر حملہ کیا۔ اور افلاطون سے کہا۔ کہ میں بھارت میں جا رہا ہوں۔ بتائیں آپ کے لئے وہاں سے کیا تحفہ لائیں؟ تو افلاطون نے ہاتھی لانے کو نہیں کہا۔ سونا جواہرات نہیں مانگے۔ بلکہ جواب میں یہ کہا۔ کہ "آتے ہوئے بھارت سے ایک فلاسفر لیتے آنا۔"

سکندر نے بھارت میں آکر پُوچھا۔ کہ فلاسفر کہاں ملتے ہیں؟ لوگ اس کی بات پر ہنسنے لگے۔ سکندر سمجھتا تھا۔ کہ شائد فلاسفر شہر سے جانتے ہوں گے۔ چنانچہ اس نے اپنے سفیر کو فلاسفر لانے کے لئے بھیجا۔ سفیر نے لوگوں سے پُوچھا۔ کہ فلاسفر شہر کے کس حصہ میں رہتے ہیں؟ لوگ ہنس پڑے۔ آخر اسے پتہ چلا کہ بھارت کے فلاسفر بڑے شہروں میں نہیں رہتے بلکہ یہاں کا سب سے بڑا فلاسفر ایک ڈنڈی سوامی ہے۔ سفیر اُس کے پاس گیا۔ اور کہا۔ "مہاراج آپ کو سکندر نے بلایا ہے۔"

ڈنڈی سوامی ہنس کر بولے۔ "اگر سکندر کو میری ضرورت ہے۔ تو وہ خود میرے پاس آ جائے۔"

سفیر چلا گیا۔ اور سکندر کو سارا ماجرہ کہہ سنایا۔ سکندر بڑی شردھا سے ننگے پاؤں ڈنڈی سوامی کی کٹیا پر آیا۔ اور بڑی عزت سے یونان لے گیا۔ یہ تھا جنگلوں کی شکشا کا پربھاؤ۔ جب یہ شکشا تھی۔ تو اُس سے بڑے بڑے فلاسفر نکلتے تھے۔ رام جیسے آدرش پُرش پیدا ہوتے تھے۔ کرشن جیسے نیتی اور روحانیت کے دھرندر ودوان بنتے تھے۔ ارجن جیسے تیر انداز اور بھیم جیسے گدا کے دھنی یودھا نکلتے تھے۔ لیکن جب سے تعلیم کا ذریعہ سکول اور کالج بنے۔ سوائے اس کے کہ تعلیم حاصل کر کے سرکاری نوکریاں حاصل کی جائیں۔ اس کا کوئی دوسرا اُدّیش رہ ہی نہیں گیا۔ نہ ودیارتھیوں کے دل میں گوروؤں کے پرتی وہ مان ہے۔ اب تو ودیارتھی ادھیاپکوں کو اپنا نوکر سمجھتے ہیں۔ اُن کے دل میں گورو کی عزت پچاس یا سو روپیہ کے نوکر کی سی ہی رہ گئی ہے بھلا جس ادھیاپک کے پرتی ودیارتھی کے ہردہ میں شردھا نہ ہو۔ اس سے وہ کیا لابھ اُٹھا سکتا ہے؟ اور ادھیاپک ورگ بھی کہاں تک سانوک ورتی سے ودیارتھیوں کو شکشا دے سکتے ہیں؟

گوروکل کی شکشا گورو کی سیوا کا کتنا اُچیہ آدرش رکھتی ہے؟ دوارکا کا بھاوی راجہ کرشن اپنے متر سداما کے ساتھ روز جنگل میں گورو کے لئے ہون یگیہ کی سمدھا (لکڑیاں) چننے جایا کرتا تھا۔ یدھشٹر۔ ارجن۔ دریودھن راجاؤں کے پتر ہوتے ہوئے بھی درونا آچاریہ کی سیوا بڑی بھگتی سے کیا کرتے تھے۔ لیکن آج کچھ اور ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ کالجوں کے پروفیسر جب تک کالج میں لیکچر دیتے ہیں۔ اُسی وقت تک ان کا مان ہے۔ باہر آکر کہاں کا گورو اور کس کا پروفیسر؟

گوروکل کی شکشا برہمچاریوں کو سادہ جیون ویتیت کرنا سکھاتی ہے۔ جس میں شُدھتا اور سداچار کا ملاپ ہے۔ لیکن کالجوں کی شکشا ہمیں شُدھ اور آچارمان جیون سے ہٹا کر وِلاس کے جیون میں لا ڈالتی ہے۔ اب کے ودیارتھیوں کی بھاونا اور ان کا رہن سہن اس شلوک میں درشت کیا گیا ہے۔

[illegible]

ارتھات:- آج کل کے طالب علم کوٹ۔ بوٹ۔ پتلون۔ ٹیڑھے بال۔ منہ میں چُرٹ۔ گھڑی۔ چھڑی کو سدھار نے میں ہی سارا دن لگا دیتے ہیں۔ شکشا کا کہاں دھیان؟

گوروکل شکشا کے ابھاؤ سے جہاں ودیارتھیوں میں ولاس آیا۔ وہاں انہوں نے اپنی سبھیتا۔ اور پراچین آدرش کو بھی تلانجلی دے دی۔ اپنی ماتری بھاشا اور پراچین ساہتیہ سے اُن کی رغبت نہ رہی۔ وہ مغربی سبھیتا پر لٹو ہو گئے۔ اور مغربیت کی اُمڑتی ہوئی رَو میں بہتے چلے گئے۔ نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ہمارے دلیش کے ودیارتھیوں میں آتم ابھیمان نہ رہا۔ ان میں قومیت کے بھاؤ نہ رہے۔ اپنی سبھیتا سے پریم نہ رہا۔ سودیشی اشیاء اور سودیش سے پیار نہ رہا۔ جس کا بھیانک پرنام آج بھارت واسیوں کے سامنے ہے۔

مجھے انگریزی شکشا سے گھرنا نہیں۔ میں اسے دویش کی درشٹی سے نہیں دیکھتا لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں۔ کہ جو شکشا میرے دلیش کے بچوں کے دل میں بھارت ماتا کے لئے پریم بھاؤ بڑھاتی ہو۔ وہ ہمارے لئے بڑی ہانی کارک ہے۔ جس شکشا میں ہماری پراچین سبھیتا سؤرکشت ہو۔ جو ہمیں قومیت کے گہرے رشتہ میں منسلک کر دے۔ وہی ہمارے لئے لابھ پرد ہے۔ ایسی شکشا گوروکل کی ہی ہو سکتی ہے۔ جس کا مادھیم سنسکرت بھاشا ہے۔ جس میں ہمارا پراچین ساہتیہ ہے۔ تتھا جس کی کتابوں کو رچنے والے ہمارے پراچین رشی منی ہیں۔ جن کے دماغ کا لوہا سارا سنسار مانتا ہے۔

جرمنی کے سکولوں میں جرمنی کے فلاسفروں کی تصانیف کو مکھیہ رکھا جاتا ہے۔ دیگر ملکوں کے مصنفوں کی کتب دوسرے درجہ پر پڑھائی جاتی ہیں۔ یہی حال جاپان کا ہے۔ وہاں انگریزی پڑھائی تو جاتی ہے۔ لیکن گون روپ میں۔ جاپان میں پہلا درجہ اپنی قومیت کے لٹریچر کو حاصل ہے۔ اس کے بعد دیگر ممالک کا لٹریچر پڑھایا جاتا ہے۔ فرانس میں شیکسپیئر کو وہ درجہ حاصل نہیں۔ جو وہاں کے اپنے مصنفوں کو حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان دلیشوں کے ودیارتھی اپنے دلیش کیلئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ گوروکل کی شکشا کا مادھیم آریہ ورت کی ساہتیہ کی بھاشا ہے۔ یہی گوروکل شکشا کی خاصیت ہے۔

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ صرف سولہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کے لئے جو قطعی نامرد و بے کار ہو گئے ہیں بینظیر ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک ہے۔ محصولڈاک ۷ر

کام دیو تیل رجسٹرڈ بغیر پھوڑہ پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دُور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک ۷ر

رتی بھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوتِ باہ و امساک کیلئے دُنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں۔ قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک سات آنے

ملنے کا پتہ

مینیجر اوشدھ بھنڈار فیروزپور شہر

پراچین گوروکل کیسے ہوتے تھے؟

(لیکھکہ: شریمتی سوشیلا دیوی ودیا النکرتا)

اتہاس کے دیکھنے سے ہمیں معلوم ہوگا کہ پُرو کال میں شکھشا کے کیندر گوروکل ہی ہوُا کرتے تھے۔ اس سمیہ آج کل کی سی عالیشان بلڈنگیں نہ تھیں۔ تپوبن ہی گوروکل کے لئے اُپیکت سمجھے جاتے تھے۔ ایک ایک گورو کے پاس ہزاروں کی سنکھیا میں ششیہ منڈلی ہوُا کرتی تھی۔ یہ گورو اپنے وشئیوں کے پرکانڈ پنڈت ہوتے تھے۔ ان گوروؤں کو آچاریہ نام سے سمبودھت کیا جاتا تھا۔ کیونکہ یہ شکھشا کے ساتھ ساتھ ششیوں کی شکھشا کے پردھان انگ سداچار کی شکھشا بھی دیا کرتے تھے۔ آچاریہ اُسی کو کہا گیا ہے۔

आचारं ग्राहयति आचारवान् भवतीति च ॥

اُداہرن اسطرح مہابھارت میں کنو کل پتی کا وسترت ورنن آیا ہے۔ وہاں انیک ودیارتھی ودیا ادھین کرتے تھے۔ مہابھارت میہالسا پرشٹھ ۲۱۱ میں شری بُت چنتا منی ونائیک وئید لکھتے ہیں کہ:۔ "کنو کل پتی کے آشرم میں انیک رشی رگ وید کے منتر پڑھتے تھے۔ برنستھ مبتی سام وید کا گان کرتے تھے۔ سام اور اتھرو وید کے منتروں کا پدکرم سہت اُچارن سُنائی دیتا تھا۔ وہاں پر ایک ہی شاکھا میں انیک شاکھاؤں کا سماہار کرنے والے۔ اور انیک شاکھاؤں کی گنا دادیوں کا سمودائے ایک ہی شاکھا۔ میں کرنے والے رشیوں کی دھوم تھی"۔ ان ہی آچاریوں کے نام پر کبھار دو انیک آدی کی لوتر چل پڑے تھے۔ ان گوتر پرورتک آچاریوں کا کال بہت ہی پراچین ہے۔ ششیہ گن انہیں پتری تلیہ سمجھتے تھے۔ منوسمرتی میں:۔

"मातृमान् [illegible]"

لکھا ہے۔ ان رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید اتھرونڈ وید چتر وید منتر دا پتاؤں کے ناطے پوتے ششی پرششیوں کا گوتر ہو جاتا تھا۔ اسی پرکار جہاں بہت سے گوروؤں کے پاس ایک بڑی ششیہ منڈلی تیار ہو کر دید ابھیاس یگیہ انشٹھان آدی کرموں کو کیا کرتی تھی۔ انہیں "گوروکل" کہا جاتا تھا۔ پراچین کال میں آج کل کی بھانتی ودیا اُپارجن کے لئے دھن کی اوشکتا نہ تھی۔ اس سمیہ تو برہمچاری گن یگیہ انشٹھان میں پریبتی رکھنے والے دھرم شِکشک آچاریوں کے لئے جنگلوں سے سمدھا چُن کر لے جایا کرتے تھے۔ اُداہرن اسطرح پرشن اُپنشد کا یہ تھم منتر دیکھئے:۔

सम ह वै तत्सर्वं वक्ष्यतीति ते ह समित्पाणयो भगवन्तं पिप्पलाद मुपसन्नाः (१)

اسطرح "پرسدھ آچاریہ اس سب آتم سوروپ کو ہمارے لئے کہیگا۔ ایسا مان کر ہاتھوں میں سمدھاؤں کو لئے ہوئے وہ سکیش آدی چھ رشی پوجیہ گورو پپلاد رشی کے پاس پوچھنے کو گئے"۔ اتر گت اس کے بھوجن وستر آدی کا بھار بھی ان برہمچاریوں پر نہ تھا۔ اسطرح اس سمیہ کے تینیت گرہستھیوں نے اس کا بھار اپنے اُوپر لے رکھا تھا۔ اس سمیہ کی گرہنیاں دان یگیہ کرنا پرم دھرم سمجھتی تھیں۔ تتھا بھوجن کا کچھ بھاگ ان برہمچاریوں کیلئے نکال اپنے گرہ دوار پر استھت ہو ان برہمچاریوں کے شبھ آگمن کی پرتیکھشا کیا کرتی تھیں۔ اور برہمچاری گن ٹھیک سمیہ پر

भवति भिक्षां देहि
भिक्षां भवति देहि,
देहि भिक्षां भवति

ان مدھر شبدوں سے بھکشا مانگ کر اپنے گرودیوں کے چرنوں میں رکھ انہیں بھوجن کرا کر یگیہ ششٹ موئم کھایا کرتے تھے۔ اس بھکشا ورتی سے ودیا اُپارجن کرتے ہوئے برہمچاری بڑے پرسن بدن رہا کرتے تھے۔ راجہ اور رنک کے پتر میں کچھ بھی انتر نہ ہونے سے ایک دوسرے کا ترسکار یا بدا بیکشا ورتی کے بھاؤ انہیں معلوم نہ تھے۔ سمتا اور پریم کا اٹل سامراجیہ

(بقیہ صفحہ ۷۵ پر)

جیون کو سُورگ دھام بنانے کے لئے

جیون کا آنند

دونوں حصے عہ

(سنشودھت دوسری وردھت)

پتر لیشٹھی یگیہ یعنی سکھی گرہستھ

قیمت ۶ر

(سنشودھت دوسری وردھت)

ضرور پڑھیئے آپکی جیون نیّا ناشک گہرے سمندر سے پار اُتر جائیگی

پوجیہ شری مہاتما نارائن سوامی جی بکھت بھومکا اور شاسترارتھ مہارتھی رامچندر جی دہلوی

مہوپدیشک آدی ودوانوں کی اعلیٰ سمّتیاں گرنتھوں کی اُتمتا کی ڈیوڑھیاں ہیں

لیکھک:۔ آریہ جگت کے پرسدھ ودوان ودیا بھوشن شری پنڈت سرہند شرما جی گوڑ کاویہ وید تیرتھ ساہتیہ اُپادھیائے بھنگ رتن سابق مہوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور گوروکل کانگڑی۔ پروہت آریہ سماج حصار۔ ملتان سرگودھا۔ لائلپور۔ مانڈلے (برہما)۔ راولپنڈی۔ دہلی وغیرہ۔

جیون کا آنند

(دو حصے)

جس دیکھنی کے ہاتھ میں ہیں اس سے سمست روگ شوک کوسوں دور بھاگ جاتے ہیں۔ اور وہ دیکھنی سانسارک آنند کا سچا اُپ بھوگتا بن جاتا ہے۔ اس میں دید کی گنگا جمنا سرسوتی آدی ندیوں اور تیرتھوں کے سنان سے پاپ ناش اور شریر کی ۱۰۱۔۲۰۱/۲۰۷ لس ناڑیوں کا یوگک ورنن تتھا بغیر دوا کے تمام دید یہ کی رکھشا کے لئے یوگ ودھی کا اپورو ندان ہے۔ آپ کے جیون کی نراشا جنک کالی کالی گھنگھور گھٹائیں اس گرنتھ کے پڑھنے اور سننے مانتر سے ہی چھن بھن ہو جائیں گی۔ تتھا دیمک کی طرح ہی روگ شوک سے گھرا ہوُا جیرن شیرن اور نیرس ہوُا ہوُا آپ کا جیون یکدم ہرا بھرا ہو کر لہلہانے لگے گا۔ اس میں بکھ سے سر پرینت ہونے والے پرتیک روگ کا کامن ندان اور انبھوت چکتسا ہے۔ بس ایک بار اسے پڑھ دیکھئے۔ آنکھیں کھل جائیں گی۔ اس کو پڑھ کر ششش نیچے ہوئے اپنے جیون کی رکھشا کر لیجئے۔ نہیں تو پچھتانا پڑے گا۔

پتر لیشٹھی یگیہ یعنی سکھی گرہستھ

یگیہ کر کام دھک کہا ہے۔ کیونکہ اس کے دوارا منش اپنی پرتیک کامنا کو پورا کر سکتا ہے۔ پرنتو کس ودھی سے اور کیسے ہو اس بات کا اس میں سچتر ورنن ہے۔ اگر یگیوں کی چمتکار کو آپ اس کلیگ میں بھی اپنی آنکھوں سے پرتیکش دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک بار اس پتر لیشٹھی یگیہ کو اوشیہ ہی پڑھ جائیے۔ پتر نراشش دکھی استری پرشوں کا اندھیرا گھر مہاراج دشرتھ کی طرح ہی پتر چندر کے درشن سے جگمگا اُٹھے گا۔ نومیتی اور یوک سماج اسے پڑھ کر اپنی آگمت کا مناؤں کو سپھل اور نیرس جیون کو سپھل بنا سکتے ہیں۔

انیہ اُپیوگی پستکیں

وید میں سرشٹی کر م آریہ ۳ پیسے۔ بجھو دش چکتسا ۲ر ششیہ سندیش ڈیڑھ آنہ۔ وید وید انگ ڈیڑھ ۲ ۃ بھینگر پرود ۲ر

ملنے کا پتہ:۔ شری پنڈت سرہند شرما گوڑ۔ بیوٹی ہاؤس دہلی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل چلیئے!

(از شری ہری ونش جی ودیالنکار گوروکل کانگڑی)

...ورش گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا
...وان وارشک اُتسو ۲۲ سے ۲۵۔ مارچ
...گوروکل کی شرپہ بھومی میں اپوُرو
...ساہ ایوم سج دھج کے ساتھ منایا جاویگا
...جس دن کی پرتیکھشا اُتسک نینوں
...را ایک سال سے کر رہے ہیں۔ وہ
...آنے ہی والا ہے۔ یہ سماچار جان کر
...آریہ جنتا کے ہردے میں اپار ہرش
...پڑے گا۔ پراچین رشیوں دوارا
...پرشنست ہردوار کی اس تپو بھومی
...پدارپن کرتے ہوئے آپ کا ہرش
...نہ اُمڈے گا؟ اس سمیہ گوروکل کانگڑی
...سا سچا تیرتھ آپ کو ڈھونڈنے پر بھی
...بھومنڈل میں نہ ملے گا۔ ادھونک تیرتھ
...دوشت ہو چکے ہیں۔ گوروکل کا اننا
...دھ وانا ورن اور گنگا کے کنارے
...کی اُپتیکا میں وید شاستروں کا
...میں کتنا آنند دائی ہے۔ یہ آپ انوبھو
...کے ہی جانیں گے۔ اننی سندر گنگا کی
...دھارا اور پرکرتی کی انوپم شوبھا آپ کو
...پھر کہاں سے اُپلبدھ ہوگی۔ اور
...درشیہ کی ذرا کلپنا کیجئے جبکہ آپ ایسے
...تستھان پر گوروکل میں دلدشک
...اُتسو ہوگا۔ جس میں آریہ سماج کے اُچیہ
...کے سنیاسیوں ایوم ودوانوں کے
...ویش نتھا دیاکھیان ہوں گے۔ سونے
...سہاگہ ہونا اسی کا نام ہے۔ ہمارا
...سے ساگرہ نویدن ہے۔ کہ آپ اس
...پر کرتو ہو کیجئے۔ اور اپنے بندھو۔ باندھو۔
...اشٹ منتر۔ پتر کلتر کے ساتھ انیت
...پر گوروکل اوشیہ پدھارئیے۔ آپ
...یہاں آنے پر ٹھہرنے کا سنان دھیان
...کھان پان آدی سبھی باتوں کا سمو چیت
...بندھ رہے گا۔ اور آپ کو کسی پرکار کا
...شٹ نہ ہو۔ اس بات کا پورا دھیان
...جائے گا۔

اس اُتسو کے ساتھ گوروکل اپنے
...ن کا ایک انیہ ورش سماپت کر رہا
...پیہ اپی گوروکل کا جیون کیول
...ورش کا ہے۔ کنتو اس الپ کال میں
...دیش نے شکشا کھیتر میں

جو کبھی اُنتی کی ہے۔ ایک سمیہ تھا۔ جبکہ شکشا کے مادھیم۔ آشرم جیون آدی انیک باتوں میں ہمارے دیش کی شکشا سنستھائیں گوروکل سے بہت پچھڑی ہوئی تھیں۔ تب ہمیں گرو تھا۔ کہ ہمارا گوروکل جگت میں ایک نئی کرانتی کا اُتسک اور پتھ پردرشک ہے۔ دھیمے دھیمے ہماری دیکھا دیکھی الفدا سمیہ کے پربھاؤ سے دیش کی شکشا سنستھاؤں نے سدھانت روپ میں اُن سب باتوں کو سویکار کر لیا۔ کہ جن کے آدھار پر گوروکل کی شکشا اولمبت ہے۔ اس سمیہ بھارتیہ شکشا کے وکاس میں دوسرا یُگ آیا۔ بنارس میں ہندو وشو ودیالیہ۔ وزگاپٹم میں آندھر وشو ودیالیہ اور حیدرآباد (دکن) میں جامعہ عثمانیہ کا جنم اسی یُگ میں ہوا تھا۔ کنتو انہی دنوں مہاتما گاندھی کے نیتر تو میں وہ پرچنڈ لہر بھی دیش میں آئی۔ جس سے کھلے روپ میں دیش کا دھیان راشٹریہ شکشا کی طرف آکرشت ہوا۔ اسی زمانے میں کاشی۔ گجرات اور ملائیلم آدی ودیا پیٹھ قائم ہوئے۔ یہ سنتوش کی بات ہے۔ کہ ان سب ودیا پیٹھوں نے گوروکل کے شکشا کرم و آشرم جیون کو کافی حد تک اپنایا۔ دہلی کے نکٹ جمنا کے پونیہ تٹ پر چھوٹے ودیارتھیوں کے لئے جامعہ ملیہ دوارا ستھاپت نئے آشرم ہماری اس بات کے جولنت پرمان ہیں۔ اب سارے دیش کے شکشا کرم میں ایک نئی کرانتی ہونے جا رہی ہے۔ کرانتی کی اس اُتھل پتھل میں ہمارا گوروکل کیا بھاگ لے سکتا ہے؟ اس کا نرنیہ کرنا ہر ایک گوروکل پریمی کا فرض ہے۔ گوروکل کا وارشک اُتسو اسی پنیت کرتویہ کی یاد دلاتا ہے۔ ہمیں آشا ہی نہیں اپتو نشچیہ ہے۔ کہ سب بھاری سنکھیا میں اُپستھت ہو کر جہاں اس اُتسو کو سپھل بنائیں گے۔ وہاں گوروکل کی اُنتی کے لئے بھی سکریہ پرامرش دے کر ہمیں انوگرہیت کریں گے۔

کئی سامیک پرستھتیوں کے کارن اس ورش کا اُتسو وشیش مہتا لئے ہوئے ہوگا۔

اُتسو کو روچک۔ آکرشک اور شکشا پرد بنانے کا ادھیکاری ورگ بھرپور پرتین کر رہے ہیں۔ آشا ہے۔ کہ اس مہوتسو کا ونیش پرستھائی پربھاؤ پڑے گا۔ سرسوتی سمیلن۔ کوینا سمیلن۔ وید سمیلن آدی آدی ومدھ سمیلن وشیش روپ سے پورن ہوں گے۔ ۲۲۔ مارچ کو دیکشانت سنسکار ہوگا۔ اور اس اوسر پر نوسناتکوں کو اُپادھی پردان کی جائے گی۔ دیکشانت بھاشن کے لئے برار کے ایک مانیہ نیتا اور کیندری اسمبلی کی نیشنل پارٹی کے نیتا شری مادھو شری ہری انی سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ ہرش کا وشے ہے۔ کہ انہوں نے ہماری پرارتھنا سویکار کر لی ہے۔ اُپرو کت باتوں کو درشٹی میں رکھتے ہوئے ہم تو آپ سے یہی پرارتھنا کریں گے۔ کہ پرتیک آریہ کو اپنے پریوار نتھا اشٹ متروں سمیت اس مہوتسو میں آنا چاہیئے۔ اور اس سارے پروگرام کا لابھ لے کر ہی لوٹنا چاہیئے۔

انت میں ہم پنہ آشا کرتے ہیں۔ کہ آریہ جنتا ادھک سے ادھک سنکھیا میں بھاگ لے کر گوروکل اُتسو کو پورن روپ سے سپھل بنانے کا پرتین کرے گی۔

بھارت کی آگامی شکشا

(لیکھک: شری بت برہم سروپ جی ایم۔ اے پرنسپل دھرم سماج کالج علیگڑھ)

ورتمان شکشا سے جسے دیکھو وہی استنتشٹ دکھائی دیتا ہے۔ اس کے کئی ایک کارن ہیں۔ ان میں سے کچھ تو دوشت شکشا پرنالی سے اور کچھ دیش کی ورتمان استھتی سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ پرنتو سب دوش شکشا پرنالی کے سر مڑھ دئے جاتے ہیں۔ میرا اس میں مت بھید ہے۔ شکشا پرنالی میں دوش اوشیہ ہے۔ پرنتو وہ کسی سیما تک ہے۔ جس سمیہ یہ شکشا پرنالی آرنبھ کی گئی تھی۔ یہ اس سمیہ کے نتانت انوکول تھی۔ اسی شکشا نے سمیہ کو بدلا۔ اتنا بدلا۔ کہ اب شکشا پرنالی میں پری ورتن کرنے کی آوشیکتا پرتیت ہو رہی ہے۔ اپتو یوں کہنا چاہیئے۔ کہ یہ شکشا پرنالی اب سے ۲۵ ورش پورو ہی بدل جانی چاہیئے تھی۔ یہی کارن ہے۔ کہ شکشا پرنالی میں اب اتنے دوش درشٹی گوچر ہوتے ہیں۔

میری الپ بدھی میں ایک بہت بھاری اور پربھاوشالی دوش شکشا پرنالی میں یہ ہے۔ کہ سارے دیش کے نہیں۔ تو کم از کم پرتیک پرانت کے سارے سکول ایک ہی شکشا پرنالی کے انویائی ہیں۔ اور نیون ادھک ایک ہی ڈھنگ سے پڑھا کر ایک ہی سانچے کے منش ڈھالے جا رہے ہیں۔ مانو منش منش نہیں ہے۔ دھاتو کے ٹکڑے ہیں۔ تتھا مٹی کے تودے ہیں۔ کہ سانچے میں ڈھال کر یا کمہار کے چکر پر چڑھا کر ایک ہی قسم کے ہزاروں برتن بنا ڈالے۔ یہ ایک بڑی بھاری بھول ہے۔ جس کے کارن ہماری شکشا پرنالی سپھل نہیں ہو رہی۔

دیکھا جاتا ہے۔ کہ ایک ہی پریوار میں چار بھائیوں میں سے ایک بھائی ایک بہت بڑا یوگی یا کاریہ کرتا بن جاتا ہے۔ اور دوسرے دو بھائی مدھیم شریݨی کے منش بن کر رہ جاتے ہیں۔ اور چوتھا بھائی نپٹ گنوار یا نکھٹو بن جاتا ہے۔ یہ سمبھو ہے۔ کہ یدی ان کی استھتی میں کچھ ایسا پری ورتن کر دیا جاتا۔ جس سے مدھیم شریݨی کے بھائی اونچی شریݨی میں پہنچ جاتے۔ اور نپٹ گنوار سمبھوتہ مدھیم شریݨی کا منش بن جاتا۔ مگر ہمارے دیش میں اس بات کی گنجائش نہیں ہے۔ یہاں تو سب دھان ۲۲ پنسیری کا حساب ہے۔ ہر ایک سکول میں ایک ہی پاٹھیہ کرم۔ ایک ہی پریکشا۔ اور ایک ہی کھیل اتیادی ہوں۔ تب تو سکول سو یکرت ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ اس کا پھل یہ ہوتا ہے۔ کہ جس بالک میں بڑھئی بننے کی یوگیتا ہے۔ اس کو بھی اور جس میں کوی بننے کی یوگیتا ہے اس کو بھی ایک ہی سانچے میں ڈھال کر وکیل بنایا جا رہا ہے۔ نہ وہ وکیل ہی بنتا ہے۔ اور نہ وہ کوی ہی رہتا ہے۔ اور نہ بڑھئی ہی بنتا ہے۔ بلکہ وہ ایک گورکھ دھندہ ہو جاتا ہے۔ جس کو اُٹھائے چین نہ بیٹھا ئے چین۔ آج کل پھر بڑے

(باقیہ صفحہ ۱۷ پر)

ساماجک سماچار

سنت نگر لاہور ۱۳-۲-۴۰ کو شری رام پرشاد جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار کیا گیا - دو روپیہ دان ملا - ۱۳-۲-۴۰ کو پنڈت منشی رام منتری نے ایک وواہ سنسکار کرایا - دس روپیہ دان ملا - ۱۸-۲-۴۰ کے ساپتاہک ست سنگ میں پنڈت ... جی کا ویاکھیان ہوا - ۱۸-۲-۴۰ کو مہاشہ کرشن لال جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار ہوا - ایک روپیہ دان ملا - سماج میں ایک ریڈنگ روم اور پستک پاٹھ شالہ کھول دی گئی ہے + (گردھاری لال منتری)

گنپت نگر دیانگر کے لالہ آریہ منی کا وواہ لالہ سنت رام کی سپتری سے ہوا - سنسکار کا پربھاو اچھا رہا + (منتری آریہ سماج ہذا)

ماڈل ٹاؤن لاہور ماڈل ٹاؤن سوسائٹی نے بلا کرایہ ... آریہ سماج مندر بنانے کی اجازت ... دی ہے - دانیوں کو مندر ... میں سہایتا دینی چاہیئے - ۱۸-۳-۴۰ ساپتاہک ست سنگ ہوا - رائے صاحب ... رام کی والدہ کا مرتک سنسکار کرایا گیا - اگلے سال کے لئے عہدیداروں کے چناؤ میں پروفیسر شوبال پردھان اور کویراج ہرنام داس منتری وانیہ ادھیکاری چنے گئے + (بسنت پال اُپ منتری)

رام گلی لاہور کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۹-مارچ سے ۳۱-مارچ تک بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا - نگر کیرتن ۲۹-مارچ کو ۵ بجے نکلے گا + (گوردت منتری)

علاوالپور سادھو ست سنگ گت ورشوں کی طرح یکم چیت سے ۳-بیساکھ تک ہوگا - شری چرنجی لال جی بان پرستھی - سوامی راما نند جی - سوامی آنند پرکاش جی اور سوامی کیولانند جی پدھاریں گے - ایک ایسے سنیاسی کی ضرورت ہے - جو آیورویدک طریقہ سے علاج جانتا ہو - آریہ یووک سماج کا چناؤ ہوا - مہاشہ چمن لال شرما پردھان اور مہاشہ دھرم پال چوپڑہ منتری چنے گئے + (منتری)

ننکانہ صاحب مہاشہ منشی رام جی کی دھرم پتنی کا چک دھیپور میں دیہانت ہو گیا - سنسکار ویدک ریتی سے کرنا چاہا - لیکن آریہ سماجیوں تک نے ساتھ نہ دیا - افسوس سنشوک پرستاؤ پاس کیا گیا + (دھرم بیر لال جوتشی منتری)

امرتسر ویدک اوشدھالیہ بازار بیکانیری میں لبنت اُتسو منایا گیا - گت ورش ۴۵۳۳ مریضوں نے لابھ اُٹھایا +

نئی دہلی ہنومان روڈ آریہ سماج کے اُپ پردھان اور آریہ گرلز سکول کے مینیجر پنڈت رام شرن کے دیہانت پر ۲۲-فروری کو شوک سبھا ہوئی - اور شوک پرستاؤ پاس کیا گیا + (منتری)

گجرات لالہ منشی رام کے سپتر شری بلدیو کا وواہ مہاشہ خوشحال چند جی کی سپتری کے ساتھ ۱۷-فروری کو ہوا - سبھا کو چار روپے دان پراپت ہوا + (منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

کٹڑہ سفید امرتسر آریہ ویر سبھا کے چناؤ میں مہاشہ دھرم چند پردھان اور مہاشہ ستیہ پال منتری چنے گئے ہیں - دوسرے ادھیکاریوں کا بھی چناؤ ہوا + (منتری)

لارنس روڈ امرتسر آریہ سماج کے چناؤ میں ڈاکٹر کیشب چندر جی پردھان اور ماسٹر گوردتہ مل جی منتری چنے گئے - لالہ اننت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی - اے - وی ہائی سکول کی ماتا کا دیہانت ہو گیا - سہانوبھوتی کا پرستاؤ پاس کیا گیا + (منتری)

کٹھمبر تیسرا سالانہ جلسہ ۲۰ سے ۲۲-فروری کو منایا گیا - پنڈت منسا رام - پنڈتا دروپدی دیوی کے لیکچر اور کئی بھجنیکوں کے بھجن ہوئے - پچاس روپے سبھا کو وید پرچار کے لئے اور پانچ روپیہ دلت ... فنڈ کو دئے گئے - (کرشن چند منتری)

ڈوھوچک کی آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی ڈسٹرکٹ بورڈ سے امداد بند ہو جانے سے دھن کی آوشیکتا ہے - دانیوں کو سہایتا کرنی چاہیئے + (آنند منی سنیاسی)

پورن پور ضلع پیلی بھیت (یو-پی) کی سماج نے ایک پرستاؤ کے ذریعہ یو-پی سرکار سے پرارتھنا کی ہے - کہ گڑھوال کے بندوبست افسر کو ہدایت کرے - کہ بندوبست کے کاغذات میں ان ہری جنوں کو جو اپنے آپ کو آریہ لکھوانا چاہیں آریہ لکھا جاوے + (رام پرشاد منتری)

سالوں آریہ سماج کا اُتسو ۱۸ سے ۲۰-مارچ تک منائے جانے کا نشچے ہوا ہے + (شرنگار سنگھ پردھان)

الہڑ ۵-پھاگن کو لالہ امرناتھ کی سپتری کے وواہ پر دس روپے دان ملا - ۱۴-پھاگن کو چناؤ میں لالہ مگن ناتھ پردھان اور لالہ بہاری لال منتری چنے گئے - اور ادھیکاریوں کا بھی چناؤ ہوا + (منتری)

بکٹ گنج مردان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۳-سے ۲۵-مارچ کو ہوگا - پچھلے ایک ماہ سے پرچار ہو رہا ہے - پنڈت امرناتھ کے ویاکھیانوں کا وشیش پربھاؤ رہا + (گوردھن لال منتری)

بہرام پور ۱-۳-۴۰ کو حکیم گوردھن لال کی پتری پشپاوتی کا وواہ لالہ لاجپت رائے جی منتری آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک کے سپتر ہردیو کے ساتھ ہوا - ۲۱ روپے دان دیا گیا + آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۹ سے ۳۱-مارچ کو ہونا نشچت ہوا ہے - لالہ خوشحال چند جی نے آنا سویکار کر لیا ہے + (رام داس منتری)

نروانہ منڈی آریہ سماج میں لبنت اُتسو منایا گیا - شری جینت منسا رام چکردھاری کا لیکچر ہوا - آریہ ویروں کے کھیل ہوئے + (منتری)

جام پور سالانہ جلسہ پر ایک ضلع پرچار کانفرنس ہوئی - جس میں ۸ مفید پرستاؤ پاس کئے گئے - جن میں سے ابھی کانفرنس کرنا - پروہت تیار کرنا - ٹریکٹ بانٹنا - مردم شماری کے متعلق کام کرنا - اور دیہات میں آریہ ویر دل قائم کرنا ضروری قرار دیا گیا - مخلوط تعلیم کے بل کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا + ٹریکٹ بھی بانٹے گئے - ۸-۳-۴۰ کو ہندی دوس منایا گیا - پنڈت وید برت کا ویاکھیان ہوا - اور دو پرستاؤ سویکار ہوئے + لبنت کا تہوار ۱۳-۲-۴۰ کو منایا گیا - لالہ آسانند کی تقریر ہوئی - بچوں کی کھیلیں ہوئیں - ۳۹ واں سالانہ جلسہ ۹ سے

۱۲-فروری تک کامیابی سے ... ایک ہفتہ پہلے پنڈت ہردیال ... ہوتی رہی - سوامی سرودانند جی ... چندر جی - شریمتی شنتو دیوی جی ... جی انبادی مہانوبھاؤ پدھارے ... کو سنکیرتن کیا گیا - ضلع بھر کے آریہ ... ہوئی - دھرم شکشا میں کامیاب ... انعام تقسیم کئے گئے - آریہ کمار ... ڈرامہ کیا - جلسہ پر آٹھ ... یگیوپویت سنسکار ہوئے - استری ... سالانہ جلسہ ۱۲-فروری کو ہوا - ... روپے جمع ہوا + (لودیو منتری)

کھیوڑہ کھیوڑہ میں آریہ سماج ... پہلے بنی تھی - چناؤ ... ۴۰ کو مہاشہ مدن گوپال پردھان ... منتری چنے گئے + (منتری)

بھلوال روزانہ سماج میں ... ست سنگ ہوتا ہے ... اور لبنت کے تہوار منائے ... منگل سین پردھان کی ماتا - اور ... چند کی ماتا کا دیہانت ہو گیا - ... سے انتئیشٹی سنسکار کیا گیا - ... سیٹھ جی کی طرف سے اور سات ... جی کی طرف سے دان میں ملے - ایک ... سنیاسی کی آوشیکتا ہے + ...

گوجرہ ۷-مارچ کو انترنگ سبھا ... ۷-اپریل تک جلسہ ... نشچے کیا ہے + (امرناتھ بی-اے ...)

فیروزپور شہر مہاشہ مدن ... سپتری سوشیلا ... مہاشہ رام پرکاش جی کے ساتھ ویدک ... سے ہوا - دونو پکشوں نے ڈیڑھ ... دان دیا +

چک جھمرہ سالانہ جلسہ یکم ... ۷-مارچ تک ... اور استری سماج کا سالانہ جلسہ ... مارچ کو - استری سماج کے سالانہ چناؤ ... شریمتی آگیا دیوی پردھانا - اور شانتی ... جی منتری چنی گئیں - (خوشحال چند ...)

لدھیانہ ۲۳-فروری کو مہاشہ ... کی سپتری کا وواہ ... روپے دان ملا - ۱۰-مارچ کو مہاشہ ... سپتر کا منڈن سنسکار ہوا + دہا ...

راولپنڈی لالہ لکھمی داس کے ... مدھوسودن کا وواہ ... ۱۷-۲-۴۰ کو تلہ گنگ سے بابو ... کی سپتری سمترا دیوی سے ہوا + (رام چند آریہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گرمیوں میں ایک بار ضرور آزمائش کیجئے

گوروکل کانگڑی فارمیسی

کا مشہور

سگندھت ہون سامگری
قیمت فی سیر ۸ر

برہمی بوٹی
قیمت فی سیر ۱۲ر

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں سے پانی بہنا۔ کھجلی۔ ککرے۔ سرخی۔ جالا۔ اور دھند وغیرہ امراض چند ہی روز کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ تندرست آنکھوں میں لگانے سے نگاہ تا زندگی قائم رہتی ہے
(قیمت تین روپیہ فی تولہ)

برہمی تیل

اس کو سر پر لگاتے ہی دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری۔ سردرد۔ بالوں کا گرنا۔ آنکھوں میں جلن ہونا سب تکلیفوں میں جادو کا سا اثر کرتا ہے۔
قیمت ۸ر فی شیشی

خبردار!

"گوروکل" اور "سوامی شردھانند" کے نام سے دھوکہ نہ کھاویں
کچھ لوگوں نے گوروکل کانگڑی کی مشہوری کا ناجائز فائدہ اٹھانے کیلئے اپنی دوکان کیساتھ گوروکل کا نام جوڑ دیا ہے۔ اور اپنی دوائیوں پر سوامی شردھانند جی کی تصویر چھاپ دی ہے۔ ان کے دھوکہ سے بچئیے

فہرست ادویات مفت

فہرست ادویات مفت

دوا خریدتے وقت
گوروکل کانگڑی
کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

طاقت اور زندگی کیلئے ہمیشہ
درا کھشاسو
استعمال کیجئے
قیمت سوا روپیہ فی پونڈ

بھیم سینی دنت منجن
دانتوں کو خوبصورت اور چمکدار بناتا ہے
قیمت آٹھ آنے فی شیشی

گوروکل کانگڑی فارمیسی:۔
گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور (یو۔پی)

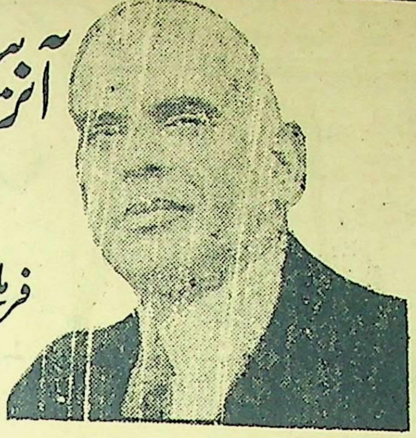

آنریبل ڈاکٹر گوکل چند

سابق وزیر پنجاب گورنمنٹ

فرماتے ہیں "مجھے آپکے ہار پڑھنے کا موقع ملا ہے۔ میں

سمجھتا ہوں اِس ملک کے مرد اور عورتوں کو ایسی رہنمائی کی بیحد ضرورت ہے۔ کتابیں

طالب علموں کے لئے بھی ایک نہایت بدایت نامہ لکھنے آپکو اپنی قیمتی خدمات جاری رکھنی

سب کُتب فروش اور ریلوے بک سٹال بیچتے ہیں کویراج ہرنام داس بی اے

آریہ سماجوں میں رشی بودھ اُتسو دھوم کی

لاہور

وچھووالی اور انارکلی دونو آریہ سماجوں کا مشترکہ جلسہ رشی بودھ اُتسو منانے کے لئے ڈی۔ اے۔ وی ماڈل سکول میں زیر صدارت مہاشہ کرشن جی منعقد ہوا۔ جس میں پنڈت رشی رام۔ ڈاکٹر کلی بھوشن۔ پنڈت نانک چند بیرسٹر۔ پنڈت راجہ رام۔ پنڈت ٹھاکر دت وئید ملتانی۔ پنڈت بدھ دیو میرپوری۔ اور مہاشہ جی کے دیاکھیان ہوئے۔

آریہ سماج ست نگر میں پنڈت ہریند جی کی صدارت میں منایا گیا۔ ڈاکٹر رگھبیر دیال۔ ڈاکٹر بھگت رام۔ شری ہتیشی علاد پوری اُپادی مہانوبھاوؤں کے دیاکھیان ہوئے۔ کماری شکنتلا۔ بھگوان۔ رچندر چاند اُپادی کی کوتائیں ہوئیں۔ آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر میں رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ مہاشہ جے نجی لال پریم اور پنڈت ستیہ دیو کے دیاکھیان ہوئے۔

موگہ

آریہ سماج میں رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ چند روز پہلے پریوارک ست سنگ کیا گیا۔ شوراتری کے دن صبح سنکیرتن کیا گیا۔ رشی جیون پر دیاکھیان ہوئے۔ ... بانٹا گیا۔ اور اڑھائی سو بھائیوں نے پریتی بھوجن کیا۔ (منتری)

لدھیانہ

۷- مارچ کو صبح رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ پنڈت برت دیو نے پرارتھنا کرائی۔ مہاشہ بابو رام۔ پرنسپل رام لال اور بابو رام شرما از لیقہ فواسی نے دیاکھیان دئے۔ (بابو رام منتری)

گورو کل کانگڑی کا سنکھشپت پریچے

بقیہ صفحہ ۷

تعلیم کا بھی اعلیٰ پیمانہ پر انتظام ہے۔ شکھشا پٹل میں ان سناتکوں کو جو سناتک بننے کے بعد کاشی میں سنسکرت کی شکھشا حاصل کرنا چاہیں۔ تو وہ ویدوا چسپتی اور ویدانت واچسپتی کی ڈگری حاصل کر سکتے ہیں۔ رسمی سناتک یہ ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں۔ سنسکرت کی اونچی تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر مضمونوں کے ہندی کے مادھیم دوارا تعلیم دی جاتی ہے۔

ڈگریاں

گوروکل میں مندرجہ ذیل ڈگریاں اپنی ہی ہیں۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں:-

(۱) سدھانت النکار (۲) ودیا واچسپتی (۳) وید النکار (۴) ودیا النکار (۵) آیورویدالنکار (۶) وید واچسپتی (۷) نیائے واچسپتی (۸) میمانسا واچسپتی (۹) ویدانت واچسپتی (۱۰) ... واچسپتی (۱۱) ویاکرن واچسپتی (۱۲) آیوروید بھوشن (۱۳) درشن واچسپتی۔

گوروکل کا مقصد برہمچریہ کی رکھشا۔ اور ویدک ودوان پیدا کرنا ہے۔ یعنی ویدک دھرم پرچارک۔ اُتّم لیکھک۔ دلیش سیوک اور دھرم وپوسنا وغیرہ سدگن ورتی پیدا کرنا ہے۔ اس سنستھا میں چھوا چھوت کا کوئی بھید بھاؤ نہیں۔ اونچ نیچ میں کوئی تمیز نہیں کی جاتی۔ یہاں تک کہ گوروکل میں رہتے ہوئے برہمچاری یوں کو ایک دوسرے کی جنم جاتی وغیرہ کا کچھ بھی علم نہیں ہوتا۔ یہاں کا جیون سادگی سے بھرا ہوا ہے۔ تپسیا اور ساہسی جیون بنانے کے یوگیہ بنانے کے لئے پورا دھیان دیا جاتا ہے تاکہ برہمچاری کسی کے محتاج نہ رہ کر آزادی سے اپنی زندگی گذار سکیں۔

گوروکل شکھشا پرنالی

بقیہ صفحہ ۹

کی۔ ایڈیٹر اور لیکھک کی۔ اس نقطہ نگاہ کا پیدا ہو جانا ہی گراوٹ کا باعث ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم اپنے سناتکوں میں بھی وہی باتیں ڈھونڈتے ہیں۔ جو کالج ماحول میں ہوتی ہیں۔ لیکن اگر دوسری طرف چلتے ہیں۔ تو ایک دم گوتم۔ بھیشم۔ ارجن پر پہنچتے ہیں۔

جن کی شخصیت کو ہم دھیان میں خود بھی نہیں لا سکتے۔ خود ولاسی۔ ڈھونگی۔ خود غرض اور ولاسی رہ کر دوسروں کو تپ کے جیون کی شکھشا دینا قربانی مجسم اور دھرم اوتار دیکھنا چاہتے ہیں۔ کچھ پرلشرم نہ کرنا پڑے۔ اور کام بنا بنایا مل جاوے۔ کرم کرنے سے زیادہ پھل کھانے کی خواہش نے آج ہمیں نراشا کر دیا۔ نراشا کی اصلی وجہ یہی ہے۔ ورنہ گوروکل شکھشا پرنالی سے نتائج تو اچھے نکل رہے ہیں۔ سداچار کی قیمت گھٹتا۔ سادہ جیون اور اُچیہ وچار۔ سنسکرت اور ہندی بھاشا کا مادھیم۔ دلیش بھگتی کے اُچھلتے ہوئے جذبہ کی ترقی۔ شاریرک اُنتی کا خیال۔ اگر کسی وقت آزاد بھارت کی تواریخ لکھنے کا وقت آیا۔ تو مؤرخ لوگ۔ گوروکل کا نام سنہری اکھشروں میں لکھیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ گوروکل میں سدھار کی ضرورت ہی نہیں۔ انسانوں کے کاموں میں ہمیشہ ترقی کی

گنجائش رہی ہے۔ اور رہے گی ... بھی کامیابی ہمیں حاصل ہوئی ہے ... محنت کا پھل ہے۔ یہ نتیجہ ... درکار ہے۔ کیا ہوا پرشارہ ... نہیں جاتا۔ اس پرنالی سے ... سناتک۔ قابل ہوتے ہیں ... گوروکل کی سیوا کرنے والوں کا ... شامل حال رہا۔ تو آہستہ ... دن بھی آجائے گا۔ کہ کپل اور ... سکیں۔

کاش! یہ نقطہ ہمارے ... اور ہم آدرش گوروکل شکھشا ... بدنام کرنے کی بجائے کامیاب ... میں لگ سکیں۔ اور گوروکل کے ... اپنا سہیوگ پردان کریں۔ جس ... کام نشتان ہو۔ اور گوروکل کا ...

تین کتابیں مفت

شری ہتیشی علاد پوری ایڈیٹر پرکاش لاہور (جو گیتا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ ہے) ... اور رشی گان (جو رشی دیانند کی ۱۲۳ ... دوہوں میں مکمل جیونی ہے) ہندی ... کوسندھیا گان "تپسوی رامائن" ... ہولیہ پستکیں مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے ... کیلئے ڈاک خرچ سمیت ۳/ اور ... ۱۲ر کے ٹکٹ ارسال کریں۔ یہ رعایت ... دنوں کیلئے ہے۔ جلد منگوائیں۔

ہتیشی علاد پوری ایڈیٹر پرکاش ...

اعلانِ تعطیل

حسب معمول امسال بھی "پرکاش" گوروکل کانگڑی کے اُتسو کی خوشی میں ایک ہفتہ کی چھٹی منائے گا۔ چنانچہ اس کا اگلا ۲۴- مارچ کا انک پرکاشت نہ ہوگا۔ گوروکل انک جو آپ کے ہاتھ میں ہے کے حساب "پرکاش" ۳۱- مارچ کو پرکاشت ہوگا۔ متعلقہ اصحاب نوٹ کر لیں۔ اور ۲۴ انک کا انتظار نہ کریں۔

مینیجر "پرکاش" لاہور

بچوں کی اکسیر دوا حکیم تلسی پرشاد ... لال کی

اصلی میٹھی

بال جیون جنم گھٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاوینگے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۵ ر درجن ۴/۱۲ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا دیں مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجنے پر دو پیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ یو۔ پی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...تسو کی وشیشتائیں

بقیہ صفحہ ۸

...کے پرستھ گوی
...کے اتیرکت پریاگ
...شری بھگت جی تنھا شری سمترا نندن پنت
...دی بھاگ لیں گے +

...سنگیت سمیلن

...اوپر یکت سمیلنوں کے
...اتیرکت سنگیت سمیلن بھی ہوگا۔ جس میں
...بھارت کے پرکھیات سنگیت آچاریوں
...کے سنگیت ہوں گے +

...ے۔ ویایام سمیلن

اس سمیلن میں برہمچاری اپنے
...شاریرک کھیل دکھلاویں گے۔ ویایام کے
...انیہ وشیشگیہ بھی بدھار کر اپنا ادبھت
...کوشل دکھلائیں گے +
اس کے اتیرکت انیہ بھی کئی سمیلنوں
...کا آیوجن کیا جا رہا ہے۔ گورو کل کے
...پریمیوں سے بیار تھنا ہے۔ کہ بھاری سنکھیا
...میں پدھار کر اُتسو کی شوبھا بڑھاویں +

بھارت کی آگامی شکھشا

بقیہ صفحہ ۱۳

...بھاری پری ورتن کی آشائیں دلائی جا
رہی ہیں۔ اور سمست شکھشا پرنالی میں
پری ورتن کرنے کی آیوجنائیں کی جا رہی
ہیں۔ کہ بالک پڑھائی کے ساتھ ساتھ
ہاتھ سے کام کرنا بھی سیکھیں +
اس پرنالی میں یہ مان لینا سب سے
پہلی بھول ہے۔ کہ سب بالک سامنیہ
انوراگی ہیں۔ دوسری بھول یہ ہوگی۔ کہ
ہر ایک بالک شلپ کار بنے۔ اُچت تو
یہ ہے۔ کہ بہت تھوڑی ہی پرارمبھک
شکھشا کو چھوڑ کر ہر بالک کی سوبھاوک
پرورتی کے انوسار اُسے کاریہ کرنے کو دیا
جائے۔ اس بات کے لئے سر پرانت میں
ہی نہیں۔ بلکہ نگر نگر اور گرام گرام میں
دونو پرکار کی شکھشا پردان کرنے کا
پربندھ ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے چاہیئے
دھن۔ اور بھارت جیسے غریب دیش میں
ہمارے دھن کا ابھاؤ۔ کچھ تو وراصل
دھن کی کمی سے ہی اور کچھ دھن کا اپ وے
کرکے ہماری سرکار اور جنتا دونو ہی شکھشا
پرنالی کا گلا گھونٹتے ہیں۔ اس لئے میرا
وچار تو یہ ہے۔ کہ شکھشا پردان کرنے
کا پربندھ کیا جائے۔ بلکہ چار یا چھ ٹائیپ
کے سکولوں میں بھنّ بھنّ پرکار کی شکھشا
پردان کرنے کا پربندھ کیا جائے۔ اور
ورتمان کال کی کٹھن سمیا یدھ سمانتا کے
ستھان پر دھنّتا اور سمیہ انوروپتا کو ستھان
دیا جائے +
آگامی شکھشا میں دوسری بات جس
کی اور دھیان دینا پرم آوشیک ہے۔
وہ یہ ہے۔ کہ شکھشا پرنالی چاہے کوئی
بھی ہو شکھشا کے ڈھنگ کو اتنی روچکتا
پردان کی جائے۔ کہ بالک کے مستشک
پر شکھشا کا دباؤ نہ پڑے۔ بلکہ اس کو
اُچت ڈھنگ پر وکست کرنے میں سہایتا
ملے۔ اس کے لئے ادھیاپکوں کی ٹریننگ
میں بہت بڑے بھاری ورتن کی آوشیکتا
ہوگی۔ ٹریننگ کا سمیہ بھی بہت کچھ بڑھانا
ہوگا۔ ساتھ ہی پڑھانے کے ڈھنگ بھی
بدلنے ہوں گے۔ اس کے لئے انیہ دیشوں میں
بھرمن کرکے وہاں کی پرچلت پرنالی کا
بھلی بھانت ادھین کرکے انہیں بھارت میں
چالو کرنا ہوگا +
ان دو باتوں کی اور اگر اُچت دھیان
دیا گیا۔ اور سمیہ انوسار شکھشا کرم کی
دیوستھا ہوگئی۔ اور پٹھن پاٹھن میں روچکتا
بڑھ گئی۔ تو مجھے پُورن وشواس ہے۔ کہ
بھارت میں پھر بھلے دن آ جائیں گے۔ یہی
کامنا ہے۔ اور اسی کی پرارتھنا سے کچھ
پنکتیوں میں اپنے وچار "پرکاش" کے
پریمیوں کے سامنے رکھتا ہوں +

پراچین گورو کل کیسے ہوتے تھے؟

بقیہ صفحہ ۱۲

گورو کلوں میں دکھائی دیتا تھا +
پراچین کال میں یہ نیم تھا۔ کہ ۵ سال
کے بعد لڑکے لڑکیوں کو ماں باپ پر بندھ
انیوا جاتیہ پربندھ دوارا گورو کلوں میں
بھیج دیا جاتا تھا۔ جو نہ بھیجیں وہ دنڈ کے
بھاگی ہوتے تھے۔ یہ بات منو سمرتی ادھیائے
۷۔ شلوک ۱۵۲ میں بڑی سندرتا سے
کہی گئی ہے:۔
"कन्यानां सम्प्रदाने च
कुमाराणां च रक्षणम्" ॥
گورو کل تپوبنوں میں ہونے کے کارن
شہروں سے بہت دور ہوا کرتے تھے۔
تنھا ماتا پتا ۵ ورش کی چھوٹی اوستھا میں ہی
اپنی سنتانوں کو آچاریوں کے ہاتھوں میں
سونپ دیتے تھے۔ پھر ماتا پتا کا اُن پر
کچھ ادھیکار نہیں رہتا تھا۔ سنانک ہونے
پر سماورتن سنسکار کے بعد گوروؤں کے
پاس ہی سوئمبر رہتی سے ان کا وواہ بھی ہو
جاتا تھا +
رامائن کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے۔
کہ رام اپنے گورو وششٹھ کے ساتھ جا کر
دھنش توڑ کر سیتا کے ساتھ وواہ کرتے
ہیں۔ اس بڑی عمر تک انہیں شہروں کی
ولاسیتا پُورن ہوا بالکل نہ لگ پائی تھی۔
ان کا جیون بڑا تیاگی اور تپسیا مے ہونے
سے گرہستھ کو بھی برہمچریہ پُوروک پالنا
سیکھ لیتے تھے۔ جس سے بیاکرمی اور
بوگیہ سنتانیں ہوتی تھیں +
پراچین گورو کلوں کے برہمچاری
شکھشا سماپتی پر گورو دکھشنا میں آتم
سمرپن کیا کرتے تھے۔ جس سے گورو لوگ
ان کے سر ایک بڑی ذمہ داری دے کر
بھیجتے تھے۔ چنانچہ ایک جگہ آیا ہے۔ کہ
"स्वाध्याय प्रवचनाभ्यां
न प्रमदितव्यम्" ॥
اس انتم اُپدیش کا پالن سنانک لوگ
گرہستھ بان پرستھ اور سنیاس تینوں آشرموں
میں کیا کرتے تھے۔ اسی سوادھیائے
اور پروچن کے کارن بھارت جگت
گورو مانا جاتا تھا۔ سنسار کے سبھی
دیش ـــــ کیا یورپ۔ کیا امریکہ۔
جرمن۔ یونان آدی سبھی اس کے رنی
ہیں +

گورو کل شکھشا پرنالی کا مہتو

بقیہ صفحہ ۹

کرنے کے لئے ضروری سمجھا۔ کہ پراچین
رشیوں کے قائم کئے ہوئے گورو کلوں کا
دیش میں پھر سے پرچار کیا جاوے۔
شری مہاتما منشی رام جی نے اس مہان اور
مفید کام کو سرانجام دینے کا درڑھ سنکلپ
کیا۔ اور اس میں سپھل ہوئے۔ گورو کل
کانگڑی ہردوار اور اس کی شاخیں ان
کے لاثانی تیاگ اور قابل تعریف اور
نقلید قربانی کے جیتے جاگتے نمونے
دُنیا کے سامنے ہیں +

گورو کل کی خصوصیتیں

(۱) سداچار آچار۔ سنگٹھن گورو کلوں کا سب سے پہلا اُدیش
ہے۔ اس اُدیش کی سدھی کے لئے برہمچریہ
پُوروک جیون گزارنا تکھ یہ سادھنوں
میں سے ایک ہے۔ ویریہ رکھشا ہی
سب پرکار کی طاقتوں کی کنجی ہے۔
برہمچاری تین رات اچھے وایو منڈل
میں رہ کر ست سنگ کا لابھ اُٹھاتے
ہیں +
(۲) دھرم شکھشا ـــــ سندھیا ہون
کے منتروں سے لے کر آریہ بھوت
"ستیارتھ پرکاش" وغیرہ آرش گرنتھ
پڑھائے جاتے ہیں۔ لیکن سرکاری
سکولوں میں مذہبی تعلیم کا کوئی پربندھ
نہیں ہوتا +
(۳) سادہ جیون اور اُچیہ وچار ـــــ
برہمچاری شدھ پوتر کھدر کے کپڑے
پہنتے ہیں۔ اور انیہ سودیشی وستوؤں
کا ہی پریوگ کرتے ہیں۔ نیم پُوروک
جیون اور گورو جنوں کے دھرم اُپدیش
سے دھرم آچرن اور ابھیاس ساتھ
ساتھ ہو جاتے ہیں۔ ہر ہفتہ اپنی
سبھاؤں میں برہمچاری تقریر اور
تحریر کے ذریعہ اپنے شبھ اور اُتم
وچاروں کو پرگٹ کرتے ہیں پستکالیہ
سے اچھے دھرم گرنتھوں کو لے کر ان
کا سوادھیائے کرتے ہیں +
(۴) آریوں کے پرب ـــــ آریہ
جاتی کے پرسدھ تہوار اور مہا پرشوں
کے جنم اور مرتیو دوس بڑے سمارُوہ
اور جوش سے منائے جاتے ہیں۔ اور
برہمچاریوں کے اندر ویر پُوجا کے بھاؤ
بھرے جاتے ہیں۔ دھرم جاتی اور دیش
بھگتی کے سندر گیت اور بھجن گائے
جاتے ہیں +
(۵) شاریرک اُنتی ـــــ جنگل کا شدھ
جل وایو۔ ساتوک بھوجن۔ پھل آہار۔
اور صبح و شام باقاعدہ ورزش اور
کھیلوں سے برہمچاریوں کا شریر سڈول۔
سندر اور بلوان ہوتا ہے +
موسم گرما کی تعطیلات میں پہاڑی
مقامات کی سیر کرائی جاتی ہے۔ کبھی
کبھی سال میں ایک دو دفعہ دریا میں نہانے
اور تیرنے کے لئے لے جایا جاتا ہے +
(۶) آریہ بھاشا اور سنسکرت ـــــ
برہمچاری ان دونو بھاشاؤں کے گیان
سے ویدوں کو پڑھنے اور سمجھنے کے
یوگیہ بن جاتا ہے۔ جن کا مطالعہ ہر ایک
منش ماتر کا پرم دھرم ہے +

خط و کتابت کرتے سمیہ چِٹ نمبر کا حوالہ دیں

مارچ کے مہینے میں نصف قیمت پر مل سکتی ہیں

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید

چمتکاری رسائن واجی کرن

کرن جوانی ایک ایسی بلند ہستی کی لگاتار بیس سال کی تحقیق کا نتیجہ ہے جس نے اپنی قابلیت اور علم کے زور سے ہندوستان میں اپنا نام روشن کیا ہے۔ ایک ایسا نام جو سب کے دلوں میں اعتماد پیدا کرتا ہے وہ بلند ہستی مشہور امرت دھارا کے موجد پنڈت ٹھاکر دت شرما وید ہیں۔

کرن جوانی کی تیاری میں کچھ ایسی جڑی بوٹیوں کے ست استعمال کئے گئے ہیں۔ جو قدرتی طور پر جسم کا جزو بن جاتے ہیں۔ اور اس کے اعضاء اور گلینڈ کو چستی دیتے ہیں۔ ساتھ ہی اس میں سلاجیت۔ کشتہ فولاد وغیرہ بیش قیمت جواہرات کیمیاوی ڈھنگ سے ملائے گئے ہیں۔ اس میں کچھ ایسے چنے ہوئے آیورویدک کے مفردات بھی شامل ہیں۔ جو جسم کے کمزور ہوتے ہوئے اعضائے رئیسہ کی پرورش کرتے اور طاقت لاتے ہیں۔ ان کے ذریعے خون صاف ہوتا ہے۔ اور اس کے قدرتی اور کیمیاوی اجزاء کی کمی دور ہوتی ہے۔ صاف اور عمدہ خون سے ہی گلینڈ پرورش پاتے ہیں ان کی رطوبتوں کی تعمیر ہوتی ہے۔ یہ تمام جسمانی طاقتوں کو بڑھاتی ہے۔ اور قائم رکھتی ہے۔ بوڑھے یا قبل از وقت بوڑھے یا کمزور اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھاویں اور بچے معنوں میں مرد بنیں۔ دائمی نزلہ و زکام۔ درد کمر۔ درد جوڑ۔ کھانسی دمہ وغیرہ کو بھی دور کرتی ہے۔ قیمت ۲۴ گولی ایک روپیہ۔ یکصد گولی چار روپے۔ درجہ اول ۲۴ گولی تین روپے۔ یکصد گولی بارہ روپے۔ (یہاں قیمتیں پوری درج ہیں)

(۲۵)

بخدمت مینیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور

جناب من! السلیم

براہ مہربانی کرن جوانی کی ایک شیشی .... گولی والی جس کا اصل دام .... ہے اور ۳۱ مارچ تک نصف قیمت پر ملیگی۔ بذریعہ وی۔ پی بھیج دیجئے۔

نام ....

پورا پتہ ....

اس کوپن کو کاٹ کر اپنا نام اور پتہ صاف صاف لکھیئے اور بذریعہ ڈاک ۳۱ مارچ کے اندر اندر بھیج دیجئے!

چند خاص رعائتیں

(۱) مارچ کے مہینہ میں روپیہ جمع کرانے سے سال بھر تک اس رعائت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یعنی جب چاہیں ضرورت پڑنے پر ادویات منگوائیں۔ جب تک آپ کا جمع شدہ روپیہ ختم نہ ہو۔ آپ کو اسی رعائت پر ادویات بھیجی جائیں گی اس رعائت سے آپ اپنا۔ اپنے گھر کا۔ نیز اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کا علاج باقاعدہ آدھے داموں میں کر سکتے ہیں۔ جب کبھی کوئی تکلیف ہو خط و کتابت کے ذریعے عمدہ سے عمدہ دوائی گھر بیٹھے نصف قیمت پر منگوا سکتے ہیں۔

(۲) جو لوگ فائل کھلوا کر اپنا مکمل علاج کروانا چاہتے ہیں۔ ان کو اپنا حال لکھکر دو روپے ساتھ بھیجنے پڑتے ہیں۔ ایک روپیہ پہلا خط پڑھنے کی فیس اور ایک روپیہ فائل کھلوانے کی فیس۔ آپ اگر اس علاج کیلئے خط میں اپنا حال لکھیں اور دس روپے پیشگی جمع کرا دیں تو آپ کو جہاں وقتاً فوقتاً بیس روپیہ کی ادویات مل جائیں گی وہاں ایک روپیہ خط پڑھنے کی فیس بھی نہیں دینی پڑیگی اگر آپ پندرہ روپیہ جمع کرا دیں تو تیس روپے کی ادویات لے سکیں گے اور فائل اور خط کی دونوں طرح کی فیس نہیں دینی پڑے گی۔

(۳) گھر کی کسی چھوٹی موٹی بیماریاں ہیں۔ ہر ایک گھر میں رکھنے کے قابل ہے جلد طور پر گھروں میں بڑھوں۔ بچوں۔ جوانوں کو ہونے والی امراض کو دور کرنے کیلئے چیدہ چیدہ عمدہ ادویات اس خوبصورت بکس میں جمع ہیں۔ اسکی قیمت اکیس روپے بارہ آنے ہے۔ لیکن اس مہینے میں یہ بکس عوام کی بہتری کیلئے صرف ۱۰ روپیہ میں دیا جائے گا۔ یہ صرف ادویات کی قیمت ہے بکس مفت ہے۔

سب ادویات نصف قیمت پر

ہندوستان کا مشہور آیورویدک و یونانی ادویات کا خزانہ امرت دھارا دواخانہ ۱۹۰۲ء میں شروع ہوا۔ اپنی سلور جوبلی کی یادگار میں سالانہ جلسہ مناتا ہے۔ اور پبلک کے اصرار کو مد نظر رکھکر ہر سال مارچ کے مہینے میں عوام الناس کی بہتری کے لئے یہ خاص رعائت دیتا ہے۔ اس سال امرت دھارا فارمیسی کا انتالیسواں سالانہ جلسہ ہوگا اور اس موقعہ پر ہمیشہ کی طرح ادویات میں پچاس فیصدی یعنی نصف قیمت کی رعائت ہوگی۔

"امرت دھارا فارمیسی" میں

پانچ سو کے قریب ادویات تیار رہتی ہیں۔ ذیابیطس (پیشاب کے ساتھ شکر کا آنا) جریان۔ مرد اور عورت کی تمام کمزوریاں۔ بلڈ پریشر۔ گنٹھیا۔ سوداوی امراض۔ دمہ۔ بانجھ پن۔ بواسیر۔ آتشک وغیرہ پیچیدہ امراض کے علاج کے لئے اس دواخانہ کو خاص کامیابی اور شہرت حاصل ہے۔

(۱) رسالہ امرت جس میں امرت دھارا کے مفصل اوصاف اور اس کے متعلقہ سارٹیفکیٹ شامل ہیں (۲) ادویات کی فہرست (۳) امراض مخصوص مردان اور ان کا علاج (۴) اتنی روشنی کے مرد و عورت جس میں کرن جوانی کا تذکرہ ہے۔ (۵) فہرست کتب (۶) خط و کتابت کے ذریعے علاج کرانے کے قواعد بھی ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوا سکتے ہیں۔

کرن جوانی

"امرت دھارا فارمیسی" لاہور

امرت دھارا بلڈنگس — امرت دھارا روڈ — امرت دھارا پوسٹ آفس۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

چند مجرّب آزمودہ ادویات

مارچ میں آدھی قیمت پر (یہاں قیمتیں پوری درج ہیں)

کایا کلپ

کرن جوانی } ہر لحاظ سے کامل مقوی اکسیر اور جوانی واپس لانے کیلئے اور قائم رکھنے کیلئے مجرب و آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۱۰۰ گولی چار روپے۔ ۲۴ گولی ایک روپیہ۔ درجہ خاص ۱۰۰ گولی بارہ روپے ۲۴ گولی تین روپے۔

وَت مکردھوج بٹی ۵ } دوبارہ شباب لانے کیلئے بہترین اکسیر ہے۔ امیروں کے لئے ہر طرح سے ٹانک اور باجی کرن ہے۔ قیمت ۲ گولی ایک روپیہ۔ ہیرے والی ایک گولی ایک روپیہ۔

اکسیر ۱۵ مکردھوج } آیورویدک سائنس کی سب سے بڑھیا اکسیر۔ دل و دماغ کیلئے ٹانک۔ مُردوں میں بھی جان پھونک دیتی ہے۔ قیمت پچاس روپیہ فی تولہ۔ درجہ اول سو روپیہ فی تولہ۔

اکسیر ۱۶ } پیشاب میں کسی قسم کی شکایت ہو۔ امراض مثانہ میں نہایت مفید۔ ضعیف بخار کیلئے مفید۔ دل کیلئے ٹانک۔ سوزاک کے باقی اثر کو بھی دور کرتی ہے۔ قیمت ۴۲ گولی چار روپے ۱۰ گولی ایک روپیہ۔

اکسیر ۲۱ } پیشاب کے ساتھ فاسفورس۔ یوریٹ۔ البیومن کیلشیم وغیرہ خارج ہوتے ہوں۔ تب کھاویں۔ گنٹھیا وغیرہ امراض کے لئے بھی مفید اور کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۸ گولی چار آنے۔

برائے امراض مستورات

ابلا رام } ماہواری کا وقت سے پہلے آنا۔ بہت دن آنا وغیرہ سے متعلقہ تمام خرابیوں کی ایک دوا ہے۔ ماہواری کے وقت درد وغیرہ کا ہونا اور خون کا زیادہ آنا۔ اس کے لئے آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپے۔ نمونہ چار آنے۔

پساتی } بچہ دانی ورحم کے متعلق جملہ امراض کی دوا ہے۔ ماہواری کا کم آنا۔ دیر سے آنا وغیرہ نقائص کے لئے آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس دو روپے۔ نمونہ آٹھ آنے۔

سوما دوتی } جریان الرحم۔ سفید پانی جانے کی مخصوص دوا ہے۔ وضع حمل کے بعد کی کمزوری اور جریان الرحم سے پیدا ہوئی کمزوریوں کے لئے بہترین دوائی ہے۔ قیمت دو روپے۔ نمونہ بارہ آنے۔

سمن انجن } ہسٹریا کی مخصوص دوا۔ ذہنی اور دماغی نقائص سے پیدا شدہ ہر امراض کے لئے ٹانک کا کام دیتی ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے۔ ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

بندھ جی (مانع حمل) } برتھ کنٹرول کے لئے خطرہ سے بالکل خالی۔ پُر تاثیر دوا ہے۔ برسوں سے آزمودہ ہے۔ قیمت ۳۰ گولی دو روپے ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

دافع امراض بچگان

بال سکھ } بچوں کی تمام امراض کی عجیب دوا۔ بچوں کے معمولی بخار۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ قے وغیرہ کے لئے آزمودہ دوائی۔ قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ ۳۲ گولی آٹھ آنے۔ نمونہ چار آنے۔

سوکھا ہرا } ایکٹ یعنی سوکھیا مسان کی مخصوص دوا ہے۔ سوکھیا مسان سے سوکھے بچوں کو پھر سے ہرا کرتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نصف آٹھ آنے۔

امرت دھارا کی شکری ٹکیہ } امرت دھارا کا فائدہ حاصل کرنے کیلئے بچوں کے واسطے میٹھی ٹکیاں ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ (سو ٹکیہ) چار آنے۔

جلاب بچگان } بچوں کے لئے ہلکے اور خطرہ سے خالی جلاب کی ایک دوا ہے۔ بچوں کی قبض۔ بدہضمی اور قبض سے پیدا شدہ سنگرہنی کو مفید ہے۔ قیمت ۴۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ مہر۔

کریلیو } کالی کھانسی کے لئے بہترین دوا ہے۔ خاصکر جب کہ مرض پرانا اور مشکل العلاج ہو۔ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے۔

دافع امراض تہذیب

آرام جان } پاخانہ صاف لانے اور آنتوں کو طاقت پہنچانے کے لئے بغیر کسی گھبراہٹ کے ہلکا جلاب۔ دائمی قبض کے لئے خاص کر بنائی ہوئی دوائی۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ ۱۶ گولی آٹھ آنے۔

دل آنند } دل کی دھڑکن۔ من کا اداس رہنا۔ بلڈ پریشر۔ ابتدائی پاگل پن وغیرہ امراض کے لئے خاص دوائی ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

پائیوریا سیٹ } پائیوریا اور اس سے متعلقہ امراض کے لئے مکمل ادویات کا سیٹ ہے۔ اس میں چار ادویات ہیں اور اس کامیابی کے ساتھ پائیوریا کی روک تھام اور علاج برسوں سے کیا جا رہا ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے۔ مارچ میں رعایتی قیمت دو روپے۔

چیسٹا رس } تمام دردوں کو دور کرنے کیواسطے جادو اثر دوا ہے۔ اس میں اسپرین وغیرہ نقصان دہ اشیاء نہیں ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ۔

اشوگری } ذیابیطس کی مشہور اور بہترین دوا۔ تعویٰ بھی بہت ہے۔ پیشاب کی زیادتی۔ پیشاب میں شکر کا آنا وغیرہ امراض کی آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۴۲ گولی چار روپیہ ۱۰ گولی ایک روپیہ۔

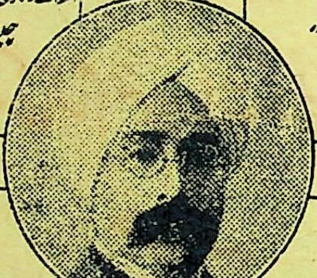

پنڈت ٹھاکر دت شرما جی

دافع امراض عورات و زچگان

برہم پتر رس } ان عورتوں کیلئے مخصوص دوا ہے۔ جن کے بچے ہو ہو کر گزر جاتے ہیں۔ یہ مرض بہت مشکل العلاج ہے لیکن یہ دوائی آزمودہ ہے۔ قیمت ۵۰ گولی دو روپے آٹھ آنے۔

گربھ چنتامنی رس } حمل کے دوران میں تمام امراض کی ایک دوا ہے۔ جیسے بخار۔ دردیں۔ قے وغیرہ۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ گولی چار آنے۔

پرسوت وٹی } وضع حمل کے بعد ہونے والے امراض اور دیگر تمام تکالیف کی ایک دوا ہے۔ دائمی سر درد۔ خفیف بخار یہ اس بیماری کی علامات ہیں۔ جس کے لئے یہ نہایت اعلےٰ دوائی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۴ گولی چار آنے۔

موتی پاک } اسقاط حمل (حمل کا گر جانا) کو روکنے کی اکسیر دوا۔ ابتدائی حمل سے اُس ماہ تک دوائی کھانا چاہیئے۔ جس ماہ میں حمل گرنے کا عارضہ ہے۔ قیمت ایک پاؤ دس روپیہ۔ نصف پاؤ پانچ روپے۔

دایہ لائق } اس کے استعمال سے بچہ باسانی پیدا ہوتا ہے۔ آزمودہ دوائی ہے۔ جو کہ زچہ کو تکلیف سے بچاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

عصائے پیری

اکسیر ۲۴ } گنٹھیا۔ ادھرنگ۔ کمر درد۔ جوڑوں کے دردوں کے لئے مفید۔ آیوروید کا عوام کے لئے نہایت اعلےٰ ٹانک ہے۔ خاصکر ان کے لئے جن کو جوڑوں کی دردیں وغیرہ ہوتی رہتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی چار روپے۔ ۲۰ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے۔

اکسیر ۵۱ } بخاروں میں یا بخاروں کے بعد اچانک ہونے والے ادھرنگ لقوہ اور بہرہ پن کی ایک ہی دوا ہے۔ بوڑھوں کے لئے ٹانک ہے۔ قیمت ۳۰ گولی پانچ روپے۔ ۶ گولی ایک روپیہ۔

امرت استھما کیور } دمہ کے لئے مخصوص دوائی ہے۔ بوڑھوں کو ہونے والے امراض جیسے بلغم کی زیادتی۔ کھانسی وغیرہ کے لئے نہایت اعلےٰ دوائی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی تین روپے۔

کرپ واتاری رس } کپکپی اور لرزہ کی ایک ہی دوا ہے۔ ساتھ ہی جوڑوں کی اکڑ وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپے۔

فیکم } ضعیفی کے دردوں میں پرکھ کی مخصوص دوا ہے۔ ساتھ ہی بہار والوں کے لئے موسم سرما میں ہونے والی اتی سار کی آزمودہ دوائی ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

امرت دھارا کے مرکبات (مارچ میں یہی قیمت)

امرت دھارا لوشن } چہرے کے سب نقائص کے لئے اور چہرے سے پیدا شدہ تمام امراض کیلئے مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

امرت دھارا بام } سب طرح کی دردوں کے لئے رام بان۔ جیسے گنٹھیا وغیرہ کی دردیں اور ساتھ ہی سر کی درد کے لئے۔ قیمت ایک روپیہ۔

امرت دھارا مرہم } جلدی امراض کے لئے رام بان۔ جیسے پھوڑا پھنسی۔ کھجلی وغیرہ اور زخم جو ہر قسم کے ہوں۔ قیمت ایک روپیہ۔

امرت دھارا صابن } تمام جلدی امراض اور جلد کی صحت کے لئے۔ عام استعمال کے لئے بھی بہتر ہے۔ قیمت فی بکس چودہ آنے (تین ٹکیہ)۔ فی ٹکیہ پانچ آنے۔

امرت دھارا شکری ٹکیہ } بچوں کے لئے اور نازک مزاج عورتوں کے لئے امرت دھارا کا فائدہ اٹھانے کے لئے بہتر ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (سو ٹکیہ) چار آنے۔

امرت دھارا ٹوتھ پیسٹ } دانتوں کی تمام امراض کے لئے اس کو رام بان کہا جا سکتا ہے۔ اور روزانہ استعمال کے لئے بھی سب سے اعلےٰ ہے۔ قیمت ایک ٹیوب ایک روپیہ چار آنے۔

جواہر ریزے

اشوگری } پیشاب میں شکر آنا۔ زیادتی پیشاب۔ ذیابیطس کی مشہور دوا۔ پچھلے ۲۰ سالوں میں اس دوائی نے کامیابی کے ساتھ ذیابیطس جیسی مشکل العلاج بیماری کے مریضوں کو آرام پہنچایا ہے۔ قیمت ۴۲ گولی چار روپے۔ نمونہ ۱۰ گولی ایک روپیہ۔

پران داتا } ہیضہ کے لئے مخصوص دوا۔ یہ سچ مچ رام بان ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے ہیضہ جیسے خطرناک مرض کا کوئی ڈر نہیں رہتا۔ قیمت ۱۵ گولی ایک روپیہ۔

میٹھا پھل } نرینہ اولاد حاصل کرنے کے لئے جادو اثر دوا۔ اس سے ۸۰ فیصدی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ کامیابی نہ ہونے پر قیمت واپس کر دی جاتی ہے۔ قیمت دس روپے۔

عرق بخار } ملیریا نئے یا پرانے یا ملیریا سے پیدا شدہ دیگر امراض کے لئے آزمودہ اور رام بان دوائی ہے۔ قیمت ۰ خوراک آٹھ آنے۔

سنگ توڑ } پتھری کے لئے جادو اثر دوائی ہے۔ ریت و کنکر گردہ یا مثانہ میں ہوں۔ ان کو آہستہ آہستہ توڑ کر باہر نکالتی جاتی ہے۔ کئی ہسپتالوں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ۔

خط و کتابت و تار کا پتہ :- "امرت دھارا" اوشدھالیہ - لاہور

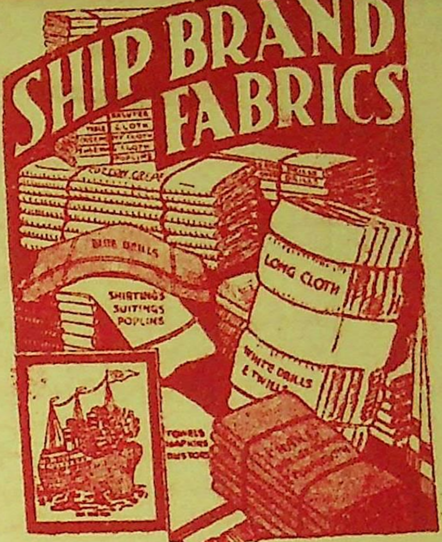

اصلی

جہاز مارکہ

کپڑے ہر موسم کے استعمال کیلئے نہایت ا...
ومفید ثابت ہو چکے ہیں

یہ اعلیٰ قسم کی روئی سے پختہ اور دلفریب رنگوں میں تیار کئے جاتے ...
دُنیا شاہد ہے۔ کہ دُھلنے پر ان کی پائیداری نفاست اور پاکیزگی میں اضافہ ہوتا جا...
باوجود ان امتیازی خصوصیات کے قیمتوں میں یہ جہاز مارکہ کپڑے بے حد ارزاں ہیں
اپنے گھر کی تمام ضروریات کو پورا کرنیکے لئے

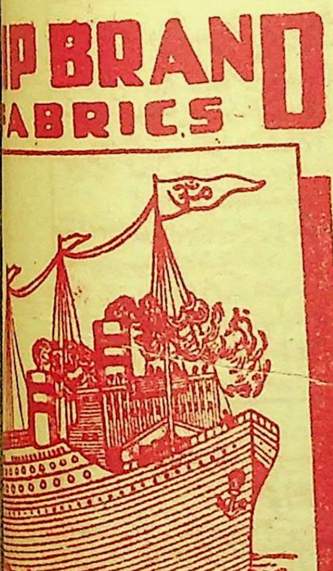

ہمیشہ

اصلی

جہاز مارکہ

کپڑا خریدیں

کاٹن کریپ سفید و ۴۴ پکے رنگوں میں۔
لٹھا سفید۔ پاپلین سفید ۲۴ پکے رنگوں میں
شرٹنگ چار خانہ و دھاریدار۔ مرسرایزڈ
سفید ٹول و نکھن زین۔ ٹول سفید و خاکی۔
زین سفید۔ خاکی و نیلی۔ خاکی پگڑی کلاتھ۔
گھر کی سجاوٹ کیلئے پردہ کلاتھ و دسوتی رنگین
بستر کی چادروں کے لئے شیٹنگ کلاتھ و دسوتی
سفید۔ میز کی سجاوٹ کیلئے ٹیبل کلاتھ و نیپکن
بدن صاف کرنے کیلئے تولئے۔ گھر کی صفائی
کیلئے جھاڑن وغیرہ۔

خریدتے وقت "اصلی جہاز مارکہ" کا نشان ضرور دیکھ لیا کریں۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرت سر برانچہائے:- بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کرا...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ॐ

"प्रकाश" वीकली लाहौर

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

The "Prakash"

تار کا پتہ: پرکاش لاہور

Weekly Lahore

گزشتہ ۳۵ سالوں سے آریہ سماج کی خدمت بجا لانیوالا

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر: ہنتیشی علاولپوری

شرح چندہ

سالانہ: چار روپے (للعہ)
ششماہی: عہ/ سہ ماہی: عہ
برہمنان: ۵ روپے۔
ودیش: ۶ روپے

لاہور ۳۱ - مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۹ چیت سمت ۱۹۹۶

جلد ۳۶ | نمبر ۱۱

آریہ سماج سے!

(از مسٹر کرشن گوپال ساگر ہوشیارپوری)

اے سوامی! اے رشی ور! اے مظہرِ شانِ خدا
واقفِ اسرارِ قدرت کاشفِ رازِ بقا

تیرے اپدیشوں میں پنہاں زندگی کا راز ہے
قوم کو اوپر اٹھانے کا نیا انداز ہے

تیری ہی مرہونِ منت ہیں روایاتِ کہن
تیرا ہی ممنونِ احساں ہے یہ بھارت کا چمن

خوابِ غفلت سے جگایا تو نے ہندوستان کو
درسِ آزادی پڑھایا تو نے ہر انسان کو

مشعلِ توحید لے کر وید کے پرچار سے
ظلمتِ باطل کو تو نے ہر لیا سنسار سے

بت پرستی اور جہالت کا مٹا نام و نشان
رنگِ اعجازِ حقیقت کر دیا سب پر عیاں

قوم کے نشکام رہبر اے وطن کے افتخار!
تو نے کر کے آتمک بل کی فضیلت آشکار

قوم کی مردہ رگوں میں پھونک دی روحِ حیات
گونجتی ہے اوم کے نعروں سے ساری کائنات

تیرے پیروؤں میں ہے اب بھی سرفروشی کی لگن
سب کمر باندھے کھڑے ہیں سرفروشانِ وطن

اب انہیں اپنی غلامی کا بڑا احساس ہے
اور پرانی آریہ تہذیب کا بھی پاس ہے

ان کا سودائے وطن کچھ گل کھلائے گا ضرور
ان کا جذبۂ شہادت رنگ لائے گا ضرور

چھٹے ہوئے کچھ پھول

بدلہ

ایک بار چین کے سمراٹ گدی پر ... دی گئی۔ کہ اس کے ودروھیوں نے ودروہ کر دیا ہے۔ وہ تنت کال ان ... کرنے چل دیا۔ اور پرتگیا کی۔ کہ میں ... سمول نشٹ کر کے راجدھانی کو لوٹوں گا۔ جوں ہی وہ ودروھیوں کے نکٹ ... توں ہی اُنہوں نے ادھینتا سویکار کی۔ سب لوگوں کا وچار تھا۔ کہ سمراٹ ان سے بھینکر بدلہ لے گا۔ پرنتو جب اُنہیں قیدی ودروھیوں کے ساتھ سمراٹ کو ... برتاؤ کرتے دیکھا۔ تو اُنہیں آشچریہ ... سمراٹ کے پردھان منتری نے کہا ... کیا آپ اپنی پرتگیا کا پالن اس پرکار کر رہے ہیں ... سمراٹ نے اُتر دیا۔ میں نے پرتگیا پوری کی ہے۔ میں نے اپنے ... کو نشٹ کر دیا ہے۔ دیکھو اب یہ میرے شترو نہیں رہے۔ انہیں میں نے اپنا مِتر بنا لیا ہے"۔ منتری نے مگن ہو کر کہا ...

رگ وید (اوم) سام وید

ویدامرت

یجر وید — اتھروید

ओ३म इन्द्रं प्रातर्हवामह इन्द्रं प्रयत्य
ध्वरेइन्द्रं सोमस्य पीतये ॥३॥

(رگوید منڈل ۱۔ انوواک ۴۔ ورگ ۳۰۔ سوکت ۱۶)

(اوم) اندرم پراتر ہوامہے اندرم پریتی ادھورے اندرم سومسیہ پیتیئے (۳)

پدارتھ:- ہم لوگ (پراتہ) نتیہ پرتی (اندرم) پرم ایشوریہ دینے والے ایشور کا (پریتی ادھورے) ہرچھی ہرد اُپاسنا یگیہ میں (ہوامہے) آواہن کریں۔ ہم لوگ (پریتی) اُتم گیان دینے والے (ادھورے) کرپا سے سدھ ہونے یوگیہ یگیہ میں (پراتہ) پرتی دن (اندرم) اُتم ایشوریہ سادھک ودیوت اگنی کو (ہوامہے) کرہاؤں میں اُپدیش کہہ سن کے سنکیت کریں۔ تتھا ہم لوگ (سومسیہ) سب پدارتھوں کے سار اس کو (پیتیئے) پینے کے لئے (پراتہ) پرتی دن یگیہ میں (اندرم) باہر سے شریر کے بھیتر سے پران کو (ہوامہے) وچار میں لاویں۔ اور اس کے سدھ کرنے کا وچار کریں۔ (۳)

بھاوارتھ:- منشیوں کو پرمیشور پرتی دن اُپاسنا کرنے یوگیہ ہے۔ اور اس کی آگیا کے انوکول برتنا چاہیئے۔ بجلی تتھا جو پران روپ وایو ہے۔ اس کی ودیا سے پدارتھوں کا بھوگ کرنا چاہیئے۔

(اب اگلے منتر میں اندر شبد سے وایو کے گنوں کا اُپدیش کیا ہے)

(رشی دیانند کرت رگ وید بھاشیہ سے)

اُپنشدوں کے راز

(چھاندوگیہ اُپنشد)

ہے اندر! یہ پانچ بھوتوں کا بنا دیہہ مرنے والا ہے۔ مرتیو سے کھایا ہوا ہے۔ وہ شریر اس اوناشی اشریر آتما کا ادھشٹھان ہے۔ رہنے کا استھان ہے۔ نشچے سشریر آتما پرایا ہے۔ یعنی سکھ دکھ سے گرست ہے۔ نشچے شریر والے آتما کے سکھ دکھوں کا ناش نہیں ہے۔ آتما کے اشریر ہی ہونے پر سکھ دکھ نہیں سپرش کرتے۔ اشریر وایو ہے۔ میگھ بجلی اور میگھ گرجن۔ دھونی یہ اشریر ہیں۔ سو جیسے یہ وایو آدی اس آکاش سے ادبھت ہو کر پرم جیوتی کو پراپت کر کے اپنے پرم شدھ سروپ میں پرگٹ ہوتا ہے۔ وہ مکت آتما اُتم پرش ہے۔ وہ آتما وہاں مکتی میں رہتا ہے مکت ہو کر وہ استریوں سے یا ... میں بندھوؤں سے ہنستا ہوا کھیلتا ہوا۔ اور جو رمن کرتا ہوا سشریر آتما تھا اس کو سمرن نہ کرتا ہوا۔ اس بھیتر شریر کو نہ سمرن کرتا ہوا رہتا ہے۔ وہ جیسے رتھ میں جُتا ہوا گھوڑا ہوتا ہے۔ ایسے ہی آتما اس شریر میں جُتا ہوا ہے۔ مکت ہو کر ہی اس سے پرتھک ہوتا ہے۔

ہوشیار!

گوروکل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھاویں

لاہور برانچ:- ہسپتال روڈ لاہور

دہلی برانچ:- چاندنی چوک دہلی

فہرست ادویات مفت

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر

گوروکل کانگڑی

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

فہرست ادویات مفت

چیون پراش

بھیم سینی سرمہ
قیمت ۱۴ ار فی شیشی

گوروکل کانگڑی فارمیسی

گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا

بڑھیا لذت دار ٹانک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

پرکاش لاہور
۱۹ چیت ۱۹۹۷ سمبت مطابق ۳۱ - مارچ ۱۹۴۰

حیدر آباد

جن دنوں حیدر آباد میں آریہ ستیاگرہ چل رہا تھا - ریاست کے حامیوں کی طرف سے سب سے بڑا اعتراض ہم پر یہ کیا جاتا تھا - کہ لوگ غیر ملکی ہوتے ہوئے ریاست کے اندرونی معاملات میں کیوں دخل دیتے ہیں ؟ رعایا کے آریوں کو کچھ شکایات ہیں - تو وہ دربار سے دور کرا سکتے ہیں - یہ باہر کے لوگ دخل دینے والے کون ؟ لیکن یہ صرف کہنے کی بات تھی کرنے کی نہیں - کیونکہ حیدر آباد کے لوگوں کا اپنا آچرن جو لیا ہے جیسا ہمارا تھا - پچھلے دنوں لاہور میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس تھا - مسٹر جناح اس کے صدر تھے - مختلف قرار دادوں پر مختلف اصحاب نے جو تقریریں کیں - ان میں بار ہا حیدر آباد کا ذکر آیا - کبھی کانگریس کی مخالفت میں اور کبھی پاکستان کی تائید میں - اسے ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ظاہر کیا گیا - اور اس سے بہت سی امیدیں باندھی گئیں - ان تقریروں کو پڑھ کر مجھے خیال آیا - اگر ہم لوگ حیدر آباد کے آریوں کی سہائتا کے لئے زبان تک ہلانے کے مجاز نہیں - تو ہندوستان کے مسلمانوں کا حیدر آباد سے کیا تعلق ؟ ہمیں تو حق پہنچتا بھی ہے - کیونکہ وہاں ہمارے بھائیوں کی تعداد نوے فیصدی ہے - اگر دس فیصدی مسلمان اس بات کے حقدار ہیں - کہ غیر ملکی مسلمان ان کے معاملات میں دلچسپی لیں - اور ان سے اپنے تعلق کا اظہار کریں - تو ریاست کی نوے فیصدی ہندو آبادی سے ہمیں اپنا تعلق جتلانے کا حق کیوں نہیں ؟ مسلم لیگ کے اجلاس کی شرکت کے لئے کئی اصحاب خاص حیدر آباد سے بھی تشریف لائے - لیکن ایک صاحب کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں - وہ ہیں نواب بہادر یار جنگ بہادر - مسٹر جناح ہندوستان کے قائد اعظم ہیں - تو یہ حیدر آباد کے قائد ملت - حیدر آباد کی مجلس اتحاد المسلمین کے صدر ہیں - اور اس وقت وہاں کے مسلمانوں میں جو بیداری پائی جاتی ہے - اور جس بیداری نے ہندو دشمنی کی شکل اختیار کر رکھی ہے - اس کا ناقابل رشک فخر بہت حد تک انہیں ہے - آپ صوبہ سرحد اور کشمیر کے خاکساروں کے سالار بھی ہیں - اور چونکہ تحریک خاکساران کے لیڈر مسٹر مشرقی اس وقت نظر بند ہیں - اس لئے انہوں نے ۲۸ - مارچ کو میرٹھ میں خاکساروں کی ایک نمائندہ کانفرنس بلائی ہے - تاکہ وہاں مشرقی کا جانشین مقرر کیا جائے - کوئی ان سے پوچھے - کہ کیا آپ سرحد اور کشمیر کے لئے غیر ملکی نہیں ؟ غیر ملکی ہوتے ہوئے آپ کو کیا حق ہے - کہ سرحد اور کشمیر کے معاملات میں دخل دیں - اور خاص کر کشمیر کے جو حیدر آباد کی طرح ایک ریاست ہے - اور ان معنوں میں ایک ہندو ریاست ہے - جن معنوں میں حیدر آباد ایک مسلم ریاست ہے - اگر کشمیر کا کوئی ہندو حیدر آباد کے ہندوؤں کی رہنمائی کرنا چاہے تو کیا انہیں شکایت نہ ہوگی ؟ پچھلے دنوں مسلمانان کشمیر کے لیڈر مسٹر محمد عبد اللہ حیدر آباد تشریف لے گئے - تو وہاں کے مسلم اخبار پنجے جھاڑ کر ان کے پیچھے پڑ گئے - اور ان کے ساتھ نہایت بری طرح پیش آئے - کبھی انہیں کانگریس کا جاسوس قرار دیا - تو کبھی آریہ سماج کا - اور آریہ سماج کے جاسوس وہ اس لئے بن گئے - کہ وہ ناگپور سے ہوتے ہوئے حیدر آباد گئے تھے - جو ان اخبارات کے نزدیک آریہ سماج کے ستیاگرہ کا صدر مقام تھا - جب یہ حالت ہے - تو یہ نواب صاحب کشمیر کے معاملات میں دخل دینے والے کون ؟ صرف یہی نہیں - انہوں نے مسلم لیگ کے ساتھ مسلم ریاستوں کی ایک کانفرنس بھی کی - اس میں مسلم ریاستوں کا کوئی نمائندہ آیا یا نہیں - اس کا مجھے علم نہیں - لیکن میں یہ جانتا ہوں - کہ مسلم ریاستوں کے فیڈریشن کی سکیم مرتب کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی - اس کے صدر نواب صاحب بنائے گئے - لاہور میں رہتے ہوئے انہوں نے جتنی بھی تقریریں کیں - سب نہایت زہر آلود - ان کے ایک ایک لفظ سے ہندوؤں کی دشمنی ٹپکتی تھی - اور انہوں نے بزعم خود حیدر آباد کی حفاظت کرنے کے لئے اس سکیم کی تائید کی - جو ہندوستان کو ہندو اور مسلم دو حصوں میں تقسیم کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے +

ان حالات کی موجودگی میں وہ اعتراض بے بنیاد ٹھہرتا ہے - جو ہم پر کیا جاتا تھا - کہ ہم غیر ملکی ہوتے ہوئے ریاست حیدر آباد کے ہندوؤں کے ساتھ دلچسپی رکھتے ہیں - برادران وطن پاکستان کے جو خواب لے رہے ہیں - اور اس خواب کو پورا کرنے کے لئے جو منصوبے وہ باندھ رہے ہیں - ان کی روشنی میں نہ صرف ہمارا یہ حق ہو جاتا ہے - بلکہ فرض بھی - کہ ہم اپنے حیدر آبادی ہندو بھائیوں کے اُدھار کے لئے - اور انہیں ان کے ملکی مجلسی اور مذہبی حقوق دلانے کے لئے جو کچھ بھی ہم سے ہو سکے کریں - حیدر آباد میں ہماری مشکلات پورے طور سے حل نہیں ہوئیں - اور نہ ہمارے ہندو بھائیوں کو ان کے ادھیکار ملے ہیں - ایک لحاظ سے ہم ان سے کچھ اچھے ہیں - کیونکہ دربار حیدر آباد نے ہم سے جو وعدے کئے تھے - وہ بہت حد تک پورے کر دئے ہیں - ہمیں پرچار کی آزادی مل گئی ہے - اور اس وقت تک سارودیشک سبھا کے شتروم اپدیشک ریاست حیدر آباد میں پرچار کر رہے ہیں - اور ان کے کام میں کسی پرکار کی رکاوٹ نہیں ڈالی جاتی - مجھے علم ہے - کہ لالہ خوشحال چند کو ریاست کا دورہ کرنے سے روکا گیا ہے - لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے یہ بھی علم ہے - کہ ان کے حیدر آباد میں کئی لیکچر ہوئے - جن میں ہزاروں کی حاضری ہوتی تھی - ان کا خیر مقدم بھی کیا گیا - اور پولیس کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ڈالی گئی - لیکن ریاست کی طرف سے جن اصلاحات کا اعلان کیا گیا تھا - وہ اس وقت تک کھٹائی میں پڑی ہیں - اور اس لئے ہندوؤں کو جو بھلا برا ملنے والا تھا - وہ بھی رکا پڑا ہے - ہندوؤں کی حالت بدستور تشویشناک ہے - پچھلے دنوں بیدر میں کسی مسلمان کا کسی ہندو سے جھگڑا ہو گیا - ہندو نے مسلمان کو پیٹ ڈالا - جس پر مسلمان اکٹھے ہو گئے - اور انہوں نے ہندوؤں کی دکانوں کو آگ لگانی شروع کر دی - ایک ہندو ہلاک ہو گیا - اور کچھ زخمی - اسی طرح حیدر آباد میں جب آریوں کا ہولی کا جلوس نکل رہا تھا - تو مسلمانوں نے اینٹ اور پتھر اس پر پھینکے - جس سے کچھ اشخاص زخمی ہو گئے - یہ واقعات بتلاتے ہیں - کہ ہندوستان کے ہندوؤں کو خبردار رہنے کی ضرورت ہے - جب سے ستیاگرہ بند ہوا ہے - سارودیشک سبھا تو کچھ نہ کچھ کام کئے جا رہی ہے - اس نے اپنے کام کا پروگرام بنا رکھا ہے - اور اس کے مطابق وہ قدم بڑھا رہی ہے - لیکن ریاست کے ہندوؤں کی ملکی اور مجلسی حالت کی طرف دھیان دینے والا کوئی نہیں - سارودیشک سبھا کی طرف سے ریاست میں بہت سے سماج مندر بنانے کی سکیم بھی مکمل ہو رہی ہے - اور کئی ہزار کے وعدے بھی مل چکے ہیں - لیکن ہندوؤں کی حالت تشویشناک ہے - اس میں شک نہیں - کہ آریہ سماج کے پرچار کے ساتھ ان کی حالت بھی سدھرتی جائے گی - اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھ لیں گے - لیکن ساری ریاست کو آریہ بنانے میں دیر لگے گی - اس لئے ضرورت یہ ہے کہ جہاں آریہ سماج اپنا کام کر رہا ہے - وہاں کوئی ہندو سوسائٹی وہاں کے ہندوؤں کی سدھ بھی لیتی رہے - اگلے سال مردم شماری ہونے والی ہے - اس موقعہ پر نہ صرف خود حیدر آباد کے ہندوؤں کو بلکہ باہر کے ہندوؤں کو بھی خبردار ہونے کی ضرورت ہے - تاکہ ریاست کے ہندوؤں کی تعداد بلاوجہ کم نہ دکھلائی جاوے +

(کرشن)

گورو کل کانگڑی کا وارشک اُتسو

گورو کل کانگڑی کا ۳۸ واں وارشک اُتسو ۲۵ - مارچ کو ختم ہو گیا - اس وقت تک جو اطلاعات ملی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس بار اُتسو نہایت سپھل رہا - عام حاضری اچھی تھی وہاں پروگرام بھی روچک اور آکرشک تھا - کئی سمیلن ہوئے - دکشانت بھاشن شری ٹیت اے ممبر سنٹرل اسمبلی (پردھان آرین کانگریس شٹ لاہور) نے دیا - (جو کسی دوسری جگہ درج ہے) ۲۳ سناتکوں کو ڈگریاں دی گئیں - اور ۳۵ نئے برہمچاریوں کو داخل کیا گیا - اپیل پر ۵۶ ہزار روپے نقد اور ساڑھے نو ہزار کے وعدے ہوئے - اس لحاظ سے بھی اُتسو کو سپھل کہا جا سکتا ہے - ہم اس سپھلتا کے لئے گورو کل کے ادھیکاریوں کو بدھائی دیتے ہیں +

— یو - پی سے آئے ہوئے خاکساروں نے ۲۷ - مارچ کو ہنگامہ بپا کر دیا اور انہیں اشک آور گیس کی مدد سے گرفتار کیا گیا +

— خاکساروں نے نواب بہادر یار جنگ بہادر کو احمدی ہونے کی وجہ سے اپنا لیڈر تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے +

— صوبائی اسمبلیوں کے کانگریسی ممبر مستعفی ہو جائیں گے +

— مہاتما گاندھی نے آئندہ جدوجہد کے

— ... سلسلہ میں ہدایات جاری کر دی ہیں - ہر کانگریس کمیٹی ستیاگرہ کمیٹی بن جائے گی + — پنجاب میں کل چار سو خاکسار گرفتار کئے جا چکے ہیں + — ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت ۱۰۲ اشخاص گرفتار ...

"پرکاش" نئے ہاتھوں میں

یکم اپریل سے پرکاش نئے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ درحقیقت یہ ہاتھ نئے نہیں۔ جن کے سپرد اسے کیا جا رہا ہے مہاشہ لال چند ہتیشی ۱½ سال سے "پرکاش" کے انچارج چلے آ رہے ہیں۔ وہی اس کے ایڈیٹر ہیں۔ اور وہی مینیجر۔ چند دن ہوئے اُنہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ اگر "پرکاش" ان کے حوالے کر دیا جائے۔ تو وہ اپنا تن من اور دھن لگا کر اسے کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر اس کوشش میں انہیں کامیابی ہو۔ تو نہ صرف ان کی روزی کا پرشن حل ہو جائیگا۔ بلکہ آریہ سماج کی سیوا کا شوق بھی پورا ہو جائیگا۔ میں "پرکاش" سے کبھی آرتھک لابھ کی آشا نہیں رکھتا۔ کئی ورشوں سے یہ خسارہ پر چلا آ رہا ہے۔ مجھے اس کے خسارہ کی اب بھی پرواہ نہیں۔ اور اگر خسارہ اُٹھا کر بھی "پرکاش" زندہ رہے۔ تو مجھے پرواہ نہیں۔ لیکن میں یہ ضرور محسوس کرتا ہوں۔ کہ اپنی دیگر مصروفیتوں کی وجہ سے میں "پرکاش" کو وہ توجہ نہیں دے سکتا۔ جس کا یہ مستحق ہے۔ "پرکاش" ایک طرح سے میرا پہلا بچہ ہے۔ اور "پرتاپ" دوسرا۔ "پرتاپ" کا جنم "پرکاش" سے چودہ برس بعد ہوا۔ اس لئے "پرکاش" مجھے سب سے زیادہ پیارا ہونا چاہیئے۔ اور ہے۔ لیکن حالات سے مجبور میں اس کی طرف زیادہ دھیان نہیں دے سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ ہتیشی جی اس پر سارا سمیہ اور شکتی لگا دیں گے۔ اور چونکہ پچھلے ساڑھے چار ورشوں میں وہ سمپادن اور پربندھ کا کافی تجربہ حاصل کر چکے ہیں۔ اس لئے مجھے "پرکاش" کو اُن کے حوالے کرنے میں کوئی سنکوچ نہ ہوا۔ سمپادن اور پربندھ کے تجربہ کے علاوہ وہ نِشٹھاوان آریہ سماجی ہیں۔ اور نوجوان ہیں۔ ان میں کام کرنے کی شکتی اور اُتساہ ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ جو کچھ میرے کمزور ہاتھوں سے نہیں ہو سکتا۔ اُن کے نوجوان ہاتھ کر دکھائیں۔ اور "پرکاش" نہ صرف زندہ رہے۔ بلکہ پوری طاقت سے زندہ رہے۔ "پرکاش" کو ان کے حوالے کرنے کی ایک اور بھی وجہ ہے۔ جب کبھی کسی سے "پرکاش" کا فیصلہ بٹنے کو کہا جاتا۔ (میری طرف سے نہیں۔ بلکہ کسی "پرکاش" کے پریمی کی طرف سے) تو کہا جاتا۔ کہ مہاشہ کرشن کا "پرتاپ" بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ وہ آسانی سے خسارہ برداشت کر سکتے ہیں۔ بے شک میں خسارہ برداشت کر سکتا ہوں۔ لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ "پرکاش" کی اشاعت محدود ہو۔ ہتیشی جی کی حالت میں یہ عذر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اخبار ان کے حوالے ہے۔ یکم اپریل سے وہ اس کے مالک ہوں گے۔ اور نفع و نقصان سب ان کا ہو گا۔ میں نے ان سے ایک پائی بھی نہیں لی۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ "پرکاش" کا مکھیہ اُدیشیہ آریہ سماج کا پرچار ہے۔ اور ہتیشی جی بھی یہی چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان سے میرا ۱½ سے سمبندھ ایسا خوشگوار رہا ہے۔ کہ انہیں "پرکاش" سے منافع ہو تو مجھے خوشی ہوگی۔

ہاں ہتیشی جی کی خواہش کو پورا کرنے میں ایک رکاوٹ ہو سکتی تھی۔ اور وہ یہ کہ کہیں ان کے ہاتھوں میں جا کر "پرکاش" اپنے اصلی مارگ سے بھٹک تو نہ جائے گا۔ سو ان کی یہ پرتگیا ہے۔ کہ "پرکاش" آریہ سماج کا رہے گا۔ اور گورودکل پارٹی سے اس کا سمبندھ رہے گا۔ اور اس کی پالیسی بعینہٖ وہی رہے گی۔ جو اس وقت تک رہی ہے۔ مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ وہ اپنی اس پرتگیا کو نبھائیں گے۔ میرے لیکھ بدستور ایڈیٹوریل کالموں میں نکلتے رہیں گے۔ اور ان پر انہیں کبھی اعتراض کرنے کا حق نہ ہوگا۔ گویا جو کچھ میں "پرکاش" کے پریمیوں کو دے سکتا ہوں۔ وہ اب بھی انہیں ملتا رہے گا۔ اور ہتیشی جی جو کچھ انہیں دے سکتے ہیں۔ وہ پہلے سے زیادہ ملے گا۔ میں مانتا ہوں، کہ "پرکاش" میں وہ جتنا عرصہ رہے ہیں۔ وہ بھاوشکتی کام کرتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے مجھے شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔ لیکن مینیجر اور مالک کی حالت میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ پہلے وہ زیادہ کام کرتے۔ تو اس کا پھل مجھے ملتا۔ اب اس کا پھل انہیں ملے گا۔ نہ صرف پھل ہی بلکہ لیش بھی۔ اور یہ قدرتی ہے۔ کہ جو کام کرتا ہے۔ اسے پھل اور لیش کی اِچھا ہو۔ ان کے ہاتھوں میں "پرکاش" کو کوئی خطرہ نہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ ان کا لکشیہ وہی ہے۔ جو میرا ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ یہ طے ہو چکا ہے۔ کہ اگر وہ انتظام نہ کر سکے۔ کسی کارن سے وہ "پرکاش" کو نہ چلا سکیں۔ یا نہ چلانا چاہیں۔ تو وہ اُسے مجھے واپس کر دیں گے۔ یکم اپریل سے "پرکاش" کی زندگی میں ایک نئے دَور کا آغاز ہوتا ہے۔ اور اس کے سنرکھشک کی حیثیت میں میری یہ خواہش ہے۔ کہ وہ پہلے اور پیچھے رہے۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے پریمی اس کی سہایتا کرتے رہیں گے جس طرح میرے وقت میں کرتے رہے ہیں۔ بلکہ پہلے سے زیادہ کریں گے۔ لالہ ہتیشی جی کا اُتساہ بڑھے۔ اور وہ اپنا تن اور من اس کی سیوا میں لگا دیں۔ (کرشن)

یوروپ میں عیسائیت کا مستقبل

یوروپ میں عیسائیت کا مستقبل یاس انگیز ہے۔ اور دن بدن تاریک ہوتا جا رہا ہے۔ آئے دن بڑے بڑے پادریوں کی تقریریں اس یاس و نااُمیدی کا ڈھنڈورہ پیٹتی ہیں۔ اسی انک میں کسی دوسری جگہ انگلستان کے ایک نہایت ذمہ دار عیسائی لیڈر ڈاکٹر ڈی۔ ایل سکاٹ اور شکاگو (امریکہ) کے پادری جیمس کی تازہ تقریروں کے کچھ ضروری حصے درج ہیں۔ جن کے مطالعہ سے اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ کہ آئندہ چند سالوں میں عیسائیت یوروپ میں برائے نام رہ جائے گی۔ کیونکہ ہزاروں لوگ ہر سال عیسائیت سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ اس تنزلی رفتار کا جو لازمی اثر یوروپ میں عیسائیت کے مستقبل پر ہونا چاہیئے۔ وہ ہو کر رہے گا۔

میلہ کٹاس راج پر پرچار کی ضرورت

آریہ سماج بڑے بڑے اجتماعوں پر پرچار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ چنانچہ ابھی ابھی اس نے کانگریس سیشن پر نہایت اعلیٰ وسیع پیمانہ پر پرچار کیا۔ اب اسے کٹاس راج کے میلہ پر بھی پرچار کر کے اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ یہ میلہ بیساکھی پر جو ۱۳-اپریل کو ہے ضلع جہلم کے قصبہ کٹاس راج میں لگے گا۔ آریہ سماج جہلم و آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔

مسلم لیگ کیا چاہتی ہے؟

مسلم لیگ کیا چاہتی ہے؟ یہ اس کے اس ریزولیوشن سے جو اس نے اپنے لاہور سیشن میں پچھلے ہفتہ ہندوستان کے حصے بخرے کئے جانے کی تجویز کے متعلق پاس کیا ہے ظاہر ہے لیکن کیا اس کی تجویز قابل عمل ہے یا نہیں۔ اس امر کا اعتراف سیاسی و ہندو لیڈر ہی نہیں خود کئی مسلم لیڈر بھی کر چکے ہیں۔ یہ سکیم قابل عمل ہو تب بھی ہندو جو تعداد میں پچیس کروڑ ہیں۔ اس کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں؟ ہندوستان ایک تھا۔ آئندہ بھی ایک ہی رہیگا۔

ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کا پرچار

مارچ کے پہلے ہفتہ میں لالہ خوشحال چند رہاسہ حیدرآباد میں پرچار کر رہے تھے۔ اور ۵-مارچ کو نظام آباد جانے والے تھے۔ کہ پولیس کمشنر نے زبانی طور پر انہیں ضلعوں میں دورہ کرنے سے منع کر دیا۔ اس خبر کو سے کر کئی قسم کی غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ شری [illegible] جی بدھوان آریہ پرتی ندھی سبھا [illegible] نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں ان بیانیوں کی تردید کی گئی ہے۔ [illegible] کہ ریاست میں پرچار کی پوری آزادی ہے۔ لالہ خوشحال چند کا دورہ پولیس کمشنر نے کسی خاص مصلحت سے ملتوی کیا گیا ہے۔ پرچار پر پابندی کے معنوں میں نہ لینا چاہیئے۔ امید کرنی [illegible] کہ اس بیان کے بعد کسی قسم کی غلط فہمی [illegible]

مسلمان لڑکیوں کو آزادی کا [illegible]

پچھلے ہفتہ اسلامیہ کالج لاہور کی طرف سے دئیے گئے ایڈریس کے جواب میں مسٹر جناح نے فرمایا۔ کہ "دنیا میں [illegible] ہیں۔ ایک قلم اور دوسری تلوار۔ یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ دونوں میں طاقتور کون ہے؟ ایک تیسری طاقت ہے جو دونوں سے زبردست ہے۔ اور وہ ہے [illegible] آپ نے مزید کہا۔ کہ تم آپ کے مارے بہت بھاری کام ہے۔ اس لئے آپ کو [illegible] نہیں رہنا چاہیئے۔ آؤ ہمارے دوش بدوش چلو۔ اور اس وقت تک ہمارے ساتھ میں شریک رہو۔ جب تک کہ ہم کامیاب ہو جائیں۔ تم نوجوان لڑکیاں اپنی ماؤں کی نسبت زیادہ خوش قسمت ہو۔ کیونکہ تم آزاد ہو رہی ہو۔"

مسٹر جناح نے مسلم لڑکیوں کو آزادی کا پیغام تو دیا۔ لیکن اس کا آدرش نہ بتایا۔ لیکن اُن کا آدرش ان کی اپنی لڑکی میں [illegible] جا سکتا ہے۔ جس نے ایک پارسی نوجوان سے شادی کی تھی۔ بے شک عورت قلم اور تلوار سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ شائد اسی لئے اسلام نے طلاق اور کثرت ازدواج کی زنجیروں میں اسے قید کر رکھا ہے۔ اگر اس غلامی سے ہی مسٹر جناح مسلم عورتوں کو آزادی دلانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں مولویوں کے فتوے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ٹیکسلا میں ستیوں کا ستیاگرہ

مسجد عنایت شاہجہان ٹیکسلا میں ادائے نماز کا حق حاصل کرنے کے لئے ستیوں نے ستیاگرہ شروع کر رکھا ہے۔ ۱ سے ۲۴-مارچ کو گیارہ دن ہو چکے ہیں۔ ستیوں کی وار کونسل نے ہر روز ایک سو ایک ستیاگرہی گرفتاری کے لئے پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ ۲۴-مارچ

وارشک اُتسو گوروکل کانگڑی کے حالات

(از مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور)

گوروکل کانگڑی ہردوار کا ۳۸ واں سالانہ جلسہ پوری شان سے منایا گیا۔ ۲۱-۳-۴۰ کو گوروکل کا جنم دوس تھا۔ اُسے میں نہ دیکھ سکا۔ ۲۲-۳-۴۰ کو پرانہ کال گوروکل کی پورنہوتی میں حاضر ہوا۔ کارروائی اسی روز سے شروع تھی۔ باہر سے پدھارنے والوں کے قابلِ ذکر شبھ نام یہ ہیں:-

شری بت اپنے۔ شری پنڈت اندر جی۔ سوامی برہمانند جی۔ سوامی ستیہ دیو جی۔ شری بابا ٹھکر جی۔ پنڈت لشمبھر ناتھ جی۔ مہاشہ کرشن جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت لیش پال جی۔ پنڈت گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری۔ پنڈت دھرم دیو جی واچسپتی۔ پنڈت دھرمیندر ناتھ نرک ستر دھی۔ پنڈت گیان چند جی۔ اے۔ رائے امرت رائے جی۔

۲۲-۳-۴۰ کو پرانہ سرسوتی سمیلن عین زیر صدارت پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی ہوا۔ سمیلن سنسکرت میں ہونے کی وجہ سے حاضری تھوڑی تھی۔ بعد دوپہر شری پنڈت سکھ دیو جی پروفیسر فلاسفی کا شنتی جیون کی مہتا پر بڑا پربھاو شالی دیاکھیان ہوا۔ حاضری سے پنڈال بھرا ہوا تھا۔ پنڈت لیش پال جی کا اُپدیش بھی ہوا۔ رات کو کوی سمیلن زیر صدارت پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار ہوا۔ کوی لوگوں نے اپنے اپنے جوہر دکھائے۔ ایسا رنگ جما کہ ساڑھے گیارہ بجے رات تک لوگ اٹھنے کا نام نہ لیتے تھے۔ ستیہ ورت جی یوگی کی کویتائیں خوب پسند کی گئیں۔ ہاسیہ رس کی کویتا پنڈت سومدت جی کی پسند آئی۔

۲۳-۳-۴۰ — پراتہ کال سرسوتی سمیلن زیر صدارت شری پنڈت بدھ دیو جی ہوا۔ یہ سمیلن ہندی بھاشا میں تھا۔ لوگوں نے کافی دلچسپی لی۔ پانچ چھ دربار کنبوں نے ودیہ سمبندھی اپنے اپنے نبندھ پڑھے۔ جو سب کے سب یوگیتا پورن تھے۔ بعد دوپہر سوراجیہ سمیلن کی کاروائی ہوئی۔ جس کے پردھان پد کو پنڈت لشمبھر ناتھ جی نے گرہن کیا۔ مضمون تھا "کیا ساپردائیک ایکتا بغیر سوراجیہ لینا ممکن ہے"؟ وشے بہت گمبھیر اور ضروری تھا۔ پنڈت اندر جی۔ پنڈت بدھ دیو جی آدی گمبھیر وچارکوں نے بھی حصہ لیا۔ یہ سمیلن اتنا روچک تھا کہ دو گھنٹہ وقت سے گیا۔ حق و بحث والوں نے اپنی اپنی دلائل دیں۔ انت میں سبھا پتی کا بھاشن ہوا اور فیصلہ جنتا خود کرے۔ یہ اعلان کر دیا گیا۔ اس کے بعد پنڈت پریہ ورت جی کا منوہر دیاکھیان ہوا۔ رات کو پنڈت دھرمیندر جی نرک ستر دھی اور پنڈت بدھ دیو جی کے پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوئے۔

۲۴-۳-۴۰ — پراتہ کال دیکھشانت سنسکار کا شاندار جلوس نکلا۔ جلوس مہاودیالیہ سے شروع ہوا۔ پنڈال میں پہنچنے پر ہون یگیہ کی کارروائی ہوئی۔ ۲۳ سناتک اس ورش پاس ہوئے۔ دیکھشانت اُپدیش شری بت اپنے لیجسلیٹو پارٹی نے دیا۔ جو کہ دو دو نا پوسف تھا۔ سناتکوں کو ستیا سہیوں کی طرف سے سوامی برہمانند نے آشیرواد دیا۔ اور آریہ جنتا کی طرف سے پنڈت اندر نے آچاریہ سوامی ابھے دیو جی نے سناتکوں کو آخری اُپدیش دیا۔ جو منن کرنے یوگیہ تھا۔ بعد دوپہر گوروکل سمیلن تھا۔ جو زیر صدارت پنڈت گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری ہوا۔ اس میں گوروکل کی ضروریات پر روشنی ڈالی گئی۔ پردھان جی نے دو شوک پرستاؤ رکھے۔ (۱) شری آچاریہ رام دیو جی کے پرلوک گمن کا (۲) برہمچاری رام ناتھ جی جو کہ حیدرآباد ستیاگرہ میں شہید ہوئے ہیں۔ جنہیں آریہ جنتا نے کھڑے ہو کر سر سمتی سے پاس کیا۔ پنڈت ستیہ ورت جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل نے دھن کے لئے اپیل کی۔ ان کا دیاکھیان بڑا ادبھوی تھا۔ ۶۵½ ہزار کی رقم اپیل پر جمع ہوئی۔ ۵۶ ہزار نقد ہیں۔ ۹½ ہزار کے وعدے ہیں۔ ۶۵½ ہزار کی رقم موجودہ حالت میں حوصلہ افزا ہے۔ رات کو ودیاہم سمیلن ہوا۔ جس میں برہمچاریوں نے اپنی اعلیٰ کھیلیں دکھلائیں۔ کہ دیکھتے ہی بنتا تھا۔

۲۵-۳-۴۰ — کو پراتہ وید آرمبھ سنسکار ہوئے۔ ۳۵ نئے برہمچاری داخل ہوئے۔ بعد میں ذات پات توڑک سمیلن ہوا۔ جس کے سبھا پتی پنڈت اندر جی تھے۔ ذات پات کے خلاف کچھ پرستاؤ پاس ہوئے۔ بعد دوپہر لالہ مہردیال جی ایم۔ اے۔ کا دیاکھیان ہوا۔ اور وقت ادھار سمیلن زیر صدارت شری بابا ٹھکر جی منتری آل انڈیا ہریجن سیوک سنگھ ہوا۔ دلتوں کو اُٹھانے کے وسائل سوچے گئے۔ رات کو سنگیت سمیلن خاصی رونق سے ہوا۔ اس طریق سے یہ سالانہ جلسہ کیا بلحاظ حاضری اور چندہ ہر طرح سے کامیاب ہوا ہے۔ اس سپھلتا پہ شری پنڈت ستیہ ورت جی مکھیہ ادھشٹاتا۔ اور آچاریہ سوامی ابھے دیو جی کو بدھائی دیتا ہوں۔

ضروری تصحیح

۱۷-مارچ کے گوروکل انک میں آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کا جو بڑے صفحے کا اشتہار صفحہ ۱۵ پر چھپا ہے۔ اس میں برہمی تیل کی قیمت فی شیشی آٹھ آنے غلطی سے چھپ گئی ہے۔ دراصل اس کی قیمت دس آنے (۱۰/) فی شیشی ہے۔ ناظرین نوٹ کر لیں۔

سوچنا

"پرکاش" کے جن پریمیوں کا چندہ ۱۵ اپریل میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر جلد بھیجیں۔

...کانگریس کے بعد

...گڑھ کانگریس کے بعد گورنمنٹ کا رویہ ... ہو گیا ہے۔ اس کے بعض نتائج ممکن ہے۔ ...کانگریس جلد "آزادی کی جنگ" شروع کر دے۔ ...امر کی تصدیق جنرل سیکرٹری آل انڈیا ...کانگریس کے تازہ اعلان کے ان الفاظ سے ...ہوتی ہے:۔

...گورنمنٹ کی تازہ کارروائیاں نہ صرف ...ہندوستان کے لوگوں کے جائز مطالبات ...نقطۂ نگاہ سے نا تسلی بخش ہیں۔ بلکہ ان سے ...ظاہر ہوتا ہے کہ غیر ملکی حکومت نے ہندوستان ...اپنے غلبہ کو مضبوط بنانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ ...ان حالات میں عوام کی طرف سے گورنمنٹ کے ...طرز عمل کا واحد جواب یہ ہو سکتا ہے کہ آزادی ...کی جنگ شروع کر دی جائے"۔

...واضح ہے کہ حکومت اور کانگریس میں ...تصادم ناگزیر ہو گیا ہے۔ مستقبل بتائے گا۔ ...کانگریس کی آئندہ جدوجہد کیا صورت اختیار ...کرتی ہے؟

احمدیت اور سیاسیات

اس وقت تک احمدی سیاسیات سے ...بالکل الگ تھلگ رہے ہیں۔ خاندانی احمدی تو ...حکومت کی وفاداری کا کئی بار ثبوت بھی دے ...چکے ہیں۔ لیکن نہ جانے اب کیوں انہیں ...سیاسیات میں آ کودنے اور اس سوال کا کہ ...انہیں کانگریس میں شامل ہونا چاہیئے یا مسلم ...لیگ میں فیصلہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ...ہے۔ اس سلسلہ میں احمدیہ جماعت کی طرف ...سے سر ظفر اللہ کی صدارت میں جو سب کمیٹی ...مقرر کی گئی تھی۔ اس نے اس سوال کا فیصلہ ...ایک سال کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ یہ بات ...قابلِ ذکر ہے۔ کہ اس سب کمیٹی نے اس شرط ...پر کانگریس میں شامل ہونے کی پیشکش کی تھی۔ ...کہ انہیں اپنے مذہب کا پرچار کرنے اور ...دوسروں کو اس میں شامل کرنے کی آزادی ہونی ...چاہیئے۔ لیکن کانگریس نے اس تجویز کو مسترد ...کر دیا تھا۔ مسلم لیگ میں شمولیت کے لئے ...ان کی شرط یہ تھی۔ کہ احمدیوں کو بھی مسلمان تسلیم ...کیا جائے۔ لیگ نے ابھی فیصلہ نہیں کیا۔ ...لیکن یقیناً وہ یہ شرط منظور نہیں کرے گی۔ ...دونوں طرف سے نہ ہونے پر بھی احمدی مایوس ...ہونے والے نہیں۔ ان کے لئے ایک اور راستہ بھی ...ہے۔ جس پر وہ اس وقت تک چلتے آ رہے ہیں۔ ...در حقیقت یہی وہ راستہ ہے۔ جو ان کے بانی نے ...ان کے لئے موزوں قرار دیا تھا۔

ضروری اطلاع:۔ دفتر "پرکاش" ۱۴ نسبت روڈ سے تبدیل ہو کر خدا بخش بلڈنگ کچی نسبت روڈ پر آ گیا ہے۔ متعلقہ اصحاب نوٹ کر لیں۔ (مینیجر)

(مختصر حالات)

لاہور میں پولیس اور خاکساروں میں تصادم

پولیس کو گولی چلانی پڑی

تصادم کیوں ہوا؟

حکومت پنجاب کی طرف سے جو نیم فوجی قسم کی آرگنائیزیشنوں کی بعض سرگرمیوں پر لگائی گئی پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے کی نسبت سے خاکساروں کا ایک گروپ ۹-مارچ کو بازار حکیماں اندرون بھاٹی گیٹ میں مظاہرہ کرنے کے لئے نکلا- پولیس نے انہیں حکومت کے احکام سے مطلع کیا- اور منتشر ہونے کو کہا- لیکن وہ منتشر نہ ہوئے-جس پر پولیس نے انہیں آگے جانے سے روکنے کے لئے اردگرد گھیرا ڈال لیا- بیان کیا جاتا ہے-کہ ان میں سے کسی ایک نے بیلچوں سے پولیس پر حملہ کر دیا- جس پر تصادم ہو گیا- خاکسار تعداد میں ۳۲۳ تھے- کئی پولیس افسر سخت زخمی ہوئے-اس وقت تک ۳۲ اموات ہو چکی ہیں- ان میں دو کانسٹیبل بھی ہیں- زخمی ہونے والوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے- جو میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں

کرفیو آرڈر دفعہ ۱۴۴

شہر کی صورت حالات کے پیش نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کرفیو آرڈر اور دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے- دفعہ ۱۴۴ دو ماہ تک جاری رہے گی- کرفیو آرڈر تین چار روز کے بعد واپس لے لیا گیا

اخباروں پر سنسر

گورنمنٹ نے خاکساروں اس تصادم اور خاکسار تحریک سے متعلق خبروں اور مضامین چھاپنے کے متعلق اخبارات پر سنسر بٹھا دیا ہے- لیکن چونکہ شہر کی فضا وصورت حالات پر سکون ہو گئی ہے- اس لئے توقع ہے-کہ جلد سنسر اُٹھا لیا جاوے گا (سنسر اٹھا لیا گیا ہے)

خاکسار تحریک خلافِ قانون

حکومت پنجاب و چیف کمشنر دہلی نے انجمن خاکساران کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے- تمام صوبہ میں خاکساروں کی گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں- اس وقت تک کئی سو گرفتاریاں ہو چکی ہیں

ذمہ داری کس پر؟

۲۱-مارچ کو مرکزی اسمبلی میں سر ریجنلڈ میکول ہوم ممبر نے سر ضیاالدین کے ایک سوال کے جواب میں کہا-کہ "علامہ مشرقی پر اس واقعہ کی بہت حد تک ذمہ داری ہے"

مسٹر مشرقی کی گرفتاری

حکومت ہند کے حکم سے علامہ مشرقی کو زیر حراست کر لیا گیا

اشک آور گیس کا استعمال

لاہور میں خاکساروں کی گرفتاری کے سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے-کہ انارکلی اور اچھرہ میں خاکساروں کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس کو اشک آور گیس کا استعمال کرنا پڑا-کیونکہ وہ اپنے آپ کو پولیس کے حوالہ کرنے کو تیار نہ تھے

مسلم لیگ کا ریزولیوشن

مسلم لیگ نے اپنے اجلاس میں جو پچھلے ہفتہ لاہور میں مسٹر جناح کی صدارت میں ہوا-ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت پنجاب سے خاکساروں پر سے پابندیاں اُٹھا لینے کی درخواست کی ہے

پابندیاں اُٹھالی جائیں گی؟

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح حکومت پنجاب اور خاکساروں کے درمیان سمجھوتہ کیلئے کوشش کر رہے ہیں- خیال کیا جاتا ہے-کہ اگر خاکساروں نے اپنی سرگرمیاں بند کر دینے کا اعلان کر دیا- تو اسے خلاف قانون قرار دئے جانے کے متعلق حکومت پنجاب اپنا حکم واپس لے لیگی- حکومت پنجاب نے ہائی کورٹ کے دو ججوں کے ذریعہ اس افسوسناک واقعہ کی تحقیقات کروانے کا فیصلہ کیا ہے

گورو کل کانگڑی کے جلسہ پر شری تیت اپنے کا دکھ

"گورو کل وشو ودیالیہ کے دیکھشانت اُبھاشن کے لئے مجھے اس ورش بلا کر جو سمان آپ نے دیا ہے میں اس کے لئے پرانیہ میں آپ کو ہاردک دھنیہ واد دیتا ہوں- گہری شاستریہ چرچا کو چھوڑ کر سادھارن درشٹی سے میں سمجھتا ہوں-کہ شکھشا شاستریوں دوارا سویکرت پرتیک شکھشا پرنالی کچھ لشچت اُدیشیہ رکھتی ہے- جنہیں پورن کرنا اس کا لکشیہ ہوتا ہے- بھارت کے ادھک تر وشو ودیالیوں میں پرچلت شکھشا پرنالی کا کوئی لشچت دھیہ نہیں ہے- یہ پرنالی ودیارتھی کے سروہ پر اپنا اثر نہیں چھوڑتی - ۱۵ یا سولہ ورش کے ادھین کے بعد بھی وہ کورا کاغذ ہی ہوتا ہے- لیکن تھا ورنوں کی رچنا جاتری میں دکھش کوئی بھی کھلاڑی انہیں اپنے پرچار میں لانے میں سمرتھ ہو جاتا ہے- ماننیہ اُدیشیوں کی ستتا پر لکشیا تھا ان کی ذمہ داری کا گیان ادھین سمیہ میں نہ کئے جانے سے ودیارتھی کسی بھی طرح کے مانسک- نیتک تتھا ادھیاتمک وچار کرنے میں اسمرتھ ہو کر دوسروں کے وچاروں کی پرکھ نہیں کر سکتے- ان کا ادھیکانش سمیہ من کو بہلانے والے ساہتیہ کے پڑھنے پاٹھن میں ونیت ہوتا ہے- گمبھیر وشیہ سے تو ان کا تھوڑا سا ہی سمپرک ہوتا ہے- پرینام یہ ہوتا ہے-کہ بھارتیہ شکھشت یووک اپنے ودیا ادھین کال کے پشچات ہرایہ شونیہ ہردے ہو کر باہر آتا ہے نہ یہ جاننے میں اسمرتھ رہتا ہے-کہ میں کیا ہوں- مجھے کیا ہونا چاہیئے؟ اور میرے جیون کا اُدیشیہ کیا ہے؟ ایک بچے کی طرح اُسے اب بھی چمچ سے کھلانے کی ضرورت رہتی ہے- اُسے کسی کی اور سے آجیوکا ملتی رہنی چاہیئے تا نیتا وہ بھوکوں مر جائیگا- یہ ایک اتینت کرونا جنک کنتو ہے یہ واستوک سچ جس کے آگے نہیں بنا جا سکتا- اسی پرکار ادھین شکھشا پرنالی کے دوشوں کا کھینچکر میں کچھ وچار اس وشیہ پر کی شکھشا پرنالی اپیوگی ہو سکتی شکھشا کا اُدیشیہ ہونا چاہیئے مانو جیون سمان دونوں طرح کے ادسر مل سکے- شکھشا کے اُدیشیہ آتما اور شریر میں بھید کرنا شکھشا پرنالی میں دونوں کے دیوستھا ہونی چاہیئے-کہ وہ دیا یک ہمارے ساتھ جو کہ پراچین کارن ہے ایکتو کی بھاونا کو جگا مارگ ایسا بنا دے کہ وہ اس جہان وچاروں سے سیچرت ہو- اُپنیاد مکتی کا سمبندھ ہے- اور مکتی میں سنسکرتی کا اُچیت وچار کرنے کیلئے ادشیک ہے- شکتی کو اُچیت روپ سے وشیہ میں دھیان نہ دیا گیا- شانتی اور سوشوبھا تو کے پرگتی کر سکے گا- اس کی ہمت شکھشا پرنالی میں واستوک کے لئے اُداسینتا اتنی سپشٹ وہ ان بہت سے دوشوں کے جا سکتی ہے- جنہوں نے مانو دیا ہے- اور جن کے کارن مانو اور انوارت سنگھرشوں سے آشرم کے پالن کیلئے شاستروں کمزور جیوں کے پالن کا دھیان صاحبیہ اور دار شنک ودیشوں کو وہ اوشیک سمجھتے تھے

پہاتما بدھ شروع ہی آنند تھا سرو ہی کا انت سنسکرتی یہی کہتی ہے کہ یہ نہیں ہیں- کنتو ویدک تھا ادھین کے بعد لوم تپ کے نیمت جیون دیا یک نیم "نیہم دو دھرم چر سادھیا دنتیہ بولو- دھرم آچرن کرو" ویدک دھرم کے ہتی یادن شاستروں کا ادھین کرو- یہ پالن نہیں کیا جاتا

آریہ ور کی ضرورت

ایک آریہ کنیا جس کی آیو لگ بھگ سولہ سال کی ہے- آریہ بھاشا اچھی طرح سے لکھ پڑھ سکتی ہے- شریر سے سندر تندرست ہے- گھر کے کام کاج سینا پرونا وغیرہ سے بخوبی واقف ہے کیلئے ایک ایسے ۲۵ ورش کے ور کی ضرورت ہے- جو تعلیم یافتہ با روزگار اور سدرڑھ آریہ ہو- کنیا کے ماتا پتا راجپوتانہ کے ودڑھ آریہ گھرانے کے ہیں- اور روحانی پراتک جانی کے انوسار سنبھا گرکا کیتے ہیں- لیکن شادی جنم کی ذات پات کا کچھ خیال نہ کر کے پرین گن کرم سوبھاو انوسار ہوگی- سمبندھ کے اچھا رکھنے سجنوں کو چھ سگھر بتہ پر خط و کتابت کرنی چاہیئے- اور ہو سکے تو اپنا فوٹو بھی ساتھ بھیجنا چاہیئے

مہاویدیا سیلن آچاریہ ورجانند ویدک ودیالیہ اجمیر (راجپوتانہ)

کھتری کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک یوگیہ کنیا کیلئے جو تعلیمیافتہ اور ہر پرکار سے یوگیہ ہے یوگیہ ور کی ضرورت ہے- جو آریہ پریوار سے ہو اور لائق ہو اضلاع ہوشیارپور- جالندھر یا قریب قریب اضلاع کا رہنے والا ہو "کنسٹریکٹر" معرفت اخبار پرکاش لاہور

میرا بھائی جیت سنگھ ذات سکھ جاٹ سکنہ چک نمبر ... وال ... عرصہ تقریباً ... ری تو کسی کو پتا ... ے گا شکریہ اور انعام ... سنگھ معرفت دواآیہ سٹور ... انجمن گوالمنڈی- لاہور

... گوروکل وشو ودیالیہ کی نیمادلی تھی یا بدھ ودھی کا انوشیلن کیا ہے- اس میں ... کے اس پہلو پر اُچت بل دیکھ کر مجھے ...

آئندہ مردم شماری اور پنجاب کے آریوں کا رویہ

(از پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

(۱) جملہ آریہ سماجوں - آریہ سنستھاؤں اور آریہ جنتا کو اطلاع دی جاتی ہے - کہ سنہ ۱۹۴۱ء میں جو مردم شماری ہونے والی ہے - اس کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک پنجاب آریہ مردم شماری کمیٹی قائم کی ہے - جس کے پنڈت لیکھپال سدھانت النکار - لالہ نند لال جی آریہ - اور مہاشہ دیا ساگر جی بی - اے ممبر ہیں - شری پنڈت لیکھپال جی سیکرٹری ہیں - کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے ؛

(۲) جو نیچے سوالکار رہے ہیں - ان کے مطابق آریہ سماجوں - آریہ سنستھاؤں اور آریہ پرشوں کو یہ ہدایت دی جاتی ہے - کہ :-

(ا) آریہ لوگ مردم شماری کے کاغذات میں نیچے لکھے طریقہ سے خانہ پُری کرائیں :-

مذہب ——— ویدک دھرم

فرقہ مذہب ——— آریہ سماجی

ذات ——— کچھ نہیں (nil)

بھاشا (زبان) ——— ہندی

پڑھا ہوا یا ان پڑھ ——— ہندی

(چاہے دوسری بھاشا پڑھا ہوا ہو - اور ہندی بھی جانتا ہو - تو "پڑھا ہوا یا ان پڑھ" کے خانہ میں "ہندی" ہی لکھائیں - اگر ہندی نہ پڑھا ہوا ہو - تو دوسری بھاشا جو جانتا ہو لکھائیں ؛

(ب) آریہ سماجیں - آریہ سنستھائیں اپنے اپنے مقام پر مردم شماری کے متعلق کام کرنے کے لئے .... مقامی مردم شماری کمیٹیاں بنائیں - جو اپنے اپنے نگروں اور نزدیکی گراموں میں اس بات کا پرچار کریں - کہ آریہ لوگ مندرجہ بالا طریقہ سے خانہ پُری کروائیں اور اس بات کا دھیان رکھیں - کہ شمار کنندے ٹھیک پرکار سے خانہ پُری کرتے ہیں - خاص کر دلت جاتیوں کی بستیوں میں اس بات کا دھیان رکھا جائے - کہ جو دلت بھائی آریہ ہیں - وہ آریہ لکھے جائیں ؛

(ج) ہر ایک آریہ سماج اپنی مردم شماری کمیٹی میں اپنے نگر کے ساتھ آس پاس کے گراموں کو بھی ساتھ شامل کریں ؛

(د) ہر ایک مقام پر ایسے سجن تیار کئے جائیں - جو گورنمنٹ کے گنتی کے کام کے لئے بطور شمار کنندہ اپنے آپ کو پیش کریں - ایسے سجن تیار کئے جائیں - جو گورنمنٹ کے شمار کنندہ کے کام پر نگاہ رکھیں - کہ آریوں کی گنتی ٹھیک ہوتی ہے - ایسے سجن تیار کئے جائیں - جو پبلک میں پرچیاں بانٹیں - اور انہیں مندرجہ بالا طریقہ سے خانہ پُری کرنے کا طریقہ بتائیں - ان جملہ مقامی کام کے لئے آریہ سماجیں اپنے پاس سے خرچ کا بجٹ سویکار کریں ؛

(س) دلت جاتیوں میں کام کرنے کے لئے علیحدہ کاریہ کرتا مقرر کئے جائیں - جو ان لوگوں کو صحیح مردم شماری کرائیں - اور ان ہی لوگوں میں مردم شماری سمبندھی پرچار کریں ؛

۳ - عام ہندو جنتا میں پرچار کے ذریعہ تحریک کی جاوے - کہ وہ اپنے آپ کو ویدک دھرمی لکھائیں - جو ہندو اور خاص کر آریہ سماج سے ہمدردی رکھنے والے اور ویدک کو اپنا دھرم ماننے والے لوگ ہیں - اگر وہ آریہ سماج کے سبھاسد نہ بھی ہوں - اور اپنے آپ کو آریہ سماجی نہ لکھانا چاہیں - انہیں پریرنا کی جائے - کہ وہ فرقہ کے خانہ میں اپنے آپ کو آریہ لکھائیں - اور اپنی بھاشا ہندی لکھائیں - ذات کے خانہ میں nil (کچھ نہیں) لکھائیں ؛

۴ - مردم شماری کو آریہ دھرم کی ورِدھی - آریہ بھاشا سیکھنے اور ذات پات توڑنے کا سادھن بنایا جاوے - اور لوگوں کو پریرنا کی جاوے - کہ وہ مردم شماری میں درج کرانے سے پہلے ہندی سیکھ لیں - تاکہ وقت پر ؛

منٹاڈ میں سماج مندر کی اوشیکتا

(از مہاشہ بھوپال جی گپتا منتری آریہ سماج منٹاڈ)

بھارت کا پردیش دھا ہے - یہاں پر ریلوے کی تین لکھیہ لائینوں کا کیندر ہے - نظام راجیہ کی سرحد یہاں سے نکٹ ہے - کنتو یہاں آریہ سماج کی جیسی اوستھا ہے اُسے وہ ہی لوگ جانتے ہیں جنہوں نے کہ یہاں کی سماج کا سرسری درشٹی سے بھی نریکشن کیا ہے - یہاں سنستھا گرہ سمتی کا لکھیہ کیندر رہ چکا ہے - اور یہاں سماج مندر کا ہونا اتینت اوشیک ہے - کنتو یہاں کی جنتا میں وہ جاگرتی نہیں جو کہ ہونی چاہیئے - اور جس کا لکھیہ کارن یہی ہے - کہ نہ تو یہاں دھن ہے اور نہ جن - نہ سماج مندر ہے اور نہ پرچارک - جس ستھان پر ستیاگرہ سنچالن روپ سے چلایا گیا - وہاں پر کیول نام ماتر کو سماج مندر کا ہونا ایک اتینت آشچریہ کا وشے ہے - منٹاڈ میں نجی سماج مندر کی ستھاپنا اب تک ہم نہ کر سکے - اور کر رہے ہیں - کنتو دھن ابھاو کے کارن ہمارے سارے پریتن نشپھل ہو رہے ہیں - پرچارکوں اور اپدیشکوں دوارا یہاں اور یہاں کے نکٹ ورتی ستھانوں پر دھن سنگرہ کا پربندھ کیا جا رہا ہے - کنتو یہاں کی جنتا آریہ تو ہے - لیکن بڑی پرچت نہیں ہے - پھر دھن ملنا تو کٹھن رہا ؛

سمست بھارت ورش میں آج تک لگ بھگ دو ہزار آریہ سماجیں ہیں - اور پرتی آریہ سماج میں شرادھی - دیوالی - شوراتری اور ہولی آدی کے پرب اور اُتسووں پر سینکڑوں روپے وَیہ کئے جاتے ہیں - یدی پرتیک سماج ان اُتسووں کے وَیہ میں کچھ کمی کر کے منٹاڈ سماج کی سہائیتا کریں - تو منٹاڈ میں ایک سماج بھون کی ستھاپنا سہج میں ہی ہو سکتی ہے -

اَت ایو بھارت ورش کی پرتیک آریہ سماج - آریہ نیتاؤں تتھا آریہ جنوں سے سادر نویدن ہے - کہ منٹاڈ میں سماج مندر کی ستھاپنا کے مہتو کو سمجھ کر ہماری پورن رُوپ سے سہائیتا کریں - دلشٹی کے لئے یہ کوئی کٹھن کاریہ نہیں ہے - کہ منٹاڈ جیسے لکھیہ ستھان پر سماج مندر کی ستھاپنا کر کے اس پرانت کی اُنتی کے لئے پریتن شیل ہوں - جہاں کی جنتا اس سمیہ میں شتابدی میں اور سماج کے پرچار کے انتر گت بھی اندھکار ولشی دیا بی آریہ ستیاگرہ پرارمبھ ہوا - اور اس کی شاندار وجے نے آریہ جاتی کا مستک اسد یُو کے لئے سنسار کے سمکش اونچا کیا - کہنے کو یوں تو منٹاڈ دکشن

آپ کے سوادھیائے کیلئے

یوگ درشن بزبان اُردو

یوگ درشن کا اُردو ترجمہ بمعہ ویاکھیا بطرز سوال و جواب - یہ پہلا موقعہ ہے کہ مہرشی پاتنجلی کے یوگ درشن کا اُردو ترجمہ شائع ہوا ہے - مشہور مناظر پنڈت جگدیش چندر جی واچسپتی آریہ اُپدیشک اس کے مترجم ہیں - یوگ کے مشکل سے مشکل سوتروں کی ویاکھیا سرل اُردو میں اس ڈھنگ سے کی گئی ہے - کہ معمولی گیان والے بھی اس کو بخوبی سمجھ سکیں - کتاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے یوگ کے وہ سدھانت جو مہرشی کو زبردست محنت و سلیقہ تجربہ کے بعد حاصل ہوئے - وہ بطور دیباچہ درج کر دیئے گئے ہیں - کتاب مجلد کی قیمت ایک روپیہ

ویدانت درشن بزبان اُردو

ویدانت درشن مترجم سوامی درشنانند جی مہاراج - ویدانت کا وشے بڑا ہی مشکل اور پیچیدہ ہے - لیکن سوامی جی مہاراج نے ویدانت کی بڑی ہی سرل ویاکھیا کی ہے - تاکہ ویدانت کے مشکل مضمون کو ہر ایک آدمی سمجھ سکے - قیمت سوا روپیہ ہندی مکمل دونوں بھاگ ڈیڑھ روپیہ ۱۸؍

سنسکار ودھی اردو معہ ویاکھیا

ٹیکا کار شری سوامی شردھانند جی مہاراج - پہلے اصل منتر سنسکرت میں - نیچے دیئے منتر بزبان اردو - آگے مکمل ویاکھیا اور تشریح سنہری جلد صفحہ چھ سو کے لگ بھگ قیمت :- ایک روپیہ ۱۲ ار (۱۲؍)

مکمل فہرست کتب مفت منگوائیں

ملنے کا پتہ :- مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز و پبلشرز انارکلی - لاہور

ہیں ہندی لکھا سکیں - اس طرح اس موقعہ پر لوگوں کو آریہ دھرم میں دیکھشت کیا جاوے - تاکہ آریوں کی تعداد میں بڑھتی ہو - (۵) سبھا کی مردم شماری کمیٹی کی طرف سے

ایک سبق آموز افسانہ

دوسری پتنی

(لیکھکہ: شریمتی روپ کماری وشارد)

"ایشور کرے۔ ایسے پرش سے کسی کا وواہ نہ ہو۔ جس کی پہلی استری مر چکی ہو"۔

منورما نے بال پن میں سکول کی ننھی لڑکیوں کو اس طرح باتیں کرتے سُنا تھا۔ دونو میں سے ایک کا وواہ اسی طرح کے ایک پرش سے ہونے والا تھا۔ اس سمیہ تو منورما اس بات کا مطلب اچھی طرح نہ سمجھ سکی۔ کیونکہ وہ بہت چھوٹی تھی۔ لیکن اب ہر سمیہ اس کے کانوں میں یہی شبد گونجتے رہتے تھے۔ جو اس نے بہت دیر پہلے سُنے تھے۔

منورما کے وواہ کو اب چھ ماس ہو گئے تھے۔ اُسے اپنے پتی سے پریم تھا۔ اُس مُرجھائے ہوئے چہرے اور گھُسی ہوئی آنکھوں والے پتی سے۔ لیکن وہ یہ نہ جانتی تھی۔ کہ اُس کے پتی کے پریم کی ساجھے دار اُس کی سوت بھی ہو سکتی ہے۔

منورما کے پتی بابو بسنت کمار ایک سرکاری افسر تھے۔ گھر میں منورما کے اتیرکت بسنت کمار کی ایک ودھوا بہن تھی۔ شہر کے باہر ایک بنگلے میں وہ رہتے تھے۔ منورما کو ہی بسنت سے پریم ہو۔ یہ بات نہیں۔ وہ بھی اسے چاہتے تھے۔ منورما سمجھتی تھی۔ کہ جلد ہی پتی ہردے پر اس کا ادھیکار ہو جاوے گا۔ لیکن یہ سوپن تھا جو تھوڑے دنوں میں ہی ختم ہو گیا۔ اُسے پرتیت ہوا! مانو گھر کے وانا درن پر ابھی اس کی سوت کا ہی ادھیکار ہے۔ اور سب سے بڑی تکلیف والی بات یہ تھی۔ کہ اس کی نند ہر سمیہ اس کی سوت کی پرشنسا کر کے اس کا جی جلاتی تھی۔

منورما اچھے بھاؤ رکھتی تھی۔ اتہ ہر سمیہ اپنے آپ کو سنبھالتی رہتی۔ وہ دھیان رکھتی تھی۔ کہ اُس میں اور بسنت کمار میں کوئی اَن بن نہ ہو جائے۔ دھیریہ کی بھی کوئی سیما ہونی چاہیئے۔ ایک دن وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکی۔ اور لاچار اپنے پتی سے کہہ ہی بیٹھی ——— "پتی دیو! میں دو استریوں کے ساتھ اس گھر میں ایک پل بھی گذارا نہیں کر سکتی۔ جن میں سے ایک جیونت ہو۔ اور دوسری مرتک"؟

بسنت کمار کو بھی کرودھ آگیا۔ وہ بنا کچھ کھائے پئے ہی دفتر چلے گئے۔ اس دن سے پتی اور پتنی میں بول چال بند ہو گئی۔ کبھی کبھی منورما سوچتی۔ کہ بابو جی کو منا کر پریم کے ٹوٹے سمبندھ کو پھر جوڑے۔ لیکن ساتھ ہی وچار آتا۔ کہ دوش تو ان کا ہے۔ میں کیوں انہیں مناؤں۔ اس کارن منورما اداس ہی رہتی۔ ایک مہینہ دو سپتاہ بیت گئے۔ منورما بیٹھی تھی۔ کہ نوکر نے آکر کہا ——— "ایک سجن آئے ہیں۔ اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں"۔

منورما کا جی کسی سے ملنے اور بات کرنے کو نہیں چاہتا تھا۔ لیکن نہ جانے کون ہے؟ اور اُسے کیا کام ہے؟ کم سے کم پتہ لگا لینا تو ضروری ہے۔ سوچ کر اُٹھی۔ اور دھیرے دھیرے بیٹھک کی طرف بڑھی۔ اُس نے دیکھا۔ کھڑکی کے جنگلے کے سہارے ایک پرش کھڑا ہے۔ جس کی آیو تیس ورش ہوگی۔ کسی سمیہ وہ سندر رہ سکتا تھا۔

"میں بسنت کمار کی پتنی سے ملنا چاہتا ہوں" ——— نہادا اوس میں اس نے کہا۔

"میں ہی ان کی استری ہوں" ——— منورما نے کہا۔

وہ حیران ہو اُٹھا۔ "آپ اُن کی استری ہیں؟ کسم کیا ہوئی"؟

"وہ دو ورش ہوئے مر گئی تھی۔ آپ ان کو جانتے ہیں"؟ منورما نے پوچھا۔

"میں ان سے پریچت ہی نہیں ہوں۔ بلکہ ہمارا پارسپرک پریم بھی تھا" ——— اُس نے ہنستے ہوئے کہا۔

منورما اپنی سوت کا نام بھی سننا نہ چاہتی تھی۔ لیکن یہ شبد وہ نہ سُن سکی۔ کرودھ سے اس کا چہرہ تمتما اُٹھا۔ اُس نے کڑک کر کہا۔ "آپ اسی لئے آئے ہیں۔ کہ ایک نردوش ابلا پر دوش باندھیں۔ اُس بیچاری کی صفائی پیش کرنے کے لئے سنسار میں نہ ہو"۔

"دوش! آپ کا وچار ہے۔ کہ میں کسم پر دوش لگا رہا ہوں؟ کیا آپ اس کی لکھی پہچان سکتی ہیں"؟

"ہاں! پہچان لوں گی"۔

"تو آپ اسے دیکھئے۔ یہ کہہ کر اس نے جیب سے پتروں کا ایک بنڈل نکالا۔ اور ان میں سے ایک پتر منورما کی اور بڑھا کر کہا ——— "میرا نام رتن ہے۔ اسے پڑھیئے"۔

منورما نے پتر لیا۔ ۵ ورش پہلے کے لکھے ہوئے پتر کسم کے ہی تھے۔ صاف پتہ چلتا تھا۔ کہ کسم اپنے پتی کے ہوتے ایک پر پرش سے پریم کرتی تھی۔ نسندیہہ پتر ویسے ہی تھے۔

منورما کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ کرودھ ٹھنڈا پڑ گیا۔ اُس نے دھیرے سے پوچھا ——— "تو آپ یہ پتر میرے پاس کیوں لائے ہیں"؟

"میں تو انہیں کسم کے پاس لایا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا۔ کہ وہ مر گئی ہے۔ میں آج کل بالکل بے کار ہوں۔ کھانے کو کچھ بھی نہیں۔ میں نے سوچا۔ کہ کسم کو دھمکی دوں گا۔ کہ وہ میری کچھ سہائتا کرے۔ ورنہ میں یہ پتر اس کے پتی کو دکھا دوں گا۔ اب مجھے بسنت سے ہی کچھ پرارتھنا کرنا پڑے گا۔ ان پتروں کے چھپنا ہو جانے سے ان کی شان خراب ہو گی۔ وہ ضرور انہیں پراپت کریں گے۔ اور مجھے کچھ مل جائے گا"۔

میرے پتی جو اب بھی مری ہوئی استری سے پریم کرتے ہیں۔ اُسے دیوتا کے سمان پوجتے ہیں۔ یہ سن کر کیا کہیں گے۔ انہیں اسہیہ دکھ ہوگا۔ سوچ کر پھر منورما نے رتن سے پوچھا۔ "کیا وہ یہ سب پتر انہیں دکھائیں گے"؟

رتن نے اس پر کہا ——— "جی ہاں۔ میں ایسا کرنے پر مجبور ہوں"۔

منورما نے پھر سوچا میں کیوں اس جھگڑے میں پڑوں۔ مجھے صاف کہہ دینا چاہیئے۔ کہ اس بات سے مجھے کوئی سمبندھ نہیں۔ وہ جس کے پاس چاہے جائے۔ اور جو جی میں آئے کرے۔ لیکن ساتھ ہی پتی پریم کی مورتی آنکھوں میں پھر گئی۔ وہ سوچنے لگی۔ سن کے تو انہیں دکھ ہوگا۔ جو پہلے بات بات میں اس کی پرشنسا کرتے تھے۔ مجھے کیسے منہ دکھائیں گے؟ نہیں مجھے اپنے کرتویہ کا پالن کرنا چاہیئے۔ وہ میرے پتی ہیں۔ ایشور ہیں۔

"آپ کتنا روپیہ چاہتے ہیں"؟

"کم سے کم پچاس روپئے" ——— آخر میں اُس نے کہا۔

منورما کے پاس روپے نہیں تھے۔ ایک سونے کا ہار تھا۔ جس کی قیمت پچاس سے کچھ ادھک تھی۔ اُس نے وہی اُسے دے دیا۔

رتن نے ہار لیتے ہوئے کہا ——— "میں نے ایسی بھلی استری کبھی نہیں دیکھی۔ جو پر وہ پوشتا کے لئے شرنگار کی وستو ... کر دے۔ یہ لو بنڈل۔ میں نمسکار کر...

جب تک رتن دیکھن پڑتا رہا ... اُسے گھرنا کی درشٹی سے دیکھتی رہی ... آنکھوں سے اوجھل ہونے پر منورما کو ... پرتیت ہوا۔ کہ سر سے چنتا کا پہاڑ ... کچھ سمیہ تو وہ وہیں کھڑی رہی۔ ... یہ وچار کر کہ کہیں بابو جی آگئے۔ اور ... بارے میں پوچھ بیٹھے۔ تو یہ بھید ... جائے گا۔ وہ جلدی ہی انہیں جلانے ... اور چلی۔

آج بسنت کمار کا جی کام میں نہیں ... ان پر منورما کی اپرسنتا کا ... وہ من ہی من اپنے کئے پر پچھتا رہے ... تھے۔ سوچتے پر انہیں گیان ہوا۔ کہ ... ان کا ہی ہے۔ منورما کا نہیں۔ کسم مر ... کا پریم منورما کے پریم میں بادھا نہیں ... آخر منورما کا بھی مجھ پر حق ہے۔ وہ ... پریم کرتی ہے۔ میرے سکھ کو سکھ اور ... کو دکھ سمجھتی ہے۔ میں بھی اسے چاہتا ... وہ مجھے بھی چاہنے لگی ہے۔ میں آج ... ہی اس سے شما مانگوں گا"۔

آج وہ منورما سے ملنے کے لئے ... بیقرار تھے۔ کہ گھر پہنچتے ہی سیدھے اُس ... پاس جانا چاہتے تھے۔

سیڑھیوں کے پاس کسی کے اوپر ... آنے کی آواز سنائی دی۔ انہیں خوشی ... کہ منورما آرہی ہے۔ لیکن اپنی بہن کی ... دیکھ کر چہرہ مُرجھا سا گیا۔

بسنت کمار کی بہن کی آیو لگ بھگ ... ورش کی تھی۔ وہ بھلی استری نہ تھی۔ دوسر... بُرا ہی چاہتی تھی۔ کسم کے مرنے کے بعد ... کی مالکن بن گئی تھی۔ منورما کے آنے پر ... اپنے مالکن پن کے چلے جانے کا ڈر ... اسی لئے اس سے جلتی تھی۔

بسنت کمار نے بہن کو دیکھ کر ... سے پوچھا ——— "منورما کہاں ہے"؟

وہ ادھر اُدھر کچھ دیکھ کر بولی ...

"مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے"۔

اس کے بعد اپنے ساتھ آنے کا ... کر کے بیٹھک کی اور بڑھی۔

"جو کچھ کہنا ہو۔ کہتی کیوں نہیں"؟

"مجھے منورما کے بارے میں کچھ ... اور ایکانت میں ہی" ——— اُس نے ... کہا۔

(بقیہ صفحہ ...)

ریاست حیدر آباد میں پرچار

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

گجرات کاٹھیاواڑ اور ریاست کولہاپور میں پرچار ختم کر کے سارودیشک سبھا دہلی کی آگیا سے ریاست حیدر آباد میں پرچار کرنے کے لئے ۲۷۔ فروری کو شولاپور پہنچا۔ وہاں ڈی۔ اے۔ وی کالج مینجنگ کمیٹی لاہور کی طرف سے کالج کھولنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سارودیشک سبھا کی طرف سے اُپدیشک ودیالیہ کھول دیا گیا ہے۔ جس میں ریاست حیدر آباد کے ۲۵ نوجوان اُپدیشک بننے کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا حیدر آباد کا ہیڈ کوارٹر بھی وہاں ہی ہے اور اس کا ردزانہ اخبار "وِشنو بھکتی" بھی وہاں سے نکلتا ہے۔ غرضیکہ آج کل شولاپور آریہ سماج کی تحریک اور ترقی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ وہاں ۲۸۔ فروری کو ٹھیرا۔ میرے تین لیکچر اُپدیشک ودیالیہ اور دو لیکچر آریہ سماج کے زیر اہتمام ہوئے۔ اُپدیشک ودیالیہ کے منتظم آج کل گنگا پرشاد جی ایم۔ اے ریٹائرڈ جج الہ آبادی ہیں۔ نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ پنڈت بدھ دیو پرتاپ ودیا النکار اور مہاشہ سوم دیو ودیا النکار بھی آج کل وہاں ہیں۔ اور ودیارتھیوں کو تعلیم دیتے ہیں۔

۲۹۔ فروری کو سبھا نے مجھے لاتور کا پروگرام دیا۔ میں لاتور رات کو دو بجے پہنچا۔ ریل گاڑی میں سنا۔ کہ وہاں پلیگ پھیلی ہوئی ہے۔ اور لوگ شہر چھوڑ کر ویہات میں چلے گئے ہیں۔ اس سے کچھ گھبراہٹ ہوئی۔ کہ رات کو کہاں جاویں گے۔ جب سٹیشن پر پہنچا۔ تو پندرہ بیس آریہ سماجک لوگ لالٹین لئے ہوئے وہاں موجود تھے۔ ایک بیل گاڑی بھی ساتھ لائے ہوئے تھے۔ اس میں بٹھا کر ہمیں جنگل میں لے گئے۔ جہاں لوگوں نے اپنی جھونپڑیاں بنائی ہوئی تھیں۔ وہاں ایک پنڈال بھی بنایا ہوا تھا۔ اور ہمارے لیکچر کے نوٹس بھی چھپوا کر تقسیم کر دئے تھے۔ اگلی صبح کو شکروار تھا۔ چونکہ یہاں دفتر کچہریاں اور سکول شکروار (جمعہ) کے دن بند ہوتے ہیں۔ اس لئے صبح ۸ سے ۱۰ تک ساماجک ست سنگ تھا۔ میرا خیال تھا۔ کہ یہاں مشکل سے ۵۰ ۔ ۶۰ آدمی ست سنگ میں شامل ہوں گے۔ لیکن میرے تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ جبکہ میں نے دیکھا۔ کہ آریہ سماج بمبئی کے ساپتاہک ست سنگ سے یہاں دوگنی حاضری تھی۔ سماجک بھائیوں نے جو پنڈال پہلے سے بنا رکھا تھا حاضرین سے بھر گیا۔ اس میں پولیس کے آدمی سرکاری ادھیکاری اور عام لوگ کثیر التعداد میں شامل ہوئے۔ میں نے ایک گھنٹہ ویدک دھرم کے منتو پر لیکچر دیا۔ شام کو میرا لیکچر ایک ہال میں رکھا گیا۔ جو شہر سے باہر ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔ یہ ہال بھی حاضرین سے بھر گیا۔ پولیس کے چار آدمی میرے لیکچر کے نوٹ لے رہے تھے۔ میرا لیکچر "بھارت کی سنسکرتی کا اثر امریکہ اور یوروپ پر" تھا۔ حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ دوسرے دن بازار تھا۔ (ان علاقوں میں ہفتہ میں ایک دن بازار لگتا ہے) اس دن اردگرد کے لوگ سودا اور اشیاء خریدنے آتے ہیں۔ بازار میں میلہ سا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے خیال تھا۔ کہ آج حاضری کم ہوگی۔ مگر حاضرین کی تعداد پہلے بازار سے زیادہ تھی۔ اور لوگ بہت ہجوم سے میرا لیکچر سنتے رہے۔ اس طرح دو روز میں میں نے تین لیکچر لاتور میں دئے۔ یہاں سماج مندر کرایہ کے مکان میں لگتا ہے۔ اپنا مندر نہیں ہے۔ مگر لوگ اُتساہی اور پریمی ہیں۔ یہاں کی حالت دیکھ کر مجھے پنجاب کی سماجوں کا شروع کا اور پریم کا وہ زمانہ یاد آتا تھا۔ جو میں نے ۱۸۹۰ء میں دیکھا تھا۔ ۱۳۔ مارچ کی صبح کو میں وہاں سے روانہ ہو کر احمد پور آیا۔ یہاں ریل نہیں۔ اس لئے لاری پر آئے۔ یہاں بس سروس ریاست کی طرف سے ہے۔ پبلک کو لاری چلانے کا لائسنس نہیں ملتا۔ لاری کا کرایہ ایک پائی فی میل ہے۔ سماجک بھائی لاری کے اڈے پر موجود تھے۔ اس سماج میں چار پانچ وکیل سرگرمی سے کام کرتے ہیں۔ دو روز کا پروگرام تھا۔ اس لئے دونو رات میرے لیکچر ہوئے۔ کچہری کے تمام افسر اور پولیس کے ادھیکاری لیکچروں میں شریک ہوتے رہے۔ اور حاضری بھی ۔۔۔ معقول دونوں دن ہوتی رہی۔ سارا دن لوگ ملنے آتے اور بہت شردھا اور پریم پرگٹ کرتے تھے۔ وہاں سے قندہار سماج کے لوگ آئے۔ اور وہاں پر چل کر پرچار کرنے کے لئے پرارتھنا کی۔ میں نے قندہار شریف میں جانا منظور کر لیا۔ اور ہمدردوں سے حیدر آباد سے ہو کر آنے کا وعدہ کیا۔ اس لئے ۵ اور ۶۔ مارچ کو ہم قندہار میں ٹھہرے یہ شہر ۵ ۔ ۶ ہزار کی آبادی کا تعلقہ ہے۔ یہاں منصف اور تحصیلدار کی کچہری ہے۔ اور آریہ سماج کی باگ ڈور وکیلوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو بہت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ یہاں بھی حاضری کا وہ عالم تھا۔ جیسے کوئی اُتسو ہو رہا ہو۔ سماج کا اپنا مندر یہاں بھی نہیں ہے۔ دونو دن لیکچروں میں خوب رونق رہی۔ اور حاضری بہت بھاری ہوتی رہی۔ ۷۔ مارچ صبح کے ۵½ بجے لاری چلتی تھی۔ سماج نے رات کو ایڈریس دیا۔ اور ایک تھیلی پیش کرنی چاہی۔ لیکن میرے سکرٹری نے انہیں منع کر دیا۔ کہ سبھا کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ کسی سماج سے کرایہ بھی نہ لیا جاوے۔ ۱۱ بجے ہم ہنگولی پہنچے۔ ہنگولی بھی ایک تعلقہ ہے۔ اور قریباً قریباً احمد پور کے برابر ہے۔ یہاں آریہ سماج نے تیرہ سو روپیہ میں زمین خرید کر اس کے گرد چار دیواری بنالی ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ اور صرف کر کے مندر بنانا چاہتے ہیں۔ شاید ایک سال کے اندر اندر تعمیر ہو جاوے۔ شکروار کو ویدسماج میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ دونو رات میرے لیکچر آریہ سماج کے صحن میں ہوئے۔ سماجک بھائیوں نے جلسہ کی طرح سماج کی دیواروں پر تصاویر اور ماٹو (moto's) آراستہ کئے۔ اور جھنڈیاں وغیرہ لٹکائیں۔ حاضری اس قدر کثرت سے رہی کہ جلسہ ہو رہا ہو۔ میں نے دونو دن رات کے ۹ بجے سے ۱۰½ تک لیکچر دئے۔ ساہوکار اہلکار سب لوگ لیکچر سننے کے لئے آتے رہے۔ اب ہم یہاں سے پربھنی۔ جالنا سے ہو کر اورنگ آباد پرچار کرنے جا رہے ہیں۔ وہاں سے ہو کر حیدر آباد جاویں گے۔ مہاشہ خوشحال چند جی خورسند بھی حیدر آباد پرچار کرنے آئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی ۱۵ مارچ تک یہاں کا دورہ کریں گے۔ سنا ہے۔ کہ مہاتما نارائن سوامی اور مہاشہ کرشن جی بھی پرچار کرنے کے لئے آنے والے ہیں۔ جب سے یہاں پرچار کرنے کی اجازت ملی ہے۔ ریاست آریہ سماج کے پرچار کا کیندر بن گئی ہے۔ سوامی سنیہ دیو جی اور پنڈت وشوا ناتھ یہاں پرچار کر گئے ہیں۔ سبھا نے پنڈت مہندر پرتاپ شاستری کو بھی یہاں پرچار کیلئے بھیجا ہوا ہے۔ جس علاقہ میں اب پرچار میں کر رہا ہوں۔ یہاں مرہٹہ لوگ زیادہ آباد ہیں۔ پنڈت شری مہندر دیو اور سکرم دیو بھی یہاں پرچار کر رہے ہیں۔

بھیل کتنے و کون ہیں؟

(از لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

بھیل ایک بہت بڑی آبائی قوم ہے۔ جو زیادہ تر ہندوستان کے مغربی حصوں میں ہے۔ ۱۲ ویں صدی تک بھیل سارے بمبئی پرانت کے ایک بہت بڑے حصہ پر حکومت کرتے تھے۔ لیکن بعد میں راجپوتوں نے ان سے راجیہ چھین لیا۔ اس وقت بھی چھوٹے چھوٹے بھیل سردار کئی دور دراز مقامات میں پائے جاتے ہیں۔ مگر آج بھیل عام طور پر لق ودق جنگلوں میں آباد ہیں۔ اور گوشۂ تنہائی میں شائستگی سے دور اپنا گذارہ کر رہے ہیں۔ اکثر شکار و معمولی زراعت پر گذارہ کرتے ہیں۔ بڑے جفاکش و قوی ہیکل لوگ ہیں۔ ان کی اپنی علیحدہ بھیل بھاشا ہے۔ جسے وہ لوگ بولتے ہیں۔ جو تعلیمیافتہ بھیل لوگ شہروں میں آباد ہیں۔ اُن کے لئے یہ بھیل آدی آبائی اقوام دور افتادہ ہندو سوسائٹی سے الگ ہیں۔ جن کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ اتحاد نہیں ہے۔ گویا ان کے ساتھ ہمارا اتنا بھی تعلق نہیں ہے۔ جتنا کہ اچھوتوں اور ہریجنوں کے ساتھ ہے۔ اچھوت لوگ ہمارے درمیان رہتے ہیں۔ ہمارے واسطے کام کرتے ہیں۔ ہمارے شہروں و قصبوں میں بود و باش رکھتے ہیں۔ وہاں پیدا ہوتے و مرتے ہیں۔ مگر بھیلوں و دیگر آبائی اقوام کی تو دنیا ہی نرالی ہے۔ جن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ مہذب سوسائٹی سے دور ہونے کی وجہ سے بھیل جہالت و ناخواندگی کے شکار ہیں۔ بیسویں صدی میں بھی انہیں تعلیمی سہولتیں میسر نہیں

(بقیہ صـ۱۲ پر)

دیال باغ میں کیا ہو رہا ہے؟

ٹیکنیکل کالج میں ہڑتال

۱۲ مارچ ۱۹۴۰ء سے دیال باغ کے ٹیکنیکل کالج کے ودیارتھیوں نے ہڑتال شروع کر دی ہے۔ ۲۷ طلباء کے سوا کوئی حاضر نہیں ہوا۔ دیال باغ طلباء کے ادھیکاریوں نے سڑکوں پر سنگین پہرا لگا دیا ہے۔

دھرم کے نام پر سبھا کے ذریعہ چندہ

پچھلے دنوں مدراس میں نمائش کے موقعہ پر دیال باغ سٹور کو آگ لگ گئی تھی۔ جس سے چار پانچ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا تھا۔ اب اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے کوکنا ڈا میں ۸۔ مارچ سے سر صاحب جی مہاراج کی سکاؤٹ میلہ والی فلم لوگوں کو دکھا کر روپیہ بٹورا جا رہا ہے۔ گویا سادیال باغ کی رائے ہے۔ اس طرح بھیک مانگنا گرو اوٹ۔ جہالت اور کم ظرفی کی انتہا ہے۔

بابو آنند سروپ کی تصانیف کا مقدمہ

دیال باغ کے بانی بابو آنند سوروپ کی تصانیف کے کاپی رائیٹ کے متعلق جو مقدمہ دیال باغ والوں اور مصنف کے بیٹوں کے مابین چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ ڈسٹرکٹ جج آگرہ نے سنا دیا۔ اور فیصلہ بابو آنند سروپ کے بیٹوں کے حق میں ہو گیا۔ اس سے مخالف کیمپ میں خوشی کے شادیانے بج رہے ہیں۔

خودکشی کا نواں ہولناک واقعہ

دیال باغ کے ایک نوجوان نے کسی وجہ سے تیزاب پی کر خودکشی کر لی۔ ۵۔ مارچ کو اس کی لاش کا پوسٹ مارٹم ہوا۔ اس کی تہہ میں کوئی راز ہے۔ جس کا انکشاف نہایت سنسنی خیز ہوگا۔ بابو آنند سروپ کی وفات کے بعد دیال باغ میں خودکشی کا یہ نواں واقعہ ہے۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

چار طلبا دیال باغ سے خارج

انٹرمیڈیٹ کالج کے چند طلباء کی دیال باغ کی فوج یافتہ پولیس کے ایک سپاہی سے معمولی تکرار ہو جانے پر انہیں کالج و دیال باغ سے نکال دیا گیا۔ منت سماجت واپیل کارگر نہ ہوئی۔

رام گڑھ کانگرس کے مکمل اور مختصر حالات

پچھلے ہفتہ آل انڈیا نیشنل کانگریس کا ۵۳ واں اجلاس۔ رام گڑھ (بہار) میں مولانا آزاد کی صدارت میں ہوا۔ کانگریس نگر کا نام مظہر پوری رکھا گیا۔ جس میں پنڈت جواہر لال۔ مہاتما گاندھی و دیگر بڑے بڑے نیتا شامل ہوئے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے استقبالیہ کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے ایڈریس پڑھا۔ مولانا آزاد کا ایڈریس نہایت پر معنی ہے۔ اس میں انہوں نے ہندوستان کی جنگ آزادی کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے موجودہ صورت حالات میں کانگریس کے آئندہ قدم پر بحث کی ہے۔ نیز ہندو مسلم کے جھگڑے پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے مسلمانوں کو کانگریس میں شمولیت کی دعوت دی ہے۔ مہاتما گاندھی نے نمائش کی رسم افتتاح ادا کی اور فرمایا۔ کہ مکمل آزادی کی کنجی ہمارے ہاتھ میں ہے۔ دیہاتی صنعتوں کو زندہ کر کے ہم آزادی کا دروازہ کھول سکتے ہیں۔ سبجیکٹس کمیٹی میں انہوں نے جو تقریر کی۔ اس میں انہوں نے کہا۔ کہ میں سمجھوتہ کے لئے ضرورت پڑنے پر پچاس مرتبہ وائسرائے سے ملنے کو تیار ہوں۔ لیکن میں ہندوستان کو کسی قیمت پر فروخت نہیں کروں گا۔ اگر میں ہندوستان کی دلی امداد اور تعاون حاصل کر سکوں۔ تو میں آپ کو دکھا سکتا ہوں۔ کہ صرف ایک مہینہ میں کیا حاصل کیا جا سکتا ہے؟ میں اس وقت تک جدوجہد کرنے کو تیار نہیں۔ جب تک کہ میری شرائط پوری نہ ہو جائیں۔ اگر آپ نے مجھے جرنیل مقرر کیا ہے۔ تو میرا حکم بلا حیل و حجت ماننے کو تیار رہنا چاہیئے۔ میری موجودہ جنگ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کی جنگ ہوگی"۔

کانگریس سیشن پر سبھاش بابو بھی اپنے دل بل کے ساتھ پہنچے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک اینٹی سمجھوتہ کانفرنس کی صدارت کی۔ اور ان کے حمائتیوں نے سمجھوتہ کی مورتی کا جلوس نکال کر اسے جلا دیا۔ اور راکھ دریا میں بہا دی۔ گویا انہوں نے اس مظاہرہ سے ملک کے ان نمائندوں پر جو کانگریس سیشن پر جمع ہوئے تھے ظاہر کر دیا۔ کہ وہ کانگریس کی حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کی مزاحمت کریں گے۔ کانگریس کے کھلے اجلاس میں ۳۲ ریزولیوشن پیش ہونے تھے۔ سب سے اہم ریزولیوشن جو پاس ہوا۔ وہ سیاسی صورت حالات کے متعلق تھا۔ جسے سبجیکٹس کمیٹی پاس کر چکی تھی۔ بہت سے نان آفیشل ریزولیوشن مندرجہ بالا ریزولیوشن کے پاس ہو جانے سے ناکارہ ہو گئے۔ سولہ ریزولیوشن کانگریس کے کانسٹی ٹیوشن میں تبدیلی کئے جانے کی تجویز کے متعلق تھے۔ چنانچہ صدر کی تجویز پر کہ یہ تمام ریزولیوشن واپس لے لئے جائیں اور ان تمام کی مدد سے ایک ریزولیوشن بنا کر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ تاکہ وہ غور کر سکے۔ اس پر وہ تمام ریزولیوشن واپس لے لئے گئے۔ صرف چار ریزولیوشن باقی رہ گئے۔ ایک قومی تجارت بنائے جانے کے متعلق تھا۔ وہ بھی بعد ازاں صدر کی درخواست پر واپس لے لیا گیا۔ ایک ریزولیوشن اس مطلب کا تھا۔ کہ تری پوری کانگریس کے بعد سے جن کانگریسیوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی ہے۔ اسے منسوخ کر دیا جائے۔ ملک کی موجودہ نازک صورت حالات کے پیش نظر یہ ریزولیوشن بھی واپس لے لیا گیا۔ ایک ریزولیوشن کانگریس کے اقتصادی مقصد کے متعلق تھا۔ جسے بے ضابطہ قرار دے دیا گیا۔ چوتھا ریزولیوشن سرحد کی صورت حالات کے متعلق تھا جسے اس بنا پر واپس لے لیا گیا۔ کہ یہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سپرد کیا جانا چاہیئے۔ کانگریس کا آئندہ اجلاس مدراس۔ پنجاب اور یو۔پی میں سے کسی ایک صوبہ میں ہوگا۔ جس کا فیصلہ بعد ازاں ہوگا۔ عین کھلے اجلاس کے وقت زور کی بارش شروع ہو جانے سے کانگریس کا سیشن قبل از وقت ہی ختم ہو گیا۔ نیز ورکنگ ...

... اثر نہیں ہوگا۔

روس کے حملہ کا اندیشہ

بقول "پیام دیال باغ"، منتظمین دیال باغ نے روس کے حملہ کے اندیشہ سے دیال باغ کے چاروں طرف کانٹے دار تار لگانے کا مضحکہ خیز حکم دیا ہے۔ (شائد منتظمین کا خیال ہو۔ کہ اگر روس نے حملہ کیا۔ جو قطعی مشکل اور غیر متوقع ہے۔ تو اس کی فوج سب سے پہلے دیال باغ پر حملہ کرے گی۔ اور یہ کانٹے دار تار ہی دیال باغ کی حفاظت کریں گی۔ کیوں؟ روسی فوج گدھوں پر سوار ہو کر آئے گی شائد بائکہ ہمارے خیال میں۔ روس کے حملہ کا اندیشہ نہیں۔ بلکہ نالہ پارٹی کے حملہ کا اندیشہ ہے۔ جو انہیں اس قسم کی حفاظتی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور کر رہا ہے)۔

(پادریوں کی مایوسی)

یورپ میں عیسائیت کا ...

منسکا گر (امریکہ) کے پادری ... نے ابھی تقریر میں یورپ کے ... متعلق فرمایا ہے۔ کہ

"میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ یورپ ... کثیر حصہ اپنے قدیم و مقدس مذ... منحرف ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور اگر ... یہی حالت رہی۔ تو عنقریب سارا ... یورپ الحاد و زندقہ میں مبتلا ..."

اسی طرح ڈاکٹر اے۔ سکاٹ ... کے ایک بہت بڑے چرچ کے ... اور کرسچین سوسائٹی کے پریذیڈنٹ ... حال ہی میں آپ نے ایک مذہبی ... تقریر فرمائی ہے۔ جس کے بعض ... ہم یہاں مخلصاً درج کرتے ہیں:۔

"آج سے نصف صدی قبل جب ... چرچ کی تنظیم اور سوسائٹی کی ... سے بے بہرہ و نا آشنا تھا۔ ا... (یورپ) کے ہر بڑے پیر اور ... میں مذہبی تڑپ اور ذوق پایا ... ملک کا ہر شیخ و شاب۔ اپنے ... کا سودا رکھتا تھا۔ ہر نوجوان میں ... موجود تھی۔ لیکن —— افسوس ... کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج اس ملک ... مذہبی تڑپ۔ روحانیت۔ سودا ... اور لگن موجود نہیں۔ آج ہر شخص ... جوان ہو یا بوڑھا۔ بچہ ہو یا جوان ... یا عورت اپنے دل میں یہی آرزو ... کہ میں مذہب کی قیود سے بالکل آز... جاؤں۔ یہاں تک کہ تثلیث تو ... ہے۔ ایک خدا کی پرستش بھی اب ... گراں نظر آتی ہے۔ اور میں بچشم ... مشاہدہ کر رہا ہوں۔ کہ یورپ اور ... ملحقہ علاقوں کے باشندے اب ... مذہب کو صحیح معنوں میں "فتنہ" ... اور عیسائیت سے دن بدن کنارہ ... ہوتے جاتے ہیں۔ خاص کر سائ... اور کیمبا دان طبقہ خدا۔ روح القدس ... مسیح سے زیادہ دور ہوتا جاتا ... اسی نوع وجنس کا ایک اور ... کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں بھی ... جو اس قسم کی مذہبی معلومات میں ...

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

ریاست حیدر آباد کے کونہ کونہ سے

— شیخ عبداللہ کشمیری نے حیدر آباد راشٹریہ پولیٹیکل کاریہ کرتاؤں سے ایک بات چیت کے دوران میں آریہ سماج کے ستیاگرہ کی نیائے پورنتا کی تائید کی۔ اور کہا۔ کہ ابھی میرے تیئیں رفارم ایک لیشی ٹیکس جانچ کمیشن کی نیکنی کی تجویز کی تھی ❖

— پنڈت گنگا پرشاد ایم۔ اے سابق چیف جج ٹہری "کا ایک دیاکھیان حیدر آباد میں پنڈت دھارلیندر جی بی۔ اے کی صدارت میں ہوا۔ حاضری دو ہزار سے زیادہ تھی ❖

— شر مجھی گیان دتی ہیرا نے "حیدر آباد" نامی ہفتہ وار ہندی اخبار نکالنے کی اجازت مانگی تھی لیکن افسوس کہ نہ دی گئی ۔ حالانکہ ایک مسلم اردو اخبار "تنظیم" کی منظوری دے دی گئی ہے ❖

— لاتور کے ایک بڑی ٹنوش کو گرفتار کر کے بیڑیاں پہنا کر ۹ - مارچ کو سارے شہر لاتور میں پھرایا گیا ❖

— ۸ - مارچ کو آریہ سماج نلگنڈہ میں "جانکی دوس" منایا گیا - ۲ - مارچ کو پرہلاد جی اپدیشک کا "اچھوت ادھار" وشے پر دیاکھیان ہوا۔

— پنڈت نریندر کی کوششوں سے حیدر آباد خاص میں ایک اور آریہ سماج کا افتتاح کیا گیا۔ آپ سرگرمی سے پرچار کر رہے ہیں ❖

— منی نرسنگھان پرتنگل میں ایک مندر ہے۔ جہاں ہر سنگلوار کو بکروں کی بلی دی جاتی تھی۔ آریہ سماج کے پرچار کے پربھاو سے اب یہ بلی بند ہو گئی ہے ❖

— گلبرگہ میں رشی بودھ اتسو منایا گیا۔ ہون سندھیا پر اُپدیش اور اُپدیش ہوا ❖

— حیدر آباد میں رشی بودھ اتسو دھوم دھام سے کیری ونائیک راؤ جی پردھان سبھا نظام ساگر کے پردھانتو میں دین باغ کے میدان میں منایا گیا۔ حاضری دس ہزار کے قریب تھی۔ ریاست کے معزز و مقتدر ہندو لیڈر و آریہ سماجی نیتا بھی حاضر تھے۔ بڑے پربھاوشالی دیاکھیان ہوئے ❖

— لالہ خوشحال چند جی خورسند ان دنوں حیدر آباد میں پرچار کر رہے ہیں۔ ان کا سب جگہ سواگت کیا گیا۔ کئی جگہوں پر ان کے دیاکھیان

رام گڑھ کانگریس پر آریہ سماج کا پرچار

کانگریس سیشن پر نمائش گاہ کے قریب آریہ سماج کے پرچار کے اُدیش سے آریہ نگر بنایا گیا تھا۔ مہاتما نارائن سوامی جی نے اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ ۱۵ - مارچ کو ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں کئی آریہ نیتاؤں کے دیاکھیان ہوئے۔ ایک ویدک یگیہ شالہ بنائی گئی۔ جس میں دس روز سانگ وپانہ ہون یگیہ ہوتا رہا۔ پانچ مختلف کانفرنسیں ہوئیں۔ جن میں ایک ہزار کے لگ بھگ بھگتی ندھی شامل ہوئے۔ آریہ ویر کانفرنس میں ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ آریہ سماجی والنٹیر کور بنائیں۔ انہیں فوجی ٹریننگ دیں۔ اس کانفرنس میں شری گھنشیام سنگھ جی گپت۔ مہاتما نارائن سوامی جی۔ پنڈت ایودھیا پرشاد جی اور سوامی سوتنترانند جی نے تقریریں کیں۔ ایک اور ریزولیوشن کے ذریعہ آریہ سماجیوں سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ اپنی دھارمک پستکوں کی رکھشا کریں۔ جو ہندوستانی کی تحریک سے خراب کی جا رہی ہیں۔ سو کے قریب خیمے آریہ نگر میں نصب کئے گئے تھے "لاوڈ سپیکر" کا بھی انتظام تھا۔

گوجرہ ۷ - مارچ کو انتر نگ سبھا نے ۲ سے ۷ - اپریل تک جلسہ منانا نشچے کیا ہے ❖ (امرناتھ بی۔ اے منتری)

فیروزپور شہر مہاشہ مدن جیت کی سپتری ہو گئے۔ ۵ - مارچ کو وہ نظام آباد جانے والے تھے۔ کہ پولیس کمشنر نے زبانی طور پر انہیں وہاں جانے سے منع کر دیا۔ جس پر شری ونائیک راؤ کی پرارتھنا پر لالہ خوشحال چند جی نے اپنا دورہ کچھ سمے کے لئے استھگت کر دیا ہے ❖

— بیدر میں ہولی کے جلوس کے سلسلہ میں جھگڑے پر ہندوؤں اور مسلمانوں میں تصادم ہو گیا۔ جس میں ہر دو اطراف کے آدمی مجروح ہوئے۔ شہر سے چھ میل کے فاصلہ پر مدن پیٹھ میں بھی تصادم ہوا

سوشیلا کا دواہ مہاشہ رام پرکاش جی کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ دونو پکھنوں نے ڈیڑھ سو روپیہ دان دیا ❖

چونیاں بسنت اُتسو منایا گیا۔ مہاشہ کندن لال کا دیاکھیان ہوا۔ ادھیکاریوں کے چناؤ میں بابو ۔ گنجی رام وکیل پردھان اور جنرل سیکرٹری مہاشہ کندن لال اور منتری مہاشہ گردھاری لال چنے گئے۔ سولہ سبھاسد بنے۔ آریہ ویر دل بھی بنایا جاوے گا۔ کمار سبھا میں پرشوتم لال پردھان اور دھرم دیر منتری چنے گئے ❖ (منتری)

تونسہ بسنت اُتسو منایا گیا۔ کھیلوں کا مقابلہ ہوا۔ صدر دیوان کانشی رام جی وکیل تھے۔ کویراج ترلوک ناتھ نے دیاکھیان دیا۔ جلوس نکالا گیا۔ ایک مسلم نوجوان کو شدھ کیا گیا۔ ایک ہزار روپیہ کی زمین خرید کر سبھا کے نام کرا دی ہے۔ دو ہزار روپیہ کی اپیل کی گئی ہے ❖ (ترلوک ناتھ منتری)

حافظ آباد آریہ سماج کا جلسہ ۵ سے ۷ - اپریل کو ہوگا سنیاسیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ پدھار کر کرتارتھ کریں ❖ (منتری)

دیوان ہال دہلی ۷ - مارچ کو سب سماجوں نے مل کر رشی بودھ اُتسو منایا۔ پردھان بھائی پرمانند جی تھے۔ شری ایم۔ ایس۔ اینے۔ لالہ دیش بندھو گپتا۔ مہاتما نارائن سوامی۔ پنڈت رام چندر دہلوی۔ پروفیسر باگیشور جی۔ لالہ لبھو داس ایم۔ اے۔ پنڈت رام چندر شاستری۔ بہن ہیم وتی جی۔ اور پنڈت دیوورت دھرمیندو کے دیاکھیان ہوئے۔ پنڈت سدھ گوپال کی کویتا ہوئی ❖ (کیدار ناتھ منتری)

جام پور بڑے اُتساہ سے رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ پردھان مہاشہ گنیش دت جی تھے۔ کئی تقریریں ہوئیں۔ ٹریکٹ بانٹے گئے۔ رشی نمبر فروخت کئے گئے ❖ (دیو منتری)

سلطان پور لودھی رشی بودھ اُتسو

رشی بودھ اُتسو کی دھوم

بھلوال رشی بودھ اُتسو سماج میں دھوم دھام سے منایا گیا۔ کنیاؤں کے بھجن اور اُپدیش ہوئے۔ ماسٹر لال چند۔ مہاشہ سوہارے لال اور ڈاکٹر رام لال کے دیاکھیان ہوئے ❖ (منتری)

لارنس روڈ امرتسر ہون سندھیا اور پرارتھنا کے بعد پنڈت گنپتی شاستری نے یوگ پر دیاکھیان دیا۔ سندر بھجن ہوئے۔ حلوہ بانٹا گیا ❖ (داس دیو بہل)

پشاور ۷ - مارچ کو رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ پربھات پھیری کی گئی۔ بیٹھک بھی شامل ہوئے۔ ہون یگیہ اور پرارتھنا بھجنوں کے بعد مہاشہ بھیشم چندر نے رشی جیون سنایا۔ اپیل پر جاتا ندھی کے لئے بیس روپے ملے۔ شیرینی بانٹی گئی ❖ (منتری)

دھار یوال پربھات پھیری کی گئی۔ ہون۔ سندھیا پرارتھنا اور بھجن ہوئے۔ رات کو جلسہ میں بابو ٹھاکر داس۔ گوبند ناتھ و ملکھراج اور بنارسی سنگھ کی نظمیں ہوئیں۔ لالہ پرکاش دیو اور مہاشہ مہادیو کے لیکچر ہوئے ❖ (منتری)

نروانہ ۲ - ۷ - ۳ کو رشی بودھ اُتسو منایا گیا پرانہ پربھات پھیری کی گئی۔ رات کو جلسہ ہوا۔ شری منسا رام چکر دھاری۔ پنڈت رام چندر وید اور مہاشہ گردھاری لال کے لیکچر ہوئے۔ اور مہاشہ ہر سروپ کے بھجن ہوئے رات کو دیپ مالا کی گئی۔ سالانہ جلسہ ۱۳ سے ۱۶ - اپریل کو ہوگا ❖ (منتری)

پنڈ دادنخاں پرانہ سنکیرتن کیا گیا۔ رات کو سماج میں جلسہ ہوا۔ پنڈت سوم دیو اور ان کی دھرم پتنی شری ارندھتی کے دیاکھیان ہوئے ❖ (تارا چند منتری)

چونڈہ پربھات پھیری کی گئی۔ رشی لنگر لگایا گیا۔ پنڈت کندن لال کا دیاکھیان ہوا۔ چناؤ میں بابو گوپال داس پردھان اور لالہ دھرم ویر منتری چنے گئے۔ چار ماہ گذشتہ سے روزانہ ست سنگ ہوتا ہے ❖

(روشن لال منتری)

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور اس اناتھالیہ میں تقریباً دو صد لڑکے لڑکیاں ہیں۔ جن کے پالن پوشن و تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کیلئے نہ صرف گھی آٹا دال وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے۔ بلکہ موسم گرما کیلئے کپڑے اور روگیوں کیلئے ایک روگی گرہ جس کے خرچ کا اندازہ چھ صد روپیہ لگایا گیا ہے کی اشد ضرورت ہے۔ داتی مہاشیوں سے ہماری پرارتھنا ہے کہ وہ اس بارے میں ہماری سہائتا فرماویں۔ جو شکریہ کیساتھ قبول کی جاوے گی ❖ نویدک:۔ لیکھ رام آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

گوروکل کماپیہ کا سالانہ جلسہ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - چیت کو ہوگا - ۷ - اپریل کو نئے برہمچاری داخل کئے جاویں گے - جو داخل کرانا چاہیں آ کر پہنچ جاویں ❖

بھیل کتنے و کون ہیں؟

(بقیہ صفحہ ۹)

ایل۔ بی جج ہائی کورٹ اندور ریاست نے اخبار "ملاپ" میں ایک آرٹیکل لکھا تھا۔ جس میں بھیلوں کی تعداد چالیس لاکھ درج کی تھی۔ میں نے مردم شماری کی رپورٹ کا مطالعہ کرنے کے بغیر وہی تعداد لکھ دی۔ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے سار دولیک سبھا نے مجھے مردم شماری کے ہندسہ جات بھیجے ہیں۔ جن کے لئے میں ان کا مشکور ہوں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ بھیلوں کی تعداد کے متعلق غلط فہمی پیدا ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیوان رادھا کشن جی نے چالیس لاکھ تعداد میں بھیلوں کے ساتھ سنتھال لوگوں کی تعداد بھی شامل کر لی تھی۔ کیونکہ سنہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں سنتھال لوگوں کی تعداد ۲۲۶۵۲۸۲ تھی۔ اور بھیل و سنتھال مل کر چالیس لاکھ ہو جاتے ہیں۔

آبائی اقوام کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے۔ اور یہ سب لوگ عیسائیت کی جنگل میں ہیں۔ میں نے صرف بھیلوں کا ذکر کیا ہے۔ مگر مندرجہ ذیل اقوام بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ اور ان میں سے لاکھوں عیسائی بن چکے ہیں۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے اعداد و شمار نیچے درج ہیں:۔

(۱) گونڈ (سی۔ پی۔ بہار اڑلیسہ۔ سنٹرل انڈیا یو۔ پی۔ آسام) ۲۹۰۲۵۹۲

(۲) سنتھال (بہار۔ اڑلیسہ۔ مدراس۔ سنٹرل انڈیا) ۲۲۶۵۲۸۲۔

(۳) کورمیاں ———— ۸۵۵۲۷۹

(۴) اوراؤں ———— ۷۶۵۶۸۰

(۵) بنجارا ———— ۶۵۱۹۲۷

(۶) کندھ ———— ۶۱۱۸۲۴

(۷) منڈا ———— [illegible]۳۳۹

(۸) سوانا ———— [illegible]۸۶۸

(۹) ہو ———— [illegible]۰۱۲۴

(۱۰) ناگا ———— [illegible]۰۶۱۹

(۱۱) کچاری ———— [illegible]۲۶۶

یہ سب اقوام تعداد کے لحاظ سے بھیلوں کو شامل کر کے سنہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں تقریباً ۱½ کروڑ ہو جاوے گی۔ ان کے اندر کام کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ تین قسم کا کام ان کے اندر کرنا ضروری ہے۔

(۱) جو عیسائی بن چکے ہیں ان کو ہندو دھرم میں واپس لانا۔

(۲) جو عیسائی نہیں ہوئے اور ہندو ہیں ان کو ہندو دھرم کی تعلیم دے کر ان کو پکا ہندو بنانا۔ اور دوسرے مذاہب میں جانے سے ان کو روکنا۔ ان کی اقتصادی۔ ذہنی۔ جسمانی اور روحانی حالت کو بہتر بنانا۔

(۳) ان اقوام میں مردم شماری میں بعض ہندو لکھے جاتے ہیں۔ اور بعض آبائی (Tribal) جن کو سرکار ہندوؤں کی تعداد میں شامل نہیں کرتی۔ سرکار کے ساتھ ہمیں اس بات کے متعلق خط و کتابت کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ یہ لوگ ہندو ہیں۔ کیا ہوا اگرچہ یہ افتادہ و دور افتادہ و غیر مہذب و ناواقف ہیں۔ ان سب کو ہندو لکھا جانا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اس مضمون کا ایک خط انڈیا مردم شماری کمشنر دہلی کو لکھا ہے۔ اگر باقی ہندو سبھائیں۔ سماجیں۔ سنگٹھن اس قسم کا ریزولیوشن پاس کر کے کمشنر مردم شماری کو بھیجیں۔ اور اخبار نویس اپنا قلم اس کام کے لئے اٹھاویں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ لاکھوں کی تعداد میں جو قومیں غیر ہندو لکھی جاتی ہیں کیوں ہندو نہ لکھی جاویں۔

جب میں لفظ "بھیل" لکھتا ہوں۔ تو میرا [illegible]

جن سے کہ وہ ہمارے نزدیک لائے جاسکیں۔ اور بیرونی دنیا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا ہو۔ جہاں ہندوستان میں ایک ہزار آبادی میں سے ۱۳۹ ایسے مرد و زن ہیں جو کسی نہ کسی بھاشا میں لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ وہاں بھیلوں میں ایک ہزار مردوں میں سے صرف چار ایسے ہیں۔ جو تھوڑا بہت لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ گویا تعلیم ان میں ۰.۴ فیصدی ہے۔

جہالت کے بعد ان کی دوسری بیماری شراب نوشی ہے۔ جنگلوں میں رہتے ہوئے وہ مہوہ کے درختوں سے شراب کشی کرتے ہیں۔ جو وہاں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ محکمہ آبکاری کا انتظام تسلی بخش نہ ہونے کی وجہ سے ان پر شراب کشی کے لئے کڑی قیود نہیں ہیں۔ وہ خوب شراب پی کر مست ہو جاتے ہیں۔ عیسائی پادریوں نے ان کی اس بد عادت کو دور نہیں کیا ہے۔ بھیلوں کی جہالت کو دور کرنا۔ ان کو شراب نوشی وغیرہ بری عادات سے بچانا۔ توہمات پرستی سے آزادی دلانا ایک بہت ضروری کام ہے۔ جسے آل انڈیا دیا نند سالویشن مشن نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ جو اپیل میں نے شائع کی تھی۔ اس کا جواب سادھک و ہندو جگت نے تسلی بخش نہیں دیا ہے۔ لاکھوں روپیہ اس کام کیلئے درکار ہے۔ عیسائی پانی کی طرح روپیہ بہا رہے ہیں۔ حال ہی میں سکاٹ لینڈ مشن کے انچارج کرنل وڈ بھیلوں میں کام کرنے کیلئے آئے ہیں۔ انہوں نے بمبئی سے بیس ہزار روپیہ کا کپڑا خریدا ہے جسے وہ بھیلوں میں بانٹ رہے ہیں۔ اور ہتلادت میں ایک بڑا ہسپتال کھولنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ مسلمان بھی بھیلوں میں کام شروع کرنے کا وچار کر رہے ہیں۔ کیا ان حالات میں ہندوؤں کو اپنی نیند کو تیاگ کر بھیلوں کو بچانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

سنہ ۱۹۳۱ء کی بھیلوں کی تعداد مردم شماری میں

بھیلوں کی تعداد ۱۷۹۵۸۰۸ تھی۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں یہ تعداد ۲۰۲۵۵۰۳ اور سنہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں غالباً ۲۳ لاکھ ہو جائے گی۔ میں نے جو ٹریکٹ لکھا اور اخبارات میں چھپوایا تھا۔ اس میں بھیلوں کی تعداد چالیس لاکھ لکھی تھی۔ یہ تعداد درست نہیں۔ مغالطہ کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ میرے دوستوں نے جو سنٹرل انڈیا میں کام کر رہے ہیں مجھے بتایا کہ تھوڑا عرصہ ہوا۔ دیوان رادھا کشن جی بی۔ ایم۔ اے۔ ایل

"پرکاش" کے خریداروں کیلئے رعائتی اعلان

ایک روپیہ کی کتابیں مفت (تقریباً) نیچے لکھی سولہ پستکوں میں سے اپنی پسند کی ایک روپیہ کی پستکیں "پرکاش" کا ہر نیا گراہک "پرکاش" کا سالانہ چندہ چار روپے بھیجکر بالکل مفت منگوا سکتا ہے۔ ہمارے خریدار جن کا چندہ ختم ہونے والا ہے۔ وہ دو سال کا چندہ پیشگی بھیجکر اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

پرانے خریداروں کو نصف قیمت پر لیکن جو ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ انہیں تمام کتابیں یا جو وہ منگوانا چاہیں نصف قیمت پر دی جاویں گی۔ — کتب مندرجہ ذیل ہیں:۔

گیتا گان گیتا کا شلوک وار دوہوں میں مکمل انوواد ہے۔ خوبی یہ ہے کہ ایک ایک شلوک کا انوواد ایک ایک دوہے میں کیا گیا ہے۔ گیتا کے سوادھیائے کا لطف لینا ہو۔ تو گیتا گان کا سوور سہت پاٹھ کیجئے۔ سرل سریلی اور مدھر دوہے پڑھکر آنند آتا ہے۔ گھر گھر اس پستک کا سوادھیائے ہوتا ہے۔ مہاتما گاندھی تک نے تعریف کی ہے۔ اخبارات اور ودوانوں نے متفقہ طور پر اس کی سراہنا کی ہے۔ ۱۱۲ صفحات بڑھیا کاغذ۔ اعلیٰ چھپائی۔ منوہر جلد۔ موٹا ٹائپ۔ قیمت ہندی ۸ ر۔ اردو ۴ ر۔

رشی گان رشی دیانند کی ۴۳ ادھیاؤں اور ۲۴۶ دوہوں میں مکمل جیونی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے۔ جس کے کچھ ادھیائے سن کر سوڑگیہ آچاریہ رامدیو جی جھوم اٹھے تھے اور سنیاسیوں کیلئے اس پستک کی انیک ادھیک پرچار کی اچھا پرگٹ کی تھی۔ ہندی ۴ر۔ اردو ۴ر۔ **سنشپت رامائن** والمیکی رامائن کا دوہوں میں سار۔ بچوں واستریوں کے لئے اتی اتم چیز ہے۔ قیمت ہندی ایک آنہ اردو دو پیسے۔ **اپنشد گان** (حصہ پہلا) ایشا واسیہ اپنشد کا شلوک وار دوہوں میں پورا ترجمہ ہے۔ برہم بھگتی کے رس میں ڈوبے ہوئے مدھر اور سرل دوہوں کو گا کر لطف لیجئے۔ ہندی ۳ ر۔ اردو ۲ ر۔

سندھیا گان سندھیا کے منتروں کا ارتھ عام طور پر نہ سمجھ سکنے سے سندھیا میں من نہیں لگتا۔ اس میں منتر کے نیچے ارتھ ایک ایک دوہے میں دے دیا گیا ہے۔ منتروں کیساتھ ساتھ دوہے یاد کر لیجئے۔ اور سندھیا کرتے سمے من ہی من دوہوں کو گائیے۔ کچھ ہی دنوں میں من نہ لگنے کی شکایت دور ہو جائیگی۔ اور سندھیا میں بڑا آنند آنے لگیگا۔ پرچارک بھی بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹ رہے ہیں۔ ہندی ایک پیسہ اردو ایک پیسہ۔ محصول ڈاک سیکڑہ ۸ ر۔ **دیگر اردو کتابیں** (۱) آریہ سماج کیا ہے ۴ر (۲) دیدک دھرم کی فضیلت ۴ر (۳) پران پول پرکاش ۸ر (۴) مورتی پوجا کی حقیقت ۴ر (۵) دیانند اسلام کی دھجیاں ۴ر (۶) جین مت درپن ۸ر (۷) آنند چتر ۳ر (۸) پریم مرلی ۸ر (۹) بائبل ۸ر (۱۰) اصلی ہدایت ۲ر (۱۱) جام محبت ۳ر۔

منیجر "پرکاش" لاہور

بچوں کی اکسیر دوا حکیم تلسی پرشاد

اصلی مہر

بال جیون رجسٹرڈ گھٹی

جنانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت آسانی سے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر بچے موٹے تازے ہو جاتے ہیں۔ سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچیں۔

قیمت فی شیشی ۸ر علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت لو۔ دلی معززنام دیتے ہیں بھیجے جا سکتے ہیں۔

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

دوسری پتنی

بقیہ صفحہ ۸

وہ ڈر گئے۔ کہ کہیں منورما نے جلدی میں کوئی خطرناک قدم نہ اُٹھا لیا ہو۔ بسنت کمار نے جھلا کر پوچھا ۔۔ "تم دیر تک دیر کر رہی ہو کہتی کیوں نہیں۔ کیا بات ہے؟"

اُس نے منہ بنا کر کہنا شروع کیا ۔۔ "مجھے یہ کہتے ہوئے بہت دکھ ہوتا ہے۔ کہ منورما پچی بہنا نہیں۔ وہ ایک پر پرش سے پریم کرتی ہے۔ آج وہ یہاں آیا تھا۔ آوارہ سا یووک پرتیت ہوتا ہے۔ اُس کے پاس پتروں کا ایک بنڈل تھا۔ جو منورما نے اُسے لکھے تھے۔ اُس نے منورما کو دھمکی دی۔ کہ وہ ان پتروں کو تمہیں دکھا کر اس بھید کو پرگٹ کر دے گا۔ نہیں تو وہ اُسے پچاس روپیہ دے۔ اس پر منورما نے تمہارے ڈر سے اپنا سونے کا ہار دے کر پتر واپس لے لئے۔ مجھے بھی اس کی کیا خبر ہوتی۔ وہ تو دوپہر کو جب میری آنکھ لگ رہی تھی۔ میرے کانوں میں دو پرشوں کے بات کرنے کی آواز پہنچی۔ میں نے اچھی طرح کان لگا کر غور سے سُنا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ منورما ڈرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ کہ "تم بھید کو آن پر پرگٹ کر دو گے؟" آخر وہ ہار لے کر پتر واپس کر کے چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے منورما کو پتروں کا بنڈل لئے رسوئی گھر کی اور جاتے ہوئے دیکھا۔"

بسنت کمار نے بات کاٹ کر پوچھا ۔۔ "کتنا سمیہ ہوا؟" انہوں نے آتے ہوئے ایک یووک کو دیکھا تھا۔

وہ رسوئی گھر کی اور لپکے۔ رنگ اُڑ رہا تھا۔ سر گھوم رہا تھا۔

رسوئی گھر کے دروازے پر پہنچتے ہی بسنت کمار نے دیکھا۔ کہ منورما جلتی ہوئی آگ کے سامنے بیٹھی ہے۔ اور اُس کے ہاتھ میں چٹھا ہے۔

"منورما" ۔۔ اُنہوں نے چیخ کر پکارا۔ منورما چونک پڑی۔ اُس کی آنکھوں سے دوش ٹپک رہا تھا۔

بسنت کمار نے پوچھا ۔۔ "تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"یوں ہی کچھ بیکار کاغذ جلا رہی ہوں"۔ منورما نے بڑی مشکل سے اُتر دیا۔ اس کی سانس پھول رہی تھی۔

"کیا یہ وہی پریم پتر ہیں۔ جو تم نے کسی چاہنے والے کے نام لکھے تھے" ۔۔ بسنت کمار نے سپشٹ شبدوں میں کہہ دیا۔

یہ سُن کر منورما پر مانو جیسے بجلی گری۔ وہ سمجھ بھی نہ سکی۔ کہ کیا اُتر دے۔ حیران تھی۔ کہ اُن کو کیسے پتہ چلا؟

منورما کو چپ دیکھ کر انہوں نے پھر پوچھا ۔۔ "اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ سب بات ٹھیک ہے۔ میں نے جو تمہیں دل سے چاہا تھا۔ کیا یہ اُسی کا بدلہ ہے؟" بسنت کمار گمبھیر ویکتی تھے۔ پھر بھی ان کا دل بار بار یہ چاہتا تھا۔ کہ منورما کا ایک ساتھ ہی خاتمہ کر دیں۔ لیکن ان کے کرودھ پر سوچ نے ادھیکار پایا۔ وہ جانے کو ہی تھے۔ کہ ان کی درشٹی ایک جلتے ہوئے کاغذ پر پڑی۔ جو پرتھک جل رہا تھا۔ بسنت کمار نے بڑھ کر اُسے اُٹھا لیا۔

"آپ اسے نہ لیں" ۔۔ کہہ کر منورما کاغذ کی اور جھپٹی۔ لیکن بسنت کمار اُسے اُٹھا ہی چکا تھا۔

یہ تو کسم کی لکھائی ہے۔ اور نیچے اُس کے دستخط بھی۔ وہ اس بھید کو نہ سمجھ سکے۔ انہوں نے جلدی جلدی اس کاغذ کو پڑھنا شروع کیا۔ پتر کا جتنا بھاگ بھی جلنے سے بچ گیا تھا۔ اس سے ساری بات کا پتہ چل گیا۔ انہوں نے کہا ۔۔ "یہ تو کسم کا پتر ہے!"

"ہاں"۔ منورما نے کہا۔ اس نے وچار کیا۔ کہ اب اس بھید کو چھپانا ٹھیک نہیں۔ انت اُس نے بات کہہ سُنائی۔ جو کچھ بیتی تھی۔

بسنت کمار کو کچھ ورش پہلے کی بات یاد آ گئی۔ اس نام کا ایک سندر یووک محلے میں رہتا تھا۔ بہت اچھا گانے والا تھا۔

"تم نے اپنا سونے کا ہار کس طرح دے دیا؟" بسنت کمار نے دھیرے سے پوچھا۔

منورما نے اُتر دیا ۔۔ "رتن کو جب معلوم ہوا۔ کہ کسم مر چکی ہے۔ تو اس نے یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ وہ ان پتروں کو پبلک میں پیش کرنے کی دھمکی دے کر آپ سے کچھ وصول کرنے کی چیشٹا کرے گا۔ میں نے سوچا۔ کہ جس کو آپ دیوی کہتے تھے۔ اس کے بارے میں آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ اُس نے آپ سے دھوکہ کیا۔ تو آپ کو بہت دکھ ہو گا۔ اسی وچار سے میں نے اُسے آپ کے پاس جانے دینا اُچت نہیں سمجھا۔ اور ہار دے کر پتر لے لئے۔"

"تم دھنیہ ہو۔ تم نے تو میرے ہوش ہی گم کر دئے تھے۔ آخر تمہیں یہ کیا ہو گیا تھا۔ کہ بالکل چپ ہو گئیں۔ جیسے تم نے ہی دوش کیا ہو۔ یدی میں کوئی جھوٹی بات کہہ بیٹھا۔ تو کیا ہوتا؟"

"سوامی! میں کشما چاہتی ہوں۔" یہ کہتے کہتے

منورما کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

بسنت کمار نے کہا ۔۔ "اس میں تمہارا کوئی دوش نہیں ہے۔ دوش تو میرا ہی ہے۔" یہ کہہ کر اُنہوں نے اپنی دونوں بھجائیں منورما کی طرف بڑھا دیں +

یوروپ میں عیسائیت کا مستقبل

بقیہ صفحہ ۱۰

"دلچسپی" لیتا ہے۔ یہ بھی اپنے ہاں ایک مذہبی انجمن کا نائب المعتمد ہے۔ چنانچہ وہ "ریجس" میں لکھتا ہے۔ کہ :-

"اگر قارئین رسالہ برا نہ منائیں۔ تو وہ اعداد و شمار یہاں درج کر دوں۔ جو اسی ماہ میں ہمارے دفتر میں ہمارے ملک (فرانس) کی "ترقی مذہب" کے سلسلہ میں موصول ہوئے ہیں۔ سنئیے سنئیے :-

عیسائیت چھوڑنے والوں کی تعداد

سنہ ۱۹۳۶ء ــــ ۲۲۵۰۰

سنہ ۱۹۳۷ء ــــ ۳۴۷۹۹

سنہ ۱۹۳۸ء ــــ ۸۷۷۶۱

سنہ ۱۹۳۹ء ــــ ۱۰۰۹۳

یہ ہے صرف فرانس کی چار سالہ تعداد۔ اب یوروپ کے بعض حصوں کی سہ سالہ تعداد بھی ملاحظہ فرما لیجئے :-

فرانس مع متعلقات :-

سنہ ۱۹۳۷ء ــــ ۳۶۹۱۰

سنہ ۱۹۳۸ء ــــ ۸۸۰۰۰

سنہ ۱۹۳۹ء ــــ ۱۰۱۲۹۸

انگلینڈ :-

سنہ ۱۹۳۷ء ــــ ۲۲۰۰۲

سنہ ۱۹۳۸ء ــــ ۲۵۵۶۰

سنہ ۱۹۳۹ء ــــ ۹۹۷۸۶

جرمنی :-

سنہ ۱۹۳۷ء ۱۰۳۴ - سنہ ۱۹۳۸ء ۱۱۳۸

سنہ ۱۹۳۹ء ۲۰۰۴۴ -

بلجیم :-

سنہ ۱۹۳۷ء ۵۳۹ - سنہ ۱۹۳۸ء ۱۰۲۰ -

سنہ ۱۹۳۹ء ۹۰۰۱ -

سائبیریا :-

سنہ ۱۹۳۷ء ۴ :۳ - سنہ ۱۹۳۸ء ۱۱۰۰

سنہ ۱۹۳۹ء ۱۹۸۶ -

روس :- ۲۵۰۰۰ - ۴۸۹۱۰ -

۲۳۴۹۱۱ -

آسٹریا :- ۲۱۱۰ - ۲۵۱۲ - ۳۴۱۸۱ -

آسٹریلیا :- ۷۱۹ - ۱۰۰۳ - ۱۴۰۸۱ -

پولینڈ :- ۳۸۹ -- ۷۰۵ - ۰

فن لینڈ :- ۴۲۲ - ۹۵۵ - ۱۲۰۸

نیوزی لینڈ :- ۷۰۰ - ۱۶۰۰ -

۸۷۲۲۱ -

گرین لینڈ :- ۵۰۱ ــــ ۱۵۰۱ -

۲۰۰۰۴ -

سکاٹ لینڈ :- ۹۰۴ - ۹۹۸ - ۱۴۰۰۰

نائیجیریا :- ۳۰۲ - ۸۰۷ - ۶۶۹۰۰"

بندوقیں رائفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umer & Co,
Karachi

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ صرف سولہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو قطعی نامرد و بیکار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے۔

قیمت ۳۲ خوراک ۵ محصولڈاک ۷ر +

کام دیو تیل رجسٹرڈ بغیر پھوڑہ پھنسی اور آبلہ کے۔

ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ کہ تندرست بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ محصولڈاک ۷ر +

رتی بھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوتِ باہ و امساک کیلئے دنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں۔

قیمت بیس گولیاں عہ محصولڈاک ۷ر +

ملنے کا پتہ

مینیجر اوشدھ بھنڈار فیروزپور شہر

مسٹر ویر بہندر کی اپیل کا فیصلہ۔ مسٹر ویر بہندر کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ سیشن جج ملتان نے سنا دیا ہے۔ جتنی سزا وہ بھگت چکے ہیں اتنی کافی سمجھی گئی ہے مسٹر ویر بہندر رہا ہو کر راولپنڈی سے گھر آ گئے ہیں +

مارچ کے مہینے میں نصف قیمت پر مل سکتی ہیں

چند خاص رعائتیں

(۱) مارچ کے مہینہ میں روپیہ جمع کرانے سے سال بھر تک اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یعنی جب چاہیں ضرورت پڑنے پر ادویات منگوائیں جب تک آپ کا جمع شدہ روپیہ ختم نہ ہو۔ آپ کو اسی رعایت پر ادویات بھیجی جائیں گی اس رعایت سے آپ اپنا۔ اپنے گھر کا۔ نیز اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کا علاج باقاعدہ آدھے داموں میں کر سکتے ہیں۔ جب کبھی کوئی تکلیف ہو خط و کتابت کرنے سے عمدہ سے عمدہ دوائی گھر بیٹھے نصف قیمت پر منگوا سکتے ہیں۔

(۲) جو لوگ فائل کھلوا کر اپنا مکمل علاج کرانا چاہتے ہیں۔ ان کو اپنا حال لکھ کر دو روپے ساتھ بھیجنے پڑتے ہیں۔ ایک روپیہ پہلا خط پڑھنے کی فیس اور ایک روپیہ فائل کھلوانے کی فیس۔ اب اگر اس علاج کیلئے خط میں اپنا حال لکھیں اور دس روپے پیشگی جمع کرا دیں تو آپ کو جہاں وقتاً فوقتاً دس روپیہ کی ادویات مل جائیں گی وہاں ایک روپیہ خط پڑھنے کی فیس بھی نہیں دینی پڑے گی اگر آپ پندرہ روپیہ جمع کرا دیں تو تیس روپے کی ادویات لے سکیں گے اور فائل اور خط کی دونوں طرح کی فیس نہیں دینی پڑے گی۔

(۳) گھر گرہستی میں جو بیس دوائیاں ہیں۔ ہر ایک گھر میں رکھنے کے قابل ہے جلم طور پر گھروں میں بوڑھوں۔ بچوں۔ خاتون کو ہونے والی امراض کو دور کرنے کیلئے چیدہ چیدہ ادویات اس خوبصورت بکس میں جمع ہیں اسکی قیمت اکیس روپے بارہ آنہ ہے لیکن اس مہینے میں یہ بکس گرہستی کی بہتری کیلئے صرف ۱۰ روپیہ میں دیا جائے گا۔ یہ صرف ادویات کی قیمت ہے بکس مفت ہے۔

موجد امرت دھارا اکسیر گری اور کرن جوانی

پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ

چمتکاری رسائن واجی کرن

کرن جوانی ایک ایسی بلند ہستی کی تیس سال کی تحقیق کا نتیجہ ہے جس نے اپنی قابلیت اور تجربے کے زور سے ہندوستان بھر میں اپنا نام پیدا کیا ہے ایک ایسا نام جو سب کے دلوں میں اعتقاد پیدا کرتا ہے وہ بلند ہستی مشہور امرت دھارا کے موجد پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ ہیں۔

کرن جوانی کی تیاری میں کچھ ایسی بڑی بوٹیوں کے ست استعمال کئے گئے ہیں۔ جو قدرتی طور پر جسم کا جزو بن جاتے ہیں۔ اور اس کے ہر عضو اور پٹھے کو طاقت دیتے ہیں۔ ساتھ ہی اس میں سلاجیت کشتہ فولاد وغیرہ بیش قیمت جواہرات کیمیاوی ڈھنگ سے ملائے گئے ہیں۔ اس میں کچھ ایسے پھٹے ہوئے اور ویدک کے مفردات بھی شامل ہیں۔ جو جسم کے کمزور ہوتے ہوئے اعضائے رئیسہ کی پرورش کرتے اور طاقت لاتے ہیں۔ ان کے ذریعے خون صاف ہوتا ہے اور اس کے قدرتی اور کیمیاوی اجزاء کی کمی دور ہوتی ہے۔ صاف اور عمدہ خون سے ہی گلینڈز پرورش پاتے ہیں ان کی رطوبتوں کی تعمیر ہوتی ہے۔ یہ تمام جسمانی طاقتوں کو بڑھاتی ہے۔ اور قائم رکھتی ہے۔ بڑھاپے یا قبل از وقت بڑھاپا کو دور اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھاویں اور سچے معنوں میں مرد بنیں۔ دائمی نزلہ۔ زکام۔ دردِ کمر۔ دردِ جوڑ۔ کھانسی دمہ وغیرہ کو بھی دور کرتی ہے۔ قیمت ۲۰ گولی ایک روپیہ۔ یکصد گولی چار روپے۔ درجہ اول ۲۰ گولی تین روپے۔ یکصد گولی بارہ روپے۔ دیہاتی قیمتیں پوری درج ہیں۔

۴۲ ء

بخدمت مینیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی - لاہور

جناب من! تسلیم

براہ مہربانی کرن جوانی کی ایک شیشی ——— گولی والی جس کا اصل دام ——— ہے اور ۳۱ مارچ تک نصف قیمت پر ملے گی۔ بذریعہ وی۔ پی بھیج دیجئے۔

نام ....

پورا پتہ ....

اس کوپن کو
کاٹ کر اپنا نام
اور پتہ صاف صاف
لکھیے اور بذریعہ ڈاک
۳۱ مارچ
کے اندر اندر بھیج دیجئے!

سب ادویات نصف قیمت پر

ہندوستان کا مشہور آیورویدک و یونانی ادویات کا مرکز امرت دھارا دواخانہ ۱۹۳۰ء میں اپنی ان تھک سلور جوبلی کی یادگار میں سالانہ جلسہ منا رہا ہے۔ اس موقعہ کی یادگار میں ہر سال مارچ کے مہینے میں عام انسان کی بہتری کے لئے یہ خاص رعایت دیتا ہے۔ اس سال امرت دھارا فارمیسی کا انتیسواں سالانہ جلسہ ہو گا۔ اس موقعہ پر پیشتر کی طرح ادویات میں پچاس فیصدی یعنی نصف قیمت کی رعایت ہو گی۔

امرت دھارا فارمیسی میں

پانچ سو کے قریب ادویات تیار رہتی ہیں۔ ذیابیطس، پیشاب کے ساتھ شکر کا آنا، جریان۔ مردانہ کمزوری کی تمام کمزوریاں۔ بلڈ پریشر، گٹھیا۔ سوداوی امراض۔ دمہ، بواسیر، آتشک وغیرہ پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے اس دواخانہ کو خاص کامیابی اور شہرت حاصل ہے۔

(۱) رسالہ امرت جس میں امرت دھارا کے مفصل اوصاف اور اس کے متعلقہ سارٹیفکیٹ شامل ہیں (۲) ادویات کی فہرست (۳) امراض مخصوصہ مردان اور ان کا علاج (۴) نئی روشنی کے مرد و عورت جس میں کرن جوانی کا تذکرہ ہے (۵) فہرست کتب (۶) خط و کتابت کے ذریعے علاج کرانے کے قواعد۔ ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوا سکتے ہیں۔

کرن جوانی

امرت دھارا فارمیسی - لاہور

امرت دھارا بلڈنگس - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا پوسٹ آفس - لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

چند مجرّب آزمودہ ادوّیات

مارچ میں آدھی قیمت پر

(یہاں قیمتیں پوری درج ہیں)

قابلِ اعتبار کشتہ جات

کشتہ سونا — بہت اعلیٰ رسائن۔ خاص کر دل و دماغ جگر گردہ اور اعضاء تناسل کی تقویت کے لئے۔ قیمت درجہ اول ۸۰ روپیہ فی تولہ۔ فی ماشہ سات روپے۔ درجہ دوم فی تولہ چالیس روپے۔ فی ماشہ تین روپے آٹھ آنے۔

کشتہ چاندی — گرم مزاجوں کے لئے۔ منی کے نقائص کے لئے طاقت دینے والا ہے۔ دل و دماغ کو بھی تقویت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ روپیہ۔ نمونہ ۱ ماشہ ایک روپیہ۔

کشتہ شنگرف — بے نظیر باجی کرن۔ امراض بادی و بلغمی۔ جیسے فالج لقوہ گنٹھیا۔ کمی ہاضمہ کے لئے تیر بہدف۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے۔ نمونہ ۱ ماشہ ایک روپیہ۔ درجہ خاص ۱۰۰ روپیہ فی تولہ۔

کشتہ سنکھیا درجہ خاص — طاقت بڑھانے والا باجی کرن۔ امراض بادی و بلغمی کے لئے مفید ہے۔ بوڑھوں کا مددگار۔ چالیس دن میں کافی طاقت آتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۴۰ روپیہ۔ ایک ماشہ چار روپے۔ درجہ دوم ایک تولہ پانچ روپیہ۔ دو ماشہ ایک روپیہ چار آنے۔

کشتہ قلعی — دماغ و پشتی کے لئے اور زیادہ مقدار میں پیدا کرنے کے لئے مشہور ہے۔ اخراج منی کو دور کرتی ہے۔ قیمت دو روپیہ فی تولہ۔ درجہ اول دس روپیہ فی تولہ۔ ڈیڑھ ماشہ ایک روپیہ چار آنے۔

روپ پیشور — یہ کشتہ چاندی خاص طریق سے طیار کیا جاتا ہے۔ سرعت اخراج منی اور رطوبت کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ... روپیہ فی تولہ۔ ۱ ماشہ ڈھائی روپے۔

جوہر سونا مرکب — نقائص منی کے لئے نہایت اعلیٰ خاص کر پرانے۔ کمزوری سے پیدا شدہ یا امراض دق کے سبب سے پیدا ہوئے خفیف بخار کے لئے سب سے اعلیٰ۔ قیمت فی تولہ بیس روپے۔ ۲ ماشہ دس روپے۔ ڈیڑھ ماشہ ڈھائی روپیہ۔

کشتہ فولاد — صاف خون پیدا کر کے چہرہ کو لال کرتا ہے۔ مقوی اور پورے طور سے ہاضمہ اور طاقت بڑھانے والا ہے۔ جگر اور ہاضمہ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ڈھائی روپیہ۔ درجہ اول پانچ روپیہ فی تولہ۔ درجہ خاص بیس روپیہ اور درجہ خاص تلی مس تورا ...

کشتہ ابرک — سب طرح کے پرانے بخاروں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ڈھائی روپیہ۔ درجہ اول دس روپیہ تولہ۔

کشتہ یاقوت — دل کی کمزوری۔ دھڑکن۔ مالیخولیا۔ دل ڈوبنا۔ پاگل پن وغیرہ کے لئے لاثانی۔ قیمت فی تولہ بارہ روپیہ۔ ڈیڑھ ماشہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔

کشتہ سنگ جراحت — پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ خون کی قے۔ بخار۔ سوزاک وغیرہ گرمی سے پیدا شدہ امراض کے لئے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے۔ ۲ ماشہ چار آنے۔

کشتہ سنگ یہود — گردہ و مثانہ کے امراض۔ درد اور پتھری کے لئے نہایت اعلیٰ۔ سوزاک کو بھی فائدہ کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ ۲ ماشہ چھ آنے۔

کشتہ منور — جگر کی خرابی۔ یرقان۔ جلندر وغیرہ کے لئے نہایت اعلیٰ۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ ۲ ماشہ چھ آنے۔

متفرق ادوّیات

لال جواہر (رجسٹرڈ) — پیٹ درد۔ گڑگڑاہٹ۔ قے۔ ہیضہ۔ دست وغیرہ امراض کو اکسیر ہے۔ قوت ہاضمہ کو خوب بڑھاتا ہے۔ دوسرے ہاضم چورن اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ قیمت دو روپیہ۔ نمونہ چار آنے۔

بواسیر ۳ — یہ خونی اور بادی دونوں طرح کی بواسیر کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپیہ۔ نمونہ چار آنے۔

سنتدولی — ملیریا۔ انفلوئنزا کی اکسیر دوائی ہے۔ ایک ہی دن میں بخار ضرور کم ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲ گولی ایک روپیہ۔

سلفری قرص — یہ دوائی قبض کشا ہے۔ مصفیٰ خون ہے۔ پھوڑا پھنسی جلدی امراض کو دور کرتی ہے۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ کو نافع ہے۔ بدہضمی کو مٹاتی ہے۔ نزلہ زکام۔ دمہ۔ کھانسی کیلئے بھی نافع ہے۔ قیمت ۲۸ گولی بارہ آنے۔

پرساد وٹی — یہ گولیاں پیٹ کی بادی اور بواسیر قبض۔ پیٹ درد کو دور کرتی ہیں۔ ہر گھر میں رکھنی چاہئیں۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ۔ ۱۲ گولی آٹھ آنے۔

سرمہ ۲ — امراض آنکھ جیسے پانی بہنا۔ دھند۔ نیا پھولا۔ جالا۔ لگرے۔ پڑبال وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ بارہ آنے۔ نمونہ ڈیڑھ آنہ۔

جور آری ابرک — یہ گولیاں ہر قسم جوڑ کے واسطے اکسیر و بے نظیر ہیں۔ پرانا بخار اور خاص کر وہ بخار جو چڑھتا اترتا ہو۔ تیئہ۔ چوتھیہ۔ روزانہ آنے والا ہو۔ جس دن گولی کھاؤ۔ اسی دن نہیں آتا۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ ۸ گولی آٹھ آنے۔

سارسا پرلا مرکب — آتشک کے دوسرے تیسرے درجہ میں مفید ہے۔ پھوڑا پھنسی۔ داد چنبل۔ داغ۔ سیاہ داغ۔ تانبڑی وچھپر۔ کھجلی وغیرہ کو دور کر کے جسم کو کندن کرتا ہے۔ قیمت ۱۲ اونس دو روپے۔ نمونہ چھ آنے۔

گندھا رس — اکثر ایک ہی خوراک سے دست پیچش وغیرہ کو آرام آتا ہے۔ اسہال اور پیچش کے واسطے ایسی مفید کوئی دوسری دوائی نہیں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ دو آنے۔

طحال ۳ — ہر قسم کی طحال کے لئے مفید ہے۔ اکثر ۳ یوم میں آرام آتا ہے۔ قبض۔ جگر کو نافع ہے۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپے۔ نمونہ چار آنے۔

دت ورچن (رجسٹرڈ) — یہ گولیاں جلاب کیلئے بے نظیر ہیں۔ ایک گولی کھانے سے ایک دو دست آتے ہیں۔ چار پانچ گولیاں کھانے سے ۵ اجلاب کھل کر آ جاتے ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ دو آنے۔

سوفالی — نزلہ زکام کی اکسیر دوائی ہے۔ اس کی وجہ سے جو بخار سا رہتا ہے۔ وہ بھی دور ہوتا ہے۔ قیمت ۱۲ گولی آٹھ آنے۔ ۶ گولی چار آنے۔

گولی کھانسی — ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے نئی کھانسی خشک یا تر فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے۔

پیپل امیری — کھانا کھانے سے پہلے یا بعد ایک دو چمچ کھالیں۔ کھانے کی رغبت بڑھ جاوے گی۔ ہاضمہ تیز ہو جاوے گا۔ کھانا جلدی ہضم ہوگا اور ہوا پیدا نہ ہوگی۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے۔

عرق بخار (رجسٹرڈ) — ملیریا جاڑے یا موسمی کسی طرح کا بخار ہو۔ تین دن کے اندر جاتا رہتا ہے۔ ملیریا کے جراثیم تباہ کرنے میں تیر بہدف ہے۔ روزانہ آنے والا روز دو بار آنے والا۔ تیئہ۔ چوتھیہ۔ تپ سب کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ جس میں جوان کی تین دن کی خوراک ہوتی ہے۔

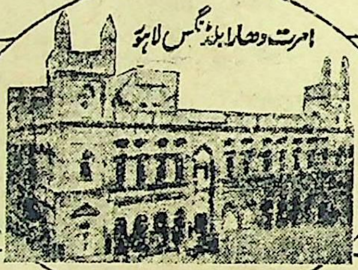

چمتکاری آیورویدک اور یونانی ادوّیات

واجی کرن

اکسیر ۱ — واجی کرن قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ساتھ ہی نزلہ زکام۔ کمر درد وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت ۴۰ گولی چار روپے۔ ۲۰ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی آٹھ آنے۔

اکسیر ۵۰ — امیروں کے لئے تحفہ۔ واجی کرن اور یاقوت کا رانجہ پہلے ہی دن اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت ۳۰ گولی چودہ روپے۔ ۸ گولی چار روپے۔

اکسیر ۴۵ — جب کہ عین وقت پر ڈھیلا پن ہو جاتا ہے۔ یا ذرا دیر بعد ہی کمزوری ہوتی ہے۔ اس کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ ۶ ماشہ ۸ آنے۔

مقوّی

اکسیر ۳۹ — تمام جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ منی پیدا کرتی ہے۔ ساتھ ہی دماغی کام کرنے والوں کی طاقت کو بڑھاتی ہے۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے۔ نمونہ ایک چھٹانک آٹھ آنے۔

اکسیر ۲۰ — ہاضمہ اور صالح خون پیدا کرتی ہے۔ جوانی لاتی ہے۔ اور منی کو تقویت دیتی ہے۔ قیمت ۸۰ گولی چار روپے۔ ۴۰ گولی دو روپے۔ قیمت درجہ اول ۴۰ گولی چھ روپے۔ نمونہ ۸ گولی ڈیڑھ روپیہ۔

اکسیر ۴۸ — ممسک۔ جریان۔ احتلام کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو لال کرتی ہے۔ جسم کو طاقت بخشتی ہے۔ قیمت فی پاؤ چار روپے۔ نصف پاؤ دو روپے۔ نمونہ ایک روپیہ۔

ممسک

اکسیر ۴۳ — بے نظیر۔ لاثانی ممسک۔ مریضان سرعت کے لئے حسب خواہش فائدہ پہنچاتی ہے۔ مقوی بھی ہے۔ جادو اثر دوائی ہے۔ قیمت ۳۰ گولی ۲۵ روپیہ۔ ۶ گولی پانچ روپے۔ فی گولی ایک روپیہ۔

اکسیر ۲۴ — سستی لیکن ممسک ہے۔ کافی امساک پیدا کرتی ہے۔ بے نظیر چیز ہے۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپیہ۔ ۱۶ گولی ایک روپیہ۔

اکسیر ۴۴ — یہ دوائی دل میں نشاط اور خوشی پیدا کرتی ہے۔ ممسک اور مقوی بھی ہے۔ قیمت دو تولہ دو روپیہ۔ نمونہ ۶ ماشہ آٹھ آنے۔

رسائن

دت معجون رسائن — مکمل رسائن ہے۔ دل دماغ جگر۔ ہاضمہ۔ قوت باہ سب کے لئے نہایت اعلیٰ ٹانک ہے۔ صحت کو بڑھاتی ہے۔ چہرہ پر رونق پیدا کرتی ہے۔ قیمت ۱۰ تولہ دو روپے۔

اکسیر ۵ — مریضان سرعت کے لئے اکسیر ہے۔ چالیس دن کے استعمال سے دبلا تو فربہ ہو کر جسم توانا ہو جاتا ہے۔ اور قدرتی امساک پیدا کرتی ہے۔ قیمت فی پاؤ تین روپے۔ آدھ پاؤ ایک روپیہ آٹھ آنے۔

دیو حلوہ — کمزور بچے جو کسی بیماری سے اٹھے ہوں۔ مرد عورتوں کے لئے خوراک کے طور پر اکسیر۔ سب جسمانی کمزوریوں کو پورا کرتی ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ چار آنے۔

طلاء

دت طلاء — نئی ایجاد ہے۔ یہ وہ طلاء ہے جس میں سب اوصاف موجود ہیں۔ اور خاص بات یہ کہ نہ باندھنے کی ضرورت۔ نہ جلنے کا پرہیز۔ اس کی ہر جگہ پر مالش کی جا سکتی ہے۔ قیمت دو روپے۔ نصف ایک روپیہ۔

طلاء ۱ — بڑھوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ جوانوں کو بھی مفید ہے۔ رگوں پٹھوں کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت ۲ ڈرام پانچ روپیہ۔ نمونہ ایک روپیہ چار آنے۔

طلاء ۱۴ — یہ طلاؤں کا بادشاہ ہے۔ اس میں طاقت بے حد ہے۔ چند دنوں میں سب طرح کی کمزوری دور ہوتی ہے۔ اور ابھار پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ روپے نصف شیشی تین روپے۔ نمونہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔

ادوّیات کا بکس

حکیم بکس — اس میں تین دوائیاں ہیں۔ جن سے کہ تمام امراض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ قیمت چار روپیہ۔ مارچ میں رعایتی قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

گھریلو بکس — اس میں ۲۴ ادوّیات ہیں۔ اس کے گھر میں ہونے سے گھروں میں ہونے والے امراض کا علاج ہو سکتا ہے۔ قیمت اکیس روپے دو آنے۔ مارچ میں رعایتی قیمت دس روپے۔

معالج بکس — اس میں ۸۰ ادوّیات ہیں۔ اس سے ہر ویدیا حکیم مکمل طور پر علاج کر سکتا ہے۔ قیمت تیرہ روپے بارہ آنے۔ مارچ میں رعایتی قیمت چھ روپے چودہ آنے۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:- "امرت دھارا" اوشدھالیہ - لاہور

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کیلئے اپیوگی پستکیں

برہتر بھارت (لیکھک پنڈت چندر گپت ودیالنکار) سورگیہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح چین جاپان جاوا۔ کمبوڈیا۔ ترکستان۔ افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ مجلد پانچ روپیہ۔ بنا جلد چار روپے ٭

آتم میمانسا (لیکھک پروفیسر نند لال جی کھنہ) شردھانند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پشپ ہے۔ جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت وستار پوروک منورنجک اور یکتی یکت پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پستک ہے ٭

ویدک وِنے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گورکل کانگڑی) تین حصوں میں ہے۔ جس میں چار ماس کے لئے ہر ایک دن کیلئے ایک ایک ویدک وچار لکھا گیا ہے اور ہر ماس کیلئے وہ نام دیا گیا ہے۔ اس کا گجراتی میں انوواد بھی ہو چکا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ (عہ)

دوسری کتابیں (۱) سندھیا رہسیہ ایک روپیہ (۲) سندھیا سمن ایک روپیہ (۳) وید گیتانجلی دو روپیہ (۴) بھارت ورش کا اتہاس سما پانچ روپیہ (۵) جل چکتسا وگیان پونے دو روپیہ (۶) سوم سرودھ پونے دو روپے (۷) سوامی شردھانند کے اپدیش دو حصے ڈیڑھ روپیہ (۸) برہمچریہ سندیش دو روپیہ (۹) استریوں کی سکھی سوا روپیہ (۱۰) شکشا منو وگیان پونے چار روپے (۱۱) گورکل کا اتہاس ۲ ر (۱۲) سنوپ شان کا تین روپے (۱۳) گورکل ڈائری ۳ ر (۱۴) کلیان مارگ کا پتھک ڈیڑھ روپیہ (۱۵) نرکت بھاشیہ ساڑھے سات روپے (۱۶) رشی دیانند کا پتر و یوہار ۱۲ ر (۱۷) وگیان پرویشکا دو حصے دو روپیہ ٭

رعایت:- جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگاویں گے۔ انہیں پچیس فیصدی کمیشن دیا جاوے گا ٭

مینیجر۔ پستک بھنڈار گورکل کانگڑی (ضلع سہارنپور)

مہرشی دیانند کا مستند جیون چرتر

جس رشی کے نام پر بڑی بڑی سنستھائیں چلانے کیلئے لاکھوں روپے ہر سال خرچ کرتے ہیں اسی کے مکمل جیون چرتر کیلئے صرف چھ روپے خرچ نہ کر سکیں کیا شرم کی بات نہیں؟ اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں دیویندر ناتھ اپادھیائے سجن نے اپنے ۱۴ سال اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے اسی سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام جی ایم اے نے اپنے جیون کا بہت سا سمیہ اور روپیہ خرچ کیا۔ اسی جیون چرتر پر چھ روپے اور صرف چھ روپے خرچ کرنے میں سنکوچ کرنا کیا یہ ہر ایک آریہ سماج اور آریہ سماجی کیلئے شوبھا دیتا ہے؟

جلد ایک سیٹ منگائیے پچاس سے اوپر چتر ہیں۔ اصل آٹھ سو پیجی کے قریب ایک ہزار صفحے کی مجلد پستک کا اصلی دام آٹھ روپے۔ رعایتی چھ روپے ٭

ملنے کا پتہ:- آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

جیون کو سورگ دھام بنانے کے

دو حصے
جیون کا آنند
(سنشودھت و پری وردھت)

اپنشد گیتا بائبل
(یعنی) [illegible]
(سنشودھت و پری وردھت)

ضرور پڑھئے آپکی جیون نیا نراشا کے گہر سمندر سے پار اترے گی

پوجیہ شری مہاتما نارائن سوامی جی لکھت بھومکا اور شاستراتھ مہارتھی امیچند جی ...

ہو پد لیکھک آدی ودوانوں کی اعلیٰ سمتیاں گرنتھوں کی اُتمتا کی ڈیوٹک ...

لیکھک:- آریہ جگت کے پرسدھ ودوان ودیا بھوشن شری پنڈت ... جی گوڑ کاویہ ویدانت تیرتھ ساہتیہ اُپادھیائے بھنگا ...

اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور ... کانگڑی و پروہت آریہ سماج حصار۔ ملتان۔ سرگودھا۔ لائلپور۔ مانڈلے (برما) راولپنڈی۔ دہلی وغیرہ ٭

جیون کا آنند (دو حصے)

جس و دنیا سمبے ... ہیں۔ اس سے سمست روگ شوک کو سوں دور بھاگ جاتے ہیں۔ اور وہ دکھی سنسار آنند کا سچا اُپبھوگ بن جاتا ہے۔ اس میں ویدکی گنگا جمنا سرسوتی آدی ندیوں اور تیرتھوں کے سنان سے پاپ ناش اور شریر کی ۱۰۱-۳۱۰-۷۲ نس ناڑیوں کا یوگ ودھی تتھا بغیر دوا کے روح و جسم کی رکھشا کے لئے یوگ ودیا کا اپور ندان ہے۔ آپ کے جیون کی نراشا روپی کالی کالی گھنگھور گھٹائیں اس گرنتھ کے پڑھنے اور سننے ماتر سے ہی چھن بھن ہو جائیں گی۔ تتھا دیمک کی طرح ہی روگ شوک سے گھرا ہوا جیون شریر اور ہریا ہوا آپ کا جیون یکدم ہرا بھرا ہو کر لہلہانے لگے گا۔ اس میں جنم سے سر بہ ثبت ہونے والے بہت سی روگ کا کارن ندان اور انوبھوت چکتسا ہے۔ بس ایک بار پڑھ دیکھئے۔ آنکھیں کھل جائیں گی۔ اس کو پڑھ کر سنشیہ رہتے ہوئے اپنے جیون کی رکھشا کر سکیں نہیں تو پچھتانا پڑے گا ٭

اپنشد گیتا بائبل (یعنی) ...

یگیہ کو کام دھینک کہا ہے کیونکہ اس کے ودوان اتنی اپنی منوکامنا پوری کر سکتا ہے۔ پرنتو کسی وجہ سے سو اس بات کا اس میں سچیز وِدیا ... اگر یگیوں کے چمتکار کو آپ ... میں بھی اپنی آنکھوں سے پریکٹس ... چاہتے ہیں۔ تو ایک بار اس ... کو اوشیہ ہی پڑھ جائیے۔ ... دکھی استری پرشوں کا اندھیرا گھر ... دشمنوں کی طرح ہی سچیز چندر کے ... سے جگمگا اُٹھے گا۔ تو ... سماج اسے پڑھ کر اپنی آتم کلیان کو سپھل اور نیرس جیون کو سپھل بنا ... سکتے ہیں ٭

انیہ اُپیوگی پستکیں

وید میں سرشٹی کی آیو تین پیسے۔ بچھو دِش چکتسا ۲ ر۔ شیہ سندیش ... آنہ۔ وید ویاکھیا ڈیڑھ آنہ ... دو آنے (۲ ر) ٭

ملنے کا پتہ:- شری پنڈت سر نیدر شرما گوڑ۔ پتوڑی ہاؤس۔ د...

دیوان برہمننگ پریس ... رؤڈ منزل ... لاہور۔ باہتمام بابو دیوان سنگھ ... پبلشر ... نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Telegrams: "Prakash"

ओ३म्

Regd. No: L.435.

گذشتہ بیس سال سے آریہ سماج کی خدمت بجا لا رہا

ہفتہ وار

پرکاش لاہور

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر ہتیشی علاولپوری

نمبر ۱۲

جلد ۳۶

تار کا پتہ پرکاش لاہور

لاہور ۷ اپریل ۱۹۴۰ء مطابق ۲۶ چیت سمت ۱۹۹۶

دیانند جنم ابد ۱۱۶

PRAKASH Lahore

بھگتی کا دان

مجھ پر کرپا کر بھگوان — اپنی بھگتی کا دو دان!
ایسے کروں ہیں جگ میں — چاروں اور ہو جن سے مان
مجھکو گھرنا ستیہ سے ہووے — ستیہ پہ ہو جیون قربان
ایسی ودھی بتا دو بھگوان — جس سے ہو جگ کا کلیان
سب کے دل سے بھید مٹا دوں — کر کے وید امرت کا پان
سارے لگے سینی جھوٹے — کیول دھرم کو سمجھوں جان
کسی کے چھدروں کو مت دیکھوں — اپنے گن اوگن پہچان
سکھ کی اچھیا ہے گر مجھکو — بچنا دشیوں سے نادان

لے شدن مجھو ہری کا نام
کہنا روشن کا تو مان

प्रकाश वीकली लाहौर ॥

اپنشدوں کے راز

شِشیہ نے پوچھا:- (۱)
کون سنچالن کر رہا — کس سے پریرت ہوئے
اندریوں کو کرم مو — اسکا نینتا کو ئے

(۲)
مکھیہ پران کیسے چلے — کس سے ہموڑا جائے
اشٹ وستو کے پرتی — من پر ینا پائے

(۳)
بانی کیسے بولتے — اندریہ آنکھ اور کان
دیو کون سے جوڑتا؟ — کاریہ ان کا جان

گورو نے کہا:- (۴)
اندریوں کے کرم کا — پریرک آتما ہوئے
من کا من بھی ہے وہی — کان کان کا سوئے

(۵)
بانی کی بانی وہی — وہی پران کا پران
گیان سروپ ہے آتما — اسکو چیتن جان

(۶)
اکی چیتن ستا سے — اندریہ میں پرکاش
موت جیت کر امر ہو — پائے کر وشواس
(ہتیشی رچت کین اپنشد گان سے)

رگ وید — یجر وید — سام وید — اتھروید

وید امرت

سوراجیہ کے لئے جدوجہد کا اپدیش

(ओइम् यद्वा मयि चक्षसा मित्र वयं च सूरयः
यचि[ष्टे] बहुपाय्ये यतेमहि स्वराज्ये ॥ रگ وید ۵/۶۶/۶

پدارتھ:- ہے (ایہ چکشسا) وشال درشٹی والے اور ستے (مترا) متروت ویوہار کرنے والے (ایت وام) جو آپ دونوں ہیں وہ دونوں (یچیہ ویم - ورنیہ) اور ہم سب گیانی جن مل کر (وریہ چشٹے وہو پایئے سوراجیے) مترتا اور بہتوں کی سمتی سے پالن کئے جانے والے سوراجیہ میں (آیتے مہی) پریتن کریں گے۔

بھاوارتھ: سوراجیہ اس کو کہتے ہیں کہ جس میں بہت منشیوں کی سمتی سے راشٹر کا پالن کیا جاتا ہے۔ اور جس کا راجیہ شاسن ادار اور دیا یکت ورتی سے چلایا جاتا ہے۔ اس سوراجیہ شاسن کے لئے وشال درشٹی والے سب کے ساتھ متروت ویوہار کرنے والے اور وید گیان سے یکت پرش یہ تینوں پرکار کے لوگ ہی یوگیہ ہیں اس منتر دوارہ سوراجیہ کے لئے یتن کرنے کا ایشوری اپدیش ہے۔

گمشدہ کی تلاش:-

میرا بھائی جیت سنگھ ذات سکھ جاٹ سکنہ بہاڈوال ضلع ہوشیارپور عمر بارہ سال رنگ گندمی عرصہ تقریباً چھ ماہ سے لاپتہ ہے۔ لاہور میں گھر کی نوکری کرتا تھا۔ جو صاحب اس کا پتہ بتائے گا وہ شکریہ اور انعام کا مستحق ہوگا۔ پتہ:- بھگت سنگھ معرفت دوا یسنو پور کھجوروالی کوٹھی گندہ انجن گوالمنڈی لاہور

چنے ہوئے پھول

انجام

ان کا بھی وہی انجام ہوگا جن … یقینی ہے۔ اور ان کا … بھرپور ہے۔ تاریکی سے ایک … ایک موذن پکار رہا تھا۔ … تمہارے لئے انعام … ہے۔

ایک یقینی بات

صرف ایک بات یقینی ہے اور … کو قرار نہیں۔ صرف یہی ایک … ہے اور باقی سب جھوٹ … ایک مرتبہ … پہ … کر … ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سو گیا … حقیقت سے کچھ سبق لو۔

ہوشیار! گورو کل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھاویں

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر

گورو کل کانگڑی

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

فہرست ادویات مفت

لاہور برانچ ہسپتال روڈ لاہور
دہلی برانچ:- چاندنی چوک

فہرست ادویات مفت

پیچیش دمن
قیمت ایک روپیہ …

نیم سینی سرمہ
قیمت ۱۲ / فی شیشی

گورو کل کانگڑی فارمیسی

گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا

طرح طرح کا لذت دار ٹانک

CC0. Gurukul Kangri Collection

اوم

پرکاش لاہور

۲۶ چیت سمت ۱۹۹۶ مطابق ۷/ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء

آنیوالی مردم شماری

مردم شماری سر پر آ گئی۔ اگلے سال اس وقت تک ہو چکی ہوگی۔ اس لئے کام کے لئے صرف ایک سال باقی ہے۔ اور یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ دوسرے ممالک میں مردم شماری ہوتی ہے۔ لیکن لوگوں کو اس کی چنتا نہیں ہوتی۔ اس میں سب لوگ حصہ لیتے ہیں۔ لیکن بطور ملک کا باشندہ ہونے کے کسی جماعت کے فرد کے نہیں۔ سرکار ان کی سیوا سے لابھ اٹھانا چاہے تو وہ اپنی سیوا بھی دیتے ہیں۔ وہاں کوئی جھگڑا نہیں۔ نہ کسی کو یہ ترغیب ہے۔ کہ اپنی تعداد بڑھا اور دوسروں کی گھٹا کر دکھائے۔ اس کی اس لئے بھی ضرورت نہیں کہ ان ممالک میں حکومت کو مذہب سے وابستہ نہیں کیا گیا۔ وہاں کسی کو ووٹ کا ادھیکار اس لئے نہیں کہ وہ کسی خاص مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ اس لئے۔ کہ وہ اس ملک کا باشندہ ہے۔ مشترکہ نیابت ہے۔ اس لئے پارٹیاں پولیٹیکل ہیں۔ فرقہ وارانہ نہیں۔ وہاں یہ حالت نہیں کہ پروٹسٹنٹ عیسائی لازمی طور پر ایک طرف ہوں گے۔ اور کیتھولک دوسری طرف۔ نہ وہاں عیسائیوں کا یہودیوں سے جھگڑا ہے۔ ملک کی سیوا کا حق سب کو ہے اور اعلےٰ سے اعلےٰ عہدہ ہر ایک شخص کے لئے کھلا ہے بشرطیکہ وہ اس کے یوگیہ ہو۔ بلالحاظ مذہب کھلا ہے۔ لارڈ بیکنیز فیلڈ جیسے یہودی انگلستان کے وزیر اعظم ہو سکتے ہیں اور لارڈ ریڈنگ جیسے یہودی برطانیہ کے چیف جج اور ہندوستان کے وائسرائے۔ تو رومن کیتھولک عیسائی اعلےٰ سے اعلےٰ عہدوں کو کیوں نہیں پہنچ سکتے۔ کیا مضائقہ ہے جو برطانیہ کا مذہب پروٹسٹنٹ عیسائیت ہے

لیکن ہندوستان کا باوا آدم نرالا ہے یہاں کی حکومت نے مہذب ممالک کے طریق حکومت کے خلاف مذہب کو پالیٹکس سے وابستہ کر دیا ہے۔ ملک میں فرقہ وارانہ انتخاب رائج ہے۔ اس لئے ہندو ہندوؤں کے اور مسلمان مسلمانوں کے ووٹوں سے منتخب ہوتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی دو بڑی جماعتیں دن بدن ایک دوسرے سے دور ہو رہی ہیں۔ اور اب یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ مسلم لیگ نے یہ پاس کر دیا ہے کہ ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ ایک مسلم انڈیا ہو اور دوسرا ہندو انڈیا۔ یہ سب فرقہ وارانہ انتخاب کی برکت ہے اور چونکہ یہ ہے اس لئے ہر ایک جماعت کو اپنی تعداد بڑھانے کی فکر رہتی ہے۔ اور جائز طریق سے نہیں بڑھا سکتی تو ناجائز وسائل سے کام لیتی ہے۔ ہر ایک ملک کی حکومت لازمی طور پر اکثریت کے ہاتھ میں رہے گی۔ لیکن جہاں مشترکہ انتخاب ہو وہاں اکثریت و اقلیت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پارٹیاں سیاسی یا اقتصادی بنا پر قائم ہوتی ہیں۔ اور ان میں سب مذہبی جماعتوں کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ برطانیہ میں اس وقت تین پارٹیاں ہیں۔ کنسرویٹو۔ لبرل اور لیبر۔ لیکن یہ پارٹیاں سیاسی یا اقتصادی بنا پر ہیں مذہبی نہیں۔۔۔ سب پارٹیوں میں سب مذاہب کے لوگ شامل ہیں۔ اس لئے وہاں کشیدگی نہیں پائی جاتی جو ہندوستان میں موجود ہے۔ یہاں ہندو سبھا بھی ہے اور مسلم لیگ بھی اور دونو اپنی اپنی جماعتوں کی نمائندہ ہیں۔ ان کے علاوہ انڈین نیشنل کانگریس بھی ہے جو تمام جماعتوں کی پرتی ندھی ہے۔ لیکن چونکہ نیابت فرقہ وارانہ ہے۔ اس لئے مسلم امیدواروں کے انتخاب میں اسے کامیابی نہیں ہوتی۔ کیونکہ امیدوار مذہبی جذبات بھڑکاتے رہتے ہیں۔ اور وہ امیدوار کامیاب ہو جاتا ہے۔ جو اپنے تئیں کٹر اور جنونی مسلمان ثابت کرے اگر اس کے حریف کا کسی طرح ہندوؤں یا کانگریس سے تعلق ثابت کیا جا سکے تو وہ اس سے خوب فائدہ اٹھاتا ہے۔ اگر یہاں بھی مشترکہ نیابت ہو تو صورت حالات بدل جائے۔ اور جو مسلمان ان دنوں اپنے تعصب کا اظہار کر کے انتخابات میں کامیاب ہوتے ہیں۔ انہیں بھی ہندو ووٹ حاصل کرنے کے لئے اپنے تئیں ہندو مسلم اتحاد کا حامی ثابت کرنا پڑے اور اپنی تحریر اور تقریر میں یہ احتیاط برتنی پڑے کہ دوسری جماعت کے جذبات کو کسی طرح ٹھیس نہ پہنچے۔ غرض یہ کہ دوسرے امور کی طرح ہمارے ملک میں مردم شماری بھی ایک فرقہ وارانہ سوال بن گیا ہے۔ اور ہر ایک جماعت اسی خیال سے اپنی اپنی تعداد بڑھانے میں مصروف ہے۔ کہ اسے ملک کی حکومت میں زیادہ حصہ ملے۔ دس سال پہلے جب اس ملک کی مردم شماری ہوئی تھی تو انڈین نیشنل کانگریس سرکار سے برسر جنگ تھی سنہ ۱۹۳۰ء میں جو سول نافرمانی اس نے شروع کی تھی۔ اس کے اثرات ابھی باقی تھے گاندھی ارون معاہدہ کی بات چیت ہو رہی تھی اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ اگرچہ کانگریس نے مردم شماری کے بائیکاٹ کا کوئی پرستاؤ نہ کیا۔ ہندو یہ سمجھ کر کہ یہ بھی سرکار کا ایک کام ہے۔ اس لئے اس سے عدم تعاون کرنا چاہیئے۔ مردم شماری میں اپنا نام لکھانے کو تیار نہ ہوئے یاروں نے میدان خالی پا کر خوب ہاتھ مارے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مردم شماری درست طور پر نہ ہوئی۔ اور ہندوؤں کی تعداد ان کی حقیقی تعداد سے کم لکھی گئی۔ اب پھر مردم شماری آئی ہے۔ پچھلی مردم شماری کے موقعہ پر ہم سے جو غفلت ہوئی تھی۔ اس کا خمیازہ ہم بھگت رہے ہیں۔ اگر اب کے بھی ایسی غفلت ہوئی تو نتائج خطرناک ہوں گے۔ اگر کسی طرح سب جماعتیں یہ عہد کر لیں۔ کہ وہ اپنی اپنی تعداد کو بڑھانے کے لئے ناجائز وسائل استعمال میں نہ لائیں گی تو کسی بھی جماعت کو کوشش رو سے حق تلفی ہونے کی آشنکا نہیں سارا کام خوش اسلوبی سے اور بغیر کسی بدمزگی کے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن مختلف جماعتوں کے باہمی تعلقات کے پیش نظر ایسی عمدہ بات کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ ملک کی فضا مکدر ہو رہی ہے مختلف جماعتوں میں بداعتمادی بڑھ رہی ہے۔ اس لئے کوئی بھی جماعت ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھ سکتی۔ جو بیٹھے گی نقصان اٹھائے گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کسی دوسری جماعت کی تعداد کو کم دکھانے کی کوشش کی جائے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت کی صحیح تعداد دکھائی جاتی ہے اور یہ تبھی ممکن ہے۔ جب ہم لوگ چوکنے رہیں۔ یہ درست کہا گیا ہے۔ کہ ایشور بھی ان کی سہائتا کرتا ہے۔ جو اپنی سہائتا آپ کرتے ہیں۔ سوئی ہوئی جماعتوں کا یہ حق نہیں کہ وہ زندہ رہیں۔ اور نہ کوئی ان کا یہ حق تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے آریہ ہندو جاتی کو آئیندہ مردم شماری کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ سرکار اگر ان کی سیوا سے لابھ اٹھانا چاہے تو انہیں اپنی نسنکوچ اپنی سیوا اس کے حوالے کر دینی چاہیئے۔ لیکن اگر وہ ان کی سیوا نہ لے تو انہیں اپنے تئیں قوم کا شمار کنندہ سمجھ کر یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہندوؤں کی تعداد غلط تو نہیں لکھی جاتی۔ ہر ایک محلہ کو اپنی اپنی وارڈ کمیٹی بنا لینی چاہیئے۔ اور اس وارڈ کمیٹی کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اس وارڈ میں جتنے بھی ہندو نا استری پرش اور بچے ہوں ان سب کا نام مردم شماری کے رجسٹر میں درج کراوے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ محلہ وار فہرست پہلے سے تیار ہو جائے جس وقت شمار کنندے آئیں محلے کا چودھری وہ فہرست اپنے ہاتھ میں لیکر ان کے ساتھ ہو لے۔ اور رجسٹر میں سب کا صحیح اندراج کرائے۔ یہ کام شہروں میں اتنا مشکل نہیں جتنا دیہات میں۔ دیہات میں ہندوؤں کی تعداد بہت کم ہے۔ کسی کسی گاؤں میں آپ کو صرف ایک ہندو بیوپار ملے گا۔ اور چونکہ وہ عام طور پر دوکاندار ہوتا ہے۔ اس لئے وہ گاؤں کی غالب جماعت سے دبا رہتا ہے۔ اور اسے چنداں پرواہ نہیں ہوتی۔ اگر اس کا اور اس کے پریوار کا اندراج ہندو کی بجائے کسی اور خانے میں ہو جائے بعض اوقات اسے علم بھی نہیں ہوتا کہ کس نے ان کا نام مردم شماری کے رجسٹر میں لکھوایا یا کب لکھوایا اور کیا لکھوایا؟ اس لئے اگر کوئی ہندو جماعت یہ کام اپنے ہاتھ میں لے سکے تو اس کی یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ مردم شماری سے پہلے ہندو ایسے گاؤں کی مردم شماری بطور خود کرائیں۔ جہاں ان کی تعداد بہت کم ہو۔ لیکن یہ کام آسان نہیں۔ اس لئے سرکار پر زور ڈالنا چاہیئے کہ یا تو وہ ہر جگہ کم از کم دو شمار کنندے رکھے اور ان میں ایک مسلمان اور ایک ہندو یا سکھ ہو یا یہ کہ مسلم حلقوں میں ہندو شمار کنندے ہوں اور ہندو حلقوں میں مسلمان۔ تاکہ بے ایمانی کی گنجائش نہ رہے۔ میں ایک ایک

آریہ ہندو سے کہوں گا۔ کہ وہ مردم شماری کے اغراض کے لئے اپنے تئیں سویم سیوک سمجھے اور ابھی سے اس کام کے لئے کمربستہ ہو جائے۔ وہ اس بات کی امید نہ رکھے کہ کوئی اس سے یہ کام کرنے کو کہے گا۔ وہ خود بخود یہ کام شروع کر دے۔

ہندوؤں کو ایک نیا خطرہ درپیش ہے۔ اور وہ خطرہ معمولی نہیں بلکہ شدید ہے۔ فرقہ وار فیصلہ اور اس کے بعد معاہدہ پونہ نے ہر ایک لیجسلیٹو اسمبلی میں اچھوت ہندوؤں کے لئے کچھ نشستیں مخصوص کر دی ہیں۔ ان کے لئے صرف اچھوت ہی امیدوار کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اور اچھوت ہی ووٹ دے سکتے ہیں۔ جو کوئی اپنے تئیں صرف ہندو ظاہر کرے گا۔ اُسے ووٹ کا ادھیکار تو ہوگا۔ لیکن عام حلقوں میں اچھوت حلقوں میں اُن کا ووٹ نہ ہوگا۔ اور اس صورت میں وہ ان نشستوں کے لئے نہ کھڑے ہو سکیں گے۔ اور نہ اپنے ووٹ استعمال کر سکیں گے۔ عام طور پر اچھوت اس کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ اور نہ ہوں تو میں اُنہیں دوش نہیں دیتا۔ کیونکہ محدود اچھوت حلقوں میں کامیابی کی جو آشا ہو سکتی ہے۔ وہ ہندو حلقوں میں نہیں ہو سکتی ہے۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں اسوقت آٹھ اچھوت ممبر ہیں۔ ہر ایک کو ۔۔۔ کے قریب ماہوار الاؤنس مل جاتا ہے۔ ۔۔۔رت الگ رہی۔ ان میں سے دو پرائیویٹ پارلیمنٹری سیکرٹری ہیں جنہیں اڑھائی اڑھائی سو ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اس طرح ان اچھوتوں کے لئے نہ صرف کمائی بلکہ عزت کا دروازہ بھی کھل گیا ہے۔ مانا کہ سارے صوبہ میں صرف آٹھ اچھوت اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن حرص تو ہر ایک کی بنی رہتی ہے۔ اور کوئی بھی یہ موقعہ ہاتھ سے دینے کو تیار نہیں ہوتا۔ اس لئے اندیشہ ہے۔ اور وہ اندیشہ اس لئے مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ کہ اچھوت جماعتیں اپنی ذاتی اغراض کے پیش نظر یہ تحریک کر رہی ہیں۔ کہ اچھوت اپنے تئیں ہندو نہ لکھوائیں خطرہ ہے۔ کہ اس مردم شماری میں ہندوؤں کی تعداد کچھ کم ہو جائے۔ ویسے تو کم نہیں ہوگی۔ کیونکہ آبادی بڑھ رہی ہے۔ اور ہندوؤں کی تعداد بھی سنہ ۱۹۳۱ء سے کہیں زیادہ ہوگی۔ ہاں اُن کی ترقی کی رفتار کم ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہندوؤں کو ابھی سے ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور اپنے اچھوت بھائیوں کو سمجھانا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے تئیں ہندو نہ لکھوا کر اپنا بھلا تو نہ کر سکیں گے لیکن ساری جاتی کو نقصان ضرور پہنچائیں گے۔ وہ اپنی جنم کی ذات لکھوا کر گورنمنٹ کی نظروں میں اچھوت رہ سکتے ہیں۔ اور اس طرح ان کا ووٹ کا حق ان کے لئے محفوظ رہ سکتا ہے۔ لیکن وہ اس کے ساتھ ہی اپنے تئیں ہندو بھی لکھوا سکتے ہیں۔ اگر وہ لیجسلیٹو اسمبلی کے اغراض کے لئے اچھوت بنے رہیں۔ اور ہندوؤں میں ان کا شمار بھی ہو جائے۔ تو اُن کا کیا بگڑ تا ہے؟ ہو سکتا ہے۔ کہ اعلےٰ ذات کے ہندوؤں سے انہیں شکایات ہوں اور شکایات بجا بھی ہو سکتی ہیں۔ لیکن انہیں یہ بات نظر انداز نہ کرنی چاہیئے۔ کہ آخر ان کے حق میں آواز اٹھانے والے اور ان کا اُدھار کرنے والے بھی تو ہندو ہی ہیں۔ اور پھر ہندو لاکھ بُرے ہوں۔ وہ غیروں کے مقابلہ میں تو بُرے نہیں ہو سکتے۔ اچھوت اپنے مذہب تمدن روایات اور سنسکاروں کے لحاظ سے ہندوؤں سے کبھی جدا نہیں ہو سکتے۔ کسی وقت سکھوں میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے۔ لیکن دیش کی دشا اور حالات نے انہیں بھی ہندوؤں کے نزدیک آنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اور اگرچہ وہ اب بھی اپنے تئیں مذہب کے لحاظ سے ہندوؤں سے الگ سمجھتے ہیں۔ لیکن عملی طور پر ہندوؤں میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور دیش کی سمسیاؤں پر اُن کے دوش بدوش کھڑے ہیں۔ کیا ہمارے ہریجن بھائی دوسروں کی مثال سے فائدہ نہ اٹھائیں گے۔ کیا انہیں اسوقت ہوش آئے گی جب بگاڑ ہو چکے گا۔ میرا وشواس ہے کہ اچھوتوں میں اپنے تئیں ہندو نہ سمجھنے کی جو وبا سی آواز اُٹھ رہی ہے۔ وہ بھی آخرکار دب جائیگی۔ اور جو لوگ آج اپنی ہندو جاتی۔ ویدک ماتا کو گالیاں دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ کسی دن پشچاتاپ کریں گے اور پھر اپنی ماتا کی گود میں آ بیٹھیں گے۔ مردم شماری کے رجسٹر میں ایسے خانے ہیں۔ کہ ایک اچھوت اپنے جنم کی ذات بھی لکھوا سکتا ہے۔ اور ہندو بھی۔ اس طرح دونو کام پورے ہو سکتے ہیں۔

مردم شماری کے سمبندھ میں آریہ سماج کا کیا کرتویہ ہے؟ اور آریہ سماجیوں کو کیا کچھ کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے پرکاش کے پاٹھک آگامی انک کی پرتیکشا کریں۔

"کرشن"
۲ ۳۰ / ۴۰

ایڈیٹوریل نوٹ

سارودیشک سبھا کا سالانہ اجلاس

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کا سالانہ اجلاس شری گھنشیام سنگھ جی گپتا کی صدارت میں ۳۱ / مارچ کو دہلی میں ہوا جس میں کئی اہم نشچے کئے گئے۔ اگلے سال کے لئے بجٹ پاس کیا گیا۔ جس میں حیدرآباد پرچار کو وشیش استھان دیا گیا۔ سبھا حیدرآباد میں پرچار کی نئی نئی سکیمیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس اجلاس میں نئے ورش کے لئے ادھیکاریوں کا چناؤ بھی ہوا۔ جس میں شری یت گھنشیام سنگھ جی گپتا پردھان، مہاشہ کرشن جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ شری مدن موہن جی سیٹھ، پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے چیف جج ٹہری (گڑھوال) اُپ پردھان۔ پروفیسر سدھاکر منتری، لالہ نرائن دت جی خزانچی۔ اور لالہ گیان چند جی لائبریرین منتخب ہوئے۔

پاکستان کی سکیم اور آریہ سماج

مسٹر جناح کی احمقانہ سکیم کی چاروں طرف سے مذمت کی جا رہی ہے۔ کیا ہندو، کیا سکھ کیا عیسائی اور کیا قوم پرست مسلمان سبھی اس کے خلاف ہیں۔ اس احمقانہ سکیم کی مذمت میں آریہ سماج کسی سے پیچھے نہیں۔ چنانچہ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے اپنی ۳۱ / مارچ کے سالانہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ بھارت ورش کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی اجازت نہ دے گی۔ اور اگر کوئی جماعت اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گی۔ تو آریہ سماج ہر ممکن طریق سے اس کی مزاحمت کرے گا۔ سارودیشک سبھا اس سلسلہ میں اگلا قدم کیا اٹھائے گی۔ یہ کہنا ابھی مشکل ہے۔ تاہم شری دیش بندھو گپتا اور شری گھنشیام سنگھ جی گپتا پردھان سبھا کی مہاتما جی سے ملاقات کے بعد ایک اہم اعلان کی توقع ہے۔

آرین کانگرس کا آئندہ اجلاس

سارودیشک سبھا نے اپنے پچھلے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ آرین کانگرس کا آئندہ اجلاس اکتوبر میں دہلی میں بلایا جائے تاکہ موجودہ صورت حالات کے متعلق آریہ نظریہ دُنیا کے سامنے رکھا جا سکے ۔۔۔ چاہیئے۔ کہ آریہ جنتا اس تجویز کا ہاردک سواگت کرے گی۔ اور اس اجلاس میں بھاری تعداد میں شامل ہوگی۔

راجگورو دھریندر شاستری و پنڈت ۔۔۔ کی ۔۔۔

آریہ سماج گورودت بھون لاہور کے سالانہ ۔۔۔ کے سلسلہ میں یو۔ پی سبھا کے پردھان پنڈت دھریندر جی شاستری، اور بہار سبھا کے ۔۔۔ پنڈت دیوبرت جی بان پرستھی (یہ دونو مہا بھاو حیدرآباد ستیاگرہ میں ڈکٹیٹر رہ چکے ہیں) ۲ / اپریل کو صبح فرنٹیر میل میں لاہور پدھارے۔ ریلوے اسٹیشن پر آریہ پُرشوں نے اُن کا ہاردک سواگت کیا۔ پرکاش اپنی اور اس کے پاٹھکوں کی اور سے ان مہانو بھاوؤں کا سواگت کرتا ہے۔

بیدر کا فساد

کہیں فرقہ وارانہ فساد ہو۔ کہیں کچھ ہو۔ زیادہ نقصان ہندو ہی اٹھاتے ہیں۔ سکھر کا فساد اس کا بہترین ثبوت ہے۔ پچھلے دنوں بیدر ریاست حیدرآباد میں جو ہندو مسلم فساد ہوا۔ اس میں بھی ہندوؤں کو ہی زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔ ایک ہندو کا کسی مسلمان سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ ہندو نے مسلمان کو پیٹ ڈالا۔ اس چھوٹی سی بات کو فرقہ وارانہ سوال بنا کر مسلمانوں نے ہندوؤں کی دوکانوں کو آگ لگانی شروع کر دی۔ ۔۔۔ کے قریب دوکانیں جل کر راکھ ہو گئیں نقصان کا اندازہ بیس لاکھ ہے۔ ایک ہندو وکیل لبھونت راؤ ہلاک ہو چکا ہے۔ زخمی ہونے والوں کی تعداد بھی کافی ہے۔

ان واقعات کے پیش نظر ہندوؤں کے آتم رکشا کے پرشن کا مہتو اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

پرکاش نصف قیمت پر

مسٹر بی۔ ایم سودن نے افریقہ سے چھ روپے تین سماجوں کو نصف چندہ پر جاری کرنے کے لئے بھیجے ہیں۔ تین مستحق آریہ سماجیں اس رعایت سے لابھ اٹھا سکتی ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...سماج کا ستھاپنا دوس

...سماج ... ستھاپنا دوس ... پہ دوس کی
...سماج کا ستھاپنا دوس اس
...انوسار آریہ سماج کا ستھاپنا دوس اس
... رشی دیانند نے ممبئی
...اپریل کو ہے۔ اسی دن ستھاپت کی تھی۔
...سماج بمبئی میں آریہ سماج کا جنم دوس کہنا چاہیئے
...آریہ سماجوں کو چاہیئے کہ اس اُتسو کو سمارود سے
...کیا ہی اچھا ہو یدی بڑے بڑے
...کی آریہ سماجیں اپنے سمیپ ورتی گرامو
...میں نئی آریہ سماجیں ستھاپت کر کے
...معنوں میں "آریہ سماج کا ستھاپنا دوس"
...کا شریہ پراپت کریں ٭

نیا ورش

...اپریل کو لگ رہا ہے۔ اس دن سے نیا بکرمی
...شروع ہوگا۔ آریہ سماج کو اس دن اپنے
...ورش کے کاریہ کا نریکشن کر کے دیکھنا چاہیئے
...کیا کچھ اور کیا کچھ نہ کیا۔ اور آگامی ورش
...کوئی مہتوپورن کاریہ کرم بنانا چاہیئے۔
...شماری کاافی اپیوگی کاریہ سمجھا ہے
...کاریہ کرم میں وشیش ستھان دینا چاہیئے
...آریہ سماجوں کی بات، آریہ سماجیوں
...اپنے گت ورشیہ جیون پر نظر دوڑانی
...اور اس میں یدی کچھ تروٹیاں ہوں
...ورش میں انہیں دور کرنے کا یتن کرنا
...چاہیئے۔

ویر میلہ بٹھیرہ

...ورش ہوئے بٹھیرہ (ریاست جموں) کے
...رام چندر جی کو اچھوت اُدھار کا کام
...اپنی بلی دینی پڑی۔ اچھوت
...کشمیر میں یہ پہلا بلیدان تھا۔ اس
...خاطر خواہ اثر ہوا۔ اب حالت یہ
...ریاست جموں میں چھوت چھات بہت
...چکی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا
...ستیہ شہید کے کام کو پایۂ تکمیل تک
...اور ان کی یادگار کو زندہ رکھنے کے
...بٹھیرہ میں سمت ۱۹۹۷ سے "رام چند سمارک"
...کر رکھا ہے۔ جس کی طرف سے شہید
...برسی ورش بٹھیرہ میں ایک آریہ میلہ
...اس ورش بھی ۱۳، ۱۴، ۱۵ اپریل
...کا شری انت رام جی ادھشٹاتا میلہ
...گوشتشوں سے پرتی ورش
...مرودھی ہوتی جا رہی ہے۔ آریہ
...کو اس اوسر پر بھاری سنکھیا میں پہنچ

کر شہید کے پرتی شردھا کا اظہار کرنا چاہیئے

پنجاب پرانتیہ آریہ یووک کانگرس

پچھلے دنوں لاہور کے کچھ آریہ یووکوں نے تجویز کی تھی۔ کہ پنجاب کے آریہ یووکوں کو سنگٹھت کرنے اور دوسرے مذہب نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں آریہ سماج میں لانے کی اوشیش سے ایک آریہ یووک کانگرس بلائی جائے۔ کچھ روز یہ تجویز گمنامی میں پڑی رہی۔ لیکن اب پھر آریہ جگت کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ اس سمبندھ میں کچھ اُتساہ بھی دکھائی پڑتا ہے۔ وچار شیہ ہے۔ یووک اس کے لیئے تیار نہیں ہیں۔ ضرورت صرف نیتاؤں اور سبھاؤں کے سہیوگ کی ہے اگر وہ نوجوانوں کی رہنمائی کریں تو وہ اس نازک وقت میں سنگٹھت اور سرگرم ہو کر بہت اپیوگی کاریہ کیلئے تیار کیئے جا سکتے ہیں۔ ہم پنجاب کے آریہ یووکوں اور یووک سماجوں سے اس سمبندھ میں اپنے وچار پرکٹ کرنے کی پریرنا کرتے ہیں ٭

مہاتما ہنسراج کا جنم دوس

سور گیہ مہاتما ہنسراج جی کا جنم دوس اس ورش ۱۹ اپریل کو ہے۔ یوں تو یہ دوس آریہ سماجوں میں پورے اُتساہ اور سمارود سے منایا جائیگا اور آریہ جگت کی اور سے اس مہان آتما کو شردھا نجلی بھینٹ کی جائیگی۔ لیکن بجواڑہ ضلع ہوشیارپور میں جو مہاتما جی کی جنم بھومی ہے۔ اس اُتسو کو منانے کا ایک وشیش پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس اُدیش سے مہاتما ہنسراج میلہ پربندھک کمیٹی کی ستھاپنا ہو چکی ہے جس کے آدھین ۱۲ سے ۱۹ اپریل تک ہوشیارپور اور بجواڑہ میں "ہنسراج میلہ" لگے گا۔ مہاتما جی کے شردھالو آریہ بھائیوں کو اس میلہ پر بھاری سنکھیا میں پہنچنا چاہیئے (مفصل پروگرام اگلے انک میں چھپے گا۔)

قومی ہفتہ

شہیدان جلیانوالہ باغ کی یاد میں ۶ اپریل سے ۱۳ اپریل تک ہندوستان قومی ہفتہ منائے گا۔ اس سلسلہ میں پنجاب پرادشک کانگرس کی طرف سے ماتحت کانگرس کمیٹیوں کے نام جو سرکلر بھیجا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ حصول آزادی کے لیئے اگلا قدم سول نافرمانی ہوگا ہمارے جرنیل مہاتما گاندھی نے واضح الفاظ میں اعلان کر دیا ہے۔ کہ تعمیری پروگرام پر پوری طرح عمل کیئے بغیر وہ سول نافرمانی شروع نہیں کر سکتے۔ حصول سوراج کی آخری اور فیصلہ کن جدوجہد کو شروع کرانے کے لیئے ہمیں اپنے جرنیل کی شرائط کو پورا کرنا ہوگا۔ ہمیں چاہیئے کہ قومی ہفتہ میں اپنے جرنیل کی شرائط کو پورا کر کے دکھا دیں۔ اس ہفتہ میں شاردہ کھدر کی پھیری کی جاوے۔ ۱۶ اپریل کی شام کو جلسے کیئے جاویں۔ ۱۳ اپریل کی صبح کو قومی جھنڈا لہرایا جائے۔ شام کو جلسے کر کے شہیدان جلیانوالہ باغ کے تئیں اپنی شردھا کا اظہار کیا جائے ٭

دو اہم نشچے

نئے دور کے آغاز کے ساتھ "پرکاش" نے دو اہم نشچے کیئے ہیں۔ جن کے انوسار اس کے ہندی اور اردو، دو ایڈیشن نکالے جایا کریں گے۔ اس سلسلہ میں ضروری انتظامات کیئے جا رہے ہیں۔ جو جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں گے ہم "پرکاش" کے پریمیوں اور آریہ جگت سے آشا رکھتے ہیں۔ بلاشبہ ان کی طرف سے ان نشچوں کا ہاردک سواگت کیا جائے گا۔ اور وہ ہمیں ان نشچوں کو عملی جامہ پہنانے کے یوگیہ بنا دیں گے۔

ہندی "پرکاش" اور ہندی پریمی

اس سمبندھ میں ہم ہندی کے پریمیوں سے پرارتھنا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ وہ اپنے ہندی پریم کا ثبوت دیں۔ وقتاً فوقتاً ان کی طرف سے "پرکاش" کو ہندی میں نکالنے کی مانگ کی جاتی رہی ہے۔ ہم نے اس کا آدر کرتے ہوئے ان کی اس اچھا کو پورن کرنے کا نشچے کیا ہے۔ لیکن یہ بہت بھاری خرچ اور ذمہ واری کا کام ہے۔ جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے۔ ہم اسے اپنے اوپر لینے کا نشچے کر چکے ہیں۔ رہا سوال دھن کا۔ ہم دھن کے لیئے اپیل کرنا نہیں چاہتے۔ چاہتے ہیں تو کیول یہ کہ جلد از جلد ہندی ایڈیشن کے پانچسو گراہک بن جائیں اور ان کا چندہ ہمیں پیشگی پہنچ جائے۔ دوسو گراہکوں کا چندہ موصول ہو جانے پر ہندی "پرکاش" جاری ہو جائے گا۔ اس سمبندھ میں وسترت گھوشنا صفحہ ۱۰ پر دیکھیں ٭

"رشی نمبر" ہندی اردو دونوں میں

اس ورش دیوالی ۳۰ اکتوبر کو ہے۔ حسب معمول اس ورش بھی رشی نمبر چھپے گا۔ لیکن ہم چاہتے ہیں۔ کہ اب کے وہ زیادہ شاندار، ٹھوس اور اپیوگی ہو۔ تجویز نہیں بلکہ ہمارا درڑھ نشچے ہے کہ اس ورش رشی نمبر ہندی میں بھی نکالا جائے گا۔ اسی لیئے ہم ابھی سے اس کے لیئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ آریہ جگت کو بھی تیار کریں۔ تاکہ ہم اپنے ارادوں میں کامیاب ہو سکیں۔ ہم اس سمبندھ میں آریہ بھائیوں کو اپنی اپنی تجاویز بھیجنے کی دعوت دیتے ہیں ٭

اطلاع: پرکاش کے جن پریمیوں کا چندہ ۱۵ اپریل میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی گئی ہیں۔ وہ اپنا چندہ ۱۵ اپریل تک منی آرڈر سے بھیجدیں۔

مختصر افسانہ

(روزانہ زندگی کے واقعات)

نیم دھرم

میرے ایک رشتہ دار دھرم کے بڑے پابند ہیں - میں بھی کبھی کبھی ان کے ساتھ ہی نت نیم (روزانہ پرستش وغیرہ) میں مصروف ہو جایا کرتا تھا - لیکن اب اپنے ہاتھ کے فرض کو پورا کرنے میں کچھ ایسی لاپرواہی ہونے لگی ہے - کہ میں نت نیم کی طرف سے کچھ سست سا ہو گیا ہوں اور میرے یہ رشتہ دار اس بات کو لیکر مجھ پر ناراض بھی ہوتے رہتے ہیں -

ایک بار ان کے ساتھ میں کہیں باہر سے آ رہا تھا - ان کے پاس شادی کے گوٹے کناری والے دو ٹرنک تھے - گاڑی سے اتر کر چنگی کے محرروں نے ٹرنک کھلوا کر دیکھے - میرے ساتھی نے مجھے پہلے بھی کہا تھا - کہ چنگی کے محرروں کو کچھ دے دلا کر چونگی معاف کرا لینا - کیونکہ کسی نے بتایا تھا - کہ پچاس ساٹھ روپے محصول لگ جائیگا - لیکن یہ بات مجھ سے نہ ہو سکی - محرر نے سچ مچ محصول بھی پچاس روپے بنا دیا ہمارے پاس اتنے روپے بھی نہ تھے - میرے ساتھی بڑے گھبرائے - وہ مجھ پر ناراض بھی تھے کہ میں نے کیوں ضد کی - دو روپے دیکر پچاس روپے بڑے آسانی سے بچائے جا سکتے تھے میں نے محرر سے کہا کہ وہ مجھے قاعدہ بتائے جس کے ماتحت اتنا محصول لیا جاتا ہے - اس نے پڑھ کر سنایا - "زری باختہ کا کپڑا ہو" "کپڑا" میں نے کہا - لیکن محرر صاحب اس ٹرنک میں تو کپڑے ہیں - کپڑا کوئی نہیں" "کپڑا اور کپڑے میں کیا فرق ہے"- محرر نے پوچھا -

"زمین و آسمان کا" میں نے کہا - کپڑے وہ ہوتے ہیں جو سلے ہوئے ہوں - اور کپڑا وہ جو تھان

(بقیہ ۱۴ پر)

ضرورت ہے!

آریہ کنیا پاٹھ شالا موڑ منڈی کے لیئے دو ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے سینئر ٹرینڈ اور جونیئر ٹرینڈ آریہ خیالات کی اور تجربہ رکھنے والی ہوں - ضرورت مند اپنی درخواست میں اپنا تجربہ - عمر - خیالات اور کم از کم کیا تنخواہ لینگی تحریر کر کے منتری آریہ سماج موڑ منڈی کے نام جلد ارسال کریں -

المشتہر
شوکت رائے منتری آریہ سماج موڑ منڈی ضلع انبالہ

چکر سدرشن

ہر ایک مسلمان گھر میں ایک ہٹلر
کیا ہم بہشت میں بھی مرد کی غلام ہی رہینگی
(ایک مسلم لڑکی کا پروٹسٹ)

ایک مسلمان لڑکی محترمہ بنت کمال ایک مسلم اخبار کے نام اپنے خط میں لکھتی ہے:- "آپ کے اخبار کے کام صرف "گھر کے باہر" کے لیئے وقف رہتے ہیں - اور "گھر کے اندر" جو کچھ ہو رہا ہے اس سے آپ کو کوئی سروکار نہیں - آپ ہٹلر کی تو بہت برائیاں لکھتے ہیں - اور اسکی بڑی ڈراؤنی شکل کھینچا کرتے ہیں - لیکن اپنے گھروں کے اندر آپ ہی جیسے جو کروڑوں ہٹلر بیٹھے ہیں اور وہاں جو ظلم توڑتے رہتے ہیں ان کے کارناموں کو سن آپ کے کانوں پہ جوں تک نہیں رینگتی"

"جب بحث کا وقت آتا ہے - تو آپ یہ کہتے ہیں - کہ اسلام نے عورتوں کو یہ آزادی دی وہ آزادی دی - اتنی آزادی دی کہ یورپ کی عورتیں اب تک اس آزادی کو ترستی ہیں - لیکن جب عمل کا سوال آتا ہے - تو ٹائیں ٹائیں فش - عورت آٹھ دس برس کی عمر سے گھر کے زندان خانہ میں بھوٹولنسی جاتی ہے - تو پھر جس دن مرتی ہے - اسی دن اسی کا جنازہ نکلتا ہے - اپنے ہر جذبہ ہر حوصلہ اور ہر امنگ کو گھونٹ کر دفنا دیتی ہے - اس کا سینہ اس کی آرزوؤں اس کی تمناؤں کا قبرستان بن جاتا ہے"

"جس برے بھلے کے ساتھ اس کے والدین اس کا ہاتھ دے دیتے ہیں - اس کے ساتھ عمر بتا دیتی ہے - جھڑکیاں سنتی ہے گرٹیاں جھیلتی ہے تلخیاں سہتی ہے - لیکن کبھی بغاوت کا لفظ زبان پر نہیں لاتی - کبھی کوئی تبدیلی نہیں چاہتی - کبھی انقلاب کی آواز نہیں اٹھاتی - گھر کے کانسٹی ٹیوشن کو از سر نو بنانے کا مطالبہ نہیں کرتی - کبھی نہیں کہتی کہ اس معاشرت کا ڈھانچہ بدلو - اور خدا کے اس آسمان کے نیچے مجھے بھی آزاد انسانوں کی طرح سانس لینے دو - لیکن اسکی تمام اطاعت داری اور فرمانبرداری کے باوجود وہ کمبخت گنہگار اور جنت میں بھی مرد ہی کی بیوی رہے گی -"

"یہ ہے آپ کا انصاف اور پھر دعوی یہ ہے - کہ اسلام نے عورتوں کو اس سے زیادہ آزادی ہے جتنی یورپ کی عورتوں کو حاصل ہے - اگر آپ کا یہ قول صحیح ہے - تو میں بلا خوف کہہ سکتی ہوں کہ آپ اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں - اس نے شہری آزادی کو مسلوب کر رکھا ہے"

یہ الفاظ ایک عام مسلم عورت کے دلی جذبات کا آئینہ دار ہیں - اس سے اسلام میں **عورت کی آزادی کی حقیقت** بے نقاب ہو جاتی ہے -

لاہور ۲ / ۴ / ۴۰

ہتیشی علاولپوری

قوم کی خاطر

جوانو! جان کی بازی لگا دو قوم کی خاطر
جو سنگ راہ بن بیٹھیں تری راہ ترقی میں
بھڑک اٹھے تو جل جائیں بری ہے آتش دوئی
مٹیں جو قوم کی خاطر انہیں شرف شہادت دو
جوانو! شیر دل ہو کر محب قوم بن جاؤ

میرے پیارو جوانی بھی لٹا دو قوم کی خاطر
لگا کر ٹھوکریں راہ سے ہٹا دو قوم کی خاطر
اسے اب محبت سے بجھا دو قوم کی خاطر
مٹائیں قوم جو، ان کو مٹا دو قوم کی خاطر
عدوئے قوم کو یکدم بھگا دو قوم کی خاطر

بہا دو قوم میں اپنی جوانو پریم کی گنگا
دلوں سے کینہ و نفرت مٹا دو قوم کی خاطر !!

آریہ سماج کشمیری گیٹ دہلی کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۵ سے ۲۱ اپریل تک منایا جائے گا (منتری)

صنعت و حرفت
بیکاروں کے لیئے روزگار

عرق کافور کا نہایت قیمتی ...
سپرٹ ریکٹی فائڈ ایلو پیتھک نمبر ...
کافور پانچ اونس - پیپرمنٹ آئل ...
کافور کے ٹکڑے کر کے سپرٹ کی ...
خوب مضبوط ڈاٹ لگا کر دھوپ ...
بار بار ہلاؤ - جب کافور اچھی طرح ...
"پیپرمنٹ آئل" بھی ملا دو - ...
کافور تیار ہے -

یہ عرق ہیضہ کا تریاق ... کے لیئے بہتر دوا ہے - ہیضہ جب اختیار کر جائے - تو اس کو ... خوراک دو سے ۱۰ قطرہ تک ... سے - یا بتاشہ پر ڈال کر استعمال ...

دھاتیں پالش کرنے کا پاؤ...
پانچ سکے (۶ ماشہ ...)
کریم آف ٹارٹر ایک حصہ - دونوں ... عمدہ باریک سفوف کی شکل میں ... دونوں اجزا کو اچھی طرح ملائیں ...

بالوں کیلئے ویسلین تیار...
کیسٹر آئیل چار اونس - پیرپیر ... موم سفید دو ڈرام - آئیل آف لیونڈر ... تمام اجزا کو پگھلا لیں - اور سرد ہونے ... آف لیونڈر" ملا لیں - اور دوسری ... بھی جو ملانا چاہیں ملا سکتے ہیں ... لیئے عمدہ ویسلین تیار ہے - ... بوتلوں میں بھر کر اوپر ہیئر ویسلین ... لگا کر فروخت کر سکتے ہیں -

پرکاش کے دو دو گراہک بنا کر اپنا فرض ...

تین کتابیں مفت
شری ہتیشی علاولپوری ایڈیٹر پر... "گیتا گان" (جو گیتا کا شاعرانہ ... ہندی ۸/ اردو ۸/ اور "رشی گان" (جو ... ادھیائے اور ۲۶۶ دوہوں میں مکمل ...) ۴/ اردو ۴/ کے خریدار کو "سندھیا گان" اور "اپنش گان" تین اعلیٰ پستکیں مفت ... ہندی کرشن کے لئے ڈاکخرچ سمیت ... لئے ۱۲/ کے ٹکٹ ارسال کریں - یہ رعایت ... کیلئے ہے - جلد منگوا دیں -
مینیجر "پرکاش" لاہور

پیغام ... کے لئے اپیل کی گئی ہے

یوپی کی خانہ بدوش قومیں خطرے میں

(از لالہ دیوی چند جی ایم - اے پردھان سالویشن مشن ہوشیارپور)

یوپی کے مختلف اضلاع میں تقریباً چالیس ... خانہ بدوش قومیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً کنجر ... بنجارہ۔ نٹ۔ گیا رنئے۔ ڈھیوہ۔ نٹ بادی ... دریا۔ بنگالی سنگھی والے۔ پاسی۔ لنگڑے۔ ... وغیرہ۔

... مسلمان انجمنیں باقاعدہ طور پر ان لوگوں میں ... کر رہی ہیں۔ نامعلوم ہندو سنگھٹنوں ... ہوش آئے گی۔ یہ کام نہایت خاموشی سے ... جاتا ہے کسی کو پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ ان میں ... کتنے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں۔ ... کنجر لیا ... مقام جانی ضلع میرٹھ میں کچھ عرصہ ہوا کہ ... مسلمان بنا گیا تھا۔ ہم لوگوں کو پتہ لگنے پر ... مشکل سے ستنا پورے کے نزدیک ایک مقام کند حال ... کر کے ہندو دھرم میں شامل کیا گیا تھا۔

... طرح ایک سال سے زائد کا عرصہ ہوا ... ہندو کنجروں کے ۱۸ خاندان جن میں ... مرد و زن پہنچے تھے۔ میرٹھ شہر میں ... مسلمان بنائے گئے تھے۔ ہر ایک خاندان کو ... روپیہ نقد قرض دیا گیا تھا۔ مگر اس ... سود پانچ روپیہ ماہوار وصول کیا جاتا تھا۔ ... لوگ سخت تنگ تھے۔ ان کو ایک احاطہ ... آباد کیا گیا تھا۔ مگر کسی ہندو کو اس بات ... نہ لگا۔ یہیں روپیہ ایک ... داری روپیہ ... غریب لوگوں سے وصول کئے گئے۔ یہ ... مزدوری پیشہ سے اپنا گذارہ کرتے ہیں۔ ... ناگر فروخت کرتے ہیں۔ اور ... میں اور روزانہ کما کر اپنا پیٹ پالتے ہیں ... ایک بڑے مسلمان رئیس نے ۲۲ ... روپیہ کسی کام کے لئے دیا تھا۔ اور ... چیز انجمن والوں نے ... سے ... خانہ بدوشوں کو حلقہ اسلام ... جاوے۔ یہ حیرانی کی بات ہے کہ ایک ... ہندو کنجر میرٹھ شہر میں مسلمان بنائے جاویں ... ہندو سنگٹھنوں کو پتہ نہ لگے۔

... بھیروت جی آریہ سنگھ کو اس بات ... لگا۔ اور بڑی مشکل اور سب ... ساتھ ... تھا ... نے ان سب کنجروں کو شدھ کیا ... ایک خاندان کا بیس بیس روپیہ کا قرض ادا ... انہیں مسلمانی احاطہ سے نکال کر دوسری ... آباد کیا گیا۔ اس غریب ... برادری میں ملایا

بوجہ اپنی گزران پر لیا۔ بعد میں لوگوں نے اُن کی سہائتا کی۔ مگر ابھی تک ۵۰۰ روپیہ اُن کے ذمہ قرض باقی ہے۔ انہوں نے مجھے سب حالات لکھے۔ مشن یتھا شکتی اُن کی امداد کرے گا۔ اب وچار ہوا ہے کہ میرٹھ میں دیانند سالویشن مشن کی ایک برانچ قائم کی جاوے۔ جو سارے یو۔پی میں ان خانہ بدوش قوموں کو ہندو دھرم میں واپس لانے اور ان کو پکا ہندو بنانے کا کام کرے۔ پہلے بھی یو۔پی میں ملکانوں، موٹے جاٹوں، جوگیوں، گوجروں، میووں میں مشن کا کام ہو رہا ہے۔ پنڈت ستیہ دیو ٹھاکر شیو دان سنگھ۔ ٹھاکر مان سنگھ۔ چوہدری جے رام جی مشن کی طرف سے کام کر رہے ہیں۔ مشن اب خانہ بدوشوں کا کام بھی میرٹھ برانچ دوارا اپنے ہاتھ میں لے لے گا۔ آریہ جگت کو اس کام میں مشن کی دل کھول کر سہائتا کرنی چاہیئے۔

اوم پرم ... رسالہ

پرماتما کا سروپ

لیکھک: پنڈت لکھپت رائے جی شاستری ودیا دھ اچاریتی گوروکل کمالیہ

اُپنشد میں کہا ہے۔ کہ یدی اس جیون میں ایشور کا ساکھشات کر لیا تو جیون ستیہ ہے۔ یدی نہیں تو اس کے لئے بڑا بھاری وناش ہے۔ پرنتو پرماتما کی پراپتی کا کیا سادھن ہے؟ یہ سپشٹ ہے کہ اننت انیک پدارتھوں میں ایک سا نہیں ہے۔ جسکو شرنی ہو کر ہم اپنی سمپتی بنا سکیں۔ جو ہمیں ہمارے آبنٹنک بندھ دھن بسنگرہ تھا سا ماچک سپردھا میں ہماری مدد کر سکے ہم پرماتما کو اس شوجی میں نہیں رکھ سکتے جس میں کہ ہم اپنی موٹر کار یا بینک کا روپیہ رکھتے ہیں۔

ہمیں یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ جب منش کی آتما اپنے پرماتما کی کامنا کرتی ہے۔ تو اس کی اچھا کا کیا بھاؤ ہے۔ کیا یہ اس واسطے ہے کہ اپنی سمپتی میں ادھک موتلبہ دان وردھی کرے۔ سمپتی کی خوشتر وردھی کر تاتھ کانے والے اس کام کا کوئی

انت نہیں۔ دراصل جب آتما پرماتما کی تلاش کرتا ہے۔ تو اس نو نشتر کمانے اور اکٹھا کرنے سے مکتی چاہتا ہے۔ پرماتما کوئی ایسی چیز نہیں جسکی وہ تلاش کرتا ہے۔ لیکن وہ

"नित्यो नित्यानां चेतनश्चेतनानाम्"

اِستھائی چیزوں میں وہ اِستھائی اور چیتن چیزوں کو ڈھونڈتا ہے۔

"रसानां रसोत्तमः"

اسکو جو کہ سب مزوں میں سب سے اُتم ہے اسلئے جب اُپنشد ہمیں یہ شکشا دیتے ہیں کہ ہم برہم کو پریتیک چیز میں ساکھشات کریں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم کوئی پرتھک وستو ڈھونڈتے ہیں۔ یا کبھی نئی چیز کا نرمان کرتے ہیں۔ اس جگت میں جتنے پدارتھ ہیں۔ ان سب میں ایشور نواس کرتا ہے۔ جو کچھ اس نے دیا ہے۔ اُس کا بھوگ کرو۔ لالچ مت کرو۔ جب تم یہ جانتے ہو کہ جو کچھ بھی موجود ہے اُن سب میں ایشور ہے۔ اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ پرماتما کی دات ہے تب تم انت والی چیزوں میں اننت کو دیکھتے ہو اور دات میں دات دینے والے کو۔ تب تم جانتے ہو۔ کہ ان سارے پدارتھوں کا ایک ہی ارتھ ہے۔ کہ وہ اس ایک ادوتیہ ستا کا پرکاش کرے۔ اور تمہاری سمپتی کا تمہارے لئے کیول یہی مطلب ہے۔ کہ وہ کیول اپنے لئے ہی نہیں۔ بلکہ وہ تمہارا سمبندھ اننت کے ساتھ ستھاپت کرتی ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ برہم کو ہم ویسے ہی پراپت کریں جیسے ہم دوسرے پدارتھوں کو ڈھونڈتے ہیں ہے پرماتما کو ایک چیز کی اپیکشا دوسری چیز میں۔ ایک ستھان کی اپیکشا دوسرے ستھان میں تلاش کرنا کوئی ... نہیں رکھتا پرنتو کال کی روشنی کے لئے ہمیں کسی پرچون کی دکان پر نہیں جانا پڑتا۔ ہم اپنی آنکھیں کھول لیتے ہیں۔ یہ موجود ہے۔ اسلئے اس برہم کو پراپت کرنے کے لئے ہمیں اپنے سمرپن کی ضرورت ہے۔ یہی کارن ہے کہ بدھ نے اس پر زور سے اپدیش کیا کہ تم اپنے آپ کو سوارتھی جیون کے آگار سے مکت کرو

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۳ پر)

آپ کے سوادھیائے کیلئے

یوگ درشن (بزبان اُردو)

یوگ درشن کا اُردو

ترجمہ بمعہ ویاکھیا بطرز سوال و جواب یہ پہلا موقعہ ہے کہ مہرشی پاتنجلی کے یوگ درشن کا اُردو ترجمہ شائع ہوا ہے مشہور مناظر پنڈت جگدیش چندر جی واچسپتی آریہ اپدیشک اس کے مترجم ہیں۔ یوگ کے مشکل سے مشکل سوتروں کی ویاکھیا سرل اُردو میں اس ڈھنگ سے کی گئی ہے کہ معمولی گیان والے بھی اسکو بخوبی سمجھ سکیں کتاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے یوگ کے ... مہرشی کو زبردست محنت و وسیع تجربہ کے بعد حاصل ہوئے۔ وہ بطور دیباچہ درج کر دیئے گئے ہیں۔

کتاب مجلد کی قیمت ایک روپیہ (عہ)

ویدانت درشن بزبان اردو

(مترجم سوامی درشنانند جی مہاراج)۔ ویدانت کا درشن بڑا ہی کٹھن اور پیچیدہ ہے۔ لیکن سوامی جی مہاراج نے ویدانت کی بڑی ہی سرل ویاکھیا کی ہے۔ تاکہ ویدانت کے مشکل مضمون کو ہر ایک آدمی سمجھ سکے۔ قیمت سوا روپیہ۔ ہندی مکمل دونوں بھاگ۔ ڈیڑھ روپیہ (عہ)

سنسکار ودھی

اردو معہ ویاکھیا ٹیکا کار رشی سوامی

شردھانند جی مہاراج۔ پہلے اصل منتر سنسکرت میں۔ نیچے وہی منتر بزبان اُردو۔ آگے مکمل ویاکھیا اور تشریح۔ سنہری جلد۔ صفحہ چھ سو کے لگ بھگ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (۱۲/۱) ۔ مکمل فہرست کتب مفت منگوائیں۔

ملنے کا پتہ:- مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز و پبلشرز انارکلی لاہور

ایک نہائت ضروری نویدن!

(از مہاتما ہتیشی علاولپوری)

آریہ سماجوں، آریہ بھائیوں اور پرکاش کے پریمیوں کو معلوم ہی ہے۔ کہ "پرکاش" کو پرتی ورش پانچ چھ سو روپیہ خسارہ رہتا ہے اب اس کی ذمہ داری یکم اپریل سے مجھ پر آ گئی ہے۔ یہ بوجھ میں نے آریہ بھائیوں و آریہ سماجوں کی سہائتا و سہیوگ کے بھروسہ پر اپنے اوپر لیا ہے۔ "پرکاش" کو ہر لحاظ سے بہتر بنانے کی پوری پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس پرچہ میں آپ اس سلسلہ میں نمایاں پریورتن دیکھیں گے۔ دو اہم نشچے اور کئے گئے ہیں۔ اور وہ یہ کہ اس کے ہندی اور اردو میں ماہوار ایڈیشن رسالہ سائز پر نکلے جایا کریں۔ اس سمبندھ میں مفصل اعلان کسی دوسری جگہ پڑھیں یہ آریہ سماج کی ادھک سے ادھک سیوا کے لئے ہی کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کا بھی کرتویہ ہے کہ اس سلسلہ میں "پرکاش" کی سہائتا کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ پرتیک پریمی دو دو تین تین خریدار بنائے۔ ۳۰ ماہ کے اندر اندر

کم از کم پانچ سو نئے خریدار ملنے چاہئیں

اگر میری یہ اپیل آریہ جنتا پوری کر دے تو "پرکاش" نہائت مضبوط بنیادوں پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ مگر ایک سنکھیا بڑھانے کی نہ صرف "پرکاش" کے بوجھ کو سورگشت کرنے کے لئے ضروری ہے بلکہ اس لئے بھی کہ پرکاش آریہ سماج کا ایک ماتر پتا نسیک ہے۔ یہ آریہ سماج کی آواز ہے۔ آریہ سماج کے پرچار کا اتم اور سستا سادھن ہے۔ اس کا حلقہ اشاعت جتنا وسیع ہوگا اتنا ہی آریہ سماج کا ادھک پرچار ہوگا۔ پرکاش کے پریمیوں کا حلقہ وسیع کرنے کے لئے آریہ سماجوں۔ آریہ بھائیوں اور پرکاش کے گراہکوں کو زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ ہر ایک کیلئے اپنے بیسیوں رشتہ داروں اور متروں میں سے دو چار کو گراہک بنا دینا مشکل نہیں۔ چار روپیہ سالانہ چندہ کوئی بڑا خرچ نہیں۔ لیکن اگر کوئی یہ رقم بھی خرچ نہ کر سکے تو اس کے لئے مندرجہ ذیل

رعائتی اعلان

کیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ (۱) ہر نئے خریدار کو ان سولہ تصانیف میں سے کوئی بھی ایک روپیہ قیمت کی کتابیں بالکل مفت دی جاویں گی۔

کتابیں یہ ہیں:۔

(۱) گیتا گیان ہندی ۸ر اردو ۶ر (۲) رشی گیان ہندی ۴ر اردو ۴ر (۳) اپنشد گیان ہندی ۳ر۔ اردو ۲ر (۴) ہتیشی رامائن اردو ۲ پیسے۔ ہندی ار (۵) سندھیا گیان اردو ایک پیسہ۔ ہندی ایک پیسہ۔ (۶) آریہ سماج کیا ہے ۴ر (۷) ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر (۸) مورتی پوجا کی حقیقت ۴ر (۹) پوران پول پرکاش ۸ر (۱۰) جین مت درپن ۸ر (۱۱) آنند پتھ ۴ر (۱۲) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ر۔ (۱۳) پریم مرلی ۸ر (۱۴) بازِ مسرت ۴ر (۱۵) مشعل ہدائیت ۲ر (۱۶) جامِ محبت ۳ر۔ محصولڈاک ۳ر۔ چار روپے چندہ سے الگ ہوگا۔

نوٹ۔ (۱) پرانے خریدار جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ دو سال کا چندہ پیشگی بھیج کر ایک روپیہ کی کتابیں مفت لے سکتے ہیں۔ جو ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ انہیں نصف قیمت کی رعائت دی جاوے گی۔

(۲) ودیارتھیوں۔ دودھرمیوں۔ نردھنوں اور لائبریریوں کو چندہ میں ایک روپیہ کی مزید رعائت ہوگی۔

اس شاندار رعائت پر دو چار خریدار بنا دینا کسی پریمی کے لئے مشکل نہیں۔ مجھے امید ہے کہ "پرکاش" کے پریمی آریہ سماجیں اور آریہ بھائی دو دو چار چار خریدار بنا کر اوشیہ میرے اس نویدن پر دھیان دیں گے۔ اور جلد از جلد ۵۰۰ نئے خریدار مل جاویں گے۔ اس اپیل کا عملی جواب دینے والوں کے شبھ نام اخبار میں چھپتے رہیں گے

ان کی سہائتا کون کرے؟

ہر سال کئی ایسے پریمیوں، دودھرمیوں، ہریجنوں۔ لائبریریوں اور آریہ سماجوں کے پتر آتے رہتے ہیں۔ جو نصف چندہ یا ایک روپیہ کی رعائت پر اخبار جاری کروانا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے انہیں یہ رعائت دی جا سکے انہیں "پرکاش" سے محروم رکھنا بھی گوارا نہیں۔ ایسی حالت میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کی سہائتا کون کرے؟ اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ وہ جنہیں پرماتما نے سمرتھ دی ہے اور جو جاتی کا درد دل میں رکھتے ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ اپنے چندہ کے ساتھ دو چار روپے

گوروکل کانگڑی کے جلسہ پر شری ستیہ جی اپنے دیکشانت بھاشن

(گذشتہ سے پیوستہ)

منش کے شریر کی ہی اپیوگتا ہے کہ وہ آتما کا نواس ستھان ہے۔ "منش کے دیہہ کی اپما ان کپڑوں سے دی جاتی ہے۔ جنہیں وہ پرستھتیوں کے انوسار بدلتا یا اتارتا رہتا ہے۔ شکشا کے جو دستے وگیان ساہتیہ یا کلا کے شیرشکوں کے نیچے آتے ہیں انہیں ہم بہوتک شکشا کے دائرے میں لا سکتے ہیں یہاں شکشا کے پنڈتوں کو ان ... میک دشاؤں پر غور کرنا چاہئے۔ جن میں منش کے شریر کو جیوت رہنا اور اپیوگی بننا پڑتا ہے۔ اسے کشاتروں کے لئے ایک شکشن کی سمسیا کا اسی سادھنا سے انوشیلن کرنا چاہئے۔ جس سادھنا سے ایک سینا پتی اپنی سینا کی ولیوہ رچنا کی سمسیا کا انوشیلن کرتا ہے۔ سینا پتی کو ان سب ہی پہلوؤں پر دھیان دینا پڑتا ہے۔ جو یدھ پرنالی میں ہو رہے ہیں۔ بہوتک شکشا کا ادیش یہ ہونا چاہئے کہ وہ منش کو اس بڑے سنگٹھن کی ایک اچھی اور اپیوگی اکائی بنائے جس کا ادیش اپنی جاتی اور اس سے بڑھ کر منش جاتی کی انتی کے لئے شکتی اور یدھ دوار آگے قدم اٹھانا ہے۔ اس کارن شکشا وگیوں کا کرتویہ ہے کہ وگیان اور کلاؤں کے شکشن میں چھاتروں کو نئے سے نئے

اوشکاروں اور وچاروں سے پریچت کرانے کے لئے پرتیک سہولیت پیدا کریں۔ یورپ اور امریکہ نے نئے نئے جو آوشکار اور سادھن ہیں ... کی انتی کی ہے۔ اس کا شریہ ... کریا تمک وگیان کے اوشکاروں کو ہے وگیان آچاریوں اور وگیان کے ودیارتھیوں نے بڑی تپسیا اور محنت سے اپنے رس کو بھولنا میں پریکشنوں دوارا ... ہرش کی بات ہے کہ گت بیس ورشوں میں بھارت کے وگیان آچاریوں کا دھیان اس پچھڑی ہوئی دشا پر گیا ہے۔ اور ہماری ... کی اور قدم بڑھا رہے ہیں۔ پرنتو یہ بھولنا نہ چاہئے کہ ابھی ہماری گنتی بہت ... ہے۔ جو شکشا پرنالی اپنے پاٹھکرم میں ... کو ادھک مہتو نہیں دیتی۔ اور اس کے لئے اتم پربندھ نہیں کرتی وہ ادھوری ہے۔ کہ شکشا کا ادیش دیکھنیوں کو لے سنگٹھن ایک اور شکتی ... ہے۔ جنہیں اس سنسار کے سنگھرش میں جیوت رہنے کے لئے سمودھ روپ سے موجنا اور کام کرنا پڑتا ہے۔ وہ سنگھرش کبھی ارتھک پرتی اسپردھا کبھی سینک بلاتکار کبھی ...

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۴ پر)

سنہری نند

میں بھیج دیا کریں۔ یکم اپریل سے ہم نے سنہری نند کھول دیا ہے۔ اس میں جو رقم آیا کرے گی اس سے مستحق ویکتیوں، لائبریریوں دودھرمیوں ہریجنوں اور ودیارتھیوں کو نصف یا ایک روپیہ کی رعائت پر سال بھر کے لئے اخبار جاری کر دیا جایا کرے گا۔ اگر اس نند میں ایک ہزار روپیہ پرتی ورش آ جایا کرے تو ہر سال پانچ سو نئے گراہک بن جایا کریں اور اس طرح خود بخود تھوڑے ہی ورشوں میں پرکاش کی اشاعت ہزاروں تک جا پہنچے۔ پرکاش کے پریمی بھائیوں سماجوں اور گراہکوں سے جو اپنے پہلو میں درد مند دل رکھتے ہیں۔ جو دھرمیوں کی سہائتا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اپیل ہے کہ وہ اس نند کی دل کھول کر سہائتا کریں۔ سہائتا کرنیوالوں کے شبھ نام سنہری لسٹ کے ماتحت ہر ہفتہ میں شائع کئے جایا کریں گے۔ اسی ہفتہ سے یہ لسٹ شروع کی جاتی ہے۔

سنہری لسٹ

(۱) مہاشہ بی۔ ایم۔ ... سول سیکرٹریٹ آفس بربیرا نیا (سالینا) سنٹرل افریقہ ۱۰ روپیہ۔ تین آریہ سماجوں کو نصف قیمت پر اخبار ایک سال کے لئے جاری کرنے کے لئے موصول ہوئے ہیں۔ لیکن مہاشہ جی نے حیدرآباد کی سماجوں کے نام اخبار رعائتی قیمت پر جاری کرنے کو لکھا ہے انہیں شاید معلوم نہیں کہ حیدرآباد میں پرکاش کا داخلہ بند ہے۔ اس لئے تین دوسری آریہ سماجیں اس رعائت سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔

آپ کا شبھ نام اس لسٹ میں جلد آنا چاہئیے!

ہمالیہ کے گگن چمبی شکھر پر چڑھتے ہوئے ... اپنے پورتی کے نیسرگک چیتر دل کا آنند اٹھاتا ... منداپائل مانو منداکنی کے ورکشوں سے ... آرہا ہو ۔ اودھر ردی کرنوں کا وستار ... رمنیہ تھا ۔ ہمالیہ پر ات تنگ شکھر ایسے چمک ... پہیلیوں کی کمان ہوں ۔ کنتو ویرادوک ... اُدھیڑ دُن میں تھا ۔ اونچی چڑھائیوں پر ... بار ورشتی دور رہا کہ اُس کو اچھا ہوئی کہ ... اتنی چڑھائیاں نہ چڑھ سکوں گا ۔ ... انت ہوں ۔ اُسکی مہتوا کانکشا چیا بھلاشا ... بات ہو رہی تھی ۔ کیونکہ اُس کا نشچہ ... ہمالیہ کے اُچتم شکھر ۔ مونٹ ایورسٹ ایشر پہ ... لہرانے کا تھا ۔ یُووک ہرشے سے وکل تھا ... اُدیش پتھ سے بھرشٹ ہو رہا ہے ۔ شنے شنے ... اترنے لگا ۔ اُس کے کانوں میں نرجھر ... راگ گونجنے لگا ۔ وہ پاس والی شلا پر ... اُس مدھر راگنی کو سُننے لگا ۔ یہ گونج ... بھاگیرتھی کا ہی تھا ۔ اُس نے سوچا ... بھاگیرتھی کو پرتھوی پر لانے کے لئے ہمارے ... الوارت پریشرم کر سکتے ہیں تو کیا مجھ ... اتنا ساہس نہیں ۔ پرنتو تر ہی یہ بھی وہ ... متاشر تھا ۔ کنتو اُس کا پُنیت اُدیشیہ پروہ ... پر آنکت ہو چکا تھا ۔

× × × × × ×

ہمالیہ کی گھاٹیوں ۔ جھرنوں کو پار کرتا ہوا یُووک ... میدان میں اترا ۔ کشدھا پیڑت ۔ اُس ... وہ دیوار ... کے ورکش کی چھایا میں ... اپنی تھکان مٹانے لگا ۔ کنتو جوں جوں ... کی تھکاوٹ دُور ہو رہی تھی ۔ کشدھا کی ... گمبھیر ہو رہی تھی ۔ وہ بھوک سے کراہنے ... اور مرت پرایہ اوستھا میں وہ پیاس ... پاس چلا اُٹھا ۔

اتنے میں پاس کے ہی گھر سے ایک بارہ ... ورشیہ بالا اُس کے کراہنے کو سُن کر آئی ۔ ... پوچھنے لگی ۔ ”کیا پیاس لگی ہے ۔ ؟“

یُووک اچیت پڑا تھا ۔ اتنے میں وہ ... ایک پاتر میں پانی لے آئی ۔ اور اُس کے کلانت ... چہرہ پر چھینٹے مارنے لگی ۔

یُووک سچیت ہوا ۔ کنتو پیاس پیاس ... کہہ کر کراہنے لگا ۔ یُووتی نے اُسے ایک پیالے ... میں پانی دیا ۔ پانی پیتے ہی یُووک کی بھوک جاگ ... اُٹھی ۔ وہ سہسا کہہ اُٹھا ۔ بالے ! کیا میری ... کشدھا شانت کرو گی ۔ ؟

بالا نے سوکھی روٹیوں تتھا گرم دودھ سے ... اُس کا سواگت کیا ۔ یُووک نے ترپت ہو کر ایک ... ٹھنڈی سانس لی —— بالا کے سمکش کرت ... گیتا پرکٹ کی اور وداع لی ۔

بالا نے اشرو پورن نیتروں سے کہا ——

امر کتھا

ایک سوشل افسانہ

”ننھے، پھر کبھی کرپا کرنا ۔“

× × × × × × ×

پانچ ورشوں کے بعد ——

یُووک اپنی جنم بھومی لوٹ رہا تھا ۔ گاڑی اپنی وُدت گتی سے فاصلے کو پُورا کر رہی تھی ۔ یُووک نے ایسا انوبھو کیا ۔ مانو اس نے اپنی دھروہر —— ترنگا جھنڈا اچانک چھوڑ دیا ہے ۔ اُسے دُکھ تھا بالا کے منہ چھپایا سے وِلگ ہونے کا ۔ نراشا تھی ۔ اُدیش پتھ سے چیوت ہونے کی کنتو باندھووں سے ملنے کے لئے من میں اُلاس تھا ۔ ات ہرش وشاد اور گلانی اُس کے ہردے میں ایک ساتھ ناٹیہ کر رہے تھے ۔ گاڑی سہارنپور کے سٹیشن پر رُکی ۔ وچاروں میں تلین ہونے کے سبب اُسے سٹیشن پر اُترنے کا کچھ بھی دھیان نہ رہا ۔ سہسا پھل والے نے ”سہارنپور کے میٹھے آم“ کہہ کر آوازیں لگائیں ۔ کہنے کی آوشیکتا نہ ہو گی یُووک کا گھر اسی شہر میں تھا ۔ گاڑی چھوٹنے میں دو تین منٹ اوشیش رہ گئے تھے ۔ بڑی شیگھرتا سے وہ گاڑی سے اُترا ۔ من

لیکھکا :- کماری شاردا سنا تکہ بی ۔ اے کلکتہ

میں سوچا ۔ کس منہ سے گھر جاؤں ۔ ایک دن وہ تھا جب کہ برہت جلوس کے ساتھ ۔ راشٹریہ نعروں کے ساتھ ناگرکوں کو نے اُسے وداعی کی اسی سٹیشن پر یدی وہ آدیشیہ پُورن کر کے آتا تو درشیہ رمنیہ ہوتا ۔

ماں تتھا باندھووں کے سینے اُسے گھر جانے کے لئے بادھیہ کر ہی دیا ۔ وہ گھر پہنچا ۔ پتر ویوگ سے ماں لشینہ کائے ہو چکی تھی ۔ پتر ملن کی چر آشا نراشا میں پری نت ہو چکی تھی ۔ سہسا یُووک نے پکارا اور پرنام کیا ۔ اماں اچھی تو ہو نہ ؟

پتر کی مدھر بانی کو سُن ۔ سنبھیا اشرو بہاتے ہوئے یُووک کا سر گودی میں لے لیا ۔ اور رُوتی ہوئی پُوچھا —— ”نوین اتنے دن تک کہاں رہے ؟“

ماں کو بھی بھول گئے ۔ ایسے کہتی ہوئی آنسو بہانے لگی ۔

اُدھر سے نوین کی چھوٹی بہنیں بھائی کے پرکشالن کے لئے سوچھ جل لائیں ۔ پاس پڑوس میں بھی نوین کے لوٹنے کی دھوم مچ گئی ۔ سب آکر اُس کا کشل منگل پوچھنے لگے ۔

اِدھر ماں پھولی نہ سمارہی تھی ۔ پرواس سے لوٹے ہوئے بیٹے کو آج کیا کھلائے پلائے ؟ بڑھیا کے لئے تو آج تہوار تھا ۔ بڑھیا کے دن تہوار سے بیتنے لگے ۔ ناگرک آکر نوین چند سے ہمالیہ کی لمبی گھاٹیوں کو پُوچھنے لگے ۔ اُن کا ورنن کرتے ہوئے نوین کے نیتر اکسمات پلاوت ہو آتے تھے ۔ لوگ سمجھتے تھے کہ اُسے انیک کشٹ سمرن آتے ہیں ۔ کنتو نوین کے کانوں میں بالا کے انتم شبدوں کی گونج تھی ۔ ہردے پر کشنک ... ہردے کی چھاپ تھی ۔

دن بیتتے جا رہے تھے ۔ کنتو نوین کی دھارنا ہمالیہ یاترا کے لئے درڑھ ہو گئی تھی ۔ کئی ورشوں کے بعد یہ پرشن ماں کے سامنے اُپنیہ رکھا ۔ کنتو ماں اورُدھ کنٹھ سے بولی :- میرے لاڈلے نینوں کا سُکھ تو دیکھ لوں ۔ اب تو تو ۲۵ ورش سے اُوپر کا ہو چکا ہے ۔ اب وواہ کرنے میں کیا ہانی ہے ؟ تیری بہنوں کی بھابی دیکھنے کی چر لالسائیں پُورن ہو جائیں گی“

× × × × × ×

دو مہینے بعد :-

نوین چند اپنی بڑی بہن کو ساتھ لیکر اپنی بھاوی پتنی کو دیکھنے جا رہے تھے ۔ سٹیشن پر پہنچے ۔ ٹکٹ خریدا اور پلیٹ فارم پر آئے ۔ مدھیاہن کا سمے تھا ۔ پُورے دو بجے تھے ۔ گاڑی آ چکی تھی ۔ نوین ایک خالی انٹر کلاس کمپارٹمنٹ کھوج رہا تھا ۔ کہ اچانک اس کی درشٹی ایک یُووتی پر پڑی جو کہ پھل والے سے ہار سنگھار ...

آم خرید رہی تھی ۔ پکے آموں کو بہت نہار نہار کر دیکھ رہی تھی ۔ وہ منٹ کے لئے ٹھٹک کر کھڑا ہو گیا ۔ اُدھر یُووتی کی بھی درشٹی پاس والے یُووک نوین پر پڑی ۔ وہ بھی کئی گھنٹوں تک نوین کو ایک ٹک نیتروں سے نہارتی رہی ۔ دونو کے ہردے آتنک مدھر سمرتی سے اپلاوت ہو رہے تھے ۔ اُدھر نوین کی بہن اپنی ایک سہیلی سے باتیں کر رہی تھی شیگھر یُووتی آم خریدنے کے لئے ڈبے سے نیچے اتر آئی ۔ نوین کے من میں یہ نشچے ہو چکا تھا کہ یہ وہی پہاڑی بالا ہے ۔ وہ اپنے بھاؤوں کے پرواہ کو نہ روک سکا ۔ سہسا پُوچھ بیٹھا ۔ کیا آپ نے مجھے پہچانا ہے ؟

یُووتی :- تو کیا آپ ’ننھے‘ ہیں نا ؟

نوین :- لسن بہن تم کس کے ساتھ یاترا کر رہی ہو ؟

یُووتی :- اپنے باپو کے سنگ ۔ اس سمے وہ لیٹے ہوئے ہیں ۔

نوین :- تم کہاں جا رہی ہو ؟

یُووتی :- ’پوری‘ آدی پوتر ستھانوں کے درشن ارتھ جا رہی ہوں ۔ پر تم یہاں کیسے آئے ؟

یُووتی نے اتنا پوچھا ہی تھا ۔ کہ اُس کے باپو نے اُسے پکارا ”پریما آم خرید لئے تو سے پیسے ۔“

پریما :- جی ہاں ، باپو ۔ دیکھیئے یہ وہی ”ننھے“ ہیں ۔ جن کی باتیں میں نے آپ سے کی تھیں جن کا ترنگا کپڑا ابھی تک میرے پاس ۔ ہر ہر پورو ... ہے ۔

نوین نے پریما کے بردھ پتا کو پرنام کیا ۔ اور گھر چلنے کے لئے پرارتھنا کی ۔

بردھ ، نوین کی سُندر رکھا کرتی پر مگدھ ہو گیا ۔ بڑی شیگھرتا سے انہوں نے اپنا اسباب اُتارا ۔ نوین بہن کے ساتھ نو اتتھیوں کو لیکر گھر کی طرف چل پڑا ۔ بہن کو دونوں کا پُورا پریچہ دیا ۔ گھر سٹیشن کے پاس ہی تھا ۔ اس لئے جلد ہی پہنچ گئے ۔ اُدھر نوین کی ماں اُسے جلد لوٹتا دیکھ حیران رہ گئی ۔ نوین بولا ۔ ماں یہ وہی لڑکی ہے جس نے مجھے مرنے سے بچایا تھا ۔ ماں نے بھی پریما کو سر سے پیر تک دیکھا ۔ پہاڑی لباس میں اس کا سوندریہ پھوٹا پڑتا تھا ۔ وہ اُس پر موہت ہو گئی ۔ جلد ہی نوین نے دونو مہمانوں کو بھوجن کرایا ۔

شام کے ۷ بجے تھے ۔ وہ سب لوگ ایک ہی کمرے میں بیٹھے تھے ۔ اتنے میں ماں نے بردھ سے پوچھا :- ”کیا آپ کی کنیا کا رشتہ کہیں ہو چکا ہے ۔“ بردھ نے اُتر دیا ۔ میں ور کی کھوج میں تو نکلا ہوں ۔ یدی آپ کو سویکار ہو ...

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

... ”نوادرات“ کا مجموعہ قیمت چھ آنے (۶ر)

آریہ سماج کے سالانہ جلسوں میں تبدیلی کی ضرورت

(از لالہ رام لعل جی پرنسپل۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ)

آریہ جنتا مدت سے محسوس کر رہی ہے۔ کہ آریہ سماج کے سالانہ جلسوں کے پروگرام اور طریق کار میں بہت زیادہ تبدیلی ہونی چاہیئے۔ جس سے جلسوں کا مقصد پورا ہو سکے۔ اسی خیال کو مدنظر رکھ کر آریہ سماج لدھیانہ نے اپنے سالانہ جلسہ میں جو کہ ۱۰ر اپریل سے ۱۲ر اپریل تک منایا جانے والا ہے۔ مندرجہ ذیل تبدیلی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اُمید ہے آریہ جنتا ان تبدیلیوں کو مفید سمجھتی ہوئی ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے گی۔

نیا پروگرام (۱) دو دن تک لگاتار صبح سے شام تک بھجن۔ اپدیش و ویاکھیان نہ کرائے جائیں۔ ان کی جگہ سنیچروار کو بعد از دوپہر ۳ بجے سے ۵ بجے تک کوئی مفید کانفرنس رکھی جاوے۔ (ہماری سماج نے اس سال اس کانفرنس کا مضمون مندر پرستش رکھا ہے۔) اور رات کو ایک ویاکھیان رکھا جائے۔

(۲) ایتوار کو صبح کا ست سنگ پہلے کی طرح ہو۔ اور شام کو ۴ بجے سے ۶ بجے تک ویاکھیان ہوں۔ اور رات کو خاص لیکچراروں کے لیکچر کروائے جائیں۔

(۳) عام پبلک میں آریہ سماج میں پریم پیدا کرنے کیلئے نگر کے مختلف حصوں اور آس پاس کے دیہات میں میجک لینٹرن کے ذریعے نیز خاص لیکچروں اور بھجنوں کے ذریعے پرچار کرایا جائے۔

(۴) نگر کیرتن میں جلسہ کی سوچنا کا کام خاص طور سے ہو۔ نگر کیرتن کے دن رات کے وقت بھجنوں کے ذریعے پرچار کرایا جائے۔

(۵) سالانہ جلسہ سے دس دن پیشتر ضلع بھر میں آریہ سماج کا خاص طور پر پرچار کیا جاوے۔

(۶) ان تبدیلیوں کی ضرورت اسلئے محسوس کی گئی ہے۔ کہ آجکل کے جلسوں میں خاص طور پر دکھلاوا نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے آریہ سماج کا پرچار زیادہ ہو سکیگا۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر کی سہائتا کیجئے

آریہ سماجوں و آریہ بھائیوں سے ایک ضروری نویدن

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر پستکیں چھاپنے اور بیچنے والی ایک پرسدھ لمیٹڈ کمپنی ہے۔ جس کے ڈائریکٹر آریہ سماج کے پرمکھ ودوان اور چوٹی کے آریہ سماجی بھائی ہیں۔ اس منڈل نے اپنے آٹھ دس درشیہ جیون میں بہت اپیوگی اور پرشنسنیہ کاریہ کئے ہیں جن میں سے کچھ ایک یہ ہیں۔

(۱) چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ سب سے پہلے اسی نے آریہ جگت کی بھینٹ کیا۔ (۲) اس منڈل نے رشی دیانند کا وسترت اور پرمانک جیون چرتر چھاپا۔ (۳) اسی نے چار آنہ میں ہندی مکمل ستیارتھ پرکاش اور دو آنے میں سنسکار ودھی بھینٹ کی۔ یہ ایسا کام ہے جسے اب تک کوئی سبھا یا آریہ سنستھا نہیں کر سکی۔ حالانکہ انہیں پرچار کے لئے ہزاروں روپے وارشک دان میں مل جاتے ہیں۔ (۴) رشی کرت گرنتھ اسی منڈل نے لاگت داموں پر دیئے۔ اور اب وہ (۵) سب سے اہم اور وقت کی ضرورت کا کام اپنے ہاتھ میں لے رہا ہے۔ اگر وہ رشی کے انگریزی بھاشیہ کا۔ یہ وہ کام ہے جس کی مدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ سبھاؤں کے پاس ہزاروں اور لاکھوں روپے ہوتے ہوئے بھی وہ اس کام کو شروع نہ کر سکیں۔ منڈل نے یہ کام اپنے ہاتھ میں تو لیا ہے۔ لیکن چونکہ وہ نہ دان لیتا ہے اور نہ چندہ مانگتا ہے۔ اس لئے وہ اس کو تب تک پورا کرنے میں اسمرتھ ہے جب تک آریہ جنتا اس کی سہائتا نہ کرے۔ منڈل صرف یہ چاہتا ہے کہ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی (۱) منڈل کے دس دس روپے کے حصے خرید لیں۔ جن پر انہیں ہمیشہ ہی منافع ملتا ہے (۲) منڈل کی مہا بھاشیہ۔ رشی جیون چرتر اور

(بقیہ دیکھیو صفحہ ۱۴ پر)

پہلا قدم

دوسرا قدم

"پرکاش" میدان ترقی میں دو قدم آگے!

ہماری ان سکیموں کو کامیاب بنانے میں ہماری مدد کیجیے

ہفتہ وار "پرکاش" کا ماہوار ایڈیشن (اُردو)

نکالنے کا نشچے کیا گیا ہے۔ ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ چار سادھارن انک جیسے اب نکلتے ہیں نکلا کریں گے۔ پانچواں ماہوار ایڈیشن رسالہ سائز پر شائع ہوا کرے گا۔ ہفتہ وار ایڈیشن کے صفحے ۸ سے بارہ کر دیئے جائیں گے۔ ماہوار ایڈیشن ہفتہ وار پرکاش کے خریداروں کو مفت ملیگا۔ صرف ماہوار ایڈیشن کا چندہ دو روپے ہوگا۔ رسالہ میں صرف ادھیاتمک بھاؤ کے لیکھ ہوا کریں گے۔ پہلے انک کے لیکھ:۔ (۱) انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ (۲) کامیاب زندگی کا رہسیہ (۳) سکھ اور دکھ کیا ہے۔ (۴) سورگ نرک کیا چیز ہے۔ (۵) موت کیا ہے اور دکھ کیوں ہوتا ہے۔ (۶) موت کے بعد کیا ہوتا ہے؟ (۷) حقیقی مسرت کیا ہے۔ اور اسے کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟ (۸) مکتی کسے کہتے ہیں اور اسے کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (۹) کیا پرماتما کے درشن ممکن ہیں؟ اگر ہیں تو کیسے؟ وغیرہ۔ . . . . وچار شیل لیکھکوں اور کویوں سے نویدن ہے کہ مندرجہ بالا وشیوں پر لیکھ اور کوتائیں بھیجیں۔ لیکھ مختصر ہوں۔ لیکھ ویدک سنسکرتی پران اور ورشاستر سہمت ہونے چاہئیں۔ ورشنانت شاستروں، اپنشدوں کی کہانیوں اور اتہاسک گھٹناؤں کے ادھیاتمک پہلو بھی کھانیاں ہوں۔ لیکن آریہ سماج کے سدھانتوں کے انوکول ہوں۔

"پرکاش" کا ماہوار ہندی ایڈیشن

نکالنے کا نشچے کیا گیا ہے۔ ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ناظرین کو معلوم ہے کہ ہندی پر اُردو سے تین گنا زیادہ خرچ آتا ہے۔ اس لئے "ہندی" پرکاش (ماہوار) تبھی جاری ہو سکتا اور کامیابی سے چل سکتا ہے جب اس کی گراہک سنکھیا بہت زیادہ ہو۔ اگر ہندی پریمی چاہتے ہیں کہ پرکاش (ہفتہ وار) ہندی میں بھی نکلے تو وہ جلد پانچ سو خریداروں کا چندہ بھجوائیں۔ چندہ سالانہ دو روپے رکھا گیا ہے۔ ہندی ایڈیشن کو استریوں میں آریہ سماج کے پرچار کا سادھن بنایا جائیگا۔ ہندی پریمی جہاں خود خریدار بنیں۔ وہاں اپنے ہاں کے آریہ بھائیوں اور بہنوں سے بھی گراہک بننے کی پریرنا کریں۔ استری سماجوں، کنیا پاٹھ شالاؤں اور سماجوں کو اس طرف وشیش روپ سے دھیان دینا چاہیئے۔

۵۰۰ خریداروں کا چندہ آجانے پر "ہندی پرکاش" نکلنا شروع ہو جائیگا

آج ہی اپنا چندہ بھیجکر اپنا نام خریداروں میں لکھا دیں۔ اور ہمیں ایسے بھائیوں اور بہنوں کے پتے بھیجیں جو آپ کے وچار میں گراہک بن سکتے ہیں۔

چندہ بھیجکر آج ہی خریدار بن جائیں اور ان سکیموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے قابل بنائیں

مینجر "پرکاش"
کچہ انیت روڈ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

حیدر آباد کے سماچار

— پولیس نے مقامی آریہ سماج سے کہا کہ نگر کیرتن بند کر دو۔ لیکن پردھان جی نے یہ کہہ کر اُس کو منظور نہیں کیا۔ لاتور میں چھ دیہاتوں میں پرچار کا کام بند کر دیا گیا۔ چھ دیہاتوں میں پرچار کرانے پر نظام گورنمنٹ نے کوئی پابندی نہیں لگا رکھی ہے۔

— ریاست حیدر آباد کے بڑے بڑے نگروں میں پرچار ہو رہا ہے۔ اور جلسے منائے جا رہے ہیں۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹ سے ۲۱ اپریل کو ہوگا اور ۲۵ سے ۲۸ اپریل کو۔

— کوہیر کی اطلاع ہے کہ کوہیر میں آریہ سماج کی اور سے پرچار کیا گیا۔ ہزاروں کی حاضری ہوتی رہی۔

— گلبرگہ کے تین ہزار پانچ سو شہریوں کے دستخطوں سے ایک میموریل حضور نظام کی خدمت میں اس استدعا کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ کہ لالہ سنگھ جی منتری سماج کو جو ان دنوں جیل میں ہیں۔ انہیں ہولی کے موقعہ پر ہوئے فساد میں دو سال ہوئے قتل کے جرم میں عمر قید کی سزا دی گئی تھی۔ رہا کر دیا جاوے۔ دستخط کرنے والوں میں کئی معزز مسلمان بھی شامل ہیں۔

— مدھول موضع ... تعلقہ ... ضلع ناندیڑ میں ایک مندر ہے۔ جہاں ہر ورش بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ اور ہر منگلوار کو بکروں کی بلی دی جاتی ہے۔ آریہ سماج نے اس دیش ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب بلی بند ہو گئی ہے۔

— آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کا کاریہ سچاروُ رُوپ سے چل رہا ہے۔

آریہ ور کی ضرورت

ایک آریہ کنیا جس کی آیو لگ بھگ سولہ سال کی ہے آریہ بھاشا اچھی طرح سے لکھ پڑھ سکتی ہے شریر سے سُندر تھا ... سے۔ گھر کے کام کاج سینا پرونا وغیرہ سے بخوبی واقف ہے کیلئے ایک ایسے ۲۵ ورش کے کی ضرورت ہے جو تعلیم یافتہ با روزگار اور سدھ آریہ ہو کنیا کا تا تا راجپوتانہ کے ... آریہ گھرانے کے ہیں اور تمام ... کے انوسار چلنا گھر کا ... میں لیکن شادی جنم کی ذات پات کا کچھ خیال نہ کر کے پوُرن گُن ۔ کرم سوبھاؤ انوسار ہوگی سمبندھ کے ابھلاشی سجنوں کو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ اور ہو سکے تو اپنا فوٹو بھی ساتھ بھیجنا چاہیئے۔

منتری شری ... رچانند ویدک ... ویالیہ اجمیر (راجپوتانہ)

سماوچنا
समालोचनार्थ
Reviews:

پربھو بھگتی (ہندی):- لیکھک نے اس پُستک میں اپنے جیون کی سچی گھٹناؤں کے آدھار پر بیان کیا ہے۔ کہ وہ کیسے نراشا کے بادلوں سے گھرنے کے بعد آشا پرکاش میں آئے۔ اور پربھو بھگت بنے۔ اس میں پربھو بھگتی، پرم گتی کیسے ملے گی۔ بھگوان کا مندر، پربھو بھگتی کی وِدھی، من کی بات۔ من کی نربلتا اس کے پاتر، اس کے اپاتر، میرا شسترو، میرا متر، بھگت کی پکار۔ استری جاتی کی بھگتی، بھگت کی بات بھگوان سے، پریکشا کال بھگت کے لئے اپیوگی باتیں، بھگتوں کے بھجن آدی وشے ہیں۔ پُستک کی شیلی بڑی، سرل اور روچک ہے۔ مضمون خشک ہونے پر بھی گھٹناؤں اور درشٹانتوں سے وہ روچک بن گیا ہے۔ پربھو بھگتوں کے لئے اتی اپیوگی پُستک ہے۔ ٹائپ۔ چھپائی کاغذ بہت اعلےٰ۔ ۱۷۸ صفحات قیمت مجلد کتاب کی ڈیڑھ روپیہ۔

(۲) پیارا رشی (ہندی) اس پُستک میں رشی جیون کی سبھی گھٹناؤں کو سرل اور روچک ڈھنگ سے ورنن کیا گیا ہے۔ بالک بالکاؤں کے لئے اتی اپیوگی ہے۔

(۳) جیل کہانی (اردو) اس پُستک میں حیدر آباد آریہ ستیاگرہ کے نہایت دلچسپ حالات کے علاوہ مہاتما نارائن سوامی جی کی زندگی کے حالات ریاست حیدر آباد کے تاریخی حالات اور مہاتما نارائن سوامی جی، کنور چاند کرن جی شاردا۔ لالہ خوشحال چند جی، پنڈت گیانیندر جی۔ پنڈت بدھ دیو جی، ٹھاکر امر سنگھ جی کے حیدر آباد جیلوں کے متعلق ذاتی تجربات درج ہیں۔ آٹھ سادہ چتر

رسالوں کے خاص نمبر

جاگرتی کلکتہ کا کہانی ایڈیشن

"ہفتہ وار جاگرتی (ہندی)" کلکتہ نے ۳ مارچ کا انک کہانی ایڈیشن کے رُوپ میں رسالہ سائز کے ۸۰ پرشٹھوں پر کاشت کیا ہے۔ کئی ایک سُندر کہانیاں پڑھنے یوگیہ ہیں۔ کوتاؤں کا چناؤ بھی اچھا ہے اس سپیل پرتین کے لئے شری جگدیش چندر ہمکر سنپادک دھائی کے پاتر ہیں۔ اور شری مہر چند جی کُسماکر مالک "جاگرتی" ہندی جگت کے شکریہ کے جنہوں نے اتنی کم قیمت پر یہ شاندار انک ہندی پریمیوں کی بھینٹ کیا ہے۔

"جیون امرت" لاہور کا صحت نمبر

چودھری جیونی لال دت کی ادارت میں نکلنے والے رسالہ جیون امرت نے اپنا فروری کا انک صحت نمبر کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جو صحت اور یوگ کے متعلق اعلےٰ پایہ کے مضامین کا قابل قدر مجموعہ ہے۔ ۱۴۰ صفحات کے اس گلدستہ کی قیمت صرف ۶؍ ہے صحت اور یوگ کے پریمیوں کو مطالعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے رسالہ کا چندہ ۲ روپے سالانہ ہے۔

رہبر جموں کا تعلیم بالغان نمبر

جموں سے لالہ ملک راج صراف کی ادارت میں نکلنے والے ہفتہ وار رہبر نے ۱۹ فروری کا انک تعلیم بالغان نمبر کے رُوپ میں رسالہ سائز کے ۱۳۲ صفحات پر شائع کیا ہے۔ جس میں مسئلہ تعلیم پر بلند پایہ آرٹیکل اور ماہرین تعلیم کے پیغامات درج ہیں۔ شکشا پریمیوں کے کام کی چیز ہے۔ قیمت ۸؍ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔

سچائی کا زندہ ثبوت
فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ
صرف سولہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ انسانوں کے لئے جو قطعی نامرد و بیکار ہو گئے ہیں منظر ہے
قیمت ۳۲ خوراک للعہ روپیہ

کام دیو تیل رجسٹرڈ۔ بغیر سیدڑا
چنبلی دانے آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دُور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اُٹھاتے ہیں

رتی تھنبڈار گولیاں
یہ گولیاں قوت باہ و امساک کے لئے دُنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں قیمت بیس گولی عہ۔ محصولڈاک ۱؍
قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک ۶؍

ملنے کا پتہ:- مینجر اوشدھالیہ کھنڈار فیروز پور شہر

دیال باغ کی سیر

۵۵ برس کا دولہا ۵۰ برس کی دُلہن

۱۲ مارچ کو شام کے ست سنگ میں ایک ۵۵ ورش کے بوڑھے ست سنگی کی ۵۰ سالہ بڑھیا بیوی نے عرض کی "مہاراج ہماری شادی کو تیس سال ہو چکے ہیں۔ مگر اولاد نہیں ہوئی کیا کریں؟" مہتہ جی نے فرمایا کہ دوبارہ شادی کراؤ۔ چنانچہ مہتہ جی کی کوششوں سے یہ مبارک شادی بڑی دھوم دھام سے سرانجام پائی۔

نقصان کی تلافی نہ ہو سکی۔

دیال باغ سٹورز کو کناڈا (مدراس) کو آگ لگ جانے سے ہوئے پانچ ہزار روپیہ کے نقصان کو پورا کرنے کے لئے جو خیراتی سنیما شو کیا گیا تھا۔ اس سے صرف ۴۰/ روپے وصول ہوئے ہیں اگر اس طرح نقصان پورا نہیں ہوا تو اب کوئی اور ڈرامہ کھیلنا چاہیئے۔

وہ سرو شکتیمان تھے

لیجئے مہتہ جی نے بابو آنند سروپ کو جنکے وہ جانشین ہیں۔ سرو شکتیمان کا خطاب دے دیا۔ "پریم پرچارک" کی ۱۱ مارچ کی اشاعت میں مہتہ جی کے یہ الفاظ ملتے ہیں۔ "حضور صاحب جی مہاراج سرو شکتیمان تھے۔ انہوں نے کئی قسم کے ادارات کی عمارتیں تعمیر کیں اور پھر اُن کو بخوبی مضبوط اور مستحکم بنایا۔ وہ یہ سب کارروائیاں اس وجہ سے سرانجام دے سکے کیونکہ وہ سرو شکتیمان تھے۔ (گویا آپ کی ڈکشنری میں کئی قسم کے ادارات کی عمارتیں تعمیر کرنا اور پھر اُن کو بخوبی مضبوط اور مستحکم بنانا" ہی سرو شکتیمان ہونے کا پرمان ہے۔ پھر تو کبھی سیٹھ ساہوکار سرو شکتیمان ہوئے!) لیکن اس وقت یہ کام کمزور ہاتھوں میں ہے اور یہ پالیسی

کھتری کنیا کیلئے ورکی ضرورت
ایک یوگیہ کنیا کے لئے جو تعلیم یافتہ اور ہر پرکار سے یوگیہ ہے یوگیہ ور کی ضرورت ہے جو آریہ پرکوار ہو اور لائق ہو۔ اضلاع ہوشیار پور، جالندھر یا قریب قریب اضلاع کا رہنے والا ہو
معرفت "کنزرویٹر" دفتر اخبار پرکاش لاہور

... آریہ ستیاگرہ کا مختصر تاریخ ... ہر ایک آریہ کو پڑھنی چاہیئے۔ قیمت بڑھیا ایک روپیہ۔ گھٹیا ایڈیشن ۸؍ ملنے کا پتہ:- آریہ پرادیشک سبھا ایجنسی روڈ لاہور

سماجک سماچار

گورودت بھون لاہور

آریہ ودیارتھی آشرم کو یونیورسٹی پنجاب نے سوا دو سو روپیہ سالانہ گرانٹ دینی منظور کی ہے ۔ (دشمانا نند ادھیکشٹ)

جھجر

سالانہ چناؤ میں لالہ رگھبر دیال پردھان اور مہاشہ شورام گپتا منتری اور دوسرے ادھیکاری چنے گئے ۔ (منتری آریہ سماج بڑا)

گوجرانوالہ

گورو کل کا پچھلے سال کا خرچ پاس ہونے کے بعد ۱۰-۳-۴۰ کو مینجنگ کمیٹی کے پردھان مہاشہ کرشن اور لالہ گوبند رام منتری چنے گئے۔ سنہ ۱۹۴۰ء کے لئے بجٹ پاس ہوا ۔ (مینجر)

راما منڈی

لالہ آتما سنگھ جی نے اپنے پتر کے وواہ پر ۱۵ روپیہ دان دیا۔ چناؤ میں ڈاکٹر سوم ناتھ پردھان اور مہاشہ جگت پرکاش منتری چنے گئے۔ سالانہ جلسہ ۱۲ سے ۱۴ اپریل تک ہوگا۔ لالہ خوشحال چند جی سے پدھارنے کی پرارتھنا کی گئی ہے (منتری)

موگہ

ایک دانی سجن نے ۲۰۰ روپے کنوئیں کے لئے دئے ہیں۔ ایک نو مسلم اور ایک جاٹ کو شدھ کیا گیا۔ پنڈت نند لال سالوشن مشن کا میجک لینٹرن سے ویاکھیان ہوا۔ اٹھارہ روپے سہایتا مشن کے لئے دئے گئے۔ لالہ گنگا بشن جی پردھان کی پتری کا وواہ لالہ اروڑا رام کے پتر مہاشہ گوردن لال پشاوریا کے ساتھ ہوا۔ ودکشنا سے پانسو روپیہ اور کنیا پکش نے ایک سو ایک روپیہ دان دیا۔ سالانہ جلسہ ۲۶ سے ۲۸ اپریل تک ہوگا۔ لالہ ہری رام نے اپنی بال ودھوا کنیا کا وواہ لالہ جیمنی لال کے ساتھ کر دیا ہے (منتری)

بھارت نگر سدرشن نگر لاہور

بسنت اتسو منایا گیا۔ مہاشہ رام رکھا مل اور ڈاکٹر رام دھن کے اپدیش ہوئے۔ حلوہ بانٹا گیا۔ اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی ۔ (پرکاش چند)

آریہ سماج ممبر تنگل

پنڈت ننھی رام کے سپتر ڈاکٹر نبھی لال جی منڈا (افریقہ) نے مندر نرمان اسّی سو روپیہ بھیجا ہے۔ اس سے پہلے دو سو روپیہ کے خرچ سے وہ ایک کنواں ہریجنوں کے لئے بنوا کر دے چکے ہیں۔ انہوں نے اخبار "پرکاش" سال بھر کے لئے جاری کروا دی ہے۔ اور ایک روپیہ کی کتابیں بھی دان دی ہیں۔ ودھنیہ واد ۔ (اپ منتری)

آریہ سماج پتلی گھر امرتسر

کا سالانہ چناؤ ہوا۔ لالہ ملک راج پردھان اور پنڈت بشمبر شو چندر منتری چنے گئے ۔ (منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں

۱۲-۳-۴۰ کو کچہری دروازہ آریہ سماج نے دھرم ویر پنڈت لیکھرام کا شہیدی دوس منایا۔ کنیا پاٹھ شالہ کی دیویوں نے بھجن گائے۔ ملک گوبند رام وکیل اور پنڈت رام دتہ مل نے شردھانجلی بھینٹ کی۔ سوا تین روپے سمارک ندھی میں پراپت ہوئے۔ وارشک اتسو ۲۹ سے ۳۱ مارچ تک ہوا۔ برہمچاری جگدیش نے ۱۳-۳-۴۰ سے کتھا کی۔ (پیہرا رام منتری)

آریہ سماج سیالکوٹ چھاؤنی

بھارت سرکار سے آٹھ ہزار مربع فٹ زمین ایک ورش کے اندر اندر مندر نرمان کر دینے کی شرط پر ملی تھی۔ مہا دفتر پر اس کا انتظام ہے۔ اس لئے آریہ سماج مہا سبھا کی آگیا سے پندرہ ہزار روپیہ کی سہایتا کے لئے اپیل کرتی ہے۔ آریہ بھائی اور آریہ سماجی سہایتا کریں ۔ (موہن لال منتری)

آریہ کنیا پاٹھ شالہ ناکھ

چالیس سے زیادہ کنیائیں ہیں سمت ۱۹۹۲ میں ۵ویں جماعت تک قائم کی گئی تھی۔ اب چھٹی جماعت تک کر دی گئی ہے۔ اور رتن کلاس بھی کھول دی گئی ہے جو آریہ سماج کے پرچارمیں سہائک ہو رہی ہے۔ پاٹھ شالہ اب دھن دیوی آریہ بھون میں چلی گئی ہے۔ کنیاؤں کا وشیش پربندھ کر دیا گیا ہے۔ کنیائیں اور استری سماج کی سدسیائیں اتسووں اور ست سنگوں میں خوب بھاگ لیتی ہیں۔ منتری بہن سنتا وتی اور کماری شکنتلا بڑی لگن سے کاریہ کر رہی ہیں ۔ (بال مکند مکھیہ)

آریہ سماج بہرام پور رشتہ رام

مہاشہ بی بی بجنیک نے ایک ہفتہ پرچار کیا۔ حکیم گوردھن داس دہری داس جی پردھان سماج کے سپتروں کے مونڈن سنسکار پنڈت ہری دت نے

لال جی شاستری دہا شہر سنت رام جی نے کرائے۔ سالانہ جلسہ ۲۴ سے ۳۱ مارچ تک ہوا۔ (رام داس)

آریہ سماج الٹر

آریہ سماج الٹر کو مندر نرمان کے لئے دھن کی اتینت آوشیکتا ہے۔ مہاشہ کرشن جی نے یکمشت روپیہ دیا تھا۔ لیکن وہ ناکافی ہے۔ انیہ دانی بھائیوں کو بھی اپنے کرتویہ کا پالن کرنا چاہیئے ۔ (آنند منی سنیاسی)

آریہ سماج ننکانہ صاحب

پنڈت لیکھرام جی کا بلیدان دوس مہاشہ ہربنس لال جی جوشی کی صدارت میں منایا گیا۔ صدر اور مہاشہ مدن لال کے لیکچر ہوئے۔ مہاشہ روشن لال کا بھی لیکچر ہوا۔ مہاشہ پرکاش سنگھ کی نظم ہوئی۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا ۔ (منتری)

آریہ سماج کو ریگے

کے ہفتہ واری اجلاس سات ماہ سے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ پنڈت ملک راج منتری کے لڑکوں کے جات و نام کرن سنسکار کرائے گئے ۔

موضع تھلکی میں امبیر داس نمبردار کے لڑکے کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ بھگت رام جی کے ہاں یگیہ سنسکار ہوا۔ تین روپے دان ملا۔ ایک انتیشٹی سنسکار ہوا۔ جس میں سوشیلا دیوی پتری پردھان سماج نے دو روپیہ دان دیا ۔

۵ - چیت کو پنڈت ملک راج کی بہن کا وواہ ماسٹر امرناتھ جی نوکل سکول کے ہیڈ ماسٹر کے ساتھ کرایا گیا۔ ورپکش کی اور سے ۱۶ روپے اور کنیا پکش کی اور سے ۵ روپے دان دیا گیا۔ مہاشہ گردھاری لال کا بھی وواہ سنسکار ہوا۔ ۵ روپیہ دان ملا۔ مہاشہ امرناتھ جی بھجن اپدیشک نے تین چار روز پرچار کیا۔ استریوں میں شریمتی دروپدی دیوی دھرم پتنی پردھان سماج بڑی لگن سے پرچار کرتی ہیں۔ مندر نرمان کے لئے دھن کی آوشیکتا ہے۔ دانی سجن دھیان دیں ۔ (وشمبر ناتھ منتری)

سالوشن مشن ہوشیارپور

نے اپنے خط نمبر ۵۳۴ مورخہ ۲۸-۲-۴۰

سکے قدیم مردم شماری کے کمشنر دہلی سے درخواست کی ہے۔ کہ گورنمنٹ سنگھال برہمن، کھرہان - اوراؤں - بنجارہ - کندرو - سادہ - ہنو - خاکہ - کنجوری آدی جاتیوں کو آئندہ مردم شماری میں ہندو لکھا جاوے ۔ (نند سنگھ منتری)

گورو کل اندر پرستھ

سالانہ جلسہ فروری کے آخر میں خوب اتساہ سے منایا گیا۔ سوامی کیولانند جی کی صدارت میں دن ہر جگہ سمیلن، شری ... جی کی صدارت میں گو رکھشا سمیلن - پنڈت ... جی کی صدارت میں مردم شماری اور آریہ سماج کا کرتویہ وشے پر ہوا۔ اور پنڈت ... جی کی ادھیکشتا میں سنگیت سمیلن ہوا۔ سوامی کیولا نند نے انعامات تقسیم کئے۔ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اپیل پر لگ بھگ دس ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔ شری ایم ایس اینے کی صدارت میں سرو دھرم سمیلن ہوا۔ بدھ دھرم کی طرف سے شری راہل جی سکھوں کی اور سے گیانی ہرنام سنگھ اور آریہ سماج کی اور سے پنڈت ہری شرن نے حصہ لیا۔ پنڈت گیا نیندر صوفی کے بھی ویاکھیان ہوئے ۔ (مکھیہ ادھشٹاتا)

کھلوال

مہاشہ گلاب رائے کی پتری کا وواہ پنڈت سوم دیو نے کرایا۔ چالیس روپے دان ملا۔ وارشک اتسو ۱۲ سے ۱۵ اپریل تک ہوگا۔ سوامی سردانند جی سے پرارتھنا کی گئی ہے کہ اوشیہ پدھاریں ۔ (منتری)

گورو کل کورو کشیتر

سالانہ جلسہ ختم ہوا۔ نگر کیرتن ہوا۔ اوم کی پتاکا لہرائی گئی۔ گیارہ نئے برہمچاری داخل ہوئے۔ پنڈت نیکی رام اور پنڈت گیان چند جی کے ویاکھیان ہوئے۔ سانگ ... کی نیتی پر واد ودواد سمیلن میں پنڈت رام گوپال۔ پنڈت پریہ ورت نے بھاگ لیا۔ کتھائیں ہوئیں۔ سنگیت سمیلن ہوا۔ تقریباً ۵ ہزار دان آیا ۔

برہمچاریوں کے شریر دار فوٹو لے کر جو منگوانا چاہیں منگوا لیں۔ جو بھائی اپنے بالکوں کو داخل کروانا چاہیں اب بھی داخل کروا سکتے ہیں ۔ (مینیجر)

راج آریہ سبھا کی میٹنگ

اکھل بھارت نیائے راج آریہ سبھا کا ادھیویشن تاریخ ۱۵-۱-۱۵ اپریل کو آریہ مندر گھنٹہ گھر ... میں ہوگا جس میں سبھا کی وردھی پر ورتیوں تتھا بھوشیہ کے پروگرام پر وچار ہوگا۔ ممبروں سے نویدن ہے کہ سمیہ پر ...

گورو کل کانگڑی کے جلسہ پر شری بت اپنے کا دیکشانت بھاشن

(بقیہ صفحہ ۵ سے آگے)

...دھرم پرچار کے نو دوش بھیش میں ... ہوتا ہے۔ اشٹریہ دشو ودیالیوں ... ہونا چاہیئے۔ کہ وہ جاتی ... کو اس یوگیہ بنا دیں۔ کہ وہ سفسا ... میں دوسرے پچھاڑنہ کھائیں ... ۵۰ درشنوں سے بھارت اپنے ہی ... آگے بڑھنے کی ہمیشہ یا کرتا رہا ہے ... ہو گیا ہے۔ کہ ہماری آتم رکشا ... واستوک ردکاوٹ ... سمجھتا ہی ... ستیہ اور سوتنتر شاسن کی ستھاپنا کرنا ... کی رکشا کیسے ہو سکتی ہے؟ ... ایک انگریز دوارا بھارتیوں ... پوچھا جاتا ہے۔ تو میرا خون کھول اٹھتا ہے۔ کیونکہ بھارتیوں کی ... کے بعد انہیں پورن پتا پہنتا ... والا دیا ہے۔ ... جبلی پر جاتا ... جب تک بھارتیہ اپنی رکھشا کی ذمہ نہیں لے لیتے۔ سوتنتر بھارت ... کیول سوپن ماتر ہی ہے۔ ... راشٹر کی رکھشا میں سمرتھ دیکتیوں ... کی مہتا الوجھو کی جب ... رہی تھی ... اور یہ متر تھا دیش گورو ڈاکٹر مونجے ... پورا اتساہ تھا اگن سے ... کا یہ ... سے پہلے کوئی بھی یہ تین اس ... نہیں کیا گیا۔ ستیہ اور تھا اہنسا ... رتن شو کاؤں کے سنت شرومنیہ ... گاندھی کے الویائی بننے کا دعویٰ کرنے ... ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو نا سمک ... ودیالیہ کی ستھاپنا پر ... کی درشٹی ڈالتے ہیں۔ مجھے وشواس ... شکشنالیہ کی ستھاپنا دوارا اس ... کی جو ڈاکٹر مونجے نے کی ... زیکشن کے انتر دیش اُسے کبھی ... نہیں کرے گا۔

مجھے پورن آشا ہے کہ اس مہان شکشا ... شاستری جب یہاں یہ ویدک ... تھا ویدک پویتراؤں دوارا لو یوکوں ... مہان آدیوں کے گے تم اشترا ادھیکاری ... پہن رہے ہیں۔ جنہوں نے ... دیشو میں ویدک سنسکرتی کی تپایا کا ... یووکوں کی سینک شکشا کی ... بل دیں گے۔

گورو ور آچاریہ کے اس آدرش کو نویووکوں کو ... رکھنا چاہیئے۔

"ادیہ پتر ویدان پرشٹھتا سنشر دھنو ادھم براہمن ادم کشاترم شاپادپی شرادپی"

اسی آدرش کو پیتا کے برہمچاری کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ مجھے وشواس ہے کہ ... یا کہ یہ سنستھا بھارت راشٹر کو اکشتر یتھا چمتکار شکتی والے، وگیان تھا کلا کے گیان سے پردیپت راشٹر گوپ یوجت دکیتیوں کے دینے میں سمرتھ ہو سکے گا۔

ایتریہ براہمن میں کہا ہے :-

لیسیوم دوواں براہمنوں راشٹر گو پہ یہ دھتہ تیسے کشیترن کشترم بلیبی بل مرت ہوتے، لیسیوم دوواں براہمنوں راشٹر گو پہ یہ دھتہ تیہ وشہ سنجاتے ہیم۔ نسو بر ...

جو راشٹر بدھ اور شانتی کی کلاؤں میں سمان روپ سے دکش راشٹر گو پہ پرومتوں دوارا سنپالت ہوتا ہے اس کی سینک جاتیاں ویرتا سے پری پورن ہوں گی۔ تتھا اس کے پرشرم کے مستک ... بیوپاری تتھا کرم کر ایک منسک ہوں گے ایسا دیش سب کشیتروں میں سمان روپ سے سمردھی پراپت کرے گا۔

سنسار چکر

ہفتہ بھر کی — مختصر خبریں

— وزیر ہند نے ہندو مسلمانوں میں مصالحت کی کوشش جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

— خاکساروں کے لاہور کی مسجدوں میں پھر اجتماع ہو رہے ہیں۔ کیا پھر گڑبڑ ہو گی؟

— نواب یار جنگ مصالحت کے لیئے وزیر اعظم سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔

— شری گھنشیام سنگھ گپت و لالہ دیش بندھو گپتا نے ۳/ اپریل کو پاکستانی سکیم کے آریہ سماجیوں پر اثر کو واضح کرنے کے لیئے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔

— سر چھوٹو رام اور سر سندر سنگھ مجیٹھیا نے پاکستانی سکیم کو احمقانہ قرار دیا ہے سر سکندر خاموش ہیں۔

— مولانا آزاد پاکستانی سکیم کی حمایت کرنے کو تیار نہیں۔ نا بہ حیثیت مسلمان نہ بہ حیثیت ہندوستانی۔

— سر اوڈوائیر کے قاتل اودھم سنگھ پر فرد جرم لگا کر اسے سیشن سپرد کر دیا گیا ہے۔

— قبائلی لشکروں نے فقیر ایپی کی مخالفت میں ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

— لکھنؤ میں شیعہ سُنی تنازعہ پھر شروع ہو گیا ہے۔

— گورنر اڑیسہ نے سرکاری ملازموں کے لیئے کھدر خریدنے کی ممانعت کر دی ہے۔

— مہاتما گاندھی نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں نے آئندہ جدوجہد کی تیاری کر لی ہے۔ آپ کا کہنا ہے۔ کہ اگر تمام ہندوستان کھدر پہنے تو آزادی آج مل سکتی ہے۔

— وزیر اعظم برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ فرانس اور برطانیہ جرمنی سے صلح کی گفت و شنید اسوقت تک نہ کریں گے۔ جب تک دونوں متفق نہ ہوں۔

— یو۔پی کانگرس کو سپریم ستیہ گرہ کونسل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

— مسٹر راجگوپال آچاریہ کے بیان کے مطابق مہاتما گاندھی کو برطانوی گورنمنٹ پر کوئی اعتماد نہیں رہا۔

— آئندہ سول نافرمانی میں ایک لاکھ سے زیادہ ستیہ گرہی ہوں گے۔ پچاس ہزار ستیہ گرہی صرف یو۔پی دے گا۔

— الہ آباد میں روز قتل کا کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ چار سو اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ آنریری پولیس بھرتی کی جائے گی۔

— کانگرس سے سمجھوتہ کی ایک اور کوشش کے لیئے وائسرے مئی میں برطانوی گورنمنٹ سے مشورہ کرنے انگلینڈ جائیں گے۔

— جرمن فوجیں بلجیم اور ہالینڈ پر حملہ کرنے کو تیار بیٹھی ہیں۔ روس کے ساتھ جنگ کرنا برطانیہ کی پالیسی میں داخل نہیں۔

— مسٹر موہن لال پردھان ہریجن پولیٹیکل لیگ نے ہریجنوں کو آئندہ مردم شماری میں اپنے آپ کو ہندو لکھانے کی اپیل کی ہے۔

— پنجاب اسمبلی میں قانون امداد مقروضین کے ترمیمی بل پر بحث ہو رہی ہے۔

— پشاور کے خاکسار اخبار "سرحد" سے ضمانت طلب کر لی گئی ہے۔

— فوج میں کھتریوں کی بھرتی پر کوئی پابندی نہیں۔

— اٹاوہ سٹیشن پر ہندو مسلم فساد ہو جانے سے دس اشخاص شدید زخمی ہو گئے۔

— لائل پور کی ایک مسجد میں ایک مسلمان نے نماز پڑھتے ہوئے ایک دوسرے مسلمان پر قاتلانہ حملہ کر کے زخمی کر دیا۔

— جنوبی ہند کے مسلمان مسٹر جناح کی رہنمائی قبول نہیں کرتے۔

آریہ سماجوں کی لائیبریریوں کیلئے اپیوگی پُستکیں

برہتر بھارت:- (لیکھک پنڈت چندر گپت ویدالنکار) سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح چین۔ جاپان۔ جاوا۔ کمبوڈیا۔ ترکستان۔ افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہُوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ مجلد پونے پانچ روپے۔ بنا جلد چار روپے

آتم میمانسا (لیکھک پروفیسر نند لال جی کھنہ) شردھانند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پشپ ہے جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت وِستار پُوروک منورنجک اور رچتی یکت پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پُستک ہے۔

ویدک وِنے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گورو کل کانگڑی) تین حصّوں میں ہے۔ جس میں چار چار ماس کے لیئے ہر ایک دن کے لیئے ایک ایک ویدک پاتہ ناد یا کھیا سہت دی گئی ہے۔ اور ہر ماس کے لیئے ویایام ودھی بھی۔ اس کا گجراتی میں انوواد بھی ہو چکا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی حصّہ ایک روپیہ (ع)

دُوسری کتابیں (۱) سندھیا رہسیہ ایک روپیہ (سندھیا سُمن ایک روپیہ (۲) وید گیتانجلی دو روپے۔ (۴) بھارت ورش کا اتہاس سوا پانچ روپے (۵) عمل حکمت ... (۶) سوامی شردھانند کے اپدیش دو لو دگیان پونے دو روپے۔ (۶) سوم سرود پونے دو روپے۔ (۷) ... (۸) برہمچریہ سندیش دو روپے (۹) استریوں کی شکشا سوا روپیہ (۱۰) ... حصّے ڈیڑھ روپیہ (۱۱) منو و گیان پونے چار روپے (۱۱) گورو کل کا اتہاس ۲/ (۱۲) استوپ ... ن کلا تین روپے (۱۳) نروکت بھاشیہ ساڑھے سات ... ڈیڑھ روپیہ (۱۵) گورو کل ڈائری ۳/ (۱۴) کلیان مارگ کا پتھک ڈیڑھ روپیہ (۱۶) رشی دیانند کا پتر ویوہار (۱۷) ... پردلیکا دو حصّے دو روپے۔ ...

سب آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پُستکیں منگوا دیں گی انہیں ... فیصدی

رعایت کمیشن دیا جاوے گا

مینجر پُستک بھنڈار گورو کل کانگڑی۔ (ضلع سہارنپور)

Haridwar. Digitized by eGangotri

(بقیہ مضمون "پرماتما کا سروپ")
(صفحہ ۷ سے آگے)

یدی اسکے اپنے جیون میں یہ وستو نہیں تو یہ اپدیش نضول ہے ۔ کوئی آدمی اسکو سننے کے لئے یا کاریہ میں لانے کے لئے تیار نہ ہوگا کہ وہ اپنا سب کچھ سمرپن کر دے ۔ اور اس کے بدلے میں اسے کچھ نہ ملے ۔ اس لئے ہماری ایشور کی پوجا اسکو آہستہ آہستہ پراپت کرنے کا سادھن نہیں بلکہ ہمارے مارگ میں ان رکاوٹوں کو جو ہمارے سنیوگ میں بادھا ڈالیں ۔ ان کے نراکرن کے لئے ہے ۔

اپنشد میں کہا ہے "शरवत्तन्मयो भवेत" بان کے لکشیہ کے سمان پرماتما میں تالین ہو جانا اور اپنے کو اس سے اچھا دت دیکھنا کیول من کی ایکاگرتا ہی نہیں بلکہ یہ ہمارے سارے جگت کو اس میں تلین ہو جانے کا سادھن ہے ہمیں اپنے سارے وچاروں میں اور سارے کاموں میں اس انت کی پوجا کرنی چاہیئے ۔ ہمارے جیون کے پرتیک دن میں اس سچائی کا آسان طریقہ چلا جاوے

को हि शवान्यात कः पश्यात
यदेषा काश आनंदान स्यात

سنسار میں کون جی سکتا اور کون پران لے سکتا ہے یدی اس آکاش میں وہ پرماتما ویاپک نہ ہوتا ہم اپنے سارے کاریوں میں اس انت شکتی کے پرورتساہن کو پراپت کر رہے ہیں ۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انت ہماری پراپتی کا سادھن ہے ۔ اسلئے اس کا ہونا یا نہ ہونا ہمارے لئے سمان ہے ۔ ہاں اس پراپتی کا مطلب اس کو پورن روپ سے پراپت کر لینا ہے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ انت پراپت نہیں ہو سکتا لیکن ہمیں اس بات کو سمجھنا چاہیئے کہ منش کی سب سے بڑی پرسنتا کسی چیز کو آدھین رکھنے میں نہیں بلکہ اسے پراپت کرنے میں ہے یہی بات پرماتما کے وشے میں بھی سنیہ ہے ۔

دو تحفے

سنجیونی :۔ استریوں کے روگ "پردر" (حیض کا درد سے آنا خون کا زیادہ ہونا ۔ پیڑو میں درد رہنا) کی ہزاروں استریوں کی آزمودہ اچوک اور بہترین دوائی جس سے بیس بیس سال کی روگی استریوں نے بھی فائدہ اٹھایا ہے ۔
قیمت ۲۱ روز کے مکمل کورس کی ۲ روپے محصول ڈاک ۷ ؍ **"نین جیوتی سرمہ"** جو تجربہ سے آنکھوں کے تمام امراض کیلئے مفید ثابت ہو چکا ہے قیمت فی شیشی ۱ ؍ ۔ پتہ :۔ آریہ معرفت "پرکاش" لاہور

(بقیہ "مختصر افسانہ")
(صفحہ ۶ سے آگے)

کی شکل میں ہو ۔
مگر میری دلیل سے متفق نہ تھا ۔ میں نے نہایت تحمل کے ساتھ کہا ۔ آپ کا یہ خیال ہے اور میرا یہ خیال ۔ اب فیصلہ کون کرے ۔

معاملہ پچاس روپیہ کا تھا ۔ نزدیک ہی ان کا بڑا دفتر تھا ۔ ہم وہاں گئے ۔ اور ان کے بڑے افسر نے میری بات مان لی محصول پہننے والے کپڑوں پر نہ لگنا چاہیئے تھا ۔ اور چاہے وہ نئے ہی دکھائی دیتے تھے ۔ لیکن ایک دوبارہ ان کا استعمال ہو چکا تھا ۔ جب وہاں سے چلے تو میں نے ان سے کہا ۔ بس میرا نیم دھرم یہی ہے ۔ کہ کسی چیز سے بچنے کے لئے گناہ پر تیار ہونے کے بدلے اس کا مقابلہ کرنا بہتر سمجھتا ہوں ۔

(ایک وکیل صاحب)

بقیہ آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کی سہایتا کیجئے
صفحہ ۱۰ سے آگے

دو مہری پستکیں لے لیں ۔ (۳) انگریزی بھاشیہ

کے خریدار بن جائیں ۔ اور لندن انتیمیت اگر یہ پچیس روپے پیشگی بھیج دیں ۔ جو انگریزی جانتے ہیں ۔ وہ خود خریدار بنیں ۔ جو انگریزی نہیں جانتے اور پرماتما نے انہیں سمرتھ دی ہے تو وہ اپنے خرچ پر ہندوستان کی یا کسی غیر ملک کی لائبریری میں کم از کم ایک سیٹ رکھوا دیں ۔ اس سے ہدت پرچار ہوگا ۔ اس مہان کاریہ پر پچاس ساٹھ ہزار روپے کے خرچ کا اندازہ ہے ۔ یہ رقم مندرجہ بالا تین طریقوں سے آریہ جنتا کو اسے تھوڑے عرصہ میں بہم پہنچانی چاہیئے ۔ انگریزی بھاشیہ کے بعد منڈل اردو بھاشیہ کی اور دھیان دے گا ۔ آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے پورن آشا ہے ۔ کہ وہ میرے اس نویدن پر دھیان دے کر یتھا شکتی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کو ارتھیہ سہایتا سہیوگ دیں گے ۔

(ایڈیٹر "پرکاش" لاہور)

بقیہ "امر بھید"
(صفحہ ۹ سے آگے)

ہو تو بہتر نوین چندر کا بہتر ہی پدیا کے ساتھ شبھ سمبندھ ہو جائے ۔
ادھر پدیا اور نوین کی بھاگیہ جا رہے ہو گئیں

دونوں کے مکھ پر اپوروہ اُلاس تھا ۔
ماں :۔ یہی تو میرے من میں تھا ۔
ایک سپتاہ کے بعد نوین چندر اور پدیا شبھ پانی گرہن سنسکار ہو گیا ۔ پرماتما اپنے دیش واپس لوٹ گئے ۔
پدیا بدھو ماں کے پاس ٹھہر لگی ۔ اور سدا اس کی سیوا اور شسرشا میں تت پر رہتی تھی ۔

دس ورشوں بعد
بھارت کی راجنیتک پرستھیتوں میں ہو چکا تھا ۔ نوجوانوں کے ہردے پریم کی بھاونا گھر کر چکی تھی ۔ سب چاہتے تھے ۔ کہ بھارت کو پورن سوراجیہ پراپت ہو جوشیلے نوین کے ہردے میں بھی اُچیتم شکھر پر راشٹریہ جھنڈا لہرانے کی درڑھ بھاونا رہتی تھی ۔

نوین نے پدیا کے ساتھ وہاں جانا گیا ۔ ادھر نوین کی ماں کا بھی سورگ واس ہو چکا تھا ۔ کئی دنوں کے سفر کرنے کے پشچات اپنے پرانے گھر میں پہنچ گئے ۔ جو جنگل میں تھا ۔ وہاں کیول اسکا سمرتی چہن باقی تھا وہ گندر سے ترنگا پراپت کر کے لہرانے اور رکھا ۔ پرنتو بابو تمہاری دھرم پتنی کا چتر پہنچ گئے تھے ۔ (انہوں نے جھنڈا سادر نوین کے ہاتھوں سونپا ۔)

دونوں دیکھتی ہمالیہ کے برف بھری گھاٹیوں کو بڑے دھیرج پورک پار کر گئے ۔ ادھر سوتنترتا دوس کے پہنچنے کچھ ہی دن اوشیش رہ گئے تھے اور پدیا نے پرکرتی کو شوبھا دھارن کئے ہوئے دیکھا ۔ وہ وہاں تک پہنچے انہیں برفیلی چٹانوں پر سے گزرنا تھا ادھر شیتکو سہن کرتی ہوئی پدیا کے برف میں دھنس گئے ۔ وہ وہیں اچیت ہو کر گر پڑی ۔ ادھر نوین تو آگے آگے اپنی دھن میں مست تھا ۔ بڑے دھیرج سے شیشے جیسی چٹانوں پر برفیلی وایو منڈل گزر رہا تھا ۔ دھیرے دھیرے اس کی رگوں میں رکت کا سنچار مند پڑ رہا تھا ۔ ٹھیک سوتنترتا دوس کے پربھات کو اس ہمالیہ کی چوٹی پر وہ سدا کے لئے سو گیا ۔ اس کا جھنڈا شان سے اچیتم چوٹی سے کچھ ہی نیچے لہرا رہا ۔

دونوں انت کے ساتھی امر بھید کے بھید کو چھپکے گئے ۔

"پرکاش" کے خریداروں کیلئے رعایتی اعلان

ایک روپیہ کی کتابیں مفت } نیچے لکھی سول پستکوں میں سے اپنی پسند کی ایک روپیہ کی پستکیں "پرکاش" کا ہر نیا گاہک "پرکاش" کا سالانہ چندہ بھیجکر بالکل مفت منگوا سکتا ہے ۔ پرانے خریدار جن کا چندہ ختم ہونے والا ہے ۔ وہ دو سال کا چندہ پیشگی بھیجکر اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ **پرانے خریداروں کو نصف قیمت پر** ۔ لیکن جو ایسا نہیں کرنا چاہتے انہیں تمام کتابیں یا جو وہ منگوانا چاہیں ۔ نصف قیمت پر دی جاویں گی ۔ کتب مندرجہ ذیل ہیں

گیتا گان } جو گیتا کا شلوک وار اردو نظم میں مکمل انوواد ہے ۔ خوبی یہ ہے کہ ایک ایک شلوک کا انوواد ایک ایک شعر میں کیا گیا ہے ۔ گیتا کے سوادھیائے کا لطف اٹھانا ہو تو گیتا گان کو ضرور منگا کر دیکھئے ۔ ... اور ادھر دوسرے پڑھ کر آنند آجاتا ہے ۔ گھر گھر اس پستک کا سوادھیائے ہوتا ہے ۔ مہاتما گاندھی جی نے تعریف کی ہے ۔ اخباروں اور ودوانوں نے متفقہ طور پر اس کی تعریف کی ہے ۔ ۱۱۲ صفحات بڑھیا کاغذ ۔ اعلیٰ چھپائی منوہر جلد موٹا ٹائپ ۔ قیمت ۸ ؍ ۔ اردو ۶ ؍ ۔ **رشی گان** :۔ رشی دیانند کی ۲۳ ادبی دلکش ۲۶۶ دوہوں میں مکمل جیونی ہے ۔ یہ وہی آتما ہے جس نے کچھ ادھیلے میں گر کر سدھار کیا ۔ یہ اعلیٰ تعلیم جھوم اٹھے تھے ۔ اور استریوں کے لئے اس پستک ... کی اچھا پرگٹ کی تھی ۔ ہندی ۲ ؍ اردو ۳ ؍
ہتیشی رامائن :۔ بالمیکی رامائن کا دوہوں میں سار بچوں اور استریوں کے لئے اتی اُپیوگی ہے ۔ قیمت ہندی ۲ ؍ اردو دو پیسے ۔ **اپنشد گان** :۔ (حصہ پہلا) ایش ۔ دامید اپنشد کے شلوک ۔ وار دوہوں میں پورا ترجمہ ہے ۔ پربھو بھگتی کے رس میں ڈوبے ہوئے مدھر اور سرل دوہوں کا لطف لیجئے ۔ ہندی ۳ ؍ اردو ۴ ؍
سندھیا گان :۔ سندھیا کے منتروں کا ارتھ عام طور پر نہ سمجھ سکنے سے سندھیا میں من نہیں لگتا ۔ اس میں منتر کے نیچے ارتھ ایک ایک دوہے میں کر دیا گیا ہے ۔ منتروں کے ساتھ دوہے یاد کر لیجئے ۔ اور سندھیا کرتے سمے من میں دوہوں کو گائیے ۔ کچھ ہی دنوں بعد من نہ لگنے کی شکایت دور ہو جائیگی ۔ اور سندھیا میں بڑا آنند آنے لگیگا ۔ پرچار کے لئے بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹئے ۔ ہندی ایک پیسہ ۔ اردو ۔ ... محصول ڈاک سوا ڈیڑھ دیگر اردو کتابیں
(۱) آریہ سماج کیا ہے ؟ ۲ ؍ (۲) ویدک دھرم کی فضیلت ۲ ؍ (۳) پران پول پرکاش ۸ ؍ (۴) مورتی پوجا کی حقیقت ۴ ؍ (۵) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ ؍ (۶) جیون مکت درپن ۸ ؍ (۷) آنند پتھ ۲ ؍ (۸) پریم مرلی ۸ ؍ (۹) دیانند سرت ۶ ؍ (۱۰) مشعل ہدایت ۲ ؍ (۱۱) جاہ بحث ۳ ؍
مینجر "پرکاش" لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سواستھ رکھشا

کس چیز کی بدہضمی کس چیز سے دور ہوتی ہے

کی نمکین کو سایانی سے
بیس کے دودھ کی نمک سیندھا سے
کے دودھ کی شہد اور سونف سے
کی پودینہ اور شہد سے
کی نمک اور کالی مرچ یا کھانڈ سے
کی سمندر جھاگ سے
کی لونگ سے
(لکڑی) کی اجوائن اور نمک سے
کی تازہ دودھ سے
کی شہد سے
کی سونٹھ سے
کی کانجی یا سرکہ سے
کی گڑ یا گرم پانی سے
کی گلقند سے
کی گھی۔ گرم مصالحہ۔ نمک سے
کی سونٹھ اور نمک سے
چاول کی نمک و کالی مرچ سے
چائے کی۔ دالف یا دودھ سے
کی کیوڑ سے
خربوزہ کی کیوڑ یا شہد سے
کی سکنجبین یا کھیرا سے
کی سونٹھ۔ نمک۔ زیرہ سے
کی کھٹائی سے
قند کی دہی یا سرکہ سے
کی سرکہ سے
کی دار چینی گلقند سے
سنگھاڑہ کی ناگرموتھا سے
شہد کی انار دانہ۔ دھنیا سے۔

میں ریفلیس ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست ۔۔۔ بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Omar & Co
Karachi.

جیون کو سورگ دھام بنانے کیلئے

جیون کا آنند دونوں حصے ۱۲
ہیپّر لشٹھی یگیہ یعنی سکھی گرہستھ قیمت ۱۲
(سنشودھت دیری وردھت)

ضرور پڑھیئے۔ آپکی جیون نیا زراشا کے گہرے سمندر سے پار اتر جائیگی۔

پوجیہ شری مہاتما نارائن سوامی جی بکمت بھومکا اور شاستر ارتھ مہارتھی رامچندر دہلوی۔
مہوپدیشک آدی ودوانوں کی اعلیٰ سمتیاں گرنتھوں کی انمتا کی ڈیونک ہیں۔

لیکھک آریہ جگت کے پرستدہ ودوان ودیا بھوشن شری پنڈت سرنید شرماجی گوڑ کاویہ وید تیرتھ ساہتیہ ایادرن آیوروید بھشگ رتن۔ سابق مہوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور گوروکل کانگڑی ویرپرمت آریہ سماج حصار۔ ملتان۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ مانڈلے (برما) راولپنڈی دہلی وغیرہ

جیون کا آنند دونوں حصے

جس ویکتی کے ہاتھ میں ہیں۔ اُس سے سمست روگ شوک کوسوں دور بھاگ جاتے ہیں اور وہ ویکتی بالسارک آنند کا سچا اُپ بھوگتا بن جاتا ہے۔ اس میں وید کی گنگا جمنا سرسوتی آدی ندیوں اور تریوینی کے سنان سے پاپ ناش اور شریر کی ۱۰۲۰۱ ۲۲ ۷ لس نا ڑیوں کا لوگ ورن تتھا بغیر دوا کے رج ویریہ کی رکشا کے لئے یوگ ودھی کا پورا ودان ہے۔ آپ کے جیون کی نراشا جنک کالی کالی گھنگھور گھٹائیں اس گرنتھ کے پڑھنے اور سننے ماتر سے ہی چھنّ بھنّ ہو جائیں گی۔ تتھا دیمک کی طرح ہی روگ شوک سے گھرا ہوا جیرن شریر اور نیرس ہوا ہوا آپ کا جیون یکدم ہرا بھرا ہو کر لہلہانے لگے گا۔ اس میں مخصوص سر پیڑت ہونے والے پرتیک روگ کا کارن ندان اور انبھوت چکتسا ہے۔ بس ایک بار پڑھ دیکھئے آنکھیں کھل جائیں گی۔ اس کو پڑھ کر شیش بچے ہوئے اپنے جیون کی رکھشا کیجئے۔ نہیں تو پچھتانا پڑے گا

ہیپّر لشٹھی یگیہ یعنی سکھی گرہستھ

یگیہ کو کام دھاک کہا ہے۔ کیونکہ اس کے ودّھانش اپنی پرنیک کامنا کو پورا کرتا ہے۔ پرنتو کس ودھی سے اور کیسے ؟ سو اس بات کا اس میں سپشٹ ورنن ہے۔ اگر یگیوں کے چمتکار کو آپ اس کلجگ میں بھی اپنی آنکھوں سے پرتیکش دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک بار اس ہیپّر لشٹھی یگیہ کو اوشیہ ہی پڑھ جائیے۔ ہیپّر نراش دُکھی استری پرشوں کا اندھیرا گھر مہاراج دشرتھ کی طرح ہی ہیپّر سیند رکے درشن سے جگمگا اٹھے گا۔ نوذیتی اور یووک سماج اسے پڑھ کر اپنی اُت کنٹھت کامناؤں کو سپھل اور نیرس جیون کو سپھل بنا سکتے ہیں۔

اُپنیشدوں کی پستکیں

ویدمیں سرشٹی کی اُتپتی ہے۔ مہرشی بھجنوپدیش چکتسا ۲ر۔ شبھ سندیش ڈیڑھ آنہ۔ وید ودیا انگ ڈیڑھ آنہ۔ بھجنیک پردہ دو آنے (۲ر)

ملنے کا پتہ

شری پنڈت سرنید شرما گوڑ بکڈپو اینڈ ہاؤس دہلی

دلچسپیاں

موٹریں قدرتی گیس سے چلینگی

ٹوکیو کی خبر ہے کہ جاپان کی گورنمنٹ نے ۳۰ لاکھ ین اپنے ۴۰-۱۹۴۱ء کے بجٹ میں اس مطلب کے لئے منظور کئے ہیں کہ اس رقم سے مختلف قدرتی گیسوں سے موٹروں کو چلانے کے کام کو وسیع پیمانے پر چلانے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ تین سال سے وہاں پٹرول کی بجائے موٹر کو ریل ایندھن اور چارکول سے چلائی جا رہی ہیں۔ یہ ہے جاپان کی عقلمندی اور کفایت شعاری کا ایک بین ثبوت۔

روس اور فن لینڈ کی لڑائی کا اعداد و شمار

ہیلسنکی کی اطلاع ہے۔ کہ روس اور فن لینڈ کی لڑائی میں دونو کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ فن لینڈ کے ۱۵ ہزار آدمی مارے گئے۔ نو ہزار عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ ۲۵ ہزار بچے یتیم و اناتھ ہو گئے۔ پانچ ہزار مکانات روسیوں کی بمباری سے تباہ ہو گئے۔ اور روس کے پندرہ سو ٹینک، ۷ سو ہوائی جہاز تباہ ہو گئے۔ ۱۷ ہزار سپاہی اور چار ہزار افسر مارے گئے۔ ۸۰ لاکھ کی جائیداد تباہ ہو گئی۔

بیکاروں کی نئی فوج !

پنجاب یونیورسٹی کے امسال میٹرک کا امتحان دینے والوں کی تعداد ۲۷ ہزار ہے۔ مدراس یونیورسٹی کے طلبا کی ۲۵ ہزار اسی طرح دوسری یونیورسٹیوں کے طلباء کی ہوگی۔ بیکاروں کی یہ نئی فوج کیا کرے گی ؟

لڑکیاں لڑکوں کو بیکار بنا رہی ہیں

بمبئی کی اطلاع ہے۔ کہ وہاں کی نوکریوں میں اب پرش سٹینو ٹائپسٹ رکھنے بند ہو رہے ہیں۔ ان کی جگہ لڑکیاں لے رہی ہیں جن دو کانوں اور دفتروں میں لڑکیاں کام کرتی ہیں۔ ان کی بکری زیادہ ہوتی ہے پچھلے سال صرف پندرہ سولڑکیاں سٹینو گرافی سیکھ رہی تھیں۔ اب ان کی تعداد بڑھ کر دو ہزار ہو گئی ہے۔

آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر نے وہ کام کئے ہیں جو لاکھوں روپے چندہ کرنیوالی سبھائیں نہیں کر پائیں

مندرجہ ذیل پانچ سوالوں کا کہ

۱:- چاروں ویدوں کا سمپورن منتر ہی انوواد کس نے چھپوایا ؟

۲:- رشی دیانند کا مستند بڑا جیون چرتر کس نے پرکاشت کیا ؟

۳:- جابانے میں ستیارتھ پرکاش اور دو انے میں سنسکار ودھی کس نے دی ؟

۴:- سمیہ سمیہ پر سستا اور اپیوگی ساہتیہ چھاپ کر ورجنیوں کو منہ کس نے بند کیا ؟

۵:- انگریزی میں ویدوں کا بھاشیہ چھپوانے کی ذمہ داری کس نے لی ہے ؟

ایک ہی جواب ہے اور وہ یہ کہ :-

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے

ایسی حالت میں اسکی سہائتا کرنا کیا پرتیک آریہ کا کرتویہ نہیں ہو جاتا ؟

اتنا کرنے پر بھی وہ کسی سے چندہ نہیں لیتا والا نہیں مانگتا ؟

مندرجہ ذیل پانچ طریقوں سے آپ اسکی سہائتا کر سکتے ہیں :-

۱:- آپ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید لیں۔

۲:- رشی کا بڑا جیون چرتر قیمتی [illegible] روپیہ اور دیگر دس بیس روپیہ کی پستکیں خرید لیں۔

۳:- ہندی وید بھاشیہ کا پورا سیٹ (قیمتی ۴۲ روپے) خرید لیں۔

۴:- اگر آپ خود انگریزی جانتے ہیں تو انگریزی بھاشیہ کے گراہک بن جائیں اور [illegible] ۲۵ روپے پیشگی بھیج دیں۔

۵:- اگر آپ انگریزی نہیں جانتے تو اپنے خرچ سے کسی اچھی لائبریری میں ایک انگریزی [illegible]

یہ پانچ طریقے اتنے سہل ہیں کہ آپ

کسی ایک یا پانچوں پر آسانی سے عمل کر سکتے ہیں

سوچئے نہیں - منڈل کے حصے خریدیئے، وید بھاشیہ سیٹ منگوایئے، پستکیں خریدیئے، کسی نہ کسی طرح سے اسکی سہائتا ضرور کیجئے

ویدوں کے انگریزی بھاشیہ کا کام

ابھی شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کے لئے اسے پچاس ساٹھ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ ایکن وہ سبھاؤں کی طرح چندہ دیا وان نہیں لینا چاہتا۔ اور روپیہ کے بنا یہ کام بھی نہیں ہو سکتا۔ اسلئے وہ ضروری چاہتا ہے۔ کہ آپ مندرجہ بالا پانچ طریقوں سے جس طرح بھی اسکی مدد کریں۔ جو کام لاکھوں روپیہ چندہ جمع کرنیوالی سبھائیں ابتک نہیں کر سکیں وہ کام منڈل نے کئے ہیں۔ اسلئے آج ہی منڈل کا پراسپکٹس اور فہرست کتب منگوا کر ملاحظہ کیجئے۔

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

۱:- ہر سال منافع ملتا ہے۔ ۲:- مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہے منڈل ایک حد تک پر روپیہ لگاتا ہے۔ ۳:- اس روپے کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے میں لگاتا ہے ۴:- اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصے داروں کو [illegible] قیمت پر دیتا ہے۔ ۵:- مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل غریب قیمت پر کے ذریعہ کے اصول پر پرچار کے لئے دیتا ہے۔ ۶:- منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے کیونکہ ایک حصہ دس روپیہ کا ہے جو قسطوں میں لیا جاتا ہے۔ ۷:- منڈل اپنی کتابیں ماہواری قسطوں پر ادھار بھی حصے داروں کو دیتا ہے۔ ۸:- بیروزگار پرشارتھی آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے۔ ۹:- پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے۔ ۱۰:- چاروں ویدوں اور دیگر ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں ان کا پرچار کر کے جہان کا ریہ آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے۔

چاروں وید مول بمعہ ہندی انوواد ! [illegible] روپیہ [illegible] بکر ایک حصہ میں [illegible] [illegible] منگوائیں۔ [illegible] یجروید مکمل [illegible] اتھروید مکمل چار جلدوں میں [illegible] روپیہ گوید مکمل ۶ جلدوں میں ۸ روپیہ۔

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

۱:- ستیارتھ پرکاش ۴ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۴ر ۲:- سنسکار ودھی ۲ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۲ر ۳:- رگویدادی بھاشیہ بھومکا ۸ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۸ر ۴:- ولیوہار بھانو ۱ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر [illegible] ۵:- پنچ مہا یگیہ ودھی [illegible] سو سے اوپر کا لینے پر [illegible] ۶:- گوکرونا ندھی [illegible] سو سے زیادہ لینے پر [illegible] ۷:- آریہ اودیشیہ رتن مالا [illegible] سو سے زیادہ لینے پر [illegible] ۸:- ہون منتر [illegible] سو سے زیادہ لینے پر [illegible] پر سیکڑہ۔

دیگر پستکیں

بشوکی پہیلی ۱۲ر آریہ پدھتی ۱۰ر

پرستاریتھ پرکاش ۱۲ر نو ابشٹھ پرکاش ۱۲ر

ویدک تتو کیلن ۳ر کرتویہ دپن ۱۰ر

آریہ جیون ۶ر یوگ مارگ ۳ر جیون چھند ۵ر

ویدیں استریاں ۸ر بھارتیہ سماج شاستر [illegible]

[illegible] ۸ر آریہ منتر یہ درپن ۶ آنہ

[illegible] ۶ر آریہ کمار [illegible] ۳ر

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

اس جیون چرتر کی [illegible] کی گئی ہے ایک بنگالی سجن دیوندر ناتھ نے اپنی تمام زندگی واقعات اس کے لئے خرچ کر ڈالے۔ اس بنگلہ [illegible] ہندی اور ہندی انوواد کر کے [illegible] [illegible] کا [illegible] روپیہ [illegible] اصل قیمت ۸ روپیہ [illegible] روپیہ اس کی [illegible] [illegible] ابھی منگا لیں۔

چاروں ویدوں [illegible] گرنتھ [illegible] [illegible] قیمت [illegible] روپے [illegible] ایک جلد میں [illegible] [illegible] روپے [illegible] تمام پستکیں [illegible]

ضرورت ہے

پرتیک شہر و قصبہ میں تنخواہ اور کمیشن پر منڈل کے حصے اور [illegible] [illegible] آریہ [illegible] کی [illegible] کیلئے لکھئے۔

متھرا پرشاد شوہرے منیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر (راجپوتانہ)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 435

Founder: M. Krishna. B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ صہ
غیر ممالک ــــ دس شلنگ

U.A. STUDIO

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۳ بیساکھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۳

آریہ نوجوان کا ترانہ

اک آگ سی ہر دل میں لگانے کو اٹھا ہوں
سوتی ہوئی جاتی کے جگانے کو اٹھا ہوں

ہر ذرّے میں بھرنا ہے مجھے وسعتِ صحرا
ہر قطرے سے طوفان اٹھانے کو اٹھا ہوں

دامن میں سمیٹے ہوئے تنظیم کی دنیا
ہنگامۂ تفریق مٹانے کو اٹھا ہوں

غارت شدہ اقوام کو پستی سے اٹھا کر
پھر اوجِ ثریا پہ بٹھانے کو اٹھا ہوں

بیتاب ہے سازِ دلِ مضطر کا ہر اک تار
میں گیت مساوات کے گانے کو اٹھا ہوں

یکجا مجھے کرنے ہیں یہ بکھرے ہوئے ذرّے
ان ذرّوں کے خورشید بنانے کو اٹھا ہوں

سوگند شہیدوں کے لہو کی مجھے ساحر
کچھ کر کے اور کر کے دکھانے کو اٹھا ہوں

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Prakash Weekly
LAHORE

اُپنشدوں کے راز

برہم نروپن

(۷)

برہم کو دیکھے آنکھ نہ - من بانی نہ جائے
رِ ولکشن جانے ہوئے سے - اس کو کیا سمجھائے

(۸)

پُوروَج ایسا کہہ گئے - جن اگیان کہائے
اندریوں سے برہم پر - کبھی نہ جانا جائے

(۹)

بانی ورنن کیا کرے - آنکھ دیکھ نہ پائے
ایسے برہم اروُپ کو - کوئی کیا بتلائے

(۱۰)

وہ جو برہم اگمیہ ہے - بھید سے بھن کہائے
جانے ہوئے سوروپ سے - بھن کہایا جائے

(۱۱)

بانی سے نہ پرگٹ ہو - بانی جو پرگٹائے
اس کو جانے برہم تو - وہ ہی اس کو پائے

(۱۲)

من جس سے چنتن کرے - من سے سوچ نہ پائے
اس کو ایسا جانئے - برہم وہی کہلائے

(ہیتیشی)

رگ وید — اوم — یجروید

وید امرت

سام وید — اتھروید

ایشور بھگتوں کو سوراجیہ کی جدوجہد کا اُپدیش

(ओ३म्) नाम नाम्ना जोहवीति पुरा सूर्यात्पुरोषसः
यदजः प्रथमं संबभूव सह तत्स्वराज्य मियाय यस्मान्ना
न्यत्परमस्ति भूतम॥ (अथर्व वेद १०-७-३१)

شبدارتھ: - (یت) جو (پرا سُوریات) سُوریہ اُدے سے پُورو (پرا اُشسنہ) اُشا کال سے بھی پُوروَ (نام) ایشور کا نام (نامنا جوہ ویتی) اپنی بانی سے لیتا ہے - اس کا بھجن کرتا ہے - اور جو خود (پرتھم سمبھوب) پہلے اُتم شُدھ بنتا ہے (سہ اجہ سہ) وہ ہل چل کرنے والا ایشور بھگت ہی (تت سوراجیم ایائے) اس سوراجیہ کو پراپت کرتا ہے - کہ (یسمات) جس سے (انیت پرم بھُوتم نہ استی) دوسرا شریشٹھ شاسن نہیں ہے ۔

بھاوارتھ: - راشٹریہ ہل چل کرنے والا سوریہ اُدے کے پُوروَ اُشا کال کے پُوروَ پراتہ کال کے پورو برہم مہورت میں اُٹھے - اور بھگتی سے پرمیشور کے نام کا بھجن کرے - وہ سوئم اپنے آپ کو شُدھ اور پوتر بنا دے - اس پرکار کا سدھ پُرش بدی سوراجیہ کے لئے ہل چل کرے گا - تو اس کے پریتن سے ایسا اُتم سوراجیہ پراپت ہو سکتا ہے - کہ جس سے ادھک اُتم کوئی راجیہ شاسن نہیں ہے ۔ اپُونر انتہ کرن والے نیتاؤں کے پریتنوں سے جو ہوگا - وہ دُکھ بڑھانے والا راجیہ ہے ۔

چنے ہوئے پھول

فنونِ لطیفہ

"وہ تمام چیزیں جنہیں فنونِ لطیفہ نام سے موسوم کیا جاتا ہے - ایسی ... جو روح کو احساس حقائق و حقیقت ... سکیں - وہ تمام چیزیں جو حقیقت کی طرف ... کے پرواز میں رکاوٹ ثابت ہوں ...

انگریزی تعلیم

ان تمام توہمات میں جن میں آج ... گرفتار ہے یہ وہم سب سے بڑا ہے ... خیالات کی سنجیدگی کو ترقی دینے اور ... آزادی کے اظہار کے لئے انگریزی تعلیم ...

... شاسن ہوگا - انتہ پرمیشور کی بھگتی اور ... شدھی دوارا اپنے آپ کو پوتر کر کے ... سوراجیہ کے یتن میں مگن اپنے آپ کو ... دے ۔

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لُوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۴ / - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۲ / - (۲) سنسکار ودھی ۲ / - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۲ / - (۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ / - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱/۸ (۴) ویوہار بھانو ۱ / - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ / - (۵) پنچ مہا یگیہ ودھی ۸ / - سو سے ادھک لینے پر ۲ پیسے (۶) گوکرونا ندھی ۱ / - سو سے ادھک لینے پر ۸ / - (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا - / - سو سے ادھک لینے پر عہ / سینکڑہ - (۸) ہون منتر - / - سو سے ادھک لینے پر عہ / سینکڑہ ۔

دیگر پستکیں: وشو کی بھیلی ۱۲ / - آریہ پرو پدھتی ۱۰ / - پرشارتھ پرکاش ۱۲ / - نو اُپنشد پرکاش ۱۲ / - ویدک تتو گیان ۳ / - کرتویہ درپن ۱۰ / - آریہ جیون ۶ / - یوگ مارگ ۳ / - جیون پتھ ۵ / - ویدیں استریاں ۸ / - بھارتیہ سماج شاسن ۸ / - ودیا پدیش ۸ / - آریہ منتویہ درپن ۶ / - آریہ کمار گیتا ۶ / - آریہ کمار سمرتی ۴ / - ۔

منڈل کے دس دس روپے کے حصّے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) منتقل جائداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگاتا ہے - (۳) اس روپے کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے میں لگاتا ہے - (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصّہ داروں کو ۳/۴ قیمت پر دیتا ہے (۵) مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے - (۶) منڈل کے حصّے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے - کیونکہ ایک حصّہ دس روپیہ کا ہے - جو قسطوں میں لیا جاتا ہے (۷) منڈل پستکیں اُدھار یا ماہواری قسطوں پر بھی حصّہ داروں کو دیتا ہے - (۸) بے روزگار پرشارتھی آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے - (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے (۱۰) چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے ۔

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد سنہری جلدوں میں - قیمت صرف ۴۲ روپے ڈاک خرچ معاف - آج ہی سیٹ منگوالیں ۔
سام وید مکمل ایک حصّہ میں چار روپے - یجروید مکمل ۸ روپے - اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے - رگوید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے ۔

ضرورت ہے پرتیک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصّے و کتابیں بیچنے والے اُتساہی آریہ پُرشوں و استریوں کی - تفصیل کیلئے لکھیئے ۔

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

اس جیون چرتر کی سامگری اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر ناتھ بابو نے اپنی تمام عمر اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے - اس ... کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں ... گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا ... روپیہ خرچ کیا - اصلی قیمت ۸ روپے ... ۶ روپے - اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور آریہ گھر میں ضرور ہونی چاہیئے - آج ہی منگوا دیں ۔

پراچین ویدک گرنتھ

چرک سنگھتا ہندی انوواد ... جلدوں میں - قیمت ۱۵ روپے ۔
چرک (مول) ایک جلد میں چار روپے ۔
سشرت فی جلد چار روپے ۔
ایک روپیہ بھیج کر مستقل گراہک بن جائیں - اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں ۔

منتظر ایشور پرشاد شرما منیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر (راجپوتانہ)

اوم

پرکاش لاہور

۳۔ بیساکھ سمت ۱۹۹۷ مطابق ۱۴-۱اپریل سنہ ۱۹۴۰ء

مردم شماری اور آریہ سماج

اس بات پر تو سب سمت ہیں۔ کہ اگلی مردم شماری میں ہندوؤں کی صحیح تعداد دریافت کرنے کی پوری کوشش ہونی چاہیئے۔ اور کہ اگر کانگریس کسی عارضی مصلحت سے مردم شماری کا بائیکاٹ کرنا چاہے۔ تو اسے منظور نہیں کرنا چاہیئے۔ امید نہیں۔ کہ انڈین نیشنل کانگریس اس بار مردم شماری کا بائیکاٹ کرے۔ درحقیقت اس نے پچھلی بار بھی نہ کیا تھا۔ لوگوں نے بطور خود ہی بائیکاٹ شروع کر دیا تھا۔ لیکن اگر وہ کرے۔ تو بھی ہندوؤں کو اس کا ساتھ نہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تو معلوم ہو کہ ہندوؤں کی صحیح تعداد کیا ہے؟ یہ بھی ایک تماشا ہے۔ کہ ان کی صحیح تعداد ہی معلوم نہ ہو۔

اس سلسلہ میں ایک سوال مجھ سے کیا جاتا ہے۔ دس سال پہلے بھی کیا گیا تھا۔ اس کا جو جواب میں نے دیا تھا۔ وہی آج دیتا ہوں۔ سوال یہ تھا۔ کہ جب تم تمام ہندوؤں کو متحد کرنا چاہتے ہو۔ اور تمہیں یہ پسند ہے کہ کسی طرح ان کی تعداد اور طاقت میں اضافہ ہو۔ تو تم اس بات پر زور کیوں دیتے ہو۔ کہ آریہ سماجی اپنے تئیں مردم شماری میں آریہ لکھائیں۔ کیوں نہ وہ اپنے تئیں دوسروں کی طرح ہندو لکھوائیں؟ جواب یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کے اپنے تئیں آریہ لکھوانے سے ہندو سماج کو کوئی ضعف نہیں پہنچتا۔ آریہ اپنے تئیں ہندو نہیں لکھواتے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ وہ اپنے تئیں ہندوؤں سے الگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اپنی جاتی کا نام آریہ سمجھتے ہیں۔ ہماری قوم کا نام ہندو پڑا۔ اس بحث سے کیا حاصل؟ ہمارا زور واد ہے۔ کہ نہ ہمارے ساہتیہ میں ہمارے اتہاس میں ہمارا نام کہیں ہندو آیا ہے۔ دس سال پہلے مجھ سے ایک صاحب نے سوال کیا تھا۔ کہ آپ کی جاتی کیا ہے؟ میں نے جواب دیا تھا۔ کہ میں نہ مسلمان ہوں۔ نہ عیسائی ہوں۔ اور نہ پارسی یہودی ہوں۔ میں وہ ہوں۔ جو غلط العام ہندو کہلاتے ہیں۔ لیکن جن کا اصلی نام آریہ ہے۔ میرا یہی جواب ہے۔ جس کسی نے مردم شماری کا فارم دیکھا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ اس میں ایک خانہ مذہب کا ہے۔ آریہ سماجی اس میں مذہب ویدک لکھاتے ہیں۔ اس سے ہندو کو کیا اختلاف ہو سکتا ہے؟ ویدک دھرم کس کا نام ہے؟ کیول سنگھتا بھاگ یا براہمن بھاگ بھی۔ اس پر تو آریہ اور سناتن دھرم سبھا میں وواد ہے۔ مگر اس پر نہیں کہ وید ہمارے دھرم گرنتھ ہیں۔ سناتن دھرمی بھی وید کے سنگھتا بھاگ کو پرمان مانتے ہیں۔ اس لئے جب کوئی آریہ سماجی اپنا دھرم ویدک بتلاتا ہے۔ تو کسی سناتن دھرمی کو اس سے اختلاف نہیں ہو سکتا۔ آگے ایک خانہ نسل کا ہے۔ وہاں ہم اپنے تئیں آریہ لکھواتے ہیں۔ ایک ذات کا خانہ بھی ہے۔ کئی آریہ سماجی اپنی ذات لکھواتے ہیں۔ اور کئی نہیں۔ کوئی کوئی وہاں اپنے تئیں آریہ سماجی لکھ اور لکھوا دیتا ہے۔ غرض یہ کہ آریہ سماج کی طرف سے کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔ جس سے کسی ہندو یا سناتن دھرمی کو اختلاف ہو۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماجی اپنے تئیں کچھ لکھوائیں۔ ان کا شمار ہندوؤں میں ہوگا۔ یہ نہیں۔ کہ انہیں الگ سمجھا جائے۔ اور اس طرح انہیں ہندوؤں کی تعداد سے منہا کر دیا جائے۔ یہ بات اب شک وشبہ سے بالاتر ہو چکی ہے۔ کہ آریہ مذہب کی بڑی تقسیم کے لحاظ سے آریہ سماجی ہندو ہیں۔ دس سال ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ سے خط وکتابت کر کے یہ بات طے کر لی تھی۔ کہ آریوں کو ہندوؤں سے علیحدہ شمار نہ کیا جائے گا۔ آریہ یہ جاننا چاہتے ہیں۔ کہ ان کی اپنی تعداد کتنی ہے؟ ہندوؤں سے الگ ہونا نہیں چاہتے۔ نہ محکمہ مردم شماری کو اس بات میں دلچسپی ہے۔ کہ آریوں کو ہندوؤں سے علیحدہ دکھلایا جائے۔ اور دکھا بھی کون سکتا ہے؟ دُنیا آریوں کو ہندوؤں سے جُدا ماننے کو تیار نہیں۔ حالت یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کے تمام کاموں کا لیبل آج کل آریوں کو دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو جس ہندو کے خلاف کوئی شکایت ہو۔ اسے آریہ بنا دیتے ہیں۔ آریہ تو ان کے لئے ہوّا بن رہے ہیں۔ پچھلے دنوں کشمیر کے مسلم لیڈر شیخ محمد عبداللہ حیدرآباد تشریف لے گئے۔ وہاں کے مسلم اخبارات نے انہیں آریہ سماج کا جاسوس بنا دیا۔ ان کا قصور صرف یہ تھا۔ کہ وہ ناگ پور ٹھہر کر حیدرآباد گئے تھے۔ جو حیدرآباد کے مسلم اخبارات کے مطابق کسی وقت آریہ سماج کے ستیاگرہ کا مرکز رہ چکا ہے۔ کئی مسلمان کانگریس پر یہ الزام لگانے سے نہیں جھجکتے۔ کہ اس میں آریہ سماجی گھسے ہوئے ہیں۔ غرض یہ کہ دوسروں کی نظر میں آریہ سماجی کٹر ہندو ہیں۔ وہ انہیں متعصّب بھی بتاتے ہیں۔ آریہ سماجی متعصّب نہیں۔ ان جیسا اُدار ڈھونڈے سے نہ ملے گا۔ ہاں یہ بات درست ہے۔ کہ جس طرح مسلمان اپنے مذہب پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اسی طرح آریہ سماجی اپنے دھرم پر قائم ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو اپنی جو چیز پسند ہے۔ وہی آریہ سماج کی ناپسند۔ آریہ سماج کہتا ہے۔ میں تو اسے آریہ جاتی کا ہراول مانتا ہوں۔ یہ اس جاتی کا ترقی کن حصہ ہے۔ اور اگر یہ درست ہے۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ درست ہے۔ کہ قوموں کی ترقی کی رفتار ان کے ہراول دستے کی رفتار کے مطابق ہوتی ہے۔ تو آریہ سماج جتنی ترقی کرے گا۔ اتنی ہی آریہ جاتی کی ترقی ہو گی۔ آریہ سماج زندگی کا دوسرا نام ہے۔ یہ ایک آگ ہے۔ جو اینڈریو جیکسن ڈیوڈ کے الفاظ میں زمانے بھر کے خس وخاشاک کو جلا کر خاک سیاہ کر دے گی۔ آریہ سماج انقلاب کا پیغام ہے۔ وہ ان تمام کمینیوں کو دُور کرنا چاہتا ہے۔ جن کی وجہ سے ہندو جاتی کی ترقی رُکی ہوئی ہے۔ اور اس میں وہ تمام گن لانا چاہتا ہے۔ جو قوموں کو زندہ بناتے ہیں۔ آریہ سماج ہندو جاتی کے دشمنوں کے لئے ہوّا ہے۔ جس وقت انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ فلاں کام آریہ سماج نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ وہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اب یہ کام ہو کر رہے گا۔ چند ایک وجوہات کی بنا پر جن کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہندو جاتی اس وقت لوگوں کی نظروں میں کوئی اونچا درجہ نہیں رکھتی۔ سکھ ہندوؤں سے ہی نکلے ہیں۔ لیکن وہ بہادر سمجھے جاتے ہیں۔ اور کوئی جماعت ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھ سکتی۔ آریہ سماجی اپنی روایات کے لحاظ سے ویسے بہادر نہیں کہے جا سکتے۔ جیسے کہ سکھ۔ لیکن اس میں ان کا قصور نہیں۔ کیونکہ وہ ایسے زمانے میں پیدا ہوئے ہیں۔ جبکہ اس قسم کی قربانی کے موقعے نہیں۔ جو سکھوں کو کرنی پڑی۔ لیکن جب کبھی قربانی کی ضرورت ہوئی۔ وہ پیچھے نہیں رہے۔ رشی دیانند کے ساتھ قربانیوں کی جو ابتدا ہوئی۔ وہ اس وقت تک جاری ہے۔ حیدرآباد کے ستیاگرہ میں بارہ، چودہ پندرہ ہزار آریوں نے ریاست حیدرآباد کے جیلوں کو آباد کیا۔ وہاں تیس کے قریب دھرم ویروں نے اس ستیاگرہ میں اپنے جیون کی بلی بھی دی۔ اس لئے جس حد تک ہندوؤں میں آریہ سماج کی سپرٹ آتی جائیگی اسی حد تک وہ اُٹھتے جاویں گے۔ اس وقت آریہ سماجی تعداد کے لحاظ سے آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔

لیکن جس طرح تھوڑا سا نمک سارے آٹے کے ذائقہ کو بدل سکتا ہے۔ اسی طرح چند لاکھ آریہ سماجیوں نے ہندو جاتی کے متعلق لوگوں کے خیالات میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اگر آج یہ حالت ہے۔ کہ صرف چند لاکھ ہوتے ہوئے آریہ سماجی ایک طاقت سمجھے جاتے ہیں۔ تو بتاؤ آریہ ہندو جاتی کی طاقت میں کتنا اضافہ ہوگا۔ اگر آریوں کی تعداد کروڑوں ہو جائے۔ سنہ ۱۹۲۲ء میں ملکانے راجپوتوں کی شدھی کا شہرہ تھا۔ اس کام میں سناتن دھرمی بھی شامل تھے۔ لیکن کامیابی کا سہرہ آریہ سماج کے سر بندھا۔ مسلمانوں نے انڈین نیشنل کانگریس سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ آریہ سماج پر زور ڈال کر یہ شدھی بند کرا دے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ دوسرے لوگوں کے دلوں پر آریہ سماج کی طاقت کا کس قدر زبردست سکہ ہے۔ ایسی حالت میں کیا یہ مناسب نہیں۔ کہ اگلی مردم شماری میں آریوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ دکھائی جائے۔ وہ مردم شماری کے رجسٹر میں اپنے تئیں آریہ لکھوائیں۔ یہ میں صرف اُن لوگوں سے ہی نہیں کہتا۔ جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح آریہ سماج سے ہے۔ بلکہ آریہ ہندو ماتر سے۔ وہ آریہ سماجی ہوں یا نہ۔ لیکن کسی ہندو سمپردائے کا ایمان

[illegible]

ایڈیٹوریل نوٹ

نہیں کرتا - جیسے یہ کہتا ہوں - کہ ہندو جاتی کے اُدھار کا ایک ہی مارگ ہے اور وہ مارگ رشی دیانند کا بتایا ہوا - اسی پر چل کر ہی ہندو زندہ رہ سکتے ہیں - آریہ سماج کیا کہتا ہے - یہ کہ ایشور ایک ہے - اور اس کا گیان وید ہے - اگر ان دو چیزوں پر ساری آریہ جاتی متحد ہو جائے - تو آج وہ بارہ ہیں - آریہ سماجی رشی دیانند کو اپنا آچاریہ مانتے ہیں - دوسرے آریہ ہندو انہیں آچاریہ نہیں مانتے - تو نہ مانیں - پر تو وہ بھی مانتے ہیں - کہ اس کلجگ میں آریہ جاتی کو سب سے بڑا اُدھارک رشی دیانند ہوا ہے - رشی سادھو رہنا جانتے تھے - کیونکہ وہ اس میں مگن رہتے رہے - لیکن انہوں نے محسوس کیا - کہ ورتمان اوستھا میں آریہ جاتی کی رکھشا کے لئے نئے ہتھیاروں کی ضرورت ہے - انہوں نے سادھی کو آنند چھوڑا - اور دلتیں میں بکھرنے لگ گئے - یہ ایک عجیب اتفاق ہے - کہ آج کسی بھی کشتیر میں جو سرگرمی ہمیں نظر آتی ہے - اس کی ہدایت رشی دیانند اپنے گرنتھوں میں کر گئے ہیں - وہ حقیقت لوک سیوا کی شکشا انہوں نے ہی دی ہے - اس سے پہلے بھی لوگ دوسروں کی سیوا کرتے تھے - دان بھی دیتے تھے - لیکن وہ سیوا زیادہ تر انفرادی تھی - اجتماعی نہ تھی - دان کرنے سے اشخاص کو - اپنی مکتی کے لئے تھی - جاتیہ دھرم کے لئے دان کرنے کی پرتھا - تو رشی نے ہی ڈالی - اور اب تو ہر ایک سوسائٹی ان کے نقش قدم پر چل رہی ہے - رشی کے پرادربھاؤ سے پہلے دھرم بالکل ایک ذاتی چیز سمجھا جاتا تھا - ساماجک دھرم کا تو کسی نے نام تک نہ سنا تھا - آج ہم جانتے ہیں - کہ ساماجک دھرم کیا ہے؟ اس کے لئے تیاگ کرتے ہیں - اس کے لئے بلیدان کرتے ہیں - ایک فقرہ میں کہا جا سکتا ہے - کہ رشی نے سوئی ہوئی جاتی کو بیدار کر دیا ہے - ان کے سدھانتوں سے کسی کو اتفاق ہو یا اختلاف - لیکن کون ہے جو ان کا اُپکار نہ مانے گا؟ اس لئے میں سب سے بلا لحاظ اس کے کہ وہ آریہ سماج سے سمبندھ رکھتے ہیں یا نہیں - سانورودھ پرارتھنا کروں گا - کہ مردم شماری کے رجسٹر میں اپنا دھرم ویدک لکھوائیں - اور اپنی جاتی آریہ - تاکہ دنیا کو معلوم ہو - کہ آریہ جاتی کی سر اول فوج کتنی ہے؟

لاہور ۹ چیت (دکرشن)

اطلاع "پرکاش" کے جن پریمیوں کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا چکی ہیں - وہ کرپا کر کے اپنا چندہ ۱۸-اپریل تک بھیج دیں ÷ (مینیجر)

ہندی "پرکاش" کے اجرا کی تیاریاں

ہم نے "پرکاش" کو اُنتی کی اور لے جانے کے لئے اردو اور ہندی ماہوار ایڈیشن شائع کرنے کا نشچے کیا ہے - ہندی ایڈیشن کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست دے دی گئی ہے - ڈیکلیریشن فائل کرنے کے لئے ۹-مئی تاریخ مقرر ہوئی ہے - اجازت مل جانے کے بعد جلد از جلد پہلا انک شائع ہو گا - توقع ہے - کہ ۱۵-جون تک نکل سکے گا - تب تک ہمیں ہندی پریمیوں کی اور سے ہماری اپیل کا حوصلہ افزا جواب مل جانا چاہیئے - وہ چار ہزار گراہک ملنا کوئی مشکل نہیں - اگر "پرکاش" کے گراہک دو دو چار چار بھی خریدار بنائیں - تو یہ تعداد دو ہی ہفتوں کے اندر پوری ہو سکتی ہے - ضرورت ہے - کہ ہندی پریمی حرکت میں آئیں - اور اس سمبندھ میں اپنا فرض ادا کریں ÷

اُردو ماہوار ایڈیشن کے متعلق

اردو ماہوار ایڈیشن کے واسطہ میں کوئی مشکل نہیں - اچھے اچھے مضمون فراہم کئے جا رہے ہیں - یکم جون کو اس کا پہلا پرچہ پیش کر سکیں گے - "پرکاش" کے خریداروں کو مفت ملے گا - صرف ماہوار ایڈیشن کے گراہکوں سے چندہ دو روپے لیا جاویگا - کاغذ - لکھائی - چھپائی ہر چیز اعلےٰ ہو گی -

و چار شیل اور سوادھیائے پریمی وِدوانوں کو شکھشا بھگتی بھاؤ کے بیکھ بھیجنے کی کرپا کرنی چاہیئے - اور کر پالو مہانو بھاووں کو اس کے دو دو گراہک بنا کر اس نئی سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہماری سہائتا کرنی چاہیئے ÷

آریہ سماج کا "استھاپنا دوس"

۱۲-اپریل کو آریہ سماج کا "استھاپنا دوس" بیساکھی کے دن ہے - آریہ سماجوں کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا - اور پروگرام کے مطابق یہ دونوں تہوار بڑے اُتساہ اور سماروہ سے منانے چاہئیں - ہم سبھا کی آواز کو آریہ سماج اور آریہ بھائیوں تک پہنچاتے ہوئے ان سے آشا رکھتے ہیں - کہ وہ اپنے جیون میں نئے ورش کے آرمبھ سے نیا اُتساہ پیدا کریں گے ÷

ریاست جموں و کشمیر میں واردھا سکیم

بیساکھی کے دن جموں اور کشمیر میں بنیادی تعلیم کے ساٹھ سکول کھول کر واردھا سکیم کا افتتاح کیا جاوے گا - تعلیم کو از سر نو منظم کرنے والی کمیٹی نے تعلیم کی توسیع کے لئے ۲۵ سال کے پروگرام کی سفارش کی ہے - اس تعلیم کے ماتحت ہر سال ایک سو سکول کھولے جائیں گے ÷

ہمیں معلوم نہیں - کہ اس سکیم کے ماتحت ریاست جموں و کشمیر میں کھلنے والے سکولوں میں کورس کون سے ہوں گے - اگر وہی ہیں جو واردھا سکیم کمیٹی کی طرف سے شائع ہوئے ہیں - تو ہم ریاست جموں و کشمیر کے ہندوؤں کو عموماً اور آریہ سماجیوں کو خصوصاً خبردار کرنا چاہتے ہیں - کہ وہ ابھی سے پروٹسٹ کر دیں - اور کسی صورت میں بھی ریاستی سکولوں میں ان کتابوں کو پڑھانے کی اجازت نہ دیں - کیونکہ ان کتابوں میں ہندو سبھیتا - ہندو سنسکرتی اور ہندو دھرم کی جڑ کاٹنے کی کوشش کی گئی ہے - کمیٹی میں ڈاکٹر ذاکر حسین اور ریاست کشمیر کے وزیر تعلیم کا غلبہ ہے - اس لئے یہ خطرہ ہے - کہ واردھا سکیم کمیٹی کی کتابوں کو رائج کیا جائے گا - ریاست کے آریہ سماجیوں کو اس سلسلہ میں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے ÷

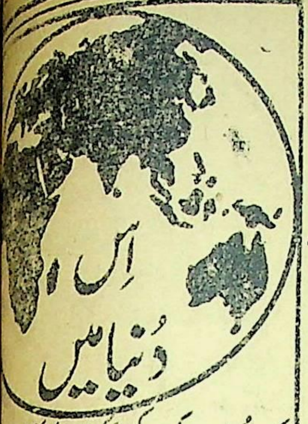

کون پورا ہے؟ کس میں کوئی کمی نہیں؟ کس کو کچھ جاننے کی ضرورت نہیں؟ یقین مانیے کہ ہدایت نامہ خاوند اور ہدایت نامہ بیوی سے مرد اور عورتیں اپنی معلومات میں بیحد اضافہ کر کے زیادہ سے زیادہ سُکھی بنا لیں گے۔

سب کتب فروش اور پبلک سٹال ... مصنفہ - کویراج ہرنام داس بی اے ...

کشمیر اور حیدر آباد

لاہور میں مسلم لیگ کے اجلاس ... انڈیا سٹیٹس مسلم لیگ کی میٹنگ ... جس میں نواب بہادر یار جنگ ... نے ایک ریزولیوشن پر تقریر کرتے ... کہ ریاست حیدر آباد میں ذمہ دار حکومت کی کوئی ضرورت نہیں - ... جموں اور کشمیر میں اس کا قیام ... ہے - کیوں؟ اس کا جواب ... اس لئے کہ ریاست کشمیر میں مسلم اکثریت ہے - اور حیدر آباد کا ... ہے - اور کیا وہ یہ نہیں ... جانتے - کہ کشمیر کا راجہ ہندو ... حیدر آباد میں ہندوؤں کی اکثریت ...

منیجنگ ایڈیٹر شریمتی شکنتلا دیوی ہندی کووِد

شریمتی سمترا دیوی ... علالیوری

ہندی "پرکاش" (ماہوار)

سالانہ چندہ (۲ روپے) صرف دو روپے

۱۵-جون کو پرکاشت ہو جائے گا - اس کے خریدار جلد بنیئے - سالانہ چندہ پیشگی بھیجکر ہماری حوصلہ افزائی کیجیئے - اس میں استریوں کے لئے اُپیوگی لیکھ ہوا کریں گے - استریوں میں آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو؟ ان میں سے کُریتیوں کو کیسے دُور کیا جائے - انہیں بھگتی کے سچے مارگ پر کیسے لایا جائے - یہ آپ سب اس رسالہ میں پائیں گے ÷

آریہ سماجوں - آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں - استری سماجوں اور ہندی پریمیوں کو فوراً اس کے گراہک بن جانا چاہیئے - ہندی اردو سے تین گنا مہنگی ہے - اس لئے کامیابی تبھی ممکن ہے جب آپ

خود خریدار بنیں اور دو دو خریدار مہیا کریں

ماہوار اردو ایڈیشن چندہ دو روپے

مینیجر "پرکاش" لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...ورش کا سندیش

...ے ورش کا سندیش ... بیساکھی ہے۔ جو دیسی ورش ... ۱۳-اپریل کو ... ہے ماسے ہندوؤں کے نزدیک بڑا اہتو ... ہے۔ اس دن میلہ لگتا ہے۔ اور نہائیت ... اور سمارہ دہ سے یہ تہوار منایا جاتا ہے۔ ... ورش اپنے ساتھ نیا پیغام لاتا ہے۔ موجودہ ... حالات میں یہ نیا ورش جدوجہد کے سوا ... پیغام دے سکتا ہے؟ ہم آریہ بھائیوں کو ... ورش کی ودھائی دیتے ہوئے انہیں آنے ... جدوجہد کے لئے تیار ہونے کی پریرنا کرتے ... پرماتما کرے نو ورش آریہ سماج۔ آریہ جاتی ... ورت کے لئے شبھ سدھ ہو +

... ورش پر متروں کو اُپہار دینے کا رواج ... پرکاش آپ کا ایک سچا متر ہے۔ اسے ... کوئی نہ کوئی اپہار دینا چاہیئے۔ ہمارے ... پیکت اُپہار یہ ہے۔ کہ اسے ہفتہ وار ... اردو ایڈیشن اور ہندی ایڈیشن کے ... دو دو نئے گراہک دئے جائیں +

... پرکاش" وصلہ افزا جواب کی آپ سے ... ہے؟

...ھ کی نئی وزارت اور ہندو

... سندھ پرانت میں جو نئی وزارت بنی ہے ... ہندوؤں کو ہر طرح سے مطمئن کرنے کا ... دیا ہے۔ چنانچہ اسمبلی کے ہندو مسلم ممبروں ... سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس میں ہندوؤں کی ... شرائط ہیں۔ جن کا اختصار یہ ہے:- ... منزل گاہ سکھر کے تصفیہ کے لئے ایک ... ٹربونل مقرر کیا جائے۔ دیہات ... تعداد میں پولیس تعینات کی جائے۔ ... پولیس میں ہندوؤں کی تعداد کم ہے۔ اسلئے ... کے تمام شعبوں میں چالیس فیصدی ہندو ... جائیں۔ فسادات سکھر کے مصیبت زدوں ... دیا جائے۔ اس معاوضہ کا ۳۰ فیصدی ... پیشگی دے۔ ان دیہات میں جہاں ... ڈکیتی۔ آتشزدگی اور قتل کے واقعات ... میں تعزیری پولیس بٹھائی جائے۔ بھگت ... کے قاتلوں کا سراغ لگایا جائے۔ اور ... خلاف سخت کارروائی کی جاوے۔ فساد ... کے مجرموں کو سخت سزائیں دی جائیں۔ ... سکھر کا کوئی مقدمہ واپس نہ لیا جائے۔ ... کو دیہات میں پھر بسایا جائے۔ اور ... مزاحمت کے لئے زبردست ... کیا جائے۔ ہر ضلع میں افسروں کی ... اس طرح کی جائے۔ کہ جس میں تمام ... تناسب برقرار رہے۔ زمینداروں کو

بندوقوں کے لائسنس دئے جاویں۔ سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں کو چالیس فیصدی نمائیندگی دی جاوے۔ اور ان کے تمام جائیز مفاد کی حفاظت کی جائے۔ سرکاری ملازموں کو فرقہ وارانہ معاملات میں حصّہ لینے کی ممانعت کی جائے۔ اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔ اسمبلی میں کوئی سرکاری بل الیسا نہ پیش کیا جائے۔ جسے تمام پارٹیوں کی منظوری حاصل نہ ہو۔ نیز لوکل باڈیز میں مخلوط نیابت رائج کی جائے۔"

دیکھیں نئی وزارت اپنے وعدوں کو کہاں تک پورا کر سکتی ہے؟

اڑھائی سو برس کے بعد شدھی

۴-مارچ کو ستارہ میں ایک مہتو پورن شدھی ہوئی۔ جس نے پچھلے اڑھائی سو برس کے پرانے اتہاس کے بند پنّوں کو پھر سے کھول دیا ہے۔ اتہاس بتاتا ہے۔ کہ جب شیوا جی کے سپتر سمبھا جی کا سنہ ۱۶۸۹ء میں دیہانت ہوا۔ تو یون سینا نے دکھشن پر آکرمن کر کے رائے گڑھ کا قلعہ گھیر لیا۔ اور سمبھا جی کے پتر ساہو جی کو قید کر لیا۔ انہیں مسلمان ہونے اور قید سے بچانے کے لئے سینا پتی پرتاپ راؤ کے سپتر کھانڈے راؤ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ ان ہی مسلمان ہوئے کھانڈے راؤ کے ونشج محی الدین غلام حسین پھر سے اپنے آبائی دھرم میں واپس آ گئے ہیں۔ مسلمان ہوتے ہوئے بھی وہ ہندو دھرم۔ ہندو سبھیتا اور ہندو سنسکرتی کے پرم بھگت تھے۔ پرنتو اب تو وہ اڑھائی سو برس ہم سے الگ رہنے کے بعد پھر سے ہمارے سگے بن گئے ہیں۔ ہم آپ کا ہردہ سے سواگت کرتے ہیں +

پادری سی الف اینڈریوز کا دیہانت

پادری سی۔الف اینڈریوز کا ۵-اپریل کو شانتی نکیتن میں سُرگباش ہو گیا۔ آپ ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ گرچہ وہ ہندوستانی نہ تھے۔ لیکن انہیں ہندوستان سے اس قدر پریم تھا۔ کہ وہ ہندوستان کو ہی اپنا وطن سمجھنے لگ گئے تھے۔ مہاتما گاندھی۔ ڈاکٹر ٹیگور۔ اور دوسری شخصیتوں کا آپ کے جیون پر بہت اثر تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ آپ جہاں کھدر پہنتے تھے۔ وہاں ہندوستان کی خدمت میں ہر وقت منہمک رہتے تھے۔ ہندوستان کے باہر نو آبادیوں میں بھی ہندوستانیوں کے حقوق کی حفاظت کرنا اپنا فرض ہی نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ عملی کام بھی کرتے تھے۔ ان کے جیون پر ایک اور ویکتی نے بھی بہت پربھاؤ ڈالا تھا۔ اور وہ تھے سوامی شردھانند۔ آپ کئی بار سوامی جی کے پاس گورو کل کانگڑی میں جا کر کئی کئی مہینے لگاتار رہے۔ اور گورو کل کے واتاورن سے آنند اٹھایا کئے۔ رشی دیانند کے لئے ان کے دل میں بڑی شردھا تھی۔ "پرکاش" کے ساتھ بھی ان کا پریم تھا۔ وہ اس کے رشی انک کے لئے کبھی کبھی لیکھ لکھا کرتے تھے۔ جس میں آریہ سماج اور رشی دیانند کے پرتی ان کی ہاردک شردھا ظاہر ہوتی تھی +

ایسے نیک انسان کا ہمیشہ کے لئے آنکھوں سے اوجھل ہو جانا بلاشبہ دکھ پرد ہے۔ پرماتما ان کی آتما کو شانتی دیں +

راج آریہ سبھا

گت ورش اکھل بھارتیہ راج آریہ سبھا کی ستھاپنا بمبئی میں ہوئی تھی۔ اس کا ادھیویشن ۱۳-۱۴ اپریل کو کوئٹہ میں ہو رہا ہے۔ جس میں سبھا کی مختلف سرگرمیوں اور بھوشیہ کے پروگرام پر وچار ہوگا۔ دیش ایک نہائیت نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ یہ سمیہ جدوجہد کا ہے۔ اس لئے ہر ایک سوسائیٹی اس جدوجہد میں حصّہ لینے کو تیار ہو رہی ہے جو نہ سے گی ختم ہو جائے گی۔ آریہ سماج کو بھی اس سمبندھ میں اپنے لئے کوئی نشچیہ کرنا چاہیئے۔ رشی دیانند نے اپنے گرنتھوں میں راج آریہ سبھا کی جو یوجنا دی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر اکھل بھارت ورشیہ راج آریہ سبھا کو سارو دیشک سبھا کے آدھین اسی کا روپ دے دیا جائے۔ اور جہاں تک پرانت کے کیندر ستھان میں اس کی شاکھائیں کھول دی جائیں۔ تاکہ آریہ بھائی اپنے پرانت کے حالات کے مطابق آنے والی جدوجہد میں حصّہ لینے کے لئے کوئی ٹھیک پروگرام بنا سکیں +

یہ غفلت کیوں؟

آریہ سماج گنور (بدایوں) کا وارشک اُتسو ۳۱-مارچ سے ۲-اپریل کو تھا۔ ۳۱-مارچ کو نگر کیرتن کا جلوس نکلنا تھا۔ جس کی حکام کو بروقت

(ریویو)

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نیو دہلی عقبی امرض کے ایک قابل و ماہر ڈاکٹر کی زیر نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ اس شفاخانہ میں علاج کرانے والے مریض پوری صحوبت۔ حقیقی ہمدردی مکمل آرام اور جلد شفا پاتے ہیں۔ اس شفاخانہ کی ترقی اور ہر دلعزیزی کی ایک بڑی اور دوسرے شفاخانوں سے نرالی وجہ یہ ہے۔ کہ دوائی کی قیمت مریض کے مکمل آرام آنے کے بعد لی جاتی ہے۔ اس شفاخانہ سے اب تک آتشک۔ سوزاک۔ نپنسکتا۔ جلبہری۔ پاگل پن۔ عورتوں کا چڑچڑا پن وغیرہ موذی امراض کے ہزاروں مریض شفا حاصل کر کے شفاخانہ کے جاری کرنے والے کو دل سے دعائیں دے رہے ہیں +

مذکورہ بالا امراض کے جن مریضوں تک ہمارے یہ الفاظ پہنچ سکیں۔ ان سے ہم اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کی پُر زور سفارش کرتے ہیں + (مینیجر پرکاش لاہور)

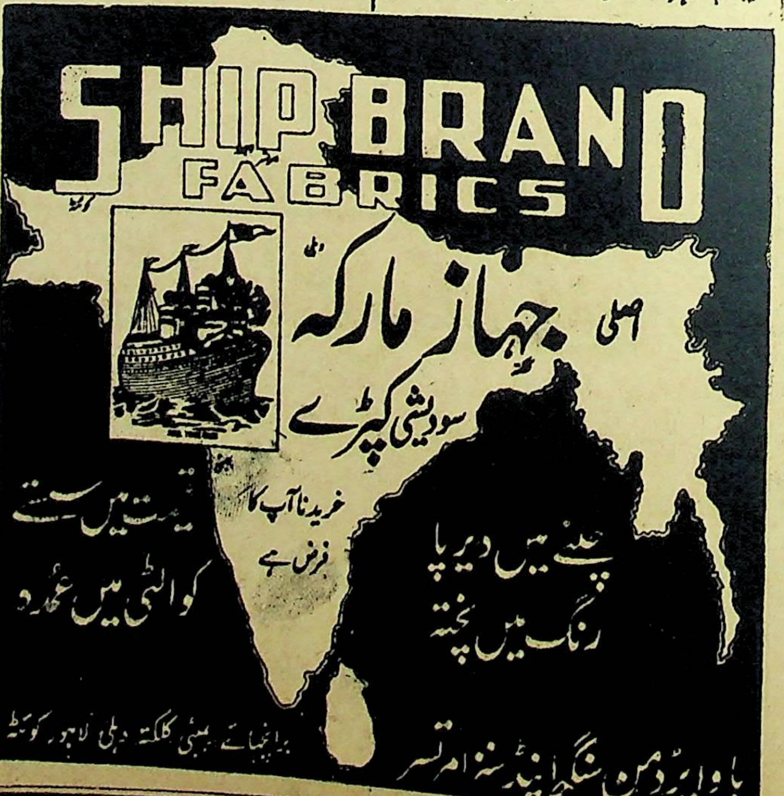

...اطلاع دے دی گئی تھی۔ اور جلوس نکالنے کی اجازت مانگی گئی۔ ایک مہینہ تحقیقات ہوتی رہی۔ لیکن ۳۰-مارچ کی شام تک کوئی جواب نہ ملنے پر سماج کے ادھیکاریوں کو مجبوراً جلوس و جلسہ ملتوی کرنا پڑا۔ ہم حیران ہیں۔ کہ ....

حیدر آباد کے سماچار

بیدر کے فساد کا شکار

وکیل لبنت راؤ جی

نارائن کھیڑ کا انتم سنسکار ایک مٹھ میں کیا گیا۔ ان کی لاش کو ان کے گاؤں میں نہ لے جانے دیا گیا۔ اس فساد میں ۱۷۲ دوکانیں جل کر راکھ ہو چکی ہیں۔ ہندوؤں کے نقصان کا اندازہ ایک کروڑ روپیہ کا ہے۔ کیا نظام سرکار ہندوؤں کو کوئی معاوضہ دیگی؟

اوم پتاکا اور ہون کنڈ کی بے حرمتی

مادنہ پیٹھ حیدر آباد کے تمام ہندوؤں نے پولیس میں رپورٹ کی ہے۔ کہ ہولی کے دن ایک ہزار مسلمانوں نے محلہ میں گھس کر ہندوؤں کے گھروں پر حملہ کیا۔ بہت سا سامان خراب کیا۔ کئی ہندوؤں کو پیٹ کر زخمی کر دیا۔ اور ہنومان کے دیول میں جا کر ہون کنڈ میں پیشاب کر دیا۔ اور اوم کا جھنڈا جلا دیا۔ کیا نظام سرکار ان شرارتوں کو روکنے کا کوئی انتظام نہ کرے گی؟

نگر کیرتن کا جلوس

۲۴-مارچ کو آریہ سماج امراؤ کی طرف سے ہولی کا جلوس نکلا۔ مسجد میں سو ڈیڑھ سو مسلمان ہتھیاروں سے مسلح موجود تھے۔ لیکن کوئی شرارت نہ ہوئی۔ اور نگر کیرتن شانتی سے سماپت ہو گیا۔

پولیس کانسٹیبل کی شرارت

۲۵-مارچ کو رات کے ۹ بجے منتری مانگی لال جی۔ اور بابو سیٹھ بردھان اور مدن لال جی ممبر آریہ سماج جالنا اپنے تانگہ سے اُتر کر ایک دوکان سے مٹھائی خرید رہے تھے

سدرشن چکر

عیسائیت کے پرچار کے لئے بائیبل سوسائیٹی کی سرگرمیاں۔ سات سو زبانوں میں بائیبل کی چالیس لاکھ جلدیں ہر سال تقسیم کی جاتی ہیں

ایک طرف عیسائیت کی ترقی کا یہ حال ہے۔ کہ یورپ میں ہر سال ہزاروں کی تعداد میں مرد و زن عیسائیت سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ عیسائی مشنری یورپ میں عیسائیت کے مستقبل کے متعلق نہایت متفکر ہیں۔ لیکن حوصلہ ہارنے والے نہیں۔ اس لئے وہ عیسائیت کے پرچار کے لئے زیادہ اُتساہ سے کام کر رہے ہیں۔

عیسائیوں کی کئی سوسائیٹیاں ہیں۔ جو مختلف طریقوں سے بائیبل اور عیسائیت کی اشاعت میں سرگرم کار ہیں۔ ان میں سے ایک سوسائیٹی کی کارگذاری کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔ صرف اسی سے عیسائیوں کے حوصلہ اور قوتِ ارادی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اس سوسائیٹی کا نام ہے برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائیٹی لنڈن۔ اس کی طرف سے دُنیا کی تقریباً سات سو زبانوں میں بائیبل کے اربوں نسخے شائع و تقسیم ہو چکے ہیں۔ دوسرے ملکوں میں اس سوسائیٹی کی سرگرمیوں کا اندازہ لگانا ہو۔ تو پہلے صرف ہندوستان میں اس کے کام کی رپورٹ دیکھیئے۔

اخبار سٹیٹسمین کی ۱۷-مارچ کی اشاعت میں اس سوسائیٹی کی ناگپور برانچ کی طرف سے مندرجہ ذیل اعداد و شمار برکاشت ہوئے ہیں۔ "یہ سوسائیٹی ۷۵ ہزار نسخے بائیبل کے ہندی زبان میں اور اسی ہزار بنگالی زبان میں شائع کرتی ہے۔ سوسائیٹی مذکور ہندوستان میں ۱۹۱۱ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس سال اس نے ۲۰۵۰ نسخے شائع کئے۔ اب ہر سال اوسطاً سات لاکھ چار ہزار نسخے۔ ۴۹ ہندوستانی اور ۲۶ بیرونی زبانوں میں شائع کرتی ہے۔ تقریباً تین ہزار کاپیاں بائیبل کی کلکتہ ڈھاکہ اور پٹنہ یونیورسٹیوں کے میٹرک پاس طلبا کو ان کی درخواست پر مفت تقسیم کی جاتی ہیں"۔

یہ سرگرمیاں ایک ایسے مذہب کے پیروؤں کی ہیں۔ جس کے متعلق ان کا دعوے یہ نہیں۔ کہ ان کا مذہب عالمگیر ہے۔ اور اس کے باوجود کہ ان کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے۔ اور ترقی کی بجائے تنزل کی طرف قدم بڑھ رہا ہے۔ ان کی کوششوں حوصلوں اور سرگرمیوں میں فرق نہیں آیا۔ لیکن ادھر آریہ سماج ہے۔ کہ دعوے تو دُنیا بھر کو آریہ بنانے کا۔ لیکن اگر پوچھا جائے کہ ہر سال وید کی کتنی کاپیاں بانٹتے ہو؟ تو وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ دوسروں میں بانٹنے کی بات تو دور رہی۔ ہر ایک آریہ تک کے گھر میں وید نہیں۔

کیا اسی بل بوتے ہم دنیا بھر کو آریہ بنانے کے خواب لئے جا رہے ہیں؟　(ہلیتی)

لاہور ۹-۴-۳۰

دیال باغ کی سیر

بابو آنند سوروپ کا مجسمہ

"پیارا دیال باغ" کے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق منتظمان دیال باغ بابو آنند سوروپ کا مجسمہ بنا کر دیال باغ کے کسی موزوں مقام پر نصب کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ معاصر کے الفاظ میں ان کی شان میں یہ ہولناک گستاخی ہے۔ کیونکہ جس بت پرستی کے خلاف وہ ساری عمر پرچار کرتے رہے۔ اسی بت پرستی کو انہی کے نام پر دیال باغ میں رائج کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

ٹھاٹھیں مارتا ہوا پریم کا سمندر

"پریم پرچارک" کا کہنا ہے۔ کہ دیال باغ میں ان دنوں پرمارتھ کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اور باہمی پریم و محبت کی فضا کرمستی و بے خودی چھا جاتی ہے۔ لیکن پرمارتھ کیا ہے؟ یہ "پیارا دیال باغ" کی زبانی سنیئے: "اس سے پیشتر پریمی بھائی سیتارام جی کے مکان پر مہتروں سے پاخانہ پھینکوایا گیا۔ پھر پرنسپل نارائن داس صاحب کے مکان کی بجلی بند کی۔ پانی بند کیا۔ نالی بند کئے۔ بالآخر مہتر بھی بند کر دیا۔ شہر سے مہتر آیا۔ تو اسے زد و کوب کر کے دھتکار دیا۔ ان کے گھر اینٹیں پھینکوائی گئیں۔ اب پریمی بھائی راجہ رام کے مکان کا کنکشن کاٹ دیا گیا ہے۔" کیا حضرت جی یہی پرمارتھ لے کر آئے ہیں؟

نئے نئے پرشاد

ست سنگ کے اب نئے نئے پرشاد بانٹے جاتے ہیں۔ کبھی کھدر کے کفن۔ کبھی ٹوپیاں اور کبھی ٹکٹکیں۔ کھدر کے کفنوں کی قیمت

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس۔ ہارمونیم۔ طبلہ۔ ستار۔ دلربا۔ وائیلن۔ کھڑتالیں
سامان بینڈ باجہ۔ ڈھول۔ تنبورہ۔ بین باجہ۔ بنسری۔ کلارنٹ۔ چمٹے۔ چھینے

ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر ملنے پر حسب منشا تیار کر دئے جاتے ہیں۔ مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ ACCESSORIES بھی مل سکتی ہیں۔ گانے بجانے کی کوئی چیز خریدنے سے پہلے ایک بار ہمارے مشہور کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لادیں۔ ہمارا سامان خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اعلیٰ ہونے کے علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

کاشی ناتھ بردرز ایبٹ اونکار ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ۔ لاہور

تیل بال کالا

چاندی سونے اور جواہرات سے زیادہ قیمتی ایجاد جڑی بوٹیوں اور خوشبودار پھولوں کا مرکب۔ سفید بال سیاہ کرنیوالوں کی دلی خواہش پوری ہوگئی۔ بارہ ۱۲ سال کی انتھک کوشش محنت اور مسلسل جدوجہد کے بعد روپیہ کو پانی کی طرح بہا کر یہ بال کالا تیل ایجاد کیا گیا ہے۔ یہ نایاب تحفہ ایک اشارہ سے سفید بال قدرتی سیاہ کر دیتا ہے۔ بال جڑ سے کالا نہ ہو۔ تو دوگنی قیمت واپس۔ اس کے علاوہ ہر قسم کا نزلہ اس کے استعمال سے نہ ہوگا۔ خضاب کی زحمت سے بچیں۔ قیمت بڑی شیشی دو روپیہ (دو تار) چھوٹی شیشی ایک روپیہ (محصول ڈاک الگ)

سول ایجنٹ:- دی امریکن ٹریڈنگ کمپنی (P. L.) نولکھا منڈی لاہور۔

دو ۲ تحفے

سنجیونی:- استریوں کے روگ "پیڑا" (درد سے آنا۔ خون کا بند نہ ہونا) کی ہزاروں استریوں کی آزمودہ پیڑ و ہیں (درد پیٹ) کی اچوک اور بہترین دوائی جس سے بیسیوں روگی استریوں نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔
قیمت:- ایک روپیہ کے مکمل کورس کی محصول ڈاک سات آنے۔

"نین جیوتی" جو تجربہ سے آنکھوں کی تمام امراض کیلئے مفید ثابت ہو چکی ہے قیمت صرف دو روپے (دو تار) تولہ

پتہ:- "آریہ" معرفت "پرکاش" لاہور

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج کے اتسووں کا پروگرام کیسا ہو؟

(از شری جیت لال جی بان پرستھی)

اب کسی وواد کی آوشیکتا نہیں کہ موجودہ طریقہ سے آریہ سماجوں کے اتسووں دوارا جو ویدک پرچار کیا جاتا ہے۔ اس پر جس قدر دھن اور سمیہ ویہ کیا جاتا ہے۔ اس قدر لابھ نہیں ہوتا۔ بہرحال آریہ سماجوں کے اتسووں کو ست سنگ نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ ایک پروپیگنڈا کا روپ دیا گیا ہے۔ جس میں کیول دو دن میں بہت سے اپدیشک تتھا بھجنیک دور دور سے منگا کر جنتا کے دھن کا اور سنیاسی مہاتماؤں کے قیمتی سمیہ کا دُر اپیوگ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ کیول ایک آدھ۔ پون یا گھنٹہ کے ویاکھیان کے لئے دور دور سے آنے جانے کا کشٹ اور سمیہ جو خرچ ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں لابھ بہت کم اُٹھایا جاتا ہے۔ اس طرح روز سفر کرنے والے سنیاسی اپدیشک اور بھجنیک سب ہی تنگ آئے ہوئے سے پرتیت ہوتے ہیں +

مجھے ایک طریقہ پرچار کا بہت اچھا پرتیت ہوا ہے۔ وہ اگر اختیار کر لیا جاوے۔ تو پرچار کا پھل بھی جلدی اچھا نکلے گا۔ اور اُپدیشکوں اور سمیہ کا بھی دُر اپیوگ نہ ہوگا۔ میں ۱۳ - مارچ سے ۲۲ - مارچ تک علاوہ پور ضلع جالندھر میں پرچار کے لئے گیا۔ وہاں کے پرچار کا پروگرام حسب ذیل تھا۔

پراتہ کال پونے سات بجے سے پونے آٹھ بجے تک سوستی واچن۔ شانتی پاٹھ اور ہون، نگر کے کسی بھائی کے گھر میں۔ چاہے وہ آریہ سماج کا سبھاسد ہو یا سہائیک ہو یا نہ ہو۔ جو کوئی یگیہ کے لئے نمنترن دیوے۔ اس محلہ کے استری پُرش عام طور پر اسی یگیہ میں آ جاتے تھے۔ اور آریہ سبھاسدوں اور سہائیکوں کے پریوار آنے کا نیم کرتے تھے۔

اس کارروائی کے پشچات ایک بھجن دیویاں گاتی تھیں۔ اور پُرش ساتھ سممت ہو کر بھجن پڑھا کرتے تھے۔ اس کے بعد نو بجے سے پونے دس بجے تک میرا اُپدیش ہوا کرتا تھا۔ جس کا وِشیہ گرہستھ آشرم تھا۔ کیونکہ گرہستھ آشرم ہی سورگ ہے۔

ہوتا تھا +

(۲) دن کو جس بھائی کو کوئی سنتے ہو۔ یا سندھیا گائتری آدی کے لابھ پوچھنے ہوں یا کسی اور وشے پر یا پربھو بھگتی کے متعلق کچھ پوچھنے کی ضرورت ہو۔ اُس کو آنے کی اجازت تھی۔ اور کوئی نہ کوئی روز لابھ اُٹھا ہی جاتا تھا +

آریہ پرتی ندھی سبھا کا بھی کچھ زیادہ خرچ اس طرح پرچار کرانے سے نہ ہوگا۔ اس لئے وید پرچار ادھشٹاتا یا اُپدیشکوں کو بھی آریہ سماجوں سے زیادہ تقاضا دھن کے لئے کرنے کی ضرورت نہ ہوگی +

اس ست سنگ کے لابھ کے متعلق میں علاوہ پور کے ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی رائے لکھ دینا چاہتا ہوں۔ جو کہ اُنہوں نے آخیر کے دن میرے سامنے ظاہر کی۔ انہوں نے کہا:-

”مجھے تقریباً ۲۵ سال آریہ سماج کے ویاکھیان آدی سنتے ہو گئے ہیں۔ لیکن جو کچھ لابھ ہم کو اور ہمارے پریوار کو اس ست سنگ سے ہوا ہے ایسا کبھی نہیں ہوا۔“

یہی آواز دوسرے بہن بھائیوں کی تھی۔ علاوہ پور میں یہ ست سنگ ۵ - ۶ سال سے جاری ہے۔ اور ایک ماہ تک لگاتار ہوتا ہے۔ میرا لکھنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وارشک اتسووں کے موجودہ طریقہ سے اُوپر کا طریقہ بہت لابھ دائیک ہے۔ اور میں خود بھی انوبھو کرتا ہوں۔ کہ میرے یہ دس دن سپھل ہوئے ہیں۔ ارتھات میں اس طرح کچھ دشی دِن چکا سکا ہوں +

میرے خیال میں چھوٹے چھوٹے نگروں کی آریہ سماجوں کو اس پرتھا کا فرور انوکرن کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس پرتھا سے خرچ تو کم ہوتا ہے۔ لیکن لابھ زیادہ +

رات کا پروگرام یا ست سنگ ۸ بجے سے شروع ہوتا تھا۔ آٹھ بجے سے ۸½ بجے تک آریہ بھائی سویم بھجن پڑھتے تھے۔ اور دیویاں ان کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک میری کتھا گائتری منتر دوارا پربھو بھگتی کیسے ہو سکتی ہے۔ یا گائتری کا جاپ کیسے کیا جاوے۔ اسی

سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کا سچا سمارک

لیکھک: شری پنڈت دھرم دیو جی شاستری کنیا گورکل دہرہ دون

آچاریہ رام دیو جی کو سورگباش ہوئے پانچ مہینے ہو چلے ہیں۔ ان کی یادگار کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا نے آریہ جنتا سے دولاکھ روپیہ کی اپیل کی تھی۔ آچاریہ جی کے سمارک کو سپھل بنانے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس میں مجھے بھی سبھا نے بطور سدسیہ چُنا تھا۔ اس لئے اپنے کرتویہ سے پریرت ہو کر آریہ جنتا کے سامنے چند وچار رکھنے لگا ہوں:-

میرا وچار ہے۔ کہ آچاریہ جی کے سمارک کو سپھل بنانے کیلئے وشیش طور پر کنیا گورکل سامنے رکھا جائے۔ کیونکہ آچاریہ جی کو یہ جیون سے بھی پیارا رہا ہے۔ اور اس کنیا گورکل کی چنتائیں ہی ان کی شیگھر مرتیو کا کارن بنیں۔ اور انتم سمیہ اسی گورکل میں پران چھوڑ کر وہ اس کے پرتی اپنا پریم ظاہر کر گئے۔ یہاں تک کہ خود مہاتما گاندھی جیسے بڑے نیتا نے بھی خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ سورگیہ آچاریہ جی کا سچا سمارک یدی کوئی ہو سکتا ہے۔ تو وہ کنیا گورکل دہرہ دون ہی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ کنیا گورکل کو آرتھک درشٹی سے بے فکر کر دیا جائے۔ جس سے کہ وہ باہر کی چنتاؤں سے مکت ہو کر آنترک اُنتی میں ادھک سے ادھک سنلگن ہو سکے۔ آج کل اندرونی پربندھ آچاریا ودیاوتی جی کر رہی ہیں۔ اور پہلے بھی یہی کرتی رہی ہیں۔ سورگیہ آچاریہ رام دیو جی تو آرتھک درشٹی سے ان کی سہائتا کیا کرتے تھے۔ اب آچاریا ودیاوتی جی کا سواستھ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اندرونی انتظام کے ساتھ ساتھ آرتھک آوشیکتاؤں کو پورا کرنے کے لئے باہر روپیہ بھی جمع کریں۔ اس لئے آریہ نر ناریوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اپنے آریہ نیتا کی اس پریہ سنستھا کی۔ جسے سورگیہ آچاریہ جی سماج کو دھروہر کے روپ میں سونپ گئے ہیں ہر پہلو سے رکھشا و سہائتا کریں +

ویسے تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ان کے سمارک فنڈ کو اکٹھا کرنے کا یتن کر رہی ہے۔ لیکن یہ رفتار کافی نہیں۔ اس لئے میرے وچار میں تو سبھا کو چاہیئے۔ کہ پرتیک سماج کے اوپر اس کی شکتی انوسار کر (ٹیکس) لگائے۔ سبھا کے ادھیکاری۔ پنجاب آریہ سماج کے بڑے بڑے نیتا اس فنڈ میں ادھک سے ادھک دھن راشی پردان کریں۔ اور ساں کی شبھ نام اولی م

یہ ہوتی تھی۔ کتھا شروع کرنے سے پہلے میں ایک بھجن پڑھ دیا کرتا تھا۔ چونکہ سب جنتا سممت ہو کر پرسنتا سے پڑھتی تھی۔ کوئی بھجنیک باہر سے بُلایا ہوا نہ تھا۔ نہ اس کی ضرورت ہی محسوس ہوتی تھی۔ نگر کے استری پُرش کافی تعداد میں ست سنگ میں سممت ہوتے رہے +

جس بھائی کے گھر پراتہ کال یگیہ ہوتا تھا۔ اُسی کے گھر پریتی بھوجن ہوتا تھا۔ اس طرح لنگر کا بھی کوئی خاص خرچ نہیں ہوا۔ جیسا کہ آریہ سماجوں کے اُتسووں پر ہوتا ہے۔ چونکہ ادھیکاریوں کو کوئی خاص پربندھ لنگر وغیرہ کا کرنا نہ ہوتا تھا۔ اس لئے سب ادھیکاری پریوار سہت ست سنگ میں شامل ہو سکتے تھے۔ ورنہ آج کل اُتسووں میں ادھیکاری عام طور پر انتظام میں لگے رہتے ہیں۔ ست سنگ سے لابھ نہیں اُٹھا سکتے۔ کیونکہ دو دن میں ہی کئی ویاکھیان اور کانفرنسیں کرنی ہوتی ہیں +

اس پرکار کے ست سنگ سے ایک تو لابھ بہت ہوتا ہے۔ اُپدیشک کرنے والا کافی طور پر جنتا کو سمجھا سکتا ہے۔ اور کئی وشیوں پر گیان دے سکتا ہے۔ پھر خرچ کچھ نہیں ہوتا۔ دن کو اُپدیشک کے ست سنگ سے سوادھیائے پریمی دے سکتے ہیں۔ اس سے اپنے سنشے پوچھ سکتے ہیں۔ اور اتنے دنوں کے رہنے سے آریہ سجنوں کے علاوہ کئی اور ست سنگیوں سے ذاتی واقفیت اُپدیشک کی ہو جاتی ہے۔ اندرونہ وگ آریہ سماج کے نزدیک آ جاتے ہیں۔ میری بھی اب علاوہ پور کے دس پندرہ سجنوں سے ذاتی واقفیت ہو گئی ہے۔ جو

مجھ سے خط و کتابت کر کے بھی کچھ پوچھ سکتے ہیں۔ اور لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔ پھر اس ست سنگ پر کچھ دھن خرچ نہیں ہوتا۔ اس لئے وید پرچار فنڈ کو دان دینے میں بھی سماج کو کچھ دقت نہیں +

سے ... کاشت کی جاوے + — آچاریہ رام دیو جی کی آیو ۵۸ سال کی تھی۔ اس لئے ۵۸ دنوں کے اندر اندر ۵۸۰۰۰ روپیہ اکٹھا کرنے کا برت لینا چاہیے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہی اس کاریہ کو .... سرانجام دے سکتی ہے۔ ہم کو بھی اپنا اپنا حصہ ادا کر دینا چاہیے۔ تو ۵۸ دن میں ۵۸ ہزار روپیہ جمع کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ ... پنجاب ...

ہندو گرہستھ کی ایک جھلک

ایک سوشل افسانہ

رجنی

از کماری پریم لتا

کتنی خوبصورت تھی وہ - ماں باپ کی لاڈلی - بچپن سے ہی ہونہار - سب رشتہ دار اس کے متعلق سنہری خواب لے لے کر کتنے خوش ہوتے تھے - اس کا سڈول جسم - گول چہرہ - خوبصورت آنکھیں - موہنی مورت سب کے دل کو لبھا لیتی تھی - ماں اپنے شرمیلے پن کے باوجود بھی اپنی اس لڑکی کے متعلق اپنے جذبات کو چھپانے سے قاصر تھی +

رات کا وقت تھا - تارے اُچک اُچک کر اپنی روشنی سب پر عیاں کر رہے تھے - چاند اپنی چاندنی بکھیر کر کھیل رہا تھا - پر یہی اس چاند کو دیکھ نہ جانے کن خیالات میں ڈوب جاتے تھے - اسی وقت یہ ننھی بچی اپنی ماں کا آنچل پکڑ کر مچل پڑی - کہ

"امی چندا لوں گی"!

ماں کے روئیں روئیں میں خوشی سما گئی - اور بولی :-

"پگلی! یہ بھی کہیں لیا جاتا ہے"؟

ماں کو پرانی ایک کہانی یاد آ گئی - اسی وقت تھال میں پانی بھر کر اس میں چاند کے عکس کو اُتار کر کہا — "لے کھیل چاند سے"!

اس بچی کی ترقی کے لئے ماں باپ نے اپنی کوششیں کیں - ننھی بچی ان کی گود میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرنے لگی - نسیم کے ہلکے ہلکے جھونکے - ساون کی ننھی ننھی بوندیں - پھولوں کی بہار اس کی بہتری میں سب کوشاں تھے - اور مددگار تھے - سکول میں گئی تو فرسٹ - سب رشتہ دار پھولے نہ سماتے تھے +

باپ بولا :-

"بیٹی رجنی - میں دعا کرتا ہوں - کہ تو اسی طرح اپنی زندگی کے امتحانوں میں بھی کامیاب ہو"

وقت گذرتا گیا - کئی بہاریں آئیں - اور اپنی شان دکھا کر نکل گئیں - رجنی اب سترہ سال کی ہو گئی - خوبصورتی اب ہر عضو سے پھوٹ رہی تھی - علم و ہنر میں بھی یکتا تھی - آخر شادی کے لئے تیاریاں شروع ہو گئیں +

بہار کا سہانا موسم تھا - ٹیسو کے پھول کھلے ہوئے تھے - سرسوں کے کھیت لہلہا رہے تھے - نسیم کے جھونکے بھی گلوں کو نہلا جاتے تھے - ندی نالوں کا شور جنگل کو مست کر کے خاموشی کے لئے مجبور کر رہا تھا - پھول کھل کر نہایت خوبصورت مالا پہنے ہوئے تھے - پپیہے راگ الاپ رہے تھے - اور کوئل ان کا ساتھ دے رہی تھی - وہ اصل میں سب رجنی کی شادی میں شریک ہو کر خوشیاں منا رہے تھے +

رجنی اپنی سہیلیوں کے ساتھ باغ کی سب قدرتی سہیلیوں سے الوداع کہنے گئی -

سکھیاں اسے چڑ چڑا کر کہتی تھیں :-

"رجنی اب تو پرائے گھر کی ہو گئی نہ - پتی دیو کے گھر جائے گی - تبھی تو ہم سے بات تک نہیں کرتی -"

دے رہے تھے - اور رجنی سر جھکائے سب کی دعائیں لے رہی تھی -

لیکن کسے معلوم تھا کہ

محبت آئی تھی آندھی بن کر -

شجرِ امید کو جڑ سے گرانے

فنا آمادہ تھی خود زندگانی -

مٹی تھی وہ محبت کے بہانے

شادی کے بعد رجنی ماں باپ سے جدا ہوئی -

تو بہنے دو - بلکہ اُلٹے تم ہماری کٹیا میں جھانکنے بھی نہ آؤ گی - خیر کہہ لو - تمہاری بھی تو کبھی باری آئے گی نا - میں بھی بدلہ لے لوں گی"

آخر شادی ہو گئی - رشتہ دار مبارکبادیں

باپ جدائی کے وقت اپنے نرم دل کے جذبات کو نہ دبا سکا - اور ٹپ ٹپ آنسو گرانے لگا - رجنی سسرال پہنچی کئی امیدوں بھری امنگوں کے ساتھ - اپنے مستقبل پر وچار

کر کے اس کا دل محبت کے سمندر کی لہروں کی طرح ناچنے لگا - وہ سمجھتی اس کے پتا ان کے دیوتا ہیں - وہ اپنے اس دیوتا کو ہردے میں بٹھا کر پوجا کرے گی - وہ سمجھتی تھی کہ خاوند اور بیوی دریا کی ان دو دھاروں کی مانند ہیں - جو مختلف راستوں سے آ کر ایک ہو جاتے ہیں - سسرال میں پہنچی - تو رنگ ہی دیکھے - نندوں کو اس کی خوبصورتی دیکھ کر حسد ہونے لگا - ان کی آنکھوں میں اس نے خوشی اور محبت ڈھونڈی - مگر چراغ لے کر بھی محبت کا پتہ نہ چلا - وہ گھبرائی کہ یہ آزاد چڑیا کہاں آ پھنسی - اب اپنے ماں باپ کو کہہ کر کیسے ان کا دل توڑے - کہ دھوکا ہو گیا +

جب وہ ماں باپ کے گھر واپس آئی سب یہ دیکھنا چاہتے تھے - کہ کچھ ہی دنوں کی سسرال میں رہائش نے اس کی جوانی کو کیسے نکھارا ہے - لیکن یہ کیا؟ — اس کی آنکھوں کی چمک کہاں گئی؟ — یہ اُداسی کیوں ہے؟

ماں کے پوچھنے پر خفیف حرارت اور کمزوری کا بہانہ بنا کر اپنے جذبات کو دبا گئی - کہیں ماں کا دل ٹوٹ نہ جائے +

ایک سال بعد رجنی کے ایک نہایت خوبصورت لڑکی پیدا ہوئی - لیکن سسرال میں کھانے پینے کی لاپرواہی - نندوں کی اور خاوند کی خود غرضی نے اسے نڈھال کر دیا - اب پتہ چلا - کہ یہ شادی نہ تھی - وہ شہزادی کا جنازہ تھا -

رجنی کو ہلکا ہلکا بخار رہنے لگا - سب کو خیال آیا - کہیں بڑا تا بخار نہ ہو - بس پھر کیا تھا - رجنی کے پاس آنا بھی گناہ تھا - اس سے دُور دُور بھاگتے - جیسے کسی بری روح کا چھایا پڑ رہی ہو -

رجنی نے سمجھ لیا کہ اب اسے زندگی میں ہی مُردہ سمجھ کر اس سے پرہیز کیا جا رہا ہے - آخر اس کا ثبوت بھی ملا - رجنی کے نام پر جتنے روپے ڈاک خانہ کے سیونگ بنک، کیش سرٹیفکیٹ اور ریزرو بنک میں تھے سب پتی دیو نے اپنے نام کرانے شروع کر دئے -

رجنی نے کہا — "پریتم! میں تو ان روپوں کو خاک کی مٹی کے برابر سمجھتی ہوں - مجھے تمہاری محبت چاہیئے - کچھ اور بھی ضرورت ہو تو لے لو - میرے پاس تو اب کچھ دینے کو نہیں - لیکن میں قرضہ لے کر بھی خوش کرنے کو تیار ہوں"+

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

گرہستھیو، سنو!

(۱) جس کو تم نے اتنی تکلیف اور محنت سے پایا ہے - جس کو اپنے دل کی رانی بنا کر ایک بار اس پر دل و جان سے فدا ہو چکے ہو - اور جس کو پا کر تم نے دنیا فتح کر لینے کا سا سکھ محسوس کیا تھا - اس کی ہمت اور دشا اس کو بنائے رکھنے کا بھی تم کو ہمیشہ خیال رکھنا لازم ہے +

(۲) دیکھو - پریم کا پودا بڑا ملائم ہوتا ہے - ذرا سی تیز گفتاری - ذرا سی رکھائی اور تھوڑی سی بے پرواہی سے اس کا مرجھا جانا ممکن ہے +

(۳) تم کو معلوم ہے - کہ تیر اور تلوار کے زخم جسم پر لگ کر دل اور آتما کو اتنا زخمی نہیں کر سکتے جتنی کڑوی بات اور بے عزتی کی چوٹ دل پر اثر کر جاتی ہے - وجہ یہ ہے - کہ تلوار کی چوٹ آتما تک اپنی کاٹ نہیں پہنچاتی - جسم روپی ڈھال اسے اپنے اوپر روک لیتی ہے - اور جب تک آتما جس کی طرف دھیان نہیں دیتا - تب تک چوٹ کا اُسے علم تک نہیں ہوتا - لیکن بات کا تیر سیدھا دل پر اور آتما پر چوٹ پہنچاتا ہے +

(۴) یاد رکھو! تم ایک بھی کڑوی بات کہہ کر اس کا نازک دل — نہیں نہیں اپنا ہی دل زخمی کرتے ہو - بیوی کے سامنے آ کر ایک بھی بات منہ سے نکالنے سے پہلے محتاط ہو جاؤ - تم کو اگر اس سے کسی قسم کی شکایت ہو - کچھ گلہ ہو - تو اس کا ہال بغیر موقعہ دیکھے مت نکال بیٹھو - ایسا نہ ہو - کہ اس کے پریم بھرے نازک دل پر — اس دل پر جس کی تم پوجا کرتے ہو - چوٹ لگ جائے +

(۵) موقعہ پا کر بات کو دھیرے دھیرے کہہ کر اس کی صفائی کر لو - اور اگر اس میں تمہیں بیوی کا ہی قصور دکھائی پڑے - تو فوراً اس چرچا کو بند کر دو - اُسے بھول جاؤ - اتنا کہ پھر کبھی بھول کر بھی اس کا چرچا زبان پر نہ آئے +

(۶) اگر تمہیں یہ معلوم پڑے - کہ اپنی پیاری پتنی سے تم اتنا پریم نہیں پاتے - جتنی کہ تم امید کرتے ہو - تو اس خیال کا اظہار لفظوں سے مت کرو - اور نہ اس طریقہ سے کہ تم اپنی طرف اپنے پیار میں کمی کر دو - بلکہ تمہیں اپنے پریم میں اضافہ کر دینا چاہیئے +

بھارتیہ جنتا کا آج جو کچھ وشے بنا ہوا ہے۔
وہ ہے "ودھان نرمانری پریشد"۔ جس کسی بھی
نیتا کا بھاشن سنیئے۔ وہ اپنے بھاشن میں پرسنگ
ہوتے نہ ہوتے بھی "ودھان سبھا" کا ذکر اوشیہ
کرے گا۔ کوئی اخبار پڑھیئے چاہے وہ دینک
ہو یا ساپتاہک۔ اس میں بھی کہیں نہ کہیں
اس کا الیکھ آپ کو اوشیہ ملے گا۔
اس پرکار کے لوگ پریہ وشے پر یدی میں
پرکاش کے پاٹھکوں کو کچھ گیان تو یہ سامگری
جٹانے کا یتن کروں۔ تو مجھے پورن آشا ہے۔ کہ وہ
میرے اس پریتن سے پرسن ہی ہوں گے۔
ودھان نرمانری پریشد کی آواز بھارت
دیش میں پچھلے دو ورشوں سے جب سے کہ
نیا شاسن ودھان عمل میں لایا گیا ہے۔ اور
کانگرس منسٹری بنی ہے۔ ادھک زور سے
سنائی دینے لگی ہے۔ ویسے تو اس کا آرمبھ
سنہ ۱۹۳۴ء میں کیندریہ اسمبلی کے چناؤ پر ہوا
تھا۔ گول میز کانفرنس کے بعد میں شروع کیا
گیا ستیاگرہ اندولن سماپت ہو چکا تھا۔ اور
دیش میں نراشا چھائی ہوئی تھی۔ اسی نستبدھتا
کے سمے میں کیندریہ اسمبلی کا چناؤ آ گیا۔ کانگرس
نے اب تک کونسلوں کا بہشکار کر رکھا تھا۔ کیونکہ
وہ انہیں ویرتھ اتھوا ان اپیوگی سمجھتی تھی۔
لیکن کانگرس میں ایک ایسا بھی دل تھا۔
جو کونسلوں سے کچھ لابھ اٹھانا چاہتا تھا۔
اتھوا ان کا جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے۔ اُپ
یوگ کرنا چاہتا تھا۔ اپنے وچاروں کو پرگٹ
کرنے کا اس دل نے اس سمے کو اپنے لئے
اُچت سمجھا۔ اور یہ اندولن کیا۔ کہ ہمیں
برٹش سرکار تک سواتنتریہ کی آواز ——
ودھانک طریقے سے —— پہنچانے کے لئے
کونسلوں کا اُپیوگ کرنا چاہیئے۔ یہ سواتنتر نرنے
کہ بھارت کیسا شاسن چاہتا ہے —— کسی
اکار ودھان پریشد کے دوارا ہی سمپورن
روپ سے پرگٹ کی جا سکتی ہے۔ اتہ اس
دل کے نیتاؤں نے ودھان پریشد کی مانگ
رکھ دی۔ اور ودھانک طریقے سے اس
اندولن کرنے کے لئے کانگرس کے
جانے کونسل پرویش کی مانگ کی۔ جسے
مہاتما گاندھی نے بھی یہ لوگ کے طور پر
سویکار کر لیا۔ تب سے ہم بار بار —— کبھی
زیادہ کبھی کم —— اس آواز کو سن رہے ہیں۔
... بھارت ورش میں سرو پرتھم اسی آواز
کو پنڈت جواہر لال نہرو نے اٹھایا تھا۔ کتنے
وہ جس اندولن کے دوارا اسے آگے بڑھانا
چاہتے تھے۔ اور یہ آواز وائٹ پیپر ——
... انڈیا ایکٹ کا —— سوچیت جواب
... کارن یہ کہ گول میز کانفرنس میں کچھ

سیاسیات

کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی کیا ہے؟

(از ٹھاکر دلیش راج جی)

مسلم۔ اچھوت۔ اور ریاستی پرتی ندھیوں نے
جو راشٹر پر گتی دکھلائی تھی۔ ان کے
آدھار پر برٹش لوگ یہ کہنے لگ گئے تھے۔
کہ بھارتیہ پرتی ندھی کوئی بھی ایسا ودھان ہمارے
سامنے پیش نہیں کر سکے۔ جسے ہم سرو سمت
مانگ کہہ سکتے۔ برٹش لوگوں کی اس دھارنا
کو غلط ثابت کرنے کے لئے ودھان پریشد کی
مانگ سے بڑھ کر کوئی دوسرا اُتر شائد ہی
ہوتا۔

ودھان پریشد کی مانگ نہ تو کوئی اوشکار
ہے۔ جیسا کہ ستیاگرہ اور اہنسا وغیرہ ہے۔
اور نہ کوئی نئی بات ہے۔ ایسا انیہ دیشوں میں
بھی ہوا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ودھان
پریشد کا اپنا ایک اتہاس ہے۔ اور اس
اتہاس کے نیچے سمبندھ میں سند نیچے
پاٹھکوں کی جانکاری کے لئے انیہ دیشوں
میں بلائی ودھان پریشدوں اور ان کے
نتیجوں پر پرکاش ڈالنا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔
سب سے پہلے فرانس دیش میں سنہ ۱۷۸۹ء
میں ودھان پریشد بیٹھی تھی۔ اس نے "دیش
شاسن کیسے ہو؟" اس سمسیا کا حل کیا تھا۔
سنہ ۱۸۳۴ء میں کناڈا واسیوں نے کیوبک
میں اکٹھے ہو کر اپنے دیش کے لئے شاسن
ودھان بنایا۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ کناڈا
برٹش سامراجیہ کا ایک انگ ہے۔ کیوبک
کی ودھان پریشد دوارا سویکرت ودھان کو
برٹش پارلیمنٹ نے کچھ سنشودھنوں کے
ساتھ سویکار بھی کر لیا تھا۔ آسٹریلیا میں اس
پرکار کی ودھان پنچایت دو بار بیٹھ چکی ہے۔
پہلی سنہ ۱۸۹۱ء میں دوسری سنہ ۱۸۹۷ء میں۔
پہلی بار کی ودھان سبھا کے سدسیوں کا چناؤ
پرانتیہ اسمبلیوں دوارا ہوا تھا۔ اور دوسری
بار جن پد پراپت آسٹریلیا کی شاسن سبھا
دوارا۔ اس پریشد کا بنایا ہوا ودھان برٹش
پارلیمنٹ میں بل کے روپ میں پیش ہوا۔ اور
وہ کامن ویلتھ ایکٹ سنہ ۱۹۰۰ء کے نام سے
قانون کو پراپت ہوا۔ سنہ ۱۹۰۹ء میں برٹش
پارلیمنٹ نے افریقہ کے شاسن کے لئے جو
ایکٹ پاس کیا تھا۔ اور جس کے انوسار چار
حصوں میں بٹا ہوا (برٹش افریقہ) ایک ہو گیا۔
وہ ایکٹ بھی بل کے روپ میں افریقہ کی
پرانتیہ شاسن سبھاؤں دوارا بلائی گئی ودھان
پریشد نے ہی تیار کیا تھا۔

پچھلے ورشوں کے اندولن سے بھارت میں
اتنا تو ہوا ہے۔ کہ کوئی بھی راج نیتک پارٹی یا
ورگ ایسا نہیں ہے۔ جو ودھان پریشد کی
اُپیوگتا اور آوشیکتا سے انکار کرتا ہو۔ کنتو
اس کے نرمان اتھوا سوروپ کے سمبندھ میں
اوشیہ انیکوں مت ہیں۔ کانگرس اتھوا مہاتما
گاندھی جی اس کے نرمان کا ادھیکار پرتیک
بالغ ویکتی کے لئے چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔
کہ بھارت کے پرتیک استری پرش کو۔ جو کہ
صحیح دماغ اور بالغ ہو ووٹر (مت داتا)
قرار دے دیا جائے۔ اور وہ ووٹروں کا
دوارا سموہ لئے جنہیں اپنے دیش کا شاسن
ودھان بنانے کے لئے پرتی ندھی چنیں۔ انہی
لوگوں کی پریشد سے شاسن ودھان بنایا جائے۔
اور اسے سمست بھارت کی آکانکشا مان کر
برٹش سرکار اسے قانون کا روپ دے دے۔
اس کتھن کے انوسار اس مانگ کے دو حصے
ہو جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ برٹش سرکار بھارتیوں
کو اپنے دیش کا شاسن ودھان بنانے کا
ادھیکار دے دے۔ اور دوسرا یہ کہ شاسن
ودھان سمست بالغوں کی رائے سے بنائے
گئے پنچوں دوارا ہی بنایا جائے۔
اس مانگ کے دونوں حصے ہی کانگرس
کے لئے لابھ پرد ہیں۔ بغیر دوسرے کی سویکرتی
کے کوئی سنتوش جنک لابھ نہیں ہو گا۔ کیونکہ
یدی چند راجاؤں۔ رئیسوں اور اونچی پنچوں کو
ہی ودھان پریشد کا نرمان کرنے کا ادھیکار
دے دیا گیا۔ تو ان کے ووٹوں سے ایسے لوگوں
کا پریشد بنے گا۔ جو کوئی بھی پرگتی شیل ودھان
نہیں بنائے گا۔ ہاتھ کنگن کے لئے آرسی کی
ضرورت نہیں۔ ہم آج بھی یو۔ پی اور بہار
آدی کی سٹیٹ کونسلوں اور اپر ہاؤسوں کی
حالت دیکھ رہے ہیں۔ اتہ مانگ کا یہ حصہ
بھی اتنا ہی مہتو پورن ہے۔ جتنا کہ شاسن ودھان
بنانے کے ادھیکار والا حصہ۔

(باقی آئندہ)

آپ کے سوادھیائے کیلئے

یوگ درشن
(بزبان اردو) یوگ درشن کا اردو ترجمہ بمعہ ویاکھیا بطرز سوال و جواب۔

یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ مہرشی پاتنجلی کے یوگ درشن کا اردو ترجمہ پرکاشت ہوا ہے۔ مشہور مناظر پنڈت جگدیش چندر جی واچسپتی آریہ اپدیشک اس کے مترجم ہیں۔ یوگ کے مشکل سے مشکل سوتروں کی ویاکھیا سرل اردو میں اس ڈھنگ سے کی گئی ہے۔ کہ معمولی گیان والے بھی اس کو بخوبی سمجھ سکیں۔ کتاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کیلئے یوگ کے وہ سدھانت جو مہرشی کو زبردست محنت اور وسیع تجربہ کے بعد حاصل ہوئے وہ بطور دیباچہ درج کر دئے گئے ہیں۔

کتاب مجلد قیمت ایک روپیہ (عہ)

ویدانت درشن
(بزبان اردو) مترجم سوامی درشنانند جی مہاراج۔

ویدانت کا وشے بڑا ہی مشکل اور پیچیدہ ہے۔ لیکن سوامی جی مہاراج نے ویدانت کی بڑی ہی سرل ویاکھیا کی ہے۔ تاکہ ویدانت کے مشکل مضمون کو ہر ایک آدمی سمجھ سکے۔
قیمت سوا روپیہ (عہ)
ہندی مکمل دونو بھاگ ڈیڑھ روپیہ (عہ)

سنسکار ودھی
(اردو مع ویاکھیا) ٹیکا کار شری سوامی شردھانند جی مہاراج۔

پہلے اصل منتر سنسکرت میں۔ نیچے وہی منتر بزبان اردو۔ آگے مکمل ویاکھیا اور تشریح۔ سنہری جلد صفحے چھ سو کے لگ بھگ۔ قیمت ایک روپیہ ۱۲ آنے (عہ)۔ مکمل فہرست کتب مفت منگائیں۔

ملنے کا پتہ:- مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز و پبلشرز انارکلی لاہور

Digitized by eGangotri

مختصر افسانہ

پنہارن

ایک راجستھانی گیت

راجستھان اپنے تہواروں گیتوں اور قدامت پرستی کے لئے ہندوستان میں خاص طور پر مشہور ہے +

یہ ایک حقیقت ہے - کہ قدیم گیتوں کے ذریعہ قدیم زندگی کا جو ثبوت ملتا ہے وہ شاعری میں نہیں پایا جاتا - اس کی اصل وجہ یہ ہے - کہ گیتوں کو معمولی دل دماغ کا آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے +

پنہارن کا گیت راجستھانی زندگی کا آئینہ دار ہے - جس میں ایک پوری داستان نظم کی گئی ہے - آپ کی دلچسپی کے لئے اس گیت کا مختصر خلاصہ نیچے درج کیا جاتا ہے :-

برسات کا موسم ہے - کالی کالی گھٹائیں اُمنڈ آئی ہیں - اور موٹی موٹی بوندوں والی بارش ہو رہی ہے - تال پوکھرے ندی نالے پانی سے لبریز ہیں -

اے پنہارن یہ تال تلیاں کس نے کھدوائے ہیں ؟ اور کس نے کھدوایا ہے یہ خوبصورت تالاب ؟

سسر جی نے تال تلیاں کھدوائے ہیں - ہر پیتم نے تالاب کھدوایا ہے -

سات سہیلیوں کے جھرمٹ کے ساتھ پنہارن پانی بھرنے تالاب کی طرف چلی -

تالاب جل تھل ہو رہا ہے - پنہارن کا گھڑا پانی میں ڈوب ہی نہیں رہا تھا - اس کا گھڑا بار بار پانی کی سطح پر تیرنے لگتا -

اس کی ہمراہیاں پانی بھر کر چلدیں - پنہارن تن تنہا تالاب پر رہ گئی -

ایک اونٹ کا سوار اس طرف سے گذر رہا تھا - پنہارن نے اسے آواز دے کر گھڑا اُٹھانے کے لئے کہا -

اوٹھی (اونٹ کے سوار) نے پوچھا ——

" آوروں نے کاجل بندی لگا رکھے ہیں - تیری آنکھیں پھیکی کیوں ہیں ؟ تیرے جسم پر کپڑے بھی میلے ہیں - آخر اس کی وجہ کیا ہے ؟ "

پنہارن نے جواب دیا " اوروں کے پریتم گھر پر ہیں - میرا پریتم پردیس گیا ہے "

جیسے اوٹھی کچھ سمجھ گیا ہو - اس نے کہا - گھڑے کو تال میں پھینک دے - اور میرے پیچھے بیٹھ جا -

پنہارن کو یہ جملہ زہر میں بجھا ہوا معلوم ہوا -

وہ طیش میں آکر بولی —— " جلا دوں تیری زبان کو - اوٹھی تجھے کالا ناگ ڈسے "

اس طرح سوال وجواب ختم کرکے پنہارن گھر کی طرف چل پڑی - دروازہ پر پہنچ کر گھبرائی ہوئی آواز میں بولی —— " ساس جی - اس گھڑے کو جلدی میرے سر سے اُتار دو - نہیں تو چوک میں پٹک دوں گی "

ساس بولی :-

" بہو میری ! تجھے کس نے طعنہ دیا ہے ؟ کس نے گالی دی ہے " ؟

پنہارن بولی :-

مجھے ایک اوٹھی ملا تھا - جس نے میرے من کی بات پوچھی - دیوکی طرح وہ لمبے پتلے جسم والا تھا - اور نند بائی کی شکل سے اس کی شکل ملتی جلتی تھی -

ساس سمجھ گئی - ہنس کر بولی :-

" وہ تیرا پتی تھا "

مارے شرم کے پنہارن کا جسم دُہرا ہو گیا +

اِستری جگت

جاپان کی آدرش گرہستھی استریاں

(جو گھر کا کام کاج کرنا اور پتی سیوا کرنا ہی اپنا فرض سمجھتی ہیں)

زمانۂ قدیم سے جاپان میں میاں بیوی کے تعلقات کچھ اس طرح بندھے ہوئے ہیں - کہ بیوی کا دائرۂ عمل گھر کے اندر محدود رہے - اور میاں باہر کا مختارِ کل ہے - بیوی انتظام خانہ داری کی ذمہ دار ہے - اور اپنی مرضی سے کام کرنے کا پورا اختیار رکھتی ہے - مگر وہ اس کی مجاز نہیں - کہ میاں سے پوچھے - کہ رات کو اتنی دیر تک کہاں رہے - اگر اسے میاں کی محبت میں شک ہے - یا کسی اور طرح اُسے ناراض کر دیتی ہے - تو میاں اسے رخصت کر دیتا ہے - عورتیں ناقص العقل اور نااہل ہوتی ہیں - لہٰذا انہیں مردوں کے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں +

اختیارات شاہی کی بحالی کے ساتھ جب مغربی تمدن نے جاپانی تخیل پر اثر ڈالنا شروع کیا - تو عورت مرد کی مساوات کا سلسلہ بھی چھڑا - اس وقت اخبارات میں جو مباحث شائع ہوتے تھے - ان کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا - ذیل میں ساٹھ ۶۰ برس پہلے کے دو اخبارات کے اقتباسات درج ہیں جن میں سے ایک کا رویہ مخالفانہ ہے - اور دوسرا عورتوں کی موافقت میں ہے -

" یہ اظہر من الشمس ہے - کہ مرد قوی جسم اور اعلےٰ دماغ کا مالک ہے - یہ سچ ہے کہ دُنیا میں ایسی عورتیں بھی گذری ہیں - جیسی جاپان میں ملکۂ جنگو - اور انگلستان میں ملکۂ الزبتھ - جانوروں میں بھی نر کا رتبہ مادہ سے بلند ہے - خدا نے نر کو مادہ سے زیادہ خوبصورت بنایا ہے - یہ فطری بات ہے - کہ مادہ کے مقابلہ میں نر زیادہ قابلِ تعظیم ہے - کوئی وجہ نہیں - کہ دونو کو مساوی سمجھا جائے - دونو کو مساوی قرار دینا قانون اور فطرت دونو کو توڑنے کے مترادف ہے - مغربی اقوام جو عورتوں سے محبت کرنے کا دم بھرتی ہیں - عورت مرد کو مساوی سمجھیں تو سمجھیں - مگر کسی سمجھدار آدمی کو اس بات سے اتفاق نہیں ہوسکتا - ان ممالک میں صحیح وغلط دونو قسم کی آراء موجود ہیں - جو جاپانی اس اصول سے متفق ہیں - وہ اس بات کے قائل ہیں - کہ مغربی خیال ہمیشہ درست ہوتا ہے " +

" یہ بڑی زیادتی ہے - کہ عورت کو نادان وکمزور مانا جائے - اور مرد کو مضبوط ودانا - عورت کا کام گھر کے کام کاج کو سنبھالنا ہے - اور باہر کے کام کی نگرانی مرد کا کام ہے - جب دونو اپنے فرائض کو بخوبی انجام دیتے ہیں - تو انہیں اپنے اپنے میدان میں حقوق حاصل ہو جاتے ہیں - اس لحاظ سے مرد وعورت دونو برابر ہیں - مگر جاپان وچین اور دیگر مشرقی ممالک میں مرد کو افضل مانا جاتا ہے - اور عورت کو کمتر - مرد اپنی بیوی کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتا ہے - گویا اس کی خادمہ (نوکر) ہے - اسے ہمیشہ بُرا بھلا کہتا رہتا ہے - اور صبح سے شام تک اس کا چرخہ بنائے رکھتا ہے - ذرا ذرا سی بات پر اسے طلاق دے دی جاتی ہے - اس بےرحمانہ برتاؤ کے ہوتے ہوئے یہ کیسے کہا جا سکتا ہے - کہ عورت کے بھی کوئی حقوق ہیں " +

اس زمانہ میں مرد پورے اختیارات کا حامل تھا - وہ عورت سے چاہے جیسا برتاؤ کرے - اسے لب ہلانے کی مجال نہ تھی - رنڈیوں کے گھر وضع دار لوگوں کے اڈے بنے ہوئے تھے - مرد چاہے دس دس داشتائیں رکھے - سوسائٹی کی نظر میں وہ کسی معیوب فعل کا مرتکب نہ ہوتا تھا - عورت کی زندگی مرد کے رحم وکرم پر منحصر ہوتی تھی - دُنیا کی لذات مرد کے لئے تھیں - عورت کی ہستی صرف اس لئے تھی - کہ دُنیا کو چلتا رکھے -

اس کا فرض تھا - کہ مرد جتنی آوارگی برتے - اسے برداشت کرے - مرد کی زیادتیوں کو صبر سے برداشت کرنا ہی عورت کا نسوانی جوہر اور عین شرافت ہے -

پچھلے ساٹھ سال میں جاپان کی کایا پلٹ گئی ہے - ہر طرف مغربی تہذیب کا دور دورہ ہے - مگر جاپانیوں کے خاندانی نظام میں فرق نہیں پڑا - مرد اب بھی یہی کہتا ہے - کہ عورت ناقص العقل اور نااہل ہوتی ہے - اس کو مساوات کا درجہ کیسے دیا جا سکتا ہے - صدیوں کے مخصوص حقوق سے مرد دستبردار ہونے کو تیار نہیں - وہی بات ہے - کہ عورت کو مرد کے معاملات میں دخل نہیں - اب سے چودہ ۱۴ برس پہلے تک عورتیں مرد کی جابرانہ حکومت کا بار صبر سے اُٹھائے ہوئے تھی - ۱۹۲۵ء میں جب مردوں کو رائے دہندگی کا عام حق حکومت کی جانب سے عطا ہوا - تو عورتوں کی آنکھیں کھلیں - یہاں عورتوں کو قانوناً شہری حقوق بالکل حاصل نہیں - اعلیٰ تعلیم یافتہ اور روشن خیال خواتین نے جو ایک زمانہ سے کوششیں کر رہی تھیں - ایک انجمن بنائی - اور خواتین کی دیگر انجمنوں کو ملا کر حق رائے دہندگی وشہری حقوق کے لئے صدائے احتجاج بلند کیا - اس جدوجہد میں انہوں نے عورت مرد کے غیر مساویانہ سلوک کے خلاف بھی آواز اُٹھائی - عام اخبارات ورسائل نے اس تحریک سے بہت اتفاق برتی - بلکہ اکثر نے اس کا مذاق اُڑا دیا -

(باقی آئندہ)

ادبیات

حقیقی مسرّت

وہ شخص کتنا خوش قسمت ہے - جس کو سکھایا گیا ہے قدرتاً ونادیا گیا کسی کی غلامی کا طوق نہیں
وہ جس کے پاکیزہ اور منزہ خیالات اس کے تحفظ کے لئے بمنزلہ ہتھیار کے ہیں - اور
سادہ لوحی بمنزلہ جرأت کے -
وہ جو اپنی خواہشات کا غلام نہیں - اور جس کو موت سے بالکل ڈر نہیں - جو دنیا سے بالکل الگ رہتا ہے - شاہی خوشنودی اور دولت سے بے پرواہ -
وہ جو شب وروز خدا کی عبادت کرتا رہتا ہے - اور ہر وقت اس کی نظر رحمت کی خواہاں ہوتی ہے +

آریہ سماج ملک کے حصے بخرے نہیں ہونے دیگا

گوردت بھون سماج کے اتسو پر راج نیتک کانفرنس متعدد لیڈروں کی تقریریں

…۷- اپریل — آریہ سماج گوردت بھون
…کے سلسلہ میں آج ڈیڑھ بجے سے
…ایک بڑی اہم کانفرنس ہوئی۔
…کی صدارت راج گورو دھریندر شاستری
…مضمون تھا آریہ سماج اور راج نیتی "

راج گورو دھریندر شاستری کی تقریر

…راج گورو دھریندر شاستری نے کہا - کہ یہ مضمون
…ہے۔ سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا
…اسی سال ہی میں اس سوال پر غور کیا ہے - آج
…کے ۹۰ فیصدی طلباء دھرم کو مذاق بنائے
…ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں - کہ دھرم آزادی کی
…رکاوٹ ہے۔ لیکن میں ایسا نہیں مانتا
…میرے کئی بھائی آزادی کے لئے جیل
…اور ضرورت پڑنے پر پھر جائیں گے۔
…دھرم پر قائم رہتے ہوئے بھی آزادی
…کسی سے پیچھے نہیں - ہم صرف راجیہ
…ہیں - جو دھرم کے وِرُدھ نہ ہو۔ کسی
…کے لئے یقینی بھی ذرائع ہلیا -
…آریہ سماج کے پاس ہیں - ہم نے دھرم کے
…کر کے دکھا دی ہیں - اور اب جو
…کے لئے قدم اٹھنے والا ہے - اس میں
…کریں گے +

…رام گوپال شاستری

…رام گوپال شاستری نے کہا - کہ
…صرف پوجا پاٹھ کرنے والی جماعت
…اگر آریہ سماج کو پوجا پاٹھ والی جماعت
…دیا جائے - تو وہ زیادہ دیر تک زندہ
…سکتی - آریہ سماج میں ہر خیال کے لوگ
…اس لئے میرے خیال میں جہاں ہم نے
…کا دھارمک وبھاگ شکھشا وبھاگ
…ہے۔ وہاں ہمیں ایک اور وبھاگ
…چاہیئے - اور اس کا نام راج نیتک وبھاگ
…چاہیئے - آزادی کا جھنڈا ہمارے ملک میں
…رشی دیانند نے ہی بلند کیا - سودیشی
…کا سب سے پہلے انہوں نے ہی کیا -
…اور قومیت کا خیال بھی انہوں
…موجودہ کانگریس کو اس حالت تک
…اور زندہ رکھنے میں آریہ سماجیوں کا
…تھا - مگر آج تک آریہ سماجی انفرادی
…آزادی کے لئے کام کرتے رہے ہیں - سوال
…کہ آریہ سماج کو بطور جماعت اس
…کے متعلق کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے
…حالت میں آریہ سماج سیاسیات سے
…نہیں رہ سکتا - رہے گا تو وہ زندہ نہیں
…گا - لیکن اس کے ساتھ ہی ہم آریہ
…کو براہ راست سیاسیات میں نہیں

لا سکتے - اس لئے ہمیں ایک راج نیتک سبھا بنا لینی چاہیئے +

آچاریہ پریہ ورت

آچاریہ پریہ ورت نے کہا - کہ جس دھرم کا ہم پرچار کرتے ہیں - راج نیتی اس سے الگ نہیں - لیکن میرا خیال ہے - کہ آریہ سماج کو اپنی الگ راجیہ آریہ سبھا نہیں بنانی چاہیئے - البتہ ملک میں دلیش بھگتی کی بھاؤنا پیدا کرنی چاہیئے - اور ہمیں اپنی بہو بیٹیوں کی حفاظت کے لئے ایک سویم سیوک سنگھ بنا لینا چاہیئے +

مسٹر دنی چند ایم - ایل - اے نے کہا - کہ در اصل آریہ سماج اور سیاسیات الگ چیزیں نہیں ہیں - آریہ سماج کے جنم داتا سوامی دیانند نے آزادی کا پہلے پہل پرچار کیا - اور سودیشی کی تلقین کی - جب آریہ سماج میں الگ راج نیتک سبھا بنانے کے حق میں نہیں - کانگریس کے سب سے بڑے لیڈر دھرم کو بڑا مقدم درجہ دیتے ہیں - یہ کہنا سراسر غلط ہے - کہ کانگریس دھرم کے خلاف ہے سیاسیات میں حصہ لینے سے آریہ سماجیوں کے دھرم کو کوئی خطرہ نہیں - پہلے پولیٹیکل لیڈر سوامی دیانند تھے - اب دوسرے لیڈر مہاتما گاندھی ہیں" +

بان پرستھی ویدبرت کی تقریر

بان پرستھی پنڈت ویدبرت پردھان پرتی ندھی سبھا بہار نے کہا - کہ جہاں تک پولیٹیکل سائنس کا تعلق ہے - ہمیں اس کا پرچار ضرور کرنا چاہیئے - باقی رہا مروجہ سیاسیات میں حصہ لینے کا سوال - اس کے متعلق ہمارا رویہ ہے - کہ ہم انفرادی طور پر اس میں حصہ لیں گے اور لیتے رہیں گے - لیکن مجموعی طور پر بطور جماعت ہم حصہ نہیں لے سکتے - ۱۹۳۲ء کی سول نافرمانی میں ۲۱ ہزار آریہ سماجی قید ہوئے اور آئندہ بھی ہوں گے - لیکن بطور جماعت ہمارا اُدیش ویدک دھرم کا پرچار ہے - لیکن پاکستانی ایسی سکیموں کے خلاف لڑائی کرنے کا وقت آگیا ہے - اور اس سلسلہ میں ہماری پرتی ندھی سبھا نے بھی ایک ریزولیوشن پاس کر دیا ہے +

اس کے بعد کانفرنس ختم ہوئی +

"پرکاش" کے ذو ذو نئے گراہک بنا کر اپنا فرض ادا کریں -

آگئی! آگئی!! آگئی!!!

امریکن بیوٹی

خوبصورت اور کھلا ہوا چہرہ عورت کی سب سے بڑی دولت ہے - اگر یہ دولت قبل از وقت چھن گئی - تو یوں سمجھو کہ عورت کی دنیا تاریک ہو گئی ہماری امریکن بیوٹی کے تقریباً دو ہفتہ کے متواتر استعمال سے بڑی بوڑھی عورتوں کے بے رونق اور بے آب چہرے بھی ایک بار شباب کی رعنائی اور شگفتگی حاصل کر لیتے ہیں - چہرہ کی جھریاں - داغ - مہاسے کیل اور چھائیاں ایک دم غائب ہو کر چہرہ کی مردنی - سوکھا پن اور بے رونقی شباب کی سرخی و شگفتگی میں بدل جاتے ہیں - اور چالیس پچاس سالہ عورت بیس پچیس برس کی حسین دوشیزہ معلوم ہونے لگتی ہے - آپ نے خوبصورتی پیدا کرنے والی بیسیوں دوائیاں اور کریمیں استعمال کی ہوں گی - مگر تجربہ کر کے دیکھیئے - کہ امریکن بیوٹی کے مقابلہ میں سب ہیچ ہیں +

قیمت باوجود ان خوبیوں کے صرف ایک روپیہ (عہ) - محصولڈاک نو آنے (۹ر)

نوٹ:- امریکن بیوٹی تمام جلدی امراض مثلاً خارش - داد - چھائیاں - مہاسے - کھجلی اور ہاتھ پاؤں ہونٹوں کے لئے از حد مفید ہے +

مینیجر: دی امریکن ٹریڈنگ کمپنی پی - ایل گوالمنڈی لاہور

عالمگیر اتحاد کا بنیادی پتھر

وید اور قرآن

از شری ماسٹر لکھشمن جی آریہ اپدیشک

یہ نادر تصنیف کیا ہے؟ خزانۂ غیب کے قیمتی جواہرات کا انبار یا بحر علم الٰہی میں غوطے لگا کر نکالے گئے آبدار موتیوں کا ہار -

ہر دو کتب مقدسہ کی مطابقت - ویدک دھرم اور دین اسلام کی مماثلت - مہرشی دیانند اور حضرت محمد صاحب کا مطلوبہ اتحاد عالمگیر اور قرآن مجید اور آنحضرت کے اصل مدعا کے ترجمان سب سے پہلے صحیح تفسیر پیش کر کے مصنف نے ہندو مسلم جنگ کا خاتمہ ہی نہیں کیا - کل انسانی جماعت کی فطرتی یگانگت کا مرقع بھی پیش کر دیا ہے - طباعت کا کام ۷- اپریل ۱۹۴۰ء سے $\frac{30 \times 20}{8}$ کے اوسطاً سو صفحہ ماہوار شروع ہو گیا ہے - قیمت سالانہ ۵ روپے - خاص معاونین سے دس روپے - ہندو مسلمان - امن و اتحاد کے حامی انسان - کانگریسی اور سرکاری افسران - غرضیکہ جملہ علم دوست و حق پسند اصحاب گذشتہ پچاس سالہ جدوجہد کی ناکامی سے سبق لیں - اور لفظی چھو منتر یا مصنوعی سمجھوتہ وغیرہ کی بجائے اتحاد کے اس قدرتی نسخۂ اکسیر کو آزمائیں - تو دلوں کے متحد ہونے سے سب مشکلیں کافور ہو سکتی ہیں - بس جلد از جلد اس تحفہ کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے آرڈر معہ چندہ ارسال فرمائیے - اور اس طباعت و اشاعت کے مبارک ترین کام میں دلی تعاون سے ہمارا حوصلہ بڑھائیے +

نوبک:- ٹھاکر شام پال سنگھ (پریذیڈنٹ آریہ سماج سوہن گنج سبزی منڈی)
مینیجر سلسلہ اتحاد عالمگیر دہلی

ماسٹر لکھشمن آریو پدیشک - دیانند پستکالیہ - لاہور

Digitized by eGangotri

مہاتما ہنسراج میلہ کا پروگرام

ہوشیارپور اور بجواڑہ (۱۲ سے ۱۹-اپریل تک) پرماتما پربھات پھیری - سادھو آشرم میں صبح چھ بجے تک پربھو نام کیرتن - ساڑھے سات بجے تک یگیہ - پونے نو بجے تک گیتا کی کتھا از لالہ سائیں داس جی - ۸ بجے تک برہم یگیہ +

بجواڑہ میں - دو بجے سے تین بجے دوپہر تک بھجن اور یگیہ - تین بجے سے چار بجے تک پنڈت رشی رام کی کتھا ۳ پنڈالوں کی - سادھو آشرم میں ۴½ بجے سے ۵½ بجے تک سنگیت - ۵½ سے ۶½ تک وکھیان

بجواڑہ میں - ۸½ سے ۹½ تک کتھا پنڈت بدھ دیو میرپوری ۹½ سے ۱۰ تک بھجن چٹا منڈلی ہوشیارپور - ۸ سے ۹ تک بھجن - ۹ سے ۱۰ تک وکھیان پنڈت رشی رام - اس اُتسو میں پروفیسر گیان چند - پنڈت درگا دت - پنڈت شادی رام - لالہ رام لال - سوامی کیولانند - سوامی سرودانند - سوامی ستیانند - سادھوی - ابلی وسوامی - مہاتما نارائن سوامی - کنور سکھ لال - شری پنڈت نند دیوی پدھار رہے ہیں +

(منتری میلہ پربندھک کمیٹی)

ان کی بھی سنیئے

لالہ لبھو رام نیّر کا سراہنیہ پرتین

لدھیانہ نواسی شری لالہ لبھو رام جی نیّر ان پُرانے آریہ سماجیوں میں سے ہیں - جنہوں نے گوروکل کی ستھاپنا سے کر اب تک گوروکل کی تن من دھن سے سیوا کی ہے - وہ ہر سال اپنے متروں - ملنے والوں اور سہکاریوں سے دھن اکٹھا کر کے گوروکل کی بھینٹ کرتے ہیں - ان کے ذریعہ اکنترت دھن ہر سال ہزاروں روپیہ پہنچتا ہے - سب سے زیادہ خوشی کی بات تو یہ ہے - کہ پچھلے ۳۸ ورشوں سے شری نیّر جی کا یہ دھرم یگیہ جاری ہے - اور اس بڑھاپے کی عمر میں بھی ان کے اس دان میں کوئی کمی نہیں آئی - آریہ جنتا کو یہ جان کر خوشی ہوگی - کہ اس بار بھی لالہ لبھو رام جی نیّر نے اپنے متروں سے ۱۱۶۱ روپے کی رقم اکنترت کر کے گوروکل کی بھینٹ کی ہے - اس میں ۱۰۶۱ روپیہ نقد ہے - اور یکصد روپیہ کے وعدے ہیں - یہ اندازہ کیا جاتا ہے - کہ ۳۵-۳۶ ورشوں میں شری نیّر جی کے پرتین سے قریب دو لاکھ روپیہ گوروکل کانگڑی کو پراپت ہوا ہے - اس بڑی راشی کے لئے لالہ جی دھنیہ واد کے پاتر ہیں +

کیا ہم امید کریں - کہ اور بھی دھنی مانی سجّن نیّر جی کے آدرش کا انوکرن کریں گے - اور اپنے پیارے گوروکل کے لئے زیادہ سے زیادہ روپیہ اکٹھا کر کے اس دھرم کاریہ میں سہائک ہوں گے؟

(سنیہ برت مکھیہ ادھشٹاتا)

جموں نی ساہتیہ وبھاگ کی سرگرمیاں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارا استھاپت شری جموں نی ساہتیہ وبھاگ نے اس ورش وشیش طور پر تھوڑ پورن کاریہ کیا ہے - ویدک آرش کوش "جس کی اشاعت کا کاریہ ۱۹۳۶ء سے رُکا ہوا تھا - اس کی تیسری جلد چھپ گئی ہے - اور دوسری جلد چھپ رہی ہے - اس ورش دو نئیں وشیش پستکیں چھپی ہیں - ایک "ٹھو دیوتا" اور دوسری سوامی انبھوانند جی کرت "نروکت کا ... ہیں - وید کی ایک نئی ڈکشنری بھی تیار کروائی رہی ہے - رشی دیانند جی کی نوکمنا ... انگریزی انوواد دیکھا جا رہا ہے اور ... ملنش ہے؟" اور رشی دیانند کے اُپدیش ... کر جنتا تک پہنچ چکے ہیں - "ویدک دھرم ... امتیازی خصوصیت" اور "آریہ سماج ... کے ٹریکٹ جنتا تک پہنچ رہے ہیں ... شری پنڈت چموپتی جی کی امر کرتی ستیارتھ پرکاش کا اردو سنسکرن سماپت ہو رہا ہے "جیون جیوتی" کی مانگ بھی جاری ہے - آریہ جنتا کو خاص طور پر سبھا کے ساہتیہ وبھاگ کی پستکیں منگوا کر سہیوگ دینا چاہئیے +

(دیو بندھک)

حیدرآباد میں پنڈت ماکفر شرما کا ...

پنڈت ماکفر شرما پرچارک آریہ سماج ... وہاں پرچار کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ... سارو دیشک سبھا دہلی کی آگیا انوسار کئی ماہ ... حیدرآباد میں وید پرچار اپنے ڈھنگ سے ...

قبض توڑ چورن

دنیا نہ مانے مگر آپ یقین کیجئے - کہ قبض تمام بیماریوں کی جڑ ہے - نزلہ - زکام - کھانسی - طبیعت میں بھاری پن - کام کاج میں جی نہ لگنا - سر درد - بھوک کی کمی تو معمولی بات ہے - بواسیر جیسی نامراد بیماری کا پیش خیمہ ہے - ہمارا قبض توڑ چورن دائمی اور عارضی قبض کو ہمیشہ کے لئے دُور کر دیتا ہے - چھوٹے سے چھوٹے بچے کیلئے بھی مفید ہے +

نمونہ خوراک کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک +

طاقت کی دوا

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں سے پرماتما کی دی ہوئی طاقت مردمی کو ضائع کر کے زندگی سے بیزار اور لطفِ جوانی سے محروم ہو گئے ہیں - اور کسی ایسی اکسیر کی تلاش میں ہیں - جو ایک دم سے کایا پلٹ کر تندرست اور نوجوان بنا دے - تو کھانے کیلئے زعفرانی گولیاں اور مالش کیلئے طلاء جہوتی مفت منگوا کر استعمال کریں - ان کی قیمت بعد میں تندرست ہونے پر لی جاویگی - جوابی لفافہ ارسال فرماویں +

مغربی سائینس کی نئی ایجاد

تحفہ پیرس

امساکلون

نسخہ پیرس

امساک کیلئے بے نظیر فرانسیسی گولیاں

ضرورت صرف ایک گھنٹہ پیشتر ایک گولی کا استعمال کریں - امساک کا معجزہ دیکھیں - یہ گولیاں وقت پر شرمساری سے بچاتی ہیں +

قیمت :- بارہ گولیاں ۸/ - ۲۴ گولیاں تین روپے - نمونہ کی گولی ۳ کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جاویگی - محصول ڈاک بذمہ خریدار +

ہزار ہا مریضوں کی آزمودہ دوائی

گندھک سائین

گندھک رسائین کے استعمال سے آتشک - سنداک - خارش - چنبل سے بگڑا ہوا خون شدھ ہو جاتا ہے - ایک شیشی کے استعمال سے کسی اور دوا کی استعمال کی ضرورت نہیں +

قیمت فی شیشی ۲۴ گولیاں ایک روپیہ ۸ /۲ علاوہ محصول ڈاک - نمونہ کی شیشی کے لئے ۸ کے ٹکٹ ارسال فرماویں - بے نظیر دوا ہے ایکدفعہ آزمائیے +

ملنے کا پتہ :- مینیجر دوگل سٹور پی - ایل گوالمنڈی لاہور

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کیلئے اُپیوگی پستکیں

برہتر بھارت (لیکھک پنڈت چندر گپت ودیالنکار) سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ... جس میں بتایا گیا ہے - کہ کس طرح چین جاپان - جاوا کمبوڈیا - ترکستان افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا - بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے - مجلد پونے پانچ روپے - بنا جلد چار روپے +

آتم میمانسا (لیکھک پروفیسر نند لال : کھتہ) شردھانند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں لیپ ... جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت وستار پوروک ... اور گیٹی بکیت پر کاش ڈالا گیا ہے - اپنی قسم کی نرالی پستک ہے +

ویدک وِنے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی) تین حصوں میں ہے - جس میں ... چار ماس کے لئے ہر ایک دن کے لئے ایک ایک پراستفادہ لکھا گیا ... گئی ہے - اور ہر ماس کیلئے دیا یام ودھی بھی - اس کا گجراتی میں انوواد بھی ہو چکا ہے - کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں - قیمت فی حصہ ایک روپیہ (عہ)

دوسری کتابیں (۱) سندھیا رہسیہ ایک روپیہ (۲) سندھیا سمن ایک روپیہ (۳) وید گیتا نجلی دو روپے (۴) بھارت ورش کا اتہاس سوا پانچ روپے (۵) جل چکتسا وگیان پونے دو روپے (۶) سوم ... پونے دو روپے (۷) سوامی شردھانند کے اُپدیش دو حصے ڈیڑھ روپیہ (۸) برہمچریہ ... دو روپے (۹) استریوں کی شکشا سوا روپیہ (۱۰) شکھشا منو وگیان پونے چار روپے (۱۱) گوروکل کا اتہاس ۴ر (۱۲) ستوپ نرمان کلا تین روپے (۱۳) گوروکل ڈائری ۳ر (۱۴) کلیان مارگ کا پتھک ڈیڑھ روپیہ (۱۵) بھاشیہ ساڑھے سات روپے (۱۶) رشی دیانند کا پتر ویوہار ۱۲ر (۱۷) وگیان پرویشکا دو حصے دو روپے (۱۸) ...

رعایت :- جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگوائیں گی - انہیں ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاویگا +

مینیجر - پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی (ضلع سہارنپور یو.پی)

اب ہر آریہ گھر میں اوم کا جھنڈا لہرا رہا ہے

نئے آریہ سماج اور ہزاروں اچھوت ہندو بن چکے ہیں

ستیاگرہ کے بعد کا حیدرآباد۔ حیدرآبادی نیتا پنڈت نسبی لال کی تقریر

... اپریل کی رات کو گوردت بھون آریہ ... کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں پنڈت بنسی ... آریہ پرتی ندھی سبھا حیدرآباد ... جنرل سیکرٹری ... ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں آپ ... کہ حیدرآباد ستیاگرہ کے بعد وہاں ... ہندوؤں کی کیا حالت ہے؟ آپ نے کہا۔ ... لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ستیاگرہ میں آریوں ... کچھ نہیں ملا۔ وہ غلطی پر ہیں۔ ... آبادیں ... بارہ سال پہلے سوائے حیدرآباد شہر ... ریاست میں کوئی بھی آریہ سماج مندر ... اور ستیاگرہ سے پہلے کوئی بھی شخص ... اپنے آپ کو آریہ سماجی نہیں کہہ سکتا تھا۔ ... سماجی اپنے اندر ... اور ... سمجھا ... وہاں اب ریاست کے ... ستیاگرہ کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ ... ملازمت ہے۔ جس کا نام ... ستیاگرہ کے بعد ... نئی آریہ سماجیں ... ہوئیں۔ اور بہت جلد وہاں یا نچسو اور ... میں قائم ہونے والی ہیں۔ اس وقت ... ریاست میں آریہ سماجیوں کی تعداد ... ہے۔ اور یہ تمام آریہ سماجی اپدیشکوں کو بار ... میں کرتے ہیں۔

کہا۔ کہ ستیاگرہ کے بعد ان آٹھ ماہ میں ہم نے ہزاروں اچھوتوں کو آریہ سماجی بنایا ہے۔ آریہ سماجیوں پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں جگہ جگہ اُپدیش ہوتے ہیں۔ کوئی افسر کسی اُپدیشک کو اُپدیش کرنے سے نہیں روک سکتا۔ ہندو اب پہلے سے بہت زیادہ دلیر ہو گئے ہیں۔ ان میں اب کافی جاگرتی پیدا ہو گئی ہے۔ وہاں کے ہندو یہ سمجھتے ہیں کہ آریہ سماج کے بغیر اور کوئی سوسائٹی ہی نہیں۔ جو ان کی اچھی طرح رہنمائی کر سکے۔ ریاست میں ہندو سبھا اور کانگریس کا کام قانوناً ممنوع ہے۔ لیکن آریہ سماج کے کام میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں اگر آریہ سماجیوں کو کوئی شکائیت پیدا ہو۔ تو ...

... آریہ سماجی کہلانے میں فخر

ستیاگرہ سے پہلے صرف تین سماجوں پر ... اوم کا جھنڈا تھا۔ لیکن آج ہر ایک آریہ سماجی ... آریہ اوم کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ گھر گھر ... کرتے ہیں۔ ہر ایک سماج میں ... اجازت لئے بغیر لیکچر ہوتے ہیں۔ ... ریاست کے ہندوؤں کی اب یہ حالت ہے ... سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے بغیر ان کی ... ہیں۔ اگر کسی چھوٹے سے گرام میں بھی ... لیکچر ہوتا ہے۔ تو دوسرے دوسرے لوگ ... لیکچر کو سننے آتے ہیں۔ ہندوؤں کا آریہ ... سماج کے ساتھ اتنا پریم بڑھ گیا ہے۔ کہ ... اپنے آپ کو ہندو کہنا ہی بھول گئے ہیں۔ ... اب اپنے آپ کو آریہ سمجھ میں ہی فخر ... محسوس کرتے ہیں۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے

سنسار چکر

—— اس سیزن میں پچھلے سال کی نسبت تین گنا زیادہ کھانڈ پیدا ہوئی ہے۔

—— فی الحال گاندھی وائسرائے ملاقات کی کوئی توقع نہیں۔

—— گورنمنٹ ہند نے ریفارمز آفس بند کر دیا ہے۔

—— جرمنی نے ناروے اور ڈنمارک پر قبضہ کر کے دو شہروں پر قبضہ کر لیا۔ مجدکی اطلاع ہے۔ کہ تمام ڈنمارک جرمنی کے قبضہ میں آ گیا ہے۔ ڈنمارک گورنمنٹ نے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔

—— خاکسار پولیس تصادم میں زخمی ہوئے مسٹر بیچ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس وفات پا گئے ہیں۔

—— دس سال کے اندر سارے یورپ پر قبضہ کرنے کی جرمن سکیم پکڑی گئی ہے۔

—— انڈین ایئر فورس کا ہندوستانی سکواڈرن اکتوبر تک مکمل ہو جائے گا۔

—— مس میراں بہن نے ۱۰-اپریل کو اسمبلی میں وزراء و سپیکر کے ہاتھ کھدر دیا۔

—— ۱۲-اپریل کو آریہ سماج ماڈل ٹاؤن کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مہاتما نارائن سوامی آ رہے ہیں۔

—— ۱۲-اپریل کو آریہ سماج کا ستھاپنا دوس اور ۱۸-اپریل کو مہاتما ہنسراج کا جنم دن منایا جائے گا۔

—— ریاست جموں اور کشمیر میں وار دھا سکیم جاری ہو گئی ہے۔ ۳۰ نئے سکول کھولے جائیں گے۔

—— لکھنؤ میں پھر تبرا ایجی ٹیشن شروع ہو گئی ہے۔

—— کانگریس کا آئندہ اجلاس صوبہ سرحد میں ہو گا۔

—— ۲۲۰ خاکساروں کے ساتھ قتل۔ بلوہ اور اقدام قتل کے الزامات میں مقدمات چلیں گے۔

—— خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کانگریس کو خلاف قانون جماعت قرار دے کر صوبائی لیجسلیچروں کو توڑ دیا جائے گا۔

—— مدراس کانگریس کمیٹی ستیاگرہ کمیٹی میں منتقل ہو گئی ہے۔

—— سابق وزراء نے ستیاگرہ کی پرتگیا لے لی ہے۔

—— ستیاگرہ کے دوران میں تعمیری پروگرام جاری رہے گا۔

—— ناروے کے سمندر میں خوفناک جنگ شروع ہو گئی ہے۔

—— سات جرمن اور ایک برطانوی جہاز ڈوب گیا ہے۔

—— جرمنی بلجیم اور ہالینڈ پر حملہ کرے گا۔

—— ڈنمارک کے خلاف اتحادیوں نے اعلان جنگ کر دیا ہے۔

—— کسی ساہوکار کے حساب میں گڑبڑ ہوئی۔ تو عدالت اس کا دعوےٰ خارج کر دیا کرے گی۔

—— بنگال گورنمنٹ نے جنگ کے متعلق جلسوں میں مظاہروں کی ممانعت کر دی ہے۔

—— خاکساروں نے تحقیقات مکمل ہونے تک پابندی ہٹائے جانے کی درخواست کی ہے۔

—— الہٰ آباد میں فارورڈ بلاکیوں کا ستیاگرہ شروع ہے۔ تیس گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

ذٹس میں لائے جانے پر افسران اس کی فوراً تحقیقات کرتے ہیں۔

پنڈت ٹھاکر دت وید ملتانی کی
دو نئی معجزنما ایجادیں

پراسمو شنی (رجسٹرڈ)

ہائی بلڈ پریشر و اس سے ہونے والے عوارضات مثلاً بے چینی۔ سر درد۔ سر چکرانا۔ بے خوابی۔ وہم و پاگل پن (جنون) وغیرہ کی واحد دوا ہے۔

پراسمو شنی — دل و دماغ۔ جگر و گردہ کے فعل کو ٹھیک کر کے فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے۔ عموماً چودہ دن کے استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ چھ ہفتہ تک باقاعدہ با پرہیز استعمال کرنے سے مکمل صحت بخشتا ہے۔

قیمت :- چودہ دن کا کورس ۵ روپے (۵ر)

نوٹ :- اس کے علاوہ تمام آیورویدک ادویات پنڈت جی کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہیں۔ اور رجسٹرڈ دواؤں کو نہایت واجبی قیمت پر دی جاتی ہیں۔ فارمیسی کی فہرست یا پنڈت جی کا مشورہ حاصل کرنے کیلئے اور بوجہ تشخیص امراض منگوانے کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجئے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ہر دو دواؤں کی۔

کوکا (رجسٹرڈ)

بلیسٹر سالہ تجربہ سچا
نئے اور پرانے گلوں کو بغیر آپریشن ٹھیک کرتا ہے گلے کی خرابی سے ہونے والے بخار کو فوراً فائدہ بخشتا ہے۔ آتشک۔ اور دق کے باعث گلے کے دانے۔ اور گلٹیاں۔ گلے کا بیٹھنا آواز کا بند ہونا۔ کنٹھ بیڑے۔۔۔۔۔

کوکا

آغاز خناق۔ سانس کا تنگی سے آنا۔ بچوں کے دانت نکالنے کی سب تکالیف۔ بچوں کا پیلا پن۔ کبھی خون سوکھا۔ ہاتھ پاؤں سوکھنج (اکڑنا) خسرہ۔ پانی دانہ۔ سرخی جار وغیرہ بیماریوں میں مفید ہے۔

بچوں کا کوکا

دل و دماغ اور جگر کو تقویت دیکر جسم کو طاقت دیتا ہے۔ اور بچوں کے ہر قسم کے کمزور کرنے والے امراض کو دور کر کے نئی طاقت اور زندگی عطا کرتا ہے۔

کوکا

پہلی خوراک میں ہی اپنا اثر دکھاتا ہے۔ بے ضرر اور میٹھا ہونے کی وجہ سے بچے خوشی سے کھاتے ہیں۔

قیمت :- ایک روپیہ ۸ر (۱۸ر)

(رجسٹرڈ)
منیجر ملتانی فارمیسی گمٹی بازار لاہور شہر

Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

آریہ کمار سبھا دریا گنج دہلی

چوہدری دلیس راج میونسپل کمشنر کو وداعی دینے کے لئے ایک جلسہ ۱۹-۳-۴۰ کو فیض باغ میں لالہ ٹھاکر دت کی صدارت میں ہوا۔ جس میں پنڈت دیو دت دھرمیندو۔ پنڈت سریندر شرما۔ ماسٹر رام لال اور ماسٹر رتن چند اتیادی نے مختصر تقاریر کیں۔ ایڈریس دیا گیا+
(منتری کمار سبھا ہذا)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی

سبھا کی آگیا انوسار ۱۳-مارچ کو انبالہ کی تمام سماجوں کی طرف سے ۱۲-مارچ کو لیکھرام دوس منایا گیا۔ پردھان لالہ نند کشور رہنے۔ شہید کے جیون کے سمبندھ میں لیکچر ہوئے۔ منشی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے سمبندھ پڑھے۔ کنیاؤں کو انعام دئے گئے۔ لیکھرام ندھی میں دس روپے جمع ہوئے۔ رائے امرت رائے کا پیش کردہ پرستاؤ کہ آریہ مسافر کو پھر سے جاری کیا جائے پاس ہوا+ (بلاقی داس منتری)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ

یکم مارچ کو سیتا جنم اشٹمی کا اتسو منایا گیا+
۷-۳-۴۰ کو رشی بودھ اتسو منایا گیا۔ ویاکھیان اور بھجن ہوئے+
۱۲-۳-۴۰ کو لیکھرام دوس منایا گیا۔ سالانہ جلسہ ۱۲-اپریل کو ہوگا+ (منتری)

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر

ساپتاہک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ کسی نہ کسی ودوان کا ویاکھیان کرایا جاتا ہے۔ رشی بودھ اتسو اور لیکھرام دوس منائے گئے۔
(پرکاش چند اپ منتری)

لسی کلاں میں آریہ سماج مندر

لسی کلاں ضلع ہوشیارپور سوامی سردھانند جی کی جنم بھومی ہے۔ یہاں اینگلو سنسکرت مڈل سکول ۲۵ سال سے چل رہا ہے۔ لیکن ابھی تک آریہ سماج مندر نہیں بنا تھا۔ لالہ ... لال نے حیدرآباد جیل سے واپس آکر پرتگیا کی۔ کہ اُس وقت تک ننگے سر اور ننگے پاؤں رہیں گے۔ دھات کے برتنوں میں بھوجن نہیں کھائیں گے۔ اور چارپائی پر نہیں سوئیں گے۔ جب تک کہ سماج مندر نہیں بن جائے گا+
چنانچہ ان کی پرتگیا کا یہ اثر ہوا۔ کہ اب سماج مندر بن گیا ہے۔ ۱-مارچ کو لالہ دیو چند ...

جی کے ہاتھوں اس کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ لالہ جی کا سواگت کیا گیا۔ اور انہیں پارٹی دی گئی+
(رام سروپ اپ منتری)

پنڈی بھٹیاں میں فری ہسپتال

رائے بہادر حکومت رائے جو پنشن لے کر پنڈی بھٹیاں آگئے ہیں کے نام پر ان کے بیٹے نے جو ماہر امراض چشم ہیں ایک فری ہسپتال کھول دیا ہے۔ اس ہفتہ گوجرانوالہ کے سول سرجن نے معائنہ کیا۔ اور بہت تعریف کی۔ ضرورت مند اصحاب کو اس ہسپتال سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے+

آریہ سماج واسنتری سماج کا اتسو ۱۶-۱۷-۱۸-مارچ کو ہوا۔ چرخہ کاتنے کے مقابلہ میں اوّل رہنے والی کنیاؤں کو انعام دئے گئے+
(منتری آریہ سماج)

گورو کل ملتان

۱۶-۱۷-مارچ کو جلسہ بڑی شان سے ہوا۔ پنڈت بھیم سین جی۔ سوامی ابھے دیو جی۔ پنڈت سوم دت جی۔ پنڈت نتبرتھ رام جی نے ویاکھیان دئے۔ کوی سمیلن۔ بھاشا سمیلن اور دھارمک وواد سمیلن ہوئے۔ جن میں برہمچاریوں نے حصہ لیا۔ اپیل پر چار ہزار روپیہ جمع ہوا۔ پروفیسر بکرم جی کے تیر اندازی کے کھیل ہوئے+
(لکھپت ادھشٹاتا)

آریہ سماج پھلور

وارشک چناؤ میں مہاشہ سادھو رام جی پردھان۔ لالہ لیکھرام جی اپ پردھان۔ مہاشہ منی لال جی منتری۔ مہاشہ گیان چند جی اپ منتری۔ مہاشہ کشوری لال جی کوشادھیکش۔ اور مہاشہ ہنس راج جی پستکادھیکش چنے گئے۔ اور مہاشہ دیا پرکاش جی پرتی ندھی نردا چت ہوئے+

آریہ سماج مورنڈہ

اُتسو نہایت دھوم دھام سے ہوا۔ جس میں سوامی پرنوانند جی نے ایک

”پرکاش“ کے خریداروں کیلئے رعایتی اعلان

ایک روپیہ کی کتابیں مفت نیچے لکھی ہوئی پستکوں میں سے اپنے پسند کی ایک روپیہ (عہ) کی پستکیں پرکاش کا ہر نیا گراہک ”پرکاش“ کا سالانہ چندہ بھیجکر بالکل مفت منگوا سکتا ہے۔
پرانے خریدار جن کا سالانہ چندہ ختم ہونے والا ہے وہ ۲ سال کا چندہ پیشگی بھیج کر اس رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ پرانے خریداروں کو **نصف قیمت** پر۔ لیکن جو ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ انہیں تمام کتابیں جو وہ منگوانا چاہیں۔ نصف قیمت پر دی جاویں گی۔ کتب مندرجہ ذیل ہیں:-

گیتا گان جو گیتا کا شلوک وار دوہوں میں مکمل انوواد ہے۔ خوبی یہ ہے۔ کہ ایک ایک شلوک کا انوواد ایک ایک دوہے میں کیا گیا ہے۔ گیتا کے سوادھیائے کا لطف لینا ہو تو گیتا گان کا ضرور پاٹھ کیجئے سرل سرس اور مدھر دوہے پڑھ کر آنند آجاتا ہے۔ گھر گھر اس پستک کا سوادھیائے ہوتا ہے۔ مہاتما گاندھی تک نے تعریف کی ہے۔ اخبارون اور ودوانوں نے متفقہ طور پر اس کی سراہنا کی ہے۔ ۱۱۲ صفحات بڑھیا کاغذ اعلےٰ چھپائی۔ معہ سرچتر۔ موٹا ٹائپ قیمت ہندی ۸ر سادہ ۶ر+ **رشی گان**۔ رشی دیانند کی ۱۲۳ ادھیاؤں اور ۲۶۶ دوہوں میں مکمل جیونی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس کے کچھ ادھیائے سن کر سوڑگیہ آچاریہ رام دیو جی جھوم اُٹھے تھے۔ اور استریوں کیلئے اس پستک کی ادھک سے ادھک پرچار کرانا چاہئے۔ اچھا پرگٹ کی تھی۔ ہندی ۴ر۔ اردو ۴ر+
ہنستی رامائن۔ والمیکی رامائن کا دوہوں میں سار۔ بچوں و استریوں کیلئے اتی اتم چیز ہے۔ قیمت ہندی ایک آنہ۔ اُردو ۲ پیسے+ **اُپنشد گان** (پہلا حصہ) ایشا واسیہ اُپنشد کا شلوک وار دوہوں میں پورا انوواد ہے۔ پربھو بھگتی کے رس میں ڈوبے ہوئے مدھر اور سرل دوہوں کو گاکر لطف لیجئے۔ ہندی ۲ر سادہ ۲ر+
سندھیا گان سندھیا کے منتروں کا ارتھ عام طور پر نہ سمجھ سکنے سے سندھیا میں من نہیں لگتا۔ اس میں منتر کے نیچے ارتھ ایک ایک دوہے میں دیدیا گیا ہے۔ منتروں کیساتھ دوہے یاد کر لیجئے اور سندھیا کرتے سمیہ من میں دوہوں کو گائیے۔ کچھ ہی دنوں میں من نہ لگنے کی شکایت دور ہو جاوے گی۔ اور سندھیا میں بڑا آنند آنے لگیگا۔ پرچار کے لئے بہت بھاری تعداد میں منگا کر مفت بانٹ رہے ہیں۔ ہندی ایک پیسہ اردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ محصول ڈاک ہو۔
دیگر پستکیں۔ آریہ سماج کیا ہے ۴ر۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر۔ پوران پول پرکاش ۸ر۔ مرتی پوجا کی حقیقت ۳ر۔ اوتار سنامنی کی دھجیاں ۲ر۔ جین مت درپن ۸ر۔ ۲ مند بنتھ ۳ر۔ پریم مرلی ۸ر۔ راز مسرت ۶ر۔ مشعل ہدایت ۲ر۔ جام محبت ۲ر+

مینیجر ”پرکاش“ لاہور

ہفتہ پہلے کتھا کی۔ ہر گھر میں باری باری ست سنگ لگتا رہا+
ماسٹر رام لال کی صدارت میں ... کانفرنس ہوئی۔ پنڈت سمر سنگھ ... دھرم دت۔ پنڈت رگھنند رام۔ لالہ ... ڈاکٹر چونی لال کے لیکچر۔ مہاشہ ... پنڈت سالگرام۔ مہاشہ کبیر چند ... کے بھجن ہوئے۔ چندہ پہلے درشن ... پراپت ہوا+
استری سماج کا جلسہ بھی ہوا۔ کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں کے بھجن اور کھیل ہوئے
(شوکت رائے منتری)

آریہ سماج جھنگ

... منایا گیا ... سمیلن میں لالہ شانتی لال کی صدارت میں ہوا۔ جیتنے والوں کو انعامات تقسیم کئے ... ۲۷-مارچ کو پربھات پھیری کی گئی۔ ... کبیر چند جی کے بھجن ہوئے۔ جلسہ میں ... بھائیوں کے لیکچر ہوئے۔ کنیاؤں کو انعام تقسیم کئے گئے۔ مہاشہ لیکھراج جی ... تحصیلدار نے یہ رسم ادا کی۔ رات کو مہاشہ نارائن داس کی صدارت میں ... ہوا۔ جس میں ضلع کے شاعروں نے ... لیا+ (مہادیو منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ ...

۱۴-مارچ کے ساپتاہک ادھیویشن میں پنڈت گوروودت نے ہون کرایا ... بیمار تھا پنڈت دھرم بھانو نے کرایا۔ سوامی تیرتھ آنند کا اُپدیش ہوا+
۳-۳-۴۰ کے ست سنگ میں ... شنکر داس کا ویاکھیان ہوا+ (منتری)

آریہ سماجوں سے ونتی

بہت سے آریہ سماجوں سے ابھی سمت ۱۹۹۵ کے دلیناتش کا دھن ... وصول نہیں ہوا۔ سمت ۱۹۹۶ بھی سماپت ہو رہا ہے۔ یہ دھن سمت ۱۹۹۶ کے اندر اندر آجانا چاہیئے۔ تاکہ سمت ۱۹۹۶ کے بجٹ ... کیا جاسکے۔ اس لئے آریہ سماجوں سے نمر تاپورب نویدن ہے۔ کہ وہ دلیناتش دھن فوراً ہی سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور کو ارسال کردیں+
(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آریہ سماج نلا گنگ

گورو کل ... جلسہ ۱۹ سے ۲۱-اپریل تک منایا جائے گا۔
(کشن چند منتری)

صنعت و حرفت

(بے کاروں کیلئے روزگار)

بٹن سازی

ڈھاکہ (بنگال) کی ایک نہایت مشہور اور کم سرمایہ صنعت سیپ کے بٹن تیار کرنا ہے۔ مشرقی بنگال کے چھوٹے دریاؤں - نہروں - ندیوں اور نالابوں میں مچھلیاں پکڑنے کی مشہور جگہیں ہیں - جہاں سے سیپ بکثرت دستیاب ہوتا ہے - سیپ اور سیپی کی وسطی منڈی درتا (ضلع ڈھاکہ) میں واقعہ ہے - سیپ سیپیاں یا تو سیدھی مچھوؤں سے یا دستا ڈھاکہ شہر - تنگل بند - اور ناماگنج کے بڑے بڑے سوداگروں سے خرید لی جاتی ہیں +

اوزار نہایت نامکمل ہیں - مگر ان کا کام کچھ مشکل نہیں - اوزار حسب ذیل ہیں :-

(۱) کاٹنے کا ایک جوڑا - پلائیرز (PLiers) جس کا کام چھوٹی اشیاء کو پکڑنا اور موڑنا ہے۔ (۲) ایک عام ریتی (۳) ایک دستی برما جس کا دہانہ (لوہا) مختلف طرح کا ہوتا ہے۔ (۴) ایک دستی برما سوراخ کھودنے کے لئے - (۵) ایک چھوٹی دستی چکی - جو کہ لکڑی کے کٹہرے (ڈونگی) پر جس میں کہ پانی بھرا ہوا ہوتا ہے رکھی ہوتی ہے - اس ڈونگی میں چکی کا پتھر گردش کرتا ہے + (۶) لکڑی کا ایک صندوق یا ایک چھوٹا پیکنگ کیس تقریباً ایک فٹ اونچا ہوتا ہے - جس سے بٹن ساز میز کا کام لیتا ہے - گو وہ خود زمین پر بیٹھ کر کام کرتا ہے - اس پر ٹاٹ کا ایک ٹکڑا بچھا لیتے ہیں - جو بٹنوں کو سان پر دھرنے - ریتی سے سوراخ کرنے اور دیگر عملیات میں قائم اور محفوظ رکھتا ہے +

بٹن بنانے کی ترکیب

جب بٹن تیار کرنے ہوتے ہیں تو کاریگر لوگ سب سے پہلے کاٹنے کی قینچی (PLiers) سے سیپوں کے نصف انچ سے ایک انچ مربع ٹکڑے کاٹتے ہیں - بعد ازاں ان کو ٹاٹ کے ٹکڑے پر جو لکڑی کے صندوق پر بچھایا ہوتا ہے رکھ دیتے ہیں - ٹاٹ کا یہ ٹکڑا ٹینوں کو کاٹنے اور سوراخ کرنے کے دوران میں ادھر اُدھر پھسلنے سے روکتا ہے - پھر سیپ کے ٹکڑوں کو ایک ایک کر کے ریتی اور برما وغیرہ سے گہرا نشان کر دیتے ہیں - بعد ازاں کاٹنے کی قینچی یا ریتی سے زائد کنارے کاٹ دیتے ہیں - پھر ان تمام کھردرے کناروں کو گول کر دیا جاتا ہے - اور چکی کے پتھر سے گھس کر صاف اور ملائم کر دیتے ہیں - ایک ہاتھ سے بٹن مضبوطی سے پکڑے رکھتے ہیں - اور دوسرے ہاتھ سے چکی چلاتے ہیں - اس کے بعد دو یا چار سوراخ حسب ضرورت برما کی مدد سے کھود لیتے ہیں - بس بٹن تیار ہیں +

بٹنوں کی تجارت اور منڈیاں

بٹنوں کی سب سے بڑی منڈی تنگل بند میں ہے - جہاں ہر شکروار کو منڈی لگتی ہے - دیہاتوں میں کام کرنے والے بٹن ساز اپنے اپنے بٹن جمع کر کے لاتے ہیں - اور اس منڈی میں فروخت کرتے ہیں - مگر بعض بٹن ساز اپنے بٹن ڈھاکہ کی مارکیٹ میں زیادہ قیمت وصول کرنے کی خاطر لے جاتے ہیں +

ڈھاکہ شہر کے گرد و نواح میں سیپ کے بٹنوں کے علاوہ سیپ کی مختلف اقسام کے زیورات مثلاً - بالیاں - تختیں - کلپ اور بالوں کا آرائشی سامان اور گھڑیوں کی خوشنما اور خوبصورت زنجیریں تیار ہوتی ہے +

دھاتوں کے بٹن

ڈھاکہ میں سونے چاندی اور پیتل کے بٹن بھی تیار ہوتے ہیں - تقریباً بارہ اشخاص اس صنعت میں بھی کام کرتے ہیں - بنانے کا عمل کسی پر ظاہر نہیں کرتے - معلوم ہوا ہے - کہ دھاتیں وغیرہ کلکتہ سے خریدتے ہیں - اور تیار شدہ بٹن دلالوں کی معرفت فروخت کرتے ہیں +

رجنی بقیہ صفحہ ۸

بقیہ صفحہ ۸

رجنی ماں کی گود میں منہ چھپا کر رو رو کر بولی --- "ماں - اب رخصت چاہتی ہوں - میرے دیوتا اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو گئے ہیں - اب میں زندہ رہ کر کیا کروں گی - جن کے ساتھ میں نے اپنی ساری زندگی گذارنی ہے میری ان کے دل میں میرے لئے پریم نہیں - بلکہ انہیں ان دنیاوی چیزوں سے پریم ہے - تو ایسی زندگی سے موت اچھی - اب ماں مجھے اپنی گود سے ہٹا کر چین سے موت کی گود میں سونے کیلئے جانے دو"

اب رجنی کہاں تھی ؟

آریہ ور کی ضرورت

ایک آریہ کنیا جس کی آیو لگ بھگ سولہ سال کی ہے - آریہ بھاشا اچھی طرح سے لکھ پڑھ سکتی ہے - سُندر سے سُندر تھا سُستھ ہے - گھر کے کام کاج سینا پرونا وغیرہ سے بخوبی واقف ہے کیلئے ایک ایسے ۲۵ ورش کے ور کی ضرورت ہے - جو تعلیمیافتہ بار وزگار اور سدرڈھ آریہ ہو - کنیا کے ماتا پیتا ماجپوتانہ کے ذرڈھ آریہ گھرانے سے ہیں - اور ودان پورانک جاتی کے انوسار بھٹناگر کائستھ ہیں - لیکن شادی جنم کی ذات پات کا کچھ خیال نہ کر کے پورن گن کرم سوبھاؤ انوسار ہوگی - سمبندھ کے ابھلاشی سجنوں کو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کرنی چاہیئے - اور ہو سکے تو اپنا فوٹو بھی ساتھ بھیجنا چاہیئے + (راجپوتانہ)

بھدرسین آچاریہ ورجانند ویدک ودیالیہ اجمیر

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ صرف سولہ دن کے اندر اندر مانند زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو قطعی نامرد بیکار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے - قیمت ۳۲ خوراک عہ محصولڈاک سات آنے +

کام دیو تیل رجسٹرڈ بغیر پھوڑا پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے - لطف یہ کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک سات آنے +

رتی بھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوت باہ وامساک کیلئے دنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں + قیمت ہشتم گولیاں ایک روپیہ محصولڈاک ۷ر +

ملنے کا پتہ

منیجر اوشدھ بھنڈار فیروز پور شہر

گمشدہ کی تلاش

میرا بھائی جیت سنگھ ذات سکھ سکنہ بھاڈوال ضلع ہوشیار پور - عمر بارہ ۱۲ سال - رنگ گندمی عرصہ تقریباً چھ ۶ ماہ سے لاپتہ ہے - لاہور میں گھر کی نوکری کرتا تھا - جو صاحب اس کا پتہ بتائیگا وہ شکریہ اور انعام کا مستحق ہوگا + بچنت سنگھ معرفت دوآبہ سٹور جھوری والی کرپھی گندہ انجن گوالمنڈی - لاہور +

... کتابیں مفت

... ملاد یوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور نے "گیتا گان" ... دوہوں میں ترجمہ ہے ہندی ۸ر اردو ۶ر ... دیا نند کی ۲۳ ادھیاؤں اور ... گان" (جو رشی دیانند کی ... مکمل جیونی ہے) ہندی ۴ر - اردو ۴ر ... دوہوں میں "ستننی رامائن" اور ... سندھیا گان ۹ ... تین اپدیشک ... مفت دینے کا فیصلہ ... ہندی کتب کے لئے ڈاک خرچ سمیت ... کتب کے لئے ۱۲ر کے ٹکٹ ارسال ... رعایت تھوڑے دنوں کیلئے ہے جلد منگوائیں ۰

منیجر "پرکاش" لاہور

ضرورت ہے

... آریہ کنیا پاٹھشالہ مونڈہ کے لئے دو ... ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے - سینئر ٹرینڈ ... جونیئر ٹرینڈ آریہ خیالات کی اور تجربہ رکھنے ... ہوں - ضرورت مند اپنی درخواست میں اپنا ... عمر - خیالات - اور کم از کم کیا تنخواہ لیں گی ... منتری آریہ سماج مونڈہ کے نام جلد ... ارسال کریں ۰

... رائے منتری آریہ سماج مونڈہ ضلع انبالہ

... کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک لوگیہ کنیا کیلئے جو تعلیم یافتہ اور ... پرکار سے لوگیہ ہے - لوگیہ ور ... کی ضرورت ہے - جو آریہ پریوار سے ہو ... اور لائق ہو - اضلاع ہوشیار پور ... جالندھر یا قریب قریب اضلاع کے رہنے ... والا ہو ۰

... معرفت "پرکاش" لاہور

... بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج ... جائیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد ... گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ۰

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co, Karachi

کیا آپ جانتے ہیں؟

—— ہیرا پرتھوی کی سب چیزوں سے اسی گنا کڑا ہوتا ہے۔

—— گرمی سے شریر کا وزن بڑھتا ہے۔

—— چھوٹے کے سمیہ باز پکھشی کی چال ۱۷۵ میل پرتی گھنٹہ ہوتی ہے۔

—— آسٹریلیا کی چھپکلی برابر دو گز لمبی ہوتی ہے۔

—— پرتھوی کی سب سے قیمتی دھات "ریڈیم" ہے۔ اسے میڈم کیوری نے ادشکار کیا ہے۔ یہ اتنی دُرلبھ پدارتھ ہے۔ کہ تین سو ٹن رات دن کٹھن پریشرم کرکے ایک ورش میں تین ماشہ چھ رتی ریڈیم پاتے ہیں۔ تین ماشہ بارہ رتی ریڈیم کی قیمت ۷۵۰۰۰۰ روپیہ ہے۔

—— نیو یارک (امریکہ) شہر میں ۱۹۲۹۲۰۰ بچے ہیں۔ جن میں سے ۵۰۸ ایسے پریوار میں پلتے ہیں۔ جو دان پر بسر کرتے ہیں۔

—— ایک سال میں ناخن اڑھائی انچ۔ منش کے بال ۱.۱۶ انچ۔ اور بالش ۳۳-۱ انچ بڑھتا ہے۔

ودیش کی بات

فن لینڈ کی کچھ باتیں

فن لینڈ چٹانوں۔ جنگلوں اور جھیلوں کا دیش ہے۔ یہ ۱۴۷۸۱۱ مربع میل میں پھیلا ہوا ہے۔ ۱۹۳۶ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی کل آبادی ۳۸۰۷۱۶۵ ہے۔ ہلسنگفرس۔ وبیری۔ ٹرکو تتھا ہمیرا اس کے مکھیہ نگر ہیں۔

فن لینڈ میں جھیلوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ جھیلوں کی تعداد وہاں بیس ہزار ہے۔ ان جھیلوں کو نہروں دوارا ایک دوسرے سے جوڑ دیا گیا ہے۔

وہاں کی آب وہوا بہت ٹھنڈی اور سخت ہے۔ وہاں ۸-۹ مہینے سردی اور دو اڑھائی مہینے گرمی رہتی ہے۔

وہاں کی مکھیہ پیداوار جنگلوں کی لکڑی ہے۔ جاڑے میں پراپہ لکڑی کا ہی کام ہوتا ہے۔ لکڑی کے علاوہ کاغذ کا گودا بھی کافی مقدار میں تیار کیا جاتا ہے۔ گرمی کے دنوں میں کچھ کھیتی بھی ہوتی ہے۔ جنتو پالن اور دودھ مکھن کا ویوپار بھی خوب زوروں پر ہے۔ وہاں چھ سو سے بھی ادھک ڈائیریاں ہیں۔ ان میں پرتی ماس ۴۰ ہزار من سے بھی ادھک مکھن تیار کیا جاتا ہے۔ وہاں کے ادھک تر باشندے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اور بہت سے شکشا تتھا دستکاری کا کام کرتے ہیں۔ کلا کوشل آدی میں فن لینڈ بہت آگے بڑھا ہوا ہے۔ وہاں ان پڑھوں کا نام ونشان تک نہیں۔ وہاں تین یونیورسٹیاں اور گیارہ ہزار پرائمری سکول ہیں۔ ہمارا دیش تو شکشا میں فن لینڈ سے بہت پیچھے ہے۔ یہاں تو ایک سو میں سے آٹھ منش ایسے ہیں۔ جو کچھ لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ فن لینڈ کے لوگ سیدھے۔ سچے۔ محنتی۔ سواسی۔ ایماندار اور سوابھیمانی ہیں۔

یدھ میں فن لینڈ کے ۱۵ ہزار آدمی مارے گئے۔ ایک ہزار استریاں ودھوا ہوئیں۔

ہرڑ کے فوائد
(سواستھ رکھشا)

ہرڑ کے فوائد بے شمار ہیں۔ ... کے طریقے مختلف۔ یہاں چند بیماریوں ... اس کے استعمال کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ... حسب ذیل اصحاب کو اس کا استعمال ... کرنا چاہیئے:۔

(۱) سفر کی نقصان سے تھکے ہوئے ... کمزور۔ (۲) دکھی مزاج والے (۳) حاملہ ... (۵) تپدق کی بیماری والے۔

ہرڑ کے چورن سے وزن میں دوگنا ... لے کر دونوں کو کھرڑ میں ڈال میں ایک ... کر کے بیہڑے برابر گولیاں بنا کر ایک ... روزانہ صبح کے وقت استعمال کی ... نو صفرا۔ امراض دل۔ خون کی خرابی ... بخار۔ یرقان۔ کوڑھ۔ کھانسی۔ ... نفرت جریان۔ اپھارہ۔ پھنسیاں وغیرہ امراض کے لئے مفید ہے۔

بدہضمی میں ہرڑ کے چورن میں ... الوزن مصری ملا کر استعمال کرنے سے ... ہاضمہ بہت بڑھتی ہے۔

ہوشیار

گورو کل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھاویں

لاہور برانچ: ہسپتال روڈ

دہلی برانچ: چاندنی چوک دہلی

فہرست ادویات مفت

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر

گورو کل کانگڑی

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

فہرست ادویات مفت

بھیمسینی سرمہ
قیمت ۱۲ر فی شیشی

چیون پراش
قیمت فی پاؤ عہ

گورو کل کانگڑی فارمیسی

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا

گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

بڑھیا لذت دار ٹانک

گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

تار کا پتہ "پرکاش"

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔ عہ
برما ۔۔۔ صہ
غیر ممالک ۔۔۔ دس (۱۰) شلنگ

U.R. STUDIO

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۱۔ بیساکھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲۱۔ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۴

آریہ نوجوان سے!

(از چودھری پربھاں شنکر بی۔ اے آنرز)

آریہ نوجوان گیت گاتا چلا جا — قدم آگے آگے بڑھاتا چلا جا
محبت بھرے دل کی تابانیوں سے — یہ ظلمت کدہ جگمگاتا چلا جا
مٹا کر کے بنیاد ظلم و ستم کی — محبت کی بستی بساتا چلا جا
نہ پہنچے جہاں دردمندوں کے نالے — وہاں شورِ محشر اٹھاتا چلا جا
غریبی کے بازو میں جو قوتیں ہیں — وہی قوتیں آزماتا چلا جا
حوادث اگر راہ میں اٹھ کھڑے ہوں — حوادث کی گردن جھکاتا چلا جا
نہ کہہ فخر ان پر یہ ہلکی ہیں موجیں — سمندر میں طوفاں اٹھاتا چلا جا
سما جائیں گی وسعتیں دو جہاں کی — ابھی دامنِ دل بڑھاتا چلا جا
جفاؤں کا خرمن بھی پھونکتی ہیں — ان آہوں کو شعلہ بناتا چلا جا
تڑپتی ہیں جو بجلیاں تیرے دل میں — انہی بجلیوں کو گراتا چلا جا
وطن کے لئے جذبۂ زندگی کو — شہادت کی قسمیں دلاتا چلا جا

قدم آگے آگے بڑھاتا چلا جا

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Prakash
WEEKLY
LAHORE

Digitized by eGangotri

اُپنشدوں کے راز

کین اُپنشد

(۱۳)

کلپنا والے جیو جو۔ کرتے برہم بکھان
وہ نہ جانے برہم کو۔ مورکھ د انجان

(۱۴)

دُور سے من کی ہے پرے۔ منو ورتی سے دُور
گیان ورتی کے گھیر سے۔ اُدیہ جانو شور

(۱۵)

نہیں آنکھ سے دیکھتا۔ نیتر وہ درشائے
سکار واد کا برہم جو۔ ناہیں برہم کہائے

(۱۶)

بندھن اور شریر سے۔ رہت برہم وچار
ھما کار وہ الپنس ہے۔ پالے سب سنسار

(۱۷)

کانوں سے سنتا نہیں۔ اس سے سنتے کان
کرنا کانوں کا دہی۔ برہم اسی کو جان

(شری ہنڈیٹی کمرت اُپنشد گان (حصہ دوم) سے)

(ریویو)

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نیو دہلی جنسی امراض کے ایک قابل و ماہر ڈاکٹر کی زیر نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ اس شفاخانہ میں علاج کرانے والے مریض پوری سہولیت۔ حقیقی ہمدردی۔ مکمل آرام۔ اور جلد شفا پاتے ہیں۔ اس شفاخانہ کی ترقی اور ہر دلعزیزی کی ایک بڑی اور دوسرے شفاخانوں سے نرالی وجہ یہ ہے۔ کہ دوائی کی قیمت مریض سے مکمل آرام آنے کے بعد لی جاتی ہے۔ اس شفاخانہ سے آج تک آتشک سوزاک۔ نپنسکتا۔ کچلہری۔ پاگل پن۔ عورتوں کا چڑچڑا پن وغیرہ موذی امراض کے ہزاروں مریض شفا حاصل کر کے شفاخانے کے جاری کرنے والے کو دل سے دعائیں دے رہے ہیں۔

مذکورہ بالا امراض کے جن مریضوں تک ہمارے یہ الفاظ پہنچ سکیں۔ ان سے ہم اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کی پُرزور سفارش کرتے ہیں۔

(مینیجر "پرکاش" لاہور)

स्वाध्याय का पृष्ठ है

رگ وید — اوم — یجر وید

ویدامرت

سام وید — اتھر وید

اتھر وگان

ओ३म् ये त्रिषप्ता परियन्ति विश्वा रूपाणि -
बिभ्रतः वाचस्पतिर्बला तेषां तन्वो अद्य दधातु मे ॥ १/१
(वेद)

(اوم) یے ترِسشپتا پری یَنتی وِشوا رُوپانی وِبھرتہ واچسپتر بلا تے شام تنوو اَدیہ دَدھاتو مے ۔

لفظی معنی (یے ترسشپتا) جو یہ سدھ اکیس دیو (وشوانی روپانی) سب آکاروں کو (وبھرتہ) بھتی شریر میں یکجا رہنے ہیں۔ (تے شام بلا) ان دیوں کے بلوں کو (واچسپتی) وید بانی کا رکھشک اور سوامی (مے تنوہ) میرے شریر کے لئے (ادیہ ددھاتو) اب دھارن کرے ۔

(راز ہنڈیٹی)

بھاوارتھ

(۱)

مالک بانی وید کے ہے پالک بھگوان
اکیس۲ ہیری دیہہ میں بستے دیو مہان

(۲)

گیان کرم دس اِندریاں تنتھا پنچ مہا بھوت
پانچ پران انتہ کرن ودیہ شکتی کے دُوت

(۳)

سب دیہوں کے دیو ہیں دھارن روپ آکار
ان کے بل کو بھیجئے میرے کارن دھار

(۴)

شریر آتما کیجئے ہم دونو بلوان
جس سے بھاگی ہو سکوں سُکھ کا ہیں بھگوان

ضرورت ہے

آریہ کنیا پاٹھ شالہ مورنڈہ کے لئے دو ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے۔ سینیئر ٹرینڈ اور جونیئر ٹرینڈ آریہ خیالات کی اور تجربہ رکھنے والی ہوں۔ ضرورتمند اپنی درخواست میں اپنا تجربہ۔ عمر۔ خیالات اور کم از کم کیا تنخواہ لیں گی تحریر کر کے منتری آریہ سماج مورنڈہ کے نام جلد ارسال کریں۔

شوکت رائے منتری آریہ سماج مورنڈہ ضلع انبالہ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجدیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

SuLeman Umar & Co. Karachi

چُھپے ہوئے پھول

دماغی ترقی

انسان عقل محض ہے اور کمزور ... سنجیدہ جانور نہ صرف دل اور ... بلکہ ایک واقعی در حقیقت انسان کی تشکیل ... ان تینوں چیزوں جسم روح اور دل کی ... کی ضرورت ہے۔ اور انہیں چیزوں کی ... "تالیف نام ہے تعلیم کا"۔

کہا جاتا ہے کہ عقل بعض اوقات ... چھوٹے بچوں سے حاصل ہوتی ہے۔ ممکن ... اس میں شاعرانہ مبالغہ بھی ہو۔ لیکن حقیقت ... بھی یہی کہتی ہے۔ کہ کبھی کبھی دودھ پیتے ... بھی معلم عقل ثابت ہونے کے لئے ... رہنمائی کرتے ہیں۔

اعلیٰ تعلیم

"میرا دعویٰ ہے۔ کہ میں اعلیٰ تعلیم کا ... نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں اس ... تعلیم کا دشمن ضرور ہوں۔ جو ہمارے ملک ...

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ ... سولہ دن ... اندر اندر ... نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو قطعی ... دبیکار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے۔ قیمت ۳۲ ... دو روپے۔ محصولڈاک ... آنے۔

کام دیو تیل رجسٹرڈ بلا تجربہ پھوڑہ پھنسی ... آبلہ کے ہر قسم ... کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ ... یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اُٹھا سکتے ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک ...

رتی کھنڈ ار گولیاں یہ گولیاں ... کیلئے دنیا بھر کی دوائیں سلطانی ہیں۔ قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ۔ محصولڈاک سات آنے (۷/)

ملنے کا پتہ

مینیجر اوشدھ کھنڈ فیروزپور

CC0. Gurukul Kangri Collection

پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
سمت ۱۹۹۷ ۱۰ ویساکھ
۲۱ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء

آریہ سماج کا پروگرام نمبر ۱

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام کیا ہو؟ یہ سوال
... ہے۔ اور اس کا کوئی جواب نہیں۔
... مذہبی سوسائٹیوں اور
... اس کی وجہ ہے ... آسمان کا فرق ہے۔
پولیٹیکل سوسائٹیوں میں زمین آسمان کا فرق ہے
پولیٹیکل سوسائٹیوں کا پروگرام وقت وقت
پر بدلتا رہتا ہے۔ لیکن مذہبی سوسائٹیوں کا
... رہتا ہے۔ اور نہ بدل سکتا ہے۔ مثال کے
طور پر ہمارے دیش کی سب سے بڑی راج
... انڈین نیشنل کانگریس ہے۔
... وقت اس کا لکشش گورنمنٹ کے ماتحت
... حاصل کرنا۔ اور دیش کے پربندھ
میں کچھ سدھار کرانا تھا۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۰۶ء
میں جب سورگیہ دادا بھائی نارو جی کلکتہ
کانگریس کے پردھان ہوئے۔ تو انہوں نے
پہلی بار اپنی صدارتی تقریر میں کانگریس کا
لکشش سوراجیہ قرار دیا۔ اس کے بعد اس
پر جھگڑا ہوتا رہا۔ کہ سوراجیہ کیا ہے؟
ان دنوں اسے Colonial Self Government
جسے ان دنوں درجہ نو آبادیات کہا جاتا ہے کا نام دیا جاتا تھا۔
... وقت تھا۔ جب کہ سوراجیہ کا مطالبہ
... جرم تھا۔ چنانچہ اس کیلئے بہت سے
... لیڈروں کو برسوں جیل میں رہنا پڑا۔
... بھلا ہو کلکتہ ہائی کورٹ کے جسٹس
... کا۔ جنہوں نے اپنے فیصلہ میں یہ قرار
دیا۔ کہ سوراجیہ سے مراد درجہ نو آبادیات
ہے۔ اور اس کا مطالبہ کرنا کسی طرح قانون
کی نظر میں معیوب نہیں۔ عرصہ تک کانگریس
کا لکشش درجہ نو آبادیات رہا۔ لیکن
سنہ ۱۹۲۹ء میں جب کانگریس کا اجلاس
لاہور میں ہوا۔ درجہ نو آبادیات کی جگہ
پورن سوراجیہ نے لی۔ اس وقت سے کانگریس
کا لکشش پورن سوراجیہ رہا ہے۔ اور اس
... گورنمنٹ کے اس اقرار کو کہ جنگ
... جلد سے جلد ہندوستان کو
درجہ نو آبادیات دے دیا جائے گا۔ کانگریس
... ٹھکرا رہی ہے۔ اور اس بات پر بضد
ہے۔ کہ وہ پورن سوراجیہ لے گی۔ کسی وقت
مہاتما گاندھی یہ کہتے تھے۔ کہ ہندوستان
برطانیہ سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتا۔ اور چونکہ
Statute of West Minister
کی رو سے درجہ نو آبادیات میں ہندوستان
کو برطانیہ سے الگ ہونے کا حق ہے۔ اس
لئے ... درجہ نو آبادیات پورن سوراجیہ کا مترادف
... آج وہی مہاتما درجہ نو آبادیات
... آزادی کا ... مطالبہ کر رہے ہیں ...
... کانگریس کا کوئی کوئی لیڈر یہ بھی کہتا دیکھا

گیا ہے۔ کہ ہم برطانیہ سے الگ ہو کر دم لیں گے۔
گویا کانگریس کا لکشش وقت وقت پر بدلتا رہا
ہے۔ اور لکشش کے مطابق اس کا پروگرام
بھی۔ کوئی وقت تھا جب کہ کانگریس کا اجلاس
شاہ انگلستان کی درازئ عمر کی دعا کے ساتھ
شروع ہوتا تھا۔ کانگریس کی ویدی پر سے جو
تقریریں ہوتی تھیں۔ ان میں انگریزی راجیہ کو
ایشور کی طرف سے ظاہر کیا جاتا تھا۔ اور یہ بتایا
جاتا تھا۔ کہ پرماتما نے ہندوستان کے اُدھار
کے لئے انگریز کو بھیجا ہے۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں جبکہ
پنجاب میں مارشل لا کی یاد تازہ تھی۔ جب
اوڈوائر کی سخت گیرانہ حکومت اور ڈائر
کی جلیانوالہ باغ میں چلائی ہوئی گولیاں
لوگوں کے سامنے تھیں۔ مہاتما گاندھی نے
کانگریس کے کھلے اجلاس میں اس ریزولیوشن
کی مخالفت کی۔ جس میں مانٹیگو چیمسفورڈ
اصلاحات کو غیر مکتفی اور مایوس کن بتلایا گیا
تھا۔ اس وقت مہاتما گاندھی اور لوکمانیہ
تلک میں ٹھن گئی۔ لوک مانیہ تلک اگرچہ پورے
عدم تعاونی نہ تھے۔ بلکہ انہوں نے پونہ سے
امرت سر آتے ہوئے راستہ میں ہی اپنی
سپیشل ٹرین سے مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات
کے اعلان پر حکومت برطانیہ کو اپنے تعاون
کا بذریعہ تار وشواس دلایا تھا۔ ان کا بنایا
ہوا پرستاؤ بھی مہاتما گاندھی نے منظور نہ
کیا۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ مانٹیگو
چیمسفورڈ اصلاحات کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔
کسی وقت سودیشی کانگریس کے پروگرام
کا ایک اہم جزو تھا۔ آج اس کی جگہ کھدر
نے لے لی ہے۔ اور کانگریس کی تجویزات
میں کسی ہندوستانی کارخانہ کا بنا ہوا کپڑا
پہننا بھی جرم ہے۔ کسی وقت کانگریس
تشدد اور عدم تشدد کے جھگڑے میں
نہ پڑتی تھی۔ آج عدم تشدد اس کا جزو ایمان
ہے۔ کسی وقت سوشل کانفرنس کو کانگریس
کے پنڈال میں اپنا اجلاس کرنے کی اجازت

نہ تھی۔ اور جب اس کانگریس کا اجلاس پونہ
میں ہوا۔ اور سورگیہ جسٹس راناڈے نے
اپنی سوشل کانفرنس کے اجلاس کے لئے
کانگریس کا پنڈال مانگا۔ تو لوک مانیہ تلک
نے یہاں تک کہا۔ کہ اگر کانگریس کا پنڈال
سوشل کانفرنس کو دیا گیا۔ تو اسے آگ لگادی
جائے گی۔ آج یہ حالت ہے۔ کہ اچھوت اُدھار
کانگریس کے تعمیری پروگرام میں داخل ہے۔
اور کوئی شخص اس وقت تک سچا کانگریسی
نہیں بن سکتا۔ جب تک وہ اچھوت اُدھار
کا حامی نہ ہو۔ کسی وقت کانگریس یہ کہتی تھی۔
کہ ہمیں یہ عہدہ دو۔ ہمیں وہ عہدہ دو۔ آج
عہدوں کا نام نہیں لیا جاتا۔ کہا جاتا ہے۔
کہ ہم عہدے نہیں چاہتے۔ بلکہ عہدے دینے
کا اختیار چاہتے ہیں۔ اگر ہمیں سوراجیہ
مل جائے۔ تو عہدے ہمیں خود بخود مل جائیں گے۔
غرض یہ کہ جہاں کانگریس کا لکشش بدلتا رہا۔
وہاں اس کا پروگرام بھی۔ لیکن آریہ سماج کا
لکشش ایسا ہے۔ جس میں تبدیلی کی گنجائش
نہیں۔ آریہ سماج کا اُدیشیہ سنسار ماتر کا اُپکار
کرنا ہے۔ اسفات شاریرک۔ سماجک اور
آتمک۔ سورگیہ سوامی شردھانند جی کہا کرتے
تھے۔ کہ ایشور ایک ہے۔ اس کی بانی وید ہے۔ اور
اور وہ نو نتیہ۔ آریہ سماج جو پرماتما اور اس کی
بانی وید کے نام اور شکھشا کا پرچار کرنا چاہتا
ہے۔ وہ نئی بات کیا پیش کرے۔ اس کا مطلب
صرف یہ ہے۔ کہ مذہبی سوسائٹیوں کے اُدیش
پولیٹیکل سوسائٹیوں کی طرح بدلا نہیں کرتے۔
سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ
اُدیش ہے۔ اس میں تبدیلی کی کیا گنجائش ہو
سکتی ہے۔ جب تک سنسار ہے اور جب
تک آریہ سماج۔ اس کا مکھیہ اُدیش یہی رہے گا۔
اس اُدیش کی پراپتی کے سادھن بھی زیادہ تر
وہی رہیں گے۔ لیکن پھر بھی زمانے کے ساتھ
سادھن بدلتے رہتے ہیں۔ اُدیش نتیہ
ہے۔ لیکن سادھن انتیہ ہیں۔ اور جو سمجھا

وقت کے ساتھ اپنے سادھن نہیں بدلتی۔
اس کے پچھڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ مثال
کے طور پر کسی وقت نہ ریل تھی نہ تار تھی۔ اور
نہ ڈاک۔ اس لئے ان دنوں پرچار زیادہ تر
ہوکٹھک ہوتا تھا۔ سنیاسی مہاتما دھرم کا پرچار
ایک جگہ سے دوسری جگہ کرتے پھرتے تھے۔
اور حالت یہ تھی۔ کہ مہینوں یا برسوں کے بعد
کوئی مہاتما آ جاتے۔ تو لوگ ان کی سنگت
سے لابھ اُٹھا لیتے۔ آج تو اوستھائیں سرونتھا
بدل چکی ہیں۔ آمدورفت کے ذرائع وسیع ہو
گئے ہیں۔ ریل نے لوگوں کا آنا جانا آسان
بنا دیا ہے۔ ریل کے ساتھ موٹر کار بھی ہے۔
جس نے آمدورفت اور بھی آسان کردی ہے
اور موٹر کار سے بڑھ کر ہوائی جہاز ہے۔ جس
کے ذریعہ دنوں کا سفر گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا
سفر منٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی سوسائٹی
میدانِ مقابلہ میں پچھڑنا نہیں چاہتی۔ تو اسے
لازمی طور پر ریل۔ موٹر۔ اور ہوائی جہاز کے
وسائل سے کام لینا پڑے گا۔ چنانچہ تین
سال ہوئے نئے آئین کے نفاذ پر ہندوستان
بھر میں جب نئے انتخابات ہوئے۔ تو ان
وسائل سے کام لیا گیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو
نے پنجاب کا دورہ ہوائی جہاز میں کیا۔ اسی
طرح ڈاک اور تار نے میل جول بہت آسان
کردیا ہے۔ ان کے علاوہ ٹیلی فون بھی ہے۔
جس کے ذریعہ میلوں دور بیٹھے ہوئے اشخاص
منٹوں میں بات چیت کر سکتے ہیں۔ ایسے
وقت میں جب کہ سائنس نے اس قدر نئے
وسائل مہیا کر دیئے ہیں۔ کوئی سوسائٹی چند
سو سال پہلے کے وسائل سے کام لینا چاہے۔
تو اس کے لئے کون سی جگہ ہے۔ اس لئے میں
کہتا ہوں۔ کہ زمانہ بدلتا رہتا ہے۔ اس کے
ساتھ کام کے ڈھنگ بدلتے رہتے ہیں۔
کئی ڈھنگ ہمیں خود سوجھتے ہیں۔ اور کئی دوسرے
لوگ ہمیں سجھاتے ہیں۔ جو سوسائٹی دوسروں
سے سبق لینے کو تیار نہ ہو۔ وہ پیچھے رہ جاتی
ہے۔ آریہ سماج کو دوسروں سے سبق لینے کو
ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ ہمارے دیش
میں کئی مذاہب سرگرم کار ہیں۔ ان سے ہم
سبق لے سکتے ہیں۔ لیکن ان کی طرف میں پیچھے
آؤں گا۔ پہلے میں کانگریس کو لیتا ہوں۔ جو
ہمارے دیش کی سب سے سرگرم اور پُرجوش
راج نیتک سنستھا ہے۔ اس سے ایک شکھشا
ہم یہ لے سکتے ہیں۔ کہ اپنا جھنڈا نمایاں طور
پر دنیا کے سامنے لائیں۔ آریہ سماج یا
ویدک دھرم کا جھنڈا "اوم کا جھنڈا" ہے۔
"اوم" پرماتما کا نج نام ہے۔ آریہ سماج سنسار
میں اوم کی مہما پھیلانا چاہتا ہے۔ اس لئے

Digitized by eGangotri

اس کا جھنڈا موزوں طور پر اوم کا جھنڈا ہے۔ آریہ سماج جب سے قائم ہوا ہے۔ اس کا یہی جھنڈا رہا ہے۔ اس کے مندروں پر یہی جھنڈا لہراتا رہا ہے۔ اس کے جلسوں میں بھی یہ جھنڈا نظر آتا ہے۔ سنسکاروں میں بھی اسے استھان ملتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے مجھے یہ کہنے میں سنکوچ نہیں۔ کہ کانگریس نے جس طرح اپنا قومی جھنڈا دیش اور سنسار کے سامنے پیش کیا ہے۔ ہم نے اپنے اوم کے جھنڈے کو پیش نہیں کیا۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ برسوں کانگریس کا اپنا کوئی جھنڈا نہیں رہا۔ اس کی زندگی میں ایسا بھی وقت رہا ہے۔ جب کہ کانگریس کے پنڈال پر قومی جھنڈا نہیں۔ بلکہ برطانیہ کا جھنڈا یعنی یونین جیک لہرایا کرتا تھا۔ مہاتما گاندھی کی تحریک عدم تعاون کے بعد جب کہ ہندوستان کو اپنے مستقبل کا احساس ہوا۔ اور کانگریس نے پہلی بار اپنا لکش تمام جائز اور پُرامن طریقوں سے سوراجیہ کو پراپت کرنا قرار دیا۔ تب اسے خیال آیا۔ کہ دوسرے دیشوں کا اپنا اپنا جھنڈا ہے۔ کیوں نہ بھارت ورش کا بھی ایک جھنڈا ہو۔ تب یہ قومی جھنڈا بنایا گیا۔ لیکن اس جھنڈے پر سکھوں کو یہ اعتراض تھا۔ کہ اس پر ان کا رنگ نہیں۔ اس پر انہوں نے اس کے خلاف ایجی ٹیشن کیا۔ اور کانگریس نے پرانا جھنڈا ترک کر کے اپنا نیا ترنگا جھنڈا بنایا۔ اس وقت سے لے کر یہ جھنڈا سنسار کے سامنے آ رہا ہے۔ اور اسے اس قدر پبلسٹی دی گئی ہے۔ کہ شائد ہی کوئی شخص ایسا ہو۔ جو کانگریس کے جھنڈے کو نہ جانتا ہو۔ وجہ یہ ہے۔ کہ کانگریسی ہر موقعہ پر اپنا جھنڈا نمایاں طور پر پیش کرتے ہیں۔ ہر ایک بڑے یا چھوٹے شہر میں ہفتہ وار یا ماہوار جھنڈا اروہن کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ اگر کوئی کانگریسی لیڈر آئے۔ تو ریلوے سٹیشن پر یا کسی اور استھان پر جہاں کہ اس کا سواگت کیا جاتا ہے۔ وہاں قومی جھنڈے نظر آتے ہیں۔ پچھلے دنوں ۲۶-جنوری کو ہندوستان بھر میں "سوتنترتا دوس" منایا گیا۔ اس دن کے لئے جو پروگرام مرتب کیا گیا۔ اس کا ایک جزو یہ تھا۔ کہ تمام ہندوستانی اپنے اپنے گھروں میں قومی جھنڈا لہرائیں۔ چھوٹا سا جھنڈا پگڑی۔ ٹوپی یا کوٹ کے ساتھ لگائیں۔ چنانچہ اس دن کروڑوں گھروں پر قومی جھنڈا لہراتا نظر آیا۔ لاکھوں نوجوانوں نے کسی نہ کسی صورت میں چھوٹا سا جھنڈا اپنی کسی چیز پر لگایا۔ اسی طرح بے شمار مقامات پر قومی جھنڈیاں دیکھی گئیں۔ اخبارات میں قومی جھنڈے کی تصویر دی گئی۔ اس لئے پہلی بات جو میں آریہ سماج کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں کانگریس سے سبق لے۔ اور اوم کے جھنڈے کو جس قدر بھی پبلسٹی دے سکے دے۔ کیونکہ جہاں جہاں اوم کا جھنڈا جائے گا۔ وہاں وہاں آریہ سماج کا پرچار پیگنڈا ہوگا۔ اوم کا جھنڈا آریہ سماج کے لئے مخصوص نہیں۔ سناتن دھرم سبھائیں بھی اسے اپنا جھنڈا سمجھ سکتی ہیں۔ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا پر کیا موقوف ہے۔ وہ سنستھائیں جو "اوم" کو پرماتما کا نج نام سمجھتی ہیں۔ اور پرماتما کے نام کا جھنڈا سنسار میں بلند دیکھنا چاہتی ہیں۔ یہ جھنڈا اُن کا ہے۔ پھر بھی "اوم کا جھنڈا" آریہ سماج کا جھنڈا سمجھا جانے لگا ہے۔ مجھے معاف رکھا جائے اگر میں یہ کہوں۔ کہ خود آریہ سماج کی کئی سنستھائیں ایسی ہیں۔ جہاں اوم کے جھنڈے کی جگہ کانگریس کے جھنڈے نے لے رکھی ہے۔ ایسی سنستھائیں بھی ہیں۔ جہاں برسوں اوم کا جھنڈا نہیں رہا۔ بخلاف اس کے کانگریس کے ایک نہیں کئی جھنڈے نمایاں طور پر لہرا رہے ہیں۔ اور جب آریہ سماجیوں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ تو کسی نامعلوم جگہ پر اوم کا جھنڈا لگا دیا گیا۔ آریہ سماج کی ایسی سنستھائیں بھی ہیں۔ جہاں کانگریس کا جھنڈا لہرانے کی رسم باقاعدہ ادا کی جاتی ہے۔ و دیالیہ کا آرمبھ اس رسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اس کی سماپتی بھی۔ برسوں سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ لیکن آریہ سماج میں۔ کہ انہیں یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ان کی سنستھاؤں میں اوم کے جھنڈے کا یہ اپمان ہو رہا ہے۔ میں قومی جھنڈے کے خلاف نہیں۔ جہاں میں ایک منٹ کے لئے یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ کسی آریہ سماج مندر پر جو پرماتما کے نام کی مالا جپنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اوم کے جھنڈے کے سوا کوئی اور جھنڈا لہرائے۔ وہاں مجھے اس بات پر اعتراض نہیں۔ اگر آریہ سماج کے انسٹی ٹیوشنوں میں اوم کے جھنڈے کے علاوہ کوئی اور جھنڈا بھی لہرائے۔ لیکن ہے یہ بھی آپتی جنک۔ کیونکہ ہمارے دیش میں جہاں کانگریس کا جھنڈا ہے۔ وہاں ہندو مہاسبھا کا بھی ہے۔ اس وقت ہندو سبھا مردہ یا نیم مردہ حالت میں ہے۔ اس لئے اس کے جھنڈے کی پرواہ نہیں۔ اور کانگریس کا جھنڈا ہر جگہ پردھان ہے۔ لیکن اگر ہندو سبھا جیوت جاگرت شکتی بن جائے۔ اور آریہ سماج کے شکشالیوں میں اس کے حامی بھی ہو جائیں۔ تو آریہ سماج کو اوم کے جھنڈے کے علاوہ ایک سے زیادہ جھنڈے لگانے پڑیں۔ کانگریس کے حامی ودیارتھی کانگریس کا جھنڈا لہرائیں۔ اور ہندو سبھا کے حامی ہندو سبھا کا۔ اسی طرح ایک نئی کشمکش پیدا ہو جائے۔ خیر وہ ہو یا نہ۔ مجھے اعتراض نہیں اگر خاص موقعوں پر آریہ سماج کی کسی سنستھا پر اوم کے جھنڈے کے علاوہ کوئی اور جھنڈا بھی لہرایا جائے۔ لیکن مجھے اس بات پر یقیناً اعتراض ہے۔ کہ اوم کے جھنڈے کی جگہ کوئی اور جھنڈا لے لے۔ آریہ سماج کی ہر ایک سنستھا میں اوم کا جھنڈا پردھان رہنا چاہیئے۔ اُسے سب سے نمایاں جگہ ملنی چاہیئے۔ باقی سب جھنڈے گوَن ہوں۔ آریہ سماجی پولٹیکل جلوس میں جاتے ہوئے بے شک اپنے ہاتھوں میں قومی جھنڈا لے کر نکلیں۔ لیکن آریہ سماج کے کسی اُتسو دھارمک جلسہ میں اوم کا جھنڈا ہی سر پر پردھان رہے گا۔ اس کی جگہ کوئی اور جھنڈا نہ لے سکیگا۔ اگر کسی سنستھا یا آریہ سماج کے ادھیکاری اوم کے جھنڈے کا استھان کسی اور جھنڈے کو دیتے ہیں۔ تو وہ آریہ جنتا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ اوم کا جھنڈا پردھان ہے نہ صرف کانگریس یا ہندو مہاسبھا کے جھنڈے کے مقابلہ میں۔ بلکہ کسی آریہ سنستھا کے جھنڈے کے مقابلہ میں بھی۔ کئی آریہ سنستھاؤں کے بھی اپنے جھنڈے ہیں۔ مجھے اس پر بھی اعتراض نہیں۔ کہ ان کے اپنے جھنڈے ہوں۔ لیکن وہ جھنڈے بھی اوم کے جھنڈے سے دوسرے درجہ پر ہوں۔ اوم کا جھنڈا سروماننیہ ہے۔ یہ سارے آریہ سماج کے لئے ہے۔ سنستھاؤں کے جھنڈے صرف اپنی سنستھاؤں کے لئے ہیں۔ ایک سنستھا کا جھنڈا دوسری سنستھا میں نہیں لگایا جا سکتا۔ اور نہ وہاں کام دے سکتا ہے۔ اس لئے جہاں اوم کا جھنڈا سروویاپی ہے۔ وہاں سنستھاؤں کے جھنڈے ایک دیشی ہیں۔ اس لئے اوم کے جھنڈے کا استھان نہیں لے سکتے۔ پہلی بات جو میں آریہ جگت سے کہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ اوم کے جھنڈے کو اس کا اُچت استھان دیں۔ اس سمیہ اُسے اس کا اُچت استھان پراپت نہیں۔ جو سنستھائیں آریہ کہلاتی ہیں۔ آریہ سماج سے سہائتا لیتی ہیں اگر وہ اوم کے جھنڈے کا کسی طرح بھی تِرسکار کرتی ہیں۔ تو آریہ جگت ان سے کہہ سکتا ہے۔ کہ اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ وہ سنستھائیں کسی نہ کسی سبھا کے آدھین ہیں۔ اس کے ادھیکاریوں سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ تمہاری سنستھا میں اوم کے جھنڈے کا آدر نہیں کیا جاتا۔ یا تو اس کو اُچت استھان دو۔ ورنہ آریہ ... ہم سے سہائتا کی آشا نہ رکھو ... نہیں۔ بلکہ وشواس ہے۔ کہ کوئی بھی سنستھا آریہ جگت کی اس آگیا کا ... کرے گی۔ لیکن اگر کوئی کرے تو اسے عبرت آموز سبق دیا جا سکتا ہے۔ آریہ سماج کے ایک ایک مندر پر ... جھنڈا لہرانا چاہیئے۔

(باقی آئندہ)

وکرم سنگھ

باعثِ شرم

دہلی کا روزنامہ "سوراجیہ" "پرکاش" ... جدید پر تبصرہ کرتے ہوئے "پرکاش" ... کا ذکر اپنے تازہ پرچہ میں یوں کرتا ہے: "پرکاش کو ہم آج تک نہایت ... اخبار سمجھا کرتے تھے۔ اور آریہ سماجی جماعت۔ مہاشہ کرشن بلا شبہ ... لیڈر ہیں۔ اور جب ان تمام امور ... ہوتے ہوئے "پرکاش" خسارہ پر ... ہے۔ تو یقیناً دیگر ہندو اخبارات ... ہی حافظ ہے۔ پنجاب کے قدیم ترین ۴۳ سالہ اخبار "پرکاش" کی یہ حالت ... کے لئے باعثِ شرم ہے۔ کہاں ... دعویداران کامیابی خوشیاں ... ہیں" ٭

آریہ سماج جیسی زندہ سوسائٹی ... مقتدر اور ۴۳ سالہ پرانے اخبار ... یہ چلنا بے شک ہندوؤں کے ... تو کم از کم آریہ سماجیوں کے لئے ... شرم ضرور ہے۔ کیا آریہ سماجی ... غیرت کا ثبوت دیں گے؟ اس ... ضروری ہے۔ کہ ہر آریہ سماجی اور ... کا پریمی دو دو نئے گاہک بنا کر ... مہینوں میں پانسو نئے گاہک ... سے "پرکاش" اپنے پاؤں پر ... جائے ٭

پھولا (چٹّہ) و گگرے چٹّہ خواہ ... سالہا سال کا پرانا نیز لاعلاج دیرینہ گگروں کی ... اور گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ شدہ ... اور علمی تجربہ کی مجرب لاثانی دوا ... استعمال سے پھولے کا نام و نشان باقی نہیں رہتا ... بینائی دوبارہ روز روشن کی مانند ... فی شیشی بڑی عا... - دریائی ... نمونہ ... مینیجر اسی کرشنا ریسرچ لیبارٹری ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہندی "پرکاش" اور مسلم اخبارات

ہندی "پرکاش" کے اجرا کے اعلان پر مسلم اخبارات طعنے دے رہے ہیں۔ کہ آریہ سماجی ہندی بھاشا کے پرچار کی رٹ تو لگا رہے ہیں۔ لیکن اپنا اخبار ہندی میں نکالنے کی ہمت نہیں رکھتے۔

"پیغام صلح" اپنی ۸-اپریل کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"آریہ سماج کا "پرکاش" اخبار ہندی زبان کا پرجوش حامی ہے۔ اور ہمیشہ ہندی کو ہندوستان کی متحدہ قومی زبان ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ حالانکہ خود اُردو زبان اور اردو حروف میں شائع ہوتا ہے۔ دو ماہ سے اپنا ہندی ایڈیشن نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن خریدار مہیا نہیں ہوتے۔ حال ہی میں اس نے ہندی ایڈیشن کے لئے صرف پانسو خریداروں کی اپیل کی ہے۔ لیکن جواب وصلہ شکن مل رہا ہے۔ آریہ سماج ہندوؤں کی ایک خالص مذہبی جماعت ہے ہندی کو رواج دینا آریہ سماجی اپنا ایک مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ لیکن پانسو خریدار بھی مہیا نہیں ہوتے۔ جب شمالی ہندوستان میں ایک خالص مذہبی جماعت کی یہ کیفیت ہے۔ تو پھر خدا جانے۔ یہ لوگ کس منہ سے ہندی کو ہندوستان کی متحدہ قومی زبان کہتے ہیں۔ اور اس کو سارے ملک میں رائج کرنے کی مجنونانہ کوشش کرتے ہیں"۔

ہم مسلم اخبارات کے ان طعنوں کا کیا جواب دیں؟ دے سکتے ہیں۔ زبان سے نہیں عمل سے۔ اور وہ کام ہے آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کا۔ ہندی "پرکاش" کے لئے پانسو گراہک نہ ملنا واقعی باعثِ شرم ہے۔ لیکن کیا آریہ سماجیں اور آریہ بھائی ہمیں اس طعنہ کا جواب دینے کے قابل بنائیں گے؟

ہندی "پرکاش" کی حوصلہ افزائی

ہندی "پرکاش" کے اجرا کے اعلان پر بہت سے اُتساہی پریمیوں نے پرسنتا کا اظہار کرتے ہوئے امداد کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن ایسے پریمیوں کی تعداد اس قدر قلیل ہے۔ کہ ان کا ذکر کرتے لجا آتی ہے۔ لیکن اس لجا کو چھپانے سے کیا حاصل؟ ہم چاہتے ہیں۔ کہ سب ہندی پریمی بھائی اور آریہ سماجیں اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنی اپنی سہایتا کا اعلان ارسال کر دیں۔ تاکہ یکم جون تک ۵۰۰ خریدار مل جانے چاہئیں۔ جن بھائیوں یا سماجوں نے سہایتا کا وچن دیا ہے۔ ان کے شبھ نام یہ ہیں:-

رائے صاحب امرنا تھ نے سرپرست بننا سویکار کر لیا ہے۔ (سرپرست کو یکمشت روپیہ اور سہایک کو ۲۵ روپے ہندی فنڈ میں دینے پڑیں گے) اس کے علاوہ وہ بیس خریدار بھی دیں گے۔

لالہ لبھو رام جی نیرؔ لدھیانہ نے بیس خریدار دینے کا وچن دیا ہے۔ پنڈت سالگرام شرما جو "پرکاش" کے ۲۹ سال سے خریدار ہیں۔ جہاں خود خریدار بنیں گے۔ وہاں ایک خریدار کا چندہ اپنی جیب سے دیں گے۔ اسی طرح آریہ سماج چونیاں۔ استری سماج واہل۔ سیٹھ چرنجیو جی بلیڈر لیہ، وہالے آساریام جی اور سیر مصر کھ نے خود خریدار بننے اور دوسروں کو خریدار بنانے کی آشا دلائی ہے۔ دوسرے پریمی بھائیوں اور آریہ سماجوں کو بھی اس سلسلہ میں جلد عملی قدم اُٹھانا چاہیئے۔

اِدھر بھی مشکل اُدھر بھی مشکل

ایک پُرانے پریمی نے شکایت کی ہے۔ کہ "پرکاش" میں اب اردو کے لفظوں کا استعمال بہت کیا جاتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ صرف ہندی کے الفاظ استعمال کئے جائیں۔ بے شک ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔ اور ہماری ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے۔ کہ "پرکاش" کی بھاشا زیادہ تر ہندی رہے۔ لیکن "پرکاش" کے ایسے پریمی بھی بھاری تعداد میں موجود ہیں۔ جنہیں یہ شکایت ہے۔ کہ "پرکاش" کی بھاشا کٹھن ہندی ہوتی ہے۔ جسے وہ آسانی سے سمجھ نہیں سکتے۔ ان کا مطالبہ ہے۔ کہ اگر خالص اردو نہ ہو۔ تو کم از کم بہت سرل ہندی شبدوں کا استعمال کیا جائے۔ سنسکرت یا کٹھن ہندی کے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔ ہمارے لئے دونو طرف مشکل ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کیا کریں۔ ہم صرف یہی کر سکتے ہیں۔ کہ "پرکاش" کی بھاشا تو ہندی رہے۔ لیکن الفاظ نہایت آسان۔ اور عام فہم استعمال کئے جائیں۔ جہاں کہیں مشکل الفاظ ہوں۔ وہاں بریکٹ میں اردو الفاظ بھی دے دئے جایا کریں۔ امید ہے۔ کہ اس صورت میں "پرکاش" کے پریمیوں کو مضامین کے سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی۔ لیکن ہم "پرکاش" کے ان پریمیوں سے جو ہندی نہیں جانتے پرارتھنا کریں گے۔ کہ وہ ہندی پڑھیں اور ہندی کا پرچار کریں۔

تحقیقات کی ضرورت

ہولی کے موقعہ پر پچھلے دنوں بیدر (ریاست حیدرآباد) میں جو ہندو مسلم فساد ہوا۔ اور اس میں مقامی مسلمانوں نے ہندوؤں کی دوکانیں وغیرہ جلا کر ہندوؤں کو جو نقصان پہنچایا ہے۔ وہ ایسا نہیں۔ کہ آسانی سے نظرانداز کیا جا سکے۔ ہندو مہاسبھا کے پردھان بیرسٹر ساورکر نے نظام سرکار سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اس واقعہ کی آزادانہ تحقیقات کرائے۔ اور قصوروار شرارتی اشخاص کو عبرتناک سزائیں دے۔ جب ہم اس مطالبہ کی تائید کرتے ہیں۔ تو سمجھا جانا چاہیئے۔ کہ تمام آریہ جگت اس مطالبہ میں ہمارے ساتھ ہے۔ چونکہ ہماری آواز نظام سرکار تک پہنچتی ہے۔ اس لئے کیا ہم امید کریں۔ کہ وہ ہماری اس درخواست پر ضرور دھیان دے گی؟

آریہ سماج دوسروں کی نظر میں

پچھلے ہفتہ آریہ سماج پٹیالہ کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے مشہور اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے فرمایا۔ کہ:-

"آریہ سماج ملک میں اچھا کردار پیدا کر رہا ہے۔ آریہ سماج ایک ایسی دھارمک سنستھا ہے۔ جس کی بنیاد سچائی اور قربانی پر ہے"۔ ماسٹر جی نے آریہ سماج کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ ان سکھوں کو جو آریہ سماج سے دُور دُور رہتے ہیں۔ آریہ سماج کے نزدیک لانے کیلئے کافی ہیں۔

کاش کہ سکھ آریہ سماجیوں کو اپنا بھائی سمجھیں۔ اور دھرم اور جاتی کی اُنتی میں آریہ سماج کا ساتھ دیں۔

سکھ اور آریہ سماج

بیساکھی کے دن پنجہ صاحب میں اکالی کانفرنس ہوئی۔ اس کی سواگت کارنی سمتی کے ادھیکش سردار کرتار سنگھ ایڈووکیٹ نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں آریہ سماجیوں کو سکھوں کے ساتھ مل کر پاکستان کی مزاحمت کی دعوت دی۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ آریہ سماج ہندو جاتی میں ہراول کا درجہ رکھتا ہے۔ اور کہ اس کی بدولت ہندوؤں نے ترقی کے میدان میں کئی قدم مارے ہیں۔

خالصہ بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آریہ سماجی انہیں اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ وہ ملک اور قوم کی ترقی کے ہر کام میں ان کے اور کسی بھی دوسرے ہندو فرقہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہیں۔ آریہ سماجی پاکستان کی مذمت میں کسی سے پیچھے نہیں۔ اگر سکھ اور ہندو آریہ سماج سے ملکر کوئی پروگرام بنائیں۔ تو یقیناً ہم پاکستان تو کیا مستقبل میں آنے والے ہر خطرہ کا کامیابی سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

وی-پی آتے ہیں

جن بھائیوں کا چندہ ۱۸-اپریل تک وصول نہیں ہوا۔ ان کی سیوا میں وی-پی بھیجے جا رہے ہیں۔ کرپا کر کے وصول کر لیں۔ (مینیجر)

اصلی جہاز مارکہ
سودیشی
لٹھا
استعمال کریں
سفیدی اور مضبوطی میں لاثانی
اور اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں

کوالٹی میں بڑھیا
قیمت میں ارزاں
باوا اپردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں:- بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

Digitized by eGangotri

سنسار چکر

لاہور میں خاکساروں کا پھر ہنگامہ - دیال باغ آگرہ پر پولیس کا چھاپہ - ایک بارہ۱۲ سالہ نابالغہ کی برآمدگی - سات اشخاص گرفتار - مغویہ کا دل ہلا دینے والا بیان - دیش ودیش و جنگ کی خبریں

—— تین ہفتے کے بعد ۱۷-اپریل کو خاکساروں نے لوہاری دروازہ کے باہر اور رہیرا منڈی میں پھر ہنگامہ برپا کر دیا - پولیس اور کیپس سکواڈ پر بیلچوں سے حملہ کر کے چھ پولیس کانسٹیبل مجروح کر دیئے - ایک کی بندوق ٹوٹ گئی - ایک درجن خاکسار گرفتار کر لئے گئے - ۵ بھاگ گئے۔

—— ۳-اپریل کی رات کو ہری ہر بنت پولیس کی ایک جماعت نے دیال باغ پر چھاپہ مارا - اور تین دن سے غائب ایک بارہ۱۲ سالہ لڑکی کو ایک بند مکان سے برآمد کر لیا - لڑکی کو اغوا کرنے والے سات اشخاص کو جو دیال باغ میں رہنے اور وہاں کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں گرفتار کر لیا گیا - مغویہ کا اغوا اور زنا کے متعلق بیان آئندہ اشاعت میں درج ہوگا - مقدمہ سٹی مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں شروع ہو گیا ہے۔

—— ۱۷-اپریل کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں ۳ گھنٹے تک سیاسی صورت حالات پر بحث ہوتی رہی۔

—— عام کانگریسیوں کو ستیاگرہی بننا پڑے گا۔

—— برطانوی فوجیں ناروے کے جزیرہ ہنو کے مقام ہارسٹاٹ میں پہنچ گئی ہیں۔

۱۹-اپریل کو [illegible] ک کی بندرگاہ پر برطانوی جہازوں نے پھر بمباری کی۔

—— نارویک میں جرمن افواج کا کمانڈر ہلاک ہو گیا ہے۔

—— بلجیم جنگ کو ٹالنے کی کوشش کرے گا۔

—— ۴۴ خاکسار معافی مانگ کر رہا ہو چکے ہیں۔

—— ضلع گورکھپور میں فرقہ وارانہ فساد سے کئی اشخاص زخمی ہو گئے ہیں۔

—— اٹلی بھی جنگ میں کودنے والا ہے۔

—— ڈنمارک میں جرمنی نے دو لاکھ ٹن پیٹرول پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— پنجاب گورنمنٹ نے کئی مسلم اخبارات کو جنگ کے پروپیگنڈا کے لئے چھ چھ ہزار روپیہ دیا ہے۔

—— جرمنی نے برطانوی شہروں پر بمباری کرنے کا اعلان کر دیا ہے

—— ساٹھ ہزار جرمن ناروے کے مختلف محاذوں پر پہنچ گئے ہیں۔

—— جرمن فوجیں بلجیم کی سرحد پر ہیں - ناروے پر حملہ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

—— سنگھائی کے نزدیک چینیوں اور جاپانیوں میں پھر جنگ ہو رہی ہے۔

—— ۲۱-اپریل کو لسبی پٹھاناں میں مہاشہ کرشن کی صدارت میں آریہ کانفرنس ہوگی۔

۱۴-اپریل کو آریہ سماج کے جلسہ کے سلسلہ میں مہاشہ کرشن پٹیالہ گئے - تو ان کا شاندار سواگت کیا گیا۔

—— برطانوی فوجوں نے نارویک پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— سنٹرل جیل ملتان میں فساد ہو گیا - بعض جیل افسر اور وارڈر مجروح ہوئے - پولیس کو قیدیوں پر گولی چلانی پڑی۔

—— پنجاب بنگال اور سندھ کے کانگریسی ممبران اسمبلی مستعفی ہو جائیں گے۔

—— یورا جانی کے دو ہزار غیر ہندوؤں کو ضلع لکھنؤ میں شدھ کیا جائے گا۔

—— "پاکستان" کے بعد عورتوں کے لئے علیحدہ اور آزاد سلطنت "زنانستان" کی سکیم پیش کی جا رہی ہے۔

—— ہائیکورٹ نے لدھا رام سابق پولیس رپورٹر [illegible]

مینیجنگ ایڈیٹر :- اسسٹنٹ سمپادک

ہیلینی علادلیوی **ہندی "پرکاش" (ماہوار)** شکنتلا دیوی سنہا بھوشن

۱۵-جون کو پرکاشت ہو جائیگا - اس کے خریدار جلد بنیئے - سالانہ چندہ پیشگی بھیج کر ہماری حوصلہ افزائی کیجئے - اس میں استریوں کے متعلق مضمون ہوگی لکھا کریں گے - استریوں میں آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو ؟ ان میں مروجہ کریتیوں کو دور کیسے کیا جائے ؟ انہیں بھگتی کے رستے مارگ پر کیسے لایا جائے ؟ یہ آپ سب اس رسالہ میں پائیں گے - آریہ سماجوں آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں - استری سماجوں اور ہندی پریمیوں کو فوراً اس کے گاہک بن جانا چاہیئے۔

خود خریدار بنیں اور دوسرے خریدار مہیا کریں - سالانہ چندہ صرف دو روپیہ (عہ) (مینیجر پرکاش لاہور)

ہر گھر میں رکھنے یوگیہ آیورویدک اوشدھ

مندرجہ ذیل ادویات صحت کی بہتری اور معمولی تکلیف کو دور کرنے کیلئے ہر گھر میں رہنی چاہئیں :-

جسیم سینی سُرمہ روزانہ استعمال سے نظر قایم رکھتا ہے - اور کھارش پانی وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ ماشہ ۳ر ۶ پائی

کرپور آسو دست - قے - درد پیٹ وغیرہ امراض معدہ میں بہت فائدہ کرتا ہے - بچوں کے دستوں میں بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ½ اونس ۳ر ۶ پائی

ہنگوادی چورن درد پیٹ - کھٹے ڈکار - بادی - اپھارہ وغیرہ کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت فی پیکیٹ ایک چھٹانک چھ آنے ۹ پائی (۶ر ۹ پائی)

لون بھاسکر چورن ہر روز کھانے کے بعد اس چورن کے استعمال سے نہ صرف کھانا ہضم ہوتا ہے۔ بلکہ پاچک اگنی تیز ہوتی ہے۔ قیمت فی پیکیٹ ½ پاؤ آٹھ آنے [illegible]

دراکھشا سو انگوروں کے رس سے تیار شدہ یہ آسو جگر کے فعل کو درست کرتا ہے - اور نیا خون پیدا کرتا ہے - بھوک کو بڑھاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ اونس ساڑھے تیرہ آنے (۱۳ر۶)

لوہ آسو اور کماری آسو یہ دونو فولاد کے مرکب ہیں - اور بخار - جگر کی خرابی طحال کے بڑھ جانے میں از حد مفید ہیں - قیمت فی شیشی ۸ اونس لوہ آسو ۹ر کماری آسو ۱۲ر

جیون پراش یہ مشہور ترین رسائن مہرشی چرک نے لوگوں کی بھلائی کے لئے ایجاد کی تھی - اسے سب چھوٹے بڑے استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی پیکیٹ ایک پاؤ ایک روپیہ تین آنے (۱؎۳)

سپاری پاک یہ رسائن درد کمر بلکہ پردر وغیرہ عورتوں کی امراض کے لئے مفید ترین دوائی ہے - اس سے ان کی کمزوری بھی دور ہوتی ہے۔ قیمت فی پیکیٹ ½ پاؤ بارہ آنے چھ پائی (۱۲ر ۶ پائی)

دیانند آیورویدک کالج فارمیسی میں ہر قسم کی آیورویدک ادویات مفرد یا مرکب نہایت واجبی دام پر ملتی ہیں - مریض اپنا حال لکھ کر یا کالج میں آکر معائنہ کرانیکے بعد مشورہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

خط و کتابت کا پتہ :-

مینیجر ڈی - اے - وی فارمیسی لاہور

ٹیلی فون نمبر ۵۰۲۵

ایجنسیاں اور برانچیں ہر جگہ

[illegible] سندھ کی نارا جیل میں وارڈروں کو قیدیوں پر گولی چلانی پڑی۔

ادبیات

کیا تم مجھ سے خفا ہو؟

بادِ صبا خراماں خراماں چل کر صحن صحن میں رقص کناں ہو رہی ہے۔ ابرِ بہار بھی سر پہ منڈلا رہا ہے۔

ماہِ تمام نے فلک پہ سر نکالا۔ بادل سراسیمہ ہو گئے۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر ـــــ چاند سے آنکھ مچولی کھیلنے کے شائق ہیں۔

ماہِ تمام کی دلفریب روشنی میں میرے کان نغمۂ آبشار سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ میں سن رہا ہوں شام کے سکوت میں ہنسیوں کی گڑگڑاہٹ کا راگ ـــــ میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں آسمانی مہ جبیں کا پُرنور چہرہ۔

زبان کچھ ترجمانی نہیں کر سکتی۔ کہ تم کہاں ہو؟ البتہ عالم سکوت میں ـــــ تمہاری تلاش میں مشغول ہے ـــــ تم ابھی نہیں آئے۔

میں اپنی آنکھیں بند کئے لیٹا ہوں ـــــ اس لئے کہ تم مجھ سے خفا ہو۔

اب تم خوش ہو گئے ہو گے۔ انتہی دیر ہو گئی۔ لیکن تم نہیں بولتے ـــــ کیا تم نہیں آئے ہو؟ ـــــ کیا تم نہ آؤ گے؟ ـــــ آخر تم چھپ کیوں گئے ہو؟ کیا تم مجھ سے نہ بولو گے؟ ـــــ کیا تم مجھ سے خفا ہو؟

تم کہاں ہو؟

ایک شب آسمان سے تارا ٹوٹ کر گرا۔ میں نے دوڑ کر اسے اٹھا لیا۔ دیکھا۔ تو وہ بھی تمہارے حسن کی طرح نورانی اور چمکدار تھا۔

میں سمجھا۔ تم تاروں میں جا کر چھپ گئی ہو۔ لیکن ان میں تمہارا وجود کہاں؟

باغوں میں کلیاں مسکرا رہی تھیں۔ مجھے تمہارا خیال آ گیا۔

کیونکہ غنچوں کی مسکراہٹ اور تمہارے تبسم میں فرق نہ تھا۔ مجھے ان میں تمہاری موجودگی کا الہام ہوا ـــــ مگر بے سود۔

ایک روز صبح سویرے بادِ صبا اٹکھیلیاں کرتی ہوئی باغ سے گذر رہی تھی ـــــ خراماں۔ خراماں ـــــ

اُسے دیکھ کر تمہاری سبک رفتاری یاد آ گئی۔

لیکن وہ تو بادِ صبا تھی ـــــ تم کہاں؟

آج آسمان پہ شفق پھولی لال لال دیدے نکال کر نہ جانے کسے گھورنے لگی۔

بالکل اسی طرح جیسے تمہارا اظہارِ خفگی۔

میں نے خیال کیا شاید "تم" شفق بن کر پھولی بیٹھی ہو۔

مگر وہ تم نہیں۔

وہ تو شفق ہے۔

جو ہر روز آسمان پہ پھولی ـــــ نظر آتی ہے۔

میرے محبوب سچ کہو؟ ـــــ

تم کہاں ہو؟

استری

جاپان کی آدرش گرہستھی استریاں (گذشتہ سے آگے)

جو گھر کا کام کاج کرنا اور پتی سیوا کو اپنا فرضِ اولین سمجھتی ہیں

یہ خواتین مردوں کے اس رویہ سے بددل نہیں ہوئیں۔ بلکہ استقلال سے اپنا کام کرتی رہیں۔ ان کی رہنمائی سے تعلیم یافتہ خواتین کے دل میں ہیجان برپا ہوا۔ اور فتنۂ خوابیدہ بیدار ہو گیا۔ ۱۲ برس کی جدوجہد نے ان کی ذہنیت میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ آج وہ یقین کے ساتھ مردوں کے خلاف اپنی رائے آزادی کے ساتھ ظاہر کرتی ہیں۔ ان کا رویہ جارحانہ ہے۔ اور قطعی طور سے پرانی جابرانہ روش کے خلاف ہے۔ مرد نے مدافعانہ روش اختیار کر لی ہے۔ اسے احساس ہونے لگا ہے۔ کہ اس جنگ میں عورت کا پلہ بھاری ہے۔ اور مرد کو شکست ہونی لازمی ہے۔

زمانہ حال کی عورت جاپانی معیار کے مطابق نیک بیوی ہوتی ہے۔ وہ مغربی عورت کے مقابلہ میں اپنے شوہر کی خدمت زیادہ توجہ اور مستعدی سے کرتی ہے۔ صبح سب سے پہلے اٹھتی ہے۔ گھر کے دروازے اور کھڑکیاں کھول کر کمروں کو ہوا دیتی ہے۔ شوہر کے جوتے پر پالش کر کے ڈیوڑھی میں پہننے کے لئے تیار رکھتی ہے۔ جب وہ اٹھتا ہے۔ تو ناشتہ تیار پاتا ہے۔ سگرٹ۔ دیاسلائی۔ راکھ دان میز کے پہلو میں قرینے سے رکھا ہوتا ہے۔ کہ اٹھانے میں تکلیف نہ ہو۔ وہیں صبح کو اخبار ملتا ہے۔ ناشتے کے بعد شوہر کو دفتر کا مغربی سوٹ پہناتی ہے۔ کپڑے پہن کر وہ ڈیوڑھی کا رخ کرتا ہے۔ اتنے میں بیوی اس کا بیگ۔ ٹوپی اور کوٹ لے آتی ہے۔ اور کوٹ پہنا کر پوچھتی ہے۔ کہ تمہارے پاس دیاسلائی کا بکس اور جیب میں رومال اور روپیہ ہے۔ خدا حافظ کہہ کر رخصت کرتی ہے۔ اور چین کا سانس لیتی ہے۔ کہ میرا شوہر میری خدمتگذاری سے خوش ہے۔ جب تک وہ گھر میں موجود رہتا ہے۔ وہ مالک ہے۔ اور جب تک کام پر باہر نہیں جاتا۔ بیوی اس کی خدمت میں منہمک رہتی ہے۔

شوہر کی غیر حاضری میں اسے گھر کے بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن تنہائی کا احساس اس کیلئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور شوہر کی واپسی کا بے چینی سے انتظار کرتی ہے۔ پہلے زمانہ میں مرد جا ہے جہاں جھک مارے اور رات کو جا ہے جس وقت واپس آئے۔ عورت کی مجال نہ تھی۔ کہ حرفِ شکایت زبان پر لائے۔ یہی قدیم اور جدید عورت کا فرق نظر آتا ہے۔ پہلے کی عورت رات کے بارہ بارہ بجے تک شوہر کے انتظار میں بھوکی بیٹھی رہتی تھی۔ کہ کہیں میرے سرتاج بغیر کھانا کھائے واپس آئیں۔ اور روٹی مانگ بیٹھیں۔ میں نے ان سے پہلے کھا لیا۔ تو بڑی بے ادبی ہو گی۔

موجودہ عورت یہ توقع کرتی ہے۔ کہ شوہر دفتر سے دیر میں واپس آئے۔ تو میری تنہائی کا لحاظ کر کے میری دلجوئی کرے۔ وہ اپنی تنہائی اور گھبراہٹ کی شکایت کرتی ہے۔ اور دیر سے آنے کی وجہ پوچھتی ہے۔ شائد اسے اپنے شوہر پر کچھ شبہ بھی ہوتا ہے۔ وہ سمجھتی ہے۔ کہ شوہر کے دل میں اپنا لحاظ اور ہمدردی پیدا کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا کوئی ذریعہ نہیں جانتی۔ شوہر کو بھی علم حاصل نہیں۔ کہ بیوی کے سامنے اپنی حالت کس طرح ہمدردانہ طریق سے بیان کرے؟ وہ سمجھتا ہے۔ کہ آباؤ اجداد کی طرح میں ہی اپنے گھر میں آقائے کل ہوں۔ وہی پرانے بہانے کرنے لگتا ہے۔ میں ایک دوست کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گیا تھا۔ میرے دیر سے آنے سے تم کیوں فکرمند ہوتی ہو؟ کوئی حادثہ ہو جائے۔ تو دوسرے روز صبح کے اخبار میں تمہیں خبر ہو ہی جائے گی۔

پرانے خیال کی عورت کو یہ خیالات پسند آتے تھے۔ کیونکہ ان میں سپاہیانہ سخت دلی کی بو آتی ہے۔

(باقی آئندہ)

جگت

مختصر افسانہ

مزدور

ریل میں سفر کرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ ایک جنٹلمین نے قلی کو دھکا دے کر گرا دیا۔

آہ! اس وقت میرا دل بھر آیا۔ آنکھوں کے پیمانے چھلک پڑے۔ کیا خدا کے غریب بندے ہمیشہ اسی طرح حقیر سمجھے جاتے رہیں گے۔ جو مزدور اپنے تن من کے ایندھن سے انجن چلاتا ہے۔ اسے پٹڑیوں کے سوائے کہیں پڑنے کو جگہ نہیں ملتی۔ لیکن اس کی بنائی ہوئی ریل پر جنٹلمین اور بابو لوگ سوار ہوتے ہیں۔

"تنخواہ دیتے ہیں" ـــــ اے کم ظرفو! یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ مزدور کو دو چار کوڑیاں دے کر تم نے دولت جمع کر لی ہے۔

شاہراہوں پر موٹریں۔ سمندر میں جہاز۔ آسمان پر طیارے۔ اور شہروں میں مشینیں۔ آخر یہ تمام سامان کس کے تیار کئے ہوئے ہیں؟ انہیں چلاتا کون ہے؟

آخر یہ عالیشان محلات کس کے ہاتھوں سے خوبصورت بنائے گئے ہیں؟ سنو! خاک کے ایک ایک ذرّہ پر اس شان و شوکت کی ساری حقیقت روشن ہے۔

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کی ضروریات

اس اناتھالیہ میں تقریباً دو صد (۲۰۰) لڑکے لڑکیاں ہیں۔ جن کے پالن پوشن و تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے نہ صرف گھی۔ آٹا۔ دال وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے۔ بلکہ موسم گرما کے لئے کپڑوں اور رضائیوں کے لئے ایک مددگی گرہ جس کے خرچ کا اندازہ لگ بھگ چھ صد (۶۰۰) روپیہ لگایا گیا ہے کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں سے ہماری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس بارے میں ہماری سہائتا فرماویں۔ ہر چھوٹے بڑے عطیہ شکریہ کے ساتھ قبول کی جاوے گی۔

نویدک:- بوسہ رام آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور۔

Digitized by eGangotri

ہندو نویوک اور سوراجیہ

(دیش بھگت ساورکر کے قلم سے)

آج کل ہم سوراجیہ کی پکار بہت سنتے ہیں۔ پرنتو سوراجیہ کے سوروپ کا نرنے ابھی تک نہیں ہو سکا۔ ایک تو سوراجیہ جناح ٹائپ کا ہے۔ دوسرا گاندھی ٹائپ کا۔ ایک تیسرے پرکار کا سوراجیہ اور ہے۔ اس کو پرتیک ہندو یووک کو سمجھنا چاہیئے۔ اور اس کے تتو کی چھان بین کرنی چاہیئے۔ وہی سب سے ادھک اُپیوگی سوراجیہ ہو سکتا ہے۔ پرتیک راجیہ سوراجیہ نہیں ہو سکتا۔ پرتیک بھارتیہ تتھا ہندوستان میں جنما ہوا دیکتی ان کا "سوتنتر" نہیں کہا جا سکتا۔ ہندوستان میں چینٹے اور اژدگر بھی پیدا ہوتے ہیں۔ پرنتو کیا انہیں کیول اس لئے کہ وہ اس دیش میں پیدا ہوئے ہیں۔ دیش واسی تو نہیں کہا جا سکتا۔ جو ستو ایک دیکتی کو سالسکر تک جیون سمبندھی ادشیکتاؤں کی پورتی میں سہائیک سدھ ہوتی ہے۔ جس میں اس کی آتما اپنی بھاونا کو پورن روپ سے پاتی ہے وہی اس کا سوتو ہے۔ اُن کا جاتیہ ابھیمان۔ ان کا بھوت۔ ورتمان اور بھوشیہ ـــــ سوتو سور کھشت ہونا چاہیئے۔ کچھ شبد ایسے ہیں جن کا استھ نرک دوارا نہیں ورن ہاردک بھاونا دوارا سمجھ میں آتا ہے۔ ہندو سوراجیہ وہ ہے جس میں ہندوتو کا بچاؤ اور دیہ مان ہو ٭

ہم جانتے ہیں۔ کہ ہم سوراجیہ کے لئے یدھ کر رہے ہیں۔ اس سوراجیہ میں ہمارا احسان اور نشچت درشٹی کون یہ ہونا چاہیئے۔ کہ یہ دیش جو ۵ ہزار ورشوں سے ہندوؤں کا دیش ہے۔ اور جسے بھارت ورش کہتے ہیں۔ پورن روپ سے ہندوستان رہے۔ ہندوؤں نے چار پیڑھیوں سے کشٹ بھوگے ہیں۔ اور بلیدان کئے ہیں۔ پرنتو کیا انہیں سوراجیہ مل گیا؟ نہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ "برٹش راجیہ سوراجیہ ہے" ـــــ پرنتو میں کہتا ہوں۔ کہ کوئی بھی راجیہ جو ہندو راجیہ نہیں ہے۔ سوراجیہ نہیں۔ اس سمیہ بھلے ہی مجھے کوئی سامپردائیک اتھوا سمپردائیک کچھ بھی کہے۔ میں یہی کہوں گا کہ ہمیں ہندو کہلانے میں آتم ابھیمان انوبھو کرنا چاہیئے۔ اور اپنے کو پرگٹ روپ میں ایسا کہنا چاہیئے ٭

ایکتا سمتھاپت کرو

مجھ سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کے اکھ بھاگ میں ہندوؤں کو کیا کرنا چاہیئے۔ ہندو کبھی ودیاجیت نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہونا ہی چاہیئے۔ اس لئے یہ کہنا کٹھن ہے۔ کہ ایک پرانت کے ہندوؤں پر آئے ہوئے سنکٹ کا پربھاؤ دوسرے ہندوؤں پر نہیں پڑے گا ٭

مدراس میں مجھے بتایا گیا۔ کہ وہاں سب کچھ ٹھیک ہے۔ پرنتو انہیں مالابار کی اور دیکھنا چاہیئے۔ جہاں چالیس پرتی شت ہندو ہیں۔ موپلاؤں کی طاقت بڑھتے دیجیئے۔ تب انوبھو کیا جائے گا۔ کہ ان پر بھی دلبیا ہی پربھاؤ پڑا۔ جیسا اُتر بھارت کے ہندوؤں پر پڑ رہا ہے۔ نظام راجیہ اس پرتین میں ہے۔ کہ وہ پورن سوتنتر راجیہ بن جائے۔ اور اُسے "ہز میجسٹی" کی اُپادھی سے وبھوشت کر دیا جائے۔ اور جو اضلاع اس سمیہ اس کے قبضے میں نہیں۔ وہ اُسے واپس دے دئے جائیں ٭

ابھی پرسھتی میں پرتیک ہندو یووک کا کرتویہ ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا میں سملت ہو۔ میں شری راجگوپال آچاریہ کے اس کتھن کا سمرتھن کرتا ہوں۔ کہ گنتی کا کوئی نیم ہو سنکھیک دیکتیوں کو الپ سنکھیک نہیں بنا سکتا۔ ان کا ادھیشیک اور پرتھم کرتویہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ہندو مہاسبھا کو اپنائیں۔ اور اسپرشیتا کی جڑ اور شاکھا کو اُکھاڑ کر پھینک دیں ٭

سنگٹھن شکشا

دوسری آوشیکتا جس پر میں بل دینا چاہتا ہوں وہ سینک شکشا ہے۔ پرنکولوں، ہائی سکولوں اور نگر سبھا پر کیا دیکتیوں پر اودیمت کر دو۔ اپنے اپنے نگر میں رائیفل کلب کھولو۔ انہیں دھرم ویر ڈاکٹر مونجے سے اس کر میں ہینز دیوار کرنا چاہیئے۔ انہوں نے اکھل بھارتیہ اندولن کرنا نشچے کیا ہے۔ اور وہ سرکار دوارا گورنمنٹ پر زور ڈالیں گے کہ وہ دیش ودیالیہ میں اس کی شکشا انیوارتیہ کر دیں ٭

ہمارے لئے انک گنتی میں الپ سنکھیک ہو جانا اتھوا فیل ہو جانا کچھ بھی مہتو نہیں رکھتا۔ ہمارے لئے تو نشانے پر گولی مارنا بڑا مہتو رکھتا ہے۔ یہی ہندو یووکوں کا اُدیشیہ ہونا چاہیئے ٭

انہیں دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ دو ورش میں سینک شکشا انیوارتیہ ہو جائے۔ اس کے بعد کہیں دوارا شکشا یوجنا پر وچار کیا جا سکتا ہے۔ دو یا تین ہزار ہندو آدمی پر درشن کرنے چاہئیں۔ اور پرارتھنا بھیجنی چاہئیں۔ کہ سینک شکشا انیوارتیہ کر دی جائے۔

اکیس ورش کی آوستھا والے یووکوں کا ایک کرتویہ اور بھی پالن کرنا ہے۔ ایسے یووکوں کو مت دینے کا ادھیکار پراپت ہو۔ وہ سمستھا یکہ سبھاؤں میں اپنا پرتی ندھی کا استھان اپنی جاتی کے ہت کی رکھشا کرنا۔ اس دیکتی کو جو ہندوؤں کی ووٹ سے ان سبھاؤں میں جاتا ہے۔ ہندو ہتوں کی رکھشا کرنی چاہیئے۔ پرتی ندھی کو ہندو ووٹروں سے چنے جانے کے بعد اپنے کو راشٹریہ...

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

تین کتابیں مفت

شری ہنیتی علا دیوی ایڈیٹر پرکاش لاہور نے (گیتا کا شلوک وار اردو میں ترجمہ ہے) ہندی ۸ اور اردو "رشی گان" (جو رشی دیانند کی ۲۳ ادھیاؤں اردو میں مکمل جیونی ہے) ہندی ۴ اردو ۴ "کوسندھیا گان" ہنیتی رامائن اور اُپنشد گان پر سوامی پستکیں مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندی کے لئے ڈاک خرچ سمیت ۱۴ اور اردو کتب کے لئے ٹکٹ ارسال کریں ٭

یہ رعایت تھوڑے دنوں کیلئے ہے۔

منیجر "پرکاش" لاہور

پرچار کیلئے بہترین اُپیوگی ٹریکٹ

خریدو پڑھو اور پرچار کرو

پرچار کیلئے بہترین اُپیوگی ٹریکٹ

"آریہ پرتیندھی ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور" کی طرف سے ویدک دھرم اور آریہ سماج کے پرچار کیلئے پرستدھ آریہ سنیاسیوں ودوانوں اور لیکھکوں کے پرچار کیلئے بہترین اُپیوگی ٹریکٹوں کے چھاپنے کا کام بڑے زور شور سے شروع کر دیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور کاغذ بڑھیا لگایا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل نئے ٹریکٹ تیار ہیں۔ کپلٹ جیوتش سیمانسا (از پنڈت منسا رام جی) تین پیسے۔ آریہ سماج کیا ہے؟ (از مہتہ جیمنی جی) دو پیسہ۔ آریہ سماج کی مہانتا (از مہتہ جیمنی جی) دو پیسہ سنسار کا آئندہ دھرم (از مہتہ سنت رام جی وجھانی) دو پیسہ۔ قانون قدرت اور انسان (از سوامی سردا نند جی)۔ جگت گورو دیانند (از لالہ سنام رائے جی ایم۔ اے)۔ ایشور کی ہستی (از ٹھاکر کہرام سنگھ جی۔ ویدک دھرم کا مہتو (از پنڈت وشونا تھ جی) ایک پیسہ۔ آریہ سماج کیا ہے (چھوٹا) (از پنڈت منسا رام جی) ایک پیسہ۔ ایشوری گیان کی آوشیکتا (از ماسٹر لکھشمن جی) ایک پیسہ مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے؟ (از پنڈت لوک ناتھ جی) ایک پیسہ۔ اُنتی کے سادھن (از مہتہ جیمنی جی)۔ نوجوانوں کو سندیش (از لالہ منسا رام جی ایم۔ اے) ایک پیسہ۔ ایشور پوجا (از سوامی درشنا نند جی) ایک پیسہ۔ رامائن سار (از سوامی درشنا نند جی) ایک پیسہ ٭

نوٹ:- اکٹھے منگوانے پر ایک پیسہ کے ٹریکٹ ایک روپیہ سینکڑہ۔ دو پیسہ کے دو روپیہ (عار) سینکڑہ۔ اور تین پیسہ کے تین روپیہ سینکڑہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں ٭

آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر بانٹیں

ملنے کا پتہ:- اوم پرکاش شرما منیجر آریہ پرتیندھی ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

آریہ ور کی ضرورت

ایک آریہ کنیا جس کی آیو لگ بھگ سولہ سال کی ہے۔ آریہ بھاشا اچھی طرح سے لکھ پڑھ سکتی ہے۔ شریر سے سندر تتھا سوستھ ہے۔ گھر کے کام کاج سینا۔ پرونا وغیرہ سے بخوبی واقف ہے۔ کیلئے ایک ایسے ۵ ورش کے ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ۔ بارو زگار اور شدھ آریہ ہو۔ کنیا کے ماتا پتا راجپوتانہ کے ورڈھ آریہ گھرانے سے ہیں۔ اور ورتمان پور انک جاتی کے انوسار بھٹناگر کائستھ ہیں لیکن شادی جنم کی ذات پات کا کچھ خیال نہ کر کے پورن گن کرم سوبھاؤ انوسار ہو گی۔ سمبندھ کے ابھلاشی سجنوں کو نیچے لکھے پتہ پر خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ اور ہو سکے تو اپنا فوٹو بھی ساتھ بھیجنا چاہیئے ٭

معرفت سوامی آچاریہ دیانند ویدک ودیالیہ اجمیر (راجپوتانہ)

CCO. Gurukul Kangri Collection

ادم پرکاش! — کیا
ادم پرکاش - ادم پرکاش گھومنے نہ چلوگے؟" — جے پرکاش
نے ہنستے ہوئے کہا۔
"میں ... آج میں گھومنے نہیں جاسکتا۔
بھائی۔ آج میرے یہاں آج مہمان آئے ہوئے
ہیں اور آج دیر بھی ہوگئی ہے۔"
"آج شام کو تو چلوگے؟"
"آج میں شام کو بھی نہیں جاسکوں گا۔"
"اچھا" — کہہ کر جے پرکاش چھڑی ٹیکتے
گھومنے چلے گئے۔

ادم پرکاش کا نام ان بڑے آدمیوں میں نہیں گنا جاسکتا ہے۔ جو سکھی ... کے ادھیکاری ہیں۔ وہ اس روگ ... ہیں۔ جو امیروں کو لگا ہوا ہے۔ ... دیوی بھی ان سے پرسن ہے۔ اور ... کا بھی بھنڈار بھرپور ہے۔ لیکن درجن میں ایک دو کی ہی کمی ہوگی۔ جب لڑکیاں اپنے بچوں کے ساتھ پیہر (مائیکے) آتی ... اور لڑکے چھٹیوں میں گھر پر ہی ہوتے ... تب گھر میں بڑی چہل پہل سی رہتی ہے۔ ... اتوار کے دن اپنی بہن بھانجوں سے ... لگواتے لگواتے تنگ آجاتے ہیں۔ اپنی ... تنگ سی پریشانی کے کارن کیوں کسی کو ... کریں؟

ادم پرکاش سرل اور سیدھے آدمی تھے۔ ... مسکراہٹ ان کے چہرے پر کھیلا کرتی تھی۔ ... کھیلنے کا انہیں بڑا شوق تھا۔ اپنے سرل سوبھاؤ کے کارن اڑوس پڑوس ... والوں کے دل میں گھر کئے ہوئے تھے۔ ... اور نئے خیالات کے آدمی تھے۔ ... کام میں بھاگ لیتے تھے۔ کہیں کسی ... کے سیکرٹری ہیں۔ تو کسی کے منتری۔ ... سب کاموں سے سب کے پریہ بنے ... تھے۔

آج ان کے ہاں ان کے پرانے پریہ میت ... آئے ہوئے تھے۔ ان ہی کے آدر سنکار میں لگے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ ان کی ... بیتی تھی۔ پرانی باتیں آج نہ جانے کہاں سے آپ ہی آپ اُمڈ کر یاد آ رہی تھیں۔ انہی کو دُہرانے میں دونو بال متر ... ہوئے تھے۔ بیتی باتیں دُہراتے ہوئے ... پڑتا تھا۔ کہ وہ برسوں کی نہ ہوکر ... کی ہی باتیں ہیں۔ نئے اُلاس سے ... دونو متر گدگد کنٹھ سے وارتالاپ ... رہے تھے۔

"بنّو۔ او بنّو! ذرا ادھر تو آ" — ادم پرکاش کی استری سوشیلا دیوی نے پکارا۔ ... سب سے چھوٹی لڑکی تھی۔ اصلی

ایک سوشل افسانہ

مہمان

(از کماری شکنتلا مہندی پربھاکر)

نام تو اس کا بینا دیوی تھا۔ پرنتو پیار میں سب بنّو ہی کہا کرتے تھے۔

"کیا ہے اماں؟"

"جا۔ ذرا اپنے بابو جی سے تو کھانے کو کہہ آ۔"

دوڑ کر بنّو مہمان والے کمرے میں جاکر اپنے بابو جی کی گودی میں بیٹھ گئی۔

"منّی تمہارا کیا نام ہے؟" — نئے متر نے بات چیت کا سلسلہ بند کرتے ہوئے کہا۔

پہلے تو بنّو کچھ شرمائی۔ پرنتو بابو جی کے کہنے پر اپنا نام بڑے میٹھے شبدوں میں کہہ سنایا۔

"ہیں۔تم بینا دیوی ہو! — کیوں؟ بینا تو بجتی ہے نہ.....؟"

بنّو چپ رہی۔

"بابو جی۔ کھانا تیار ہے۔ اماں بلا رہی ہیں۔" بینا نے دھوتی پکڑتے ہوئے کہا۔

"انہیں بھی تو اپنے ساتھ کھانا کھلاؤ گی نہ بنّو؟"

بنّو نے سر ہلاتے ہوئے کہا "نہیں۔"

ادم پرکاش نے کہا:—

"کیوں۔ یہ تو تیرے بھائی جی ہیں۔ انہیں تو بھائی جی کہا کر؟"

"بھائی جی۔ کھانا کھانے چلیئے" — بینا نے نئے متر سے بھائی جی کہنے کا سکھ انوبھو کرتے ہوئے کہا۔

"اس نے تو بڑی جلدی میل ملاپ کر لیا۔"

"یہ سب سے بڑی جلدی پریچے پراپت کر لیتی ہے۔ بس ذرا مہمان کے پاس مٹھائی ہو۔ پھر کیا کہنا ہے۔ سر پر چڑھ کر ناچتی ہے۔"

"اچھا بینا یہ تو بتلاؤ۔ تمہاری ماں نے کیا کیا چیزیں بنائی ہیں؟" بنّو کو گودی میں بٹھاتے ہوئے کہا۔

"آلو کا ساگ۔ پوری۔ کچوری۔ چٹنی۔ کھیر۔" بنّو نے سنکوچ سے نئے بھائی جی سے کہا۔

"اور کیا بنایا ہے؟"

"سبھو یاں۔ مٹر کا ساگ اور مٹھائی۔"

"مٹھائی بھی بنائی ہے؟"

"نہیں۔ بھیا ابھی بازار سے لائے ہیں۔"

"اچھا۔ چلو کھلاؤ تو کھانا" — نئے بنے ہوئے بھائی جی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا" — کہہ کر بنّو نئے بھائی جی کا ہاتھ پکڑ کر رسوئی گھر کی اور لے چلی۔

"بنّو۔ تمہیں بھی ہمارے ساتھ کھانا ہوگا؟"

"اماں نے پہلے ہی منع کر دیا تھا۔ کہ ساتھ میں نہ کھانا۔"

"تھوڑا سا ہمارے ساتھ کھا لو۔"

"بینا۔ ماں کی اور دیکھ ان سے سویکرتی پانے کی انتظار کرنے لگی۔"

"کھا لے۔ کیا دیکھ رہی ہے۔ ویسے تو دس دفعہ کھاتی پھرے گی۔"

"وہ تم نے ہی تو منع کیا تھا۔"

ادم پرکاش اور بال متر دونو کھانا کھا پی کر آرام کے لئے چلے گئے۔

(۲)

آج بینا کو بھلا کہاں سونے کی فرصت تھی۔ وہ تو نئے بھائی جی کی تو ودھاست بہنی سے پریچے پراپت کرنے کی فکر میں تھی۔ ان کے سونے کے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی۔ وہ پلنگ پر پتلی سی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے۔ پاس میں ہی پلنگ پر ایک بند پنکھا رکھا ہوا تھا۔

بنّو دوڑی دوڑی کنّو کو جاکر بلا لائی۔ کرونا بینا سے بڑی بہن تھی۔ اشارہ سے کہا۔ — "دیکھ! پنکھا بند رکھا ہوا ہے۔ چل اُسے چلا جائیں۔"

دونو چپکے سے مل کر دبے پاؤں رکھے ہوئے بند پنکھے کو چلا آئیں۔ اور ان کے جگنے سے پہلے ہی آنکھوں سے اوجھل ہو گئیں۔ کچھ دیر ادھر اُدھر گھوم آنے کے بعد پنکھا پھر بند پایا۔ پھر بینا نے کرونا کی مدد سے اُسے چلا دیا۔

آج سارے ہی دن کنّو اور بنّو کا یہی کام رہا۔ پنکھا بند ہونے پر بار بار چلا دینا۔ ان کے آنکھ لگنے پر دونو ہی کونک سے مڑ جاتا ہیں پر بچہ پراپت کرکے بھاگ جاتی تھیں۔ رات بھر سفر میں جاگنے کے کارن گوداوری دیوی کے سر میں نقصان کے کارن درد ہو گیا تھا۔ پنکھے کی ٹھنڈی ہوا اسے پہ ہو اٹھتی

تھی۔ کنّو اور بنّو کے ان کو نتھوں کا انہیں الشق ماتر بھی گیان نہ ہونے پایا۔ بار بار جاگ کر دیکھنے پر بھی۔ وہ اس شیطانی کے شیطان کا پتہ نہ پا سکیں۔

گھر میں ایکدم شور ہونے لگا۔ کہ مہمان آج ہی رات کی گاڑی سے ناگپور جارہے ہیں۔ ان کے لئے کھانا تیار کر دو۔

ادم پرکاش کی بوڑھی ماں دوڑی دوڑی مہمان والے کمرے میں گئی۔ اور کہا —

"بیٹا۔ آج ہی آئے۔ اور آج ہی چل دئے۔ ابھی تو سفر کی تھکان بھی نہیں اُتری ہے۔"

"نہیں اماں جی۔ ضروری کام ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ میں نہیں رُک سکتا۔ نہیں تو دو چار دن کون بڑی بات تھی۔ میری تو خود بھی اِچھا تھی۔ ادم پرکاش کو چھوڑنے کی نہیں ہوتی۔ کیا کروں لاچار ہوں۔"

"اچھا۔ تم نہ رُکو تو بہو رانی کو تو چھوڑ جاؤ۔ ان کو تو ضروری کام نہیں ہے۔ کچھ دنوں میں ادم پرکاش خود ہی پہنچا آئیں گے۔"

"اماں جی! بات اصل میں یہ ہے۔ کہ یہ ابھی بیماری سے اٹھی ہیں۔ اور وہاں پیلی ہی بار جا رہی ہیں۔ کچھ دن ٹھیک ٹھاک ہو جانے پر میں خود ہی انہیں یہاں چھوڑ جاؤں گا۔" — کینتو داس نے بڑے ونیت سُور میں کہا۔

"اچھا۔ جیسی تیری اچھا۔ ایسا ہی سہی۔" ادم پرکاش کی بوڑھی ماں نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

سب لوگ کھانا کھا چکے تھے۔ سامان بھی بندھ چکا تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے گھر میں کتنی چہل پہل تھی۔ سب اپنا اپنا کام چھوڑ مہمان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

کنّو اور بنّو اُداس کھڑی ہوئی ایک کونے میں یہ سب تماشا دیکھ رہی تھیں۔

"بنّو ذرا ادھر تو آ۔ دیکھ تیرے بھائی جی جا رہے ہیں۔ ان سے بات تو کر لے۔"

بنّو اپنے بھائی جی کے جانے کا دُکھ انوبھو کرتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی۔ یہی کارن تھا۔ کہ اُداسین ہو وہ اس منڈلی سے دور تھی۔

"بنّو۔ ہم جا رہے ہیں۔ تم چلوگی؟"

بنّو مون بھاشا میں پتا جی کی طرف دیکھ کر اپنی دِوِشتا کا پریچے دے رہی تھی۔

ادم پرکاش نے بنّو کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اور اشارے سے کہا — "دیکھ بنّو یہ تیری بہن جی ہیں۔ اور یہ تو تیرے بھائی جی ہیں ہی۔"

کیوں۔ بہن جی کس طرح ہوئیں۔ انہیں جب بھائی جی کہتی ہے۔ تب یہ بھابھی بنیں۔ اور یہ بہن جی بنتی ہیں تب یہ بھائی جی نہ بن کر

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

سیاسیات

کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی کیا ہے؟

(از ٹھاکر دلیش راج جی)

(گذشتہ سے آگے)

مسلم لیگ ودھان پریشد کی مانگ کے پکھش میں اسی حالت میں ہیں جب کہ پہلے مسلمانوں کے ادھیکاروں کا سیپشٹی کرن ہو جائے۔ مسٹر جناح کا کہنا ہے کہ چونکہ بھارت میں مسلمان الپ سنکھیک ہیں۔ اتہ بہو سنکھیک ہندو پرتی ندھی ان کے ساتھ انیائے بھی کر سکتے ہیں۔ اس انیائے سے بچنے کے لئے جہاں وہ کچھ سیٹیں ــــ انوپات سے ادھک چاہتے ہیں۔ وہاں کچھ ایسے پرتی بندھ بھی رکھنا چاہتے ہیں۔ جن کے رہتے ہوئے نہ تو ودھان پریشد ہی ایسے وشیوں کو چھو سکے گا۔ جن سے کہیں بھی اور کبھی بھی مسلم اہت (؟) ہوتا ہو۔ اور نہ بھاوی ودھان پکہ سبھائیں ہی ان وشیوں کے اوپر ہونے کا ادھیکار پراپت کر سکیں گی۔ ان کے ان پرتی بندھوں کا اثر سامایک اور دھارمک پرشنوں تک ہی محدود رہتا ہو۔ ایسی بات نہیں ہے۔ وہ پرتی بندھ تو آرتھک اور راج نیتک پرشنوں کے حل میں بادھک ہونے ہیں۔ کانگریس مسلم جاتی کے ساتھ انیائے نہ ہونے دینے کا وعدہ کرتی ہے۔ اور کچھ سیما تک ان کا بھی وشواس دلاتی ہے۔ پرنتو مسٹر جناح کے پرتی بندھوں کو مانتے ہیں کانگریس اسمرتھ ہے۔ مسلم لیگ بالغ مت ادھیکار والی بات پر راضی ہو سکے گی اس میں بھاری سندیہ ہے۔ کیونکہ ... ابھی تو پہلے ہی حصے پر اڑ بیل بنی ہوئی ہے۔

ہندو مہاسبھا اگرچہ شری ساورکر ودھان پریشد کی اپیوگتا کو تو مانتے ہیں۔ کنتو چناؤ کے طریقے میں وہ بھی کانگریس سے مت بھید رکھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پریشد کا چناؤ قومی طریقے پر ہو ــــ اس کا سپشٹ ارتھ ہے۔ کہ پریشد میں ہندوؤں کا بہومت ہو۔ ہندو مہاسبھا اور شری ساورکر کا یہ کتھن مسلم لیگ اور مسٹر جناح کے ارادوں کی کھلی پرتی کریا ہے۔ شری ساورکر یدی ودھان پریشد کے ممبر چنے گئے۔ جیسا کہ ادشیم بھاوی ہے ــــ تو وہ

اب سنکھیکوں کو سرکاری سہائتا سے الگ سانسکرتک سکول اور سنستھائیں کھول کر دینے کی گارنٹی دینے کی بات تو سویکار کریں گے۔ لیکن ان پرتی بندھوں کے ساتھ کہ ان کی سنستھاؤں کو آرتھک سہائتا ان کے دوارا دئے جانے والے ٹیکسوں کے انوپات سے دی جائے۔ وہ بھاشن، لیکھ اور دھارمک سوادھینتا کو وہ اسی سیما تک بنا رہنے دینا چاہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ بہو سنکھیکوں کے دل کو دکھانے والی نہ ہو۔ سارانش یہ کہ مسٹر جناح کے پرتی بندھ جہاں مسجدوں کے سامنے باجے کی سوادھینتا کو الپ سنکھیک مسلمانوں کے ساتھ انیائے بتاتے ہیں وہاں شری ساورکر کے پرتی بندھ گو بدھ کو بہو سنکھیک ہندوؤں کے دل کو دکھی کرنے والی سوادھینتا مانتے ہیں۔ انہی پرتی بندھوں کے آدھار پر جہاں ساورکر جی ودھان پریشد کیلئے "ایک آدمی کا ایک ووٹ" کی بات کہتے ہیں۔

وہاں مسٹر جناح ایک آدمی ــــ خاص طور سے مسلمان ــــ کے ایک ووٹ کی بات کے وپریت مت رکھتے ہیں۔

پنجاب کے پردھان منتری سر سکندر حیات خاں اور بھارت کی سروچ عدالت فیڈرل کورٹ کے چیف جج گوائر صاحب کیول چند آدمیوں کی ودھان پریشد کے پکھش میں اپنا مت دیتے ہیں۔ سر سکندر حیات خاں کا کہنا ہے۔ کہ ــــ "بھارت میں ۳۵ کروڑ آدمی ہیں۔ دس ہزار آدمیوں کے پیچھے ایک آدمی بھی ودھان پریشد کے لئے چنا جائے۔ تو ۳۵ ہزار پرتی ندھی ہو جاتے ہیں"۔

خیر ایسے بھی مان لیا جائے۔ کہ کیول ۳۵ ہی پرتی ندھی بالغ مت ادھیکار سے پرتی دس ہزار ووٹوں کے پیچھے ایک کے حساب سے آویں۔ تب بھی سر سکندر حیات خاں کے شبدوں کے مطابق بہو سنکھیا ہو جاتی ہے۔ اور جب جس بات کو بھارت کے ... ہوئے دس بیس آدمی طے نہیں کر سکتے تو یہ اتنا بڑا جھنڈ جس میں کہ کافی تعداد سنکوچت منو ورتی کے آدمی بھی ہوں گے کسی ایک نرنے پر پہنچ جائے گی۔

بھارت کی راج نیتی میں ادھک ... کنتو کہ ... باشیلتی میں شترنبہ ــــ سپرل ... نے بھی بالغ مت ادھیکار سے اپنی اسویکرتی ظاہر کی ہے۔

مولک مت بھید

اوپر بتلائے ... بھید ... وہ آنشک ہیں۔ اور زیادہ تر چناؤ کے سمبندھ میں ہیں۔ ودھان پریشد کے بلانے کے پکھش میں کھلے طور سے اگر کوئی ہے ... ہیں شری سبھاش چندر بوس۔ ان کا کہنا ہے ... غلام دیش میں ودھان پریشد بلانے سے کوئی خاص لابھ نہیں ہے۔ ان کی دلیل ہے کہ جب تک ودھان کو پاس کرنے کی انتم ستا ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ تب تک اس کے لئے سمیہ برباد کرنا دیوانگی ہے ...

گول میز اور پریشد

سرکاری کمشیڈ ... میں کبھی کبھی ایسی بھی دھونی کنٹھ اسپشٹ نکلتی ہے۔ کہ کسی انتم نتیجے پر پہنچنے کے لئے بھارت کے سرودوں اور سرکار کے پرتی ندھیوں کی گول میز کانفرنس کر لی جائے۔ منشا دونوں کا ایک ہی بتایا جاتا ہے۔ سو پھر کانگریس نیتا ودھان پریشد پر ہی کیوں زور دیتے ہیں۔ اس انتر اور رہسیہ کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ کارن یہ ہے۔ کہ پچھلی گول میز کانفرنس بھارت کو ایک سبق دے گئی ہے۔ سرکار نے کس پرکار اپنے پٹھوؤں کو نامزد کیا۔ اور اس کا ہر کس پرکار بھارت کے اہت میں اپیوگ کیا گیا۔ تتھا برٹش پرتی ندھیوں نے کس پرکار سب کچھ اپنی مرضی کے مطابق کیا۔ یہ تمام باتیں کسی سے چھپی نہیں ہیں۔ انہی لوگوں دوارا بنایا آئندہ ...

"پرکاش" کے خریداروں کیلئے رعایتی اعلان

ایک روپیہ کی کتابیں مفت نیچے لکھی سولہ پستکوں میں سے اپنے پسند کی ایک روپیہ (عہ) کی پستکیں "پرکاش" کا ہر نیا گراہک "پرکاش" کا سالانہ چندہ بھیجکر بالکل مفت منگوا سکتا ہے۔ پرانے خریدار جن کا سالانہ چندہ ختم ہو نیوالا ہے۔ وہ دو سال کا چندہ پیشگی بھیجکر اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پرانے خریداروں کو نصف قیمت پر۔ لیکن جو ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ انہیں تمام کتابیں جو وہ منگوانا چاہیں نصف قیمت پر دی جاویں گی۔ کتب مندرجہ ذیل ہیں:۔

گیتا گان جو گیتا کا شلوک وار دوہوں میں مکمل انوواد ہے۔ خوبی یہ ہے کہ ایک ایک شلوک کا انوواد ایک ایک دوہے میں کیا گیا ہے۔ گیتا کے سوادھیائے کا لطف لینا ہو۔ تو گیتا گان کا سوادھیائے کیجئے۔ سرل سرس اور مدھر دوہے پڑھ کر آنند آ جاتا ہے۔ گھر گھر اس پستک کا سوادھیائے ہوتا ہے۔ مہاتما گاندھی تک نے تعریف کی ہے۔ اخباروں اور ودوانوں نے متفقہ طور پر اس کی سراہنا کی ہے۔ ۱۱۲ صفحات۔ بڑھیا کاغذ۔ اعلیٰ چھپائی۔ منوہر جیز۔ موٹا ٹائیپ۔ قیمت ہندی آٹھ آنے (۸؍) اردو ۶؍

رشی گان۔ رشی دیانند کی ۱۲۳ ادھیائیں اور ۲۶۶ دوہوں میں مکمل جیونی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس کے کچھ ادھیائے سن کر موڑ گیہ آچاریہ رام دیو جی جھوم اٹھے تھے۔ اور استریوں کیلئے اس پستک کی ادھک سے ادھک پرچار کی اچھا پرگٹ کی تھی۔ ہندی ۴؍ اردو ۴؍

سنتشی رامائن۔ بالمیکی رامائن کا دوہوں میں سار۔ بچوں و استریوں کیلئے اتی اتم چیز ہے۔ قیمت ہندی ایک آنہ اردو ۲ پیسے۔

اپنشد گان (پہلا حصہ) ایشا واسیہ اپنشد کا شلوک وار دوہوں میں مکمل ترجمہ۔ پربھو بھگتی کے رس میں ڈوبے ہوئے مدھر اور سرل دوہوں کا لطف لیجئے۔ ہندی ۳؍ اردو ۲؍

سندھیا گان۔ سندھیا کے منتروں کا ارتھ عام طور پر نہ سمجھ سکنے سے سندھیا میں من نہیں لگتا۔ اس میں منتر کے نیچے ارتھ ایک ایک دوہے میں دے دیا گیا ہے۔ منتروں کیساتھ دوہے یاد کر لیجئے۔ اور سندھیا کرتے سمیہ من میں دوہوں کو گنگنائیے۔ پھر کبھی دھیان نہ لگنے کی شکایت دور ہو جائیگی۔ اور سندھیا میں بڑا آنند آنے لگیگا۔ پرچارک بڑی بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹ رہے ہیں۔ ہندی ایک پیسہ۔ اردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ محصولڈاک سو کا ۸؍

دیگر پستکیں۔ آریہ سماج کیا ہے ۴؍ ویدک دھرم کی فضیلت ۴؍ پوران پول پرکاش ۸؍ مورتی پوجا کی حقیقت ۴؍ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴؍ جین مت درپن ۸؍ آنند پنچھ ۴؍ پریم مرلی ۸؍ راز مسرت ۶؍ مشعل ہدایت ۴؍ جام محبت ۳؍

منیجر "پرکاش" لاہور

دو تحفے

سنجیونی استریوں کے روگ "پردا" (حیض کا درد سے آنا۔ خون کا بند نہ ہونا اور پیڑو درد رہنا) کی ہزاروں استریوں کی آزمودہ اچوک اور بہترین دوائی جس سے بیس بیس سال کی روگی استریوں نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ قیمت اکیس روز کے مکمل کورس کی تین روپے (۳) محصولڈاک ۷؍

"نین جیوتی سرمہ" جو تجربہ سے آنکھوں کی تمام امراض کیلئے مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت صرف دو روپے (۲؍) فی تولہ

پتہ:۔ وید "آریہ" معرفت "پرکاش" لاہور

تیل بال کالا

چاندی سونا اور جواہرات سے زیادہ قیمتی ایجاد۔ جڑی بوٹیوں اور خوشبودار چیزوں کا مرکب سفید بال سیاہ کرنیوالوں کی مراد پوری ہو گئی۔ بارہ سال کی انتھک کوشش محنت اور مسلسل تحقیق کے بعد روپیہ پانی کی طرح بہا کر یہ **بال کالا تیل** ایجاد کیا گیا ہے۔ بینا یاب تحفا ایک اشارہ ہے سفید بال قدرتی سیاہ کر دیتا ہے۔ بال جڑ سے کالا نہ ہو تو دگنی قیمت واپس۔ اس کے علاوہ ہر قسم کا نزلہ اس کے استعمال سے نہ ہوگا۔ خضاب کی ضرورت نہیں۔ قیمت بڑی شیشی دو روپیہ چھوٹی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک الگ۔ سول ایجنٹ:۔ دی امریکن ٹریڈنگ کمپنی (P. L.) گگا منڈی لاہور

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

آریہ سماج لدھیانہ کا سالانہ جلسہ

۔۔۔ اپریل سے ٢١-١ اپریل ١٩٤٠ء تک
۔۔۔ نئے ڈھنگ سے منایا جا رہا
۔۔۔ شان اور ۔۔۔ پرنسپل رام لال جی اور لالہ
۔۔۔ ٢-١٠ اپریل تک ۔۔۔ کے میجک لینٹرن کے
۔۔۔ لال جی لاہور نواسی ۔۔۔ ہوتے رہے۔ ٤ سے ٨ رنگ
۔۔۔ دیا کھیان ہوتے رہے۔ ۔۔۔ سوامی پرمانند جی کی کتھا ہوتی
۔۔۔ مندر میں شری سوامی پرمانند جی کی کتھا ہوتی
۔۔۔ اس کے ساتھ ہی ضلع میں پنڈت فقیر
۔۔۔ پرچار کرتے رہے۔ ٩ سے ١٨-١ اپریل
۔۔۔ دس روز شہر کے مختلف حصوں میں آریہ
۔۔۔ کے دیاکھیان ہوں گے۔ ١٩ کو نگر کیرتن
۔۔۔ سنگیت میں۔ ٢٠ کی شام کو چار بجے
۔۔۔ میں زیر صدارت مہاشہ کرشن جی مالک
۔۔۔ لاہور ہندو سنگٹھن کانفرنس ہوگی۔
۔۔۔ جلسہ کے آخری دن بھی کئی دیاکھیان ہوں گے۔
۔۔۔ سماج کے سب نیتا آ رہے ہیں۔ آپ
۔۔۔ اور لابھ اٹھائیے۔ (بابو رام منتری)

حصار قحط کے سلسلہ میں سبھا کی امدادی سرگرمیاں

اس وقت ضلع حصار کے علاقہ میں سخت قحط پڑا ہے۔ سبھا نے اس علاقہ کے قحط زدہ بھائیوں کی امداد کا کام شروع کر رکھا ہے۔ روہتک میں ۔۔۔ پنڈت بھمبر سنگھ جی سانک اپدیشک ۔۔۔ کام کر رہے ہیں۔ ان کی معرفت ۔۔۔ جو انہوں نے آس پاس کے ۔۔۔ بھائیوں میں بانٹ دیا ہے۔ پچھلے ہفتہ میں ۔۔۔ نے ١٩٨ مصیبت زدہ بھائیوں کو مختلف ۔۔۔ سات پیداواروں کی غلہ سے ۔۔۔ اور ٣٦ استری پرشوں کو نقد دھن ۔۔۔ دے کر بچایا گیا۔ اب آریہ والنٹیروں ۔۔۔ دیہات کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ وہ ۔۔۔ کے مطابق دور سے دور جا کر کھوکھوں وغیرہ ۔۔۔ امداد کا کام کریں گے۔

۔۔۔ دانی سجنوں سے نویدن ہے کہ وہ جو ۔۔۔ دان بھیجنا چاہیں۔ وہ سبھا کے دفتر گورودت ۔۔۔ لاہور کو بھیجیں۔ اور اناج۔ آٹا۔ پارچات ۔۔۔ ارسال کرنا چاہیں۔ وہ پنڈت بھمبر سنگھ ۔۔۔ اپدیشک کو معرفت آریہ سماج روہتک ارسال ۔۔۔ جو پارچات سبھا کے دفتر میں موصول ہوئے ۔۔۔ وہ روہتک بھجوائے گئے ہیں۔ جن کے ۔۔۔ دانی سجنوں کا دھنیہ واد ہے۔

۔۔۔ جو پنڈت بھمبر سنگھ جی کو پراپت ہوا:۔
آریہ سماج سرگودھا ۔۔۔ نقد چالیس روپیہ۔ کپڑے چھ بوری۔
آریہ سماج میاں چنوں کپڑے ٢ بوری۔

آریہ سماج شجاع آباد ٣٥ روپے۔ آریہ سماج کوٹ نکا چار روپیہ ٣-۔ آریہ سماج ۔۔۔ گنہ ۔۔۔ روپیہ۔ لالہ پھول چند جی بھونل ٣ روپے ١٤ اور ٩ پائی۔ آریہ سماج نیا بانس دہلی ١٤٠ نئی رضائی کی بنڈیاں اور کچھ کپڑے۔

(بھیم سین منتری)

آریہ سماج پورن پور (یو۔پی)

مہاشہ دسلے رام سنگھ جی پردھان سماج۔ تنفا پنڈت رام دین اور کنور شفیع سنگھ کی کوششوں سے مادھو ٹانڈہ گڑھ میں آریہ سماج کا پرچار ہوا۔ اور اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر آریہ سماج قائم ہو گیا۔

٣١-٣-٤٠ کو آریہ سماج پورن پور نے ایک پرستاؤ کے ذریعہ پنڈت ہی راج۔ مہاشہ مصری لال۔ مہاشہ ستکمر لال اور مہاشہ ڈوری لال ۔۔۔

کو کل ناگر گرام میں پرچار کرتے ہوئے گرفتار ہونے پر ودھائی دی ہے۔ (رام پرشاد منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں

٨-٤-٤٠ کو آریہ سماج کا ستھاپنا دوس منایا گیا۔ مہاشہ خوشحال چند اور برہمچاری بھیم سین کے دیاکھیان ہوئے۔ اُپستھت سجنوں کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ (دیپڑا رام منتری)

"گلدستہ" کا اجرا

الٰہ آباد سے کرم یوگی پریس لمیٹڈ کے پربندھ سے ایک مزاحیہ ماہوار ہندی رسالہ گلدستہ کے اجراء کا انتظام کیا گیا ہے۔ کرم یوگی کا ماہوار اور ہفتہ وار ایڈیشن بھی نکلا کرے گا۔

سالانہ چندہ پانچ روپے (صہ)
(ڈائریکٹر)

ثت ملتانی
پنڈت ٹھاکر دت وید
کی
دو نئی معجزہ کُن ایجادیں

کوکا (رجسٹرڈ)
رجسٹر شدہ ۔۔۔ ١٩

پرا سموشئی (رجسٹرڈ)
خاندانی ١٨٧٤ء

تیس سالہ تجربہ کا نچوڑ

کوکا نئی اور پرانی کھانسی کو انفیرایشن ٹھیک کرتا ہے۔ گلے کی خرابی سے ہونے والے بخار کو فوراً فائدہ بخشتا ہے۔
کوکا آتشک اور دق کے باعث گلے کے دانے اور گلٹیاں گلے کا بیٹھنا۔ آواز کا بند ہونا کھانسی کے آغاز خناق سانس کا تنگی سی آنا۔ بچوں کے دانت نکالنے کی سب تکالیف بچوں کا پیلا پن۔ کمی خون۔ سوکھا۔ ہاتھ پاؤں کا تشنج (داکڑنا) خسرہ۔ بائی۔ دانہ۔ موتی جھارہ وغیرہ بیماریوں میں مفید ہے۔
کوکا دل و دماغ اور جگر کو تقویت دیگر جسم کو طاقت دیتا ہے اور بچوں کے ہر قسم کے کمزور کرنے والے امراض کو دور کر کے نئی طاقت اور زندگی عطا کرتا ہے۔
کوکا پہلی خوراک ہی سے اپنا اثر دکھاتا ہے۔ بے ضرر اور میٹھا ہونے کی وجہ سے بچے خوشی سے کھاتے ہیں۔
قیمت:۔ ایک شیشی ٨ ر (عـہ)

ہائی بلڈ پریشر واس سے ہونے والے عوارضات مثلاً بے چینی۔ سر درد۔ سر چکرانا۔ بے خوابی۔ وہم و پاگل پن (جنون) وغیرہ کی واحد دوا ہے۔
پراسموشئی ــ دل و دماغ جگر و معدہ کے فعل کو ٹھیک کر کے فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے۔ عموماً چودہ دن کے استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ چھ ہفتہ تک باقاعدہ پرہیز استعمال کرنے سے مکمل صحت بخشتا ہے۔
قیمت:۔ چودہ دن کا کورس پانچ روپے (صہ)

نوٹ:۔ اس کے علاوہ تمام آیورویدک ادویات پنڈت جی کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہیں۔ اور دوائیوں کو نہایت واجبی قیمت پر دی جاتی ہیں۔ فارمیسی کی فہرست اور پنڈت جی کا مشورہ حاصل کرنے کے لئے اور پرچہ تشخیص امراض منگوانے کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجئے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ہر دو دوائیوں کی۔

منیجر ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار۔ لاہور

جلال پور جٹاں

مہاشہ دیوی دیال جی پان پرستھی جو کہ ایک درڑھ آریہ سماجی اور سرگرم کارکن تھے کا سورگباش ہو گیا ہے۔ شوک!

آریہ سماج نے اس سمبندھ میں شوک پرستاؤ پاس کیا ہے۔ (بنواری لال منتری)

گوروکل اندرپرستھ

سالانہ امتحان ہو چکا ہے۔ چھٹی اور ساتویں کلاس کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ باقی جماعتوں کا بھی نکلنے والا ہے۔ اگلے سال کی پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ گرمیوں کی چھٹیاں یکم مئی سے ہوں گی اور برہمچاری دھرم سالہ جائیں گے۔ سفر کھرچ کو پندرہ روپیہ ذریعہ کے لئے بھیج دینے چاہئیں۔ گوروکل نے اپنے ٢٥ویں ورش میں قدم رکھا ہے۔ فروری ١٩٤١ء میں اس کی سلور جوبلی منائی جاوے گی۔ (مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج لاڈوہ کا سالانہ جلسہ

١٩ سے ٢١۔ اپریل تک برلب تالاب رام کنڈی منایا جاوے گا۔ نواح دیہات کے پریمی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بھاری تعداد میں شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھاویں۔

آریہ یووک سبھا ننکانہ صاحب

آریہ یووک سبھا ننکانہ صاحب کا سالانہ چناؤ مہاشہ ہربنس لال جوش کی صدارت میں ٢٠ کو ہوا۔ اگلے سال کے لئے مہاشہ مدن لال پردھان۔ مہاشہ اندرجیت اُپ پردھان۔ مہاشہ دینا ناتھ منتری۔ مہاشہ موشیل کمار اُپ منتری۔ مہاشہ گوروچرن داس خزانچی۔ چنے گئے۔ (منتری)

آریہ سماج ماڈل ٹاؤن

٧-٣-٤٠ کو سنسکار ہوا۔ پنڈت بھگودت کا دیاکھیان ہوا۔ اور دو جنم کے مسلمانوں کو شدھ کر کے ویدک دھرم میں پرولیش کرایا گیا۔ انہوں نے ایک روپیہ سماج کو دان دیا۔ (بسنت پال منتری)

آریہ سماج کوریکے

کے سالانہ چناؤ میں ٣-٣-٤٠ کو ہوا بابو فقیر چند پردھان۔ ماسٹر امر ناتھ اُپ پردھان۔ ماسٹر فقیر چند منتری۔ پنڈت اننت رام اُپ منتری۔ اور لالہ وساوہ شاہ خزانچی چنے گئے۔ استری سماج کے چناؤ میں شریمتی مایا دیوی پردھانا۔ اور شریمتی لاج دیوی جی منتری چنی گئیں۔ (منتری)

نئی آریہ سماج کی استھاپنا

١٦-٣-٤٠ کو فتح گڑھ تحصیل نارائن گڑھ

Digitized by eGangotri

ضلع انبالہ میں نئی آریہ سماج کی ستھاپنا ہو گئی ہے۔ ست سنگ ہو رہے ہیں۔ جلسہ کرنے کے متعلق سبھا سے خط وکتابت ہو رہی ہے۔ اخبار "پرکاش" جاری کرا لیا گیا ہے۔ (منتری)

بال پرسنہ آشرم چھالاپور

۱۱-۱ اپریل کو ادھیکاریوں کے چناؤ میں مہاتما نارائن سوامی جی پردھان۔ بابو گنگا پرشاد جی اُپ پردھان۔ اور سوامی دیانند جی منتری چنے گئے۔ علاوہ ازیں پیارے لال اُپ منتری۔ پربھی رام جی کوشادھیکش۔ سوامی جیونانند جی پستکادھیکش لالہ ٹھاکر داس جی آڈیٹر۔ بابو گوری شنکر جی مینجر آشرم۔ ٹھاکر رنجیت سنگھ جی سہائیک مینجر۔ ڈاکٹر لال چند جی ادھشٹاتا ہسپتال۔ اور گیارہ سجن انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے۔

(منتری)

آریہ سماج لکھنؤ

آریہ سماج لکھنؤ نے اپنی ایک میٹنگ میں دین بندھو اینڈریوز کے دیہانت پر شوک پرستاؤ پاس کیا ہے۔

(دگمبر ناتھ منتری)

گورو کل کورو کشیتر

گورو کل کے باغ میں جو ۵۰-۶۰ بیگھوں میں ہے ایک کنوئیں کی ضرورت ہے۔ پانسو روپیہ کا خرچ۔ کوئی دانی مہانو بھاؤ لگوا دیں۔ تو بہت کرپا ہو گی۔ (مینجر)

گورو کل رائے کوٹ

کا سالانہ جلسہ بڑی شان سے منایا گیا۔ اڑھائی ہزار روپیہ چندہ مہاپت ہوا۔ دو نئے سناتک نکلے۔ اور چھ نئے بالک داخل کئے گئے۔ برہم چاریوں میں مٹھائی و انعامات تقسیم کئے گئے۔ سوامی سوتنترانند جی نے دیکھشانت بھاشن دیا۔

(پرمانند شاستری)

آریہ سماج گوجرہ

۴-۵-۶ اپریل کو آریہ پتری پاٹھ شالہ میں وارشک اُتسو منایا گیا۔ ۴ اپریل کو نگر کیرتن ہوا۔ جلسہ میں سوامی سردا نند جی پنڈت شانتی پرکاش جی۔ مہاشہ جے دیو جی۔ پنڈت آتم دیو جی۔ مہاشہ سنت لال جی۔

گمشدہ کی تلاش

میرا بھائی جیت سنگھ ذات سکھ۔ سکنہ جھاؤ وال۔ ضلع ہوشیار پور۔ عمر بارہ سال۔ رنگ گندمی عرصہ تقریباً چھ ماہ سے لاپتہ ہے۔ لاہور میں گھر کی نوکری کرتا تھا۔ جو صاحب اس کا پتہ بتائیگا وہ شکریہ اور انعام کا مستحق ہوگا۔ بچنت سنگھ معرفت ننداآریہ سٹور کھو ڑوالی کوٹھی۔ گندہ انجن گوالمنڈی۔ لاہور

مہاشہ دلسی راج جی۔ پنڈت کرشن چندر جی۔ پنڈت رام شرما جی۔ پنڈت ہنس راج جی مسافر کے بھجن و لیکچر ہوئے۔

استری سماج کا جلسہ بھی ہوا۔ جس میں پنڈت سماشو کا ویاکھیان ہوا۔ استریوں نے ۱۰۹ روپے نقد اور دو بوری آٹا اور دال اکٹرت کیا۔ جس کے لئے ان کا دھنیہ واد ہے۔ کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ لڈو بھی بانٹے گئے۔ (بابو رام منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں

کچہری دروازہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۹ سے ۳۱ مارچ تک بڑے سمارہ اور اُتساہ سے منایا گیا۔ نگر کیرتن کا جلوس نہایت شاندار تھا۔

۳۱-۳-۴۰ کو آریہ سمیلن ہوا۔ جس میں برہمچاری بھیم سین کا ویاکھیان ہوا۔ اُتسو سے پہلے پنڈت ہر دیالو نے تین دن کتھا کی۔ ۳۱ مارچ کو ودیاوتی جی کا ویاکھیان ہوا۔ اپیل پر ۵۷۵ روپے اکٹرت ہوئے۔ یکم اپریل کو پنڈتہ دروپدی دیوی جی کا ویاکھیان استریوں میں ہوا۔ (بیڑا رام منتری)

آریہ سماج قصور

یکم-۲-۳-اپریل کو سالانہ جلسہ

ہوا۔ جلسہ میں پنڈت منسا رام۔ مہاشہ کبیر چند مہاشہ بھدر پال۔ مہاشہ سانگ رام۔ پنڈت سرپال۔ کنور سکھ لال آریہ مسافر۔ سوامی سوتنترانند جی اور چرنجی لال پریم کے لیکچر و بھجن ہوئے۔ اپیل پر ۲۵۴ روپے اکٹرت ہوئے۔

(امین چند منتری)

آریہ سماج بہرام پور

۲۹ تا ۳۱ مارچ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ منایا گیا ۲۹ مارچ کو نگر کیرتن کا جلوس نکلا۔ ایک شاندار مشاعرہ ہوا۔ اُتسو میں پنڈت گنگا سرن۔ منشی سادن مل۔ مہاشہ ستیہ پال۔ پنڈت رُچی رام۔ اور لالہ خوشحال چند جی خورسند کے لیکچر اور بھجن ہوئے۔ لالہ خوشحال چند جی کا سواگت کیا گیا۔ عزیز گیندا سنگھ کی نظم کو پسند کر کے لالہ خوشحال چند جی نے ایک روپیہ انعام دیا۔ یکم اپریل کو استری سماج کا جلسہ ہوا۔ جس میں شریمتی چندر کماری۔ اور مایا دیوی جی امرت سر سے پدھاریں۔ کنیا پاٹھ شالہ کی کامیاب لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور لڈو بانٹے گئے۔

بہن چندر کماری نے دس روپے۔ اور منتری استری سماج لوہ گڑھ امرت سر نے چار روپے دان دیا۔ (رام داس منتری)

عالمگیر اتحاد کا بنیادی پتھر

وید اور قرآن

از شری ماسٹر لکشمن جی آریہ اپدیشک

یہ نادر تصنیف کیا ہے؟ خزانۂ غیب کے قیمتی جواہرات کا انبار یا بحرِ علم الٰہی میں غوطے لگا کر نکالے گئے آبدار موتیوں کا ہار۔

ہر دو کتب مقدسہ کی مطابقت۔ ویدک دھرم اور دین اسلام کی مماثلت۔ مہرشی دیانند اور حضرت محمدؐ صاحب کا مطلوبہ اتحاد عالمگیر اور قرآن مجید اور آنحضرت کے اصل مدعا کے ترجمان سب سے پہلے صحیح تفسیر پیش کر کے مصنف نے ہندو مسلم جنگ کا خاتمہ ہی نہیں کیا بلکہ کل انسانی جماعت کی فطرتی یگانگت کا مرقع بھی پیش کر دیا ہے۔ طباعت کا کام ۷-اپریل ۱۹۴۰ء سے $\frac{20\times30}{8}$ کے اوسطاً سو صفحہ ماہوار شروع ہو گیا ہے۔ قیمت سالانہ ۵ روپیہ۔ خاص معاونین سے دس روپے۔ ہندو مسلمان اتحاد و امن کے حامی انسان۔ کانگریسی اور سرکاری افسران۔ غرضیکہ جملہ علم دوست و ترقی پسند اصحاب گذشتہ پچاس سالہ جدوجہد کی ناکامی سے سبق لیں۔ اور لفظی چھو منتر یا مصنوعی سمجھوتہ وغیرہ کی بجائے اتحاد کے اس قدرتی نسخۂ اکسیر کو آزمائیں۔ تو دلوں کے متحد ہونے سے سب مشکلیں کافور ہو سکتی ہیں۔ پس جلد از جلد اس تحفہ کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے آرڈر معہ چندہ ارسال فرمائیے۔ اور اسی طباعت و اشاعت کے مبارک ترین کام میں دلی تعاون سے ہمارا حوصلہ بڑھائیے۔

نوٹ بک:- ٹھاکر نام پال سنگھ (پریذیڈنٹ آریہ سماج سوہن گنج سبزی منڈی۔ مینجر سلسلہ اتحاد عالمگیر دہلی

ماسٹر لکشمن آریہ اپدیشک۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ لاہور

ضرورت

دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کے قدرتی آشرم کیلئے ایک سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ جو ایک آریہ سماجی اور ہندی جانتا ہو۔ اور قدرتی قانون بھی رکھتا ہو۔

درخواستیں بنام پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور آنی چاہئیں۔

دیوی چند ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور

آگئی! آگئی!! آگئی!!!

امریکن بیوٹی

خوبصورت چہرہ عورت کی سب سے بڑی دولت ہے اگر یہ دولت قبل از وقت چھن گئی تو سمجھو۔ کہ عورت کی دنیا تاریک ہو گئی۔ ہمارا امریکن بیوٹی کے تقریباً دو ہفتہ کے متواتر استعمال سے بڑی بوڑھی عورتوں کے بے رونق اور بے آب چہرے بھی ایک بار شباب کی رعنائی اور شگفتگی حاصل کر لیتے ہیں چہرہ کی جھریاں۔ داغ۔ دھبے۔ کیل اور چھائیاں ایک دم غائب ہو کر چہرہ کی مردنی۔ بد نمائی اور بے رونقی شباب کی سرخی و شگفتگی میں بدل جاتے ہیں۔ اور چالیس پچاس سالہ عورت بیس پچیس برس کی حسین دوشیزہ معلوم ہونے لگتی ہے۔ آپ نے خوبصورتی پیدا کرنے والی بیسیوں دوائیاں اور کریمیں استعمال کی ہوں گی مگر تجربہ کر کے دیکھئے۔ کہ امریکن بیوٹی کے مقابلہ میں سب ہیچ ہیں۔

قیمت باوجود ان خوبیوں کے صرف ایک روپیہ (۱عہ) محصول ڈاک ۹ر

نوٹ:- امریکن بیوٹی تمام جلدی امراض مثلاً۔ خارش۔ داد۔ چنبل وغیرہ کے لئے بھی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ کھجلی اور بلغمی پاؤں دھونے کے لئے از حد مفید ہے۔

مینیجر دی امریکن ٹریڈنگ کمپنی

(پی-ایل) گوالمنڈی۔ لاہور

रिव्यु समालोचनायें (Review)

ہندوستانی شکھشاولی (حصہ اول)

...آج کل دو عربی پی کا قاعدہ اردو زبان کے ...کے نام سے رائج ہے۔ اس کی رُو سے ...زبان کے تمام الفاظ کو صحیح طور پر ادا ...ناممکن ہے۔ کیونکہ اس کا ہجے کرنے کا ...غلط ہے۔ ہندوستانی شکھشاولی ...اول میں عربی پی کو اس طرح پر مرتب ...ہے۔ کہ اس کی رُو سے ہندوستانی بھاشا ...ناگری کی طرح آسانی سے لکھا۔ اور پڑھا ...گا۔ اگرچہ طرز تحریر اُردو کے مطابق ہی ...لیکن کتابی ترتیب ہندی کی طرح ...ہے۔ تاکہ دفتری کارروائی میں ہندی ...کاغذات کی مسل ہندی میں وقت واقع ...نیز یہ قاعدہ سوائے دیوبانی اور سنسکرت ...کسی بھی زبان کے لئے کارآمد ہوگا۔ ...قاعدہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے۔ کہ ...اور ناگری دو نو لپیاں ایک دوسرے کی ...غلطیاں لگانے۔ اور صحیح کرنے میں ...مدد ہو سکیں گی۔ اور عربی یا فارسی زبان سیکھنے ...کے لئے دوسرا قاعدہ پڑھنے کی ضرورت نہ ...پڑے گی۔

ہم آریہ سماجیوں سے خصوصاً اور ہندوؤں ...عموماً اس شکھشاولی سے لابھ اُٹھانے کی ...پر زور سفارش کرتے ہیں۔ اڑھائی آنے ...کے حساب سے مصنف بابو آسارام جی ...ریٹائرڈ ایریا۔ مصرکھ ضلع سیتاپور۔ ...سے مل سکتی ہے۔

الشورا انجن (رجسٹرڈ)

...کے ماہر امراض چشم ڈاکٹر البیں۔ آر گپتا ...نے اب لاہور میں چشمۂ فیض عام جاری ...رکھا ہے کی معجزہ کن ایجاد "الشورا انجن" "سا پرکاش" ...مریضوں سے پریکیہ کراتے ہوئے مجھے ہاردک ...ہو رہی ہے۔ میں خود اس انجن کا استعمال کر ...رہا ہوں۔ اور ذاتی تجربہ کے بعد کہہ سکتا ہوں۔ کہ ...واقعی یہ انجن بہت مفید ہے۔ ڈاکٹر صاحب ...کے دواخانہ پر سارا دن آنکھوں کے مریضوں کا ...تانتا لگا رہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک درڑھ ...آریہ سماجی نوجوان ہیں۔ جو نہائیت لگن اور پریم ...سے مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ اور دن ...کی دو بار مشورہ اور دوا مفت بھی دیتے۔

ریاست حیدرآباد کے سماچار

—— ۳-۱ اپریل کو آریہ سماج سلطان بازار حیدرآباد کی انترنگ سبھا میں جو پنڈت ونائیک راؤ وویا النکار بار ایٹ لا کی صدارت میں ہوئی بیدر کے فسادات و آتش زدگی کے واقعات کے سمبندھ میں ریزولیوشن پاس ہؤا۔ اور ان ہندوؤں سے جن کا نقصان ہؤا ہے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

—— ایک دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ فساد و آگ لگانے میں حصہ لینے والوں کو کڑی سزائیں دئے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز یہ بھی کہ "ویدک آدرش" کے اجرا کی اجازت دی جائے۔

—— ہندی پرچار سبھا نے جو میموریل نظام صاحب کی خدمت میں اس مقصد سے بھیجا تھا۔ کہ ہندی لکھنے و بولنے والوں کے لئے ابتدائی تعلیم ہندی میں ہو۔ اس کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔

—— ۳-۱ اپریل کو نظام آباد میں ہولی پر ہوئی ہندو مسلم کشیدگی کے سلسلہ میں منتری سماج شنکر ریڈی کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اب انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

—— محکمہ تحصیل تعلقہ بھالکی ضلع بیدر سے نرسنگھ راؤ جی منتری آریہ سماج چیچولی پان کے نام نئی آریہ سماج قائم کرنے کے متعلق نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ ۲۔ خرداد فصلی کو محکمہ اوّل تعلقہ داری میں حاضر ہو جاؤ۔ ورنہ قانونی کارروائی کی جاوے گی۔

حیدرآباد سیلف ڈیفنس کانفرنس حیدرآباد

ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی اس ایجاد کو مہاراجہ صاحب اور چیف میڈیکل آفیسر پونچھ نے نہائیت مفید قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ مشہور آریہ سماجی و دوان پنڈت بھگودت جی ریسرچ سکالر اور دیال سنگھ کالج لاہور کے پروفیسر جے چند نے بھی اس انجن کی بہت تعریف کی ہے۔ آنکھوں کے مریضوں کیلئے یہ ایک نعمت ہے جس سے انہیں محروم نہ رہنا چاہیئے۔ آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو اپنے ہاں کے آنکھوں کے مریضوں کو ڈاکٹر صاحب کے نام پتہ اور ان کی ایجاد "الشورا انجن" سے مطلع کر دینا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

الشورا انجن (رجسٹرڈ) کے کمالات

الشورا انجن (رجسٹرڈ) آنکھوں کے جملہ امراض کی شرطیہ اور رام بان دوائی ہے۔ موتیا بند۔ پھولا۔ کُکرے۔ جالا۔ پڑوال۔ ناخونہ۔ دھند۔ پانی آنا۔ بینائی کی کمزوری وغیرہ سب امراض کو بلا آپریشن شرطیہ درست کرتا ہے۔ اور عینک اُتروا دیتا ہے۔ ہزاروں مریض فائدہ اُٹھا چکے ہیں۔

مشہور آریہ سماجی و دوان شری یت پنڈت بھگودت جی ریسرچ سکالر اور پروفیسر جے چند جی دیال سنگھ کالج لاہور "الشورا انجن"

کا استعمال کر کے اس کے کمالات کے قائل ہو چکے ہیں۔ جنہیں یقین نہ ہو۔ وہ انہیں خط لکھ کر پوچھ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں

مہاراجہ صاحب پونچھ و چیف میڈیکل آفیسر

نے "الشورا انجن" کی خوبیوں کے متعلق اعلےٰ سرٹیفکیٹ اور سونے کے تمغے دئے ہیں۔ ان کے علاوہ ہزاروں شفا یافتہ مریض الشورا انجن کی مندرجہ بالا خوبیوں کی صداقت کے گواہ ہیں۔

قیمت:۔ اڑھائی روپیہ (۲/۸) فی شیشی۔ محصولڈاک ۷/

نوٹ:۔ خود استعمال کیجئے۔ اور اپنے حلقہ واقفیت میں آنکھوں کے کسی مرض میں مبتلا بہن بھائی کو الشورا انجن۔ اس کی خوبیوں اور ملنے کے پتہ سے مطلع کر دیجئے

ملنے کا پتہ

مینیجر:۔ الشورا انجن فارمیسی رجسٹرڈ کرشنا گلی نمبر ۶ لاہور

آریہ سماج اور سنسکار

سنسکار کرنا آریوں کا پرم دھرم مانا گیا ہے۔ رشی دیانند جی مہاراج نے خود لکھا ہے۔ کہ "شو کھشی ہپایت کرنے کے لئے آریوں کو سنسکار ضرور کرنے چاہئیں"۔

واستو میں یدی دیکھا جائے۔ تو جو مدعا سوامی جی مہاراج کا ان شبدوں سے تھا۔ وہ آریہ بھائی نہیں سمجھے۔ جیسے گڑ گڑ کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا۔ ایسے ہی بغیر مدعا سمجھے سنسکار کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ میں نے کئی آریہ گھروں میں دیکھا ہے۔ کہ کئی بھائی لوگوں کے کہنے سننے سے سنسکار تو کرا لیتے ہیں۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ کہ ان کا فائدہ کیا ہے؟

اس وشئے کی ایک پستک میں نے میسرز راجپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی لاہور کی دوکان پر دیکھی۔ اس کا نام سنسکار ودھی یا سنسکار دیپکا ہے۔ اس میں ہر ایک سنسکار کی اس پرکار سے ویاکھیا تھا ٹیکا ٹپنی کی گئی ہے۔ کہ معمولی سے معمولی گیان رکھنے والا بھی سنسکار کی فلاسفی تھا سنسکار کرانے کی ودھی سمجھ سکتا ہے۔

یہ ٹیکا سورگیہ امر شہید شری سوامی شردھانند جی نے کی تھی۔ اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس میں اصلی منتر بحروف سنسکرت اور نیچے وہی منتر اردو زبان میں بھی لکھے گئے ہیں۔ جہاں کئی لوگ سنسکاروں کے متعلق کئی پرکار کی شنکائیں پرگٹ کرتے ہیں۔ وہاں ان کی بھی فٹ نوٹ دیکر تسلی کر دی گئی ہے۔

اس سے بہتر کتاب میں نے آج تک سنسکار ودھی پر نہیں دیکھی۔ قیمت بھی لاگت کے برابر رکھی گئی ہے۔ جو کہ ایک روپیہ بارہ آنے (۱۲/۱) ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ مہاشہ راجپال اینڈ سنز اسی طرح اور بھی اُپیوگی ساہتیہ نکالتے رہیں گے۔

چونی لال آریہ لاہور

Digitized by eGangotri

ہندو لوک اور سوراجیہ
بقیہ صفحہ ۸

کہنے کا کوئی ادھیکار نہیں ہے۔ انہیں اُمیدواروں سے ایسی پرتگیا پراپت کرنے کا پریتن کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ہندوؤں کے نیائے پورن ادھیکاروں اور ہتوں کی رکھشا کریں گے۔ جن دنوں حیدرآباد دھرم یدھ جاری تھا۔ مدراس کی بھانتی سندھ اور پنجاب میں ۱۴۴ دفعہ نافذ نہیں کی گئی تھی۔ یہ ایک دھیان دینے یوگیہ سمسیا ہے +

جب ہمارے لوک ان ادسیکتاؤں کو انوبھو کرکے ان کا ہتو سمجھ جائیں گے۔ اور ان کو کاریہ رُوپ میں پری نت کرنے کا پریتن کریں گے۔ تب ہمیں واستوک سوراجیہ ملے گا۔ جس میں ستو کی سختا پنا ہوگی۔ اکھنڈتا کی ستا واستوک سنگٹھت شکتی کے ہاتھ میں آنے پر نہ جناح ٹائیپ کا سوراجیہ ہوگا۔ جس میں آتتائی پن اور انیا چاروں کی درگندھ آتی ہے۔ اور نہ گاندھی ٹائیپ کا وہ سوراجیہ ہوگا۔ جس میں ہندو چرخہ پونی ہاتھ میں لے کر اہنسا

کا پالن کرتے ہوئے اپنا وناش دیکھیں گے۔ اس سمبندھ میں شانتی اور سوویوستھا ہوگی +

مہمان
بقیہ صفحہ ۹

جیجا جی بنیں گے"۔۔۔۔ سوشیلا دیوی نے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"نہ۔ یہ دونو بھائی جی۔ بہن جی ہی بنے رہیں گے بتو کے"۔

"کیوں بنے رہیں گے۔ اس کا کچھ کارن بھی ہے؟"

"بات یہ ہے۔ کہ کیشو داس مجھ سے بہت چھوٹے ہیں۔ ویوہار میں ان کو میں نے پُتر وت ہی مانا ہے۔ اور ان کو سکول جاتے دیکھا ہے۔ نام لے کر شروع سے پکارا ہے۔ پتری کی طرح اب تک مانا ہے۔ بیٹی بتو۔ تُو تو انہیں۔ بس اور کچھ نہ کہہ کر بھائی جی اور بہن جی ہی کہا کر"۔۔۔۔ ادم پرکاش نے ہنس کر کہا۔

اب بتو اپنی نئی بنی ہوئی بہن جی سے پریچیہ پراپت کرتے ہوئے کتنی پرسن دیکھ پڑتی ہے۔

"بتو ہمارے ساتھ چلتی ہو؟ نئی بہن جی نے کہا۔

بتو ابھی پرکار ہوں بھانتا میں ماں کی اور دیکھ اپنی ودشتا کا پریچے دینے لگی۔

اماں جی۔ اسے میرے ساتھ بھیجدو۔ کچھ دن میرے ساتھ رہ آئے گی۔ میرا بھی من وہاں لگ جائیگا۔ نئی جگہ ہے۔ من نہ لگا۔ تو یہ بیچ میں ہی اسے چھوڑ جائیں گے"۔

"ٹانگا آگیا بابو جی"۔۔۔۔ موہن نے سامان اُٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں کیا روکتی ہوں۔ یہ تیار ہو۔ تو لے جاؤ اسے"۔

"کیوں بتو چلو گی ہمارے ساتھ"۔

بتو نے اماں کی انومتی پاکر کہا۔۔۔"ہاں"۔

"اپنے بابو جی سے تو پوچھ آ بچی"۔۔۔ بوڑھی دادی نے کہا۔

کیشو داس پاس کھڑے یہ سب باتیں سن کر ہنس رہے تھے۔ اور پال سو بھاؤ جان اماں جی بتو کو بہلانے کے لئے کپڑوں کا سوانگ رچنے اندر گئیں۔ اور بیچ بیچ ہی ہاتھ میں کچھ کپڑے باندھے آتی ہوئی دکھائی دی۔

سامان ٹانگے پر رکھا جاچکا تھا۔ بتو اپنے بھائی جی کا ہاتھ پکڑے ٹانگے پر جا بیٹھی۔ ٹانگا چل پڑا۔ بتو بیٹھی ہوئی چلی گئی۔

ادم پرکاش کو سٹیشن سے اکیلا آتے دیکھ ماں اچنبھے میں رہ گئی۔ پوچھا۔۔۔"وہ کہاں گئی؟"

"میں نے اُسے ریل پر سے اُترتے دیکھا... وہ اُتری ہی نہیں"۔

(۳)

دوسرے ہی دن ادم پرکاش نے ہیڈنگ کی اور نظر ڈالتے ہوئے دیکھا "دُرگھٹنا"۔۔۔۔ یہ ریلوے دُرگھٹنا... جس میں بتوا پنے نئے بھائی جی اور بہن جی کے ساتھ ناگپور جا رہی تھی۔

ادم پرکاش کا کلیجہ دھڑکنے لگا... بار سرسری نگاہ سے پڑھا۔ دوسری بار... پرنتو کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ پتنی کی چھایا سا... کچھ سمجھنے ہی نہ دیتی تھی۔ ادم پرکاش کی ماں بیٹے کی ایسی حالت دیکھ کر پوچھا"۔ کیا بات ہے؟ کیوں تو اتنا گھبرا رہا ہے"

"کچھ نہیں ...." آنکھیں بھر کر کہا۔

"نہیں کچھ تو ...!" سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔۔۔۔ "بتا تجھے ہو کیا گیا ہے؟"

اتنے میں سوشیلا دیوی بھی آگئی۔ ادم پرکاش نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ اور اخبار کی دُرگھٹنا زور سے پڑھ کر سنادی۔ اکیلا ہی... ہیں۔ م

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لُوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۲ ار۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱۴ ار۔ (۲) سنسکار ودھی ۲ ار۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۲ ار۔ (۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ ار (۴) ویوہار بھانو ۱ ار۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ ار (۵) پنچ مہایگیہ ودھی ۱ ار۔ سو سے زیادہ لینے پر ۲ پیسے۔ (۶) گو کرونا ندھی ۱ ار۔ سو سے ادھک لینے پر ۱ ار (۷) آریہ ادیشیہ رتن مالا ۔ ار۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر ۔ ار۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ +

دیگر پُستکیں

دشو کی پہیلی ۱۲ ار۔ آریہ پرب پدھتی ۱۰ ار۔ پرشارتھ پرکاش ۱۲ ار۔ اُپنشد پرکاش ۱۲ ار۔ ویدک تتو گیان ۳ ار۔ سکرنیہ درپن دس آنے۔ آریہ جیون ۶ ار۔ یوگ مارگ ۳ ار۔ جیون بھتھ ۵ ار۔ ویدک استریاں ۸ ار۔ بھارت یہ سماج شاستر ایک روپیہ (عصر) ویدک پدیشی ۸ ار۔ آریہ منتوبیہ درپن ۶ ار۔ آریہ کمار گیتا ۶ ار۔ آریہ کمار سمرتی ۴ ار +

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگتا ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے میں لگاتا ہے (۴) اپنے پرکاشت ویداور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ۳/۴ قیمت پر دیتا ہے۔ (۵) مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کیلئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپے کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں (۷) منڈل پُستکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے (۸) بے روزگار بیشمار آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کسان کو پرکاشت کرتا ہے (۱۰) چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے +

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مُول معہ ہندی انوواد

سنہری جلدوں میں قیمت صرف ۴۲ روپے۔ کرایہ ریل معاف۔ آج ہی سیٹ منگوالیں۔ سام وید مکمل ایک حصہ میں چار روپے۔ یجروید مکمل آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگوید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے +

ضرورت ہے

پرتیک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُتساہی آریہ پرشوں و استریوں کی۔۔۔۔ تفاصیل کے لئے لکھیئے

رشی دیانند کا مستند جیون

اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیوندر ناتھ نے اپنی تمام عمر اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے۔ اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی کا انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا... روپیہ خرچ کیا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے۔ ... چھ روپے۔ اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور آریہ گھر میں ضرور ہونی چاہیئے۔ آج ہی منگوائیں +

پراچین ویدک گرنتھ

چرک سنگھتا مع ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے +
چرک (مول) ایک جلد میں چار روپے (للعہ) +
سشرت فی جلد چار روپے (للعہ)
ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیے اور تمام پُستکیں پونی قیمت پر لیجئے

منتظر اپرشاد شوہرے مینجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر (راجپوتانہ)

صنعت و حرفت

بیکاروں کیلئے روزگار

دندان سازی

[..]اس فن میں اتنی آمدنی ہے۔ کہ جس کا [..]کر خواب دنیال ہی نہیں۔ اعلیٰ مصنوعی [..]لگانے کی اُجرت فی دانت ایک روپیہ [..]ے کر دو روپیہ تک لی جاتی ہے۔ [..]ے جبڑے میں کل ۲۸ دانت ہوتے [..]اور اس کی قیمت مشہور دندان ساز [..]سو روپے سے لے کر دو سو روپے تک [..]تے ہیں۔ حالانکہ پورا جبڑا دو دن میں [..]ہوتا ہے۔ دندان سازی نہایت آسان [..]ہے۔ اگر کوئی دندان ساز ایمانداری [..]سکھانا چاہے۔ تو سیکھنے والا ایک ماہ [..]میں دندان ساز بن جاتا ہے۔

[..]سب سے اول ٹین کے سانچوں کی ضرورت [..]ہے۔ جو کہ آٹھ دس آنے میں مل جاتے [..]ان میں گرم موم یا ایک اور مصالحہ [..]بہت سستا ہوتا ہے گرم کر کے ڈالتے [..]اور مریض کے منہ میں رکھ کر تمام طرف [..]یکساں دباتے ہیں۔ تاکہ تمام نشان دانتوں [..]کے موم پر آ جائیں۔

[..]نشان لینے میں پوری احتیاط کرنی چاہیئے۔ [..]دانتوں کی درستی کا انحصار درست [..]نشان لینے میں ہی ہے۔

جب موم پر نشان درست آ جاتے ہیں۔ تب سانچہ کو منہ سے نکال کر اس میں پیرس پلاسٹر جبڑے کی ہوبہو نقل بن جاتا ہے۔ اس پر دندان ساز ربڑ کے چھوٹے چھوٹے ریزے جو کہ گرم برتن میں رکھے ہوتے ہیں۔ تاکہ ربڑ نیم پگھلا رہے۔ ان ریزوں کو پیرس پلاسٹر کے بنے ہوئے جبڑے پر دندان ساز یکساں موڑتا جاتا ہے۔ دانتوں کی قطار میں جہاں دانت نہیں ہوتا۔ وہاں مصنوعی دانت بھی اس ربڑ میں پھنساتا جاتا ہے۔

جب سب طرف یکساں ربڑ منڈھ جاتا ہے۔ تب برتن میں پانی کے ساتھ اس سانچہ کو ڈال کر پیچ کس کر مضبوطی سے بند کر دیتا ہے۔

وہ برتن کہ جس میں اس تیار شدہ سانچہ کو پکایا جاتا ہے قریباً یکقلم روپیہ میں آتا ہے۔ اس پر تھرمامیٹر کی طرح ایک آلہ لگا ہوتا ہے۔ کہ جس سے معلوم ہوتا رہتا ہے کہ کتنی حرارت ہے؟ اس برتن کو آگ پر رکھ کر پکاتے ہیں۔ چند گھنٹے آگ دینے سے لچکدار ربڑ پک کر پتھر جیسا سخت ہو جاتا ہے۔ اب دندان ساز بنے ہوئے جباڑہ کو ریتی یا مشین سے صاف کر کے پالش کرتا ہے۔ اور مریض کے منہ میں لگا دیتا ہے۔ یہ ہے دندان سازی کا اختصار۔ اگر احتیاط سے صحیح دانتوں کے نشان لئے گئے ہوں۔ تو مصنوعی دانت نہایت درست اور فٹ بیٹھتے ہیں۔ اور اگر نشان درست نہیں لئے گئے۔ اور دانتوں میں کچھ نقص رہ گیا ہو۔ تو وہ نقص ریتی یا مشین سے رگڑ کر درست کر لیا جاتا ہے۔

آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے۔ کہ دانتوں کے مکمل سیٹ پر کہ جس کی قیمت دندان ساز سو یا دو سو روپے وصول کرتا ہے۔ کل لاگت زیادہ سے زیادہ ۵-۶ روپے لگتی ہے۔ باقی سب منافع ہے۔ مصنوعی دانت جرمنی۔ امریکہ انگلینڈ اور جاپان سے بن کر آتے ہیں۔ انگریزی اور امریکہ کے دانتوں کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے عموماً دندان ساز جاپانی دانت ہی استعمال کرتے ہیں۔ اگر انگریزی یا امریکہ کے دانت لگائے جائیں۔ تب مکمل سیٹ پر چار پانچ روپے لاگت اور بڑھ جاتی ہے۔

دانت بنانے میں جو چیزیں استعمال ہوتی ہیں۔ ان کے نرخ اور قیمتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ تاکہ ناظرین مکمل سیٹ کی قیمت کا اندازہ لگا سکیں:۔

انگریزی دانت ۲۸ عدد جو کہ پورے سیٹ کو لگتے ہیں۔ قیمت ۸ روپے۔

امریکہ کے دانت ۲۸ عدد جو کہ پورے سیٹ کو لگتے ہیں۔ قیمت تین روپے ۸ر۔

جاپانی دانت ۲۸ عدد جو کہ پورے سیٹ کو لگتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ۲ر۔ گھٹیا قسم کے جاپانی دانت ۲۸ عدد صرف دس آنے میں بھی عام ملتے ہیں۔

ربڑ کے شیٹ انگلش بنے ہوئے نصف پونڈ کی قیمت تین روپے چار آنے۔ کہ جس سے ایک درجن مکمل سیٹ تیار ہوتے ہیں۔ پیرس پلاسٹر ایک پونڈ کی قیمت صرف ۵ر ہے۔ اب ہم

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کیلئے اُپیوگی پستکیں

برہتر بھارت (لیکھک:- پنڈت چندر گپت ویدالنکار) سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح چین جاپان۔ جاوا۔ کمبوڈیا۔ ترکستان۔ افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ قیمت مجلد پونے پانچ روپے (۱۲؍۴) بنا جلد چار روپے (للعہ)

آتم میمانسا (لیکھک پروفیسر نند لال کھنہ) شردھانند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پشپ ہے۔ جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت وستار پورک منورنجک اور یکتی یکت پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پستک ہے۔

ویدک ونئے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی) تین حصوں میں ہے۔ جس میں چار چار ماس کیلئے ہر ایک دن کے لئے ایک ایک پر استفادہ لکھیا سہت دی گئی ہے۔ اور ہر ماس کیلئے ویاپام ودھی بھی۔ اس کا گجراتی میں انوواد بھی ہو چکا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ (عہ)

دوسری کتابیں (۱) سندھیا رہسیہ ایک روپیہ (۲) سندھیا سمن ایک روپیہ (۳) دیہ گیتانجلی ۸ر (۴) بھارت ورش کا اتہاس ۵ روپے ۴ر (۵) جل چکتسا وگیان عہ ۱۲ر (۶) ہوم سرود عہ ۱۲ر (۷) سوامی شردھانند کے اپدیش دو حصے عہ (۸) برہمچریہ سندیش دو روپے (۹) استریوں کی سکھشا عہ (۱۰) شکھشا منووگیان پونے چار روپے (۱۱) گوروکل کا اتہاس ۴ر (۱۲) سنوپ نرمان کلا تین روپے (۱۳) گوروکل ڈائری ۳ر (۱۴) کلیان مارگ کا پتھک عہ (۱۵) نروکت بھاشیہ ساڑھے سات روپے (۱۶) رشی دیانند کا پتر ویوہار ۱۲ر (۱۷) گیان پردیپکا دو حصے دو روپے (عہ)

رعائت:- جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگوائینگی۔ انہیں ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔

منیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی (ضلع سہارنپور) یو۔ پی

طاقت کی دوا

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں سے پرماتما کی دی ہوئی طاقت سرمی کو ضائع کر کے زندگی سے بےزار اور لطفِ جوانی سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور کسی ایسی اکسیر کی تلاش میں ہیں۔ جو ایک دم سے کایا پلٹ کر تندرست اور نوجوان بنا دے۔ تو کھانے کیلئے زعفرانی گولیاں اور مالش کیلئے طلاء بیر بہوٹی مفت منگوا کر استعمال کریں۔ ان کی قیمت بعد میں تندرست ہونے پر لی جاویگی۔ جوابی لفافہ ارسال فرماویں۔

قبض توڑ چورن

[..]نو مانے اگر آپ یقین کیجئے کہ قبض تمام [..]بیماریوں کی جڑ ہے۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ طبیعت میں [..]کام کاج میں دل نہ لگنا۔ سردرد۔ بھوک کی کمی۔ [..]تا ہے۔ بواسیر جیسی نامراد دوائی کا نتیجہ [..]قبض توڑ چورن دائمی اور عارضی قبض کو ہمیشہ [..]دور کر دیتا ہے۔ چھوٹے بچے کیلئے بھی مفید ہے۔ [..]قیمت ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

ہزاروں مریضوں کی آزمودہ دوائی

گندھک رسائن

گندھک رسائن کے استعمال سے آتشک سوزاک۔ خارش۔ چنبل سے بگڑا ہوا خون منڈھ ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کے استعمال سے کسی اور دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی۔

قیمت فی شیشی ۲۴ گولیاں ایک روپیہ ۸ر۔ علاوہ محصولڈاک۔ نمونہ کی شیشی کے لئے ۸ر کے ٹکٹ ارسال فرماویں۔ بے نظیر دوا ہے۔ ایکدفعہ آزمائیے۔

مغربی سائنس کی نئی ایجاد

اساکلون تحفہ پیرس

[..]کیلئے بے نظیر فرانسیسی گولیاں

[..]سے صرف ایک گھنٹہ پیشتر ایک گولی [..]استعمال کریں۔ اور اس کا معجزہ دیکھیں۔ یہ [..]پرسٹر مساری سے بچاتی ہیں۔ [..]قیمت: بارہ گولیاں عہ۔ ۲۴ گولیاں سے [..]کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جاوے گی۔ [..]ڈاک بذمہ خریدار۔

[..] منیجر دوگل سٹور پی۔ ایل گوالمنڈی۔ لاہور

کیا آپ جانتے ہیں؟

جنگ کے جدید آلے

موت کی شعاع۔ متحرک برقی لہر۔ بجلی سے خدمت لینے کی کوشش! جنگ کے وقت برقی تاروں سے سرحدوں کو محفوظ کرنا۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا تذکرہ ہر طرف ہو رہا ہے۔ یہ کیا چیزیں ہیں۔ جن کا تذکرہ ہر طرف ہو رہا ہے۔ یہ کیا چیزیں ہیں۔ اور کس طرح عمل کرتی ہیں؟ ان کے متعلق ذیل میں اظہار خیال کیا گیا ہے:۔

ان دنوں جنگ میں ایک طاقتور برقی آلہ جو سرچ لائیٹ کی قسم کا ہوتا ہے۔ سرحد پر نصب کر دیا جاتا ہے۔ ضرورت کے وقت یہ برقی طاقت کی مضبوط و موثر لہریں پیدا کرتا ہے۔ جو تاروں کی امداد کے بغیر بڑی دور تک پھیل جاتا ہے۔ ان کے اثرات ملاحظہ ہوں:۔

اگر ان شعاعوں کے راستہ میں کوئی انجن آ جاتا ہے۔ جو پٹرول سے چلتا ہے۔ تو اس کا "مَیگنیٹو" یعنی مقناطیسی آلہ کوئی کام نہیں کرتا اور انجن دفعتاً رک جاتا ہے۔ اس طرح دشمنوں کی مسلح موٹر کاروں اور ٹینکوں وغیرہ کی رفتار فوراً روک دی جاتی ہے۔

(۲) فضا میں اڑتا ہوا ہوائی جہاز جوں ہی ان کی زد میں آ جائے گا۔ اس کا انجن بند ہو جائیگا۔ اور اس کو فوراً زمین سے آ اترنا ہو گا۔ دشمن کے بم بار طیارے اس ترکیب سے باز اتارے...

م سے باہر نکل سکتے ہیں۔ یا انجن ... پٹرول سے ... تباہ ہو جاتے ہیں۔

سوامی سنتوکھ رکھشا

تلسی کے فوائد

۱۔ تلسی کے پتوں کو پیس کر جسم پر مالش کریں۔ رات بھر مچھر نہ ستائے گا۔ اور ملیریا نہ ہو گا۔

۲۔ پندرہ بیس پتوں کا رس ہمراہ سفوف سیاہ چار رتی صبح و شام پلانے سے جاڑہ بخار (ملیریا بخار) سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ چند تلسی کے پتوں کو پیس کر ...داد پر لیپ کریں۔ تو خارش اور داد کو نہایت مفید ہیں۔ چہرہ کے سیاہ داغ اسی لیپ سے دور ہو جاتے ہیں۔

۴۔ کان میں درد ہو تو چند پتوں کا رس نیم گرم کان میں ڈالیں آرام ہو گا۔

۵۔ گلے پڑ جانے کی وجہ سے بچوں کو کھانسی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ چند پتوں کا رس پلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

۶۔ اگر قے آتی ہو۔ اور جی متلاتا ہو۔ تو تلسی کے پتوں کا رس قدرے دانہ الائچی خورد کے سفوف کے ہمراہ دینے سے آرام ہو جاتا ہے۔

۷۔ ملیریا بخار کے ایام میں ۵-۷ پتوں کا رس ہمراہ سفوف مرچ سیاہ دو رتی۔ سفوف دانہ الائچی خورد دو رتی کا دن میں ایک دو مرتبہ استعمال حفظِ ماتقدم کا کام دیتا ہے۔ اور ملیریا بخار کا حملہ نہیں ہونے پاتا۔ بجائے گراں قیمت کونین کے اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔

۸۔ کھانسی اور زکام میں بھی اس کے رس کو سفوف مرچ سیاہ کیساتھ کھانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

اپنے دیش کی بات

مختلف ممالک کی اوسط سالانہ ...

مختلف ممالک کی اوسط سالانہ ... کس مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) امریکہ ۱۲۰۰ روپیہ۔ انگلینڈ ... فرانس ۶۵۰ روپیہ۔ ہندوستان ۳۰ روپیہ۔

یعنی امریکہ کا ہر باشندہ ہر ہندوستانی سے چالیس گنا زیادہ کماتا ہے۔

اب ذرا عقل کی ضرورت بھی ملاحظہ ... آپ کے سو ہندوستانی مزدور اکٹھے کر... ان کو فی کس ۵ روپے انعام دیں۔ اور ... دن ان کو بلا کر دو روپے فی کس امداد ... لیکن اس شرط پر کہ وہ پہلے دن والے ... ۵ روپے کے خرچ کا صحیح حساب دیں ... پہلے دن والے ۵ روپے فی کس کے ... ۵۰۰ روپے کے خرچ کی تفصیل اس طرح ... تمباکو سگرٹ ۲۵ روپے۔ شراب ... خوراک ۱۰۰ روپیہ۔ کپڑا ۴۰ روپے۔ ... وغیرہ ۵۵ روپے۔ فضول خرچیاں وغیرہ ...

ہوشیار

گوروکل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور برانچ:۔ ہسپتال روڈ لاہور
دہلی برانچ:۔ چاندنی چوک ...

فہرست ادویات مفت

دوا خریدنے سے پہلے ٹریڈ مارک کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

فہرست ادویات مفت

گوروکل کانگڑی

جیون پراش
قیمت ۱ /۸ فی پاؤ

بڑھاپا لذت دار ٹانک

بھیم سینی سُرمہ
قیمت ۱۳/ فی شیشی

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا

گوروکل کانگڑی فارمیسی
گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

دیوان پرنٹنگ پریس متصل سینلا مندر سرکار روڈ لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر "پرکاش" کچا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

گذشتہ ۳۶ سالوں سے

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ ۵
غیر ممالک
دس شلنگ

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۱۷- بیساکھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲۸- اپریل سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۵

نوجوانوں سے!

سبھا اکر و وطن کی بھارت کے نونہالو
لینا نہ بھول کر بھی ہرگز ودیشی وستو
قربان جان کردو اپنے وطن کی خاطر
ہندو ہو یا مسلماں یا سکھ پارسی ہو
گھبرا نہ جانا ہرگز منزل اگر کڑی ہے
خوف و خطر کو مطلق دل میں نہ تم جگہ دو
مدت سے دیش پر ہے قبضہ کئے اودیا
شترو سے بھی کدا پی دُرا گرہ نہ کرنا
آنند جس سے حاصل ہو جائے پھر وطن کو

آشا لگی ہوئی ہے تم پر ہی خوش خصالو
اب تم سودیش سے ہی اپنی لگن لگالو
بگڑی ہے اس کی قسمت جیسے بنے بنالو
سب اپنا پریم مندر بھارت کو ہی بنالو
سوراجیہ پتھ پہ جیسے بھی ہو قدم جمالو
ماتا کی لاج ویرو جیسے بنے بچالو
سب مل کے سنگٹھن شکتی سے اس بلا کو ٹالو
ستیہ آگرہ برت کو خوش ہو کے تم نبھالو
دیوی سوتنترتا کو اے ہندیو بلالو

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Prakash
WE
LAHO

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپنشد گان

کین اُپنشد

نہ سنتا سے جانتا۔ سنتا ہے بن کان
شبد ماتر سے برہم کا۔ ہو نہ سکے بکھان
—— (دوسرا کھنڈ) ——
جو تو ایسا مانتا۔ جانو اس کا تدپ
لِشچے جانے اب تو۔ پورن نہیں سوروپ

—— (۲۰) ——

جو کچھ تو ہے جانتا۔ دیوؤں میں سمجھائے
اس کا کرے منن تو۔ اس میں دھیان لگائے

—— (۲۱) ——

برہم روپ اننت ہے۔ لیلا اپرم پار
شردھا ہووے برہم میں۔ نہ ہو گیان اہنکار
شِشیہ بولا:۔

—— (۲۲) ——

جانوں نہ میں برہم کو۔ ایسا ناہیں بھان
جانوں پورن روپ سے کروں نہ یہ ابھیمان

—— (۲۳) ——

میں ہوں اس کو جانتا۔ انش یہ ہے وشواس
اس میں شردھا ہے میری۔ اس سے ہے مم آس

(شری ہنتی رجیت اُپنشد گان (حصہ دوم) سے)

(ریویو)

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی

"اصلی ہندوستانی شفاخانہ نیو دہلی جنسی امراض کے ایک قابل و ماہر ڈاکٹر کی زیر نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ اس شفاخانہ میں علاج کرانے والے مریض پوری سہولیت حقیقی ہمدردی۔ مکمل آرام اور جلد شفا پاتے ہیں۔ اس شفاخانہ کی ترقی اور ہر دلعزیزی کی ایک بڑی اور دوسرے شفاخانوں سے نرالی وجہ یہ ہے۔ کہ دوائی کی قیمت مریض کے مکمل آرام آنے کے بعد لی جاتی ہے۔ اس شفاخانہ میں آج تک آتشک۔ سوزاک۔ نپنسکتا۔ جلیری۔ پاگل پن۔ عورتوں کا چڑ چڑا پن وغیرہ مخفی امراض کے ہزاروں مریض شفا حاصل کر کے شفاخانہ کے جاری کرنے والوں کو دل سے دعائیں دے رہے ہیں۔

مذکورہ بالا امراض کے جن مریضوں تک ہمارے یہ الفاظ پہنچ سکیں۔ ان سے ہم اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی کی خدمات سے فائدہ اُٹھانے کی پُر زور سفارش کرتے ہیں"

"منیجر"

स्वाध्याय का पृष्ठ

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

(اتھرو گان)

سام وید — اتھرو وید

ओ३म पुनेर हि वाचस्पते देवेन मनसा सह
वसोष्पते निरमय मय्ये वस्तु मयि श्रुतम

شبدارتھ:۔ (واچسپتے) ہے وید بانی کے سوامی دیو! (دیوین منسا) پرکاش سوروپ اور انوگرہ والی بدھی سے یکت آپ (پُنہ ایہی) بانچھت پھل دینے کے لئے بار بار ہمارے سمیپ آدیں۔ (وسو پتے) ہے دھن پتے! ہم اِشٹ پھل دے کر (وشوم) سدا دھنی کرا دُ۔ آپ جو پھل دیویں۔ وہ (مئی ایو استو) ہمارے ہیں بنا رہے۔ (مئی شرتم) جو ہم وید متبہ شاستر پڑھیں۔ سُنیں۔ وہ ہمارے میں بنی رہیں۔

—— بھاوارتھ ——

(۱)

ہے دھن پتی واچسپتی! - وانچھت پھل کا دان
دو، تھا ہردہ میرے - لیجئے دیو مہان

—— (۲) ——

ہوؤں مگن آنند میں - بھولا نہیں سمائے
جیسے بیٹا باپ سے - وانچھت پھل کو پائے

—— (۳) ——

درشن وید آدی پڑھیں - تتھا سُنیں اُپدیش
پورن اچھّا یہ کریں - سدھ ہوویں اُپدیش

(شری ہنتی رجیت ——— اتھروید گان سے)

گم شدہ کی تلاش میرا بھائی جیت سنگھ ذات سکھ۔ سکنہ کھاڈوال۔ ضلع ہوشیارپور عمر بائیس سال رنگ گندمی عرصہ تقریباً چھ ماہ سے لاپتہ ہے۔ لاہور میں گھر کی نوکری کرتا تھا۔ جو صاحب اس کا پتہ بتائیگا۔ وہ شکریہ و انعام کا مستحق ہوگا۔ بچنت سنگھ معرفت دوآبہ سٹور۔ کھجور والی کوٹھی۔ گندہ انجن گوالمنڈی لاہور

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس - ہارمونیم - طبلہ - ستار - دلربا - وائلن - کھڑتالیں
سامان بینڈ باجہ - ڈھول - تنبورہ - بین باجہ - بنسری - کلارنٹ - چمٹے - چھینے

ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر ملنے پر حسب منشا تیار کر دئے جاتے ہیں۔ مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ Accessories بھی مل سکتی ہیں۔ گانے بجانے کی کوئی چیز خریدنے سے پہلے ایک بار ہمارے مشہور کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لا دیں۔ ہمارا سامان خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اعلےٰ ہونے کے علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ہے۔ آدھ آنہ ٹکٹ شرط ہے۔

کاشی ناتھ پروپرائیٹر ادسکار ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ - لاہور

چنے ہوئے ...

طلباء کیا کر سکتے ...

"ہماری ساری علمی قابلیت ... فرانسیسی۔ سنسکرت۔ لاطینی۔ گر... کی دوسری چیزیں تمام کی تمام ... اُن سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ ... یہ حضرات اپنی تصنیفات و ... اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ ... اندر صفائی پیدا کرنے کی عادت ... پیدا نہ کر سکیں۔ علوم کا ماحصل ... کیریکٹر کی تشکیل کی جائے"

تعلیم اہنسا

"اہنسا کا آفتاب۔ نفرت ... وغیرہ تمام ظلماتی چیزوں کو ... دیتا ہے۔ تعلیمی رنگ میں ... ہو جاتی ہے۔ ایسی روشن ... کی نورانی شعاعوں کو کوئی چھپا ... اسی طرح اہنسا پر بھی پردہ ...

خدا کا وجود

"خدا سامنے نظر نہیں آ... اس کو ثابت کرنے کی کوشش ... خدا ہے۔ اگر ہم اس کے ... کر سکتے۔ تو ہماری بدقسمتی ہے ... عدم موجودگی ایک ایسا ... کسی دن وجود ہو کر رہے گا"

تین کتابیں ...

شری ہنتی علاد ... نے "گیتا گان" (گیتا کا ... ترجمہ) ہندی ... دیانند کی ۲۳ ادھیائے ... میں مکمل جیونی ہے) ہندی ... خریدار کو "سندھیا گان" ... اور "اُپنشد گان" تینوں ... دینے کا فیصلہ کیا ہے ... ڈاک خرچ سمیت چودہ آنے ... کتب کے لئے بارہ آنے ... ارسال کریں۔ یہ رعایت ... ہے۔ جلد منگوائیں۔

منیجر "پرکاش"

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

سمت ۱۹۹۷ — ۱۷ بیساکھ
پرکاش لاہور
سنہ ۱۹۴۰ء — ۲۸-اپریل
دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

آریہ سماج کا پروگرام (۲)

جہاں کہیں آریہ سماج کا جھنڈا جائے گا۔ وہاں آریہ سماج جائے گا۔ اسی لئے میں نے پچھلے پرچہ میں لکھا تھا۔ کہ آریہ سماج کو چاہیئے کہ اوم کے جھنڈے کو آگے کرے۔ اس وقت تک وہ اپنے اس فرض سے تغافل برتتا رہا ہے۔ اور اس لئے اس نے نقصان اٹھایا ہے۔ کانگریس نے جس ڈھنگ سے اپنے جھنڈے کا پرچار کیا ہے۔ اور اسے گھر گھر پہنچایا ہے۔ اس سے ہماری بھی آنکھیں کھلی ہیں۔ اور نہیں کھلیں۔ تو کھلنی چاہئیں۔ پچھلے پرچے میں میں نے لکھا تھا۔ کہ آریہ سماج کی ہر ایک سنستھا پر اوم کا جھنڈا لہرانا چاہیئے۔ اس وقت تک یہ حالت نہیں۔ لیکن اب بھی اس فروگذاشت کو دور کیا جا سکتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ تو اسے خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکتی ہے۔ آریہ سماج کے ماتحت درجنوں نہیں۔ بلکہ سینکڑوں سنستھائیں ہیں۔ یہ دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ ہیں جن کا سمبندھ سرکار کے محکمہ تعلیم سے ہے۔ اور دوسری وہ جو سرکار کے سمبندھ سے مکت ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ پہلی قسم کی سنستھاؤں پر اوم کا جھنڈا لہرایا جائے۔ تو کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر ایک انسٹی ٹیوشن کو چاہیئے۔ کہ چھت کے اوپر یا دروازہ کے اوپر کسی نمایاں جگہ پر اوم کا جھنڈا لگائے۔ اگر اس کے ساتھ بہت سی کھلی زمین ہو۔ تو وہاں ایک ویدی بنا کر جھنڈا گاڑ دینا چاہیئے۔ اور یہ سب کام ایسی خوبصورتی سے ہونا چاہیئے۔ کہ دوسروں کو اپنی طرف آکرشت کر سکے۔ لیکن اگر سرکاری سمبندھ کی وجہ سے اس کام میں کوئی رکاوٹ ہو۔ تو اسے دور کرنے کا سادھن سوچ لیا جائے۔ لیکن جن سنستھاؤں کا سمبندھ سرکار سے نہیں۔ ان کے متعلق تو اس قسم کا کوئی پرشن ہی نہیں اٹھ سکتا۔ وہاں نہ صرف اوم کا جھنڈا نمایاں جگہ پر ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہر روز پڑھائی کا آرمبھ جھنڈے کے گیت سے ہونا چاہیئے۔ تمام ودیارتھی اس جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ جھنڈے کا گیت بھی گائیں اور وید منتروں کا گاین بھی کریں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہونا چاہیئے۔ کہ مقررہ عرصہ کے بعد جھنڈا تبدیل کیا جائے۔ اور تبدیلی کی رسم بھی باقاعدہ طور پر ادا کی جائے۔

اسی طرح میں چاہتا ہوں۔ کہ ہر ایک سماج مندر پر اوم کا جھنڈا لہراتا نظر آئے۔ کئی سماج مندروں پر آپ کو یہ جھنڈا نظر نہ آئیگا۔ کئی مندروں پر جھنڈا تو ہے۔ لیکن نہایت خستہ حالت میں۔ جھنڈا تو لگا دیا گیا۔ لیکن اس کی خبر نہ لی گئی۔ دھوپ اور بارش سے اس کی اوستھا جرجرت ہو گئی۔ اور سماج کے ادھیکاریوں نے اس سمے تک اس کی طرف دھیان نہ دیا۔ جب تک کہ وہ چیتھڑے ہو کر ختم نہ ہو گیا۔ یہ اوستھا اچھی نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمیں اپنے جھنڈے کیلئے کتنی شردھا ہے۔ میں تو کہوں گا۔ کہ یہ جرجرت اوستھا میں رکھنے سے تو کہیں بہتر ہے۔ کہ جھنڈا ہو ہی نہ۔ دوشی تو ہم دونو صورتوں میں ہیں۔ لیکن پہلی صورت میں زیادہ۔ اس لئے جہاں میری یہ تجویز ہے۔ کہ ہر ایک سماج مندر پر اوم کا جھنڈا ہو۔ وہاں یہ بھی۔ کہ اسے وقت وقت پر بدلا جاوے۔ اگر کوئی جھنڈا ایک برس بھر میں خراب نہ ہو۔ تو وارشک اتسو پر تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ایک برس کا عرصہ زیادہ ہو۔ تو ہر تیسرے یا چھٹے مہینے بدلا جا سکتا ہے۔ ہمارا تو سپتاہک ست سنگ لگتا ہے۔ اور اگر ہم اس ست سنگ کا آرمبھ یا سماپتی جھنڈے کے گیت سے کریں۔ تو ہمیں ہر ہفتے معلوم ہو جایا کرے۔ کہ جھنڈا کس اوستھا میں ہے؟

یہ نہیں۔ کہ جھنڈا ایک ہی ہو۔ ایک سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں۔ چھت کے اوپر سب سے اونچی جگہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور دروازہ کے اوپر بھی۔

اس کے علاوہ اور کئی موقعے ہیں۔ جہاں کہ جھنڈا نمایاں طور پر نظر آنا چاہیئے۔ جب نگر کیرتن ہوں۔ تو سب سے آگے اوم کا جھنڈا ہونا چاہیئے۔ ایک نہیں۔ بلکہ کئی۔ اور پھر وہ جھنڈے بڑے بڑے ہونے چاہئیں۔ اور کئی طرح کے ہونے چاہئیں۔ نگر کیرتن میں جا بجا یہ جھنڈے نظر آنے چاہئیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نگر کیرتن کے آگے جس شخص کے ہاتھ میں جھنڈا ہو۔ وہ گھوڑے پر سوار ہو۔ پچھلے دنوں حیدر آباد دکن میں مقامی آریہ سماجوں نے ہولی کا اُتسو منایا۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے ایک بھاری جلوس نکالا۔ ہر ایک سماج نے اپنا اپنا جلوس نکالا۔ اور یہ سب جلوس ایک خاص جگہ پر آ کر مل گئے۔ وہاں سے وراٹ جلوس شروع ہوا۔ پنڈت ونائک راؤ جی ودیالنکار جو ستیاگرہ کے دنوں میں ہمارے پنجاب کا بھی دورہ کر گئے ہیں۔ جلوس کے آگے آگے ہاتھ میں اوم کا ایک بڑا جھنڈا لئے گھوڑے پر سوار جا رہے تھے۔ ہر ایک نگر کیرتن میں یہ درشیہ لوگوں کے سامنے آنا چاہیئے۔ وارشک اُتسووں پر سماج مندر یا پنڈال وشیش روپ سے سجائے جانے چاہئیں۔ اور اس سجاوٹ میں اوم کے جھنڈوں کو وشیش استھان ملنا چاہیئے۔ اگر پنڈال بنائے جائیں۔ تو ان کے چاروں طرف اوم کے جھنڈے ہی جھنڈے نظر آنے چاہئیں۔ اور ان کے بیچ میں ایک بڑا جھنڈا ہونا چاہیئے۔ جو ہوا میں لہراتا ہوا دل کو لبھائمان کر سکے۔ اس کے اتیرکت جتنی بھی جھنڈیاں ہوں۔ وہ کاغذ کی ہوں یا کپڑے کی۔ ان سب پر اوم لکھا ہو۔ وہ ایسے طریقہ سے قطع بھی کی جا سکتی ہیں۔ کہ اوم ہی اوم نظر آئیں۔ پھر ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جب ہمارا کوئی پرتشٹھت پرش باہر سے ہمارے ہاں آئے۔ اور ہم اس کا ریلوے سٹیشن یا موٹر کے اڈے پر سواگت کریں۔ تو اس وقت اوم کے جھنڈے ہمارے ہاتھوں میں ہوں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ریلوے پلیٹ فارم پر جھنڈے لے جانے کی اجازت ہے یا نہیں۔ اگر ممانعت نہ ہو۔ تو وہاں بھی لے جانے چاہئیں۔ اور جھنڈوں کے ساتھ ویدک دھرم کی جے کا نعرہ بھی بلند ہونا چاہیئے۔

عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہمارے پرتشٹھت پرشوں کا سواگت اچھی طرح سے نہیں ہوتا۔ یا تو ہوتا ہی نہیں۔ اور ہوتا ہے۔ تو نہایت مُردہ دلی سے۔ اس کا دوسروں پر کوئی پربھاؤ نہیں پڑتا۔ لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ آپ کتنے کیا ہیں؟ بلکہ یہ کہ آپ کرتے کیا ہیں؟ اگر آپ دوسروں سے یہ کہیں کہ فلاں شخص ہمارا نیتا ہے۔ یا ہمارا اپدیشک ہے۔ اور اس کے آنے پر ایک درجن آریہ سماجی بھی سواگت کو نہ جائیں۔ تو دوسرے آپ کے نیتا کے سمبندھ میں کیا رائے قائم کریں گے؟ جب آپ کے دل میں اپنے نیتاؤں کیلئے شردھا نہ ہو۔ تو دوسروں کے دل میں کیسے ہو؟ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ بہت سے لوگ سواگت یا جلوس کو دیکھ کر پربھاوت ہو جاتے ہیں۔ کانگریسی لوگ مہاتما گاندھی کا سواگت کرتے ہیں۔ اگر ایک درجن کانگریسی ہوں۔ تو دو درجن دوسرے لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔ کانگریسی اور غیر کانگریسی کی تمیز مٹ جاتی ہے۔ اور دنیا سمجھتی ہے۔ کہ سب کے سب مہاتما گاندھی کے درشنوں کو آئے ہیں۔ اسی طرح کئی مٹھ آدھیش ہیں۔ جن کے درشنوں کے لئے میلہ لگ جاتا ہے۔ سروساد ھارن اس سے پربھاوت ہوتے ہیں۔ اور کئی لوگ اس میلے کو دیکھ کر ہی اس مٹھ آدھیش کے چیلے بن جاتے ہیں۔ جب سے رادھا سوامیوں کے پچھلے گورو شری آنند سروپ کا دیہانت ہوا ہے۔ تب سے غالباً ان کے کسی گورو نے دورہ نہیں کیا۔ لیکن پہلے دنوں جب ان کے گورو دورہ کرتے تھے۔ تو سینکڑوں لوگ ان کے سواگت کے لئے جمع ہو جاتے تھے۔ ان کے جائے قیام پر لوگوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ اور پھر یہ لوگ اتنے شردھالو ہوتے ہیں۔ کہ ایک بار گورو مہاراج کے درشن ہو جائیں۔ تو اسے ہی کافی سمجھ لیتے ہیں۔ پرواہ نہیں۔ جو گورو مہاراج کے مکھاربند سے ایک شبد بھی سننے میں نہ آیا ہو۔ میں حیران ہوں۔ کہ آریہ سماج نے Human Psychology کے اس پہلو کو کیوں نظر انداز کئے رکھا۔ اور اس سے فائدہ نہیں اٹھایا؟

میری یہ بھی تجویز ہے۔ کہ اوم کے جھنڈے کئی قسم کے ہونے چاہئیں۔ چھوٹے اور بڑے۔ ان کے ڈیزائن مختلف ہونے چاہئیں۔ پچھلے سال میں نے حیدر آباد ستیاگرہ کے

دو دن کا دورہ

پچھلے سنیچروار کو میں آریہ سماج لدھیانہ کے وارشک اُتسو میں سمّلت ہؤا۔ پچھلے سال جب میں حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں دورہ کر رہا تھا۔ تو آریہ سماج لدھیانہ نے نہ صرف میرا سٹیشن پر سنمان کیا تھا۔ بلکہ دکشنا سہایتا بھی دی تھی۔ اس لئے اس کا بوجھ میری گردن پر تھا۔ اور میں اس بوجھ کو اُتارنا چاہتا تھا۔ آریہ سماج کے جلسہ نے وہ موقعہ دے دیا میں دن کے ایک بجے وہاں پہنچا۔ آریہ پُرش میرے سواگت کیلئے سٹیشن پر موجود تھے۔ پھولوں کے ہار میرے گلے میں ڈالے گئے۔ اور ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگائے گئے۔ آریہ پُرش اپنے ساتھ باجہ لائے ہوئے تھے۔ اور جلوس کی شکل میں مجھے لے جانا چاہتے تھے۔ لیکن میں اس کے لئے تیار نہ ہؤا۔ اس لئے جلوس کا خیال ترک کر دیا گیا۔

شام کے چار بجے کانفرنس پرارمبھ ہوئی۔ میں اس کا صدر تھا۔ اور کانفرنس کے سامنے وشے تھا، ہندو سنگٹھن۔ ہزاروں لوگ اس میں شامل ہوئے۔ جس جگہ اُتسو رکھا گیا تھا۔ وہ ناکافی ثابت ہؤا۔ آریہ سماج سناتن دھرم سبھا۔ خالصہ پنتھ۔ بودھ اور جین سمپردائیوں کے پرتی ندھیوں نے ہندو سنگٹھن کے سمبندھ میں اپنے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ یہ وچار بہت سندر تھے۔ سوامی سوتنترانند جی نے بھی اپنے وچار پرگٹ کئے۔ خاتمہ پر میں نے بطور پردھان تقریر کی۔ رات کو کارروائی ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوئی۔ ہر ایک جگہ حاضری رات کو زیادہ ہوتی ہے۔ لدھیانہ میں بھی یہی حال ہے۔ اس لئے رات کے وقت جگہ اور بھی ناکافی ثابت ہوئی۔ ۸½ بجے سے ۹¼ بجے تک سوامی سوتنترانند جی کا۔ اور ۹¼ سے ۱۰½ بجے تک میرا بھاشن ہؤا۔ اس میں میں نے ایک تو یہ بتایا۔ کہ حیدرآباد سے ہم کیا لے کر آئے ہیں۔ اور دوسرا "پاکستان" کے سوال پر روشنی ڈالی۔

دوسری صبح چھ بجے میں لبی کے لئے روانہ ہؤا۔ یہ شہر بھی ریاست پٹیالہ میں واقع ہے۔ آریہ سماج پٹیالہ کا سالانہ جلسہ ۱۳ سے ۱۷ اپریل کو ہؤا تھا۔ وہاں رات کے وقت جو حاضری ہوتی ہے۔ بہت کم آریہ سماجوں میں ہوتی ہوگی۔ لبی کی حاضری کو دیکھ کر بھی میرا دل خوش ہؤا۔ سب سے پہلے دوراہہ ریلوے سٹیشن پر وہاں کے آریہ پُرشوں نے پھولوں سے میرا سواگت کیا۔ پھر سرہند کے آریہ بھائیوں نے۔ وہاں تو استری پُرش کئی سو کی تعداد میں جمع ہو گئے۔ اور ریلوے سٹیشن پر ہی مجھے ان کے سامنے تقریر کرنی پڑی۔ سرہند سے لبی کو برانچ لائن جاتی ہے۔ جب میں ریلوے سٹیشن پر پہنچا۔ تو وہاں نظارہ عجیب تھا۔ سینکڑوں بھائی اور بہنیں آئے ہوئے تھے۔ جس طرح وہ میرا استقبال کر سکتے تھے کیا۔ پھولوں کے ہاروں سے مجھے لاد دیا گیا۔ جے کے نعرے لگائے گئے۔ اس کے بعد جلوس نکالا گیا۔ جو بازاروں میں جو نہایت تنگ ہیں ہوتا ہؤا دو گھنٹے کے بعد ختم ہؤا۔ بازار اس قدر تنگ ہیں۔ اور موڑ ایسے خراب کہ کئی جگہ آریہ پُرشوں کو موٹر خود اُٹھانی پڑی۔ ویدک دھرم کی جے کے نعرے لگا کر انہوں نے موٹر کو اُٹھا کر آگے کر دیا۔ یہاں بھی آرین کانفرنس رکھی گئی تھی۔ اور اس کا پردھان مجھے بنایا گیا تھا۔ ایک بجے سے سات بجے تک کانفرنس رہی۔ آریہ سماج کو اپنے مندر کے لئے ایک نئی جگہ دان میں ملی ہے۔ لبی کے لحاظ سے کافی وسیع ہے۔ لیکن جلسہ کے لئے ناکافی ثابت ہوئی۔ اور اس لئے دیویوں اور پُرشوں کو سخت تکلیف ہوئی۔ پھر بھی کارروائی نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام پائی۔ اس جلسہ پر نہ صرف ریاست پٹیالہ کی آریہ سماجوں کے بہت سے پرتی ندھی آئے ہوئے تھے۔ بلکہ آریہ سماج انبالہ، موونڈہ اور کئی اور آریہ سماجوں کے بھی۔ اور ان کی بدولت جلوس نے نگر کیرتن کی شکل اختیار کر لی۔ اور وہ بڑی کامیابی اور شان سے سماپت ہؤا۔ ان بھائیوں نے کانفرنس میں بھی نمایاں حصہ لیا۔ اور مجھے بھی کئی بار بولنا پڑا۔ ریزولیوشن تو کئی پاس کئے گئے۔ لیکن سب سے بڑا ریزولیوشن وہ تھا۔ جس میں مہاراجہ بہادر پٹیالہ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ آریہ سماج کو رجسٹریشن کے قاعدہ سے مستثنےٰ کر دیں۔ کیونکہ یہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ دوپہر کی کارروائی کے لئے سماج مندر چونکہ ناکافی ثابت ہؤا۔ اس لئے رات کو میرا وکھیان ایک دھرم شالہ میں رکھا گیا۔ جس کا صحن نہایت وسیع ہے۔ میرے وکھیان سے پہلے بارش شروع ہو گئی۔ اور تیز ہوا چلنے لگی۔ پھر بھی میرا وکھیان

ہؤا۔ اور سینکڑوں استری پُرش اس میں شامل ہوئے۔ آریہ سماج لبی اور استری سماج سے مجھے اچھی ندھی بھینٹ کی گئی۔ اس کے بعد میں نے اکثر دیویوں اور بھائیوں کو سوا گھنٹے میں بتایا۔ کہ حیدرآباد میں ہم کیا کر آئے ہیں۔

کانفرنس کے متعلق ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہاں کے پردھان پوجاری داس کی تجویز کمار، ودیارتھی نے کانفرنس میں ایک تقریر کی۔ اس کی بھاشا و شیلی سندر تھی۔ اور اس نے بہت اچھے وچار پرگٹ کئے۔ اور استری سماج کی طرف رات کو جو اچھی ندھی پیش کی گئی۔ وہ بھی اس نے پڑھا۔ اس طرح یہ جلسہ نہایت کامیابی سے سماپت ہؤا۔ یہ کامیابی اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔ جب یہ معلوم ہے۔ کہ لبی کی بارہ ہزار کی آبادی میں سے تین ہزار ہندو ہیں۔ اور ۹ ہزار مسلمان

(کرشن)

سمبندھ میں جو پنجاب بھر کا دورہ کیا تھا۔ اس میں پہلا یہ کبھی جگہ آریہ سماجوں نے میرا سواگت کیا۔ اور جلوس نکالے۔ ان جلسوں میں اوم کے جھنڈے نمایاں نظر آتے تھے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ جیسے دنتال اور سندر جھنڈے میں نے پٹیالہ میں دیکھے ہیں کسی اور جگہ دیکھنے میں نہیں آئے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جھنڈے ایسے طریق سے بنائے جائیں۔ کہ ان کی ایک ایک رنگ سے بنانے والے کا پریم ٹپکے۔ دیکھنے والے کا دل بھی دیکھ کر خوش ہو جائے۔ آریہ پُرشوں کا دھیان اس طرف نہیں گیا۔ جاتا تو اوم کے کئی قسم کے جھنڈے اس وقت تک تیار

ہو گئے ہوتے۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ پُرشوں کا دھیان اس طرف دلائے تو بہت لابھ ہو سکتا ہے۔ جھنڈوں کے کئی انعام رکھے جا سکتے ہیں۔ آریہ سماج کے اُتسو پر ان جھنڈوں کی پردرشنی ہو سکتی ہے۔ اور جو سب سے اچھے ہوں۔ انہیں انعام دیا جا سکتا ہے۔ غرض یہ کہ اوم کے جھنڈے کو اس کی اُچیت ستھان ملنا چاہئیے۔ جو اس سمے تک نہیں دیا۔ صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آ جائے۔ تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ اس لئے اگر آریہ سماج اب بھی سنبھل جائے اور اپنے کرتویہ کا پالن کرنے لگے۔ تو اس بھول کا سدھار ہو سکتی ہے۔ میں کہہ چکا ہوں

خریدو، پڑھو اور پرچار کرو

پرچار کیلئے بہترین اُپیوگی ٹریکٹ

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور

کی طرف سے ویدک دھرم اور آریہ سماج کے پرچار کیلئے پرسدھ آریہ سنیاسی ودوانوں اور لیکھکوں کے بہترین اُپیوگی ٹریکٹوں کے چھاپنے کا کام بڑے زور شور سے شروع کر دیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور کاغذ بڑھیا لگایا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل نئے ٹریکٹ تیار ہیں:- جیون جیوتی مہاتما (از پنڈت منسا رام جی) تین پیسے۔ کیا ہے؟ (از مہتہ جیمنی جی) دو پیسے۔ آریہ سماج کی مہانتا (از مہتہ جیمنی جی) دو پیسے۔ سنسار کا آئندہ دھرم (مہاتما نند ام اے) دو پیسے۔ قانون قدرت اور انسان (از سوامی سودرشنانند جی) جگت گورو دیانند (از لالہ سنسار رام بی ایم اے) کی ستی (از ٹھاکر امر سنگھ جی) ایک پیسہ۔ ویدک دھرم کا ستو (از پنڈت دھرم نند جی) ایک پیسہ۔ آریہ سماج کیا ہے؟ (چھوٹا) (از پنڈت منسا رام جی) ایک پیسہ۔ الہٰی گیان کی آوشیکتا (از ماسٹر لکشمن جی) ایک پیسہ۔ مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے؟ (از پنڈت لیکھ ناتھ جی) ایک پیسہ۔ اُنتی کے سادھن (از مہتہ جیمنی جی) ایک پیسہ۔ نوجوانوں کو سندیش (از لالہ سنسار رام بی ایم اے) ایک پیسہ۔ ایشور پوجا (از سوامی ودیانند جی) ایک پیسہ۔ رامائن سار (از سوامی ... جی) ایک پیسہ۔

نوٹ:- اکٹھے منگوانے پر ایک پیسہ کے ٹریکٹ ایک روپیہ سینکڑہ۔ دو پیسہ کے دو روپیہ (۲؍) سینکڑہ۔ اور تین پیسہ کے تین روپیہ (۳؍) سینکڑہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں۔

آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر بانٹیں

ملنے کا پتہ:- اوم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

پٹیالہ دربار اور آریہ سماج

پٹیالہ دربار اور آریہ سماج
بھلشہ کرشن جی کی
۲۱-اپریل کو لبی میں مہاشہ کرشن جی کی
ریاست پٹیالہ کی آریہ سماجوں
صدارت میں ریاست پٹیالہ کی آریہ سماجوں
نے جو آریہ کانفرنس کی۔ اس میں کئی اہم
ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ایک میں پٹیالہ
دربار سے آریہ سماجوں کے جلسوں اور
جلوسوں پر لگی پابندیوں اور دھارک سہاینٹوں
کو جبراً ڈٹا کرانے کے حکم کی منسوخی کا مطالبہ
کیا گیا۔ یہ مطالبہ الیا ہے۔ کہ جلد از جلد
منظور کیا جانا چاہیئے۔ ریاست کپورتھلہ
اور بھرت پور میں بھی یہ پابندیاں تھیں۔ لیکن
آریہ سماج کے پروٹسٹ کرنے پر اٹھا دی
گئیں۔

کیا ہم پٹیالہ دربار سے امید کریں۔ کہ
وہ آریہ سماج کے اس مطالبہ کو منظور کرکے
فراخدلی کا ثبوت دے گا؟

"پٹیالہ ڈے"

لیکن اگر دربار اس مطالبہ کی پرواہ نہ
کرے۔ تو کیا کیا جائے؟ یہ اس سمسیا کا ضروری
پہلو تھا۔ جس کا حل کانفرنس ہذا میں "پٹیالہ
ڈے" منانے کی تجویز کے روپ میں ہو چکا
ہے۔ ہم ریاست پٹیالہ کی آریہ سماجوں
سے خصوصاً اور دوسری آریہ سماجوں سے
عموماً پرارتھنا کریں گے۔ کہ وہ آریہ کانفرنس
کے مطالبہ کی تائید کے ریزولیوشن
پاس کرکے مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو بھیجیں۔
ایسا کرنے پر بھی اگر اُدّیشیہ سدھ نہ ہو۔
تو پھر "پٹیالہ ڈے" منایا جائے۔

سرحد کے ہندوؤں کی پکار

سرحد کے ہندو لیڈر رائے بہادر مہرچند
کھنہ نے مولانا ابوالکلام آزاد کو ایک چٹھی
لکھی ہے۔ جس کے ذریعہ سرحد کے
ہندوؤں کی دردبھری پکار راشٹرپتی
کے کانوں تک پہنچانے ہوئے امداد کے
لئے اپیل کی ہے۔ چٹھی میں درج ہے۔ کہ
گذشتہ تین سالوں میں دو سو سے زیادہ
ہندو استری پُرش اغوا کئے جا چکے ہیں۔
لڑکیوں کی تعداد پچاس سے کم نہیں۔ علاوہ
ازیں ڈیڑھ سو ڈاکے ڈالے گئے۔ اور
ڈاکوؤں کے حملوں کے نتیجے کے طور پر پچاس
ہندو ہلاک ہوئے۔ کئی لاکھ کی جائیداد تباہ
ہو گئی ہے۔ اگر آبادی کے لحاظ سے
دیکھا جائے تو صوبہ سرحد کی حالت ان

ملکوں سے بھی بدتر ہے۔ جہاں داخلی اور خارجی
طور پر جنگ ہو رہی ہے۔ کیا کانگریس اس
سلسلہ میں کوئی کارروائی کرے گی؟

سنٹرل انڈیا میں شدھی کا کام

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کے
ورکر سنٹرل انڈیا اور راجپوتانہ میں عیسائی
ہوئے بھیلوں کو واپس لانے کا کام زور شور
سے کر رہے ہیں۔ تازہ اطلاع ہے۔ کہ وہ
تین سو عیسائی بھیلوں کو شدھ کرکے واپس
ہندو دھرم میں لانے میں کامیاب ہو گئے
ہیں۔ عیسائی پادریوں کی طرف سے شدھی
کے کام میں رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ قتل
کی دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔ لیکن ہمیں
امید ہے۔ کہ دیانند کے بے خوف شِشیہ
اپنا کام جاری رکھیں گے۔ اور اپنے بچھڑے
ہوئے تمام بھائیوں کو واپس لانے میں کامیاب
ہو جائیں گے۔ آریہ جگت کو اس کام میں
دھن سے سہائتا کرنی چاہیئے۔

اُلجھن کیسے سُلجھے؟

ہندوستان کے سیاسیات میں ایسی
اُلجھن آ پڑی ہے۔ کہ سُلجھتی نظر نہیں آتی۔
ایک طرف کانگریس آزادی کامل کا مطالبہ
کر رہی ہے۔ اور نمائندہ اسمبلی سے کم پر
رضامند ہوتی نظر نہیں آتی۔ تو دوسری طرف
مسلم لیگ بھی سمجھوتہ کے لئے تیار نہیں۔ وہ
آزاد ہندوستان میں آزاد اسلام دیکھنا
چاہتی ہے۔ اور اس کی اسے ایک ہی
صورت نظر آتی ہے۔ کہ ہندوستان کے
دو حصے کر دئے جائیں۔ جن میں سے ایک

کو "پاکستان" بنا دیا جائے۔ اور گورنمنٹ
اس بات پر اڑی ہوئی ہے۔ کہ جب تک
ہندوؤں اور مسلمانوں میں سمجھوتہ نہ ہو۔ وہ
آئینی ترقی کی طرف کوئی قدم نہیں اٹھائے گی۔
ایسی حالت میں اُلجھن کیسے سُلجھے؟

نائب وزیر ہند کا اعلان

۱۸-اپریل کو ہاؤس آف کامنز میں
ہندوستانی معاملات پر بحث کے دوران میں
تقریر کرتے ہوئے سر ہیو اونیل نائب وزیر
ہند نے فرمایا۔ کہ:-

"وائسرائے نے سمجھوتہ کرانے کی ہر ممکن
کوشش کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کر دیا
ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کی پالیسی یہ ہے۔
کہ جس قدر جلد ہو سکے۔ ہندوستان کو
مکمل درجہ نوآبادیات دے دیا جائے۔ اس
پیشکش کا خیر مقدم نہیں کیا گیا۔ ہندوستان
کی پولیٹیکل پارٹیوں کے مطالبات بہت زیادہ
ہیں۔ وہ تعاون کے کوئی آثار ظاہر نہیں
کرتیں۔ اندریں حالات گورنمنٹ کچھ نہیں
کر سکتی۔ اگر سول نافرمانی شروع کی گئی۔ تو
گورنمنٹ کو مجبوراً اس کا مقابلہ کرنے کیلئے
مکمل کارروائی کرنی پڑے گی۔ گورنمنٹ کا
کام منظم طور پر چلایا جانا ضروری ہے۔ اور
خاص کر جنگ کے ایام میں۔ حکومت برطانیہ
کانگریس کے مطالبۂ کامل آزادی کو منظور
نہیں کر سکتی"۔

نائب وزیر ہند نے وزیر ہند کی ہی ان
باتوں کو جو انہوں نے ہاؤس آف لارڈز میں
کہیں دُہرا دیا ہے۔ جن سے واضح ہے۔ کہ
کانگریس کا آزادی کامل کا مطالبہ نامنظور
کر دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ اگلا قدم اُٹھانے
پر مجبور ہوگی۔ ساتھ ہی یہ بھی کھلے طور پر
واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر کانگریس نے سول
نافرمانی کی تحریک شروع کی۔ تو اسے کچل دیا
جائے گا۔

دیکھیں ہندوستان کی قسمت میں اس
کے مستقبل کے متعلق کیا لکھا ہے؟

اچھوت اُدّھار کا حق صرف ہندوؤں کو کیوں؟

ایک مسلمان کے اس سوال کے جواب میں
کہ:- "اگر کانگریس کا مقصد اچھوت پن
کو دُور کرکے اچھوتوں کو سوسائٹی میں مساوی
درجہ دینا ہے۔ تو کیا یہ مقصد اچھوتوں کے
مسلمان ہونے سے حل نہیں ہو سکتا؟ صلفِ
آزادی میں اچھوت اُدّھار کا کام صرف
ہندوؤں تک محدود کیوں رکھا گیا ہے؟
کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ کانگریس
ہندوؤں کی اکثریت قائم رکھنا چاہتی ہے۔
اور مسلمانوں کے اس حق کو ماننے سے انکاری
ہے۔ کہ وہ اچھوتوں کو مسلمان بنا سکیں"۔

مہاتما گاندھی نے ہریجن کی تازہ اشاعت
میں لکھا ہے۔ کہ:-

"اچھوتوں کے اسلام یا کسی اور فرقہ میں
شامل ہونے سے اچھوت پن کا خاتمہ نہیں
ہو سکتا۔ کیونکہ اچھوت پن سے اعلےٰ ذات
کے ہندوؤں نے مخلصی حاصل کرنی ہے
نچلی ذات کے ہندوؤں یا اچھوتوں سے
انصاف کرکے ہی۔ چاہے یہ انصاف کتنا ہی
دھیما کیوں نہ ہو؟ ہندو اپنے آپ سے یہ
کلنک دھو سکتے ہیں۔ اس لئے آپ سمجھ
سکتے ہیں۔ کہ کیوں کانگریس مسلمانوں کو بھی
ہندوؤں کے ساتھ اس ذمہ داری میں شامل
ہونے کو نہیں کہتی۔ اگر آپ ایک سادہ
اور ضروری سوشل اصلاح کو ہندوؤں کی
اکثریت قائم رکھنے کی چال سمجھتے ہیں۔ تو میں
آپ کو روک نہیں سکتا۔ لاکھوں ہندو جو
پرائسچت کے خیال سے اچھوت اُدّھار
میں لگے ہوئے ہیں۔ اکثریت اور اقلیت
کا خیال تک بھی نہیں کرتے۔ وہ تو صرف یہ
چاہتے ہیں۔ کہ اعلےٰ ذات کے جن ہندوؤں
نے آج دھرم کے نام پر اچھوتوں کو غلاموں
سے بھی بدتر حالت میں رکھا ہوا ہے۔ اپنی
پیشانی سے اس داغ کو دھو ڈالیں۔ اور
ہریجنوں کے ساتھ انصاف کریں"۔

آپ کا فرض

ہے۔ کہ آریہ سماج کے تحریری کام کو آگے لے
جانے کیلئے "پرکاش" کی اشاعت بڑھائیں۔

مختصر افسانہ

حقیقی خوشی

(۱)

وہ ایک حریص اور مغرور بادشاہ تھا۔ دولت اس کی ادنےٰ لونڈی تھی۔ لاتعداد خزانے اس کے قبضے میں تھے بے شمار غلام اس کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتے تھے۔ اس کے احکام کی تعمیل فوراً ہوتی تھی۔ اُسے ہر قسم کا سامانِ عیش و عشرت میسر تھا۔

ایک دن جب وہ صحن گلشن میں ٹہل رہا تھا۔ اس نے دورانِ گفتگو میں اپنے مشیر سے فاخرانہ انداز میں کہا "میری وسیع سلطنت نہایت پُرکشش اور خوش منظر ہے۔ اسے جنت نظیر کہا جائے۔ تو ذرا بھی مبالغہ نہ ہوگا"

عقلمند مشیر نے تھوڑی دیر خاموشی اختیار کرنے کے بعد پوچھا "سلطنت تو خوش منظر ہوگی۔ لیکن اتنی بڑی رعایا میں کوئی ایسی ہستی بھی ہے۔ جس کا دل حقیقی خوشی سے معمور ہو؟ میری نظر سے تو ایسا ایک بھی بندہ نہیں گذرا"۔

"تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ سرزمین خوشی اور خوش انسانوں سے محروم ہے۔ اور یہاں تمام لوگ غم کی آگ میں جل رہے ہیں۔ مجھے ہی لیجیئے۔ مجھ سے بڑھ کر اور کون سا خوش قسمت انسان زمانے میں ہو سکتا ہے"؟ بادشاہ نے شعلہ بار نگاہوں سے مشیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

مشیر خاموش ہو گیا۔ اس نے مصلحتاً جواب دینا مناسب نہ سمجھا۔ بلکہ نہایت ادب کے ساتھ جھک کر سلام کیا۔ اور "بہت اچھا۔ اس کا فیصلہ وقت کرے گا" کہہ کر چل دیا۔

(۲)

وقت کی کتاب کے کئی ورق الٹ گئے۔ مدتوں بعد جب دونوں کو اس واقعہ کی خیالی یاد تک نہ رہی تھی۔ ایک ہمسایہ حکمران نے ٹڈی دل لشکر کے ساتھ اس کی سلطنت پر دیوانہ وار حملہ کر دیا۔ اور وہ بے خبر ہی تھا۔ آخر ایک زبردست معرکہ کے بعد جب فتح نے حملہ آور کے قدم چومے۔ اور مغلوب بادشاہ کو ایک قیدی کی حیثیت میں پیش کیا گیا۔ تو فاتح حکمران نے حکم صادر کیا۔ کہ اُسے زندہ نذرِ آتش کر دیا جائے۔

جب چتا تیار ہو گئی۔ تو بادشاہ کی آنکھیں کھلیں۔ یہ سامان دیکھ کر وہ گھبرا گیا۔ اس ×

× کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اب اسے احساس ہوا۔ کہ اس کی حالت کتنی قابل رحم ہے۔ اور وہ ×

× پاگلوں کی طرح بار بار اپنے اس مشیر کو پکارنے لگا۔ فاتح حکمران نے حقیقت دریافت کی۔ تو اس نے لرزتی ہوئی زبان سے سب داستان سنائی۔ اس وقت اس کی حالت عجیب تھی۔ آنکھوں سے آنسو تھے۔ اور سسکیوں کا تار بندھا ہوا تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ اُسے معاف کر دیا گیا۔ مگر اس کے دل پر یہ انکشاف ہو چکا تھا۔ کہ وہ حقیقی خوشی ...

سدرشن چکر

پاکستان کے بعد عثمانستان۔ خالصستان۔ زنانستان۔ شیعہ ستان وغیرہ ستانوں کا سلسلہ۔ ہر فرقہ و جماعت کا مطالبہ الگ الگ

جناح صاحب نے پاکستانی سکیم کا شوشہ کیا چھوڑا ہے۔ ہر قوم۔ ہر فرقہ اور ہر جماعت نے اپنے لئے الگ الگ کسی نہ کسی ستھان کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ مثلاً سکھوں نے خالصستان، شیعوں نے شیعہ ستان۔ جاٹوں نے جاٹستھان۔ بھیلوں نے بھیلستھان اور دراوڑوں نے دراوڑستھان۔ نا جانے کس کس ستھان کی تجویز پیش کی جا چکی ہے۔

حیدرآباد کے مسلمان اپنی ریاست کو عثمانستان بنا دیکھنے کے خواب لے رہے ہیں۔ تو نئی تہذیب کی لڑکیاں اپنے لئے ایک الگ اور آزاد سٹیٹ کا مطالبہ زنانستان کے روپ میں کر رہی ہیں۔ وہ ایک ایسا "ستھان" چاہتی ہیں۔ جہاں مردوں کا دخل تو کیا ان کی صورت تک نظر نہ آئے؟

اگر جناح صاحب کے خیال میں ان کی سکیم معقولیت پر مبنی ہے۔ تو دوسری سکیموں میں معقولیت کیوں نہیں۔ شیعہ کہتے ہیں۔ کہ وہ سنیوں کی اکثریت کے مظالم برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان سے الگ اور آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ خالصہ کہہ سکتا ہے۔ کہ انہیں حقہ نوشی سے نفرت ہے۔ اس لئے وہ حقہ نوشوں سے الگ رہنا چاہتے ہیں۔ جاٹ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ غیر زراعت پیشہ ساہوکاروں کے مظالم سے تنگ آ چکے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے کوئی الگ ستھان ہونا چاہیئے۔ آخر ان مطالبوں میں وزن کیوں نہیں؟

دستی دستور العمل ہر عمر کے ہر شخص کے لئے زمانہ حال کی بہترین کتاب

"رہنمائے صحت" گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

...صفحے ۔۔۔ تصویریں ...مضامین ۔۔۔ نسخے

مصنفہ جناب مہانند صاحب مینیجنگ ایڈیٹر رسالہ کرانتی لاہور

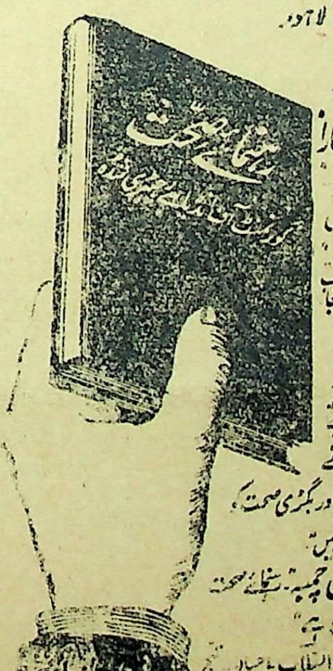

چند رایوں کا خلاصہ:-

۱۔ وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی وید مُوجد امرت دھارا ... بیش قیمت کتاب تعلیمیافتہ شخص کے گھر میں رہنے کے قابل ہے

۲۔ ویش بھگت ڈاکٹر ستیہ پال صاحب ممبر پنجاب اسمبلی۔ میں نے رہنمائے صحت کا مطالعہ کیا ہے نہایت قابل قدر معلومات سے پُر ہے

۳۔ آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند صاحب نارنگ سابق وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب ... رہنمائے صحت کا مطالعہ کیا ہے اور اسے دلچسپ و مفید پایا ہے

۴۔ کویراج ہرنام داس صاحب بی اے مصنف "ہدایت نامہ خاوند" ... کتاب محنت سے لکھی ہے مضامین کی تقسیم بہت اعلیٰ ہے

۵۔ شری دیوان چند داس جی پرنسپل ڈی اے وی کالج۔ میں نے رہنمائے صحت کو شروع سے آخیر تک پڑھا ہے صحت کو برقرار رکھنے اور بگڑی صحت کو بنانے کے لئے اس میں بہت سی مفید نصیحتیں اور نسخے درج ہیں"

۶۔ جناب بلدیو رام صاحب مجسٹریٹ فسٹ کلاس چمبہ۔ "رہنمائے صحت حقیقی معنوں میں صحت کی قدر کرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے"

اسی طرح متعدد معززین کے علاوہ اخبار پرتاپ۔ ملاپ۔ انقلاب ... ریاست جیسے درجنوں ذمہ دار اخبارات نے کتاب کی بے حد تعریف کی ہے۔

مینیجر "پرکاش بک ڈپو" کچا نسبت روڈ۔ لاہور

ریویو

رہنمائے صحت (اُردو)

مصنفہ:- جناب مہانند صاحب مینیجنگ ایڈیٹر "کرانتی" لاہور۔ پرکاشک مہرایک ڈپو ہسپتال روڈ لاہور

ملنے کا پتہ:- "پرکاش بک ڈپو" کچا نسبت روڈ لاہور

صحت و تندرستی کے قیمتی راز کے بعد شری مہانند جی نے "رہنمائے صحت" لکھ کر صحت کے اردو لٹریچر میں قابلِ قدر اضافہ کیا ہے۔ ساڑھے چھ سو صفحوں کی اس مجلد و ضخیم کتاب میں صحت کے متعلق نہایت مفید اور مفید واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔

مہانند جی ڈاکٹر نہیں۔ اور نہ وید یا حکیم ہیں۔ لیکن "رہنمائے صحت" جس عرق ریزی اور محنت سے تیار کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے وہ کام کر دکھایا ہے۔ جو آج تک کسی قابل ڈاکٹر وید یا حکیم نے نہیں کیا۔ صحت کے متعلق جتنی بھی واقفیت ممکن ہو سکتی ہے سب دے دی گئی ہے۔ دنیا بھر کی تمام امراض کی تشخیص۔ اور آسان و گھریلو علاج کے کم خرچ نسخہ جات نامعلوم کہاں کہاں سے ڈھونڈ کر جمع کئے گئے ہیں۔ رہنمائے صحت کیا ہے۔ صحت کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔ کسی بھی شخص کو اس مفید کتاب سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔ مصنف کو چاہیئے۔ کہ اس مفید کتاب کو ہندی میں بھی شائع کریں۔ ہم "پرکاش" کے پاٹھکوں اور آریہ سماجوں سے اس کتاب کی ایک ایک جلد خریدنے کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

کتاب اس قابل ہے۔ کہ کوئی لائبریری اور کوئی حکیم اس سے محروم نہ رہے۔ ... تصاویر اور خاکے بھی بعض مضامین کو واضح کرنے کے لئے دئیے گئے ہیں۔

قیمت:- صرف اڑھائی روپے (...) جو کتاب کی اہمیت کے آگے بالکل ہیچ ہے۔

ایک پریم اور درد بھری اپیل

"پرکاش" کے انلیہ پریمی لالہ مکند لال رئیس لاڈوہ کی "پرکاش" کی پریمیوں سے

یہ بیان کر کے پرسنتا ہوئی ہے۔ کہ مہتیئی جی "پرکاش" کو اُنت کرنے کیلئے رات دن پرشرم کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے "پرکاش" کا ماہوار ہندی ایڈیشن پرکاشت کرنے کا سنکلپ کیا ہے۔ میرے خیال میں آریہ بھاشا ایڈیشن ویدک دھرم پرچار کا ایک بڑا بھاری سادھن ثابت ہوگا۔

فی الحال آپ نے ماسک ایڈیشن نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ وقت دور نہیں ہے۔ جب کہ "پرکاش" آریہ بھاشا میں ساپتاہک پرکاشت ہوگا۔ آریہ جنتا ہندی ساپتاہک "پرکاش" کی ضرورت محسوس کر رہی ہے۔ پرماتما مہتیئی جی کو طاقت عطا کریں۔ کہ وہ اپنے اُدیش میں کامیاب ہوں۔ میں تو "پرکاش" کو روزانہ آریہ بھاشا میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ پربھو وہ دن جلد دکھا دیں۔ میں اپنے آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ایسے وقت میں جب کہ پنجاب پرانت میں ہندی کو مٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ جس میں سب سے زیادہ آریہ لوگ نراس کر سکتے ہیں۔ کیا آریہ بھاشا میں آریہ پتروں کی مانگ بڑھانا ہمارا کرتویہ نہیں ہے؟ کیا یہ ہمارا فرض نہیں ہے۔ کہ ہم سب مل کر آریہ بھاشا کے پرچار میں سہایک بنیں۔ ہندی "پرکاش" ہندی پرچار کا سادھن ہوگا۔ اس لئے میری نمرتا پورک پرارتھنا ہے کہ پرتیک آریہ ایک ایک دو دو خریدار ضرور مہیا کرے۔ جو بھائی خریدار بنا کر بھیج سکتے ہیں۔ وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اپنے اثر سے اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو بڑی آسانی سے خریداری کیلئے مائل کیا جا سکتا ہے۔ اگر دل سے کوشش کی جائے۔

امداد کی دوسری صورت جس سے "پرکاش" کی اشاعت بڑھ سکتی ہے یہ ہو سکتی ہے۔ کہ پرتیک بھائی جو ضرورت محسوس کرتا ہے۔ کہ "پرکاش" کی اشاعت بڑھے وہ روپیہ کی کچھ

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

"پرکاش" کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے کیلئے

دو دو نئے خریدار دیجئے اور "رعایتی چندہ فنڈ" کی سہایتا کیجئے

۷ - اپریل کے انک میں "پرکاش" کو اُنت کرنے اور مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے کیلئے اپنی کوششوں اور آریہ جگت کے کرتویہ کے متعلق جو کچھ بھی میں کہنا چاہتا تھا کہہ چکا۔ اس لئے دہرانے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ بھائی تب تک کسی کام کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ جب تک کہ بار بار انہیں ان کے کرتویہ کا احساس نہ کرایا جاوے۔ "پرکاش" کو آریہ سماج کا ایک نہایت شاندار اور ذی رسوخ پرچہ بنانے کی میں پرتگیا کر چکا ہوں۔ اور یہ تبھی ممکن ہے۔ جب "پرکاش" کا ایک ایک پریمی اور ایک ایک آریہ سماج حرکت میں آئے۔ اور اس کی اشاعت بڑھائے اس لئے جب تک اس کے کم از کم بانوے خریدار نہیں بن جاتے۔ مجھے بار بار اپنا پہلا نویدن دہرانا۔ اور آریہ بھائیوں کو اس سمبندھ میں ان کے کرتویہ کا انو بھو کرانا پڑیگا مناسب یہ ہے۔ کہ پرتیک پریمی دو دو خریدار خود بخود مہیا کر دے۔ اگر یہ ممکن نہیں۔ تو اپنی جیب سے چار روپے "رعایتی چندہ فنڈ" میں دے۔ جس سے غریب آدمیوں۔ کمزور سماجوں۔ لائبریریوں اور ودھرمیوں کے نام نصف چندہ پر اخبار جاری کیا جاویگا۔ اس فنڈ میں "ایک ہزار روپیہ" درکار ہے۔ اپنا اپنا حصہ جلد بھیجئے۔ اور بار بار پرارتھنا کرنے کا موقعہ نہ دیجئے۔

مبارک ہستیاں

مبارک ہیں مندرجہ ذیل وہ ہستیاں جنہوں نے نئے خریدار بنائے ہیں۔ یا بنانے کا وعدہ کیا ہے:-

(۱) لالہ جانن رام جی منتری آریہ سماج داجل دو اردو "پرکاش" کے خریدار (۵ خریدار اور دیں گے۔) ہندی "پرکاش" کے لئے ایک خریدار۔

(۲) لالہ سیجو رام جی نمبر ۲ لدھیانہ - ۵ خریدار اردو کے۔ اور بیس خریدار ہندی کے دیں گے۔

(۳) مہاشہ چرنجیو جی پلیڈر لیہ ورد۔ ایک خریدار بنایا ہے (چندہ ابھی وصول نہیں ہوا)

(۴) مہاشہ آسا رام جی اوورسیئر سرگودھا - ہندی کا ایک خریدار اپنے خرچ پر۔

(۵) رائے صاحب امرناتھ لاہور دس خریدار اردو اور ہندی ماہوار ایڈیشن کے لئے دیں گے۔ ہندی ایڈیشن کے سرپرست بنیں گے۔

(۶) بابو سالگرام جی شرما دہلی - خود ہندی ایڈیشن کے گراہک بنیں گے۔ اور اپنے چندہ سے ایک کے نام جاری کرائیں گے۔

(۷) مہاشہ گردھاری لال جی چونیاں - ہندی ایک گراہک۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

پنجاب کے ہفتہ وار اخبارات کا سرتاج

"پرکاش" کے متعلق آگرہ کے رادھا سوامی اخبار "پیارا دیال باغ" کی رائے

اپنے ہی نہیں بیگانے اور دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "پرکاش" پنجاب کے ہفتہ وار اخباروں میں سب سے زیادہ اپ۔ ٹو۔ ڈیٹ نہایت دلچسپ اور مفید مضامین کا مرقع ہوتا ہے۔ کسی آریہ سماجی اخبار کی نہیں رادھا سوامی اخبار پیارا دیال باغ کی رائے پڑھئے اور اندازہ لگائیں۔ کہ دشمن بھی کس طرح "پرکاش" کی تعریف کرتے ہیں۔ پیارا دیال باغ اپنی ۱۵ اپریل کی اشاعت میں رقمطراز ہے:-

"پنجاب کے ہفتہ وار اخبارات کا سرتاج - گوناگوں دلچسپیوں و رنگینیوں کا مرقع - دلچسپ مفید دلکار مضامین یعنی تیز تنقید و تبصرہ - عبرت انگیز و سبق آموز سوشل افسانے - دیدہ زیب کتابت و طباعت - ایڈیٹر شری مہتیئی جی مہاشہ کرشن جی کے قلم کا ایک ایک لفظ محبت و اخوت کے رنگ میں ڈوبا ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ "پرکاش" ہندوستان کے ہر شہر و قصبہ میں بے حد اشتیاق و دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے"۔

ذرا سوچئے

کہ چار روپیہ سالانہ کوئی زیادہ خرچ نہیں۔ پھر چار روپیہ خرچ کر کے آپ کا سمبندھ "پرکاش" سے دوسرے اخباروں کی طرح خریدار کا ساہی نہیں ہوتا۔ بلکہ سگے بھائی کا سا۔ "پرکاش" اپنے پریمیوں کی ہر وقت ہر خدمت کے لئے تیار رہے۔ مثلاً — آپ کو کوئی کشٹ ہو شاریرک۔ مانسک یا سانسارک اس کو دور کرنے کا اگر اُپائے آپ کو نہیں سوجھتا۔ تو ہمیں لکھئے۔ ہم آپ کی ہر ممکن سیوا اور امداد کریں گے۔ (۲) آپ کا کوئی عزیز۔ مترا۔ یا رشتہ دار نوجوان بیکار ہے۔ تو ہم اس کے روزگار کے انتظام کی کوشش کریں گے۔ (۳) آپ کو وَر کے لئے کنیا یا کنیا کے لئے وَر کی ضرورت ہے۔ تو اس مشکل کا حل بھی ہم کر دیں گے۔ (۴) آپ کو لاہور سے کوئی چیز منگوانی ہو۔ ہمیں قیمت بھیج دیجئے۔ اور چیز ملنے کے پتہ سے مطلع کر دیجئے۔ آپ کو گھر بیٹھے چیز عمدہ اور بارعایت مل جائے گی (۵) آپ کبھی لاہور آئیں۔ اور ٹھہرنے کا کوئی دوسرا انتظام نہ ہو۔ تو "پرکاش" کے کاریالیہ میں پدھاریں۔ ہر ممکن طریقہ سے آپ کی سیوا کریں گے۔

یہ سب سیوا اس پریم و محبت کے رشتہ میں بندھے ہوئے ہم آپ کی کرنے کو تیار ہیں جو آپ کے "پرکاش" کے پریوار میں شامل ہونے سے ہم سے قدرتی طور پر ہو جاتی ہے۔

"پرکاش" کے پریوار میں خود سمّلت ہوں اور دوسروں کو کرائیں

سالانہ چندہ چار روپے (للعہ)

منیجر "پرکاش" لاہور

ہندوستان قلب پلپ وال اور اسٹیل

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ نام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umar & Co.
Karachi

Digitized by eGangotri

اتحاد

ہندو مسلم عیسائی ملاپ کا

نصیحت آمیز دلچسپ افسانہ

از شری کھنی لال بھیمی دلوی لہریا سرائے

پنڈت :- آہ! اس اسہیہ کشٹ سے تو مر جانا کہیں اُتم ہوتا۔ ہے نردئی دیو اُٹھا لے اس سنسار سے"

مولوی :- (دل میں) — فاقہ کشی بر فاقہ کشی! کب تک؟ اب تو چلنے پھرنے میں بھی مجبوری معلوم ہوتی ہے۔ بائیں طرف دیکھ کر — ہیں! یہ پنڈت کیوں چھٹپٹا رہا ہے؟ ——

(پاس جاکر) پنڈت جی! آپ پر کیا مصیبت ہے؟ مَیں بدقسمتی کا مارا تین دن سے دانہ دانہ کو ترس رہا ہوں۔ جب ناقابل برداشت ہوگیا۔ تب مکان سے باہر نکل پڑا۔ لیکن کبھی کسی سے مانگنے کی عادت نہیں۔ کیا کروں؟ کیسے مانگوں؟"

پنڈت :- تو مولوی صاحب! میں تو بھوک سے اتنا لاچار ہوں۔ کہ ایک قدم بھی چل نہیں سکتا۔ کسی یجمان کا دوار کھٹکھٹاتا پر لاچاری ہے —— اب تو یہیں مر جاؤں گا

(ایک پادری پیچھے سے آکر)

"بھائی! میری حالت بھی یہی ہے۔ گھر گھر دیکھا۔ ایکو لیکھا۔ لیکن مجھ میں ابھی اتنی طاقت باقی ہے۔ کہ آپ کو بازار میں کسی یجمان کے یہاں پہنچا سکوں۔ آپ کچھ مانگ لاویں۔ تو ہم تینوں کی جان کسی طرح بچ جاوے"

پنڈت :- (من ہی من میں) "کیا انہیں بھیج مانگنا نہیں آتا؟ اچھا کسی پرکار بازار تک تو چلوں"

(پرگٹ روپ میں)

"بھائی دھنیہ ہو! ایشور نے بھیجا جان پڑتا ہے۔ تمہیں دیا آگئی۔ اچھا۔ لے چلو بازار تک۔ کرو بھاگیہ کی انتم پریکھشا"

ایک اور سے پادری نے اور دوسری اور سے مولوی نے پنڈت کو سہارا دیا۔ تینوں چلے۔

بازار میں ایک حلوائی کی دوکان کے پاس پہنچکر پنڈت نے کہا — "بھائی! اب مجھے چھوڑ دو۔ گرتے پڑتے دوکان پر جاؤں"

دونو نے چھوڑ دیا اُسے۔

دوکان پر پہنچکر — "نارائن۔ نارائن۔ بچہ! یہ ۵ دنوں کا بھوکا براہمن اب مرا چاہتا ہے۔ بچا لے اس کی جان۔ بھگوان تیرا اور تیرے بچوں کا بھلا کرے گا۔ بیار نفقہ کر لے منش جنم۔ ایشور نے تجھے بھاگیہ شالی بنایا ہے۔ دھن کا سدا بیوگ انہیں کاموں میں ہوتا ہے"

حلوائی ترنت اُٹھا۔ اور اس نے ایک آدمی کے بھوجن یوگیہ پوریاں اُٹھا کر دیدیں

براہمن — "دھنیہ ہو بچہ! دن دوگنی رات چوگنی تمہاری سمپتی بڑھے۔ تم نے میری جان بچالی"

براہمن کسی نہ کسی طرح ایک کوئیں کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ وہ دونو مولوی اور پادری بھی وہاں پہنچکر بیٹھ گئے۔

مولوی — "بھائی پنڈت! اتنے سے ہم تینوں کی جان نہیں بچ سکتی۔ ایک بار ہم تینوں پھر اپنا اپنا آخری فیصلہ کر لیں۔ کہ کون زندہ رہ سکتا ہے۔ اس لئے میری صلاح ہے کہ ہم تینوں سو جائیں۔ جو سب سے اچھا خواب دیکھے گا۔ وہی ان پوریوں کو کھائے گا"

پادری — "کوئی ہرج نہیں"

پنڈت — (کچھ دیر چپ رہ کر) "اچھا ٹھیک ہے۔ مَیں بھی اس کو مانتا ہوں۔ سوئیے"

کچھ دیر بعد پادری صاحب اُٹھے۔ دیکھا دونو ابھی سوئے ہیں۔ بعد میں مولوی بھی اللہ اللہ کرتے اُٹھے۔ پنڈت جی ابھی سوئے ہی پڑے تھے۔ کہ "اللہ اللہ" نے پنڈت جی کی بھی نیند کھول دی۔ وہ بھی "رام رام" کرتے اُٹھے۔

تینوں ایک دوسرے کی طرف خاموشی اور حیرانی سے دیکھنے لگے۔

بہت دیر بعد پادری صاحب بولے:- "بھائی! مَیں تو خوب سویا۔ لیسوع کے دوت آئے۔ اور مجھے تیسرے آسمان پر "گاڈ" کے پاس لے جاکر کھڑا کر دیا۔ وہاں دیکھا۔ کہ ایک بڑے گرجا گھر میں ایک اونچے تخت پر "گاڈ" بیٹھا ہے۔ تم دونو کو بھی وہیں کھڑے دیکھا۔ اور دیکھا۔ کہ تمہارے میرے سمان نامعلوم کتنے پادری۔ مولوی پنڈت ہاتھ جوڑے وہاں کھڑے اپنی اپنی بھاشا میں اپنے اپنے ڈھنگ سے پرارتھنا کر رہے ہیں۔ اور گاڈ (خدا) مُسکرا کر سب کی اور دیکھکر آشیرواد دے رہا ہے"

پرارتھنا سماپت ہوئی۔ پھر ایک ایک کر کے سب نے کچھ نہ کچھ پوچھا۔ اور "گاڈ" نے سب کی باتوں کا سنتوش جنک اُتر دیا۔ میری بھی باری آئی۔ مَیں نے پوچھا۔ "میری دشا ایسی کیوں؟"

اُتر ملا :- "تمہارے کرموں کا پھل"

سوال :- "یہ اوستھا کب تک؟"

جواب :- "اب سماپت ہوگی"

سوال :- "زندگی سارتھک کس کی؟"

جواب :- "جو دوسروں کے لئے جیوے"

سوال :- "زندہ کون؟"

جواب :- "جو مرنا جانے"

اتنے میں بڑے زور سے ایک آواز ہوئی۔ آنکھیں کھل گئیں۔ دیکھا۔ میں اسی کوئیں پر سو رہا ہوں۔

مولوی :- اللہ اللہ۔ کیا خوب کہا۔ ٹھیک یہی خواب مَیں نے بھی دیکھا۔ فرق اتنا ہی تھا۔ کہ مَیں نے ساتویں آسمان پر ایک بڑی مسجد میں خدا کو دیکھا۔ اور تم نے تیسرے آسمان پر گرجا گھر میں "گاڈ" کو"

پنڈت :- مَیں نے سورگ میں ایک مندر کے اندر ایشور کو دیکھا۔ مگر سچ بات تو یہ ہے۔ کہ —

"نہ وہ مندر میں وہ مسجد نہ ہے گرجا گھر وہ
جیسی جس کی آنکھیں تھیں دکھاتا ویسا روپ وہ"

"ادم" وہی۔ "اللہ" وہی ہے "گاڈ" وہی نہیں زیادہ۔ ہندو مسلم عیسائی سب اسی کی کرتے پوجا"

مولوی — "مجھے ان پوریوں کی ضرورت نہیں۔ مرنے دو مجھے۔ تم دونو بانٹ کر کھاؤ"

پادری — "مجھے بھوک نہیں۔ سب میں پاپی میں ہوں۔ دھرم کا جامہ پہنکر دھرم کا نفارہ بجا کر دنیا کو گمراہ کرنا میرا کام رہا ہے۔ دنیا کی کوئی بھی بھلائی مجھ سے نہیں ہو سکی ہے۔ اس لئے میرے لئے اب مر ہی جانا اچھا ہے"

پنڈت دونو ہاتھوں سے دونو کا گلا پکڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ بولا۔ زندہ رہیں تو تینوں بھائی۔ مریں تو تینوں۔

پوریوں کی گٹھڑی کھولی گئی۔ تینوں نے پوریاں بانٹ کر کھائیں ❖

"الشور انجن" (رجسٹرڈ) کے کمالات

"الشور انجن" (رجسٹرڈ) آنکھوں کی جملہ امراض کی شرطیہ اور رام بان دوائی ہے۔ موتیابند۔ پھولے۔ گکرے۔ جالا۔ پڑوال۔ ناخونہ۔ دھند۔ پانی آنا۔ بینائی کی کمزوری وغیرہ سب امراض کو بلا آپریشن شرطیہ درست کرتا ہے۔ اور عینک اُتروا دیتا ہے۔ ہزاروں مریض فائدہ اُٹھا چکے ہیں +

مشہور آریہ سماجی وِدوان شری مت پنڈت بھگودت جی ریسرچ سکالر اور پروفیسر ڈی۔اے۔وی کالج لاہور "الشور انجن" کا استعمال کر کے اس کے کمالات کے قائل ہو چکے ہیں۔ جنہیں یقین نہ ہو۔ وہ انہیں خط لکھ کر پوچھ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں :-

مہاراجہ صاحب پونچھ و چیف میڈیکل آفیسر

نے "الشور انجن" کی خوبیوں کے متعلق اعلیٰ سرٹیفکیٹ اور سونے کے تمغے دئے ہیں۔ ان کے علاوہ ہزاروں شفا یافتہ مریض "الشور انجن" کی مندرجہ بالا خوبیوں کی صداقت کے گواہ ہیں ❖

قیمت اڑھائی روپیہ (۲/۸) فی شیشی محصولڈاک ۷/

نوٹ :- خود استعمال کیجئے۔ اور اپنے ملنے واقفیت میں آنکھوں کی کسی مرض میں مبتلا بہن و بھائی کو "الشور انجن"۔ اس کی خوبیوں اور ملنے کے پتہ سے مطلع کر دیجئے :-

مینیجر :- الشور انجن فارمیسی رجسٹرڈ کرشنا گلی نمبر ۶۔ لاہور

پھولا (جیتہ) و گکرے

چیتہ (نیا و پرانا) پھولا پڑا ہو یا گہرا۔ خواہ کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو۔ گکرے کا ہو یا سالہا سال کا پرانا تیز اعلاج دیرینہ گکروں کا شرطیہ بے خطرہ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ۳۵ سالہ ریسرچ اور عملی تجربہ کی مجرب دوا ثانی "پیلسٹین" رجسٹرڈ کے چند روزہ استعمال سے پھولا کا نشان باقی نہیں رہتا۔ اور آنکھوں کی بینائی دوبارہ روشنی کی مانند درست ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ع۔ دو سہانی تجربہ روپیہ۔ نمونہ مفت۔ علاوہ محصولڈاک

مینیجر انیس کرشنا ریسرچ ایمپاریشرز ۔ ایبٹ روڈ لاہور

آریہ سماج کا ویدک ساہتیہ

(لیکھک :- شری دھرم دیو ویدالنکار)

کال میں بہت سی آریہ سماجوں کی یہ دشا ہے۔ کہ ان آریہ سماجوں میں رہنے والے ویدودیا اُپدیشک، تو ان دھنی ویکتیوں کی کرپا پیا تر ہیں - جن کے سنتشٹ رہنے پر ہی ان کے جیون کا نروادہ ہو سکتا ہے۔ اس اُپدیشک کا سروپر تھم پر کرتویہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی بھی طرح سے اپنے ان داتا کو پرسن رکھے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ دھنی لوگ پر دھت اور ویدودیا کے کرپا پاتر بننے کا یتن کرتے۔ پرنتو آج ہمیں اس سے ٹھیک وپریت دشا ہی آریہ سماج کی پرگتی دکھائی دیتی ہے۔ اس پرکار ہماری سنردھا کا بھاجن بدی کوئی ہیں۔ تو اُنگلیوں پر گنے جانے پر سنبھاہی۔ اور کچھ ہاں پرسکھی - پرنتو طوفان کی طرح گتی کرنے والا بھوشت کال ہمیں سوچنا دے رہا ہے۔

اگر آج ہم اس سمیہ کی کلپنا کریں۔ جب کہ رشی دیانند اپنے کاریہ کھشیتر میں اُترے ... تو اس سمیہ کی بھینکر مصیبتوں کا جن کو کہ رشی دیانند نے برداشت کیا دھیان میں ... کرتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - ... بھینکر مصیبتیں جنہیں کہ اس بال برہمچاری نے ... اپنے ... کے لئے نہیں۔ اپتو جاتیوں ... بڑی اوستھا کو سدھارنے کیلئے برداشت ... آج ہمیں جیون دائیی بنا سکتی ہیں۔ ... بھینکر کٹھنائیوں کا سامنا کرنے ... امر بنا سکتی ہیں۔ ایک طرف تو ... اور مسلمانوں جیسے ودھ ... لوگ ہندو ... کو اپنا گراس بنانے کے لئے منہ پھاڑے ... رہے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ بھینکر کھائی ... ہیں کہ صدیوں سے سوئی ہوئی ہندو جاتی ... دن دونے رات چوگنے ویگ سے ... چلی جا رہی ہے۔ ان دونوں کے بیچ میں ... بے شمار مصیبتوں کو برداشت کرتے ہوئے ... کی طرح اٹل رشی دیانند کو کھڑا ہوا ... آتے ہیں۔ مصیبتیں آتی ہیں۔ اور اُسی ... پر ٹکرا کر ٹوٹ جاتی ہیں۔ ... بھینکر مصیبت اس کام دیو کی ... ہے کہ ساددھارن آدمی برداشت ... نہیں کر سکتا۔ پرنتو جیسے اس نے پیروں تلے ... دیا تھا۔ اس ہرشی کا لگایا ہوا پودا اگر ... انتی کر رہا ہے۔ تو یہ اس کی اپنی ... اور اپنی شکتی کا پرنام ہے۔ یہ کسی ... اور کر ... بات کا پرنام نہیں ہے - ... کرنے پر بھی وبھتیوں سے بھرے ہوئے ... ساہتیہ کی اور آریہ سماجیوں کا ... کھینچ دیا اور ٹیک جان پڑتا ہے ۔ ... آریہ سماج کا آدھار وید ہے۔ نہیں پر کہ ... اور یہ مندر بنایا گیا ہے - ... آریہ سماج کا سروسیہ ہے۔ پرنتو اسی ... ہم اُداسین دکھائی دیتے ہیں۔ مجھے ... میں سنکوچ نہیں ہے کہ آریہ سماج کے ... سے وودوانوں کا اس دشا میں ندھ سے ... دھیان ہے۔ پرنتو مجھے یہ سپشٹ ... میں سنکوچ نہیں ہونا چاہیئے - کہ ... ویدوانوں کی گردنیں ان دھنی ... کے آدھین ہیں۔ جن کو کہ وید کے ... میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے - دو دشان ... ایک اُپائے ہے۔ جس کے دوارا آج مجھے آریہ سماج کا بھوشیہ اُجل اور شاندار پرتیت ہوتا ہے +

مردم شماری میں ہندو لکھوانا چاہئے یا آریہ؟

رشی دیانند کی "ہندو" شبد کے سمبندھ میں سمتی

(شری ستیہ کام جی دہلی)

لیسنگ کو اُٹھا کر دیکھیں۔ وہاں پرشٹھ ۵۱-۵۲ میں سپشٹ لکھا ہے :-

"हिंदु शब्दस्यार्थः कृष्णवर्णो दस्युः पाषाणादि मूर्ति पूजको दास ईश्वरोपासना विरहश्चेत्पादयोऽर्थाः ॥

इत्यादि शब्दानांमध्य परम्परा.... सा सर्वस्सज्जनैः स्त्यज्य तामिति निश्चयः ॥"

اسے ورن والا ڈاکو۔ پاشان آدی مورتیوں کا پوجک۔ سیوک - غلام اور ایشور کی اُپاسنا سے رہت اتیادی "ہندو" شبد کا ارتھ ہے۔ اتیادی شبدوں کے ارتھوں کی اندھ پرمپرا۔ اودہاکے پرچار دوبارہ کے تیاگ اور آریہ شبد کے داپیہ استعمال کے شوجانے ... تک چلی آئی ...... یہ اندھ پرمپرا تیجوں

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

رشی کرت "ویدوروُدھ مت کھنڈن"

کہ ہم دھن کا لوبھ دے کر سنیا سیوں اور بان پرستھیوں کو بھی اپنے آدھین کریں - مگر - اس دھوتک پونجی واد کا کنا دشا کت پربھاؤ آج سمپورن سنسار پر ہو رہا ہے - اس پربھاؤ سے بچنے کے لئے آج آریہ سماج کو اپنی دشا کچھ بدلنی ہی پڑے گی - اسی بھوتک پربھاؤ کا ہی پرنام ہے - کہ آریہ سماج میں ابھی تک کوئی پرمانک ویدبھاشیہ تیار نہیں ہو پایا + اس سمیہ آوشیکتا اس بات کی ہے کہ کہ آریہ سماج کی ساری شکتی ایک وشال ویدک ساہتیہ کی اُنتی میں لگا دی جائے۔ اور ویدوں کا پرمانک بکتی بکیت اور دگیا تک ؟

اُدھر جنتا کے سامنے رکھی جائے - آج یہ بات دیو کے سمان بالکل سپشٹ ہے کہ بہت سے اسلام تنتر علیہ السلام کے ستھانت دگیان کی ٹکر سے چور چور ہو چکے ہیں - اور ہو رہے ہیں - یہی کارن ہے - کہ آج دگیان اور دھرم کی کھلے عام ٹکر ہو رہی ہے - اور ٹکر میں دگیان بہت دُور تک سپھل بھی ہوا ہے - آج آریہ سماج کے پاس دگیانک ویدک ساہتیہ بہت کم مانتا میں ہے۔ جو کہ ہم پشچمی لوگوں کو اُپہار روپ میں دے سکیں اس دگیانک ویدک ساہتیہ کی اُنتی کے پشچات آریہ سماج جہاں دگیان کی ٹکر سے بچ کر سمپورن دگت کیلئے ایک پرکاش ستمبھ کا کام دے سکتا ہے۔ وہاں اپنے کرتویہ دشیم آریم کے اُدلیشیوں کو بھی سپھل کر سکتا ہے - انت میں اگر ایک واکیہ میں اپنے لیکھ کو سماپت کروں تو میں یوں کہہ سکتا ہوں - کہ آریہ سماج کو اپنی سمپورن شکتیوں کو کیندری بھوت کر کے دگیانک ویدک ساہتیہ کو اُتپن کرنے میں ہی لگا دینا چاہیئے - اور وید کے دشہ میں جہاں آج ہمیں ودیشیہ گرنتھوں کا آسرا لینا پڑتا ہے۔ اس کے ستھان پر بھارتیہ پرمانک ویدک گرنتھوں کی تیاری میں آریہ سماج کو لگ جانا چاہیئے ×

نوشہرہ ۱۹ء

خاندانی حکیم

شت سرت ہیڈ ٹھاکر دت وید ملتانی کی دو نئی معجزہ کن ایجادیں

کوسکا (رجسٹرڈ)

پیاسمونشی (رجسٹرڈ)

ہائی بلڈ پریشر اس سے ہونے والے عارضات مثلاً بے چینی - سردرد - سر چکرانا - بے خوابی - وہم یا گل پن (جنون) وغیرہ کی واحد دوا ہے +

پیاسمونشی — دل و دماغ جگر و معدہ کے فعل کو ٹھیک کر کے فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے - عموماً چودہ ۱۴ دن کے استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے - چھ ہفتہ تک باقاعدہ بار پرہیز استعمال کرنے سے مکمل صحت بخشتا ہے + قیمت ۱۴ دن کا کورس پانچ روپے (صر)

نوٹ :- اس کے علاوہ تمام آیورویدک ادویات پنڈت جی کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہیں - اور وئیدوں کو نہایت واجبی قیمت پر دی جاتی ہیں - فارمیسی کی فہرست اور پنڈت جی کا مشورہ حاصل کرنے کے لئے اور پرچہ تشخیص امراض منگوانے کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجئے - قیمت علاوہ محصولڈاک ہر دو دوا ہوں گی +

قبض سالہ

نئے اور پرانے گلوں کو بغیر اپریشن ٹھیک کرتا ہے - گلے کی خرابی سے پیدا ہونے والے بخار کو زور آنا یدہ بخشتا ہے

کوسکا

آتشک اور دق کے باعث گلے کے دانے۔ اور گلٹیاں - گلے کا بیٹھ جانا - آواز کا بند ہونا - نخیرے - آغاز خناق -

کوسکا

تجربہ

سانس کی تنگی سے آنا - بچوں کے دانت نکالنے کی سب تکالیف - بچوں کا پیلا پن - کمی خون - سوکھا ہاتھ پاؤں کا تشنج (اکڑنا) خسرہ - پانی دانہ ہوتی جھارا وغیرہ بیماریوں میں مفید ہے +

نجرہ

کا

دل و دماغ اور جگر کو تقویت دیکر جسم کو طاقت دیتا ہے - اور بچوں کے ہر قسم کے کمزور کرنیوالے امراض کو دور کر کے نئی طاقت اور زندگی عطا کرتا ہے +

کوسکا

پہلی خوراک میں ہی اپنا اثر دکھاتا ہے بے ضرر اور میٹھا ہونے کی وجہ سے بچے خوشی سے کھاتے ہیں +

کوسکا

قیمت :- ایک روپیہ ۸ (عہ)

منیجر - ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ گمٹی بازار لاہور

Digitized by eGangotri

آنسوؤں کے پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت

(لیکھک: مہاشہ موہن لال جی منتری آریہ سماج منٹھ ٹوانہ)

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی نے سب سے پہلے بمبئی میں آریہ سماج کی ستھاپنا کی۔ اس کے بعد ان کے جیون کال میں ہی بھارت ورش کے اندر بہت سی آریہ سماجیں قایم ہو گئیں۔ انہوں نے آریہ سماجوں دوارا ست سنگ کی پرتھا چلائی۔ ان کا یہ منشا وچار تھا۔ کہ آریہ نر ناری ہر سپتاہ مل کر ایشور بھگتی اور سندھیا ہون اپاسنا کیا کریں۔ اور وید اپدیشک دوارا لوگوں کو امرت پان کرایا کریں۔ ہر ورش آنسو کیا کریں۔ جن میں بڑے بڑے ودوان لوگ ویدوں شاستروں کے سمبندھ میں بھاشن ہوں۔ تاکہ جنتا پاکھنڈیوں کے جال میں نہ پھنسنے پاوے۔

آریہ سماجیں تقریباً ساٹھ سال سے اپنے آنسو منا رہی ہیں۔ جن میں آریہ پرتی ندھی سبھائیں پرچارک بھیج دیتی ہیں۔ اور جلسے ہو جاتے ہیں۔ آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ اپدیشک منگوانے کا یتن کرتی ہیں۔ لوگ لیکچر سن سن کر اکتا جاتے ہیں۔ اور کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر پنجاب پرانت میں دو آریہ پرتی ندھی سبھائیں کام کر رہی ہیں۔ ارتھات آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ پرادیشک سبھا۔ کئی آریہ سماجیں دونو سبھاؤں سے سمبندھ رکھتی ہیں۔ ایسی آریہ سماجیں آنسو کی تاریخیں نشچت کر کے پر دونو سبھاؤں کو جلسہ کے لئے اپدیشک و بھجنیک بھیجنے کے لئے لکھ دیتی ہیں۔ تین چار اپدیشک۔ دو تین بھجنیک دونو سبھاؤں کی اور سے آ جاتے ہیں۔ کوئی سماج ایک سبھا سے سمبندھ ہو وہ بھی بھون سے پرچارک منگوا لیتی ہے۔ اور کئی آریہ سماجیں سوتنتر پرچارکوں کو بھی جلسے کی رونق بڑھانے کیلئے بلاتی ہیں۔ جن میں سے بعض مہانو بھاؤ دو تین لیکچروں کے لئے سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ سماجوں سے لے جاتے ہیں۔ دُربھاگیہ وش آج کل آریہ سماجیں زیادہ پرچارکوں کے آنے پر جلسے کی سپھلتا سمجھتی ہیں۔ جو کہ بالکل غلط بات ہے۔ بعض اوقات جلسے پر اتنے اپدیشک و بھجنیک آ جاتے ہیں۔ کہ سب کے لیکچر بھی نہیں کرائے جا سکتے۔ منتری جی جب مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج سیالکوٹ میں ایک کانفرنس کے سبھاپتی نردواچت ہو کر گئے۔ کچھ کٹھنائی کے کارن سوامی جی پہلے دن سماج مندر میں آکر سوئے۔ دوسرے دن مہاتما کال سوامی جی کو یہ جان کر بڑا آشچریہ ہوا۔ کہ رات کے بارہ بجے تک لیکچر ہوتے رہے ہیں۔ آریہ سماج کے ادھیکاریوں سے پرامرش کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اپدیشک زیادہ آ گئے تھے۔ اس لئے سب کے لیکچر کرائے گئے۔ اب آپ ہی وچار کریں۔ کہ جب ایک دن یا رات میں ۵-۶ لیکچر ہوں۔ تو لوگ کتنے لیکچروں کی باتیں یاد رکھ سکتے ہیں۔

اخباروں میں ایک لیکھ بعنوان "آریہ سماجوں کے آنسو" سوامی جی نے پرکاشت کرایا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ:۔ دھن کا اپ ویہ۔ سمے کا انوچت استعمال۔ اپدیشکوں اور ویاکھیانوں کا بے قاعدہ کرانا

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں

(لیکھک: پنڈت درگا پرشاد جی شاستری اجمیر)

بھارت ورش کے پرایہ سب ہی بڑے بڑے نگروں میں عیسائی مشنریوں کے کیندر الیم چھوٹے چھوٹے ستھانوں پر ان کی شاکھائیں کھلی ہوئی ہیں۔ ان ہی ستھانوں سے عیسائی پرچارک دیہاتوں میں جا کر پرچار کرتے ہیں۔ ستھان ستھان پر سکول۔ اوشدھالیہ۔ اناتھالیہ کھول کر شکشا کے ساتھ ساتھ ہندو بالک بالکاؤں کو عیسائیت کی تعلیم دیتے ہیں۔ اناتھالیوں کے ہزاروں بچے جن سے یہ آشا کی جاتی ہے۔ کہ آگے چل کر یہ کبھی اپنی پرتھا سے دیش کی سیوا اور راشٹر کا اپکار کریں گے۔ وہ ہی عیسائیوں کا جیت آکرشن کرتے ہیں۔ ہندو جاتی اس پر دھیان تک نہیں دیتی۔ امریکہ اور یوروپ کے دھنوان عیسائی لاکھوں روپیہ بھرتی ورش بھارت ورش کے عیسائی مشنریوں کو سہائتا کے روپ میں بھیجتے ہیں۔ لالچ اور پریم سے پرٹیکس اور اپرٹیکس کسی نہ کسی روپ سے اسنکھیہ ہندو بھارت ورش عیسائی بنائے جاتے ہیں۔ بھارت میں عیسائیوں کی سنکھیا بھارت ورش کی کیول چالیس لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ آج ایک کروڑ سے بھی ادھک معلوم ہے۔ پنڈت رگھونندن شرما نے لکھا ہے کہ ۱۸۶۰ء میں رابرٹ ڈی نوبلی پادری نے ایک دراوڑ پنڈت کو روپیہ دے کر برہمن اور بائیبل منتر ایک پستک سنسکرت میں لکھوائی۔ اس کا نام "یجروید" رکھا۔ اس کا فرنچ میں انوواد ہوا۔ اور بڑی دھوم دھام کے ساتھ پیرس کے پستکالیہ میں رکھا گیا۔ اس پر بڑے بڑے لیکھ نکلے۔ انت میں جب میکسمولر نے یہ کہہ دیا کہ پستک "یجروید" نہیں ہے۔ تو سب کھل گئی۔ اسی پرکار جب عیسائی پادریوں نے دیکھا۔ کہ ہندو لوگوں میں اپنشدوں کا بڑا سنمان ہے۔ تب وہ اپنشد کی رچنا کرنے لگے۔ "...रावा स्यामि" اس شرتی سے عیسیٰ مسیح کا اپدیش کرنے لگے۔ اسی اپدیش کو مدنظر رکھ کر سنسکرت میں بائیبل کو لکھا گیا ہے۔ اب تک بھاشاؤں میں بائیبل کا انوواد ہو چکا ہے۔ کیول بھارت ورش میں ۱۸۷۷۹ پادری پرچارک عیسائی دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ جن کے ستھانیہ سہائیوں کا چندہ ۱۸۵۳۰۷۶ روپیہ ہے۔ اور ان کی طرف سے ۱۴۳ اناتھالیہ کھلے ہوئے ہیں۔ بنگال کے سپرسدھ ودوان رسائن کے آچاریہ شری پرپھل چندر رائے نے "ہسٹری آف انڈین کیمسٹری" کے پریشٹھ میں لکھا ہے۔ کہ جب یوروپین ودوانوں کو یہ سویکار کرنا پڑتا ہے۔ کہ ودیا سمبندھی وشیوں میں بھارت ورش سب کا گورو ہے۔ اور یوروپ پر ان کی بھارت ورش کی پرتی ہے۔ تب ان کو بہت برا معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ بھارت کی شکشا پستکوں میں بہت کچھ الٹ پھیر کرنے کا پریتن کرتے ہیں۔

پرماتما کی اسیم کرپا سے بھگوان دیانند

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کیلئے اپیوگی پستکیں

برہتر بھارت (لیکھک: پنڈت چندر گپت ودیالنکار) سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح چین جاپان۔ جاوا کمبوڈیا ترکستان افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ قیمت مجلد پونے پانچ روپے (للعہ) بنا جلد چار روپے (للعہ)

آتم میمانسا (لیکھک: پروفیسر نندلال کھنہ) شردھا سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پشپ ہے۔ جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت وستار پوروک منوویگیانک اور ویگیانک ڈھنگ پر پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پستک ہے۔

ویدک وِنے (لیکھک: سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی) تین حصوں میں ہے جس میں چار چار ماس کیلئے ہر ایک دن کے لئے ایک ایک پیارا تھا ویاکھیا سمیت دی گئی ہے۔ اور ہر ماس کے لئے دیا یام ودھی بھی۔ اس کا گجراتی میں انوواد بھی ہو چکا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ (عہ)

دوسری کتابیں (۱) سندھیا رہسیہ ایک روپیہ (۲) سندھیا سمن ایک روپیہ (۳) ویدگیتانجلی عہ (۴) بھارت ورش کا اتہاس ۵ روپے ۸ر (۵) جل چکتسا وگیان عہ (۶) سوم سرووَر عہ (۷) سوامی شردھانند کے اپدیش ۸ نوٹتے عہ (۸) برہمچریہ سندیش عہ (۹) استریوں کی سنہیتی عہ (۱۰) شکھشا منووگیان پونے چار روپے (۱۱) گوروکل کا اتہاس ۴ر (۱۲) سنوپ نروان کلا تین روپے (۱۳) گوروکل ڈائری ۳ر (۱۴) کلیان مارگ کا پتھک عہ (۱۵) نروکت بھاشیہ ساڑھے سات روپے (۱۶) رشی دیانند کا پتر ویوہار ۱۲ر (۱۷) گیان پروبودھنکا دو حصے عہ

رعایت:۔ جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگوائیں گی۔ انہیں ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔

مینیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی (ضلع سہارنپور) یو۔ پی

آریہ سماج اور سنسکار

سنسکار کرنا آریوں کا پرم دھرم مانا گیا ... رشی دیانند جی مہاراج نے خود لکھا ہے ... کھش پراپت کرنے کے لئے آریوں ... سنسکار ضرور کرنے چاہئیں"۔ ... میں بدی دیکھا جائے۔ تو جو مدعا ... جی مہاراج کا ان شبدوں سے تھا۔ وہ ... جاتی نہیں سمجھے۔ جیسے گڑ گڑ کہنے سے ... میٹھا نہیں ہوتا۔ ایسے ہی بغیر مدعا سمجھے ... سنسکار کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ ... نے کئی آریہ گھروں میں دیکھا ہے۔ کہ ... لوگوں کے کہنے سننے سے سنسکار ... کرا لیتے ہیں۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ کہ ... کا فائدہ کیا ہے؟

اس دشہ کی ایک پستک میں نے ... راجپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی ... کی دوکان پر دیکھی۔ اس کا نام ... سنسکار ودھی یا سنسکار دپیکا ہے ... میں ہر ایک سنسکار کی اس پرکار ... بیانتھا ٹیکا ٹپنی کی گئی ہے۔ کہ ... سے معمولی گیان رکھنے والا بھی ... سنسکار کی فلاسفی تھا سنسکار ... کی ودھی سمجھ سکتا ہے۔

... ٹیکا مؤلفہ امر شہید شری سوامی ... دیانند جی نے کی تھی۔ اس میں سب ... بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس میں ... منتر بحروف سنسکرت اور نیچے ... منتر اردو زبان میں بھی لکھے گئے ... جہاں کئی لوگ سنسکاروں کے ... کئی پرکار کی شنکائیں پرگٹ کرتے ... وہاں ان کی بھی فٹ نوٹ دے ... کردی گئی ہے۔

... اس سے بہتر کتاب میں نے ... سنسکار ودھی پر نہیں ... قیمت بھی لاگت ماتر کے برابر ... ہے۔ جو کہ ایک روپیہ بارہ ... (۱۲؎) ہے۔

... امید کرتا ہوں۔ کہ مہاشہ ... راجپال اینڈ سنز اسی طرح اور ... اپیوگی ساہتیہ نکالتے رہیں۔

چونی لال آریہ لاہور

استری جگت

(گذشتہ سے آگے)

جاپان کی آدرش گرہستھی استریاں

جو گھر کا کام کاج کرنا اور پتی سیوا کو اپنا فرض اولین سمجھتی ہیں

موجودہ زمانے کی عورت ان باتوں کے برخلاف ہوتی ہے۔ وہ دل ہی دل میں کہتی ہے۔ کہ کیسا بیوقوف اور بے درد مرد ہے۔ آج کل مرد و عورت کے خیالات جذبات اور نقطۂ نظر کے درمیان ایک گہری خلیج حائل ہونے لگی ہے۔ یہی خاندانوں میں فساد کے بیج بوتی ہے۔

زمانہ حال کی عورت کی زبان شوہر کے بارے میں کھل گئی ہے۔ تحریکات خواتین کی رہنمائیں مردوں کے نقطۂ نظر تخیل اور جذبات کی تنقید بڑی بے دردی اور بیباکی سے کرنے لگی ہیں۔ مرد جب اعتراض کیا جاتا ہے۔ تو وہ معذرت پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے۔ کہ مجھے عورت سے ہمدردی ہے۔ مگر عورت کی سمجھ میں کس طرح آئے۔ جب وہ اس کے تخیل کے مطابق اپنی زبان سے اظہار نہ کرے۔

زمانہ قدیم کی عورت اپنے شوہر کی مخالفت سے اجتناب کرتی تھی۔ کیونکہ یہ بات عورت کے شایانِ شان نہیں۔ اور اس سے عورت خود ذلیل ہو جاتی ہے۔ لیکن آج کل کی عورت اس خیال سے کہ مرد میرا لحاظ کرے شکائتیں کرتی ہے۔ اظہار تاسف کرتی ہے مطالبات کرتی ہے۔ اور تمام باتوں کا برملا اعلان کرتی ہے۔ اس جدوجہد میں اسے ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی ہے۔ مگر کبھی کبھی اس کے دل میں شبہات وارد ہونے لگتے ہیں۔ کہ کیا جنگ کے بغیر مجھے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اکثر ہمدردی حاصل کرنے کی پرانی چال چلنے لگتی ہے۔ اس صورت میں اس کے مطالبات آہوں کی شکل اختیار کرنے لگتے ہیں۔

مسز جو ژکر یاگا دا مشہور سوشل کارکن فرماتی ہیں۔ کہ نوے فیصدی عورتیں شادی کے بعد ملازمہ کی سی زندگی بسر کرنے لگتی ہیں۔ کھانا پکانا پڑتا ہے۔ گھر کی صفائی انہیں کرنی پڑتی ہے۔ کپڑے انہیں دھونے پڑتے ہیں۔ اور صدہا کام جو نوکرانیاں انجام دیتی ہیں انہیں کرنے پڑتے ہیں۔ انہیں گھر کے دھندوں سے بالکل فرصت نہیں ملتی۔ کنواری لڑکیاں تو سینما جا سکتی ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً کسی ہوٹل یا ریسٹورنٹ میں چائے وغیرہ پی سکتی ہیں۔ لیکن شادی ہونے پر انہیں پرانے دستور کے مطابق شوہر کی موجودگی میں آزادی نصیب نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی شادی شدہ عورت کے لئے یہ نازیبا بات ہے۔ کہ وہ ایسے آدمی سے بات چیت کرے۔ جس سے اس کا شوہر ناواقف ہے۔ نوجوان شادی شدہ عورت کسی ہوٹل یا ریسٹورنٹ میں بے وقت کھانا کھاتی ہوئی پائی جاوے۔ تو لوگ انگلیاں اٹھاتے ہیں۔ کہ کیسی بیاہی عورت ہے۔ کہ بے وقت ریسٹورنٹ میں کھانا کھا رہی ہے۔ عورت کو اس امر کا بڑا تلخ احساس ہوتا ہے۔ کہ مجھ کو بالکل آزادی نصیب نہیں۔ وہ آزادی سے محروم ہوتی ہے۔ تو فکر و الم کا شکار ہو جاتی ہے۔ اور قبل از وقت بڑھاپا آن گھیرتا ہے۔ مردوں کو اس فن کا علم نہیں۔ کہ اپنی بیویوں کی جوانی کس طرح قائم رکھیں۔

اس کے جواب میں مسٹر مونونگے سابق ڈائرکٹر صیغہ امور سوشل ٹوکیو کہتے ہیں۔ کہ :-

"اگر عورت مشکلات و تکالیف کا مقابلہ کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ تو وہ ہرگز افکار سے مغلوب نہ ہوگی۔ جیسے اکثر کمزور خیال کی گھر والیاں ہو جاتی ہیں۔ عورت کو گھر کے معاملات کی نگرانی کرنی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے اس کو مرد کی سی آزادی نصیب نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ اپنے فرائض گھر میں خوبی سے انجام دے۔ تو اسے لازمی طور پر خوشی حاصل ہوگی۔ اور واجبی آزادی بھی نصیب ہو جائے گی"۔

مسز شیگیری کانیکو مشہور سفرجیٹ اور مصنفہ فرماتی ہیں:-

اگر مرد عورت کے احساسات کا ذرا زیادہ لحاظ کیا کرے۔ تو عورت کے دل میں اس کی ہمدردی کی قدر ہوگی۔ اور گھریلو زندگی خوشگوار ہو جائے گی"۔

مسٹر سرا ہونو مصنف اس کے جواب میں فرماتے ہیں۔ کہ :-

"گھر جانے پر میری بیوی اچھے کپڑے پہنے ہو۔ اور میری منتظر ہو تو میں اس کی پرستش کرنے لگوں۔ اور اپنے دل میں اقرار کر لوں۔ کہ بیوی ایک عجیب نعمت ہوتی ہے۔ مرد کو گھر کے باہر سخت مشققت کرنی پڑتی ہے۔ اور ایسی مشکلات، تکالیف کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جو عورت کے خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتیں۔ جب ان مشکل مرحلوں سے گذر کر وہ گھر واپس آتا ہے۔ تو بیوی کا اس سے یہ توقع رکھنا۔ کہ میری مزاج پرسی اور ناز برداری کی جائے بڑی زیادتی ہے۔ مشکل یہ ہے۔ کہ جب تک مرد اپنی ہمدردی اور محبت کا اظہار الفاظ میں نہ کرے۔ عورت یہ سمجھتی ہے۔ کہ شوہر کو میری پرواہ نہیں"۔

قومی زندگی میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ عورت مرد کے تعلقات میں بھی تیزی کے ساتھ تبدیلی ہو رہی ہے۔ بعض ایسے خیالات جو جاپانی مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے بارے میں اب ظاہر کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں صدیوں پہلے زبان پر آ چکے ہیں۔ اس دوران میں مغربی اقوام خانگی اور سوشل زندگی بسر کرنے کا فن اچھی طرح سیکھ چکی ہیں۔ اب خانگی کشیدگیاں پیدا ہونے پر اب آسانی سے ان کا حل سوچ نکالتی ہیں۔ جاپان میں مرد اور عورت میں موجودہ تناقضات اور کشیدگیاں پیدا ہوئے ابھی بارہ پندرہ برس ہوئے ہیں۔ اور کافی تجربہ حاصل نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ لوگ حل ڈھونڈتے رہ جاتے ہیں۔ بہرحال یہ ظاہر ہے کہ مرد کا رویہ مدافعانہ ہو گیا ہے۔ اور وہ اپنی طرزِ عمل کے لئے معذرت ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکال رہا ہے۔ عورت کا رویہ جارحانہ ہے۔ اور باہمی تعلقات میں حقوق کی دیرینہ تقسیم کا احساس کم ہو کر رہ گیا ہے۔

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیوبٹی رجسٹرڈ صرف سولہ دن کے اندر رنا مردانہ اور نامردی کے علاوہ ان انسانوں کے لئے جو قطعی نامرد بیکار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک دو روپے (۲ر) محصول ڈاک سات آنے (۷ر)

کام دیو تیل رجسٹرڈ بغیر پھوڑا پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں ٹھیک کرتا ہے لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک ۷ر

رتی بھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوت باہ و امساک کیلئے دنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں۔ قیمت بیس ۲۰ گولیاں ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک سات آنے (۷ر)

ملنے کا پتہ

مینیجر اوشدھ بھنڈار فیروزپور شہر

Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج نکیریال

کا ۱۵ واں سالانہ چناؤ

میں لالہ وشولیشر ناتھ پردھان - لالہ گھنیا لال اُپ پردھان - کدار ناتھ منتری - بلبیر سنگھ اُپ منتری - خوشی رام خزانچی اور لالہ فیرائتی رام لائبریرین چنے گئے + (منتری)

آریہ سماج منٹگمری

کا ۴۴ واں سالانہ جلسہ

۲۶ سے ۲۹-اپریل تک ہوگا۔ یجروید دارا بر ہد ہون یگیہ ہوگا - ۲۶- کو نگر کیرتن کا جلوس نکلے گا - ۲۷ کو ہندی سمیلن ہوگا + (منتری)

ایک گاؤں کی شدھی

موضع دلیپانڈی

(سنٹرل انڈیا) کے شدھ ہونے کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی۔ لیکن عیسائی پادریوں نے موقعہ پر پہنچ کر طرح طرح کے پرلوبھن دے کر شدھی کو روک لیا - مگر ساولشن مشن کے ورکروں کی مسلسل کوششوں سے دو سو عیسائی جیبوں کو شدھ کر لیا گیا - امید کی جاتی ہے - کہ مشن کو اس کام میں بہت سپھلتا ملے گی + (دلیپ چند ایم-اے)

گوروکل جہلم

کا ساتواں جلسہ ۲ سے ۱۴ اپریل تک منایا گیا۔

پرسدھ ودوان سوامی ودیانند جی - آچاریہ مکتی رام جی - مہاشہ مہری رام جی بان پرستھی - سوامی سدانند جی اجیت سنگھ جی ستیارتھی - پنڈت گورودت سدھانت النکار شامل ہوئے۔ مہاشہ آسانند - مہاشہ بنج لال کے بھجن ہوئے - لاٹھی اور لیزم کے کھیل ہوئے - گیارہ برہمچاری داخل کئے گئے۔ اپیل پر سات سو روپیہ بھول رنڈی میں اور سات سو روپیہ اُنتو میں - کل چودہ سو روپئے جمع ہوئے + (ادھشٹاتا)

شوک پرستاؤ

آریہ بان پرستھ آشرم جوالاپور نے سوامی ابھے آنند جی کی مرتیو پر جو ۱۷ - اپریل کو ہوئی -

ایک شوک پرستاؤ کے ذریعہ سورگیہ کے پرتی شردھا کا پرکاش کیا گیا + (پیارے لال)

آریہ سماج ننکانہ صاحب

۱۲-۴-۵۰ کو ستھاپنا دوس منایا گیا۔ مہاشہ ہربنس لال کے بھجن اور لالہ لکھمیداس کا دیا کھیان ہوا - رات کو جلسہ مہاشہ ہربنس لال کی صدارت میں ہوا - پرکاش سنگھ - بھگت سنگھ اور دشنش کمار کے بھجن ہوئے - مہاشہ روشن لال - مہاشہ ہربنس سنگھ اور مہاشہ لکھمیداس کے دیا کھیان ہوئے + (منتری)

ہندی ساہتیہ سمیلن پریاگ

ہندی کی سب پرکار کی پستکوں کا ایک سنگرہالیہ بنا رہی ہے - اس لئے مصنفوں

اور پرکاشکوں کو چاہیئے - کہ اپنی پستکیں بھیج دیں - ستیارتھ پرکاش کے ایڈیشنوں کی بھی ایک ایک کاپی درکار ہے - سوامی دیانند کے ہست لکھت کاغذ بھی درکار ہیں + (ستیہ پرکاش ڈی-ایس-سی)

آریہ کمار پریشد

کی انترنگ سبھا ۳۱ مارچ کو دیوان ہال دہلی میں پروفیسر شدھا کر کی صدارت میں ہوئی - جس میں ۲۶ ویں آریہ کمار سمیلن کی تاریخیں ۴ - ۵ - مئی نشچت ہوئیں - چناؤ میں کاریہ کرتا پردھان - منتری نانو رام اور کشوری لال جی منتری چنے گئے۔ سمیلن اندور میں ہوگا + (منتری)

آریہ سماج مانو ماجرہ

کا پہلا سالانہ جلسہ ۸ سے ۱۰-اپریل تک بڑی دھوم دھام سے منایا

"پرکاش" کے خریداروں کیلئے رعایتی اعلان

ایک روپیہ کی کتابیں مفت نیچے لکھی سولہ پستکوں میں سے اپنے لپسند کی ایک روپیہ کی پستکیں "پرکاش" کا ہر نیا گراہک "پرکاش" کا سالانہ چندہ بھیجکر بالکل مفت منگوا سکتا ہے - پرانے خریدار جن کا سالانہ چندہ ختم ہونے والا ہے - وہ دو سال کا چندہ پیشگی بھیجکر اس رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں - پرانے خریداروں کو نصف قیمت پر - لیکن جو ایسا نہیں کرنا چاہتے - انہیں تمام کتابیں جو وہ منگوانا چاہیں نصف قیمت پر دی جاویں گی - کتب مندرجہ ذیل ہیں :- **گیتا گان** - جو گیتا کا شلوک وار دوہوں میں مکمل ترجمہ ہے - خوبی یہ ہے کہ ایک ایک شلوک کا انوواد ایک ایک دوہے میں دیا گیا ہے - گیتا کے سوادھیائے کا لطف لینا ہو تو گیتا گان کا سؤ سہت پاٹھ کیجئے - سرل سرس اور مدھر دوہے پڑھ کر آنند آجاتا ہے - گھر گھر اس پستک کا سوادھیائے ہوتا ہے - مہاتما گاندھی تک نے تعریف کی ہے - اخباروں اور ودوانوں نے متفقہ طور پر اس کی سراہنا کی ہے - ۱۱۲ صفحات بڑھیا کاغذ - اعلیٰ چھپائی - منوہر جلد - موٹا ٹائپ قیمت ہندی ۸ر - اردو ۶ر + **رشی گان** دیانند کی ۲۳ ادھیائوں اور ۲۶۹ دوہوں میں مکمل جیونی ہے - یہ وہی کتاب ہے جس کے کچھ ادھیائے سن کر سورگیہ آچاریہ رام دیو جی جھوم اُٹھے تھے اور استریوں کے لئے اس پستک کی ادھک سے ادھک پرچار کی اچھا پرگٹ کی تھی ہندی ۴ر اردو ۴ر **ہنسنی رامائن** - بالمیکی رامائن کا دوہوں میں سار - بچوں و استریوں کیلئے اتی اُتم چیز - قیمت ہندی ایک آنہ - اردو دو پیسے - **اُپنشد گان** (پہلا حصہ) ایشا واسیہ اُپنشد کا شلوک وار دوہوں میں مکمل ترجمہ - پربھو بھگتی کے رس میں ڈوبے ہوئے مدھر اور سرل دوہوں کا گا کر لطف لیجئے ہندی ۳ر - اردو ۲ر - **سندھیا گان** - سندھیا کے منتروں کا ارتھ عام طور پر نہ سمجھ سکنے سے سندھیا میں من نہیں لگتا - اس میں منتر کے نیچے ارتھ ایک ایک دوہے میں دے دیا گیا ہے - منتروں کیا تھ دوہے یاد کر لیجئے - اور سندھیا کرتے سمے من میں دوہوں کو گائیے - کچھ ہی دنوں بعد من نہ لگنے کی شکایت دور ہو جائیگی اور سندھیا میں بڑا آنند آنے لگیگا - پرچار کے لئے بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹ رہے ہیں - ہندی ایک پیسہ اردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ محصولڈاک ۸ر + **دیگر پستکیں** آریہ سماج کیا ہے ۴ر - ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر پوران پول پرکاش ۸ر - مورتی پوجا کی حقیقت ۴ر - اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ر - جین مت درپن ۸ر - آنند پنتھ ۴ر پریم مرلی ۸ر - راز مسرت ۸ر - شعل ہدایت ۲ر - جام محبت ۳ر +

مینیجر "پرکاش" لاہور

ضرورت ہے

آریہ کنیا پاٹھ شالہ مورنڈہ کیلئے دو ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے - سینئر ٹرینڈ اور جونیئر ٹرینڈ آریہ خیالات کی اور تجربہ رکھنے والی ہوں - ضرور لکھیں اپنی درخواست میں اپنا تجربہ - عمر - خیالات اور کم از کم کیا تنخواہ لیں گی تحریر کر کے منتری آریہ سماج مورنڈہ کے نام بلد ارسال کریں +

بذریعہ منتری آریہ سماج مورنڈہ ضلع انبالہ

گیا - پنڈت سمر سنگھ - پنڈت کھیم چند ... موہن لال - مہاشہ سالگرام اور مہاشہ ... نارائن کے دیا کھیان اور بھجن ہوئے ... روپے وید پرچار کے لئے دئے گئے + (کرشن چند منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۱۴-۴-۵۰ کے ست سنگ میں ... پریم ندھی کا دیا کھیان ہوا - اور مہاشہ ... رام کبیر پنتھی کی شدھی کی گئی + ۱۷-اپریل کے ست سنگ میں سوامی ... کا دیا کھیان ہوا - پاکستانی سکیم کی مذمت کی گئی + (منتری)

آریہ سماج جام پور

آریہ ویر دل ... لالہ ... کی ادھیکشتا میں پرسنسیہ کاریہ کر رہا ... بیساکھی کے دن ۶ مونڈن اور ۳ یگیوپویت سنسکار ہوئے + ۱۳-۴-۵۰ کو ستھاپنا دوس منایا گیا مہاشہ گنیش دت کا دیا کھیان ہوا - لالہ ... رام نے اپنی پتری کے وواہ پر ۱۴ روپے سماج کو دان دئے - ۱۴-۴-۵۰ کے ست سنگ میں مہاشہ گنیش دت کا دیا کھیان ... رتن کا سورگ ... وشہ پر ہوا + (منتری)

آریہ سماج چونیاں

سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-مئی کو ہوگا - ایک آریہ کانفرنس بھی ہوگی - مہاشہ کندن لال اُپ لتھ دوارا کتھا کر رہے ہیں - بھگت دیوی دیال اور مہاشہ لیتپال کے بھجن ہو رہے + ۳-۴-۵۰ کو آریہ سماج کا ستھاپنا دوس منایا گیا - مہاشہ کندن لال کا لیکچر ہوا ... ۱۴-۴-۵۰ کو مہاشہ ہیرا لال کے پتا ... دیہانت ہو گیا - انتیشٹھی سنسکار لالہ ... لال جی نے کرایا + (گردھاری لال منتری)

تپدق

کا نسخہ وید بھگوان میں

برسوں کے سوادھیائے اور ریسرچ کا پھل

مکمل علاج پچیس ۲۵ روپیہ ایک ... کی دوائی دس روپیہ

"تپ دق" کے واحد مشہور عالم وئید و ویدک ریسرچ سکالر

آتمانند - کوٹھی نمبر ۱۸ فیروز پور روڈ لاہور

...ٹیٹ آریہ کانفرنس لبتی

...یالہ کو مہاشہ کرشن جی کا جو ... اپریل کو مہاشہ کرشن جی کا جو منتخب تھے۔ سرہند سٹیشن کے صدر ... استقبال کیا گیا۔ سٹیشن پہ آپ ... نے ایک ... تقریر کی۔ لبتی ریلوے سٹیشن ... آپ کا شاندار پرتپاک سواگت کیا گیا۔ ... نکالا گیا۔ جس میں چھ ہزار کے قریب ... شامل ہوئے۔ ۱ ۲/۱ بجے کانفرنس ... شروع ہوا۔ جس میں دو سو کے ... ڈیلیگیٹ شامل ہوئے۔ جس میں ... ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ... کے ذریعہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ سے ... اور جلوسوں پہ لگی پابندیوں کے منسوخ ... کی درخواست کی گئی۔ اور مطالبہ ... دھارمک سوسائٹیوں کو رجسٹرڈ ... کی پابندی ہٹا دی جائے۔ مطالبہ ... کیلئے "پٹیالہ ڈے" منانے کی ... منظور ہوئی ہے۔ ایک اور پرستاؤ ... مہاراجہ صاحب سے استدعا کی ... کہ پبلک کنوؤں اور تالابوں سے ... کو پانی لینے کی اجازت دی جائے۔ ... پولیس اور فوج میں بھرتی کیا جائے۔ ... پرستاؤ کے ذریعہ ہندوؤں کیلئے ... قرار دئے جانے کی درخواست ... مسٹر جناح کی پاکستانی سکیم ... کی گئی۔ مہاشہ کرشن امر رہیں ... دھرم کی جے" کے نعروں کے ... کانفرنس سماپت ہوئی۔

...سنگھٹن کانفرنس لدھیانہ

... اپریل کو ہندو سنگھٹن کانفرنس ... کی صدارت کرنے کیلئے مہاشہ کرشن ... لاہور سے لدھیانہ کے ... جلسہ پہ تشریف لائے۔ سٹیشن پہ ... کیا گیا۔ شام کے چار بجے کانفرنس ... اور منتر ا ستھ ہی تے اُپدیشی کے ... کا ایک عالمانہ اور پُر اثر لیکچر ... میں آپ نے پاکستانی سکیم کی ... کی۔ اور ہندو سنگھٹن پر زور ...

آریہ سماج نروانہ کا جلسہ

... نروانہ کا سالانہ جلسہ ۱۳ سے ... بڑی دھوم دھام سے منایا ... کا جلوس ۱۳-اپریل کو نکالا۔

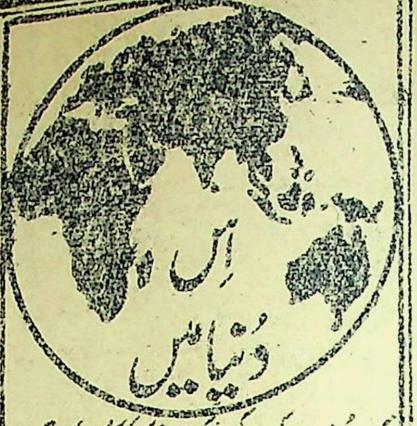

کیوں پوڑا ہے؟ کس میں کیا کمی نہیں؟ کر تم کچھ جانتے کیونکر نہیں ... نہیں مانتے کہ بہشت نامہ خاندانہ اور ہدایت نامہ بیوی کے مطالعہ سے مرد اور عورتیں اپنی معلومات میں بیحد اضافہ کر کے اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ سُکھی بنا لیں گے۔
سب کتب فروش اور پبلک سٹال پہ بکتے ہیں۔
مُصنف۔ کویراج ہرنام داس بی اے۔ لوہاری گیٹ۔ لاہور

اس اُتسو میں پنڈت سومدت۔ لالہ سنت لال۔ پروفیسر گیان چند۔ پنڈت مہیشور دید۔ پنڈت اندر جیت۔ پنڈت چندر بھانو۔ سوامی سُدرانند۔ سوامی کیولانند۔ سوامی بے دھڑک جی سکھے مہاتما گیان اور مہاشہ بلبیر سنگھ و مہاشہ کرشن چند کے بھجن ہوئے۔ پروفیسر گیان چند نے آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی نئی بلڈنگ کا م...

چکر سنسار

ناروے میں خون ریز جنگ۔ لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد۔ کانگریس کا آزادی کامل کا مطالبہ نامنظور۔ پاکستانی سکیم بھی ردّ کر دی گئی۔ دلچسپ و دلنشیں جنگ کی خبریں

— ناروے میں چار محاذوں پر جنگ شروع ہو گئی ہے۔ جرمن اور اتحادی فوجوں میں صرف دو سو گز کا فاصلہ رہ گیا ہے۔ ٹرانڈہیم کے جنوب میں ملہوس کے مقام پر بلجیم کے علاقہ میں فرانسیسی اور جرمن جہازوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔

— نازیوں کی آنکھیں ریاستہائے بلقان پر ہیں۔

— جرمنی سویڈن پہ حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

— جرمنی کے ۲۴ اور برطانیہ کے ۱۸ جہاز غرق ہو چکے ہیں۔

— خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے مہاتما گاندھی اور دوسرے لیڈروں کو ملاقات کی پھر دعوت دیں گے۔

— ۲۱-اپریل کو لکھنؤ میں مدح صحابہ کے جلوس کے سلسلہ میں شدید فساد ہو گیا۔ پولیس کو دوبارہ گولی چلانی پڑی۔ چار اشخاص ہلاک اور پچاس مجروح ہوئے۔ جلوس میں ستر ہزار سنی شامل تھے۔ دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر نافذ ہے۔

— ریاست حیدر آباد نے شولا پور سے نکلنے والے "پربھرتی" اخبار کی تین سو ساٹھ کاپیاں ضبط کر کے ایجنٹ سے دو سو روپیہ کی ضمانت لی ہے۔ نیز جیل کہانی۔ شہیدوں کا بلیدان وغیرہ کتابیں ضبط کر لی گئی ہیں۔

— پنجاب اسمبلی کے ایک درجن ممبر سرگرم ستیاگرہی بن گئے ہیں۔

— امرت سر میونسپلٹی کے ہریجن عورتوں کو ملازمت سے برخاست کر دینے کے خلاف ہریجنوں نے ستیاگرہ شروع کر رکھا ہے۔

— ۲۴-اپریل کو انار کلی میں مظاہرہ کرنے پر ۹ خاکسار گرفتار کر لئے گئے۔ ۲۳-اپریل کی شام کو اونچی مسجد سے چھ خاکسار عورتوں نے بیلچوں سے مسلح ہو کر مظاہرہ کیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دراصل مردوں نے ہی برقعے پہن رکھے تھے۔

— جرمن فوجیں بذریعہ ہوائی جہاز سویڈن میں اُتر رہی ہیں۔

— چینیوں کے ایک بارود خانہ کو آگ لگ جانے سے ۲۹ چینی ہلاک ہو گئے ہیں۔

— ۲۰-اپریل کو رنگون (برما) میں فساد ہو جانے سے ۴ ہلاک اور ۱۲۹ اشخاص مجروح ہوئے۔ تین سو گرفتار کر لئے گئے۔

— پنجاب اسمبلی میں فیکٹری بل پیش ہے۔ اس کی رو سے بلا اجازت سرکار کارخانہ کھولنے والے کو ایک سال قید اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ ہوگا۔

عالمگیر اتحاد کا بنیادی پتھر

وید اور قرآن

از شری مہاشہ لکھشمن جی آریہ اپدیشک

یہ نادر تصنیف کیا ہے؟ خزانۂ غیب کے قیمتی جواہرات کا انبار یا بحر علم الٰہی میں غوطے لگا کر نکالے گئے آبدار موتیوں کا ہار۔

ہر دو کتب مقدسہ کی مطابقت۔ ویدک دھرم اور دین اسلام کی مماثلت۔ مہرشی دیانند اور حضرت محمدؐ صاحب کا مطلوبہ اتحاد عالمگیر اور قرآن مجید اور آنحضرت کے اصل مدعا کے ترجمان سب سے پہلے صحیح تفسیر پیش کر کے مصنف نے ہندو مسلم جنگ کا خاتمہ ہی نہیں کیا۔ کل انسانی جماعت کی فطرتی یگانگت کا رخ بھی پیش کر دیا ہے۔ طباعت کا کام ۷-اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے ۳۰×۲۰/۸ کے اوسطاً سو صفحہ ماہوار شروع ہو گیا ہے۔ قیمت سالانہ ۵ روپے۔ خاص معاونین سے دس روپے۔ ہندو مسلمان اتحاد و امن کے حامی انسان۔ کانگریس اور سرکاری افسران۔ غرضیکہ جملہ محب وطن و حق پسند احباب گذشتہ پچاس سالہ جدوجہد کی ناکامی سے سبق لیں۔ اور لفظی چیچڑ منتر یا مصنوعی سمجھوتہ وغیرہ کی بجائے اتحاد کے اس قدرتی نسخۂ اکسیر کو آزمائیں۔ تو دونوں کے متحد ہونے سے سب مشکلیں کافور ہو سکتی ہیں۔ پس جلد از جلد اس تحفہ کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے آرڈر معہ چندہ ارسال فرمائیے۔ اور اس طباعت و اشاعت کے مبارک ترین کام میں دلی تعاون سے ہمارا حوصلہ بڑھائیے۔

نوٹ: ٹھاکر شام پال سنگھ وسپیڈینٹ آریہ سماج سوہن گنج سبزی منڈی منیجر سلسلہ اتحاد عالمگیر دہلی

ماسٹر لکھشمن آریہ اپدیشک۔ دیانند پرسنتکالیہ۔ لاہور

جلد خریدار بنیئے

"ہندی پرکاش" ماہوار جلد نکلیگا
سمپادکہ:۔ شکنتلا دیوی ہندی پربھاکر
دو روپیہ (عہ) سالانہ چندہ بھیجکر جلد خریدار بن جائیے۔ "ہندی پرکاش" اعلےٰ پایہ کے استری اُپیوگی لیکھوں۔ کوتاؤں اور چیزوں کا شاندار سنگرہ ہوگا۔ نمونہ مفت منگوائیں۔ منیجر ہندی پرکاش لاہور

...مینٹ برطانیہ نے کانگریس کے آزادی کامل کے مطالبہ کو نامنظور کر دیا ہے۔ نیز مسٹر جناح کی "پاکستانی سکیم" کو بھی رد کر دیا گیا ہے۔

Digitized by eGangotri

"پرکاش" کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے کیلئے

بقیہ صفحہ ۷

آپ بھی اپنے کرتویہ کا پالن کیجئے +

سنہری فہرست

"رعائتی چندہ فنڈ"

(۱) لالہ مکند لال ڈیبیں لاڈوہ دو روپے۔ (چودھری امر سنگھ جی دو بیہ جاٹ ہائی سکول رہتک کے نام نصف چندہ پر اخبار جاری کر دیا گیا ہے۔)

(۲) مسٹر ایم۔ بی شودن پریمیرا ار بقیہ چھ روپے +

(۳) بابو آسا رام جی اندر سیبر مصر کوٹ دو روپیہ (وعدہ) چندہ کے ساتھ بھیجیں گے۔ آپ کا شبھ نام سنہری فہرست میں جلد آنا چاہیئے +

ایک پرنم اور دھرمی اپیل

بقیہ صـ

سی رقم اپنے اقرابات میں سے بچا کر ایک ایسے بھائی کے لئے دان کر دے۔ جو "پرکاش" کا مطالعہ تو کرنا چاہتے ہیں۔ مگر پورا چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ میرے خیال میں آریہ بھائیوں کا ایسا کرنا آریہ سماج کے پرچار کا ایک ذریعہ بن سکتا ہے۔ سنہری فہرست میں اپنا نام درج کرائیں۔ سیوک رعائتی چندہ فنڈ میں دو روپیہ پہلے ارسال کر چکا ہے۔ امید ہے۔ کہ کسی مستحق صاحب کے نام اخبار جاری ہو چکا ہوگا۔ میں آئندہ اپنا سالانہ چندہ بجائے چار روپیہ کے چھ روپیہ ارسال کیا کروں گا۔ گویا ہر سال ایک نیا خریدار بنایا کروں گا۔ منتی جی سے پرارتھنا ہے۔ کہ میرا نام درج فرما دیں۔ بجائے چار روپیہ کے چھ روپیہ کا وی پی کیا کریں۔ اور سنہری فہرست میں جو صاحب امداد کریں۔ ان کے نام کے ساتھ ان کی دان کی رقم اور جس مہاشہ کے نام رعائتی چندہ پر اخبار جاری کیا گیا ہو معہ نام اور پتہ کے درج ہونا چاہیئے +

ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں

بقیہ صفحہ ۱۰

نے اس قوم کی ڈوبتی ہوئی نیا کو بچانے کا مارگ سمجھایا۔ انہوں نے آریوں میں ان کی سبھیتا۔ ودیا۔ سنسکار۔ دھرم۔ اور سار وبھوم ویدک دھرم پرچار کے منتر پھونکے +

انہوں نے ہی پراچین آریوں کا پراچین گورب اور مہتتا پر کاشت کرایا۔ ویدوں کی شکشا اور پراچین اتہاس کو ہندوستان پر دوک بنایا۔ جس سے پادری لوگ کچھ گھبرائے۔ ہندی بھارت ورش اپنی سنتان کو پشچم کی جھینکر سبھیتا اور شکشا سے سدا کھنڈت رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے نو یووکوں کو رشی مہرشیوں کے درشن کرائیں ہم ہیر بیہو سادگی۔ آتم سنیم۔ لوک سیوا اور سود لیشی اور راگ کا پاٹھ پڑھائیں۔ اسی میں آریہ جاتی اور بھارت کا کلیان ہے +

اُتسووں کے پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت

بقیہ صـ ۱۰

سب کو بدی ایک استھان پر دیکھنا ہو۔ تو آریہ سماج کے وارشک اُتسو میں دیکھا جا سکتا ہے"۔

سوامی جی نے ستیہ بات پر گٹ کی ہے۔ دانتو میں آج کل آریہ سماجیں رونق بڑھانے کے لئے زیادہ اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کو جلسہ پر بُلاتی ہیں۔ کئی آریہ سماجیں کسی دوسری سماج کے جلسہ پر چار ک کے نہ آسکنے پر اُتسو بھی ستھگت کر دیتی ہیں۔ کیونکہ جلسہ کی رونق میں فرق پڑ جاتا ہے +

آج کل سالانہ جلسوں کا اجیپرائے سبھاسدوں کی سنکھیا بڑھانا اور آریہ سماجیں سہائتا کرنا نہیں ہے۔ چونکہ جلسے رونق بڑھانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے جلسہ کے بعد اس کا کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ ہاں آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو کچھ دھن اوشیہ مل جاتا ہے۔ پرنتو جلسہ کے بعد کسی اُپدیشک کے درشن نہیں ہوتے۔ سوامی جی یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو بھی کسی آریہ سماج کے جلسہ پر دو اُپدیشکوں اور ایک بھجنیک سے زیادہ پرچارک نہیں بھیجنے چاہئیں۔ سوامی جی کا وچار بڑا اُتم ہے۔ آج اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماجیں زیادہ اُپدیشکوں کو جلسوں پر بلانے میں اپنی سپھلتا نہ سمجھیں۔ بلکہ لوگوں کو آریہ سماج کے نئے سبھاسد بنانے میں اُتسو کی سپھلتا کا راز سمجھیں۔ اُتسووں پر زیادہ سے زیادہ دو اُپدیشک اور دو بھجنیک بلائے جائیں۔ دن دو اتنی ہی زیادہ سے زیادہ تین لیکچر ہوں۔ تاکہ لوگ لیکچروں کو سن کر اُکتانے کی بجائے اُپدیشوں کو جیون میں دھارن کر سکیں۔ ان حالات میں ہماری سبھائیں بھی جلسے جگانے کی بجائے اُتسووں پر پرچار کرانے کا اچھا پربندھ کر سکیں گی۔ اُتسووں پر تھوڑے پرچارک منگوانے سے کارن آریہ پرتی ندھی سبھائیں سال بھر پرچار کا پربندھ بھی کر سکیں گی۔ آریہ سماجوں کو اپنے سالانہ جلسوں کو وارشک ستسنگوں کا روپ دینے کا یتن کرنا چاہیئے +

مردم شماری میں ہندو لکھانا چاہیئے یا آریہ

بقیہ صفحہ ۹

کو سنگھبھری نیا گئے ہو گیا ہے۔ یہ نشچت ہے +

اب میں کہوں گا۔ کہ یدی آپ رشی کی بات ماننا اُچت سمجھتے ہیں۔ تو آج ہی سے ہندو کہلانا چھوڑ دیجئے۔ بُرا نہ ماننا تو دُور رہا۔ کنتو اتنا ہی نہیں۔ میں تو آپ سے یہ کہوں گا۔ کہ آپ بدھی اور ترک سے بھی کام لیں۔ اور اندھ وشواس نہ کریں +

دیکھیئے آپ یہ تو مانتے ہی ہوں گے۔ کہ ہمارے پراچین گرنتھوں میں ہمارے لئے "ہندو" شبد کا پریوگ کہیں نہیں ہے۔ کنتو آریہ شبد کا ہی پریوگ ہوا ہے۔ یدی ہم پر مان بھی لیں کہ ہندو وہ اشد نہیں ہے۔ جو رشی نے کہا۔ انیہ دلیشی واسیوں نے ہمیں دیا ستھا۔ کیسے درشٹی کون سے دیا کہ پراپیہ "ہندوستان" کا ہے؟ تو بھی کیا ہمارے پوروجوں نے کوئی نام نہیں دیا۔ جو ہم دوسروں کے نام کو مانیں۔ اور وہ بھی انیہ دھرمیوں کا دیا ہوا ہے۔ کیا ہمارا اپنا سوابھیمان ہے؟

ہاں ایک بات اور ہے کہ منتروں میں جہاں ترپت سندھو سندھون" پاٹھ آیا ہے۔ کئی "سندھو" شبدوں کا پریوگ ہمارے دیش و ہمارے نام کے ارتھ میں جالاک لوگ اپنے مطلب کی خاطر دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں۔ اور یہ سدھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ویدوں میں آئے "سندھو" سے مراد "ہندو" سے ہے۔ یہ تو بہت ہے +

ایک اُداہرن منتیارتھ پرکاش دے کر سمجھانے کا ایک اور یتن کہ کیوں (آریہ سماجیوں) ہی نہیں اپنے کو ہندو کہلانے والے ہر ایک پُرش کو آریہ کہلانا ہی اُچت ہے۔ اور سنگھٹھن کا بھی اتی اُتم ہے۔ کیونکہ جو ہمارا سب کا ایک نام ہے۔ اسی نام سے ہم سب ایک ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں +

رشی دیانند ستیارتھ پرکاش کے اشٹم سمولاس کے انتم بھاگ میں پرشن کا اُتر دیتے ہوئے کہ آریہ ایران سے آئے ہیں۔ اور یہاں کے جنگلیوں کو پراست کر کے راجیہ کیا۔ ایسا دیکھتے ہیں۔ کہ:- "کسی سنسکرت گرنتھ میں وا اتہاس میں نہیں لکھا۔ کہ آریہ لوگ ایران سے آئے۔ اور یہاں کے جنگلیوں سے لڑ کر اس دیش کے راجہ ہوئے"۔

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کی ضروریات

اس اناتھالیہ میں تقریباً دو صد لڑکے لڑکیاں ہیں۔ جن کے پالن پوشن و تعلیم کا [انتظام] کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے نہ صرف گھی۔ آٹا۔ دال وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے موسم گرما کیلئے کپڑوں اور رضائیوں کیلئے ایک روئی گرہ جس کے خرچ کا اندازہ (۶۰۰) تخمینگ چھ صد روپیہ لگایا گیا ہے کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں سے ہماری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس بارے میں ہماری سہائتا فرماویں۔ جو بڑے شکریہ کے ساتھ قبول [کی جاوے] گی +

نویدک:- لبھو رام آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

ہم نیکھ مانیہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس لئے جو کچھ دید آدی شاستروں میں دیو سنگراد اتہاس لکھے ہیں۔ اسی کا مانیہ کرنا بھدر پرشوں کا کام ہے۔" (ستیارتھ پرکاش آٹھواں سمولاس پرشٹھ ۱۸۰)

آملہ ایک ایسا پھل ہے۔ جو سستا اور بہت مفید پھل ہے۔ جس کے گنوں سے بھارتیہ بہت کچھ پرچت ہیں۔ سواستھ کی درشٹی سے یہ سب پھلوں سے ادھک اُپیوگی مانا گیا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ پراچین دگیانکوں نے اسے امرت پھل کی سنگیا دی ہے ✚

اس کے سیون سے روگ کھشتا (روگ ناشک شکتی) بلوتی ہو جاتی ہے۔ یہ ایک روگوں کو جو جیون شکتی "بی" اور "سی" وٹمین کے ابھاو سے شریر میں ہو جاتی ہے۔ نشٹ کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں جیون شکتی وٹمین بی اور سی پریاپت ماترا میں رہتی ہے۔ آملے کے وٹامنز میں انیہ پھلوں کی اپیکشا ایک وششتا یہ ادھک ہوتی ہے۔ کہ اس کے وٹامنز اُتنے ہی تاپ سے نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اس کے اتیرکت آملے میں سیجی - ٹماٹر کے وٹامن تھوڑی بہت ماترا میں پائے جاتے ہیں۔ کنتو جیسا کہ اوپر لکھ چکے ہیں۔ اس میں وٹامن "بی" اور سب سے ادھک "سی" کی بہتات ہوتی ہے۔ اس میں سی وٹامن تو اتنا ادھک ہوتا ہے۔ کہ اس کے لئے کوئی بھی پھل اس کی سمانتا نہیں کر سکتا ✚

بھاؤ پرکاش جو کہ بھارتیہ چکتسا وگیان کا ایک پرمانک گرنتھ ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

سواستھ آملہ کے فوائد رکھشا

کہ آملہ رکت۔ پت۔ پرمیہہ۔ ترشنا۔ داہ۔ وَمن۔ ورن۔ اتی سار۔ رکت سراد۔ شُول۔ ہِردروگ۔ آنترک دکھتی آدی روگوں کو نشٹ کرنے والا۔ تتھا پربھا۔ کانتی۔ میدھا۔ شکر ویریہ۔ مدھک اور تنی دوش جنت بھرم وسا بنی ہے۔ مہرشی چرک آچاریہ نے تو دیہ ستھا پک (جیون شکتی کارک) انیہ اوشدھیوں میں آملہ کو ہی پردھان مانا ہے اس کا پرتیکش پرمان یہی ہے۔ کہ "چیون پراش" جسے چیون رشی نے سیون کر کے پُورن یووَن پراپت کیا تھا۔ اس چیون پراش کا سرو سریشٹھ اُپادان آملہ ہی ہے۔ اس سے یہ سدھ ہوتا ہے۔ کہ آملہ نہ صرف روگ ناشک اپیتو روگ نِوارک ہی ہے۔ اپتو دیہ ستھاپک (جیون شکتی کارک) بھی ہے۔ آملہ اپنی کھٹائی سے وائیو کو۔ مٹھاس اور شیتلتا سے پت کو۔ کسیلے پن سے کف کو شمن کرتا ہے۔ اس لئے اسے تری دوش ناشک اور سدا پتھیہ مانا ہے ✚

آملہ کے چورن کو ۲۱ بار آملے کے ہی رس سے بھاونا دیں۔ اور چھایا میں سکھائیں۔ اس میں اشٹم انش بھاگ پیپل اور چوتھائی بھاگ دانے دار شویت کھانڈ ملا کر مٹی کے گھڑے میں ڈال کر ورشا کے پرارمبھ میں دھانیہ راشی میں یا راکھ کے ڈھیر میں رکھ دیں۔ ورشا کی سماپتی پر اس کا سیون کریں ✚

انوپان:۔ گائے کا دودھ۔

ماترا:۔ تین سے چھ ماشہ تک۔

اس کے سیون سے روپ ورن۔ کانتی میدھا بُدھی سمرتی۔ بل۔ ویریہ اور آیو کی بردھی ہوتی ہے۔ تتھا ویریہ سمبندھی سمست روگ نشٹ ہوتے ہیں ✚

پریوگ کی وِدھی:۔

آملہ کا رس اڑھائی تولہ۔ ادرکچی ہلدی کا رس اڑھائی تولہ دونو کو ملا کر پینے سے بھی پرمیہہ نشٹ ہوتا ہے۔ اڑھائی تولہ آملے کے رس میں شویت دُرہا کا رس اور اور ایک ماشہ شویت چندن کا جلا ہوا برادہ ملا کر پینے سے رکت پت نشٹ ہوتا ہے ✚

اڑھائی تولے آملے کے رس میں چھ ماشہ مصری ملا کر تتھا دو ماشے کپور کچری کا چورن ملا کر پینے سے پت روگ نشٹ ہوتا ہے ✚

اڑھائی تولہ آملے کے رس میں دو ماشہ بیج کا چورن ملا کر پینے سے ہیضہ یا روگ نشٹ ہوتا ہے ✚

اڑھائی تولہ آملہ کا رس اور اتنی ہی بیل پتر کا رس ملا کر اس میں تین ماشہ پاسی کی گمری کا چورن ملا کر پینے سے بھینکر مدھومیہہ بھی نشٹ ہوتا ہے ✚

آملے کے دو تولہ چورن کو آدھ پاؤ دودھ اور ڈیڑھ پاؤ جل کے ساتھ ملا کر کشیر پاک کر کے وگیہ ماترشیش رہنے پر چھان اور اس میں چھ ماشہ گائے کا گھی ملا کر روگی کو پلانے سے کھانسی اچھی ہوتی ہے ✚

آملے کو باریک پیس کر مٹی کی ہانڈی میں لیپ کر دے۔ اور اس میں مٹھا بھر دے۔ بواسیر کے روگی کو اس مٹھا کے پلانے سے لابھ ہو جاتا ہے ✚

چار چار تولہ آملے کا رس دن میں تین بار پینے سے موتر کچھ یا سوزاک دھات روگ اوشیہ نشٹ ہو جاتا ہے ✚

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۴/ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳/ (۲) سنسکار ودھی ۲/ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۲/ (۳) رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا ۸/ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶/ (۴) ویوہار بھانو ڈیڑھ آنہ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ایک/ (۵) پنچ مہایگیہ ودھی تین پیسے ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) گوکرونا ندھی ڈیڑھ آنہ۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ ✚

دیگر پستکیں وشو کی پہیلی ۱۲/ آریہ پرو پدھتی ۱/ آریہ شاستر پرکاش ۱۲/ نواب لنشد پرکاش ۱۲/ ویدک منوگیان ۳/ کرم نویر درپن ۱/ آریہ جیون ۶/ یوگ مارگ ۳/ جیون یگیہ ۵/ ویدوں میں استریاں ۸/ چھاندوگیہ مہاتم شاستر ایک روپیہ۔ وید اُپدیش ۸/ آریہ منتویہ درپن ۶/ آریہ کمار گیتا ۶/ آریہ کمار سمرتی ۳/

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے۔ مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگانا ہے (۲) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے نکالنے میں لگاتا ہے۔ (۳) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ۱/۳ قیمت پر دیتا ہے (۵) مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل تقریباً قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپے کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جا سکتے ہیں (۷) منڈل پستکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے۔ (۸) بے روزگار پڑھے لکھے آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے۔ (۱۰) چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا مہت مہان کاریہ آرنبھ کرتا ہے ✚

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

سنہری جلدوں میں قیمت صرف ۳۲ روپے۔

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد

کرایہ ریل معاف۔ آج ہی سیٹ منگوا لیں۔ سام وید مکمل ایک حصہ میں چار روپے۔ یجروید مکمل آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگوید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے ✚

ضرورت ہے

پرتیک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُتساہی آریہ پرشوں و استریوں کی۔ تفاصیل کے لئے لکھیئے ✚

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر ناتھ نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے۔ اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ کیا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے رعایتی چھ روپے۔ اس کی ایک کاپی ہر ایک آریہ گھر اور لائبریری میں ضرور ہونی چاہیئے آج ہی منگوائیں ✚

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگھتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے ✚ چرک (مول) ایک جلد میں چار روپے۔ (للہ) ✚ سشرت فی جلد چار روپے ✚

ایک روپیہ بھیج کر مستقل گاہک بن جائیں اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں ✚

متھرا پرشاد شو ہرے مینیجنگ ڈائریکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر (راجپوتانہ)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اپنے دیش کی بات

ہندوستان سے سونے کی برآمد:-

سال ۱۹۳۰-۳۱ء ۶۰۷۸۲۵۱۵۵ روپے کا۔ سال ۱۹۳۱-۳۲ء ۶۶۷۴۵۹۵۴۷ روپے کا۔ سال ۱۹۳۳-۳۴ء ۵۸۱۵۳۰۲۴۶ روپے کا۔ ۱۹۳۵-۳۶ء ۳۸۴۰۵۵۲۶۵ روپے کا۔ اور تب سے آج تک نہ کچھ گن جا چکا ہے۔

ہندوستان میں تعلیم:-

۱۹۳۱ء میں تعلیم یافتہ مرد ۲۳۹۶۹۷۵۱ - عورتیں ۳۹۶۹۱۰۵

۸ فیصدی۔

۱۹۳۱-۳۲ء میں تعلیمی سالانہ خرچ:-

ہندوستان :-	ایک روپیہ
جاپان :-	گیارہ روپیہ
قلمرو متحدہ :-	بتیس ۳۲ روپیہ
کنیڈا :-	۴۸ روپیہ
ریاست ہائے متحدہ :-	۶۵ روپیہ
روس :-	۶۵ روپیہ

سائنس کی رفتار ترقی

عجیب و غریب آلہ

اٹھارھویں صدی میں پیرس میں ایک قابل اور مشہور ڈاکٹر پیوری تھا۔ جس نے ایک آلہ ایجاد کیا تھا۔ اس نے ہاتھی دانت سے ایک رکابی تیار کی۔ اسے کسی انسان کے جسم پر رکھ کر اس پر ہتھوڑی سے ایک ہلکی سی چوٹ لگائی جاتی ہے۔ تو وہ جسم کے اندر کی کیفیت بتا دیتی تھی۔ اسی طرح وہ مکان کے اندر کی چیزوں اور آدمیوں کی موجودگی معلوم کر لیتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ ایک دوست سے ملنے گیا۔ دروازہ بند ملا۔ اس نے رکابی دروازہ پر لگا کر اس پر ضرب لگائی۔ اور کہنے لگا۔ کہ دوست اندر موجود ہے۔ دوبارہ ضرب لگا کر کہنے لگا۔ کہ اس کے ساتھ ایک استری بھی ہے۔ جب دستک دینے پر دروازہ کھلا۔ تو دونو باتیں سچ نکلیں۔

آتش فشاں سے برقی قوت

اٹلی کے علاقہ ٹسکنی میں بیس میل مربع خطہ ہے۔ جو وادیٔ جہنم کہلاتا ہے۔ اس میں دو ہزار اٹالین آتش فشاں پہاڑوں سے بجلی کی طاقت حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ برقی طاقت شمالی اٹلی کی سڑکوں اور کارخانوں میں روشنی کرنے اور ان کو چلانے کے کام آتی ہے۔ اٹلی میں پتھر کے کوئلے کی نسبت کمی ہے۔ جس سے قوت برق پیدا ہوتی ہے۔ اس کمی کو آتش فشاں پہاڑ کی حرارت سے پورا کیا جاتا ہے۔ اٹالین پہاڑ کی بھاپ کو کنوؤں میں جمع کرتے ہیں۔ اور اس سے بجلی کی طاقت پیدا کی جاتی ہے۔ اس کام کے سلسلہ میں اور چیزیں بھی ہاتھ لگ جاتی ہیں۔ مثلاً سالانہ ۸۰ لاکھ ٹن سہاگہ کاربانک ایسڈ گیس اور دیگر کیمیاوی اشیاء اٹالین کی یہ اولوالعزمی ایسی ہے۔ جس سے ان ممالک میں فائدہ اٹھایا جاوے گا۔ جہاں آتش فشاں پہاڑ موجود ہیں۔

دیوار چین چاند سے نظر آ جاتی ہے

ایک سائنسدان نے اپنی دوربین کی مدد سے یہ بات دریافت کی ہے۔ کہ چین میں جو دیوار دشمنوں کے حملہ سے محفوظ رکھنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ وہ پہاڑوں اور گھاٹیوں پر سے گذرتی ہوئی ۱۵۰۰ میل تک پہنچ گئی ہے۔ اس سائنسدان کا دعویٰ ہے کہ روئے زمین پر یہ دیوار ہی انسان کی بنائی ہوئی ایسی چیز ہے۔ جو چاند میں سے نظر آ جاتی ہے۔

بعض دوسرے سائنسدانوں کا بیان ہے کہ اور بھی ایسی چیزیں ہیں۔ جو چاند کی سطح سے نظر آ سکتی ہیں۔

صنعت و حرفت

دہلی کا ایک مشہور منجن:-

سنگی ایک پاؤ۔ سونٹھ آدھ سیر۔ کالی مرچیں آدھ سیر۔ گل ارمنی سوا دو سیر۔ گیرو اڑھائی سیر۔ فلفل دانہ آدھ سیر۔ نمک لاہوری آدھ سیر۔ تمباکو سوختہ چار سیر۔

گھریلو منجن

کوئلہ دو سیر۔ نمک لاہوری ایک سیر۔ کالی مرچیں ایک چھٹانک۔ کستھ ایک چھٹانک۔

اکسیر منجن

ریٹھے کی گٹھلیاں آگ میں جلی ہوئی ایک سیر۔ پھٹکری سفید ...

ہوشیار

گوروکل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور برانچ:- ہسپتال روڈ لاہور

دہلی برانچ:- چاندنی چوک دہلی

فہرست ادویات مفت

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر

گوروکل کانگڑی

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

فہرست ادویات مفت

چیون پراش

قیمت ۲ روپے فی پاؤ

بھیم سینی سرمہ

قیمت ۱۴۰ فی شیشی

گوروکل کانگڑی فارمیسی

گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

بڑھیا لذت دار ٹانک

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سینما منڈی لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" کچی نسبت روڈ لاہور سے شائع ہوا

Regd. No. L. 435.

اوم

Founder: M. Krishna B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار پرکاش لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔ عہ
برما ۔۔۔ صہ
غیر ممالک ۔۔۔ دس شلنگ

ایڈیٹر
مہاشہ
کرشن
بی اے
ہے۔ جالندھری

U.A. STUDIO

جلد ۳۶ | لاہور اتوار: ۲۴ - بیساکھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۵ - مئی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۷

آریہ سماج سے!

(۱)

مُصیبت جس کو پیش آ جائے اُس کا آشنا تُو ہو

کوئی ماتم زدہ پائے تو دل سے غم رُبا تُو ہو

(۲)

کوئی ہو راہِ گم کردہ تو اِس کا رہنما تُو ہو

غرض ہر زخم کی مرہم ہر اِک دُکھ کی دوا تُو ہو

(۳)

جہاں مشکل کی پڑ جائے گرہ، ناخن ترا کھولے

تُو ہر اِک درد میں شامل ہو، ہر آواز پر بولے

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Prakash
WEEKLY
LAHORE

اپنشد گان (مسلسل)

(شری ہیتشی رجیت رشی گان حصہ دوم سے)

کین اپنشد

جس کا برہم آمت نہیں۔ وہ نہ جانے ایش
وِلشی امت جو مانتا۔ جانے وہ جگدیش (۲۴)

(۲۵)

گیانی سے اگیات ہے۔ اگیانی سے گیات
ورنن چنتن منن ہیں۔ پورن ندب ناتات

(۲۶)

بار بار جو منن ہو۔ وہ سمجھ آ جائے
جو جن ایسا جانتا۔ وہی امر پد پائے

(۲۷)

اسی جنم میں جان لے۔ جو جن لشی مہان
سفنیہ سمجھتا جنم کی۔ ورنہ پتی جان

(۲۸)

بھوت پرانی جنوں میں۔ چنتن ستا ہوئے
جو رہتے ہیں دھیرجن۔ مکتی پا دیں سوئے

تیسرا کھنڈ۔ بھگوان کی شکتی کی مہما

(۲۹)

الیشور دیوں کے لئے۔ ہوا وجیتا جان
دیو مہامکیت ہو۔ ہو کر شکتیمان

ویدامرت

رگ وید — (اوم) — یجر وید

سام وید — اتھروید

اتھروید گان

ओ३म् यो जात एव प्रथमो मनस्वान देवो-
देवान क्रतुना पर्य भूषत् यस्य शुष्माद रोद-
सी अभ्य सेतां नृम्णस्य मह्ना स जनास इन्द्रः

شبدارتھ:۔(یہ) جو (جات ایو) پرگٹ ہوتے ہی (پرتھم) سب سے مکھیہ ہوتا ہے۔ (منسوان) وشال من والا (دیوہ) پرکاشمان (کرتو) اپنے سو بھاوک گیان بل سے (دیوان) سوریہ چندرماں آدی دِویہ شکتی والے دیوؤں کو (پری ابھوشت) جس نے سب اور سے سجایا ہے۔ (یسیہ) اور جس کے (شُشمات) بل سے (رودسی) آکاش اور پرتھوی (ابھیہ سے تام) کانپتے ہیں (نرمنسیہ مہنا) جو اپنے بل کے مہتو سے یکت ہے۔ (جن سے) ہے منشیوا (س اندرہ) وہ بڑے ایشوریہ اور بل والا اندر ہے +

بھاوارتھ

اندر ہے پرماتما۔ انادی شکتی مان
سوریہ چندر جس رچا۔ اننت بل نِج گیان

شری ہیتشی رجیت (اتھروید گان)

رشی دیانند کے گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۴ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۴ر (۲) سنسکار ودھی ۲ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۲ر۔ (۳) رگ ویدآدی بھاشیہ بھومکا ۸ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) ویوہار بھانو ۱ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ر (۵) پنچ یگیہ ودھی تین پیسے۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) گوکرونا ندھی ۱ر سو سے ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدّیشیہ رتن مالا دو پیسے سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ +

دیگر پستکیں دشوکی ہیلی ۱۲ر۔ آریہ پدودھی ۱ر۔ پرچار رتھ پرکاش ۱۲ر۔ اُپ نشد پرکاش ۱۲ر۔ ویدک تتو گیان ۳ر۔ کرتویہ درپن ۱۰ر۔ آریہ جیون ۶ر۔ یوگ مارگ ۳ر۔ جیون پتھ ۵ر۔ وید میں استریاں ۸ر۔ بھارتیہ سماج شاستر ایک روپیہ۔ وید اپدیش ۸ر۔ آریہ منتویہ درپن ۶ر۔ آریہ کمار گیتا ۶ر۔ آریہ کمار سمرتی ۴ر۔ فطرہ کا مجمل دس روپیہ سینکڑہ

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگانا ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے نکالنے میں لگاتا ہے (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو کم قیمت پر دیتا ہے (۵) مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپے کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں (۷) منڈل پستکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے۔ (۸) بے روزگار پرچارکی آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے۔ (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے (۱۰) چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا مہت جہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے +

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول مع ہندی انوواد سنہری جلد ۱۴ جلدوں میں قیمت صرف بتالیس ۴۲ روپے۔ کرایہ ریل معاف۔ آج ہی سیٹ منگوالیں۔

سام وید مکمل ایک جلد میں چار روپے (۴) یجر وید مکمل آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں اٹھائیس ۲۸ روپے +

ضرورت ہے پرتیک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُتساہی آریہ پرچارکوں و استریوں کی +

تفاصیل کے لئے لکھیے

منتری پرشاد منوہر مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

چنے ہوئے پھول

الفاظ کی بدقسمتی

"وہ الفاظ جن میں ایمان اور ... روح نہ ہو ایسے ہیں جیسے نمائشی پھول ... پھول جو خوشبو سے خالی ہوتا ہے ... کہنا کہ ہمیں عقل سے کام ہی نہیں لینا ... لیکن اسی حد تک کہ جس نے ہمیں زیور ... سے آراستہ کیا۔ ہم اس کی ذات ... وابجی اعتراف سے دور نہ ہوں"

جہیز

"وہ نوجوان جو جہیز کو اپنی ازدواجی ... کی شرط قرار دیتا ہے۔ اپنی تعلیم کی ... کرتا ہے۔ اپنے ملک کے وقار کو ... دنیائے انسانیت کی توہین کا ارتکاب ... ہے"

سوراجیہ بزدلوں کے لئے نہیں

سوراجیہ بزدلوں کے لئے نہیں ہے ... ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو دنیا بھر کے ...

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا ... میں ایک بنگالی سجن دیویندر ناتھ نے ... تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر ... اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی ... کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے ... کا بہت سا وقت اور روپیہ خرچ کیا ... قیمت آٹھ روپے۔ رعایتی چھ روپے ... کی ایک کاپی ہر ایک آریہ گھر اور لائبریری ... میں ضرور ہونی چاہیئے۔ آج ہی منگوائیں

پراچین ویدک گرنتھ

چرک سنگھتا مع ہندی انوواد ... جلدوں میں قیمت پندرہ روپے
چرک (مول) ایک جلد میں چار روپے
سشرت فی جلد چار روپے

ایک روپیہ بھیج کر مستقل گاہک بن جائیں۔ اور تمام پستکیں ... قیمت پر لیں +

پرکاش لاہور

سمت ۱۹۹۷ ۲۴ بیساکھ ۵-مئی ۱۹۴۰ء

دیانندابد ۱۱۶-آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

آریہ سماج کا پروگرام (۲)

...شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے جو ...ہی میں دکھشن بھارت کے دورہ سے ...واپس آئے ہیں - ۲۸-اپریل کو آریہ سماج ...بچھووالی لاہور کے ساپتاہک ست سنگ ...میں اپدیش دیا۔ یہ اُپدیش کیا تھا - آریہ ...کے نام ایک سندیش تھا - جو ورتمان ...میں نہایت اوشیک ہے۔ اُنہوں ...آریہ جنتا کے سامنے آریہ سماج کے ...رکھے - ایک یہ کہ وید کا پڑھنا پڑھانا ...سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ ...نے جنتا کا دھیان "پرم دھرم" کے ...کی طرف وشیش روپ سے دلایا ...کہا - کہ "رشی دیانند کے تمام گرنتھ پڑھ ...سوائے اس ستھان کے آپ کو پرم ...کے شبد کہیں نظر نہ آئیں گے - رشی ...نیت سے کاموں کو آریہ لوگوں کا دھرم ...ہے - لیکن کسی کو پرم دھرم نہیں کہا - ...کی درشٹی میں پرم دھرم ہے تو کیول ...وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا - ...ہے - کہ آریہ لوگ اپنا یہ پرم دھرم ...تک پورا کرتے ہیں - کتنے ہیں - جو ...پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہیں - کہ وہ ...وید کا سوادھیائے کرتے ہیں - وید کے ...سوادھیائے کے لئے ضروری نہیں - کہ ...سنسکرت جانتا ہو - وید کا انوواد بھی ...وید کا ہے - کسی اور گرنتھ کا نہیں - اس ...وہ وید ہی کہلائے گا - اس لئے جو ...وید کو سنسکرت میں نہیں پڑھ سکتے - ...اس کا انوواد پڑھیں - لیکن اُسے ...میں ضرور - وید گیان کا نام ہے - ...آریہ لوگ وید کا پٹھن پاٹھن نہ کریں - ...گیان کی ہراپتی کیسے ہو؟ گیان کے ...سنسار کا کوئی کام نہیں چل سکتا - ...سماج کا کیسے چلے گا؟ اور پھر وہ ...گیان تو وید میں دیتا ہے - اس کے ذریعہ ...دھرم اور ادھرم کا گیان ہوتا ہے - ستیہ ...اور استیہ کا - اس کے بغیر تو ہم ایک بھی ...صحیح طور پر اُٹھا نہیں سکتے۔" شری ...سوامی جی نے جو کچھ فرمایا - اس سے کسی ...کو اختلاف نہیں ہو سکتا - ایک طرف ہم یہ ...کہیں کہ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پُستک ...ہے - اس کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا ...آریوں کا پرم دھرم ہے - اور دوسری طرف ...ہم اس کی شکل تک نہ دیکھیں - تو لوگ ...ہمارے متعلق کیا رائے قائم کریں گے - ...اور اس بات کو کہ لوگ ہمارے ...متعلق کیا کہیں گے؟ ہم اپنے ضمیر کے ...سامنے کیا جواب دے سکتے ہیں؟ مسلمان

قرآن کا مطالعہ کریں - اور عیسائی انجیل کا - جو ہمارے خیال میں گیان کے سروت نہیں - لیکن ہم جسے گیان کا سروت سمجھتے ہیں - اس سے ہمیشہ دُور رہیں - سچ یہ ہے - کہ دھرم گرنتھوں کے سوادھیائے کے بغیر دھرم کے لئے پیاس پیدا نہیں ہوتی - وہ اُتساہ پیدا نہیں ہوتا - جو جیون کی سپھلتا کے لئے اوشیک ہے - سوامی جی کی اس یکتی سے میں سہمت نہیں ہو سکتا - کہ وید کا انوواد بھی وید ہے - کیونکہ انوواد میں غلطی کی سمبھاونا رہتی ہے - لیکن ان کے بھاؤ سے سہمت ہوں - کہ جو لوگ وید کو وید کی بھاشا میں نہیں پڑھ سکتے - وہ کسی اور بھاشا میں پڑھ لیا کریں - وید کا وید کی بھاشا میں پڑھنا سروتم ہے - لیکن نہ پڑھنے سے کسی اور بھاشا میں پڑھنا کہیں اچھا ہے - اس لئے میں چاہتا ہوں - کہ ایک ایک آریہ سوامی جی مہاراج کے اس اُپدیش پر آچرن کرے ﷺ

اُنہوں نے آریہ سماج کا ایک اور نیم جنتا کے سامنے رکھا - وہ یہ تھا - کہ سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے - ارتھات شاریرک - سماجک اور آتمک - اور کہا - کہ اس نیم میں شاریرک اُنتی کو مکھیہ ستھان دیا گیا ہے - کتنے آریہ ہیں - جو اس دھرم کا پالن کرتے ہیں - سوامی جی آریہ ویر دل یا اس قسم کے دوسرے دلوں کے حق میں نہیں - ان کے خیال میں یہ ویسا ہی ہے - جیسا کہ کوئی خاص جماعت دیش اور جاتی کی رکھشا کیلئے بنا دی جائے - جیسے کہ لوگ اپنے گھروں کی رکھشا کے لئے دربان رکھ لیتے ہیں - رشی دیانند کا یہ بھاؤ نہ تھا - کہ ہم اپنی رکھشا کا بوجھ دوسروں پر ڈال دیں - بے شک ہماری ورن ویوستھا کے انوسار رکھشا کا کام کھشتریوں کا ہے - لیکن آپت

کال میں ورن کی قید نہیں رہتی - اور ہر ایک دیکتی کا فرض ہو جاتا ہے - کہ وہ اپنی اور اپنی جاتی کی رکھشا کے لئے تیار ہو - رشی دیانند کا آشیہ یہ تھا - کہ ایک ایک آریہ سماجی آریہ سماج کا والنٹیر ہو - ہم نے ان کا یہ آشیہ تو نہ سمجھا - اور رکھشکوں کی ایک محدود سی جماعت کھڑی کر دی - اس سے کیا لابھ؟ لاہور میں اگر رکھشا کی ضرورت ہو - تو کیا امرتسر کے ویر ہماری رکھشا کو آئیں گے؟ اور آخر ان کی سنکھیا کتنی ہو سکتی ہے؟ اگر آریہ سماج کا ایک ایک سدسیہ اپنے تئیں والنٹیر سمجھے - اور اپنے تئیں جاتی کی سیوا کے لئے تیار کرے - تو لاکھوں والنٹیر فوراً تیار ہو سکتے ہیں - دوسرے ستھانوں پر والنٹیر کور کا تجربہ اچھا نہیں رہا - وہ مشکلات پیدا کر دیتی ہے - ساری کی ساری جاتی اپنی رکھشا کے قابل نہ ہو - تو ہو سکتا ہے - کہ وہی والنٹیر سماج پر قابض ہو جائیں - اور کسی کو نزدیک نہ آنے دیں - اس لئے کسی وشیش آریہ ویر دل کا خیال چھوڑ کر سارے آریہ سماج کو ویر دل بن جانا چاہیئے ﷺ

اس طرح آریہ سماج جہاں ایک طرف گیان کی بردھی کے لئے یتن کرے گا - وہاں دوسری طرف بل کی بردھی کے لئے اور یہ دو ہی چیزیں ہیں - جو کسی بھی جن سماج کی اُنتی کے لئے اوشیک ہیں - سوامی جی نے فرمایا - کہ آریہ سماج کو ایک پانچ سالہ پروگرام مرتب کرنا چاہیئے - اور اس عرصہ میں سارے آریہ سماج کو جہاں ایک طرف وید کا سوادھیائی بنا دینا چاہیئے وہاں دوسری طرف ایک ایک آریہ کو اپنے تئیں آریہ سماج کا والنٹیر بنا دینا چاہیئے - سوامی جی مہاراج نے دیا کھیان تو لاہور کی جنتا کے سامنے دیا - لیکن ان کا سندیش صرف لاہور کے لئے نہ تھا - بلکہ سارے

آریہ جگت کے لئے تھا - سوامی جی نے اپنے دیاکھیان کی سماپتی پر سارے آریہ جگت سے اس پرشن کا اُتر مانگا - کہا - کہ جو پروگرام ہم نے پیش کیا ہے - وہ عمل کے یوگیہ ہے یا نہیں؟ اور ہے تو کیا اس پر عمل کرو گے؟ میں چاہتا ہوں - کہ آریہ جگت اس کا جواب زبان سے نہیں - بلکہ عمل سے دے - کسی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا - کہ سوامی جی کا مشورہ بہت اُتم ہے - اور اس سے اختلاف کی گنجائش نہیں - ہم اس کا ایک ہی جواب دے سکتے ہیں - کہ ہم اسے شردھا پورن کر اس پر آچرن کر کے دکھا دیں - آریہ سماج میں کانسٹی ٹیوشن کا راج ہے - افراد بطور خود کوئی کام شروع کریں - تو سپھل نہیں ہوتا - لیکن وہی کام کوئی سنستھا اپنے ہاتھ میں لے لے - تو سپھل ہو جاتا ہے - میں چاہتا ہوں - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یہ کام اپنے ہاتھ میں لے - تمام آریہ سماجوں کو گشتی بھیجے - کہ وہ اپنے ہاں وید کے سوادھیائے کی کلاسیں کھولیں - اور اپنے سبھاسدوں سے برت لیں - کہ وہ ویدادی ستیہ شاستروں کا باقاعدہ سوادھیائے کیا کریں گے - اور وہ برت لے کر سبھا کے دفتر میں بھیجے جائیں - ایک فارم چھپوا دی جائے - جس کو ہر ایک آریہ پُر کرے - اور کبھی کبھی نرنچت سمیہ کے پشچات رپورٹ کرے - کہ وہ اپنے برت کا پالن کر رہا ہے - چونکہ کانگریسی مہاتما گاندھی کے بھگت ہیں - اور ان کی کسی سنستھا میں بھی اُنہوں نے برت لے رکھا ہے - کہ وہ ہر روز گھنٹہ یا دو گھنٹہ چرخہ چلایا کریں گے - اگر گاندھی بھگت اور کانگریسی سوت کاتنے کا برت لے سکتے ہیں - تو کیا آریہ سماجی ہر روز وید پڑھنے کا برت نہیں لے سکتے؟ اسی طرح آریہ لوگ یہ بھی برت لیں - کہ وہ ڈنڈ بیٹھک یا یایام کیا کریں گے - اپنے شریر کو سوستھ رکھیں گے - اور بلشٹ بنائیں گے - ایک خاص عمر تک کے آریہ خاص قسم کی ورزش کرنے کا برت لیں - تاکہ بوقت ضرورت وہ اپنی بھی رکھشا کر سکیں - اور اپنی جاتی کی بھی - اگر سبھا یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لے - اور پوری سرگرمی سے کرے - تو کوئی وجہ نہیں - کہ اس میں سپھلتا نہ ہو - سپھلتا کی وشیش آشا اس لئے بھی ہے - کہ سوامی جی مہاراج اس کام میں پوری سہائتا دیں گے - وہ بھرمن تو کرتے ہی رہتے ہیں - اور جہاں کہیں جاتے ہیں اُپدیش بھی کرتے ہیں - اس لئے چونکہ

یہ ان کی اچھا ہے۔ کہ آریہ لوگ گیان کی بردھی کے لئے وید کا سوادھیائے کریں۔ اور شاریرک اُنتی کے لئے ویایام۔ اس لئے وہ اپنا یہ سنکلپ بنا لیں گے۔ کہ آریہ لوگوں کو یہ شکھشا دیں۔ اور اس کام کے لئے پرےیت کریں۔ وہ اپنے اُپدیشوں میں اس بات پر زور دیتے رہیں گے۔ تب ہمارے لئے یہ کام اور بھی آسان ہو جائے گا۔ گت ورش انہوں نے حیدر آباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں جو کاریہ کیا۔ کون آریہ اسے بھلا سکتا ہے یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہیں۔ کہ پنجاب میں ستیاگرہ سمبندھی جو شاندار کام ہوا۔ جس طرح یہاں سے ہزاروں والنٹیر اور لاکھوں روپے ملے۔ اس کا شریہ زیادہ تر سوامی جی کو ہے۔ انہوں نے سنکلپ کیا۔ کہ یہ کام سپھل ہوگا۔ اور وہ ہو گیا۔ اس طرح میرا دل کہتا ہے۔ کہ اب کہ انہوں نے یہ سنکلپ کیا ہے۔ کہ آریہ سماج کے ان دو نیموں کو کہ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ اور سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ اربھات شاریرک۔ سماجک اور آتمک۔ آریہ سماج عمل میں لا دے۔ تو یہ پورا ہو کر رہے گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ سنیاسی کے من میں کوئی شبھ بھاونا اُٹھے۔ اور وہ پوری نہ ہو۔

(کرشن)

او چھے ہتھیاروں پر!

سناتن دھرمیوں کی فطرت ہی کچھ عجیب سی ہے۔ وہ آریہ سماجیوں سے مل کر کام نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیں گلہ نہیں۔ افسوس ہے تو اس بات کا۔ کہ وہ ہمارے راستے میں روڑے اٹکانے سے بھی باز نہیں رہتے۔ تازہ واقعہ کٹاس راج کے میلہ پر آریہ سماج پنڈ دادنخاں کی طرف سے کئے گئے پرچار کے پربندھ میں ان کی طرف سے مخالفت کئے جانے کا ہے۔ اس قسم کے واقعات چھوٹے چھوٹے قصبوں میں عموماً ہوتے رہتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے۔ کہ اگر ہمارے سناتن دھرمی بھائی ملک کی موجودہ نازک صورت حالات میں ہی مصالحت کی سپرٹ اپنے اندر پیدا نہ کریں گے۔ تو پھر انہیں ہوش کب آئے گی؟

سنسار چکر

جنگ تیز ہو رہی ہے۔ اٹلی بھی میدان میں۔ پریوی کونسل میں شہید گنج کی اپیل۔ چین جاپان یدھ میں بیس ہزار چینی ہلاک۔ آزاد مسلم کانفرنس میں پاکستانی سکیم کی دھجیاں۔ گاندھی اور وائسرائے میں ایک اور ملاقات۔ پولیس اور خاکساروں میں آنکھ مچولی۔ جاپان چین سے صلح کیلئے تیار۔ «تازہ خبریں»

۳ مئی ۱۹۴۰ — اٹلی بھی میدان جنگ میں کودنے والا ہے۔ اس کی نگاہیں یوگوسلیویہ پر ہیں ——— ساحل انگلستان پر ایک جرمن جہاز کے غرق جانے سے ۵ آدمی ہلاک و نو مجروح ہو گئے ——— جرمن افواج نے ناروے کے دو علاقوں ڈوم باس اور سٹوربن پر قبضہ کر لیا ہے ——— یکم مئی کی رات کو سر گنگا رام کے بڑے لڑکے رائے بہادر سیوک رام کا سورگباش ہو گیا ——— تقریباً ہر روز خاکسار مظاہرے کرتے ہیں۔ اور مسجدوں میں گھس جاتے ہیں۔ لاہور اور پنجاب کے دوسرے شہروں سے خاکساروں کی گرفتاریوں کی اطلاع موصول ہو رہی ہے۔ خاکساروں کا کہنا ہے۔ کہ علامہ مشرقی ہی صلح کر سکتے ہیں ——— سٹراند ہم کے جنوب میں اتحادیوں اور جرمنوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جرمنی نے دریائے ڈنیوب میں توپوں سے مسلح جنگی جہاز بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

۲ مئی ۱۹۴۰ — جرمنی اور اٹلی کے ہوائی جہازوں نے یوگوسلاویہ پر پرواز شروع کر دیا ہے ——— ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اپوزیشن لیڈر پنجاب اسمبلی نے مستعفی ہو گئے ہیں ——— لاہور کے مسلمانوں نے خاکساروں سے ہمدردی کے طور پر ۳۰ اپریل کو جلوس نکالا۔ جس میں سر سکندر کے خلاف اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے ——— ہندوستان کی طرف سے موجودہ جنگ میں ۲۵ ہزار والنٹیر اور چھ لاکھ پونڈ دیئے جا چکے ہیں ——— ہندوستان فرانس، مصر، عدن اور ملایا میں ... ——— آزاد مسلم کانفرنس دہلی میں ... ٹیوانٹ اسمبلی ... اور جنگ کے متعلق ریزولیوشن پاس ہو گئے ... کانفرنس نے "پاکستانی سکیم" کی دھجیاں اُڑا دیں ——— پابندی کے باوجود ادم ... میں ابھی تک زندہ ہے ... کے ہنگامہ میں ۴۸ ہو خاکسار ... ہو چکا ہے ——— پنجاب اسمبلی نے ملازمین تاجران دبل اشتمال ... پاس کر دیئے ہیں ——— فوج نے ... دیہات کا محاصرہ کر کے ۳۵ ... گرفتار کر لیا ہے۔

۱ مئی ۱۹۴۰ — عنقریب مہاتما گاندھی اور ... میں پھر ملاقات ہوگی ——— وزیر اعظم نے چین کو صلح کا پیغام ... ——— کانگریس نے ماہ جولائی تک ... قدم نہ اُٹھانے کا فیصلہ کیا ہے ——— آزاد مسلم کانفرنس میں ستر ہزار ... تھی۔ تمام صوبوں سے قوم پرست ... ڈیلیگیٹ بن کر شامل ہوئے۔

۳۰ اپریل ۱۹۴۰ — جرمنی نے بموں کا جواب بموں سے دینے کا ... کیا ہے ——— جرمنوں نے ناروے کے ایک شہر پر پانسو بم گرائے ... بھاگتے ہوئے لوگوں پر مشین گن ... فائر کئے ——— وکلاء پنچایت ... مخالفت کر رہے ہیں۔

۲۹ اپریل ۱۹۴۰ — چین جاپان یدھ میں ... ہزار چینی ہلاک ہو چکے ——— مہاتما گاندھی نے اعلان ... سول نافرمانی کے حق میں ... نہیں۔

۲۸ اپریل ۱۹۴۰ — ہٹلر بحیرہ شمالی کی ... فارغ ہو کر بحیرہ روم ... کرے گا ——— لالہ لبھو رام نیر ... دینانگر دیانند مٹھ کے لئے ۵۰۱ ... جمع کر کے دیا ہے ——— راولپنڈی ... ۲۵ خاکساروں کو ۳½ - ۳½ سال کی سزا دی گئی۔ سات نے معافی ... ہے ——— لاہور میونسپلٹی میں ہندو ... کے لئے ملازمت کا دروازہ بند ...

۲۷ اپریل ۱۹۴۰ — نیو فاؤنڈ لینڈ کا ... انگلستان پہنچ گیا ... جرمنی سویڈن اور فن لینڈ کے درمیان ... جزیروں پر قابض ہونا چاہتا ہے ... پریوی کونسل میں شہید گنج کی اپیل ...

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی وید کی

رجسٹرڈ ۱۹۰۵ — قائم شدہ ۱۸۶۸

۳۵ سال سے لاکھوں مریضوں پر تجربہ شدہ

نیز ہندوستان لاثانی ادویات

گلوں کا بغیر آپریشن واحد علاج

گلوریکا جوہر

بنئے اور پھیلنے بڑھے ہوئے گلوں کو بغیر آپریشن ٹھیک کرتا ہے۔ خراب گلے کی وجہ سے ہونے والے بخار اور نشوونما کی رکاوٹ کو فوراً دور کرتا ہے۔ نہایت لذیذ اور بے ضرر ہے۔ پہلی خوراک ہی لاثانی اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ ۸ ر (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

ہائی بلڈ پریشر کا مجرب علاج

پراسموشنی

دو ہفتہ کا استعمال ہائی بلڈ پریشر (خون کے دباؤ کی زیادتی) اس سے ہونے والے عوارضات مثلاً بے چینی۔ سر درد۔ سر چکرانا۔ بے خوابی۔ وہم اور پاگل پن کو فی الفور فائدہ بخشتا ہے۔ "پراسموشنی" دل و دماغ معدہ اور گردہ کے فعل کو ٹھیک کر کے فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے۔ قیمت چودہ دن کا کورس ۵ روپے ... علاوہ محصولڈاک۔

رسنارگ — بیش بہا مصفے خون

ہر قسم کی دیرینہ و پیچیدہ مہلک سے مہلک جلدی و خونی امراض مثلاً اگزیما۔ خارش۔ داد چنبل۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زہر باد کوڑھ کو فی الفور آرام بخشتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ خورد عہ ر۔ کلاں ... (چودہ دن کا کورس) علاوہ محصولڈاک۔

فہرست ادویات کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں

مینیجر ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ۔ گمٹی بازار۔ لاہور

——— خان بہادر اللہ بخش سابق وزیر اعظم سندھ نے پاکستانی سکیم کو بیہودہ لغو اور ناقابل عمل قرار دیا ...

شدھی کے راستہ میں روکاوٹیں

شدھی کے آپدیشک پنڈت دیانند سالویشن مشن کے ایک گاؤں میں ملکانوں کو شدھی کرچکنے کے بعد شدھی کے مضمون پر دیاکھیان دے رہے تھے۔ کہ چند شرارتی ملکانوں نے پنڈت جی پر پتھر پھینکے۔ ایک پتھر پنڈت جی کے سر پر لگا۔ جس سے وہ زخمی ہوگئے۔ مگر گھبرائے نہیں۔ شانتی سے لیکچر دیتے رہے۔ مگر شدھ شدہ پوروک جوش میں آگئے۔ وہ شرارت کا جواب دینا چاہتے تھے۔ انہیں نہایت مشکل سے روکا گیا۔ شدھی کے کام میں اس قسم کی مشکلات آیا ہی کرتی ہیں۔ اور یہ آریہ اپدیشکوں کے لئے نئی نہیں۔ اس لئے آریہ بھائیوں اور آریہ اپدیشکوں کو گھبرانا نہ چاہیئے۔ بلکہ شانتی پوروک اپنا کام کرتے جانا چاہیئے۔

مہاتما گاندھی اور گئو ہتیا

"ہریجن" کی تازہ اشاعت میں ایک مسلمان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مہاتما گاندھی جی لکھتے ہیں۔ کہ:-

"میں گائے کو ماتا کے برابر قابلِ احترام سمجھتا ہوں۔ لیکن مسلمانوں کو گائے کشی کی پوری آزادی دینا چاہتا ہوں۔"

ہمیں معلوم ہے۔ کہ مہاتما جی کے ان الفاظ میں ان کی آتما نہیں بول رہی۔ بلکہ وہ ذہنیت بول رہی ہے۔ جو مسلمانوں کو خوش رکھنے کے متعلق اب تک ان کی رہی ہے؟ آپ گائے کو ماتا کے برابر قابلِ احترام کیوں سمجھتے ہیں؟ اس لئے نہ کہ یہ ایک نہایت مفید جانور ہے۔ اس کو مارنا خود کو نقصان پہنچانا ہے۔ پھر "ماس" نہ کسی کی قومی غذا ہے۔ اور نہ قدرتی خوراک۔ مسلمان اگر گوماس نہ کھائیں۔ تو جنت کا دروازہ ان پر بند نہیں ہوجاتا۔ ایسی حالت میں گئو ہتیا کی آزادی دے کر مہاتما جی ایک شدید غلطی کا ارتکاب کریں گے۔

کلکتہ یونیورسٹی کا فیصلہ

کلکتہ یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندی تمدن اور لٹریچر کی ترقی کے لئے ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا جائے۔ اس نے اس بارہ میں گورنمنٹ سے امداد مانگی ہے۔ مولوی فضل الحق کے وزیر اعظم ہوتے ہوئے ایسا نہیں ہوسکتا۔ ہم کلکتہ یونیورسٹی سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ اسے یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ہے۔ جبکہ ہندوستان بھر میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ ہے۔ جو وہ قائم کرنے جا رہی ہے؟

سالویشن مشن کی سرگرمیاں

سنٹرل انڈیا میں عیسائی ہوئے بھیلوں کو ہندو دھرم میں واپس لانے کے لئے سالویشن مشن کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ تازہ اطلاع ہے۔ کہ علاقہ باشندرہ کے سب کے سب عیسائی بھیلوں کو جو تعداد میں ۷۲۵ ہیں۔ شدھ کرلیا گیا ہے۔ پادریوں کی طرف سے کئی طرح کی رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ پرچارکوں کو طرح طرح کی دھمکیاں دی گئیں۔ حتیٰ کہ بھیلوں کو رشوتیں بھی دیئے گئے۔ لیکن آریہ ویروں کے پایۂ استقلال میں بالکل لغزش نہ آئی۔ اور وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوگئے۔

ہمیں امید ہے۔ کہ اگر آریہ ہندو جنتا نے مشن کی دھن سے سہائتا کی۔ تو وہ تمام بچھڑے ہوئے بھیلوں کو واپس لانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

آریہ سماج کوریکے کی اپیل

کوریکے ضلع سیالکوٹ میں ایک اچھا قصبہ ہے۔ جہاں ہر سال گگو شاہ کا میلہ لگتا ہے۔ میلہ میں لگ بھگ ایک لاکھ آدمیوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ اور ایک ہفتہ تک رہتا ہے۔ عیسائی اور دیگر مذاہب کی طرف سے پرچار کیمپ لگائے جاتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کی طرف سے پرچار کا کوئی پربندھ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مقامی سماج کی آرتھک اوستھا اچھی نہیں۔ اس کا اپنا مندر بھی خستہ حالت میں ہے۔ کوریکے کے آریہ سماجی بھائی چاہتے ہیں۔ کہ مندر پختہ بن جائے۔ اور کچھ دھن آگت میلہ پر پرچار کیلئے ہر سال مل جایا کرے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے آریہ سماج کوریکے کی سہائتا کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ جسے ہم آریہ جنتا تک پہنچاتے ہوئے اس سے آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس کی دل کھول کر سہائتا کرے گی۔

پنجاب میں ہندی

۲۶-اپریل کو ایک ڈیپوٹیشن نے جس میں دلیش بندھو۔ شریمتی رامیشوری نہرو۔ مسٹر جنگ بہادر سنگھ۔ پنڈت نتھو شرما۔ مسٹر برج لال انسپکٹر آف آریہ سکولز۔ لالہ خوشحال چند خورسند۔ مسٹر کے۔ سی ورما پرنسپل فتح چند کالج فار وومین لاہور۔ مسٹر ماچندر کمار جین ڈائریکٹر انچارج بھارت انشورنس کمپنی۔ پنڈت بھیم سین منتری مہاسبھا۔ پنڈت رام پرتاپ منتری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا۔ پنڈت پرمانند۔ شری تیرتھ رام ہیڈ ماسٹر وشو بندھو۔ مسٹر لکھشمی چند ایم۔ اے۔ اور شری رام کرشن بھارتی انیادی معزز اصحاب شامل تھے۔ وزیر تعلیم سے ملاقات کی۔ اور ہندی کی ترقی سے متعلقہ کچھ مطالبات پیش کئے۔ جن پر ہمدردانہ غور کرنے کا وزیر تعلیم نے وعدہ کیا۔

پنجاب کے ہندو چاہتے ہیں۔ کہ ہندی کی تعلیم کا وہی انتظام کیا جائے۔ جو اردو کی تعلیم کا ہے۔

آزاد مسلم کانفرنس کی کامیابی

دہلی میں پچھلے ہفتہ قوم پرست مسلمانوں کی جو کانفرنس سندھ کے سابق وزیر اعظم خان بہادر اللہ بخش کی صدارت میں ہوئی۔ وہ نہایت کامیاب رہی۔ اس میں تمام صوبوں کے نمائندے بھاری تعداد میں شامل ہوئے۔ حاضری کا اندازہ ستر ہزار لگایا گیا ہے۔ اس کانفرنس میں پاکستانی سکیم کی دھجیاں اُڑا دی گئیں۔ اور اس کی مذمت کا ریزولیوشن پاس ہوگیا۔ آزاد مسلم کانفرنس کی اس شاندار کامیابی سے اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ کہ خود مسلمانوں کا ایک بھاری طبقہ پاکستانی سکیم کو کس قدر بیہودہ اور ناقابلِ عمل سمجھتا ہے۔

آئندہ مردم شماری اور ہریجن

۲۸-اپریل کی شام کو ڈسٹرکٹ ہریجن پولیٹیکل لیگ کے زیر اہتمام ڈاکٹر متبہ بال کی صدارت میں ایک بھاری پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں کئی کانگریسی نیتاؤں کے علاوہ سرکردہ ہریجنوں نے بھی اپنی تقریروں میں ہریجنوں پر زور دیا۔ کہ آئندہ مردم شماری میں اپنے آپ کو ہریجن نہ لکھوائیں۔ بلکہ ہندو لکھوائیں۔ کثرت رائے سے ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں ہریجنوں کو تلقین کی گئی۔ کہ وہ ان خود غرض انجمنوں کے جال میں نہ پھنسیں جو ہندوؤں کی تعداد کم دکھانے کے لئے ہریجنوں میں پروپیگنڈا کر رہی ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو اچھوت لکھوائیں۔

آریہ سماج کیلئے ۵ سالہ پروگرام

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے گت سالانہ اتسو کے ایک سمت سنگ میں سوامی ستیانند جی نے ایک وششٹ دیاکھیان دیا۔ جس میں آپ نے آریہ سماج کو ۵ سالہ پروگرام تیار کرنے کی تجویز کی۔ جس میں آریہ سماج کا ہر ایک سبھاسد وید کا سوادھیائے کرنا سیکھے۔

مختصر افسانہ

مزدور

(۱)

فطرت خاموش تھی۔ اور شام کا سکون ہر طرف چھا رہا تھا۔ دُور مشرق سے تاریکی کا ایک بادل چپ چاپ چلا آ رہا تھا۔ اور کہیں کہیں تارے ٹمٹما رہے تھے۔

شام سنگھ اس خاموشی میں ایک کھیت کے کنارے کھڑا خیالات کی دُنیا میں غلطان تھا۔ شہر میں اب کام نہیں رہا۔ کیا کھائیں؟ کہاں جائیں؟ کیا کریں؟

مزدور آدمی تھا۔ ہاتھ سے مکانوں پر ایسے بیل بوٹے بناتا تھا۔ کہ لوگ عش عش کر اُٹھتے تھے۔ لیکن روز مکان کون بنواتا ہے۔ روزگار کہاں ملتا ہے؟

اس وقت ایک آدمی نے پاس آ کر کہا "کیا تم اس شہر میں رہتے ہو؟"

شام سنگھ نے چونک کر پیچھے دیکھا۔ سوال کرنے والا ادھیڑ عمر کا خوش پوش آدمی تھا۔

شام سنگھ نے کہا "ہاں۔ اسی شہر میں"

سوال کرنے والے نے پھر کہا "مجھے کچھ مزدوروں کی ضرورت ہے۔ میں ایک نہر بنوانا چاہتا ہوں۔ کیا یہاں مزدور مل جائیں گے؟"

شام سنگھ نے جوش میں کہا "کیوں نہیں؟ پہلے تو میں ہی ہوں"

سوال کرنے والے نے کہا "میرا نام ہرمز جی ہے۔ مجھے دو سو مزدوروں کی ضرورت ہوگی"

شام سنگھ "سب ہو جائیگا۔ آپ فکر نہ کریں"

(۲)

ہرمز جی نے ایک مکان لے لیا۔ اور شہر سے دُور ایک نہر بننے لگی۔ پہلے وہ شہر تک پیدل جاتے تھے۔ پھر انہوں نے سائیکل لے لی۔ چند دنوں کے بعد تانگہ رکھ لیا۔ اور پھر کوئی دو ماہ کے بعد موٹر خریدی۔ کیونکہ کام بڑھ رہا تھا۔ پہلے وہ کرایہ کے مکان میں رہتے تھے۔ لیکن ایک دن انہوں نے شام سنگھ کو بلا کر کہا "میں نے ایک مکان خریدا ہے۔ تم دو چار آدمی لے کر جاؤ۔ اور اس کی مرمت اور صفائی کر دو"

شام سنگھ کو اب دو روپے روز ملتے تھے۔ مگر خاندان بہت بڑا تھا۔ اخراجات مشکل سے پورے ہوتے تھے۔ لیکن پھر بھی جوں توں کر کے کام چلتا ہی جاتا تھا۔ دن آرام سے کٹ رہے تھے۔ اب اسے روزی کی فکر نہ تھی۔ اور نہر تکمیل تک پہنچ رہی تھی۔

(۳)

چھ ماہ کے بعد فطرت پھر خاموش ہو گئی۔ اور شام کا سکون چاروں طرف یوں چھا رہا تھا۔ جیسے نیند ہو۔

شام سنگھ پھر اسی کھیت کے کنارے کھڑا تھا۔ پانچ دن سے نہر ختم ہو چکی تھی۔ اور ۵ دن سے کام پھر ندارد۔ وہ تفکرات میں وہاں کھڑا تھا۔ کہ گھوں گھوں کا شور ہوا۔ اس نے دیکھا دُور سڑک پر ہرمز جی اپنا موٹر چلاتے ہوئے جا رہے تھے۔ اور پیچھے پیچھے ان کا چھوٹا بیٹا اپنا چھوٹا موٹر بھگائے لئے جا رہا تھا۔ تب شام سنگھ نے آہستہ سے اپنے آپ کو کہا "آج سے چھ ماہ پہلے یہ غریبوں کی طرح اس شہر میں آئے تھے۔ نہر ساری ہم نے بنائی ہے۔ لیکن یہ موٹروں پر مزے لے رہے ہیں۔ میں پھر وہیں کھڑا ہوں۔ مجھ میں اور ان میں کیا فرق ہے؟

لیکن یہ خیال اسے بہت دیر تک روک نہ سکا۔ اس کی گہرائی تک جانے اور اس فلسفہ کو سمجھنے کے لئے اس کے پاس وقت نہ تھا ——— ......

اسے پھر روزی کا خیال آیا اور وہ گھبرا کر آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔ اور اپنی بے بسی پر افسوس کرنے لگا۔

لیکن اگر وہ سنتا ——— تو ہوا۔ بادل۔ غروب ہوتا ہوا آفتاب اور آسمان سب کہہ رہے تھے ——— "وہ سرمایہ دار ہے۔ تم مزدور ہو"

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر سدھانت پریمی آریہ بھائی کا کرتویہ ہے۔

❋ बेकार-बन्धु ❋

बेकारों को बाकार बनाने वाले चमत्कार "बेकार-बन्धु" की एक प्रति मुफ्त पढ़ अपने भविष्य को सुखी बनाइये।

पता-बेकार-बन्धु कार्यालय, (प्र) संगरिया (बीकानेर)

سدرشن چکر

دیوی کے ایک پجاری کا کارنامہ۔ دو آدمیوں کا سرکاٹ کر بھینٹ کر دیا۔ دیال باغ میں کیا ہو رہا ہے؟

ہمارا خیال تھا۔ کہ آریہ سماج نے سوشل سدھار کے میدان میں جو شاندار کام کیا ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر جہالت اور اندھ وشواس کے لئے ہندوؤں میں جگہ نہیں رہی۔ لیکن ہمارے اس خیال کی تردید ہو گئی۔ جب ہم نے اخباروں میں یہ خبر پڑھی۔ کہ منڈل ضلع جبل پور میں دیوی کے ایک پجاری نے کس طرح دو آدمیوں کے سرکاٹ کر دیوی کی بھینٹ دئے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ پجاری ایک گونڈ جوڑے کو جنگل میں دیوی کی پوجا کے بہانہ سے لے گیا۔ ان سے کہا۔ کہ دیوی کے سامنے سر جھکا کر بیٹھ جائیں۔ جب ان دونوں نے سر جھکا دئے۔ تو پجاری نے پیچھے سے کلہاڑی کے وار کر کے ان کے سرکاٹ دئے۔ اس کے بعد لاشوں کو کہیں چھپا دیا۔

پجاری صاحب گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ انہیں اپنے اس "شبھ کرم" کی بدولت دیوی کے چرنوں میں اپنی بھینٹ دینے کا موقعہ مل جائے گا۔ جس سے وہ سیدھے سورگ پہنچ جائیں گے۔ مگر اس واقعہ نے آریہ سماج کے سامنے یہ سوال ایک بار پھر کھڑا کر دیا ہے۔ کہ سوشل سدھار کا کام اسے جاری رکھنا ہوگا۔ کیونکہ اس میدان میں اس کا کام ابھی ختم نہیں ہوا۔

دیال باغ میں آج کل کیا ہو رہا ہے؟ گیان دھیان کی باتیں؟ پرمارتھ سمبندھی اُپدیش؟ روحانیت سے لبریز لیکچر؟ نہیں یہ سب کچھ نہیں! ——— اب تو وہاں کھدر فروشی۔ بوٹ فروشی۔ مکھن فروشی اور نہ جانے کس کس چیز کی فروشی ہوتی ہے۔ نئے گورو کے گدی پر بیٹھتے ہی نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ جس میں نہ مذہب کے لئے جگہ رہی ہے۔ نہ اس سے متعلق اُپدیشوں کی۔

حیدرآباد کے سماچار

آریہ اُپدیشک کی رہائی

شری گوپال دیوجی آریہ اُپدیشک پر [illegible] سیفٹی بل کی دفعات ۲۶ اور ۳۲ کے [illegible] مقدمات چلائے گئے تھے۔ اور [illegible] سخت کی سزا دی گئی تھی۔ جیسے [illegible] گوپال دیوجی رہا ہو گئے ہیں۔ کلیانی آریہ سماج کے منتری موہن سنگھ جی ایک [illegible] رہا ہو جاویں گے۔

وکیل کے گھر کو آگ لگا دی

کلیانی کے اُددے بھانوجی وکیل کے [illegible] نے رات کے دس گیارہ بجے آگ لگا دی۔ وکیل صاحب کا سارا مکان جل کر راکھ ہو گیا۔ وہ اور ان کا پریوار بچ گیا۔ آگ لگانے والے کا پتہ نہیں چلا۔

نگر کیرتن کی اجازت نہ [illegible]

نئے سمست کے اوسر پر چتولی کے [illegible] سماجیوں نے نگر کیرتن کا جلوس نکالنے کی اجازت مانگی تھی۔ لیکن یہ کہہ کر کہ [illegible] کو اعتراض نہ ہو تو اجازت دی جا سکتی ہے۔ [illegible] خاکسار یہ کب برداشت کر سکتے تھے۔ انہوں نے دھمکی دی۔ کہ اگر جلوس نکالا گیا۔ تو [illegible] نہ ہوگا۔

آریہ سماج کا "ستیارتھ پرکاش دوس" [illegible]

رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ تمام بڑی [illegible] آریہ سماجوں نے سارو دیشک سبھا کے آدیش [illegible] اتوار ۱۲-۱ اپریل کو آریہ سماج کا ستیارتھ پرکاش دوس [illegible]

ٹیلی فون نمبر ۲۸۹۱

مطب ۳۔ چیمبرلین روڈ۔ لاہور

فخر الاطبا جناب حکیم دینا ناتھ [illegible]

کے اوقات مشورہ میں تبدیلی

مورخہ ۱۵-۱ اپریل سے تا اطلاع ثانی جناب حکیم صاحب کے اوقات مشورہ حسب ذیل ہیں:— صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک شام:۔ ۵ بجے سے ۸ بجے تک

فوری ضرورت اور خاص حالات میں ۲۸۹۱ پر ٹیلیفون کریں۔ بیرونجات کے اصحاب بذریعہ [illegible] مستفید ہو سکتے ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسکرت کی اوہیلنا

ایک جگیاسو کی جگیاسا اور مہاتما گاندھی جی کا سمادھان

ایک جگیاسو کا سوال کیا آپ کو گیات ہے۔ کہ پٹنہ وشو ودیالیہ نے سنسکرت کے ادھین کا کریاتمک رُوپ میں بہشکار (بائیکاٹ) کر دیا ہے۔ کیا آپ اس کارروائی کو پسند کرتے ہیں؟ یدی نہیں تو کیا ہری جن" میں آپ اپنی سمتی پرگٹ کریں گے؟

پٹنہ وشو ودیالیہ نے کیا کیا ہے۔ یہ مجھے گیات نہیں ہے۔ پرنتو

مہاتما جی کا جواب میں آپ کے ساتھ پُورنتیا سہمت ہوں۔ کہ سنسکرت کی پڑھائی کی بڑی کھید جنک اوہیلنا ہو رہی ہے۔ میں اُس پیڑھی (نسل) کا ہوں۔ جس کی پراچین بھاشاؤں کے ادھین میں آستھا تھی۔ میرا یہ وشواس نہیں ہے۔ کہ اس پرکار کا ادھین دیرتھ ہے۔ اور اس میں سمیہ برباد ہوتا ہے۔ میرا تو یہ وشواس ہے۔ کہ سنسکرت کے ادھین سے ورتمان بھاشاؤں کے ادھین میں سہائیتا ملتی ہے۔ جہاں تک بھاشاؤں کا سمبندھ ہے۔ انیہ کسی پراچین بھاشا کی اپیکشا سنسکرت کے سمبندھ میں یہ بات زیادہ سچی ہے۔ اور پرتیک راشٹروادی کو سنسکرت کا ادھین کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے ادھین سے پرانتیہ بھاشاؤں کا ادھین انیہ اُپائوں کی اپیکشا سرل ہو جاتا ہے۔ یہ وہ بھاشا ہے۔ کہ جس میں ہمارے پُوروج سوچتے۔ اور اپنے وچار پرگٹ کرتے تھے۔ کوئی بھی ہندو لڑکا و لڑکی سنسکرت کے مولک گیان سے شونیہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یدی اُسے اپنے دھرم کی آنترک بھاونا کو گرہن کرنا ہے۔ اس پرکار گائیتری کا انوواد نہیں ہو سکتا۔ کسی بھی انوواد میں اس کے مولک سنگیت کی رکھشا نہیں ہو سکتی۔ جو کچھ میں نے اُوپر کہا ہے۔ گائیتری اس کا ایک اُداہرن ہے ✤

جانتی ہے ✤

دوسری شیلی سے ہم اس پر اس طرح بھی وچار کر سکتے ہیں۔ کہ جو چیز جس سے جانی جاتی ہے۔ وہ سچی بات اور اچھی بات ہے۔ انیہ سب جھوٹ اور پاکھنڈ۔ گانا سننے میں ہی اچھا لگتا ہے۔ گانا دیکھا نہیں جا سکتا۔ کھٹا میٹھا زبان سے ہی اچھا لگتا ہے۔ آنکھوں سے دیکھ کر نہیں۔ پھول کی سگندھی ناسکا سے ہی سونگھ کر اچھی لگتی ہے۔ آنکھ سوندریہ کا آنند لیتی ہے۔ گندھ کا نہیں۔ کوئی بھی شخص یہ اچھا نہیں کرتا۔ کہ گانے کو سنوں نہیں۔ پر دیکھوں۔ گانا اوّل تو دکھائی نہیں دیتا۔ فرض کرو۔ کہ گانا ساکھشات آکار کھڑا ہو جاوے۔

اور کہے۔ کہ میں گانا ہوں۔ تو اس پر کوئی وشواس نہ کرے گا۔ اور نہ ہی اس کے دیکھنے میں آنند آ سکتا ہے ✤

اس سے ہم اس پرنیام کو پہنچتے ہیں۔ کہ ایک اِندری ایک چیز کو جانتی ہے۔ دو کو نہیں۔ آنکھ نے یدی رُوپ کو نہ دیکھا تو ممکن تھا۔ تو ممکن تھا۔ کہ پرماتما کو دیکھ لیتیں۔ کان نے شبد کو نہ سُنا ہوتا۔ تو سمجھو تھا۔ کہ پرماتما کو سُن لیتا۔ ناک نے گندھ نہ سونگھی ہوتی۔ تو سمجھو تھا۔ کہ بھگوان کو سونگھ کر ہی جان لیتا۔ (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

پرماتما کے درشن

دھارا — **دھیائم**

(لیکھک:۔ آچاریہ وشو شروا جی وید منڈ بریلی)

بہت سے لوگوں کا وشواس ہے۔ کہ پرماتما ... دکھائی دیتا ہے۔ انیک واقعات بھی اس سمبندھ میں کہے جاتے ہیں۔ کہ بھگتوں نے ... کو دیکھا۔ بڑے بڑے بھگتوں کی ... اس سمبندھ میں پرچلت ہیں۔ ادھونک ... گن بڑی شردھا سے اُن کتھاؤں کو ... ہیں۔ چاہے اُن کو پرماتما دکھائی دے ... دے ✤

... لوگ ستھان روپ سے اِلہٰور کو ... مانتے ہیں۔ ان میں بھی بہت سے ... ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ یدی بھگوان ... دے جاتے۔ تو بہت اچھا ہوتا۔ ... لوگوں میں بھی یہی وچار کرتا ہے۔ کہ ... بھگوان دکھائی دے جاویں۔ تو اچھا تھا۔ ... دکھائی دے جاویں۔ تو اچھا ہے ✤

... اِندریوں سے ہی بھگوان کو جاننے ... کیا کرتے ہیں۔ اور اُتکنٹھا اچھا یہ ... ہے۔ کہ پکھشو اِندریوں سے یدی ... دکھائی دے جاویں تو سماما انتمت ... ہو جاوے۔ اتہ پہلے اِندریوں کو ... لینا چاہیئے ✤

... ۱۔ آنکھیں ۲۔ کان ۳۔ ناک۔ ... زبان ۵۔ توچا — ۵ اِندریاں کہاتے ہیں ✤

... آنکھ رُوپ کو دیکھتی ہے۔ چاہے وہ ... ہو یا نیل آدی۔

... کان شبد کو سنتا ہے۔ شبد مدھر ہو ...

... ناک گندھ کو سونگھتی ہے۔ گندھ اچھی ... بُری۔

(۴) توچا رس کو چکھتی ہے۔ رس کھٹا ہو یا میٹھا آدی ✤

(۵) توچا سپرش کو بتاتی ہے۔ سپرش ٹھنڈا ہو یا گرم۔ کٹھن ہو یا مردو۔

جیسے پتی بُرتا استری ایک ہی پتی کا انوسرن کرتی ہے۔ ویسے ہی ان پانچوں اندریوں کا یہ سوبھاؤ ہے۔ کہ یہ ایک ہی چیز کو جانتی ہیں۔

(۱) آنکھ رُوپ کو جان سکتی ہے لیکن شبد رس۔ گندھ۔ سپرش کو نہیں۔

(۲) کان شبد کو جان سکتے ہیں۔ پرنتو رُوپ رس گندھ۔ سپرش کو نہیں۔

(۳) ناک گندھ کو جان سکتی ہے۔ پرنتو روپ شبد۔ رس۔ سپرش کو نہیں۔

(۴) زبان رس کو جان سکتی ہے۔ پرنتو رُوپ گندھ۔ شبد۔ سپرش کو نہیں۔

(۵) توچا (جسم) سپرش کو جان سکتی ہے۔ پرنتو رُوپ۔ گندھ۔ شبد۔ رس کو نہیں۔

ابھی ہوا یہ ہے۔ کہ ایک اِندری ایک کام کر کے بے کار ہو جاتی ہے۔ آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ بس دیکھ کر یہ بے کار ہو جاتی ہے۔ اب اور کچھ یہ نہیں جان سکتی۔ کان شبد کو سُن لیتا ہے۔ پرنتو اور دوسرا کام یہ بھی نہیں کر سکتا۔ ناک گندھ کو سونگھ سکتی ہے۔ پرنتو دیکھنے یا چکھنے کا کام نہیں کر سکتی۔ اسی طرح زبان بھی ایک ہی کام کر سکتی ہے۔ کہ وہ کھٹے میٹھے کو چکھ لے۔ لیکن اس زبان سے اگر کوئی یہ کہے۔ کہ تو اس کے رُوپ کو بھی دیکھ لے۔ تو یہ کہے گی۔ کہ میں ایک کام کر چکی۔ جو کہ میرا تھا۔ دوسرا نہیں کر سکتی۔ اسی طرح توچا بھی کیول سپرش کو جان سکتی ہے۔ کسی انیہ روپ۔ رس۔ گندھ آدی کو نہیں۔ ایک اِندریہ ایک ہی چیز کو

دو ۲ تحفے

سنجیونی استریوں کے روگ (ہیٹرا) حیض کا درد سے آنا۔ خون کا بند نہ ہونا۔ اور پیڑو میں درد رہنا) کی ہزاروں اِستریوں کی آزمودہ اچوک اور بہترین دوائی جس سے بیس بیس سال کی روگی استریوں نے بھی فائدہ اُٹھایا ہے ✤

قیمت اکیس روز کے مکمل کورس کی تین روپے دیگر محصولڈاک۔ "نین جیوتی سُرمہ" جو تجربہ سے آنکھوں کی تمام امراض کیلئے مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ ... فی تولہ ✤

پتہ:۔ آریہ معرفت "پرکاش" لاہور

پھولا (جیٹہ) و ککرے

جیٹہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ پتلا ہو یا گہرا۔ تھوڑے عرصے کا ہو یا سالہا سال کا ... ۔ نیز لا علاج دیرینہ ککروں کی شرطیہ بے ضرر اور گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ شدہ ۲۵ سالہ ریسرچ اور علمی تجربہ کی مجرب لاثانی دوا "نیلسنین" رجسٹرڈ کے چند روزہ استعمال سے پھولے کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ اور آنکھوں کی بینائی دوبارہ روزِ روشن کی مانند درست ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی بڑی دس روپیہ ۱۰؎۔ درمیانی ۵ روپے ۵؎۔ نمونہ ایک روپیہ ۸ (دعہ) علاوہ محصول ڈاک ✤

مینیجر ایس کرشنا ریسرچ لیبارٹریز۔ لیہ (پنجاب)

گمشدہ کی تلاش

میرا بھائی جیت سنگھ ذات سکھ۔ سکنہ بھاؤ وال۔ ضلع ہوشیارپور۔ عمر بارہ سال رنگ گندمی عرصہ تقریباً چھ ماہ سے لاپتہ ہے۔ لاہور میں گھر کی نوکری کرتا تھا۔ جو صاحب اس کا پتہ بتائیگا۔ وہ شکریہ و انعام کا مستحق ہوگا ✤

بچنت سنگھ معرفت دو آبہ سٹور۔ کھجور والی کوٹھی۔ گنتہ انجن گوالمنڈی۔ لاہور

... پستکیں مفت

... پرکاش" لاہور نے گیتا گان ... ہندی ... اردو ... ۲۳ ادھیاؤں اور ... ہے) ہندی ۴ر۔ اردو ۴ر کے ... گان "بھیشم رامائن" اور "آپ لشدگان" ... پستکیں مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندی ... ڈاک خرچ سمیت ۱۴ر اور اردو کتب کیلئے ... ارسال کریں۔ یہ رعایت تھوڑے دنوں ...

منیجر "پرکاش" لاہور

Digitized by eGangotri

تواریخی وشواس گھات واقعہ

(از لالہ امرچند جی قیس جالندھری)

شل دیر تک درو پد کا تعاقب کرتا رہا۔

درونا چاریہ استر اور شستر ودّیا کے جاننے والے تھے۔ ان کی ٹکر کا اُستاد اس زمانے میں شائد کوئی نہ تھا۔ دروپد نے ان کے ہاں پناہ لی۔ اور سراپا التجا بن کر کہا:۔

"اے نیک انسان میری حفاظت کر میں آڑے وقت تیرے کام آؤں گا۔ اور وعدہ کرتا ہوں۔ کہ راجدھانی میں پہنچ کر نصف سلطنت تیرے سپرد کر دونگا۔"

ان الفاظ میں بے لبی تھی۔ اور عجز کے بجائے رحم کے دیوتا کے آگے سر جھکا رہے تھے۔

درونا چاریہ نے دروپد کو چھپا لیا۔ جس طرح ایک تھکے ماندے ہرن کو پہاڑوں کے بیچ در بیچ سلسلے شکاری کی نظروں سے بچا لیتے ہیں۔

(۲)

درونا چاریہ کی چار دیواری وہ جگہ تھی۔ جہاں نادادی اور مفلسی لبیرا لیا کرتی ہیں۔ لڑکا دودھ مانگتا۔ تو گندم یا چاول کا آٹا پانی میں گھول کر پلا دیتے۔

آہ! وہ محبت کو دھوکہ دے رہے تھے۔ اور یہ سمجھتے تھے۔ کہ وہ لڑکے کی آنکھوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

درونا چاریہ کے ہاں کوئی گائے نہ تھی۔ اور یہ اُن دنوں کی بات ہے۔ جب ہندوستان کی سرزمین پر دودھ کی ندیاں بہا کرتی تھیں۔ اور دودھ دوکانوں پر فروخت نہ ہوا کرتا تھا۔

مفلسی اُڑتے ہوئے پرندوں کے پروں کو زخمی کر دیتی ہے۔ اور وہ لامحدود فضا میں کوئی ٹھکانہ تلاش کرتا ہے۔

درونا چاریہ کو دروپد کے الفاظ پھر سُنائی دینے لگے۔ اور وہ دروپد کی راجدھانی کی طرف چل دئے۔

وقت نے درونا چاریہ اور دروپد کے درمیان ایک لطیف کہر حائل کر دیا تھا۔ جس میں وہ ایک دوسرے کے خط و خال کی تمیز نہ کر سکے۔ راحت کی کیف پرور گھڑیوں میں مصیبت کے تلخ احساس کا جائزہ لینا مشکل ہے۔

درونا چاریہ نے وعدہ یاد دلانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر اب دروپد پیکر التجا نہ تھا۔ شب و روز کی گردشوں نے شل کے تعاقب اور موت کے خوف کو افسانۂ محض بنا دیا تھا۔

درونا چاریہ واپس لوٹ آئے۔ جس طرح پانی کی لہریں چٹان سے ٹکرا کر روتی پیٹتی واپس ہو جاتی ہیں ؎

(۳)

اندر پرست میں چند لڑکے کھیل رہے تھے۔ اُن کا گیند کنوئیں میں گر گیا۔ انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر گیند باہر نہ آسکا۔

یہ چندر بنسی خاندان کے شہزادے تھے ؎

درونا چاریہ بھی وہاں سے گذر رہے تھے۔ اُنہوں نے شہزادوں کے چہروں پہ بے بسی کی جھلک دیکھی۔ جو معصوم ... بھولے بھالے رُخساروں پر اُس ... پیدا ہو جاتی ہے۔ جب ان کے ... ٹوٹ گئے ہوں۔ اور اُن کی ... شغل غرقاب ہو گئی ہو ؎

درونا چاریہ نے ایک تیر ... گیند میں پیوست ہو گیا۔ پھر ایک ... تیر چھوڑا۔ جو پہلے تیر کی پُشت ... علیٰ ہذا القیاس اُنہوں نے تیروں کی ... زنجیر بنا دی۔ اور گیند نکال دیا ... شہزادے بڑے خوش ہوئے ... نے دربار میں جا کر ماجرہ کہہ سُنایا ... درباری درونا چاریہ کو دربار میں ... گئے ؎

(۴)

درونا چاریہ نے فن سپاہ گری ... شہزادوں کو اپنی مثال آپ بنا ... فن کے بعد شاستروں کی مریادا کے ... ہر ایک شہزادے نے کچھ نہ کچھ ... پیش کی۔ درونا چاریہ نے شرن ... بخشا۔ مگر ارجن کی پیشکش کو واپس ... یہ انکار نہ تھا۔ درونا چاریہ جا... تھے۔ کہ ارجن سب سے چالاک ... اور تیر اندازی میں اپنے نمونے ... ہے۔ وہ اُسے اپنے انتقام کا آ... بنانا چاہتے تھے۔ اُنہوں نے ارجن ... سب بات سُنا دی۔ اور کہا:۔

"ارجن! ایک دفعہ دروپد کو ... پکڑ کے لے آ۔ یہی تیری گرو دکشنا ..."

ارجن دروپد کی طرف بڑھا ... ایک مختصر سی لڑائی کے بعد ... رتھ کے پیچھے باندھ کر لے آیا ...

درونا چاریہ نے اُسے کوئی ... نہیں دی۔ ان کے مذہب میں ... کا دوسرا نام سزا نہ تھا۔ اُنہوں ... اُسے فقط وعدہ کی یاد دلائی اور ...

میں کیوں زندہ ہوں؟

(از مہاشہ پرکاش چند جی پرکاش انبالوی)

سُنانے کو اُن کی کہانی ہوں زندہ | کیا جن بزرگوں نے قوموں کو زندہ
وہ عالم تدبیر وہ حُبّ الوطن سب | ہے تاریخ جن کی شہادت سے زندہ
اُنہی کی محبت میں میں جی رہا ہوں

مجھے اُن کے نقشِ قدم پہ ہے چلنا | سمجھتے جو نیکی کی خاطر ہیں جینا
جو تہذیب عالم کے گلشن میں رہ کر | سُناتے رہے ہم کو دلکش ترانہ
اُنہی کی محبت میں میں جی رہا ہوں

تپ دق

کا نسخہ وید بھگوان

ہر سوال سے سوا دھیائے اور ریسرچ کا مکمل علاج بجلیس روپیہ فیس کی ... تپ دق کے واحد مشہور عالم ... ریسرچ سکالر آتما نند ...

فیروز پور روڈ۔ لاہور

ہندی پرکاش (ماہوار)

سمپادکہ شکنتلا دیوی ہندی بھوشن

مینیجنگ ایڈیٹر ہستی علا ولیہ ...

۱۵۔ جون کو پرکاشت ہو جائیگا۔ اس کے خریدار جلد بنیئے۔ سالانہ چندہ بھیجی بیوپاری حوصلہ افزائی کیجئے۔ اس میں استری کے متعلق ایسی لکھا ہوا کریگی۔ استریوں میں آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو۔ ان میں موجودہ ہتیوں کو دور کیسے کیا جائے۔ انہیں بھگتی کے سچے مارگ پر کیسے لایا جائے۔ پھر آپ سب اس سالہ میں پائینگے۔ آریہ بہنوں آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں۔ استری سماجوں اور ہندی پریمیوں کو فوراً اس کے گراہک بن جانا چاہیئے۔ خود خریدار بنیں یا دوسرے خریدار مہیا کریں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے (۲) ؎

(مینیجر پرکاش، لاہور)

بند قلم رفلیس ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیئے جاتے ہیں۔ کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ؎

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بھارت کی موجودہ حالت پر رشی کے آنسو

(لیکھک :- مہاشہ دھرم منتر جی گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال)

خدمت وطن کی ہے جسے مدِ نظر رہی
اس کو نہ فکر جان کی نہ پرواہ سر رہی
دل میں نہ اس کے کچھ ہوس مال و زر رہی
سب کچھ رہا وطن کی محبت اگر رہی
جیسے ہے بلبلوں کو محبت چمن کیساتھ
اُلفت بہادروں کو ہے اپنے وطن کیساتھ

رشی دیانند جی مہاراج کے دل میں دیش تو تمام
بھگت اور پرانی مانتا کے لئے اتھاہ پریم
تھا۔ مگر چونکہ وہ بھارت ورش کو تہذیب
کا گہوارہ اور اُسے تمام دُنیا کا دھارمک
گورو سمجھتے تھے۔ اس لئے اس کی ادھوگتی
دیکھ کر تو ان کی حالت بعینہ ایسی ہو جاتی
تھی کہ ؎

اِک ٹیس سے دِل میں اُٹھتی ہے
اک درد جگر میں ہوتا ہے۔
ہم رات کو اُٹھ کر روتے ہیں
جب سارا عالم سوتا ہے۔

آپ کی خواہش تھی۔ کہ بھارت ورش کے
اقبال کا آفتاب پھر طلوع ہو۔ اس لئے
نشانے بلا بلا کر بھارت ورش کو جگاتے
تھے ؎

اے اہل ہند اُٹھو اب تو خوب سو چکے
پیدا کیا تھا جو کچھ سب کچھ ہو کھو چکے
اب کیا رہا ہے جس پہ تغافل یہاں تلک
دُنیا میں نیم وحشی و جاہل تو ہو چکے

بعض دفعہ بھارت کی حالت دیکھ کر آپ
کے دل میں ایسی چوٹ لگتی تھی۔ کہ آنکھوں
میں آنسو آ جاتے تھے۔ گویا ؎

زخم وہ دل پہ لگا ہے کہ چھپائے نہ بنے
اور چاہوں۔ کہ دکھاؤں تو دکھائے نہ بنے
جانتے تھے۔ کہ درد دل کا اظہار کریں۔
گو جانتے تھے۔ کہ ؎

سراپا درد ہوں میں کیا کوئی میری زباں سمجھے
جو مجھ سا درد والا ہو۔ وہ میری داستاں سمجھے
لوگ راگ و رنگ اور عیش و آرام
میں مست تھے۔ مگر ایک آپ تھے۔ کہ
بھارت کے غم میں گھلے جاتے تھے۔ اگر
زبان نہیں۔ تو دل تو آپ کا یہی کہتا تھا۔
کہ ؎

سازِ شادی سن کے ہوتی ہے پریشانی مجھے
ان سے آتی ہے صدائے مرثیہ خوانی مجھے
جا کے گورِ کشتہ میں کسی صحرا کے رو لیتا ہوں میں

یاد آتی ہے جب اپنے گھر کی ویرانی مجھے

ایک دن شری کالی چرن کے باغ میں
سوامی جی کئی لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ کہ
اتنے میں ایک عورت اپنا مرا ہوا بچہ میلے
اور گندے کپڑے میں لپیٹے ہوئے گذری۔
آپ نے پوچھا :-
"مائی! تم نے اس پر سفید کپڑا کیوں
نہیں لپیٹا؟"
اُس نے رو کر کہا۔ "مہاراج! میرے
پاس سفید کپڑا کہاں؟ غریب ہوں"۔
یہ سننا تھا۔ کہ آپ کی آنکھوں سے
آنسو بہنے لگے ؎
آنکھوں سے رُک سکے نہ وہاں قطرۂ اشک
بے اختیار ہو کے یہ ندیاں اُبل گئیں ؎

ہندوستان کیا چاہتا ہے؟

(سوَرگباشی لالہ لاجپت رائے کے وچار)

ہندوستان چاہتا ہے وہ

۱- **ماتا پتا** جو پیار کریں۔ بڑھا دیں۔ لیکن حکومت نہ کریں۔

۲- **اُستاد** جو اپنے شاگردوں کو سوچنا اور مت بھید رکھنا سکھا دیں اور جو اپنی باتوں کو ان کے ذریعہ ٹھیک مانے جانے کی امید نہ رکھیں۔

۳- **لیڈر** جو راستہ دکھا دیں نہ کہ حکم دیں۔

۴- **دوست** جو آپس کے پریم اور مدد کے سچے سنکلپ سے ملے ہوں۔ جو مت بھید سے لڑا نہ پڑیں۔ شخصی باتوں سے ناراض نہ ہوں۔ اور جو مت یا ہمت کے علیحدہ ہوتے ہوئے بھی فراخدلی سے ایک دوسرے کی مدد کریں +

۵- **لیکچرار** جو سدھانت اور کوری باتیں نہ بنا دیں۔

۶- **ودیہ** جو لوگوں کی رائے کا انادر نہ کریں۔ بلکہ قدر کر کے اس پر عمل کریں۔ اور رعیت کو ٹھیک راستے پر لے چلیں۔

۷- **پتی** جو پیار کریں۔ سیوا کریں۔ اور ہر کام میں حصہ لیں۔ عورتوں کی شخصیت نہ کچلیں۔ اور نہ نادر شاہی ہی چلا دیں۔

۸- **دیش بھگت** جو ٹکڑوں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کی نسبت گہرائی کی باتوں پر زیادہ توجہ دیں +

۹- **نوجوان** جو دُنیاوی فوائد کی نسبت انسانیت عزت اور آتم گورو کی زیادہ پرواہ کریں۔ جو سیوا کرنے اور دُکھ جھیلنے کے موقعوں کو ڈھونڈیں۔ جو آتما کو شدھ کر کے دوسروں کے ساتھ فراخدلی اور خطرہ ہو تو بھی کام کرنے کی اور خود سوچنے کی طاقت کو بڑھا دیں +

ہو یا یوں کہیئے۔ کہ ؎
بربطِ اشک پہ ہیں نغمۂ غم سنا دیا
جو نہ زبان سے کہا گیا اس کو نظر سے گا دیا
رونا تو سبھی جانتے ہیں۔ مگر رشی کا
رونا ایک نرالی ہی قسم کا ہے ؎
میرا رونا نہیں رونا ہے یہ سارے گلستاں کا
وہ گل ہوں میں خزاں ہر گل کی ہے گویا خزاں میری
آپ نے روتے ہوئے فرمایا۔ کہ :-
"کل یہی بھارت سونے کی کان تھا۔ امن
و امان کی جگہ تھا۔ عظمت اور عزت
یہاں کھیلتے تھے۔ مگر آج یہ حالت ہے۔
کہ بھارت کے مرے ہوئے بچوں کو تن
ڈھانپنے کے لئے ان کے والدین کو اچھا
کپڑا بھی دستیاب نہیں ہوتا"۔
بے کفن جاتی ہے دُنیا سے رشی سنتان آج
غیر بھی اس حالتِ خستہ پہ ہیں حیران آج

आप बेकार क्यों हैं ?

यदि आप (१) अमेरिका के बेकार लोगों की भांति कलम दवात के सहारे केवल डाक की सहायता से विना पूंजी रुपये कमाना चाहते हैं, (२) युरोप की उन फर्मों के पते जो नयी नयी वस्तुओं के नमूने मुफ्त भेजती रहती हैं (३) अमेरिका की उस फर्म का पता, जो केवल पत्र लिखने पर संसार भर की प्रत्येक चीज का आपको पता बता देगी, (४) ५०) से ५००) की पूंजी तक के कारखाने लगाने का पूरा विवरण जिनसे ३००) मासिक तक कमाया जा सकता है। (५) जर्मनी वा जापान की ताजा मालूमात और घर बैठे एजेन्सी लेनेके ढंग और पते, (६) स्वदेशी चीजोंसे विलायती वस्तुएं बनाना, ४००) तोला मूल्यकी बतायी जाने वाली "मौन सीन" को अपने देशमें पैदा करना, (७) भारत के कच्चे माल से रुपया कमाना चाहते हो तो इस पुस्तक को अवश्य मंगा कर पढ़ें। इसके अतिरिक्त इसमें सैकड़ों ऐसी दस्तकारियां लिखी हैं जो आजतक सुनने में नहीं आयीं और उनसे साधारण पूंजीवाला आदमी दो तीन रुपया रोज घर बैठे कमा सकता है। २५० पृष्ठ की पुस्तकका मूल्य १।) पोस्टेज ।=)

१०० गुणा नफेका व्यापार

संसार में सब से अधिक लाभदायक व्यापार पेटेण्ट औषधियों का है। इससे सौगुणा नफा कमाया जा सकता है। एक पैसा लागत की दवा के दो दो रुपये मिलते देखे हैं। अमृतधारा और सुधा सिन्धु के मालिकों ने एक एक पेटेण्ट दवा के नुस्खे से लाखों रुपया कमाया है। विलायती फर्में एक एक पेटेण्ट दवा से करोड़ों रुपया कमा रही हैं। यदि उनकी तरह आप भी भारत वर्ष, जर्मनी इंगलैण्ड, अमरीका की प्रसिद्ध और सर्वप्रिय प्रति वर्ष करोड़ों रुपये की बिकने वाली पेटेण्ट औषधियों के नुस्खे बिना किसी कष्ट के घर बैठे सीखकर साधारण पूंजी से प्रायः सभी प्रचलित पेटेण्ट औषधियों को स्वयं तैयार करके विज्ञापन द्वारा मुकाबले में कम कीमत में बेचकर सैकड़ों रुपये मासिक की स्थायी आमदनी पैदा करना चाहते हैं तो आज ही "पेटेण्ट औषधियां और भारतवर्ष" नामक पुस्तक की एक प्रति मंगाकर कारोबार शुरु करदें, सम्भव है फिर आपको यह पुस्तक किसी मूल्य पर न मिल सके। मूल्य ।।।) पोस्टेज ।-)

नोट- दोनो पुस्तकें हिन्दी में हैं।

पता- रसायन फार्मेसी, (अ) संगरिया (बीकानेर)

پرسوں جو سردار تھے ہو گئے ہیں جبکہ آج ابتلیا ہے لٹیریں ان کے محتاج کمسر پہ تاج

استری جگت

پرش کیسی استریاں چاہتے ہیں؟

(لیکھکہ: شریمتی روپ کماری جی وشارد)

استریوں کا یہ وچار ہے۔ کہ پُرش سندر اور سوشٹھ استریوں کو ہی پسند کرتے ہیں۔ اسی وچار کا یہ پھل ہے۔ کہ سنسار بھر میں استریاں اپنے آپ کو ادھک سے ادھک سندر بنانے کی چیشٹا کرتی ہیں چاہے انہیں اپنے آپ کو سندر بنانے کیلئے کتنے ہی غیر قدرتی اُپائے کیوں نہ کرنے پڑیں۔ ایک انتر راشٹر بیوپاری نے پچھلے دنوں ایک لیکھ میں لکھا تھا۔ کہ "یدی سنسار میں استریاں نہ ہوتیں۔ تو شرنگار کے سامان کو کوئی نہ پوچھتا۔" اس بیوپاری کا یہ کہنا سچ ہے۔ کہ شرنگار کی وستوؤں کو سب سے ادھک استریاں ہی خریدتی ہیں۔ انہی کے کارن سینکڑوں کارخانے چل رہے ہیں۔ جو صابن۔ پاؤڈر۔ لپ سٹک۔ سگندھی تتھا سندر وستر تیار کرتے ہیں۔ یہ سب سامان استریاں کیول سندر بننے کے لئے خریدتی ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہیں۔ کہ سندر بن کر ہی وہ اپنے پتیوں کے من کو پرسن کر سکیں گی۔ لیکن یہ بھولی بھالی استریاں کیا جانیں۔ کہ وہ اپنا دھن ویرتھ میں لٹا رہی ہیں۔ سبھی پُرش سندرتا کے پیاسے نہیں ہوتے۔ انہیں سندرتا کے اتیرکت کسی اور چیز کی بھی چاہ ہوتی ہے۔ وہ چیز کیا ہے۔ یہ پرایہ استریاں نہیں سمجھتیں کسی ایک کا کیا کہنا۔ سنسار میں ایسی استریوں کی کمی نہیں۔ جو سندر نہیں ہیں۔ کنتو پھر بھی ان کے پتی ان سے پریم کرتے ہیں۔ یدی واستو میں سندرتا ہی پُرش کو موہ سکتی۔ تو پھر ایسی استریوں کو کوئی نہ پوچھتا۔ کنتو دیکھنے میں یہ آیا ہے۔ کہ پُرش ان کروپ استریوں کو پوجتے ہیں۔ اسی طرح ایسی لاکھوں سندر استریاں ہیں۔ جن کے پتی ان کی اور آکرشت نہیں ہوتے میں نے دیکھا ہے۔ کہ جب کبھی کسی سندر استری کو اس کا پتی پوچھتا تک نہیں۔ تو اس بات کو بھاگیہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے۔ سمبھو ہے۔ کہ بھاگیہ کو بھی اس وشے میں کچھ ہستکشیپ ہو۔ کنتو مکھیہ بات کچھ اور ہی ہے۔ ستیہ بات تو یہ ہے۔ کہ پُرش نہ سوندریہ کو دیکھتا ہے۔ اور نہ اسوندریہ کو۔ وہ اپنے سوبھاؤ اور وچاروں کے انوسار ہی استری چاہتا ہے۔ جو استری اس کے من کو سب پرکار سے پرسن کر سکتی ہے۔ وہ چاہے سندر ہو یا نہ ہو۔ اس کا پتی اس سے پرسن رہے گا۔

اس سمبندھ میں میں ایک پری چت استری کی گھٹنا سناتی ہوں۔ یہ استری بہت سندر تھی۔ ودُشی بھی اور سوشیل بھی۔ اس کے وپریت اس کا پتی کمزور۔ کڑوا سوبھاؤ اور مدیہ پان کرنے والا تھا۔ اس استری کو پتی کے مدیہ پان سے اتی گھرنا تھی۔ اور جب وہ کہیں باہر جاتا تھا۔ تو شراب کی بوتلوں کو پھوڑ دیا کرتی تھی۔ سپشٹ ہے۔ کہ اس کا دُشٹ وبھچاری پتی اس سوشیل استری سے پھر کیوں گھرنا نہ کرنے لگ جاتا۔ انت وہ ایک ایسی استری پر آسکت ہو گیا۔ جو شراب پیتی تھی۔ لیکن نفی کر دیا۔ اس دُکھ دائیک گھٹنا سے انمان لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پُرش استری سے کیا چاہتا ہے۔ اس کی یہ اچھا ہوتی ہے۔ کہ اس کی استری اس کے پاپوں۔ گُناہوں اور دُشٹتوں کو بھی سراہے۔ اور اس کی کسی بات کو نہ ٹوکے۔ یہ ہے پُرش کا سوبھاؤ ٭

اسی پرکار امریکہ کے ایک لیکھک کا یہ سوبھاؤ تھا۔ کہ وہ اپنی استری کو اپنے لیکھ کو پڑھ کر سنایا کرتا تھا۔ اور اس لئے اس کو آدھی آدھی رات تک سونے نہ دیتا تھا۔ وہ یہ بھی چاہتا تھا۔ کہ اس کی استری اس کے لیکھوں کی بھرپور پرشنسا کرے کنتو وہ اپنے پتی کی اس اِچھا کو پورن نہ کرتی تھی۔ انت میں اس نے اپنی سندر اور سوشیل پتنی کو تیاگ اسفنات طلاق دے دی۔

میرا یہ سوتنتر وچار ہے۔ کہ پُرش نہ تو سندر استری چاہتا ہے۔ اور نہ ہی سوشیل استری کا بھی اس کی درشٹی میں کوئی مولیہ نہیں۔ وہ کیول ایسی استری چاہتا ہے۔ جو اس کی خوشامد کرتی رہے۔ اس کے دُرگُنوں اور دُربلتاؤں پر بھی پردہ ڈالتی رہے۔ انت پُرش کو ایسی استری چاہیئے۔ جو اپنا سوبھاؤ پُرش جیسا ہی بنا لے۔ ایسی دشا میں استریاں دھیان پورک وچاریں۔ کہ وہ سندر بننے کا پریتن کر کے اپنا سمیہ اور دھن برباد تو نہیں کرتیں۔

استریوں کو یہ باتیں جاننی چاہئیں

— آنکھیں شیگھر تھک جاتی ہوں۔ تو ٹھنڈے پانی کے ایک گلاس میں ایک چمچہ نمک گھول کر اس میں دو ٹکڑے روئی کے ڈال دیں۔ اور دس پندرہ منٹ تک آنکھ کے پپوٹوں پر ایک کے بعد دوسرا روئی کا ٹکڑا بھگو بھگو کر رکھیں۔ تھکان دور ہو جائے گی۔

— گرم پانی میں نمک کی ایک چٹکی ملا کر غرارے کریں۔ دُکھتا ہوا اور خراب گلا ٹھیک ہو جائے گا۔

— انتہائی زکام پر ہتھیلی میں نمک ملا پانی لے کر ناک میں چڑھا دیں۔ آدھا گلاس چڑھا جانے پر زکام جاتا رہے گا۔

— گرم جل میں مٹھی بھر نمک ملا کر تھکے ہوئے اور دُکھتے ہوئے پاؤں دھونے سے بڑا لابھ ہوتا ہے۔ ٹخنے کمزور ہوں۔ تو نمک ملے ٹھنڈے جل سے نیم انوسار دھونے سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ سمندر کے پانی میں چلنا اسی لئے لابھ پردہے۔

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک ویشیہ اگروال گوئل گوت پرسدھ گھرانے کی سوشیل اور چتر ۱۸ سالہ کنیا کیلئے جس نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے ایک ور کی ضرورت ہے۔ آج کل کی شادیوں کے اخراجات کی بربادی کو مدنظر رکھ کنیا کے پتا بالکل سادہ طریقہ سے ذات پات کے بندھن توڑ کر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کلین کل ادیوگی سوشیل ودیارتھی جن کی آمدنی دو سو روپیہ ماہوار سے کم نہ ہو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

گنگوتری دہلی

مکان بنوانے سے پہلے

مکان کا نقشہ اور خرچ کا تخمینہ ضرور بنوانا چاہیئے

کیونکہ ایک تجربہ کار انجنیئر ہی کم از کم جگہ میں زیادہ سے زیادہ گنجائش نکالنے کے علاوہ مکان کی بہترین بیونت کر سکتا ہے۔ اور کفایت شعاری کے طریقے بتا سکتا ہے۔ اس گرانی کے زمانہ میں "کفایت شعاری" سب سے بڑی عقلمندی ہے۔ مکان کا نقشہ اور خرچ کا تخمینہ بنوانے کیلئے

امر انجنیئرنگ سنڈیکیٹ (ہسپتال روڈ) لاہور

پانی کے بنائے جانے والے پمپ

ہمارے کارخانہ کی بلڈنگ کی تصویر

میں تشریف لاویں۔ یا خط و کتابت کریں۔ جس کے پروپرائیٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ریٹائرڈ ماہر انجنیئر مکانات رائے صاحب امر ناتھ ہیں۔ وہ آپ کو بہترین مشورہ دے سکتے ہیں۔ اس پر کچھ زیادہ خرچ نہیں آتا۔ تھوڑا سا خرچ کر کے آپ مندرجہ بالا طریقہ سے سینکڑوں روپیہ بچا سکتے ہیں۔

نوٹ:- ہمارے کارخانہ میں پانی کے پمپوں کے فلٹر اور نلکے کی پیتل کی ٹوٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور ہر قسم کی مشینوں کی مرمت کا کام بھی ہوتا ہے۔ تفاصیل کے لئے لکھیئے:-

مینیجر:- امر انجنیئرنگ سنڈیکیٹ ہسپتال روڈ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج اور سنسکار

سنسکار کرنا آریوں کا پرم دھرم مانا گیا ہے۔ رشی دیانند جی مہاراج نے خود لکھا ہے۔ کہ "اُتکرش پراپت کرنے کے لئے آریوں کو سنسکار ضرور کرنے چاہئیں"۔ واقعہ میں یدی دیکھا جائے۔ تو جو مدعا سوامی جی مہاراج کا ان شبدوں سے تھا۔ وہ آریہ بھائی نہیں سمجھے۔ جیسے گڑ گڑ کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا۔ ویسے ہی بغیر ودھی سنسکار کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ میں نے کئی آریہ گھروں میں دیکھا ہے۔ کہ کئی آریہ بھائی لوگوں کے کہنے سننے سے سنسکار تو کرا لیتے ہیں۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ کہ ان کا فائدہ کیا ہے؟

اس دفعہ کی ایک پُستک میں نے میسرز راجپال اینڈ سنز میکسیلرز انار کلی لاہور کی دکان پر دیکھی۔ اس کا نام سنسکار ودھی یا سنسکار دیپکا ہے۔ اس میں ہر ایک سنسکار کی اس پرکار ویاکھیا تتھا ٹیکا ٹپنی کی گئی ہے۔ کہ معمولی سے معمولی گیان رکھنے والا بھی سنسکار کی فلاسفی تتھا سنسکار کرانے کی ودھی سمجھ سکتا ہے +

یہ ٹیکا سورگیہ امر شہید سوامی شردھانند جی نے کی تھی۔ اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس میں اصلی منتر کروف سنسکرت اور نیچے وہی منتر اردو زبان میں بھی لکھے گئے ہیں۔ جہاں کئی لوگ سنسکاروں کے متعلق کئی پرکار کی شنکائیں پرگٹ کرتے ہیں۔ وہاں ان کی بھی فٹ نوٹ دے کر تسلی کر دی گئی ہے +

اس سے بہتر کتاب میں نے آج تک سنسکاروں پر نہیں دیکھی۔ قیمت بھی لاگت مانز کے برابر رکھی گئی ہے۔ جو کہ ایک روپیہ ۱۲ آنہ (عہ ۱؎) ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ مہاشہ راجپال اینڈ سنز اسی طرح اور بھی اپیوگی ساہتیہ نکالتے رہیں +

چونی لال آریہ لاہور

سماجک سماچار

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی

۱۴-۱ اپریل کے سپتاہک ست سنگ کے بعد وارشک چناؤ ہوا۔ رائے صاحب امرت رائے پردھان۔ پنڈت سائیں داس و لالہ وشمبھر ناتھ جی اُپ پردھان۔ مہاشہ سدانند جی کوشادھیکش۔ اور لالہ جوتی رام جی پُستکادھیکش چنے گئے +

۱۲-۱ اپریل کو ستھاپنا دوس منایا گیا۔ سنکیرتن کیا گیا۔ جھنڈا اروہن کی رسم سائیں صاحب امرت رائے نے ادا کی۔ پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کو انعامات بانٹے گئے۔ رات کو ڈاکٹر لکھی رام جی کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں شری گوپال جی گورو کل اندر پرستھ کا ویاکھیان ہوا + (منتری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

میں ۱۲-۴-۴۰ کو ستھاپنا دوس منایا گیا۔ پربھات پھیری اور یگیہ ہوا۔ لالہ نارائن دت جی نے جھنڈا لہرایا۔ رات کو جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت اندر جی اور پنڈت سریندر گوپال کی کوتا ہوئی۔

پنڈت واسدیو جی شاستری صدر تھے۔ پروفیسر رام سنگھ۔ لالہ دیش بندھو۔ اور پنڈت سریندر شرما کے ویاکھیان ہوئے۔ رات کو دیپ مالا کی گئی + (کیدار ناتھ منتری)

شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی

کے سالانہ چناؤ میں پنڈت اندر جی سنرکشک بابو رام لال جی ایڈیٹر تیج پردھان۔ اور پنڈت دیو برت جی جنرل سیکرٹری و مہاشہ کرم چند جی منتری چنے گئے۔ اور خزانچی لالہ نارائن دت جی منتخب ہوئے۔ (منتری)

آریہ سماج پھلورہ

مہاشہ چمن لال جی کے گھر ۱۴-چیت کو ان کی ماتا کی سرتیو پر پگڑی کی رسم ادا ہوئی۔ یگیہ کیا گیا۔ اور سماج کو پندرہ روپے اور آریہ ویر دل کو دس روپے دان ملا +

(منی لال منتری)

آریہ سماج نالاں منڈی کا ۲۱واں سالانہ

جلسہ دیانند آشرم میں ۲-۳-۴ اپریل کو منایا گیا۔ جس میں پنڈت منیشور دیو۔ پنڈت سماشو۔ پنڈت دل پتی۔ اور شریمتی شاردا دیوی کے ویاکھیان۔ اور مہاشہ ہنسراج اور کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں کے بھجن ہوتے رہے +

۱۳-اپریل کو لالہ خوشحال چند کا جلوس نکالا گیا۔ کنیاؤں کو انعامات بانٹے گئے۔ چودھری لڈّو مل نے آریہ سماج کو ۵۲ روپے دان دئے گئے +

(جگت پرکاش منتری)

آریہ سماج ہیرپور کا سالانہ جلسہ ۳ سے ۵

بیساکھ تک منایا گیا۔ اس میں سوامی ویدانند جی۔ پنڈت گوروت ودیا النکار۔ پنڈت تیرتھ رام۔ مہاشہ بالکرشن۔ مہاشہ دلبیراج۔ مہاشہ کبیر چند۔ مہاشہ برج لال و مہاشہ رامانند بھجنیک پدھارے۔ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کو ڈربہ نارت ہیرپور نے انعامات تقسیم کئے۔ چھ سو روپیہ چندہ جمع ہوا +

۱۸-۴-۴۰ کو آریہ ویر دل کی طرف سے ہنسراج دوس منایا گیا۔ کئی مہانو بھاوؤں نے شردھانجلی بھینٹ کی +

(تیرتھ رام منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

امرتسر کی تمام آریہ سماجوں نے ۱۸-اپریل کو شردھانند بازار آریہ سماج مندر میں ہنسراج دوس منایا۔ صدر جلسہ کیپٹن کیشپ چند تھے۔ صبح کو پربھات پھیری اور رات کو دیپ مالا کی گئی۔ سنت رام چندر کا لیکچر ہوا۔ آریہ سماج منٹگمری کے زیر اہتمام

ور کی ضرورت

ایک ارورڈ بنسی آریہ کنیا کیلئے جس کی آیو تقریباً اٹھارہ سال ہے انٹرنیس تک تعلیمیافتہ۔ گھر کے کام کاج سینا پرونا۔ گوٹنے اور کشیدہ کاری سے بخوبی واقف ہونے کے علاوہ باجہ بجانا اور گانا بھی جانتی ہے۔ اور جس کے رشتہ دار گورنمنٹ کے بڑے بڑے عہدوں پر ملازم ہیں۔ ایک ایسے آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار ہو۔ اور جس کی آیو ۲۵ سال سے کم نہ ہو۔ شادی ذات پات توڑ کر بھی کی جا سکتی ہے +

"کمار" معرفت "پرکاش" لاہور

آگئی!! آگئی!! آگئی!! آگئی!!!

امریکن بیوٹی

خوبصورت اور بھرا ہوا چہرہ عورت کی سب سے بڑی دولت ہے۔ اگر یہ دولت قبل از وقت چھن گئی۔ تو یوں سمجھو۔ کہ عورت کی دنیا تاریک ہو گئی۔ ہماری امریکن بیوٹی کے تقریباً دو ہفتہ کے متواتر استعمال سے بڑی بوڑھی رنوں کے بے رونق اور بے آب چہرے بھی ایک بار شباب کی رعنائی اور شگفتگی حاصل کر لیتے ہیں۔ چہرہ کی جھریاں۔ داغ۔ مہاسے کیل اور چھائیاں ایک دم غائب ہو کر چہرہ کی مردنی۔ سوکھا پن اور بے رونقی شباب کی سرخی و شگفتگی میں بدل جاتے ہیں۔ اور چالیس پچاس سالہ عورت بھی پچیس برس کی حسین دوشیزہ معلوم ہونے لگتی ہے۔ آپ نے خوبصورتی پیدا کرنے والی بیسیوں دوائیاں اور کریمیں استعمال کی ہوں گی۔ مگر تجربہ کر کے دیکھئے۔ کہ امریکن بیوٹی کے مقابلہ میں سب ہیچ ہیں +

قیمت باوجود ان خوبیوں کے صرف ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک ۹؎۔

نوٹ:۔ امریکن بیوٹی تمام جلدی امراض مثلاً۔ خارش۔ داد۔ چھائیاں۔ مہاسے۔ کھجلی اور پھٹے ہاتھ پاؤں و ہونٹوں کیلئے از حد مفید ہے +

مینیجر دی امریکن ٹریڈنگ کمپنی (پی-ایل) گوالمنڈی۔ لاہور

تیل بال کالا

چاندی سونے اور جواہرات سے زیادہ قیمتی ایجاد جڑی بوٹیوں اور خوشبودار پھولوں کا مرکب۔ سفید بال سیاہ کرنیوالوں کی مراد پوری ہو گئی۔ بارہ سال کی انتھک کوشش محنت اور مسلسل جدوجہد کے بعد روپیہ پانی کی طرح بہا کر "بال کالا" تیل ایجاد کیا گیا ہے۔ یہ نایاب تحفہ ایک اشارہ سے سفید بال قدرتی سیاہ کر دیتا ہے۔ بال جڑ سے کالا نہ ہو تو دوگنی قیمت واپس۔ اس کے علاوہ ہر قسم کا نزلہ اس کے استعمال سے نہ ہوگا۔ خضاب کی زحمت سے بچیں۔ قیمت بڑی شیشی دو روپیہ (عہ) چھوٹی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک الگ +

سول ایجنٹ:۔ دی امریکن ٹریڈنگ کمپنی (پی-ایل) گوالمنڈی۔ لاہور

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کھولی گئی۔ مہاشہ اننت رام جی ہیڈ ماسٹر اور چودھری گنگا رام جی کی تقریریں ہوئیں + (منتری)

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کی سالانہ جنرل میٹنگ میں

۱۴-اپریل کو چناؤ ہوا۔ رائے صاحب شادی رام جی پردھان۔ لالہ رشی رام و پنڈت نارم دیو اُپ پردھان۔ مہاشہ تُلسی ناتھ منتری۔ مہاشہ کیدار ناتھ و ڈاکٹر کندن لال جی اُپ منتری۔ مہاشہ کوردیو کوشادھیکش مہاشہ دیاکرشن لیپنکادھیکش اور مہاشہ سردار سنگھ اڈیٹر چنے گئے +

دہلی و نئی دہلی کی آریہ سماجوں کی اور سے مہاتما ہنسراج دِوس نئی دہلی میں لالہ ادم پرکاش جی پی۔ سی۔ ایس کی صدارت میں منایا گیا۔ کئی مہانو بھاؤں نے شردھانجلی بھینٹ کی +

(منتری)

آریہ سماج جالندھر شہر کے سالانہ چناؤ میں

سیٹھ برنداون جی پردھان۔ رتن ناتھ جی وکیل اور پنڈت رام کشن جی اُپ پردھان۔ لالہ لبھو رام جی منتری۔ بلونت رائے جی اور پورن چند جی اُپ منتری۔ سندر لال جی کوشادھیکش اور جگن ناتھ جی خزانچی چنے گئے + (منتری)

آریہ سماج کمالیہ

۱۲-اپریل کو چناؤ میں مہتہ لیکھراج جی پردھان۔ ڈاکٹر ٹھاکر داس جی اُپ پردھان۔ شریمتی شانتی دیوی جی اُپ پردھانا۔ مہاشہ نرمل چند جی منتری۔ پنڈت پرتھوی راج جی اُپ منتری۔ اور مہاشہ دیوان چند جی خزانچی چنے گئے + (نرمل چند منتری)

۲۰ ویں آریہ گجرات پریشد

کی اور سے الہ آباد۔ نرباد۔ انگد۔ بڑودہ۔ سورت اور نوساری اتیادی ستھانوں میں ۲۱-اپریل سے ۶-مئی تک پرچار کا پربندھ کیا گیا + (گیانیندر)

آریہ سماج کھبوڑہ

۱۱-۴-۴۰ کو آریہ سماج پنڈ دادن خان کے جلسہ پر کٹاس راج پرچار سمیلن میں سناتنی بھائیوں کی طرف سے آریہ سماج کے پرچار کاریہ میں ڈالی گئی رُکاوٹوں کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ ان کی آئندہ کے لئے اور مالک سنکیرنتا کی نندا کی گئی + (وشنو جیت منتری)

آریہ سماج بھلوال کا سالانہ جلسہ

۱۳ سے ۱۵ اپریل تک منایا گیا۔ ایک ہفتہ پہلے سوامی سدانند جی کتھا کرتے رہے۔ ۹ سے ۱۱-اپریل تک شریمتی دروپدی دیوی کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند کے دو لیکچر ہوئے۔ لالہ خوشحال چند جی کا شاندار جلوس نکالا گیا +

آریہ یودک سبھا کے سالانہ چناؤ میں مہاشہ الیشور داس وشو چندر لال سرپرست۔ مہاشہ سرداری لال پردھان۔ مہاشہ برج لال اُپ پردھان۔ مہاشہ ملکھراج منتری۔ مہاشہ رام پرکاش اُپ منتری۔ اور مہاشہ وید پرکاش خزانچی چنے گئے + (منتری)

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی کا ۵۹ واں سالانہ

جلسہ ۶-۷-اپریل کو کنیا پاٹھ شالہ کے صحن میں منایا گیا۔ جس میں پنڈت مکتی رام۔ پنڈت منسا رام۔ پنڈت ستیہ دیو۔ اور پنڈت شوّرام کے لیکچر اور مہاشہ ہری چند۔ مہاشہ جے پرکاش مہاشہ مدن لال۔ مہاشہ کھیم چند کے بھجن ہوئے۔ آریہ کانفرنس میں آریہ سماج کی اُنتی کے وشے پر وچار کیا گیا۔ مہاشہ جے پرکاش کے تیر اندازی کے کھیل ہوئے۔ اپیل پر چھ سو پچاس (۶۵۰) روپے اکٹھے ہوئے +

۸-اپریل کو استری سماج کا ست سنگ ہوا۔ جس میں پنڈت وشو کرما کا دیاکھیان ہوا + (منتری)

گوروکل ملتان

برہمچاریوں کا سالانہ امتحان ہے۔ اُتسو کے موقعہ پر امتحان میں سب برہمچاری پاس ہو گئے۔ چارپائیوں کو شیشے پر چتر کاری۔ صابن اور سیاہی بنانا سکھایا جاتا رہا ہے۔ اب کپڑا بننے کا کام بھی سکھایا جاوے گا۔ کھڈیاں لے دے۔ نوکر یا ہو دیا یا ہم سکھانے والے کا انتظام ہو۔ یہ بھی سکھایا جاوے گا + (مکھیا ادھشٹاتا)

آریہ سماج کبنجھر کا سالانہ چناؤ

کے روز ہوا۔ جس میں چودھری طوطا رام جی پردھان۔ لالہ ... لال جی اُپ پردھان۔ لالہ نارائن داس منتری۔ مہاشہ سیوا رام جی اُپ منتری۔ مہاشہ میلا رام جی خزانچی۔ اور مہاشہ ... رام جی لیپنکادھیکش نروا چت ہوئے۔ دو انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے + (منتری)

بھارت گرام اُدھار سبھا کا سالانہ جلسہ

۲۱-اپریل کو لالہ رام داس جی ایڈووکیٹ کی صدارت میں ہوا۔ اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ پنڈت اودھو رام جی گوتم نے رپورٹ پڑھی۔ اور پنڈت رشی رام جی کا دیاکھیان ہوا + (منتری)

(ریویو)

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نیو دہلی جنسی امراض کے ایک قابل و ماہر ڈاکٹر کی زیر نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ اس شفاخانہ میں علاج کرانے والے مریض پوری سہولیت۔ حقیقی ہمدردی۔ مکمل آرام اور جلد شفا پاتے ہیں۔ اس شفاخانے کی ترقی اور ہر دلعزیزی کی ایک اور بڑی اور دوسرے شفاخانوں سے نرالی وجہ یہ ہے کہ دوائی کی قیمت مریض سے مکمل آرام آنے کے بعد لی جاتی ہے۔ اس شفاخانہ سے آج تک ۱۰ نشک بیواک نپنسکتا۔ جلیہری۔ پاگل پن۔ عورتوں کا چڑچڑا پن وغیرہ موذی امراض کے ہزاروں مریض شفا حاصل کر کے شفاخانے کے جاری کرنے والے کو دل سے دعائیں دے رہے ہیں +

مذکورہ بالا امراض کے جن مریضوں تک ہمارے یہ الفاظ پہنچ سکیں۔ ان سے ہم اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی کی خدمات سے فائدہ اُٹھانے کی پرزور سفارش کرتے ہیں +

پتہ:- مینیجر۔ اصلی ہندوستانی شفاخانہ پوسٹ بکس نمبر ۵۲ - نئی دہلی

"پرکاش" کے خریداروں کیلئے رعائتی اعلان

ایک (عہ) روپیہ کی کتابیں مفت

نیچے لکھی ۱۶ سولہ پستکوں میں سے اپنی پسند کی ایک روپیہ (عہ) کی پستکیں "پرکاش" کا ہر نیا گاہک "پرکاش" کا سالانہ چندہ بھیجکر بالکل مفت منگوا سکتا ہے۔ پرانے خریدار جن کا سالانہ چندہ ختم ہونے والا ہے۔ وہ دو سال کا چندہ بھیجکر اس رعائت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ پرانے خریداروں کو نصف قیمت پر۔ لیکن جو ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ انہیں تمام کتابیں جو وہ منگوانا چاہیں نصف قیمت پر دی جاویں گی۔ کتب مندرجہ ذیل ہیں:-

گیتا گان جو گیتا کا شلوک وار دوہوں میں مکمل انوواد ہے۔ خوبی یہ ہے۔ کہ ایک ایک شلوک کا انوواد ایک ایک دوہے میں کیا گیا ہے۔ گیتا کے سوادھیا کا لطف لینا ہو۔ تو گیتا گان کا سوُر سہت پاٹھ کیجئے۔ سرل سرس اور مدھر دوہے پڑھکر آنند آ جاتا ہے۔ گھر گھر اس پستک کا سوادھیا ہوتا ہے۔ مہاتما گاندھی تک نے تعریف کی ہے۔ اخباروں اور ودوانوں نے متفقہ طور پر اس کی سراہنا کی ہے۔ ۱۴۲ صفحات بڑھیا کاغذ۔ اعلیٰ چھپائی۔ منوہر چتر۔ موٹا ٹائپ قیمت ہندی ۸ر۔ اردو ۶ر + **رشی گان** رشی دیانند کی ۲۳ ادھیاؤں اور ۲۹۶ دوہوں میں مکمل جیونی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس کے کچھ ادھیائے سن کر سوُرگیہ آچاریہ رام دیو جی جھوم اُٹھے تھے۔ اور استریوں کیلئے اس پستک کی ادھک سے ادھک پرچار کی اچھا پرگٹ کی تھی۔ ہندی ۴ر۔ اردو ۴ر + **ہنسنی رامائن** بالمیکی رامائن کا دوہوں میں سار۔ بچّوں و استریوں کیلئے اتی اتم چیز ہے۔ قیمت ہندی ایک آنہ اردو دو پیسہ۔ **اُپنشد گان** (پہلا حصہ) ایشاداسیہ اُپنشد کا شلوک وار دوہوں میں مکمل ترجمہ۔ پربھو بھگتی کے رس میں ڈوبے ہوئے مدھر اور سرل دوہوں کو گا کر لطف لیجئے۔ ہندی ۳ر۔ اردو ۲ر + **سندھیا گان** سندھیا کے منتروں کا ارتھ عام طور پر نہ سمجھ سکنے سے سندھیا میں من نہیں لگتا۔ اس میں منتر کے نیچے اسکا ایک ایک دوہے میں دے دیا گیا ہے۔ منتروں کیساتھ دوہے یاد کر لیجئے۔ اور سندھیا کرتے سمیہ من میں دوہوں کو گائیے۔ کچھ ہی دنوں بعد من نہ لگنے کی شکایت دُور ہو جاوے گی۔ اور سندھیا میں بڑا آنند آنے لگیگا۔ پرچار کے لئے بہت بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹ رہے ہیں۔ ہندی ایک پیسہ اردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔ محصولڈاک ہوکا پی ۸ر + **دیگر پستکیں** آریہ سماج کیا ہے ۴ر۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر۔ لچھمان پول پرکاش ۸ر۔ موسیٰ کو جا کی حقیقت ۴ر۔ ستیارتھ پرکاش کی دھجیاں ۲ر۔ جین مت درپن ۸ر۔ آنند پنجہ ۴ر۔ پریم مرلی ۸ر۔ ازمسرت ۶ر۔ مشعل ہدایت ۲ر۔ جام محبت ۳ر +

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ صرف ۱۶ سولہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو نفس نامردی سے کار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے۔ قیمت بتیس ۳۲ خوراک دو روپے (عار) محصولڈاک ...

کام دیو تیل رجسٹرڈ بلغیر پھوڑے پھنسی اور ... کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دُور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک سات آنے +

رتی کھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوت باہ اور امساک کیلئے دنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں۔ قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک سات آنے

ملنے کا پتہ

مینیجر:-

اوشدھ بھنڈار فیروز پور شہر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں سے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھت سماجوں نے ابھی تک اپنے پرتی ندھی سبھا میں نہیں بھیجے ہیں۔ اُن کی سوچنا کیلئے پرکاشت کیا جاتا ہے۔ کہ پرتی ندھی فارم سبھا کے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ ... تاریخ ۱۰۔ مئی ہے۔ اس کے بعد ... پرتی ندھی فارم سبھا کے دفتر میں پراپت ہوں گے۔ ان پر اس جنرل سبھا۔ جو ۲۵-۲۶۔ مئی ۱۹۴۰ء کو ہوگی کے بعد ہی وچار کیا جاوے گا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک سادھارن ادھیویشن ۱۳-۱۴- جیٹھ سمت ۱۹۹۷ مطابق ۲۵-۲۶۔ مئی ۱۹۴۰ء ... وار پراتہ کال دس بجے آرمبھ ہوگا۔ کرپیا ادھیویشن میں پدھار کر کرتارتھ کریں +

۲۵۔ مئی کو پراتہ دس بجے تک لاہور پہنچ جانا چاہیئے۔ ادھیویشن میں نمن وشئے پیش ہوں گے۔

(۱) پرتی ندھی سبھاسدوں کے پرشن تتھا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سوچنائیں

اُن کے اُتر۔

(۲) سمت ۱۹۹۶ کے کاریہ کی رپورٹ سن کر سویکار کرنا۔

(۳) وید پرچار کی اُنتی تتھا آریہ سماجوں کی اوستھا سدھارنے کے اُپاؤں پر وچار کرنا۔

(۴) انترنگ سبھا پرستاؤ سنکھیا ۱۲ تتھی ۹/۹۶ سبھا کا کوئی پد ادھیکاری ۳/۴ سمتی ہونے کے اتیرکت ایک پد پر تین ورشوں سے ادھک نہ چُنا جا سکے گا۔

۳/۴ کورم میں پرستت ہوگا

(۵) سمت ۱۹۹۷ کے لئے ادھیکاریوں انترنگ سبھا تتھا ودیا سبھا کے سبھاسدوں کا چناؤ کرنا۔

(۶) وید پرچار۔ اُپدیشک ودیالیہ۔ ودیارتھی آشرم۔ لیکھ رام سمارک۔ کنیا گوروکل اور کانگڑی گوروکل آدی سنستھاؤں کے بجٹ پاس کرنا۔

(۷) گوروکل میں پرویش اتھوا ادھک آیو کے بالکوں کے پرارتھنا پتر۔

(۸) پرستاؤ

یہ بھی نویدن ہے۔ کہ یدی آپ کوئی پرشن سبھا کے کاریہ یا پربندھ کے وشے میں پوچھنا چاہیں۔ یا تدوشیک کوئی پرستاؤ سبھا کے سامنے رکھنا چاہیں۔ تو ۱۰۔ مئی ۱۹۴۰ء تک سبھا کے دفتر میں بھیج دیں۔ تاکہ اُن کے اُپستھت کرنے کی آگیا لے لی جاوے +

آریہ سماجوں کا دشانش

سبھا کے نیم انوسار دشانش کا دھن پرتی تین ماس کے اندر سبھا کے کاریالیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اس کے مطابق سمت ۱۹۹۵ کا دشانش اساڑھ سمت ۱۹۹۶ کے آخیر تک آ جانا چاہیئے تھا۔ لیکن بہت سی آریہ سماجوں سے ابھی تک یہ دھن وصول نہیں ہوا ہے۔ سبھا نے نشچے کیا تھا۔ کہ یہ دھن ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء تک پہنچ جانا چاہیئے۔ اب سبھا نے یہ تاریخ بڑھا کر ۱۵ مئی ۱۹۴۰ء تک کر دی ہے۔ نویدن ہے۔ کہ جس آریہ سماج کا یہ دشانش ۱۵۔ مئی ۱۹۴۰ء تک سبھا کے دفتر میں نہ پہنچے گا۔ اُس کے پرتی ندھی ۲۵-۲۶۔ مئی ۱۹۴۰ء کو ہونے والی جنرل سبھا میں بھاگ نہ لے سکیں گے۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ یہ دھن جلد از جلد سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں +

پرتی ندھیوں کی سیوا میں بھی نویدن ہے کہ وہ جنرل سبھا میں آنے سے پہلے اپنے آریہ سماج سے پتہ کر کے آویں۔ کہ دشانش کا دھن سبھا کو پہنچ چکا ہے یا نہیں۔ اور ۱۵ مئی تک سبھا کے کاریالیہ میں دشانش پہنچانے کے لئے اپنے چننے والے آریہ سماج کو پریرنا کرنے کی کرپا کریں۔ جن آریہ سماجوں کا دشانش سمت ۱۹۹۴ کے دشانش سے کم پہنچا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ بھی اس کمی کو ۱۵۔ مئی ۱۹۴۰ء تک پورا کر دیں۔

حصار میں قحط زدوں کی امداد

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے زیر اہتمام علاقہ حصار کے مصیبت زدوں کی امداد کا جو کام پچھلے دنوں کیا ہے۔ اس کی مختصر رپورٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

(بقیہ صفحہ ۱۴ کالم ۴ میں)

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کیلئے اپیوگی پُستکیں

برہتر بھارت لیکھک:- پنڈت چندرگپت ودیالنکار۔ سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح چین جاپان۔ جاوا کمبوڈیا ترکستان اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ ... مجلد پونے پانچ روپیہ (۱۲/۴) بنا جلد چار روپے (للعہ)

آتم میمانسا (لیکھک:- پروفیسر نند لال کھنہ) سدھانت سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پُشپ ہے۔ جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت وستار ... منورنجک اور ویگیانک ریتی پر پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پستک ہے +

ویدک ونے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی) تین حصوں میں ہے۔ جس میں چار چار ماس کیلئے ہر ایک دن کیلئے ایک ایک پراتھنا دیا گیا ہے۔ اور ہر ماس کے لئے دیا یام ودھی بھی۔ اس کا گجراتی میں انوواد بھی ہو چکا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ (عہ)

دوسری کتابیں (۱) سندھیا رہسیہ ایک روپیہ (۲) سندھیا سمن ایک روپیہ (۳) وید گیتا نجلی دو روپیہ (۴) بھارت ورش کا اتہاس ۵ روپے ۴ر (۵) جل چکتسا وگیان ۱۲/ (۶) سوم سروور ۱۲/ (۷) شردھانند کے اُپدیش دونوں حصے ۸ر (۸) برہمچریہ سندیش دو روپے (۹) اپنشدوں کی سنسکرتی ۱۲/ (۱۰) شکھشا منو وگیان پونے چار روپے (۱۱) گوروکل کا اتہاس ۴ر (۱۲) ستوپ نرمان کلا تین روپے (۱۳) گوروکل کی ڈائری ۳ر (۱۴) کلیان مارگ کا پتھک ۸ر (۱۵) نرکت بھاشیہ ساڑھے سات روپے (۱۶) رشی دیانند کا پتر ویوہار ۱۲/ (۱۷) گیان پردیپکا دو حصے دو روپے (۲؍) +

رعایت:- جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگوائیں گی۔ انہیں ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا +

مینیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی (ضلع سہارنپور) یو۔ پی

"الیشور انجن" (رجسٹرڈ) کے کمالات

"الیشور انجن" (رجسٹرڈ) آنکھوں کی جملہ امراض کی شرطیہ و رام بان دوائی ہے۔ موتیا بند۔ پھولے۔ ککرے۔ جالا۔ بڑھال۔ ناخونہ۔ دھند۔ پانی آنا۔ بینائی کی کمزوری وغیرہ سب امراض کو بلا آپریشن شرطیہ ٹھیک کرتا ہے۔ اور عینک اُتروا دیتا ہے۔ ہزاروں مریض فائدہ اُٹھا چکے ہیں +

مشہور آریہ سماجی ودوان شری یُت پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر اور پروفیسر جے چند دیال سنگھ کالج لاہور "الیشور انجن" کا استعمال کر کے اس کے کمالات کے قائل ہو چکے ہیں۔ جنہیں یقین نہ ہو۔ وہ انہیں خط لکھ کر پوچھ سکتے ہیں علاوہ ازیں

مہاراجہ صاحب پونچھ و چیف میڈیکل آفیسر

نے "الیشور انجن" کی خوبیوں کے متعلق اعلیٰ سرٹیفکیٹ اور سونے کے تمغے دئیے ہیں ان کے علاوہ ہزاروں شفا یافتہ مریض "الیشور انجن" کی مندرجہ بالا خوبیوں کی صداقت کے گواہ ہیں

قیمت:- اڑھائی روپیہ فی شیشی (۲؍۸) محصولڈاک سات آنے (۷/)

نوٹ:- خود استعمال کیجیئے اور اپنے حلقۂ واقفیت میں آنکھوں کی کسی مرض میں مبتلا بہن و بھائی کو "الیشور انجن" اس کی خوبیوں اور ملنے کے پتہ سے مطلع کر دیجیئے

ملنے کا پتہ

مینیجر الیشور انجن فارمیسی (رجسٹرڈ)۔ کرشنا گلی نمبر ۶۔ لاہور

پرماتما کے درشن

بقیہ صفحہ ۷

زبان نے رس کو نہ چکھا ہوتا۔ تو ممکن تھا۔ کہ بے چاری چکھ کر پرماتما کو جان لیتی۔ تو جاننے سپرسش کو نہ جانا ہوتا۔ تو ممکن تھا۔ کہ پرماتما کو چھو کر جان لیتی۔ یہ سب اندریاں ایک ایک کر کے بے کار ہو چکی ہیں +

جو اندری یہ کہے۔ کہ میں دو کام کرونگی۔ ایک اپنا کام جو وہ کرتی ہے۔ دوسرا پرماتما کو جاننا۔ یہ جھوٹ ہے۔ پاکھنڈ ہے۔ اوپجو یہ بتاتا ہے۔ کہ ایک اندری دو کام نہیں کر سکتی۔ اندریوں کے پاس اپنا اپنا کام ہے۔ پرماتما کو کون جانے +

سنسار میں جتنی وستوئیں ودیمان ہیں۔ ان سب کے جاننے کے سادھن بھی ہیں۔ اگر سنسار میں روپ ہے۔ تو آنکھ اُسے جاننے والی بیٹھی ہے۔ اگر آنکھ ہے۔ تو اس کا کشیتر روپ پہلے سے ودیمان ہے۔ دنیا میں یدی سگندھ ہے تو اس کے جاننے کے لئے ناسکا (ناک) بھی ہے۔ سنسار میں یدی پرماتما ہے۔ تو اُسے جاننے والی بھی کوئی چیز ہمارے پاس اوشیہ ہوگی۔ ڈھونڈنا چاہیئے۔ کہ ابھی ہمارے پاس کون سی چیز ایسی بچی ہے۔ جس نے ابھی تک کچھ نہیں جانا۔ وہی پرماتما کو جانتی ہوگی۔ کیونکہ اندریاں تو اپنی اپنی چیز جان چکی ہیں۔ یدی ہم من بدھی آدی کو ٹٹولیں۔ تو یہ بھی سکھ دکھ کو جانتے ہیں۔ کیول جیو آتما بچا ہے۔ جس نے ساکشات کچھ نہیں جانا۔ بس یہی چھپا بیٹھا ہے۔ جو پرماتما کو جان سکتا ہے +

روپ کا آنکھ سے دیکھنا تو سنبھو ہے۔ پرنتو کوئی کہے۔ کہ میں روپ کو کانوں سے جانوں۔ یا ناسکا سے۔ یہ پاکھنڈ ہے۔ گانے کو کان سے سننا سنبھو ہے۔ پرنتو اس گانے کو آنکھوں سے دیکھنے کی بات کہنا پاکھنڈ ہے۔ سگندھ کو ناسکا سے جاننا سنبھو ہے۔ پرنتو یدی کوئی یہ کہے۔ کہ سگندھ کو میں آنکھ سے یا کان سے جاننا چاہتا ہوں۔ یہ مِتھیا ہے۔ جو چیز جس سے جاننے کی ہے۔ وہ سنبھو انیہ سب پاکھنڈ اور دھوکہ ہے۔ اسی پرکار پرماتما کو جیو آتما سے جاننا سنبھو ہے۔ اُسے آنکھوں آدی سے دیکھنا۔ بتانا اسنبھو اور پاکھنڈ کیوں نہیں؟

اسی لئے کہا ہے۔ کہ:۔

"नतत्र चक्षुर्गच्छति न वाग
गच्छति नो मन:"॥

آنکھ کے آگے روپ آنے پر اوشیہ دکھائی دے گا۔ یدی آنکھ کے اور روپ کے بیچ میں کوئی چیز نہ ہو۔ اسی پرکار جیو آتما کے سامنے پرماتما کے ہونے پر اوشیہ پرماتما کا گیان ہو جائیگا۔ یدی درمیان میں کوئی وستو نہ ہو۔ ہمارے سامنے انیک پرکار کی واسنائیں لگی ہوئی ہیں۔ جو بیچ میں روکاوٹیں ڈالے ہوئے ہیں۔ یدی یہ کمبخت واسنائیں ہمیں چھوڑ دیں۔ یا نشٹ ہو جائیں۔ تو پرماتما جیو آتما کو نتت کھشن دکھائی دے جاوے +

اور یہ واسنائیں دُور کیسے ہوں گی؟

— یہ واسنائیں پرانائیچوں سے دُور ہوں گی۔

— یہ واسنائیں برہمچریہ سے دُور ہونگی۔

— یہ واسنائیں ستیہ آدی تپ سے دُور ہوں گی۔

— یہ واسنائیں وید پڑھنے سے دُور ہوں گی۔

— یہ واسنائیں پرماتما کے سمرپن بھاؤ سے دُور ہوں گی۔

— یہ واسنائیں سادھو مہنتوں سے دُور ہوں گی۔

— یہ واسنائیں بھگوان کی کرپا سے دُور ہوں گی +

حصار میں قحط زدوں کی امداد

بقیہ صفحہ ۱۳

اس علاقہ کے لوگ محسوس کر رہے ہیں کہ جتنی سہائتا درکار ہے۔ اتنی بہم نہیں پہنچ رہی۔ اور وہ بھائی پنجاب پر ہی اپنی آس لگائے بیٹھے ہیں۔ کیونکہ انہیں اور کسی پرانت سے سہائتا نہیں مل رہی۔ آریہ سماج رہتک سے معلوم ہوا ہے کہ تحصیل جھجر میں جو دردناک واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ انہیں سُن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بہروڑ گرام میں ایک نائی کی موت بوجہ نہ ملنے اناج ہو گئی۔ اس کے علاوہ ڈھلاں واس میں بھی سجنوں کی مرتیو ہو چکی ہے۔ ان میں سے ... کا نام بشو برمت تھا کرنالی سماج کی ... ایک سو چالیس گائیوں کے چارہ کا پربندھ کر دیا گیا ہے۔ مبلغ ۵۷ روپے دان ... نمت پراپت ہوئے ہیں۔ ہیری ... کے منتری جی کا پتر آیا تھا۔ کہ پرورش ... کے ذریعہ ۱۹ من ۱۱½ سیر اناج بانٹا ... ہے۔ جس پر ۵۵ روپے لگے۔ ہیری ... کو ۱۱۲ روپے ۱۴ ار تقسیم کیلئے دئے گئے ... اس نے ۱۲۴ روپے ۴ر خرچ کر دئے ...

خریدو۔ پڑھو اور پرچار کرو

پرچار کیلئے بہترین اُپیوگی ٹریکٹ

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے ویدک دھرم اور آریہ سماج کے پرچار کیلئے پرسدھ آریہ سنیاسی ودوانوں اور لیکھکوں کے پرچار کیلئے بہترین اُپیوگی ٹریکٹوں کے چھاپنے کا کام بڑے زور شور سے شروع کر دیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور کاغذ بڑھیا لگایا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل نئے ٹریکٹ تیار ہیں:۔

"ہلت جیوتش سہالسا" (از پنڈت منسا رام جی) تین پیسے۔ "آریہ سماج کیا ہے؟" (از حبتہ جیمنی جی) دو پیسے۔ "آریہ سماج کی مہانتا" (از حبتہ جیمنی جی) دو پیسے۔ "سنسار کا آئندہ دھرم" (از مہاشہ سنت رام جی اجانی) دو پیسے "قانون قدرت اور انسان" (از سوامی سرودانند جی) ایک پیسہ۔ "جگت گورو دیانند" (از لالہ سنام رائے جی ایم۔ اے) ایک پیسہ۔ "ایشور کی ہستی" (از ٹھاکر امر سنگھ جی) ایک پیسہ۔ "ویدک دھرم کا مہتو" (از پنڈت وشوناتھ جی) ایک پیسہ۔ "آریہ سماج کیا ہے؟" (چھوٹا) (از پنڈت منسا رام جی) ایک پیسہ۔ "ایشوری گیان کی آوشیکتا" (از ماسٹر لکشمن جی) ایک پیسہ۔ "مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے؟" (از پنڈت وِک ناتھ جی) ایک پیسہ۔ "اُنتی کے سادھن" (از حبتہ جیمنی جی) ایک پیسہ۔ "نوجوانوں کو سندیش" (از لالہ سنام رائے جی ایم۔ اے) ایک پیسہ۔ "ایشور پوجا" (از سوامی ودشنا نند جی) ایک پیسہ۔ "رامائن سار" (از سوامی ودشنا نند جی) ایک پیسہ +

نوٹ:۔ اکٹھا منگوانے پر ایک پیسہ کے ٹریکٹ ایک روپیہ سینکڑہ۔ دو پیسہ کے دو روپیہ سینکڑہ۔ اور تین پیسہ کے تین روپیہ سینکڑہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں +

— آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر بانٹیں +

ملنے کا پتہ

اوم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

قبض توڑ چورن

دُنیا مانے نہ مانے مگر آپ یقین کیجئے کہ قبض تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ نزلہ زکام۔ کھانسی۔ طبیعت میں بھاری پن۔ کام کاج میں دل نہ لگنا۔ سر درد۔ بھوک کی کمی تو معمولی بات ہے۔ یہ تو بواسیر جیسی نامراد بیماری کا پیش خیمہ ہے۔ ہمارا قبض توڑ چورن دائمی اور عارضی قبض کو ہمیشہ کیلئے دُور کر دیتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے بچے کیلئے بھی مفید ہے۔ ساٹھ خوراک کی قیمت صرف آٹھ آنہ پیسہ (۸) علاوہ محصولڈاک +

مغربی سائینس کی نئی ایجاد

اسپاکلون

نسخہ بیرس — نسخہ بیرس

امساک کیلئے بینظیر فرانسیسی گولیاں

ضرورت سے صرف ایک گھنٹہ پیشتر ایک گولی کا استعمال کریں۔ اور اس کا معجزہ دیکھیں۔ یہ گولیاں وقت پر شرمساری سے بچاتی ہیں +

قیمت:۔ بارہ ۱۲ گولیاں عہ۔ ۲۴ گولیاں للعہ نمونہ کی گولی تین آنے کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جاویگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار +

طاقت کی دوا

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں سے پرماتما کی دی ہوئی طاقت مردمی کو ضائع کر کے بیزار اور لطف جوانی سے محروم ہو گئے ہیں وہ ایسی اکسیر کی تلاش میں ہیں۔ جو ایکدم سے کایا پلٹ کر تندرست اور نوجوان بنا دے۔ تو کھانے کیلئے ... اور مالش کیلئے طلا بیر بہوٹی مفت منگوا کر استعمال ... ان کی قیمت بعد میں تندرست ہونے پر لی جاوے ... جوابی لفافہ ارسال فرماویں +

ہزاروں مریضوں کی آزمودہ دوائی

گندھک رسائن

گندھک رسائن کے استعمال سے آتشک سوزاک۔ خارش چنبل سے بگڑا ہوا خون صاف ہوتا ہے ایک شیشی کے استعمال سے کسی اور دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی +

قیمت فی شیشی چوبیس ۲۴ گولیاں ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ نمونہ کی شیشی کیلئے آٹھ آنہ کے ٹکٹ ارسال فرماویں بے نظیر دوا ہے ایکدفعہ آزمائیے

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر۔ ودگل سٹور (پی ایل) گوالمنڈی۔ لاہور**

سائنس کی رفتار ترقی

جنگ میں برقی طاقت کا استعمال

مختلف ممالک کے سائنسدان اگرچہ اپنے اپنے مخصوص شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی تحقیقات کا سب سے زیادہ اہم دائرہ یہ ہے۔ کہ برقی طاقت کو جنگ کے کاموں میں کس طرح استعمال کیا جائے۔ ان تحقیقات کو پرانی بنیاد پر نیا کام کہا جا سکتا ہے۔ جہاں تک معلوم ہو سکا ہے۔ جرمنی نے برقی لہروں سے کام لینے میں زیادہ مفصل اور کامیاب نتیجے حاصل کئے ہیں۔ جرمنی کے ملٹری سائنسدانوں نے طویل تجربات کے بعد ہوائی جہازوں میں استعمال کے لئے بھی اس طرح کے برقی آلات ایجاد کئے ہیں۔ جو شعاعیں خارج کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ "طیارہ شکن" توپوں کے بعد جرمنی نے ان شعاعوں کے ذریعہ اپنے ڈیفنس (تحفظ) کی دوسری لائین تعمیر کی ہے۔

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بیکاروں کے لئے روزگار

بادام روغن کی تجارت

ہندوستان کا بادام روغن گدلا اور ہلکے بادامی رنگ کا ہوتا ہے۔ جو کہ دیکھنے میں صاف دکھائی نہیں دیتا۔ یوروپ سے جو بادام روغن بن کر آتا ہے اس کی قیمت ہندوستانی بادام روغن سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ پانی کی طرح صاف کہ جس میں تازہ باداموں جیسی خوشبو اور ذائقہ ہوتا ہے۔ میں نے پوری صفائی سے بہت دفعہ نہایت احتیاط سے بادام روغن نکلوایا۔ لیکن یوروپ جیسا نہ بن سکا۔ میں حیران تھا۔ کہ ہمارا بادام روغن یوروپ جیسا کیوں نہیں بنتا۔ اگر یہ راز ہندوستانیوں کے پاس آ جائے۔ تو یہ اس راز سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔ مسلسل کوشش سے یہ راز بھی معلوم ہو گیا ہے۔ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

مغز بادام کے اُوپر سُرخ رنگ کا باریک چھلکا ہوتا ہے۔ کہ جس میں تیل بالکل نہیں ہوتا۔ مگر رنگ ضرور ہوتا ہے۔ اور جس کے باعث روغن بادام بھی رنگین ہو جاتا ہے۔ اور کچھ ذائقہ بھی اس چھلکے کے باعث کسیلا معلوم ہوتا ہے۔ یوروپ والے مغز بادام کو ۵-۶ گھنٹے پانی میں بھگو دیتے ہیں۔ جب اُوپر کا چھلکا نرم ہو جاتا ہے۔ تب اس کو اُتار کر دودھ جیسی بادام کی گری کو خوب سُکھا لیتے ہیں۔ اور حفاظت سے رکھ لیتے ہیں۔ اب ان کا تیل کو لہو یا مشین کے ذریعہ نکالتے ہیں۔ جو کہ پانی جیسا سفید اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔

دو چار دن کے بعد جب تیل کی گاد خوب تہ نشین ہو جاتی ہے۔ تب اوپر کا صاف اور نتھرا ہوا تیل جدا کر کے فلالین کے کپڑے میں سے چھان لیتے ہیں۔ اب یہ تیل سو فیصدی خالص ہوتا ہے۔

پنڈت رتن ناتھ سرشار کاشمیری تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

...عموماً ۲۵ آدمیوں کی طاقت ایک گھوڑے کے برابر ہوتی ہے۔

...ایک اونٹ اتنا بوجھ اُٹھاتا ہے جتنا ... ٹو اُٹھاتے ہیں۔

...ریشم کا کیڑا اپنی زندگی میں چار سو گز ... دھاگا بنتا ہے۔

... کپڑے کے چیتھڑوں سے سب سے ... سنہ ۱۰۰۰ء میں بنایا گیا۔

... برٹش ایمپائر کے زیر حکومت ... ۳۶۲۳۰ مربع میل اراضی ہے۔

...یوروپ میں اوّل مستقل فوج رکھنے ... ترک شہنشاہ ترکی نے سنہ ۱۴۵۲ء ... بنایا۔

...انگلینڈ شہنشاہ روس و پیٹر ... شہنشاہ روس کے عہد حکومت میں ... رکھنے والوں کو ٹیکس ادا کرنا پڑتا ...

...سنہ ۱۸۴۲ء میں پنجاب کی سکھ حکومت ... داڑھی رکھنے پر انعام دیا کرتی تھی۔

...اُردو زبان کا سب سے پہلا ناولسٹ

عالمگیر اتحاد کا بنیادی پتھر

وید اور قرآن

از شری مہاشہ لکھشمن جی آریہ اُپدیشک

یہ نادر تصنیف کیا ہے؟ خزانۂ غیب کے قیمتی جواہرات کا انبار یا بحرِ علم الٰہی میں غوطے لگا کر نکالے گئے آبدار موتیوں کا ہار۔

ہر دو کتب مقدسہ کی مطابقت۔ ویدک دھرم اور دین اسلام کی مماثلت۔ مہرشی دیانند اور حضرت محمدؐ صاحب کا مطلوبہ اتحاد عالمگیر اور قرآن مجید اور آنحضرت کے اصل مدعا کی ترجمان سب سے پہلے صحیح تفسیر پیش کر کے مصنف نے ہندو مسلم جنگ کا خاتمہ ہی نہیں کیا۔ کل انسانی جماعت کی فطرتی یگانگت کا مرقع بھی پیش کر دیا ہے۔ طباعت کا کام ۷- اپریل سنہ ۱۹۴۰ء سے $\frac{۳۰ \times ۲۰}{۸}$ کے اوسطاً سو صفحہ ماہوار شروع ہو گیا ہے۔ قیمت سالانہ ۵ روپے۔ خاص معاونین سے دس روپے۔ ہندو مسلم اتحاد و امن کے حامی انسان۔ کانگریسی اور سرکاری افسران۔ غرضیکہ جملہ علم دوست و حق پسند اصحاب گذشتہ پانسو سالہ جدوجہد کی ناکامی سے سبق لیں۔ اور لفظی مجھوتہ منتر یا سمجھوتہ وغیرہ کی بجائے اتحاد کے اس قدرتی نسخۂ اکسیر کو آزمائیں۔ تو دلوں کے متحد ہونے سے سب مشکلیں کافور ہو سکتی ہیں۔ پس جلد از جلد اس تحفہ کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے آرڈر معہ چندہ ارسال فرمایئے۔ اور اس طباعت و اشاعت کے مبارک ترین کام میں دلی تعاون سے ہمارا حوصلہ بڑھایئے۔

نوٹ:- ٹھاکر شام پال سنگھ (پریذیڈنٹ آریہ سماج سوہن گنج سبزی منڈی) مینیجر سلسلہ اتحاد عالمگیر دہلی:

ماسٹر لکھشمن آریہ اپدیشک دیانند لیتھو کا لبہ ہسپتال روڈ۔ لاہور

تندرستی خوبصورتی و درازیٔ عمر کے قیمتی گر بتانے والی زمانہ حال کی بہترین کتاب

رہنمائے صحت

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

۶۰۰ صفحے۔ ۱۵۰ تصویریں۔ ۲۰۰۰ مضامین۔ ۱۰۰۰ نسخے

مصنفہ جناب مہانند صاحب نیجنگ ایڈیٹر رسالہ "کرانتی" لاہور

چند راؤں کا خلاصہ:-

۱۔ ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی وید موجد امرت دھارا:- یہ بیش قیمت کتاب ہر تعلیمیافتہ شخص کے گھر میں رہنے کے قابل ہے۔

۲۔ دیش بھگت ڈاکٹر ستیہ پال صاحب ممبر پنجاب اسمبلی:- "میں نے رہنمائے صحت کا مطالعہ کیا ہے۔ نہایت قابلقدر معلومات سے پُر ہے۔"

۳۔ آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند صاحب نارنگ سابق وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب:- "میں نے رہنمائے صحت کا مطالعہ کیا ہے اور اسے دلچسپ و مفید پایا ہے"

۴۔ کویراج ہرنام داس صاحب بی۔ اے مصنف "ہدایت نامہ خاوند":- "کتاب محنت و لیاقت سے ایڈٹ کی گئی ہے۔ مضامین کی تقسیم بہت اعلیٰ ہے"

۵۔ شریمان رامداس جی پرنسپل ڈی۔ اے وی کالج:- "میں نے رہنمائے صحت کو شروع سے آخیر تک پڑھا ہے۔ صحت کو برقرار رکھنے اور بگڑی صحت بنانے کے لئے اس میں بہت سی مفید نصیحتیں اور نسخے درج ہیں"

۶۔ جناب بلدیو رام صاحب مجسٹریٹ فسٹ کلاس چمبہ:- "یہ کتاب حقیقی معنوں میں صحت کی قدر کرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے"

اسی طرح متعدد معززین کے علاوہ اخبار پرتاپ، ملاپ، انقلاب، احسان، تیج ریاست جیسے درجنوں ذمہ دار اخبارات نے کتاب کی بے حد تعریف کی ہے۔

ملنے کا پتہ: سیوا بک ڈپو Post Box 268 لاہور

ہلدی کے فوائد

سواستھ رکھشا

(از لالہ پیارے لال وئیش۔ کیرانہ)

ہلدی نہایت مفید چیز ہے۔ بیاہ شادیوں میں ہلدی کا اُبٹن دُلہا اور دُلہن کے جسم میں لگایا جاتا ہے۔ جس سے جسم میں چمک اور خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ خشکی دُور ہو جاتی ہے۔ اُبٹن سے جسم کی بیرونی جلد کے بہت سے امراض دُور ہوتے ہیں یعنی صاف ہو جاتی ہے۔ اور جسم کے مسام کھل جاتے ہیں۔

"فاگ نبسٹ" میں آیا ہے۔ کہ اُبٹن سے بڑھی ہوئی چربی و کف دُور ہو جاتے ہیں۔ اعضا میں طاقت آتی اور جسم کی کھال صاف ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ ہلدی سے اور بہت سے امراض دُور ہوتے ہیں۔ جن سے معمولی آدمی بالکل ناواقف ہیں۔ پہلے لوگ یہ جانتے تھے۔ کہ ہلدی میں جرمز ہلاک کرنے کی صفت موجود ہے۔ دیدک کے مشہور

گرنتھ "بھاؤ پرکاش" میں ہلدی کے صفات اس پرکار لکھے ہیں کہ:-

"ہلدی چرپری۔ کچھ گرم۔ خشک۔ کف۔ اور وائی کو دُور کرنے والی۔ رنگ کو نکھارنے والی۔ جلد کے امراض۔ پرمیہہ۔ خرابی خون۔ سوجن۔ اور پانڈو روگ آدمی کو دُور کرتی ہے۔"

اس کا سب سے اچھا استعمال پرمیہہ کے روگوں میں دیکھا گیا ہے۔ جس پرکار کھیر کُشٹ کو اور مرس نہر کو دُور کرتا ہے۔ اسی پرکار ہلدی بھی مختلف انوپان سے ہر قسم کے پرمیہہ کو جڑ سے دُور کرتی

ہے۔ ذیل میں ہلدی کے چند پریوگ دیئے جاتے ہیں۔ جو کہ بہت ہی مفید ہیں:-

(۱) سبز آملہ کا رس نکالا ہوا دو تولہ۔ ہلدی کا سفوف ایک ماشہ۔ شہد ۲ ماشہ۔ ان کو ملا کر صبح و شام دن میں دو بار چاٹنے سے پرمیہہ اور جریان دُور ہوتا ہے۔

(۲) سبز گلو کا رس ایک تولہ۔ شہد ۶ ماشہ ہلدی ایک ماشہ ان کو ملا کر صبح و شام کھاویں۔ تو پرمیہہ دُور جاوے۔ جسم کے ورم پر بھی اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔

(۳) روغن ہلدی ——— ہلدی کے چنے

ہمراہ ٹکڑے کر کے پاؤ بھر انہیں تین پاؤ خالص بھینس کے دودھ میں بھگو دیں۔ جب دودھ خشک اور ہلدی خشک ہو جاوے۔ آتشی شیشی لیں۔ اور اس کے کپڑ مٹی کر کے خشک کر لیں۔ اس شیشی میں ہلدی بھر کر آتشی شیشی میں سینک اکٹھی کر کے اُن کی ڈاٹ دیں۔ تاکہ شیشی میں سے تیل ٹپک اور ہلدی نہ نکلے۔ بعد ازاں ایک گھڑا کی نلی توڑ کر اُسے چولہے پر رکھیں۔ کہ گھڑے کا منہ چولہے کے جاوے۔ اور نلی اوپر ... کے منہ میں آتشی شیشی اس طرح رکھ کہ شیشی کا منہ نیچے چولہے کی طرف اس کے نیچے ایک کٹوری رکھیں۔ ... اس میں گرتا رہے۔ شیشی کے اوپر ...

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کی ضروریات

اس اناتھالیہ میں تقریباً دو ننلد لڑکے لڑکیاں ہیں۔ جن کے پالن پوشن و تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے جن کیلئے نہ صرف گھی۔ آٹا۔ دال وغیرہ ضرورت رہتی ہے۔ بلکہ موسم گرما کے لئے کپڑوں۔ اور روگیوں کے لئے ایک روگی گرہ جس کے خرچ کا اندازہ تک بھگ چھ صد روپیہ لگایا گیا ہے کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں۔ سے ہماری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس بارے میں ہماری سہائتا فرماویں۔ جو بڑے شکریہ کے ساتھ قبول کی جاوے گی۔

نویدک:۔ پوسہ رام آنریری سکریٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

ہوشیار

گوروکل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور برانچ:۔ ہسپتال روڈ

دہلی برانچ:۔ چاندنی چوک

دوا خریدنے سے پہلے سر بکٹ پر

گوروکل کانگڑی

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

فہرست ادویات مفت

فہرست ادویات مفت

برہمی تیل

قیمت دس آنے (۱۰) فی شیشی

اس کو سر پر لگانے سے دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری سر درد۔ بالوں کا گرنا۔ آنکھوں میں جلن سب تکلیف میں جادو کا سا اثر کرتا ہے

بسیم سینی سرمہ

قیمت:۔ چودہ آنے (۱۴) فی شیشی

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا

گوروکل کانگڑی فارمیسی

گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سنیما ... لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" کمی نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

CC0. Gurukul Kangri Collection

Regd. No: L. 435.
Founder: M. Krishna B.A.

تار کا پتہ پرکاش
آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ پچیس سالوں سے

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما ...
غیر ممالک دس شلنگ

لاہور اتوار ۳۱ بیساکھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۱۲ مئی ۱۹۴۰ء
جلد ۳۶
نمبر ۱۸

قوم کی شمع پہ اپنے آپکو پروانہ کر

(از مسٹر رام لال جی خوشباش)

کون کہتا ہے تجھے تو قوم کی سیوا نہ کر — کر سکے تو شوق سے گر اور بے غرضانہ کر
زر لٹا دے، گھر لٹا دے اور زندگی بھر دے لٹا — جسم و جاں کا ذرہ ذرہ قوم کو نذرانہ کر
جس طرح بھی بن سکے تو قوم کی بگڑی بنا — جان پر بنتی ہے تو بن جائے، کچھ پرواہ نہ کر
عشق کی دنیا میں تو گر عاشقِ جانباز ہے — قوم کی شمع پہ اپنے آپ کو پروانہ کر
قوم پر مٹ کر مٹانا اس کی ہر تکلیف کا — تیرا فرضِ منصبی ہے اس کو تو پہچانا کر
چھوڑنا چاہے اگر دنیا میں نقشِ زندگی — زندگی کے زیرِ عنواں پیدا کچھ افسانہ کر
شاعری میں عمر بھر تو نام پا سکتا نہیں — مرد بن خوشباش کوئی کارہائے مردانہ کر

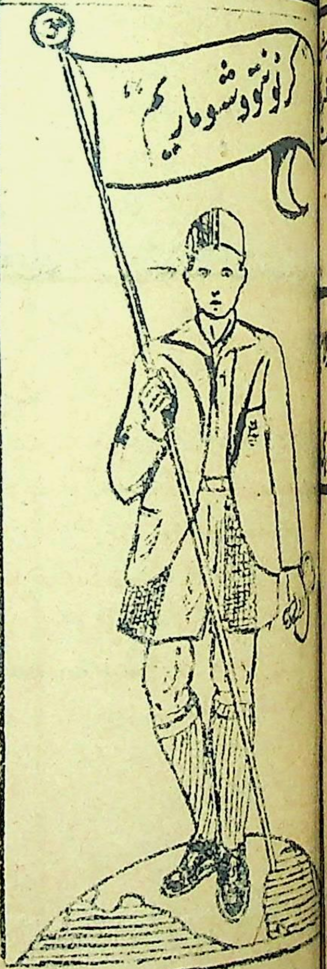

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپنشدگان

کین اُپنشد

(۳۰)

سوچ لیں ہر دیوجن - کرنے لگے وچار
جیت اور مہما اپنی - ایہا ہی ہر سار

(۳۱)

دیوتا سکے اپچان کو - برہم گیا سب جان
ہر گٹ ہوا پر دیوجن - سکے نہیں پہچان

(۳۲)

کہا جگت ہو دیوجن - جات دید تو جان
اگنی نے نسچے کیا - کون ہے یکش مہان

(۳۳)

دوڑ کے اگنی جب گیا - بولا یکش مہان
بتا کون؟ اُس نے کہا - اگنی مجھ کو جان

(۳۴)

یکش بولا آگ سے - شکتی وہ بتلائے
اگنی بولا جگت میں - سب کچھ سکوں جلائے

(۳۵)

یکش نے تنکا گھاس کا - رکھا اُس کے پاس
اس کو جلا دے گر سکے - ایسا ہے وشواس

(۳۶)

اگنی تنکے کی طرف - کھا کا ویگ بڑھائے
پھر بھی اس سے کیا نہیں - تنکا ایک جلائے
شری ہنستی رجیت اُپنشد گان حصہ دوم سے

رگوید ~~~ اوم ~~~ یجروید

وید امرت

سام وید ~~~ اتھروید

ओं यः सोम कामो हर्यश्च सूरिर्यस्मा-
दरेन्ते भुवनानि विश्वा योजधान शम्बरं
→ यश्च शुष्णं य एक वीरः स जनास इन्द्रः ←

شبدارتھ:- (یہ) جو یہ ہیشور (سوم کامہ) سوم برہم آنند رس کی کامنا کرنے والے یوگی جنوں کو اتی پریہ (ہریشچ) منشیوں میں دیا یک (سوری) پریرک دودان ہے (الیمات) جس پر ماتما سے (وشوا) سب (بھونانی) لوک (دیجتے) کانپتے ہیں - (یہ) جو (شمبرم) بادل میں (چپہ) اور (یہ) جو (شُشنم) سورج میں (نگماں) دیا پ رہا ہے - (یہ ایک ویر) جو ایک سُورویر ہے - (جناسہ) ہے منشیو! (سہ اندرہ) وہ بڑے ایشوریہ والا پرمیشور ہے۔

(۲) ~~~ بھاوارتھ ~~~ (۱)

سمرگیہ ایشوریہ جو اتیا دک داتار | سارا اپنے نیم میں ایک سار بھگوان
دیا یک سب بیادہ پر بھو جو رکھے سنسار | ہے سمرتھ وہ جگ پتا سکھ ایشوریہ ندھان

شری ہنستی رجیت ——— اتھروید گان سے

"پرکاش" کی خوبیاں دوسروں کو بتائیں - اور اس کے نقائص ہمیں - اگر "پرکاش" آپ کو پسند ہے - تو اس کے دو دو گراہک بنا کر اپنے پریم کا ثبوت دیں

سچنے ہوئے پھول

سیبوا کا انوکرنیہ اُداہرن

چیتنیہ ایک سمے اپنے کچھ شِشیوں اور بائیوں کے ساتھ بنگال کے ایک نگر میں گئے - اور وہاں اپنا آسن جمایا - نگر کے لوگ ان کے درشنوں کے لئے آنے لگے - انہوں نے ان آنے والوں سے پرشن کیا - کہ تمہارے نگر میں سب سے خراب آدمی کون ہے؟ پرتیک نے ایک اُتر دیا - کہ مدھائی نام کا ایک وکیل اس نگر میں سب سے ادھک بُرا اور دشٹ ہے - یہ سن کر چیتنیہ جی اس وکیل کے پاس گئے اور اس کے سمیپ ہی رہ کر اس کی سیوا کرنے لگے - سیوا کے ساتھ ساتھ اُپدیش بھی کرتے - ان کے اُچیہ جیون - سیوا بھاؤ کا اس پر ایسا اثر پڑا - کہ اس کی کایا پلٹ گئی - وہ ان کا شِشیہ بن گیا - اور لوکی سیوا میں لگ گیا - اب وہ اپنے گرام کا سب سے بھلا پرش سمجھا جانے لگا -

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر پال نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے - اس سامگری کو ترتیب دے کر اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا - اصلی قیمت آٹھ روپے رعایتی چھ روپے - اس کی ایک کاپی ہر آریہ گھر اور لائبریری میں ضرور ہونی چاہئے آج ہی منگوائیں -

پراچین ویدک گرنتھ

چرک سنگھتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے

چرک (مول) ایک جلد میں چار روپے (للعہ)

سسنشرت فی جلد چار روپے (للعہ)

ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں - اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں -

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگانا ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو کم قیمت پر دیتا ہے (۵) مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کیلئے دیتا ہے - (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے کیونکہ ایک حصہ دس روپے کا ہے جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں (۷) منڈل پستکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے (۸) بیروزگار بیشمار آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے (۱۰) چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے -

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد سنہری ۱۴ جلدوں میں قیمت صرف ۴۲ روپے کرایہ ریل معاف - آج ہی سیٹ منگوالیں -

سام وید مکمل ایک حصہ میں چار روپے (للعہ) - یجروید مکمل آٹھ روپے - اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے - رگ وید مکمل سات جلدوں میں اٹھائیس روپے -

ضرورت ہے ہر ایک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُتساہی آریہ پرشوں و استریوں کی -

تفاصیل کے لئے لکھیئے

منتری شری ہرشاد شوہرے مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۔ (۲) سنسکار ودھی ۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۔ (۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۔ (۴) ویوہار بھانو ۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۔ (۵) پنچ مہایگیہ ودھی تین پیسے - ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) گوکرونا ندھی ۱ سو سے ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ -

دیگر پستکیں دنیو کی پہیلی ۱۲ - آریہ پدھتی ۱ - پرشار تھ پرکاش ۱۲ - نو اُپنشد پرکاش ۱۲ - ویدک تتو گیان ۲ - کرتویہ درپن ۱ - آریہ جیون ۶ - یوگ مارگ ۴ - جیون پتھ ۵ - روید میں استریاں ۸ - بھارتیہ سماج شاستر ایک روپیہ - وید اُپدیش ۸ - آریہ منتویہ درپن ۶ - آریہ کمار گیتا ۶ - آریہ کمار سمرتی ۳ - خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ

بانی

پرکاش (ہفتہ وار) لاہور ۱۲ مئی ۱۹۴۰ء

ویشاکھ ۱۹۹۷ دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

ایک قابلِ افسوس سرکلر!

...۲۱ اپریل کے "آریہ گزٹ" میں جو ...سراج نمبر" ہے۔ آریہ پرادلیشک ...تی سبھا پنجاب کے منتری کی "آریہ ...ں کو ضروری سوچنا" کے عنوان سے ...ٹی شائع ہوئی ہے۔ جس میں اس ...کے ساتھ سمبندھت آریہ سماجوں ...سبھاؤں کی توجہ اس بات کی طرف ...ائی گئی ہے۔ کہ "وہ صرف ان آگیہ پتروں ...سرکلر چٹھیوں پر عمل کیا کریں۔ جو آریہ ...لیشک سبھا کی طرف سے ان کو موصول ...

...ہدایت کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ ...کہ سبھا کو معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ ...شک سبھا کے ساتھ سمبندھت آریہ ...کو سارودلیشک آریہ پرتی ندھی ...دہلی کی طرف سے کئی اعلان آتے ...ہیں۔ سب آریہ سماجوں اور آریہ ...وں کو معلوم ہے۔ کہ پرادلیشک سبھا کا ...دلیشک سبھا سے کوئی سمبندھ نہیں ...اس لئے پرادلیشک سبھا کیسا تھ ...ت آریہ سماجوں کے لئے ...نہیں۔ کہ وہ سارودلیشک سبھا ...سناؤں پر ضرور عمل کریں۔ ہاں ایسی ...اؤں کا سمرتھن اگر پرادلیشک سبھا ...سے ہو جائے۔ تو پھر بے شک ...عمل کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ نہیں"۔ ...میں شک نہیں۔ کہ آریہ پرادلیشک ...سبھا کا سارودلیشک سبھا سے ...نہیں۔ اس لئے اس کا حق ہے۔ ...ساتھ سمبندھت آریہ سماجوں کو ...جاری کرے۔ لیکن اس سے ...معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ایسی ہدایت مناسب ...اس ہدایت کے ذریعہ پرادلیشک ...لوگوں کو بتایا ہے۔ کہ حیدرآباد ...کے دنوں میں ہم نے ایک

دوسرے سے جو تعاون کیا۔ اور ستیاگرہ کو کامیاب بنانے کے لئے دوش بدوش کام کرتے رہے۔ وہ عارضی تھا۔ ہمارے اختلافات بدستور قائم ہیں ستیاگرہ کی وجہ سے دب گئے تھے لیکن دور نہیں ہوئے۔ اور وہ اختلافات اس قدر شدید ہیں۔ کہ ایک سبھا کو دوسری سبھا کے خلاف اپنی آریہ سماجوں کو خبردار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے +

ہدایت کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ لیکن صرف اس صورت میں جب سارودلیشک سبھا کی کسی ہدایت پر عمل کرنے سے پرادلیشک سبھا کی کسی آگیا کا اُلنگھن ہو۔ یا اس کے وقار میں کسی طرح فرق آئے۔ یا آریہ سماجوں سے اس کا سمبندھ کسی طرح کمزور ہو۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ سارودلیشک سبھا کا براہِ راست آریہ سماجوں سے بہت کم سمبندھ ہے۔ نیبنترن سمبندھی سب وشئے پرانتیہ سبھا کے آدھین ہیں۔ اور سارودلیشک سبھا نہ ان میں دخل دینے کی مجاز ہے نہ دیتی ہے۔ وہ اگر براہِ راست آریہ سماجوں تک پہنچتی ہے۔ تو ایسے وشیوں پر جو بحیثیت مجموعی سارے آریہ سماج سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ اور آریہ سماجیں ان پر عمل کریں۔ تو اس سبھا کا جس سے ان کا سمبندھ ہے۔ کچھ نہیں بگڑتا۔ نہ وہ نیبنترن بھنگ کی کسی طرح اپرادھی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر میں ایک بات آریہ جگت کے سامنے رکھتا ہوں۔ سن ۱۹۴۱ء میں منش گنتا ہونے والی ہے۔ سارودلیشک سبھا اس وشئے میں وشیش اُتساہ دکھلا رہی ہے۔ لیکن اس نے اپنا کاریہ کھشیتر صرف ان پرانتوں کو بنایا ہے۔ جن میں پرانتیہ پرتی ندھی سبھا نہیں۔ اگر وہ مردم شماری کے متعلق کوئی آدیشک سوچنا تمام سماجوں کو بھیجے۔ اور اس سوچنا پر عمل کرنے میں آریہ سماج کا ہت ہو۔ تو کیا پرادلیشک سبھا سے سمبندھ رکھنے والی آریہ سماجیں اس لئے اُسے ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیں۔ کہ اس پر پرادلیشک سبھا کی منظوری کی مہر نہیں۔ سارودلیشک سبھا کے ایسے سرکلر ہو سکتے ہیں۔ جن پر عمل کرنے کے لئے آریہ سماجوں کو اپنی پرانتیہ سبھا سے پرامرش کرنے کی آوشیکتا ہو۔ کنتو ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔ جن پر پرامرش کرنے کی آوشیکتا نہیں۔ جن پر آچرن کرنے میں آریہ سماجیں سوتنتر ہیں۔ اور اس کے لئے انہیں کوئی دنڈ نہیں دیا جا سکتا۔ آریہ سماجوں کا اپنی سبھا سے سمبندھ وشیش نیموں کے آدھین ہے۔ وہ دشا نشس دے کر اور سمبندھ سمبندھی نیموں کا پالن کر کے اپنی پرانتیہ سبھا سے سمبندھ رکھ سکتی ہیں۔ کوئی آریہ سماج اپنی پرانتیہ سبھا کے اتیرکت کسی انیہ سبھا کی کوئی اچھی بات سویکار کرلے۔ تو اس کے لئے اس کی سبھا اسے دنڈ نہیں دے سکتی۔ آریہ سماجیں پرانتیہ سبھا کے آدھین تو ہیں۔ لیکن نشچت سیما تک۔ کوئی سبھا آریہ سماجوں کو اس بات پر مجبور نہیں کر سکتی کہ وہ اپنا سا پتاہک ستسنگ اتوار کو ہی لگائیں کسی اور دن نہ لگائیں۔ یا کہ وہ پرانہ کال لگائیں سائینگ کال نہ لگائیں یا کہ وہ ایک کے سنتھان میں دو اُپدیش کرائیں۔ ہاں ہر ایک سماج اس بات پر بادھت ہے۔ کہ وہ سمبندھ کے نیموں کا پالن کرے۔ سارانش یہ کہ سبھا کے آدھین ہوتے ہوئے بھی آریہ سماج اس کی غلام نہیں۔ جو اس کی سفارش کے بغیر کسی اور کی اچھی بات بھی سننے کو تیار نہ ہو۔ آریہ سماجیں اپنی پرانتیہ سبھا سے پوچھے بغیر

سبھا کا سالانہ اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ اجلاس ۲۵-۲۶ مئی کو ہوگا۔ جس میں سبھا کے آدھین تمام سنستھاؤں کے بجٹ پیش ہوں گے۔ اور ان کی رپورٹیں بھی۔ جن سے پرتی ندھی گن اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ آریہ سماج کی گتی کیسی ہے؟ ایک ورش ہوا جب کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جنرل اجلاس کے موقعہ پر ہی حیدرآباد کے لئے روانہ ہوا۔ وہ ۲۸ مئی کا دن تھا۔ ۲۷ مئی کے اجلاس میں آریہ سماجوں کے اکثر پرتی ندھیوں نے ہمراستمان کیا۔ اور ۲۸ مئی کو پنجاب بھر کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے مجھے بڑے پریم سے حیدرآباد کے لئے روانہ کیا۔ اس سمیہ حیدرآباد کا وشئہ اس قدر زوروں پر تھا۔ کہ سبھا کے سدسیوں نے سادھارن باتوں میں کوئی دلچسپی نہ لی۔ اس وقت انہیں چنتا تھی۔ تو کیول ستیاگرہ کی۔ ایک ورش کے پشچات پھر سبھا کا اجلاس ہونے والا ہے۔ اس موقعہ پر آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کو معلوم ہوگا۔ کہ ستیاگرہ کی سپھلتا میں ان کی سبھا کا کتنا ہاتھ ہے؟ اس لئے میں سبھا کے تمام سدسیوں سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ اس کے اجلاس میں ضرور شامل ہوں۔ دوسری پرارتھنا اس سلسلے میں یہ ہے۔ کہ لاہور آنے سے پہلے وید پرچار فنڈ اور گوروکل آدی سنستھاؤں کے بجٹ غور سے پڑھ لیں۔ ان سے انہیں معلوم ہوگا۔ کہ ان سنستھاؤں کی آرتھک دشا کیسی ہے؟ ادھیکاریوں سے سوال کرنے کے لئے تیار ہو کر آئیں۔ اور جو شنکائیں ان کے من میں اُتپن ہوں۔ انہیں نوٹ کر لیں سبھا کرنے کا کوئی پریوجن نہیں رہتا۔ اگر اس کے ممبر اس کے معاملات میں دلچسپی نہ لیں۔ عدم دلچسپی کی صورت میں یہ جاننا تر واجب نہیں رہتا۔ بلکہ ادھیکاریوں کا واجب ہو جاتا ہے۔ اور جب ادھیکاریوں کو یہ معلوم ہو۔ کہ ان کے کاموں پر ٹیکا ٹپنی کرنے والا کوئی نہیں۔ تو اچھے سے اچھے پرش بھی مطلق العنان بن جاتے ہیں۔ اس لئے سبھا کے سدسیوں کو تیار ہو کر آنا چاہیئے۔ اور بجٹ پر ایسے طریقے سے ٹیکا ٹپنی کرنی چاہیئے۔ جس سے بہتری کی صورت رونما ہو۔ مجھے آشا ہے۔ کہ سبھا کے سدسیہ نہ صرف بھاری تعداد میں آئیں گے۔ بلکہ اس کی کارروائی میں بھاگ لینے کیلئے تیار ہو کر آئیں گے۔ ان کا آنا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ایسے وشئے بھی سبھا کے سامنے آ سکتے ہیں۔ جن کے لئے دو تہائی کورم کی ضرورت ہے +

(کرشن)

کئی ایسے کام کرتی ہیں۔ جو ان کے اُدیش کے ورودھ نہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر ناگری پرچارنی سبھا کاشی "ہندی دوس" منائے۔ اور سارے آریہ ہندو جگت سے اپیل کرے۔ کہ وہ اس دوس کو وشیش اُتساہ سے منائے۔ تو کیا پرادیشک پرتی ندھی سبھا سے سمبندھ رکھنے والا کوئی سماج اپرادھی ہوگا۔ اگر وہ اپنی سبھا سے آگیا لئے بغیر اس دن آریہ بھاشا پر وشیش ویاکھیان کرائے۔ یا اگر یہ نشچے ہو۔ کہ سارے بھارت میں "گئو رکھشا دوس" منایا جائے۔ تو کیا آریہ سماجوں کو یہ دن منانے کے لئے پرادیشک سبھا سے اجازت لینی پڑے گی؟

میں حیران ہوں۔ کہ سبھا نے یہ کیا پوزیشن لی ہے؟ اس گھوشنا سے یدی وہ یہ سدھ کرنا چاہتی تھی۔ کہ وہ سارودیشک سبھا سے سوتنتر ہے۔ اور اُسے یہ پسند نہیں۔ کہ اس سے سمبندھت سماجیں سارودیشک سبھا سے کسی پرکار کا سمبندھ رکھیں۔ تو اور بات ہے؟ ورنہ یہ سرکلر اس کے مان کو بڑھانے والا نہیں۔ اس کے ایک ایک لفظ سے تنگ دلی کی بُو آتی ہے۔ سارودیشک سبھا کون سے سرکلر ہر روز بھیجتی رہتی ہے۔ اور اس کے پاس اتنا دھن بھی کہاں ہے۔ جو ہندوستان بھر کی آریہ سماجوں کو براہِ راست سرکلر بھیجے۔ کوئی ایک آدھ سرکلر ورش بھر میں آگیا۔ اور اس کے لئے آریہ سماجوں کو یہ ہدایت کرنے کی ضرورت سمجھی جائے۔ تو بھلا معلوم نہیں ہوتا۔ پھر یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ وہ سرکلر کس قسم کے ہیں؟ کیا وہ کسی طرح پرادیشک سبھا کے ادھیکاروں پر آگھات کرتے ہیں۔ کیا وہ آریہ سماجوں کو پریرنا کرتے ہیں۔ کہ وہ پرادیشک سبھا کی آگیا کا پالن نہ کریں۔ اگر سرکلر اس قسم کے نہیں۔ اور یقیناً نہیں ہونگے۔ تو کیا ہرج ہے اگر آریہ سماجیں انہیں پڑھ لیں۔ اور ضرورت سمجھیں۔ تو ان پر آچرن بھی کریں۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ سارودیشک سبھا نے کتنے سرکلر آریہ سماجوں کو بھیجے۔ اور وہ سرکلر کیا تھے۔ لیکن میرا دل و دماغ دونو یہ ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ کہ وہ سرکلر کسی طرح بھی قابلِ اعتراض ہوں گے۔ ہاں ان میں پرادیشک سبھا کا ادھیکار چھیننے کی کوشش ہوگی۔ لازمی طور پر وہ ایسے ہوں گے۔ جن میں آریہ سماج کی عام پالیسی کے متعلق کوئی ہدایت ہوگی۔ اور جس پر عمل کرنے سے آریہ سماج کو بحیثیت مجموعی لابھ پہنچنے کی آشا ہوگی۔ سبھائیں بھلے ہی ایک دوسرے سے الگ رہیں۔ سماجیں بھی ایک دوسرے سے نہ ملیں۔ پھر بھی ایسے اوسر ہو سکتے ہیں جن میں تمام آریہ سماجی بلالحاظ اس کے کہ وہ کس سبھا یا سماج سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ پچھلے دنوں مہاتما ہنسراج کا جنم دن منایا گیا۔ کیا اس میں وہ آریہ سماجیں شامل نہیں ہوئیں۔ جن کا سمبندھ پرادیشک سبھا سے نہیں۔ امرتسر میں تمام سماجوں نے مل کر یہ دن منایا۔ اور منایا گیا آریہ پرتی ندھی سبھا کے سماج مندر میں۔ کیا پرادیشک سبھا کے منتری مہودے یہ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے یہ گھوشنا کی جائے۔ کہ اس سے سمبندھت کوئی سماج مہاتما ہنسراج کے جنم دن کے جلسہ میں شامل نہ ہو۔ اور اگر وہ سبھا اس قسم کی گھوشنا کرے۔ تو کیا یہ اچھا لگے گا؟ پرادیشک سبھا کے سرکلر کے مطابق اس سے سمبندھ رکھنے والی کوئی آریہ سماج پنڈت لیکھرام۔ اور سوامی شردھانند کی برسی نہیں منا سکتی۔ گت ورش میں نے مہاتما ہنسراج کے جنم دن کے جلسہ کی صدارت کی تھی۔ اور اس ورش میں نے اس جلسہ میں تقریر کی۔ پرادیشک سبھا کے سرکلر کے مطابق تو میں نے سخت غلطی کی۔ جو اپنی سبھا سے آگیا لئے بغیر پرادیشک سبھا کی طرف سے کئے گئے ان جلسوں میں شامل ہوا۔ حیدر آباد ستیہ گرہ نے ایک نئی اور خوشگوار فضا پیدا کر دی تھی۔ دوسرے لوگ سمجھنے لگے تھے۔ کہ آریہ سماجی باہمی اختلاف رکھتے ہوئے بھی متحدہ محاذ پر جمع ہو سکتے ہیں۔ افسوس کہ پرادیشک سبھا کا یہ سرکلر اس فضا کو پھر مکدر کر دیگا۔ اور لوگ یہ سمجھنے لگیں گے۔ کہ حیدر آباد ستیہ آگرہ کے دنوں میں جو اتحاد پیدا ہوا تھا۔ وہ حقیقی نہ تھا۔ اور محض لوگوں کو دکھلانے کے لئے تھا۔

پرادیشک سبھا کے اس سرکلر کا دوسرا حصہ بھی ہے۔ جو پہلے سے بھی زیادہ قابلِ اعتراض ہے۔ اس میں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ "پرادیشک سبھا کے ساتھ سمبندھت آریہ سماجوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ کسی بھی سنستھا وغیرہ کے لئے کسی قسم کا چندہ اکٹھا کرنے کرانے میں امداد نہ دیں۔ جس کے پاس آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کا سرٹیفکیٹ نہ ہو۔"

اگر پرادیشک سبھا کے اس اصول پر عمل کیا جائے۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھ رکھنے والی کوئی آریہ سماج کسی ایسے فنڈ کے لئے دان دینے کو تیار نہیں ہو سکتی۔ جو پرادیشک سبھا نے جاری کر رکھا ہو۔ پرادیشک سبھا نے "مہاتما ہنسراج میموریل فنڈ" کیلئے پانچ لاکھ کی اپیل کر رکھی ہے۔ اس فنڈ کیلئے دھن اکٹھا ہو رہا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھت آریہ سماجیں۔ اور ان سماجوں کے سبھاسد اس کے لئے دان دے رہے ہیں۔ صرف ایک مثال کافی ہوگی۔ حال ہی میں پرنسپل سائیں داس سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اور وہاں انہیں اس فنڈ کے لئے ڈیڑھ ہزار کے قریب دھن پراپت ہوا۔ آریہ سماج سیالکوٹ کا سمبندھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہے۔ ان سے پوچھ لیا جائے۔ کہ اس سماج نے ان سے سہیوگ کیا یا نہیں۔ اور کیا اس کے سہیوگ کا ہی یہ اثر نہیں۔ کہ ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ انہیں بھی تسلیم کرنے میں تامل نہ ہوگا۔ کہ سیالکوٹ میں جس سماج کا پرادیشک سبھا سے سمبندھ ہے۔ وہ کوئی زندہ سماج نہیں۔ اور اگر پرنسپل سائیں داس کو اس کی مدد پر انحصار کرنا ہوتا۔ تو ڈیڑھ ہزار تو کیا ڈیڑھ سو بھی وصول نہ ہوتا۔ کچھ مہینے ہوئے سیالکوٹ میں دلت اُدھار کانفرنس ہوئی۔ یہ ہوشیارپور کی دلت اُدھار سبھا کی طرف سے کی گئی تھی۔ لیکن یہ ہوئی کہاں؟ آریہ ہائی سکول کے احاطہ میں۔ اور کی کس نے؟ ان آریہ سماجسٹھ پرشوں نے جن کا سمبندھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ دیوان بلکھراج پوری بھی جو دلت اُدھار سمیلن کی سواگت سمتی کے صدر تھے یہ تسلیم کریں گے۔ کہ یہ سمیلن سیالکوٹ میں سپھل رہا۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھت آریہ سماج کے سہیوگ کی بدولت۔ اس قسم کی کئی اور مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن میں صرف ایک اور مثال پر اکتفا کروں گا۔ پرنسپل دیوی چند جی نے دیانند سالویشن مشن جاری کر رکھا ہے۔ وہ کالج پکش کے ایک پرتشٹھت پرش ہیں۔ ان کا مشن بھی زیادہ تر کالج پکش سے سمبندھ رکھتا ہے۔ لیکن کیا ہم نے ان کے مشن کا بائیکاٹ کر رکھا ہے؟ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری سہائتا کم ہو۔ اور پرادیشک سبھا سے سمبندھت آریہ سماجوں کی زیادہ۔ لیکن ہماری طرف سے اس کا بائیکاٹ نہیں کیا گیا۔ خود میں نے اسے ایک سو روپیہ دان دیا ہے۔ اور اس کے کام کی نوعیت کے پیشِ نظر اور بھی دینے کا ... ہوں۔ لیکن پرادیشک سبھا کے ... نے مجھے چوکنا کر دیا ہے۔ ... مجبور کر دیا ہے۔ کہ کیا میں اپنی ... کی آگیا کے بغیر لالہ دیوی چند کے ... کر کے اپرادھ کا بھاگی تو نہیں ... سبھا کے سرکلر کے انوسار تو میں ... اور مجھے اپنی سبھا سے کھشما یاچنا ... اور اگر میں اس پر آچرن کروں۔ ... اور میرے جیسے وچار رکھنے والے ... کو کسی ایسی سنستھا کے لئے ایک ... دینا چاہیئے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا ... کے آدھین نہیں۔ میں نے جو کچھ ... بڑے دُکھ سے۔ اور میں آشا کرتا ... پرادیشک سبھا کے ذمہ دار سجن اس ... پُنہ وچار کر کے یہ سرکلر واپس لے ... لیکن اگر وہ کسی طرح اس کے لئے ... نہ ہوں۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا کے ... یہ سوال ضرور پیدا ہو جائے گا۔ کہ ... سمبندھت آریہ سماجوں کو اس قسم ... نہ کرے۔ جس قسم کی ہدایت کہ پرادیشک ... سبھا نے اپنی سماجوں کو کی ہے۔ نتیجہ ... یہ کہ آریہ سماجوں میں پھر کشمکش پیدا ... اور اس وقت جو پُرسکون فضا قائم ... ہے۔ وہ نہ رہے گی۔ میں اب بھی ... ہوں۔ کہ پرادیشک سبھا ایسی صورت ... ہونا پسند نہ کرے گی۔ اور اپنا ... لے لے گی۔ سرکلر کی واپسی کے ... ہر ایک سماج کا ادھیکار ہے۔ کہ ... کے لئے چاہے دان دے۔ چاہے ... دے۔ پھر بھی آریہ پرتی ندھی سبھا ... اور سارے پرادیشک سبھا پنجاب کو اپنی ... دان دیں گی۔ کنتو سرکلر کے واپس ... جانے سے وایومنڈل پھر شانت ...

ڈ کرشن

بندوقیں رقلیں ریوالور اور ...
ہندوستان کے کسی ریلوے ...
سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا ...
ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ ...
قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ...
درخواست پر فہرست مفت ...
جاتی ہے +
سلیمان عمر اینڈ کمپنی ...
...man Umar & Co.
Karachi

رادھا سوامی ست سنگ کا فاتحہ

رادھا سوامی باغ کے نئے گورو مہتہ جی نے رادھا سوامی ست سنگ کا فاتحہ پڑھ دیا۔ جب یہ کہا۔ کہ:-

"رادھا سوامی ست سنگ کبھی بھی رادھا سوامی ست سنگ کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے موجودہ ترقی و توسیع کے پروگرام لوایک کروڑ کی سکیم میں محض کوئی خاص سنگت یا کوئی خاص دلچسپی ہی نہیں بلکہ کل ہرستی شامل نہ ہو"

(پریم پرچارک" دیال باغ آگرہ ۲۲-اپریل سنہ ۱۹۴۰ء)

مہتہ جی کی ایک کروڑ روپیہ کے مالیتی کھدر کو فروخت کرنے کی سکیم میں سرستی شامل ہو۔ آورنہ رادھا سوامی ست سنگ رادھا سوامی ست سنگ کہلا سکے ؛

حیدر آباد ستیاگرہ کے اعداد و شمار

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کی طرف سے ابھی ستیاگرہ کا اتہاس تو شائع نہیں ہوا۔ البتہ ستیاگرہ کے متعلق کچھ اعداد و شمار "سارودیشک" میں چھپے ہیں۔ جنہیں ناظرین کی دلچسپی کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

پنجاب سبھا پرانت نتھا دہلی نے ۳۱۵۷ ستیاگرہی بھیجے اس طرح یو۔ پی نے ۲۰۸۷ راجستھان مالوہ نتھا مدھیہ پرانت نے ۴۴۷۔ بہار نے ۲۳۱۔ بنگال نے ۲۰۲۔ سی۔ پی و برار نے ۵۷۵۔ بمبئی پرانت نے ۲۸۱۔ سندھ نے ۱۹۴۔ مدراس پرانت نے ۹۹۔ برہما نے ۲۵۔ آسام نے ۱۰۔ اور نظام راجیہ نے ۳۲۴۹۔ گویا کل ۱۰۵۲۹ ویروں نے ستیاگرہ میں حصہ لیا۔ دو ہزار وہ ستیاگرہی جو صلح سے پہلے کیمپ میں موجود تھے۔ اس تعداد میں شامل نہیں ؛

ستیاگرہ کی آمدنی خرچ و بچت

اس دھرم یدھ میں آریہ جگت کی طرف سے ہوئے خرچ کا اندازہ دس لاکھ روپیہ ہے۔ سارودیشک سبھا اور ستیاگرہ سمتی شولاپور دوارا جو خرچ ہوا۔ وہ ۱۶۰۵۰۵ روپے ۳ پائی ہے۔ اور آمدنی ۳۳۸۰۸۶ روپے ۸ آنے ۵ پائی ہے۔ اس طرح بچت کی رقم ۱۷۷۵۸۱ روپے ۸ آنے ۲ پائی ہے۔ کل بچت اور امانتوں وغیرہ کا روپیہ جو سارودیشک سبھا کے پاس بچا ہے۔ وہ ہے۔

۱۸۰۲۴۷ روپے ۷ آنے ۷ پائی ؛

شہیدوں کے پریواروں کی سہائتا

اس بچت کی رقم سے دھرم یدھ میں اپنے جیون کی آہوتی دینے والے ویروں کے بارہ پریواروں اور انیہ پیڑتوں کو جو سہائتا دی جا رہی ہے۔ وہ بالترتیب ۷۷ روپے۔ ۹۵ روپے ہے۔ گویا کل ۱۷۲ روپے ماہوار

پنجاب کی بڑھتی ہوئی آبادی

پبلک ہیلتھ ایڈمنسٹریشن کی طرف سے حال ہی میں جو رپورٹ پرکاشت ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ مردم شماری کی نسبت پنجاب کی آبادی میں تیس لاکھ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ پچھلے دس سالوں میں پنجاب میں تیس لاکھ کی آبادی بڑھی ہے۔ تو اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ کہ تمام ہندوستان کی آبادی ۳۵ کروڑ سے چالیس کروڑ تک ضرور پہنچے گی ؛

سندھ کے سکولوں میں یوگ کے آسن

گورنمنٹ سندھ اپنے اس مستحسن فیصلے کے لئے مبارکباد کی مستحق ہے۔ جس کی رو سے اس نے اپنے صوبہ کے مڈل سکولوں میں یوگ کے آسن بطور ورزش شامل کرنے کا حکم دیا ہے۔ یوگ کے آسنوں کو ہردلعزیز بنانے کے لئے آئندہ چند ماہ میں صوبہ کے مختلف مقامات پر ان کی تربیت کیلئے ٹریننگ سنٹر کھولے جاویں گے۔ عورتوں کے لئے ایک علیحدہ سنٹر ہوگا۔ کیا دوسرے صوبوں کے اکثریتی ڈیپارٹمنٹ سندھ کی اس سلسلہ میں تقلید کریں گے؟

اچھوت تحریک میں گڑبڑ

مہاجر "مرہٹہ" پونہ رقمطراز ہے کہ بھائی امر سنگھ جن کا اصلی نام شنکر راؤ بردے ہے نے "اچھوت تحریک میں گڑبڑ" کے عنوان سے ایک کتاب پرکاشت کی ہے۔ جس میں انہوں نے ہندو دھرم کو ترک کرنے کے متعلق ڈاکٹر امبیدکر کی تحریک پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ نیز اپنے کئے پر پشچاتاپ بھی کیا ہے۔ یہ شنکر راؤ وہی ہیں۔ جو ڈاکٹر امبیدکر کے ایما سے اپنے ۱۲ ساتھیوں کے ساتھ امرتسر جا کر سکھ بن گئے تھے۔ اب ان کے تمام ساتھی ہندو دھرم میں واپس آ گئے ہیں ؛

صبح کا بھولا شام کو واپس گھر آ جائے۔ تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ اس لئے اچھا ہوا جو وہ جلد ہی اپنے گھر واپس آ گئے ؛

سندھ گورنمنٹ اور تعلیمیافتہ بیروزگار

سندھ کی نئی وزارت نے تعلیم یافتہ بے روزگاروں کو کام مہیا کرنے کی غرض سے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کے ماتحت ضلع کراچی میں ۲۵ ہزار ایکڑ زمین تعلیم یافتہ بے روزگاروں میں تقسیم کی جاوے گی۔ تاکہ وہ زراعت پر بسر اوقات کر سکیں۔ ہر ایک کو سو سو ایکڑ زمین کا ٹکڑا دیا جاویگا۔ جس کی قیمت تیس سالوں میں آسان اقساط کی صورت میں ادا کرنی ہوگی ؛

کیا حکومت پنجاب اپنے صوبہ کے تعلیم یافتہ بے کاروں کی امداد کی کوئی صورت نکالے گی؟

بناسپتی گھی کا مسئلہ

گورنر پنجاب نے پچھلے ہفتہ جن تین بلوں کی منظوری دی ہے۔ ان میں ایک پنجاب پیور فوڈ امینڈمنٹ ایکٹ بھی ہے۔ جس کا منشا یہ ہے۔ کہ آئندہ بناسپتی گھی کو رنگ دئے بغیر فروخت نہ کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ گھی فروش شدھ گھی میں بناسپتی گھی کی آمیزش نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ ان کی چالاکی فوراً ظاہر ہو جاوے گی۔ اس بل کو پاس کر کے حکومت پنجاب نے پبلک کی ایک گراں قدر خدمت سرانجام دی ہے ؛

ریاست حیدر آباد کے آریہ نوجوانوں میں بیداری

جب سے حیدر آبادی آریہ نوجوانوں کے نیتا شری پنڈت نریندر منا نور کی نظربندی سے رہا ہوئے ہیں۔ وہ نوجوانوں کو سنگھٹت کرنے کیلئے سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اپریل کے آخری ہفتہ میں شری پنڈت ونائیک راؤ کی صدارت میں سلطان بازار آریہ سماج حیدر آباد کے سالانہ جلسہ پر آریہ نوجوانوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں چار اُپیوگی پرستاؤ پاس کئے گئے۔ اور نوجوانوں کو آئندہ مردم شماری کے متعلق اپنا کرتویہ پالن کرنے کا آدیش دیا گیا ؛

ہمیں امید ہے۔ کہ پنڈت نریندر کی کوششوں سے حیدر آباد کے نوجوان ریاست بھر میں آریہ سماج کا ڈنکہ بجا دیں گے ؛

ہندوؤں کی رواداری کا اعتراف

مسٹر فضل حق وزیر اعظم بنگال نے حال ہی میں ایک بیان دیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"میں نے محسوس کیا ہے۔ کہ مدراسی ہندو دوسرے صوبوں کے ہندوؤں سے زیادہ روادار اور کم فرقہ پرست ہیں" ؛

اسے غنیمت جانیئے۔ کہ مولوی صاحب نے ہندوؤں کی رواداری کا اعتراف تو کر لیا ہے۔ رہا کمی بیشی کا سوال سو اگر آپ مدراس کے مسلمانوں کو بھی اپنے ارشادات سے فیضیاب کرتے رہے۔ تو یقیناً مسلمان ہندو بھائیوں کو فرقہ پرست اور کم روادار بنا دیں گے ؛

— ایک امریکن مسٹر سموئیل چرچ نے
ریکن لوگوں کی طرف سے ہٹلر کی گرفتاری
کے لیئے دس لاکھ ڈالر کا انعام مقرر
یا ہے۔

— مسجد شہید گنج کی اپیل پریوی کونسل
نے خارج کر دی ہے۔ اپیل کا خرچہ
سلمانوں پر ڈالا گیا ہے۔

— ۸ - مئی کو انارج منڈی آریہ سماج
نبالہ کے جلسہ میں سادھو مشن کے
شنری پنڈت نندلال کی تقریر کے
قت ایک درجن مسلمان غنڈوں نے
نڈال میں گھس کر پنڈت جی کو زخمی کر
یا۔ جلسہ میں گڑبڑ مچ گئی۔ اطلاع
لنے پر پولیس پہنچ گئی۔ اور حالات
ر قابو پا لیا گیا۔

— ہالینڈ اور بلجیم پر جرمنی کے فوری
ملہ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

— ناروے میں اتحادیوں کی شکست
ا مسٹر چیمبرلین نے اعتراف کیا ہے۔
س سلسلہ میں موجودہ وزارت برطانیہ
کو سا جا رہا ہے۔ اور موجودہ وزارت
توڑ کر قومی وزارت قائم کرنے کی
وشش کی جا رہی ہے۔

— ڈنمارک اور ناروے میں
ازی ظلم و تشدد کا دور دورہ ہے۔

— خاکساروں نے دو اور مسجدوں
یں ڈیرہ لگا دیا ہے انہیں مسجدوں میں
ھانا پہنچ رہا ہے۔ توقع ہے۔ کہ مسجدوں
یں محصور خاکساروں کو خوراک پہنچانے
سے گورنمنٹ پابندی ہٹا لے گی۔

سنسار چکر

ہٹلر کی گرفتاری کے لیئے دس لاکھ ڈالر کا انعام - آریہ سماج انبالہ کے جلسہ پر ایک درجن مسلمانوں کا آریوپدیشک پر حملہ۔

ولیش و دیشں و جنگ کی تازہ خبریں

مسجدوں کے ارد گرد لگی ہوئی خار دار تاریں
ہٹا لی گئی ہیں۔ مزید خاکسار بھرتی ہو رہے
ہیں۔ مسٹر جناح نے مسلم لیگ کا خاکساروں
سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔

— توقع ہے۔ کہ سویڈن کو بھی جرمنی کی
طرف سے الٹی میٹم دیا جائے

— آئیندہ جدوجہد کے لئے چالیس ہزار
ستیاگرہی کانگریس میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ مئی
میں یہ تعداد ایک لاکھ ہو جائے گی۔

— پریذیڈنٹ روزویلٹ اٹلی کو
جنگ میں شریک ہونے سے روکنے کیلئے
کوئی غیر معمولی قدم اٹھانے والا ہے۔

— برہما میں بھی سول نافرمانی کی تیاریاں
شروع ہو گئی ہیں۔

— جبل پور میں مسلمانوں نے ہندوؤں
کی برات پر حملہ کر کے کئی براتیوں کو
زخمی کر دیا۔

— انگلستان کے مشہور مدبر اور
ہندوستان کے ہمدرد مسٹر جارج لینس
بری ۷ - مئی کو چل بسے۔

— ایجی ٹیشن میں حصہ لینے کی غرض سے
پنجاب آنے والے خاکساروں پر سرحد میں
پابندی لگا دی گئی۔

— صرف لاہور کے میونسپل حلقہ میں
۱۵ ہزار تپ دق کے مریض ہیں۔

— ناروے میں برطانیہ کی شکست
کا معاملہ ہاؤس آف لارڈز و ہاؤس آف
کامنز میں زیر بحث ہے۔

— جرمنوں نے دس ہزار ناروی قیدی
بنا لئے۔

— رہا سہا ئے بلقان پر جرمن حملہ کا
خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

— مرکزی اسمبلی کے نئے انتخابات
نومبر میں ہونے کی توقع ہے۔

— پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر ۱۳ - مئی
کو شملہ میں کھلیں گے۔

— حکومت ہند غیر ممالک میں مقیم

الفلوانزا کیلئے یہ نہایت آسان اور قابلِ اعتبار علاج ہے۔
اس میں ایک بھی ایسا جزو نہیں۔ جو زہریلا یا نقصان دہ ہو۔ اس
کے استعمال سے فوری آرام آنے کے ساتھ ہی یہ بخاروں کے حقیقی
اسباب کو دور کر کے مستقل طور پر صحت بخشتی ہے۔

امرت دھارا تمام بیماریوں کے جراثیم کو ہلاک کرنے
کی زبردست طاقت رکھتی ہے۔ اور ان جراثیم کے حملے سے
جسم کو محفوظ رکھتی ہے۔ تکلیف کو دور کرتی اور درجہ حرارت
کو کم کرتی ہے۔ اور درد اور بے چینی سے نجات دیتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے ۸ر - نصف ایک روپیہ چار
آنے۔ نمونہ آٹھ آنے (۸ر)

آج ہی کسی اچھی سی دوکان سے ایک شیشی خرید کریں

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

نوٹ: میسرز میا اینڈ سنز بھاگلپور - امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے
بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

بیماری کوئی ہو فوراً اس امرت سے ہٹاتے ہیں
تمام دیکھ لو ہاتھوں پہ ہم سرسوں جماتے ہیں

(رجسٹرڈ)

شرومنی امرت

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

تمام بیماریوں کی ایک ہی دوا
سنیاسی ٹوٹکا

پیٹ درد۔ بد ہضمی۔ اپھارہ۔ قے۔
دست۔ ہیضہ۔ شول۔ پیچش۔ کھٹے
ڈکار۔ دل متلانا وغیرہ پیٹ کی بیماریوں
کو کھانے سے۔ اور سر درد۔ کان درد۔
دانت ڈاڑھ کا درد۔ منہ کے چھالے۔
گلے پڑ جانا۔ پھوڑہ پھنسی۔ آگ کا جلا۔
وغیرہ جلدی بیماریوں کو لگانے سے اکسیر
کا حکم رکھتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال
ہمراہ دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ
آنے (۸ر)۔ نمونہ کی شیشی ۲ر - ایک
درجن کے خریدار کو خرچ پارسل معاف
بیچنے والوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔
خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں: - لاہور
مینیجر شرومنی سگندھی شالہ موہن لال روڈ

ضروری تصحیح

۲۸ - اپریل کے پرچہ میں گورو کل آیورویدک
فارمیسی کے اشتہار میں چیون پراش کی قیمت
غلطی سے ۱۲ر کی بجائے ۲ر چھپ گئی ہے۔

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک ولیش اگروال گوئل گوتر پرستھ آریہ
گھرانے کی سوشیل اور چتر ۱۸ سالہ کنیا کیلئے جس نے
اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ ایک برسر
روزگار ور کی ضرورت ہے۔ آجکل کی شادیوں
کے اخراجات کی بربادی کو مدِ نظر رکھ کر کنیا
کے پتا بالکل سادہ طریقہ سے ذات پات کے
بندھن توڑ کر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ہمکلین
اور سوشیل ریفارمر جن کی آمدنی دو سو روپیہ
ماہوار سے کم نہ ہو پتہ ذیل پر خط و کتابت
کریں: - گنگوتری دہلی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرماتما دکھائی کیوں نہیں دیتا؟

ادھیائم دھارا

انسر پنڈت جگن ناتھ شرما

پرماتما کو سب دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ دکھائی نہیں دیتا۔ مگر کیوں؟ اس لیکھ میں پڑھیئے۔

آج بھوتک وگیانی بڑے زوروں کیساتھ اسی بات کی پشٹی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ ایشور نام کی کوئی وستو نہیں ہے۔ پراکرتک نیموں کے دوارا ہونے والی رسائینک ہر کریا دوارا جیوں کا جنم مرن اور اُتھان وپتن ہوتا ہے۔ ان کا سب سے پرمکھ ترک یہ ہے۔ کہ ایشور جب دکھائی نہیں پڑتا۔ تو اس کا ہونا کیسے مانا جائے؟ جو چیز سامنے نہیں ہے۔ یا جس کا پرتکش انوبھو نہیں ہوتا۔ اس وستو کے استیتو میں کیول وشواس کریں؟

وچار کرنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سب شنکائیں نرمول ہیں۔ منش کا گیان اتیادکست اور ابھی پورن نہیں ہے کہ اس سے جو باتیں سپشٹ نہ ہوتی ہوں۔ ان کا استیتو سویکار کرنے سے انکار کیا جا سکے۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں۔ جن کا پرتیکش پرمان نہ ہونے پر بھی انہیں مانتے ہیں۔ اس وشے میں آٹھ ایسے کارن ہیں۔ جن کے کارن منش کو چیزیں نہیں دیکھ پڑتی ہیں۔ مدیہ اپی ان وستوؤں کا ابھاؤ نہیں ہے۔ وہ یہ ہیں:۔

دور۔ سمیپ اندریہ کی ہان

من چنچل سوکھشم ویودھان

رتروبھاؤ۔ سجاتی سنگ

اشٹ ہیت کر انوبھو بھنگ"

ارتھات:۔ دور۔ پاس اندریہ ہانی چنچل من۔ سوکھشم۔ ویودھان۔ ترو بھاؤ اور سوجاتی سنگ۔ ان آٹھ کارنوں سے انوبھو بھنگ ہو جاتا ہے۔ ارتھات وستو کا استیتو ہوتے ہوئے بھی وہ انوبھو میں نہیں آتی۔ اب وکت آٹھوں باتوں کا خلاصہ اس پرکار ہے:۔

(۱) دور — پکھشی اُڑتا ہوا جب دور چلا جاتا ہے۔ تو وہ دکھائی نہیں پڑتا۔

(۲) سمیپ — اتی نکٹ ہونے کے کارن بھی کوئی وستو جانی نہیں جاتی۔ جیسے آنکھوں میں لگا ہوا سرمہ دکھائی نہیں دیتا۔

(۳) اندریہ ہانی — بہجاننے یوگیہ اندریہ کے نہ ہونے پر بھی انوبھو نہیں ہوتا۔ جیسے اندھے کو روپ دکھائی نہیں پڑتا۔

(۴) من چنچل — کسی چیز پر من نہ ٹکنے سے بھی اس کا گیان نہیں ہوتا۔ جب ہم کسی کاریہ میں پورے منو یوگ کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔ اور ایک ہم چیز میں تن مینا ہوتی ہے۔ تو پاس میں ہو کر کون نکل گیا۔ یہ سمیپ میں ہی کون کیا کر رہا ہے؟ اس کا پتہ نہیں چلتا۔

(۵) سوکھشم — سوکھشم وستوؤں کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ جیسے رنگ کے کن۔ شبد لہریں۔ وچار کمپن آدی اسنکھیوں سوکھشم وستوئیں ہمارے اتینت سمیپ گھومتی رہتی ہیں۔ پرنتو ہمیں ان کا انوبھو نہیں ہوتا۔

(۶) ویودھان — آڑ میں چھپی ہوئی چیزیں معلوم نہیں ہوتیں۔ پردے کے پیچھے بیٹھا ہوا آدمی۔ زمین میں گڑا ہوا دھن۔ صندوق میں بند وستوئیں درشٹ نہیں ہوتیں۔ مدیہ اپی ان کا ابھاؤ نہیں ہے۔

(۷) ترو بھاؤ — کارن کشینشی سے بڑی پرکٹ وستو گمپٹ ہو جاتی ہے۔ جیسے دن میں تارے نہیں دیکھتے۔

(۸) سوجاتی سنگ — اپنے ہی سدرش بہت سی وستوئیں میں مل جانے سے بھی چیز چھپ جاتی ہے۔ جیسے سمندر میں ورشا کا جل گپت ہو جاتا ہے۔ مدرا کی ایک بوتل ندی میں ڈال دی جائے۔ تو پھر اسے الگ نہیں دیکھا جا سکتا۔ مدیہ اپی وہ ندی میں ودیمان ہے۔

اپروکت چھوٹی موٹی وستوؤں کو بھی جب کارن وش منش نہیں دیکھ سکتا۔ تو سوکھشم وستوؤں کا گیان کس پرکار ہو سکتا ہے۔ اور ایشور جس کے لئے شرتی بتلاتی ہے۔ "[illegible] (انورنی یام) انوؤں سے بھی انو ہے۔ ارتھات سوکھشم سے بھی سوکھشم ہے۔ وہ مہا سوکھشم تو بدی آدی کی اپورن اندریوں سے پہچانا نہیں جاتا۔ تو اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ ہے ہی نہیں۔ جیسے نے رتنوں کی مالا نہیں پہنی [illegible] نہیں دیکھی اس کارن بدی وہ اس [illegible] کو ماننے۔

روزانہ سوادھیائے کیلئے چند بہترین کتب

یوگ درشن اُردو — آریہ ہندوؤں میں چار وید اور چھ شاستر پرمانت ہیں۔ یہ سوامی دیانند جی نے بھی دھرم پستک مانے ہیں۔ یہ سب گرنتھ پہلے صرف دیو بانی سنسکرت میں ہی ملتے تھے۔ کیونکہ آجکل سنسکرت بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ اس لئے ہم نے اردو جاننے والے بھائیوں کیلئے یوگ شاستر کا اردو ترجمہ بطرز سوال وجواب شائع کیا ہے۔ سنسکرت کے بھی پورے منتر درج کر دئے ہیں۔ کتاب مفید بنانے کے لئے یوگ ودیا کے وہ بہترین تجربات جو سوامی جی کو حاصل ہوئے تھے۔ درج کر دئے ہیں۔ قیمت مجلد ایک روپیہ چار آنے (عہ۱)

بھگتی درپن — ہندی۔ ار۔ اردو۔ ار۔ یہ پستک ایسی ہے جس کا ہر ایک آریہ گھر میں ہونا ضروری ہے۔ مہاشہ جی اس کتاب کے سات ایڈیشن بک چکے ہیں۔ اردو میں بھی چوتھا ایڈیشن فوٹو بلاک کی شاندار تصویر دیں سبت تیار ہے۔ بھگتی درپن آپ کیلئے کیوں ضروری ہے۔ اس کیلئے کچھ فہرست مضامین نیچے درج کی جاتی ہے:۔ ۱۔ جیون کی سپھلتا کے سادھن۔ نتیہ کرم۔ زندگی کا پروگرام۔ یہ ولہ سنسکار اور ماں کی ودیا۔ صبح شام کے بھجن۔ سارا بھاشا بک سندھیا کرنے کا طریقہ۔ سندھیا کا ترجمہ اور تشریح۔ ہون کے فوائد۔ ہون کا طریقہ۔ ہون کا سامان۔ [illegible] آریہ نیتاؤں کے درشن۔ سندھیا کا طریقہ۔ دواں کے چند دغیرہ [illegible] سنہری جلد۔ قیمت ہندی ۱ عہ۔ اردو عہ۔

ویدانت درشن — یوگ درشن کے بعد دوسرے درشن یعنی ویدانت درشن کا ترجمہ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی شری سوامی درشنانند جی مہاراج نے کیا تھا۔ جس کو حال ہی میں شائع کیا گیا ہے۔ اس میں ویدانت کا اصلی سوروپ درشایا گیا ہے۔ آسان سے آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

دو بالکل نئی پستکیں

(۱) ایشور بھگتی — لیکھک وبت راگ سوامی سروانند جی مہاراج۔ پربھو بھگتی کیلئے ایک اپوربہ گرنتھ ہے۔ یہ پستک شری سوامی جی مہاراج کی اپنی لکھی ہوئی ہے۔ کوئی ادھر ادھر سے اکٹھے کئے ہوئے لیکھوں کا سنگرہ نہیں۔ اس میں سوامی جی نے اپاسنا یوگ کرم یوگ۔ گیان یوگ۔ سادھنات کرم کا اصلی سوروپ درشایا ہے۔ کتاب مجلد ہے۔ کاغذ بڑھیا۔ قیمت دس آنے (۱۰)

(۲) ہندوتو — سوتنترتا کے پجاری ہندوؤں کے مردہ کمراٹ ہندو سنسکرتی کے کھشک سوتنتر ویر ساورکر کے نام نامی سے کون واقف نہ ہوگا؟ اس پستک میں انہوں نے بڑی کھوج کیساتھ یہ سدھ کیا ہے کہ ہندو۔ اس ہندوستان کے آدی نواسی ہیں۔ ہندو کون ہیں؟ ان کی صفات کیا ہیں؟ ہندوؤں کا سنگٹھن کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا ہندوؤں کا اپنا الگ راشٹر ہو سکتا ہے؟ ہندوستان پر ہندوؤں کا ہی ادھیکار کیوں ہو؟ ان سب سوالوں کا جواب آپ اس کتاب میں پائیں گے۔ خوبصورت مجلد کتاب کی قیمت ایک روپیہ (علاوہ محصولڈاک) الگ

دیانند چترا ولی — آریہ سماج کے پرورتک اور زمانہ حال کے مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کی سبق آموز زندگی کے مکمل حالات۔ رنگ برنگی بلاک کی خوشنما تصاویر۔ جن کو سلسلہ وار دیکھنے سے مہرشی کا پورن جیون چرتر آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ تصاویر کا اتنا بڑا ذخیرہ آپ کو کسی کتاب میں نہیں ملے گا۔ موٹا کاغذ۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ۱) (اُردو)

ملنے کا پتہ:- شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز و پبلشرز۔ انار کلی۔ لاہور

استریوں میں سندر بننے کی لالسا
سچا سوندریہ کیسے پراپت ہو سکتا ہے؟

استری جگت

از کماری کنچن لتا ایم-اے

ماتری اِچھاؤں کے وکاس کے ساتھ ساتھ ہی ناری میں سوندریہ ہونا سوبھاوک ہے۔ پرکرتی سویم ہی اسے یتھیشٹ سندرتا پردان کرتی ہے۔ دلیش اور ودیش کے سوندریہ پارکھیوں کی رائے میں بھی پُرشوں کی اپیکشا ناریاں ادھک سنکھیا میں سندری ہوتی ہیں۔ یہ ایک نرِوِواد سنیہ ہے۔ ایک مشہور انگریزی کوی ورڈز ورتھ نے ایک ستھان پر ٹھیک ہی لکھا ہے :-

"Girls are more nearer to the nature than boys"

ارتھات :- "بالکائیں بالکوں کی اپیکشا ادھک پرکرتی کی کرپا پاتر ہوتی ہیں"۔

سوندریہ نیتا کی کُشل دین ہے۔ اس کی اس دین میں بڑے اور چھوٹے کے لئے ستھان نہیں ہے۔ یدی آپ سنیم اور نیم سے پرکرتی کے نیموں کے انوکول جیون یاپن کریں۔ تو کوئی کارن نہیں۔ جو آپ کا سوندریہ اسمیہ میں نشٹ ہو جائے۔ پرکرتی اپنی اپیکشا کرنے والوں کو کڑا دنڈ دیتی ہے۔ اس کا سپشٹ اُداہرن ہمیں ناگرک اور گرامین سوندریہ کی بھِنّتاؤں میں ملتا ہے۔ ایک طرف تو پراکرتک سوشما سے پورے ستھلوں پر وچرن کرنے والی یووتیاں ہیں تو دوسری طرف شہروں کے آڈمبر پورن سنکیرن گھروں میں پرکرتی کی اپیکشا میں پلی ہوئی فیشن اور کلچر کی اُپاسکائیں۔ اس دوسرے بھاگ کی استریوں میں پرایہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ ان کے جیون کا ادھک سمیہ سینما تھئیٹر کام اُتیادک ونود میں ہی سماپت ہوتا ہے۔ پُرشوں کے ساتھ ٹینس آدی کھیلنے سے بھی ان کی سوندریہ رکشک گرنتھیاں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ پھلسوروپ اس کی پورتی وہ انیہ سوندریہ ورِدھک اوشدھیوں دوارا کرتی ہیں۔ پرکرتی نے ناری کو کومل اسی لئے بنایا ہے۔ کہ وہ پُرشوں کی بھانتی ادھک شارِیرک بل ویہ کر کے اپنے سوندریہ کو نشٹ نہ کر سکے۔

اس بھاگ کی استریاں آگے چل کر جیون بھر کوڑا اوبھو پراپت کرتی ہیں۔ اور پرکرتی کے وِدھان سے دنڈت ہوتی ہیں۔ اس کے پرتی کول گرامین استریوں میں یتھیشٹ سوندریہ ہوتا ہے۔ کشمیر کا سوندریہ کسے موہ نہیں لے گا۔ پرکرتی سویم ان کے سوندریہ کی رکھشا کرتی ہے۔ جن لوگوں نے کبھی کسی گرامین یووتی کے سوندریہ کا نریکشن کیا ہے۔ وہ اس تتھیہ کو سپشٹ ستیتا سے انکار نہیں کر سکتے۔

وچاروں کی شدھتا اور سندرتا کے بنا ہم اپنے سوندریہ کو آکرشک اور چِرستھائی نہیں بنا سکتے۔

کسی انگریزی سوندریہ اُپاسک نے لکھا ہے۔ کہ :-

"To Keep pure ideas is the Key of beauty."

ارتھات :- "شدھ وچار ہی سوندریہ کی کنجی ہیں"۔

سوندریہ اور سندر بننے کے لئے

ہر استری کو یہ باتیں جاننی چاہئیں

(۱) کھاؤ کم پر خوب چباؤ زیادہ۔
(۲) سواری پر کم جاؤ۔ چلو زیادہ۔
(۳) دستر کم پہنو۔ نہاؤ زیادہ۔
(۴) چِنتا کم کرو کام زیادہ۔
(۵) پڑھو کم کھیلو زیادہ
(۶) جاگو کم سوؤ زیادہ۔
(۷) فضول خرچ کم کرو۔ اور دان دو زیادہ
(۸) غصہ کم کرو۔ شانتی زیادہ
(۹) کہو کم اور کرو زیادہ
(۱۰) بولو کم۔ سوچو زیادہ۔

وچاروں کی شدھتا اور سوچھتا کا سوندریہ پر بڑا ویاپک پربھاؤ پڑتا ہے۔ گراموں میں ادھک دُشٹ منوورتیاں اور کرتِرِم ونود کے سادھن ابھی پرچار نہیں پا سکے ہیں۔ یہی کارن ہے۔ جو گراموں میں پلی استریوں کا سوندریہ نگروں کی اپیکشا ادھک ستھائی تتھا آکرشک رہتا ہے۔ جس پرکار ہم کسی برتن کو بنا اندر سے صاف کئے سندر اور آکرشک نہیں بنا سکتے۔ ٹھیک اسی بھانتی بنا آنترک

سوندریہ کا مستشک سے گھنشٹ سمبندھ ہے۔ یہ اس پرکار بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ مستشک کی آگیا سے ہی شریر کا چلن ہوتا ہے۔ اور کریائیں وچاروں کی چھایا پرتی بمب ہیں۔ اس لئے یدی آپ کے وچار پرشٹ ہیں۔ تو انایاس ہی آپ دُشکرت اور اسامائیک (Passion) واسناتمک بھاؤں دوارا اُپارجت کئے گئے بھانتی بھانتی کے اپنے سکھ سوندریہ کی رکھشا کر سکتی ہیں۔ انہ سوندریہ اُپاسکاؤں کے لئے یہ آوشیک

ہے۔ کہ وہ اپنے وچاروں کو سدا شدھ رکھیں۔

جیون میں جتنی آوشیکتا سنیم کی ہے اتنی شاید کسی بھی اُپیوگی وستو کی نہیں ہے۔ دشیشکر سوندریہ کو ستھائی رکھنے کے لئے تو جیون کا نیمت ہونا اور بھی آوشیک ہے۔ اپنے وِداہت جیون کے آرمبھک کال میں جو یووتیاں سنیم اور نیم کی اوہیلنا کرتی ہیں۔ وہ پرکرتی کے نکٹ دنڈت ہوتی ہیں۔

ایسی استریوں کی سنکھیا کم نہیں ہے۔ جو اپنی ذرا سی اساودھانی کے کارن جیون بھر کے لئے سوندریہ کو نشٹ ہو جانے اوسر دیتی ہیں۔ سوندریہ کو ٹکاؤ رکھنے کے لئے کیول ویکتی گت دوا ایک آوشیکتا کی پورتی میں ہی سنیم کی آوشیکتا نہیں ہے بلکہ ٹھیک آہار ویوہار میں بھی اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیم پورک سادھارن کھائی ہوئی دال روٹی بھی انیمت اچھے مادھک پدارتھوں سے یتھیشٹ بھوجن کی اپیکشا ادھک سوندریہ وردھک شکتی رکھتا ہے۔ سنیم میں شریر کبھی سندر نہیں رہ سکتا۔

کچھ حالتوں میں سوندریہ پیتِرک بھی ہوا کرتا ہے۔ بہودھا سندر اور سوستھ ماتا پتاؤں کی سنتان بھی سوستھ اور سندر ہی ہوا کرتی ہیں۔ کچھ دیشوں میں وشیشکر بھارت میں لوگ کیول ماتا پتاؤں کو دیکھ کر ہی ان کی کنیاؤں کے وکاس کا انومان لگا لیتے ہیں۔ یہ ایک پراکرتک نیم ہے۔ کنتو سندرتا کے لئے یہ اپواد نہیں ہے۔ واستو میں ماتا پتا کے شارِیرک سواستھیہ اور سوندریہ پر ہی سنتان کے سواستھیہ اور سوندریہ کا بھوشیہ آشرت ہے۔ ایسے بہت کم اُداہرن ملیں گے۔ جہاں سندر سنتانوں کے جنم داتا اسندر ہوتے ہیں۔ ناری سوندریہ کے وکاس میں جل وایو بھی بڑا سہائک ہوتا ہے۔ شبت سوندریہ کو نکھارنے۔ اور گر لشیم سوندریہ کو دناش

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس ہارمونیم۔ طبلہ۔ ستار۔ دلربا۔ وائلن۔ کھرتالیں۔ سامان بینڈ باجہ۔ ڈھول۔ تنبورہ۔ بین باجہ۔ بنسری۔ کلارنٹ۔ چمٹے۔ چھینے ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر ملنے پر حسب منشا تیار کر دئے جاتے ہیں۔ مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ Accessories بھی مل سکتی ہیں۔ گانے بجانے کی کوئی چیز خریدنے سے پہلے ایک بار ہمارے مشہور کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لادیں۔ ہمارا سامان خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اعلیٰ ہونے کے علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

کاشی ناتھ بردیپرا ئیٹر ادم کار ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ لاہور

گمشدہ کی تلاش

میرا بھائی جیت سنگھ ذات سکھ ساکن بھوانی وال ضلع ہوشیارپور عمر بارہ سال رنگ گندمی عرصہ تقریباً چھ ماہ سے لاپتہ ہے۔ لاہور میں گھر کی نوکری کرتا تھا۔ جو صاحب اس کا پتہ بتلائے گا۔ وہ شکریہ و انعام کا مستحق ہوگا۔

بچنت سنگھ معرفت ود آبہ سٹور۔ کھجور والی کوٹھی۔ گندہ انجن گوالمنڈی لاہور

پھولا۔ جیٹھ۔ ککرے۔ جِنہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ پتلا ہو یا گہرا۔ تھوڑے عرصے کا ہو یا بہت سال کا چِٹا نیز لاعلاج و بیرینہ کا ریوں کی شرطیہ بے خطر اور گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ شدہ ۲۵ سالہ ریسرچ اور عملی تجربہ کی مجرب لاثانی دوا "سپیشلٹی رجسٹرڈ" کے چند روزہ استعمال سے پھولے کا نام و نشان باقی نہیں رہتا اور آنکھوں کی بینائی دوبارہ روز روشن کی مانند درست ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی بڑی ۱۰ روپیہ۔ درمیانی ۵ روپیہ۔ نمونہ ۱ علاوہ محصول ڈاک

مینیجر اسپیکر شنا ریسرچ لیبارٹریز۔ لیہ در (پنجاب)

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گریجویٹ پتنی

کالج کے تمام امتحان پاس لیکن گرہستھ میں فیل

موجودہ تعلیم کے وشیلے پرنام کی ایک نصیحت آموز کہانی

از کماری شانتی دیوی تلی

سسرون شہرے سوپن لے کر اس نے گرہستھ آشرم میں پرویش کیا۔ آدرش، آدرش ماتا ہو۔ تھا آدرش پتنی ہو۔ آدرش گرہنی کی ہتوا کانکھشائیں اس کے من میں ہلوریں لے رہی تھیں۔

وہ شکشتا تھی۔ سوشیل تھی۔ اور جگت کی سبھیہ ناری۔ سادھارن شکشت ادتی کی بھانتی دیرتھ ابھیمان اُسے چھو بھی نہ گیا تھا۔ بات بات پر وِواد کرنے والی اپدیم پر اِچھا کا سمجھ بھی مول نہ آنکنے والی۔ وہ ایک اُچھ شر نکھل یودتی نہ تھی۔ اس میں پرائے کو بھی اپنا بنا لینے والی نمرتا تھا۔ مٹھاس تھی۔ پرمود ٹھیک اس کا اُپیکت ور تھا۔ پتا کو یہی بھے تھا۔ کہ کہیں اوشا کے سلئے اُپیکت ور نہ پانے کے کارن اس کی پتری کا جیون ہی نشٹ نہ ہو جائے۔ کنتو پرمود کو پا کر وہ نہال ہو گئے۔ اس سندر جوڑے کے ملن میں ہر ٹیک پرسّن تھا۔ اور آشیرواد دے رہا تھا۔

(۲)

سب کچھ سن کر بھی پرمود سمجھ نہ سکا۔ اس نے پوچھا:۔

"کیا کہتی ہو اوشا؟ مجھے پہیلی نہ بجھاؤ۔"

"نانا!" ....

اوشا لجا سی گئی۔

"ہاں۔ ہاں۔ کیا کہتی ہو؟"

"بنتے کیوں ہو؟ سب کچھ سمجھ کر بھی انجان بن رہے ہو۔ کہہ کیوں نہیں دیتے۔ کہ مرے سپنے کہلوانا چاہتا ہوں۔ تو سنو۔ کہتی ہوں۔ کہ آپ کی ان اُپستھتی میں اتنی اکھرا نہیں کرے گی۔ من بہلانے کے لئے اب اِیشور شیگھر ہی ہمیں ایک کھلونا دے دیں گے۔"

اوشا کے گالوں پر لجا کی سرخی دوڑ گئی۔

"سچ کہتی ہو اوشا؟"

"اور کیا جھوٹ ہے؟"

پرمود سہسا وشواس نہ کر سکا۔ اس نے پھر پوچھا — "سچ اوشا!"

اُتر میں اوشا پھر مسکرا دی۔

"دھنیہ واد! — کون جانے پرمود نے ایشور کو کہا یا اوشا کو۔ اتی ادھک پرسنّتا کے آویش میں اس نے اوشا کو باہو پاش میں آبدھ کر لیا۔

آج تک پاک شالہ کی ایک مات مالکن اوشا تھی۔ جو چاہتی پکاتی۔ جس طرح چاہتی کھاتی۔ کھلاتی۔ پرمود کبھی کچھ نہ کہتا۔ پر تو اب وہ بہت آکھشیپ کئے بنا نہ رہ سکتا۔ بھوجن لیپٹی کر نہیں۔ دودھ کی ماترا ادھک ہونی چاہیئے۔ ایک سمیہ شاک کھانا چاہیئے۔ بھوجن کا سمیہ انیمت نہ ہو۔ آدی باتیں کہہ کر۔ بھی اُسے شانتی نہ ہوتی۔ اور کوئی ہوتا۔ تو اوشا اس انوچت ہستا کھشیپ کو نہ سہہ سکتی۔ اس سے اُسے اپنا اپمان جان پڑتا۔ ایسی جانکاری گرہنی کر ہی کرتی ہے۔ کنتو اب تو وہ جانتی تھی۔ کہ بھاوی شِشو کی منگل کامنا ہی اس کے پتی کو اتنا سچیت کئے ہوئے ہے۔ ان کا بھاوی شِشو بھارت کی جیوتی بن کر آوے۔ اس کے وچار جنم سے پورو ہی درڑھ کرنے کا دھنی بھرسک پریتن کر رہے تھے۔ اوشا کا شین گرہ مہاپرشوں کے چتروں سے اور سوادھیائے کا کمرہ جیون چرتروں سے بھر گیا تھا۔

(۳)

اوشا کا رُوم رُوم جیت کار کر رہا تھا۔ وہ تو جانتی ہی نہ تھی۔ کہ ماں کے بھوجن سے بچے کا جنم کے پشچات بھی گھنشٹ سمبندھ ہوتا ہے۔ اس کے اگیان کا پھل اتنا بھینکر ہو اُٹھے گا۔ اس کا اُس کے پتی کو بھی وچار تک نہ ہوا۔ گھر میں کوئی انبھو تھا ہی نہیں۔ جو انہیں یہ بات سمجھاتا۔ اوشا پہلے کی بھانتی ہی چٹ پٹی وستوؤں کا سیون کرتی رہی۔ آچار آدی چٹ پٹی چیزیں کھانے کا اُسے پہلے سے ابھیاس تھا۔ جنہیں وہ سیون کرتی رہی۔ شِشو کو اجیرن ہو چکا تھا۔ لیکن ماں کو پتہ تک نہ تھا۔ لگاتار اوشدھی بھی اس کا کشٹ کم نہ کر سکی۔ وہ کون سی ماں ہوگی۔ جو بچے کی پیڑا سے تڑپ نہ اُٹھے۔ بچے کو سامنے تڑپتا دیکھ کر اوشا ویاکل ہو اُٹھی۔ سنتپت من سے وہ اپنے پتی سے کہہ اُٹھی:۔

"یہ سب میری ہی مورکھتا کا پھل ہے ناتھ میں اپرادھنی ہوں۔ اس کے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکی۔ رُدن کے مارے اس کا گلا رُک گیا تھا۔"

"یوں نہ کہو اوشا" — پرمود کو اس سے ادھک سانتونا کے شبد ڈھونڈے بھی نہ ملے۔

"ڈاکٹر کیا کہتا ہے؟" پتنی نے پوچھا۔

"اجیرن...... سنگھاتک رُوپ دھارن کر چکا ہے۔"

بچہ پُنہ چیت کار کر اُٹھا۔ ماتا پتا دونوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ پرمود آنسو پونچھتا ہوا ڈاکٹر کو بلانے کے لئے کمرے سے باہر نکل گیا۔ کنتو ڈاکٹر کے پہنچنے سے پہلے ہی بچہ اپنا پیار ماس کا جیون سماپت کر چکا تھا۔

(۴)

شیگھر ہی اوشا کی گود پُنہ بھر گئی۔ شِشو کا استھان اب بالا نے لے لیا۔ ایشور کی اس دین کو سویکار کرتے ہوئے دمپتی شِشو کے بِچھوڑ سے ہو گئے۔ پہلے اُپہار تو وہ اگیان وش سنبھال نہ سکے تھے۔ لیکن کہیں پُنہ وہ گھٹنا نہ گھٹ جائے۔ پرمود بالا کے لئے آیہ رکھ لینا چاہتا تھا۔ کنتو اوشا کے ماتر ہِردیہ کو اس سے دھکہ پہنچتا تھا۔ وہ جگت کی درشٹی میں ہین نہ ہونا چاہتی تھی۔ اس کے وچار میں بالا کے لئے آیہ رکھنا شکشت یودتی سماج کا اپمان کرنا تھا۔ جگت کے اس وچار کو کہ پڑھی لکھی یودتیاں نکمی ہو جاتی ہیں۔ وہ نرمول کر دکھانا چاہتی تھی۔ روتے ہوئے بچے کو چپ کرانے تتھا مل موتر سے بھرے ہوئے بچے کو سوچھ کرنے کی کھشمتا اس میں اسی پرکار تھی۔ جیسی ایک نرکشر گرامین ماں میں۔ پہلے شِشو کو کھو کر وہ کچھ سچیت بھی ہو چکی تھی۔ ننھی کے لئے وہ ہر ایک وستو کا تیاگ کر سکتی تھی۔ ماترتو کا گورو ہی تیاگ میں ہے۔

بالا جیوتسنا کی طرح بڑھ رہی تھی۔ اس کے جیون کے پرتھم چار ماس سکھ سے ویتیت ہو چکے تھے۔ اس لئے جنک جننی کا بھے کچھ کم ہو گیا تھا۔ ان کی پتری سندر تھی اور سوستھ تھی۔ اب اس نے ماتا پتا کو اور دیکھ کر مسکرانا بھی آرمبھ کر دیا تھا۔ ان کی گرہستھی اب، بالا سے سجیو ہو اُٹھی تھی۔

نتیہ پرتی کی بھانتی بالا کو نہلا دھلا کر اوشا بھوجن میں لگی ہوئی تھی۔ بالا آنگن میں چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی۔ ہاتھ پاؤں پٹک پٹک کر کلول کر رہی تھی۔ اوشا کی بوڑھی پڑوسن کو بالا سے بہت پریم تھا۔ سندر اور سوستھ بچہ کس کا من نہیں موہ لیتا۔ کبھی کبھی وہ آکر بالا سے کھیلا کرتی۔ اس دن بھی وہ آکر بالا کی چارپائی پر بیٹھی ہوئی اس کی کریڑا دیکھ رہی تھی۔ سہسا کہہ اُٹھی — "بالا بائیں اور تو دیکھتی ہی نہیں۔"

"کیا ہے؟" — اوشا سمجھ نہ سکی۔

"تو نے تو اس کی گردن ٹیڑھی کر رکھی ہے۔ سدا ایک ہی کروٹ سُلا دیتی ہو۔ اتہ اب بچے کو اب بائیں اور گردن پھیرنے کا ابھیاس ہی نہیں"۔

اوشا اواک رہ گئی۔ آج سے تین ماس پورو اپنے پتر کی مرتیو کا درشیہ اس کے آگے گھوم گیا۔ بالا ابھی تک ہاتھ پاؤں

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

تپ دِق

نسخہ وید بھگوان میں

کالجے برسوں سوادھیائے اور ریسرچ کا پھل

مکمل علاج پچیس ۲۵ یوم تیرہ ایک ہفتہ کی دوائی ۱۰

تپ دق کے مشہور عالم ویدیہ ویدک ریسرچ سکالر "آتمانند" کوٹھی نمبر ۱۸ فیروز پور روڈ۔ لاہور

تینتیس ۳۳ کتابیں مفت

شری ہنستی ہلاد لبوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور نے گیتا گان "گیتا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ) ہندی ۸، اردو ۶، اور رِشی گان (چوبیس ۲۴ رشی دیانند کی ۲۳ اُپدیش اور ۲۶ دوہوں میں مکمل جیونی ہے) ہندی ۴، اردو ۴، کے خریدار کو سندھیا گان ۳ ہنستی رامائن اور اب لنشمہ گان تینوں اُو لبہ پستکیں مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندی کتب کے لئے ڈاک خرچ معہ ۱۲ اور اردو کتب کے لئے ۲ کے ٹکٹ ارسال کریں۔ یہ رعایت تھوڑے دنوں کیلئے ہے۔ جلد منگوائیں۔

مینیجر "پرکاش" لاہور

ضروری اطلاع جن سبھاسدوں کا چندہ ماہ مئی میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی گئی ہیں۔ ازراہ کرم اپنا چندہ ۲۲ مئی تک بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔

(مینیجر)

✻ बेकार-बन्धु ✻

बेकारों को बाकार बनाने वाले ...।
"बेकार-बन्धु" की एक प्रति मुफ्त ... कर
अपने भविष्य को सुखी बनाइये ।
पता-बेकार-बन्धु कार्यालय, (9) ... (...)

(گذشتہ سے پیوستہ)

بھارت کی موجودہ حالت پر رِشی کے آنسو

(لیکھک:- مہاشہ دھرم ستر جی گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال)

بھاگل پور کا ذکر ہے۔ کہ آپ شام کو گھومنے گئے۔ تو بہت رات گذر جانے پر بھی واپس نہ آئے۔ آپ کا رسوئیا بنہ آپ کا کھانا مندر میں پہنچا کر اپنے گھر چلا گیا۔ جب صبح کو آیا۔ تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ وہ کھانا اسی طرح پڑا ہے۔

حیرت سے پوچھا — "مہاراج مات آپ نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟"

بولے — "اس دیش میں اتنا گناہ اور ایسی جہالت ہے۔ کہ کل لوگ اپنی بیٹیاں بمد ہنتوں کو دان دے رہے تھے۔ دیش کی اس تباہی کو دیکھ کر میرا سینہ پھٹ گیا۔ تمام رات اسی چنتا نے گھیرے رکھا۔ کھانے کی یاد تک نہ رہی ؎

رات چوں شمع کٹی ہم کو جو روتے روتے
بہہ گئے اشکوں میں ہم صبح کے ہوتے ہوتے

پریاگ میں گنگا کے کنارے ایک بوڑھے مہاتما رہتے تھے۔ جب کبھی آپ انہیں ملتے۔ تو وہ بچہ کہہ کر ان سے مخاطب ہوا کرتے تھے۔ ایک دن اُس مہنت نے آپ سے کہا۔ کہ :-

"اگر تم لوگوں کی بھلائی کے چکر میں نہ پھنستے۔ تو اسی جنم میں تمہاری مکتی ہو جاتی۔ اب تو تم کو ایک اور جنم لینا پڑے گا"

آپ نے اُنہیں فرمایا :-

"مہاتما جی! مجھے اپنی مکتی کا ذرا بھی خیال نہیں۔ جن لاکھوں آدمیوں کی مکتی کا خیال مجھے مفکر کئے ہوئے ہے۔ ان کی مکتی ہو جائے۔ میں کئی جنم لینے کو تیار ہوں۔

دکھوں کی ایسی بُری حالت سے کمزوری کی بیماری سے پرماتما کے بچوں کو مکتی دلا نہ دلاتے میری خود بخود مکتی ہو جائیگی

رہِ خدمت میں مٹ جائے اگر نام و نشان اپنا
گذر ہو منزلِ حق تک مکاں ہو لامکاں اپنا

مہنت جی بھی سمجھ گئے۔ کہ ؎

پھرتے ہیں چاک جیب گریباں کئے ہوئے
یہ عشقِ وطن کے ہیں پریشاں کئے ہوئے

بعض دفعہ جب تمام دنیا میٹھی نیند

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

ایک جگیاسو کی جگیاسا

آنکھوں دوارا کام چیشٹا

اور مہاتما گاندھی کا اُتر

پرشن میں ایک نردھن دیکھی ہوں۔ اور ایک مِل میں کاریہ کرتا ہوں۔ میں بڑی پریشانی میں ملبوس ہوں۔ جب کبھی میں باہر جاتا ہوں۔ تو کسی سندر استری کو دیکھ کر میرا من وش میں نہیں رہتا۔ کبھی کبھی مجھے بھے ہوتا ہے۔ کہ کہیں میں کچیشٹا نہ کر بیٹھوں۔ ایک بار میں نے آتم ہتیا کا بھی وچار کیا تھا۔ پرنتو میری دھرم پتنی نے میری رکھشا کر لی تھی۔ اُس نے مجھے کہا تھا کہ جب کبھی میں باہر جایا کروں۔ تو اُسے ساتھ لے جایا کروں۔ یہ اُپائے کام میں لایا گیا۔ پرنتو سدیو یہ سمجھو نہیں ہے۔ اور دکھی ہو کر کبھی کبھی یہ وچار ہو جاتا ہے۔ کہ ان اپرادھی آنکھوں کو پھوڑ ڈالوں۔ پرنتو پتنی کا خیال مجھے اس کاریہ سے روکے دیتا ہے۔ آپ مہاتما ہیں۔ کیا کوئی اُپائے نہیں بتا سکتے؟

اُتر تم جیسے اور سینکڑوں وادی ہو۔ تمہیں جاننا چاہیئے۔ کہ تمہاری جیسی اوستھا میں بہت سے دکھی گرہست ہیں۔ آنکھ دوارا کام چیشٹا ایک عام روگ ہے۔ اور بہت ہوتا ہے۔ اس روگ نے ایک بیماری کی بھیانکتا کا روپ گرہن کر لیا ہے۔ پرنتو تمہیں سنتوش کی وسنتو نہیں ہونی چاہیئے۔ تمہارے پاس دیر پتنی موجود ہے۔ اس کی ہر قیمت پر بنے کا تم میں ساہس نہیں ہے۔ یہ استری پر کدرشٹی ڈالنا وشواس گھات پر اکاشٹھا ہوتی ہے۔ یہ تو دواہ کو مذاق کا کھیل بنا ڈالتی ہے۔ نہیں درڑھتا پوروک اس شترو سے لوہا لینا چاہیئے۔ اس بچار کو اپنے ہردہ میں پرتشٹھت کرو۔ کہ انیہ سب استریاں تمہاری سہودرا ہیں۔ اشلیل سانسنیما تخفا ان چیزوں کا پڑھنا اور دیکھنا چھوڑ دو۔ جو پریم کو کلپشت کرتے ہیں۔ جب ہو تو پہ قوی کی اور درشٹی رکھو۔ اور ایسا کرتے ہوئے اپنے ہردہ میں پرماتما سے پرارتھنا کرو۔ کہ وہ تمہاری ہردہ کو پوتر بنائے اور یہ وشواس رکھو۔ کہ وہ پرمبھو تمہیں اس

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

اخبار "پرکاش" یا انھک اُپدیشک

(از مہاشہ شیو رام جی گپتا منتری آریہ سماج جھجر)

(۱) اخبار "پرکاش" پچھلے دس سال سے آریہ سماج کی وہ سیوا کر رہا ہے۔ جس کی تعریف جتنی بھی کی جائے کم ہے (۲) اخبار "پرکاش" کو اخبار نہ سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ انتھک اُپدیشک سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس اخبار میں سوائے آریہ سماج کے پرچار کے اور کسی بات پر زور نہیں دیا جاتا (۳) اخبار "پرکاش" کا میں ۱۹۱۶ء سے خریدار ہوں۔ دس پندرہ سال تک جب تک میں آریہ سماج ہانسور کا منتری رہا۔ وہاں منگواتا رہا۔ اور اب آٹھ دس سال سے میں جھجر میں ہوں جاری کروا رکھا ہے۔ کیونکہ میں آریہ سماج کے پرچار کیلئے اس اخبار کو دوسرے تمام اخباروں پر ترجیح دیتا ہوں (۴) یہ جان کر کہ اخبار "پرکاش" اپنا ہندی تتھا اردو ماسک ایڈیشن جاری کرنے والا ہے۔ نہایت خوشی ہوئی ہے۔ آریہ جگت کو ان کا بڑے اُتساہ کے ساتھ سواگت کرنا چاہیئے (۵) سب آریہ بھائیوں سے عموماً۔ آریہ سماجوں سے خصوصاً اور عام ویدک دھرم پریمی جنتا سے نویدن ہے۔ کہ انہیں اس کے گراہک بڑھانے چاہئیں۔ چنانچہ میں بھی ایک پرچہ ہفتہ واری آریہ سماج ہانسور کے نام جاری کروا دونگا۔ ماسک پتر بھی اپنے سمبندھیوں اور اِشٹ متروں کے نام جاری کروانے کی کوشش کرونگا۔

منیجنگ اڈیٹر:- ستیہ شیشی علاو لپوری

ہندی "پرکاش" لاہور

۱۵- جون کو پرکاشت ہو جائیگا اس کے خریدار جلد بنیئے۔ سالانہ چندہ پیشگی بھیجکر ہماری حوصلہ افزائی کیجیئے۔ اس میں استریوں کے متعلق اُپیوگی لیکھ ہوا کرینگے۔ استریوں میں آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو۔ ان میں مروجہ کُریتیوں کو دُور کیسے کیا جائے۔ انہیں بھگتی کے سچے مارگ پر کیسے لایا جائے۔ سب اب اس رسالہ میں پائیں گے۔ آریہ سماجوں۔ آریہ کنیا پاٹھشالاؤں۔ استری سماجوں اور ہندی پریمیوں کو اس کے گاہک بنانا چاہیئے۔ خود خریدار بنیں اور دوسروں کو خریدار بنایا کریں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ) (منیجر "پرکاش" لاہور)

سمپادکہ:- شکنتلا دیوی ہندی بھوشن

منتر شاستر وکت وِدھی سے تیار کی ہوئی مشہور و معروف

شدھ ہون سامگری

دھوکہ سے بچنے کیلئے آریوں کو بناوٹی۔ پی بھیجی جاتی ہے۔ پہلے خط لکھ کر نمونہ مفت منگوالیں۔ پسند آنے پر آرڈر بھیجیں۔ اگر نمونہ جیسی سامگری ہو۔ تو مول بھیج دیں۔ ورنہ کوڑے میں پھینک دیں۔ پھر مولیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی سچائی کی کوئی کسوٹی ہو سکتی ہے؟

قیمت:- آٹھ آنے سیر (۸/)

تھوک گراہک کو ۲۵ فیصدی کمیشن۔ ریل کا کرایہ بذمہ خریدار

پتہ:- رامیشور دیالو آریہ پوسٹ اموی (فتح پور) یو۔ پی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گورُکل کانگڑی میں آیورویدکے حیرت انگیز طریقۂ علاج کایاکلپ کاپربندھ

(از پنڈت ستنیہ برت جی نکھیہ وھشٹاتا گورُکل کانگڑی)

...گورُکل یونیورسٹی ہردوار نے گورُکل
...کایاکلپ کٹی بنوانے کا فیصلہ کیا ہے۔
...مدن موہن جی مالویہ کے کایاکلپ پریوگ
...ہندوستان بلکہ غیر ممالک کے
...اور عالموں میں بھی اس قدیم ہندوستانی
...کے پریوگ کے متعلق دلچسپی پیدا کر
...۔ میڈیکل جگت میں اس کی عام چرچا
...پراچین آیوروید شاستر کے ماہرین کی
...ہے۔ کہ مہامالویہ جی کا پریوگ۔
...بازی وغیرہ کئی وجوہات سے مناسب
...پبلک کے سامنے نہیں آسکا۔ کچھ
...گورُکل کانگڑی کے ادھیکاریوں کی
...ورش کے مشہور و معروف وئیدوں کیساتھ
...متعلق بات چیت ہو رہی تھی۔ جن
...کے مشہور وئید اور یونیورسٹی بنارس
...وید وبھاگ کے پروفیسر کویراج ہرتاب
...بیان آ چاریہ کا نام خاص طور پر قابل
...۔ منتظمان گورُکل کو یہ اعلان کرتے
...ہوتی ہے۔ کہ اب اس بات چیت کو
...پہنانے کا پختہ ارادہ ہو چکا ہے۔
...تیار ہو رہی ہیں۔
...کلپ پریوگ کا مہاتم اور اس کی ضروریات
...میں جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ
...تجربہ پریوگ ہے۔ جیسے زمانہ کی رفتار

کے مطابق تبدیلیاں کر کے نہایت کارآمد اور حیرت انگیز بنایا جا سکتا ہے۔ چرک و واگ بھٹ وغیرہ ہمارے پرانے ویدک گرنتھوں میں اس کی باریکیاں صاف طور پر ملتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے پرانے گیان وگیان کی شاخ کے اس گپت پریوگ کو مناسب طریق پر دُنیا کے سامنے لایا جاوے۔

ایسے پریوگوں کے لئے گورُکل کانگڑی سے بہتر اور کون سی جگہ ہو سکتی ہے۔ اس سنستھا کا مقصد پراچین بھارتیہ سنسکرتی کو عملی رُوپ میں دُنیا کے سامنے رکھنا ہے۔ اور یہ پریوگ اگر معقول طریقہ پر ودھی کے مطابق کیا جاوے۔ تو بھارتیہ آیوروید گیان سے دُنیا کافی فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔

گورُکل کانگڑی گنگا کے کنارے ہمالیہ پہاڑ کی تلہٹی میں ہردوار کے قریب شانت واتاورن میں ...... واقع ہے۔ گورُکل کا اپنا آیوروید مہاودیالیہ اور اپنی فارمیسی ہونے کی وجہ سے لائق وئید اور ڈاکٹروں کی نگرانی میں با اعتبار رسائن ہمیشہ دستیاب ہو سکتی ہیں۔ سیوا بھاؤ اور ایمانداری کے لئے گورُکل بھارتیہ جنتا میں اپنا استھان بنا چکا ہے۔ اس لئے گورُکل کے سنچالکوں نے ایک اور جدید طریقہ پر پبلک خدمات کا قدم اُٹھایا ہے۔ امید ہے۔ کہ اس سکیم کا ہر جگہ سواگت اور سمرتھن کیا جاویگا۔

اب ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ پُرانی ہندوستانی تہذیب کے دلدادہ اور دُکھیوں کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے اصحاب آگے بڑھ کر گورُکل کی اس کام میں امداد کریں۔

منش سماج کی سیوا سے بڑھ کر پروپکار اور دھن کا سدُاپیوگ اور کیا ہو سکتا ہے؟ گورُکل میں بنائی جانے والی کایاکلپ کٹی کی تعمیر کا اندازہ سات ہزار روپیہ کے خرچ کا لگایا گیا ہے۔ مشہور پراچین ویدک گرنتھ چرک کے آدیش انوسار اس کٹی کا نقشہ تیار کروا لیا گیا ہے۔ گورُکل کانگڑی کے ادھیکاریوں نے لائق ڈاکٹر اور وئیدوں کے مشورہ سے گورُکل میں ایسی کٹی کے لئے استھان بھی منتخب کر لیا ہے۔ یہ استھان اونچی سطح پر ہے۔ اور آم کے درختوں سے گھرا ہوا ہے۔ کچھ فاصلہ پر گنگا کی نہر ہے۔ پاس ہی گورُکل یونیورسٹی کا اعلیٰ پیمانہ کا ہسپتال ہے۔ یہ مکان شوروغل وھوُاں اور دھوپ سے دُور شانت واتاورن میں ہے۔ یہ آشا کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ کہ کوئی ایک دانی شریمان سات ہزار کا پورا دان دے کر ہماری اس سنستھا یوجنا کو جلد سے جلد عمل میں لانے کا پتیہ پراپت کریں گے۔ مجھے پورن آشا ہے۔ کہ پبلک جس پرکار ہماری پہلے امداد کرتی رہی ہے۔ اسی طرح اس سکیم کو بھی اپنائے گی۔

دانی سجن اس بارہ میں جو بھی امداد کرنا چاہیں۔ وہ دھنیہ واد سے سویکار ہوگی۔ اس کے متعلق اور زیادہ واقفیت حاصل کرنے کے لئے خط وکتابت کریں۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اُٹھا دیں۔
(مینیجر)

رجسٹرڈ ۱۹۰۵ء

خاندانی ۱۸۴۸ء

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی وئید کی

۳۵ سال سے لاکھوں مریضوں پر تجربہ شدہ

تیر بہدف لاثانی ادویات

گلوں کا بغیر آپریشن واحد علاج

کوُ۔کار (رجسٹرڈ)

نئے اور پرانے بڑھے ہوئے گلوں کو بغیر آپریشن ٹھیک کرتا ہے۔ خراب گلے کی وجہ سے ہونے والے بخار اور لنٹھ نما کی رُکاوٹ کو فوراً دُور کرتا ہے۔ نہایت لذیذ اور بے ضرر ہے۔ پہلی خوراک ہی لاثانی اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۸؍ علاوہ محصولڈاک۔

ہائی بلڈ پریشر کا مجرب علاج

پراسموشئی

دو ہفتہ کا استعمال ہائی بلڈ پریشر (خون کے دباؤ کی زیادتی) و اس سے ہونے والے عوارضات مثلاً بے چینی۔ سر درد۔ سر چکرانا۔ بے خوابی وہم اور پاگل پن کو فی الفور فائدہ بخشتا ہے۔ "پراسموشئی" دل و دماغ۔ معدہ اور گردہ کے فعل کو ٹھیک کر کے فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے۔ قیمت چودہ دن کا کورس ۵ روپے علاوہ محصولڈاک۔

سدھ یوگ

بیش بہا مصفیٰ خون ہر قسم کی دیرینہ و پیچیدہ مہلک سے مہلک جلدی و خونی امراض مثلاً ایگزیما۔ خارش۔ داد۔ چنبل۔ پھوڑے پھنسی۔ نہارو کوڑھ کو فی الفور آرام بخشتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ خورد ۱۲؍ کلاں ۸؍ (چودہ دن کا کورس) علاوہ محصولڈاک۔

فہرست ادویات کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں

مینیجر:- ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ۔ گمٹی بازار۔ لاہور

مکان بنوانے سے پہلے

...ان کا نقشہ اور خرچ کا تخمینہ ضرور بنوانا چاہیئے

...ایک تجربہ کار انجنیئر ہی کم از کم جگہ میں زیادہ سے زیادہ گنجائش نکلنے والے مکان کی بہترین سجوینٹ کر سکتا ہے۔ اس گرانی کے زمانہ میں کفایت شعاری بڑی عقلمندی ہے۔ مکان کا نقشہ اور خرچ کا تخمینہ بنوانے کیلئے

...پانی کے بنائے جانے والے پمپ

امر انجنیئرنگ سنڈیکیٹ ہسپتال روڈ لاہور

...بلڈنگ کی تصویر

...لاویں یا خط وکتابت کریں۔ جس کے پروپرائیٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ریٹائرڈ ...انسپکٹر آف بلڈنگس لالہ امرناتھ ہیں۔ وہ آپ کو بہترین مشورہ دے ...یں۔ اس پر کچھ زیادہ خرچ نہیں آتا۔ تھوڑا سا خرچ کر کے آپ مندرجہ بالا طریقہ سے سینکڑوں ...بچا سکتے ہیں۔

...ہمارے کارخانہ میں پانی کے پمپوں کے فلٹر اور نلکے کی پیتل کی ٹونٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ ...کی مشینوں کی مرمت کا کام بھی ہوتا ہے۔ تفاصیل کے لئے لکھیئے:-

...امر انجنیئرنگ سنڈیکیٹ ہسپتال روڈ۔ لاہور

Digitized by eGangotri

ان کی بھی سنیئے!

ٹھاکردت شرما دھرم ارتھ ٹرسٹ کی سالانہ میٹنگ

۲۰-اپریل سنہ ۱۹۴۰ء کو امرت دھارا بھون میں ہوئی۔ بارہ ٹرسٹیوں میں سے مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہوئے :-

رائے بہادر دیوان بدری داس جی۔ سر ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ۔ رائے بہادر لالہ جیونت رائے جی۔ پنڈت رگھوناتھ بندھو شاستری۔ ڈاکٹر روشن لال کھیڑا۔ پنڈت بشمبھر ناتھ جی۔ لالہ نوتن داس جو خزانچی۔ پنڈت ہیرا نند جی شرما سیکرٹری۔ پنڈت ٹھاکردت شرما وید پریذیڈنٹ۔

ٹرسٹ ہذا کے پاس جائداد و بنک ڈیپازٹ کی شکل میں زائد از تین لاکھ روپیہ ہے۔

سال ختم مارچ ۱۹۴۰ء میں ساڑھے نو ہزار کا بجٹ پاس ہوا۔ جس میں سے مبلغ سات ہزار سات سو روپیہ فری ہسپتال۔ طبی امداد۔ انڈسٹری کی ترقی۔ تعلیم۔ جسمانی۔ روحانی و اخلاقی ترقی۔ پبلک پرچار۔ غربت۔ یتیموں و دھواؤں وغیرہ کی امداد میں صرف ہوا۔

سال رواں ۴۱-۱۹۴۰ء کے لئے آمدنی ٹرسٹ کی بنا پر اغراض بالا کے لئے حاجتمندوں میں تقسیم کرنے کے واسطے مختلف مدوں میں زائد از ساڑھے نو ہزار روپیہ کا بجٹ پاس ہوا۔ جن کے واسطے درخواستیں ۱۵ اپریل سے پہلے پہلے وصول کر لی گئی تھیں۔

اس سال کے واسطے یہ نئی تجویز ہوئی ہے کہ چونکہ ہندو عورتیں دایہ کم ہیں۔ اس لئے اگر کوئی ہندو عورت دایہ گری کا کام سیکھنا چاہے۔ تو اس کو ایک سال کیواسطے پندرہ روپیہ ماہوار تک کا وظیفہ دیا جاویگا۔ اس کے لئے درخواستیں بنام سیکرٹری ٹھاکردت شرما دھرم ارتھ ٹرسٹ امرت دھارا لاہور ایک ماہ کے اندر آنی چاہئیں۔ اس کے علاوہ آیورویدک ریسرچ میں اگر پارہ۔ ہڑتال۔ سنکھیا۔ شنگرف کے متعلق کوئی صاحب خاص تحقیقات کریں گے۔ تو ان کو دو صد روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ اس بارے میں اپنی سکیم پنڈت ٹھاکردت شرما امرت دھارا کو لکھ کر فیصلہ کرنا چاہیئے۔

(سیکرٹری)

"ستنیا ناسی" کا دودھ چاہیئے

"ستنیا ناسی" کا دودھ جس کسی مہربان کے پاس موجود ہو۔ یا کوئی دودھ مہیا کر سکتا ہو۔ یا جس کسی کو اس کے دودھ میسر ہونے کا ٹھکانہ اور علاقہ معلوم ہو۔ جو مہربان اس بات پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔ نیچے لکھے ایڈریس پر جواب دے کر مشکور فرمادیں۔ ستنیا ناسی کا دودھ درکار ہے۔ اس کا پانی درکار نہیں ہے۔ یہ دودھ باوا ہردوس سنگھ چیریٹیبل ٹرسٹ کے فری ہسپتال کے واسطے درکار ہے۔ جو عنقریب امرتسر میں کھلنے والا ہے۔ اور مکمل تیاری ہو رہی ہے۔ یہ کار خیر ہے۔ اس لئے کوشش کر کے پتہ دینا ہر ایک مہربان کا فرض اولین ہے۔

(باوا ہردوس سنگھ اینڈ سنز کٹڑہ آہلو والیاں امرتسر)

حیدر آباد ستیاگرہ کا ضبط شدہ سامان

حیدر آباد آریہ ستیاگرہ کے بیچ میں شولاپور کیمپ سے جو مال چوری ہو گیا تھا۔ اور چوری کے مقدمہ میں عدالت میں امانت پڑا تھا۔ وہ عدالت نے لوٹا دیا ہے۔ اور ایسی آشا ہے۔ کہ کچھ دنوں تک دہلی آجائے گا۔

جن ستیاگرہی نے اپنا مال۔ گھڑی۔ انگوٹھی۔ فونٹین پین آدی شولاپور کے کیمپ میں جمع کرایا تھا۔ اور جنہیں ان چیزوں کے مانگنے پر اب تک آنس سبھا کی اور سے یہ اُتر دیا گیا تھا۔ کہ مال شولاپور عدالت سے ملنے پر اُچت کارروائی کی جاوے گی۔ ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنی وستوؤں کے چنہہ آدی وستار پوروک لکھ کر بھیجنے کی کرپا کریں۔ تاکہ ان کی چیزیں لوٹانے کا اُپائے کیا جاوے۔ (سدھاکر منتری)

اوشیک نویدن

آریہ سماج کا سنگھٹن دوس سامودائک آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے منایا جاتا ہے۔ جس کے لئے نکھلے دنوں دگیاپن اُکت سبھا کی اور سے آریہ سماجوں کو بھیجے گئے تھے۔ م

پنجاب کے مشہور ہپناٹک ڈاکٹر و ماہر معالج

پروفیسر جگدیش مترجی کی تصنیفات

انسان کو امیر۔ بارعب اور کامیاب بنانیوالی کتابیں

سنکلپ درشن حصہ اول۔ دوم انسان کو طاقت ور خیالات دینے والی۔ اس کی طاقتوں کو بڑھانے والی۔ اس کو سکھ بھری زندگی گذارنے کے گُر بتلانیوالی خوشی اور کامیابی دینے والی۔ قوت ارادی کے نئے عملی اسباق سکھانے والی۔ کاروبار میں کامیابی حاصل کرنے کے طریقے سکھانے اور شانتی کا عملی سبق دینے والی۔ مایوس اور کمزور زندگیوں کو طاقت اور خوشی دینے والی بے بہا کتاب جس کو پروفیسر صاحب نے لکھتے ہوئے کمال کر دیا ہے۔ جس نے ایک بار پڑھا وہ اس کا شیدا ہو گیا۔ ہر ایک شخص کے پاس ہر وقت رہنے کے لائق ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ)

سنکلپ درشن حصہ سوم علم مسمریزم و دیگر عملیات مثلاً ہمزاد کرانا۔ تابع کرنا۔ حاضرات سے روحوں سے گفتگو کرنا۔ حال مستقبل کے حالات دریافت کرنا۔ جادو کی انگوٹھیاں۔ ترکال درشی شیشے۔ ڈھیال شاستر (منتر جنتر) وغیرہ کی فلاسفی اور آزمودہ منتروں کا ذخیرہ جس سے دُشمن مغلوب اور دوست فرمانبردار ہو سکیں۔ حب اور موہنی کے آزمودہ طریقے وغیرہ خفیہ علوم کا ... ہے۔ دُنیا بھر کے کورسوں سے زیادہ مفید اور سب سے سستا ہے۔ اس کی خوبی ... معلوم ہوگی۔ قیمت معمولی صرف ایک روپیہ ۸ (عہ)

سموہن شاستر حصہ اول یہ سموہنی آشرم کے ممبران کے پریکٹیکل کورس ... ہے۔ یہ آپ کو یکسوئی۔ قوت ارادی۔ کشش ... روحانی طاقت حاصل کرنے کیلئے عملی اسباق مہیا کریگی۔ آجتک ایسی سادہ زبان میں کتاب اس مضمون پر نہیں لکھی گئی۔ جو لوگ یوگ کی اور ہپناٹزم کی طاقتوں سے مالا مال ہونا چاہتے ہیں۔ جو اس مضمون پر معتبر کتاب حاصل کرنے کے شائق ہیں۔ اور اپنی شخصیت کو ... پُرکشش بنانا چاہتے ہیں۔ ان کیلئے یہ کتاب لاثانی ہے۔ ہر ایک حصہ کی قیمت تین روپیہ

ہپناٹک طریقہ علاج ہپناٹزم سے امراض کا علاج کیوں۔ اور کیسے ہوتا ہے؟ اس کی عملی قیمت علاج معالجہ میں کتنی ہے۔ اپنا علاج بغیر دوا کے کیسے کر سکتا ہے؟ اور کن کن بیماریوں میں یہ علاج زیادہ مفید ہے وغیرہ سوالات کا اس میں مفصل جواب ہے۔ اور اس کی عملی قیمت علاج معالجہ میں ... کے لئے ان اشخاص کی رائیں کو اس کتاب کے ایک باب میں درج کر دیا گیا ہے جنہوں نے کہ اس طریقہ علاج سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ کتاب نہایت مفید اور دلچسپ ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸)

مفید مشورہ مایوسی۔ اُداسی۔ گھبراہٹ اور ناکامیابی کو دُور کرنے کا ... یہ ہے۔ کہ آپ سموہنی آشرم کے ممبر بنیں۔ ... ہوئے تکلیف زدہ شخص کو مدد پہنچانے کے لئے بہترین انسٹی ٹیوٹ ہے۔ ... ایک آنہ کا ٹکٹ برائے ڈاک خرچ بھیج کر منگائیں۔

نوٹ:۔ ڈاک خرچ ہر ایک کتاب کیلئے بذمہ خریدار

منیجر سموہنی آشرم۔ دلو سماج روڈ۔ لاہور

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

کا جلسہ ۵ سے ۱۲ مئی کو ہوگا - ایک ہفتہ پہلے سام وید سے یگیہ ہوگا - سرو دھرم سمیلن کا مضمون وشو کی شانتی ہوگا - دیہی ٹیریٹی کانفرنس بھی ہوگی - کو ایجوکیشن کانفرنس ہندی سمیلن بھی ہوگا - اور شاریرک کانفرنس کا بھی پربندھ کیا جا رہا ہے ÷ (مدن جیت آریہ منتری)

۲۸-۱ اپریل کے پرکاش میں صفحہ ۱۲

سوچنا

پر آریہ سماج نانو ماجرہ کے سماچار میں سبھا کو دی گئی رقم بجائے ۳۵ کے ۲۵ چھپ گئی ہے۔ ناظرین نوٹ کر لیں ÷ (منتری)

سمت ۱۹۹۷ کے

آریہ سماج جموں

لئے ہوئے چناؤ میں لالہ مانک چند جی پردھان - پروفیسر مانک چند ماسٹر رام دتہ مل جی اُپ پردھان - لالہ تلسی رام جی منتری - لالہ بوٹا رام جی اُپ منتری - مہاشہ دیا رام جی خزانچی - اور بخشی امرناتھ جی لائبریرین چنے گئے ÷ (منتری)

آریہ سماج پھلور

نے سورگیہ لالہ کشوری لال کی دھرم پتنی کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا - اور ان کے پریوار سے ہمدردی کا اظہار کیا ÷

آریہ ویر دل کی طرف سے روزانہ ست سنگ لگتا ہے - جو بہت سپھل ہو رہا ہے - پنڈت سوم دت جی ودیہ کی سہائتا سے سماج مندر میں دھرم ارتھ اوشدھالیہ کھول دیا گیا ہے - سماج مندر میں رونق بڑھ گئی ہے - تیس چالیس روگی روز لابھ اٹھاتے ہیں - سوامی دگ وجیانند جی نے بکثرت روپیہ کی اور ادویات سے سہائتا کی ہے - آریہ ویر دل کی طرف سے لاٹھی - گتکا آدی سکھانے کا پربندھ کر دیا گیا ہے ÷

(منی لال منتری)

آریہ سماج بکٹ گنج مردان

خزانچی اور سیکرٹری کی تبدیلی ہو جانے سے نئے ادھیکاری مہتہ رونق چند دت اور لالہ سائیں داس جی چنے گئے - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا ÷ (منتری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

کے وارشک چناؤ میں جو ۲۱-۴-۴۰ کو ہوا پروفیسر سدھاکر پردھان - لالہ دیش بندھو - پنڈت اننت رام - اور ماسٹر شو چرن جی اُپ پردھان - ماسٹر کیدار ناتھ جی منتری - بابو شمبھو دیال - پنڈت سدا رام چند اور مہاشہ گوبند رام اُپ منتری - بابو گوپی ناتھ

اور پروفیسر گنگا سہائے پستکادھیکش چنے گئے ÷ (منتری)

آریہ سماج الہڑ

کرنڈ ٹھاکر دت جی نے ۹۴ روپے کنواں بنوانے کے لئے دینے کا وعدہ کیا تھا - وہ بذریعہ منی آرڈر ہمیں پہنچ گئے ہیں شکریہ ÷ (منتری)

آریہ سماج جھجر

گوروکل کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸ مارچ کو ہوا - جو ہر طرح سے سپھل رہا - اپیل پر دو سو روپیہ چندہ ہوا ÷

چناؤ میں چودھری روپ چند جی پردھان - لالہ رام گوپال و لالہ روپ چند جی اُپ پردھان - لالہ ہری رام جی منتری - لالہ شیو رام و پرتھو سنگھ جی اُپ منتری - لالہ پرس رام جی خزانچی چنے گئے ÷

گوروکل کے آچاریہ ونکھیہ ادھشٹاتا سوامی برہمانند جی چنے گئے - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳ سے ۵ مئی تک بڑی دھوم دھام سے ہوا - ساپتاہک ادھیویشن سپھلتا پوروک ہوتے ہیں - سوامی ودیانند جی دوارا پرچار کیا جا رہا ہے - آریہ ویر دل قائم کر دیا گیا ہے - ممبران کی تعداد بڑھ رہی ہے - آریہ کمار سبھا اور استری سماج قائم کرنے کا یتن ہو رہا ہے ÷ (منتری)

گوروکل کورو کھشیتر

موسم اچھا ہے - گرمی ابھی شروع نہیں ہوئی - برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے - کلکتہ کے سیٹھ ہول چند نے دھرم شالہ کے لئے جو روپیہ دیا تھا - اس سے ایک اتی سندر دھرم شالہ بن کر تیار ہو گئی ہے ÷

پنڈت بکرما دتیہ نے سشکائی روپ سے بلا تنخواہ کام کرنے کا نشچہ کر لیا ہے - ۸ ویں شرینی کے ۵ برہمچاریوں نے پریکھشا دی تھی - سب اچھے نمبروں سے پاس ہو گئے ہیں ÷

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج لدھیانہ

کا ۴۶ واں سالانہ جلسہ یکم سے ۲۱ اپریل تک بڑے اُتساہ اور سماروہ پوروک منایا گیا - ۱۸ اپریل کو مہاتما نارائن سوامی جی کا سواگت کیا گیا - ۱۹ اپریل کو نگر کیرتن کا شاندار جلوس نکلا - ۲۰ اپریل کو مہاشہ کرشن جی کی صدارت میں ہندو سنگٹھن کانفرنس ہوئی - پروفیسر گیان چند - پنڈت بھگت رام رشی اور کئی بھجنیکوں اور اپدیشکوں کے ویاکھیان اور بھجن ہوئے - لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا - جلسہ ہر لحاظ سے سپھل رہا ÷ (منتری)

بقیہ کہانی صفحہ ۱۴ سے آگے

(۵)

ادشا سوچتی تو ہے؟ بالا تو ٹھیک ہے؟ آج ابھی تک بھوجن کیوں نہیں بنا سوچتے ہوئے پرمود نے آنگن میں پرویش کیا - پرتی دن کی بھانتی آفس سے آتے ہی وہ پاکشالہ کی اور گیا - اس سمیہ اوشا سدا وہیں ہوا کرتی تھی - کنتو آج اُسے وہاں نہ پاکر اور بھوجن کی چیزیں بکھری ہوئی دیکھ کر اس کا دل کانپ اٹھا - من ہی من اپنی چھوٹی سی گرہستی کی منگل کامنا کرتا ہوا وہ آنگن میں پہنچا - بالا کھیلتی کھیلتی سو گئی تھی - اور جیتی ومورتی کی بھانتی اس کے پاس بیٹھی تھی ÷

"پریہ ......"

"ناتھ ..... مجھے ..... آپ لا دو - میں تمہاری بالا کو نہ پال سکوں گی" ---- اس کا رہا سہا دھیریہ بھی جاتا رہا - وہ رونے لگی۔

"ہوا کیا ہے؟"

"میں اپرادھنی ہوں سوامی - میں تمہارے بچے نہ پال سکی - جننی بن کر میں نے پاپ کیا ہے - ششو کی مرتیو کا کارن میری ہو رکھتا تھی - اب بالا ......" ---- روتے روتے اس کی گھگھی بندھ گئی - اس نے پتی کے وکشستھل میں منہ چھپا لیا - پرمود اواک رہ گیا ÷

"میں اپرادھنی ہوں - نہ جانے اس کا ونڈ مجھے کیا ملے گا - میں نے بی - اے پاس کیا - انیہ وشیوں کی شکشا تو پائی - کنتو مجھے ششو پالن کی شکشا کہیں بھی نہیں ملی - بورڈنگ میں رہنے کے کارن میں اپنی ماں کو بھی اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کو پالتے نہ دیکھ سکی - اُس نے دھیرے دھیرے پرانتر والی ساری گھٹنا کہہ سنائی۔

"تمہارا اپرادھ نہیں - یہ ادھونک شکشا پرنالی کا اپرادھ ہے"

بالا کو دایہ کے ہاتھوں سونپتے ہوئے م

आप बेकार क्यों हैं ?

यदि आप (१) अमेरिका के बेकार लोगों की भांति कलम दवात के सहारे केवल डाक की सहायता से बिना पूंजी रुपये कमाना चाहते हैं, (२) युरोप की उन फर्मों के पते जो नयी नयी वस्तुओं के नमूने मुफ्त भेजती रहती हैं (३) अमेरिका की उस फर्म का पता, जो केवल पत्र लिखने पर संसार भर की प्रत्येक चीज का आपको पता बता देगी, (४) ५०) से ५००) की पूंजी तक के कारखाने लगाने का पूरा विवरण जिनसे ३००) मासिक तक कमाया जा सकता है। (५) जर्मनी वा जापान की ताजा मालूमात और घर बैठे एजेन्सी लेनेके ढंग और पते, (६) स्वदेशी चीजोंसे विलायती वस्तुएं बनाना, ४००) तोला मूल्यकी बतायी जाने वाली "कोन सीन" को अपने देशमें पैदा करना, (७) भारत के कच्चे माल से रुपया कमाना चाहते हो तो इस पुस्तक को अवश्य मंगा कर पढ़ें। इसके अतिरिक्त इसमें सैकड़ों ऐसी दस्तकारियां लिखी हैं जो आजतक सुनने में नहीं आयीं और उनसे साधारण पूंजीवाला आदमी दो तीन रुपया रोज घर बैठे कमा सकता है। २५० पृष्ठ की पुस्तकका मूल्य १) पोस्टेज ।=)

१०० गुणा नफेका व्यापार

संसार में सब से अधिक लाभदायक व्यापार पेटेएट औषधियों का है। इससे सौगुणा नफा कमाया जा सकता है। एक पैसा लागत की दवा के दो दो रुपये मिलते देखे हैं। अमृतधारा और सुधा सिन्धु के मालिकों ने एक एक पेटेएट दवा के नुस्खे से लाखों रुपया कमाया है। विलायती फर्में एक एक पेटेएट दवा से करोड़ों रुपया कमा रही हैं। यदि उनकी तरह आप भी भारत वर्ष, जर्मनी इंगलैएड, अमरीका की प्रसिद्ध और सर्वप्रिय प्रति वर्ष करोड़ों रुपये की बिकने वाली पेटेएट औषधियों के नुस्खे बिना किसी कष्ट के घर बैठे सीखकर साधारण पूंजी से प्राय: सभी प्रचलित पेटेएट औषधियों को स्वयं तैयार करके विज्ञापन द्वारा मुकाबले में कम कीमत में बेचकर सैकड़ों रुपये मासिक की स्थायी आमदनी पैदा करनी चाहते हैं तो आज ही "पेटेएट औषधियां और भारतवर्ष" नामक पुस्तक की एक प्रति मंगाकर कारोबार शुरु करदें, सम्भव है फिर आपको यह पुस्तक किसी मूल्य पर न मिल सके। मूल्य ।।।) पोस्टेज ।-)

नोट:- दोनो पुस्तकें हिन्दी में हैं।

पता:— रसायन फ़ार्मेसी, (प्र) संगरिया (बीकानेर)

Gangotri

آنکھوں دوارا کام چیشٹا بقیہ صفحہ ۱۰

ابھی شاپ سے مکت کر دیں گے۔ یدی اوسٹہ کا نا سمجھو۔ تو دھند سے شیشے کا چشمہ لگا لو۔ اس میں تمہیں اُچیہ کوٹی کی ابھیہ سہائیتا کا انوبھو ہوگا۔ دُکھ دینے والے وستار اور دھنی آبادی سے بھری پورن نگروں میں وستو تو کوئی وستو ایسی نہیں ہوتی۔ جن میں ہم آنند انوبھو کر سکیں۔ وہاں تو پرتی دن ایک جیسا تنگ گلیارا سن پڑتا ہے۔ اور ایک جیسی مورتیوں کے درشن ہوتے رہتے ہیں۔ یدی ہم اکرمنتا کی پربل شکتی کے شکار نہ بنے ہوتے۔ تو ایک رس رہنے والے وکمال چمتکار کی چنہ وری سے تنگ آ گئے ہوتے +

دن کے سمیہ اپنے کام میں وست رہو۔ اور راتری کو سادھارن یا سنترک سہائیتا سے نکشتر درشن کا ابھیاس کرو۔ ایسے کرنے سے تمہارے نیترون کے سنکھ میں درشیہ اُلیسفقت ہوگا۔ جیسے سنسار کا کوئی سنیما پریزنٹ نہیں کر سکتا۔ اور ایک نہ ایک دن تم نکشتروں کے بیچ میں سے پرماتما کو جھانکتے ہوئے دیکھو گے۔ یدی تم راتری کے اس درشیہ کے ساتھ اپنی من کی بینا کے تار لگا دو گے تو کومل اور مدھر سنگیت سنو گے۔ پرتی دن رات کو اس کا ابھیاس کرو۔ اور تمہارے نیتر ٹھیک پرکار کام کریں گے۔ اور تمہارا ہردہ سوستھ اور پوتر ہوگا۔ پرماتما تمہارا کلیان کریں +

استری جگت بقیہ صفحہ ۸

کرنے میں بڑے پرکھیات ہیں۔ "اکوبیٹر" (خط استوا) کے نکٹ کے نواسی اسی لئے شیت۔ کٹی بندھ کے نواسیوں سے رنگ میں اور شکل کالے ہوتے ہیں۔ پاشچاتیہ دلیش کے لوگوں کو دیکھ کر یہ سنشیہ اور بھی درڑھ ہو جاتا ہے۔ کنتو شیت صرف رنگ تک ہی اپنا پربھاؤ رکھ سکتا ہے۔ "کنسٹرکشن" (بناوٹ) پر تو اس کا الٹا ہی پربھاؤ پڑتا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ ٹھنڈے دلیشوں کی یوتیاں رنگ میں سندر ہونے پر بھی سمپورن اور اُتکرشٹ سوندریہ کی شرینی میں نہیں رکھی جا سکتیں۔ سوندریہ کے لئے رنگ کے ساتھ ساتھ سندر سواستھ اور سندر بناوٹ بھی ہونی ضروری ہے۔ بنا ان کے سوندریہ ادھورا ہے۔ اپورن ہے +

واستو میں سوندریہ سواستھ کا ہی دوسرا نام ہے۔ ویوہارک روپ میں کوئی بھی یوتی بنا سواستھ کے سندر نہیں کہی جا سکتی۔ سوندریہ کی اُپاسکاؤں کو چاہیئے۔ کہ سرو پرتھم اپنے سواستھ کی رکھشا کریں۔ پھر دیکھیں۔ کہ سوندریہ اپنے اور شٹ مردوں سے کس آکرشک مدھو مدرا کان کے روم روم میں درشان کر رہا ہے۔ سنکھشیپ میں پراکرتک نیموں کی اوہیلنا نہ کر سنیم کے انوکول سندر نا کی اِچھکاؤں کو جیون یاپن کرنا چاہیئے۔ سوندریہ کو چرستھائی اور اکھنڈ بنانے کا کیول یہی ایک مارگ ہے +

بھارت کی موجودہ حالت پرشی کے آنسو لقبہ صفحہ ۱۰

بعض دفعہ جب تمام دُنیا میٹھی نیند کے مزے لے رہی ہوتی۔ تو بستر پر بیٹھے بیٹھے آپ کی آنکھوں کے سامنے بھارت کی حالت زار کا نقشہ کھنچ جاتا ہے۔ اور یہ حالت ہو جاتی ہے

وہ دردِ شب غم ہے کہ سو بھی نہیں سکتے
اور اس پہ یہ آفت ہے کہ رو بھی نہیں سکتے

گریجویٹ پتنی لقبہ صفحہ ۱۰ پٹک پٹک کر کھیل

رہی تھی۔ اوشا کو آلیہا لگا۔ مانو وہ مرتیو کی بھینترنا سے دیاکل ہو رہی ہے۔ اوشا اپنے کو سنبھال نہ سکی۔ وہ رونے لگی +

ہو انشا اودھک گھبرائی کیوں ہو۔ بڑا کیا ہے؟ آج سے اسے بائیں کسرت اور کٹا یا کرو۔ سب کچھ ہی ٹھیک ہو جائے گی۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ انجان میں ایسا ہی جایا کرتا ہے +

انجان ...... انجان ..... اوشا کا ہردہ گلانی سے بھر گیا۔ اس کا انجان پن ہی تو اس کے جیون کی مرتیو کا کارن تھا۔ کنتو انجان کہاں اپنا سارا اتیت اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔ سکول میں وہ کتنی بدھیمتی سمجھی جاتی تھی۔ کھیلوں میں بھی اسے کوئی نہ پچھاڑ سکے۔ کالج میں تو اس کی دھاک جمی ہوئی تھی وہ تو انجان نہیں۔ جگت کی سامانک اور نیتک وشا شدھار نے کے وشے پر وہ کیسے گمبھیر لیکھ لکھ سکتی ہے۔ بھاشن دے سکتی ہے۔ بھارت کی آرتھک وشا کی سمالوچنا میں وہ پتی سے بھی بازی مار لے جاتی ہے۔ تو کیا وہ کبھی ماں بننے کے ہی یوگیہ ہے؟

اوشا نے اس دن بھوجن نہیں بنایا۔ نہ ہی وہ کچھ اور ہی کام کر سکی +

(لقبہ صفحہ ۱۳ پر)

ریویو

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نیو دہلی جنسی امراض کے ایک قابل و ماہر ڈاکٹر کی زیر نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ اس شفاخانہ میں علاج کرانے والے مریض پوری سہولیت۔ حقیقی ہمدردی۔ مکمل آرام اور بلد شفا پاتے ہیں۔ اس شفاخانے کی ترقی اور ہردلعزیزی کی ایک بڑی اور دوسرے شفاخانوں سے نرالی وجہ یہ ہے۔ کہ دوائی کی قیمت مریض کے مکمل آرام آنے کے بعد لی جاتی ہے۔ اس شفاخانے سے آج تک آتشک سوزاک۔ نپسکتا۔ جلبھری۔ پاگل پن۔ عورتوں کا چڑچڑا پن وغیرہ موذی امراض کے ہزاروں مریض شفا حاصل کر کے شفاخانہ کے کاری کرنے والے کو دل سے دعائیں دے رہے ہیں +

مذکورہ بالا امراض کے جن مریضوں تک ہمارے یہ الفاظ پہنچ سکیں۔ ان سے ہم اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی کی خدمات سے فائدہ اُٹھانے کی پُرزور سفارش کرتے ہیں +

پتہ:- مینیجر اصلی ہندوستانی شفاخانہ
پوسٹ بکس نمبر ۵۶۔ نئی دہلی

"پرکاش" کے خریداروں کیلئے رعایتی اعلان

ایک روپیہ کی کتابیں مفت نیچے لکھی سولہ پستکوں میں سے اپنی پسند کی ایک روپیہ کی پستکیں "پرکاش" کا ہر نیا گراہک "پرکاش" کا سالانہ چندہ بھیجکر بالکل مفت منگوا سکتا ہے۔ پرانے خریداروں کا سالانہ چندہ ختم ہونے والا ہے۔ وہ دو سال کا چندہ پیشگی بھیجکر اس رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ پرانے خریداروں کو نصف قیمت پر۔ لیکن جو ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ انہیں تمام کتابیں۔ جو وہ منگوانا چاہیں نصف قیمت پر دی جاویں گی۔ کتب مندرجہ ذیل ہیں :- گیتا گیان :- جو گیتا کا شلوک وار ہندی میں کامل انوواد ہے۔ خوبی یہ ہے۔ کہ ایک ایک شلوک کا انوواد ایک ایک دوہے میں کیا گیا ہے۔ گیتا کے سوادھیائے کا لطف لینا ہو۔ تو گیتا گیان کا سو سو بار پاٹھ کیجئے۔ سرل سرس اور مدھر دوہے پڑھ کر آنند آ جاتا ہے۔ گھر گھر اس پستک کا سوادھیائے ہوتا ہے۔ مہاتما گاندھی تک نے تعریف کی ہے۔ اخباروں اور ودوانوں نے متفقہ طور پر اس کی سراہنا کی ہے۔ ۱۲ انچ پان بڑھیا کاغذ۔ اعلیٰ چھپائی۔ سنہری ٹائیٹل۔ موٹا ٹائپ۔ قیمت ہندی ۸ر۔ اردو ۶ر۔ رشی گیان :- رشی دیانند کی ۲۴ ادھیاؤں اور ۲۶۶ دوہوں میں مکمل جیونی ہے۔ دیسی کتاب ہے جس کے کچھ ادھیائے سن کر مُور گیہ آ جاتے ہیں۔ اور دیر جی جھوم اُٹھتے ہیں۔ بادر استریوں کیلئے اس پستک کے پڑھنے سے اودھک ہر پرچار کی اچھا پرگٹ کی تھی۔ ہندی ۴ر۔ اردو ۴ر۔ پتنی رامائن بالمیکی رامائن کا دوہوں میں سار۔ بچوں اور استریوں کیلئے اتی اُتم چیز ہے۔ قیمت ہندی ایک آنہ۔ اردو ۲ پیسے۔ آپ لنند گیان :- پہلا حصہ اپنشد واسیہ آپ لنند کا شلوک وار دوہوں میں مکمل ترجمہ ہے۔ پڑھ بھگتی کے رس میں ڈوبے ہوئے مدھر اور سرل دوہوں کا گا کر لطف لیجئے۔ ہندی ۳ر اردو ۲ر۔ سندھیا گیان :- سندھیا کے منتروں کا ارتھ عام طور پر نہ سمجھ سکنے سے سندھیا میں من نہیں لگتا۔ اس میں منتر کے نیچے ارتھ ایک ایک دوہے میں دیدیا گیا ہے۔ منتر کے ساتھ دوہوں کو یاد کر لیجئے۔ اور سندھیا کرتے سمیہ من میں دوہوں کو گائیے۔ کبھی دل لگ جائیگی۔ اور سندھیا میں آنند آنے لگیگا۔ پرچار کے لئے بھی ہزاروں منگوا کر مفت بانٹ رہے ہیں۔ ہندی ایک پیسہ اردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔ محصول ڈاک سو کا ۸ر۔ دیگر پستکیں :- آریہ سماج کیا ہے ۲ر۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۲ر۔ پران پولی پرکاش ۸ر۔ مورتی پوجا کی حقیقت ۲ر۔ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۲ر۔ جین مت درپن ۸ر۔ آنند پنجم ۲ر۔ پریم مرلی ۸ر۔ راز مسرت ۴ر۔ مشعل ہدایت ۲ر۔ جام محبت ۳ر +

(مینیجر "پرکاش" لاہور)

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دلوپتی رجسٹرڈ صرف سولہ دن کے اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو فطرتی نامرد و بیکار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک دو روپیہ (دعا) محصول ڈاک ست آنے

کام دلوپتی طلا رجسٹرڈ بغیر پھوڑا پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں ٹھیک کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (دعا) محصول ڈاک ۷ر

رتی کھنڈارا گولیاں امساک کے لئے گولیاں قوت باہ دنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں۔ قیمت ۳۰ گولیاں ایک روپیہ (دعا) محصول ڈاک ۷ر

ملنے کا پتہ

مینیجر :-
اوشدھ بھنڈار فیروز پور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کیا آپ جانتے ہیں؟

مختلف ملکوں کی شرح اموات

ہندوستان ۲۴½ - قلمرو متحدہ ۱۲½
ریاست ہائے متحدہ ۱۱½ - جرمنی ۱۱
فرانس ۱۶¾ - جاپان ۱۸⅕

ایک سال کے بچوں کی شرح اموات فی ہزار پیچھے

ہندوستان ۲۳۰ - انگلستان ۵۹ بچے مرتے ہیں ۔

مختلف ملکوں میں سالانہ آمدنی فی شخص

برطانوی ہندوستان ۸۲ روپے - جاپان ۱۱۰ روپے - فرانس ۳۶۶ روپے - برطانیہ ۱۱۰ روپے - کنیڈا ۱۲۶۸ روپے - ریاستہائے متحدہ ۲۰۵۴ روپے -

مختلف ملکوں میں لوگوں کی صنعتی دلچسپی

ہندوستان دس فیصدی - برطانیہ ۴۲.۷ فیصدی - امریکہ ۳۲ فیصدی - جاپان ۱۹.۰۵ فیصدی - فرانس ۳۰.۲ فیصدی - جرمنی ۴۱.۰۳ فیصدی ۔

ودیشیں کی بات

سنسار کی کچھ لڑائیاں

اب تک سنسار دیاپی یدھوں میں جن دھن کی کتنی کھشتی ہوئی ہے - اس کے اعداد نمن پر کار ہیں :-

نپولین کے یدھ فرانس کی ماجبہ کرانتی کے یدھوں میں جو نپولین دوارا لڑے گئے تھے - اندازہ ہے - کہ فرانس کے ۲۰۰۰۰۰ آدمی کام آئے - اور قریب اتنے ہی آدمی گھائل اور کام کرنے کے ایوگیہ ہو گئے - نپولین نے جو لڑائیاں لڑیں - اُن میں ۱۹۰۰۰۹ آدمی شامل تھے - ان میں ۳۸۶۰۰۰ مارے گئے یا گھائل ہوئے - بہابہ دریچی یدھوں میں جن میں فرانس اور برٹن ایک دوسرے کے وِرُودھ لڑے تھے - پانچ ہزار انگریز اور ۲۵۰۰۰ فرانسیسی سپاہی مارے گئے - اس یدھ میں فرانس کے پچیس کروڑ پچاس لاکھ پونڈ اور برٹن کے تراسی کروڑ دس لاکھ پونڈ خرچ ہوئے -

کریمیا کے یدھ کریمیا کے یدھ میں روس - فرانس اور انگلینڈ تینوں دیشوں کے کُل ۴۸۰۰۰۰ آدمی مارے گئے - اس یدھ میں رُوس کے میدان میں انگلینڈ کو اپنی ایک چوتھائی سینا سے ہاتھ دھونا پڑا - اس یدھ میں ۳۱۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ صرف ہوئے - جن میں برٹن کے ۷۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ - روس کے ۲۰۰۰۰۰ پونڈ اور فرانس کے ۱۳۰۰۰ پونڈ تھا انگلینڈ کو ۱۰۰۰۰ پونڈ خرچ کرنا پڑا تھا -

امریکہ کے گرہ یدھ امریکہ کے گرہ یدھ میں جو اپکینا کرت کم ہمیہ کا تھا - ۶۰۰۰۰ آدمی مارے گئے - اس یدھ میں ۱۲۱۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ ہوئے - ہر سپتاہ لگ بھگ ۱۶۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ ہوتے تھے - فرانس جرمن یدھ میں جو سات مہینہ چلا ۱۷۰۰۳ آدمی مارے گئے - اور گھائل ہوئے - اس یدھ میں ۱۷۰۰۰ فرانسیسی اور دس لاکھ جرمن سپاہی ایک دوسرے کے خلاف لڑے تھے - یدھ پر خرچ کرنے کے علاوہ فرانس کو ۳۱۶۰۰۰۰۰ پونڈ ہرجانہ دینا پڑا -

---

بے روزگاروں کے لئے

صنعت و حرفت

گوشت خورہ کا منجن پھٹکری چھ ماشہ کمی توے میں بریاں کر کے سرکہ میں ڈال کر سرد کریں - پھر نکال کر - اڑھائی تولہ نمک کے ساتھ سفوف بنا کر مسوڑھوں پر ملیں -

منجن نمبرا یہ دہلی کی ایک فرم کا نہائیت مشہور منجن ہے - جو سینکڑوں روپے ماہوار کا فروخت ہوتا ہے - اس میں شک نہیں - کہ اپنی صفات کے لحاظ سے لاجواب ہے - یہ دانتوں میں چمک بھی پیدا کرتا ہے لیکن اس میں مصنگی زیادہ ہے - اور یہ دانتوں کی اکثر بیماریوں کے لئے مفید ہے -

مصنگی ¼ سیر - سونٹھ ½ سیر - کالی مرچیں ½ سیر - گل ارمنی ¼۲ سیر - گیرو اڑھائی سیر - فلفل دانہ ½ سیر - نمک لاہوری ½ سیر - تمباکو سوختہ ۴ سیر -

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بڑھا دیں - (مینیجر)

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کیلئے اپیوگی پستکیں

برہتر بھارت : ملک لیکھک :- پنڈت چندر گپت ویدالنکار) سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح چین - جاپان - جاوا - کمبوڈیا - ترکستان - افریقہ اور دیگر ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا - بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے قیمت مجلد پونے پانچ روپے (۱۲؍۴) بنا جلد چار روپے (للعہ)

آتم بہاشیہ ملک لیکھک پروفیسر نند لال جی) شردھانند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں لیپ ہے جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہائیت وستار پوروک منن چک اور انٹلکت پرکاش ڈالا گیا ہے - اپنی قسم کی نرالی پستک ہے -

ویدک ونئے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گورو کل کانگڑی) تین حصوں میں ہے - جس میں بارہ ماس کے لئے ہر ایک دن کے لئے ایک ایک پر اپدیشا دیا گیا ہے - اور ہر ماس کے لئے دیا یام ودھی بھی - اس کا گجراتی میں انوواد بھی ہو چکا ہے - کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں - قیمت فی حصہ ایک روپیہ (ع؍)

دوسری کتابیں (۱) سندھیا رہسیہ ایک روپیہ (۲) سندھیا سمن ایک روپیہ (۳) ویدک جلی دو روپیہ (۴) بھارت ورش کا اتہاس ۵ روپے ۴؍ (۵) جل چکتسا وگیان ۲؍ (۷) آیو ورد عہ (۸) برہمچریہ سندیش دو روپے (۹) استریوں کی سکھشا عہ (۱۰) شکھشا گوروگیان پونے چار روپے (۱۱) گورو کل کا اتہاس ۴؍ (۱۳) ... ہندی زبان کلاں تین روپے - (۱۳) گورو کل کی ڈائری ۳؍ (۱۴) کلیان مارگ کا پتھک ۸؍ (۱۵) ... ساڑھے سات روپے (۱۶) رشی دیانند کا پتر دیوہار ۱۲؍ (۱۷) گیان پر دلینکا دو حصے دو روپے -

رعائت :- جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگوائیں گی - انہیں ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا -

مینیجر :- پستک بھنڈار گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو - پی)

"الیشورا انجن" (رجسٹرڈ) کے کمالات

"الیشورا انجن" (رجسٹرڈ) آنکھوں کی جملہ امراض کی شرطیہ اور رام بان دوائی ہے - موتیا - پھولے - ککرے - جالا - پڑبال - ناخونہ - دھندلا پانی آنا - بینائی کی کمزوری وغیرہ سب امراض کو بلا آپریشن شرطیہ ٹھیک کرتا ہے - اور عینک اُتروا دیتا ہے - ہزاروں مریض فائدہ اُٹھا چکے ہیں -

مشہور آریہ سماجی ودوان شری یُت پنڈت بھگودت جی ریسرچ سکالر اور پروفیسر ڈی - اے - وی - کالج لاہور "الیشورا انجن" کا استعمال کر کے اس کے کمالات کے قائل ہو چکے ہیں جنہیں یقین نہ ہو وہ انہیں خط لکھ کر پوچھ سکتے ہیں -

علاوہ ازیں :-

مہاراجہ صاحب پونچھ چیف میڈیکل آفیسر

نے "الیشورا انجن" کی خوبیوں کے متعلق اعلےٰ سارٹیفکیٹ اور سونے کے تمغے دئے ہیں - ان کے علاوہ ہزاروں شفا یافتہ مریض "الیشورا انجن" کی مندرجہ بالا خوبیوں کی صداقت کے گواہ ہیں -

قیمت :- اڑھائی روپیہ (۸؍۲) فی شیشی - محصول ڈاک کمات آنے

نوٹ :- خود استعمال کیجئے - اور اپنے حلقۂ واقفیت میں آنکھوں کی کسی مرض میں مبتلا بہن بھائی کو "الیشورا انجن" اس کی خوبیوں اور ملنے کے پتہ سے مطلع کر دیجئے -

مینیجر :- الیشورا انجن فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشنا گلی نمبر ۶ - لاہور

ہلدی کے فوائد

(گذشتہ سے پیوستہ)

سواستھ رکھشا

(از لالہ پیارے لال ڈیشں - کیرانہ)

آنکھوں کیلئے ہلدی کا استعمال

رتوندھ کیلئے رسونت - ہلدی - دارو ہلدی - نیم کے پتے - چنبیلی کے پتے - ان کو پیس کر اور گائے کے گوبر کے رس میں کھرل کر کے گولیاں بنا کر دن میں دو بار آنکھوں میں لگانے سے رتوندھ دور ہوتا ہے ۔

آنکھ کی چوٹ اور سُرخی کے لئے

ہلدی باریک پسی ہوئی ایک ماشہ - پھٹکری بریاں ایک ماشہ - لودھ تین ماشہ - ان کو باریک پیس کر میدہ گندم چھ ماشہ ملا دیں اور ایک کٹوری میں گھی چھ ماشہ ڈال کر اس میں یہ سب چیزیں ڈال دیں - اور آگ پر بھونیں - پھر ذرا سا پانی ڈال کر مانندِ حلوہ بنائیں - جب حلوہ تیار ہو جاوے - تو اُتار کر نیم گرم رہنے ہوئے دو ٹکیہ بنا کر آنکھوں پر باندھیں - اس سے آنکھوں کی چوٹ و درد اور سُرخی کو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے ۔

آنکھوں کے پھولا کے لئے

شورہ قلمی صاف دو تولہ - ہلدی دو ماشہ دونو کو باریک کھرل کر کے شیشی میں رکھیں - بچوں وغیرہ کی آنکھوں میں سلائی سے لگا دیں - اس سے آنکھوں کا پھولا جاتا رہتا ہے - یہاں تک کہ چیچک کے پھولے کیلئے بھی مفید ہے ۔

آنکھوں کیلئے مجرّب گولیاں

پھٹکری بریاں دو تولہ - ہلدی باریک پسی ہوئی ۶ ماشہ - افیون تین ماشہ - ان کو لوہے کے برتن میں ڈال کر پانچ عدد کاغذی نیموں کا رس اس میں ڈالیں - اور لوہے کے دستہ سے خوب باریک رگڑیں پھر آگ پر پکا کر گولیاں بقدر نخود بنا لیں - ایک گولی صاف پتھر یا کانسی کے برتن پر پانی کے ساتھ رگڑ کر آنکھ میں ڈالیں - اور ضرورت ہو تو آنکھ کے اوپر لیپ بھی کر دیں - یہ گولیاں آنکھ دُکھنا سرخی چشم - درد - روہے وغیرہ آنکھوں کے تمام امراض کے لئے مفید ہیں - بچے اور بوڑھے سب کے لئے کام میں آتی ہیں - یہ خاص مجرّب گولیاں ہیں ۔

ورم کیلئے ہلدی - پوست ہلیلہ - بھارنگی - گلو سبز - چھال - دارو ہلدی - سونٹھ - دیودار - ان سب کو ہموزن لیں - اور ملا لیں - اس میں سے دو تولہ لے کر ۳۲ تولہ پانی میں پکا دیں - جب چوتھائی رہ جاوے - تو اُتار کر چھان کر پلا دیں - یہ ایک خوراک ہے - ایسی دن میں دو بار صبح و شام پلانے سے جسم کے ورم کو بہت جلد آرام ہوتا ہے ۔

بواسیر کے مسّوں کیلئے ہلدی کے ...

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کی ضروریات

اس اناتھالیہ میں تقریباً دو صد لڑکے لڑکیاں ہیں - جن کے پالن پوشن و تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے - جن کیلئے نہ صرف گھی - آٹا - دال وغیرہ کی ضرورت رہتی ہے - بلکہ موسم گرما کے لئے کپڑوں اور روگیوں کے لئے ایک روگی گرہ جس کے خرچ کا اندازہ تک بھگ چھ ہزار روپیہ لگایا گیا ہے کی اشد ضرورت ہے - دانی مہاشیوں سے ہماری پرارتھنا ہے - کہ وہ اس بارے میں ہماری سہائتا فرماویں - جو بڑے شکریہ کے ساتھ قبول کی جاوے گی ۔

نویدک :- بوسہ رام آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ - لاہور

ہوشیار

گورو کل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور برانچ :- ہسپتال روڈ - لاہور
دہلی برانچ :- چاندنی چوک - دہلی

فہرست ادویات مفت

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

فہرست ادویات مفت

گورو کل کانگڑی

برہمی تیل

قیمت :- دس آنے فی شیشی

اس کو سر پر لگانے سے دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے - دماغی کمزوری سردرد - بالوں کا گرنا - آنکھوں میں جلن سب تکالیف میں جادو کا سا اثر کرتا ہے

جیم سینی سرمہ

قیمت :- چودہ آنے فی شیشی

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا ہے ۔

گورو کل کانگڑی فارمیسی
گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو - پی)

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش کچا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

M. Krishna B.A. Founder
Regd. No. L. 435
ہفتہ وار
پرکاش
لاہور
آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ ۳۵ سالوں سے
تار کا پتہ "پرکاش"
رجسٹرڈ نمبر ایل 435
شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما ؎
غیر ممالک دس شلنگ
جلد ۳۶ | لاہور اتوار: ۷۔ جیٹھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۱۹۔ مئی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۹

آریہ نوجوان کو درسِ عمل!

(از مسٹر ودیا چند جی بسمل)

رنج پہ رنج مصیبت پہ مصیبت آئے
عزمِ راسخ میں تیرے فرق نہ آنے پائے

لب پہ تیرے نہ کبھی بھول کے شکوہ آئے
آسماں لاکھ ستم سر پہ تمہارے ڈھائے

اپنی ناکامی پہ تو اتنا نہ ہو رنجیدہ
کام مردوں کا نہیں لانا زباں پر ہائے

کہنے سننے کو سبھی دوست بنے پھرتے ہیں
دوست وہ ہے کہ جو مشکل کے وقت کام آئے

تم کو لازم ہے کہ ایشور پہ بھروسہ رکھو
درِ اغیار پہ سر اپنا نہ جھکنے پائے

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

the Prakash Weekly
LAHORE

اُپنشد گان

کین اُپنشد

اگنی لوٹا وہاں سے ہوکر موڑھ نراشش
یکش نہ جانوں کون ہے؟ اس کا کہاں نواس

(۳۸)

پون گیا پھر ویگ سے۔ کہا دیو کا مان
کہا کون ہے؟ یکش نے۔ بولا ٔ پون مہان°

(۳۹)

اس سے پوچھا یکش نے۔ شکتی دو بتلائے
وا یو بولا وشو میں۔ سب کچھ سکوں اُڑائے

(۴۰)

کہا یکش نے پون سے۔ تنکا سکو اُڑائے
پون گیا تو ویگ سے۔ سکا نہ مگر ہلائے

(۴۱)

واپس آیا شوک میں۔ بولا ان سے جائے
یکش نہ جانوں کون ہے؟ کس جا رہا سمائے

(۴۲)

دیو بولے اندر سے۔ تم بھی دیکھو جائے
یکش وہ ہے کون جو۔ سمجھ نہ اپنی آئے

(شری ہیتنی زبیت اُپنشد گان حصہ دوئم سے)

رگ وید — اتھم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھر وید

اتھر دگان

ओ३म् अभयं नः करत्यन्तरिक्षमभयं द्यावा पृथिवी उभे इमे अभयं पश्चादभयं पुरस्तादुत्तरादधरादभयं नो अस्तु ॥

شبد ارتھ:۔ (انتر کھشم نہ ابھیم کرتی) مدھیہ لوک ہمارے لئے بھے رہت ہوں۔ دایو اُبھے دیاوا پرتھوی ابھیم) سب پرانیوں کے نواس ستھان۔ یہ دونوں دیو لوک اور پرتھوی لوک بھے رہت ہوں۔ (پشچات ابھیم) پشچم دشا میں ہم کو ابھے ہو۔ (پُرستات ابھیم) پُورو دشا میں ابھے (اُتّرات) اُتر دشا میں (ادھرات) اُتر دشا سے اُلٹی یعنی دکھشن دشا میں۔ (ابھیم استو) ہمیں ابھے ہو۔

بھاؤ ارتھ

(۱)
بھے رہت ہوں سب دشا | پُورو پشچم اور
اُتر دکھشن آدی بھی | تو کرپا سب ٹھور

(۲)
انترکھش دیولوک بھی | ہو جائیں بھے ہین
ہو ویں نربھے پریم سے | تو بھگتی میں لین

(شری ہیتنی زبیت اتھروید گان)

چُنے ہوئے پھول

ایک گھٹنا

گورو نانک ایک بار گنگا کے کنارے ہردوار میں ایک شُندر تٹ پر کھڑے تھے۔ اُنہوں نے کچھ لوگوں کو سنان کرنے اور سُوریہ کو جل دیتے ہوئے دیکھا۔ جل دینے کا کارن پُوچھنے پر جواب ملا کہ:۔
"ہم مرے ہوئے پتروں کو جل دے رہے ہیں"۔
گورو نانک یہ اُتر سُن کر خاموش ہو گئے اور گنگا میں گھُس کر پشچم کی دشا میں اپنا منہ کر کے جل اُچھالنے لگے۔ یہ دیکھ کر یاتریوں نے حیرانگی سے پوچھا:۔
"یہ تم کیا کر رہے ہو؟"
اُنہوں نے جواب دیا کہ "اپنے گاؤں میں میرا جو باغ ہے۔ اسے پانی دے رہا ہوں"۔ پاس کھڑے یاتریوں نے کہا۔ کہ "اُس باغ تک یہ جل کیسے پہنچ سکتا ہے؟"
انہوں نے فرمایا کہ "جس پرکار آپ کا دیا ہوا جل پتروں تک پہنچ سکتا ہے۔ اسی ...

رشی دیانند گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۷/۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶/ (۲) سنسکار ودھی ۳/۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳/ (۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸/۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶/ (۴) دیوہار بھانو ۱/۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱/ (۵) پنچ یگیہ مہا ودھی تین پیسے۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے۔ (۶) گوکرونا ندھی ۱/۔ سو سے ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ۔ (۸) ہون منتر دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ ۔

دیگر پستکیں وشنو کی پہیلی ۱۲/۔ آریہ پرودھنی ۱/۔ پُرشارتھ پرکاش ۱۲/۔ نو اُپنشد پرکاش ۱۲/۔ ویدک تتو گیان ۳/ رکتو بہ درپن ۱۰/۔ آریہ جیون ۶/۔ یوگ مارگ ۳/۔ جیون پتھ ۵/۔ ویدیں استریاں ۸/۔ بھارتیہ سماج شاستر ایک روپیہ۔ وید اُپدیش ۸/۔ آریہ منتویہ درپن ۶/۔ آریہ کرما گیتا ۶/۔ آریہ تہوار سمرتی ۴/۔ خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ یا دو آنے فی جلد۔

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائیداد میں روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگتا ہے (۳) آپ کا روپیہ منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے میں لگتا ہے (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ¾ قیمت پر دیتا ہے۔ (۵) مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل غریب غریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپیہ کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں (۷) منڈل پستکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے (۸) بے روزگار پرچارکی آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کر کے ان کو پرکاشت کرتا ہے (۱۰) چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد سنہری چودہ ۱۴ جلدوں میں قیمت صرف ۴۲ روپے کرایہ ریل معاف۔ آج ہی سیٹ منگوالیں
سام وید مکمل ایک حصہ میں چار روپے۔ یجروید مکمل آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔

ضرورت ہے ہر ایک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُتساہی پُرشوں و استریوں کی۔

تفاصیل کے لئے لکھیے

منتری ہرپرشاد شوہر کے مینجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر ناتھ نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر دئیے۔ اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے۔ رعائتی چھ روپے۔ اس کی ایک کاپی ہر ایک آریہ گھر اور لائبریری میں ضرور ہونی چاہیے۔ آج ہی منگوائیں۔

پراچین ویدک گرنتھ

چرک سنگھتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت ۱۵ روپے۔
چرک (مول) ایک جلد میں چار روپے (للعہ)
سشرت فی جلد چار روپے (للعہ)

ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں۔ اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۷ - ۷ جیٹھ

پرکاش لاہور

(ہفتہ وار)

۱۹- مئی سنہ ۱۹۴۰ء

دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

سبھا کا اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس ۲۵-۲۶ مئی کو ہوگا۔ گت سپتاہ میں نے سبھا کے سدسیوں کو پریرنا کی تھی۔ کہ وہ اس ادھیویشن میں ادھک سنکھیا میں سمّلت ہوں۔ آج ان کی سیوا میں کچھ اور رکھنا چاہتا ہوں۔ تسلیم کرنا چاہیئے کہ سبھا کی حالت تسلی بخش نہیں۔ کیوں نہیں؟ اس بحث میں میں نہیں پڑنا چاہتا۔ میری ذاتی رائے یہ ہے جو غلط ہو سکتی ہے۔ کہ سنہ ۱۹۳۴ء سے جب کہ انتخاب کے موقعہ پر اختلاف رونما ہوئے۔ سبھا کی مشینری کے پرزے ڈھیلے ہو گئے ہیں۔ اور اس کی حالت اس وقت تک تندرست نہیں آئی۔ گت ورش سبھا کے جیون میں ایک سرگرم ورش تھا۔ گروہ حیدر آباد ستیاگرہ کے کارن تھا۔ اور جو سرگرمی ہم نے پچھلے سال دیکھی۔ اور جس طرح آریہ سماجوں نے جن اور دھن کی مدد دی۔ اس سے ہم ایک ہی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا ہردہ سوستھ ہے۔ اگر کوئی کسر ہے تو ان لوگوں میں جو سبھا کا پربندھ چلا رہے ہیں۔ اور اگر کسی طرح سبھا کی مشین کو پھر کس دیا جائے۔ تو آریہ سماج وہیں کا دلیہا جوان ہو سکتا ہے۔ اس اظہار حقیقت کے بعد اور اس حقیقت کے پیش نظر یہ پرشن سوابھاوک روپ سے اپستھت ہوگا۔ کہ سبھا کی اُنتی کے لئے کون سے سادھن پریوگ میں لائے جائیں۔ یہ بات سروِدت ہے۔ کہ اگر سبھا سرگرم اور پرگتی شیل بن جائے۔ ایسے اشخاص جو صرف اس کے ہو کر رہیں۔ تو چنتا کی کوئی بات نہیں۔ سارو جنک جیون کے تجربہ کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر آج سبھا میں کوئی کمی ہے۔ تو کیول یہ کہ سبھا میں جو اُتساہ لگن تھی ایسا نہیں رہا۔ جو آریہ سماجوں کے سامنے رہے۔ اور جو ہر سمبہ جنتا کے سامنے رہے۔ اس کے کسی سماج میں جلنے سے وشیش اُتساہ پیدا ہو۔ ہر ایک سوسائٹی میں کوئی نہ کوئی ایسا وانو مبادئ ہے۔ جس کے لئے لوگوں کے دل میں شردھا اور بھگتی ہے۔ لیکن آریہ سماج میں نہیں۔ یہی ایک کمی ہے۔ جو کسی نہ کسی طرح پوری ہونی چاہیئے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ پوری کیسے ہو۔ یہ درست ہے۔ کہ لیڈر بنائے نہیں جاتے۔ بلکہ خود بنتے ہیں۔ پھر بھی سماج کسی کو اٹھانا چاہے۔ تو اٹھا سکتا ہے۔ عام طور پر یہ شکائیت ہمارے کانوں میں آتی ہے۔ کہ بوڑھوں نے تمام ادھیکار سنبھال رکھے ہیں۔ اور نوجوانوں کو آگے آنے کا موقعہ نہیں دیتے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ سبھا کے اگلے نرواچن پر یہ شکائیت دور کر دی جائے۔ یہ دو طرح سے ہو سکتا ہے۔ ایک یہ کہ اس وقت سبھا کے جو بھی ادھیکاری ہیں۔ وہ سب کے سب بدل دئے جائیں۔ اور اس سال سب ادھیکاری نئے بنائے جائیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی ایسا ادھیکاری نہ بنایا جائے۔ جو پچاس ورش سے زیادہ عمر کا ہو۔ جو بھی ادھیکاری ہو پچاس برس کا یا اس سے کم۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ سبھا کے کسی پرانے ادھیکاری کو اس پر شکائیت نہ ہوگی۔ میں بھی ان دنوں سبھا کا اُپ پردھان ہوں۔ اور میں "پرکاش" دوارا اس بات کی گھوشنا کرتا ہوں۔ کہ میں کسی بھی نوجوان کے لئے اپنی جگہ خالی کرنے کو تیار ہوں۔ دوسرے ادھیکاری بھی ذمہ داری سے مکت ہونے کے لئے مجھ سے زیادہ ہی اُتسک ہوں گے۔ کم نہیں۔ اس لئے یہ تجربہ کر کے دیکھا جا سکتا ہے۔ کامیاب ہو جائے تو چشم ما روشن دلِ ما شاد۔ نہ ہو تو پھر بوڑھوں کو ادھیکار دئے جا سکتے ہیں۔ اگر ہم اس ورش ادھیکاری بدل دیں۔ تو کوئی نئی بات نہیں کریں گے۔ عام طور پر سوسائٹیوں میں ادھیکاری بدلتے رہتے ہیں۔ اور بدلتے رہنا مناسب بھی ہے۔ نئے ادھیکاریوں کے ساتھ نیا جیون آتا ہے۔ وہ نئی اُمنگوں اور نئے ڈھنگ

ایک قابلِ افسوس سرکلر

گت سپتاہ میں نے اس سرکلر پر رنج کا اظہار کیا تھا۔ جو آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سارودیشک سبھا کے خلاف جاری کیا ہے۔ اس میں اس نے اپنی سمبندھت آریہ سماجوں کو دو آدیش دئے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اس کی اجازت کے بنا سارودیشک سبھا کی کسی چٹھی کا اُتر نہ دیں۔ اور دوسرا یہ کہ اس کی اپیل پر دھن نہ بھیجیں۔ میں نے لکھا تھا۔ کہ اس کے اسفد یہ ہیں۔ کہ پرادیشک سبھا نے اپنی سماجوں کو سارودیشک سبھا سے پورن اسہیوگ کا آدیش کیا ہے۔ مانتا ہوں کہ اگر سارودیشک سبھا کسی پرانتیہ سبھا کے ادھیکاروں میں ہستا کھشیپ کرے۔ تو اس سبھا کو ادھیکار ہے۔ کہ اپنی سماجوں کو اس کی آگیا نہ ماننے کا آدیش کرے۔ لیکن یہ نہیں کہ سارودیشک سبھا آریہ سماج کے ہت کے لئے پرادیشک سبھا سے سمبندھت سماجوں کو کوئی گشتی بھیجے۔ تو اسے ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا جائے۔ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر پرادیشک سبھا اپنی سماجوں کو یہ آگیا دیتی ہے۔ کہ وہ سوائے اس کی اپیل کے کسی پر دھن نہ بھیجیں۔ تو اسے شکائیت نہ ہونی چاہیئے۔ اگر دوسری سبھاؤں سے سمبندھت آریہ سماجیں اس کی اپیل پر دھیان نہ دیں۔ میں نے دو مثالیں بھی دی تھیں۔ ایک یہ کہ ان دنوں مہاتما ہنسراج میموریل فنڈ کے لئے دھن جمع ہو رہا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھت سماجیں اس میں سہائتا دے رہی ہیں۔ میں نے آریہ سماج سیالکوٹ کا اُداہرن بھی پیش کیا تھا۔ اسی طرح میں نے لکھا تھا۔ کہ ہماری آریہ سماجیں لالہ دلجی چند کے دیانند سالویشن مشن کو سہائتا دینے میں سنکوچ نہیں کرتیں۔ اگر پرادیشک سبھا سے سمبندھت آریہ سماجوں کو آریہ سماج کے کسی ہت کے کام کے لئے اس لئے دھن دینے کی ممانعت ہو۔ کہ اس پر اس سبھا کی منظوری کی مہر نہیں۔ تو ہماری آریہ سماجیں دیانند سالویشن مشن کی سہائتا کیوں کریں؟ اور مہاتما ہنسراج میموریل کے لئے دھن کیوں دیں۔

آج میں اس سمبندھ میں ایک اور بات اپنے پاٹھکوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ لالہ خوشحال چند پردھان آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک سرکلر آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو بھیجا ہے۔ جس میں آریہ سماج اور راج نیتی کے سمبندھ پر پانچ پرشنوں کا اُتر مانگا ہے۔ اس کی ایک پرتی مجھے بھی آئی ہے۔ پرادیشک سبھا کا سرکلر پڑھ کر میں نے لالہ خوشحال چند کے پرشنوں کا اُتر دینے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کیونکہ اس سرکلر کے بعد انہیں نہ ہم سے پرشنوں کا اُتر لینے کا ادھیکار ہے۔ اور نہ ہمارا کرتویہ کہ اُتر دیں۔ اگر وہ سارودیشک سبھا سے اسہیوگ کرنا چاہتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم پرادیشک سبھا کو اپنے سہیوگ کا پاتر سمجھیں۔ جب یہ سبھا اپنا وہ قابلِ اعتراض سرکلر واپس لے لیگی۔ ہم بھی سہیوگ کو تیار ہوں گے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھ رکھنے والے جتنے بھی آریہ سجنوں کے پاس لالہ خوشحال چند کا سرکلر آیا ہو۔ ان سب کو چاہیئے۔ کہ وہ انہیں لکھ دیں۔ کہ جب تک آپ کی سبھا کا سارودیشک سبھا سے اسہیوگ جاری ہے۔ ہم آپ سے سہیوگ نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ کے پرشنوں کا اُتر نہیں دیتے۔ یہ کم سے کم جواب ہے۔ جو ہم اس قابلِ اعتراض سرکلر کا دے سکتے ہیں۔ سنسار اسہیوگ کو چھوڑ کر سہیوگ کی طرف آ رہا ہے۔ چاروں اور سہیوگ کی ادھیکتا بہت ہو رہی ہے۔ لیکن ہماری پرادیشک سبھا ہے۔ جو آدمیوں کو سارودیشک سبھا سے اسہیوگ کی شکشا دے رہی ہے۔ وہ اسہیوگ جو سارے آریہ سماج کے لئے ہانی کر ہے۔

(کرشن)

سے کام کرتے ہیں۔ اور اس پر کار سماج کو بڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ حال ہی میں ہم نے دیکھا ہے۔ کہ ناروے کی پسپائی پر برطانیہ میں غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ کامنز میں اس پر بحث ہوئی۔ اور اگرچہ $\frac{۲۸۰}{۲۰۰}$ ووٹوں سے چیمبرلین کی حکومت بچ گئی۔ پھر بھی اسے عدم اعتماد کا ووٹ سمجھا گیا۔ اور مسٹر چیمبرلین مستعفی ہو گئے۔ لیکن مستعفی ہونے پر وہ رہ نہیں گئے۔ بلکہ جب ان کے جانشین مسٹر چرچل نے ان سے وار کونسل میں شامل ہونے کو کہا۔ تو انہوں نے مسرت سویکار کر لیا۔ اسی طرح اگر پرانے ادھیکاریوں سے کسی سے نئے ادھیکاری کام لینا چاہیں۔ تو اسے سہیوگ دینے میں عذر نہ ہوگا ☆

لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو۔ کہ سارے کے سارے ادھیکاری نئے بنائے جائیں۔ اور یہ بھی ممکن نہ ہو۔ کہ کوئی ادھیکاری پچاس برس سے اوپر کا نہ ہو۔ تو میں کہونگا۔ کہ رائے بہادر بدری داس کا پردھان بنے رہنا سبھا کے لئے گورو کا وشے ہے۔ بحالات موجودہ ان سے بہتر پردھان ملنا مشکل ہے۔ ان کا نام پیش کرنے کی جرأت میں نے کی ہے۔ تو اس لئے کہ ان میں دھڑے بندی کا لیش تک نہیں۔ اور سبھا کے سدسیہ انہیں سر دستی سے پردھان بنانے کو تیار ہوں گے۔ لیکن اگر کوئی ایسے سجن ہوں۔ جو پردھان بن کر ادھک سمیہ۔ ادھک شکتی۔ اور اس کے ساتھ ہی ادھک شردھا سبھا کے ارپن کر سکیں۔ تو رائے بہادر کو جگہ خالی کرنے میں خوشی ہوگی۔ رائے بہادر کے انترنگ مجھے کسی عہدہ کے لئے نام پیش کرنا نہیں چاہتا۔ صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جو بھی نرواچن ہو دھڑے بندی کی سپرٹ سے اوپر اٹھ کر۔ ماننا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج اس وقت کمزور ہے۔ اس کے سیوکوں کی سنکھیا کم ہو رہی ہے۔ جن لوگوں کی بدولت اس کا پیش تھا۔ وہ ایک ایک کر کے جا رہے ہیں۔ اور ان کی جگہ لینے والا کوئی نہیں۔ ایسی حالت میں اچھا نہیں لگتا۔ کہ ہم اپنے جھگڑوں سے سبھا اور سماج کو کمزور کریں۔ میری تو رائے ہے۔ کہ کوئی ایک دھڑا اس وقت آریہ سماج کو اس کے پاؤں پر کھڑا نہیں رکھ سکتا۔ سب مل کر آریہ سماج کو تنزلی کے چکر سے بچا سکیں۔ تو غنیمت سمجھو۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی ایک دھڑا اسے قائم رکھ سکے۔ زمانہ کی رفتار مذہب کے خلاف ہے۔ اور آریہ سماج اس کے اثر سے بچ نہیں سکتا۔ نوجوانوں کے لئے ایک تو نروان کا سوال ہی سخت مشکل بن رہا ہے۔ جیون سنگرام میں کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کوئی کہاں جا پڑے گا۔ لیکن جو نروان کی طرف سے نشچنت ہیں۔ ان کے لئے بھی سنسار میں اتنے پرلوبھن ہیں۔ کہ وہ دھرم وشیش یا جاتی کی سیوا کی طرف آنا نہیں چاہتے۔ کوئی وقت تھا۔ جب کہ آریہ سماج میں جانا فیشن میں شامل تھا۔ نوجوان معیاری تعداد میں آریہ سماج میں جایا کرتے تھے جن کے دل میں کوئی اچھا بھاؤ پیدا ہوتا تھا۔ وہ آریہ سماج میں شامل ہو جاتے تھے۔ لیکن پالیٹکس کے زور پکڑنے پر آریہ سماج اپنا استھان کھو بیٹھا۔ کانگریس میں شامل ہونا فیشن میں داخل ہو گیا۔ اور نوجوان جوق در جوق کانگریس میں جانے لگے۔ اب ان کا جی ادھر سے بھی بھر گیا ہے۔ ان کے شوق کے کئی اور سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ کھیلیں، تو پہلے بھی تھیں۔ لیکن سینما میوزک اور ڈانس اور کئی نئے شغل پیدا ہو گئے ہیں۔ اور کانگریس میں شامل ہونے والے نوجوانوں کی تعداد بھی کم ہو گئی ہے۔ کانگریس میں اب بھی نوجوان ہیں۔ لیکن ان کا ٹائپ بالکل مختلف ہے۔ وہ کالجوں کے طالب علم نہیں۔ یہ ٹائپ وہ ہے۔ جسے کانگریس کی اصطلاح میں تھارڈ کہتے ہیں۔ غرض یہ کہ آریہ سماج میں نئی بھرتی بند ہے۔ ایسی حالت میں اس کی اُنتی میں بادھا ہو سکتی ہے۔ اگر ادھیکاریوں کا انتخاب دھڑے بندی کے زیر اثر ہو۔ دھڑے بندی کے معنی یہ ہیں۔ کہ ایک فریق کام کرے۔ اور دوسرا نکتہ چینی۔ وہ سبھائیں یہ برداشت کر سکتی ہیں جن کے سیوکوں کی تعداد زیادہ ہو۔ آریہ سماج نہیں کر سکتا۔ اس کے سیوک دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ اس لئے میں سبھا کے سدسیوں سے کہوں گا۔ کہ وہ دھڑے بندی کے بھاؤں کو اگر کہیں نمودار ہوں زور سے دبا دیں۔ اور کہہ دیں۔ کہ ہم سبھا میں دھڑے بندی نہ رہنے دیں گے۔ بہترین اشخاص کو ادھیکار دئے جائیں۔ بلا لحاظ اس کے کہ کوئی شخص کس دھڑے کا ہے۔ سبھا کی سیوا کے لئے سب دھڑے مٹا دینے چاہئیں۔ اور سچ پوچھو تو پہلے اب دھڑے بندی کی کوئی وجہ بھی نظر نہیں آتی۔ ۱۹۳۲ء میں دو باتوں پر اختلاف ہوا تھا۔ ایک یہ کہ اُپدیشکوں کو نرواچن کے ذریعہ پرتی ندھی سبھا کے ممبر بننا چاہیئے یا نہیں۔ اور انہیں پارٹی پالیٹکس میں پڑنا چاہیئے یا نہیں۔ اس سوال کا عملی طور پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ وکرمی ہوئے سبھا نے اپنے جنرل اجلاس میں جو ملتان میں ہوا پاس کیا۔ کہ اُپدیشکوں کا نرواچن کے ذریعہ سبھا میں آنا سبھا کے لئے بہت ہے۔ اور سبھا کو کسی انیہ پرکار سے اُپدیشکوں کے انوبھو سے لابھ اٹھانا چاہیئے۔ یہ دونوں باتیں کیسے ہو سکتی ہیں۔ ان کے متعلق سبھا نے جو سب کمیٹی بنائی تھی اس نے اپنی رپورٹ انترنگ سبھا میں پیش کر دی۔ اور انترنگ سبھا نے اسے جوں کا توں سویکار کر کے اپنا نشچے سادھارن سبھا کے پاس بھیجا ہے۔ جو آگامی ادھیویشن میں پیش ہوگا۔ سب کمیٹی کی رپورٹ متفقہ تھی۔ اس لئے انترنگ سبھا کا نشچے اس سے مختلف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس جھگڑے کو سماپت سمجھنا چاہیئے۔ اختلاف کی دوسری وجہ گورو کل تھا۔ اس وجہ کو دور کرنے کے لئے آریہ ودیا سبھا قائم کی گئی۔ اس میں اس وقت زیادہ تر وہ لوگ ہیں۔ جو یا تو گورو کلوں کے پرو فیسر ہیں یا پرسہم چاریوں کے سنرکھشک۔ یا گورو کل شکشا پرنالی پر وشیش شردھا رکھنے والے۔ وہ لوگ جن کی شردھا پر سندیہ تھا۔ وہ اس میں نہیں ہیں۔ اور اگر کوئی ہے بھی۔ تو وہ دخل نہیں دیتا۔ سارا نشچے گورو کل کا پربندھ ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جن میں گورو کل کا پردھان ہے۔ اس لحاظ سے تو کوئی اختلاف کی وجہ نہیں رہی۔ اور پھر حیدرآباد ستیہ آگرہ کے سمیہ ہم نے ان اختلافات کا انتیشٹی کر دیا تھا۔ اب انہیں از سر نو جاگرت نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ سبھا کا ہت اس بات میں ہے۔ کہ اس میں کوئی دلبندی نہ ہو۔ اور سب لوگ سبھا کو اپنا سمجھ کر اس کی سیوا کریں۔ یہ نہ ہو۔ کہ دس سجن تو اس کی سیوا کریں۔ اور دوسرے دس ان کا سمبندھا کا پرتی کار کرتے رہیں۔ دھڑے بندی کے معنی تو یہ ہیں۔ کہ ایک گاڑی میں دو انجن لگا دئے جائیں۔ اور دونو کا منہ مخالف سمتوں کو کر دیا جائے۔ وہ دونو انجن بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کے سہایک ہوں۔ ایک دوسرے کی شکتی کے ونا شک ہوں گے۔ بجائے اس کے کہ گاڑی تیزی سے چلے۔ وہ وہیں کی وہیں کھڑی رہے گی۔ مجھے آشا ہے کہ میرے آریہ بھائی میرے بھاوؤں کا آدر کریں گے۔ اور سبھا کو سروتھا پرتی کریں گے۔

(اکرشن)

پراونشل سبھا اور راج آریہ سبھا

ایک طرف پراونشل سبھا کے پردھان لالہ خوشحال چند خورسند راج آریہ سبھا کی استھاپنا دستر تاکے لئے پرتن کر رہے ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے ایک سرکلر بھی آریہ سماجوں کو بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے ان کی سمتی مانگی ہے۔ اور دوسری طرف ان کی سبھا کے منتری پروفیسر پران چند اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آریہ گزٹ کے تازہ پرچہ میں ایک لیکھ اس کی عدم ضرورت پر ایڈیٹر کی حیثیت سے لکھا ہے۔ جس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ پراونشل سبھا بحیثیت جماعت راج آریہ سبھا کی ضرورت کی قائل نہیں۔ ایسی اوستھا میں سبھا کے پردھان کے سرکلر کی اہمیت کیا رہ جاتی ہے۔ آریہ سماجیں تو وہی سمتی دیں گی جو ان کی سبھا کے منتری کی ہے۔ اور وہ نہی کا ہے ☆

آریہ سوراجیہ کی استھاپنا کیلئے پرارتھنا

آریہ دوتی اگرچہ آریہ سماج ہی کی طرف سے ایک سینڈ بل پر کاشت ہوا ہے جس میں ایک پرستاؤ چھپا ہے۔ جو برٹش سرکار سے آریہ راجیہ کے روپ میں پورن سوراجیہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس سمبندھ میں ایک منوہر نجک گھٹنا کا الیکھ اسی پرکار ہے:۔

صوبہ یادر نیا کے ہنوٹ دھیان بی سکیم کر گت ۳-۴-۴۰ کو بمبئی کے گورنر نہود یہ کے بنگلہ پر ہون کرنے کے جس سے واتاورن شدھ ہوا اور ہتو میں برانتا پیدا ہو۔ یہ تو ارتھا ہوا۔ جوں ہی آریہ ورتی اگرچہ سماج ... چار رچہ ختم سوسیہ پنڈت برہما نند ... رام کرشن جی سرا ... پردھان ... بھائی دھنی جی بھائی منتری ... سبھا سدان سب نے پہلا قدم ... راجیہ کی پراپتی کے لئے بڑھایا ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یاترا و پرچار

برہما میں آریہ سماج

(از پنڈت کیشو دیو جی گیانی)

میرے رنگون پہنچنے کے دوسرے دن لیکھرام دوس تھا - مہاشہ گوپت جی پردھان تھے۔ وہ یہاں کے بہت پرانے کاریہ کرتا ہیں - پہلا ویاکھیان پنڈت پریا تند جی بی۔ اے کا تھا - آپ کے بعد میری باری آئی - ہم نے پوچھا - کہ رنگون کی سماج میں کتنے برہمی سبھاسد ہیں؟

اُتر ملا - "ایک بھی نہیں"۔

شودھ لیکھرام جی نے لیکھ کا کام بند نہ ہونا ایسا لکھا تھا - پرنتو برہما میں لیکھ کا کام آرمبھ ہی نہیں ہوا - برہمی بھاشا میں ایک بھی پستک سماج سمبندھی نہیں +

آریہ سماج رنگون کا مکان عالی شان ہے - ہال اور دفتر کے علاوہ اوپر بھی بہت سے کمرے ہیں - جن کا کرایہ لگ بھگ تین سو روپیہ آریہ سماج کو ملتا ہے +

آریہ پرتی ندھی سبھا کا کاریالیہ بھی یہیں ہے - سماج کے آدھین ایک ڈی - اے - وی سکول ہے - جس کی اپنی عمارت ہے - ایک پستکالیہ بھی ہے +

سماج میں کچھ پنجابیوں کے اتیرکت اَدھک سنکھیا ٹھٹھیا لوگوں کی ہے - یہ سلکت پرانت کے رہنے والے اور دریا پار کرتے ہیں +

رنگون کے بعد مانڈلے گیا - یہاں دو سماجیں ہیں - دونو کے بڑے بڑے مکان ہیں - پرانی سماج کے پاس سکول کنیا پاٹھ شالہ آدی ہیں - نئی (سنٹرل) سماج کا ودیالیہ بہت بڑا ہے - اچھی شالہ کی آورش ہے - پرتی ندھی سبھا کا یتیم خانہ بھی مانڈلے میں ہے - اس میں لگ بھگ دو سو لڑکے رہتے ہیں +

مانڈلے سے میں میمیو گیا - یہاں سماج مندر کے ساتھ ایک سکول چل رہا ہے - جہاں بردھ پنڈت سیتا رام بڑے اُتساہی سجن ہیں +

میمیو سے لاشیو گیا - یہاں کی سماج اور سکول دونو ہی اُتساہی یووکوں کے ہاتھوں میں ہیں +

لاشیو سے نامٹو گیا - یہاں سماج تو ہے - پرنتو سماجی نہیں - ساپتاہک ست سنگ تک نہیں ہوتا - سماج کا مکان ایک "آرام گاہ" کا کام دے رہا ہے - پرتی ندھی سبھا کو اس اور دھیان دینا چاہیئے +

پیچک اور جیتا جائن آدی ستھانوں کی سماجیں اچھی ہیں - پروم نگر تو بڑا ہے - پرنتو سماج مندر نہیں - کرایہ تک کا مکان نہیں - مسٹر بی لال تھاپر شبابہائی اُتساہی سجن ہیں - یدی دو مہینے لگاتار پرچار کا پربندھ کیا جائے - تو جلد ہی اچھی سماج بن سکتی ہے +

کلو اور ٹانجی میں سماج مندر ہیں - دونو سماجوں کے پردھان گوردکل کانگڑی کے سناتک ہیں - اس علاقہ میں سورگیہ منتری ودھاوا رام جی ورما نے بڑا کام کیا ہے +

مولمین میں ابھی نئی سماج بنی ہے - لسین میں سماج اچھی ہے +

انیہ ستھانوں پر بھی سماج سکول و پاٹھ شالائیں ہیں - پرایہ پنجابی بھائی جہاں جہاں گئے ہیں - وہاں وہاں سماج کے وچار بھی ساتھ لے گئے ہیں +

برہما دھنی دیش ہے - یہاں بیوپار کی گنجائش ہے - اسی لئے تمام ہندوستان کے لوگ یہاں پر پائے جاتے ہیں - پنجابی یو - پی کے لوگ - بنگالی - گجراتی - مدراسی - اُڑیا - پٹھان آدی سب دیشوں کے لوگ ملتے ہیں +

پنجاب سے ضلع شاہ پور کے لوگ بہت آئے ہیں - مانڈلے وا پر برہما میں ان کی کثرت ہے - کپڑے کا بیوپار پرایہ انہی کے ہاتھوں میں ہے - شروع شروع میں کپڑے کی پھیری کرتے تھے - آج کوٹھیوں والے ہیں - لاکھوں کمائے ہیں - ان میں سماج کے لئے پریم و اُتساہ ہے - انہوں نے سماج کو کافی دان بھی دیا ہے - ستھانیہ سنستھائیں انہی کی سہایتا سے چل رہی ہیں سیٹھ ایشور داس جی کا نام اس سمبندھ میں اُداہرن کے طور پر لیا جا سکتا ہے - جنہوں نے مانڈلے سماج کو بیس ہزار کا مکان دان میں دیا ہے - یتیم خانہ کی دس ہزار کی عمارت بھی انہیں کی دی ہوئی ہے - اور بھی چھوٹی موٹی کتنی رقمیں انہوں نے دی ہیں +

رنگون میں یدیپی اس سمیہ دو آریہ سماج نہیں - تتھاپی بوڑھوں اور جوانوں کی ان بن ہے - پہلے بہت عرصہ تک سماج بزرگوں کے ہاتھوں میں تھا - اب جوانوں کے ہاتھوں میں ہے - تھوڑی بہت رسہ کشی ہے - کچھ نان کو اپریشن بھی +

چلتے وقت میں نے برہما پرتی ندھی سبھا کے منتری جی کو نیچے لکھی تجاویز دی تھیں :-

(۱) برہمی لوگوں میں پرچار کرنے کے لئے ایک دو برہمی پرچارک تیار کرنے چاہیئیں اور برہمی بھاشا میں ضروری ساہتیہ بھی بنانا چاہیئے +

(۲) برہما میں آباد تیلگو تامل لوگوں میں پرچار کرنے کے لئے دکھشنی پرچارک نیکت کرنے چاہیئیں +

(۳) برہما کے جن ستھانوں پر سماج کا پرچار نہیں پہنچا - یا سماجیں نہیں بنیں - وہاں پرچارک زیادہ وقت کے لئے بھیجے جائیں +

(۴) برہما میں سکول تو سماجوں نے بہت کھول لئے ہیں - پرنتو اُنہیں پرچار کا اُپیوگی سادھن نہیں بنا سکے - اس لئے چاہیئے یہ کہ جتنے بھی ادھیاپک رکھے جائیں - جہاں ان کی ٹریننگ اور یوگیتا دیکھی جائے - وہاں ان کا ساماجک پریم بھی ضرور پرکھا جائے - انیتھا ہماری خرچ سمتی میں سکولوں پر دیئے گئے ہزاروں روپے آریہ سامابک ورشٹی سے دیرتھ ہی ہوں گے +

برہما کی سماجوں میں بالیہ لوگ کم ہیں - زیادہ دوکاندار یا ٹھیکیدار نوکریوں والے ہیں - اونچی تعلیم والے آفیسر کلاس کے لوگ نہیں کے برابر ہیں - کالجوں کے ودیارتھی بھی کم ہیں - اس کے دو کارن میری سمجھ میں یہ آئے ہیں :-

(۱) ہماری پرچار پدھتی کا پرانا پن - اس میں نیا نقطہ نگاہ - نئی طرز اور نئی باتیں تھوڑی ہیں - پرانے پرچارک آج کل کی شکشا دیکشا سے ناواقف ہیں - وہ بھلا کس طرح نئی تعلیم و نئی تہذیب کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچیں گے +

دوسرا کارن ہمارے آپس کے جھگڑے ہیں - پرایہ پرتیک سماج و سنستھا میں پارٹی بازی اور جھگڑے لگے رہتے ہیں - چناؤ کے وقت اکثر تو تو میں میں ہو جاتی ہے - یہ حال دیکھ کر بھلے آدمی دور دور رہنا پسند کرتے ہیں +

اس لئے جہاں ایک نیا سمبھاء

مینیجنگ ایڈیٹر:- منتری بہنتی علاد لبوری
"ہندی پرکاش" لاہور
سمپادکہ:- شکنتلا دیوی ہندی کوشن
۱۵- جون کو پرکاشت ہو جائیگا
اس کے خریدار جلدی بنیئے - سالانہ چندہ پیشگی بھیجکر ہماری حوصلہ افزائی کیجیئے - اس میں استریوں کے متعلق اُپیوگی لیکھ ہوا کریں گے - استریوں میں آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو؟ ان میں مروجہ کریتیوں کو دور کیسے کیا جائے؟ انہیں دیکشت کے سیدھے مارگ پر کیسے لایا جائے؟ یہ سب آپ اس رسالہ میں پائیں گے - آریہ سماجوں - آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں - استری سماجوں اور ہندی پریمیوں کو فوراً اس کے گراہک بن جانا چاہیئے - خود خریدار بنیں اور دوسرے خریدار مہیا کریں - سالانہ چندہ صرف دو روپے (عار)
مینیجر "پرکاش" لاہور

شاستروکت ودھی سے تیار کی ہوئی مشہور و معروف
شُدھ ہون سامگری
دھوکہ سے بچنے کے لئے آریوں کو بذریعہ وی - پی بھیجی جاتی ہے - پہلے خط لکھ کر نمونہ مفت منگوالیں - پسند آنے پر آرڈر بھیجیں - اگر نمونہ جیسی سامگری ہو تو مول بھیجدیں - ورنہ کوڑے میں پھینک دیں - پھر روپیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں - کیا اس سے بڑھ کر بھی گراہک کی تسلی ہو سکتی ہے؟ قیمت آٹھ آنے سیر (۸/)
تھوک گراہک کو ۲۵ فیصدی کمیشن - ریل کا کرایہ بذمہ خریدار +
رام لبھو رام دیپالو آریہ پوسٹ اموی (فتح پور) یو - پی

آنے والی مردم شماری اور آدھرمیوں کا گمراہ کن پروپیگنڈا

(از پنڈت دیوراج جی آریہ مشنری)

ہندوستان میں ہندو جاتی کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کے لئے جو پالیسی اس وقت راج نیتی کی آڑ میں چلی جا رہی ہے۔ بہت کم ہندو ایسے ہیں۔ جو اس سے پورے طور پر واقفیت رکھتے ہیں۔ جن کو اس بات کا علم ہے۔ وہ بھی اس آنے والے خطرہ سے دلیشی (؟) جاتی کو بچانے کے لئے کوئی خاص دلچسپی و سرگرمی کا اظہار کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے۔ بھارت ورش میں ہندو جاتی کے مستقبل کی اگر کسی کو چنتا ہے۔ تو وہ کیول آریہ سماج ہی ہے۔

ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ ہر دس سال کے بعد مردم شماری آتی ہے۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ گذشتہ کئی صدیوں سے ہندوستان میں ہندوؤں کی تعداد کم ہوتی چلی آ رہی ہے۔ سنہ ۱۸۸۱ء سے سنہ ۱۹۳۱ء تک ہندو آبادی چھ فیصدی کے قریب کم ہوئی ہے۔ اور مسلمانوں و عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ سنہ ۱۸۸۱ء سے سنہ ۱۹۲۱ء تک مسلمانوں کی تعداد میں ۵۱ فیصدی اور عیسائیوں کی تعداد میں ۳۹ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں پنجاب میں عیسائیوں کی تعداد ۳۴۶۲۵۹ تھی۔ اور سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں یہ تعداد بڑھ کر ۴۱۴۳۸۸ تک پہنچ گئی۔ گویا دس سال کے عرصہ میں ۶۸۱۲۹ عیسائی بڑھے۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی رو سے پنجاب میں ہندوؤں کی تعداد کل ۶۳۲۸۵۸۸ تھی۔ اس میں ستر ہزار کے قریب دلت بھائی بھی شامل ہیں۔ گذشتہ مردم شماری کے موقعہ پر بھی ہندوؤں کی تعداد کو پنجاب میں کم کرنے کی سرگرم کوششیں کی گئیں۔ چنانچہ آدھرم منڈل جالندھر شہر کے سنچالکوں نے استھان استھان پر جلسے منعقد کئے۔ کانفرنسیں ہوئیں۔ ان کے ڈیپوٹیشن اعلےٰ سرکاری حکام سے وقتاً فوقتاً ملتے رہے ہیں۔

جتنے کمیشن بھی ولایت سے آتے رہے۔ وہ اُن سے بات کا زبردست مطالبہ کرتے رہے۔ کہ انہیں مردم شماری میں ہندوؤں سے علیحدہ کیا جائے۔ دیانند دلت اُدھار منڈل پنجاب ہوشیارپور نے اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے اس وقت اس تحریک کی سخت مخالفت کی۔ منڈل کا اس وقت بھی اور اب بھی دڑھ وشواس ہے۔ کہ دلت جاتیاں دھارمک اور سماجک طور پر ہندو جاتی کا ہی ایک نہایت ضروری انگ ہیں۔ اور ان کی بہتری اور بہبودی ہندوؤں کے ساتھ رہتے میں ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے اس وقت بھی اپنے آدھرمی بھائیوں کے گمراہ کن پروپیگنڈا کی مخالفت کی تھی۔ لیکن باوجود اس مخالفت کے ۳۹۰۰۰ پیروکاروں نے اپنے آپ کو آدھرمی لکھوایا۔ اور گورنمنٹ نے ان کی درخواست کے بموجب انہیں ہندوؤں سے الگ کر دیا۔ اور پنجاب اسمبلی میں دو ہندو نشستیں کم کر دی گئیں۔ ہمارے آدھرمی بھائیوں کی اس سیاسی غلطی سے پنجاب کے ہندوؤں کو جو نقصان پہنچنا تھا وہ تو پہنچا ہی۔ لیکن آدھرمیوں کو بھی گورنمنٹ نے کوئی الگ ادھیکار عطا نہ کئے۔ کیونکہ ان کو رجسٹرڈ دلت جاتیوں میں سے ہی ایک جاتی تصور کیا گیا۔

کمیونل ایوارڈ میں پنجاب کے دلت بھائیوں کو قانون ساز مجالس میں کوئی نمائندگی حاصل نہیں تھی۔ مگر پونہ پیکٹ جو مہاتما گاندھی و ڈاکٹر امبیدکر وغیرہ ہندو و دلت جاتیوں کے نیتاؤں کے درمیان ہوا۔ اس کی رو سے ہری جنوں کو ہندو تسلیم کیا گیا۔ اور پنجاب کی ہندو نشستوں میں سے آٹھ نشستیں دلت جاتیوں کو دی گئیں۔ یہ اسی پونہ پیکٹ کا پرتاپ ہے۔ کہ آج پنجاب میں دلت جاتیوں کے آٹھ نمائندے ایم۔ ایل۔ اے بنے ہوئے ہیں۔

میں جو چیتاؤنی پنجاب کے ہندوؤں کو دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ آنے والی مردم شماری کے لئے ہمارے آدھرمی ہندو بھائی اسی ہندو جاتی سے علیحدگی کی سپرٹ جس کا مظاہرہ انہوں نے سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے موقعہ پر اور اس سے پیشتر کیا تھا۔ اسی سپرٹ کا اظہار اس موقعہ پر بھی کر رہے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

پنجاب کے مشہور ہپناٹک ڈاکٹر و ماہر معالج

پروفیسر جگدیش مترجی کی تصنیفات

انسان کو امیر۔ بارعب اور کامیاب بنانے والی کتابیں

سنکلپ درشن حصہ اوّل و دوم انسان کو طاقت ور خیالات دینے والی۔ من کی طاقتوں کو بڑھانے والی۔ اس دُکھ بھری دنیا میں سکھ بھری زندگی بسر کرنے کے گُر بتانے والی۔ خوشی اور کامیابی دینے والی۔ قوتِ ارادی کو مضبوط بنانے کے لئے عملی اسباق سکھانے والی۔ کاروبار میں کامیابی حاصل کرنے کے طریقے سمجھانے والی۔ سکھ اور شانتی کا سبق دینے والی۔ مایوس اور کمزور زندگیوں کو طاقت اور خوشی سے لبریز کرنے والی بے بہا کتاب جس کو پروفیسر صاحب نے لکھتے ہوئے کمال کر دیا ہے۔ جس شخص نے ایک بار پڑھا۔ وہ اس کا شیدا ہو گیا۔ ہر ایک شخص کے پاس ہر وقت رہنے کے قابل ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ ۱)

سنکلپ درشن حصہ سوم علم مسمریزم و دیگر عملیات مثلاً ہمزاد کو اپنے حکم کے تابع کرنا۔ حاضرات سے روحوں سے گفتگو کرنا۔ اور ماضی، حال، مستقبل کے حالات دریافت کرنا۔ جادو کی انگوٹھیاں۔ ترکال درشی شیشے بنانا۔ تنتر شاستر (منتر جنتر) وغیرہ کی فلاسفی اور آزمودہ منتروں کا ذخیرہ جس سے دشمن مغلوب ہو سکے۔ اور دوست فریفتہ ہو سکیں۔ حب اور موہنی کے آزمودہ طریقے وغیرہ خفیہ علوم کا بہترین کورس ہے۔ دنیا بھر کے کورسوں سے زیادہ مفید اور سب سے سستا ہے۔ اس کی خوبی پڑھنے پر معلوم ہو گی۔ قیمت معمولی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ ۱/۸)

سموہن شاستر حصہ اوّل یہ سموہنی آشرم کے ممبران کے پریکٹیکل کورس کا پہلا حصہ ہے یہ آپ کو یکسوئی۔ قوتِ ارادی۔ کشش مقناطیسی وراثت حاصل کرنے کے لئے عملی اسباق مہیا کرے گی۔ آج تک ایسی سادہ زبان میں ایسی اعلےٰ کتاب اس مضمون پر نہیں لکھی گئی۔ جو لوگ یوگ اور ہپناٹزم کی طاقتوں سے مالا مال ہونا چاہتے ہیں۔ جو اس مضمون پر معتبر کتاب حاصل کرنے کے شائق ہیں اور اپنی شخصیت کو اعلےٰ اور پُرکشش بنانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے یہ کتاب لاثانی ہے۔ ہر ایک حصہ کی قیمت تین روپیہ (سے ر)

ہپناٹک طریقۂ علاج ہپناٹزم سے امراض کا علاج کیوں؟ اور کیسے فائدہ کرتا ہے؟ اس کی عملی قیمت علاج معالجہ میں کتنی ہے؟ انسان ایسا علاج بغیر دوا کے کیسے کر سکتا ہے؟ اور کن کن بیماریوں میں یہ علاج زیادہ مفید ہے وغیرہ وغیرہ سوالات کا اس میں مفصل جواب ہے۔ اور اس کی عملی قیمت علاج معالجہ ظاہر کرنے کے لئے ان اشخاص کی رائوں کو اس کتاب کے ایک باب میں درج کر دیا گیا ہے جنہوں نے اس کے طریقۂ علاج سے فائدہ اٹھایا ہے۔ کتاب نہایت مفید اور دلچسپ ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

مفید مشورہ مایوسی۔ اُداسی۔ گھبراہٹ اور ناکامیابی کو دُور کرنے کا بہترین علاج یہ ہے۔ کہ آپ سموہنی آشرم کے ممبر بنیں۔ جو کہ ہر ایک گھبرائے ہوئے زدہ شخص کو مدد پہنچانے کے لئے بہترین انسٹی ٹیوٹ ہے۔ پراسپکٹس ایک آنہ کے ٹکٹ برائے ڈاک خرچ بھیج کر منگائیں۔

نوٹ:۔ ڈاک خرچ ہر ایک کتاب کیلئے بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

منیجر:۔ سموہنی آشرم۔ دیو سماج روڈ۔ لاہور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection

ایک دلچسپ مزاحیہ کہانی

شریمتی کا کانٹا

از کماری شکنتلا بی-اے

...میرا کانٹا کھو گیا!"
...میرا آ جاتے تھے۔ میں نے لکھنے
...اچھا دوسرا آنکھ اٹھا کے ہی کہا۔
...بنا اوپر...
...سونے کا کھو جانا اچھا نہیں ہوتا!"
...کیا کھونا اچھا ہے؟"
...کسی چیز کا بھی نہیں"
...اچھا جاؤ۔ یہاں شور نہ کرو۔ میں
...کویتا لکھ رہا ہوں۔ یہ الٹا پلٹی مجھے پسند
...
...یہیں یہاں لائی ہو گی۔ وہی کھیل رہی
...تھی"
...یہاں کہاں آئی۔ سمیہ خراب نہ
...کرو۔ یہاں تمہارا کانٹا وانٹا نہیں ہے"
...اری تھی۔ اری ہتی"۔ شریمتی زور سے
...بولی۔ اور اس کا چلانا تھا۔ کہ میری کویتا
...کیا اسی ادھیڑبن میں سمندر پار بھاگ
...
...نی ہاتھ میں گڑیا لئے ہوئے۔
...ہو یا میری بچی سو جائے۔ کہتی ہوئی کمرہ
...میں آئی۔
...ں نے دھمکا کر پوچھا۔ "اری
...کانٹا کہاں ہے؟"
...نہیں کھو (کھو) گیا!"
...کویتا کی بارڈ پھر میرے سنسنشک
...اڑ آئی۔ میں نے کہا۔ "تم لوگ
...کانٹا یہیں ہو گا۔ تو مل جائیگا!"
...تو کیا کر رہے ہو۔ ذرا اٹھ کر
...ڈھونڈو نا"
...ہاں۔ تمہارے کانٹے کے لئے
...کویتا ادھوری چھوڑ دوں۔ اور
...کانٹا ڈھونڈتا پھروں۔ مہرن سے
...سب لوگ ڈھونڈ تو رہے ہیں"
...دل لگی نہ کرو۔ بہت مذاق ٹھیک
...اگر سمندر سے واپس آ گئیں۔ تو
...سے گھر کا ناک میں دم کر دیں گی۔
...شامت آ جائے گی۔ اور آپ
...پڑھنا بھول جائیں گے"
...بابی جی۔ چولہا جل گیا"
...مہرن۔ کانٹا ملا؟"
...بی بی جی ڈھونڈ رہی ہوں۔

میں کہہ رہی ہوں۔ چولہا جل گیا۔

"چھوڑ دو چولہے کو۔ میرا کانٹا گم گیا۔ اور تم لوگوں کو کھانا سوجھ رہا ہے۔ جب تک کانٹا نہ ملے گا۔ میں پانی نہیں پیونگی۔"

"میں نے ایک چٹ لکھ کر دوکان سے کانٹا کی جوڑیاں منگائیں۔ اور کہا۔ "ان کو پسند کر لو۔ لیکن یہاں تو شریمتی جی تنی بیٹھی تھیں۔ کھوئے ہوئے اپ ٹو ڈیٹ (کانٹا) کی مانگ تھی۔"

"دیکھئے پریشان نہ کیجئے۔ بہت دق کر لیا۔"

مہرن نے بھی سمرتھن کیا۔

عجیب پاگل اکٹھے ہوئے ہو۔ کہیں اور جگہ ڈھونڈو۔ پر تھوڑے لگے ہوئے تھے۔ کہ میرے پاس اڑ کر آ جاتا۔ میں یہاں سے اٹھا تک نہیں۔ تمہاری قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرے پاس کانٹا نہیں۔ بیدی مذاق کرتا۔ تو اتنی دیر تو پریشان نہ کرتا۔ چلو جانے دو ۵-۷ روپے کا ہی تو ہے۔ کوئی گھر میں سیندھ تو نہیں ہوئی۔ کانٹا کیا کھویا۔ گھر میں کہرام مچ گیا۔"

"رہنے دو امیری کو اور لیکچر کو۔ میں کہتی ہوں۔ کہ سونے کا کھو جانا اچھا نہیں۔ پتہ ہے جیٹھانی کا کلپ گم ہوا تھا۔ تو بڑے دادا گھوڑے سے گر پڑے تھے۔ اب کی دیکھو کیا ہو گا؟"

"تمہارے ذہن سے یہ وہم پرستی نہ جانے کب مٹے گی"۔ کہتے ہوئے میں نے قمیص جو اتاری۔ تو جیب سے ۵-۶ پیر اور کانٹا زمین پر گر پڑا۔ میں بھونچکا سا رہ گیا۔ گھر کے ۵-۶ نوکر میرے پیچھے پڑ گئے۔

"بابو جی۔ یہ بھی کوئی مذاق ہے۔ ہم لوگوں کے تو پران سوکھ رہے تھے"۔

شریمتی بھی کچھ مسکراتی ہوئی۔ اور اس مذاق کا مزا چکھانے کی چنوتی دیتی ہوئی کمرہ سے باہر چلی گئی۔

میں نے کافی صفائی پیش کی۔ لیکن کون مانتا تھا۔

کتنی دیر سوچنے پر یاد آیا۔ کہ منی کو کھانسی میں پیر کھاتے دیکھ کر میں نے اسے پھسلا کر پیر چھینے سے اپنی جیب میں ڈالنے کو کہا تھا۔ ساتھ ہی وہ کانٹا بھی ڈال گئی تھی۔

چار دن بعد۔

"ہیں جی۔ میری کویتا نہیں ملتی"۔

"یہیں کہیں ہو گی!"

"ذرا ڈھونڈ دو"۔

"میں کام کر رہی ہوں۔ ٹیبل پر دیکھ لیجئے"۔

"وہاں نہیں"۔

بستر پر دیکھئے

وہاں نہیں۔

رات کو تکئے تکئے رکھ دی ہو گی۔ تکئے کے نیچے ہو گی"۔

"وہاں بھی نہیں"۔

"اچھا۔ بڑے کوٹ میں دیکھئے"۔

سب جگہ دیکھ چکا۔ بچے ہمارے کمرے میں کیوں جاتے ہیں۔ دیکھو سب چیزیں الٹ پلٹ کر انڈ بنڈ کر دیتے ہیں۔ اب کتنی پریشانی ہو رہی ہے۔

"سو جا میری بچی سو جا۔ بابو جی مٹھائی لائیں گے۔ تو کھائے گی۔ لو (دو) منٹ"

منی اپنی گڑیا کو لوری دیتی ہوئی باہر سے آ گئی۔

چڑیل۔ تجھے پیٹونگا۔ نہیں تو کویتا ڈھونڈ کر لا"۔

"بابو جی! میری گڑیا کھا گئی"۔

"اچھا۔ ترقی ہو یہاں سے نہیں تو چپت دوں گا.....

"کیوں کیا کسی کوی سمیلن میں جانا ہے؟"

"تمہیں بھی جانا ہو۔ تمہیں مطلب۔ ڈھونڈ دو کویتا"۔

"کہاں رکھی تھی؟"

"تمہارے سر پر ــــ اپنی جیب میں"۔

شریمتی جی گھوم کر پھر واپس آ گئیں۔ مسکراتے ہوئے بولیں ــــ چڑھ گیا پارا۔ کویتا کیا گم ہوئی۔ جائیداد پر ڈاکہ پڑا ــــ کوئی دوسری سنا دیجئے"۔

دوسری کی دیں گالی نکالنے لگا۔

دیکھو مذاق اچھا نہیں۔ کوی سمیلن میں بڑے بڑے کوی آئیں گے۔ وہاں پر پرانی کویتا پڑھنا ٹھیک نہیں۔ اور پھر اس کویتا کو لکھنے میں میں نے پورے تین دن خرچ کئے ہیں۔ تمہاری باتوں پر کچھ شک ہو رہا ہے"۔

"جی ہاں۔ ہم کیسے آپ کو وشواس دلائیں۔ کہ ہم نے مذاق نہیں کیا"۔

کوی سمیلن کا وقت نکلا جا رہا تھا۔ مجھے دیر ہو رہی تھی۔ کوی سمیلن کا سارا پروگرام میرے پاس تھا۔ مجھے پہنچنا ضروری تھا۔ اس لئے میں نے اپنی کویتاؤں کی پرانی کاپی جھنجلا کر بغل میں دبائی۔ اور ٹیبل پر سے گاندھی ٹوپی اٹھا کر سر پر جو پہننے لگا۔ تو جھٹ سے ایک کاغذ میرے سامنے گر پڑا۔ دیکھتا کیا ہوں۔ کہ وہی میری کویتا تھی۔ پھر کیا تھا۔ گھر بھر ہنسی سے بھر گیا۔ میرا چڑچڑاپن بھی دور ہو گیا۔ کمرہ تو چھان مارا تھا۔ کمبخت گاندھی ٹوپی کو ہی اٹھا کر کیوں نہ دیکھ لیا۔ کچھ بھی ہو۔ شریمتی کے مذاق کی مجھے سراہنا کرنی ہی پڑی۔

پھر یاد آیا۔ کہ رات کو اس کویتا کو پڑھ کر ٹیبل پر پڑی ہوئی گاندھی ٹوپی کے بیچ رکھ دیا تھا۔ کہ کہیں چوہے اسے ردی کا کاغذ سمجھ کر کتر نہ جائیں +

(...بچہ) لگڑے ہو یا گھرا۔ چڑچڑا ہو۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ پتلا ... تھوڑے عرصے کا ہو ... کا علاج دیرینہ لگڑوں کی شرطیہ بے ... اندیا سے رجسٹرڈ شدہ ۲۵ سالہ ... مجرب دلاشافی دوا "پیلیٹین" رجسٹرڈ ... پھوڑے کا نام و نشان باقی نہیں رہتا ... کی مانند درست ہو جاتی ... بڑی دس روپے۔ درمیانی ۵ روپے۔ ... محصولڈاک +
... ریسرچ لیبارٹریز لسبرنو (پنجاب)

گمشدہ کی تلاش

میرا بھائی جیت سنگھ ذات سکھ سکنہ بھائی وال ضلع ہوشیار پور۔ عمر بارہ ۱۲ سال۔ رنگ گندمی۔ عرصہ تقریباً چھ ۶ ماہ سے لاپتہ ہے۔ لاہور میں گھر کی نوکری کرتا تھا۔ جو صاحب اس کا پتہ بتائیگا۔ وہ شکریہ و انعام کا مستحق ہو گا + بچنت سنگھ معرفت دوآبہ سٹور کھجور والی کوٹھی۔ گندہ انجن گوالمنڈی۔ لاہور

سبھا کے اجلاس پر آنے والے پرتی ندھی

پرکاش کے پریمی پرتی ندھی دفتر "پرکاش" میں آپ کی نسبت روڈ لاہور پر ضرور درشن دیں۔ جنہوں نے چندہ ادا کرنا ہو وہ سبھا کے اجلاس میں شری ہیتی جی کو گوردت بھون ہال میں ادا کر دیں +

(مینیجر)

"پرکاش" کی خوبیاں دوسروں کو بتائیں اور خامیاں ہمیں

*** बेकार-बन्धु ***

बेकारों को बाकार बनाने वाले चमत्कारी "बेकार-बन्धु" की एक प्रति मुफ्त मंगा कर अपने भविष्य को सुखी बनाइये।

पता-बेकार-बन्धु कार्यालय, (?) नगरिया (बीकानेर)

استری جگت

استری کلا کوشل سنستھاؤں کی ضرورت

(از شریمتی ساونتری دیوی جی)

درشنوں سے ہمارا استری سماج اور لڑکیاں آدھونک وچار دھارہ کے کارن شکھشا سے وبھوشت ہونے تھا یونیورسٹی شکھشا و ڈگریاں سے گرہستی اودھیکاری بننے میں پرتیشیل چلی آرہی ہیں۔ لیکن پرشن یہ اُٹھتا ہے۔ کہ اس شکھشا نے ان کا بنا یا کیا ہے؟ اس کے دوارا وہ کہاں تک اپنے دینک جیون میں سپھل ہو پائی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی چوتھائی شتابدی سے یہ بھی شور مچایا جا رہا ہے۔ کہ یہ شکھشا نِسسار ہے۔ اور اس سے دیکھی گئی جیون کو کوئی لابھ نہیں پہنچا لیکن اس شکھشا پدھتی کو بدلنے کے لئے اور اسے ادھک اُپیوگی بنانے کے لئے کرتی کر یا تمک و گمبھیر پریتن ابھی تو نہیں کئے گئے۔ ہدیہ اپنی شکھشا وگیوں دوارا کئی ایک ترٹیوں کے واستوک حل بتائے گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک انہیں کریاتمک روپ میں نہیں لایا جاسکا۔

ہمارے سکولوں تھا کالجوں کی جو پُرانے ڈھانچے پر ہی چل رہے ہیں۔ دھیرے دھیرے کایا پلٹ آن داریہ ہو گئی ہے۔ اس لئے ایک دم تو شائد ہی ہماری شکھشا پدھتی میں کوئی سُدھار ہو سکے۔ آج بھی بھارتیہ لڑکی کو بیچے اسکولوں میں شکھشا وبھوشت کرنے کے لئے ایک شلپی سنستھا کی اتی آوشیکتا ہے۔ اور اس سنستھا کو چلانے کا اُدیشیہ جہاں لڑکیوں کو سوتنتر آجیوکا کمانے یوگیہ بنانا۔ اپوم آرتھک درشٹی کون سے سوتنتر کرنا ہو۔ وہاں ان کو بالسک اپوم کلاتمک روپ میں سندر بھی۔

آج کی کوری شکھشا سے لڑکی کیول سپھلتا کی آشا ہی کر رہی ہے۔ اور اُسے تھوڑا بہت بھلے برے کا گیان بھی ہو رہا ہے۔ لیکن بڑی کٹھنائیوں کے تھپیڑے کھانے پڑ جائیں تو یہ کوری لپتک شکھشا اُنہیں کوئی لابھ نہیں پہنچا سکتی۔ بلکہ یہ ان کے لئے کشٹ دائیک ہی ہوتی ہے۔ جس سے ان کے دیکھے ہوئے سُنہرے جیون رکھی۔ ادھیر۔ اور اسہیہ سے ہو اُٹھتے ہیں۔ آج تک استری کے پا ہیہ گُن کا ہی پر درشن ہوتا رہا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ لیکن آج تک انہیں اپنے آن واستوک گنوں کے پر درشن کی اور یہ دھیان کیا ہی نہیں گیا۔ جن کے کارن ایک استری سچّے ارتھوں میں استری کہی جا سکتی ہے۔ اور جن سے ان کی دِشٹ دھی ادھیکتائیں پوری ہو سکتی ہیں۔ آج ولائیت کے اتی ادھک سُگھڑ پریواروں میں ان کی بہتات ہے۔ اُنہوں نے استریوں کی سیجتا کو سماج میں پُرشوں کے برابر ہی سمجھا ہے۔ لیکن بھارت میں ابھی ان کا ادھک پرچار نہیں ہو پایا۔ اپنی لڑکیوں کو کتابوں کی کوری شکھشا دلانے کی اپیکشا ہمارا یہ کرتویہ ہے۔ کہ انہیں وہ شکھشا دلائیں۔ جس سے وہ اپنے کو سب اپنے کرتویوں کو اور آجیوکا سمبندھی سمسیاؤں کو بھلی بھانتی سُلجھا سکیں۔

اپنی لڑکیوں کو کلا کوشل نپن کرنے کے لئے پرتیک پرانت میں ان کے لئے ویسی ہی سنستھائیں کھلنی چاہئیں۔ ان سنستھاؤں کا سمبدھ کاریہ کرم ایسا ہونا چاہیئے کہ سکولوں و کالجوں میں شکھشا پانے والی لڑکیاں بھی اپنے فالتو سمے میں اُس سے لابھ اُٹھا سکیں۔ اس میں پڑھائے جانے والے وشے پرنتیک، بھانت کے دواتا ورن ایوم ریتی رواجوں کے انوکول ہوں۔ اُداہرن تیا جس پرانت میں اتی ادھک اچھی مٹّی مل سکتی ہو۔ وہاں برتن بنانے کا کام بہت اچھے اور بڑے ڈھنگ سے چلایا جاسکتا ہے۔ ایسا ہو جانے پر جاپانی و دوسرے برتنوں کا ہم بڑی آسانی سے بائیکاٹ کر سکتے ہیں۔ اور دیش بھر میں کافی بکری کرا سکتے ہیں۔ بھارتیہ استریاں و لڑکیاں جنم سے ہی کلا پریمی ہوتی ہیں۔ اور تھوڑی سی شکھشا دیکھنا سے وہ برتنوں پر بہت سندر بیل بوٹے و چتر بنا سکتی ہیں۔ کیول یہی ایک بیوپار کافی آیہ کا سادھن ہو سکتا ہے۔ انگلینڈ میں سنہ ۱۹۱۳ء میں چالیس ہزار استریاں اور ۲۵ ہزار پرش کیول ان برتن کے ویوساؤں میں کام کرتے تھے۔ ایسا وہاں کے مزدور منتالیوں کا کتھن ہے۔ سٹے فورڈ شائر کی اینٹ و برتن فیکٹری میں ۳۶۰۰۰ استریاں کام ان کے مقابلے میں ۱۰۰۰ ہزار پرش کام کرتے تھے۔

بیماری کوئی ہو فوراً اس امرت سے ہٹاتے ہیں
تماشہ دیکھ دہا تھوں پہ ہم سرسوں جماتے ہیں
(رجسٹرڈ)
شروہتی امرت
گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ
تمام بیماریوں کی ایک ہی دوا
سنیاسی نسخہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ قے۔ دست ہیضہ۔ شول۔ پیچش۔ کھٹے ڈکار۔ دل متلانا وغیرہ پیٹ کی بیماریوں کو کھانے سے۔ اور سر درد۔ کان درد۔ دانت و داڑھ کا درد۔ منہ کے چھالے۔ گلے پڑ جانا۔ پھوڑہ پھنسی۔ آگ کا جلا وغیرہ جلدی بیماریوں کو لگانے سے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸/) نمونہ کی شیشی ۲/۔ ایک درجن کے خریدار کو خرچ پارسل معاف۔ بیچنے والوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں:
مینیجر شروہتی ہندی بھنڈار ہولن لال روڈ لاہور

سچائی کا زندہ ثبوت
فائدہ نہ ہو نے پر دام واپس
کام دیو بٹی رجسٹرڈ صرف تولہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کے لئے جو نقلی نامرد بے کار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک دو روپے (۲/) محصولڈاک ۷/۔
کام دیو تیل رجسٹرڈ بغیر پھوڑہ پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں ٹھیک کرتا ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ تندرست بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک سات آنے۔
رتی کھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوتِ باہ و امساک کے لئے دنیا بھر کی دوائیوں سے لاثانی ہیں۔ قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ محصولڈاک سات آنے (۷/)۔
مینیجر اوشدھ بھنڈار فیروز پور شہر

آگئی! آگئی!! آگئی!!! آگئی
امریکن بیوٹی

خوبصورت اور دمکتا ہوا چہرہ عورت کی سب سے بڑی دولت ہے۔ اگر یہ دولت کسی وقت چھن گئی۔ تو یوں سمجھو کہ عورت کی دنیا ہو گئی۔ ہماری امریکن بیوٹی کے تھوڑا عرصہ کے متواتر استعمال سے بڑی بڑھی عورتوں کے بے رونق اور بھدے چہرے بھی ایک بار پھر کی رعنائی اور شگفتگی حاصل کر لیتے ہیں۔ چہرہ کی جھریاں۔ داغ دھبے کیل اور چھائیاں ایک دم غائب ہو کر چہرہ کی سرخی۔ اور بے رونقی شباب کی سرخی و شگفتگی میں بدل جاتے ہیں۔ اور چالیس پچاس سال کی عورت بیس پچیس برس کی حسین دوشیزہ معلوم ہونے لگتی ہے۔ آپ نے خوبصورتی پیدا کرنے والی بیسیوں دوائیاں اور کریمیں استعمال کی ہوں گی۔ مگر تجربہ کر کے دیکھئے۔ کہ امریکن بیوٹی کے مقابلہ میں سب ہیچ ہیں۔
قیمت باوجود ان خوبیوں کے صرف دو روپیہ (عہ) محصولڈاک ۹/۔
نوٹ:۔ امریکن بیوٹی تمام جلدی امراض مثلاً خارش۔ داد۔ چھائیاں۔ دھبے۔ اور ہاتھ پاؤں و ہونٹوں کیلئے از حد مفید ہے۔
مینیجر:۔ دی امریکن ٹریڈنگ کمپنی (ل) گوالمنڈی لاہور

چاندی سونا اور جواہرات سے زیادہ قیمتی
جڑی بوٹیوں اور خوشبودار
تیل بال کالا
مرکب۔ سفید بال سیاہ کرنیکا مراد پوری ہو گئی۔ بارہ سال کی کوشش محنت اور مسلسل جد و جہد کے بعد روپیہ پانی کی طرح بہا کر "بال کالا" تیل ایجاد کیا ہے نایاب تحفہ ایک اشارہ سے سفید بال سیاہ کر دیتا ہے۔ بال جڑ سے کالا ہوتا ہے اس کے علاوہ ہر قسم کا نزلہ اس سے دور ہو جاتا ہے۔
بڑی شیشی دو روپیہ (۲/)
سول ایجنٹ:۔ دی امریکن ٹریڈنگ کمپنی (ل) گوالمنڈی لاہور

سیالکوٹ کا سماج مندر

سماج کو ریکے میں ایک بڑا قصبہ ... ضلع سیالکوٹ میں ایک ... جگہ ہر سال گلاب شاہ کا میلہ لگتا ہے۔ ... ایک لاکھ آدمیوں کا اجتماع ... ایک ہفتہ تک رہتا ہے۔ ... یہ میلہ ایک ہفتہ ... صاحب کے پرچارکوں ... دیکھتے ہیں۔ وہاں ویدک دھرم ... کا اوپدیش ہوتا ہے۔ جیسا ... جانتے ہیں کو پتہ ہے۔ یہاں پر لالہ ... ریکے پرچار اور ... سے آریہ سماج ... کا ہے۔ ... ایک مکان بھی آریہ سماج کے لئے مل ... اور اس میں ایک کنواں بھی لگوایا ... یہ مکان شکستہ حالت میں ہے۔ ... کے کارن اب تک کام بند ... لیکن پرانی عمارت ہونے کی ... رہتا ہے کہ کبھی آریہ ... گر جانے سے بالکل ٹوٹ جاوے۔ ... پختہ بنانے کی اوشکتا ... کے لئے کم از کم ایک ہزار روپیہ ... آریہ سماجی اور دانی سجنوں ... پر ارتھنا ہے کہ وہ سماج مندر ... اس آریہ سماج کی پوری پوری

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سوچنائیں

مہا ئیتا کریں۔ دان کا دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام یا لالہ فقیر چند جی سہدیو پردھان آریہ سماج کو ریکے ضلع سیالکوٹ کے نام بھیجنا چاہئے۔

جن ستھانوں پر آریہ سماج کو ریکے کا ڈیپوٹیشن پہنچے۔ ان کی یتھا شکتی سہائتا ہوتی رہے۔

چھوپتی سا ہتیہ بھاگ

سورگیہ شری پنڈت چموپتی جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدیش انوسار چودہ برس کوشش بھی کیا تھا۔ اس کی پہلی جلد اب شائع ہو چکی ہے۔ پہلی جلد ۱۹۲۹ء میں سبھا نے چھپوائی تھی۔ اس کے پشچات یہ کاریہ کافی عرصہ تک رکا رہا۔ اب ایک درشنی سے پوجیہ شری سوامی ویدانند جی تیرتھ کے اتھنت پریشرم سے یہ گرنتھ چھپ رہا ہے۔ اس میں وید کے شبدوں کے ارتھ نیرکتی دیا نند جی کرت جا شنیہ سے دئے گئے ہیں۔

اور ساتھ ہی براہمن گرنتھوں گھنٹو نروکت میں دئے گئے ارتھوں کو بھی دے دیا گیا ہے۔ بھارت ورش کے وِدوانوں نے اس کوشش کی زبردست تعریف کی ہے۔ اس لئے پرچار کے خیال سے اس ضخیم کتاب کی قیمت لاگت سے بھی کم رکھی گئی ہے۔ پیشگی قیمت ادا کرنے والوں کی نام لکھوا لیں تاکہ تینوں جلدیں اکٹھی لاگت پر ہی مل سکیں گی۔

سنستھائیں دھیان دیں

یہ شکایت پائی گئی ہے کہ آریہ سماج کی سنستھاؤں میں کام کرنے والے کرمچاری اور پڑھنے والے ودیارتھی سنستھا کے آریہ سماج کے ساپتاہک ستسنگ میں بھاگ نہیں لیتے۔ یہ اوستھا ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے ساری آریہ سنستھاؤں کے پربندھ کرتاؤں کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ نرنت ہی ایسا پربندھ کر دیں جس سے سنستھاؤں کے سمست کرمچاری اور ودیارتھی آریہ سماج کے ساپتاہک ستسنگوں میں اوشیہ ہی سمّلت ہوا کریں۔ آریہ سنستھائیں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ہی کھولی گئی ہیں۔ اس لئے ان سنستھاؤں میں کام کرنے والوں کا کرتویہ ہے کہ وہ آریہ سماج کے ساپتاہک ستسنگوں میں سمّلت ہوا کریں۔

آریہ سماج جگادھری کا چناؤ

جگادھری میں آریہ سماج کے پرچار کے سبب سماروہ نکلنے والے مدرسوں سے آریہ سماج کا کام باقاعدہ نہیں چل رہا تھا۔ سبھا نے کہا کہ آریہ سماج جگادھری کا باقاعدہ چناؤ کرا دیا جاوے۔ اس لئے پرنسپل رام لال جی آریہ ہائی سکول رعایا نہ کو آریہ سماج کا باقاعدہ چناؤ کرانے کے لئے سبھا کی اور سے بھیجا گیا۔ وہ ۱۸ اکتوبر کو وہاں پدھارے۔ اور انہوں نے باقاعدہ آریہ سبھا سد لسٹ تیار کی۔ ان آریہ سبھاسدوں نے نیم انوسار ۱۸ کو اجلاس کیا اور ساڑھے پانچ بجے آریہ سماج مندر میں ان کی صدارت میں ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا کے سبھاسدوں کا چناؤ کیا گیا۔

پردھان: لالہ دنیا رام جی ایم اے

طاقت کی دوا

جوانی میں غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں سے ہمارے ملک کی دس میں سے نو طاقتیں برباد ہو چکی ہیں۔ زندگی سے بیزار اور لطف جوانی سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور کسی ایسی اکسیر کی تلاش میں ہیں جو انہیں سے کایا پلٹ کر تندرست اور جوان بنا دے۔ تو کھانے کے لئے زعفرانی گولیاں اور مالش کے لئے طلاء "تیر بہدف" مفت منگا کر استعمال کریں۔ ان کی قیمت بعد میں تندرست ہونے پر بھیجا دیں۔ جوابی لفافہ ارسال فرمائیں۔

قبض توڑ چورن

دنیا نہ مانے مگر آپ یقین کیجئے کہ جتنی تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ قبض کا نام سنکر ہی طبیعت میں بیزاری ہوتی ہے۔ کام کاج میں دل نہ لگنا، سر درد، بھوک کی کمی تو معمولی بات ہے۔ یہ تو بواسیر جیسی ناسور بیماری کا پیش خیمہ ہے۔ ہمارا قبض توڑ چورن دائمی اور عارضی قبض کو ہمیشہ کیلئے دور کر دیتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے بچے کے لئے بھی مفید ہے۔ ساٹھ خوراک کی قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

ہزاروں مریضوں کی آزمودہ دوائی

گندھک رسائن

گندھک رسائن کے استعمال سے آتشک، سوزاک، خارش، چنبل سے بگڑا ہوا خون شدھ ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کے استعمال سے کسی اور دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی۔

قیمت فی شیشی چوبیس گولیاں ایک روپیہ ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ کی شیشی کیلئے ۸ آنہ کے ٹکٹ ارسال فرمادیں۔ بے نظیر دوا ہے۔ ایکدفعہ ضرور آزمائیے۔

مغربی سائنس کی نئی ایجاد

اسا کاون

تحفہ پیرس

امساک کیلئے بے نظیر فرانسیسی گولیاں

ضرورت سے صرف ایک گھنٹہ پیشتر ایک گولی کا استعمال کریں۔ اور اس کا معجزہ دیکھیں۔ یہ گولیاں دقت پر بستر مساری سے بچاتی ہیں۔

قیمت بارہ گولیاں ۸ آنہ، ۲۴ گولیاں ۱۲ آنہ۔ نمونہ کی گولی ۳ آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جاویگی۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ: مینیجر ود گل سٹور (پی-ایل) گوالمنڈی - لاہور

الشیوراانجن (رجسٹرڈ) کے کمالات

الشیوراانجن (رجسٹرڈ) آنکھوں کی جملہ امراض کی شرطیہ اور دوام بان دوائی ہے۔ رتوندا، ککرے، جالا، پھولا، ناخونہ، دھندھ، پانی آنا، بینائی کی کمزوری وغیرہ سب امراض کو بالا ہرلیش شرطیہ ٹھیک کرتا ہے۔ اور عینک اتروا دیتا ہے۔ ہزاروں مریض ... ہیں۔

مشہور آریہ سماجی ودوان شریمان پنڈت بھگوددت جی ریسرچ سکالر اور پروفیسر دیال سنگھ کالج لاہور "الشیوراانجن" کا استعمال ... اس کے کمالات کے قائل ہو چکے ہیں۔ جنہیں یقین نہ ہو وہ انہیں خط لکھ کر ... علاوہ ازیں:

مہاراجہ صاحب پونچھ و چیف میڈیکل آفیسر

الشیوراانجن کی خوبیوں کے متعلق اعلیٰ سرٹیفکیٹ اور سونے کے تمغے دئے ... کے علاوہ ہزاروں شفا یافتہ مریض الشیوراانجن کی مندرجہ بالا خوبیوں کی ... کے گواہ ہیں۔

قیمت اڑھائی روپے (۲؍ ۸) فی شیشی محصول ڈاک ۷؍

... استعمال کیجئے۔ اور اپنے حافظہ دار قفیت میں آنکھوں کے کسی مرض میں مبتلا ... کو "الشیوراانجن" اس کی خوبیوں اور ملنے کے پتہ سے مطلع کر دیجئے۔

مہتمم "الشیوراانجن" خار مبیبی (رجسٹرڈ) کرشنا گلی نمبر ۱ - لاہور

... ناشر گھوشی ایپ پردھان مہاشہ کرشن لال جی منتری۔ مہاشہ گیندا رام جی ایپ منتری۔ چودھری ... رام جی خزانچی۔ ڈاکٹر پورن چند جی ... کا دھکش۔ ادکیم سسی منتری سبھا۔

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج ننکانہ صاحب

۲۳ سے ۲۵ - اپریل تک آریہ سماج مندر میں مہاشہ ہربنس لال جوش کے بھجن اور پنڈت منسا رام کے ہوسٹی پوجا - سرحک شرادھ - اوتار واد پر لیکچر ہوتے رہے - سناتنیوں کے اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا - پرچار اچھا رہا۔ (منتری)

ویدپرچارنی سبھا ڈیرہ غازیخاں

۱۰ ماگھ میں ۱۷ جگہوں پر پرچار ہوا - ۲۳۵ میل سائیکل پر سفر ہوا - تیس لیکچر ہوئے - سات سنسکار گراموں میں کرائے گئے - ایک ہندو عورت کو مسلمان کے ساتھ بھاگنے سے بچایا گیا - دو ہندو عورتوں کو پتت ہونے سے بچا لیا گیا۔
(گنیش دت منتری)

آریہ سماج جام پور

پرانہ کال کی کتھا ویدک دھرم سے پرارتھنا کے بعد سنسکار آدی کے گرہستھ پرکرن سے مہاشہ ادرے بھانو کر رہے ہیں - کمار سبھا کے سا پتاہک ست سنگ میں "اچھا لڑکا کون ہے" پر شاستر ارتھ واد ہوا۔
۱۱ - ۵ - ۴۰ سے پرانہ کال کی کتھا پنڈت بھیم سین جی ویدالنکار نے شروع کر دی ہے - آریہ سماج نے ایک پرستاؤ کے ذریعہ بیدر کے فسادات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ (منتری)

ویدپرچارنی سبھا ڈیرہ غازیخاں

۱۰ پھاگن میں ۱۶ جگہوں میں پرچار ہوا - ۴۶۵ میل سفر کیا گیا - ۱۸۷ میل موٹر پر - ۲۰۰ میل سائیکل پر اور ۲۷ میل پیدل - ۴۰ لیکچر ہوئے - ۳۱ پرشنوں میں - منتر کے طور پر ۹ - چھ سنسکار کرائے گئے - بارہ میں ہلدی کرایا گیا - حاضری اچھی ہوتی رہی۔
(گنیش دت منتری)

آریہ سماج جھنگ شہر

نے ایک پرستاؤ کے ذریعہ ۳ - ۵ - ۴۰ کو لالہ مستان چند کپور گورنمنٹ پنشنر کی مرتیو پر شوک اور اُن کے سمبندھیوں سے ہمدردی کا اظہار کیا۔
(بھارت بھوشن اُپ منتری)

آریہ سماج کھڈیال

نے لالہ لکھ چند کی سپتری - بھاگیم نگبران داس سماج کے پردھان کی بھتیجی بہن ددیاوتی کی مرتیو پر شوک کا پرکاش کیا - اور ان کے سمبندھیوں سے سہانوبھوتی پرکٹ

کی ہے - دکھت شنکاؤں کے لئے ڈاک خرچ کے لئے تین آنے کے ٹکٹ بھیجدیں - ایڈیٹر۔
(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ ویدول بھلوال

مہاشہ ٹیک چند جی کے سپتری کی مرتیو پر شوک و سہانوبھوتی کا پرستاؤ پاس کیا گیا۔
(منی لال منتری)

آریہ سماج نولسہ

کے سالانہ چناؤ میں لالہ ایشرداس جی پردھان - لالہ کرشن کمار اور سیٹھ رام چند اُپ پردھان - کوی راج نند لوک ناتھ منتری - لالہ ویر بھان اُپ منتری - مہاشہ ٹھاکر رام خزانچی - مہاشہ کندن لال لائبریرین چنے گئے۔
(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ

کا ۲۷واں سالانہ جلسہ سپھلتا پوروک منایا گیا - اُس پر سوامی سوتنترا نند جی - سوامی ودیا نند جی - سوامی سدانند جی - پنڈتہ دروپدی دیوی جی - شریمتی سیتا دیوی جی - پنڈت نرنجن رام جی - پنڈت ہردیالو جی - پنڈت ہریش چندر جی - اور مہاشہ جے دیو جی ونیا دی اُپدیشک اور بھجنیک پدھارے - لالہ منگل سین نے میجک لینٹرن سے صوبہ سرحد کے مصیبت زدہ ہندوؤں کے حالات

دکھلائے - ۹۲۰ ۱ روپیہ چندہ جمع ہوا۔
(رام دتہ مل منتری)

گورو کل شلپ ودیالیہ بھٹنڈہ

میں ۳۵ برہمچاری ہیں - یونیورسٹی کا مڈل چھ سال میں کرایا جاتا ہے - پربھاکر - وشارد - شاستری - رتن - بھوشن - پربھاکر کلاس میں ایک کلاس کے کم از کم ۵ ودیارتھی ہونے پر کھولی جاوے گی - دستکاری بھی سکھایا جاتا ہے - سادگی اور سدا چار پر خاص زور دیا جاتا ہے - ماہواری خرچ صرف ۵ روپے ہے۔ (مکھیہ ادھشٹاتا)

دیانند متھرا داس کالج موگہ

کا پنجاب یونیورسٹی سے بی - اے تک الحاق منظور کر لیا ہے - مضمون منظوری یہ ہیں:- انگریزی - ریاضی - تاریخ - اکنامکس - فلاسفی - سنسکرت - فارسی - ہندی - اردو - پنجابی - پالیٹکس کی منظوری کے لئے درخواست کی گئی ہے - تھرڈ ایر کا داخلہ جون سے شروع ہوگا۔
(راجندر کرشن کمار ایم - اے پرنسپل)

دیانند سالویشن مشن کی سرگرمیاں

(۱) ضلع دردھاریا ریاست کشن گڑھ میں ۲۸ - اپریل کو ۱۳۲ ... شدھ کیا گیا۔
۲۹ - ۴ - ۴۰ کو امرپورہ (...) ۲۵۹ عیسائی بھیلوں کی شدھی کی گئی ... اپریل سے ۳۱ - مئی تک ۲۷ ... کو شدھ کیا جا چکا ہے۔
(۲) پنڈت موہن لال بالی ... کچھ سال ہوئے مسلمان ہو گئے ... سمجھان کی بیوی اور دو بچوں کے ... ہندو دھرم میں واپس لایا گیا ... دکیل کے ایجنٹ کے طور پر کام ... ہیں - اگر کسی وکیل کو اُن کی سیوا کی ... ہو - تو مشن کو لکھیں۔
(۳) موضع سملہ ریاست ... میں پنڈت مدن لال اور کنور ... کی کوششوں سے تمام عیسائی ... ہندو دھرم میں آ گئے ہیں۔
(دیوی چند پردھان)

آریہ سماج نیرو بی (برٹش ایسٹ افریقہ)

(۱) آریہ سماج نیرو بی کے منتری ... رام جی اور اُپ منتری مہاشہ ... بھارت ورش میں رخصت پر جانے کے کارن ان دونو مہانوبھاؤں کی جگہ ... لال چند جی کو منتری اور پنڈت ... ویدالنکار کو اُپ منتری نیت کیا گیا۔
(۲) آریہ سماج کے پردھان ... جی جو کہ اس سماج کے کئی سالوں ... انتہائی منتری رہ چکے ہیں اور اب ... پد کو سشوبھت کر رہے ہیں ... ہیں "رشی بودھ اُتسو" ... اور آریہ سماج کا ستھاپنا دوس ... بہت بڑے سمارہ پوروک منائے ...
(منتری)

براہمی بوٹی پریوگ

گرمی کے دنوں میں وشیش لابھ کاری ہیں — سیون کیجئے

براہمی بوٹی ایک روپیہ فی سیر (عہ) براہمی چورن فی ڈبہ بارہ آنے (۱۲/)
براہمی بادکا - بڑا گولی ایک روپیہ (عہ) براہمی شربت فی بوتل چودہ آنے (۱۴/)
براہمی تیل - چھوٹی شیشی آٹھ آنے (۸/) بڑی ایک روپیہ (عہ)

بلسپتی نگھنٹو

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں کا سنسکرت - ہندی انگریزی نام معہ بڑا سوچی پتر تین پیسے کا ٹکٹ بھیج کر منگوائیے - اگر کسی بوٹی - آیور ویدک اوشدھی یا کسی بیکار کے روگ کے سمبندھ میں کچھ پوچھنا ہو - تو پتر کے ساتھ ایک آنہ (۱) کا ٹکٹ بھیجیں۔

خط و کتابت کا پتہ :-

پنڈت امرناتھ وید شاستری بلسپتی اوشدھالیہ - دہرہ دون (یو - پی)

پچونکی اکسیر دوا
حکیم ...

اصلی بمبئی ... بال جیون

لگانے سے نکلے کبھی بیمار نہیں ہوتے دانت ... اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی ... قیمت فی شیشی ۵ درجن ۱۲ علاوہ محصول ... مفت لو - دس معزز نام و پتے بھیجیے پر روپیہ ...
المشتہر منیجر بال جیون کارخانہ ...

CC0. Gurukul Kangri Collection

ٹماٹر کے فوائد

...کے متعلق حال کی تحقیقات نے ہمیں ... ٹماٹر کے عرق میں وہ تینوں ... پائے جاتے ہیں جن کے نام اے، ... ان کے علاوہ چند اور ... ادویں ہیں۔ ان تینوں وٹامنوں کا ... جن میں ... زمین کے نیچے پیدا ہونے والی ... کچی گاجریں ہیں۔ اور پتے ... ترکاریوں میں صرف بند گوبھی اور پھول ... ہے۔ مگر وٹامن اے۔ بی اور سی ... کی مقدار مقابلتاً ٹماٹر میں سب ... زیادہ ہے۔ سنگترہ میں وٹامن سی ... ہوتا ہے۔ لیکن وٹامن اے اس ... ہونے کے برابر ہے۔ اور وٹامن ... برائے نام ہوتا ہے۔ وٹامن ... ہوتا ہے۔ جو مسوڑھوں سے خون ... کیفیت کو روکتا ہے۔ اور وٹامن ... لعاب کو درست حالت میں رکھتا ہے۔ ... اے کا یہی کام نہیں ہے۔ کہ وہ ... جسم کی نشو ونما میں مدد دے۔ ... بلغمی مادہ کو صحیح اور درست

رکھ کر جسم میں بیرونی سمیات کا اثر قبول کرنے کی استعداد پیدا کر دیتا ہے۔ یہ تازہ ترین تحقیقات ہے۔ اور بہت ہی کار آمد ہے۔

عرق مہیا کرنے کے لحاظ سے ٹماٹر کو دوسری ایسی ترکاریوں پر جیسے گاجر اور گوبھی ہیں ظاہر ہے۔ کہ بہت ہی فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ ٹماٹر کا عرق کسی قدر ترش ہونے کی وجہ سے ذائقہ میں اچھا ہوتا ہے۔ اور اب تو یہ بھی ممکن ہو گیا ہے۔ کہ کچے ٹماٹروں کا عرق بوتلوں میں بھرا بھرایا مل جائے۔ اس طرح ہمیں اب ایک ایسی ترکاری مل گئی ہے۔ جس میں کثرت کے ساتھ اے۔ بی اور سی تینوں وٹامن موجود ہوتے ہیں۔ جن کی موجودگی ہر انسان کی غذا میں بالخصوص شیر خوار بچوں اور نوجوانوں کی غذا میں حد سے زیادہ ضروری ثابت ہو چکی ہے۔ اس لئے شیر خوار بچوں کو بھی یہ خوشگوار جام اس طرح دیا جا سکتا ہے۔ کہ ٹماٹر کے عرق کے چند قطرے ان کے دودھ میں شامل کر دئے جائیں۔ ماؤں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اب وہ ٹماٹر کا عرق ہمیشہ اپنے بچوں کی پرورش گاہ میں موجود رکھیں۔ جیسا ہم کہتے ہیں یا ابلے ہوئے دودھ میں بچے کو دیں۔

آنجہانی مردم شماری اور آدھرمیوں کا گمراہ کن پروپیگنڈہ

بقیہ صفحہ ۱۰

چنانچہ ابھی حال ہی میں ۳۱۔ مارچ کو جاتی پور ضلع ہوشیار پور میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم پنجاب بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر میں بھی وہاں موجود تھا۔ میں نے بابو منگو رام صدر کانفرنس جلسہ کا خطبۂ صدارت بھی سنا۔ اور اس ایڈریس کا بھی بغور مطالعہ کیا۔ جو میاں صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آدھرمی لیڈران و پرچارکوں نے ہندوؤں کے برخلاف جو تقاریر کیں۔ ان کو بھی سنا۔ اسی دن رات کو ان سب تقاریر اور گمراہ کن پرچار کا جواب دینے کے لئے ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں میں نے ایک جوابی تقریر کی۔

مجھے اس کانفرنس میں جہاں اپنے دلت بھائیوں کے جوش و خروش کا نظارہ اور تین چار ہزار آدھرمی بھائیوں کے اجتماع کو دیکھ کر خوشی ہوئی۔ وہاں دلشی و جاتی کے لئے جس ہائی کلاس سپرٹ کا اظہار تقریروں وغیرہ میں کیا گیا۔ اس کو دیکھ کر کچھ دکھ بھی ہوا۔

آنریبل وزیر تعلیم کی خدمت میں جو ایڈریس پیش کیا گیا۔ وہ مطالبات کی ایک طویل فہرست سے پُر تھا۔ اس میں جہاں اور کئی مطالبات کئے گئے۔ وہاں ان میں سے ایک مطالبہ یہ بھی تھا۔ کہ آئندہ مردم شماری میں انہیں ہندوؤں سے بالکل الگ کر دیا جائے۔ اور پونہ پیکٹ کو بھی منسوخ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے دلت بھائیوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ خطبہ صدارت میں بابو منگو رام جی نے دلت بھائیوں کو اس بات کی تلقین کی۔ کہ وہ آئندہ مردم شماری میں اپنے آپ کو آدھرمی یا اچھوت لکھوائیں۔

یہ خطرہ ہے۔ جس سے پنجاب کے ہندوؤں کو خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ اور آریہ سماج کو چیلنج دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس گمراہ کن پروپیگنڈا کا جواب دے اور اس سمبندھ میں اپنے کرتویہ کا پالن کرے۔

ہوشیار
گورو کل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں
لاہور برانچ:- ہسپتال روڈ لاہور
دہلی برانچ:- چاندنی چوک دہلی
دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر ٹریڈ مارک کا نام ضرور دیکھ لیا کریں
فہرست ادویات مفت
فہرست ادویات مفت
گورو کل کانگڑی
برہمی تیل
قیمت دس آنے (۱۰؍) فی شیشی
اس کو سر پر لگانے سے دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری سر درد۔ بالوں کا گرنا۔ آنکھوں میں جلن سب تکالیف میں جادو کا اثر رکھتا ہے
سُرمہ
قیمت چودہ آنے فی شیشی
آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا ہے
گورو کل کانگڑی فارمیسی
گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

... پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر ... سے شائع ہوا

Reviews:- ریویوز समलोचनायें

الپشور بھگتی (ہندی) لیکھک :- شری سوامی سردھانند جی مہاراج - پرکاشک میسرز راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ لاہور - $\frac{20\times30}{16}$ سائز کے ۱۳۵ صفحوں کی مجلد کتاب سپاچوٹ ڈھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے - دام صرف دس آنے (۱۰/) ہے ÷

ویت راگ سنیاسی شری سوامی سردھانند جی مہاراج کے کسی پریچہ کی ضرورت نہیں - آریہ سماج کے بچے بچے کے دل میں ان کیلئے بڑا پریم اور شردھا ہے - ان کی بانی میں کتنا پربھاؤ اور مادھوریہ تھا - یہ سب جانتے ہیں - سچ تو یہ ہے کہ ان کے شکھشا پرد میٹھے (اپدیشوں) کو سننے کی پیاس ہمیشہ بنی رہتی ہے - پرنتو بدھ اوستھا اور فرصت کم ہونے کی وجہ سے سوامی جی بہت کم دورہ کرتے ہیں - اب تو ادھک تر ان کی پستکوں سے ہی لابھ اٹھایا جا سکتا ہے - چنانچہ الپشور بھگتی سوامی جی کی تازہ ترین تصنیف ہے - جس میں آپ نے کرم اپاسنا - گیان سا کھشات کار - الپشور بھگتی میں رکاوٹیں - پرماتم درشن - الپشور سے ساکھشات کار کے سادھن - (نر لوبھتا - پونرتا - سیوا بھاؤ) وید امرت - دکھ و سکھ آدی انیک اپیوگی اور مہتو پورن وشیوں پر پرکاش ڈالا ہے - اس پستک میں پاٹھک کو ان پرشنوں کا اتر ملے گا - جو ہمارے جیون کے ادھیاتم بھاگ سے تعلق رکھتے ہیں - اور جنہیں جاننے کی ہر ایک وچار شیل ویکتی کو اکانکشا رہتی ہے - پستک ہر ایک استری پرش کے پڑھنے اور منن کرنے یوگیہ ہے ÷

سکھ سنچارک کمپنی متھرا (سکھ سنچارک کمپنی متھرا) کا تعارف کرانا سورج کو چراغ دکھانا ہے - جس طرح پنجاب میں لاہور کے پنڈت ٹھاکر دت شرما نے امرت دھارا ایجاد کر کے لازوال شہرت اور لاکھوں روپے کمائے ہیں - اسی طرح یوپی میں متھرا کے پنڈت کھشیتر پال جی شرما نے اپنی لیاقت - محنت - اور ایمانداری سے خوب لیش اور دھن کمایا ہے - ان کی ایجادیں سکھ سنچارک دراکشا سو اور سدھا سندھو ہندوستان ہی نہیں دنیا بھر میں پیٹنٹ دوائیوں کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں - ہم ناظرین سے سکھ م

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک دلیش اگروال گوئیل گوتر پرسدھ آریہ گھرانے کی سوشیل اور چتر اٹھارہ سالہ کنیا کیلئے جس نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے - ایک برسر روزگار ور کی ضرورت ہے - آج کل کی شادیوں کے اخراجات کی بربادی کو مد نظر رکھ کر کنیا کے پتا بالکل سادہ طریقہ سے ذات پات کے بندھن توڑ کر شادی کرنا چاہتے ہیں - کلین کل اور سوشیل راجپاہرش کی آمدنی دو سو روپیہ ماہوار سے کم نہ ہو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں :-

گنگو تری دہلی

ور کی ضرورت

ایک ارتڑ بنسی آریہ کنیا کیلئے جس کی آیو تقریباً اٹھارہ سال ہے - انٹرینس تک تعلیمیافتہ گھر کے کام کاج سینا پرونا اور کشیدہ کاری سے بخوبی واقف ہونے کے علاوہ باجہ بجانا اور گانا بھی جانتی ہے - اور جس کے رشتہ دار گورنمنٹ کے بڑے بڑے عہدوں پر ملازم ہیں - ایک آریہ ور کی ضرورت ہے - جو برسر روزگار ہو اور جس کی آیو ۲۵ سال سے کم نہ ہو - شادی ذات پات توڑ کر بھی کی جا سکتی ہے ÷

"کماری" معرفت "پرکاش" لاہور

انفلوئنیزا کے لئے یہ نہایت آسان اور قابل اعتبار علاج ہے - اس میں ایک بھی جزو ایسا نہیں - جو زہریلا یا نقصان دہ ہو - اس کے استعمال سے فوری آرام آنے کے ساتھ ہی یہ بخاروں کے حقیقی اسباب کو دور کر کے مستقل طور پر صحت بخشتی ہے ÷

امرت دھارا تمام بیماریوں کے جراثیم کو ہلاک کرنے کی زبردست طاقت رکھتی ہے - اور ان جراثیم کے حملے سے جسم کو محفوظ رکھتی ہے - تکلیف کو دور کرتی - اور درجہ حرارت کو کم کرتی ہے - اور درد اور بے چینی سے نجات دیتی ہے ÷ قیمت فی شیشی دو روپے ۸ ر (۸/۲) نصف ایک روپیہ چار آنے - نمونہ آٹھ آنے (۸/)

آج ہی کسی اچھی سی دوکان سے شیشی خرید کریں

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

نوٹ :- میسرز بھیا اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں - ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے ÷

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کیلئے اپیوگی پستکیں

برہتر بھارت (لیکھک :- پنڈت چندر گپت ودیا النکار شو دیہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے - جس میں بتایا گیا ہے - کہ کس طرح چین جاپان - جاوا - کمبوڈیا - ترکستان - افریقہ - امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا - بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے - قیمت مجلد پونے پانچ روپے (۱۲/۴) بنا جلد چار روپے (للعہ/)

آتم میمانسا (لیکھک :- پروفیسر نند لال کھنہ) شردھانند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پشپ ہے - جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت وستار پوروک منوہر اور یکتی یکت پرکاش ڈالا گیا ہے - اپنی قسم کی نرالی پستک ہے ÷

ویدک ونے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گورو کل کانگڑی) تین حصوں میں ہے - جس میں چار چار ماس کے لئے ہر ایک دن کے لئے ایک ایک پراتھنا دیا کھیا سہت دی گئی ہے - اور ہر ماس کے لئے دیا یام ودھی بھی - اس کا گجراتی میں بھی انوواد چھپ چکا ہے - کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں - قیمت فی حصہ ایک روپیہ ÷

دوسری کتابیں (۱) سندھیا رہسیہ ایک روپیہ (۲) سندھیا سمن ایک روپیہ (۳) وید گیتانجلی دو روپیہ (۴) بھارت ورش کا اتہاس ۵ روپیہ ۱۲/ (۵) جل چکتسا دگیان ۱۲/ (۶) سوم سرو ودھ ۱۲/ (۷) برہمچریہ سندیش ۱۲/ (۸) استریوں کی سکھشا ۱۲/ (۹) شکھشا منو وگیان ۱۲/ (۱۰) گورو کل کا اتہاس ۴/ (۱۱) ستوپ نرمان کلا ۱۲/ (۱۲) گورو کل کی ڈائری ۳/ (۱۳) کلیان مارگ کا پتھک ۱۲/ (۱۴) نروکت بھاشیہ ساڑھے سات روپے - (۱۵) رشی دیانند کا پتر و یوہار ۱۲/ (۱۶) گیان بودھیکا دو حصے دو روپے ÷

رعایت :- جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگوائیں گی - انہیں ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائے گا ÷

مینیجر :- پستک بھنڈار گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو - پی)

CCO, Gurukul Kangri Collection

Regd. No. L. 435.
Founder: Mah. Krishna. B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ پچیس (۲۵) سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — ۲ ؎
برما — ۵ ؎
غیر ممالک — دس شلنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۱۴ جیٹھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲۶ مئی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۰

جینے کی تمنا ہے تو مرنا سیکھو!

(از پنڈت رام ناتھ جی رشک نکودری)

قوم کا کام بھی کچھ دوستو کرنا سیکھو — تختۂ جور پہ مٹ مٹ کے ابھرنا سیکھو
قوم کے دیدہ و دل میں جو اترنا چاہو — قوم کا داغِ جگر بن کے ابھرنا سیکھو
ہو کے قربان شمع پر یہ پتنگے نے کہا — کہنے والوں سے یہ کہہ دیجئے کرنا سیکھو
کاش ان تیرنے والوں سے کہہ دے کوئی — ڈوب کر بحرِ محبت میں ابھرنا سیکھو
بہ گراں خوابیٔ بدکاری و عصیاں تاچند — اب سنورنے کی ضرورت ہے سنورنا سیکھو

اہلِ عبرت سے یہی رشک سنا ہے ہم نے
جینے کی تمنا ہے تو مرنا سیکھو

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپ نشد گان

کین اُپ نشد

گیا انند آکاش میں اُما نام کہائے
سندر ناری سے ملا - اس سے پوچھا جائے

(۴۴)

اُما بولی اندر سے - وہ ہے برہم جہان
شکتی اور وجے کو - اس کی مہما جان

(۴۵)

اُما کے جا کتھن سے - اندرا اس کو پائے
شکتی سے بھگوان میں شردھا بڑھتی جائے

(۴۶)

اگنی وایو اندر یہ - اُدھ بچے دیو جہان
سب سے پہلے ہے یہی - جان بسے بھگوان

(۴۷)

سب دیوں سے دیوتا - اندر اُچیہ جہان
جتنا وہی مہیب ہے - اس کو پہلے جان

(۴۸)

آنکھ کان دمود رتی - روپ دیو جہان
ہر کی لیلا اسی سے - جانے جیو سُجان

(شری ہنستی رچیت اُپ نشد گان حصہ دوم سے)

سام وید — رگ وید — اوم — یجر وید — اتھرو وید

وید امرت

اتھرو گان

ओ३म अभयं मित्राद भयं ज्ञाताद भयं -
पुरोयः अभयं नक्तमभयं दिवानः सर्वा
आशा मम मित्रं भवन्तु ॥१९-१५-६॥

شبدارتھ: - (متراتِ ابھیم) متر سے ابھے ہو (اُمتراتِ ابھیم) شترو سے ابھے۔ (گیاتِ ابھیم) وِدلش روپ سے گیات شترو سے ابھے (پرہ یہ) گیہات سے ابھے - جو اگیات شترو اس سے بھی ابھے ہو (نکتم) رشنری میں (ابھیم) ابھے ہو - (دِوا نہ ابھیم) دن میں ہم کو بھے راہتیہ ہو - (سروا آشاہ) سب دشا (مم متّرم بھونتو) میری ہتکاری ہو ویں ۰۰

بھاوارتھ

بھے ہرتا پرماتمن! ہ (۱) رہتر ہتیشی ہوئے
شترو گیات اگیات سے - ڈر ہم کو نہ کوئے
رہے نہ بھے دن رات میں - (۲) ہوئے دشا ہتکار
تو کرپا سے مل سکے - سکھوں کا بھنڈار

شری ہنستی رچیت ———— اتھرو وید گان سے

چُنے ہوئے پھول

(۱)

تب بتا دوں آپکو - اچھوں کی اک پہچان
وہ ہیں خود اچھے جو اوروں کو ہیں کہتے ...

(۲)

لازم نہیں اپنے منہ سے تعریف ...
خالص جو ہے مشک آپ بو دیتا ...

(۳)

جو بڑا کامل وہ کرتا ہے خموشی اختیار
ماہِ نو جب بدر ہوگا بے زبان ...

(۴)

مجھ کو تم چاہتے ہو کتنا ...
اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر دیکھو

(۵)

ایک ہو جائیں تو خود ہی ایک اپنا ...
خیال یہ چھوڑا ہے جب سے بخت ...

(۶)

دُکھ کلیش کے سہہ کو کاٹ لیت ہیں
گیانی کاٹے ہنس کر - اگیانی کاٹے ...

(۷)

انسان یہ بھلا ہے جو صحبت بھلی ...
لیکن یہی بُرا ہے جو صحبت بُری ...

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) منقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگتا ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے۔ (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو کم قیمت پر دیتا ہے (۵) رشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر جلد رکھے لئے دیتا ہے۔ (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپیہ کا ہے جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں۔ (۷) منڈل پستکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے (۸) بے روزگار پرشارتھی آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے (۱۰) چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۰

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں ویدوں معہ ہندی انوواد سنہری چودہ جلدوں میں قیمت صرف ۴۲ روپے کرا یہ رہا ہے - آج ہی سیٹ منگا لیں۔ سام وید مکمل ایک حصہ میں چار روپے۔ یجر وید مکمل ۸ روپے۔ اتھرو وید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے ۰

ضرورت ہے پرتیک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُتساہی پُرشوں و استریوں کی ۰

تفاصیل کے لئے لکھئے

منتری پردشانی شری ہرمینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۷ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۲) سنسکار ودھی ۳ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ر (۳) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۱ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) دیوہار بھانو ۱ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ر (۵) پنچ یگیہ مہا ودھی تین پیسے - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۲ پیسے - (۶) گوکرونا ندھی ۱ر - سو سے ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے - سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے - سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ ۰

دیگر پستکیں

رشی کی جیون ۱۲ر - آریہ پرکاش ۱۲ر - وید ستی ۱ر - پرتارف - اُپ نشد پرکاش ۱۲ر - ویدک تتو گیان ۳ر - کرتویہ درپن ۱ر - آریہ جیون ۶ر - یگ مارگ ۳ر - جیون پتھ ۵ر - وید میں استریاں ۸ر - بھارتیہ سماج شاستر ایک روپیہ - وید اُپدیش ۸ر - آریہ منتویہ درپن ۶ر - آریہ کمار گیتا ۶ر - آریہ کمار سمرتی ۴ر - خطوہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ - یادو آنے فی جلد ۰

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے ... ایک بنگالی سجن دیو بندر پال نے اپنی تمام ... اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے - اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے ... پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا ... سا حصہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا - اس کی ... آٹھ روپے - رعایتی چھ روپے - اس کی ایک ... ہر ایک آریہ گھر اور لائبریری میں ... ہونی چاہیئے - آج ہی منگوائیں ۰

پراچین ویدک گرنتھ

چرک سنگھتا معہ ہندی انوواد ... میں قیمت ۵ ا روپے -
چرک مول ایک جلد میں چار روپے

(للعہ)

سشرت فی جلد چار روپے - ...

ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں - اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں ۰

پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
سمت ۱۹۹۷ - ۱۴ جیٹھ
۲۶ - مئی ۱۹۴۰ء
دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

آریہ سماج کی ضرورت

سنسار کی دوسری جاتیاں بوڑھوں کو اتنا ناکارہ نہیں سمجھتیں - جتنا کہ ہم سمجھتے ہیں - ذمہ داری کے بہت سے کام بوڑھوں کے ہی سپرد ہوتے ہیں - انگلستان کے وزیر اعظم ان دنوں مسٹر چرچل ہیں - وہ جوان سمجھے جاتے ہیں - لیکن ان کی عمر ۶۶ برس ہے - ان کے پیشرو مسٹر چیمبرلین ستر برس کے ہیں - فرانس کی اتحادی فوجوں کے کمان افسر جنرل ویگاں کی عمر ۷۳ سے اوپر کی ہے - اسی طرح جنرل گیملن بھی جن کی جگہ انہوں نے لی ہے بوڑھے تھے - مطلب یہ کہ سنسار کی جاتیاں بوڑھوں سے کام لیتی ہیں - بوڑھوں میں جوش کی کمی تو ہو سکتی ہے - لیکن وہ کمی تجربہ اور ان کی رائے کی پختگی پورا کر دیتی ہے - درحقیقت کوئی قوم یہ نہیں کر سکتی - کہ اس کا کوئی انگ بیکار رہے اور اس سے کام نہ لیا جائے - مجھے تعجب ہوتا ہے - جب یہ میرے کان میں آتی ہے - کہ :- نوجوانوں نے آریہ سماج پر قبضہ کر لیا ہے - جب تک وہ نہ ہٹیں گے - سماج ترقی نہ کر سکے گا " بوڑھوں کا اپنا کام ہے - جوانوں کا اپنا - کوئی سوسائٹی بیں جوان نہیں - وہ رہے گی - اور رہے گی بھی - جسم میں ہر وقت بنا رہنا چاہیئے - تبھی وہ سوسائٹی ... ہے - نوجوان جوش اور ... ہیں - ان کے ... تیزی سے قدم نہیں اٹھا سکتا ہے - کہ وہ تیزی کسی ... کو الٹی حالت سے بچانے کا باعث ... اور پختہ رائے بوڑھوں

کی ضرورت ہے - ہاں یہ درست ہے - کہ نوجوانوں کے لئے بھی کام ہونے چاہئیں - ایسے کام جن میں زیادہ مستعدی کی ضرورت ہو - ان کے سپرد ہونے چاہئیں - مثال کے طور پر پردھان عام طور پر زیادہ عمر کا اور منتری کم عمر کا ہونا چاہیئے - پردھان کا کام ہے - کہ اگر کوئی غلطی ہونے لگے - تو اسے روک دے - اور منتری کا کام ہے گاڑی کو تیز چلانا - گویا جہاں پردھان کو بریک کا کام کرنا چاہیئے - وہاں منتری کو انجن کا - اور منتری کا کام ہے گاڑی کو تیز چلانا - اس لئے سماج میں دونوں کیلئے جگہ ہونی چاہیئے - اور جس میں دونوں کے لئے جگہ نہیں - سمجھو وہ سماج ادھورا ہے +

لیکن اگر یہ مطالبہ ہو - کہ نوجوانوں کو آریہ سماج میں کام کرنے کا موقعہ نہیں ملتا - تو یہ مطالبہ پورا ہونا چاہیئے - ہمیں اس بات کا خیر مقدم کرنا چاہیئے - کہ کوئی کام کرنے کو میدان میں آتا ہے - مجھے آریہ سماج میں کام کرنے والوں کا اتنا ابھاؤ نظر آتا ہے - کہ جب میں یہ سنتا ہوں - کہ نوجوانوں کو کام نہیں کرنے دیا جاتا - تو مجھے حیرت ہوتی ہے - ایک تو اس لئے کہ کوئی شخص کام کرنا چاہے - تو اسے کام کرنے سے روک کون سکتا ہے - سماج کی سیوا عہدوں کے بغیر بھی ہو سکتی ہے - دوسرے اس لئے کہ مجھے معلوم ہے - کہ آریہ سماجوں کو منتری اور پردھان نہیں ملتے - مجھے انکار نہیں - کہ کئی سماجوں میں ایسے پردھان اور منتری ہوں گے - جو اپنے استعفان سے اٹھنے کا نام نہیں لیتے - لیکن عام طور پر یہ حالت ہے - کہ منت سماجت کر کے لوگوں کو عہدہ قبول کرنے پر تیار کیا جاتا ہے - میرے خیال میں

آریہ سماج کی ضرورت کچھ اور ہے - اور اگر اس میں کچھ شتھلتا نظر آ رہی ہے - تو اسی ضرورت کے پورا نہ ہونے کی وجہ ہے - منش میں پوجا کا بھاو سوبھاوک ہے - سادھارن پرش کسی نہ کسی دیو کی پوجا کرنا چاہتے ہیں - اس بھاو کو غلط صورت دے کر ایشور کی مورتی بنا کر اس کی پوجا شروع کر دی گئی - وہ پوجا سنسار کے آرمبھ سے چلی آ رہی ہے - اور سنسار کے انت تک رہے گی - یہ

ہر ایک دیش اور جاتی میں پائی جاتی ہے - وہ یہ کون ہے ؟ وہ جو اپنے ادیش کے لئے تیاگ کرنے کو تیار ہو - اس کیلئے خطرہ مول لینے کو تیار ہو - اپنا تن اور من اس پر نچھاور کر دے - اس کا ہی جپ کرے - آٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے اس کا ہی چنتن کرے - سارانش یہ کہ سماج کے ساتھ اپنے پریم کے کارن عام لوگوں سے مختلف ہو - ایسے شخص کی لوگ پوجا کریں - تو تعجب کی کیا بات

سبھا کا اجلاس

جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ ادھیویشن ۲۵ - ۲۶ - مئی کو لاہور میں ہو گا - اس سے پہلے نویدن کر چکا ہوں - اور آج دوہراتا ہوں - کہ تمام پرتی ندھیوں کو اس اجلاس میں شامل ہونا چاہیئے - ورش بھر میں انہیں ایک بار ملنے کا موقعہ ملتا ہے - اس سمے وہ نہ صرف یہ دیکھ سکتے ہیں - کہ آریہ سماج کے کام کی پرگتی کیا ہے - ان کے انسٹی ٹیوشن اچھے چل رہے ہیں یا برے - ان کی رفتار کم ہے - تو اسے تیز کیا جائے - بلکہ وہ اگلے ورش کیلئے اُتساہ بھی لیکر جا سکتے ہیں - اس بار تو انہیں سبھا کے اجلاس میں شامل ہونے کے وشیش کارن بھی ہیں - انہیں بتایا جائے گا - کہ حیدرآباد کے ستیاگرہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کیا حصہ ہے ؟ اس کے علاوہ سنسار کی گتی اس وقت دلچسپ ہو رہی ہے - یوروپ میں جو جنگ ہو رہی ہے - کہہ نہیں سکتے اس کا انجام کیا ہو ؟ اور ہمارے دیش پر اس کا کیا اثر پڑے ؟ ایسی اوستھا میں آریوں کے لئے یہ بھی سوچنے کا مقام ہے - کہ انہیں سنگھٹت ہونے کی ضرورت ہے - اور کچھ بھی نہ ہو - کیا یہ کم فائدہ ہے - کہ ہمیں پنجاب بھر کے پرتی ندھیوں سے ملنے کا اوسر پراپت ہوتا ہے +

سبھا کا کام کس ریتی پر چلایا جائے ؟ اس کے متعلق میں اپنی سمتی پرگٹ کر چکا ہوں - میرے خیال میں زمین کھود کر دھڑے بندی کو دفن کر دینا چاہیئے - اور زمین اتنی گہری کھودنی چاہیئے کہ یہ فتنہ پھر سر نہ اُٹھا سکے - جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں - دھڑے بندی کے یہ معنی ہیں - کہ ایک فریق کام کرے - اور دوسرا فریق نکتہ چینی - ایک گاڑی کو دو انجن تو لگے ہوں - لیکن بجائے اس کے - کہ دونوں انجنوں کی شکتی ایک ساتھ لگے - اور اس طرح رفتار تیز ہو - وہ مخالف سمتوں میں کام کرتے ہوئے ایک دوسرے کی شکتی کا ناش کر دیں - داناؤں نے کہا ہے - کہ دھڑے میں دھرم کہاں ؟ بلاشبہ دھڑے میں دھرم کے لئے کوئی جگہ نہیں - دھڑے کی عینک لگا کر لوگ اچھوں کو برا - اور بروں کو اچھا سمجھنے لگتے ہیں - اپنے دھڑے کے لوگوں کے عیب بھی خوبیاں نظر آنے لگتی ہیں - اور دوسروں کی خوبیاں بھی عیب - پھر یہ کہ بھائی بھائی ہوتے ہوئے ایک دوسرے کے شترو بن جاتے ہیں - اور ہانی پہنچانے کا یتن کرتے ہیں - مختلف وقتوں میں آریہ سماج میں جو دھڑے بندی کا ظہور ہوا ہے - اس کا نتیجہ اچھا نہیں رہا - ۱۹۳۴ء میں ہماری سبھا میں تازہ دھڑے بندی ہوئی - اور ہم نے دیکھ لیا - کہ اس عرصہ میں ہماری سبھا نے ترقی کی بجائے تنزل کا رُخ کیا - اور سب سے بڑا نقصان اسے یہ پہنچا - کہ آچاریہ رام دیو نے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالا - اور آریہ سماج ان کی خدمات سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا -
اس لئے ادھیکاریوں کا چناؤ دھڑے بندی کے خیال سے نہیں ہونا چاہیئے - بلکہ جو جس کام کے یوگیہ نظر آئے - وہ اس کے سپرد کیا جائے - اور سب سجن مل کر سبھا کی گاڑی کو چلائیں +

(کرشن)

ہے؟ اور بُرا بھی کیا ہے؟ اور ایسے ہی لوگ ہیں۔ جو کسی دیش اور جاتی کو آگے لے جاتے ہیں۔ چند ایک کارنوں سے ہم ہٹلر کے خلاف ہیں۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ اس نے جرمنی کو پستی کی غار سے نکال کر ترقی کے شکھر پر لا بٹھایا ہے۔ جرمنی کے لوگ اس کی پوجا کریں۔ تو تعجب کیا ہے؟ آریہ سماج کے جیون کے پہلے بھاگ پر جب ہم درشٹی ڈالتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کچھ ایک سجنوں نے اس کے لئے تیاگ کیا۔ اور سماج نے ان کا آدر کیا۔ کوئی وقت تھا جب کہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام سماج کے پران سمجھے جاتے تھے۔ ان کے لئے لوگوں کے دلوں میں جو آدر اور مان تھا۔ وہ دوسروں کے لئے نہ تھا۔ یہ اس لئے کہ لوگ سمجھتے تھے۔ کہ وہ آریہ سماج کی خاطر اپنی جان ہتھیلیوں میں ڈالے ہیں۔ اور لوگوں کا یہ خیال درست بھی نکلا۔ کیونکہ انہوں نے جام شہادت پی کر ثابت کر دیا۔ کہ وہ آریہ سماج کے لئے جیتے تھے۔ اور آریہ سماج کے لئے جان دینے کو تیار تھے۔

ان کے بعد مہاتما منشی رام اور مہاتما ہنس راج کا دور آیا۔ لوگوں کی نظروں میں وہ تیاگ کی مورتی سمجھے جاتے تھے۔ اس لئے لوگ ان کی پوجا کرتے تھے۔ لالہ لاجپت رائے جب تک سماج کی سیوا کرتے رہے سماج انہیں آدر کی درشٹی سے دیکھتا رہا۔ اور جب انہوں نے آریہ سماج سے الگ ہو کر دیش کی سیوا شروع کر دی۔ تو دیش نے ان کی عزت کی۔ پولیٹیکل میدان میں بھی ہم یہی دیکھتے ہیں کہ مختلف وقتوں میں مختلف ہیرو ہوتے رہے۔ اور لوگ ان کی پوجا کرتے رہے۔ مہاتما گاندھی کے پرادربھاو سے پہلے لوکمانیہ تلک کا دور دورہ تھا۔ سارا بھارت ان پر اپنی جان چھڑکتا تھا۔ سر فیروز شاہ مہتہ۔ سر سریندر ناتھ بنرجی اور مسٹر گوپال کرشن گوکھلے جیسے نیتا بھی ہو گئے۔ اور لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت بھی تھی۔ لیکن جو عزت لوکمانیہ تلک کو حاصل ہوئی۔ وہ ان لیڈروں کو نہ ملی۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ لوگوں کے خیال میں لوکمانیہ تلک دیش کی سیوا کے لئے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ خطرہ لینے کو تیار تھے۔ لوکمانیہ گئے تو مہاتما گاندھی آئے۔ سن ۱۹۱۹ء میں ان کا کانگریس میں پرویش ہوا۔ اس وقت سے کر مہاتما جی کانگریس ہی نہیں۔ ہندوستان بھر کے بے تاج بادشاہ سمجھے جاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ دیش کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں جان دینے میں بھی تامل نہیں۔ اور کئی موقعوں پر وہ سر دھڑ کی بازی لگا بھی چکے ہیں۔ اور یہ تو ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جیل ان کے لئے کوئی خوف نہیں رکھتا۔

جب ایثار کا معیار اس قدر بلند ہو۔ تو آریہ سماج کیسے ترقی کرے۔ جب اس کے ہاں تیاگ کا آدرش دوسروں سے کم ہو۔ مہاتما منشی رام نے نہ صرف یہ کہ آریہ سماج کے لئے سروسو دے دیا۔ انہوں نے ویدک دھرم کی مریادا کو پورا کرتے ہوئے سنیاس بھی لیا۔ ان کے بعد بھی آریہ سماج کا معیار قائم رہا۔ تو آچاریہ رام دیو کی بدولت جنہوں نے سب کچھ آریہ سماج کے لئے نچھاور کر رکھا تھا۔ ان کی قابلیت کا منش دنیوی طور پر جتنا بھی چاہتا ترقی کر سکتا تھا۔ لیکن انہوں نے عین جوانی میں آریہ سماج کی سیوا کا برت دھارن کیا۔ اور اسے مرتے دم تک نبھایا۔ اس وقت اگر کمی ہے تو ایک ایسے سجن کی۔ جس کے متعلق آریہ پرش یہ کہہ سکیں۔ کہ یہ آریہ سماج کے لئے جیتا ہے۔ اور ضرورت پڑی۔ تو اس کے لئے مرنے کو بھی تیار ہو گا۔

آریہ پرشوں میں بھی دوسروں کی طرح ویر پوجا کا بھاؤ ہے۔ ان کے اس جذبہ کی سیری .... نہیں ہوتی۔ انہیں آریہ سماج میں کوئی ایسا پرش نظر نہیں آتا۔ جس کی پوجا کر کے وہ اپنا چت پرسن کر سکیں۔ ایسے پرش کے ابھاو کا یہ اثر ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی کی رفتار مدھم پڑ گئی ہے۔ اس وقت آریہ سماج میں کوئی ایسا ویکتی نہیں۔ جس کی آواز پر سارا آریہ سماج اپنا کان لگا دے۔ اور جو کہے اس کی فوراً تعمیل ہو۔ آریہ پرش اپنے اُتسووں پر سماروہ کرنا چاہتے ہیں۔ جلوس نکالنا چاہتے ہیں۔ اور ایڈریس پیش کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری سوسائٹیوں کو دیکھ کر ان کے اندر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کس کا جلوس نکالیں۔ اور کسے ایڈریس پیش کریں۔ اور اگر آریہ سماج میں کوئی ایسا سجن نہ ہو۔ جس کا سماروہ سے سواگت کیا جا سکے۔ جس کے آنے پر مقامی آریہ پرشوں میں ہرش کی لہر دوڑ جائے۔ تو دوسرے لوگ آریہ سماج کی طرف آکرشت کیسے ہوں۔ جس سماج میں بڑے آدمی نہ ہوں۔ وہ سماج ہی کیا؟ سادھارن پرشوں کی حالت میں ہم نے دیکھا ہے۔ کہ وہ عام رَو میں بہنا پسند کرتے ہیں۔ حیدرآباد ستیاگرہ کے دنوں میں جو جلوس نکلتے تھے۔ انہیں دیکھ کر کئی لوگ ستیاگرہ میں شامل ہو گئے۔ اگر ایک شخص کے سواگت کے لئے ہزاروں لوگ جمع ہوں۔ تو بے تعلق لوگوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ یہ شخص واقعی بڑا ہو گا۔ جس کے سواگت کے لئے اتنے لوگ جمع ہوئے ہیں۔ جو لوگ منووگیان سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ سادھارن پرش سماروہ سے کتنے پربھاوت ہوتے ہیں۔ کئی مٹھ آدھیش صرف ایسے سماروہوں کے کارن سرو سادھارن کی نظروں میں اُٹھ جاتے ہیں۔ حیدرآباد ستیاگرہ کے سماروہ نے کتنے لوگوں کو پربھاوت کیا۔ اس ستیاگرہ نے چونکہ آریہ پرشوں کو تیاگ کا اوسر دیا۔ اس لئے لوگوں کی نظروں میں نہ صرف آریہ سماج اُٹھ گیا۔ بلکہ کئی ایک آریہ سماجی بھی۔ حیدرآباد سے واپسی پر ڈکٹیٹروں کا جو شاندار سواگت ہوا۔ وہ اس بات کا پرمان ہے۔ کہ سرو سادھارن کے دلوں میں قربانی کی کتنی عزت ہے۔ مختلف شہروں سے جو بھیجے گئے تھے۔ ستیاگرہ کی سماپتی پر جب اپنے شہروں کو لوٹے۔ تو اپوروہ سماروہ سے ان کا سواگت کیا گیا۔ لیکن یہ تو ایک عارضی چیز تھی۔ لیمپ کا دیا تب روشن رہتا ہے۔ جب اس میں قربانی کا نت نیا تیل پڑتا رہے۔ حیدرآباد ستیاگرہ کے سلسلہ میں آریہ سماج نے جو تھوڑی بہت قربانی کی ہے۔ اس کا پھل اسے مل گیا۔ کچھ ویکتیوں کو بھی اس کا پھل ملا۔ لیکن وہ لیمپ تب قائم رہ سکتا ہے۔ جب آریہ سماج قربانی کے میدان میں نت نیا قدم بڑھاتا رہے۔ اسی طرح ویکتیوں کے ... میں بھی تب بڑھ سکتی ہے۔ جب وہ نت نئے تیاگ کرتے رہیں۔

پس آریہ سماج کی ترقی اس لئے نہیں رکی۔ کہ بڑے جگہ خالی نہیں کرتے بلکہ اس لئے کہ اسے تیاگ کرنے والے سجن نہیں ملتے۔ تیاگ کا آ... ہوتا ہے۔ جب نوجوان نہیں ... تو تیاگ کہاں؟ آریہ سماج کو ضرورت ہے ایسے تیاگی سجنوں کی۔ جو اپنے ... کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں اُٹھ سکیں۔ جن کی لوگ ویر سمجھ کر پوجا کریں لیکن ایسے سجن خود بنتے ہیں۔ بنائے نہیں جاتے۔ قدرت کوئی ایسا مہاپرش پیدا کرے گی۔ تو آریہ سماج دن دگنی رات چوگنی ترقی کرنے لگیگا۔ اس کے سدھانت سنیہ ہیں۔ اس کا پروگرام اعلیٰ ہے۔ ضرورت ہے ایسے سجن کی۔ جو ان سدھانتوں کو اپنے جیون میں گھٹا کر دکھا سکے

[illegible]

آریہ پرادیشک سبھا غلط راستہ ...

"پرکاش" کے گذشتہ دو انکوں میں ... کرشن جی نے اپنے لیکھوں دوارا پرادیشک سبھا کی توجہ اس کے اس ... افسوسناک سرکلر کی طرف دلائی تھی۔ جو ... نے اپنی سماجوں کے نام ساوردیشک ... سے سہیوگ کرنے کے سمبندھ میں ... کیا ہے۔ اور یہ پرارتھنا کی تھی۔ کہ وہ اس ... کو واپس لے لے۔ بجائے اس کے کہ ... سبھا کے منتری مہودے اس سرکلر کو ... لیتے۔ اور اس گھاتک سرکلر کے ... افسوس ظاہر کرتے۔ انہوں نے آریہ ... کے ۱۹ مئی کے انک میں ایک ... اپمان جنک اور اسبھیتا پورن ... نوٹ لکھ کر آریہ جگت کو یہ ... دیا ہے۔ کہ پرادیشک سبھا ... آدیوں میں پرسپر سہیوگ اور ... درڑھ کرنے کے لئے ہمارے ... نمنترن کو استویکار کر دیا ہے۔ اور ... سہیوگ اور سنگٹھن کی ضرورت ... میں اپنی سماجوں کو دوسری سبھاؤں ... سمبندھ آریہ بھائیوں سے ...

CC0, Gurukul Kangri Collection

ایڈیٹوریل نوٹ

علاج سے احتیاط بہتر

آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کی انترنگ سبھا نے ایک پرستاؤ کے ذریعہ تمام ڈی اے۔وی سکولوں۔ کالجوں اور پاٹھ شالاؤں کے ادھیاپکوں تتھا آریہ سماج کی دوسری سنستھاؤں کے کاریہ کرتاؤں کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ آریہ سماج کے سبھاسد بنیں۔ جس بھاؤنا سے یہ بیت ہو کر یہ نشچہ کیا گیا ہے وہ سراہنیہ ہے۔ پر تو کیا اس سے یہ بہتر نہ ہوگا۔ اگر تمام سکولوں کالجوں اور پاٹھ شالاؤں کے ادھیکاریوں کے لئے ضروری قرار دیا جائے۔ کہ وہ آریہ سماجی ادھیاپک اور آریہ سنستھائیں آریہ سماجی کاریہ کرتا نوکر رکھیں۔ تاکہ وہ خود بخود آریہ سماج کے کاموں میں حصہ لیں۔ نوکری کے ڈر سے بنے ہوئے سبھاسد نہ آریہ سماج کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ایسے سبھاسد بنانا اُچت ہی ہے۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ علاج سے احتیاط بہتر ہے۔

ہندی ساہتیہ سمیلن

اس ورش ہندی ساہتیہ سمیلن کا ادھویشن ۲۵ سے ۲۸ مئی تک پونہ میں ہوگا۔ اس ادھویشن کے لئے مہاراشٹر کی اور سے کاکا کالیلکر نے نمنترن دیا تھا۔ لیکن سواگت سمتی کے زبان پر ہندو سبھائیوں اور کاکا صاحب کالیلکر کے حمایتی کانگریسیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ اور بہت کر کانگریسی اصحاب کو سواگت سمتی میں لیا گیا۔ جس پر کاکا کالیلکر نے یہ نمنترن واپس لے لیا لیکن اسکے باوجود یہ ادھویشن گھوشت وقتوں میں ہوگا۔ ہمیں افسوس ہے کہ کانگریسی بھائی ہندی کو ہندوستانی بنا ڈالنے کیلئے ہندی ساہتیہ سمیلن میں گھسنا چاہتے ہیں۔ اور اس کوشش میں ناکام رہنے پر ان کا دکھاوے کا ہندی پریم کافور ہو جاتا ہے۔ اور وہ سمیلن کا ہی بائیکاٹ شروع کر دیتے ہیں۔ کانگریسی اصحاب کی یہ نیتی اتینت کھٹکتی ہے۔

کئے کرائے پر پانی

کانگریسی وزارتوں نے برسر اقتدار آ کر پبلک مفاد کے جو نئے نئے کام شروع کئے تھے۔ وہ اب آہستہ آہستہ بند کئے جا رہے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی میں کتنا فرق آ گیا ہے۔ کانگریسی وزارتوں کے مستعفی ہو جانے سے پبلک کے مفاد کو کس قدر نقصان پہنچا ہے۔ اس کا اندازہ سی۔پی گورنمنٹ کے اس فیصلہ سے آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس کی رو سے اس نے ودیا مندر اسکیم بجٹ کو بند کر کے کانگریسی وزارت کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا ہے۔

بیکاروں کی نئی فوج

انٹرینس کے امتحان کا نتیجہ نکل آیا۔ اس برس کل ۳۴۲۸۵ طلباء نے امتحان دیا تھا۔ جس میں سے ۲۰۱۱۲ کامیاب ہو گئے۔ اور باقی ۸۴۲۲ ناکامیاب۔ در حقیقت جو کامیاب ہوئے ہیں۔ وہ بھی تب تک کامیاب نہیں کہلا سکتے۔ جب تک کہ وہ خود کو زندگی کی دوڑ میں کامیاب ثابت نہ کریں۔ پہلے ہی بے کاروں کی کمی نہیں۔ اب یہ بیس ہزار نئے بیکار کیا بنائیں گے؟ نہ یونیورسٹی اپنے طریقۂ تعلیم میں تبدیلی کرتی ہے۔ اور نہ گورنمنٹ پڑھے لکھے نوجوانوں کی بے کاری کے علاج کے لئے صنعت و حرفت کو رائج کرتی ہے۔ ایسی حالت میں ان نوجوانوں کا کیا بنے گا؟

"پرتاپ جینتی"

ہندو جاتی کے ویر شرومنی اور بھارتیہ سوتنترتا کے پجاری مہارانا پرتاپ تھا مہاراج جینتر سال بندیلا کے جنم دوس اسی ورش آگامی جون ماس میں پڑتے ہیں۔ ہندو مہاسبھا کے منتری نے ہندو جنتا سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ان ویروں کا جنم دن ۸۔ جون کو بڑے اُتساہ اور سماروہ سے منائیں۔ تاکہ نوجوانوں میں ان ویروں کی سپرٹ آئے۔ اور وہ دیش و جاتی کی سیوا میں سنلگن ہوں۔

کشمیر میں انسداد دختر فروشی

ریاست جموں و کشمیر سا ماجک شدھار کے کھیتر میں آگے ہی آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ اس وقت تک وہ سا ماجک شدھار سمبندھی کئی مہتو پورن کاریہ کر چکی ہے۔ اب اس نے دختر فروشی کی رسم بد کا خاتمہ کرنے کے لئے نہایت مؤثر قدم اُٹھایا ہے۔ سٹیٹ اسمبلی میں دختر فروشی کے انسداد کا جو بل پاس ہوا تھا مہاراجہ صاحب نے اس کی منظوری دے کر اس رسم بد کا گلا گھونٹ دیا ہے۔ جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

باہر ترقی گھر میں تنزل

بقول "آخوت" لاہور "شمالی امریکہ کی فارن مشنز کانفرنس کے گذشتہ سالانہ اجلاس میں بتایا گیا۔ کہ پروٹسٹنٹ مشنز (missions) غیر ممالک میں بڑی سرعت سے ترقی کر گئی ہیں۔ لیکن اپنے وطن میں وہ رُو بہ تنزل ہیں"۔

گویا عیسائیت اپنے گھر میں تو روز بروز تنزل کی طرف جا رہی ہے۔ لیکن باہر ترقی کی طرف۔ کیوں؟ شائد اس لئے کہ غیر ممالک کے جن طبقوں اور لوگوں میں تبلیغ کی جاتی ہے۔ وہ نہایت پسماندہ۔ غریب اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔ وہ لوگ روپیہ کی ضرورت سے مجبور ہو کر عیسائیت کی آغوش میں آ جاتے ہیں۔ ورنہ یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ جس کا اعتراف اُوپر کیا گیا ہے۔ کہ پڑھے لکھے لوگوں پر عیسائیت کی سرگرمیاں اثر انداز نہیں ہوتیں۔

پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

سنہ ۱۹۱۵ء میں غیر ممالک میں مستقیم شدہ مشنریز کا شمار ۳۴۴۰۵۶۵ ۲۵ تھا۔ اور اسی لاکھ سے کچھ اوپر بپتسمہ یافتہ اور زیر تعلیم مسیحی تھے۔ سنہ ۱۹۳۸ء میں مستقیم شدہ مشنریز کی تعداد ساٹھ لاکھ تک جا پہنچی۔ اور بپتسمہ یافتہ پروٹسٹنٹ مشنریز کا شمار ایک کروڑ تیس لاکھ ہو گیا۔ سنہ ۱۹۳۸ء میں پروٹسٹنٹ مشنوں کی آمدنی اٹھارہ کروڑ روپیہ تھی۔ اس رقم میں سے قریباً ۹ کروڑ روپیہ دیسی مسیحیوں نے جمع کیا تھا۔ اور بقایا کنیڈین اور امریکن کلیساؤں کا ہدیہ تھا۔ اس وقت ایشیا میں ہر ۴۸۔ افریقہ میں ہر ۲۸۔ اور دمشنیکا میں ہر ۱۴ افراد کے پیچھے ایک مسیحی ہے۔

کیا ان اعداد و شمار سے آریہ سماجی کوئی سبق لیں گے؟

فرنٹیئر میل کا حادثہ

۱۵ مئی کو فرنٹیئر میل کی ٹکر ایک مال گاڑی سے ہو گئی۔ جس سے تین ڈبے چکنا چور ہو گئے۔ اس حادثہ میں ۲۳ اشخاص ہلاک اور دو درجن سے زیادہ زخمی ہو گئے۔

یہ افسوسناک حادثہ محکمہ ریلوے کیلئے ایک چیتاونی ہے۔ کہ وہ ایسے حادثوں کو آئندہ کے لئے ناممکن بنا دے۔ ورنہ لاریوں کے سفر کی طرح پبلک ریلوے کے سفر کو بھی غیر محفوظ سمجھنے لگے گی۔ ہمیں اس حادثہ کے شکار استری پُرشوں کے پریواروں سے دلی ہمدردی ہے۔

نیشنل پلیننگ کمیٹی کی سکیم

نیشنل پلیننگ کمیٹی نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کی رو سے جلد بمبئی میں ایک موٹروں کا کارخانہ کھول دیا جاوے گا۔ اس سکیم میں موٹروں کے علاوہ ریلوے انجنوں اور جہازوں کے بنانے کا پروگرام بھی شامل ہے۔

کیا ہی اچھا ہو اگر نیشنل پلیننگ کمیٹی کی اس سکیم پر جلد از جلد عمل درآمد شروع ہو جائے۔ تاکہ کچھ بیکاروں کی روٹی کا سوال تو حل ہو۔

قبائلیوں کے قیدی ہندو

اس وقت صرف ضلع بنوں کے چودہ ہندو پرش اور ۹ دیویاں قبائلیوں کی قید میں ہیں۔ دوسرے اضلاع کے مصیبت زدہ ان سے الگ ہیں۔ ان کی تعداد بھی ان سے کم نہ ہوگی۔ قبائلی ہندو مردوں کو سخت اذیتیں دیتے ہیں۔ اور استریوں کو زبردستی مسلمان بنا کر قبائلی نوجوانوں سے بیاہ دیتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہندو قوم متفقہ طور پر ان کی رہائی کے لئے پُرزور مطالبہ کرے۔

(ہندی) پرکاش لاہور ماسک

ہندی پرکاش ماسک کی طرف سرکار سے اجازت ملنی باقی ہے۔ (جس کے بہت جلد مل جانے کی امید ہے) باقی سب انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ ہندی پریمی سماجوں اور آریہ بھائیوں کو جہاں خود گراہک بننا چاہیئے۔ وہاں اس کے گراہک بھی بنانے چاہئیں۔ تاکہ ہندی کا پرچار ہو۔ اور کسی دن ہم "پرکاش" ماسک ہندی کو ساپتاہک کا روپ دے سکیں۔ کیا آریہ بھائیوں کی یہ ہندی کے پرتی لاپرواہی کا ثبوت نہیں۔ کہ اب تک صرف پچیس ۲۵ گراہک ہندی ایڈیشن کے بنے ہیں۔ ہماری اپیل پانسو گراہکوں کے لئے ہے۔ یہ تعداد جلد پوری ہو جانی چاہیئے۔ جن پریمیوں نے گت دو سپتاہ میں ہندی "پرکاش" کی سہائتا گراہکوں دوارا کی ہے ان کے شبھ نام نمن لکھت ہیں:۔

(۱) بابو سانگ رام جی شرما دہلی ایک خریدار (۲) مہاشہ جگدیش چندر جی وعض نویس سیالکوٹ شہر ایک خریدار۔ (۳) پنڈت رامیشور باجپئی کلکتہ والے لال گنج کلکتہ ایک خریدار (۴) مہاشہ نعمت رائے جی ہیڈ کلرک روڈ پٹیالہ دو خریدار (۵) لالہ ایشور داس جی ریٹائرڈ پوسٹل کلرک سیالوالی ایک خریدار (۶) ڈاکٹر رتن چند جی برہما تین خریدار۔

ان کے اتیرکت ماسٹر گوردتہ مل جی پردھان آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر اور ماسٹر بشمبر دت جی نادون نے بھی گراہک بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ ہندی کے پریمیوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان

ہ کی کوششیں ناکافی ہیں۔ ہندی کی چھپائی اردو سے تین گنا مہنگی ہے۔ اور اب تو کاغذ بھی پہلے بھاؤ سے تین گنا مہنگا ہو گیا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ اب وہ بھی اپنی کوششوں کو تین گنا تیز کر دیں۔ اور ہر پریمی کم از کم تین خریدار بنائے۔

یہ ماسک پتر کا استریوں کی اپنی آریہ پتر کا ہوگی۔ استریوں میں پرچار اور اُن کے سدھار کے لئے کوئی پتر کا نہیں ہے۔ یہ پتر کا اس کمی کو پورا کریگی۔ شیگھر ہی پانسو گراہکوں کے لئے کی گئی ہماری اپیل کو پورا کیجیئے۔

(شکنتلا دیوی ہندی بھوشن سمپادکہ ہندی "پرکاش" ماسک لاہور)

سدرشن چکر

شہر کو صاف کرنے کا عجیب و غریب طریقہ
سابق وزراء و کانگرسی لیڈر ستیاگرہ کیمپوں میں۔
علامہ مشرقی کے فرزند کی خاکسار یت سے توبہ۔

شہر کو صاف رکھو تحریک کے متعلق ایک پبلک جلسہ میں پنڈت ہردہ ناتھ کنزرو ممبر کونسل آف سٹیٹ نے طلباء سے پوچھا۔ کہ "شہر کو صاف کس طرح رکھا جائے؟" تو جواب ملا۔ کہ "چند بم گرا دو شہر خود بخود صاف ہو جائیگا"۔

✤

کانگریسی وزارتوں کے عہد میں جو وزیر بنے ہوئے تھے۔ وہ آج ستیاگرہ کیمپوں میں بیٹھکیں نکال رہے ہیں۔ تازہ اطلاع ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے ستیاگرہ کیمپ میں دیوان بھنجو رام گاندی سابق وزیر اور خان محمد امیر خان سابق پارلیمنٹری سیکرٹری کو بستر پر سے بیس ۲۰ دفعہ اُٹھایا اور بٹھایا گیا۔ اور کئی اصحاب کو اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کے الزام میں تمام کیمپ کے سامنے اسباب اُٹھوا کر کافی فاصلہ تک پھرایا گیا۔

✤

اسی طرح دوسرے صوبوں کے وزراء اور لیڈر بھی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ روزانہ ورزش ان کے پروگرام کا خاص حصہ ہے۔ چنانچہ پنڈت جواہر لال۔ سردار پٹیل۔ سیٹھ جمنا لال بجاج و دیگر لیڈر اب ستیاگرہ کیمپ میں ڈنڈ پیلتے ہیں۔ اور بیٹھکیں نکالتے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ آئندہ جدوجہد کے لئے جہاں آتمک طور پر شکتی شالی ہونا ضروری ہے۔ وہاں جسمانی طور پر مضبوط ہونا بھی۔

✤

خاکسار تحریک کے بانی علامہ مشرقی کے فرزند اکرام اللہ خاں اور اُس کے تین ساتھیوں کو خلافِ قانون انجمن کے ممبر ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ مسٹر اے الیٹر سپیشل مجسٹریٹ نے انہیں بری کر دیا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ "وہ انجمنِ خاکساران کے ممبر نہیں ہیں"۔ علامہ مشرقی کے بیٹے کی یہ توبہ دوسرے خاکساروں کے لئے مقامِ عبرت ہے۔

ضروری اطلاع

آپ کا چندہ ختم ہو گیا ہے

ماہ جون میں پرکاش کے جن پریمیوں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام اور خریداری نمبر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ کرپا کر کے اپنا نام اس میں دیکھیں اگر ہے تو فوراً چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ اگر ۲۲- جون تک چندہ وصول نہ ہوا۔ تو وی۔ پی بھیجے جاویں گے:۔

۴۱۵ آریہ سماج ٹھٹوال۔ ۴۱۶ مسٹر ڈی۔ ڈی شرما اوورسیر برہما۔ ۴۱۷ لائبریرین آریہ سماج سیالکوٹ۔ ۴۱۸ آریہ سماج کانٹھ۔ ۴۱۹ بابو چندر سروپ تیاگی۔ ۴۲۲ مسٹر بی۔ ایل ورج اوورسیر برہما۔ ۴۲۶ ممبرز ومسرز ندھی مل کپور اینڈ سنز پشاور۔ ۴۲۷ سردار جگت سنگھ نوشہرہ۔ ۴۲۸ لالہ میوا رام راوت پور۔ ۴۲۹ ڈاکٹر واسدیو دئی ۴۳۰ ڈائریکٹر الفرمینن جودو حیدر آباد دکن۔ ۴۳۱ آریہ سماج نکہ گنگ ۴۳۳ آریہ سماج نابھہ۔ ۴۳۴ بابو حکم چند کھولہ راولپنڈی۔ ۴۳۵ لالہ شنکر داس اوورسیر موگہ۔ ۴۳۶ مہاشہ گوپی رام بھارد واج رائے کوٹ۔ ۴۳۷ بابو موہن لال پاٹھک بدنا ور۔ ۴۳۹ ڈاکٹر نانک چند برہما۔ ۴۴۲ مہاشہ گیان چند بٹالہ۔ ۴۴۳ مہاشہ منی لال جیلوی ۴۴۶ بابو بہاری لال ایس۔ ڈی۔ او نیوٹ مل۔ ۴۴۸ آریہ سماج سلطان پور (وصول) ۴۴۹ پرنسپل ٹی۔ ایم

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

شری ہلنشی ایڈیٹر پرکاش لاہور کی تصانیف نصف قیمت پر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سالانہ اجلاس پر آنے والے پرتی ندھیوں کو "پرکاش" کی اور سے تحفے بھینٹ کرنے کے لئے شری ہلنشی جی لکھت پستکوں کی قیمت نصف کر دی گئی ہے۔ لاہور تشریف لانے والے دفتر "پرکاش" کچا نسبت روڈ لاہور میں آکر خرید لیں اور باہر کے جلد ۳۱- مئی تک قیمت ارسال کر کے منگا لیں:۔ گیتا گان ہندی ۴ر۔ اردو ۳ر۔ رشی گان ہندی ۲ر اردو ۲ر ہلنشی رامائن ہندی دو پیسے۔ اردو ایک پیسہ۔ اپنشد گان ہندی ایک آنہ۔ اردو دو پیسے۔ سندھیا گان ہندی ایک پیسہ۔ اردو ایک پیسہ۔ آریہ سماج کیا ہے ۲ر۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۲ر۔ موتی پوجا کی حقیقت ۲ر۔ بیسان پول پرکاش ۲ر۔ جین مت درپن ۲ر۔ اوتار خلاصفی کی دھجیاں ۲ر۔ ستیارتھ پرکاش ۲ر۔ پریم مرلی ۲ر۔ راز مسرت ۲ر۔ جام محبت ۲ر۔ مشعلِ ہدایت ایک آنہ۔ (محصول ڈاک الگ) یہاں نصف قیمتیں درج ہیں۔

پرکاش بک ڈپو کچا نسبت روڈ۔ لاہور

شاستروکت ودھی سے تیار کی ہوئی مشہور و معروف

شدھ ہون سامگری

دھوکہ سے بچنے کے لئے آریں کھنا دی۔ پی بھیجی جاتی ہے۔ پہلے خط لکھ کر نمونہ منگا لیں۔ پسند آنے پر آرڈر بھیجیں۔ اگر نمونہ جیسی سامگری ہو تو وصول کر لیں۔ ورنہ کوڑے میں پھینک دیں۔ پھر روپیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کی کسوٹی ہو سکتی ہے۔ قیمت آٹھ آنے سیر (۸ر) ٹھوک کے گراہک کو پچیس فیصدی کمیشن۔ ریل کا کرایہ بذمہ خریدار۔

پتہ:- راما بشور دیال آریہ پوسٹ اسولی (فتح پور)

CC0, Gurukul Kangri Collection

...ستھیوں کے سادھارن کرم اور دنچریا

(از مہاشہ بنواری لال جی آریہ)

...ن تقتیشہ اور اُتم کرم ہیں اُن
...کرنے کا ادھیکار گرہستھی لوگوں
...ہم ان کے معمولی کرم جو روزمرہ
...کے ہائی ہیں ذیل میں درج کئے

اوم् ... [Devanagari text, partly cut off at the binding]

...ن کے براہمی مہورت یعنی راتری کے
...ایک گھڑی رات رہے چارپائی
...کر شوچ۔ دیاپام۔ سنان آدی
...رں سے فارغ ہوکر اول دھرم
...بیوہاری کاروں کا وچار کرے۔ پھر
...اور انساروگیہ رکھنے کا وچار اور
...کے پرماتما کا دھیان کرے۔ اور
...کر وچار کر کبھی اُدھرم کا آچرن
...

...اور سنان کرکے اگنی ہوتر کرنا
...اینترے براہمن میں لکھا ہے۔
...جو شخص بنا اشنان کئے ہی کبھی
...کرلے۔ تو اُسے پرایشچت کرنا
...

...یگیہ۔ پتری یگیہ۔ اور راتھی یگیہ نیم
...کرنا چاہیئے۔ اینترے براہمن میں
...کہ جو شخص ان یگیوں کو نہیں کرتا۔
...اُس کا نا گی ہوتا ہے ۔
...اتھی سنسکار۔ جو اتھتی شام کے
...دے۔ اُس کو تو اپنے یہاں ضرور
...چاہیئے
...کے اور پیاسے کو ان اور جل ضرور
...چاہیئے،
...جیوں اور جانداروں کی جیو آتما
...اپنی آتما کے برابر سمجھ کر سب کے
...محبت اور ہمدردی کا برتاؤ کرنا
...چاہیئے۔

...گرہستھی کی دن چریا اور اُس کے کرتویہ کرم

...پراتہ اور سائنگ کال دونو وقت
...ضرور کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی
...سے اور دسے تنگ ہوتا رہتا۔ اور
...ان کی سندھیا نہ کرے۔ وہ دن

بھر نشن دھارن کئے ہوئے ہیوکا کھڑا
رہے۔ اور اگر شام کے وقت سندھیا
کئے بغیر سو جاوے۔ تو وہ رات بھر نشن
دھارن کئے ہوئے ہیوکا بیٹھا رہے
اور پراتہ کال سنان کرکے پرماتما کی
آپاسنا کرے۔

(آپستمب سوتر پرشن ۲ سوتر ۱۳-۱۴)

(۲) روزمرہ ایکانت میں وید کے کچھ بھاگوں
کا پاٹھ کرنا چاہیئے۔ وِواہ کے سمیہ جو گارہ
پتیہ اگنی جلائی گئی ہو۔ اسی سے گرہیہ کے
سنسکاروں کو کرتا رہے۔

(گوتم سمرتی ادھیائے ۵۔ سوتر ۴-۸)

(۳) جب بھوجن تیار ہو جاوے اور بلی
ویشو دیو ہو جاوے۔ تو اس بھوجن میں سے
سب سے پہلے کسی کو دان دے دے۔
بعد ازاں اس بھوجن میں سے اتتھیوں کو۔
اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو۔ بڈھے یا
روگی منشیوں کو۔ اپنے کٹمب کی استریوں
یا گربھ وتی استریوں کو بھوجن کرادے
گرہ پتی اور گرہ پتنی کو اُچت ہے۔ کہ
وہ کبھی بھی بھوجن مانگنے والے کو خالی واپس
نہ جانے دے۔ جب کہ اپنے ہاں بلی
ویشو ہو چکا ہو۔ اگر دوسروں کو دینے کیلئے
بھوجن کچھ باقی نہ رہا ہو۔ تو پھر نئے کے لئے ...

ہندوستانی شکشاولی

(از بابو کاسا رام جی اودرسیر میرٹھ)

اخبار "پرکاش" میں استعمال ہونے والے
ہندی و سنسکرت وغیرہ بھاشاؤں کے شبدوں
کا مناسب املا "ہندوستانی شکشاولی
حصہ اول" کے مطابق نیچے درج کیا جاتا ہے:
(ہدایت) جس حروف پر کوئی ماترا نہیں
اس کو موقوف پڑھنا چاہیئے۔ البتہ الف سے
پہلے حروف پر زبر سمجھنا چاہیئے۔ اور "جزم"
"ہ" سے پہلا حرف ساکن پڑھنا چاہیئے۔

(۱) چھوٹے شبد

شبد = ش + ب + د = شبد
اس میں ب ساکن ہے۔
جلد = ج + ل + د = جلد
اس میں ل ساکن ہے۔
ستری = س + ت + ر + ی
= ستری
اس میں س و ت ساکن ہے۔
ستھری = س + ت + ھ + ر + ی = ستھری
اس میں ت و ہ ساکن ہے۔

(۲) بڑے شبد (جو کہ ٹکڑے کرکے ہجے کرنے چاہئیں۔ جیسا کہ انگریزی میں قاعدہ ہے) ۔

شکشا = شِ + کشا = شِکشا
پرکاش = پَر + کا + ش = پرکاش
کرتویہ = کَر + تَو + یہ = کرتویہ

وشوم = وِ + شوم = وِشوم
آریم = آر + یم = آریم
برہم = بر + ہم = بر ہم
نروین = ن + رو + ین = نروین
وِلکشن = وِ + ل + کشن = وِلکشن
اِلیشور = ای + شور = اِلیشور
شبدارتھ = شب + دا + رتھ۔
= شبدارتھ
سوادھیہ = سو + دا + دھیہ = سوادھیہ
یدیپ = ید + دیپ + پ = یدیپ
ویکتی = ویک + تی = ویکتی
گرنتھ = گرن + تھ = گرنتھ
سورگیہ = سور + گیہ = سورگیہ
دیاکھیان = دیا + کھیا + ن = دیاکھیان
دھرم = دھ + رم = دھرم
نیائے = نیا + ئے = نیائے
نیائے = نیا + ئے = نیائے

نوٹ :۔ کتاب کی قیمت اڑھائی آنے (۲۰/۲) فی کاپی ہے۔ اور بارہ روپیہ سینکڑہ ہے کتب فروشوں کو مناسب کمیشن دیا جائے گا۔ اخباروں کے ایڈیٹروں کو ریویو لکھنے کے وعدہ پر مفت دی جائیگی ۔

ہم مکان آسن۔ بہ بیرچن تو ایک اچھے پُرش کے گھر میں ضرور ہونے چاہیئے۔

(آپستمب سوتر۔ پرشن ۲ سوتر ۱۰ تا ۱۴)

(۴) گرہ پتی خواہ خود بھوکا رہ جاوے۔ اپنی استری اور بچوں کو بھوکا رکھے۔ پرنتو اس داس (ملازم۔ شودر) کو کبھی بھوکا نہ رکھے جو اس کا روزمرہ کام کرنے والا ہو۔

(آپستمب سوتر ۱۱)

(۵) دھرم سے دھن کماوے اور اُسے یوگیہ پُرشوں کو دے۔ یا اُچت چیزوں کے لئے خرچ کرے۔ نالائق اور ایوگیہ پُرشوں کو کبھی کچھ بھی نہ دے۔ اور لوگوں کو اپنی اُدار برتی (فیاضی۔ فراخدلی) اور دان سے پرسن کرتا رہے۔ اور ان سکھوں کو جو جو گے جو دھرم انوکول ہوں۔

(آپستمب سوتر ۱۸ تا ۲۲)

(باقی آئندہ)

اصلی
جہاز مارکہ
کپڑے
سودیشی

کالی کریپ
لٹھا۔ پاپلین
شرٹنگ
خاکی
زین۔ ڈِل۔
پگڑی کلاتھ
سفید زین وڈِل
سمن زین
میلن زین
دھوتی۔ رنگین و سفید
پردا کلاتھ
...کلاتھ
میلن کلاتھ

بلحاظ نفاست۔ ملائمیت۔ عمدگی۔ پائیداری میں
ہندوستان بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے +

ہادا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں:۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

اگر پرکاش آپکو پسند ہے تو اس کے دو دو گراہک بنا کر اپنے پریم کا ثبوت دیں

برہمچریہ فلیسر ہو ملبنگنہ کی یہ رائے ہے۔ کہ:۔ برہمچریہ سے کئی فوائد فوراً حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس کا احساس یوں تو تمام لوگ کر سکتے ہیں۔ لیکن نوجوانوں کی خاص طور پر برہمچریہ سے قوتِ ذہن و عقل تیز اور قوتِ ارادی مضبوط و طاقتور ہو جاتے ہیں ؞

برہمچریہ زندگی میں ایسی خوبصورتی اور مسرت بھر دیتا ہے۔ کہ جس سے تمام دُنیا نئے اور عجیب رنگ میں رنگی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اور وہ خوشی سے روز نئی معلوم ہوتی ہے۔ اِدھر نوجوان برہمچاریوں کی دلی راحت بشاشت اور جلال۔ اُدھر حواسوں کے غلاموں کی بے چینی۔ بیقراری اور بیماری میں کتنا زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ بھلا حواسوں کو بس میں کرنے سے بھی کوئی بیماری ہوتی ہوئی کبھی سنی گئی ہے۔ لیکن حواسوں کے قابو سے باہر ہو جانے سے جو بیماری ہو جاتی ہے۔ اسے کون نہیں جانتا۔ جسم تو سڑ ہی جاتا ہے۔ ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیئے۔ کہ اس سے بھی برا نتیجہ اِنسان کے دل و دماغ جگر اور معدہ پر ہوتا ہے۔ خود غرضی کا پرچار۔ حواسوں کا چنچل پن۔ اور چلن کا تنزل تو ہر جگہ سننے میں آتا ہے۔ ایسا ہونے کے باوجود لوگ وریہ کے ضائع ہونے کو ضروری مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ:۔

ہمیں جسم کے من مانا استعمال کرنے کا پورا اختیار ہے۔ ضبط یا اعتدال کی قید لگا کر آپ ہماری آزادی پر حملہ کرتے ہیں۔"

انہیں جواب دیتے ہوئے مصنف لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"سوسائیٹی کی ترقی کے لئے یہ بندش ضروری ہے"

ان کی رائے ہے۔ کہ سوسائیٹی کے لیڈر کے لئے افعال کے ایک دوسرے کے موافق یا غیر موافق ہونے کا نام ہی زندگی ہے۔ ان افعال کا آپس میں ایسا غیر یقینی اور نامعلوم تعلق ہے۔ کہ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہو سکتا جس کی کہ کہیں الگ ہستی ہو۔ تمام جگہ اس کا اثر پڑے گا۔ ہمارے پوشیدہ پوشیدہ افعال۔ خیالات اور دلی ارادوں کا آپس گہرا اور زبردست اثر پڑتا ہے۔ کہ ہمارے سامنے اس کا تصور کرنا بھی ناممکن ہے۔ یہ کوئی ہمارا اپنا قائم کردہ اصول نہیں ہے۔ یہ تو اِنسان کی عادت ہے۔ اس کی سیرت ہے۔ اِنسان کے تمام افعال اس اٹوٹ یا لازوال تعلق کا خیال نہ کر کے

برہمچریہ کی سیاسی اہمیت

(از مہاتما گاندھی جی)

کبھی کبھی ہم سائیٹی بعض معاملات میں افراد کو آزاد بنا دینا چاہتی ہے۔ لیکن اس آزادی کو چلن کی شکل دینے سے ہی وہ فرد اپنے کو ادنےٰ درجہ کا بنا لیتا ہے۔ اور اپنی عظمت کھو دیتا ہے ؞

اس کے بعد مصنف نے یہ دکھلایا ہے کہ جب ہم سب جگہ سڑک پر تھوکنے تک کا اختیار نہیں ہے۔ تو بھلا وریہ جیسی عظیم طاقت کا من مانا خرچ کرنے کا اختیار ہمیں کہاں سے مل سکتا ہے؟ کیا یہ فعل ایسا ہے۔ جو مندرجہ بالا بتلائے ہوئے تمام افعال کے آپس کے اٹوٹ یا لازوال تعلق سے الگ ہو سکے۔ سچ پوچھو۔ تو اس کی عظمت کے باعث تو اس کا اثر اور بھی گہرا ہو جاتا ہے۔ مان لو ابھی ایک نوجوان لڑکے اور لڑکی نے یہ تعلق کیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس میں وہ آزاد ہیں۔ اس کام سے اور کسی کو کچھ مطلب نہیں۔ وہ صرف ان دونو تک محدود ہے۔ وہ اپنی آزادی اور زعم کے گھمنڈ میں محو ہو کر یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس کام سے سوسائیٹی کا نہ تو کوئی تعلق ہے۔ اور نہ سوسائیٹی کی اس پر کچھ پابندی ہی ممکن ہے۔ لیکن یہ ان کی بھول بلکہ نادانی ہے۔ وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ ان کے پوشیدہ اور خاص افعال کا نہایت دُور کے افعال پر بھی کیسا خطرناک اثر پڑتا ہے ؞

جب کوئی اِنسان وریہ کو یونہی ضائع کرتا ہے۔ تو وہ حقیقتاً سوسائیٹی کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ خواہ وہ چاہے یا نہ چاہے۔ لیکن جب وہ محض راحت کے لئے (خواہ چند روز کے لئے یا کچھ عرصہ کے لئے) جسم کا تعلق قائم کرنے کا تخم دکھلاتا ہے۔ تو وہ سوسائیٹی کے اندر فرق اور مخالفت کا بیج ڈالتا ہے ہماری خود غرضی یا اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے سے ہماری قومی حالت

آدرش برہمچاری

کو نفسانی جذبات یا اولاد پیدا کرنے کی خواہش سے دوچار ہونا نہیں پڑتا۔ یہ اُسے کبھی بھی تکلیف نہیں دے سکتے۔ تمام دُنیا اس کیلئے وسیع پریوار ہوگی۔ اور وہ اپنی تمام کوششوں کو بنی نوع اِنسان کی "تکلیفوں کو رفع کرنیکے لئے لگا دیگا۔ اولاد پیدا کرنے کی خواہش اس کیلئے قابل عزت چیز نہ ہوگی ؞ (مہاتما گاندھی)

براہمی بوٹی پریوگ

گرمی کے دِنوں میں وشیش لابھ کاری ہیں سیون کیجئے

براہمی بوٹی ایک روپیہ (عہ) فی سیر براہمی چورن فی ڈبہ بارہ آنہ (۱۲/)

براہمی بالکا ساٹھ گولی ایک روپیہ (عہ) براہمی شربت فی بوتل ۱۲/-

براہمی تیل چھوٹی شیشی ۸/ - بڑی شیشی (عہ/)

بنسپتی نگھنٹو ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں کا سنسکرت ہندی انگریزی نام سہت بڑا سوچی پتر تین پیسے کا ٹکٹ بھیجکر منگوائیے۔ اگر کسی بوٹی۔ آیورویدہ اوشدھی یا کسی پرکار کے روگ کے سمبندھ میں کچھ پوچھنا ہو۔ تو پتر کیساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں ؞ — خط و کتابت کا پتہ:۔

پنڈت امرناتھ وئید شاستری بنسپتی اوشدھالیہ۔ دہرہ دون (یو پی)

بگڑی ہوئی تو ہے ہی۔ لیکن
اور قوموں میں ایسا ہی سمجھا جا
پیدا کرنے والی طاقت کے
استعمال کرنے سے جو ذمہ داری
ہے۔ اُسے سب لوگ خوشی سے
اس ذمہ داری کو بھول جانے
سرمایہ و محنت۔ مزدوری اور
اور فوجی خدمات۔ اور قائم
اختیارات وغیرہ پیچیدہ معاملہ
ہوتا ہے۔ اس ذمہ داری کو
سے یکبارگی ہی ذو فرد سوسائٹی
سنگھٹن در رشتہ اخوت کو
کر دیتا ہے۔ اور اس طرح
بوجھ بھاری بنا کر خود ہلکا
اس لئے وہ کسی چور۔ ڈاکو
کم نہیں کہا جا سکتا۔ اپنی اس
کے جائز استعمال کے
کے سامنے ہم دبے ہی
جیسے اپنی اور طاقتوں کے
آزادی کی ظاہرا شکل تو
معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اصل میں
بوجھ سا ہے۔ اس کا احساس
دفعہ ہی ہو جاتا ہے۔ تم سمجھتے
اور تمیز دونو ایک ہیں۔ اگرچہ
تمہاری ہی طاقت رہتی ہے۔
دونو میں بہت فرق دیکھا جا
وقت پر تم کس کے حکم کی تعمیل
اپنی عقل و تمیز کے ارشاد کو
نیچ نفسانی جذبہ کے حکم کو۔ اگر
جذبہ پر تمیز کی فتح ہونے میں
کی ترقی ہے۔ تب تو تمہیں ان
ایک بات کو چن لینے میں کوئی
لیکن تم یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ:۔
"میں جسم اور روح دونو کی
ساتھ ساتھ ترقی چاہتا ہوں
مگر یہ بھی یاد رکھو۔ کہ
سی ترقی کے لئے بھی کچھ نہ کچھ
ضبط تو تمہیں کرنا ہی پڑے گا
شہوانی جذبات کو تباہ کر دو
جو کچھ تم چاہو گے ہو سکے گا
مسٹر گیبریل سمایس کہتے
ہم بار بار کہتے ہیں۔ کہ ہم
چاہتے ہیں۔ ہم آزاد ہوں گے
یہ نہیں جانتے۔ کہ یہ آزادی
کی کیسی کڑی زنجیر بن جاتی
معلوم نہیں۔ کہ ہماری اس نقلی
معنی ہیں "خواہشوں کی غلامی"۔

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

سماج کے ٹھیکیدار

ایک شکشا پرد سماجک کہانی

از کماری چندر کرن "چھایا"

پہلے سوسائٹی کے ٹھیکیدار چھپ چھپ کر پاپ کرتے تھے۔ اسلئے ان کے گناہوں کا پتہ نہ چلتا تھا۔ اور دھو سائٹی ہیں دب میں ہی پڑے رہتے تھے۔ لیکن آج نوجوان چاہتے ہیں اپنی پسند کی بیٹی اور بیاہ سے پہلے اُسے دیکھ... اس پر سوسائٹی کے ٹھیکیدار انہیں کوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ہے فرق۔ جیسے اس کہانی میں سمجھایا گیا ہے۔

دیویندر ناتھ بیرسٹر ہو آئے۔ پورے چار سال انگلینڈ رہ کر وہ دلیش لوٹے۔ گاؤں بھر میں خبر گرم تھی۔ وہ میم لا رہے ہیں!

ٹھاکر رمیندر ناتھ کے ناکوں دم تھا۔ گاؤں کے بڑے بوڑھے یا نام پروہتوں کی ٹیکا ٹپنی سنتے سنتے۔ سویرے پنڈت رام دھن پوتھا بغل میں دبائے ہوئے آئے۔ اور آشیرواد کے پشچات بولے:۔

"ٹھاکر سنا ہے۔ کنور صاحب میم لا رہے ہیں؟"

"کس سے سنا آپ نے"، زمیندار نے سگریٹ کو منہ سے ہٹا کر ذرا مسکرا کر کہا۔ "وہ اکیلا ہی آ رہا ہے"۔

اچھا۔ پنڈت جی نے ذرا آشوست ہو کر کہا۔ "سارے گاؤں بھر میں یہی خبر پھیلی ہوئی ہے۔ میں بھی تو کہوں ٹھاکر جیسے کرشن بھگت اور شٹھاوان سناتنی کے پتر ہو کر بھلا وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ لاکھ ولایت چلے گئے ہوں۔ تو کیا وہ اپنا دھرم تھوڑے ہی بھول جاویں گے۔ لیکن ٹھاکر ایک بات میں بھی کہوں گا۔ کہ آپ نے بھیا کو ولایت بھیج کر اچھا نہیں کیا۔ سات سمندر پار کر کے وہاں جنے کا پانی پینے سے بڑے بڑوں کی بدھی بگڑتے دیر نہیں لگتی۔ وہ تو بھلا ——

بیچ ہی میں ٹوکتا سے ادب کر زمیندار نے بیچ میں کہا:۔

"پنڈت جی بگڑنے والے یہاں رہ کر بھی بگڑ جاتے ہیں۔ اور میرے دیکھنے سے کیا وہ رُک جاتا۔ آج کل کی انگریزی تعلیم تو لڑکوں کو ایک دم بے نکیل کا اونٹ کر دیتی ہے۔ میں راضی سے نہ بھیجتا۔ تو وہ لڑ جھگڑ کر جاتا"۔

"سو تو ہے ہی ...... سو تو ہے ہی"——

رام دھن تھوڑی دیر باتیں ملا کر چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی چودھری کشن چند آ گئے۔ ساتھ میں پٹواری بینی رام بھی تھے۔ "رام رام" کے بعد باتیں شروع ہوئیں۔ تو ایک دم اسی رشتے پر۔

ٹھاکر کئی دن سے یہ سب سنتے سنتے تنگ آ گئے تھے۔ وہ بولے:۔

"بھائی! اب تو وہ آ ہی رہے ہیں۔ دیکھ لینا میم لاتا ہے یا نہیں"۔

خیر صاحب دن بیتا اور سندھیا کو دیویندر ناتھ آ پہنچے۔ دھوتی قمیض اور کوٹ پہنے تھے۔ سر ننگا تھا۔ اکیلے ہی تھے۔ یہ دیکھنے کے بعد گاؤں والوں کو ذرا تسلی ہوئی۔ پھر دو چار دن چرچا سی رہی۔ اور بات پرانی پڑ گئی۔

رمیندر ناتھ سے پنڈت رام دھن نے پرائشچت کرانے کو کہا تھا۔ لیکن دیویندر کسی بھی کارن راضی نہ ہوا۔ وہ بولا —— "میں نے وہاں جا کر کوئی کاریہ دھرم وِرُدھ نہیں کیا۔ تب میں کیوں پرائشچت کروں؟"

رام دھن بولے:۔ "بھیا! تم سات سمندر پار گئے۔ ملیچھوں کے ہاتھ کا بھوجن کھایا۔ یہ کیا تھا ستر دُر۔ دھ نہیں ہے؟"

"جی نہیں۔ کھانے پینے سے دھرم جاتا ہے۔ اسے میں نہیں مانتا۔ اور سمندر پار کرنے سے مجھے کوئی چھوت کی بیماری نہیں لگ گئی ہے"۔

پنڈت جی چپ ہو گئے۔ چار دن بعد بھی زمیندار ہوں گے۔ ان سے ٹیکا کر کے کیسے کام چلے گا! سب من ہی من میں کُڑھ کُڑھ کر رہ گئے۔

(۲)

ٹھاکر رمیندر ناتھ سنگھ بڑے پوجا پاٹھی ہیں۔ کبھی کوئی کاریہ بنا گنیش منائے نہیں کرتے۔ انسی برس آدمی کا سیوں نہ کرتے تھے۔ سویرے تین گھنٹے پوجا کرتے۔ پھر گنگا کا درشن کرتے۔ تب کہیں اپنی بیٹھک میں آتے۔

ہاں دیویندر بالکل ان کے وپریت ہے۔ جنم سے ہی وہ ان کی آٹھ سنتانوں میں اکیلے بچے ہیں۔ اسی سے وہ ذرا ادھک دلار کے کارن ہٹی بھی ہو گئے ہیں۔ اپنی اچھا سے وہ سارے گاؤں کا وِرودھ سہہ کر ولایت چلے گئے تھے۔ لوٹ آ کر

دیویندر پانچ سالوں میں بہت کچھ بدل گئے تھے۔ سب کی ناراضگی کے الٹ ساری ان کی رہن سہن کھان پان میں تو کوئی انتر آیا نہ تھا۔ کنتو وچار وہ ایسے بدل گئے تھے۔ کہ وہ ایک دم گورکھ دھندا سے اٹھے تھے۔

آنے کے چار دن بعد انہوں نے پتا سے کہا —— "پتا جی۔ یہ رام دھن شرما۔ چودھری اور پٹواری جی یا روا سے کھیتوں کا لگان نہیں دیتے"۔

"ہاں بیٹا۔ وہ انہیں دان میں دے گئے ہیں"۔

"آپ بھی خوب ہیں۔ جب وہ گھر کے اچھے کھاتے پیتے ہیں۔ تب انہیں مفت ہی مفت میں ایسے اچھے ٹکڑے دان دینے کی کیا ضرورت تھی؟ میں نے اس بار انگلینڈ میں تھوڑا تھوڑا کرشی ودیا کا ادھین کیا ہے۔ ... کھیتوں کا بٹوارہ کر کے نئی پرنالی سے کھیتی کرائی جاوے۔ تو ان غریب کسانوں کی آرتھک دشا بھی سنبھلے۔ اور گاؤں کی دشا بھی سنبھل جائے"۔

"سو تو سب ٹھیک ہے بیٹا۔ کنتو آپ دان میں دی ہوئی وستو واپس تو نہیں لی جا سکتی"۔

"تو قیمت ادا کر کے واپس لیجئے۔ اس میں تو کوئی ہرج نہیں"۔

ٹھاکر نے اس بار ذرا رُوٹھے ہو کر اتر دیا —— "بیٹا! چار دن بعد تم ہی مالک ہو گے۔ تب جیسا چاہے کرنا۔ جب تک میں ہوں۔ تب تک تو جیسا چلتا ہے چلنے دو"۔

دیویندر کچھ کر دوھت ہو کر وہاں سے چلے گئے۔ دو دن بعد وہ شہر والے بنگلے میں اپنا نواس بنا کر بیرسٹری چلانے کے اُدیوگ میں لگے۔

رمیندر ناتھ سے بڑھاپے میں یہ سب برداشت نہ ہو سکا۔

کس کے لئے وہ بیٹے کو دکھی کرتے۔ انہیں زمینداری سے کیا کرنا تھا۔ اور اس زمینداری کے جھگڑوں سے ان کے بھگوان بھجن میں باد ھا پڑتی تھی۔ تو انہوں نے دان پتر لکھ کر سب کچھ دیویندر ناتھ کے نام کر دیا۔ سوچا اب وہ کاشی واس کی سوچ رہے تھے۔ بہت سمجھانے پر دیویندر نے اسے سویکار کیا۔ رمیندر ناتھ کاشی چلے گئے۔ دیونگر اور چار گاؤں کے زمیندار اب دیویندر ناتھ تھے۔ (باقی آئندہ)

رجسٹرڈ ۱۹۰۵ — خاندانی ۱۸۴۸

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی وید کی

۳۵ سال سے لاکھوں مریضوں پر تجربہ شدہ تیر بہدف لاثانی ادویات

گلوں کا بغیر آپریشن واحد علاج

گُو کا (رجسٹرڈ)

نئے اور پرانے بڑھے ہوئے گلوں کو بغیر آپریشن ٹھیک کرتا ہے۔ خراب گلے کی وجہ سے ہونے والے بخار اور نشوونما کی رکاوٹ کو فوراً دور کرتا ہے۔ نہایت لذیذ اور بےضرر ہے پہلی خوراک ہی لاثانی اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ ۸ (۱عہ) علاوہ محصولڈاک۔

ہائی بلڈ پریشر کا مجرب علاج

پراسموشئی

دو ہفتہ کا استعمال ہائی بلڈ پریشر (خون کے دباؤ کی زیادتی) اور اس سے ہونے والے عوارضات مثلاً بے چینی، سر درد، سر چکرانا، بے خوابی، وہم اور ہاگل پن کو فی الفور فائدہ بخشتا ہے۔ "پراسموشئی" دل و دماغ معدہ و گردہ کے فعل کو ٹھیک کر کے فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے۔ قیمت ۱۴ دن کا کورس ۵ روپے علاوہ محصولڈاک۔

سدھ لیگ

بلیش بہا مصفیٰ خون ہر قسم کی دیرینہ و پیچیدہ جلک سے جملہ جلدی و خونی امراض مثلاً اگزیما، خارش، داد، چنبل، پھوڑے پھنسی، زہر باد، کوڑھ کو فی الفور آرام بخشتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ خورد ۱۲ آنے، کلاں ۸ روپے۔ (چودہ دن کا کورس علاوہ محصولڈاک)

فہرست ادویات کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں

مینیجر ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ گمٹی بازار۔ لاہور

اس ادھوری آدھونک شکشا سے آج
بھارتیہ گرہوں میں ایک زبردست سنگھرش
شیتا گو یہ ہو رہا ہے۔ پرش استری سے
پرسن ہیں۔ اور استری پرش سے اسنتشٹ۔
استو ہیں اس کا بھی شکشا نے نہ لڑکے
بھارتیہ لڑکا رہنے دیا ہے۔ اور نہ لڑکی
بھارتیہ لڑکی۔ ادھونک کالج پستکوں کے
دسرے تلابچی آدرشوں کے پیچھے وہ دونو
نوالے سے ہو رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔
نہ ایک دم پنچھمی ورلیش بھوشا ہی نہیں۔
ان رہن سہن اور سبھیتا کو اپنا آدرش
مانیں۔ لیکن یہ سمپورنتیا صاحب اور میم
نہیں بن سکتے۔ اس لئے کہ وہ بھارتیہ
اتاورن میں رہ رہے ہیں۔ جہاں کی سبھیتا
سنسکرتی کا بھی ابھی ان پر پربھاؤ پڑ رہا
ہے۔ اتر ان کی وشا دچتر بن رہی ہے۔
وہاں کی ہی ڈانوا ڈول مانسک پرورتی
کارن ہے گرہ کلہہ و اشانتی کی۔ دیوی جی
پچھ چاہتی ہیں۔ اور شریمان جی اُن سے
ادر آشائیں لگائے بیٹھے ہیں — وہ
ایک دوسرے سے سنتشٹ رہیں تو
کیسے؟

اب پرشن یہ ہے۔ کہ اس گرہ کلہہ و
اشانتی کا کارن استریاں ہیں یا پرش۔
ساہسپہ روپ سے پرستھتی کی جانچ کرنے والا
یہی کہہ سکتا ہے۔ کہ استری پر گرہستھ کے
سنچالن کا ادھک بھار ہوتا ہے۔
اور چونکہ آج کل کی پڑھی لکھی لڑکیاں
اس کام سے پرایہ انبھگیہ ہی ہوتی ہیں۔
ساتھ ہی ان کے خرچ اتیادی اتنے
بڑھے چڑھے ہوتے ہیں۔ کہ پتی ان کا
بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ اس لئے گرہستھ
میں ان بن اور اشانتی کا واتاورن سا
رہتا ہے۔ یہ کارن چاہے ہی کچھ مہتو ہی نہ
بھی رکھتا ہو۔ پرنتو استریوں کو دوشی ٹھہرانے
والے بہا لوبھاؤ یا نرکھینگ جھگڑا سے ہی

استری جگت

ہمارے گھروں میں جھگڑے کیوں؟

(لیکھکا شریمتی کوشلیا دیوی جی سرس)

واستوکتا کی اور تنک بھی دھیان نہیں دیتے۔
وہ جڑا کو نہ پکڑ شاکھاؤں سے کھیلتے ہیں۔
اور پھر اس کا ٹھیک حل نکال نہ کر سکتے ہیں
انہیں اشا جنک سپھلتا نہیں ملتی ہے۔
میرے وچار میں اس گرہ سنگھرش کا
مول کارن ہے لڑکے لڑکیوں کے وواہ سمبندھی
بھنو آدرش۔ جن کی پورتی نہ ہو سکنے سے
ہی یہ مہابھارت سا مچا رہتا ہے۔ لڑکی
کو دوشی ٹھہرانے والے اس بات کو بھول
جاتے ہیں۔ کہ آج بی۔ اے اور ایم۔ اے
کی پریکشا پاس کر لینے پر بھی وواہ کے
وشے میں لڑکی کو کوئی مہتو نہیں دیا جاتا۔ اس
کی سمتی لینے کی آوشیکتا ہی نہیں سمجھی جاتی۔
اور یدی ایک دو پرتی شت پوچھا بھی جاتا
ہے۔ تو لڑکی یہ اپنے سنسکاروں کے کارن
ماتا اور پتا کے سامنے پرایہ منہ کھولتی ہی
نہیں۔ اس لئے اس کی سمتی کا لینا یا نہ
لینا کوئی وشیش مولیہ ہی نہیں رکھتا۔ وہ
تو آج بھی سبھیہ اور شکشت ہونے کے باوجود
بھی کم از کم وواہ کے وشے میں ایک اشکشت
سے ادھک مہتو نہیں رکھتی۔ جہاں ماتا اور
پتا سمبندھ کر دیتے ہیں۔ اُن پر پورن تیا
وشواس رکھتی ہوئی اپنی جیون نوکا کی پتوار
جس کے وہ اُن کر ہیں حوالے کر دیتی ہیں۔
اس کے بعد بھی اپنی طرف سے وہ کوئی
کسر اُٹھا نہیں رکھتی۔ کہ گھر کو سنبھالنے
اور پتی کے آدر مان وسیوا میں کوئی ترٹی
آنے دے۔ پتی کی آگیا اس کے نفرد دھاسو
اور وہ اس کی اوہیلنا کرنے کا سامس کو ہی
نہیں سکتی۔ پتی کی آگیا میں اس کی آگیا ہیں

ماں ان کا بھرپور پالن کرتی ہے۔
لیکن کوئی ان پرشنوں سے پوچھے۔
کہ جب ان کو وواہ سمبندھ میں ہر پرکار
کی سوتنترتا پراپت ہے۔ پتا جوان پتر
سے پوچھے بنا جب اس کا وواہ کرتا ہی
نہیں۔ تو پھر وواہ کرنے سے پورو وہ
اپنا کوئی نشچت آدرش کیوں نہیں بنا
لیتے۔ تاکہ بعد میں ان کو اس بات کی شکایت
ہی نہ رہے۔ کہ اُن کو ان کے من کی پتنی
نہیں ملی۔ یا ان کے اور اس کے وچار ہی
نہیں ملتے۔ وہ ہی اندھا دھند وواہ کروانے
کیوں چل پڑتے ہیں۔ جب تک کہ وہ
اپنی بھاوی پتنی کے سمبندھ میں پوری تسلی
نہیں کر لیتے؟ یووکوں پر تو پتا کا کوئی
ایسا ترک پربھاؤ نہیں ڈال سکتا۔ کہ ایک
سیوگیہ لڑکی تمہیں اس لئے نہیں مل سکتی۔
کہ وہاں جہیز کی مانگ بہت بڑھی ہوئی ہے
اور ہم پوری کرنے کے ایوگیہ ہیں۔ یووک
تو آج کل کے یگ میں بھی گھاٹے میں نہیں
نہ رہا۔ جب کہ استریوں میں شکشا کا کافی
پرچار ہو رہا ہے۔ جس طرح وہ اشکشت
استریوں پر پرکٹ جاتا تھا۔ آج جہیز پرتھا
کی کرپا سے شکشت استریوں پر بھی
اس کا ادھیکار اسی طرح سے بنا ہوا ہے
کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ وواہ سے پہلے اپنی
تسلی نہ کر سکے۔ یا کر لیتا ہو۔
پھر یہ پرشن اُٹھتا ہے۔ کہ پرش کے
اتنا سوتنتر ہونے پر بھی اس کے بھاوی
گرہستھ میں سنگھرش اور اشانتی کا پربھاؤ
کیوں؟

ادھونک شکشت نو یووک کی طرف
سے اشانت واتاورن پیدا ہو رہا ہے۔
تو اس لئے کہ وہ اپنی استری سے اسادھارن
آشائیں رکھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ اس
کی استری اس کی ہمتر ہو۔ پتنی ہو۔ اس کے
بچوں کی سیوگیہ ماتا ہو۔ اس کے گھر کو سوچ
و سندر رکھے۔ سوئم بیمار ہونے پر بھی اس
کی کبھر پور سیوا کرے۔ سر درد ہونے پر بھی
اس کے ساتھ ہنسی ٹھٹھول کر کے اس کا جی
بہلائے۔ اس کی کوئی اچھا اپورن نہ رہنے
دے۔ اس کے سیر سپاٹے اور سنیما آدی
میں بدی ساتھ نہ دے سکے۔ تو گھر میں
بیٹھی بچوں کی بھلی بھانتی دیکھ بھال کرے۔
اس کے لئے بھوجن تیار کرے۔ اور اسی
طرح اُس کے گرہستھ کے سب جھنجھٹ
کرتی ہوئی زبان پر شکایت کا کوئی شبد
نہ آنے دے۔ سنکشیپت یا وہ اس سے
وہ کچھ چاہتا ہے جو کہ ایک سادھارن
استری کے وش کا نہیں۔ اس کے ساتھ ہی
وہ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ اس کے بچوں کو
سکھائے پڑھائے بھی۔ گانا بجانا بھی
سکھائے۔ سلائی۔ کٹائی و کشیدہ آدی
میں بھی پرشن ہو۔ اور نئے نمونے بناتی
رہے۔ اور اس کے مترون کی پتنیوں
میں شریشٹھ سمجھی جاوے۔ ان سب سے
بھی بڑھ کر وہ بھوجن بنائے۔ برتن مانجھے
اس کے سمیہ کا دھیان رکھے۔ گھر کی
سجاوٹ میں کوئی کسر نہ رہنے دے۔
تو میں تو یہی کہوں گی۔ کہ وہ استری سے
استری کا نہیں۔ دیوتا یا بھوت کا کام کرتا
ہے۔ یدی پتنی ان کی یہ سب آشائیں
پوری نہ کر سکے۔ تو اس میں دوش کس کا؟
واستو میں بات یہ ہے۔ کہ ادھونک
نو یووک کالج کے واتاورن میں رہ کر اپنی
بھاوی پتنی کے سمبندھ میں کچی پکی دھارنا میں

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھی

بال جیون گھٹی
اصلی تیتی رجسٹرڈ

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آتے
اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاتے ہیں
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ روپیہ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگائیں
مفت لو۔ مکمل معہ نام و پتہ بھیجنے پر زیبا کمانے کی کل صفت بھیجیں
المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

سچائی کا زندہ ثبوت فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ صرف سولہ دن کے اندر اندر مادرزاد نامردی کے علاوہ ان
انسانوں کے لئے جو غلطی نامرد بیکار ہو گئے ہیں بے نظیر
ہے۔ قیمت ۲۴ خوراک دو روپے (محصول ڈاک ۷ر)

کام دیو تیل رجسٹرڈ بغیر پھوڑہ پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں
ٹھیک کرتا ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ تندرست بھی فائدہ اُٹھا
سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک سات آنے۔
رتی کھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوت باہ و امساک کیلئے دنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں۔ قیمت
بیس گولیاں ایک روپیہ۔ محصول ڈاک سات آنے (۷ر)
منیجر آدرش بھنڈار فیروز پور شہر

تپ دق
کا نسخہ وید بھگوان میں
پرہیز کے سوا دوا کھائیے اور لیبرٹری کا کامل
مکمل علاج پچیس روپیہ۔ ایک ہفتہ کی دوا
فیس دو روپیہ۔ تپ دق کے واحد مشہور عالم
وید۔ وید ک ریسرچ کالج "آتما نند"
کرشن نگر نمبر ۱۸۔ فیروز پور روڈ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

...طلباء کا داخلہ

...ویدک کالج لاہور

...طلباء کو ... تعلیم دینے کے لئے دیانند
...ویدک کالج میں مکمل انتظام ہے۔
...چار سال ہے۔ اس کالج میں
...طلباء داخل ہو سکتے ہیں جنہوں
...نے کرمیڑک کا امتحان پاس
...پاس ودیا رتھی انگریزی
...مڈل تک جانتے ہیں +
...کے علاوہ انا ٹومی۔ سرجری
...میڈیکل مضامین پڑھائے جاتے
...طلبا کی فیس معاف کر کے
...دے کر مدد کی جاتی ہے۔ یہ
...ڈی۔ اے۔ وی کالج مینیجنگ کمیٹی
...زیر نگرانی چل رہی ہے۔ اور گورنمنٹ
...منظور شدہ ہے +
...حالات جاننے کیلئے پراسپیکٹس
...+
...سال داخلہ ۷ مئی سے ۷۔ جون
...تک ہوگا +
...بی۔ اے آیورویدآچاریہ)

...سماج کی اونتی کے کارن

...سماج کی اُنتی اونتی میں بدل رہی
...سب انوبھو کرتے ہیں۔ اس لئے
...کے کچھ کارن ناظرین "پرکاش" کے سنمکھ
...سب جانتے ہیں۔ کہ آریہ
...اپنا پردھان یا راجہ چنتے تھے۔
...کر لینا ضروری سمجھتے تھے۔ کہ یہ
...نہیں ہے۔ دوسرے بنائے ہوئے
...یا نہیں۔ ہر طرح نیک سمجھ کر ہی
...چنتے تھے۔ سوامی جی نے آریہ
...ترقی کے سیدھے اور سرل مارگ
...پرنتو آج کل جو ادھیکاری بنتے
...سمارتھی ہوتے ہیں۔ اپنی تعریف

اِن کی بھی سُنیے!

کے بھوکے ہوتے ہیں۔ جس نے ذرا بھی تعریف کی۔ اس کے پکشپاتی ہو گئے۔ اس طرح سماج کی اُنتی و اونتی کا انہیں ذرا بھی دھیان نہیں رہتا۔ آج کل اکثر ہم سماج کا کام کرنے والوں کی مانسک اوستھا سوچنیہ ہے۔ اپنا اُلّو سیدھا کرنا ہی جانتے ہیں۔ سماج کے نفع نقصان کا انہیں فکر نہیں۔ جو لوگ جھگڑالو اور پارٹی باز ہیں ان کی ہی قدر ہے۔ مگر خواہشش سیوکوں کی قدر نہیں رہی۔ مدّھیوں کی قدر ہے۔ چاہے وہ سماج کے نیموں کو پالیں یا نہ پالیں۔ سماج میں وہ آئیں یا نہ آئیں۔ اُن کو ادھیکاری بنانے میں کوئی نقصان نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر کوئی غریب چاہے وہ کتنا شر لشٹ ہو۔ اس کی حاضریاں گنتے بیٹھتے ہیں۔ جب سماج کی ایسی حالت ہو۔ پھر آپ ہی اندازہ لگائیں۔ کہ اُنتی کیسے ہو سکتی ہے؟

جو بڑے آریہ سماجی ہوتے تھے۔ انہوں نے بیواؤں کی امداد کرنا۔ یتیموں کی رکھشا کرنا۔ اتیتھیوں کی سیوا کرنا اپنا کرتویہ سمجھا ہوا تھا۔ لیکن آج کل بیوہ اور یتیموں کی تو سنتا کون ہے؟ اگر سماج میں کوئی اتیتھی آ جاوے۔ تو روٹی تک دینی مشکل ہو جاتی ہے۔ سادھو سنیاسیوں کی کوئی خبر نہیں لیتا۔ جب سادھو سنیاسیوں کی ایسی حالت ہو۔ تو بے چارے اُپدیشکوں کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ انہیں تو کوئی پوچھتا تک نہیں۔ ہاں اگر وہ دھنی ہوتے تو ان کی بھی قدر ہوتی۔ غریب کو کون پوچھتا ہے۔ یہ ہیں کچھ ایک کارن جو آریہ سماج کی اونتی کے لئے اُتر دائی ہیں۔ اور انہیں دُور کرنے کی اوشیکتا ہے +

دماں کور پردھانا اِستری سماج انبالہ
چھاؤنی)

آریہ اُپدیشک پنڈت نندلال پر حملہ

پنڈت نندلال آریہ مشنری اُپدیشک آل انڈیا دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور میجک لالٹین کے ذریعہ ۱۸۔ مئی کی رات کو منڈی انبالہ شہر میں لیکچر دے رہے تھے۔ انہوں نے سلائیڈز کے ذریعہ اچھوتوں کی حالت دردناک اور دو دُنا پورن دکھیاں دیا۔ اور کہا۔ کہ اچھوت محض ہندوؤں میں ہی نہیں پائے جاتے۔ بلکہ مسلمانوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اس پر چند مسلمان آگ بگولہ ہو گئے۔ اور انہیں کہا۔ کہ "یہ الفاظ واپس لو۔ اس کا ثبوت پیش کرو"۔ پنڈت نندلال جی نے ۱۹۳۱ء کی بنگال کی مردم شماری کا حوالہ دیا۔ جس میں یہ لکھا ہے کہ

"مسلمانوں کے اندر بنگال میں ۵۲ ایسی قومیں ہیں جو کہ اچھوت ہیں۔ ان قوموں کے افراد مسجدوں میں جا کر نماز نہیں پڑھ سکتے۔ مُردے مسلمانوں کے قبرستان میں نہیں گاڑے جا سکتے۔ اور جن کے ساتھ دوسرے مسلمان کوئی رشتہ ناطہ نہیں کرتے"۔

اس پر کار دیگر حوالجات سے پنڈت جی نے ثابت کر دیا۔ کہ مسلمانوں کے اندر بھی اچھوت بن موجود ہے۔ تو حاضرین جلسہ میں سے پندرہ بیس مسلمان غنڈوں نے پنڈت جی پر حملہ کر دیا۔ ان کو زدوکوب کیا۔ ان کی سلائیڈز چھین کر زمین پر پھینک کر توڑ ڈالیں۔ اور ان کی میجک لینٹرن کو زبردستی اُٹھا کر لے گئے۔ مشکل سے میجک لینٹرن ان سے واپس لی گئی۔ اور پولیس کے آنے پر وہ بھاگ گئے۔ مسلمانوں کی اس تہذیب پر ہمیں سخت افسوس ہے۔ ان کے اس فعل کی رپورٹ پولیس میں دے دی گئی ہے۔ اور تفتیش ہو رہی ہے +

دیوی چند ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن
مشن ہوشیارپور

دیانند مٹھرا داس کالج ہوگا

آریہ جگت کو یہ جان کر بڑی خوشی ہوگی۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ایک مانہ کالج "دیانند مٹھرا داس کالج" ہوگا"۔ میں اس وقت بی۔ اے کی کلاسیں بھی کھول دی گئی ہیں۔ اور تھرڈ ایئر کلاس کا داخلہ بھی جون میں کیا جائیگا۔ فرسٹ ایئر کلاس آرٹس اور سائنس نان میڈیکل کا داخلہ امسال ۲۸۔ مئی ۱۹۴۰ء کو شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ کالج میں سب مضامین کے پڑھائے جانے کا بہترین انتظام ہے۔ ہوگا نہایت صحت افزا مقام ہے۔ کالج شہر سے ایک طرف کھلے میدان میں اپنی شاندار عمارت میں واقع ہے۔ کھیلوں کے لئے وسیع میدان کالج کے مغرب کی طرف خرید کئے گئے ہیں۔ اور ان کو سب کھیلوں کیلئے مناسب طور پر تیار کیا جا رہا ہے۔ غریب اور مستحق طلباء کو فیس کی رعایت بھی دی جاتی ہے۔ دیانند مٹھرا داس کالج ہوگا آریہ جنتا کو اپنی خدمات پیش کرتا ہے۔ اور آشا کرتا ہے۔ کہ آریہ بھائی ان کی خدمات سے جتنا بھی فائدہ ...

"ہندی پرکاش" لاہور

مینیجنگ ایڈیٹر۔
شری ہنستی علاوپوری

سمپادکہ:-
شکنتلا دیوی ہندی ... پربھاکر

۱۵۔ جون کو پرکاشت ہو جائے گا

اس کے خریدار جلدی بنیئے۔ سالانہ چندہ بھیج کر ہماری حوصلہ افزائی کیجئے۔ اس میں استریوں کے متعلق اُپیوگی لیکھ شائع ہوں گے۔ استریوں میں آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو؟ ان میں مروجہ کُرِیتیوں کو دُور کیسے کیا جائے؟ انہیں بھگتی کے اچھے مارگ پر کیسے لایا جائے؟ یہ سب آپ اس رسالہ میں پائیں گے۔ آریہ سماجیں آریہ کنیا پاٹھ شالائیں استری سماجیں اور ہندی پریمیوں کو فوراً اس کے گراہک بن جانا چاہیئے۔ خود خریدار بنیں۔ اور دو دو خریدار مہیا کریں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپیہ (عـ۲)

مینیجر "پرکاش" لاہور

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس۔ ہارمونیم۔ طبلہ۔ ستار۔ دِلربا۔ وائلن۔ کھڑتالیں:
سامان ... باجہ۔ ڈھول۔ تنبورہ۔ بین باجہ۔ بنسری۔ کلارنٹ۔ چمٹے۔ چھینے +
ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر ملنے پر حسب منشا تیار کر دئیے جاتے ہیں۔
مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ Accessories بھی مل سکتی ہیں۔ گانے بجانے کی
کوئی چیز خریدنے سے پہلے ایک بار ہمارے مشہور کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں۔
یا خود تشریف لاویں۔ ہمارا سامان خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اعلیٰ ہونے کے
علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ہے۔ آزمائش شرط ہے +

کاشی ناتھ پروپرائیٹر ادسکار ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ۔ لاہور

Gangotri

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج للہ

مہاشہ ہرنبس لال جی منتری آریہ سماج کے بھائی کشوری لال کا وواہ لالہ سیتا رام کی سپتری سے پنڈت جنارون نے کروایا۔ ورپکش کی طرف سے پچاس روپے دان ملا۔ مہاشہ کرشن لال خزانچی کے سپتر کا نام کرن سنسکار پنڈت جی نے کرایا۔ آریہ سماج کو دو روپے دان ملا۔ مہاشہ یوگ دھیان جی اسر کو اپنے خرچ پر اخبار "پرکاش" جاری کرا دینے پر دھنیہ واد۔ (منتری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

۲ سے ۵ مئی تک پنڈت کنہیا لال آریہ مشنری نے عرب جاپان اور عراق میں پرچار اور مہتہ جی نے یوروپ اور امریکہ میں اپنے پرچار سمبندھی ویاکھیان دئے۔ جن کا اچھا پربھاؤ رہا۔ (کیدار ناتھ منتری)

آریہ ویر دل پھلور

آریہ ویر دل پھلور نے مہاشہ دیوی دیال کی سپتری کی اکال مرتیو پر شوک اور سہانو بھوتی کا پرستاؤ پاس کیا ہے۔ (سنی لال منتری)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی نے اپنے گت ساپتاہک ست سنگ میں لالہ راجیالس مالک گیس فیکٹری کی مرتیو پر سہانو بھوتی و شوک کا پرستاؤ پاس کیا۔ سورگباشی بڑے اُدار چیت اور دان ویر سجن تھے۔ غریبوں کی وشیش روپ سے سہائتا کرتے تھے۔ (باقی داس منتری)

آریہ سماج پھلور

آریہ سماج پھلور نے اپنے سبھاسد مہاشہ ٹیک چند کے سپتر کی بے وقت مرتیو پر ہمدردی اور شوک کا پرستاؤ اپنے گت ساپتاہک ست سنگ میں پاس کیا۔ (سنی لال)

۲۶واں آریہ کمار سمیلن

۲۶واں آریہ کمار سمیلن ۱۱ مئی و یکم جون کو داجگیرو دھرمیندر ناتھ منتری کی صدارت میں اندور میں ہوگا۔ (منتری)

آریہ سماج چھوکر (گجرات)

ایک سال سے یہاں سماج قائم ہے۔ جو سوامی وید انند جی دوارا استھاپت ہوئی تھی۔ ساپتاہک ست سنگ نیم پوروک ہوتے ہیں۔ چار دن سے پنڈت سنت رام جی پرچار کر رہے ہیں۔ (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۱۲-۵-۴۰ کے ساپتاہک ست سنگ میں جو ساڑھے چھ بجے شروع ہوا۔ ہون یگیہ کے بعد پنڈت آتم دیو جی کا ویاکھیان ہوا۔ بہدرسی ہوئے ہندوؤں کے نقصان کی تلافی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ ایک پرستاؤ کے ذریعہ کیا گیا۔ (منتری)

آریہ سماج چونیاں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج چونیاں کا سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱-۱۲ مئی کو منایا گیا۔ برہمچاری سکھدیو جی نے ایک ہفتہ پہلے کتھا کی۔ اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ نگر کیرتن کا جلوس نکالا گیا۔ اُتسو میں سوامی دھیرانند جی۔ پنڈت بھودیو جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پروفیسر گیان چند جی۔ اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم کے ویاکھیان اور مہاشہ سنت رام، شمشیر سنگھ، درشن سنگھ کے بھجن ہوئے۔ پروفیسر گیان چند جی کی صدارت میں تحصیل پرچار سمیلن ہوا۔ جس میں ایک تحصیل پرچارنی سبھا استھاپت ہوئی۔ ایک اُپدیشک کی نیکتی سویکار ہوئی۔ جس کا خرچ چونیاں۔ پتوکی۔ بھائی پھیرو۔ کھڈیاں اور بیڑوال کی سماجیں دیں گی۔ نیز استریوں میں شریمتی ودیاوتی نے ۱۲-۱۳ مئی کو پرچار کیا۔ اپیل پر دو سو روپیہ جمع ہوا۔ جلسہ ہر پرکار سے سپھل رہا۔
دگر دھاری لال منتری

آریہ سماج سلطان پور لودھی

۲ جیٹھ کو پنڈت پرمانند کے پرلوک گمن پر شوک سبھا ہوئی۔ جس میں شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ اور ان کے سپتر پنڈت سنت رام جی سے سہانو بھوتی کا پرکاش کیا گیا۔ (منتری)

آریہ سماج پھلوال

سکا لشی رام کی سپتری کماری ... ۱۳ روپے سماج کو ۵ روپے ... اور ۵ روپے استری سماج کو ... دھنیہ واد۔
لالہ کا لشی رام کے ... شادی پر لالہ جی نے سماج کو ... کی دری دے کر مہینے کا ... دھنیہ واد۔
چناؤ:- ۱۳ مئی کی رات کو ... پردھان بابو رام پیارا ... بابو سرون کمار منتری بابو ... ڈاکٹر رام سروپ اُپ منتری ... شو چندر اُپ منتری۔ مہاشہ ... پستکالیہ ادھیکش۔ مہاشہ گرو ... مسیحا ادھیکش اور فزانچی مہاشہ ... راج جی چنے گئے۔ سٹور کیپر ... لال۔ اور مہاشہ چرالا سہائے ... پاٹھ شالہ کے پردھان اور مہاشہ ... مینیجر چنے گئے۔ (منتری)

آریہ سماج کلاچی

آریہ سماج کلاچی ... منیر اچ ڈسے عمارہ سے ... ماسٹر درباری لال نے آتم ... بالک رام جی ڈرائنگ ماسٹر ... جس نے اچھی مڈل پاس کیا ... کی مرتیو ہو گئی۔ اس کا سرٹیفکیٹ ... ریجن سے کرایا گیا۔ اس دفعہ ... ۵ لڑکیاں امتحان مڈل میں شامل ... جو سب پاس ہو گئیں۔ اس شاندار ... ودھائی۔ (درباری لال منتری)

آریہ سماج ننکانہ صاحب

بھیم سین کے سماج اور رشی کے خلاف ... کے اثر کو دور کرنے کے لئے ... رام جی اُپدیشک سبھا کے ۲ سے ۱ ... زبردست لیکچر ہوئے۔ شہر میں ... ہندو بنانے کا فیصلہ ہو گیا ہے ... بابو میلی رام نے اپنی موٹر ... زیور دینے کا وعدہ کیا۔ مہاشہ ...

بیماری کوئی ہو فیدا اسی امرت سے ہٹاتے ہیں
تماشہ دیکھو ہاتھوں پہ ہم سرسوں جماتے ہیں

(رجسٹرڈ)

شرومنی امرت

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

تمام بیماریوں کی ایک ہی دوا

سنیاسی ٹوٹکا

پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ قے۔ دست۔ ہیضہ۔ شول۔ پیچش۔ کھٹے ڈکار۔ دل متلانا وغیرہ پیٹ کی بیماریوں کو کھانے سے اور سر درد۔ کان درد۔ دانت و داڑھ کا درد۔ منہ کے چھالے لگے پڑ جانا۔ پھوڑا پھنسی۔ آگ کا جلا وغیرہ جلدی بیماریوں کو لگانے سے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸/) نمونہ کی شیشی ۲/ ۔ ایک درجن کے خریدار کو خرچ پارسل معاف۔ بیچنے والوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں:-
مینیجر:-
شرومنی سگندھی شالہ سوہن لال روڈ لاہور

(رجسٹرڈ)

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نیو دہلی جنسی امراض کے ایک قابل و ماہر ڈاکٹر کی زیر نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ اس شفاخانہ میں علاج کرانے والے مریض پوری سہولیت حقیقی ہمدردی، مکمل آرام اور جلد شفا پاتے ہیں۔ اس شفاخانہ کی ترقی اور ہر دل عزیزی کی ایک بڑی اور دوسرے شفاخانوں سے نرالی وجہ یہ ہے۔ کہ دوائی کی قیمت مریض کے مکمل آرام آنے کے بعد لی جاتی ہے۔ اس شفاخانہ سے آج تک آتشک، سوزاک، نامردی، جلپہری، پاگل پن، عورتوں کا چڑچڑاپن وغیرہ موذی امراض کے ہزاروں مریض شفا حاصل کر کے شفاخانہ کے جاری کرنے والے کو دل سے دعائیں دے رہے ہیں۔

مذکورہ بالا امراض کے جن مریضوں تک ہمارے یہ الفاظ پہنچ سکیں۔ ان سے ہم اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی کی خدمات سے فائدہ اُٹھانے کی پُر زور سفارش کرتے ہیں۔

پتہ:-
مینیجر اصلی ہندوستانی شفاخانہ پوسٹ بکس نمبر ۲۳ نئی دہلی

پھولا (چنبل) اگر سے چنبل خواہ چھوٹا ہو یا بڑا پھٹا ہوا گہرا۔ ... مرہم ... کا پتہ نہیں۔ لاعلاج ... گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ شدہ ۲۵ سالہ ... تجربہ کی مجرب دوا "... " رجسٹرڈ سے چند روز استعمال سے پھوڑے کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ ... قیمت فی شیشی بڑی ۵ روپیہ۔ نمونہ ... علاوہ محصولڈاک۔
مینیجر کرشنا ... لیبارٹریز ... (پنجاب)

बेकार-बन्धु
... को नाकर बनाने वाले चमत्कारी
... 'बन्धु' की एक प्रति मुफ्त पढ़ कर
... को सुखी बनाइये।
बन्धु कार्यालय, (प्र) संगरिया (बीकानेर)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

دھرم پرچارک منڈل ۔ دہلی

... دھرم پرچارک منڈل کی آخری ہفتہ میں بڑی دھوم دھام سے دیوان ہال دہلی میں منایا گیا۔ جس میں پنڈت رامچندر دہلوی خلیفہ ... پنڈت گنگا پرشاد شاستری ... سنگھ ۔ پنڈت بالمکند ۔ پنڈت ... رام گوپال ۔ پنڈت رام نارائن اور پنڈت ... شامل ہوئے۔ اور دان کے پرچار ... ہوئے۔ ورزش کے کھیل ... دکھائی ہوئے۔ ستیارتھ پرکاش ... ہوئے ستیاگرہ میں بھاگ ... والوں کو انعامات دئے گئے۔ (منتری)

... ہائی سکول لدھیانہ کا شاندار نتیجہ

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کیا بلحاظ تعلیم اور کیا بلحاظ نتائج پنجاب میں ایک ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ ... اس سال انٹرنس میں ایک سو اسی ... بیٹھے تھے۔ جن میں سے ایک سو ساٹھ ... اچھے نمبر لے کر کامیاب ہوئے ... کامیاب طلباء میں ساٹھ لڑکے ... فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ... ۶۹ لڑکوں نے چھ سو سے زیادہ ... حاصل کئے ہیں۔ چار لڑکوں کو وظیفے ... کا پورن آشا ہے۔ آریہ ہائی سکول کو ... اس بات کا بجا طور پر فخر حاصل ہے کہ ... کے سکول کا لڑکا رام پیارا سنگھ ۷۲۳ ... نمبر لے کر پنجاب بھر میں تھرڈ رہا ہے +

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ... لدھیانہ کے دیگر خالصہ سناتن دھرم ۔ اسلامیہ ۔ گورنمنٹ چار ہائی سکولوں نے ملا کر ۴۷۷ لڑکے امتحان میں بھیجکر ... ان ۲۸۸ طلبا کامیاب کرائے۔ وہاں اکیلے آریہ ہائی سکول لدھیانہ نے ۱۸۰ لڑکوں میں سے ۱۶۰ لڑکے کامیاب کرائے۔ اس لاثانی کامیابی کا سہرا ہمارے پوجیہ پرنسپل رام لال و ہیڈ ماسٹر دلیپ چند ... کے سر ہے۔ جن کی ان تھک اور مدبرانہ کوششوں سے آریہ ہائی سکول لدھیانہ تمام پنجاب میں کامیابی کے بام پر پہنچکر نہایت ہر دل عزیز ثابت ہو رہا ہے +

(بھورام نیجر آنند آشرم لدھیانہ)

... آریہ ہائی سکول جالندھر کا نتیجہ

سکول ہذا کا میٹریکولیشن کا نتیجہ امسال بھی نہایت شاندار رہا۔ سکول کی طرف سے

۶۴ لڑکے امتحان میں شریک ہوئے۔ جن میں سے ۴ فرسٹ ڈویژن میں۔ ۳۵ سکینڈ ڈویژن میں اور ۹ تھرڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ کامیاب طلباء کی تعداد ۵۸ ہے۔ اور سکول کا نتیجہ ۹۱ فیصدی رہا +

(ذکر یارام ہیڈ ماسٹر)

آریہ سماج جلیند شہر کا سالانہ جلسہ

۳۱ مئی یکم و ۲ جون کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ جس میں بڑے بڑے ودوان سنیاسی ۔ پنڈت ۔ اور بھجنیک پدھار کر دھرم پرچار کریں گے۔

(ستیہ پال منتری)

آریہ سماج ڈلہوزی چھاؤنی کا پرستاؤ

آریہ سماج ڈلہوزی چھاؤنی کا آج تاریخ ۱۶ مئی سنہ ۱۹۴۰ء رات ۹ بجے آریہ سماج مندر بھون بازار میں ہونے والا ہر اسادھارن ادھیویشن شریمان رام پرشاد جی گاجیمہ اکوئنٹنٹ آپ پردھان کی نئی دھرم پتنی کی اکال و اچانک مرتیو پر

ہارد کہ دکھ و شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پربھو سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ دیوانگت آتما کو سدگتی و شانتی پراپت ہو۔ اور دیوگی پریوار کو اس دکھ کے سہن کرنے کے لئے دھیرج پردان ہو + (لال چند منتری)

آریہ سماج آسیہ لشادوس

آریہ سماج آسیہ محلہ تکر وات کے منتری مہاشہ منوہر لال جی کے گھر ۹ مئی بروز اتوار ۸ بجے سے لے کر ۱۲ بجے تک ست سنگ ہوا۔ ہون پنڈت شودت جی ودیہ ستانگ گوروکل نے کرایا۔ اور ہماری جیتا بھجن منڈلی اور پردھان جی کے سپتر کے اتی اُتم بھجن ہوئے۔ پنڈت جی نے بیاکھیان اور اپدیش دوارا جنتا کو آنند کیا۔ حاضری کافی تھی۔ چونکہ مہاشہ جی کی سپتری کا وواہ قریب ہے۔ آج رسم ٹکہ کی بھی ادا کی گئی۔ مہاشہ جی نے پنڈت جی کو مبلغ دو روپے دکھشنا دی۔ اور دو روپیہ آریہ سماج کو دان دیا۔ دھنیہ واد۔ آریہ سجنوں کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔ شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ آریہ سبھا سدوں

کو واجب ہے۔ کہ اسی طرح ہر ہفتہ کوچہ کوچہ میں ہر ایک اپنے اپنے گھر بار میں باری سے ست سنگ لگوایا کریں۔ اس سے ویدک دھرم کا پرچار ہوتا ہے۔ اور لوگوں تک آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند کا سندیش پہنچتا ہے +

(منتری آریہ سماج آسیہ ...)

موضع ناہر پورہ شدھ ہو گیا

خوشی کا مقام ہے۔ کہ ناہر پورہ ریاست جھابوا سنٹرل انڈیا کے سب عیسائی بھیل تعدادی ۶۳ ٹھاکر شیوراج سنگھ جی کی کوشش سے شدھ ہو گئے ہیں +

(دیوی چند ایم۔ اے پردھان دیانند سالوسشن مشن ہوشیار پور)

ضروری اطلاع بقیہ صلا

کانچ موگہ ۔ ۲۷۵۳ بابو سانگرام دہلی ۔ ۲۷۵۵ آریہ سماج کوٹ چھٹہ ۔ ۲۷۵۶ آریہ سماج فورٹ سنڈیمن ۔ ۲۷۵۷ بابو لکھشمن داس زمیندار رام پور ۔ ۲۷۶۰ بابو مہاراج ریٹائرڈ اوورسیر رنگون ۔ ۱۷۷۴ مہاشہ دونی چند پچھو رام آریہ سماج سارسہ ۔ ۲۷۷۳ مہاشہ گوری شنکر بھوپال ۔ ۱۷۶ مہاشہ رام اوتار مہندرو ۔ ۱۷۰ مہاشہ بدھ سنگھ شیر کوٹ ۔ ۱۶۹ مہاشہ وزیر چند منتری آریہ سماج چیلہ ۔ ۱۶۸ آریہ سماج گمر ہشائی ۔ ۱۶۶ مہاشہ وید پرکاش نوشہرہ شریف ۔ ۱۶۴ لالہ ٹھاکر داس عرائض نویس امرت سر ۔ ۱۶۳ ماسٹر یاد و سنگھ لاندھیڑی ۔ ۱۵۸ بابو ہیری رام ہانگ پونہ ۔ ۱۳۹ پنڈت ایس۔ وی سترما شاہدہ ولیسٹ خاندیش ۔ ۱۴۰ دیوان

ہندوستانی شکھشاولی (حصہ اول)

ہندی پرچمی اور سکولوں کے ہیڈ ماسٹر توجہ دیں

آج کل جو عربی لپ کا قاعدہ اردو زبان کے قاعدہ کے نام سے رائج ہے۔ اس کی رو سے کسی بھی زبان کے تمام الفاظ کو صحیح طور پر ادا کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس کا سیکھنے کرنے کا طریقہ غلط ہے۔ "ہندوستانی شکھشاولی" میں عربی لپ کو اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ اس کی رو سے ہندوستانی یا اردو کو ناگری لپ کی طرح آسانی سے لکھا اور پڑھا جا سکے۔ اگرچہ طرز تحریر اردو کے مطابق ہی رہے گا۔ لیکن کتابی ترتیب ہندی کی طرح کر دی گئی ہے۔

سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان

کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے پرائیمری ڈیپارٹمنٹ میں اردو ہندوستانی شکھشاولی کو رائج کریں۔ اور اردو کو ہندی کے طریق پر پڑھائے جانیکا کام دیکر ہندی پریم کا ثبوت دیں۔ اس نئی شکھشاولی پر الہ آباد یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے نہایت اچھی رائے دی ہے۔ ماہرین تعلیم نے تعریف کی ہے۔ اور اخباروں نے اعلےٰ ریویو کئے ہیں +

نمونہ کی کاپی تین آنے (۳؍) کے ٹکٹ بھیجکر شکھشاولی کے مصنف سے نیچے لکھے پتہ سے منگائیں:۔

بابو آسارام جی اوورسیر ریٹائرڈ ابریا مصرکھ (ضلع سیتا پور) یو۔ پی

براہمن کنیا کی ضرورت

ایک یوگیہ براہمن آریہ سماجی نوجوان ور کے لئے کنیا کی ضرورت ہے۔ ور لائق چال چلن بہت ہی اچھا۔ عمر ۲۵ سال برسر روزگار۔ ملایا میں دوکان کرتا ہے۔ آمدنی کافی۔ جائیداد کافی تعلیمیافتہ

ہیڈ ماسٹر آریہ ہندی سکول

ایپوہ ایف۔ ایم۔ ایس

چکر سنسار

فرانس کے ۳ اہم مقامات پر جرمنی نے قبضہ کر لیا۔ روس اتحادیوں کے ساتھ شریک ہونے لگا۔ برطانوی فوج جرمنی میں داخل ہو گئی۔ بلجیئم اور رودبارِ انگلستان کی بندرگاہوں پر جرمن طیاروں کی زبردست بمباری۔ ساٹرڈم پر جرمن بمباری سے ایک لاکھ اشخاص ہلاک۔ دلیش و دیش و جنگ کی تازہ خبریں۔

— جرمنی نے فرانس کے تین مقامات لوان - ایراس اور ایمئیریہ قبضہ کر لیا۔
— ترکی نے ملکی حفاظت کیلئے مزید دو کروڑ پونڈ منظور کئے ہیں۔
— فرانسیسیوں نے ایراس پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔
— رومانیہ میں ۱۳ لاکھ ریزرو فوج بلا لی گئی ہے۔
— جرمن فوجیں رودبار انگلستان۔ سینٹ پال اور جانٹبریل تک پہنچ گئی ہیں۔ بلجیم اور فرانس کی بندرگاہوں پر زبردست بمباری کی گئی۔
— جرمن ہائی کمانڈ کا اعلان ہے۔ کہ رینجیل پر قبضہ اور ناہور کا آخری قلعہ فتح ہو گیا ہے۔
— جبرالٹر خالی ہونا شروع ہو گیا ہے۔
— نو آبادیوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنانے کیلئے برطانیہ پچاس لاکھ پونڈ سالانہ خرچ کیا کریگا۔
— جرمنی میں شادیوں کا زور ہے۔ پچھلے تین ماہ میں ایک لاکھ سے زائد ہوئیں۔
— انگلستان میں پرائیویٹ جائیدادوں پر قبضہ کا قانون بن گیا ہے۔
— لاہور میں خاکساروں کی شرارتیں بدستور جاری ہیں۔ خاکساروں کے ہمدردوں نے ۲۲ مئی کو مسلم دوکانداروں اور کوچبانوں سے زبردستی ہڑتال کروائی۔ مخالفت کرنے والوں کے منہ کالے کر دیئے گئے۔ کئی دوکانداروں کو گھسیٹا گیا۔ اور جوتے مارے گئے۔ ڈیڑھ درجن خاکسار گرفتار کر لئے گئے۔ گورنمنٹ ہند خاکساروں کی جماعت کے مالی ذرائع کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے۔
— لندن - بمبئی - احمد آباد میں سٹاک ایکسچینج مارکیٹ بند ہو گئی ہے۔
— واشنگٹن میں محسوس کیا جاتا ہے۔ کہ روس یورپ پر جرمنی کی غلبہ برداشت نہیں کرے گا۔ اور اتحادیوں کے ساتھ شریک ہو جائے گا۔
— ہٹلر کی سوئٹزرلینڈ۔ اور ہیبولینی کی یوگوسلاویہ پر نگاہیں ہیں۔
— ساٹرڈم پر جرمنوں کی بمباری سے ایک لاکھ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔
— برطانوی فوجیں جرمنی میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور انہوں نے شمالی جرمنی میں اپنا جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔
— بارش کی وجہ سے جموں و کشمیر روڈ پر ایک ہفتہ کیلئے ٹریفک بند ہو گیا ہے۔
— قبائلی ڈاکوؤں کی لوٹ مار اور اغوا کی شرارتیں بدستور جاری ہیں۔
— اٹلی کی جنگ میں شمولیت صرف چند دنوں کی بات رہ گئی ہے۔
— جرمن فوجوں نے ساٹھ میل میگنا ٹ لائین توڑ دی ہے۔
— کشمیر میں جہیز میں مال مویشی دینا جرم قرار دے دیا گیا ہے۔
— جرمن فوجیں پیرس سے صرف ستر میل دور رہ گئی ہیں۔
— مولانا مظہر الدین کے قاتل شریف احمد کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔
— حیدر آباد (نظام سٹیٹ) کے ہندو جان و مال کے اندیشہ سے ہجرت کر رہے ہیں۔

आप बेकार क्यों हैं ?

दि आप (१) अमेरिका के बेकार लोगों की भांति कलम दवात के सहारे केवल
तक की सहायता से बिना पूंजी रुपये कमाना चाहते हैं, (२) युरोप की उन फर्मों के
पते जो नयी नयी वस्तुओं के नमूने मुफ्त भेजती रहती हैं (३) अमेरिका की उस फर्म
का पता, जो केवल पत्र लिखने पर संसार भर की प्रत्येक चीज का आपको पता बता देगी,
(४) ५०) से ५००) की पूंजी तक के कारखाने लगाने का पूरा विवरण जिनसे ३००)
मासिक तक कमाया जा सकता है । (५) जर्मनी वा जापान की ताजा मालूमात और घर
बैठे एजेन्सी लेनेके ढंग और पते, (६) स्वदेशी चीजोंसे विलायती वस्तुएं बनाना, ४००)
तोला मूल्यकी बताई जाने वाली "कौन सीन" को अपने देशमें पैदा करना, (७) भारत
के कम मात्र से रुपया कमाना चाहते हो तो इस पुस्तक को अवश्य मंगा कर पढ़ें । इसके
अतिरिक्त इसमें सैकड़ों ऐसी दस्तकारियां लिखी हैं जो आजतक सुनने में नहीं आयीं और उनसे
साधारण पूंजीवाला आदमी दो तीन रुपया रोज घर बैठे कमा सकता है । २५० पृष्ठ की
पुस्तकका मूल्य १।) पोस्टेज ।=)

१०० गुणा नफेका व्यापार

संसार में सब से अधिक लाभदायक व्यापार पेटेण्ट औषधियों का है । इससे सौगुणा
नफा कमाया जा सकता है । एक पैसा लागत की दवा के दो दो रुपये मिलते देखे हैं ।
अमृतधारा और सुधा सिन्धु के मालिकों ने एक एक पेटेण्ट दवा के नुस्खे से लाखों रुपया
कमाया है । विलायती फर्में एक एक पेटेण्ट दवा से करोड़ों रुपया कमा रही हैं । यदि उनकी
तरह आप भी भारत वर्ष, जर्मनी इंगलैण्ड, अमरीका की प्रसिद्ध और सर्वप्रिय प्रति वर्ष
करोड़ों रुपये की बिकने वाली पेटेण्ट औषधियों के नुस्खे बिना किसी कष्ट के घर बैठे सीखकर
साधारण पूंजी से प्रायः सभी प्रचलित पेटेण्ट औषधियों को स्वयं तैयार करके विज्ञापन द्वारा
मुकाबले में कम कीमत में बेचकर सैकड़ों रुपये मासिक की स्थायी आमदनी पैदा करना
चाहते हैं तो आज ही "पेटेण्ट औषधियां और भारतवर्ष" नामक पुस्तक की एक
प्रति मंगाकर कारोबार शुरु करदें, सम्भव है फिर आपको यह पुस्तक किसी मूल्य पर न
मिल सके । मूल्य ।।।) पोस्टेज ।-)

नोट:- दोनो पुस्तकें हिन्दी में हैं ।

रसायन फार्मेसी, (अ) संगरिया (बीकानेर)

السنبور انجن کا معجزہ (رجسٹرڈ)

یہ ہے کہ آنکھوں کے جملہ امراض موتیابند - پڑوال - ککرے - جالا - ناخونہ - دھند - پانی آنا - بینائی کی کمزوری وغیرہ کی شرطیہ اور مجرب دوائی ہے۔ اور ان امراض کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ ہزاروں فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ مشہور آیور وودان **پنڈت بھگودت** ریسرچ سکالر۔ اور پروفیسر دیال سنگھ کالج لاہور نے السنبور انجن استعمال کر کے اس کے کمالات کے قائل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ **چیف میڈیکل آفیسر** وہاں صاحب بہادر نے السنبور انجن کی خوبیوں کے متعلق اعلےٰ سرٹیفکیٹ اور سونے کے تمغے دئے ہیں۔ ۲۱ اپریل کے پرکاش میں اس کے ایڈیٹر **شری مہاشے کرشن جی** نے السنبور انجن کو استعمال کر کے مندرجہ ذیل رائے دی ہے:

"پونچھ کے ماہر امراض چشم ڈاکٹر ... آر گپتا جنہوں نے اب لاہور میں ... فیض عام جاری کر رکھا ہے کی معجزانہ ایجاد "السنبور انجن" کا "پرکاش" کے ... سے بہت پرچار کراتے ہوئے ہر روز ... ہو رہی ہے۔ میں خود اس انجن کا استعمال کر رہا ہوں۔ اپنے ذاتی تجربہ کے بعد کہہ سکتا ہوں۔ کہ واقعی یہ انجن بہت مفید ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے دوا خانہ پر ... سارا دن آنکھوں کے مریضوں کا جمگھٹا لگا رہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک درد مند رحم دل سماجی نوجوان ہیں جو نہایت لگن اور پریم سے مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ اور دن میں دو بار مشورہ اور دوا مفت بھی دیتے ہیں۔ ...... آنکھوں کے مریضوں کے لئے یہ ایک نعمت ہے۔ جس سے آریہ بھائیوں کو محروم رہنا چاہیئے۔"

اس کے علاوہ سوامی نتیہ آنند ... کے انگریزی سبھا سنیہ کار) جوان دنوں گوردوت بھون لاہور میں مقیم ہیں نے بھی بعد از استعمال بے حد تعریف کی ہے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی شیشی محصول ...

پتہ:- السنبور انجن فارمیسی جیسٹرڈ کرشن نگر لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

برہمچریہ کی سیاسی اہمیت

بقیہ صفحہ ۸

رہنے سے بھی وہ غلاظت دور نہ ہو سکیگی

انگلستان کے سائیکالوجی کے مشہور ماہر مسٹر گیندرک نے بھی تو کہا ہے کہ:-

"کام واسنا (شہوانی جذبہ) کی سیری کا انحصار محض سیاسی تصویر ہی نہیں ہے۔ اس سے جسم کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اگر اس خواہش کے سامنے تم جھکنے لگو۔ تو یہ زبردست ہوگی۔ اور تم پر اور زیادہ مظالم کرنے لگ جائے گی۔ اگر تمہارا دل قصوروار ہے۔ تو تم اس کی باتیں سنو گے۔ اور اس کی طاقت بڑھاتے جاؤ گے۔

دھیان رکھو۔ کہ شہوانی جذبہ کی ہر ایک سیری تمہاری غلامی کی زنجیر کی ایک نئی کڑی بن جائے گی۔ پھر تو اس زنجیر کے توڑنے کی طاقت ہی تم میں نہ رہے گی۔ اور اس طرح تمہاری زندگی ایک لاعلمی میں کی گئی مشق کے باعث تباہ ہو جائے گی سب سے اعلےٰ تدبیر تو اعلےٰ خیالات پیدا کرنا

اور تمام افعال میں ضبط یا اعتدال سے کام لینا ہے"۔

اسی طرح ڈاکٹر فرینک لکھتے ہیں۔ کہ:

شہوانی جذبہ پر دل اور خواہش کا کامل اختیار ہوتا ہے۔ یہ کوئی لازمی جسمانی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو محض خواہش ہی ہے اس کی پابندی ہم جان بوجھ کر اپنی حسب خواہش کرتے ہیں"۔

صہرا اپنت ہوا۔ بالکا کا نام سنیہہ پربیہ رکھا گیا۔

۲۳-۲-۳۰ کو آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے پرنسپل شری پنڈت دھرمیندر ناتھ جی کے سپتر کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ آریہ سماج کو ۵ اشلنگ کا دان ملا۔

۹-۳-۳۰ کو لالہ چونی لال کرپا رام کی سپتری ساوتری دیوی کا وداہ سنسکار لالہ شو رام کھوسلہ کے سپتر بابو رام پرتاپ کے ساتھ کروایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر کنیا پکش کی طرف سے بکھنڈ اور رکش کی طرف سے

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

رشی بودھ اتسو۔ دیر لیکھرام دوس۔ اور آریہ سماج کا ستھاپنا دوس دھوم دھام سے منائے گئے۔ شری پنڈت ستیہ پال جی آریوپدیشک۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ پنڈت دھرمیندر ناتھ جی اور پنڈت رتن جی گوروکل کانگڑی کے سناتکوں کے سمبہ اتوکول بہت شاندار ہو گیا ان سے۔ اور مہاشہ جمیندر لال۔ مہاشہ جے دیو جی گپتہ اور مہاشہ سیتا رام جی منشی نے اپنے منوہر بھجنوں دوارا جنتا کو بھاوت کیا۔

یہاں کی پرسدھ آریہ پتری پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے ان اتسوں کی رونق بڑھانے کیلئے لیکچروں تھا بھجنوں میں بھی حصہ لیا۔ جس سے جنتا پر اثر اور آریہ سماج کے پرتی پریم بڑھا۔

آریہ سماج نیروبی کی اودھیکش ... ویدک ریتی سے ... سنسکار کرائے گئے۔

۱۸-۲-۳۰ کو مہاشہ رام پرتاپ جی کلرک پوسٹ آفس کے ... کا نام کرن سنسکار کروایا گیا۔ دس شلنگ کا دان۔

کبھی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ہم کبھی اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

ضبط یا اعتدال میں امن ہے۔ بے ضبطی یا بے اعتدالی "بے امنی" ہے قومی دشمن کا گھر ہے۔ شہوانی جذبات تو تمام وقتوں میں تکلیف دہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن عالم شباب میں تو یہ بہت ہی عقل کو خراب کر دیتی ہے۔ نوجوان کا کسی عورت سے پہلے پہل عشق پیدا ہوتا ہے۔ وہ نہیں جانتا۔ کہ وہ اپنی سیاسی روحانی اور جسمانی زندگی کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ اس کے فعل کی یاد آئندہ پچھتاوا دیگی۔ اور اُسے اپنے اس کی بہت بڑی غلامی کرنی پڑے گی۔ نہیں جانتا۔ کہ ایک سے ایک اچھے لڑکے جن سے مستقبل میں بہت کچھ امید تھی تباہ ہو گئے۔ اور ان کی گراوٹ ان کی پہلی دفعہ کے تنزل سے ہوا۔

انسان کی زندگی اس برتن کی مانند ہے۔ جس میں تم اگر پہلے قطرے میں ہی غلاظت ڈال دیتے ہو۔ تو پھر لاکھ پانی ڈالتے

ہوشیار

گوروکل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور برانچ ہسپتال روڈ لاہور

دہلی برانچ چاوڑی چوک دہلی

فہرست ادویات مفت

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر گوروکل کانگڑی کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

فہرست ادویات مفت

گوروکل کانگڑی

برہمی تیل

قیمت دس آنے فی شیشی

بھیم سینی سرمہ

قیمت چودہ آنے فی شیشی

اس کو سر پر لگانے سے دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری سر درد۔ بالوں کا گرنا۔ آنکھوں کا جلن سب تکلیف پر جادو کا اثر رکھتا ہے

گوروکل کانگڑی فارمیسی

گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

آنکھوں کی تندرستی کے لئے بہترین دوا ہے

سبزیوں کی تاثیر

سوا سنتہ رکھشا

ادرک (گرم خشک) ہاضم طعام ہے۔ جگر کے سُدّے کھولتا ہے۔ معدہ کی رطوبت اور بلغم کو دُور کرتا ہے۔ قوتِ باہ اور حافظہ کو بڑھاتا ہے۔ اس کا مربہ بلغمی اور سرد مزاج والوں کو مفید ہے۔ بھوک کو تیز کرتا ہے۔

اروی :- بدن کو فربہ اور طاقت در بناتی ہے۔ گردے کی لاغری کو فائدہ دیتی ہے۔ لیکن ہضم دیر سے ہوتی ہے۔ اور پیٹ میں اپھارہ کرتی ہے۔ اس لئے گرم مسالحہ ڈال کر اسے استعمال کرنا چاہیئے۔

آلو سرد خشک۔ ثقیل۔ دیر ہضم اور قابض ہے۔ اجزائے منی کو زیادہ کرتا ہے نیز مثانہ کو قوی کرتا ہے۔

بینگن (گرم خشک) سُدّے کھولتا ہے۔ بلغمی مزاج والوں کو مفید ہے۔ معدہ کو قوی بناتا اور بھوک لگاتا ہے۔

پالک (سرد تر) زود ہضم ہے۔ گردہ مثانہ اور پیشاب کی تکلیف و دائمی قبض کو مفید ہے۔

پیٹھہ (سرد تر) دِل۔ جگر اور معدہ کو مفید ہے۔ منی پیدا کرتا اور جسم کو فربہ کرتا ہے۔ اس کا مربہ دل و دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ یہ گرم مزاج والوں کو مفید ہے۔

توری مونگی (گرم تر) ہاضمہ کو تیز کرتی صاف خون پیدا کرتی اور بھوک لگاتی ہے۔

توری گھیا۔ (سرد تر) گرمی کو دُور کرتی ہے۔ جریان اور احتلام کو خاص طور پر مفید ہے۔

ٹینڈے (سرد تر) پیشاب کی جلن گرمی اور دوسرے نقائص میں مفید ہے۔ کالی مرچ اور زیرہ ڈال کر استعمال کرنا چاہیئے۔

ہمارے گھروں میں جھگڑے کیوں؟

بقیہ صفحہ ۱۰

باندھتا رہتا ہے۔ جو گرہستھ آشرم میں پرویش کرنے پر اُسے سب کی سب اِستری سے پوری ہوتی درشٹی گوچر نہیں ہوتیں۔ اور اُن کو

مثوما نجیست ودھی سے پورا کرنے ...
وہ ہر پورسادھن نہیں جُٹا سکتا۔ ...
سو روپ لڑتا ہے۔ کھینچا اور ...
ہے پتنی سے۔ جس کا کہ کوئی دوش نہیں
ہوتا۔ یدی اس کا کوئی دوش ہو تا ...
تو یہی کہ وہ اِستری ہے۔ اور وہ ...
یدی نویوک وواہ سے پوروا ...
کا نشچہ کر لیں۔ کہ وہ پتنی کو بھی اپنی ...
طرح کا منش سمجھیں گے۔ ان سے ...
اور بھوتوں کی سی آشائیں نہ رکھ ...
اِستری ہی سمجھتے ہوئے پریم اور ...
جتنا وہ کام کر سکے۔ اس سے ...
ہو جائیں گے۔ تو میرے وچار میں ...
اور گرہستھ کا نام نک جی ...
اور کہ یدی ہمارے بھارتیہ سماج ...
کرن دھار اس گرہستھ کو ٹھیک ...
حل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ...
بھ نالی کو سمول بدل دیں۔

اپنے بیٹے کی مانند جوانی کا لطف اُٹھائیں

ایک عمدہ دوا جو آپ کے غدود و پٹھوں کے راستے سے تمام اعضائے رئیسہ اور جسم کے ضروری حصّوں میں نیا جوش لا کر تندرستی اور راحت بخشے گی۔ نئی طاقت دے گی۔ زندگی کے نئے سامان پیدا کرے گی۔ اس کا نتیجہ آپ کو حیرانی میں ڈال دے گا۔

کرن جوانی

تھوڑے ہی دنوں میں آپ اپنے جسم میں ایک نئی جیون شکتی کو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے دیکھیں گے محسوس کرینگے یہ آپکے جوڑوں میں نیا جوش اور نئی طاقت لا کر آپکو اپنے بیٹے کی مانند نوجوان بنا دے گی۔

قیمت یکصد گولی چار روپے
چوبیس گولی ایک روپیہ۔ درجہ خاص یکصد گولی بارہ روپے
۲۴ گولی تین روپے

امرت دھارا فارمیسی لاہور

لاہور

بند ڈبیں رنگین ریوالور اور پسٹول ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ نقد۔ گورنمنٹ اجازت قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

Suleman Umar & Co. Karachi سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کیلئے اپیوگی پستکیں

برہمچریہ بھاشنت (لیکھک :- پنڈت چندر پت ویدالنکار) سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح چین جاپان۔ جاوا۔ کمبوڈیا۔ ترکستان افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں سماجی جیون اور سنسکرتی کا پرچار ہوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ قیمت مجلد پونے پانچ روپے بنا جلد چار روپے۔

آتم میمانسا (لیکھک :- پروفیسر چندر لال کھنہ) شرودھانند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پُشپ ہے جس میں آتما کے متعلق ہر ایک پہلو پر نہایت وستار پورک منوریجک اور بیچی کیست پر کاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پستک ہے۔

ویدک ورنے (سوامی اچھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی) تین حصّوں میں ہے۔ جس میں بارہ ماس کیلئے ہر ایک دن کیلئے ایک ایک پرارتھنا ویا کھیا سہت دی گئی ہے اور ہر ماس کیلئے دیا یام درکنی جی۔ اس کا گجراتی میں بھی انوواد ہو چکا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی حصّہ ایک روپیہ (عمر)۔

دوسری کتابیں (۱) سندھیا رہسیہ ایک روپیہ (۲) سندھیا سمن ایک روپیہ (۳) وید گیتانجلی دو روپیہ (۴) بھارت ورش کا اتہاس ۵ روپے ۴ (۵) جل چکتسا وگیان ۱۲ (۶) سم سرود ۱۲ (۷) برہمچریہ سندیش دو روپے (۸) استریوں کی شکشا ۱۳ (۹) شکشا منوو گیان ۱۲ (۱۰) گوروکل کا اتہاس ۲ (۱۱) ستوپ نرمان کلا ۱۲ (۱۲) گوروکل کی لائبریری ۳ (۱۳) کلہان مارگ کا پتھک ۱۲ (۱۴) نرو کت بھاشیہ سالچے سات روپے (۱۵) رشی دیانند کا پتر ویہار ۱۲ (۱۶) گیان پرویشکا دو حصّے دو روپے۔

رعایت :- جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگوائیں گی۔ انہیں ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔

مینیجر۔ پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو پی)

Regd. No. L. 435.
Founder: Mah. Krishna B.A.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ پینتیس ۳۵ سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما صہ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر مہاشہ کرشن بی اے

U.B. STUDIO

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۲۱ جیٹھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲ جون سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۱

پرارتھنا

ہم کو ویدک دھرم کا شیدا بنا پرماتما
ہے یہی تجھ سے ہماری التجا پرماتما

کشتیٔ اُمید لے چل ساحلِ مقصود پر
ڈوبتے منجدھار میں ہیں لے بچا پرماتما

شانتی کا راج ہو گھر گھر میں بھارت دیش کے
ایسا نظارہ ہمیں تو پھر دکھا پرماتما

سر تلک قربان کر دیں راہِ حبِّ قوم پر
دل میں تو اپنے لگن ایسی لگا پرماتما

وقتِ مشکل بھی نہ چھوڑوں میں تیرا دامن کبھی
سر تیرے قدموں پہ ہو میرا جھکا پرماتما

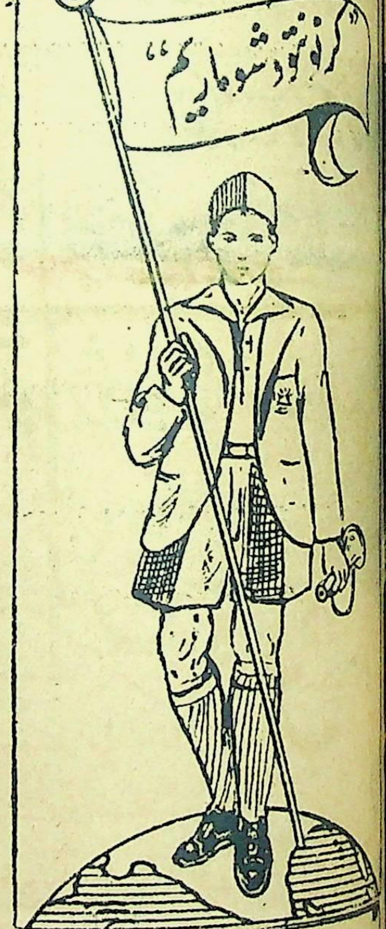

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپ نِشد گان

کین اُپنشد

(۴۹)

بجلی کا یہ چمکنا۔ آنکھ کی جھپکی ہوئے
برہم کا یہ آدیش ہے۔ ادھی دیَوت سہوئے

(۵۰)

من جو چلتا سا جو لکھے۔ اس سے برہم بھائے
بار بار چنتن کرے۔ ہردہ شُدھ بنائے

(۵۱)

پُوجیہ دیو کا ہے ہی۔ مدھر پیارا نام
پر یہ روپ جو جانکر۔ چھے لے سکھ دھام
سمجھئیے نے کہا:۔

(۵۲)

گرو دیو اُپ نشد کا۔ مجھ سے کرو بکھان
اب تک تجھ نے جو سُنا۔ اسے براہمی جان

(۵۳)

اندریہ سیم تپ کرم۔ اسے پرتشٹھا جان
وید انگ ہیں اسی کے۔ اس کا ستیہ ستھان
نتھو نئی منک کرم گر۔ من کرے وشی بھوت
برہم ودیا کا انگ ہے۔ ویدک گیان سپوت

(۵۴)

ویدامرت

رگ وید — اوم — یجروید
سام وید — اتھروید

اتھروگان

ओ३म् शान्ता पृथिवी शान्त मिद भुवन्तरिक्षम्
शान्ता उदन्वती एपः शान्तानः सन्तो वधीः (१९-९)

شبدارتھ:۔ (شانتا دیوی) ہمارے لئے دیوی لوگ سکھ کارک ہوں۔ (شانتا پرتھوی) بھومی سکھ کارک ہو۔ (شانتی ادم اُرو انترکشم) یہ وِستیرن مدھیہ لوک سکھ کارک ہوں۔ (شانتا اُدنوتی آپہ) سمندر اور سب جل سکھ کارک ہو۔ (شانتانہ سنتو اوشدھی) ہمارے لئے گیہوں۔ چنا چاول آدی سب پکے ہوئے ان سکھ کارک ہوں ٭

بھاوارتھ

(۱)

اَنّ جل بھومی سبھی — انترکش دیو لوک
سمدر پانی آدی سب — دیں ہم کو سکھ بھوگ

(۲)

رہے دھیان میں مست ہم — بھولیں نہ آپکار
سکھ دائیک ہو ہر جگہ — جگ سکھ کا بھنڈار

— جو کام پریم سے نکل سکتا ہے۔ وہ ڈر یا سزا سے نہیں نکل سکتا۔
— آرام کرنے کی نسبت کام کرنا کہیں اچھا ہے ٭

(۵۵)

جانے ودّیا برہم جو۔ وہ دُکھ دُور ہٹائے
کرے پاپ نہ بھول کر۔ سورگ لوک میں جائے

سماپت

(شری ہیتیشی رچیت اُپ نشد گان سے)

چُنے ہوئے پھول

تب جس کام کو ہاتھ میں لیتا ہوں وہ ایک سوئی کی طرح گڑ جاتا ہوں۔
— خالی بیٹھے آدمی مت ہو کسی کام کے کرنے والے بنو۔
— کام کی زیادتی سے اُکتانے والا آدمی کبھی کوئی بڑا کام نہیں کر سکتا۔
— آج محنت کرو۔ نہ جانے کل تمہارے راستے میں کتنی رُکاوٹیں پڑیں۔
— کرو۔ کچھ کرو۔ کچھ کر دکھاؤ کچھ پیدا کرو — خواہ وہ تمہارا کام نہایت ہی حقیر۔ نہایت ہی خفیف نتیجہ پیدا کرنے والا ہو۔ بھگوان کے نام پر اسے نتیجہ پر چھوڑو اس کو حقیر و خفیف خیال نہ کرو۔ اعلیٰ کوشش کرو۔ جو کام بھی تمہارے ہاتھ کرنے کیلئے ملتا ہے۔ اس کو اپنی تمام طاقت سے کرو۔
— جس کام کو کر رہے ہو اسے تکمیل تک پہنچاؤ۔ لڑھکنے والے پتھر پر کبھی گھاس نہیں اُگتی۔
— کوئی کام صرف ارادہ کرنے سے ہی نہیں بلکہ محنت کرنے سے ہوتا ہے ٭

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائیداد یہ روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگاتا ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ۲/۳ قیمت پر دیتا ہے (۵) مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے۔ (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپیہ کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں (۷) منڈل پُستکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے (۸) بے روزگار (پرشارتھی) آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے۔ پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے (۱۰) چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا مہت مہان کاریہ آرنبھ کرتا ہے ٭

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد سنہری چودہ جلدوں میں قیمت صرف ۴۲ روپے۔ کرایہ ریل معاف۔ آج ہی ایک سیٹ منگوالیں۔ سام وید مکمل ایک حصہ میں چار روپے۔ یجروید مکمل آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے ٭

ضرورت ہے پرتیک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے وکتا بیچنے والے اُتساہی پرشوں و استریوں کی ٭

لفاصیل کے لئے لکھئے

منتری اُپدیش پرشادشو، منیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۷ر ۲۵ سے ادھک لینے پر ۶ر (۲) سنسکار ودھی ۳ر ۲۵ سے ادھک لینے پر ۳ر (۳) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) ویوہار بھانو ۲ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ر (۵) پنچ مہایگیہ ودھی تین پیسے۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۲ پیسے۔ (۶) گوکرونا ندھی ۱ر سو سے ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۱۰) ہون منتر ۲ر سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ ٭

دیگر پُستکیں دنچو کی پہیلی ۱۲ر آریہ پدھتی ۱ر پرشارتھ پرکاش ۱۲ر اُپ نشد پرکاش ۱۲ر ویدک نتو گیان ۳ر کرتویہ درپن ۱۰ر آریہ جیون ۶ر یوگ مارگ ۳ر جیون پتھ ۵ر وید میں اسرار ۶ر بھارتیہ سماج شاستر ایک روپیہ وید اُپدیش ۸ر آریہ منتویہ درپن ۶ر آریہ سمار گٹکا ۶ر آریہ سمار سرتی ۳ر خطرہ کی گھنٹی دس روپیہ سینکڑہ یا دو آنے (۲ر) فی جلد ٭

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر پال نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر دیئے اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے۔ رعایتی چھ روپے۔ اس کی ایک کاپی ہر ایک آریہ گھر اور لائبریری میں ضرور ہونا چاہئے آج ہی منگوائیں ٭

پراچین ویدک گرنتھ

چرک سنگھتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت ۱۵ روپے۔ چرک مول ایک جلد میں چار روپے (ولائتی) سشرت فی جلد چار روپے

ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں۔ اور تمام پُستکیں پونی قیمت پر لیں ٭

CC0. Gurukul K...

سمت ۱۹۹۷ — ۲۱ جیٹھ

پرکاش لاہور

۲- جون ۱۹۴۰ء

دیانندابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

سبھا کا جنرل اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس ۲۵-۲۶ مئی کو ہوا۔ ایک لحاظ سے یہ کہنا درست ہوگا۔ کہ ۲۵ مئی کو ہوا۔ کیونکہ ۲۶ مئی کو نہ کورم ہوا نہ کارروائی ہوئی۔ یہ دوسرا سال ہے۔ جب کہ کورم نہ ہونے سے سبھا کا بجٹ پاس نہ ہو سکا۔ پچھلے سال تو یہ سمجھ کر معاملہ نظر انداز کر دیا گیا۔ کہ آریہ سماج کا سارا دھیان حیدرآباد ستیاگرہ کی طرف لگا ہوا ہے۔ اس لئے پرتی ندھی کافی تعداد میں لاہور نہیں پہنچے۔ لیکن اس بار تو کوئی ایسی بات نہ تھی۔ سوائے اس کے کہ بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر کچھ لوگ اپنے گھر چھوڑنے کو تیار نہیں ہوئے۔ لیکن یہ بات نہیں۔ کیونکہ جنگ کے باوجود ہمارے سب کام ہو رہے ہیں۔ صرف دھرم کے کام کے متعلق ایسا ہی اظہار ہمارے لئے تشویش کا باعث نہیں۔ تین سال ہوئے۔ جب سبھا کا نیا انتخاب ہوا۔ تو خانہ جنگی زوروں پر تھی۔ دونوں دھڑوں نے اپنے اپنے پرتی ندھی بنانے کی سر توڑ کوشش کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سارے تین سو یا چار سو کے قریب پرتی ندھی ہو گئے۔ پہلے سال تو جوش تھا۔ لڑائی سر پر تھی۔ اُدھر پرتی ندھی پہنچ بھی گئے۔ لیکن پچھلے سال حیدرآباد ستیاگرہ کی وجہ سے دھڑے بندی کا جذبہ سرد پڑ چکا تھا۔ اس لئے پرتی ندھی نہ پہنچے۔ اس سال بھی یہی ہوا۔ کیونکہ میں نے دھڑے بندی پر سرد پانی ڈالا تھا۔ اور سبھا کے سدسیوں سے کہا تھا۔ کہ دھڑے بندی کو ختم کر کے سبھا کو بہترین ہاتھوں میں دو۔ انہوں نے شائد یہ سمجھا۔ کہ جھگڑا نہیں۔ تو جانے کی کیا ضرورت ہے۔ سبھا کا اجلاس ۲۵ مئی کو دس بجے کیلئے بلایا گیا تھا۔ لیکن بارہ ۱۲ بجے کورم ہوا۔ اور اسی دن انتخاب کے بعد کورم ٹوٹ گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جو پرتی ندھی لاہور پہنچ جاتے ہیں۔ وہ بھی وقت پر آنے اور باقاعدہ طور پر سبھا میں حاضر رہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ جو پرتی ندھی لاہور آئے ہوئے تھے۔ وہ وقت مقررہ پر گوردوارہ [illegible] پہنچ جاتے۔ اور آخری وقت تک بیٹھتے۔ تو سبھا کی ساری کارروائی سماپت ہو جاتی۔ دوسرے دن صرف ۶۲ پرتی ندھی آئے۔ اور کورم کے لئے [illegible] پرتی ندھی ضروری تھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کسی بھی اسٹی [illegible] کا بجٹ سویکار نہ ہوا۔ پچھلے سال بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ سبھا کے نیم یہ اجازت دیتے ہیں۔ کہ کسی سال کسی وجہ سے بجٹ سویکار نہ ہو۔ تو پچھلے بجٹ کے انوسار خرچ ہو سکتا ہے۔ لیکن سبھا کے نیم بنانے والوں کے دماغ میں یہ بات نہ آئی تھی۔ کہ لگاتار دو سال کورم نہ ہونے سے سبھا کا بجٹ پاس ہونے سے رہ جائے۔ تو کیا کیا جائے؟ یہ درست ہے۔ کہ سبھا کا کام بہرحال چلانا ہے۔ اور اس لئے جو سادھارن اخراجات ہیں۔ وہ انترنگ سبھا کی منظوری سے ہوتے رہیں گے۔ لیکن ان کیلئے سادھارن سبھا کی منظوری حاصل کرنی ضروری ہے۔ اس لئے غالباً آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر سبھا کا سادھارن اجلاس بلایا جائیگا۔ جو پرتی ندھی اس اجلاس میں شریک نہیں ہوئے۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے اپنا فرض کہاں تک پورا کیا ہے؟ جو پرتی ندھی آئے۔ ان کا سمے اور دھن ویرتھ گیا۔ اور جس اُدّیش سے وہ آئے تھے وہ بھی پورا نہ ہوا۔ سبھا کے کام میں بھی وگھن پڑا۔ اب آریہ سماجوں کو اگلے سادھارن اجلاس کیلئے تیار ہونا چاہیئے۔ اگلے اجلاس میں بجٹ پیش ہوگا۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے پرتی ندھیوں کو ہدایت کر دیں۔ کہ وہ ضرور اجلاس میں شامل ہوں۔ اور جو پرتی ندھی کسی وجہ سے شامل نہ ہو سکتے ہوں۔ وہ مستعفی ہو جائیں۔ تاکہ ان کی جگہ ایسے اشخاص کو پرتی ندھی چنا جائے۔ جو حاضر ہوں۔ کورم کی مشکل کو ہمیشہ کے لئے حل کرنے کی غرض سے سبھا کو اپنا کورم بھی گھٹانا ہوگا۔ برطانیہ کے ہاؤس آف کامنز کے ساڑھے چھ سو ممبر ہیں۔ لیکن کورم صرف چالیس کا ہے۔ اگر کورم زیادہ ہو۔ اور وہ پورا نہ ہو۔ تو گورنمنٹوں کا کام کیسے چلے۔ اس لئے سبھا کو بھی سوچنا ہوگا۔ کہ ایک تہائی کورم چل سکتا ہے یا نہیں؟

اس بار سبھا کے ادھیکاریوں میں کچھ پری ورتن ہوا۔ لیکن زیادہ نہیں۔ پرانے ادھیکاریوں کی یہ پربل اچھا تھی۔ کہ ان کی جگہ نئے اشخاص کو دی جائے۔ چنانچہ جب سمے پردھان پد کے لئے رائے بہادر بدری داس کا نام پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے پد سویکار کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اپنی جگہ پنڈت وشمبھر ناتھ کا نام پیش کر دیا۔ لیکن پنڈت وشمبھر ناتھ نے اُٹھ کر کہا۔ کہ میں تو اُپ پردھان بھی نہیں رہنا چاہتا۔ پردھان کا تو ذکر ہی کیا ہے؟ میں نے بھی کہا۔ کہ میں کوئی پد گرہن کرنے کو تیار نہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہ یہ آواز ہمارے کانوں میں آتی ہے۔ کہ بوڑھے عہدوں سے چمٹے رہتے ہیں۔ نوجوانوں کو آگے نہیں آنے دیتے۔ یہ وقت ہے نوجوانوں کے آگے آنے کا۔ ہم سب کے سب ادھیکاری ہٹنے کو تیار ہیں۔ ہماری جگہ نئے سجن مقرر کئے جائیں۔ اور وہ ایسے ہوں۔ جن کی عمر پچاس برس سے زیادہ نہ ہو۔ سبھا کے سبھاسد چاہیں۔ تو وہ اس وقت سبھا کا کام نوجوانوں کو دے سکتے ہیں۔ اور ہم سے زیادہ کوئی اس پر خوش نہ ہوگا۔ لیکن شنوائی نہ ہوئی۔ اور یہ بھی نہ ہو سکتی تھی۔ کیونکہ درحقیقت سبھا میں کام کرنے والوں کی اس قدر قلت ہے۔ کہ جو شخص ایک بار عہدہ لے لے۔ اس کی جگہ لینے کو کوئی میدان میں نہیں آتا۔ سبھا چاہتی بھی تو اُسے عہدہ داروں کا دوسرا سیٹ (set) نہ ملتا۔ رائے بہادر بدری داس۔ پنڈت وشمبھر ناتھ اور میرے انکار پر بھی ہمیں پرانی جگہوں پر رکھا گیا۔ ہاں پنڈت اندر کی جگہ انبالہ کے رائے صاحب امرت رائے کو اُپ پردھان بنایا گیا۔ جب سبھا منتری کی باری آئی۔ تو سب لوگ اس بات کے حق میں تھے۔ کہ پنڈت بھیم سین منتری رہیں۔ لیکن انہوں نے نشچے کر لیا تھا۔ کہ وہ اس بار منتری نہ بنیں گے۔ درحقیقت وہ پچھلے سال ہی نہ رہنا چاہتے تھے۔ لیکن حیدرآباد ستیاگرہ کی وجہ سے چونکہ پچھلے سال کا سارا انتخاب قائم رکھا گیا۔ اس لئے انہوں نے بھی ہماری درخواست پر منتری رہنا منظور کر لیا۔ سبھا کے ادھیکاریوں میں سب سے زیادہ بوجھ منتری پر رہتا ہے۔ اور لگاتار ۵ سال کام کرنے کے بعد پنڈت بھیم سین نے اس بار سبکدوش ہونا چاہا۔ تو تعجب نہیں۔ ان کی جگہ ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ [illegible] لائلپور سروسمتی سے منتری بنائے گئے۔ لطف یہ کہ وہ بھی پہلے منتری بننے کو تیار نہ ہوتے۔ وہ انکار کرتے رہتے تھے۔ کہ انہیں پکڑ کر بٹھا دیا گیا۔ اس تقرر پر میں خوش ہوں۔ ماسٹر جی وکالت کرتے ہوئے بھی لگاتار آریہ سماج اور سبھا کی سیوا کرتے رہے۔ سبھا کے اجلاسوں میں باقاعدہ طور پر حاضر ہونا اور سبھا کی آگیاؤں کا پالن کرنا ان کا شروع سے شیوہ رہا ہے۔ جب انہوں نے وکالت کو ترک کر کے بان پرستھ آشرم میں پرویش کیا۔ تو میں نے ان سے درخواست کی۔ کہ وہ سبھا کا بوجھ اپنے اوپر لیں۔ اس وقت انہیں کوئی وشیش سادھنا کرنا تھا۔ اس لئے انہوں نے معذرت چاہی۔ ایک [illegible] ان سے درخواست کی گئی۔ تو انہوں نے پھر انکار کر دیا۔ لیکن سبھا نے انہیں منتری بننے پر بادھت کر دیا۔ ایک طرح سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ سبھا کے اتہاس میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ جب کہ سبھا کا منتری ایک ایسے سجن کو بنایا گیا ہے۔ جو چوبیس ۲۴ گھنٹے سبھا کے ارپن کر سکتا ہے۔ یہ محسوس کیا جاتا ہے۔ کہ سبھا کا کام بڑھ گیا ہے۔ اور یہ اچھی طرح سرانجام نہیں پا سکتا۔ جب تک کہ اس کے ایک دو ادھیکاری ایسے نہ ہوں۔ جنہیں سبھا کی سیوا کے سوا اور کوئی کام نہ ہو۔ سارے آریہ جگت کی یہ اچھا پوری ہوئی۔ ماسٹر گوردتہ رام جی گھر کے دھندوں سے مکت ہیں۔ انہیں سوائے سماج کے کسی اور کام میں رُچی نہیں۔ اور وہ اپنا سارا سمے سبھا کی سیوا میں لگا سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں امید کرنی چاہیئے۔ کہ سبھا میں کوئی شتھلتا آئی ہے۔ تو اگلے ورش میں دور ہو جائے گی۔ اور انہوں نے اپنا کام شروع کرتے ہی ایک دن

کی دیر بھی گوارا نہیں کی۔ اتوار کو سبھا کا اجلاس ختم ہؤا۔ اور سوموار سے انہوں نے دفتر جانا شروع کر دیا۔ شائد انہیں کچھ دنوں کے لئے بحالیٔ صحت کے لئے کسی سرد مقام پر جانا پڑے۔ لیکن اس کے بعد وہ ہوں گے اور سبھا کا کام۔ سبھا کے لائبریرین بھی اس ورش بدل گئے ہیں۔ اور خوشی کی بات ہے۔ کہ وہ بھی بان پرستھی ہیں۔ میری مراد سردار ہرسنگھ جی سے ہے۔ وہ ریلوے میں اکاونٹنٹ تھے۔ جب سے آپ اپنے کام سے سبکدوش ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ ویدک لٹریچر کا یہ ان کے سمیہ میں اُنتی کرے گا ✣

انترنگ سبھا اور ودیا سبھا میں کون کون سے سجن آئے ہیں۔ یہ آپ کو "پرکاش" دوارا اگیات ہو جائیگا۔ میں نے چونکہ نرواچن میں دلچسپی نہیں لی۔ اس لئے مجھے معلوم نہیں کہ کون آیا ہے۔ اور کون رہ گیا ہے؟ ہاں ایک بات کا میں وشیش روپ سے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ لالہ ارجن دیو ایڈووکیٹ پنجاب ہائی کورٹ پچھلے سال سبھا کے لیکھا دھکش تھے۔ اور لالہ سنت لال ایڈیٹر "ریفارمر" وید پرچار وبھاگ کے ادھشٹاتا۔ اس ورش کسی کارن سے انہوں نے یہ نشچے کیا۔ کہ وہ نہ ادھیکار لیں گے۔ اور نہ انترنگ سبھا میں آئیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اس بات کا اخبار دوار اور سبھا میں دونو جگہ اعلان بھی کر دیا۔ اور اس پر بھی جو شخص انہیں پرشٹھت بنا کر انترنگ سبھا میں بھیجنا چاہتے تھے۔ ان کے ہاتھ پکڑ لئے۔ اس لئے وہ انترنگ سبھا میں نہ آئے۔ لیکن سبھا کے سب ادھیکاری اور وشیش روپ سے سبھا پردھان رائے بہادر بدری داس ان دونو بھائیوں کے کام سے واقف ہیں۔ اور اس کی قدر کرتے ہیں۔ دُنیا کے کام رُک نہیں جاتے۔ کوئی کرے یا نہ کرے۔ کسی نہ کسی طرح ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ سبھا کا کام ان دونو بھائیوں کے بغیر نہیں چل سکتا۔ اور چل سکتا ہے۔ تو بحنت مشکل سے۔ سبھا کا جتنا قانونی کام ہے۔ اور وہ تھوڑا نہیں۔ لالہ ارجن دیو جی کرتے ہیں۔ اس کے لئے وہ ایک پائی نہیں لیتے۔ اور اپنا کام سمجھ کر کرتے ہیں۔ منٹگمری ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کے وہ ادھشٹاتا ہیں۔ اور اسی طرح آپ اور کام ان کے سپرد ہیں۔

لالہ سنت لال پچھلے دو سالوں سے وید پرچار وبھاگ کے ادھشٹاتا چلے آ رہے ہیں۔ ان دو سالوں میں انہوں نے وید پرچار فنڈ کے لئے جتنا کام کیا ہے۔ وہ سب تو کیا ان کے دشمن بھی اس کے معترف ہیں۔ بلا خوفِ تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان سے پہلے کسی ادھشٹاتا نے اتنا کام نہیں کیا۔ وہ مہینوں دورہ پر رہے۔ اور ایک ایک دن میں کئی کئی جگہوں میں گئے ہیں۔ تاکہ وید پرچار فنڈ کے لئے پرچور دھن جمع ہو جائے۔ اور وہ فخر سے سر بلند کر کے کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے وید پرچار فنڈ کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔ اس فنڈ کے لئے آج تک کبھی اتنا دان نہیں آیا۔ جتنا اس ورش۔ کسی وقت یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ میں نے وید پرچار فنڈ کیلئے بہت کام کیا ہے۔ اور جتنا دھن وید پرچار فنڈ کے لئے میں نے جمع کیا ہے۔ کوئی اور کیا کر سکے گا۔ لیکن مجھے لالہ سنت لال کے سامنے اپنی شکست کا اعتراف ہے۔ وہ مجھ سے بازی لے گئے ہیں۔ نہ صرف زیادہ دورہ کرنے میں۔ بلکہ وید پرچار فنڈ کے لئے زیادہ روپیہ جمع کرنے میں بھی۔ اس سال وید پرچار کی آمدنی اس کے خرچ کے مقابلہ میں زیادہ رہی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ کچھ مستقل فنڈ سے نکالا جائے۔ اس میں کئی ہزار روپیہ ڈالا گیا ہے۔ اس کامیابی کے لئے میں اپنے عزیز کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں۔ کہ ان کا اگلا سال اس سے بھی بہتر ہو گا۔ لیکن یہ مشورہ دئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جس رفتار سے وہ پچھلے دو ورشوں میں کام کرتے رہے ہیں۔ وہ جاری نہیں رہ سکتی۔ اس لئے انہیں ایسے طریق سے کام کرنا چاہیئے۔ جس سے محنت کم ہو۔ اور پھل زیادہ نکلے۔ پچھلے سال ان دنوں حیدرآباد ستیاگرہ زوروں پر تھا۔ سبھا کے اجلاس کے دن ہی دلیر ڈکٹیٹر لاہور سے روانہ ہؤا تھا۔ اور جب تک ستیاگرہ سماپت نہ ہؤا آریہ سماجوں نے کسی اور کام کی طرف توجہ نہیں دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ اگست تک آریہ سماجوں نے اپنے اُتسو نہ کئے۔ اور یہ سب اُتسو سال کے آخری دنوں میں ہوئے۔ جس کا اثر یہ تھا۔ کہ ہفتہ کے ساتوں دن اُتسو ہوتے رہے۔ اور ایک ایک ہفتہ میں سولہ سولہ اُتسو ہوئے۔ ۱۹ کہ حیدرآباد ستیاگرہ

نہیں ہو سکا اس لئے شروع سے آریہ سماجوں کے اُتسوؤں کا ایسا پربندھ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ساتھ ساتھ ہوتے جائیں۔ اور وید پرچار کا دھن آتا جائے۔ تاکہ آخری دنوں میں زیادہ دوڑ دھوپ نہ کرنی پڑے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آریہ سماجیں محسوس کریں گی۔ کہ لالہ سنت لال نے وید پرچار کے لئے جو کام کیا ہے۔ وہ پرشنسنیہ ہے۔ اور اس ورش اس کام میں ان کا ہاتھ بٹا کر ان کا حوصلہ بڑھائیں گی ✣

اس لیکھ کو سماپت کرنے سے پہلے ایک بار پھر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگلے سال سے دفترا چارٹ کی باقاعدہ منظوری جنرل سبھا سے حاصل کرنی ہو گی۔ اس لئے آریہ سماج لاہور کے دارشک اُتسو پر جنرل اجلاس کیا جاوے گا۔ اس کا کورم ہونا ضروری ہے۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے پرتی ندھیوں کو حاضر ہونے کی ہدایت کر دیں۔ چنانچہ اور پرتی ندھی سبھا کے اجلاس میں بھی شامل ہو جائیں۔ آریہ سماج لاہور کا دارشک اُتسو بھی لیں ✣

(کرشن)

دیش ودیش اور جنگ کی تازہ خبریں

—— بلجیم کے بادشاہ نے ہتھیار ڈال کر جرمنی کے خلاف جنگ بند کر دی ہے۔

—— ۲۹ مئی کو دہلی بازار سنہری مسجد کے پاس خاکساروں کے گرفتار ہونے سے انکار کرنے اور پولیس پر حملہ آور ہونے پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ دو اشخاص ہلاک اور نصف درجن پولیس مین زخمی ہو گئے۔

—— جرمنوں نے بولونیا۔ ڈنکرک۔ اور لِل وارمنتیا ٹرس وغیرہ فرانس اور بلجیم کے کئی شہروں پر قبضہ کر لیا ہے ✣

—— برطانیہ پر حملہ کے خطرہ کے پیشِ نظر احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

—— برطانوی فوج نے نارو ک (بلجیم) پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— ۱۴ روز کی لڑائی میں ۵ لاکھ بلجیم سپاہی مارے گئے۔

—— شاہ بلجیم کے اعلان پر تین لاکھ فوج کے ہتھیار ڈال دینے کے باوجود بلجیم جرمنی سے لڑ رہا ہے۔

—— پولینڈ میں بغاوت کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

—— ہندوستان کے اقتصادی اور مالی نظام کو کوئی خطرہ نہیں۔

—— جنگی تبدیلیوں کے متعلق مارشل گوئرنگ کا اعلان ہے۔ کہ ایک ایک جرمن پیرا چیوٹ کے بدلے پچاس پچاس فرانسیسی گولی سے اُڑا دئے جاویں گے ✣

—— سر سکندر نے مشرق قریب میں جنگ چھڑ جانے کے خطرہ کے پیشِ نظر تمام اختلافات ختم کر دینے کی اپیل کی ہے۔

—— مدراس کے نزدیک ریل گاڑی کے حادثہ میں ۵ اشخاص ہلاک اور ۲۶ مجروح ہو گئے ہیں۔

—— اتحادیوں کی طرف سے جرمنوں کے کیلے پر قبضہ کی تردید کی گئی ہے۔

—— ہندوستانی فرمیں مصر کو ۴۴ لاکھ کا سامانِ جنگ مہیا کر چکی ہیں۔ اور ۴۱½ لاکھ کا مال ابھی مہیا کرنا ہے۔

—— ۲۸ مئی کو سٹری گھنشیام سنگھ گپت نے سارو دلیک سبھا کے معاملہ پر دو گھنٹہ تک مہاتما گاندھی سے بات چیت کی۔

—— برطانوی گورنمنٹ نے مزید دو لاکھ فوج بھرتی کرنے کا حکم دیا ہے۔

—— جن صوبوں میں کانگریسی وزارتیں مستعفی ہوئی ہیں۔ ان صوبوں کے ممبران اسمبلی کی تنخواہیں و الاؤنس بند کر دئے گئے ہیں۔

—— ۲۶ مئی کو نابھہ ڈے منایا گیا۔ جس میں مہاراجہ نابھہ کو گدی پر بٹھائے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔

—— جرمنی نے بولون پر قبضہ کر لیا۔

—— ہنگری میں لام بندی شروع ہو جانے سے اٹلی کے جنگ میں کود پڑنے کا خدشہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

—— ۲۷ مئی کو ۱۷۳ خاکساروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی۔

یہ کیسا انقلاب؟

...ن کے اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار ...ہے کہ:- ...موجودہ جنگ کی وجہ سے سارے ...میں یا دھارمک جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ ...وں پر ماتمات پیار تقاضا کر رہے ہیں کہ ...دیدعا ماسنہ دکھاؤ" اس خبر کو پڑھ کر بے ساختہ زبان ...سے نکلتے ہیں۔ کہ یہ کیسا انقلاب؟ ...ہو یا آستک خوشی کے وقت پرماتما ...تے اور مصیبت میں یاد کرتے ہی ...ہیں اگر ناستکوں نے بھی مشکل کے ...پرماتما کو یاد کرنا شروع کر دیا ہے۔ ...ے ایک خوشگوار تبدیلی سمجھنا چاہیئے۔ ...ب تک یہ تبدیلی مغربی ممالک کے ...ایک فرد کے دل میں نہیں آ جاتی۔ ...کی دیرپا امن اور سچی شانتی نصیب ...ہو سکتی؟

...کاری ملازمت میں عورتیں

...ونٹ مدراس نے مدراس شہر اور ...ریٹ میں عورتوں کو بطور ٹائپسٹ، ...ٹینٹ اور ٹیلی فون کلرک ملازم ...ا فیصلہ کیا ہے۔ جو ڈبل ڈیپارٹمنٹ ...ریں ملازم نہیں رکھی جاویں گی۔ صرف ...شدہ اور بے اولاد ودھوائیں ...نہیں دے سکیں گی۔ اگر کوئی ...ملازم ہونے کے بعد شادی کرے گی۔ ...ملازمت سے سبکدوش کر دیا جائیگا۔ ...علوم ہوتا ہے۔ کہ مدراس میں نوجوانوں ...روزگاری کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اگر نہیں۔ ...ورنمنٹ مدراس نوجوانوں کا حق چھین ...عورتوں کو کیوں دیئے جا رہی ہے؟

...مندروں کے سامنے باجہ

...آباد کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ...ہادر نے فرقہ وارانہ فساد کے ...ایک اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے ...قانونی نکتہ کی وضاحت کر دی ...ور یہ قرار دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو ...حق نہیں کہ مسجدوں کے سامنے ...گزرنے والے جلوسوں کے باجہ بجانے ...کا مطالبہ کریں۔ صرف ڈسٹرکٹ ...ٹ ہی کو یہ اختیار ہے۔ کہ وہ ...کی بنا پر کسی جلوس پر باجہ کی پابندی لگائے۔

مقدمہ ایک ایسے فرقہ وارانہ فساد کا شاخسانہ تھا۔ جو ایک مسجد کے سامنے سے ایک لائسینس یافتہ جلوس کے باجہ کے ساتھ گذرنے پر شروع ہوا۔ اس مقدمہ میں چند مسلمانوں اور چند ہندوؤں کو سزا ہوئی تھی۔ سیشن جج نے ہندوؤں کو اس بنا پر بری کر دیا۔ کہ انہوں نے حفاظت خود اختیاری میں مقابلہ کیا تھا۔ مگر مسلمانوں کے جرم کو بحال رکھا۔ مگر ان کی سزاؤں میں ذرا کمی کر دی۔

بیدر کا فساد اور دربار حیدرآباد

بیدر کے فساد کے متعلق نظام سرکار نے ایک بیان ایسوشی ایٹڈ پریس کے ذریعہ ۲۷ مئی کو جاری کیا ہے۔ جس میں آتشزدگی کے نتیجہ کے طور پر ہوئے پچاس لاکھ کے نقصان کی تردید کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ:-

"بیدر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اور کوئی تجارتی مرکز نہیں۔ اس لئے وہاں اس قدر نقصان نہیں ہو سکتا"۔

لیکن اسی تاریخ کو اسی نیوز ایجنسی کی طرف سے ایک اور خبر اخبارات میں چھپی ہے۔ جس میں تین ہندوؤں کے بیدر فساد کے سلسلہ میں سیشن سپرد کئے جانے کی اطلاع ہے۔ اس خبر میں ۲۳ مارچ کو بیدر میں ہوئے ہندو مسلم فساد کا حوالہ دیتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔ کہ:-

"یاد رہے۔ کہ یہ واقعہ بیدر کے ۲۳ مارچ کے فساد کا موجب بنا تھا۔ جس میں مسلمانوں نے ہندوؤں کے بازار کو آگ لگا دی تھی۔ اور پچاس لاکھ کا نقصان ہو گیا تھا......"

مندرجہ بالا خبر میں پچاس لاکھ کے نقصان کا اعتراف کیا گیا ہے۔ دونو خبریں ایک ہی نیوز ایجنسی کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ اور یہ وہی نیوز ایجنسی ہے۔ جسے نظام سرکار نے ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا تھا۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کی اطلاع درست نہ ہو۔ مگر یہ دو متضاد بیانات کیوں؟

بیدر فساد کے مصیبت زدگان کی امداد

۲۷ مارچ کو بیدر (ریاست حیدرآباد) میں ہندو مسلم فساد اور مسلمانوں کے ہندوؤں کے بازار کو آگ لگا دینے سے جو پچاس لاکھ کا نقصان ہوا تھا۔ اس کے متعلق نظام سرکار نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں اس فساد کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے پچاس ہزار روپیہ کی امداد کا اعلان کیا ہے۔ یہ امر باعث اطمینان ہے۔ کہ نظام سرکار نے پبلک کی آواز کو سنا۔ اور عش کر اس کا مطالبہ بھی پورا کر دیا۔ لیکن ہم یہ کہے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ امداد کی رقم بالکل ناکافی ہے۔ نظام سرکار جس دریا دلی سے بیرون ریاست کی اسلامی انسٹی ٹیوشنوں کو امداد دیا کرتی ہے۔ کیوں نہیں وہ اپنی پرجا کے سینکڑوں مصیبت زدوں کی امداد کے وقت اسی فیاضی کا ثبوت دیتی؟

کوئی خطرہ نہیں

سر سکندر حیات خاں وزیراعظم پنجاب کا دھیان اس بات کی طرف دلائے جانے پر کہ جنگ سے متعلق تشویش انگیز افواہوں سے لوگ ہراساں ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ:-

"صوبہ پنجاب کو کوئی خطرہ نہیں۔ گورنمنٹ کے پاس حفاظت کا پورا پورا انتظام ہے۔ امید ہے۔ کہ سب لوگ امن و آشتی سے رہیں گے۔ لیکن اگر کسی کی طرف سے شر کیا گیا۔ تو گورنمنٹ کے ذرائع اس کے انسداد کے لئے کافی ہیں"۔

یہ چیز ہے۔ جس کی صوبہ کو اس وقت ضرورت ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر سر سکندر ہفتہ میں ایک دو بار براڈ کاسٹ کر دیا کریں۔ تاکہ لوگوں کو اطمینان رہے۔

ہندوستان کی حفاظت کیلئے

وائسرائے نے جنگ چھڑنے کے بعد ۲۹ مئی کو پہلی بار براڈکاسٹ کیا۔ اور بتایا۔ کہ ہندوستان کی حفاظت کیلئے فوری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ فوج بڑھائی جا رہی ہے۔ اور جہاں تک حالات اجازت دیں گے ہوائی فوج بھی ہندوستان کی تشویش کو دور کرنے کیلئے ڈیفنس کے تمام انتظامات کئے جاویں گے۔ یہ سب مبارک۔ لیکن اگر برطانیہ ہندوستانیوں پر بھروسہ کرتا۔ تو اپنی حکومت کے ذریعہ ہندوستانیوں کو اس قابل بنا سکتا تھا کہ وہ نہ صرف ملک کی حفاظت کیلئے تیار ہو سکتے۔

ریویو

گئوکشی اور مسلمان

ایک قابلِ قدر کتاب

مصنفہ
جناب سید مصطفیٰ حسن رضوی ایڈیٹر الواعظ لکھنؤ

سید مصطفیٰ حسن صاحب رضوی غالباً پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے مسئلہ گئوکشی کی مذمت میں قلم اُٹھائی ہے۔ دل میں گئوکشی کے نقصانات کو محسوس کرنے والے مسلمان تو بہت کم ہوں گے۔ لیکن اس حقیقت کے اعتراف و اظہار کی جرأت کسی کو نہیں۔ زیر ریویو کتاب اس مسئلہ پر ایک نہایت مفید اور قابلِ قدر کتاب ہے۔ جس میں قابل اور حق پسند مصنف نے قرآن و احادیث کے حوالجات و عقلی دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام گئوکشی کا حکم نہیں دیتا۔ اور کہ قرآن کی رو سے گئو کے ماس کا کھانا لازمی نہیں۔ اور اس سے باز رہ کر کوئی مسلمان کافر نہیں ہو جاتا۔ بلکہ گئو جیسے مفید ملک جانور کو ذبح کرنا جہاں ملکی مفاد کو نقصان پہنچاتا ہے۔ وہاں اپنے ہمسایہ ہندو بھائیوں کی دلآزاری کا باعث بنتا ہے۔ ہندو مسلمانوں میں جو باہمی کشیدگی عموماً ہر جگہ دیکھنے میں آتی ہے۔ اس کی تہ میں دو ہی باتیں ہوتی ہیں۔ اول گئوکشی اور دوسرا مسجد کے سامنے باجہ۔ اگر اس کتاب زیر ریویو کو مسلمان بھائیوں میں بڑی تعداد میں تقسیم کیا جائے۔ تو یقیناً وہ گئوکشی سے کنارہ کش ہو جائیں۔ مصنف کو چاہیئے۔ کہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں (ہندو مسلمان) میں رواداری۔ بردباری اور محبت کا رابطہ بڑھانے کیلئے مسجد کے سامنے باجہ کے سوال پر بھی ایک مصالحت آمیز کتاب لکھیں۔ اور اس نیک کام کیلئے ہندوؤں اور محبان وطن کی دعائیں لیں گے۔

ہم آریہ صاحبوں سے خصوصاً اور گئو رکھشا کے پریمیوں سے عموماً پُرزور درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کتاب کو منگوا کر مسلمانوں میں بھاری تعداد میں تقسیم کریں۔ قیمت فی کاپی چار آنے علاوہ محصول ڈاک تین پیسہ۔ ۲۵ کاپی یا زیادہ منگوانے پر ۲۵ فیصدی کمیشن۔ م

نوٹس

جملہ صاحبان کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی میں مندرجہ ذیل کنیائیں قابل شادی ہیں۔ جو صاحبان شادی کے خواہشمند ہوں۔ اپنی درخواست مقررہ فارم پر آنریری سکریٹری صاحب کے پاس ۱۵۔ جولائی ۱۹۴۰ء تک بھجوا دیں۔ شادی فارم دفتر یتیم خانہ سے مبلغ دو روپے (۲) بذریعہ منی آرڈر بھیجنے پر مل سکتا ہے۔ وی پی بھیجنے کا دستور نہیں ہے۔ واضح رہے۔ کہ شادی گن کرم سوبھاؤ کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ لہٰذا ہر امیدوار کو فارم درخواست میں لڑکی کا .... نام درج کرنا لازمی ہے۔

نوٹ (۱) شادی منظور ہونے کی حالت میں شادی سے پہلے کامیاب شدہ امیدوار کو کم از کم مبلغ تین سو روپیہ (۳۰۰ روپیہ) یا اس سے زیادہ جو بھی فیصلہ کرے۔ آنریری سکریٹری صاحب کے پاس پانچ سال کے واسطے جمع کروانا ہوگا۔ جو کنیا کا استری دھن متصور ہوگا

(۲) برائے مزید تحقیقات یا دیگر خط و کتابت متعلقہ شادی جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہیئے۔

(۳) شادی سے پہلے ہر ایک کامیاب شدہ امیدوار کا ڈاکٹری معائنہ معرفت آنریری سکریٹری صاحب فیروزپور میں کرایا جاویگا۔ امیدواران سفارش شدہ اور سب کمیٹی کا ڈاکٹری معائنہ بعد میں معرفت سکریٹری صاحب یتیم خانہ کرایا جاویگا اور نیز ان سے مبلغ ۲۵ روپے بطور پیشگی استری دھن اسی روز جمع کرانے ہونگے۔

(۴) ناکامیاب شدہ امیدوار کو اطلاع دینے کی کمیٹی ذمہ دار نہیں ہے۔ اور منیجنگ کمیٹی کا فیصلہ ناطق ہوگا۔

(۵) جن اصحاب کی استری موجود ہے۔ یا جو اصحاب رنڈوے ہوں۔ اور اُن کی پہلی استری سے اولاد ہو۔ وہ درخواست کرنے کی تکلیف نہ کریں۔

نمبر شمار	نام لڑکی	عمر	ذات	تعلیم	خط و خال	دیگر قابلیت و کیفیت
۱	پرکاش وتی	۱۹½ سال	براہمن	ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے	رنگ گورا قد لمبا خط و خال بہت اچھے ہیں	کھانا پکانا۔ سینا پرونا اور ہارمونیم بجانا اچھی
۲	سکھ دیوی نمبر۱	۱۷½ سال	آریہ	مڈل پاس ہے اور ہندی رتن کا امتحان دیا ہے	رنگ گندمی۔ قد درمیانہ نقش اچھے ہیں۔	کھانا پکانا سینا پرونا اچھی طرح جانتی ہے
۳	سکھ دیوی نمبر۲	۱۷½ سال	براہمن	مڈل پاس ہے اس سال ہندی رتن کا امتحان دیا ہے۔	ایضاً	ایضاً
۴	موہن دیوی	۱۲½ سال	آریہ	ایضاً	رنگ گندمی قد لمبا نقش اچھے ہیں۔	ایضاً
۵	سبھدرا لتا	۱۷ سال	آریہ	آٹھویں جماعت میں پڑھتی ہے	رنگ گورا قد درمیانہ۔ خط و خال اچھے ہیں۔	ایضاً
۶	چاند بائی	۱۶½ سال	آریہ	آٹھویں جماعت میں پڑھتی ہے۔	رنگ سانولہ۔ قد چھوٹا۔ نقش اچھے ہیں۔	ایضاً
۷	لکشمی دیوی	۱۸ سال	آریہ	آٹھویں جماعت میں پڑھتی ہے	رنگ گورا قد لمبا ایک آنکھ میں پھولا ہے دکھائی نہیں دیتا	ایضاً
۸	موہن پیاری	۱۷½ سال	آریہ	ساتویں جماعت میں پڑھتی ہے	رنگ گندمی قد درمیانہ ایک آنکھ میں پھولا ہے دکھائی نہیں دیتا	ایضاً
۹	شکنتلا	۱۵ سال	آریہ	آٹھویں جماعت میں پڑھتی ہے۔	رنگ سانولہ قد درمیانہ خط و خال اچھے ہیں۔	ایضاً
۱۰	رادھا دیوی	۱۵½ سال	آریہ	ساتویں جماعت میں پڑھتی ہے۔	رنگ گندمی۔ قد درمیانہ۔ خط و خال اچھے ہیں۔	ایضاً
۱۱	شانتی دیوی	۱۵½ سال	آریہ	چھٹی جماعت میں پڑھتی ہے۔	رنگ گورا قد درمیانہ خط و خال بہت اچھے ہیں	ایضاً
۱۲	ساوتری	۱۵ سال	آریہ	چھٹی جماعت میں پڑھتی ہے	رنگ سانولہ قد لمبا۔ خط و خال اچھے ہیں۔	ایضاً
۱۳	دھرم شیلا	۱۵½ سال	آریہ	پانچویں جماعت میں پڑھتی ہے۔	رنگ سانولہ قد لمبا خط و خال اچھے ہیں۔	ایضاً
۱۴	ہر دیوی	۱۵½ سال	آریہ	آٹھویں جماعت میں پڑھتی ہے۔	رنگ سانولہ قد درمیانہ خط و خال اچھے ہیں۔	ایضاً

المشتہر آنریری سکریٹری یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی

آریہ گرہستھیوں کے سادھارن کرم اور دن چریا (گذشتہ سے آگے)

(از مہاشہ ہنواری لال جی آریہ)

۹- جو اشخاص گورو کے لئے دھن مانگیں یا ویواہ سنسکار کے اخراجات کے لئے یا پتا کے لئے۔ یا بیماروں کی اوشدھی وغیرہ کے لئے مانگیں۔ یا مفلسی کی وجہ سے اپنے بھوجن کے لئے مانگیں۔ یگیہ کرنے کے لئے مانگیں۔ یا جو ودیا پڑھتے ہیں لگا ہوا ہو یا سفر کر رہا ہو۔ یا جس نے سرو جیت یگیہ کر لیا ہو۔ اسقات اپنی سمپورن سمپتی دان کر کے سنیاس دھارن کر لیا ہو۔ ان سب کو دھن ضرور دینا چاہیئے ٭

(گوتم سمرتی)

(۱۰) گرہستھی کو اپنا کوئی بھی وقت (خواہ صبح۔ دوپہر یا شام ہی کیوں نہ ہو) کبھی بھی فضول باتوں یا کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی یوگیتا انوسار ہر ایک سمے سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ خواہ آتمک یوگیتا کے متعلق ہو۔ خواہ دھن کے یا سکھ کے متعلق ہو۔ لیکن مندرجہ بالا تینوں اقسام کے لابھ اسقات آتمک ارتھ اور سکھ سمبندھی کاموں میں سے اُسے ادھک تر آتمک یوگیتا کی طرف دھیان دینا چاہیئے۔ اور وشیش کر اپنی اندریوں۔ اپنا پیٹ۔ اپنے ہاتھ۔ اپنے انگ۔ اپنی زبان۔ اور اپنی آنکھوں کو پورے طور سے قابو میں رکھنا چاہیئے ٭

گرہستھی کو ہمیشہ گھر پر بیٹھے رہنا بھی اُچت نہیں ہے۔ ولیشی وشاستروں کا ابھیاس کر کے لابھ اُٹھانا چاہیئے۔ ہمیشہ متنبہ ہونا چاہیئے۔ ایک آریہ سجن کی طرح اُسے اپنا آچرن رکھنا چاہیئے۔ دھرماتما پرشوں کو ہی اُسے ودیا دان دینا چاہیئے۔ شاستروں میں ہمیشہ اُسے پریتی رکھنی چاہیئے۔ کسی جاندار کو کبھی نقصان یا ایذا پہنچانی نہیں چاہیئے۔ اُسے نمر تو ہونا ہی چاہیئے پر ساتھ ہی دردھ بھی ہونا چاہیئے۔ اپنی اندریوں کو قابو میں رکھتے ہوئے اُسے اُدار چت ہونا چاہیئے ٭

(گوتم سمرتی)

(۱۱) تینوں ورنوں کے دوج لوگوں کا سمان دھرم وید ادھین۔ اگنی ہوتر اور دان دینا ہے۔ (گوتم سمرتی ادھیائے

۱۰- سوتر ۱) ٭

(۹) گرہستھی کو چاہیئے۔ کہ ویداوھین میں پورن پریشرم کرتا رہے۔ اور اپنے یہاں آئے ہوئے لوگوں کا اُٹھ کر ستکار کرے۔ اُن کو آسن دے۔ اور ان کی ستتی کرتا ہوا۔ اُن سے نمرتا اور شیریں کلامی سے بات چیت کرے۔ اور سب لوگوں کو اپنی شکتی انوسار بھوجن دیا کرے ٭

(وششٹ سمرتی ادھیائے ۸- سوتر ۱۱-۱۲-۱۳)

(۱۰) بھوجن کہتا ہے۔ کہ جو شخص مجھے دیووں۔ پتروں۔ اپنے سیوکوں۔ اتتھیوں اور متروں کو دیئے بغیر کھاتا ہے۔ میں اس کو بھکشن کر جاتا ہوں۔ اور اس کے لئے میں مرتیو سمان ہوں۔ کیونکہ اپنی سخت بیوقوفی کی وجہ سے وہ وِش (زہر) کھاتا ہے۔ اسقات گراس نہیں کھاتا۔ پرنتو جو شخص اگنی ہوتر کر کے بلی ویشو دیو یگیہ کر کے۔ اتتھیوں کا ستکار کر کے۔ اپنے آشرتوں کو بھوجن کر کے جو کچھ بچتا ہے۔ اُسے سنتوش پورتا اور شردھا سہت کھاتا ہے۔ اس پرش کے لئے میں امرت ہوں۔ اور بیچ بیچ وہی مجھ سے آنند بھوگتا ہے ٭

(بودھاس پرشش ۲- ادھیائے ۳- سوتر ۱۸) (باقی آئندہ)

پراچین بھارت کے ایک اسوچکرورتی راجے

(پراچین اتہاس سمبندھی ایک کھوج پورن دلچسپ لیکھ)

پراچین بھارت کا جو اتہاس آج کل ودیالیوں اور مہا ودیالیوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ وہ اب سے چھ سو ورش پورو سے آرنبھ ہوتا ہے۔ اس سے پہلے سہسروں ورشوں کی سہسروں اتہاسک گھٹنائیں جن کی سنتیا کئی گرنتھوں سے پرمانت ٹھہرتی ہے۔ اور جو بھارت کے گورو۔ یش اور کیرتی کی وردھک ہیں۔ ان کا کنچت بھی ورنن نہیں ہے۔ وستوتہ ہمارے پوروجوں کے کارنامے سوورن اکشروں میں انکت کرنے یوگیہ ہیں۔ یہاں پر ایک اتہاسک بات کی طرف پاٹھکوں کی درشٹی کھینچتا ہوں۔ پرایہ یہ خیال ہے کہ:-

بھارت میں سدیو چھوٹے چھوٹے راجہ گن راجیہ کرتے رہے ہیں۔ سمپورن بھارت پر کبھی ایک راجہ کا راجیہ نہیں رہا ہے ــــ انیہ دیشوں کو فتح کرنا تو بات ہی اور ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ چندر گپت نے یا چر کال بعد اکبر نے بھارت کو ایک شاسن آدھین کرنے کا یتن کیا اور رنگ زیب کچھ کامیاب ہؤا۔ کنتو اسی کے شاسن کال میں سامراجیہ نشٹ ہو گیا۔ پھر انگریزوں نے سارے بھارت کو سوادھین کر کے سب بھارتیوں کو ایک جاتی بنانے میں سہائیتا کی ہے" ٭

اس کتھن میں بہت کچھ سچائی ہے۔ کنتو ہمیں بھارت کے وہ دن نہ بھولنے چاہئیں۔ جب بھارت اُنتی کے شکھر پر تھا۔ یدی یہاں چھوٹے چھوٹے راجہ ہوتے۔ تو ہمارے پراچین گرنتھوں میں بڑے بڑے نرپتیوں کے نام کیوں آتے؟

سب سے چھوٹا نرپتی پرجا شاسک راجہ کہلاتا تھا۔ کنتو راجاؤں پر بھی شاسن کرنے والے جتنی جتنی نرپتیوں کی پدویوں کے نام آتے ہیں۔ جیسے سمراٹ۔ سوراٹ۔ وِراٹ۔ مہاراج۔ ادھیراج۔ مہاراجا دھیراج۔ راج راجا۔ چکرورتی۔ ایک راٹ۔ وشو راٹ۔ سارو بھوم ٭

اب ان شبدوں کے ارتھ جو امر کوش میں دئیے ہیں دیکھنے سے پورنتیا وشواس ہو جاوے گا۔ کہ جن جن نرپتیوں کے ساتھ یہ اُپادھیاں لگائی جاتی تھیں وہ سارو بھوم ہوں گی۔ ان راجاؤں نے اوشیہ ہی اپنی وجے پتاکا ودیشی دشاشتروں اور دویپ دیپانتروں میں لہرائی ہوگی ٭

بھا سمراٹ کے لکشن:-

यनेष्टं राजसूयेन
मंडलस्येश्वरश्च यः ।
शास्ति यश्चाज्ञया
राज्ञः स सम्राट ॥

اسقات:- جس نے راجسویہ یگیہ کیا ہو۔ جو راجاؤں پر شاسن کرتا ہو۔ جو Paramount ...... ہو۔ وہ Sovereign ہو۔ وہ سمراٹ کہلاتا ہے۔

~~आसमुद्रक्षितीश~~ چکرورتی

اسقات:- سمندروں سے گھری ہوئی ساری پرتھوی کا جو سوامی ہو۔ اُسے چکرورتی کہتے ہیں۔

ایکراٹ کا بھی یہی ارتھ ہے۔ ایترے براہمن میں لکھا ہے۔ کہ:-

पृथिव्यै समुद्रपर्य्यन्ताया एकराडिति ॥

(باقی آئندہ)

ادھیاتم سندھا

ہم ایشور بھگتی کیوں اور کیسے کریں؟

(از شری سوامی سرودانند جی مہاراج)

پہلے یہ پوچھا جاتا ہے۔ کہ پرمیشور کے درشن کیسے ہو سکتے ہیں؟ بھگتی کیسے پراپت ہوتی ہے؟ اس جیون کو سپھل بنانے کا کیا سادھن ہے؟ ان سب پرشنوں کا اتر ایک ہی شبد میں دیا جا سکتا ہے۔ وہ شبد ہے بھگتی۔ بھگتی اتقات پربھو کا چنتن منش کو پربھو کے سمیپ لے جاتا ہے۔ اور موکش کی پراپتی میں پربل سہائیک ہے۔ اتہ پرتیک پرانی کا کرتویہ ہے۔ کہ بھگتی مارگ پر چل کر اس جیون یاترا کو پورا کرے۔

لوگ جنم کو دکھ دھام مانتے ہیں۔ یہ تو وید بتلاتا ہے۔ کہ ہمارا جنم تیرتھ استھان ہے۔ کہاں کا استھان ہے۔ اس تیرتھ استھان میں گنگا بھی بہتی ہے۔ وہ ہے بھگتی کی گنگا۔ اس گنگا کے بغیر سنسار دکھ دھام ہے۔ اور جو پرش اس بھگتی کی گنگا کو پہچان کر اس میں پرتی دن اسنان کرتے ہیں۔ ان کا جیون سکھ مے ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس سنسار کے چھوٹے بندھنوں کو تیاگ کر ہمیشہ پربھو کے درشن کرتے ہیں۔

بھگتی کی آوشیکتا

[illegible]

سمبھ میں پرنتیک پرش ایشور کی اپاسنا میں ایک دو گھنٹے اوشیہ وتیت کرتا تھا۔ ہم ایشور سے چاہتے ہیں۔ سکھ چاہتے ہیں۔ جن کا کیندر وہی ایشور ہے۔ اسی ایشور کی بھگتی سے ہم سکھ تتھا شانتی پراپت کر سکتے ہیں۔ ہمیں یہ سب کچھ اسی پرم پتا پرماتما سے مانگنا چاہیئے۔ کیونکہ اسی میں سب کچھ دینے کی شکتی ہے۔ جس کے پاس کچھ نہیں۔ وہ مجھے کیا دے سکیگا؟ یدی میں بھوکا ہوں۔ تو مجھے روٹی والا ہی روٹی دے سکیگا۔ اسی پرکار ہم کسی اور سے کچھ نہیں پا سکتے۔ پرنتو سکھ کے کیندر پرم پتا پرماتما سے ہی پا سکتے ہیں۔

پرمیشور سے پریم کرنا چاہیئے۔ تتھا اس کا بھجن کرنا چاہیئے۔ سمرن رکھو۔ وہ اسنکھیہ آنکھوں والا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اس سے ڈرو۔ اور کسی سے مت ڈرو۔ پرماتما کا بھے لوگوں کو برے کاموں سے ہٹا دیتا ہے۔ جب برے کام ہٹ جاتے ہیں۔ تو بدھی نرمل ہو جاتی ہے۔ اور شدھ انتہ کرن ہو جانے پر ہی پربھو سے ملاپ ہوتا ہے۔ منش جب تک جیوت رہے اوم کا سمرن کرتا رہے۔

بھگتی کا سچا مارگ

بھگتی کی پرنالی بہت درشن میں نرالی ہے۔ بھگتی بہت اچھی ہے۔ کون نہ کہے گا؟ جو بھگتی سے منش کو نہیں ملتا۔ کیونکہ بھارت واسی بھگتی کرتے ہیں؟

[illegible]

مہارانا پرتاپ گان

دیش کی سوتنترتا کے پرتھم پجاری مہارانا پرتاپ جن کی جینتی ۸ جون کو منائی جاویگی۔ کی جیونی دوہوں میں

پربھارمبھ

۱- اک دن پوچھا بچے نے کہو کون پرتاپ؟ | مجھ سے کہیئے پتا جی! ان کا جیون آپ

۲- کہا ہنستے سن دیتے! جیون چرت مہان | بھارت کی سوتنترتا رکھ لی کھو کر جان

جنم اور بالیہ کال

۳- نہیں پرانی بات یہ ورش ہوئے شت چار | اودے سنگھ میواڑ میں، کریں راج پرچار

۴- چھتیس ہندرہ سو کہو، یہ سمے آئے | رانا ایشٹ کرپا سے سندر بالک پائے

۵- کوئی نہ تھا جانتا ہوئے بڑا بلوان | امر کیرتی پائیگا- بالک یہ گن وان

۶- بیتے تئیس اور تھے سب میں جی مہان | موہنا، دیکھ وہ، بڑھا دیر سمان

۷- کھیل کود میں بچپنا، بیتا بڑھ نہ پائے | سارا دن گھومے پھرے، بن آپ بن جائے

راج تلک

۸- اکبر کا تب راج تھا شاسک نیتی وان | سرو منتر دھر لگیہ وہ، دیا شیل گن وان

۹- راجپوت راجے کئی، بنے منتر آدھین | اودے سنگھ ہی نہ ہوا، وہ نہ انسا ہین

۱۰- اکبر چڑھ میواڑ پر۔ فوجیں لیکر آئے | ڈر کر بھاگا اودے سنگھ، کوہ اروی جائے

۱۱- دھیرے دھیرے اودے پور لینہ نگر بسائے | اور وہیں رہنے لگے۔ اپنا راج بنائے

۱۲- اودے سنگھ بھی چل بسے ورش انتر چار | چھوٹی رانی سے بڑا، وہ کرتے تھے پیار

۱۳- بیٹے جگ مل کو دیا اپنے پیچھے راج | نیم بدھ پرتاپ کا، ہی تھا کیول تاج

۱۴- وہ ہی سب سے تھا بڑا شور ویر بلوان | دیش بھگت ویسا ہی جگ مل نہ گنوان

۱۵- سب سرداروں نے کہا گدی لو سنبھال | کہا پتا کی آگیا کیسے ہوگی ٹال!

۱۶- وہ سب بولے دیش کو، ہے چنتا مہان | تم بن ہوگا نہ کبھی بھارت کا اتھان

۱۷- کہنے سننے پر راج۔ اس نے لینہ مان | راج تلک پرتاپ کو، کیا سبھا مہان

(شری ہنستی رچت پرتاپ گان سے)

یہ تیرتھوں میں جاتا اور گنگا سنان آدی کو ہی بھگتی سمجھ بیٹھے ہیں۔ بھائیو! آئے دن لکھ پڑھتے ہیں ہر دوار تیرتھ صرف اکا کنبھ آدی۔ کیا کبھی یہ سوچا۔ کہ اس اوسر پر تم نے ریل والوں کو کتنا روپیہ کرایہ میں دے دیا۔ الوسان سے انداً تین کروڑ روپیہ ہر ایک کنبھ میں ریلوے کو کرایہ میں دیا جاتا ہے۔ یہ کس لئے؟ اس سے کیا لابھ ہوا؟

تپ دق

کا نسخہ وید بھگوان میں

[illegible] ادر رلمیرج کا پھل [illegible] دس روپیہ [illegible] تپ دق [illegible] لاہور

ور کی ضرورت

ایک اروڑہ بنسی آریہ کنیا کیلئے جس کی آیو تقریباً اٹھارہ سال ہے۔ انٹرمیڈیٹ تک تعلیمیافتہ۔ گھر کا کام کاج سینا پرونا۔ اور سٹینڈرڈ کاٹی۔ خوب واقف ہونے کے علاوہ باجہ بجانا اور گانا بھی جانتی ہے۔ اور جن کے رشتہ دار گورنمنٹ کے بڑے بڑے عہدوں پر ملازم ہیں۔ ایک ایسے آریہ ور کی ضرورت ہے جو برسر روزگار ہو۔ اور جس کی آیو ۲۵ ورش سے کم ہو۔ شادی ذات پات توڑ کر بھی کی جا سکتی ہے۔

کمارت معرفت پرکاش لاہور

براہمن کنیا کی ضرورت

ایک یوگیہ براہمن آریہ سماجی نوجوان کیلئے کنیا کی ضرورت ہے۔ ورلائق۔ چال چلن بہت ہی اچھا۔ عمر ۲۵ سال۔ برسر روزگار۔ ملازم ہیں دوکان کرتا ہے۔ آمدنی کافی۔ جائیداد کافی۔ تعلیمیافتہ۔

ہیڈ ماسٹر آریہ ہندی سکول

اپیوہ - الف - ایم - ایس

بچوں کی اکسیر ۱۹۰

حکیم تلسی پرشاد گردال علیگڑھ

بال جیون گھٹی

اصلی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آویں گے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں قیمت فی شیشی ۵ درجن ۱۲ علاوہ محصول۔ نمونہ مفت لو۔ دل معزز نام دے کر بیجیے [illegible]

CC0. Gurukul Kangri Coll

...کے مشہور سائنٹیفک وکینی
...راے پوری نے خالی ہی ہیں
...جن کے سمبندھ میں اسے
...سمتیا کے وائیک وچار پرگٹ
...اور لاہور...وچار ہے ٹھیک ہی
...ان کا یہ وچار ہے یہ سنا سکی
...کی ہی
...دواد سپہ ہے کیونکہ اردو
...بی کی ہے
...کبھی ہوتی ہے یا ہندی کو بھی ہم
...اور ہندی لپی میں لکھے
...اردو سیکھیں کو ہم کسی طرح بھی
...کہتے۔ چاہے وہ منشی ہو
...سدھانشو ہی سکے بیٹھے
...دین ہی کیوں نہ ہوں۔ جب
...لپی میں آجاتے ہیں۔ تو ہم انہیں
...کہنے میں ودش ہو جاتے ہیں
...اردو لپی کے پکش میں بہت کچھ لکھا
...اور لکھا جارہا ہے۔ طلبوں
...سکولوں میں بھاشن دیئے جارہے
...اور بڑی بڑی سبھائیں بنائی جارہی
...پرنتو اردو پکش والوں میں بہت
...ایسے ہیں۔ جو کیول سیاست سے
...اکار کھلنڈرے سے ہر دو سے رہبی
...کی سمتیا پر وچار کرنے اور
...لپی کے سنگم ہونے کے دوسے
...یت ماننے کے لئے تیار ہیں۔
...ٹک دریپ سے اردو بھاشا
...کا سدھار چاہنے والے لوگ تو
...نا پید (پیدا ہی نہیں ہوسکتی)

...اگر الفاظ سے دیکھا جائے تو
...ستان میں ہندی بولی سمار وبنگ
...اور دیوناگری لپی قومی تھا سرکاری
...استہ پر لپی بنی جانی چاہئے۔ یہ
...نہیں کہا جارہا کہ ہندوؤں کی
...دھک ہے۔ بلکہ اس لئے کہ
...لپی بڑی سرل اور سگم ہے سینکڑوں
...ہزاروں ورش یہاں رہنے کے بعد
...بن کے واسیوں نے انسانی آواز
...بعض حصوں میں بانٹ لیا۔ اور
...پرلیرم سے ہندی ورن مالا کو
...ٹک (سر ونقا نوکول) بنا لیا ہے۔
...ان کے لئے "ح" (ہا) ہندی
...ایک آواز بنا ملاوٹ کے ہے۔
...اردو میں "س" (سین) ہے۔
...کہ اس آواز میں جو "سا" "س"
...اور "ص" لفظوں کے انت
...بولی جاتی ہے۔ یہ اردو کے "س"
..."ے" اور "ن" کہاں سے

ہندی ہی قومی اور سرکاری زبان ہونی چاہئے

ایک خوش لپسند مسلمان عالم سید ابن حسن شارق بی۔اے بی۔ٹی کی آواز

آکو دیسے ہے۔

اسی طرح "ج" (جیم) میں "ے" و "میم" نالتو کیوں ہیں؟

لیس آواز اور حروف میں مطابقت نہیں ہے۔ اس کے اتیرکت "ص" اور "ض" "ساد" "ث" آدی لفظوں سے ایک سے یعنی سمان اُچارن والے اکھشروں کے لکھنے آدی میں بے کار کی دودھا پڑ جاتی ہے۔ اور اناوشیک وہم بڑھ جاتا ہے۔ جس کی اس سنگھرنا یہ کبھی ٹیک میں نہ تو آسکتا ہے۔ اور نہ ہندوستانیوں میں اس باریکی کو جاننے رکھنے کی یوگیتا ہے۔ عرب میں ممکن ہے "ق" کو حلق اور "ص" کو تالو سے اُچارن کرنے کی عادت بنا وشیش بھیتوں کے ہی پیدا ہو جاتی ہو۔ لیکن ہندوستان میں نہ کسی کو ساری بنا ہے۔ نہ حروف (اکھشروں) کی صورتی باریکیوں پر شکشا پرچار جیسے اُچیہ اُدیشیوں کو قربان کرنا چاہیئے۔ اس کے اتیرکت ہندی والوں نے "آبجا" "آدی" "ۃ" "ۓ" جو ان کی ورن مالا میں نہیں تھے باہر سے لے لئے ہیں۔

کچھ لوگوں کا وچار ہے۔ کہ اردو لپی واستو میں ایک پرکار کی سنکھشپت لپی ہے۔ اور اس سے قوم کا سا ہویک سمیہ بچتا ہے۔ اور اس پرکار نیشنل اکانومی ہوتی ہے۔ سو یہ ٹھیک تو سنکھشپ کی اوشیکتا ہر ایک کو اتنی اودھک نہیں ہوتی۔ اور جن کو ہوتی ہے۔ ان کے لئے شارٹ ہینڈ پہلے ہی سے نرمت ہو چکا ہے۔ ہر ورساد حارن کو سنکھشپت لکھن کیلئے بادھت کرنا نیائے سنگت بات نہیں ہے۔ اور اُلٹا اردو سیکھنے کا ساہس یوں ٹوٹ جاتا ہے۔ کہ اس کے لکھنے کا ابھیاس بڑا کٹھن ہے۔

ہندوستان کے لوگ بھی سمیہ کی قدر نہیں کرتے۔ اور نشچنتی لوگ جو سمیہ کے بہومولیہ ہونے کا اُپدیش دیتے ہیں۔ وہ اپنی پرسنتا میں بڑی اتیکتی سے کام لیتے ہیں۔ ہزاروں طرح کے کھیل کود۔ تاش تماشے اور انیہ آموداپرمود کے سادھن ہیں۔ جن میں منش اپنا سمیہ خراب کیا کرتا ہے۔ کنتو بچت نکالنے کی اُسے یہی ترکیب نظر آتی ہے۔ کہ لکھنے پڑھنے میں کنز بیونت کرے۔ اور سنکھشپت لپی میں لکھیں۔ اس میں اتیکتی ہی اتیکتی ہے۔ اتیعتا جو دیکتی اردو اور ہندی دونو طرح کی لپی جانتا ہے۔ وہ اس بات کو خوب سمجھ چکا ہے کہ ہندی اردو کی اپیکشا ادھک سپشٹ اور سرل ہے۔ اور اُردو اُلجھن والی تتھا کٹھن ہے۔

سدھانت تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جو بولو سو لکھو۔ اور جو لکھا ہوا ہے۔ سو ہی پڑھو۔ ایک طرف تو ایک ہی سمان اکار (ایک ہی شکل کے) کئی اکھشروں کے ہونے کی گڑبڑ اور دوسری اور ایک نقطہ (.) ہی اکھشر کا دکھتی یستھیوں میں وہی روپ دھارن کرنے کا دوش ہے۔ نقطوں۔ زیر۔ زبر اور تشدید آدی چنہوں کا جھگڑا الگ ہے۔ ان سب خرابیوں کی اپیکشا کرتے ہوئے اردو لپی میں سب سے بڑی دقت یہ ہے۔ کہ یہ بے لبس ہے۔ اور بہت سے شبد ایسے ہیں جو کیول سوتنتر روپ میں کچھ ارتھ نہیں دیتے۔ رہا پرسنگ سے ارتھ نکالنے کا پرشن۔ سو یہ بھی ایک کمزوری ہے۔ کہ ایک شبد جو کئی اکھشروں کا سموہ ہو سویم اپنا ارتھ پرگٹ نہ کر سکے اور پرسنگ کا محتاج رہے۔ یدی نیائے سے دیکھا جائے۔ تو یہ کوئی خوبی نہیں ہے۔ واستو میں بات یہ ہے۔ کہ کچھ لوگ پڑھنے میں غلطی کر جاتے ہیں۔ اور پھر اس کے ارتھ کچھ کے کچھ نکال لیتے ہیں۔

کئی کئی لوگ یہی رٹ رہے ہیں۔ کہ اس لپی کے دوارا ہم ایران۔ افغانستان عرب۔ عراق۔ شام اور مصر کے سمیپ ہیں۔ کیونکہ وہاں عربی لپی کا رواج ہے۔ سمیپ ہونا ہونا کسی لئے بھی ہو سکتا ہے۔ اور یتھ کے لئے کبھی سارے یورپ اور امریکہ میں ایک رومن لپی جاری ہے لیکن آپس میں آئے دن لڑائیاں ہوتی ہیں

پرنٹنگ آرڈر پر لپڑا ارسی مواد ہیائے کیلئے

شری ہنٹنی عادلپوری ایڈیٹر پرکاش لاہور جیت کچھ انمول پستکیں

گیتا گیان ہندی۔ اردو۔ جو گیتا کا شلوک وار سرل اور مدھر دوہوں میں مکمل ترجمہ ہے۔ خوبی یہ ہے۔ کہ ایک ایک شلوک کا بھاو ایک ایک دوہے میں دیا گیا ہے۔ یہی وہ گیتا کا منظوم ترجمہ ہے جس کی مہاتما گاندھی نے بھی تعریف کی ہے۔ ہندو لیڈروں نے اعلیٰ سمتیاں دی ہیں۔ اور اخباروں نے تعریفی ریویو لکھے ہیں۔ گھر گھر اس کا پاٹھ ہو [illegible] دوسروں کو منگوا دینے کی پریرنا کیجیے۔ مفت بانٹیئے۔ بچوں کو انعام میں دیجیئے۔ مندروں اور سمپلوں میں [illegible] دیکھیئے اس سے اُتم گیتا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ سائیز بڑا۔ کاغذ عمدہ چھپائی سندر قیمت [illegible] ہندی ۸ر۔ اردو ۶ر۔

رشی گیان ہندی۔ اردو۔ رشی دیانند کی ۲۲ اُدیشوں [illegible] کو بہت مکمل سہیوں سرل اور مدھر دوہوں میں ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے کچھ اُدیش سن کر سوامی [illegible] گئے۔ اور اچھا ہوگیا تھی۔ کہ اس کا ادھک سے ادھک استریوں میں پرچار کیا جائے۔ [illegible] ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے قیمت ہندی ۴ر۔ اردو ۳ر [illegible] کا تعداد آدی پر خیب کر ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے۔ سندھیا دونوں کال ہی کیوں کی جائے؟ ابتدائی سندھیا گیان میں سندھیا کرنے کی وجہ سندھیا کیوں کرنی چاہیئے؟ سندھیا کے منتر اور ان کے نیچے ان کے ارتھ ایک ایک دوہے میں دے گئے ہیں جن کا پاٹھ کرنے سے سندھیا میں من نہیں لگتا۔ اس کا کارن یہ ہوتا ہے۔ کہ سنسکرت نہ جاننے کی وجہ سے سندھیا کرتے سمیہ منتروں کے ارتھوں پر دھیان نہیں ہوتا۔ اور من ادھر اُدھر بھٹک جاتا ہے۔ منتروں کے ساتھ دوہے یاد کر لیجیئے۔ اور سندھیا کرتے سمیہ من میں گائیے۔ من نہ لگنے کی شکایت دور ہو جائیگی۔ پرچار اَرتھ بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹیئے۔ اردو۔ ہندی ایک روپیہ سینکڑہ محصول ڈاک آٹھ آنے۔

رشی گیان اور گیتا گیان کی ایک ایک کاپی منگوانے والوں کو ہتھیتی رامائن اُپنشد

مفت گیان اور سندھیا گیان کی ایک ایک کاپی مفت دے گی۔ ہندی کے لئے ۱۴ار اور اردو کے لئے بارہ آنے (۱۲ار) کے ٹکٹ بھیجیئے۔

دیگر پستکیں اردو میں ساج کیا ہے ۴ر۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر۔ پران پول پرکاش ۸ر۔ مورتی پوجا کی حقیقت ۴ر۔ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ر۔ جین مت درپن ۸ر۔ آنند پنجھ ۳ر۔ پریم سرلی ۸ر۔ راز مسرت ۶ر۔ مشعل ہدایت ۴ر۔ جام محبت ۳ر۔ مینیجر "پرکاش" لاہور

(گذشتہ سے آگے)

ایک شکھشا پرد ساماجک کہانی

سماج کا ٹھیکیدار

از کماری چندر کرن "چھایا"

(۳)

سب تراہی تراہی کر اُٹھے۔ کسان تو کم اور مہاجن ادھک۔ دیویندر نے اندھیر مچا رکھا تھا۔ ایسے دھرماتما ٹھاکر کے ایسا ناستک پُتر پیدا ہوا۔ اسے بھگوان کا انیائے ہی کہنا چاہئیے۔ کیا اندھیر تھا۔ کہ معافی کی زمین بھی دیویندر ناتھ نے پھر خرید لی تھی۔ شرما جی تیواری اور چوبے جی نے دینی نہیں چاہی تھی۔ کنتو ان کی چلی نہیں ایک بھی۔

دیویندر نے کہہ دیا پنڈت جی۔ اب آپ سوکم کھیتی نہیں کرتے۔ کسانوں سے ادھ بٹائی پر کھیت جُتواتے ہیں۔ اور ہر سال نقصان بتاتے ہیں۔ تب کیوں نہیں دھرتی بیچ دیتے؟ آپ کی اِچھا ہو تو مولیہ لے لیجئے۔ نہیں تو سب جیسے بھی ہو گاؤں کی سمپتی سدھارنی ہے۔ میں اور اُپائے کروں گا۔

نوین زمیندار کے کرم رکت کی اُدنڈتا سب جانتے تھے۔ چپکے سے مولیہ لے کر سٹامپ پر سرینا کھنتر کر دئیے۔

کنتو گاؤں بھر میں چرچا ہونے لگی۔ کسان بھی پرسن نہ تھے۔ ان کے کھیتوں کو بالکل نئے ڈھنگ پر دیویندر نے بانٹنے کا نشچہ کر لیا تھا۔ لیکن دیویندر نہ کسی کی سُنتے نہ تھے۔ انہوں نے اپنے خرچ پر ایک راتری پاٹھ شالہ کھلوائی تھی۔ کرشی کی شکھشا دینے کو۔ گاؤں میں پانی کی کمی دُور کرنے کو پکے کوئیں کھدوانے کا پربندھ کیا تھا۔ اچھے بیجوں اور کھاد کا پربندھ کر رہے تھے۔

اور بھی جانے کیا کیا کرنے کو کہہ رہے تھے۔ سارا گاؤں اُن کے اتیاچاروں سے کانپ گیا۔

(۵)

جیسے تیسے سب کچھ سہن ہو گیا۔ دو سالوں میں کسانوں کا ڈر دور ہو جاتا رہا۔ مہاجن دب کر چپ ہو گئے۔ دیویندر ناتھ نے ایک آرام کی سانس لی۔

اکسمات ایک گھٹنا ہو پڑی۔ سب نے سُنا۔ کہ وہ وواہ کرنے جا رہے ہیں۔ وہ بھی اپنی مرضی کی لڑکی ڈھونڈ رہا ہے۔ جس نے سُنا اس کا نیچے کا دم نیچے اور اُوپر کا دم اُوپر رہ گیا...... غضب...... استری شکشت نہ تھی۔ اور جاتی سے تو تیلی ہی کہار ان۔ کنتو بھگوان شائد روپ دیتے سمیہ اس کا وچار نہیں رکھتے۔ وہ انوپم سندری تھی۔ ایڈورڈ لادن میں۔ مانو گوبر میں کھلا کمل تھی۔

دیویندر سبھی باتوں میں نرالے تھے۔ انہیں وہی پسند آئی۔ شیشو سے ہی انہوں نے اُسے سیوا لیا تھا۔ بچپن کا وہ سنیہہ چار ورش کے اَن دیکھے کال کی سیما پھاند کر آج دوسرا روپ دھارن کر گیا تھا۔ انگلینڈ سے لوٹ کر دیویندر نے اس راتری بہن سندریا کو دیکھا۔ اور آج کل کے شبدوں میں وہ اُسے پیار کرنے لگے۔

ان دو ورشوں میں اُنہوں نے اُسے شہر کے "ناری شکھشا منڈل" میں رکھ کر سادھارن تیا شکشت اور سبھیہ بنایا...... اب وہ اس سے وواہ کریں گے...... سول میرج...... اُف! ...... ایسا کبھی نہ ہوا تھا اس دستی میں۔ پنڈت رام دھن اور تیواری جی کو جب اس سمواد کی اسمہ ویدنا اُٹھنے لگی۔ تب گانٹھ سے پیسہ خرچ کر کے اُنہوں نے کاشی جی کا ٹکٹ خرید ا۔ رمیندر ناتھ کو سب کچھ بتا دیا۔

ٹھاکر ایک بار ستمبر ستن رہ گئے۔ مکھ اُن کا پیلا پڑ گیا ہلدی سا۔ بہو وہت بولے:-

"ٹھاکر! اب آپ ہی بچائیں تو دھرم بچ سکتا ہے۔ نہیں تو پوتر چندر دنش میں کلنک کی یہ کالی ریکھا پرکٹ ہونے میں دیر نہیں نہیں ہے...... ہرے ہرے۔ کہارن سے دِواہ...... ہے بھگوان......"

ٹھاکر بہت چنتت ہو اُٹھے۔ پتر کے کسی بھی کام میں ہستا کھشیپ کرنا انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔ کنتو اس بار وہ وچلت ہو اُٹھے۔ ایک لمبا چوڑا پتر اُنہوں نے رام دھن کے ہاتھ دیویندر کو بھجوایا۔

× × × × × × × × × × × × × ×

دیویندر نے چھٹی پڑھی۔ ہنس کر پھاڑ دی۔ پھر بولے:-

"پنڈت جی! آپ کے اتنے دھرم پریم کو دیکھ کر مجھے بڑی پرسنتا ہے۔ کنتو اب تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ سب کچھ طے ہو گیا ہے"!

رام دھن نے آشچریہ سے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔ "تو آپ بڑے ٹھاکر کا بھی کہنا نہ مانیں گے؟ ان کی آتما کو آپ کے ان اناچاروں سے کتنا کشٹ ہوتا ہے۔ اسے آپ کیا انوبھو نہیں کرتے؟

پوتر چندر دنش میں کلنک کی ...... کبھی بھی ایسا ادھرم نہیں ہوا۔"

"ارے واہ! پنڈت جی...... اور شودروں کے وواہوں کے ...... تو آپ کے پورانوں میں بھرے ...... ہیں" ...... دیویندر نے بات ...... کر کہا ...... "اور میں تو جاتی ...... نہیں کرم سے مانتا ہوں۔ ...... وچار اور آکرتی اچھی اچھی کلین ...... کنیاؤں سے اُتم ہیں"!

پنڈت نے ایک بار ......

"اور بڑے ٹھاکر"!

"اُن کی آپ چنتا نہ کریں۔ ...... پھر وہ اپنی سوشیل بدھو کے ...... آنکھوں دیکھ پائیں گے۔ تو ان کی ...... مانسک ویدنا دُور ہو جائے گی"!

پنڈت رام دھن دکھی ہو کر ...... آئے۔ آکر انہوں نے دیویندر نا...... ایک لمبا چوڑا پتر لکھا:-

"دیویندر بابو۔ یدی آپ یہ ...... کریں گے۔ تو ہمیں ودوش ہو کر ...... سے خارج کرنا پڑے گا۔ کوئی ...... آپ کے ہاں سترادھ آدی نمنترن پر ...... نہ وواہ یا یگیہ پوجن آدی سنسکار ......"

کنتو دیویندر نے سب کچھ ہنس کر اُڑا دیا۔ وواہ کی تاریخ نشچت ہو گئی ۱۴- جولائی۔

(۵)

۱۲- جولائی کی سندھیا تھی۔ شہر والے بنگلے میں دیویندر ناتھ اپنے دس پانچ سدھارک مترول سمیت بیٹھے تھے۔ ...... کے پروگرام پر باتیں ہو رہی تھیں۔ رمیش چندر سنگھ بولے:-

"تو بھائی دیویندر! کل کے لئے ہمارے ہاں کا نمنترن قبول کرنا ہو گا۔"

بقیہ صفحہ ۱۶ پر

مینیجنگ ایڈیٹر
شری مہتی علاولیبجی

ہندی پرکاش لاہور

سمپادکہ:
شکنتلا دیوی
ہندی بھوشن

۱۵- جون کو پرکاشت ہو جائے گا

اس کے خریدار جلدی بنئیے۔ سالانہ چندہ پیشگی بھیجکر ہماری حوصلہ افزائی کیجئے۔ اس میں استریوں کے متعلق اُپیوگی لیکھ ہوا کریں گے۔ استریوں میں آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو؟ ان میں مروجہ کُریتیوں کو دُور کیسے کیا جائے؟ انہیں بھگتی کے سچے مارگ پر کیسے لایا جائے؟ یہ سب آپ اس رسالہ میں پائیں گے۔ آریہ سماجوں۔ آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں۔ استری سماجوں اور ہندی پریمیوں کو فوراً اس کے گراہک بن جانا چاہئیے۔ خود خریدار بنیں اور دو دو خریدار مہیا کریں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے (۲)

مینیجر "پرکاش" لاہور

شاسترو کت ودھی سے تیار کی ہوئی مشہور و معروف

شدھ ہون سامگری

دھوکہ سے بچنے کیلئے آریوں کو بنا دی۔ پی بھیجی جاتی ہے۔ پہلے خط لکھ کر نمونہ مفت منگوا لیں۔ پسند آنے پر آرڈر بھیجیں۔ اگر نمونہ جیسی سامگری ہو تو مولیہ بھیجدیں۔ ورنہ کوڑے میں پھینکدیں۔ پھر مولیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی سچائی کی کسوٹی ہو سکتی ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸/) سیر
تھوک کے گراہک کو ۲۵ فیصدی کمیشن۔ ریل کا کرایہ بذمہ خریدار۔

پتہ:- رامیشور دیال آریہ پوسٹ اسولی (فتح پور) یو پی

CC0, Gurukul Kangri Collection

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ۵۶واں سالانہ جنرل اجلاس

سروسمتی سے رائے بہادر بدری داس جی پردھان اور بابو سینتھی گوردند رام جی منتری چنے گئے

حسب معمول اس ورش بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ جنرل اجلاس زیر صدارت رائے بہادر بدری داس جی کے آنگن سپتاہ میں ۲۵-۲۶ مئی کو گوردت بھون میں ہوا۔ اس ورش پچھلے ورشوں سے کم پرتی ندھی باہر سے شامل ہوئے۔

۲۵ مئی کو گیارہ بجے پنڈت پریہ درت جی کی پرارتھنا شروع ہوئی۔ اس کے بعد اس ورش کا سب سے اہم دفعہ سروسمتی پاس ہوا۔ پنڈت لیکھپال نے اپنے وچار پرگٹ کرتے ہوئے اپسنت پرتی ندھیوں سے اس سمبندھ میں اپنا اپنا کرتویہ پالن کرنے کی پریرنا کی۔ مہاشہ کرشن جی نے اس سمبندھ میں کئی شنکاؤں کا سماٹان کیا۔ اور کام کرنے کا ڈھنگ بتا دیا۔ لالہ سند لال جی نے بھی اپنے وچار پرگٹ کئے۔ بارہ بجے سے سبھا جلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ پچھلے ورش کے جنرل اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی گئی۔ اور اسے کنفرمنٹ کیا گیا۔ اس کے بعد گورکھپور آچاریہ رام دیوجی سرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاو پاس کیا گیا۔

بعد ازاں بھنتی ندھیوں کی اور سے آئے ہوئے پرشنوں کے اُتر دئے گئے۔ سوا بجے سبھا بھوجن کھانے کے لئے وسرجت ہوئی۔ پھر دو بجے کارروائی شروع ہوئی۔ اور سبھا کے پچھلے ورش سمت ۱۹۹۷ کے کاریہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اور ایک بھی ہوئی سنگھشپت رپورٹ تقسیم کی گئی۔ منتری جی نے پرستاو کیا۔ کہ یہ رپورٹ سویکار کی جاوے۔ اور چھپوا دی جائے۔ یہ پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا ✦

چناؤ اس کے بعد چناؤ کا دھندہ پیش ہوا۔ سب سے پہلے مہاشہ کرشن جی نے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں آپ نے بتایا۔ کہ یہ شکایت سننے میں آتی ہے۔ کہ نوجوانوں کو کام کرنے کا اوسر نہیں دیا جاتا۔ اس شکایت کو دور کرنے اور نوجوانوں کو کام کرنے کا اوسر دینے کے لئے میں اور دوسرے پرانے ادھیکاری نوجوانوں کے لئے اپنا استھان خالی کرنے کو تیار ہیں۔ اس کے بعد پردھان جی نے تجویز کی۔ کہ پنڈت لشمبھر ناتھ جی کو پردھان بنایا جاوے۔ پردھان پد کے لئے مہاشہ تگم چند جی نے رائے بہادر بدری داس کا نام پیش کیا۔ رائے صاحب

امرت رائے اور پنڈت بدھ دیو کے نام بھی پیش کئے گئے۔ رائے بہادر بدری داس کے سوائے باقی سب نام واپس لے لئے گئے۔ اس لئے رائے بہادر بدری داس جی اگلے ورش کے لئے سروسمتی سے پردھان چنے گئے ✦

نئے ورش کیلئے ادھیکاری

پردھان :- رائے بہادر بدری داس

اُپ پردھان :- (۱) مہاشہ کرشن جی بی - اے (۲) پنڈت لشمبھر ناتھ جی - (۳) رائے صاحب امرت رائے جی -

منتری :- بابو سینتھی گوردند رام جی -

خزانچی :- لالہ نرتن داس جی -

لائبریرین :- سردار ہرسنگھ جی -

انترنگ سبھا کے سدسیہ

سات ادھیکاری ✦

ودوشن پرتنشٹھت :- (۱) لالہ چرنداس ایڈووکیٹ سیالکوٹ (۲) لالہ تارا چند دت جی ٹھیکیدار نئی دہلی (۳) پروفیسر شودیال جی ایم - اے (۴) پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار (۵) لالہ نارائن داس جی کپور (۶) پنڈت لیکھ پال جی (۷) پنڈت بدھ دیو جی (۸) شریمتی شنو دیوی جی (۹) پنڈت گیان چند جی (۱۰) لالہ رام لال پرنسپل آریہ ہائی سکول لدھیانہ ✦

آٹھ سمودائے پرتی ندھی :-

مہاشہ چونی لال جی (۲) مہاشہ مہرچند جی پریم (۳) سیٹھ گنگا رام جی (۴) لالہ گووند رام جی (۵) لالہ سولراج جی بی اے - بی - ٹی (۶) لالہ ودیا ساگر جی (۷) ماسٹر دیویندر ادھیکھی (۸) پنڈت سالگرام جی شنرنا دہلی ✦

دو نامزد :- لالہ ارجن دیو جی ایڈووکیٹ (۲) لالہ سنت لال جی - دیار بھتی

کل سنکھیا :- ۱۷

شکشا ادھشٹاتا

دیپ بجاگیوں کے ادھشٹاتا :- لالہ سنت لال جی بی - اے - آپدھرم کے پرچار - مہاشہ کرشن جی بی - اے -

چھوٹی سماجیں وبھاگ - سوامی ویدانند جی تیرتھ -

ودیارتھی آشرم - لالہ سولراج جی بی - اے بی - ٹی -

ڈی - اے - وی سکول منٹگمری -

لالہ ارجن دیو -

سب کمیٹی کے سدسیہ

(۱) لالہ ودیا ساگر جی (۲) دیویندر جی (۳) پروفیسر شودیال جی (۴) لالہ ارجن دیو جی - ڈی ایم کالج موگہ - پروفیسر شودیال

سب کمیٹی

(۱) پردھان سبھا رائے بہادر بدری داس (۲) ڈاکٹر متھرا داس (۳) پروفیسر شودیال (۴) پرنسپل راجندر کرشن کمار (۵) لالہ نرتن داس (۶) پنڈت لشمبھر ناتھ (۷) مہاشہ کرشن (۸) لالہ ارجن دیو

چناؤ آریہ شکشا سمتی

(۱) پردھان :- لالہ شودیال جی ایم - اے -

(۲) اُپ پردھان :-

(۱) پنڈت لشمبھر ناتھ (۲) بابو ابونت سنگھ (۳) لالہ سردیال بی - اے ریٹائرڈ انسپکٹر سکولز -

(۳) منتری :- لالہ سولراج جی بی - اے - بی - ٹی

(۴) اُپ منتری پنڈت آتما نند جی ودیا النکار

(۵) خزانچی :- سردار ہرسنگھ جی ✦

ودیا سبھا

ادھیکاریوں کے اتیرکت نمن لکھت سجن ودیا سبھا کے سدسیہ چنے گئے :-

(۱) پنڈت بریہ برت جی (۲) پنڈت بھیم سین جی (۳) پنڈت بدھ دیو جی (۴) پنڈت لیکھپال جی (۵) پنڈت رامیشور جی (۶) پنڈت گیان چند جی (۷) لالہ سولراج جی (۸) لالہ رام لال جی (۹) شریمتی سیتا دیوی جی (۱۰) شریمتی شنو دیوی جی (۱۱) لالہ رام کمار -

(۱۲) سنرکھشکوں میں سے لالہ دولت رام جی (۱۳) اُپادھیایوں میں سے شری اگنیشور (۱۴) سناتکوں میں سے شریمتی چندر پربھا (۱۵) سناتکوں میں سے پنڈت دین دیال شاستری (۱۶) پنڈت مہندر گپت جی (۱۷) پنڈت

الشفاء انجن کا معجزہ

(رجسٹرڈ)

یہ ہے کہ آنکھوں کی جملہ امراض موتیا بند پھولا - ککرے - جالا - پڑبال - ناخونہ - دھندھ - پانی آنا - بینائی کی کمزوری وغیرہ کی شرطیہ اور رام بان دوائی ہے اور ان امراض کو شرطیہ بلا اپریشن دور کرتا ہے - ہزاروں مریض فائدہ اٹھا چکے ہیں - مشہور آریہ سماجی ودوان پنڈت بھگوددت ریسرچ سکالر اور پرنسپل دیال سنگھ کالج لاہور الشفاء انجن کا استعمال کرکے اس کے کمالات دیکھ چکے ہیں - اس کے علاوہ

چیف میڈیکل آفیسر مہاراجہ صاحب پونچھ

نے الشفاء انجن کی خوبیوں کے متعلق اعلیٰ سارٹیفکیٹ عطا فرمانے کے علاوہ ... اخبار "پرکاش" نمبر ۲۱ - اپریل کے "پرکاش" میں اس کے ایڈیٹر شری مہاشہ علاؤالدین نے الشفاء انجن کا استعمال کرکے مندرجہ ذیل رائے دی ہے :-

"پونچھ کے ماہر امراض چشم ڈاکٹر ایس - آر گپتا جنہوں نے اب لاہور میں چشمہ فیض عام جاری کر رکھا ہے کی معجزہ کن ایجاد الشفاء انجن کا "پرکاش" کے پریمیوں سے پریچے کراتے ہوئے ہارک پرسنتا ہو رہی ہے - میں خود اس انجن کا استعمال کر رہا ہوں - اور ذاتی تجربہ کے بعد کہہ سکتا ہوں - کہ واقعی یہ انجن بہت مفید ہے - ڈاکٹر صاحب کے دواخانہ پر سارا دن آنکھوں کے مریضوں کا جمگھٹا لگا رہتا ہے - ڈاکٹر صاحب ایک درڑھ آریہ سماجی نوجوان ہیں - جو نہایت لگن اور پریم سے مریضوں کا علاج کرتے ہیں - اور دن میں دو بار مشورہ اور دوا مفت بھی دیتے ہیں ......

...... آنکھوں کے مریضوں کے لئے یہ ایک نعمت ہے جس سے آریہ بھائیوں کو محروم نہ رہنا چاہیئے" بس اس کے علاوہ سوامی ... دونوں گورودت بھون لاہور میں مقیم ہیں ... استعمال پر حد تعریف کی ہے - قیمت اڑھائی روپے - محصول ڈاک ۷ آنے - پتہ :-

الشفاء انجن فارمیسی رجسٹرڈ

کرشنا گلی نمبر ۵ لاہور

... اُدھشٹاتری کنیا گوروکل (۱۸) آچاریہ کنیا گوروکل (۱۹) سوامی ابھے دیو جی (۲۰) کنیا ادھشٹاتری کنیا گوروکل ✦ نوٹ :- ۲۶ مئی کو کورم نہ ہونے کی وجہ سے کوئی کارروائی ...

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور

بھارت نگر۔ سدرشن نگر۔ فیض آباد۔ رتن گڑھ اور دیگر ملحقہ نو آبادیوں کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر بھارت نگر میں آریہ سُنبڑی پاٹھ شالہ کھول دی گئی ہے۔ جہاں پر تجربہ کار اور ٹرینڈ ادھیاپکائیں تعلیم دیتی ہیں۔ دھارمک تعلیم کے علاوہ سینے پرونے کا کام بھی سکھایا جاوے گا۔ تعلیم مفت دی جاتی ہے کسی قسم کی فیس نہیں لی جاتی۔ (پرکاش چند اُپ منتری)

آریہ سماج کورٹیکے

آریہ سماج کورٹیکے کے ڈیپوٹیشن کے پہنچنے پر مندرجہ ذیل سجنوں نے سماج مندر کی تعمیر کے لئے سہایتا دی۔ ان کا دھنیہ واد ہے:-

شری ڈاکٹر ستیہ پال جی لاہور ۲ روپے۔ لالہ جگن ناتھ جی ۳۰۔ جیل روڈ لاہور ۱۱ روپے ۴ر۔ لالہ سندر داس جی راجپوت لاہور ایک روپیہ ۱ر۔ لالہ کرم چند جی کرشن نگر لاہور ۲ روپے۔ پنڈت دولت رام جی پشاوری ہیڈ ماسٹر دیال سنگھ ہائی سکول لاہور ۲ روپے۔ مراری لال جی کرشن نگر لاہور ایک روپیہ۔ سنت رام جی کرشن نگر دو روپے۔ پنڈت رام گوپال جی شاستری لاہور دو روپے۔ رائے بہادر بدری داس جی لاہور ۵ روپے۔ لالہ رگھو دیال جی ایم۔ اے ماڈل ٹاؤن لاہور دو روپے۔ بخشی ٹیک چند جی ہائیکورٹ ۵ روپے۔ پنڈت جگت رت جی ماڈل ٹاؤن ایک روپیہ ۸ر۔ (منتری)

آریہ سماج دال بازار لدھیانہ کا چناؤ

پریذیڈنٹ:- لالہ پربھ دیال جی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل۔

سینئر وائس پریذیڈنٹ:- دیوان رام سرن داس جی رئیس جونیئر وائس پریذیڈنٹ۔ لالہ گوکل رام جی۔

سیکرٹری:- پرمانند۔

جائنٹ سیکرٹری:- مہاشہ کشوری لال جی۔

اسسٹنٹ سیکرٹری:- مہاشہ پرشوتم۔

خزانچی لالہ چھمن داس جی۔ اسسٹنٹ خزانچی دیوان گردھاری لال رئیس۔

لائبریرین:- لالہ گنگا رام جی وکیل۔

(پرمانند منتری)

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

دیانند مٹھ دینا نگر کو دان

شری پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج کی سبھا میں اپنے رسوخ سے اکٹھا کر کے بھینٹ کیا گیا:-

(۱) چودھری دیوراج جی ٹھاکر رئیس لدھیانہ ایک سو ایک روپیہ۔

(۲) لالہ امیر چند شانتی سروپ جی رئیس بینکرز لدھیانہ پچاس روپیہ۔

(۳) چودھری شام لال جی ٹھاکر رئیس لدھیانہ ۳۷ روپیہ۔

۴۔ رائے صاحب پیارے لال جی دوساج ڈویژنل انجینئر لدھیانہ ۲۵ روپے۔

۵۔ رائے دولت رام جی ریٹائرڈ ڈ۔ ایس۔ ڈی۔ او لدھیانہ ۲۵ روپیہ۔

۶۔ پنڈت ہرنام داس جی کالیہ نسبت روڈ لاہور ۲۵ روپے۔

۷۔ ڈاکٹر فقیر چند جی سود ایم۔ بی۔ بی۔ ایس افریقہ ۲۵ روپے۔

۸۔ ڈاکٹر گوجر مل صاحب جاگیردار لدھیانہ ۲۵ روپے

۹۔ لالہ جھجو رام جی دوسا جیہ تحصیلدار منڈی ۲۵ روپے۔

۱۰۔ پنڈت لبھا کھی رام پریم دیو جی بزاز لدھیانہ ۲۵ روپے۔

۱۱۔ پنڈت وشنو متر جی سنا تک گورو کل لدھیانہ ۱۵ روپے۔

۱۲۔ لالہ سانگی رام جی بی۔ اے۔ وکیل افریقہ گیارہ روپے۔

۱۳۔ پنڈت رام ناتھ جی منفسر اکاؤنٹنٹ جیکور دس روپے۔

۱۴۔ ڈاکٹر ٹھاکر سنگھ جی لدھیانہ دس روپے۔

۱۵۔ پنڈت بابو رام جی منفرد مالک اخبار سندیش لدھیانہ دس روپیہ۔

۱۶۔ لالہ شیام لال جی سب ڈویژنل آفیسر دس روپیہ۔ (ستھو رام منیجر لدھیانہ)

(باقی آئندہ)

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی

ریویو

اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی جنسی امراض کے ایک قابل و ماہر ڈاکٹر کی زیر نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ اس شفاخانہ میں علاج کرانے والے مریض پوری ہمدردی و حقیقی ہمدردی سے مکمل آرام و شفا پاتے ہیں۔ اس شفاخانہ کی ترقی اور ہر دلعزیزی کی ایک بڑی اور دوسرے شفاخانوں سے نرالی وجہ یہ ہے کہ دوائی کی قیمت مریض کے مکمل آرام آنے کے بعد لی جاتی ہے۔ اس شفاخانے سے آج تک آتشک، سوزاک، نامردی، کمزوری، پاگل پن، عورتوں کا چڑچڑاپن وغیرہ پوشیدہ امراض کے ہزاروں مریض شفا حاصل کر کے شفاخانے کے جاری کرنے والے کو دل سے دعائیں دے رہے ہیں۔ مذکورہ بالا امراض کے جن مریضوں تک پہنچے یہ الفاظ پہنچ سکیں ان سے ہم اصلی ہندوستانی شفاخانہ نئی دہلی کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

منیجر اصلی ہندوستانی شفاخانہ پوسٹ بکس نمبر ۹۰ دہلی

بیماری کوئی ہو فوراً اس امرت سے شفا ہے پیا
تماشہ دیکھ لو ہاتھوں پہ سرسوں جمتی ہیں

(رجسٹرڈ)

شری منی امرت

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

تمام بیماریوں کی ایک ہی دوا

سنیاسی ٹوٹکا

پیچش، اسہال، بدہضمی، اپھارہ، قے، دست، سینہ کا جلن، ہچکی، کھٹے ڈکار، دل متلانا وغیرہ پیٹ کی بیماریوں کو کھانے سے اور سر درد، کان درد، ہیضہ، گلے پڑ جانا، بچھو، بھڑ، آگ کا جلا وغیرہ جلدی بیماریوں کو نکالنے سے اکسیر کا کام رکھتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر نمونہ کی شیشی ۱ر۔ ایک درجن کے خریدار کو خرچ پارسل معاف۔ بیچنے والوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں

منیجر

شری منی سگندھی شالہ رتن لال روڈ لاہور

Renewed Method of Reading Urdu.

صحیح طریق برائے اردو اور ہندوستانی اردو نما ہندی سیکھنے و پڑھنے کے لئے بہترین نیا قاعدہ۔ غلط طریق کے پرانے قاعدوں کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیجئے کیونکہ سلیم ہو جانے پر غلطی کو دہرانا عقلمندی سے بعید ہے۔

ہندوستانی شکشا دلی (حصہ اول)

عربی ٹیپ میں

ضخامت ۲۰ صفحہ مع ٹائٹل۔ قیمت اڑھائی آنے فی کاپی اور ۱۲ روپے فی سینکڑہ۔ چند مشہور اور ادیبوں کی آراء کا خلاصہ

۱- پروفیسر امرناتھ جھا صاحب وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی (ترجمہ انگریزی سے) آپ کے جو اصل نئی وضع اور مکمل طرز و ترتیب درج کی ہے اس کو پسند کرتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ کی کوشش ہر طرح کامیاب ہو۔

۲- مولانا عبدالستار صدیقی پروفیسر عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی — پنڈت صاحب نے بڑی قابلیت سے ساتھ اردو کی کتابت کی مشکلوں کو حل کیا ہے اور صحیح اصول پر ان لوگوں کی تعلیم کی تدبیر کی ہے جو کم محنت کر کے اردو خط کو سیکھنا چاہتے ہیں مجھے یقین ہے کہ تعلیمات کا محکمہ ہندوستانی شکشا دلی کو ضرور پسند کرے گا۔ اور اس کے مصنف کی محنت کی پوری قدر کی جائیگی۔

۳- مہاشہ خوشحال چند جی علاوہ بوسی ایڈیٹر ملاپ لاہور — اس پستک کو میں نے بغور دیکھا ہے۔ آپ کی کوشش درحقیقت قابل تعریف ہے۔

۴- اخبار پرکاش سورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۳ء آج کل جو عربی ٹیپ کا قاعدہ اردو زبان کے قاعدہ کے نام سے رائج ہے اس کی رو سے کسی بھی زبان کے تمام الفاظ کو صحیح طور پر ادا کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس کا شبد کرنے کا طریقہ غلط ہے۔ ہندوستانی شکشا دلی حصہ اول میں عربی ٹیپ کو اس طرح پر مرتب کیا گیا ہے کہ اس کی رو سے ہندوستانی بھاشا کو ناگری ٹیپ کی طرح آسانی سے لکھا اور پڑھا جا سکیگا۔ اس قاعدہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوگی کہ عربی اور ناگری دونوں رسم الخط ایک دوسرے کی املا کی غلطیاں نکالنے اور صحیح کرنے میں مددگار ثابت ہو سکیں گے۔ ملنے کا پتہ

پنڈت آتمارام اردو ریسرچ لیبارٹری ٹھیکیدار ایڈ سکٹری ۸ مسیر کدہ ضلع سیتاپور (یو۔ پی)

ریاست حیدرآباد کے سماچار

ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے نہایت دھوم دھام سے منائے جا رہے ہیں۔ ان جلسوں پر کافی ہجوم ہوتا ہے۔ خانگی عمارتوں اور مقامات پر بغیر اطلاع و اجازت سرکار ... بلا روک ٹوک منائے جا رہے ہیں۔ سرکاری مقامات پر اجازت لینی پڑتی ہے ... مل جاتی ہے۔ اندرون اور بیرون ریاست کے مقررین کی تقریریں ہوتی ہیں۔ جلسوں اندر پرچار کے متعلق حکومت کا سلوک اچھا رہا ہے۔ البتہ کہیں کہیں چھوٹے عہدیدار کچھ روکاوٹ ڈالتے ہیں۔ لیکن جب اس کی اطلاع اعلیٰ عہدیداروں کو دی جاتی ہے۔ تو تحقیقات کر کے معقول انتظام کر دیا جاتا ہے۔

اخبار "وقت" کا اجراء

روزانہ ستیاگرہ حکومت نظام نے ایک ... روزانہ اخبار "وقت" کو ممنوع قرار دے دیا تھا۔ لیکن اب پھر اس کو از سر نو اجراء کی اجازت مل گئی ہے۔ شروع ہوتے ہی اس نے آریوں اور ہندوؤں کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔

... شری پرکاش وہاگ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ)

... پرچارنی سبھا ڈیرہ غازیخاں ضلع

رپورٹ ماہ چیت

(۱) اس ماہ ۱۷ جگہوں میں پرچار ہوا۔ ساہن ... کوٹلے دالہ۔ قاسم پور۔ راجن پور۔ ... شرقی۔ اوجھان غربی۔ میراں پور۔ ... امرکوٹ۔ کوٹلہ عین شاہ۔ کوٹ ... چھوک اُلنا۔ گدائی۔ بارو۔ رو ... ۔ ٹبی قیصرانی۔

(۲) ۲۷ اپدیش ہوئے۔ پرشوں میں ۱۴۔ استریوں میں ۱۳۔

(۳) ۱۱ سنسکار ویدک ریتی سے کرائے گئے ... یگوپویت ۴۔ مونڈن ۴۔ وواہ ۳۔

(۴) ... اوجھان میں ودھوا وواہ کے لئے ... زور دیا گیا۔ اور اندولن کیا گیا۔ بارو ... ودھوا وواہ کو پرچلت کرنے کیلئے پوری کوشش کی گئی۔ جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ بارو ... جلسہ کے بعد ایک ودھوا وواہ ہوا بھی ... آریہ سماج کی رکھشا کیلئے پرتگیا ... جھگڑا ہوا۔

(اگیا شدت منتری)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

کا سالانہ جلسہ یکم مئی سے ۱۳ مئی تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں پوجیہ سوامی گنگا گری جی مہاراج سوامی دھیرانند جی مہاراج۔ پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت رُچی رام جی شاستری۔ پنڈت رام سوروپ جی شاستری۔ پنڈتا وِدیا وتی جی۔ پرنسپل راجندر کرشن کمار کوگہ۔ وپنڈت منہراج جی بھجنیک کے منوہر اپدیش ہوئے۔ یکم سے ۱۳ مئی تک شہر کے مختلف حصوں میں ہر روز رات کو بذریعہ میجک لینٹرن سے مہاشہ مدن جیت جی آریہ کے منوہر لیکچر ہوتے رہے۔ اور پنڈت منہراج جی کے پربھاوشالی بھجن۔ ۴ مئی کو ایک بڑا بھاری جلوس سارے شہر میں نکلا۔ جس میں سینکڑوں استری پرش۔ سکاؤٹ و بھجن منڈلیاں ویدک دھرم کی جے کے پُرجوش نعرے لگاتے ہوئے شہر پر پربھاؤ ڈالا۔ ۵ مئی سے ۱۲ مئی تک سام وید دوارا سمپورن یگیہ ہوا۔ جس میں پورن آہوتی کے دن سینکڑوں استری پرشوں نے آہوتیاں دیں۔ سمپورن وید کا پاٹھ بڑے ہی مدھر شبدوں میں ہوا۔ ۵ مئی کو سرو دھرم سمیلن ہوا۔ اور ۶ مئی کو ونجی طبرین کانفرنس زیر صدارت شری پنڈت آریہ منی جی ہوئی۔ جس میں پرنسپل کنل جی ایم۔ اے کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اور ۷ مئی کو ہندی سمیلن لالہ جسبراج جی وکالت ایڈووکیٹ کی صدارت میں ہوا۔ اور ۸ مئی کو ایجوکیشن سمیلن زیر صدارت شری پنڈتا دروپدی دیوی جی کے ہوا۔ شری اجیت سنگھ جی ستیارتھی کے وو پربھاوشالی ویاکھیان ہندو سنگھٹن پر ہوئے۔ ۱۳ مئی کو استری سماج کا جلسہ ہوا۔ اس میں پنڈتا دروپدی دیوی۔ شریمتی لاجونتی ادھشٹاتری آریہ کنیا پاٹھ شالہ بھٹنڈہ اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ بھٹنڈہ کی کنیاؤں کے منوہر بھجن ہوئے۔ اور شری پوجیہ سوامی دھیرانند جی کے منوہر اپدیش ہوئے۔ غرضیکہ یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ صرف ۱۰۰ روپے خرچ ہوئے۔ ادر تیرہ دن شہر میں خوب پرچار ہوا۔ سبھا کا دھنیہ واد ہے۔ (مدن جیت آریہ منتری)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

گرمی کے دنوں میں باہر سے جامپوری

... سجن آ جایا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے سماج میں خوب رونق رہا کرتی ہے۔ چنانچہ برہمچاری سنیہ کھوش جی۔ برہمچاری سنیہ دلیپ جی گوروکل اندر پرستھ سے آ چکے ہیں۔ وہ سماج سیوا میں مشغول ہیں۔ آریہ سماج کے ہفتہ واری ست سنگ میں سیٹھ کانورام جی نے ویاکھیان دیتے ہوئے بتلایا۔ کہ کسی سوسائیٹی کی جان اس کے نیم ہوتے ہیں۔ جب سبھاسد جتنی ماترا میں نیموں کا پالن کریں گے۔ وہ سوسائیٹی اتنی ماترا میں ترقی پذیر ہو گی۔

مہتہ سندر داس جی سروئیر یہاں سے تبدیل ہو کر جا رہے ہیں۔ مہتہ جی نے ۵ روپے آریہ سماج کو دان دیا ہے۔ ویسے بھی آپ سماجک کاموں میں دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ شکریہ۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

گوروکل کمالیہ ضلع لائلپور کی رپورٹ

گوروکل کے سالانہ جلسہ پر چھ نئے برہمچاری داخل ہوئے تھے۔ ادر جو برہمچاری سمیہ پر نہ پہنچ سکے تھے۔ ان کے داخلہ کے سمبندھ میں خط و کتابت ہو رہی ہے۔

(۲) آڈیٹر صاحب نے سمت ۱۹۹۶ کا حساب آڈٹ کر کے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ حساب و کتاب بالکل صاف و ستھرا پایا گیا ہے۔

(۳) اس سال گوروکل کمالیہ کے تین برہمچاریوں نے نویں و دسویں جماعت کی ایک سال میں اور ایک لڑکے نے صرف چھ مہینوں میں تیاری کر کے پنجاب یونیورسٹی کے میٹریکولیشن کا امتحان دیا تھا۔ ایک برہمچاری ۶۲۴ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں۔ باقی تینوں لڑکے اچھے نمبر حاصل کر کے سکینڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔ ایک برہمچاری اندرپرستھ گوروکل میں بھیجا گیا تھا۔ جس نے اچھے نمبر حاصل کر نویں منزل میں پروشٹ کر لیا ہے۔

برہمچاریوں کو گتکا۔ لاٹھی۔ جمنازم وغیرہ کی کھیلیں لازمی طور پر سکھائی جاتی ہیں۔ اور سب برہمچاری ہر پرکار سے ساتھ خوش ہیں۔

(سکھدیال منیجر)

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ دیں

براہمی بوٹی پریوگ

گرمی کے دنوں میں وشیش لابھ کاری ہیں۔ سیون کیجئے

براہمی بوٹی ایک روپیہ (عہ) فی سیر
براہمی چورن فی ڈبہ بارہ آنے (۱۲/)
براہمی پاک کا ساڑھے گولی ایک روپیہ (دعہ/)
براہمی شربت فی بوتل چودہ آنے (۱۴/)
براہمی تیل چھوٹی شیشی آٹھ آنے (۸/) بڑی شیشی ایک روپیہ (عہ)

بنسپتی نگھنٹو ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں کا سنسکرت ہندی انگریزی نام بہت بڑا سوچی پتر تین ۳ پیسے کا ٹکٹ بھیجکر منگائیے۔ اگر کسی بوٹی آیوروید اوشدھی یا کسی پرکار کے روگ کے سمبندھ میں کچھ پوچھنا ہو۔ تو پتر کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں۔ — خط و کتابت کا پتہ :-

پنڈت امرناتھ وید شاستری بنسپتی اوشدھالیہ ڈیرہ دون (یو۔ پی)

کنیا کی ضرورت

میرے ایک کھتری کل اُتپن آریہ وچاروں کے ۲۳ سال برسر روزگار۔ صحت مند اور سداچاری رشتہ کیلئے ایک یوگیہ سشیل تعلیمیافتہ کنیا کی ضرورت ہے۔ پتہ
دیوپال کا پتہ :-
ہیڈ ماسٹر ... ایڈیٹر ... لاہور

بھولا رحیتہ ... سگریٹ

بچہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ... مبتلا ہو یا گنجا ... سال کا ... گولیاں وغیرہ نگرچوں کی شرطیہ ... آف انڈیا سے رجسٹرڈ شدہ ۲۵ سالہ ... تجربہ کی مجرب ... لاثانی دوا ... رجسٹرڈ کے ... چند روز کے استعمال سے ... رہتا۔ اور آنکھوں کی بینائی روز روشن کی مانند ... ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ... ۔ درجن ... علاوہ محصولڈاک
... لیبارٹریز ... (پنجاب)

سماج کا ٹھیکیدار

بقیہ صفحہ ۱

کورٹ سے لوٹ کر سیدھے ادھر ہی:

"ارے رمیش - نہیں - کل تو نہیں ایک بازی دے لوں گا - پرسوں تمہارے یہاں - کیوں ؟"

"اچھا - لیکن سچ کہتا ہوں دیو بندر - اتنی ہمت کسی کسی میں ہوتی ہے"۔

دیو بندر ہنس پڑے - کچھ کہنے کو ہی تھے - کہ مدھو نے آکر کہا ---- "چھوٹے بھیا - مالک آئے ہیں"۔ مدھو ان کا پرانا نوکر تھا - وہ دیو بندر کو گود کھلا چکا تھا۔

"کون - پتا جی؟" دیو بندر نے چکت ہو کر کہا ---- "تو انہیں باہر کیوں چھوڑ آئے؟"

"بھیا - وہ تمہیں ہی بلا رہے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ میں نے سنا اس نے لیا ہے - گھر میں نہیں آؤں گا - کوئی ضروری بات دیکھے ہے"۔

"چلتا ہوں"۔

دیو بندر نے اپنے سنگیوں کی اور مڑ کر کہا ---- "معاف کرنا - میں ابھی پانچ منٹ میں آتا ہوں"۔

وہ باہر چلے گئے۔

رمیندر رام ناجی دوپٹہ اوڑھے تھے - بھگوے رنگ کی دھوتی تھی - پاؤں میں کھڑاؤں - ہاتھ میں سمرنی لئے ٹہلنے سے کوئی نہیں گز دو دور کھڑے تھے - دیویندر نے جاتے ہی پتا کی پد دھولی لی - آشیرواد دے کر رمیندر نے ذرا گمبھیر سور میں کہا - "دیویندر - تمہیں یہ اپنا وواہ سنکلپ چھوڑنا ہوگا بیٹا"۔

"آخر اس کا کوئی کارن بھی ہو - کہار کے گھر میں جنم لے لینے سے ہی کیا کوئی نیچ ہو جاتا ہے - شدروں کو تو آپ جنم پر کار جانتے ہیں - سو یم سدا آپ سے کنیا کی بھانتی سنیہہ کرتے رہے ہیں - اور آپ کو معلوم ہے - پتا جی کے اس ویدیک ڈھونگ کو نہیں مانتا"۔

"پھر بھی تمہارا یہ وواہ نہیں ہونا چاہیئے - اس کا کارن بھی چھوٹا نہیں ہے" ---- رمیندر نے بھرے ہوئے سور میں کہا۔

"کارن جانے بنا میں اپنا سنکلپ چھوڑنے کو تیار نہیں پتا جی - آپ جانتے ہیں - میں سدیو آپ کا آگیا پالن کرتا رہا ہوں"۔

"تو تم مجھے بنا نہ رہنے دو گے ہاں" ---- رمیندر کچھ کشن چپ رہے - پھر اپنے پھولتے ہوئے شواس کو دبا کر دھیمے سے بہت دھیمے سے بولے ---- "وہ تمہاری بہن ہے"۔

"کہاری کے پیٹ سے"۔ دیویندر نے آشچریہ سے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔

"ہاں"۔ کانپتے سور میں رمیندر ناتھ نے اُتر دیا ---- "بیٹا - اب میں جاتا ہوں - .... کیا اب بھی تم"۔

"نہیں"۔ دیویندر نے نہ جانے کیسے سور میں اُتر دیا - "یہ اپرادھ نہیں کروں گا"۔

رمیندر وہیں سے لوٹ پڑے - ٹانگہ میں بیٹھ گئے - دیویندر نہ تو پیر چھو سکے - نہ پتا کو روک سکے - جانے کیسی جڑتا چھا گئی اُن پر۔

× × × × × × × × × × ×

دیویندر نے وواہ روک دیا۔

متروں نے تالیاں اُڑائیں - سہ کرمیوں نے پھبتیاں کہیں - شہر میں کہنے سننے کو ایک نئی الف لیلیٰ مل گئی۔

کنیا کی ضرورت

ایک مشہور شاعر و افسانہ نویس عمر ۲۳ سالہ منڈر سے اگروال کل اُتپن آریہ سماجی گریجویٹ کیلئے جو نہایت اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا ہے - ایک ایسی بال ودھوا یا کنواری کنیا کی ضرورت ہے - جو اعلیٰ تعلیم یافتہ - سندر - سُسشیل گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہو۔ نوٹ:- وواہ سادہ طریق پہ ذات پات توڑ کر کیا جاویگا۔

پتہ - جرنلسٹ معرفت "پرکاش" لاہور

قبض توڑ چورن

دنیا نہ مانے مگر آپ یقین کیجیئے کہ قبض تمام بیماریوں کی جڑ ہے - نزلہ - زکام - کھانسی - طبیعت میں بھاری پن کام کاج میں دل نہ لگنا - سردرد اور بھوک کی کمی تو معمولی بات ہے - یہ تو بواسیر جیسی نامراد بیماری کا پیش خیمہ ہے ہمارا قبض توڑ چورن دائمی اور عارضی قبض کو ہمیشہ کیلئے دور کر دیتا ہے - چھوٹے سے چھوٹے بچے کیلئے بھی مفید ہے - ساٹھ خوراک کی قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہو

طاقت کی دوا

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں سے پرماتما کی دی ہوئی طاقتِ مردمی کو ضائع کر کے زندگی سے بیزار اور لطف جوانی سے محروم ہو گئے ہیں اور کسی ایسی اکسیر کی تلاش میں ہیں جو ایکدم سے کایا پلٹ کر تندرست اور نوجوان بنا دے - تو کھانے کیلئے زعفرانی گولیاں اور مالش کیلئے طلاء ببر بہوٹی مفت منگوا کر استعمال کریں - ان کی قیمت بعد میں تندرست ہونے پر لی جاویگی - جوابی لفافہ ارسال فرمادیں ہ

مغربی سائنس کی نئی ایجاد

اساکلون

تحفہ پیرس — تحفہ پیرس

امساک کیلئے بے نظیر فرانسیسی گولیاں

ضرورت سے صرف ایک گھنٹہ پیشتر ایک گولی کا استعمال کریں - اور اس کا معجزہ دیکھیں یہ گولیاں وقت پر شرمساری سے بچاتی ہیں ہ

قیمت بارہ گولیاں عہ - ۲۴ گولیاں سے نمونہ کی گولی ۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جاوے گی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہ

ہزاروں مریضوں کی آزمودہ دوائی

گندھک رسائن

گندھک رسائن کے استعمال سے آتشک - سوزاک - خارش - چنبل سے بگڑا ہوا خون شدھ ہو جاتا ہے - ایک شیشی کے استعمال سے کسی اور دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی ہ

قیمت فی شیشی ۲۴ گولیاں ایک روپیہ ۸ ر علاوہ محصول خاص - نمونہ کی شیشی کیلئے آٹھ آنے کے ٹکٹ ارسال فرماویں - بے نظیر دوا ہے - ایکبار تجربہ فرما کر دیکھیے۔

تیل بال کالا

چاندی سونے اور جواہرات سے زیادہ قیمتی ایجاد - جڑی بوٹیوں اور خوشبودار پھولوں کا مرکب - سفید بال سیاہ کرنیوالوں کی مراد پوری ہو گئی - بارہ سال کی انتھک کوشش محنت اور سلسل جدو جہد کے بعد روپیہ پانی کی طرح بہا کر "بال کالا" تیل ایجاد کیا گیا ہے - یہ آب حیات ایک اشارہ سے بال سفید فوراً سیاہ کر دیتا ہے - بال جڑ سے کالا نہ ہو تو دوگنی قیمت واپس اس کے علاوہ ہر قسم کا نزلہ اس کے استعمال سے نہ ہوگا - خضاب کی زحمت سے بچیں - قیمت بڑی شیشی دو روپیہ (۶ ر) چھوٹی شیشی ایک روپیہ - محصول ڈاک الگ۔

سول ایجنٹ:- دی امریکن ٹریڈنگ کمپنی
پی - ایل گوالمنڈی - لاہور

ملنے کا پتہ:- منیجر دو گل سٹور (پی - ایل) گوالمنڈی - لاہور

پنڈت رام دھن نے روپے کا پرساد بانٹا - مٹھائی تقسیم کی - کنواری اور چوبے نے کہا کہ رمیندر کا سنکلپ جو بدل گیا - اور دیو بندر - انہوں نے سوچا - کہ پراچین اور نوین میں اتنا ہی تو انتر ہے - کہ پہلے جو آڑ میں ہوتا تھا - وہ اب سامنے دکھتا ہے - اور بس۔ سندریا کا وواہ اُنہوں نے میں کہیں کر دیا ہ

آ گئی! آ گئی! آ گئی!

امریکن بیوٹی

خوبصورت اور بھرا ہوا چہرہ عورت کی سب سے بڑی دولت ہے - اگر دولت قبل از وقت چھن گئی تو دنیا کہ عورت کی دنیا تاریک ہو گئی - امریکن بیوٹی کے تقریباً دو ہفتہ متواتر استعمال سے بڑی بوڑھی عورت کے بے رونق اور بے آب چہرے ایک بار شباب کی رعنائی اور شگفتگی حاصل کر لیتے ہیں - چہرہ کی جھریاں فارغ - کیل اور چھائیاں ایک دم غائب ہو کر چہرہ کی مردنی اور بے رونقی شباب کی سرخی میں بدل جاتے ہیں - اور چالیس سالہ عورت پچیس برس کی دوشیزہ معلوم ہونے لگتی ہے - آپ نے خوبصورتی پیدا کرنے والی بیسیوں ادویات اور کریمیں استعمال کی ہوں گی - مگر دیکھیئے کہ امریکن بیوٹی کے مقابلہ میں ... قیمت باوجود ان خوبیوں کے صرف ایک روپیہ محصول ڈاک ۹ ر + نوٹ:- امریکن بیوٹی ... جلدی امراض مثلاً خارش - داد - چھائیاں ... کھجلی اور ہاتھ پاؤں پھٹنے کیلئے از حد مفید ہے

مینیجر:- دی امریکن ٹریڈنگ کمپنی
(پی - ایل) گوالمنڈی - لاہور

…پ جانتے ہیں؟

دُنیا کا سونا

[…] اقوام نے ایک رپورٹ شائع کی [...] اس نے اس بات کا حساب [...] اعداد و شمار دئے ہیں۔ کہ دُنیا کے [...] کے پاس کتنا سونا محفوظ ہے۔ لیگ [...] رپورٹ کے مطابق ۱۹۳۹ء [...] کل سونا ۲ لاکھ ۶۶ ہزار سات [...] پونڈ ڈالر ہے۔ جو دنیا کے تمام [...] نصف ہے۔ آٹھواں حصہ برطانیہ [...] ہے۔ اور گیارھواں حصہ فرانس [...] طرح دُنیا کے تین ملکوں میں ہی [...] اسی فیصدی سونا محفوظ ہے۔ [...] ہیدر لینڈ، سوئٹزرلینڈ اور [...] کے پاس سونا ہے۔ ڈکٹیٹروں والے [...] کے پاس برائے نام سونا ہے۔ [...] والے چودہ بڑے ملکوں کے [...] دُنیا میں پائے جانے والے سونے [...] اس کے پاس ہے:۔
[...] ۵۴ فیصدی۔ برطانیہ $12\frac{9}{10}$

کامیابی کے گُر

نیو اورلینز کے ایک مشہور و معروف بزرگ جان ڈالیکی کی قبر پر مندرجہ ذیل نصیحتیں کندہ ہیں۔ تاکہ نوجوان لوگ ان سے فائدہ اُٹھائیں:۔

(۱) ہمیشہ یاد رکھو۔ کہ ہماری زندگی کا دار و مدار محنت پر ہی ہے۔ اور محنت کرنا اپنے بس کی بات ہے۔

(۲) وقت دولت ہے۔ اس کا ایک پل بھی ضائع نہ کرو۔ پھر یہ واپس نہ آئے گا۔ چاہے تم کتنے ہی روپیٹ لو۔

(۳) دوسروں کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرو۔ اور سمجھ کو اچھے کام میں لگاؤ۔

(۴) جو کام آج ہو سکتا ہے۔ اس کو ہرگز بھی کل پر نہ اُٹھا رکھو۔ وہ کل کبھی نہ آئے گی۔ اور تمہارا کام ویسا ہی رہے گا۔ اور کبھی نہ ہو سکے گا۔

(۵) جو کام تم خود کر سکتے ہو۔ اس کیلئے کبھی دوسروں سے مت کہو۔ اور نہ امداد کی توقع رکھو۔

(۶) جو چیز تمہاری نہیں ہے۔ اور جس چیز کے تم اہل (قابل) نہیں ہو۔ اس کی خواہش نہ کرو۔ پہلے اس قابل بنو پھر حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

(۷) کسی بھی چیز کو کمتر یا حقیر نہ سمجھو۔

(۸) وقت نایاب ہے۔ اُسے فضول ہرگز ضائع نہ کرو۔

۹۔ بچایا کرو۔ کھوؤ مت۔

۱۰۔ تمہاری زندگی کے تمام کام باقاعدہ ہونے چاہئیں۔

فیصدی۔ فرانس $9\frac{1}{2}$ فیصدی۔ سوئٹزرلینڈ $2\frac{1}{2}$ فیصدی۔ سپین ۲ فیصدی۔ سربٹ روس $\frac{1}{2}$ فیصدی۔ ہندوستان ایک فیصدی۔ اٹلی $\frac{3}{4}$ فیصدی۔ جاپان $\frac{3}{4}$ فیصدی۔ نیدرلینڈ $3\frac{1}{2}$ فیصدی۔ بلجیم ۲ فیصدی۔ ارجنٹائن $1\frac{1}{2}$ فیصدی۔ سویڈن $1\frac{1}{2}$ فیصدی۔ افریقہ $\frac{3}{4}$ فیصدی۔

گھریلو واقفیت

— رنگدار جرابیں یا رومال دھوتے وقت اگر پانی میں چٹکی بھر نمک ملا لیا جاوے۔ تو اُن کا رنگ خواہ کیسا ہی نازک ہو خراب نہ ہوگا۔

— آٹا خشک اور گرم جگہ میں رکھنا چاہیئے۔ ورنہ روٹی خراب بنے گی۔

— ریشمی کپڑے دھوتے وقت تھوڑا سا نمک پانی میں ڈال لینا چاہیئے۔

— ٹماٹر جب اُبالنے ہوں۔ تو پانی میں ذرا سی کھانڈ ڈال دیں۔ اچھے اور خوش ذائقہ ہو جاتے ہیں۔

— فلالین کے کپڑے دھوتے وقت بہت دیر پانی میں نہ رہنے دو۔

— شکر اور گوند وغیرہ ایسے برتنوں میں مت رکھو۔ جہاں ہوا زیادہ لگتی ہو۔ ورنہ نمی سے مرطوب ہو کر باہم چمٹ جائیں گے۔

— قالین اور نمدہ وغیرہ کو نگاہے بگاہے گرم پانی میں تارپین کا تیل ڈال کر برش سے صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ بالکل اُجلے رہیں گے۔ اور کرم بھی پیدا نہ ہوں گے۔

ہوشیار

"گوروکل" کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور برانچ: ہسپتال روڈ لاہور
دہلی برانچ: چاندنی چوک دہلی

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر "گوروکل کانگڑی" کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

فہرست ادویات مفت

گوروکل کانگڑی

برہمی تیل
قیمت دس آنے فی شیشی

کیشم ابی سرمہ
قیمت چودہ آنے فی شیشی

گوروکل کانگڑی فارمیسی
گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یوپی)

اس کے سر پر لگانے سے دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری، سر درد، بالوں کا گرنا، آنکھوں میں جلن سب تکلیف میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا ہے

سواستھ رکھشا

کچھ پھلوں کی تاثیریں

آڑو: سرد تر۔ بھوک کو بڑھاتا۔ جوش خون۔ گرم خشک۔ بخارات اور پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ اس کے پتے کوٹ کر اور قدرے مصری ملا کر پینے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

آلو بخارا: سرد۔ ہاضم طعام ہے۔ خون پیدا کرتا اور چہرے کی رنگت کو نکھارتا ہے۔ نیز جوش خون اور متلی کو مفید ہے۔

آلوچہ: سرد تر۔ گرمی کو دور کرتا ہے۔ ہاضم اور قبض کشا ہے۔ کھٹا آلوچہ بلغم پیدا کرتا ہے۔

امرود: سرد تر۔ مفرح۔ مقوی قلب و دماغ ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ اس کے بیج پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتے ہیں۔

انار: سرد تر۔ چہرے کی رنگت کو نکھارتا ہے۔ خون پیدا کرتا اور ہاضمہ کو تیز کرتا ہے۔ کثرت سے کھانا قابض ہے۔

آم: (گرم تر) خون بکثرت پیدا کرتا ہے۔ بلغم کو کاٹتا ہے۔ لیکن ترش آم بلغم پیدا کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ۔ گردہ۔ مثانہ۔ باہ اور آنتوں کو طاقت دیتا ہے۔ اس کے پھولوں کا سفوف جریان کے لئے مفید ہے۔ مقوی باہ اور ہاضم بھی ہے۔ اس کے استعمال کے بعد دودھ ضرور پینا چاہیئے۔

انجیر: گرم تر۔ قبض کشا ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔ اور دماغ کی اکثر بیماریوں کے لئے مفید ہے۔

انگور: گرم تر۔ زود ہضم ہے۔ خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے۔ اور دماغ کی اکثر بیماریوں کے لئے مفید ہے۔

بگو گوشہ: معتدل۔ دل و دماغ و معدہ کیلئے مفید ہے۔ قبض رفع کرتا۔ خون بڑھاتا۔ اور طبیعت کو فرحت دیتا ہے۔

تمر: سرد تر۔ بے پیاس۔ گرمی اور جوش خون کو کم کرتی ہے۔ نیز اس کے بیجوں کو کھانے سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔

پیٹھہ: سرد تر۔ دل جگر اور معدہ کو مفید ہے۔ منی پیدا کرتا اور جسم کو فربہ بناتا ہے۔ اس کا مربہ دل و دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ گرم ... افراد کے لئے مفید ہے۔

تربوزہ: سرد تر۔ کھانسی ... گرم مزاج والے ... موافق ہے۔ لیکن دیر ہضم ... کے استعمال کے بعد چاول ... ہے۔

جامن: سرد خشک۔ بھوک ... قدرے قابض ... کے ساتھ شکر آنے کو روک ... جگر اور معدہ کو طاقت دیتی ...

خربوزہ: سرد تر۔ گردہ مثانہ ... کو صاف کرتا ... سدے کھولتا اور منی کو بڑھا ...

سنگترہ: سرد تر۔ فرحت ... اور معدہ کو طاقت ... گرمی کو مٹاتا۔ سینہ کو صاف کر ... قے و متلی کو مفید ہے۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔
سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی Suleman Umar & Co. Karachi

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کیلئے اپیوگی پستکیں

برہتر بھارت (لیکھک: پنڈت چندر گپت ویدالنکار) سورن کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح چین جاپان۔ جاوا۔ کمبوڈیا۔ ترکستان۔ افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ قیمت مجلد پونے پانچ روپے۔ بنا جلد چار روپے۔

آتم میمانسا (لیکھک: پروفیسر نند لال کھنہ) شردھانند بلدک ندھی کا پندرھواں پشپ ہے۔ جس میں جیوآتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت وستار پوروک منوویگیانک یکت پر کاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پستک ہے۔

ویدک وِنے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی) تین حصوں میں ہے۔ جس میں چار چار ماس کیلئے ہر ایک دن کیلئے ایک ایک پرارتھنا دی گئی ہے۔ اور ہر ماس کیلئے دیا یام درشی بھی۔ اس کا گجراتی میں بھی انوواد ہو چکا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ (عہ)

دوسری کتابیں: (۱) سندھیا رہسیہ ایک روپیہ (۲) سندھیا سمن ایک روپیہ (۳) وید گیتانجلی دو روپیہ (۴) بھارت ورش کا اتہاس ۵ روپے ۴ (۵) جل چکتسا ... (۶) سوم سرور ... (۷) برہمچریہ سندیش دو روپے (۸) استریوں کی ... (۹) ... (۱۰) ... (۱۱) گوروکل کا اتہاس ۴ (۱۲) ستوپ نرمان کلا تین روپے (۱۳) گوروکل کی ڈائری تین آنے (۱۴) ... (۱۵) ... (۱۶) گیان ... دو حصے دو روپے۔

رعایت: جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگائیں گی انہیں ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔

مینیجر: پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

اپنے بیٹے کی مانند جوانی کا لطف اٹھائیں

کرن جوانی

ایک عمدہ دوا جو آپ کے غدودوں و پٹھوں کے راستہ سے تمام اعضائے رئیسہ اور جسم کے ضروری حصوں میں نیا جوش لاکر تندرستی اور راحت بخشیگی نئی طاقت دیگی۔ زندگی کے نئے سامان پیدا کریگی۔ اس کا نتیجہ آپکو حیرانی میں ڈال دیگا۔

تھوڑے ہی دنوں میں آپ اپنے جسم میں ایک نئی جیون شکتی کو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے دیکھیں گے۔ محسوس کریں گے۔ یہ آپکے جوڑوں میں نیا جوش اور نئی طاقت لاکر آپ کو اپنے بیٹے کی مانند نوجوان بنا دے گی۔

قیمت یکصد گولی چار روپے
چوبیس گولی ایک روپیہ
خاص یکصد گولی ۱۲ روپے
۲۴ گولی تین روپے

امرت دھارا فارمیسی
لاہور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش کرتار نیت روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridw...

Regd. No. L 435.
M. Krishna B.A. ...

تار کا پتہ "پرکاش"
آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ چھتیس سالوں سے
رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما ...
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر ... کرشن ... لاہوری

U.A. STUDIO

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۲۸ جیٹھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۹ جون سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۲

دستور العمل
(از خورشید علی پوسی)

اُڑا پرچمِ "اوم" اُڑاتا چلا جا
صدا "بڑھ چلو" اک لگاتا چلا جا

جو سوئے ہیں ان کو جگاتا چلا جا
جو جاگے ہیں ان کو بڑھاتا چلا جا

عداوت کا فتنہ دباتا چلا جا
محبت کی بنسی بجاتا چلا جا

جہالت و ظلمت بھگاتا چلا جا
شمع وید کی جگمگاتا چلا جا

خسِ رہ کو رہ سے ہٹاتا چلا جا
دشا قوم کی پھر بناتا چلا جا

وطن کی غلامی گھٹاتا چلا جا
ترانے حریت کے گاتا چلا جا

ہاں خورشید چل دندناتا چلا جا
حوادث کو سینہ دکھاتا چلا جا

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپنشد گان

(مانڈوکیہ اُپنشد)

(۱)

جو کچھ جگ میں دیکھتا سب میں اوم وچار
بھوت بھوشت ورتمان - اسی کا ہے پرسار

(۲)

تین کال سے ہے پرے - جگ میں جس کا باس
اس کی ستّا سب جگہ - سب کی اس سے آس

(۳)

جسم برہم کا وشو ہے - سُتر برہمی ایک
آکار پر کا اور رُوپ ہے - جگ ہے جان وویک

(۴)

اس اوناشی اوم کا - ورنن کیا نہ جائے
سب بھوتوں میں رم رہا - دیکھا مگر نہ جائے

(۵)

آتم ہے جو وشو میں - وہ ہے برہم وچار
چار پاد کا آتما - کہیں ادِستھا چار

(۶)

ستھول سوکھشم جسم میں - کرتا ہے جو کام
چیتن ہے وہ آتما - ولشوانر ہے نام

وید امرت

رگ وید - یجر وید - اوم - سام وید - اتھرو وید

اتھرو وید گان

ओ३म प्राणाय नमो यस्य सर्वमिदं वशे यो भूतः सर्वस्येश्वरो यस्मिन्त्सर्वं प्रतिष्ठितम्

شبدارتھ: - (پراناے نما) چیتن سوروپ پران تلیہ سرو پریہ اور سب کو پران دینے والے پرمیشور کو ہمارا نمسکار ہے۔ (یسیہ سرو ادم وشے) جس پربھو کے وش میں یہ سب جگت ورتمان ہے۔ (یہ بھوتہ) جو ستیہ ایک رس پرمارتھ سوروپ اور (سرو سیہ ایشورہ) سب کا سوامی ہے۔ (یسمن) جس آدھار سوروپ پربھو میں (سروم پرتشٹھتم) یہ سب چراچر جگت سستھت ہو رہا ہے۔

بھاوارتھ

پرم پوجیہ چیتنیہ مئے - پرم پراتم آپ
جگت رُوپ براہمانڈ یہ - تیرا ہی پرتاپ
جگ کے سوامی آپ ہی - ہوئے جہاں ہیتا دھشٹان
ٹھہرے پل نہ ایک بھی - تم بن یہ بھگوان

چنے ہوئے پھول

— "دلیل اور نیک اوصاف ہی آزادی دے سکتے ہیں"

(شفیس بری)

— "مجھے یا تو آزادی دو یا موت"

(ہنری)

— "آزادی ایک شخص کی ملکیت نہیں بلکہ سب کی ہے"

(سپنسر)

— "قدرت نے آزادی لیشوؤں تک کو بھی دے رکھی ہے"

(ٹیبی ٹس)

— "آزادی سے پریم پیدائش کے ساتھ ہی آتا ہے"

(ڈرٹیڈن)

— "پنجرے کا پکشی بھی کیا پکشی ہے"

(ونیچر)

— "بڑے ہونے کی سب سے بہتر ایمانداری ہے"

(جانسن)

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لُوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۷ ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ ر (۲) سنسکار ودھی ۱۲ ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ ر (۳) رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا ۸ ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۷ ر (۴) ویوہار بھانو ۱ ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ا ر (۵) پنچ یگیہ مہا ودھی تین پیسے - ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے - (۶) گوکرونا ندھی ا ر - سو سے ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے - سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ - (۸) ہون منتر دو پیسے - سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ -

دیگر پُستکیں وشو کی بہن ۱۲ ر - آسیہ پردہ دھتی ۱۲ ر - اُپنشد پرکاش ۱۲ ر - لو اپ نند پرکاش ۱۲ ر - ویدک منتو گیان ۳ ر - کرتویہ درپن ۱۰ ر - آریہ جیون ۶ ر - یوگ مارگ ۳ ر - جیون پتھ ۵ ر - وید میں استریاں ۸ ر - بھارتیہ ہماچ شاستر ایک روپیہ - وید اُپدیش ۸ ر - آریہ منتو یہ درپن ۶ ر - آریہ کمار سمرتی ۴ ر - خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ یا ۲ ر فی جلد -

منڈل کے حصّے دس دس روپے کے حصّے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصّوں پر روپیہ لگاتا ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصّہ داروں کو ۳/۴ قیمت پر دیتا ہے۔ (۵) ہر رشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لیے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصّے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصّہ دس روپیہ کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں (۷) منڈل پُستکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصّہ داروں کو دیتا ہے۔ (۸) بے روزگار سیکڑوں آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے (۱۰) چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کام آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا ہر ایک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد سنہری چودہ جلدوں میں۔ قیمت صرف ۲۴ روپے۔ کرایہ ریل معاف۔ آج ہی سیٹ منگوا لیں۔ سام وید مکمل ایک جلد میں چار روپے۔ یجر وید مکمل آٹھ روپے۔ اتھرو وید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔

ضرورت ہے ہر ایک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصّے و کتابیں بیچنے والے اُپدیشکوں پرچارکوں و استریوں کی۔

تفاصیل کے لئے لکھیے

منتھرا پرشاد شوہرے مینجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر ناتھ نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپیہ خرچ کر ڈالے۔ اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت حصّہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ مول قیمت آٹھ روپے - رعایتی چھ روپے - اس کی ایک کاپی ہر ایک آریہ گھر اور لائبریری میں ضرور ہونا چاہیے۔ آج ہی منگوائیے۔

پراچین ویدک گرنتھ

چرک سنگھتا معہ ہندی انوواد جلدوں میں قیمت ۱۵ روپے۔ چرک مول ایک جلد میں چار روپے (للعہ) سشرت فی جلد چار روپے۔ ایک روپیہ بھیج کر مستقل گراہک بن جائیں - اور تمام پُستکیں قیمت پر لیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہفتہ وار
پرکاش لاہور
سمت ۱۹۹۷ ۲۸-جیٹھ
۹-جون سنہ ۱۹۴۰ء
دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

کچھ گمبھیر وچار

زمانہ بہت بدل گیا ہے۔ اتنا کہ آج سے پچاس سال پہلے کی حالت اور آج کی حالت میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ آریہ سماج کے ابھیاس و دیش کے پرچار سے مذہبی دنیا میں بھاری انقلاب آ گیا ہے۔ جس کا وہ خود بھی شکار بن گیا ہے۔ وہ دن اب نہیں رہے۔ جب کسی آریہ سماج کا جلسہ ہوتا تھا۔ تو مقامی استری پُرشوں کے علاوہ گرد و نواح کے جگیاسو سینکڑوں کی تعداد میں شامل ہو کر ست سنگ کا امرت پان کیا کرتے تھے۔ بڑے بڑے شاستراتھ ہوتے تھے۔ شاندار جلوس نکلتے تھے۔ فلک شگاف نعرے لگائے جاتے تھے۔ اور جوش و خروش کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا تھا۔ جس سے عوام بہت پربھاوت ہوتے تھے۔ اب یہ سب دیکھنے کو کہاں؟ کسی آریہ سماج کا جلسہ ہو۔ نہ وہ جوش نہ اُمنگیں نہ وہ جلسے نہ ولولے، نہ درشکوں کے جمگھٹے۔ پہلے دنوں جیسا کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ سماج کے ادھیکاری کرتویہ سمجھ کر جلسہ مناتے ہیں۔ اور کچھ مقامی لوگ وقت کٹی اور شغل کیلئے جلسہ میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اپدیشک اور ودوان دھواں دھار تقریریں کر دیتے ہیں۔ اور بھجنیک منوہر گیت سے بھجن گا دیتے ہیں۔ دو دن کی واہ واہ ہو جاتی ہے۔ خرچ کے لئے اپیل پر چندہ جمع ہو جاتا ہے۔ بس سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ جلسہ کامیاب رہا۔ ہمارے نزدیک جلسہ کی کامیابی کا معیار یہ رہ گیا ہے۔ کہ حاضری اچھی ہو جائے۔ اور دھن کافی آ جائے۔ ہم یہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہمارے اُتسو میں ہوئے لیکچروں دوارا پرچار کا کیا نتیجہ نکلا؟ نتیجہ بھی کیا نکلے؟ آریہ سبھاسدوں پر ہی کچھ پربھاو نہیں پڑتا۔ سادھارن جنتا پر کسی لابھدایک اثر کی کیا آشا؟ اگر پرچار کا کچھ اثر ہو۔ جنتا کچھ لابھ اٹھائے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ ساپتاہک ست سنگوں کی حاضری اور آریہ سبھاسدوں کی بردھی کے روپ میں ظاہر ہونا چاہیئے۔ اگر یہ نہیں ہوتا۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ جلسہ ناکامیاب رہا۔ محنت اکارتھ گئی اور دھن کا ناش ہوا۔

وچارشیل اور گمبھیر آریہ پُرشوں کیلئے یہ پرشن وچارنیہ ہے۔ کہ کیوں ہمارے پرچار کا اُچت پھل نہیں نکلتا؟ کیوں عوام سماج کی طرف آکرشت نہیں ہوتے؟ کیوں اس کے اُتسووں کی رونق نہیں بڑھتی؟ کیوں نوجوان آریہ سماج سے پرے پرے رہتے ہیں؟ کیوں نئے سبھاسد نہیں بنتے؟ اور جو ہیں وہ کیوں ساپتاہک ست سنگوں میں نہیں آتے؟ میرے خیال میں اس اُداسینتا کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے قول فعل میں فرق آ گیا ہے۔ ہم کہتے بہت ہیں۔ کرتے تھوڑا ہیں۔ آج زمانہ "کہنے کا نہیں" "کرنے کا" ہے۔ جنہیں ہم پرچار دوارا پربھاوت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ جاننا نہیں چاہتے۔ کہ وید کن کن ودیاؤں کا بھنڈار ہے۔ نہ انہیں پرمان اور دلیلیں درکار ہیں۔ یہ ثابت کرنے کیلئے کہ وید الہامی پستک ہے ویدک دھرم عالمگیر دھرم ہے۔ آریہ سماج کا اُدیشیہ سارے سنسار کا اُپکار کرنا ہے۔ بلکہ وہ یہ جاننا اور دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہم انہیں بتاتے ہیں۔ اسے ہمارا فعل کہاں تک صحیح ثابت کرتا ہے۔ وہ وید کی اُچیہ شکشاؤں اور آریہ سماج کے اعلےٰ اصولوں کو ہماری عملی زندگی میں ڈھونڈتے ہیں۔ اگر ایک آریہ اپنے ایک دُکھی۔ بیمار اور ضرورتمند پڑوسی کی سیوا سہایتا نہیں کرتا۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس پر آریہ سماج کی تعلیم کا اثر نہیں ہوا۔ وہ تو آریہ سماج میں ہے۔ لیکن آریہ سماج اس میں نہیں۔ "سارے سنسار کا اُپکار" آریہ سماج کی بڑی بڑی عمارتیں یا الماریوں میں رکھے ہوئے وید شاستر نہیں کر سکتے۔ جو اپنے آپ کو آریہ کہتا ہے۔ اسے محسوس کرنا چاہیئے۔ کہ وہ آریہ سماج کا ایک انگ ہے۔ وہ اور اس جیسے دیگر سینکڑوں آدمیوں کے سمودہ کو ہی آریہ سماج کہا جاتا ہے۔ سارے سنسار کے اُپکار کرنے کی ذمہ داری آریہ سماج مندر کی بلڈنگ یا لائبریری میں رکھے وید آدی ست شاستروں کی پُستکوں پر نہیں۔ بلکہ آریہ کہے اور سمجھے جانے والے استری پُرشوں پر ہے۔ اگر آریہ اس ذمہ داری کو محسوس نہیں کرتے۔ اور اسے نبھانے کا سچے دل سے یتن نہیں کرتے۔ تو نام ماتر کے آریہ ہیں۔ اگر یہ جانتے ہوئے بھی کوئی سچا آریہ نہیں بنتا۔ اور آریہ سماجی ہونے سے اس پر جو فرائض اور ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ انہیں پورا نہیں کرتا۔ تو اُسے آریہ سماج سے الگ ہو جانا چاہیئے۔ اگر وہ اپنا **قول و فعل** آریہ سماج کی شکشا اور اعلےٰ آدرش کے مطابق نہیں بناتا۔ تو اسے یہ سمجھ کر کہ اس کے آدرش ہین ہونے سے آریہ سماج کو نقصان پہنچتا ہے خود بخود پرے ہٹ جانا چاہیئے۔ لیکن وہ ایسا کیوں کرے؟ جب وہ مانتا اور دل سے محسوس کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک نیک مقصد کے لئے زندہ ہے۔ اور اس کے اصول عمدہ ہیں کیا وہ اپنا سُدھار نہیں کر سکتا؟ خود نہیں کر سکتا تو ودوانوں اور سنیاسیوں کی سنگت سے لابھ اُٹھائے۔ اگر اُسے اپنی رہنمائی کیلئے آریہ سماج میں کوئی ویکتی دکھائی نہ دے۔ تو کیا یہ ماننا نہیں پڑے گا۔ کہ آریہ سماج کی تعلیم اور اصول ناقابل عمل ہیں؟ اگر نہیں۔ تو پرتیک آریہ کے عملی جیون پر ان کی چھاپ کیوں نظر نہیں آتی؟

آؤ۔ میرے آریہ بھائیو! آتم نریکشن کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ ہمارے جیون میں اناریتا کے کون کون سے دوش ہیں؟ کوئی ہیں۔ تو انہیں نکال باہر کریں۔ جب نشور شریر کے نریکشن کا ہمیں اتنا دھیان رہتا ہے۔ کہ روز اسے سجاتے، دھوتے، صاف کرتے اور درپن میں پہروں اور دن میں کئی کئی بار دیکھتے ہیں۔ روگی ہو جانے پر ڈاکٹروں سے مشورہ لیتے ہیں۔ تو اپنے انتر کا نریکشن کیوں نہیں کرتے اور کیوں دھیان نہیں دیتے کہ آتما سارتھی بن آپ کی جیون گاڑی کو کن کن راستوں پر لے جا رہا ہے۔ اور جہاں جہاں سے وہ گاڑی گذرتی ہے۔ وہ اپنا کیا نشان چھوڑتی جاتی ہے؟ یہ نقوش امٹ ہیں۔ جو اس جیون رتھ کے چلنے سے کال کی چھاتی پر بنتے جا رہے ہیں۔ اور ہماری جیونی کی پستک میں ہماری جیون یاترا کے واقعات گہرے اکشروں میں لکھے جا رہے ہیں۔ کیا یہ جاننے کی ضرورت نہیں کہ جیون گاڑی سیدھے راہ پر جا رہی ہے یا نہیں؟ اس کے پہیئے جو نقوش ساتھ ساتھ بناتے جا رہے ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ دنیا انہیں کن نظروں سے دیکھتی ہے؟ اور کال ہماری جو جیونی لکھ رہا ہے۔ اس کا ایک ایک پنا سیاہ کارناموں کا دفتر ہے۔ یا نیک کاموں کی داستان؟ ہماری جیونی پستک نشور شریر سے ادھک ستھائی ہے۔ اگر نشور شریر کے دَینک نریکشن کی ضرورت ہے۔ تو نسندیہ آتم نریکشن کی پل پل پر اوشیکتا ہے۔ یہ سمجھو نہیں۔ تو کم از کم رات کو سوتے سمے ایک بار ہی سہی۔ اپنے لئے۔ اپنے پریوار کے لئے، اپنے سماج اور دیش کے لئے۔ مت سمجھو کہ ہمارے افعال کا اثر و نتیجہ صرف ہم تک محدود ہے۔ اس کا اثر کسی دوسرے پر نہیں پڑتا۔ ہمارے ایک ایک فعل کا اپنے پریوار کے اتیرکت سماج اور دیش سے گہرا سمبندھ ہے۔ ایسا سمبندھ کہ جسے توڑنا ممکن نہیں۔ جب منش کو اپنی زندگی پر بھی اختیار نہیں۔ اور وہ زندگی سے تنگ آ کر بےکار اور بیمار ہوتا ہوا اپنا جینا ویرتھ اور دوسروں کے لئے مصیبت سمجھ کر بھی اپنی زندگی کو گنوا نہیں سکتا۔ تو کیا یہ سمجھنا بھول نہیں ہوگی کہ ہمارے افعال کے نتائج محض ہم تک محدود ہیں۔ اگر یہ سمجھ کر جو جی میں آئے کریں کہ کسی کو کیا۔ تو ہم غلط راستہ پر دوڑتے چلے جائیں۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم اپنا انتر ٹٹولیں۔ اپنے جیون کی اب

تک لکھی گئی کتاب کو پڑھیں - اپنی آنکھیں کے سامنے کھلے راستہ پر نظر دوڑائیں۔

اور دیکھیں - کہ کیا ہم صحیح معنوں میں آریہ سماجی ہیں ؟ کیا آریہ سماج کی شکھشائیں اور اصول ہمارے عملی جیون میں ویاپت ہیں ؟ اگر نہیں - تو انہیں دھارن کرنے کا یتن کریں - اس لئے کہ زمانہ بہت بدل گیا ہے - اب دن کہنے کے نہیں رہے کرنے کے آ گئے ہیں - لیکچروں اور اُپدیشوں کا وقت گیا - اب کام کرنے کا یگ ہے - اگر ہم آریہ سماج کو ترقی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں - تو ہمیں قول سے نہیں فعل سے آریہ سماجی بننا ہو گا - ہمیں لیکچروں سے نہیں اپنی عملی زندگی سے کام کو پرچار کرنا ہو گا - باتوں سے نہیں کام سے سنسار کا اُپکار کرنا ہو گا - تبھی ہم پہلے کی سے اُتسا، جنگ در شیبہ پھر سے دیکھ سکیں گے +

لاہور ۴-۶-۴۰ (ہتیشی)

ستیارتھ پرکاش ریاست حیدر آباد کی واحد لغنت

مہاتما گاندھی نے ہریجن" میں بیدر کے بلوہ کے متعلق جو مضمون لکھا ہے - اس کے جواب میں سید محمد حسین وغیرہ چھ حیدر آبادی مسلمانوں نے ایک بیان جاری کیا ہے - جس میں نہایت اشتعال انگیزی سے کام لیا گیا ہے - یہاں تک کہ آریہ سماج کو ریاست حیدر آباد کی واحد لغنت قرار دیا گیا ہے - ظاہر ہے - کہ جب حیدر آباد کے ذمہ دار اشخاص بھی دیدہ و دانستہ اشتعال انگیزی اور غیر ذمہ داری سے کام لیتے ہیں - تو عام مسلمانوں سے معقولیت پسندی کی کیا امید ہو سکتی ہے ؟ ضرورت ہے - کہ نظام سرکار ان مذہب پسند مسلمانوں کو آریہ سماج کی اس توہین کی سزا دے +

ضرورت کیوں نہیں ؟

اس بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے - کہ بیدر کے فساد کے متعلق سرکاری تحقیقات کی ضرورت نہیں - لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیوں ضرورت نہیں ؟ کیا اس لئے کہ چونکہ ریاست حیدر آباد ایک اسلامی ریاست ہے - اس لئے وہاں کے مسلمانوں کو اندھیر گردی اور لوٹ مار

مچانے کی اجازت ہونی چاہیئے - دنیا کا کوئی قانون اس قسم کی حرکتوں کی اجازت نہیں دے سکتا +

آریہ نوجوانوں کیلئے فوجی ٹریننگ

اندور میں پچھلے ہفتہ آل انڈیا آریہ کمار سمیلن کا جو اجلاس پنڈت دھرمیندر جی شاستری کی صدارت میں ہوا - اس میں پاکستانی سکیم کی مذمت کے پرستاؤ کے علاوہ کئی اہم پرستاؤ پاس کئے گئے - ایک میں نوجوانوں کو مشورہ دیا گیا ہے - کہ وہ ٹیچر اور ڈاکٹر بن کر دیہات میں بس جائیں - ایک دوسرے پرستاؤ کے ذریعہ حکومت سے اپیل کی گئی ہے - کہ وہ آریہ نوجوانوں کے لئے فوجی ٹریننگ کا انتظام کرے -

یہ پرستاؤ تو پاس ہو گیا ہے - لیکن کیا اس بات کا بھی کوئی انتظام سوچا گیا - کہ اگر حکومت کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہ ملے - تو آریہ کمار پریشد اس ضرورت کو پورا کرنے کی کیا صورت نکالے گی ؟

سول گارڈیں قائم کرنیکی تجویز

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنے تازہ اجلاس میں کئی اہم ریزولیوشن پاس کئے ہیں - ایک میں یوروپ کی صورت حالات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اتحادیوں کی کامیابی کی خواہش کا اظہار ہے - دوسرے میں پرارتھنا کی گئی ہے - کہ ہندوستان جنگ کی خونریزی وغیرہ سے بچا رہے - ایک

اور پرستاؤ کے ذریعہ صوبائی سبھاؤں اور آریہ سماجوں کو ہدایت کی گئی ہے - کہ وہ اپنے اثر و رسوخ کو قانون اور امن کو بحال رکھنے کے لئے استعمال کریں - اور امن قائم رکھنے میں جو جماعتیں دلچسپی لیتی ہیں - ان سے تعاون کریں - اور سول گارڈیں قائم کریں - جو امن عامہ کو برقرار رکھنے کا حلف لیں +

ہم آریہ سماجوں سے امید کرتے ہیں - کہ سارودیشک سبھا کی اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جائے گی +

خاکسار ایجی ٹیشن اور سارودیشک سبھا

خاکسار ایجی ٹیشن کے متعلق سارودیشک سبھا نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے - اس کے الفاظ یہ ہیں :-

"ایک مذہب کی نمائندہ جماعت کی حیثیت میں سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا اس امر کے خلاف پروٹسٹ کرتی ہے - کہ خاکسار مسجدوں کا بالکل ناجائز استعمال کر رہے ہیں - اور کہ وہ اپنی تشدد آمیز اور ناجائز سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے مسجدوں سے باقاعدہ قلعوں کا کام لے رہے ہیں - گورنمنٹ کو اس خطرے کا احساس کرنا چاہیئے - جو عبادت گاہوں کو ایسی سرگرمیوں کا مرکز بنانے سے پیدا ہو سکتا ہے "+

پرتاپ جینتی مناؤ

۹ - جون کو مہارانا پرتاپ کا جنم دن ہے - آریہ سماجوں اور آریہ یوک سبھاؤں کو اس دن پرتاپ جینتی بڑے سمارोہ اور اُتساہ سے منانی چاہیئے - موجودہ نازک صورت حالات کا تقاضا ہے - کہ نوجوان ویرتا کی سپرٹ حاصل کریں - اور دیش و جاتی کے لئے جینا اور مرنا سیکھیں - مہارانا پرتاپ کی جیونی ان کی بہترین رہنمائی کر سکتی ہے +

گورنمنٹ آف انڈیا ڈیفنس بانڈز

ہندوستان کی حفاظت کے لئے کئے جانے والے اقدامات کے خرچ کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے دس سالہ اور چھ سالہ بانڈ جاری کئے ہیں - دس سالہ والے سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی ۱۰ - ۵۰ - ۱۰۰ - ۵۰۰ اور ہزار روپیہ جن پر ۳ ۱/۲ فیصدی سود ملیگا - ۸ - جون سے جاری کئے گئے ہیں - اور چھ سالہ ڈیفنس بانڈز مالیتی ۱۰۰ روپیہ ۱۰ - جون سے جاری کئے جاویں گے - جن پر تین فیصدی سود ملے گا -

ڈاکخانہ کے ۵ سالہ کیش سرٹیفکیٹ کی طرح انہیں بھی قبل از معیاد کیش کرانے کی سہولتیں میسر ہوں گی - یہ سرٹیفکیٹ اور بانڈز ڈاکخانوں اور امپیریل بنک کی شاخوں سے خریدے جا سکتے ہیں +

حکومت ہند کا اعلان

پہلے شہر میں ایمرجنسی پاورز (ترمیم) بل کے قانون بن جانے پر عوام میں اس قسم کی افواہیں اڑنے لگی تھیں - کہ حکومت ہند بھی پرائیویٹ جائیداد پر قبضہ کرنے یا اس پر کنٹرول کرنے کے اختیارات لے لے گی - لیکن یہ خدشات بالکل بے بنیاد نکلے جیسا کہ حکومت ہند کے ایک تازہ اعلان کے ان الفاظ سے ظاہر ہے - کہ :-

"حکومت ہند پرائیویٹ جائیداد کو ضبط کرنے کیلئے کوئی قانون نہیں بنانا چاہتی - نہ ہی اس مقصد کے لئے اختیار حاصل کرنا چاہتی ہے "

امید کرنی چاہیئے - کہ اس اعلان کے بعد عوام ڈاکخانوں اور بنکوں سے روپیہ نکالنے کی غلطی نہ کریں گے +

ہنسراج مہلا مہاودیالیہ لاہور

جے - وی ٹیچر ٹریننگ کلاس کا داخلہ

ہنسراج مہلا مہاودیالیہ ملتان روڈ - رام نگر لاہور کے آدھین جے وی ٹیچر ٹریننگ کلاس (جس کا مادھیم ہندی ہے) کا داخلہ ۱۲ - جون ۱۹۴۰ء کو ہو گا - جو لڑکیاں ٹریننگ کلاس ہذا میں داخل ہونا چاہتی ہوں - وہ ۱۰ - جون سے پہلے پہلے اپنی درخواست پرنسپل صاحبہ کی خدمت میں بھیج دیں +

فیس پڑھائی صرف چار روپے (للعہ) ماہوار

ہوسٹل فیس رہائش دو روپے (عہ) ماہوار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ویر سینکوں کا کتھن

उदर्षय मघवन्नायुधान्युत्सत्वनां मामकानां मनांसि। उद्वृत्रहन्वाजिनां वाजिनान्युद्रथानां जयतां यन्तु घोषाः॥ (अ० १९-२२)

ہے (مگھون) اندرا! (مامکانام) ہمارے (ستونام) اُتکرشٹ دیا کرم والے ویروں کے (منانسی) من (ہر شے) اور (آیودھانی) آیدھوں کو (اُدھرشیہ) جانچ کرے ہے (وُرترہن) وُرِدانت شترو گھاتک (واجنام) بیج شیل (اسفانام) گھوڑوں سے یکت (وا جی نام) سپاہیوں کے (واجی نانی) گھوڑے (اُتپادی) سنگھناد کریں۔

اس منتر میں انتینت سار گربھت چار شبد آئے ہیں۔

(۱) اُدھرشیہ (۲) اُت ستون (۳) اُدورتھن اور (۴) اُدینتو۔ ان کا سار انش یہ ہے کہ:-

(۱) سیناپتی اپنی سینا کا اُدتھارک اور شترو کی سینا کا وِدھونسک ہو۔

(۲) سیناپتی۔ سینک۔ ہاتھی اور گھوڑے آدی اُتکرشٹ شکتی شالی تیخا ریت آدی اُتم اور سُدرڑھ ہوں۔

(۳) سیناپتی اور سینک اُتم رہیں۔ شترو کی سینا کا وِناش کرنے والے اُتسکات وُرِدانت شترو وِمردک اور اُت کرم شسترہ ہوں۔

(۴) رتھ نہ ٹوٹنے والے سُدرڑھ اور اُتم ہوں۔ جس سے سانگرامک وِجے گھبراتی سنگھر ہونے کی سمبھاونا ہو۔

اُپر یکت — "اُدھرشیہ مگھون" (اتھرو ۱۹-۲۰) اس منتر کے

ویدوں میں شستر استر وِدیا

(از برہمچاری سچدانند جی اُپادھیائے مورنگ وِراٹ نگر)

उद्धर्षन्तां मघवन्वाजिनान्युद्वीराणां जयतामेतु घोषः। पृथग्घोषा उलुलयः केतुमन्त उदीरताम्। देवा इन्द्रज्येष्ठा मरुतो यन्तु सेनया॥

(۱) واکیہ میں بربل شترو ناشک سیناپتی اپنے بری گبھنی سینا کے گھوڑے رتھ اور شستر استر آدی کا اُپ یوگ کر کے شترو سینا کو وِدھونس کرنے کی فکر میں رہے۔ انیادی اُن گنت کُوٹ نیتی پورن یُدھ وِشیک باتوں کی سوچنائیں دی گئی ہیں۔ یہ انتینت گورو شالی بھاؤں سے بھری پورن منتر ہے:-

अस्माकमिन्द्रः समृतेषु ध्वजेष्वस्माकं या इषवस्ता जयन्तु। अस्माकं वीरा उत्तरे भवन्त्वस्माँ उ देवा अवता हवेषु॥ (१९-१३)

(اسماکم) ہمارا (اندرہ) لیش (سم رتیشو) پھہرانے والا (دھوجیشو) دھوجاؤں میں رہے۔ (اسماکم) ہمارے (یاہ اِیشوہ) جو بان ہیں۔ (تاہ جینتو) وہ شترو جیت ہوں۔ (اسماکم) ہمارے (ویراہ) ویر (اُتّرے) سمیپستھ (بھونتو) ہوں۔ (دیواہ) ہے دیودو! تم سب (اسمان) ہمیں (آہویشو) سم رکشیتروں میں (اوت) بچاؤ۔

اُپریکت "اُدھرشیہ مگھون" اور "اسماکم اندرہ" (یجروید ۱۷-۴۲، ۴۳) ان دونوں منتروں کا سار انش یہ ہے کہ:-

"سیناپتی سنگرام کے اوسر پر سرد پرتھم ویروں کے استر شستروں کی جانچ کرے۔ ندانتر اُن کے منو بھاوؤں کی پریکشا کرے۔ پریکشا کرنے پر جو اُچت پرمانت ہوں۔ انہیں سینا سنگرام بھومی سے پرتھک کرے۔ انتظ دوسروں کو انہیں پرتھک کر دینے کی انومتی دیں۔ اور جو پریکشا میں اُتیرن ہوں۔ انہیں یُدھ کرنے کا آدیش دے۔

تت پشچات سیناپتی زور زور سے جے گھوش کر کے اپنا شنکھ پھونکے۔ اور سینک گن بھی جے جے کار اور سنگھناد کرتے ہوئے باجے گاجے کے ساتھ پرسنتا پورک یُدھ آرمبھ کریں۔ یُدھ کرتے سمیہ گھوڑوں کی ہن ہناہٹ استر شستروں کی جھن جھناہٹ۔ ہاتھیوں کا چنگھاڑنا۔ ویروں کا دہاڑنا۔ اور باجے آدی کی تُمل دھونی یہ سب ایک ساتھ ہی ویروں کے من میں ہرش وسمیہ اُتساہ اور شتروؤں کے لئے بھے آدی کے بھاؤ اُتپن کرنے والے ہوں۔

ان اُپریکت بھاوؤں کے اتیرکت

(۱) رتھ کی دھوجاؤں میں شتروؤں کا وِشیش لکشیہ انکت رہے۔

(۲) سینکوں کے بان شترو سرہم بھیدک ہوں۔

(۳) رتھ کے وِشیشٹ بھاگ میں سنرکشک ویر رہیں۔

(۴) دیوگن سینکوں کا سنرکشن کریں۔

انیادی سینک اور سنگرام وِشیک سینکڑوں باتوں کا سنکیت "اُدھرشیہ" کے "اسماکم اندرہ" اس منتر میں کیا گیا ہے۔ وچاروان وِیکتی اُکت منتر کا تیر دیکھیں۔

سے منن اور سوادھیائے کریں۔

کوچ دھارن

मर्माणि ते वर्मणा छादयामि सोमस्त्वा राजामृतेनानु वस्ताम्। उरोर्वरीयो वरुणस्ते कृणोतु जयन्तं त्वानु देवा मदन्तु॥ (१७-४९)

ہے (تے مرمانی) تیرے مرم سنتھلوں کو (ورمنا چھادیامی) ورم سے اچھادت کرتا ہوں۔ (سوماہ) شانت (راجہ) پرماتما ہارا جہ (توا) تجھے (امرتین الوہ ستام) امرت پد پر استھاپت کریں۔ (ورناہ) ورن دیو (تے) تجھے (اُرورو ریہ) شکتی شالی (کرنوتو) بناوے۔ (دیواہ) دیوگن (توا جینتم کرن وتو) تجھے وِجئی بنائیں۔ اور (توا انُم دنتو) تیرا اُتساہ ورُدھن کریں۔

اس منتر میں کہا ہے کہ:-

"یودھاؤں کو سمر بھومی میں پرستھان کرتے سمیہ اپنی اَمر کیرتی رکھنا اور شکتی ورُدھی کے نِمت کوچ اوشیہ دھارن کرنا چاہیئے۔"

انتنت بان وِرشا

यत्र बाणाः सम्पतन्ति कुमारा विशिखा इव। तत्रा नो ब्रह्मणस्पतिरदितिः शर्म यच्छतु विश्वाहा शर्म यच्छतु॥ (१७-४८)

(یتر) جس (سمر کشیتر) میدان جنگ میں (وِشِکھاہ) وشِکھا (کماراہ) کمار شِکھا سدرِش (باناہ سم پتنتی) انگنت بان سموہ کرتے ہوں۔ (تتر) وہاں (ادتی) اکھنڈ شکتی مان (اندرہ) سوریہ سمان مہا تیجسوی (برہمن پتی) سیناپتی (ناشرم یچھتو) ہمیں سنرکشن لیکی پردان کرے۔

ٹھنڈے خوشبودار شربت

دس آنے (۱۰؍) فی بوتل (ایک سیر)

اس گرمی کے موسم میں ٹھنڈک پہنچانے والے شربتوں کے استعمال سے دل و دماغ ٹھنڈا رہتا ہے۔ اور کام کرنے کی طاقت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

شربت صندل۔ براہمی۔ بادام۔ فالسہ ہر ایک بوتل دس آنے

شربت و تمام آیورویدک ادویات ملنے کا پتہ:-

مینیجر دیانند آیورویدک کالج فارمیسی لاہور۔ تمام برانچیں و ایجنسیاں۔ ٹیلیفون نمبر ۲۰۲۵

(ماسک) ہندی پرکاش (لاہور)

سمپادکہ:- شکنتلا دیوی ہندی بھوشن

ہندی ماسک "پرکاش" کے تمام انتظام مکمل ہو چکے ہیں۔ صرف سرکار سے اجازت ملنی باقی ہے۔ جس کیلئے ۹-اپریل کو درخواست دی گئی تھی۔ امید ہے کہ جلد اجازت مل جاویگی۔ اجازت ملنے کے پندرہ دن بعد پہلا انک پرکاشت ہو جائیگا۔ استریوں میں پرچار کیلئے استریوں دوارا سمپادت و پربندھت پترکا بہت آوشیک ہو گی۔ موٹا ٹائپ بڑھیا کاغذ۔ سندر چھپائی۔ منوہر چیز۔ للت کویتائیں۔ اُپیوگی لیکھ۔ روچک کہانیاں یہ سب کچھ ہوگا۔ جلد گراہکوں کے رجسٹر میں نام درج کرائیں۔ اور پیشگی چندہ صرف دو روپے (۲؍) سالانہ ہے بھیجکر ہماری حوصلہ افزائی کریں۔

سمپادکہ ہندی "پرکاش" لاہور

مہاتما گاندھی اور آریہ سماج

(از مہاشہ کالی چرن جی آریہ - اجمیر)

یوں تو مہرشی دیانند آریہ سماج اور ستیارتھ پرکاش پر مہاتما گاندھی جی کئی بار اپنے ینگ انڈیا میں ایسے خیالات ظاہر کر چکے ہیں۔ اور جو کچھ انہوں نے اپنی رائے قائم کر لی ہے۔ اسے تبدیل کرنے کے لئے وہ کسی حالت میں تیار نہیں۔ حالانکہ آریہ سماج کے نیتاؤں نے ایڑی سے چوٹی تک آریہ سماج کی پوزیشن صاف کرنے کی کوشش کی ہے۔ حیدرآباد ستیاگرہ اندولن کے وقت کانگریسی کی طرف سے ستیاگرہ بند کرا کر آریہ سماج کے متعلق آپ نے اپنے خیالات کی مضبوطی کا ثبوت دے دیا ہے۔ لیکن ابھی کچھ مہینے گذرے جب "خطرے کا بگل" نامی پستک میں دیئے ہوئے دو واقعات کی تردید کرتے ہوئے آپ نے آریہ سماج کے اوپر اپنے خلاف متحدہ اندولن کرنے کا الزام لگایا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ "خطرے کا بگل" کی پہلی اشاعت صفحہ ۴۰ - ۴۱ پر جو واقعات مہاتما جی کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔ وہ قریب ایک درجن دوسری کتابوں میں پرکاشت ہو چکے ہیں۔ اور کانگریسی پتروں میں ان کا پرچار بلا تردید ہوتا رہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ کئی اصحاب کے لکھنے پر بھی اس وقت تک مہاتما جی نے ان کی تردید نہیں کی تھی۔

مہاتما جی کے "ہری جن" میں تردید کرنے پر آریہ ساہتیہ منڈل نے ان دونو واقعات کو اس کتاب میں سے نکال دیا۔ اور منڈل و کتاب کے لیکھک دونو نے ہی ان کے متعلق اظہار افسوس کیا۔ لہٰذا جہاں تک ان واقعات کا تعلق ہے وہ سوال ختم ہوا اور دراصل لیکھک آریہ ساہتیہ منڈل نے بہت ہی شرافت کا کام کیا ہے۔ مگر اب سوال یہ باقی رہ جاتا ہے۔ کہ ایسی حالت میں مہاتما جی اپنے لگائے ہوئے الزام کو واپس لیتے ہیں یا نہیں؟ معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ ساہتیہ منڈل کے ساتھ ہی ساتھ شری پردھان سارودیشک سبھا اور بڑے بڑے نیتاؤں تک نے یہ بتا دیا ہے۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے کوئی پروپیگنڈا مہاتما جی کے خلاف نہیں کیا جا رہا۔ اگر اتنا کرنے پر بھی مہاتما جی اپنی رائے قائم رکھیں۔ تو یہ ان کا آریہ سماج پر بہت بڑا انیائے ہوگا۔ امید ہے کہ مہاتما جی اس طرف ضرور دھیان دیں گے۔

مردم شماری میں کیا لکھوائیں؟ "ہندو" یا "ویدک دھرمی"

(از مہاشہ پنڈی داس جی پردھان آریہ سماج کھیوڑا)

آئندہ مردم شماری میں ہر ایک جاتی اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لئے ہر طرح کی کوششوں میں مصروف ہے۔ سادہ صاف طور پر ہماری سیاسی ترقی بھی بہت کچھ اسی پر منحصر ہے۔ اس نقطہ نگاہ کے پیش نظر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ پرادیشک سبھا کی طرف سے ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ جن میں اپنے اپنے طور پر خانہ پری کی ہدایت کی گئی ہے۔ مذہب کے خانہ میں اختلاف آ گیا ہے۔ اس اختلاف سے آریہ سماج میں دو قسم کی پارٹیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ایک دھڑا یہ چاہتا ہے۔ کہ آریہ سجنوں کو مذہب کے خانہ میں "ویدک دھرمی" لکھوانا چاہئے۔ اور دوسرا اس کو رد کرتا ہوا یہ رائے پیش کرتا ہے۔ کہ مذہب کے خانہ میں "ہندو" لکھوانا ہی بہتر ہوگا۔ باقی کے خانوں میں دونو اعلانات بالکل متفق ہیں۔ اب سوچنا یہ چاہئے۔ کہ موجودہ حالات کے مطابق دونو الفاظ "ہندو" اور "ویدک دھرمی" میں سے کون متفقہ طور پر لکھے جانے کے قابل ہے۔ اگر دونو کو لوگوں کی مرضی پر ہی چھوڑ دیا جائے۔ تو یہ گورنمنٹ کی نظروں میں آریہ سماج کی بے اتفاقی کا نمایاں ثبوت ہوگا۔ اس لئے بغیر کسی اختلاف کے سب آریہ سجنوں کو چاہئے وہ کسی پرتی ندھی سبھا سے تعلق رکھتے ہوں۔ ایک ہی طرح خانہ پری کریں۔ جس سے کسی غیر کو نقطہ اٹھانے کی ضرورت نہ ہو سکے۔ اور وہ نقطہ ہمارے سامنے رکھنا کو کرنا ہوگا ہمارے سیاسی مفاد کو بھی نقصان نہ پہنچا سکے۔ اس بات کا فیصلہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پرادیشک سبھا کو متفقہ طور پر کرنا چاہئے۔ کیونکہ عوام کسی ایک فیصلہ پر نہیں پہنچ سکے۔ اگر یہ اختلاف قائم رہا۔ تو اس سے بھاری نقصان ہوگا۔ ہمارے آریہ نیتا اس نقصان کو محسوس کریں۔ اور جلد از جلد اس تذبذب کی حالت کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

اطلاع

جن پریمیوں کا چندہ ماہ جون میں ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجدی گئی ہیں۔ وہ کرپا کر کے ۲۰ - جون تک اپنا چندہ منی آرڈر کے ذریعہ ارسال کر دیں۔ ورنہ ۲۱ - جون کو وی۔ پی کر دی جاویں گی۔

شری ہنستی رچیت | **سوادھیائے کے لئے کچھ اُتم اور سستی پستکیں** | **ان سے کوئی محروم نہ رہے**

اُپنشد گان — ہندی ۳ر اُردو ۲ر

ہنستی رامائن — ہندی ار اُردو ۵ر

گیتا گان (اُردو) (ہندی) — گیتا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ — اُردو ۶ر - ہندی ۸ر

رشی گان — ہندی ۴ر - اُردو ۳ر

سندھیا گان — اردو ہندی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ

کنیا کی ضرورت

ایک اگروال کل آنبن ۲۶ سالہ برسرِ روزگار نوجوان کے لئے سوشیل پڑھی لکھی گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کی ضرورت ہے۔

نوٹ: بنا جہیز کے سادہ طریق پر بھی ہو سکتا ہے۔

پتہ: معرفت "پرکاش" لاہور

کنیا کی ضرورت

ایک مشہور شاعر افسانہ نویس تیس سالہ رنڈوے اگروال کل آنبن آریہ سماجی گریجویٹ کیلئے جو نہایت اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک ایسی بال ودھوا یا کنواری اگروال کنیا کی ضرورت ہے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ سندر۔ سوشیل گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہو۔

نوٹ: ذات پات توڑ کر بھی کیا جا سکتا ہے۔

پتہ: جرنلسٹ معرفت "پرکاش" لاہور

براہمن کنیا کی ضرورت

ایک یوگیہ براہمن آریہ سماجی نوجوان ور کے لئے کنیا کی ضرورت ہے۔ ور لائق۔ چال چلن بہت ہی اچھا۔ عمر ۲۵ سال۔ برسرِ روزگار ملازمت یا دوکان کرتا ہے۔ آمدنی کافی۔ جائیداد کافی۔ تعلیم یافتہ ہو۔

ہیڈ ماسٹر آریہ ہندی سکول ایبٹ آباد این ڈبلیو ایف پی

تپ دق

کا نسخہ وید بھگوان برسوں کے سوادھیائے اور ریسرچ کا نتیجہ۔ مکمل علاج پچیس روپیہ۔ ایک ماہ دوائی دس روپیہ۔ تپ دق کے واحد مشہور عالم ویدک ریسرچ سکالر آتما رام وید۔ کوٹھی نمبر ۹۱ ...

آریہ گرہستھیوں کے سادھارن کرم اور دنچریا

(از مہاشہ بنواری لال جی آریہ)

(گذشتہ سے آگے)

आचार: परमो धर्मः

سداچار کا پالن کرنا منش ماتر کا پرم کرتویہ ہے۔ جس کا آتما دُراچار سے بگڑ گیا ہو۔ وہ اس لوک اور پرلوک دونوں میں ناش (دُردشا) کو پراپت ہوتا ہے۔ نہ تپسیا۔ نہ وید ادھین۔ نہ اگنی ہوتر۔ نہ لشکل دان انیادی کرم اس منش کو بچا سکتے ہیں۔ جو دُراچار میں لپت رہتے ہیں۔ اور دھرم مارگ کو چھوڑ دیتے ہیں ✦

(۱۳) وید اُس پُرش کو شدھ نہیں کر سکتے۔ جو آچرن بھرشٹ ہو گیا ہے۔ اگرچہ اس نے چھ انگوں سمیت ہی ویدوں کا ادھین کیا ہو۔ دُھورت پُرش کو جو دُھورتتا کرتا ہے۔ اُسے ہنت یا دن پونتر ودھی نہیں بچا سکتے۔ دُراچاری منش کی سب منشیوں میں نندا ہوتی ہے۔ وہ روگوں سے دُکھ پاتا ہے۔ اور اس کی عمر کم ہو جاتی ہے۔ سداچار سے ہی منش آتمک یوگتا پراپت کرتا ہے۔ سداچار سے ہی دھن پراپت ہوتا ہے۔ سداچار سے ہی سُندرتا ملتی ہے۔ اور سداچار ہی بُرے سنسکاروں کے پربھاؤ کو نشٹ کر دیتا ہے۔ دھارمک گرنتھوں میں جو سداچار کے نیم قائم ہیں۔ ان کے انوسار جو پُرش عمل کرتا ہے۔ اور جو پُرش شردھاوان ہے۔ اور جو چھل کپٹ سے رہت ہے۔ اس میں اور خاص گُن (صفات) بھی نہ ہوں۔ تو بھی وہ سو برس کی آیو پراپت کرتا ہے ✦

(وششٹ سمرتی ادھیائے ۶ کے ایک سوتر)

اپنے کرتویہ دھرم کا پالن صرف اس واسطے نہ کرے۔ کہ اُسے پرسدھی (عزت) دھن اور پرتشٹھا (نیکنامی) حاصل ہوں گی۔ کیونکہ پھل پراپتی کی خواہش سے کیا ہوا کرم کرتویہ پالن نہیں کہلاتا۔ سانسارک پھل تو کرتویہ پالن سے خود ہی حاصل ہوتے ہیں۔ جس طرح کہ پھل کی پراپتی کے لئے جب امر بیل لگاتے ہیں۔ تو چھایا اور سُگندھی اپنے آپ مل جاتے ہیں۔ جو شخص صرف کرتویہ پالن کے خیال سے کرم کرتا ہے۔ اسے اگر سانسارک پھل نہیں بھی ملتے۔

تو بھی اس کا کرتویہ پالن تو پورن ہو ہی جاتا ہے ✦

(۱۴) دُھورتوں۔ دُشٹوں۔ ناستکوں اور مُورکھوں کے بچنوں کو سُن کر کرودھ مت کرو۔ اور نہ ہی اُن بچنوں سے کبھی دھوکہ کھاؤ۔

(۱۵) دھرم اور ادھرم یہ کہتے نہیں پھرتے۔ کہ ہم یہاں ہیں۔ اور ہم یہاں نہیں ہیں۔ دھرم وہی ہے۔ جس کے آچرن کی تینوں دوِج ورنوں کے گیانی پُرش پرشنسا کرتے ہیں۔ اور جس آچرن کی وہ نندا کرتے ہیں۔ وہ ادھرم ہے۔ کرم ایسے کرنے چاہئیں۔ جن کی پُشٹی سب دیشوں کے ایسے دوِج لوگ کریں۔ جنہوں نے اپنے آچاریوں کی یتھوچت آگیا پالن کی ہے۔ جو بردھ نہیں۔ جنہوں نے اپنی اندریوں کو وش میں کر لیا ہے۔ جو نہ تو لوبھ اور نہ دُھورتتا کرتے ہیں۔ جو شخص اس پرکار آچرن کرے گا۔ وہ دونوں لوکوں ارتھات اس لوک اور پرلوک میں آنند اور شانتی پراپت کرے گا۔

(اپس تھمب پرش ا۔ پٹل ۲ کے کئی سُوتر)

(۱۶) آتم گھات کبھی نہ کرے۔ اور نا ہی کبھی کسی دوسرے شخص کا بلیدان ہنن کرے۔ ورنہ اُسے (अभिशस्त) ابھی شسنت (چانڈال یا گھاتک بننا پڑے گا۔

(اپس تھمب سوتر پرشن ا سوتر ۱۷)

(۱۷) کبھی کسی سندگدھ (پیچیدہ اور گوڑھ) معاملہ کے متعلق ایسی گفتگو نہ کرنی چاہیئے۔ جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہو کہ تم اس سے بخوبی واقف ہو۔

(اپس تھمب سوتر ۲۱)

(۱۸) ہمیشہ دھرم ہی کا آچرن کرنا چاہیئے ادھرم کا نہیں۔ ستیہ ہی بولنا چاہیئے۔ استیہ نہیں۔ وشال درشٹی والا بننا چاہیئے۔ سنکچت بردھ کا نہیں۔ اس کی طرف دیکھو۔ جو سب سے اُچیہ لو شریشٹ اور مہان ہو۔ جو سب سے اُچیہ نہیں ہے۔ اُس کی طرف مت دیکھو۔ بردھ پُرش کے بال بردھ ہونے کے لکھشن بتلاتے ہیں۔ اور اسی پرکار بردھ پرش کے دانت بڑھاپے کے لکھشن بتلاتے ہیں۔ پرنتو جیون کی اچھا اور دھن کی اچھا بردھ پُرش کی بھی خواہش (ترشنا کو پراپت نہیں ہوتی۔ آنند اُسی پُرش کے بھاگ میں ہے۔ جو کامناؤں ترشناؤں کو تیاگ دیتا ہے۔ جن کو کہ مورکھ بڑی م

پراچین بھارت کے ایک سو چکرورتی راجے

پراچین اتہاس سمبندھی ایک کھوج پورن دلچسپ لیکھ

(گذشتہ سے آگے)

ارتھات: سمندر تک جس پرتھوی کی سیمائیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اُس پر شاسن کرنے والے نرپتی کو ایک سراٹ کہتے ہیں۔ وہ اس پرتھوی کا ایکاکی راجہ ہوتا ہے۔

اُسی کی آگیا میں سب دویپ دویپانتروں کے راجے پالن کرتے ہیں۔ وہی راج راجیشور ہوتا ہے (Universal Sovereign) اُسے ہی کہتے ہیں۔ اُسی کا نام سارو بھوم ہے۔ کنتو وشوراٹ کا کا شبد انیو سارتھک اور رہسیہ پورن ہے۔ جو وشو سارے سنسار کا نہ کیول ایک بھومی کا ہی راجہ ہو۔ اُسے وشو راٹ کہتے ہیں۔ بھاگوت پران میں ماندھاتا مہاراج کے بارے میں یوں لکھا ہے۔ کہ:-

"سنیہ پُتگیہ نرپتی ماندھاتا نے کرم انوسار سمست بھو منڈل کو جیت کر راجاؤں کے ادھیشور ہو سارو بھوم اُپادھی پراپت کی۔"

یہ نام کیول پستکوں میں لکھنے کیلئے ہی نہیں تھے۔ بلکہ سنگھاسن پر بیٹھنے کے پرتیک راجہ و سمراٹ کے راج تلک سمیہ یہ سارو بھوم ہونے کا آدرش سامنے رکھا جاتا تھا۔ جس کا پرینام یہ اوشیہ ہوتا تھا۔ کہ جہابیر۔ یدھشٹر۔ شکتی شالی راج نیتی کشل۔ پراکرمی راجہ اوشیم ایکیم ایک راٹ۔ وشو راٹ۔ چکرورتی اور سارو بھوم ہونے کا یتن کرتے تھے۔ یدی یہاں تک کرنیہ کار یہ نہ ہوتے تھے۔ تو سمراٹ تو بن ہی جاتے تھے۔ ارتھات بھارت دیش کے۔ کنیا کماری سے کشمیر دیش تک و بندھیاچل پربت سے سندو کنش پربنت کا راجیہ پراپت کر لیتے تھے۔ ایسے بہت سے چکرورتیوں کے نام سنسکرت ساہتیہ میں ملتے ہیں۔ اُداہرن ارتھ ہم کچھ نام یہاں پیش کرتے ہیں:-

شت پتھ براہمن ۱۳-۵-۴ میں اشومیدھ یگیہ کرنے والے راجاؤں کے نام دئے ہیں۔ کنتو پہلے یہ بھی گیات ہونا چاہیئے۔ کہ اتی پراچین کال میں اشومیدھ یگیہ کرنے کا ادھیکار کس نرپتی کو ہوتا تھا ✦

آشولائن شروت سوتر ۲۰-۱-۱ میں کہا ہے۔ کہ:-

"राजा सार्वभौमाऽश्वमेधेन यजेत"

آدرش آریہ جیون

(لیکھک: شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

ایک وِدوان کا کہنا ہے۔ کہ منش کو اپنا جیون سنسار میں اس ڈھنگ سے وِتیت کرنا چاہیئے۔ کہ جب وہ دُنیا کو چھوڑے۔ تو دُنیا کا جتنا ہرش ہموداے ہے۔ جگت میں اُلا میں کا جتنا جوڑ ہے۔ اُس میں اُسے کچھ بردھی کرکے جانا چاہیئے۔ یدی ہم بردھی کرکے جاتے ہیں۔ تو سمجھ لو کہ ہم نے دھرم کا جیون وتیت کیا ہے۔ پرنتو یدی ہم دُنیا کی ہرش کی ماترا کو کم اور شوک کی ماترا کو بڑھا کر دُنیا کو چھوڑتے ہیں۔ تو سبھی سویکار کریں گے۔ کہ ہم نے دھارمکتا کا جیون وتیت نہیں کیا۔ دھارمک جیون وتیت کرنے کے لئے اوشیک ہے۔ کہ اس کی تیاری کی جائے۔ کوئی کام تیاری کئے بنا نہیں ہُوا کرتا۔ اس لئے اس کی تیاری کرنی ہی ہوگی۔ تیاری کا اُپائے یہ ہے۔ کہ ایک منش کی حیثیت سے ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ ہمارے کرتویہ کیا ہیں؟ یدی ہم انہیں سمجھ کر تدنوسار کرنے کا یتن کریں گے۔ تو یہ نہ کیول تیاری ہوگی۔ اپتو تیاری کے ساتھ ہرش کی ماترا کی بردھی ؛ اس اُدیش کی پورتی کا کہاں تک سادھن ہوگا ۔

منش کے کرتویہ

منش کے کرتویہ سنکھشیپ میں۔ یدی کہا جائے۔ تو تین بھاگوں میں وِبھاجت ہو سکتے ہیں۔ وہ بھاگ یہ ہیں:-

(١) منش کو ایک اچھا منش بننے کے لئے اپنے سمبندھ میں کیا کرنا چاہیئے؟

(٢) اُس کے دوسرے پرانیوں کے پرتی کیا کرتویہ ہیں۔

(٣) ایشور کے سمبندھ میں اُسے کیا کرنا چاہیئے؟

انہی کو دوسرے شبدوں میں:-

(١) شاریرک (٢) سماجک اور (٣) آتمک اُنتی کہتے ہیں۔

کرتویہ کے وبھاگوں کا کچھ ورنن دینا اُچت ہے۔ جس سے سبھی کو اس کا گیان ہو سکے۔

کرتویہ کا پہلا وبھاگ

اس وبھاگ میں منش کو اپنے سمبندھ میں کیا کرنا چاہیئے؟ اس پر وِچار کرنا ہوگا۔ اُسی کا یہاں مختصر ورنن دیا جاتا ہے۔

پہلا کرتویہ اپنی اندر لیول کرنا ہے۔ شاریرک بل پراپت کرنے کی ہر ایک کو چاہتا ہی رہتی تھی۔ کہ چار آشرموں میں سے پہلے آشرم میں ودیا ادھیئن کے سوائے برہمچریہ کے دوارا اپنے کو بلوان بنانا مکھیہ کرتویہ تھا۔ اس دلیش کی مائیں یدی ان سے نربل سنتان پیدا ہو جائے۔ تو وہ اُسے اپنے لئے گھاتک سمجھتی تھیں۔

مہابھارت میں ایک جگہ آیا ہے۔ کہ سپت رشی جن میں اُرندھتی نام والی ایک رشیکا بھی تھی۔ یاترا کر رہے تھے۔ ایک سروور سے کمل کے ڈنٹھل توڑ کر انہوں نے ایک جگہ رکھے۔ پرنتو انہیں وہاں سے کوئی اُٹھا لے گیا۔ جب لے جانے والا کوئی دکھائی نہ دیا۔ پھر ایک دوسرے پر سندیہ ہونے پر یہ ٹھہرا۔ کہ ہر ایک اپنے کو نردوش رکھنے کے لئے قسم کھائے۔ اس موقعہ پر دیوی اُرندھتی کی قسم یہ تھی۔ کہ:-

"अभोग्याऽवीर सूरस्तु विसस्तैये करोति यः"

ارتھات:- جو پاپ ماتا کو اناچار کرنے اور نربل سنتان پیدا کرنے سے لگتا ہے۔ وہی اس کو لگے۔ جس نے ان ڈنٹھلوں کو چُرایا ہو۔"

سپشٹ ہے۔ کہ اس سمیہ مائیں نربل سنتان پیدا کرنے کو اناچار اور چوری جیسا گھاتک کرم سمجھتی تھیں۔ اس لئے نربلتا کو گھاتک سمجھتے ہوئے شاریرک اُنتی ہر ایک کو کرنی چاہیئے۔

دوسرا کرتویہ

اپنے کو پوتر بنانا دوسرا کرتویہ ہے۔ پوترتا سے بل کا دُر اُپیوگ نہیں ہُوا کرتا۔ اِندریہ اور من میں پوترتا کا سنچار ہونے سے منش سدا چاری بنا کرتا ہے۔ پوترتا کے لئے من کا شُدھ ہونا انوارپہ ہے۔ من شُدھ اُن کے سیون اور ہنبہ کے کرنا تمک پریوگ سے شُدھ ہُوا کرتا ہے۔ چھل اور کپٹ سے پیدا کیا ہُوا اس کو دُوشت کر دیا کرتا ہے۔ سنسکرت میں کہا وت ہے:-

"यथा अन्न तथा मनः"

تیسرا کرتویہ

اپنے کو اچھا بنانے کے لئے منش کا تیسرا کرتویہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے اندر شردھا بھاؤ پیدا کرے۔ شردھا یاسک آچاریہ کے نرواچن انوسار

"श्रत सत्यं दधाति यया सा श्रद्धा ॥"

سچائی کا دھارن کرنا ہے۔ سچائی کا گیان اور چیز ہے۔ سچائی کا دھارن دوسری چیز۔ سچائی کا گیان رکھنے سے منش سچائی پر عمل کرنے کے لئے باوِد نہیں ہوتا۔ پرنتو سچائی کے دھارن کرنے اسقدر سواد چکھنے کے سدرش اس انوبھو کر لینے سے وہ اس سچائی کے اچنبھا نہ کر سکنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔

کرتویہ کا دوسرا بھاگ

منش کے پرتی کیا کرنا چاہیئے۔ اس سمبندھ میں اس کے کرتویہ اس پرکار ہیں:-

(١) اپنے ہردہ میں اُسے کسی کے لئے بھی اپرتا اور دویش کے بھاؤ نہ رکھنے چاہئیں۔ ان بھاؤوں کو رکھ کر کسی دوسرے کو ہانی ہو یا نہ ہو۔ پرنتو یہ ہے۔ کہ یہ نشچت ہے۔ کہ ان کے ہردہ ملین ہو کر کبھی اچھی باتوں کو سوچنے اور وچارنے کے یوگیہ نہیں رہتا۔

(٢) منش ناستک ہوئے بنا کسی کو تکلیف نہیں دے سکتا۔ ایشور سے سبھی منش کے شریر و دل میں ویاپک رہتا ہے۔ جب پرماتما بھی شریر میں موجود ہے۔ تب اس کو کشٹ دئیے بنا کیسے اُس کے نواس مندر کو کوئی توڑ پھوڑ سکتا ہے؟

منش کو دوسروں کی بھی اُنتی کرنی چاہیئے۔ جتنی کہ وہ اپنی کرتا ہے۔ اُسے اچھی طرح سے یہ بات جاننی چاہیئے۔ کہ اُس کی اُنتی سنسار کی اُنتی میں چھپا ہُوا ہے۔

(باقی آئندہ)

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ دیں

Renewed Method of Reading Urdu

صحیح طریق برائے اُردو اور ہندوستانی اور اُردو نما ہندی

لکھنے و پڑھنے کیلئے بہترین نیا قاعدہ

غلط طریق کے پرانے قاعدے کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیجئے۔ کیونکہ معلوم ہو جانے پر غلطی کو دُہرانا عقلمندی سے بعید ہے۔

"ہندوستانی شکھشاولی" (حصہ اول) عربی لپی میں

ضخامت ٢٠ صفحہ مع تصویر مصنف۔ قیمت اڑھائی آنہ فی کاپی اور عہ۱۲ فی سینکڑہ

چیدہ چیدہ رایوں کا خلاصہ

١- پروفیسر امرناتھ جھا صاحب وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی۔ (ترجمہ انگریزی سے)

"آپ نے جو بالکل نئی و صحیح و مکمل طرز ترتیب درج کی ہے۔ اس کو پسند کرتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ کی کوشش ہر طرح سے کامیاب ہو"۔

٢- مولانا عبد الستار صدیقی پروفیسر عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی۔ "پنڈت صاحب نے بڑی قابلیت کے ساتھ اردو کی لکھاوٹ کی مشکلوں کو حل کیا ہے۔ اور صحیح اصول پر ان لوگوں کی تعلیم کی تدبیر کی ہے۔ جو کم محنت کرکے اُردو خط کو سیکھنا چاہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ تعلیمات کا محکمہ "ہندوستانی شکھشاولی" کو ضرور پسند کریگا۔ اور اس کے مصنف کی محنت کی پوری قدر کی جائے گی"۔

ملنے کا پتہ

پنڈت آسارام اودھ سپرنٹنڈنٹ ایریا ڈاکخانہ مصرکھ ضلع سیتاپور (یو۔پی)

آئندہ مردم شماری اور ہندی

(از مہاشہ وِدیا پرکاش جی)

پیارے ناظرین زمانہ ترقی کی اور بڑی تیزی سے جا رہا ہے۔ لیکن ہماری ہندو قوم ہے۔ کہ سب کچھ جانتی ہوئی خاموش ہے۔ ہندوؤں میں کتنی سبھا سوسائٹیاں موجود ہیں۔ مگر عملی اور تعمیری پروگرام پر کوئی سوسائٹی نہیں چلتی۔ جس کی بڑی بھاری وجہ یہ ہے۔ کہ ہماری قوم ناخواندہ ہے۔ لہٰذا سوسائٹیوں کا فرض ہے۔ کہ اس ناخواندگی کو دور کر کے ان کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کریں۔ یہ تو سب جانتے ہیں۔ کہ سب مرضوں کا علاج اور چارہ ودیا کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اس وقت سب زبانوں میں سے آسان اور مکمل ہندی ہی ہے۔ جسے ہر ایک تسلیم کرتا اور مانتا ہے۔ لہٰذا اس کی خصوصیات بتلانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہماری قوم کے لیڈر یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ ہندی کا پرچار ہو۔ اور ہماری قومی زبان ہندی ہو۔ مگر عمل اس کے خلاف ہے۔ آئے دن ناظرین اخباروں میں مسلمان اخباروں کے طعنے روز پڑھتے ہیں۔ حال ہی میں ہندی پرکاش کے ایڈیشن دیر سے نکلتے دیکھ کر ایک مسلمان ایڈیٹر نے طعنہ دیا ہے۔ کہ:-

"اگر ہندو قوم کو ہندی سے رغبت ہوتی۔ تو اخبار بند کر کبھی کا چل پڑتا"

یہ اُن کا طعنہ بجا تھا۔ کیونکہ ہندی پرکاش کے سمپادک نے صرف دو سو خریداروں کی اپیل کی تھی۔ وہ بھی ابھی پوری نہ ہوئی۔ اس کے طعنہ نے میرے دل پر گہری چوٹ لگائی۔ میں نے خیال کیا۔ کہ اپنے علاقہ سے کچھ خریدار بنا کر ایڈیٹر صاحب کو مطلع کر دوں۔ مگر جب یہ سوچا۔ کہ یہ تو ہندی پڑھ ہی نہیں سکتے۔ تو اخبار کیسے منگوائیں گے۔ بہتر یہ ہے۔ کہ اوّل ان کی ناخواندگی دور کی جاوے۔ اور ہندی پرچار میں بڑی جدوجہد کی جاوے۔

ہمارے مہربان لیڈر صرف ریزولیوشن ہی پاس کر کے کارروائی ختم کر دیتے ہیں زیادہ سے زیادہ اردو اخباروں میں ہندی شبدوں سے بھرپور کر کے مضامین دے دیتے ہیں۔ اور جلسوں میں ہاتھ کھڑا اس امر کے کرا لیتے ہیں۔ کہ آئندہ ایڈریس ہندی میں پیش کئے جاویں۔ صرف ہاتھ کھڑا کرنے اور خالی پروپیگنڈا سے کام نہیں بنتا۔ تاوقتیکہ عملی پروگرام نہ ہو۔

اب وقت نزدیک آ گیا ہے۔ مردم شماری کا کام شروع ہو گیا ہے۔ لہٰذا انہیں بڑی جدوجہد اور کوشش کر کے ہندی پڑھا کر ہندی تعلیم یافتہ بنا دیں۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ کیسے سب ہندی پڑھ جاویں۔ اور اس مردم شماری میں اپنے آپ کو ہندی پڑھا ہوا لکھا دیں۔ یہ ایک بڑا بھاری سوال ہے۔ میرا آج کا یہی مضمون ہے۔ اپنی طرف سے چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔ ہر ایک ہندو کا فرض ہے۔ کہ اس سوال پر غور کرنے کے بعد عمل شروع کر دے۔ گو جدوجہد ضرور کرنی پڑے گی۔ لیکن کامیابی یقینی ہے۔ صرف حوصلہ بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اگر آریہ سماج حیدرآباد جیسی نظام کی ریاست میں ستیاگرہ کر کے کامیاب ہو سکتی ہے۔ اور بڑی بھاری قربانی کر سکتی ہے۔ تو وہ اس طرف کیوں متوجہ نہ ہو گی؟ جو کہ اس کے تعمیری پروگرام کا اہم حصہ ہے۔ جس میں محض معمولی قربانی اور تھوڑی محنت کی ضرورت ہے۔ اگر اس میں کامیابی ہو گئی۔ تو واقعی ہماری قوم خوش نصیب ہو گی۔ اور اپنی حالت بدل دے گی۔ اور آئندہ سدھار کے کام میں سہولیت ملے گی۔ اس وقت ہندوستان کی تقریباً ٩٠ فیصدی آبادی پڑھنا لکھنا نہیں جانتی۔

ہندوستان میں اس سمیہ ہندو قوم میں ہندو سبھا۔ آریہ سماج۔ سناتن دھرم یہ تین بڑی بڑی سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں۔ ان کے ماتحت اور بھی کافی چھوٹی سوسائٹیاں مہابیر دل۔ آریہ ویر دل اور کمار سبھائیں وغیرہ کام کر رہی ہیں۔ گویا ان سوسائٹیوں کے سارے ہندوستان کافی نگران ہیں۔ ہر جگہ ان سوسائٹیوں میں سے کسی نہ کسی کا وجود موجود ہے۔ ان تمام کا فرض ہے۔ کہ وہ اس جدوجہد میں حصہ لے کر ناخواندگی کا داغ مٹا دیں۔

(١) اپنے ماتحت سکولوں میں ہندی لازمی مضمون قرار دیں۔

(٢) ان سوسائٹیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ماتحت تعلیمی درسگاہوں کے پروفیسرز۔ ماسٹر صاحبان ہندی پڑھانے کے لئے کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ یومیہ وقت دیا کریں۔ سب سے پہلے ماسٹر صاحبان یہ قربانی کریں۔ کیونکہ وہ گیان اور کرم کے براہمن ہیں۔

(٣) یہ سکول۔ ہندو سوسائٹیوں کے دفاتر بالغان کے لئے ہندی پڑھانے کی پاٹھ شالاؤں کے کام میں لائے جاویں۔

(٤) سوسائٹی کے ممبران کا فرض ہے۔ کہ وہ بالغان نہ پڑھے ہوئے اشخاص میں پروپیگنڈا کر کے سکول میں داخل کرا دیں۔ وہ اپنی بھرتی کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں۔

(٥) بیس یا کم بالغان کی جماعت بنا کر ان پر ایک ماسٹر صاحب کی خدمات سے فائدہ اُٹھا دیں۔

(٦) سوسائٹی اپنے کالجیئیٹ نوجوان جو ہندی مفت پڑھانے کے لئے اپنی قیمتی سمیہ دے سکیں۔ ان کی خدمات سے فائدہ اُٹھایا جاوے۔

(٧) ہر ایک سوسائٹی کا فرض ہو گا۔۔۔۔ کہ ہندی پرچار کے لئے اپنی کوشش سے کچھ رقم عطا کرے۔ اور ہو سکے۔ تو اپنے توسط سے دان حاصل کرے۔

(٨) سوسائٹی کے ایسے ممبران جو نہ پڑھانے میں امداد دیویں۔ اور نہ بھرتی و پروپیگنڈا کا کام کریں۔ وہ کم از کم اپنی سوسائٹی کو تین روپے چندہ ادا کریں۔

(٩) سوسائٹی بالغان ہندی پڑھنے والوں کو پستکیں وغیرہ مفت مہیا کرے۔

(١٠) سوسائٹی اچھی سیوا کرنے والوں کو انعام دیوے۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کے لئے مختلف طریقے اختیار کرے۔

(١١) جب ایک کلاس ہندی پڑھنا لکھنا سیکھ کر رخصت ہو۔ تو ان سے ہندی پرچار کے لئے امداد طلب کی جاوے۔ یعنی ہر ایک بالغ تعلیم یافتہ کم از کم ایک ویکتی کو ہندی پڑھا کر اپنا قرضہ اُتارے۔

(١٢) پڑھے ہوئے بالغان کو ہندی پستکیں لائبریریوں سے دی جاویں۔ تاکہ ان کا سوادھیائے جاری رہے۔ ساتھ ہی ان کو ہندی اخباریں پڑھنے کیلئے دی جاویں۔ گویا ان کے پڑھ جانے سے ہندی لائبریریاں خود بخود بن جاویں گی۔

(١٣) اسی طرح گرلز سکولوں کی ادھیاپکاؤں سے بھی عورتوں میں ہندی کا پرچار کرایا جا سکتا ہے۔

(١٤) ہر ایک ہندی جاننے والے ماسٹر صاحب کا فرضِ اولین ہے۔ کہ وہ بچوں کو اس قسم کا اپدیش دیویں۔ کہ وہ بہنوں اور ماتاؤں کو گھر جا کر ہندی پڑھا دیں۔ اگر بچے ستیاگرہ کیلئے گھر گھر جا کر چندہ جمع کر سکتے ہیں۔ تو وہ ہندی جیسا آسان علم کیوں نہ پڑھا سکیں گے۔ جس سے ان کی قابلیت میں بھی اضافہ ہو گا۔ صرف ان کی رہنمائی کرنے کی ضرورت ہے۔ بچے خود ہی اپنے گھروں کی ذمہ داری لے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ماسٹر صاحبان پریم سے۔ بچوں کے خیالات بدل دیں۔ اور ان سے پوچھا کریں۔ کہ وہ ان کے سمجھے یہ کہاں تک عمل کر رہے ہیں۔ اور ان کو انعام وغیرہ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی جاوے۔

(١٥) ہر ایک ہندی جاننے والے کا فرض ہے۔ کہ اگر اس کی دھرم پتنی نہیں پڑھی ہوئی۔ تو اُسے ضرور پڑھا دے۔

(١٦) ایڈریس میں نام ہندی میں اور تمام حروف اردو میں تحریر کئے جاویں۔ سر دست جو لوگ پڑھے ہوئے نہیں۔ وہ اپنے شہر کے پڑھے ہوئے لوگوں سے فائدہ اُٹھا دیں۔

آپ جانتے ہیں۔ کہ مکان بنانے میں کتنے کاریگروں کی ضرورت پڑتی ہے۔ معمار۔ راج۔ مزدور۔ لوہار وغیرہ ان سب کی خدمات سے مکان تیار ہوتا ہے۔ اس بارہ میں جہاں ہم کو امید ہے۔ کہ سوسائٹی کے سب ممبر پورا سہیوگ دیں گے۔ وہاں ایڈیٹر صاحبان کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اس طرف توجہ دیں۔ اس مضمون کو اپنے اخبارات کے کالموں میں کھلے دل سے جگہ دیں۔ اس کے تراجم مختلف زبانوں کے اخباروں میں شائع ہوں۔ تاکہ ہر ہندو تک ہندی کا پیغام پہنچے۔

بھابی

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

از
شری سردواری لعل شرما

"پرستت کہانی پریوارک جیون کی ایک چھوٹی سی سمسیا پر پرکاش ڈالتی ہے۔ کتھا نہایت منورنجک ہے"۔ ——— (ایڈیٹر)

وہ کیسی خوشی کا دن تھا؟
میں بھابھی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔ بھیا آگے کوچوان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

بھابھی رو رہی تھی۔ میں ایک ٹک ان کی اشرو دھارا کو دیکھ رہا تھا۔ میرے چھوٹے ہونے کے کارن بھابھی نے گھونگھٹ نہیں نکال رکھا تھا۔

میں چھوٹا تھا۔ لگ بھگ نو ورش کا ہوں گا۔

بھابھی کو روتے دیکھ کر میری بھی آنکھیں چھلچھلا آئی تھیں۔ آخر کتنی دیر تک اپنے کو سنبھالتا۔ میں بھی رونے لگا۔

"کیوں؟" ——— بھابھی نے پوچھا۔

وہ تو سمبندھیوں سے بچھڑ کر سسرال آ رہی تھی۔ اس لئے روتی تھی۔ کنتو میں کیوں رو پڑا تھا؟ بہت کچھ وچارنے پر اب بھی نہیں سمجھ پاتا ہوں۔

میرے رونے سے بھابھی کے ہردے پر بڑا پربھاو پڑا۔ رونا بند کر کے وہ چپ ہو گئی تھیں ——— کنتو میرا رونا تب بھی بند نہ ہوا تھا۔ ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔ بھابھی بہت گھبرا گئی تھیں مجھے چپ کرانے کے لئے انہوں نے میرے کپولوں پر سے لڑھکتے ہوئے اشرو بندوؤں کو پونچھا۔ اپنے مہندی رنجت ہاتھوں کو میرے کپولوں اور سر پر پھیرا۔ اور مجھے دھیرے سے رونے سے منع کیا۔ تب کہیں میرا رونا بند ہوا تھا۔

کتنی بھولی ہیں میری بھابھی۔ یہ وچار کر میں گدگدا اٹھا تھا۔ بھابھی مجھے بہت پیار کرتی ہیں۔ یہ جان کر میرے ہرش کی سیما نہ رہی تھی۔ بھابھی نے میرے آنسوؤں کو پونچھا تھا۔

× × × × × × × × × × ×

سچ مچ بھابھی مجھے پیار کرتی ہے۔ یہ کچھ دن بعد میں نے بھلی طرح سے جان لیا تھا۔ ماتا جی بھی سمجھ گئے کہ وہ بہت پیار کرتی تھیں۔ میرے لئے بڑی چنتت رہتی تھیں۔ ذرا ذرا سی چیز میرے کھانے کے لئے اپنے حصے میں سے چھپا کر رکھ لیتی تھیں۔

بھابھی کبھی کبھی بے حد دکھی ہو جایا کرتی تھیں۔ کارن یہ کہ استریوں کے طعنے سہنے کا ابھی اسے ابھیاس نہیں ہوا تھا۔ اس سمے میں اپنی دیالو بھابھی کی بڑی سہائتا کیا کرتا تھا۔ چھوٹے منہ کی بڑی بڑی باتوں سے انہیں اشواسن دینے کا پریتن کیا کرتا تھا۔ کبھی کبھی تو وہ میری باتوں سے روتی ہوئی بھی ہنس دیتی تھیں۔ وہ کہا کرتی تھیں۔ کہ تمہیں چھوڑ کر اس گھر میں میرا اور کوئی نہیں ہے۔ وشواس مجھے یاد نہیں۔ کنتو ایسا کہتے ہوئے اس کا گلا بھر آتا تھا۔ وہ مجھ سے بہت ہی پرسن رہا کرتی تھیں۔

× × × × × × × × × × × ×

اوپر کہی گھٹنا اب بہت پرانی ہو گئی۔ دھیرے دھیرے کئی ورش بیت گئے تھے۔

بھیا۔ بھابھی اور میں ——— بس یہ ہی تین پرانی تھے اب۔ نردئی مرتیو نے ہم تینوں کو چھوڑ کر سمست پریوار کو ایک ہی گراس کر لیا تھا۔ بھیا نے نوکری کر لی تھی۔ میں نوروشن ایر میں پڑھتا تھا۔ میرے پڑھنے وغیرہ کا سب بھار بھیا کے ہی کندھوں پر تھا۔

آج کل بھابھی مجھ سے بڑی ناراض رہنے لگی تھیں۔

پرشن اٹھ سکتا ہے۔ کہ کیوں؟ ان کی ناراضگی کا کیا کارن تھا؟ وہ تو تمہیں بہت پیار کرتی تھیں۔ جہاں تک میں سوچتا ہوں۔ یہی کارن ہو سکتا ہے۔ کہ بھیا کی آمدنی کا ایک کافی بڑا حصہ میری پڑھائی وغیرہ میں خرچ ہو جاتا ہے۔ دیکھیں میں دوسرے کے اوپر کیوں روپیہ پھونکا جائے؟ یہی اُن کی رائے تھی۔ یہ غیر ہیں۔ غیر ہی رہیں گے۔ شادی کے بعد سیدھے منہ بات بھی نہ کریں گے۔ جو کچھ ان کے ساتھ احسان کیا جا رہا ہے سب بھول جائیں گے۔ تب کہیں ... ہیں .... یہی ان کا درشٹی کون تھا۔ کئی بار انہوں نے بھائی کو سمجھایا تھا۔ کتنے ہی اپنے پاس سے اداہرن بھی دیئے۔ لیکن بھیا ان کی باتیں ان سنی کر جایا کرتے تھے۔ اب اُن سے بھی بڑی ناراض رہنے لگی تھیں۔

ایک دن کی گھٹنا ہے۔ مجھے ... میں بھی خیال نہ تھا۔ کہ اس کا پریڻام بھیانک ہو گا۔ میں پڑھ رہا تھا۔ امتحان کے دن نزدیک تھے۔ مجھے ابھی بھابھی نے کہا۔ کہ ——— "یہ کچھ چیزیں ابھی بازار سے لا دو"۔

میں نے کہہ دیا تھا۔ ابھی کچھ دیر میں لا دوں گا۔ یہ سوال بیچ ہی میں پڑا ہوا ہے۔ اسے حل کر لوں۔ باپ رے! وہ تو منہ بچکا کر بڑی تیزی کے ساتھ وہاں سے چلی گئیں۔ میں نے اس طرف اتنا دھیان نہ دیا۔ پڑھنے میں پھر لگ گیا۔ کہ مجھے کچھ بھابھی کے لئے لانا بھی ہے یا نہیں۔ اور نہ دوبارہ بھابھی نے ہی یاد دلائی۔

اُس دن شام کو کھانا بھی نہ بنا۔ میں نے پوچھا۔ تو بھابھی مجھ سے بولیں تک بھی نہیں ——— اُف! اتنا زبردست قصور! ....

نوکری سے آتے ہی بھیا کے کان بھر دیئے گئے۔ میں گھر کا ایک بھی کام نہیں کرتا۔

تیوری چڑھائے بھیا میرے پڑھنے والے کمرے میں آئے تھے۔ مجھ سے پوچھا تھا ——— "انہوں نے تم سے کچھ بازار سے لانے کے لئے کہا تھا؟"

"کہا تھا۔"

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

براہمی بوٹی پریوگ

گرمی کے دنوں میں وشیش لابھکاری ہے سیون کیجئے

براہمی بوٹی ایک روپیہ فی سیر (عہ)
براہمی بائیکا ساٹھ گولی ایک روپیہ (عہ)
براہمی تیل چھوٹی شیشی آٹھ آنے (۸) بڑی شیشی ایک روپیہ (عہ)
براہمی چورن فی ڈبہ بارہ آنے (۱۲)
براہمی شربت فی بوتل چودہ آنے (۱۴)

بنسپتی نگھنٹو ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں کا سنسکرت انگریزی ہندی نام سمیت بڑا سوچتر گرنتھ تین روپے کا ٹکٹ بھیج کر منگا لیجئے۔ اگر کسی بوٹی۔ آیوروید۔ اوشدھی یا کسی بیمار کے روگ کے سمبندھ میں کچھ پوچھنا ہو۔ تو بیرنگ لفافہ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں۔ خط و کتابت کا پتہ:
پنڈت امرناتھ ویدشاستری بنسپتی اوشدھالیہ۔ ڈیرہ دون (یو۔ پی)

کنیا کی ضرورت

میرے ایک کھتری کل اُتپن آریہ جاری دیال کے ۲۵ سالہ برسر روزگار صحت مند سد آچاری منتر کیلئے ایک یوگیہ سوشیل تعلیم یافتہ کنیا کی ضرورت ہے۔ بیتر دلیوہار کا پتہ:
ہستی ملا دیوی ایڈیٹر پرکاش لاہور

پھولا (جٹہ) نگرے
جٹہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، پتلا ہو یا گہرا۔ تھوڑے عرصہ کا ہو یا سالہا سال کا۔ ہمارا ناسترلا علاج کر کے جٹہ نگروں کی شرطیہ ضرور اسد۔ گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ شدہ ۲۵ سالہ ریلیرنچ و علمی تجربہ کی مجرب لاثانی دوا ٹیبلیٹس۔ رجسٹرڈ کے چند روزہ استعمال سے پھولے کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ اور آنکھوں کی بینائی روز روشن کی مانند درست ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی عدہ۔ ۔ نمونہ عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔
مینیجر کرشنا ریسرچ لیبارٹریز لیبر (پنجاب)

CCO, Gurukul Kangri Collection

قحط زدگان کی امداد کرو

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے علاقہ حصار کے قحط زدگان کی امداد کا کام بذریعہ آریہ سماج رہتک ہو رہا ہے۔ آریہ سماج رہتک کی معرفت قحط زدگان کی ۶۸۷ تحصیل جھجر میں کپڑوں اور ۴۸ من ۲۰ سیر اناج ۔ آٹا ۔ ۴۸ من ۲۰ سیر ۔ ۵ سیر منگلے امداد کی گئی ۔ بیری بادلی میں بھی سنٹر کھولے گئے لیکن دھن وغیرہ کی کمی سے اور سنٹر نہیں کھولے جا سکتے ۔ جن سے دوسرے علاقہ کے قحط زدگان کی امداد کی جا سکے ۔ ہزاروں آدمی بھوک سے تنگ ہیں ۔ اور خوراک کی کمی کے سبب سے کئی اموات بھی ہو گئی ہیں ۔ سب آریہ ہندو بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ دو مار کے قحط زدگان کی امداد کیلئے دھن ۔ اناج ۔ کپڑے وغیرہ بھیجکر مشکور فرما دیں ۔ دھن دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور میں بھیجدیں ۔ اور اناج وغیرہ آریہ سماج رہتک کو بھیجکر مشکور فرما دیں ۔

(گورودتہ رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

موضع رام گڑھ شدھ ہو گیا

موضع رام گڑھ ریاست جھابوا کے سب بھیل تعدادی ۱۳۳ عیسائی پادریوں کی سخت مخالفت کے باوجود دیانند سالویشن مشن کے اپدیشکوں کی لگاتار کوششوں سے شدھ ہو گئے ہیں ۔ شدھی کا کاریہ سنٹرل انڈیا میں بڑے زوروں سے ہو رہا ہے ۔

عیسائیوں کے ساتھ سخت مقابلہ ہے ۔ روپیہ کا اہم سوال ہے ۔ عیسائی پانی کی طرح روپیہ بہا رہے ہیں ۔ اور بھیلوں کو ہر بہ کار کا پرلوبھن دے رہے ہیں ۔ شدھی کے پریمیوں کو چاہیئے کہ وہ دھن سے مشن کی مدد کریں ۔

(منتری دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

لارنس روڈ آریہ سماج امرتسر کا

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

سہا بھاگ ۔ ادھیویشن ردی وار ۲۶-مئی کو مہاشہ کانی رام جی ... بجے پرارمبھ ہوا ۔ ہون یگیہ کے بعد لالہ ہری رام جی نے سندھیا پر ارکتھا کرائی ۔ برہمچاری جگن ناتھ جی تنہا پنڈت نریندر لال شاستری دہلوی کا سندر اپدیش ہوا ۔

سماج بھون کی "چبوترہ" رکھنے کی رسم ادا کی گئی ۔ کھنہ گورچرن دت جی نے اس اوسر پر اپنی اور سے لڈو بانٹے ۔ (منتری)

ضروری اطلاع

مسمی مہال چند ولد پنڈت ڈھنڈو دت سب پوسٹ ماسٹر جالندھر شہر حیدر آباد ستیاگرہ کے دنوں میں حیدرآباد گئے تھے ۔ وہاں سے واپس آ کر لکھوال چلے گئے ۔ اور ابھی تک اپنے گھر نہیں پہنچے ۔ اگر کسی سجن کو ان کا پتہ ہو ۔ تو منتری آریہ سماج دال بازار لدھیانہ کو اطلاع دینے کی کرپا کریں ۔

(گورودتہ رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

شکریہ!

۲۷-۵-۴۰ کو شریمان لالہ صاحب لالہ بھیم سین صراف ریاست جموں نواسی کی طرف سے مبلغ چھ روپیہ دان برائے تعمیر کنواں پراپت ہوئے ۔ آریہ سماج ان کا تہ دل سے دھنیہ واد کرتے ہیں ۔

(منتری آریہ سماج الہڑ ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج آسیہ پشاور

پنڈت رام نارائن جی کی اچانک مرتیو سے آریہ سماج ہذا کو اتی شوک ہوا ہے ۔ آپ عرصہ ایک ماہ بیمار رہ کر

رجسٹرڈ ۱۹۲۵ء

قائم ۱۸۹۸ء

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی ویدکی

۳۵ سال سے لاکھوں مریضوں پہ تجربہ شدہ

نمبر ہدف لاثانی ادویات

گلوں کا بغیر آپریشن واحد علاج

گلو-کار (رجسٹرڈ)

نئے اور پرانے بڑھے ہوئے گلوں کو بغیر آپریشن ٹھیک کرتا ہے ۔ خراب گلے کی وجہ سے ہونے والے بخار اور نزلہ و زکام کی رکاوٹ کو فوراً دور کرتا ہے ۔ نہایت لذیذ اور بے ضرر ہے ۔ پہلی خوراک ہی لاثانی اثر دکھلاتی ہے ۔ قیمت فی پیکٹ اکبر بیبہ ۸ (۸ روپیہ) علاوہ محصول ڈاک

ہائی بلڈ پریشر کا مجرب علاج

پرا سموشئی

دو ہفتہ کا استعمال ہائی بلڈ پریشر (خون کے دباؤ کی زیادتی) اور اس سے ہونے والے عوارضات مثلاً بے چینی ۔ سر درد ۔ سر چکرانا ۔ بے خوابی ۔ وہم اور پاگل پن کو فی الفور فائدہ بخشتا ہے ۔ "پرا سموشئی" دل و دماغ معدہ و گردوں کے فعل کو ٹھیک کر کے فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے ۔ قیمت ۱۴ دن کا کورس ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

سدھ ہو گیا

بیش بہا مصفی خون ہر قسم کی دیرینہ و پیچیدہ مہلک سے مہلک جلدی و خونی امراض مثلاً آتشک یا خارش ۔ داد ۔ چنبل ۔ پھوڑے ۔ پھنسی ۔ زہر باد ۔ کوڑھ کو فی الفور آرام بخشتا ہے ۔ قیمت فی پیکٹ خورد (۱۲ دن) کلاں (۲۴ دن کا کورس علاوہ محصول ڈاک)

فہرست ادویات کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں

مینیجر ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ گمٹی بازار ۔ لاہور

اس سنسار اسار سے چل بسے ۔ اور ہم سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو گئے ۔ آپ کی اس بے وقت مرتیو سے آریہ جنتا کو جو کشٹ ہوا ہے ۔ وہ تحریر نہیں ہو سکتا ۔ ہر ایک کاریہ میں آپ مہا سبھا سہائتا کرتے رہے ۔ آپ تن من اور دھن سے آریہ سماج کا بڑی لگن سے کام کرنے والے تھے ۔ آپ اپنے پیچھے تین کنیائیں اور ایک پتر الپ شہر کے بھرے چھوڑ گئے ہیں ۔

ہم ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں ۔ کہ آپ کی آتما کو سدگتی پردان کریں ۔ اور پریوار کو سہن شکتی دیویں ۔ جو آپ کی مرتیو سے آپ کے پریوار کو کلیش پہنچا ہے ۔ (منتری)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج ...کا یہ جلسہ ... داری ۔ ست سنگ ۲۶-مئی ۱۹۴۰ء مہاشہ سوہنا مل پنساری کے سپتر کے دیہانت ہو جانے پر شوک پرگٹ کرتا ہے ۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے ۔ کہ مرحوم کی آتما کو سدگتی پردان کرے ۔ اور ان کے سمبندھیوں کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی شکتی دیوے ۔

(ہربنس لال جوائنٹ منتری)

انتر جاتیہ وواہ

۱۲-مئی ۱۹۴۰ء کو پٹیالہ نواسی شری آتما رام جی ایڈووکیٹ کے سپتر شری کیول رام جی کا شبھ وواہ انبالہ شہر نواسی شری لشن سنگھ کی سپتری کماری سکھ ساگری کے ساتھ جات پات توڑ کر ہوا ۔ ورکی جنم جات ویش اگروال اور وودھو کی جنم جات الو والیہ ہے ۔ اگرچہ لڑکے اور لڑکی کے ماتا پتا جات پات توڑ کر وواہ کرنے کے حق میں نہ تھے ۔ لیکن لڑکے اور لڑکی نے اپنی رضا مندی سے جاتی بندھن توڑ کر وواہ کر لیا ۔ آریہ سماج نارنول نے اس سمبندھ میں پوری مدد کی ۔

(منتری آریہ سماج نارنول)

"پرکاش" کی خوبیاں دوسروں کو بتائیں ۔ اور خامیاں ہمیں ۔

(مینیجر)

دیانند مٹھ دینا نگر کو دان

(پچھلے انک کی فہرست سے آگے)

۱۷ - ڈاکٹر دھن پت رائے جی اوہری سول سرجن سات روپے۔
۱۸ - پنڈت جیونت رائے جی شرما لدھیانہ چھ روپے۔ ۱۹ - غریز امر ناتھ نیجر محکمہ ریلوے لاہور چھ روپے۔
۲۰ - ڈاکٹر بندر بن جی لدھیانہ ۵ روپے آٹھ آنے۔ ۲۱ - بابو رام جی دوراچیہ انجنیئر لدھیانہ ۵ روپے۔
۲۲ - ڈاکٹر کانشی رام جی پوری افریقہ ۵ روپے۔ ۲۳ - لالہ نمبی لال جی بانسل لدھیانہ ۵ روپے۔ ۲۴ - لالہ دوارکا داس جی نیجر انجنیئر لدھیانہ ۵ روپے۔ ۲۵ - سلسنے ناده پریم ناتھ رئیس لدھیانہ ۵ روپے۔ ۲۶ - لالہ ہردواری لال جی پنشنر اوورسیر پرما ۵ روپے۔ ۲۷ - لالہ بلونت رائے جی انکم ٹیکس آفس پنجاب ۵ روپے۔
۲۸ - بابو چونی لال جی سود - سود سپورٹس ورکس لدھیانہ ۵ روپے۔ ۲۹ - لالہ بسلامت رائے جی سود معرفت ڈاکٹر ولایتی رام جی پوری ۵ روپے۔
۳۰ - پنڈت بھگوان داس جی ٹکٹ کلکٹر جالندھر چار روپے۔ ۳۱ - مہاشہ اندر جیت جی اوورسیر دو روپے ۸ر۔
۳۲ - لالہ بابو رام جی بی - اے آریہ ہائی سکول لدھیانہ دو روپے۔
۳۳ - لالہ امین چند جی دوساجیہ لدھیانہ دو روپے۔ ۳۴ - لالہ بابو رام جی گپتا لدھیانہ دو روپے۔
۳۵ - ماسٹر لیش پال جی بی - اے آریہ ہائی سکول لدھیانہ ایک روپیہ۔
۳۶ - لالہ سدا رام جی معرفت مہاشہ امیر چند جی کلسی ایک روپیہ۔
۳۷ - پنڈت وشنودت جی سناتک لدھیانہ ایک روپیہ۔
۳۸ - لالہ کرشن دیال جی ...... ریٹائرڈ گارڈ لدھیانہ ایک روپیہ۔
(بھگو رام نیجر لدھیانہ)

نیروبی سماج کے سماچار

۱۰-۳-۴۰ کو لالہ نتھو رام کی سپتری گنتی دیوی کی سگائی لالہ .... داس منسرو کے سپتر مہاشہ جیونت رائے سے کی گئی آریہ سماج کو بیس شلنگ کا دان پراپت ہؤا۔
۱۶-۳-۴۰ کو مہاشہ بشمبھر داس کی سپتری کرشنا دیوی کی سگائی کی رسم لالہ چونی لالہ کرپا رام داس کے سپتر مہاشہ تلک راج کے ساتھ ادا کی گئی آریہ سماج کو پچیس شلنگ دان ملا۔
۲۷-۳-۴۰ کو مہاشہ جمنا داس جی سینیٹری انسپکٹر کے سپتر کا جات کرم سنسکار کروایا گیا۔ آریہ سماج کو پندرہ شلنگ کا دان پراپت ہؤا۔
ان سنسکاروں کے علاوہ یہاں نیروبی میں ۹-۳-۴۰ کو مہاشہ جگل کشور کی سپتری کی سگائی کی رسم لالہ سادن رام کے بھتیجے لالہ نتھو رام کے ساتھ ہوئی۔ جس پر لالہ سادن رام نے یہاں کئی اور سنستھاؤں کو دان دیا وہاں آریہ سماج نیروبی کو بھی تولہ شلنگ کا دان دیا۔
(منتری آریہ سماج نیروبی برٹش ایسٹ افریقہ)

"پرکاش" کے گراہک بنیئے

"پرکاش" اڑھائی روپیہ دو سالانہ

"پرکاش" کے انتھک پریمی ڈاکٹر ..... لال جی ..... ندمبہ دنیا سالانہ ..... چندہ کے بارہ روپے کے علاوہ ..... چودہ روپے ہمیں اس غرض کے ..... ہیں۔ کہ اس رقم سے ڈیڑھ روپیہ ..... کی سہائتا کر کے سات سماجوں کے ..... یا ودیکتیوں کے نام ۸ ماہ سال بھر کیلئے اخبار .....

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم ملک پرشاد اگروال نوگڑھ.....

اصلی میٹھی بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آئینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر دبیچے طاقتور بن جاویں .... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں۔
قیمت فی شیشی ۵ر درجن ۳ ۱۲ علاوہ محصول۔ سنئے سوداگر .... مفت لو - ڈس معزز نام و پتے بھیجنے پر روپیہ کمانے کی کل مفت .....
المشتہر - منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ - یو۔ پی

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس - ہارمونیم - طبلہ - ستار - دلربا - وائلن - کھڑتالیں - سامان بینڈ باجہ - ڈھول - تنبورہ - بین باجہ - بنسری - کلارنٹ - چمٹے - چھینے ہر وقت تیار مل سکتے ہیں اور آرڈر ملنے پر حسب منشا تیار کر دئے جاتے ہیں - مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ Accessories بھی مل سکتی ہیں - گانے بجانے کی کوئی چیز خریدنے سے پہلے ایکبار ہمارے کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں - یا خود تشریف لائیں ہمارا سامان خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اعلیٰ ہونے کے علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ہے - آزمائش شرط ہے۔
کاشی ناتھ پروپرائیٹر اوریکا - ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ - لاہور

شاستروکت ودھی سے تیار کی ہوئی مشہور و معروف

شدھ ہون سامگری

دھوکہ سے بچنے کے لئے آریوں کو بنا وی۔ پی بھیجی جاتی ہے۔ پہلے خط لکھ کر نمونہ مفت منگالیں۔ پسند آنے پر آرڈر بھیجیں۔ اگر نمونہ جیسی سامگری ہو تو رکھ لیں۔ ورنہ کوڑے میں پھینک دیں۔ پھر دولیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی سچائی کی کسوٹی ہو سکتی ہے؟ قیمت آٹھ آنے سیر (۸ر)
تھوک کے گراہک کو ۲۵ فیصدی کمیشن۔ ریل کا کرایہ بذمہ خریدار۔
پتہ: امبشور دیالو آریہ پوسٹ اولی (فتح پور) یو۔ پی

وئیدوں حکیموں پنساریوں کیلئے خوشخبری

شدھ شلاجیت

اس جگت پرسدھ رسائن کو چوسینکڑوں بیماریوں کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ہمارے کاریالیہ میں زیر نگرانی ایک قابل وئید دنت و بیتا شلاجیت اصول ودا سازی کے مطابق صاف کرنے کا پربندھ ہے۔ کسی پرکار کی ملاوٹ نہیں کی جاتی۔ فہرست کارخانہ منگوا کر ملاحظہ کریں۔

ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے

تاجرانہ بھاؤ حسب ذیل ہے:۔

پتھر شلاجیت نمبر ا - دس روپیہ (عہ۱۰) فی من

شدھ شلاجیت درجہ اوّل - پانچ روپیہ (۵ر) فی سیر

کرشنا شدھ شلاجیت (رجسٹرڈ) - اڑھائی تولہ کی شیشی۔

دیدہ زیب پیکنگ آٹھ آنے (۸ر) فی شیشی۔

کرایہ بذمہ خریدار

ہزارہ کیمیکل ایجنسی (رجسٹرڈ) شلاجیت بھون مانسہرہ صوبہ سرحد

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

نوٹس

کارروائی ثالثی زیر ایکٹ ثالثی ہند ۱۸۹۹ء دربارہ تنازعہ مابین فریقین نسبت موٹر وہیکل نمبر سی ۸۳۸ ۶۶ پی

مابین

دی آل انڈیا فائننس اینڈ کامرس لمیٹڈ لاہور ...... فریق اول

بنام

(۱) سردار مہندر سنگھ ولد سردار بسند سنگھ زمیندار سکنہ موضع کریکے کلاں تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ .... اصل۔

(۲) کیپٹن ہیرا سنگھ برار سکنہ موگا۔ ضلع فیروز پور .... ضامن

مقدمہ مندرجہ بالا میں سردار مہندر سنگھ نمبرا کو کئی دفعہ معمولی طریقہ و بذریعہ رجسٹری ڈاک برائے کارروائی طلب کیا گیا۔ لیکن مذکورہ بالا دیدہ و دانستہ تعمیل نوٹس سے گریز کرتا ہے اور معمولی طریقہ پر اس کی اطلاع یابی ناممکن ہے۔ لہٰذا بذریعہ نوٹس عام سردار مہندر سنگھ ریسپانڈنٹ نمبرا کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتاریخ ۱۹ ہے دفتر واقع ۱۵ امرنگ روڈ لاہور پر بوقت ۱۰ بجے صبح برائے پیروی پہنچ جاویں۔ اور جو شہادت یا دستاویزات بطور ثبوت خود پیش کرنا چاہیں ہمراہ لاویں بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

دستخط

مورخہ ۱۹ لاہور — چندر گپت ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

(ثالث)

تازہ خبریں

— ڈائیلر کے بیان کے مطابق ہندوستان میں اندرونی امن قائم رکھنے کیلئے ملک بھر میں شہری گارڈ بنائی جاویں گی۔

— فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن شہروں پر بمباری شروع کر دی ہے۔

— گورنمنٹ ہند پر یہ حقیقت آشکارا ہوگئی ہے۔ کہ خاکسار ہندوستان میں نازیوں کے ایجنٹ ہیں۔

— ہٹلر اب برطانیہ اور فرانس کے بحری بیڑوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

— لاہور میں سینکڑوں خاکساروں کے خلاف مقدمات چل رہے ہیں۔

— بہدرسگ ہائم فسادیوں کے خلاف مقدمہ شروع ہو گیا ہے — خانیوال سٹیشن پر خاکسار پولیس تصادم میں کئی خاکسار

... نے فرانس میں نیا حملہ ... شروع کر دیا ہے

... کے ... ڈائریکٹر کے ... موت کی سزا

... ریاست حیدر آباد کے ایک ... ضلع گلبرگہ میں ہندو ... فسادات میں ایک شخص ہلاک اور چھ ... مسلمانوں نے بارہ ... دکانیں جلا دیں۔

... نے ڈنکرک خالی ...

... میں کوڈ نے کیلئے فوائین ...

... ہوائی جہازوں نے ... ۵ بہر دیکھنے بلاک ...

بہت جلد ضرورت ہے

ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ایف۔ اے۔ جے۔ اے۔ وی۔ انگریزی کی (ہندی مادھیم کیساتھ) ... ٹریننگ کلاس کیلئے بہت جلد ضرورت ہے۔ درخواستیں کم از کم تنخواہ کے مطالبہ کیساتھ بھیجے ... آنی چاہئیں۔

... سپل مہاراج جھلا مہاودیالیہ۔ ملتان روڈ۔ رام نگر۔ لاہور

لطف کی لمبی گھڑیاں

اگر آپ کو امساک کی ایسی دوائی کی تلاش ہو۔ جو حقیقت میں پورے طور لطف کی گھڑیوں کو بڑھا دے۔ تو "خزانہ لذت" رجسٹرڈ کی ایک شیشی منگا کر رکھ لینی چاہیئے۔ اور اس کی ایک گولی کو کھا کر مسرت کو دوگنا کیجئے۔ ناممکن ہے کہ اس کے کھانے کے فوراً بعد فرق نظر نہ آئے۔ کمال یہ ہے۔ کہ یہ گولیاں افیون بھنگ چرس وغیرہ اور اجزاء سے بالکل پاک ہیں۔ اور زائیدہ اور امساک بڑھانے میں انتہائی انگیز ہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ اس دوا کے مقابلہ میں کوئی دوسری چیز امساک کو اور سرعت انزال کی شکایت کو دور کرنے والی "خزانہ لذت" رجسٹرڈ کے سوا آپ کو کہیں مل جائے۔ قیمت ایک شیشی ایک درجن گولیاں دو روپیہ ... خرچ آٹھ آنے (۸ر) الگ۔

ایک قطرہ کا کرشمہ امریکن ڈاکٹر کی حیرت انگیز ایجاد "دیچے شمسا" رجسٹرڈ یہ دوا ایسے لوگوں کیلئے ایجاد کی گئی ہے۔ جو فوراً فائدہ اٹھانا چاہیں۔ صرف ایک قطرہ لگا دینے سے سستی کمزوری دور کر کے غضب کی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ کیسا ہی سست انسان ہو۔ اس کا ایک قطرہ جادو کا کام کرتا ہے۔ پان کپڑا باندھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ امریکہ کے ڈاکٹر نے ہندوستانیوں کیلئے یہ چیز ایجاد کر دی ہے۔ کہ جس کو استعمال کر کے ان کو زندگی کی سچی خوشی مل جاتی ہے۔ اس دوا کو استعمال کر کے بڑھے اور جوان دونو ندامت اور شرمندگی سے بچ سکتے ہیں۔ ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپیہ سات آنہ۔ ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸ر) علاوہ۔

محبوب آپ کا غلام ایک عجیب ایجاد جو آج تک نہ دیکھی نہ سنی گئی۔ یہ ایک قسم کا روغن ہے جس کا اگر ذرا بھر بھی ... خوشبو کوئی عورت سونگھ لے تو مست ہو جائے۔ کسی کو اپنا بنانا ہو تو اس کے پاس سے گذر جاؤ۔ وہ تمہارا ہو جائے گا۔ تمہاری تلاش میں دن رات ایک کر دیگا خوشبو میں ایسی تاثیر ہے کہ سونگھتے ہی مطلوب بے چین ہو جاتا ہے۔ اور طالب کیلئے دن رات ایک کر دیتا ہے۔ اس کو محبت کا جادو ... طلسم اور اسم ... کا ... کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (۲عار) ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸ر) علاوہ۔

اصلی ہندوستانی شفاخانہ پوسٹ بکس نمبر ۱۰۵ نئی دہلی

نقلی سونا کیا ہے؟

ہندوستان کے سب سے بڑے سونے چاندی کے بیوپاری "پارس" کے ... ایڈیٹر کی رائے دھیان سے پڑھیے "اس یگ میں جب کہ بدھ کے ... تنگ دستو تنز ہو گئی ہے۔ اور اصلی سونا بہت مہنگا ہو گیا ہے۔

فرنچ گولڈ ایک بڑی لابھ دائیک چیز پرمانت ہوتی ہے۔ گو یہ سونا نقلی ہے۔ اور وہ گیا نک ڈھنگ سے تیار کیا ہوا کیمیکل گولڈ ہے۔ ... لوگوں میں بالکل اصلی سونا کے مثل ہے۔ کسوٹی پر بھی ... کا رنگ دیتا ہے۔ ... آدمی ... کر خراب نہیں ہوتا۔ اصلی سونے کی طرح پگھلایا اور کوٹا جا ... ہے۔ ارتفاقات جس ہر کار آپ چاہیں اس کے زیورات بنا سکتے ہیں۔ ... بہت سے منڈوں نے اس کے زیورات بنائے ہیں۔ وہ اس کے ... بالکل سنتشٹ ہیں۔ نمونہ ہر فی تولہ صرف تین روپے بارہ آنہ ... تین تولہ کے خریداروں سے کیول دس روپیہ (عـه) محصول ڈاک ... معاف ... لکھت پتہ سے منگوائیں:-

فرنچ گولڈ سپلائی رجسٹرڈ پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

تاری گارنٹی یہ سونا کسوٹی پر پکی کا رنگ دیتا ہے۔ غلط ثابت ہونے پر دو دن کے اندر اندر واپس بھیج کر اپنا نمونہ منگوا ...

دستخط ...

مینیجر فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵ - دہلی

بیماری کوئی ہو فوراً اس امرت سے ہٹاتے ہیں
تماشہ دیکھ لو ہاتھوں پہ ہم سرسوں جماتے ہیں

(رجسٹرڈ)
شرومنی امرت

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

تمام بیماریوں کی ایک ہی دوا
سنیاسی ٹوٹکا

پیٹ درد - بدہضمی - اپھارہ - قے - دست - ہیضہ - شول سنگرہنی - کھٹے ڈکار - دل متلانا وغیرہ پیٹ کی بیماریوں کو کھانے سے۔ اور سر درد - کان درد - منہ کے چھالے - گلے پڑ جانا - پھوڑے پھنسی - آگ کا جلا وغیرہ جلدی بیماریوں کو لگانے سے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ر) نمونہ کی شیشی دو آنے (۲ر) ایک درجن کے خریدار کو خرچ پارسل معاف - بیچنے والوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔
خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں:۔

منیجر شرومنی سگندھی شالہ موہن لال روڈ لاہور

بھابی
بقیہ صفحہ ۱۰

"تب"
میں نے صاف صاف کہہ دیا۔" اس سمے میں پڑھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کے لئے کہہ دیا تھا۔ پھر نہ مجھے ہی یاد رہا۔ اور نہ اُنہوں نے ہی۔۔۔۔۔۔"

بھیا کچھ نہیں بولے۔ چپ چاپ اندر چلے گئے۔ مجھ سمجھتے کچھ دیر نہ لگی۔ کہ یہ سب بھابھی جی کا ہی کرشمہ ہے۔ بھیا تک بھی یہ سب پہنچا دیا۔

× × × × × × × × × × × ×

تین دن بعد کی یہ گھٹنا ہے۔ بھیا نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا تھا۔ بھابھی بھی وہیں انہیں کے پاس کھڑی تھی۔ اس سمے ان کا چہرہ ذرا پرسنّ سا دکھ پڑتا تھا۔ بھیا گمبھیر تھے۔

وہ بولے:۔
"اب تم کافی بڑے اور سمجھدار ہو گئے ہو۔" انہوں نے گمبھیرتا پوروک کہنا آرمبھ کیا۔ اور اس کے بعد بہت کچھ کہہ ڈالا۔ بدی یہاں ان سب باتوں کا اُلیکھ کروں۔ تو ایک چھوٹی سی پستک بن جائے۔ قریب ایک گھنٹہ باتیں ہوئی تھیں۔ ان کے سب کچھ کہنے کا آشیہ یہی تھا۔ کہ اب میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہوؤں۔ اور اگر دوسروں کے لئے کچھ نہ کر سکوں۔ تو اپنے لئے تو کچھ کروں۔ اس طرح سے کب تک کام چلے گا۔ مجھے تو آشچریہ کی سیما نہ تھی۔ بھیا میں بھی اتنا پریورتن ہو جاویگا۔ اس کی تو میں کبھی کلپنا بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس کھشن چاروں اور مجھے اندھکار ہی اندھکار درشٹی گوچر ہوتا تھا۔

اُسی سمے من ہی من میں نے ایک دڑھ سنکلپ کیا۔ سوابھیمان میرے اندر کافی ماترا میں تھا۔ اسی راتری میں نے گھر کی چہار دیواری سے وداع لی۔ اور وستریت سنسار میں پدارپن کیا۔ دن رات نوکری کی کھوج میں لگ گیا۔ سوبھاگیہ سے مل بھی گئی۔ ادھک کٹھنائیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جس دوکان میں نوکری ملی تھی۔ وہ سوجاتیہ ہی تھے۔

اسی طرح کچھ ورش بیت گئے۔ میرے سمبندھ میں بھیا اور بھابھی کچھ نہیں جانتے تھے۔ میرے من میں کبھی کبھی وچار پیدا ہو جاتا تھا۔ کہ میری بھابھی۔ مجھے پرتی دن پیار کرتی تھی۔ کنتو کچھ ہی ورشوں بعد وہ مجھے کتنی گھرنا کی درشٹی سے دیکھنے لگی تھی۔ یہ ہی سب تو سنسار کی باتیں ہیں۔ کہہ کر میں ہردے کو آشواسن دے لیا کرتا تھا۔

میرے مالک مجھ سے بڑے خوش رہتے تھے۔ مجھ سے کیا خوش رہتے تھے۔ خوش رہتے تھے میرے کام سے۔ سوامی بھگتی سے۔ میرے اُن تھک پریشرم نے مجھے ان کا کرپا پاتر بنا دیا تھا۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ کہ وہ سوجاتیہ تھے۔ اکثر مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر بھی لے جایا کرتے تھے۔ کئی بار انہوں نے آگرہ کر کے مجھے اپنے ہاں کھانا بھی کھلایا تھا۔ دواہ یوگیہ ان کی ایک پتری تھی۔ تیرہ ورش کے قریب عمر ہوگی۔ سوشیلا نام تھا۔ یتھا نام تتھا گن کے انوسار تھی بھی بڑی سوشیلا۔

میرے بھاگیہ نے پلٹا کھایا۔ اُچت اور یوگیہ ور پا کر میرے مالک نے اپنی کنیا کا دواہ میرے ساتھ ہی کر دیا۔ اور کوئی سنتان نہ ہونے کے کارن ان کے بعد ان کی اپار سمپتی کا میں ہی اُترادھیکاری بھی بنا۔

سوبھاگیہ سے ایک دن بھابھی میرے یہاں آئی تھی۔ اور میرے سُندر بنا بھورن اور پریم شونیہ ہردے کے سمبندھ میں اُنہوں نے مجھے بہت کچھ کہا تھا۔ مجھے پاشان مورتی بھی بنا ڈالا تھا۔ یہ بھی شائد کہہ ڈالا تھا۔ کہ دھن ہونے کے کارن تمہارے اندر گھمنڈ کی ماترا بہت بڑھ گئی ہے۔ مجھے ٹھیک ٹھیک یاد نہیں۔ اسی سلسلے میں شائد انہوں نے یہ بھی کہا تھا۔" چاہے کتنے بھی بڑے ہو جاؤ رمن۔ میری نظروں میں تو تم وہی رمن ہو۔ جو آج سے بیس ورش پہلے تھے۔ جب ودائی ہو کر آرہی تھی۔ تب گھنٹی میں میرے ساتھ تم بھی رونے لگے تھے۔ کتنا ہم کو ستاتے تھے تم مجھے یاد ہے۔ کنتو اب بھابھی سے بولنا بھی۔۔۔۔۔۔"

"ہاں بھابھی"۔ میرے منہ سے بھی نکل پڑا تھا۔ کنتو دکھ ہے بھابھی۔ میری اُس بھابھی کی مرتیو ہوئے آج کئی ورش ہو گئے ہیں۔ آج بھی اس کی یاد تیر کی طرح میرے ہردے کو چھیدتی ہے۔ کتنا پیار کرتی تھی مجھے۔ اور میں بھی کتنا پیار کرتا تھا اُسے۔" اس سمے میری آنکھوں سے دو چار آنسوؤں کی بوندیں بھی ٹپک پڑی تھیں۔ آواز بھی اس سمے دردبھری نکلی تھی —— بھابھی کا چہرہ اس سمے لال ہو گیا تھا۔

سچائی کا زندہ ثبوت
فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ صرف ۱۶ تولہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو غلطی نامرد بے کار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے۔ قیمت بتیس خوراک دو روپے (۲عہ) محصولڈاک سات آنے (۷ر)

کام دیو تیل رجسٹرڈ بغیر پھوڑہ پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک سات آنے (۷ر)

رتی کھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوت باہ و امساک کیلئے ... دوائوں سے لاثانی ہیں۔ قیمت ... ایک روپیہ (محصولڈاک ۷ر)

منیجر آنند بھنڈار فیروزپور شہر

(رجسٹرڈ)
اِلیشور انجن کا معجزہ

یہ ہے کہ آنکھوں کی جملہ امراض ... بند۔ پھولا۔ ککرے۔ جالا۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ دھند۔ پانی آنا۔ ... وغیرہ کی شرطیہ اور رام بان دوا ہے اور ان امراض کو شرطیہ بلا آپریشن ... کرتا ہے ہزاروں مریض فائدہ ... اُٹھا چکے ہیں۔ مشہور آریہ سماجی ... بھگوددت رلیسرچ سکالر اور ... جے چند دیال سنگھ کالج لاہور ... انجن کا استعمال کر کے اس کے ... قائل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ

چیف میڈیکل آفیسر دہلی ... صاحب بلوچستان

نے الیشور انجن کی خوبیوں کے متعلق ... سارٹیفکیٹ اور سو سو نے کے تمغے ... ہیں۔ نیز ۲۱۔ اپریل کے "پرکاش" ... اس کے ایڈیٹر سنتری ... نے اِلیشور انجن کو استعمال کر کے مندرجہ ... رائے دی ہے:۔

"پونچھ کے ماہر امراض چشم ڈاکٹر ... آر۔ گپتا جنہوں نے اب لاہور میں ... عام جاری کر رکھا ہے کی معجزہ کن ... "اِلیشور انجن" کا "پرکاش" کے ... پر تجربہ کراتے ہوئے ہار دک پرستاو ... ہے۔ میں خود اس انجن کا استعمال کر ... چکا ہوں۔ اور ذاتی تجربہ کے بعد کہہ ... سکتا ہوں۔ کہ واقعی یہ انجن بہت مفید ... ڈاکٹر صاحب کے دواخانہ پر سارا ... آنکھوں کے مریضوں کا جمگھٹا لگا رہتا ... ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک درد مند ... نوجوان ہیں۔ جو نہایت لگن اور پریم ... مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ اور ... میں دو بار مشورہ اور دوا مفت ... دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ آنکھوں کے مریضوں ... کیلئے یہ ایک نعمت ہے جس سے ... کو محروم نہ رہنا چاہیئے"

اس کے علاوہ سوامی ... (ایڈیٹر ... کے انگریزی حاشیہ نگار) جوان دنوں گورو ... بھون لاہور میں مقیم ہیں نے بھی ... بے حد تعریف کی ہے۔

قیمت اڑھائی روپے (۲۸) ... محصولڈاک سات آنے (۷ر)

"اِلیشور انجن" فارمیسی۔ ... کرشنا گلی نمبر ۶ ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کیا آپ جانتے ہیں؟

...یہودیوں کی تعداد بہت تیزی سے ...رہی ہے۔ ایک صدی پہلے ان کی ...تعداد صرف چالیس لاکھ تھی۔ لیکن آج ...ان کی تعداد ایک کروڑ چالیس لاکھ

...فرانس کے بادشاہ لوئیس ۱۴ ویں ...ستر سال تک یعنی سب سے زیادہ ...تک حکومت کی۔ ملکہ وکٹوریہ کا ...دوسرا ہے۔ آپ نے ۶۴ سال تک ...حکومت کیا۔

...فولاد کی ایک ایسی پوشاک تیار ہوئی ...جس پر گولی اثر نہیں کرتی۔ اس پر ...لگ کر چپٹی ہو جاتی ہے۔ اس کی ...موٹائی صرف ۱/۸ انچ ہے۔ اور وزن ...یہ فولاد کی بنی ہوئی ہونے پر بھی ...دو سیر ہے۔

...دنیا کی آبادی ہر سال ۲ کروڑ بڑھ جاتی ہے ...آجکل انگلستان میں ۴۴ کروڑ چٹی ...پیتے ہیں۔

دلچسپ اعداد و شمار

دنیا کے مرد اور عورتیں

لیگ آف نیشنز کے ماہواری بلیٹن میں دُنیا کے ۲۶ ملکوں کی آبادی حسب ذیل شائع ہوئی ہے:

وہ ملک جن میں مرد زیادہ ہیں

نام ملک	مرد	عورتیں
جنوبی افریقہ	۱۰۳۸۰۰۰	۱۰۰۵۰۰۰
آسٹریلیا	۳۴۸۷۰۰۰	۳۱۰۴۰۰۰
برہما	۸۰۸۸۰۰۰	۷۷۷۴۰۰۰
بلگیریا	۳۰۵۳۰۰۰	۳۰۲۴۰۰۰
کنیڈا	۵۷۸۲۰۰۰	۵۴۲۷۰۰۰
امریکہ	۶۴۱۰۱۰۰۰	۶۲۱۸۰۰۰۰
ہندوستان	۱۸۰۲۰۶۰۰۰	۱۶۹۵۵۴۰۰۰
آئرلینڈ	۱۵۲۰۰۰۰	۱۴۴۵۰۰۰
جاپان	۳۴۷۳۴۰۰۰	۳۴۵۵۴۰۰۰
ملایا	۲۵۸۴۰۰۰	۱۷۷۴۰۰۰
نیوزی لینڈ	۷۶۹۰۰۰	۷۴۸۰۰۰

وہ ملک جن میں عورتیں زیادہ ہیں

نام ملک	مرد	عورتیں
جرمنی	۳۶۴۲۷۰۰۰	۳۸۴۰۰۰۰۰
بلجیم	۴۱۱۰۰۰۰	۴۱۹۴۰۰۰
چلی	۲۴۹۳۰۰۰	۲۱۶۵۰۰۰
ڈنمارک	۱۸۶۲۰۰۰	۱۹۱۵۰۰۰
مصر	[illegible]	۷۱۲۰۰۰۰
اسٹونیا	۵۳۱۰۰۰	۶۰۰۰۰۰
فن لینڈ	۱۸۹۴۰۰۰	۱۹۴۱۰۰۰
فرانس	۱۹۹۰۰۰۰۰	۲۱۴۰۰۰۰۰
یونان	۳۰۷۶۰۰۰	۳۱۲۸۰۰۰
ہنگری	۴۴۵۶۰۰۰	۴۶۳۴۰۰۰
اٹلی	۲۱۶۰۷۰۰۰	۲۱۸۴۹۰۰۰
لاٹویا	۹۲۸۰۰۰	۱۰۵۳۰۰۰
میکسیکو	۸۱۱۹۰۰۰	۸۴۳۴۰۰۰
ناروے	۱۴۲۰۰۰۰	۱۴۷۹۰۰۰
نیدرلینڈ	۴۳۰۸۰۰۰	۴۳۲۴۰۰۰
پولینڈ	۱۷۱۲۴۰۰۰	۱۷۹۶۶۰۰۰
پرتگال	۳۲۵۶۰۰۰	۳۵۷۰۰۰۰
رومانیہ	۸۸۷۱۰۰۰	۹۲۸۲۰۰۰
برطانیہ کلاں	۲۲۷۳۵۰۰۰	۲۴۵۶۲۰۰۰
سویڈن	۳۱۰۱۰۰۰	۳۱۶۶۰۰۰
سوئیٹزرلینڈ	۲۰۳۴۰۰۰	۲۱۷۴۰۰۰
زیکوسلویکیا	۷۳۷۲۰۰۰	۷۷۸۷۰۰۰
ترکستان	۷۹۳۷۰۰۰	۸۲۲۱۳
روس	۷۱۰۴۳۰۰۰	۷۵۹۸۵۰۰۰
یوگوسلوویا	۶۸۹۲۰۰۰	۷۰۴۲۰۰۰

گھریلو واقفیت

(لیکھک:۔ شری ہنسراج جی اجنالہ)

(۱) اگر کسی ریشمی رنگدار کپڑے کو پھلوں کے داغ لگ جاویں۔ تو سرد پانی میں صابن گھول کر کپڑے کو اس میں بھگوئیں اور دھو ڈالیں۔ داغ دُور ہو جاویں گے

(۲) اگر بید سے بُنی ہوئی کرسی کی نشست ڈھیلی ہو جاوے۔ تو سرد پانی میں سوڈا ڈال کر اسے دھو ڈالیں۔ اور دھوپ میں سکھالیں۔

(۳) بوتل یا چمنی گرم پانی اور چولھے کی راکھ سے خوب صاف ہوتی ہے ✦

ہوشیار

گورو کل کے نام اور سوامی "شردھانند" کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور برانچ:۔ ہسپتال روڈ لاہور
دہلی برانچ:۔ چاندنی چوک دہلی

فہرست ادویات مفت

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر

فہرست ادویات مفت

گورو کل کانگڑی

بھیم سینی ایسرمہ

برہمی تیل

قیمت دس آنے فی شیشی

گورو کل کانگڑی فارمیسی

گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور (یوپی)

قیمت چودہ ۱۴/ فی شیشی

اس کو سر پر لگانے سے دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری، سر درد، بالوں کا گرنا، آنکھوں پر جلن سب تکالیف میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا

سوا سنگھ رکھشا

لیموں کے فوائد

یہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ جب ہندو بیمار ہوتا ہے۔ تو لیموں کو کھا کر صحت یاب ہو جاتا ہے۔ اس ادنیٰ سی مثال سے لیموں کی صفات ظاہر ہیں۔

بہت زمانہ تک لیموں صرف فربہی کے لئے استعمال کیا جاتا رہا جس کا طریق استعمال یوں تھا:۔

تین تولہ لیموں کا عرق تین گنا پانی کے ساتھ پینا۔ اور روزمرہ روغنی غذائیں استعمال کرنا۔ اعضا کی فربہی کا باعث بنتا تھا۔

جب کسی مریض کو بخار کی شکایت ہو تو اسے پانی کی جگہ شربت لیموں دینا چاہیئے۔ اس سے نہ صرف پیاس ہی بجھتی ہے۔ بلکہ بخار بھی دور ہو جاتا ہے۔ عرق لیموں بنانے کی ترکیب نہایت آسان ہے:۔

چار حصہ شکر۔ سات حصہ ٹھنڈا پانی اور دو چمچے عرق لیموں کو باہم ملا لو اور چھان کر استعمال کرو۔

اگر پیٹ میں کسی قسم کا درد ہو۔ تو عرق لیموں اور پانی کو کاربونیٹ کر کے پی لو۔

جب حلق میں کسی قسم کا درد ہو۔ تو لیموں کو شکر کے ساتھ کھانا چاہیئے۔ اور عرق لیموں کے غرارے کرنے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔

مشہور فرانسیسی گویوں کی جب آواز بیٹھ جاتی ہے۔ تو وہ ایک لیموں کو اس احتیاط سے آگ میں بھونتے ہیں۔ کہ وہ پھٹ نہ جائے۔ اور اس کا عرق ضائع نہ ہو جائے۔ پھر وہ اس بھنے ہوئے لیموں کے عرق میں تھوڑی سی شکر ملا لیتے ہیں۔ اور ہر آدھ گھنٹہ کے بعد اس آمیزش کا ایک چمچہ پیتے ہیں۔ اس طریق سے وہ اپنی دلی مراد حاصل کرتے ہیں۔

ننھے بچوں کی ہر بیماری کے لئے لیموں نہایت مفید ہے۔ جن بچوں کو چھ سے بارہ ماہ کی عمر تک شربت لیموں اور دودھ دیا جاتا ہے۔ وہ بے حد توانا ہوتے۔ نیز بہت جلد بڑھتے ہیں۔

ایک انگریز ڈاکٹر نے بتلایا ... جب بھی وہ کسی بچہ کو پلیسلیا ... (ایک بیماری جس میں سانس ... سے چلتا ہے) میں مبتلا پاتا ... اسے شربت لیموں میں بہت ... ڈال کر دن میں تین مرتبہ پلاتا ... اور اس طرح وہ بچہ صحت یاب ... ہے۔

ایک حکیم بچوں کو کیچوں (Worm) کی بیماری سے بچانے ... کا نہایت مفید نسخہ دیتا ہے:۔ ایک برتن میں تھوڑا سا ... تیل اور ایک میں شربت لیموں ... سا گرم کرنا۔ پھر مریض کو تھوڑا ... پھر ارنڈی کا تیل اور بعد ازاں شربت ... پلانا۔

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
SuLeman Umar & Co, Karachi

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کیلئے اپیوگی پستکیں

برہتر بھارت (لیکھک پنڈت چندر گپت ویدالنکار) سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح چین جاپان۔ جاوا کمبوڈ یا ترکستان۔ افغانستان اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ قیمت مجلد پونے پانچ روپے (للعہ) بنا جلد چار روپے (للعہ)

آشرم سماج (لیکھک: پرو فیسر نندلال کھنہ) شردھانند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پشپ ہے جس میں آشرم کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت دستار پوروک منن چنتن اور ملکی ایمیت پر پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پستک ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)

ویدک ونے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی) تین حصوں میں ہے۔ جس میں چار چار ماس کیلئے ہر ایک دن کیلئے ایک ایک پرارتھنا دی گئی ہے۔ اور ہر ماس کے بیچ روبابام ورودھی ... اس کا گجراتی میں بھی انوواد ہو چکا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ (عہ)

دوسری کتابیں (۱) سنتھیا ر ہبیہ عہ (۲) سندھیا سمن عہ (۳) وید گیتا نجلی عہ (۴) بھارت ورش کا اتہاس ... (۵) جل چکتسا وگیان ... (۶) سوم سرو ور ... (۷) ... (۸) استریوں کی سکھشی ... (۹) شکھشا منو وگیان ... (۱۰) گوروکل کا اتہاس ... (۱۱) ... (۱۲) گوروکل کی ڈائری ... (۱۳) گیان مارگ کا پتھک ... (۱۴) ... (۱۵) رنگی دیا ہند کا پنر ودیوہار ... (۱۶) گیان ... دو روپے۔

رعایت جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگوائیں گی۔ انہیں پچیس ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔

مینیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

ڈاکٹر دنیا میں سب سے چھوٹا

ہاں میرے دوستو! اگرچہ میں عمر میں بہت چھوٹا ہوں لیکن پھر بھی آپکو مجھ پر اعتبار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ میں شہرہ آفاق دوائی امرت دھارا سے آپ لوگوں کا علاج کرتا ہوں جو کبھی نقصان نہیں کرتی اور ماں کے دودھ کی طرح مفید ہی ہو چکی ہے۔ امرت دھارا جو دنیا بھر میں ایک نامور دوا ہے ہر لحاظ سے اتنی ہی مفید دوا ہے۔ جتنا کہ ماں کا دودھ۔ طرہ اس پر یہ کہ اس میں ایک اور بھی خوبی ہے۔ یہ ایک بچہ کے ہاتھ میں بھی رہ کر ہر ایک بیماری کو مغلوب کرنے میں ایک اچوک ہتھیار کا کام دیتی ہے۔

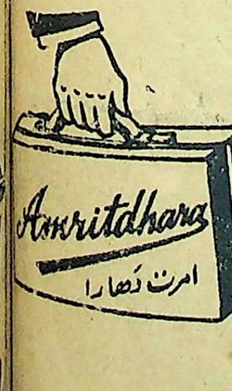

امرت دھارا

اپنے ہاتھ میں اس عجیب الاثر دوا کو لیکر آپ اپنے گھر کے ڈاکٹر بن سکتے ہیں۔ اور دوسروں کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔ اس کے اندرونی اور بیرونی استعمال سے آپکی پیٹ کی خرابیوں۔ دردوں اور تکلیفوں۔ پھوڑے پھنسی اور چوٹ کی قسم کی تمام بیماریوں سے جو روزمرہ انسانی گوشت و پوست کو گھیرتی رہتی ہیں۔ یقیناً نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ/۸)
نصف ایک روپیہ ۴ ر (عہ/) نمونہ آٹھ آنے (۸/)

آج ہی آٹھ آنہ کی نمونہ کی شیشی منگوائیں بازار میں کسی اچھی دوکان سے خرید لیں

امرت دھارا فارمیسی لاہور

نوٹ:۔ میسرز رچھپال اینڈ سنز جگا گلیر امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

Regd. No. L. 435. Founder: M. Krishna. B.A.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس ۳۶ سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — عہ
برما — ضہ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر

جلد ۳۶ — لاہور اتوار ۳ - اساڑھ سمت ۱۹۹۷ مطابق ۱۶ - جون سنہ ۱۹۴۰ء — نمبر ۲۳

مَیں کیا چاہتا ہوں؟

کبھی چاہتا ہوں تیرے پاس آؤں
کبھی دُور تجھ سے رہا چاہتا ہوں

کبھی چاہتا ہوں مَیں دُنیا سے بھاگوں
کبھی دُنیا ہی میں رہا چاہتا ہوں

کبھی چاہتا ہوں کہ بھولوں خودی کو
تو گاہے نہیں بھولنا چاہتا ہوں

کبھی چاہتا ہوں تو دے زندگی کو
کبھی زندگی خود لیا چاہتا ہوں

کبھی چاہتا ہوں زمانہ کی دولت
کبھی دولت دیں لیا چاہتا ہوں

کبھی چاہتا ہوں مَیں دُنیا کی عشرت
کبھی بننا تیرا گدا چاہتا ہوں

غرض منہ کیا چاہتا ہے بتاؤں
مَیں خود سوچتا ہوں مَیں کیا چاہتا ہوں

साप्ताहिक प्रकाश

The Prakash Weekly LAHORE

ویدامرت

رگ وید ——— اوم ——— یجروید

سام وید ——— اتھروید

اتھروگان

ओं या ते प्राण प्रिया तनूर्यो ते प्राण प्रेयसी
अथो यद् भेषजं तव तस्य नो धेहि जीवसे
११-४-६

شبدارتھ: (یا تے پران پریہ تنوہ) سے پران پرمیہ پرماتمن! جو آپ کا سوروپ پیارا ہے۔ (یا اُتے پران پریسی) اور جو آپ کا سوروپ اتی پریہ ہے۔ (اتھو یدبھیشجم تو) اور آپ کا امرتتو یہ ایک جو اوشدھ ہے۔ (تسیہ نودھے ہی جیوسے) وہ ہمیں جیون کے لئے دو۔

بھاوارتھ

(۱)
پرم پریہ پرماتمن! - تم سا پریہ نہ کوئے
پیارے سے بھی پریتم - تم جیسا نہ کوئے

(۲)
ہیں پرش جو جگت میں - کرتے تم سے پیار
ان کو دیتے آپ ہی - بھگتی گیان بھنڈار

(۳)
امرتتو سادھن یہی - پا کر کے بھگوان
رہیں مگن آنند میں - کریں آپ کا دھیان

اپنشد گان

مانڈوکیہ اپنشد

(۷)
ستوپن ستھانی جاگرت - اسکے تین ستھان
انیس مکھ اور سات انگ - ستھول بھوگتا جان

(۸)
جاگرت ستھانی آتما - کرے چیتنا کام
گیان سرشٹی کال ہیں - سمشٹی آتما نام

(۹)
سمشٹی کے ہیں سات انگ - نیتر سوریہ چاند
دئیو لوک ہے مورّدھا - پرتھوی اسکے پاؤں

(۱۰)
انترکھش یہ ادر ہے - باز و دِشا کہائیں
مد ھلیہ لوک چھاتی کہو - سب مل جسم بنائیں

(۱۱)
تنمانترائیں پانچ ہیں - یہ کرتی تری کال
دس دشائیں مل بھی - انیس مکھ وکرال
ان مکھوں سے جگت کا - پالن اور سنگھار
ستھول جگت کا بھوگتا - وِشنو رہے سنسار

چنے ہوئے پھول

— سچا بہادر وہی ہے۔ جو کبھی نراش نہیں ہوتا۔

— جس وقت ہم یہ خواب دیکھتے ہیں۔ کہ ہم خواب دیکھ رہے ہیں۔ اُسی وقت ہم جاگنے کے نزدیک ہوتے ہیں۔

— ہر لمحہ کے لئے کوئی نہ کوئی فرض ضرور ہوتا ہے۔

— پشچاتاپ اپرادھ کا پھل ہے۔

— زندگی کی کشمکش سے ہی مرنے کی عادت پڑتی ہے۔

— دھرم کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ کچھ تھوڑے سے سدھانتوں میں وشواس یا یگیہ وغیرہ پر عمل کیا جاوے۔ بلکہ دھرم ہے۔ کہ زندگی کو اس روحانی نظر سے دیکھا جائے۔ کہ جس میں سب لوگ ایک جیسے سمجھے جائیں۔

— دولت اس کی نہیں ہے۔ جس کے پاس ہے۔ بلکہ اس کی ہے۔ جو اسے استعمال میں لاتا ہے۔

منڈل دس دس روپے کے دس حصے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگتا ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو کم قیمت پر دیتا ہے (۵) مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کیلئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپیہ کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں (۷) منڈل ٹریکٹس اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے (۸) بے روزگار پرچار رُچی آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرکے ان کو پرکاشت کرتا ہے۔ (۱۰) چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کے سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد

سنہری چودہ جلدوں میں۔ قیمت صرف ۴۲ روپے۔ کیا آپ سیٹ منگوالیں۔ سام وید مکمل ایک حصہ میں چار روپے۔ یجروید مکمل ۹ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں ۱۶ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔

ضرورت ہے پرتیک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُتساہی پرشوں و استریوں کی۔

تفاصیل کیلئے لکھیئے

رشی دیانند کرت گرنتھوں کو

(۱) ستیارتھ پرکاش ۷ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۲) سنسکار ودھی ۴ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ر (۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) ویوہار بھانو ۱ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ر (۵) پنچ مہایگیہ ودھی تین پیسہ - ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسہ (۶) گوکرونا ندھی ۱ر - ۲۵ سے اوپر لینے پر چھ روپیہ سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسہ - سو سے اوپر لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسہ - سو سے اوپر لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ۔

دیگر ٹریکٹس

وشنو کی پہیلی ۱۲ر - آریہ پرو پدھتی ۱۲ر - ستیارتھ پرکاش ۱۲ر - نو اُپنشد پرکاش ۱۱ر - ویدک تتو گیان ۳ر - کرتویہ درپن ۱۰ر - آدرش جیون ۶ر - یوگ مارگ ۳ر - جیون پتھ ۵ر - وید میں استریاں ۸ر - بھارتیہ سماج شاستر ایک روپیہ - وید اُپدیش ۸ر - آریہ منتویہ درپن ۶ر - آریہ کمار سمرتی ۴ر - خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ۔

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر ناتھ نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر دئے اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے رعایتی چھ روپے۔ اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہئے آج ہی منگوائیں۔

پراچین ویدک گرنتھ

چرک سنگھتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت ۱۵ روپے۔

چرک مول ایک جلد میں چار روپے۔

سشرت فی جلد چار روپے۔

ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں۔

متھرا پرشاد شوہرے مینجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹیڈ اجمیر

CC0. Gurukul Kangri Collection

پرکاش لاہور

سمت ۱۹۹۷ ۳۔ اساڑھ — ۱۶۔ جون ۱۹۴۰ء

دیانندابد ۱۱۶۔ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

چیتاؤنی

انتر راشٹریہ پرستھتی دنوں دن شوچنیہ ہوتی جا رہی ہے۔ اس کا بھارت پر بھی یتھیشٹ پربھاؤ پڑ رہا ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں اور زندگی کی دیگر ضروریات کی گرانی کے اتی رکت جنتا میں خوف و ہراس بڑھ رہا ہے۔ کبھی بیکار کے اندیشے اور خطرے محسوس کئے جا رہے ہیں۔ کہیں بیرونی طاقتوں کے حملہ کی افواہیں اُڑتی ہیں۔ تو کہیں اندرونی خانہ جنگی کی باتیں سننے میں آتی ہیں۔ درحقیقت ان میں سے کسی چیز کے بھی حقیقت میں بدلنے کا زیادہ امکان نہیں۔ پھر بھی بیرونی حملوں کے مقابلہ کے لئے گورنمنٹ ضروری تدابیر عمل میں لا رہی ہے۔ ملک کی حفاظت کے لئے فوج بھی بڑھائی جا رہی ہے۔ رہا سوال خانہ جنگی کا۔ سو اس کے متعلق پہلے ہی حکومت کی طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ اس کا کوئی خطرہ نہیں۔ اگر کبھی شرارتی عنصر نے سر نکالا بھی تو اُسے کچل دیا جائیگا۔ حکومت اس کے لئے پورے طور پر تیار ہے۔ یہ سب جان لینے کے بعد اطمینان ہو جانا چاہیئے۔ لیکن یہ سب ہوتے ہوئے بھی ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ ہم سکھر اور بہدر کے فسادات سے سبق لے سکتے ہیں۔ بلوائیوں پر پولیس قابو نہ پا سکی۔ لیکن اگر سکھر اور بہدر کے ہندو مضبوط ہوتے۔ اور اپنی رکشا آپ کر سکتے تو ان کا وہ حشر نہ ہوتا۔ جس پر آج آنسو بہائے جا رہے ہیں۔ ان دو مثالوں کو چھوڑیئے۔ سرحدی قبائلیوں کی آئے دن کی اغوا اور لوٹ مار کی شرارتیں ہی بند نہیں ہو پاتیں۔ حکومت کی تمام حفاظتی کوششوں کے باوجود سرحدی ہندو اپنی عزت اور جان و مال کیلئے خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ تو خود کمزور ہونے کے کارن۔ اگر وہ مضبوط ہوتے۔ تو آج یوں مصیبت نہ اُٹھاتے۔ یہ سب دیکھتے اور محسوس کرتے ہوئے بھی اگر ہم آتم رکشا کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو ہم جیسا مورکھ کون ہوگا؟ سکھر بہدر اور سرحد کے واقعات پر انتر راشٹریہ پرستھتی کا کوئی اثر نہیں تھا۔ وہ سادھارن اوستھا میں ہوئے۔ اگر سادھارن اوستھا میں اس قسم کے واقعات کا مقابلہ کرنے کیلئے مضبوط ہونے کی ضرورت سے کسی کو انکار نہیں۔ تو موجودہ حالات میں جب کہ کئی طرح کے خدشات محسوس کئے جا رہے ہیں۔ چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ ہوں۔ اس بات کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کوئی بھی حکومت چاہے وہ کتنی ہی شکتی شالی کیوں نہ ہو رعایا کے تعاون کے بنا اس کی حفاظت کامیابی سے نہیں کر سکتی۔ حکومت ملک کی حفاظت کے لئے ضروری تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ ایک ایک ہندوستانی کو جہاں اس کام میں اس سے تعاون کرنا چاہیئے۔ وہاں اپنی حفاظت کیلئے خود بھی تیار ہونا چاہیئے۔

میری آواز تمام ہندوستانیوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے ان سب کیلئے اپنے وچاروں کو درست نہ کر سکنے میں صرف آریہ سماجی بھائیوں کو اس چیتاونی دوارا خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ موجودہ صورت حال کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے بیدار ہوں۔ سب سے پہلے اپنے اختلافات کو ختم کریں۔ پھر پریم پوروک رہیں۔ پھر دوسرے ہندو فرقوں کے بھائیوں کو سنگٹھت کریں۔ اور اپنے اپنے استھان میں آتم رکشا کے ضروری انتظامات کریں۔ اس کام میں سارودیشک سبھا دہلی کا وہ پرستاؤ ان کے مد نظر رہنا چاہیئے۔ جو اس نے اس سمبندھ میں پاس کیا ہے۔ اس نے سول گارڈ بنانے کی تجویز کی ہے۔ اس پر عمل کیا جانا چاہیئے۔ جن جگہوں پر اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جانا ممکن ہو وہاں آریہ ویر دل آرگنائز کئے جائیں۔ ان کے اتی رکت اکھاڑے قائم کرنے چاہئیں۔ تلوار لاٹھی آدی کے کھیل سکھانے کا پربندھ ہونا چاہیئے۔ اس سے بھی اچھا ہو۔ کہ پرتیک سماج کا کم از کم ایک یووک ڈاکٹر مونجے کے بھونسلہ ملٹری ٹریننگ کالج سے شکشا پراپت کر آئے۔ اور آکر اپنے ہاں کے تمام یووکوں کو وہی شکشا دے۔ کہنے کا تاتپریہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے اُنتی والے نیم میں سب سے پہلا استھان شاریرک اُنتی کو دیا گیا ہے۔ اس کے بعد آتمک اور پھر سماجک اُنتی کو۔ جب شریر ہی بلوان نہ ہوگا۔ تو آتما کیسے بلوان ہوگی؟ جس کا شریر اور آتما بلوان نہ ہو۔ وہ سماج کی سیوا نہیں کر سکتا۔ اس لئے پہلے شاریرک اُنتی لازمی ہے۔ اور اب سمیہ ہے۔ کہ اس نیم کو پستکوں میں سے نکال کر عملی رنگ میں لایا جائے۔ آریہ سماج کے پاس سب کچھ موجود ہے۔ اسے کسی کی رہنمائی کی ضرورت نہیں۔ کمی ہے تو صرف عمل کی۔ اگر آریہ بھائی سنگٹھت ہو کر اپنے ہی کاریہ آرمبھ کرنا سیکھ لیں۔ تو انہیں کبھی کوئی تکلیف نہ اُٹھانی پڑے۔

آریہ بھائیوں کو یہ لیکھ ایک چیتاونی کے روپ میں لینا چاہیئے۔ وقت کی سب سے بڑی ضرورت کا تقاضا ہے۔ کہ آریہ بھائی اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ مضبوط اور بلوان بنیں۔ اور اپنی رکشا آپ کرنے کے یوگیہ ہوں۔ تاکہ کسی وقت انہیں کوئی خطرہ محسوس ہو۔ تو انہیں کسی کا آسرا نہ ڈھونڈنا پڑے۔

لاہور ۱۱-۶ (ہتیشی علاوہلپوری)

ہندی پرکاش کے اجرا کیلئے ایکہزار روپیہ کی ضمانت

ہفتہ وار اردو "پرکاش" کے ہندی ماسک ایڈیشن کے اجرا کی اجازت حاصل کرنے کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی خدمت میں ۸۔ اپریل کو درخواست دی گئی تھی۔ جس کا آج ۱۰۔ جون کو دو ماہ دو دن کے بعد جواب موصول ہوا ہے۔ کہ "ایک ہزار روپیہ کی ضمانت جمع کراؤ"۔ میرے پاس ایک ہزار روپیہ نہیں۔ جو جمع کرا کے ماسک ہندی "پرکاش" نکالنا شروع کر دوں۔ ضمانت جمع کرائے بغیر ہندی پرکاش نکل نہیں سکتا۔ اب دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ ہندی ایڈیشن کا خیال حالات کے بہتر ہونے تک ملتوی کر دیا جائے۔ لیکن ایسا کرنا آریہ جگت کے ہندی پریم کا فاتحہ پڑھنا ہوگا۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ "ضمانت فنڈ" کھولا جائے۔ اور جلد از جلد ایک ہزار روپیہ اکٹھا کر کے سرکاری خزانہ میں جمع کرایا جاوے۔ اب آریہ جگت کے ہندی پریم کا امتحان ہے۔ دیکھیں وہ اس میں پاس ہوتا ہے یا فیل؟ خیال رہے۔ کہ ضمانت کی رقم عام طور پر تین ماہ بعد واپس کر دی جاتی ہے۔ کیا کوئی ایک پریمی ایک ہزار روپیہ یا دس پریمی سو سو روپیہ تین ماہ کیلئے دینے کو تیار ہیں؟ آریہ جگت بتائے۔ کہ "ضمانت فنڈ" کھولا جائے یا ارادہ ملتوی کیا جائے۔ لیکن میرے خیال میں "ضمانت فنڈ" کھولنا مناسب ہے۔ اگر ایک پریمی ایک ہزار روپیہ یا دس پریمی ایک ایک سو روپیہ صرف تین ماہ کیلئے دینے والے نہ نکلیں۔ تو دس دس روپے دینے والے سو سجن یا آریہ سماجیں جلد از جلد اپنا اپنا حصہ بھیجدیں۔ ضمانت کی رقم کا کسی طرح یہ بندوبست ہو جائے۔ تو ہندی ماسک "پرکاش" کے اجرا کا بوجھ میں اپنے اوپر لینے کیلئے تیار ہوں۔ اگر ہندی "پرکاش" کے نکالنے کے اعلان کی تاریخ سے اب تک پچھلے دو ماہ میں پانسو خریداروں کا چندہ وصول ہو گیا ہوتا۔ تو بھی کام چل جاتا۔ لیکن افسوس کہ صرف گیارہ خریداروں کا چندہ بائیس روپے اب تک وصول ہوا ہے۔ اگر آریہ جگت ہندی "پرکاش" کو نکلتا دیکھنا چاہتا ہے۔ تو جلد از جلد ضمانت کی رقم مجھے مل جانی چاہیئے۔ ورنہ ہندی "پرکاش" کے اجرا کا خیال ترک سمجھو۔ اگر ایسا کرنا پڑا۔ تو اس کی ذمہ داری آریہ جگت پر ہوگی۔ (ہتیشی)

بھوپال کے ہندو کیا کریں؟

ریاست بھوپال میں شہری آزادی نام کو نہیں۔ کوئی جلسہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ہندوؤں کا اپنے جلسوں کے لئے اجازت حاصل کرنا آسان نہیں۔ ابھی دو ہفتہ کا ذکر ہے کہ بھوپال راجیہ ہندو کانفرنس کا چوتھا اجلاس بیگم گنج میں ہونا قرار پایا تھا۔ اور اس کے لئے تیاریاں بھی زور شور ... سے ہو رہی تھیں۔ لیکن عین وقت پر جلسہ کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا۔ نواب صاحب تک فریاد پہنچائی گئی۔ لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ کوئی مسلم لیڈر بتائے کہ بھوپال کے ہندو کیا کریں؟

خوفناک پیشنگوئیاں کرنیوالے جوتشی

جموں کی اطلاع ہے۔ کہ سول ہسپتال کے ایک نوجوان ڈاکٹر نے اس لئے خود کشی کر کے جان گنوادی ہے۔ کہ اسے ایک جیوتشی نے بتایا تھا۔ کہ وہ چھ ماہ تک پاگل ہو جائے گا۔ اور گورنمنٹ سروس سے ہٹا دیا جاوے گا۔ اس خوفناک پیشنگوئی سے متاثر ہو کر اس نے خود کشی کر لی۔

حکومت کیوں نہیں اس قسم کی پیشگوئیاں کرنے والے جیوتشیوں کو سخت سزائیں دیتی؟

آریہ سماجیوں کو بدنام کرنیوالے

حکومت کی نظروں سے گرانے اور انتقام لینے کے لئے ریاست حیدر آباد میں آریہ سماجیوں کو کس طرح بدنام کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال یہ ہے۔ کہ بیدر کے دو ہندوؤں نے مقامی مسلمانوں کو یہ کہہ کر بھڑکانے کی ترغیب دی۔ کہ ہم بتانے والے آریہ سماجیوں اور سکھوں کے خفیہ آ رہے ہیں۔ تو فرقہ وارانہ فساد کا انتظام کیا جا سکتے ہیں۔ ان دونوں کا چالان عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس ایک واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب اپنے بھائی ہی آریہ سماجیوں کو بدنام کرنے اور غلط الزام لگانے سے نہیں چوکتے۔ تو مسلمان تب کسی کسر چھوڑتے ہوں گے؟

پنجاب میں تعلیمی ترقی کی رفتار

سال گذشتہ میں صوبہ پنجاب نے تعلیم کے میدان میں بہت ترقی کی ہے۔ محکمہ اطلاعات کی طرف سے جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب میں طلبا کی تعداد ۱۲ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اور کہ گذشتہ سال تعلیم پر پلے ۳۱ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ یہ سب مبارک لیکن کیا حکومت نے یہ بھی غور کیا ہے۔ کہ طلبا کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ بیکاری میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اس کا علاج اس نے کیا سوچا ہے؟

ودھائی

۳۰ مئی کو میرٹھ کے ایک پرم منتر سٹر کدار ناتھ بی۔ ایس۔ سی کا شبھ وواہ جالندھر شہر کے لالہ وساوا رام جی کی پتری کماری لیلاوتی سے پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ودھو پکش کی اور سے برات کی خوب آؤ بھگت کی گئی۔ دونوں اور سے مختلف آریہ سماجک فنڈوں میں دان بھی کافی دیا گیا۔ میں اس ور اپنے متر کے سکھ مئے گرہستھ کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ اور اس کے پوجیہ پتا لالہ ..... لال جی سنگی کو ودھائی دیتا ہوں۔

آریہ سماج کے خلاف الزامات

پنڈت نریندر منتری آریہ سماج حیدر آباد نے ان چار مسلمانوں کے بیان کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ جنہوں نے آریہ سماج کو ریاست حیدر آباد کی واحد لعنت قرار دیا تھا۔ پنڈت نریندر نے اپنے بیان میں چیلنج کیا ہے۔ کہ حکومت آریہ سماج اور مسلم لیگی تحریکوں کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے دیکھ لے ...

تازہ خبریں

—— اٹلی نے مصر کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔

—— جرمن فوجیں پیرس سے صرف ۳۸ میل دور ہیں۔

—— اٹلی نے ۴۰ لاکھ فوج میدان جنگ میں بھیجدی ہے۔

—— روس اور جرمنی میں معاہدہ ٹوٹ جائیگا۔

—— فرانسیسی گورنمنٹ پیرس سے بھاگ گئی ہے۔

—— اٹلی نے مالٹا پر اور برطانوی ہوائی جہازوں نے حبشہ پر بمباری کی ہے۔

—— راج گرو کے ڈاکٹر صاحب چل بسے۔

—— امریکہ اپنا دس ہزار فٹ سے مار کرنے والا خفیہ ہتھیار اتحادیوں کے حوالہ کرنے لگا ہے۔

—— اٹلی کی فوجیں جرمن افسروں کے زیر کمان لڑ رہی ہیں۔

—— وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کا امکان ہے۔ ۹ ممبروں میں سے سول سروس کے ۳۔ ریاستوں کا ایک۔ مسلم لیگی ایک۔ اقلیتوں کا ایک۔ اور کانگریس کے تین نمائندے ہوں گے۔

—— سنہری مسجد کے قریب سات سو مالکان مکان و کرایہ دار تعزیری ٹیکس برداشت کریں گے۔

—— پنجاب گورنمنٹ کا اعلان ہے۔ کہ خاکساروں کا اقدام مسلمانوں اور ملک سے غداری ہے۔

—— میو لیبی کے بیٹے کے قاتل کو انعام دینے کا پانامہ کے ایک اخبار نے اعلان کیا ہے۔

—— پیرس خالی ہونا شروع ہو گیا ہے۔

—— لاہور اور راولپنڈی سے ساڑھے تین سو خاکسار گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ حکومت پنجاب بھر کے تمام خاکساروں کو گرفتار کرنے لگی۔

—— حکومت ہند بھی اسلحہ تیار کرنے لگی ہے۔

—— ہندوستان بھر میں اطالویوں کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

—— ۱۱ جون کو علی الصبح ایک ہزار پولیس والوں نے مسجدوں میں چھاپے مار کر تین صد خاکسار گرفتار کر لئے۔ دو شخص آنسو گیس کا استعمال کرنا پڑا۔ اس لاٹھی چارج بھی ہوا۔ ایک خاکسار گولی لگنے سے ہلاک ہو گیا۔ پولیس اور خاکساروں میں تصادم ہو جانے سے کئی زخمی ہو گئے۔

—— امریکہ نے اتحادیوں کی امداد کا اعلان کر دیا ہے۔

—— ناروے نے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔

—— سر سکندر نے صوبہ کے امن کو نقصان پہنچانے والوں کو کچل دینے کا اعلان کیا ہے۔

—— مسٹر ... فرانس کے محاذ پر ہزار ہا لاکھ سپاہی جمع کر دئے ہیں۔

—— جرمن پیرا شوٹ فرانس میں بھی اترنے شروع ہو گئے ہیں۔

—— سنٹرل اسمبلی کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی۔

—— اٹلی نے جبوتی کو اڑا دینے اور بلجیم کے نصف حصے کا مطالبہ کیا ہے۔

—— مہاتما گاندھی نے ہندوستانیوں کو خوف و ہراس اور بنکوں سے روپیہ نکلوانے سے منع کیا ہے۔

جریان احتلام اور رقت منی کے لئے

مدن منجری گولیاں

تنبلی سستی جریان احتلام۔ رقت منی۔ کمزوری کا دغیرہ کو دور کر کے جسم دل و دماغ میں طاقت لاتی ہیں مزاج کے موافق اور ہر موسم میں یکساں مفید ہیں۔ قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عمر)

نیو سکت واری روغن

عضو مخصوص کی سستی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو قوت مردمی آتی ہے قیمت فی ڈبی ایک روپیہ (عمر)

رمن ولاسنی گولیاں

سرعت انزال کو دور کر کے امساک بڑھاتی ہیں۔ اور شادی شدہ زندگی کے مسرتوں کا پورا لطف حاصل کراتی ہیں۔ فی ڈبی ایک روپیہ (عمر)

راج وید ... کویتی ... آفس جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ: ... بال نمبر ۴۰ نسبت روڈ لاہور

دہلی ایجنٹ: جمنا داس کمپنی چاندنی چوک دہلی

آریہ سماجوں کے سیکرٹری

سو بیس مجلد قیمتی بارہ آنے (۱۲) بالکل مفت طلب کریں۔ صرف محصول ڈاک کے لئے دو آنے (۲) کے ٹکٹ آنے لازمی ہیں۔

پتہ: پیام اتحاد بکڈپو نمبر ۳۴ لاہور

... تو خود معدوم ہو جائیگا۔ کہ ریاست کی واحد لعنت آریہ سماج ہے۔ یا مسلم لیگی ذہنیت جسے ریاست کے مسلمانوں کے دماغ میں نواب یار جنگ جیسے لیڈروں کی طرف سے ٹھونس دیا گیا ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

پروفیسر گلشن رائے کے لیکھوں پر ایک نظر

کیا ویدوں میں اتہاس ہے؟

(از مہاشہ بابو رام جی گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

پوزیشن ہے جس پر آریہ ودوانوں کو توجہ دینی چاہیئے۔ مہرشی دیانند جی کے آنے سے پہلے پنڈت لوگ بھی اور انار یہ لوگ جہاں ویدوں پر طرح طرح کے لانچھن لگاتے تھے۔ وہاں وہ ویدوں کے آغاز کا سمے کبھی آٹھ کبھی دس ہزار برس قبل از مسیح بتلاتے تھے۔ کبھی اس سے کم زیادہ۔ وہ لوگ ویدوں میں اتہاس اور تاریخی قصے کہانیاں سدھ کرتے تھے۔ لیکن مہرشی دیانند نے سب پر اصلیت ظاہر کر کے بتلایا ہے۔

کہ:-

"وید سب ستیہ ودیاؤں کا بھنڈار اور سرشٹی کا آدی الہامی گیان ہے۔ وید انسانی ذکر اذکار اتہاس اور تاریخی قصہ کہانیوں سے مبرا پاک پرور دگار پرمیشور یا برہم کا اپدیش گیان ہے"۔

انہوں نے وید کے ارتھ ودیدھی سے کر کے دکھائے۔ تو لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ دوسرے اہل کتاب کے کتابی الہام وید کے واستوک الہام کے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ آریہ جاتی کو کھویا ہوا خزانہ مل گیا۔ مگر اس روشنی اور آریہ سماج کے پرچار کی موجودگی میں آج کل بھی جب پوتر وید کے ساتھ اس قسم کی باتیں منسوب کی جائیں۔ تو بڑا دکھ ہوتا ہے۔ لاہور کے پروفیسر گلشن رائے کی طرف سے آج کل ایک لیکھ مالا پراچین ہندوؤں کے اتہاس کے نام سے نکل رہی ہے۔ راقم تحریر اس کے آٹھ حصے پڑھ سکا ہوں مجھے سب کے سب دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ ۲۶-مئی کے "پرتاپ" اخبار کے سنڈے ایڈیشن میں لیکھ نمبر ۸ میں آپ لکھتے ہیں:-

(۱) میں پچھلے ایک مضمون میں بتلا چکا ہوں کہ ویدک زمانے کا آغاز تقریباً سات یا آٹھ ہزار برس قبل از مسیح شروع ہوا۔

آگے چل کر ایک جگہ لکھا ہے۔

(۲) "پنجاب اور سندھ میں پہلے پہل "اوشی نرا" نے اپنی سلطنت قائم کی۔ "اوشی نرا" کا ذکر رگ وید منڈل ۱۰- سوکت ۵۹ اور سوکت ۱۷۹ میں آتا ہے"۔

(۳) راجہ "تیتی" بھی ایک زبردست راجہ ہو گذرا ہے۔ اس کا بھی ذکر رگ وید منڈل ۱۰- سوکت ۱۷۹ میں آتا ہے"۔

(۴) وسطی علاقہ میں راجہ "تیتی" کے دوسرے لڑکے "دار" نے ایک ریاست کی بنیاد رکھی۔ شاکلا یعنی سیالکوٹ اس کی راجدھانی تھی۔ دار راجاؤں کا ذکر رگ وید میں بہت جگہ آتا ہے۔ دیکھو منڈل ۱- سوکت ۹۰- سوکت ۱۵۴- سوکت ۱۸۷- منڈل دوئم سوکت ۲۷- منڈل سوئم سوکت ایک۔ اور سوکت ۳۹- منڈل ۴ سوکت ۳۴ وغیرہ"۔

اور پھر ۹- جون کے سنڈے ایڈیشن میں لکھا ہے۔

(۵) یادو راجہ دشنش بندھو کے بیٹے تھے۔ ان کو مندھاتری نے تنگ نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اس کی بیوی بندومتی کے بھائی بندھو تھے۔ اس راجہ مندھاتری کا ذکر رگ وید منڈل ۱- سوکت ۱۱۲- اور منڈل ۸- سوکت ۱۳۹ میں آتا ہے"۔

اس لیکھ مالا میں اور بھی کئی مغالطہ میں ڈالنے والی باتوں کو سدھ کرنے کا یتن کیا گیا ہے:-

(۱) لکھا ہے کہ:-

"مہاراجہ کرشن کا زمانہ تین ہزار سال قبل از مسیح تھا۔ اور رام کا زمانہ چار ہزار سال قبل از مسیح"۔

لیکھ مالا میں ہر ایک جگہ میں اوتار بھی سدھ کیا گیا ہے۔ لیکن ان سب باتوں کو چھوڑ کر میں ویدوں میں اتہاس سدھ کرنے کی بات کو ہی لیتا ہوں۔ سوامی جی کے ودوانوں اور آریہ سماج کی پوزیشن اس سے بالکل مختلف ہے۔ اگر ویدوں میں تاریخی قصے کہانیاں ملتی ہیں۔ تو آریہ سماج کہاں رہتا ہے۔ آریہ ودوانوں کو چاہیئے کہ وہ اس معاملہ پر گمبھیرتا سے وچار کریں تاکہ آئندہ ہر ایک کو وید کے ساتھ اس قسم کی باتیں منسوب کرنے کا ساہس نہ ہو۔ آج کسی غیر ہندو جماعت کے اس قسم کے اہم عقیدہ پر حملہ ہو۔ تو ہل چل مچ جاوے۔ اور ایسے حملہ کرنے والے جواب دہی سے تنگ آ کر توبہ کرنے پیچھا چھڑائیں۔ مگر آج آریہ سماج ہا! آریہ سماج کہاں ہے۔ جو ابھی کم

افسوس کی بات نہیں ہے کہ اس قسم کے لیکھک ہماری آوارگی یا عدم توجہگی اور لاپرواہی سے ہمارے ہی سماچار پتروں میں استھان پا جاتے ہیں۔ اور اس سے بھی بڑھ کر دکھ کی بات یہ ہے کہ ایسے آدار اخبار ایسے لیکھوں کی تردید کے لئے اپنے کالموں میں کنجوسی دکھلاتے ہیں۔

مخزن دولت

جس میں کم سرمایہ تجارتیں اور کثیر منافع والے بیوپار درج ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ایک معمولی لیاقت کا آدمی بھی بآسانی پچاس سے دو سو روپیہ ماہوار تک کما سکتا ہے ان تجارتوں اور بیوپاروں کو شروع کرنے کیلئے کوئی بڑا سرمایہ درکار نہیں۔ بلکہ بعض تجارتیں تو ایک روپیہ کے سرمایہ سے شروع کی جا سکتی ہیں۔ ہزاروں بیکار ہماری ان تجارتوں کو شروع کر کے معقول روپیہ ماہوار کما رہے ہیں۔ اگر آپ بیکار اور زندگی سے تنگ آ چکے ہوئے ہیں یہ بیکار نوجوانوں اور دکانداروں کے لئے خضر راہ ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ (عہ) مگر ۱۵- جولائی تک نصف قیمت آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک ایک آنہ (۹ار) ۹ کے ٹکٹ بھیج کر ایک جلد طلب کریں۔ تجارتی ٹریڈنگ کمپنی نمبر ۱۱- لال چوک لاہور

بالکل مفت

مالک ایجنسی کی سالگرہ کی خوشی میں دلچسپ افسانوں کی تین سو جلدیں قیمتی ایک روپیہ فی جلد بالکل مفت دی جا رہی ہیں۔ آج ہی محصول ڈاک کیلئے ۲ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ نیو سائنٹیفک بک ڈپو نمبر ۱۱ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

تپ دق

کا نسخہ وید بھگوان میں

ہر مول کے سوادھیائے اور ریسرچ کی بدولت مکمل علاج ۲۵ روپیہ۔ ایک ہفتہ کی دوائی دس روپیہ ۱۰ عہ

تپ دق کے واحد مشہور عالم ویدک ریسرچ سکالر آتمانند کوٹھی نمبر ۸۱ فیروز پور روڈ۔ لاہور

ٹھنڈے خوشبودار شربت

دس آنے (۱۰ار) فی بوتل ایک سیر

اس گرمی کے موسم میں ٹھنڈک پہنچانے والے شربتوں کے استعمال سے دل و دماغ ٹھنڈا رہتا ہے۔ اور کام کرنے کی طاقت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

شربت صندل۔ براہمی۔ بادام۔ فالسہ ہر ایک بوتل ۱۰ار

شربت و تمام آیورویدک ادویات ملنے کا پتہ:-

منیجر دیانند آیورویدک کالج فارمیسی لاہور

تمام برانچیں و ایجنسیاں۔ ٹیلیفون نمبر ۵-۲۵

پرکاش کی خوبیاں دوسروں کو اور اس کی خامیاں ہمیں بتائیں

پھولا (چھیٹا) ککرے جیسا خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ پتلا ہو یا گہرا۔ خواہ کتنے برس کا پرانا ہو۔ ککروں کی شرطیہ بے ضرر اور بے نظیر علاج وید رجسٹرڈ شدہ گورنمنٹ آف انڈیا سے ۲۵ سالہ ریسرچ و عملی تجربہ کی مجرب دوا پیٹنٹ رجسٹرڈ ہے۔ چند روزہ استعمال سے پھولے کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ اور آنکھوں کی بینائی روز روشن کی مانند درست ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ نمونہ درمیانی حصہ

منیجر کرشنا ریسرچ لیبارٹیریز فیروز پور (پنجاب)

رشی دیانند نے اپنی اپدیش پنچ مہایگیہ ودھی میں ہر ایک نر ناری کے لئے ۵ کرتویہ ہر روز ادا کرنے کا آدیش کیا ہے۔ وہ ۵ مہایگیہ یہ ہیں:-

(۱) برہم یگیہ (۲) دیو یگیہ (۳) پتری یگیہ (۴) اتتھی یگیہ (۵) بلی ویشو دیو یگیہ۔

ان ۵ یگیوں کو پرچلت کرنے کے لئے ادیشیہ اس بات کی ہے۔ کہ ان پر روشنی ڈالی جائے۔ آج اس لیکھ میں برہم یگیہ کے متعلق شاستروں کی کچھ باتیں رکھتا ہوں۔ ویدوں اور شاستروں میں ہر ایک نر ناری کے لئے پرماتما وسا ایشور کال الیشور کی اپاسنا کرنے کی آگیا ہے۔ اس کا نام برہم یگیہ یا سندھیا ہے۔ سندھیا کا نام سن کر ہمارے پڑھے لکھے نوجوان مخول اڑانے لگ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ جب ایشور کو دیکھا کسی نے نہیں۔ تو سندھیا کرنے سے کیا فائدہ؟ سندھیا کرنا سمے کا ناش کرنا ہے۔ اس لئے پہلے ایشور کی ہستی کو ثابت کرنے کے لئے تھوڑا سا پرکاش ڈالا جاوے گا۔

ایشور کی ہستی:- یوروپ کا مشہور سائنسدان نیوٹن جس نے (Law of gravitation) معلوم کیا۔ ایشور کی ہستی کے متعلق کہتا ہے کہ

"جو کچھ میں دنیا میں دیکھتا ہوں۔ یہ سب مادی طاقتیں ہیں۔ یہ حیرت میں ڈالنے والا آفتاب اور جملہ سیارگان کی باہمی مناسبت۔ اجرام فلکی کی رفتار قدرت کے عجیب و غریب کرشمے ضرور کسی نہ کسی عالم الغیب اور

ہمارے ڈینک پانچ کرتویہ

(از مہاشہ موہن لال جی منتری آریہ سماج مٹھ ٹوانہ)

سرو شکتی مان بادشاہ کے حکم کے محکوم ہیں"

لارڈ بیکن کہتے ہیں:-

"ممکن ہے۔ کہ مذہبی کتابوں کے قصوں اور پہیلیوں پر اعتبار کروں۔ لیکن اس سنسار کے ڈھانچے کو بلا کسی زندہ حرکت دینے والی طاقت کے مان لینا میرے لئے غیر ممکن ہے"۔

یونان کے مشہور حکیم لقمان کی رائے ہے۔ کہ:-

"ایشور ایک ہے۔ اور وہ سب کا سوامی ہے۔ اس کی شکل منش کی سی نہیں ہے۔ اگر گھوڑے اور بیل اپنے ہاتھوں سے خدا کی تصویر بنا سکتے۔ تو گھوڑے تو خدا کی ایک گھوڑے کی شکل بناتے۔ اور بیل اس کو دو سینگ دئے بغیر ہرگز نہ مانتے۔ ہر ایک شخص خدا کو اپنے جیسا سمجھتا ہے"۔

امریکہ کا مشہور فلاسفر ایمرسن کیا ہی خوب کہتا ہے:-

"وہ منش۔ خوفناک کرگس وہ آتما ہے۔ جس میں پرماتما کا پرکاش نہیں ہے۔ وہ شخص جانوروں کے درمیان سورج کی دھوپ میں اڑتے ہوئے پرندوں کے پروں تلے چکر مارتا پھرتا ہے۔ لیکن وہ ان کا اپنے ساتھ کوئی تعلق نہیں سمجھتا۔ وشواسی دھرماتما پرشوں کو اپنے بال بچوں کے ساتھ پریم کرتے ہوئے دیکھ کر اس کے دل میں کوئی جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ بیگانہ دیوانہ گھر پھونک تماشہ دیکھنے والا کسی کو چیز نہیں سمجھتا۔ اس لئے اس کے رچیتا کی سندرتا۔ منش جیون کا اُدّیش اور سنسار کے کل پدارتھوں میں ایک روحانی تعلق کو انوبھو کرنا غیر ممکن ہے۔ اس کا سوسائٹی میں رہنا نہ رہنے کے برابر ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر اس زور شور کے چمکنے والے آفتاب سے اس کے رچیتا کو علیحدہ کر دو۔ تو میرے لئے اس میں کوئی پرکاش باقی نہیں رہتا۔ وہ میری نظروں میں بجھے ہوئے چراغ کی بتی سے بھی کمتر ہے"۔

مندرجہ بالا یوروپ کے وچار شیل سجنوں کے وچاروں کو پڑھ کر یہ وشواس کرنے پر باودھت ہونا پڑتا ہے کہ ضرور کوئی نہ کوئی ایسی شکتی ہے۔ جو کہ اس سارے سنسار کو ایک نیم میں باندھ کر چلا رہی ہے۔ چاہے اس شکتی کو آپ ایشور کہہ لیں۔ چاہے برہم کہہ لیں۔ جو چاہے نام رکھ لیں۔ جہاں منشیوں کی ایجادوں میں نت نئی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ آئے دن موٹروں۔ انجنوں کے حادثوں سے خون بہتے دیکھے جاتے ہیں۔ وہاں ایشوری نیم کے انوسار سورج چندرماں کاریہ کر رہے ہیں۔ کبھی کوئی حادثہ سننے میں نہیں آیا۔ جب ایک سادھارن سی گھڑا بغیر کمہار کے نہیں بن سکتا۔ تو یہ اتنا بڑا سنسار بغیر کسی چیتن شکتی کی سہائتا کے کیسے چل سکتا ہے۔ اس لئے پرماتما کی سنتا کا نگہبان ہیں اس کے کام کو دوار بھرا رہا ہے۔

ایک وچار شیل سجن نے کیا ہی ٹھیک کہا ہے۔ کہ

"God's words are ever ringing in the world but those who are wilfully deaf can not hear them."

"اس پربھو کے شبد اس کی بنی ہوئی کائنات میں ہمیشہ گونجتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ شخص جو دیدہ دانستہ بہرے بن چکے ہیں۔ وہ ان شبدوں کو نہیں سن سکتے"۔

سندھیا کیوں کرنی چاہئے

پرماتما کی ہستی کو مان کر اب پرشن پیدا ہوتا ہے۔ کہ سندھیا کیوں کی جائے۔ اس کا اُتر یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہمیں ایک پیسہ بھی دیتا ہے۔ تو ہم اس کا بہت احسان مانتے ہیں۔ لیکن پرماتما نے ہمیں اس سنسار میں آنے سے پہلے ہی ہمارا پالن پوشن کرنے کے لئے ماتا پتا دئے۔ ہمارے دانت نہیں تھے۔ کہ ان کو چبا سکتے۔ پرماتما نے ماتا کے ستنوں میں دودھ دیا۔ کہ جب تک ہم ان نہ چبا سکیں دودھ دوارا ہمارا پالن ہو۔ ہمارے سکھ کے لئے نانا پرکار کے پھل پھول ان بنسپتی دئے۔ جس نے یہ سب

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد گردوال ابطرو

بال جیون گھُٹی اصلی میٹھی رجسٹرڈ

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے دانت بڑی آسانی سے نکلتے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر تندرست رہتے ہیں۔ سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھُٹیوں سے بچیں۔ قیمت فی شیشی ۵ درجن کا علاوہ محصول سے منگوا کر نمونہ مفت نوٹ ناموں مع زنام و پتہ بھیجئے ہر دو میں کی گولی مفت

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

(ماسک) ہندی پرکاش لاہور

(سمپادکہ:- شکنتلا دیوی ہندی بھوشن)

ہندی ماسک "پرکاش" کے تمام انتظام مکمل ہو چکے ہیں۔ صرف سرکار سے اجازت ملنی باقی ہے۔ جس کے لئے ۹-۱ اپریل کو درخواست دی گئی تھی۔ امید ہے۔ کہ جلد اجازت مل جاوے گی۔ اجازت ملنے کے پندرہ دن بعد پہلا انک پرکاشت ہو جائے گا۔ استریوں میں پرچار کے لئے استریں دوارا سمپادت دیہ پتر کا بہت اُپیوگی سدھ ہو گی۔ موٹا ٹائپ بڑھیا کاغذ۔ سندر چھپائی منوہر چتر۔ للت کوتائیں۔ آچھی کہانیاں کے لیکھ روچک کہانیاں یہ سب کچھ دیگا۔ جلد گراہکوں کے رجسٹر میں نام درج کرائیں۔ اور ہنسی پندہ جو صرف دو روپے دو آنہ سالانہ ہے بھیج۔ ہماری حوصلہ افزائی کریں۔

(سمپادکہ ہندی پرکاش لاہور)

بینڈ، قلم، فلمیں، لوا، پور اسٹیول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بذریعہ ریلوے پارسل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umer & Co,
Karachi

CC0, Gurukul Kangri Collection

کرتویہ کا تیسرا وبھاگ اور ایشور — ایشور پریم

شیاس سے منش اپنی آتما کو بلوان
بنا سکتا ہے۔ ایشور کو جاننے کے لئے
اپنے کو پہلے جان لینا پرم آوشیک
ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ایشور گیان
پراپتی اندریوں کے دوارا نہیں ہوا
کرتی۔ اندریوں کی پرورتی اپنے باہیہ
وشیوں کی اور ہے۔ اور اس لئے
وہ اپنے باہیہ وشیوں کے سوا انیہ کچھ
نہیں دیکھ سکتے۔ اور انہیں بہرمکھی
کہا جاتا ہے۔ ان کے وپریت آتما
انترمکھی ہونے سے اپنے کو بھی دیکھ
سکتا ہے۔ اور اپنے بھیتر موجود پرماتما
کو بھی دیکھ سکتا ہے۔ یدی یہ اپنے
کو نہیں دیکھ اتھوا جان سکتا ہوتا۔ تو
پھر پرماتما کو کس پرکار دیکھ سکتا؟
اس لئے اپنے کو جان لینے کی تعلیم
ودوان جگت کے آرمبھ سے اہنک
برابر دیتے چلے آئے ہیں۔
"Know Thy Self"
بدھ کہاوت ہے۔
بدھ نے ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ
جس ویکتی کو اپنا اور اپنی بھاوناؤں
کا گیان ہے۔ اس کے لئے سویکار کرنا
پڑے گا۔ کہ وہ پرماتما سے پریم کرتا ہے۔"
اب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ پرماتما کا گیان
تبھی ہے۔ تو اس کا کیول ابھپرائے
یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم اسے جانتے ہیں۔
ہمارے کلیان کے لئے آوشیک
ہے اُسے ٹھیک ٹھیک جان لینا منش
کی شکتی سے باہر ہے۔ ایک اردو کے
کوی نے لکھا ہے۔ اور بہت اچھا کہا
ہے۔ کہ

عجب طرفہ ہے خوبی میرے محبوب کی دیکھو
کہ ہر ذرہ میں آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا

ہمیں کیوں اس کے جاننے اتھوا اس
سے پریم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس
پرشن کے اتر میں کمن پنکتیاں ودرنیہ
رکھنا۔

سنسار میں شانتی۔ منش میں بھراتری
بھاؤ بنا لحاظ رنگ۔ نسل اور دیش کے
سمست دیش باسیوں کو ایک اتکرشٹ
سوتر میں باندھے رکھنے کے کارن اور
ایک ماتر کارن واستوک آستکتا ہے۔
یہاں اس بات کو اسندگدھ شبدوں
میں لکھا گیا ہے۔ کہ اس پرتھوی پر بسنے
والے سمست منشیوں کا ایک وشال

(گذشتہ سے آگے)

آدرش آریہ جیون

(شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

پریوار۔ جس میں نہ کوئی چھوٹا ہے نہ بڑا۔ اپتو سب بھائی ہیں۔ ان سب کا پتا ایشور اور ان سب کی ماتا پرتھوی ہے۔ وید پرتی پادت اس سارونک بھراترتا بھاؤ کا انوبھو منش اسی سمے کر سکتا ہے۔ جب پہلے ایشور کے سارونک پتری بھاؤ کا وشواس ہو جائے۔ اسی وشواس کی پہلے آ لینے کی ضرورت ہے۔

ایشور کے پریم کا پرارمبھک روپ وہ ہوتا ہے۔ جب منش کے ہردے میں ایشور وشواس کا سوتر پات ہوا کرتا ہے۔ یہ وشواس بڑھتے بڑھتے نشچے آتمک گیان کا روپ دھارن کر لیتا ہے۔ اور تبھی بھکتی کا اُتکرشٹ روپ کا پیار اور بھاؤ ہوتا ہے۔ اس میں پریمی پریتم کے روپ میں مگن ہو کر اپنی سُدھ بُدھ بھلا دیتا ہے۔ یہی پریم کی اُتکرشٹ اوستھا بھکتی ہے۔ بھکتی کی بھاؤنا میں بھگت کیول سویم ہی شانت اور پرسن بدن نہیں رہتا۔ بلکہ اپنے سمپرک میں آنے والے پرانی ماتر کے اہلاد کا کارن بن جاتا ہے۔

یہ نشچت ہے۔ کہ سنسار کے ادھک تر پرانی ایسے نہیں ہو سکتے۔ پرنتو یدی دھیہ سب کا بھی ہو جائے۔ تو جو کوئی اس مارگ میں جتنا بھی چلے گا۔ وہ اتنے ہی سکھ اور شانتی کے سامراجیہ کی وردھی کا ایک درجے تک اوشیہ کارن بنتا جائے گا۔ اس لئے آستک بھاؤنا آج بھی پرانے ڈھانچے کی سہایک ہو رہی نہیں۔ اپتو جیتی جاگتی سنسار کے ورتمان اشانتی روپ روگ کی ایک ماتر چکتسا ہے۔ مہاتما اشانتی سے پیڑت سنسار کا یدی کلیان کرنا ہے وہ یوروپ میں نواس کرتے ہیں یا ایشیا میں خوشی اتھوا ناخوشی سے اس چکتسا ودھی کا سیون کرنا ہی پڑے گا۔ اسمرن یہ بات کہی جا چکی ہے۔ کہ اس چکتسا ودھی کے سیون روپ ایشور وشواس سے منش کا آتما بلوان ہوا کرتا ہے۔ اب ہم یہاں یہ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ کس پرکار آتما میں شکتی ادبھو ہوا کرتا ہے؟ اس کے تین سادھن ہیں:-

پہلا سادھن آتما کے پرتی کول کاریوں سے بچنا۔ اور آتم انوکول کاریوں کا کرنا۔ پرتی کول کاریوں سے نہ بچنا اور انوکول کاریوں سے آتما میں نربلتا آیا کرتی ہے۔ ایشور کے دویہ گن آدرش سے ہیں۔ انت تک پرانی ماتر کے کلیان کیلئے کام میں آیا کرتے ہیں۔ اس لئے منش کا کرتویہ ہے۔ کہ جتنا ہو سکے وہ ان میں سے جتنے گنوں کو بھی اپنی آتما میں لا سکے لائے۔ آتما کے پرتی کول کاریہ وہی ہوتے ہیں جن سے انیہ کو کشٹ پہنچے۔ ایشور کے گنوں کے انوسرن سے وہ ایسے ہی کاریہ کر سکیگا۔ جو آتم انوکول ہیں۔ اور کسی کو بھی کشٹ دینے والے نہ ہوں۔ گنوں کو اپنے اندر لانے کا سادھن جپ ہے۔ اس لئے دینک جپ میں کچھ سمے اوشیہ پرتیک دن لگانے کا یتن کرنا چاہیئے۔

دوسرا سادھن آتم نریکشن (Self Introspection) ہے

منش کے بھیتر سے وہ سارے کاریہ جو آتما کے پرتی کول ہوتے ہیں۔ دور ہوا کرتے ہیں۔ آتم نریکشن کا ابھپرائے یہ ہے۔

(باقی آئندہ)

عیسائیت میں مانس بھکشن و گؤ ہتیا نشیدھ

۱۔ "جو بیل کو کاٹتا ہے۔ وہ اس آدمی کی طرح ہے۔ جو منش کو مارتا ہے۔"
(زبور باب ۴۶ سے ۵۰)

"میں تیرے گھر کا بیل نہ لوں گا۔ اور نہ تیرے باڑے کا بکرا۔ کیونکہ جنگل کے سب جانور میرے ہیں۔ کیا میں بیلوں کا گوشت کھاتا ہوں۔ یا بکروں کا لہو پیتا ہوں؟"
(توریت باب ۱۸-۱۹)

۳۔ "تو کھیت کی پیداوار کھائے گا۔ تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا"
حضرت آدم نے خدا سے فرمایا۔

۴۔ "میں قربانی کو نہیں چاہتا۔ بلکہ رحم کو چاہتا ہوں۔ تو گوشت نہ کھا۔ شراب نہ پی۔ اور ایسا کام نہ کر کہ جس سے تیرا بھائی ٹھوکر کھائے۔"
(انجیل)

اصلی جہاز مارکہ
سودیشی
لٹھا
استعمال کریں
سفیدی اور مضبوطی میں لاثانی
قیمت میں ارزاں

اور اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں
کوالٹی میں بڑھیا
باوا پرمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچاتے:- بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

استری جگت

فیشن کیسے پرچلت ہوتے ہیں؟

(از کماری سنبل بالا بی - اے)

شاریرک سجاوٹ و شرنگار کی پرچلت ودھیوں کو فیشن کہتے ہیں۔ فیشن کیسے اور کیوں کر پرچلت ہوتے ہیں۔ اس کے سمبندھ میں دو وچار ہیں۔ ایک وچار تو یہ ہے۔ کہ فیشن کا سٹری گنیش دھنی گھرانوں سے ہوتا ہے۔ دھنی گھرانے جو ڈھنگ گرہن کرتے ہیں۔ وہی جن سادھارن اپنا لیتے ہیں۔ لیکن دوسرا وچار یہ ہے۔ کہ فیشن کی ادشکارک سنیما کی وہ ایکٹرسیں ہیں۔ جو دن رات لوگوں کو اپنی اور آکرشت کرنے اور لبھانے کے لئے نئے نئے ڈھنگ اختیار کرتی رہتی ہیں۔ اور انت میں یہی نئے ڈھنگ فیشن کا روپ اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی سمبندھ میں ایک پشچمی ودوان نے فیشن کی ویچنا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ادھونک یگ میں فیشن کی ادشکارک دھنی استریاں ہوں یا بازاری ویشیائیں۔ لیکن پراچین کال میں یہ ویشیائیں ہی فیشن کی جنم داتا رہی ہیں۔“

یہی ودوان آگے لکھتا ہے۔ کہ:۔

”۸ اویں شتابدی میں اٹلی کی راجدھانی روم فیشن کا گھر تھا۔ یہیں سے فیشن کا جنم ہو کر یوروپ میں پھیلتا تھا۔ اس کا کارن یہ تھا۔ کہ ان دنوں روم ولاس و شرنگار کا کیندر بنا ہوا تھا۔ جنتا سوندریہ اُپاسک و ولاسی تھی۔ اسلئے وہاں کی سندر استریاں ادھک سے ادھک سندر بننے کے لئے نئے نئے ڈھنگ نکالا کرتی تھیں۔ جو فیشن بن کر یوروپ بھر میں چھا جاتا تھا۔ سندرتا کے اس پرورتن میں انہی دنوں اٹلی میں کیا کیا نہ ہوا۔ سوندریہ کے نکھار کے لئے نتیہ سنان ربناؤ شرنگار۔ جل سادھارن کے سنان میں گلاب و عطر۔ نکھار کیلئے نتین انیادی سکڑوں نئے نئے ادشکار ہوئے۔ جس کا پرنام یہ نکلا۔ کہ ان سوندریہ بجنے والیوں کی دیکھا دیکھی سادھارن گرہستی استریوں نے بھی

اپنے آپ کو اسی فیشن کے رنگ میں رنگنا شروع کر دیا۔

اس شتابدی میں اٹلی کی استریوں کے بال کاٹے ہوا کرتے تھے۔ لیکن ہم

یہ باتیں ہر ایک استری کو جاننی چاہئیں

— بچوں کے سمکھ کوئی ایسا پردرشن نہ کریں۔ جسے بچوں میں دیکھنا پسند نہیں۔

— بچوں کے سامنے نوکروں وغیرہ پر کرودھ کرنا اور گالی وغیرہ دینا اپنے بچوں کو بگاڑنے کی دعوت دینا ہے۔

— بچوں کے سامنے اپنے سمبندھی اتھوا پڑوسی کی کبھی نندا نہ کریں۔ نہ خود جھوٹ بولیں نہ انہیں بولنے دیں۔

— اپنے گھر کو سوچھ سندر اور شانتی دائیک بنائیں۔ جس سے بچے سوشیل اور سگھڑ بنیں۔

— پرسوتا کو ۵ دن تک ٹھنڈا پانی نہیں پینا چاہیئے۔

— کان بہتے رہنے سے منش بہرہ ہو جاتا ہے۔

آریہ سماجوں کی لائبریریوں کیلئے اُپیوگی پستکیں

پرمہنر بھارت (لیکھک چندر گپت ویدیالنکار) شری کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح چین جاپان جاوا۔ کمبوڈیا۔ ترکستان۔ افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا و سنسکرتی کا پرچار ہوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ قیمت مجلد پونے پانچ روپے (للعہ) بنا جلد چار روپے (للعہ)

آتم میمانسا (لیکھک پر دفیسر نند لال کھنہ) شری وہا نند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پشپ ہے۔ جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت دستار پورک منورنجک اور یکتی یکت پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پستک ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)

ویدک رشی (سوامی ابھئے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی) تین حصوں میں ہے۔ جس میں چار چار ماس کے لئے ہر ایک دن کے لئے ایک ایک پراستھنا دیاکھیا سہت دی گئی ہے۔ اور ہر ماس کیلئے دیا یام ودھی بھی۔ اس کا گجراتی میں بھی انوواد ہو چکا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ۔

دوسری کتابیں (۱) سندھیا رہسیہ ۸ (۲) سندھیا سمن ایک روپیہ (۳) وید گیتا نجلی ۸ (۴) بھارت ورش کا اتہاس ۱۲ (۵) جل چکتسا وگیان ۱۲ (۶) سوم سرو ور ۱۲ (۷) برہمچریہ سندیش ۱۲ (۸) استریوں کی سکھنی ۱۲ (۹) شکشا منوو گیان ۱۲ (۱۰) گوروکل کا اتہاس ۱۲ (۱۱) سنوپ نرمان کلا ۱۲ (۱۲) گوروکل کی ڈائری ۳ (۱۳) کلیان مارگ کا پتھک ۱۲ (۱۴) نرکت بھاشیہ ۷ روپے ۸ (۱۵) رشی دیانند کا پتر دیوہار ۱۲ (۱۶) گیان پرولیکا دو حصے دو روپے۔ رعایت:۔ جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگوائیں گی۔ انہیں ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔

مینیجر۔ پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

استریوں کو کیسی شکشا کی ضرورت ہے؟

(از کماری سنتوش کشور ڈائرکٹر کنیا مہا ودیالیہ جالندھر)

ہندوستان میں پرچلت شکشا پرنالی اتی دوشت ہے۔ استریوں کو جو شکشا دی جاتی ہے۔ وہ تو اور بھی دوش یکت ہے۔ انگلستان میں لڑکیوں کو گھریلو کرتویہ سکھائے جاتے ہیں۔ انہیں گڑیوں کو نہلانا اور کپڑے پہنانا سکھایا جاتا ہے۔ جس سے وہ اپنے بھاوی گرہستھ میں اپنے بچوں کا پالن اچھی طرح کر سکیں۔ گرہستھ سمبندھی کاموں کو سکھلاتے وقت انہیں اتنا دلچسپ بنا دیا جاتا ہے۔ کہ لڑکیوں کو خود بخود انہیں شوق سے سیکھنے کی رغبت ہوتی ہے۔ کھانے پکانے کے انترکت سلائی کٹائی اور ڈرائینگ پریکٹیکل کے طور پر پڑھائی کے سلیبس میں لازمی مضمون قرار دئے گئے ہیں۔ لیکن بھارت ورش میں لڑکیوں کو وہ شکشا دی جاتی ہے۔ جو کلرک بننے کے لئے دی جاتی ہے۔ ۹۸ فیصدی لڑکیوں کو ماتائیں بننا ہے۔ صرف دو فیصدی لڑکیاں نوکری کرتی ہیں۔ جنہیں پڑھ کر نوکری کرنا ہے اور وہ اسی اُدیش سے شکشا گرہن کرنا چاہتی ہوں۔ وہ لڑکوں کے کالجوں اور سکولوں میں ان کے ساتھ پڑھ سکتی ہیں۔ ۹۸ فیصدی لڑکیوں کے لئے ان سکولوں اور کالجوں میں ایسی شکشا کا پربندھ ہونا چاہیئے۔ جو انہیں آدرش پتنی، آدرش گرہنی اور آدرش ماتا بنانے میں سہائک ہو۔ شکشا کے سلیبس میں شِشو پالن، شِشو منووگیان۔ پراچین بھارتیہ آدرش، کھانا پکانا۔ اور سلائی کو وشیش استھان ملنا چاہیئے۔ یہ ہے وہ چیز جو ایک اوسط ہندوستانی لڑکی کو درکار ہے۔ لیکن انہیں جو شکشا آج کل دی جاتی ہے۔ وہ ٹھیک اس کے برعکس ہوتی ہے۔ جس کا پرنام یہ ہے کہ ورتمان شکشا ان کے اخلاق و چرتر کو تباہ کر دیتی ہے۔ ... کہ ورتمان شکشا ضرورت ہے ... پرنالی میں اوشیک پرورتن لایا جائے۔

۴ بازاری ویشیاؤں نے کچھ دن پہلے سے اپنے بالوں کو سنہری بنانا شروع

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے؟

(از مہاشہ اوم پرکاش جی سنبار تھی۔ گورو کل جہلم)

دُنیا کی تمام اشیاء میں ہر وقت کوئی نہ کوئی پریورتن ہوتا ہی رہتا ہے۔ اس لئے اس سنسار کو پریورتن شیل کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ دُنیا میں ایک ہی وستو دھرم ہے۔ جو سوروپ سے انتیہ ہے۔ اور پریورتن کے چکر سے پرتھک۔ جیسے آگ جہاں جلتی ہوگی۔ وہاں گرمی اور پرکاش کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ اس کے دو دھرم ہیں۔ اور دھرم میں پریورتن ہونا ناممکن ہے۔ آتما چیتن ہے۔ اور گیان اور پریتن دو گنوں (دھرموں) سے یکت ہے۔ اس لئے جہاں بھی جیو آتما کی ستا موجود ہوگی۔ وہاں پر گیان اور پریتن کا ہونا انیواریہ ضروری ہے۔ اس یگ کے سب سے بڑے سدھارک رشی دیانند نے ایک نیم آریہ سماج کے نیموں میں یہ بھی رکھا ہے۔ کہ:۔

"ستیہ کو گرہن کرنے اور استیہ کو تیاگنے کے لئے سردا اُدیت رہنا چاہئیے"۔

اگر آج دُنیا اس اصول پر کام کرنے لگ جائے۔ تو تمام جھگڑے اور خرابیاں دُور ہو سکتی ہیں۔ اور اس وقت سنسار کے اندر سب طرف بڑی اشانتی مچی ہوئی ہے۔ اور ہر ایک دوسرے کو ہڑپ کرنے کو تیار ہے۔ اس کا کارن یہی ہے۔ کہ لوگوں نے دھرم کے اصلی سروپ کو سمجھنے کا تین ہی نہیں کیا۔ دھرم جھگڑے پھیلانا نہیں۔ بلکہ پریماتما کا ساکھشات کار کرتا۔ اور اپنی اُنتی میں دوسروں کی اُنتی سمجھنا سکھاتا ہے۔ اور دھرم کا ایسا سندر بیج بونا ہے۔ جو برکھش کا رُوپ دھارن کر کے اپنے پھل پھول سے لوگوں کے ہردیوں کے تاپ کو ہرتا ہے۔ دھرم کیول ایک ہی ہو سکتا ہے۔ ورتمان یگ میں بہت سمپردائے اور مذہب دھرم کہلانے کے قابل نہیں۔ دھرم شروع سے اور پریورتن رہت ہونا چاہئیے۔ دھرم کا اصلی سوروپ یہ ہے۔ کہ جو دار شنک وچار سے سویکار کیا جا سکے۔

آج کل کے تمام مذاہب میں سے کوئی بھی ایسا مذہب نہیں۔ جو اپنے آپ کو چھ ہزار سال سے زیادہ پراچین ثابت کر سکے۔ نیز سب مذاہب کے سنچالک خاص خاص مہاپُرش ہیں۔ اگر دُنیا میں کسی کو دھرم کے نام سے پکارا جا سکتا ہے۔ تو وہ ویدک دھرم ہی ہے۔ کیونکہ یہ آتما کے اس سنسار میں اُتپن ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ سچا اور انصاف کا ایک مانو دھرم ہونے کے کارن ہی مجھے یہ دھرم پیارا ہے۔ اور سب کو ہونا چاہیئے۔

دھرم کا دوسرا نام نیائے ہے۔ میرا دھرم مجھے انصاف کرنا۔ انصاف

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

(گذشتہ سے آگے)

پراچین بھارت کے ایک سَو چکروَرتی راجے

(پراچین اتہاس سمبندھی ایک کھوج پُورن دلچسپ لیکھ)

الملقات سارو بھوم راجہ ہی اشومیدھ یگیہ کریں۔ پراچین کال میں اس نیم کے مطابق اوشیہ کام کیا جاتا ہوگا۔ بدی پیچھے اس کی بہت پرواہ نہ کی گئی ہو۔ شت پتھ میں تیرہ مہاراجوں کے نام آئے ہیں۔ جنہوں نے اشومیدھ یگیہ کیا۔ یدی ساری بھومی ان کے آدھین نہ بھی ہو۔ تو بھارت ورش کا مہاراج ہونے میں تو سنشیہ ہی نہیں ہو سکتا۔ ان کے نام اتھوا جس جاتی کے وہ تھے۔ اس پرکار دئے ہوئے ہیں:۔

۱۔ جنمے جے پریکشت جو مہاراجہ یدھشٹر کا پوتر تھا۔

۲۔ بھیم سین۔ ۳۔ اُگر سین۔ ۴۔ شرت سین۔ یہ پریکشت کے بھائی تھے۔ جنہوں نے ایک دوسرے کے پشچات راجیہ کیا۔

۵۔ پر آٹ نار۔ کوشل دلیش
(۶) پُورو کتس۔ اکشواکو ونشج
(۷) مارُت اوکشت۔ ایوگو جاتی۔
(۸) کر یویہ۔ پانچال جاتی۔
(۹) دوسادو پُنیو۔ متسیہ جاتی۔
(۱۰) بھرت دَوشیَنتی۔ مدھیہ دلیش۔
(۱۱) رشبھ یاگیا تُر۔ شوکن جاتی۔
(۱۲) ساتراساہ۔ پانچال دلیش
(۱۳) شتانیک۔ ساتراجت

اب ایترے براہمن کی ساکھشی لیجئے۔ اس میں بلدان اشومیدھ یگیہ کرنے والے راجاؤں کے نام دئے ہیں۔ جن میں سے جن میجے۔ مرت۔ اوکشت دوشینتی اور شتانیک کے نام شت پتھ والی سوچی میں اوپر دئے جا چکے ہیں۔ اس میں آٹھ نام نئے ہیں۔ اس میں راجاؤں کی جاتی نہیں دی۔ بلکہ پروہتوں کے نام دئے ہیں۔ ہم یہاں ان آٹھ سارو بھوم راجاؤں کے نام دیتے ہیں۔ جن کی چھتر چھایا میں ساری بھومی نہیں تو سمپورن بھارت ورش تو اوشیہ ہی تھا:۔

۱۴۔ شریاتی مانو ۱۵۔ آمبشٹھیہ۔
۱۶۔ یودھاں ۱۷۔ شرد شٹھ
۱۸۔ وشوکرما بھوون ۱۹۔ سُداس پیجون ۲۰۔ آنگ ورو چن ۲۱۔ دُرمکھ پانچال ۲۲۔ اتیاراتی جانن تپی۔

اُکت ۲۲ مہاراجاؤں کے شاسن کال میں ہی یہ بھارت ایک جاتی۔ ایک بھاشا۔ ایک ویدک دھرم اور ایک سمان ریتی رواجوں کے دھارن کرنے والا ہی نہ ہونا۔ بلکہ انیہ کئی مہاراجوں کے سمیہ میں بھی جاننیتا۔ ایکتا۔ سمانتا۔ اور بھراتری بھاؤ کی لہر میں بھارت میں چلتی تھیں۔ چھوٹے چھوٹے راجاؤں کے راج میں بھارت وبھگت نہ تھا۔ بلکہ ماندلک راجاؤں کے اُوپر شاسن کرنے والے راجیشور چکرورتی مہاراجے موجود ہوتے تھے۔

(باقی آئندہ)

Renewed Method of Reading "Urdu"

صحیح طریق پر اُردو ہندوستانی اور اردو نما ہندی

لکھنے و پڑھنے کیلئے بہترین نیا قاعدہ

غلط طریق کے پُرانے قاعدے کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیجئے۔ کیونکہ معلوم ہو جانے پر غلطی کو دُہرانا عقلمندی سے بعید ہے۔

"ہندوستانی شکھشاولی" (حصہ اوّل) عربی لپی میں

ضخامت ۵۲ صفحہ معہ تصویر مصنف۔ قیمت اڑھائی آنہ فی کاپی اور ۱۲ روپے سیکڑہ

۱۔ پروفیسر امرناتھ جھا صاحب وائیس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی

چند رِویوؤں اور رائوں کا خلاصہ

(ترجمہ انگریزی سے) آپ نے جو بالکل نئی و صحیح و مکمل طرز و ترتیب درج کی ہے اس کو میں پسند کرتا ہوں میری خواہش ہے۔ کہ آپ کی کوشش ہر طرح سے کامیاب ہو۔

۲۔ مولانا عبدالستار صدیقی پروفیسر عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی

پنڈت صاحب نے بڑی قابلیت کے ساتھ اردو کی لکھاوٹ کی مشکلوں کو حل کیا ہے۔ اور صحیح اصول بیان لوگوں کی تعلیم کی تدبیر کی ہے۔ جو کم محنت کر کے اردو خط کو سیکھنا چاہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ تعلیمات کا محکمہ ہندوستانی شکھشاولی کو ضرور پسند کریگا اور اس سے مصنف کی محنت کی پوری قدر کی جائے گی۔

ملنے کا پتہ:۔

پنڈت آسارام اوورسیر ریٹائرڈ اسیریا ڈاکخانہ مصرکھ ضلع سیتاپور (یو۔پی)

شاعرانہ تخیل سے نکل کر —— حسن کی دیوی اٹھلاتی ہوئی اس درخت کے پاس پہنچ گئی۔ جس کے نیچے مستی میں کھویا ہوا کرشن اپنے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے بنسی بجا رہا تھا —— اور جس کے ٹھیک اوپر ایک ڈالی پر بیٹھا ہوا پپیہا اپنی پر سوز آواز میں —— "پی کہاں؟ پی کہاں؟" —— کا راگ الاپ رہا تھا۔

نوجوان سندری نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کرشن کی طرف دیکھا۔ اور پھر اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کلیوں کو دیکھنے میں مگن ہو گئی۔

بکھرے ہوئے —— گھونگر والے بال اپنے سانولے چہرے سے ہٹا کر کرشن نے اس تتلی کو آدھی کھلی آنکھوں سے دیکھا اور چونک کر پوچھا:۔

"تو پھر تم نے کچھ سوچا؟"

سندری نے اپنی آنکھیں کرشن کے چہرے پر گاڑ دیں۔ اور دیر تک اس کی چمکیلی آنکھوں میں اپنا لاثانی حسن دیکھتی رہی۔ چاند سا گول چہرہ۔ کمل سی آنکھیں۔ اور سر پر ناگن سے کالے بال۔ جو ہوا کے دھیمے جھونکوں سے ہل ہل کر کسی کو ڈسنے کے لئے بے قرار ہو رہے تھے۔

طلوع ہو رہے آفتاب کی سنہری کرنیں سندری پر پڑ رہی تھیں۔ ایک ہلکی سی انگڑائی لے کر اس نے نکھری ہوئی جوانی اور اُمڈتے ہوئے حسن کو بڑے فخر سے دیکھا۔ پھر گھمنڈ بھری آواز میں کہا:۔

"مجھے کیا ضرورت ہے۔ کہ میں در کی کھوج کروں۔ کسی کی پتنی بن کر فضول کی داسی کہلاؤں"۔

کرشن نے مسکرا کر اس "مغرور سندری" کو دیکھا۔ اور تھوڑی دیر کچھ سوچ کر کہا:۔

"تمہیں علم نہیں۔ کہ تم میں اتنی طاقت ہے۔ کہ تم ور کو آسانی سے اپنا داس بنا سکتی ہو"۔

مسرت کی دھندلی جھلک سندری کے چہرے پر ناچنے لگی۔ کرشن نے اس کی سنہری مسکراہٹ سے پتہ لگا لیا۔ کہ وہ زندگی کا ساتھی پانے کی کس قدر خواہشمند ہے۔ پھر دھیرے سے کہا:۔

"میں تمہارے سامنے بہت سے ور حاضر کرتا ہوں۔ تم اپنی مرضی کے

ایک دلچسپ گجراتی کہانی

پتی کا انتخاب

النکار روپ میں یہ کہانی بتاتی ہے کہ استری کیا چاہتی ہے؟

مطابق کسی ایک کو پسند کر لینا"۔

سندری چپ چاپ کھڑی وسیع نیلے آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کے پاس گہنوں کا ڈھیر لگ گیا۔ اور ایکے پاس ہی ایک دیوتا نے زمین پر قدم رکھا۔

"میرا نام کبیر ہے"۔ اس نے اپنا تعارف آپ کراتے ہوئے کہا:۔

"میرے پاس بے شمار دولت ہے۔ اگر آپ مجھے اپنا داس بنانے کی مہربانی کریں۔ تو میں اپنا سارا خزانہ، عالیشان محل ہیرے جواہرات سے مرصع پوشاکیں سب آپ کی بھینٹ کر دوں گا"۔

سندری نے کبیر کی ساری دولت کو اپنی تصور کی آنکھوں سے دیکھا۔ اور دل میں سوچا۔ کہ خوبصورت گہنے پہن کر وہ بہت خوبصورت دکھائی دیگی۔ اور روزمرہ چاند کے حسن کا تمسخر اُڑائے گی"۔

ابھی وہ اپنے خیال میں ہی مست تھی۔ کہ دفعتاً درخت پر بیٹھا ہوا پپیہا درد بھری آواز میں بول اُٹھا:۔

"پی کہاں۔ پی کہاں"۔

سندری کے کلیجے پر پتھر گر پڑا۔ اُس نے گہنوں کو زور سے لات مار کر کہا۔ "لے جاؤ ان کو میں دولت کی بھوکی نہیں"۔

آسمان پر بادل گھر آئے۔ بجلی کڑکنے لگی۔ ہوا کی زوردار لہروں کے

وئیدوں۔ حکیموں اور پنساریوں کیلئے خوشخبری

شدھ شلاجیت

اس جگت پرسدھ رسایُن کو جو سینکڑوں بیماریوں کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ہمارے کارخانہ میں زیر نگرانی ایک قابل وئید (نت رہنا شلاجیت) اصول دوا سازی کے مطابق صاف کرنے کا پربندھ ہے۔ کسی پرکار کی ملاوٹ نہیں کی جاتی۔ فہرست کارخانہ منگوا کر ملاحظہ کریں۔

ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے

تاجرانہ بھاؤ حسب ذیل ہے:۔

پتھر شلاجیت نمبرا۔ دس روپیہ (عـ۱۰) فی من

شدھ شلاجیت درجہ اوّل۔ پانچ روپیہ فی سیر

کرشنا شدھ شلاجیت (رجسٹرڈ) اڑھائی تولہ کی شیشی دیدہ زیب پیکنگ آٹھ آنے (۸ر) فی شیشی۔

کرایہ بذمہ خریدار

ہزارہ کیمیکل ایجنسی (رجسٹرڈ) شلاجیت بھون مانسہرہ صوبہ سرحد

بیچ میں ایک سڈول دیوتا زمین پر اترا۔ اس نے آتے ہی بتلایا۔ کہ وہ طاقت کا مالک پون ہے۔ اور اس کے قبضہ میں آسمان کی سب طاقتیں ہیں۔

سندری نے اس کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھا۔ جس کے پتھر کے سے جسم میں دل نہیں تھا —— ایسا دل جس میں محبت کے نازک جذبات چھپے رہتے ہیں۔

"مجھے ان میں سے کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں۔ تم نے عورت کو سمجھنے میں بھاری غلطی کی ہے"۔ یہ کہہ کر اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

اب جو دیوتا آیا۔ اس کا نام تھا برہما۔ وہ ودیا یعنی علم کا دیوتا تھا۔ اس کے بال چاندی سے سفید تھے۔ وہ ترستی آنکھوں سے دیکھتا رہا سندری کے کانپتے ہوئے ہونٹوں کو۔ جو جوانی کے بوجھ سے کانپ کر جیون کی دعوت دے رہے تھے۔

برہما کے مرے ہوئے جذبات ایک بار پھر بھڑک اُٹھے۔ اُسے محسوس ہونے لگا۔ کہ وہ پھر جوان ہو گیا ہے۔ اس نے آگے بڑھ کر کہا:۔

"میں تمہیں ساری دُنیا کی ودیا دوں گا۔ تم مجھے اپنا داس بنا لو"۔

سندری کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔

"بابا جی! معاف کیجئے! مجھے ایسے داسوں کی ضرورت نہیں۔ جن کی حفاظت کے لئے مجھے اور داس مقرر کرنے پڑیں"۔ —— اتنا کہہ کر سندری نے اس زور سے قہقہہ لگایا۔ کہ برہما جی شرمندہ ہو کر چلے گئے۔

ایک ہاتھ میں شہد کا پیالہ اور دوسرے میں "حسن کی چنگاری" لئے ایک اور دیوتا آیا۔ اس کا نام تھا۔ کام دیو۔ سندری نے اس متوالی مورتی کو پریم کی نظر سے دیکھا۔ اور قریب ہی تھا۔ کہ وہ اسے اپنے پریم کا مرکز بناتی۔ کہ دفعتاً کام دیو کی آنکھوں سے نفسانی انگارے نکلنے لگے۔

پاکیزگی کی مورتی اس سندری نے کام دیو کو اپنی نیچ بھری آنکھوں سے گھورا۔ وہ اسی وقت اندھا ہو گیا۔

سندری نے رو کر کرشن سے کہا:۔ —— "معاف کیجئے میں ایسے داسوں سے باز آئی۔ نہ جانے کن کن بدمعاشوں سے پالا پڑتا ہے"۔

(بقیہ صفحہ ... پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ کمار سبھا چھاؤنی کا چناؤ

آریہ کمار سبھا... مہاشہ ببل کرشن جی۔
پردھان مہاشہ دھرمپال جی۔
اپ پردھان:- مہاشہ کرشن دت جی۔
منتری:- مہاشہ وزیر چند جی۔
اپ منتری مہاشہ اندر پال جی۔
خزانچی مہاشہ...
انترنگ سبھا کے ممبر:-
(۱) مہاشہ شیودت لال جی (۲) مہاشہ ... (۳) مہاشہ کرشن لال جی۔
(کرشن دت منتری)

آریہ سماج دھرم دتاں کا جلسہ

آریہ سماج دھرم دتاں (کرتارپور) کا سالانہ جلسہ ۱۴-۱۵-۱۶- جون ۱۹۴۰ء کو منایا جاوے گا۔ جلسہ پر شری سوامی ...انند جی۔ پنڈت دلیپ جی شاستری۔ پنڈت دیوان جی آریہ اپدیشک۔ پنڈت ...راج جی بھجنیک اور پنڈت دلبراج جی بھجنیک پدھاریں گے۔
(منتری آریہ سماج ہذا)

...ویدک دیانند بھکشو منڈل

آریہ جنتا کو یہ جان کر پرسنتا ہوگی۔ شری مہاتما نارائن سوامی جی نے اپنے ...سنیاسی مہاتماؤں کے سہیوگ سے ...ویدک دھرم پرچار کی رفتار کو تیز کرنے کے دوارا سنسار وہ ویدک دیانند بھکشو منڈل استھاپت کیا ہے۔ اس کا اُدیش مہرشی دیانند سرسوتی دوارا پرتی پادت ویدک دھرم پرچار ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل سادھن استعمال میں لائے جا سکتے ہیں:-

(۱) پستکالیہ۔ ودیالیہ اور چکتسالیہ قایم کرنا۔
(۲) ویدک دھرم کے متعلق گرنتھ اور ٹریکٹ پرکاشت کرنا۔
(۳) ویدک دھرم پرچار کے مدد و معاون دیگر ذرائع کو کام میں لانا۔
(۴) بھارت ورش کے سب پہاڑوں میں اسی قسم کے مٹھ قایم کرنا۔
(۵) منڈل کے آدھین پرچار کاریہ کرنے والے سنیاسیوں اور وان پرستھیوں کے بھوجن۔ وستر۔ رہائش اور بیماری کی حالت میں علاج معالجہ کا انتظام کرنا۔
(۶) مندرجہ بالا مقاصد کی تکمیل کے لئے دانیوں سے دان لینا۔ جائیدادوں کے ٹرسٹ وغیرہ لینا۔ اور ان کا انتظام وغیرہ کرنا۔
(۷) منڈل کی تمام قسم کی جائیداد کا پربندھ کرنا۔

منڈل کی استھاپنا کے چند دن بعد ہی حیدرآباد ستیاگرہ شروع ہو گیا تھا۔ منڈل کے ممبر کاریہ کرتا اس کو کامیاب بنانے میں لگ گئے۔ لہٰذا منڈل کا کاریہ بند رہا۔ اب منڈل کا نیا چناؤ اس پرکار ہوا ہے:-
ادھیکش:- شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج۔ منتری:- سوامی ویدانند جی تیرتھ۔ خزانچی:- لالہ نارائن دت جی نئی دہلی۔ سہائک ادھیکش پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے ریٹائرڈ چیف جج۔
منڈل نے اپنے ۱۵- مئی ۱۹۴۰ء کے ادھیویشن میں جوالاپور میں ایک چکتسالیہ کھولنے کا پرستاؤ سویکار کیا ہے۔ اس کی سکیم وغیرہ بنانے کا کام ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔
(منتری ویدانند تیرتھ)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

آریہ کمار سبھا کا سالانہ چناؤ ۲۵ مئی کو حسب ذیل ہوا:-
پردھان مہاشہ پورن رام جی۔ اپ پردھان مہاشہ چمن داس جی۔ منتری مہاشہ بھگوانداس جی۔ اپ منتری مہاشہ تارا چند جی۔ خزانچی:- مہاشہ وید رتن جی۔

آریہ سماج جام پور نے بڑے غور کے بعد دلالی کی دوکان میں پورا سہیوگ دینا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ ۲۱ اکتوبر کو سائننگ کال ہون یگیہ کے بعد دوکان کھولی گئی۔ شری مہاشہ موہن چند جی دوکان کے مینیجر مقرر ہوئے ہیں۔ بیوپاری بھی اس طرف فوری توجہ دیں۔

۲۶ اکتوبر کو ... سدھار کانفرس ہوئی۔ سبھاپتی کے آسن کو شری مہاشہ گنیش دت جی نے گرہن کیا۔ کارروائی اتنی ضروری تھی۔ کہ دوسرے ہفتہ پر ملتوی کرنی پڑی۔

۲۷ کو ہفتہ واری ستسنگ میں شری پنڈت ہربھجن لال جی آریہ اپدیشک کا سندر اپدیش ہوا۔ پنڈت جی بنگال کے دورہ سے ابھی لوٹے ہیں۔ اپدیش کا وشے تھا "سناتن دھرم" جسے پنڈت جی نے نہایت عمدہ دلائل سے ثابت کیا۔

سندر داس گاڑا کے اپنے دواہ پر بیس روپے۔ مہاشہ ہیمراج گاڑا نے دس روپے۔ اور مہاشہ منوہر لال نے اپنے پتر کے وواہ پر گیارہ روپے آٹھ آنے آریہ سماج کو دان دئے۔ سماج کی اور سے ان سجنوں کا دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔
(منتری آریہ سماج ہذا)

شری ہنستی سہ چت | سوادھیائے کے لئے کچھ اتم اور سستی پستکیں | ان سے کوئی محروم نہ رہے

اپنشد گان — ہندی ۳/- اردو ۳/-

ستسنگی رامائن — ہندی ۱/- اردو ۳ پیسہ

گیتا گان (اردو) (ہندی) — گیتا کا شلوک وار دونوں میں ترجمہ — اردو ۶/- ہندی ۸/-

رشی گان — ہندی ۴/- اردو ۴/-

سندھیا گان — اردو ہندی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔

کنیا کی ضرورت

...شاعر و افسانہ نویس ۳۰ سالہ رنڈوے ... اتین آریہ سماجی گریجویٹ کیلئے جو ... خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک ...کنواری اگروال کنیا کی ضرورت ... واقف ہو۔ خوش ہر دو دواہ ... بات کر کے بھی کیا جا سکتا ہے۔
"...برنلسٹ" معرفت "پرکاش" لاہور

کنیا کی ضرورت

ایک اگروال کل اُتپن ۲۶ سالہ برسر روزگار نوجوان کیلئے سوشیل پڑھی لکھی گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کی ضرورت ہے۔ دواہ بنا جہیز کے سادہ طریق پر ہی ہو سکتا ہے۔
خط و کتابت کا پتہ:-
"گپتا" معرفت "پرکاش" لاہور

براہمن کنیا کی ضرورت

ایک یوگیہ براہمن آریہ سماجی نوجوان ور کیلئے کنیا کی ضرورت ہے۔ ور لایق چال چلن بہت ہی اچھا۔ عمر پچیس سال برسر روزگار۔ ملتان میں دوکان کرتا ہے۔ آمدنی کافی۔ جائیداد کافی۔ تعلیمیافتہ۔
ہیڈ ماسٹر آریہ ہندی سکول
ایبوہ الیف سایم۔ ایس

ور کی ضرورت

ایک اسدوڑ بنسی آریہ کنیا کیلئے جس کی آیو تقریباً اٹھارہ سال ہے۔ انٹرینس تک تعلیمیافتہ۔ گھر کے کام کاج سینا پرونا۔ اُمت اور کشیدہ کاری سے بخوبی واقف ہونے کے علاوہ باجہ بجانا اور گانا بھی جانتی ہے۔ اور جس کے رشتہ دار گورنمنٹ کے بڑے بڑے عہدوں پر ملازم ہیں ایک ایسے آریہ ور کی ضرورت ہے جو برسر روزگار ہو۔ اور جس کی آیو ۲۵ وروش سے کم نہ ہو۔ شادی وفات پات توڑ کر بھی کی جا سکتی ہے۔
"کمار" معرفت "پرکاش" لاہور

گورو کل جہلم کے سماچار

(۱) گوروکل ہذا کے سب کے سب برہمچاری تندرست ہیں اور پریشرم پوروک وِدیا بھیاس میں لگے ہوئے ہیں۔

(۲) اس وقت گوروکل بھومی میں کئی پرکار کی سبزیاں کافی مقدار میں لگی ہوئی ہیں۔ انگور۔ آم انیادی پھل بھی پک رہے ہیں۔

(۳) آچاریہ رام دیو جی بھکشو تتھا پنڈت شو کمار جی شاستری مکھیا دھیاپک گوروکل ہذا کے اعلیٰ انتظام سے یہ گوروکل دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ برہمچاریوں کی سنکھیا بھی آگے سے بڑھ گئی ہے۔

(۴) برہمچاریوں کی سہ ماہی پریکھشا ۵۔ جون سے آرمبھ ہوگی۔ اس کے بعد برہمچاریوں کو یاترا پر لے جانے کی تیاریاں شروع ہو جاویں گی۔

(اوم پرکاش ستیارتھی منتری پرکاشن وبھاگ گوروکل جہلم)

ویدک وِواہ

۲۶۔ مئی ۱۹۴۰ء کو شری بودھراج جی ٹھیکیدار مرچنٹ پنڈی والہ نواسی کے سپتر کا سنبندھ وِواہ شری لالہ لدھا رام جی کی سپتری کے ساتھ ڈھاکرہ اٹھوٹہ ضلع راولپنڈی میں شری پنڈت پرکاش چند جی بھاسکر ادھیاپک گوروکل دھام جہلم نے پُورن ویدک ریتی سے کرایا۔ وِواہ کی سماپتی پر دونوں پکھشوں کی اور سے گوروکل کو پندرہ روپے دان پراپت ہوا۔

(اوم پرکاش ستیارتھی گوروکل جہلم)

سنٹرل انڈیا میں شدھی کا کام

۳۰۔ مئی ۱۹۴۰ء کو دیانند سالویشن مشن کے زیر اہتمام ساگواں۔ بانسواڑہ۔ دیوہ۔ جونی۔ موفی۔ نویو۔ لالوہ کے بھیل جو پندرہ سال سے عیسائی بن چکے تھے اپنے ہندو دھرم میں واپس آ گئے ہیں۔ اور ہیکڑواڑہ۔ کاکٹھیانہ۔ مورا ہاہ۔ اور ساگوال چار گراموں کے ہندوؤں نے اکٹھے ہو کر ان بھیلوں کے گھر جا کر روٹی کھائی۔ اس شدھی کا بڑا چرچا ہو رہا ہے۔

(آنندمی سنیاسی ساگوال بھیلوں کا سکول بانسواڑہ سٹیٹ)

موضع جونا پانی شدھ ہو گیا

خوشی کا مقام ہے۔ کہ موضع جونا پانی حلقہ پاٹن ریاست کشن گڑھ کے سارے عیسائی بھیل تعدادی ۸۲ شدھ ہو کر ہندو دھرم میں شامل ہو گئے ہیں۔ مشن کی کامیابی کو دیکھ کر عیسائی پادریوں نے اپنے ورکروں کی تعداد کو بڑھا دیا ہے۔ اور شدھ شدہ علاقہ میں اپنے پادری کارکن تعینات کر دیے ہیں۔ اور کشمکش بڑھ رہی ہے۔ مقابلہ سخت ہو گیا ہے۔

ہندو دانی مہانبھاؤں کو شدھی کی اہمیت کو سمجھنا چاہیئے۔ اور جلد اس کاریہ کے واسطے مشن کی امداد کرنی چاہیے۔

(دیوی چند پردھان دیانند سالویشن مشن)

آریہ سماج گورکھپور کو دان

آریہ سماج بچھمن سر امرتسر پندرہ روپے۔ آریہ سماج لیشم بازار امرتسر ۱۳ روپے۔ استری سماج آریہ سماج لیشم بازار امرتسر دس روپے۔ ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول امرتسر دو روپے۔ شریمان ستیہ پال جی ورسانی جوالا فلور ملز امرتسر ۵ روپے۔

(فقیر چند منتری)

آریہ سماج شملہ کا چناؤ

آریہ سماج شملہ (گوروکل وبھاگ) کا سالانہ چناؤ اتوار تتھی ۹۔ جون ۱۹۴۰ء کو ہوا۔ نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے۔

پردھان:۔ لالہ شنکر ناتھ جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اُپ پردھان۔ لالہ جینتی رام جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی و لالہ شری کرشن جی بی۔ اے

منتری:۔ مہاشہ بھگوانداس جی۔ سہایک منتری مہاشہ بالو رام جی۔ اُپ منتری:۔ مہاشہ رام گوپال جی۔ کوشا دھیکش مہاشہ لکھشمی چند جی۔ پُستکا دھیکش۔ مہاشہ بھگت رام جی۔ نریکھشک:۔ مہاشہ کرم چند جی۔ بلڈنگ سپروائزر:۔ لالہ دھرم رام جی

(بھگوانداس منتری)

آریہ سماجوں کو ضروری اطلاع

آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر ... سے پنڈت منگل دت شرما ... مارتنڈ آریہ منتری پنجاب ... اور منڈل سمبندھی کاریہ کرنے ... اودیشیہ سے لاہور آئے ہوئے ... جن سماجوں کو اپنے ہاں انہیں ... کے لئے بلانا ہو۔ وہ ایڈیٹر ... لاہور سے پتر وِیوہار کریں ... دورہ کا پروگرام بنایا جا رہا ... جہاں جہاں وہ پہنچیں آریہ بھائی ... پرچار کا پربندھ کر دیں۔ اور ان ... کام میں سہیوگ تتھا سہایتا دیویں ...

(دیپ چند ... ایڈیٹر ...)

نولکھا میں پرتاپ جینتی

امسال آریہ سماج نولکھا نے ... جینتی بڑے سماروہ سے منائی ... نکالا گیا۔ مختلف کھیلیں ... زیر صدارت ماسٹر ... ہوا۔ جس میں مختلف اصحاب نے ...

شاستر وِکت ودھی سے تیار کی ہوئی مشہور و معروف

شدھ ہون سامگری

دھوکہ سے بچنے کے لئے آریوں کو بنا دی۔ پی بھیجی جاتی ہے۔ پہلے خط لکھ کر نمونہ مفت منگا لیں۔ پسند آنے پر آرڈر بھیجیں۔ اگر نمونہ جیسی سامگری ہو۔ تو مولیہ بھیج دیں۔ ورنہ کوڑے میں پھینک دیں۔ پھر مولیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی سچائی کی کسوٹی ہو سکتی ہے؟ قیمت آٹھ آنے (۸/) سیر۔ تھوک کے گراہک کو ۲۵ فیصدی کمیشن۔ ریل کا کرایہ بذمہ خریدار

پتہ:۔ رامیشور دیالو آریہ پوسٹ اسولی (فتح پور) یو۔ پی

یہ سامگری پرکاش ڈپو کچا لسبت روڈ لاہور سے مل سکتی ہے۔

بیماری کوئی ہو فوراً اس امرت سے ہٹاتے ہیں
تماشہ دیکھ لو ہاتھوں پہ ہم سرسوں جماتے ہیں

شرومنی امرت (رجسٹرڈ)

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

تمام بیماریوں کی ایک ہی دوا سنیاسی ٹوٹکا

پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ قے۔ دست۔ ہیضہ۔ شول۔ پیچش۔ کھٹے ڈکار۔ دل متلانا وغیرہ پیٹ کی بیماریوں کو کھانے سے۔ اور سردرد۔ کان درد۔ منہ کے چھالے۔ گلے پڑ جانا۔ پھوڑا پھنسی آگ کا جلا وغیرہ جلدی بیماریوں کو لگانے سے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸/) نمونہ کی شیشی دو آنے (۲/) ایک درجن کے خریدار کو خرچ پارسل معاف۔ نیز بیچنے والوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں:۔

مینیجر شرومنی سگندھی شالہ موہن لال روڈ لاہور

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیو بٹی رجسٹرڈ صرف ... اندر ... نامردی کے علاوہ ان انسانوں کے لئے ... نامرد و بیکار ہو گئے ہیں بے نظیر ... ۳۲ خوراک دو روپے (۲/) محصول ڈاک ...

کام دیو تیل رجسٹرڈ ... ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور ... ہے لطف یہ ہے کہ تندرست ... فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ... محصول ڈاک ۷/ ...

رتی بھنڈار گولیاں ... دماسک سمجھیئے دنیا بھر کی دواؤں سے ... ہیں۔ قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ ... محصول ڈاک ۷/ ...

مینیجر:۔ اوشدھ بھنڈار فیروزپور شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection

مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے

بقیہ صفحہ

...انصاف کی اپیکشا کرنا
...تا ہے۔ میرا دھرم کہتا ہے کہ اگر
...مرد ایک استری کے مرنے کے بعد
...خواہش پر قابو نہ پا سکنے کے کارن
...دوسری شادی کا حقدار ہے۔ تو ایک
...پتی کی استری کو بھی دوسرا بیاہ
...نے میں کوئی دوش نہیں۔ میرا دھرم
...کی مانند یہ نہیں سکھاتا۔ کہ مرنے
...مردوں کو تو بہشت خاص جگہ پر خاص
...اشیاء ملیں گی۔ اور محروم نہیں اس
...محروم رکھی جائیں گی۔ بلکہ وہ تو پکار
...کہہ رہا ہے۔ کہ ہر ایک کو خواہ وہ
...استری ہو یا پرش اسے اس کے کرموں
...ملے گا۔ میرا دھرم یہ بھی ماننے
...نہیں۔ کہ ایک پاپی شخص کو اگر
...ہے تو معاف کر دے گا۔ یا اس
...کو کم کر دے گا۔ بلکہ میرا دھرم یہ
...ہے۔ کہ یہ ماننا ہمارے کرموں کے
...نیائے کے ساتھ پھل دے گا۔

میرا دھرم یہ کہتا ہے۔ کہ جیسے کہ پرش تعلیم پا سکتے ہیں۔ ویسے ہی استریوں اور شودروں کو بھی وِدیا پراپت کرنے اور وید ان پڑھنے کا پورا پورا ادھیکار ہے۔ دوسرے مذاہب والے تو ان کو تعلیم سے بے بہرہ رکھنے کیلئے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ اس لئے ان کو دھرم ماننا غلطی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مجھے ویدک دھرم پیارا ہے۔

میرا دھرم ایشور کو لامحدود مانتا ہے۔ اگرچہ دوسرے مذاہب والے بھی ایسا مانتے ہیں۔ مگر مانتے ہوئے بھی کوئی اس کو تیسرے اور کوئی چوتھے اور کوئی ساتویں آسمان پر براجمان بتاتے ہیں۔ پرماتما کو پراپت کرنا منش کے اُدھار کا کارن ہے۔ اس کے متعلق مختلف قسم کے لوگوں کی مختلف رائے ہے۔ کوئی ایشور اور جیو کے درمیان کوئی ملانے والا مانتے ہیں۔ مثلاً پیغمبر اور اوتار وغیرہ۔ اور یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ ان کی سفارش پر پاپوں سے بری کر دیتا ہے۔ مگر میرا ویدک دھرم پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ "اے سنسار کے لوگو! تم تب تک سورگ کے ادھیکاری نہیں ہو۔ جب تک کہ تمہارے اعمال نیک و دھرم انوسار نہیں۔"

میرے دھرم کے اندر پیغمبر یا اوتار نام کی کوئی دیوار نہیں۔ جو مجھے اور میرے ایشور کے درمیان ملاقات میں حائل ہو۔ اس لئے مجھے دوسرے مذاہب کی نسبت دنیا اور اس میں ایک مانتر دھرم کہلانے کا ادھیکاری ویدک دھرم ہی پیارا ہے اور سب کو اس سنسار روپی جال سے نکلنے کیلئے اسی دھرم کو اپنا پیارا بنانا چاہیئے۔

فیشن کیسے پرچلت ہوئے ہیں؟ بقیہ صفحہ

کر دیا۔ اور پھر تھوڑے ہی دنوں میں سارے اٹلی میں انہی بالوں کا فیشن ہو گیا۔ اسی فیشن کو اپنانے کے لئے نہ جانے کئی پرکار کی سائنگریوں کا ہی پریوگ کیا گیا۔ بلکہ کئی کئی گھنٹے سورج کی دھوپ میں بالوں کو رکھا گیا۔ تاکہ وہ سنہری ہو سکیں۔

انہی دنوں فرانس کی شہزادی ...

اور وہ اس پر یہ جتانے بھی پہلے پہل کھلے گلے کا ولیش اس نئے گرمن کیا۔ کہ گردن اور نچلے بھاگ کا ننگا رہنا ولاسی پرشوں کے آکرشن کا اچھا ذریعہ ہوگا۔ یہ ولیش تھوڑی دیر تک تو ولاسی ویشیاؤں تک ہی سمیت رہا۔ اس کے بعد دھیرے دھیرے بڑے بڑے گھرانوں میں بھی پہنچ گیا۔ اور اسی طرح پھر پیشہ بڑھتے ولیش کا بہت سا بھاگ بھی ننگا رہنے لگا۔

دو چار شیل ودوانوں کا یہ کہنا بالکل ستیہ ہے۔ کہ بازاری ویشیاؤں نے ہی سدا نیو فیشن کو پرچلت کیا ہے۔ اور اپنے نروا... آکرشن کے ڈھنگ سوچے۔ لیکن آج یورپ کی کتنی ہی عورتوں سے نشٹ ... استریاں ان کی نقل کر...

مُفت مُفت

جدید و قدیم معلومات اور عمدہ مضامین سے پُر عورت و مرد سب کیلئے یکساں مفید و دلچسپ کتاب بغیر قیمت و بلا محصول ڈاک بالکل مُفت منگا کر پڑھیئے۔

مدن منجری خانہ ... جام نگر کاٹھیاواڑ

نقلی سونا کیا ہے؟

ہندوستان کے سب سے بڑے سوداگر و جوہری ... پارس کے مینجنگ ... کی رائے دھیان سے پڑھیئے:۔

اس زمانہ میں جبکہ یُدھ کے کارن ہر ایک وستو تیز ہو گئی ہے۔ اصلی سونا بہت مہنگا ہو گیا ہے۔ فرینچ گولڈ ایک بڑی ایجاد ایک ... جو پرسانت ہو رہی ہے۔ گو یہ سونا ... اور وگیانک ڈھنگ سے بنایا ہوا کیمیکل گولڈ ہے۔ پرنتو گنوں میں اصلی سونا کے تلیہ ہے۔ کسوٹی پر کسنی کا رنگ دیتا ہے۔ تیزاب آدی میں پڑ کر خراب نہیں ہوتا۔ اصلی سونے کی طرح پگھلایا اور کوٹا جا سکتا ہے۔ ... اس کے زیورات بن سکتے ہیں۔ ہمارے بہت سے گاہکوں نے اس کے زیورات بنوائے ہیں۔ وہ اس کے گنوں سے بالکل سنتشٹ ہیں۔"

... فی تولہ صرف تین روپے بارہ آنے (۳/۱۲) تین تولہ کے خریدار سے ... دس روپے (۱۰) محصول ڈاک بھی معاف۔ نمونہ کیمت پتہ سے منگائیں:۔

فرینچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵۔ دہلی

ہماری گارنٹی یہ سونا کسوٹی پر کسنی کا رنگ دیتا ہے۔ غلط ثابت ہونے پر ۲ دن کے اندر اندر واپس بھیج کر اپنا روپیہ منگوا لیں۔

ملنے کا پتہ

مینجر فرینچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

"الیشورا انجن" (رجسٹرڈ) کے کمالات

"الیشورا انجن" (رجسٹرڈ) آنکھوں کی جملہ امراض کی شرطیہ رام بان دوائی ہے۔ موتیابند۔ پھولے۔ ککرے۔ جالا۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ دھند۔ پانی آنا۔ بینائی کی کمزوری وغیرہ سب امراض کو بلا آپریشن شرطیہ ٹھیک کرتا ہے۔ اور عینک اُتروا دیتا ہے۔ ہزاروں مریض فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

مشہور آریہ سماجی ودوان شری پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر اور پروفیسر دیال سنگھ کالج لاہور "الیشورا انجن" کا استعمال کر کے اس کے کمالات کے قائل ہو چکے ہیں۔ جنہیں یقین نہ ہو وہ انہیں خط لکھ کر پوچھ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں

مہاراجہ صاحب پونچھ و چیف میڈیکل آفیسر

نے الیشورا انجن کی خوبیوں سے متعلق اعلیٰ سارٹیفکیٹ اور سونے کے تمغے دئے ہیں۔ ان کے علاوہ ہزاروں شفا یافتہ مریض "الیشورا انجن" کی مندرجہ بالا خوبیوں کی صداقت کے گواہ ہیں۔

قیمت:۔ اڑھائی روپیہ (۲/۸) فی شیشی

نوٹ:۔ خود استعمال کیجیئے۔ اور اپنے ملنے والوں میں آنکھوں کی کسی مرض میں مبتلا بہن و بھائی کو "الیشورا انجن" اور اس کی خوبیوں اور ملنے کے پتہ سے مطلع کر دیجیئے

مینجر "الیشورا انجن" فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشنا گلی نمبر ۲ لاہور

پتی کا انتخاب

(بقیہ صفحہ)

ابھی وہ کچھ کہنے نہ پائی تھی۔ کہ اتنے میں اُس نے پاس سے گذرتی ہوئی ایک خوبصورت شکل دیکھی۔ پوچھنے پر معلوم ہؤا۔ کہ وہ "آدمی" ہے۔ اچانک درخت پر بیٹھا ہؤا پپیہا چلا اُٹھا۔ "پی کہاں۔ پی کہاں"۔

سُندری نے اس جوان کو دیکھا۔ جس میں ناٹک کے "ہیرو" کے سے تمام وصف تھے۔ اُسے ایسا معلوم پڑا۔ جیسے کوئی اس کے دل کی ستار کو چھیڑ رہا ہے۔ آج اس "مغرور سندری" کو اپنا حسن ایک ناقابل برداشت بوجھ معلوم دیا۔ برسوں سے سوئے ہوئے پریم نے جاگتے ہی حسن کو پچھاڑ دیا۔

"کیا تم اس خوبصورت تحفہ کو قبول کرو گے"؟ سندری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کرشن نے جوان سے پوچھا۔

جوان نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا "مگر میرے پاس دولت نہیں"۔

سندری نے چلا کر کہا۔ "مجھے دولت نہیں چاہیئے"۔

"اور نہ میرے پاس طاقت اور علم ہی ہے"۔

"چھوڑو بھی چیزوں کو"۔

"مگر ہاں میرے پاس ایک چیز ہے جو دیوتاؤں کے پاس نہیں"۔

سندری کا کلیجہ زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اس نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔ "وہ .... وہ کون سی چیز ہے"؟

"وہ ہے --- پریم، اتھاہ پریم"۔ جوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

جوان کا مسکرانا تھا۔ کہ سندری کے ہونٹوں کی کلیاں کھل کر پھول بن گئیں۔ سندری نے جوان کی بھینٹ کو قبول کیا۔ اور شرماتے ہوئے کہا:- "آج سے میں آپ کی داسی ہوں"۔ جوان نے اُسے اپنے گلے لگا کر کہا۔ "اگر تو چاہتی ہے۔ کہ میں تجھ سے کبھی نہ چھٹنے والا پریم کروں۔ تو داسی کی بجائے میرے دل کی رانی بن"۔

(گجراتی سے)

پنڈت بلے گانوں اور دوائیں سنگیت اور ادب کے ...

پرنسپل جگدیش چند ہوشن سنگیت ...

(گجراتی پنڈت بساچند) ...

سنگیت ودیالیہ کو سالانہ جلسوں ... تہواروں سنگیت سمیلنوں وغیرہ کے لئے ...

دوارا انگنا کہ انے سکے سے ... فرما دیں۔

منیجر

بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ

لُطف کی لمبی گھڑیاں

اگر آپ کو امساک کی ایسی دوائی کی تلاش ہو۔ جو حقیقت میں پوری طرح لُطف کی گھڑیوں کو بڑھا دے۔ تو خزانۂ لذت رجسٹرڈ کی ایک شیشی منگوا کر رکھ لینی چاہیئے۔ اور اس کی ایک گولی کھا کر مسرت کو دوگنا کر لیجئے۔ ناممکن ہے بغیر ترشی کھائے فراغت مل جائے۔ کمال یہ ہے۔ کہ یہ گولیاں افیون۔ بھنگ چرس وغیرہ نشہ آور اجزاء سے بالکل پاک ہیں۔ اور فائدہ اور امساک بڑھانے میں انتہائی حیرت انگیز ہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ اس دوا کے مقابلے میں کوئی دوسری چیز امساک کو بڑھا سکے۔ اور سرعت انزال کی شکائت کو دُور کرنے والی "خزانۂ لذت" رجسٹرڈ کے سوائے آپ کو کہیں مل جائے۔ قیمت ایک شیشی ایک درجن گولیاں دو روپیہ (عہ) ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸ر) الگ۔

ایک قطرہ کا کرشمہ امریکن ڈاکٹر کی حیرت انگیز ایجاد "وجے سدھا" (رجسٹرڈ) یہ دوا ایسے لوگوں کیلئے ایجاد کی گئی ہے۔ جو فوری فائدہ اُٹھانا چاہیں۔ صرف ایک قطرہ لگا دینے سے سستی کمزوری دُور ہو کر غضب کی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ کیسا ہی سست انسان ہو۔ اس کا ایک قطرہ جادو کا کام کرتا ہے۔ ہاں کپڑا باندھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ امریکہ کے ڈاکٹر نے ہندوستانیوں کے لئے یہ چیز ایجاد کر دی ہے۔ کہ جس کو استعمال کر کے ان کو زندگی کی سچی خوشی مل جاتی ہے۔ اس دوا کو استعمال کر کے بوڑھے اور جوان دونو ندامت اور شرمندگی سے بچ سکتے ہیں۔ ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپے (عہ) ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸ر) علاوہ۔

محبوب آپ کا غلام ایک عجیب ایجاد جو آج تک نہ دیکھی نہ سُنی گئی۔ یہ ایک قسم کا روغن ہے۔ جس کی اگر پُر اسرار **مست** خوشبو کوئی عورت سونگھ لے۔ تو مست ہو جائے۔ کسی کو اپنا بنانا ہو تو اس کے پاس سے گذر جاؤ۔ وہ تمہارا ہو جائیگا۔ تمہاری تلاش میں دن رات ایک کر دے گا۔ خوشبو میں ایسی تاثیر ہے۔ کہ سونگھتے ہی مطلوب بے چین ہو جاتا ہے۔ اور طالب کیلئے دن رات ایک کر دیتا ہے۔ اس کو محبت کا جادو۔ تسخیر کا طلسم اور آرام کرنے کا عطر کہا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) ڈاک خرچ آٹھ آنے علاوہ (۸ر)

اصلی ہندوستانی شفاخانہ پوسٹ بکس نمبر ۵۲۔ نئی دہلی

دُنیا میں سب سے چھوٹا ڈاکٹر

ہاں ہاں میرے دوستو! اگرچہ میں عمر میں بہت چھوٹا ہوں لیکن پھر بھی آپکو مجھ پر اعتبار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ میں شہرہ آفاق دوائی امرت دھارا سے آپ لوگوں کا علاج کرتا ہوں۔ جو کبھی نقصان نہیں کرتی۔ اور ماں کے دودھ کی طرح مفید ثابت ہو چکی ہے۔ امرت دھارا جو دُنیا بھر میں ایک نامور دوا ہے۔ ہر لحاظ سے اتنی ہی مفید دوا ہے۔ جتنا کہ ماں کا دودھ۔ دوسرا یہ کہ اس میں ایک اور بھی خوبی ہے۔ یہ ایک بچہ کے ہاتھ میں بھی رہ کر ہر ایک بیماری کو مغلوب کرنے میں ایک ہوشیار کا کام دیتی ہے۔

امرت دھارا

اپنے ہاتھ میں ایک عجیب التاثیر دوا کو لے کر آپ اپنے گھر کے ڈاکٹر بن سکتے ہیں۔ اور دوسروں کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔ اس کے اندرونی اور بیرونی استعمال سے آپ کی پیٹ کی خرابیوں۔ دردوں اور تکلیفوں۔ پھوڑے پھنسی اور چوٹوں کی قسم کی تمام بیماریوں سے جو روزمرہ انسانی گوشت و پوست کو گھیرتی رہتی ہیں۔ یقیناً نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ۸ر)

نصف ایک روپیہ ۴ ر (عہ) نمونہ آٹھ آنے (۸ر)

آج ہی آٹھ آنہ کی نمونہ کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دوکان سے خرید لیں

امرت دھارا فارمیسی لاہور

نوٹ:- ... اینڈ سنز ... امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی ... خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۹۳۳ء میں ہندوستان نے برطانیہ کا ... کروڑ روپیہ قرضہ دینا ہے۔ ... بھی زیادہ ہو گیا ہے۔

برطانیہ کا ہندوستان میں ریل وغیرہ کمپنیوں میں ۱۳۰۰ کروڑ روپیہ لگا ہوا ہے۔

۱۸۵ کروڑ روپیہ ہر سال ہندوستان تنخواہوں اور پنشنوں کی شکل میں برطانیہ کو دیتا ہے۔

۱۹۱۸ء کے انفلوئنزا سے ایک کروڑ چالیس لاکھ آدمی مر گئے۔

ہر سال اوسطاً ۳۵ ہزار نوزائیدہ بچے مر جاتے ہیں۔

اب تو جی ... کا کرنا بھی قانوناً بند کر دیا ہے۔

ہندوستان میں ۲ لاکھ ۲۶ ہزار ... ہیں اور ان سے ہونے والی آمدنی ... کروڑ روپیہ ہے۔

سوا ستھ سمبندھی ورش بھر کا پروگرام

مندرجہ ذیل ہدایات کو یاد رکھو اور ہمیشہ خوش رہو

جنوری گرم کھانا کھائیں۔ گرم لباس پہنیں۔ دودھ وغیرہ چائے کا استعمال کریں۔ سرد ہوا سے بچیں۔ سرد جگہ سے دفعتاً گرم جگہ نہ جائیں۔

فروری لباس کچھ ہلکا کر دیں۔ صبح یا رات کو ننگے سر باہر نہ بیٹھیں۔ صبح اٹھ کر بدن پر مالش کریں۔ اور ہلکی ورزش کریں۔

مارچ موٹا کپڑا پہنیں۔ لیکن روئی دار نہ ہو۔ مصفی خون ادویات استعمال کریں۔ ورزش کر کے تازہ پانی سے نہائیں۔

اپریل جلاب لینے کیلئے یہ ماہ اچھا ہے۔ ہلکا سا جلاب لے لیں۔ دوپہر کو زیادہ نہ سوئیں۔ سبزی ترکاری زیادہ استعمال کریں۔

مئی بہت سویرے اٹھ کر طلوع آفتاب سے پہلے ورزش کر کے نہا لیں۔ دوپہر کو تھوڑا آرام کریں۔ پھل خوب کھائیں۔ برف زیادہ نہ استعمال کریں۔

جون دریا کے کنارے یا کھلی ہوا میں سیر کریں۔ کچا دودھ استعمال کریں۔ نہ زیادہ ورزش اور نہ زیادہ پانی سے پرہیز کریں۔

جولائی ورزش معتدل کریں۔ ترش میووں کا استعمال کریں۔ جسم اور کپڑوں کو تر نہ رکھیں۔ کھانا تازہ اور ٹھنڈا کھائیں۔

اگست لباس دوسرے اور تیسرے روز تبدیل کریں۔ صبح اٹھ کر باغ کی سیر کریں۔ تازے پانی سے نہائیں۔ دن کو زیادہ نہ سوئیں۔

ستمبر غذا ہلکی کھائیں۔ دھوپ میں نہ پھریں۔ دن کو زیادہ نہ سوئیں۔ سویرے اٹھ ...

گھریلو علاج

دردِ چشم ریٹھا، ہلیلہ، گیرو، ہلدی، سونٹھ اور پھٹکڑی کو پیس کر پانی میں خوب پیس ڈالیں۔ پھر لوہے کے برتن میں جوش دے کر پلکوں پر لیپ کریں۔ اس سے آنکھوں کا درد اور سرخی جلد دور ہوتی ہے۔

بالک کا بخار ناگر موتھا، سرٹھ، نیم کی چھال، پیپل کے پتے اور ملیٹھی سب کو ایک ایک رتی لیکر کاڑھا بنا کر پلائیں۔

اکتوبر کر دریا یا نہر پر نہانے جائیں۔ رات کو بیداری اور دن کو سونے سے پرہیز کریں۔ شبنم میں نہ سوئیں۔

نومبر آفتاب چڑھنے سے پہلے اٹھیں۔ تازہ پانی سے بند کمرے میں نہائیں۔

دسمبر سرد ہوا سے بچیں۔ گرم اشیاء کا استعمال کریں۔

ہوشیار گوروکل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور برانچ: ہسپتال روڈ لاہور
دہلی برانچ: چاندنی چوک دہلی

فہرست ادویات مفت

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر ... کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

گوروکل کانگڑی

بھیم سینی سرمہ

برہمی تیل

گوروکل کانگڑی فارمیسی

قیمت ... فی شیشی

قیمت ۱۲ آنہ فی شیشی

... آنکھوں پر لگانے سے ... نظر تیز ہو جاتی ہے ... بالوں کا گرنا، آنکھوں میں جلن سب کا ... جادو کا اثر رکھتا ہے۔

گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

... کی تندرستی کے لئے بہترین دوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مشہور ہپناٹک ڈاکٹر اسپیشلسٹ امراض دماغ و ہسٹیریا پروفیسر جگدیش متر صاحب کی تصنیف کردہ لاجواب کتب

سنکلپ درشن حصہ اوّل و دوم انسان کو کامیاب و پُر کشش اور طاقتور بنانے والی لاجواب کتاب۔ قیمت مجلد ایک روپیہ (عہ/)

سنکلپ درشن حصہ سوم مسمریزم۔ حاضرات۔ ہمزاد اور جنتر منتر وغیرہ عملیات کا معتبر کورس قیمت مجلد دو روپے (عہ/)

مشعلِ زندگی نوجوانوں کا رہبر۔ زندگی کی مشکلات کو حل کرنے والا سچا دوست۔ زندگی کی نشیب و فراز میں درست راستہ بنانے والی لاجواب کتاب ہے قیمت مجلد ایک روپیہ ۴ ر (عہ/)

سموہن شاستر (حصہ اوّل) خفیہ روحانی قوتوں کو بڑھانے یعنی آتمک اُنتی کرنے کیلئے بہترین پریکٹیکل کورس قیمت تین روپیہ (سے/)

مکمل کورس ہپناٹزم قوتِ معجزات پیدا کرنے اور بات چیت میں دوسروں کو اپنے زیر اثر لانے اور قوتِ مقناطیسی کو بڑھانے والا لاثانی کورس قیمت صرف چھ روپیہ

مکمل کورس روشن ضمیری مخصوص کیمیا روشن ضمیر کرکے ماضی حال مستقبل کے حالات معلوم کرنے کا پریکٹیکل کورس مصنف کے ۲۵ سالہ تجربہ کا نچوڑ قیمت چھ روپے

ہپناٹک طریقۂ علاج ہپناٹزم کے ذریعہ علاج کا فلسفہ اور علاج معالجہ میں اس کی عملی اہمیت بتانیوالی اور اپنا علاج آپ بلا دوا کے کرنیکا گُر سکھانیوالی بہترین کتاب، قیمت آٹھ آنے (۸/) تمام کتب کیلئے ڈاکخرچ بذمہ خریدار ہے

نوٹ:۔ ان کتابوں کے متعلق ریویوز اور دیگر واقفیت دفتر سے مل سکتی ہے۔ نیز پیچیدہ امراض جن پر شفائی علاج کامیاب نہیں ہوا پروفیسر صاحب کامیابی سے کر سکتے ہیں۔ مریض کے حالات بھیجکر مفصل دریافت کریں۔ نیز میسمریزم، ہپناٹزم، یوگ وغیرہ علم روحانی سیکھنے کیلئے پراسپیکٹس مندرجہ ذیل پتہ سے مفت حاصل کریں۔

مینیجر سموہنی آشرم لاہور

مشہور طبیب و ہپناٹک ڈاکٹر پروفیسر جگدیش جی کی چند اکسیر ادویات

سٹامک سالٹ (رجسٹرڈ) کل امراض ہاضمہ کی ایک ہی اکسیر دوا جو پچھلے تیس سال سے کامیابی سے معدہ کا دشمن ثابت ہوئی۔ جسم کو طاقتور اور توانا بناتی ہے۔ مٹاپے کا بہترین علاج۔ جسمانی کمزوری جو خرابی ہاضمہ کے باعث ہو اس کو جادو کی طرح سے دور کرتی ہے۔ معدہ۔ جگر اور آنتوں کی کل بیماریوں میں جادو بھری دوا ہے۔
قیمت چھوٹا پیکٹ صرف دس آنے (۱۰/)

لا، مارٹ۔ ڈی۔ فیورے
پروفیسر جگدیش متر کی اکسیر بخار
ملیریا۔ انفلوئنزا۔ ڈنگو اور ہر قسم کے موسمی اور چڑھنے اترنے والے بخاروں کا تیر بہدف علاج۔ غرض یہ دوا ہر قسم کے بخاروں کا فوری اور یقینی علاج کرتی ہے۔ نمونہ چھ آنے (۶/)
قیمت بڑی ڈبیہ اڑھائی روپیہ (ڈھہ) چھوٹی سوا روپیہ (دعہ)

شانتا ہر قسم کی اندرونی درد دل۔ مثلاً سر درد۔ ماہواری ایام میں درد۔ نلوں میں درد۔ دانت درد۔ نیز ہر قسم کا نیورلجیا اکسیر ہے۔ ملیریا بخار اتارنے میں بھی مفید ہے۔ کسی قسم کا ضعف نہیں پیدا کرتی۔ بہت کامیاب دوا ہے۔ اور ہر قسم کی گھبراہٹ کو دور کرتی ہے۔ نیند لاتی ہے۔ متلی اور قابض نہیں ہے۔
قیمت تین ٹکیہ دس آنے (۱۰/)

شانتا بام نمونیا۔ پلورسی۔ ذات الجنب) درد پسلی۔ موچ۔ بھڑ۔ بچھو کا ڈنک۔ سر درد۔ زکام۔ گلے کی خرابی ہر قسم کی خراش اور سوزش کو صرف مالش سے ہی دور کر دیتی ہے۔ قیمت بڑی شیشی ایک روپیہ ۴ ر چھوٹی شیشی دس آنے

میگنے ٹائیزڈ واٹر فار ہسٹیریا اکسیر ہے عورتوں کے ہسٹیریا دورے اور امراض دماغ وہم۔ پاگل پن وغیرہ کو دور کرنے میں مجرب ہے۔ قیمت فی بوتل دو روپے (عہ/)

ویرا (رجسٹرڈ) نئی جوانی دینے والی اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے والی۔ خون کی کمی کو دور کرکے چہرے کو سرخ بنانے والی اچھوتی دوا۔
قیمت ایک ہفتہ ایک روپیہ ۸ ر (ڈہ) چھ ہفتہ کی چھ روپے

سپرمے ٹو (رجسٹرڈ) احتلام۔ جریان کی شکایت اور دماغی کمزوری کو دور کرکے طاقت دیتی ہے۔ منی کو گاڑھا کرتی ہے۔ ہر قسم کی امراض منی کو دور کرکے آدمی کو ہر طرح سے قابل بناتی ہے۔ قیمت چار ہفتے کی دوا تین روپے ایک ہفتہ کی ایک روپیہ
مفصل فہرست مفت دواخانہ سے حاصل کریں

تمام ادویات ملنے کا پتہ:۔ مینیجر سموہنی آشرم۔ لاہور۔

CC0. Gurukul K

Regd. No. L. 435.

Founder: Mah. Krishna. B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ——— للعہ
ششماہی ——— ۲؎
برما ——— عہ
غیر ممالک ——— دس شلنگ

ایڈیٹر

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۱۰ اساڑھ سمت ۱۹۹۷ مطابق ۲۳ جون ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۴

نشکام کرم

(از لالہ نند کشور صاحب اخگر بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی فیروزپور)

ہر بشر مجبوریٔ فطرت سے گرم کار ہے
ترکِ کار دینوی گو وصفِ خوش اسلوب ہے
کام خودغرضی سے جو کرتا ہے وہ مکار ہے
موجبِ تخلیق ہر جاندار دُنیا ہے اناج
"یگیہ" سے ہوتی ہے اس دُنیا میں بارش کی نمود
درحقیقت یگیہ ہے دُنیا میں کارِ بہتریں
کرم وہ اچھا ہے جس میں کوئی خودغرضی نہ ہو
سب سے اعلےٰ ہے بشر جو آتما میں محو ہے

کچھ نہ کچھ روقت کرنے کیلئے ناچار ہے
کام کرنا بےغرض اس سے زیادہ خوب ہے
کارِ بےخواہش ہمیشہ کارِ نیکوکار ہے
اور جب بارش زمیں پر ہو تو ہوتا ہے اناج
یگیہ پر گویا ہے قائم کائناتِ ہست و بود
چاہیئے ہر شخص کو سمجھے یہ فرضِ اولین
جس میں پنہاں جز خُدا کے غیر کی مرضی نہ ہو
بےغرض ہے ہر نفس پر ماتما میں محو ہے

دہر میں رہتا ہؤا سب سے جُدا رہتا ہے وہ
درحقیقت عین نزدیکِ خُدا رہتا ہے وہ

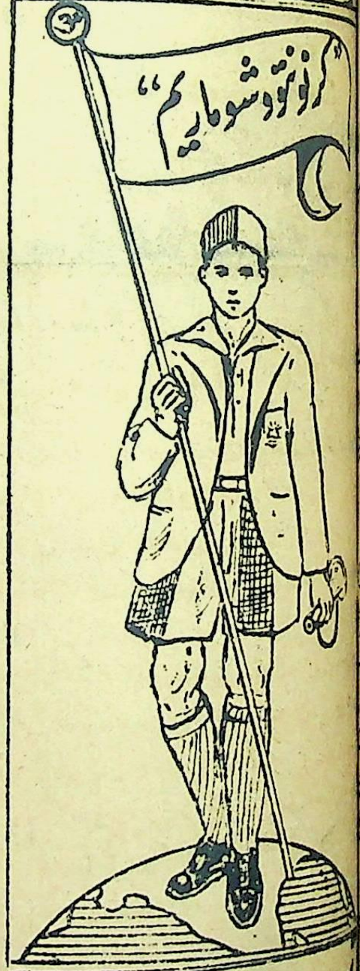

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپنشد گان

مانڈوکیہ اُپنشد

(۱۳)

سُپنے میں یہ آتما - انتر سُکھ ہو جائے
سوکشم وِبہہ بِن چیتنا - دوتیہ پاد کہائے

(۱۴)

سنکلپ کال میں چیتنا - بھیتر برہم کہائے
اُنّیس مُکھ اور سات انگ - ان سے وِشو رچائے

(۱۵)

جِن سُشپتی میں کبھی - سُپنا دیکھ نہ پائے
برہمانڈ کا یہ آتما - سُشپت پد کہائے

(۱۶)

جیئی تنیہ رُوپ آنند مے - ترتیا پاد بتائے
بھوساگر آنند کا - پراجیہ گیان کہائے

(۱۷)

سُشپت ستھانیہ آتما سب کا اِیش کہائے
کارن ہے سنسار کا - اس کی مہما گائے
(شری پنڈت رچت اُپنشد گان حصّہ سوئم سے)

رگ وید ادم یجروید

وید امرت

سام وید اتھرووید

ओ३म् प्राणः प्रजा अनुवस्ते पिता पुत्र
मिव प्रियम प्राणो ह सर्वस्येश्वरे यत्र....

شبدارتھ :- (پتا پترم اِو پریم) جیسے دیا لُو پتا اپنے پیارے پُتر کو دستر سے اچھادن کرتا ہے - ایسے ہی (پرانہ) چیتن سوروپ پران دیو پربھو (پرجا انوستے) منش - پشو - پکھشی آدی پرجاؤں کے شریروں میں وِیاپت ہو کر بس رہا ہے - (یت یہ پرانتی) اور جو جنگم وستو چلتا آدی ویوہار کر رہی ہیں - (یت چہ نہ) اور جو ستھاور وستو ویوہار نہیں کرتی (پرانہ ہی سروشو ایشورہ) اس چراچر سوروپ سب جگت کا چیتن سوروپ پران ہی ایشور ہے - ارتھات سب کا پربھو سوامی ہے ۔

بھاوارتھ

(۱)

چراچر جگت دیا پتے - سب میں آپ سمائے
کرتا ہرتا آپ ہی - سوامی نام دھرائے

(۲)

ایسی وستو نہ کوئی - جس میں ناہیں باس
چھن چھن سب کی چیشٹا - دیکھت ہو وِشواس

"پرکاش" کی خوبیاں دوسروں کو بتائیں اور خامیاں ہمیں (منیجر)

چنے ہوئے پھول

— اِنسانی زندگی کا اصلی مُدعا دوسروں کی بھلائی کرنا ہی ہے۔

— وہ آدمی جس نے مرض کا علاج کر لیا بڑا عقلمند کہلا سکتا ہے - لیکن وہ سب سے زیادہ عقلمند ہے جس نے مرض کو اپنے نزدیک آنے ہی نہیں دیا۔

— "بڑے آدمی" کو پرماتما نے دوسروں کو بڑا بنانے کو بنایا ہے۔

— میرا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ سیاسی آزادی بہت حد تک سوسائٹی کی اپنی حالت پر منحصر ہے۔ اگر سوسائٹی کے ہر ایک مرد اور عورت کو اپنی مانسک اُنّتی اور ترقی کرنے کی اجازت ہو تو کوئی قوم زیادہ دیر تک غلام نہیں رہ سکتی۔
(لاجپت رائے)

— آزادی قربانی چاہتی ہے ۔

(۳)

کچھ بھی چھپا نہ آپ سے - تم جانو سب بات
اپنی بھگتی پریم دو - سدا چار مم تات

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۱۰ - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۸ -
(۲) سنسکار ودھی ۱۴ - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ -
(۳) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ - (۴) ویوہار بھانو ۱ - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ - (۵) پنچ مہا یگیہ ودھی تین پیسے - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۲ پیسے (۶) گوکرونا ندھی ۱ - ۲۵ سے ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے - سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر ۲ پیسے سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ ۔

دیگر پستکیں وشو کی پہیلی ۱۲ - آریہ پد پدھتی ۱۲ - ستیارتھ پرکاش ۱۲ - اُپنشد پرکاش ۱۲ - ویدک تتو گیان ۳ - کرتویہ درپن ۱۰ - آریہ جیون ۶ - یوگ مارگ ۳ - جیون پتھ ۵ - ویدک استریاں ۸ - بھارتیہ سماج شاستر ایک روپیہ - ویدک اُپدیش ۸ - آریہ منتویہ درپن ۶ - آریہ کمار سمرتی ۴ - خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ

منڈل دس دس روپے کے حصّے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصّوں پر روپیہ لگتا ہے۔ (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصّہ داروں کو ۳/۴ قیمت پر دیتا ہے (۵) رشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل تریب تریب کاغذ کے داموں پر پرچار کیلئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصّے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصّہ دس روپیہ کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں (۷) منڈل پستکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصّہ داروں کو دیتا ہے (۸) بے روزگار پرشارتھی آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے۔ (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے۔ (۱۰) چاروں ویدوں اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرنبھ کرتا ہے ۔

وید کا پڑھنا پڑھانا پرنیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مُول معہ ہندی انوواد

سنہری چودہ جلدوں میں قیمت صرف ۴۲ روپے۔ کرایہ ریل معاف۔ آج ہی سیٹ منگا لیں۔ سام وید مکمل ایک حصّہ میں چار روپے (للعہ) - یجر وید مکمل آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے - رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے ۔

ضرورت ہے ہر ایک شہر و قصبے میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصّے و کتابیں بیچنے والے اُپدیشکوں، پرشوں و استریوں کی ۔

تفاصیل کیلئے لکھئے

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

اس جیون چرتر کی ساگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر ناتھ نے اپنی زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے۔ اس ساگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصّہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اصلی قیمت ۱۰ روپے - رعایتی چھ روپے۔ اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہیئے۔

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگھتا مع انوواد تین جلدوں میں قیمت ۱۵ روپے - چرک مول ایک جلد چار روپے - سشرت ایک جلد چار روپے ۔

ایک روپیہ (عہ) بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں - اور تمام پستکیں ۳/۴ قیمت پر لیں ۔

متھرا پرشاد شوہرے منیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہفتہ کی ڈائری

۱۵۔ جون سنیچر وار

... پیرس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا گیا۔
... بغاوت ہو گئی۔
... طالوی جہازوں نے عدن پر بمباری شروع ...
... نے برطانیہ کی امداد کا فیصلہ کر دیا +
... جاپانی ہوائی جہازوں کی چنکنگ (چین) ... سے ساٹھ اشخاص ہلاک اور بہت ... چار مرتبہ حملے کئے گئے۔ اور ... گرائے گئے +
... نے منڈن پولیس سٹیشن پر دو بم ... اور گولیاں چلائیں +
... مشرقی افریقہ میں برطانوی ہوائی ... نے بمباری کی +
... اور روس میں بلقان کے متعلق معاہدہ ... ڈپلومیٹک تعلقات بحال ہو جائیں گے +
... کے شہر مالٹا پر ہوائی حملوں سے تیس ... اور ۴۳ زخمی ہو گئے +
... وزیر ہند نے وائسرائے کے ... ہندوستان کے لیڈروں سے ... کرانے کی کوشش کرنے کا اعلان کیا ہے +
... برطانیہ کی سول ڈیفنس آرگنائزیشن ... ہزار ممبروں پر مشتمل ہے +
... سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ ... سو کانگرسی گرفتار ہو چکے ہیں +
... میں سائیکل بنانے کا کارخانہ جاری ...
... وارانہ مسئلہ کے حل کے لئے صدر ... اور مسلم وزرا اعظم ہیں نئی دہلی میں ... کر لی۔
... خوراک کی قلت کی وجہ سے ... ذبح کئے جائیں گے +
... باہر کے اخبار فارورڈ بلاک کی ... ضبط کر لی گئی ہے +

۱۶۔ جون اتوار

... محمد ابراہیم سابق وزیر یو۔ پی ... کے مطابق مسلم لیگ نے منافرت ... کچھ نہیں کیا +
... کے پاس ایسے ٹینک ہیں۔ جن ...
... سیوز تک ۲۰ لاکھ جرمن لڑ ...
... کے ساٹھ لاکھ بچے دو سو سپیشل ... جائے جاویں گے +
... شاہ لیوپولڈ کو جرمن بلجیم ... کا شہنشاہ بنانے کا لالچ

دیا گیا تھا +

— ہٹلر کی امداد کے لئے میسولینی کو سپین دینے کا لالچ دیا گیا تھا +

— ایک لاکھ بیس ہزار بچے لنڈن سے اندرونی علاقہ میں بھیجدئے گئے ہیں +

— رات کو دس بجے مسجد پر چھاپہ مار کر ۱۶ خاکسار گرفتار کر لئے گئے +

— جرمن فوجیں پیرس میں داخل ہو گئیں +

— جرمنی۔ اٹلی اور اتحادیوں کو جاپان نے چین سے اپنی بحری اور بری فوجیں واپس بلانے کا الٹی میٹم دے دیا ہے +

۱۷۔ جون سوموار

— حکومت فرانس نے نیا صدر مقام بھی چھوڑ دیا۔

— جرمنوں نے وارڈون پر قبضہ کر لیا۔

— امریکہ کو جرمن سفیر نے دھمکی دی ہے۔ کہ اتحادیوں کی امداد نہ کرو +

— ایک امریکن نامہ نگار سے ملاقات کے دوران میں ہر ہٹلر نے کہا۔ کہ جب تک معاہدہ ورسیلز کی بے انصافیاں موجود ہیں۔ تب چین نہیں لوں گا۔ برطانوی سلطنت رہے مگر اس کی بحری طاقت نہیں" +

— روس نے اعلان کیا ہے۔ کہ سویڈن پر حملہ کیا گیا۔ تو وہ اس کی امداد کرے گا +

— ۲۸ لاکھ جوان برطانیہ کی فوج میں اور بھرتی ہو گئے ہیں۔

— روس نے لتھونیا کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔ بعد کی اطلاع ہے۔ کہ نئی حکومت روس کی اچھا انوسار بن گئی ہے +

— افریقہ میں برطانوی فوج نے اٹلی کے ایک قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے +

— سابق اطالوی وزیر خارجہ فرانس میں میسولینی کے زیر سایہ اطالوی ری پبلک قائم کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے +

— گاندھی جی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانگرس سمجھوتہ کی خاطر اپنی اصلی پوزیشن سے ہٹ گئی۔ تو ختم ہو جائے گی۔ سمجھوتہ کے معنی مقصد سے دستبردار ہونا ہے +

— ڈاکٹر ٹیگور نے دنیا کو فوری آفت سے بچانے کے لئے امریکہ سے اپیل کی ہے +

— جرمنی کی تیس لاکھ فوج فرانس کے محاذ جنگ پر لڑ رہی ہے +

— لاہور میں یکم جولائی سے تمز بیری چوکیاں بیٹھ جائیں گی۔ ان کا خرچ مسلمانوں پر پڑے گا۔ جو ساڑھے تین لاکھ روپیہ سالانہ کے قریب ہے +

— اٹلی کے پاس ۷۵ لاکھ ریزرو فوج ہے +

۱۸۔ جون منگلوار

— وزیر ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہماری خواہش ہے۔ کہ ہندوستان برطانوی کامن ویلتھ میں ہمارے برابر درجہ حاصل کرے۔ مگر ہندوستانیوں کے مذہبی اور مجلسی مسائل سد راہ ہیں +

— لتھونیا میں روس کے نمائندوں کی مدد سے نئی حکومت بنائی گئی ہے +

— امریکہ جنگ میں کودنے کیلئے تیار نہیں۔ لیکن اتحادیوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کریگا +

— لاہور میں خاکسار عورتوں نے پریڈ شروع کر دی ہے +

— ہٹلر کا ارادہ ہے۔ کہ برطانیہ کو ایک باجگذار ریاست میں تبدیل کر دیا جائے +

— ابی سینیا میں دو لاکھ حبشی سپاہیوں نے جنگ شروع کر دی ہے

۱۹۔ جون بدھوار

— فرانس نے ہتھیار ڈال دئے۔ ہٹلر سے صلح کی درخواست۔ جنرل فرانکو صلح کرائیگا +

— جاپان نے فرانسیسی ہند چینی کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔

— روس نے اسٹونیا اور لیٹویا کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔ دونو ملکوں میں روسی فوجیں داخل ہو گئی ہیں۔ لتھونیا کے سابق وزرا جرمنی میں نظر بند کر دئے گئے ہیں +

— انگلستان پر جون یا جولائی میں حملہ ہو گا +

— فرانسیسی محاذ پر جرمنی کے ڈیڑھ صد ڈویژن موجود ہیں +

— واردھا میں ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ شروع ہو گئی۔ مہاتما گاندھی بھی شامل ہوئے +

— ۱۸۔ جون کو شام کے ۸ بجے پنجاب وار بورڈ کا افتتاح کیا گیا۔

— پیرس میں قدم قدم پر جرمن سپاہی اور سواستکا کے جھنڈے نظر آ رہے ہیں +

۲۰۔ جون ویروار

— ہٹلر نے عارضی صلح کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ میونک میں ہٹلر اور میسولینی کی کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔ جرمنی سنہ ۱۹۱۸ء کا انتقام لینے کے لئے بے تاب ہے +

— مارشل پیٹین نے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانس کوئی ذلیل سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ فرانس میں ابھی تک جنگ ہو رہی ہے +

— برطانیہ کی حفاظت کے لئے ساڑھے سترہ لاکھ فوج تیار ہے +

— علامہ مشرقی سے سمجھوتہ کی بات چیت شروع ہو گئی ہے +

— ۱۸۔ جون کو ۵ خاکسار عورتوں کو پریڈ کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے +

— فرانس کی تمام فوج منتشر ہو چکی ہے +

— برطانیہ میں سولہ سال سے زائد عمر کے نوجوانوں کی جبری بھرتی شروع ہو گئی ہے +

— مصر کے شہروں سکندریہ اور مالٹا پر اطالوی ہوائی حملوں سے کافی نقصان ہوا ہے +

— روسی فوجوں نے بالٹک کی تمام ریاستوں پر قبضہ کر لیا ہے +

۲۱۔ جون شکروار

— عارضی صلح کے لئے ہٹلر نے تین مطالبات کئے ہیں۔ (۱) فرانس کو بالکل غیر مسلح کر دیا جائے۔ (۲) مفتوحہ علاقہ پر جرمنی کا قبضہ رہے (۳) فرانس مکمل طور پر ہتھیار ڈال دے۔ فرانس نے بات چیت کیلئے نمائندے مقرر کر دئے ہیں۔ جنگ بند ہونے میں ابھی کئی دن لگیں گے +

— ۱۸۔ جون کی رات کو ایک سو جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے مشرقی اضلاع پر بمباری کی۔ گیارہ اشخاص ہلاک اور چودہ مجروح ہوئے +

— امریکہ نے یوروپین ممالک کے معاملات سے الگ تھلگ رہنے کا اعلان کر دیا ہے +

— حکومت کنیڈا نے جبری بھرتی کا اعلان کر دیا ہے +

— جرمن فوجوں نے جورا کی پہاڑیوں۔ دو شہروں اور اسلحہ کے ایک بڑے کارخانہ پر قبضہ کر لیا ہے +

— واردھا میں کولیشن وزارتوں کے قیام پر کانگرس ورکنگ کمیٹی میں غور ہو رہا ہے

— ۱۹۔ جون کو شاہی قلعہ کے پاس پانچ خاکسار گرفتار کر لئے گئے +

— گاندھی جی جنگ کے سلسلہ میں برطانیہ کی امداد کرنے کی کوئی تجویز سوچ رہے ہیں +

— اس نازک وقت میں تمام سیاسی اختلافات بھلا کر وطن کی حفاظت کے لئے عم...

پرکاش لاہور

سمت ۱۹۹۷ ۱۰ - اساڑھ ۔ ۲۳ - جون ۱۹۴۰ء

دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

نوجیون اندولن

جس طرح مرتے ہوئے مریض کو بچانے کے لئے اس کے جسم میں تازہ خون داخل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح مرتی ہوئی سوسائیٹیوں کو جیوت رکھنے کے لئے نئے پُرجوش اور سرگرم ممبر بھرتی کئے جایا کرتے ہیں۔ لیکن جس سوسائٹی میں نئے ممبروں کی بھرتی ممکن نہ ہو۔ اس سوسائٹی کے پُرانے ممبروں کو ہی انجیکشن دے کر کام چلانا پڑتا ہے۔ یورپ میں ان دنوں عیسائیت ایک مرتی ہوئی سوسائٹی کے درجہ کو پہنچ گئی ہے۔ اُسے زندہ رکھنے کیلئے اکابران عیسائیت کے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں رہا۔ کہ سوسائٹی کے پُرانے ممبروں کے جسم میں "تازہ خون" داخل کریں۔ کیونکہ نئے پُرجوش و سرگرم نوجوان ممبر بھرتی نہیں ہو رہے۔ سوسائٹیوں کی حالت میں تازہ خون سے مراد کسی ایسی تحریک سے ہوتی ہے جو کسی سوسائٹی کے ممبروں کو بیدار کر کے کسی سرگرم کام کیلئے چلائی جاتی ہے۔ چنانچہ عیسائیت کو زندہ رکھنے کے لئے "حیات تازہ کی تحریک" بڑے جوش اور سرگرمی سے جاری ہے۔ اس کا انحصار ان بارہ نکات پر رکھا گیا ہے :-

(۱) میں دن بھر خدا کو اپنے افعال، اپنے خیالات، اور اپنی مرضی کی ہدایت در منہائی کرنے دوں گا ۔ (۲) میں اپنی زندگی دنیا کی اشد ترین احتیاجات کو رفع کرنے کے لئے صرف کر دوں گا ۔ (۳) میں ہر روز ایک گھنٹہ کلام پاک کے مطالعہ اور دُعا کے لئے وقف کر دوں گا ۔ (۴) میں ہر روز خاندانی عبادت کیا کرونگا۔ اور بلا ناغہ گرجے جاؤں گا ۔ (۵) میں اپنی روح کو محبت سے لبریز اور تعصب سے خالی رکھوں گا ۔ (۶) میں کلیتہً دیانتدار رہوں گا ۔ (۷) میں دلیری سے نقصان دہ رسوم کی مخالفت کروں گا ۔ (۹) میں مبنی بر انصاف مجلسی نظام کے قیام کرنے کی کوشش کروں گا ۔ (۱۰) میں حضرت مسیح کی طرح صلح کُل اور حلیم بنوں گا ۔ (۱۱) میں اپنی بہترین تعلیم میں دوسروں کو حصہ دار

بنانے کی راہ نکالوں گا ۔ (۱۲) جب مجھے یقین ہو جائے گا۔ کہ دوسرے غلطی پر ہیں۔ تو میں تن تنہا مسیح کا ساتھ دوں گا۔ اور ہمیشہ محبت سے معمور رہوں گا"۔

مجھے معلوم نہیں۔ کہ اس تحریک کا عیسائیت کی ہر گتی پر کیا اثر پڑا ہے۔ تاہم یہ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایسی تحریکوں سے کچھ نہ کچھ اچھا نتیجہ برآمد ہو ہی جاتا ہے ۔

میرا اس مثال کو آریہ جگت کے سامنے رکھنے سے مطلب یہ ہے۔ کہ آریہ سماج سوچے۔ کہ کیا کہیں اس کی بھی تو ایسی اوستھا نہیں ہو رہی۔ کہ اسے انجیکشن دے کر نیا خون اس میں داخل کرنے کی ضرورت ہو۔ میں آریہ سماج کو "مرتی ہوئی قوم" کا درجہ نہیں دے سکتا۔ ساتھ ہی اسے زندہ بھی ماننے کو تیار نہیں۔ اس کی حالت کچھ ایسی ہو گئی ہے۔ کہ سوائے کسی خاص اوستھا کے اس کی زندگی کے آثار دوسروں پر ظاہر نہیں ہوتے۔ حیدرآباد ستیاگرہ میں ضرور اس نے اپنی زندگی کا ثبوت دیا۔ وہ ایک تحریک تھی۔ جس نے اسے زندہ کر دیا۔ وہ تحریک ختم ہوئی۔ تو اس کی زندگی کے آثار بھی نہ رہے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جائے۔ کہ اُسے زندہ رکھنے کیلئے کسی تحریک کی ضرورت ہے؟ یہ تو ماننا پڑیگا۔ کہ اس کی گتی مند ہے۔ اور اس کے شریر میں تازہ خون کی کافی مقدار داخل ہوئے بنا گتی تیز ہو نہیں سکتی۔ نوجوان آریہ سماج میں آ نہیں رہے۔ تب کیوں نہ پُرانے سدسیوں کو ہی انجیکشن دے کر کام چلایا جائے؟ یہی ممکن ہے۔ کہ ان کا "نوجیون" نوجوانوں کو کھینچ لائے۔ اور نوجیون اندولن میں نوجوان بھی بہہ جائیں۔ اگر آریہ سماج اس کی ضرورت سمجھے۔ تو نوجیون اندولن شروع کرے۔ جس کا انحصار میرے وچار میں ان بارہ نکات پر ہونا چاہیئے :-

(۱) بلا ناغہ سائیٹنگ و پراتہ ہون سندھیا اور اس کے بعد کم از کم نصف گھنٹہ وید کا سوادھیائے

ہندی پرکاش ضمانت فنڈ کے لئے اپیل

گت سپتاہ آریہ جگت سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ وہ "ہندی پرکاش" کی ضمانت کی رقم کو جلد پورا کر دے۔ تاکہ اسے جاری کیا جا سکے۔ جتنی جلدی یہ رقم جمع ہو گی۔ اتنی جلدی "ہندی پرکاش" نکلنا شروع ہو گا۔ لیکن سوائے آریہ سماج پہاڑ گنج دہلی کے دس روپوں کے کسی آریہ سماج نے ہماری اس فنڈ کے لئے کی گئی اپیل پر دھیان نہیں دیا۔ آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو واپسی کی شرط پر صرف تین ماہ کے لئے دس دس یا پچاس پچاس یا سو سو روپیہ "ہندی پرکاش" کو دینا کوئی مشکل نہیں۔ اور ایسا کرنا کوئی بڑا تیاگ بھی نہیں۔ کیونکہ اگر تیس جون تک ایک ہزار روپیہ آ جائے۔ تو "ہندی پرکاش" کے تین ماسک انک نکلنے کے بعد غالباً نومبر میں ضمانت کی رقم واپس ہو جائے گی۔ جس کے ملتے ہی سہائتا کرنے والوں کو شکریہ کے ساتھ ان کی رقمیں واپس کر دی جائیں گی۔ "ہندی پرکاش" آریہ سماج کے پرچار اور ہندی کو راشٹر بھاشا بنانے میں سہائتا کرے گا۔ اس میں شبہ کا ریہ کے لئے تین ماہ بعد واپسی کی شرط پر بڑی سے بڑی رقم دینا بھی کسی کے لئے مشکل نہیں۔ پھر ایک ہزار روپیہ جمع نہ ہو۔ کیا معنی؟ اگلا انک نہیں چھپے گا۔ اس لئے جو کچھ کرنا ہے اسی انک میں کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ نویدن اس کے سوا کچھ نہیں۔ کہ ہر ایک آریہ سماج اور آریہ بھائی جسے ہندی سے کچھ بھی پریم ہے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق واپسی کی شرط پر دس بیس پچاس یا سو روپیہ فوراً بھیج دے۔ تاکہ ضمانت کی رقم داخل کرا کر "ہندی پرکاش" شروع کر دیا جائے۔ کہیں ضمانت کی وجہ سے "ہندی پرکاش" نکلنے سے رہ نہ جائے۔ اور مسلم اخبارات کو مذاق اُڑانے کا موقعہ ملے۔ اس کے سوا "ہندی پرکاش" نہ نکلنے کا مجھے کوئی اور افسوس نہ ہو گا۔ کیونکہ اردو سے ہی منافع کی امید نہیں۔ تو "ہندی پرکاش" سے کیا ہو گی؟ جب کہ ہندی کا خرچ اردو سے گنا زیادہ ہو۔ لیکن مجھے امید ہے۔ کہ آریہ جگت ہندی پریم کے اس امتحان میں پورا اُتریگا۔

کیا کروں گا ۔ (۲) ہر اتوار کو آریہ سماج مندر میں جایا کروں گا ۔ (۳) اپنے اور اپنے بچوں کا جیون ورن آشرم دھرم کے انوکول وئیتیت کروں گا ۔ (۴) ہندی کو راشٹر بھاشا بنانے کا پورا پریتن کروں گا۔ خود ہندی (جو ہندی جانتا ہو۔ وہ سنسکرت) پڑھوں گا۔ اور کم از کم دو ویکتیوں کو ہندی پڑھاؤں گا ۔ (۵) اوم کے جھنڈے کو اونچا رکھنے کے لئے ضرورت پڑنے پر سرو سو نچھاور کر دوں گا ۔ (۶) صرف اپنے دیش کی بنی ہوئی چیزوں کو استعمال کروں گا ۔ (۷) دیش کی آزادی کے لئے پوری کوشش کروں گا ۔ (۸) اپنی عملی زندگی۔ اُپدیش اور ساہتیہ دوارا ودھرمیوں کو ویدک دھرم میں پرویش کرنے کی پریرنا کرونگا۔ تاکہ کرنونتو وشوم آریم کا اُدیش سدھ ہو ۔ (۹) من وچن کرم سے کسی پرانی کو دُکھ دینے کی ارادۃً کوشش نہیں کروں گا۔ اور ہمیشہ ستیہ بولوں گا۔ (۱۰) میں دکھیوں، بیماروں اور ضرورتمندوں کی جتنے الوسع تن من دھن سے سہائتا کروں گا ۔ (۱۱) وید۔ برہمن۔ گئو۔ استری جاتی اور دیش کی رکھشا اپنا کرتویہ سمجھوں گا ۔ (۱۲) اپنے گھر اور جاتی میں پائی جانے والی بُری رسموں کو ختم کرنے کی پوری پوری کوشش کروں گا ۔

میں نے یہ بارہ باتیں پیش کی ہیں۔ ان میں ضروری کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ انہیں ایک "پرتگیا پتر" کا روپ دے کر آریہ سماج کے سبھاسدوں میں بانٹ دیا جائے۔ اور انہیں ہر دو باتوں پر عمل کرنے کیلئے تیار ہو کر دستخط کرنے کیلئے تیار کیا جائے۔ جو سبھاسد پہلے دستخط کرنے کو تیار نہ ہوں۔ وہ اس پرتگیا پتر میں انکت باتوں پر عمل شروع کر دیں۔ جب وہ پورن روپ سے ان پر عمل کرنے کے لئے خود کو یوگیہ پا دیں۔ تب دستخط کر کے سماج کے ادھیکاریوں کو دے دیں۔ پرتگیا پتروں کو جاری کرنے کا نتیجہ یہ نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ اس پرتگیا پتر کو سوئیکار کرانے کا دائرہ وسیع ہو اور وہ ادھک سے ادھک ساتھیوں پر روپ سے سماج میں ہو سکے۔ اس اندولن کا فائدہ یہ ہو گا کہ آریہ سماج کے ممبروں میں جو جان ہے، آریہ سماج کے نام پر جو پرتگیا پتر تیار ہو گا اس کی پیروی کرنے والے سچّے آریہ سماجی ہوں گے جو آریہ سماج کے نام پر جیون کو آدرش کے طور پر پیش کیا جا سکے۔ سماج کے پرچار اور سدھار کا کام بھی ہو گا۔ اور اندولن کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اور یہ وہ اندولن ہے جس کا نام میں نے "نوجیون اندولن" تجویز کیا ہے۔ اس آدیش کے مطابق جیون آشا ہو۔ تو آریہ بھائی اسے اپنا سکتے ہیں۔ پرچارک، اپدیشک، بھائیوں اور بہنوں کی اس پر رائے اور وچار پرکٹ کرنیکا نمنترن دیتا ہوں۔ اپنے وچار پرکٹ کرنیکا

نوٹ:- ان وچاروں کو "پرکاش" کے آگامی انکوں میں ستھان دیا جائیگا ۔ (منتری)

سندھ میں محکمہ دینیات

سندھ گورنمنٹ اپنے آدھین ایک محکمہ دینیات قائم کرنے جا رہی ہے۔ جس میں ایسے مولوی اور پنڈت ملازم رکھے جاویں گے۔ جو لوگوں کو صحیح معنوں میں اپنے اپنے مذہب کی تعلیم دے سکیں۔ جس سے فرقہ دارانہ کشیدگی دور ہو جائے۔ حکومت سندھ کو محکمہ دینیات قائم کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ہے اس کے خیال میں صوبہ میں جو فرقہ دارانہ کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اس کیلئے بہت حد تک مولوی اور پنڈت ذمہ دار ہیں۔ وہ لوگوں کو مذہب کی غلط تعلیم دیتے ہیں۔ اور انہیں بلا وجہ دوسرے کے خلاف بھڑکاتے رہتے ہیں۔ مقصد کے نیک ہونے میں شک نہیں۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ حکومت اس میں کامیاب ہوتی ہے؟ حکومت کے ملازم پرچارک فرقہ دارانہ جذبات کو نہ بھڑکائیں۔ لیکن پرچارکوں کو کیسے روکا جا سکے گا؟ ضرورت ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ حکومت اس کیلئے تیار ہو۔ تو یہ کام محکمہ دینیات کے بغیر بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے قدم اٹھانے سے پہلے اسے اپنی کا تجربہ کر لینا چاہیئے۔

روس کے اخبارات

ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ اخبارات کی تعداد اور اشاعت بہت دیگر تمام ممالک میں اخبار ہزاروں تعداد میں موجود ہیں۔ اور ان کے لاکھوں اور ہزاروں پرچے روزانہ فروخت ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر روس کو ہی لیجیئے سنہ ۱۹۱۳ء روس کے تمام اخبارات کی مجموعی اشاعت لاکھ تھی۔ جو سنہ ۱۹۳۷ء میں تین کروڑ لاکھ ہو گئی۔ روس میں ۱۹۱۳ء میں صرف ۸۵۹ اخبارات تھے۔ وہاں تعداد اب ۸۷۴۹ ہو گئی ہے۔ دوسرے ملکوں کے اخبار دن بدن ترقی کرتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے اخبارات الٹی دھکوس۔

جدا جدا گارڈیں

مسلمان سکھ اور ہندو اپنی اپنی حفاظت علیحدہ علیحدہ گارڈیں بنا رہے ہیں۔ ہمارا ایسا کرنا بجائے فائدہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔ ضرورت ہے کہ ہر شہر و قصبہ میں ہندو مسلم اور سکھ شہری ملکر متحدہ نیشنل گارڈیں بنائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ علیحدہ علیحدہ گارڈیں کسی وقت باہمی تصادم کا باعث بن جائیں۔

یووکوں کا سنگٹھن

اس امر سے کسی کو انکار نہیں۔ کہ آریہ نوجوانوں کا سنگٹھن ہونا چاہیئے۔ سوال ہے تو صرف یہ کہ انہیں کیسے سنگٹھت کیا جائے۔ اس کا جواب کسی دوسری جگہ پر کاشت آریہ یووک سماج علاولپور کے منتری کے لیکھ میں ملتا ہے۔ اس لیکھ میں ضلع اور پرانتیہ سمیلنوں کی تجویز کی گئی ہے۔ ساتھ ہی علاولپور میں آریہ یووک سماج کے جلسہ پر جو نومبر کے دوسرے سپتاہ میں ہوگا۔ دوآبہ آریہ یووک سمیلن کرنے کا پرستاؤ کیا گیا ہے۔ ہم اس تجویز کا ہاردک سواگت کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ یہ سمیلن ضرور ہو۔ ضلع جالندھر اور ہوشیارپور کی آریہ سماجوں کو اس سمیلن کو سپھل بنانے میں آریہ یووک سماج علاولپور کو سہیوگ دینا چاہیئے۔

ریاست بہاولپور اور مذہبی آزادی

سبھی مسلم ریاستیں ایک ایک کر کے حیدرآباد کے نقش قدم پر جا رہی ہیں۔ گت انک میں ہم بھوپال کے ہندوؤں کی مشکلات کا ذکر کر چکے ہیں۔ آج ریاست بہاولپور میں دھرم پرچارکوں پر لگائی گئی پابندیوں کے خلاف پروٹسٹ کیا چاہتے ہیں۔ جب اصولاً مذہبی آزادی کے حق کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ تو ریاست بہاول پور کے فرمانروا کو اس اصول کے ماتحت آریہ (ہندوؤں) کو مذہبی آزادی دینے میں پس و پیش کیوں ہے؟

قبائلیوں کے بعد بلوچی

قبائلی ڈاکوؤں کی بڑھتی ہوئی شرارتوں اور ان کے انسداد میں ناکامی کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اب بلوچستان میں بھی اغوا اور لوٹ مار کی وارداتیں شروع ہو گئی ہیں۔ ۱۴۔ جون کو چالیس بلوچ ڈاکوؤں نے سیف اللہ فورٹ سنڈیمن روڈ پر ایک لاری روک لی۔ اور ۵ مسافروں کو جن میں تین پنجابی تھے اغوا کر کے لے گئے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ بلوچستان میں سر اٹھاتے ہی اس فتنہ کو دبا دے۔

گورنمنٹ ہند کا ڈیفنس پروگرام

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے ڈیفنس کے متعلق جو نئی سکیم تیار کی ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے گورنمنٹ کو اپنے جنگی بجٹ کے لئے مزید بیس کروڑ روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ ابھی یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ رقم جنگی قرضہ کی صورت میں پوری کی جاوے گی۔ یا ٹیکسوں میں اضافہ کر کے۔ لیکن یہ واضح ہے کہ ان دو طریقوں کے سوائے کوئی تیسرا طریقہ اس رقم کو پورا کرنے کا نہیں۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو حکومت ہند کو اپنا ڈیفنس پروگرام جلد از جلد پبلک کے سامنے رکھنا چاہیئے۔

جنگ کا اثر "پرکاش" پر

جنگ کی وجہ سے یوں تو تمام چیزیں گراں ہو گئی ہیں۔ لیکن اتنی نہیں جتنا کہ کاغذ۔ اب کاغذ کی قیمت قبل از جنگ سے تین گنا ہے۔ اخبار کے اخراجات میں کاغذ اور چھپائی کا خرچ ہی زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا "پرکاش" پر اثر یہ ہے۔ کہ کاغذ کا خرچ اب بقدر چالیس روپے ماہوار بڑھ گیا ہے۔ گویا پانسو روپیہ سالانہ کے لگ بھگ۔ پانسو روپیہ خسارہ پہلے رہتا ہے۔ ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے "پرکاش" کے پریمیوں اور آریہ سماجوں کو جہاں دو دو چار چار نئے گراہک بنانے چاہئیں۔ وہاں اس کے رعایتی فنڈ میں بھی دل کھول کر سہائتا کرنی چاہیئے۔

اگلا پرچہ بند

ان سب مشکلات کے باوجود "پرکاش" کے پریمیوں کے اطمینان کیلئے یہ اعلان کرنا ضروری ہے۔ کہ اخبار کو بدستور پہلے کی سی شان اور پابندی کے ساتھ باقاعدہ نکالنے کا مکمل انتظام ہم نے کر رکھا ہے۔ لیکن اخبار کی ترقی و کامیابی اسی میں ہے۔ کہ وہ اپنا خرچ آپ نکالے۔ اس لئے بار بار اس کے پریمیوں کو گراہک بنانے اور رعایتی فنڈ میں سہائتا دینے کی پرارتھنا کی جاتی ہے۔ چونکہ کافی سہائتا نہیں مل رہی۔ اور نہ ہی اس کے پریمیوں کی طرف سے کوئی تسلی بخش کام ہو رہا ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ سال میں بجائے پچاس کی بجائے ۴۸ پرچے نکالے جائیں۔ گویا سال میں صرف دو پرچے کم نکلیں گے۔ کاغذ کے گراں رہنے تک ہی ایسا ہوگا۔ حالات کے معمول پر آجانے کے بعد پھر سے چار صفحے بڑھا دیئے جائیں گے۔ اور پرچوں کی تعداد میں بھی اضافہ کر دیا جائیگا۔ آئندہ مہینہ میں صرف چار ہی پرچے نکلا کریں گے۔ اس ماہ میں اس پرچہ کے ساتھ چار پرچے پورے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگلا انک نہیں نکلے گا۔ "پرکاش" کے پریمی نوٹ کر لیں۔

سمندر پار کے بھائی دھیان دیں

جن بھائیوں کا چندہ بقایا ہے۔ انہیں ۳۱۔ مارچ کو خط لکھے گئے تھے۔ لیکن بہت کم سماجوں اور بھائیوں نے چندہ ارسال کیا ہے۔ جنہوں نے ہمارے نویدن پر اب تک دھیان نہیں دیا۔ وہ "پرکاش" کے خسارہ اور جنگ کی وجہ سے بڑھے ہوئے اخراجات کو دھیان میں رکھتے ہوئے اپنا اپنا بقایا جلد بھیج دیں۔

(مینیجر)

سنٹرل انڈیا میں بھیلوں کی حالتِ زار

(سنٹرل انڈیا سے ایک سنیاسی کا دردناک خط لالہ دیوی چند ایم۔ اے کے نام)

شریمان پردھان جی دیانند سالویشن مشن نمستے!

"آپ اس وقت آریہ سماج کے سلمہ لیڈر ہیں۔ اور قلم کے دھنی ہیں۔ اسواسطے بھیلوں کی ناگفتہ بہ حالت کے متعلق آپ کا دھیان دلانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ جاتی جو سنٹرل انڈیا کی عام ریاستوں میں بود و باش رکھتی ہے۔ عرصہ سے تکلیفیں سہن کرتی آئی ہے۔ آریہ سماج نے ان کے اندر کچھ کام نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عیسائی پادریوں نے میدان خالی پاکر ان کو اپنے اندر شامل کر لیا ہے۔ اور گاؤں کے گاؤں عیسائی بھیلوں کے دیکھنے میں آتے ہیں۔ عیسائی مشنری ہر طرح سے ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ کھانے کو اناج دیتے ہیں پہننے کو کپڑا دیتے ہیں۔ دوائیوں سے ان کی خبر گیری کرتے ہیں۔ بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ اور ان کی شادی کرتے ہیں۔ ان کی مالی امداد کرتے ہیں۔ اگر ہندو سوسائٹی اور سنیاسی اس طرف دھیان دیویں۔ تو یہ بھیل بچائے جا سکتے ہیں۔ اور ہندو جاتی کا ایک مفید انگ بن سکتے ہیں یہ میرا وشواس ہے۔ آپ کرپا کر کے اپنی قلم کے سدرشن چکر کو چلا دیں۔ اور ضروری اور عملی نکال کر پنجاب کے ہندوؤں اور آریہ سماجوں کی توجہ اس طرف دلائیں۔ اگر پنجاب کی آریہ سماجیں یہ تہیہ کر لیں۔ کہ ہم نے بھیلوں کو عیسائیوں کی چنگل سے بچانا ہے۔ اور حیدر آباد سٹیٹ کے بعد سنٹرل انڈیا کو اپنی دوسری کالونی بنانا ہے۔ تو دو چار سالوں کے اندر عیسائی ہوئے بھیل واپس آ سکتے ہیں۔ اور نئے بننے سے رک سکتے ہیں۔ لیکن اس کیلئے ٹھوس پروگرام کی ضرورت ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے ذرائع بے شمار ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنا آسان کام نہیں۔ آشا ہے۔ کہ آپ اس پوتر کام میں ضرور دلچسپی لیں گے۔ اور ہندو جاتی کے اس ضروری انگ کو عیسائیوں کے ہاتھوں سے ضرور نجات دلائیں گے۔"

(آپ کا دھرم بھائی۔ آنند منی سنیاسی)

یہ خط وضاحت کا محتاج نہیں۔ زبانِ حال سے سوامی جی نے بھیلوں کے حالات درج کر دئے ہیں۔ ابھی میرے پاس رپورٹ پہنچی ہے۔ کہ بھیلوں کے ۲۰ لڑکے اور لڑکیاں دس دس روپے میں عیسائیوں کے پاس گروی ہیں۔ وہ بچے عیسائیوں کے سکولوں میں پرورش و تربیت پاتے ہیں۔ عیسائیت کی تعلیم کا ان کے دلوں پر گہرا اثر ہو رہا ہے۔ یہ بچے بھیلوں کو واپس نہیں مل سکتے۔ جب تک کہ ان کے والدین وہ قرض ادا نہ کریں۔ جو کہ انہوں نے عیسائی پادریوں سے لیا تھا۔ اور جس کے عوض میں بچوں کو ان کے پاس گروی رکھا تھا۔ یہ کام اخلاقاً و قانوناً ناجائز ہے۔ لیکن ریاستوں میں ان غریب لوگوں کی کون سنتا ہے؟ صدیوں سے وہ ہم سے الگ تھلگ پڑے ہیں۔ شائستگی سے بہت دور اور پس افتادہ ہیں۔ نہ دھرم کیا چیز ہے۔ جس نے دھرم تہذیب شائستگی اور علم و ادب کو کنوئیں میں ڈبو دیا ہے۔ اور عیسائیوں کو موقع دیا ہے۔ کہ وہ ہمارے غریب ہندو بھائیوں کو روپیہ کا لالچ دے کر اپنے جال میں پھنسا لیں۔ کون سنگ دل ہندو ہوگا۔ جو بھیلوں کے دردناک حالات پڑھ کر افسوس نہ کرے؟

پنجاب کے آریہ پُرشوں کو کیسے سنگھٹت کیا جائے

ضلع اور پرانتیہ سمیلنوں کی تجویز ——— علاوالپور کے ویدک مہان عمل کا ...

بڑی بڑی تقریریں ہو چکیں۔ کئی جگہ پرانتیہ سمیلن بھی کئے گئے۔ لیکن آریہ ویدک سنگھٹن نہ ہو سکے۔ تو بھی ہمیں نراش نہ ہونا چاہیئے۔ پھر ایک بار یہ یتن کرنا چاہیئے۔ ایک تجویز پیش کرتا ہوں یہ کہ ہر ایک ضلع کی آریہ سماجیں جس جگہ آریہ ویدک سماج آریہ کمار سبھا یا آریہ بال سبھا نہیں ہے۔ اپنے ماتحت آریہ ویدک سماج یا آریہ کمار سبھا یا آریہ بال سبھا نام کی سوسائٹی کماروں کے لئے قائم کریں۔ آپ نیموں میں رتی نے آ گیا دی ہے۔ کہ اٹھارہ ۱۸ سال سے اوپر کا ہر ایک آریہ ... کا ممبر بن سکتا ہے۔ یہ اُدیشیہ تبھی پورا ہو سکتا ہے۔ جب بچوں کو تیار کیا جاوے۔ ضلع آریہ ... کے ماتحت اٹھارہ سال تک کے بچوں یا نوجوانوں کی سوسائٹیاں جلد از جلد بنا کر ضلع ... ویدک کانفرنسیں رکھی جاویں۔ پھر ضلع کی آریہ ویدک سماجوں کو سنگھٹت کر کے ایک پرانتیہ سمیلن کیا جاوے۔ اس پرانتیہ سمیلن پر ان آریہ ویدک سماجوں کو ہمیشہ قائم رکھنے کے ... وچار کیا جاوے۔ اس پر سوال ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ دیر دل نام کی سوسائٹیاں کیوں نہ بنائی جاویں۔ اس کے اندر میں میرا وچار ہے۔ کہ آریہ سماج یا آریہ ویدک سماج کا پرتیک ممبر بنانے ... جس سوسائٹی کا وہ ممبر ہے وہ سوسائٹی ایک دل ہے۔ لہٰذا سب سماجیں، آریہ ... اور آریہ کمار سبھائیں بھی آریہ دیر دل ہی ہیں۔ اس لئے آریہ جنتا اور آریہ نیتاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنی اپنی رائے سے بذریعہ آریہ اخبارات ایک نتیجہ پر پہنچیں۔ تا کہ اس پر عمل کیا جاوے۔

دوآبہ آریہ ویدک سمیلن علاوالپور (ضلع) جالندھر

ضلع جالندھر و ضلع ہوشیارپور کی آریہ سماجوں ... ویدک سماجوں و آریہ کمار سبھاؤں سے خاص طور پر یہ نویدن ہے۔ کہ اگر وہ چاہتی ہوں۔ تو ۲۸ اکتوبر سے ۱۱ نومبر تک ہونے والے آریہ ویدک سماج کے سالانہ جلسہ پہ علاوالپور ... میں دوآبہ آریہ ویدک سمیلن رکھا جاوے۔ کہ ہاں کر سکے جلد از جلد ... لکھ دیں ... اپنی اپنی ... اور تجویز سے مطلع کریں۔ تا کہ تیاری شروع کی جاوے۔ اور ضروری باتوں پر غور کیا جاوے۔

(سنیہ پال پرچارک ... سیکرٹری آریہ ویدک سماج علاوالپور ضلع جالندھر)

اور اپنی جاتی کی حالت پر آنسو نہ بہائے؟ آج وہ جوانمرد۔ جنگجو، بہادر دلیری و شجاعت پر نازاں قوم کوڑیوں کے بدلے اپنی پیاری سنتان کو عیسائیوں کے پاس فروخت کر رہی ہے۔ جس ... نے شری رام چندر جی کی سہائتا کی۔ افسوس ہے۔ کہ آج وہی قوم کس مپرسی کی حالت میں ... ہندو جاتی کو چھوڑ رہی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں بھیل عیسائی بن چکے ہیں۔ اگر ... کام کیا جاوے۔ تو اب بھی انہیں بچایا جا سکتا ہے۔ آل انڈیا دیانند سالویشن مشن نے ... ہاتھ میں لیا ہے۔ ... بھائی اس کام کو نیک ضروری اور پوتر خیال کرتے ہیں۔ ان کا فرض ... خود و دھن سے مشن کی امداد کریں۔ اور اس کیلئے اپنے انشٹ مترون سے دعا ...

کنیا کی ضرورت

ایک مشہور شاعر و افسانہ نویس تیس سالہ رنڈوے اگروال کل اتپن آریہ سماجی گریجویٹ کیلئے جو نہایت اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک ایسی بال ودھوا یا کنواری اگروال کنیا کی ضرورت ہے۔ جو اعلیٰ تعلیم یافتہ سندر سوسکشت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہو۔

نوٹ:۔ ودواہ ذات پات توڑ کر بھی کیا جا سکتا ہے۔

پتہ:۔ جرنلسٹ معرفت "پرکاش" لاہور

شریلے گانوں اور وائلین کے ترانوں سے آنند لینے کیلئے پرو فیسر جگدیش چندر بھوشن سنگیت رتن گراموفون سنگر دگجراتوں چڑھیا چند) مالک بھارتیہ سنگیت ودیالیہ کو سالانہ جلسوں۔ وواہ اُتسووں۔ تہواروں۔ سنگیت سمیلنوں۔ گانے وادا کتھا کرانے کیلئے یاد فرماویں۔

مینیجر بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

براہمن کنیا کی ضرورت

ایک لوگیہ براہمن آریہ سماجی نوجوان ور کیلئے کنیا کی ضرورت ہے۔ ور لائق۔ چال چلن بہت ہی اچھا۔ عمر پچیس سال برسر روزگار ملازمین و دکان کرتا ہے۔ آمدنی کافی۔ جائیداد کافی۔ تعلیم یافتہ۔

ہیڈ ماسٹر آریہ ہندی سکول اپیوہ الف۔ ایم۔ ایس

کنیا کی ضرورت

ایک اگروال کل اتپن چھیل ... برسر روزگار نوجوان کیلئے ... لکھی گھر کے کام کاج سے واقف ... ضرورت ہے۔ وواہ بنا جہیز ... سادہ طریق پر بھی ہو سکتا ہے۔

"گپتا" معرفت "پرکاش" ...

م ہندو جگت اگر ملکانوں کی شدھی کے وقت ۵ لاکھ روپیہ دے سکتا تھا۔ اور حیدر آباد ستیہ گرہ کیلئے دس لاکھ روپیہ فراہم کر سکتا تھا۔ تو کیا وہ اس بہادر قوم کو بچا نہ سکے گا

آدرش آریہ جیون

(گذشتہ سے آگے)

(از مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

...ترکھیش کا کبھپرائے ہے۔ کہ منش کسی ... پر دوسروں پر دھیان نہ دے کر اپنے ... پر وچار کیا کرے۔ اور اُن کرتیوں ... معلوم ہوں۔ کہ وُہ شرم کر رہے ہیں۔ اُن ... نے کا نتیجہ پر ماتما کو سا کھشی کرتے ہوئے ... ہے۔ اور پھر اس نتیجہ کو برابر سمرن کرتے ... ہوتے ہمیشہ یہ کام ادھک سے ادھک ... سے کیا جا سکتا ہے۔ پھلنہ پہلی دن ... ہیں منٹ اس کاریہ میں لگانے ... اس کا پھل یہ ہوگا۔ کہ انیک وُش ... اور درگن اس سے چھیٹتے رہیں گے۔ ... جہاں منش میں اچھے گن آیا کرتے ... ترکھیش سے وہاں اس کے اندر سے ... نکلا کرتے ہیں ◆

آٹھ بل بڑھی کا تیسرا

...سرا سادھن سادھن تپ ہے۔ ... کہتے ہیں کٹھورتا کے سہن کرنے کو۔ ... کو سہن کرنے سے منش کے بھیتر ... کی بڑھتی ہوتی ہے۔ جس سے اُسے ... کنشٹ نہیں کر سکتا۔ آرام طلب ... دُکھ اُٹھایا کرتے ہیں۔ پرنتو تپسوی ... اور سے پرسنتا کے ساتھ ساتھ دکھوں ... کرنے والے وکتی سکھ سے جیون وتیت ... ہیں۔ مہابھارت میں ایک جگہ ... دروپدی دوارا شنیہ بھاگ کو شکھشا ... بات الکنہ ہے۔ دروپدی نے ... کہا کہ:۔

"सुखं सुखे नेह न जातु लभ्यम् ।
दुःखेन साध्वी लभते सुखानि ॥"

...دکھ اور سکھ کے چکر ایک کے بعد دوسرا ... کرمشہ آیا کرتے ہیں۔ یدی ... اور سے دُکھ کے چکر کو تپسیا ... سامنے لے آتا ہے۔ تو نشچت ... کے بعد کا چکر سکھ کا ہوگا۔ اور ... جیون رکھتے ہوئے جب تک چاہے ... کر اپنے سامنے رکھ سکتا ہے۔ ... آتما اور سکھی ہمیشہ سبل آتما ... ہے ◆

...تھا سادھن سوادھیائے چوتھا

سادھن ہے۔ اُتم گرنتھوں کے سوادھیائے سے منش کے وچار وشال ہوا کرتے ہیں۔ اور تنگ دلی اور سنکوچ کے گھشیتر سے وہ باہر ہو جایا کرتا ہے۔ سنکوچ آتما میں گلانی اور اُداسی سے آتما آہلادت ہوا کرتا ہے۔ ایسے گرنتھ جو منش کی رُچی بگاڑتے اور اس میں کُوداسنا اور کُورُچی پیدا کرنے والے ہیں۔ کبھی نہیں پڑھنے چاہئیں۔ اُتم پرشوں اور مہان وکتیوں کے جیون چرتر اور دھارمک تتھا آدھیاتمک جیون کا درجہ اُونچا کرنے والے گرنتھ ہی سوادھیائے کے گرنتھ ہو سکتے ہیں ◆

پانچواں سادھن اُت کرشٹ سیوا کے بھاوؤں کا منش کے ہردے میں اُتپن ہو جانا ۵واں سادھن ہے۔ سیوا سے منش کا ہردے وشال ہوتا ہے۔ اور اُس کے بھیتر نرابھیمانتا آتی ہے۔ سیوا سے کیول جس کی سیوا کی جاتی ہے اس کا ہی

پراچین بھارت کے ایک سو چکرورتی راجے

ایک کھوج پورن دلچسپ لیکھ

(گذشتہ سے آگے)

گرڑ پوران ۱۴۔۱۴۱۔۴۲ میں سوریہ ونشی چندر ونشی تتھا انیہ ونشوں کے ان راجوں کے

بھلا نہیں ہوتا۔ پرنتو سیوک کا اپنا اُپکار بھی ساتھ ساتھ ہو جاتا ہے۔ مان لو تمہارے پڑوس میں ایک وکتی رہتا ہے۔ جس میں چوری کرنے کی بد عادت آ گئی ہے۔ تو تم کس پرکار اس کا سدھار کر سکتے ہو؟ یدی تم بار بار اُس کو چور کہہ کر لجت کرنا چاہتے ہو۔ اور چاہتے ہو کہ اس سے اُس کا سدھار ہو جائے۔ تو یہ سمجھو نہیں تمہارے بار بار چڑانے سے کھیج کر وہ ایک دن کہہ دے گا کہ "اچھا میں چور ہوں۔ تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو کر لو" اب وہ نشرج ہو گیا۔ اب اُسے چور کہے جانے کی چنتا باقی نہیں رہی۔ کسی بھی پتت وکتی کا سدھار اُس کے اوگنوں کو بار بار کہہ کر چڑانے سے نہیں ہوا کرتا۔ سدھار کا مارگ دوسرا ہے۔ اس کا ادیمن کرنے سے

نام دئے ہیں۔ جنہوں نے اشومیدھ یگیہ کئے ہیں۔ یہ اتی پراچین کال کے راجہ گن ہیں۔ جن کے نام براہمن گرنتھوں میں نہیں آئے۔ کیونکہ وہاں ایکشیا اور پراچین راج راجیشوروں کے نام دئے ہوئے ہیں۔ اُگت پوران میں بیس نام آئے ہیں۔ جو اس پرکار ہیں:۔

۲۳۔ منو۔ ۲۴۔ ویپ۔ ۲۵۔ مان دھاتا۔ ۲۶۔ ساگر۔ ۲۷۔ بھاگی رتھ۔ ۲۸۔ امبریش۔ ۲۹۔ آن رنیہ۔ ۳۰۔ مچ کند۔ ۳۱۔ رنہی۔ ۳۲۔ پرتھو۔ ۳۳۔ ییاتی۔ ۳۴۔ نہوش۔ ۳۵۔ پُرو۔ ۳۶۔ دشینیت۔ ۳۷۔ نہشوی۔ ۳۸۔ نل۔ ۳۹۔ بھرت۔ ۴۰۔ شنتنو۔ ۴۱۔ پانڈو۔ ۴۲۔ سہسرارجن ◆

اُگت بیس راج راجیشوروں کے نام گرڑ پوران میں ہی نہیں دئے گئے۔ بلکہ رامائن مہابھارت تتھا انیہ پورانوں میں بھی پرتھک پرتھک طور پر ان کا ورنن آیا ہے۔ اور وہاں انہیں اشومیدھ کے یگیہ کرنے والا مانا ہے۔ اتہ یہ متھیا نہیں ہو سکتا۔ ان مہاراجوں نے بھارت ورش وشیش میں اپنی ویجے پتاکا ایک سرے سے دوسرے سرے تک لہرائی تھی۔ ان میں سے کئی ایک نے ودیشی راجاؤں کو پراجت کیا تھا۔ جیسے رگھو نے افغانستان بلوچستان اور فارس کو ویجے کیا۔ پرنتو جینا کہ بھارت کے آدھین کیا۔ کالیداس نے اس ویجے کا جو ورنن رگھو ونش میں کیا ہے۔ وہ یہاں ستھان ابھاؤ سے نہیں دیا جا سکتا۔ متریہ اُپ نشد پرشٹھ ۱ کھنڈ ۴ میں جن سترہ اشومیدھ کرنے والے راجاؤں کا نام دیا گیا ہے۔ انہیں اُپ نشد کار نے سوبرا چکرورتی کہا ہے۔ ان سب کے نام یہاں دئے جاتے ہیں۔ جو پہلے آ چکے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

ییاتی۔ امبریش۔ انرنیہ۔ بھرت۔ نہوش ۳۱ نے نام دئے ہیں۔ اس پرکار ان کو ملا کر ۵۵ چکرورتی سارو بھوم راجاؤں کے نام ہو جاتے ہیں۔ تیرہ نام اس پرکار ہیں:۔

۴۳۔ سر لکشمن۔ ۴۴۔ مہد دیومن۔ ۴۵۔ اندر دیومن۔ ۴۶۔ کوول یاسور۔ ۴۷۔ یووناشو۔ ۴۸۔ ودھری بندو۔ ۴۹۔ اشوپتی ◆

آریہ سماجوں اور لائبریریوں کیلئے اُپیوگی پستکیں

برہتر بھارت (لیکھک چندر گپت ودیالنکار) سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح چین جاپان۔ جاوا۔ کمبوڈیا۔ ترکستان۔ افریقہ۔ اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ قیمت مجلد پونے پانچ روپے۔ بنا جلد چار روپے ◆

آتم میمانسا (لیکھک پرو فیسر نند لال کھنہ) شری دھانند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پشپ ہے۔ جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت وستار پوروک منورنجک اور ریچک ریتی پر پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پستک ہے۔ قیمت دو روپے (۲ عار)

ویدک وِنے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گورو کل کانگڑی) تین حصوں میں ہے۔ جس میں چار چار ماس کیلئے ہر ایک دن کیلئے ایک ایک پرارتھنا و ویاکھیا سہت دی گئی ہے۔ اور ہر ماس کیلئے دیا ہوا دھی بھی ہے۔ اس کا گجراتی میں بھی انوواد ہو چکا ہے۔ سمپورن ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ

۱۔ سندھیا رہسیہ ایک روپیہ ۲۔ سندھیا سمن ایک روپیہ ۳۔ وید گیتا مجلد عار

دوسری کتابیں ۴۔ بھارت ورش کا اتہاس ۵۔ جل چکتسا وگیان ۶۔ سوم سرود ۷۔ برہمچریہ سندیش عار ۸۔ اسٹریوں کی سمتنی۔ ۹۔ شکھشا منووگیان ۱۰۔ گورو کل کا اتہاس ۱۱۔ ستوپ نرمان کلا ۱۲۔ گورو کل کی ڈائری ۱۳۔ کلیان مارگ کا پتھک ۱۴۔ نروکت بھاشیہ ۲ روپیہ ۱۵۔ رنگی دیانند کا پنروپدیش ۱۶۔ گیان پرنیتکا دو حصے

رعائت:۔ جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگائیں گی۔ انہیں ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا ◆

منیجر:۔ پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

سنیما کا دُشٹ پربھاؤ

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں کس پرکار پاگل بنتے ہیں؟

پردے کی سندر تصویروں کو دیکھنے والوں کا من بھی بڑا اسپالائی ہوتا ہے۔ وہ تصویروں کو دیکھ دیکھ کر انہیں سے پریم بھی کرنے لگتے ہیں۔ اتنا اِدھک کہ انہیں ہارٹ مانس میں دیکھنے کو بے تاب ہو جاتے ہیں۔ ایک لیکھک نے اپنے پریمیوں کے دلچسپ قصے بھی پرکاشت کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ بمبئی کے ایک پر تک اجی نیتا اور اجی نیتری کی ڈاک دیکھنے کا اوسر ملتا ہے۔ جو پرتی دن سینکڑوں کی سنکھیا میں آتی ہے۔ سو پتروں میں سے ایک ہی پتر ایسا ہوتا ہے۔ جس میں اجی نیتا اور اجی نیتری کی تعریف پوری آلوچنا کی جاتی ہے۔ ... سے بھرے ہوتے ہیں۔ فلم دیکھنے والوں کے پتروں میں بہت ادھک سمت نیتوں کی فوٹو کی مانگ ادھک ہوتی ہے۔ ... آپ کی ... ہوتی۔

چوتھا لکھتا ہے:۔
"آؤ، ہم کہیں دور بھاگ چلیں۔ دور، بہت دور۔"
پانچویں صاحب لکھتے ہیں:۔
"میں تمہارے چمبنوں کے لئے لالاپت ہوں۔"

ان پتروں میں ایک پریم سادھنیہ تیار ہو رہا ہے۔ ان میں بھاونا کو تیز بھاونا اور پاشچاتیہ کا ایک اشلیلتا کا سمشرن دکھائی دیتا ہے۔

پاگل پن کی حد کچھ پتر پر لیکھکوں کا تو پاگل پن کی حد یہاں تک خیال ہو جاتا ہے کہ انہوں نے جو پتر اپنی کالپنک پریمیوں کو بھیجے ہیں۔ ان کا اُتّر ان کو ضرور ہوا ہے۔ اور وہ ان کے ساتھ بھاگ گئے ...

میری شادی پر آئیں گی؟

ایک کالج کے چھاتر نے جس پتر میں اپنا ایسا ہی ورنن بھی درج کر دی تھی۔ ایک سنیما سندری کو لکھا تھا کہ:۔
"آپ میری شادی پر آکر نرتیہ کرنے کا کیا دام لیں گی؟"

جب اجی نیتری کو یہ لکھا گیا تھا۔ وہ سمپرانت کل کی گرہستی استری تھی۔ وہ اس پتر کو ... پڑھ کر ... تھی۔ پتر پر لیکھکوں کا یہ خیال رہتا ہے۔ کہ سنیما میں کام کرنے والی سبھی استریاں نرتک بائیاں ہی ہوتی ہیں۔

پتروں میں کیا رہتا ہے؟

فلم نیتوں کے پتر پڑھنے سے مانو منو وگیان کا اچھا ادھین ہو جاتا ہے۔ ان پتروں میں ... پریم، شادی کیلئے پرارتھنا ہیں۔ اجی نیتری سے پرتی ... کی جو بانی۔ ... کی باتوں کا ... رہتا ہے۔ ایک لکھتا ہے:
"میں آپ کے بنا جیوت نہیں رہ سکتا۔"
دوسرا لکھتا ہے:۔
"میں سدا آپ کا سوپن دیکھتا ہوں۔"
تیسرا لکھتا ہے:۔
"تم میری آتما کی شکتی ہو۔"

کو بھی تیار بیٹھا ہے۔ وہ اپنے فوٹو بھی بھیج دیتے ہیں۔ کئی پتروں میں لکھا رہتا ہے کہ:۔
"میں ایک کروڑ پتی کا لڑکا ہوں۔ میرے پاس دو کاریں ہیں۔ میں تمہیں ہیروں کا ہار دے سکتا ہوں۔"

ان باتوں اجی نیتریاں پھسلائی جاتی ہیں۔ پتروں تک ہی پاگل پن سیمت نہیں رہتا۔ کبھی ایک تو اجی نیتریوں کو تنگ بھی کر ڈالتے ہیں۔ بہت سے ان کے آس پاس منڈلاتے

لگتے ہیں۔ ایک بار ایک یُوَک پنجاب سے چل کر اجی نیتری کے گھر مال و اسباب سمیت پہنچ گیا۔ اس نے جاتے ہی اجی نیتری سے کہا:۔
"میں آپ کے ساتھ رہنے آیا ہوں۔"

اس کے بعد اجی نیتری کے مکان کے آگے ایک تماشہ کھڑا ہو گیا تھا۔ ایسے دیکھنے والے بہانوں سے اجی نیتریوں سے ملاقات کرتے ہیں۔ ان کی سنکھیا بہت ہے۔ ایک بار ایک آدمی کچھ مال بیچنے کے بہانے ایک اجی نیتری کے گھر گھس گیا۔ پرنتو گھر میں داخل ہوتے ہی سنیم کا باندھ ٹوٹ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے دھوکے کا سارا بھید بھی فاش ہو گیا۔ کتنے ہی سنیما ہال کے باہر منڈلاتے رہتے ہیں جس سے وہ اپنی پریہ اجی نیتری کی ایک جھلک دیکھ سکیں۔ کلکتہ میں ایک پریمی نے ... پر رعب جمانے کے لئے اپنے آپ اس کے سامنے چاقو سے گھائل کر لیا۔

استریوں میں بھی بھاؤ کتا ... والے جہاں پرشوں کی سنکھیا ادھک ہے۔ وہاں اجی نیتاؤں پر دل نچھاور کرنے والی استریوں کے بھی قصے سنے گئے ہیں۔ ... کے ایک سندر اجی نیتا کے پاس ... ایک استری کے بے شمار پتر آتے تھے۔ جس میں وہ یہ دھمکی دیتی تھی کہ ... ہی بمبئی آکر اس کی پتنی کے روپ میں رہنے لگے گی۔ ایک اجی نیتا کے پاس تو ایک استری پہنچ بھی گئی۔ اور بولی کہ اب تمہارے ہی ساتھ رہوں گی۔ اس سمے ... اجی نیتا کی ماتا تھا پتنی بھی گھر میں تھیں۔ انت میں بیچاری کو بُری طرح واپس لوٹنا پڑا۔

اسلام میں گئو بدھ نشیدھ

۱۔ "ہرگز نہیں پہنچتے اللہ کے پاس گوشت اور اُن کے خون۔ ہاں پہنچتی ہے اللہ کے پاس تمہاری پرہیزگاری۔" (قرآن سورہ حج)

۲۔ "تحقیق عطا کی ہم نے تم کو کوثر۔ پس نماز پڑھ اپنے پروردگار کی اور قربانی کر واسطے نفس کی۔" (سورہ کوثر)

۳۔ "کیا دیکھتے نہیں کہ تحقیق ہم نے پیدا کیا ان کے واسطے چوپاؤں کو جو ہمارے بنائے ہوئے ہیں۔ پس وہ ان کے مالک ہیں۔ اور مسخر کر دیا ہم نے ان چوپاؤں کو ان کے واسطے۔ پس بعض ان میں سے سواریوں کے کام آتے ہیں۔ اور بعض کو ان میں سے کھاتے ہیں۔" (سورہ یاسین)

۴۔ "گائے کا مارنے والا، ہرے برکھش کو کاٹنے والا، اور شراب کا پینے والا نہیں بخشا جائے گا۔" (سورہ یا مہین)

Renewed Method of Reading Urdu

صحیح طریق پر ہندوستانی اور اردو نما ہندی

لکھنے و پڑھنے کیلئے بہترین نیا قاعدہ

غلط طریق کے پرانے قاعدے کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیجئے کیونکہ معلوم ہو جانے پر غلطی کو دہرانا عقلمندی سے بعید ہے۔

ہندوستانی شکشاولی (حصہ اوّل) عربی لپی میں

ضخامت ۵۲ صفحہ مع تصویر مصنف۔ قیمت اڑھائی آنہ فی کاپی۔ اور ۱۲ روپے سینکڑہ۔

چند رِویو اور راؤں کا خلاصہ ۱۔ پروفیسر امرناتھ صاحب جھا وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی (ترجمہ انگریزی سے) آپ نے جو بالکل نئی و صحیح و مکمل طرز و ترتیب درج کی ہے۔ اس کو میں پسند کرتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ کی کوشش ہر طرح سے کامیاب ہو۔

۲۔ مولانا عبدالستار صدیقی پروفیسر عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی "پنڈت صاحب نے بڑی قابلیت کے ساتھ اردو کی لکھاوٹ کی مشکلوں کو حل کیا ہے۔ اور صحیح اصول پر ان لوگوں کی تعلیم کی تدبیر کی ہے۔ جو کم محنت کر کے اردو خط کو سیکھنا چاہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تعلیمات کا محکمہ "ہندوستانی شکشاولی" کو ضرور پسند کریگا۔ اور اس کے مصنف کی محنت کی پوری قدر کی جاوے گی۔"

ملنے کا پتہ

پنڈت آسارام اودھ سبر نوٹیفائیڈ ایریا ڈاکخانہ مصرکھ ضلع سیتاپور (یو۔پی)

CC0. Gurukul K...

ماتری بھاشا کا مہتوا!

(لیکھکہ کماری سوشیل انند و پربھاکر)

ماں کی گود میں دودھ پیتے پیتے جس بھاشا میں بالک بولنا۔ اپنے بھاوؤں کو پرگٹ کرنا سیکھتا ہے۔ اُس بھاشا کو ماتری بھاشا کہا جا سکتا ہے۔ ماں کے ستنوں سے پرواہت ہونے والے دودھ کا اسر دیہ پر ہوتا ہے۔ ماتری بھاشا بھی بالک کی اچھی رُچی کو آکرشت کرتی ہے۔ جس کی سنسکرتی میں بالک کی ماں اسکا جنمی ہو۔ اُس میں پلی ہے۔ انھی گنوں سے تو بالک کی پیار بھرے بھاشا کو ماتری بھاشا کا مہتو دیا گیا ہے۔

یدیو ایی سرشٹی ودھاتیک نے ماتا پتا دونوں کی ایک سی سرشٹی کی ہے۔ تتھاپی ماتا کے ستھان کو اُتم مہتو دیا گیا ہے۔ اس لئے جنم بھومی کو بھی ماتری بھومی کہتے ہیں۔ پتری بھومی نہیں کہتے۔ بھارت ورش ہی جرمن۔ امریکہ آدی دیشوں کی اپیکشا ماتا ستھان کو ادھک اُتم مانا گیا ہے۔ ماتا شبد میں ایک مٹھاس ہے۔ آدر اور آشا دائک جیسے بھاؤ لگے ہوئے ہیں۔ ماتا شبد کو سُنتے ہی ان بھاوؤں کی جاگرتی ہوتی ہے۔ اسی لئے ماتا کو پتا کی اپیکشا ادھک مہتو دیا گیا ہے۔ وید میں بھی ماتا کا نام پتا سے پرتھم لیا گیا ہے۔ جب کہ

"ماتری دیوو بھو، پتری دیوو بھو، آچاریہ دیوو بھو"

اس میں سپشٹ شبدوں میں ہی ماتا کو اُتم مہتو دیا گیا ہے۔ ماتری بھاشا کے اور لی گیان بنا منش میں وکاس نہیں۔ جاتیہ رنگ ڈھنگ نہیں۔ دیشیہ ونیتی جاتی کے پرتی انوراگ نہیں۔ ہم شری کے لئے اس کا چنتو تیہ نہیں۔ پھر منش کا جیون دُولیش رہ جاتا ہے۔ جیسے پرکاش شریر اور پران۔ آتما اور پرماتما۔ استری اور پُرش۔ پرکرتی اور پرش کا پرسپر سمبندھ ہے۔ اسی پرکار کسی بھی جاتی اور دیش کا اپنی ماتری بھاشا سے اٹوٹ سمبندھ ہے۔

ماتری بھاشا ہی جیون کے پیار مہک پھلوں کو گرانت سمیہ تک کی پرستنی ہے۔ جو سب دکھوں میں سہکاری اور دھیر بدھائی کا کام کیا کرتی ہے۔ سکتے ہیں۔ کہ ایک جاتی کا سچا ہی ماتری بھاشا کا مہتو اُدیم اس کے

پرتی انوراگ کیسا ہونا چاہئے۔ یہ جاننے کیلئے اپنے گورو کے پاس گیا۔ گورو نے کہا تم کسی دکھی منش کو دیکھو۔ وہ اپنی رویتی و پن دشا کا ورنن جس انوراگ مئی بھاشا میں کرتا ہو۔ وہی اس کی ماتری بھاشا ہے۔ اس نے دُکھی پُرش میں ماتری بھاشا کا یتھیشٹ مہتو پایا۔

ماتری بھاشا کے شبدوں میں ہماری جاتیہ سنسکرتی کا اتہاس چھپا رہتا ہے۔ راشٹر بھاشا اپنے گرہ سمبندھیوں اور جاتی والوں کے ساتھ ایک ستھی سوتر میں بندھ جاتے ہیں۔ ماتری بھاشا دوارا ہم اپنے جاتی والوں کے ہردے کی سیما تک اپنی بات پہنچا سکتے ہیں۔ جس پرکار تلک جیسا آدی

(بقیہ صفحہ پر)

مسلم راجیہ کال میں شدھی

(انوواد ک شری نند کشور جی بی۔ اے)

اتہاس کا سوادھیائے کرنے والوں کا ایک کال سے یہ وچار رہا ہے۔ کہ ہندو جاتی نے دوسرے مت والوں کو کبھی اپنے میں سملت نہیں کیا۔ یدی اس وشے پر ذرا وشیش دھیان دیں۔ تو ہمیں اپنے وچاروں میں اوشیہ پری ورتن کرنا ہوگا۔

ہندوؤں کے سمبہ کی بہت سی گھٹناؤں کو پروفیسر ڈی۔ آر۔ بھنڈارکر نے اپنی "Foreign Elements in the Hindu Population" نامک پستک میں اکٹرت کیا ہے۔ جو سجن اس میں رُچی رکھتے ہوں۔ انہیں اس پستک کے پرشٹھوں کو دیکھنا چاہیئے۔

یہ بھی وچار کیا جاتا ہے۔ کہ بھارت ورش میں مسلمانوں کے آنے کے پشچات ہندوؤں نے کسی بھی غیر ہندو کو اپنے میں سملت نہیں کیا۔ اس چھوٹے سے لیکھ میں اس سمبندھ میں جو گھٹنائیں اکٹرت کی گئی ہیں۔ وہ سب کی سب مسلمان مورخوں دوارا لکھی گئی ہیں ان کے ہاتھوں سے چونکہ اپنے سہدھرمی مسلمانوں کی وجے آدی ہی لکھنے کے اچھک تھے۔ نہ کہ ہندوؤں کی شدھی۔ اتہ سپشٹ ہے۔ کہ مسلمانوں کے راجیہ کال میں بھی شدھی کاریہ بند نہ ہوا۔ دوسری بات جو سمرن یوگیہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے زمانہ میں کوئی مسلمان اپنا دھرم پریورتن نہ کر سکتا تھا۔ ایسا کرنے والے کو موت کی سزا دی جاتی تھی۔ اتہ سپشٹ ہے کہ ان دنوں شدھی کے کاریہ کو جاری رکھنا تلوار کی دھار پر چلنے کے سمان تھا۔ اس لئے شدھی کاریہ کے بند ہونے کی ذمہ داری اس کال کے کٹھور قانونوں پر جا پڑتی ہے۔ نہ کہ ہندوؤں پر۔ چونکہ ایسا کرنے کو دوشی کر دئے گئے تھے۔

پرنتو آشچریہ کی بات تو یہ ہے کہ ایسے کٹھور سمیہ میں بھی ایسے اُداہرن ملتے ہیں۔ جس میں مسلمانوں نے ہندو دھرم اپنایا اور جو ہندو بچھڑ گئے تھے۔ وہ پھر اپنے دھرم میں آملے۔ مسلمان اتہاس کاروں کی پستکوں میں ایسے اُداہرن بہت ہی کم ملیں گے۔ پرنتو جو بھی ہیں۔ وہ اس بات کا اوشیہ ولاتے ہیں۔ کہ ان دنوں ایسی شدھیاں بھی ہوئی ہوں گی۔ جنہیں انہوں نے اپنی پستکوں میں اس لئے نہ لکھا۔ کہ ایسا کرنا ہندو جاتی کی پرشنسا کرنا تھا۔ چاہے کچھ بھی ہو۔ یہ ماننا ہی پڑے گا۔ کہ مسلمانوں کے آنے سے پہلے ہندوؤں کی پاچک شکتی بالکل شتھل نہ ہو چکی تھی۔

(۱) عرب والوں نے سنہ ۷۱۲ء میں سندھ کو وجے کیا۔ جب کہ خلیفہ عمر دوتیہ کا راجیہ تھا (سنہ ۷۱۲ء سے سنہ ۷۴۴ء) ہندوؤں میں بہت سے ہندوؤں کو مسلمان بنایا گیا۔ پرنتو جب خلیفہ ہشام کے راجیہ میں (سنہ ۷۲۴ء سے سنہ ۷۴۳ء) تمیم سندھ کا گورنر تھا۔ ان میں سے بہت سے لوگ پھر ہندو دھرم میں لوٹ آئے۔

(بقیہ صفحہ پر)

KU-KA REGD
Will Save you from
THROAT OPERATIONS.

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی وئید کا
گلوں کا بغیر اپریشن واحد علاج
کوکا (رجسٹرڈ)

اس کے چند یوم کے استعمال سے نئے اور پرانے بڑھے ہوئے گلوں کے لاکھوں مریض بغیر اپریشن شفا حاصل کر چکے ہیں۔ اور خراب گلے کی وجہ سے ہونے والے بخار، چیچک۔ ٹائیفائیڈ۔ سہارکی یا موتی جھارہ، خسرہ وغیرہ امراض میں فی الفور فائدہ ہوتا ہے۔

کوکا جسم میں دل کو فرحت۔ دماغ میں تر و تازگی۔ اور جسم میں پھرتیلا پن اور نئی طاقت بخشتا ہے۔

پہلی خوراک ہی لاثانی اثر دکھاتی ہے

قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) علاوہ محصولڈاک

ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار لاہور

MULTANI PHARMACY REGD
PHONE No:-2777 GUMTI BAZAR LAHORE ESTD 1878

رسالہ تشخیص امراض برائے صحیح تشخیص علاج ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوائیں۔ اور فہرست ادویات مفت طلب کریں

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

ودھوا کی بھول

(لیکھک :- مہاشہ بالکرشن داس جی انبالوی)

سماج کہتی ہے - خبردار - ایسا ہرگز ممکن نہیں۔

دھرم کہتا ہے — میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔

شرم کہتی ہے — مجھ کو چھوڑ کر بڑی بے حیا ہو گئی ہے تو۔

لیکن دل کہتا ہے — بکنے دو ان سب کو۔ اس میں نقصان ہی کیا ہے ایک نظر دیکھ لیتی ہیں۔ ...... مجھے ذرا سی شانتی مل جاتی ہے — اور محبت وہ تو دل کا ساتھ دینے کی ٹھان چکی ہے۔

لیکن وہ تو ودھوا ہے ودھوا! ہندو سماج کی ودھوا!! اس کا سیندور ماتھے سے پونچھ لیا گیا ہے — دل پر ایک بھاری پتھر رکھ دیا گیا ہے۔ ہاتھوں میں چاندی کی چوڑیاں ڈال دی گئی ہیں۔

پھر بھی چوری سے وہ چپکے چپکے دیکھ ہی لیتی ہے۔ دل کے کہنے سے۔ محبت کا ساتھ دینے کے لئے

مکان کے ٹھیک سامنے جو دوسرا مکان ہے - اس کی چھت پر بیٹھ کر جب وہ اپنے گھونگھرالے بالوں کو ہوا میں کھلا چھوڑ کر اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتا ہوا، اپنی چھوٹی سی بانسری بجانے لگتا ہے۔ اس وقت وہ بے خود ہو جاتی ہے۔ اور اپنے آپ کو روک نہیں سکتی۔ اس کی چنچل اور پیاسی آنکھیں اُن بڑی بڑی آنکھوں سے لڑ جاتی ہیں۔

تب کیا یہ پاپ ہے؟ — وہ دل سے پوچھتی ہے۔

چاندی کی چوڑیاں کڑک اُٹھتی ہیں۔ — "کلنکنی"۔

شرم دھتکارنے لگتی ہے — "نرلج"

دھرم شراپ دینے لگتا ہے — "ستیاناسنی"

لیکن دل پھر بھی یہی کہتا ہے — جھک مارنے دو ان سب کو — پاگل ہیں — "محبت دل کا ساتھ دیتی ہے"۔

× × × × × × × × × × × × ×

وہ پریم کرنے لگی۔ اس بڑی بڑی آنکھوں اور گھنگھرالے بالوں والے نوجوان سے۔ جس نے اپنی سُریلی بانسری سے اپنے دل کا سندیش اپنے دل کی رانی تک پہنچا دیا۔

دل دھڑکا — سماج، دھرم، شرم اور یہ ہاتھوں کی چاندی کی ...... چوڑیاں — ان سب کو کیسے سمجھایا جائے — محبت نے کہا — اس کا میں ذمہ لیتی ہوں۔

دوشیزہ نے اپنے آپ کو نوجوان کی آغوش میں دے دیا۔

سماج چیخ اُٹھا۔ دھرم تلملا اُٹھا۔ شرم بے قابو ہو گئی۔ اور چاندی کی چوڑیاں ہاتھوں سے نکل کر زمین پر گر پڑیں۔

پرمود نے کہا — "تم کتنی سندر ہو رانی"۔

اُس نے بھی شرماتے ہوئے کہا — "پرتم بھی تو"۔

پرمود نے رانی کے اور نزدیک آکر کہا — "رانی"۔

اور رانی اس عالم خواب میں گم ہو گئی اپنا سب کچھ کھو کر

سماج نے کہا — "تیرے لئے اب سنسار میں کوئی جگہ نہیں"۔

دھرم نے کہا — "تو پتت ہے"۔

اور محبت — وہ بھی آخر میں لپس و پیش میں کہہ اُٹھی — کہ تو نے تو مجھے بھی چھوڑ دیا۔

واسنا کھل کھلا کر ہنس پڑی — "یہ سب پاگل ہیں"۔

دل نے بھی اس مرتبہ واسنا کا ساتھ دیا — محبت کی جیت ہوئی۔ اس کی آنکھوں سے مستی چھلکنے لگی۔

× × × × × × × × × × × × ×

ایک دن جب واسنا خوب سیر ہو گئی۔ رانی نے پرمود کو کہا — "پریتم! کچھ تمہیں میری بھی خبر ہے"۔ — پرمود سمجھ نہ سکا تو اُس نے کہا — رانی مجھے سدا ہی تمہاری فکر دامنگیر رہتی ہے"۔

رانی شرما گئی۔ اور اس نے ذرا اور صاف الفاظ میں کہا — "تم تو سمجھے ہی نہیں۔ میں — آج —"

پرمود سن کر چونک اُٹھا — "اور سنو تم نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہہ دیا"؟

رانی کو تعجب ہوا — "تو کیا تم اس سے ڈرتے ہو"۔

پرمود نے اس بات کو سُنی اَن سُنی کر دیا —

"نہیں - نہیں۔ میں نے تو ویسے ہی کہہ دیا — یہ تو خوشی کی بات ہے"۔ اور ایک دن — پرمود رانی کو چھوڑ کر چلا گیا۔ واسنا اس کی گود میں ایک چھوٹا سا پھل چھوڑ کر بھاگ گئی۔

رانی سہمی ہوئی۔

"اب تو یہاں نہیں آ سکتی" — سماج نے چلّا کر کہا۔

دھرم بولا — "تو نے پاپ کیا ہے"۔

شرم نے کہا — "تو دُشٹ ہے"؟

محبت نے کہا — "میں کیا کروں"؟

واسنا بھی بہانہ بناتی ہوئی بولی — اب تو تجھ میں خوب صورتی بھی نہیں رہی،

دل چلّا اُٹھا — "تو نیچ ہے۔ ابھاگنی ہے"۔

لیکن موت نے اپنی آغوش کھول دی — "تم یہیں آ جاؤ۔ میرے لئے پاپی - نیچ - دُشٹ سب برابر ہیں۔ تمہیں یہیں شانتی ملے گی۔

تب وہ اُس خوب صورت معصوم پھول کو دُنیا کے سہارے چھوڑ کر چلی گئی — موت کی گود میں — ہمیشہ کے لئے سو گئی ✤

وَیدوں، حکیموں اور پنساریوں کیلئے خوشخبری

شدّھ شلاجیت

اس جگت پرسدّھ رسائن کو جو سینکڑوں بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم ہے ہمارے کارخانہ میں زیر نگرانی ایک قابل وَید (تت دیتا شلاجیت) اصول دواسازی کے مطابق صاف کرنے کا پربندھ ہے۔ کسی پرکار کی ملاوٹ نہیں کی جاتی۔ فہرست کارخانہ منگوا کر ملاحظہ کریں۔

ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے

تاجرانہ بھاؤ حسب ذیل ہیں:-

پتھر شلاجیت نمبرا۔ دس روپیہ (عـ۱۰) فی من

شدّھ شلاجیت درجہ اوّل۔ پانچ روپیہ فی سیر

کرشنا شدّھ شلاجیت (رجسٹرڈ) اڑھائی تولہ کی شیشی دیدہ زیب پیکنگ آٹھ آنے (۸؍) فی شیشی۔

کرایہ بذمہ خریدار

ہزارہ کیمیکل ایجنسی (رجسٹرڈ) شلاجیت بھون۔ مانسہرہ صوبہ سرحد

مسلم راجیہ کال میں شدھی (بقیہ ص ۹)

اور ہندوؤں نے پھر سے انہیں اپنے اندر ملا لیا۔ اس شدھی کی پوری پوری تفصیل کا ملنا بہت کٹھن ہے۔ عرب کے اتہاس کاروں نے وشیش کر ال بلادری نے یہ بات لکھی ہے۔ کہ تمیم کے پشچات حکیم کے راجیہ کال میں ہندوستان کے لوگ (کاسا کے اتیرکت) پھر سے مورتی پوجا میں لگ گئے۔ انہ اس سے یہ سپشٹ ہے۔ کہ ہندو اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو پُنہ اپنے میں ملانے سے جھجکتے نہ تھے۔ اور جب جب وہ آئے۔ وہ انہیں اپنے میں استھان دیتے۔ ان کو اشرت کرتے رہے ✤

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اٹھائیں

(مینیجر)

CC0. Gurukul K

دھنیہ واد اور آریہ سماجوں سے نمرنویدن

(از زبان پرسنتھی گوردھن رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

اور مجھے جس قدر روپیہ مختلف مدات اور صیغہ جات کے لئے درکار ہوگا۔ اس کی پورتی کر کے مجھے ممنون فرما دیں گے۔ تاکہ میں اشانت ہو کر اس سے زیادہ آپ کی اور ویدک دھرم کی سیوا کر سکوں۔ اس لئے میں وسنہ لسبتہ آریہ حلقہ سے نمر نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جہاں آپ سچے دل سے ہر طرف سے مجھے آپ مدہائی دے رہے ہیں۔ تو آپ میرے ساتھ سہیوگ دے کر خود بھی دھائی کے مستحق بنیں۔ اس سمبندھ میں سب سے پہلی درخواست جو میں کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ بھائی اپنے فرض کا احساس کریں۔ اور آلسیہ کو تیاگ کر بیدار ہوں۔ وہ اپنے پرتی ندھیوں سے جواب طلب فرماویں۔ کہ وہ کیوں سال میں ایک بار بھی لاہور تک سبھا میں پہنچنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔ کیا کامیابی اشانتی اور فساد کے ہی مترادف ہے۔ کیا جب کام

صلح صفائی اور امن سے ہو۔ اس لئے اس وقت آریہ سماجیوں کا یہ فرض نہیں رہتا۔ کہ وہ اپنے کاموں اور انسی ٹیوٹشنوں کے کاموں میں سال میں ایک بار دلچسپی و سرگرمی کا اظہار کریں۔ میں یہ وشواس نہیں رکھتا۔ کہ آریوں کا خون سرد ہو گیا ہے۔ ہاں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ یہ ان کی عدم توجہ اور لاپرواہی کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ دوسرے ہی دن سبھا کا کورم ٹوٹ گیا۔ اور مختلف صیغہ جات کے بجٹ پاس نہ ہو سکے۔ یہ پہلی بار نہیں ہوا۔ گذشتہ سال بھی دوسرے دن کورم ٹوٹ گیا تھا۔ لیکن وہ سال غیر معمولی تھا۔ مجھ پرتی ندھی مہاشہ کرشن جی اور مجھے اور میرے ہمراہی حیقوں کا سراگت اور ودا کرنے کیلئے روانہ ہو گئے تھے۔ لیکن اس سال کوئی امر مانع نہیں تھا۔ بہت سے پرتی ندھی جوان اور بڈھے پرتی ندھیوں کے پریم اور جوش کو دیکھ کر اور انتخاب کرنے کے فوراً بعد گھروں

کو روانہ ہو گئے۔ اور یہ ذمہ واری نہ سمجھی گئی۔ کہ بجٹ پاس کئے بغیر کیسے کام چل سکتا ہے؟ ایک تو نازک صورت حالات کی وجہ سے آمدنی میں کمی کا خطرہ ہے۔ اور دوسرے بجٹ نہ پاس ہونے سے میرے اور دوسرے اوہدیداروں کے لئے کئی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ جس کے کارن آئندہ کاموں کے سوا نیا یا اپدیشک کام تب تک نہیں چلایا جا سکتا جب تک جنرل سبھا کا اجلاس بلا کر اور اس کو کامیاب بنا کر آپ منظوری نہیں دینگے۔ جو اجلاس آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ اور جلسہ میں ابھی چند ماہ کا عرصہ پڑا ہے۔ اندریں حالات نویدن ہے۔ کہ گو ان گرمیوں کے مہینوں میں جلسے ہوا کرتے ہیں۔ اور معمولاً آمدنی بھی کم ہوتی ہے۔ لیکن آپ خیال فرما سکتے ہیں۔ کہ جمع شدہ سرمایہ کم ہے۔ اور ہم قرض...

(دیکھو صفحہ ۱۴)

پنجاب اور بلوچستان کی آریہ سماجوں

میں پنجاب اور بلوچستان کی آریہ سماجوں ... سچے دل سے دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ جن پرتی ندھیوں نے ۲۵ مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو ... پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس میں مجھے منتری ... کے عہدہ کیلئے منتخب کیا۔ یہ امر میرے لئے باعث فخر اور خوشی ہے۔ کہ نوجوان ... اور بڈھوں اور روحانی عمر رسیدہ تمام پرتی ندھیوں نے سرد مہری سے مجھے منتخب کیا۔ ... کہ میں نے صحت کی بحالی کے لئے ... ماہ کی رخصت مانگی۔ اور اپنی آنریری ... منتری کے عہدہ کا چارج لینے کے لئے ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء سے دینی منظور کیں۔ لیکن میری درخواست منظور نہ کی گئی۔ میں اس پریم اور ... کا پاتر ہوتے ہوئے سب پرتی ندھیوں ... سماجوں کا سچے دل سے دھنیہ واد کرتا ہوں۔ ... ان کی سیوا میں ایک نمر نویدن بھی کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ جہاں آپ سب نے مجھ پر گراں ... بوجھ عائد کیا ہے۔ وہاں آپ نے بھی اپنے ... ایک ذمہ داری لی ہے۔ یہ سچ ہے کہ مجھے ... اور ... دینے کا اہل سمجھ کر یہ فرض سونپا گیا ... میں اپنی طاقت صحت اور قابلیت ... کے مطابق سیوا کرنے میں کسر نہ اٹھا رکھوں گا۔ ... مجھے آپ سے بھی پورن آشا ہے۔ کہ آپ بھی ... اپنے فرض اور ذمہ داری کا احساس فرمائیں گے۔

مفت   مفت

جدید و مفید کم معلومات اور عمدہ مضامین سے پُر عورت و مرد سب کیلئے یکساں مفید و بیجوڑ کتاب انیپر قیمت دیکر محصولڈاک بالکل مفت منگا کر پڑھئے۔

مدن منجری کارخانہ جام نگر کاٹھیاواڑ

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیوٹی رجسٹرڈ ... مرد اندر ... طاقت ... نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو قطعی نامرد ہو گئے ہیں۔ بے نظیر ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک دو روپیہ ۲ محصولڈاک ...

کام دیو تیل رجسٹرڈ ... ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ ... نا امید ... بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱ محصولڈاک ...

رتی بھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوت باہ ... دنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں۔ قیمت ... گولیاں ایک روپیہ ... محصولڈاک ... آنہ ...

ملنے کا پتہ :-

منیجر رتی بھنڈار ... شہر

نقلی سونا کیا ہے؟

ہندوستان کے سب سے بڑے سونے ... پارس کے منیجنگ ڈائریکٹر کی رائے دھیان سے پڑھئے۔

"اس یگ میں جبکہ یدھ کے کارن ہر ایک وستو تیز ہو گئی ہے اور اصلی سونا بہت مہنگا ہو گیا ہے۔ فرنچ گولڈ ایک بڑی لابھ دایک چیز پرمانت ہو رہی ہے۔ گو یہ سونا نقلی ہے اور گیا تک ڈھنگ سے تیار کیا ہوا کیمیکل گولڈ ہے۔ پرنتو گنوں میں بالکل اصلی سونے کے تلیہ ہے۔ کسوٹی پر گنی کا رنگ دیتا ہے۔ تیزاب آدی میں پڑ کر خراب نہیں ہوتا۔ اصلی سونے کی طرح پگھلایا اور کوٹا جا سکتا ہے۔ ارتھات جس پرکار آپ چاہیں اس کے زیورات بنا سکتے ہیں۔ ہمارے بہت سے ہنروں نے اس کے زیورات بنائے ہیں۔ وہ اس کے گنوں سے بالکل سنتشٹ ہیں۔"

مولیہ فی تولہ صرف تین روپے ۱۲ار (۳/۱۲) تین تولہ کے خریدار سے کیول دس روپے (۱۰) محصول ڈاک بھی معاف۔ نمونہ لکھت پتہ سے منگوائیں۔

فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۱۲۵ - دہلی

ہماری گارنٹی یہ سونا کسوٹی پر گنی کا رنگ دیتا ہے۔ غلط ثابت ہونے پر دو دن کے اندر اندر واپس بھیجکر اپنا مولیہ منگوا لیں۔

منیجر فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۱۲۵ دہلی

... کرتی ہوں گا اس امرت سے ہٹاتے ہیں
... دیکھو لو ہاتھوں یہ ہم سرخرو ہو جاتے ہیں

(رجسٹرڈ)

سروشی امرت

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

تمام بیماریوں کی ایک ہی دوا

سنیاسی ٹوٹکا

پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ قے۔ دست۔ ... بول بیچش۔ کھٹے ڈکار۔ دل متلانا۔ ... پیٹ کی بیماریوں کو کھانے سے اور سر درد، کان درد، منہ کے چھالے، گلے پڑ جانا۔ ... آگ کا جلا وغیرہ جلد ہی بیماریوں میں ... رکھنا ہے۔ ہمراہ ترکیب استعمال ... جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے ... شیشی دو آنے ۲ار ایک ... ملکر فرنچ رسل معاف۔ بیچنے والوں ... کمیشن دیا جاتا ہے۔ ... کتابت ذیل کے پتہ پر کریں:-

منیجر امرت ... سگندھ شالہ موہن لال روڈ لاہور

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج نروانہ کے سماچار

۹-جون کو مہاشہ منسا رام چکر دھاری کے سپتر چرنجیو جگدیش کا مونڈن سنسکار و کرن بھید سنسکار تھا۔ چرنجیو سریندر کا کرن بھید سنسکار کرایا گیا۔ کافی پبلک جمع تھی۔ حاضرین کا شربت و لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ اور آریہ سماج نروانہ کو ۱۰ روپے دان دئے گئے۔

یہاں کی پبلک ویدک سنسکار کافی تعداد میں کروانے لگ گئی ہے۔

(منتری آریہ سماج نروانہ)

آریہ سماج تلکوال کا سالانہ جلسہ

۲۱ تا ۲۳-جون تک منایا جانا مقرر ہوا ہے۔ جس میں پرسدھ اُپدیشک بھجنیک اور سنیاسی پدھاریں گے۔

(اوم پرکاش منتری)

۱۹۹ عیسائیوں کی شدھی

۳ جون کو بھارتیہ ہندو شدھی سبھا دہلی دوارا شری یت پنڈت وشنو دیال کے انتھک

پرینتن سے موضع موریہ میں ۱۹۹ عیسائیوں کی شدھی ہوئی۔ حاضرین کی تعداد تین سو سے زیادہ تھی۔ گاؤں والوں کا اُتساہ قابل تعریف تھا۔ اس موقع پر انہوں نے سبھا کی بہت مدد کی جس کا ان کی شدھی سبھا سے بہت شکریہ ہے۔ شدھی کے اوسر پر پنڈت وشنو دیال جی کا دیا کھیان بھی ہوا۔

(منتری بھارتیہ شدھی سبھا برلا لائینز دہلی)

آریہ سماج مٹھڑوانہ کے سماچار

۱۴-بیساکھ کو نئے سال کیلئے ادھیکاریوں کا حسب ذیل چناؤ ہوا:-

پردھان:- ڈاکٹر اوم پرکاش جی۔

منتری:- مہاشہ موہن لال جی۔ اُپ منتری مہاشہ رام دھن جی۔ لائبریرین۔ مہاشہ روپ چند جی۔ خزانچی:- لالہ دُنی چند جی۔ منیجر ویدک پتری پاٹھ شالہ ماسٹر نقان چند جی۔

ممبران انترنگ سبھا:-

بابو پربھ دیال۔ لالہ کانشی رام۔ ماسٹر رادھا کشن۔

۲۱-۲۲-مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو سوامی چیتنا نند جی کے منوہر دیا کھیان رات کو ویدک پتری پاٹھ شالہ میں بڑے پربھاؤ شالی ہوئے۔

۲۸-۳۱-مئی کو شری پنڈت پورن چند جی سدھانت بھوشن۔ مہاشہ دلبیر اج جی و برج لال جی کے لیکچر و بھجن ہوئے۔ جن کا پبلک پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ پنڈت صاحبان پتری پاٹھ شالہ میں دھرم شکھشا کے بسبتی کنیاؤں کی رُچی دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ (منتری)

آریہ میڈیکل سکول لدھیانہ کے نتائج

جہاں دیانند ہسپتال لدھیانہ زیر نگرانی قابل ترین ڈاکٹران روزانہ سینکڑوں مریضوں کو لابھ پہنچا رہا ہے۔ وہاں آریہ میڈیکل سکول لدھیانہ سالانہ نتائج بہتر سے بہتر نکال کر نام حاصل کر رہا ہے۔ اس سال کے نتائج حسب ذیل ہیں:-

پری میڈیکل - ۱۸ میں سے ۱۵۔

فرسٹ ایئر Z.S.M.F ایک میں سے ایک۔

سکینڈ ایئر۔ ۳۰ میں سے ۹۔

فورتھ ایئر فائینل - ۱۰ میں سے ۲۔

طلبا کامیاب ہوئے۔ (لبھو رام نیٹر)

آریہ سماج لارنس روڈ امرت سر

لارنس روڈ آریہ سماج امرت سر کا ۹-جون کا ساپتاہک ست سنگ ۶½ بجے پراتہ کال آرمبھ ہوا۔ ہون یگیہ کے پشچات لکھنؤ کے پنڈت وشنو سروپ جی نے سندھیا پرارتھنا کرائی۔ برہمچاری چمن دیو اور ماسٹر سندر سنگھ جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے پربھاؤ شالی دیا کھیان ہوئے۔ اس کے بعد انترنگ سبھا کی بیٹھک لگی جس میں کئی اُپیوگی نشچے کئے گئے۔ (منتری)

گورو کل رائے کوٹ کے سماچار

برہمچاریوں کا سواستھ اُتم ہے۔ گورو کل کا سٹاف اس وقت نہایت اعلےٰ ہے۔ ڈرائنگ تھا سائینس کی کمی کو پورا کرنے کیلئے

حال ہی میں ایک بی۔ اے پاس ماسٹر رکھے ہیں۔ جو نہایت تجربہ کار ہیں۔ برہمچاریوں نے بہت ترقی کی ہوئی ہے۔ اس سال چار برہمچاری بنارس یونیورسٹی کی ودھیا پریکشا میں بیٹھے۔ جن میں تین سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ تھا ایک بیماری کے کارن رہ گیا۔

یہاں پر میٹرک کی پریکشا دلوانے کا پربندھ ہے۔ اس وقت تک دھرم شالہ کی سات کمرے تیار ہو چکے ہیں۔ بچے کے پڑھنے کیلئے بڑا ہال بنوانے کے لئے امرتسر کے لالہ ملکھراج جی کپور نے وچن دیا ہے۔ نقشہ تیار ہو چکا ہے۔

گورو کل کو اس سال کھیتی سے ۲۰ من گیہوں اور دس گڈے توڑی کے پراپت ہوئے ہیں۔ (پرمانند مکھیہ ادھشٹھاتا)

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

شری پروفیسر گوپال جی مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل اندر پرستھ ۱۵ روز یہاں پر رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے ۲۷ بھاشن دئے۔ آپ کے بھاشنوں میں حاضری زیادہ ہوتی تھی۔ بہت سے لوگوں نے آریہ گرنتھوں کا

جریان احتلام اور رقت منی کے لئے

مدن منجری گولیاں

قبض سستی۔ جریان احتلام رقت منی کمزوری وغیرہ کو دور کر کے جسم و دل و دماغ میں طاقت لاتی ہیں۔ ہر مزاج کے موافق اور ہر موسم میں یکساں مفید ہیں۔ قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

نیو سکت داری روغن

عضو مخصوص کی سستی۔ لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو قوت مردمی آتی ہے۔ قیمت فی ڈبی ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسنی گولیاں

سرعت انزال کو دور کر کے امساک بڑھاتی ہیں۔ اور شادی شدہ زندگی کی مسرتوں کا پورا لطف حاصل کراتی ہیں۔ قیمت فی ڈبی ایک روپیہ (عہ)

راج وید تارا چند جی کیشو جی پہلے اس جام نگر کاٹھیا واڑ

لاہور ایجنٹ:- شنکر میڈیکل ہال نمبر ۳ نسبت روڈ۔ لاہور

دہلی ایجنٹ:- جمنا داس کمپنی چاندنی چوک۔ دہلی

وی۔ پی آتے ہیں

۲۰-جون تک جن کا چندہ وصول نہیں ہوا۔ ان کی سیوا میں وی۔ پی بھیجے جا رہے ہیں۔ کرپا کر کے وصول کر لیں۔

(منیجر)

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس۔ ہارمونیم۔ طبلہ۔ ستار۔ دلربا۔ وائلن۔ کھڑتالیں۔ سامان بینڈ باجہ۔ ڈھول۔ تنبورہ۔ بین باجہ۔ بانسری۔ کلارنٹ۔ چمٹے۔ چھینے ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر ملنے پر حسب منشا تیار کر دئے جاتے ہیں۔ مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ Accessories بھی مل سکتی ہیں۔ گانے بجانے کی کوئی چیز خریدنے سے پہلے ہمارے کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لائیں۔ ہمارا سامان خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اچھے ہونے کے علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ہے۔

آزمائش شرط ہے

کاشی ناتھ پروپرائیٹر اومکار ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ لاہور

کھولا و چنبل اگزیما

چنبل خواہ کتنا ہی پرانا ہو۔ بڑھا۔ پتلا ہو یا گہرا۔ کتنی سی مدت سے ہو یا بہت سالوں کا پرانا ہو۔ نیز کا علاج ویدک جڑی بوٹیوں کی شرطیہ نئے ٹریٹمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ شدہ ۲۵ سالہ ریسرچ و عملی تجربہ کی مجرب وانا شانی دوا چنبل رجسٹرڈ کے چند روزہ استعمال سے چنبل کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ اور آنکھوں کی بینائی روز بروز روشن کی مانند درست ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ک روپیہ (خرچ) [illegible]

منیجر کرشنا ریسرچ لیبارٹریز ریسٹر (پنجاب)

تجویز کی اکسیر دوا

جلتیمتی برداگروال علیگڑھ کی

بال جیون کھی
(اصلی نیمی رجسٹرڈ)

[illegible] دانت نکلنے [illegible] سب بند ہو جاتی ہیں [illegible]

پتہ:- نمبر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ یو۔ پی

سمواد داتاؤں کے لئے [illegible] ست سنگ:- ہر روز سماج مندر میں ۵½ سے ۶½ تک ہوتا ہے۔ جس میں یکشد کے قریب استری پرش شامل ہوتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سوچنائیں

آریہ سماجوں اور آریہ جنتا کیلئے

(۱) یہ امر آریہ سماجوں و آریہ پُرشوں کیلئے مسرت و فخر ہوگا کہ ماسٹر گوردتہ رام جی سپرنٹنڈنٹ حکمہ انہار کے ساتھ ان کے لائل پور کے دورے کے کارکن شری بابو آنند سروپ جی نے دیپک لائل پور آریہ سماج کے سابق پردھان تھے۔ اور اب ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔ آپ سپرنٹنڈنگ انجینئرنگ حکمہ انہار کے ایک قابل و دیانت دار سپرنٹنڈنٹ تھے۔ انہوں نے ماسٹر جی کے ساتھ سبھا میں آنریری کام کرنا سویکار کر لیا ہے۔ آپ بڑے دھیر گمبھیر۔ بدھیمان اور ڈیوٹی کے پکے آریہ سماجی ہیں۔ آپ کو سبھا کا اُپ منتری نیت کیا گیا ہے۔ آپ نہ صرف سبھا کے آفس میں آنریری سپرنٹنڈنٹ کا کام کریں گے۔ اور آفس کے انچارج ہوں گے۔ بلکہ منتری جی کے سماجوں و جلسوں کے دورہ کے ایام میں اور ان کی غیر حاضری میں منتری کے فرائض بھی ادا کریں گے۔ آپ کے تجربہ اور خدمات سے سبھا کو بڑا بھاری لابھ پہنچے گا۔

آشا ہے کہ دیگر ریٹائرڈ ساماجک بھدر پُرش بھی منتری جی کا مختلف صیغوں میں ان کے ساتھ کام کر کے ان کا ہاتھ بٹا کر سبھا اور سماج کو اُنت کر کے یش اور کیرتی کے بھاگی بنیں گے۔

۲ - وید پدک: آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے دس روپیہ کا انعام ایسے سجن کو دیا جائے گا۔ جس نے پنجاب میں سمت ۱۹۹۶ میں آریہ جاتی کی پران رکھشا۔ استری جاتی کی رکھشا تھا بال رکھشا کی ہو۔ جس سجن نے یہ کاریہ کیا ہو۔ اس کا دیہ کا وستار پورک ویورا استھانیہ آریہ سماج کے پردھان تھا منتری سے تصدیق کرا کر بھیج دیں۔ یہ سماچار اس سبھا کے کاریالیہ میں ۳۱۔ اگست ۱۹۴۰ء تک پہنچ جائیں۔ سبھا نے ایک اُپ سبھا بنائی ہوئی ہے۔ جو ان سماچاروں کا ملاحظہ کر کے جس کو انعام کا مستحق سمجھے گی دے گی۔ آریہ سماجوں تھا آریہ بھائیوں سے بھی نویدن ہے۔ کہ اگر ان کے خیال میں ایسے کوئی سجن ہوں۔ جنہوں نے وپرتا کا کام کیا ہو۔ تو ان کی اطلاع سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں۔

---

۳ - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں پہلی بار ہی لاہور سے باہر کا منتری چنا گیا ہے۔ اور وہ بھی سروسمتی سے۔ اور یہ فخر آریہ سماج لائلپور اور چناب کالونی کو حاصل ہوا ہے۔ کہ جس کے ایک سیوک کو اس اعلےٰ عہدہ پر منتخب کیا گیا ہے۔

ماسٹر گوردتہ رام جی بی۔ اے سبھا منتری ۱۲ جون سے باقاعدہ طور لاہور میں آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے باقاعدہ طور پر روزانہ سبھا کے دفتر گورودت بھون میں ۱۰۔۱۱ بجے سے ۵-۶ بجے شام تک کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس لئے سبھا کے سمبندھ میں خاص کر ان سے پتر ویہوار گورودت بھون لاہور کے پتہ پر ہونا چاہیئے۔ ادرج کا بھی اسی پتہ پر یا شری بابو مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" نسبت ۴

سواد ھیائے کے لئے کچھ اُتم اور سستی پستکیں

شری پنڈت جی رچت

ان سے کسی کو محروم نہ رہنا چاہیئے

اُپنشد گان	پنڈتی رامائن	گیتا گان	رشی گان	سندھیا گان
ہندی ۳ اردو ۲	ہندی ایک آنہ اردو ۱	گیتا کا شلوک وار دو بحروں میں ترجمہ اردو ۶ ہندی ۸	ہندی ۴ اردو ۳	اردو ہندی ایک پیسہ ایک روپیہ سینکڑہ

ہوشیار

گورو کل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور برانچ: ہسپتال روڈ لاہور

دہلی برانچ: چاندنی چوک دہلی

فہرست ادویات مفت

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر

گورو کل کانگڑی

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

فہرست ادویات مفت

برہمی تیل

قیمت دس آنے فی شیشی

اس کو سر پر لگانے سے دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری۔ سر درد۔ بالوں کا گرنا۔ آنکھوں میں جلن سب تکالیف میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔

بھیم سینی سرمہ

قیمت چودہ ۱۴ آنے فی شیشی

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا ہے

گورو کل کانگڑی فارمیسی

گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

Gangotri

دھندیہ اودو آریہ سماج سے نمر نویدن بقیہ صفحہ ۱۲

نہیں کر سکتے جب تک آپ دان سے سہائتا۔ خصوصاً گوید یہ چار فنڈ میں نہ کریں۔ ورنہ اُپدیشکوں کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کو پورا کرنا مشکل ہے ۔

دوسرے آریہ سماجیں اپنے منتخب پرتی ندھیوں سے پورا وشواس اور وعدہ لیویں۔ کہ وہ جنرل سبھا کے اجلاس میں ضرور حاضر ہوں گے۔ اور اجلاس کو کامیاب بنا دیں گے اگر کوئی صاحب نہ آنے کے لئے مجبور اور معذور ہوں - تو ان کی بجائے ایسے پرتی ندھی چن کر بھیجیں - جو کہ اجلاس میں حاضر ہونا اپنا کرتویہ سمجھیں - اس طرح سے سبھی سماجیں میرے نمر نویدن پر دھیان دے کر اسپر کرتویہ کا پالن کر سکیں گی ۔

ماتری بھاشا کا مہتو بقیہ صفحہ ۸

باہیہ چنہہ دھارنک سموہوں کو سنگھٹت رکھنے میں سہائیک ہوتے ہیں۔ اسی پرکار ایک ماتری بھاشا اس دیش واسیوں میں پریم بھاؤ کا سنچار سچا روپ میں کر دیتی ہے ۔

ماتری بھاشا کا پرچار جاتیہ گورو کو بڑھاتا ہے - ماتری بھاشا کا دیوالہ کرتے ہوئے ہمیں یہ انوبھو ہونے لگتا ہے ۔ کہ سنبھو روپین ہی ہماری سمپتی ہے - ماتری بھومی سے ہم کو باندھے رکھنا تھا "جننی جنم بھومیشچ سورگا دپی گریئسی" کا بھاؤ اُتپن کرتے ہیں بھی ماتری بھاشا دسنیتی روپ سے سہائیک سدھ ہوتی ہے ۔ ماتری بھاشا دوارا ہی شکشت اشکشت دھنی کنگال کے مدھیہ کا انتر مٹ جاتا ہے ۔

بھارت ورش میں ہمیں آج جو مہ لکشا کا ابھاؤ اکھر رہا ہے - اس کا اُتر دایتو ہماری ماتری بھاشا کو ہماری شکشا کا مادھیم نہ بنانے پر ہے ہم وچار تو کسی بھاشا میں کرتے ہیں - اور شکشا گرہن کسی دوسری سے - اسی کارن ہماری شکشا ہمارے مانسک سنگٹھن کا انگ نہیں بننے پاتی ۔ اسی لئے ورتمان شکشا دوارا ہمارا اپنا ہت گیان پھیلنا پھولنا نہیں - اس گیان کا ہمارے دیش کے بھائی بہنوں کو لابھ نہیں پہنچ سکتا - اور نہ ہی کوئی پہنچ رہا ہے - گیان منن میں بڑھتا ہے - اور منن کے لئے پارسپرک آدان پردان کی آوشیکتا ہے - یہ آدان پردان اور وچار وِنیمہ جتنا ویاپک ماتری بھاشا دوارا بڑھتا ہے - اتنا دوسری بھاشا دوارا نہیں ۔

کیول ایک ہاں ایک ہی وستو ہے - وہ کون وستو ہے ؟ منجدھار میں ڈوبی ہوئی جاتی کی کرن دھار تھا اس میں جاتیتا کا وکاس ہونے والی کیول ایک ماتری بھاشا ہی ہے ۔ ماتری بھاشا ماتا کے دودھ کے سدرش مدھر ہے - پران دایئی ہے - کسی لوپ ہوتی جاتی کے سجائے ہوئے نو نشرمگار کی ننھائیں مرل ترنگت ہردہ کرنے والی ایک کلا ہے ۔

ماتری بھاشا کے ساتھ بالیہ پن کی مدھر آنکھ مچولی اور ہاسیہ مئی کریڑا کا تار بندھا رہتا ہے - اسی لئے وہ منوہر پرتیت ہوتی ہے - ماتری بھاشا دوارا پراپت شکشا ہی نو سپھورتی کا دان دیتی ہے - مان دیتی ہے اور اُنتی کی اور لے جاتی ہے ۔

خط و کتابت کرتے سمیہ چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔ (مینیجر)

لُطف کی لمبی گھڑیاں

اگر آپکو امساک کی ایسی دوائی کی تلاش ہے جو حقیقت میں پوری طرح لطف کی گھڑیوں کو بڑھا دے تو خزانہ لذت رجسٹرڈ کی ایک شیشی منگوا کر رکھ لینی چاہیئے ۔ اور اس کی ایک گولی کو کھا کر ستر نا کو دوگنا کر لیجئے۔ ناممکن ہے کہ بغیر ترشی کھائے فراغت ہو جائے۔ کمال یہ ہے کہ یہ گولیاں افیون بھنگ چرس وغیرہ نشہ آور اجزاء سے بالکل پاک ہیں اور فائدہ امساک بڑھانے میں انتہائی حیرت انگیز ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ اس دوا کے مقابلے میں کوئی دوسری چیز امساک کو بڑھانے اور سرعت انزال کی شکایت کو دور کرنیوالی خزانۂ لذت رجسٹرڈ کے سوائے آپکو مل جائے۔ قیمت ایک شیشی ایک درجن گولیاں دو روپے (عہ) محصولڈاک آٹھ آنے (۸ر) ۔

ایک قطرہ کا کرشمہ امریکن ڈاکٹر کی حیرت انگیز ایجاد "وجے سدھا" رجسٹرڈ

یہ دوا ایسے لوگوں کیلئے ایجاد کی گئی ہے جو فوری فائدہ اُٹھانا چاہیں صرف ایک قطرہ لگا دینے سے سستی کمزوری دور ہو کر غضب کی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ کیسا ہی سست انسان ہو۔ اس کا ایک قطرہ جادو کا کام کرتا ہے۔ پان کپڑا باندھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ امریکہ کے ڈاکٹر نے ہندوستانیوں کیلئے یہ چیز ایجاد کر دی ہے کہ جسکو استعمال کر کے انکو زندگی کی سچی خوشی ملجاتی ہے اس دوا کو استعمال کر کے بوڑھے اور جوان دونو ندامت اور شرمندگی سے بچ سکتے ہیں۔ ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپیہ (عہ) ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸ر) علاوہ ۔

محبوب آپکا غلام

ایک عجیب ایجاد جو آجتک نہ دیکھی نہ سُنی گئی۔ یہ ایک قسم کا روغن ہے جسکی اگر پُر اسرار مست خوشبو کوئی عورت سونگھ لے تو مست ہو جائے کسی کو اپنا بنانا ہو تو اسکے پاس سے گذر جاؤ وہ تمہارا ہو جائیگا۔ تمہاری تلاش میں دن رات ایک کر دیگا۔ خوشبو میں ایسی تاثیر ہے۔ کہ سنگھاتے ہی مطلوب بے چین ہو جاتا ہے اور طالب کیلئے دن رات ایک کر دیتا ہے۔ اسکو محبت کا جادو تسخیر کا طلسم اور رام کرنیکا عطر کہا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) ڈاکخرچ آٹھ آنے (۸ر) علاوہ ۔

اصلی ہندوستانی شفاخانہ پوسٹ بکس نمبر ۵۲ نئی دہلی

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجا ہیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی Suleman Umar & Co, Karachi

اَلشّورا نجن (رجسٹرڈ) کے کمالات

الشّورانجن (رجسٹرڈ) آنکھوں کی جملہ امراض کی شرطیہ اکسیر ہے۔ دوائی ہے موتیابند - پھولا - ککرے - جالا - پڑوال - ناخونہ - دھند - پانی آنا - بینائی کی کمزوری وغیرہ سب امراض کو بلا آپریشن شرطیہ ٹھیک کرتا ہے اور عینک اُتروا دیتا ہے ہزاروں مریض فائدہ اٹھا چکے ہیں ۔

مشہور آریہ سماجی ودوان شری ینت پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر

اور

پروفیسر جے چند دیال سنگھ کالج لاہور

الشّورانجن کا استعمال کر کے اسکے کمالات کے قائل ہو چکے ہیں جنہیں یقین نہ ہو وہ انہیں خط لکھکر پوچھ سکتے ہیں

علاوہ ازیں

مہاراجہ صاحب پونچھ و چیف میڈیکل آفیسر

نے الشّورانجن کی خوبیوں کے متعلق اعلیٰ سارٹیفکیٹ اور ہونے کے تمغے دئے ہیں - ان کے علاوہ ہزاروں شفا یافتہ مریض "الشّورانجن" کی مندرجہ بالا خوبیوں کی صداقت کے گواہ ہیں ۔

قیمت اڑھائی روپیہ (عہ۲) فی شیشی

نوٹ: - خود استعمال کیجئے - اور اپنے حلقۂ واقفیت میں آنکھوں کی کسی مرض میں مبتلا بہن و بھائی کو الشّورانجن اس کی خوبیاں اور ملنے کے پتہ سے مطلع کر دیجئے ۔

مینیجر: - "الشّورانجن" فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشنا گلی نمبر ۱۲ لاہور

تندرستی کی جانچ

سواستھ رکھشا

(۱۲) ...ہو کر بیٹھ سکتے ہیں؟ کھڑے ہو سکتے ہیں؟ اور چل سکتے ہیں؟ — (۱۳) کیا تازہ پھل گیہوں کی روٹی اور دودھ آپ کی روزانہ خوراک کے جزو ہیں؟ (۱۴) کیا آپ کے پاؤں گرم رہتے اور گشت دوران خون سے خصوصاً سردیوں میں محفوظ رہتے ہیں؟ (۱۵) کیا آپ کی کھوپڑی کھجلی اور بالخورہ سے محفوظ ہے؟ (۱۶) کیا آپ اعصاب اور پٹھوں کو کھنچاؤ سے نجات دیتے ہوئے آسانی سے آرام کر سکتے ہیں؟

تندرستی یا صحت جسم کی تکمیل کا دوسرا ... کہا ہے۔ صحت انسان کا پیدائشی حق ہے۔ اور ... کے قدرتی عناصر دھوپ۔ غذا۔ تازہ ہوا۔ ... کو صحیح طور پر استعمال کرنے سے ہم ... اور ورزش ... تندرست رہ سکتے ہیں۔

... آسانی سے تندرستی کا ایک پیمانہ دیا جاتا ہے۔ ذیل میں ... ہر وقت صحت کی جانچ پڑتال ... کی رو سے ... جا سکتی ہے۔ لیکن آپ کو ہر سوال کا جواب ... کے ساتھ صاف صاف دینا چاہیئے۔ ... آپ کو اپنے متعلق صحیح صورت حال کا علم ہو ... سوالات یہ ہیں:۔

(۱) کیا آپ کے لبوں۔ ناخنوں اور پپوٹوں کے اندر ... کا رنگ دیدہ زیب سرخ ہے؟

(۲) کیا علی الصباح آپ بیدار ہوتے ہیں۔ تو آپ ... فراش کے ساتھ منہ کا ذائقہ کڑوا تو نہیں ہوتا؟

(۳) کیا آپ کی آنکھوں کے سفید حصے کا رنگ صاف ہے۔ ... آنکھوں کے نیچے کا حصہ سوجا تو نہیں؟

(۴) کیا آپ کے چہرہ کی جلد داغ۔ دھبوں۔ مہاسوں ... دانوں وغیرہ سے پاک ہے؟

(۵) کیا آپ دل دھڑکن یا ہانپے بغیر ایک ... میں تین مرتبہ کسی زینے پر چڑھ اور ... سکتے ہیں؟

(۶) کیا کسی دوا یا تدبیر کے بغیر آپ کو آسانی سے ... دو مرتبہ اجابت ہو جاتی ہے؟

(۷) کیا آپ کی جلد خصوصاً گردن اور کندھوں کے ... پھنسی یا کسی اور قسم کی خرابی سے پاک ہے؟

(۸) کیا کھانا کھانے کے بعد آپ کو اختلاج قلب ... پیٹ کا اپھارہ تو نہیں ہوتا؟

(۹) کیا آپ بغیر ارادی طور پر اور خود نتھنوں سے ... پوری طرح گہرے سانس لیتے ہیں؟

(۱۰) کیا گہرا سانس لینے کے بعد سانس باہر نکالنے ... کیا آپ ۵۰ سکنڈ گذارتے ہیں؟

(۱۱) کیا دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر ایڑیاں فرش ... لگائے رکھتے ہوئے آپ دس بیٹھکیں لگا کر ... جسمانی توازن برقرار رکھ سکتے ہیں؟

(۱۲) کیا آپ پیٹ کا ادھ کسے ہوئے چست

امرت دھارا فارمیسی کے ٹانک استعمال کرو!

بغیر سوچے سمجھے طاقت کی ادویات کھاتے رہنا آگ سے کھیلنا ہے۔ مندرجہ ذیل قابل اعتبار ٹانکوں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں۔ تفصیل کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوا کر پڑھیں۔

کرن جوانی

سارے اعضاء کی مضبوطی، عورت مرد دونو کے صحت کی ترقی۔ جوانی کی حفاظت کرنیوالی اور سب قسم کی کمزوری کو دور کرنے والی ہر خاص و عام کے موافق آنیوالی عظیم دوائی۔ قیمت سو گولی چار روپے ۲۴ گولی ایک روپیہ۔ درجہ اول ۲۴ گولی تین روپے

اکسیر ۱۶

پیشاب میں کسی قسم کی شکایت ہو۔ امراض مثانہ میں نہایت مفید۔ خفیف بخار کیلئے نہایت مفید۔ دل کیلئے ٹانک۔ سوزاک کے باقی اثر کو بھی دور کرتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے ۸ گولی ایک روپیہ

اکسیر ۴۷

یہ دوائی گرمی مزاج۔ سوزاک۔ پیشاب کی جلن گرمی مثانہ۔ جریان و احتلام اور سرعت وغیرہ کیلئے مفید ہے۔ اور دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸/)

اس موسم میں قابل استعمال ٹانک

دنت مکرّر دھونج بی ٹی ۵

دوبارہ شباب لانے کے لئے بہترین اکسیر ہے۔ امیروں کے لئے ہر طرح سے ٹانک اور باجی کرن ہے۔ اس کو کھانیوالے کی عمر لمبی ہو جاتی ہے۔ قیمت تین گولی ایک روپیہ۔ ہیرے والی ایک گولی ایک روپیہ۔

دیو حلوہ

کمزور اور بیماری سے اٹھے ہوئے مرد و عورت کیلئے خوراک کے طور پر اکسیر۔ توانائی کو بحال اور گوشت پوست و ہڈی کو مضبوط کرتی ہے۔ حاملہ استعمال کرے تو بچہ طاقتور ہوتا ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ (عہ)

اکسیر ۳۹

جسم میں طاقت اور قوت پیدا کرنے کیلئے دماغی کام کرنے والوں کو محنت سے تھکاوٹ نہ ہو۔ اس کیلئے اور جسم کی مضبوطی کیلئے حیرت انگیز خوراک ہے۔ قیمت فی پاؤ دو روپے (عار) نمونہ ۸/

امرت دھارا فارمیسی لاہور

تپ دق

کا نسخہ وید کھگوان میں ... برسوں کے ... کا ڈھونڈا اور ریسرچ کا پھل ... علاج پچیس روپیہ۔ ایک ہفتہ کی ... دوائی دس روپیہ ۱۰ ... تپدق کے واحد مشہور عالم وید ... ریسرچ سکالر پنڈت آتما نند ... کوٹھی نمبر ۱۸ فیروز پور روڈ لاہور

مشہور ہپناٹک ڈاکٹر سپیشلسٹ امراض دماغ و ہسٹیریا

پروفیسر جگدیش مترجی صاحب کی تصنیف کردہ لاجواب کتب

سنکلپ درشن حصہ اوّل و دوم انسان کو کامیاب و پرکشش اور طاقتور بنانیوالی لاجواب کتاب۔ قیمت مجلد ایک روپیہ ۸ ر (عہ۸ر)

سنکلپ درشن حصہ سوم مسمریزم۔ حاضرات۔ ہمزاد۔ اور جنتر منتر وغیرہ عملیات کا مختصر کورس۔ قیمت مجلد دو روپے (عہ)

مشعلِ زندگی نوجوانوں کا رہبر۔ زندگی کی مشکلات کو حل کرنے والا سچا دوست۔ زندگی کی نشیب و فراز میں درست راستہ بتانیوالی لاجواب کتاب ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ ۴ر (عہ۴ر)

سموہن شاستر حصہ اوّل خفیہ روحانی قوتوں کو بڑھانے یعنی آتمک اُنتی کرنے کیلئے بہترین پریکٹیکل کورس۔ قیمت تین روپیہ (سے)

مکمل کورس ہپناٹزم قوتِ معجزات پیدا کرنے اور بات چیت میں دوسروں کو اپنے زیر اثر لانے اور قوتِ مقناطیسی کو بڑھانیوالا لاثانی کورس۔ قیمت صرف چھ روپیہ (لعہ)

مکمل کورس روشن ضمیری معمولوں کو روشن ضمیر کر کے ماضی حال و مستقبل کے حالات معلوم کرنے کا پریکٹیکل کورس مصنف کے ۲۵ سالہ تجربہ کا نچوڑ قیمت چھ روپے

ہپناٹک طریقۂ علاج ہپناٹزم کے ذریعہ علاج کا فلسفہ اور علاج معالجہ میں اس قسم کی اہمیت بتانے والی اور اپنا علاج آپ بلا دوا کے کرنیکا گر سکھانیوالی بہترین کتاب۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر) تمام کتب کیلئے ڈاک خرچ بذمہ خریدار۔

نوٹ:- ان کتابوں کے متعلق ریویوز اور دیگر واقفیت دفتر سے مل سکتی ہے نیز پیچیدہ امراض جن پر مقامی علاج کامیاب نہیں ہوا پروفیسر صاحب کامیابی سے کر سکتے ہیں۔ مریض کے حالات بھیجکر مفصل دریافت کریں۔ نیز مسمریزم۔ ہپناٹزم۔ یوگ۔ یکسوئی وغیرہ علم روحانی سیکھنے کیلئے پراسپکٹس مندرجہ بالا پتہ سے حاصل کریں:۔

مینیجر سموہن آشرم۔ لاہور

مشہور طبیب و ہپناٹک ڈاکٹر پروفیسر جگدیش مترجی کی

چند اکسیر ادّویات

سٹامک سالٹ (رجسٹرڈ) کل امراض ہاضمہ کی ایک ہی اکسیر دوا ہے۔ تیس سال سے کامیابی سے امراض معدہ کی دشمن ثابت ہوئی۔ جسم کو طاقت ور بناتی ہے۔ مٹاپے کا بہترین علاج جسمانی کمزوری جو خرابی ہاضمہ کے باعث ہو اس کو جادو کی طرح دور کرتی ہے۔ معدہ۔ جگر اور آنتوں کی کل بیماریوں میں جادو بھری دوا ہے۔
قیمت چھوٹا پیکٹ صرف دس آنے (۱۰ر)

لا۔ مارٹ۔ ڈی۔ فیبورے

پروفیسر جگدیش متر کی اکسیر بخار

ملیریا۔ انفلوئنزا۔ ڈنگو اور ہر قسم کے موسمی اور پرانے اور میعادی بخاروں کا تیر بہدف علاج۔ غرض یہ دوا ہر قسم کے بخاروں کا فوری اور یقینی علاج ثابت ہوا کرتی ہے۔ نمونہ چھ آنے
قیمت بڑی ڈبیہ اڑھائی روپے (عہ۸ر) چھوٹی سوا روپیہ (عہ۴ر)

شانتا ہر قسم کی اندرونی دردوں۔ مثلاً سر درد۔ ماہواری ایام میں دردوں میں درد۔ دانت درد نیز ہر قسم کا "نیورلجیا" کیلئے اکسیر ہے۔ ملیریا بخار اُتارنے میں بھی مفید ہے کسی قسم کا ضعف نہیں پیدا کرتی۔ بہت کامیاب دوا ہے۔ اور ہر قسم کی گھبراہٹ کو دور کرتی ہے۔ نیند اچھی لاتی ہے۔ منشی اور قابض نہیں ہے۔
قیمت تیس ٹکیہ دس آنے (۱۰ر)

شانتا بام نمونیا۔ پلوریسی۔ (ذات الجنب) درد پسلی۔ سوجن۔ موچ۔ بھڑ، بچھو کا ڈنک۔ سر درد۔ زکام۔ گلے کی خرابی۔ غرض ہر قسم کی خراش اور درد صرف مالش سے ہی ٹھیک کر دیتی ہے۔
قیمت بڑی شیشی ایک روپیہ ۴ر (عہ۴ر) چھوٹی دس آنے (۱۰ر)

میگنے ٹائیزڈ واٹر فار ہسٹیریا یہ اکسیر عورتوں کے غشی کے دوروں اور امراض دماغی مثلاً وہم۔ پاگل پن وغیرہ کو دور کرنے میں مجرب ہے۔
قیمت فی بوتل دو روپے (عہ)

ویرا (رجسٹرڈ) نئی جوانی دینے والی اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے والی۔ خون کی کمی کو دور کر کے چہرے کو سرخ بنانے والی اچوک دوا ہے۔
قیمت ایک ہفتہ ایک روپیہ ۸ر (عہ۸ر) چھ ہفتہ کی چھ روپیہ

سپرمے۔ ٹو (رجسٹرڈ) احتلام۔ جریان کی بے خطا دوا۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ منی کو گاڑھا کرتی ہے۔ اور ہر قسم کے امراض منی کو دور کر کے آدمی کو ہر طرح قابل بناتی ہے۔
قیمت چار ہفتے کی دوا تین روپیہ (سے)۔ ایک ہفتہ کی ایک روپیہ

مفصل فہرست مفت دواخانہ سے حاصل کریں

تمام ادویات ملنے کا پتہ:۔

مینیجر۔ سموہن آشرم۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Regd. No. L. 435.
Founder: M. Krishna. B.A.

تار کا پتہ "پرکاش"
آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا
گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے
رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ صہ
غیر ممالک
دس (۱۰) شلنگ

ایڈیٹر مہاشہ کرشن

H.B. STUDIO

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۲۲ اساڑھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۷ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۵

آریہ نوجوان سے خطاب

سوئی ہوئی ہمت کو جگانا ہے تیرا کام
خاموشیوں کے نعرے بنانا ہے تیرا کام
احساس روانی ہے تیری تیز نگاہی
مظلوم کی آہوں کے کلیجے سے نکلکر
وابستہ ہے تقدیر ترے نقش قدم سے
ہر ظلم کے سینے سے اٹھتا ہے ترا تیر
بیتاب لب پہ ہے تیری ہنگامۂ محشر

افسردگی میں زندگی لانا ہے تیرا کام
جذبات میں طوفان اٹھانا ہے تیرا کام
قطرے کو بھی دریا سے بڑھانا ہے تیرا کام
اک آگ سی دنیا میں لگانا ہے تیرا کام
اس نقش کو خورشید بنانا ہے تیرا کام
ہر تیر نشانے پہ لگانا ہے تیرا کام
محکوموں کا خون بہانا ہے تیرا کام

تجھ ہی پہ ہے قائم نئے سنسار کی امید
اب پھر سے نیا دہر بسانا ہے تیرا کام

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپنشد گان

مانڈوکیہ اُپنشد

(۱۸)

انتریامی الیش ہے، سروگیہ اسس کو جان
سب کی ہے اُتپتی کا، وہی ہے ایک ستھان

(۱۹)

نہ باہر نہ جو برہم ہے - نہیں چیتنا وان
اندر جیہ سے نہیں - پرگیہ والا جان

(۲۰)

ایہ گیا والا بھی نہیں - دیکھا بھی نہ جائے
نہیں گیان سے ایش وہ - بیوہار میں نہ آئے

(۲۱)

لکھشنوں سے رہت وہ - گرہن کیا نہ جائے
بانی سے ہے وہ پرے - چنتن میں نہ آئے

(۲۲)

آتم پرتیتی مانتر ہے - اس کو ایسا جان
پرپنچ سے وہ رہت ہے، پرچتھا پاد بکھان

(ہنتی رچیت اُپنشد گان سے)

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

ओ३म प्राणो विराट् प्राणो देष्ट्री प्राणं सर्व उपासते प्राणो ह सूर्यश्चन्द्रमाः प्राणमाहु प्रजापतिम (११-४-१२)

(اوم) پرانو وراٹ پرانو دلیشٹری پرانم سرو
اُپاستے پرانو ہ سوریشچندرماں پرانماہو پرجاپتم

بھاؤارتھ

(۱)
تم پرکاشت سب جگہ، تیہیں دیو مہان - تجھ کو ہی ہیں پوجتے جگت بیچ ودوان

(۲)
سبھی پرانی کر رہے جو جو نج ویاپار - ہر ہر ایک ان کے آپ ہی پالن پوشن ہار

(۳)
سورج چندر آدی کا کرتا ہرتا مان - سبھی جہاں جن پوجتے تم ہی کو بھگوان

(ہنتی رچیت اتھرووید گان سے)

چنے ہوئے پھول

انجام

ان کا بھی وہی انجام ہوگا جنہیں آج یقین ہے - اور ان کا بھی وہی جن کو بھروسہ ہے - تاریکی کے ایک مینار پر ایک مؤذن پکار رہا تھا،
"بیوقوفو! تمہارے لئے انجام نہ یہاں نہ وہاں"

ایک یقینی بات

صرف ایک بات یقینی ہے اور وہ کہ زندگی کو قرار نہیں - صرف یہی ایک سچ ہے - اور باقی جھوٹ - جس پھول نے ایک مرتبہ ٹہنی پر کھل کر بہار دکھائی ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سو گیا۔

کس لئے؟

میرا رنگ و روپ نہایت ہی ... طرح میرا نکھار - اور سرخی ...

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

۱- ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائیداد پیدا کرنے سے بڑا ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ ہے - ۳- اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے - ۴- ساہے پرکاشت اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو کم قیمت پر دیتا ہے (۵) مہرشی دیانند کے گرنتھوں کو قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے بھی خرید سکتا ہے - کیونکہ ایک حصہ دس روپیہ کا ہے - جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں - ۷- کمپنی میں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے - ۸- بے روزگار آدمیوں کو روزگار بہم لگاتا ہے - ۹- پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے - ۱۰- چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا ہر ایک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد

سنہری چھ جلدوں میں صرف بالغ روپے - کرایہ ریل معاف - آج ہی سیٹ منگوا لیں - سام وید مکمل جلد میں قیمت چار روپے (للعہ) یجروید مکمل آٹھ روپے - اتھرووید مکمل ... سولہ روپے - رگ وید مکمل سات جلدوں میں اٹھائیس ۲۸ روپے۔

ضرورت ہے - ہر ایک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کی کتابیں بیچنے والے اُتساہی پرشوں و استریوں کی۔

متھرا پرشاد شو ہرے منیجنگ ڈائریکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ

سچائی کا زندہ ثبوت — فائدہ نہ ہو تو دام واپس

کچھ آزمودہ سو فیصدی فائدہ مند لاثانی دوائیں

۱- نین جیوتی سُرمہ - اس کے باقاعدہ باہدایت استعمال سے آنکھوں کے تمام روگ سرخی، جالا، دھند، ککرے، ناخونہ، نظر کی کمزوری وغیرہ شرطیہ دور ہوتے ہیں ہزاروں کا آزمودہ سرمہ ہے - قیمت فی تولہ دو روپے (عہ) نمونہ کی شیشی آٹھ آنے (۸؍)۔

۲- سنجیونی - استریوں کے روگ "پیڑا" کی تیر بہدف اوشدھی ہے - برسوں کی روگی استریوں نے اکیس روز کی دوا استعمال کرکے نئی زندگی پائی ہے - دیپڑا کے روگ میں ماہواری کا خون بند نہیں ہوا کرتا) قیمت اکیس روز کی دوا جو مکمل صحت کے لئے کافی ہے۔ تین روپے پندرہ آنے (سےعہ)۔

۳- پھیرنہ - استریوں کے موذی مرض پر در لیکوریا یا سیلان الرحم کی آزمودہ اور اچوک و شرطیہ دوا - قیمت صرف دو روپے (عہ)۔

۴- جوبن سُرا - ویرش (قوت مردمی) کو بڑھانے، اور گھٹتی ہوئی طاقت کو برقرار رکھنے اور زیادہ سے زیادہ دیر تک جوان رہنے کی اتی اُتم آیورویدک اوشدھی - قیمت بیس گولی اڑھائی روپے (عار)۔

۵- بند جیج وٹی - جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ امراض کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور امساک کے لئے ایک ہی قابل اعتبار، بے ضرر، نشہ سے پاک، تیتی اجزا کی مرکب لاثانی دوائی - قیمت بیس گولی کی شیشی اڑھائی روپے (عار) محصولڈاک سب کا سات آنے ہے - سب دوائیاں منگوانے پر معاف۔

ملنے کا پتہ:-
مینیجر آریہ فارمیسی کچا نسبت روڈ - لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection

ہفتہ بھر کی دنیا کا روزنامچہ — تازہ خبریں

شکروار ۲۸۔ جون

فرانس اور اٹلی کی شرائط صلح شائع

فرانس اور اٹلی کی شرائط صلح شائع
— ...: فرانسیسی علاقہ سے کوئی ہوائی جہاز فرانسیسی جہازوں کو ... نہیں جا سکتا۔ فرانسیسی جہازوں کو ... سلح کر دیا گیا۔ اٹلی کو جبوٹی کی بندرگاہ ... استعمال کرنے کا حق مل گیا ہے۔ فرانسیسی ... کی سرحد سے فوجیں ہٹا لی گئی ہیں۔ فرانسیسی سلطنت کے کسی علاقہ میں سامان ... پہنچ سکے گا۔ فرانس نے سمندر ... سرنگیں ہٹا لی ہیں۔
— جرمنی اور فرانس میں جو شرائط صلح طے ... ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔
فرانس کے سارے مغربی ساحلی ... کے شمال سے لے کر ... تک کے علاقہ ... جرمنی کا قبضہ رہے گا۔ قبضہ کا سارا خرچ ... فرانس پر پڑے گا۔ فرانس کے تمام فوجی ... کی لام بندی توڑ دی جائے گی۔ اور ... بالکل غیر مسلح کر دیا جائے گا۔ فرانس ... حصہ جرمنی کے قبضہ سے آزاد ہوگا۔ اس ... تھوڑی سی فوج رکھنے کی اجازت ہوگی۔ ... فوج کی تعداد کا فیصلہ اٹلی اور جرمنی کریں ... جرمنی فرانس سے مطالبہ کر سکتا ہے۔ ... قابل استعمال بارود۔ توپ خانہ ... اور ہوائی جہاز جرمنی کے حوالے کر ... فرانس سے کوئی فوجی دستہ باہر نہیں ... نہ ہی فرانس برطانیہ کو مال بھیجیگا۔
— فرانس کی بھی ناکہ بندی شروع ہو گئی ہے۔
— ہندوستان میں لازمی فوجی سروس ... ہونے والی ہے۔
— دشمن نے یورپ کے تمام شمالی ... پر قبضہ کر لیا ہے۔
— دشمن نے انگلستان پر بمباری ... شروع کر دی ہے۔
— امریکہ نے نہر پانامہ پر سرنگیں بچھا ... دیا ہے۔

سنیچروار ۲۹۔ جون

— ... امریکہ نے برطانیہ کے لئے ... بنانے سے انکار کر دیا ہے۔
— انگلستان اور سکاٹ لینڈ پر بمباری ...
— ... نے روس کے الٹی میٹم کے ... بسریبیا اس کے حوالے کر دیا ہے۔
— ... ہانگ کانگ پر جاپانیوں نے ...
— پنجاب میں گرفتاریوں کی بھرمار ہے۔

— ۵ ایم۔ ایل۔ اے بھی حراست میں لے لئے گئے ہیں۔
— ترکی جنگ میں شامل نہیں ہوگا۔
— جمعیت العلماء ہند نے اپنے سالانہ اجلاس میں خاکسار تحریک کو ملک کے مفاد کے منافی قرار دیا ہے۔
— ہنگامی معاملات کا مقابلہ کرنے کیلئے وزیر ہند کے اختیارات وائسرائے کو منتقل کر دیئے جائیں گے۔
— جرمنی پر برطانوی ہوائی جہازوں نے ایک رات میں ۱۷۳ بم گرائے۔
— مسٹر جناح نے وائسرائے سے ملاقات کی۔

۳۰۔ جون اتوار

— روس کی فوجیں بسریبیا اور بکوینا میں داخل ہو گئی ہیں۔
— ہنگری اور بلغاریہ بھی رومانیہ کو الٹی میٹم دینے لگے ہیں۔
— جاپانیوں کے حملہ سے چنکنگ کا برطانوی سفارت خانہ تباہ ہو گیا ہے۔
— امریکہ فوجی تیاریوں پر مزید ڈیڑھ ارب ڈالر خرچ کرے گا۔
— امریکن سمندر میں مقیم فرانسیسی جہاز نظر بند کر دیئے جاویں گے۔
— جرمنی میں مزید بھرتی ہو رہی ہے۔ ہوٹل اور ہسپتال زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں۔
— جرمنی نے فرانس کے دس لاکھ سپاہی قید کر لئے ہیں۔ مستقل صلح کے وقت ہٹلر نو آبادیات کا مطالبہ کرے گا۔
— جرمنی پر برطانوی ہوائی جہاز دن دہاڑے ہوائی حملے کر رہے ہیں۔
— جاپانیوں نے شہر لانگچو پر قبضہ کر لیا ہے۔
— لاہور کو ہوائی حملوں سے بچانے کیلئے چھ ہزار والنٹیر بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

سوموار یکم جولائی

— مہاتما گاندھی اور وائسرائے میں تین گھنٹہ تک ملاقات ہوئی۔
— دوبارہ انگلستان کے جزیروں پر بمباری شروع ہو گئی ہے۔
— آئرلینڈ پر غیر ملکی حملہ کا خطرہ ہے۔
— مالٹا اور عدن پر اطالوی ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔
— جاپانی فوجوں نے چین کی کئی بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔
— لڑائی میں فرانس کے صرف ساٹھ ہزار سپاہی ہلاک ہوئے۔
— دوبارہ انگلستان کے جزائر پر بمباری سے دو درجن سے زیادہ اشخاص ہلاک ہو گئے۔
— لیگ آف نیشنز کے دفاتر امریکہ میں منتقل کر دیئے جائیں گے۔

منگلوار ۲۔ جولائی

— گاندھی لنلتھگو بات چیت پر غور کرنے کے لئے کانگرس ورکنگ کمیٹی کا ایک فوری اجلاس ۳۔ جولائی کو بلایا گیا ہے۔
— برطانیہ نے گذشتہ ۱۰ ماہ میں جنگ پر ستر کروڑ پونڈ خرچ کئے ہیں۔
— کانگرس کا جواب ملنے پر وائسرائے ایک اہم آئینی اعلان کریں گے۔
— پچھلے تین ماہ میں ایک ہزار خاکسار گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اور چار سو سزایاب۔
— بسریبیا اور بکوینا پر روس نے مکمل قبضہ کر لیا ہے۔
— فرانس میں نئی گورنمنٹ بنے گی۔
— جاپان نے چین میں مقیم انگریز افسروں پر چانگ کائی شیک کے جاسوس ہونے کا الزام لگایا ہے۔

بدھوار ۳۔ جولائی

— جرمنی فوجیں دوبارہ انگلستان کے جزیرہ پر آ اتر پڑی ہیں۔
— جاپان برطانیہ سے تصادم کیلئے تیار ہو گیا۔
— لنڈن کے اخبارات برطانیہ کو مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کو فوراً درجہ نوآبادیات دے دیا جائے۔

جمعرات ۴۔ جولائی

— امریکہ نے برطانیہ کو سامان جنگ بھیجنا بند کر دیا ہے۔
— مسٹر سبھاش چندر بوس گرفتار کر لئے گئے ہیں۔
— انگلستان پر بمباری کے نتیجہ کے طور پر ۹۱ شہری ہلاک ہو گئے ہیں۔

— افغان گورنمنٹ کے سابق ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کو لاہور میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔
— ۲۔ جون ... کو جرمنوں نے پہلی بار دن میں ہوائی حملہ کیا۔
— شاہ بلجیم کو ہسپانیہ کے ایک قلعہ میں نظر بند کر دیا جائے گا۔
— سکھر میں سن سٹروک سے ۱۴ آدمی مر چکے ہیں۔
— جنگ میں ملی امداد ... کے لئے ایک آرڈی ننس جاری کیا گیا ہے جس کی رو سے پرائیویٹ فرموں کے ملازمین کی تنخواہ کاٹی جایا کرے گی۔

منگلوار ۵۔ جولائی

— ہندوستان کو ایک سال کے اندر اندر درجہ نوآبادیات دے دیا جائیگا۔ برما کو درجہ نوآبادیات دینے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بات چیت جنگ کے بعد شروع ہوگی۔
— انگلستان میں ہوائی بمباری سے لوگوں کی دردناک حالت ہو گئی ہے۔
— دو ہفتہ کے اندر اندر پنجاب اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے گا۔
— فرانس میں لوٹ شروع ہو گئی۔ سب قیمتی اشیا جرمنی بھیجی جا رہی ہیں۔
— مولوی فضل الحق وزیراعظم بنگال کی بیٹی تحریک خاکسار میں شامل ہو گئی ہے۔
— ۳۔ جولائی کو جنوب مشرقی انگلستان پر ایک دن میں دو ہوائی حملے ہوئے۔
— وائسرائے سے ملاقات میں مہاتما جی نے مطالبہ کیا۔ کہ ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دیا جائے۔ اس بات کی بحث بعد میں ہوگی۔ کہ ہندوستان کن مرحلوں سے گذر کر آزادی حاصل کرے۔ وائسرائے نے کہا۔ کہ برطانوی گورنمنٹ یہ اعلان ...

یوگیہ ودھوا کی ضرورت

ایک معزز خاندانی تعلیم یافتہ رنڈوا بھائی تقریباً ۴۸ سال۔ مگر صحت بہت اچھی۔ صاحب جائیداد مستقل ملازم۔ تنخواہ معہ آمدنی سود ۶۰ روپیہ ماہوار۔ آمدنی سود و کرایہ مکان ۳۵ روپیہ ماہوار۔ ذات پات سے رہت شدہ اور آزاد خیال۔ سنتانوں سے بہتر اور ہونہار اولاد کیلئے یوگیہ ودھوا کی ضرورت ہے۔
۷/۔ معرفت لالہ ساون رام ابوجہ۔ حویلی راجہ دھیان سنگھ۔ ہیرا منڈی۔ لاہور۔

... کرنے کو تیار ہے۔ کہ جنگ کے اختتام پر ہندوستانی لیڈر ایسی آئینی تبدیلیاں کرنے کے لئے آمادہ ہوں گے۔ جو ہندوستان کو دیگر برطانوی نوآبادیات کی سطح پر کھڑا کر دیں۔۔۔۔

سمت ۱۹۹۷ ۲۳۔اساڑھ **پرکاش لاہور** ۷۔جولائی ۱۹۴۰ء

دیانندابد ۱۱۶۔ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

کیا لکھوائیں۔ ویدک دھرم یا ہندو مذہب

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ پرادیشک سبھا پنجاب کی طرف سے آئندہ مردم شماری کے کاغذات کی خانہ پُری کے سمبندھ میں جو ہدایات جاری کی گئی ہیں ان میں صرف ایک بات پر اختلاف ہے۔ اور وہ اس بات پر کہ مذہب کے خانہ میں "ویدک دھرم" لکھا جائے یا ہندو مذہب۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے "ویدک دھرم" لکھوانے کی ہدایت کی ہے۔ اور پرادیشک سبھا نے "ہندو دھرم" لکھوانے کا۔ اس تضاد کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماجی دو حصوں میں بٹ گئے ہیں۔ ایک رشی دیانند کی آگیا اور آدیش انوسار ویدک دھرم لکھوانا چاہتا ہے۔ اور دوسرا سیاسی مفاد اور ہندو سنگٹھن کے ذریعہ "ہندو دھرم"۔ اس لیکھ میں مجھے اس پرشن کا اُتر دینا ہے۔ کہ آئندہ مردم شماری کے کاغذات میں مذہب کے خانہ میں ہمیں ویدک دھرم درج کرانا چاہیئے یا ہندو دھرم۔ میرا اُتر ہے کہ "ویدک دھرم"۔ جیسا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا آدیش ہے۔ ہندو مذہب لکھوانا رشی دیانند کے منتویہ کے وِرُدّھ ہے۔ اور اس قسم کا آدیش دے کر پرادیشک سبھا نے بھول کی ہے۔ اپنے پکش کی پُشٹی میں میں آریہ سارودیشک سبھا دہلی کی اس وگیپتی کی طرف آریہ جگت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو اس نے جن گننا کے سمبندھ میں ابھی ابھی پرکاشت کی ہے۔ اس میں سپشٹ روپ سے ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ جو مذہب کے خانہ میں ویدک دھرم لکھوانے کی صورت میں ہندو سنگٹھن کے حامیوں کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔

مذہب	فرقہ	ذات	بھاشا
ویدک دھرم	آریہ	x	ہندی

یہ نقشہ دینے کے بعد وگیپتی میں لکھا ہے۔ کہ کچھ لوگوں میں یہ بھرم پھیل رہا ہے۔ کہ اوپر لکھت کے انوسار کوشٹوں (خانوں) کی پُورتی کرنے سے آریہ لوگوں کی سنکھیا ہندوؤں میں نہیں گنی جاوے گی۔ اس طرح ہندوؤں کی سنکھیا میں کمی ہو جاوے گی۔ اور اس سے ہندو ہتوں کو ہانی پہنچے گی۔ اس بھرم کے نوارن ارتھ جن گنںا ۱۹۱۱ء ۱۹۲۱ء اور ۱۹۳۱ء کی رپورٹوں میں سے کچھ اُدّھرن (اقتباس) نیچے دیئے ہیں۔ جن سے یہ سپشٹ ہو جاوے گا۔ کہ جن گنںا کے سمبندھ میں سرکار کی نیتی اس وشے میں بالکل سپشٹ اور سندیہ رہت ہیں۔ اور وہ اس پرکار ہیں۔ کہ ہندوؤں کے اندر سدھانت وادیوں کی سنکھیا اور اس کی ورِدّھی کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگانے کے لئے اس نے آریوں کی سنکھیا پرتھک دکھائی جاتی ہے۔ پرنتو ایسا کرنے کا یہ مطلب کداپی نہیں ہے۔ کہ اس سے ہندوؤں کی سنکھیا گھٹ جائے۔ اتہ ہندوؤں کی سنکھیا کے سمیوگ (کل میزان) میں آریوں کی سنکھیا سمِلت کی جاتی ہے۔

بھارت کی جن گنںا ۱۹۱۱ء جلد ۱۔ بھاگ ۲۔ چترز Census of India 1911. Vol. I Part II - table 29) میں چترز سنکھیا ۲۹ (Table 6) کے شیرشک (عنوان) کے نیچے پرشٹھ ۲۸ پر نمن پرکار لکھا ہے:۔

"Vedic Theists (Arya-Samaj) and Eclectic Theists (Brahma-Samaj) are included in the General total of Hindus but are also separately shown."

ارتھات: "آریہ سماجی اور برہمو سماجی ہندوؤں کی کل میزان میں سمِلت کئے گئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ان کی سنکھیا الگ بھی دکھائی گئی ہے۔" اسی کے سلسلہ میں آگے صفحہ ۳۸-۳۹ پر دیئے گئے چترز (خانہ) میں نمن پرکار کوشٹھوں کی پُورتی کی گئی ہے:۔

سارے بھارت میں

ہندوؤں کی سنکھیا Total Hindus	(۱) ہندو برہمن Hindu Brahmanic	(ب) ہندو (آریہ) Hindu (Arya)	(ج) ہندو (برہمو) Hindu (Brahmo)
217586892	217337943	243445	5504

۲۔ اسی طرح بھارت کی جن گنںا ۱۹۲۱ء جلد ۱۔ بھاگ ۲۔ چترز Census of India 1921 Vol. I Part II Tables) میں بھی کوشٹھوں کی پُورتی کی گئی دیکھیں۔ چترز ۶۔ صفحہ ۴۰-۴۱ (Table VI P. P. 40-41)

سارے بھارت میں

ہندوؤں کی سنکھیا Total Hindus	(۱) ہندو براہمن وادی Hindu Brahmanic	(ب) ہندو (آریہ) Hindu (Arya)	(ج) ہندو (براہمو) Hindu (Brahmo)
216734586	216260620	467538	6388

۳۔ ۱۹۳۱ء کی جن گنںا میں ہندوؤں کی سنکھیا کا چترز بناتے ہوئے اس بات کو سپشٹ کیا گیا ہے۔ کہ آریہ ہندوؤں کے سمیوگ کے اندر سمِلت ہیں۔ یہاں چترز میں آریوں اور برہموؤں کے علاوہ انیہ ہندوؤں (others) کی سنکھیا بھی پرتھک دی ہے اور انہیں ہندوؤں کے سمیوگ میں بھی سمِلت کیا گیا ہے۔ دیکھیں بھارت کی جن سنکھیا ۱۹۳۱ء جلد ۱۔ بھاگ ۲۔ چترز Census of India 1931 - Vol. I Part II Imperial tables

(Table XVI P.P 514-515.)

سارے بھارت میں

براہمن وادی Brahmanic	آریہ Arya	براہمو Brahmo	انیہ others	ہندوؤں کی سنکھیا کا یوگ Total Hindus
4300645	990233	5378	18848884	239195140

امید کرنی چاہیئے۔ کہ مردم شماری کی رپورٹوں کے سمبندھ بالا حوالہ جات اور نقشہ جات کے بعد کسی کو یہ وہم نہ رہے گا۔ کہ آریہ سماجیوں کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سارودیشک سبھا دہلی کے آدیش انوسار مذہب کے خانہ میں ویدک دھرم لکھوانے سے آریہ سماجی ہندوؤں میں نہ گنے جاویں گے۔ اور کہ ہندوؤں کی تعداد کم ہو جاوے گی۔ سرکار کی پالیسی اور اس اعلان کے بعد کہ آریہ ہندوؤں میں ہی گنے جاویں گے کسی آریہ سماجی کو مذہب کے خانہ میں "ہندو دھرم" لکھوانے۔ اور اس طرح رشی دیانند کے منتویہ کے وِرُدّھ چلنے کی ضرورت نہیں۔

ذات کے خانہ میں "کچھ نہیں" لکھوانا چاہیئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سارودیشک سبھا کی طرف سے یہی آدیش ہے۔ ہاں یدی ہر جن کسی وجہ سے ذات لکھوانا چاہیں۔ تو لکھوا سکتے ہیں۔

مجھے آشا ہے۔ کہ اگلی مردم شماری کے کاغذوں میں پرتیک آریہ سماجی ذات "کچھ نہیں" اور مذہب "ویدک دھرم" لکھوائے گا۔ مردم شماری میں اب کوئی لمبا عرصہ نہیں۔ اس لئے پرتیک آریہ کو اس سمبندھ میں اپنا کرتویہ پالن کرنا چاہیئے۔ جن استھانوں میں ابھی تک مردم شماری کمیٹیاں نہیں بنیں۔ وہاں جلد از جلد بن جانی چاہئیں۔ اور ان کو اپنا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اُنکا سبھی آریوں اور ادھیکاریوں کو اتوار کے دن اپنے نگر اور قریبی دیہات کے ہندوؤں کو یہ بتانا چاہیئے۔ کہ اگلی مردم شماری میں انہیں کس طرح خانہ پُری کروانی ہوگی۔

لاہور ۲-۶

سنتوشی علاؤ لپوری

CC0. Gurukul Kangri Collection

مہاتماجی کی کانگریس سے علیحدگی

ابھی پچھلی میٹنگ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مہاتماجی کو کانگریس کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا۔ مہاتماجی کانگریس کو مکمل اہنسا کا پابند دیکھنا چاہتے تھے۔ لیکن کانگریس داخلی تحفظ کے لئے تو اہنسا کے اصول کو ماننے کے لئے تیار تھی۔ لیکن خارجی تحفظ کے لئے نہیں۔ پنڈت جواہرلال کے لفظوں میں یہ کہ اگر دشمن گلے پر چھری رکھے ہوئے ہو۔ تو اس وقت اہنسا کا اصول کام نہیں دے سکتا۔

برطانوی پارلیمنٹ میں کانگریس کے اس فیصلہ پر مسرت و اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر کانگریس سے کوئی سمجھوتہ ہو گیا۔ تو حکومت برطانیہ دشمن کے مقابلہ اور ہندوستان کی حفاظت کیلئے کانگریس سے بہتر امداد کی توقع کرتی ہے۔ وہ اسے مل سکے گی۔

وقت کی سب سے بڑی ضرورت

وقت کی سب سے بڑی ضرورت ملک کے ایک ایک بچہ کو اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار کرنا ہے۔ جو اس وقت برطانیہ کو درپیش ہے۔ اور وہ کسی وقت ہندوستان کو بھی پیش آ سکتا ہے۔ ملک کی حفاظت کے لئے زیادہ سے زیادہ اسلحہ اور بڑی سے بڑی فوج کی ضرورت ہے۔ یہ امر باعث اطمینان ہے کہ حکومت جہاں فوج بڑھا رہی ہے۔ وہاں اسلحہ کی فیکٹریوں میں بھی توسیع کر رہی ہے۔ ابھی ابھی اس نے ساٹ کروڑ روپیہ اسی مقصد کے لئے خرچ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

خلیفہ قادیاں کی پیشکش

مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفہ قادیاں نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ :-

"مجھے کامل یقین ہے۔ کہ اگر انگریز دل سے توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دعا کی درخواست کریں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی فتح کے سامان کر دے گا"

برطانیہ کو اپنی طاقت پر بھروسہ ہے۔ اس لئے وہ اس عجیب و مضحکہ خیز پیشکش کو منظور کرنے سے رہا۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اگر خلیفہ صاحب کو اپنی دعاؤں پر اتنا ہی بھروسہ ہے۔ تو کیوں نہیں وہ ان کا استعمال اپنے لئے کرتے۔ اور مولوی محمد علی اور مولوی ثناءاللہ امرتسری جو آئے دن انہیں فیصلہ کن مظاہروں کے لئے چیلنج دیتے رہتے ہیں کو ان دعاؤں کی مدد سے شکست دے دیتے؟

ویدک دھرم کے متعلق پروفیسر سید کی رائے

الہ آباد یونیورسٹی کے پروفیسر محمد حفیظ سید ویدک دھرم، آریہ سماج، اور گورو کل شکشا پرنالی کے بڑے پریمی ہیں۔ پچھلے دنوں آپ گورو کل کانگڑی پدھارے۔ اور وہاں کے پریم پورن واتاورن سے بہت پربھاوت ہوئے۔ سری ایسے دیو جی آچاریہ گورو کل کانگڑی کے ساتھ بات چیت کے دوران میں انہوں نے ویدک دھرم کے متعلق جو رائے ظاہر کی۔ وہ یہ ہے:-

"میری رائے میں ویدک دھرم کوئی مذہب نہیں ہے۔ وہ تو ایک سائنس ہے۔ اس لئے میں اسے سروسرشٹھ مانتا ہوں"

اگر ہمارے پڑھے لکھے مسلمان بھائی تعصب کی عینک اتار کر ویدک دھرم کا مطالعہ کریں۔ تو ان پر بھی یہ حقیقت واضح ہو جائے۔

کچھ آریہ ویر کے متعلق

"آریہ ویر" نے نیا جنم لیتے ہی آریہ سماج، آریہ انسٹی ٹیوشنوں، آریہ نیتاؤں، آریہ پرتی ندھی سبھاؤں، آریہ لیڈروں اور آریہ پستک وکریتاؤں کو کوسنا شروع کر دیا ہے۔ اور غالباً ضمانت کی ضبطی کے ڈر سے غیر مذاہب کا کھنڈن ترک کر دیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس کی آریہ سماج کے مفاد کے منافی تحریروں کی آڑ سے کر مسلم اخباروں نے آریہ سماج کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا ہے۔ "آریہ ویر" کیوں یہ محسوس نہیں کرتا۔ کہ اس وقت شانتی اور سنگٹھن کی ضرورت ہے۔ نہ کہ آپس میں لڑنے اور جھگڑنے کی؟

کس پرنے پر تتا پانی؟

آریہ ویر کے ۱۶۔جون کے پرچہ میں آریہ سماج اور تحریری پرچار کے عنوان سے جو لیکھ چھپا ہے۔ اس میں جہاں آریہ پرتی ندھی سبھا۔ آریہ پرادیشک سبھا۔ آریہ انسٹی ٹیوشنوں آریہ نیتاؤں اور آریہ پستک وکریتاؤں کو جی بھر کر کوسا گیا ہے وہاں "پرکاش" کو اشتہاروں کی جھنڈی بنانے اور دوائیوں کے اشتہار چھاپنے کا الاہنا دیا گیا ہے۔ آج اس کے پاس جھکنا کے دو ہزار روپئے رحم ہیں۔ اس لئے "پرکاش" کو اشتہار چھاپنے پر الاہنا دے سکتا ہے۔ ورنہ کون نہیں جانتا۔ کہ آج سے ڈیڑھ سال پہلے وہ خود "پرکاش" سے زیادہ اشتہار چھاپتا رہا ہے۔ کیونکہ جنہیں وہ آج تک چھپاتا ہے۔ ہم اخبار کو زندہ رکھنے کے لئے جھکنا کرنے ہو

استری جگت

استریوں کے گندے چتروں کی بھرمار

اخلاقی گراوٹ کے خلاف کماری کملا پربھاکر کا پروٹسٹ

یہ بات نشچیہ ہے۔ کہ جب تک کسی سماج کے لوگوں کا مانسک ادھہ پتن نہ ہو۔ تب تک اس کا واستو میں ادھہ پتن نہیں ہوتا۔ ہمارا بھارتیہ سماج آج مانسک ادھہ پتن کے گڑھے میں بڑے ویگ سے گرتا جا رہا ہے۔ مانسک ادھہ پتن یہاں تک ہو رہا ہے۔ کہ جس ناری جاتی کو یہ ماتری شکتی کے روپ میں دیکھتا تھا۔ آج اس کا سرعام اپمان کیا جا رہا ہے۔ اس کے اپمان کے انیک سادھن ہیں۔ کنتو ان میں سے گندے چتروں کا پرکاشن بھی ایک سادھن ہے۔ یہ چتر ادھکتر استریوں کے یا استری پرشوں کے ہوتے ہیں۔ اور ان میں سبھیتا کا اس قدر دیوالہ نکالا جا رہا ہے۔ کہ کوئی بھی سبھیہ جن ان کو دیکھ کر بنا گھبرائے نہیں رہ سکتا۔ چتروں کے کتسِت اور بھدے ہونے پر بھی لوگ ان چتروں کو بڑے چاؤ سے گھروں میں لاتے ہیں۔ اور گھروں میں ٹانگ کر گھر کا النکرن کرتے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے ہر ایک سمیہ یہ چتر آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔ اور اپنے تتھا دوسروں کے منورنجن کا سادھن بنتے ہیں۔

گھروں کی بات چھوڑ بازاروں میں آئیے۔ دوکاندار لوگ اپنی دوکانوں کو آکرشت بنانے کے لئے ایسے ہی چتروں کو لگائے رہتے ہیں۔ یا جہاں کے اندر گاہک آکرشت ہے۔ یہ چتر لوگوں کو آکرشت کرتے ہیں۔ لوگ ان کو دیکھ دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں۔ سادھارن جنتا کے لئے یہ ایک سادھارن سی بات ہو گئی ہے۔ مگر کیا یہی کام ہمیں پتن کی اور نہیں کھینچے لئے جا رہے ہیں؟ اتنا ہی نہیں۔ دن پر دن جو چیزیں ہمارے پرتی دن دیکھا میں آتی ہیں۔ ان پر بھی ایسے ہی چتر رہتے ہیں۔

ان سب کے اتیرکت بہت سی گندی پستکیں بھی چھپنے لگی ہیں۔ جن میں ایسے ہی بھدے چتروں کو سوچھندتا پوروک ستھان دیا جاتا ہے۔ چتروں میں کئی ایک دگما بھی چھپتے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ایسے ہی چتر ہوتے ہیں۔ یہاں اس کلا کے نام پر دہائی نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ ایسے چتروں میں کلا کا درپیوگ کر کے اسے بدنام ہی کیا جاتا ہے۔

ابھی تک بہت ہی کم لوگوں کا دھیان اس بڑھتی ہوئی برائی کو روکنے کی اور جاتا ہے۔ جن لوگوں کا دھیان جاتا ہے۔ ان میں بھی کچھ ایک سوارتھ وش اور کچھ آلسیہ وش چپ رہتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے اس کے ورُدھ آواز اٹھائی بھی ہے۔ مگر ان کی سنتا کون ہے؟ مگر اب سبھیہ سماج کو اس اور پورن روپ سے دھیان دینا ہی چاہئے۔ کیونکہ یہ برائی ہماری نیتک شکتی کی جڑ میں کٹھار گھات کا کام کر رہی ہے۔

اس برائی کو دور کرنے کیلئے چتروں کے سمپادک تتھا پستکوں کے پرکاشک ہو

ایک وچارنیہ وشے

(از لالہ کرم چند جی منتری ہری کشن آریہ پتری پاٹھشالہ کوئٹہ)

آج سے کچھ سمے پہلے بھی اس وشے پر اخباروں میں بہت کچھ چھپ چکا ہے کہ پاٹھ شالائیں سماج مندروں سے الگ ہوں۔ پروہت رکھے جائیں۔ روزانہ ست سنگوں کی پرتھا جاری ہو وغیرہ وغیرہ۔ یہی وہ سب باتیں ہیں جو سماج مندروں کو اصلی معنوں میں مندر بنا دیں، نیز عمل لائی جاویں۔ اب اس وشے کے ساتھ ایک اور وشے بھی شامل ہے۔ وہ ہے سندھیا ہون کی ودھی اور اچارن آدی۔ یہ وشے ایسا گمبھیر اور وچارنیہ ہے۔ کہ اس کے سمبندھ میں زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ فقط مسلمانوں کی نماز۔ طریقہ ادائیگی اور نماز کی سمانتا پر تھوڑا سا وچار کرنا کافی ہوگا۔ ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ دو چار سو مسلمان نہیں بلکہ آٹھ ہزار دس ہزار اور اس سے زیادہ مسلمان بھی ایک جگہ اکٹھے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں۔ تو ان میں ودھی کا بھید نہیں ہوتا۔ یعنی نماز وہی ایک سی ہے۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ رکوع و سجود میں وقت کے لحاظ سے نام مات فرق آ جاتا ہے۔ جس کا کارن آیتوں کا دل ہی میں اچارن کرنا ہے۔ بول کر نہیں۔ اس کے برعکس ہندوؤں کے ایک مختصر سے لیکن مخصوص حصے آریہ سماج کو لیجئے۔ کیا سندھیا اور ہون کی ودھی اور کیا اچارن شدھی میں آپ جہاں بھی جائیں کچھ نہ کچھ بھید اوشیہ پائیں گے۔ یہی نہیں بعض سماجوں میں تو سندھیا اور ہون اتنا سا بنا ک ست سنگ کے پروگرام میں شامل ہی نہیں۔ ابھی پچھلے دنوں میں ... تھا۔ اتوار کے روز آریہ سماج ... کے ساپتاہک ست سنگ میں ... حاضر ہوا۔ ہون کے بعد گانا ... کے بعد پھر آرمبھ ہو گیا۔ ... تھا۔ کہ میں نے سماج کے پروگرام ... پرارتھنا کو غائب دیکھا۔ اس ... سے ہی منتری جی سے ... پوچھا۔ فرمانے لگے "لوگ باہر ... طرف سے ہیں اور سندھیا وغیرہ ... ہو کر آتے ہیں۔ اور دوسرے ... یہی ہے"۔ ہو گی، اور یہ بھی ہو گا ... سماج کے کہ پجاریوں نے کچھ خاص ... حالات کے کارن ایسا کاریہ کر ... کیا ہوگا۔ لیکن ایک بات جو میں ... ہیں سوچ سکا ہوں۔ وہ یہ ... سندھیا پرارتھنا کی پروگرام ... حاضری، کوشش چلوں اور ... کر سماج میں آتے اور وہاں ... بیٹھ کر ہون اپنے والے کی ... کے خیال سے بنی ہو گی۔ کیا ہی ... سمجھتے ہیں ایک بار ہم کیول ... کے لئے اپنے مندروں ... چھوڑا سے پوروی ویش میں بڑھا ... شردھا سے شریشٹ پر ستانتی ... کی حفاظت کو قائم رکھ سکیں۔ یہی ... اسی پُوروی ویش یعنی دھوتی ... ہندو رہیں۔ آپ پیغمبرت ہوں۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

بندوقیں، رائفلیں، ریوالور، پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیجے جا سکتے ہیں۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co.
Karachi

جلد ضرورت ہے

(۱) ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی۔ اپنی عرضی معہ نقول سرٹیفیکیٹ بہت جلد بھیجیں۔
(۲) ایک باجہ سکھلانے والی ادھیاپکا کی۔ جو اپنے کام میں ماہر ہو۔ پہلا تجربہ و کم سے کم تنخواہ جو منظور ہو اپنی عرضی میں لکھیں۔

سب ادھیاپکائیں آریہ سماجی ہوں۔

منیجر ہری کشن آریہ پتری پاٹھشالہ کوئٹہ

سریلے گانوں اور دوائیں کے ترانوں سے آنند لینے کیلئے

پروفیسر جگدیش چندر بھوشن سنگیت رتن گراموفون سنگر

وگیانوں چڑھیا جنہوں مالک بھارتیہ سنگیت ودیالیہ کو سالانہ جلسوں۔ دیوان اتسووں۔ تہواروں سنگیت سمیلنوں کیلئے دوارا آگیا کرانے کیلئے یاد فرماویں۔

منیجر بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

براہمن کنیا کی ضرورت

ایک یوگیہ براہمن آریہ سماجی ... کے لئے کنیا کی ضرورت ہے۔ ... چال چلن بہت ہی اچھا۔ عمر ... پر سروس ... نگاہ۔ ملازم ہیں دوکان ... آمدنی کافی۔ جائیداد کافی۔

معرفت ہیڈ ماسٹر آریہ ہندی ...

ایف۔ ایم۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو

(از شری سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گورو کل کانگڑی)

...سماجوں کے اُتسو جس بدھی سے ... جاتے ہیں۔ اس سے آریہ جنتا ... ہے۔ آریہ سماج کی سنھاپنا ... ہوئے ہی، لگ بھگ ساٹھ ... ورشوں سے، لگاتار یہی بدھی ... رہی ہے۔ نگر کیرتن سے پرارمبھ ... دنوں تک نرنتر ویاکھیانوں و ... کا تانتا بندھ جاتا ہے۔

... آریہ سماج کے پرارمبھک ... آریہ سدھانتوں کا سندیش عام ... تک پہنچانے کے لئے بھلے ہی ضروری ... رہی ہو۔ لیکن آج اس ... کی جیون شونیتا تنھا اناکرشکتا ... ہونے لگی ہے۔ یہی ... ہے۔ کہ انیک آریہ سماجوں کے ... ادھیکاریوں نے بھی اُتسو بدھی ... پری ورتن کرنے کی اوشیکتا کو ... کیا ہے۔ اور اُچیت پری ورتن ... گنجائش بھی کر دیا ہے +

آریہ سماج لدھیانہ نے اس ورش نمن ... ورتنوں کے انوسار اپنا اُتسو منایا ہے۔

... نگر کیرتن کیول شوبھا کے لئے ہو۔ ... دن راتری کو ایک ستھان پر شیش ... سے بھجن کروائے جاویں۔ اور ... ایک ویاکھیان ہو۔

... اُتسو کے اُپ لکش میں ضلع بھر میں ... دن تک پرچار کروایا جاوے۔

... دو دن تک نرنتر ویاکھیانوں کے ... ستھان پر ضلع بھر پرچار کا یہ کے بعد ... دن تک نگر کے بھن بھن اور رکھیہ ... میں دانزی کو وشیش ... ویاکھیان کروائے جائیں +

... ہے پہلے دن ایک وشیش ... رکھا جائے۔ جیسے لدھیانہ سماج ... اس ورش ہندو سنگٹھن وشیش ... رکھا ہے۔

... آریہ سماج میں اُچیہ لنکا منشا پراپت ... کی رُچی پیدا کرنے کے لئے ... کے اُچیہ کوٹی کے ودوانوں ... وشیش ویاکھیان کروائے جائیں + ... ورتمان کرم پر دھیان دیں گے۔

کی اوشیکتا کو درشٹی میں رکھتے ہوئے ابھی کئی پری ورتنوں کی گنجائش پرتیت ہوتی ہے۔ اُداہرنارتھ سودیشی وستوؤں کے پریوگ کو بڑھانے۔ مدیہ مانس آدی کا سیون تیاگنے۔ اچھوت پن کو منسا واچا کرمنا مٹانے۔ ذات پات کے وچار کے بنا وواہ کرنے۔ بال وواہ نشیدھ۔ گرام سیوا آدی کے بارے میں آریوں دوارا ورش بھر میں اُتسو وارشک اُتسوؤں پر کریاتمک سادھنک اُداہرن پرستت کئے جائیں۔ تنھا ان عملی کاموں کا حساب، آریہ سماج کی سدسیتا پنچکا میں درج کیا جائے +

پرنتو جو بھی پری ورتن کئے گئے ہیں۔ وہ آریہ سماج کے جیوت جاگرت ہونے کے پربل ساکھشی ہیں۔ تنھا بھوشیہ میں انیہ سدھاروں کا شوتر پات کرنے والے ہیں۔ آریہ سماج روڑھی وادی نہ ہو کر شدھار وادی سنستھا ہے۔ اس بات کا ایک نانہ اُداہرن ورشوں سے پرچلت اُتسو پدھتی کا نئی گنجائش کر آریہ سماج لدھیانہ نے پرستت کیا ہے +

ہمیں آشا ہے۔ کہ سبھی آریہ سماجیں آریہ سماج لدھیانہ کے درشٹانت کو اپنے سمکھ رکھ کر اُتسو پدھتی کو شدھارنے کی طرف پورا دھیان دیں گی۔ اور جہاں تک ہو سکے اُتسو کو جیون روپ میں منانے کا پریتن کریں گی۔ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ تب آریہ سماجوں کے اُتسو آج سماجوں کی اپیکشا کریاتمک درشٹی سے ادھک اُپیوگی سدھ ہوں گے +

کیا آریہ سماج ہندو مسلم ایکتا میں بادھک ہے؟

(از مہاشہ اوم پرکاش جی ستیارتھی گورو کل جہلم)

اگر وچار پوروک دیکھا جائے۔ تو آریہ سماج ہندو مسلم ایکتا میں بادھک نہیں۔ بلکہ سادھک ہے۔ سماچار پتروں کے مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے کسی سدھانت پر ولیش میں کبھی کسی ستھان پر جھگڑا نہیں ہوا۔ ہندو اور مسلم جھگڑے کے دو مکھیہ کارن دکھائی دیتے ہیں:۔

(۱) گئو ہتیا (۲) مسجد کے سامنے باجہ۔ پہلی بات ہندوؤں کو اشتعال دلاتی ہے۔ اور دوسری سے مسلمان بھڑکتے ہیں +

یہ تو جھگڑے کے ظاہری کارن ہیں۔ اگر ذرا گہرائی کی نظر سے دیکھا جائے۔ تو ہمیں اس کا کارن اور ہی دکھائی دیگا۔ اور وہ ہے مذہبی ... جو انہیں بھارت سے باہر کے دیشوں کے ہی خواب دکھاتی رہتی ہے۔ جب جھگڑے کے ان باہری اور بھیتری کارنوں سے آریہ سماج کا کوئی سمبندھ نہیں۔ تو پھر آریہ سماج ہندو مسلم دنگے کا کارن کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ ہاں ایک بات ہے۔ وہ یہ کہ آریہ سماج سچی ایکتا کا سمرتھک ہے۔ وہ یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ ایک جاتی مناسب اور غیر مناسب دونوں طریقوں سے دوسری جاتی کو ہڑپ کرنے کا انتظام کرتی رہے۔ اور جھوٹی ایکتا کا بہانہ کر کے اس نربل اور بھولی بھالی ہندو جاتی کا نام دنیا ستان ہی سنسار سے مٹا دینے کا یتن کرے۔ یہ انیائے دیکھ کر آریہ سماج چپ نہیں رہ سکتا۔ اور ہر ایک آریہ سماجی ڈنکے کی چوٹ سے یہ گھوشنا کر دیتا ہے۔ کہ ہم

"زندہ ہیں اگر آریہ دنیا کو ہلا دیں گے
پنجم کا سرا لے کر پورب سے ملا دیں گے
ہمیں دیکھنا ہے کوئی اب کیسے دغا دے گا
ہم بہتے ہوئے پانی میں آگ لگا دیں گے"

بناوٹی ایکتا زیادہ دیر تک قائم بھی نہیں رہ سکتی۔ کیا لکھنؤ اور بنگال کے پیکٹ بنانے سے ایکتا ہوئی؟ کیا دہلی کے ایکتا سمیلن اور مہاتما گاندھی کے اکیس دن کے برت کرنے سے اتفاق ہو گیا؟ ہمارا تو یقین ہے۔ کہ ان ادیبی کاغذی پیکٹوں سے کبھی ایکتا ہوئی۔ نہ ہو رہی ہے۔ اور نہ کبھی آئندہ ہو سکے گی۔ پھر کیا ہو سکتا ہے:۔

سچی ایکتا کا سادھن آریہ سماج ہی

(بقیہ ص ۱۳ پر)

ویدوں حکیموں اور ڈاکٹروں کیلئے خوشخبری

شدّھ شلاجیت

اس جگت پرسدّھ رسائن کو جو سینکڑوں بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ ہمارے کارخانہ میں زیر نگرانی ایک قابل ویدیہ (تت ودیا شلاجیت) اصول وِدیا سازی کے مطابق صاف کرتا ہے۔ ہندھے کسی پرکار کی ملاوٹ نہیں کی جاتی فہرست کارخانہ منگوا کر ملاحظہ کریں۔ ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے +

تاجرانہ بھاؤ حسب ذیل ہیں:۔

پتھر شلاجیت نمبرا۔ دس روپیہ (عـ۱۰) فی من۔
شدّھ شلاجیت درجہ اوّل۔ پانچ روپیہ (صـ۵) فی سیر
کرشنا شدّھ شلاجیت (رجسٹرڈ) اڑھائی تولہ کی شیشی
دیدہ زیب پیکنگ آٹھ آنے (۸/) فی شیشی +
کرایہ بذمہ خریدار

ہزارہ کیمیکل ایجنسی (رجسٹرڈ) شلاجیت بھون مانسہرہ صوبہ سرحد

ہوائی حملے اور اُن سے بچاؤ کے طریقے

(لیکھک: شری پت راجیندر سوروپ ماتھر)

ادھونک کال کا دِشیش آکرمن کاری ہتھیار بم ورشک وایویان ہے۔ ان کا پریوجن جنتا میں بھے اُتپن کرنا۔ آرتھک جیون کو پنگو بنا دینا۔ تتھا سوادِھان کے سادھنوں اور بڑے بڑے اُدیوگوں کو نشٹ کر دینا ہے۔ ادھونک بم ورشک وایویان ایک بھینکر مشین ہے۔ وہ تین ہزار سے چار ہزار میل تک بڑھ سکتا ہے۔ چار ہزار پونڈ بموں کے بوجھ کو لے جا سکتا ہے۔ اور پندرہ سے بیس ہزار فٹ کی اونچائی سے ٹھیک ٹھیک نشانہ لگا سکتا ہے۔ یہ دُوری ہوائی یان گرانے والی توپوں کی پہنچ سے بہت دور ہے۔ وایو یان کے چپ چاپ آ جانے کے نوین ڈھنگ نے اس کا روپ اور بھی بھینکر بنا دیا ہے۔ یہ نگر پر آکرمن کرنے کیلئے بہت اونچے سے گھستے ہیں۔ کچھ میل پہلے سے ہی یان کا موٹر بند کر دیا جاتا ہے۔ وایو یان کئی میل تک بنا انجن کے چلائے ہوئے نیچے کی اور گرتا ہوا بڑھتا جاتا ہے۔

ہوائی آکرمن تین پرکار کے ہوسکتے ہیں:-

(ا) ادھک وِس پھوٹ کاری بموں کے ذریعہ (ب) آگ لگا دینے والے بموں کے ذریعہ (ج) گیس یا دِشیلے کیڑے پھیلا کر۔ اور سادھارن بم گرا کر۔

ان کا الگ الگ اتھوا ساتھ ساتھ پریوگ بھی کیا جاتا ہے۔ پچھلے یدھ میں سات انچی کیبلیں بھی بنائی گئی تھیں۔ جو اونچائی سے گرنے کے کارن بڑی ہی ناش کاری ثابت ہوئیں۔ ادھک تر ہوائی آکرمن سے بچنے کے لئے گیس کے اثر کو نشٹ کرنے کا یتن کیا جاتا ہے۔ سودیش تھت جن سمودایوں پر گیس کا پربھاؤ بہت کم پڑتا ہے۔ اسی کارن اس کا پریوگ سپین میں نہ ہو کر ابے سینیا میں ہوا تھا۔ سب سے بھینکر آکرمن بنجارتھ میں ادھک وِس چھوٹ کاری بموں دوارا ہوتا ہے۔

ادھک وِس پھوٹ کاری بم

یہ سادھارن تین پانسو پونڈ کے وزن کے ہوتے ہیں۔ ادھک سے ادھک ان کا وزن چار ہزار پونڈ تک ہوسکتا ہے۔ نگر کے آکرمنوں میں ہلکے بموں کی ورشا کی جاتی ہے۔ بھاری بموں کی اپیکشا ان سے ادھک ہانی ہوسکتی ہے۔ اس کے انتر کمت ان کے بنانے میں ویہ بھی کم ہوتا ہے۔ بم تین پرکار کے ہوتے ہیں:-

(۱) سادھارن ادھک وِس پھوٹ کاری۔

(۲) اردھ کوچ بھیدک (نوک والے)

(۳) پُورن کوچ بھیدک (نوک والے)

یہ کسی بھی کٹھور وستو کے سمپرک ایوم ٹکرانے سے پھٹ سکتے ہیں۔ کسی کسی میں ایک الیکٹرک بھی لگا رہتا ہے۔ کہ جو وستوؤں میں پروِشٹ ہونے کے بعد پھٹتا ہے۔ ان بموں کے سیدھے نشانے سے۔ اُڑتی ہوئی کرچوں سے۔ جھٹکے سے یا اندر گھس جانے سے ہانی ہو جاتی ہے۔ کیٹانو والے

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

میں عیسائی کیسے بنائی گئی؟

عیسائی مشنریوں کے ہتھکنڈوں کی کہانی ایک ہندو استری کی زبانی

میں سِسوا بازار ضلع گورکھپور کی رہنے والی ہوں۔ میری شادی بچپن میں میرے ماتا پتا نے کر دی تھی۔ مگر میں سسرال نہیں گئی تھی۔ ماں باپ کے گھر ہی رہتی تھی۔ میری ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ میری بھرجائی کا برتاؤ میرے ساتھ اچھا نہیں تھا۔ اسی سے میں دُکھی ہو کر اپنی موسی کے پاس جانے کو سِسوا بازار سٹیشن سے سوار ہو کر کپتان گنج سٹیشن پر اُتری۔ موسی کے ہاں جاتے سمیہ کپتان گنج کا پادری اور اس کی استری نے مجھے یہ کہا۔ کہ اکیلی کہاں جاتی ہو؟ ہم تم کو پہنچا دیں گے۔ تین چار دن اپنے مکان میں رکھے رہے۔ میرے بار بار کہنے پر بھی مجھے باہر نہیں نکلنے دیتے تھے۔ چار دن کے بعد مجھے تملکوہی مشن میں پہنچا دیا گیا۔ وہاں سے ایک پادری صاحب مجھے موٹر میں چڑھا کر الہ... وہی مشن میں پہنچا آئے۔ وہاں میرا نام بجائے ... دوبا دیتی رکھ دیا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ ... سے باہر جاوے گی۔ تو پیٹی جاوے ... تقریباً چار سال اسی طرح چپ چاپ ... رکھا۔ اس کے بعد جب کچھ پتہ عیسائیوں ... کو یہ لگا۔ کہ میرا باپ میری تلاش میں ... پھر رہا ہے۔ تو مجھے کلکتہ بھیج دیا گیا۔ ... وہاں پر جگہ نہ ہونے کے کارن فتح گڑھ ... پہنچائی گئی۔ وہاں تقریباً ڈیڑھ سال رکھ کر ... پھر جولائی ۱۹۳۹ء میں چپرا پورا ... مشن میں بھیج دی گئی۔ میں ہمیشہ اسی ... میں رہتی تھی۔ کہ ان لوگوں سے میرا ... کیسے ہو۔ وہ بڑا بھے دکھلاتے تھے۔ ... جب میں اپنے باپ کے پاس جانے کو ... کہتی۔ تو بہت مارتے پیٹتے تھے۔ اور ... بہت دکھاتے تھے۔ اب میری عمر تقریباً ... سترہ سال کی ہو گئی ہے۔ عیسائیوں کے وِیوہار اور برتاؤ سے مجھے بڑی نفرت تھی۔ ایشور نے میری مدد کی۔ ... ۳۔ جون ۱۹۴۰ء کو اس مشن سے مجھے نجات ملی۔ اور میں باپ کی شرن ... آ گئی۔ میرے باپ نے مجھے اپنا لیا۔ ... وہ بھی بڑے افسوس اور فکر میں تھا۔ ... میرا اُدھار شری سوامی دو ولیکا نند ... نے کیا۔ جن کی میں جیون بھر ... عمر میری جوان ہے۔ یدی کوئی آریہ ... مجھے اپنا دے گا۔ تو میں سیوا کرنا ... ہوں۔ ہندی پڑھی لکھی ہوں۔ سلائی ... کشیدہ کا کام جانتی ہوں۔ میرے ... میں پتر ویوہار شری سوامی دو ولیکا نند ... سرسوتی آریہ سماج سِسوا بازار ... گورکھپور سے کرنا چاہیئے۔ مشن میں ... کیا ہوتا ہے۔ یہ سب وِرتانت پورن ... روپ سے پھر کبھی لکھوں گی۔ جس ... ان عیسائیوں کے ہتھکنڈوں کا پتہ ... بھانتی سب جنتا کو ہو جاوے گا۔ ... بستر اور سامان کا بکس ابھی تک نہیں ... گیا۔ اور جو روپیہ میرے نام سے ... سے آتا تھا۔ اس میں سے جمع ہوا بھی ... ہے۔ میں لکھ رہی ہوں۔ دیکھیے سامان ... اور روپیہ ملتے ہیں یا نہیں۔ ...

نقلی سونا کیا ہے؟

ہندوستان کے سب سے بڑے سوتنتر وچار پترسا پتاہک "پارس" کے منیجنگ ایڈیٹر کی رائے

دھیان پُورک پڑھیئے "اس یگ میں جبکہ یدھ کے کارن پرتیک وستو تیز ہو گئی ہے اور اصلی سونا بہت مہنگا ہو گیا ہے "فرنچ گولڈ" ایک بڑی لابھدایک چیز پرمانت ہو رہی ہے۔ گو یہ سونا نقلی ہے لیکن گیانک ڈھنگ سے تیار کیا ہوا کیمیکل گولڈ ہے۔ یہ گنوں میں بالکل اصلی سونے کے ملتا ہے کسوٹی پر گنی کا رنگ دیتا ہے۔ تیزاب آدی میں پڑ کر خراب نہیں ہوتا۔ اصلی سونے کی طرح پگھلایا اور کوٹا جا سکتا ہے۔ ارتھات جس پرکار آپ چاہیں اسکے زیورات بنا سکتے ہیں۔ ہمارے بہت سے ممبروں نے اسکے زیورات بنائے ہیں۔ وہ اسکے گنوں سے بالکل سنتشٹ ہیں"۔

مولیہ پرتی تولہ صرف تین روپیہ ۱۲ رتی تین تولے کے خریداروں کیول دس روپیہ محصولڈاک بھی معاف نمونہ لکھت پتہ سے منگوائیں۔

فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵۔ دہلی

ہماری گارنٹی یہ سونا کسوٹی پر گنی کا رنگ دیتا ہے۔ غلط ثابت ہونے پر دو دِن کے اندر اندر واپس بھیج کر اپنا مولیہ منگا لیں۔

منیجر فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵۔ دہلی

CC0, Gurukul Kangri Collection

آریہ سماجوں میں پرچار کی ضرورت

(لیکھک :- مہتہ جیمنی جی ایم پرک مشنری)

جب سے آریہ سماج نے ویدک پرچار ... کام شروع کیا ہے۔ وہ پبلک پرچار ہی ... ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ شروع شروع ... پبلک پرچار کی اشد ضرورت تھی۔ اب ... عام الناس میں پرچار کی ضرورت ہے ... اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آریہ ... سماجوں میں علیحدہ پرچار کی بھی سخت ... ضرورت ہے۔ میں اسے ذرا واضح کر ... دینا چاہتا ہوں:-

... آریہ سماجیوں کے لئے سوامی دیانند جی ... نے سب سے پہلی آگیا "پنچ مہا یگیہ ودھی" ... کا پرچار۔ اس میں پتری یگیہ اور اتتھی یگیہ کو ... ہمارا اتیہ کرم بتلایا۔ اور اس پر بہت زور ... لیکن تجربہ بتا رہا ہے۔ کہ آریہ لوگ ... ان یگیوں سے کوسوں دُور ہوتے جا رہے ... چونکہ میں سارا سال ہی پرچار کیلئے ... بھرمن کرتا رہتا ہوں۔ اس لئے ہندوستان ... میں بہت کم آریہ سماجیں ایسی ہو سکتی ... ہیں۔ جن میں مجھے جا کر پرچار کرنے کا موقعہ ... نہ ملا ہو۔ سوائے صوبہ مدراس کے باقی تمام ... صوبہ جات اور ریاستوں کی سماجوں میں میں ... چکر لگا چکا ہوں۔ اور وہاں کے حالات ... کو غور سے پڑتال کر کے دیکھا ہے۔ ... سماجوں کی حالت یہ ہے:

(الف) اگر کوئی سادھارن اُپدیشک ... جاوے۔ تو اس کیلئے بھوجن تک پوچھنے ... والا کوئی نہیں۔ ماسوا منتری صاحب کے یا ... کریں۔ تو بازار سے پوریاں کھلا دیں۔ مگر ... بہت کم موقعہ ہوتا ہے۔ عموماً ایسی ... اُپدیشکوں کا تو بھوجن سے بھی ... ستکار نہیں ہوتا۔

(ب) کوئی آریہ بھائی اُپدیشک سے ملنے ... بات چیت کرنے تک نہیں آتا۔ سوائے ... کے کہ جیسے تھیٹریکل کمپنی میں کسی ایکٹر ... گانا یا مکالمہ سن کر واہ واہ کر دی جاتی ... ایسے ہی اُپدیشک مہودے کی تقریر ... واہ واہ کر دی جائے۔ تقریر سے پہلے ... کوئی اُپدیشک سے آکر نہیں پوچھتا ... آپ کہاں سے آئے تھے؟ اور کہاں ... جائیں گے؟ چلتے وقت کوئی اسے ملنے یا ... رخصت کرنے نہیں آتا۔ دوسرے

شبدوں میں شردھا، پریم بھگتی بالکل مفقود ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ بجائے پبلک لیکچروں کے اب صرف آریہ سماجیوں میں پرچار کیا جاوے۔ پبلک لیکچروں کو صرف سالانہ جلسوں پر محدود کیا جاوے۔ جہاں نیا آریہ سماج قائم کرنا ہو۔ وہاں کی پبلک کی توجہ اور ہمدردی آریہ سماج کی طرف کھینچنے کی ضرورت ہے۔ چونکہ آریہ پرشوں میں ان تینوں چیزوں کی کمی ہے۔ اس لئے آریہ سماجیں شیتل پڑ رہی ہیں۔ اور لوگوں میں نراشا پائی جاتی ہے۔

(۲) ہم خوش ہو جاتے ہیں۔ کہ جلسہ پر حاضری بہت ہو جاتی ہے۔ اور روپیہ بھی سنستھاؤں کے لئے کافی آ جاتا ہے۔ یہ سب کچھ ٹھیک۔ لیکن آریہ سماج کی

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے؟ نمبر ۲

(لیکھک :- مہاشہ اوم پرکاش جی ستیارتھی گورکل جہلم)

دھرم کا تیسرا نام ہے پریم۔ دُنیا کے سب مذاہب اور سمپرداؤں نے پریم کو اپنے مذہب تک محدود رکھا۔ اسلام میں تو کافروں سے جس سلوک کا حکم ہے۔ اس سے کون واقف نہیں۔ لیکن وشال ہردہ ویدک دھرم مجھے پریم کا مجسمہ بننے کا اُپدیش کرتا ہے وہ کہتا ہے۔ کہ پرانی ماتر کے ساتھ پریم کرو۔ وید کی آگیا ہے۔ کہ

"सर्वाणि भूतानि मित्रस्य चक्षुषा समीक्षे"

ارتھات سب پرانیوں کو مترکی درشٹی سے دیکھو۔

مہرشی دیانند جی مہاراج نے بھی اپنے نیموں میں چھٹا نیم یہ بنایا ہے۔ کہ یہ سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک۔ سماجک اور آتمک اُنتی کرنا۔

آہا! پریم کا کیسا آدرش ہے؟ ویدک شاستروں میں تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ:- دُوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کرو۔ جیسا کہ تم دوسروں دوارا کیا جانا چاہتے ہو"۔ اور یہ بھی کہا ہے۔ کہ جو منش سب کو اپنے سمان دیکھتا ہے۔ واستو میں وہی منش دیکھتا ہے"

"आत्मवत सर्व भूतेषु यः पश्यति स पश्यति"

دوسرا منش دیکھتا ہوا بھی نہیں دیکھتا۔

(۴) ویدک دھرم کا چوتھا ہیتو یہ ہے۔ کہ اس کے سارے سدھانت ستیہ پر آشرت ہیں۔ بے شک سب مذاہب اپنے سدھانتوں کی سچائی کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس اس کی کوئی کسوٹی نہیں ہے۔ وید بھگوان اُپدیش دیتے ہیں۔ کہ:-

"दृष्ट्वा रूपे व्याकरोत्"

ارتھات:- پرجاپتی پرماتما نے ستیہ اور استیہ کو الگ الگ کر دیا ہے۔ وہ اس پرکار ہے۔ کہ پرتیکش انومان اور شبد پرمان سے اگر استیہ کی پرکھ کی جاوے۔ تو منشیہ کے دل سے شردھا دُور بھاگتی ہے۔ لیکن اس کے خلاف شردھا بڑھتی ہے۔ دوسرے مت والوں نے تو اندھا دھند اعتقاد کرنے کی آگیا دی ہے۔ اس لئے عقل کو دخل نہیں۔ لیکن ویدک دھرم ستیہ کا دعوےٰ کر کے بھی پرتیکش آدی پرمانوں سے پرکھنا کا اُپدیش کرتا ہے۔ لہذا میرا دھرم مجھے ہر ایک بات کی سچائی تک پہنچنے کا آدیش دیتا ہے۔ اس لئے وہ مجھے ہردہ سے پیارا ہے۔

(۵) ویدک دھرم ایک ایشور کی اُپاسنا کرنا۔ اور اُسی پر وشواس کرنا سکھاتا ہے۔ وید کا اُپدیش ہے۔ کہ:-

"तमेव विदित्वाऽतिमृत्युमेति"

صرف ایشور کی اُپاسنا سے مکتی ہو سکتی ہے۔ دوسرا کوئی راستہ نہیں"۔

دوسرے مذاہب جہاں خدا اور ایشور کی پرستش کرنے کا آدیش دیتے ہیں۔ وہاں یہ اپنے مذاہب کے بانیوں پر اعتقاد

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

ضرورت ہے

شری بھگوانداس آریہ پتری پاٹھشالہ لاہور چھاؤنی کیلئے ایک S.V اور ایک J.V ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ پنیر سارٹیفکیٹ معہ نقول لکھت پتہ ۳۱- جولائی ۱۹۴۰ء تک آنے چاہئیں۔ آریہ وچار رکھنے والی ادھیاپکاؤں کو ترجیح دی جاوے گی۔

مینیجر شری بھگوانداس آریہ پتری پاٹھشالہ لاہور چھاؤنی

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

میرے بھائی کی کنیا کے لئے جس کی آیو ۱۶-۱۷ سال کے درمیان ہے اور جو پڑھی لکھی تندرست اور ہر طرح سے یوگیہ اور گرہ کارج میں نپن ہے۔ ایک ورڈھ آریہ نرامش بھوجی اور با روزگار ۲۵، ۲۶ سالہ ور کی ضرورت ہے۔ شادی ذات پات توڑ کر ویدک ریتی سے کی جاویگی۔

منتری آریہ سماج گھمانُ ضلع گورداسپور

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

ہمارے ایک پرانے ورڈھ آریہ سماجی مترنوم اگروال۔ منگل گوتر۔ آمدنی یکصد روپیہ ماہوار کو اپنے پتر کے لئے جس کی آیو بیس سال ہے اور جس نے امسال ہی بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی ہے ایک یوگیہ آریہ گھرانے کی کنیا کی ضرورت ہے۔ جس بھائی کو اپنی کنیا کیلئے ایک سوشیل۔ سداچاری اور اعلیٰ درجہ کی صحت رکھنے والے ور کی ضرورت ہو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کرنے کی کرپا کریں:-

بلاقی داس منتری آریہ سماج گورو دکل وبھاگ انبالہ چھاؤنی

وروں کی ضرورت

آریہ اناتھالیہ دہلی کی چند لڑکیوں کیلئے یوگیہ برسرِ روزگار وروں کی ضرورت ہے خط و کتابت کیجئے

منتری آریہ اناتھالیہ پٹودی ہاؤس دہلی

Arya Orphanage Patoudi House Delhi

"کیا آج جا رہے ہیں؟ ابھی تو آپ آئے ہی ہیں۔ پھر اتنی جلدی جانے کی اُلجھن کیسی؟"

"ہاں۔ میں آج چلا جاؤں گا۔ کچہری کا سارا کام دھرا پڑا ہے۔ میں نے رجسٹرار صاحب سے اجازت بھی نہیں لی ہے۔ سرکار نے ہم کرانیوں کے لئے چھٹی بھی شائد کام کرنے ہی کے لئے بنائی ہے۔ اور نہیں تو میں آپ کو چھوڑ کر کب جانا چاہتا ہوں؟ بھلا ایسی میٹھی باتیں کہیں اور سننے کو ملیں گی؟"

"چلو جی! آپ تو جب آتے ہیں۔ تب ایسی باتوں میں ہمیں بہلا دیتے ہیں۔ سیدھا کیوں نہیں کہتے۔ کہ زیادہ دن رہنے سے آپ کی 'وہ' ناراض ہوں گی۔ بے چاری ناراض کیوں نہ ہوں۔ وہ تو مردوں کی حرکت کو اچھی طرح جانتی ہیں۔"

سدھیر اپنا بستر باندھ رہا تھا۔ رمنی سدھیر کو ترشنا بھری درشٹی سے دیکھ رہی تھی۔ مانو اس کی آنکھیں یہ کہہ رہی تھیں۔ کہ دیکھنا ان میں کسی کا ہردہ بھی نہ باندھ دینا۔ اس کی آنکھیں آج پہلے کی بھانتی چنچل نہیں تھیں۔ چنچل ہوں بھی تو کیسے۔ اس کے ہردہ میں تو ویوگ کی آگ سلگ رہی تھی۔ نہ جانے کیوں سدھیر کو وہ اتنا چاہتی تھی۔ کہ اپنے کو برہا اگنی میں بھسم کر دینا بھی اس کو آج آسان معلوم ہو رہا تھا۔

پریم کی بیڑی بھی ایک انوکھی بیڑی ہوتی ہے۔ یدی سدھیر ایک قیدی ہوتا۔ اور اس کے پیر میں سیر سیر کی بیڑی ہوتی۔ تو بھی وہ آسانی سے اپنی راہ طے کر سکتا تھا۔ پرنتو آج تو وہ مشکل سے ایک ایک قدم اُٹھاتا تھا۔ اور کٹھن کٹھن پیچھے کی اور دیکھتا بھی جاتا تھا۔ مانو کوئی پیچھے سے پکار رہا ہے۔

جس طرح سے پرکرتی پریمی سوریہ کی انتم سندرتا دیکھنے کے لئے ایک ندی کے کنارے پر کھڑا ہو کر ٹکٹکی باندھے رہتا ہے۔ ٹھیک اسی پرکار رمنی بھی پھلگو ندی کے ایک چھوٹے سے بالو کے ڈھیر پر کھڑی ہو کر سوریہ کی — اپنے سوریہ کی — انتم جو ابھی ابھی اس کے ہردہ پٹل کے رنگین چتروں کو بگاڑ کر سندری سندھیا کی نائیں کھسک جائے گا۔ نراش پورن نیتروں سے دیکھ رہی تھی۔ انت میں ایک لمبی سانس لی۔ اور پیچھے کی اور لوٹ گئی۔

ایک پریوارک جیون کی شکشا پرد کہانی

غلط فہمی

(لیکھکہ: شریمتی کشوری دیوی جی)

ودھوا بھابھی کا اپنے دیور سدھیر کے پرتی اتی سنیہہ تھا۔ وہ اپنے ودھوا کے غم کو بھلانے کے لئے اس سے ہنس ہنس کر باتیں بھی کرتی تھی۔ لیکن ودھوا کا ہنسنا لوگ کسی اور معنوں میں لیتے ہیں۔ سدھیر نے بھی اپنی ودھوا بھابھی کے ہنسی مذاق کا اُلٹا مطلب سمجھا۔ اور اسے اپنی واسنا کا شکار بنانا چاہا۔ لیکن جونہی وہ آگے بڑھا اس کے منہ پر بڑے زور کا ایک تھپڑ پڑا۔ جس سے اس کے ہوش ٹھکانے آ گئے۔ یہ ہے کہانی

(۲)

رمنی ایک سادھارن سندر اور سوسنسکرت یووتی ہے۔ اس کی عمر ابھی سترہ یا اٹھارہ ورش کی ہوگی۔ اگرچہ یہ پڑھی لکھی نہیں ہے۔ تو بھی اس میں بھاؤکتا ہے۔ وہ سادھارن باتوں کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہے۔ سوبھاؤ کی چنچلتا۔ چہرے کی کوملتا اور یووَن کی مادکتا اس کی سوندریہ کلیکا کو جو ابھی مرجھا گئی ہے۔ پھر سے کھلانے کی چیشٹا کوشش میں لگی ہے۔ آج کی وہ لیسنتی دنیا جس میں اخلاقی ہوتی بدنامی کی بجلی کی کڑک نے پردھو دنیا میں بھی کام واسنا کی بجلی دوڑا رکھی ہے

آج اس کے لئے پھیکی ہے۔ پرکاش ... ہے دُکھ کا ایک انگار۔ وہ تو دنیا کے ایک کونے میں بیٹھ کر اپنی جیون ... میں لگی رہتی ہے۔ اس کی جیون نیا کا ... مانو پتوار جس کے بل بوتے پر وہ ایک ... ترنگ میں سندھو کو آسانی سے پار کر ... اب ٹوٹ چکا ہے۔ وہ اب ... کوئی دکھ بھرا جیون ویتیت کرتے ... اس کو تین برس ایک ورش ہو چکا ہے ... دنوں میں کسی نے اس کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ ہاں۔ ایک بار دو بار ... سدھیر گھر آ جاتا تھا۔ تو وہ ہنس بول ... کرتی تھی۔ شائد ایسا کرنے سے اس ... ہردہ کی جوالا کچھ شانت ہو جاتی تھی۔

سدھیر ایک سادھارن پڑھا لکھا یووک ہے۔ وہ کچہری میں کرانی کا کام کرتا ہے۔ آفس کے نیرس کاموں سے ... ہو سدھیر جب کبھی چھٹی پاتا ہے۔ تو اپنا دل بہلانے کے لئے رمنی کے گھر جو پھلگو ندی کے تیر پر ایک چھوٹے سے دیہات میں ہے چلا جایا کرتا تھا۔ ... سدھیر کے بڑے بھائی کی ودھوا ہے۔ جب کبھی سدھیر وہاں پہنچ جاتا تھا۔ تب رمنی کی کملائی ہوئی پریم لتا ... ہوئے دیپک کی نائیں ایک بار پھر ... اُٹھتی تھی۔ نہ جانے ایسا کیوں ہوتا تھا۔ وہ سوئم بھی نہ کہہ سکتی تھی۔ گھنٹوں ... اس سے باتیں کرتی۔ کبھی تو وہ اپنے جیون کی کرُون کہانی بھی سدھیر کو سنایا کرتی۔ اور کبھی ہونٹوں پر مسکراہٹ کی ہلکی ریکھا کھینچ کر مذاق بھی کر دیا کرتی تھی۔ سدھیر بھی اس کی باتوں میں اپنے کو بھول سا جاتا تھا۔ اُسے تو کبھی کبھی اپنی نیت پر سندیہہ بھی ہونے لگتا تھا۔

اس طرح کی گھنٹوں سدھیر کے ... کی پرنیک نیہہ میں جو پکتی ہوئی ایکا کار ... ایک رس بنتی جا رہی تھی۔ پرنتو رمنی کو اس کی خبر نہ تھی۔

(۳)

"دکھیوں رہے سدھیر! آج کل تو اداس کیوں رہتا ہے؟ کیا طبیعت اچھی نہیں ..." — سدھیر کی ماں نے ادھیر ہو کر ...

"نہیں تو ..." سدھیر نے بناوٹی ... میں کہا۔

"تو پھر تیری ایسی حالت کیوں ہو ... جا رہی ہے۔ منہ سوکھ کر کانٹا ہو گیا ... ہے۔ میں تو تیری حالت دیکھ کر ڈر ... ہوں۔"

(باقی آئندہ)

آریہ سماجوں اور لائبریریوں کیلئے اپیوگی پستکیں

برہتر بھارت۔ (لیکھک چندرگپت ودیالنکار) سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح چین۔ جاپان۔ جاوا۔ کمبوڈیا۔ ترکستان۔ افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ قیمت مجلد پونے پانچ روپے۔ بنا جلد چار روپے۔

آتم میمانسا۔ (لیکھک:۔ پروفیسر نند لال کھنہ) شردھانند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پشپ ہے۔ جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت وستار پوروک منورنجک اور ویگیانک ڈھنگ پر پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پستک ہے۔ قیمت دو روپے۔

ویدک ونئے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی) تین حصوں میں ہے۔ جس میں چار چار ماس کے لئے ہر ایک دن کے لئے ایک ایک پرارتھنا دیا کھیا سہت دی گئی ہے۔ اور ہر ماس کے لئے دیا یام ودھی بھی۔ اس کا گجراتی میں بھی انوواد ہو چکا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ۔

دوسری کتابیں ۱۔ سندھیا رہسیہ ایک روپیہ ۲۔ سندھیا سمن ایک روپیہ ۳۔ وید گیتانجلی دو روپیہ ۴۔ بھارت ورش کا اتہاس (دو حصہ) ۵۔ جل چکتسا وگیان ۱۲؍ ۶۔ سیم سرو ورسم ۷۔ برہمچریہ سندیش ۸۔ استریوں کی شکشا ۹۔ ویشیشک درشن ۱۰۔ گوروکل کا اتہاس ۱۱۔ سلوپ زبان کلا ۱۲۔ گوروکل کی ڈائری ۱۳۔ کلیان مارگ کا پتھک ۱۴۔ ندو کت بھاشیہ ۱۵۔ رشی دیانند کا پتر ویوہار ۱۶۔ گیان پردیپیکا دو حصے دو روپے۔

رعائیت:۔ جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگائیں گی۔ انہیں پچیس فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔

مینیجر۔ پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

CC0. Gurukul Kangri Collection

آریہ سماجوں کے عہدیداروں سے نویدن

(از قلم شری گوردتہ رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آج کل جنگ یورپ کے متعلق ملک میں غیر ذمہ دار لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہوں سے تشویش اور خوف پیدا ہو رہا ہے۔ ان حالات سبھا اور آریہ جنتا کا فرض ہے کہ اپنے کرتویوں پر ... وچار کریں۔ چند امور کی طرف آپ کا دھیان دلانا چاہتا ہوں۔ چونکہ آریہ سماجوں کے منتری لوگ سماجوں اور آریہ جنتا کے سامنے رکھنے چاہئیں۔

(۱) اول تو روزانہ ورنہ ساپتاہک ست سنگ لگانے چاہئیں۔ جہاں کہ ایک طرف تو اکٹھے ہو کر باہم تبادلہ خیالات کرنے کا ان کو موقعہ مل جایا کرے۔ وہاں سدھ شکشاؤں پر بہت پراتھناؤں اور اپدیشوں سے شکتی اور بل پردان کرنے کی یاچنا کرنی چاہئے۔ نیز ویدشاستر، دھارمک گرنتھوں اور اپنے پوروجوں کے جیون چرتروں کے پرچار کے لئے بھی اوشیہ سمیہ نکالا کریں۔ کہ جس سے آپ سب کے ہردیوں میں پرماتم وانم وشواس۔ آتم اولمبن (خود اعتمادی) ویرتا، بیچ اور اتساہ کے پونتر جذبات پیدا ہوں۔

(۲) شاریرک اُنتی کرنا ہمارا دھرم ہے۔ اس کے لئے روزانہ ویایام کیا کریں۔ سماج مندر کے صحن میں یا اسیہ اُچت ستھان میں ایسا پربندھ کریں۔ اپنی رکھشا، بہنوں اور ماتاؤں کی عزت اور آبرو کی رکھشا کے لئے ہمہ تن تیار ہو جائیں۔ اور سوئم سیوک تیار کریں۔

(۳) خوف وہراس کو نہ صرف اپنے نزدیک نہ پھٹکنے دیں۔ بلکہ دوسروں کے دلوں سے بھی اس کا زہریلا اثر دور کریں۔ اور جب کوئی موقعہ آئے۔ تو سارا پرنش اکٹھے ہو کر وچار کر کے بھی ایک ایسا قدم اٹھائیں۔ جس سے جہاں آپس میں پریم اور سنگٹھن بڑھیگا۔ وہاں سہایتا بھی پراپت ہوگی۔

(۴) اپنے اور دوسروں کے جان ومال نیز عزت اور آبرو کی رکھشا کے لئے ستی تک حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کمیٹیاں بنائی جائیں۔ ان میں پورا پورا سہیوگ دیں۔ اور آریہ سماج وآریہ پرشوں کی شان کے شایاں سب کی سیوا اور رکھشا کر کے اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔ جہاں اپنی رکھشا کرنا دھرم ہے۔ وہاں اپنے ہمسایہ کی رکھشا کرنا بھی ہمارے دھرم میں شامل ہے۔ خواہ وہ آریہ ہو یا ہندو سوہ یا سکھ ہو یا عیسائی اور مسلمان ہو۔

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام (ارحبیہ) کا اہم اجلاس شولاپور میں

ریاست کے مسلم اخبارات کے اشتعال انگیز رویہ کے خلاف پروٹسٹ

۱۸۔ جون سنہ ۱۹۴۰ء کو آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کا ایک اہم اجلاس شولاپور میں ہوا۔ جس میں علاوہ دیگر معزز اصحاب کے شری پنڈت ونائیک راؤجی بار ایٹ لاء۔ شری پنڈت نریندرجی۔ شری پنڈت رگھونم جی اور پنڈت بنسی لال جی نے شرکت فرمائی۔ پراتہ ۸ بجے سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ دوپہر میں صرف آدھ گھنٹہ کھانا کھانے کے لئے برخاست کیا گیا۔ اور لگاتار چار بجے شام تک مختلف اہم مسائل پر بحث ہوتی رہی۔ اور کئی ریزولیوشن پاس ہوئے۔ جن میں سے حسب ذیل ریزولیوشن بغرض اطلاع عام شائع کئے جاتے ہیں:۔

(۱) یہ سبھا سرکار کا دھیان خاص کر "وقت" اور دوسرے مسلم اخباروں کے مضامین دان سماچاروں کی طرف آکرشت کرنا چاہتی ہے۔ جن کو توڑ مروڑ کر فرقہ وارانہ جھگڑوں کی ساری ذمہ داری آریہ سماج پر ڈالنے کی فضول کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ مضامین وغیرہ سماچار جنتا میں اشتعال پھیلانے کا کارن بن رہے ہیں۔ ان کے کارن اندیشہ ہے کہ سمپردائک اور اس بات کا ڈر ہے۔ کہ دلیش میں اشانتی پھیلے گی۔ سبھا یہی سمجھا آریہ جنتا اور ہندو جاتی کا دھیان اس اور آکرشت کرنا چاہتی ہے۔ کہ وہ بہتر نہ تو بجے مسلم جنتا کے پرتی ندھی ہیں۔ اور نہ سرکار کے شبھ چنتک سمجھے جا سکتے ہیں ان کی باتوں پر مشتعل نہ ہونا چاہئے۔

مسلم جنتا سے بھی پراتھنا ہے۔ کہ اس بات کو سمجھ لے۔ کہ ان پیپروں کی پالیسی سے مسلمانوں کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(۲) حیدرآباد کے اگنی کانڈ کے بعد یہ دیکھا گیا ہے کہ اتحاد المسلمین اور خاکسار تحریکات سے تعلق رکھنے والے ریاست کے اخباروں نے اس طرح کے مضامین اور جھوٹے سماچاروں کو چھاپنا شروع کر دیا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ شکایت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اس گھٹنا کی ساری ذمہ داری آریہ سماجیوں پر ہی اس وقت ڈالی گئی ہے۔ اس وقت گھٹنا کی خبر سرکاری اور سرکاری طور پر تحقیقات ہو چکی ہے۔ سرکاری تحقیقات کی بنا پر بھی یہ صاف ہے۔ کہ اس واقعہ کے ساتھ آریہ سماج کا کوئی تعلق نہیں۔ تاہم غیر ذمہ دار اشخاص نے یہاں تک ہمت کی ہے۔ کہ سرکار کے سامنے ساری آریہ سماج سنستھا کی بذریعہ کمیشن تحقیقات کی تحریک کر دی ہے۔ ہم باادب سرکار کی سیوا میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اتحاد المسلمین اور خاکسار پارٹی کے اس ...

جریان احتلام اور رقت منی کے لئے

مدن منجری گولیاں

ضعف، سستی، جریان، احتلام، رقت منی، کمزوری وغیرہ کو دور کر کے جسم دل ودماغ میں طاقت لاتی ہیں۔ ہر مزاج کے موافق اور ہر موسم میں یکساں مفید ہیں قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

نیرسکت داری روغن۔ عضو مخصوص کی سستی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو قوت مردمی آتی ہے۔ قیمت فی ڈبی ایک روپیہ

رمن ولاسی گولیاں۔ سرعت انزال کو دور کر کے امساک بڑھاتی ہیں۔ اور شادی شدہ زندگی کی مسرتوں کا پورا لطف حاصل کراتی ہیں۔ قیمت فی ڈبی ایک روپیہ (عہ)

راج وئید نارائن جی کمپنی ہیڈ آفس جامنگر کاٹھیاواڑ
لاہور ایجنٹ: ہرشنکر مہدیو بیل رام ۳۹ لنبٹ روڈ لاہور
دہلی ایجنٹ: ... کمپنی چاندنی چوک دہلی

شاستروکت ودھی سے تیار کی ہوئی مشہور ومعروف

شدھ ہون سامگری

دھوکہ سے بچنے کے لئے آریوں کو بنا دی۔ پی بھیجی جاتی ہے۔ پہلے خط لکھ کر نمونہ مفت منگالیں۔ پسند آنے پر آرڈر بھیجیں۔ اگر نمونہ جیسی سامگری نہ ہو۔ تو واپس بھیجیں یا موری کوڑے میں پھینک دیں۔ پھر واپس بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی سچائی کی کسوٹی ہو سکتی ہے؟ قیمت آٹھ آنے سیر (۸؍) تھوک کے گراہک کو ۲۵ فیصدی کمیشن۔ ریل کرایہ بذمہ خریدار

پتہ: رامیشور دیال آریہ پوسٹ امولی (فتح پور) یو۔پی

چاہے خواہ کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو

بالا (چنبل) گنکر

... لاعلاج وپرانے گنکروں کی شرطیہ دوا ... آف انڈیا سے رجسٹرڈ شدہ ۲۵ سال ... کی مجرب ولاثانی دوا ... چند روز استعمال سے ... کا نام ونشان باقی نہیں رہتا ... کی مانند درست ہو جاتی ... قیمت فی شیشی ... محصولڈاک ...

پتہ: ... لیبارٹریز فیروزپور (پنجاب)

اکسیرا

حکیم تلسی شاہ ... علیگڑھ

بال جیون گھٹی

... ساجیون کاریالیہ علیگڑھ یو۔پی

آریہ سماج دیوان ہال دہلی میں شدھی

۲۱- جون ۱۹۴۰ء کو دو ادھیڑ عمر کی عیسائی استریاں شدھ ہو کر ویدک دھرم میں پرویش ہوئیں۔ ان کے نام تارا دیوی اور کملا دیوی رکھے گئے۔ (کیدار ناتھ منتری)

آریہ کیندریہ اناتھالیہ لاہور

۳۰-۶-۴۰ کو پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کی ورکنگ کمیٹی کا سالانہ چناؤ ہوا۔ اور مندرجہ ذیل مہانو بھاؤ سروسمتی سے ادھیکاری چنے گئے:۔

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج پردھان۔

پنڈت لشمبر ناتھ جی بی-اے-ایل-ایل-بی سینئر اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور اپ پردھان۔

ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم-بی-بی-ایس کیمبل شفاخانہ ہاؤس لاہور اپ پردھان۔

لالہ بسہ رام جی ریٹائرڈ سٹور کیپر این-ڈبلیو-آر بہرکم کئی لاہور اپ پردھان

پنڈت ہیرانند جی شرما منیجر امرت دھارا لاہور منتری۔

لالہ حکم چند جی ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس لاہور اپ منتری۔

لالہ وگیان سنگھ جی بی-اے موہن لال روڈ لاہور کوشادھیکش۔

رائے صاحب پنڈت جگموہن لال جی ریٹائرڈ اکاؤنٹس آفیسر این-ڈبلیو-آر لاہور آڈیٹر۔ لالہ جیون داس جی بی-اے-ایل-ایل-بی لاہور دستو نریکشک۔

شریمتی شانتا دیوی جی لاہور نگھیکا دھشٹاتری

(نویدک :- ہیرانند شرما منتری)

آریہ سماج ماڈل ٹاؤن کا شوک پرستاؤ

یہ سماج پنڈت منگل دیو جی شاستری آریوپدیشک کی دھرم پتنی شریمتی کمودنی دیوی کے اکسمات سورگواس پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ آپ پرم دھارمک اور ودوشی تھیں۔ آپ نے اپنے پتی کے ساتھ ۵ ورش پرینت حیدرآباد ستیاگرہ میں۔ ایک ورش منٹگمری جیل میں تمام ... نظر بند ... آپ ... آکر ... اپنے پتی کے ساتھ ... سے منظوری ... استریوں میں بڑی تن من سے پرچار کا کام کر رہی تھیں۔

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

کہ آپ جنرل ہسپتال ماڈل ٹاؤن میں سپرد ہو گئیں۔ وہاں ہی آپ کا ۱۳- جون کو ۳۵ ورش کی الپ آیو میں سورگواس ہو گیا۔ آپ آٹھ دن کا نوجات شیشو چھوڑ کر چل بسیں۔ آپ کی مرتیو سے سماج کی بڑی ہانی ہوئی۔ ساتھ ہی آپ کے پتی کو ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔ پرماتما آپ کی آتما کو شانتی اور پتی کو دھیریہ پردان کریں۔ (منتری)

پاندا گرام شدھ ہو گیا

یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ گرام پاندہ علاقہ سردار ریاست کنٹل گڑھ وسط ہند کے سب عیسائی جن کی تعداد ایک سو ایک تھی ٹھاکر شو راج سنگھ و دیگر کارکنان سارودیشک مشن کی کوشش سے شدھ ہو گئے ہیں۔ عیسائی پادری نے سخت مخالفت کی۔ لیکن وہ ناکامیاب رہے۔

سنٹرل انڈیا میں پنڈت ودیا دھر جی اپدیشک، وہاں سارودیشک مشن کی کوشش سے دس عیسائی استری پرش شدھ ہو گئے ہیں۔ عیسائی پادری سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ اور سرکار کا لالچ عیسائیوں کو دے رہے ہیں۔ ہندوؤں کو چاہئے کہ اس کام میں دل کھول کر عیسائیوں کی امداد کریں۔

موضع جامداد حلقہ منٹگمری و موضع ڈونگرہ حلقہ بانجنا ریاست نظام سنٹرل انڈیا کے عیسائی جن کی تعداد ۹۳ تھی شدھ ہو گئے ہیں۔ یہ شدھی پنڈت دیو پرکاش آریہ منتری کی کوششوں سے ہوئی ہے۔ عیسائی پادریوں نے سخت مخالفت کی۔ سرکار کا بہت لالچ ان کو دیا۔ لیکن عیسائیوں نے ایک نہ مانی۔ اور اپنے پیارے ہندو دھرم میں واپس آنا ہی پسند کیا۔

(دیوی چند پردھان دہانند سارودیشک مشن ہوشیارپور)

شبھ سنسکار

لالہ منگل سین آنند آف سیرز رام لال منگل سین آنند لدھیانہ کے سپوتر ...

بیماری کو جڑ سے اسی امرت سے ہٹاتے ہیں
تماشہ دیکھ لو ہاتھوں پہ ہم سرسوں جماتے ہیں

شروتی امرت (رجسٹرڈ)

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

تمام بیماریوں کی ایک ہی دوا

سنجیونی بوٹی کا

پیٹ درد، ہیضہ، اسہال، سنگرہنی، زکام، نزلہ، کھانسی، دمہ، بچوں کی بیماریوں کو کھانسی اور سر درد، کان درد، منہ کے چھالے، گلے کا درد، جاڑا بخار، آگ کا جلا وغیرہ جلدی بیماریوں میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ بچہ بچہ کے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ نمونہ کی شیشی دو آنے۔ ایک درجن کے خریدار کو خرچ پارسل معاف۔ ایجنٹ داروں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ سے کریں۔

منیجر شروتی سگندھی شالہ

موہن لال روڈ۔ لاہور

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دیو بٹی صرف دو دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کے لئے جو غلطی سے نامرد ہو گئے ہیں بے نظیر ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک دو روپیہ (۲) محصول ڈاک ساڑھے آنے۔

کام دیو تیل رجسٹرڈ یہ تیل عضو خاص کی ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ۷/

رتی بھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوت باہ و امساک کیلئے دنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں۔ قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ محصول ڈاک سات آنے (۷/)

منیجر اوشدھ بھنڈار فیروزپور شہر

چندر پرکاش بی-اے آنند کی شبھ سگائی شری لالہ سنیہہ پال جی دہرہ بی-اے ایڈووکیٹ ایم-ایل-اے سری نگر کی سپتری کماری سانج رانی سے جموں میں نہایت شان و شوکت سے ہوئی۔ اس شبھ اوسر پر رؤسا و معززین بڑی بھاری تعداد میں کثرت و رونق ملنی کی رسم نہایت خوش اسلوبی سے ادا کی گئی۔

ہم اس شبھ اوسر پر لالہ منگل سین جی آنند لدھیانہ و لالہ سنیہہ پال جی دہرہ ایڈووکیٹ سری نگر کو بدھائی دیتے ہیں۔ (نامہ نگار)

آریہ میڈیکل سکول لدھیانہ

آریہ میڈیکل سکول لدھیانہ کا چاپچ شاندار نتائج کی وجہ سے شہرت حاصل کر رہا ہے۔ کنفرڈ ایئر کا رزلٹ نہایت شاندار رہا۔ اس سال فرسٹ ایئر کے سولہ لڑکے امتحان میں شامل ہوئے۔ جن میں سے گیارہ لڑکے نہایت نمایاں طور پر کامیاب ہوئے۔ دیانند ہاسپٹل لدھیانہ سے سینکڑوں مریض روزانہ فیض حاصل کر رہے ہیں۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

ڈاکٹر بنسی لال جی کا دان

(۱) ڈاکٹر بنسی لال جی نے آریہ سماج میرٹھ کو ایک ہزار روپیہ دان برائے تعمیر آریہ سماج مندر دیا ہے۔ آج کل ڈاکٹر صاحب ممباسہ (نیاسا لینڈ) افریقہ کے سرکاری ہسپتال کے انچارج ہیں۔ پہلا ڈاکٹر جی کا پارک کے متعلق وادنک ہے۔ اس سے پہلے ڈاکٹر جی نے تین صد روپیہ صرف کر کے مہاشہ جماعتوں کے لئے میرٹھ میں کنواں لگوا دیا تھا۔ کیونکہ مہاشہ بھائیوں کو پینے کے لئے پانی میسر نہ آتا تھا۔

چناؤ:- پنڈت چمنی لال جی پردھان۔ پنڈت رچھپال شرما منتری۔ پنڈت جنجی رام جی خزانچی۔

ممبران انترنگ سبھا:-

۱- کنور رگھبیر سنگھ جی ۲- پنڈت دھنی رام جی ۳- ماسٹر گنج لال جی ۴- پنڈت تلو رام جی ۵- پنڈت ہاکشی جی

(رچھپال منتری)

دھنیہ واد

آریہ سماج لاہور کا کنواں بن کر تیار ہو چکا ہے۔ اور اس شبھ کام میں حسب ذیل دانیوں نے دان دیا ہے۔ آریہ سماج ان کی بڑی شکر گزار ہے۔

۱- ...

ہوائی حملوں سے بچاؤ کے طریقے

بقیہ صٹ

...شینٹی کی نلی دوار ادا بہ
...جو گیٹا نوڈوں کو سرنے سے
...
...سپید ھا نشانہ باندھ کر یا نسو باؤنڈ
...فٹ کی اونچائی سے گرایا
...اس کا دھماکہ ایک ٹن والی جان
...کے برابر جو کبھی کچھ بھری ہوں۔ اور
...میل پر تی گھنٹہ کی رفتار سے
...ہوتی ہے۔ ایسے دھماکوں سے
...کچھ سے
...ایکساتھ دباؤ سے
...لہریں پیدا ہو جاتی ہیں جو
...سکتے ہیں۔ بم سے سو فٹ کی
...کھڑے ہوئے آدمی کے ٹکڑے
...سکتے ہیں۔
...رکھا گیا ہے۔ کہ ڈیڑھ انچ لوہے
...انچ کی اینٹ یا کنکریٹ انفرادی
...کنکریٹ کا عمدہ بنا ہوا مصالحہ ہی کچھ
...بم کی جھپک کے سامنے
...لوہے کی عمارتیں بھی جن پر
...سیمنٹ لگا ہو تو شر کھنست سمجھی
...ایسی عمارتیں ان کے آگھات
...ٹوٹ سکتی ہیں۔ پھر بھی مگر
...ہیں۔
...عمارت بم کا پردلیش کنکریٹ
...رہتی ہیں دس فٹ تک۔
...کو ج لیبدک بم تو کنکریٹ
...سے ۱۵ منٹ پہلے گیس
...سیمنٹ ہے۔ کہ کوئی
...عمارت اور اس میں چوٹ
...نشانے سے شر کھنست نہیں
...
...انوں کے پرکھاؤ سے بچنے کیلئے
...کبھی دیکھی مانند کے اندر گ
...سرکار کا ...
...ان اوگوں کا دیہ سرکاری
...سرکار بھی ان ہی
...اور نرکیشن سے ہوا ...
...انہوں نے ...
...جانتے ہیں دشمنیں
...
...سرل ...
...کہ لوگ اپنے ...
...

کے سمیہ اس میں ٹھہرے رہتے ہیں۔ کھائی دو فٹ ۶ انچ چوڑی۔ سات فٹ گہری۔ ۵ فٹ سے ادھک لمبی نہیں ہوتی۔ اس میں کوئی سیم کون بناتا ہے۔ اوپر چھت بھی نہیں ہوتا۔ چھت مٹی یا کنکریٹ سے بند ہوتی ہے۔ نکلنے کے لئے بھی دو راستے سمان دوپ سے ہوتے ہیں۔ دروازے جہاں تک ہو سکیں چالیس فٹ یا اس سے ادھک مکان سے دور ہوتے ہیں۔ ان سرل ودھیوں دوارا کافی رکھشا ہوتی ہے۔ پرنتو سیدھے نشانے سے بچنے کیلئے کوئی اپائے نہیں ہے۔ اگر کوئی کھائی میں نہ رہنا چاہیں۔ یا کھائی کھودنے کو ستھان نہیں ملتا۔ تو ایک اپائے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اپنے گھر کی کھڑکی کے سامنے تین فٹ چوڑی مٹی یا ریت کے بوروں کی دیواریں اس پرکار کھڑی کر دیتے ہیں۔ کہ وہ کھڑکیوں سے کم از کم ایک فٹ اونچی ہوں۔ یہ اپائے بھی ٹھیک ہوتا ہے۔ جب لوگ چاروں طرف سے کسی گھری عمارت میں رہتے ہوں۔

کیا آریہ سماج ہندو مسلم ایکتا میں بادھک ہے

(بقیہ صٹ پر)

اپیستھت کرتا ہے۔ جیسے ... ناکبھی نربل کی جوان کے ساتھ مترتا ہو ہی نہیں سکتی۔ مثال کے طور پر شیر اور بکری کا کبھی سنگٹھن ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے پہلے ہندوؤں کو سنگٹھت اور بلوان بنانا چاہیئے۔ تب وہ ایکتا کیلئے یتن کر سکیں گے۔

(۲) ہندو لوگ گؤ ہتیا کے سوال کو مذہبی نہ سمجھ دے کر اسے راشٹریہ روپ دیں۔ جیسا کہ مہاراجہ ... نے گؤ گرونا ندھی میں لکھا ہے۔ تب یہ ... کا سوال شورہ کر دلیش بھر کا پرشن بن جائے گا۔ مسلمان اپنی ... کو حسب ذیل طریقہ سے بدلیں۔

(الف) مذہب کی جہادی تعلیم کا پرچار نہ کر کے وشو پریم کے ناطے سے سب کو مترتا کی نظر سے دیکھیں۔

(ب) جس بھارت بھومی میں وہ پیدا ہوئے ہیں۔ اور جس کی مٹی اور وستات اور پھل سے ان کا شریر بلوان ہوا ہے۔ اُس کو اپنی ماتری بھومی سمجھیں۔ اور اپنے آپ کو اس کے باشندے خیال کریں۔ اور اپنی تمام کوششیں بھارت ماتا کی بدحالی کو سدھارنے میں لگا دیں۔ تو ان میں سچی راشٹریتا پیدا ہو سکتی ہے۔ اور تب ہندوؤں اور ان میں سمان اُدّیش والے ہونے کے کارن ایکتا ہو سکے گی۔ کیونکہ کہا بھی ہے۔ کہ

"समान शीलेषु व्यसनेषु सख्यं"

ارتھات: ایک سے وچار اور سُشیل ہونے سے مترتا ہوتی ہے۔

(ج) مسجد کے سامنے باجہ بجانے وغیرہ کے معمولی جھگڑوں کو جو ان کے مذہب کا کوئی انگ نہیں۔ اور جو صرف آٹھ یا دس سالوں سے جھگڑے کی جڑ بن گیا ہے یکدم چھوڑ دیں۔ جیسا کہ ترکی وغیرہ ملکوں میں ان جھگڑوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ وہاں تو آلتا نماز کے وقت باجے بجائے جاتے ہیں۔ یہ معمولی پرشن تو صرف اسی دیش میں اٹھایا گیا ہے۔

مسیحی کوی نے کیا ہی سُندر کہا ہے

آئے نہ کیوں ہنسی ہمیں اس فقد کے سامنے
باجہ بجے نہ بھول کر مسجد کے سامنے"

ہندو مسلمانوں میں سچی ایکتا پیدا کرنے کے جو اصلی ذرائع ہیں۔ آریہ سماج ان ہی کا پرچار کرتا ہے۔ اور سچی راشٹریہ بھاونا کو جاگرت کرنے کا پورا پورا یتن کرتا ہے۔ ایسی حالت میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج ہندو مسلم ایکتا میں بادھک ہے یا سادھک۔ دلیش میں سچی راشٹریتا کا سمرتھک ہے یا نہ ادھک؟

آریہ سماج لکڑ بازار شملہ کا جلسہ

آریہ سماج لکڑ بازار شملہ کا ۲۸ واں سالانہ جلسہ ۶ سے ۹ ستمبر تک بڑے سماروہ سے منایا جاوے گا۔ جس میں کنور چاند کرن جی شاردا۔ آچاریہ لکشمی رام جی۔ سوامی ستیہ دیو جی پری براجک۔ مہاشہ سنت رام جی۔ و جیٹا بھجن منڈلی کے پدھارنے کی آشا ہے۔

دشمنوں کے حملوں کا جواب دینے کیلئے بارود

اور طرح طرح کے اسلحہ جات اس لڑائی کے دنوں میں تمام ممالک ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر جمع کر رہے ہیں۔ اپنی حفاظت کے لئے ان کی ضرورت بھی ہے۔ کیا آریہ سماجیوں نے اپنے مخالفین کے حملوں سے حفاظت کرنیکا کوئی انتظام سوچا ہے؟ یہ لڑائی جو ہو رہی ہے۔ یہ برسوں کے بعد کبھی کبھی ہوتی ہے۔ لیکن ہر شہر و قصبہ میں آریہ سماجیوں کو غیر مذاہب کے حملوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ان کا مدبرانہ جواب دینے۔ ویدک سدھانتوں کی رکھشا اور ان کے حملوں سے بچنے کیلئے ہمدرد سیریز لاجواب شہرہ آفاق کتابیں بارود کا کام دیتی ہیں۔ لیکن یہ بارود کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ بلکہ اختلافات مٹا کر حق شناسوں کو سچائی کا راستہ دکھاتا ہے:۔

(۱) آریہ سماج کیا ہے ۶ سہ ر (۲) ویدک دھرم کی فضیلت ۴ ر (۳) مورتی پوجا کی حقیقت ۴ ر (۴) پُران اپدیش پرکاش ۸ ر (۵) اوتار۔ فلاسفی کی دھجیاں ۴ ر (۶) جین مت درپن ۸ ر (۷) عیسائی مت درپن ۴ ر

ہر ایک آریہ سماج کو ان کی ایک ایک کاپی منگوا کر رکھ لینی چاہیئے۔ تاکہ مخالفین کے حملوں کا جواب دے سکیں۔ یہ کتابیں پھر نہ ملیں گی۔ اس لئے انہیں حاصل کر کے اپنی حفاظت کے لئے بارود کا کام دے سکیں۔ اور اپنی حفاظت کا انتظام کریں۔ سبھی کتب منگوانے پر پوری قیمت۔ یہ چار اسنے منگوا کر مفت

رعائتی اعلان بانٹنے والوں کو بیس روپیہ کی کتابیں دس روپیہ میں ملیں گی

محصول ڈاک یا کرایہ ریل ہر حالت میں بذمہ خریدار

مینیجر "پرکاش" لاہور

سے فوراً طلب کریں۔

ورگی اوشیکتا

ایک پرتشٹھت کُل کی سوشکشتہ سُندریہ مٹی پچیس ۲۵ ورشیہ ودھوا کیلئے براہمن ولشیہ سیوگیہ سمپن سوستھ کاریہ شیل ورگی اوشیکتا ہے۔

پریوار والوں کی اچھا براہمن بانڑ میں سمبندھ کرنے کی ہے۔ پتر ویوہار کے اچھک ودھر سچی ہی پتر ویوہار کریں۔

امرناتھ ویدشاستری۔ بسنتی بھون ڈیرہ دون (یو۔ پی)

ایک وچار نیہ وشے

بقیہ صفحہ ۶

کچھ بھی ہو۔ ہمارے ست سنگوں کی یہ دشا جگہ جگہ پر اتنی ہین ہے۔ کہ سادھارن دیکھنے پر اس کا پربھاؤ اچھا نہیں پڑتا۔ اس ہیِنتا کی ایک بڑی موٹی مثال یہ ہے۔ کہ آج کل کی پرچلت سندھیاؤں میں نیچے لکھے رشی کرت سمرپن واکیہ

جو رشی کرت سندھیا جاشیہ سمرپن واکیہ جو نیچے دیا گیا ہے ودھی میں ہے نہیں ملتا۔

हे ईश्वर दयानिधे !
भवत्कृपयाऽनेन जपोपा-
सनादि कर्मणा धर्मार्थ-
काममोक्षाणां सद्यः सिद्धिर्भवेन्नः

پس وہ چیز جسے ہم برہم یگیہ کہتے ہیں۔ اگر اس طرح کی ہینتا رکھتا ہو۔ تو نہ تو یہ آریہ سماج جیسی سنستھا کو ہی کسی طرح شوبھا دیتا ہے۔ اور نہ ہی اس کا اثر سرو سادھارن پر پڑتا ہے۔

اس سمبندھ میں اگر میں یہ کہوں۔ کہ سندھیا اور ہون آدی کی پستکوں کو چھاپنے اور چھپوانے کے انتظام کو اگر کسی طرح ایک مرکز پر لایا جا سکے۔ تو نہ محض ایسی ہینتا بلکہ چھپائی کی وہ غلطیاں جو اکثر ہون پستکوں میں ہمیشہ دیکھنے میں آتی ہیں۔ اور جو عام جنتا کی سنسکرت سے ناواقفیت کے کارن غلط ہی پڑھی جاتی ہیں۔ (اوپر ذکر کی گئی اپاسنا کی اشدھی کا ایک بڑا کارن یہی ہے) دور کی جا سکتی ہیں۔ اس لئے اس وشے پر بڑے گمبھیر وچار اور موثر کارروائی کی فوری ضرورت ہے۔

میری یہ اچھا ہے اور پرارتھنا بھی ہے۔ کہ دوسرے سجن بھی اس نہایت ضروری وشے پر اپنے اپنے وچار اخبار دوارا پرکٹ کریں۔ تاکہ یہ کام بڑی آسانی اور جلدی سے انجام دیا جا سکے۔ جب اور جیسے اس وشے پر دھیان دیا جائیگا۔ میں اپنے تجربہ دوارا اس سمبندھ میں تفصیل کے ساتھ پیش کروں گا۔ اس وقت تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

آریہ سماجوں میں پرچار کی ضرورت

بقیہ صفحہ ۹

معیار ادھک اونچا ہے اور روپیہ کا بہت

آتا نہیں ہے۔ اگر یہ معیار ہو۔ تو ہم اماوس۔ پورنماشی اور کمبھ کے پربوں کا مقابلہ اب بھی نہیں کر سکتے۔ مگر آریہ سماج میں زندگی دیکھنی ہو۔ تو ساپتاہک ست سنگ میں جا کر دیکھئے۔ ابھی تین چند روز لاہور میں ٹھہرا تھا۔ ۱۹-مئی کو قلعہ گجر سنگھ لاہور کے ساپتاہک ست سنگ میں مجھے نمنترت کیا گیا۔ مگر آپ حیرت سے سنیں گے۔ کہ صرف پانچ آدمیوں کی حاضری تھی۔ میری روانگی کے وقت تک آٹھ آدمی ہو گئے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ چند آریہ سماجوں کے ست سنگوں میں حاضری اچھی ہوتی ہے۔ مگر ابھی سماجیں انگلیوں پر گنی جا سکتی ہیں۔ سرگودھا، جلالپور، منڈی بہاؤالدین کی سماجوں میں تو ٹھیک ست سنگ بھی ہوتے ہیں۔ اور ان میں حاضری اچھی ہوتی ہے۔ لیکن اس قسم کی آریہ سماجیں ایک فیصدی بھی مشکل سے ہونگی۔

اس کے علاوہ بہت سی ایسی آریہ سماجیں ہیں۔ جو ہفتہ واری ست سنگ بھی نہیں کرتی ہیں۔ میں نے احمد آباد شہر دیکھا۔ جہاں کی آبادی ۵ لاکھ کی ہے۔ سکول کالج اور کارخانوں کی اس قدر چہل پہل ہے۔ کہ ہندوستان کا اسے مانچسٹر کہا جانا چاہیئے۔ لیکن ساپتاہک ست سنگوں میں ایک درجن سے بھی زیادہ آریہ پرشوں کی حاضری نہیں ہوتی۔ یہ حالت دیکھ کر کہنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ سماجوں میں جیون نہیں۔ کوئی شردھا نہیں۔ پریم نہیں۔ دھرم سے ہمت نہیں۔ اس لئے اپدیشکوں کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ساپتاہک لوگوں کو اکٹھا کر کے انہیں اپدیش کریں۔ اور سماجک ست سنگ میں اپستھت ہونے کی ضرورت بتائیں۔ مسلمانوں نے تو ہفتہ واری ست سنگ (جمعہ کی نماز) کے لئے گورنمنٹ سے تمام سکولوں کالجوں میں آدھے دن کی رخصت

منوا لی ہے۔ دفتروں میں انہیں ساپتاہک ست سنگ میں جانے کے لئے رخصت مل جاتی ہے۔ لیکن ہم رخصت کے دن ... آریہ بھائی ہفتہ میں ایک دن بھی اکٹھے ہو کر اور ایشور کے گن گانے کو اپنا فرض نہیں سمجھتے۔ کیا یہ سچائی کی بات نہیں ہے؟

مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے

بقیہ صفحہ ۹

لانا لازمی قرار دیتے ہیں۔ اور ایسا کئے بغیر نجات کو ناممکن مانتے ہیں۔ لیکن ویدک دھرم ہی ایک ایسا دھرم ہے۔ جو کہ ہر آتما کی مکتی کا آدیش دیتا ہے۔

(۱۱) ویدک دھرم مکتی کی سچی تعریف بتلاتا اور اس کا صحیح سادھن بتلاتا ہے۔ ویدک دھرم بتلاتا ہے۔ کہ مکتی ایک اوستھا کا نام ہے۔ جسے منش خود پیدا کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک ودوان لگاتار سوادھیائے سے اپنی حالت شانتی پورن کر لیتا ہے۔ اسی طرح مکتی کی پراپتی کے لئے بھی انیک جنموں کے ابھیاس کی ضرورت ہے۔ انیک جنموں کے ابھیاس سے ہی جیون مکت حالت کو پراپت ہوتا ہے۔ اور ایسی حالت پیدا ہو جانے پر منش مرن کے بندھنوں سے مکت ہو جاتا ہے۔ بس ایسی ہی حالت کا نام مکتی ہے۔ دوسرے مذاہب والے دنیاوی لذات کو بہتر حالت میں بھوگنے کو نجات کے نام سے پکارتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اس کو پراپت کرنے کے لئے منش کا مذہب سے کہا نہ ہونا لازمی نہیں۔ بلکہ انگناہ ہونا لازمی ہے۔ ان کا صرف بانیان مذہب کی سفارش پر انحصار ہوتا ہے۔ لیکن ایک حق پسند انسان ایسی مکتی کو ہرگز پسند نہیں کر سکتا۔ اس کو کیول سنتینا پورن ویدک دھرم ہی سچی مکتی اور شانتی دے سکتا ہے۔

پرکاش "آریہ سماج کا ایک ہر دل عزیز ... اس میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

منفعت

جدید و قدیم معلومات و عمدہ مضامین ... عورت و مرد سب کیلئے یکساں مفید ... بغیر قیمت و بلا محصول ڈاک یا حلقی مفت منگوائیے۔ پتہ:- مدن منجری فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

وہ اکسیر دوائیں جنکی آپکو اشد ضرورت ہے

خزانہ لذت اگر آپکو امساک کی اعلیٰ دوائی کی تلاش ہو۔ تو "خزانہ لذت" رجسٹرڈ کی ایک شیشی منگوا کر رکھ لینی چاہیئے۔ اسکی ایک گولی کو کھا کر مسرت کو دوگنا کر لیجئے۔ ناممکن ہے کہ نمبر تک بھی کھائے فراغت ہو جائے۔ کمال یہ ہے کہ یہ گولیاں افیون بھنگ چرس وغیرہ نشہ آور اجزا سے بالکل پاک ہیں۔ اور قائدہ اور امساک بڑھانے میں انتہائی حیرت انگیز ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ اس دوا کے مقابلہ میں کوئی دوسری چیز امساک کو بڑھانے اور سرعت انزال کی شکایت کو دور کرنیوالی خزانہ لذت رجسٹرڈ کے سوائے آپکو کہیں ملجائے۔ قیمت ایک شیشی ایک درجن گولیاں دو روپے (عار) محصولڈاک آٹھ آنے (۸ر)

وجے سدھا (رجسٹرڈ) امریکن ڈاکٹر کی حیرت انگیز ایجاد۔ یہ دوا ایسے لوگوں کیلئے ایجاد کی گئی ہے۔ جو فوری فائدہ اٹھانا چاہیں۔ صرف ایک قطرہ لگا لینے سے سستی کمزوری دور ہو کر غضب کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ کیسا ہی سست انسان ہو اس کو ایک قطرہ جادو کا کام کرتا ہے۔ پان کپڑا باندھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ امریکہ کے ڈاکٹر نے ہندوستانیوں کیلئے یہ چیز ایجاد کر دی ہے۔ کہ جس کو استعمال کر کے انکو زندگی کا سچی خوشی ملجاتی ہے۔ اس دوا کو استعمال کر کے بوڑھا اور جوان دونوں لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ ایک شیشی کی قیمت صرف (عہ) ڈاکخرچ آٹھ آنے (۸ر) علاوہ۔

پریم اسرار مست خوشبو یہ ایک عجیب ایجاد ہے۔ جو آج تک نہ دیکھی نہ سنی گئی۔ یہ ایک قسم کا روغن ہے۔ جس کو پریم اسرار مست خوشبو کر کے سونگھے۔ تو مست ہو جائے۔ خوشبو میں ایسی تاثیر ہے۔ کہ سونگھنے والا مست ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ڈاکخرچ ۸ر علاوہ۔

اصلی ہندوستانی شفاخانہ پوسٹ بکس نمبر ۵۲ نئی دہلی

۱۹۳۶ء	یوجین اونیل	امریکہ
۱۹۳۷ء	آر - ایم - ڈوگارڈ	فرانس
۱۹۳۸ء	پرل - ایس - بک	امریکہ
۱۹۳۹ء	فرانجو امل سلانپہ	فن لینڈ

کس پر کیا خرچ ہوتا ہے؟

رعایا کو گیس سے بچانے والے ہر نقاب یعنی ماسک پر ۲ روپے

ایک ساڑھے چار انچ کے گولے پر ۲۰ روپے

ایک نوکی ہنڈ دق پر ۱۱۰ روپے

ہوائی حملے سے بچانے والے ایک تہ خانے پر ۱۰ ۱۲ روپے

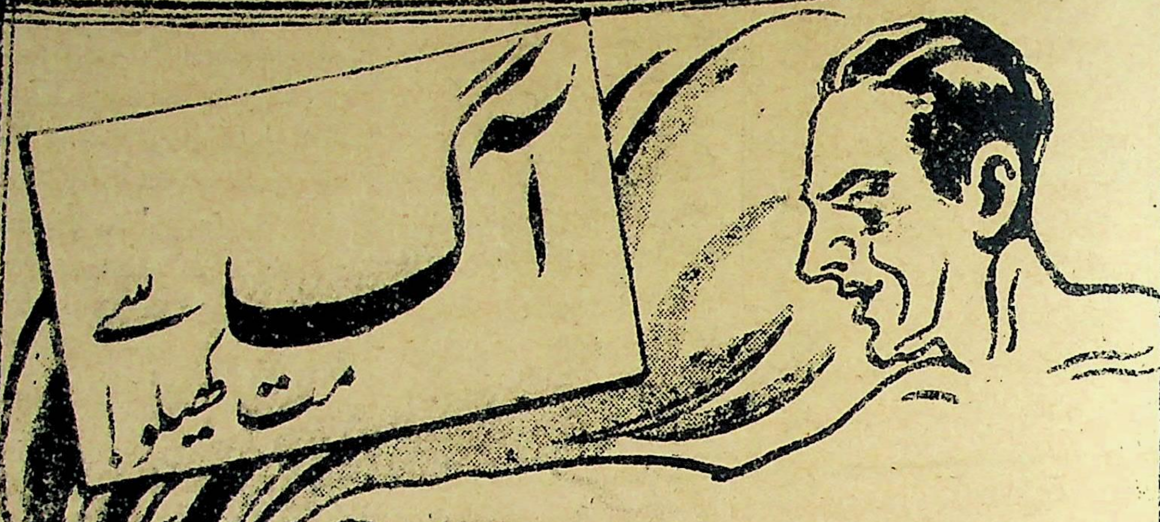

"امرت دھارا فارمیسی" کے ٹانک استعمال کرو!

بغیر سوچے سمجھے طاقت کی ادویات کھاتے رہنا آگ سے کھیلنا ہے۔ مندرجہ ذیل قابل اعتبار ٹانکوں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں تفصیل کے لئے رسالہ امراض خصوصی مردمان مفت منگوا کر پڑھیں۔

کرن جواتی

سارے اعضا کی مضبوطی صحت و تندرستی کی تمنی۔ جوانی کی حفاظت کرنے والی اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے والی ہے۔ موسم کے موافق آیورویدک عظیم دوائی۔ قیمت ۳۰ گولی چار روپے ۲۴ گولی ایک روپیہ

اکسیر ۱۶

پیشاب میں کسی قسم کی شکایت ہو اعلیٰ شفا دیتی ہے نہایت مفید۔ ضعیف بخار کے لئے نہایت مفید۔ دل کیلئے ٹانک۔ سنکھیا کے باقی اثر کو بھی دور کرتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے ۸ گولی ایک روپیہ

اکسیر ۲۴

یہ دوائی گرم مزاج۔ سوزاک۔ پیشاب کی جلن۔ گرمی مثانہ۔ جریان دور کرنے اور سرعت طبعیت کیلئے مفید ہے۔ اور دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸/)

اس موسم میں قابل استعمال ٹانک

ون بکر دھوج بٹی ۵

دوبارہ شباب لانے کیلئے بہترین اکسیر ہے۔ اسپرمل کیلئے ہر طرح سے ٹانک اور باجی کرن ہے۔ اس کو کھانے والے کی عمر لمبی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ ہیرے والی ایک گولی ایک روپیہ

دلبو حلوہ

کون مرد بیماری سے اس شیرہ مقوی کے لئے دل و دماغ کے طور پر اکسیر توانائی کو بحال اور گوشت پوست و ہڈی کو مضبوط کرتی ہے۔ حاملہ استعمال کرے تو بچہ طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ ۴ آنے

اکسیر ۳۹

جسم میں طاقت اور قوت پیدا کرنے کیلئے دماغی کام کرنے والوں کو محنت سے تھکاوٹ نہ ہو اس کیلئے اور جسم کی مضبوطی کیلئے حیرت انگیز خوراک ہے۔ قیمت فی پاؤ دو روپے (۲)۔ نمونہ ۸/

امرت دھارا فارمیسی لاہور

دلچسپ اعداد و شمار

نوبل پرائیز حاصل کرنیوالے

بیسویں صدی میں جن ودوانوں نے اپنی لیاقت و ذہانت کی بدولت نوبل پرائیز (لاکھ روپے کا نوبل انعام) پایا ہے ان کی فہرست ہم یہاں دیتے ہیں:-

نام	ملک
آر - ایف - سالی پروڈھما	فرانس
پی - ہیز - نسی	جرمنی
تھیوڈور موسمین	ناروے
فریڈرک مسترال	فرانس
جوزے ایچیگور	سپین
ہنری سنکیوچ	پولینڈ
پروفیسر جی کارڈکی	اٹلی
روڈیارڈ کپلنگ	انگلینڈ
پروفیسر روڈالف ایکن	جرمنی
سلمیہ لاگرلاف	سویڈن
پال جے لڈوگ ہیسر	جرمنی
ماریس میٹرلنک	بلجیم
جیرہرٹ ہاپٹ مین	جرمنی
شری رابندر ناتھ ٹیگور	ہندوستان
......	
رومان رولاں	فرانس
وی ہیڈنسٹم	سویڈن
کارل جیلرپ	ڈنمارک
......	
کارل سپٹیلر	سوئٹزرلینڈ
کنٹ ہامسون	ناروے
اناطول	فرانس
جیسنتو بینا وینتے	سپین
ولیم بٹلر ایٹس	آئرلینڈ
لارڈ ساڈر ریمنٹ	پولینڈ
جارج برنارڈ شاہ	انگلینڈ
گراسیا دلیدا	اٹلی
ہنری بارگسان	فرانس
سگریٹ ونڈسیٹ	ناروے
ٹامس مین	جرمنی
سنکلیر لوئیس	امریکہ
ڈاکٹر ایرک ہاگ جیل	سویڈن
جان گالسورتھی	انگلینڈ
ایون بونن	روس
لوئیگی پیراں ڈیلو	اٹلی
......	

گرمیوں میں تندرست رہنے کا طریقہ

سوامی شردھانند رکھشا

سواستھ رکشا سے بڑھ کر سنسار میں اور کوئی شکھ نہیں ہے۔ سواستھ کا سدا ٹھیک بنا رہنا ہماری جیون شکتی پر نربھر ہے۔ یہ بہت کچھ الیشور پر دت ہوا کرتی ہے۔ یہ شکتی ایشور داد اکسی خاص دیکھنے کو دیا ہے کہ روپ میں نہیں دی جاتی۔ اس کا اکٹھے کرنا ہمارے سبب کے ساتھ ہے۔ مگر ہم سمجھ لیں کہ بغیر کوئی اوشدھ اور سدھی کیوں ہوتا ہے اس کا ایک مانتر آتم ہے اپنے کرموں سے۔

کرم کا تات پریہ دھارک اور سواستھ ...

اس سمئے ہمارا رہن سہن ہمارا بھوجن اور ہمارا دھار ہی ہمارے سواستھ اور اُنتی کے لئے ذمہ دار ہیں۔

ہم جو کچھ بھوجن کرتے ہیں اور جس پرکار بھی رہتے ہیں۔ وہ سبھی ہمارے سواستھ کے لئے کلیان کر ہے۔ اگر یا سوچا انوچت ہوگا۔ ہم جو کچھ بھوجن کرتے ہیں اور ہمارا رہن سہن کس پرکار کا ہے۔ اس کا کچھ اُتلیش ہونا چاہیئے۔ اس کو اچھی طرح جانچ لینا چاہیئے۔ کہ اس کا ہمارے سواستھ پر کیا اثر ...

پڑھے گا

آج کل گرمی کا دن ہے ... سواستھ کی درستی سے اچھا نہیں سمجھا جاتا ... سکے انترگت ... کشٹ کے انترگت اس رتو میں انیک پرکار کے روگ انہیں ہوتے رہتے ہیں۔

گرمی کی رتو میں ادان کال رہتا ہے ... کھینچ لیتا ہے۔ اسی کارن اسے ادان کال کہتے ہیں۔ ہمیں ... کے کارن ہمارا بھوجن ...

بھی ہم کو پورن بل نہیں پہنچاتا۔ اس کارن ہوا یہ اس رتو میں ... اس رتو میں کم کھایا جاتا ہے۔ کم ... اس کارن کھانے کے وشئے میں ... رہنے کی ضرورت ہے۔ ... کو بھول کر بھی کھانا ہانی کر ہو جاتا ہے۔ ... کی بنی چیزیں کھانے سے بیمار ہو جانے رہتا ہے۔

دن کو تیز دھوپ میں باہر نہ ... راستہ چلنا ہو تو صبح شام بارات کر ... چاہیئے۔ اس رتو میں ادھک ... ادھک پریشرم کا کام نہ کرنا چاہیئے۔ ... کال ہلکا سا ... ورزش ... کرنا چاہیئے۔ ... رتوؤں میں دن کو سونا ہانی کر ... گرمی کی رتو میں ... سونا لابھکاری ...

سوادھیائے کے لئے کچھ اُتم اور سستی پستکیں

ان سے کسی محروم نہ رہنا چاہیئے

ستیارتھ پرکاش ... جی رچت

اُپنشد گیان — ہندی ... اردو ...

... رامائن — ہندی ایک آنہ اردو ...

گیتا گیان — گیتا کا شلوک وار اردو میں ترجمہ — اردو ۱۲/ ہندی ۸/

رشی گیان — ہندی ۳/ اردو ۳/

سندھیا گیان — اردو ہندی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ

ہوشیار

گوروکل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور ایجنسی :۔ ہسپتال روڈ لاہور

دہلی برانچ :۔ چاندنی چوک دہلی

فہرست ادویات مفت

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر گوروکل کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

گوروکل کانگڑی

بھیم سینی سرمہ

قیمت ۳/ فی شیشی

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین دوا ہے

برہمی تیل

قیمت ۱۰/ فی شیشی

اس کو سر پر لگانے سے دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری۔ بالوں کا گرنا۔ آنکھوں میں جلن سب تکلیفیں ... جادو کا اثر ...

گوروکل کانگڑی فارمیسی

گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سنیلا مندر لاہور میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش ... نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

تار کا پتہ "پرکاش"
آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ چھتیس سالوں سے

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ ضر
غیر ممالک دس شلنگ

لاہور اتوار ۔ ۳۱ ۔ اساڑھ سمت ۱۹۹۷ مطابق ۱۴ ۔ جون سنہ ۱۹۴۰ء
نمبر ۲۶ ــ جلد ۳۶

نوجوانوں کو دعوتِ عمل

(از ماسٹر رام ناتھ جی رشک ٹیچر اے۔ ایس۔ ہائی سکول نکودر)

آ کہ دل میں آتشِ سوزِ نہاں پیدا کریں ــ جذبۂ کامل سے شب بیداریاں پیدا کریں
پھونک دیں ہر پیکرِ مُردہ میں جو روحِ حیات ــ آ بطورِ خاص وہ سرگرمیاں پیدا کریں
اپنے ہاتھوں سے جلا کر اپنا فانوسِ حیات ــ خاکِ جسم و جاں سے چنگاریاں پیدا کریں
یا جبیں خونفشاں سے آستانِ قوم پر ــ آنکھ والوں کیلئے نقاشیاں پیدا کریں
قومیت کا گاڑ کر جھنڈا فرازِ کوہ پر ــ از سرِ نو ہند میں آزادیاں پیدا کریں
کارزارِ حق و باطل میں جہادِ عمل سے ــ سینۂ تاریخ پہ شانِ نشاں پیدا کریں
بہہ ہی نکلے گا غلامی کا جمودِ مستقل ــ ہم جو آزادی کا دریائے رواں پیدا کریں
اپنی غیرت مندیوں کا ہے تقاضائے صحیح ــ جس طرح ہو شوکتِ ہندوستاں پیدا کریں

فرض ہے اے رشک ہم مظلومیت کے واسطے
اپنے منہ میں اب زبانِ بے زباں پیدا کریں

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Prakash
LAHORE

اُپنشد گان

مانڈوکیہ اُپنشد

(۲۴)

شانت بدھ و مکت ہے - اجر امر بھگوان
اِک رس اور پرشانت وہ - اگمیہ کلپنا جان

(۲۵)

بھگتی سے وہ گراہیہ ہے - نہیں اوستھا کوئے
کوئی کلپنا مانتا ہے - ڈھونڈے پاوے سوئے

(۲۶)

چار پاد ہیں آتما - برہم کا ورنن پائے
اکھشر کے ادھیکار ہیں - واچک ہی کہلائے

(۲۷)

اونکار وہ آتما - آشرت آپ کہائے
پرورونت پاد ہیں - ماترا کہی جائے

(۲۸)

اکار - مکار - اوکار ہیں - تین ماترا جان
ماترائیں پاد ہیں - پاد ماترا مان

(شری ہیتیشی رچیت اپنشد گان سے)

وید امرت

رگ وید ـــ اوم ـــ یجروید
سام وید ـــ اتھروید

ओ३म् प्राणो मृत्यु प्राणस्तक्मा प्राणं देवा उपासते प्राणो ह सत्यवादिन मुत्तमे लोक आदधत (११-४-११)॥

شبدارتھ: - (پرانو مرتیو) پران ہی مرتیو ہے - (پرانہ تکما) پران ہی آنند کرنے والا ہے - (دیوا پرانم اُپاستے) ودوان لوگ سب کے جیون ہیتو ایشور کی اُپاسنا کرتے ہیں - (پرانہ) پران ہی نشچے سے (ستیہ وادنم) ستیہ وادی منش کو (اُتم لوکے) اُتم شریرا تھوا شریشٹھ ستھان میں (آدھت) دھارن کرتا ہے +

بھاوارتھ

(۱)

پران مرتیو جانیئے - دیت آنند پران
جیون ہیتو پوجتے - پرماتم ودوان

(۲)

منش ستیہ وادی کو - کیول یہی پران
دیوے اُتم دیہہ یا - کوئی اُچیہ ستھان

(پنڈت رچیت اتھرو وید گان)

چُنے ہوئے پھول

—— اکثر اخلاقی خوبیاں جھونپڑوں میں پائی جاتی ہیں - محلات میں نہیں -

—— طاقت کمزور کے کچلنے کے لئے نہیں ہے - بلکہ ان کو سہارا دینے کے لئے استعمال کرنی چاہیئے +

—— استقلال دولت کی کنجی ہے اور کفایت شعاری کا تالا ہے +

—— جو شخص سورج نکلنے کے بعد تک سوتا ہے - دولت اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے -

—— دوست کو قرض ہرگز نہ دو - ورنہ بعد میں پچھتانا ہی پڑے گا +

—— خود غرض دوستوں کو منہ نہ لگاؤ ورنہ ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا -

—— مصیبت نا اتفاقی کا نتیجہ ہے -

—— ہمدردی ایک سنہری کنجی ہے -

—— اپنے کئے ہوئے پر نظر ثانی کر لیا کرو +

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہو تو دام واپس

کچھ آزمودہ سو فیصدی فائدہ مند لاثانی دوائیں

۱ - نین جیوتی سُرمہ اس کے باقاعدہ و باہدایت استعمال سے آنکھوں کے تمام روگ سُرخی - جالا - دھند - ککرے - ناخونہ - نظر کی کمزوری وغیرہ شرطیہ دور ہوتے ہیں - ہزاروں کا آزمودہ سرمہ ہے - قیمت فی تولہ دو روپے نمونہ کی شیشی ۸ر +

۲ - سنجیونی استریوں کے روگ "پیڑا" کی بےنظیر آوشدھی ہے - برسوں کی روگی استریوں نے اکیس روز کی دوا استعمال کر کے نئی زندگی پائی ہے - (پیڑا کے روگ میں ماہواری کا خون بند نہیں ہوا کرتا) قیمت اکیس روز کی دوا جو مکمل صحت کیلئے کافی ہے - تین روپے پندرہ آنے (۳؎) +

۳ - پردر ناشک استریوں کے موذی مرض پردر لیکوریا یا سیلان الرحم کی آزمودہ اور اچوک و شرطیہ دوا - قیمت صرف دو روپے (۲؎) +

۴ - جوبن سُرا پرُش (قوت مردی) کو بڑھانے اور گھٹتی ہوئی شکتی کو برقرار رکھنے اور زیادہ سے زیادہ دیر تک جوان رہنے کی اتی اُتم آیورویدک اوشدھی - قیمت بیس گولی اڑھائی روپے (۲؎۸) +

۵ - بندھیج وٹی جریان - احتلام - سرعت انزال وغیرہ امراض کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے اور امساک کیلئے ایک ہی قابلِ اعتبار و بےنظیر نشہ سے پاک - قیمتی اجزا کی مرکب لاثانی دوائی - قیمت بیس گولی کی شیشی اڑھائی روپے - محصولڈاک سب کا سات سات آنے ہے - سب دوائیاں منگوانے پر معاف +

ملنے کا پتہ

مینیجر آریہ فارمیسی کچا نسبت روڈ - لاہور

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

ستیارتھ پرکاش ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶؎ (۲) سنسکار ودھی ۴ر - ۲۵ سے زیادہ ۳ر - (۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) دیانند ... ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ر (۵) پنچ مہایگیہ ودھی ۲ پیسے - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ... (۶) گوکرونانِدھی ۱ر - ۲۵ سے ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے - سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے - سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ +

دیگر پستکیں وشنو کی بھیلی ۳ ار - آریہ پردھ پدھتی ۲ ار - اُپدیش ستیارتھ پرکاش ۲ ار - نو اُپنشد پرکاش ... ستوگیان ۳ر - کرتویہ درپن ۱ر - آریہ جیون ۶ر - یوگ مارگ ۳ر - جیون پتھ ۵ر - استر پال ۸ر - بھارتیہ سماج شاستر ۲؎ - وید اُپدیش ۸ر - آریہ منتویہ درپن ۶ر - آریہ کمار سمرتی ۴ر - فیشنیبل دس روپیہ سینکڑہ یا دو آنے (۲ر) فی کاپی +

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک ... دیویندر ناتھ جی نے اپنی تمام زندگی اور ہزاروں روپے ... ڈالے - اس سامگری کو ترتیب دیکر اور ہندی انوواد کرتے ہیں پنڈت گھاسی رام نے اپنے بہت سا وقت اور روپیہ خرچ کر ڈالا - اصلی قیمت آٹھ روپے - رعایتی چھ روپے - کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں خریدنی چاہیئے +

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگھتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے - چرک مول ایک جلد میں چار روپے - سشرت فی جلد چار ... ایک روپیہ بھیج کر مستقل گاہک بن جائیے - اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیجئے

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

پرکاش لاہور
سمت ۱۹۹۷ - ۳۱ - اساڑھ
۱۴ - جولائی ۱۹۴۰ء
دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

آریہ سماج کا پریس

آریہ سماج کا جتنا پلیٹ فارم مضبوط ہے اتنا ہی پریس مضبوط نہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ پریس کی اہمیت کا احساس نہیں۔ حیدرآباد ستیاگرہ کے دنوں میں اُسے پہلی بار اس کا احساس ہؤا۔ لیکن اس سے ... نا مل اگر اس نے اپنے پریس کو مضبوط کرنے کی طرف دھیان نہیں دیا۔ آریہ ستیاگرہ میں جتنا ہی آریہ اخباروں کا بھاری حصہ تھا۔ انہوں نے ان دنوں اپنی ساری شکتی اس طرف لگا رکھی تھی۔ روزانہ پولیٹیکل اخبار نے جب ستیاگرہ کی خبریں شائع کرنی شروع کیں۔ جب ان کے گاہکوں کی طرف سے اس کا مطالبہ ہؤا۔ گویا انہوں نے کبھی یہ ... نہیں۔ بلکہ اس تحریک سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھانے کیلئے اس تحریک کی امداد کی ... تعداد انہیں مہنگی نہ پڑی۔ ان کی اشاعت پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی۔ ... اخبار ہی تو دوگنا چھپنے لگیں۔ روزانہ اخباروں نے تو فائدہ اُٹھایا۔ لیکن آریہ ... ک پتر جنہوں نے کر تو یہ سمجھ کر اپنی ساری شکتی اس طرف لگادی تھی گھاٹے ... رہے۔ ایک تو ان کی اشاعت میں ... نہ ہؤا۔ اور دوسرے ریاست حیدرآباد میں ان کا داخلہ بند ہو گیا۔ جس سے وہ ریاست کے خریداروں سے محروم ... ر۔ دوسرے اخباروں کا تو ہمیں علم نہیں ... پرکاش کے ریاست میں داخلہ کی ... سے اسے لگ بھگ چار سو روپیہ ... نقصان اُٹھانا پڑ رہا ہے۔ کیونکہ وہ ریاست ... موخریداروں سے الگ ہو گیا ... آریہ نیتاؤں نے ایک بار پھر پریس ... ضرورت اور اہمیت کو نظر انداز کر دیا۔ ... دربار حیدرآباد سے سمجھوتہ کرتے ... اخباروں کی خدمات کو یاد نہ رکھا۔ ... پر سے داخلہ کی پابندی کو اُٹھا لینے کا مطالبہ نہ کیا۔ یہ ایک ایسی غلطی تھی۔ جس کا خمیازہ آریہ پتر اب تک بھگت رہے ہیں۔ اور نہ جانے کب تک بھگتتے رہیں گے۔ یہ انعام ہے۔ جو آریہ ستیاگرہ کو سپھل بنانے میں اپنی ساری شکتی لگانے کا آریہ اخباروں کو ملا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ سب صرف اس وجہ سے ہؤا۔ کہ آریہ نیتاؤں نے پریس کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس نہ کیا۔ اور اگر کیا۔ تو اپنی ضرورت کے وقت۔ ضرورت پوری ہو جانے پر وہ اُسے بھول گئے۔

آریہ سماج کے اخبار دوسری سوسائٹیوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آریہ سماج ترقی کی دوڑ میں دوسری سوسائٹیوں سے پیچھے پڑتا جا رہا ہے۔ ہم دوسری سوسائٹیوں کے اخبارات کا ذکر پھر کبھی کیا جائیگا۔ اس انک میں ہم صرف آریہ سماج کے پتر پتر کاؤں کے سمبندھ میں کچھ نویدن کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے پنجاب کو ہی لیجئے۔ اردو کے چار اخبار ہیں۔ "پرکاش"۔ "آریہ گزٹ"۔ "ریفارمر" اور "آریہ ویر" اور ہندی کا ایک ماسک "آریہ"۔ کہنے کو پنجاب آریہ سماج کا گڑھ کہا جاتا ہے۔ اور اس پرانت میں آریوں کی سنکھیا دوسرے پرانتوں سے بہت زیادہ ہے۔ لیکن ان کا اپنے اخباروں سے پریم ظاہر ہے۔ "آریہ" پنجاب بھر کی آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا کا مکھیہ پتر ہے۔ لیکن دو اڑھائی سو سے زیادہ نہیں چھپتا۔ چاروں اردو ساپتاہک بھی سینکڑوں میں چھپتے ہیں۔ ہزاروں میں ایک بھی نہیں۔ سبھی خسارہ پر چلتے ہیں۔ سیلف سپورٹنگ کوئی نہیں۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ ان کے پاس گراہک اتنے نہیں۔ کہ خرچ پورا ہو سکے۔ اگر وہ اشتہار چھاپنا بند کردیں۔ تو ایک دو ورشوں میں ہی ختم ہو جائیں۔ یو۔ پی میں اوستھا اور بھی خراب ہے۔ یو۔ پی سبھا کا ساپتاہک پتر "آریہ مترٌ" ہے۔ سارے پرانت میں کوئی اور اخبار نہیں۔ ایک آدھ ماسک پتر کا شائد ہو۔ بانکپور سے ایک اردو "رشی" ہفتہ وار نکلتا ہے۔ لیکن اسے آریہ پتر نہیں کہا جا سکتا۔ اس پر بھی آریہ متر کی یہ اوستھا ہے۔ کہ دو اڑھائی ہزار سے زیادہ نہیں نکلتا۔ اچھے اور بڑے اشتہار بھی بہت ہوتے ہیں۔ اپنا پریس بھی ہے۔ سستا بھی ہے۔ لیکن پھر بھی گھاٹے پر چل رہا ہے۔ سی۔ پی سے سبھا کا ایک پتر "آریہ سیوک" نکلتا ہے۔ اس کی اوستھا بھی شوچنیہ ہے۔ راجپوتانہ سبھا کا "آریہ مارتنڈ" ہے۔ جو مالی حالت خراب ہونے کی وجہ سے بند ہونے لگا تھا۔ لیکن کنور چاند کرن جی شاردا کے یتن سے بچ گیا۔ اس میں سرکاری اور دوسرے اشتہار بھی چھپتے ہیں۔ صفحے صرف ۱۲ ہوتے ہیں۔ اس پر بھی وہ ڈانواڈول اوستھا میں ہے۔ اجمیر سے ایک اخبار "وجے" نکلتا تھا۔ کئی سپتاہ سے اس کے درشن نہیں ہوئے۔ غالباً آریہ جگت کی لاپرواہی کا شکار ہو گیا ہو گا۔

بنگال۔ مدراس۔ بمبئی۔ بہار۔ فرنٹیر۔ آسام۔ برہما۔ حیدرآباد دکن کے پرانتوں میں کوئی آریہ اخبار نہیں چھپتا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کا ایک پتر "ویدک" نکلتا تھا۔ لیکن اب وہ بھی نہیں نکلتا۔ کلکتہ سے ایک ساپتاہک ہندی "جاگرتی" چھپتا ہے۔ جس کا مالک ایک آریہ سماجی ہے۔ لیکن اسے آریہ سماج کا پتر نہیں کہا جا سکتا۔ بڑودہ سے گجراتی۔ کلکتہ سے بنگالی۔ اور بمبئی سے گجراتی میں ماسک پتر کائیں نکلتی تھیں۔ لیکن اب شائد بند ہو چکی ہیں۔ سندھ کی سبھا سندھی میں ایک دو ورق کا ساپتاہک نکالتی تھی۔ لیکن وہ ایک عرصہ سے بند ہے۔ افریقہ۔ فجی اور ملایا میں آریہ سماج کا اچھا پرچار ہے۔ لیکن وہاں بھی کوئی آریہ پتر نہیں چھپتا۔

یہ ہے اوستھا آریہ پریس کی۔ دوسرے شبدوں میں یہ کہ دُنیا بھر کے آریوں کے صرف ۵ - ۶ گنتی کے اخبار ہیں مگر وہ بھی سسک رہے ہیں۔ اگر آریہ بھائیوں کی ان سے بے اعتنائی کا رویہ اسی طرح رہا۔ تو ان اخباروں کے زیادہ دیر زندہ رہنے کی کوئی صورت نہیں۔

آریہ سماج جیسی شکتی شالی سوسائٹی کے پریس کی یہ اوستھا دیکھ کر دُکھ ہوتا ہے۔ آریہ سماج کو ودیشوں میں سپھلتا نہ ملنے کا بھاری کارن پریس کی کمزوری ہی ہے۔ کیا ایک بھی ماہوار یا ساپتاہک انگریزی پتر کا نہ ہونا آریہ سماج کے لئے شرم کا باعث نہیں ہے۔ سارودیشک سبھا کو چاہیئے۔ کہ اس کمی کو پورا کرے۔ لیکن وہ بھی کیا کرے۔ جب آریہ سماجی اپنے اخباروں کی سہایتا کرنا اور ان کا سوادھیائے کرنا ہی ضروری نہ سمجھتے ہوں۔ وہ ماسک "سارودیشک" نکالتی ہے۔ وہ بھی اڑھائی تین سو سے شائد ہی زیادہ چھپتا ہو۔ نہ جانے آریہ بھائی اخباروں کی ضرورت اور اہمیت کو کیوں محسوس نہیں کرتے۔ اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کی بھرتی پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ ان پر سینکڑوں اور ہزاروں روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔ لیکن نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا۔ ایک اخبار پرچار سمبندھی جتنا کام کر سکتا ہے۔ اتنا کام بیس اُپدیشک مل کر بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ اخبار صرف ایک پیسہ کے خرچ پر ہندوستان کے دور دراز علاقوں میں بغیر بھوک پیاس۔ بارش۔ تھکاوٹ۔ گرمی اور سردی وغیرہ سفر کی تکالیف کے ہر ہفتہ پہنچ جاتا ہے۔ اور بیک وقت سینکڑوں ہزاروں اور لاکھوں استھانوں پر پہنچ سکتا ہے۔ ایک اُپدیشک اپنے یاد کئے ہوئے تین چار لیکچر ہی سنا سکتا ہے۔ لیکن اخبار ورجنوں وِدوانوں کے مختلف سامیک وشیوں پر وچار دینے کے علاوہ کئی جوشیلی نظمیں۔ دیدوں کے اُپدیش۔ دلیش ودیش کے حالات۔ آریہ سماجوں کی سرگرمیاں۔ سائنس کی ایجادات وغیرہ بیسیوں نئی نئی باتیں ہر ہفتے دیتا ہے۔ ایک اُپدیشک ہر ہفتہ ایک استھان پر ہی پہنچ سکتا ہے۔ کسی طرح ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ جگہوں پر نہیں جا سکتا۔ لیکن اخبار کی حالت اس سے قطعی مختلف ہے۔ پھر اُپدیشک کو تنخواہ۔ ریل کا کرایہ۔ سفر خرچ۔ تانگہ۔ موٹر وغیرہ کی ضرورت ہے۔ اس کا پرچار سینکڑوں روپیہ خرچ کرنے پر بھی بہت کم لوگ سننا پسند کرتے ہیں۔ لیکن اخبار نہ آریہ سماج سے تنخواہ مانگتا ہے نہ کرایہ نہ سفر خرچ۔ نہ تانگہ موٹر۔ بلکہ اپنے پرچار کی قیمت بھی سالانہ چندہ کی صورت میں اسے پیشگی مل جاتی ہے۔ اور وہ بھی کس قدر انتھک اور کبھی بیمار نہ ہونے والا پرچارک ہے۔ کہ ہر ہفتہ باقاعدہ سینکڑوں اور ہزاروں میلوں کا سفر کر کے دلیش اور ودیش میں سب جگہ صرف ایک یا تین پیسہ کے خرچ سے پہنچ جاتا ہے۔

اگر آریہ سماج کا اس وقت تک کا اتہاس دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ آریہ اخباروں

دُنیا کا روزنامچہ

ہفتہ بھر کی اہم

تازہ خبریں

سنیچروار ۶ جولائی

— برطانیہ اور فرانس کے بحری بیڑے میں زبردست جنگ ہوئی۔ کیونکہ فرانسیسی جہاز فرانس جا کر اپنے آپ کو جرمنوں کے حوالے کر دینا چاہتے تھے۔ برطانوی فوج نے کئی فرانسیسی جہازوں پر قبضہ کر لیا۔
— جرمنی آئرلینڈ پر حملہ کی تیاری کر رہا ہے۔
— رومانیہ میں بغاوت ہو گئی۔ کئی افسر مارے گئے۔
— اٹلی نے سکندریہ پر بمباری شروع کر دی۔
— ۱۰ مئی سے ۴ جولائی تک کی جنگ میں ۷ ہزار نازی ہلاک ہوئے ہیں۔
— فرانس کی جنگ میں چار لاکھ جرمن ہلاک ہوئے ہیں۔
— امریکہ دو سو نئے جہاز تیار کرے گا۔ چار ہزار ملین ڈالر منظور کئے گئے ہیں۔
— ہائیکورٹ کے ایک سرکلر سے بمبئی اور احمد آباد میں بندش شراب کا دور ختم ہو گیا ہے۔
— برطانیہ کے ساحلی شہروں پر ہوائی حملے متواتر ہو رہے ہیں۔
— کلکتہ میں حادثہ بلیک ہول کی یادگار کو ہٹانے کیلئے ستیاگرہ شروع ہو گیا ہے۔
— فسادات سکھر کے سلسلہ میں دو مسلمانوں کو سزائے موت دی گئی ہے۔
— پنجاب میں دو سال کے لئے سب ججوں کی بھرتی بند کر دی گئی ہے۔
— جرمنی میں جیوتشی جرائم پیشہ قرار دے دئے گئے ہیں۔
— مسٹر جناح کی جگہ سر سکندر کو قائد اعظم منتخب کیا جائیگا۔
— ناروے سے برطانیہ تک کے ساحلوں پر جرمنی فوجیں برطانیہ پر حملے کیلئے تیار بیٹھی ہیں۔

اتوار ۷ جولائی

— جبرالٹر پر ہوائی حملہ ہوا۔ اور بم گرائے گئے۔
— فرانس نے برطانیہ سے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔
— نہر سویز کے متعلق جرمنی فرانس اور اٹلی میں خفیہ معاہدہ ہو گیا ہے۔
— انگلینڈ کے ساحلوں پر ہوائی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔
— برطانیہ کے تحفظ کے منافی حرکت کرنے والے بڑے سے بڑے آدمی کو بھی سزائے موت ملے گی۔
— لاہور میں ۴۷ خاکساروں کے خلاف مقدمہ شروع ہو گیا۔

سوموار ۸ جولائی

— روم میں مسولینی کو قتل کرنے کی سازش پکڑی گئی ہے۔
— چین میں جاپانیوں کی یورش جاری ہے۔
— اٹلی اور جرمنی کی طرف سے ترکی اور یوگوسلاویہ کو دھمکی دی گئی ہے۔
— مہاتما گاندھی نہیں چاہتے۔ کہ کانگریسی پھر سے عہدے قبول کریں۔
— ہالینڈ میں نازیوں کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے۔
— حکومت فرانس نے جرمنی اور اٹلی کے خلاف لڑنے والے کو موت کی سزا دینے کا اعلان کیا ہے۔
— روس نے اڑنے والے ٹینک ایجاد کئے ہیں۔
— امریکہ نے فرانس کا سونا موجودہ حکومت کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے۔
— جرمنی امریکہ سے الجھنے کا بہانہ تلاش کر رہا ہے۔

منگلوار ۹ جولائی

— ورکنگ کمیٹی نے وائسرائے کی پیشکش کو نا منظور کیا ہے۔ کانگریس کا مطالبہ ہے کہ برطانیہ ہندوستان کی آزادی کا اعلان کرے۔
— خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بڑے بڑے لیڈر گرفتار کئے جائیں گے۔
— سرگودھا میں ۵ ہزار مسلمانوں نے دھاوا کر کے اودھم مچا دیا۔
— فرانسیسی بحری بیڑے اور ایئر فورس کو غیر مسلح نہیں کیا جائیگا۔
— ہٹلر سپین پر بھی قبضہ کرنے لگا۔ سرحد پر فوجیں جمع کر لیں۔
— انگلستان میں بیس لاکھ مسلح فوج ہے۔ تیس لاکھ مزید آدمیوں کو فوجی خدمات کیلئے بلایا گیا ہے۔

ہندی پرکاش عنقریب شائع ہونیوالا ہے

خود خریدار بنئے دوسروں کو بنائیے

اگست کے پہلے ہفتہ ایک ہزار کی ضمانت جمع کرا دی جائیگی۔ ماہ ستمبر کا پہلا پرچہ جلد از جلد نکلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کاغذ بڑھیا۔ ٹائپ صاف اور موٹا۔ اعلےٰ مضامین۔ دلچسپ کہانیاں۔ چٹپٹی نظمیں۔ رنگ برنگے چتر۔ استریوں میں پرچار کیلئے استریوں دوارا سمپادت وسنپادت ہو پترکا انی آپیوگی سدھ ہوگی۔

سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ)۔ فوراً دو روپے بھیجکر خریدار بن جاویں۔ اور دوسروں کو خریدار بننے کیلئے چندہ بھیجنے کی پریرنا کریں۔

شکنتلا دیوی ہندی بھوشن سمپادکہ ہندی پرکاش لاہور

بدھوار ۱۰ جولائی

— ہٹلر نے برطانیہ پر حملہ کی سکیم تیار کر لی ہے۔ پہلے آئرلینڈ پر چڑھائی کریگا۔
— امریکہ ڈیفنس کیلئے ۵ ارب ڈالر خرچ کریگا۔
— برطانوی توپوں نے ۲ ہزار جہاز گرائے ہیں۔
— لکھنؤ میں فرقہ وارانہ فساد میں ایک ہلاک اور سات مجروح ہو گئے۔
— انگلینڈ کے جنوب مشرقی ساحل پر برطانیہ اور جرمن کے ہوائی جہازوں میں زبردست جنگ ہو رہی ہے۔

ویروار ۱۱ جولائی

— فرانس برطانیہ کے خلاف کھلم کھلا اعلانِ جنگ کر دے گا۔
— فرانس میں ڈکٹیٹر شپ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔
— برطانیہ کا منز میں ایک ارب پونڈ قرضہ کی تحریک کی گئی ہے۔
— انام کے شہنشاہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔
— آئرلینڈ نے غیر جانبدار رہنے کا اعلان کیا ہے۔
— برطانیہ ۱۲ کروڑ روپیہ روزانہ جنگ پر خرچ کر رہا ہے۔
— پرلس میں جرمنوں نے چار ہزار کمیونسٹ گرفتار کر لئے ہیں۔
— روس، رومانیہ سے بھی ایک علاقہ لے رہا ہے۔
— جاپان اور روس میں جنگ چھڑ جانے کا امکان ہے۔
— ضرورت سے زیادہ روپیہ جمع کرنے کو برما کی حکومت نے ۵ سال قید سخت کی دینے کا اعلان کیا ہے۔
— برطانیہ میں سات ہزار سپاہی روزانہ بھرتی کئے جا رہے ہیں۔
— انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے ساحلی شہروں پر بھیڑ بمباری ہوئی۔

شکروار ۱۲ جولائی

— روس نے ترکی کو الٹی میٹم دے دیا۔
— غیر مصدقہ خبر ہے۔ کہ روسی فوجیں ایران میں داخل ہو گئی ہیں۔
— برطانیہ کے خلاف جنگ جاری رکھنے کی تجاویز پر غور کرنے کیلئے جرمنی اٹلی ہنگری میں کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔
— برطانوی فوجوں کو نکل جانے کا جاپان نے الٹی میٹم دیا ہے۔
— ٹینٹسن کے سمجھوتہ کے طور پر برطانیہ نے چاندی بالیتی ایک لاکھ پونڈ جاپان کے حوالے کر دی ہے۔ اغلب ہے۔ کہ آئرلینڈ جنگ کی دوسری بڑی لڑائی کا اکھاڑہ بنے۔
— وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں والئے ریاست کو نہیں لیا جائے گا۔
— مرکزی حکومتِ ہند کا ماہ اپریل میں دو کروڑ روپیہ زائد خرچ ہوا ہے۔
— مالٹا کے قریب بحیرہ روم میں زبردست بحری جنگ ہو رہی ہے۔ اطالوی جہاز برطانوی جہازوں کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلے۔
— پونا میٹنگ کے بعد کانگریس اپنی سرگرمیوں کے نئے دور کا آغاز کرے گی۔
— وائسرائے نے سر تیج بہادر سپرو کو ملاقات کے لئے بلایا ہے۔
— جرمن جہازوں نے انگلستان کے متعدد شہروں پر آتش گیر بم گرائے۔ برطانوی جہازوں نے فرانس میں جرمنی کے سرنگ شکن جہازوں پر بمباری کی۔
— افغان گورنمنٹ نے ہندوستانی قرضہ کی ادائیگی بند کر دی ہے۔

نے لوگوں کو آریہ سماج میں لانے کے سمبندھ میں آریہ اُپدیشکوں سے کم کام نہیں کیا۔ جبکہ اخبار صرف گنتی کے تین چار رہے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں اُپدیشک سینکڑوں۔ ان سب باتوں اور سچائیوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اتنا ہونے پر بھی اگر ہم اخباروں کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس نہ کریں۔ تو یہ ہماری زندگی کے نہیں موت کے آثار ہیں۔ کسی سوسائٹی کی زندگی کے نشان اس کے اخبار ہیں۔ وہ نہیں۔ تو سوسائٹی بھی نہیں۔ اگر آریہ سماج زندہ رہنا چاہتا ہے۔ تو اپنے اخباروں کو زندہ رکھے۔ اگر شکتی شالی بننا چاہتا ہے۔ تو اپنے پریس کو مضبوط بنائے۔ اس سمبندھ میں آریہ جگت کو کیا کرنا چاہئے۔ یہ اگلے انک میں نویدن کریں گے۔

(رہتیشی)

— مہاشہ کرشن جی کی واپسی مہاشہ کرشن جی پہاڑ سے واپس ۱۰ جولائی کو لاہور آ گئے ہیں۔ انگلے انک سے ان کے لیڈنگ آرٹیکل پرکاشت ہونے شروع ہو جائیں گے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

یہ غلط ہے!

...ٹ" اور "آریہ دیر" کے حوالہ
...احمدیوں کے اخبار "پیغام صلح"
...کہا ہے۔ کہ:۔
...کی مجلس اعلیٰ ساردو لیٹک سبھا
...نے ریاست حیدر آباد میں کام کرنے
...اپنے پرچارکوں کو ہدایت کی ہے۔
...ریاست میں سنیارتھ پرکاش کے
...پہلے دس سملاسوں سے پرچار کیا جائے۔
...چار سملاسوں سے جو کھنڈن سے تعلق
...ان میں سے کچھ نہ سنایا جائے"۔
...پیغام صلح" "آریہ گزٹ" اور "آریہ ویر"
...یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ غلط ہے۔
...ردو لیٹک سبھا نے ایسی کوئی ہدایت کی
...کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

غیر ذمہ داری کا نتیجہ

...غلط خبر بعض اخباروں میں کیسے
...یہ بتانا ضروری ہے۔ کچھ دن
...لالہ خوشحال چند جی نے اپنے کسی نامہ
...اطلاع پر اپنے اخبار "ملاپ" کے
...آرٹیکل میں لکھ دیا۔ کہ "سارد
...سبھا نے اپنے پرچارکوں کو ریاست
...آباد کی حدود میں سنیارتھ پرکاش
...پہلے دس سملاسوں کا پرچار کی
...کی ہے"۔ اسی تحریر کے آدھار پر کئی
...نے یہ غلط خبر شائع کر دی۔ ہمیں
...ہے۔ کہ لالہ خوشحال چند جیسے نہایت
...اور ذکی نے جو آریہ ستیاگرہ کے ڈکٹیٹر
...چکے ہیں۔ اور اب پر اولیٹک سبھا کے
...میں کچھ لکھنے سے پہلے سارودیشک
...اپنے نامہ نگار کی اطلاع کی تصدیق
...کی۔ کیا اس لئے کہ ان کی سبھا
...لیٹک سبھا سے پورن اسہیوگ کرنا
...ہے؟

...گریسی وزارتوں کے بعد

...صوبوں میں کانگریسی وزارتیں تھیں۔
...صوبوں میں پبلک مفاد کے کئی کاموں
...وزارتوں کے مستعفی ہونے کے
...کر دیا گیا۔ سی۔ پی میں و تیا مندر
...اور بمبئی و احمد آباد میں بندش شراب
...جا رہا ہے۔ تازہ مثالیں اس امر
...ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کی
...میں نمایاں تبدیلی آگئی ہے۔

موجودہ جنگ اور عیسائیت

کولمبو کے ڈاکٹر فاس ولیسٹ کاٹ
میٹروپالیٹن آف انڈیا نے اپنی ایک
تازہ تقریر میں کہا ہے۔ کہ:۔
"موجودہ جنگ کا مطلب یہ نہیں۔ کہ
عیسائیت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ بلکہ حقیقت
یہ ہے۔ کہ لوگوں نے خود کو اس سے
وابستہ نہیں رکھا"۔
جب لوگوں نے عیسائیت کو چھوڑ ہی
دیا۔ تو وہ کہاں رہی؟ کلیسہ اور بائیبل
میں ہی نہ؟ اگر عیسائیت کی زندگی کا یہی
ثبوت ہے۔ اور وہ اس سے مطمئن ہیں۔
تو کسی کو کیا اعتراض؟ لیکن یہ تو ماننا ہی
پڑے گا۔ کہ عیسائیت اس جنگ کو روکنے
میں بالکل ناکام رہی ہے۔

ببل پھر منڈھے نہ چڑھی

وائسرائے سے گاندھی جی کی ملاقات کا
کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ جیسا کہ امید تھی۔ وائسرائے
کی طرف سے کوئی نئی پیشکش نہ کی گئی۔ ایسی
حالت میں یہ ببل منڈھے چڑھتی تو کیسے؟
بابو راجندر پرشاد کے بیان کے مطابق
کانگریس درجہ نو آبادیات کو آزادی تسلیم
نہیں کرتی۔ کانگریس چاہتی ہے۔ کہ غیر
مبہم الفاظ میں ہندوستان کی آزادی کا
اعلان کیا جائے۔ اور جنگ کے خاتمہ پر
اس پر عمل شروع ہو۔ اور اس وقت مرکز
میں نیشنل گورنمنٹ قائم کر دی جائے۔
جب تک حکومت برطانیہ کانگریس
کے اس مطالبہ کو منظور کرنے کے لئے
تیار نہیں ہوتی۔ تب تک الجھن سلجھ ہی
نہیں۔

کانگریس کا اگلا قدم

اب جب کہ کانگریس پر یہ واضح ہو گیا
ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ اعلان آزادی
کے متعلق کانگریس کا مطالبہ پورا کرنے کو
تیار نہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ
کانگریس کا اگلا قدم کیا ہوگا؟ اس کے
متعلق کانگریس کی طرف سے کوئی اعلان
نہیں ہوا۔ تاہم توقع کرنی چاہیئے۔ کہ کانگریس
اپنے اگلے اجلاس میں جو ۲۵- جولائی کو
پونہ میں ہوگا۔ اس سوال پر نہایت سنجیدگی
سے غور کر کے اپنے آئندہ قدم کا اعلان
کرے گی۔ جس کی تصدیق آل انڈیا کانگریس
کر سکے گی۔ اس کا اجلاس ۲۷- جولائی کو ہوگا۔

سرگودھا کا سانحہ

۷- جولائی کو سرگودھا میں ۵ ہزار مسلح
مسلمانوں نے جلوس نکالا۔ اشتعال انگیز
نعرے لگائے۔ جس سے فرقہ وارانہ فساد
ہو گیا۔ یہ خبر غیر متوقع نہیں۔ کیونکہ مقامی
کانگریسی لیڈر ڈاکٹر لہنا سنگھ پر قاتلانہ
حملہ کے بعد سے سرگودھا کی فرقہ وارانہ فضا
دن بدن خراب ہوتی جا رہی تھی۔ متعلقہ
حکام نے دانشمندی سے کام لے کر جلوس
اور جلسوں کی ممانعت کر دی ہوتی۔ تو
نہ ہی یہ فساد ہوتا۔ اور نہ لوٹ مار ہی مچتی۔
جو کچھ ہوا۔ وہ حد درجہ افسوسناک ہے۔
حکومت کا فرض ہے۔ کہ سرگودھا کے امن
کو بحال کرنے کے لئے ضروری تدابیر اختیار
کرے۔ تاکہ فرقہ وارانہ فساد کی وبا صوبہ
میں نہ پھیلنے پاوے۔

چین جاپان یدھ

چین جاپان یدھ کو شروع ہوئے
۷- جولائی کو پورے تین سال ہو گئے۔
اب یہ جنگ چوتھے سال میں داخل ہو
گئی ہے۔ اس جنگ کے متعلق حکومت
جاپان کی طرف سے جو اعداد و شمار شائع
ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ
جولائی ۱۹۳۷ء اور جون ۱۹۴۰ء
کے درمیان ہوائی جنگ میں جاپانیوں
نے ۳۹۶ چینی ہوائی جہازوں کو گرایا۔
زمین پر ۱۸۶ ہوائی جہازوں کو تباہ کیا گیا
مانچوکو کی بیرون منگولیا کی سرحد پر جاپانی
فوج نے ۴۰۳ سوویٹ ہوائی جہازوں کو
گرایا۔ تینسی ہوائی جہازوں کو زمین پر تباہ کیا
گیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ چین کے
۴۰ لاکھ سے زیادہ آدمی ہلاک یا زخمی ہو
چکے ہیں یا فوج کو چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔
یا گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جنگ میں
ہلاک ہونے والے جاپانیوں کی تعداد ۔۔۔
ہزار ہے۔ چین میں جاپان کے ۔۔۔ جہازوں
کو نقصان پہنچا ہے۔ اور مانچوکو کی سرحد پر
۱۳۷ جہاز گرائے گئے ہیں۔

گئو کشی اور مسلمان

گئو کشی کے متعلق عام مسلمانوں کی
ذہنیت کیا ہے۔ اس کا اندازہ ایک تازہ
واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ اطلاع ہے۔
کہ بیچ تحصیل قصور میں چند مسلمانوں نے
اپنے دو مسلمان بھائیوں کو لاٹھیوں اور
برچھیوں سے محض اس لئے زخمی کر دیا۔
کہ انہوں نے چند آدمیوں کو گئو کشی سے
منع کیا تھا۔ اگر ہمارے مسلمان بھائی اپنے
ہم مذہب بھائیوں کو ہی گئو کشی سے منع
کرنے کی سخت سے سخت سزا دینے کو
تیار ہو سکتے ہیں۔ تو وہ ہندوؤں سے
کیا سلوک کرتے ہونگے۔ یہ اندازہ لگانا
مشکل نہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ مسلمانوں
کی اس ذہنیت کو بدلا جائے۔

خط و کتابت کرتے ہمیہ جیت نمبر ۔۔ لاہور

ہندی "پرکاش" اوشیہ نکلیگا۔ ہزار روپیہ (۱۰۰۰) کی ضمانت داخل کیجائیگی

ایک پریمی نے پانسو روپیہ دینا سویکار کر لیا۔ پانسو روپیہ اور چاہیئے

"پرکاش" کے ایک اننیہ پریمی نے ہندی "پرکاش" کے ضمانت فنڈ میں تین ماہ بعد واپسی کی شرط پر بغیر کسی پریرنا کے "پرکاش" میں میری اپیل کو پڑھ کر پانسو روپیہ کی پیشکش کی ہے۔ یہ پریمی رنگون (برہما) کے بابو مہاراج جی ریٹائرڈ اوورسیر ہیں۔ "پرکاش" کو آپ جیسے پریمیوں پر بجا طور پر فخر ہے۔ آپ کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ کیونکہ آپ نے مجھے نراشا ساگر میں ڈوبنے سے بچایا ہے۔ ایک سپتاہ کے اندر اندر اس رقم کے مل جانے کی پورن آشا ہے۔ دس روپے آریہ سماج پہاڑ گنج دہلی کے مل چکے ہیں۔ اب صرف ۴۹۰ روپے اور چاہئیں۔ آٹھ ہندی پریمی آریہ دانیوں سے پرتھک پرتھک پتر دوارا سہائتا کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہہ نہیں سکتا۔ کہ ان میں سے کون کون سہائتا کرے گا۔ اور کون کون نہیں۔ یہ بھی سمجھ ہے۔ کہ ان سے کوئی سہائتا نہ ملے۔ اس لئے "پرکاش" کے پریمیوں اور پرتیک آریہ سماج سے ایک بار پھر نویدن ہے۔ کہ اپنا اپنا حصہ (کم از کم دس دس روپیہ) ضرور بھیجدے۔ تاکہ اس ماہ کے اندر اندر ضمانت داخل کر دی جائے۔ اور اگست کا انک نکل جائے۔ جس طرح بابو مہاراج نے ہندی پریم کا ثبوت دیا ہے۔ کیا سارے آریہ جگت میں ایک یا دو ہندی پریمی آریہ ایسے نہیں۔ جو پانسو یا اڑھائی اڑھائی سو روپیہ واپسی کی شرط پر بنا سود تین ماہ کے لئے دے سکیں؟ مجھے وشواس دلاتا ہوں۔ کہ ان کا دھن ویسا ہی محفوظ ہوگا۔ جیسا کہ ڈاکخانہ یا بنک میں ہوتا ہے۔ انہیں صرف سود کی ایک معمولی رقم کا تیاگ کرنا پڑے گا۔ لیکن ہندی پرچار کے لئے یہ تیاگ ایسا نہیں۔ جو ایک آریہ نہ کر سکے۔ جب کہ مسلمان اردو کی اشاعت کے لئے ہزاروں اور لاکھوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔

یہ میرا درڑھ وشواس ہے۔ کہ ہندی پرکاش اوشیہ نکالا جائیگا۔ چاہے مجھے پانسو کسی سے قرض ہی کیوں نہ لینا پڑے۔ اس صورت میں اس کے اجرا میں کچھ ماس کا ولمب ہو سکتا ہے۔ اگر ہندی پریمی آریہ بھائی اور بہنیں ہندی "پرکاش" کو شیگھر نکلتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو جلد از جلد شیش پانسو روپے کا پربندھ کر دیں۔ دس دس روپیہ دینا تو کسی کے لئے بھی مشکل نہیں۔ اور پھر یہ چھوٹی چھوٹی رقمیں بھی سہائتا کرنے والوں کو واپس کر دی جائینگی۔

کئی آریہ بھائیوں نے اُتساہ بڑھانے کی بجائے ہندی "پرکاش" نہ نکالنے کا مشورہ دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ جب مہاتما منشی رام جیسے اُچیہ کوٹی کے نیتا ستیہ دھرم پرچارک کو نہ چلا سکے۔ اور سارودیشک سبھا کا "سارودیشک"، اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا "آریہ" گھاٹے پر چل رہے ہیں۔ تو آپ ہی ہندی "پرکاش" کو کیسے سپھل بنا سکتے ہیں؟ میرا جواب یہ ہے۔ کہ مہاتما منشی رام جی کے سمیہ اور موجودہ سمیہ میں بہت انتر آگیا ہے۔ اب ہندی پڑھے لکھوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ ان دنوں آریہ سبھاسد بھی ہندی نہ جانتے تھے۔ لیکن آج نوّے فیصدی ہندی جانتے ہیں۔ اس لئے ہندی پرکاش کی سپھلتا کی پورن آشا ہے۔ باقی رہا سبھاؤں کے پرچوں کے گھاٹے کا پرشن۔ اس سمبندھ میں مجھے یہ کہنا ہے۔ کہ ان پر سمپادک۔ چپڑاسی اور دفتر کے کرایہ آدی کا کافی بوجھ ہے۔ ہندی "پرکاش" پر صرف چھپائی۔ کاغذ۔ سلائی کٹائی اور ٹکٹوں کے بوجھ کا خرچ ہوگا۔ ۳۰×۲۰/۸ سائز کے ۳۶ صفحہ کے پانسو کاپی کے ایک انک کا انومانک ویہ ٹمن پرکار ہوگا۔

کاغذ (اندر بڑھیا اور موٹا دیسی کاغذ ٹائیٹل آرٹ پیپر کا) ۱۵ روپے۔ چھپائی ۳۶ روپے۔ سلائی کٹائی اور ریپنگ ایک روپیہ ۸ آنہ یا دو روپیہ۔ پوسٹیج دس روپے۔ متفرق سٹیشنری وغیرہ ۲ روپے ۸ آنہ کل ۶۵ روپیہ ماہوار یا ۷۸۰ روپیہ یا زیادہ سے زیادہ آٹھ سو روپیہ سالانہ۔ اگر چار سو گراہک بن جائیں۔ تو بنا اشتہاروں اور کسی کی دان دوارا سہائتا کے ہندی "پرکاش" نہایت آسانی سے جاری رہ سکتا ہے۔ ماسک چالو خرچ کو پورا کرنے کے لئے کم از کم ۲۵ گراہک ہر ماس میں بننے چاہئیں۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ ان اعداد و شمار کے پیش نظر مجھے آشا ہی نہیں پورن وشواس ہے۔ کہ ہندی "پرکاش" اوشیہ سپھل ہوگا۔

جو آریہ بھائی محض اس لئے ضمانت فنڈ میں سہائتا دینے سے ہچکچاتے ہیں۔ کہ ہندی "پرکاش" سپھل نہ ہوگا۔ انہیں اوپر کے وکتویہ کے بعد وشواس ہو جانا چاہیئے۔ کہ کوئی کام بھی مشکل نہیں۔ اگر اُسے شروع کرنے والا محنتی اور نیک نیت ہو۔ اور اُسے اپنے دوستوں سمبندھیوں اور بے شمار پریمیوں کا سہیوگ پراپت ہو۔ ہندی "پرکاش" اوشیہ نکلے گا اور سپھل ہوگا۔ ضرورت صرف بھائیوں کے کرتویہ پالن کی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ۳۱۔ جولائی سے پہلے پہلے روپے جمع کر دیں۔ اگر کوئی ایک بھائی [illegible] روپیہ دے سکے۔ تو بہت اچھا ہے۔ ایسا نہ ہو تو دو بھائی اڑھائی اڑھائی سو دے کر اس مشکل کا حل کر سکتے ہیں۔ یہ بھی نہ ہو تو دو [illegible] دیکھتے یا سماجیں سو سو روپیہ دے سکتی ہیں۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر میں کہونگا کہ ہندی پریمی آریہ سماج اور آریہ بھائی اس نویدن کو پڑھتے ہی فوراً دس دس روپے بھیج کر یہ روپے ضمانت کی رقم سرکار کے [illegible]

آئندہ مردم شماری کے متعلق ضروری [illegible]

از پنڈت دیشپال منتری پنجاب پرتی ندھی [illegible]

(۱) آریہ سماجی اپنے آپکو دھرم کے خانہ میں [illegible] ادھکاش میں بھی نہیں لکھوا سکتے۔ کیونکہ [illegible] دھرم یا فرقہ ہندو نہیں ہے۔ ہندو نام کا [illegible] بھی نہیں ہے۔ ہندو کس دھرم کو کہتے [illegible] نکشن بھی نہیں کیا جا سکتا۔ سماجک [illegible] دھرم کا پریوگ نہیں ہے۔ سناتن دھرمی [illegible] سنسکاروں پر جس سنکلپ کا پاٹھ کرتے [illegible] میں بھی آریہ شبد ہے ہندو شبد نہیں [illegible] نواس کرنیوالے پراچین آریہ ویدک [illegible] ماننے والے سب آستک لوگوں کا دھرم [illegible] اور جاتی (Race) آریہ ہے۔ [illegible] کیلئے تو ستیارتھ پرکاش میں رشی دیانند [illegible] لکھا ہے کہ جب کوئی پوچھے کہ تمہارا دھرم [illegible] تو کہو۔ کہ ویدک۔ اس لئے آریہ سماجیوں کو [illegible] کے خانے میں "ویدک دھرم" ہی لکھوانا چاہئے [illegible] پرنتو وید کو ماننے والے تو اور لوگ بھی ہیں [illegible] آریہ سماجی نہیں ہیں۔ اس لئے آریہ سماجیوں [illegible] "فرقہ" کے خانہ میں آریہ سماجی لکھوانا چاہیئے [illegible]

دیشپال منتری آریہ جن گننا سمتی گورودت بھون [illegible]

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

میرے بھائی کی کنیا کیلئے جس کی آیو ۱۶-۱۷ سال کے درمیان ہے۔ اور جو پڑھی لکھی تندرست اور ہر طرح سے یوگیہ اور گرہ کاریوں میں نپون ہے ایک درڑھ آریہ نرامش بھوجی اور باروزگار ۲۵-۲۶ ساله ور کی ضرورت ہے۔ شادی ذات پات توڑ کر ویدک ریتی سے کی جاوے گی۔

منتری آریہ سماج گھماں ضلع گورداسپور

ضرورت ہے

شری بھگوان داس آریہ ہنری پاٹھ شالہ لاہور چھاؤنی کے لئے ایک S.V اور ایک J.V ادھیاپک کی ضرورت ہے۔ ہنر سارٹیفکیٹ سہت ٹمن لکھت پتے پر ۳۱۔ جولائی ۱۹۴۰ء تک آنے چاہئیں۔ آریہ وچار رکھنے والی ادھیاپکاؤں کو ترجیح دی جائے گی۔

مینیجر:۔ شری بھگوان داس آریہ ہنری پاٹھ شالہ۔ لاہور چھاؤنی

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھی بھیجے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co.
Karachi

سُریلے گانوں اور داعیں کے ترانوں سے آنند لینے کے لئے

پروفیسر جگدیش چند بھوش سنگیت رتن گراموفون سنگر

دگجراتوں (چڑھیا چند) مالک بھارتیہ سنگیت ودیالیہ کو سالانہ جلسوں۔ وواہ اُتسووں۔ تہواروں سنگیت سمیلنوں دگانے دوارا کتھا کرانے کیلئے یاد فرمادیں۔

مینیجر بھارتیہ سنگیت شو دیالیہ باغبانپورہ [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کیا اب دھرم کی ضرورت نہیں رہی؟

لیکھک:۔ مہتہ جیمنی جی بی۔اے ویدک مشنری

آج سائنس کے زمانہ میں عام دنیا میں یہ خیال ہے۔ کہ مذہب کی کوئی ضرورت نہیں۔ مذہب قوموں میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ مسجد اور باجے کے جھگڑے۔ اور نماز کا فرق۔ شدھی اور تبلیغ کے جھگڑے۔ چھوت چھات اور اونچ نیچ کا سوال۔ دعائیں اونچی پڑھی جاویں یا آہستہ۔ مدرح صحابہ اور تبرہ کے فسادات۔ یورپ میں تمام ممالک کے عیسائی ہونے کے باوجود جن کے مذہب کا اصول اہنسا اور کھشما ہے۔ ان میں خونریزیاں اور جنگ و جدل۔ غرضیکہ ان امور نے انسان کو مذہب سے بہت متنفر کر دیا ہے۔ یہ مذاہب دنیا میں فسادی۔ مادی اور سیاسی ترقی میں رکاوٹ ثابت ہو رہے ہیں۔ مذہبی تعصبات اور مذہبی خیالات دماغ کو آزادی سے روکتے ہیں۔ مذہب ایک ڈھکوسلہ اور بچوں کا مربہ بن گیا ہے۔ اسی لئے فرانس کے ایک سائنسدان نے کہدیا کہ اب مذہب کی جگہ سائنس نے حاصل کر لی ہے۔ مہذب دنیا پکار رہی ہے۔ کہ دنیا اس وقت ترقی کر رہی ہے۔ وقت اور مقام کے دشوار گذار مرحلوں کو انسان طے کر کے اپنے قابو میں کر رہا ہے۔ ہزاروں میلوں کا سفر دنوں میں اور سینکڑوں میلوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہو رہا ہے۔ آسمان کے وسیع فضا اور بحر اعظم کے ذرہ ذرہ کو انسان نے کھوج ڈالا ہے۔ پرتھوی کی گود میں دبے ہوئے جواہرات اور معدنیات کو کھود کر نکال لیا ہے۔ زمین کی پیداوار کو آشا سے کئی گنا زیادہ کر لیا ہے۔ سمندر کی تہہ تک پہنچنے کیلئے آبدوز کشتیاں اور غوطہ خور موجود ہیں۔ بھاپ۔ بجلی اور گیس کی طاقت کو اپنا مطیع کر لیا ہے۔ کہ نوکروں اور خدمتگاروں کی بھی اب ضرورت نہیں رہی۔ بٹن دباؤ اور میز پر طشتری موجود ہے۔ انسان کو نیست و نابود کرنے کے لئے گولہ بم کی زہریلی تیار ہیں۔ غرضیکہ انسان نے ہر ایک پرکرتی پر پوری فتح حاصل کر لی ہے۔ اسی وجہ سے اب مذہب اور خدا کو خیرآباد دینا تہذیب کا کرشمہ بن گیا ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے۔ کہ آیا عناصر اور پرکرتی پر اس قدر غلبہ حاصل کر لینے سے ہم نے (۱) امن و شانتی کو حاصل کر لیا ہے؟ (۲) کیا ہمارے اخلاق اچھے ہو گئے ہیں؟ (۳) کیا ہمارے اندر صبر و قناعت کا مادہ بڑھ گیا ہے؟ (۴) کیا اب ہماری ضروریات پوری ہو گئی ہیں؟ (۵) کیا اب ہم کسی کے محتاج نہیں رہے۔ اب ہم پورے مادر پدر آزاد ہو گئے ہیں؟ جب ہم عالم تنہائی میں ان امور پر وچار کرنے میں تو ہمیں جواب نفی میں ملتا ہے۔ دن بدن اشانتی بڑھ رہی ہے۔ مہذب اقوام خونخوار بھیڑیوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑ رہی ہیں اور خون کی ندیاں بہا رہی ہیں۔ بدامنی ہے۔ بے چینی ہے۔ افلاس ہے۔ بے کاری ہے۔ محتاجی ہے۔ ہماری ضروریات میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے برعکس وسائل آمدنی کم ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ سائنس نے انتہائی بام ترقی پر پہنچنے کے باوجود بھی ہمارے ان مصائب کا کوئی حل نہیں کیا۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے۔ جس کا نام مذہب نہیں بلکہ دھرم ہے۔

مذہب وہ ہے جسے کسی انسان نے چلایا۔ اور اپنے کلام کو خدا کا کلام کہہ کر اپنے تئیں پیغمبر۔ خدا کا بیٹا اور اوتار کا درجہ دے دیا۔ مگر دھرم کے بارے میں میڈم سلیوٹسکی نے کہا تھا۔ کہ:۔

"جس طرح مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ ویسے ہی انسان بھی بغیر دھرم کے زندہ نہیں رہ سکتا"۔

ڈاکٹر فلیمنگ نے کہا تھا۔ کہ:۔

"سائنس اور دھرم متضاد نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے معاون ہیں"۔

آپ نے مزید کہا۔ کہ:۔

"دنیا کی اشیاء کو دیکھ کر ہمارے دل میں دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ یہ چیز کس طرح بنی؟ اور کیوں بنی؟ سائنس کا کام ہے بتانا۔ کہ یہ چیز کس طرح بنی۔ اور دھرم کا کام ہے بتانا۔ کہ کیوں بنی؟"

ہمارے شاستروں نے شروَن منن اور ندھیاسن کے بعد دھرم کو جگہ دی ہے۔ اچھی طرح تحقیقات کئے ہوئے (سائنس) اور اس پر خوب وچار کئے ہوئے (فلاسفی) کو دھرم کہا ہے۔ مادی ترقی یا سائنس ہمیں آسائش دے سکتی ہے۔ جیسے موٹروں میں بیٹھ کر آسائش ملتی ہے۔ دھرم ہمیں اندر سے آنند دیتا ہے۔ سائنس بیرونی اشیاء سے آسائش دے سکتی ہے۔ مگر سچا آنند دھرم سے ہی میسر ہوتا ہے۔ پھر چاہے مادی آسائش ہو یا نہ ہو۔ دنیا کا ہر ایک مذہب ہمارے لئے آنند کا سادھن محسوس ہوتا ہے۔ سائنس ہمارے خیال میں دھرم کا ایک انگ ہے نہ کہ اس کی مخالف۔ دھرم انسان کو اس دنیا میں خوشحالی اور آئندہ کے لئے پرم آنند دیتا ہے۔

سائنس ہمیں مشاہدات اور تجربات سے ترقی اور راحت کی شاہراہ پر لے جاتی ہے۔ لیکن دھرم ابھیاس اور ویراگ سے اس اونچی جگہ پر پہنچاتا ہے۔ کہ جہاں سے سائنس کی جرأت آمیز ترقی بمنزلہ بچوں کے کھلونے کے نظر آتی ہے۔ غرضیکہ سائنس مشاہدات کا نچوڑ ہے۔ تو دھرم ہمارے انوبھو (تجربہ) یوگ ابھیاس اور پرانایام سے حاصل کرتے ہیں۔ کا آدرش ہے۔ اگر ان اندرونی شکتیوں کو عروج پر لے جا کر آتما کو بلوان بنانا۔ اور وید کے مارگ پر چلنا ہمیں انسان کے لئے مفید اور ہے۔ اپکاری بنانا ہو۔ تو اس کے لئے دھرم کی ضرورت ہے۔ سائنس کا استعمال م

مختصر افسانہ

پرماتما کی تلاش

زمانۂ قدیم میں جب میرے ہونٹ پہلی بار گفتگو کیلئے جنبش میں آئے۔ تو میں نے مقدس پہاڑ پر چڑھ کر خدا سے کہا:۔

"اے مالک! میں تیرا غلام ہوں۔ تیری مشیت میرے لئے ایک قانون کا حکم رکھتی ہے۔ اور میں تیرے احکام پر ہمیشہ کاربند رہوں گا"۔ لیکن خدا نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور ایک تند طوفان کی مانند تیزی سے گذر گیا۔ ایک ہزار سال کے بعد میں پھر مقدس پہاڑ پر چڑھ کر خدا سے ان الفاظ میں گویا ہوا۔ "اے میرے خالق! میں تیری مخلوق ہوں۔ تو نے مجھے مٹی سے پیدا کیا۔ اور میرا سب کچھ تیرے لئے ہے"۔ لیکن خدا نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور تیزی سے نکل گیا۔ ہزار سال کے بعد میں پھر مقدس پہاڑ پر چڑھا۔ اور خدا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے خدا میں تیرا بیٹا ہوں۔ تو نے مجھے شفقت اور محبت سے پیدا کیا۔ اور میں محبت اور عبادت ہی سے تیری بادشاہت حاصل کروں گا"۔ لیکن اس مرتبہ بھی خدا نے کوئی جواب نہ دیا۔ ایک ہزار سال بعد میں پھر مقدس پہاڑ پر چڑھا۔ اور ایک بار پھر خدا سے مخاطب ہو کر کہا۔ "میرے خدا! میرے مقصود اور میرے منتہائے تکمیل! میں تیرا ماضی ہوں۔ اور تو میرا مستقبل۔ میں زمین پر تیری اصل ہوں۔ اور تو آسمان پر میرا پھول۔ ہم دونو سورج کے سامنے نمو پاتے ہیں"۔

اور جب میں وادیوں اور میدانوں میں اترا۔ تو میں نے خدا کو وہاں بھی موجود پایا۔

(ایک مسلمان کا تخیل) (بشیر ہندی)

گاؤ کشی اور مسلمان

یدی آپ کو گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارہ میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا کو دیش کے لئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری ٹریکٹ "گؤ کشی اور مسلمان" منگوا کر پڑھیے۔ "پرکاش" لاہور نے زبردست سمالوچنا کی ہے۔ اس ٹریکٹ میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نظر سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس ٹریکٹ کو ان گنت تعداد میں مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یکمشت پچیس کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فیصدی کمیشن۔ قیمت ۴ر ... ملنے کا پتہ:۔ سید مصطفیٰ احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ

Gangotri

ہاتھ سے کاغذ بنانیکا آسان طریقہ

(بے کار نوجوانوں کیلئے آسان اور منفعت بخش صنعت)

ہندوستان میں عام طور سے ہرے بانسوں اور پرانے کپڑوں سے ہی کاغذ بنایا جاتا ہے۔ چونکہ ان چیزوں کو کوٹ کر آسانی سے پلپ بنایا جا سکتا ہے۔ ہندوستان میں ابھی مشینوں کا رواج نہیں پھیلا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ تھوڑے دنوں بعد سخت سے سخت چیزوں سے بھی کاغذ بننے لگیگا۔

کاغذ بنانے کے طریقہ کو ہم تین مختلف حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ (۱) پلپ بنانا (۲) کاغذ اٹھانا (۳) لکھنے کے لائق کاغذ بنانا۔

(۱) پلپ بنانا سب سے پہلے ہرے بانسوں کو الگ چھانٹ لیتے ہیں۔ ان کو ایک تیز پھل والے گنڈاسے سے آدھ انچ ٹکڑوں میں کاٹ لو۔ ان ٹکڑوں کو صاف پانی سے دھو ڈالو۔ اور ایک بڑے برتن میں ۱۱۲ ڈگری کاسٹک سوڈے کے گھول کے ساتھ آگ پر ابالو۔ تاکہ بانسوں کی چکناہٹ دور ہو جائے۔ اور پلپ بنانے میں بھی دقت پیش نہ آئے۔ برتن میں ایک نلکی ضرور ہونی چاہیئے۔ جس سے خراب پانی وقت وقت پر نکالا جا سکے۔ اور اوپر سے تازہ پانی ڈالا جا سکے۔ جب بانسوں کے ٹکڑے کافی دیر (سات سے کر پانچ گھنٹہ تک) ابل جائیں۔ تو ان کو ایک بڑی جھلی میں نکال کر صاف پانی سے دھو ڈالو۔ جس سے باقی چکناہٹ بھی دور ہو جائے۔ اس کو صاف کرنے کے بعد ہالنڈر بیٹر میں رکھ کر اس وقت تک کوٹنا چاہیئے۔ جب تک کہ وہ بالکل باریک پلپ نہ بن جائے۔ ہالنڈ بیٹر میں ایک طرف سے پانی آنے۔ اور دوسری طرف سے پانی نکلنے کا راستہ ہونا چاہیئے۔ جس سے کہ بلیچ پانی میں ڈال کر پلپ کو ہالنڈر بیٹر میں ہی صاف کر دیا جائے۔ اور بعد میں صاف کرنے کی دقت نہ اٹھانی پڑے۔ پلپ کو اس وقت تک پانی سے صاف کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ اس میں سے کلورین کی بو آنی بالکل بند نہ ہو جائے۔

پلپ کو باہر نکالو۔ اگر رنگین کاغذ بنانا ہے۔ تو پانی کو تین فیصدی پھٹکری ملا کر ابال لو۔ اس ابلتے ہوئے رنگ کو اگر کاغذ گہرے رنگ کا بنانا ہو۔ تو زیادہ ملاؤ۔ اور ہلکا بنانا ہو۔ تو کم رنگ پلپ میں ملاؤ۔ پلپ کو اس وقت تک ایک لکڑی سے چلاؤ۔ جب تک کہ رنگ تمام پلپ میں نہ مل جائے۔

۲- کاغذ اٹھانا

اس بنی ہوئی لگدی کو پانی کے ساتھ ایک بڑے حوض میں گھول دو۔ لگدی کی مقدار پانی میں اس مقدار میں ہونی چاہیئے۔ جس قسم کا کاغذ بنانا ہو۔ اگر بلاٹنگ بنانا ہو۔ تو پانی میں زیادہ لگدی ملاؤ۔ اور اگر خط لکھنے کا کاغذ بنانا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

استری جگت

استری کیا ہے؟

(کاؤنٹ ٹالسٹائی، نپولین، ولوتھر وغیرہ مشاہیر عالم کے دلچسپ خیالات)

دنیا میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جو عورتوں کو انتہائی نفرت اور حقارت کے ساتھ دیکھتا ہے۔ ان کے نزدیک دنیا کی سب سے زیادہ خطرناک مخلوق عورت ہے۔ عورتوں کے خلاف اس طبقہ نے کس قدر خیال آرائیاں کی ہیں۔ ذرا ملاحظہ ہوں۔ (ایڈیٹر)

۱- دنیا میں بہت سی چیزیں بے حد خوشنما ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے نتائج بھی خطرناک ہوتے ہیں۔ ان خطرناک چیزوں میں سے ایک چیز عورت بھی ہے۔ عورت کی دلفریبی آگ کے ان شعلوں کی طرح ہے۔ جو راہ چلتے مسافر کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ اگر راہ چلتا مسافر اس کے قریب آتا ہے۔ تو گرمی اور آرام محسوس کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے آپ کو ان شعلوں کی نذر کر دے۔ تو خاک ہو جائے۔ عورت دور سے دیکھنے میں بہت اچھی چیز ہے۔ لیکن اس سے جب جسم مس ہوتا ہے۔ تو انسان خاک ہو جاتا ہے۔

(کاؤنٹ ٹالسٹائی)

۲- میں نے گناہ اور تباہی کی تاریخ کا جب مطالعہ کیا۔ تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ گناہ کی تعمیر میں سب سے زیادہ ہاتھ عورت کا ہے۔ یہ چیز اگرچہ بالکل درست ہے۔ کہ مرد گناہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ لیکن گناہ کی اصل محرک عورت ہی ہوتی ہے۔ عورت کے دلفریب حسن نے ہمیشہ مرد کو گناہ کی ترغیب دی ہے۔ اور یہ ترغیب اکثر اوقات قتل و غارت گری تک پہنچ گئی ہے۔ عورت ہماری زندگی کا ایک ایسا جزو ہے۔ جس کے بغیر ہم عورت کو مکمل نہیں کر سکتے۔ لیکن زندگی کو عورت کے ساتھ مکمل بنانے میں ہم کو امن چین، عافیت اور سب کچھ برباد کر دینا ہوتا ہے۔ کاش کوئی صورت ایسی ہوتی۔ کہ دنیا عورت سے آزاد ہو سکتی۔

(مشہور مورخ ڈاکٹر سینجرا)

۳- دنیا میں سب سے زیادہ خطرناک اور میٹھا زہر عورت کا وجود ہے۔ انسان اس زہر کو خوشی کے ساتھ پیتا ہے۔ یہ زہر فوراً انسان کو ہلاک نہیں کرتا۔ رفتہ رفتہ اس کے اثرات کام کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس زہر کی بنا پر انسان کی تندرستی، اخلاق اور سب کچھ برباد ہو جاتا ہے۔ دنیا کے مفکرین اور مدبرین نے ہمیشہ عورت سے بچنے کی ترغیب دی ہے۔ لیکن عورت میں ایسی کشش ہے کہ بہت کم لوگ اس سے بچ سکتے ہیں۔ سو میں سے ننانوے اشخاص اس زہر کو خوشی کے ساتھ پیتے ہیں۔ اور اس وقت ان کو اس زہر کا اندازہ ہوتا ہے۔ جب مرض لاعلاج ہو جاتا ہے۔

(ڈاکٹر فرگوسن)

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

ویدوں حکیموں اور ڈاکٹروں کیلئے خوشخبری

شدھ شلاجیت

اس جگت پرسدھ رسائن کو جو سینکڑوں بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ ہمارے کارخانہ میں زیر نگرانی ایک قابل وید (تت دیتا شلاجیت) اصول دواسازی کے مطابق صاف کرنیکا پربندھ ہے۔ کسی پرکار کی ملاوٹ نہیں کی جاتی۔ فہرست کارخانہ منگوا کر ملاحظہ کریں۔ ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

تاجرانہ بھاؤ حسب ذیل ہیں:۔

پتھر شلاجیت نمبر ا- دس روپیہ (عـــہ) فی من۔

شدھ شلاجیت درجہ اول - پانچ روپیہ (ـــہ) فی سیر۔

کرشنا شدھ شلاجیت (رجسٹرڈ) اڑھائی تولہ کی شیشی دیدہ زیب پیکنگ آٹھ آنے (۸ر) فی شیشی۔ (کرایہ بذمہ خریدار)

ہزارہ کیمیکل ایجنسی (رجسٹرڈ) شلاجیت بھون مانسہرہ (صوبہ سرحد)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

(گذشتہ سے آگے)

پراچین بھارت کے ایک سو ا چکرّورتی راجے

(پراچین اتہاس سمبندھی ایک کھوج پورن دلچسپ لیکھ)

یہاں پر کیول شانتی پرب ادھیائے ۱۶ میں مہاراجوں کے نام دئے ہیں۔ جن میں سے ماندھاتا۔ بھرت۔ ششبندو۔ سگر۔ اور بھگیرتھ کے نام تو پورو دئے جا چکے ہیں۔ کنتو کچھ نام نئے بھی دئے ہیں۔ جو اس پرکار ہیں:-

۵۷ یشسوتر۔ ۵۸۔ برہدرتھ۔ ۵۹۔ شری رام۔ ۶۰۔ گئے۔ ۶۱۔ رنتی دیو۔ ۶۲۔ یدھشٹر

کوٹلیہ ارتھ شاستر میں بھی بہت سے چکرورتی مہاراجوں کے نام دئے ہیں۔ جن کی سوچی اس پرکار ہے:-

۶۳۔ ناجاگ۔ ۶۴۔ ڈانڈیک بھوج۔ ۶۵۔ دئی دیہہ کرال۔ ۶۶۔ تال جنگھ۔ ۶۷۔ ابل۔ ۶۸۔ اج وندو۔ ۶۹۔ سوویر۔ ۷۰۔ راون۔ ۷۱۔ دریودھن۔ ۷۲۔ ڈامبودھبو۔ ۷۳۔ ہیہہ ارجن۔ ۷۴۔ واتاپی

اٹھارہ پرانوں کو یدی دھیان سے پڑھا جاوے۔ تو اُکت ۷۵ سارو بھوم مہاراجاؤں کے اتیرکت انیہ بھارت کے راج راجیشوروں کے نام پراپت ہوں گے۔ ہم نے اس دشئے کو دھیان میں رکھتے ہوئے پرانوں کو نہیں پڑھا ہے۔ اس کارن جھٹ پٹ اس ساگر میں سے راجاؤں کے نام نکال نکال کر پاٹھکوں کی بھینٹ نہیں کئے جا سکتے۔ وشنو پران میں کئی ستھانوں پر چکرورتی راجاؤں کے نام آئے ہیں۔ جن میں سے یدی وہ ۷۴ جو پہلے ہیں چھوڑ دئے جائیں۔ جن کے نام اوپر دئے گئے ہیں۔ تو شیش پندرہ راجاؤں کے نام اس پرکار ہیں:-

۷۵۔ بلی۔ ۷۶۔ مل۔ ۷۷۔ ککتستھ۔ ۷۸۔ پرودس۔ ۷۹۔ رادھو۔ ۸۰۔ وشانن۔ ۸۱۔ اپی کوشٹ۔ ۸۲۔ اجی کھشیت۔ ۸۳۔ پیدا شو۔ ۸۴۔ جید رتھ۔ ۸۵۔ چندر۔ ۸۶۔ رگھو۔ ۸۷۔ کارل دیو۔ ۸۸۔ مہا پدم نند۔ ۸۹۔ چندر گپت

انیہ پرانوں میں بھی کچھ نئے نام ملتے ہیں۔ جیسے کورم پران میں:-

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

شنکھائن شروت سوتر ۱۶۹ میں بھی اشومیدھ کرنے والے مہیشوروں کے نام آئے ہیں۔ جن میں سے کیول ایک نیا ہے شیش چھ کے نام اوپر آ چکے ہیں — وہ نام ۵۶ وی دیہہ المہارہ ہیں۔ مہابھارت ایک بہت ساگر ہے۔ اس میں سے چکرورتی راجاؤں کی سوچی نکالنا ایک مہاتین کا کام ہے۔ — وہ سوچی وستو نہ اتی روچک ہوگی۔ اور اوپر دئے ہوئے ناموں کی پرتی پرتی کرنے والی بھی ادشیہ ہوگی۔

ویدک زمانہ کی ودیائیں

(سائنس کی موجودہ ایجادوں سے زیادہ حیرت انگیز تھیں)

زمانہ حال میں مغرب زدہ لوگ یہی رٹ لگاتے ہیں۔ کہ زمانہ سلف میں صرف ویاکرن وغیرہ کے رٹنے رٹانے میں ہی زندگی صرف کر دیتے تھے۔ پنڈت لوگ پندرہ بیس سال ایک ہی مضمون پڑھاتے تھے۔ اس لئے پرانے زمانہ کے لوگ سوائے کتابی علم کے اور کچھ نہ جانتے تھے۔ اس بھرم نیہ بادک کے لئے ہم پرسدھ ودوان ڈاکٹر ... صاحب کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ جو آپ نے ... کی لبرل کلب الیوسی ایشن میں فرمایا:-

"... سنسار کو جن باتوں پر ابھیمان ... زیادہ سب باتیں بھارت ورش ... وہاں گئی ہوئی ہیں"۔

آج کل یہ خیال عام پھیل رہا ہے۔ کہ ... مغرب نے ہمیں انسان بنایا۔ ہزاروں ... سینکڑوں ایجادات اور نئے نئے ... دنیا کے سامنے رکھے۔ یہ ان کی ... مشقت اور دماغی قوت کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ آج ہم دنیا کو نئے رنگ میں ... ہم پہنچا ہوا دیکھتے ہیں۔ اگر ... ہمارا کوئی بزرگ جو سالہا سال سے ... پھر زندہ ہو کر بھارت بھومی کو ... ریڈیو۔ ٹیلی فون اور گراموفون ... باتیں سن کر اسے جادو کے کرشمے ... سینما اور تھیٹروں میں ایکٹرسوں ... کہ انہیں اندر لوک کی اپسرائیں ... کرنے لگے۔ وہ علوم جن کا مطالعہ ... شوق سے کرتے ہیں بھارت میں ... نے سائنس اور آرٹ کے نام سے ... کر دئے ہیں۔ مگر سچ پوچھو۔ تو یہ ... علوم وفنون اور عجائبات دنیا ... بھارت کا بنا یا بگڑا قدیمی نسخہ ہے۔ ... بھارت میں ویدوں کا پرچم لہرا رہا ... اس وقت یہ سب باتیں ہمارے ... کر چکے تھے۔ آج بھارت کا قدیمی ... ایک خواب سا معلوم ہو رہا ہے۔ ... زمانہ نے پھر پلٹا کھایا ہے۔ اور اب ... باتوں کا اعادہ ہو رہا ہے۔ آہستہ ... اب مغربی علماء ماننے لگے ہیں۔ ... بھارت قدیم زمانہ میں عروج پر تھا۔

مسٹر وہیلر ایلنس نے امریکہ سے آواز اٹھائی ہے۔ کہ ہوائی جہاز۔ قوت برقی۔ ریڈیو وغیرہ تمام سائنس کے کرشمے قدیم آریہ لوگوں کو معلوم تھے۔ اور وہ ان سے سرشار ... کو لاکھ پہنچاتے تھے۔

ہر وفیسر میکس مولر نے بھی اپنی کتاب بھارت سے ہمیں کیا شکشا مل سکتی ہے میں یہ تسلیم کیا ہے کہ بھارت میں پراچین کال میں سٹیم انجن۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

ترقی کے اشارے

(۱) کام اگر مشکل ہو۔ تو نا امید مت ہو۔ کوشش اور استقلال سے کامیابی ہوگی (۲) مصیبت میں دوستی اس طرح ختم ہوتی ہے۔ جس طرح جسم کا لباس پھٹ کر اتر جاتا ہے (۳) بے وقوفوں کی دوستی اس لئے غنیمت ہے کہ جدائی کے وقت رنج نہیں ہوتا (۴) واجب الامداد اشخاص کی امداد کرنا اپنی امداد کرنا ہے۔ (۵) دنیا غریبوں کی نہیں ہے۔ اور نہ جنت ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو غریبوں سے محبت نہیں کرتے (۶) غصہ سے بڑھ کر انسان کا کوئی دشمن نہیں۔ کیونکہ یہ اس کے چہرہ کے تبسم اور دوسروں کی حسرت کو ہلاک کر دیتا ہے (۷) نوکروں سے نرمی سے پیش آنا ان کی محبت کو حاصل کرنا ہے (۸) کسی کو ذلیل مت کرو۔ ورنہ کبھی اس کے ہاتھوں سے ذلیل ہو جاؤ گے (۹) بھلائی کرو۔ تاکہ تمہاری بھی بھلائی ہو۔ (۱۰) دکھ میں ہمت رکھنا بہت کا مسئلہ غور سے ذہن نشین کرو۔

ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ مانسہرہ

سال ۱۹۳۴ء سے صوبہ سرحد میں "شلاجیت" کے کاروبار کو وسیع پیمانہ پر کرنے والی واحد ایجنسی ہے۔ اس کی ترقی کو دیکھ کر کئی حاسد اور نقال پیدا ہو رہے ہیں۔ آخر سچائی کے سامنے جھوٹ اور بناوٹ کی کیا حقیقت ہوتی ہے۔ ہندوستان بھر کے اخبارات۔ ویدوں۔ حکیموں اور ڈاکٹروں نے ہماری شدھ شلاجیت کی بے حد تعریف کی ہے۔

شلاجیت کو شدھ کرنے کا بہترین پربندھ ڈاکٹر بھنڈاری ایڈیٹر رسالہ "طبی امرت" کی زیر نگرانی ہے۔ جن کا دیرینہ تجربہ اصلی شدھ ہونے کی گارنٹی ہے۔

المشتہر:- ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ۔ مانسہرہ (صوبہ سرحد)

کبھی دِن کو کھاتا ہے۔ تو رات کو نہیں سا در رات کو کھاتا ہے تب دن کو نہیں۔ آخر بات کیا ہے۔ کچھ بھی تو کہو“ ـــ ماں نے سُدھیر کا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ناحق میرے پیچھے کیوں پڑی رہتی ہو؟ تم دیکھتی نہیں۔ کہ مجھے سردی لگ گئی ہے۔ جبھی سے میں کچھ سُست رہتا ہوں“ ـــ سُدھیر نے کھانستے ہوئے کہا۔

کون جان سکتا ہے۔ کہ کس کے پردہ میں کیا ہے؟ دُنیا میں آج وِگیان کلا کی دھوم مچی ہے۔ وگیانکوں کی دگیان کلا سے آج دُنیا کے ہر ایک کونے میں اُجیالا چھایا ہُوا ہے۔ اندھے بھی اپنے کو آنکھ والے کہہ رہے ہیں۔ لیکن چھوٹا سا یہ پردہ اس کلا سے ابھی تک کورا ہی ہے۔ دگیان کلا اتھوا دُنیا کی ساری شکتی کا پریوگ بھی سُدھیر کی ماں کو آج نہیں بتا سکتی تھی۔ کہ سُدھیر نے اپنے پردہ کی تہ میں ایک چھوٹی سی لالسا چھپا رکھی ہے صرف اس کو پانے کیلئے جس کو دیکھ کر وہ مسکرا دیتا ہے۔ اور وہ ہنس پڑتی ہے۔ لالسا کی اتریپت پپاسا نے اس کو ایکاکر بنا دیا ہے۔ کبھی کبھی تو اس کو رونے میں بھی بڑا مزا آتا ہے۔ اور ایسے سمے میں رونے میں جب آنسو پونچھنے والا بھی کوئی نہ ہو۔ ایکانت میں بیٹھ کر وہ اُسی دِن کی بات کو یاد کرتا ہے۔ جس دن اُس کی جیون جیوتی رمنی نے اس کی جدائی میں صرف آنسوؤں کی ایک بوند ٹپکائی تھی۔ رمنی کی آنکھیں اس سمے سُدھیر

(گذشتہ سے آگے)

ایک پریوارک جیون کی شکشا پرد کہانی

غلط فہمی

(لیکھکہ: شریمتی کشوری دیوی)

پر کتنے سادر لوگوں کی آنکھیں رمنی پر پرنتو سُدھیر کی آنکھیں تو اس پریم بُوند پر تھیں۔ جو کہہ رہی تھی ـــ ”پریم کا مولیہ کیوں اُدھار لگائے جاتے ہو؟“

کتنا پریم یکت تھا وہ درشیہ۔

(۴)

”وہ پھر آئے ہیں“۔

”کون؟ ....“

”نہیں۔ میں نہیں بتاؤں گی“۔

”کیوں؟“

”تم وِکل ہو اُٹھو گی“۔

”کس لئے؟“

”اُن کو پانے کے لئے۔ اور اپنی پیاس بُجھانے کے لئے“۔

”بھابھی! تُو نے کون سی ایسی چیز دیکھی ہے۔ جو پاگل کی طرح باتیں کر رہی ہے؟“

”اور تُو دیکھے گی۔ تو مجھ سے بھی زیادہ پاگل ہو جائے گی“۔

”ناحق کیوں مذاق کر رہی ہو۔ بتاؤ تو سہی“۔

”اُونہہ! میں بتاؤں گی تو نہیں۔ ہاں کہو تو دِکھا دوں“۔

”اچھا۔ چل دِکھا دے“۔

رمنی کوٹھڑی میں جھانکنے لگی۔ بھابھی نے کواڑ لگا دیئے۔ رمنی سُدھیر کو دیکھ کر چونک پڑی۔ اور شرم کے مارے پانی پانی ہو گئی۔ بھابھی نے ٹھٹھا کر ہنس دیا +

(۵)

گرمی کا دِن دوپہر کا سمیہ ہے۔ ایک اور سُوریہ کی پربل پرچنڈ کرن اور دوسری اور گرم گرم لُو بدن کو اور بھی جھلسائے دے رہی ہے۔ اس ڈیوک پر کوپ سے دیوی وسُندھرا کی گود سونی سی لگ رہی ہے۔ بھنک سگھن برکھشوں کی چھایا میں پکھشی گن گھونسلوں اور پتوں کی آڑ میں اور گرستھی اپنی اپنی جھونپڑیوں میں پران بچا رہے ہیں۔ پرنتو سُدھیر کو کیا۔ وہ تو کوٹھڑی کے ایک کونے میں پڑا ایک ہی راگ ـــ جوانی کے سرس دنوں میں کسی پر اپنا سرو سو نچھاور کر دینے کی اتھوا مر جانے کی اِچھا کتنی پیاری اور سُکھد ہوتی ہے۔ لوگ اس کو پاگل پن سمجھتے ہیں۔ پرنتو کون ایسا ہے جس نے ایک بار بھی اس کا انُبھو نہ کیا ہو ـــ الاپ رہا ہے +

سہسا دروازہ کھلا۔ رمنی کوٹھڑی میں گئی۔ دیکھا اُدھر منہ کئے سُدھیر کسی کلپنا میں تو لین ہے۔ جھٹ اس نے پیچھے کی اور سے اس کی آنکھیں بند کر دیں۔ سُدھیر سہر اُٹھا۔ اس کی نس نس میں بجلی دوڑ گئی۔ اور ہردے میں دھڑکن۔

”تم بڑی ہنسوڑ ہو“۔

”اور آپ بڑے ڈرپوک“۔

”ہاں۔ تم کو دیکھ کر ڈر جو لگتا“۔

”ڈر۔ رمنی کھلکھلا کر ہنس پڑی“۔

”کیا میں باگھ ہوں سُدھیر بابو“۔

پریم کی کھٹکھٹ جھاڑ کر ... کہا ـــ ”شائد باگھ سے اتنا ڈر نہیں ...“ سُدھیر کے اُتر نے رمنی کی ہنسی کو گمبھیرتا میں بدل دیا۔ وہ کچھ دیر چپ رہ کر پھر بولی:-

”آپ ٹھیک کہتے ہیں سُدھیر بابو ... کی وِڈمبنا بھی شائد کچھ ایسی ہی ... بھُول میں کانٹا۔ چندرماں میں کلنک ... جیسی سُندر وستو میں آگئی۔ اور پریم ... وستو میں پاپ کی آبھا اس کے پران ...“

رمنی کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دو بوندیں پرتھوی پر ٹپک پڑیں۔ سُدھیر ... سمجھا کہ آج میری باتوں نے رمنی کے ... میں چوٹ پہنچائی ہے۔ اس لئے وہ ... بدلنے کی اِچھا سے بولا ـــ ”یہ کیا ... شربت پلاؤ گی نہ؟“

”ہاں۔ پلاؤں گی۔ لیکن تم ناراض تو ... ہو“۔

”ناراض ہو بھلا میں آپ سے ناراض ... کر اس دُنیا میں سُکھی رہ سکتا ہوں“۔

سُدھیر نے دیکھا۔ آشا ... چلی آرہی ہے۔ وہ جوں جوں رمنی کے ... جاتا ہے۔ توں توں اس کی پرتیہ پیاس ... بھی یہ ہچکچاہٹیں آشا کی اور جھکتی جا رہی ... ہیں۔ اور انت میں اتنی جھکیں۔ کہ ... کو اب چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا ... سارا شریر مدھو کمپن سے کانپنے لگا۔ ... اپنے کو وہ نہیں سنبھال سکا۔ اس نے ... رمنی کے دونوں ہاتھوں کو اپنی مٹھیوں ...

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

جریان احتلام اور رقت منی کے لئے

مدن منجری گولیاں

قبض سُستی۔ جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ کمزوری وغیرہ کو دُور کر کے جسم اور دل و دماغ میں طاقت لاتی ہیں۔ ہر مزاج کے موافق اور ہر موسم میں یکساں مفید ہیں۔ قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

میوسکٹ طلائی روغن بعضو مخصوص کی سُستی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر ازسرِ نو قوت مردمی آتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

رمن ولاسنی گولیاں سرعت انزال کو دُور کر کے امساک بڑھاتی ہیں۔ اور شادی شدہ زندگی کی مسرتوں کا پورا لطف حاصل کراتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ۔

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ:- ... ہال ... نسبت روڈ لاہور

دہلی ایجنٹ:- جہا داس کمپنی چاندنی چوک۔ دہلی

”پرکاش“ کی خوبیاں دوسروں کو بتائیں اور خامیاں ہمیں (منیجر)

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس۔ ہارمونیم۔ طبلہ۔ ستار۔ دِلربا۔ وائلن۔ کھڑتالیں۔ سامان بلینڈ باجہ۔ ڈھول۔ تنبورہ۔ بین باجہ۔ بنسری۔ کلارنٹ۔ چمٹے۔ چھینے + ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر ملنے پر حسب منشا تیار کر دئے جاتے ہیں۔ مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ Accessories بھی مل سکتی ہیں۔ گانے بجانے کی کوئی چیز خریدنے سے پہلے ہمارے کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں یا خود تشریف لائیں۔ ہمارا سامان خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اعلےٰ ہونے کے علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ہے +

آزمائش شرط ہے

کاشی ناتھ پرو پرائیٹر ادمکار ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔

پنجونگی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد گرداس

بال جیون اصلی میٹھی گھٹی جادو

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی ... اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی شیشیوں ... قیمت فی شیشی ۱ ... درجن ... علاوہ محصول ... مفت الو۔ دنتر معزز نام دیکھ کر خرید ... المشتہر۔ منیجر بال جیون کارخانہ ... گوجرانوالہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

...ویدک سماج سیالکوٹ کا پروٹسٹ

...ویدک سماج سیالکوٹ کا یہ عام اجلاس
...پرتی ندھی سبھا کے سردم شماری
...پرادیشک ...بڑے افسوس کا اظہار کرتا
...اعلان ہے ... کہا گیا ہے۔ کہ آریہ سماجی
...جس میں یہ ... ویدک دھرمی کی بجائے "ہندو"
...

...پرادیشک سبھا کا یہ نتیجہ ریٹی کے
...کے ردّ ہونے سے آریہ سماج
...سخت ہانی کارک ہے۔ اس
...آریہ پرادیشک سبھا سے پرارتھنا کرتا
...کہ وہ اس اعلان کو واپس لے کر
...بڑھ رہی اشانتی کو دور کرے۔
...پرکاش منتری آریہ ویدک سماج سیالکوٹ

...سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

...آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر کا
...۲۹ - جون کو آریہ سماج مندر میں
...سے نن پرکار ہوا:-
...پردھان:- مہاشہ تلسی رام جی - اُپ
...:- ڈاکٹر سادھو رام جی و مہاشہ
...رام جی۔
منتری:- مہاشہ بہاری لال جی - اُپ
...مہاشہ دیوان چند جی و مہاشہ مدن
...جی آریہ ویدک دھرم وشارد -
...:- مہاشہ رام لال جی -
...:- مہاشہ ہربنس رلے جی
...پرنشٹھت سبھاسد مہاشہ
...لال جی پہلوان۔ پنڈت شیل کانت
...سناتک گوروکل۔ لالہ رتن لال جی۔
...لیکھراج جی ✤
...اس سال آریہ سماج نے ... کا خاص
...پروگرام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اس کے
...پہلوان ہربنس لال جی ہیں۔
...سماج بھی خوب کام کر رہی ہے ✤
...جیت آریہ اُپ منتری)

...سماج لاڈوہ کا سالانہ چناؤ

...مکند لال جی پردھان (۲) لالہ
...چند جی اُپ پردھان (۳) ڈاکٹر
...پرشاد جی منتری (۴) منشی روپ چند
...اُپ منتری (۵) لالہ موہن لال جی
... ✤ (منتری)

...ضلع جہلم میں آریہ سماج مندر

...مہادانی سجنوں کی کرپا سے پانسو روپیہ
...ایک ٹکڑہ زمین خرید لیا گیا ہے۔

اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے
نام رجسٹری کرایا گیا۔ ہے جس میں لالہ گوری
شنکر صاحب ٹھیکیدار سکنہ سیالکوٹ نے
مبلغ ایک سو دس روپیہ نقد دان دیا۔
اور بابو ہر سنگھ صاحب و دیگر شہر داروں
کے مہاشاؤں سے لگ بھگ دو ہزار روپیہ
اکٹھا ہو کر عمارت شروع ہے۔ اس میں
لالہ ہر سنگھ صاحب نے علاوہ نقد دان
دینے کے مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ اپنے
والد صاحب کی یادگار میں کمرہ بنوانے کے
واسطے دیا ہے۔ پنڈت بھیم سین شرما
سکنہ نردیا نے صحن میں فرش لگوانے کا
خرچ اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور لالہ گوری
شنکر صاحب موصوف نے دوبارہ ڈیوڑھی
کا فرش اور ٹیپ وغیرہ اعلےٰ پیمانہ پر
اپنے خرچ سے مکمل کرانے کا وعدہ کیا
ہے ✤ (ہربنس لال منتری)

آریہ سماج راولپنڈی

آریہ سماج گوروکل وبھاگ راولپنڈی
شہر کا سالانہ چناؤ ۱۹-۶-۴۷ کو ہوا -
جس میں ذیل کے عہدیدار سروسمتی سے
چنے گئے:-
پردھان:- لالہ سیتا رام جی ساہنی۔
سینیئر اُپ پردھان:- لالہ انوکھ رائے جی
جونیئر اُپ پردھان:- ویدھ دھرم چند جی۔
منتری:- مہاشہ گوپال داس جی۔
اُپ منتری:- لالہ گوبند رام جی
مہاشہ ودیا سنگھ جی لائبریرین۔
خزانچی:- پنڈت امر ناتھ جی ✤
آریہ سماج میں دینک ست سنگ
صبح شام لگتا ہے۔ جس میں سندھیا ہون
یگیہ کے علاوہ اُپنشدوں کی کتھا ہوتی
ہے ✤ (گوپال داس منتری)

آریہ سماج بہرامپور کے سماچار

۲۳-۶-۴۷ کو آریہ سماج بہرام پور کا
سالانہ چناؤ برائے آئندہ سال عمل میں
ہوا۔ سب عہدیدار سروسمتی سے چنے گئے۔
پردھان:- حکیم داس مل جی۔ اُپ پردھان
پنڈت تلسی رام جی وئید۔ منتری لالہ امرناتھ
جی۔ اُپ منتری پنڈت ہری ونش لال جی
شاستری و ماسٹر رام داس جی ✤
خزانچی۔ لالہ گوراندتہ مل جی بھنڈاری۔
سبھا ئیک خزانچی:- لالہ منی لال جی ساہوکار
پُستکادھیکش ہندی وبھاگ:- ڈاکٹر
سائیں داس جی ✤
ممبران انترنگ سبھا - لالہ بوگیندر پال
جی - ڈاکٹر پنا لال جی - لالہ رام سرن داس جی
بزاز - ماسٹر رام سرن داس جی - لالہ سائیں
داس جی ہیڈ ماسٹر - لالہ ہست رام جی ✤

پاکستان سکیم کی مذمت

۲۳-۶-۴۷ کو ہندو اہالیان بہرامپور
کا جلسہ عام آریہ سماج مندر میں ہوا - جس
میں پاکستان سکیم کے برخلاف سروسمتی
سے پرستاؤ پاس کیا گیا - اس سکیم کو
قومیت کش - ناقابل عمل - بیہودہ اور
ہندو مفاد کے سراسر خلاف قرار دیا گیا
(منتری)

گوروکل کورو کھشیتر کے سماچار

(۱) گرمی کافی پڑ رہی ہے - لیکن کبھی کبھی
بادل گھر آنے سے ٹھنڈ ہو جاتی ہے -
برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے ✤
(۲) برہمچاریوں کی دیر سے یہ خواہش تھی -
کہ گوروکل میں اُن کے تیرنے کے لئے
ایک تالاب ہونا چاہیئے - اب سنان
گھر کے پاس ایک تیس فٹ لمبا - تیس
فٹ چوڑا تالاب بننا شروع ہو گیا ہے -
جو جولائی کے شروع میں بن کر تیار ہو
جائے گا - یہ زمین سے اونچا ہو گا - اور
کنوئیں کے ٹانکہ پانی سے بھرا جایا کریگا -
(۳) ششماہی امتحان ۲۳ - جولائی سے
شروع ہوں گے - اور یکم اگست سے
موسمی چھٹیاں شروع ہوں گی - چھوٹے برہم
چاری ... پچھلے سالوں کی طرح پچھاد (نا ہن
ریاست) پہاڑ پر اور بڑے ۱۶ دن سے
۸ دن تک کے ڈلہوزی پہاڑ پر یاترا
کیلئے جاویں گے ✤
(۴) آشرم میں گرد و غبار نہ اُڑنے پائے اس
لئے آشرم میں کنوئیں سے پانی لا کر باغ لگایا
جا رہا ہے - سندر سڑکیں بنا دی گئی ہیں ✤

آریہ سماج لودھراں کے سماچار

(۱) ۲-۶-۴۰ء کے ساپتاہک ست سنگ کے نشچے انوسار آریہ سماج لودھراں میں ہر تین دن پراتہ ست سنگ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ جس میں ہون سندھیا اور پرارتھنا کے بعد منتری جی سوامی ستیا نند کرت ستیارتھ پرکاش مالا کی کتھا کی جاتی ہے۔ ست سنگ میں تقریباً تمام ممبروں کی حاضری ہوتی ہے۔ بڑا آنند ملتا ہے۔

(۲) ۹-۶-۴۰ء کو مہاشہ آتم دیو جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یہاں پدھارے۔ وہ متواتر ایک ہفتہ ۵ بجے تک صبح اور رات کو پرچار کرتے رہے۔ جس کو جنتا نے بہت ہی پسند کیا۔

(۳) ۱۳ جون کو آریہ سماج لودھراں کا اپنا مندر تیار ہو جانے پر اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی گئی۔ جس کو شری بیان چہانما سوامی سندر داس جی جن کی عمر اس سمے ۱۰۰ سال کے قریب ہے نے ادا کی۔ بعد میں مہاشہ آتم دیو جی کا "آریہ سماج کیا کرنا چاہتا ہے" پر منوہر بھجنوں دوارا پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوا۔ جس کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ اس اوسر پر استری پرشوں کی حاضری اتنی تھی کہ آج تک آریہ سماج کے کسی بھی اتسو میں نہیں ہوئی۔ بعد میں پرشاد بانٹ کر کارروائی سماپت کی گئی۔ (منتری)

ویدک پرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازی خاں

(۱) بستی قیصرانی تحصیل سنگھڑ میں آریہ سماج کے جلسے کے بعد سناتن دھرم کا جلسہ ہوا۔ جس میں اپدیشکوں نے خلاف تہذیب آریہ سماج کے بانی پر رقیق حملے کئے۔ آریہ ویدک تہذیب پر پھبتیاں کسیں۔ وہاں کے انتہائی سجنوں نے ستیہ استیہ نرنے کرنے کے لئے ہمت کی۔ مہاشہ گیلا رام جی منتری سماج نے مورتی پوجا پر قابل تعریف اعتراضات کئے۔ جن سے حاضرین خاص طور پر متاثر ہوئے۔ لوگوں پر اس شنکا سمادھان کا اچھا اثر پڑا۔ سچائی آشکارا ہو گئی۔

(۲) سارا ضلع اس بات کا گواہ ہے کہ ویدک پرچارنی سبھا قومی تعمیری کام پر عمل پیرا ہے۔ تعمیری پروگرام سے نظر ہٹائی ہوئی ہے۔ اس کے عین خلاف دوسری سوسائٹیاں دوش کمنا باتی ہیں۔ قوم کے اٹھانے کا کوئی پروگرام سامنے رکھے۔ تو ہی اچھی بات ہے۔

(۳) ایک نو مسلم جو کچھ عرصہ سے دیوا تحصیل سنگھڑ میں مسلمان ہو گیا تھا۔ اب اسے ویدک پرچارنی سبھا نے شدھ کر کے واپس لے لیا ہے۔ وہ خوش ہے۔ بتلایا جائے کہ سناتن سبھا والوں نے کتنے بچھڑے بھائیوں کو آغوش محبت میں لیا۔ یہ ہے تعمیری پروگرام۔

(۴) شری بالکرشن جی بھجنوپدیشک سبھا کو کچھ دنوں کے لئے سبھا سے مانگا ہے۔ وہ اب جگہ جگہ گھوم کر پرچار کر رہے ہیں۔ اس دورہ میں ایک دو نئی آریہ سماجیں بن جانے کی امید ہے۔ سبھا کے پرچارک مہودے بارہ پور تحصیل میں۔ پنڈت گوروت جی سنگھڑ تحصیل میں اور پنڈت دیے شنکر جی ویدک دھرم کے پرچار کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔ (گنیش دت منتری سبھا)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

لارنس روڈ آریہ سماج کا ساپتاہک ادھیویشن روی وار ۳۰-جون کو پراتہ کال ۶½ بجے سے ۸½ بجے تک ہوا۔ ہون یگیہ کر کے پشچات لالہ ہری رام جی نے سندھیا پرارتھنا کرائی۔ بعد میں سوامی دھیرا نند جی کا منوہر اپدیش ہوا۔ شری پرمانند بھجن منڈلی نے پربھو کیرتن کیا۔ سماج نے اپنی انترنگ سبھا میں وچار کر کے مہاشہ خوشحال چند جی کے پرشنوں کے اتر بھیجے۔ دھنیہ واد کا پرستاؤ پاس کیا۔

آریہ سماج کے اتسووں کا ہندو اتسو کے دن ریڈیو پر کہا جایا کرے۔ اس سمبندھ میں آریہ سماج لارنس روڈ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سارودیشک سبھا سے آگرہ پوروک نویدن کرتی ہے۔ کہ وہ اس کاریہ کو سپھل دینے کے لئے ریڈیو کے ادھیکاریوں سے پتر ویوہار کریں۔ اگر ضروری ہو۔ تو وہ اکھل بھارت کی آریہ سماجوں کو آدیش بھیجیں۔ کہ وہ اپنی اپنی سماجوں میں پرستاؤ پاس کر کے وائسرائے مہودے کے پاس بھیجیں۔ (واسدیو ایم۔ اے منتری)

دی پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ لاہور

ششماہی مختتمہ ۳۰-جون ۱۹۴۰ء کے حسابات کی رپورٹ پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ لاہور کے سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ششماہی مختتمہ ۳۰-جون ۱۹۴۰ء تک کاروبار ۵۷۹۶۱۹ روپے ۵ / ۱۱ پائی ہے کے نئے منافع کا مظہر ہے۔ یہ اعداد و شمار گذشتہ ششماہی کے منافع مبلغ ۴۸۰۴۸۵۴ روپے ۱۳ / ۱ پائی سے بقدر ۳۴۴۲۲۵ روپے ۸ آنے ۱ پائی زائد ہے۔ ڈپازٹ ۲۸۳۸۹۶۳ روپے کی زیادتی ہوئی ہے۔ جبکہ ۱۵۰۵۴۶۸ روپے ۵۲۴۴۴۲ ہو گیا ہے۔

پنجاب مرکزی یتیم خانہ لڑکیوں کا

یہ یتیم خانہ ہندوستان کی سب سے بڑی لعنت گداگری کا کچھ نہ کچھ سدباب کرتا ہے۔ اور لاوارث بے کس بچوں کو تنگ دستی۔ بدمعاشی اور جرائم کے راستے سے ہٹا کر ان کو ملک کے لئے مفید شہری بناتا ہے۔ بعض عیش پسند لوگ جو استعمار دے کر یتیم خانہ کے نام پر آوارہ گرد لڑکے اکٹھے کر کے ان سے بھیک منگواتے اور ٹھگتے رہتے ہیں۔

پنجاب مرکزی یتیم خانہ اناتھ ساگر رجسٹرڈ سبھا کے ماتحت ہے۔ جس میں تقریباً دو صد لڑکے لڑکیاں پرورش پا رہی ہیں۔ اس کے پردھان شری سوامی سروانند جی مہاراج دپنڈت بشمبر ناتھ جی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی سابق گورنمنٹ گورڈکل کانگڑی و منتری شری پنڈت ہیرا نند جی شرما امرت دھارا لاہور ہیں۔

اناتھالیہ کی لڑکیوں کے لئے رہائش کی جگہ قلیل ہے۔ اور اناتھالیہ کی عمارت بھی تنگ ہے۔ اور نئی بنانے کی ضرورت دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس پر دان دے کر کرتارتھ کریں۔ اناتھالیہ کا مڈل سکول ہے۔ جس میں تعلیم کے علاوہ کو درزی کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بچوں کو ترکھانہ۔ ٹرنک سازی کے کام کی بھی تعلیم دلوائی جاتی ہے۔ لڑکیوں کی پرورش اور تربیت کا پربندھ بھی اچھا ہے۔ صحت کی نگرانی کے لئے ایک چھوٹا سا ہسپتال بھی ہے۔

بچوں کی خوراک۔ پوشاک اور رہائش کا جو خرچ ہوتا ہے۔ وہ دانی سجنوں کے دان سے پورا ہوتا ہے۔ نقد روپیہ۔ کپڑا۔ گھی وغیرہ شکریہ سے قبول کئے جاتے ہیں۔ دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ ضرور اس اناتھالیہ کو یاد رکھیں۔ اور جب دان دینے کا موقعہ ہو۔ تو اس یتیم خانہ کا حصہ ضرور نکال لیا کریں۔ رپورٹ طلب کریں۔

(نوٹ: ہیرا نند شرما آنریری سیکرٹری پنجاب مرکزی یتیم خانہ دادی روڈ)

نقلی سونا کیا ہے؟

ہندوستان کے سب سے بڑے سوتنتر وچار پتر ساپتاہک "پارس" کے منیجنگ ایڈیٹر کی رائے دھیان سے پڑھیئے:-

"اس یگ میں جب کہ یدھ کے کارن پرتیک وستو تیز ہو گئی ہے۔ اور اصلی سونا بہت مہنگا ہو گیا ہے۔ "فرینچ گولڈ" ایک بڑی لابھ دائیک چیز پرمانت ہو رہی ہے گو یہ سونا نقلی ہے۔ اور وگیانک ڈھنگ سے تیار کیا ہوا کیمیکل گولڈ ہے۔ پرنتو گنوں میں بالکل اصلی سونے کے تلیہ ہے۔ کسوٹی پر گنی کا رنگ دیتا ہے۔ تیزاب آدی میں پڑ کر خراب نہیں ہوتا۔ اصلی سونے کی طرح پگھلایا اور کوٹا جا سکتا ہے۔ ارتھات جس پرکار آپ چاہیں اس کے زیورات بنا سکتے ہیں۔ ہمارے بہت سے متروں نے اس کے زیورات بنائے ہیں۔ وہ اس کے گنوں سے بالکل سنتشٹ ہیں"۔

مولیہ پرتی تولہ صرف تین روپے ۱۲ / (۳ - ۱۲ /) تین تولہ کے خریدار سے کیول دس روپیہ (عـ ۱۰) محصول ڈاک بھی معاف۔

نمن لکھت پتہ سے منگوائیں:-

فرینچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۸۴ دہلی

ہماری گارنٹی یہ سونا کسوٹی پر گنی کا رنگ دیتا ہے۔ غلط ثابت ہونے پر دس دن کے اندر اندر واپس بھیجکر اپنا مولیہ منگوا لیں۔

منیجر فرینچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کاغذ بنانیکا آسان طریقہ

بقیہ صفحہ ۸ سے آگے

... پلپ گھولو۔ لگدی کو پانی میں ... کم پلپ گھول کو کم سے کم تین گھنٹہ ... کے بعد ... سے چلاؤ۔ تاکہ اس کی تمام ... ایک لکڑی ... ٹوٹ جائیں۔ اور اس کے بعد اس ... تمام رات چھوڑ دینا چاہیئے۔ دوسرے ... ایک لکڑی کے فریم پر ایک چٹائی ... دونو جانب دو ایک انچ چوڑی لکڑیاں ... اس کے بعد ان دونو لکڑیوں کو ... گھول میں آدھا ڈبو دو۔ اور پھر ترچھا ... کے بعد فریم کو چاروں طرف ہلاؤ۔ ... کرنے سے ریشے ایک دوسرے سے ... جائیں گے۔ اور چٹائی پر پلپ کی ... جم جائے گی۔ لکڑیوں کو ہٹا دو۔ ... چٹائی پر ایک کپڑا (چٹائی سے ... بڑا ہو) بچھا دو +

... ان تمام چیزوں کو ایک بڑے پتھر پر ... دو۔ تھوڑا دباؤ ڈالکر چٹائی کو اس ... اٹھاؤ۔ کہ پلپ کی پتلی تہ کپڑے کے ... پتھر پر رہ جائے۔ اس طرح سے برابر ... بناؤ ڈالو۔ جب بنالو۔ تو ان کے اوپر

ایک کپڑا ڈال کر ایک دوسرے بڑے پتھر سے دبا ڈالو۔ تاکہ ان کا پانی باہر نکل جائے۔ اور کاغذ خشک رہ جائیں۔ صبح کو پتھر ہٹالو۔ اور معہ کپڑے کے کاغذ کو تاروں یا بانسوں پر سوکھنے کے لئے ڈال دو۔ جب کاغذ خشک ہو جائیں۔ تو کپڑے کے دونو کونے پکڑ کر کھینچو۔ کاغذ کپڑے سے بالکل الگ ہو جائے گا۔ اس طرح سے بلاٹنگ پیپر تیار ہو جائے گا +

لکھنے کیلئے کاغذ بنانا

کاغذوں کو تول لو۔ ان کے طول کا پانچ گنا پانی گرمیوں میں اور ۴½ گنا جاڑے میں اور چار گنا برسات میں لو۔ اس میں کاغذوں کے طول کو ۵ فیصدی سریش ڈال کر اس وقت تک ابالو۔ جب تک کہ تمام سریش نہ گھل جائے۔ اس گھول میں کاغذوں کے طول کا تین فیصدی پھٹکری پیس کر ڈال دو۔ جب یہ خوب ابل جائے۔ تو اس کو ایک بڑی ٹرے میں نکال لو۔ جب گھول کچھ ٹھنڈا ہو جائے۔ تو پانچ پانچ کاغذوں کو اس میں سے ڈبو کر نکال لو۔ اور پھر ایک پتھر سے دبا دو۔ اور بعد میں تاروں پر سوکھنے کیلئے ڈال دو۔ ان کاغذوں پر سیاہی نہیں پھوٹے گی +

پراچین بھارت کے ایکسو چکرورتی راجے

بقیہ صفحہ ۹ سے آگے

۹۰۔ وشومتا۔ لنگ پران میں ۹۱۔ کارش ویریہ ارجن۔ اور ۹۲۔ اوشن۔ شو پران میں ۹۳۔ چتر رتھ۔ بھاگوت پران میں ۹۴۔ کرپانشو۔ اور ۹۵۔ ششن ۔۔

بدی ہم عیسوی ابد کے آس پاس کے سمیہ کے چھ سو ورش پیچھے کا اتہاس پڑھیں۔ تو اس میں بھی اشومیدھ یگیہ کرنے والے ۵ راجاؤں کے نام ملتے ہیں۔ ان کی شکتی بھارت ورش میں سوری بدھی۔ یدیہ اپی سارے بھارت ورش کے سوامی نہ تھے۔ تتھاپی بھارت ورش کا ادھکانش ان کے آدھین تھا۔ اپنے پوروجوں جیسے پراکرمی مہابلوان۔ ساہسی اور شکتی شالی یودھا نہ ہونے کے کارن اور دیش کی نئی کٹھنائیوں سے تزی ست ہو کر اُکت ۵ راجاؤں نے بھارت کے ادھکانش بھاگ جیتنے پر ہی اشومیدھ یگیہ رچایا۔ یدیہ اپی بھارتیہ نیولین سمدر گپت کے اتیرکت انیہ کسی کو اشومیدھ کرنے کا ادھیکار پرنیت نہیں ہوتا ہے۔ پرنتو انہوں نے بھارت کو ایک چھتر چھایا میں لانے کا بہت یتن کیا۔ اور بہت کچھ سپھل بھی ہوئے۔ ان کے نام نمن پرکار ہیں:۔

۹۶۔ پشیہ متر۔ ۹۷۔ سمدر گپت۔ ۹۸۔ کمار گپت۔ ۹۹۔ آدتیہ سین۔ ۱۰۰۔ پلی کیشی ۔۔

اس پرکار اپنے پراچین ساہتیہ میں سے ایک سو راج راجیشوروں۔ چکرورتیوں اور سارو بھوم مہاراجوں کے نام ہم نے پاٹھکوں کے سامنے رکھے ہیں۔ ان کو راج راٹ۔ سمراٹ۔ چکرورتی۔ اکھنڈ بھومپ چاتر نتر راجا کی اپادھیاں بھی دی جاتی ہیں یہ وہ مہاراجے ہیں جن کے ورشہ میں گرنتھ کاروں نے لکھا ہے۔

अनन्या पृथिवी भुजे

ارتھات جو ساری بھومی پر ایکا راجیہ کرتے ہیں۔ کہ کوئی انیہ ان کے سوا بھوگ بھاگ لینے والا نہیں ہوتا۔ اس سے سدھ ہے۔ کہ بھارت ورش کے اتہاس میں کم سے کم ایک سو بار اس بھومی کو فتح کرنے کا یش پوروجوں نے یتن کیا۔ اور اپنے دیش پتا کا ایک سو بار اس سمپورن پرتھوی پر نہیں۔ تو سارے بھارت اور اس کے آس پاس کے دلیشوں میں پہرائے۔ کیا کوئی انیہ الیاہم

دشمنوں کے حملوں کا جواب دینے کیلئے بارود

اور طرح طرح کے اسلحہ جات اس لڑائی کے دنوں میں تمام ممالک ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر جمع کر رہے ہیں۔ اپنی حفاظت کیلئے ان کی ضرورت بھی ہے۔ کیا آریہ سماجیوں نے اپنے مخالفین کے حملوں سے حفاظت کرنے کا کوئی انتظام سوچا ہے؟ یہ لڑائی جو ہو رہی ہے۔ برسوں کے بعد کبھی کبھی ہوتی ہے۔ لیکن ہر شہر و قصبہ میں آریہ سماجیوں کو غیر مذاہب کے حملوں سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ ان کا جذبانہ جواب دینے۔ ویدک سدھانتوں کی رکھشا اور ان کے حملوں سے بچنے کے لئے کھنڈن سیریز کی لاجواب شہرہ آفاق کتابیں بارود کا کام دیتی ہیں۔ لیکن یہ بارود کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ بلکہ اختلافات مٹا کر حق شناسوں کو سچائی کا راستہ دکھلاتا ہے:۔

(۱) آریہ سماج کیا ہے؟ ۳ر (۲) ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر (۳) مورتی پوجا کی حقیقت ۳ر۔ (۴) پوران پول پرکاش ۸ر (۵) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ر (۶) جین مت درپن ۸ر (۷) عیسائی مت درپن ۴ر +

ہر ایک آریہ سماج کو ان کی ایک ایک کاپی منگوا کر رکھ لینی چاہیئے۔ تاکہ مخالفین کے حملوں کا جواب دینے اور اپنی حفاظت کے لئے "بارود" کا کام دے سکیں۔ یہ کتابیں پھر نہ ملیں گی۔ اس لئے انہیں حاصل کرنے کا انتظام کر لیں +

سبھی پستکیں منگوانے پر پونی قیمت۔ یہ چار انٹھ منگوا کر مفت بانٹنے

رعایتی اعلان والوں کو بیس روپیہ کی کتابیں دس روپیہ میں ملیں گی +

محصولڈاک یا کرایہ ریل ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

منیجر "پرکاش" لاہور سے طلب کریں۔

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

کام دلیوٹی صرف سولہ دن کے اندر اندر مادر زاد نامردی کے علاوہ ان انسانوں کیلئے جو قطعی نامرد بے کار ہو گئے ہیں بے نظیر ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک دو روپے (۲ے) محصولڈاک سات آنے (۷ر)

کام دلیو تیل رجسٹرڈ بغیر پھوڑہ پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک ۷ر +

رتی بھنڈار گولیاں یہ گولیاں قوت باہ و امساک کیلئے دنیا بھر کی دواؤں سے لاثانی ہیں۔ قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک سات آنے (۷ر) +

منیجر اوشدھ بھنڈار

فیروز پور شہر

... کوئی ہو ذرا اس امرت سے ہٹاتے ہیں۔ ... دیکھ لو ہاتھوں پہ ہم سرسوں جماتے ہیں

(رجسٹرڈ)

شرومنی امرت

... آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

تمام بیماریوں کی ایک ہی دوا

سنیاسی ٹوٹکا

... پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ قے۔ ... ہیضہ۔ شول۔ ہچکی۔ کھٹے ڈکار۔ ... متلانا وغیرہ پیٹ کی بیماریوں کو کھانے سے ... سر درد۔ کان درد۔ منہ کے چھالے۔ گلے ... پھوڑہ پھنسی۔ آگ کا جلا وغیرہ جلدی ... اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ جیب ... ہمراہ دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ ... نمونہ کی شیشی ۲ر۔ ایک درجن کے خریدار ... پارسل معاف۔ بیچنے والوں کو معقول ... دیا جاتا ہے +

... خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں:۔

منیجر شرومنی سگندھی شالہ

... لال روڈ۔ لاہور

... ہے۔ جس کے اتنے گورو بکت کارنامے ہوں۔ ایک سمدر گپت کے کارناموں کو دیکھ لو انگلنگا) انتہا سکوں نے اسے بھارتیہ نپولین کی اپادھی دی ہے۔ کنتو جب ... راجہ مان ... مگر۔

ویدک زمانہ کی ودیائیں

بقیہ صفحہ ۹

برقی طاقت۔ گیس ٹائپٹ سب کچھ موجود تھے۔ کلاکوشل میں بھارت اس قدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ ابھی یورپ قدیم ہند کا مقابلہ نہیں کر سکتا +

چھاندوگیہ اُپ نشد میں کتھا آتی ہے۔ کہ جب نارد رشی شنکا نوارن کرنے کیلئے سنت کمار رشی کے پاس گیا۔ تو اس نے بتایا۔ کہ میں نے حسب ذیل ودیائیں پڑھ لی ہیں ؏

(۱) اتہاس (علم تاریخ) (۲) فلاسفی (۳) علم ریاضی (۴) زمین آسمان ودیا یعنی بھونچال۔ طوفان۔ آندھی اور بجلی گرنے کے حادثات کو پہلے معلوم کر لینے کی ودیا۔
(۵) علم معدنیات (Mineralogy)
(۶) ترک شاستر (Logic)
(۷) نیتی شاستر (Ethics)
(۸) دیو ودیا (Physical Science)
(۹) بھوت ودیا (Zoology)
(۱۰) شریر ودیا (Anatomy)
(۱۱) برہم ودیا (Theology)
(۱۲) کشتر ودیا (Military Science)
(۱۳) راج شاسن ودیا (Political Science)
(۱۴) سرپ ودیا (Treatment of Venomous Reptiles)
(۱۵) جیوتش ودیا (Astronomy)
(۱۶) نکشتر ودیا (Zodiac)
(۱۷) جسمانی رنگ و روپ کی ودیا (Anthropology) وغیرہ۔ اس کے علاوہ اس اپ نشد میں ۶۴ کلا کوشل کا ذکر ہے +

اگر یہ ودیائیں پہلے بھارت میں عروج پر نہ ہوتیں۔ تو ہمارے پراچین گرنتھوں میں جو یورپ کی اقوام ....

کے بھارت میں آنے سے ہزاروں برس پہلے لکھے گئے کیسے آجاتے۔ پس یہ تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ بھارت ہی تمام علوم و فنون کا گہوارہ تھا۔ لیکن اب غیر اقوام کا خوشہ چین بن رہا ہے ؏ (مہتہ جیمنی)

غلط فہمی

بقیہ صفحہ ۱

لیا۔ اور ایک بار اس کے کومل پھولوں کا چمبن کرنا چاہا۔

"کھٹیرا اور پاپی"۔ رمنی نے جھپٹ سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔

سدھیر کچھ نجیب سا کھڑا رہ گیا۔ اس کا رکت سنچالن بند ہو گیا۔ وہ تھوڑی دیر تک مورت وت کھڑا رہا۔ جب ہوش میں آیا۔ تو دیکھا اس دیپک کو جو پریم نگری کے آشا ستمبھ پر جل رہا تھا۔ اس میں جیوتی نہیں تھی۔ تھا تو کیول اندھکار ؏

"تو کیا تم مجھ سے پریم نہیں کرتی ہو؟" کہتے کہتے سدھیر کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"ہاں۔ کرتی ہوں۔ لیکن اس لئے نہیں۔ کہ تم میرا ستیو ناشٹ کر ڈالو۔ میں نے تم کو اپنا ہردہ دیا تھا۔ اس لئے نہیں۔ کہ تم اس میں پاپ کا بیج بو ڈالو۔ میں تم سے بولتی تھی۔ ہنستی تھی۔ مسکراتی تھی۔ مذاق کرتی تھی۔ اس لئے نہیں۔ کہ ہم دونو پریہ سُوتر میں بندھ جائیں۔ ورن اس لئے کہ پریم میں پوترتا کی جھلک دیکھ پڑے۔ سدھیر! تم بھرم میں ہو۔ میں مانتی ہوں تمہیں پیاس لگی ہے۔ بہت زوروں کی پیاس۔ لیکن تم دوڑے اس طرف جدھر پانی نہیں تھا۔ تھا تو کیول پانی کا بھرم" ـــــ رمنی شیگھرتا سے کا دروازہ دکھا کر چل دی ؏

جیون کے رنگین اُدیاچل میں کی سنہری کرنوں پر سدھیر ... امر سمجھا تھا۔ کر جیون میں ... دیکھ پڑتا ہے۔ وہ پرکاش ... سستھر ہے۔ اچل ہے۔ اٹل ہے ... پیچھے اندھکار بھی چھپا ہوا ... کی کبھی کلپنا بھی نہ کی تھی۔ کیسا بھرم ... مایا تھی ؏

اس کو مرگ ترشنا ستا رہی تھی ... دوڑ رہا تھا پھلگو ندی کے ... جدھر پانی نہیں۔ تھی تو کیول ریت ...

استری کیا ہے

(بقیہ صفحہ ۸)

۴۔ "رہبانیت کے مقابلہ میں ازدواجی زندگی بلاشبہ بہتر ہے۔ لیکن ازدواج ... سے بھی بہتر یہ عمل ہے۔ کہ مرد کبھی عورت کے پاس نہ جائے۔ رہبانیت بڑا گناہ ... اس بڑے گناہ کے مقابلہ میں شادی ... گناہ ہے۔ زیادہ بہتر ہے۔ لیکن جو ... عورتوں سے پرہیز کر سکتے ہیں۔ ان کی ... قابل قدر ہے۔ عورت بنی نوع انسان ... روحانیت کی دنیا میں داخل ہونے ... روکتی ہے۔ وہ انسان کے اردگرد ... قدر مادی چیزوں کا ڈھیر لگا دیتی ہے ... روحانیت کا پُر کیف منظر انسان کی ... نظروں سے چھپ جاتا ہے۔ عورت ... کی سب سے بڑی دشمن ہے"

(مذہبی پیشوا ٹولسٹائی)

۵۔ "عورت دنیا کا سب سے خوشنما پھول ... ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس پھول میں ... خوشبو نہیں۔ میں نے اس پھول کی دلکشی ... سے ہمیشہ دل بہلانے کی کوشش کی ... یہ پھول کبھی بھی میرے لئے خوشگواری کا ... باعث نہیں بنا۔ عورت میں بے حد کشش ... ہے۔ لیکن اس کشش سے ہزار درجہ زیادہ ... اس کا وجود مہلک ہے۔ میری بہت ...

مفت

جدید و قدیم معلومات و عمدہ مضامین ... ہر عورت و مرد سب کیلئے یکساں مفید ... کتاب بغیر قیمت و بلا محصولڈاک ... مفت منگوا کر پڑھیئے ؏

مادن منیجری فارمیسی ... نگر ...

وہ اکسیر دوائیں جنکی آپکو اشد ضرورت ہے؟

خزانہ لذت (رجسٹرڈ) اگر آپ کو امساک کی اعلےٰ دوائی کی تلاش ہو۔ تو "خزانہ لذت" رجسٹرڈ کی ایک شیشی منگوا کر رکھ لینی چاہیئے۔ اور اس کی ایک گولی کو کھا کر مسرت کو دوگنا کر لیجیئے۔ ناممکن ہے۔ کہ بغیر ترشی کھائے فراغت مل جائے۔ کمال یہ ہے۔ کہ یہ گولیاں افیون۔ بھنگ۔ چرس وغیرہ نشہ آور اجزا سے بالکل پاک ہیں۔ اور فائدہ اور امساک بڑھانے میں انتہائی حیرت انگیز ہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ اس دوا کے مقابلے میں کوئی دوسری چیز امساک کو بڑھانے اور سرعت انزال کی شکایت کو دور کرنے والی "خزانہ لذت" رجسٹرڈ کے سوائے آپ کو کہیں مل جائے ؏

قیمت ایک شیشی ایک درجن گولیاں ۱۲/ روپے (للعہ) محصولڈاک آٹھ آنے (۸/)

وجے سدھا (رجسٹرڈ) امریکن ڈاکٹر کی حیرت انگیز ایجاد ہے۔ یہ دوا ایسے لوگوں کے لئے ایجاد کی گئی ہے۔ جو فوری فائدہ اٹھانا چاہیں۔ صرف ایک قطرہ لگا دینے سے سستی کمزوری دور ہو کر غضب کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ کیسا ہی سست انسان ہو۔ اس کا ایک قطرہ جادو کا کام کرتا ہے۔ یہاں کپڑا باندھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ امریکہ کے ڈاکٹر نے ہندوستانیوں کے لئے یہ چیز ایجاد کر دی ہے۔ کہ جس کو استعمال کر کے ان کو زندگی کی سچی خوشی مل جاتی ہے۔ اس دوا کو استعمال کر کے بوڑھے اور جوان دونو شرمندگی سے بچ سکتے ہیں۔ ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپے سات آنے (۲/۷) ڈاک خرچ آٹھ آنے (۸/) علاوہ ؏

پُر اسرار مست خوشبو یہ ایک عجیب ایجاد ہے۔ جو آج تک نہ دیکھی نہ سنی گئی۔ یہ ایک قسم کا روغن ہے۔ جس کی پُر اسرار مست خوشبو کوئی سونگھ لے۔ تو مست ہو جائے۔ خوشبو میں ایسی تاثیر ہے۔ کہ سونگھنے والا مست ہو جاتا ہے +

قیمت فی شیشی دو روپے (۲/) ڈاک خرچ آٹھ آنے علاوہ

اصلی ہندوستانی شفاخانہ پوسٹ بکس نمبر ۵۲، نئی دہلی

پھولا (جالا) ککرے۔ چاہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا نیا ہو یا گہرا۔ تھوڑے عرصے کا ہو یا سالہا سال کا پرانا۔ نیز لا علاج و بیہودہ ککروں کی شرطیہ بے خطر اور گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ شدہ ۲۵ سالہ ریسرچ و عملی تجربہ کی مجرب ولا ثانی دوائیں "رجسٹرڈ" کے چند روزہ استعمال سے پھولے کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ اور آنکھوں کی بینائی روز روشن کی مانند درست ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی دس روپے۔ دو ماہی تجربے۔ نمونہ ۱/۔ علاوہ محصولڈاک ؏

منیجر گورنمنٹ رجسٹرڈ ریسرچ لیبارٹریز لبسر ... (پنجاب)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

کم خرچ گھریلو علاج

دست آور نسخے (۱) لیموں کے رس میں جائفل پیس کر چاٹنے سے دست آنے لگتے ہیں۔ (۲) کروٹن آئیل (جاگوٹہ کا تیل) ہاتھ اور پاؤں کی ناخنوں پر لگانے سے دست آنے لگتے ہیں۔ اور دھو ڈالنے پر بند ہو جاتے ہیں۔

سر درد کی دوا ایک تولہ نوشادر پیس کر اس میں ایک تولہ بغیر بجھا ہوا چونہ ملا کر شیشی میں رکھیں۔ اس میں ایک قسم کی تیز گیس پیدا ہوتی ہے۔ جس کو سونگھنے سے سر درد اور آدھے سر کے درد میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔

بچوں کی کھانسی کٹھ۔ اتیس۔ کاکڑا سنگی۔ پیپل اور جوانسہ ان سب کو برابر وزن میں لے کر کوٹ پیس کر اور چھان بنا کر شہد کے ساتھ چٹانے سے چھوٹے بچوں کی کھانسی بہت جلد دور ہوتی ہے۔

پیٹ درد تھوڑی سی ہینگ میں شکر ملا کر گرم پانی سے کھانے سے پیٹ کا درد دور ہو جاتا ہے۔

دھات گرنا صبح سویرے برگد کا دودھ بتاشے میں ملا کر کھانے سے دھات گرنے...

دلچسپ اعداد و شمار

(۱) ہر ایک ملک میں یکصد آدمیوں کے حصے میں کتنی گھوڑیاں آتی ہیں:۔

(ا) آسٹریلیا = ۲۵۹ (ب) نیوزی لینڈ = ۱۵۰۔ (ج) کنیڈا = ۸۵

(د) امریکہ = ۷۵ (ی) ڈنمارک = ۴۷ (س) ہندوستان = ۲۱

(۲) مختلف ممالک کے سب سے زیادہ تنخواہیں حاصل کرنے والوں کی تنخواہیں ماہواری

(۱) جاپان ۳۰۷ روپے۔ جرمن ۱۲۴۵ روپے (۳) کنیڈا ۔ ۲۳۰۰ روپے۔

(۴) امریکہ ۔ ۲۳۰۰۰ روپے (۵) انگلستان ۳۵۰۰ روپے۔ بھارت درش ۴۰۰۰۰ (چالیس ہزار)

(۳) مختلف ممالک میں دستکاری فیصدی:۔

(۱) برطانیہ	(۲) امریکہ	(۳) جرمن	(۴) فرانس
۴۷	۳۲	۴۱	۳۳
(۵) جاپان	(۶) ہندوستان		
۷۹	ایک		

شری ہنستی جی چرتر — سوادھیائے کے لئے کچھ اُتم اور سستی پستکیں — ان سے کسی کو محروم نہ رہنا چاہئیے

اپنشد گان ہندی ۳ر اُردو ۲ر

ہنستی رامائن ہندی ایک آنہ ۱ر اُردو دو پیسہ

گیتا گان گیتا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ اردو ۶ر ہندی ۸ر

رشی گان ہندی ۴ر اردو ۴ر

سندھیا گان اردو ہندی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ

ہوشیار گورو کل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور ایجنسی:۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور
دہلی برانچ:۔ چاندنی چوک۔ دہلی

فہرست ادویات مفت — دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر **گورو کل کانگڑی** کا نام ضرور دیکھ لیا کریں — فہرست ادویات مفت

برہمی تیل — قیمت:۔ دس آنے (۱۰) فی شیشی

سر پر لگانے سے دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری۔ سر درد۔ بالوں کا گرنا۔ آنکھوں میں جلن سب تکالیف میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔

بھیم سینی سرمہ — قیمت:۔ چودہ آنے (۱۴) فی شیشی

آنکھوں کی تندرستی کے لئے بہترین دوا ہے۔

گورو کل کانگڑی فارمیسی
گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

سواستھ

خالص دودھ کے خواص اور اسے حاصل کرنے کے طریقے

(از مہاشہ اوم پرکاش جی ستیارتھی ادھیاپک گوروکل جہلم)

دودھ ایک مکمل غذا ہے۔ اور انسان کی جسمانی ترقی کیلئے ضروری چیز ہے۔ ادھر ادھر ہماری بیماری پھیلانے والے کیڑے کافی مقدار میں خوراک اسی سے حاصل کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دودھ کو ایسے کیڑوں سے بہت ہی ہوشیاری سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ وہ دودھ جس کو ہم امرت سمجھ کر پیتے ہیں۔ ہمارے لئے بجائے امرت کے وِش کا کام دے گا۔

مویشیوں کے تھنوں میں دودھ بالکل صاف حالت میں رہتا ہے۔ لیکن دودھ نکالنے سے لے کر استعمال کرنے تک اس کو چھوت (Infection) سے بچانا چاہیئے۔ اس کا صرف یہی طریقہ ہے۔ کہ ہم مویشی خانوں اور دودھ کے برتنوں آدمی کو جہاں تک ہو سکے صاف رکھیں۔ بے احتیاطی سے رکھے ہوئے ناپاک دودھ سے حسب ذیل بیماریاں پیدا ہوتی ہیں:۔

(۱) تپ دق (Tuberculosis)
(۲) میعادی بخار (Typhoid-Fever)
(۳) لال بخار (Scarlet-fever)
(۴) گلے کا ورم (Sore-throat)
(۵) مالٹا بخار (Malta-Fever)
(۶) پیچش (Dysentry)
(۷) ہیضہ (Cholera)

خالص دودھ دستیاب کرنے کے ... مندرجہ ذیل باتوں کی طرف دھیان دینا ... بس ضروری ہے۔

(ا) تندرست مویشی (ب) خوشبودار ... پختہ۔ ہوادار مویشی خانے جن کی ... باقاعدہ روزانہ ہو۔ (ج) صاف مویشی ... اور دم وغیرہ کے بال کاٹنا۔ اور دودھ ... سے پہلے ان کو صاف پانی سے دھونا ... ضروری ہے۔ (د) برتن بہت ہی ...

(۲) دودھ دوہنے والے آدمی کے ناخن کٹے ہوئے ہوں۔ کپڑا صاف پہنے ہوئے اور تندرست ہو۔ (س) خشک ہاتھوں سے اور بڑی صفائی سے ...

شاستروکت وِدھی سے تیار کی ہوئی مشہور و معروف

شدھ ہون سامگری

دھوکہ سے بچنے کے لئے آریوں کو بنا دی۔ پی بھیجی جاتی ہے۔ پہلے خط لکھ کر نمونہ مفت منگا لیں۔ پسند آنے پر آرڈر بھیجیں۔ اگر نمونہ جیسی سامگری ہو۔ تو مولیہ بھیج دیں۔ ورنہ کوڑے میں پھینک دیں۔ پھر مولیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی سچائی کی کسوٹی ہو سکتی ہے؟ قیمت آٹھ آنے سیر (۸ر)

تھوک کے گراہک کو پچیس ۲۵ فیصدی کمیشن۔ ریل کا کرایہ بذمہ خریدار

پتہ:۔ رامیشور دیال آریہ پوسٹ اسولی (فتح پور) یو۔ پی

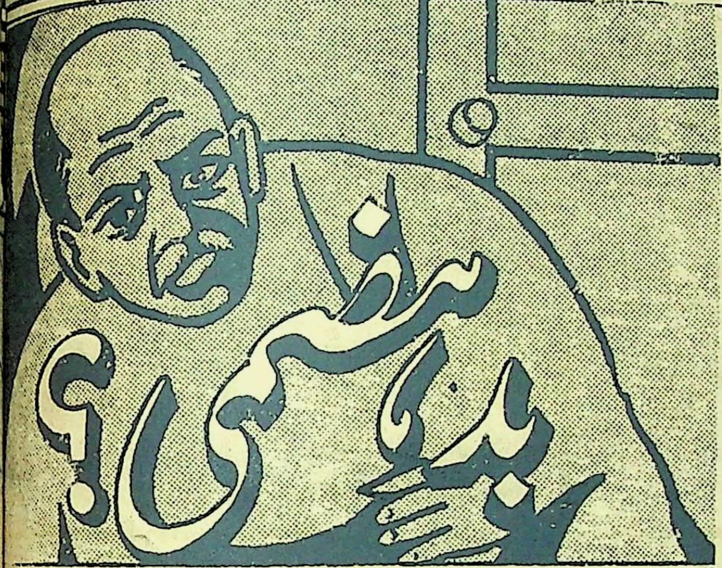

بدہضمی اور اس کی جملہ خرابیوں میں یہ ایک آسان اور نہایت قابل اعتبار علاج ہے۔ اس میں ایک بھی ایسا جزو نہیں۔ جو زہریلا اور نقصان دِہ ہو۔ اسکے استعمال سے فوری آرام پہنچنے کے ساتھ ہی یہ معدے کی خرابیوں کے حقیقی اسباب کو دور کر کے مستقل طور پر صحت بخشتی ہے۔

معدے کی خرابیوں کیلئے امرت دھارا ایک تیر بہدف دوا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اندر جراثیم کو ہلاک کرنے کی طاقت ہونے کے باعث یہ ہیضہ کیلئے بے نظیر دوا ہے۔ نیز کمزوری ہیضہ۔ اپھارہ۔ کھٹے ڈکار آنے۔ بھوک کی کمی دست وغیرہ کیلئے بھی یہ ایک لاثانی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے (۸ر)

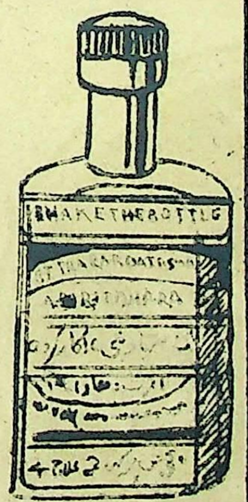

آج ہی کسی اچھی دوکان سے ایک شیشی خرید کریں

امرت دھارا

نوٹ:۔ میسرز میسا اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت باخط و کتابت ان ہی کے ...

امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور ... امرت دھارا فارمیسی

آریہ سماجوں اور لائبریریوں کیلئے اُپیوگی پستکیں

برہتر بھارت (لیکھک چندر گپت ویدالنکار) سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ دوسرا گرنتھ ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح چین جاپان جاوا کمبوڈیا ترکستان افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک غیر میں ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کا پرچار ہوا۔ بڑھیا انٹیک پیپر پر چھپی ہے۔ قیمت مجلد پونے پانچ روپے۔ بنا جلد چار روپے۔

آتم میمانسا (لیکھک پروفیسر نند لال کھنہ) (شردھانند سمارک ندھی کا یہ گیارھواں پشپ ہے۔ جس میں جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر نہایت وستار پورک متوڈ بحث اور وگیانک ڈھنگ پر پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اپنی قسم کی نرالی پستک ہے۔ قیمت دو روپے۔

ویدک وِنے (سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی) تین حصوں میں ہے۔ جس میں چار ماس کیلئے ہر ایک دن کیلئے ایک ایک پراستاد یا کھیا سہت دی گئی ہے۔ اور ہر ماس کیلئے وِیاکھیا وِدھی بھی۔ اس کا گجراتی میں بھی انوواد ہو چکا ہے۔ کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ۔

دوسری کتابیں ۱۔ سندھیا رہسیہ ایک روپیہ ۲۔ سندھیا سمن ایک روپیہ ۳۔ وید گیتانجلی دو روپے ۴۔ بھارت ورش کا اتہاس (دو حصے) ۵۔ جل چکتسا وگیان ۱۲/ ۶۔ سرم سرود ۱۲/ ۷۔ برہمچریہ سندیش ۸/ ۸۔ استریوں کی استھتی ۴/ ۹۔ شکشا منوویگیان ۱۲/ ۱۰۔ گوروکل کا اتہاس ۴ر ۱۱۔ ستوپ نرمان کلا ۸ر ۱۲۔ گوروکل کی ڈائری ۲ر ۱۳۔ کلیان مارگ کا پتھک ۱۲/ ۱۴۔ نروکت بھاشیہ سات روپے ۸ر ۱۵۔ رشی دیانند کا پتر ویوہار ۱۲ر ۱۶۔ گیان پر دیپکا دو حصے دو روپے (۲ر)

رعایت:۔ جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگائیں گی۔ انہیں پچیس فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔

منیجر:۔ پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

CC0. Gurukul Kangri Collection

Regd. No. L. 435

Founder: M. Krishna. B. A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ پینتیس ۳۵ سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔۔۔۔ عا
برما ۔۔۔۔۔۔ صہ
غیر ممالک
دس شلنگ

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۷ ساون سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲۱ جولائی ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۷

میرے دل میں خود خدا بس رہا ہے

وہی ہر پھول میں جلوہ نما ہے
وہی ہر باغ میں رونق فزا ہے
اُسی کا حُسن ہے سرو و سمن میں
اُسی سے گلستاں مہکا ہوا ہے
وہی ہے مسجدوں میں مندروں میں
اُسی کا ہر طرف چرچا پڑا ہے
اُسی کی حمد گاتے ہیں فرشتے
اُسی کا ہر کوئی نغمہ سرا ہے
وہی مسرور کرتا ہے دلوں کو
وہی ٹوٹے دلوں کا آسرا ہے
وہی دیتا ہے دُکھ کے بعد راحت
وہی ہر ایک کا صبر آزما ہے

میرے دل کو مٹائے گا بھلا کون؟
میرے دل میں خُود خُدا بس رہا ہے

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Praka
WEE
LAHORE

اپنشد گان

مانڈوکیہ اپنشد

(۳۰)

سب جگہ ہے رم رہا۔ آپ ہی سکھ آکار
جو یہ مہما جانتا۔ پائے سکھ پرسار

(۳۱)

جس دوتیہ پاد ہے۔ ماترا یہ اُو کا
اُتکرش اور اُبھے ہے۔ دونو اور وچار

(۳۲)

اوکار اکار مکار کے۔ دونو کے ہے سنگ
اُبھے پکشی مدھیہ ہے۔ گیان اور بھگتی انگ

(۳۳)

گیان بڑھاوے بھگت وہ۔ سب ہیں سے سمان
اس کے کل میں نبت ہوں۔ جو پوجیں بھگوان

(۳۴)

ترتیا پاد یہ جانئے۔ پراگیہ سشپت استھان
مکار ہی ترتیا ماترا۔ یو گیہ جانئے مان

(۳۵)

سارے جگ کو جان لے ایسا بھگت سجان
نام کی مہما جان کر۔ لین ہوئے بھگوان

رگ وید ۔ اوم ۔ یجروید

ویدامرت

سام وید ۔ اتھرووید

ओ३म बृहन्नेषामधिष्ठाता अन्तिकादिव पश्यति यस्ता यस्तायन्मन्यते चस्त्सर्वं देवा इदंविदुः ॥ ४-१६-१ ॥

شبدارتھ: (برہن) مہان ورن شریشٹھ (ایشام ادھشٹاتا) ان سب پرانیوں کا نیتا پربھو سب پرانیوں کے کرموں کو دانتی کا وِدپشیتی) سمیپتا سے ہی جانتا ہے۔ (سروم دیوا اِدم ودُہ) چراچر ستھول سوکشم سب وستو ماتر کو ورن دیو پربھو جانتے ہیں۔

بھاوارتھ

(۱)

سرو ویاپک ورن اُرج — سب کچھ جانیں آپ
سرو نیتا آپ ہی — یہ جگ تو پرتاپ

(۲)

سمیپ دُور و چراچر — سوکشم اور ستھول
پوجیں سب ہی آپ کو — اس میں بھرم نہ مول

چنے ہوئے پھول

— جس طرح سے بڑے گھر کی عورتیں گھر کے اندر بیٹھی رہتی ہیں۔ اور انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن وہ سب کو دیکھتی ہیں۔ اسی طرح بھگوان ہم سب کے اندر موجود ہے۔ وہ سب کچھ دیکھتا رہتا ہے۔ لیکن ہم اسے نہیں دیکھ سکتے۔

— جیسے پانی جب تک گندلا رہتا ہے تب تک اس میں سورج یا چاند کا اثر ٹھیک ٹھیک دکھائی نہیں دیتا۔ اسی طرح جب تک انسان کے دل میں کھوٹ کی میل موجود ہے تب تک اُسے گیان نہیں ہوتا۔ جب کھوٹ نکلا۔ تبھی گیان حاصل ہو گیا۔

— جیسے الگ الگ تکیوں کے غلاف الگ الگ قسم کے ہوتے ہیں۔ لیکن اندر سے روئی ہی ہوتی ہے۔ اسی طرح پرماتما انسان کے اندر پرماتما ہے۔ لیکن شکل اور رنگ روپ میں فرق ہے۔

— شہد کی مکھی جب تک پھول کے گرد گھومتی پھرتی ہے۔ تب تک شہد نہیں پاتی۔ جب شہد پاتی ہے۔ تو خاموش ...

سچائی کا زندہ ثبوت — فائدہ نہ ہو تو دام واپس

کچھ آزمودہ سو فیصدی فائدہ مند لاثانی دوائیں

۱۔ **نین جیوتی سرمہ** اس کے باقاعدہ باہدایت استعمال سے آنکھوں کے تمام روگ سرخی جالا۔ دھند۔ ککرے۔ ناخونہ۔ نظر کی کمزوری وغیرہ شرطیہ دور ہوتے ہیں۔ ہزاروں کا آزمودہ سرمہ ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ) نمونہ کی شیشی (۸؍)

۲۔ **سنجیونی** استریوں کے روگ "پیرڈا" کی تیربہدف اوشدھی ہے۔ برسوں کی روگی استریوں نے اکیس روز کی دوا استعمال کر کے نئی زندگی پائی ہے۔ (پیرڈا کے روگ میں ماہواری خون بند نہیں ہوا کرتا) قیمت اکیس روز کی دوا جو مکمل صحت کیلئے کافی ہے۔ تین روپے ۵ ار۔ (۱۵؍)

۳۔ **پردر نہ** استریوں کے موذی مرض پردر لیکوریا یا سیلان الرحم کی آزمودہ اور اچوک شرطیہ دوا۔ قیمت صرف دو روپے (عہ)

۴۔ **جوبن سُرا** پُرش (قوت مردی کو بڑھانے اور گھٹتی ہوئی شکتی کو برقرار رکھنے اور زیادہ سے زیادہ دیر تک جوان رہنے کی اتی اُتم آیورویدک اوشدھی قیمت بیس گولی اڑھائی روپے (۸؍)

۵۔ **بند جیج ولی** جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ امراض کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور امساک کیلئے ایک ہی قابل اعتبار بے ضرر۔ نشہ سے پاک۔ قیمتی اجزا کی مرکب لاثانی دوائی۔ قیمت بیس گولی کی شیشی اڑھائی روپے۔ محصولڈاک سب کا سات سات آنے ہے۔ سب دوائیاں منگوانے پر معاف۔

منیجر آریہ فارمیسی کچا لسبت روڈ لاہور

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائیداد پر لگانے کے برابر ہی منڈل کے دفتر پر روپیہ ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے (۴) اپنے وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو کم قیمت پر دیتا ہے (۵) دھرشی دیانند کرت گرنتھ کو منڈل غریب غریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپیہ کا ہے۔ جو قسطوں سے لئے جاتے ہیں (۷) منڈل ہر سال حصہ داروں کو اختیار ہے بہماری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیا (۸) بے روزگار بیشمار آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) پرانے گرنتھوں کی کھوج کر کے ان کو پرکاشت کرتا ہے (۱۰) چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا الٹا سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرنبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

سنہری چودہ جلدوں میں قیمت صرف ...

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد

کرایہ ریل معاف۔ آج ہی منگوائیے۔ سام وید مکمل ایک حصہ میں قیمت چار روپے۔ یجروید مکمل آٹھ روپے ۱۰ اتھرووید چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں اٹھائیس روپے میں

ضرورت ہے۔ پرتیک شہر و قصبے میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے اور کتابیں بیچنے والے اُلساہی پرچشوں و استریوں کی

المشتہر

منتری پرشاد شو سرے مینجنگ ڈائرکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ ۔ اجمیر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ہفتہ وار
پرکاش لاہور
سمت ۱۹۹۷ — ۷ ساون
۱۹۴۰ء — ۲۱ - جولائی
دیانندابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

مردم شماری اور ہمارا فرض

۱۹۴۱ء میں ہندوستان کی مردم شماری ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق ہمارا کیا فرض ہے؟ ایک یہ کہ مردم شماری میں آریہ جاتی کی صحیح طاقت ... ہو۔ اس کے لئے ہمیں یہ کوشش کرنی ... کہ آریہ ہندو جاتی کا ایک ایک ویکتی مردم شماری میں شامل ہو۔ دوسرا فرض یہ ... اور ... کم ضروری نہیں۔ کہ ویدک ... یا آریہ سماجسٹ پُرشوں کا صحیح ... معلوم ہو۔ پہلے فرض کے متعلق تو ... دوسرے کے متعلق بھی ... ہے۔ لیکن اس کی ادائیگی کے ... کے متعلق اختلاف ہے۔ سارو... سبھا دہلی اور آریہ پرتی ندھی سبھا ... نے آریہ جگت کو یہ ہدایت کی ... کہ دھرم کے خانہ میں ویدک اور ... کے خانہ میں آریہ سماجی لکھوایا جائے۔ ... کا خانہ خالی رکھا جائے۔ اور بھاشا ... لکھوائی جائے۔ بخلاف اس کے ... کی آریہ پرادیشک سبھا نے اپنی آریہ ... کو یہ ہدایت کی ہے۔ کہ وہ دھرم کے ... ہندو لکھوائیں۔ رشی دیانند کی ... کے برخلاف آریوں کو ویدک کی بجائے ... لکھوانے کی پریرنا کیوں کی گئی ہے؟ اس ... ہے۔ کہ کہیں آریہ سماجیوں کا شمار ... میں نہ ہو۔ اور اس طرح ہندوؤں ... کم ہو جائے۔ یہ اندیشہ بلا وجہ ہے۔ ... اس اندیشہ کا اظہار کرنا۔ تو ... کیا جا سکتا تھا۔ لیکن ایک ذمہ دار ... جو تحقیقات کے بعد صحیح حالات ... کر سکتی ہے۔ بطور خود یہ سوال ... سکتا ہے۔ کہ کیا کسی جماعت کو ... کے حق سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ ... کیا جا سکتا۔ تو اس کا کبھی نہ کبھی ... گروہ میں شامل کیا جانا ضروری ہے۔ ... ہی دلیل کی بات۔ امر واقعہ یہ ہے۔ ... نہیں۔ بلکہ آج سے تیس برس پہلے ... یہ فیصلہ کر چکی ہے، کہ آریہ سماجیوں ... دکھلاتے ہوئے بھی ان کا شمار ہندوؤں ... سارودیشک سبھا دہلی نے اپنی ... میں واقعات پیش کر کے اس ... ناقابل تردید تردید کر دی ہے۔ ... ہندوؤں سے علیحدہ دکھلایا ... اس بھرم کو دور کرنے کے لئے ... نیچے نقل کرتا ہوں۔ ... یہ بھرم پھیل رہا ہے۔ کہ ... ویدک دھرم اور فرقہ کے ... لکھوانے سے آریہ لوگوں کی سنکھیا ہندوؤں میں نہ گنی جاوے گی۔ اس پرکار ہندوؤں کی سنکھیا میں کمی ہو جاویگی۔ اور اس سے ہندوؤں کو ہانی پہنچے گی۔ اس بھرم کو نوارن ارتھ ہم جن گنا سنہ ۱۹۱۱ء، ۱۹۲۱ء اور سنہ ۱۹۳۱ء کی رپورٹوں میں سے کچھ اُدھرن نیچے دیتے ہیں۔ جن سے یہ سپشٹ ہو جائے گا۔ کہ جن گنا کے سمبندھ میں سرکار کی نیتی اور ویوہار بالکل سپشٹ اور سندیہ رہت ہے۔ ہندوؤں کے اندر سدھارواد یوں کی سنکھیا اور اس کی بردھی کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگتا رہے۔ اس لئے آریوں کی سنکھیا پرتھک دکھائی جاتی ہے۔ پرنتو ایسا کرنے کا یہ مطلب کداچت نہیں۔ کہ اس سے ہندوؤں کی سنکھیا گھٹ جائے۔ اس لئے ہندوؤں کی سنکھیا کے گرانڈ ٹوٹل میں آریوں کی سنکھیا سملت کی جاتی ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ جلد ۱۔ حصہ دوم اور ٹیبل ۶ کے نیچے صفحہ ۳۸ پر یہ الفاظ موجود ہیں:-

"ویدک ایشور وادی (آریہ سماجی) اور برہمو سماجی ہندوؤں کے عام ٹوٹل میں شامل ہیں۔ اگرچہ انہیں علیحدہ بھی دکھلایا جاتا ہے۔"

چنانچہ اسے صفحات ۳۸-۳۹ پر دئے گئے ٹیبل میں اس طرح دکھلایا گیا ہے:-

ہندوؤں کی کل تعداد	۲۱۷۵۸۶۸۹۲
براہمن وادی ہندو	۲۱۷۳۳۷۹۴۳
آریہ ہندو	۲۴۳۴۴۵
براہمو ہندو	۵۵۰۴

اسی طرح سنہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کو اس طرح دکھلایا گیا ہے:-

ہندوؤں کی کل تعداد	۲۱۶۷۳۴۵۸۶
براہمن وادی ہندو	۲۱۶۲۶۰۶۲۰
آریہ ہندو	۴۶۷۵۷۸ - اور
براہمو ہندو	۶۳۸۸

اسی طرح سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں یہ نقشہ موجود ہے:-

کل ہندو	۲۳۹۱۹۵۱۴۰
براہمن وادی ہندو	۲۱۹۳۰۰۶۴۵
آریہ	۹۹۰۲۳۳
برہمو	۵۳۷۸
اور دیگر	۱۸۸۹۸۸۸۴

ان نقشوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آریوں کا شمار ہندوؤں میں ہوگا۔ اگرچہ انہیں علیحدہ بھی دکھلایا جائے گا۔ جو شخص چاہے مردم شماری کی رپورٹیں دیکھ کر اپنی تسلی کر سکتا ہے۔ اس کے بعد کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں رہتا۔ کہ ہم ویدک دھرم کی جگہ اپنا دھرم ہندو اس لئے ظاہر کرتے ہیں، کہ ہندوؤں کی تعداد کم نہ ہو جائے۔ اور میں ایک ایک سماجسٹ پُرش اور استری سے یہ آشا رکھتا ہوں۔ کہ جہاں کہیں انہیں موقعہ ملے وہ اس غلط خیالی کی تردید کریں گے۔ کہ ویدک دھرم لکھوانے سے آریہ ہندو لوگوں سے خارج کر دئے جائیں گے۔ اگر کوئی شخص یہ مانتا ہو۔ کہ اس کے دھرم کا اصلی نام ہندو ہے۔ اور وہ ہندو لکھوائے تو مجھے اعتراض نہیں۔ لیکن جو شخص اپنے دھرم کا اصلی نام ویدک مانتے ہیں۔ اور محض اس ڈر سے کہ ہندو نہ لکھوانے سے کہیں ہندوؤں کی تعداد کم نہ ہو جائے۔ اپنا دھرم ہندو لکھواتے ہیں۔ وہ ایک گناہ بے لذت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لطف یہ ہے۔ کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی سناتن دھرمی ہندوؤں کو ہندو دھرم لکھوانے کی ہدایت نہیں کی۔ بلکہ یہ کہ دھرم کے خانہ میں "سناتن" لکھوائیں۔ اس نے ہندو لفظ کا پریوگ نہیں کیا۔ کیونکہ وہ جانتی ہے۔ کہ ہمارے شاستروں میں ہمارے دھرم کو ہندو کہیں نہیں لکھا گیا۔ ہمارے دھرم کا نام ویدک دھرم، آریہ دھرم، سناتن دھرم اور ورن آشرم دھرم ملتا ہے۔ ویدک دھرم سناتن دھرم ہے۔ اور سناتن دھرم ویدک دھرم ہے۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں لیکن سناتن کے مقابلہ میں ویدک شبد اس لئے اچھا ہے۔ کہ اس سے ہر ایک شخص کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس دھرم کا سرورت وید ہے۔ سناتن شبد سے یہ چیز سپشٹ نہیں ہوتی۔ لیکن سناتن شبد ہے تو شاستر وکت، ہندو شبد تو شاستر وکت ہی نہیں۔ غیروں نے یہ لفظ ہم پر ٹھونسا۔ صدیوں کی غلامی کی وجہ سے ہم موثر پروٹسٹ نہ کر سکے۔ اور ہمارا یہ نام مشہور ہو گیا۔ یاد رہے۔ کہ دوسرے ممالک میں ہندوستان کے باشندے کا نام ہندو ہے۔ اس میں مسلمان، عیسائی وغیرہ سب شامل ہیں۔ معنی یہ کہ ہندو کا تعلق ملک سے سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے نہیں۔ اس لئے باہر کے لوگوں کو ہماری تعداد کے متعلق بھرم ہو سکتا ہے۔ اور وہ ہم میں غیر ہندوؤں کو شامل کر کے ہماری تعداد کو کم سمجھ سکتے ہیں۔ غرض یہ کہ ہمارے دھرم کا نام ہندو نہیں۔ یہ چلت ہونے کی وجہ سے ہمارا نام بیشک ہندو پڑ گیا ہے۔ اور چونکہ ہمارا اپنا راجیہ نہیں۔ اس لئے ہم اسے بدل نہیں سکتے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ ہمارا اصلی نام ہے۔ اگر ہمارا اپنا راجیہ ہو۔ تو وہ سرکار کے ایک حکم سے بدل سکتا ہے۔ ہم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔ کہ حکومتیں اپنے حکم سے ملکوں شہروں اور جاتیوں کے نام بدل رہی ہیں۔ فارس کو آٹھ اکیہ ملک کا سرکاری نام ایران کر دیا گیا۔ آئرلینڈ کی جگہ ایری نے لے لی۔ روس کے کئی شہروں کے نام بدل دئے گئے۔ مصطفےٰ کمال نے اپنے نام کے ساتھ اتاترک لگا لیا۔ اگر ہمارا ادھیکار ہو تو ہمارے لئے یہ کیا مشکل ہے۔ کہ ہم اپنے دھرم کا صحیح نام پرچلت کر دیں +

میں نے لکھا۔ کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جو پر انے خیال کے آریوں یا ہندوؤں کی پرتی ندھی ہے۔ ہندوؤں کا یہ آدیش ہے۔ کہ وہ اپنا دھرم "سناتن" لکھوائیں۔ اس لئے جہاں تک ہندو شبد کا تعلق ہے۔ وہ تو ختم سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ادھکانش ہندو تو سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی آگیا کا پالن کریں گے۔ اگر سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا میں میرا

اثر ہوتا۔ تو میں اس سے کہتا۔ کہ ویدک اور سناتن میں کوئی فرق نہیں۔ لوگوں کو اپنے دھرم کا پتہ دینے کے لئے ویدک شبد سناتن شبد سے اچھا ہے۔ اس لئے بہتر ہو۔ کہ وہ بھی ویدک شبد کے پریوگ کی ہدایت کر دے۔ وہ میری بات کو مانے یا نہ۔ لیکن آریہ سماج کے نام پر چلنے والی کسی سنستھا کا کیا ادھیکار ہے۔ کہ وہ آریوں کو کوئی ایسی آگیا دے۔ جو ہرشی دیانند کی آگیا کے صاف درودھ ہو۔ اور پھر یہ اُلنگھن بھی کس لئے ؟ اس آگیا کے پالن کرنے سے ہندوؤں کا تو کوئی نقصان نہیں۔ ان کی تعداد میں کسی طرح کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں آریہ ہندو جاتی کا صاف ہت ہے۔ کیونکہ اس سے دُنیا کو یہ معلوم ہو گا۔ کہ شدھار وادیوں کی سنکھیا آریہ جاتی میں بڑھ رہی ہے۔ اور یہ اس کی نظر میں اس کی ترقی کا نشان ہو گا +

ایک بات اور۔ آریہ پرادیشک سبھا پنجاب نے اپنی سماجوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ دھرم کے خانہ میں ہندو اور فرقہ کے خانہ میں آریہ لکھوائیں۔ اس کی اطلاع کیلئے میں یہ لکھنا چاہتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ ہند نے آنے والی مردم شماری کے لئے جو نیا نقشہ تیار کیا ہے۔ اس میں فرقہ اُڑا دیا گیا ہے۔ اگر گورنمنٹ نے یہی نقشہ رکھا تو پرادیشک سبھا کی آگیا بے معنی ہو جائے گی۔ کیونکہ دھرم کے خانہ میں ہندو ہو گا۔ اور نقشہ کے کسی اور حصہ میں آریہ شبد نہ آ سکے گا۔ اس طرح آریوں کی تعداد کا کوئی اندازہ نہ لگ سکیگا۔ ایک اور خانہ ہے ذات کا۔ سو جسے اپنا آپ ظاہر کرنے کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے متعلق اس وقت تک ہماری سبھاؤں کی یہ آگیا ہے۔ کہ اس میں کچھ نہ لکھوایا جائے۔ صرف ہریجنوں کو اس آگیا سے مستثنےٰ رکھا گیا ہے۔ ایسی حالت میں پرادیشک سبھا کیلئے سوچنے کا مقام ہو گا۔ کہ اس کی آگیا کا پالن کرنے سے آریوں کی سنکھیا کیسے معلوم ہو سکے گی ؟ اس کا اندیشہ بے بنیاد ہے۔ اس لئے میں اس سے سانورودھ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنا پہلا سرکلر واپس لے لے۔ اور سمبندھت آریہ سماجوں کو ہدایت کر دے۔ کہ وہ دھرم کے خانہ میں "ویدک" لکھوائیں۔ اس ست جہاں رشی کی آگیا کا پالن ہو سکیگا۔ وہاں ہندوؤں کی بھی ہانی نہ ہو گی۔ مجھے آشا ہے۔ کہ سارودیشک سبھا کے اس اعلان کے بعد کوئی بھرم نہ رہے گا۔ اور ایک ایک آریہ اپنے تئیں ویدک دھرمی اور آریہ لکھوانا کرتویہ سمجھے گا۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ ان تمام ہندوؤں کو جن کی ہمدردی آریہ سماج سے ہے۔ لیکن جو اپنے تئیں آریہ سماجی لکھوانے سے اس لئے جھجکتے ہیں۔ کہ کہیں ہندوؤں کی تعداد کم نہ ہو جائے، پریرنا کرے گا۔ کہ وہ بھی اپنا دھرم ویدک اور اپنا فرقہ آریہ لکھوائیں۔ میری تو یہ ہاردک اِچھا ہے۔ کہ آریہ ہندو مات اپنے تئیں ویدک دھرمی اور آریہ لکھوائے۔ یہ کیوں ؟ اس کا اُتر اگلے لیکھ میں دوں گا +

(کرشن)

ہفتہ بھر کی اہم تازہ خبریں

— ۱۹ جولائی شکروار کو برطانیہ پر جرمن حملہ ہو گا۔

— یوگوسلاویہ پر اطالوی حملہ کے لئے میدان تیار کیا جا رہا ہے۔

— برطانیہ رومانیہ کی امداد نہیں کرے گا۔

— شنگھائی سے چین کی ڈمی گورنمنٹ نے نکتہ چینی کرنے والے انگریز ایڈیٹروں کو نکال دیا ہے۔

— برہما روڈ کے متعلق برطانیہ اور جاپان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

— جبرالٹر کو خالی کیا جا رہا ہے۔

— سندھ اسمبلی کے کانگریسی ممبر مسٹر بھنانی کو روہڑی ریلوے سٹیشن کے قریب گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے۔

— رُوس کے پاس پچیس ہزار ٹینک ہیں۔ وہ ہر ماہ بیس ہزار نئے تیار کر سکتا ہے۔

— برطانیہ سے فرانس کا مطالبہ ہے۔ کہ ہمارے بحری نقصان کی تلافی کی جائے۔

— افواہ ہے۔ کہ اٹلی مصر پر زہریلی گیس سے حملہ کرے گا۔

— جرمنی اور روس میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔

— بھوپال پرجا منڈل کے تمام ممبر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

— ۱۵ - جولائی کے پنجاب اسمبلی کے خفیہ اجلاس میں ۲۵ ہزار روپیہ اور سات سو من برف استعمال ہوئی۔

— دو بار انگلستان اور سکاٹ لینڈ میں ہوائی جنگ ہو رہی ہے۔

— پنڈت جواہر لال کا اعلان ہے۔ کہ "درجہ نو آبادیات کا خیال مرفت ہو چکا ہے"۔

— چالیس ہزار جرمن سپاہی سپین کی سرحد پر جمع ہو گئے ہیں۔

— چانگ کائی شیک کا اعلان ہے۔ کہ برہما روڈ بند ہو جانے سے چین اور برطانیہ کی دوستی ختم ہو جائے گی۔

— خیال ہے۔ کہ بمبئی کانگریس منشیات شراب کے سلسلہ میں ستیاگرہ کرے گی۔

— اٹلی نے یونان پر بھی ہاتھ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔

— شاہ ہیل سلاسی ایبے سینیا بحیرہ قدیم کے قریب پہنچ گیا ہے۔ وہ ایبے سینیا واپس آ رہا ہے۔

— حکومت جاپان مستعفی ہو گئی۔ نئی وزارت بنے گی۔

— سر مائیکل اوڈوائر کے قاتل اودھم سنگھ کی اپیل خارج ہو گئی ہے۔

— گورنمنٹ نقدی جمع کرنے کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔

— سرگودھا میں ہڑتال کھل گئی ہے۔

— بحری خطرات کے پیش نظر برطانوی بچوں کو امریکہ نہیں لے جایا جائے گا۔

— جرمنی نے ایک ہفتہ میں ۱۳ برطانوی ۳ اتحادی اور ۱۰ غیر جانبدار جہازوں کو پچھلے ہفتہ غرق کر دیا۔

— جرمنی کے ۲۲ ہوائی اڈوں اور بحری ٹھکانوں پر بمباری کی گئی۔

— خان بہادر ایس۔ ایم جان ممبر مدراس کونسل کا بیان ہے۔ کہ مسٹر جناح نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے سوائے کچھ نہیں کیا۔

— اٹلی نے یونان کی سرحد پر فوجیں جمع کر دی ہیں۔

— میسور میں ہوائی جہازوں کا کارخانہ کھلنے والا ہے۔

— برہما گورنمنٹ نے ۵ تولے سے کم وزن کے اخبارات کے لئے ایک پائی ٹکٹ جاری کئے ہیں۔

— کانگریس کی بنیادی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

— پنجاب لیجس لیٹو اسمبلی کا خفیہ اجلاس ۱۵ - جولائی کو ہوا۔ جس میں تازہ گرفتاریوں پر ناپسندیدگی کا اظہار ... ہو گئی۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ کانگریسی بھیڑوں کے لباس میں کمیونسٹ بھیڑیے ملک کے امن کو ... کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔

— حکومت برطانیہ چین اور ... سمجھوتہ کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔

— برطانیہ کے پاس ۲۵ لاکھ فوج ... ایک ہزار مسلح جہاز ہیں۔

— برطانوی ہوائی جہازوں نے ... ہالینڈ اور بلجیم پر شدید بمباری کی۔

— بلیک ہول کی یادگار کے خلاف ... ستیاگرہ تیز ہو گیا ہے۔

— وزیر اعظم پنجاب نے تنبیہ کی ... کہ سنسنی خیز افواہیں دینے والے ... کے خلاف سخت کارروائی کی جائے ...

— جاپان برطانیہ اور امریکہ ... لینے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

— مرکز میں نیشنل گورنمنٹ کے قیام ... کے متعلق برطانوی گورنمنٹ جلد ایک ... اعلان کرنے والی ہے۔

— نظام حیدر آباد نے وائسرائے ... وار فنڈ میں مزید ۵ لاکھ روپیہ دیا ...

— ہٹلر کی آئندہ سکیم برطانیہ کے ... سوائے تمام یورپ پر قبضہ کرنے ...

— وائسرائے نے مسٹر جناح کو ... کونسل میں لینے سے انکار کر دیا۔

— مارشل پیتاں نے فرانس میں ... کیبنٹ مقرر کر دی ہے۔ وہ خود ... گیا ہے۔

— خیال ہے۔ کہ ہٹلر صلح کی گفت ... کے لئے تیار ہے اگر برطانیہ ... قائم ہو جائے۔

— پچھلے دنوں ماہ میں ۴۲ کروڑ ... ریزرو بنک سے نکلوایا گیا۔

— گورنمنٹ ہند کے سپیشل جنگی ... کا تخمینہ دس سے بیس کروڑ روپیہ لگایا ... ہے۔

— گورنمنٹ روپیہ کا نیا سکہ ایک ... اڑھائی روپیہ کے نوٹ جاری کرنے والی ...

— انگلینڈ، سکاٹ لینڈ اور ویلز ... جرمن ہوائی جہازوں نے ...

— برطانوی گورنمنٹ اور آئر لینڈ ... کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا۔ جنوبی آئرلینڈ ... جنگ میں شریک ہونے کو تیار نہیں ...

— انگلستان پر ڈیڑھ سو جرمن ... جہازوں نے حملہ کیا۔

— بہدر شاہ میں قتل ہوئے ہندو ...

— شیخ فضل الہی سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب نے منتری سبھا کو اپنے خط نمبر ۱۵۱ مورخہ ۱۶ - جولائی ۱۹۴۰ء میں لکھا ہے۔ کہ ویدک دھرمی بھی ہندوؤں میں شمار کئے جاویں گے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

پنجاب آریہ یووک پریشد

... ضرورت ہے۔ کہ ہم نوجوانوں کی طرف
... آریہ سماج میں لانے کا کوئی
... ان ہیں اور انہیں ... نوجوان سوسائٹی جاتی کی نبوہ ہونے
... سوچیں۔ ... ہو جائیں۔ تو سوسائٹی
... اگر وہ ... ہو جائیں۔ تو سوسائٹی
... نہیں رہ سکتی۔ آریہ نوجوان ایک نو
... کم ہیں۔ جو ہیں وہ بھی اسنگھٹت
... لیکن ان میں جیون ہے۔ اُتساہ ہے۔
... جوش۔ وہ کام بھی کرنا چاہتے ہیں۔
... انہیں آج تک نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔
... کہ کچھ تو کانگریس اور ہندو سبھا
... چلے گئے ہیں۔ اور جو باقی ہیں ان میں
... اُتساہی جنوں نے خود اُٹھنے اور
... کو اُٹھانے کا نشچہ کیا ہے۔ چنانچہ
... ادھیویشن کے لئے لاہور میں پنجاب آریہ
... یووک پریشد کی ستھاپنا کی گئی ہے۔ اس کے
... ادیشیہ ہیں:-
... کی ہمت آریہ نو یووک سنگٹھنوں
... سنگٹھت کر کے ایک سنگٹھن میں لانا۔
... نوجوانوں میں ویدک دھرم کے پرتی پریم۔
... کے پرتی بلیدان اور سماج کے پرتی
... بھاؤنا پیدا کرنا۔
... آریہ سنسکرتی۔ آریہ سبھیتا، آریہ بھاشا
... آریہ دھرم کی رکھشا کرنا۔
... نو یووکوں کو سینک شکشا دینا۔
... نو یووکوں کو سنگٹھت اور سبھیہ
... بنایا جائے۔

... بتایا گیا ہے۔ کہ پریشد سے کئی آریہ
... سماجوں کا الحاق ہو چکا ہے۔ پریشد
... کار یہ کرتاؤں کا وچار۔ آگامی اکتوبر میں
... کا ادھیویشن بلانے کا ہے۔ جس میں
... بھر کے یووکوں کو سنگٹھت کیا جاوے گا۔
... کر کسی ٹھوس پروگرام کا نشچہ کیا
... جاوے گا۔

... سراہنیہ ہے۔ اس لئے ہماری
... اپیل ہے۔ کہ پنجاب کی یووک سماجیں
... ملت ہوں۔ اور یہ نہیں سپھل
... اس کے لئے ہم پریشد کے کار یہ کرتاؤں
... کریں گے۔ کہ وہ پریشد کو کامیوں
... تک سیمت نہ کر کے اسے
... روپ دیں۔ اور دوسرے اُتساہی
... کا بھی سہیوگ حاصل کریں۔

دوآبہ آریہ یووک سمیلن علاوالپور

آریہ یووک سماج علاوالپور نے نومبر کے دوسرے سپتاہ میں ہوشیار پور اور جالندھر کے نو یووکوں کا ایک سمت سمیلن بلانے کا نشچہ کیا ہے۔ نسندیہہ علاوالپور کے نو یووکوں کا یہ نشچہ سراہنیہ ہے۔ متعلقہ ہر دو اضلاع کے آریہ یووکوں کو چاہیئے۔ کہ اس سمیلن کو سپھل بنانے کا یتن کریں۔ اور آریہ یووک سماج علاوالپور کو جس نے اس سمیلن کی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے ہر پرکار کا سہیوگ دیں۔

مغربی تہذیب کے کارنامے

مغربی تہذیب اپنے گھر میں کیا کیا گُل کھلا رہی ہے۔ اس کی ایک ادنےٰ سی مثال یہ ہے۔ کہ صرف امریکہ میں ایک ہزار بچوں میں اوسطاً چالیس بچے حرامی پیدا ہوتے ہیں۔ دیہات میں ۲۴ فی ہزار۔ اور دس ہزار کی آبادی کے قصبات میں ۲۸ فی ہزار حرامی بچے جنم لیتے ہیں۔ ۱۹۳۸ء میں صرف نیویارک میں ۱۳۴۷ ناجائز بچوں کی پیدائش درج رجسٹر کرائی گئی۔ یہ اعداد و شمار حکومت امریکہ کے اعلان کردہ ہیں۔ کیا ان سے مغرب کی اندھا دھند تقلید کرنے والوں کی آنکھیں نہ کھلیں گی؟

گوروکل کانگڑی میں فوجی تعلیم

گوروکل کانگڑی کے ادھیکاری اپنے اس فیصلہ کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جس کی رو سے انہوں نے اس انسٹی ٹیوشن میں فوجی تعلیم کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ موجودہ نازک صورت حالات کا یہی تقاضا ہے۔ کہ ایک ایک ہندوستانی فوجی تعلیم حاصل کرے۔ ہمیں امید ہے دوسرے گوروکل اور تعلیمی درسگاہیں بھی اس معاملہ میں گوروکل کانگڑی کا انوکرن کریں گی۔

"محافظِ اسلام" اپنے اصلی روپ میں

ابے سینیا پر قبضہ کرنے کے بعد مسولینی نے جب "محافظِ اسلام" کا لقب اختیار کرنے کا اعلان کیا۔ تو اس وقت ہم نے لکھا تھا۔ کہ اس کا یہ اعلان خالی از علت نہیں۔ چنانچہ اب معلوم ہو گیا ہے۔ کہ عرب ممالک کو آپس میں تقسیم کرنے کیلئے اٹلی اور جرمنی میں جو سازش اندر ہی اندر ہو رہی تھی۔ یہ سب اس کو کامیاب بنانے کے لئے ایک چال تھی۔ کیونکہ مصری پولیس نے غیر ملکی جاسوسوں کے قبضہ سے ایسے کاغذات اور دستاویزات برآمد کی ہیں۔ جن میں مصر۔ فلسطین۔ شام اور عراق کے حصے بخرے کرنے کی سکیم مندرج ہے۔ اس سازش کے انکشاف سے "محافظِ اسلام" اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو گیا ہے۔

نظام سٹیٹ کے معاملات کی تحقیقات

سٹیٹس پیپلز کانفرنس کے پریزیڈنٹ پنڈت جواہرلال نہرو نے پنڈت دوارکاناتھ کچرو کو ریاست حیدرآباد کے مسائل کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ پنڈت کچرو ریاست میں دو ہفتہ قیام کریں گے۔ پنڈت جواہرلال نے تحقیقات کے لئے پنڈت دوارکاناتھ کچرو کو مقرر تو کر دیا ہے۔ لیکن کیا دربار انہیں اس کام میں سہیوگ دے گا؟

سرگودھا کے بعد گوجرانوالہ

ابھی زیادہ دن نہیں ہوئے۔ کہ سرگودھا کے کانگرسی لیڈر ڈاکٹر لہنا سنگھ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اب گوجرانوالہ سے وہاں کے سردار اسادتار سنگھ پر قاتلانہ حملہ کی اطلاع ملی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۳-جولائی کو ایک مسلم نوجوان ان پر تلوار سے حملہ کر کے ایک جھٹکئی کی دوکان میں گھسا۔ وہاں بیٹھے دو اور سکھوں کپور سنگھ اور کرتار سنگھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ ان دونو نے مزاحمت کی۔ حملہ آور نے ان دونو کو سخت زخمی کر دیا۔ کپور سنگھ کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ جھٹکئی دھیان سنگھ کو بھی ضربات آئی ہیں۔ لیکن وہ خطرہ سے باہر ہے۔ اس نے حفاظت خود اختیاری میں حملہ آور پر بلم سے وار کیا۔ جس سے اس کی موت ہو گئی۔ سردار کرتار سنگھ بھی چل بسے ہیں۔ ان کے قتل کی نسبہ

... ہیں کیا ہے۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اس کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایسے افسوسناک واقعات کو صوبہ میں پھیلنے سے روکنے کے لئے حکومت کو ضروری تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

سرگودھا کے ہندو اور سکھوں کا مطالبہ

فرقہ وارانہ فساد کے دن سے سرگودھا میں ہندوؤں اور سکھوں نے پروٹسٹ کے طور پر ہڑتال کر رکھی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے۔ کہ وہاں کے مسلمان ڈپٹی کمشنر کو تبدیل کر دیا جائے۔ اور فساد کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کرائی جاوے۔ فسادات کے واقعات کے پیش نظر یہ مطالبہ بے جا نہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ اسے منظور کر لے۔ تاکہ وہاں کی صورتِ حالات معمول پر آ جائے۔

مشہور سائنسدان انسٹین اور پراچین آریہ

پچھلے دنوں برلن میں غیر جانب دار ممالک کے نامہ نگاروں کے ساتھ انٹرویو کے دوران میں جنرل گوبلز نے کہا تھا۔ کہ "انسٹین نے اپنے خیالات پراچین آریوں کے دماغ سے چرائے ہیں۔ اور اب اپنے آپ کو دُنیا کا سب سے بڑا سائنسدان سمجھتا ہے۔"

جنرل گوبلز کے مندرجہ بالا بیان میں اس حقیقت کا اعتراف ہے۔ کہ پراچین آریوں کا دماغ ایسی ایسی ودیاؤں کا خزانہ تھا۔ کہ موجودہ سائنس کی ایجادیں ان ودیاؤں کے آگے ہیچ ہیں۔

ہندی پرکاش "ضمانت فنڈ"

اس سپتاہ مہاشہ بابو رام جی گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ۔ اور مہاشہ رام سروپ جی معرفت لالہ بھوجو رام جی نیئر لدھیانہ کے دس دس روپے پراپت ہوئے ہیں۔ بابو جیا رام جی اوورسیر ریٹائرڈ پٹھانکوٹ کے پانسو روپے بھی وصول ہو گئے ہیں۔ گو بالکل اس وقت تک ۵۳۰ روپے جمع ہوئے ہیں۔ باقی ۴۷۰ روپے بہت شیگھر ملنے چاہئیں۔ پرتیک سماج و آریہ کو اپنا اپنا حصہ جلد بھیج دینا چاہیئے۔

ہندوستانی شکشاولی حصہ اوّل

(عربی لپی میں) ناگری لپی کی طرح صحیح اور سائنٹیفک طریق پر آزمودہ، ہندوستانی اور اردو نما ہندی لکھنے و پڑھنے کا بہترین قاعدہ ہے۔
قیمت اڑھائی آنے فی جلد یا ۱۲/۸ (ساڑھے بارہ روپے) سیکڑہ۔
ملنے کا پتہ:- پنڈت آسارام اوورسیر ڈیٹھائرڈ ابریا ڈاکخانہ مصرکھ ضلع سیتاپور (یو۔پی)

ہندوستان کی اندرونی اور بیرونی حفاظت کا سوال

(از شری ستیہ مورتی جی ایم - ایل - اے)

جنگ اب ایک ایسی منزل پر پہنچ چکی ہے۔ کہ اب ہمیں تمام سابقہ خیالات اور تصورات کو خیرباد کہنا پڑے گا۔ ہندوستان کی حفاظت کے مسئلہ کو اب ہم برطانوی سلطنت کی حفاظت کے نقطہ سے نہیں دیکھ سکتے۔ ہندوستان کی حفاظت اپنی حفاظت ہے۔ یعنی ہمیں نہ صرف ہندوستان کو بیرونی تاخت سے بچانا ہے۔ بلکہ اندرونی گڑبڑ سے بھی اس کا بچاؤ کرنا ہے۔

اس لئے ہمیں یہ امر فرض کر لینا چاہیئے۔ اور یہی سمجھ کر آگے گفتگو کرنی چاہیئے۔ کہ ہندوستان ایک کامل آزاد مملکت ہے یا جلد ہو جائیگی۔ اور اسے اپنی اندرونی و بیرونی حفاظت اور بچاؤ کا معاملہ خود اپنے ہاتھ میں لینا پڑے گا۔

جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ بھی نکلے۔ لیکن کوئی ملک بھی اب ایسا نہیں رہے گا۔ جیسے آج نہ آئے۔ امریکہ اور جاپان پہلے سے زیادہ طاقتور قوتیں بن جائیں گی۔ اس لئے یہ بات سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ ہندوستان کے بچاؤ کا معاملہ خود اپنے ہی ہاتھ میں لینا پڑے گا۔ ہم ایک عرصہ کے لئے "کرایہ کے سپاہیوں" پر کب تک بھروسہ کریں گے؟ میں نے یہاں "کرایہ کے سپاہیوں" کا لفظ جان بوجھ کر استعمال کیا ہے۔ میری اس سے مراد کسی کی تحقیر کرنا نہیں ہے۔ حال ہی میں ایک برطانوی مدبر نے اولیور کرامویل کا ذکر کرتے ہوئے اس کا ایک فقرہ دہرایا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ ایک سپاہی کو اگر یہ معلوم ہو۔ کہ وہ کس مقصد کے لئے لڑ رہا ہے۔ تو زیادہ عمدگی اور دلیری کے ساتھ لڑتا ہے۔ اور جس چیز کو معلوم کر لیتا ہے۔ کہ اس کے لئے اس کی جان لڑی مر رہی ہے۔ تو اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ میں اپنے ملک کے لئے اپنے ہی ہوا باز۔ اپنے ہی سپاہی اور اپنے ہی جہازی چاہتا ہوں۔ کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہو گا۔ کہ وہ جس کے لئے لڑ رہے ہیں۔ وہ انہی ان کا اپنا ملک ہے۔ اور اس کی حفاظت کرنا ان کا عین فرض ہے۔ اس کام سے انہیں از خود محبت ہو جائے گی۔ اس نقطہ نظر سے ہمیں مستقبل کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد انگلستان کو نمایاں آزمائش اور مصروفیت کا دور گزارنا ہو گا۔ اس جنگ نے اس کو جس قدر کمزور کر دیا ہو گا۔ اسے دور کرنے اور طاقت کو بحال کرنے کے لئے اس کے دونو ہاتھ مصروف عمل ہوں گے۔ تا کہ یورپ میں اپنی حیثیت مضبوط اور محفوظ کرے۔ ادھر ہندوستان میں بھی مصروفیتوں کا ہجوم ہو گا۔ اندرونی اور بیرونی معاملات اسے گھیر لیں گے۔ آئرلینڈ برطانیہ کے لئے ایک کانٹا ہو گا۔ جو چبھتا رہیگا۔

ماسوائے ایسی حالت کے کہ السٹر کو ایک علیحدہ ملک آئرلینڈ سے کاٹ کر بنا دیا جائے۔ آسٹریلیا۔ کینیڈا اور نیوزی لینڈ خوش قسمت ملک ہوں گے۔ اگر امریکہ کی مدد سے خود اپنی حفاظت آپ کر سکیں۔ ڈچ ہند چینی کا مستقبل بہت ہی نامعلوم اور غیر یقینی ہے۔ جاپان اس کے ساتھ کیا کرے گا؟ کوئی نہیں جانتا چین میں جاپان کا کیا انجام ہوتا ہے؟ اس کا مدار اس چیز پر ہے۔

علاوہ ازیں روس اپنی جگہ خود ایک نامعلوم اور غیر یقینی عنصر ہے۔

میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں۔ کہ دنیا کے اسلامی ملک اب اس قدر "اسلامی" نہیں رہے ہیں۔ اور باقاعدہ جدید طرز کی حکومتیں بن گئے ہیں۔ جن میں سے اکثر جمہوریتیں ہیں۔ میں وشواس رکھتا ہوں۔ کہ ان میں سے کسی کو ہندوستان گیری کی آرزو نہیں ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان عراق۔ افغانستان۔ ترکی۔ مصر۔ ایران سے باعزت و امن پسندانہ تعلقات قائم کر سکتا ہے۔ لیکن پاکستان کا تصور ایک خیال بد ہے۔ مذہبی جنون کسی وقت بھی ابھارا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہندوستان میں "۵ ویں کالم" کی سرگرمیاں پیدا ہونے سے قطعی روک دی جائیں۔ اور اگر کہیں ظاہر ہوں۔ تو وہیں انہیں ختم کر دیا جائے۔ اور ہر ہندوستانی کو اس امر کا اچھی طرح احساس کرا دینا چاہیئے۔ کہ یہ ملک ان کا اپنا ملک ہے۔ اسی میں وہ پیدا ہوئے ہیں۔ اور اسی میں انہیں رہنا بسنا ہے۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو اسی کے لئے انہیں مرنا بھی ہو گا۔ بدحالگی۔ بدعہدی اور غدر و شورش کے ساتھ ہمارا کوئی لگاؤ نہیں ہو سکتا۔ برطانوی حکومت نے آسولڈ ماسلے اور ان کے دیگر ساتھیوں کو جن کا تعلق "برٹش یونین آف فیسسٹ" سے تھا گرفتار کر لیا۔ یہ مثال ہمارے لئے ایک عبرت و تنبیہہ کا کام دے سکتی ہے۔ پس اس مقصد کیلئے ہمیں ایک طاقتور والنٹیر فوج بنانی چاہیئے۔ اور کچھ عمدہ پولیس جو برطانوی بندوق و سنگین کی مدد سے نہیں۔ بلکہ اپنے لوگوں کی مدد سے ملک کی اندرونی حفاظت کے بھروسہ کے قابل انتظام اپنے ہاتھ میں لے۔ سوراج کے حصول کے لئے ہمیں کم از کم یہ ضرور کرنا ہو گا۔ تاکہ اسے حاصل کر سکیں۔ اور محفوظ رکھ سکیں۔

رہ گیا بیرونی حملے کا سوال تو اس کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس جنگ نے یہ امر بخوبی واضح کر دیا ہے۔ کہ ہوائی قوت بحری اور خشکی کی قوت کے برابر ہی اہم ہے۔ پس ہمیں اپنے لمبے خطرہ کے لئے ہر وقت کھلی ہوئی ساحلی سرزمین کی حفاظت کے لئے ایک مضبوط ہوائی طاقت بنانی پڑے گی۔ جاپان ہماری طرف آنکھیں لگائے بیٹھا ہے۔

اس لئے ہم اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اس حربہ کو تیار کرنا ہی پڑے گا۔ اس نے ہوابازی۔ زمین کے انجینئر اور ماہر ہونے کی حیثیت سے اپنی اہمیت ثابت کر دی ہے۔ اور کافی ترقی کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمیں اپنے تمام وسائل اور وسائل جمع کر کے لگانے چاہئیں۔ اس طاقت کے بنانے میں صرف کر سکیں۔ ملکی بچاؤ کے سلسلہ میں ہمارا دوسرا پروگرام یہ ہو گا۔ کہ ایک مضبوط فوج خشکی کی ہمارے پاس رہے۔ جو بیرونی حملہ کی روک تھام کو طریقہ سے کر سکے۔ اور اندرونی گڑبڑ کو روکنے کے لئے ملکی افسران کی قیام امن میں مدد کر سکے۔ ہمارے پاس ٹرینڈ فوجی آدمی بہت عمدہ عمدہ ہیں۔ یونیورسٹی ٹریننگ کور کے افسران اور دوسرے لوگ ہماری امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور سب کام ٹھیک ہو جائے گا۔ حفاظت کا یہ حربہ بھی نہایت مضبوط ہونا چاہیئے۔ ان کے علاوہ ہمارے پاس ہتھیاروں اور سامانوں سے لیس ایک سمندری فوج اور بیڑا بھی ہونا چاہیئے۔ ساحلی علاقوں کی حفاظت۔ بندرگاہوں کا بچاؤ اور پانی کے راستہ کی تجارت کو حملہ آور کی لالچی نظر پڑنے سے بچا سکیں۔ سمندری آمد و رفت اور سمندر کے راستہ آنے جانے والے مال تجارت کی حفاظت کیلئے میری رائے میں اگر ہم کچھ عرصہ کے لئے برطانوی بیڑے سے انتظام کر لیں۔ تو برا نہ ہو گا۔ اس کی مدد ابتدا میں ضروری ہو گی۔ بہرکیف میرا مقصد صرف یہ کہنا ہے۔ کہ ہندوستان کے بچاؤ کا معاملہ اب از سر نو دیکھنے کا ہے۔ اب اس کا وقت نہیں رہا۔ کہ ہم غیروں کو الزام دیتے رہیں۔ اور بس چپ چاپ بیٹھے رہیں۔ دنیا میں ایک نیا انقلاب آ رہا ہے۔ اور ہندوستان میں بھی ایک نئی دنیا پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے اس ملک (ہندوستان) کی حفاظت کا معاملہ ہر شخص کی توجہ کا مرکز بننا چاہیئے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہندوستان کی حفاظت ہندوستانیوں کے ہاتھوں ہی میں آنی چاہیئے۔ اس لئے اس ملک کے تمام مدبرین کو خواہ وہ کسی خیال و عقیدہ کے مالک ہوں، ہندوستان کی حفاظت کے معاملہ پر متفق ہونا چاہیئے۔ (انگریزی سے)

ترقی کے راز

اگر تم کسی ایسے شخص کی سیرت کا مطالعہ کرو گے جس نے دنیا میں ترقی کی ہے۔ تو معلوم کرو گے۔ کہ اس کے عروج کا راز صرف یہ رہا ہو گا۔

اس نے ہمیشہ اپنے وعدوں کا احترام کیا ہو گا؟

اس نے ہمیشہ اپنے نفس پر بھروسہ کیا ہو گا؟

اس نے کسی حال میں اپنے قوائے عملیہ سے کام لینا ترک نہ کیا ہو گا۔

اس نے ہمیشہ قدم آگے کی طرف بڑھایا ہو گا۔

اس نے کبھی کسی کام کو ادھورا نہ چھوڑا ہو گا۔

اس نے کبھی یہ عذر پیش نہ کیا ہو گا۔ کہ "میں بھول گیا"۔

اس نے ہمیشہ احکام عقل کے مطابق کام کیا ہو گا۔

اس نے اپنی ہر غلطی سے سبق لیا ہو گا۔

اس نے شکوہ شکایت اور جلدی سے احتراز کیا ہو گا۔

اس نے یہ کوشش کی ہو گی۔ کہ اوروں سے بڑھ جائے۔

اس نے ہمیشہ یہ سمجھا ہو گا۔ کہ ابھی دنیا میں بہت سی باتیں ہیں۔ جن کو سیکھنا ضروری ہے۔

کے گراہک بنا کر "سنہری پرکاش" لاہور" اسٹریٹ میں ویدک دھرم کے تحریری پرچار کو بڑھانے میں سہیوگ دیں۔
(مینیجر)

یہ باتیں پرتیک استری کو جاننی چاہئیں

— چڑچڑاپن، لڑائی جھگڑے کی پرورتی نندنیہ ہے۔ سدیو ہنس مکھ اور مدھر بھاشی بنی رہو۔

— نہ کسی کی نندا کرو اور نہ سنو۔ کوئی تمہاری نندا کرے۔ تو ہنس کر ٹال دو۔

— کیول اپنے ہی فائدے کو لکشیہ میں نہ رکھو۔ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانے کا یتن کرو۔

— یدی اپنی بات کو گپت رکھنا چاہتی ہو۔ تو کسی سے مت کہو۔ کوئی دوسرا تمہیں اپنی گپت بات کہتا ہے۔ تو اُسے دوسروں پر پرگٹ نہ کرو۔

— اپنے ادھیکار پانے کے لئے پہلے دوسروں کے ادھیکار دینا سیکھو۔

— گھر دل کو شوچھ رکھنا — استریوں کا سوبھاوک گن ہے۔ لیکن گلی محلے کو تو گندا نہ کرو۔

— گرہستھ سورگ ہے۔ لیکن بنا سادھنا کے نرک۔ کوئی بھی لوکک انگوا پارلوکک سکھ بنا یتن کئے کیسے پایا جا سکتا ہے؟

— بچے گھر کی شوبھا ہیں۔ دھیان رکھو۔ پھیکا نہ پڑنے پائے۔ گندے، بیمار اور کمزور بچے بھار ہیں۔

— جیسا دیوہار تم کسی دوسری استری دوارا کروانا نہیں چاہتی یا سہن نہیں کر سکتی — دھیان رکھو تم بھول کر بھی کسی سے ویوہار نہ کرو۔

— پڑوسی پر اپنے ماں جات بھائی بہنوں سے بھی ادھک سوہاردر (ہمدردی) پرگٹ کر سکتے ہیں۔ ان سے سدا میل ملاپ اور پریم بنائے رکھو۔

— یدی کسی سے آدر کروانا چاہتی ہو۔ تو پہلے دوسروں کا آدر ستکار کرنا سیکھو

— میٹھا بولنا، ہنس کر ملنا، اور کسی کیلئے تیاگ کرنا یہی تینوں وشی کرن منتر ہیں۔ ان منتروں سے سمجھت استری پرتیک کو اپنے وش میں کر لیتی ہے۔

— کسی کے ساتھ کنٹھ سمیہ میں کیا گیا ایک اُپکار سکھ میں کئے گئے بہت سے اُپکاروں سے بڑھ کر ہے۔

— پریم سے پریم اور گھرنا سے گھرنا اُتپن ہوتی ہے۔

ہم کو سنا یا کہ اس کی دوکان پر دمڑی کی سبزی، فرید نے نفتیہ آتی ہے۔

۸۔ جیون کا آدرش ان لوگوں کیلئے جنہیں نام اور لیش کے آگے دوسری وستو نہیں سوجھتی۔ دواہ کے بعد یدی ان کے وناش کی سمبھاونا ہو۔ تو دواہ نہیں کرنا چاہیئے۔

سہل اور سُکھی وواہ کے نیم

جارج سٹرنس نے ایک چھوٹی لیکن اُپیوگی پستک "How to marry" میں سہل اور سکھی وواہ کے لئے کچھ نیم بنائے ہیں۔ جن کی پالنا کرنے سے اوشیہ سپھلتا ملتی ہے۔

"وواہ کے لئے ساتھی کا چُنا ؤ کرنا ہی یا یہ ہونا بہت اوشیک ہے"۔

۱۔ اوستھا ادھک عمر والے کے ساتھ چھوٹی اوستھا کی لڑکی کی شادی کرنا اتنا ہی ان میل ہے۔ جتنا سفید رنگ کے ساتھ کالا رنگ

۲۔ سوبھاؤ جو لوگ ادھیاتمک پریم کے پُجاری ہوں۔ انہیں وواہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مانو جیون میں ایسا پریم سمبھو نہیں ہے۔ پرماتما اور دُنیا میں منتر نا ممکن نہیں ہے۔

۳۔ سمجھداری ورکت کے لئے سادھارن وواہ ادھک سُکھی نہیں رکھ سکتا ہے۔

۴۔ بھاؤکتا اُدار اور اُدار دل کر کبھی بھی سُکھی نہیں ہو سکتے ہیں۔

۵۔ پوجا پتی پتنی کا سم وچار شیل ہونا اوشیک ہے۔ چاہے وہ لوگ مندروں میں جاتے ہوں۔ اور چاہے چرچ میں۔

۶۔ وِیاوَہارکتا چٹ پٹی چیزیں کھانے والی استری سادگی پسند کھانے والے پُرش کے ساتھ سکھی نہیں رہ سکتی ہے۔

۷۔ آکرتی آپس میں سمان نہ ہونے کے کارن بھی جیون دکھی ہو جاتا ہے۔ ٹھیک اسی پرکار جس طرح ایک اندھے سبزی بیچنے والے نے ایک دن ٹھیوں

...ش وواہ کیوں کرتے ہیں؟

(لیکھکا، شریمتی بملا دیوی بی۔ اے)

...اس دن ایک انگریزی دینک میں پڑھا تھا۔ ادشیکتا ... ایک آیسی ستندرا اور سوشیل کنیا کی جو گھر کے کام کاج ... سلائی اور سنگیت جانتی ہو اور بھی اچھا ... دیکھا یہ پڑھ کر مجھے پُرش جاتی کے ہردے کا ایک ... چتر مل گیا۔ وگیاپن کرنے والے مہودے ایک شکشت ... ہیں۔ جنہیں جیون کا کچھ انوبھو پراپت ہے۔ وہ وواہ ... ہیں۔ لیکن کیوں؟ یہی پرشن میرے مستشک ... کاٹ رہا ہے۔

...کا پرشن پرتیک پُرش جب وواہ کرتا ہے۔ تو اس کے سامنے کئی پرشن ہوتے ہیں۔ یہاں ... انہی باتوں پر وچار کر کے یہ پرمانت کرنے کا پریتن ... کہ پُرش کا وواہ کرنے میں پرکھ اُدیشیہ کیول سوارتھ ...

... بہت لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ وواہ کا آدھار پریم ہے۔ ... اتنا ہی جھوٹ ہے۔ جتنا کہ یہ کہنا کہ آگ کا گن ... ٹھنڈا پردان کرنا ہے۔ یدی پُرش کی یہ بات مان بھی لی ... کہ وواہ کا آدھار پریم ہے۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ ... پھر وواہ کی ضرورت ہی کیا؟ پریم کو سوتنترتا چاہیئے ... لئے وواہ کی، استری دوارا پُرش کی غلامی کی ضرورت ... ہے، وواہ اور پریم کا کوئی سمبندھ دکھائی نہیں دیتا۔ ... تو یہ کہوں گی۔ کہ وواہ کے بعد پریم کا ایک پرکار سے ... ہو جاتا ہے۔ جب تک وواہ نہیں ہوتا تبھی تک ... پُرش کا پریم ... روپ میں رہتا ہے۔

... ہم اپنے دیوہارک جیون میں دیکھیں تو ہمیں پتہ ... کہ ہمارے سماج میں دیوہارک سمبندھ کا آدھار پریم ... نہیں ہے۔ استری پُرش کا جس سمے وواہ ہوتا ہے۔ ... ان کا ایک دوسرے سے پریچے ... ہوتا۔ اور پھر پریم کوئی ایسی چیز ... ہے۔ جو وواہ کے بعد استری پُرش میں ... ہو جائے۔ یہاں پر یہ بھی کہا جا سکتا ... کبھی دلیلوں پر، جہاں پر پریم پر نیہ ... ہے۔ وہاں تو وواہ کا آدھار پریم ... پرنتو میرے وچار میں ایسا سمجھنا بھاری ... ہے۔ ہو سکتا ہے ان دلیلوں میں ... والے وواہ رچھید میرے کتھن کے ... ہیں۔

...کا آرتھک درشٹی کون

... جب بڑا ہوتا ہے۔ تب اُسے ... کیلئے استری کی اوشیکتا کا انوبھو ... ہے۔ وہ اپنے شاریرک واسنا کی پورتی ... کرنے کے لئے ایک استری کی

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

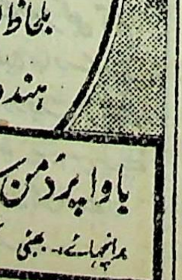

سودیشی
اصلی جہاز مارکہ کپڑے
کاٹن کریپ
لٹھا۔ پاپلین
شرٹنگ
خاکی
زین۔ ڈرل۔
پگڑی کلاتھ
سفید زین و ڈرل
سمن زین
نیلی زین
دھوتی نینگین و سفید
پردا کلاتھ
بلحاظ نفاست۔ ملائمیت۔ عمدگی۔ پائیداری میں
ہندوستان بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے
باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرت سر
برانچہائے۔ بمبئی کلکتہ دہلی کوئٹہ

برہما کی پُری اور اُس میں پرویش

(لیکھک: شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

अष्टा चक्रा नवद्वारा
देवानां पूरयोध्या।
तस्यां हिरण्ययः कोशः
स्वर्गो ज्योतिषावृतः॥
तस्मिन् हिरण्ये कोशे
त्र्यरे त्रिप्रतिष्ठते।
तस्मिन यद यक्षमात्म-
-न्वत तद्वै ब्रह्म विदो
विदुः॥ (اتھروید ۱۰-۲-۳۱-۳۲)

ان منتروں میں برہما کی ایودھیا پُری کا جس میں لڑائی جھگڑے نہ ہوتے ہوں ذکر ہے۔ جو آٹھ چکروں مولادھار۔ سوادھشٹھان۔ منی پورک (نابھی استھان میں) اناہت چکر (ہردہ) وشدھ چکر (کنٹھ میں) للنا چکر (جبھا مول میں) آگیا چکر (دونو بھؤوں کے بیچ میں) سرسرار چکر (مستک میں) اور نو دوار (دو آنکھ۔ دو کان۔ دو ناک۔ ایک مکھ۔ دو مل موتر دوار) والی ہے۔ اور جو تیج سے بھری پورن سورگ ہے۔ تین اروں سے یُکت تین کیندروں میں ستھر اس تیجسوی کوش میں جو آتم وان یکش ہے۔ اُسے برہم وِد جانتے ہیں +

پھر انہی منتروں کے آگے لکھا ہے۔ کہ

प्रभ्राजमानां हरिणीं
यशसा संपरीवृताम्।
पुरं हिरण्ययीं ब्रह्मा-
विवेशापराजिताम्॥
(اتھروید ۱۰-۲-۳۳)

ارتھات پرکاشت۔ دُکھ ہرن کرنے والی۔ یش پورن۔ تم رہت۔ اور اپراجتا پُری میں برہم آدِشٹ رہتا ہے ÷

اس منتر سے سپشٹ ہو گیا ہے۔ کہ یکش اور برہم پرماتما ہیں۔ اس پُری میں داخل ہونے کے لئے اوشیک ہے۔ کہ اُس کے دوار پالوں کو جانیں۔ نہیں تو وہ کسی کو کیسے گھُسنے دیں گے ؛

چھاندوگیہ اُپنشد ۳-۱۳-۱ تا ۵ میں بتلایا گیا ہے۔ کہ وہ دوار پال پانچ ہیں :-

(۱) پرانگ سُشی (پورو دوار) پران۔ چکشو۔ آدتیہ اور تیج ہیں۔ تیجسوی اور انّاد ہو کر کوئی اس میں پرویشٹ ہوا کرتا ہے +

(۲) دکھشنی — ویان۔ شروتر۔ چندرماں۔ اور شری شربان اور یشسوی اس میں پرویشٹ ہوتا ہے۔

(۳) پرتیکنگ سُشی اپان۔ واکیہ۔ اگنی۔ برہم ورچس۔ برہم ورچسی۔ اور انّاد ہو کر جا سکتا ہے۔

(۴) اُدنگ — سمان من۔ پرجنیہ۔ کیرتی۔ کیرتی مان۔ اور وشٹی مان۔ وشٹی کانتی مان ہونا چاہیئے۔

(۵) اُردھوہ — اُدان۔ وایو آکاش۔ اوج۔ اوجسوی۔ اور مہسوی۔ (تیجسوی) ہونا اوشیک ہے +

وید منتروں اور اُپنشدوں کی تعلیم پر وچار کرنے سے تین باتیں سپشٹ ہوتی ہیں :-

(۱) منش شریر ہی ایودھیا پوری ہے۔

(۲) اس میں آٹھ چکر اور نو دوار کا ہونا سپشٹ ہے۔

(۳) گیان کرم اور اُپاسنا ان تینوں اروں اور ستھول سوکشم اور کارن ان تین شریر تذبی کیندروں میں ستھر آنندمئی کوش ہے جو برہما اسی کوش میں یکش = پرماتما کہا جا سکتا ہے (۵) ان کے پراپت کرنے والے میں ان گنوں کا ہونا اوشیک ہے۔

برہمچریہ۔ شری۔ یش۔ برہم ورچس۔ وشٹی کانتی اور اوج۔ ان گنوں کی پراپتی کیلئے منش کو تین اُپایوں کا کام میں لانے چاہئیں +

(۵) تم کو دُور - رنج کو ہیمت اندرست کی بردھی کرنی چاہیئے۔ اس سے منش کی بردھی اور پرورتی دونو ٹھیک ہوتی ہیں۔

(الف) من کو ایکاگر کرنا چاہیئے۔ اس سے اس کے ہاتھ آنند کی راشی آ جائیگی۔ کیونکہ سُکھ اور کہیں نہیں۔ کِنتو چت کی ایکاگرتا میں ہے۔ ایکاگر ہونے سے اس میں انیہ سادھنوں کی پورتی کیلئے اُتساہ کی ماترا بڑھے گی +

(ب) کبھی کبھی تپ کر کے سُشُپتی وت من کو نردِشٹ بھی کرنا چاہیئے۔ اس سے بہر مکھی ورتی دُور ہو کر اپنا استھان انتر مکھی ورتی کو دے گی۔ یہاں تک پہنچ کر منش کا تپ اور یوگ ورشن بھی سماپت ہو جاتا ہے۔

"بھیتر کے پٹ جب کھُلیں
باہر کے ہوں بند"

کام کٹھن اوشیہ ہے کِنتو اسمبھو نہیں۔ اپنے آچار۔ ویوہار۔ پرورتی اور من کے سنکلپوں میں اس پرکار کا پری ورتن کرنا چاہیئے۔ جس سے اس کے بھیتر کبھی آتم گلانی پیدا نہ ہو۔ من لچکیلا بنا دے۔ جو دوسروں کے دُکھوں سے دروِت ہو اُٹھے۔ یہی مارگ اس کٹھن منزل کا ہے۔ اس پر چلنے سے آگے سوئمیو پرکاش آنے لگتا ہے +

مرتیو پر وجے کون پا سکتا ہے؟

تمہاری زندگی کس قدر ناپائیدار ہے۔ تمہاری ہر سانس تمہیں موت کی طرف کھینچ رہی ہے۔ تمہاری ہر سالگرہ کی خوشی تمہاری عمر میں سے ایک سال کم کر دیتی ہے۔ مگر تم ہو کہ اس حقیقت سے انکار کئے جاتے ہو۔ اپنے بے مثال قیمتی وقت کو لہو و لعب۔ عیش و عشرت اور فضول باتوں میں ضائع کر رہے ہو۔ جیسے تم کو اس دُنیا میں ہمیشہ رہنا ہے۔ یہ تمہاری انسانی زندگی محض ایک کھیل ہے۔ لیکن تمہاری دانشمندی اسی میں ہے۔ کہ تم کسی ایک لمحہ کو بھی ضائع نہ جانے دو۔ ہر لمحہ سے وہ کام لو کہ وہ ضائع شدہ نہ سمجھا جائے۔ بلکہ تمہاری زندگی کی یادگار قائم کرنا جائے۔ کھانا سونا اور وشے بھوگ کرنا وغیرہ جیسا کہ عام لوگوں نے مقصدِ زندگی سمجھا ہوا ہے۔ انسانی زندگی کا مدعا نہیں۔ یہ کام تو ہر قسم کے چرند و پرند بھی کر رہے ہیں۔ پھر انسان میں فضیلت کیا ہوئی؟ یہ ہے قابلِ غور بات۔ جس نے اسے سمجھ لیا۔ اس نے موت پر فتح پالی۔ اور وہ زندہ جاوید بن گیا +

جاپان کے نوجوان

ہمارے نوجوان اُن سے شکشا لیں

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

جاپانی نوجوانوں کے اندر بچپن سے ہی بھگتی کے بھاؤ کوٹ کوٹ کر بھرے ہیں۔ چنانچہ ان بچوں سے سوال ... ہے۔ کہ تمہاری بھگتی کیا ہے؟ ... جواب دیتے ہیں۔ (۱) دیش بھگتی ... جاتی بھگتی (۳) راج بھگتی (۴) ... یہاں تو کہیں دیش بھگتی کی تلقین نہیں ... آنتا بندے ماترم کہنے پر کالجوں سے ... کیا جاتا ہے۔ لیکن جاپانی بچے کے ... ابتدائی زندگی سے دیش بھگتی کا ... جاتا ہے۔ دیش بھگتی کیا ہے؟ ... کی اشیاء کو اپنانا۔ ان کا استعمال کرنا ... میں اشیاء پیدا کرنا۔ اُن کو ترقی ... انہیں باہر بھیجکر تجارت سے دولت ... حال کرنا۔ اس کا نام دیش بھگتی ...

جاتی بھگتی کیا ہے؟

نیبارو نے ٹاٹا سکول کنووکیشن کے ... جو برجستہ تقریر کی۔ اس میں نوجوانوں ... مخاطب کر کے کہا۔ کہ تمہیں ... اپنی زندگی بنی نوع انسان کی خدمت ... وقف کر دینی چاہیئے۔ جہاں فرقہ ... اور مذہبی تعصب کا دَور دَورہ ... وہاں منش ماتر کی خدمت کیسے ہو ... شریمتی جی نے اپنے بھاشن میں ... منش ماتر کی اصلی سیوا کیا ہے؟ ... انیا چاروں اور انیایوں کو دُور کرنا ... جاتی میں جو مختلف رسم و رواج ... ہیں۔ جن کے دوارا ودھوائیں اور ... استریوں پر اور لڑکیوں پر ظلم ... ہیں۔ ان کو دُور کرنا سب سے بڑی ... جاتی کی سیوا میں شامل ہے۔ نوجوان ... ہندوؤں کی سماجک کرتیوں کا ... کرنا تو فیشن بن گیا ہے۔ کہ یہ کام ... سماجک اصلاح بوڑھے آدمیوں ... ہے۔ جب تک ملک کے نوجوان ... اجتماعی طاقت سے مذموم رواج ... کی رسم اور دیگر فضولیات دُور کر ... اپنی سوسائٹیاں بنا کر خود عملی ثبوت ... نہ کریں گے۔ نوجوان اپنے فرض ... رہیں گے۔ اور اس کا نتیجہ ان کی ...

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کے تین کرتویہ

(لیکھک: شری گنگا پرشاد جی اپادھیائے)

سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ ارتھات سامانجک۔ آتمک۔ اور شاریرک اُنتی کرنا۔ وستو نہ دیکھا جائے تو پرتیک وکتی بھی یہی چاہتا ہے۔ کہ اس کی سب پرکار کی اُنتی ہو۔ اور پرتیک سماج اور سنستھا بھی یہی کہتی ہے۔ کہ ہم کو سنسار کی اُنتی ابھیشٹ ہے۔ اس پرکار اُدیشیہ کی درشٹی سے آریہ سماج اور انیہ سنستھاؤں میں انتر نہیں۔ پرنتو مارگ اور سادھن میں بہت انتر ہے۔ آریہ سماج کا کہنا ہے۔ کہ ویدک مارگ پر چلنے سے ہی اُنتی ہو سکتی ہے۔

آریہ سماج کے سامنے اس سمیہ تین سمسیائیں ہیں:۔

(۱) جو آریہ بن چکے ہیں۔ اور آریہ سماج کے ساتھ سیدھا سمبندھ رکھتے ہیں۔ ان کو ویدک مارگ پر کس طرح چلایا جائے۔ کہ وہ اپنے ہردہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکیں۔ کہ کل کی اپیکشا اُن کا آج کا جیون ادھک ویدانوکول ہے۔

But to act that
each to-morrow
finds us further
than to-day.

(۲) جو آریہ سماج میں ہیں یا جن کے پروار میں آریہ سماج کے جیون کو کیسے سفل رکھا جائے۔

(۳) جو آریہ سماج میں نہیں ہیں۔ ان کو آریہ سماج کی اور کیسے آکرشت کیا جائے؟ جو اداسین ہیں ان کو کیسے مترا بنایا جائے۔

تیسری سمسیا اتینت جٹل ہے۔ جب انتر جاتیتا اور وشو پریم کا وایو منڈل ہو۔ تو پرتیک منکاری بات کا پرچار سگم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ لوگ انوسندھان اور آلوچنا کی اور جھکے ہوتے ہیں۔ اور ستیہ کو پریہ اتھوا اپریہ روپ میں رکھنے سے بھی ستیہ کی جیت ہو سکتی ہے۔ کوئی روگی اوشدھی کو اس لئے نہیں تیاگ دیتا کہ وہ کڑوی ہے۔ جور کے روگی سنیت تکت کاڑھے چاؤ سے پیتے ہیں۔ پرنتو جہاں انتر بانیہ اوشواس اور جاتیتا کی سنکیرنتا

لہریں اُٹھ رہی ہوں۔ وہاں سنیہ کا نرو بھاو تو ادشیہ بھاوی ہے۔ دلیش ابھیمانی اور جنم ابھیمانی لوگ دوسروں کو شترو سمجھتے ہیں ہار۔ تو اُن کی بات کون سنے۔ آج کل ہندو مسلم سمسیائیں اتنی جٹل ہو رہی ہیں۔ کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے ویدک سچائیوں کو کس پرکار رکھ سکیں۔ اور اپنی سمسیاؤں کا حل ہے۔ کہ ہم ہندوؤں کو بھی ان کی بُرائیوں سے بچا کر ویدک دھرم کے انوکول بنانے میں اسمرتھ ہیں۔ ایک ہم کو شترو سمجھتا ہے۔ اور ہماری بات سننے کو تیار نہیں۔ دوسرا ہم کو کہتا ہے۔ کہ تم بہتر ہو۔ ہم کو باہر کے آکرمنوں سے بچاؤ۔ پرنتو چھیڑ کے ہیں لشتر نہ لگاؤ۔

میری سمجھ میں آریہ سماج میں کچھ وکتی ایسے ہونے چاہئیں۔ جو سادھارن نیتا چمکیلے پن سے اُونچے ہوں۔ اور ورتمان اُلجھنوں سے بچ کر یہ سوچ سکیں۔ کہ سنسار کی بھن بھن جاتیوں میں چاہے بھارت میں ہوں چاہے باہر کی۔ ویدک دھرم کا کیسے پرچار کر سکیں؟ یدی ایسا نہ ہوگا۔ تو اپنے کو سمپردائیوں سے الگ کہتے ہوئے بھی ہم سمپردائی ہو جائیں گے۔ اور آنے والی سنتان رشی دیانند کے آدیشوں کو سروتھا بھلا دیگی۔

دوسرا پرشن بھی کم کٹھن نہیں ہے۔ آریہ پریواروں کی اور دیکھو۔ جو لوگ جوشیلے پردھان اور منتری تھے۔ ان کی سنتان سے سناتنی روڑھیاں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں۔ کہ:۔

Man may come and
man may go.
And! go on for
ever.

اس میں سندیہ نہیں۔ کہ آریہ سماجیوں کی سنکھیا پہلے سے کئی گُنا ہے۔ پرنتو جو پریوار پہلے سماجک تھے۔ وہ اب سماجک نہیں ہیں۔ ایک پنڈت جی مجھ سے کہا کرتے تھے۔ کہ لوگ یُووا اوستھا میں آریہ ہو جاتے ہیں۔ پرنتو انو بھوی ہونے پر چھوڑ دیتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

منش کا وکاس

(لیکھک: شری پنڈت کیشو دیو جی گیانی)

پشو اور منش میں موٹا بھید یہ ہے۔ کہ جہاں پشو گردن نیچے کئے ہوئے اپنی زندگی کے دن گذارتا ہے۔ وہاں منش اپنا سر اُٹھا کر کبھی کبھی آشچریہ بھری درشٹی سے اُوپر دیکھ کر پوچھتا ہے۔ کہ "یہ سب کیوں اور کیسے ہوا؟"

دُور جانے سے پہلے اپنے سے ہی پوچھنا چاہیئے۔ کہ میں کہاں اور کیسے آیا؟ میرا شریر کیسے پیدا ہوا۔ میرا من اور میرا آتما؟

آج پشچمی وگیان نے بڑی اُنتی کی ہے۔ جیون شاستر کو بڑے وستار سے سمجھنے کا پریتن کیا ہے۔ جیون وگیان (Biology) کے انوسار منش کی سرشٹی سنکشیپ میں یوں کہی جا سکتی ہے۔ کہ:۔

دو پرکار کے جیوانش مانے گئے ہیں۔ پرش اور استری۔ انہیں انگریزی میں

Male and female
germ cells

کہتے ہیں۔ برکھش۔ بنسپتی اتھوا پرارمبھک پشو سرشٹی میں یہ دونوں پرش اور استری جیوانش پرایہ اکٹھے پائے جاتے ہیں۔ سماپانی تتھا انیہ سادھنوں دوارا ان کا ملاپ ہوتا ہے۔ اور پھر وبھاجن کریا دوارا ان کی سرشٹی ہوتی ہے۔

پرنتو عام پشوؤں اور منشیوں کی اُتپتی کا پرکار استری پرش میتھن ہے۔ یہی سرشٹی کا نیم ہے۔ اسی طرح پرجا اُتپتی ہوتی ہے۔ اور یہی لنگ بھید کا کارن ہے۔

× × × × × × × × × × × × ×

پرش کے جیوانش کو ہم سامانیتا ویریہ کہتے ہیں۔ پرنتو وستوتہ اس میں بہت سا بھاگ ایک ترل پدارتھ کا ہوتا ہے۔ جس میں جیوانش گتی کرتے ہیں۔ اس جیوانش کو انگریزی میں Sperm Cell کہتے ہیں۔ یہ ایک دھاگے کی قسم کا پتلا کیڑا ہوتا ہے۔ یہ پرش کے ویریہ دوارا استری یونی میں چلتا ہوا گربھاشیہ کے قریب استری کے جیوانش جو egg cell سے ملتا ہے۔ مل کر دونو ایک ہو جاتے ہیں۔

اس پرکار گربھ استھاپت ہونے پر گربھ کا وکاس پرارمبھ ہوتا ہے۔ ۹ مہینوں تک یہ وکاس ہوتا رہتا ہے۔ اور انت پرسوت Delivery اتھوا جنم اُتپتی ہوا کرتی ہے۔

× × × × × × × × × × × × ×

سنسار کے آشچریوں میں یہ بھی ایک مہان آشچریہ ہے۔ کہ کس پرکار ایک ذرا سے قطرے جیوانش سے جو آنکھوں سے دکھائی بھی نہیں دیتا۔ اتنے بڑے شریر کی اُتپتی ہوتی ہے۔ جس میں اتینت سوکھشم نیتروں کے سمان انیک کل پُرزے لگے ہیں۔ ایک اور دماغ کا ٹیلیفون ایکسچینج ہے دوسری اور دل کا پمپنگ مشین ہے۔ جو ۲۴ گھنٹے بغیر رُکے کام کرتا ہے۔ تیسری اور نانا ودھی پاچن کریاؤں کی رسائن شالہ ہے۔ جس میں بھوجیہ درویوں سے رس۔ رکت۔ مانس۔ استھی۔ مجا۔ آدی بنائے جاتے ہیں۔

ان سب سے بھی بڑا آشچریہ یہ ہے۔ کہ اس سوکھشم سے جیوانش پر کس پرکار ماتا پتا کے سمست جیون کا اتہاس لکھا رہتا ہے۔ ٹھیک وہی شکل و صورت۔ وہی سوبھاؤ۔ وہی رنگ۔ وہی ڈھانچہ۔ یہاں تک کہ آواز۔ عادت۔ مزاج۔ پسند ناپسند وغیرہ بھی تقریباً ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ اس لئے یدی ماتا پتا کے گُن دوش بھی بچوں میں پائے جائیں۔ تو ان میں کیا آشچریہ ہے؟

× × × × × × × × × × × ×

پشچمی وگیانکوں نے انیک پرکار کے پریکشناؤں دوارا یہ سدھ کیا ہے۔ کہ فلاں فلاں پرمان میں ماتا پتا۔ دادا۔ نانا آدی کے پربھاؤ سنتانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اسے "مینڈل" کا پرسدھ نیم کہتے ہیں۔

کسی منش کی سمان آیو کا انومان بھی اس کے ماں باپ تتھا انیہ پوروجوں کی آیو سے کیا جاتا ہے۔ عام طور پر دیرگھ آیو والے ماں باپ کی سنتان بھی دیرگھ آیو ہوگی۔ اور Accident اچانک آپتی اتھوا دیوی دُرگھٹنا کا حساب اس میں نہیں

گر منش کی اُتپتی استری پرشوں کے جیوانوں سے ہوتی ہے۔ اس لئے یدی ہم منش کا وکاس جاننا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اُس کت استری پرشوں کا وکاس کرنا ہوگا۔ یدی استری پرش نت سمجھ ہیں یا سمپورن ہیں۔۔۔۔

پریوارک جیون کی شکھنا مختصر کہانی

ساس اور بہو

از کماری چندر کرن چھایا

رندھن گھر کی بیٹی کی سسرال میں کیا درگت ہوتی ہے؟ یہ اس کہانی میں پڑھیئے۔ ——— (ایڈیٹر)

جب نہیں رہا گیا۔ تب میں ہار کر اُٹھا کمرے میں سے سٹول لا کر اس پر چڑھ کر پرے مکان میں جھانکا۔ کہ آخر یہ نت روز کا رونا پیٹنا اور گالی گلوچ کس پر اُترتی ہے؟

منڈیری ٹھوڑا جھکنے سے اُدھر کا آنگن اور دالان دیکھ پڑتا ہے۔ لالٹین کے دھیمے پرکاش میں بھی اس بڑھیا کے پوپلے مکھ کی دکرت دیکھا ئیں جھک رہی تھیں۔ وہ کہہ رہی تھی:-

"دکھا کر سنڈی ہو گئی ہے۔ اڑھائی سیر پکا نگل جاتی ہے۔ اور روز سانجھ کو بہانہ کر کے پڑ رہتی ہے۔ میری قسمت بے ہودہ ڈھکے ریت میں نے ہزار دن دیکھی ہیں۔ چل اُٹھ برتن مانجھ ......"

اور ڈھیبے کے سہارے کھڑی وہ دبلی پتلی سینک سلائی سی ناری۔ ہاں ناری ہی ... یا ناری کی چھایا ماتر۔ کنگال ڈگمگ پاؤں رکھ کر نل کے پاس پہنچی۔ پیڑھے پر بیٹھ کر وہ برتن صاف کرنے لگی۔

"ہاتھ چلانے تو دیکھو جیسے دم ہی نہیں ہے۔ باپ نے کبھی ساتھ کہار نہ بھیجا۔ اور اس سے تو اتنا بھی نہ ہوا۔ کہ ہمارے برتنوں کو ڈھنگ سے دو وقت روٹی تو کھلا دیتا"۔

اماں۔ میرا باپ تو غریب آدمی ہے"۔

باپ کا طعنہ سن کر بہو سے رہا نہ گیا۔ ——— غلطی تو تمہاری ہے۔ کہ ایسے غریب کے گھر بیاہنے گئیں ——— آنسوؤں سے اس کا گلا رُندھ سا گیا۔

"اری ہاں۔ غلطی تو ہماری ہے" ———

بڑھیا نے بھبک کر کہا ——— ناش ہو اس رام دیال کا۔ جس نے تیرے گھر کی بڑائی کر کے شیام کے باپ کا من پھیر لیا۔ نہیں تو میری مرضی سے وواہ ہوتا۔ تو سارا شہر دیکھتا۔ کہ کیسی بہو لاتی ہوں؟ ——— چاندسی۔

اب تک دو دو تین تین کھیلتے ہوتے میرے آنگن میں۔ نو برس سے تمہاری ہوں "پوت" کی کون کہے۔ ایک پتھر "بیٹی" تک تو نہیں۔ بانجھ نگوڑی تو تو ہمارے ونش کی بیل مٹانے آ بیٹھی ہے۔ اور زبان دیکھو تو ذرا کتنی ہے۔

پاس پڑی کھڑاؤں اُٹھا کر بڑھیا نے بہو کی کمر میں دے ماری۔

"اری میا! آ ——— بہو کمر پکڑ کر رہ گئی۔

"کمبخت! تجھے آ ——— بڑھیا کہہ رہی تھی۔

اب دیکھا نہیں گیا۔ منڈیر سے سر اُٹھا کر چوکی سے نیچے اُتر آیا۔ من بھاری پاؤں سے چل کر پلنگ پر آ لیٹا۔ کتنی رات بھر اس بہو کی چوکھی سی دبیہ۔ اس بڑھیا کی وہ گالیاں سبھی باری باری سے من میں چکھتیاں

لیتی رہیں۔

× × × × × × × × × × × ×

پڑوسی کا نام ہے شیام بہاری۔ جی۔ پی۔ او کے آفس میں ۳۵ روپے کا کلرک ہے۔ پڑوس میں بھی اُسے بھلا آدمی کہتے ہیں۔ اور اس کے بھولا آدمی ہونے میں ؟ کسا بھی کیا ہے؟ وہ جوا نہیں کھیلتا۔ شراب نہیں پیتا۔ سینما تک نہیں!

دیکھنا۔ بس لو نیچے دفتر جاتا ہے۔ اور ۵ بجے لوٹتا ہے۔ اور سب سمے گھر میں ہی رہتا ہے۔ بہت ہوا تو مردانی بیٹھک میں کبھی تاشوں کی جوڑی جمالی۔ سو وہ بھلا آدمی تو ہے ہی۔ وہ بڑھیا اس کی ماں تھی۔ اور بہو تھی اس کی پتنی۔

سویرے نوکرانی نے چھاتشہ لگاتے لگاتے بتایا۔ کہ بابو جی! ہمیں بڑا ترس لگے ہے۔ لیکن

(مختصر افسانہ)

میری ناؤ

بالک بھی کھیلتے ہیں۔ میں بھی کھیلا کرتا تھا۔ ورشا کے دن تھے۔ پانی برسا اور بہت برسا۔ سڑکوں اور گلی کوچوں میں ہر جگہ پانی تھا۔ نگر کی نالیاں تو لبالب بھری تھیں۔ میں نے کاغذ کی ناؤ بنائی اور نالی میں چھوڑ دی۔ کچھ دور جا کر وہ ڈوب گئی۔ میں نے کہا ——— "اچھا۔ دوسری تو پار لگے گی۔" اب میں نے دوسری ناؤ چھوڑی اور کھڑا ہو کر دیکھنے لگا ——— دونوں بیت گئے اور بات پرانی ہو گئی۔ گت ورشوں میں ناؤ میں بیٹھ کر گنگا پار کر رہا تھا۔ ناؤ مدھیہ میں پہنچی۔ تو اکسمات لہریں اُٹھیں۔ لگی نیا ڈگمگانے اور میں رام رام جپنے۔ کہ کہیں سے یہ رودن ہوا۔ ——— "اچھا۔ دوسری تو پار لگے گی" تب میں کانپ اُٹھا۔

(جگدیش پرساد ورما)

ہندی "پرکاش" عنقریب شائع ہونے والا ہے

خود خریدار بنیئے دوسروں کو بنائیے

اگست کے پہلے ہفتہ ایک ہزار کی ضمانت جمع کرا دی جائے گی۔ ماہ ستمبر کا پہلا پرچہ جلد از جلد نکلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کاغذ بڑھیا۔ ٹائپ صاف اور موٹا۔ اعلیٰ مضامین۔ دلچسپ کہانیاں۔ جوشیلی نظمیں۔ رنگ برنگے چتر۔ استریوں میں پرچار کیلئے استریوں دوارا سمپادت و سنچالت یہ پرکاشن اپنے ڈھنگ کی انوکھی ہوگی۔

سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ) فوراً دو روپے بھیجکر خریدار بن جاویں۔ اور دوسروں کو خریدار بننے کیلئے چندہ بھیجنے کی پریرنا کریں۔

شکنتلا دیوی سناتنی کھوشن سمپادکہ ہندی "پرکاش" لاہور

کیا کریں؟ بڑھیا کا سو بھاؤ بڑا کٹھن ہے۔ کسی کو بہو کے پاس بیٹھنے تک نہیں دیتی۔ کسی کو گھر آنے جانے نہیں دے۔ ہمیں تو آٹھ برس ہو گئے سب دیکھتے ہوئے"۔

میں نے ہاتھ کا اخبار ٹیبل پر رکھ کر کہا ——— "لیبنی کی ماں۔ شیام بہاری کی ماں کو کچھ کہتا بھی نہیں۔ کہ آخر وہ اسے اتنا تنگ کیوں رکھتی ہے"۔

"بابو جی کی باتیں" ——— لیبنی کی ماں بولی ——— "بھلا وہ بے چارے اپنی ماں کے سامنے بولتے اچھے لگتے ہیں؟ نہ جانے۔ لڑکا بھی بھلا ہے۔ لگائے ہے اُنہیں دم۔ جائے کاٹ کر ڈال دے بہو کو۔ لیکن کیا مجال پوچھ لے کہ جانے۔ اُلٹا بہو کو ہی دو چار دے لگائے"۔

یہ اچھا بھلا بنا ہے میں نے من میں سوچا۔ پھر اُٹھ کر کہا ——— "بہو گائے۔ ہمیں کیا؟"

"اور کیا بابو جی ——— کسی کے گھر سے کیا لینا ہے۔ اصل میں سارا جھگڑا تو اس بات کا ہے۔ کہ بہو کے بال بچہ نہیں ہوا۔ اگر ایک بالک بھی ہو جاتا۔ تو بڑھیا کا کلیجہ ٹھنڈا ہو جاتا"۔

"تو کیا بہو جان بوجھ کر بچے نہیں بناتی" ——— میں نے مذاق میں کہا۔

لیبنی کی ماں بھی ہنس پڑی۔ پھر بولی ——— "اس کے کیا بس کی بات ہے بابو جی۔ یہ تو بھگوان کی دین ہے"۔

وہ اور کچھ کہتی۔ لیکن پڑوس کی چیخ و پکار سن کر تھم گئی۔ بڑھیا جانے کس بات پر ہائے توبہ کر رہی تھی۔

× × × × × × × × × × × × ×

بسنت پنجمی ہے۔ یہ لیبنی کی ماں۔ روز مرہ میں بھی ایک نئی "خبر" دے جاتی ہے۔ جانے کون لگتی ہے؟ وہ بہو اس کی۔ کہ اس کے لئے اس کے کلیجے میں اتنی پیڑا ہے۔ میں بھی سن کر دکھ لگتا ہے۔ کیا کریں۔ پرائی بہو بیٹی کے دکھ سکھ میں ہمارا کون حصہ ہے؟

آج بھی آئی تو بولی ——— "واہ واہ رے بابو جی! بڑی غضب کی ہے یہ شیام کی ماں۔ تین دن سے روٹی نہیں دی بے چاری کو۔ مجھے تو آج پتہ لگا"۔

اچھا نہیں تھی۔ کہ اس پر جا کر بڑبڑائے دو۔ لیکن جی نہیں مانا۔ پوچھ بیٹھا ——— "کس بات کی دی ہے یہ لیبنی کی ماں؟"

"اجی۔ کیا بتاؤں۔ کہیں بہو نے رمضو کی ماں سے لفافہ مانگ کر اپنے باپ کے گھر چٹھی ڈال دی۔ سو کہیں شیام کو پتہ لگ گیا۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

جاننے چاہئیں۔ سبھا نے ایک اُپ سبھا بنائی ہوئی ہے۔ جو ان سماچاروں کا ملاحظہ کر کے منتری سے تصدیق کرا کر بھیجدیں۔ یہ سماچار اس سبھا میں ۳۱۔ اگست سنہ ۱۹۴۰ء تک پہنچ

سماج جام پور کا پروٹسٹ

آریہ سماج جام پور کا عام اجلاس آریہ ... سبھا کی مردم شماری سرکلر کے ... اپنی سخت افسوس کا اظہار کرتا ہے جس ... لکھانے کی بجائے ہندو ... ویدک دھرم ... کی تلقین کی گئی ہے۔ آریہ پرادیشک ... دیا ہندو کہے۔ ...غداری ... ہوئے ہے۔ سبھا مذکور سے ... ہے کہ وہ اس سرکلر کو واپس لے ... ہوئی اشانتی کو دور کرے ۔

(گنیش دت آریہ سیوک)

سماج لارنس روڈ امرتسر

لارنس روڈ آریہ سماج امرت سر کا سالانہ ... ۱۶۔ جون روی وار کو پراتہ کال ... آرمبھ ہوا۔ جیتا بھجن منڈلی کے ... نے۔ پھر اتمانند جی نے سندیش دیا ... کرائی۔ اور پنڈت دھرمانند جی ... کا ویاکھیان ہوا۔ جیتا بھجن منڈلی ... وار سے لے کر منگل وار تک چار دن ... کے سمیہ ۴ بجے سے پرچار کیا۔ ... روڈ آریہ سماج نے بھاری سنکٹ ... رکھشا دل سویم سیوک دل آرمبھ کیا ... میں ٹریننگ نتیہ پرتی شام کے ... سماج ہی میں کرنے کا پربندھ کیا۔

(حاسدیو ایم۔ اے منتری)

ویر پدک

... ندھی سبھا پنجاب نے دس روپیہ ... کا نشچیہ کیا ہے۔ یہ انعام اس ... دیا جاوے گا۔ جس نے صوبہ پنجاب ... ۱۹۹۶ بکرمی میں آریہ جاتی کی پران ... استری جاتی رکھشا تتھا بال رکھشا کی ... شخص نے یہ کاریہ کیا ہو۔ اس کا یہ ... مقامی آریہ سماج کے پردھان یا ...

قحط زدگان کی امداد کیجئے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے روہتک حصار اور جیند کے اضلاع میں سہائیتا کے لئے سرسہ۔ ادکلانہ۔ جیند۔ جلدنا۔ بیری۔ اور جھجر سنٹر کھولے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ بھوکوں۔ ننگوں۔ اپاہجوں۔ بڈھوں اور بچوں کی اناج و کپڑے سے سہائیتا کی جاتی ہے۔ گائیوں کے لئے چارہ کا بھی پربندھ کیا گیا ہے۔ ان سنٹروں میں جو امداد کی گئی ہے۔ ان میں چند سنٹروں کی مختصر سی رپورٹ لکھی جاتی ہے۔

(۱) ادکلانہ سنٹر —— کلاٹھی۔ پورا۔ کھیڑا۔ سورے والہ۔ آسنگا۔ پوسنو۔ ونودا۔ بھٹمڑا۔ گوردنہ۔ باکھڑا۔ کنانہ۔ سربرا وغیرہ بہت سے گرام ہیں۔ جن کو سہائیتا کی اشد ضرورت ہے۔ جن میں سے صرف ۲۴ پریواروں۔ ۸۸ و بکتیوں کی اناج سے سہائیتا کی گئی۔ ۳۸ روپے ۱۲ پائی کا ۱۳ من ۳۱ سیر اناج بٹوایا گیا۔ ۸۵ پرشوں کو کپڑے دئے گئے ۔

(۲) جیند سنٹر —— ۳۲ روپے سے سہائیتا کی گئی۔ جن میں سے ۵ روپے کا دو پریواروں کو اناج دیا گیا۔ باقی دھن میں سے ۱۶ روپوں کی روئی خرید کر دھنائی اور کتائی کا کام دے کر سہائیتا کی گئی۔ یہ تجربہ فائدہ مند ثابت ہوا ہے ۔

(۳) جلدنہ سنٹر —— کے ادھین ۲۲ گاؤں ہیں۔ یہ علاقہ بہت غریب ہے۔ ۱۶۱ پریواروں کی اناج سے سہائیتا کی گئی۔ ۵۰ روپے کے لگ بھگ ۵ من ۲۸ سیر اناج بانٹا گیا۔ دو بیوہ عورتوں کی علاوہ اناج کے دو دو روپیہ سے امداد کی گئی۔ ۸۷ پرشوں کو کپڑے دئے گئے ۔

(۴) بیری سنٹر —— یہ سنٹر بہت بڑا ہے۔ یہاں موٹر کافی انتظام ہونے سے جھجر کی تحصیل میں اناج۔ وستر۔ اور چارہ پہنچایا جا رہا ہے۔ ان پندرہ دنوں میں ۲۵۵ روپے کا اناج دو سو روپے کے کپڑے اور بیس روپے کا چارہ بانٹا گیا ۔

پنجاب میں ہی ہمارے بھائی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ سامرتھ سجنوں کو تن من دھن سے اپنے بھائیوں کی سُدھ لینی چاہیئے۔ اور انہیں اپنی سامرتھ کے مطابق دان دے کر پُنیہ کے بھاگی بننا چاہیئے۔ دان کا نام دھن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام اور اناج و کپڑے منتری آریہ سماج روہتک کے پتہ پر ارسال فرماویں ۔

لالہ جگجیت لال بان پرستھی نے یکصد روپے کا اناج بانٹنے کی آگیا دی ہے سبھا ان کی بہت مشکور ہے ۔ (گوردتہ رام بان پرستھی منتری)

جس کو انعام کا مستحق سمجھے گی فیصلہ کرے گی۔ آریہ سماجوں تتھا آریہ بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ اگر ان کے خیال میں کوئی ایسے سجن ہوں۔ جنہوں نے ویرتا کا کام کیا ہو۔ ان کی اطلاع سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور میں بھیج دیں ۔ (منتری)

گوروکل کانگڑی میں فوجی تعلیم

گوروکل کے ادھیکاریوں نے گوروکل یونیورسٹی کانگڑی میں رہنے والے ہر شخص کے لئے فوجی تعلیم پانا لازمی قرار دے دیا ہے۔ سب گوروکل نواسیوں کی ایک میٹنگ میں طے ہوا ہے کہ سب اُپادھیائے ادھیاپک۔ کلرک۔ دوبارتھی۔ اور دیگر کرمچاریوں کا فوجی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ گوروکل میں ۳۔ جولائی سے فوجی کیمپ کھولدیا گیا ہے۔ شری بلدیو جی پہلوان جنہوں نے بڑودہ میں فوجی تعلیم سیکھی ہے۔ اس کیمپ کے انچارج مقرر ہوئے ہیں۔ اس وقت اڑھائی سو سے زیادہ لوگ فوجی تعلیم سیکھ رہے ہیں۔ یہ بھی طے ہوا ہے۔ کہ کیمپ کی موجودہ حالت کو بہتر کیا جائے۔ اور فوجی تعلیم دینے کے لئے ہردوار کنکھل جوالاپور اور اردگرد کے دیہات سے والنٹیر بھرتی کئے جائیں۔ اس طرح ایک ہزار آدمیوں کا ایک اچھا خاصہ فوجی دستہ تیار کیا جائے۔ اس بارہ میں گوروکل کے ادھیکاری فوجی تعلیم میں استعمال کیلئے ضروری ہتھیاروں کو بھی منگوانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

(ستیہ ورت سمعات الکار گورنہ گوروکل کانگڑی)

آریہ یووک سماج تکیریاں کا چناؤ

پردھان :۔ مہاشہ اندر چند جی اوپل ۔
اُپ پردھان :۔ مہاشہ نند کشور جی اہلووالیہ
منتری :۔ مہاشہ رام ناتھ جی اوپل ۔

گاؤ کشی اور مسلمان

... آپ گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ... اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارہ میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا ... ہمارے لئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری پستک گؤ کشی اور مسلمان منگوا کر پڑھیئے ... لاہور نے زبردست سماوچنا کی ہے۔ اس پستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ ... عقلی اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پستک کو ان ... ہزاروں میں مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یک مشت پچیس کتابیں خریدنے ... فیصدی کمیشن۔ قیمت ۴ر۔ محصول ڈاک ۱ر ...
ملنے کا پتہ :۔ سید مصطفیٰ حسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ

شاستروکت ودھی سے تیار کی ہوئی مشہور و معروف

شُدھ ہون سامگری

دھوکہ سے بچنے کیلئے آریوں کو ہدایت دی جاتی ہے۔ پہلے خط لکھ کر نمونہ مفت منگوالیں۔ پسند آنے پر آرڈر دیں۔ اگر نمونہ جیسی سامگری ہو تو ریلوے بھیجدیں۔ ورنہ کوڑے میں پھینک دیں۔ پھر ریلوے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی سچائی کی کسوٹی ہو سکتی ہے۔

قیمت :۔ آٹھ آنے سیر (۸ر)

تھوک کے گراہک کو ۲۵ فیصدی کمیشن۔ ریل کا کرایہ بذمہ خریدار

پتہ :۔ رامیشور دیالو آریہ پوسٹ اموَلی (فتح پور) یو۔پی

Digitized by eGangotri

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) پرانہ سال کی کتھا بدستور جاری ہے۔ ہون یگیہ کے بعد وید منتروں کا پاٹھ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی دیوان مدن لال جی ویدک دھرم سے کتھا کر دیتے ہیں۔

(۲) آریہ نوجوان سبھا کا ہفتہ واری اجلاس ۱۰-۷-۴۰ کو ہوا۔ جس میں ایک خاص ڈی بیٹ میں مردم شماری کی خانہ پری کرنے پر وچار تھا۔ ماسٹر رام چندر بی بی۔ اے نے سبھاپتی کا آسن گرہن کیا۔ موافق اور مخالف دونوں پارٹیوں نے خوب حصہ لیا۔ آخر میں یہ پرستاؤ سردسمتی سے پاس ہوا۔ کہ آریہ پرادیشک سبھا لاہور اپنا وہ سرکلر جلد واپس لے۔ جس میں اس نے "ویدک دھرم" کی بجائے "ہندو" لکھوانے کی سفارش کی ہے۔ ایسا سرکلر سراسر سدھانتوں کے برخلاف ہے۔ اور رینی سے دشواس گھات کرنے والا ہے۔

(۳) آریہ کمار سبھا والوں نے شام کی سندھیا کا بہت اچھا انتظام کیا ہوا ہے۔ آریہ کمار لائبریری سے بہت لابھ اُٹھا رہے ہیں۔ کماروں کو لاٹھی گتکا آدی سکھانے کیلئے مسٹر پرتھوی راج بی ایم۔ اے نے اپنی خدمات آنریری پیش کر دی ہیں۔

(گنیش دت)

آریہ سماج بہرام پور کے سماچار

مونڈن سنسکار — ڈاکٹر پنا لال جی انچارج ڈسپنسری بہرام پور کے سپتر کا مونڈن سنسکار مورخہ ۱۶-۶-۴۰ کو ڈاکٹر جی کے گرہ پر پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ سنسکار کی کارروائی پنڈت ہری ونش لال جی شاستری ادھیاپک ڈی۔ اے۔ وی سکول نے کرائی۔ آریہ سماج کے ممبران اور ڈاکٹر جی کے دوست اس تقریب میں شامل ہوئے۔ ڈاکٹر جی نے حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا۔ ایک روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔

حصار قحط فنڈ میں دان — استری آریہ سماج بہرام پور نے لالہ خوشحال چند جی کی اپیل پر مبلغ سولہ روپیہ برائے حصار قحط آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کو بھیجے۔ تاکہ قحط زدگان کو پانی پہنچایا جائے۔ (ماسٹر رام داس)

آریہ سماج کمالیہ کو دان

آریہ سماج کمالیہ کے نئے مندر میں

شری مہتہ پرکاش چند جی نے اپنے والد شری مان رائے صاحب مہتہ نہال چند جی کی یادگار میں ایک کمرہ۔ اور شری مہتہ ایودھیا پرکاش جی نے اپنے والد مہتہ ودیا نند کی یادگار میں ایک ہال کمرہ بنا دینے کی پرتگیا کی ہے۔ ہر دو کا دان قابل قدر ہے۔ آشا ہے۔ کہ دیگر بھائی بھی مندر کی تکمیل کیلئے دان دے کر دھنیہ واد کے پاتر بنیں گے۔

آریہ پُتری پاٹھ شالہ کمالیہ — اس سال بھی آریہ پُتری پاٹھ شالہ کے امتحان مڈل کا نتیجہ حسب معمول شاندار رہا۔ یعنی $\frac{۴۴}{۴۷}$ دھرم شکھشا $\frac{۴۵}{۴۸}$۔

ایک کنیا کماری راج دُلاری سپتری لالہ ہر بھگوان جی کوکھڑ پنجاب بھر میں اوّل رہی۔

لالہ ہری کشن پسر لالہ سندر داس جی نارنگ نے نئے ڈبل ہال میں بجلی لگوا دی ہے۔ اور لالہ رام چند جی نے اپنے

ساس اور بہو

بقیہ صفحہ ۱۰

پہلے تو اُسی نے خوب مارا۔ اور پھر ڈھیلے روٹی نہیں دی تین دن سے۔"

اب اُس دن روٹی نہیں کھائی گئی مجھ سے بھی۔

سندھیا کو روز کی طرح شیام بہاری دروازے کے آگے سے نکلا۔ تو مجھ سے رہا نہ گیا۔ اپنی بیٹھک میں سے آیا ...... میں اُس سے پریچے بڑھانا چاہتا تھا۔ چار چھ دن میں خاصہ پریچے ہو گیا۔ تب ایک دن میں نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"بُرا نہ مانئے۔ تو ایک بات کہوں؟"

کہو۔ کہو۔ بُرا کیوں مانوں گا؟

بھائی۔ تم اپنی پتنی کی پرواہ کیوں نہیں کرتے؟

"پرواہ — شیام بہاری چونک پڑا۔ جیسے کسی نے گالی دے دی ہو — کیسی پرواہ کروں۔ روٹی کھاتی ہے۔ کپڑا پہنتی ہے — اور کیا؟ ......

انتر نہیں تک پڑھا ہے شیام بہاری۔ اس کی یہ باتیں۔ ہردہ جل کر کوئلہ ہو گیا۔ پھر بھی میں نے کہا — یہ بات نہیں

مفت مفت

جدید و قدیم معلومات و عمدہ مضامین سے پُر عورت و مرد سب کیلئے یکساں مفید و دلچسپ کتاب بغیر قیمت و بلا محصول ڈاک بالکل مفت منگوا کر پڑھئے۔

معدن منجری خانہ ملیبی جام نگر کاٹھیاواڑ

دشمنوں کے حملوں کا جواب دینے کیلئے بارود

اور طرح طرح کے اسلحہ جات اس لڑائی کے دنوں میں تمام ممالک ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر جمع کر رہے ہیں۔ اپنی حفاظت کے لئے ان کی ضرورت بھی ہے۔ کیا آریہ سماجیوں نے اپنے مخالفین کے حملوں سے حفاظت کرنے کا کوئی انتظام سوچا ہے؟ یہ لڑائی جو ہو رہی ہے برسوں کے بعد کبھی کبھی ہوتی ہے۔ لیکن ہر شہر و قصبہ میں آریہ سماجیوں کو غیر مذاہب کے حملوں سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ ان کا کھنڈنا نہ جواب دینے۔ ویدک سدھانتوں کی رکشا کرنے اور ان کے حملوں سے بچنے کے لئے کھنڈن سیریز کی لاجواب شہرہ آفاق کتابیں بارود کا کام دیتی ہیں۔ لیکن یہ بارود کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ لیکن اختلافات مٹا کر حق شناسوں کو سچائی کا راستہ دکھلاتا ہے۔

(۱) آریہ سماج کیا ہے؟ ۴/ (۲) ویدک دھرم کی فضیلت ۴/ (۳) مورتی پوجا کی حقیقت ۴/ (۴) پوران پول پرکاش ۸/ (۵) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴/ (۶) جین مت درپن ۸/ (۷) عیسائی مت درپن ۴/۔

ہر ایک آریہ سماج کو ان کی ایک ایک کاپی منگوا کر رکھنی چاہیئے۔ تاکہ مخالفین کے حملوں کا جواب دے سکے۔ اور اپنی حفاظت کے لئے "بارود" کا کام دے سکیں۔ یہ کتابیں پھر نہ ملیں گی۔ اس لئے انہیں حاصل کرنے کا انتظام کریں۔

رعائتی اعلان — سبھی پُستکیں منگوانے پر پونی قیمت۔ پرچار ارتھ منگوا کر مفت بانٹنے والوں کو بیس روپیہ کی کتابیں دس روپیہ میں ملیں گی۔

(محصول ڈاک یا کرایہ ریل ہر حالت میں بذمہ خریدار)

منیجر "پرکاش" لاہور

سے طلب کریں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جاپان کے نوجوان

بقیہ صفحہ ۸

...ہا بہت خطرناک ہو گا۔ غرضیکہ جاتی ...کے در اصل معنی یہ ہیں۔ کہ ہم منش جاتی ...اب ہی کر سکتے ہیں۔ تب ان کی ...ان کے مذموم رواج ہٹانے ...کی امداد کریں۔ اناتھوں اور ودھواؤں ...کرسکیں ❖

...تیسرا بھگتی کا جند جاپان میں ...بھگتی ہے راج بھگتی۔ وہاں راجہ ...اس قدر سنمان کیا جاتا ہے۔ ...کا پالن کرنا راج بھگتی کا ایک انگ ...جاتا ہے۔ اس کا باعث یہ ہے۔ کہ ...امیر بلیدم نہیں ہے۔ وہاں راجہ اپنے ...کا سیوک سمجھتا ہے۔ اس کا کام ...ہر وقت رعایا کی بہبودی کے وسائل ...اور انہیں علمی جامہ پہنانا۔ پرانے ...بھارت میں بھی راجہ اور پرجا کا ...پتا پتر کی طرح تھا۔ اس سمبندھ میں ...گھوونش میں لکھتے ہیں۔ کہ ...سورج کے دو کام ہیں۔ ایک تو ...کو روشنی اور گرمی دینا۔ دوسرا ...سے پانی کھینچ کر اکٹھا کر کے ...امیر سب کو مساوی دینا۔ اور ...کے روپ میں سب کے کھیتوں ...میں یکساں طور پر برسانا۔ ...راجہ کا فرض ہے۔ کہ اپنی رعایا کو ...پرکاش اور خوشحال و ترقی کی گرمی ...اور دوسرا امیر و آسودہ حال لوگوں ...ٹیکس لے کر غربا اور امراء سب ...بذریعہ ان کی تعلیم و حفظانِ ...کے متعلق ہدایات و دیگر رعایا

کی بہبودی کے کاموں میں لگانا ❖

جب راجہ کے وچار اپنی پرجا کیلئے ایسے شبھ اور اونچے ہوں۔ تو پھر پرجا کیوں نہ راجا کی بھگتی کرے۔ اس لئے جاپان کا کیا بچہ، کیا مرد، کیا استری سب وہاں کے راجہ کے نام پر مرمٹنے کو تیار رہیں ❖

ایشور بھگتی افسوس ہے۔ کہ ہم نے ایشور بھگتی تو اب تین چیزوں میں سمجھ رکھی ہے:۔

(۱) اماوسی۔ پورنماشی اور کنبھ کے میلہ کا اشنان۔

(۲) تیرتھوں اور مندروں کے درشن

(۳) گائتری یا رام نام کا رٹنا۔ نہ کہ جاپ کرنا۔ جاپ کے معنے تو سوامی دیانند نے لکھے ہیں۔ کہ ارتھوں پر وچار کرنا۔ اور ان پر عمل کرنا۔ یعنی انہیں اپنے جیون میں گھٹانا۔ مگر ہم تو ہفتہ میں ایک لاکھ گائتری جاپ کرنے سے خوش ہو جاتے ہیں۔ گائتری منتر کو رٹنے سے کیا لابھ جب کہ اس کے ارتھوں پر وچار کر کے انہیں اپنے جیون میں انکت نہ کیا جائے۔ جاپان کے لوگ گائتری منتر کے بھاؤ کو اپنے جیون میں گھٹا رہے ہیں۔ اور

اپنی بدھی کو اور اپنی ذہانت کو نئے تجربات اور ایجادات سے تیز کر رہے ہیں۔ لیکن ہم کولہو کے بیل کی طرح ایک ہی جگہ پر قائم ہیں۔ اور اپنی منزل سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھاتے۔ اور آشا یہ کر رہے ہیں۔ کہ ہم منزلِ مقصود پر پہنچ جاویں گے۔ ع۔

"ایں خیال است و محال است و جنوں"

اس لئے میرے بھائیو! ذرا جاپان اور ہندوستان کا مقابلہ کرو۔ جاپان ہماری تہذیب اور تمدن کو عملی طور پر اپنے اندر جذب کر رہا ہے۔ ہم صرف زبانی جمع خرچ کرنے پر تیار رہتے ہیں ❖

پروفیسر ٹکاسو نے ۱۵ فروری کے اخبار "ادسا کا مینیجر" میں صاف لکھا تھا۔ کہ:۔

"جاپان کی کامیابی اور اس قدر حیرت انگیز ترقی کا باعث ہندوستان کا تمدن تہذیب اور علم و ادب ہی ہے"❖

ضروری سوچنا

استری جاتی کی تکالیف اور ضرورتوں کو محسوس کرتے ہوئے آریہ سماج میانی نے

اس جگہ زنانہ ہسپتال کھول دیا ہے۔ جس میں مفت علاج کیا جاتا ہے۔ اور دوائی بھی مفت دی جاتی ہے۔ ضرورتمندوں کو اس سے لابھ اٹھانا چاہیئے ❖

(سوم کیرتی وِدیالنکار منتری آریہ سماج میانی)

پتہ درکار ہے

شری سوامی وگیانا نند جی مہاراج چھ سات سال تک ماریشس جزیرہ میں پرچار کرتے رہے۔ جہاں کہیں بھی ہوں سوامی ویدانند تیرتھ کو گورودت بھون لاہور کے پتہ پر اپنا پتہ دینے کی کرپا کریں۔ ان سے نہایت ضروری کام ہے۔ اگر کسی سجن کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو سوامی ویدانند تیرتھ کو اطلاع دینے کی کرپا کریں۔ سوامی جی اگر لاہور تشریف لا سکیں۔ تو نہایت اچھا ہو ❖

(سوامی ویدانند تیرتھ گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج تونسہ کے سماچار

(۱) ایک نوجوان بنام ہنس راج عمر تیرہ سال سکنہ گوجرہ یہاں چند روز مسلمانوں کے نرغے میں پھنسا رہا۔ آریہ سماج تونسہ نے بہت کوشش کے بعد اسے بھرشٹ ہونے سے بچا کر اپنے گھر پہنچا دیا ❖

(۲) یہاں چند مسلمانوں نے ایک اروڑہ بیوہ کو اس کے ۵ بچوں سمیت اغوا کر لیا۔ اور اسے مسلمان بنا لیا گیا۔ اور وہ بچے بھی تقریباً ایک ماہ مسلمانوں کے نرغے میں پھنسے رہے۔ آریہ سماج تونسہ نے بہت مشکلات کا سامنا کرنے کے بعد ان ۵ اروڑہ بچوں کو حاصل کر کے وارثوں کے حوالے کر دیا۔ اروڑہ بیوہ کو واپس لانے کی کوشش کی جا رہی ہے ❖ (منتری)

"پرکاش" یعنی گیان کی روشنی سے اپنے من مندر کو روشن (پرکاشمان) کیجئے ❖

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

میرے بھائی کی کنیا جس کی آیو ۱۶-۱۷ سال کے درمیان ہے۔ اور جو پڑھی لکھی تندرست اور ہر طرح سے یوگیہ اور گرہ کاریوں میں نپن ہے ایک دیڑھ آریہ نرامش بھوجی اور باروزگار ۲۵-۲۶ سالہ ور کی ضرورت ہے۔ شادی ذات پات توڑ کر ویدک ریتی سے کی جاوے گی ❖

منتری آریہ سماج گھماں ضلع گورداسپور

ویدوں حکیموں اور ڈاکٹروں کیلئے خوشخبری

شدھ شلاجیت

اس جگت پر سدھ رسائن کو جو سینکڑوں بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ ہمارے کارخانہ میں دیہ نگر ایک قابل وید (تت وِتا شلاجیت) اصول و داساتری کے مطابق صاف رنیکا پر ہندھ ہے۔ کسی پرکار کی ملاوٹ نہیں کی جاتی۔ فہرست کارخانہ منگوا کر ملاحظہ کریں۔ ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے

تاجرانہ بھاؤ حسب ذیل ہیں:۔

پتھر شلاجیت نمبر ا۔ دس روپیہ (عہ) فی من۔

شدھ شلاجیت درجہ اوّل۔ پانچ روپیہ (صہ) فی سیر

کرشنا شدھ شلاجیت (رجسٹرڈ) اڑھائی تولہ کی شیشی۔ دیدہ زیب

پیکنگ آٹھ آنے (۸ر) فی شیشی (کرایہ بذمہ خریدار)

ہزارہ کیمیکل ایجنسی (رجسٹرڈ) شلاجیت بھون مانسہرہ (صوبہ سرحد)

حکیم تلسی شاگردِ اگروال علیگڑھی

...اصلی میٹھی ...ن گھی (ٹریڈ مارک رجسٹرڈ)

...ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے ...کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے ...لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں ...علاوہ محصول ...اگر نمونہ مفت منگائیں ...روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے ...کار یالیہ علی گڑھ۔ یو۔پی

...d by eGangotri

پرش دواہ کیوں کرتے ہیں؟

(بقیہ صفحہ ۷)

ضرورت محسوس کرتا ہے۔ پرش کم سے کم خرچ میں ادھک سے ادھک لابھ اُٹھانا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ جانتا ہے۔ کہ وواہ ہی ایک ایسا اُپائے ہے۔ جس کے دوارا وہ اپنی سبھی ضرورتوں کو پوری کر سکتا ہے۔ ساتھ ہی اُسے خرچ بھی کم کرنا پڑتا ہے۔ یدی اس کا حساب لگایا جائے۔ تو پتہ چلے گا۔ کہ پرش کو استری کے کاموں کا مولیہ چکانا ہو۔ تو شائد وہ اپنی آمدنی دوارا کدا پی نہ چکا سکیگا۔ یہ ہے وواہ کا آرتھک درشٹی کون۔

استریوں کو وواہ کے کارن بہت سی ذمہ داریاں اپنے اوپر لینی پڑتی ہیں۔ وہ پرش کی داسی ہو کر رہتی ہے۔ اس کے بچوں کا پالن پوشن کرتی ہے۔ اس کے گھر کا پربندھ کرتی ہے۔ اور ان سب سیواؤں کے بدلے اُسے ملتا کیا ہے؟ پرش اُسے اپنے پریم کا جھوٹا بہانا کر کے بہکاتا رہتا ہے۔ اُسے ٹھلاوہ دیتا رہتا ہے۔ پرش اپنی استری کو سندر سوشیل اور گھر کے کام کاج میں چتر چاہتا ہے۔ اس سے ہی یہ سپشٹ ہے۔ کہ اس کا اُدیشیہ استری کو پریم کرنا نہیں۔ اپی تو اپنی واسنا کی پورتی کے لئے وہ استری کو سندر چاہتا ہے۔ ساتھ ہی اُسے سوشیل استری چاہیئے۔ جو اس کی آگیاؤں کا پورن روپ سے بنا کچھ کہے سنے پالن کر سکے۔ پرشوں کے سنبندھ کوش میں سوشیل شبد کا یہی ارتھ ہے کہ وہ آگیا کارنی ہی نہیں۔ بلکہ غلام پرکرتی کی ہو۔ جس سے وہ دوسروں کی کبھی آشا ہی نہ کی جا سکے۔

پرش کی دوسری ضرورت ہوتی ہے۔ گھر کا کام کاج کرنے والی کی۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ استری گھر کا سارا کام کاج کرے۔ کھانا تیار کرے۔ بچوں کا پالن پوشن کرے۔ اور پرش کو کبھی چنتا نہ کرنی پڑے۔ وہ سوتنتر رہنا چاہتا ہے۔ جو کچھ پیدا کرتا ہے۔ وہ گھر میں لا کر دے دیتا ہے۔ اور یہ آشا کرتا ہے۔ کہ پہلے اس کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ تب استری اپنی ضرورتوں کی اور دھیان دے گی۔ اور اسی سے جب کبھی استری اس کی اس اِچھا کے برخلاف کام کرنا چاہتی ہے۔ تب گھر میں کلیش پیدا ہو جاتی ہے۔ آج کل اکثر لوگ شکشت پتنی اسی لئے چاہتے ہیں۔ جو انہیں کما کر کھلا بھی سکے۔ میرے ایک بھت چیت ہو رہے ہیں۔ جو سدا سے بیکار ہیں۔ مگر اُنہوں نے ایک ایسی استری سے وواہ کیا ہے۔ جس کی آمدنی کافی ہے۔ وہ بیچاری کماتی ہے۔ اور وہ بیٹھ کر موج اُڑاتے ہیں۔

پرش کا کہنا ہے۔ کہ وہ وواہ دوارا استری کی رکشا کا بھار اپنے اُوپر لیتا ہے۔ پرنتو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ آخر استری کو رکشا کی ضرورت ہے۔ تو وہ کیوں پریشان ہوتا ہے۔ اس کی تو فکر استری کو ہونی چاہیئے۔ پرش اس کی چنتا کیوں کرتا ہے؟

میرا یہ سب کچھ کہنے کا یہ آشیہ نہیں ہے۔ کہ میں وواہ پرتھا کی وِرودھنی ہوں۔ میں تو اُسے ٹھیک سمجھتی ہوں۔ پرنتو وواہ میں جس ادھیکار کا جو درشٹی کون ہے وہ نیائے سنگت نہیں۔

آریہ سماج کے تین کرتویہ

بقیہ صفحہ ۹

ہیں۔ کچھ بھی کارن ہو۔ لیکن اس میں سندیہ نہیں۔ کہ وِرلے ہی پریواروں میں آریہ سماج کا ادھی بیشن دو یا تین پیڑھیوں تک چلتا ہے۔

اس دوسری سمسیا کا مکھیہ کارن پہلی سمسیا ہے۔ آریہ لوگوں میں آتم سُدھار کی اپیکشا دیش سُدھار کی ادھک اُتکنٹھا ہوتی ہے۔ وہ کبھی اپنے سے پرشن نہیں کرتے کہ کل کی اپیکشا میں نے اپنے جیون میں کتنا سُدھار کیا ہے۔ کس حد تک بڑی ورتی کیا ہے۔ کیا کبھی یہ سوچا ہے۔ کہ ہم نے پچھلے سالوں میں ورشوں میں سماج کے آچار تل کو اونچا نہیں کیا۔ پرنتو کوئی نہیں کہتا۔ کہ میں نے اپنے آچار تل کو جو سر وتھا میرے ہاتھ میں تھا اونچا کرنے کا پریتن نہیں کیا۔ یدی پرتییک ویکتی آچار تل اونچا کر لیتا۔ تو اوشیہ ہی آچار تل اونچا ہو جاتا۔ ہم نے الپتر پر شردھا نہیں کی۔ پرنتو دوسروں کو اس کیلئے اُپدیش دیا۔ ہم سب نے کہ سنگٹھن کرو۔ پرنتو اُسی سمیہ تک جب تک ہمارا سوارتھ سدھ ہوتا ہے۔

یہاں میں نے تین باتوں کی اور سنکیت کیا ہے۔ ان وشیوں پر بہت کچھ وچار ہو سکتے ہیں۔ پرنتو وچار شیل پرشوں کے لئے تو اِتنی ہی پریاپت ہیں۔

〰〰〰〰

"پرکاش" آریہ سماج کا ۲۴ سالہ پرانا پرچارک ہے۔ اس کے گراہک بن کر اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔

(مینیجر)

بیماری کوئی بھی ہو فوراً اس امرت سے ہٹاتے ہیں
تماشہ دیکھ لو ہاتھوں پہ ہم سرسوں جماتے ہیں

(رجسٹرڈ)

تنرومنی امرت

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

تمام بیماریوں کی ایک ہی دوا

سنیاسی ٹوٹکا

پیٹ درد۔ بد ہضمی۔ اپھارہ۔ ستے۔ دست ہیضہ۔ شول۔ پیچش۔ کھٹے ڈکار۔ دل متلانا وغیرہ پیٹ کی بیماریوں کو کھانے...اور سر درد۔ کان درد۔ ...۔ گلے پڑ جانا۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ آگ کا جلا وغیرہ جلدی بیماریوں میں لگانے سے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دیا جاتا ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸/) نمونہ کی شیشی دو آنے۔ ایک درجن کے خریدار کو خرچ پارسل معاف۔ بیچنے والوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں:۔

مینیجر:۔ شرومنی سگندھی نتالہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور

نقلی سونا کیا ہے؟

ہندوستان کے سب سے بڑے سوتنتر وچار پتر ساپتاہک "پارس" کے مینجنگ ایڈیٹر کی رائے دھیان سے پڑھیئے:۔

اس یگ میں جب کہ یدھ کے کارن پرتییک وستو تیز ہو گئی ہے۔ اور اصلی سونا بہت مہنگا ہو گیا ہے۔ "فرنچ گولڈ" ایک بڑی لابھ دائک چیز پرمانت ہو رہی ہے۔ گو یہ سونا نقلی ہے۔ اور وگیانک ڈھنگ سے تیار کیا ہوا کیمیکل گولڈ ہے۔ پرنتو گُنوں میں بالکل اصلی سونے کے تلیہ ہے۔ کسوٹی پر گنّی کا رنگ دیتا ہے۔ تیزاب آدی میں پڑ کر خراب نہیں ہوتا۔ اصلی سونے کی طرح پگھلایا اور کوٹا جا سکتا ہے۔ ادھات جس پرکار آپ چاہیں اس کے زیورات بنا سکتے ہیں۔ ہمارے بہت سے مترون نے اس کے زیورات بنائے ہیں۔ وہ اس کے گنوں سے بالکل سنتشٹ ہیں"۔

مولیہ بھی فی تولہ صرف تین روپے ۱۲/ (۳ روپے ۱۲ آنے)۔ تین تولہ کے خریدار سے کیول دس روپے (۱۰/) محصولڈاک بھی معاف۔

نمونہ لکھت پتہ سے منگوائیں:۔

فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵ - دہلی

ہماری گارنٹی یہ سونا کسوٹی پر گنّی کا رنگ دیتا ہے۔ غلط ثابت ہونے پر دو دن کے اندر اندر واپس بھیجکر اپنا مولیہ منگوا لیں۔

مینیجر فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵ - دہلی

جریان احتلام اور رقت منی کیلئے

مدن منجری گولیاں

نبض سُستی۔ جریان۔ احتلام۔ رتنگی کمزوری وغیرہ کو دور کر کے جسم اور دل و دماغ کو طاقت لاتی ہیں۔ ہر مزاج کے موافق اور ہر موسم میں یکساں مفید ہیں۔

قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

نہو سکنت واری روغن عضو مخصوص کی سستی۔ لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو قوت مردمی آتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسی گولیاں سرعت انزال کو دور کر کے امساک بڑھاتی ہیں۔ اور شادی شدہ زندگی کی مسرت کا پورا لطف حاصل کراتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ: شنکر میڈیکل ہال نمبر ۳۰ نسبت روڈ۔ لاہور

دہلی ایجنٹ: جمنا داس کمپنی چاندنی چوک۔ دہلی

پرکاش لاہور آریہ سماج کا ایک ہر دلعزیز اخبار ہے۔ اس میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوا ستھ رکھشا

موسم برسات کے لئے ہدایات

... کے ساتھ کا کبھی آدھار اس کی
... ہے ۔ پاچن کرہا کے بگڑنے سے ہی
... روگ اُتپن ہوتے ہیں ۔ پاچن
... پانی کارک بھوجن سے بگڑتی ہے ۔
... اوش ثیت اور شریر کے باہیہ انگوں
... کا بھی اس پر بھاری پربھاو پڑتا
... رتو میں پاچن شکتی سوئم بڑھنے لگتی
... کمی میں کم ہونے لگتی ہے ۔ ایسا کیوں
... اس کے دستار میں جانے کیلئے
... کے ہو کھشم نیموں کا گیان اوشیک
... جب سورج کا تاپ
... ہوتا ہے ۔ تو شریر کی سب کریائیں

نربل ہو جاتی ہیں ۔ اور جب گرمی کم ہوتی ہے ۔ تو شریر اور اس کی پاچن اگنی کا بل بھی بڑھنے لگتا ہے ۔ گرمی کا پربھاؤ پرایہ سنسار کی سر جیو مشینوں پر بھی ایسا ہی دیکھا جاتا ہے ۔ کچھ گھڑیاں گرمیوں میں سُست چلنے لگتی ہیں ۔ اور جاڑے میں تیز ہو جاتی ہیں ۔ شریر میں یہ سب کرم سے ہوتا ہے ۔ اتہ یدیہ اپی ورشا رتو میں سورج کا تاپ اور دن کا پرمان

کم ہونے لگتا ہے ۔ پرنتو کارنوں سے اگنی شیگھر نہیں بڑھتی ۔ بلکہ اور مند ہو جاتی ہے ۔ اس رتو میں پرتھوی پر جل کی بوندیں گرنے سے اوشن واشپ نکلتا ہے ۔ اس کی بھبھک لگنے سے بوندوں میں بھیگنے سے شریر کے دوش (وات ۔ پت ۔ کف) کپت ہو جاتے ہیں اس لئے اتینت شیت ۔ اتینت اوشن اتھوا اتینت چکنے پدارتھ بھی اس رتو میں ہانی

پہنچاتے ہیں ۔ اتہ اس رتو میں سوچ سمجھ کر مدھیم مارگ سے چلنا چاہیئے ۔ نہیں تو بھینکر روگ اُتپن ہونے کی سمبھاونا ہے ۔ دھوپ بھی ہانی کارک ہے اور اوس بھی ۔ اتہ کھلا دیا یام کرنے سے ادھک ہانی ہے ۔ میتھن نہیں کرنا چاہیئے ۔ اس رتو میں ندیوں کا جل دوشت ہو جاتا ہے وہ نہیں پینا چاہیئے دن میں سونا ہانی کارک ہے ۔ پینے کے پانی کا دھیان رکھنا چاہیئے ۔ بھوجن اور جل کے ساتھ شہد کا پریوگ لابھدائیک ہے ۔ جلاب لینا ہانی کارک ہے ۔ جہاں تک ممکن ہو اوپر کے مکانوں میں اور اونچی جگہ رہنا چاہیئے ۔

... بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجدیں گے ۔ ریل ... ہمارے ذمہ ۔ دام لفذ ۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں ۔ ... فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ۔

Suleman Umar & Co. Karachi ... عمر اینڈ کمپنی ۔ کراچی

... اکسیر دوائیں جنکی آپکو اشد ضرورت ہے

خزانہ لذت

(رجسٹرڈ) اگر آپ کو امساک کی اعلیٰ دوائی کی تلاش ہو ۔ تو خزانہ لذت رجسٹرڈ کی ایک شیشی منگوا کر رکھ لینی چاہیئے ۔ اور اس کی ... کو کھا کر مسرت کو دوگنا کر لیجئے ۔ ناممکن ہے ۔ کہ بغیر قرص کھائے فراغت مل جائے ... ہے ۔ کہ یہ گولیاں افیون ۔ بھنگ ۔ چرس وغیرہ نشہ آور اجزاء سے بالکل پاک ہیں ۔ ... امساک بڑھانے میں انتہائی حیرت انگیز ۔ یہ ناممکن ہے ۔ کہ اس دوا کے مقابلہ میں ... دوسری چیز امساک کو بڑھانے اور سرعت انزال کی شکایت کو دور کرنے والی خزانہ ... رجسٹرڈ کے سوائے آپ کو کہیں مل جائے ۔ قیمت ایک شیشی ایک درجن گولیاں دو ... محصول ڈاک آٹھ آنے (۸؍) ۔

... سُدھا (رجسٹرڈ)

امریکن ڈاکٹر کی حیرت انگیز ایجاد ہے ۔ یہ دوا ایسے لوگوں کیلئے ایجاد کی گئی ہے ۔ جو فوری فائدہ اُٹھانا ... صرف ایک قطرہ لگا دینے سے سُستی کمزوری دور ہو کر غضب کی طاقت پیدا کرتا ہے ... سست انسان ہو ۔ اس کا ایک قطرہ جادو کا کام کرتا ہے ۔ پان کپڑا باندھنے کی ... نہیں پڑتی ۔ امریکہ کے ڈاکٹر نے ہندوستانیوں کیلئے یہ چیز ایجاد کر دی ہے ۔ کہ ... استعمال کرکے ان کو زندگی کی سچی خوشی مل جاتی ہے ۔ اس دوا کو استعمال کرکے بوڑھے ... دو تو شرمندگی سے بچ جاتے ہیں ۔ ایک شیشی کی قیمت دو روپے سات آنے (۷؍۲) ... خرچ آٹھ آنے (۸؍) علاوہ ۔

... اسرار مست خوشبو

یہ ایک عجیب ایجاد ہے ۔ جو آج تک نہ دیکھی نہ سُنی گئی ۔ یہ ایک قسم کا روغن ... کی پُراسرار مست خوشبو کوئی سونگھ لے ۔ تو مست ہو جائے ۔ خوشبو میں ایسی ... کہ سونگھنے والا مست ہو جاتا ہے ۔

قیمت فی شیشی دو روپے ۸ر (۸؍۲) ڈاک خرچ ۸ر علاوہ

ملنے کا پتہ

... ہندوستانی شفاخانہ پوسٹ بکس نمبر ۵۲ ۔ نئی دہلی

بدہضمی اور اس کی جملہ خرابیوں میں یہ ایک آسان اور نہایت قابلِ اعتبار علاج ہے ۔ اس میں ایک بھی ایسا جزو نہیں ۔ جو زہریلا اور نقصان دہ ہو ۔ اس کے استعمال سے فوری آرام پہنچنے کے ساتھ ہی یہ معدے کی خرابیوں کے حقیقی اسباب کو دور کرکے مستقل طور پر صحت بخشتی ہے ۔

معدے کی خرابیوں کے لئے امرت دھارا ایک تیر بہدف دوا ہے ۔ اور ساتھ ہی اس کے اندر جراثیم کو ہلاک کرنے کی طاقت ہونے کے باعث یہ ہیضہ میں بے نظیر ہے ۔ نیز کمزوری معدہ ۔ اپھارہ ۔ کھٹے ڈکار ۔ قے ۔ بھوک کی کمی اور دست وغیرہ کیلئے بھی یہ ایک لاثانی دوا ہے ۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ۔ نصف ایک روپیہ چار ۔ نمونہ آٹھ آنے (۸؍)

آج ہی کسی اچھی دوکان سے ایک شیشی خرید کریں

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی ۔ امرت دھارا بھون ۔ امرت دھارا روڈ ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

نوٹ : میسرز ہیرا اینڈ سنز بھاگپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں ۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے ہی کی جا سکتی ہے ۔

... دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" کچا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوتا ۔

بے کار نوجوانوں کیلئے روزگار

دودھ سے مصنوعی ہاتھی دانت بنانیکا طریقہ

یورپ والے دودھ کو "کریم سپریٹر" نامی مشین میں ڈال کر اس کی چکنائی علیحدہ کر لیتے ہیں۔ یہ کریم کہلاتی ہے۔ ہندوستان اور یورپ کے ڈیری فارم اس کریم کی تجارت کرتے ہیں۔ اور اس کریم سے مکھن بنا کر بھی فروخت کرتے ہیں۔ چکنائی نکالنے کے بعد یورپ میں جو دودھ بچتا ہے۔ اس سے کیسین تیار کر کے اس سے مصنوعی ہاتھی دانت بنا کر اور اس سے سینکڑوں چیزیں تیار کر کے ہر سال اس سے کروڑوں روپے کی تجارت کرتے ہیں۔ "کیسین" وہ اصلی دودھ کی سفیدی ہے۔ اس کو جدا کرنے پر جو دودھ کا پانی بچتا ہے۔ اس کو یورپ والے واٹر باتھ کے ذریعہ خشک کرتے ہیں۔ یہ پانی خشک ہونے پر باقی "ملک شوگر" رہ جاتی ہے۔ یہ انگریزی دوا سازی کے کام آتی ہے۔ یورپ اس کی بھی خوب تجارت کرتا ہے۔ لیکن ہندوستان کے ڈیری فارم والے دودھ سے چکنائی نکالنے کے بعد یہ دودھ حلوائیوں کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں۔ اور ہندوستانی حلوائی اس کو خالص دودھ کے نام سے پبلک میں فروخت کر دیتے ہیں۔ اور اس سے دہی۔ ربڑی اور کھویا بھی تیار کر لیتے ہیں۔ لیکن یورپ میں اپنے دودھ کو خالص دودھ کے نام سے بیچنا جرم ہے۔

اس مضمون کے ذریعہ میں اپنے ہندوستانی بھائیوں کو یورپ کا وہ طریقہ بتاتا ہوں کہ وہ اس سے مصنوعی ہاتھی دانت کس طرح تیار کرتے ہیں۔ آپ کسی دوا فروش سے فارمل ڈی ہائیڈ نامی دوا خرید کر تجربات کریں۔ ضرور کامیاب ہوں گے۔ چکنائی نکلے ہوئے دودھ کو آگ پر گرم کر کے اس میں تھوڑی سی ترشی ڈال کر دودھ کو پھاڑ لیں۔ اور ... سے چھان کر سفید مادہ ... "کیسین" کہتے ہیں علیحدہ کر ... کیسین میں فارمل ڈی ہائیڈ ... کہ کیسین مصنوعی ہاتھی دانت کی ... کر لے۔ اگر اس کو رنگین کرنا ہو ... ہو وہ کپڑے رنگنے کا رنگ بھی ... ہیں۔ پھر سانچوں میں بھر کر اس کی ... بنا لیں۔ ہندوستان میں مصنوعی ہاتھی ... بنانے والا کوئی کارخانہ نہیں۔ اس ... کے نوجوان اس صنعت سے اچھی ... کمائیں۔ یہ بہت منافع کا کام ہے۔

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ...

شری ہنستی جی رچت

سوادھیائے کیلئے کچھ اُتم اور سستی پستکیں

ان سے کسی کو محروم نہ رہنا چاہئے

اُپنشد گان
ہندی ۳ر اُردو ۲ر

ہنستی رامائن
ہندی ایک آنہ اُردو ۲ پیسہ

گیتا گان
گیتا کا شلوک وار اُردو میں ترجمہ
اُردو ۶ر ہندی ۸ر

رشی گان
ہندی ۴ر۔ اُردو ۴ر
رشی دیانند کی منظوم جیونی سرل دوہوں میں۔

سندھیا گان
اُردو ہندی ایک ...
یا ایک روپیہ ...
محصول ڈاک ...

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر "کاش" لاہور

ہوشیار

گوروکل کے نام اور سوامی شردھانند کی تصویر سے دھوکہ نہ کھائیں

لاہور ایجنسی ہسپتال روڈ ...
دہلی برانچ چاندنی چوک ...

فہرست ادویات مفت

دوا خریدنے سے پہلے ہر پیکٹ پر

گوروکل کانگڑی

کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

فہرست ادویات مفت

برہمی تیل

قیمت دس ار فی شیشی

سر پر لگانے سے دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری ... بالوں کا گرنا۔ آنکھوں میں جلن سب تکالیف میں جادو کا اثر رکھتا ...

"گوروکل" کانگڑی فارمیسی

گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

بھیم سینی سرمہ

قیمت چودہ آنہ فی شیشی

آنکھوں کی تندرستی کیلئے بہترین ٹانک

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Regd: No. L. 435.
Founder: M. Krishen. B.A.

تار کا پتہ "پرکاش"
آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ پینتیس ۳۵ سالوں سے
رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — عہ
برما — صر
غیر ممالک — دس شلنگ

ایڈیٹر
تلسی

N.A. STUDIO

نمبر ۲۸ | لاہور اتوار ۱۴ ساون سمت ۱۹۹۷ بکرمی مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۴۰ء | جلد ۳۶

تو اور ہم

(از خورشید علی پوری)

پھر بھی ہم راحت ساعت میں تجھکو بھول جاتے ہیں
حیاتِ چند روزہ پر خوشی سے پھول جاتے ہیں

خیالِ عاقبت سر سے ہٹا دیتے ہیں عشرت میں
مکر جاتے ہیں اکثر تیری ہستی سے بھی نخوت میں

عبادت سے طبیعت سکھ میں کوسوں دور رہتی ہے
حقائق کو سمجھنے سے خرد معذور رہتی ہے

ولیکن سر پہ جب کوئی گھڑی دشوار آتی ہے
یا جب لحظہ دو لحظہ قسمت اپنی اونگھ جاتی ہے

تو ہے کہ اُس گھڑی ہم کو خطائیں بخش دیتا ہے
طرح دیتا ہے فوراً اور آنسو پونچھ لیتا ہے

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Prakas
WEEK
LAHORE

d by eGangotri

اُپ نشدگان

مانڈوکیہ اُپ نشد

(۳۶)

اماترچوتھا یاد ہے۔ ترُیا ادسنتھا جان
ورنن اس کا کٹھن ہے۔ بہ پرپنچ رہت جہان

(۳۷)

شِو ادوَر اُودر رہت ہے۔ اونکار پرمیش
واچیہ واچک ایکتا۔ آتم کا پردیش

(۳۸)

گیانی اپنے آپ ہی۔ پرمیشور کو پائے
بھگتی دھرم ارادھنا۔ اونکار رجھائے
مانڈوکیہ اُپ نشد سماپت

(نوٹ:۔ اگلے انک میں منڈک اُپنشد
کا انوواد اسی ڈھنگ پر چھپنا شروع ہوگا)
(شری ہیمنتی رچیت اُپنشد گان سے)

اب کیا دیر ہے؟ بہت جلد ہندی
"پرکاش" ماسک پتر کا ہم نے ادشیہ پرکاشت
کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ بھلا اب "پرکاش"
کے پریمیوں کے گراہک بننے میں کیا دیر ہے؟

رگ وید — اوم — یجروید

ویدامرت

سام وید — اتھروید

ओं यस्तिष्ठति चरति यश्च वञ्चति यो निलायं चरति यः प्रतंकम् । द्वौ संनिषद्य यन्मन्त्रयेते राजा तद्वेद वरुणस्तृतीयः ।

ارتھ:۔ جو کھڑا ہے۔ جو چلتا ہے۔ اور جو ٹھگتا ہے۔ جو ادرشیہ ہو کر چلتا ہے۔ جو کشٹ سے ورتتا ہے۔ ان سب کو ورن پربھو جانتے ہیں۔ دو جن بیٹھ کر جو اچھا یا بُرا گپت نیترن کرتے ہیں۔ ان میں تیسرے ورن شریشٹھ راجا پرماتما سروگیتا سے ان سب کو جانتے ہیں۔

بھاوارتھ

ٹھگتا چلتا یا کھڑا ۔ جو چھپ کرتا پاپ
ورن راج ہو جانتے ۔ انہیں سب کچھ آپ

(۲)

دو جن مل کر جو کریں ۔ جگ سے چھپ کر بات
ان میں ہو تم تیسرے ۔ جانو سب کچھ تات

(شری ہیمنتی رچیت اتھروید گان سے)

چنے ہوئے پھول

— پانی میں تو ناؤ رہتی ہے۔ لیکن ناؤ میں پانی نہیں گھسنا چاہیئے۔ ورنہ ناؤ ڈوب جائیگی۔ اسی طرح انسان سنسار میں رہتا ہے۔ لیکن اسے سنسار کی مایا میں نہ پھنس جانا چاہیئے۔ ورنہ بہت مشکل ہو جائیگی۔

— اگر چینی اور ریت ملا کر چیونٹی کے سامنے رکھ دیں۔ تو وہ چینی تو کھا لے گی لیکن ریت نہیں۔ اسی طرح ہنس دودھ پی لے گا۔ اور پانی کو چھوڑ دے گا۔ ٹھیک اسی طرح عقلمند لوگ دوسروں کی نیک عادات تو لے لیتے ہیں۔ لیکن بد عادات نہیں۔

— برساتی پتنگے چراغ دیکھتے ہی آتے ہیں۔ اور اسی کے گرد گھوم گھوم کر جان دے دیتے ہیں۔ اور پھر تاریکی میں ... اسی طرح وہ لوگ جو ایشور کی بھگتی میں ... ہو جاتے ہیں۔ انہیں دنیاوی باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔

سخت سردرد میں

گورکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی ہیر آئیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سردرد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ بال گھنے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں
قیمت دس آنہ فی شیشی

ایجنسی:۔

لاہور:۔ ہسپتال روڈ
لدھیانہ:۔ النکار آؤشدھالیہ۔ کوچہ لاٹو مل

گورکل کانگڑی فارمیسی گورکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ویدوں حکیموں اور ڈاکٹروں کیلئے خوشخبری

شدھ شلاجیت

اس جگت پرسدھ رسائن کو جو سینکڑوں بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ ہمارے کارخانہ میں زیر نگرانی ایک قابل وید (نت ونیا شلاجیت) اصول دواسازی کے مطابق صاف کرنے کا پربندھ ہے۔ کسی پرکار کی ملاوٹ نہیں کی جاتی۔ فہرست کارخانہ منگوا کر ملاحظہ کریں۔ ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

تاجرانہ بھاؤ حسب ذیل ہیں:۔

پتھر شلاجیت نمبر۱۔ دس روپیہ (عہ) فی من۔
شدھ شلاجیت درجہ اول۔ پانچ روپیہ (صہ) فی سیر۔
کرشنا شدھ شلاجیت (رجسٹرڈ) اڑھائی تولہ کی شیشی۔ دیدہ زیب پیکنگ۔ آٹھ آنے فی شیشی۔

کرایہ بذمہ خریدار

ہزارہ کیمیکل ایجنسی (رجسٹرڈ) شلاجیت بھون مانسہرہ (صوبہ سرحد)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
سمت ۱۹۹۷ ۱۴- ساون
۲۸- جولائی سنہ ۱۹۴۰ء
دیانند ابد ۱۱۶- آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

مردم شماری اور ہمارا فرض ۲

پچھلے پرچہ میں سنہ ۱۹۱۱ء سنہ ۱۹۲۱ء
سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی رپورٹوں
...ثابت کر چکا ہوں۔ کہ اگرچہ آریہ
...وں کو علیحدہ دکھلایا جاتا ہے۔ لیکن اُن
...ہندوؤں میں کیا جاتا ہے۔ اور اس
...ان کے علیحدہ شمار کئے جانے سے
...ہندوؤں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ آج
...اپنے اس دعویٰ کی تائید میں ایک ایسا
...پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو ناقابلِ تردید
...جس سے آریہ جگت کو معلوم ہو جائیگا۔
سنہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں بھی آریہ
...علیحدہ دکھلائے جائیں گے۔ اور ان کا
...شمار ہندوؤں میں ہوگا۔ آریہ پرتی ندھی
...پنجاب نے مردم شماری کے متعلق ایک
...کمیٹی مقرر کر رکھی ہے۔ جس کے منتری
...ت یشپال جی سدھانت النکار ہیں۔
...تحریک پر سبھا منتری نے پنجاب کی
...مردم شماری کے موجودہ سپرنٹنڈنٹ خان
...صاحب شیخ فضل الٰہی سے پُوچھا۔ کہ آپ
...مردم شماری میں ویدک دھرمیوں کو
...ہندوؤں کے عام ٹوٹل میں شمار کریں گے۔
...جس پر انہوں نے جواب دیا۔ کہ "ہاں"۔
...ان کی چٹھی نیچے درج کرتا ہوں:-

"With Reference to your letter No... dated the 6th July 19... I have the honour ... say that the Vedic Dharmis will as usual, be included in the General ... of Hindus."

...آپ کی چٹھی نمبر ۸۰۴۴ مورخہ ۶- جولائی ۱۹... کے جواب میں مجھے یہ کہنا ہے۔ ...سابق ویدک دھرمیوں کو اس بار بھی ہندوؤں کے عام ٹوٹل میں شمار کیا جائیگا۔"

سپرنٹنڈنٹ مردم شماری کے اس صاف اور غیر مبہم جواب کے بعد یہ بھرم نہیں ہو سکتا۔ کہ کہیں آریہ سماجی ہندوؤں کے عام ٹوٹل میں شامل نہ کئے جائیں۔ اور ہندوؤں کی تعداد کم ہو جائے۔ اس کے بعد اگر کوئی شخص اپنے تئیں "ویدک دھرمی" لکھوانا ہی نہ چاہے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ اس سے آریہ ہندو جاتی کی کوئی ہانی نہیں۔ یاد رہے۔ کہ خانصاحب کے جواب میں یہ لکھا ہے۔ کہ "ویدک دھرمیوں کا شمار ہندوؤں میں کیا جائیگا۔ اس کے معنی یہ کہ اگر آپ مذہب کے خانہ میں "ہندو دھرم" کی بجائے "ویدک دھرم" لکھوائیں۔ تو کوئی ہرج نہیں۔

یہ تو رہا سوال کا عملی پہلو۔ اس پر مجھے پہلے لکھنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی۔ کہ مجھے آریہ سماجی بھی یہ کہتے سُنے گئے۔ کہ ہمیں اپنے تئیں "ہندو" لکھوانا چاہیئے۔ تاکہ ہندوؤں کی تعداد کم نہ ہو۔ لیکن اس سے زیادہ ضروری اصُولی پہلو ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمارا سمبندھ آریہ سماج سے ہے۔ ہم رشی دیانند کو اپنا آچاریہ مانتے ہیں۔ ہم ویدک دھرم کے انویائی ہیں۔ لیکن اس ویدک دھرم کے جس کا پرتی پادن رشی دیانند نے کیا ہے۔ ہمارے آچاریہ نے اس بات کا نشیدھ کیا ہے۔ کہ ہمارے دھرم یا ہماری جاتی کا نام ہندو ہے۔ اُنہوں نے بتایا۔ کہ ہماری دھرم پُستک وید ہے۔ اور ہمارے دھرم کا نام ویدک ہے۔ اپنے دھرم کو ہم آریہ دھرم، سناتن دھرم اور ورن آشرم دھرم بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ہندو دھرم نہیں۔ اسی طرح انہوں نے ہماری جاتی کا نام آریہ جاتی بتایا۔ اور ہماری بھاشا کا نام آریہ بھاشا۔ انہیں ہندو شبد سے کس قدر لگاؤ تھا۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے تمام گرنتھوں میں سوائے

(باقی اگلے صفحہ پر)

بے بنیاد

جس طرح سارے آریہ سماج نے ایک ہو کر حیدر آباد کا ستیاگرہ چلایا۔ اور اسے سپھل کر دکھایا۔ وہ ایک انوپم درشیہ تھا۔ اور اس سے آشا ہوتی تھی۔ کہ آریہ سماج میں ایرشا اور دویش ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ اب سب لوگ بلا لحاظ اس کے کہ ان کا کسی دھڑے سے تعلق ہو، آریہ سماج کی سیوا بھائی بھائی کی طرح کریں گے۔ لیکن افسوس کہ یہ آشا دُر آشا ماتر سدھ ہوئی۔ حیدر آباد ستیاگرہ کو سپھل ہوئے ایک ورش بھی نہیں ہوا۔ کہ ایرشا اور دویش پھر سر اُٹھانے لگا ہے۔ اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے۔ کہ وہ لوگ اس کے لئے ذمہ دار ہیں۔ جن سے اس کی کبھی آشا نہ ہو سکتی تھی۔ لالہ خوشحال چند خورسند پردھان آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب حیدر آباد ستیہ آگرہ کے تیسرے ڈکٹیٹر تھے۔ ستیاگرہ کی سپھلتا کا انہیں ایسا ہی شریہ پراپت ہے۔ جیسا کہ کسی اور کو۔ اور انہیں اس کا گورو ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ اس گورو کو کم کرنے کا باعث بنیں۔ تو کسے آشچریہ نہ ہوگا؟ آریہ جگت کو بھلی بھانتی گیات ہے۔ کہ حیدر آباد ستیاگرہ کو کامیاب بنانے کا شریہ سارودیشک سبھا دہلی کو پراپت ہے۔ اس کی ادھیکشتا میں ہی ستیاگرہ جاری ہوا۔ اور سماپت ہوا۔ ریاست حیدر آباد میں ویدک دھرم پرچار کیلئے وہ ہی ذمہ دار ہے۔ اور اس کے دوارا وہاں پرچار ہو رہا ہے۔ ستیاگرہ سماپت ہونے پر بھی اس نے حیدر آباد دربار سے آریوں کے کئی ادھیکار منوائے۔ پنڈت نریندر آریہ اُپدیشک کو نظربندی سے مُکت کرایا تو اس نے۔ اور پنڈت بنسی لال کے لئے حیدر آباد کا دروازہ کھلا۔ تو اسکی وساطت سے۔

لیکن لالہ خوشحال چند اس سے ناراض ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنے ایک بیان میں اس کے متعلق ایک ایسی بات کہہ دی۔ جو سروتھا استیہ اور نرادھار ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ سارودیشک سبھا نے یہ گھوشنا کی ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد میں "ستیارتھ پرکاش" کے صرف پہلے دس سملاسوں دوارا پرچار کیا جائے۔ باقی چار سملاس جنتا کے سامنے پیش نہ کئے جائیں۔ لالہ خوشحال چند نے یہ بے بنیاد بات اپنے اس دعوے کے ثبوت میں پیش کی۔ کہ سارودیشک سبھا اس وقت کمزور ہاتھوں میں ہے۔ ان کے اس بیان کے آدھار پر "آریہ گزٹ" نے بھی سبھا کے خلاف لکھا۔ دوسرے آریہ سماچار پتروں نے سبھا سے پوچھا۔ کہ کیا یہ ستیہ ہے؟ سارانش یہ کہ لالہ خوشحال چند کے اس بیان نے کافی شرارت پھیلائی۔ سارودیشک سبھا کے منتری مہودہ نے ان سے پُوچھا۔ کہ آپ نے سارودیشک سبھا پر جو دوش اروپن کیا ہے۔ اس کا آدھار کیا ہے؟ اور جس گشتی کا آپ نے اپنے بیان میں ذکر کیا ہے۔ وہ آپ ہمیں بھیج دیں۔ لیکن ان کے اخلاق نے یہ اجازت نہ دی۔ کہ سبھا کی اس چٹھی کا جواب دیتے۔ جواب تو تب دیتے جب ان کے پاس کچھ ہوتا۔ انہوں نے سبھا کو بدنام کرنے کیلئے ایک نربول اور نرادھار بات کہہ دی۔ بعض اوقات منش کو بھرم ہو جاتا ہے۔ غلط اطلاع ملتی ہے۔ اور اس کے آدھار پر وہ غلط بات کہہ دیتا ہے۔ اس صورت میں اس کا فرض یہ ہوتا ہے۔ کہ اس غلط بات کیلئے معافی مانگ لے لیکن اس کیلئے بھی اخلاقی جرأت درکار ہے۔ لالہ خوشحال چند نے سارودیشک سبھا پر جو الزام لگایا ہے۔ اس کا نہ تو اُنہوں نے ثبوت پیش کیا۔ اور نہ غلط الزام لگانے کے لئے معافی مانگی۔ آپ چپ سادھے بیٹھے رہے۔ جس پر سارودیشک سبھا کو وِوش ہو کر اخباروں میں یہ گھوشنا کرنی پڑی۔ کہ لالہ خوشحال چند نے اس کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ غلط اور بے بنیاد ہے۔ اس نے کوئی ایسی گشتی جاری نہیں کی۔ جس میں حیدر آباد کی آریہ سماجوں کو یہ آدیش کیا گیا ہو۔ کہ وہ ستیارتھ پرکاش کے صرف دس سملاس لوگوں کے سامنے رکھیں۔ اور پچھلے چار سملاس تہہ کر کے رکھ چھوڑیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ سبھا کے اس واضح اعلان کے بعد آریہ بھائی اس بھرم میں نہ رہیں گے۔ کہ سبھا نے کوئی ایسی ہدایت کی ہے۔ یہ یا تو لالہ خوشحال چند کے دماغ کی اُپج ہے۔ یا کسی نے انہیں غلط اطلاع دی ہے۔

ایک بات اور۔ آریہ بھائی یہ جاننا چاہیں گے۔ کہ لالہ خوشحال چند سارودیشک سبھا سے کیوں بگڑے؟ اس کا جواب مختصر ہے۔ جس سبھا کے وہ پردھان ہیں۔ اس کے پاس حیدر آباد ستیاگرہ کا بیس پچیس ہزار روپیہ پڑا ہے۔ سارودیشک سبھا نے اس روپیہ کا مطالبہ کیا۔ کیونکہ یہ اس کا ہے۔ پرادیشک سبھا دینا نہیں چاہتی۔ اس لئے اس نے سارودیشک سبھا سے لڑنے کی ٹھان لی ہے۔ اور لڑنے کیلئے بہانے ڈھونڈ رہی ہے۔

(دکرشن)

Digitized by eGangotri

ایک بار کے کہیں ہندو شبد نہیں آیا۔ آریہ شبد کا انہوں نے پریوگ کیا ہے۔ اور جہاں آیا ہے۔ وہاں بھی ایسے طریق سے جس سے معلوم ہو۔ کہ انہیں ہندو شبد سے کس قدر نفرت ہے۔ کسی کام کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔ کہ بیچارے ہندو یہ کام کیا کریں گے۔ یہ تو آریہ ہی کر سکتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ آریوں کو ہندوؤں سے بھن سمجھتے تھے۔ بلکہ یہ کہ ورتمان ہندوؤں میں اپنی پراچین آدرش سپرٹ نظر نہیں آتی۔ رشی کا ہمیں یہ آدیش ہے۔ کہ ہم اپنے دھرم جاتی اور بھاشا کا اصلی نام آریہ پرچلت کریں۔ شاسن شکتی ہاتھ میں نہ ہونے سے ہم رشی کی آگیا کا پالن نہیں کر سکے۔ لیکن آگیا کا پالن نہ کر سکنا ایک بات ہے۔ اور اس کا اُلنگھن کرنا دوسری۔ اپنے تئیں ہندو لکھوانا تو رشی کی آگیا کا صریح اُلنگھن کرنا ہے۔ یہ کوئی آریہ نام دھاری ہی کر سکتا ہے۔ جو آریہ سماج میں ہے تو سہی۔ لیکن جسے رشی کے لئے سچی شردھا نہیں۔ یہ تو کوئی بڑا تیاگ نہیں۔ کہ ہم اپنے دھرم کا نام ویدک اور جاتی اور بھاشا کا نام آریہ لکھوائیں۔ تیاگ کرنا بھی پڑے۔ تو اس کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہیئے۔ دنیا کیا سمجھتی اور کیا کہتی ہے۔ اس کی ہمیں پرواہ نہ ہونی چاہیئے۔ ہمیں تو وہ کام کرنا چاہیئے جس کی آگیا ہمارا دھرم دیتا ہو۔ ہمارے سامنے جینیوں کی مثال ہے۔ ان کی جماعت ترقی کر رہی نہیں۔ ان کی تعداد بڑھ نہیں رہی۔ اس کی وجہ یہ کہ نئے لوگ ان میں شامل نہیں ہو رہے۔ لیکن جو ہیں۔ وہ اپنے خیالات پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ہستی کو جتلانے کے لئے اپنے نام کے پیچھے "جین" لگانا شروع کر دیا ہے۔ اب آپ کو ہزاروں جینی ایسے ملیں گے۔ جن کے نام کے پیچھے یہ شبد ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نام کے پیچھے آریہ شبد لگاتا۔ جس سے جہاں ایک طرف دوسرے لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا۔ کہ اس ولائیت میں آریہ بہت ہیں۔ وہاں یہ شبد بھی پرچلت ہو جاتا۔ اور ہم میں سے کسی کو مردم شماری کے وقت اپنے تئیں آریہ لکھواتے میں عار نہ ہوتی۔ لیکن ہمارے کانوں میں یہ آواز آ رہی ہے۔ کہ اپنا نام مردم شماری میں بھی آریہ نہ لکھواؤ۔ اگر جین لوگ اپنے نام کے پیچھے "جین" لگا سکتے ہیں۔ تو آریہ لوگ "آریہ" کیوں نہیں؟

لیکن اس سے بھی بڑھ کر سوال یہ ہے۔ کہ اگر ہمیں اپنے تئیں ویدک دھرمی اور آریہ کہلوانے میں سنکوچ ہو۔ تو آریہ سماج قائم کیوں رہے۔ ورتمان پرستھتی کو لکشی میں رکھ کر کئی لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں ہندوؤں سے الگ نہ ہونا چاہیئے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس صورت میں آریہ سماج کی علیحدہ ہستی کی ضرورت ہے یا نہیں؟ جو لوگ اس کی ضرورت کے قائل نہیں۔ انہیں اختیار ہے کہ وہ اس سے الگ ہو جائیں۔ لیکن جو لوگ اس کی ضرورت کو مانتے ہیں۔ انہیں آریہ کہلانے میں سنکوچ کیوں ہو؟ میں ان لوگوں میں سے ہوں۔ جن کا یہ وشواس ہے۔ کہ نہ صرف سنسار کے کلیان بلکہ آریہ جاتی کے کلیان کیلئے بھی ضروری ہے کہ آریہ سماج زندہ رہے۔ نہ صرف زندہ رہے۔ بلکہ پھلے اور پھولے۔ بے شک رشی دیانند نے کسی نئے دھرم کا پرچار نہیں کیا۔ ان کے شبدوں میں وہ وہی کچھ مانتے ہیں۔ جو برہما سے لے کر جیمنی پرینت رشی منی مانتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اس سے ہم کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ کہ رشی دیانند کے پرادربھاؤ سے پہلے وید کا سوریہ لوپ ہو چکا تھا۔ اور اس کی جگہ پرانوں نے لے لی تھی۔ آج جبکہ رشی دیانند کی کرپا سے وید کا سوریہ ازسرِ نو اُدے ہو چکا ہے۔ ہمارے وہ بھائی جو سناتن دھرمی کہلاتے ہیں۔ اب بھی وید کو ایک علیحدہ استھان نہیں دیتے۔ آریہ سماج وید کو اپورشے مانتا ہے۔ شرتی مانتا ہے۔ اور پرماتما کی بانی مانتا ہے۔ وہ کسی اور گرنتھ کو وید کا درجہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ رشی نے بتا دیا۔ کہ وید پرمان ہیں۔ جو پستکیں ان کے انوکول ہیں۔ وہ مانیہ ہیں۔ اور جو نہیں۔ وہ اپرمانک ہیں۔ پستکوں میں بھی جو کچھ ہے۔ اس کے درست یا غلط سمجھنے کا پیمانہ یہ ہے۔ کہ وہ وید کی شکشا کے انوکول ہے۔ یا نہیں۔ جو کچھ وید کی شکشا کے ورُدھ ہے۔ رشی اُسے نہیں مانتے۔ اور نہ آریہ سماج مانتا ہے۔ سارانش یہ کہ آریہ سماج نے وید کو اُچیہ تم استھان دے رکھا ہے۔ ایسا استھان جہاں کوئی اور گرنتھ نہیں پہنچ سکتا۔ اس کی قسم کی مثالی ہے۔ دوسرے گرنتھوں کی اس سے تُلنا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جہاں وہ منش کرت ہیں۔ وہاں وید ایشور کرت۔ منش کرت گرنتھوں میں بھرانتی ہو سکتی ہے۔ وید میں کدا پی نہیں۔ رشی نے آریہ سماج کے نیموں میں بتایا۔ کہ "وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں۔ ان کا آدی مول پرمیشور ہے"۔ اور تیسرے نیم میں یہ قرار دیا۔ کہ "وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہے"۔ یہ ہے آریہ سماج کی پوزیشن۔ لیکن آریہ سماج سے بھن آریہ ہندو جاتی کا بھاگ وید کے ساتھ براہمن گرنتھ۔ گیتا۔ پران وغیرہ نہ معلوم کون کون سے گرنتھ رکھ دیتا ہے۔ ان کے خیال میں یوگیراج کرشن ایشور کا اوتار تھے۔ اگر انہیں گیتا کا کرتا مانا جائے۔ تو گیتا کو وید کے نیچے کیسے رکھا جا سکتا ہے؟ دوسرے شبدوں میں یہ لوگ وید کو ایک علیحدہ چیز نہیں مانتے۔ اور نہ اسے سروا اُتم مانتے ہیں۔ اس لئے اگر یہ ثابت کرنا ہو۔ کہ وید سنسار کے پستکالیہ میں سب سے پرانی پستک ہے۔ تو سب یورپین محقق یہی بتائیں گے۔ کوئی پستک نہیں۔ جس میں کہ میکس مولر نے لگ وید کو سب سے پرانا مانا ہے۔ بلکہ ان معنوں میں کہ وید سرشٹی کی اُتپتی کے ساتھ منش ماتر کے گیان کے لئے دیئے گئے۔ اور ان کی عمر اس وقت پانچ ہزار نہیں۔ بلکہ دو ارب برس کے لگ بھگ ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ کام آریہ سماج ہی کر سکتا ہے۔ گیتا اور پرانوں کو وید کے ساتھ رکھنے والی جماعتیں نہیں کر سکتیں۔ آریہ سماج وید کو کسی دیش وشیش یا جاتی وشیش کی میراث نہیں سمجھتا۔ بلکہ سارے سنسار کا ورثہ سمجھتا ہے۔ سمجھو یہ پتا کی دین ہے اپنی سنتان کو۔ پرماتما نے منش ماتر کو اس کے گیان کے لئے وید دیئے ہیں۔ جس پرکار آریہ سماج وید کو سنسار کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس سے اس کا درجہ بہت بلند ہو جاتا ہے۔ وہ ایک انوپم چیز ہو جاتی ہے۔ وہ نہ صرف آریہ دھرم کے دوسرے گرنتھوں سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ بلکہ تمام مذہبی کتابوں سے۔ دوسری کتابوں میں ان وقتوں کا حال ملتا ہے۔ جن میں وہ لکھی گئیں۔ لیکن وید میں کسی جاتی کا حال نہیں۔ نہ کسی دیش کا۔ اس میں تو سچائیاں اور نیم بیان کئے گئے ہیں۔ وید کو پرماتما کا گیان ماننے سے یہ سنسار بھر کی وستو بن جاتی ہے۔ کسی ایک جاتی کی نہیں رہتی۔ اس کے ساتھ ہی مانو سماج ایک ہو جاتا ہے۔ مختلف وبھاگوں میں وبھگت نہیں رہتا۔ سماج کا درجہ بھی بہت بلند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی عمر دو ہزار برس نہیں رہتی۔ جیسا کہ مغربی ودوان کہتے ہیں۔ بلکہ دو ارب ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح یہ گورو کی وستو بن جاتی ہے۔ یہ کام آریہ سماج ہی کر سکتا ہے۔ وید سنسار کے کلیان کے لئے ہے۔ لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب سنسار کا اس پر ادھیکار سویکار کیا جائے۔ آریہ سماج نہ صرف وید پر سنسار کا ادھیکار تسلیم کرتا ہے۔ بلکہ اسے سنسار کے سامنے رکھتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ سنسار اسے گرہن کرے۔ (باقی اگلے انک میں)

(کرشن)

ہندی پرکاش ضمانت فنڈ

۱۴۴ روپے اور چاہئیں

گت سپتاہ ۳۰۰ روپے ضمانت ... میں ہمارے پاس جمع تھے۔ اس ... ایم۔ این شنکر اینڈ کمپنی بمبئی کے ... روپے پراپت ہوئے ہیں۔ لالہ ... سیل پھوہرا ایڈیٹر اسرا انجینئرنگ ... نے دس روپے دینے کا وعدہ کیا ہے ... طرح اس سپتاہ یہ رقم ۵۰۰ ... ہے۔ شیش ۱۴۴ روپے ... چاہئیں۔ یہ دہائی کے ... ہیں۔ لیکن دھن نہیں۔ ہم چاہتے ... ضمانت کا ایک ہزار روپیہ ... جمع ہو جائے۔ تاکہ ہندی پرکاش ... "پرکاش" کے سینکڑوں پریمی اور ... ایسے ہیں۔ جنہیں ہندی سے ... ہے۔ اور وہ سہائتا بھی کر ... سکتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اس طرف ... نہیں دیا۔ ہم ان سے پرارتھنا کر ... سنگھرا اپنا دس دس روپے کا ... ہیں۔ جن آٹھ دان شیل دیکتیوں ... فرد "سہائتا کی درخواست کی گئی ... سب کی اور سے تماشا جنگ ... ہو رہے ہیں۔ جب تو ہمیں پریمی ... ہی بھروسہ ہے۔ اور ہمیں وشواس ... وہ بار بار فوجداری کرنے کا موقعہ ... خود بخود اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ ... سنگرہ بھیجنے کی کرپا کریں گے۔ جو ... نہیں کر سکتے۔ وہ خود گراہک بنیں ... کو بنائیں۔ اور چندہ دو لیڈ ... حساب سے پیشگی بھجوا دیں۔ بہرحال ... کی رقم کے شیش ۱۴۴ روپے ... چاہئیں۔

راجہ صاحب دیواس جونیئر کا ...

پچھلے دنوں دیواس جونیئر سٹیٹ ... سدا شوراؤ دکھاسے پوار ... اُتسو منایا۔ اس اوسر پر ... جی شاستری بردھان آریہ ... کو بھی نمنترت کیا گیا تھا۔ راجہ صاحب ... اس اُپلکش میں وید پرچار کے ... روپے راجگورو جی کی بھینٹ کئے ... اس شبھ دان کے لئے آپ ... پاتر ہیں۔ پرماتما کرے کہ آپ کا ... سماج سے دنوں دن بڑھتا جائے ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خوشگوار تبدیلی

...ی دزارتوں کا سب سے پہلا کارنامہ
...ہوانوں نے عدالتوں کے تحریر و
...کو بہتر بنانے کے لئے لفظ
...ے لفظ "آپ" کے استعمال کی
...ی۔ آفتاب حکومت پنجاب نے
...کی ضرورت محسوس کی۔ اور عدالتوں
...کردی۔ کہ آئندہ مقدمات کی سماعت
...ان میں لفظ "تم" کی بجائے لفظ
...ستعمال کیا جائے۔ اس ہدایت کا
...الوں اور دوسرے اصحاب کے
...وں کے کیس میں بھی ہوگا۔ یہ
...خوشگوار ہے۔ اگرچہ ہوئی ذرا دیر
...ے ہے۔

...پیشکش اور اس کا جواب

...والی کو جرمن پارلیمنٹ میں تقریر
...ے ہر ہٹلر نے برطانیہ سے درخواست
...مزید خون خرابہ نہ کرے۔ اور جرمنی
...شرائط تسلیم کرلے۔ ساتھ ہی
...کہ اگر اس نے اس کی طرف سے
...صلح کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔
...برطانیہ۔ اور برطانوی سلطنت
...دے گا۔ اس نے مزید کہا۔ کہ میں
...ے اپیل نہیں کر رہا۔ بلکہ فاتح کی
...ے بول رہا ہوں"۔
...پیشکش کو میبا کہ توقع تھی رد کردیا۔
...کیونکہ اس کو منظور کرنے کے معنے
...لنے کے سوا کچھ نہ ہوتے برطانیہ
...درخواست کو ٹھکرا کر اپنی طاقت
...کا اظہار کیا ہے۔ درحقیقت یہی
...ہے۔ جو ایک مغرور، بے رحم
...اعتبار دشمن کو اس موقع پر دیا

...تحریک اور حکومت بنگال

...والی کو بنگال لیجسلیٹو اسمبلی
...کے مبر کے سوال کے جواب
...کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ
...پنجاب کی طرح حکومت

بنگال اپنے صوبہ میں خاکسار تحریک کو دبانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

ہم حیران ہیں۔ کہ ایک ایسی تحریک کو جسے نہ صرف مسلمان اسلام کی تعلیمات کے خلاف سمجھتے ہیں۔ بلکہ عوام بھی امن عامہ کے منافی قرار دیتے ہیں دبانے سے انکار کیوں کیا گیا ہے؟ کیا حکومت بنگال اس وقت کوئی کارروائی کرے گی۔ جب پنجاب اور یو۔پی کی طرح اسے بھی مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا؟

سندھ میں بدامنی

پچھلے ہفتہ روہڑی کے قریب سندھ اسمبلی کے کانگرسی ممبر مسٹر پمنانی کو دو مسلمانوں نے دن دہاڑے قتل کر دیا۔ جس سے ایک بار پھر یہ حقیقت واضح ہوگئی۔ کہ سندھ کی وزارت صوبہ کے انتظام اور امن کو بحال رکھنے میں بالکل ناکام رہی ہے۔ آئے دن کی قانون شکنی کی وارداتوں نے بجا طور پر اہل سندھ کو یہ درخواست کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ صوبہ کے انتظام اور قانون کی ذمہ داری گورنر اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو صورت حالات بد سے بدتر ہو جائے گی۔

ہندوؤں کے بائیکاٹ کی تحریک

اطلاع ہے۔ کہ للیانی ضلع سرگودھا میں نواح اور مقامی مسلمانوں نے جمع ہو کر یہ ریزولیشن پاس کئے ہیں۔ کہ کوئی مسلمان ہندوؤں سے سودا نہ خریدے۔ اگر کوئی خریدے۔ تو اس پر تاوان ڈالا جائے۔ کوئی مسلمان ہندوؤں کے بازار میں ننگے سر نہ جائے۔ کسی ہندو کے تانگے پر سفر نہ کیا جائے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان قرار دادوں پر عمل درآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو ہم حکومت سے کہیں گے۔ کہ وہ اس وبا کو روکے۔ اس نازک وقت میں ہندو مسلمانوں کے باہم میل و ملاپ سے رہنے کی ضرورت ہے نہ کہ ایک دوسرے کے بائیکاٹ کی۔ حکومت کو دو جماعتوں میں منافرت پیدا کرنے والے افراد کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیئے۔

دربار بڑودہ کا غلط فیصلہ

دربار بڑودہ نے ۵ لاکھ روپیہ کی لاٹری کا اعلان کیا ہے۔ ٹکٹوں کی فروخت سے جو آمدنی ہوگی۔ اس کا ساڑھے فیصدی وار فنڈ میں دیا جائے گا۔ اور باقی سرمایہ انعامات کی شکل میں تقسیم کر دیا جاوے گا۔

دربار بڑودہ کے اس فیصلہ کو صحیح قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ لاٹری جوا ہے۔ رعیت کو اس بدعت میں پھنسنے کی ترغیب دینا مذنبہ ہے۔ حکومت ہند کے سامنے بھی یہ تجویز آئی تھی۔ لیکن اس نے اسے رد کر دیا۔ دربار "وار فنڈ" میں سہائیتا دینا چاہتا ہے۔ وہ شوق سے دے۔ اس کے لئے وہ بیجا ٹیکس لگا سکتا تھا۔ یا اپیل کر سکتا تھا۔ ہمیں امید ہے۔ کہ اس تجویز کو واپس لے لیا جاوے گا۔

آریہ سماج بریلی پر حملہ

گذشتہ شکروار کو شام کے چھ بجے جب آریہ سماج جگت پور پرانا شہر کے ادھیکاری مندر کی یگیہ شالہ سے ملحقہ دیوار میں کھڑکی لگوا رہے تھے۔ تو آریہ سماج کے کچھ مخالفوں نے نہ صرف کھڑکی کو توڑنے کی کوشش کی۔ بلکہ آریہ اپدیشک راجیندر دیو کو جن کی ادھیکشتا میں کام ہو رہا تھا۔ اس قدر زدوکوب کیا گیا۔ کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ حملہ آوروں نے مندر میں گھس کر ہون کنڈ توڑ ڈالا۔ اور ایک دیوار کی اینٹیں بھی اکھاڑ ڈالیں۔ دو روز بعد پھر مندر میں داخل ہو کر ایک دیوار کو منہدم کر ڈالا۔ اور مندر کی اراضی پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ آریہ سماج مندر کی بے حرمتی کے خلاف بطور پروٹسٹ پنڈت جی نے مرن برت شروع کر دیا ہے۔ یہ نہ جانتے ہوئے بھی کہ جھگڑا کیوں اور کیسے پڑا؟ ہم آریہ سماج مندر بریلی کی بے حرمتی کے خلاف پر زور پروٹسٹ کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ مقامی افسران کو چاہیئے۔ کہ ان تمام اشخاص۔ جن کا تعلق اس شرارت سے ہے کے خلاف سخت کارروائی کریں۔

سرگودھا کے ہندوؤں اور سکھوں کا نقصان

فساد کے دن سے سرگودھا کے ہندوؤں اور سکھوں نے ہڑتال کر رکھی تھی۔ جو لیڈروں کے سمجھانے بجھانے پر ۱۷ - جولائی کو دس دن کے بعد کھول دی گئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ کاروبار کے بند رہنے سے ہندوؤں اور سکھوں کو ۵ لاکھ کا نقصان اٹھانا پڑا۔ لوٹ مار سے جو نقصان ہوا۔ سو الگ۔ یہ سب کیوں ہوا؟ محض اس لئے کہ متعلقہ حکام نے بروقت مشورہ کے باوجود شہر کی فضا کو مکدر ہونے سے بچانے کا تسلی بخش انتظام نہ کیا۔ اس واقعہ سے سبق لینے کی ضرورت ہے۔

ہالویل ستیاگرہ

یہ ہالویل کی یادگار کیا ہے۔ جس کے خلاف کلکتہ میں ان دنوں ستیاگرہ ہو رہا ہے۔ اور اب تک اڑھائی سو سے زیادہ ستیاگرہی جیل جا چکے ہیں؟ انگریزوں کا بیان ہے۔ کہ بنگال کے نواب سراج الدولہ نے ایک کوٹھڑی میں جس کا کل رقبہ اٹھارہ مربع فٹ تھا ایک سو چالیس انگریز سپاہیوں کو بند کر دیا۔ جن میں سے صبح صرف ۲۳ زندہ نکلے۔ زندہ بچنے والوں میں ایک شخص ہالویل بھی تھا۔ جس نے اپنے خرچ پر یہ یادگار قائم کی۔ اس لئے اس کے نام سے مشہور ہوگئی۔ جس کسی نے بھی یہ "بلیک ہول" کوٹھڑی دیکھی ہے۔ اس کا کہنا ہے۔ کہ اس میں ۱۴۶ سپاہی کسی طرح سما نہیں سکتے۔ اس لئے اس سے منسوب کیا گیا واقعہ غلط ہے۔ اس کی تائید مسٹر لٹل اور کئی دوسرے انگریز کر چکے ہیں۔ چونکہ اس سے ہندوستانیوں کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ اس لئے اس یادگار کے وہاں سے ہٹا دئے جانے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ جو کسی طرح بھی بے جا نہیں۔ حکومت بنگال کو چاہیئے۔ کہ اسے جلد از جلد پورا کر دے۔

آیورویدک طریقہ علاج کا کمال

سیلون کے ایک مرہٹہ وئید نے ایسا آیورویدک طریقہ علاج دریافت کیا ہے۔ م

ناگری لپی کی طرح صحیح اور سائنٹفک طریق پر اُردو۔ ہندوستانی اور اُردو نما ہندی لکھنے و پڑھنے

...دی شکشاولی حصہ اول (عربی لپ میں) کا بہترین قاعدہ ہے۔

قیمت :- اڑھائی آنے (۲۔۰) فی جلد یا ساڑھے بارہ روپے (۱۲/۸) سینکڑہ۔

ملنے کا پتہ :- پنڈت آسارام اودرسیر نوٹیفائیڈ ایریا ڈاکخانہ مصرکھ۔ ضلع سیتاپور (یو۔پی)

استری جگت

سنسکرت شاعری میں عورت کا درجہ

(از شری امرچند جی فلبس - ہوشیارپور)

جیسا کہ ہمیں سنسکرت شاعری کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے۔ ہمارے لئے کسی دعوے اور یقین کے ساتھ یہ کہنا کہ سوسائٹی میں عورتوں کا کیا درجہ تھا، تقریباً محال ہے۔ ایسے ناطق فیصلہ پر پہنچنے کی ناقابلیت کی وجہ مواد کی کمی نہیں۔ بلکہ جو مواد ہمیں حاصل ہوتا ہے۔ اس کی عجیب وغریب نوعیت ہے۔ عورتوں کے متعلق بہت سی موافق اور غیر موافق باتیں کہی گئی ہیں۔ ویدک کے معتبر نغمے کے زمانہ سے لے کر آج تک کی شاعری یا نامہ نگاری تک ہمارے سامنے دو قسم کی متضاد حالات پیش کی گئی ہیں۔ ایک طرف صنفِ نازک کی بے حد تعریف کی گئی ہے۔ دوسری طرف یکساں سرگرمی کے ساتھ اس سے اظہارِ نفرت کر کے اسے بدنام کیا گیا ہے ✤

ایک مشہور سکالر کے قول کے مطابق "ویدک شاعر شوہر اور اس کی بیوی کے پیار کے تعلق سے زیادہ اور کوئی نازک رشتہ نہیں جانتا۔ جس کی تعریف یہاں تک ہی کی گئی ہے۔ کہ وہ اس کا "گھر" اور گھر میں "پیکرِ مسرت" اور "دل خوش کن جائے سکونت" ہے"

شادی کی نسبت ان کا خیال تھا۔ کہ یہ ایک ایسا نظام ہے۔ کہ جس کی بنیاد دیوتاؤں نے ڈالی ہے۔ اس کا مدعا یہ تھا۔ کہ شوہر اور بیوی آپس میں ایک دوسرے کی امداد کریں۔ آرین خانہ داری کی زندگی میں بیوی کیا نمایاں کام کرتی تھی۔ اور شادی کی رسم کس درجہ متبرک اور شاندار سمجھی جاتی تھی۔ اس کا اندازہ ان نیک ارادوں اور دعاؤں سے بہترین طور پر لگایا جا سکتا ہے۔ جو رسمِ شادی کے آخری منتر میں موجود ہیں ✤

(رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵)

"اپنے گھر میں تو اپنے شوہر پر اور اس کی ماں اور باپ دونو پر حکومت کر۔ اسی طرح اس کے بھائی اور ہمشیرہ بھی تیرے ماتحت ہیں"

نئے گھر میں نوجوان دلہن اپنے شوہر کے ماتحت بھی ہے۔ لیکن مالک بھی۔ سب سے بڑھ کر بیوی کی اہمیت اس امر سے ظاہر ہوتی ہے۔ کہ وہ قربانیوں اور رسموں میں اپنے شوہر کے ساتھ شامل ہوتی ہے۔ نور کے تڑکے ایک ہی جگہ شانت چت کے ساتھ دونو مل کر سمنا سب الفاظ میں اپنی پرارتھناؤں سے آسمان کو گونج دیتے ہیں۔ ویدوں میں ہمیں کہیں بھی یہ نہیں ملتا۔ کہ باہمی بے وفائی اور گراوٹ کی طرف اشارہ کیا گیا ہو ✤

معلوم ہوتا ہے۔ کہ عورت خاوند کا انتخاب کرنے میں آزاد ہے ✤ یہاں تک ہم نے دیکھ لیا۔ کہ ویدک زمانہ کی عورت کی تصویر دلکش اور روشن رنگوں میں کھینچی گئی ہے۔ بہت سی باتیں اس کے خلاف بھی کہی گئی ہیں۔ جہاں ایک جگہ یہ کہا گیا ہے "کہ عام طور پر عورتیں اکثر مردوں سے بہتر ہوا کرتی ہیں" وہاں دیگر مقامات پر یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ:۔

عورتوں کے دل کو راہ راست پر لگانا بہت ہی مشکل ہے۔ عورتوں کی دوستی نبھ نہیں سکتی۔ ان کے دل نگرڑ بگر (ایک شہوت پرست حیوان) کے سے ہوتے ہیں"۔ (رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۹۵ منتر ۱۵) ✤

اب ہم ویدوں سے سمرتیوں کی طرف آتے ہیں۔ یہاں بھی ہمیں اس تصویر کے دونو پہلو ملتے ہیں ✤ صنفِ نازک کے وقار کو قائم رکھنے کیلئے چند رسمیں ادا کی جاتی تھیں۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ شوہر اپنی بیوی کے ماتحت ہے۔ دھرم شاستروں کا فرمان ہے۔ اور وہ علانیہ طور پر کہتے ہیں۔ کہ حکومت کی طرف سے ودھواؤں کی خاص حفاظت کی جائے۔ ان کو ٹیکس وغیرہ سے بری کیا جاتا تھا۔ اور بعض حالات میں تو حکومت ان کی روزی کا بار بھی اپنے اوپر لیتی تھی۔ یہ ادنے سا نقطہ ثابت کرتا ہے۔ کہ ابلاؤں کی کس قدر عزت تھی ✤ لیکن انہی کتابوں میں ہم یہ پڑھ کر حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ کہ:۔

دھارمک گرنتھوں میں

"اے عورت تو اپنے گھر کے لوگوں سے رانیوں کی طرح بات چیت کر"۔ (وید)

"نیک عورت دنیا کی روشنی اور بد عورت دنیا کی تاریکی ہے"۔ (اپنشد)

"دنیا میں عورت کا وجود اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ خدا اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے"۔ (رامائن)

"عورت کی توہین دنیا کی تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ہے"۔ (مہابھارت)

"اگر ایک طرف سے شہنشاہ اور دوسری طرف سے عورت آ رہی ہو۔ تو شہنشاہ کا فرض ہے۔ کہ ایک طرف ہٹ جائے۔ اور عورت کو راستہ دے"۔ (منوسمرتی)

شری ہنستی رجت

سوادھیائے کیلئے کچھ اُتم اور سستی پستکیں

اُپنشد گان — ہندی ۳ر، اُردو ۲ر

ہنستی رامائین — ہندی ایک آنہ، اُردو ۲ پیسہ

گیتا گان گیتا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ — اُردو ۶ر، ہندی ۸ر

رشی گان — ہندی ۴ر، اُردو ۴ر

ملنے کا پتہ: مینیجر "برکاش" لاہور

پرماتما سے دردبھری التجا

مایوس نہ کر!

از شری تیرتھ گیان چند جی طالب ایم-اے-بی-ٹی لاہور

اے تُما آ —— اس وقت مایوس نہ کر۔
...آک دیداروں کی ایک دُنیا گنہگار کو
...ک سار کرنے کے لئے اپنی تمام تر
...وں کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے۔ جب وہ
...کے ہاتھ پاؤں مضبوط باندھ دیتے
... اور وہ دردبھرے دِل سے جس
...اعترافِ گناہ کی پُرشوق خواہشیں اپنی
...نوں کے ساتھ متحرک ہوتی ہیں۔ اپنی
...تمام دُنیا سے پھیر کر تیری طرف لگا
...ے۔
...ان مشکل گھڑیوں میں صرف تجھے ہی
...کیا ہے۔ اور تمام دُنیا اس کے لئے
...۔ تو اس ...یک ہوتی ہے۔
...۔ اس وقت مایوس نہ کر۔
...ب ایک بوڑھا کسان اپنی بیوی بچّوں کو
...لئے کھیت کے کنارے کھڑا ہو کر
...آنکھوں سے نیرے نیلگوں آسمان
...ک سیاہ، بادل کے ٹکڑے کو دیکھتا
...
...جاتے ہوئے بادل کو دیکھ کر اپنی
...ہوئی آنکھوں سے اپنے دُبلے پتلے
...اور خشک کھیتوں کو آفتاب کی عمودی
...میں جلتا ہُوا دیکھتا ہے۔ اور پھر
...تیری طرف اُٹھا لیتا ہے۔
...اے خدا! —— وہ یہی جانتا ہے۔
...تُو ہی ان بادلوں کے بھیجنے والا
...اور فقط تیرے ہی "پیام محبت" کی
...ہی تُورت ہیں۔
...۔ اس وقت اس کی خواہش
...ہونے دے۔
...جب ایک انسان اپنے آپ کو گہرے
...کے کپڑوں میں دُنیا کی تمام فریب
...سے علیحدہ دیکھنا چاہتا ہے لیکن
...وں کا خیال اس بے لاچاریاں بن کر
...ے۔ دُنیاوی رشتے اسے باندھ
...اور اس کی امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں
...۔ اس وقت اس کی امداد کر۔
...زندگی کی آخری گھڑیاں گننے والا
...گنہگار مریض رات کی خوفناک سیاہی
...ر مددگار اعترافِ گناہ کیلئے
...قربان گاہ کی طرف دوڑتا ہے۔

کلس نپنتے ہوئے ہاتھوں سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ ... لیکن آسام پسند پادری کلیسا کا دروازہ کھولنے سے انکار کر دیتا ہے۔ آہ! اُسے کلیسا کی پتھریلی سیڑھیوں پر گرنے سے تھام لے۔ آ۔ خداوند آ۔ اس وقت اُس کا ساتھ دے۔ جب ایک کمزور سپاہی اپنے وطن کے پیدائشی حق "آزادی" کے لئے

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

گھر کی پھوٹ

جگت میں گھر کی پھوٹ بری۔
پھوٹ نے رگھبیر گھر سے نکالے
پاپن پھوٹ بری۔
راون سے بلوان بچھاڑے
جل گئی لنکا پوری
پھوٹ پڑی تو کورو پانڈو
لڑ گئے بھائی بھائی
پھوٹ میں لاکھوں راج بگڑ گئے
پھوٹ بڑی دکھدائی
پھوٹ نے اپنا دیش بگاڑا
کھو دی سب کی لاج
بنا ہُوا ہے دیش اکھاڑا
پھوٹ بری مہاراج
تن سے کپڑا پیٹ سے روٹی
پھوٹ نے لی ہتھیائے
دھن بل مان سبھی کچھ اپنا
ہم نے دیا گنوائے
جگت میں گھر کی پھوٹ بری

پرتیک سماج آریہ ویر دل قائم کرے

آریہ ویر دل کے نیم

(سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کی انترنگ سبھا ۲-۶-۴۰ دوارا سویکرت)

نام —— اس سنگھ کا نام آریہ ویر دل ہوگا۔ اس کا پرتیک سدسیہ آریہ ویر تھا پرتیک سدسیا آریہ ویر انگنا کہلائے گی۔

اُدیشیہ —— (۱) آریہ جاتی میں کھشاتر دھرم کا پرچار کرنا اپوم آتم رکھشا کی یوگیتا اُتپن کرنا۔ ۲۔ جنتا میں سیوا بھاؤ کا پرچار کرنا۔ ۳۔ آریہ دھرم سبھیتا تھا سنسکرتی کی سمست اُچت اُپایوں دوارا رکھشا کرنا۔

وبھاگ —— آریہ ویر وبھاگ۔ اس میں اٹھارہ سے پچاس ورش تک کی آیو کے ویر پرویشٹ ہوں گے۔

(۲) آریہ ویر انگنا وبھاگ —— اس میں اٹھارہ سے چالیس ورش تک کی آیو کی ویر انگنائیں پرویشٹ ہوں گی۔

(۳) بال وبھاگ —— اس میں دس سے سترہ ورش تک کی آیو کے بالک اور بالکائیں اس درشٹی سے پرویشٹ کی جائیں گی۔ کہ پرورش ہونے پر کرم انوسار سنکھیا ۱۔ ۲۔ میں پرویشٹ ہو سکیں۔

بالک اور بالکاؤں کے دل پرتھک پرتھک ہوں گے۔

نوٹ:۔ آیو کی اودھی کا نیم وششٹ اوستھا میں شتھل کیا جا سکتا ہے۔

سدسیہ —— آریہ سنسکرتی میں آستھا رکھنے والے جن میں ویدک دھرمی سناتنی۔ سکھ۔ جینی۔ بودھ۔ رادھا سوامی۔ برہم سماجی آدی سب پرویشٹ ہیں۔ ان میں سے کوئی استری پُرش نمن پرتگیا پتر بھرنے پر دل کے سدسیہ بن سکیں گے۔

پرتگیا ——

ओं अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि तच्छकेयं तन्मे राध्यतामिदमहम-नृतात्सत्यमुपैमि ॥

میں .... ورت پتی، پرماتما کو ساکھشی کر کے پرتگیا کرتا ہوں / کرتی ہوں کہ میں آریہ سنسکرتی تھا جنتا کی رکھشا کے کاریوں تھا لوک سیوا کے لئے تیار رہوں گا / رہوں گی اور آریہ ویر دل کے ادھیکاریوں کی آگیاؤں کا تھا آریہ ویر دل کے لئے نیت نیتروں کا ادِچِل پالن کروں گا / کروں گی تھا آریہ ویر دل کے اُدیشیوں کی پورتی کے لئے سروتھا اُدیت رہوں گا / رہوں گی۔

کسی بھی ستھان پر گیارہ ویر ہونے پر اس کی شاکھا ستھاپت کی جائے گی۔

سنگٹھن —— دل کا سنگٹھن نمن پرکار ہوگا:۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

"پرکاش" کے پڑھنے والے "پرکاش" کی خوبیاں دوسروں کو اور خامیاں ہمیں بتائیں (مینجر)

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر برانچیں۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ

سوراجیہ کیا ہے؟

(لیکھک :- کنور چاندکرن جی شاردا - اجمیر)

اس سمیہ سارا بھارت بُدھ کے سماچاروں کو پڑھ پڑھ کر یہی کہہ رہا ہے۔ کہ ہمارا دیش کب سوتنتر ہوگا۔ ہم اپنے دیش کی ودیشی آکرمنوں سے کیسے رکھشا کریں گے؟

(۱) سوراجیہ پراپت کرنا پرتیک منش کا جنم سدھ ادھیکار ہے۔ اور ہمیں اسے اوشیہ پراپت کرنے کا اُدیوگ کرنا چاہیئے۔ انگریزی سرکار کہتی ہے کہ اوپنی ویشک سوراجیہ (Dominion Status) تمہیں شیگھر ہی یُدھ کے سماپت ہوتے ہی مل جاوے گا۔

لیبرل و ماڈریٹ کہتے ہیں۔

"Colonial self-Government with right to maintain or sever the British connection for sufficiant cause to be judged by the Indian people themselves is swaraj"

ارتھات :- "اوپنی ویشک سوراجیہ جس میں برٹش سے سمبندھ رکھنے یا وچھید کرنے کا حق ہے۔ بس یہی سوراجیہ ہے۔"

کچھ کہتے ہیں :-

"Swaraj is indefinable"

ارتھات :- "سوراجیہ کے لکشن ہی ہم نہیں کر سکتے۔"

حال ہی میں لارڈ ایمری سیکرٹری آف سٹیٹ کی گھوشنا کے بعد سماچار پتروں میں Constituent ------ Assembly چنے ہوئے پرتی ندھی منڈل کی چرچا چل رہی ہے۔ لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ چنی ہوئی اسمبلی کس پرکار کا سوراجیہ بھارت کے لئے پسند کرے گی؟ لیک مت تیار کرنے کے لئے ہمیں ابھی سے واتاورن تیار کرنا چاہیئے۔ کہ کس پرکار کا سوراجیہ بھارت کے لئے ہت کر ہوگا؟ ابھی تک بڑے بڑے نیتاؤں سے بات کرنے پر کوئی بھی نشچت روپ سے نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس سوراجیہ کا کیا سوروپ ہوگا؟ کانگریس کے پکّھ منتر یہ کہہ کر بات ٹال دیتے ہیں۔ کہ پہلے سوراجیہ مل لے۔ تب اس کے سوروپ کا نرنے کیا جاوے گا۔ چڑیا پنجرے میں سے چھوٹ لے۔ تب وہ طے کرے گی۔ کہ کس پیڑ پر بیٹھے؟ میرا ان کو اُتر ہے۔ کہ ہمیں انیک پرکار کی اُپمادے کر اپنے کو دھوکے میں نہیں ڈالنا چاہیئے۔ آپ اس آدمی کو کیا کہیں گے۔ جو سفر کرنے ریل میں بیٹھا ہے۔ اور یہ نہیں جانتا۔ کہ کون سے گرام میں جانا ہے؟ آپ اس آدمی کو کیا کہیں گے۔ جو تیرنا نہیں جانتا۔ اور سمندر کی تنال ترنگوں میں کود پڑتا ہے۔ یدی کوئی ایسا کرتا ہے۔ تو ہر ایک سمجھدار آدمی جانتا ہے کہ وہ سمندر میں ڈوب جاتا ہے۔ اور جو دُردشا ایسے آدمیوں اور ان کے پریواروں کی ہوتی ہے۔ وہی ہوگی۔ میرے تُچھ وچار میں سوراجیہ کا نروپن کئے بنا کام بہت بگڑ رہا ہے۔ اور چاروں اور بھاری غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں۔ بھنّ بھنّ لوگوں نے سوراجیہ کے بھنّ بھنّ ارتھ لگا رکھے ہیں۔ بہت سے لوگ تو سوراجیہ کا نروپن کرنے سے اس لئے گھبراتے ...... ہے ودیشی میں کئی نئے دل کھڑے ...... پرنتو ہمارا وچار ہے۔ کہ جب سوراجیہ ...... بل ہمارے ہاتھ کچھ بھی نہیں لگا ...... بھی اتنی پھوٹ اور مت بھید ...... ان کے ملنے پر تو نہ معلوم کتنا ...... ہوگا؟ اتہاس اس بات کا ساکھشی ...... کہ بنا اُدیشیہ کے نروپن کئے کار ...... کرنے والوں کو کیسے کیسے بھینکر کشٹ ...... پر لینا نیاں اُٹھانی پڑتی ہیں۔ ابھی سے ...... ہمارے مسلمان بھائی کہنے لگ گئے ...... کہ بھارت کے دو ٹکڑے کر دو۔ ایک پاکستان اور دوسرا ہندوستان ...... جاٹستان۔ دراوڑستان۔ زنانستان ...... آدمی کے گیت گا رہے ہیں۔

آپ کو گیات ہے۔ کہ کانگریس کے ...... تھوڑے سے دنوں کی سرکار ...... میونسپلٹیوں کے ٹھنڈروں۔ ٹھیکے اور ...... نوکریاں دینے میں کتنی کتنی دل بندیاں ...... جاتی تھیں۔ بنا اُدیشیہ بنائے اور ...... کے نروپن کئے اونچی اونچی تنخواہوں ...... اور زمین کے لالچ سے تھا انیہ پرکار ...... ابرشا دو لشتیں سے ادا لگنا پھیلنے ...... ہے۔ اس لئے سوراجیہ کے ...... انگوں کو ابھی سے سپشٹ کر دینا ...... میں بھارت ورش بھر میں خوب گھوما ...... اور استھان استھان پر بھنّ بھنّ پرکار ...... وکتیوں سے سوراجیہ کے وشے میں ...... ہی منورنجک باتیں ہوئی ہیں۔ لوگوں ...... سوراجیہ کے بھنّ بھنّ ارتھ لگا رکھے ...... کئی سادھو مہاتما گیانی سجن کہتے ہیں ...... منش کو سچا سوراجیہ تب ہی ملتا ہے ...... وہ اندریہ نگرہ کر کے دھیان اور ارتھ ...... کر تستوا انتہ پرویکاری سیوک بنتا ہے ...... تب اس کا سنتیہ سو" اس کے ...... پر دو اجیہ پراپت کرتا ہے۔ اسی کا نام ...... سوراجیہ ہے۔ کچھ لوگ یہ سمجھ بیٹھے ...... کہ سوراجیہ میں ریل گاڑی میں بنا ٹکٹ ...... سفر کرنے کو ملے گا۔ اور سب تیرتھ یاترا ...... آنند سے بنا خرچ کے ہو جاوے گی۔

(بقیہ صـ ۱۴ پر)

(مختصر افسانہ)

اِستری اور پُرش میں انتر

آج بیس برس کے بعد پتی اور پتنی میں پھر میل ہوا؟ پرنتو اس سمیہ دونو کے بال سفید ہو چکے تھے۔ مکھ پر جھریاں پڑ گئی تھیں۔ اور بڑھاپے کے کارن نیتروں کی جیوتی کھشین ہو چکی تھی۔ تو بھی دونو کو ایک دوسرے کے پہچاننے میں دیر نہ لگی۔

"آؤ! ہم پھر پہلے جیسا ایک نیا سنسار رچیں۔ جس کو سمرن کر کے آج بھی ہردہ میں گدگدی ہو اُٹھتی ہے۔ اور دل بے چین ہو جاتا ہے"۔ پتی نے بات آرمبھ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ دن اب نہ لوٹیں گے۔ نہ تو تم ہی وہ ہو اور نہ ہی میں۔ پھر بھلا آج وہ سمیہ کیسے لوٹ سکتا ہے"؟ استری نے اُتر دیا۔

کنتو پتی نہ مانا۔ وہ اُسے گھسیٹ کر ایک ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں لے گیا۔ اور بولا۔ "پیار کرنے سے پرتھم میں اپنی آپ بیتی سُنا دینا چاہتا ہوں"۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی دُراچار پورن کہانی سُنا دی۔ استری نے اُسے کھشما کر دیا۔

اب استری نے آنکھوں کو نیچے ڈال کر کہنا شروع کیا۔

"میں نے بھی ایک پُرش کو اپنے سچے ہردہ سے پیار کیا ہے۔ اگرچہ اب وہ اس سنسار میں جیوت نہیں ہے۔ لیکن اس کا پریم اب بھی میرے ہردہ میں زندہ ہے"۔

پُرش کی آنکھیں لال ہو گئیں۔ وہ کرودھ سے بھرا اُٹھا۔ اور جھونپڑی کے دروازے کی اور بڑھا۔

"تو کیا اب تم مجھے کھشما نہ کرو گے؟" استری بولی۔

"نہیں"۔

"کیوں؟"

اس کارن کے جن استریوں کے ساتھ میں رہا ہوں۔ میں انہیں پیار نہ کرتا تھا۔ پرنتو تمہارے ہردہ میں اپنے پریمی کیلئے پیار تھا۔ اور اب بھی ہے۔ یہی مجھ میں اور تجھ میں انتر ہے"۔

شری منشی جی کی زبردست تصانیف

پوران پول پرکاش قیمت ۸ر

اَوتار واد میمانسا ۴ر

جیون میت درپن ۸ر

ویدک دھرم کی فضیلت قیمت ۴ر

مورتی پوجا کی حقیقت ۴ر

آنند پنتھ ۴ر

آریہ سماج کیا ہے ۴ر

عیسائی مت ...... قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ

منیجر پرکاش بک ڈپو کچا انسپت روڈ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

امریکہ میں ویدک سبھیتا کے چنہہ

(”ہند و امریکہ“ کے لیکھک شری چمن لال جی کی لیکھنی سے)

پر اپنے آپسے امرت چنہہ چھوڑے۔ جن کا آج بھی وہاں پتہ ملتا ہے۔

سپینیوں دوارا ناش

کلنو سمیہ کی گتی بدلنے پر جب سپین کا وہاں پربھاو پھیلا۔ تو سپینیوں نے امریکہ میں ہندو سنسکرتی کا ناش کر دیا۔ سپین، جرمنی۔ امریکہ۔ اور برٹن کے اتہاس ویتاؤں نے اس وشے پر بڑے بڑے گرنتھ لکھے ہیں۔ جو میڈرڈ۔ برلن۔ نیویارک اور سانیہ راجدھانیوں کے پستکالیوں میں اب بھی موجود ہیں۔ ان گرنتھوں سے سُوریہ ونشی شاسکوں کے اس تیج اور پرتاپ کا پتہ لگتا ہے۔ جو سمپورن امریکہ میں پھیلا تھا۔ آج بھی امریکہ میں ایسے مندر ملتے ہیں۔ جن میں سُوریہ کی پوجا ہوتی ہے۔ دھرم اور سنسکرتی سمبندھی لگ بھگ دو سو پرمانوں میں سے میں یہاں کچھ باتیں ایسی دیتا ہوں۔ جن سے امریکن انڈین کے ریتی رواجوں اور کرتویوں کی سمانتا ویدک پرتھاؤں سے ملتی جلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

سوم یگیہ

آدی امریکن یا انڈین لوگ ایک ایشور میں وشواس رکھتے ہیں۔ اور ویدوں کے دیوتاؤں کو بھی وہ مانتے ہیں۔ ان کے ہاں اب بھی ویدک پرتھائیں موجود ہیں۔ آدی امریکہ کے انڈین لوگ سوم یگیہ کرتے ہیں۔ وہ سُوریہ کو اپنا سب سے بڑا دیوتا مانتے ہیں۔ اور ان کی سُوریہ کی پوجا پرایہ ویسے ہی ہے۔ جیسے ہندو لوگ کرتے ہیں۔

مہابھارت اور رامائن

مہابھارت اور رامائن کی کتھاؤں کا مہاتم اب بھی ان لوگوں میں موجود ہے۔ اور وہ شری رامچندر جی سمبندھی کئی طرح کے تہوار مناتے ہیں۔ میں سوئم میکسیکو گیا تھا۔ اور وہاں میں نے رام لیلا کے درشیوں میں رام اور راون کی سیناؤں کی لڑائی دیکھی تھی۔ اور مدھیہ امریکہ کی دوکانوں میں میں نے شری ہنومان کے پرتیکوں کو بکتے ہوئے دیکھا تھا۔

ساون کا گیت

”اے ندی کے پانی آہستہ آہستہ بہہ میرا پتی پار اُتر رہا ہے۔

تیری ناؤ کس چیز کی ہے؟ اس کا پتوار کاہے کا ہے۔ تیری ناؤ کا ملاح کون ہے۔ اور اسے پار لگانے والی کون استری ہے؟“

تیری ناؤ دھرم کی ہے۔ اس کا پتوار پاکیزگی اور عصمت کا ہے۔ میرا شوہر میرا ملاح ہے۔ اور میں اُسے پار لگانے والی استری ہوں۔“

اے ندی کے پانی آہستہ آہستہ بہہ میرا شوہر پار اُتر رہا ہے۔

(ترجمہ)

چار یگ

میکسیکو کے راشٹریہ میوزیم میں ایک بہت بڑا پنچانگ ہے۔ جس میں ہندوؤں کے چار یگوں کا ورنن ہے۔ ہندو لوگ چار یگوں کی کتھاؤں کو جس طرح مانتے ہیں۔ اسی طرح ان کی جانکاری پراچین امریکنوں کو بھی۔ اور ان کا جیوتش شاستر ہمارے جیوتش شاستر سے ملتا جلتا ہے۔

ہندو مندروں کا بھگنا وشیش

مدھیہ اور دکھشن امریکہ میں ہزاروں ہندو مندروں کے بھگنا وشیش (کھنڈرات) اب بھی دیکھے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے کتنے ہی مندر اچھی حالت میں ہیں۔ میں یہاں پر کیول تین مندروں کا ورنن کرونگا۔ گشکو میں شری رامچندر جی کے پتر کُش کا ایک مکھیہ مندر ہے۔ جسے ”گھر کنچن“ (سونے کا گھر) کہتے ہیں۔ اس میں سُوریہ کی اتنی بڑی مورتی ہے۔ جو سنسار میں کہیں نہیں ہے۔

میکسیکو کے ٹیک وان نامک ستھان میں ایک ایسے مندر کے بھگنا وشیش ہے۔ جس میں ایک ہزار کھمبے تھے۔ متھرا کے سہسر ستمبھ مندر کی طرح وہ مندر ہے۔ (میں نے ان مندروں کے فوٹو بھی اپنی پستک میں دئے ہیں۔ جو شیگھر ہی پرکاشت ہونے والی ہے۔)

میکسیکو کے مکھیہ مندر کے اُدگھاٹن کے سمیہ لگ بھگ چھ لاکھ منش اُپستھت تھے۔ سپینش اکرمن کاریوں کے ساتھ جو اتہاس ویتا اس سمیہ گئے تھے۔ اُنہوں نے مورتیوں کی رُوپ ریکھا اور ان کے وشیش ورنن لکھنے کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اُن مورتیوں کو کس طرح سے ابھوشن پہنائے گئے تھے۔

واہ کرم اور ستی پرتھا

مدھیہ اور دکھشن امریکہ میں پہلے گورو کل شکشا پرنالی پرچلت تھی۔ اور اس پرنالی کی چھاپ آج بھی وہاں کے ودیالیوں میں پائی جاتی ہے۔

ہندو بچے کے جنم پر جو رسمیں یہاں بھارت میں ادا کی جاتی ہیں۔ وہاں بھی ہوتی ہیں۔ بچے کے پیدا ہونے کے بعد وہاں بھی چار دن تک براہمن ہون ہوتے تھے۔ وہاں بھی وواہ کے سمیہ کی رسمیں۔ مرتک داہ کرم اور استریوں کی ستی پرتھا سب پراچین آریوں کی پرتھاؤں سے ملتی تھیں۔

دکھشن امریکہ کے انتم سُوریہ ونشی نریشوں کی مرتیو کے بعد ان کی سب رانیاں ستی ہو گئی تھیں۔ میکسیکو کے انتم راجہ کی رانی بھی ستی ہوئی تھی۔ وہاں کے آدی نواسی راجاؤں کے دھرم پریورتن کی کہانیاں بڑی ہی ہردے ودارک ہیں۔ یہ باتیں وہاں کی پستکوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ کہ جب یورپ سے عیسائی پادری لوگ وہاں گئے۔ تو مدھیہ امریکہ کی مایا جاتی کے منشیوں کو عیسائی بنانے میں بڑی کٹھنائی ہوئی تھی۔ لیکن عیسائیوں نے اتیاچار اور سنہار

(بقیہ ص ۱۳ پر)

پریوارک جیون کی

دوسری پتنی

ایک سبق آموز کہانی

(لیکھکہ: کماری چاند آدم آباد)

سرلا کے دکھوں کا شری گنیش اسی دن سے ہوا تھا۔ جس دن اس کے بابو پرتاپ نارائن، اپنی ایک کم پچاس سال کی ڈھلتی عمر میں اپنے چاندی سے سفید بالوں کو خضاب کی کالی چادر تلے چھپائے۔ خوب بال سنوار کر باجوں گاجوں کے ساتھ سرلا کی نئی ماں سولہ ورش کی پورن یووتی مالتی کو اپنی نویلی بدھو کے روپ میں گھر کی شوبھا بنا لائے تھے ٭

سرلا سے بڑے شرما جی کے اور بھی پانچ بچے تھے۔ پرنتو ان میں سے چار کی مرتیو تو بچپن میں ہی ہو چکی تھی۔ منجھلی لڑکی ساوتری کو سمجھو سے بھگوان نے ماتا کی مرتیو کے اُپرانت بیاہ ماں کی ابھاگی بچی کو سرلا کی رکھشا رتھ ہی بچا رکھا تھا۔ پرنتو ماں کی مرتیو کے دو ورش بعد ساوتری نے بھی اٹھارہ ورش کی ابھری جوانی کی عمر میں سنسار سے منہ موڑ لیا۔ جھک ٹوٹا اور پتی کے بھاگ جاگے۔ شرما جی نے سرلا کے پالن پوشن کی اوٹ سے گھر آباد کر ہی ڈالا۔ لوگوں نے بھی ان کی بات پر وشواس کر لیا۔ اُن کے ترک کے سمکش سب کے سر جھک گئے۔ لیکن جب تین مہینوں کے اندر ہی شرما جی نے سرلا کو بین کہن پہ کا رہیں اپنی بڑی بہن کے گھر جا دھکیلا۔ تب اُن کی سنیتا کی پول کھل گئی ٭

سرلا کے دُربھاگیہ سے اس کی بُوا بھی بڑی کٹھور نکلی۔ سمبھونہ سنتان ہین ہونے کی وجہ سے اس کے ہردہ میں ماتری سنیہہ کا بالکل ابھاو تھا۔ اور یدی سرلا کے پھوپھا اس پر دیا دکھلاتے۔ تو اس کا مزاج جھٹ ساتویں آسمان پر چڑھ جاتا۔ وہ چڑ کر ادھر ادھر کا بہانہ ڈھونڈ کر سرلا پر دو چار ہاتھ جما ہی دیتی ٭

(۲)

ادھر سرلا نے پندرہ بار کر کے ۱۶ ویں میں پیر رکھا۔ اور ادھر رتن پور کے زمیندار صاحب کو اپنے پورے ۳۲ ورش کی عمر میں گھر میں ایک پتنی کے رہتے دوسرا وواہ کرنے کی دُھن سوار ہوئی۔ اس کام میں ادھک ہاتھ تھا اُن کی ماتا گوری دیوی کا۔ وہ ہی سمے سمے پر آنند بابو کو کہتی۔ بیٹا۔ پرتھا پر کے دن آس لگائے رکھو گے۔ دوسرا وواہ کر ڈالو۔ تو میری بھی پوتا کھلانے کی ہوس مٹے۔ اور جانتے ہو۔ پتر کے بنا ونش کا نام نہیں رہتا"

آنند بابو بناور کر دودھ سے کہتے۔ "اماں۔ کاہے کو کھلم کھلا دیر باندھتی ہو۔ میرے پتر نہیں تو کیا ہوا۔ بڑے بھیا کا پتر ردی بھی تو اسی ونش کا اُجیالا ہے"۔

اماں۔ یہ سنتی تو بڑے نرسکار سے ناک منہ سکوڑ کر کہتی۔ ساوڑے۔ جانے دے بیٹا۔ منورما کا بیٹا ٹھہرا کوئی نہیں ہے"۔

منورما آنند بابو کی ودھوا بھابی تھی۔ اس کے بڑے بھائی رندھیر کی مرتیو کو لگ بھگ ۵ ورش بیت چکے تھے۔ یوں تو سسرال میں آکر ایک دن کے لئے بھی منورما کا ساس سے ماتھا نہیں ملا تھا۔ پرنتو رندھیر بابو کی مرتیو کے بعد تو یہ گوری دیوی کے لئے پلیگ سے بھی گھرنت بن گئی تھی۔ منورما کے پتر ردی کی اوستھا اس سمے لگ بھگ تیرہ ورش کی تھی۔ اس کا جنم اپنے ننیہال (نانکے) میں ہی ہوا تھا۔ اور رہا بھی وہ بہت سمجھ تک نانا ہی کے پاس۔ اس لئے گوری دیوی کا اس میں لیش ماتر بھی سنیہہ نہ تھا۔

منورما جب اپنی ساس کے منہ سے آنند بابو کے وواہ کی بات سنتی۔ تو اس کے ہردہ پر مانو سانپ لوٹنے لگتا۔ اس کا کارن منورما کی پرتھا کے پرتی کٹھور تی بہت سہانو بھوتی اور آکرشن بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دونو دیورانی اور جیٹھانی ایک ایک ورش کے انتر سے ہی بیاہی گئی تھیں۔ اور دونو میں آج تک وشیش کھٹ پٹ ہونے کا اوسر نہیں آیا تھا۔ منورما کو اب تک اس بات کا بڑا سنتوش تھا۔ کہ آنند بابو کے بعد زمینداری کا حق دار ردی ہی ہو گا۔ اب وہ سوچنے لگی۔ کہ اماں تو میرے پتر کا حق مارنا چاہتی ہے۔ اس کے پتر رتن کے ہوتے ہوئے بھی ساس کہے۔ کہ آنند کے پتر کے بنا ونش کا نام مٹ جاوے گا۔ یہ اُسے بالکل اسہیہ تھا ٭

اب منورما کو سپشٹ گیات ہونے لگا۔ کہ اماں کے روز روز کے سکھانے سے آنند بابو بھی راضی ہونے لگے ہیں۔

ایک دن دیور کے پاس جا کر کہہ ہی بیٹھی ــــ "بابو۔ میں دیکھتی ہوں کہ تم دوسرا وواہ کرنے کی فکر میں ہو۔ پرتھا جیسی دیوی کو ٹھکرا کر تم کیا سکھ پا سکو گے"۔

اب تو آنند بابو بھی کچھ نہیں بول سکے۔ انہوں نے بات بڑھانا اُچت نہ سمجھ کر اتنا ہی کہہ کر پیچھا چھڑا لیا۔ "بھابی جی۔ باتیں اماں سے کہو۔ وہ بڑی ہیں۔ میں کیا جانوں۔ میرا کام تو ان کی آگیا ماننا ہے"۔

منورما نے جب ادھر دال گلتی نہ دیکھی تو سیدھی پرتھا کے پاس پہنچی۔ اور سارا قصہ اُسے سمجھا کر بولی ٭

اب بھی جو تو یوں ہی بھیگی بلی بنی رہی تو جان لے تیری ساری زندگی برباد ہو جائے گی۔ جیٹھانی کی باتیں سن کر پرتھا مانو زمین سے گری جا رہی تھی۔ ساس کے منہ سے انیکوں بار وہ اس بات کی چرچا سن چکی تھی۔ لیکن آنند بابو سے اُسے کدا پی ایسی آشا نہ تھی۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر بولی ــــ "دیدی۔ جو میرے نصیب میں ہو گا ہو جائے گا۔ ہو جانے دو۔ تم مت گھبراؤ"۔

منورما کو جب پرتھا کی اور سے نراشا ہی ملی۔ تو وہ سوئم کمر کس کر تیار ہو گئی۔ جہاں کہیں بھی آنند بابو کا رشتہ ٹھہرتا۔ وہیں وہ پتر لکھوا کر اُن کی پہلی پتنی کے سماچار بھجوا دیتی۔ رشتہ ٹوٹ جاتا۔ جب پرتاپ نارائن شرما کی کنیا سرلا سے آنند بابو کا رشتہ ٹھہرا۔ تو منورما کی ایک نہ چلی۔ آنند بابو کے ۵ ہزار روپوں نے شرما جی کو وش میں کر لیا تھا ٭

(۳)

آنند بابو تین چار دنوں کے لئے گھر سے باہر چلے گئے تھے۔ منورما اس کا کارن نہ جان سکتی تھی۔ پرنتو جب ایک دن سویرے بچھونے سے اُٹھتے ہی اس نے گھر کے دالان میں ایک نو یووتی کو اماں کے پاؤں چھوتے دیکھا۔ تو اس کے کرودھ اور دُکھ کی سیما نہ رہی۔ پاس ہی کھڑے آنند بابو مسکرا رہے تھے۔

(باقی آئندہ)

(وچار ترنگ)

شہرت۔ دولت۔ محبت

میں شہرت کے گھر گیا۔ دربان نے روکا۔

"نام"؟ دنیا میں نام ہوتا۔ تو ملنے کیوں جاتا؟

میں دولت سے ملنے گیا۔ دربان نے کہا۔

"بخشش"؟ جیب میں پیسہ ہوتا۔ تو جاتا کیوں؟

میں محبت کے پاس پہنچا۔ دربان نے روکا۔

اور کہا۔ "حسن"؟ اگر میں حسین ہوتا۔ تو بھیک کیوں مانگتا؟

شری ہنسی کی ادبی تصانیف

اُردو

پریم مُرلی ۸/

جام محبت ۲/

دانہ مسرت ۱۲/

مشعل ہدایت ۲/

غیر مطبوعہ

مدھر اگنی (غیر مطبوعہ)

پرتاپ گان (غیر مطبوعہ)

ہنسی کاویہ (غیر مطبوعہ)

ہنسی گلپ مالا (غیر مطبوعہ)

ملنے کا پتہ

پرکاش بک ڈپو کچا نسبت روڈ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سارو دیشک سبھا کیخلاف لالہ خوشحال چند کے بے بنیاد الزامات

انہیں بیان جاری کرنے سے پہلے سبھا سے اپنا بھرم دور کرا لینا چاہئیے تھا

شری سدھاکر ایم۔ اے منتری سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کا بیان

لالہ خوشحال چند خورسند نے ملاپ مورخہ ۲۶ جیٹھ سمت ۱۹۹۷ میں "لعنت کون ہے؟" کے عنوان سے لکھے گئے مضمون کے آخری حصہ میں سارو دیشک سبھا کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ:-

"سارو دیشک سبھا نے انتہائی نرم پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے کئی آریہ سماجی اسے بزدل کا خطاب دے رہے ہیں۔ ایک کام کو سارو دیشک سبھا نے ایسا کیا بتلایا جاتا ہے۔ کہ جس کے لئے کوئی آریہ سماجی اسے معاف نہیں کرے گا۔ کہ محض حیدرآباد کی حکومت کو خوش کرنے کیلئے ایسے احکام جاری کر دئے گئے ہیں۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے پہلے دس سملاسوں میں سے پرچار کیا جائے۔ آخری چار سملاس جو کھنڈن سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے کچھ نہ سنایا جائے۔ اگر یہ بیان درست ہے۔ تو پھر اس سے بڑھکر اور کیا بزدلی ہو سکتی ہے۔"

اس بیان پر لفظ چینی کرتے ہوئے ایڈیٹر گزٹ نے اپنے ۲۳۔ جون ۱۹۴۰ء کے پرچہ میں "سارو دیشک سبھا کمزور ہاتھوں میں" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔

حیدرآباد ستیاگرہ کی لڑائی جس مضبوطی اور درڑھتا سے سارو دیشک سبھا نے آخیر تک لڑی ہے۔ اس سے آریہ جگت اچھی طرح واقف ہے۔ ستیاگرہ ختم ہونے کے بعد بھی سبھا نے جس طرح اپنی مانگیں منظور کرائی ہیں، وہ آریہ جگت کو بھولی نہیں۔ شری نریندر جی کی رہائی۔ اور شری پنڈت بنسی لال جی پر سے ریاست میں داخلہ پر سے پابندی کا ہٹنا سبھا کی درڑھ نیتی کا ہی نتیجہ تھا۔

اس حالت میں بھی لالہ خوشحال چند جی جیسے ذمہ دار ویکتی نے سارو دیشک سبھا کے خلاف اخبارات میں الزام لگانا مناسب سمجھا ہے۔ یہ دیکھ کر مجھے نہ صرف حیرانگی ہے۔ بلکہ دکھ ہے۔ میں لالہ خوشحال چند جی اور آریہ جگت کی واقفیت کے لئے یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس بات میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ کہ سارو دیشک سبھا نے کوئی ایسا حکم جاری کیا ہے۔ کہ حیدرآباد ریاست میں "ستیارتھ پرکاش" کے صرف پہلے دس سملاسوں میں سے پرچار کیا جائے۔ اور پچھلے چار کھنڈن کرنے والے سملاسوں میں سے کچھ نہ سنایا جائے۔ اگر لالہ خوشحال چند جی اخبارات میں اس قسم کے گمراہ کن بیان پرکاشت کرنے سے پہلے سبھا سے دریافت کر لیتے۔ تو انہیں اس خبر کے بے بنیاد ہونے کی اطلاع دے دی جاتی۔ اور اس قسم کے بیانات سے جو بھرم پھیلا ہے۔ وہ نہ پھیلتا +

اس وقت یہ شائع کر دینا بھی غیر مناسب نہ ہو گا۔ کہ لالہ خوشحال چند جی کا بیان اخبارات میں شائع ہونے کے بعد سارو دیشک سبھا کی طرف سے ایک خط کے ذریعہ ان سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنی اطلاع کی بنیاد بتلانے کی کرپا کریں۔ لیکن ۱۶ دن گذر جانے پر بھی انہوں نے جواب دینے کی تکلیف گوارا نہیں کی +

حیدرآباد کے دیگر حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں آخیر میں پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کی بھلائی کے پیش نظر لالہ خوشحال چند جی اور دیگر مہربان اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ کہ حیدرآباد میں پرچار کے سلسلہ میں انہیں اگر کوئی شکایات موصول ہوں۔ تو اخبارات میں بھیجنے کی بجائے اس سبھا سے ٹھیک حالات جاننے کی تکلیف گوارا کیا کریں +

اپنا پرچہ آپ ہی نہ پڑھیں دوسروں کو بھی پڑھائیں + (مینیجر)

اہم و تازہ ترین خبریں

— برطانوی ہوائی جہازوں نے پہلی بار روم پر حملہ کیا۔

— جنرل ڈیگال نے فرانس کے مرد اور عورتوں کو ستیاگرہ کرنے کا آدیش دیا ہے۔

— پونہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں مہاتما گاندھی شامل نہیں ہوں گے۔

— وائسرائے اپنے دورہ میں سردار پٹیل اور مسٹر راجگوپال آچاریہ سے ملاقات کریں گے +

— ایک روپے کے کرنسی نوٹ عنقریب رائج کئے جائیں گے۔

— فرانس کے سابق وزیر اعظم ایم ڈلاڈیر و دیگر تین وزرا کو جرمنی کے خلاف جنگ جاری رکھنے کے الزام میں مارسیلز میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

— حکومت ہند ایک آل انڈیا ویٹرنری کالج کھولنے پر وچار کر رہی ہے۔

— ہٹلر جلد یا موسم بہار میں برطانیہ پر حملہ کرے گا۔

— ہالویل یادگار کو جلد ہٹا دینے کا بنگال گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔

— ۴۰-۱۹۳۹ء کی گورنمنٹ ہند کی آمدنی میں سات کروڑ روپے کا اضافہ ہو گیا ہے۔

— ہندوستان میں ہر سال چھ لاکھ اموات ہو جاتی ہیں۔

— برطانیہ کے پاس دو کروڑ بیس لاکھ ٹن کے تجارتی جہاز ہیں۔

— امریکہ میں چار کروڑ بیس لاکھ اشخاص کو فوجی تربیت دی جائے گی۔

— سیالکوٹ کے ایک سب جج نے ایک مقدمہ میں فیصلہ دیا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی بنامی ایکٹ پاس کرنے کی مجاز نہ تھی۔

— جرمن ہوائی جہازوں نے شمال مشرقی انگلستان اور سکاٹ لینڈ کے شہروں پر بمباری کی۔

— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے حکم دیا ہے۔ کہ چار دیواری کے اندر بھی پریڈ اور ڈرل کی اجازت نہیں۔

— بلغاریہ اور رومانیہ کے وزیر اعظم کو برلن بلایا گیا ہے۔

— روس برطانیہ کو ہوائی جہاز دے گا۔

— جاپان بحر ہند میں جاپانی جھنڈا گاڑنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔

— ابی سینیا میں بغاوت ہو گئی ہے۔

— برطانیہ میں تیرہ لاکھ والنٹیر بھرتی ہو چکے ہیں۔

— وائسرائے کے وار فنڈ میں ایک کروڑ سے اوپر روپیہ جمع ہو گیا ہے۔

— سنہ ۱۹۴۱ء کے آغاز میں ہندوستان میں ایک لاکھ کی فوجی بھرتی پوری ہو جائیگی۔

— برطانیہ سے پانصد انگریز بچے ۲۳۔ جولائی کو ہندوستان پہنچے۔

— ۲۲۔ جولائی کو قبائلیوں نے تین لاریاں جلا دیں۔ اور ایک گورے سپاہی کی جان لے لی۔

— برطانوی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے جہازوں کے کارخانوں پر ۳۵ ٹن بم برسائے۔

— ایک برطانوی آب دوز نے پانچ اطالوی جہاز غرق کر دئے۔

— برطانیہ میں مزدوروں سے لے کر بڑے بڑے افسروں تک کی تنخواہوں پر ٹیکس لگا دیا ہے۔

— روس نے فن لینڈ کو جزائر آلینڈ کا مطالبہ پیش کر دیا ہے۔

— لتھوانیا اور اسٹونیا روس میں شامل ہو گئے ہیں۔

— سپین نے جبرالٹر واپس لینے کا اعلان کیا ہے +

ہندی پرکاش عنقریب شائع ہونیوالا ہے

خود خریدار بنئیے دوسروں کو بنائیے

ضمانت کے ایک ہزار روپے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ اس کے ہوتے ہی ضمانت داخل کر کے پہلا پرچہ جلد از جلد نکالنے کی کوشش کی جائے گی۔ کاغذ بڑھیا۔ ٹائیپ صاف اور موٹا۔ اعلےٰ مضامین۔ دلچسپ کہانیاں۔ جوشیلی نظمیں۔ رنگ برنگے چتر۔ استریوں میں پرچار کے لئے استریوں دوارا سمپادت وسنچالت یہ پتر کا اتی اُپیوگی ستھ ہوگی۔ ہمیں ہندی پڑھے لکھے بھائی اور بہنوں کے پتے بھیجئیے + سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ)۔ فوراً دو روپے بھیج کر گراہک بن جاویں۔ اور دوسروں کو خریدار بننے کے لئے چندہ بھیجنے کی پریرنا کریں +

شکنتلا دیوی ہندی بھوشن سمپادکہ ہندی "پرکاش" لاہور

آریہ ودوانوں کی سیوائیں

پورن پور آریہ سماج ضلع پیلی بھیت میں آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کی ایک چھوٹی سماج ہے۔ یہ مقام اُس لائین پر واقع ہے۔ جو بریلی سے پیلی بھیت ہوتی ہوئی لکھیم پور اور لکھنؤ جاتی ہے۔ اگرچہ دیگر مالدار سماجوں کی طرح یہ زیادہ مالدار سماج نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی دید پرچار کیلئے حتے المقدور ... کرتی ہی رہتی ہے۔ شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج۔ شری سوامی سروداننند جی مہاراج۔ شری سوامی کیولانند جی مہاراج۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ شری ... رامچندر جی دہلوی۔ شری پنڈت ... رام دیو جی ودیالنکار۔ شری پنڈت ودیا نند جی کاشی۔ شری پنڈت شانتی سروپ جی ایم۔ ایل۔ اے وغیرہ ودوانوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ ہمیں کسی نہ کسی وقت اپنے امرت وچنوں سے کرتارتھ کریں۔

(پردھان آریہ سماج پورن پور ضلع پیلی بھیت)

گوروکل اندرپرستھ دہلی

گوروکل اندرپرستھ نے اپنے ۲۵ ویں ورش میں قدم رکھا ہے۔ اس سال پھاگن سمت ۱۹۹۷ بکرمی مطابق فروری ۱۹۴۱ء کو گوروکل کی جینتی خاص شان وشوکت سے منانے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ گوروکل کو ایک آدرش ودیالیہ اور ہر پرکار سے مکمل بنانے کے لئے شری مکھ ادھشٹاتا جی گوروکل کانگڑی نے پچیس ہزار کی اپیل کی ہے۔ سب آریہ بھائیوں کی مدد اور دان سے ہی گوروکل کی سب ضروریات پایہ تکمیل تک پہنچ سکتی ہیں۔ اس لئے آریہ بھائیوں اور خاص کر سنستھاؤں کو ابھی سے گوروکل کیلئے دان اکٹھا کرنے میں لگ جانا چاہیئے۔ (ادھشٹاتا)

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

میرے بھائی کی کنیا جس کی آیو ۱۶-۱۷ سال کے درمیان ہے۔ اور جو پڑھی لکھی تندرست اور ہر طرح سے لائق اور گھر کے کام کاج میں نپن ہے ایک ورشٹھ آریہ ... نواہش ... اور باروزگار ۲۵-۲۶ سالہ ور کی ضرورت ہے۔ شادی ذات پات توڑ کر ویدک ریتی سے کی جاوے گی۔

منتری آریہ سماج گھماں ضلع گورداسپور

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

حصار قحط فنڈ

ایشور کی کرپا سے اب اس علاقہ میں بارش ہو گئی ہے۔ لیکن لوگ اس قدر تنگ ہیں۔ کہ ان کے پاس بونے کو بیج نہیں۔ سہایتا کرنے کا یہی وقت ہے۔ اس وقت بیج دے کر ان کی بڑی امداد ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس سے وہ لوگ کچھ نہ کچھ فصل پیدا کرنے کے لائق بن سکتے ہیں۔ سبھا کے بچار یہ کرنا گرام گرام میں پھر کر ایسے لوگوں کی فہرست تیار کرے ہیں۔ جو واستو میں بیج پانے کے حقدار ہیں۔ دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ موقعہ کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے شیگھر ہی اپنی آہوتی بھیج کر مشکور فرماویں۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور)

"ویدک دھرمی" ہندوؤں میں شمار ہونگے

سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب کا خط منتری سبھا کے نام

نمبر ۱۷/۸/۴۰-۴۰-منجانب خان بہادر شیخ فضل الٰہی پی-سی-ایس سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب۔

بخدمت منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

لاہور مورخہ ۱۶-جولائی ۱۹۴۰ء

جناب! بجواب خط آپ کے نمبری ۴۰۶۴ بتاریخ ۱۱۔جولائی ۱۹۴۰ء اطلاعاً عرض ہے۔ کہ "ویدک دھرمی" بھی حسب معمول ہندوؤں کے عام میزان میں شمار کئے جاویں گے۔

آپ کا تابعدار

(دستخط) فضل الٰہی سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب

خط مندرجہ بالا سے ظاہر ہے۔ کہ مردم شماری کے نقشہ میں جو خانہ مذہب کا ہے۔ اگر اس میں "ویدک دھرم" لکھوایا جائے۔ تو کوئی ہرج نہیں۔ کیونکہ ویدک دھرمی بھی ہندوؤں میں شمار ہوں گے۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ اس واضح اعلان کے بعد کوئی غلط فہمی نہیں رہے گی۔

گوروکل بھٹنڈہ کے سماچار

یہ گوروکل، گوروکل کانگڑی کی شاخ ہے اس وقت یہاں چار کلاسیں ہیں۔ اور ۲۵ برہمچاری ہیں۔ گوروکل کانگ... کی نہیں۔

گاؤکشی اور مسلمان

بدی آپ کو گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارہ میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا کو دیش کیلئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں؟ تو میری پستک "گؤکشی اور مسلمان" منگوا کر پڑھیئے۔ "پرکاش" لاہور نے زبردست سماوچنا کی ہے۔ اس پستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پستک کو ان گنت تعداد میں مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یک مشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فیصدی کمیشن۔ قیمت ۴ر۔ محصول ڈاک ۱ر

ملنے کا پتہ:۔ سید مصطفیٰ حسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ

۲۴ روپے ماہوار ہے۔ یہاں کی اچھی کیول دس روپے ماہوار رکھی ہے۔ تاکہ گوروکل کانگڑی کے کورس کو لوگ تھوڑا اور بہت خرچ کر کے زیادہ بالکوں کو پڑھا سکیں۔ علاوہ کئی کام دستکاری کے بھی شروع ہونے والے ہیں۔ (مکھیہ ادھشٹاتا)

یگیہ شالہ کے لئے دان

شریمان سوہن لال جی اچھرہ نواسی نے بیاد گار سپتری عزیزی سمترا دیوی اسی روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جس میں سے ۵ روپے دے دئے ہیں۔ بقایا ۷۵ روپیہ کا ۵-۵ روپے ماہوار دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

مہاشہ مول راج جی لاہور ۴ روپے
شریمان بخشی ٹیک چند جی لاہور ۱۰ روپے
لالہ چونی لال جی مزنگ ایک روپیہ
لالہ رام رکھا مل جی مزنگ ایک روپیہ
پنڈت جمنا داس جی ایڈووکیٹ سیالکوٹ ۵ روپے۔ لالہ ہربنس لال مہراج مالکان بوٹ ... نگ کمپنی ۵ر (آریہ سماج اچھرہ)

آریہ سماج مورنڈہ کا چناؤ

آئندہ سال کے لئے ... نیت ہوئے:۔

پردھان:۔ بابو ہرداری لال جی
اُپ پردھان:۔ لالہ دھنپت رائے جی
منتری:۔ بابو اندر سین جی
اُپ منتری:۔ ڈاکٹر ستیہ سروپ جی کوشل
خزانچی:۔ لالہ چندو رام جی۔ لیکھک ...
مہاشہ سکھو رام جی آریہ منتری
مینیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ ہوں ... بابو ...
(اُپ منتری آریہ سماج مورنڈہ ضلع انبالہ)

"ہندی پرکاش" کے گراہک بن کر ہندی پریم کا ثبوت دیں

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co., Karachi

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سوراجیہ کیا ہے؟

بقیہ صفحہ ۸

کے معنی یہ سمجھتے ہیں - کہ اپنی سوراجیہ ... جو چاہوں سو کروں - اور کسی کو ... آکشیپ کرنے کا ادھیکار ... کا ہست ... کچھ کسان بھائی یہ سمجھے بیٹھے ہیں - کہ سوراجیہ ہے زمینداروں کے ادھیکار ہم پر ... رہیں گے - اور کسی کو کسی پہ کار کا کر ... دینا پڑے گا - مزدور بھائی جو قرض سے ... دبے ہوئے ہیں - وہ سوراجیہ کا یہی ارتھ ... سمجھتے ہیں - کہ پرانا لین دین سب معاف ... ہو جاوے گا - اور سب طرح سے نیا کاروبار ... جاویں گے +

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں - کہ سنہ ۱۸۵۷ء ... جن لوگوں کی زمینیں و جائیدادیں ضبط ... ہوئی تھیں - وہ ان کو واپس مل جاویں گی - کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں - کہ انگریزوں کے ... ستان میں ہندوستانی ہر جگہ پہ تعینات ... ہوگا - بس یہی سوراجیہ ہے - کچھ لوگ یہ ... سمجھے بیٹھے ہیں - کہ بھارت ورش کو مسلمان ... راجپوت - جاٹ - سکھ - مرہٹہ - ... ہندو راجہ آپس میں بانٹ کھائیں گے - ... ڈنڈی چلے گی - ایک تنتری راجیہ ... کچھ مسلمان یہ سمجھے بیٹھے ہیں - کہ ترکی ... والے - افغانستان والے - عرب والے یا ... کابل یہاں آکر پھر اسلامی سلطنت ... قائم کریں گے - کچھ لوگ کہتے ہیں - کہ ہمیں ... فرانس - سوویٹ - نازی - امریکہ آدی کی ... نقل کرنی چاہیئے - کچھ لوگ کہتے ہیں - کہ ... مسلم راجیہ - ہندو راجیہ - ویشنو راجیہ - ... سکھ راجیہ - راجپوت راجیہ - جاٹ راجیہ ... استھاپت ہوگا - کوئی کہتے ہیں - کہ ہمیں ... اشوک اور چندر گپت کے سمان وشال ... راجیہ استھاپت کرنا ہے - پرنتو ہمارا کہنا ہے ... کہ نہ تو ہمیں سامراجیہ واد - نہ نازی واد - ... نہ سوویٹ راجیہ چاہیئے - ہمیں تو سب کے ... ساتھ پریتی پوروک نیائے کا - بنا کسی کو ... دکھ دئے - بنا کسی کا مال چھینے سکھ اور ... شانتی والا آدرش ویدک سوراجیہ چاہیئے ... بھارت سندر شو شال دیش کی ... ستھاپنا کرنے کا وہ مارگ نہیں ہے - ... پر چل کر فرانس - انگلینڈ - جرمنی - روس - ... امریکہ یا آئرلینڈ نے راشٹر پتا کا نرمان کیا ... جب تک ہم آدرش ویدک سوراجیہ ... کی کلپنا سوامی دیانند سرسوتی جی نے ... ستیارتھ پرکاش میں کی ہے استھاپت نہیں

کریں گے - تب تک سنسار میں سکھ اور شانتی نہیں پھیل سکتی - ہمیں ہمارے پراچین ویدک سدھانتوں کے مطابق چل کر نہ کیول بھارت میں کنتو دویپ دویپانتروں اور دیش دیشانتروں میں ویدک سارو بھوم راجیہ استھاپت کرنا چاہیئے +

امریکہ میں ویدک سبھیتا کے چنہہ

بقیہ صفحہ ۹

کی کرُوڑ نیتی سے کام لیا - اور ہزاروں مایا جاتی کے منشیوں نے عیسائی دھرم گرہن کرنے کی اپیکشا مر جانا اچھا سمجھا تھا - مشنریوں نے عیسائی دھرم کا پرچار کرنے میں وہاں کے بہو سنکھیک منشیوں کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا تھا +

میکسکو کی سرکار -

ہندو پہلے آئے؟

دوارا پرکاشت میکسکو کے اتہاس میں لکھا ہے - کہ :-

"جو لوگ پہلے اس مہا دویپ (جو بعد میں امریکہ کہا گیا) میں آئے - وہ ایسے منش تھے -

جنہیں بھارت کی اور سے آنے والی مہا ترنگ نے پورو کی اور بھگا دیا تھا - یہی لوگ آکر میکسکو میں بسے - اور ان ہی کی سبھیتا اور سنسکرتی کا پرسار ہوا "

بھارتیہ پرنالی

میکسکو کے نیشنل میوزیم کے اکیوریٹر پروفیسر دی بین مینا لکھتے ہیں - کہ :-

یہاں کی مایا جاتی کے منش بھارتیہ لوگوں سے ملتے جلتے ہیں - ان کے درڑھ دھارک دستاویں - ان کے سروں کا پہناوا - اور اونچی زمین پر ان کے گھروں کو بنانے کی پدھتی اور انیہ رہن سہن کی پرنالیاں سب بھارت واسیوں سے ملتی ہیں +

پانڈوں کا ورش

ہندو بیوپاری پانڈوں کے اٹھارہ تینوں کا ورش میکسکو میں لائے - اور بیوپار کرنے کی پدھتی تھا بازار لگانے کی پرنالی بھی انہی ہندو بیوپاریوں نے یہاں پرچلت کی +

دہبوٹ برہیٹو ٹریڈ لبشنل سبھڑی پرشسٹ ۸۳۴ - ۳۶ +

آریہ ہائی سکول نابھ کے سماچار

آریہ سماج گورو کل سیکشن نابھ نے پبلک کے فائدے کے لئے ایک آریہ سکول جاری کیا ہے - سکول کی افتتاحی رسم سکول بلڈنگ میں جو کہ ایک عالیشان خوبصورت اور نہایت ہی موزوں جگہ پر کرایہ پر لی گئی ہے خوب شان کے ساتھ ادا کی گئی - اچھے اچھے ماننیہ اہلکار صاحبان ریاست و دیگر ملازمین اور شہر کے رئیس بہت کافی تعداد میں تشریف لائے - آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی تمام کنیاؤں نے خوب بھجن گائے - صرف دو ماہ کے نہایت ہی قلیل عرصے میں سکول نے امید سے بڑھ کر ترقی کی ہے اور کر رہا ہے - ہر مذہب کے لڑکوں کی تعداد اس وقت ایک سو پچاس ہو گئی ہے - جواب تک بڑھتی جا رہی ہے - گردو نواح کے دیہات کے لڑکوں کی رہائش کے لئے بورڈنگ ہاؤس کا انتظام کر دیا گیا ہے - سکول کا اپنا بہت عمدہ بینڈ باجہ ہے - لڑکوں کی صحت بنانے کے لئے ورزش کھیل کود - والی بال - فٹ بال وغیرہ کا بہت اچھا انتظام ہے - سکول ٹائیم کے علاوہ بھی طلباء کو پڑھایا جاتا ہے جس کی کوئی فیس نہیں لی جاتی +

سکول کا سٹاف ہر طرح سے محنتی اور قابلِ تعریف ہے - یہ سکول آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور اور آریہ شکھشا سمتی پنجاب لاہور کے زیر سرپرستی جاری کیا گیا ہے + (پورن چند پرنسپل)

آریہ سماج دینا نگر کا جلسہ

آریہ سماج دینا نگر کا سالانہ جلسہ ۸ - اگست سے ۱۱ - اگست تک ہونا قرار پایا گیا ہے - جس میں بڑے بڑے ودوانوں کے لیکچر ہوں گے - نیز ۱۱/۸/۴۰ کو مردم شماری سمیلن ہوگا + (منتری)

خاندانی سنہ ۱۸۹۴ء
رجسٹر شدہ ... ۱۹۰...

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی ویدک کی

۵۵ سال سے لاکھوں مریضوں پر تجربہ شدہ
تیر بہدف لاثانی ادویات

گلوں کا بغیر آپریشن واحد علاج

گلو - کار (رجسٹرڈ)

نئے اور پرانے بڑھے ہوئے گلوں کو بغیر آپریشن ٹھیک کرتا ہے - خراب گلے کی وجہ سے ہونے والے بخار اور نشوونما کی رکاوٹ کو فوراً دور کرتا ہے - نہایت لذیذ اور بے ضرر ہے - پہلی خوراک ہی لاثانی اثر دکھلاتی ہے +

قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ ۸ / - (عہ) علاوہ محصولڈاک +

ہائی بلڈ پریشر کا واحد علاج

پرامو شئی

دو ہفتہ کا استعمال ہائی بلڈ پریشر (خون کے دباؤ کی زیادتی) و اس سے ہونے والے عوارضات مثلاً بے چینی - سردرد - سر چکرانا - بے خوابی - وہم اور پاگل پن کو فی الفور فائیدہ بخشتا ہے - "پرامو شئی" دل و دماغ - معدہ اور گردہ کے فعل کو ٹھیک کر کے فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے - قیمت :- چودہ دن کا کورس پانچ روپے (صہ) علاوہ محصولڈاک +

رسندھو لیگ

بیش بہا مصفّی خون ہر قسم کی دیرینہ پیچیدہ مہلک سے مہلک جلدی و خونی امراض مثلاً آتشک بیما - خارش - داد - چنبل - پھوڑے - پھنسی - زہر باد - کوڑھ تک کو فی الفور آرام بخشتا ہے - قیمت فی پیکٹ خورد ۱۲/ - کلاں ۳ / ۸ - چودہ دن کا کورس علاوہ محصول ڈاک +

(فہرست ادویات کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں)

مینیجر :- ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ - گمٹی بازار - لاہور

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

اصلی میٹھی بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہوں گے دانت بڑی آسانی سے نکل آئیں گے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر زندگی بھر طاقتور بن جاویں گے - سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں - قیمت فی شیشی ۱ (دو آنے) علاوہ محصول - سوداگر نمونہ مفت منگا دیکھیں - مفت لو ٹس ... دیکھئے یہ روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے

المشتہر - مینیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ - یوپی

آریہ ویر دل کے نیم

بقیہ صفحہ ۷

۱۔ ٹولی ـــــ گیارہ ویر ہونے پر ایک ٹولی بن سکے گی۔ جن میں سے ایک ٹولی ادھیکش تھا ایک سہائیک ٹولی ادھیکش ہوگا۔

۲۔ جتھا ـــــ ۴ ٹولیوں کا ایک جتھا بن سکے گا اس کے اوپر ایک سنگھ ادھیکش تھا ایک سہائیک جتھا ادھیکش ہوگا۔ اس پرکار جتھے میں کل سنکھیا ۴۶ ہوگی۔

۳۔ ۴ جتھوں کا ایک سنگھ بن سکیگا۔ ان کے اوپر ایک سنگھ ادھیکش تھا تتھا دوسرا سہائیک سنگھ ادھیکش ہوگا۔ اس پرکار سنگھ میں کل سنکھیا ۱۸۶ ہوگی۔

۴۔ چار سنگھوں کا ایک پنھک بنے گا۔ اس کے اوپر ایک پنھکا دھیکش تھا ایک سہائیک پنھکا دھیکش ہوگا۔ اس پرکار اس کی کل سنکھیا ۷۴۶ ہوگی۔

۵۔ دل ـــــ چار پنھکوں کا ایک دل ہوگا۔ اس کے اوپر ایک دل پتی تتھا دوسرا سہائیک سیناپتی ہوگا۔ اس پرکار اس کی کل سنکھیا ۲۹۸۶ ہوگی۔

۶۔ سینا ـــــ چار دلوں کی ایک سینا کہلائیگی۔ جس کے اوپر ایک سیناپتی تتھا ایک سہائیک سیناپتی ہوگا۔ اس پرکار اس کی کل سنکھیا ۱۱۹۴۶ ہوگی۔

اوپر یکت سینا تھا اس کے وبھاگوں کا ادھی ناٹیک ایک پرمکھ سیناپتی ہوگا۔

نوٹ:۔ آریہ ویر دل کے اوپر یکت وبھاگوں کے ساتھ ادشیکتا انوسار انیہ کرمچاری بھی ہوں گے۔ جیسے چکتسک اپنے سٹاف سہت سیٹیچر اٹھانے والا۔ بگلر۔ سندیش واہک۔ جھنڈی والے۔ باہن پر بندھک آدمی +

دکھشا ـــــ دل کے پرتیک ویر کو دل کے ادھیکاریوں دوارا نیت شکشا پراپت کرنا اوشیک ہوگا۔ جس سمیہ تک کسی نکھشن شری میں رہ کر شکشا پراپت نہیں کی جاویگی۔ کوئی بھی ویر دیکھشت نہ مانا جاوے گا +

(ب) شکشا پوری ہونے پر دھوج کے سنمکھ آریہ ویر تھا آریہ ویر انگناؤں کے لئے نہت پرتگیا گرہن کرنی ہوگی۔

نوٹ:۔ شاکھشن تھا دکھشا کی پدھتی دل کے ادھیکاری نیت کریں گے۔

ویش ـــــ سبھی آریہ ویر تھا ویر انگناؤں کے دل کے ادھیکاریوں دوارا نیت ویش پہننا ہوگا۔ وستر سب سودیشی تتھا بنیا سمجھ کھادی کے ہوں گے۔

پربندھ ـــــ (ک) دل کے کاریہ سنچالن کیلئے ایک اکھل بھارتیہ آریہ ویر دل سمتی ہوگی۔ سمتی کے سدسیوں کی سنکھیا گیارہ ہوگی۔

(ب) سمتی کا ودھان نمن پرکار ہوگا:۔ پردھان سار ودیشک سبھا۔ کوشادھیکش سار ودیشک سبھا دوارا نیت پرمکھ سیناپتی تھا آریہ ویر دل سمتی کا منتری تھا نیہ چھ سدسیہ نیت۔ ترح سبھا کا پردھان ہی سمتی کا پردھان ہوگا۔ اس کی ان اُپستھتی میں اُپستھت سجنوں میں سے کوئی پردھان چنا جاوے گا۔

دل کے ادھیکاری وبھاگ ـــــ آریہ ویر دل کے ادھیکاریوں کے دو وبھاگ ہوں گے۔ (۱) سادھارن ادھیکاری جنہیں پرمکھ سیناپتی کی سفارش پر اکھل بھارتیہ آریہ ویر دل سمتی نیت کرے گی +

نوٹ:۔ آوشیکتا انوسار اُپ نیموں کے نرمان کرنے کا ادھیکار اکھل بھارتیہ آریہ ویر دل سمتی کو ہوگی +

مایوس نہ کر!

بقیہ صفحہ

اپنے آپ کو دشمنوں کی سنگینوں کے حوالے کر۔

دیتا ہے۔ اور اُف تک نہیں کرتا ... کی طرح ایک طوفانی دریا کے سیلاب کی ... اس پر اُمنڈھتی ہے۔ اور وہ ... ہے ؟ ـــــ ہاں وہ جانتا ہے۔ کہ ... میں تو ہی اس کا رہنما۔ اور ... پر تو ہی اس کا رہنما ہے۔

اے ذاتِ حق! اس وقت اس ... کر۔ جب ایک نادار ضعیف بیوہ کا ... بچہ موسم سرما کی سخت سرد رات ... آخری گھڑیوں میں ناکام کوشش کر کے ... دنیا میں چلا جاتا ہے۔ بیوہ بصد مشکل ... بے حرکت نعش کو اُٹھاتی ہے۔ اور ... تکفین کے لئے اس خوفناک اندھیری ... ہوئی ندی کے شوروں میں اپنے لرزتے ... پاؤں اُٹھاتی ہے۔

آہ! اس بے کسی میں کون اس کا ... ہو سکتا ہے ؟ ـــــ آہ۔ اسے غم کی ان ... منزلوں میں مایوس نہ ہونے دے۔

جب ایک باحیا بیوی اپنے ... خاوند کو کسی دوسری عورت کے ساتھ ... نیاز میں نہیں دیکھ سکتی۔ اور خودکشی کا ... ارادہ کر کے اس کی تکمیل کے لئے ... کوشش عمل میں لاتی ہے۔

آہ ـــــ تو اس کے خاوند کے دل کی ... تہ میں گہرائیوں میں اس کی عصمت ... محبت کو چھپا دے۔ اور اس کا ... سرما کی چاندنی راتوں کی طرح ضائع ہو ... سے بچائے۔

اے خدا! آہ۔ اس وقت اس ... جب ایک تصویر یتیمی یتیم خانہ کی ... تنگ آکر وقت سحر کی اولین گھڑیوں ... اپنے پھٹے پرانے بستر پر ہاتھ باندھ کر ... ماں باپ کی یاد میں تیری طرف دیکھتی ... اے تصویرِ رحمت اس پر بہشت ... دروازے وا کر دے۔ اور اس کی ... جدوجہد کا خاتمہ ہو۔

آہ آہ ـــــ اس وقت اے طاقتِ ... عنایت کر۔ جب ایک گنہگار پھانسی ... تختہ پر کھڑا اعتراف گناہ ... تو اس کے احساسات کو بڑھا۔ اور ... حوصلوں کو قوت بخش۔ کہ وہ ... "مانتا ہوں" کہہ کر اپنی زندگی کا بوجھ ...

اے ذاتِ پاک! ۔ آہ۔ اس ... کا ساتھ دے ۔ جب ایک سادہ ... ایک شنکاری کو دیکھ کر بجائے ... آنکھیں بند کر لیتی ہے۔ اور ... کر وہ شنکاری کی دنیا سے کہیں دور ... جہاں شنکاری اسے نہیں دیکھ سکتا ...

صحت و شباب

آپ کی خدمت میں

اپنے جسم میں ایک دلو ہیکل کی روح پھونک دو۔ اور انسانیت کا نمونہ مضبوط اور طاقتور آدمی بنو۔

شباب کی تجدید کیلئے ایک بے بہا **کرن جوانی** مرکب ہے جسے امرت دھارا کے ہر دلعزیز پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایجاد کیا ہے۔

یہ ایک اکسیر ہے۔ جو تمام انسانی طاقتوں کو جو زندگی کے جوہر کی عدم موجودگی کے سبب زائل ہو چکی ہیں۔ پھر سے واپس لانے میں صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ عورت و مرد دونو کو برابر طاقت بخشتی ہے۔ یہ انجکشن کے بغیر ہی تمام جسم میں دوبارہ شباب لاتی ہے۔ پٹھوں کی پرورش کرتی ہے۔ اور تندرستی اور طاقت کا مبلغ تمام رگ و ریشہ میں نئی تحریک پیدا کرتی ہے۔

کرن جوانی کا استعمال شروع کر دیجئے اور اپنی گذشتہ جوانی کے دنوں کی خوشی کو دوبارہ حاصل کیجئے۔

قیمت سو گولی چار روپے ۔ ۲۴ گولی ایک روپیہ۔

درجہ خاص سو گولی بارہ روپے۔ ۲۴ گولی تین روپے۔

"امرت دھارا فارمیسی" ۔ لاہور

کرن جوانی

جوان احتلام اور رقت منی کیلئے

مدن منجری گولیاں

قبض سستی ۔ بریان ۔ احتلام ۔ رقت منی ۔ کمزوری وغیرہ کو دور کر کے جسم اور دل و دماغ میں طاقت لاتی ہیں۔ ہر مزاج کے موافق اور ہر موسم میں یکساں مفید ہیں۔

قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ دو آنہ

نیو سکت واری روغن عضو مخصوص کی سستی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو قوت مردمی آتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ دو آنہ

دمن والا سنی گولیاں سرعت انزال کو دور کر کے امساک بڑھاتی ہیں۔ اور شادی شدہ زندگی کی مسرتوں کا پورا لطف حاصل کراتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ دو آنہ

راج ویدیہ نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ: ... ہال انار کلی ... لاہور

دہلی ایجنٹ: ... چاندنی چوک ۔ دہلی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ٹیلی ویژن

(دُور سے پوشیدہ اشیاء دیکھنے کا آلہ)

موجودہ جنگ میں یہ آلہ ایک ایسی فائدہ مند چیز ہے۔ جیسے ہوائی جہاز۔ موجودہ جنگ میں یہ آلہ نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے ذریعہ ان تمام تباہ کن نظاروں کی فوٹو جو ... نے بمباری سے پیش کئے ہوں ... دیکھی جا سکتی تھی ... ٹینں تھے۔ حال ہی میں برطانیہ ... اور جرمنی میں اس کے تجربات کامیابی سے کئے گئے ہیں۔ انہوں نے آٹھ میل دور ... ہوائی جہاز کے ذریعہ فلم اُٹھا کر ٹیلی ویژن ... جو میلوں دُور رکھا گیا تھا ان تمام ... نظاروں کو سات سیکنڈ کے اندر اندر دکھایا۔ ... کے ہوائی جہاز نے ۱۵ ہزار فٹ کی بلندی ... تھی۔ حالانکہ اس مشین میں ابھی بہت ... ابتدائی ... ہو رہا ہے۔ تاہم یہ ایک فائدہ مند ... جاوے گی۔ جو دنیا کے ہر ایک کام ... انقلاب عظیم پیدا کرے گی۔ ایک ایسا ... تیار کیا گیا ہے۔ جس میں فوٹو گرافی کا ... سامان لگایا جاتا ہے۔ یہ ہوائی جہاز ... ہزار فٹ کی بلندی تک اُڑ سکتا ہے۔ ... بغیر کسی رکاوٹ کے فلم لے سکتا ہے۔ ... میں ایک کیمرہ لگا ہوتا ہے۔ جو کہ ایک ... قسم کی شعاعیں استعمال کرتا ہے۔ اس ... سے دھوئیں اور دھند بادلوں سے ... سکتی ہیں۔ گویا وہ سب موسموں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دھوئیں کے پردے بھی دشمن کے نقشِ قدم کو مخفی نہیں رکھ سکتے۔ اس کیمرہ کو ایک آدمی چلاتا ہے۔ جس کے پاس viewfinders (نظارہ اُتارنے والے) لگے ہوتے ہیں۔ جو اس علاقہ کے تمام نظاروں کو دیکھ سکتا ہے۔ جن نظاروں پر ہوائی جہاز پرواز کرتا ہے۔ تو وہ پھر فلم سیٹ کر دیتا ہے۔ اور بعد میں خود بخود کیمرہ گھومتا ہے۔ پھر جب ہوائی جہاز نیچے اُترتا ہے۔ تو اس فلم کو ایک چھوٹے سے تالاب نما برتن میں ڈبو دیا جاتا ہے۔ پھر نکال کر دھو ڈالتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کا آلہ جو کہ مشینری کے ساتھ ہی لگا ہوتا ہے رکھ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد فلم کو دُور سے دیکھنے والا آلہ مرتب کیا جاتا ہے۔ اور اس میں Extra Short waves داخل کی جاتی ہیں۔ اور تصویر لینے والے آلہ کو پھر کے نزدیک لے جا کر مکمل تصاویر لی جاتی ہیں۔

اب جو بمباری دشمن پر کی جاویگی۔ اس کا نتیجہ افسران فوج جو اپنی اپنی جگہ بغیر کسی خوف کے کھڑے ہوں چند ہی منٹوں کے اندر اندر اس کی فلم پردے پر دیکھ سکیں گے۔ اگر فوج نے بمباری یا گولے چلانے میں کچھ غلطی کی ہو۔ تو فوراً ٹھیک نشانہ پر لگانے کی تجاویز بنا دی جاویں گی۔

سوال پیدا ہوگا۔ کہ دشمن ان کو اس قسم کی نقل و حرکت کرنے کا موقعہ کیسے دے گا؟ ہوائی جہاز جو کہ فلم لینے آیا ہو۔ پوری احتیاط کے ساتھ آوے گا۔ مگر دشمن کی طیارہ شکن توپیں اس پر گولی چلا دیں گی۔ اگر آسمان صاف ہوگا۔ تو وہ کامیاب ہوں گے۔ اگر بادل ہوں۔ تو انہیں فلم لینے اور دشمن کی نقل و حرکت دیکھنے کا اچھا موقعہ ملے گا۔ ساتھ ہی ایسے ہوائی جہازوں پر دھوئیں کے پردے لگے ہوتے ہیں۔ جنہیں Smoke-screen کہتے ہیں۔

یہ جہاز اپنی فوج کو کھانا پینا اور سامان جنگ دینے میں سہولیت دیتے ہیں۔ نیز ہوائی جہاز جو فلم لینے آیا ہو یہ پتہ لگا سکتا ہے۔ کہ دشمن کا بمبار ہوائی جہاز اس کے پیچھے کتنی دُور ہے۔ بادل اور کہر کے ہوتے ہوئے بھی پردہ سے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ اپنی طرف وہ کتنے فاصلے پر چل سکتا ہے۔ اس طرح یہ ہوائی جہاز پوری تیاری کیساتھ دشمن کے علاقوں پر بمباری بھی کر سکیگا۔

ٹیلی ویژن روز بروز اتنی ترقی کر رہا ہے۔ کہ ہم چند ماہ کے اندر اندر تمام دنیا میں ایک عظیم انقلاب دیکھیں گے۔ (وجینی)

مفت مفت

جدید و قدیم معلومات دعمد۔ مضامین سے پُر عورت و مرد سب کیلئے یکساں مفید دیدہ زیب کتاب بغیر قیمت و بلا محصول ڈاک بالکل مفت منگوا کر پڑھیئے۔

مارن منیجر ہی ناز میلسی جام نگر کاٹھیاواڑ

نقلی سونا کیا ہے؟

ہندوستان کے سب سے بڑے سوتنتر وچار پتر سا پتاہک "بارس" کے مینیجنگ ایڈیٹر کی رائے دھیان سے پڑھیئے:-

"اس یُگ میں یُدھ کے کارن جبکہ ہر ایک وستو تیز ہو گئی ہے۔ اور اصلی سونا بہت مہنگا ہو گیا ہے۔ "فرنچ گولڈ" ایک بڑی لابھ دائیک چیز پرمانت ہو رہی ہے۔ گو یہ سونا نقلی ہے۔ اور دگیانک ڈھنگ سے تیار کیا ہوا کیمیکل گولڈ ہے۔ پرنتو گنوں میں بالکل اصلی سونے کے تلیہ ہے۔ کسوٹی پر کھنی کا رنگ دیتا ہے۔ تیزاب آدی میں پڑ کر خراب نہیں ہوتا۔ اصلی سونے کی طرح پگھلایا اور گوندا جا سکتا ہے۔ اسقدر جس پرکار آپ چاہیں اس کے زیورات بنا سکتے ہیں۔ ہمارے بہت سے متروں نے اس کے زیورات بنائے ہیں وہ اس کے گنوں سے بالکل سنتشٹ ہیں۔"

مولیہ پرتی تولہ صرف تین روپے ۱۲ ار (۱۲ آنے) تین تولہ کے خریدار سے کیول دس روپے (عہ) محصول ڈاک بھی معاف۔

نمن لکھت پتہ سے منگوائیں:-

فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۲۵-دہلی

ہماری گارنٹی یہ سونا کسوٹی پر کھنی کا رنگ دیتا ہے۔ غلط ثابت ہونے پر دو دن کے اندر اندر واپس بھیجکر اپنا روپیہ منگا لیں۔

منیجر فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵-دہلی

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس ہارمونیم۔ طبلہ۔ ستار۔ دلربا۔ وائلن۔ کھڑتالیں۔ سامان بلینڈ باجہ۔ ڈھول۔ تنبورہ۔ بین باجہ۔ بانسری۔ کلارنٹ۔ چمٹے۔ چھینے۔ ... تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر ملنے پر حسب منشا تیار کر دئے جاتے ہیں۔ مرمت کا ... بھی کیا جاتا ہے Accessories بھی مل سکتی ہیں۔ گانے بجانے کی کوئی چیز خریدنے ... ہمارے کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لائیں۔ ہمارا سامان خوبصورتی ... کے لحاظ سے اعلیٰ ہونے کے علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

... پروپرائیٹر اوم کار ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ لاہور

شاستروکت ودھی سے تیار کی ہوئی مشہور و معروف

شدھ ہون سامگری

... سے بچنے کے لئے آریوں کو بنا دی۔ پی بھیجی جاتی ہے۔ پہلے خط لکھ کر نمونہ مفت ... پسند آنے پر آرڈر بھیجیں۔ اگر نمونہ جیسی سامگری ہو تو مولیہ بھیجدیں۔ ورنہ گو ... پھر مولیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی سچائی کی کسوٹی ہو سکتی ہے؟

قیمت آٹھ آنے (۸؍) سیر

... کے گراہک کو ۲۵ فیصدی کمیشن۔ ریل کا کرایہ بذمہ خریدار۔

... بشمبر دیال و آریہ پوسٹ اموَلی (فتح پور) یو۔پی

نباتات کے افعال و خواص

حرمل بہت ہی مشہور ہے۔ اس کو فارسی میں سپند کہتے ہیں۔ مکان میں اس کے دانے جلائے جلائیں۔ تو ہر قسم کی گندی ہوا اس کے دھوئیں سے پاک و صاف ہو جاتی ہے۔ جوڑوں کے درد پر اس کے تیل کی مالش کرنا از حد مفید ہے ٭

تخم حرمل بیس حصہ سرکہ انگوری میں گھس کر مکان کی دیوار پر چھڑک دیں۔ تو سب مکھیاں اس گھر سے بھاگ جاتی ہیں ٭

لہسن اگر اس کی پتیاں چبا کر درد کرنے والی آنکھوں پر رکھی جائیں۔ تو از حد مفید ہے۔ شہد میں لہسن ملا کر بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر ضماد کریں۔ تو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ لہسن کو رگڑ کر اگر سر پر لیپ کیا جائے۔ اور اس کے ایک گھنٹہ بعد غسل کیا جائے۔ تو بالوں کے گرنے کو فوراً بند کر دے گا۔ اگر کسی کے منہ پر چھائیاں پڑ گئی ہوں۔ تو وہ رات کو لہسن شہد میں گھس کر چہرہ پر لیپ کرے اور صبح سویرے چہرے کو دھو ڈالے۔ تو چار دن میں چہرہ صاف ہو جاوے گا ٭

بغیر دوا کے خطرناک بیماریوں کا علاج

سواستھ رکھشا

ترش پھل کھانے والے کو "بلڈ پریشر" یعنی "خون کے دباؤ" کی بیماری تمام عمر نہیں ہوتی۔ لیموں۔ املی۔ انار دانہ۔ ترش دہی۔ گلگل۔ چکوترہ۔ سنگترہ۔ نارنگی وغیرہ کسی بھی شکل میں کھانا کھانے کے ساتھ اصلی حالت میں یا چٹنی یا آچار کی شکل میں کھاتے رہنے سے اس موذی مرض سے بچاؤ رہتا ہے۔ جو کہ موجودہ تہذیب کی پیدائش ہے ٭

چلغوزے کھانے والے کو ذیابیطس اور نامردی نہیں ہوا کرتی۔ اسی طرح پتھری۔ ریگ مثانہ اور درد گردہ جیسی خوفناک بیماری ان اشخاص کے قریب بھی نہیں آتی۔ جو موسم پر ملائم کھیرا۔ ککڑی۔ خربوزہ اور تربوز خوب استعمال کرتے ہیں۔ ان کے استعمال سے جسم کے وہ فاسد مادے۔ جو کہ دانتوں پر پتھر جیسا خول بن جاتے ہیں۔ اور جس کو پنجابی میں "کریبڑا" کہتے ہیں۔ اور دیگر اسی قسم کے فاسد مادے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ ایسے کھیرے اور ککڑی جن کے بیج بالکل خام اور نرم ہوں ان کو معہ بیجوں کے خوب چبا چبا کر کھانے کے ساتھ یا کھانے کے بعد ہر روز کھانا ان امراض سے بچاتا ہے۔ کیونکہ قدرت نے ان میں ایسے نباتاتی نمک بھر رکھے ہیں۔ جو فاسد مادوں کو تحلیل کر کے جسم سے خارج کرتے رہتے ہیں۔ اور نیا فاسد مادہ پیدا نہیں ہونے دیتے۔ جوں جوں لوگ ان چیزوں کا استعمال ترک کرتے جاتے ہیں۔ جسم زہریلے مادے خارج کرنے کے ناقابل بنتے جاتے ہیں ٭

کبھاڑ کے بھنے ہوئے چنے چباتے رہنے سے معدہ انتڑیوں اور منہ کی عفونت اور قبض دور ہوتی ہے۔ اور مرض ذیابیطس کا خطرہ نہیں رہتا۔ ساگ کھانے والے کو جلدی امراض نہیں ستاتیں۔ دہی اور دہی کی چھاچھ پینے والے کو سنگرہنی اور میعادی بخار یعنی ٹائیفائیڈ کا اندیشہ نہیں رہتا۔ جو لوگ ماش۔ مونگ۔ چنا۔ ارہر۔ مٹر۔ لوبیا وغیرہ خوب کھاتے ہیں۔ ان کے ہاں اولاد زیادہ ہوتی ہے۔ جن کی روزانہ خوراک میں گیہوں کی روٹی۔ خالص گھی یا مکھن دہی یا دہی کی چھاچھ۔ دودھ اور دال شامل ہو۔ وہ قوی ہیکل اور باحوصلہ بہادر ہوتے ہیں ٭

خالص گھی کی پہچان

آج کل مصنوعی گھی کی اس قدر ...
کہ بڑے بڑے شہروں میں خالص گھی ...
مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن سا ہو گیا ہے ...
دوکاندار ہزاروں بھولی قسمیں کھا کر ...
مصنوعی گھی کو فروخت کرتے ہیں۔ جس ...
سمیہ حفظان صحت کے کسی بھی اصول کو مدنظر ...
رکھا جاتا۔ اس لئے عام طور پر مضر صحت ...
ہے ہم ایک نہایت ہی سہل اند ...
ترکیب اس کی جانچ کی یہاں درج کرتے ...
گھی کے نمونہ کی تھوڑی سی مقدار کو ...
سی شیشی میں ڈال کر گرم پانی کے برتن میں رکھ ...
پگھلا ڈ۔ پھر اس میں دو تین قطرے شورے ...
تیزاب کے ڈالو۔ اگر گھی خالص ہو گا تو ...
رنگ بدستور رہے گا۔ اگر نباتاتی گھی ...
اس کا رنگ گہرا زرد ہو جائیگا۔ اگر چربی ...
ملاوٹ ہو گی تو اس کا رنگ نارنجی اور اگر ...
ملاوٹ ہو گی۔ تو سرخی مائل زرد ہو جائے ...

پرکاش "آریہ سماج کا ہر دلعزیز اخبار ...
اس کے گاہک بنیں ٭ (منیجر)

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۷ر پچیس سے زیادہ لینے پر ۶ر (۲) سنسکار ودھی ۴ر ۔ ۲۵ سے زیادہ پر ۳ر (۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر ۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) ویوہار بھانو ... سے زیادہ لینے پر ۱ر (۵) پنچ یگیہ ودھی ۳ پیسے۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) ... ندھی ۱ر ۔ ۲۵ سے ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اودیشیہ رتن مالا دو پیسے ... لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ ...

دیگر پستکیں وشو کی پہیلی ۲ر ۔ آریہ پربودھنی ۱۲ر ۔ ستیارتھ پرکاش ۱۲ر ۔ نو پنشد ... ویدک تتو گیان ۳ر ۔ کرتویہ درپن ۱۰ر ۔ آریہ جیون ۶ر ۔ یوگ ... پتھ ۵ر ۔ وید میں استریاں ۸ر ۔ بھارتیہ سماج شاستر ۸ر ۔ وید اپدیش ۸ر ۔ آریہ ... آریہ کمار سمرتی ۴ر ۔ خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ ۔ ۳۰ر کاپی ٭

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک ... سجن دیویندر یال نے اپنی تمام زندگی اور ... روپے خرچ کر ڈالے اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام ... اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے۔ رعایتی ... اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہیئے ٭

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگھتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت ... روپے۔ چرک مول ایک جلد میں چار روپے۔ سشرت ... چار روپے ٭

ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں اور تمام پستکیں پونی قیمت میں لیں

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا
سالہا سال کا آزمودہ
بھیم سینی سُرمہ
ضرور استعمال کریں
قیمت:۔ چودہ آنہ فی شیشی

ملنے کا پتہ

ایجنٹ پشاور:۔ میسرز پی۔ ایس گکڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں
شملہ:۔ ٹھاکر برادرس لوئر بازار۔

گوروکل کانگڑی فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 435.
ॐ
Founder: M. Krishen B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ پینتیس ۳۵ سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"
ٹیلیفون نمبر ۴۳۵

شرح چندہ
سالانہ —
ششماہی —
برما —
غیر ممالک — دس شلنگ

ہفتہ وار پرکاش لاہور

ایڈیٹر مہاشہ کرشن

لاہور اتوار:- ۲۱- ساون سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۴- اگست سنہ ۱۹۴۰ء

جلد ۳۶ — نمبر ۲۹

لڑتے ہیں آپس میں پھر ہندو مسلمان کس لئے؟

گاڈ یا اللہ کہئیے یا خدا یا ایشور || ایک ہی ہے وہ سمجھ اسکی ہے نادانوں کو بھی
اُس نے عیسائی یہودی پارسی پیدا کئے || ہندوؤں کو بھی کیا پیدا مسلمانوں کو بھی

لڑتے ہیں آپس میں پھر ہندو مسلمان کس لئے؟

اُن کی مانا ہے یہ بھارت اِن کی مادر یہ وطن || ایک ماں ہے جس کے دونو لاڈلے فرزند ہیں
رہ نہیں سکتے ہیں آپس کی محبت کے بغیر || اِن کے وہ محتاج ہیں، یہ اُن کے حاجتمند ہیں

لڑتے ہیں آپس میں پھر ہندو مسلمان کس لئے؟

جب ہوا چلتی ہے اس کو بانٹ کیوں لیتے نہیں؟ || یہ ہوا مسلم کی ہو اور وہ ہوا ہندو کی ہو
موسم برسات میں تقسیم کیوں ہوتی نہیں؟ || یہ گھٹا مسلم کی ہو اور وہ گھٹا ہندو کی ہو

لڑتے ہیں آپس میں پھر ہندو مسلمان کس لئے؟

جانتے ہیں جب کہ رہنا ہے سبھوں کو ہند میں || اور بچوں کا بھی ہونا اور پلنا ہے یہیں
دونو قوموں کو بسر کرنا یہیں ہے زندگی || اِن کو گڑنا ہے یہیں اور اُن کو جلنا ہے یہیں

لڑتے ہیں آپس میں پھر ہندو مسلمان کس لئے؟

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

(منڈک اُپ نشد اتھروید کی اُپ نشد ہے۔

اس کا نام منڈک اس لئے پڑا کہ اس میں سر کی اُتم کوٹی کی پرا ودّیا کا ورنن ہے۔ یہ شیرش سنفانیہ شکھشا ہے۔ اس اُپ نشد کی وِدّیا پاپ اور تاپ کو مونڈنے والی ہے۔ جنم بندھن ناشک اس کا اُپدیشٹا انگرا ہے۔ اس کا جاننے سمجھنے تنہا پوچھنے والا شونک ہے۔ جو برہم ودّیا میں پارنگت گرہستی تھا۔ اس نے سچے گورو کی کرپا سے بھگوان کا ارادھن کر کے برہم گیتا کے آتم تتو کو جانا تھا۔ اس اُپ نشد کے چھ کھنڈ ہیں۔

پہلا کھنڈ

دیووں کے مکھ دیو جو[1] برہما اس کا نام
بھونوں کا رکھشک وہی۔ کرتا جگ سکھ دھام
سب ودّیاؤں میں کہی[2]۔ برہم وِدّیا پردھان
اِلیشور کے بیٹے سبھی۔ جیشٹھ بھگت مہان
برہمانے بدھ ہم ودّیا[3]۔ اتھروا کہی سنائے
پورو جگ میں انگرا کو۔ اس نے دی بتلائے

ویدامرت

رگ وید ۔۔۔ اوم ۔۔۔ یجُروید
سام وید ۔۔۔ اتھروید

**ओं उतेमं भूमिर्वरुणस्य राज्ञ उतासौ द्यौ-
बृहति दूरे अन्ता उतो समुद्रौ वरुणस्य
कुक्षी उतास्मिन्नल्पं उदके निलीनः ४-१६-३**

ارتھ:۔ یہ سمپورن پرتھوی ورُن راجہ کے وش میں ورتمان ہے۔ جس کے کنارے بہت دُور ہیں۔ ایسا یہ بڑا دیو لوک بھی جس ورُن راجہ کے وش میں ہے۔ پُورو اور پشچم دشاؤں کے دونو سمندر ورُن راجہ کا اُدر رُوپ ہیں۔ اس تھوڑے سے جل میں بھی وہ ورُن راجہ انتر سِتھت ہو کر ورتمان ہے۔

بھاوارتھ

(۱)

راجہ! ورُن اننت ہے ا۔ پرتھوی چہ دیو لوک
سمندر پورو پشچمی - تم ہی رہے ہو روک

(۲)

سب کچھ وش میں آ گئے - ویاپک وا اپی کوپ
سکھی جان کر ہو سکیں - تیرا رُوپ انُوپ

چُنے ہوئے پھول

—— سمندر میں بے شمار ہیرے جواہرات لعل رتن پڑے ہیں۔ اگر تم کو ایک بار ڈبکی میں کوئی رتن وغیرہ نہ ملے۔ تو سمندر کو رتنوں سے خالی نہ سمجھ لو۔ پھر کوشش کرو۔ کبھی نہ کبھی تمہیں کامیابی نصیب ہو گی ہی۔ اسی طرح اگر تھوڑے بھجن سے تمہیں ایشور درشن نہ ملیں تو گھبرا مت جاؤ۔ دھیرج رکھ کر بھجن کرتے رہو۔ کبھی نہ کبھی تمہیں ضرور شانتی ملے گی۔

—— فرض کرو کسی ماں کے چار بچے ہیں۔ وہ کسی کو کھلونا، کسی کو گڑیا، یا کسی کو کتاب کسی کو مٹھائی دے کر بہلاتی ہے۔ ان میں سے اگر کوئی بچہ کھلونا پھینک کر ماں کہاں ہے کہہ کر رونے لگتا ہے۔ تو ماں فوراً اُسے گود میں لے کر پیار کرتی ہے۔ اور اُسے تسلی دیتی ہے۔ اسی طرح انسان جب اپنا سب کچھ تیاگ کر ایشور کی خدمت میں سچے دل سے دُعا کرتا ہے۔ تو پرم دیالو پرماتما اُسے شانتی دیتے ہیں۔

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا
سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سُرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت: چودہ آنے (۱۴؍) فی شیشی

ملنے کا پتہ

ایجنٹ

پشاور: مینیجر پی۔ ایس گرنتھ بھنڈار چوک یادگار۔ شملہ: ٹھاکر برادرس لوئر بازار

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

گاؤکُشی اور مُسلمان

یدی آپ کو گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا کو دیش کے لئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو مہری پُستک "گؤ کشی اور مسلمان" منگوا کر پڑھیئے۔ "پرکاش" لاہور نے زبردست سماوچنا کی ہے۔ اس پُستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پُستک کو ان گنت تعداد میں مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یکمشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فیصدی کمیشن۔ قیمت ۴؍۔ محصولڈاک ۱؍۔

ملنے کا پتہ:۔ سید مصطفیٰ حسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ (یو۔پی)

شاستروکت وِدھی سے تیار کی ہوئی مشہور و معروف

شُدھ ہون سامگری

دھوکہ سے بچنے کیلئے آریوں کو بنا دی۔ پی بھیجی جاتی ہے۔ پہلے خط لکھ کر نمونہ مفت منگوا لیں۔ پسند آنے پر آرڈر بھیجیں۔ اگر نمونہ جیسی سامگری ہو تو آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ کوڑے میں پھینک دیں۔ پھر سو لیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی سچائی کی کسوٹی ہو سکتی ہے؟

قیمت آٹھ آنے (۸؍) سیر

تھوک کے گراہک کو پچیس ۲۵ فیصدی کمیشن۔ ریل کا کرایہ بذمہ خریدار

پتہ:۔ رامیشور دیالو آریہ پوسٹ اسولی (فتح پور) یو۔پی

نوٹ:۔ یہ سامگری "پرکاش" کاریالیہ لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۷ — پرکاش (ہفتہ وار) لاہور — ۲۱ - ساون — ۴ - اگست سنہ ۱۹۴۰ء
دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

سارودیشک سبھا پر نئے الزام

لالہ خوشحال چند نے سارودیشک سبھا پر یہ
الزام لگایا - کہ وہ کمزور ہاتھوں میں ہے - اور
اس کا ثبوت یہ دیا - کہ اس نے ریاست حیدر-
آباد کے آریہ سماجوں کو ایک سرکلر کے ذریعہ
ہدایت کی ہے - کہ وہ آریہ سماج کے ست سنگ
میں ستیارتھ پرکاش کے پہلے دس سملاسوں کی
کتھا کیا کریں - اور باقی چار سملاسوں کا ذکر نہ
کریں - آریہ گزٹ نے لالہ خوشحال چند کے
اس بیان پر ٹپنی بھی کر دی - جب یہ بیان سارو
دیشک سبھا کے ادھیکاریوں کی نظر سے گذرا -
تو وہ بڑے حیران ہوئے - اور سبھا کے منتری نے
لالہ خوشحال چند کو لکھا - کہ اس سبھا کے جس سرکلر کا
آپ نے اپنے بیان میں حوالہ دیا ہے - وہ آپ
بھیج دیں - سارودیشک سبھا نے کوئی سرکلر
جاری کیا ہوتا - تو اس کی نقل لالہ خوشحال چند کے
پاس ہوتی - انہوں نے تو [illegible] کا بدلہ لیا -
حیدرآباد ستیاگرہ کا روپیہ ان کی سبھا سے مانگا
اور سارودیشک سبھا کو بدنام کرنے کے لئے
جھوٹا الزام جڑ دیا - سبھا کی چٹھی پر آپ
سادھ گئے - سبھا نے یاددہانی کرائی - جب
پھر بھی نہ بولے - تو سبھا نے ایک بیان اخبارات
میں دیا - جس میں یہ درج تھا - کہ سبھا نے کوئی
سرکلر جاری نہیں کیا - جس میں حیدرآباد کے
آریوں کو ہدایت کی گئی ہو - کہ وہ ستیارتھ پرکاش
کے پہلے دس سملاسوں کی ہی کتھا کیا کریں -
لالہ خوشحال چند کو سارودیشک سبھا کا یہ بیان
اپنے اخبار میں شائع کرنے کی جرأت نہ ہوئی مگر
جب یہ "پرتاپ" میں پرکاشت ہو گیا -
تو آپ نے اس کے جواب میں ایک بے ہنگم سا
بیان اپنے اخبار میں شائع کر دیا - جس میں
اسی طرح سارودیشک سبھا پر کئی بے بنیاد
غلط الزام لگا دئے - درست کہا گیا ہے -
جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے - لالہ خوشحال چند
ایک جھوٹ چھپانے کے لئے کئی جھوٹ
بول رہے ہیں - اگر وہ اپنی غلطی کا اعتراف
کر لیتے اور کہہ دیتے - کہ میں نے ایک غلط
خبر کی بنا پر سارودیشک سبھا کے متعلق
غلط بات کہہ دی ہے - جس کا مجھے افسوس
ہے تو معاملہ ختم ہو جاتا - لیکن انہوں نے اس
کے نتائج سے بچنے کے لئے ایک
نیا بہانہ پیش کیا ہے - وہ لکھتے ہیں - کہ
ستیاگرہ حیدرآباد کے سلسلہ میں چھ سملاسوں کا
[illegible] "پرتاپ" میں شائع ہوا - اس میں
[illegible] آریہ سماج ریاست حیدرآباد کیلئے
[illegible] ہے" - اس کا جواب دینے کے لئے
[illegible] سارودیشک سبھا کی پالیسی تو
[illegible] ہے - اور اس کی صلح پسندی کے
[illegible] واقعہ پیش کیا - کہ اس نے ستیارتھ
"پرکاش" کے پچھلے چار سملاسوں کا پرچار کرنے کی
ممانعت کر دی ہے" یہ جواب بتاتا ہے - کہ
لالہ خوشحال چند نہ صرف جھوٹ بول سکتے ہیں -
بلکہ بزدل بھی ہیں - جھوٹ بولتے ہیں - اور اس کی
ذمہ داری لینے سے گھبراتے ہیں - ع -

"چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"

پہلے تو سارودیشک سبھا پر الزام لگایا - کہ وہ کمزور
ہاتھوں میں ہے - اور ثبوت یہ پیش کیا - کہ اس نے
ستیارتھ پرکاش کے آخری چار سملاسوں پر امتناعی
حکم لگا دیا ہے - اور پھر یہ کہہ دیا کہ میں نے تو
آریہ سماج کو مسلمانوں کے الزام سے بچانے کیلئے
سارودیشک سبھا کی صلح پسندی کی تعریف کی تھی -
جس شخص کے کندھوں پر سر ہے - اور سر میں عقل
ہے - وہ اس صفائی کو بے پر کہہ کر لازمی طور پر رد
کر دے گا - سوال صاف ہے - کہ جب لالہ خوشحال چند
صاحب نے یہ لکھا - کہ سارودیشک سبھا کمزور ہاتھوں میں ہے -
اور اس کے ثبوت میں "ستیارتھ پرکاش" کے متعلق
فرضی سرکلر پیش کیا - تو کیا انہوں نے سارودیشک
سبھا کی تعریف کی - تعریف تو وہ کیا کریں گے - البتہ
غلط الزام لگا کر جس الجھن میں پھنس گئے ہیں -
اس سے نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے
ہیں - صحیح اور سیدھا طریق تو یہ تھا - کہ وہ اس
غلط بیانی کے لئے معافی مانگ لیتے - لیکن
ایسا کرنے کی بجائے وہ اپنے لئے مزید الجھنیں
پیدا کر رہے ہیں - کرتے تو ہیں سارودیشک پر
حملہ اور کہتے ہیں - کہ میں نے اس کی تعریف کی
ہے - کون مانے گا ؟

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا - اب "آریہ گزٹ"
نے دہلی کے کسی مہاشہ رام چندر کی ایک چٹھی
شائع کی ہے - جس میں لکھا ہے - کہ جس سرکلر کا
ذکر لالہ خوشحال چند نے کیا ہے - وہ سارودیشک
سبھا نے جاری نہیں کیا - بلکہ نظام راجیہ کی آریہ
پرتی ندھی سبھا نے - نظام راجیہ کی سبھا نے یہ سرکلر
جاری کیا ہے یا نہیں - اس کے متعلق تحقیقات
کے بعد ہی کچھ کہا جا سکتا ہے - کیا ہے تو اس کے
الفاظ دیکھنے پڑیں گے - اور پھر اس سے پوچھنا پڑیگا -
کہ کس مصلحت کے مدِنظر اس نے یہ سرکلر جاری کیا
ہے - غرض یہ کہ جب تک یہ ثابت نہ ہو - کہ سرکلر جاری
ہوا ہے - اور اصل سرکلر نہ دیکھا جائے - تب تک
رائے قائم نہیں کی جا سکتی - اور اگر ایسا سرکلر
جاری ہوا ہے - تو سوال پیدا ہوگا - کہ حیدرآباد کے
آریوں کی رہنمائی کے لئے وہاں کی آریہ پرتی ندھی
سبھا نے جو سرکلر جاری کیا - اس میں لالہ خوشحال چند
دخل دینے والے کون ؟ یہ معاملہ صرف آریہ سماج
سے تعلق رکھتا ہے * اس لئے نظام راجیہ کی
سبھا کو سمجھایا جا سکتا ہے - لیکن اس کے خلاف
ایجی ٹیشن مناسب نہیں - اور لالہ خوشحال چند
کریں گے بھی نہیں - کیونکہ وہ تو سارودیشک سبھا کو
بدنام کرنا چاہتے ہیں - نظام راجیہ کی سبھا کو نہیں
اور نظام راجیہ کی سبھا کو بدنام کرنے کی کوشش
اگر یں - تو انہیں پروا ہی کیا ہے ؟ وہ چاہے - تو
انہیں منہ توڑ جواب دے سکتی ہے - اس نے
واقعی کوئی سرکلر جاری کیا ہے - تو یہ تو ثابت ہو
گیا - کہ سارودیشک سبھا نے کوئی ایسا سرکلر جاری
نہیں کیا - ایسی حالت میں لالہ خوشحال چند اس
سے معافی کیوں نہ مانگیں ؟ انہوں نے اس پر غلط
الزام لگایا - اور اخلاق کا یہ تقاضا ہے - کہ وہ
معافی مانگیں - وہ یہ کہہ کر نہیں بچ سکتے - کہ نظام
راجیہ کی سبھا سارودیشک سبھا کے آدھین ہے -
کیونکہ اس صورت میں انہیں یہ ثابت کرنا ہوگا -
کہ نظام راجیہ کی سبھا نے یہ سرکلر سارودیشک
سبھا کی اجازت اور منظوری سے جاری کیا ہے -
اور یہ وہ کر نہ سکیں گے *

لالہ خوشحال چند نے اپنے جواب میں کئی
بے سروپا باتیں لکھی ہیں - انہوں نے ایک بات یہ
لکھی ہے - کہ صلح کی جو شرائط پہلے پیش کی گئیں -
انہیں بعد ازاں بدل دیا گیا - وہ جانتے ہیں - کہ
جو خط و کتابت سبھا اور نظام سرکار کے
درمیان ہوئی - وہ کانفیڈنشل ہے - اور شائع
نہیں کی جا سکتی - اس لئے انہیں ایک اور
دروغ گوئی کی جرأت ہوئی ہے - آریہ جگت
کی اطلاع کے لئے لکھ دینا چاہتا ہوں - کہ لالہ
خوشحال چند کی یہ بات قطعاً غلط ہے - کہ صلح
کی شرائط پیش کچھ کی گئیں - اور منظور کچھ کی گئیں -
ان کی سمجھ میں یہ بات آسانی سے آ جائے گی -
جبکہ میں ان کے سامنے یہ رکھوں گا - کہ صلح کی
شرائط پر غور کرنے اور انہیں منظور یا رد کرنے
کے لئے سارودیشک سبھا کے دو اجلاس ہوئے -
ایک دہلی میں دوسرا ناگپور میں - ان اجلاسوں
میں بہت سے ایسے سجن بھی نمنترت کئے گئے تھے -
جو سبھا کے ممبر نہ تھے - آریہ سماج سے باہر میں
ویر ساورکر اور شری [illegible] کا نام لے سکتا
ہوں - اور آریہ سماج کے متعلق صرف اتنا کہنا
کافی ہوگا - کہ کیا دہلی اور کیا ناگپور - سارودیشک
سبھا کے دونوں اجلاسوں میں کانگریس کے کئی پرشٹھت
پرش موجود تھے - ناگپور میں شرائط طے کی گئیں اور
سرسمتی سے طے کی گئیں - اس لئے سبھا نے جرأت
دکھلائی - تو سب کو اس کا شریہ پراپت ہے - اور
کمزوری کا اظہار کیا - تو سب اس کے لئے ذمہ دار
ہیں - یہ نہیں کہا جا سکتا - کہ سارودیشک سبھا
کے ممبروں نے غلط فیصلہ کیا - اس میں غیر ممبر
بھی شامل تھے - درحقیقت حیدرآباد ستیاگرہ کے
اغراض کیلئے سبھا کی ممبری کی دیوار گرا دی گئی تھی -
اور ان سب سے مشورہ لیا جاتا تھا - جنہیں اس
ستیاگرہ سے دلچسپی تھی - بلا لحاظ اس کے کہ وہ
سبھا کے ممبر ہیں یا نہیں - اس لئے لالہ خوشحال
چند سارودیشک سبھا پر کمزوری کا الزام
لگانے سے پہلے اپنے مترون سے پوچھ لیں -
کہ ناگپور کی سبھا میں جو فیصلہ ہوا - اس میں
وہ شامل تھے یا نہیں - اور تھے تو سہمت تھے یا
نہیں *

مجھے افسوس ہے - کہ لالہ خوشحال چند نے
حیدرآباد ستیاگرہ کی کامیابی کے اثر کو زائل
کرنے کی کوشش کی ہے - اگر کوئی اور شخص ایسا
نندنیہ کرم کرتا - تو اسے نظر انداز کیا جا سکتا
تھا - لیکن لالہ خوشحال چند تو ڈکٹیٹر بن کر گلبرگہ
جیل میں رہ آئے ہیں - وہ جو کچھ کہیں گے - اس
سے لازمی طور پر زیادہ بھرم پھیل سکتا ہے -
بھرم پھیلے یا نہ - لیکن جو لوگ آریہ سماج کی
مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں - انہیں تو
اسے بدنام کرنے کا ایک اچھا موقعہ ہاتھ آ جائیگا
اور لالہ خوشحال چند نے دیکھ لیا ہوگا - کہ ان
کے مضمون نے مخالفوں کو موقعہ دے دیا ہے -
لاہور کے سناتنی اخبار "نو بھارت" نے ان کے
مضمون کی بنا پر ایک مضمون لکھا ہے - جس میں یہ
ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی ہے - کہ آریہ
سماج کے ستیاگرہ کی کامیابی ڈھول کا پول تھی -
اور وہ پول لالہ خوشحال چند کے ہاتھوں کھل گیا ہے

آریہ سماج کے مخالفوں کی کمی نہیں۔ اور وہ لالہ خوشحال چند کے مضمون سے پورا پورا فائدہ آج تو لالہ خوشحال چند سیٹھ دھرمی کی وجہ سے محسوس نہ کریں۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کو نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن وقت آئے گا۔ کہ انہیں اپنے اس کئے پر پشچاتاپ ہوگا۔ ہاں اس وقت اس پشچاتاپ کا فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ تیر کمان سے نکل چکا ہوگا۔ اور ہانی ہو چکی ہوگی۔ دوسرے آریہ پرش تو اس وقت بھی محسوس کر رہے ہیں۔ کہ لالہ خوشحال چند آریہ سماج کے نادان دوست ثابت ہو رہے ہیں۔ وہ بدنام تو کرنا چاہتے تھے سارودیشک سبھا کو۔ لیکن باعث بن گئے سارے آریہ سماج کی بدنامی کا۔ حیدرآباد ستیہ آگرہ ایک ایسی شاندار تحریک ہے۔ جس پر آریہ سماج جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ اس کا انجام جیسا شاندار ہوا۔ وہ آریہ سماج تو کیا۔ آریہ جاتی سے بہت بڑھ کر ہے۔ تمام ہندو بھائیوں کیلئے ہرش کا باعث ہے۔ اس ستیاگرہ کیلئے آریہ پرشوں اور آریہ دیویوں نے جس تیاگ کا پریچہ دیا۔ اس پہ قربان ہو جانے کو جی چاہتا ہے۔ تیس کے قریب ستیاگرہی تو دھرم کی بلی ویدی پر چڑھ گئے۔ آریہ سماج کی اس شاندار کامیابی کو دیکھ کر تنگ دل مسلمان دل ہی دل میں کڑھتے رہے۔ اور انہوں نے اس کے اثر کو کم کرنے کے لئے لکھا۔ کہ آریہ سماج کے مطالبات منظور نہیں ہوئے۔ اور نظام سرکار نے جو کچھ دیا بھی ہے۔ وہ اپنی رحمدلی سے۔ ستیاگرہ سے مرعوب ہو کر نہیں۔ آریہ سماج کی بدقسمتی ملاحظہ ہو۔ کہ جو کچھ کل اس کے مخالف مسلمان کہتے تھے۔ اس کی تائید آج لالہ خوشحال چند کر رہے ہیں۔ اور اس لئے کر رہے ہیں۔ کہ سارودیشک سبھا نے پہلے دیشک سبھا سے جس کے وہ پردھان ہیں حیدرآباد ستیاگرہ کا بیس ہزار روپیہ مانگا ہے۔ حیدرآباد کی کامیابی میں لالہ خوشحال چند کا بھی ہاتھ ہے۔ انہوں نے ستیاگرہ کیا اور کئی ماہ جیل میں رہے۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ ان کی اور دوسرے آریہ پرشوں کی قربانی سے آریہ سماج کو جو لابھ پراپت ہوا ہے۔ اسے اپنے مقصد کی خاطر نشٹ کر دینا کہاں تک ان کے لئے شوبھا کی بات ہے۔

آریہ جگت کی اطلاع کے لئے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ جن شرائط پر سارودیشک سبھا اور نظام راجیہ میں صلح ہوئی۔ وہ تحریری ہیں۔ زبانی نہیں۔ سارودیشک سبھا کے دفتر میں موجود ہیں۔ اور کوئی بھی شخص انہیں دیکھ سکتا ہے۔ ان شرائط میں نظام سرکار نے جو وعدے کئے تھے۔ ان میں سے بہت سے پورے ہو چکے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ حیدرآباد میں ویدک دھرم کا پرچار کھلے بندوں کیا جا سکتا ہے۔ اور بے شک کچھ شکایات ابھی دور نہیں ہوئیں۔ لیکن ان میں سے کچھ ایسی ہیں۔ جنہیں دور کرنے کا نظام سرکار نے اقرار ہی نہ کیا تھا۔ اور کچھ وہ اپنی مصلحتوں کے پیش نظر فی الحال دور کرنے کو تیار نہیں ہوئی۔ پنڈت رام چندر دہلوی کے خلاف اپنا حکم امتناعی واپس لینے کا اس نے اقرار نہ کیا تھا۔ اور باوجود سارودیشک سبھا کی کوشش کے اس وقت تک تیار نہیں ہوئی اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہہ دوں۔ کہ حیدرآباد ستیہ آگرہ کو بند کرنے کا فیصلہ حیدرآباد کے آریہ پرشوں کے مشورہ سے کیا گیا۔ ستیاگرہ کے آٹھویں ڈکٹیٹر پنڈت ونائک راؤ جی بیرسٹر ایٹ لاء و پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ سے مشورہ لیا گیا۔ اور جب انہوں نے کہہ دیا۔ کہ صلح کی شرائط تسلی بخش ہیں۔ اور ستیاگرہ بند کر دیا جانا چاہیئے۔ تب ایسا کیا گیا۔ اور حیدرآباد کے آریہ پرش کہاں تک صلح پسند ہیں۔ یا نظام سرکار سے دبنے والے ہیں اس کا ایک تازہ ثبوت آریہ جگت کے سامنے رکھتا ہوں۔ ہمارے ستیاگرہ کا ایک نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نظام سرکار جن اصلاحات کو برسوں سے ٹالتی آ رہی تھی۔ ان کا اس نے اعلان کر دیا۔ ان اصلاحات کو پولیٹیکل یا نیم پولیٹیکل کہہ سکتے ہیں۔ اور ان سے ریاست کے ہندو متاثر ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کے مطالبات کے سلسلہ میں نظام سرکار نے ایک علیحدہ اعلان شائع کیا۔ اصلاحات تسلی بخش نہیں۔ کیونکہ نوے فیصدی ہندو آبادی کو دس فیصدی سے بھی کم حقوق دئے گئے ہیں۔ لیکن ان اصلاحات کو رد یا قبول کرنا آریہ سماج کا کام نہ تھا۔ بلکہ ریاست کے ہندوؤں کا۔

حال ہی میں ڈاکٹر سوبجے کی صدارت میں ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں کی پہلی پولیٹیکل کانفرنس حیدرآباد میں ہوئی ہے۔ اس کے سامنے اصلاحات بھی پیش ہوئیں۔ ڈاکٹر سوبجے کی کوشش تھی۔ کہ غیر تسلی بخش اور غیر مکتفی ہونے پر بھی منظور کر لی جائیں۔ ایک بڑا طبقہ ان کا ہم خیال بھی بن گیا۔ لیکن ایک طبقہ کی طرف سے زبردست مخالفت ہوئی۔ اور کہا گیا۔ کہ اصلاحات نکمی ہیں۔ انہیں رد کر دیا جائے۔ اس طبقہ کے لیڈر کون تھے۔ پنڈت ونائک راؤ جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا۔ فقط میرا یہ بتانے کا منشا ہے۔ کہ جس شخص میں یہ اخلاقی جرأت ہو۔ کہ نظام سرکار کی شائع شدہ اصلاحات کو اپنے جوتے کی نوک سے ٹھکرا دے۔ کیا وہ ایسی شرائط پر نظام سرکار سے صلح کر سکتا۔ اور سارودیشک سبھا کو ستیاگرہ بند کرنے کا مشورہ دے سکتا تھا۔ جن سے آریہ سماج کے مطالبات پورے نہ ہوتے ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ پنڈت ونائک راؤ کسی ایسی صلح پر رضامند ہوں۔ جو آریہ سماج کی ذلت کا باعث ہو۔ انت میں میں آریہ پرشوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ایسا اپدر دو ... صرف چھوٹے لوگوں میں ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ ... بھی ہوتی ہے۔ جو دنیا کی نظر میں بڑے سمجھے جاتے ہیں۔ اور وہ اس ایشا اور ... سو کر ایسی باتیں کرتے ہیں۔ جو سماج کو ہانی پہنچانے والی ہوتی ہیں۔

آؤ مل کر پرماتما سے پرارتھنا کریں ... انہیں ذمہ دارانہ عہدوں کی سطح سے اوپر ... توفیق عطا کرے۔

(کرشن)

آزاد مسلم کانفرنس اور پاکستانی سکیم

پچھلے دنوں آزاد مسلمانوں کی ایک کانفرنس لکھنؤ میں ہوئی۔ جس میں نہایت وضاحت سے پاکستانی سکیم کی مذمت کی گئی۔ کہا گیا کہ یہ سکیم ہندوستان کے دو بڑے فرقوں میں پھوٹ ڈالنے والی ہے۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا کی تاریخ میں ایسی احمقانہ اور شر انگیز مثال نہیں ملتی۔ السر (؟) کے لئے اتنا خطرناک نہیں ... ہندوستان کے لئے۔ یہ سکیم مضبوط ... کی علامت ہے۔"

"پاکستان" کی سکیم کے حامیوں کو آزاد مسلم کانفرنس کی مندرجہ بالا مذمت سے سبق لینا چاہیئے۔

حیدرآباد ستیاگرہ سمرتی

سارودیشک سبھا دہلی نے آریہ جگت سے پوچھا ہے۔ کہ حیدرآباد آریہ ستیاگرہ کی سمرتی کے طور پر ہر سال کون سا دن منایا جائے؟ اس کی طرف سے اس دوس کے کئی نام تجویز کئے گئے ہیں۔ مثلاً "ستیاگرہ دوس"، "بلیدان دوس"، "ستیاگرہ دوس" "آزادی دوس"۔ سبھا چاہتی ہے۔ کہ آریہ جگت اپنی رائے لکھے کہ ان میں سے کون سا نام اچھا ہے۔ اور یہ بھی کہ یہ دوس کس دن منایا جائے۔ اس دن جس دن کہ ستیاگرہ آرمبھ کیا گیا یا کہ اس دن جب کہ ستیاگرہ بند کیا گیا۔ اس دوس کی سمتی میں جو تاریخ بھی اس دوس کے لئے مقرر کی جا سکتی ہے۔ جس پر کہ نظام سرکار کی طرف سے آریہ سماج کے مطالبات کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ آریہ جگت کو چاہیئے کہ اپنی رائے جلد سے سارودیشک سبھا کو بھیج کر سوچیت کر دے۔ تاکہ وہ کسی انتم نتیجہ پر پہنچ سکے۔

ہندی "پرکاش" ضمانت فنڈ
۴۳۱ روپے اور چاہئیں

اس سپتاہ کپول بھگت بدھ لال ناتھو رام جی صراف احمد پور شرقیہ سے دس روپے پراپت ہوئے ہیں۔ گویا ۳۱ جولائی تک اس فنڈ میں ۵۶۹ روپے (جن میں ایک وعدہ کے دس روپے بھی شامل ہیں) پراپت ہو چکے ہیں۔ اس طرح ضمانت کی ایک ہزار کی رقم کو پورا کرنے کے لئے ابھی ۴۳۱ روپے اور چاہئیں۔ لیکن مہاشیوں کی رفتار سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس طرح یہ رقم سال میں بھی پوری نہ ہوگی۔ ہندی پریمی بھائیوں اور بہنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنا اپنا حصہ جلد بھیج دیں۔ تاکہ یہ رقم جلد پوری ہو جائے۔ ہم نے کوشش کی تھی۔ کہ یکم اگست کو ضمانت جمع کروا دی جائے گی۔ اور ۱۵ستمبر کا انک نکل جائے گا لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیا گیا کو ابھی یہ منظور نہیں۔ ایک تو اس لئے کہ ضمانت کی رقم جلد پوری ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ دوسرے جس دیکنی سے ہم نے ہندی "پرکاش" کے اجراء کیلئے درخواست دلوائی تھی۔ اس نے پرنٹر پبلشر بننے سے انکار کر دیا ہے۔ اب مجبوراً مجھے اپنے نام سے درخواست دینی پڑی ہے۔ "آریہ ورت" کیلئے ایک درخواست پہلے سے بہت دنوں سے دے رکھی ہے۔ ان دونوں میں سے جس کی منظوری پہلے مل گئی۔ اسی نام سے ہندی سنسکرن چھپنا شروع ہو جائیگا۔ ہمارے پریمیوں کو دھیریہ پوروک اس سمے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جب ہم سب پرکار کی مشکلوں کو پار کر کے ہندی ماسک سنسکرن شائع کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ یہ ہندی ماسک انک نکلے گا اوشیہ۔ دو ایک ماہ کی دیر ہو جائے۔ تو اسے ہمارے اختیار سے باہر سمجھئے۔ بہر حال رشی نروان دوس (دیوالی) تک پہلا انک اوشیہ نکل جاوے گا۔

ایک بار پھر "پرکاش" کے پریمیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ ضمانت فنڈ میں اپنا اپنا حصہ شیگھر بھیج دیں۔

منیجر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل برندابن اور آواگڑھ نریش

سنہ ۱۹۳۷ء

ناظرین "پرکاش" بھولے نہ ہونگے کہ سنہ ۱۹۳۷ء میں راجہ صاحب آواگڑھ ریاست نے اپنے خرچ پر دوسو سے زیادہ ودیارتھی گوروکل برندابن میں داخل کروائے تھے۔ ساتھ ہی ریاست کے کچھ ویٹنک کرمچاریوں کو بھی آریہ اُپدیشک اور پروہت بنانے کیلئے بھیجا تھا۔ یہ کرمچاری تو دو برس کی ٹریننگ کے بعد ریاست میں چلے گئے تھے۔ لیکن ودیارتھی ابھی شکھشا گرہن کر رہے تھے۔ کہ یکایک ۱۸- جون سنہ ۱۹۴۰ء کو انہوں نے اپنے سب ودیارتھیوں کو واپس بلا لیا۔ اس سمبندھ میں آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کی طرف سے جو وکتویہ چھپا ہے۔ اس سے راجہ صاحب کی ناراضگی کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ انہوں نے گوروکل کی پربندھک کمیٹی کا نہ صرف خود پردھان بننے کی اچھا پرگٹ کی۔ بلکہ یہ مطالبہ بھی کیا۔ کہ پربندھک کمیٹی میں آدھے ممبر اُن کے لئے جائیں۔ سبھا گوروکل کے پربندھ سمبندھی نیموں کی وجہ سے ان کی یہ اچھا پوری نہ کر سکی۔ اس پر نہ صرف انہوں نے اپنے ودیارتھی واپس بلا لئے۔ بلکہ آریہ سماج کے پرتی اُن کے جو وچار تھے۔ اُن میں بھی بھاری پریورتن آگیا۔

ظاہر ہے۔ کہ اُن کے وچاروں میں جو تبدیلی ہوئی ہے۔ وہ حقیقی نہیں۔ بلکہ سوارتھ سدھی میں اسپھلتا کا پرنام ہے۔

سادھوانی کی ضرورت

بعض اوقات چھوٹی چھوٹی اخباری بحثوں کا پرنام بڑا بھینکر ہوا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ۲۵- جولائی کے "آریہ مترا" میں "شوک سماچار" کے عنوان سے ایک ایڈیٹوریل نوٹ چھپا ہے۔ جس کا آخری فقرہ یہ ہے۔ کہ "ایشور مرت آتما کو شانتی اور شوک آکل پریوار کو دھیریہ پردان کریں"۔

"آریہ مترا" کے سمپادک ایک پرتیبھا شالی ویکتی ہیں۔ لیکن ان کی ذرا سی اساودھانی سے اس سچائی پر پانی پھر گیا ہے۔ کہ آتما امر ہے۔ سماچار پتروں کے سمپادکوں کو ساودھانی کا بڑی ادشکتا ہے۔

محکمہ ریڈیو اور آریہ سماج

ہندوستان میں گنتی کے چھ سات براڈکاسٹنگ سٹیشن ہیں۔ جو سب کے سب مسلمانوں کے زیر اثر ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ یہ سٹیشن عملی طور پر اشاعتِ اسلام کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ کسی سٹیشن کا پروگرام سن لو۔ حضرت محمدؐ صاحب کی ہی حمد و ثنا کے راگ سنائی دیں گے۔ آریہ سماج نے پرچار کے اس جدید و مؤثر ذریعہ سے فائدہ اٹھانے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ پرتی ندھی سبھائیں اس محکمہ پر زور ڈالیں۔ کہ کم سے کم وہ آریہ سماج کے سکالروں اور مقرروں کو تقریریں کرنے کی دعوت دیا کرے۔ رشی نروان دوس نزدیک آ رہا ہے۔ اگر ابھی سے یتن کیا جائے۔ تو اس دن تمام ریڈیو سٹیشنوں کے پروگراموں میں "رشی نروان اُتسو" کے لئے خاص وقت حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ سکھ اور سناتنی اپنے مذہبی پیشواؤں کے دن منظور کروا لیتے ہیں۔ امید ہے کہ پرانتک سبھائیں اس طرف دھیان دیں گی۔

ریاست جودھپور میں آریہ سماج

جہد سنگھ ہادستیاگرہ کے دنوں میں جودھپور سرکاری گزٹ میں چھپے ایک اعلان سے بھرم پھیل گیا۔ کہ دربار آریہ سماج کو ہندو مسلم ایکتا میں بادھک سمجھتا ہے۔ اس کا پرنام یہ ہوا کہ سرکاری ملازم ایک ایک کرکے آریہ سماج سے الگ ہونے لگے۔ یہ غلط فہمی ابھی باقی تھی۔ جسے دور کرانے کی غرض سے ۱۷- جولائی کو کنور چاند کرن شاردا پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ و مالوہ نے جودھپور کے چیف منسٹر مسٹر ڈونلڈ فیلڈ سے ملاقات کی۔ انہیں آریہ سماج کے اصولوں اور طریق کار کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی۔ اور انہیں بتایا۔ کہ جودھپور میں آریہ سماج کو جنم دینے والے سورگیہ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب جسونت سنگھ تھے۔ اور ان کی قایم کردہ آریہ سماج کے پردھان راجہ صاحب سر پرتاپ سنگھ اور منتری سکھ دیو پرشاد تھے۔ اس ملاقات کا نتیجہ نہایت ہی خوشگوار رہا۔ اب وہ غلط فہمی باقی نہیں رہی۔ ساتھ ہی سوسائٹیز ایکٹ کے ماتحت آریہ سماجوں کو رجسٹرڈ کرانے کی پابندی سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔ یاد رہے۔ کہ ریاست جے پور میں پہلے ہی یہ پابندی اٹھائی جا چکی ہے۔

"جاگرت" جواب دے

"جاگرت" نے اپنی ۲۶- جولائی کی اشاعت میں "پرکاش" مجریہ ۲۰- جولائی کے لیڈنگ آرٹیکل بعنوان "قردم شماری اور ہمارا فرض" پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ۔

"آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب "ہندو نہ لکھوانے" کا فیصلہ کرکے ایک ایسے راستہ پر چل رہی ہے۔ جو کہ ہندوؤں میں تفریق پیدا کر سکتا ہے۔ ...... وقت بتلائے گا۔ کہ وہ جذبات کی لہر میں بہہ کر ہندوؤں کو نقصان پہنچا رہے ہیں"۔

"جاگرت" بتلائے۔ کہ مذہب کے خانہ میں آریہ سماجیوں کے "ویدک دھرم" لکھوانے سے جب کہ ان کا شمار ہندوؤں میں ہی ہوگا۔ ہندوؤں میں کیسی تفریق پیدا ہوگی؟ اور کیوں کر؟ ساتھ ہی یہ کہ ایسا کرنے سے ہندوؤں کو کیا نقصان پہنچے گا؟ آریہ پرتی ندھی سبھا نے جذبات کی لہر میں بہہ کر نہیں۔ بلکہ ستدھانت پریم سے ودوش ہوکر ایسا آدیش کیا ہے۔ اسے آریہ پرتی ندھی سبھا کے "ویدک دھرم لکھوانے" کے آدیش پر تو اعتراض ہے۔ لیکن سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا سے وہ کیوں نہیں پوچھتا۔ کہ اس نے کیوں "سناتنی" لکھوانے کی ہدایت کی ہے۔ اس کا یہ لکھنا صحیح ہوگا۔ کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کو سناتنیوں کے ہندو لکھوانے پر اعتراض نہیں۔ لیکن کیا اس نے تسلیم نہیں کیا۔ کہ:۔

"سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا نے دھرم کے خانہ میں "سناتن دھرم" لکھوانے کی ہدایت کی ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ وہ ہندو لکھوانے کے خلاف ہے"۔

اگر وہ ہندو لکھوانے کے خلاف نہیں۔ تو یہ ہدایت دینے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ جس کے جی میں آتا "سناتنی" لکھواتا۔ جس کے جی میں آتا ہندو لکھواتا۔ اس کا ہدایت کرنا ہی ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ ہندو لکھوانے کے حق میں نہیں۔

امسال کا رکھشا بندھن تہوار

امسال رکھشا بندھن ۱۷- اگست کو ہے۔ حسب معمول امسال بھی یہ تہوار منایا جاوے گا۔

لیکن ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس ورش اس تہوار کو خاص اہمیت دی جائے۔ انترراشٹریہ پرستھتی کچھ ایسی ہے۔ کہ کئی پرکار کے خدشات محسوس کئے جا رہے ہیں۔ کہیں بیرونی حملوں کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ تو کہیں اندرونی گڑبڑ کا۔ گورنمنٹ ان خطروں سے ملک کو بچانے کے لئے ضروری تدابیر عمل میں لا رہی ہے۔ لیکن پھر بھی اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ ایک ایک ہندوستانی آتم رکھشا کے یوگیہ بنے۔ آریہ ویروں کو اس "رکھشا بندھن" کے دن اپنی، اپنے دھرم، ویدک سبھیتا، آریہ بھاشا، دیویوں کی عزت اور دیش کی رکھشا کے پرن میں اپنے آپ کو باندھنا چاہیئے۔ ایسا کرکے وہ اس تہوار کو صحیح معنوں میں منانے کا شریہ پراپت کرینگے۔

ریاست حیدرآباد کی اصلاحات

۲۸- جون کو حیدرآباد ہندو کانفرنس نے جس کے صدر ڈاکٹر مونجے تھے۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ریاست حیدرآباد کی اصلاحات منظور کر لیں۔ اگرچہ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے پردھان پنڈت ونائک راؤ اور دوسرے آریہ سماجیوں نے شدید مخالفت کی۔ ڈاکٹر صاحب نے اصلاحات کو غیر مکمل اور غیر تسلی بخش دیتے ہوئے کہا۔ کہ گورنمنٹ کا یہ اعلان کہ نظام اپنی ذات میں عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ذمہ دار گورنمنٹ کی طرف ایک قدم ہے۔ اس لئے ہمیں سنتوش کرلینا چاہیئے۔

یہ سب ٹھیک ہے۔ لیکن جب یہ اصلاحات نافذ ہونے میں ہی نہیں آتیں۔ تو ہندوؤں کی منظوری یا نامنظوری سے کیا بنتا ہے؟ کیا ہی اچھا ہوتا اگر کانفرنس نظام صاحب سے ان اصلاحات کے جلد از جلد نفاذ کا مطالبہ کرتی؟

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا فیصلہ

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے جس کا اجلاس پچھلے ہفتہ پونہ میں ہوا۔ ورکنگ کمیٹی کے دہلی والے ریزولیوشن پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ جس سے واضح ہو گیا۔ کہ کانگریس اپنے مطالبات کے لحاظ سے آج بھی وہیں کھڑی ہے۔ جہاں کئی ماہ پہلے تھی۔

کانگریس کا اگلا قدم کیا ہوگا؟ اس م

ناگری لپی کی طرح صحیح اور سائنٹفک طریق پر اردو کو ہندوستانی اور اردو نما ہندی لکھنے و پڑھنے کا بہترین قاعدہ ہے۔

ہندوستانی شکھشاولی حصہ اول (عربی لپی میں)

قیمت اڑھائی آنے فی جلد یا ساڑھے بارہ روپیہ (۱۲/۸) سینکڑہ۔

ملنے کا پتہ:- پنڈت آسارام اور دہبیر نوٹیفائیڈ ایریا ڈاکخانہ مصر کھ ضلع سیتاپور (یو۔پی)

پیراشوٹ اور چھتریاں کیا ہیں؟

(از کماری پدما شانگر ام ایم - اے)

موجودہ یورپین جنگ میں جرمنی کی طرف سے ہالینڈ کی سرحد کے اندر پیراشوٹ کے ذریعہ فوج اتارنے کا ایک نیا تجربہ کیا جا رہا ہے +

پیراشوٹوں کے ذریعہ فوج اتارنے کا پہلا مظاہرہ سنہ ۱۹۳۶ء میں کیا گیا تھا۔ روس نے پیراشوٹ کے ذریعہ اترنے والی فوج کا استعمال فن لینڈ کی جنگ میں کیا تھا۔ لیکن اس کا زیادہ ذکر نہیں ہوا۔ جرمنی نے اس کا زیادہ استعمال ناروے اور ڈنمارک میں کیا۔ ہالینڈ اور جرمنی کی لڑائی میں بھی ان کا استعمال کیا گیا۔ ہالینڈ میں تو جرمن سپاہی پیراشوٹوں کے ذریعہ ڈچ لباس میں اترے تھے +

ہوائی جہاز سے پیراشوٹ کے ذریعہ اترنا اتنا آسان نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے۔ مظاہروں میں ہوائی جہازوں کے دروازے سے اترنا آسان نظر آتا ہے۔ لیکن ایک ٹوٹے پھوٹے یا دشمن کے ذریعہ تباہ شدہ ہوائی جہاز سے اترنا کھیل نہیں ہے +

دوسری قسم کے پیراشوٹ پیٹھ پر بندھے ہوتے ہیں۔ ان کا استعمال صرف ٹریننگ کے لئے کیا جاتا ہے۔ نو مشقوں کے لئے دوسری قسم کے ہوائی جہازوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے چھاتی پر کا پیراشوٹ کہتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر پیٹھ پر کا پیراشوٹ کام نہ دے۔ تو حفاظت کے لئے چھاتی پر کا پیراشوٹ تو رہے گا ہی۔ لیکن ایسا موقعہ نہیں آتا۔ گدی بن جانے والے پیراشوٹ کے ساتھ ہی ساتھ معاینہ کرنے والے اور بندوق چلانے والوں کے لئے گود میں رکھنے والے پیراشوٹ ایجاد ہوئے ہیں۔ اس کے ساتوں سے لٹکنا رہتا ہے۔ اس سے اسے چھاتی یا پیٹھ پر کے پیراشوٹ کی نسبت بہت کم بار معلوم ہوتا ہے۔ کام دیکھنے والوں کے لئے تو یہ اور بھی آرام دہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے اوپر کاغذ رکھ کر خاص خاص باتیں لکھ سکتا ہے +

جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔ پیراشوٹ سے اترنا آسان کام نہیں ہے۔ پیراشوٹ پہن کر ہوائی جہاز سے اترنا بہت مشکل کام ہے۔ یہ مشکل کچھ حد تک دور ہی نہیں کی جا سکتی۔ کئی قسم کے ہوائی جہازوں سے پیراشوٹ پہن کر صحیح و سلامت اترنا تو قسمت والوں کا ہی کام ہوتا ہے۔ جہاز لانے والے یا ہم گرانے والے اکثر اترنے کے لئے بہا سی طریقوں ہی کو کام میں لاتے ہیں۔ وہ جہاز کے بالکل اوپر پہنچ جاتے ہیں۔ اور وہاں سے ہوا کے ذریعہ اڑ کر جہاز کے آخری سرے تک لائے جاتے ہیں۔ لیکن اس حالت میں اگر جہاز سیدھا اڑتا رہا۔ تو اس بات کا خطرہ ہوگا۔ کہ پیراشوٹ کو جہاز کی دم کی نوک لگ جائے گی۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ انسان کا جسم جب چار سو میل کی رفتار سے اڑنے والے جہاز پر سے اڑ سکے گا۔ تو اسے چوٹ لگ جانے کا امکان ہوگا۔ اگرچہ اس طرح اترنے والوں کے مرنے کی مثالیں ایک طرح سے ملتی ہی نہیں تاہم پیراشوٹوں کو کافی چوٹ عموماً لگ جاتی ہے +

یہ طریقہ اکثر ڈوبتے ہوئے جہازوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن مان لیجئے۔ کہ جہاز کو اتنی چوٹ نہیں پہنچی۔ کہ دروازے سے اترنا ناممکن ہو گیا ہو۔ تو ہر دروازے اور کھڑکیوں سے لوگ اترتے ہیں۔ وہ پیراشوٹ کے چھلے کو مضبوطی سے پکڑ کر اترتے ہیں۔ اور ایک دو تین کہتے ہی چھلے کو کھینچ لیتے ہیں۔ اس کے بعد تین چار سیکنڈ کے اندر ہی پیراشوٹ کھولنا چاہیئے۔ جیسے ہی پیراشوٹ جہاز سے الگ ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس کے گرنے کی رفتار چھلے کو کھینچتے ہی کم ہونے لگتی ہے +

آسمان سے اترتے ہوئے پیراشوٹ کی رفتار بہت تیز نہیں ہوتی۔ پرانا سائنٹفک اصول تھا۔ کہ اگر کوئی شخص بہت بلندی سے گرے۔ تو وہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی مر جائے گا۔ کیونکہ ہوا کا دباؤ اتنا زیادہ ہوگا۔ کہ انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ پیراشوٹ کی عام رفتار ایک سو اتنی میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ اگر پیراشوٹ یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ اپنے مقررہ حلقے سے باہر جا رہا ہے۔ تو وہ اپنے اڑنے کی رفتار کم کر سکتا ہے۔ اور پیراشوٹ کو دائیں بائیں طرف بھی کر سکتا ہے +

سائنسدانوں کے خیال کے مطابق ان پیراشوٹوں کے ذریعہ زمین پر اترنا بالکل ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ ۱۲ فٹ کی بلندی پر سے کودنا۔ اگر پیراشوٹ سیدھا اترے۔ تو اس کے لئے یہ ایک مشکل کام ہوگا۔ لیکن چونکہ وہ اسی رفتار سے اترتا ہے۔ جو زمین پر چلنے والی ہوا کی رفتار ہوتی ہے۔ اس لئے اسے براہ راست چوٹ نہیں لگتی +

اس طرح ہم یہ بخوبی سمجھ گئے۔ کہ پیراشوٹ کو ٹھیک کھول لینا ہی خاص کام ہے۔ ریشمی چھاتا بڑی ہی ہوشیاری سے تہہ کر کے رکھا جاتا ہے۔ تاکہ اس کی رسیاں ایک دوسرے سے الجھ نہ جائیں۔ ریشمی چھاتے کے اوپر ایک اور چھوٹا پیراشوٹ ہوتا ہے۔ جسے "پائیلیٹ پیراشوٹ" کہتے ہیں۔ لہذا جیسے ہی چھلا کھینچا جاتا ہے۔ ویسے ہی پائیلیٹ پیراشوٹ کھل پڑتا ہے۔ اور اس کے بعد پیراشوٹ کھل پڑتا ہے۔ پیراشوٹ کی تیاری میں بہت خرچ ہوتا ہے۔ اس کا ایک ایک سوت بڑی ہوشیاری سے تیار کیا جاتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی دور پر ٹیسٹ کا امتحان لیا جاتا ہے۔ پیراشوٹ چاہے کام میں ...

پیسہ ازم

(فطرت نگار شری سدرشن جی کی قلم سے)

مسلمان کہتے ہیں۔ دنیا میں اسلام پھیل رہا ہے۔ بودھ کہتے ہیں بودھ ازم کی ترقی ہو رہی ہے۔ آریہ سماجی کہتے ہیں۔ لوگ ویدک دھرم کی طرف آ رہے ہیں۔ عیسائیوں کا خیال ہے۔ کہ دنیا کا مستقبل مسیح کے سائے میں مضمر ہے۔ مگر پیسے کی سنو۔ وہ تو کہتا ہے۔ کہ یہ سب خیال غلط ہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں پیسہ ازم کی اشاعت ہو رہی ہے۔ آج کل گنگا کے کنارے پر، کعبہ کی چوٹیوں پر۔ مندروں کی ویدی پر، مسجدوں کے منبر پر۔ جہاں دیکھو پیسہ ازم پھیل رہا ہے۔ لوگ نام ایشور کا لیتے ہیں۔ لیکن دل میں پیسہ بستا ہے۔ شاید اسی لئے عقلمند کہتے ہیں۔ کہ موجودہ صدی کا خدا "پیسہ" ہے +

اگلے زمانہ میں کئی لوگ ایسے تھے۔ جو پرماتما کے لئے ہنستے ہنستے اپنی زندگی قربان کر دیتے تھے۔ اور اف تک نہ کرتے تھے۔ اب وہ زمانہ ہے۔ کہ اگر کسی کو پرماتما مل جاوے، تو وہ اسے پیسے کے عوض میں بیچنے سے عار نہ کرے +

تواریخ میں ایسی مثالیں بہت سی ملتی ہیں۔ کہ پیسہ نیک چلن اور دھرماتما آدمیوں کے قدموں میں ٹھوکریں کھاتا تھا۔ اور وہ اس کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اب انقلاب زمانہ دیکھو۔ کہ جس کے پاس پیسہ نہ ہو۔ اسے سوسائٹی شریف اور دھرماتما تسلیم ہی نہیں کرتی +

مہاراجہ رام چندر جی نے تخت و تاج بھائی کے حوالے کر کے خود چودہ برس کا بنباس اختیار کیا تھا۔ اب پیسے کی خاطر بھائی بھائی میں تلوار چل جاتی ہے۔ اور پیسے کے عوض باپ بیٹوں کو اور بھائی بہنوں کو بیچ ڈالتے ہیں۔ جن تاریخ دانوں نے یوسف کے بھائیوں کے واقعہ کو حیرت انگیز تصور کیا تھا۔ وہ اب اگر پیسہ ازم کے دور کو دیکھیں تو سناٹے میں آ جائیں +

اب تو شرافت، لیاقت، ایمان، سب کچھ ہے پیسہ والوں کے پاس ہے۔ پہلے دھرم کا زمانہ تھا۔ نہ لوگوں کے پاس پیسہ تھا۔ نہ اس ...

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

شری ہنشی جی رچت

سوادھیائے کے لئے کچھ سستی اور اتم پستکیں

ان سے کسی کو محروم نہ رہنا چاہیئے

اپنشد گیان — ہندی ۳/ اردو ۲/

ہنشی رامائن — ہندی ۱/ اردو ۱۲ پیسہ

گیتا گیان — گیتا کا شلوک وار اردو میں ترجمہ — ہندی ۸/ اردو ۶/

رشی گیان — ہندی ۳/ اردو ۳/

سندھیا گیان — اردو ہندی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدک دھرم اور سائنس

(لیکھک: شری پرتیم لال جی ایڈووکیٹ علیگڑھ)

جوں جوں مہرشی دیانند کے کاریہ پر سوکشم
دِرشٹی سے وچار کیا جاتا ہے۔ توں توں یہ پرنام
نکلتا ہے۔ کہ مہرشی دیانند سنان
ہی کے سرد سریشٹھ پُرش اور ایک اُدّبھُت
کے رشی تھے۔
کبھی کبھی یہ سُنا گیا ہے کہ مہرشی دیانند میں
کمی تھی کہ وہ انگریزی نہیں پڑھے تھے۔ اس
انگریزی ساہتیہ میں جو امولیہ باتیں ہیں۔
زیادہ تر سائنس، تب بھی ودوان سمجھ کی
سب سادھن ہیں۔ ان سے وہ دلچسپ
ہے۔ ہماری سمجھ میں ایسا وچار کرنا ٹھیک نہیں
اور اس بھرم کو دور کرنا بہت ضروری ہے۔ کہ
گرنتھوں کے پڑھنے سے پراپت ہوتا ہے۔
دیانند ویدوں کے ودوان تھے۔ جن میں
گیان بھرا پڑا ہے۔ انسان کے کرتویہ
گیان کی جانکاری کی بات کہنا سر دھرم
ہم ان پنکتیوں میں یہ درشانے کی کوشش کریں گے
وگیان وکیا تک سمبندھ دیدک دھرم کی اور
ہے۔ اور مہرشی دیانند ودیا اچھی پرکار
دھرم کہاں تک اس کا پکش ہے۔
وگیان کی اُنتی کے مارگ میں ایک بڑی
عیسائی دھرم کی رہی ہے۔ آج کے سبھیہ
وگیان دینا پرایہ عیسائی دھرم کے
جانتے ہیں۔ پرنتو حافظہ میں بات
کہ جب وگیان دنیا میں دیکھ
کے اُونچا تھا وچار کے پہنچا تو یہ نتیجہ
کہ عیسائی دھرم تو کیول سائنس تک آ جاتا
بتلاتا ہے۔ اس میں وگیان اور الہودی
باتیں نہیں ہیں۔ پھر انہوں نے وگیان کو
دھرم سے سوتنتر کر لیا۔ وگیان تک
کیول نام ماتر کے عیسائی رہ گئے۔
انہوں نے اپنا کر لیا تھا دھرم وگیان
کے وچار کا ہی سمجھا گیا۔ ان دونوں
ویدک دھرم کا گیان ہو تا تو
تکمیت کنٹھ سے پرشنسا کرتے
اس کی شرن میں آتے۔ مہرشی دیانند نے
اور پرمان سے سدھ کیا۔ کہ ایشور۔ جیو
پرکرتی تینوں انادی اور اننت ہیں۔ پرکرتی
اور اپنے سچیدانند ہے۔
وگیان جو کیول پرکرتی کے نیموں کا
اور گیان کراتا ہے۔ وہ مہرشی دیانند
"ترائیت واد سدھانت" سے
ہے۔ اور اچھوتن ہے۔ پرنتو اس
ہے۔ ہم اپنے منتویہ کو سر اولیور لاج
(Sir Oliver Lodge)
کے پرسدھ سائنسدان ہیں۔ کے
پرگٹ کریں گے۔ کہ پرکرتی جڑ

"As I have said many times before, matter is essentially inert. It has no power of spontaneity, it can-not move it-self; it does not in the least rable, it has no will of its own, it goes where-ever it is pushed, and it is acted on by the space surrounding it."

یووک سے!

(وگیہ ہو کاویہ)

"یووک! ہمارے پاس آؤ۔ اور سچ بتا دو۔ کہ تمہارے ان نیتر میں کیوں اُنماد
کیوں بھرا ہوا ہے؟"

"مجھے گیات نہیں ہے۔ کہ میں کون سی وِشیلی مدرا پی گیا ہوں۔ جس کے کارن میرے نینوں
میں یہ نشہ ہے۔"

"چھی۔ کیسی لجا کی بات ہے؟" ۔۔۔ "وہ کچھ لوگ سُبدھیان ہوتے ہیں۔ تو کچھ مُورکھ بھی
ہوتے ہیں۔ کتنے سترک دانیہ اسادھان ہوتے ہیں۔ کچھ نیتر ہنسنے والے تو کچھ آنسو
پورن ہوتے ہیں۔ میرے نیتروں میں اُنماد ہی سہی۔"

"یووک! وہاں اس پرکار چپ چاپ ہرکش کی چھایا میں کیوں کھڑے ہو؟"

"میرے پاؤں میرے ہردے کے بوجھ سے بھاری ہو گئے ہیں۔"

"دھک۔ دھک! ۔۔۔ کیسی لجا کی بات ہے؟"

"وہ، کچھ لوگ اپنے پتھ پر اگرسر ہوتے رہتے ہیں۔ کچھ رُک جاتے ہیں۔ کچھ سوچھند
ہیں۔ اور کچھ بندی ہیں۔ میرے پاؤں میرے ہردے کے بوجھ سے ہی شتھل ہو اُٹھے ہیں۔"

(ترجمہ)

(ٹیگور)

it is acted on by the space surrounding it."

اقتباس:- "جیسا کہ میں پہلے کئی بار کہہ چکا ہوں۔ کہ پرکرتی سوبھاؤ سے جڑ ہے۔ اس میں اپنی کوئی اچھا یا شکتی نہیں ہے۔ یہ خود چل نہیں سکتی ہے۔ اس کو کوئی دُکھ نہیں ہوتا ہے۔ اس کی اپنی کوئی اچھا نہیں ہوتی ہے۔ اسے دھکا مار کر جہاں چاہے بھیجا جا سکتا ہے۔ اور اس پر چاروں اور سے منڈل کی بھی کریائیں ہوتی ہیں۔"

اسی پرکار دوسرے ستھان پر ڈاکٹر ہیوڈے نے اسی سدھانت کو ان شبدوں میں پرگٹ کیا ہے:-

"I have Learned from physics that matter, the only thing of which our senses tell us, is completely inert and that all energy exists in space. In other words, matter never initiates any kind of motion, but is al-ways propelled by some-thing in space, to whose activity it serves an index or means of demonstra-tion."

"میں نے بھوتک وگیان سے یہ جانا ہے کہ پرکرتی جس کا گیان ہماری اندریوں دوارا ہم کو ہوتا ہے۔ وہ بالکل جڑ ہے۔ اور شکتی آکاش میں رہتی ہے۔ دوسرے شبدوں میں پرکرتی میں کسی پرکار کی گتی خود نہیں ہوتی ہے۔ کنتو اس میں گتی کوئی شکتی جو سروتر ہے اُتپن کرتی ہے۔ اُس شکتی کو ہم پرکرتی میں گتی اُتپن ہونے سے انوبھو کرتے ہیں۔"

اس پرکار سپشٹ شبدوں میں ڈاکٹر ہیوڈے نے پرگٹ کیا ہے۔ کہ پرکرتی جڑ ہے اس میں سدا پرتنتر اتھوا کسی پرکار کی گتی سرو ویاپک پرماتما دوارا ہوتی ہے۔

(باقی آئندہ)

یہ کیا بات؟

ہندی پرکاش کا مسلسل شائع کرنے کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن ابھی تک آپ نے اس کیلئے گراہک بنا کر ہندی پریم کا ثبوت نہیں دیا۔

کیا وید میں اتہاس ہے؟

پروفیسر گوکل چند رائے کے لیکھوں پر ایک نظر

(لیکھک :- شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج)

آریہ لوگ پرانے رشیوں کے موافق سارے ویدوں کی رچنا آغاز دنیا سے مانتے ہیں۔ اور ان کو پرماتما کی تصنیف مانتے ہیں۔ اور اسی لئے اس میں کسی قسم کے قصے کہانیوں کا اور اتہاس کا ہونا نہیں مانتے۔ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا میں اس مضمون پر بیسیوں بار شاستر ارتھ ہو چکا ہے۔ نروکت جو ویدوں کا ایک مستند انگ ہے۔ وید میں اتہاس نہیں مانتا۔ اس کے سدھانت سے تو وید میں دیکھنے دالے نام ہیں۔ نہیں۔ وہ سب ناموں کے لغوی (Etymological) معنی کرتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ نروکت کے زمانے میں بھی ایسے سجن تھے۔ جو وید میں اتہاس مانتے تھے۔ لیکن ان کا سدھانت کبھی بھی زور نہ پکڑ سکا۔ شریمان سائن آچاریہ کے زمانے سے پھر اس سدھانت نے زور پکڑا۔ لیکن لطف کی بات یہ ہے۔ کہ خود سائن آچاریہ جی نے رگ وید بھاشیہ کی جو بھومکا لکھی ہے۔ اس میں اتہاس پکش کا خوب زوردار الفاظ میں کھنڈن کیا ہے۔ اپنے پکش کی تائید میں انہوں نے مہرشی جیمنی کے پورو میمانسا درشن کے پرمان دئے ہیں۔ پورو میمانسا کے جتنے بھی آچاریہ ہوئے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی وید میں اتہاس نہیں مانتا۔ وہ سارے کے سارے وید کو انسانی تصنیف ہی نہیں مانتے۔ اب تو سناتن دھرمی بھائی وید میں نتیہ اتہاس یعنی ہمیشہ ہوا ہے واقعات کا بیان مانتے ہیں۔ خیر جو بھی ہو پرانے مستند آریہ ساہتیہ کا کوئی بھی آچاریہ وید میں اتہاس نہیں مانتا۔ ادھر قریب ڈیڑھ سو ورش ہو گئے ہیں۔ جب یورپ والوں کا دھیان ہمارے ساہتیہ کی اور گیا۔ اور ان لوگوں نے وید کا سوادھیائے بھی شروع کیا۔ چونکہ انہوں نے وید کا سوادھیائے سائن آچاریہ کے بھاشیوں کی مدد سے کیا۔ اس لئے وہ وید کے بارے میں کوئی آزاد رائے نہ بنا سکے۔ کئی بار یورپ کے وید پڑھنے والوں کے دل میں سائن آچاریہ کے خلاف بغاوت اٹھی۔ لیکن وہ دب گئی۔ مہرشی دیانند کے بھاشیہ کے قائل ہونے ہوئے بھی اس سے مدد لینا ان کو گوارا نہ تھا۔ کیونکہ وہ ان کے منصوبوں کو خاک میں ملاتا تھا۔ سنہ ۱۸۸۷ تک کوئی کوئی یوروپین سکالر رشی دیانند کا ذکر کر دیتا تھا۔ لیکن بعد میں ان لوگوں نے ان کا ذکر کرنا بھی بند کر دیا۔ اس کے کئی کارن تھے۔ یوروپین ودوان دوہری چال چلتے تھے۔ ان کے چت میں عیسائیت کے سنسکار تھے اور ہیں۔ ان کا عیسائی مت کی بائیبل پر وشواس ہے۔ اور بائیبل تو قصوں کا بھنڈار ہے ہی۔ اس واسطے انہوں نے وید میں سے بھی قصے کہانیوں کی تلاش کی۔ دوسری بات ان کے دماغ میں ڈارون کا مسئلہ ارتقاء گھر کئے ہوئے تھا اور ہے۔ اگر وید میں ان کی مرضی اور کوشش کے خلاف کوئی اعلےٰ درجہ کی سائینس اور فلاسفی کی بات آ گئی اور جس کا وہ اَور کوئی بھی ارتھ نہ کر سکے۔ تو اس کو بعد کی ملاوٹ بتا دیتے تھے۔ مثال کے طور پر رگ وید کے دسویں منڈل میں پیدائش دنیا کے متعلق ایک سوکت ہے۔ اس کے متعلق یورپ کے سکالر حیران و پریشان ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق ایسی باتیں انیسویں صدی سے قبل ناممکن تھیں۔ یہ وید کے گڈریے مصنفوں کو کیسے سوجھ گئیں۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جن کے دل میں پہلے سے ہی کسی کے خلاف تعصب کام کر رہا ہو۔ وہ اس کے متعلق درست اور صحیح رائے قائم نہیں کر سکتے۔ اس واسطے یوروپین عوام کی۔ ہم ان مردوں کی رائے بھی قبول نہیں ہو سکتی۔ یوروپ کے ہندوستانی شاگردوں نے بھی اپنے استادوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وید میں اتہاس اور قصے کہانیاں دیکھیں۔

بھارت میں انگریزوں کا راج ہے۔ اس واسطے انگریزی زبان ماہر جانا جاتا ہے۔ انگریزی پڑھے لکھے ہی ملک کے رہنما مانے جاتے ہیں۔ ان کی رائے کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آج کل کے انگریزی پڑھے لکھے ہر مضمون کے متعلق اپنا سکہ سمجھتے ہیں۔ ان کی واقفیت صفر سے بھی کم درجے کی ہو۔ رائے دینا اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں۔ تبھی تو وید کو خود نہ پڑھ کر اور نہ اس کا صحیح یا غلط ترجمہ پڑھ کر پروفیسر گوکل چند رائے صاحب نے روزنامہ "پرتاپ" میں کئی مضمون لکھے ہیں۔ جن میں انہوں نے وید کو آریوں کی اتہاس کی کتاب بیان کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھی۔ (آریوں کے ...) آریوں کا پراچین اتہاس" سلسلہ مضمون شروع کیا ہے۔ ہم نے ان کے ۳ ...۔ جون تک کے مضامین پڑھے ہیں۔

اس میں انہوں نے انسانی پیدائش مسیح سے سات ہزار سال قبل مانی ہے۔ ... کا یہ لیکھ پڑھ کر ہمیں دکھ ہوا۔ کہ سائنس کا یہ تاریخ کا یہ پروفیسر اپنے مضمون کی اپ ٹو ڈیٹ کتابوں سے بھی ناواقف ہیں۔ جگت شاستری نے اپنے گرنتھ ویدک کال ... میں ثابت کیا ہے۔ کہ یجروید کی تصنیف جوتش کے پرمان سے آج سے تین لاکھ برس قبل کی ہے۔ "رِگ ویدک انڈیا" اور "ویدک کلچر" کے مصنف ڈاکٹر داس نے رِگ وید آج سے پچیس ہزار برس قبل مانا ہے۔ جگت شاستری کے دلائل اور ... تردید ابھی تک کہیں نہیں ہوئی۔ کیا یہ تو نہیں۔ کہ وہ دونوں بھارت واسی ہیں۔ اس واسطے ان کی بات سودیکار نہیں۔ لیکن دلائل کی تردید کیجئے۔

شبر ان کی اس قسم کی باتوں کی تردید کسی وقت کی جائے گی۔ اس وقت ... وید میں راجاؤں کا جو اتہاس بتایا ... اس کی تھوڑی سی تنقید کرتے ہیں۔ پروفیسر صاحب ۲۶-مئی ۱۹۴۰ء "پرتاپ" میں فرماتے ہیں۔ کہ :- ... راجہ اگنی نے کا ذکر رگ وید ...

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

آریہ ماتا

(از شری کیشو پرشاد جی ودیارتھی)

انوپم، اکھنڈ، اٹلت، وانسیہ پورن ناطا

تیرے سمان کوئی نہ جگ میں آریہ ماتا

گودی میں پے پلا کر سوارتھ پاتی تو

رتل ماتر دکھ نہ دیکھا تجھ کو ہارا جاتا

بدھی مت سماج تیرا پڑ کر کپنتھ میں بھٹکے

گن ہین ہو بھلے ہی تجھ کو سدیو بھاتا

ہے سنیہہ شیل! پرتما سبھوا دیا ہونے کی

پد دھول کی نہ سمتا تو دیو ونند پاتا

ہیہ بدھیہ مات! تیرے ممتا سدڑھ سرھی ہے

ہے وہ اچل، پر لیہ بھی اس کو نہ ہلانے پاتا

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ولیٹن (WESTON) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجئے۔ وہ ایک گھنٹہ کیلئے گہری نیند میں سو جائیگا۔ اور ہلانے جلانے سے بھی نہ جاگے گا۔ قیمت صرف دو روپے (۲ر) محصول ڈاک آٹھ آنے (۸ر)۔ اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو۔ تو ریکشن (RACTION) سونگھائیے۔ قیمت صرف دو روپے (۲ر) کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں مل سکتا۔ گارنٹی کی جاتی ہے۔ کہ ولیٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں۔

ایسٹرن آرٹس اکاڈمی نمبر ۴۵۔ WL-P۔ دہلی

استری جگت

دواہت جیون کے سکھ کی کنجی

(لیکھکا: کماری رو ملا دیوی بی اے)

آج کے ڈیلی پیپر کو پڑھتے پڑھتے میری نظر اس کے ایک سماچار پر پڑ گئی۔ ایک نو یووتی تھا شکھشت استری کا وواہ ایک تین پر یوار میں ہوا تھا۔ پتی مہودے یووک تھے پرنتو پھر بھی وہ ایک اپنے سمبندھی یووک سے پریم کرنے لگی۔ پتی نے ایکدن اُسے دیکھ لیا اور سماج کے خونی کارناموں میں ایک کی اور ورِدھی ہو گئی۔

آئے دن ہمیں رفتہ ایسی گھٹنائیں سننے میں آتی ہیں۔ پرنتو ہم کبھی اُن کے کارنوں کی اور دھیان نہ دے کر ایسی گھٹناؤں کا کارن استری کا تینک پتن بتا کر بے چاری استری کو ہی دوش دیتے ہیں۔ پرنتو کیول دوش لگا دینے سے تو ہماری سمسیا حل ہوتی نہیں۔ اس کے لئے ہمیں وچار کرنے کی آوشیکتا ہے۔

ہمارے شاستروں میں بال نتھا بردھ وواہ کے انوسار

استری کا پتی ہی پرمیشور ہوتا ہے۔ یہ وہ بھلی پرکار جانتی ہے۔ پرنتو جب کسی نو یووتی جس کے ہردے میں پریم کی آگ دھگ دھگ کر رہی ہے۔ کسی ایسے پُرش کو وواہ دی جاتی ہے۔ جو اس سے اوستھا میں کم یا بہت ادھک ہوتا ہے۔ تب ورِدھ وواہ بڑھتا ہے۔ انمیل وواہ سے دُرگھٹنائیں بھی ہونے لگتی ہیں۔ پرنتو ہمارے سماج کے انیک مکھیوں کے گھر اس بردھ جن بھی تیسری، چوتھی شادی کرنے سے بھی نہیں جھجکتے۔ میرے پڑوس میں ایک سیٹھ رہتے تھے۔ جنہوں نے پچاس ورش کی اوستھا میں تیسری شادی کی۔ اُن کی استری تو یووتی تھی۔ گھر میں پتی پتنی اور ساٹھ کے پندرہ ورش کے لڑکے کے اتیرکت اور کوئی نہیں تھا۔ پندرہ سولہ ورش کی البڑھا کو سماج نے اس پندرہ سولہ ورش کے یووک کی ماں بنا یا تھا۔ پرنتو اس نے یہ نہ سوچا تھا کہ یہ کتنا اسمبھو ہے۔ کتنا اسوابھاوک ہے۔ انت میں اس سماج کی بھول کو جو پرنام ہوا۔ وہ کتنا گھاتک تھا۔ کتنا پاپ پُورن تھا۔

بہودھا ہماری سماج میں لڑکے لڑکیوں کا وواہ بہت کم عمر میں کر دیا جاتا ہے۔ اگرچہ بال وواہ نشیدھ کا قانون بنا ہوا ہے۔ پرنتو سرکار اس کے سمبندھ میں ایک پرکار سے اُداسین ہے۔ کیونکہ اس قانون کی دفعاؤں میں ابھی کوئی دفعہ ایسی نہیں۔ جس کے دوارا پولیس یا انیہ کوئی سرکاری سنستھا بال وواہ کرنے والوں پر مقدمہ چلائے۔ یدیپی آریہ سماجیوں نے اس قانون کو کام میں لانے کا بہت پریتن کیا۔ پھر بھی ان کا اکیلے کا پریتن بہت ہوتے ہوئے بھی پریاپت نہیں ہے۔ بال وواہ کا پرنام یہ ہوتا ہے۔ کہ استری تو شیگھر ہی یووتی ہو جاتی ہے۔ پرنتو پُرش کا وکاس دیر سے ہوتا ہے۔ ایسی اوستھا میں یدی استری اپنے پُرش کی بجائے کسی انیہ وکتی کو پریم کرے۔ تو ہم اُسے کیسے دوشی ٹھیرا سکتے ہیں۔

سوبھاو سامنجسیہ کا ابھاو

بہودھا ایسے پُرشوں سے استریاں وواہ دی جاتی ہیں۔ جن کے سوبھاو میں پرسپر کوئی سامنجسیہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ پُرش استری کے پرتی شیگھر ہی اُداسین ہو جاتا ہے۔ استری سب کچھ سہہ سکتی ہے۔ کیول پتی کی اُداسینتا ہی وہ برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ پُرش سے پریم کی آشا کرتی ہے۔ لیکن جب پریم کے ستھان پر اُسے نرس کا ملتا ہے۔ تب اُس کے آتم ابھیمان کو چوٹ لگتی ہے۔ اسی دوشا میں اگر اُسے کسی پُرش کی سہانبھوتی پراپت ہو جاتی ہے۔ تب وہی سہانبھوتی سمیہ اور سر پاکر پریم کے روپ میں پری ورتت ہو جاتی ہے۔ ایک بہن نے اپنے پتن کا اتہاس بتاتے ہوئے مجھے بتایا۔ کہ پہلے تو ان کے پتی انہیں بہت پریم کرتے تھے۔ پرنتو کچھ دن بعد ہی ان کا پریم ان کی اور سے ہٹ گیا۔ اور وہ اُداسین رہنے لگے۔ کچھ سمیہ بعد بہن نے ایک پڑوسی سے پریم کرنا شروع کر دیا۔ اس پرکار ان کے پتن کا پہلا قدم ان کے پتی دوارا ہی رکھا گیا۔

پریم کا پرلوبھن میرے ایک پری چت

وچار ترنگ

کیا مانگوں؟

پریتم! میں تم سے کیا مانگوں؟ — جیون کی آشاؤں کے پھول یا پریم کی مرجھائی ہوئی کلیاں؟ — ستاروں نے رو رو کر چندرما سے پریم کی کرنیں مانگ لیں۔ کوئل نے ترڑپ ترڑپ کر بہار سے آنسوؤں کے ہار مانگ لئے —

پریتم! پھر میں تم سے کیا مانگوں؟ — جیون کی آشاؤں کے پھول یا پریم کی مرجھائی ہوئی کلیاں؟

پردے کی آڑ میں ویبھچار

ایک ہندو استری کے پتن کی دردبھری کہانی

میری کہانی ایک دردناک کہانی ہے۔ میں نے اپنے جیون میں جو پاپ کئے ہیں۔ انہیں سویکار کرتے ہوئے مجھے تنک بھی سنکوچ نہیں

کٹمبھ کی لڑکی جس کا وواہ ایک سندر شہر میں ہوا ہے۔ سوبھاو میں کشما کے سمان شانت ہے۔ اس کٹمبھ میں ایک کوئی ودیارتھی آیا کرتا ہے۔ لڑکی کا اس یووک پر اتنا پریم ہے۔ کہ وہ ادھک تر اپنے پیتر کی گرہ میں ہی رہتی ہے۔ میں نے اس کے اس پریم کے کارن کے لئے دونو کا منو وشلیشن کیا۔ تو گیات ہوا۔ کہ وہ یووک کچھ عرصے سے اس لڑکی سے پریم کرتا ہے۔ اس کے پریم پردرشن میں اتنی شکتی ہے کہ وہ بھولی لڑکی اسی میں کھوئی رہتی ہے۔ پتی کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اپنی استری کے سوبھاو کا بھلی پرکار ادھین کرے۔ اس کو پریم تتھا سامیہ کے سنکوچ سے سنتشٹ رکھے۔ اس کے ہردے میں استری ش کا کارن ہی نہ اُتپن ہونے دے۔ تبھی وہ استری کے پریم پر ایکادھی پتیہ پراپت کر سکتا ہے۔ تبھی اس کی استری کیول اسی کی بن رہ سکتی ہے۔ ساتھ ہی استری کا بھی کرتویہ ہے۔ کہ وہ اپنے دامپتیہ جیون کا سمپورن پریم کیول پتی پر ہی بکھرا دے۔ تبھی دامپتیہ جیون کا نکھار تتھا سکھ پراپت ہو سکے گا۔ یہی دامپتیہ جیون کے سکھ اور سمپتا کی کنجی ہے۔

لجا تتھا بھیتا نا پ کا انوبھو ہو رہا ہے۔ یہ سوچ کر میں مری جا رہی ہوں۔ اور خاص کر جب میں یہ سوچتی ہوں۔ کہ میری یہ کہانی پیپر کے کالموں میں پرکاشت ہو کر لاکھوں ہی استری پُرشوں کی نظروں سے گذرے گی۔ تب میں اور بھی ... ہو اُٹھتی ہوں۔ پرنتو پھر مجھے ایک سنتوش ہے۔ وہ یہ کہ میرے دل میں سنسار چاہے جو سمجھے۔ لیکن میری کہانی سے سماج کی کمزوری کا جو نگن چتر سماج پُرشوں کے سامنے آتا ہے۔ اس سے سمبھو ہے ان کی آنکھیں کھل جائیں۔ اور وہ اس بات کو انوبھو کریں۔ کہ استریاں بھی ہردے رکھتی ہیں۔ وہ بھی اپنی آزادی کے جنم جات ادھیکار کی اِچھک ہیں۔ پرنتو ان کی اِچھا کے ورُدھ پُرشوں نے انہیں گھر کی چار دیواری کے اندر پردے میں بند کر رکھا ہے۔ اس کا پرینام یہ ہوا کہ اس کے ادھیکاروں سے ونچت رکھ کر پُرش جاتی اُسے ویبھچار کی اور اگرسر کرتی ہے۔ ہمارے پتن کا کارن پُرش جاتی کی داسنا اور ان کی سوارتھ پرتا ہی ہے۔

میرا جنم ایک سمپنن ہندو کل میں ہوا۔ ماتا پتا کی میں تیسری سنتان ہوں۔ دو بڑے بھائی اور ایک چھوٹی بہن اور ہیں۔ میرے یووتی ہوتے ہوتے ہمارا کٹمب سادھارن شرینی کا ہو گیا۔ تب میں وواہ یوگیہ ہوئی تو میرے ماتا پتا نے بہت پریتن کیا۔ پرنتو دھن ابھاو کے کارن میرے ساتھ وواہ کرنے کے لئے کوئی راضی نہ ہوتا تھا۔ حالانکہ میں روپ گُن میں کسی سے کم نہ تھی۔ پتا جی نے گھر ہی تھوڑی بہت شکشا بھی دی تھی۔ اپنے ... کی پریشانی دیکھ کر کبھی کبھی میں اپنے جیون سے اُوب اُٹھتی تھی۔

ایک دن جب میرے پتا شام کو واپس گھر آئے۔ تب ان کا مکھ پرسن تھا۔ میرا وواہ کہیں ٹھیک ہو گیا تھا۔ پتا جی نے بتایا۔ لڑکا دھنی ہے۔ زمیندار ہے۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ کہ وہ سوبھاو سے بڑا ہی اچھا ہے۔ کواڑ کی آڑ سے میں نے سب کچھ سنا اور پرسن ہوئی۔ خیر کسی نہ کسی طرح وواہ ہوا اور میں اپنے پتی کے گھر پہنچی۔ پتا جی ...

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

مفت مفت

جدید و قدیم معلومات و عمدہ مضامین سے پُر عورت و مرد سب کیلئے یکساں مفید وید ودیا کتاب بغیر قیمت و بلا محصول ڈاک بالکل مفت منگوا کر پڑھئے۔

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

(گذشتہ سے آگے)

پریوارک جیون کی ایک سبق آموز کہانی

دوسری پتنی

(لیکھکا۔ کماری چاند آدم آباد)

گوری دیوی بھوجن اتیادی سے چھٹی پاکر اپنے پڑوسی پدماکر بابو کے ہاں گئی ہوئی تھیں۔ اس پرکار گھر میں سرلا اور پرتبھا کے سوائے دوسرا کوئی نہ رہا۔

سرلا کے ہردے میں بڑی پربل اچھا ہوئی۔ کہ وہ جاکر پرتبھا سے دو باتیں کرے۔ آج پہلے ہی دن یہ اچھا اس کے من میں اٹھی ہو۔ یہ بات نہیں تھی۔ وہ تو جس دن سے اس گھر میں آئی تھی اسی دن سے نرنتر اُپیہ وچار اس کے من میں اٹھتے رہتے تھے۔ پرنتو آج تک وہ پرتبھا کی ہچکچاہٹیں تک نہیں دیکھ سکی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی۔ کہ اس ننھی چھوٹی چنچل بچی کے سندر نشی ترہی ہی پرتبھا کے رہنے

کا ستھان کون سا ہے۔ اور نہ ہی وہ کبھی کسی سے پوچھنے کا ساہس ہی کر سکی تھی۔ آج وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور دھڑ دھڑ تے چلی۔

ایک کمرے کے بعد دوسرے کمرے میں ——— اسی کرم سے وہ چلی گئی۔ دو تین کمرے کے بعد ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ سرلا نے دیکھا۔ اسی برآمدے کی سیڑھیوں پر ایک ننھی سی استری اپنا پڑیوں کا ڈھانچہ لئے بیٹھی ہے۔ وہ اناہاس ہی چلا اٹھی۔

"پرتبھا دیدی!"

استری چونک پڑی۔ پھر بھی بھیت ہرنی کی طرح پاس والے کمرے میں گھس گئی۔

سرلا اس اندر بیٹھی۔ لیکن اس سمے تک سانکل (کنڈی) بند ہو چکی تھی + نراشا کے باہر ہوگئی

(مختصر افسانہ)

ہندو سکھ مسلمان

سڑک پر شاہ مست فقیر نے صدائے حق لگائی۔ اور پھر خاموش ہو گیا۔ فقیر نے ایک آدمی سے پوچھا "آپ کون ہیں؟"

جواب ملا "میں ہندو ہوں۔ میرا نام رام لال ہے۔"

فقیر آگے چل دیا۔ مگر خاموش تھا۔

تھوڑی دور چل کر پھر ایک اور آدمی سے یہی سوال کیا۔

جواب ملا "میں سکھ ہوں۔ میرا نام گوربخش سنگھ ہے۔"

فقیر نے آسمان کی طرف دیکھا اور سرد آہ بھر کر بولا ——— آہ! سرزمین ہندوستان پر کوئی ہندو کوئی سکھ اور کوئی مسلمان ہے۔ لیکن یہاں انسان کوئی نہیں۔ جس سے میں کوئی چیز مانگ سکوں۔"

منورما کو آن کی ہنسی وش کی سی لگی۔ لیکن وہ اس سمے مون ہی رہی۔ آنند بابو منورما کو لکش کر کے بولے ——— سرلا! یہ تمہاری جیٹھانی ہے۔ اسی چھن سرلا نے آگے بڑھ کر بڑے سنسکار سے منورما کے پیروں پر سر جھکا دیا۔

اب تو منورما برداشت نہ کر سکی ——— جان کر دو کہنے ہوئے بڑے ترسکار سے دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اور ......

سرلا بیچاری کم کم تو پہلے موٹھ ہی دہیں کھڑی رہ گئی۔ کہ اس نے ان کے پیر چھو کر کیا اپرادھ کر ڈالا ہے۔

آنند بابو بولے ——— رسی جل گئی پر بل نہ گیا ——— کہہ کر منورما کو گھورتے ہوئے گھر سے باہر نکل گئے۔

سرلا اس کے سامنے کو دیکھ کا سنکار بنی۔ کچھ دیر تو گوری دیوی نے تماشا تو اپمانت نندہ ہند کیا ہوتا ——— کہہ کر منورما کو تیر لگتے ہوئے وہ سرلا کی بانہہ پکڑ کر بھیتر لے گئی۔

سسرال میں آتے ہی پہلے ہی دن سرلا نے جو کچھ دیکھا۔ اس کی تو اس نے سپنے میں بھی کلپنا نہیں کی تھی۔ اس نئے گھر میں آکر اس بیچاری نے آدر کی جگہ اپمان۔ سنیہہ کی جگہ ترسکار۔ اور آشیرواد کے ستھان پر گالیاں ہی سنیں۔

وہ سوچتی ——— میں کتنی بدنصیب ہوں لعنت ہے میرے جیون پر۔ آج پہلے ہی دن یہ حال ہے۔ تو اتنا جیون جو اس گھر میں مجھ کو کاٹنا ہے۔ کیسے کٹے گا۔ ماں سوتیلی تھی۔ پرنتو باپ نے پیار یا نہیں تھا۔ پھر بھی ......

جتنا وہ سوچتی اتنا ہی دکھ بڑھتا جاتا۔ سارے گھر میں اسے سہانبھوتی کے دو شبد کہنے والا کوئی دکھائی نہ دیتا تھا۔ آنند بابو بھی ان دنوں اس سے اس پرکار کتراتے تھے جیسے ان کا تعلق کا دن دیکھی ہو۔

جب سرلا اتی ادھک دکھی ہو جاتی۔ تب وہ من ہی من میں کہتی ——— ہے پرماتما مجھے دھیرج دو۔ کیونکہ مجھ سے بھی بڑھ کر دکھیا کوئی ہے۔ اسی گھر کے کسی اندھیرے کونے میں پڑی اپنے دُربھاگیہ پر آنسو بہا رہی ہوگی ——— دکھ پڑنے پر ہی ہم کسی کا دکھ پہچانتے ہیں۔

(۴)

اسی پرکار اس گھر میں رہتے سرلا کو کچھ ماس بیت گئے۔ اسی بیچ اسے مائیکے سے بھی لینے کوئی نہ آیا۔ جیسے وہ ان کی کوئی تھی ہی نہیں۔

اتوار کا دن تھا۔ آنند بابو گاؤں کے کسی مقدمہ کا نپٹارا کرنے صبح سے ہی گئے ہوئے تھے۔

دیدی کا شبد سنائی پڑا۔ جیسے سنتے ہی سرلا شیگھرتا سے اپنے کمرے میں لوٹ آئی۔ اس دن رات بھر وہ نہیں سو سکی۔ گئی تھی شانتی کی کھوج میں لیکن ملی اسے ویاکلتا +

(۵)

اگلے دن دوپہر کو سرلا نے سنا کہ پرتبھا مہاتما جی اپنے مائیکے چلی گئی ہے۔ اس کا من اندھیر ہو اٹھا۔ ساہس کر کے وہ پوچھ ہی بیٹھی ——— "اماں۔ کیا پرتبھا دیدی کے مائیکے میں رشتہ دار ہیں ہی ہیں؟"

"ماں باپ تو اس کے بچپن میں ہی مر چکے ہیں۔ کوئی دور کا بھائی بہن بھی نہیں۔ یہاں اس کی دور کے رشتے کی ایک چچا زاد بہن ہے۔ اسی کے ہاں گئی ہے۔"

نہ جانے کیوں سرلا کا ہردے بھر آیا اور اٹھا ——— دور کے رشتے کی بوا!! ......

بیچاری پرتبھا وہاں کس پرکار دن کاٹنے لگی۔ اسے یاد ہو آیا اپنی بوا کے ہاں بیتا ہوا پرتیک کچھ سرلا کی اپنی بوا .... اور بیچاری پرتبھا کی ہے رشتے کی بوا ......

آہ! وہ کیا کر سکے گی؟ ...... سرلا کا ہردے بہت بیچاری ہو رہا تھا۔ اسی کا ہردے بار بار اس سے کہہ رہا تھا ——— سرلا۔ تیرے ہی کارن پرتبھا یہ سب سے کشٹ اٹھا رہی ہے۔ دھکار ہے۔ بیری اسے کچھ ہو گیا۔ تو سارا پاپ تجھ پر ہی پڑے گا۔"

اس گھٹنا کے کچھ دن بعد سرلا کی وچتر دشا ہو گئی۔ اس کے ہردے میں یہ دھارنا ہو گئی تھی کہ سارے اپرادھ کی جڑ وہی اکیلی ہے۔ اس نے سوچا پرتبھا مجھ سے نفرت کرتی ہے۔ یدی ایسا نہ ہوتا۔ تو وہ کبھی بوا کے گھر نہ جاتی۔

(۶)

ایک ماس جیسے تیسے بیت گیا۔ پرنتو اب اسے لگ رہا تھا۔ مانو اس کے ساہس کی انتی شری ہو چکی ہو۔ جیون کا کھٹن کھٹن اسے یگوں سا بیت رہا تھا۔ پگ پگ پہاڑ کا دھیرج کچھ تو سا پرتیت ہوتا تھا۔ یہی پرارتھنا کرتی ——— بھگوان۔ مجھے بلا لو۔ اب زندگی کی کوئی چاہ نہیں ہے۔" پرنتو اس بیچاری کی بھگوان بھی سننے کو تیار نہ تھے۔ سرلا کو زندگی کی چاہ ہو یا نہ ہو۔ اس سے انہیں کیا سروکار! پرنتو ایسا بھی آخر کب تک ہوتا۔ سرلا کی ہردے دواری کی کروناپکار آخر بھگوان کا آسن بھی ڈول اٹھا۔ دواہ کے ٹھیک ایک سال بعد نمونیا کے بھینکر آکرمن سے آٹھ دن کے اندر ہی سرلا نے اس نشٹھر ایوم نردیہ دنیا سے سادھو کے لئے وداع لے لی۔ بیماری کے دنوں میں بھی وہ اردھ مورچھت اوستھا میں چلا

ہندی پرکاش عنقریب شایع ہونیوالا ہے

خود خریدار بنئے دوسروں کو بنائیے

ضمانت کے ایک ہزار روپے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ اس کے ہوتے ہی ضمانت داخل کر کے پہلا پرچہ جلد از جلد نکالنے کی کوشش کی جائے گی۔ کاغذ بڑھیا۔ ٹائپ صاف اور موٹا۔ اعلیٰ مضامین۔ دلچسپ کہانیاں۔ رسیلی نظمیں۔ رنگ برنگے چیزیں۔ استریوں میں پرچار کے لئے استریوں دوارا سمپادت دسہ پت پہ پتر کافی آپیوگی ثابت ہوگی۔ سبھی ہندی پڑھنے والے بھائی اور بہنوں کے پتے بھیجئے +

سالانہ چندہ صرف دو روپے (۲) فوراً دو روپے بھیجکر گراہک بن جاویں۔ اور دوسروں کو خریدار بنانے کے لئے چندہ بھیجنے کی پریرنا کریں +

شکنتلا دیوی ہندی بھوشن سمپادکہ ہندی پرکاش لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج کوئیٹہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج (دیدولی چھاؤنی) کوئیٹہ کا سالانہ آریہ سماج ۲۲ سے ۲۷ اگست تک منایا جاویگا۔ اس موقعہ پر ایک مہایگیہ ہوگا جو ۱۲ سے ۲۲ تک جاری رہے گا جس کی پورنا ہوتی ۲۲ اگست کو ہوگی۔ ۲۶-۲۷ اگست کی شام کو کیرتن ہوگا۔ (منوہر لال منتری)

... کی آریہ یووک سماجوں سے

... کی مہایتا لینی بھی ہونگی ... انہیں ادھک سے ادھک ... ہیں۔ ... ہیں ...

... آدھین پر تیک آریہ سماج کی بھجن منڈلی ... بینڈ باجہ۔ دیا رام کی پارٹی ... اپنے ہاں ہو ... کی روانگی کو پہنچا سکتے ... ابھی سے بھیجنے کا نشچیہ کر کے ... کر ہمارا اُنساہ بڑھاویں ... کا پربندھ بھی سوئم ہی کر سکیں ہماری ... کریں۔ بھوجن آدی کا پربندھ ہمارے ... ہوگا ہی۔

... کیلئے پردھان کا نام پیشگی کر دیں۔ ... بھارت کی دستکاری۔ ... آریہ سماج کا پرچار۔ ... آنے والے کیرتن ... ہونا چاہیئے۔ ... کی سجاوٹ کے لئے آپ کے ... کوئی سامان ہو تو لکھیں۔ ... اور اُتسو کے پشچات بھلی پر کار ... دیا جاوے گا۔

... پنڈال میں یا باہر ... نمائش دکھلانے والے اُتساہی ... کا پتہ دیویں۔

... ویاکھیان داتاؤں۔ سنیاسی مہاتماؤں۔ سنگیت سمیلن کے لئے سنگیت آچاریوں۔ ... دربار میں پرسنے والے کویوں تتھا دیویوں ... پرچار کرنے والی پرچارکاؤں کا پتہ دیویں۔ ... کام کرنے والے کچھ سوئم سیوکوں کے بھیجنے کا ... کریں۔

کرپیا جہاں تک ہو سکے ان باتوں کا ... ٹنگھ ...

نشچیہ کر کے ہمیں سمیلن کے لئے اُتساہت کریں۔
(جیون لال شرما منتری آریہ یووک سماج علاولپور ضلع جالندھر) برائے آریہ یووک سمیلن

آریہ سماج کراچی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کراچی کا ۵۴واں سالانہ جلسہ شری دھن پت مل آریہ تیزی پاٹھشالا کے وشال آنگن میں بڑے سماروہ کے ساتھ منایا جاوے گا۔ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی۔ پنڈت تتھا بھجنیک پدھاریں گے۔ شری مہاشہ ہنس راج جی ڈائریکٹر اپنی بنائی ہوئی چیزوں کی پردرشنی کریں گے۔ (منتری آریہ سماج کراچی)

ضروری اپیل

ننکانہ صاحب۔ پنجاب میں ایک بڑا تاریخی مقام ہے۔ جہاں گورو نانک دیو جی مہاراج پیدا ہوئے تھے۔ ان کی یادگار میں ہر سال ایک بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں شردھالو سکھ اور ہندو ہندوستان کے تقریباً تمام حصوں سے زیارت کے لئے آتے ہیں۔ یہاں ہر قوم اور فرقہ کے اپنے اپنے استھان موجود ہیں۔ لیکن آریہ سماج کا با موقع اور اچھے سنتھان میں کوئی مندر نہیں ہے۔ مقامی آریہ سماج اُنگلیوں پر گنے اشخاص پر مشتمل ہے۔ جو مدت سے اس ضرورت کو محسوس کر رہے تھے۔ حال ہی میں آریہ سماج نے قرضہ لے کر چار ہزار روپیہ میں ایک جگہ خرید کی ہے۔ دو ہزار روپیہ تو ممبران آریہ سماج نے دل کھول کر دان دے کر پورا کر دیا ہے۔ اور بڑی مشکل سے دو چار صد روپیہ شہر سے اور اکٹھا ہونے کی توقع ہے۔

اس لئے دانی سجنوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ دل کھول کر آریہ سماج ننکانہ صاحب کی سہائتا کریں۔ تا کہ وہاں کے آریہ بھائی بے فکر ہو کر قوم اور ملک کی بیش از بیش سیوا کر سکیں۔

نوٹ:- اپیل کا دھن منتری آریہ سماج ننکانہ صاحب کے نام آنا چاہیئے۔
(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج فیروزپور شہر کے سماچار

۱۲- جولائی پراتہ کال لالہ منشی رام جی دیوانی کچہری میں کلرک ہیں کے سپتر کا مونڈن سنسکار مہاشہ مدن جیت جی آریہ نے کرایا۔

آریہ سماج مندر میں ہر روز شام کے ۷½ بجے سندھیا ہون ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد مہاشہ بہاری لال جی منتری آریہ سماج سندھیا کے منتروں کی ویاکھیا کرتے ہیں۔

شام کے ۵½ بجے ریڈنگ روم ہر روز کھلتا ہے۔ جس کے انچارج مہاشہ منشی رام ہیں۔

۱۹- جولائی۔ پورنماشی کا یگیہ پراتہ کال ۶½ بجے مہاشہ دیوان چند جی اُپ منتری کے گھر پر ہوا۔ مہاشہ مدن جیت نے اتھرو وید میں سے پورنماشی سوکت کے منتروں کا اچارن کیا۔ اور ہون یگیہ کی فضیلت بیان کی۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ ان کی گلی میں یہ پہلا ہی ہون یگیہ تھا۔ اچھا پربھاو رہا۔ مہاشہ ست دیو کے بھجن بھی ہوئے۔ یگیہ کے پشچات حلوہ تقسیم کیا گیا۔

ایتوار کا ست سنگ پراتہ کال ہوتا ہے۔ سندھیا ہون کے پشچات ستیارتھ پرکاش کی کتھا پرتیدن ہوتی ہے۔
(منتری آریہ سماج سانی کا تالاب فیروزپور شہر)

آریہ یووک سماج ننکانہ صاحب

۱۹ سے ۲۲- جولائی تک کاشی کے مشہور ودوان پنڈت سکھا نند جی مہاراج کے پربھاوشالی اور کھوج پورن لیکچر زیر اہتمام آریہ یووک سبھا ننکانہ صاحب ہوتے رہے۔
مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفق رائے سے پاس ہوا:-
(۱) آریہ یووک سبھا کا یہ پبلک جلسہ آریہ

سماج بریلی کے ادھیکاریوں خصوصاً پنڈت راجیندر دیو جی کے ساتھ برے ویوہار کرنے والوں کے خلاف زبردست پروٹسٹ اور اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور آریہ سارودیشک سبھا دہلی سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ آپ ایسے شرارتی عنصر کے خلاف مناسب کارروائی کرے تاکہ آئندہ ایسے لوگوں کو آریہ سماج کے پوتر استھان اور پوجیہ پنڈتوں کی بے حرمتی کرنے کی جرأت نہ ہو۔ (سوشیل کمار منتری)

بھارت نگر سدرشن نگر میں اُمور شتا

آج آریہ سماج بھارت نگر۔ سدرشن نگر لاہور میں ۲۳ تا ۲۵- جولائی کو شری سوامی ویدانند جی تیرتھ کی منوہر اُپدیشن ہوا۔ جس میں حاضری کافی ہوتی رہی ہے۔ (منتری)

بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد

سرو سجنوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ کہ بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد کے پریکشا وبھاگ کا کاریالیہ اجمیر سے دہلی آ گیا ہے۔ پرسنتا کی بات ہے۔ کہ پریشد کی انترنگ سبھا نے اپنی گت ۷- جولائی کی بیٹھک میں شری پنڈت دیوبرت جی دھرمیندو کو پریکشا منتری چنا ہے۔ اتہ بھوشیہ میں پریکشا سمبندھی سب پتر ویوہار پنڈت دیوبرت جی دھرمیندو پریکشا منتری بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد چاندنی چوک دہلی کے پتہ پر کریں۔ (منتری)

قدرتاں نیاریاں

قادرے بلہارے جائیے نت ادبدی شان اُلٹوں ادسدیاں قدرتاں بنایا ٹیچہ بندا اسے ایک ریکارڈ میں جس کا پہلا شعر اُوپر دیا ہے۔ دُنیا کی بے ثباتی اور مالک کی قدرت کا سیدھے سادھے پنجابی الفاظ میں خوب نقشہ کھینچا ہے۔ ٹھاکر دت شرما دھرم ارتھ ٹرسٹ نے اس کو مفت بانٹنے کے واسطے چھپوا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اردو اور ایک ہندی کا گیت بھی دیا ہے۔ چار صفحے ہیں۔ ہر مذہب وملت کے پیروکار کو کبھی کبھی پڑھنے کے واسطے اس کو پاس رکھنا چاہیئے۔ جو صاحب چاہیں دفتر امرت دھارا سے منگا ...

پوران پول پرکاش قیمت ۸ر	اوتار واد میمانسا قیمت ۳ر	شری ہتشی جی کی آریہ پستک و تصانیف	جین مت درپن قیمت ۸ر
		ملنے کا پتہ	
سورتی پوجا کی حقیقت قیمت ۳ر	آنند پتھ قیمت ۳ر	منیجر پرکاش بکڈپو کچا انسبت روڈ لاہور	آریہ سماج کیا ہے؟ قیمت ۳ر

ویدک دھرم کی فضیلت قیمت ۳ر
عیسائی مت درپن قیمت ۳ر

سکتے ہیں۔ یا آدھ آنہ (۰ر) کا ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ جو صاحب اپنے دوستوں میں ٹھیک طور پر بانٹ بھی سکیں۔ ان کو آدھ آنہ کے ٹکٹ میں آٹھ دس کاپیاں جو اڑھائی تولہ میں جا سکیں بھیجدی جاویں گی۔ سماجوں۔ انجمنوں۔ سبھاؤں۔ سوسائٹیوں کو زیادہ منگوا کر اپنے ممبروں میں بانٹ دینی چاہئیں۔ آدھ آنہ کے آگے ہر ایک پیسہ میں آٹھ آٹھ پمفلٹ مل سکیں گے۔ اس رسالہ کا نام ہے "قدرتاں نیاریاں" اور منتری ٹھاکر دت شرما دھرم ارتھ ٹرسٹ امرت دھارا بھون سے مل سکتا ہے۔ ہم کو خوشی ہے۔ کہ یہ ٹرسٹ پبلک کو روحانی خوراک بھی پہنچاتا ہے۔

آریہ ہائی سکول نابھہ سماچار

مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے سکول مذکور کو بطور دان رقومات پراپت ہوئی ہیں۔ جن کے لئے ان کا دھنیواد کرتا ہوں۔ دیگر دانی مہاشیوں سے بھی پرارتھنا ہے۔ کہ سکول ہذا کی مالی امداد کریں۔ تاکہ یہ ایک آدرش درسگاہ بن سکے۔

(۱) رائے صاحب لالہ رتن چند جی ریٹائرڈ انجینیر پٹیالہ نوابی ۶ روپے (۲) پنڈت ودیا رتن جی ودیا النکار پٹیالہ نوابی ۶ روپے۔ (۳) مسٹر ایم۔ ایل بترا انجینیر محکمہ کنال بھٹنڈہ ۵ روپے (۴) مسٹر کے۔ ایل کھنہ لوکو انچارج بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے بھٹنڈہ ۴ روپے۔ (۵) لالہ موہن لال جی ڈپٹی کلکٹر نہر بھٹنڈہ چار روپے (۶) لالہ مدن لال جی ملہوترہ اورسیر نہر بھٹنڈہ ۴ روپے (۷) مسٹر پی۔ سی جین ملز۔ بھجو پندرہ فلور ملز بھٹنڈہ ۵ روپے۔ (۸) مسٹر کشن پرشاد اینڈ کو ملوٹ منڈی پانچ روپے (۹) پنڈت سکھ دیو ایس۔ ایم بابو شادی رام چیف گڈس کلرک ملوٹ منڈی ۵ روپے۔ (۱۰) پنڈت روی دیو جی شاستری گوروکل بھٹنڈہ ۵ روپے (۱۱) لالہ بنارسی داس جی اگروال فرنیچر ہاؤس کرتار پور دو روپے ۸ر (۱۲) لالہ چندداس جی بی۔ اے کرتار پور ایک روپیہ (۱۳) بابو کیشو ناتھ جی سنت فرنیچر ہاؤس کرتار پور ایک روپیہ (۱۴) لالہ لاہوری رام کرتار پوری ایک روپیہ۔ کل ۵۱ روپے چار آنے۔

(۱۵) میسرز نفا پریس جالندھر ایک روپیہ (۱۶) پنڈت رالیٹور داس۔ ہانڈہ پریس جالندھر چھ روپے ۸ر (۱۷) لالہ بندربن جی سوندھی جالندھر شہر ۵ روپے (۱۸) شریمتی لکھشمی دیوی جی جالندھر شہر چار روپے (۱۹) شریمتی پریا دیوی جی جالندھر شہر ۵ روپے (۲۰) چودھری کنور بھان جی جج جالندھر دو روپے (۲۱) رائے صاحب بھگت جگن ناتھ جی جج جالندھر دو روپے ۱ر (۲۲) رائے صاحب لالہ موہن لال جی انجینیر جالندھر دو روپے ۸ر (۲۳) بابو گوردت جی سہگل ایڈووکیٹ جالندھر ۵ روپے (۲۴) رائے صاحب لالہ مشتاق رائے جی جالندھر ایک روپیہ (۲۵) پنڈت لال چند جی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل ایک روپیہ (۲۶) بابو ہری چند جی کلرک محکمہ نہر۔ اکھاڑہ نگراؤں ایک روپیہ (۲۷) مسٹر بھیم سین جی بی۔ اے اکھاڑہ جگراؤں ۵ روپے۔ (۲۸) لالہ رام جی داس جی اوورسیر محکمہ نہر اکھاڑہ جگراؤں ایک روپیہ۔ کل میزان ۹۳ روپے ۱۲ر۔

(پورن چند پرنسپل سکول ہذا)

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کا ۱۹۳۴-۳۵ء کا رووداد

وید پرچار — ۲۵ مہانو بھاؤں نے پرچار کیا۔ ۳۰ اُتسو کئے گئے۔ ۱۲ اکھل سنگاہ سمپن کئے گئے۔ تین سو ستھانوں پر پرچار کیا گیا۔ میلوں پر پرچار کا پربندھ بھی کیا گیا۔

مندر — امر کوٹ سماج کو تین سو روپے مندر کے لئے دئے گئے۔

ودیا — ہندی کے پرچار کے لئے یتن کیا گیا۔ ننھا ساکھشرتا کے کاریہ میں سرکار کی سہائتا کی گئی۔

دلت اُدّھار — بازی گروں میں وششٹی کا سیہ کیا گیا۔ لاڈ کی طرف بھی کچھ دھیان دیا گیا۔ ۵ سمپن کئے گئے۔

شُدھی — کچھ ساہتیہ سندھی آدی جاتیوں میں بانٹا گیا۔

شُدھ آہار — تین سمپن کئے گئے۔ ننھا نبندھوں کے لئے پاری توشک (انعامات) دئے گئے۔

ساہتیہ — ستیارتھ پرکاش پرکاشت کیا گیا۔ "سندیش" پتر چلایا گیا۔

کنٹرولارن — ڈاکوؤں کے پیڑتوں تھا انیہ لوگوں کی کچھ نیتک اور آرتھک سہائتا کی گئی۔

سنسکار — دس سمپن کئے گئے۔ یتھا دھن اور بن دوار اپیوگ دیا گیا۔

نحتھو رام رکھشا وبھاگ — تین مقدمے لڑے گئے۔ دھرم ویر نحتھو رام کے پتا کو ماسک سہائتا دی گئی۔

آیہ دیہ — لگ بھگ ۷۵ ہزار آیہ ہوا ہے۔ اتنا ہی ویہ ہوا ہے۔ (منتری)

پبلسیزم لقیہ صفحہ ۶

پروا کی جاتی تھی۔ اب ہوا پلٹ گئی ہے۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ تہذیب اور ہوگئی ہے۔ منڈی میں پیسہ چلتا ہے۔ اور جس کے پاس پیسہ نہیں۔ اس کیلئے زندہ رہنا ناممکن ہے۔ اکبر نے سچ کہا ہے۔
مذہب نے پکارا اے اکبر اللہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
یاروں نے کہا یہ قول غلط۔ تنخواہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
میں زبانی جمع خرچ پورا نہیں کرتا۔ اخبارات اُٹھا کر دیکھ لو۔ کسی سبھا۔ کسی سوسائیٹی۔ کسی سماج کسی انجمن کا جلسہ ہو۔ وہاں پہلے یہ ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ چندہ کس قدر وصول ہوا ہے؟ کون ہے۔ جو پوچھے۔ کہ تقریروں کی راستی پر کس قدر روحیں نثار ہوئی ہیں۔ کوئی دواہ شادی ہوتی ہے۔ تو موٹے حروف میں اشتہار شائع ہوتا ہے۔ کہ فلاں صاحب کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ کیونکہ آپ نے فلاں سماج کو اتنے پیسے دان دئے۔ انتخاب کا وقت آتا ہے۔ تو وہاں بھی پیسہ ازم کی فتح ہوتی ہے۔ انتخاب کا وقت آتا ہے۔ تو وہاں بھی پیسہ ازم کی فتح ہوتی ہے۔ اور سیکرٹری یا پردھان وہ چنا جاتا ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ دان اور چندہ دے سکتا ہو۔ میونسپلٹی کا الیکشن ہوتا ہے۔ تو امیدواروں کے پیسے لڑنے لگ جاتے ہیں۔ اور فتح کی دیوی ووٹوں کی کثرت کا پتہ اُدھر جھکاتی ہے جدھر پیسے زیادہ ہوں۔

لیکن حیرت اس بات کی ہے۔ کہ اس کے باوجود دُنیا والے کہتے ہیں۔ کہ ہم پیسہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ دھرم راج یدھشٹر نے کہا تھا۔ دنیا میں سب سے عجیب خبر امر یہ ہے۔ کہ لوگ روز ہزاروں نظارے دیکھتے ہوئے بھی اپنی موت کو فراموش کئے ہوئے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ اگر مہاراج یدھشٹر اس زمانہ میں ہوتے تو ضرور یہ کہتے۔ کہ دُنیا میں سب سے عجیب بات یہ ہے۔ کہ لوگوں کی زبان پر سرسوتی بستی ہے۔ مگر دل میں لکھشمی کا باس ہے۔ جب دھرم کے چرچے تھے۔ اور لوگوں میں اخلاق کی قدر تھی۔ تو پیسہ کو پوچھتا بھی نہ تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ضروریات پوری ہو جاتی تھیں۔ اب ہر کس و ناکس کو پیسہ کا لالچ ہے۔ اور دُنیا بھوکی مر رہی ہے۔ ایکدن میں تنہائی میں سوچ رہا تھا کہ دُنیا میں اسقدر اشانتی کیوں ہے؟ مجھے پیسے نے جواب دیا۔ میں گول ہوں دُنیا بھی گول ہے۔ وہ بھی گردش میں ہے تو شے گردش میں ہو اسے اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔ میں نے جوش سے بڑا بابرکت کہہ دیا۔ اور کہا "اگر دُنیا کی اشانتی کا راز تیری ہی گول شکل میں پوشیدہ ہے۔ تو میں آج سے تجھے ہاتھ نہ لگاؤنگا۔ اور تیرے خلاف آرٹیکل لکھونگا۔" پیسے نے جواب دیا "آرٹیکلوں سے ڈرتا کون ہے؟ اگر ایک آدھ مضمون پڑھ کر لوگ میرے خلاف ہو جانے والے ہوتے۔ تو آج دُنیا کے کونے کونے میں میری سلطنت کے جھنڈے نہ لہراتے ہوتے۔" میں نے پوچھا "دُنیا کو اسی طرح بےچین اور بیتاب رکھیگا؟" میرا... مہاراجہ جنک کے پاس بھی تو تھا۔ مگر وہ بےچین نہ تھے۔ ہاں یہ ضرور ماننا پڑتا ہے کہ اس وقت میں گول نہ تھا۔ ... شائد اسی وجہ سے ان کی طبیعت مستقل رہی۔ مجھے پیسہ کی دلیل بازی پر ہنسی آئی۔ مگر ساتھ ہی ... کہ وید بھگوان نے بھی تو کہا ہے کہ پیسہ حاصل کرو۔ اگر پیسہ اشانتی کا موجب ہوتا۔ تو وید بھگوان پیسہ حاصل کرنے ... نہ کرتے۔ میں نے پوچھا۔ پھر اس اشانتی کا حل کیا ہے؟ پیسے نے کہا۔ ہدایت کا فال نامہ کھول کر قدرت کی تحریر پڑھو۔ لکھا تھا "اے پیارے مجھے دولت ... میں ہر دلعزیز بنا۔ مجھے شہزادوں میں پیارا بنا۔ ... آریہ جو بھی مجھے دیکھے میں اسی کا محبوب بنوں۔" یہ اُپدیش ہے۔ بھگت پرارتھنا کرتا ہے کہ اول دیوتاؤں کا محبوب بنا۔ یعنی میرا اخلاق عمدہ ہو۔ روح الائشوں سے پاک ہو۔ اس کے بعد دوسرے ... یہ خواہش کرتا ہے۔ کہ مجھے دولت دے۔ تاکہ میں ... کے نزدیک بھی قابل عزت بنوں۔ اور ان ہر دو ...

شری ہتیشی جی کی ادبی تصانیف

پریم مُرلی ۸ر | جام محبت ۳ر | اردو | راز مسرت ۶ر | مشعل ہدائت ۲ر

پرتاپ گان | مدھر راگنی | غیر مطبوعہ | ہتیشی گلپ | ہتیشی کاویہ

ملنے کا پتہ

پرکاش بک ڈپو۔ کچا نسبت روڈ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

انگلستان کی طرف

—جرمن فوجیں دوبارہ انگلستان کی طرف کوچ کر رہی ہیں۔

—۳۱- جولائی کو صبح ۹ بجے سر مائیکل اوڈوائیر کے قاتل اودھم سنگھ کو پھانسی دے دی گئی۔

—فرانس لیگ اقوام سے علیحدہ ہو گیا ہے۔

—جرمنی نئی لیگ اقوام قائم کرے گا۔

—برطانیہ نے یوروپ کے علاوہ مشرقی افریقہ اور بحر اوقیانوس کی بھی ناکہ بندی کر دی ہے۔

—یکم اگست کو تمام ہندوستان میں لوک مانیہ تلک کی برسی منائی گئی۔

—کان پور میں روز روشن میں ڈاک خانہ کا روپیہ لوٹنے کی کوشش کی گئی۔

—لاہور امرتسر اور راولپنڈی کے اضلاع میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر کسی قسم کا جلوس نکالنے کی پنجاب گورنمنٹ نے ممانعت کر دی ہے۔

—روس چین کو برابر اسلحہ بھیج رہا ہے۔

—جنرل چیانگ کائی شیک کی مطلقہ بیوی نرس کا کام کرتی ہے۔

—ڈیوک آف ونڈسر امریکہ جا رہے ہیں۔

—عدن پر اطالوی ہوائی جہازوں نے پھر حملہ کیا۔ چار اشخاص ہلاک ہو گئے۔

—پنڈت مدن موہن مالویہ اور مسٹر اینے نے ۱۷- اگست کو کمیونل ایوارڈ کے خلاف دن منانے کی اپیل کی ہے۔

—ترکی میں نکو نچال سے تین سو اشخاص ہلاک اور ۱۲۰۰ مجروح ہو گئے ہیں۔

—امریکہ کا ضمنی فوجی خرچ ۵ ارب ڈالر تجویز ہوا ہے۔

—ٹیگور نے ایک پیغام میں کہا ہے کہ ملک کے بجاری (انسانیت) کی توہین کر رہے ہیں۔

—جاپان میں بہت سے انگریز جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

ہفتہ بھر کی اہم تازہ خبریں

—فرانسیسی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ غیر ملکی حکومتوں کی ملازمت کرنے والے فرانسیسیوں کو موت کی سزا دی جائیگی۔

—لاہور کے میونسپل سکرٹری اور ایگزیکٹو افسر بدل گئے ہیں۔

—برطانیہ پر بڑا حملہ ہوتے ہی روس ہنگری اور یوگوسلاویہ پر قبضہ کرے گا۔

—البانیہ کی سرحد پر یونانی فوجیں جمع ہو گئی ہیں۔

—گورنر سندھ نے خان بہادر اللہ بخش کو وزارت میں لینے کی پیشکش کی ہے۔

—رومانیہ نے دریائے ڈینوب میں اٹھارہ برطانوی جہاز قبضہ میں لے لئے ہیں۔

—رودبار انگلستان اور دریائے ٹیمز کے دہانہ پر ہوائی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

—ابی سینیا کو باقی دنیا سے کاٹ دیا گیا ہے۔

—وائسرائے نے مدراس میں تجارتی کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم ہندوستان کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنانا چاہتے ہیں۔

—فرنٹیئر میں شدت گرمی کی وجہ سے گیارہ اموات ہو گئیں۔

—ہندرہ سو انگریز بچے نیویارک پہنچ گئے ہیں۔

—جرمنی نے رومانیہ کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔

—کیمسٹ۔ الیکٹریشین۔ مستری اور انجن ڈرائیور۔ سکہ پگھلانے والے لوہار اور سروے کرنے والے ان سب کی جبری بھرتی کا گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔

—ہٹلر جنگ پر گفت و شنید کے ذریعہ صلح کو ترجیح دیتا ہے۔

—ہندوستان میں ٹینکوں کے پرزے تیار ہونے لگے ہیں۔

—جرمنی نے سوئٹزرلینڈ کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ غلہ تیل اور سونا خریدنے دو ہم کو

—ڈیوک آف نارتھمبرلینڈ و بادشاہ کے بھتیجے بجائی لارڈ فریڈرک جنگ میں مارے گئے ہیں۔

—سندھ گورنمنٹ سکاؤٹنگ کو لازمی قرار دینے کی سوچ رہی ہے۔

—روس نے جرمنی کو ہر قسم کا مال بھیجنا بند کر دیا ہے۔

—فرنچ پارلیمنٹ کے ۱۴ ممبروں اور چار وزرا کی جائیداد ضبط کر لی گئی ہے۔

—۵ لاکھ جرمن ہلاک اور ۵ لاکھ ہی زخمی ہو چکے ہیں۔ تین ہزار جنگی جہاز اور دو ہزار ٹینک بھی تباہ ہو چکے ہیں۔

—جرمنی میں تیل کے بعد کوئلے کی بھی قلت ہو گئی ہے۔

—شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

—مہاتما گاندھی نے اہنسا کے قائل ممبروں کو کانگرس سے علیحدہ ہو جانے کا مشورہ دیا ہے۔

—حکومت نظام حیدر آباد کو سی پی کے چار اضلاع دے دے گی۔ جس کے عوض نظام حکومت کو پچاس لاکھ پونڈ دینے کو تیار ہے۔

—انگلستان میں تین لاکھ چالیس ہزار نوجوانوں نے ۲۲- جولائی کو اپنے نام رجسٹرڈ کرائے ہیں۔

—کانگرس کا آئندہ اجلاس تامل ناڈ میں ہو گا۔

—۲۷- جولائی کو تین مسلمانوں نے امرتسر میں ایک ہندو پر قاتلانہ حملہ کر کے سخت زخمی کر دیا۔

—وائسرائے کے بڑے لڑکے کو دشمن نے جنگی قیدی بنا لیا ہے۔

—۳۱- جولائی کو جرمن ہوائی جہازوں نے شمالی آئرلینڈ پر پہلی بار حملہ کیا۔

—برطانیہ نے گیارہ ہزار ہوائی جہازوں کیلئے امریکن کارخانوں کو آرڈر دیا ہے۔

—خیال ہے۔ کہ مسٹر رونلڈ بیلٹ کے

ضرورت ہے

مجھے اپنے بچوں کی دیکھ بھال کیلئے ایک ایسی ودھوا دیوی کی ضرورت ہے۔ جو کہ سُشیل اور سبھاؤ سے سہن شیل ہو۔ اس کے کوئی بال بچہ نہ ہو۔ اس کا ہر طرح کا خرچہ میرے ذمہ ہو گا۔

"کے" معرفت منیجر پرکاش۔ لاہور

بہت جلد ضرورت ہے

ایک آیورویدک فارمیسی جس میں دوائیں کے کوٹنے، پیسنے، گولی بنانے وغیرہ کی ہر طرح کی مشینیں ہیں، اور بہت سی رس، آسو، دوائیں سامان وغیرہ بھی سب موجود ہیں۔ فارمیسی بالکل چالو حالت میں ہے اور ایک لمیٹڈ کمپنی کے آدھین ہے۔ اس کے انتظام اور چلانے کیلئے ایک ایسے ویدیہ آیوروید جاننے والے مانسا ہی منیجر کی ضرورت ہے جو اس میں کچھ روپیہ بھی لگاوے اور اسے چلاوے۔ تنخواہ اور منافع میں کچھ حصہ مل سکیگا۔

شرطیں خود مل کر طے کرنا ہو گا۔

خط و کتابت کا پتہ:-

"کرپا" معرفت اخبار پرکاش

کچا نسبت روڈ۔ لاہور

دوا اکسیر

حکیم تلسی شاہ اگروال علیگڑھ کی

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ ہیلتھ

کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے۔ بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے۔ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں۔ ... علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا دیں۔ ... بھیجنے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے۔

منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

—امتحان شاستری کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور کے سناتک جانشر دیو شنکر پنجاب بھر میں اول رہے ہیں۔

کیا ویدمیں اتہاس ہے؟

بقیہ صفحہ ۸

سوکت ۵۹ منتر ۱۷۹ میں آتا ہے۔ ہم پروفیسر صاحب کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ راجہ اشی نر کا ذکر اپنے مذکورہ بالا سوکتوں میں تو کیا سارے رگ وید میں ہی دکھائیں۔ اگر مضمون لکھتے وقت پروفیسر صاحب وید کا پاٹھ کر لیتے۔ تو ایسی فاش غلطی کے مرتکب نہ ہوتے۔ رگ وید کے ۵۹ ویں سوکت کے دسویں منتر میں ایک لفظ آیا ہے۔ उशीनराण्याः جس کے معنی ہیں "اشی نرانی" کا۔ ناظرین "اشی نر" اور "اشی نرانی" کا فرق غور سے دیکھیں۔ سائن آچاریہ اس شبد کے معنی لکھتے ہیں۔

" [illegible] "

"اشی نرانی" نامی دوائی کا جس سے بیمار کو لیپ کرتے ہیں۔ وہ "اشی نرانی" ہے آجکل اس کو "خس" کہتے ہیں۔

اسی پرچے میں فرماتے ہیں۔ کہ "اس کا (راجہ اشی نر کا) ذکر رگ وید منڈل ۲۔ سوکت ۱۳۹ میں آتا ہے"۔

پروفیسر صاحب چاروں ویدوں میں "اشی" کا لفظ ہی ندارد ہے۔ نامعلوم آپ نے کس آدھار پر یہ گپ ہانک دی!

اسی پرچے میں پھر فرماتے ہیں۔ کہ:۔ "بہت راجاؤں کا ذکر رگ وید میں بہت جگہ آتا ہے" ۔۔۔ اس کے آگے مثال کے لئے رگ وید کے کئی پتے بھی درج کر دئیے ہیں۔ ہم پروفیسر صاحب کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ سارے رگ وید میں سے کہیں بھی "ملک" شبد ہی دکھائیں۔

۹ جون کے پرچے میں پروفیسر صاحب فرماتے ہیں:۔

"اس راجہ منڈھاتری کا ذکر رگ وید منڈل ۸۔ سوکت ۳۹ میں آتا ہے۔"

۳۰ جون کے پرچے میں پروفیسر صاحب فرماتے ہیں:۔

"اس راجہ (منڈھاتری) کا ذکر رگ وید میں اکثر آتا ہے۔ دیکھو منڈل ۸۔ سوکت ۳۹۔ ۴۰ منڈل دس سوکت ۲"۔

ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ کہ پروفیسر صاحب نے یہ لیکھ کسی یوروپین کی نقل میں لکھے ہیں۔ اوپر کے دو اقتباس اس کا ثبوت ہیں کیونکہ منڈھاتا کو منڈھاتری لکھنا یوروپین طریقہ ہے۔

بے شک "منڈھاتا" شبد وید میں مذکور ہے۔ لیکن اتنی بار نہیں جتنی بار آپ فرماتے ہیں۔ رگ وید کے پہلے منڈل کے ۱۱۲ ویں سوکت میں یہ شبد قطعاً نہیں ہے۔ آپ نے رگ وید کے آٹھویں منڈل کے ۳۹ سوکتوں میں اس لفظ کا ہونا بتلایا ہے۔ لیکن صرف ۳۹ اور ۴۰ سوکت میں یہ شبد ملتا ہے۔ اور وہ بھی صرف ایک بار۔ یعنی سارے رگ وید میں چار جگہ یہ شبد آتا ہے۔ رگ وید کے پہلے منڈل کے ۱۱۲ سوکت میں سائن آچاریہ نے اس کا ارتھ کیا ہے۔ "منڈھاتا" اشی [Devanagari] اگر سائن آچاریہ کا ارتھ درست تسلیم کر لیا جائے۔ تب بھی پروفیسر صاحب کی بات نہیں بنتی۔ کیونکہ اگر یہاں سائن آچاریہ کے مت میں کسی راجہ کا ذکر ہوتا۔ تو وہ اس کے ساتھ راج رشی یا راجہ ایسا لفظ ضرور لکھتے۔ لیکن انہوں نے منڈھاتا کو رشی لکھا ہے۔ اس واسطے رگ وید کے پہلے منڈل میں تو کسی منڈھاتا راجہ کا ذکر نہیں ہے۔ رگ وید کے دسویں منڈل کے دوسرے سوکت کے دوسرے منتر میں "منڈھاتا" کا ارتھ اس نے "میدھاوی" میدھاوی کیا ہے۔ جس کے معنی ہوتے ہیں "عقلمند"۔ یعنی سائن آچاریہ کے مطابق دسویں منڈل میں بھی کسی "منڈھاتا" کا ذکر نہیں ہے۔ اب رہ گئے آٹھویں منڈل کے دو بیان۔ ان دونو جگہوں میں سائن آچاریہ نے ارتھ کیا ہے۔ "یوناشو کا پتر منڈھاتا" یہ سائن آچاریہ کی بھرانتی اور اندھیر گردی ہے کیونکہ نہ تو ان منتروں میں اور نہ ہی رگ وید میں کہیں "یوناشو" شبد آیا ہے۔ نامعلوم سائن آچاریہ نے یہ ارتھ کہاں سے کر دیا۔ رامائن میں ایک یوناشو کے پتر ماندھاتا کا ذکر آتا ہے۔ لیکن وہ "ماندھاتا" ہے۔ "منڈھاتا" نہیں۔ سائن آچاریہ کا ارتھ اس سبب سے بھی غلط ہے۔ کہ وید کی لغت نگھنٹو میں "منڈھاتا" کا ارتھ "میدھاوی" یعنی "عقلمند" کیا گیا ہے۔ اور خود سائن آچاریہ نے ایک جگہ یہ ارتھ قبول کیا ہے۔ لہذا سائن آچاریہ کا آٹھویں منڈل کے منتروں کا ترجمہ غلط ہے۔ جہاں تک ہم نے پروفیسر صاحب کے مضامین پڑھے ہیں۔ ان میں مندرج اتہاس کی وید میں گندھ بھی نہیں۔ نامعلوم پروفیسر صاحب ایسے غلط اور بے بنیاد مضمون لکھ کر ہندوؤں کی کون سی سیوا کر رہے ہیں۔

پریم کی آڑ میں وبھچار

بقیہ صفحہ ۹

میرے پتی کے الیشوریہ کے سمبندھ میں جو کچھ کہا تھا سب ٹھیک تھا۔ پرنتو جب میں نے اپنے پتی دیو کو دیکھا۔ تو میرے پران سوکھ گئے۔ وہ ۴۵-۴۶ ورش کے بوڑھے تھے۔ پتی ہی پرمیشور ہے اس بات کو ہردے میں رکھ کر میں نے ان کی سیوا پوجا شروع کر دی۔ پرنتو گھر میں طبیعت نہ لگتی۔ پتی دیو بھی دن کا ادھک بھاگ باہر ہی رہتے۔ میرے پتی کی پہلی استری سے ایک لڑکا تھا۔ جس کی اوستھا میرے برابر کی تھی۔ وہ وِسترِت وچاروں کا یووک تھا۔ مجھ کو بتا کی اچھا کے وِرُدھ کچھ کہنے کی اس میں ہمت نہ تھی پھر بھی وہ مجھ سے سہانوبھوتی پرگٹ کرتا۔ اور طرح طرح کی ہندی پستکیں میرے لئے پڑھنے کو لاتا۔ ہمارے مکان کے دو مکان بعد ہی میرے سوتیلے لڑکے کا ایک سہپاٹھی رہتا تھا۔ اوستھا میں وہ اس سے سال دو سال بڑا ہی ہوگا۔ ناٹے قد کا گورا خوبصورت چہرا اور گٹھیلا جوان تھا۔ اکثر وہ میرے سوتیلے لڑکے کے پاس آتا۔ کبھی کبھی میں بھی اس کے سامنے نکلتی تھی۔ دھیرے دھیرے اس نے مجھ پر اپنا جادو ڈالنا آرمبھ کیا۔ میں بھی نہ جانے کیوں دن بدن اس کی اور آکرشت ہونے لگی۔ ایک دن وہ گھر میں آیا۔ اور میدان خالی پا کر وہ سیدھا میرے کمرے میں چلا آیا۔ میں دروازے کی اور پیٹھ کئے میز کے پاس کھڑی ہوئی کچھ کر رہی تھی۔ اس نے پیچھے سے آکر مجھے اپنی باہوں میں بھر لیا۔ میں نے ایک سمویدنا کا انوبھو کیا۔ ایک کمپن ہوا۔ ورودھ کیلئے میرے انگ ہلے جلے۔ پرنتو دوسرے ہی کشن میں شتھل ہو گئی۔ اس کے بعد وہ دوسرے تیسرے آتا۔ پکڑے جانے کا کوئی بھے نہ تھا کیونکہ وہ استری کے دلیش میں آتا۔ اور اس کے ساتھ اس کے گھر کی نوکرانی بھی رہتی تھی۔ کسی کو سندیہہ ہوتا بھی کیسے؟ استری کے دلیش میں وہ چھپ بھی جاتا تھا خوب۔ اسی طرح ہمارا یہ پریم بیوہار بہت دنوں تک چلا۔ میرے پتی دیو کو سندیہہ ہو گیا۔ اور آخرکار ہم ایک دن پکڑے گئے۔ میرے پتی نے اسے بڑی ہی بے دردی سے مارا۔ اس کے بعد پھر اس کا پتہ نہ چلا۔ کہ وہ کہاں چلا گیا۔ اور میری جو دُردشا ہوئی اس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آٹھ سات دن تک سات دروازوں سے بھیتر تالے کے اندر دن رات بند رہنا پڑتا ہے۔ اب پتی دیو کہیں جاتے...

رشی نروان ورش (دیوالی) پر پرچار ارتھ بانٹنے کے لئے شاندار بھینٹ

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور کا باتصویر رشی نمبر

اس ورش ہندی اُردو دونو زبانوں میں شائع ہوگا

قیمت ہندی ۳ر قیمت اُردو ۳ر

تیاریاں شروع ہو گئیں ہیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیجئے

کیا ہوگا؟

۱- ایک سہ رنگی و دو رنگی و ایک رنگی تصاویر۔
۲- شاندار باتصویر رنگین ٹائٹیل
۳- عمدہ لکھائی۔ بہترین چھپائی۔ بڑھیا قیمتی کاغذ۔
۴- اعلیٰ پایہ کے لیکھ لیڈروں کے بیانات۔ چلبلی نظمیں۔ دلچسپ کہانیاں۔ دلچسپ کارٹون۔ کھوج پورن نئی نئی چیزیں + لیکھکوں کے فوٹو بھی چھپیں گے۔

کیا ہونا چاہیئے؟

۱- زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر جلد بھیجئے یہ بھی لکھئے کہ اُردو کی کتنی کاپیاں اور ہندی کی کتنی؟
۲- قیمت پیشگی بحساب ۳ر فی کاپی آرڈر کے ساتھ بھیجئے۔ پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو نمبر سب سے پہلے بھیجا جاویگا۔ اور محصول ڈاک معاف ہوگا۔
۳- رشی نمبر وی۔ پی سے نہیں بھیجا جاوے گا۔

اشتہارات۔ مضامین۔ تجاویز اور آرڈر جلد آنے چاہئیں

مینیجر۔ صیغہ ہندی و اُردو رشی نمبر "پرکاش" لاہور

جریان احتلام اور رقت منی کے لئے

مدن منجری گولیاں

قبض سستی۔ جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ کمزوری وغیرہ کو دور کر کے جسم اور دل و دماغ میں طاقت لاتی ہیں۔ ہر مزاج کے موافق اور ہر موسم میں یکساں مفید ہیں۔ قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

نپوسکتا وارک روغن۔ عضو مخصوص کی سستی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر اس میں قوت مردمی آتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

رمن ولاسنی گولیاں۔ سرعت انزال کو دور کر کے امساک بڑھاتی ہیں۔ اور شادی شدہ زندگی کی ترقی کا پورا لطف حاصل کراتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

راج ویدیہ نارائن جی کنشوجی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاواڑ

ہیڈ ایجنٹ:- شکر سیٹھ بال بھت نمبت روڈ لاہور
ایجنٹ:- جمنا داس کمپنی چاندنی چوک۔ دہلی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آنکھوں کے امراض کی ایک لاثانی دوائی

(از مہاشہ پیارے لال جی ویشیں - کیرانہ)

ایک روز دہلی میں بازار نئی سڑک پر جا رہا تھا - تو سڑک کی پٹڑی پر ایک مسلمان فقیر کو بیٹھے دیکھا - اس فقیر نے اپنے آگے ایک کپڑا بچھا رکھا تھا - اس پر گھاس کی پتلی پتلی جڑیں رکھی ہوئی تھیں - اور ان جڑوں کو وہ ایک ایک آنہ میں فروخت کر رہا تھا - کچھ جڑیں اس کے پاس اور لمبی لمبی بھی تھیں - جن کو اس نے ایک تھیلی میں بند کر کے رکھا ہوا تھا - ان کی قیمت وہ فی جڑ ایک ایک روپیہ مانگتا تھا - بہت سے لوگ اس کے پاس جمع تھے - فقیر ان جڑوں کی بہت کچھ تعریف کر کے آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے بہت ہی مفید بتلا رہا تھا - فقیر یہ بھی کہتا تھا کہ یہ بوٹی جس کی یہ جڑیں ہیں اس طرف نہیں ہوتی - صرف بخارہ میں ہوتی ہے - میں بڑی مشکل سے وہاں سے لایا ہوں - میں نے آزمائش کے لئے اور یہ جاننے کے لئے کہ یہ کس بوٹی کی جڑیں ہیں - اس سے خرید کیں - چونکہ مجھے پہلے سے جڑی بوٹیوں کے معاملے میں کچھ دلچسپی ہے - اس لئے مجھے ان جڑوں کی شناخت کرنے میں دیر نہ لگی - اور معلوم ہو گیا - کہ یہ "پنرنوا" کی جڑیں ہیں - فقیر یہ بناوٹ سے کہہ رہا تھا - کہ یہ بوٹی اس طرف نہیں ہوتی - صرف بلخ بخارا میں ہوتی ہے - اور یہ اس لئے کہہ رہا تھا - کہ ان کی کوئی شناخت نہ کر لے ٭

"پنرنوا" بے شک ایک لاثانی بوٹی ہے - جو بہت سے روگوں میں کام آتی ہے - آنکھوں کے لئے یہ خاص طور پر مفید مانی گئی ہے - "پنرنوا" تین چار اقسام کی ہوتی ہے - جس میں ایک سفید پھول والی ہوتی ہے - جس کو "بسکھپرا" بھی بولتے ہیں - جنگل میں، کھیتوں کے کنارے - گری پڑی زمین میں عموماً ہوتی ہے - "بسکھپرا" کا پودہ زمین پر پھیلا ہوا ہوتا ہے جس کے گول سرخ کناری دار ہوتے ہیں - برسات کے موسم میں بہت ہوتی ہے - لکھا ہے - کہ یہ اگنی ہر دیپک - پانڈو روگ - سوجن - وایو روگ - بس (زہر) - کف - پھوڑا اور پیٹ کے روگ کا ناشک ہے ٭

سرخ اور نیلے پھول والی "پنرنوا" یہ بھی موسم برسات میں بہت ہوتی ہے - ویسے بارہ مہینے ہر موسم میں ملتی ہے - اس کو سانٹھ اور ساٹھ بھی کہتے ہیں - گدھاسٹ اور فقیر ابھی اسے بولتے ہیں - "پنرنوا" بھوڑ کی ریتلی زمین میں زیادہ ہوتی ہے - پتے اس کے چولائی کی مانند سرخی لئے ہوئے ہوتے ہیں - زمین پر پھیلی ہوتی ہے - لیکن اس کی شاخیں بیل کی مانند لمبی چلی جاتی ہیں - اس کا ذائقہ کسیلا چرپرا ہوتا ہے - یہ تاثیر میں ٹھنڈی ہوتی ہے - جاٹھو پیدا کرنے والی ہے - گرا ہی اور کف - پت اور خون کے فساد کو دور کرتی ہے ٭

ویدک کے مشہور گرنتھ "سارنگ دھر" میں "پنرنوا" کو آنکھوں کے لئے خاص طور پر مفید بتلایا ہے - لکھا ہے - کہ "پنرنوا" کی جڑ کو استری کے دودھ میں گھس کر آنکھوں میں لگانے سے کھجلی اور سرخی دور ہوتی ہے - شہد کے ساتھ گھس کر لگانے سے نمر روگ دور ہوتا ہے - گائے کے گھی کے ساتھ گھس کر لگانے سے آنکھوں کا پھولا - کانچ، اوس (شبنم) یا سرکہ کے ساتھ گھس کر لگانے سے اندھ راتا - رتوندا (رات کو نہ دیکھنے کا روگ) دور ہوتا ہے - تیل میں گھس کر لگانے سے نمر روگ دور ہوتا ہے - آخر میں یہاں تک لکھ دیا ہے - کہ مختلف ترکیب سے ساتھ استعمال کرنے سے آنکھوں کے سب روگ "پنرنوا" اسی طرح دور کر دیتی ہے - جس طرح کہ سوریہ تاریکی اندھکار کا ناش کرتے ہیں ٭

صحت و شباب

آپ کی خدمت میں

اپنے جسم میں ایک دیوہیکل کی روح پھونک دو - اور انسانیت کا نمونہ مضبوط اور طاقتور آدمی بنو ٭

کرن جوانی شباب کی تجدید کیلئے ایک بیش بہا مرکب ہے - جسے امرت دھارا کے موجد پنڈت ٹھاکر دت شرما نے ایجاد کیا ہے - یہ ایک اکسیر ہے - جو تمام انسانی طاقتوں کو جو زندگی کے جوہر کی عدم موجودگی کے سبب زائل ہو چکی ہیں - پھر سے واپس لانے میں صلاحیت پیدا کرتی ہے - عورت مرد دونوں کو برابر طاقت بخشتی ہے - یہ انجکشن کے بغیر ہی تمام جسم میں دوبارہ شباب لاتی ہے - بچوں کی پرورش کرتی ہے - اور تندرستی و طاقت کا منبع تمام رگ و ریشہ میں نئی تحریک پیدا کرتی ہے ٭

کرن جوانی کا استعمال شروع کر دیجئے - اور اپنی گذشتہ جوانی کے دنوں کی خوشی کو دوبارہ حاصل کیجئے ٭

قیمت سو گولی چار روپے - ۲۴ گولی ایک روپیہ ٭

درجہ خاص سو گولی بارہ روپے - ۲۴ گولی تین روپے ٭

امرت دھارا فارمیسی لاہور

کرن جوانی

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجے جا سکیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گرنٹیڈ

آسان قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ٭

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی Suleman Umar & Co. Kar[achi]

ویدوں حکیموں اور ڈاکٹروں کیلئے خوشخبری

شدھ شلاجیت

اس جگت پرسدھ رسائن کو جو سینکڑوں بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم ہے - ہمارے کارخانہ میں زیر نگرانی ایک قابل وئید دتت دیتا شلاجیت اصول دوا سازی کے مطابق صاف کرنیکا پربندھ ہے - کسی پرکار کی ملاوٹ نہیں کی جاتی - فہرست کارخانہ منگوا کر ملاحظہ کیجئے - ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے ٭

تاجرانہ بھاؤ حسب ذیل ہیں :-

پتھر شلاجیت نمبر ۱ - دس روپیہ (عہ) فی من -

شدھ شلاجیت درجہ اول - پانچ روپیہ (صہ) فی سیر

کرشنا شدھ شلاجیت (رجسٹرڈ) اڑھائی تولہ کی شیشی - دیدہ زیب پیکنگ - آٹھ آنے فی شیشی ٭ کرایہ بذمہ خریدار

ہزارہ کیمیکل ایجنسی (رجسٹرڈ) شلاجیت بھون مانسہرہ (صوبہ سرحد)

جنگی خرچ کا اندازہ

(لنڈن ۲۲- جولائی) اس وقت برطانیہ اور دیگر نوآبادیات جرمنی جنگ پر کتنا خرچ کر رہے ہیں۔ حال ہی میں برطانیہ کے سابق وزیر مال سر جان سائمن نے ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ برطانیہ ایک دن میں ۹ کروڑ کے قریب روپیہ خرچ کر رہا ہے۔ مگر اس سے اخراجات کا صحیح اندازہ نہیں لگ سکتا۔ سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ میں برطانیہ کا سب سے زیادہ خرچ ایک سال میں ایک ارب ستر کروڑ پونڈ ہوا تھا۔ مگر اس وقت یہ دو ارب پونڈ سالانہ کے حساب سے خرچ کر رہا ہے۔ دیگر نوآبادیات کے اخراجات بھی اسی طرح ہیں:-

فرانس اپنی شکست سے پہلے ایک ارب بیس کروڑ پونڈ کے حساب سے خرچ کر رہا تھا۔ اس کے مقابلہ میں پچھلی جنگ میں اس کا خرچ ایک ارب پونڈ تھا۔

بلجیم اپنی شکست سے پہلے چالیس کروڑ پونڈ کے حساب سے خرچ کرتا تھا۔

جرمنی کے اخراجات کا کسی کو علم نہیں ہے۔ تاہم یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس کا خرچ بھی برطانیہ سے کم نہیں ہے۔

روپیہ خرچ کس طرح ہوتا ہے

امریکہ میں حساب لگا کر دیکھا گیا ہے۔ کہ جدید دس لاکھ فوج کے لئے اس حساب سے روپیہ صرف ہوتا ہے:۔

مقامی حفاظت	چالیس کروڑ پونڈ
بری فوج	" "
توپ خانہ	چھبیس (۲۶) " "
ہوائی جہاز	ستر "
موٹر کاریں	سات کروڑ ۷۶ لاکھ پونڈ

علاوہ ازیں یہ بھی پتہ لگایا گیا ہے۔ کہ توپ خانہ کی ایک بیٹری ایک منٹ میں سات سو پونڈ کے گولے چلا سکتی ہے۔ اسی حساب سے چالیس ہوائی جہازوں کا ایک دستہ دس منٹ میں چار کروڑ پونڈ کے بم گرا سکتا ہے۔ بڑے بڑے گولوں کی قیمت ۵۰-۵۰ پونڈ

دنیا کی مشہور ہستیاں کیا سے کیا بن گئیں

— شیکسپیئر — (انگلستان کا مشہور ترین شاعر) لکڑی فروش کا بیٹا تھا۔

— نپولین بوناپارٹ (فرانس کا بہادر ترین شہنشاہ) فوج کا ایک معمولی سپاہی تھا۔

— مسولینی (اٹلی کا موجودہ ڈکٹیٹر) ایک معمولی لوہار کا بیٹا ہے۔

— لارڈ کلائیو (بنگال کا پہلا گورنر) انگلستان کے دفتر کا ایک معمولی کلرک تھا۔

— ہومر — (ملک الشعرائے یونان) معمولی زمیندار کا لڑکا تھا۔

— فرسل (ملک روم کا ملک الشعرا) ایک غریب تیلی کا لڑکا تھا۔

— جنرل گرانٹ (U.S.A امریکہ کا صدر) ایک چمڑا رنگنے والے کا بیٹا تھا۔

— ابراہیم لنکن (U.S.A امریکہ کا محب وطن) ایک غریب کسان کا بیٹا تھا۔

— جان دان میکر (امریکہ کا ایک مشہور کروڑ پتی) ایک دوکان پر سولہ روپیہ ماہوار کا ملازم تھا۔

— جوزفائن — (ملکہ فرانس) ایک ... فروش کی لڑکی تھی۔

— کیتھرائن۔ (روس کی ملکہ) فوج میں ... تھی۔

— بابر — (ایک مشہور بادشاہ) ایک غریب ٹھیکیدار کا لڑکا تھا۔

— راجہ بیربل (اکبر بادشاہ کا ایک ...) بان کی رسیاں بنانے والا تھا۔

— رامزے میکڈانلڈ (انگلستان کا ایک مشہور وزیر اعظم) ایک کسان کا لڑکا تھا۔

— قطب الدین ایبک (شاہ ...) کے بازار میں فروخت شدہ تین روپے کا غلام ...

— ابن برقوق (سلطان مصر) ایک معمولی غلام تھا۔

— راک فیلڈ (دنیا کا مشہور سوداگر) ایک معمولی سی دوکان کا ادنے ملازم تھا۔

— ہنری فورڈ — (موٹروں کے سب سے بڑے کارخانے کا مالک) ایک معمولی سی دوکان کا ادنے ملازم تھا۔

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

۱- ہر سال منافع ملتا ہے۔ ۲- مستقل جائیداد پر لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگتا ہے۔ ۳- اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے۔ ۴- اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ۴/۳ قیمت پر دیتا ہے۔ ۵- جرمنی وغیرہ ملک ... گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپیہ کا ہے۔ ۷- قسطوں میں لئے جاتے ہیں۔ ... منڈل پستکیں ادھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے۔ ۸- بے روزگار پرچارک آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے۔ ۹- بیا چین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے۔ ۱۰- چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت بھاری کام آرمبھ کرتا ہے۔ ویدکا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے۔

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد

سنہری چودہ جلدوں میں قیمت صرف ... روپے۔ کرایہ ریل معاف۔ آج ہی منگوالیں۔ سام وید مکمل ایک حصہ میں قیمت چار روپے (للعہ) یجروید مکمل آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں اٹھائیس ۲۸ روپے۔

ضرورت ہے۔

پرتیک شہر و قصبے میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کی ... اور کتابیں بیچنے والے اُتساہی پرشوں و استریوں کی۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں:-

متھرا پرشاد شوہرے منیجنگ ڈائرکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

سخت سردرد میں

گورو کل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی ہیر آئیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سردرد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰/) فی شیشی

ایجنسی

لاہور:- ہسپتال روڈ لدھیانہ:- النکار اوشدھالیہ۔ کوچہ لاؤ مل

گورو کل کانگڑی فارمیسی ڈسٹرکٹ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور۔ باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش کچی شفٹ روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 4

Founder: M. Krishen. B.A.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لاتے ہوئے

گذشتہ پینتیس ۳۵ سالوں سے

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما صہ
غیر ممالک دس شلنگ

لاہور اتوار ۲۸ ساون سمت ۱۹۹۷ مطابق ۱۱ اگست سنہ ۱۹۴۰ء

جلد ۳۶ | نمبر ۳۰

نوجوانوں سے!

اے جوانانِ وطن جاگو نہیں یہ وقتِ خواب — اٹھو اور اٹھ کر کردو پیدا جہاں میں انقلاب
تا بہ کے خبطِ قدامت تا بہ کے بزمِ کہن — کاٹ دو فرسودہ راہیں چھوڑ دو رسمِ کہن
پے بہ پے تغیر سے فطرت کا منشا اور ہے — آسمانوں کی بلندی کا تقاضا اور ہے
قلب میں ذرات کے تابندگی بیدار ہے — غنچہ غنچہ پھول بننے کے لئے تیار ہے
کاہ میں کہسار ہو جانے کی حسرت بے قرار — قطرۂ شبنم سمندر کے لئے بے اختیار
محفلِ فطرت کا ہر لحظہ نیا انداز ہے — ذرہ ذرہ سوئے گردوں مائلِ پرواز ہے

تم مگر اب تک اسیرِ خواب آتے ہو نظر
روح میں بیتابیاں ہیں اور نہ سانسوں میں شرر

زیست میں پیدا نیا انداز کر سکتے نہیں — آسمانوں کی طرف پرواز کر سکتے نہیں
لڑکھڑاتے ہو تو قوت سے سنبھل سکتے نہیں — گردشِ ایام کے رخ کو بدل سکتے نہیں
برف کے سینہ سے پیدا کر نہیں سکتے شرار — لے نہیں سکتے خزاں کی نبض سے خونِ بہار
وقت جو آواز دیتا ہے وہ سن سکتے نہیں — نرم جاں پھولوں سے کانٹوں تک کو چن سکتے نہیں
پا نہیں سکتے نسیمِ صبح کی تاثیر کو — کہتے ہو تقدیر اپنی خواب کی تعبیر کو
تا بہ کے آخر یہ غفلت تا بہ کے جوشِ خمار — بطنِ ویرانی سے ہو سکتے ہیں پیدا لالہ زار
زندگی کی کشمکش سے زندگی پیدا کرو — ظلمتوں کے قلب سے تابندگی پیدا کرو

بجلیاں گہوارۂ مشکیں میں آرامیدہ ہیں
خامشی کے دامنوں میں زمزمے خوابیدہ ہیں

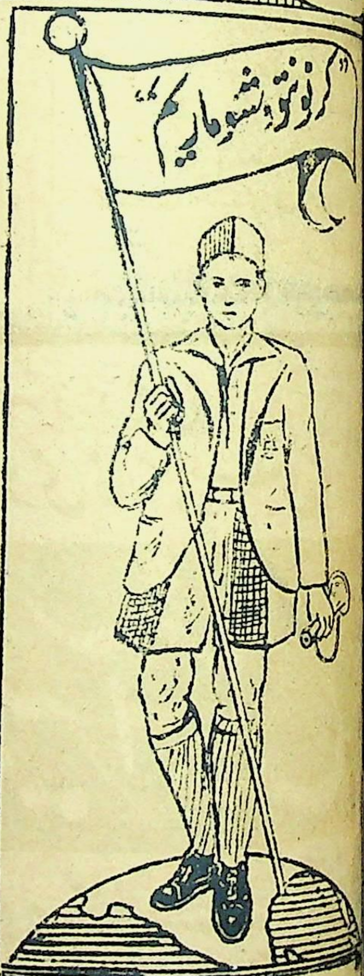

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

Gangotri

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

(۴)

بھاردواج ستیہ وادی کو - اُس نے کہی سُنائے
پرم شرشٹھ اور پر اپرا - انگرا دی بتلائے

(۵)

شونک نے پر کال میں - انگرا پُوچھا جائے
کس وستو کے گیان سے - وشو سمجھ میں آئے

(۶)

ودّیا دو پرکار کی - پرا جو اپرا جان
برہم گیانی ہیں ملتے - ان سے ہو کلیان

(۷)

وید سام اور رِگ یجر - اتھرو الوک جان
اپرا اکلپ دیاکرن - جیوتش چھند گیان

(۸)

نروکت اپرا وِدّیا - پرا ودّیا بھگوان
جس کو جانے آتما - ہو جس سے کلیان

(۹)

اپرا گیان دو ہارے - جیون کا کلیان
پرا گیان پرمارتھک - دیو، برہم گیان

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

ओं उतयो द्यामतिसर्पात् परस्तान्न स मुच्याते वरुणस्य राज्ञः दिवस्य शः प्रचरन्ति दमस्य सहस्राक्षा अति पश्यति भूमिं

شبد ارتھ:- "جو دیکتی مرتیو لوک سے بھی پرے چلا جائے، وہ بھی ورُن راجہ سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اور ورُن کے گپت چر اس دیئو لوک سے نکل کر، اس بار تھوسہتان کو پراپت ہو کر ہزاروں آنکھوں والی پرتھوی کو اتیبنت دیکھتے ہیں۔ ارتھات پرتھوی کے سب برتانت کو جانتے ہیں"۔

بھاوارتھ

(۱)

جو پُرش دیئو لوک سے - چلا جائے اتی دُور
وہ بھی راجہ ورُن سے سکے چھُوٹ نہ شُور

(۲)

گپت چر اس ورُن کے - اُس کے پیچھے جائے
دیکھیں جانیں کرم سب - وہ پر جان نہ پائے

چنے ہوئے پھول

—— اسیم پریم ہی استری کی جان ہے۔ ... بھیرو کنیا کے رُوپ میں پتی کے گھر آنے ... سمیہ سے مرتیو کے سمیہ تک ہر وہ پریم کی پری پُورن رہنا ہے۔ اور جب اس ... کا بدلہ اسی وِپلتا کے ساتھ دیا جاتا ہے ... اس کے سکھ کا پارا وار نہیں رہتا۔ اس ... ابھاو میں استری کی دُنیا سنسان ہے۔

—— استری پُرش کو مترسے بھی کہیں ادھک سہائے کارنی ہو سکتی ہے۔

—— استری پوتّر پریم کی بھوکی ہے۔ ... لالساؤں کی نہیں۔ استری سچا وشواس ... ہے - کھنڈر سمپدا نہیں۔

—— سوشیلا استری کانٹے دار جھاڑی کو ... پھول - اور غریب سے غریب گھر کو سورگ بنا دیتی ہے۔

—— استری کوئی وعدہ نہیں کرتی، پرنتو ... کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کر دیتی ہے۔

—— ستی استری ہی پتی کی مان رکھنا ... نہیں بہان رکھنا کا بھی بل ہوتا ہے۔

سخت سر درد میں
گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی ہیر آئیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دُور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے فی شیشی

ایجنسی

لاہور :- ہسپتال روڈ
لدھیانہ :- النکار اوشدھالیہ ...

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ویدوں حکیموں اور ڈاکٹروں کیلئے خوشخبری

شُدھ شلاجیت

اس جگت پرسدھ رسائن کو جو سینکڑوں بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ ہمارے کارخانہ میں زیر نگرانی ایک قابل وئید (تت ویتا شلاجیت) اصول دوا سازی کے مطابق صاف کرنیکا پربندھ ہے۔ کسی پرکار کی ملاوٹ نہیں کی جاتی۔ فہرست کارخانہ منگوا کر ملاحظہ کیجئے۔ ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ تاجرانہ بھاؤ حسب ذیل ہیں:-

پتھر شلاجیت نمبر ا - دس روپیہ (عہ) فی من
شُدھ شلاجیت درجہ اوّل - پانچ روپے (صہ) فی سیر
کرشنا شُدھ شلاجیت (رجسٹرڈ) اڑھائی تولہ کی شیشی دیدہ زیب پیکنگ - آٹھ آنے فی شیشی - کرایہ بذمہ خریدار

ہزارہ کیمیکل ایجنسی (رجسٹرڈ) شلاجیت بھون، مانسہرہ (صوبہ سرحد)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۱۹۹۷ بھادن
پرکاش لاہور (ہفتہ وار) ۱۱- اگست سنہ ۱۹۴۰ء
دیانند ابد ۱۱۶- آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۰۴۱

مردم شماری اور ہمارا فرض (۳)

...یہ تو میری سمجھ میں آتا ہے۔ کہ کسی شخص کا ...فات ہو۔ کہ ہماری جاتی کا نام ہی ہندو ...ہمارے دھرم کا نام ہی ہندو ہے۔ اور ...شماری میں ایسا ہی لکھوانا چاہیے۔ لیکن ...کہ وہ آریہ سشبد کی اس بنا پر مخالفت ...کہ آریہ سماجیوں کا شمار ہندوؤں میں ...ہوتا۔ اس لئے جو بھی اپنے تئیں ویدک ...یا آریہ لکھوائیگا۔ وہ ہندوؤں کی ...گھٹانے کا باعث ہوگا۔ تحریری شہادت ...یہ ثابت کر چکا ہوں۔ کہ لگاتار تیس برسوں ...آریہ سماجیوں کا شمار ہندوؤں میں ہوتا آ ...اور کہ سنہ ۱۹۴۱ء میں ہونے والی ...شماری کے متعلق پنجاب کے سپرنٹنڈنٹ ...شماری نے صاف الفاظ میں لکھ دیا ہے۔ ...ویدک دھرمیوں کا شمار ہندوؤں میں ہوگا۔ ...ایسا یہ کہنا کہ کسی کے اپنے تئیں آریہ سماجی ...لکھوانے سے ہندو جاتی کو نقصان پہنچ سکتا ہے ...صداقت اور ایمانداری سے بعید ہے۔ اس ...مجھے دکھ ہوا۔ جب میں نے روزانہ سناتن ...اخبار "وِیر بھارت" کے ایڈیٹوریل میں ...یہ سطور پڑھیں:-

...سماج کو حیدر آباد ستیاگرہ سے کیا ...سماج کی آل انڈیا سنگٹھن کی رہنمائی غلط ...ہوا ہے۔ پچھلی مردم شماری میں وہی کی ...آریہ سماجیوں نے ہندو جاتی سے الگ ...کی کوشش کی۔ اور بہت سے آریہ سماجی ...کے ہندوؤں کی آبادی گھٹانے کا ...سبب بنے۔ وہ اس طرح کہ انہوں نے ...آپ کو ہندو کی بجائے مردم شماری ...کاغذات میں "آریہ سماجی" یا "ویدک دھرمی" ...لکھوایا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایسے سب لوگ ...ہندو نام میں داخل کر دئے گئے۔ جب ...ہی۔ ٹریڈ ہل یا ڈیبز میں ہندوؤں کی ...کو نقصان پہنچنا قدرتی تھا۔ کئی میونسپلٹیوں ...ہندو لیڈروں کی ہی غلطی کے نتیجہ کے طور پر غیر ہندوؤں کی نسبتیں بڑھ گئیں۔ اور ہندو اقلیت بن کر رہ گئے ہیں۔"

اس سے بڑھ کر شرمناک جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ ع۔

"چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"

مردم شماری کی رپورٹوں کی موجودگی میں ایسا دعویٰ کرنا یقیناً بڑے دل گردہ کا کام ہے۔ اگر کوئی شخص اس مضمون نگار سے ثبوت مانگے۔ تو اُسے بغلیں جھانکنے کے سوائے چارہ نہ رہے۔ مجھے اس مضمون کا رنج ہے۔ اس لئے کہ اس میں ایمانداری کو جواب دے دیا گیا ہے۔ اندرونی خواہش یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کمزور ہو۔ مردم شماری کے اعداد و شمار یہ بتائیں۔ کہ آریہ سماج کی طاقت کم ہو رہی ہے۔ پچھلے دس برسوں میں اس کی تعداد میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ لیکن بظاہر کہا یہ جاتا ہے۔ کہ آریہ سماجی لکھوانے سے ہندوؤں کی تعداد کم ہوگی۔ اس سے بڑا دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ سناتنی دوست یہ کہنے کا پورا حق رکھتے ہیں۔ کہ ہندو اپنے تئیں "آریہ" نہ لکھوائیں۔ لیکن انہیں جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا نے سناتن دھرم سبھاؤں کے نام مردم شماری کے متعلق جو سرکلر جاری کیا ہے۔ اس میں یہ ہدایت ہے۔ کہ ہندو دھرم کے خانہ میں "ہندو" کی بجائے "سناتن" لکھوائیں۔ جب سناتن دھرمی بھی اپنا دھرم ہندو لکھوانے کو تیار نہیں۔ تو آریہ سماجیوں سے کیوں شکایت ہو۔ اگر وہ اپنا دھرم "ویدک" لکھوائیں؟

مردم شماری میں دھرم کا نام "ویدک" اور فرقہ کا نام "آریہ" لکھوایا جائے۔ اس کی مخالفت کرنے والے دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایماندار اور بے ایمان۔ جو لوگ ایمانداری سے یہ سمجھتے رہے ہیں۔ کہ آریہ سماجیوں کا شمار ہندوؤں میں نہیں ہوتا۔ اس لئے ویدک دھرمی یا آریہ لکھوانے سے ہندو جاتی کی گھٹتی ہوگی۔ ان کی تو اس بات سے تسلی ہو جانی چاہیئے۔ کہ پچھلے تیس برسوں سے باوجود "ویدک دھرمی" لکھوانے کے آریہ سماجیوں کا شمار ہندوؤں میں ہوتا رہا ہے۔ اور کہ پنجاب مردم شماری کے موجودہ سپرنٹنڈنٹ نے صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے۔ کہ "سنہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں بھی ویدک دھرمیوں کا شمار ہندوؤں میں ہوگا"۔ اور انہیں اپنی مخالفت ترک کر دینی چاہیئے۔ اس کے بعد انہیں اپنا دھرم ویدک اور اپنا فرقہ آریہ لکھوانے میں کوئی عذر نہ ہونا چاہیئے۔ ہاں جن کی نیت نیک نہیں۔ جو ہندو جاتی کے ہت کی آڑ میں آریہ سماج کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ اور اسے کمزور دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں میں تو کیا برہما جی اوتار لے کر آئے تو قائل نہیں کر سکتا۔ وہ شور مچاتے جائیں گے۔ اور کسی کی نہ سنیں گے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا آریہ پُرش ایسے لوگوں کے بھرّے میں آ جائیں گے؟ انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ سوال اتنا آسان نہیں۔ جتنا کہ وہ سمجھتے ہیں۔ اگر آج ہم یہ مان لیں۔ کہ کسی کے شور مچانے پر ہم اپنے دھرم اور اپنی جاتی کا نام بدلنے کو تیار ہیں۔ تو دوسرا مطالبہ یہ ہوگا۔ کہ پھر آریہ سماج کی جداگانہ ہستی کی کیا ضرورت ہے؟ آخر وہ بھی تو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ہندوؤں میں فرقہ بندی ہے۔ ایکتا کے لئے آریہ سماج کو کیوں بند نہ کر دیا جائے؟ میں آریہ پُرشوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ آریہ سماج بند کر دیا جائے؟ اگر نہیں۔ تو ویدک اور آریہ نام چھوڑنے کے کیا معنی؟ خاص کر جبکہ اُن کے نہ چھوڑنے سے ہندو جاتی کا کوئی نقصان نہیں۔ اور اس کے لئے چھوڑنا یا نہ چھوڑنا ایک سا ہے۔ پھر یہ بھی سوال ہو سکتا ہے۔ کہ کسی کو آریہ سماج کے بند کرنے کا حق بھی ہے؟ آریہ

اس ورش کا رشی نمبر

اس ورش رشی نروان دوس (دیوالی) ۳۱- اکتوبر کو ہے۔ گویا صرف اڑھائی ماہ باقی ہیں۔ اگرچہ اس بار کاغذ اور چھپائی کا خرچ پچھلے ورش سے اڑھائی گنا ہوگا۔ پھر بھی ہم رشی نمبر کو اسی شان سے آریہ جگت کی بھینٹ کرنا چاہتے ہیں۔ جس شان سے کہ یہ شائع ہوتا رہا ہے۔ بلکہ کئی لحاظ سے اس ورش کا نمبر پہلے نمبروں سے بہتر ہوگا۔ ہم اپنے ارادوں کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے۔ اگر آریہ جگت ہم سے پوری طرح سہیوگ نہ کرے۔ ناموافق حالات کے باوجود نمبر ہندی اور اُردو دونوں بھاشاؤں میں چھاپنے کا نشچہ کیا گیا ہے۔ اور قیمت دونوں کی تین تین آنے رکھی گئی ہے۔ ہندی نمبر رسالہ سائز پر اور اُردو نمبر سابقہ نمبروں کی طرح بڑے سائز پر چھپے گا۔ کم از کم ایک سہ رنگی اور ایک درجن کے لگ بھگ یک رنگی تصاویر ہوں گی۔ وچار ہے۔ کہ اس ورش لیکھکوں اور کویوں کے فوٹو بھی چھاپے جاویں۔ کاغذ لکھائی چھپائی کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ لیکھوں کے سمبندھ میں ہم چاہتے ہیں۔ کہ جہاں اس انک میں رشی دیانند کی مہان شخصیت، دِوّتا، اُن کے اُپکار اور دلیش کے لئے کی گئی ان کی خدمات اور کام کا ذکر ہو۔ وہاں آریہ سماج کے سدھانتوں اور اصولوں کی بھی مکمل ویاکھیا ہو۔ ایسے اعتراضوں کا جواب دیا جائے۔ جو پرایہ آریہ سماج پر کئے جاتے ہیں۔ یہ بھی بتایا جائے۔ کہ اب تک آریہ سماج نے مختلف کشیتروں میں کیا کیا کچھ کام کیا ہے؟ غرض یہ کہ جس کسی کے ہاتھ میں اس نمبر کی کاپی جائے۔ وہ پڑھ کر پربھاوت اور آریہ سماج کی اور آکرشت ہو۔ اس لئے لیکھک اور کویوں کو اسی اُدیش کی درشٹی سے لکھنی اور بھیجنی چاہئیں۔ اس نمبر کو رشی کی شان کے شایاں بھینٹ بنانے کیلئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ ہم اپنے پریمیوں کو وشواس دلاتے ہیں۔ کہ ہم اس سمبندھ میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے۔ لیکن رشی نمبر کی سپھلتا تبھی ممکن ہے۔ اگر یہ بہت زیادہ سنکھیا میں چھپے۔ کاغذ اور چھپائی کی گرانی اور ہندی ایڈیشن کے بھاری اخراجات کو مدِنظر رکھتے ہوئے آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو یہ نمبر بھاری سنکھیا میں منگوا کر بانٹنا چاہیئے۔ اور "سنہری فنڈ" میں ادھک سے ادھک دھن بھجوا کر دھرمیوں، جیلوں اور لائبریریوں اور غیر ملکوں میں پرچار ارتھ بھیجنے میں دھن سے سہایتا کرنی چاہیئے۔ اور ابھی سے "سنہری فنڈ" کا دھن اور رشی نمبروں کی قیمت تین آنے فی پرچہ کے حساب سے بھیجنی شروع کر دینی چاہیئے۔ یاد رہے۔ کہ اس ورش "رشی نمبر" نہ وی۔ پی سے بھیجا جاوے گا۔ اور نہ اس کی قیمت بلوں کے ذریعہ وصول کی جاوے گی۔ اس لئے رشی نمبروں کی قیمت بھی آرڈر سے پیشگی آنی چاہیئے۔

سماج تو ویدک دھرم کا پرچار کرنے والی جماعت ہے۔ ان لوگوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب ہے۔ جو رشی دیانند بر تی پادت ویدک دھرم کو ملنتے ہیں۔ جب تک ان کا (Refrendum) دری فرینڈم) نہ ہو۔ اور وہ آریہ سماج کو بند کرنے کا فیصلہ نہ کریں۔ تب تک کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ایسا کیا جائے؟ درحقیقت ریفرینڈم سے بھی کچھ فائدہ نہیں۔ کیونکہ دھرم کا پرچار کرنے والی سنستھائیں کبھی بند نہیں ہوتیں۔ اگر آریہ سماج سچے پُرشوں کے سامنے یہ سوال اس رُوپ میں آئے۔ کہ کیا آریہ سماج بند کر دیا جائے؟ تو مجھے اُمید نہیں۔ کہ کوئی سچا آریہ سماجی اس کا جواب "ہاں" میں دینے کو تیار ہو۔ لاکھوں لوگ ایسے ہیں۔ جن کے جیون میں آریہ سماج نے کرانتی پیدا کی ہے۔ آریہ سماج نہ ہوتا۔ تو نہ معلوم ان کی کیا گتی ہوتی؟ وہ ویدک دھرم کے دیوڑھ وشواسی اور رشی دیانند کے پرم بھگت ہیں۔ ان سے یہ آشا کرنا کہ وہ کسی اوستھا میں یہ ماننے کو تیار ہوں گے۔ کہ آریہ سماج نہ رہے اسمبھو ہے۔ آریہ سماج ایک وشیش اُدیش کے ساتھ سنسار میں آیا ہے۔ اس کا ایک خاص فلسفہ ہے اور خاص نقطۂ نگاہ ہے۔ یہ نہیں۔ کہ وہ صرف نیکی اور اخلاق کا پرچار کرنے والی جماعت ہو۔ بلکہ اس کا فلسفہ تو جیون کے ایک ایک وبھاگ پر حاوی ہے۔ کوئی ایسا میدان نہیں۔ جس کے متعلق اس کی طرف سے ہدایت نہ ہو۔ اس کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ نتیہ سناتن ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ وہ ویدک دھرم جس کا سندیش پرماتما نے آج سے دو ارب برس پہلے سرشٹی کے آدی میں منش ماتر کی رہنمائی کے لئے دیا تھا۔ اس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ جس خوبصورتی سے وہ ویدک دھرم کو سنسار کے سامنے پیش کرتا ہے۔ کوئی اور نہ کرتا ہے نہ کر سکتا ہے۔ اس کا یہ بھی دعویٰ ہے۔ کہ وید کو صحیح طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ اور ویدک دھرم کو صحیح طریق پر دُنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔ تو رشی دیانند کی بتائی ہوئی شیلی پر عمل کرنے سے۔ ایسے سماج کے بند ہونے کے کیا معنی ہیں؟ وہ تو اسی دن ختم ہوگا۔ جس دن اس کا مشن پُورا ہو جائیگا۔ اور سارا سنسار ایک سوُر سے ویدک دھرم کی جے بولے گا۔ آریہ سماج کے رہنے میں سنسار کا ہت ہے۔ کیونکہ وہ پرماتما کے ہی سچے گیان کا پرکاش کرتا ہے۔ اور اس کے بتائے ہوئے مارگ پر چلنے سے سنسار کا کلیان ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج سے سنسار کا کلیان کیسے ہو سکتا ہے؟ اسی وشے پر پھر کسی سمے لکھوں گا۔ اس سمے میں نے صرف اشارہ دیا ہے۔ کیونکہ آج میں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ دھرم کے خانہ میں ویدک اور فرقہ کے خانہ میں آریہ نہ لکھوایا جاوے۔ دوسرے الفاظ میں مردم شماری کے کاغذات میں نہ آریہ سماج کا نام آئے نہ ویدک دھرم کا۔ وہ ہندو جاتی کے دشمن ہیں۔ اپنی آنکھوں کے سامنے چتر کھینچو اس سمے کا۔ جب رشی دیانند کا پرادربھاؤ نہ ہوا تھا۔ اس سمے ہندوؤں کی کیسی دُرگت ہو رہی تھی۔ گلی کے روڑے کی طرح جو بھی چاہتا بلا خطر انہیں ٹھوکر لگا جاتا۔ ان کی حالت دِئے کی سی تھی۔ جیسے گھر کے اندر چوہوں سے خوف ہو۔ اور باہر کوؤں سے ان کا دھرم ایک کچا دھاگا سمجھا جاتا تھا۔ جسے کوئی بھی چاہے توڑ دے۔ اور توڑا جاتا تھا۔ آریہ جاتی رُوپی ماتا کے اچھے اچھے پتر اس لئے اپنے دھرم کو چھوڑ گئے۔ کہ ان کی پوراتک دھرم سے تسلّی نہ ہوتی تھی۔ کہاشی کے پنڈت نیل کنٹھ شاستری سریکھے ودوان عیسائی ہو گئے۔ تو اس لئے کہ اس وقت آریہ سماج نہ تھا۔ آریہ سماج کے پرچار کے ساتھ یہ سلسلہ ختم ہوا۔ کچا دھاگہ لوہے کی زنجیر ہو گیا۔ کسی کی کیا مجال ہے۔ جو اسے توڑ سکے۔ اب تبدیلی مذہب عملی طور پر ختم ہے۔ کوئی اعلےٰ خاندان کا ہندو کوئی تعلیم یافتہ ہندو اور کوئی اچھی پوزیشن کا ہندو آج اپنا دھرم چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب میں نہیں جاتا۔ بے شک اس وقت بھی ہندو مسلمان اور عیسائی ہو رہے ہیں۔ لیکن اسے تبدیلیٔ مذہب کا نام دینا مذہب کی توہین کرنا ہے۔ اب جو ہندو اپنی جاتی ماتا کی گود سے جُدا ہوتے ہیں۔ وہ نہایت ہی اونے اغراض کے لئے جن کا ذکر کرنا مناسب نہیں۔ دُنیا میں تین چیزیں جھگڑے کا موجب سمجھی جاتی ہیں۔ زر۔ زن اور زمین۔ آج یہی تینوں چیزیں تبدیلیٔ مذہب کا باعث رہی ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر آریہ سماج نہ رہے۔ تو پتت اُدھار کا فرض کون پورا کرے گا؟ سناتن دھرم سبھا نے "بے شک" بہت ترقی کی ہے۔ وہ آریہ سماج کی طرف بہت بڑھی ہے۔ اور اس نے اس کے کئی سدھانت سویکار کر کے اپنے تئیں اُپیوگی بنا لیا ہے۔ پھر بھی آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا میں ایک حدِ فاصل ہے۔ جس سے آگے سناتن دھرم سبھا نہیں جا سکتی۔ جائے تو وہ آریہ سماج بن جائے گی۔ اور اس کی جداگانہ ہستی کی ضرورت نہ رہے۔ وہ اپنی موجودہ صورت میں آریہ جاتی کی تمام ضروریات کو پُورا نہیں کر سکتی۔ بے شک وہ یہاں تک بڑھی ہے۔ کہ وہ جنم کے ہندوؤں کو جو پتت ہو گئے ہوں۔ پرایشچت کے بعد واپس لینے کو تیار ہو گئی ہے۔ لیکن وہ اس وقت تک دوسرے مذاہب کے لوگوں کو ویدک دھرم میں لینے کو تیار نہیں ہوئی۔ اس کا ایک نتیجہ تو یہ ہے۔ کہ آریہ جاتی کی اوستھا اس سمے اس حوض کی سی ہے۔ جس میں پانی آنے کی راہ تو بند ہو۔ اور جانے کی کھلی۔ اگر ہندو دوسرے مذاہب میں جا سکیں۔ اور دوسرے مذاہب کے لوگ ویدک دھرم میں نہ آ سکیں۔ تو ہندوؤں کی تعداد بڑھنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے آریہ سماج کو زندہ رہنا چاہیئے۔ کیونکہ آریہ جاتی اس کے ساتھ ہی زندہ رہ سکتی ہے۔ لیکن میری درشٹی میں اس کا اس سے بھی ادھک مہان لکش ہے۔ اور وہ یہ کہ جس رُوپ میں وہ ویدک دھرم کو سنسار کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ بہت اُونچا ہے۔ آریہ سماج وید کے اپنے شبدوں میں کہتا ہے۔ کہ یہ کلیانی بانی وید منش ماتر کے لئے ہے۔ براہمنوں۔ کھشتریوں۔ ویشیوں۔ شودروں۔ چنڈالوں اور اتی چنڈالوں کے لئے ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ویدک دھرم صرف منش ماتر کے لئے ہو۔ وہ تو پرانی ماتر کیلئے ہے۔ پشو اور پکشی کو ابھے دان دیتا ہے۔ سنسار کے سامنے کوئی دھرم پیش کیا جا سکتا ہے۔ تو ایسا جو سنسار ماتر کے لئے ہو۔ سناتن دھرمی بھائی معاف کریں۔ انہوں نے ویدک دھرم کو بہت سنکوچت کر دیا ہے۔ اسے ان لوگوں کی میراث بنا دیا ہے۔ جو ہندو پریوار میں پیدا ہوئے ہوں۔ یہ دھرم نہ کیول بھارت کی چار دیواری میں بند ہے۔ بلکہ ہندوؤں کی چار دیواری میں۔ ایسا محدود دھرم سنسار کو اپنی اور آکرشت نہیں کر سکتا۔ لوگ اُونچے آدرش سے پیار کرتے ہیں۔ آدرش بھی چھوٹا ہو۔ تو آدرش کے معنی کیا؟

یہ دوسری بات ہے۔ کہ ہمارا آئیڈیل ... نہ پہنچے۔ اور سنسار میں بہت کم ... ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ... آدرش گرا دیں۔ مانا کہ آریہ سماج ... سمے تک غیر ہندو زیادہ تعداد میں شامل ... ہوئے۔ لیکن اس میں آریہ سماج کا کیا قصور ... دروازہ منش ماتر کیلئے کھلا ہے۔ ... کا قصور بے شک ہے۔ کہ وہ دوسروں کو ... اور آکرشت نہیں کر سکے۔ لیکن آریہ ... نہیں۔ اس کا سندیش منش ماتر کے ... وہ سب کو اپنے گلے سے لگانے کو تیار ... اور کسی کے مذہب یا کسی مصلحت سے ... آدرش سنکوچت کرنے کو تیار نہیں ... دلیش کے نیشنل اُدھار کے لئے انڈین ... کانگریس قائم ہے۔ اس میں ہندو زیادہ ... اور دوسری جاتیاں کم۔ لیکن اس ... کے نیشنل ہونے پر حرف نہیں آ سکتا۔ ... اس کا دروازہ غیر ہندوؤں کے لئے ... کھلا ہے۔ جیسا کہ ہندوؤں کے لئے ... بلاشبہ نیشنل ہے۔ اگر نیشنل کانگریس ... تئیں ایک ہندو جماعت بنانے ... تیار نہیں۔ حالانکہ اسے چلانے والے ... طور پر ہندو ہیں۔ اور اپنے تئیں ایک ... جماعت بنانا اپنی توہین میں داخل ... اور بلا لحاظ اس کے کہ غیر ہندو اس ... ہوتے ہیں۔ یا نہیں وہ نیشنل ہی رہنا ... تو جائے غور ہے کہ آریہ سماج جس نے ... کے کلیان کا بیڑا اُٹھا رکھا ہے۔ اور ... کیسے ہے۔ وہ کسی طرح اپنا اُدیش ... چھوڑ سکتا ہے؟ ویدک دھرم پرماتما کا ... ہے۔ اس لئے وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا ... سوُر یہ لوپ ہونے پر بھی موجود رہتا ہے ... ویدک دھرم نظروں سے اوجھل ہونے ... قائم رہتا ہے۔ لیکن کفر کا فتوےٰ اپنے ... لیتے ہوئے۔ اور اپنے تئیں غلط فہمی کا ... بناتے ہوئے میں کہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج ... بغیر ویدک دھرم اپنے سوچھ رُوپ میں ... کے سامنے نہ رہے گا۔ اس لئے ... سے دیکھا جائے۔ آریہ سماج کا زندہ ... ضروری ہے۔ اگر اس کا زندہ رہنا ضروری ... تو سنسار کو یہ معلوم ہونا بھی ضروری ... وہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر ... اور اگر یہ ضروری ہے۔ کہ وہ ترقی کرے ...

ہندوستانی شکشاولی حصّہ اوّل (عربی لپ میں) ناگری لپ کی طرح صحیح اور سائنٹفک طریق پر اُردو، ہندوستانی اور اُردو ... ہندی لکھنے و پڑھنے کا بہترین قاعدہ ہے + قیمت اڑھائی آنے ... ساڑھے بارہ روپیہ (۱۲/۸) سینکڑہ + ملنے کا پتہ:- پنڈت آسارام اودھ سبرڈ ٹیفائیڈ ایریا ڈاکخانہ مصرکھ ضلع سیتاپور (یو-پی)

ہو جوا فنطا آئے۔ تو یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مردم شماری کے کاغذات میں ہمارا اندراج بطور ویدک دھرمی اور آریہ سماجی ہو۔ کیونکہ اس وقت سنسار میں کسی کی ترقی یا تنزل کا اندازہ لگایا جا سکتا ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک منہ دو زبانیں

ایک طرف مہا دلیشک سبھا کے پردھان سارود لیشک سبھا کو بدنام کرنے کے لئے اس پر کئی غلط اور بے بنیاد الزام لگا رہے ہیں۔ اور حیدر آباد ستیاگرہ جیسی شاندار تحریک کے گورو کو مٹی میں ملا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کا آرگن "آریہ گزٹ" اس تحریک کے گورو کے گن گان کرتا ہوا اپنے پکش کی سماجوں کو "حیدر آباد ستیاگرہ بلیدان دوس" منانے کی تلقین کر رہا ہے۔ ۴-اگست کے انک میں اس نے لکھا ہے۔ کہ

"آریہ سماج کی تاریخ میں حیدر آباد ستیاگرہ کانڈ کو گورد کی جگہ دی جانی چاہیئے"۔ یہ ایک منہ دو زبانیں کیوں؟

شرارت

لالہ خوشحال چند کی اس غلط بیانی کہ سارود لیشک سبھا نے ریاست حیدر آباد کی سماجوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ستیارتھ پرکاش کے صرف پہلے دس سملاسوں کا ہی پرچار کیا کریں۔ اور آخری چار سملاسوں سے کچھ نہ سنایا کریں"۔ سے سناتنی اور احمدی اخبارات کو آریہ سماج سے یہ مطالبہ کرنے کا۔ اور اپنی اپنی جماعت کو ایجی ٹیشن کرنے کی ترغیب دینے کی جرأت ہوئی ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے آخری چار سملاس حذف کر دئے جائیں۔ اس سلسلہ میں سناتنیوں کے اخبار "جاگرت" اور احمدیوں کے سہ روزہ "پیغام صلح" میں طویل مضمون چھپے ہیں +

"جاگرت" اور "پیغام صلح" نے یہ مضمون مضمون لکھ کر جان بوجھ کر شرارت کی ہے۔ جبکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ سارود لیشک سبھا کی اور سے اس غلط بیانی کی جس کی آڑ لے کر یہ نامعقول مطالبہ کرنے کی انہیں جرأت ہوئی ہے پُرزور الفاظ میں تردید کی جا چکی ہے +

ستیاگرہ اور مہاتما گاندھی

پچھلے دنوں وزیر ہند نے کامنز میں ایک سوال کے جواب میں کہا تھا۔ کہ "ہندوستان کی صورت حالات ایسی نازک نہیں۔ جیسی کہ پارلیمنٹ کے بعض ممبر سمجھتے ہیں"۔ اس پر مہاتما گاندھی نے "ہری جن" کے تازہ پرچہ میں وزیر ہند کے اس تجاہل عارفانہ کو ناقابل معافی قرار دیتے ہوئے خطرہ کی گھنٹی بجا دی ہے۔ اور کہہ دیا ہے۔ کہ سول نافرمانی کسی وقت بھی شروع ہو سکتی ہے۔ اور اگر انہیں یقین ہو گیا۔ کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت جو گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ وہ کانگرس کو کچلنے کے لئے ہیں۔ اور اس ایکٹ کا جو کانگریس نے لوگوں پر لگا رکھا ہے ناجائز فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ تو کوئی طاقت انہیں سول نافرمانی کرنے سے نہیں روک سکتی۔ لیکن ان کی خواہش یہ ہے۔ کہ انہیں اس وقت جب کہ برطانیہ سخت مشکل میں ہے سول نافرمانی شروع نہ کرنی پڑے +

والنٹیر جماعتوں پر پابندی

حکومت ہند نے ایک تازہ اعلان کے ذریعہ غیر سرکاری والنٹیر جماعتوں کیلئے ہتھیاروں سے یا ان کے بغیر فوجی ورزش یا ڈرل کرنا ممنوع قرار دے دیا ہے۔ یہ پابندی لگ بھگ دو سو جماعتوں پر عائد ہوگی۔ جن کے ممبروں کی تعداد دو لاکھ کے قریب ہے۔ اس پابندی کا مقصد ایسی فرقہ وارانہ جماعتوں کا سدباب کرنا ہے۔ جو خطرناک کشیدگی اور تصادم کا موجب ہو سکتی ہیں۔ امتیازی کپڑے۔ مثلاً گاندھی ٹوپی اور سرخ کُرتے جو فوجی وردی سے نہیں ملتے۔ اس پابندی کی زد میں نہیں آئیں گے۔ کسی جماعت کو مستثنےٰ قرار دینے کے متعلق تمام صوبائی حکومتوں کو اختیار دے دیا گیا ہے +

حیدر آباد ستیاگرہ بلیدان دوس

اس ورش ۱۷-اگست کو رکھشا بندھن کا تہوار تو منایا جانا ہی تھا۔ لیکن ساتھ ہی حیدر آباد ستیاگرہ بلیدان دوس بھی اسی دن منانے کی سارود لیشک سبھا نے ہدایت کی ہے۔ کیونکہ گت ورش ۱۷-اگست کو حیدر آباد کا اتہاسک ستیاگرہ پچھلا پورک سماپت ہوا تھا۔ اس تحریک کو سپھل اور گورو پورن بنانے کا شریہ اُن ہندو، ہزار کے لگ بھگ ستیہ آگرہیوں کو ہے۔ جنہوں نے حیدر آباد کی جیلوں کو بسایا۔ اور جن میں سے تیس دیر بلی ویدی پر چڑھ گئے۔ سارودلیشک سبھا کی اور سے اس دوس کے لئے وسترت کاریہ کرم صفحہ ۱۱ پر درج ہے۔ آریہ سماجوں کو اس کے انوسار ۱۷-اگست کو رکھشا بندھن کے ساتھ ساتھ حیدر آباد ستیاگرہ بلیدان دوس بھی سمارو پورک منانا چاہیئے +

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

شرح ڈاک میں اضافہ کی تجویز

حکومت ہند شرح ڈاک میں اضافہ کے متعلق سوچ رہی ہے۔ ہماری رائے میں ایسا کرنے سے اس کا مقصد پورا نہ ہوگا۔ کیونکہ شرح بڑھنے کے بعد یقینی طور پر لوگ اپنی خط و کتابت کو کم کر دیں گے۔ جیسا کہ کارڈ کی قیمت دو پیسے سے تین پیسے ہو جانے پر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اخبارات کے لئے بھاری مشکل کا سامنا ہوگا۔ کیونکہ کاغذ کی گرانی ہی ان کے لئے کافی پریشانی کا باعث بن رہی ہے۔ ایک طرف حکومت یہ کہ رہی ہے۔ کہ جس نے ½ تولہ یا اس سے کم وزن کے اخبارات کیلئے پائی کے ٹکٹ جاری کئے ہیں۔ اور دوسری طرف حکومت ہند جو ڈاک کی شرح کو گھٹانے کی بجائے بڑھانے کی سوچ رہی ہے +

ڈاکٹر دلیش مکھ کا بل

ڈاکٹر دلیش مکھ نے سنٹرل اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے ایک ایسے بل کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ اُن ہندو پتنیوں کی جو پتی کے گھر میں جیون سے تنگ آ چکی ہوں۔ علیحدہ رہائش اور پالن پوشن کا انتظام ہو سکے۔ بل کی مکمل صورت ہمارے سامنے نہیں۔ اس لئے کوئی رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ تاہم ظاہر ہے۔ کہ یہ بل طلاق کے مقاصد کے لئے ہی پیش کیا جا رہا ہے۔ صرف نام مختلف ہوگا۔ کیونکہ ان کا طلاق بل ناکام رہ چکا ہے +

تازہ ریلوے حادثہ

۵-اگست کو کلکتہ سے ستر میل کے فاصلہ پر جے رام پور سٹیشن پر ڈھاکہ میل کو خوفناک حادثہ پیش آیا۔ انجن تین ڈبوں سمیت لائین سے اُتر گیا۔ اس حادثہ میں ۳۴ اشخاص ہلاک اور بکثرت کے قریب مجروح ہو چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پچھلے کچھ ہی دنوں میں ڈھاکہ میل کو پیش آنے والا یہ چھٹا حادثہ ہے۔ جو حد درجہ افسوسناک ہے۔ محکمہ ریلوے کو چاہیئے۔ کہ آئے دن کے حادثوں کا تدارک کرے +

بنگال کے ہندوؤں کا فیصلہ

۵-اگست کو بنگال کے ہندوؤں نے شردھانند پارک کلکتہ میں ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی صدارت میں جمع ہو کر بنگال اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں پیش ہونے والے چند بلوں مثلاً کلکتہ میونسپل امنڈمنٹ بل۔ سکنڈری ایجوکیشن بل اور زمینی مقروضین کے متعلق ترمیمی بل کے خلاف پُرزور پروٹسٹ کیا۔ اور ایک ریزولیوشن کے ذریعہ فیصلہ کیا۔ کہ اگر ایک ماہ کے اندر اندر حق وزارت نے ان کے مطالبات نہ مانے۔ تو ستیاگرہ شروع کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں صدر جلسہ کی طرف سے ۲۵ ہزار والنٹیروں کی بھرتی کا اعلان کیا گیا ہے +

بنگال کے ہندوؤں کو یہ فیصلہ وزارت بنگال کی موجودہ ہندو آزار پالیسی سے تنگ آ کر کرنا پڑا ہے +

مہاراجہ میسور کا سورگباش

مہاراجہ صاحب میسور اختلاج قلب کے عارضہ سے سورگ باش ہو گئے۔ ان کی عمر زیادہ نہ تھی۔ لیکن بیماری ان کی جان لے کر ہی ٹلی۔ "ٹائمز لنڈن" کے لفظوں میں "ہندوستان ایک قابل حکمران اور سلطنت برطانیہ ایک دوست سے محروم ہو گئی ہے۔ مرحوم مہاراجہ اور ان کے پتا نے ریاست میں تعلیم عام کر کے صنعتی کارخانے کھول کر اور اصلاحات رائج کر کے نہ صرف دیگر ریاستوں کے لئے بلکہ برٹش انڈیا کے لئے بھی مثال قائم کر دی تھی"۔ ان کی ریاست کا وزیر اعظم برسوں سے مسلمان ہے۔ یہ ان کی رواداری کا ثبوت ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ میسور ہندوستان کی ترقی یافتہ ریاستوں میں ممتاز ہے۔ کئی باتوں میں وہ برطانوی حکومت سے بھی آگے ہے۔ اس کا کریڈٹ بجا طور پر سورگباشی مہاراجہ کو ہے +

مسولینی کی شرائط صلح

ہٹلر کے بعد مسولینی نے بھی برطانیہ کو صلح کی شرائط پیش کی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:-

(۱) نائیس۔ کارسیکا اور فرانس کا جنوب مشرقی علاقہ اس کے حوالے کر دیا جائے۔

(۲) فرانسیسی سمالی لینڈ جبوٹی کی بندرگاہ اور مجوزہ نیٹیا بھی اسے دے دئے جائیں۔

(۳) اینگلو مصری علاقہ کا وہ حصہ جو لیبیا اور ایبے سینیا کو ملاتا ہے اس کے حوالے کر دیا جائے۔

(۴) جبرالٹر اور مالٹا کو غیر مسلح کر دیا جائے۔

(۵) نہر سویز کو بین الاقوامی کنٹرول کے ماتحت کیا جائے۔ اور اس کے حصہ داروں میں جرمنی اور اٹلی بھی شامل ہوں۔

وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل نے غور تک کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے۔ ک

کیا ہندوستان محفوظ ہے؟

صورتِ حال سے متعلق نہایت اہم مضمون

ہندوستان پر کس کس کی نظر ہے؟

وہ کون کون سے ممالک ہیں۔ جو ہندوستان کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جرمنی، اٹلی، روس اور جاپان ہندوستان کے چار فطری دشمن ہیں۔ یعنی ان معنوں میں دشمن ہیں۔ کہ وہ ہندوستان کو اپنے لئے بہترین مالی و اقتصادی فائدے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

جب تک اٹلی اس جنگ میں جرمنی کی طرف شامل نہ ہوا تھا۔ ہندوستان پر جرمنی کے براہِ راست حملہ کا امکان نہ تھا۔ لیکن اب جب کہ بحیرۂ روم تک یہ جنگ پھیل گئی ہے۔ ہندوستان بھی میدانِ جنگ سے بہت قریب ہو گیا ہے۔

نہر سویز، بحر احمر اور بحرِ ہند یہ تین مقامات ایسے ہیں۔ جو برطانیہ کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ تاکہ اپنی ایمپائر سے وہ اپنی جنگی ضروریات کی کچھ چیزیں حاصل کر سکیں۔ اس لئے اٹلی کی کوشش یہ ہوگی۔ کہ برطانیہ کے ان بحری راستوں کی ناکہ بندی کرے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ ایسی حالت میں یہ جنگ، بحر ہند تک پہنچ جائے۔ اور ہندوستان براہِ راست اس جنگ کا لازمی جزو بن جائے۔

اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ہندوستان کے مغربی ساحلوں کو اٹلی کے ہوائی حملوں کے امکان سے جلد از جلد محفوظ کر دیا جائے۔ یہ ایک یقینی امر ہے۔ کہ مشرق قریب اور بالخصوص مصر۔ فلسطین۔ میسوپوٹیمیا وغیرہ میں اتحادیوں کی جو فوجیں جمع ہیں وہ اپنی طاقت سے اٹلی کے حملوں کا کافی جواب دے سکتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی یہ ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کے تحفظ و دفاع کے شعبوں کو مکمل و مضبوط کر دیا جائے۔

روس کا خطرہ

ہندوستان کو دوسرا خطرہ روس سے ہے۔ آج سے نہیں۔ بلکہ بہت دنوں سے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ روس ہندوستان پر للچائی ہوئی نگاہ رکھتا ہے۔ اگرچہ بعض ہندوستانی رہنماؤں نے جن میں سرحدی گاندھی ڈاکٹر خان صاحب بھی شامل ہیں۔ یہ کہا۔ کہ "روس کے حملے کا خیال ایک بے اصل افسانہ ہے"۔ تاہم ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم امکانات کو نظر انداز نہ کریں۔ اس سلسلہ میں خود روس کا طرزِ عمل سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں تک ظاہری حالات سے پتہ چلتا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس اپنے آپ کو اس جنگ سے الگ رکھے گا۔ لیکن اگر سٹالن کے دل میں یہ بات آ جائے۔ کہ اس جنگ میں روس بھی جرمنی کے ساتھ ہو جائے۔ تو ہندوستان پر روسی حملہ کا خطرہ ایک یقینی امر بن جائے گا۔

روس کے فرمانروا پیٹر اعظم کے زمانہ سے یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ روس ہندوستان پر نظر رکھتا ہے۔ اب اس کی نگاہیں ایران اور افغانستان کی شمالی سرحدوں پر بھی ہیں۔ دوسری طرف اس کا اثر شمالی مغربی چین تک پایا جاتا ہے۔

روس اگر ہندوستان پر حملہ کرنا چاہے گا۔ تو اس کو سخت ترین دشواریاں ہونگی۔ ہندوستان کے شمالی پہاڑوں کے راستوں کو عبور کرنا بہت مشکل ہے۔ اور وہاں اسے مخالف فوجوں کا جان توڑ کر مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جدید قسم کی فوجیں جو ٹینک اور مشین گنوں سے مسلح ہوتی ہیں۔ اس خطہ میں نقل و حرکت نہیں کر سکتیں۔

ہوائی حملہ

لیکن ہوائی حملہ کے امکانات کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ روس نے مرکزی ایشیا میں بہت سے ہوائی اڈے بلند مقامات پر تعمیر کئے ہیں۔ جن میں کشک۔ استالناباد۔ گارم۔ ترمیز۔ اور فروگ وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ یہ سب کے سب جہاں تک پرواز کے فاصلہ کا تعلق ہے۔ ہندوستان کی سرحدوں سے بہت قریب کہے جا سکتے ہیں۔ اور بمبار ہوائی جہاز استالناباد اور فروگ سے پشاور تک، بآسانی آ سکتے ہیں۔

دوسری طرف یہ بات کہی گئی ہے۔ کہ روس ہندوستان کے کسی حصہ پر قبضہ کرنا نہیں چاہتا۔ اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے۔ تو بھی یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ روس یہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ ہندوستان ایک کمیونسٹ ملک بن جائے۔ اگر ہندوستان پر حملہ کرنے میں روس نے اسی مقصد کو پیش نظر رکھا۔ جب بھی ہندوستان خطرے سے خالی نہ ہو گا۔ اور روس ہندوستان میں ایک پانچواں دستہ قائم کر کے اس ملک کو اندرونی پھوٹ اور خانہ جنگی کا شکار بنا دے گا۔

جاپان کا خطرہ

جاپان بہت دنوں سے ہندوستان پر تجارتی حملہ کرنے میں مصروف ہے۔ اور جب تک اس نے چین پر جارحانہ حملہ نہیں کیا تھا۔ وہ مشرق کی ترقی کی عام تحریکوں کا مرکز سمجھا جاتا تھا اور ہندوستان کو جاپان سے ہمدردی بھی تھی۔ لیکن جب سے اس نے چین پر حملہ کیا ہے۔ ہندوستان جاپان کا مخالف ہو گیا ہے۔ اگرچہ جاپان اس وقت اپنی چینی مہم میں کلیتہً مصروف ہے۔ تاہم وہ اپنی پوری طاقت اور نگرانی کے ساتھ ہندوستان میں اپنا تجارتی مفاد قائم رکھتا ہے۔ ایک طرف اگر یہ اچھی بات ہے۔ کہ جاپان نے خود کو اس جنگ سے باہر رکھا ہے۔ تاہم ہندوستانیوں کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کسی سامراجی طاقت کے لالچ کے دائرہ سے باہر ہو گیا ہے۔

بہر حال اگر کسی خطرناک اتفاق کے باعث جاپان کا ہاتھ ایک مفتوح و محکوم چین میں طاقتور اور آزاد ہو گیا۔ تو ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان اور چین کے درمیان جو پہاڑی خطے حائل ہیں ان میں ایک جگہ پر یعنی برما کی سرحد پر چین کے صوبہ یونن کے قریب ایک راستہ موجود ہے۔ جہاں پر ایک نئی سڑک موٹر ٹرافک کے لائق بنائی گئی ہے۔ اگرچہ ان پہاڑوں اور سرحدوں کو عبور کرنا بہت مشکل ہے۔ اور اس راستہ سے کسی بڑے حملہ کا امکان نہیں پایا جاتا۔ پھر بھی ہمیں اس خطرے کو بالکل نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

اس وقت مشرقی حصہ میں ہندوستان کی حفاظت کا انحصار صرف سنگاپور کی برطانی بحری و ہوائی طاقت پر ہے۔ یہ ہندوستان کے مشرقی ساحل کے لئے تحفظ و دفاع کی پہلی لائن ہے۔ اگر برطانیہ کا بحری اقتدار مشرق بعید میں اسی طرح قائم بھی رہے۔ تب بھی ہندوستان کے مشرقی صوبوں اور ساحلی مقامات پر ہوائی حملہ کا خطرہ باقی رہتا ہے۔

ہندوستان کو دفاع کی ضرورت

یہ بات صاف ظاہر ہو گئی ہے۔ کہ ہندوستان کو تینوں سمتوں میں شمال، مغرب اور مشرق میں زبردست دفاعی انتظامات کی ضرورت کیوں ہے؟ آج ہندوستان کے مغربی اور مشرقی حصوں کا تحفظ برطانیہ کی بحری طاقت پر موقوف ہے۔ جو بحرِ ہند کے دو دروازوں یعنی نہر سویز اور سنگاپور پر قابض ہے۔ شمالی ہندوستان میں براہ چترال تک ہندوستان کا تحفظ اس کے قدرتی بیچو لائین یعنی کوہ ہمالیہ پر موقوف ہے۔

اگرچہ ایک طرف ہندوستان کے تینوں مورچوں پر تحفظ کے انتظامات دوسری حالتوں میں کافی سمجھے جا سکتے تھے۔ تاہم موجودہ حالات میں ہندوستان ان انتظامات سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اس ملک کے تمام امکانی دشمنوں کی ہوائی طاقتوں پر اپنی نگاہ رکھیں۔ اسی احتیاط اور وقتی ضرورت کے باعث ہندوستان کے ملٹری محکمہ کو یہ بات سوجھی ہے۔ کہ ہندوستان کے تحفظ و دفاع کو زیادہ مستحکم اور بااثر بنانا چاہیئے۔

ہندوستان کی فوجی طاقت

امن کے زمانہ میں ہندوستانی فوج ڈیڑھ لاکھ سپاہیوں پر مشتمل رہتی ہے۔ اور ان کے علاوہ ساٹھ ہزار برطانی سپاہی بھی ہندوستان میں موجود ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت سنہ ۱۹۱۴ء کے مقابلہ میں ہندوستانی فوج کی تعلیم اور سامان بہتر ہے۔ تاہم ہندوستان جیسے وسیع براعظم اور اس کی کثیر آبادی کی نسبت سے یہ طاقت بہت کم ہے۔

"ریتیج" دہلی

ملک کی اندرونی اور بیرونی حفاظت کیلئے

ایک ایک ہندوستانی کا فرض ہے کہ ملک کی اندرونی اور بیرونی حفاظت کیلئے حکومت کی طرف سے اختیار کی جانے والی تدابیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اسے حتےالوسع امداد دے۔ اور اس سے پورا پورا تعاون کرے۔

ویدک دھرم اور سائنس

(لیکھک:- شری پریتم لال جی ایڈووکیٹ علیگڑھ)

اسی پرکار دوسرے ستھانت کو ارتقات جیو پرکرتی سے بھن ہے ان شبدوں میں پرگٹ کرتے ہیں:-

"Life is not dependent on matter, but it can-not demonstrate it-self to us nows unless it effects some Kind of matter consequen-tly, we only Know of it, when it is carnate."

ارتقات:- جیو پرکرتی سے بھن ہے۔ پرنتو اس کو اس سمیہ تک نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ جب تک کہ وہ جیو پرکرتی سے سنیوگ نہ کرے جاس لئے ہم اس جیو کو اس سمیہ ہی دیکھتے ہیں۔ جب اس کا پرکرتی سے سنیوگ ہو جاتا ہے۔ ارتقات وہ جنم لیتا ہے۔"

انیہ ستھان پر بھی ان ہی بھاوؤں کو ان شبدوں میں پرگٹ کیا ہے:-

"I have Learned by personal experience that people who have Lost their material bodies still exist, so that matter is not essential to Life; only we are not aware of their Continued existance un..Less they use matter for purposes of demons-tratson."

ارتقات:- میں نے اپنے ذاتی تجربہ سے سیکھا ہے۔ کہ جن منشیوں نے اپنے استھول شریر چھوڑ دئے ہیں۔ وہ اب بھی ورتمان ہیں۔ اس لئے جیو کے استتو کے لئے پرکرتی اوشیک نہیں ہے۔ ہم کو جیو کا استتو نہیں دکھتا ہے۔ جب تک وہ پرکرتی سے سنیوگ کر کے پرگٹ نہ ہو۔"

جیو کا جنم مرن ہوتا ہے۔ اتھوا آواگون ہوتا ہے۔ اس وشے میں وگیانک لوگوں کے وچار اس پرکار ہیں:-

"It can only in-carnate it-self temporarily. It may be for a few minutes or it may be for a few years, but the in-carnation is always temporary."

ارتقات:- "سانسارک جیو کھشنک ہیں۔ چاہے وہ کچھ منٹ رہیں اتھوا کچھ ورش۔ پرنتو جیو استھائی ہی ہے۔"

پرکرتی، جیو تتھا جنم مرن کے پشچات ہم وگیانک لوگوں کے وچار پرماتما کے سمبندھ میں پرگٹ کرتے ہیں۔ پرماتما سمپورن برہمانڈ کو دھارن کئے ہوئے ہے:-

"It is in gravita-tion when the earth is said to attract the moon, the attraction is only apparent, It is so where a magnet attracts a piece of iron, both are really acted on and moved by the magnetic field in the space between them. The strains is in the connecting medium, the publi-cation are merely moved."

"اگرچہ ایک چمبک لوہے کے کن کو اپنی طرف کھینچتا ہوا دکھائی پڑتا ہے۔ واستو میں چمبک اور کن، دونو پر بیچ کے چمبک سے پورن والے منڈل کا پربھاؤ ہے۔ ارتقات بیچ کے والے منڈل میں ستھتی شکتی دونو کو روکے ہوئے ہے۔ ٹھیک اسی پرکار پرتھوی چندر کو اور سوریہ پرتھوی کو آکرشت کرتے دیکھ پڑتے ہیں۔ پرنتو واستو بات یہ ہے۔ کہ منڈل میں ستھت (پرماتما کی) شکتی سوریہ پرتھوی تتھا چندر کو اپنے ستھان پر آکرشن دوارا ستھت کئے ہوئے ہے۔

"Finally I believe the Universe to be a majestic reality far above our present Compre hension, and that it is ruled over by a Fatherly-power whose name is Love."

ارتقات:- "انت میں میرا وشواس ہے کہ سمپورن برہمانڈ کا استتو اتنا بڑا ہے۔ کہ وہ ہماری بدھی سے باہر ہے۔ اور اس سمپورن برہمانڈ پر اس شکتی کا ادھیکار ہے۔ جو پتا تلیہ پریم سے اپرنتا ہے۔"

پرماتما سرو دیاپک سرو شکتی مان ہے۔ Sir Oliver Lodge مہودے لکھتے ہیں۔ کہ:-

"The move-ment of matter, and all that we observe are more indications and demonstrations of the reality of this tremendous entity, which exists all around us, and only manifests its activity whe it operates on the material world. The function of matter is purely demons-trative."

ارتقات:- "پرکرتی کے پریورتن تتھا انیہ سب پدارتھ جو ہم کو انوبھو ہوتے ہیں۔ ان سب کا مول کارن وہ سرو شکتیمان ہے۔ جو سرو دیاپک ہے۔ اور جس کا کاریہ ہم کو پرکرتی دوارا ہی دکھتا ہے۔ پرماتما کی شکتی کو دکھانے کا سادھن پرکرتی ہے۔"

سنسار اور اس کی سرشٹی نیارے پرماتما کی ڈیزائننگ ہے۔ جس پرکار ایک تصویر کو دیکھ کر ایک چترکار کا گیان ہوتا ہے۔ اسی پرکار یہ سرشٹی پرماتما کی بنائی ہوئی ایک تصویر ہے۔ پرکرتی کے نیم اور ان کے ادھیین سے جہاں پرکرتی کا گیان ہوتا ہے۔ وہاں اس سے برہم گیان میں سہائتا بھی ملتی ہے۔ پرکرتی کے یتھارتھ گیان کے بنا گیان پراپت کرنا اسمبھو ہے۔ بہودھا لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ سائنس (وگیان) پڑھنے سے منش ناستک ہو جاتا ہے۔ یہ وچار اشدھ ہے۔ وگیان سے وگیانک پرکرتی کے نیموں کا یتھارتھ گیان پراپت کرتا ہے۔ اور اس سے پرماتما کی شکتی کا انوبھو کرتا ہے۔ اس لئے وگیان ایشور گیان میں سہائک ہی ہے +

جیو اپنی پراربدھ سویم بناتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

"اگر"

مقدونیہ کے بادشاہ فلپ نے اہل سپارٹا سے ناراض ہو کر اُن کو ایک دھمکی آمیز خط لکھا کہ "اگر میں ایک بار بھی تمہاری سرحد میں داخل ہوا۔ تو تمہاری ساری سلطنت کو تاخت و تاراج کر دوں گا" اہل سپارٹا نے جواب میں صرف ایک لفظ لکھ کر بھیجا:- "اگر"

آریہ سماج اور اُس کا بھوشیہ

(لیکھک:- شری اوم پرکاش جی ستیارتھی اُدھیاپک گوروکل جہلم)

مہرشی دیانند نے جس پوتر اُدیش سے آریہ سماج کی بنیاد رکھی تھی۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ سنسار بھر میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا۔ اور سنسار میں شانتی ستھاپت کرنے کا سچا ویدک مارگ اُپسھت کرنا ہی اس سماج کے بانی کا وشیش اُدیشیہ تھا۔ اس لئے ہی اُنہوں نے اس سماج کا نیم یہ بنایا۔ کہ:-

"سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک سامانک اور آتمک اُنتی کرنا"۔

کچھ ورشوں تک آریہ سماج نے سچے ورکر پیدا کر کے آریہ سماج کے کام کو کافی کامیاب بنایا۔ اس سماج میں سچے اور درڑھ وچاروں کے لوگ آئے۔ اور عملی زندگی کو آدرش اور عملی بنا کر لوگوں کو اس سماج کی اور آکرشت کرتے رہے۔ جس کا پھل یہ ہوا۔ کہ لوگوں میں آریہ سماج کے پرتی شردھا بڑھتی گئی۔ اور لوگ آریہ سماج کے کام کی قدر کرتے ہوئے جوق در جوق اس سماج میں آنے لگے۔ پرنتو یہ بات تھوڑا ہی عرصہ رہی۔

آج سے ۲۵ سال پہلے لوگوں کے دلوں میں آریہ سماج کے لئے جو شردھا تھی۔ وہ اب نہیں رہی۔ لوگ پہلے جوق در جوق جس پرکار اس میں آئے تھے۔ اب اس سے دُکھی ہونے جا رہے ہیں۔ اس کا ایک ماتر کارن یہ ہے کہ ہمارے اُپدیشک اور پرچارک سچی اور عملی لگن سے کاریہ نہ کر کے کیول بڑی بڑی تنخواہوں کے لئے کام کرتے ہیں۔ جو نہ کیا وجہ ہے۔ جب اتنے اُپدیشک ہوتے ہوئے بھی جس سماج میں جاتے ہیں۔ اس کی حالت دن بدن نازک ہی دکھائی دیتی ہے۔

آریہ سماج میں دکھاوے کی ماترا دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ آریہ سماجیوں نے بڑے بڑے جلسے رچا کر اور بڑی شان سے اُن پر کافی سے زیادہ روپیہ لگا کر اس کو بڑا بھاری پرچار سمجھ لیا ہے۔ لیکن آج کل ہمارے اُتسو سوائے اس کے کہ فضول خرچی کا ایک ذریعہ ہیں کوئی اثر نہیں دکھاتے۔ اگر ایسی ہی حالت رہی۔ اور آریہ سماج نے اپنے راستہ کو نہ بدلا۔ تو وہ وقت دُور نہیں۔ جب آریہ سماجوں کے دروازوں پر تالے پڑ جاویں گے۔

آریہ سماج کی سبھاؤں۔ اس کے سکولوں اور پاٹھ شالاؤں میں جہاں کہیں دیکھو۔ آپس میں پارٹی بازی دکھائی دیتی ہے۔ اس کا محصل کمال یہ ہے۔ کہ ہم نے آریہ سماج کے اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر صرف پردھان اور منتری پد گرہن کی اور ہی زیادہ دھیان دیا ہے۔ اگر ہمارے ہردہ میں آریہ سماج کے کام کو ترقی دینے کی خواہش ہوتی۔ اگر ہم رشی کے سچے بھگت ہوتے۔ تو ہمیں آریہ سماج کے سچے سیوک بننے کی اِچھا ہونی چاہیئے تھی۔ نہ کہ اپنے اندر پردھان کے گنوں کو دھارن نہ کر کے پردھان بننے کی خواہش۔

ہر ایک سوسائٹی کی بنیاد نوجوان ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے بڑے ہو کر رہنما بننا ہوتا ہے۔ آریہ سماج کے بھوشیہ کو دیکھ کر میرا ہردہ کانپتا ہے۔ کیونکہ آریہ گھرانوں میں پیدا ہوئے نوجوان بھی آج آریہ سماج سے متنفر دکھائی

گراموں میں آریہ پروہتوں کی ضرورت

(لیکھک:- ڈاکٹر جگن ناتھ جی جلال پور جٹاں)

یہ سچ ہے۔ کہ شری سوامی دیانند جی مہاراج کی کرپا سے لاکھوں آدمیوں نے اپنا نام آریہ سماج کے رجسٹر میں درج کرایا۔ لیکن یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ دیگر اقوام کے مقابلہ میں اُنہوں نے زیادہ ترقی کی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جگانے والوں سے جاگنے والے ترقی کے میدان میں آگے نکل گئے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ ہمارے گھروں کی استریاں پورانک خیالات اور بد رسومات نہیں چھوڑ سکیں۔ اور ان کا اثر بچوں اور خصوصاً لڑکیوں پر پڑ رہا ہے۔ جس کے باعث آریہ سماج کی ترقی میں خاص رکاوٹ ہو رہی ہے۔ اگر غور کیا جاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ آریہ سماج نے حقیقی پرچار کی طرف توجہ نہیں دی۔ برہمنوں نے جو صرف جنم سے ہی اپنے آپ کو عوام سے بالاتر خیال کرتے ہیں۔ اپنا اثر قائم رکھا۔ اور سنسکار پُرانے ہی ڈھنگ سے ہوتے رہے۔ اور ہو رہے ہیں۔ جب تک یہ سلسلہ قائم رہے گا۔ آریہ سماج سچے معنوں میں ترقی نہیں کر سکیگا۔

بڑے بڑے شہروں میں تو آریہ سماج کی طرف سے قابل پنڈتوں کا باقاعدہ انتظام ہے۔ لیکن قصبوں اور دیہاتوں میں کچھ نہیں۔ گراموں میں جہاں ہزاروں ہندو بستے ہیں۔ کبھی بھی آریہ سماج کی طرف سے پنڈت نہیں ہوتا۔ جو عام ہندو جنتا کے سنسکار کرانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ اگر کوئی شخص جدوجہد کر کے کسی خاص وِدوان کو بلا بھی لیتا ہے۔ تو اس کے اخراجات (کرایہ آمد و رفت دان (کپڑا وغیرہ) اس قدر بڑھ جاتے ہیں۔ کہ عوام اُسے ناقابل برداشت تصور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مہاشیہ۔ وِدوان پنڈت آریہ سماج کے نہیں بلائے جاتے۔ چونکہ پہلے اُن کے خیال کے برہمنوں کا اثر ابھی بہت کچھ باقی ہے۔ اور ساتھ دکھشنا و دیگر اخراجات مقررہ ہیں۔ اس لئے وہی لوگ ناجائز فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے۔ کہ ہماری پرانتک سبھاؤں نے اس کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا اور نہ ہی اس طرف خاص توجہ دی ہے۔

لاکھوں روپیہ مختلف ذرائع سے پرچار کیلئے ہر سال جمع و خرچ ہوتا ہے۔ اور وہ سارا دھن آریہ جنتا سے فراہم کیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ مناسب کرنا انوچت نہ ہوگا۔ کہ ہر بڑے قصبہ میں ایک ایک وِدوان پنڈت مقرر کیا جائے۔ جس کی بود و باش خوراک و معمولی تنخواہ وغیرہ کا انتظام لوکل باڈی کرے۔ اور بقایا سبھا اپنی گرہ سے دیا کرے۔ ایسے پنڈتوں کو یہ ہدایت کی

دینے میں ساں میں المٹھوری پریم اور دھرم کے لئے کوئی لگن نہیں۔ یہاں تک کہ سماجوں کے پردھانوں کے لڑکوں کو سندھیا اور ہون تک نہیں آتا۔ آریہ سماج کے لیڈروں کے لڑکے بھی آریہ سماج مندر میں جانا کسر شان سمجھتے ہیں۔ اگر ہم نے اپنے بچوں کے اندر آریہ سماج کیلئے سچی شردھا اور لگن پیدا نہ کی۔ تو موجودہ لوگوں کے بعد آریہ سماج کا کام ڈھیلا پڑ جائے گا۔

مجھے کئی مستفا لموں ہر دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں نے کمار سبھاؤں کو دلچسپی سے نہیں چلایا۔ جس کا پرینام یہ ہے۔ کہ نو یووک پارٹی سماج میں آنا بھی پسند

اپنا آپ پہچان

آتم گیان ہی برہم گیان ہے۔ من میں کھوج بھگوان
پرانی اپنا آپ پہچان
وجئے دھنردھر رام تو ہی ہے بنسی دھر گھنشام تو ہی ہے
اپنے آپکو بھول چکا ہے۔ مہا ویر بلوان
پرانی اپنا آپ پہچان
بدھی اودیا بھگتی تجھ میں۔ بل پراکرم اور شکتی تجھ میں
کیندر ہے من سب شرلیشٹ گنوں کا۔ پوجا کا استھان
پرانی اپنا آپ پہچان
من ہی دھرم ہے من ہی کرم ہے۔ من ہی گیان ہے من ہی مرم ہے
تیرے ہی من میں دیو بستے ہیں۔ اُن کو پوج ناداں
پرانی اپنا آپ پہچان

گہری نیند کا لطف

سائینس کی حیرت انگیز ایجاد ویسٹن (WESTON) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجئے۔ وہ ایک گھنٹہ کیلئے گہری نیند میں سو جائیگا۔ اور ہلانے جُلانے سے بھی نہ جاگے گا۔ قیمت صرف دو روپے محصولڈاک آٹھ آنے (۸/)

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو۔ تو ریکشن (RACTION) سونگھائیے۔ قیمت صرف دو روپے (۲)

کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں مل سکتا۔ گارنٹی کی جاتی ہے کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں۔

ایسٹرن آرٹس اکاڈمی۔ نمبر ۵ P.W.L.4 دہلی

جاوے۔ کہ وہ کسی سنسکار پر کسی شخص سے کچھ نہ لیں۔ اتنی نسبتی ہندو ایسے ہیں۔ جو کم خرچ کے خیال سے آریہ سماج کے سنسکار شروع کر سکتے ہیں۔ رفتہ رفتہ عادی ہونے پر وہ ویدک سنسکاروں کی اہمیت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

استری جگت

تعلیمیافتہ لڑکیوں کی پوشاک

لیکھکہ: شریمتی منورما دیوی

میرے پڑوس میں ایک وکیل صاحب رہتے ہیں۔ وہ جو کچھ کماتے ہیں اپنا رعب رکھنے میں خرچ کر دینا پڑتا ہے۔ ان کے کئی لڑکے لڑکیاں ہیں۔ اور سب کو انہوں نے اونچے درجے کی تعلیم دلوائی ہے۔ ایک لڑکی بی۔ اے پاس کر چکی ہے۔ اور دوسری بی۔ اے میں پہنچی ہے۔ ایک لڑکا بی۔ اے پاس کر کے وکالت پڑھ رہا ہے۔ اور دوسرا بیماری کی وجہ سے پڑھنا چھوڑ چکا ہے۔ قریب چار ماہ سے بستر پہ پڑا ہے۔ میں ان کے گھر اکثر جاتی ہوں۔ میرے سامنے کچھ ایسے سوالات آ جاتے ہیں۔ جن کا جواب میں سوچ نہیں پاتی۔

ابھی پرسوں کی بات ہے۔ چھوٹی لڑکی کالج جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔ اچانک اس نے دیکھا۔ کہ ساڑھی کے ایک کنارے پر سیاہی کا ایک چھوٹا سا دھبہ پڑا ہے۔ بس اس نے اس ساڑھی کو اتار کر رکھ دیا۔ اور سر نیچے کر کے بیٹھ گئی۔

ادھر موٹر والا ہارن بجا رہا تھا۔ اس نے ماں سے کہا۔ کیسے میں کہ جاؤں ہائے دے کر یہ ایک ساڑھی بچی تھی۔ اس پر بھی سیاہی کا دھبہ دکھائی دیتا۔

ماں نے کہا۔ "پڑھنے لکھنے والی لڑکیوں کے کپڑوں پر سیاہی کے چھینٹے پڑ ہی جاتے ہیں۔ اس میں کون سی شرم کی بات ہے؟"

"نہیں نہیں۔ آج میں کالج نہیں جاؤں گی۔ کل دیکھا جائے گا۔"

لڑکی نے اپنے چھوٹے بھائی کو اشارہ کیا۔ کہ وہ موٹر والے سے جانے کے لئے کہہ دے۔ ماں نے بہتیرا سمجھایا۔ مگر وہ نہ مانی۔ اس کے پاس ایک ساڑھی اور تھی۔ جسے وہ ایک دن پہلے پہن کر کالج گئی تھی۔ نہ اچھی تھی۔ مگر آج اسے وہ نہیں پہن سکتی تھی۔ اس کا نمبر آٹھ دس دن بعد تھا۔

اس نے اپنے ماں باپ کو بہت کچھ برا بھلا کہا۔ کہ اس کے پاس کافی کپڑے نہیں ہیں۔

اس کی ماں نے مجھ سے کہا۔ "لڑکیوں کی تعلیم لڑکوں سے بھی زیادہ خرچیلی ثابت ہو رہی ہے۔ سکول کی فیس کے علاوہ سواری کی فیس اور پوشاک کا فضول خرچ۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کیا کیا جائے؟"

میں نے دیکھا۔ کہ اس لڑکی میں یہ ہمت نہیں ہے۔ کہ پوشاک میں تھوڑا نقص ہونے پر وہ کالج جا سکے۔ یہ شاید اس لئے کہ ہمارے مہلا کالجوں میں مغربی فیشن کا بہت زیادہ بول بالا ہو گیا ہے۔ کوئی دلیل نہیں ہے۔ جو آج کل کی لڑکیوں کو اپنے ماں باپ کو اپنی ساڑھیوں کے لئے ستانے سے روک سکے۔ راون کے ذریعہ چرائی جانے پر سیتا کو جو دکھ ہوا تھا۔ شاید اس سے بھی زیادہ دکھ آج کل کی لڑکی کو اپ ٹو ڈیٹ پوشاک نہ ملنے پر ہوتا ہے۔ یہ روگ اب اتنا زیادہ بڑھ گیا ہے۔ کہ صرف اسی لئے معمولی آمدنی کے لوگ اپنی لڑکیوں کو اونچے درجے کی تعلیم دلوانے سے ہچکچاتے ہیں۔

ہندوستان ایک غریب ملک ہے۔ یہاں کے لوگ اپنی لڑکیوں کو خواہش ہونے پر بھی اس طرح روز نئی پوشاک نہیں پہنا سکتے۔ جس طرح یورپ اور امریکہ کے لوگ پہناتے ہیں۔ لڑکیوں کے دل میں اپنے ماں باپ کے لئے ہمدردی نہ ہو۔ یہ بات نہیں ہے۔ وہ مجبور ہیں۔ مہلا کالجوں کا سٹینڈرڈ ہی ایسا بن گیا ہے کہ اس کو کوئی لڑکی نظرانداز نہیں کر سکتی۔ لڑکیوں میں صحت بنانے کا۔ موسیقی آرٹ وغیرہ میں اعلیٰ دسترس حاصل کرنے کا۔ دماغی ترقی کرنے کا آج اتنا شوق نہیں پایا جاتا۔ جتنا فیشن اور اس فیشن کے شوق کا بوجھ بےچارے والدین کو اٹھانا پڑتا ہے۔

وکیل صاحب کی بڑی لڑکی کو جس نے بی۔ اے پاس کر لیا ہے۔ اسی کالج میں ساٹھ روپیہ ماہوار کی نوکری مل گئی ہے۔ مگر اس کی ماں کا کہنا ہے۔ کہ یہ ساٹھ روپیہ اس کی ذاتی ضروریات کی تکمیل کے لئے بھی کافی نہیں ہیں۔ استانیوں کی پوشاک کا سٹینڈرڈ اور بھی زیادہ خرچیلا ہے۔ وہ ساڑھیوں، جمپروں اور طرح طرح کی فیشن کی چیزوں سے اپنے بکس اور الماریاں بھرتی جا رہی ہے۔ سہیلیوں سے ملنے جلنے کے لئے اس نے ایک الگ کمرہ سجا رکھا ہے۔ جس میں روز ہی ایک نہ ایک نئے فرنیچر کی ضرورت محسوس ہوتی رہتی ہے۔ کمرہ کبھی کسی رنگ سے پوتا جاتا ہے۔ کبھی کسی رنگ سے۔ کبھی کسی رنگ کے پردے لگتے ہیں کبھی کسی رنگ کے۔ پھر ملنے جلنے کے لئے آنے جانے والوں کی خاطر تواضع میں بھی کافی خرچ ہو جاتا ہے۔ اس طرح میرے پڑوسی کو اپنی لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کا جتنا فخر ہے۔ اتنی ہی شانتی اس کے دل میں نہیں۔ لڑکیوں کے بیاہ کا سوال ان کے سامنے اور بھی پیچیدہ صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ایک دن بات چیت کے سلسلہ میں بڑی لڑکی نے کہا۔ "کہ آئی۔ سی۔ ایس سے کم کی قابلیت کے خاوند کے ساتھ شادی کرنے کی نسبت وہ ساری عمر کنواری رہنا زیادہ پسند کرے گی۔"

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ہندوستان میں کچھ ایسے تعلقہ دار، زمیندار، وکیل اور امیر تاجر ہیں جن کی لڑکیاں اس طرح کی خرچیلی زندگی گذار سکتی ہیں۔ یہی لڑکیاں متوسط طبقہ کے سامنے آدرش بن کر آتی ہیں۔ اور انہیں اس دوڑ میں بھاری دکھ اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی کچھ روک تھام ہونی ضروری ہے۔ اگر نہ ہوئی۔ تو ہندوستانی عورت کا مستقبل پرخطر ہے۔

میں یہ نہیں کہتی۔ کہ ہماری لڑکیاں میلے پھٹے یا چیتھڑے پرانے کپڑے پہنیں۔ اور اپنے ماں باپ کی غریبی کا ڈھول پیٹیں۔ میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ ان کی پوشاک ایسی ہو۔ کہ انہیں دھنوانیوں کی پوشاک سے بھی اس کا مقابلہ کرنے پر گھٹیاپن محسوس نہ ہو۔ اور ان کے ماں باپ

(گریہ کاویہ)

آنکھیں

یہ آنکھیں میری بڑی دشمن ہیں پریتم!
انہوں نے تمہیں دیکھا۔ اور ہردے میں پریم کی آگ لگا دی۔
انہوں نے تمہارے دیوگ کی سوجھا دی۔ اور شعلے بھڑکا دئے۔
انہوں نے تمہیں دیکھنے کی تمنا میں دلوں کا چین چھینا اور راتوں کی نیند گنوا دی۔
اور جب میں نے تمہارے ویوگ میں جل کر خاک ہونا چاہا۔ تو انہوں نے آنسوؤں کا دریا بہا کر مجھے جلنے نہ دیا۔
پھر جب میں نے سوچا۔ کہ انہی آنسوؤں میں غرق ہو جاؤں۔ تو یہ سوکھ گئیں۔
یہ آنکھیں میری بڑی دشمن ہیں پریتم!

ہندی کاویہ کا ایک شاہکار (ترجمہ)

چین کی بہادر بیٹیاں

اپنے وطن کیلئے کیا کچھ کر رہی ہیں؟

چین کی بہادر مہلائیں اپنی ماتری بھومی کو جاپانیوں کی دستبرد سے بچانے کے لئے جو شاندار قربانیاں کر رہی ہیں۔ ان کے حالات سے بہت کم ہندوستانی مہلائیں واقف ہیں۔ ہم لوگ تحریک سول نافرمانی کے دوران میں جیل جانے اور لاٹھیاں کھانے پر ہی فخر کر رہے ہیں۔ ہمیں چین کی مہلاؤں کی عظیم الشان قربانیوں کو دیکھنا چاہیئے۔

ان دو ایشیائی ممالک کی لڑائی میں جن کی تہذیب و تمدن طرز تحریر اور نسل کے لحاظ سے یکساں ہیں کم از کم ۵-۶ لاکھ عورتیں اپنی جانیں گنوا چکی ہیں۔ روز مرہ کی لڑائیوں اور ہوائی بمباری آتش زدگیوں۔ قحط اور فوجی سپاہیوں کے جرائم کا شکار عورتیں ہی کثیر التعداد میں ہو رہی ہیں۔

کم از کم دس ہزار چینی مہلائیں۔ جو سکولوں اور یونیورسٹیوں سے منتخب کر کے فوج میں بھرتی کی گئی تھیں۔ اب تک اس جنگ میں ہلاک ہو چکی ہیں۔ یہ تعداد دنیا کی ہر قوم کے لئے ایک شاندار ریکارڈ ہے۔ اب بھی ہزاروں عورتیں سپاہی اور نرس بن کر اور دیگر فوجی شعبوں میں بھرتی ہو کر میدان جنگ میں جا رہی ہیں۔ ان مہلاؤں میں سے کچھ تو ایسی ہیں۔ جو ایک ہزار میل سے بھی زیادہ سفر طے کر کے خود کو بھرتی کیلئے پیش کرنے کی غرض سے حکومت کے صدر مقام چنکنگ میں پہنچی ہیں۔ چین کی بہادر بیٹیاں جنگ کے ہر شعبہ میں سرگرم کار ہیں۔ وہ بہت ہی ہوشیار ناظم و منتظم ثابت ہوئی ہیں۔ ہزارہا لڑکیاں جنگ کے یتیموں کی پرورش کر رہی ہیں۔ اور ہزاروں لڑکیاں سپاہیوں اور رنگروٹوں کو فوجی تربیت دے رہی ہیں۔ بہت سی لڑکیاں محکمہ نشر و اشاعت میں کام کر رہی ہیں۔ اور ہزارہا لڑکیاں نقدی اور رسد جمع کرنے اور سامان جنگ کی تیاری کی دیکھ بھال وغیرہ میں مصروف ہیں۔ ان عورتوں کی تعداد تقریباً ۲۵ لاکھ ہے اور ان کی تنظیم کا سہرا بہادر مہلا میڈم چانگ کائی شیک کے سر ہے۔ جو میڈم سن یت سین کی ہمشیرہ ہیں۔

وہ امریکن یونیورسٹی کی گریجویٹ ہیں۔ کچھ عرصہ قبل تک وہ چین کے محکمہ پرواز کی وزیر تھیں۔ وہ دنیا میں پہلی خاتون وزیر محکمہ پرواز تھیں۔

چین میں نئے اخلاقی۔ جسمانی اور تعلیمی بیداری کا نیا دور قائم کرنے کے لئے انہوں

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

Gangotri

ایک خنکھشا پر دآدھونک کہانی

کوایجوکیشن کا انجام

(لیکھک:- کُماری کملا دیوی پربھاکر)

پرانہ کال سیر کرنے کے بعد میں واپس آرہا تھا۔ سڑک کے کنارے جہاں تہاں کچھ بھک منگے پیسہ مانگ رہے تھے۔ ان لوگوں سے پریچت ہونے کے کارن میں بنا ان کی اور دھیان دئے جلدی سے آگے بڑھا جا رہا تھا۔ سہسا پیچھے سے کسی نے میرے کوٹ کا پلّو پکڑ لیا۔ میں چونک کر پیچھے مڑا۔ ایک تین چار ورش کے بالک نے آشا پورن درشٹی سے میری اور دیکھتے ہوئے کہا — "پیسہ"

میں نے جھٹ سے اپنے کوٹ کا دامن چھڑاتے ہوئے کہا — "چھوڑ دو" — اور آگے کی اور قدم بڑھا دیا۔ میں نے سوچا تھا کہ یہ بالک بھی اور بھک منگوں کی طرح تھوڑی دور تک میرا پیچھا کرے گا۔ اس لئے اس کو ایک بار اور بھی جھڑکنا پڑے گا۔ مگر میرے لئے یہ نئی بات تھی۔ کہ وہ بالک پیچھے نہیں آیا۔ میں نے ایک بار پھر کر دیکھا۔ وہ حیران سا میری اور دیکھ رہا تھا۔ یہ سادھارن سی گھٹنا ہونے پر بھی میرے دل میں نا معلوم کیوں ایک ہلکی سی چوٹ لگی۔ ایک بار میں نے سوچا۔ کہ واپس جا کر اُسے پیسہ دے آؤں۔ مگر پھر سوچا کہ آتے جاتے لوگ کیا سوچیں گے۔ وہ بچہ بھی کیا کہیگا۔ اس سے میرا پاگل پن ظاہر ہوگا۔ خیر اچھا ہونے پر بھی میں مُڑا نہیں +

دوسرے روز جب میں سیر کر کے اسی راستے سے گذر رہا تھا۔ تب میری نظر اس بالک کی کھوج میں تھی۔ میں نے سوچا تھا۔ کہ آج چاہے وہ مانگے یا نہ مانگے اُسے پیسہ اوشیہ دوں گا۔ مگر وہ سڑک پر کہیں دکھائی نہ پڑا۔ جب اچھی طرح دیکھنے پر اس کا پتہ نہ چلا۔ تو میں آگے بڑھنے لگا۔ اچانک ایک پیڑ کے نیچے کسی استری کے پاس بیٹھے ہوئے اُس بالک کو میں نے دیکھا۔ کسی اگیات پریرنا سے میرے پاؤں اُٹھ گئے۔ ایک منٹ میں ہی میں اس کے پاس پہنچ گیا۔ کچھ پھٹے پرانے چیتھڑوں میں جن میں بہادھا بھک منگوں کو دیکھا جاتا ہے۔ وہ استری بیٹھ مُڑے لیٹی تھی۔ اس کی با ہوں کا اناودت حصہ اس کے سوکھے ہوئے شریر کی گواہی دے رہا تھا۔ وہ بالک اتینت اُداس ہو کر استری کے سر کی اور بیٹھا تھا۔ دونوں میں سے کسی نے بھی میرا آنا نہ جانا۔ میں نے بالک کو آواز دی — "بیٹا"

بالک چونک پڑا۔ اور ذرا سہم کر پرشن سُوچک درشٹی سے میری اور دیکھنے لگا۔ اس استری کے شریر میں حرکت ہوئی۔ اور وہ شتھل کریش کایا کو سمیٹتے ہوئے سہسا اُٹھ بیٹھی۔ اس نے میری اور ایک درشٹی سے دیکھا۔ اور پھر بہت ہی دھیمے سُور میں پوچھا — "کیا ہے؟"

"کچھ نہیں" میں نے ذرا اٹک اٹکا کر کہا۔ "ایک پیسہ کل اس بالک نے مانگا تھا۔ کل میں نے نہیں دیا۔ سوچا تھا۔ کہ آج ملے گا۔ تو دے دوں گا۔ اسے یہاں بیٹھے دیکھا۔ میں نے کہا چلو وہیں جا کر دے آؤں"

بالک آنسکتا سے میری اور دیکھ رہا تھا۔ اگرچہ اس استری کا شریر بڑا دُربل اور روگی سا ہو گیا تھا۔ تو بھی اس کی آکرتی کو دیکھنے سے یہ پہچاننا کٹھن نہیں تھا۔ کہ اس کی عمر بہت ہی کم ہے۔ اور اکال میں ہی وہ ایسی جرجرت اوستھا کو پراپت ہو گئی ہے۔

میں نے سوچا تھا۔ کہ وہ میری بات کو سُنتے ہی بڑی دینتا سے مجھے دُعائیں دے کر پیسہ لے لے گی۔ مگر بالکل اپرتیاشت شبدوں میں اس نے کہا — "دھنیہ واد! بھائی۔ یہ لڑکا دو دن سے برابر بھوکا تھا۔ میں تو بھوک سہہ سکتی ہوں لیکن یہ ابھی بچہ ہے نہ"

اِتنا کہتے کہتے اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ لیکن اپنے کو سنبھالنے کے لئے اس نے تھوڑا سا کھانس کر ایک دو کشن کے لئے اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر بولی — اور کوئی چارہ نہ دیکھ کر میں نے ہی اُسے کچھ مانگ کر کھا لینے کو کہا تھا"

ان شبدوں سے اس کے ہردہ کی ویدنا پھوٹ پڑی تھی۔

"اس نے شائد آپ ہی سے پیسہ مانگا ہوگا"

اِتنا کہنے کے ساتھ ہی اس نے کرُونامئی درشٹی سے بالک کی اور دیکھا۔

"آپ نے منع کر دیا۔ یہ میرے پاس آ کر سسکیاں بھرنے لگا"

اِتنا کہتے ہوئے وہ ہاتھوں سے زمین پر ٹیک کر بیٹھنے لگی۔ اس نے ایک دیرگھ سانس لی۔ اور آکاش کی اور دیکھتے ہوئے کہا — "بھگوان تو سب کو پالتا ہے نہ؟ اُسی سمیہ ایک بھائی نے آ کر اسے ایک پیسے کے چنے دِلا دئے"

ایسا کہہ کر وہ ویدنا سے بھر اُٹھی — "آدھے تو اس نے کل کھا لئے تھے۔ اور آدھے آج کھا لئے ہیں۔ اب اسے بھوک نہیں ہے۔ کیا کریگا پیسہ لے کر؟"

یہ کہہ کر اس نے ایک اور کچھ چمکیلی درشٹی سے میری طرف دیکھا۔

اس سمیہ میرے ہردہ میں دیدھا کا ایک سمندر سا مچ رہا تھا۔ اس دُکھیا کے شبدوں میں نہ جانے کون سی شکتی تھی۔ جس نے میرے ہردہ میں ایک جاگرتی اُتپن کر دی۔

"تم دھنیہ ہو" — سہسا یہ شبد میرے منہ سے نکل پڑے۔

"مگر ایک ادھیلے کے چنوں سے دو دن کے بھوکے بچے کا بنتا ہی کیا ہے؟" میں نے دُکھ پورن بانی میں کہا

"اگر انسان سنتوش کرے۔ تو یہی بہت ہیں" اس نے اپنی درشٹی کو گھما کر دوسری اور دیکھتے ہوئے کہا۔

"مگر ایسا کرنے کے لئے جس ہردہ کی ضرورت ہے۔ وہ تو کسی کسی میں ہی ملتا ہے"

(مختصر افسانہ)

کام دیو

ابھی کام دیو ایک یُووتی کے ہردہ کو اپنے تیر کا نشانہ بنا کر فارغ ہی ہوا تھا۔ کہ ایک دیوتا نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا۔ اور کہا — "کام دیو!"

پریم کے دیوتا نے اپنے مخصوص اور دلفریب انداز سے پیچھے مُڑ کر نہایت شیریں الفاظ میں پوچھا — "کیوں کیا ہے؟"

میں یہ جاننا چاہتا ہوں۔ کہ تم روزانہ ہزاروں دلوں کو مجروح کرتے رہتے ہو۔ لیکن تمہارا ترکش کبھی خالی نہیں ہوتا۔ آخر تم کو اس قدر تیر کہاں سے مل جاتے ہیں؟"

کام دیو نے مسکرا کر جواب دیا — "شادی کے تین ماہ بعد جا کر میں اپنے تیر ان کے پہلوؤں سے واپس کھینچ لیا کرتا ہوں"

(سدرشن)

سسکیاں اپنے آپ ہردہ کو دبا رہی ہیں — اس نے سادھارن بھاؤ سے کہا۔

اس کی باتوں سے میرے ہردہ نے پریچے مان لی۔ اچانک میں پوچھ بیٹھا — یہ کیا تمہارا لڑکا ہے؟"

بالک فستبدھ سا ہو کر بیماری اور دیکھ رہا تھا۔ یہ بات سُنتے ہی وہ سمٹ کر اس یُووتی استری کے ساتھ جا لگا۔

مگر اس یُووتی پر ان شبدوں کا دوہرا اثر ہوا۔ اس کا پیلا مکھ آنترک ویاکلتا کے کارن کچھ لال سا ہو گیا۔ آنکھوں کے اندر سماچھیاں ..... اندھکرنا ایک ساتھ اُدبھوت ہو اُٹھیں۔ شریر ویگ سے کانپنے لگا۔ اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ لڑکے کے سر پر رکھتے ہوئے بھاری آواز میں سا ہس کے ساتھ اُس نے کہا — "ہاں۔ مجھ ابھاگن کا ہی لڑکا ہے"

"اس کا پِتا — وہ شائد ......"

میری بات کے پورا ہونے سے پہلے ہی وہ بول اُٹھی — آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ اس کا پِتا زندہ ہے مگر ....."

کہتے کہتے وہ رُک گئی۔ ہردہ میں دُکھ کی آگ دھدھک اُٹھی تھی۔ آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

میری اُتسکتا بہت کچھ بڑھ چکی تھی۔ میں سمجھ گیا تھا۔ کہ اسے بھاری دُکھ جھیلنا پڑا ہے۔ میرے ہردہ میں آنترک سہانبھوتی اُتپن ہوئی۔ بڑے ہی شانت سُور میں میں نے کہا — "کہو بہن — رُک کیوں گئیں۔ مانو تا کے ناطے سے ہم پرسپر بھائی بہن ہیں۔ بہن کو اپنا دُکھ بھائی سے چھپانا اُچت نہیں۔ اور کچھ نہیں تو سُنانے سے تمہارا دُکھ کچھ ہلکا ہو جائیگا۔ میری بھی اُتسکتا شانت ہو جائے گی"

میری بات سُن کر وہ کچھ کہنے ہی والی تھی۔ کہ کچھ سوچ کر میں بول اُٹھا — مگر دیکھو تمہیں کچھ سُنانے میں عذر ہو تو ......"

"نہیں نہیں بھائی۔ جیسی سہانبھوتی تم نے میرے پرتی دکھائی ہے۔ ایسی سہانبھوتی دکھانے والے کتنے لوگ ہیں؟ سُنانے میں مجھے کچھ عذر نہیں۔ ابھی سنتاپ پورن گاتھا سُنانے کے لئے ہی تو ابھی تک شائد زندہ ہوں۔ اچھا شروع سے ہی سُناتی ہوں۔

(باقی آئندہ)

وی۔ پی آتے ہیں

جن کا چندہ ۱۱- اگست تک باوجود اطلاع دینے کے ابھی تک وصول نہیں ہوا ان کی سیوا میں وی۔ پی بھیجے جا رہے ہیں۔ کرپیا وصول کر کے مشکور فرماویں۔

(مینیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

١٧ اگست کو "ستیاگرہ بلیدان دوس" منائیے

(شری پنڈت سدھاکر جی منتری سارودیشک سبھا دہلی کی اپیل)

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے
یہ نشچے کیا ہے۔ کہ گھوشنا کی جائے۔ کہ حیدرآباد
ستیاگرہ کی اپوروسپھلتا تھا اس سپھلتا کی پراپتی
کیلئے اپنے پرانوں کی آہوتی دینے والے آریہ
ویروں کی پنیہ سمرتی اور دھرم نشٹھا کو آریہ جاتی کے
ہردوں میں نیوت جاگرت رکھنے تتھا ان کے
بلیدان شردھانجلی بھینٹ کرنے کے لئے شراون
پورنما ١٥-١٦ انوسار ١٧- اگست ١٩٤٠ء
کو سکل آریہ جگت میں "ستیاگرہ بلیدان
دوس" منایا جائے۔ اس بارہ میں دوس
کی کارروائی کے شرادنی اپاکرم کے پروگرام کے سب کیا گیا
ہے۔ اتنا اس کا کاریہ کرم شرادنی اپاکرم
کے ساتھ ملا کر نمن پرکار کیا جائے:-

(١)

پراتہ کال ٧ بجے آریہ سماج مندروں میں
سبھائیں کی جائیں۔ جن میں اپاکرم کارروائی کے
پشچات سب اپستھت بھدر پرش تتھا دیویاں
مل کر نمن پرکار پاٹھ کریں:-

(١) ओ३म् ऋतावान ऋतजाता
ऋतावृधो घोरासो अनृत-
-द्विषः ।
तेषाम् वः सुम्ने सुच्छर्दिष्टमे
वयं स्याम ये च सूरयः ॥

(٢) ओ३म् अग्ने व्रतपते व्रतं
चरिष्यामि तच्छकेयं तन्मे
राध्यताम् ।
इदमहमनृतात् सत्यमुपैमि ॥
(यजुर्वेद)

(٣) ओ३म् इन्द्रं वर्धन्तो
अप्तुरः कृण्वन्तो विश्वमार्यम्
अपघ्नन्तो अराव्णः ॥
(सामवेद)

(٤) ओ३म् उपस्थास्ते अनमीवा
अयक्ष्मा अस्मभ्यं सन्तु
पृथिवि प्रसूताः ।
दीर्घं न आयुः प्रतिबुध्य-
-माना वयं तुभ्यं बलिहृतः
स्याम ॥
(अथर्ववेद)

آریہ سماج ایک پروہت اتھوا ستیہ کوئی ودوان
ودوان ان منتروں کا تاتپریہ نمن شبدوں میں
بولکر پرارتھنا ادی کرائے۔

(١) ہے ودوان سدا ستیہ کے مارگ پر چلنے
والے ستیہ کی نرنتر ورِدھی اور استیہ کے ونودھ
میں تت پر رہتے ہیں۔ ان کے سکھدائیک آشرم
میں ہم سب سدا رہیں۔ تتھا ہم بھی ان کی طرح
من وچن اور کرم سے پورن ستیہ نشٹھ بنیں +

(٢) ہے گیان سوروپ سب اُتم سنکلپوں اور
کرموں کے سوامی پرمیشور! ہم آج سے ایک اُتم
برت گرہن کرتے ہیں۔ جس کے پورن کرنے کی
شکتی آپ ہمیں پردان کریں۔ تاکہ اس برت
کے گرہن سے ہماری سب پرکار سے اُنتی ہو۔
وہ برت یہ ہے۔ کہ استیہ کا سروتھا پری تیاگ کرکے
ہم ستیہ کی ہی شرن میں آتے ہیں۔ آپ ہمیں شکتی دیں۔
کہ ہم اپنے جیونوں کو پورن ستیہ مے بنا سکیں +

(٣) ہے ستیہ! ہم سب آتمک شکتی تتھا اُتم
الیشوریہ کو بڑھاتے ہوئے کرم شیل بن کر انتی
میں بادھک آلسیہ پرماد آدی درگنوں کا پری تیاگ
کرتے ہوئے سارے سنسار کو آریہ ارتھات شریشٹھ
سداچاری دھرماتما بنائیں +

(٤) ہے پرمیشور! ہم سب تیرے پتر
اور پتریاں تیری سیوا میں اُپستھت ہوتے ہیں۔
سرو تھا نیروگ سوستھ تتھا گیان سمپن ہوتے
ہوئے ہم دیرگھ آیو کو پراپت ہوں۔ اور تیری تتھا
دھرم کی رکھشا کے لئے اوشیکتا پڑنے پر اپنے
پرانوں کی بلی دینے کے لئے بھی تیار رہیں +

دھرم ویروں کے پرتی شردھانجلی

شردھانجلی ارپن کرتے ہیں ہم۔ کر کے اُن ویروں کا مان
دھارمک سوتنترتا پانے کو۔ کیا جنھوں نے نج بلیدان
پریواروں کے سکھ کو تیاگا۔ یودک انیکوں ویروں نے
کشٹ انیکوں سہن کئے پر۔ دھرم نہ چھوڑا دھیروں نے
ایسے سبھی دھرم ویروں کے۔ آگے سیس جھکاتے ہیں
اُن کے اُتم گن گن کو ہم۔ نج جیون میں لاتے ہیں
امر رہے گا نام جگت میں۔ ان ویروں کا نشچے سے
ان کا سمرن بنائے گا پھر ویر جاتی کو نشچے سے
کہ پاکریں پربھو آریہ جاتی میں۔ کوٹی کوٹی ہوں ایسے ویر
دھرم دلیش ہت جو کہ خوشی سے۔ پرانوں کی آہوتی دیں دھیر
جگدیشور کو ساکھشی مان کر۔ یہی پرتگیا کرتے ہیں
ان ویروں کے چرن چنہوں پر چلنے کا برت دھرتے ہیں:-
سرو شکتی مئے دیں بل اتنا۔ دھیر ویر سب آریہ بنیں
پر اُپکار پرائن نش دن۔ شبھ گن دھاری آریہ بنیں

دھرم ویر ناماولی

شیام لال جی مہادیو جی - راما جی شری پرمانند
مادھو راؤ وشنو بھگونتا - شری سوامی کلیانانند
سوامی ستیانند دیاشنکر ملکھانا - شری دیدپرکاش
دھرم پرکاش رام ناتھ جی - پانڈورنگ شری شانتی پرکاش
پرشوتم جی گیانی لکھمن راؤ سندر اونکٹ راؤ
بھگت اشوڑ اماتو رام جی شنتو سنگھ شری گوبند راؤ
بدن سنگھ جی رتی رام جی - مانیہ سداشو تارا چند
شری پت نیوٹلال اشرفی لال - تتھا شری نقیر چند
مانک راؤ بھیم راؤ جی - مہادیو جی ارجن سنگھ
ستیہ نشٹھ ستیہ نارائین - اتیادی اُتم نر سنگھ
دھرم یدھ میں بلی دیکر کے - امر ہوئے ان ویروں کا
سمرن کریں وہ جے اُتسو دن - سب ہی ویروں دھیروں کا

(٢)

ایک دیا کھیان کرایا جاوے - جس میں ان
ویروں نے جس پیارے ویدک دھرم کیلئے اپنے پرانوں
کی آہوتی دی ہے - اس کا دکھشن بھارت کے
کونے کونے میں پرچار کرنے کیلئے سارودیشک سبھا
کے مانیہ پردھان جی کے کاریہ کرم کے آدھار پر
(جو پہلے بھیجا جاچکا ہے) اپیل کی جائے - اور
دھن سنگرہ کرکے سارودیشک سبھا کو بھیجا جاوے
پرنتیک آریہ کا کرتویہ ہے۔ کہ اس دن
تھوڑا بہت دھن جا ہے وہ آنہ دو آنہ ہی کیوں
نہ ہو اپنی سامرتھ انوسار شردھا پوروک سوئیم
سماج میں بھینٹ کریں +

(٣)

سائنکال ٤ بجے تک آریہ ویر دل کا
سامو ہک پردرشن (ریلی Rally) ہو جس میں ادم کی
دھوجا اور ان کے پشچات آریہ وکت کریتا کا گان
کیا جاوے۔ تت پشچات آریہ ویروں کے ویایام
کے کرتب دکھائے جائیں۔ اور بہترین سموہ سوو تم
کرتب دکھانے والے آریہ ویروں کو پرِتی توشک
دیا جاوے۔

نوٹ :- جن استھانوں پر آریہ ویر دل نہیں ہیں -
وہاں اس دن آریہ ویر دلوں کی استھاپنا کی جائے
اور سارودیشک سبھا دوارا پرکاشت نیموں کے
انوسار ان کا سنگٹھن کیا جائے +

(٤)

اس اوسر کے لئے سارودیشک سبھا کی اور سے
حیدرآباد کے دھرم یدھ میں پرانوں کی آہوتی دینے
والے دھرم ویروں کی جیونیوں کا سنگرہ "بلیدان"
نامک پستک کے روپ میں چھپایا جارہا ہے -
اس میں جیونوں پر پرکاش ڈالنے والے ان ویروں

رجسٹرڈ ١٩٢٥ء
ذاتی

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی وئید کی
٣٥ سال سے لاکھوں مریضوں پر تجربہ شدہ
تیر بہدف لاثانی ادویات

فلادانی ١٩٢٨ء

گلوں کا بغیر آپریشن واحد علاج

ٹونسلکار رجسٹرڈ

نئے اور پرانے بڑھے ہوئے گلوں کو بغیر
آپریشن ٹھیک کرتا ہے۔ خراب گلے کی وجہ سے
ہونے والے بخار اور نزلہ و نما کی رکاوٹ کو فوراً
دور کرتا ہے۔ نہایت لذیذ اور بے ضرر ہے۔
پہلی خوراک ہی لاثانی اثر دکھاتی ہے +
قیمت :- فی پیکٹ ایک روپیہ آٹھ
آنے (١/٨) علاوہ محصولڈاک

ہائی بلڈ پریشر کا مجرب علاج

پرامو شئی

دو ہفتہ کا استعمال ہائی بلڈ پریشر
(خون کے دباؤ کی زیادتی) و اس سے ہونے
والے عوارضات مثلاً بے چینی - سر درد - سر
چکرانا - بے خوابی - وہم اور پاگل پن کو فی الفور
فائدہ بخشتا ہے + "پرامو شئی" معدہ اور
گردہ کے فعل کو ٹھیک کرکے فوراً اپنا اثر دکھاتا
ہے۔ قیمت چودہ ١٤ دن کا کورس ٥ روپے (٥)
علاوہ محصولڈاک +

سدھ یوگ

بیش بہا مصفیٔ خون ہر قسم کی دیرینہ پیچیدہ مہلک
سے مہلک تبدیلی و خونی امراض مثلاً آتشک بہا - خارش - داد -
چنبل - پھوڑے - پھنسی - نہرباد - کوڑھ کو فی الفور آرام
بخشتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ خورد ایک روپیہ دس آنے (١/١٠) - کلاں تین روپے ٨ (٣/٨) چودہ
دن کا کورس علاوہ محصولڈاک + فہرست ادویات کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں +

منیجر:- ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ - گمٹی بازار - لاہور

Gangotri

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

للّیہ سماج میں پرچار

للّیہ میں ۸/۷ کو آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کی طرف سے اچھوت اُدّھار کے پرچار کے واسطے ماسٹر بلراج جی پدھارے۔ پرچار سے آریہ جنتا پر بڑا اثر ہوا۔ اور سبھا کی آگیا انوسار ماسٹر جی کو مبلغ دس روپیہ بابت پرچار دئے گئے ۔ (دھرمبس لال منتری)

فتح گڑھ میں دھرم پرچار

بابو جگن ناتھ جی کی محنت سے اس گاؤں کے اُتساہی سجّن ہیں۔ اور یو۔ پی میں ریلوے ملازم ہیں۔ شری جیت نارائن جی آریہ بھجنیک ضلع اُپ سبھا بدایوں (یو۔پی) نے ۱۷۔ جولائی سے ۲۹۔ جولائی تک دھرم پرچار کیا۔ بڑی تعداد میں جنتا نے لابھ اُٹھایا۔ اور بڑا اچھا اثر پڑا۔ اس سے دو سال پہلے بھی اس طرح دھرم پرچار ہوا تھا۔ جس سے پربھاوت ہو کر لوگوں نے آریہ سماج کی استھاپنا اس گاؤں میں کر دی ہے ۔

(ویدبنارسی داس منتری فتح گڑھ سماج۔ تحصیل نارائن گڑھ ضلع انبالہ)

گوروکل مہاودیالیہ رائیکوٹ

ورشا ہونے کے کارن موسم بہت اچھا ہے۔ برہمچاریوں کا سواستھ اُتم ہے۔ کوئی بھی روگی نہیں۔ چھٹیاں ۱۵۔اگست سے شروع ہیں۔ بڑے لڑکے یاترا کرنے ڈلہوزی جاویں گے۔ ششماہی پریکشا چھٹیوں کے بعد ہوگی۔ داخلہ کھلا ہے۔ جو مہانو بھاو اپنے بالکوں کو پردیشی کرانا چاہیں۔ کاریالیہ سے خط و کتابت کریں۔ شلک ۱۲ روپے ماسک ہے۔ دشارد۔ مدھیما۔ شاستری تتھا ہندی پریکشاؤں کا شکشن پربندھ ہے۔ پریکشا رتھی گوروکل کے نیم انوسار پردیشی ہو سکتے ہیں۔ گوروکل کا پرونچکاری ادشٹھاتا تبدیلی پر ہے۔ اس وقت ادشٹھاتا کے انچارج سناتک شری پنڈت ارجن دیو جی ودیالنکار شری پوجیہ آچاریہ جی کی دیکھ ریکھ میں بڑی لگن

کے ساتھ کاریہ کر رہے ہیں۔ گرامین بہت لابھ اُٹھاتے ہیں ۔

گوروکل کو اس سمیہ فنڈ کے لئے دو ہزار روپوں کی اتینت آوشیکتا ہے۔ دانی سجّن اس آوشیکتا کو پوری کر کے پُنیہ کے بھاگی بنیں ۔

(پرمانند شاستری مکھیہ ادھیاپک)

آریہ سماج بھارت نگر کو دان

لالہ دھنی رام جی ریٹائرڈ ایس۔ ڈی۔ او نے دس مرلے زمین مالیتی تین ہزار روپیہ بجائے تعمیر آریہ سماج مندر آریہ سماج بھارت نگر کو دان دی ہے۔ جس کے لئے آریہ سماج ان کا اتی دھنیہ واد کرتا ہے۔ دانی سجّنوں سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی دھن سے سہائتا کر کے پُنیہ کے بھاگی بنیں۔ تاکہ آریہ سماج مندر جلد از جلد تعمیر ہو سکے ۔ (منتری)

موضع جھوڑی شُدّھ ہو گیا

موضع جھوڑی ریاست کشل گڑھ سنٹرل انڈیا کے ۵ عیسائی بھیل خاندانوں کے ۱۹ افراد پنڈت گورودت جی اُپدیشک مشن کی انتھک کوششوں سے شُدھ ہو گئے ہیں۔ عیسائی پادریوں نے ہر چند روکا۔ مگر وہ لوگ نہ مانے۔ ساگ ڈونگری حلال باڑہ گراموں کے دس بھیل خاندان عیسائی ہونے والے تھے۔ مشن کے اُپدیشک پنڈت ودّیا دھر جی کو وقت پر پتہ لگ گیا۔ وہ موقع پر پہنچ گئے۔ اور ان کو سمجھا دیا گیا۔ اُنہوں نے عیسائی بننے سے انکار کر دیا۔ اور اپنے ہندو دھرم میں دورڑھ ہو گئے ۔

موضع ساویرا ریاست کشل گڑھ سنٹرل انڈیا کے ۶۲ عیسائی بھیل کنور شوراج سنگھ اور مدن لال منڈل کے اُپدیشکوں کی کوششوں سے شُدھ ہو گئے ہیں ۔ (منتری س ولیشنو مشن)

"آریہ مارتنڈ" کا خاص نمبر

اس ورش شراونی اُپاکرم تتھا حیدرآباد ستیاگرہ وِجے کے پرکھم ورش کی سماپتی کے پوتر پرب اور "آریہ مارتنڈ" کے ۱۷ ادیں ورش میں پدارپن کرنے کا اوسر ایک ہی دن آ گیا ہے۔ اتہ آریہ مارتنڈ کا وشیش انک "حیدرآباد تنیہ آگرہ وجے انک" کے نام سے اپنے پریمی پاٹھکوں کی بھینٹ کرنے کا آیوجن کیا جا رہا ہے۔ انک کو سروانگ پورن، سندر، اُپیوگی اور سنگرہ کے یوگیہ بنانے کی سبھی سامگری جٹائی جا رہی ہے ۔ (منیجر "آریہ مارتنڈ" اجمیر)

قحط زدہ علاقہ کی امداد

۴۲۵ روپیہ کا اناج اور بیج قحط زدوں میں بانٹا گیا۔ جس کی تفصیل سنٹروار مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) ببری سنٹر میں دو سو تین روپیہ کا بیج جو اور باجرہ غریب کسانوں میں بانٹا گیا۔ اور پچاس روپیہ کا اناج غریب لوگوں کو کھانے کے لئے دیا گیا۔

(۲) جلانا سنٹر میں ۱۷۵ روپیہ کا بیج بانٹا گیا۔ تیس روپیہ تین آدمیوں کو تنخواہ اور لنچ بکھشیوں کو پانی پلانے کے لئے دئے گئے۔

(۳) جیند سنٹر میں روئی کی دھنائی اور کمائی کا کام بیکاروں کو دیا گیا۔ جس پر مبلغ پچاس روپیہ لگایا گیا۔

(۴) اوکلانہ منڈی کے سنٹر میں بقیہ روپیہ کا اناج خرید کر نہایت غریب دیہاتیوں کے غریب بیماروں کو دیا گیا ۔

گو اس علاقہ میں فصل بونے کے لائق بارش ہو گئی ہے۔ لیکن غریبی اتنی ہے۔ کہ بیج کے لئے چاروں طرف سے بڑی بھاری مانگ ہے۔ اس لئے دانی لوگوں کو اس اوسر پر جبکہ بیج

بویا جانے والا ہے۔ وششٹ سہائتا دینے کی کرپا کرنی چاہیئے۔ اگر اس وقت وہاں کے لوگوں کو بیج مل گیا۔ تو وہ قحط کی زد سے بچ جاویں گے۔ امید ہے کہ ہر ایک بھائی بہن اپنی اپنی شکتی کے مطابق اس ندھی کے لئے دان بھیجنے کی کرپا کریں گے۔ جتنا دھن ... میں آتا جاوے گا۔ اُتنی ہی سہائتا دی جاوے گی۔ اس لئے نویدن ہے۔ کہ سہائتا کا روپیہ فوراً ہی مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کرنے کی کرپا کریں۔ کیونکہ یہ وقت تخم ریزی کا ہے۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون)

آریہ کمار سبھا دو آبہ ہائی سکول

کا ۳۰واں سالانہ جلسہ ۲۷، ۲۸ ... کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس ... بحث کے لئے مضمون تھا۔ کہ "ہر ... کا کرم سوبھاؤ سے ہے یا جنم سے"۔ لڑکوں نے اپنے دلائل میں شُدھ ہندی کا استعمال کیا۔ اپنے پکشوں کو سدھ کرنے کے لئے وید آدی ستیہ شاستروں سے حوالے دئے ۔

امسال آریہ کمار سبھا کے تمام ممبروں ... ٹورنامنٹ کی کھیلوں میں بھی گدکا۔ دوڑیں۔ کشتیاں۔ فٹ بال۔ ہاکی وغیرہ میں ... سجّنوں اور اُپدیشوں کا بھی جنتا پر بہت اثر پڑا۔ اور پریتا ... کے شُدھ ... انعامات تقسیم کئے گئے۔ لڑکوں کے گانے ... اور مکالمے نہایت عمدہ اور تیار تھے۔ ...

ضرورت

مجھے اپنے بچوں کی دیکھ بھال کیلئے ایک ایسی ودھوا دیوی کی ضرورت ہے۔ جو کہ سوشیل اور سوبھاؤ سے سیدھی ... ہو۔ اس کے کوئی بال بچہ نہ ہو۔ اس ... ہر طرح کا خرچہ میرے ذمہ ہو گا۔

در ... "معرفت" پرکاش لاہور

سوادھیائے کے لئے کچھ سستی اور اُتم پستکیں

شری ہنسی جی رچت

اُپنشد گان

ایشادی ... اُپنشدوں کا سرل اور سندر دوہوں میں ترجمہ ۔

ہندی ۳ر اُردو ۲ر

ہنسی رامائن

بالمیکی رامائن کا سار سرل دوہوں میں۔ بچوں و استریوں کیلئے اُپیوگی ہے ۔

ہندی ۱ر اُردو ۲ر پکّیہ

گیتا گان

گیتا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ

بچوں، بوڑھوں و استریوں کے پاٹھ کرنے یوگیہ اُتم پستک ہے ۔ ہندی ۸ر۔ اُردو ۶ر

رشی گان

مہرشی دیانند کی جیونی کو نہایت ہی روچک ڈھنگ سے سرل دوہوں میں لکھا گیا ہے

ہندی ۳ر اُردو ۳ر

ان سے کسی کو محروم نہ رہنا چاہیئے

سندھیا گان

سندھیا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ ... جن سجّنوں کا سندھیا میں من نہ لگتا ہو وہ سندھیا کرتے سمیہ دوہوں کا ... یا ...

اُردو ہندی ایک پیسہ ...

منیجر پرکاش بک ڈپو۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدجینتی سپتاہ منائیے

پراچین ویدک سمیہ میں سوادھیائے کیلئے
بہیاس کا موسم ہوتا تھا۔ اور یہ سوادھیائے
لگاتار چار ماس تک جاری رہتا تھا۔ اب
بھی سنیاسی مہاتما ان دنوں ایکانت میں بیٹھ کر
سوادھیائے کرتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب کے آدیش کے مطابق پنجاب کی آریہ سماجیں
ہر سال یہ سپتاہ مناتی ہیں۔ اس سال یہ سپتاہ
۱۷۔ اگست تا ۲۶۔ اگست سنہ ۱۹۴۰ء یعنی
شرادنی سے لے کر کرشن اشٹمی تک ہے۔

اس اوسر پر سوادھیائے کے لئے سبھا
کی طرف سے **ویدک دن**، **جیون جیوتی**،
وید امرت، **پوستک نند**، اودبت
پستکیں چھپی ہوئی ہیں۔ اور ان سے پورا پورا
لابھ اٹھایا جا سکتا ہے۔

اس سپتاہ میں وید پر ویاکھیان اور
کتھائیں کرائی جائیں۔ کیونکہ وید پرچار سے
ہی منش کے جیون میں جاگرتی پیدا ہوتی ہے۔
اور اس سال کا سبھا کا تو یہ ایک دششٹ
پروگرام کا حصہ بھی ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے دو اہم
مسئلے ہیں۔ ایک **مسئلہ سنگٹھن**،
دوسرا **مردم شماری**۔ اس وقت پنجاب
کی آریہ سماجوں کو اپنے کرتویہ کا پورا پورا پالن
کرنا چاہیئے۔ پنجاب ہر موومنٹ میں نیتا
ہی بنتا رہا ہے۔ امید ہے۔ کہ اس وقت بھی
اپنے فرض کو پورن روپ سے نبا ہیگا۔
جنگ یوروپ کے کارن جو خطرے پیدا
ہو رہے ہیں۔ ان کا ہندوؤں کے ساتھ
مل کر مقابلہ کرے گا۔ چنانچہ اس بارے میں
سبھا کی اور سے اس سے پہلے سرکلر بھی جاری
ہو چکا ہے۔ جو کہ اس سمبندھ میں خاص توجہ
کا مستحق ہے۔

مردم شماری اس سپتاہ گھر گھر یہ پرچار
کیا جانا چاہیئے۔ کہ ہر
ہندو اپنے آپ کو **ویدک دھرمی** لکھائے
کیونکہ بموجب سرکلر مصدرہ جناب کمشنر صاحب،
صیغہ مردم شماری یہ فیصلہ شدہ امر ہے۔
کہ (ویدک دھرمی) آریہ سماجیوں کی تعداد
ہندوؤں میں ہی شمار ہو گی۔

اس واسطے آریہ سماجیوں اور ہندوؤں
کو اس بات پر رضامند کرنا چاہیئے۔ کہ وہ
اپنے آپ کو ویدک دھرمی لکھائیں۔ نیز آریہ
سماج کے ممبروں کی تعداد بڑھانے کے لئے
یہ ہفتہ خاص طور پر مخصوص کر دیویں۔ جو ممبر
ہندی نہیں جانتے۔ انہیں بھی پریرنا
کریں۔ کہ وہ اس ہفتہ میں ضرور پڑھنا آرمبھ
کر دیں۔ علاوہ بریں سانجھک بھائیوں، نوجوانوں
اور بچوں کی ورزشیں اور کرتب کرائے جاویں۔
اور ان کا باہمی مقابلہ کر کے پروگرام کو دلچسپ
بنایا جاوے۔

اس ہفتہ میں آپ جتنے ممبر بنائیں گے
اس کا اگلی ہونے والی مردم شماری پر کافی اثر
پڑے گا۔ اور آپ اپنی صحیح تعداد درج کرا
سکیں گے۔

ہر ایک سماج کے ادھیکاریوں سے
پرارتھنا ہے۔ کہ اس سمبندھ میں جو بھی
کارروائی کریں۔ اس کی اطلاع اخبارات و
سبھا کاریالیہ میں ضرور دینے کی کرپا کریں۔

دگوردتہ رام بان پربستھی منتری آریہ پرتی
ندھی سبھا گورودت بھون لاہور)

ضرورت ہے

(۱) ایک قابل آریہ سماجی ٹرینڈ گریجوایٹ کی۔ جو
جغرافیہ پڑھانے کا تجربہ رکھتا ہو۔
(۲) ایک ٹرینڈ انڈر میٹرک کی۔ جو جغرافیہ اور
نیچر سٹڈی پڑھانے کا تجربہ رکھتا ہو۔
گیمس سکاؤٹنگ اور فرسٹ ایڈ
سکھانے کی قابلیت ضروری ہے۔
درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول باندہ (یو۔ پی)

سریلے گانوں اور وائلین کے ترانوں سے آنند لینے کیلئے
پروفیسر جگدیش چندر بھوشن
سنگیت رتن گراموفون سنگر
(گجرانوالہ چڑھیا جیند)
مالک بھارتیہ سنگیت ودیالیہ کو سالانہ
جلسوں، وواہ اُتسووں، تہواروں، سنگیت
سماجوں وگانے وادر اکٹھا کرانے کے لئے
یاد فرماویں۔
خط و کتابت کا پتہ:۔
منیجر بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

ہفتہ بھر کی تازہ خبریں

رفتار زمانہ

— ایک ویدک دھرمی کے سوال کے جواب
میں مہاتما گاندھی نے اہنسا وادیوں کو کانگریس
سے باہر رہ کر سیوا کرنے کا مشورہ دیا ہے۔
— دنیا میں بحالی امن کے لئے پنڈت مالویہ
بنارس میں ۸۔ اگست سے مہایگیہ شروع کریں گے۔
— سپین بھی جنگ میں کودنے والا ہے۔
— ٹرکی کسی وقت بھی جنگ میں کود سکتا ہے۔
— جرمن توپیں ۱۵۰ میل تک مار کر سکتی
ہیں۔
— **لیوپولڈ کو بلجیم ہالینڈ اور لکسمبرگ کا**
بادشاہ بنا دیا جائے گا۔
— امریکہ میں چار کروڑ بیس لاکھ اشخاص
جبری بھرتی کئے جائیں گے۔
— جاپان نے
چین کی مکمل ناکہ
بندی کر دی ہے۔
— جرمنوں نے
فرانسیسی بیڑوں
پر قبضہ کر لیا ہے۔
— ڈاکٹر گوپی
چند کی خالی نشست
کے لئے لالہ بھگت چند
کے نام کی سفارش
ہوئی ہے۔
— جرمنی کے
پاس ریڈیو سے
چلنے والے ہوائی جہاز ہیں۔
— خیال ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی اگلی
مردم شماری میں چالیس کروڑ سے بڑھ جائے گی
— ہندوستان میں ایک ہزار یورپین
زبردستی بھرتی کئے جائیں گے۔
— جاپان جرمنی سے مل کر دنیا میں نیا
نظام قائم کرے گا۔
— ہٹلر اور مسولینی نے ٹرکی کو الٹی میٹم
دے دیا ہے۔
— یوروپ میں زبردست قحط کے آثار
شروع ہو گئے ہیں۔
— ہٹلر برطانیہ پر حملہ سے پہلے آئس
لینڈ پر قبضہ کرے گا۔
— نپال نے حکومت کو بیس ہزار جوانوں
کی پیشکش کی ہے۔
— ۱۷۔ اگست کو اینٹی کمیونل ایوارڈ
ڈے منانے کی اپیل کی گئی ہے۔

— افریقہ میں دو ہزار میل کے محاذ پر اطالوی
اور برطانوی فوجوں میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔
— اطالوی فوجوں کے لیبیا کی طرف سے مصر
پر حملہ ناگزیر ہے۔
— اسی لاکھ جرمن برطانیہ پر حملہ کے لئے تیار
بیٹھے ہیں۔
— آئندہ آئین کے متعلق وائسرائے کا اعلان
ہے۔ کہ ملک کی بہبودی اور امن کی خاطر ذمہ
داری کو منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ اقلیتوں کو کسی
نظام حکومت کے منظور کرنے پر مجبور نہیں کیا
جا سکتا۔ صرف ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کی جائیگی
— حکومت نیپال نے ہندوؤں کے خلاف
استعمال نہ کرنے کی
شرط پر گورنمنٹ کو
آٹھ ہزار گورکھوں کی
خدمات پیش کی ہے۔
— جنگ کیلئے
جبراً چندہ وصول
کرنے یا مجبور کرنے
کی حکومت بنگال
نے ممانعت کر دی
ہے۔
— ڈکٹیٹروں
نے یوروپ کا نیا
نقشہ بنایا ہے۔
فرانس کے علاوہ
سوئٹزرلینڈ کے بھی
حصے بکھرے ہوں گے۔ بلجیم اور ہالینڈ برطانیہ
اور جرمنی کے درمیان بفر سٹیٹس ہوں گی۔
— نواب احمد یار خاں دولتانہ چیف پارلیمنٹری
سکریٹری حکومت پنجاب وفات پا گئے ہیں۔
— اطالوی فوجوں نے برٹش صومالی لینڈ پر
حملہ کر دیا ہے۔
— بیدر شوٹنگ کیس کا فیصلہ سنا دیا گیا
ہے۔ تین ہندو جیل اور ایک کو عمر قید ہو گئی ہے
— ایک جرمن شہر پر برطانوی ہوائی جہازوں
نے بارہ سو بم گرائے۔
— ڈھاکہ جیل میں ہلاک شدگان کی تعداد
۳۶ ہو گئی ہے۔
— شاعر ٹیگور کو آکسفورڈ یونیورسٹی کی طرف
سے ڈاکٹر کی ڈگری دی گئی۔ کارروائی وید
منتروں سے شروع ہوئی۔ ٹیگور نے سنسکرت میں
تقریر کی۔

ہندی ”پرکاش“ ضمانت فنڈ
۳۸۱ روپے اور ۸ آنے چاہیئیں
اس سپتاہ لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار نئی
دہلی کی طرف سے پچاس روپے پراپت ہوئے ہیں۔
۸؍۸ تک ضمانت فنڈ میں ۶۱۹ روپے جمع ہو
چکے ہیں۔ شیش ۳۸۱ روپے شیگھراتی شیگھر
ملنے چاہیئں۔ جن سماجوں اور آریہ بھائیوں نے
اپنا بھاگ ابھی تک نہیں بھیجا۔ وہ اپنے اپنے
حصہ کے دس یا زیادہ روپے بلدا از جلد منی آرڈر
سے بھیجدیں۔ تاکہ ضمانت کا ایک ہزار روپیہ سرکاری
خزانہ میں جمع کرا کر ہندی ”پرکاش“ شروع کیا جائے۔

ویدک دھرم اور وگیان

بقیہ صفحہ ۷

"It is to the spirtual world that in over in-most nature we actually belong. We are in-carnate in matter here for a time, to acquire individuality and character a person-ality. which here-after we retain."

ارتقاءات:- منش سچائی سے دھارمک جگت سے سمبندھ رکھتا ہے ساتھ ہی منش کا یہ کاریہ اس سنسار میں دھرم پالن ہے۔ منش کچھ سمے کے لئے متقول شریر دھارن کرتا ہے۔ اس ہیتو سے کہ وہ اپنے جیون میں اپنے ویکتیتو تتھا آچرن کو پوتر بنا دے۔ جیون میں جو شبھ اشبھ سنسکار پڑتے ہیں۔ وہ جیو آتما کے ساتھ جاتے ہیں۔ جیہ کرم بھوگ کے لئے جنم لیتا ہے۔

"From it for the most we are merci-fully screened so that we can attend to our daily work here and as Voltaire said, cultivate our garden."

ارتقاءات:- منش کو اپنے پچھلے جنم جنمانتر کا سمرن نہیں رہتا ہے۔ اسی میں پربھو کی دیا ہی ہے۔ تاکہ (ہم پچھلے کرموں سے دکھی نہ ہو کر) اپنے پرتی دن کے کرتویہ کو پورا کریں۔

اور یوں جیہ مہاشئے کے شبدوں میں اپنے باغ کو سندر بنادیں۔ ارتقاءات جیون کو اپنی منوتنتر اچھا انوسار ترتیب کریں۔ اور اسے پوتر اور سندر بنا دیں۔

پاٹھک گن! ہم نے کئی پہلے اُداہرن دے کر آپ کو بتایا۔ کہ سر اولیور لاج وگیانک پردے کے دوبارہ ایشور۔ جیو۔ پرکرتی۔ جنم مرن کرم آدی کے سمبندھ میں کیا ہیں۔ اس سے آپ اس پرنیام پر پہنچیں گے۔ کہ ویدی عیسائی دھرم وگیان کے ورودھ نہ ہوتا۔ تو وگیانک پرشوں میں دھرم سے اُداسینتا نہ ہوتی۔ پرکرتی نیموں کا گیان ایشور پراپتی کے لئے ضروری ہے۔ وگیان کیول پرکرتی نیموں کا بودھ ہی کراتا ہے۔ مگر جیو اور پرماتما کا۔ اتہ منش جیون کی سپھلتا کے لئے کیول وگیان اپرپت ہے۔ اس کو دھرم گیان کی اپیکشا رہتی ہے۔ جو جیو آتما تتھا پرماتما کا یتھارتھ گیان کرادے۔ ساتھ ہی یہ بھی نشکرش نکلتا ہے۔ کہ وگیان ہم کو نا سنتکتا کی اور نہیں لے جاتا ہے۔ اپتو اس سے ایشور کی مہتا کا بودھ ہوتا ہے۔ ویدک دھرم ہی سنسار میں ایسا دھرم ہے۔ جو گیانک سچوں کی گیان پپاسا کو ترپت کر کے جیو تتھا ایشور کے گیان کا مارگ دکھلاتا ہے۔ ورتمان وگیانک یگ میں سنسار کا کوئی دھرم ایسا نہیں ہے۔ جو وگیان کی درشٹی سے نردوش ہو۔ کیول ویدک دھرم ہی ایسا دھرم ہے۔ جو وگیان تتھا نیائے سے سرورتھا سنیہ ہے۔ اور سنیہ رہیگا۔ اور جو پرکرتی کے انترگت ایشور اور جیو سمست بادوں کا بودھ کراتا ہے۔

اتہ ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ ویدک سدھانتوں کو وگیانک درشٹی سے سمجھیں۔ جن سجنوں کو وگیان میں وشواس ہے۔ اُن کو ویدک دھرم کے سدھانت وگیانک درشٹی سے ان کی بھاشا میں سمجھا دیں۔ یدی ہم ایسا کریں گے۔ تو ویدک دھرم شیگھر ہی سمپورن بھو منڈل کے نواسیوں کا پریہ دھرم بنے گا۔ اور سنسار میں سکھ شانتی اور

پریم کا راجیہ دکھلائی دے گا۔ اور پرانی مار دھاڑ کی آج کی سبھیتا سے کہ جس کی مثال جنگ کا اُتسرگ تھا۔ اس کے سبب بار بار پرنام ہو۔ اور اس دوارا پر پلٹ ویدک دھرم کی جے ہو۔

چین کی بہادر بیٹیاں

بقیہ صفحہ ۹

نے اپنے شوہر کے ساتھ نئی زندگی کی تحریک کی رہنمائی شروع کی۔ چین کے دور دراز حصوں میں تقریر کرنے کی غرض سے اور لوگوں میں نئی زندگی پھونکنے کی غرض سے تقریباً ایک لاکھ میل کا سفر ہوائی جہازوں اور ریل گاڑیوں کے ذریعہ کیا ہے۔ یہ کہنے میں چنداں مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ انہی کی بدولت نئی زندگی کی تحریک کو زبردست کامیابی ہوئی ہے۔ اور اس نے ملک کو جاپان کے ساتھ موجودہ جنگ کے لئے تیار کر دیا ہے۔ انہوں نے چین کے باشندوں کو متحد کرنے میں دو تین سال میں جس قدر کامیابی حاصل کی ہے۔ اتنی کامیابی دوسرے لیڈر بیسیوں سال میں بھی نہیں کر سکتے۔

جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ اس وقت سے وہ ایک سال تک وزیر صیغہ پرواز ہیں۔ اور اس کے بعد آج کل چین کے پبلسٹی ایجنٹ کی حیثیت سے تمام دنیا کے اخبارات کو خبریں بھیج رہی ہیں۔ وہ دنیا کے بعض بڑے اخباروں کی نامہ نگار ہیں۔ اور اُن کے تار اور اخبار لیہ اوقات برطانیہ اور امریکہ کے اخباروں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ انہوں نے خود ہزاروں سپاہیوں کو خصوصاً عورتوں اور لڑکیوں کو موجودہ خانہ جنگ میں مادر وطن

اپنے بچوں کو بتلاؤ!
کہ
وہ آئے دن حملہ کرنے والی بیماریوں سے اپنے کو کیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں؟

امرت دھارا

اس کا صحیح حل۔ ہے۔ یہ امراض کے جراثیم کو ہلاک کرنے میں ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ یہ اوّل درجے کی نسٹلیڈ کا کام دیتا ہے۔ دردوں کو دور کرنے متعدی امراض کے تاثرات سے محفوظ رکھنے اور تندرستی اور صحت بخشنے میں جادو کا کام کرتا ہے۔ یہ آئے دن ہونے والی تمام اندرونی اور بیرونی بیماریوں مثلاً بدہضمی۔ متلی۔ قے۔ دست۔ پیٹ درد۔ زکام۔ چوٹ۔ زخم۔ گنٹھ۔ بھڑ اور سانپ وغیرہ کے کاٹے سے نجات بخشتا ہے۔

آج ہی ۸ ر کی نمونہ کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دکان سے خریدیں۔

امرت دھارا
آپ کے گھر کا ڈاکٹر

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف ایک روپیہ ۶ ر نمونہ آٹھ آنے

امرت دھارا اوشدھالیہ لاہور

نوٹ:- مسرز جیسا اینڈ سنز ہانگ کانگ امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی
Suleman Umar & Co,
Karachi

تجویز کی اکسیر دوا
حکیم ملتی شاگرد ال حکیم دہلی

بال جیون کی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت نکلنے آسانی سے نکل آویں گے اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر گھر دیکھنے والا تندرست بن جاویں گے۔ سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں کے دھوکے سے بچیں۔ قیمت فی شیشی ۱۰ ر درجن ۶ ۱۱ محصول علیحدہ۔ سوداگروں کو کمیشن۔ مفت لو۔ اپنا نام پتہ بھیجیے مفت نمونہ منگانے کی کلیم۔

المشتہر۔ منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ۔ یو۔پی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سواستھ — ہیضہ کی وجوہات اور علاج — رکھشا

ہیضہ ایک سخت قسم کا متعدی مرض ہے۔ اس کی ابتدا آب وہوا کی خرابی ہے۔ غذا کی افراط تفریط سے شروع ہوتی ہے۔ حقیقت میں یہ انتہائی درجہ کی بدہضمی ہے۔ جس میں معدا گندہ ہو جانے سے دست اور قے کی وجہ سے حرارت غریزی کے زائل ہو جانے پر مریض تلف ہو جاتا ہے۔

جدید مغربی یا ڈاکٹری تحقیقات کے بموجب یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ چکی ہے۔ کہ پلیگ کی طرح ہیضہ کے وبائی ہونے کا باعث اس کے اجرام یا کالرا بے سی لائی ہیں۔ جو مریض کے دست اور قے کے اندر کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہ بذریعہ خوراک یا پانی تندرست آدمی کے جسم کے اندر جا کر بہت جلد پھیل جاتے ہیں۔ اور خون کو زہریلا بنا دیتے ہیں۔ طبیعت جو مدبر بدن ہے۔ وہ اس زہر سے جسم کو پاک کرنے کے لئے بذریعہ دست و قے جدوجہد کرتی ہے۔ لیکن اس جدوجہد میں اس کو اپنی تمام طاقتوں کو بھی خرچ کرنے کے سبب بدلے درجہ کی کمزوری ہو جاتی ہے۔

ہیضہ پھیلنے کے ذرائع

جیسے چوہوں کے ذریعہ طاعون کا مادہ دوسرے جسموں میں منتقل ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی مکھیاں جو مریض کے دست یا قے پر آ کر بھنبھناتی ہیں۔ وہ اپنے ساتھ ان کے زہریلے اجرام کو لے کر دوسری خوردنی اشیاء مثلاً مٹھائی۔ سوڈا کی بوتلوں۔ دودھ۔ سبزی اور پھلوں کو بھی ان اجرام سے متاثر کرتی ہیں۔ کیونکہ ان کے پیٹ کے اندر یہ اجرام تین دن تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ بیماری آناً فاناً پھیل جاتی ہے۔ اگرچہ مریض کے دست اور قے کو علیحدہ زمین میں دفن کرنے یا جلا دینے سے مکھیوں کی نشست کو روکا جا سکتا ہے۔ مگر غلاظت، اور پانی، غذا کے ابتدائی زہریلے اثرات کے پیدائش کے اسباب کو جب تک نہ روکا جاوے۔ ہیضہ کا تدارک نہیں ہو سکتا۔

ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ کہ جیسے طاعون مریض کے پاس جانے سے نہیں ہوتی۔ بلکہ طاعونی اجرام کے جسم میں بذریعہ خلائی داخل ہو جانے سے ہوتی ہے۔ ایسے ہی ہیضہ کا زہر مریض کو ہاتھ لگانے یا اس کے قریب جانے سے چنداں سرایت نہیں کرتا۔ بلکہ اشیائی خوردنی و نوشیدنی میں سرایت کر کے مبتلائے مرض کرتا ہے۔

عمدہ اور مصفّٰی پانی نہانے اور خصوصاً کھانے پینے میں استعمال کرنا چاہیئے۔ تالابوں کا پانی عموماً ہیضہ کی پیدائش کا موجب ہے۔ کیونکہ لوگ غلاظت اور فضلات، کوڑا کرکٹ کی شکل میں تالابوں کے پاس پھینک دیتے ہیں۔ اور وہ بارش کے سبب تالابوں میں آ کر گرتا رہتا ہے۔ لہذا تالاب یا کنوؤں کی منڈھیں پختہ اونچی اور مضبوط بنانی چاہئیں۔ اور پانی کے آنے کے راستہ میں شہر کی غلاظت یا کوڑا نہ ہونا چاہیئے۔ گاؤں میں تالابوں کے اندر حیوانات کے فضلہ پڑنے اور انہی تالابوں میں نہانے، کپڑے دھونے اور انہی کا پانی پینے سے یا ان کے پانی سے آٹا گوندھنے یا سبزی پکانے سے یہ وبا پھیلتی ہے۔ لہذا سمجھدار آدمیوں اور نمبرداروں کو ان خرابیوں کا تدارک کرنا چاہیئے۔

(۱) ایام وبا میں پانی کو آگ پر جوش دے کر استعمال کرنا چاہیئے۔ اس طرح اجرام بے اثر ہو جاتے ہیں۔

(۲) پانی فلٹر کر لینا مناسب ہے۔

(۳) ایام وبا میں ترش لیموں۔ پیاز اور سرکہ کا استعمال نہایت مفید ہے۔ کیونکہ ترشی میں اس کے اجرام مر جاتے ہیں۔ سرکے کی چٹنی بھی مفید ہے۔

(۴) پینے والے پانی میں مٹھی بھر پودینہ خشک یا تر ڈال کر یا ایک گھڑے میں پندرہ بیس بند ست پودینہ یا روغن پیپرمنٹ ڈال کر دن رات وہی پانی استعمال کرنے سے بچاؤ رہتا ہے۔

(۵) تھوڑی سی سونف۔ سونٹھ۔ جائفل یا لونگ بھی پانی میں جوش دے کر پینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

(۶) ان چیزوں کا جوشیدہ پانی میں ڈال کر دن رات اسی پانی کو استعمال کرنے سے بھی بچاؤ رہتا ہے۔

ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" ایک نہایت ہی موزوں اخبار ہے۔ شرح اجرت واجبی یعنی ایکبار کیلئے عہ۔ دو بار کیلئے ۵ؔ۔ تین بار کیلئے ۸ؔ۔ اور تین سے زیادہ بار کیلئے صرف آٹھ آنہ مزید ہر بار۔
(مینیجر)

گاؤکشی اور مسلمان

یدی آپ کو گوشت خوری اور گئو ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں۔ اور گئو ہتیا کو دیش کے لئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری پُستک "گئوکشی اور مسلمان" منگوا کر پڑھیئے۔ "پرکاش" لاہور نے زبردست سماوچنا کی ہے۔ اس پُستک میں گئو ہتیا کے نقصان اور گئو ہتیا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پُستک کو ان گنت تعداد میں مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کے لئے یک مشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو پچیس فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔ قیمت چار آنے (۴؍) محصولڈاک تین پیسے ۳ پ
ملنے کا پتہ:۔ سید مصطفیٰ حسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ (یو۔پی)

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس۔ ہارمونیم۔ طبلہ۔ ستار۔ دلربا۔ وائلن۔ کھرتالیں۔
سامان بینڈ باجہ۔ ڈھول۔ تنبورہ۔ بین باجہ۔ بنسری۔ کلارنٹ۔ چمٹے۔ چھینے۔
ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ اور کم وقت میں بہ حسب منشا تیار کر دئے جاتے ہیں۔ مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ Accessories بھی مل سکتی ہیں۔ گانے بجانے کی کوئی چیز خریدنے سے پہلے ہمارے کارخانہ سے خط وکتابت کریں۔ یا خود تشریف لائیں۔ ہمارا سامان خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اعلےٰ ہونے کے علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ہے۔
آرڈر اٹھ شرطیہ ہے
کاشی ناتھ بھوپرا مینیجر اینڈ سیلر ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ لاہور

رشی نروان دوس (دیوالی) پر پرچار تھ بانٹنے کیلئے شاندار بھینٹ

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور کا رشی نمبر بالتصویر
قیمت ہندی ۳؍ — قیمت اردو ۳؍

اس ورش ہندی اردو دونوں زبانوں میں شایع ہوگا
تیاریاں شروع ہو گئیں ہیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیجئے

کیا ہوگا؟
۱۔ کئی رنگی۔ دو رنگی و یک رنگی تصاویر۔
۲۔ شاندار بالتصویر رنگین ٹائیٹل۔
۳۔ عمدہ لکھائی۔ بہترین چھپائی۔ بڑھیا چکنا کاغذ۔
۴۔ اعلیٰ پایہ کے لیکھ۔ لیڈروں کے پیغامات۔ جوشیلی نظمیں۔ دلچسپ کہانیاں۔ دلچسپ کارٹون۔ کھوج پورن نئی نئی چیزیں۔ لیکھکوں کے فوٹو بھی چھپیں گے۔

کیا ہونا چاہیئے؟
(۱) زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر جلد بھیجدیں۔ یہ بھی لکھیں۔ کہ اردو کی کتنی کاپیاں اور ہندی کی کتنی؟
(۲) قیمت پیشگی بحساب ۳؍ فی کاپی آرڈر کیساتھ بھیجدیں۔ پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو نمبر سب سے پہلے ملے گا۔ اور محصولڈاک معاف ہوگا۔
(۳) رشی نمبر وی۔ پی سے نہیں بھیجا جاویگا۔

اشتہارات۔ مضامین۔ تجاویز اور آرڈر جلد آنے چاہئیں۔
مینیجر:۔ (صیغہ ہندی و اردو) رشی نمبر "پرکاش" لاہور

دلچسپ اور حیرت انگیز

یوروپ کے بعض ماہرین طب کہتے ہیں۔ کہ ہوائی سفر سے کئی اعصابی امراض اچھے ہوتے ہیں۔ برٹش ریڈ کراس سوسائٹی نے ایک "ہوائی ایمبولینس" سروس بھی قایم کی ہے۔ کیونکہ ہوائی جہاز پر سفر کرنے سے مریض کو بہت کم تکلیف ہوتی ہے۔

چین میں "دروازۂ امید" کے نام سے ایک انجمن ہے۔ جو لڑکیوں کو کام کاج سکھلا کر ان کی شادی کا انتظام کر دیتی ہے۔ ہونے والی دلہنوں کی تصویریں دیوار پر چسپاں رہتی ہیں۔ اور شادی کے امیدوار انہیں دیکھ کر انتخاب کرتے ہیں۔

خرگوش کبھی پانی نہیں پیتے۔ انہیں ان کی ضرورت کے مطابق اس گھاس کی شبنم کافی ہوتی ہے۔ جو وہ کھاتے ہیں۔

ایک پونڈ کارک (جو بوتلوں میں لگایا جاتا ہے) ایک سو بیس پونڈ وزن کے انسان کو پانی پر تھام سکتا ہے۔ اور ڈوبنے نہیں دیتا۔

ریویو — آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی — سمالوچنا

گوروکل کانگڑی آیورویدک فارمیسی کا آریہ جگت سے پریچے کرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ گوروکل فارمیسی کی دوائیاں اپنی شدھتا، گنوں اور سستی ہونے کی وجہ سے دلیش و ودیش میں کافی پرسدھی حاصل کر چکی ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کو ہی نہیں۔ غیر آریہ سماجیوں کو بھی اس فارمیسی کی دوائوں کے Genuine ہونے کا وشواس ہو گیا ہے۔ در حقیقت گوروکل کانگڑی کا نام اس امر کی گارنٹی ہے۔ کہ اس فارمیسی کی کسی بھی اوشدھی کے گاہک کو دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ گاہک نہ صرف خود اس کی دوائیاں خریدتے ہیں۔ بلکہ دوسرے ضرورت مندوں کو بھی خریدنے کی سفارش کرتے ہیں۔

گوروکل کے مداحوں میں ایک میں بھی ہوں۔ جو ہر سال اس کا چیون پراش اور بین بام استعمال کرتا ہوں۔ اس درش ایک دیوی کے لئے سپاری پاک کے تین ڈبے بھی خریدے تھے۔ اس دیوی کا یہ کہنا ہے۔ کہ گنوں کے لحاظ سے گوروکل کا سپاری پاک دوسری فارمیسیوں کے سپاری پاک سے کہیں اچھا ہے۔ چیون پراش اور بین بام کے متعلق بھی میری یہی رائے ہے۔

میں "پرکاش" کے ہزاروں پریمی پاٹھکوں سے کہوں گا۔ کہ جب کبھی انہیں کسی اوشدھی کی ضرورت ہو۔ وہ گوروکل کانگڑی کو پتر لکھ کر منگوا لیا کریں۔ (ایڈیٹر)

ایک عمدہ ریلوے انجن دس لاکھ میل چلنے سے قبل نہیں گھستا۔

یوروپ والوں نے ایک ایسی حیرت انگیز سرچ لائیٹ ایجاد کی ہے۔ جو اندھیرے اور دھند بادل وغیرہ کے باوجود بھی میلوں تک چیزیں دیکھنے میں مدد دے۔

آپکی واقفیت کیلئے

اسلحہ جنگ کی قیمت کیا ہے؟

آپ روزمرہ اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ یوروپ کے مختلف ممالک اور روس امریکہ اور جاپان اسلحہ پر لاکھوں اور کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔ لیکن عام لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ وہ روپیہ کس طرح خرچ ہوتا ہے؟ ذیل کے اعداد و شمار سے ناظرین اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں:۔

کروزر ٹینک کی قیمت	۱۸۶۳۰۰ روپیہ
لائیٹ ٹینک	۶۰۰۰۰ ”
اینٹی ایر کرافٹ گن (طیارہ شکن توپ)	۲۷۵۰۰۰ ”
۶ " کی توپ	۴۴۰۰۰ ”
معمولی جنگی جہاز	۵۵۰۰۰۰۰ ”
سرنگ شکن جہاز	۸۰۰۰۰۰ ”
موٹر تارپیڈو بوٹ	۶۰۰۰۰۰ ”
ہیڑول لانچ	۲۵۰۰۰۰ ”
بمبار طیارہ	۲۷۰۰۰۰ ”
بمباروں کا ایک سکوڈرن	۵۰۰۰۰۰۰ ”
۵ جنگی ہوائی جہاز	۱۱۰۰۰۰ روپیہ
ایک بم	۲۰۰ ”

اب آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کس طرح برطانیہ ہر روز ۸۰۰۵ لاکھ پونڈ سے زیادہ جنگ پر خرچ کر رہا ہے۔ اور اسی سے اندازہ دوسرے ممالک کا بھی لگایا جا سکتا ہے۔

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت ۱۲ آنہ فی شیشی

ملنے کا پتہ

ایجنٹ

پشاور :۔ میسرز بی۔ این کلکتہ اینڈ سنز چوک ریشم گراں۔
شملہ :۔ ٹھاکر برادرس لوئر بازار۔

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

بہت جلد ضرورت ہے

ایک آیورویدک فارمیسی کیلئے منیجر کی

ایک آیورویدک فارمیسی جس میں دواؤں کے کوٹنے، چھاننے، گولی بنانے وغیرہ کی ہر طرح کی مشینیں ہیں۔ اور بہت سی رس آسو دوائیں سامان وغیرہ بھی سب موجود ہیں۔ فارمیسی بالکل چالو حالت میں ہے۔ اور ایک لمیٹڈ کمپنی کے آدھین ہے۔ اس کے انتظام اور چلانے کیلئے ایک ایسے یوگیہ آیوروید جاننے والے اتساہی منیجر کی ضرورت ہے۔ جو اس میں کچھ روپیہ بھی لگا دے اور اسے چلاوے۔ تنخواہ اور منافع میں کچھ حصہ مل سکے گا۔

شرطیں خود مل کر طے کرنا ہوگا

خط و کتابت کا پتہ:۔

"کرپا" معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

دیوان برنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل ... میں ... نبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 435
Founder: M. Krishen B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ —— للعہ
ششماہی —— عا
برما —— صہ
غیر ممالک —— دس شلنگ

ایڈیٹر

U. B. STUDIO

نمبر ۳۱ | لاہور اتوار: ۳- بھادوں سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۱۸- اگست سنہ ۱۹۴۰ء | جلد ۳۶

آریہ نوجوان سے خطاب

دیکھ حالت ملک کی غافل نگاہِ غور سے || سابقہ آکر پڑا ہے قوم کو کس دور سے
خود ہے تو ذی فہم سمجھائیں تجھے کس طور سے || ننگ ہے تیرے لئے پوچھے اگر تو اور سے

ایک عالم میں مسلم ہے تیری فرزانگی
کس لئے پھر واقعاتِ حال سے بیگانگی

تو اگر چاہے تو پیدا ہو جہاں میں انقلاب || تو اگر چاہے تو ذرے کو بنا دے آفتاب
شاہدِ مقصود کا رخ ہے حجاب اندر حجاب || اب خدا کے واسطے غافل الٹ بھی دے نقاب

وہ صدا نکلے ترے بیتاب دل کے ساز سے
جاگ اٹھیں سونے والے آہ کی آواز سے

کاش تجھ کو افتراقِ ملک کا احساس ہو || قوم کے مٹتے ہوئے ناموس کا کچھ پاس ہو
شوقِ بے پایاں ہو باسطوتِ دل سی یاس ہو || قوم کے مٹتے ہوئے ناموس کا کچھ پاس ہو

رنگِ ہمدردی دکھا کچھ جذبِ دل سے کام لے
چھیڑ وہ نغمہ کہ اک دنیا کلیجہ تھام لے

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

(۱۰)

دیکھے نہ وہ گرہن ہو۔ رنگ روپ سے ہین
آنکھ کان سے رہت ہو۔ پاؤں ہست وِہین

(۱۱)

نتیہ سمرتھ وہ سوکشم۔ پری ورتت نہ ہوئے
مدنن سہے یہ ایم ہم کا۔ کارن جگ کا سوئے

(۱۲)

پُرش وناشی کس طرح۔ سرشٹی کا پرکاش
کہا انگرا سمجھئیے۔ مجھ پر کر وشواس

(۱۳)

اَدشد صیاں اُتپن ہوں۔ مکڑی جال رچائے
رچ کر جالا اس طرح۔ نکل آپ ہی جائے

(۱۴)

جیوت جن کے جس طرح۔ تن اور سر کے بال
وشو ہری سے پرگٹ ہو۔ یہ جگ ہے اک جال

(۱۵)

البنو راچّھا گیان سے۔ پرکرتی پرگٹ اے
بھوگ روپ دیہ اکرت۔ جگت گیا رچا جائے

(پھیتی)

رگ وید　　اوم　　یجر وید

وید امرت

سام وید　　اتھرو وید

ओं सर्व तद् राजा वरुणो वि-चष्ट यदन्तरा-रोदसी यत परस्तात संख्याता अस्य-निमिषो जनाना पक्षानिव स्वघ्नी तनि

شبدارتھ۔ دیئو لوک اور پرتھوی لوک کے مدھیہ جو پانی اتھرو ورنن ہیں۔ اور جو ہمارے سنمکھ اور ہم سے پرے ورتمان ہیں۔ اُن سب کو ورن راجا بھلی پرکار دیکھتے ہیں۔ پرانیوں کے نمیز نینڈ آدی سرد ویہار اس ورن کے گنے ہوئے ہیں۔ جیسے جواری اپنے جے کیلئے جوئے کے پانسوں کو پھینکتا ہے۔ اور سب ہی پرانیوں کے پنیہ پاپ کرموں کے پھلوں کو دنّن راجہ دیتے ہیں۔

بھاوارتھ

پرتھوی اور دیئو لوک کے ۔ جو پرانی ورتمان
ہمرے سنمکھ یا پرے ۔ جو بھی ہے بھگوان
ان کو بھی ہو دیکھتے ۔ گنے ہوئے ویوہار
تم نے پرانی مانز کے ۔ درُن راج جگ دھار
جواری جیسے پھینکتا ۔ پانسہ جے کے ہیت
کرموں کا پُنیہ پاپ کے ۔ تم پھل ولیا دیت

(پھیتی)

چُنے ہوئے پھول

— جس قدر جس کے ذہن کی رسائی ہے، قدرت کے کرشمے اسی قدر اُس کو عام نظر آنے لگتے ہیں۔

— ہماری حماقت آمیز اور جہالت قابلِ افسوس ہے۔ ہم اپنی ہم آرزو کو معطل و درست پاتے ہیں اور بہت سی الجھنیں پیدا کرتے، قابلِ یقین تصور کر لیتے ہیں۔ ایک شخص کسی موہوم امید کیلئے اپنے کو اس طرح مٹا دیتا ہے کہ ایک دن اس کا افسردہ دل مُردہ آرزوؤں کا مزار بن جاتا ہے۔ پھر حقیقی معنوں میں تو دل ہوتا ہے، نہ دل کی تمنا ہی۔ اور نہ وہ امید ہی جس نے زندگی کا سارا کھیل بگاڑ ڈالا۔

— آپ جیسے آدمی جو ذرا سی بات پر طیش میں آ جاتے ہیں۔ جو دوسروں کی ہر ایک بات کو سچ اور جھوٹ ہی سمجھتے ہیں۔ اور کبھی بھی اپنے اوپر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ کبھی وہ اپنے مراتب کو قائم رکھ سکتے ہیں۔

— اے فانی انسان کوئی کام کرنے سے پہلے یہ سوچ کہ تو کیا کر رہا ہے۔ ظاہر پرستی ...

آنکھ کے بارہ مرض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا
سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سُرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت چودہ آنے فی شیشی

ملنے کا پتہ

ایجنٹ

پشاور منیجر پی این کنگرا اینڈ منز چوک زیشم گراں شملہ ٹھاکر برادرس لوئر بازار

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہند و فلپس ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیے جائیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co.,
Karachi

سُریلے گانوں اور وائلن کے ترانوں کا آنند لینے کیلئے

پروفیسر جگدیش چند بھوشن

سنگیت رتن گراموفون سنگر

(گجراتوں چڑھیا چند)

مالک بھارتیہ سنگیت ودیالیہ کو سالانہ جلسوں، میلوں، تہواروں، سنگیت سمیلنوں و گانے دربار اکٹھا کرانے کیلئے یاد فرمادیں۔

منیجر بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

ضرورت ہے

ہر شہر و قصبہ میں اخبار
"پرکاش" اور ہندی "آریہ ورت" کیلئے
کمیشن پر گراہک بنانے اور اشتہار فراہم
کرنیوالے نوجوانوں کی۔
شرائط کیلئے خط و کتابت کریں:۔

منیجر پرکاش لاہور

ضرورت ہے

مجھے اپنے بچّوں کی دیکھ بھال کیلئے
ایک ایسی ودھوا دیوی کی ضرورت ہے۔
جو کہ سوشیل اور سوبھاؤ سے سُشیل ہو۔
اس کے کوئی بال بچہ نہ ہو۔ اس کا ہر طرح کا
خرچہ میرے ذمہ ہوگا۔

K معرفت "پرکاش" لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۳۔ بھادوں سمت ۱۹۹۷
۱۸۔ اگست ۱۹۴۰ء
جلد نمبر ۳۶ | دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱ | نمبر ۳۱

مہم کا آغاز

مہم کا آغاز ہو گیا۔ ۱۰۔ ۱۱۔ اگست کو آریہ سماج دینا نگر کے سالانہ جلسہ پر مردم شماری کانفرنس ہوئی۔ آریہ سماج نے مجھے اس کی صدارت کی عزت بخشی۔ ۱۰۔ اگست کی شام میں ۵ بجے دینا نگر پہنچا۔ جب کہ میرا جلوس نکالا گیا۔ ارد گرد کے دیہات سے سینکڑوں لوگ آئے ہوئے تھے۔ اچھوت جاتیوں کے اُدھار میں آریہ سماج دینا نگر کا وششیش ہے۔ اس کے جلسوں کی رونق آریہ ... سے ہوتی ہے۔ جلوس نہایت ... رہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ... نگر کے آریہ پُرشوں کی پرانی سپرٹ قائم ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ وہاں ... نسل بعد نسل چل رہا ہے۔ جو لوگ ... آریہ سماج کے ادھیکاری تھے۔ آج ... کے لڑکے ہیں +

۱۱۔ اگست کو مردم شماری کانفرنس ہوئی۔ ... ہزاروں لوگ شامل تھے۔ بڑا حصہ اُن ... کا۔ جو پہلے اچھوت کہلاتے تھے۔ اور ... کا نام "مہاشہ" پرستھ ہے۔ انکی برادری ... سوال کھڑا ہو گیا۔ کہ اگلی مردم شماری میں ... پہلی ذات لکھوائیں یا صرف آریہ ؟ یہ ... اس لئے پیدا ہوا۔ کہ موجودہ آئین کے ... پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں ہندوؤں ... نشستیں اچھوتوں کیلئے مخصوص ہیں۔ اور ... نشستوں کے لئے وہی ووٹ دے ... جو اپنے تئیں اچھوت مانیں۔ اور ... شماری میں لکھوائیں۔ جو لوگ آئین کی ... سے فائدہ اُٹھا کر اسمبلی میں جانے ... خواہشمند ہیں۔ ان کی یہ کوشش ہے۔ کہ یہ ... تئیں ڈُومنے لکھوائیں۔ لیکن ... برادری اکثریت اس کے خلاف ہے +

... کانفرنس شروع ہوئی۔ سب سے ... دینا نگر کی طرف سے مجھے بطور ... یادگار ستیاگرہ خیر مقدم کا ایڈریس ... جو تھوڑی بہت سیوا میں اسس ستیاگرہ میں آریہ سماج کی کرپا یا تھا۔ اس کو سراہا گیا۔ اور میرا مان بڑھایا گیا۔ اس کے بعد کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ لالہ انکھ دھاری جی وکیل۔ مہاشہ موہن لال جی بانڈی۔ مہاشہ مست رام جی اور کئی بھائیوں کی تقریریں ہوئیں۔ اور آخر کار اتفاق رائے سے یہ پاس ہؤا۔ کہ اگلی مردم شماری میں سب لوگ دھرم کے خانہ میں "ویدک"۔ فرقہ کے خانہ میں "آریہ" اور زبان کے خانہ میں "ہندی" لکھوائیں۔ پیشتر اس کے کہ یہ پرستاؤ پاس ہوں۔ مجھے آریہ سماج کی پوزیشن کی وضاحت کرنی پڑی۔ بعض لوگ یہ کہتے پھرتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے اپنا دھرم "ویدک" اور فرقہ "آریہ" لکھوایا۔ تو ہمارا شمار ہندوؤں میں نہ ہوگا۔ اور اس طرح ہندوؤں کی تعداد کم ہو جائے گی۔ میں نے مردم شماری کی پچھلی تین رپورٹوں سے ثابت کیا۔ کہ تیس برسوں سے ہمارا شمار ہندوؤں میں ہو رہا ہے۔ اگرچہ ہمیں علیحدہ بھی دکھلایا جاتا ہے۔ مبادا کوئی کہہ دے۔ کہ یہ تو پچھلی مردم شماریوں کا تجربہ ٹھیرا۔ کیا معلوم اگلی مردم شماری میں ہمارا شمار ہندوؤں میں ہوگا یا نہیں۔ میں نے خان بہادر شیخ فضل الہیٰ سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب کا وہ خط پڑھ کر سنایا۔ جو انہوں نے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ایک خط کے جواب میں لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ بدستور سابق اس بار بھی ویدک دھرمیوں کا شمار ہندوؤں میں ہوگا۔ یہ ثبوت پیش کرنے کے بعد میں نے کہا۔ کہ اس کے بعد کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آریہ لکھوانے سے ہندوؤں کی تعداد کم ہو جاوے گی۔ اور کوئی کہے۔ تو اُسے جھوٹا اور بدنیت سمجھو۔ سمجھو کہ وہ آریہ سماج کو نقصان پہنچانے کے لئے دیدہ و دانستہ ایک غلط بات کہہ رہا ہے۔ کوئی شخص اپنے اعتقاد کے مطابق ہندو لکھوانا چاہے۔ تو اور بات ہے۔ لیکن کوئی اپنے تئیں آریہ لکھوانے سے اس لئے نہ جھجکے۔ کہ اس سے ہندوؤں کی تعداد میں کمی ہوگی۔ میں نے یہ بھی بتایا۔ کہ ہمارے دھرم شاستروں میں ہمارا نام کہیں بھی ہندو نہیں آیا۔ ہمارے دھرم کا نام یا تو ویدک ہے یا آریہ یا سناتن یا ورن آشرم۔ چنانچہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی اپنی متعلقہ سناتن دھرم سبھاؤں کے نام جو سرکلر بھیجا ہے۔ اس میں یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ دھرم کے خانہ میں سناتن لکھوایا جائے۔ وہ بھی اپنا دھرم ہندو لکھوانے کو تیار نہیں ہوئی۔ ان سب باتوں کا اثر یہ ہؤا۔ کہ یہ پرستاؤ کہ دھرم کے خانہ میں ویدک، فرقہ کے خانہ میں آریہ اور زبان کے خانہ میں ہندی لکھوایا جائے، سرو سمتی سے پاس ہؤا۔ میں نے صرف اس پر اکتفا نہ کی۔ بلکہ سب حاضرین سے کہا۔ کہ وہ ہاتھ اُٹھا کر اس بات کا اعلان کریں۔ کہ اگلی مردم شماری میں وہ اپنے اس نشچے پر قائم رہیں گے۔ اور کسی کے دھوکہ میں آکر اپنے تئیں کچھ اور نہ لکھوائیں گے۔ اور اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر مجھے وشواس دلایا +

اس کے بعد وہ پرستاؤ کانفرنس کے سامنے اُپستھت ہؤا۔ جس کے متعلق مہاشہ برادری میں اختلاف ہے۔ میں بتلا چکا ہوں۔ کہ اختلاف کس بات پر ہے۔ کئی تقریریں ہوئیں۔ اور مجھے بڑے ہرش سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مہاشہ برادری کی سپرٹ نے انہیں اس بات کی اجازت نہ دی۔ کہ وہ اپنی پرانی ذات لکھوائیں۔ وہ تو اپنا پرانا نام تک سننے کو تیار نہیں۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ بیس سال ہوئے ہم یہ نام چھوڑ چکے ہیں۔ اب ہم نہ نشستوں کے لئے اور نہ ووٹوں کے لئے آریہ نام چھوڑ کر پرانا نام گرہن کرنے کو تیار ہیں۔ ہمیں پرواہ نہیں۔ کہ ہمیں نشست ملتی ہے یا نہیں۔ ہمیں پرواہ نہیں۔ کہ ہمیں ووٹ کا ادھیکار ملتا ہے یا نہیں۔ لیکن ہم آریہ ہیں۔ اور آریہ رہیں گے۔ کسی بھی دنیوی مفاد کے لئے ہم اپنے تئیں ڈُومنا کہلانے کو تیار نہیں۔ انہیں اس نام سے اتنی چڑ ہے۔ کہ جب لالہ بخشیش رام نے حاضرین کو یہ سمجھانے کے لئے کہ کانفرنس کس وشے پر ہو رہی ہے "ڈُومنا" کا لفظ استعمال کر دیا۔ تو ان میں سے ایک اُٹھ کھڑا ہؤا۔ اور پروٹسٹ کے طور پر کہا۔ کہ لالہ جی نے ہمیں "ڈُومنا" کیوں کہا ہے؟ حالانکہ اُنہوں نے کہا نہ تھا۔ ایک پرستاؤ یہ بھی تھا۔ کہ گورنمنٹ سے کہا جائے۔ کہ سرکاری کاغذات میں ان کا

دیانند مٹھ

شری سوامی سوتنترانند جی امرتسر میں دیانند مٹھ جاری کرنا چاہتے تھے۔ اس کے لئے اُنہوں نے امرتسر سے بٹالہ کو جانے والی سڑک پر زمین خرید لی۔ لیکن وہ زمین گورنمنٹ نے اپنے مطلب کے لئے حاصل کر لی۔ اور اب اس کی قیمت کے متعلق عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ کب مقدمہ کا فیصلہ ہو۔ کب روپیہ ملے۔ اور کب نئی زمین خرید کی جائے۔ اس کے متعلق کچھ نہ جانتے ہوئے سوامی جی نے دینا نگر میں دیانند مٹھ جاری کر دیا ہے۔ یہ عین اس سڑک پر واقع ہے۔ جو پٹھانکوٹ کو جاتی ہے۔ کسی وقت اس میں سورگباشی سوامی یوگیندر پال جی رہا کرتے تھے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ میں دینا نگر جاؤں۔ اور دیانند مٹھ کو نہ دیکھوں۔ اسے دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی۔ کیونکہ میں نے محسوس کیا۔ کہ یہاں رہ کر مٹھ ترقی کر سکتا ہے۔ کچھ نئی زمین خرید کر مٹھ کا احاطہ وسیع کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نئی کٹیائیں بھی بن گئی ہیں۔ اس کے دروازے کے عین پاس ایک نیا کنواں لگوایا گیا ہے۔ اس کا فرش پکا اور خوبصورت ہے۔ شہر کے لوگ صبح شام وہاں آکر نہاتے ہیں۔ اس لئے وہاں رونق رہتی ہے۔ ویسے بھی دینا نگر کے لوگ وہاں آتے رہتے ہیں۔ صبح کے وقت سوامی جی ہر روز کتھا کرتے ہیں۔ اس میں اچھی حاضری ہو جاتی ہے۔ شہر کے لوگوں کو مٹھ سے سہانوبھوتی ہے۔ چنانچہ مٹھ میں جو کوئی بھی آئے۔ اس کو دوپہر کے وقت بھکشا کا بھوجن ملتا ہے۔ جو شہر سے کی جاتی ہے۔ اگر ضرورت اس بات کا تقاضا کریں۔ کہ مٹھ کے ساتھ اور زمین ملائی جائے۔ تو مل سکتی ہے۔ اگرچہ یہ مٹھ عارضی طور پر بنایا گیا تھا۔ لیکن یہاں سے نہ اُٹھے گا۔ اور میرے خیال میں اُٹھنا بھی نہ چاہئیے۔ مٹھ کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ سوامی سوتنترانند جی کے علاوہ کوئی اور یوگیہ سادھو اس کا چارج لے۔ اگر سوامی جی کو ہمیشہ وہاں رہنا پڑے۔ تو وہ بجائے دیش بھر کا ہونے کے ایک ستھان کے ہو کر رہ جائیں گے۔ اور آریہ سماج اور آریہ جاتی کے لئے یہ ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ مجھے آشا ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی ایسا یوگیہ سادھو مل جائے گا۔ جو اس کا چارج لے سکے۔ سوامی جی بھی کبھی کبھی آتے رہیں۔ لیکن انہیں رہنا سوتنتر ہی چاہئیے +

(دکرشن)

ڈوم سنا کی بجائے "مہاشہ" لکھا جائے۔ لیکن جب میں نے انہیں سمجھایا۔ کہ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ۲۹ کی بجائے ۳۰ اچھوت جاتیاں ہو جائیں گی۔ اور "مہاشہ" شبد جو اس وقت بڑے سے بڑے آدمی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اچھوت بن کر رہ جائے گا۔ اور کہ وہ پہلے کی طرح اچھوت کے اچھوت رہ جائیں گے۔ تو یہ پرستاؤ واپس لے لیا گیا۔ اور اس طرح سرد ہمتی سے یہ نتیجہ ہوا۔ کہ مہاشہ برادری ذات کے خانہ میں اپنی پرانی ذات نہیں لکھوائے گی۔ ان کا نام "آریہ" ہے۔ اور دوسرے آریوں کی طرح ان کی ذات کا خانہ خالی رہے گا۔ یہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔ اور یہ دیکھ کر کہ ہمارے نو آریہ بھائی اپنے دھرم پر کس مضبوطی سے قائم ہیں۔ ایک ایک آریہ کا ہردہ پرپھلت ہوا۔

دینا نگر میں مہم کا آغاز ہو گیا۔ دینا نگر کا سندیش ایک ایک نگر اور ایک ایک گرام تک پہنچنا چاہیئے۔ پرتیک آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ اپنے وارشک اُتسو پر مردم شماری کی کانفرنس کرے۔ اور اس میں پرستاو پاس کرے۔ کہ دھرم کے خانہ میں "آریہ" اور زبان کے خانہ میں "ہندی" لکھوایا جائے۔ اکتوبر سے یہ مہم اور زور پکڑے گی۔ اور میں بھی اس کے لئے زیادہ سمیہ دوں گا۔ لیکن اس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ خرچ کا اندازہ چھ ہزار روپیہ لگایا گیا ہے لیکن پورن سپھلتا پراپت کرنے کے لئے اس سے بھی زیادہ درکار ہوگا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے تو کہہ دیا ہے۔ کہ "کماؤ اور دکھاؤ"۔ اس لئے جب تک آریہ سماجی دھن سے سہائتا نہ کریں۔ ہم ایک بھی قدم نہیں اٹھا سکتے۔ افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک جو سہائتا ہمیں ملی ہے۔ وہ برائے نام ہے۔ اور اس سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں ایک ایک آریہ سماج سے کہوں گا۔ کہ وہ جتنی بھی سہائتا کر سکتا ہو۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں بھیج دے۔ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ یہ کام کس قدر ضروری اور عظیم ہے۔ ہمارے سپرد دو کام ہیں۔ ایک یہ کہ آریہ ماتر کی صحیح تعداد مردم شماری کے کاغذات میں آ جائے۔ یہ نہ ہو۔ کہ کوئی آریہ ہندو کسی وجہ سے اپنا نام لکھوانے سے رہ جائے۔ یا یہ کہ غیر مذہب کا کوئی شخص آریہ کو ناآریہ لکھ دے۔ اور دوسرا یہ کہ آریہ سماجیوں کی صحیح تعداد معلوم ہو جائے۔ دوسرا کام پہلے کام سے کسی طرح کم ضروری نہیں۔ کیونکہ آریہ سماج کی ترقی کے معنی یہ ہیں۔ کہ آریہ ہندو جاتی یہ محسوس کرنے لگی ہے۔ کہ اس میں کیا نقص ہیں۔ اور وہ کس طرح دور ہو سکتے ہیں۔ آریہ سماج نے جاتی میں ایک نئے جیون کا سنچار کیا ہے۔ اس کی ترقی کے ساتھ جاتی کی ترقی ہے۔ اور اس کے تنزل کے ساتھ اس کا تنزل۔ مناسب تو یہ ہے۔ کہ آریہ ماتر اپنا دھرم ویدک لکھوائے۔ اور اپنے تئیں آریہ ظاہر کرے۔ کیونکہ اگر دوسرے لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ ہندو آریہ بن گئے ہیں۔ تو ان پر کسی کی نظر نہ رہے۔ کوئی بتائے۔ کہ آج تبلیغ کے کیا معنی؟ جب آریہ سماج شدھ کرنے کے لئے موجود ہے۔ اگر آج ایک ہندو کسی لالچ ترغیب یا محہ میں آکر مسلمان یا عیسائی ہو جائے۔ اور کل آریہ سماج اسے شدھ کر لے۔ تو تبلیغ کی اہمیت تو ختم ہوئی۔ وہ وقت گذر گیا۔ جب کہ کسی ایسے ہندو کے لیے جو کسی وجہ سے پتت ہو جائے اپنی جاتی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا تھا۔ اس ابھاگا جاتی نے محض غلط فہمی سے اپنے لاکھوں اور کروڑوں لالوں کو اپنے سے جدا کر دیا۔ ہماری جاتی کے اتہاس میں ایسا بھی اندھکار کے سمیہ آ چکا ہے۔ جب کہ کسی عیسائی پادری کے پاس بیٹھنے یا اس کا اپدیش سننے سے برادری سے خارج کر دیا جاتا تھا۔ اب تو آریہ سماج موجود ہے۔ اور جو بھی شخص بھولا بھٹکا راہ راست پر آنا چاہے۔ اسے شدھ کرنے کو تیار ہے۔ اور عام سوسائیٹی بھی اسے واپس لینے کو تیار ہو گئی ہے۔ ہاں ابھی تک ایسے لوگوں کیلئے حقیقی مشکل ہے۔ جو جنم سے ہندو نہ ہوں۔ اور آریہ دھرم میں پرویش کرنا چاہتے ہوں۔ ذات پات کا بندھن ایک رکاوٹ ہے۔ لیکن یہ رکاوٹ بھی بہت دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ اس کا ٹوٹنا لازمی ہے۔

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے میں مسٹر سری پرکاش ایم۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ (مرکزی) کی اس چٹھی سے جو انہوں نے آل انڈیا ہندو لیگ لکھنؤ کے منتری کے نام لکھی ہے۔ ایک اقتباس دینا چاہتا ہوں۔ وہ اقتباس اس بحث پر روشنی ڈالتا ہے۔ جو اس وقت "ہندو" شبد کے متعلق چھڑی ہوئی ہے:۔

"میرا یہ وشواس ہے اور سب اسے تسلیم کریں گے۔ کہ ہندو ان معنوں میں کوئی دھرم نہیں۔ جن میں بدھ ازم، اسلام، اور عیسائیت مذہب ہیں۔ ہندو در حقیقت ایک قوم کا نام ہے۔ اور میرا وشواس ہے۔ کہ وہ سب لوگ جو ہندوستان میں رہتے ہیں، ہندو ہیں چاہے ان کا مذہب کچھ ہو۔ اسی طرح جس طرح کہ انگلینڈ میں رہنے والے انگلش ہیں۔ اور جرمن میں رہنے والے جرمن۔ امریکہ میں تمام ہندوستانیوں کو ہندو کہا جاتا ہے۔ چاہے ان کا مذہب کچھ ہو۔ اور یہ درست بھی ہے۔"

مسٹر سری پرکاش نے جو کچھ کہا ہے اس کی صحت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ وہ تمام لوگ جو اپنا دھرم ہندو کہنے پر مُصر ہیں۔ انہیں ان کے ان الفاظ پر غور کرنا چاہیئے۔ گورنمنٹ ہم سے یہ نہیں پوچھتی۔ کہ تمہاری قومیت کیا ہے۔ بلکہ یہ کہ تمہارا دھرم کیا ہے؟ اور ہمارے دھرم کے لئے ہمارے شاستروں میں ہندو شبد کہیں نہیں آیا۔ رہا یہ سوال کہ ہماری قومیت کیا ہے؟ اس کے متعلق ہماری پوزیشن یہ ہے۔ کہ ہمارے دیش کا اصلی نام آریہ ورت ہے۔ اور ہماری جاتی کا اصلی نام آریہ۔ دیش کے سمبندھ سے جو بھی شخص یہاں رہتا ہے، وہ آریہ کہلا سکتا ہے۔ آریہ کے معنی شریشٹھ کے بھی ہیں۔ سب نیک اشخاص آریہ ہیں مسلمانوں میں جس شخص کو "مومن" کہا جاتا ہے۔ اسے ہم "آریہ" کہتے ہیں۔ اور آریہ کے تیسرے معنی آریہ سماجی کے ہیں۔ آریہ وہ ہے۔ جو آریہ سماج کے نیموں کو مانتا ہے۔ اور وید کو سوتہ پرمان مانتا ہے۔

آریہ سماج کی پوزیشن نہایت معقول ہے۔ اور ہر ایک شخص کو اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ تعجب یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں بھی ایسے لوگ ہیں۔ جو دنیوی اغراض کے لئے اپنا اصلی نام آریہ چھوڑنے کو تیار ہیں۔ امید ہے۔ کہ جب انہیں یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ اپنے تئیں آریہ لکھوا کر جہاں وہ اپنا اصلی سوروپ سنسار کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وہاں وہ ہندو جاتی کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتے۔ تو وہ اپنا ارادہ ترک کر دیں گے۔ نہ صرف اپنے تئیں آریہ لکھوائیں گے۔ بلکہ دوسروں کو بھی آریہ لکھوانے کی پریرنا کریں گے۔

(کرشن)

اُتساہ اور سماروہ سے منایئے

رکھشا بندھن۔ وید جینتی سپتاہ اور حیدرآباد ستیاگرہ بلیدان دوس

۱۷۔ اگست کو رکھشا بندھن اور سارو دیشک سبھا کے آدیش انوسار حیدرآباد ستیاگرہ بلیدان دوس۔ اور ۱۷ سے ۲۴ ۔ اگست تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدیش انوسار وید جینتی سپتاہ اور ۲۴۔ اگست کو جنم اشٹمی پرب بڑے سماروہ اور اُتساہ سے منایئے۔ نیز ۱۸۔ اگست کو کمیونل ایوارڈ کے خلاف پروٹسٹ کیجئے۔

(خشی چند علاولپوری)

"المائدہ" کا مطالبہ

عیسائیوں کے رسالہ "المائدہ" نے دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کی "پرکاش" میں چھپی ایک رپورٹ کی بنا پر ہم سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہم اس الزام کا ثبوت دیں۔ کہ سنٹرل انڈیا کے کسی عیسائی مشنری نے دس دس روپیہ دے کر بھیلوں کے بچوں کو گروی رکھا ہے۔ ورنہ اس غلط خبر کی تردید کریں۔

ہمیں اس کے متعلق صرف یہ کہنا ہے۔ کہ پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور سنٹرل انڈیا کا دورہ کر آئے ہیں۔ ان کا یہ کہنا ہے۔ کہ ان کے ورکروں نے کئی ایسے بچے قرضہ ادا کر کے چھڑوائے ہیں۔ اگر اس بیان کی تصدیق مطلوب ہو۔ تو "المائدہ" کے ایڈیٹر صاحب دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کو خط لکھ کر پوچھ لیں۔ یا سنٹرل انڈیا میں بذات خود جا کر دیکھ لیں۔

"آریہ پھر ہندو بننے لگے"

"المائدہ" پیاد لیگ سبھا کے اس سرکولر کی آڑ میں جس کے ذریعہ اس نے اپنی سماجوں کو مردم شماری کے کاغذات میں مذہب کے خانہ میں ہندو لکھوانے کی ہدایت کی ہے۔ آریوں کو یوں طعنہ دیتا ہے:۔

"سبحان اللہ! ساری دنیا کو آریہ بنانے والوں کی حقیقت ظاہر ہوئی منزدعم ... "ہندو" لفظ کو آریوں نے غیروں کا دیا ہوا نام قرار دے کر جو کچھ لکھا۔ وہ ... کتابوں میں موجود ہے۔ مگر اس کے باوجود ... کہلانے بلکہ لکھوانے کے لئے تیار ہو ... ہیں۔"

ہم "المائدہ" کی واقفیت کے لئے ... جتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ آریہ جگت آریہ پرتی ...

سبھا پنجاب اور سارو دیشک سبھا دہلی کے
ویدین انوسند مذہب کے خانہ میں "ویدک دھرم"
لکھوائے گا ۔ اسے پیادیشک سبھا کے سرکلر
کی پرواہ نہیں ۔ آریہ ہندو نہیں لکھیں گے ۔ بلکہ
ہندوؤں کو ہی نہیں بلکہ غیر ہندوؤں کو
آریہ بنا رہے ہیں گے +
لیکن کیا پیادیشک سبھا یہ "المائیدہ" کے
اس کاشش کا کوئی اثر ہوگا ؟

"آریہ سماج کا حشر"

مہرشی دیانند نے پرا پکارنی سبھا قایم کی
تھی اس ایک سبھا کے ذریعہ سب کام چل سکتے
تھے وہ تو کس مپرسی کی حالت میں ہے ۔ لیکن
گرو دھوا آشرم ۔ پربھات آشرم ۔ دیانند مٹھ ۔
دیانند دلت اُدّھار منڈل ۔ دیانند دلت
ادھار سبھا ۔ دیانند سالویشن مشن ۔ دیانند
مٹھ ۔ آریہ ودیا سبھا ۔ آریہ شکھشا سمتی ۔ آریہ
پرتی ندھی سبھائیں وغیرہ نئے نئے مٹھ بنتے
چلے جا رہے ہیں (آریہ دیر نے "ویدیہ چار
منڈل" کا نام کیوں نہیں لکھا ۔ جس کے پردھان
مہاشہ جی اور منتری اس کے ایڈیٹر مہاشہ جی
ہیں کیا اس لئے کہ وہ چل نہیں سکا ۔ ایڈیٹر)
مہرشی دیانند کی وصیت ردّی کی ٹوکری
میں ڈالی ہے ۔ آریہ سماج سوامی دیانند کے
مقاصد سے کوسوں دُور جا پڑا ہے اور بالکل
کمزور بن گیا ہے ۔ جب سوامی جی کے
مقصد کو پورا نہ کرسکا ۔ تو دوسری سوسائٹیوں
کا ماتم کیا" یہ اقتباس ہے "آریہ دیر" کے ایک
مضمون کا ۔ جسے "المائیدہ" نے اپنے اگست
کے ایک میں چھاپ کر مندرجہ بالا ("آریہ
سماج کا حشر") عنوان دیا ہے +
کوئی بتائے ۔ کہ جو آریہ اخبار اس قسم
کے مضمون چھاپتے ہیں ۔ وہ آریہ سماج کی کیا
خدمت کرتے ہیں ؟

ایک آریہ کا پتر

کسی آریہ بھائی نے ہمیں پتر لکھا ہے ۔ جس
میں اس کی طرف سے "پرکاش" دوارہ یہ سوال
آریہ دیر کے سمپادک سے کرنے کی درخواست
کی ہے ۔ کہ جس طرح "آریہ دیر" نے دو ہزار
دو پیہ سے اوپر جمع کی گئی رقم کا حساب شائع
کیا ہے ۔ اسی طرح وہ اس رقم میں سے جو اس
کے خیال میں "پبلک فنڈ" ہے ضمانت کے
علاوہ خرچ کی گئی رقم اور دیدیہ پرچار منڈل جو
انہوں نے بنایا تھا کا حساب بھی پرکاشت
کریں ۔"

اس آریہ بھائی کے لئے مناسب تو یہ تھا ۔
کہ یہ سوال "آریہ دیر" کے سمپادک کو بھیجتا ۔ لیکن اگر
اس نے ایسا کیا ہے ۔ اور اسے جواب نہیں ملا ۔
تو ہم مہاشہ مہر چند سے کہیں گے ۔ کہ وہ اس
آریہ بھائی کی خواہش پوری کر دیں +

پیش نظر کہ ہماری تمام بیش قیمت روایات
اور علمی و ادبی خزانے اس زبان میں محفوظ ہیں
پبلک سروس کمیشن کا یہ اعلان ہمارے قدیم
کلچر اور فلسفہ کو مٹا دینے کی ایک کوشش ہے ۔
جس کے خلاف پُر زور پروٹسٹ کیا جانا چاہیئے +

وائسرائے کا تازہ اعلان

وائسرائے کے متوقع اعلان سے بہت
اُمیدیں تھیں ۔ لیکن وہ سب دھری دھرائی رہ
گئیں ۔ کیونکہ اس کے ذریعہ برطانیہ نے ہندوستان
کو سوائے ۵ - ۶ ہزار روپیہ کی چار یا چھ ملازمتوں
کے کچھ نہیں دیا ۔ بقول مولانا آزاد اس میں کوئی
ایسی چیز نہیں ۔ جو کانگریس اور برطانوی گورنمنٹ
کے درمیان سمجھوتے کا باعث بن سکے ۔ اسی
لئے راشٹرپتی نے وائسرائے کی دعوت ملاقات
کو نامنظور کر دیا ہے ۔ وائسرائے نے ایک
خاص بات یہ کہی ہے ۔ کہ اقلیتوں کی خواہش
کے خلاف ہندوستان میں کوئی نیا آئین نافذ
نہیں کیا جاسکتا ۔ مسٹر جناح بھی یہی چاہتے
ہیں ۔ اس لئے حیرت نہ ہوگی ۔ اگر مسلم لیگ
کی طرف سے اس اعلان کا خیر مقدم کیا جائے +

"آریہ سماج کو "پرکاش" پر فخر ہے"

مہاشہ منسارام جی چکروَدھاری منتری آریہ سماج نردلنہ اپنے ۱۲ جولائی ۴۰ کے پتر میں لکھتے ہیں ۔ کہ :-
"اس وقت "پرکاش" ہی آریہ سماج کا سب سے ضروری اخبار ہے ۔ "پرکاش" پر آریہ
سماج کو فخر ہے ۔"

کیوں نہ ہو ؟

جب "پرکاش" اپنی سورج کی سی باقاعدگی ، اعلٰے مضمونوں ، نظموں ، اور مدلّل آرٹیکلوں
وغیرہ کے لحاظ سے دوسرے اخباروں سے ممتاز ہو ۔ اور اپنے ہی نہیں بیگانے بھی "پرکاش"
کو پنجاب کے ہفتہ وار اخبارات کا سرتاج مانتے ہوں ۔ جیسا کہ پچھلے دنوں راو ہاسوامی اخبار
"پیارا دیال باغ" نے لکھا تھا ۔

اسلئے

ایک ایک آریہ سماج اور پریمی کا فرض ہے ۔ کہ اسے زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک
پہنچانے میں ہماری سہائتا کرے ۔ یہ کام وہ دو گراہک بنا کر آسانی سے ہوسکتا ہے +

سنسکرت بھاشا خطرے میں

پبلک سروس کمیشن مدراس کی طرف سے
پچھلے دنوں ایک اعلان پرکاشت کیا گیا ہے ۔
کہ اس کے تمام امتحانات میں وہ طلباء جنہوں
نے سنسکرت کو "سکینڈ لینگویج" کے طور پر اختیار
کیا ہو شریک نہ ہو سکیں گے ۔ اس لئے کہ "سکینڈ
لینگویج" سے پبلک سروس کمیشن کی مراد وہ
زبان ہے ۔ جو ورنیکلر کی حیثیت میں اس
ضلع میں رائج ہو ۔ جہاں امیدوار نوکری کرنا
چاہتا ہو ۔ کمیشن کا یہ حکم حد درجہ قابل اعتراض
ہے ۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا ۔ کہ جو طلباء کسی
پبلک ملازمت کا امتحان دینے والے ہوں
گے ۔ وہ سنسکرت پڑھنا ترک کر دیں گے ۔ اور
اس طرح سنسکرت بھاشا ایک دن تمام سکولوں
سے خارج ہو جائے گی ۔ اس حقیقت کے

سنٹرل پنجاب کے ہندو جاٹ

ہمیں بتایا گیا ہے ۔ کہ سنٹرل پنجاب کے
ہندو جاٹ کئی کارنوں سے سکھ بنتے جا رہے
ہیں ۔ اور اگر پرچار کا معقول پربندھ نہ کیا
گیا ۔ تو کچھ ہی سال بعد پنجاب میں کوئی
ہندو جاٹ نظر نہ آئے گا ۔ مردم شماری سر پر
ہے ۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو
گراموں میں بسنے والے ہندوؤں کی شدھ بنی
چاہیئے ۔ اور دیہات میں پرچار کا پربندھ کرنا
چاہیئے +

آزاد علاقہ کے ہندوؤں پر پابندیاں

مہاتما گاندھی نے اپنے دورہ سرحد کے
بعد کہا تھا ۔ کہ قبائلی لوگ فرقہ پرست نہیں ۔ اس
لوٹ مار اور اغوا کے واقعات کو فرقہ وارانہ
رنگت نہ دینی چاہیئے ۔ لیکن یہ محض ان کا
وہم تھا ۔ جو اب دُور ہو جائے گا ۔ جب وہ
پڑھیں گے ۔ کہ آزاد قبائل کے علماء نے
فتوٰے دیا ہے ۔ کہ قبائلی علاقہ میں رہنے
والے ہندو ان کی شرائط کے پابند ہو کر رہیں ۔
یا نکل جائیں ۔ شرائط یہ ہیں :
(۱) ہندو کو ہندو نہ کہا جائے ۔ بلکہ "ذمی"
کہا جائے (ذمی عربی لفظ ہے ۔ جس کے معنی
ماتحت رہنے والے کے ہیں) +
(۲) ہر ہندو اپنا جنیؤ قمیض کے اوپر سے
پہنے ۔
(۳) ہر ہندو ایک چھت والا مکان اپنی رہائش
کے لئے بنا سکتا ہے ۔ دو منزلہ نہیں ۔
(۴) کوئی ہندو اسلحہ وغیرہ نہ رکھے ۔
(۵) کوئی ہندو مسلمانوں کی مجلس میں اونچی آواز
سے بات چیت نہ کرے ۔
(۶) اور نہ ہی مسلمانوں کے بالمقابل بیٹھے ۔
(۷) ہندو جس وقت اپنی شادی کرے ۔ تو جس
ملک کے وہ ماتحت ہے اس سے مشورہ کرے ۔
(۸) ہر ہندو اپنی آمدنی کی باقاعدہ پڑتال کرایا
کرے ۔ اور اس کا ۱/۱۰ حصہ بطور جزیہ اس ملک کو
ادا کرے ۔ جس کے وہ ماتحت ہو ۔
کیا مہاتما گاندھی ہندوؤں پر لگائی گئی
ان پابندیوں کے دُور کروانے کا یتن کریں گے ؟

آریہ اُپدیشک ودیالیہ شولاپور

حیدرآباد ستیاگرہ کی سماپتی پر شولاپور میں
جو آریہ اُپدیشک ودیالیہ کھولا گیا تھا ۔ اس میں
چالیس نوجوان ٹریننگ حاصل کر رہے تھے

ہندوستانی شکھشاولی" حصہ اوّل (عربی لپی میں) ناگری لپی کی طرح صحیح اور سائینٹفک طریق پر اُردو ہندوستانی اور اُردو نما ہندی لکھنے و پڑھنے کا
بہترین قاعدہ ہے + قیمت :- اڑھائی آنے فی جلد یا ساڑھے بارہ روپیہ (۱۲ ۸/) سینکڑہ
ملنے کا پتہ - پنڈت آسارام اوورسیر ریٹائرڈ ابریا ڈاکخانہ مصرکھ ضلع سیتاپور (یو - پی)

ہمارا یوم تبلیغ

اس کو سپھل بنانے کیلئے کیا کرنا چاہیئے؟

احمدی اگرچہ اسلام سے خارج سمجھے جاتے ہیں - اور عام مسلمان ان کا لٹریچر پڑھنا پسند نہیں کرتے - لیکن پھر بھی وہ اپنا "یوم تبلیغ" خوب شان اور اُتساہ سے مناتے ہیں - اخباروں کے شاندار نمبر نکلتے ہیں - جو ہزاروں کی تعداد میں مفت بانٹے جاتے ہیں - اس کام میں سہائتا دینا ہر احمدی اتنا ہی ضروری خیال کرتا ہے - جتنا کہ دو وقت روٹی کھانا - ان کا دستور تو اس مقصد کے لئے اپنی آمدنی کا $\frac{1}{10}$ حصہ دینے کا ہے - لیکن کوئی کوئی تڑپ والے ایک ماہ کی پوری آمدنی "تبلیغ" کی اغراض کیلئے وقف کر دیتے ہیں - یہ حالت اس جماعت کے لوگوں کی ہے - جسے مسلمان "اچھوت" سمجھتے ہیں - جو خارج اسلام سمجھے جاتے ہیں - جن سے میل جول، رشتہ ناطہ نہیں کیا جاتا - اور جن کا لٹریچر پڑھنا پسند نہیں کیا جاتا - اور جن کا دعوے ساری دنیا کو مسلمان بنانا نہیں - لیکن ہم آریہ، جن کا دعوے ہے "کرنونتو وشوم آریم" — اپنا یوم تبلیغ مناتے ہیں - تو نہایت مُردہ دِلی سے - اس کو سپھل بنانے کے لئے تیاگ نہیں کرتے - "رشی دیانند" نے دیوالی کے دن پران تیاگے تھے - گویا وہ دن آریہ سماج کے لئے تبلیغ کا ہے - اس لئے کہ اس دن رشی نے دنیا کو آریہ بنانے کا اُٹھایا ہوا بیڑا آریہ سماجیوں کے سپرد کیا تھا - اس دن ان پر ایک بھاری فرض عائد کیا گیا تھا - اس فرض کی یاددہانی کے لئے گت ۳۵ ورشوں سے "پرکاش" اپنا خاص "رشی نمبر" نکالتا آ رہا ہے - ہمارا یہ یوم تبلیغ تبھی سپھل ہو سکتا ہے - جب ہم احمدیوں سے تیاگ کا سبق لیں - اور اس نمبر کو ہزاروں کی تعداد میں مفت بانٹیں ٭

کاغذ کا جو رِیم پچھلے سال دو روپیہ میں ملتا تھا - اس ورش اس کی قیمت پونے پانچ روپے ہے - چھپائی بھی مہنگی ہے - اس طرح قدرتی طور پر ایک خرچ اڑھائی گنا ہوگا - پچھلے سال کاغذ پر دو سو روپے کے لگ بھگ خرچ ہوا تھا - اس ورش اندازہ لگ بھگ پانچ سو روپیہ کا ہے - گویا اس بار تین سو روپیہ فالتو خرچ ہوگا - علاوہ ازیں ہندی رشی نمبر کا بھی خرچ برداشت کرنا ہوگا - اردو کے جن چار صفحوں پر تین روپے آٹھ آنے خرچ ہوتے ہیں - ہندی کے انہی چار صفحوں پر ۹ روپے خرچ آتے ہیں - اس طرح ہندی کی چھپائی کا خرچ اردو سے اڑھائی گنا ہے - ہندی ایڈیشن پر فالتو خرچ کا اندازہ لگ بھگ دو سو روپیہ ہے - یہ رقم "یوم تبلیغ" کو کامیاب بنانے کی غرض سے نکالے جانے والے رشی کی شان کے شایاں نمبر کی سپھلتا کے لئے ملنی ضروری ہے - اس غرض کے لئے ہم نے

"رشی نمبر سنہری فنڈ" کھول دیا ہے - اس فنڈ میں پانسو روپیہ آنا چاہیئے - اس دھن سے ہندوستان بھر کی جیلوں، دولتیوں، ہری جنوں، لائبریریوں اور کالج کے طالب علموں وغیرہ میں "رشی نمبر" مفت تقسیم کیا جاوے گا - جو بھائی اپنے ہاں خود بانٹنا چاہیں - وہ رقم بھیجدیں - اس قیمت

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

ہندی "پرکاش" کی بجائے "آریہ ورت"

ضمانت اس ماہ داخل کر دی جاویگی - ستمبر میں پہلا انک نکل جاویگا

ضمانت فنڈ اس ماہ ضمانت فنڈ میں منتری جین جیت لال جی بان پرستھی سری نگر اور بابو آسا رام جی اوورسیر میرٹھ کے دس دس روپے پراپت ہوئے ہیں - اس سے پہلے ۶۱۹ روپے مل چکے ہیں - اس طرح یہ رقم اب ۶۳۹ روپے ہو گئی ہے - بشیش ۳۶۱ روپے اور درکار ہیں - لیکن جس رفتار سے اس فنڈ میں دھن آ رہا ہے - اس سے پرتیت ہوتا ہے - کہ یہ رقم سال میں بھی پوری نہیں ہو سکتی - اس لئے نشچے کیا گیا ہے - کہ بقایا رقم کہیں سے لے کر ضمانت اس ماہ جمع کرا دی جائے - تاکہ یہ انک ۱۵ ستمبر تک چھپ جائے - اس لئے ہندی کے پریمیوں اور آریہ سماجیوں سے **انتم نویدن** ہے - کہ وہ یدی ضمانت فنڈ میں سہائتا دینا چاہتے ہوں - تو فوراً بھیج دیں - اور ہمیں امید ہے - کہ اس نویدن پر اوشیہ دھیان دیا جاوے گا ٭

ہمیں فخر ہے بابو مہاراج جی اوورسیر ریٹائرڈ رنگون - لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی - میسرز ... ٹھکر اینڈ کمپنی بمبئی - لالہ بھجو رام جی ... آشرم لدھیانہ - مہاشہ بابو رام جی منتری آریہ سماج لدھیانہ - مہاشہ رام سورو ... شہر لدھیانہ - بابو سالگ رام جی منتری آریہ سماج پہاڑ گنج دہلی - بھگت بودلہ مل ناظر ... صراف احمد پور - منتری جیت لال جی بان پرستھی - بابو آسا رام جی اوورسیر ... کے جنہوں نے ضمانت فنڈ میں سہائتا دی ...

ہم مشکور ہیں مندرجہ بالا مہانو بھاوؤں کے اور ان سجنوں کے بھی جنہوں نے ہندی سنسکرن کے گراہک بنائے ہیں اور جن کے شبھ نام پہلے چھپ چکے ہیں - جنہوں نے اب اس سمبندھ میں ہمارا ہاتھ بٹایا ہے - ان کے شبھ نام یہ ہیں :-

(۱) بی - ایل - روچ اوورسیر کیکڑو ... چار گراہک (چندہ پراپت ہو گیا ہے)

(۲) بابو بنسی رام جی کنٹریکٹر ... ۵ گراہک (چندہ پہلا انک نکلنے پر دیں گے)

(۳) لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی ... جو پچاس روپے ضمانت فنڈ میں دے ... ان روپیوں سے ضمانت واپس ملنے پر ... دیوان ہال دہلی کے نام ایک سال کیلئے ... جاری کر کے باقی ۴۸ روپیہ سے نصف ... پر ۲۴ استریوں اور ۲۴ سماجوں کے نام ایک روپیہ میں آریہ ورت جاری کیا ... ان کے علاوہ مہاشہ ...

وعدے منتری آریہ سماج ... مہاشہ ماتو رام جی کرنال - مہاشہ ... نوائے (برہما) - بابو سالگ رام جی ... گنج دہلی - پنڈت رامیشور ... والے نظر باغ باندہ (یو-پی) کماری ... سرگودھا - کماری شانتی دیوی ... ٹیچنگ (دنجی) - ڈاکٹر سائیں داس ... مانسہرہ (صوبہ سرحد) - لالہ امرناتھ ... امرا انجینیرنگ سنڈی کیٹ لاہور ... پرتاپ اگروال دیو ہال (آسام) ... منتری آریہ ... نگ روم ...

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

ستیارتھ پرکاش ۷ ر - پچیس سے زیادہ لینے پر ۶ ر (۲) سنسکار ودھی ۴ ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ ر (۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ ر (۴) ویوہار بھانو ۱ ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ ر (۵) پنچ مہا یگیہ ودھی تین پیسے - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۲ پیسے (۶) گوکرونانِدھی ۱ ر - ۲۵ سے اوپر لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے - سو سے اوپر لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے - سو سے اوپر لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ ٭

دیگر پستکیں دشو کی بھیلی ۱۲ ر - آریہ پدودھی ۱۲ ر - پرشار کا پرکاش ۱۲ ر - اُپنشد پرکاش ۱۲ ر - ویدک تتو گیان ۳ ر - کرتویہ درپن ۱۰ ر - آریہ جیون ۶ ر - یوگ مارگ ۳ ر - جیون پتھ ۵ ر - ویدوں میں استریاں ۸ ر - بھارتیہ سماج شاستر ۵ ر - وید اُپدیش ۸ ر - آریہ منتویہ درپن ۶ ر - آریہ کمار سمرتی ۴ ر - خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ یا دو آنے فی کاپی ٭

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر ناتھ پال نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر دیئے - اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا - اصلی قیمت آٹھ روپے - رعایتی چھ روپے - اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہیئے ٭

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگھتا مع ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے - چرک مول ایک جلد میں چار روپے - سشروت فی جلد چار روپے ٭

ایک روپیہ بھیج کر مستقل گراہک بن جائیں - اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں -

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پاپوں سے چھوٹنے کا اُپائے

ادھیاتم سُدھا

(لیکھک: شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

یجروید کے بیسویں ادھیائے میں تین منتر اس پرکار سے آئے ہیں:-

यद्वा देवहेडनं देवा-
सश्चकृमा वयम् ।
अग्निर्मा तस्मादेनसो
विश्वान मुञ्चत्वंहसः ॥
यदि दिवा यदि नक्तमेनां
सि चकृमा वयम् ।
वायुर्मा तस्मादेनसो
विश्ववान मुञ्चत्वंहसः ॥
यदि जाग्रद्यदि स्वप्नएनां
सि चकृमा वयम् ।
सूर्यो मा तस्मादेनसो
विश्वान्मुञ्चत्वंहसः ॥

(یجروید ۲۰-۱۴-۱۶)

(۱) ان منتروں میں کہا گیا ہے۔ کہ ہم نے ودوانوں کے پرتی یا دن رات میں (کبھی سمیہ) اتھوا سونے جاگنے میں (کبھی) پاپ کیا ہے۔ تو وہ دان ان سب پاپوں سے ہم کو چھڑا دیویں۔ پاپ چھڑانے والے وِدوانوں کو ان منتروں میں اگنی، وایو اور سُوریہ کہا گیا ہے۔ ابھپرائے یہ ہے۔ کہ جن ودوانوں میں مُرشا دھ، ویریہ اور تیجسوتا ہوتی ہے۔ وہ اس لئے ہوا کرتے ہیں۔ کہ اپنے اُپدیش اور شکشتوں سے منشیوں میں ایسی پرورتی پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ جس سے وہ پاپ کی اور منہ نہیں کیا کرتے ۔

(۲) پاپ سیما کے اُلنگھن کرنے کو کہتے ہیں۔ سیما کے اندر رہنا پُنیہ اور اُلنگھن کرنا ہی پاپ ہے۔ یہ بات ورت دار نیک اُپنشد کے پرارنبھ میں ہی کہی گئی ہے۔ ہم شار دھ، پُرش کے ارتھ ۔۔۔ اُپدیش کی ہمائی کے لئے یتن کرنے کا نام ہے ۔۔۔ اس یتن کے لئے بل اور تیجسوتا اپیکشت ہوا کرتی ہے۔ اس لئے ودوانوں کو منتر میں اگنی، وایو اور سُوریہ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ تو ودوان سوبم ایسے گُنوں والے ہوتے ہیں۔ اُنہی کی سامرتھ ہوتی ہے۔ کہ اپنے سمپرک میں آنے والوں میں یہ گُن پیدا کر سکیں ۔

براچین شکشا پدھتی میں یہ نیم پرتشٹھت رکھا گیا ہے۔ کہ ادھیاپک گرو آن تمام گُنوں سے وبھوشت ہونا چاہیئے۔ جو وہ اپنے شِشیوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ انوکرن

شِشیلتا بچّوں میں سوبھاوک ہوا کرتی ہے۔ ماں باپ کے کرتبوں میں سے انیک کی نقل بچے کرنے لگتے ہیں۔ جو بات تمکھک شکشا میں ملے۔ بڑی وجہ انوکرن کرنے کی عجیب چیز ہو۔ تو وہ شکشا شیگھر ہی بچوں دوارا گرہن کر لی جایا کرتی ہے۔ لیکن درتمان شکشا پدھتی کا نیم یہ ہے:-

"Do what I say don't do what I do."

ارتھات: "وہ کرو۔ جو میں کہتا ہوں۔ وہ مت کرو۔ جو میں کرتا ہوں"

سپشٹ ہے۔ کہ ان نیموں میں شکشا اور انوکرنیہ ہدارتھ دو بھن بھن پرکار کے ہیں۔ اس لئے یہ شکشا کیلوتی نہیں ہو رہی ہے۔ درتمان شکشا پدھتی میں سب سے بڑی ضرورت اسی تبدیلی کی ہے ۔

(۳) پاپ سے بچنے کے لئے جہاں شکشا دوارا ودوانوں کی سہائتا اپیکشت ہے۔ وہاں سوبم منشیوں کو بھی اپنی اور سے کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی کا ورنن اب یہاں دیا جاتا ہے ۔

ایشور پراپتی کا اُتم مارگ

(لیکھک: شری پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے)

لِنگ سادھنا کی چار سیڑھیاں ہیں۔ اور اس میں اِندریاں، من، اور بُدھی کے نیم

(ا) سب سے پہلی بات آتم پریرنا (Conscience) کو بلوتی بنانے کا ایک ماتر اُپائے اسی کے انوسار آچرن کرنا ہے۔ اس کے وپریت آچرن کرنے سے آتم ہننا بننے کو اکر تو دینا اور سر دتا نہیہ سمجھے ۔

(ب) پرایشچت کرنے کی عادت بنا لیوے ۔ ۔۔۔ تھوڑی سی بھول کا بھی کچھ نہ کچھ پرایشچت کر لینا چاہیئے ۔

(ج) سمبپ ورتی وایو منڈل کو اپنے اُپدیش کے انوکول بنانا چاہیئے۔ اس کے سادھن دو ہیں:-

(۱) نِمنت سوادھیائے کرنا۔ سولوں کیا کے گرنتھوں میں اُپدیش کے وپریت کسی گرنتھ کو نہ آنے دینا ۔

(۲) ست سنگ کا اُپدیش کے انوکول ہونا۔ یدی منش ان ۵ نیموں کا اپنی اور سے پالن کرے۔ اور شکشا تھا انوکرن شیل اور ودھی ہوں۔ تو نشچت روپ سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ ادیہ وکت م

کی برم اوستھیکتا ہوتی ہے۔ اس کا وسترت ورنن گیتا گرنتھ میں کیا گیا ہے۔ جو سب اُپنشدوں کا سار ہے۔ کٹھ اُپنشد میں ایک النکار روپ میں بتلایا گیا ہے۔ کہ جیو آتما کا شریر، من، اندریاں اور بُدھی کے ساتھ کیا سمبندھ ہے۔ وہ روپک نمن شلوک کے دوارا ورنن کیا گیا ہے ۔

आत्मानं रथिनं विद्धि शरीरं
रथमेव च ॥
विज्ञानसारथिर्यस्तु मनः
प्रग्रहमेव च ॥
सोऽध्वनः पारमाप्नोति
तद्विष्णोः परमं पदम् ॥

ارتھات:- اس شریر روپی رتھ میں آتما رتھی بن کر بیٹھا ہے۔ اور اندریاں اس رتھ کے گھوڑے تتھا بُدھی اس کا سارتھی ہے۔ اور من اس کا پرگرہ یا باگ اتھوا رسی کے سمان ہے۔ اس پرکار بُدھی روپی سارتھی من روپی رسی کو کھینچ کر چنچل گھوڑوں (اندریوں) پر ادھیکار جما کر آتم پد پر پہنچ سکتا ہے۔ کنتو جس منش کی بُدھی ٹھیک نہیں ہے۔ وہ کبھی اس منزل کو پورا نہیں کر سکتا۔ وہ سنسار میں ہی بھٹکتا رہتا ہے۔ کنتو جس کا من وش میں ہوتا ہے۔ وہ اوشیہ اُس پد پر پہنچ سکتا ہے۔ جو کشٹ پراپت کرنے کا ہے۔ لیکن اگر سارتھی ہی اساودھان ہو۔ تو گھوڑے اس رتھ کو نہ جانے کہاں لے جا میں گے۔ اس لئے جس کی راس مضبوط ہوگی۔ ارتھات جس منش کا من اور بُدھی ٹھیک ہوگی۔ وہی اس پد پر پہنچ سکتا ہے۔ اتھوا جس کا من گیان یکت ہوتا ہے۔ وہ اندریوں کو وش میں رکھ کر بُدھی پوروک اس پرم پد کو پراپت کر سکتا ہے ۔

برہم یا ایشور کے وشے میں بھی اسی پرکار کہا گیا ہے۔ کہ:-

"وہ سب پدارتھوں میں چھپا ہوا ہے۔ وہ گوڑھ ہے۔ وہ سہج ہی میں پرکاشت نہیں ہو سکتا۔ ارتھات برہم کا درشن ان آنکھوں سے نہیں ہو سکتا۔ وہ تو تیبر بُدھی والے سوکشم درشی کو ہی دکھائی دے سکتا ہے۔ اس لئے سادھک کی بُدھی تیبر ہونے پر وہ اوشیہ ہی پرماتما کے درشن کر سکتا ہے۔ اس کیلئے چار کام کرنے کی آوشیکتا ہے:-

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

(وچار ترنگ)

شہرا!

شہر ہر وقت زمانے کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ لیکن ان کی ہستی پھول کی طرح ہے۔ جو ہر روز مرجھا کر ضائع ہو جاتا ہے ۔ لیکن جس طرح نئے شگوفوں سے نئے پھول نکل آتے ہیں۔ اسی طرح کھنڈرات اور مٹی کے ڈھیروں سے ہر روز نئے شہر بن جاتے ہیں ۔

اصلی
جہاز مارکہ کپڑے
سودیشی

کاٹن کریپ
لٹھا۔ پاپلین
شرٹنگ
خاکی
زین۔ ڈِل۔ پگڑی کلاتھ
سفید زین و ڈِرل
سمن زین
میلی زین
سرجی زین
دھوتی۔ رنگین و سفید
پردا کلاتھ
ٹیکنگ کلاتھ
میلیں سلائیں
اَسرے دو۔ دھرکین
جھاڑن

بلحاظ نفاست۔ ملائمیت۔ عمدگی۔ پائیداری میں ہندوستان بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرت سر
برانچیائے۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

راشٹر نرمان میں استریوں کا حصہ

(لیکھکا کُماری تاراوتی ایم۔ اے، بی۔ ٹی)

جس سنکچت واتاورن میں رہ کر استریاں سنکچت وچاروں والی بن گئی تھیں۔ اور جس واتاورن کے کارن پُرشوں کے دِل میں بھی استریوں کے بارے میں سنکچت وچار پیدا ہو گئے تھے۔ ان سب کو مٹا کر آج سُدھرے ہوئے سنسار میں یہ بات سِدھ کی جا چکی ہے۔ کہ استری اور پُرش دونوں مانو سماج کے دو انگ ہیں۔ جن پر سماج کی سمان ذمہ داری ہے۔ اس پرکار سنسار میں استریوں کے جو اندولن چلے۔ انہوں نے سماج میں استریوں کے ادھیکاروں کو ستھاپت کرنے کا بہت بڑا کام کیا ہے +

اب ہمیں اس سے بھی بڑھ کر آگے کام کرنا ہے۔ منش جیون میں استریوں کی جو ذمہ داریاں ہیں۔ ان کو انگیکار کرتے ہوئے ہمیں استریوں کی اور سے اپنا وششٹ بھاگ پردان کرنا ہے۔ اب تک گرہ جیون استریوں کے ہاتھ میں تھا۔ اور باہر کا سارا دیوہار پُرشوں کے ہاتھ میں تھا۔ اس کے دو پرنام آج صاف طور پر ہمارے سامنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آج سماج میں پُرشوں کے سبھی دیوہاروں میں ایک پرکار کی شریشٹھتا اور پرتشٹھا پراپت ہے۔ اور استریوں کے کام کو "زنانہ" سمجھ کر انہیں ہین درشٹی سے دیکھا جاتا ہے۔ آج بھی جہاں باہر جا کر کام کرنے میں استریاں وششٹ گورو کا انوبھو کرتی ہیں۔ جب کہ گھر میں رہنے والی اور گھر سنبھالنے والی بہنیں اپنے من میں یہی سمجھتی ہیں۔ کہ ہم کچھ نہیں کرتیں۔ اور ہمارا جیون دیرتھ ہی بیت رہا تھا۔

دوسرا پرنام یہ ہوا۔ کہ باہر کے سب دیوہاروں پر پُرشوں کی چھاپ پڑی ہوئی ہے۔ آج ہم جس جگت میں رہ رہی ہیں۔ وہ آدی سے انت تک پُرشوں کی سرشٹی ہے۔ بیوپار، دیوہار، قانون، قاعدہ، راج نیتی، اُدیوگ نیتی اُدیوگ دھندے سبھی کچھ پُرشوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ استریاں آج ان کاموں میں کتنا ہی بھاگ کیوں نہ لیں۔ تب بھی وہ پُرش بن کر استفات پُرشوں دوارا ٹھہرائے ہوئے طریقے سے۔ اُن کے دوارا وِکست کی گئی پدھتی ہی سے اُن سب کاموں کو کرتی ہیں۔ استریاں آج کتنی ہی آگے کیوں نہ بڑھ جائیں۔ کتنے ہی دھنی کھلاڑیوں کو کیوں نہ پاحاکرانت کریں۔

اور پُرشوں کی برابری کرنے کا کتنا ہی آتم سنتوش کیوں نہ انوبھو کریں ــــــ تنہا ہی آخر کار ان کو رہنا تو اس دُنیا میں ہی ہے۔ جس کا ودھاتا پُرش ہے۔ آج استری پُرشوں جیسی ارتفات ان کی برابری کرنے والی پتلے ہی بن گئی ہوں۔ پرنتو پُرشوں کی برابری کرنے کا جو پرتین ان کی طرف سے ہو رہا ہے۔ وہ ان کی ہین ورتی کا ہی سوچک ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم پُروشوں کے سمان نہیں ہیں۔ وہ ہمیشہ اس کے دُکھ کو اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ اور دہن سہن کھان پان آدی تمام باتوں میں اُنہی کا انوکرن کرنے کی چیشٹا کرتے ہیں۔ جو لگھوتا گرنتھی ان لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اسی کی شکار ہماری بہت سی بہنیں بھی ہیں۔ تاتپریہ یہ کہ استری کو استری کے روپ میں مانو سماج کے اندر اپنا وشیش ستھان بنا لینا ہے۔ یہ کام وہ کس پرکار سے کر سکتی ہیں؟

جو کام استریوں کو قدرت کی اور سے سونپا گیا ہے۔ اور جسے وہ بھلی بھانتی کر سکتی ہیں۔ اُسی بال سنگوپن اور بال شکشا کے کام کو اگر وہ پوری طرح سنبھال لیں۔ تو وہ بہت بڑی ذمہ داری کو سنبھال لیں گی +

استریاں کہہ سکتی ہیں۔ کہ اس میں آپ نے نئی بات کیا کہی۔ آج نہ جانے کتنے یُگوں سے ہم گھر کی اور بچوں کی غلامی کرتی آئی ہیں۔ اور رات دن اُنہی کا پاخانہ پیشاب اُٹھاتی رہتی ہیں۔ پھر اسی کو کرنے میں وششٹتا کیا ہے؟

پہلی وششٹتا تو بھاوناؤں کی ہے۔ بہنوں کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ کام سر پر آ کر پڑا ہوا کوئی بوجھ نہیں ہے۔ اور پُرش جتنے بھی کام کرتے ہیں ان میں کسی سے کسی پرکار ہلکا نہیں ہے۔ اس میں کسی پرکار کا سندیہ نہیں ہے کہ بھاوناؤں کے رنگ سے رنگ کر ہمارے سب

کام ادھک سبھیہ اور پرکاشت ہو اُٹھیں گے + دوسری وششٹتا ہے۔ اِن، کاموں کے کرنے کے طریقوں کی۔ پرمپراگت طریقوں سے بچوں کی پرورش کرنا ایک بات ہے۔ اور اس سمبندھ کے شاستروں کا ادھین کر کے سویم پر لوگوں دوارا اُن طریقوں میں اُنتی کرنا دوسری بات ہے۔ یدی استریاں بال سنگوپن اور شکشا سمبندھی شاستروں کا ادھین کریں۔ گہرائی کے ساتھ ان وشیوں کا چنتن اور منن کریں۔

اور اس پرکار اپنے انوبھوؤں اور وچاروں کی بھینٹ سماج کے چرنوں میں چڑھاتی رہیں۔ تو جو کام آج اتنا ہین اور گون مانا جاتا ہے۔ اتنا نہ کیول استریوں کو ہی ہین اور گون معلوم ہوگا۔ اور نہ پُرشوں کو ہی گون لگے گا۔ ابھی کچھ ہی دن پہلے کی بات ہے۔ کہ ایک آئی۔ سی۔ ایس سجن مجھ سے آ کر ملے۔ اور میرے ساتھ بچوں کے سمبندھ میں تھوڑی بات چیت کرنے لگے۔ ان کی شکشت دھرم پتنی بھی اس بات چیت میں ہمارے ساتھ برابری سے بھاگ لے رہی تھی۔ دونو بڑی گمبھیرتا کے ساتھ بال منووکاس کی چرچا کر رہے تھے۔ اسی بیچ میں میرے من میں یہ وچار آیا۔ کہ ان آئی۔ سی۔ ایس مہودے کو اپنے آفس کا کام اپنی پتنی کے بال سنگوپن کی اپیکشا ادھک شریشٹھ اور ادھک مہتو کا معلوم ہوتا ہے۔ تن کی ستھتی ان آئی۔ سی۔ ایس سجن کی تھی۔ وہی پرایہ سب پُرشوں کی اس سمبندھ میں ہو سکتی ہے۔ پرنتو یدی ہر ایک استری اس وشے کی شاستریہ ادھین کرے۔ اور شاستریہ درشٹی سے سب باتوں کا وچار کر کے اُن کو اپنے آچرن میں اُتارنے لگے۔ تو پُرشوں کی یہ درشٹی بدل سکتی ہے +م

جاپان کے محنتی اور دیش بھگت نوجوان

آریہ نوجوان اُن سے شکشا لیں

لیکھک :۔ مہتہ جیمنی جی بی۔ اے ویدک مشنری

جاپان میں جب بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ تو انہیں چالیس سوال و جواب یاد کرائے جاتے ہیں۔ یہ چھیالیس سوال و جواب مکمل ہیں۔ جو وہاں کے تجربہ کار علماء نے مکر بنائے ہیں۔ جن میں انسانی زندگی کا لب و لباب سب آ جاتا ہے۔ ان میں ایک سوال یہ ہے کہ "تمہارے زیور کیا ہیں؟" لڑکے جواب دیتے ہیں۔ "ہمارے زیور ہیں سادگی، پرشارتھ اور دیا بھاؤ۔" جن نوجوانوں کے اندر ابتدائی زندگی میں ایسے خیالات بھرے جائیں۔ وہ بڑے ہو کر کیوں نہ سادہ زندگی، پرشارتھی اور دیوان بنیں گے۔ لوگ سن کر حیران ہوتے ہیں۔ کہ جاپان اتنا سستا مال کیونکر فروخت کرتا ہے۔ میں نے اپنی کتاب "آئینۂ جاپان" میں اس پر مفصل لکھا ہے۔ لیکن یہاں صرف اتنا بتا دیتا ہوں۔ کہ اس کا ایک بڑا باعث ان کی سادہ زندگی ہے۔ جس ملک کے لوگوں کا معاشرتی معیار اونچا ہو۔ وہ ارزاں اشیاء کیسے فروخت کر سکتا ہے؟ مثلاً امریکہ میں زندگی کا معیار بہت اونچا ہے۔ ہر ایک شخص کے اخراجات اور ضروریات بہت ہیں۔ اس لئے وہاں چھ روپیہ روزانہ مزدوری ہوتے ہوئے بھی لوگ بہت مصیبت زدہ ہیں۔ اور وہاں کی بیکاری اور افلاس کا نتیجہ ہی ہے۔ کہ وہاں چوری ڈاکہ اور قتل کے مقدمات اور واقعات تمام مہذب دُنیا کے ممالک سے بڑھ کر ہیں۔ جہاں ایک دن میں چار پونڈ کی تنخواہ دی جائیں وہاں سستا مال کیسے تیار ہو سکتا ہے۔ یا فروخت کیا جا سکتا ہے۔ برخلاف اس کے جاپان میں چار آنے یومیہ میں مزدور مل جاتا ہے۔ بڑے بڑے امرا کے لوگ گھروں میں کرسی اور کھاٹ تک نہیں رکھتے۔ سب لوگ ہمارے مارواڑی سیٹھوں کی طرح فرش پر گدیلا بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ نہ گھروں میں کرسی ہے نہ میز نہ کوچ۔ جسم پر بھی معمولی سادہ لباس ہے۔ اس لئے ان کے ذاتی اخراجات کم ہونے کے باعث اشیاء کافی سستی تیار ہوتی ہیں۔ کیونکہ اُجرت مزدوری بہت کم ہے۔ اور سادہ زندگی کے باعث مزدوریاں بھی کم ہیں۔ اس لئے وہ مارکیٹ میں ارزاں اشیاء لاتے ہیں۔ اس لئے وہ یاتی اشیاء کا مقابلہ سستا پن میں یورپ اور امریکہ میں بنی تیار کی ہوئی چیزیں نہیں کر سکتی ہیں +

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

ہمّت نہ ہارنا

بیٹھے ہوئے نہ کرتے رہو گھر میں آج کل
جو منہ سے کہہ رہے ہو کرو اُس پر کچھ عمل
ہاں دفعتہً زمانہ کا سب رنگ دو بدل
ارمان پھر یہ زور سے کہتا ہے برمحل
گر چاہتے ہو دہر میں میدان مارنا
دُشواریاں ہزار ہوں ہمّت نہ ہارنا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل اندر پرستھ کی سلور جوبلی

(لیکھک: پروفیسر گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندر پرستھ دہلی)

سمت ۱۹۹۲ میں سٹر گپہ سیٹھ رگھومل جی کے ایک لاکھ روپیہ کے دان سے امر شہید سوامی شردھانند جی نے اپنے کرکملوں سے اس گوروکل کی آدھار شلا رکھی تھی۔ گوروکل اپنے کاریہ کے ۲۴ سال ختم کر کے ۲۵ ویں سال میں داخل ہوا ہے۔ پراچین سنسکرتی پر بھی آریہ جنتا نے اپنے تن من اور دھن سے اس کی سہائتا کر کے اس کو موجودہ حالت تک پہنچایا ہے۔ جس پریم شردھا، اُن رتا اور لگن سے آریہ بھائیوں نے گوروکل کو پالا اور ترقی دی ہے۔ وہ پرشنسنیہ ہے۔ اس کا شریہ انہیں ہی پراپت ہے۔

مجھے آریہ جنتا کو سُوچنا دیتے ہوئے نہایت خوشی ہے۔ کہ اس سال پھاگن بمطابق فروری ۱۹۴۱ء میں گوروکل اندر پرستھ کی سلور جوبلی منائی جاوے گی۔ اس اوسر پر گوروکل کے ہتیشیوں کو یہ وچار کرنا ہے۔ کہ گوروکل نے کتنی ترقی کی۔ اور کس پہلو میں کیا کمی رہ گئی۔ اور کن کن وسائل اختیار کرنے سے یہ تعلیمی سنستھا نہایت مفید ہو سکتی ہے۔ اور ترقی کر سکتی ہے۔ میں آریہ جنتا کا خاص طور پر اس کی ضروریات کی طرف دھیان دلاتا ہوں۔ جو محسوس کی جا رہی ہیں۔

پچھلے ورشوں میں برہمچاریوں کے رہن سہن اور پڑھائی وغیرہ کیلئے مکانوں کی کمی تھی۔ آریہ جنتا نے کافی حد تک پوری کر دی ہے۔ بہار سے آشرم اور ودیالیہ کے درمیان میدان ہموار کر کے درخت لگوائے گئے ہیں۔ اور دان ویر سیٹھ جگل کشور جی برلا نے پراچین نقشہ کے مطابق آشرم کو تبدیل کر کے کمرے بنوا دئیے ہیں۔ جس سے گوروکل آشرم دیکھنے کے لائق اور نہایت سندر ہو گیا ہے۔ لیکن ودیالیہ اور آشرم کے بیچ میں اس کا شمالی حصہ ابھی ادھورا پڑا ہے۔ جو اس کی خوبصورتی میں رکاوٹ ہے۔ اس حصہ کے پورا ہو جانے پر آشرم بالکل مکمل ہو جاویگا۔ آشرم اور ودیالیہ کی سب ضروریات پوری ہو جاویں گی۔ اس طرف ایک بڑے ہال اور چھوٹے کمروں کی ضرورت ہے۔ جس کے تعمیر ہو جانے پر یہ حصہ پورا ہو سکتا ہے۔ ان سب مکانات کیلئے دس ہزار روپیہ درکار ہوگا۔

اس کے علاوہ گوروکل کو ایک کنوئیں کی سخت ضرورت ہے۔ اس وقت گوروکل میں صرف ایک کنواں ہے۔ جس سے بڑی مشکل سے اس کی پانی کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ گوروکل کے پاس کئی بیگھے اراضی ہے۔ اگر ایک دو کوئیں اور بنوا دئیے جائیں۔ تو اس کی زمین سے پیداوار کی جا سکتی ہے۔ اور اپنی پیدا شدہ تازہ سبزی، گئو شالہ کے لئے کافی چارہ اور اناج مہیا ہو سکتا ہے۔

دہلی نواسی ایک مہانو بھاؤ نے ایک ہزار روپیہ کوئیں کے لئے دان دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح اگر پندرہ بیس دانی اپنے دان کو گوروکل میں لگا دیں تو اُن کی کرپا سے گوروکل کی مدت سے محسوس کی جانے والی ضرورت پوری ہو جاوے گی۔

ہسپتال کے ساتھ میڈیکل آفیسر کے رہائش کے کوارٹر کی سخت ضرورت ہے۔ جس سے اُن کو چوبیس گھنٹہ برہمچاریوں کے لئے ڈاکٹری امداد پہنچانے کے لئے سہولت رہے۔ گوروکل کے ادھیاپک، کرمچاری اور نوکروں کے کوارٹروں کو بھی بُری طرح محسوس کیا جا رہا ہے۔

امید ہے۔ کہ دانی سجن اس اور دھیان دیں گے تاکہ سلور جوبلی منانے کے سمے تک اس کی تمام کمیاں پوری ہو جاویں۔

مردم شماری سمبندھی ہدایات

(از پنڈت یشپال جی منتری پنجاب آریہ جن گننا سمتی گورودت بھون لاہور)

سادھارن جنتا میں یہ بھرم پھیل رہا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں اور ویدک دھرمیوں کی انتم گننا ہندوؤں میں نہ ہوگی۔ اور اس پرکار ہندوؤں کی سنکھیا میں کمی ہو جانے سے راج نیتک درشٹی سے ہندوؤں کی ہانی ہوگی۔ یہ تو عام لوگوں کا یہ وچار ٹھیک نہیں ہے۔ اس بھرم کے نوارن کے لئے Census of India کی رپورٹ سے کچھ اُداہرن نیچے دئے جاتے ہیں۔ جن سے یہ پوری طرح سپشٹ ہو جائیگا۔ کہ جن گننا کے سمبندھ میں سرکار کی نیتی سروتھا سپشٹ ہے۔

آریوں کی سنکھیا بے شک لکھوائے جانے پر بھی ان کی انتم گننا ہندوؤں میں ہوتی ہے۔

1- Census of India 1911., Volume I, Part II, Table VI, Page 37.

Vedic Theists (Arya-Samaj) and Electric Theists (Brahma-Samaj) are included in the general total of Hundus, but are shown separately."

ارتھات: آریہ سماجیوں اور برہمو سماجیوں کی انتم گننا ہندوؤں میں ہوتی ہے۔ پرنتو ان کی سنکھیا بے شک الگ بھی دکھلائی گئی ہے۔"

2- Census of India 1921., Volume XV., Part II, Table VI Page 29.

"Vedic Dharam and Brahama-Samaj have been included in the general total of Hindus in this Table but are shown separately in Table VI A."

ارتھات: ویدک دھرم اور برہمو سماج اس ٹیبل میں ہندوؤں کی انتم گننا میں سمت کئے گئے ہیں۔"

3. Census of India 1931., Volume XVII Table XVI Page 277.

Vedic Dharam and Brahmo-Samaj have been included in the general total of Hindus in this Table, but are shown separately in table XVI A."

"آریہ سماج کو ہندوؤں کی انتم گننا میں گنا گیا ہے۔"

۴- ان سب پرمانوں سے بڑھ کر خان بہادر شیخ فضل الٰہی سی۔ آئی۔ ای۔ سپرنٹنڈنٹ سینسس (Census) کا پتر ہے۔ جو کہ ۲۴- جولائی ۱۹۴۰ء کو انہوں نے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام لکھا ہے۔ اس پتر کے پڑھنے سے کسی بھی پرکار کا بھرم نہیں رہ جاتا۔

"With reference to your Letter N 8046, dated the 6th July 1940, I have the honour to say that the Vedic Dharamis will, as usual, be included in the general total of Hindus."

ارتھات: "آپ کے پتر سنکھیا ۸۰۴۶ تھتی ۶ جولائی ۱۹۴۰ء کے اُتر میں نویدن ہے۔ کہ پہلے کی طرح ویدک دھرمیوں کی انتم گننا ہندوؤں میں ہوگی۔"

اُپروکت اُداہرنوں سے یہ سپشٹ ہے کہ آریوں کی انتم گننا ہندوؤں میں ہی ہوگی اور انہیں ہندو نہ لکھوانے پر بھی ہندوؤں میں ہی سمت کیا جاوے گا۔ اس لئے ہر ایک آریہ بھائی کو دھرم کے خانے میں "ویدک دھرم" لکھوانا چاہیئے۔

(گدیہ کاویہ)

وقت

"وقت سست رفتار ہے۔ اُن کے لئے جو انتظار میں ہوں۔

وقت تیز رو ہے ان کیلئے جنہیں خطرہ در پیش ہو۔

وقت طویل ہے اُن کیلئے جو غمگین ہوں۔

وقت مختصر ہے اُن کیلئے جن کی آرام سے گذر رہی ہو۔

لیکن

وقت ہے ہی نہیں اُن کے لئے جو محبت کرتے ہوں۔"

(ہنری وین ڈائیک)

"دھنی" آریہ ورت اپنی نرالی سج دھج سے پرکاشت ہونے والا ہے۔ یہ اسٹری جاتی میں پرچار کیلئے نہایت اُپیوگی ثابت ہوگا۔ اس کے گراہک بنیئے۔ چندہ ۲ سالانہ

(گزشتہ سے آگے)

ایک شکشا پرد آدھونک کہانی

کوایجوکیشن کا انجام

(لیکھکہ :- کماری کملا دیوی پربھاکر)

"میرا جنم ایک سمپرانت کل میں ہوا تھا۔ میری چھوٹی عمر میں ہی میری ماں پرلوک سدھار گئی تھی۔ میرے پتا نے دوسری شادی کر لی تھی۔

سوتیلی ماں کے دویوہار سے میں بہت دکھی رہا کرتی تھی۔ میرا ایک چھوٹا بھائی بھی تھا۔ اسی کے ساتھ دل بہلا لیا کرتی تھی۔ مگر ایک بار وہ بیمار ہوا۔ اچھی طرح علاج معالجہ نہ ہونے کے کارن کچھ ہی دنوں میں وہ بھی چل بسا۔ اُن دنوں میں نے میٹرک پاس کیا تھا۔ آگے کالج میں پڑھنے کا وچار تھا۔ ہمارے شہر میں جو کالج تھا۔ اس میں پڑھائی کا اچھا پربندھ نہیں تھا۔ اس لئے پاس ہی دوسرے شہر میں میری پڑھائی آدی کا پربندھ کر دیا گیا۔ رہنے کا پربندھ بورڈنگ ہاؤس میں ہوا۔ جس کالج میں میں پڑھتی تھی اسی کالج میں میری ہی کلاس میں اس لڑکے کا باپ بھی پڑھتا تھا"

وہ تیزی سے کہتی جا رہی تھی۔

"وہ بہت ہنس مکھ تھا۔ اور اچھا کھلاڑی تھا۔ اس لئے سارے کالج میں اس کی پرشنسا ہوا کرتی تھی۔ دھیرے دھیرے وہ میری اور آکرشت ہوا۔ وہ میرے پرتی ہمدردی دکھلانے لگا تھا۔ اس کی باتوں میں ایک وشیش آکرشن تھا۔ میں دھیرے دھیرے اس کی اور کھنچنے لگی۔ اس پرکار ہمارا میل جول بڑھتا ہی گیا۔ میرے ہردے میں اس کے پرتی سنیہ اُتپن ہو چکا تھا۔ ایک دن اس نے وواہ کا پرستاؤ میرے سامنے رکھا"

اتنا کہتے ہوئے وہ اپنی انگلیاں کچوٹ رہی تھی۔

اُس سمے مجھے بہت برا سا معلوم ہوا۔ نہ جانے کیوں اشنکائیں دل میں اُتپن ہوئیں۔ لیکن اس کی باتوں میں مجھے اب یاد تھا۔ کہ آخر مجھے ہارنا پڑا۔

ہم نے بی۔ اے پاس کرنے کے بعد شادی کا وچار کیا۔ ہم تھرڈ ایئر میں پڑھ رہے تھے تبھی یہ لڑکا اُتپن ہوا۔ اس سمے میں بورڈنگ میں ہی تھی۔ جس نے دیکھا۔ جس نے سنا۔ سبھی آشچریہ اور گھرنا سے میری نندا کرنے لگے۔ اسی سمے بورڈنگ سے باہر ہو جانے کا آرڈر مجھے مل گیا۔ میں دہرنا سے تڑپ رہی تھی"

اتنا کہتے کہتے اس کے ہونٹ کانپنے لگے۔

"میری اور دیکھنا بھی پاپ سمجھا جا رہا تھا۔ میرے پتا کو تار دے دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد تار کا جواب آ گیا۔ میرے پتا نے لکھا تھا۔ "میں اس دُشٹ پتری لڑکی سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتا۔ وہ کہیں ڈوب مرے۔"

اس سمے میرے ہردے کی کیا حالت تھی۔ میں بیان نہیں کر سکتی۔ لیکن مجھے وشواس تھا کہ اس خبر کو سنتے ہی اپنے پریم پر دیڑھ رہتے ہوئے وہ آ کر میری رکھشا کا پربندھ کرے گا۔ مگر یہ کتنی نادانی تھی میری۔ بھلا ایک سمپرانت کل کا لڑکا کیونکر اپنے آپ کو لوک نندا کا شکار بناتا۔ خبر مجھے اس کے سہیوگ کی پورن آشا تھی۔ کافی سمے بیت گیا۔ یہ خبر چاروں طرف پھیل گئی۔ مگر اُس کا کچھ پتہ نہ لگا سکا۔ میں نے اس کے پاس خبر بھیجی۔ مگر جواب میں اُس نے کہہ دیا۔ کہ "میرا اس لڑکی سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ یہ جو کچھ میری نسبت کہہ رہی ہے سب جھوٹ ہے"

اس سمے مجھے جیسے سو بچھوؤں نے ایک ساتھ کاٹ کھایا ہو۔ مجھے آشچریہ ہے۔ کہ میں اس سمے مر ہی کیوں نہ گئی"

اتنا کہنے کے بعد اُس نے آنسو پونچھ لئے۔ اور پھر کہنا شروع کیا۔

"شائد میں اس سمے مر ہی جاتی۔ مگر ایشور کو مجھے ابھی اور دکھ دکھلانا تھا۔ ہمارے کالج کا چپڑاسی ایک بوڑھا آدمی تھا۔ وہی میرے لئے بورڈنگ سے باہر ہو جانے کا آرڈر لے کر آیا تھا۔ میں نے اُسے اپنی ساری کہانی سنائی۔ اُسے مجھ پر دیا آ گئی۔ وہاں سے وہ مجھے اپنے گھر لے گیا۔ اس کے گھر میں اس کی بدھوا استری کے سوائے کوئی نہیں تھا۔ بھگوان جانے کیوں اُس استری نے بھی میرے وہاں رہنے کا کوئی ورودھ نہیں کیا۔ نہ مجھ سے گھرنا ہی کی۔ مگر میرے پرتی سنیہ پرگٹ کیا۔ میری بدقسمتی کا نتیجہ اس بوڑھے کو بھی بھگتنا پڑا۔ کالج سے اُسے برخاست کر دیا گیا۔ پھر بھی اس نے اور کسی قسم کا بھی رنج پرگٹ نہیں کیا۔ بلکہ کہیں چھوٹی موٹی نوکری کر لی۔ لوگ اس پر بیہودے لانچھن لگانے لگے"

یہ کہہ کر اس نے ایک لمبی سانس کھینچی۔ اور کچھ رک کر پھر کہا۔

"کتنا نیچ ہے ہمارا سماج۔ لیکن اس بوڑھے نے کچھ پرواہ نہ کی۔ وہ اپنی بیٹی کی طرح میری دیکھ بھال کرنے لگا۔ کچھ ہی دنوں بعد وہ گزر گئی۔ مگر مرتے دم تک بہتر نا پرتی دل بڑھتی ہی جاتی تھی۔

میں نے پتا کو ایک پتر لکھا۔ اپنی ساری اوستھا کا سچا بیان لکھ کر دیا۔ مگر پتا نے کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے تین چار پتر اور لکھے۔ مگر پرنتو نراش ہونا پڑا۔ میں نے ایک دوبارہ اس کے (لڑکے کے) پتا کے پاس پتر لکھا۔ اور ایک بار ملنا بھی چاہا۔ مگر سوائے اپیکشا اور تِرسکار کے کچھ نہ ملا۔

میرے ہردے میں کرودھ کی جوالا بھڑک اٹھی۔ ایسا وشواس گھات۔ بیوی نیچ ایسا ہی کرنا تھا۔ تو پہلے کس واسطے میرا ستیاناش کیا تھا۔ پہلے کیوں کہا تھا کہ کسی بات کا ڈر نہیں۔ میں دنیا کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور نہ ہی کروں گا۔ مگر یہ قصور میری الہڑپن کا تھا؟"

اتنا کہہ کر وہ تھوڑی دیر تک آنکھیں بند کر کے کچھ سوچتی رہی۔ پھر کہنے لگی۔

"میں نے عدالت میں دعویٰ دائر کرنا چاہا۔ پہلی کٹھنائی یہ تھی۔ کہ میرے پاس خرچ کرنے کے لئے پیسہ نہیں تھا۔ پھر بھی میں جب وکیل کے پاس گئی۔ اُس نے بڑی اپیکشا کے ساتھ اُتر دیا۔ کہ

"جب تمہارے پاس کوئی ثبوت ہی نہیں ہے۔ کہ وہ لڑکا اس لڑکے کا باپ ہے۔ تب تمہارے حق میں فیصلہ ہو۔ یہ کیسی آشا ہی کیسے ہو سکتی ہے؟"

مجھے اپنا سا منہ لے کر واپس آنا پڑا۔ بات ٹھیک تھی۔ میرے پاس ثبوت ہی کون سا تھا؟ ۔۔۔ چاروں طرف سے اپمان اور تِرسکار کے اندھکار میں آورت رہنے پر میں نے کتنی ہی بار مر جانا چاہا۔ مگر اس بچے کے ممتا بھرے مکھ نے مجھے باندھ رکھا۔ میں چاہتے ہوئے بھی مر نہیں سکی"

اتنا کہتے کہتے اس کے ہونٹ کانپنے

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

(مختصر افسانہ)

افسانۂ زندگی

جنوری کی ایک سرد دوپہر کو میں دریچہ کے سامنے بیٹھی ہوئی اپنی زندگی کا افسانہ لکھ رہی تھی۔ نیلے آسمان پر سفید بادلوں کے چمکیلے دھبے مجھے اپنی مسرتوں کے دن یاد دلا رہے تھے۔ اور سامنے ہوا کے جھونکوں سے ہل کر ملتی ہوئی پتیاں میری آنکھوں کے سامنے بے شمار مل مل کر بچھڑنے والے دوستوں کا نقشہ پیش کر رہی تھیں۔

میں اپنی زندگی کا افسانہ لکھ رہی تھی۔

زمین پر پتیوں کے کانپتے ہوئے سیاہ چھوٹے سائے میری زندگی کے ننھے ننھے حادثات معلوم ہو رہے تھے۔

اور کونے کے مولسری کے درخت پر بیٹھی ہوئی بلبل کا سریلا گیت ان کی درد انگیز منظوم تاریخ۔

میں اپنی زندگی کا افسانہ لکھ رہی تھی۔

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ویسٹن (Weston) کسی سونے یا جاگنے ہوئے کو سونگھا دیجیئے۔ وہ ایک گھنٹہ کے لئے گہری نیند میں سو جائے گا۔ اور ہلانے جلانے سے بھی نہیں جاگے گا۔ قیمت صرف دو روپے۔ محصول ڈاک آٹھ آنے۔

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو۔ تو ریکشن (Raction) سونگھا دیجیئے۔ قیمت صرف دو روپے (۲/-)۔

کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں مل سکتا۔ گارنٹی کی جاتی ہے۔ کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتے۔

ایسٹرن آرٹس اکاڈمی۔ نمبر ۴۵ P.W.L دہلی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تازہ ہفتہ کی ڈائری خبریں

سنیچر وار ۱۰-اگست

سمالی لینڈ میں اطالوی فوجوں کی پیشقدمی رک گئی ہے تین مقامات پر اٹلی کا قبضہ ہو گیا ہے۔

— قاہرہ کو تباہی سے بچانے کے لئے اس کی حفاظت نہیں کی جائے گی۔

— دزیرہند مسٹر ایمری عنقریب ہندوستان آئیں گے۔

— دائیسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے سنئے ممبروں کے لئے مرکز میں نئے محکمے قایم کئے جائیں گے۔

— الہ آباد یونیورسٹی کی طرف سے ہوا بازوں کی ٹریننگ کا انتظام کیا جائے گا۔

— دائیسرائے نے مولانا آزاد کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔

اتوار ۱۱-اگست

— لیبیا پر سب سے بڑی ہوائی لڑائی ہوئی - ۱۱۵ اطالوی ہوائی جہاز گرا دئے گئے

— دو دبار انگلستان پر چار سو ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔

— جاپان نے ہند چینی کے نزدیک پچاس ہزار فوج جمع کر لی ہے۔

— برطانوی گورنمنٹ نے چین اور شنگھائی سے اپنے فوجی دستے واپس بلا لئے ہیں۔

— جرمنی کے پاس سات لاکھ اور برطانیہ کے پاس ۲۸ ہزار ٹرینڈ کاریگر ہیں۔

— فرانس کے کل سرکاری سونے کا ⅔ امریکہ میں اور باقی لنڈن میں ہے۔

— ہوائی حملوں سے برطانیہ کے ۷۹۵ شہری ہلاک ہو چکے ہیں۔

— دہلی گورنمنٹ نے سارد ولٹینک سبھا کی کتاب "حیدر آباد میں مذہبی جنگ" ضبط کر لی ہے۔

— اب تک برطانیہ جرمنی کے چار سو ہوائی جہاز گرا چکا ہے۔

سوموار ۱۲-اگست

— جرمنی اٹلی اور جاپان میں فوجی معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس کی رو سے وہ برطانیہ کے خلاف متحدہ کارروائی کریں گے۔

— چن کنگ پر ایک سو جاپانی ہوائی جہازوں کے حملہ سے ایک ہزار اشخاص ہلاک و زخمی ہو گئے

— ہند چینی کے متعلق فرانس نے جاپان کے مطالبات مان لئے ہیں۔

— بلوہ بیدر کے مقدمہ میں ۲۷ مسلمانوں کو قید کی سزا دی گئی ہے۔

— افواہ ہے۔ کہ جبرالٹر فرانکو کو دے دیا جائے گا۔

— دائیسرائے کے اعلان پر غور کرنے کیلئے ۱۸-اگست کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔

— انگلستان کے شہروں پر رات کو ہوائی حملے کئے جاتے ہیں۔

— پنجاب میں نئے ٹیکس لگائے جانے کی تجویز ہو رہی ہے۔

— اٹلی کے ہوائی جہازوں نے عدن پر حملہ کیا۔

— ہندو مہاسبھا کی رائے میں وائیسرائے کا اعلان ناتسلی بخش ہے۔

منگلوار ۱۳-اگست

— مولانا آزاد نے وائیسرائے سے ملنے سے انکار کر دیا ہے۔

— جبری بھرتی کی وجہ سے البانیہ میں بغاوت ہو گئی ہے

— مسولینی کے مصر پر حملہ سے نہر سویز خطرہ میں پڑ جائے گی۔

— اپنے اعلان کے مطابق ۱۱-اگست سے خاکساروں نے اپنی قانون شکن سرگرمی شروع نہیں کیں۔

— ہندو مہاسبھا نے ۱۷-اگست کو کمیونل ایوارڈ ڈے منانے کی اپیل کی ہے۔

— سات سو امریکن سپاہی شنگھائی روانہ ہو گئے۔

— کئی برطانوی اخبار برطانیہ کو مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دے دیا جائے۔

— برطانوی ہوائی جہازوں نے جرمنی ہالینڈ اور بلجیم پر حملے کئے ہیں۔

— برطانیہ امریکہ سے چار ہزار ٹینک خریدے گا۔

— پنڈت جواہر لال والنٹیر کی وردی میں کانپور پہنچے۔ مگر انہیں گرفتار نہ کیا گیا۔

بدھ وار ۱۴-اگست

— انگلستان پر چار سو جرمن ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔

— ہند چینی نے جاپان کے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔

— ایک لاکھ جاپانیوں نے ٹوکیو میں جمع ہو کر برطانیہ کے خلاف مظاہرے کئے۔

— جاپان اور سیام میں بھی خفیہ معاہدہ ہو گیا ہے۔

— بالٹک سٹیٹس روس میں جذب ہو گئی ہیں۔

— ہالینڈ بلجیم اور پولینڈ کے دو کروڑ باشندے بھوک کے مر رہے ہیں۔

— ایک سو جرمن ہوائی جہازوں نے دریائے ٹیمز کے دہانہ پر حملہ کیا۔

— وائیسرائے کے اعلان کی وضاحت میں وائٹ ہال سے ایک اور وائٹ پیپر شائع ہوگا۔

ویروار ۱۵-اگست

— فرانس سے برطانوی ساحل پر گولہ باری کئے جانے کی لنڈن میں تصدیق نہیں ہو سکی

— مہاتما گاندھی کی رائے میں وائیسرائے کے اعلان نے ہندوستان اور انگلستان میں خلیج وسیع کر دی ہے

— البانیہ کی بغاوت میں چار سو اطالوی ہلاک ہو چکے ہیں۔

— جاپانی پیش قدمی کی مزاحمت کے لئے تیس ہزار امریکن فوج فلپائن جا رہی ہے

— انگلستان کے جنوب مشرقی ساحل پر چھ سو جرمن ہوائی جہازوں نے حملہ کیا ہے

— ۲۴ ہندوستانی ہوابازوں کا دستہ محاذِ جنگ پر جائے گا۔

شکروار ۱۶-اگست

— کانگریس کا آئندہ اجلاس پنجاب میں ہوگا۔

— جرمنی اور برطانیہ میں بحری جنگ شروع ہو گئی ہے۔

— اٹلی اور جرمنی نے یونان کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔

— سمالی لینڈ میں حالات تشویش ناک ہو گئے ہیں۔

— جرمنی نے سامانِ جنگ کے کارخانے چیکو سلوکیہ میں منتقل کر دئے ہیں۔

— موسم میں تبدیلی سے پہلے پہلے جرمنی کے برطانیہ پر بڑے حملہ کی توقع ہے۔

— تین سو جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر حملہ کیا۔

— اٹلی نے لیبیا کے محاذ پر دو لاکھ ستر ہزار سپاہی جمع کر لئے ہیں۔

— برطانیہ نے اٹلی کے رسل و رسائل کے ذریعے بند کر دئے ہیں۔

— روم کے ریڈیو پر یونان پر حملہ کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

— اٹلی نے مصر پر حملہ ملتوی کر دیا ہے۔

— دمشق میں مارشل پیتاں کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے۔

— وائیسرائے نے ویر ساورکر کو ۲۱-اگست کو ملاقات کی دعوت دی ہے

خبردار! بازاری حکیموں سے پرہیز کریں

اگر آپ اپنی جوانی کو قبل از وقت ضائع کر چکے ہیں۔ تو گھبرائیں نہیں کیونکہ جوانی سنیاسی طلا ہر قسم کی مردانہ جیسی بیماریاں وقوتِ مردمی کی شکایتوں کو دور کرنے میں اکسیر ہے۔ ہم ڈاکٹروں اور حکیموں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے مریضوں کو ضرور یہ چیز استعمال کرنے پر مجبور کریں۔ ہمارے پاس امساک کی گولیاں بھی ہیں۔ جو اپنی تعریف خود کرتی ہیں۔

نمونہ مفت۔ باہر رہنے والے اصحاب چار آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

اس بیماری کے غریبوں کا علاج مفت ہوتا ہے۔ جوانی سنیاسی طلا

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (۱۸) آرام نہ آنے پر دام واپس۔ اپنے اپنے آرڈر جلد بھیجدیں۔

المشتہر: سردار پورن سنگھ سہنی مینیجر سنیاسی فارمیسی قلعہ لچھمن سنگھ گورو نانک سٹریٹ راوی روڈ - لاہور

Gangotri

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

۳۔اگست کو مہاشہ لچھمنداس جی کے گھر پر اماوس کا یگیہ پراتہ کال چار بجے ہؤا۔ مہاشہ بہاری لال جی منتری نے پرارتھنا کرائی۔ اور مہاشہ مدن جیت جی آریہ ویدک دھرم وشارد نے پالیہ ادک بھجن گا کر آنندت کیا۔ بعد ازاں اتھروید میں سے اماوس شوکت کی ویاکھیا کی گئی۔ اور حاضرین میں حلوہ تقسیم کیا گیا۔ اتوار کو ساپتاہک ست سنگ میں مہاشہ مدن جیت نے ستیارتھ پرکاش کی کتھا کی۔ اور مہاشہ منشی رام جی کا ویاکھیان ہؤا+

آریہ سماج مندر میں ہر روز شام کے وقت ورزش، واچنالیہ کے علاوہ سندھیا ہون پرارتھنا اور بھجن ہوتے ہیں۔ اور وید منتروں کی ویاکھیا مہاشہ بہاری لال جی کرتے ہیں۔ پراتہ کال ٹھیک چار بجے سے آریہ سماج میں شاریرک اُنتی کے سادھن سکھلائے جاتے ہیں۔ آسن۔ رسہ کشی۔ ادم کا جاپ ویایام کے ساتھ اور لاٹھی وغیرہ سکھلائے جاتے ہیں۔ نوجوانوں میں بہت شوق بڑھ رہا ہے+

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

لارنس روڈ آریہ سماج امرتسر کا ہفتہ واری اجلاس روی وار تاریخ ۷۔جولائی کو ہؤا۔ ہون کے پشچات پنڈت چمن دیو جی نے سندھیا پرارتھنا کرائی۔ پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی نے ویدوں کی کتھا کی۔ تتھا پنڈت دلیش راج جی آریہ بھجنوپدیشک کے سُندر بھجن ہوئے+

ان مہانو بھاوؤں کو کتھا اپدیش کا کام کرتے ہوئے تین دن ہو گئے۔ ۴۔جولائی گرو وار سے بہ نتیجہ روشنانہ پراتہ کال ۵ بجے سے ½۷ بجے تک لارنس روڈ آریہ سماج میں ست سنگ لگانے لگے۔ اور لارنس روڈ آریہ سماج کی اور سے بستی گر آریہ سماج میں راتری کو ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک پرچار کرنے لگے۔ یہ پرچار چار دن تک لگاتار رہا+

(رتا سدیو ایم۔اے منتری)

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

اوشیک سوچنا

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارا پرکاشت شری سوامی ویدانند جی کرت "وید امرت" پستک کی قیمت اڑھائی روپیہ سے کم کر کے ڈیڑھ روپیہ کر دی گئی ہے+

(ادھشٹاتا جمپتی ساہتیہ وبھاگ)

آریہ ہائی سکول نابھہ کے سماچار

یوم والدین ۱۴۔ساون بروز اتوار سکول بلڈنگ میں خوب دھوم دھام سے منایا گیا۔ لالہ آتما رام صاحب بی۔اے بار ایٹ۔لاء سابق منسٹر آف کامرس ریاست نابھہ جلسہ کے پریذیڈنٹ تھے+

پردھان آریہ سماج نے حاضرین جلسہ کے روبرو یوم والدین منانے کے مقاصد بیان کئے۔ اور بتایا کہ یوم والدین منانے سے وہ سکول سٹاف اور طلباء اور اُن کے والدین سرپرستوں کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں۔ اور سکول کو کامیاب بنانے کے لئے پبلک کی عام طور پر اور سرپرستانِ طلباء کی خاص طور پر معاونت چاہتے ہیں+ (پورن چند پرنسپل)

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور

پچھلے چھ ماس میں ارتھات ۳۰۔جون ۱۹۴۰ء کو سماپت ہوئے مشن ۴۰۹۸ غیر ہندوؤں کو ہندو بنانے میں سمرتھ ہؤا۔ اور اُب ہرن کے ۵۵ کیس بچا سکا۔ بیورا نیچے لکھا جاتا ہے:-

پرانت	مسلمان	عیسائی
پنجاب	۱۳۸	۱۱۵۳
سی۔پی	۲۷۲	
یو۔پی	۲۰۹	
مدھیہ		۲۶۲۳ بھیل
جوڑ	۶۱۹	۳۴۷۹

(دیوی چند)

گورُوکل جہلم یاترا پرچار منڈل

پنڈت ادم پرکاش جی ستیارتھی تتھا پنڈت رنبیر جی شاستری کی ادھیکشتا میں ساون کو چودہ برہمچاری میرپور، کوٹلی۔ پونچھ۔ راجوری وغیرہ پہاڑی ستھانوں کی یاترا اور وہاں پرچار کرنے کیلئے روانہ ہوگئے۔ پتن پار ہنڈی سہروال میں ایک دن پرچار ہؤا۔ برہمچاری وند نے اپنے اُتم شلوک گان سے نیز لیزم تلوار اور لاٹھی کے ویایام کر کے جنتا کو کافی پربھاوت کیا۔ بدھوار کو میرپور میں پرچار آرنبھ ہؤا۔ برہمچاریوں کے گیتوں اور شلوک گان۔ ویایاموں اور بھاشنوں کو بہت پسند کیا گیا+

شکروار کو پنڈت ادم پرکاش جی ستیارتھی کا "سائنس کے زمانہ میں دھرم کی ضرورت" اس وشے پر ویاکھیان ہؤا۔ روی وار کو پنڈت رنبیر جی شاستری کا آریہ سماج گورُوکل سیکشن میں ایک ودوتا پورن اُپدیش ہؤا۔ آریہ سماج رام گلی میرپور میں شری پنڈت ادم پرکاش جی ستیارتھی کا ویدک دھرم کی مہانتا پر ایک اُتم بھاشن ہؤا۔ رات کے وقت برہمچاری ستیہ پال جی کے سنسکرت کے ویاکھیان کو اور برہمچاری بلدیو راج جی کے دو تلواروں کے کھیلوں سے جنتا بڑی پربھاوت ہوئی۔ لگاتار دو دن تک میرپور میں پرچار ہوتا رہا۔ جنتا کافی تعداد میں اُپستھت ہوتی رہی۔ بروز منگلوار پراتہ کال برہمچاری میرپور سے کوٹلی کیلئے روانہ ہو گئے۔ پیدل یاترا کرتے ہوئے بدھ وار کو وہاں پہنچے۔ کوٹلی میں لگاتار ۵ دن پرچار ہوتا رہا+

(منتری یاترا پرچار منڈل)

گورُوکل چتوڑ کو دان

ردجیت روڈ (مارواڑ) کے شری جت بھوشن گپت جی نے وید کی تین جلدیں

تب میں یجروید سنہتا، سام وید سنہتا تتھا اتھروید سنہتا ہیں اپنے جیجو پتر سبودھ کی شبھ کامنا کے نمت بھیجی ہیں۔ اس پرکار دان دینے میں دونو اور کا لابھ ہے۔ آشا ہے کہ انیہ دھنک ورگ بنا تھا دانی سجن بھی ان کا انوکرن کرتے ہوئے گورُوکل کے پستکالیہ کی وردھی کرنے میں سہائتا پردان کریں گے+

(دورنا نند آچاریہ)

آریہ ویر دل کانفرنس بھینسوال

بھینسوال کلاں میں جو آریہ ویر دل کانفرنس ۱۰۔۱۱۔اگست کو ہونی تھی اب یہ کانفرنس ۱۷۔۱۸۔اگست ۱۹۴۰ء بروز سنیچر و اتوار کو ملتوی ہو گئی ہے۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے پوری کوشش ہو رہی ہے+

اب تک پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار لالہ نرائن دت جی ٹھیکیدار۔ پنڈت گیان چند جی منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی۔ بھگت پھول سنگھ جی منتری گورُوکل بھینسوال آدی آریہ لیڈران نے کانفرنس میں پدھارنا منظور کر لیا ہے+

مشہور بھجنیک چودھری الیشور سنگھ جی۔ چودھری پیارے لال جی۔ چودھری ہری سنگھ جی بے دھڑک۔ چودھری نند سنگھ جی۔ کنور جوہری سنگھ جی۔ اور پنڈت لبھو رام جی کے پربھاو بھجن ہوں گے۔ حیدرآباد ستیاگرہ ڈے منایا جاوے گا۔ اور آریہ جنتا اور آریہ ویر دل کے سبھاسد آریہ لیڈران کا سواگت کریں گے+

(درام سوروپ اُپ منتری آریہ سماج بھینسوال)

آریہ سماج میرپور کے سماچار

۵ روز تک گورُوکل جہلم کے پندرہ برہمچاری اور تین ادھیاپکوں نے آریہ سماج مندر میں راتری کے سمیہ جہاں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ وہاں ساتھ ہی شاریرک اُنتی کے کرتب بھی دکھلائے۔ مہاشہ تیرتھ رام مہاشہ پریہ ورت و مہاشہ روپ چند منتری نے چندہ جمع کرنے میں پوری پوری سہائتا دی۔ کل ۵۵ روپیہ و ۲۰۰ سو گز کھدر دان پراپت ہؤا+

(کرم چند دکیل پردھان)

شری پنڈت جی کی زبردست تصانیف

پوران پول پرکاش قیمت ۸؍	اوتار میمانسا ۳؍	ملنے کا پتہ	جیون مت درپن ۸؍	ویدک دھرم کی فضیلت ۴؍
مورتی پوجا کی تحقیقات ۳؍	آنند سپنا ۳؍		آریہ سماج کیا ہے؟ ۳؍	عیسائی مت درپن ۳؍

مینیجر۔ پرکاش بک ڈپو کہنا نبت روڈ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کواِیجوکیشن کا انجام

بقیہ صفحہ ۱۰

سانس اور بھی تیز گتی سے چلنے لگی - اور چہرہ تمتمانے لگا -

بچہ ماں کی اوستھا کو دیکھ کر بہت گھبرا گیا تھا - وہ مُڑ کر کھڑے ہوئے نرس پر نیچا مکھ سے اس کی اور دیکھنے لگا -

"سماج کو اپنے کیے پر اوشیہ پچھتانا پڑے گا" -

سہا میری درشٹی گھڑی پر پڑی - پونے دو بج گئے تھے - آفس پہنچنا تھا - ابھی نہانا، اور کھانا باقی تھا - یکایک مجھے خیال آیا - کہ اس بوڑھے کا کیا ہوا - جس نے اسے اپنے پاس رکھا تھا؟ اور یہ کھ کارنی بنی کب سے؟ اس لئے میں نے پوچھا -

"ہاں - تو اس بوڑھے کا کیا ہوا؟ اور تمہاری یہ دُشا کب سے ہوئی؟"

"ہاں - یہ تو کہنا مجھے باقی ہے - سوستھ ہونے کے بعد کچھ سکولوں میں پڑھانے کیلئے درخواست دی - لیکن میرا چرتر دُوشت ہے - اس لئے مجھے جگہ دینے سے انکار کر دیا گیا - اس بوڑھے کے اندر رود ہو کرنے پر ایک دن میں پتا کے پاس بھی گئی تھی - مگر وہاں بھی مجھے کتّوں کی طرح دُتکار دیا گیا - دو ورش تک وہ بوڑھا زندہ رہا - اس نے مجھے اپنی ہی بیٹی کی طرح رکھا - ایک ورش ہوا وہ مر گیا - میں اور اس کی استری اس بچے کے مکھ کی اور دیکھتے ہوئے ہاتھ کا کچھ کام کر کے جیسے تیسے دن کاٹنے لگیں - ابھی پندرہ دن ہوئے وہ بوڑھی بھی چل بسی - میرا دل اب وہاں نہیں لگا - دہلی میں نرتا مے جیون میں کوئی سہانبھوتی یہ درشت کرنے والا جو نہیں رہا - میرے پاس جو تھوڑے بہت پیسے تھے - اُن سے کچھ راستہ ریل دوارا اور کچھ پیدل طے کر کے پرسوں شام کو یہاں پہنچی - اب یہاں جیون کا نرواہ کیسے کروں گی - پرمیشور کو جو منظور ہے - وہی ہو گا -

اتنا کہہ کر اس نے جو گہرا سانس چھوڑا - کتنی ویدنا تھی اس میں یہ انومان سے باہر ہے - میں نے یتھا شکتی سہائتا کرنے کا اُسے وچن دیا - اور گھر کی اور چلا -

دو دن تک کچھ ایسا کاریہ چلا - کہ میں سیر کرنے جا ہی نہ سکا - اس لئے اس سے جاری سے بھی نہیں ملا - تیسرے دن اُدھر جانے پر آس پاس کے بھک منگوں سے معلوم ہوا - کہ پچھلے دن وہ دکھی آتما سُورگ سدھار چکی ہے - اور اس کا بچہ اناتھ آشرم میں بھیج دیا گیا ہے -

یہ سن کر اپنے سماج کی دردناک حالت پر بے بس ہو کر آنکھوں سے دو بوند آنسوں لڑھک پڑے -

اِلیشور پراپتی کا اُتم مارگ

بقیہ صفحہ ۷

(۱) بانی اور اندریوں کو من کے آدھین کر دو -
(۲) من کو گیان آتما بدّھی کے آدھین کر دو -
(۳) بُدّھی کو آتما کے سپرد کر دو - اور
(۴) آتما کو پرماتما کے آدھین کر دو - ایسا کرنے سے اوشیہ آپ یتھا کرم سادھن پتھ میں اگرسر ہو کر آدرشٹ استھان پر پہنچ جائیں گے - یدی اندریاں من کے آدھین نہ ہوں - تو وہ من مانے ڈھنگ سے ویوہار کریں گی - اور تب من بھی ان کی راس ڈھیلی چھوڑ دیگا - کنتو یدی اندریاں من کے تتھا من بُدّھی کے آدھین ہو جائے - تو شریر رُوپی رتھ، راس گھوڑے اور سارتھی سب ٹھیک طرح سے پرم پد یا اِشٹ دھیہ پر پہنچ سکتے ہیں -

بھگوان کرشن نے بتلایا ہے - کہ اندریوں کے وشئی بھوت ہو کر منش کا کس پرکار پتن ہوتا ہے -

گیتا کے دوسرے ادھیائے کے

"ध्यायतो विषयान्पुंस:"

سے لے کر

"बुद्धिनाशात् प्रणश्यति"

تک کے شلوکوں میں اسی اوستھا کا ورنن کیا گیا ہے - پورو جنم کے سنسکاروں کے کارن

ہی منش کی شکتی یا دُرگتی ہوتی ہے - پھر بھی ہمیں مارگ کی کٹھنائیوں سے نراش نہ ہو کر درڑھتا پُوروک آگے بڑھنا چاہیئے -

اِلیشور کے سوروپ کا ورنن کرتے ہوئے کہا گیا ہے - کہ

"वेदाहमेतं पुरुषं महान्तम्-
-मादित्यवर्णं तमस: परस्तात्"

ہم نے اس مہان سوروپ کو جان لیا ہے - جو سُوریہ کے سمان تیجسوی سوروپ والا، اندھکار سے پرے رہتا ہے - اس سے اِلیشور کو گیان پرکاش کا لعبنڈار مان کر اس کی پراپتی کا یتن کرنا چاہیئے -

جرمن تتو ویتا شوپن ہار نے کہا ہے - کہ

"اُپ نشدوں میں آتما اور پرماتما کے سوروپ کا جس پرکار ورنن کیا گیا ہے - ایسا سنسار کے کسی بھی گرنتھ میں نہیں مل سکتا - اسکے اتِرکت اس وشے کا مول اُپ نشدوں کے سوائے سنسار کے انیہ کسی بھی گرنتھ میں نہیں ہے - اُپ نشدوں کے پاٹھ سے پریہ انتہ شانتی مل کر مانسک سوچھتا ہو جاتی ہے - اس لئے کہنا پڑتا ہے - کہ بھارت میں عیسائی دھرم کی جڑ کبھی جم نہیں سکے گی - ورن بھارتیہ سنسکرتی کی لہر ہی پھر یورپ میں پہنچکر اُسے آتم تتو کی شانتی سے اپلاوت کر دے گی -"

اسی پرکار امرسن بھی متیہ پرتی گیتا پاٹھ کیا کرتا تھا - یہ بات مہاکوی شری رابندر ناتھ ٹیگور نے اپنے ایک لیکھ میں بتلائی ہے -

سارانش یہ کہ اس سنسار میں مانو پرانی کو کیول اُپ نشدوں کے انوشیلن - منن اور تدانوسار آچرن کرنے سے ہی شانتی پراپت ہو سکتی ہے - اور یدی یورپ والے بھی واستو میں شانتی سکھ پانے کی ابھلاشا رکھتے ہیں - تو انہیں بھی ایک بار بھوتک واد کا پیچھا چھوڑ کر اُپ نشدوں کے مارگ کا انوسرن کرنا چاہیئے -

جاپان کے محنتی اور دیش بھگت نوجوان

بقیہ صفحہ ۸

پس اگر ہمارے نوجوان جاپانیوں کی طرح اپنا زیور سادگی کو ہی مان لیں - اور اُسے دھارن کر لیں - تو ہماری بہت سی مشکلات حل ہو سکتی ہیں -

تعجب تو یہ ہے - کہ امریکہ جاپان کے نزدیک ہے - پھر بھی جاپان پر امریکہ کی فیشن پرستی کا جادو نہیں چل سکا - دوسرا زیور پُرشارتھ ہے - ہمارے نوجوان تعلیمی درسگاہوں کے امتحان پاس کرنے کے لئے تو ضرور کوشش کرتے ہیں - اور پرشارتھ بھی - مگر امتحان ختم کرتے ہی پُرشارتھ رہت ہو جاتے ہیں - اور محنت مشقت کا کام کرنا انہیں مصیبت معلوم ہوتا ہے - وہ یہی چاہتے ہیں - کہ کہیں بابو بن جائیں - اور اور چھ گھنٹے دفتر میں روٹین ورک (کام) کر آئیں - اور پھر ہمیں کوئی پوچھنے والا نہ ہو - تماشہ ہو - شطرنج ہو یا برج ہو یا کلب - یا دوستوں میں گپ شپ -

جاپان میں تعلیم ختم ہونے کے بعد محنت مشقت کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے - اور جاپانی نوجوان اس جدوجہد کے میدان میں اُتر کر محنت مشقت اور جدوجہد کرنا، اپنی روٹی کمانا فخر سمجھتا ہے - جاپانی نوجوان کسی کارخانہ میں دن بھر میں دس گھنٹے کام کر سکتا ہے - لیکن ہمارے نوجوان اگر سر پہ کوئی محافظ نہ ہو - تو ایک گھنٹہ بھر بھی اپنے کام کو اپنا فرض سمجھ کر کرنے کو آمادہ نظر نہیں آتا - یاد رکھو کسی کام میں کامیابی حاصل کرنا پُرشارتھ کا ہی کام ہے - بغیر پُرشارتھ اور جدوجہد کے کامیابی کا ہونا دشوار ہے - وید کی آگیا ہے چلو - اور سو برس جینے کی کامنا کرتے ہوئے کام کرو -

تیسرا زیور تعلیم ہے - ہم نے تعلیم صرف یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کرنے کو ہی سمجھ لیا ہے - بس اس کے بعد پھر کتب بینی اور نئی کتابوں کے سوادھیائے سے لابھ اُٹھانے کی ضرورت - لیکن جاپان میں تو ڈگری حاصل کرنے کے بعد سچے معنوں میں تعلیم شروع ہوتی ہے - جاپانی نوجوان ڈگری حاصل کرنے کے بعد سمجھتا ہے - کہ میرا زمانہ اُستاد کے ساتھ ختم ہوا

(بقیہ صفحہ ۱۴ کالم اول)

ان سے کسی کو محروم نہ رہنا چاہیئے

سوادھیائے کے لئے کچھ اُتم اور سستی پستکیں

شری ہنستی جی رچت

اُپ نشد گان
ہندی ۳ر اُردو ۲ر

ہنستی رامائن
ہندی ۱ر اُردو ۲ پیسے

گیتا گان
ہندی ۸ر
اُردو ۶ر

منیجر - پرکاش ڈپو - لاہور

رشی گان
ہندی ۴ر اُردو ۴ر

سندھیا گان
اُردو ہندی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ

"ہندی پرکاش" کی بجائے "آریہ ورت"

بقیہ صفحہ ۶

آتری جہانو بھاؤ جہاں نو دگراہک بنے ہیں۔ وہاں انہوں نے کافی گراہک بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ انہیں اب اپنا اپنا وعدہ پورا کر دینا چاہئیے۔

آشائیں ہمیں باوا گورکھ سنگھ جی آف میسرز باوا پدومن سنگھ اینڈ سنز امرت سر۔ بابو شانتی سوروپ جی ادوربیر کیتال وزیرا (سی پی)۔ مہاشہ اننت رام جی شرما بلاس پور (سی۔ پی)۔ آریہ سماج کوئیٹہ۔ مہاشہ گنیش دت جی جام پور سیٹھ بہاری لال جی بدگام بمبئی۔ سیٹھ بندرابن جی سوندھی جالندھر۔ لالہ مکند لال جی رئیس لاڑوہ۔ بابو بہاری لال جی ایس۔ ڈی۔ او پوشل (بہار)۔ لالہ بلاتی داس جی منتری آریہ سماج انبالہ آدی جہانو بھاؤں سے بڑی بڑی آشائیں ہیں۔ انہیں آریہ ورت کی سہائتا کرنے اور گراہک بنانے کی اور دھیان دینا چاہئیے۔

جاپان کے محنتی اور دیش بھگت نوجوان

بقیہ صہ ۱۳

کا گذر گیا ہے۔ اس نے دینوی لحاظ سے اپنے امتحانات پاس کر لئے ہیں۔ لیکن اصلی تعلیم کا زمانہ اب شروع ہوا ہے۔ اس لئے اب وہ جدوجہد کی زندگی شروع کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی تعلیم کو بڑھاتا ہے۔ جس کام کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اس کے متعلق جو بھی واقفیت جس کتاب سے مل سکے۔ اسے منگا کر بڑے شوق سے حاصل کرتا ہے۔ اور کتاب کو پڑھ کر پھینک نہیں دیتا یا اسے مطالعہ تک ہی محدود نہیں رکھتا۔ بلکہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔ ساتھ اپنی زندگی میں ڈھال کر اسے کامیاب بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

میرے پیارے بھارتیہ نوجوانو! میں نے آپ کو ابھی ایک ہی سوال و جواب بتایا ہے۔ جو جاپانی بچوں کے اندر منقش کیا جاتا ہے۔ جس کا نمایاں اثر ان بچوں کے دماغ پر پڑتا ہے۔ کیا آپ بھی جاپان کی حیرت انگیز ترقی طاقت اور تجارت سے جو آپ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہو۔ اور اخباروں میں پڑھ رہے ہو۔ کچھ سبق سیکھنے کے لئے تیار ہو۔ یا صرف باتوں ہی میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہو گے۔ اور جب عملی کام کا وقت آیا۔ تو بودے ثابت ہو گے۔ ع۔

پہلے انک کیلئے لیکھ بھیجئے

"آریہ ورت" کا پہلا انک ۱۵ ستمبر تک چھپ جاوے گا۔ دوسرا انک رشی نمبر ہو گا۔ پہلے انک کے لئے لیکھ اور کوتائیں جلد آنی چاہئیں۔ لیکھ استری اپیوگی اور سامیک وشیوں سے سمبندھت ہوں۔ خوشخط کاغذ کے ایک طرف لکھے ہوں۔ اور لمبے نہ ہوں۔ تاکہ تھوڑے صفحوں میں ادھک سے ادھک لیکھ دئے جا سکیں۔

"رشی نمبر" کے لئے بھی لیکھ آدی لکھنے کی طرف لیکھکوں اور کویوں کو دھیان دینا چاہئیے۔ (ہنتیشی علاولپوری)

ہمارا "یوم تبلیغ"

بقیہ صہ ۶

کے نمبر انہیں ارسال کر دئے جاویں گے۔ اور اخبار میں چھپنے والی لسٹ میں رقم اور نمبروں کی تعداد درج کر دی جاوے گی۔ جو بھائی خود نہ بانٹنا چاہیں۔ اور خاص خاص پتوں پر بھجوانا چاہیں۔ وہ رقم اور پتے ارسال کر دیں۔ جو پتے نہ بھیج سکیں۔ صرف سہائتا کرنا چاہیں۔ وہ اس یوم تبلیغ کو سپھل بنانے کے اُدیشیہ سے نکالے جانے والے رشی نمبر کے پرچار ارتھ بانٹے جانے کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم ارسال کر دیں۔ ہمیں پانسو روپے کا لالچ نہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ نمبر زیادہ سے زیادہ تعداد میں چھپے۔ اور ہر سماج اور ہر آریہ زیادہ سے زیادہ کاپیاں منگوا کر مفت بانٹے۔

سنہری فنڈ اس ورش کاغذ و چھپائی کی گرانی سے بڑھے ہوئے اخراجات کو پورا کرنے اور رشی کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچانے کے لئے کھولا جا رہا ہے۔ اس فنڈ سے پانسو روپے کے لگ بھگ ۲۰۰۰ نمبر تقسیم ہونے چاہئیں۔ ارشفات اگر پچھلے سال سے اس بار یہ نمبر اڑھائی تین ہزار زیادہ چھپے تو کوئی خسارہ نہ رہے۔ ہم اس نمبر کو پرچار کے لئے ہر لحاظ سے اپیوگی اور شاندار بنانے کا پورا پورا یتن کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں امید ہے۔ کہ اس ورش آریہ جگت کی طرف سے کم از کم دس ہزار ہندی اردو رشی نمبر کی مانگ ہو گی۔ یہ تعداد ایسی نہیں۔ جس پر آریہ سماج کا کوئی اخبار فخر کرے۔ کیونکہ کلیان گورکھپور دو جو ایک پورانک ماسک ہے (سالانہ) ہر ماہ پچاس ہزار سے اوپر چھپتا ہے۔ اس کا خاص نمبر لاکھ ۲ لاکھ چھپتا ہے۔ جبکہ اس کی قیمت بھی ساڑھے تین روپیہ سے کم نہیں ہوتی۔ اور ہر شہر میں گھر گھر اس کے بیوں میں پڑھا جاتا ہے۔ اس پورانک پرچار کے اثر کو رد کرنے اور اس کی جگہ آریہ سماج کے وچاروں کو پھیلانے کے لئے اس سے بھی ادھک یتن کی ضرورت ہے۔ لیکن کیا کبھی رشی نمبر کے پچاس ساٹھ ہزار چھپنے کا سوپن لیا جا سکتا ہے؟ اگر دس ہزار کی سنکھیا بھی پوری ہو جائے۔ تو آریہ بھائیوں کے یتن کی پرشنسا ہی کریں گے۔ تین آنے قیمت بہت کم ہے۔ کلیان کے خاص نمبر کی قیمت تین ساڑھے تین روپے ہوتی ہے۔ اس پر بھی وہ لاکھ دو لاکھ سالانہ چھپتا ہے۔ اس کے سادھارن انک کی قیمت بھی چار آنے سے کم نہیں ہوتی۔ کیا ہم امید کریں۔ کہ آریہ بھائی دوسروں کی پرچار اور تبلیغ کے سلسلہ میں کی جانے والی سرگرمیوں سے سبق لیں گے۔ اور اس ورش رشی نمبر کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں منگوا کر بانٹیں گے۔ اور سنہری لسٹ میں دل کھول کر سہائتا دیں گے۔ سہائتا کا دھن اور نمبروں کی قیمت منی آرڈر سے پیشگی آنی چاہئیے۔ اور وہ بھی جلد۔ (ہنتیشی علاولپوری)

مردم شماری کانفرنس دینا نگر

آریہ سماج دینا نگر کے سالانہ جلسہ پر ۱۰ اگست کو مہاشہ کرشن جی کی صدارت میں مردم شماری کانفرنس ہوئی۔ جس میں مہاشہ برادری نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر نشچے کیا۔ کہ ہم مردم شماری کے کاغذات میں آریہ لکھوائیں گے۔ اس اوسر پر مہاشہ کرشن جی کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ کئی دیگر اہم ریزولیوشن بھی پاس کئے گئے۔ جلسہ ہر طرح سے سپھل رہا۔

(منتری آریہ سماج دینا نگر)

وی۔ پی آتے ہیں۔

جن بھائیوں کا چندہ ۱۰ اگست تک وصول نہیں ہوا۔ ان کی سیوا میں

اپنے بچوں کو بتلاؤ

کہ وہ آئے دن حملہ کرنے والی بیماریوں سے اپنے کو کیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں؟

امرت دھارا

اس کا صحیح حل ہے۔ یہ امراض کے جراثیم کو ہلاک کرنے میں ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ یہ اوّل درجے کی فسٹ ایڈ کا کام دیتی ہے۔ دردوں کو دور کرنے۔ متعدی امراض کے تاثرات سے محفوظ رکھنے اور تندرستی اور صحت بخشنے میں جادو کا سا کام دیتا ہے۔ یہ آئے دن ہونے والی تمام اندرونی اور بیرونی بیماریوں مثلاً بدہضمی۔ متلی۔ قے۔ دست۔ پیٹ درد۔ زکام۔ چوٹ۔ زخم۔ گھاؤ۔ بھڑ اور سانپ وغیرہ کے کاٹے سے نجات بخشتا ہے۔

قیمت فی شیشی
دو روپے ۸ ر
نصف ایک روپیہ ۴ ر
نمونہ ۸ ر

امرت دھارا

آپ کے گھر کا ڈاکٹر

امرت دھارا فارمیسی لاہور

آج ہی آٹھ آنہ کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دکان سے خریدیں۔

نوٹ:۔ میسرز مہیا اینڈ سنز بھاگچند امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حفظِ ماتقدم - احتیاط اور تدارک

چونکہ کمزور معدہ والوں، کم حوصلہ اور نازک مزاجوں کو اس کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس وبائی موسم میں ثقیل غذا، باز اری مٹھائی، پوری کچوری اور بازاری دودھ سے بالکل پرہیز کرنا چاہیئے۔ کچے پھل، خربوزہ، تربوز، امرود، مولی، گاجر، کیلا، کچالو، کھیرا ککڑی وغیرہ استعمال نہ کرنا یا بہت کم احتیاط سے خوب صاف کر کے سرکہ میں گرم پانی ملا کر اور اس میں دھو کر کھانا واجب ہے +

(۲) مزاج، طاقت اور حوصلہ کو کمزور کرنے والے جملہ اسباب سے پرہیز بہت ضروری ہے:- جماع کرنا۔ شراب پینا (شراب کے نشہ کے اتر جانے پر آدمی اپنے آپ کو بہت کمزور پاتا ہے نشہ کی حالت میں عارضی طاقت معلوم ہوتی ہے) بہت دماغی محنت کرنا، فکر اور غم کرنا، اور سب سے بڑھ کر حسد و کینہ رکھنا، اور اپنے حقیقی دوست مالک ہر دو جہان کی یاد سے غافل ہو کر دنیاوی زر و مال کے فراہم کرنے میں اپنے ہم جنسوں کے گلے کاٹنا، حوصلہ، ہمت اور دلیری کو کمزور کر کے دماغی روحانی بزدلی پیدا کرنے والے اسباب ہیں - ان کو چھوڑ

سوا ستھ رکھشا — ہیضہ کے اسباب و علاج

(گذشتہ سے آگے)

دو - پھر ہیضہ اور طاعون ہمیں چھوڑ دے گی ۔ صبح و شام ہوا خوری کرو۔ نماز سندھیا اور دعا مانگو۔ طبیعت کو خوش رکھو۔ موت سے ڈرو۔ خوشبودار تیل اور عطر لگاؤ۔ مشک کافور کی مالا پہنو۔ اور کافور کی ٹکیاں جیب میں رکھو۔ اور طبیعت کو کسی نہ کسی شغل میں لگائے رکھو۔ ورنہ ہیضہ کا وہم سمایا رہے گا۔ ع۔

"مرد بے کار - باشود وزد یا بیمار"

ایام وبا میں ہجوم اور میلوں کا ہونا سخت نقصان دہ ہے۔ مریض کے پاس بہت آدمیوں کا جمع ہونا بھی اچھا نہیں۔ تیمار داروں کو باری باری سے بدلتے رہنا چاہیئے۔ ہاتھوں اور منہ پر یوکلپٹس کا تیل، کافور کا تیل یا لونگ کا تیل تلی کے تیل یا برانڈی میں ملا ہوا تیمار داروں یا مزاج پرسوں کو لگا لینا چاہیئے۔ اور خصوصاً جب کہ تیمار دار کھانا کھانے لگیں۔ تو ہاتھوں کو مٹی کے تیل یا فینائیل سے دھو لینا نہایت ضروری ہے۔ مریض کے دست و قے صاف کرنے کے بعد ہر دفعہ گوبر کی راکھ یا کاربالک سوپ سے ہاتھ دھو لینا چاہیئے +

گاؤں محلہ یا گھر کے پاس اگر کوئی غلاظت کا ڈھیر کھاد کے لیئے جمع رکھا ہو۔ اور اس کو سر دست اٹھانے سے تعفن کا اندیشہ ہو۔ تو اس پر فینائیل چھڑک کر اور چونہ یا مٹی یا گوبر کی راکھ ڈال کر بالکل ڈھک دینا چاہیئے۔ اور ہلانا نہ چاہیئے +

ہون سامگری گھروں میں سارے کمروں کے اندر جلانی چاہیئے۔ سرل، گوگل، گندھک اور لوبان جلانا بہت مفید ہے۔ خصوصاً مریض کے کمرہ میں۔ لیکن گندھک احتیاط سے جلانی چاہیئے تاکہ دم کشی نہ ہو جاوے۔

جملہ سونے اور پہننے کے کپڑوں کو تیز دھوپ میں روزانہ رکھ دینا چاہیئے۔ ان کو گندھک یا ہون سامگری کا دھواں دے دینا بہت مفید ہے۔

ایام وبا میں سہل یا قے آور دوا نہ لینی چاہیئے۔ البتہ وستی کرم کر دینا نہایت مناسب اور بڑا بھاری حفظِ ماتقدم ہے۔ کیونکہ جمع شدہ متعفن اندرونی غلاظت سے خون اور جسم کو صاف کر دیتا ہے۔ لہٰذا بدہضمی اور قبض کی حالت میں وستی کرم ضرور کرنا چاہیئے۔

ایام وبا میں صبح اٹھتے وقت باہر کے کام کاج سے پہلے تھوڑا سا ضرور کھا لینا چاہیئے۔ خالی پیٹ باہر جانا اچھا نہیں۔ اور خالی پیٹ دودھ پانی یا شربت بھی نہ پینا چاہیئے +

مکانوں کے اندر نیلا تھوتھا ڈال کر اور گاڑھے چونہ سے سفیدی کرانی ضروری ہے۔ بلکہ مریض کے گملوں میں چونہ، ہیرا کسیس یا راکھ ڈالنی چاہیئے۔ فرش پر دست و قے کرنا بہت مضر ہے +

کمروں کو صاف، ہوادار، روشندانوں کو کھلا رکھنا، اور تمام فالتو چیتھڑے اور اسباب جو کسی کام میں نہیں آتا علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ خواہ مخواہ ردی اشیاء کو سنبھالتے سنبھالتے ہیضہ کا خیر مقدم نہ کرو۔ دو چار آنے کی چیز کیلئے جان کو خطرہ میں ڈالنا دانائی اور عقلمندی نہیں ہے۔ کمرہ کو نمی سے بچانا اور خشک و گرم رکھنا چاہیئے۔ فرش کے گیلا پن کو آگ جلا کر دور کر دینا چاہیئے +

جس مکان میں کوئی مریض ہیضہ سے فوت ہو گیا ہو۔ اس کو فینائیل کے پانی، تیز کاربالک لوشن اور چونہ سے خوب ڈس انفکٹ کرا لینا چاہیئے +

گاؤ کشی اور مسلمان

یدی آپ کو گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا کو دیش کیلئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو سبرتی پستک "گؤ کشی اور مسلمان" منگوا کر پڑھیئے "پرکاش" اخبار نے زبردست سمالوچنا کی ہے۔ اس پستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کیئے گئے ہیں اس پستک کو ان گنت تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یک مشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔ قیمت چار آنے۔ محصولڈاک تین پیسے +

ملنے کا پتہ:- سید مصطفیٰ احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ (یو-پی)

ہفتہ وار اردو "پرکاش" لاہور کا ماسک ہندی سنسکرن

ماسک "آریہ ورت" ہندی

کے نام سے ماہ اکتوبر سے شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں نکلنا شروع ہو گا۔ اس نام کی منظوری مل گئی ہے۔ ایک ہزار روپیہ کی ضمانت جمع کرانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ضمانت اسی اگست ماس میں جمع کرا دی جاوے گی۔ اور اکتوبر کا انک ستمبر کے مدھیہ میں نکل جاویگا۔ دوسرا انک رشی نمبر ہو گا۔ جس کی قیمت تین آنے فی کاپی ہو گی۔ آریہ سماجوں کو ادھک سے ادھک سنکھیا میں منگوا کر اس نمبر کو سپھل بنانا چاہیئے۔ ضمانت فنڈ میں جس سماج یا آریہ بھائی نے اپنا حصہ نہیں بھیجا۔ اسے جلد بھیج دینا چاہیئے۔ اسکے خود خریدار بنیں دوسروں کو بنائیں۔ اور سالانہ چندہ دو روپے منی آرڈر سے بھیج دیں۔

مینیجر:- "آریہ ورت" کچا نسبت روڈ - لاہور

رشی نروان دوس (دیوالی) پر پرچار ارتھ بانٹنے کیلئے شاندار بھینٹ

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور کا رشی نمبر باتصویر

قیمت ہندی ۳ر

قیمت اردو ۳ر

اس ورش ہندی اردو دونو زبانوں میں پرکاشت ہو گا

تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیجیئے

کیا ہو گا؟

۱- کئی سہ رنگی، دو رنگی، یک رنگی تصاویر۔

۲- شاندار باتصویر رنگین ٹائیٹل۔

۳- عمدہ لکھائی۔ بہترین چھپائی۔ بڑھیا قیمتی کاغذ۔ ٹائیٹل آرٹ پیپر پر۔

۴- اعلیٰ پایہ کے لیکھ۔ لیڈروں کے پیغامات جوشیلی نظمیں۔ دلچسپ کہانیاں۔ دلچسپ کارٹون۔ غرض بہت سی نئی نئی چیزیں۔ لیکھکوں کے فوٹو بھی چھپیں گے۔

کیا ہونا چاہیئے؟

۱- زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر جلد بھیجدیں۔ یہ بھی لکھیں کہ اردو کی کتنی کاپیاں اور ہندی کی کتنی؟

۲- قیمت پیشگی بحساب تین آنے فی کاپی آرڈر کیساتھ بھیجدیں۔ پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو نمبر سب سے پہلے ملے گا۔ اور محصولڈاک معاف ہو گا۔

۳- نمبر وی - پی سے نہیں بھیجا جاوے گا۔

اشتہارات۔ مضامین۔ تجاویز اور آرڈر جلد آنے چاہئیں

مینیجر۔ (صیغہ ہندی و اردو) رشی نمبر "پرکاش" لاہور

دلچسپ جنگی واقفیت

فریقین کی ہوائی طاقت

(نیویارک ۴- اگست) برطانیہ اور جرمنی کی ہوائی طاقت کتنی ہے۔ اس وقت سب طرف سے یہ جاننے کی خواہش ہو رہی ہے۔ نیویارک کے اخبار نیویارک ٹائمز نے اس کا اندازہ لگانے کی کوشش کی ہے۔ مگر یہ اندازہ فرانس کی شکست سے پہلے کا ہے۔ تاہم ذیل کے اعداد و شمار خاص دلچسپی کا موجب ہونگے۔

جرمنی	۱۰۸۰۰	سے	۱۹۵۰۰	تک
برطانیہ	۶۰۰۰	"	۱۱۰۰۰	"
فرانس	۳۵۰۰	"	۶۰۰۰	"
اٹلی	۴۰۰۰	"	۶۴۰۰	"

ہر ماہ میں فریقین کتنے جہاز تیار کر سکتے ہیں؟

جرمنی	۱۶۰۰	سے لیکر	۲۵۰۰	تک
برطانیہ	۱۰۰۰	"	۱۵۰۰	"
فرانس	۲۰۰	"	۳۵۰	"
اٹلی	۲۰۰	"	۲۵۰	"

شعلوں کی طرح چمکنے والے حروف

برطانیہ کی ایک بہت بڑی موٹر فیکٹری نے جو جنگی ضروریات کا سامان بناتی ہے ایک مشین ایجاد کی ہے۔ جو شعلوں کی طرح چمکنے والے حروف لکھتی ہے۔ یہ ایک قسم کی برقی پنسل ہے۔ جو کام کرتے وقت انتہائی گرم ہو جاتی ہے۔ اس کی نوک اس قدر تیز ہے۔ کہ لوہے کو آسانی سے کاٹ سکتی ہے۔ اس مشین کے ذریعہ پلیٹوں پر حروف لکھے جاتے ہیں۔ جو شعلوں کی طرح چمکتے ہیں۔ اس مشین سے کام لینے کے لئے انسانی ہاتھ کی ضرورت نہیں۔ یہ خود بخود چلتی ہے۔

بجلی سے چلنے والی موٹر کاریں

اس وقت برطانیہ میں بجلی سے چلنے والی جو موٹریں چل رہی ہیں۔ ان کی تعداد جنگ سے پہلے بجلی کے ذریعہ چلنے والی موٹر کاروں سے چھ ہزار زیادہ ہے۔ اور الیکٹرک وہیکل ایسوسی ایشن کا اندازہ ہے۔ کہ اس سال کے خاتمہ پر مزید ۸۶۰۰ موٹریں چلنے لگی ہیں۔ اس طرح برطانیہ چھ لاکھ گیلن سے زیادہ پٹرول بچا سکتا ہے۔

۷۵ ہزار اندھوں کی فوج

جنگ سے پیدا شدہ ضروریات نے لوگوں کو غیر متوقع امدادی طریقہ اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے۔ چنانچہ اس وقت برطانیہ کے ۷۵ ہزار اندھے جو جنگ سے پہلے قوم پر بوجھ ثابت ہو رہے تھے۔ اسلحہ فیکٹریوں اور دیگر کارخانوں میں کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے اندھے سپاہیوں کے لئے جرابیں وغیرہ بننے کا کام کر رہے ہیں۔

گذشتہ جنگِ عظیم سے پہلے برطانیہ

برطانیہ کے قبضہ میں ایک کروڑ ۱۲ لاکھ ۵۴ ہزار مربع میل زمین تھی۔ جس پر ۴۲ کروڑ سے زیادہ انسان آباد تھے۔ اور اس وقت برطانیہ کلاں و سکاٹ لینڈ کی سالانہ آمدنی ۳۴ کروڑ پونڈ سے زیادہ تھی۔ اور کل دولت ۲۴ ارب پونڈ سے بھی زیادہ تھی۔ ہندوستان کی جس کا رقبہ ۱۸ لاکھ مربع میل ہے۔ اور جس پر اس وقت تیس کروڑ انسان آباد تھے سالانہ آمدنی آٹھ کروڑ پونڈ اور جملہ دولت تین ارب پونڈ تھی۔

مختلف ممالک میں موٹریں

یہ جاننا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ جنگ کے کارآمد رسل و رسائل کا ذریعہ موٹر مختلف ممالک کے لئے کس قدر مفید ثابت ہو رہا ہے۔ سنسار کے مختلف دیشوں میں موٹروں کی سنکھیا کس پرکار ہے:-

امریکہ	۲۸،۲۵۴،۸۴۷
انگلینڈ	۳،۰۰۰،۰۰۰
فرانس	۲،۲۰۰،۰۰۰
جرمنی	۱،۵۲۱،۴۷۷
کنیڈا	۱،۳۰۶،۳۷۵
روس	۵۸۰،۰۰۰
اٹلی	۴۵۰،۰۰۰
بلجیم	۲۱۴،۹۴۶
سویڈن	۱۸۶،۴۷۳
نیدرلینڈ	۱۴۳،۸۳۶
سوئٹزرلینڈ	۹۲،۱۴۳
فن لینڈ	۳۴،۳۴۴
رومانیہ	۲۶،۵۰۰
ٹرکی	۹،۴۸۴
لیٹیویا	۶،۱۸۰
بلگیریا	۴،۲۲۴
آئس لینڈ	۲،۰۰۰

نقالوں سے بچو!
قایم شدہ ۱۹۲۸ء
سیالکوٹ ٹرنک ہاؤس (رجسٹرڈ)
بازار مچھّی ہٹہ۔ لاہور
سیالکوٹی ٹرنک اور سوٹ کیس نہایت مضبوط و خوبصورت ہماری دکان سے بازار سے ارزاں قیمت پر خرید فرماویں۔
المشتہر مکند لال امرناتھ مالکان سیالکوٹ ٹرنک ہاؤس (رجسٹرڈ)
بازار مچھّی ہٹہ۔ لاہور

سخت سردی میں
گورو کل کانگڑی فارمیسی کا
برہمی تیل
فوراً آرام دیتا ہے
اس کے استعمال سے سردرد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰) فی شیشی
ایجنسی
لاہور:- ہسپتال روڈ۔ لدھیانہ:- النکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل۔
گورو کل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر۔ لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش ہسپتال روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا
گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے
تار کا پتہ "پرکاش"
ٹیلیفون نمبر 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ـــ للعہ
ششماہی ـــ عا
برما ـــ صہ
غیر ممالک ـــ دس شلنگ

ایڈیٹر مہاشہ کرشن بی اے
منیجر ویدی

جلد ۳۶ | لاہور اتوار: ۱۰-بھادوں سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲۵- اگست سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۲

امر آتما

گیتا میں شری کرشن کا ارجن کو اپدیش

کٹ نہیں سکتی کسی ہتھیار سے
بے اثر اس پر ہے پانی کا عمل
اس قدر آزاد لیکن پھر ہے یہ
من، حواس اور عقل کی امداد سے
ساتھ لے جاتی ہے ان ارکان کو
جس طرح گلزار میں بادِ نسیم
اس کے تابع ہوں اگر من اور حواس
تن میں رہتے ہیں محافظ روح کے
ہو اگر طرزِ عمل اس کے خلاف
منزلِ تاریک میں صبح و مسا

آگ بھی اس کو جلا سکتی نہیں
اور ہوا اس کو سکھا سکتی نہیں
زیرِ قانونِ ازل پابند بھی
ہوتی ہے ناشاد بھی خورسند بھی
کرتی ہے قالب بہ قالب جب سفر
پھول سے لے جائے خوشبو کھینچکر
اور شریکِ کار ہو عقلِ سلیم
قادرِ مطلق کے الطافِ عمیم
جادۂ حق سے بھٹک جاتی ہے روح
ٹھوکریں پہ ٹھوکریں کھاتی ہے روح

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

مان سے جیون منوورتی - اس سے بُدھی جان
کرم ڈپل کے بھوگ کو - رچے لوک بھگوان

(۱۷)

مرکھش پد کے واسطے - کرم کرے سُجان
بنا کرم سدھی نہیں - مہا کرم مہان

(۱۸)

سو گیانا ساکھشی - تپ سے راشی گیان
نام روپ کا بوگ بگ - ہووت پرگٹ جہان

(۱۹)

کھا دیہ پدارتھ ات ہیں - ان کو سب جگ کھائے
نال جیو سموہ بھی - اسی سے ات کہائے

(دوسرا کھنڈ)

ویدیں ورنت کرم سب - گیانی یگیہ ادہ یاگ
ورنت نانا ودھی سے - نشچل کرم تیاگ

(حقیقتی علاد لیوی)

"پرکاش" کے گراہک بنائیے

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

ओऽम नत्वदन्यः कवितरो न मेधया धीरतरो वरुण स्वधावन त्वं ता विश्वा भुवनानि वेत्थ स चिन्नु त्वज्जनो मायी बिभाय

अथर्व वेद — ५-११-४

بھاوارتھ :- ہے پرکرتی کے سوامی ورن! آپ سے بڑھ کر کوئی سرو گیہ نہیں ہے - نہ بُدھی میں آپ سے بڑھ کر کوئی بدھیمان ہے - آپ ان سب براہمانڈوں کو بھلی پرکار جانتے ہیں - وہ جو انیک پرکار کی پرجا والا ہے - وہ بھی آپ سے ڈرتا ہے ٭

گان

ورن سوامی آپ سے - بڑھ کر بُدھی مان
کوئی نہ اس جگت میں - ہے میرے بھگوان

(۲)

چھلی کپٹی چالاک جو - وہ بھی ہے بھے بھیت
دل میں ہے وہ جانتا - تم اس کے نہ میت

چنے ہوئے پھول

— پرانوں کو تچھ سمجھنے والی مہلائیں بڑی سے بڑی وپتی کو سہن کر لیتی ہیں پرنتو اپمان سہن کرنا ان کے لئے کٹھن ہوتا ہے ٭

— جیون سنگنی بھاریا کے شدھ پریم کی اپما سنسار میں نہیں ہے ٭

— کنواری کنیا پگھلے ہوئے شیشے کے سمان ہے - اُسے پتی روپی جیسے سانچے میں ڈھال دیا جائے - وہ ویسی ہی بن جاتی ہے

— پُرش سچی پتنی کے پرتی اپنے سچے اور ہاردک پریم کا جو ثبوت سب سے بڑا پرمان دے سکتے ہیں - وہ اسے اپنا بھید دینا ہے ٭

— جو لڑکی بچوں کو پیار نہیں کرتی - وہ اس یوگیہ ہی نہیں - کہ اس سے کوئی پُرش وواہ کرے - اسی طرح جس پُرش کو چھوٹے بچوں سے گھرنا ہے - اُسے وواہ کرنے کا ادھکار ہی نہیں ہے ٭

— وشواس یدیپ اپنی جگہ بہت بڑا ہے پرنتو پتنی میں تو یہ کئی گنا ہانی کارک ہے ٭

سخت سردرد میں
گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی ہے - دماغ کو طاقت ملتی ہے - اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں - قیمت دس آنے (۱۰/) فی شیشی

ایجنسی

لاہور :- ہسپتال روڈ
لدھیانہ :- النکار آدشد ہالیہ کوچہ لال مل

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیئے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ٭

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی
Suleman Umar & Co. Karachi

سُریلے گانوں اور ودوانوں کے ترانوں کا آنند لینے کیلئے

پروفیسر جگدیش چندر بھوشن
سنگیت رتن گراموفون سنگر
(گجراتوں چوہیا چند)

مالک :- بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

کو

سالانہ جلسوں - وواہ اُتسوں - تہواروں سنگیت سمیلنوں وغیرہ دواسا گنا کرانے کیلئے یاد فرمادیں

مینیجر :- بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

ضرورت ہے

ہر شہر و قصبہ میں اخبار "پرکاش" اور ہندی "آریہ ورت" کیلئے کمیشن پر گراہک بنانے اور اشتہار فراہم کرنے والے نوجوانوں کی

شرائط کیلئے خط و کتابت کریں

مینیجر :- "پرکاش" لاہور

ضرورت ہے

مجھے اپنے بچوں کی دیکھ بھال کیلئے ایک ایسی ودھوا دیوی کی ضرورت ہے جو کہ سوشیل اور سوبھاؤ سے سہن شیل ہو - اس کے کوئی بال بچہ نہ ہو - اس کا ہر طرح کا خرچہ میرے ذمہ ہوگا -

"K" معرفت "پرکاش" لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)

سمت ۱۹۹۷ ۱۰ بھادوں — ۲۵-اگست ۱۹۴۰ء

جلد نمبر ۳۶	دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۳۱

ایک برس

حیدرآباد ستیاگرہ کو سماپت ہوئے ۱۷-اگست سنہ ۱۹۳۹ء ایک برس ہو گیا۔ حیدرآباد کے جیلوں کے دروازے کھل گئے۔ اور آریہ ستیاگرہی ویدک دھرم کی جے بلاتے ہوئے باہر نکل آئے۔ سارو دیشک سبھا کی آگیا انوسار سمست بھارت کے آریہ سماجوں نے ۱۷-اگست سنہ ۱۹۴۰ء وجے دن منایا۔ یہ دن اس لئے نہیں منایا گیا۔ کہ آریہ سماج کا اس پر کم و بیش دس لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ اس لئے بھی نہیں منایا گیا۔ کہ تیرہ چودہ ہزار ستیاگرہی حیدرآباد کے جیل آباد کر گئے۔ بلکہ اس لئے منایا گیا۔ کہ وہاں تیس کے قریب آریہ ویروں نے اپنے جیون کی بلی دی۔ اس لئے ان ستیاگرہ کے شہیدوں کا سمارک دوس قرار دیا گیا۔ بعض حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ ستیاگرہ اسپھل رہا ہے۔ اگر یہ بات کوئی ایسا شخص کہتا۔ جس کا ستیاگرہ سے سمبندھ نہیں۔ تو تعجب نہ ہوتا۔ لیکن افسوس یہ ہے۔ کہ یہ شبد ایسے لوگوں کے منہ سے نکلے ہیں۔ جنہوں نے ستیاگرہ کیلئے اپنے تئیں پیش کیا۔ لاہور کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت ونود بندھو ایم۔ اے شاستری نے خوب کہا۔ کہ جن لوگوں نے ۱۷-اگست سنہ ۱۹۳۹ء کو حیدرآباد جیل سے نکلتے ہی ستیاگرہ کو سپھل بتایا تھا۔ آج وہ اسے اسپھل کیسے کہہ رہے ہیں؟ اس ایک برس میں کون سی ایسی بات ہو گئی۔ جس نے ایک سپھل چیز کو اسپھل بنا دیا۔ پھر بھی یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ستیاگرہ کے سپھل ہونے کا کیا پرمان ہے؟ کہتے ہیں۔ درخت اس کے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح ستیاگرہ کے پھل پرکھنے کی پہچان یہ ہے۔ کہ جن شکایات کو دور کرانے کے لئے ہم نے ستیاگرہ شروع کیا تھا۔ وہ دور ہو چکی ہیں۔ لاہور کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے لالہ خوشحال چند خورسند نے اپنے شروتاؤں کو بتایا۔ کہ خورسند یہ ہمارا ستیاگرہ سپھل تھا۔ اور اس سے حیدرآباد کی آریہ ہندو جنتا میں نئی جاگرتی آ گئی ہے۔ ستیاگرہ کے بعد سارودیشک سبھا کے آدیش پر وہ حیدرآباد گئے۔ خاص حیدرآباد میں انہوں نے کچھ ویاکھیان دئے۔ جہاں وہ تین ویاکھیانوں میں حاضرین کی تعداد آٹھ دس ہزار تھی۔ وہاں باقی ویاکھیانوں میں ۲۵-۳۰ ہزار۔ اگر ان کے ویاکھیانوں میں اس قدر بھاری حاضری ہوتی رہی۔ اور پولیس نے نہیں روکا۔ تو جہاں بظاہر ہے کہ وہاں کی جنتا کو آریہ سماج سے ہمدردی ہے۔ وہاں یہ بھی کہ وہاں اب بے کھٹکے ویدک دھرم کا پرچار ہو سکتا ہے۔ نہیں شکایت ہے کہ وہاں کی پولیس آریہ سماج کی راہ میں روڑے اٹکا رہی ہے۔ چنانچہ اس نے پنڈت ونائیک راؤ جی سے کہا۔ کہ لالہ خوشحال چند جی کو ریاست کا دورہ نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ باہر پولیس کا اتنا انتظام نہیں۔ کہ فساد کا خطرہ ہو۔ تو اس کا بندوبست کیا جا سکے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ریاست کا عملہ تقریباً سارے کا سارا مسلمان ہے۔ اور پولیس خاص طور پر مسلمانوں کو عام طور پر آریہ سماج سے کد ہے۔ اس لئے مسلم عملہ کا جتنا بس چلے گا۔ وہ آریہ سماج کا پرچار نہ ہونے دے گا۔ لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ ریاست نے ہم سے جو اقرار کئے تھے وہ پورے کئے ہیں یا نہیں۔ کوئی نہیں کہتا۔ کہ ہمارے ستیاگرہ سے حکومت کی مشینری مناسب ہاتھوں میں آ گئی ہے۔ ریاست کی طرف سے جن اصلاحات کا اعلان پچھلے سال ہوا تھا ان کے مطابق ہندوؤں کو ریاست کے انتظام میں پچاس فیصدی کے قریب حصہ ملے گا۔ لیکن وہ اصلاحات بھی اس وقت تک کھٹائی میں پڑی ہیں۔ ان کے نفاذ کو روکنے کے لئے انجمن اتحاد المسلمین حیدرآباد نے زمین و آسمان ایک کر دیا۔ انہیں رکنے کیلئے خود مسٹر جناح حیدرآباد پہنچے۔ اور اس ساری تگ و دو کا یہ اثر ہے۔ کہ اصلاحات نافذ ہونے میں نہیں آتیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان کے نفاذ پر کایا پلٹ ہو جائیگی۔ لیکن بہتری کی صورت ضرور رونما ہو سکتی ہے۔ جب تک حکومت کی مشینری تبدیل نہیں ہوتی۔ آریہ سماج کو پولیس اور دوسرے ریاستی عملہ کی طرف سے مخالفت کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ بلا شبہ آریہ سماج نے ستیاگرہ شروع کیا تھا اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے۔ لیکن اس کی یہ خواہش بھی تھی۔ کہ وہاں کے ہندوؤں کا کچھ بن جائے اور اس کے ستیاگرہ کا یہ اثر ہوا۔ کہ جو اصلاحات برسوں سے رک رہی تھیں۔ وہ شائع کر دی گئیں۔ لیکن آریہ سماج اپنے اعلان کے مطابق ان کے نفاذ کیلئے ستیاگرہ جاری نہ رکھ سکتا تھا۔ جب تک ریاست اس کے مطالبات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو گئی۔ اس کیلئے ستیاگرہ بند کرنا لازمی تھا۔ اصلاحات تبھی عمل میں آ سکتی ہیں۔ جب وہاں کے ہندو اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیں۔ کہ وہ ان کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیا آریہ سماج اور کیا ہندو سماج حیدرآباد میں ان کی شکایات اس دن دور ہوں گی۔ جب حق بحق دار رسید کے اصول کے مطابق حکومت کی باگ ڈور اکثریت کے ہاتھ میں آئیگی۔ پھر بھی اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ حالات میں ایک خوشگوار تبدیلی آئی ہے۔ پہلے ریاست میں باہر سے اپدیشکوں کا داخلہ بند تھا۔ ہماری طرف سے ستیاگرہ کے بند ہونے کی ایک شرط یہ تھی۔ کہ باہر کے اپدیشکوں کے آمد پر کوئی پابندی نہ رہے۔ چنانچہ ریاست نے یہ شرط تبدیل کی۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ لالہ خوشحال چند ریاست حیدرآباد میں چھ لیکچر دے پائے۔ اور پولیس نے کوئی رکاوٹ نہ کی۔ ان لیکچروں کیلئے انہیں کسی سے اجازت حاصل کرنی نہ پڑی۔ یہ ستیاگرہ کا اثر ہی ہے۔ کہ پچھلے ورش میں سارودیشک سبھا کی آگیا سے کئی اپدیشک حیدرآباد گئے۔ اور انہوں نے ہفتوں پرچار کیا۔ پنڈت ترلوک چند شاستری پوران بھاسکر مولوی فاضل کے الفاظ میں ”پرچار کے متعلق سب سے پہلے یہ بتلانا ضروری ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں کثیر تعداد میں آریہ سماجیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے امسال اپنے جلسے ایسی دھوم دھام سے منائے۔ کہ ان کی یاد ان شہروں کے لوگوں کو دیر تک رہے گی۔ خاص کر حیدرآباد کی کئی آریہ سماجوں کے جلسے تو اپنی نظیر آپ تھے۔ ایسے جلسے لاہور کے علاوہ شائد ہی کہیں پنجاب میں ہوتے ہوں۔ سکندرآباد گلبرگہ۔ نیلنگہ۔ بولارم اور نظام آباد کے جلسے ایک خاص شان کے مالک تھے۔ بیرون ریاست سے بھی آریہ سماج کے برستھ اپدیشک جلسوں میں شامل ہوتے رہے۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اور پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری خاص کر جلسوں کیلئے مدعو کئے گئے۔ جلسوں کے پروگرام میں حیدرآباد کی پولیس کی طرف سے کسی قسم کی دست اندازی نہیں ہوئی۔ پرچار کی آزادی کے متعلق اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری ۳۵ دن تک ریاست کی مختلف

ماسک ”آریہ ورت“ ہندی کی ضمانت داخل کر دی گئی

پہلا انک ۱۰-ستمبر کو شائع ہو جائیگا

ایک ہزار روپیہ کی مطلوبہ ضمانت داخل کر کے ”آریہ ورت“ ہندی ماسک کے اجراء کی منظوری ۲۰-اگست کو حاصل کر لی گئی ہے۔ پہلا انک چھپ رہا ہے۔ اس کو ادھک سے ادھک شاندار۔ اپ ٹو ڈیٹ۔ روچک اور اپیوگی بنانے کا یتن کیا جا رہا ہے۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس کا مکھیہ اُدیش آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی اور آریہ بھاشا کا پرسار کرنا تتھا مہیلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنا ہے۔ پہلے انک کے لیکھکوں میں آپ آریہ سماج کے اُچیہ کوٹی کے سنیاسیوں۔ ودوانوں۔ لیکھکوں اور کویوں کے علاوہ دیش کی پرسدھ شردھیہ دیویوں تتھا مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ ڈاکٹر ٹیگور۔ پنڈت مدن موہن مالویہ اور شریمتی وجے لکشمی پنڈت آدی کو بھی پائیں گے۔ استریوں میں آریہ سماج کے پرسار اور پنجاب میں ہندی پرچار کے سادھن بنائے جائیں گے۔ آریہ مہیلاؤں میں ویرتا اور آریتو کی بھاونائیں جاگرت کرنے کیلئے ویر انگناؤں کی جیونیاں دی جایا کریں گی۔ آج کل کی شکشت لڑکیوں کی دوشت منوورتی کو سدھارنے والے لیکھ ہوں گے۔ ابھ جیوی کوتائیں ہوں گی۔ شکشا پرد و روچک کہانیاں ہوں گی۔ استری اُپیوگی واقفیت ہو گی۔ ایک آرٹسٹ سے متی فیروز اور آکرشک ٹائیٹل کا ڈیزائن بنوایا جا رہا ہے۔ چتر بھی ہوں گے۔ لیکن ایسی استریوں میں دیرتا کے بھاؤ بھرنے والے۔ مختصر یہ کہ آریہ پریواروں میں پڑھے جانے کیلئے جس پرکار کی شکشا پرد پتر کا کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی ”آریہ ورت“ ٹھیک اس کے مطابق ہو گا۔ ہم اس سمبندھ میں اپنا کرتویہ پورا کر رہے ہیں۔ آریہ دھرم۔ آریہ سنسکرتی آریہ سبھیتا اور آریہ بھاشا کے پریمی بھائی اور آریہ سماجیں ”آریہ ورت“ کے گراہک خود بنیں اور دوسروں کو بنائیں۔ آریہ پتری پاٹھ شالاؤں اور آریہ سکولوں میں اس کا پرچار خاص روپ سے ہونا چاہیئے۔ کوئی آریہ پریوار آریہ ورت کے سوادھیائے سے ونچت نہ رہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ آریہ بھائی ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ”آریہ ورت“ کی دل کھول کر سہایتا کریں گے۔

سماجوں میں شریک ہوتے رہے۔ ان کے علاوہ سوامی کیولانند جی۔ مہنتہ جیمنی جی اور پنڈت ماتھر شرما لگاتار کئی دنوں تک سارودیشک سبھا کی طرف سے حیدرآباد کا دورہ کرتے رہے۔ ان کے علاوہ اس سبھا نے پنڈت اودھ بہاری جی ایم۔اے ایل۔ایل۔بی۔ پنڈت ودیانند جی ودیالنکار پنڈت مہیندر پرتاپ جی شاستری اور پنڈت کیشو جی آریہ شاستری کو پرچار کرنے حیدرآباد بھیجا۔ یہ سجن اس وقت بھی کام کر رہے ہیں۔ نظام راجیہ کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے بیس اکیس اپدیشک الگ ہیں۔ پنڈت ونائیک راؤ جی بیرسٹر پردھان اور پنڈت بنسی لال جی منتری نظام راجیہ آریہ پرتی ندھی سبھا اور پنڈت نریندر جی ویدک مشنری کی کوششوں نے رفتار میں اور بھی تیزی پیدا کر دی ہے۔ ان سب سے بڑھ کر آریہ سماج کے مایہ ناز ودوان پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم۔اے سارودیشک سبھا کی طرف سے خاص طور پر دکھشن پرچار کے پربندھ کے لئے تعینات کر دئے گئے ہیں۔ اور وہ دن رات اسی دھن میں مست ہیں۔ کہ دکھشن پرچار کس طرح سپھل ہو۔ حیدرآباد کی سماجوں میں ویدکتھا ہوتی ہے۔ یگیہ ہوتے ہیں۔ اوم کے جھنڈے کی رسم ہوتی ہے۔ لیکن سبھا کے کاریالیہ میں شائد ہی ان رسومات مذہبی میں پولیس کی طرف سے رکاوٹ ڈالنے کے متعلق کوئی شکایت آئی ہو۔ یہ تو پرچار کی مختصر سی جھانکی ہے۔ جس سے پورا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ اس وقت تک جگ تیس اپدیشک صرف ریاست میں پرچار کر رہے ہیں۔ سارودیشک سبھا کی طرف سے کھولے ہوئے اپدیشک ودیالیہ شولاپور سے ٹریننگ حاصل کرنیوالے پرچارکوں کی تعداد الگ ہے۔ جو عنقریب ہی پرچار کے میدان میں اترنے والے ہیں۔ بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ پنجاب کو چھوڑ ریاست حیدرآباد کے اپدیشکوں کی تعداد کسی بھی اور صوبہ سے زیادہ ہے۔ یہ تعداد صرف اپدیشکوں کی ہے۔ ان کے علاوہ حیدرآباد میں ایسے نوجوانوں اور ویدک دھرم کے شیدائیوں کی کمی نہیں۔ جو اپنے نجی کاروں سے سمے نکال کر پرچار میں پوری سہایتا دیتے ہیں۔ وہ کبھی کبھی اپنے کام چھوڑ کر رات کے ایک دو بجے بیل گاڑیوں کے ذریعہ آریہ سماج کے پروگرام کی تکمیل کیلئے جاتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ حیدرآباد میں ایک اپدیشک منڈل بھی بن گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ وقت وقت پر اپدیشک اکٹھے ہو کر پرچار سمبندھی سکیموں پر وچار کریں۔ اس سے آریہ پرش سمجھ سکتے ہیں۔ کہ پچھلے ورشوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

اور ریاست میں ویدک دھرم کے پرچار کا یتن کیا گیا ہے۔ اگر کوئی بھائی یہ سمجھتا ہو۔ کہ یہ پرچار کافی نہیں۔ تو اس سے جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جتنا بھی زیادہ پرچار ہو اچھا ہے۔ لیکن پرچار اتنا ہی ہو سکتا ہے۔ جتنے ہمارے سادھن ہیں۔ یتن سے زیادہ پھل کی آشا رکھنا بدھی متا نہیں۔ آریہ سماج کو چھوڑو۔ اگر آریہ سماج نے ستیاگرہ نہ کیا ہوتا۔ تو کیا یہ ممکن تھا۔ کہ حیدرآباد میں ہندو کانفرنس ہوتی۔ اور ڈاکٹر مونجے اس کی صدارت کر دیا کھیان دے پاتے۔ پرچار کے علاوہ سارودیشک سبھا کی یہ بھی کوشش ہے۔ کہ حیدرآباد کی ہندو جنتا کی تعلیم اپنے ہاتھ میں لی جاوے۔ چنانچہ اس کیلئے خاص حیدرآباد میں ایک آریہ سکول کھولنے کی تجویز منظور ہو چکی ہے۔ سارودیشک سبھا اس کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ بھی دے چکی ہے۔ اس وقت تک سکول جاری نہیں ہوا۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بلڈنگ کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہو سکا۔ سارودیشک سبھا نے ایک کوٹھی کا سودا کیا۔ سودا مکمل ہو گیا لیکن جب ریاست کو اس کا علم ہوا۔ تو اس نے زیادہ روپیہ دے کر راتوں رات اس کوٹھی کی رجسٹری کرالی۔ باوجود اس کے آریہ سماج کا حوصلہ پست نہیں ہوا۔ اور اسی مہینے میں سارودیشک سبھا کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت کیشو آریہ ہائی سکول حیدرآباد کی آدھار شلا رکھیں گے۔ اس کے علاوہ ستیاگرہ بند کرنے کی ایک شرط یہ بھی رکھی گئی تھی۔ کہ ریاست میں سکولوں کے کھلنے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ تو اس طرح کی۔ کہ سکول کو جاری کرنے والا کون ہے۔ اس کے پاس پریاپت سادھن ہیں یا نہیں۔ سکول کے لئے بلڈنگ ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کیسی؟ نظام سرکار نے ہماری یہ شرط مان لی تھی۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ وہ اس پر قائم رہے گی۔ جو سکول ہم حیدرآباد میں کھول رہے ہیں۔ اس سے اس بات کا بھی امتحان ہو جائیگا۔ کہ اس شرط کی تعمیل ہوئی ہے یا نہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ ماتحت عملہ آریہ سماج کی مخالفت کرتا ہے۔ لیکن ہمارے پاس اس بات کا کوئی پرمان نہیں۔ کہ ریاست نے ستیاگرہ کی کسی شرط کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس نے ہماری کئی شرطیں پہلے ہی سے ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ مثال کے طور پر وہ پنڈت رام چندر دہلوی کے داخلہ پر پابندی ہٹانے کو تیار نہ ہوئی۔ ہمارے زور دینے پر اس نے غور کرنے کا وعدہ کیا۔ اس سے زیادہ ذمہ داری نہیں لی۔ ہمارا یہ دعوی نہیں۔ کہ ریاست میں جو کچھ ہونا

چاہیئے تھا۔ ہم وہ سب کر آئے ہیں۔ لیکن یہ دعوی ضرور ہے۔ کہ جو مطالبات آریہ سماج نے پیش کئے تھے۔ وہ سب کے سب منظور ہو گئے۔ ستیاگرہ سے پہلے اوم کا جھنڈا کیا گھروں پر اور کیا سماج مندروں پر نہیں لہرایا جا سکتا تھا۔ آج اس قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں۔ نہ آریہ سماج کا پرچار اور نہ آریہ سماج کے جلسے اجازت لئے بغیر ہو سکتے تھے۔ آج اس قسم کی کوئی ممانعت نہیں۔ پہلے پبلک میں تو کیا اپنے گھروں میں ہون کنڈ بنانے اور ہون کرنے کی ممانعت تھی۔ آج آپ جہاں بھی چاہیں ہون کر سکتے ہیں۔ پہلے سماج مندروں کے نقشوں کا منظور کرنا صیغہ امور دینی کے ماتحت تھا۔ آج انگریزی علاقہ کی طرح میونسپل کمیٹیوں کے ماتحت ہے۔ سکولوں کے کھلنے پر جو بندشیں تھیں وہ بھی دور ہو چکی ہیں۔ اس طرح بجا فخر کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ستیاگرہ سپھل ہوا۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ وہ اس لئے اسپھل ہے۔ کہ ساری ریاست آریہ سماجی نہیں بن گئی۔ تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے لئے سمے اور تنکشن درکار ہے۔ اگر ہماری کوششیں اسی طرح جاری رہیں۔ جس طرح کہ ان دنوں ہو رہی ہیں۔ تو ہم وہ دن بھی اپنی آنکھوں دیکھ لیں گے۔ جب کہ حیدرآباد کی ساری ہندو جنتا ویدک دھرم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ لیکن صدیوں کے سنسکار دنوں یا ہفتوں میں بدل نہیں سکتے۔ اس کیلئے ورشوں چاہئیں۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ وہ بھی ہو رہے گا۔ اور ہماری نئی کالونی ایک دن پورن روپ سے آریہ بن جائے گی۔

(کرشن)

سندھ کے ہندوؤں کی ہجرت

سندھ اسمبلی کے کانگریسی ممبر پروفیسر گھنشیام ایم۔ایل۔اے کے ایک بیان کے مطابق ہندو قبیلوں کی ایک کثیر تعداد سندھ کے اکثر دیہات سے ہجرت کر کے بڑے شہروں میں جا بسی ہے۔ اس لئے کہ سندھ کے ہندو دیہات کے اندر اپنے جان و مال کو محفوظ نہیں سمجھتے۔ سندھ پرانت میں قانون شکنی کا جو دَور دورہ ہے۔ اس نے ہندوؤں کی زندگی دوبھر کر دی ہے۔ صوبہ کے ہندوؤں نے بجا طور پر پچھلے دنوں گورنر سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ صوبہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ اب جبکہ ہجرت تک کی نوبت آ پہنچی ہے۔ گورنر کو ہندوؤں کی درخواست منظور کر لینی چاہیئے +

پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ

(قائم شدہ سنہ ۱۸۹۵ء)

منظور شدہ سرمایہ

۱۰۰۰۰۰۰۰ روپیہ

جاری و فروخت شدہ سرمایہ

۵۰۰۰۰۰۰ روپیہ

ادا شدہ سرمایہ

۳۱۴۶۸۰۴ روپیہ

ریزرو فنڈ

۱۵۱۵۳۶۸ روپیہ

ورکنگ کیپیٹل

۸۵۸۷۰۶۸۳ روپیہ

(جیسا کہ ۳۰-۶-۴۰ کو تھا)

صدر دفتر

۴۷ - دی مال - لاہور

چیئرمین

رائے بہادر دیوان بدری داس

شاخیں

پنجاب بھر میں اور ہندوستان کے بڑے بڑے تجارتی شہروں میں

یو۔پی کی نئی شاخیں

سہارنپور۔ مرادآباد۔ لکھنؤ۔ بجنور۔ نجیب آباد۔ مظفرنگر۔ منصوری۔ دہرہ دون۔

ایجنسیاں

احمدآباد (انڈیا) رنگون (برما) لنڈن۔ نیویارک۔ کوبے (جاپان)

نوٹ

بنک سے متعلقہ ہر قسم کا کاروبار علاوہ غیرملکی ایکسچینج کے نہایت واجبی شرح پر کیا جاتا ہے۔ زائد دریافت کاروبار کیلئے صدر دفتر کے مینیجر یا برانچ کو لکھیئے:-

یودھ راج
سیکرٹری

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سندھ پرانت کے ہندو

بھگت کنور رام کے بعد مسٹر پیشانی اور اب سیٹھی ڈوب چند اوسان کی دھرم پتنی کے قتل کی اطلاع ملی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سیٹھی جی اپنے مکان کے صحن میں سو رہے تھے۔ کہ بندوقوں اور کلہاڑیوں سے مسلح ڈاکوؤں نے ان کی چارپائی کو گھیر لیا۔ اور ان کا کام تمام کرنے کے بعد ان کی دھرم پتنی کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔

سندھ میں یکے بعد دیگرے ہندوؤں کے قتل کی وارداتیں باعثِ تشویش ہیں۔ سندھ پرانت کے نیتاؤں کو مل کر ہندوؤں کی حفاظت کے ذرائع سوچنے چاہئیں۔

"قادیاں میں پوپ ازم"

احمدیوں کی قادیانی خلافت کو ان کے اپنے لاہوری بھائی "پوپ ازم" کے مشابہ قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ "یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ "محمودی خلافت" کو اسلامی تعلیمات اور روایات سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ اسلام کے پاکیزہ و نورانی ماحول کے اندر اس قسم کی آزادی سوز۔ ضمیر کش نظام کے لئے قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ البتہ یہ نام نہاد خلافت "پوپ ازم" سے بے شک بہت مشابہ ہے۔ جناب خلیفہ قادیاں کچھ عرصہ ہوا اپنے آپ کو پوپ روما سے تشبیہہ بھی دے چکے ہیں۔ پوپ پر کسی قسم کا اعتراض دل میں کھٹکنا تک عیسائیوں کے نزدیک جرم عظیم بلکہ کفر ہے۔ اور جناب خلیفہ قادیاں بھی اپنی ذاتِ منصب کو اعتراضات سے بالاتر قرار دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ محمودی نظام خلافت کے اندر بھی اسی قسم کے مفاسد پیدا ہو رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے "پوپ ازم" کی تاریخ داغدار ہے"۔ ("پیغام صلح"۔ ۱۳-اگست ۱۹۴۰ء)

کیا فرماتے ہیں قادیانی حضرات اس فتویٰ پر؟

وزیر ہند کا اعلان

مسٹر ایمری وزیر ہند نے جو وائسرائے کے تازہ اعلان کی وضاحت میں جو تقریر ۱۴-اگست کو ہاؤس آف کامنز میں کی۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں۔ کہہ دیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ اپنی خاص ذمہ داریوں سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ اس طرح کانگریس کا مطالبہ پھر ٹھکرا دیا گیا۔ کانگریس تو تعاون کرنے سے رہی۔ اس لئے اب وائسرائے دیگر پارٹیوں کا تعاون حاصل کریں گے۔ اور اپنی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کر دیں گے۔

دیکھیں کانگریس اگلا قدم کیا اٹھاتی ہے؟

پنجاب کی بنیادی ملازمتیں

پنجاب کے ہندوؤں کو شکایت ہے۔ کہ موجودہ وزارت بنیادی ملازمتیں ایک ایک کر کے مسلمانوں کے حوالے کر رہی ہے۔ اور اس طرح ان کا حق چھینا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ٹھوس اعداد و شمار بھی پیش کئے گئے ہیں۔ جن کی تردید نہیں کی گئی۔ جس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی شکایت بجا ہے۔ لیکن شکایت بجا ہوتے ہوئے بھی کیا اس کو دُور کرنے کی طرف دھیان دیا جائے گا؟

کانگریس کا اگلا اجلاس پنجاب میں

مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس نے پنجاب کی کانگریس کے آئندہ اجلاس کیلئے دعوت منظور کر لی۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اجلاس کہاں ہو؟ اس سلسلہ میں انبالہ اور راولپنڈی ڈویژنوں کا نام لیا جا رہا ہے۔ یقینی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ بہر حال پنجاب کانگریس کمیٹی جس کا اجلاس عنقریب ہونے والا ہے۔ اس کا قطعی فیصلہ کر دے گی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ پنجابی تن من دھن سے اجلاس کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔

۱۵-اگست

ہٹلر بڑے بڑے دعوے کرتا ہے۔ لیکن وہ کس طرح دھرے دھرائے رہ جاتے ہیں۔ یہ اس کے اس بلند بانگ تازہ دعوے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جو اس نے ۱۵-اگست کو لنڈن میں ایک فاتح کی حیثیت سے داخل ہو کر شرائط صلح پیش کرنے کے متعلق کیا تھا۔ ۱۵-اگست کو بیتے بھی ایک ہفتہ ہو گیا ہے۔ لیکن لنڈن پر کوئی بڑا حملہ نہیں ہوا۔ درحقیقت ہٹلر اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ برطانیہ مقابلہ کیلئے کس قدر تیار ہے۔ اس لئے اب تو یہ سوال کیا جانے لگا ہے کہ کیا ہٹلر انگلستان پر حملہ کر سکتا ہے؟ یقیناً جو کام نپولین نہ کر سکا۔ وہ ہٹلر کیسے کر پائیگا؟

جنم اشٹمی کا نیا پیغام

۲۶-اگست کو جنم اشٹمی ہے۔ حسب معمول اس ورش بھی یہ تہوار ہندوؤں میں بڑے سماروہ اور اُتساہ سے منایا جائے گا۔ انتر راشٹریہ پرستھتی کے کارن اس ورش جنم اشٹمی کی وششٹتا بڑھ گئی ہے۔ اور ایک وہ نیا پیغام لے کر آئی ہے۔ اور وہ نیا پیغام یہ ہے۔ کہ ہندو سنگٹھت ہوں۔ اور بھائی بھائی بن کر رہیں۔ موجودہ صورت حالات کا یہی تقاضا ہے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ سماجیں جنم اشٹمی کا یہ پیغام اپنے اپنے نگر کے ہندوؤں تک پہنچا دیں گی۔

آریہ کمار پریشد کی پریکھشائیں

بھارتیہ آریہ کمار پریشد دہلی کی اور سے آریہ کماروں دوارا دھارمک گرنتھوں کے سوادھیائے کی پریکھشا لی جاتی ہے۔ اور اُتیرن کماروں کو پریشد کی اور سے ویدک دھرم وشارد اور سدھانت شاستری کی اپادھیاں دی جاتی ہیں۔ آریہ یوکوں اور یووتیوں میں سوادھیائے کا پریم جاگرت کرنے اور انہیں آریہ سماج کی طرف آکرشت کرنے کے لئے یہ پریکھشائیں بہت اپیوگی سدھ ہوئی ہیں۔ پریشد منتری کے کتھن انوسار یہ پریکھشائیں سوائے پنجاب کے انیہ سبھی پرانتوں میں بھلی پرکار پرچلت ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ پنجاب کے آریہ بھائی اور آریہ سماجیں انہیں اپنائیں۔ پاٹھ ودھی اور دوسرے نیم پریشد کے کاریالیہ سے مل سکتے ہیں۔

پنجاب کی حفاظت کے انتظامات

حکومت پنجاب کی طرف سے صوبہ میں ہوائی حملوں کے متعلق حفاظتی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں چار لاکھ روپیہ کے خرچ سے آگ بجھانے والے ۱۵۲ انجن خریدے گئے ہیں۔ بڑے شہروں کو کئی کئی حصوں میں تقسیم کر کے وارڈن مقرر کر دئے جائیں گے۔ اور شہریوں کی امداد کے لئے رضاکار بھی مقرر ہوں گے۔ اگرچہ ہوائی حملوں کا خطرہ بعید ہے۔ تاہم دانشمندی یہی ہے۔ کہ جملہ امکانات کے لئے تیار رہا جائے۔

اہلِ برطانیہ کو گیتا کے سندیش کی ضرورت

انگلستان پر جرمن جہازوں کے پے در پے ہوائی حملوں کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ کئی شہریوں کو پوری نیند نہیں مل رہی۔ "نیو سٹیٹس مین اینڈ نیشن" نے برطانوی حکومت کو مشورہ دیا ہے۔ کہ کم نیند کے بُرے اثرات کے سدِ باب کیلئے ضروری ہے۔ کہ "زیادہ سونا چاہئیے" کی تحریک شروع کی جائے۔ لیکن ہماری رائے میں یہ تحریک تب تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک زیادہ نیند نہ لے سکنے والوں کی ذہنی بے چینی دُور نہ ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں گیتا کا "امر سندیش" دیا جائے۔ اگر انہیں یہ یقین ہو جائے۔ کہ اپنے دیش کے متعلق اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اگر انہیں مرنا بھی پڑے۔ تو یہ کوئی ڈر کی بات نہ ہوگی۔ آتما امر ہے۔ وہ یہ نشور شریر تیاگ کر دوسرا دھارن کرے گی۔ وہ اس فانی شریر کے لئے چنتا کیوں کریں؟ اس سے نشچنت ہوتے ہی کم خوابی کی شکایت باقی نہ رہے گی۔

مہاتما گاندھی کا اچھوت اُدّھار پر زور

مہاتما گاندھی نے ہریجن کے تازہ پرچہ میں اچھوت اُدّھار پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ:-

"چھوت چھات کا بھوت جب تک ہندوؤں کی ہڈیوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ تب تک وہ خود اچھوت ہیں۔ اور اچھوتوں کو اہنسک سوراجیہ نہیں ملسکتا۔ چھوت ...

(حصہ اوّل) ہندوستانی شکھشاولی (عربی لپی میں)

ناگری لپی کی طرح صحیح اور سائنٹفک طریق پر اُردو ہندوستانی اور اُردو دانوں کو ہندی لکھنے و پڑھنے کا بہترین قاعدہ ہے۔

قیمت اڑھائی آنے (۲؍) فی جلد یا ساڑھے بارہ روپے (۱۲؎) سینکڑہ

ملنے کا پتہ:- پنڈت آسا رام اور ور میر نوٹیفائیڈ ایریا ڈاکخانہ مصرکھ ضلع سیتاپور (یو۔پی)

سیاسیات

کیا ہٹلر انگلستان پر حملہ کر سکتا ہے؟

(صورت حال سے متعلق ایک نہایت اہم دلچسپ مضمون)

فرانس کی شکست کے بعد سے برطانیہ پر جرمن حملہ کے مسئلہ نے بڑی اہمیت حاصل کر لی ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ ہٹلر نے یورپ کے بہت سے آزاد ممالک کو اپنی آہنی گرفت میں لے لیا ہے۔ لیکن ہماری سرکار برطانیہ بھی دوسری طرف بہت طاقتور اور منظم ہو چکی ہے۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ یورپ کی سرزمین پر فتوحات حاصل کرنے سے ہر ہٹلر کو اتنی طاقت حاصل ہو گئی ہے۔ کہ اب اُسے کوئی شکست نہیں دے سکتا ہے۔ وہ غلط خیالات کی دنیا میں رہتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ پولینڈ۔ ڈنمارک۔ ناروے۔ بلجیم۔ ہالینڈ اور فرانس کو اپنا مطیع بنا کر اس نے یورپ کی سرزمین کے ایک بڑے رقبے پر اپنا اقتدار بٹھا لیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی وسیع فوجی طاقت کو اب صرف برطانیہ پر حملہ کرنے کے کام کے لئے رکھ چھوڑا ہے۔ لیکن اب جب کہ ہٹلر اور اس کے مقصد کے درمیان ایک ایسا سمندر حائل ہے۔ جس میں برطانیہ کا بحری بیڑا راستہ روک کر کھڑا ہے۔ برطانیہ پر حملہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

بلاکیڈ کا اثر

یہ تو ظاہر ہے کہ جب تک ہٹلر برطانیہ سے نپٹ نہ لے۔ وہ اس جنگ میں فتح حاصل کرنے کی کبھی امید نہیں کر سکتا۔ یہ خیال کرنا قطعی غلط ہے۔ کہ ہٹلر صرف اس لئے کہ اس نے یورپ کے ایک بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب مدافعانہ عمل پر اکتفا کرے گا۔ اور اپنے مورچوں کو مضبوط کر کے صرف اس بات کا انتظار کرتا رہے گا۔ کہ برطانیہ بذات خود کوئی جارحانہ حملہ شروع کرے۔

ظاہر ہے۔ کہ جرمنی برطانیہ کے بلاکیڈ کی تاب نہیں لا سکتا۔ اور اگرچہ روس کی طرف سے اس کو کچھ سامان سپلائی ہوتا ہے۔ تاہم اسے بحری راستہ کی سخت ضرورت ہے۔

یہ برطانی بحری بیڑے کے مؤثر بلاکیڈ کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ جرمنی کو گھبرا کر باہر آنا پڑا۔ اور مغربی محاذ پر حملہ شروع کرنا پڑا۔ اب طرہ یہ ہے۔ کہ چونکہ ناروے کے ساحل سے لے کر فرانس کے ساحل تک تمام ساحلی مقامات گویا جرمنی کے ہاتھوں میں ہیں۔ اس لئے برطانی بحری بیڑے کے بلاکیڈ کا عمل اور بھی زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتا تھا۔ سبب یہ ہے۔ کہ اب کوئی غیر جانبدار بندرگاہ باقی نہیں رہی ہے۔ جہاں کوئی جہاز غیر جانبدار دار جھنڈا لگا کر پہنچ سکے۔ اس امر کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ جرمنی کے خلاف برطانی بلاکیڈ کا ایک کمزور نقطہ یہی تھا۔ کہ بہت سی غیر جانبدار بندرگاہیں موجود تھیں۔ جن کے ذریعہ جرمنی سامان لے جا سکتا تھا۔ اب یہ صورت حالات ختم ہو گئی ہے۔ اور جرمنی کے خلاف برطانی بحری بیڑے کا بلاکیڈ ان تمام ساحلی مقامات پر حاوی ہے۔

مفتوح ممالک سے امداد

یہ خیال بھی ہیچ ہیں کہ جرمنی نے یورپ کے جن ممالک کو تباہ کیا ہے۔ ان سے وہ بہت کچھ امداد لے سکے گا۔ کچھ خزانے اور کچھ اسلحہ سازی کے کارخانے ضرور اس کے ہاتھ آ گئے ہیں۔ لیکن جہاں تک خام اشیاء اور زراعتی پیداوار کا تعلق ہے۔ خود ان ہی تباہ شدہ ممالک کی اپنی ضروریات کے لئے بھی ناکافی ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے۔ کہ جب تک جرمنی کو بحری راستہ پر قابو حاصل نہ ہو گا۔ وہ فراغ کا ارادہ کر کے بیٹھ نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جرمنی برطانیہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جرمنی نے برطانیہ پر حملہ کرنے کے متعلق بڑے بلند آہنگ دعوے کئے ہیں اور اپنے ارادوں کا اظہار بھی وسیع پروپیگنڈا کے ذریعہ کیا ہے۔ ہٹلر نے تو یہ اعلان کیا تھا۔ کہ ۱۵ اگست کو وہ لنڈن میں ہوگا۔ اس دعوے کے پیش نظر یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں:۔

"کیا واقعی ہٹلر انگلستان پر حملہ کر سکتا ہے۔ جب نپولین اس مقصد میں ناکامیاب رہا۔ تو انگلستان جیسے مسلح اور مرتبہ بلند چند ہفتے میں ہٹلر کیونکر حملہ کر سکے گا؟ اس کے حملہ کے کیا ذرائع اور کیا طریقے ہوں گے؟ اور اس خطرناک مہم کا نتیجہ کیا ہوگا؟

اگر سمندر سے حملہ ہوگا

اس سلسلہ میں سب سے پہلے جو چیز ہمارے سامنے آتی ہے۔ وہ سمندر کے ذریعہ برطانیہ پر جرمن حملہ کی صورت ہے۔ یہ کہنا غلط ہے۔ کہ ہٹلر کے پاس ایک بڑی فوج کو اس کے تمام سامانوں کے ساتھ سمندر سے پار لے جانے کے ذرائع موجود نہیں ہیں۔ مفتوح ممالک سے جرمنی کو تجارتی جہازوں کا ایک بڑا بیڑا ہاتھ آ گیا ہے۔ جو یورپ سے انگلستان تک جرمن فوج کو لے جانے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مزید براں فرانس بلجیم اور ہالینڈ کے ساحلوں پر بہت سی بندرگاہیں ایسی ہیں۔ جہاں سے فوج اور اس کا سامان جہازوں پر چڑھایا جا سکتا ہے۔ پھر بھی ہٹلر جانتا ہے۔ کہ اتنا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کو زیادہ خطرناک اور اہم مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ جن میں سب سے زیادہ اہم مسئلہ یہ ہے۔ کہ فوجوں کو جہازوں میں چڑھا لے اور لے جانے اور برطانی ساحل پر اتارنے کے خطرناک کام کو برطانی حملوں سے پوشیدہ اور محفوظ کیونکر رکھا جا سکتا ہے؟

یہی وہ سوال ہے جس کا جواب برطانیہ کے بحری بیڑے اور طاقتور رائل ایئر فورس کی صورت میں موجود ہے۔ اور یہی دونوں چیزیں جرمنی اور برطانیہ کی جنگ میں فیصلہ کن ثابت ہوں گی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ برطانیہ کا بحری بیڑا اس قدر مضبوط اور طاقتور ہے کہ اس کی مثال کسی ملک کے پاس موجود نہیں ہے۔ اگر جرمن فوجوں سے بھرا ہوا کوئی بحری بیڑا سمندر کو عبور کرنے کے لئے باہر نکلے گا۔ تو برطانوی جنگی جہازوں کی توپیں اس کو اپنے نشان کن گولوں کا نشانہ بنا دیں گی۔

اگر ہوا کے ذریعہ حملہ ہوگا

یہ بھی ممکن ہے کہ نازیوں کو اپنی زبردست ہوائی طاقت پر ناز ہو۔ اور وہ برطانوی بحری بیڑے کے چیلنج کا جواب ہوائی جہازوں سے دیں۔ تاکہ ان کے فوج لے جانے والے جہازوں کو وہ تحفظ حاصل ہو سکے۔ لیکن ایک طرف اگر ہوائی بمباری کے اثر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تو دوسری طرف تجربہ یہ بھی بتلاتا ہے۔ کہ تمام بحری جہاز پر ہوائی حملے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور علاوہ ازیں یہاں اس گتھی کا حل یوں ہو سکتا ہے۔ کہ برطانی بحری بیڑے جرمنی کے بحری جہازوں پر گولہ باری کریں۔ اور ہوائی طاقت ہوائی طاقت کا مقابلہ کرے۔

اس سلسلہ میں ایک دوسرا اہم عنصر ہے۔ جو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی اینٹی ایئر کرافٹ" (طیارہ شکن) توپوں کے حملے۔ چونکہ جنگی جہازوں کے عرشے پر توپیں سخت ترین گولہ باری میں مصروف ہوں گی۔ اس لئے کوئی جرمن ہوائی جہاز ان کی زد کے اندر سے گذر نہ سکے گا۔ اور جرمن ہوائی جہازوں نے بہت بلندی پر پرواز کر کے بمباری کرنی چاہی۔ تو ظاہر ہے۔ کہ حرکت کرنے والے جنگی جہازوں پر اتنی بلندی سے کبھی صحیح نشانہ نہیں کیا جا سکتا۔

اس لئے برطانیہ اپنے بحری بیڑے پر پورا بھروسہ کر سکتا ہے۔ اس بیڑے میں تقریباً ایک ہزار ہوائی جہاز بھی ہیں۔ جو "طیارہ بردار" جنگی جہازوں کے عرشہ پر رہتے ہیں۔ مزید براں اگر برطانیہ کے بحری بیڑے اور جرمنی کے بحری جہازوں میں کوئی رو برو مقابلہ ہو گیا۔ تو بیڑا اپنے کمانڈر اور ایڈمرل ان کے تمام ہوائی جہاز جرمن بحری اور ہوائی جہازوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ انہی حقیقتوں سے بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر یہ بیان کے مطابق ... جرمنوں کے لئے ... کیا ہوا تباہ کن ہوگا۔

ہفتہ وار "اردو پرکاش" لاہور کا ماسک ہندی سنسکرن

ماسک "آریہ ورت" ہندی

۱۰ ستمبر کو شائع ہو جائیگا

سمپادکہ: شکنتلا دیوی ہندی بھوشن

ملینیجنگ ایڈیٹر: ... لالہ ... جی

ڈیکلیریشن فائیل اور ایک ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کر کے اجراکی اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔ پہلا انک چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ ... آریہ سماجی مہاتماؤں اور ودوانوں کے اعلیٰ مضامین۔ اور تیجری کو تیاؤں ... اور شکشا پرد کہانیاں اور منوہر چتروں کا شاندار سنگرہ ہوگا۔ آریہ دھرم اور آریہ ... آریہ سنسکرتی اور آریہ بھاشا کے پرچار ... مہاپرشوں میں جاگرتی پیدا کرنے والا ... آپ پہلا انک ... خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو بنائیں ... آرٹ پیپر پر ... قیمت کا ... چندہ سالانہ ... ۵ شلنگ ... (مینیجر)

برطانیہ کی امدادی فوج جو یورپ آئی تھی۔ سخت لڑائی جرمنی بہادر بھائی بہادری کے ... رقبہ کی ... ہمارا کبھی ... پہنچ گئی۔ یہ واقعہ خود اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رشی منی اور راکھشس منشیوں کی یہ تین
...یاں ہوتی ہیں۔ کیول گنوں کے بھید سے
کے یہ تین بھید کئے گئے ہیں:۔
...تیوں اس کو کہتے ہیں۔ جو سوارتھ سے
...ہو کر کیول سروسادھارن کے ہت
...کا کام کرے۔ جس کو اپنا پرایا کچھ
...ہو۔ اس کا پرمارتھ کیول ماتر پر ہت
...ئے ہو۔

...منش وہ ہے۔ جس میں لوگوں کی بھلائی کے
...اپنا سوارتھ بھی ہو۔ جس کے ہردے میں یہ
...کام کرتی ہو۔ کہ میں منش سمودائے میں
...پر آپ بھی سکھی رہوں اور لوگوں کو بھی
...جاؤں۔ نہ اُن سے مجھ کو کوئی دُکھ پہنچے۔
...پہنچے اُن کو۔

...راکھشس وہ ہے جو اپنا ہی بھلا سوچے۔
...کے ہانی لابھ کی اُسے پرواہ نہ ہو۔

...ان تینوں میں سے کیول لوگوں کی بھلائی
...ہے وہ سروتّم کہ منشٹ آدرش
...ہر تو ایسا ہونا کٹھن ہے۔ یہ آدرش کہ نہ
...اور نہ دوسرے کا مدھیم آدرش
...اس کے آگے تیسرا درجہ ہے۔ جو سوارتھ
...گیا ہے۔ اور آج کل اسی کا پرچار ہے

...بُرائی سے لئے کسی تیاری کی اوشیکتا
...ہتی۔ اس لئے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی

" भद्रं करोमि: श्रु...
देवा: ॥"

...ن سُننے کے لئے ایک سادھن ہیں۔
...ہے وہ سُن نہیں سکتا۔ یہ ایک نیم ہے۔
...کی کیسا دیکھ پڑتا ہے۔ یہ نہیں کسی
...ٹھیک ہے۔ اور کبھی الٹی ہیں
...نہیں۔ دُشٹ دیکھتی کو تو سارے
...بُرائی پڑتے ہیں۔ لیکن یہ ٹھیک
...کو بھلے کو سب بھلے دیکھ پڑیں۔ جیں
...جب میں بہرے سے بات کرنے لگتا
...زور سے بولنے لگتا ہے۔ اس
...اس کو اونچا سن پڑتا ہے۔ دوسروں کو
...سن پڑتا ہوگا۔ اسلئے برے منشیوں کے وچار
...جاتا ہے۔ کہ سب بُرے ہیں۔ بھلا
...بھلے کو بھلا اور بُرے کو بُرا سمجھتا ہے۔ اس
...پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ہے
...ہم کانوں سے ہمیشہ کلیان کو سُنیں نیتروں
...کلیان کو دیکھیں۔ ہمارے سب
...مضبوط رہیں۔ جس سے ہم اس جگت میں
...اور پرلوک میں بھی سکھ پا سکیں:۔
...منتر کا ایک اُپدیش ہے۔ تو ہمیں

سکھ کیسے مل سکتا ہے؟

(لیکھک: شری سوامی سروانند جی مہاراج)

جان پڑتا ہے۔ کہ اس پرمیشر کا سدا جاری رہنے
پرماتما اور سکھ کی پراپتی کا ایک مارگ تو ملتا
ہے۔ اب سوچو۔ یہ مارگ کون سا ہے؟

من کے ساتھ سمست اندریوں کا سمبندھ
ہے۔ یہ سب من کے آدھین ہیں۔ من کی
اُپستھتی میں یہ سب کام کرتی ہیں۔ اور ان
اُپستھتی میں کریا شونیہ رہتی ہیں۔ من کا سنیوگ
نہ ہونے پر نہ کان سن سکتا ہے۔ اور نہ آنکھ
دیکھ سکتی ہے۔ من اور اندریوں کے لئے
منش بُرے سے بُرے کرم کر سکتا ہے۔ اس
لئے من کو شُبھ کرموں میں ڈالنا تو اُتّم
ستھان کی اور جاتا ہے۔ اور اُسے کُکرموں میں
لگا دینا اپنے لکش سے وپریت چل دینا ہے۔
اس سنسار میں کوئی دُکھی اور کوئی سُکھی دیکھ
پڑتا ہے۔ تو کیا سنسار میں انیائے ہو رہا ہے؟
پرماتما کسی کو دُکھ نہیں دیتا۔ وہ تو سب کو سکھ
ہی دیتے ہیں۔ سُوریہ کا کام پرکاش اور گرمی
پردان کرنا ہے۔ ایک پودے پر تو اس کے
پرکاش اور اُشنتا کا یہ پربھاو پڑتا ہے۔ کہ
کہ وہ سُوکھ جاتا ہے۔ اور دوسرا ہرا بھرا ہو
جاتا ہے۔ تو کیا اس میں سُوریہ کا دوش ہے
جس پودے کی جڑ میں جل اور نمی ہے۔ وہ پھولتا
پھلتا ہے اور جس میں یہ نہیں ہیں۔ وہ پرکاش
اور گرمی کو پا کر سُوکھ جاتا ہے۔ اسی پرکار من
میں بھلائی کا بیج ہے۔ اور جو بُرائی سے
پریم کرتا ہے۔ وہ سنسار میں دُکھ پراپت

کرتا ہے۔ اور جس میں بُرائی اور کپٹ بھرا ہے۔
وہ اسی وقت دیکھتا کے اُتسار دُکھ اُٹھاتا چلا جاتا ہے۔
بُرے کرموں سے ہٹو۔ یہی سب شاستروں
کی مریادا ہے۔
آج سنسار کی دشا کیا ہے؟ دُکھ سے تو
بچنا چاہتے ہیں۔ پرنتو دُکھ کے کارن کو چھوڑنا
نہیں چاہتے۔ کرم تو کرتے ہیں دُکھ پراپتی کے۔
لیکن چاہتے ہیں سکھ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟
اس لئے جو منش بُرے کرموں سے ہٹ جاتا ہے۔
وہی سکھ پا سکتا ہے۔ اور دوسروں کے
کلیان کا ہیتو بھی سدھ ہو سکتا۔ کیونکہ وہ
منش جس بھی سوسائٹی میں رہے گا۔
اور جو وستو اس کے پاس ہوگی وہی بانٹے گا۔
اگر بُری اس کے پاس ہوگی۔ تو وہ سوسائٹی میں
بُرائی پھیلائے گا۔ اور بھلائی ہوگی۔ تو بھلائی
پھیلائے گا+

آپ کے من میں اتھوا میرے من میں
وچار آ سکتا ہے۔ کہ ہم کوئی بُرائی نہیں کرتے
ہم پاپی نہیں۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ ہمیں اپنا
دوش پرتیت نہیں ہوتا۔ سچے مارگ پر آنے
کے لئے یہ اوشیک ہے۔ کہ پرتیک منش
اپنی بُرائیوں کو جانے۔ اتھوا چھوٹی چھوٹی
بُرائیوں کا بھی لوگوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اس
لئے منش کو اپنے دوشوں پر درشٹی ڈالنی اور
نربلتا کو چھینے کا اُتساہ بنانا چاہیئے:۔
پرنتو دُکھ یہ ہے۔ کہ ہم اپنی دُربلتا کو ہی

بل سمجھ بیٹھے ہیں۔ دُربلتا سنسار کے سوبھاؤ میں
رل گئی ہے۔ اور یہ نیتی نیتی چلی جا رہی ہے
جس سمے اس جگت کو پرمیشور نے وچ
کر سچائی اور جھوٹ میں انتر ڈال دیا۔ تو ہمیں
اُچت ہے۔ کہ ستیہ سے پریم اور جھوٹ
سے نفرت کریں۔ اب جو منش اس کے ورودھ
کرے گا۔ وہ اپنے مارگ میں سویم سنکٹ
اُتپن کرے گا+

سبھا لگی ہوئی ہے۔ رشی دیانند کے
منہ سے ایک اشُدھ شبد نکل گیا۔
ایک چھوٹا سا بالک اُٹھ کر کہتا ہے۔
"مہاراج یہ شبد ایسا نہیں ہے"
رشی تت کال سویکار کر لیتے ہیں۔ کہ "واستو میں
یہ شبد میرے منہ سے اشُدھ نکل گیا ہے"۔
ستیہ کے پریمی نے جھوٹ پر آگرہ نہ کیا۔
وہ سمجھتے تھے۔ کہ یدی تھوڑا ہٹ آ گیا۔ تو من
پر جھوٹ کی چھایا پڑ جائے گی۔ اس اپنی ذرا
سی مان ہانی پر ستیہ سے گھرنا کیوں کریں۔ ستیہ
سے پریم رکھنے کے کارن وہ تو رشی بن گئے۔
پرنتو دوسری طرف انو بھو تیشور روپ آ جا رہے
بردھ تھے۔ بڑھاپے کے کارن ان کے منہ
سے "پنکتو" شبد کے ستھان میں "پنکتو" شبد
نکل گیا۔ لوگوں نے کہا۔ یہ تو اشُدھ شبد
ہے۔ لوگوں نے کہا۔ یہ تو اشُدھ شبد ہے۔
پرنتو اس پر وہ مان پرتشٹھا کے کارن ہٹھ
پر آ گئے۔ اور پورے تین ماس گھر سے نہ نکلے۔
انت میں ایک ایسا گرنتھ بنایا۔ جس میں "پنکتو"
شبد کو ٹھیک سدھ کیا۔ پرنتو وہ بھی اشُدھ
رستہ ہوا۔ پرنتو اس کا من تو ابھیمان اور
ہٹھ کے کارن ملین ہوا۔ اتہ منش کو سدیو اپنے
من کو شُدھ رکھنا اور ستیہ کے ساتھ پریم کرنا
چاہیئے+

بُرے کرموں سے بچنے کے لئے تین
وستوؤں کی اوشیکتا ہے:۔
من میں نِرملتا، جیون میں سرلتا اور شریر
میں سچھتا۔ یدی آپ کے شریر میں بل۔ من
صاف۔ جیون پوتر اور سادہ ہے۔ تو آپ بچے
ہیں۔ یدی آپ کا جیون پوتر نہیں ہے۔ من
بھرشٹ ہے۔ اور شریر بلوان نہیں ہے۔ تو
آپ بُرے کرموں سے بچ نہیں سکتے۔ پرنتو
یہ تب ہو سکتا ہے۔ جب آپ اپنے شریر کو
یگیہ بنا دیں۔ اسقات پرمارتھ سے اپنے
کان نیتر اتیادی اندریوں کو کاریہ روپ میں
پری نت کر دیں۔ کیول گیان سے نہیں ورن
آچرن سے کام سدھ ہوگا+

سوامی جی لکھتے ہیں۔ کہ سنسار کا اُپکار کرنا منش
کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ اس کے پشچات اس

Gangotri

شری کرشن کی یاد میں

(لیکھک: شری گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم۔اے)

کرشن جنم اشٹمی کی آمد ہر سال نئے نئے خیالات لاتی ہے۔ عوام الناس کیلئے تو محض ایک معمولی تہوار ہے۔ لیکن جو لوگ اقوام کی ترقی و تنزل کے سلسلہ پر غور کرنے کے عادی ہیں۔ اُن کی نگاہ میں ہندو جاتی کے اس مہان ہستی کی زندگی انسانی جماعت کے سیاسی مدوجزر کے مطالعہ کے لئے بڑی بھاری اہمیت رکھتی ہے۔ شری کرشن کی زندگی شروع سے لے کر آخیر تک دھرم کی حفاظت اور ادھرم کو نیست و نابود کرنے میں صرف ہوئی۔ اُن کو قدم قدم پر سختیاں جھیلنی پڑیں۔ اُن کا زمانہ بھی ایک عجیب زمانہ تھا۔ ہمارے زمانہ سے وہ بہت کچھ مشابہت رکھتا ہوگا۔

راجہ کنس کے راج کو راج کہہ ہی نہیں سکتے۔ اس میں آزادی کا نام و نشان نہ تھا۔ لوگوں کو اپنی زندگی کے لالے پڑے تھے۔ ہماری زندگی بھی آج کل قریب قریب مخدوم سی ہو رہی ہے۔ اور ہم کو اپنے معمولی حقوق کیلئے شری کرشن جی سے کم جدوجہد نہیں کرنی پڑتی۔ شری کرشن کا زمانہ آریہ جاتی کا بہترین زمانہ تھا۔ آریہ عظمت کا آفتاب بہت عرصہ پہلے غروب ہو چکا تھا۔ اور جو کچھ چمک باقی تھی۔ وہ محض شام کی جلد ختم ہو جانے والی روشنی تھی۔ ویدک دھرم مٹ چکا تھا۔ اس کا صرف نام باقی تھا۔ ادھرم کی طاقتیں زور پکڑ چکی تھیں۔ تاریکی کا آغاز ہو چکا تھا۔ ایسے وقت میں شری کرشن جی نے ویدک دھرم کے زمانہ کی تہذیب کو نیست و نابود ہونے سے بچانے کے لئے جو جدوجہد کی۔ اس کی مثال دُنیا کی تواریخ میں دوسری نہیں ملتی۔ یہ سچ ہے۔ کہ شری کرشن جی کو دھرم کو محفوظ رکھنے میں کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ جو ان کی کوشش سے مطابقت رکھ سکے۔ جو کمزوری شری کرشن جی کی زندگی سے پہلے شروع ہوئی۔ وہ اب تک جاری ہے۔ لیکن شری کرشن جی نے اس کو روکنے کی کما حقہ کوشش کی۔ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ آریہ جاتی بیمار تو ہے۔ لیکن مری نہیں۔ شری کرشن جی کی خاک ... نئی روحیں پیدا ہوتی رہیں۔ ... باقی میں نئی طاقتیں پیدا کرتی ہیں۔ شری کرشن کا نام آریہ جاتی کی زندگی کے لئے بیمہ کا کام کرتا ہے۔

شری کرشن جی کو تعمیری کام کرنے کے لئے کوئی موقعہ نہیں ملا۔ ان کی ساری زندگی جنگ و جدل میں صرف ہوئی۔ اگر ان کی ابتدائی کوشش یدھشٹر اور دریودھن کے درمیان مصالحت پیدا کر سکتی۔ تو ویدک دھرم کو ازسرنو قائم کرنے کا تعمیری کام کر سکتے۔ دریودھن کی ضد اور اس کے ساتھیوں کی غلطی سے یہ کام نہ ہو سکا۔ اور مہابھارت کی جنگ اتنی عظیم جنگ ہوئی۔ کہ یدھشٹر کی عالیشان فتح آریہ جاتی کی شکست سے بھی زیادہ جنگی پڑی۔ سوامی دیانند لکھتے ہیں۔ کہ مہابھارت کے جنگ میں نہ صرف آریہ کھشتری ہی بلکہ آریہ براہمن بھی بالکل نیست و نابود ہو گئے۔ یہ بات شری کرشن جی کی آخری سوانح عمری سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ جس یادو قوم کے شری کرشن جی رکن تھے۔ اور جس قوم نے یدھشٹر کا ساتھ دے کر مہابھارت کو کامیاب بنانے میں ایک خاص حصہ لیا۔ اسی یادو قوم کی اندرونی کمزوریاں شری کرشن جی کے آخری لمحوں کو تلخ کامی سے نہ بچا سکیں۔ شری کرشن جی کی عقلمندی اور ارجن کی بہادری دونوں نے ملکر دشمن کو ہر طرح سے پسپا کر دیا۔ یہ بھی بذات خود ایک خاص کام تھا۔ کون جانتا ہے۔ کہ اگر خدا نخواستہ دریودھن فتحیاب ہو جاتا۔ اور یدھشٹر کی شکست ہو جاتی۔ تو آریہ جاتی کا کیا بُرا حال ہوتا۔ لیکن آریہ جاتی کے اپنے اندرونی نقائص محض جنگی فتح سے دُور نہیں ہو سکتے تھے۔ اس کے لئے تو ایک معقول مدبرانہ علاج کی ضرورت تھی۔ اس وقت ایسا ڈاکٹر آریہ جاتی کو نصیب نہ ہوا۔ اور شری کرشن جی اپنا کام کئے بغیر ہی اس جہان سے کوچ کر گئے۔ لیکن جو کام شری کرشن جی نے کیا۔ وہ بھی قومی نکتہ خیال سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اس زمانہ کے بڑھتے ہوئے ادھرم کو روکنے میں خاص مدد دی۔ اور آئندہ کے لئے ایک ایسی مثال قائم کر گئے جو ہندو جاتی کے جسم میں نئے خون کا دورہ (انجکشن) کرتی رہتی ہے۔ مہابھارت ہندو جاتی کے لئے علم کل یا سائیکلوپیڈیا کا کام کرتی ہے۔ اور اس کا وہ بیش بہا حصہ جو گیتا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ساری خلقت کے لئے بلا لحاظ مذہب و ملت قومیت یا ملک ایک تحفہ

گیتا کے کرم کا فلسفہ

(از بابو موہن لال سکسینہ ممبر مرکزی اسمبلی)

اس تمام برہمانڈ میں کرم کے اٹل قانون پر عمل ہوتا ہے۔ وہ لوگ بھی جو دُنیا کو تیاگ دیتے ہیں۔ اور جنگلوں میں چلے جاتے ہیں۔ کرم کرتے ہیں۔ جب تک منش زندہ رہتا ہے۔ اُسے کرم کرنا پڑتا ہے۔ اور سرشٹی کے پنچ بھوت بھی کرم کے پھل سے مکت نہیں ہو سکتا۔ کوئی جڑ اور چیتن جس کو سویم پرماتما بھی جو ہر پرانی ماتر کی آتما ہے۔ کرم سے بچا ہوا نہیں ہے۔ اس لئے سنسار میں سب سے بڑا گیان کرم کے بھیدوں کا گیان ہے۔

گیان جو منشیہ کو کرم کے بندھن سے مکت ہو کر کرتا ہے۔ گیان جو متضاد فرضوں سے بھری ہوئی دُنیا میں منشیہ کا راستہ صاف کرتا ہے۔ گیان جو منش کی کمزوریوں کو دُور کرتا ہے۔ اور منش کو سانسارک ویوہار میں آسانی اور آتنک وشواس کے ساتھ اپنے کرتویہ کے پالن کے لئے راستہ دکھاتا ہے۔ وہ گیان جو ناشوان کے من میں اوناشی کے ساتھ اس کی ایکتا کا احساس پیدا کرتا ہے۔ چاہے جس

غیر متبرکہ ہے۔ گیتا جنگ کے موقعہ پر جوش اور صلح کے موقعہ پر شانتی دیتی ہے۔ گیتا براہمن کی روزانہ تلاوت کی کتاب ہے۔ کیونکہ اس میں برہم گیان کا بیش قیمت اُپدیش ہے۔ گیتا کھشتری کے لئے لڑائی کے میدان میں بھی پڑھنے کی کتاب ہے۔ جس وقت خون سرد ہو گیا ہو۔ اور جوش میں کمی آگئی ہو۔ اس وقت یہ جسم میں نئی روح پھونک دیتی ہے۔ اور جس وقت سستی اور آزردگی نے دل پر قابو پا لیا ہو۔ اس وقت گیتا کا اُپدیش سنئے پھر جسم میں چُستی پیدا ہو کر خون کا دَوران شروع ہو جائے گا۔

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः ।
तत्र श्रीविजयो भूतिर्ध्रुवा नीतिर्मतिर्मम ॥

(گیتا کا آخری شلوک)

اشارات: "جہاں یوگیشور کرشن ہوں۔ اور جہاں دھنش دھاری ارجن ہو۔ وہاں برکت نصرت دنیز دولت میں کمی نہیں رہ سکتی یہ میرا خیال ہے۔"

نام سے بھی آپ اس کو پکاریں۔ ... یہ زبردست فلسفہ کہا ہے ... فلسفہ نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم اس کا ... نکال سکتے ہیں۔ گیتا میں کہا گیا ہے کہ ... پرانی کرم کرتے ہیں۔ اور کرم کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ بلکہ اہمیت اس ... کو دی جاتی ہے۔ جس کے پیش نظر کرم کیا ... ہے۔ اسی سے صحیح اور غلط کا فرق سمجھ میں ... ہے۔ اسی سے اچھے اور بُرے اور ... کا فرق سمجھ میں آتا ہے۔

منش مختلف اغراض کے پیش نظر ... کرتا ہے۔ دولت۔ طاقت نیک نامی ... کرم کرنا بُرا نہیں ہے۔ لیکن اپنی بھلائی ... نہیں۔ بلکہ پر اُپکار کے لئے کرم کرنا ... اچھا ہے۔ حضرت عیسےٰ نے بھی یہی کہا ... کہ:

"اپنے پڑوسیوں سے اس طرح پیار کرو جس طرح کہ اپنے آپ سے کرتے ہو۔" ... لیکن یہ بھی کرم کا ویسا آدرش روپ ... ہے۔ جیسا کہ گیتا میں پیش کیا گیا ہے ... اس طرح کے کرم میں ہمیشہ یہ وچار ... ہے۔ کہ ایک منش دوسرے منشیوں کی ... کے لئے کرم کر رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب ... کہ ایک منش جانتے ہوئے یا نہ جانتے ... ان لوگوں سے جن کے لئے وہ کرم کرتا ہے ... خود کو بالاتر سمجھتا ہے۔ ادھر یہ اونچا آدرش ... ہے۔ کہ کرم کرو۔ کیونکہ کرم کرنا تمہارا ... ہے۔ لیکن یہ بھی سب سے اونچا آدرش ... ہو سکتا۔ کیونکہ اس سے منش کرم کا غلام ... ہے۔ اور اس سے کرم کی وہ آزادی پیدا ... نہیں ہوتی۔ جو آدمی کو اس کے کام سے ... خوشی پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ ... لئے گیتا میں کہا گیا ہے۔ کہ منش کو اپنی ... بڑائی کے لئے کرم نہیں کرنا چاہیئے۔ ... دوسروں کی بھلائی کیلئے اور نہ ہی اپنا کرتویہ ... سمجھ کر اُسے کرم کرنا چاہیئے۔ بلکہ اُسے ... اس لئے کرم کرنا چاہیئے۔ کہ کرم منش ... سو بھاگیہ ہے۔ نِش کام کرم منش کو اونچا ... اُٹھاتا ہے۔ اور اس میں اپنی فضیلت ... اصلی روپ کا گیان پیدا ہوتا ہے۔ آپ ... بیماروں کی تیمارداری کرتے ہیں۔ اور بھوکوں ... کو روٹی کھلاتے ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ آپ ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گیتا کا اُپدیش

(لیکھک لالہ دیوی چند جی پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

... وید ون شاستروں اور اُپ نشدوں کے
... ہندو دھرم میں گیتا کو عظمت و فوقیت
... ہے - گیتا ایک اپور و گرنتھ ہے - یہ
... قابل افسوس ہے - کہ ہندوؤں نے گیتا
... کے فلسفہ کو غلط سمجھا ہے - اسکو ویراگ و
... ن کی پُستک تصور کیا ہے - لیکن یہ خیال
... ہے - گیتا کا مکھ اُپدیش کرم ہے - بھگوت
... میں نکمت اسباق ہم سیکھ سکتے ہیں -
... کرم کرو - کرم پر اٹل رہو - کشمکش سے
... نہ گھبراؤ -

میں جب کبھی گیتا کا پاٹھ کرتا ہوں - تو
... اس میں کرم پر اعتبار - دھیان معلوم ہوتی
... اس میں بھگتی مارگ - سنیاس یوگ
... کرم - اُپاسنا وغیرہ سب باتوں کا
... ہے - مگر اس سارے اُپدیش کا پریوجن
... کرو اپنے رشتہ داروں کو میدان جنگ
... میں آرا دیکھ کر اُداسین ہو گیا تھا - یُدھ
... کے لئے تیار کرنا تھا - اس لئے یہ گرنتھ
... پردھان ہے - مہاراجہ تلک نے اپنی
... گیتا رہسیہ میں اس بات کو خوب
... دکھایا ہے +

شری کرشن جی کہتے ہیں :-

योग: कर्मसु कौशलम्

... کرموں کے اندر خوب صورتی کا نام
... کام کرم یوگ کہلاتا ہے -
دوسرے استھان پر لکھتے ہیں :-

समत्वं योग उच्यते
سمتا کا نام یوگ ہے

नियतं कुरु कर्म त्वं
कर्म ज्यायो ह्यकर्मण:

اے ارجن تو ہمیشہ کرم کر - کرم کرنا نہ
... سے اچھا ہے -
انسان کا کام کرم کرنا ہے - اس کا پھل
... کے ادھین ہے - پھل پرماتما کے ہاتھ ہیں

ایک اور استھان پر ۵ ویں ادھیائے
... دوسرے شلوک میں کرشن مہاراج فرماتے
... ہیں :-

संन्यास: कर्मयोगश्च
श्रेयस्करावुभौ ।
तयोस्तु कर्मसंन्यासात्
योगो विशिष्यते ॥

سنیاس اور کرم یوگ دونو ہی اچھے ہیں
مگر سنیاس سے کرم یوگ وشیش یعنی افضل ہے +

(۲) دوسرا سبق جو گیتا ہمیں سکھاتی ہے -
وہ آتما کا امر ہونا ہے -

آتما کو تلوار کاٹ نہیں سکتی - اگنی اسے
جلا نہیں سکتی - گیتا کا یہ مشہور شلوک جس کا
میں نے خلاصہ دیا ہے - آتما کے لافانی ہونے
کا زبردست اُپدیش ہے - ہندو تناسخ کے
ماننے والے ہیں - ہزاروں لاکھوں جنم یہ آتما
دھارن کر چکا ہے - اور نہ معلوم کتنے جنم یہ
اور دھارن کرے گا - بشرطیکہ اس کے کہ یہ
موکھش کو پراپت ہو - ایسی لافانی - جاودان -
آتما کو ماننے والے ہندوؤں کے پاس جسمانی
و خاکی گوشت کو بچانے کیلئے خوف و ہراس
نہیں پھٹکنا چاہیئے - انہیں دُنیا میں بے خوف
بے دھڑک و آزاد ہونا چاہیئے - جسم کا ناش
ہوتا ہے - آتما مرتیو کو پراپت نہیں ہوتی -
جیسے ہم پُرانے کپڑوں کو پہن کر نئے پہن
لیتے ہیں - اسی طرح سے آتما پُرانے بوسیدہ
جسم کو چھوڑ کر نئے جسم کو دھارن کر لیتا ہے -
اس امر وستو کے ہیتو کو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے -
اور اس کی اُنتی کرنے کے واسطے یتن کرنا
چاہیئے - دُنیاوی زر کے لالچ سے جھوٹ
بول کر اس کا ہنن نہیں کرنا چاہیئے -

स्वधर्मे निधनं श्रेय:
परधर्मो भयावह: ॥

اے ارجن تو کھشتری ہے - مگر باتیں
ویراگ کی براہمنوں جیسی بناتا ہے - یہ ٹھیک
نہیں - اپنے کھشاتر دھرم کا پالن کر - تیری
ڈیوٹی یہی ہے - کہ شستر اُٹھا کر میدان جنگ
میں لڑ - اگر مر جائے گا تو موکھش پراپت کریگا -
اگر جیت جائے گا - تو دُنیا کا راج تجھ کو مل
جائے گا - اس واسطے یُدھ کا نشچہ کر کے
اُٹھ کھڑا ہو - اس شلوک کو لوگوں نے غلط سمجھا
ہے - اور اس کے غلط ارتھ کا نتیجہ ہے - کہ
آج دنوں دن مسلمان بڑھ رہے ہیں - اس میں
دھرم شبد کا ارتھ ہندو - مسلمان - سکھ - عیسائی
یہودی دھرم سے نہیں - بلکہ دان دھرم سے
ہے - شاعر ورڈزورتھ نے لکھا ہے - کہ

Duty thou stern
daughter of the
voice of God.

شری کرشن اور تیاگ

(لیکھک :- سادھو ٹی - ایل وسوانی)

تاریخی کرشن کو روایتوں کی لپیٹ سے
الگ کر دینا چاہیئے - شری کرشن جی کے متعلق
ایسی ایسی روایتیں مروج ہیں - جو نوجوانوں
کو اپیل نہیں کر سکتیں - ایک نئی منووِرتی
جاگرت ہوئی ہے - اور نوجوان طبقہ شری
کرشن جی کی نئی دیا کھیا چاہتا ہے - ہم نئے
یُگ کی نئی جاگرتی کی روشنی میں کرشن کے
سندیش کو پھر سے سمجھنے کے حق میں ہوں -
شری کرشن کے جیون کا مطالعہ کرنے میں ہمیں
تاریخی تنقیدی اور تصوراتی نظریہ رکھنا چاہیئے +
مجھ پر اس واقعہ کا بڑا اثر پڑتا ہے - کہ
یُگ پرتی یُگ شری کرشن کا اثر بڑھتا ہی

اتفاقات :- ڈپٹی فضیر کی زبردست سپتری ہے -
گیتا میں اپنے فرض ادا کرنے کا اُتم اُپدیش ملتا ہے -
ہندوؤں کو چاہیئے - کہ اس اُپدیش کو اپنے
اندر دھارن کریں" +

(۴) گیتا کا چوتھا اُپدیش ہے - کہ نتیجہ کی پرواہ
مت کرو -

"No difference to
consequences."

اپنا کرتویہ پالن کرتے جاؤ - نیک کرم کرتے
جاؤ - مگر نتیجہ کی طرف دھیان مت دو - فرض
فرض کی خاطر ادا کرو - دُنیاوی نتیجہ کی خاطر
فرض مت ادا کرو - نیکی انسان کو اس لئے
نہیں کرنی چاہیئے - کہ اس سے موکھش پراپت
ہوگا - یش - شہرت - کیرتی - دھن ملے گا -
جو انسان ایسے نتیجہ کو مد نظر رکھ کر نیکی کرتا ہے -
وہ اپنے اُچیہ آدرش سے گر جاتا ہے - نشکام
بھاؤ سے سنگ دوش کو تیاگ کر نیک کرم کرنا
چاہیئے -

گیتا اعلیٰ اُپدیش ہے - لیکن ہم حرص
شہوت و شہرت کے غلام اس کی طرف
دھیان نہیں دیتے +

(۵) گیتا کا ۵ واں اُپدیش آتم سمّان ہے -
بے عزتی کی زندگی سے مرتیو اچھی ہے - جس
پُرش میں آتم سمّان نہیں - وہ پشو کے برابر
ہے - اہنکار - شہرت کا جذبہ آتم سمّان کے
مترادف ہیں - آتم سمّان کے معنی ہیں - کہ اپنی
آتما کو پتت نہ ہونے دینا - اس کو سورکھشت
رکھنا - دنیاوی چیزوں کے لئے اس کو نہ بیچنا -
حقیقت وارے گورو گوبند سنگھ کے بچے - دھرتی ...

جا رہا ہے - شری کرشن بہت سے دیشوں میں
ہیبتوں کے پریم اور بھگتی کے پاتر ہیں - اس کی
بنسی کی تان نے بہت سے مسلمان گویوں کو
موہت کر لیا - اور شری چیتنیہ کے ذریعہ پریم
رُوپ کرشن کے سندیش نے بنگالی وچار
جیون اور ساہتیہ پر ایسا اثر ڈالا - مغرب
میں ان عیسائیوں کی بھی تعداد تھوڑی نہیں
ہے - جنہوں نے اُن کے جیون اور اُپدیش
کی کشش کو محسوس کیا ہے +

تاریخ سری کرشن کی شاہد ہے - کرشن
ایک زبردست شکتی ہے - ایک ایسی شکتی
جس کا وکاس شوریہ منڈل کے ساتھ ہوا ہے -
کرشن بڑھتا جاتا ہے - اور تمام سنسار میں
پھیلتا جاتا ہے +

آنے والے دنوں میں کرشن کی جو تصویریں
سب سے زیادہ پریم پاتر ثابت ہوں گی - وہ
یہ دو ہیں -

(۱) کرشن اس اُپدیشٹا کے رُوپ میں جس
میں آپ نے پراچین گیان کا سندیش
دیا - جو بھگوت گیتا میں سنتھاپت ہے +

(۲) کرشن غریبوں کے سیوک کے رُوپ میں -
زخمیوں اور شکستہ دلوں کے سو استھ کارک
کے رُوپ میں +

یہ سچ ہے - کہ کرشن کے پاس سندرتا کا
بھی سندیش ہے - لیکن اُونچی قسم کی سُندرتا
کپڑوں اور گہنوں کے رنگ چمک اور بھڑک
میں نہیں ہے - اُونچی قسم کی سُندرتا تو شیام
سُندرتا ہے - اس کی سُندرتا ایک تپسوی
کی سُندرتا ہے - وہ غریبوں سے محبّت کرنے
والے کی سُندرتا ہے - جس کے ہاتھ اور جس کے
کپڑے غریبوں کی سیوا میں سنے ہوئے ہیں -
شری کرشن اسی شام سُندرتا کی مُورتی تھے -
اسی لئے ان کا جیون آدرش کا سندیش
منش ماتر کے لئے ازلی قیمت رکھتا ہے +

اگر ہندوستان شری کرشن کی گیتا
کے سندیش کو دھارن کر لے - (جو ازلی
آتما کا سندیش ہے) تو وہ مغرب کے سے
بڑے کام کا ثابت ہو سکتا ہے - کیونکہ آج
کل مغرب سہ گونہ بیماری کا شکار ہو رہا ہے -
مادہ پرستی منشیری اور صلاحیت جیسے یُگ
کی مایا ہے - اس میں پھنسا ہوا ہے +

... کی زندہ مثال ہے - ہندوؤ! اپنے اندر آتم سمّان پیدا کرو - اس کے بغیر انسان و قومیں مردہ ہیں - ... آتم سمّان کی مثالیں ہیں - جیسا کہ یاد میں جو بُدھ آریہ سماج نے اٹھائے - یہ آتم سمّان ...

شاعر اعظم ٹیگور کا

شاعر کی جیت

(افسانہ)

بلند پایہ شاہکار

مہاراج نارائین کی ایک راجکماری تھی۔ اس کا نام اجنا تھا۔ مہاراج نارائین کے دربار میں ایک شاعر رہتا تھا۔ اس کا نام سکھو تھا۔ وہ بڑا سندر تھا۔ اس کا سڈول جسم۔ بھری آنکھیں با رعب چہرہ اس پر عمر صرف بیس برس کی تھی۔ وہ جب کبھی کوئی نظم لکھتا۔ اور مہاراج کو سنانے کیلئے آتا۔ تو اس وقت وہ اپنی آواز کو اس قدر بلند کر لیتا تھا۔ کہ وہ شاہی محلوں کے بالا خانوں تک پہنچ جاتی تھی۔ اور مہاراجہ کے تخت کے نیچے کچھ ایسی طلائی زنجیروں کی جھنکار ہوتی۔ کہ سکھو شاعر اور ہی دنیا میں پہنچ جاتا۔ اور اسے سینکڑوں عجیب و غریب خواب دکھائی دینے لگ جاتے۔ راجکماری اجنا کی ایک خادمہ تھی۔ اس کا نام منجری تھا۔ وہ طلوع آفتاب کے وقت جب دریا پر نہانے کیلئے جاتی۔ تو راستے میں سکھو کے مکان کے آگے سے گذرتی۔ اور جاتے جاتے شاعر سے دو چار باتیں کر لیتی +

امیر پور کے رہنے والے ان ملاقاتوں کو دیکھتے تھے۔ اور مسکراتے تھے۔ اور ان ملاقاتوں پر سرگوشیاں کرتے تھے۔ کیونکہ در پردہ جو ڈرامہ کھیلا جا رہا تھا۔ وہ سب کو اچھی طرح سے معلوم تھا۔ اور نہ کبھی سکھو شاعر نے ان باتوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ اور نہ وہ پردہ ڈالنا چاہتا تھا۔ انہی دنوں میں جن دنوں کا یہ ذکر ہے۔ جنوب کی طرف سے ایک شاعر آیا۔ وہ شاعر جہاں بھی کہیں جاتا مقابلہ کیلئے جاتا۔ اس نے کئی راجاؤں کے دربار میں یہ مہم فتح کی تھی۔ اور ہر دفعہ کامیابی اس کے قدم چومتی تھی۔ اس لئے اس کا حوصلہ بلند تھا۔ اور وہ اپنی کلام کو پاکیزہ اور جذبات سے پر خیال کرتا تھا۔ اور ہر ایک شاعر کو اپنے مقابلہ کی دعوت دیتا تھا۔ وہ اپنی کامیابی کے نشہ میں اس قدر سرشار تھا۔ کہ جب مہاراج نارائین کی سلطنت امیر پور میں آیا۔ اور مہاراج کے دربار میں حاضر ہوا۔ تو مہاراج کی شان میں دو چار شعر پڑھ کر سنائے۔ جس سے مہاراجہ صاحب بہت خوش ہوئے +

اس شاعر کا نام پنڈارک تھا۔ مہاراج نے اس کا شاندار استقبال کیا۔ اور کہا۔ "اچھے شاعر! میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں"۔ پنڈارک شاعر نے پُر غرور لہجے میں کہا۔ "مہاراج! میں مقابلہ کیلئے حاضر ہوا ہوں"۔ مہاراج کے شاعر سکھو نے آج تک کسی سے مقابلہ نہیں کیا تھا۔ اور اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا۔ کہ مقابلہ کسے کہتے ہیں۔ وہ تمام رات طرح طرح کے خیالات میں غلطاں و پیچاں رہا۔ اور فکر بیکراں میں غوطے کھاتا رہا۔ رات بھر اُسے نیند نہ آئی +

صبح ہوئی۔ سکھو کانپتا ہوا مہاراج کے دربار میں آیا۔ اور پنڈارک کا سواگت مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ کیا۔ اس کے جواب میں پنڈارک نے ایک ہلکی سی جنبش اپنی گردن کو دی۔ اور پھر تمام حاضرین پر نظر ڈالی۔ اس وقت نقار خانہ میں نوبت پر چوٹ پڑی۔ اس کے ساتھ ہی ہجوم نے مہاراج کی جے کا پُر جوش نعرہ لگایا۔ مہاراج شاہی لباس پہنے ہوئے دربار میں حاضر ہوئے۔ اور تخت پر بیٹھ گئے۔

اس وقت پنڈارک شاعر اُٹھا۔ اور اس وسیع دربار میں خاموشی طاری ہو گئی۔ لوگ اس کا پاکیزہ کلام سن کر بہت خوش ہوئے اور عش عش کرنے لگے +

اس کے بعد سکھو شاعر اُٹھا۔ اور اپنا کلام سنانے لگا۔ اُس کی آواز آج کچھ مدھم سی تھی۔ مگر آہستہ آہستہ اس کی آواز صاف ہو گئی۔ اور بجلی کی مانند گرجنے لگا۔ آج وہ جو نظم پڑھ رہا تھا۔ اس میں شاہی خاندان مہاراج نارائین کے کارناموں کا تذکرہ تھا۔ جب اس کو پڑھ کر سُنا چکا تو اسی جگہ بیٹھ گیا۔ مگر بیٹھتے بیٹھتے اس نے کہا۔ "میرے آقا! میں دُنیا کے مکر و فریب اور لفظوں کے ہیر پھیر سے ناواقف ہوں۔ اس لئے ہار سکتا ہوں۔ مگر تیری محبت میں شکست نہیں کھا سکتا"۔

سننے والوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور شاہی دربار کی تمام دیواریں مہاراج کی جے کے نعروں سے گونج اُٹھیں۔ پنڈارک شاعر اپنی جگہ سے دوبارہ اُٹھا۔ اور پُر شکوہ اور نفرت و حقارت کے لہجہ میں بولا۔ "دنیا میں لفظوں سے بڑھ کر اور کیا چیز ہے؟" —— اس کے بعد دربار میں پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ مگر پنڈارک جس کے ہاتھوں میں میدان تھا۔ پھر بولنا شروع کیا۔ اور لفظوں پر بحث اور دلیل سے ثابت کرنے لگا۔ کہ الفاظ تمام چیزوں سے مقدس چیز ہیں۔ اس کے بعد پنڈارک نے اپنے ارد گرد گہری نظر سے دیکھا۔ مگر اس مجلس میں کسی کو ہمت نہ پڑی۔ کہ وہ پنڈارک کو جواب دے سکے۔ پنڈارک وہاں بیٹھ گیا جہاں سے اٹھا تھا +

دوسرے دن سکھو نے پھر اپنا کلام پڑھنا شروع کیا۔ اس دن اس کی آواز میں نغموں کی کشش اور دلفریبی تھی۔ جس طرح بندرا بن میں سری کرشن کی بانسری میں جادو تھا۔ اور اس کی آواز کوئل کی مانند سریلی اور دلکش تھی۔ سکھو دُنیا سے بے خبر اپنا کلام سنا رہا تھا۔ اور اس کو آج یہاں تک بھی خبر نہ تھی۔ کہ میرا مقابلہ پنڈارک سے ہے۔ وہ جھومتا ہوا اپنا کلام سُنانے میں مصروف تھا۔ جس طرح کہ باد بہاری کے جھونکے آ رہے تھے۔ پتے ہل رہے تھے۔ درختوں میں سے کڑکڑاہٹ کی آواز پیدا ہو رہی تھی۔ مگر سکھو شاعر کسی اور ہی تصور میں تھا۔ جو اس کے دل و دماغ پر قبضہ کئے ہوئے تھا +

تھوڑی دیر بعد سکھو شاعر خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ پنڈارک شاعر اپنی جگہ سے اُٹھا۔ اور اس نے اپنے چاروں طرف عمیق نظر سے دیکھا۔ اور سکھو کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ اور اپنا کلام سنانے لگا۔ لوگ کل کی طرح پھر عش عش کر اُٹھے۔ مگر اس کے بعد اس نے سوال کیا۔ "ُدنیا، پریم اور پرماتما میں کیا انتر ہے؟" —— اتنا کہہ کر اس نے لفظوں کو اس خوبی سے ترتیب دی۔ ان لفظوں کے منفرد مفہوم بتلائے۔ کہ وہاں بیٹھے ہوئے پنڈتوں کے دل میں انقلاب پیدا ہو گیا۔ اور لوگوں کے منہ سے بے اختیار آفریں کی صدا گونج اُٹھی۔ مہاراج نارائین بھی پنڈارک کی جانب حیرانگی سے دیکھتے۔ اور اس کی گفتار اور کلام کو لامحدود آسمان کی طرح پھیلا ہوا پاتے۔ اس وقت دربار میں موسیقی کی سی دلکش اور دلفریب نغموں کی گونج پیدا ہو رہی تھی۔ اور لوگ سکھو شاعر کے کلام پر تنقید کر رہے تھے۔ اور دل میں کہتے تھے۔ کہ سکھو شاعر جو کچھ لکھتا ہے وہ بے معنی اور فضول ہے۔ اور اگر ہم چاہتے۔ تو اس کی طرح سینکڑوں نظمیں لکھ ڈالتے۔ اس کی تمام نظمیں سیدھی سادی ہوتی ہیں۔ اور خیالات و جذبات سے خالی +

مہاراج نارائین حسرت بھری نگاہوں سے سکھو شاعر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کو سکھو کی ذلت منظور نہ تھی۔ کیونکہ وہ اسے اپنی مذمت اور ندامت تصور کرتے تھے۔ اس لئے اُنہوں نے آنکھوں کے اشاروں سے سکھو کو دوبارہ قسمت آزمائی کے لئے بلایا۔ مگر سکھو پر پنڈارک کا کچھ اس طرح رُعب چھایا ہوا تھا۔ کہ وہ اپنی جگہ سے نہ اُٹھا۔ اور مہاراج کے اشاروں کی بھی پرواہ نہ کی۔ یہ دیکھ کر مہاراج نارائین اپنے تخت پر سے اُٹھے۔ اور اُنہوں نے اپنے گلے سے ہار اُتار کر پنڈارک کے گلے میں ڈال دیا۔ تمام دربار مسرت کے نعروں سے گونج اُٹھا۔ اور پھر شاہی محل کے بالا خانوں میں کچھ جنبش ہوئی۔ اور اس کے ساتھ طلائی زیوروں کی جھنکار فضا میں پیدا ہو گئی +

رات کافی سے زیادہ گذر گئی تھی۔ پورنماشی کا چاند آسمان پر عجیب بہار دکھا رہا تھا۔ اور بادلوں کے بڑے بڑے ٹکڑے چاند کے سامنے آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔ اور پپیہا "پی کہاں۔ پی کہاں" کی صدا بلند کر رہا تھا۔ سکھو یہ نظارہ اپنے مکان کی کھڑکی سے دیکھتا رہا۔ یکایک اس کا دل گھبرا گیا۔ اور کھڑکی کا دروازہ اس نے بند کر دیا۔ اور اپنی الماری سے اپنی نظموں کے تمام مسودے نکالے۔

اور زمین پر ان کا ڈھیر لگا دیا۔ ... بہت پرانی تھیں۔ جن کی یاد بھی ... چکی تھی۔ لیکن ان تمام کاغذوں کو وہ ... زیادہ عزیز سمجھتا تھا۔ مگر آج اس کو اپنی ... لکھی ہوئی نظمیں بے کار دکھائی دیتی تھیں۔ اس نے نظموں کے ان مسودوں کو اُلٹ پلٹ کر ... مگر ان میں کوئی دلکشی نظر نہ آئی۔ محض ... ڈھارس دینے والے خیالات کا مجموعہ نظر آیا ... جن نظموں کو چند دن پہلے جگر کے ٹکڑے ... کرتا تھا۔ آج ردی کاغذوں کے ٹکڑوں سے ... زیادہ نہیں تھے۔ اس کے بعد دیا سلائی ... سب کو نذر آتش کر دئے۔ ان کاغذوں کی ... اب تھوڑی سی راکھ باقی رہ گئی تھی۔ پھر سکھو ... بلند آواز میں کہا —— "میں نے سب کچھ ... نذر کر دیا۔ آہ! اگر یہ زندگی سونے کی مانند ... چمکدار ہوتی۔ تو جس آزمائش کی آگ میں ... گیا تھا کندن بن کر نکلتا۔ مگر آہ! یہ زندگی ... پاؤں تلے روندی جانے والی گھاس سے بھی ...

رات زیادہ گذر گئی۔ اور پپیہا کی وہ خوش نما "پی کہاں" کی صدا بھی خاموش ہو گئی ... اور چاند کو بادلوں نے اپنے تلے چھپا لیا۔ اس وقت اندھیری اور خوفناک رات دکھائی دینے لگ پڑی۔ اس وقت سکھو شاعر نے دوبارہ کھڑکی کے دروازے کھولے۔ مگر نہ وہ پہلی ... تھی۔ اور نہ ہی وہ دلکشی۔ اس کا دل بھی ... پیالے کی مانند اُچھل پڑا۔ اور اس کو کھڑکی ... بیٹھنا دوبھر ہو گیا۔ اس نے ایسے وقت میں مکان کے تمام دروازے کھول دئے۔ اور اپنے ... کے نیچے ہوئے بستر پر پھولوں کا ڈھیر لگا دیا۔ ... وہ تمام پھول اپنے پلنگ پر بچھا دئے۔ اس کے بعد اس نے ایک چھوٹے سے برتن میں تھوڑا سا پانی ڈالا۔ اور اس میں ایک پڑیا ... اور اس کو گھول کر پانی کے چند قطروں کو آنکھیں بند کر کے پی گیا +

مکان کے دروازہ کے باہر سڑک پر ایک جھنکار سی سنائی دی۔ اور ہوا کے ساتھ ساتھ اُڑتی ہوئی بھینی بھینی خوشبو شاعر کے مکان میں داخل ہو گئی۔ سکھو نے پھر آنکھیں کھولیں ... —— راجکماری اجنا! آخرکار تمہیں اپنے سیوک ... پہ ترس آ ہی گیا"۔

جواب میں راجکماری نے کہا۔ "ہاں میرا ... شاعر میں آ گئی"۔

سکھو شاعر کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ راجکماری اجنا نے کہا۔ "میں راجکماری ... ہوں"۔

سکھو کوشش کر کے بستر سے اُٹھا ... اجنا نے کان میں آہستہ سے کہا۔ "مہاراج ... تم سے بے انصافی کی ہے۔ میرے اچھے شاعر ..."

آئندہ مردم شماری اور ہمارا فرض

(از پروفیسر سدھا کر ایم - اے منتری ساروودیشک سبھا دہلی)

[illegible] آگامی جن گنتا ۱۹۴۱ء میں ہوگی - یکم
[illegible] اس کی انتم تتھی ہے - ہمارا یہ یتن ہونا
[illegible] کہ اس جن گنتا میں آریوں کی تعداد
[illegible] لاکھ ہو جائے - یہ کوئی بڑی بات نہیں
[illegible] دیکھا جاوے تو آریہ ستیاگرہ کی سپھلتا نے
[illegible] سماج کو سرو سادھارن میں اتنا لوک پریہ
[illegible] کہ یدی ہم سرو سادھارن تک
[illegible] اپنے آپ کو آریہ لکھوانے کی
[illegible] کر سکیں - تو ہمارا یہ یتن پورن ہو سکتا
[illegible]

[illegible] آگامی جن گنتا میں آریوں کی
[illegible] کم کر دینا حیدرآباد ستیاگرہ
[illegible] میں کسی پرکار کم نہ ہوگی -
[illegible] سماج کے لئے دوسری بڑی بپتا دی
[illegible] جب حیدرآباد ستیاگرہ کی گھٹنا
[illegible] ۱۲۵ آریہ ویروں نے اپنے بلیدان
[illegible] ہزاروں ستیاگرہیوں نے
[illegible] کی مصیبتیں - اور کروڑ پتیوں نے
[illegible] لاکھوں روپیہ نچھاور کیا - تو کیا ہم
[illegible] سماج کی اسی دو معمولی شبدوں کے
[illegible] اور دھن دے کر نہیں -
[illegible] کی مصیبتیں برداشت کر کے
[illegible] بلکہ کیول مات آگامی جن گنتا میں
[illegible] مذہب کو
[illegible] اپنا کرتویہ پالن نہیں کریں

اس کرتویہ کی پورتی
[illegible] سکتی ہے - یدی سب
[illegible] تھا پرتیک
[illegible] آگامی جن گنتا کے
[illegible] جن گنتا سمبندھی آریہ پکھ ست اپدیشں
[illegible] اپنا مکھیہ کاریہ بنا لے - اور جہاں
[illegible] اپنے شیش کاریہ کو کچھ سمیہ
[illegible] پیچھے ڈال کر اپنے سمیہ کا ادھک تر
[illegible] اس کاریہ میں لگا دیں +
اس کاریہ کے لئے جہاں اسادھارن
[illegible] کی آوشیکتا ہے - وہاں نیم بدھ روپ
[illegible] کاریہ کرنے کی بھی ضرورت ہے - اس
[illegible] سے اس کاریہ کو کرنے
[illegible] نیچے دیا جاتا ہے +
[illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا کو چاہئیے -
[illegible] آگامی جن گنتا کے لئے اپنے سب
[illegible] تھا کاریہ کرتاؤں کو لکھیہ پتر سے
[illegible] سوچت کر دیوے - اور پرتیک
[illegible] کاریہ کرتا کے لئے سپشٹ نردیش
[illegible] کہ وہ طوفانی دورہ
[illegible] جن گنتا سمبندھی اپدیش
[illegible] کو سنانے کو سنہ اور ایک ایک

دیکھنی تک پہنچانے کا کیا کریں +
(۳) (۱) پرتیک ضلع میں سنگھٹھی ایک سمتا
ادھک جن گنتا کانفرنس کرنے کا یتن کرنا چاہئیے -
اُس کے دوارا جنتا میں اُتساہ پیدا کرنا چاہئیے -
کیونکہ ادھک روپ سے جن گنتا
سمبندھی اپنا اپنا کاریہ اپنے اپنے
حلقے میں شروع کر دیں +
(ب) اس کانفرنس کے ساتھ ضلع کے مکھیہ
کاریہ کرتاؤں - گراموں کے مکھیاؤں تھا برادری
کے چودھریوں کو اکٹھا کر کے انہیں بھی تت کال
اس کاریہ کو اپنانے کے لئے پریرنا کرنی چاہئیے -
دھیان رہے - کہ پرایہ گراموں اور برادریوں
میں جو کچھ مکھیا اور چودھری لوگ کہتے ہیں - وہی
ہوتا ہے +
(ج) اس کانفرنس میں سارے ضلع کی سماجوں
کو سنکھیا انوسار کھنڈ بنانے چاہئیے - اور
پرتیک سماج کو اپنے اپنے کھنڈ کے پرتیک
گرام میں جن گنتا کا کاریہ کرنے کیلئے اُتر داتا
بنانا چاہئیے -
(۲) بڑے شہروں میں آریہ سماجوں کی ٹولیاں
بنا کر ایک ایک محلے کے لئے ایک ایک ٹولی
مقرر کرنی چاہئیے +

(نوٹ) آریہ سماجیں ان سب کاموں کو تبھی پورن
کر سکتی ہیں - جب کہ وہ یہ سمجھ لیں کہ آگامی جن گنتا
کیلئے اپنے کو آریہ سماج کا پہریدار سمجھیں - اور اپنی
سیوا سومیہ اپنے اپنے سماج کو پیش کریں - تاکہ پرتیک
دلوں کے سوئم سیوکوں نے آریہ پاٹھشالاؤں - حیدرآباد
کے آریہ ستیاگرہیوں اناتھ [illegible] کے آریہ
کاریہ کرتاؤں کی
سیوائیں
اس کاریہ
کے لیے
پراپت کرنی
چاہئیں +
آریہ سجنوں
میں جن گنتا
سمبندھی سندیش
پہنچانے کا خاص
پربندھ کرنا چاہئیے -
اور شکتی انوسار
ان کی ایک ایک
برادری کی کانفرنس کرنی چاہئیے - اور ان کے
چودھریوں کو پریرنا کرنی چاہئیے - کہ وہ جن گنتا
سمبندھی آریہ سماج کے اُپدیش کی پورتی میں
سہائک سدھ ہوں - مردم شماری کی کوئی ریت
ایسی نہیں رہنی چاہئیے -
اور اس میں کوئی بھی ایسا نہیں رہنا چاہئیے -
جس کے پاس جن گنتا سمبندھی ہمارا سندیش نہ
پہنچے - یاد رہے - کہ آریوں کی سنکھیا بڑھانے کیلئے
ہمارے لئے سب سے ادھک [illegible]
ہے +
نوٹ - مردم شماری میں مسلمانوں تھا عیسائیوں کے
[illegible]
اپنے پرچار کی [illegible]
[illegible]
(۳) پہاڑی علاقوں میں اشکشت لوگوں میں

جن گنتا سمبندھی سندیش پہنچانے کیلئے خاص پربندھ
کرنا چاہئیے +
(۵) جن پردیشوں میں آریوں کی سنکھیا بہت ہے -
جیسے پنجاب کے سرحدی پرانت تھا جموں - بلوچستان
یو - پی میں میرٹھ کمشنری تھا گوالیار کمشنری
حیدرآباد ریاست میں مرہٹھ واڑہ [illegible]
میں پرچار کا وشیش پربندھ ہونا چاہئیے +
اور اس کاریہ کے لئے آوشیکتا انوسار
وشیش اُپدیشک نیت کئے جاویں +
(۶) جن گنتا کے قانون کے مطابق ہر ایک
پڑھا لکھا شخص [illegible]
[illegible] کے پیش کر سکتا ہے - اس لئے
پرتیک نگر اور گرام میں سرکار کے ساتھ جن
گنتا کے کاریہ میں سہیوگ دینا چاہئیے - اور
سیوائیں اس کاریہ کے لئے پیش کرنی چاہئیں +
(۷) جن گنتا دو پرکار کی ہوگی +
(ک) پرارمبھک (Preliminary)
جو کہ شیگھر ہی شروع ہو جائے گی - اس میں
سرکار دوارا ایجنٹ [illegible] گھر گھر میں پہنچ کر جن
گنتا کے نقشے تیار کریں گے - یہ کام اسی طرح
[illegible] گھر میں پہنچ کر ہوگا - جیسے کہ میونسپلٹیوں
تھا اسمبلیوں کے ووٹروں کی سوچی تیار کی جاتی
ہے +
(۲) انتم (Final) یہ پرایہ جن گنتا
کے لئے نشچت انتم تتھی [illegible] یکم اگست
کو ہوگی - پرنتو اس بار یہ جن گنتا [illegible]
۲۷ - ۲۸ - فروری اور یکم مارچ ان تینوں
تاریخوں کی راتریوں میں ہوگی - ان راتریوں
کو بدل سکتی ہوگی - پرارمبھک جن گنتا کے شروع
ہوتے ہی ہمارے کاریہ کرتا سرکار دوارا نیکت
ویکتیوں کے ساتھ رہ کر اپنے اپنے حلقے تھا
کھنڈ میں جن گنتا کا کاریہ کرا دیں - اور
دیکھیں کہ آریوں کی سنکھیا ٹھیک ٹھیک لکھی
جاتی ہے +
جہاں کہیں جن گنتا سمبندھی انوچت
کارروائی ہوتی ہو - اس کی رپورٹ اپنے
اپنے پرانت کے سینسس سپرنٹنڈنٹ
(Census Superintendent)
تھا [illegible] پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا
تھا ساروودیشک سبھا کو دیں - اور ان کو ٹھیک
کرانے کیلئے دوسرے اُچت اُپائے کام میں
لانے چاہئیں +
جن گنتا سمبندھی پرتیک کاریہ کرتا کا یہ
کرتویہ ہوگا کہ وہ اپنے کاریہ کی رپورٹ [illegible]
پاس کی سماج میں [illegible] دیتا رہے - اور
[illegible] پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا [illegible]
[illegible]
[illegible] رپورٹ ساروودیشک سبھا کو بھیجیں +

مختصر افسانہ

منطقی اور شاعر

پرماتما کی کھوج میں

منطقی اور شاعر خدا کی تلاش میں روانہ ہوئے - مگر انہیں خدا نہ ملا پریشان ہو کر دونوں دوست واپس لوٹے - راستے میں ایک گھنا جنگل تھا - جس کی زمین کو صدیوں سے انسانی قدموں نے پامال نہ کیا تھا - وہاں دن کے وقت بھی شب تاریک کی سیاہی چھائی رہتی تھی - شاعر نے اس اتھاہ تاریکی میں اس متروک سرزمین میں ایک چھوٹا سا پھول دیکھا - اور چلا اٹھا - "یہ اُس کے قدموں کا نشان ہے!" مگر منطقی کی آنکھیں بند تھیں - اسے کچھ دکھائی نہ دیا +

تھوڑی دیر بعد ایک چڑیا کی سی نغمہ سرائی آئی - شاعر کے دل کی گہرائی اور جھنکار کی صدا سے گونج اٹھی - اس نے اپنی لمبی انگلی سے اس خاموشی کی طرف اشارہ کیا - اور بڑے معنی خیز طریق سے کہا "یہ اُس کی آواز ہے" - مگر منطقی کے کان بند تھے - اُسے کچھ دکھائی نہ دیا +

آفتاب اپنی نور و حرارت کی کرنوں کو سمیٹتا ہوا مغرب کی طرف بڑھ رہا تھا - شاعر نے اسے طلوع کہا - اور بولا "یہ اُس کا جلال ہے" - مگر منطقی دیوانوں کی طرح ساکت رہا +

آسمان پر تارے نمودار ہو گئے - شاعر نے آسمان کی طرف سر اُٹھایا - اور چلا کر کہا "دیکھو! اس کی حسین آنکھیں" - منطقی جھنجلا کر کھڑا ہو گیا - لیکن شاعر پر جذبے کا عالم طاری تھا - وہ خدا کی تلاش میں کامیاب ہو چکا تھا - مگر اس کے پاس کھڑا ہوا منطقی کتنا دور، کتنے فاصلے پر تھا!

(نقد روشن)

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج نروانہ کے سماچار

۱۱ اگست ماسٹر چندگی رام جی نے آریہ سماج کے لئے جیون دان دیا ہے۔ جتنا سامان مثلاً میز کرسیاں۔ نیز کتابیں کپڑے وغیرہ ان کے پاس تھے سب آریہ سماج نروانہ کو دان دے دیا ہے۔ واقعی آپ نے ایک زبردست تیاگ کیا ہے۔ میں ان کا ہاردک دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کی سیوا کے لئے انہیں بل دے۔ آپ ہندی منیجی کے زیر دست تجربہ کار ہیں۔ تھا اردو ہندی بھاشا بھی جانتے ہیں۔ بڑے سداچاری ہیں۔ دس سال تک یہاں ایک پاٹھ شالہ چلاتے رہے ہیں۔ اب کسی دھارمک سنستھا مثلاً گورو کل۔ آریہ سماج۔ پاٹھ شالہ۔ آریہ دیر دل میں کسی جگہ کاریہ کرنا چاہتے ہیں۔ جس سنستھا کو ان کی سیوا کی ضرورت ہو مجھ سے پتر ویہار کریں۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں ہندی رتن کلاس جاری کر دی گئی ہے۔ جو دیویاں ہندی رتن کا امتحان دینا چاہیں۔ وہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ نروانہ سے فائدہ اُٹھا سکتی ہیں۔ جو لڑکیاں داخل ہو گئی ہیں۔ ان کے علاوہ تقریباً ایک سو لڑکیاں مفت تعلیم پاتی ہیں۔ کسی سے ایک پیسہ بھی فیس کا نہیں لیا جاتا۔ دانی مہاشیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس آریہ کنیا پاٹھ شالہ کا بھی دھیان رکھا کریں۔

(منشا رام چکر دھاری منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جھنگ کے سماچار

تصحیح ۲۸- جولائی کے "جھنگ سیال" میں "جھنگ شہر کانگریس کمیٹی کو دان" کے عنوان سے صفحہ ۸ پر ایک خبر چھپی ہے۔ جس میں جھنگ کانگریس کمیٹی کو لالہ رام رنگ سہگل اور ملک دیر بھان سہگل کی طرف سے ۲½ مرلہ زمین بر موقع جنڈی دروازہ کھوہ والہ بطور دان ملنے کی اطلاع ہے۔ جو قابلِ تصحیح ہے۔ جس ٹکڑہ اراضی کا ذکر ہے۔ وہ آریہ سماج جھنگ شہر کی ملکیت ہے۔ جس کے متعلق لالہ دیوراج سیٹھی نے آریہ سماج سے درخواست کی تھی۔ کہ مناسب قیمت پر کانگریس کمیٹی کو دے دی جائے۔ جس کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

سالانہ اُتسو آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷ سے ۳۰- ستمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس میں بڑے بڑے بھجنیک

اُپدیشک اور آریہ جنتا پدھاریں گے۔

(جہاد پر منتری)

گمشدہ کی تلاش

رومڑی کے مگنو مل چمن داس بجاٹیہ انگلش ٹیچر کوٹری نمبر ۵ عمر ۱۴ سال عرصہ دو ماہ سے لاپتہ ہیں۔ قد درمیانہ گندمی رنگ خوش شکل۔ سُشیل سوبھاؤ اور نیلی آنکھوں کے ہیں۔ ان کا پتہ دینے والے ویکتی کو انعام دیا جاویگا۔

(دیا شا رام گڈز کلرک حیدرآباد سندھ)

آریہ سماج میرپور کے سماچار

مہتہ جیمنی جی نے ۵ روز میرپور میں ٹھہر کر اپنے پُر از معلومات ویاکھیانوں سے میرپور نواسی جنتا کو کافی لابھ پہنچایا ہے۔ آریہ سماج مندر کا ویشال ہال ہر وقت بھرا رہتا تھا۔ اس کے علاوہ آپ پراتہ کال اور سائینکال کے اپنے اُپدیشوں سے لابھ پہنچاتے رہے ہیں۔

چند دنوں سے سوامی شانتی سوروپ جی مہاراج میرپور پدھارے ہوئے ہیں۔ آپ کے نہایت لابھ دائیک ویاکھیان ہر روز سماج مندر کے وسیع صحن میں ہو رہے ہیں۔ میرپور نواسی جنتا لابھ اُٹھا رہی ہے۔

آریہ سماج میرپور کے صحن میں ایک کنوئیں کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس لئے آریہ سماج میرپور نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جلد از جلد کنواں بنوا دیا جائے۔ چنانچہ ۲۸- ساون کے ہفتہ واری ست سنگ کے بعد راقم کی اپیل پر ممبران آریہ سماج نے دل کھول کر چندہ دیا۔ لاگت کا اندازہ پندرہ سو روپیہ لگایا گیا ہے۔ اس لئے میرپور کے آریہ بھائیوں سے جو باہر ملازمت یا دیگر کاروبار کے سلسلہ میں گئے ہوئے ہیں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس شُبھ کاریہ میں سہایتا کریں۔

(کرم چند وکیل پردھان)

گوروکل شکشا ودیالیہ بھٹنڈا

برہمچاریوں کی صحت ٹھیک ہے۔ بارش کم ہے۔ گرمی زیادہ ہے۔ گوروکل میں ایک سندر یگیہ شالہ بنی ہوئی ہے۔ اس کے اوپر چھت نہیں ہے۔ کرم دانی مہاشہ

پانسو روپیہ دان دینے کی کرپا کریں۔ تاکہ اس کی چھت پوری ہو جاوے۔

بچوں کو کتائی بُنائی سکھانے کے لئے بیس چرخوں کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی سجن دو صد روپیہ دان دے دیں۔ تو یہ کاریہ جاری ہو جاوے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

سناتن دھرم سبھا جگادھری کی تہذیب کا نمونہ

مورخہ ۹ اگست کو سناتن دھرم سبھا جگادھری کی طرف سے پنڈت دینا ناتھ جی اُپدیشک لیکچر دے رہے تھے۔ پنڈت جی نے اپنے لیکچر میں آریہ سماج کے خلاف بہت کچھ زہر اُگلا۔ اور سناتن دھرمیوں کو مغالطہ میں ڈال کر آریہ سماج کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی۔ اور کہا۔ کہ "ہندو" ہماری قوم کا پُرانا سناتن نام ہے۔ اور یہ نام تمام شاستروں اور ویدوں میں پایا جاتا ہے۔ اور کہ ہماری قوم کا نام آریہ کسی وید شاستر وغیرہ میں نہیں پایا جاتا۔ لیکچر ختم ہونے کے بعد آریہ سماج جگادھری کے پروفیسر ایچ۔ این۔ شرما جی نے دریافت کیا۔ کہ میرے پاس سنسکرت کا ایک پرستک موجود ہے۔ اس میں آپ ہندو شبد اگر دکھلا دیویں۔ تو میں آریہ سماج کو ترک کر کے سناتن دھرمی بن جاؤں گا۔ اس پر سناتن دھرم سبھا کے سیکرٹری لالہ نانک چند کیسو نے پنڈت ایچ۔ این شرما کو نہایت فحش اور مغلظ گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اس پر پروفیسر ایچ۔ این شرما جی نے کہا۔ کہ اگر میرے سوال کا آپ کے پاس یہی جواب ہے۔ تو میں جاتا ہوں۔ چنانچہ پروفیسر صاحب اپنی جگہ سے اُٹھ کر جانے لگے۔ تو ان پر بہت سے آدمی جھپٹ پڑے۔ اور تھپڑ و مُکّے مارنے لگے۔ بڑی مشکل سے لوگوں نے پروفیسر صاحب کو چھڑایا۔ دوسرے روز بھی پنڈت دینا ناتھ نے آریہ سماج کے خلاف بہت کچھ کہا۔

۱۰-۸-۴۰ و ۱۱-۸-۴۰ کو آریہ سماج جگادھری کی طرف سے ان تمام اعتراضات کے بڑے ہی ٹھیک کے ساتھ معقول اور مدلل جوابات دئے گئے۔ جن کا جگادھری کی پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا۔

۱۱-۸-۴۰ کو آریہ سماج کے ہفتہ واری جلسہ میں سناتن دھرم سبھا کے اس نامعقول سلوک کے خلاف مذمت کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

(دھنی لال آریہ منتری آریہ سماج جگادھری)

انتر جاتیہ وواہ

حال ہی میں سکول آف ٹراپیکل میڈیسن کے ڈاکٹر رام کمار جی گرلیل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا شُبھ وواہ کماری شیلاوتی ورما سپُتری شری ایس۔ پی ورما اکونٹنٹ جنرل کے ساتھ ذات پات توڑ کر ہوا ہے۔ ذات اگروال اور بدھو کی جنم ذات ... ہے۔

(نامہ نگار)

سُوچنا

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان ... اجمیر کے پرچار وبھاگ میں کاریہ کرنے کے لئے ایک ایسے انوبھوی اور کاریہ کُشل اُپدیشک کی آوشیکتا ہے۔ جس کے ہردے میں ویدک دھرم پرچار کی لگن ہو۔ گرامیوں میں بھی پرچار کرنا ہوگا۔ آویدن پتر انتی سبھا کے پاس بھیج دیں۔ سوئیکرت اُپدیشک کو یکم ستمبر کو کاریہ پر آ جانا ہوگا۔

برہم پرائن مہایگیہ

جیوتی اشرت مہاتما ٹیک چند ... کنیا جگتی سادھن آشرم ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں پورنماشی ۲۷- ستمبر سے ۲۶- نومبر ۱۹۴۰ء تک گرہستی ... ورتیوں کی طرح یم نیم کا پالن کرتے ہوئے برتی ہو سکیں گے۔

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

ساپتاہک ادھی ویشن ... ۴- اگست کو ہوا۔ ماسٹر لکشمن جی ... "ویدک دھرم کی سنسار میں دیا ... " ... کر دیا۔ منگل وار تاریخ ۳۰- جولائی کو ... سفید کی بھجن منڈلی سے سماج میں پرچار کرایا گیا۔ اُپستھتی کافی تھی۔ ... پاس کیا گیا۔

لارنس روڈ آریہ سماج امرتسر ... سینٹ پرنسپل سندر سنگھ جی کی ... سانی بائی جی کے اکسمات دیہہ ادسان ... شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور بھگوت ... سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ دیا ... کو شانتی پردان کریں۔ اور ماسٹر جی تھا ... کے انیہ سمبندھیوں کو اس دیوگ کے ... کی شکتی پردان کریں۔"

(... منتری)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سبھیتا کو جواب

"ہمتینی کے پیٹ میں درد" بہ عنوان "آریہ ویر" کے ایک نوٹ کا جس میں مہاشہ مہر چند نے لکھتے ہیں :-

"پرکاش" کا ایڈیٹر ہمتینی "آریہ ویر" کی کامیابی پر بوکھلا اُٹھا ہے۔ پہلے اس نے آریہ ویر کے خلاف دو نوٹ لکھے۔ اُن کا جواب ابھی ہم نے دینا ہی شروع کیا تھا۔ کہ وہ میدان میں ہتھیار ڈال کر بھاگ گیا۔ لیکن کچھ ہفتے بعد آج کے "پرکاش" میں اس کے پیٹ میں پھر درد ہوا ہے۔ ہم اس کے درد کا علاج اگلے ہفتہ اچھی طرح کریں گے"۔

ہمیں "آریہ ویر" کے سمپادک کی سبھیتا پر شکایت نہیں۔ کہ اس نے ہمارے نام کے ساتھ "شری" یا "مہاشہ" کا مان سوچک شبد کا پریوگ نہیں کیا۔ لیکن دوسروں اور اپنوں کو یہ تو معلوم ہو گیا۔ کہ ایک ایسا شخص جسے گالیاں دینے کی عادت پڑ گئی ہو سبھیتا کو بھی جواب دے بیٹھا ہے۔

کیوں بگڑے؟

مہاشہ مہر چند کیوں بگڑے ہیں؟ پچھلے اَنک میں ہم نے ایک آریہ کی اچھا کو ان کے سامنے رکھا تھا۔ کہ وہ دو ہزار روپیہ کی رقم (جسے وہ پبلک فنڈ سمجھتے ہیں) میں سے ضمانت کے علاوہ خرچ کی گئی رقم اور ویدپرچار منڈل جو اُنہوں نے کھولا تھا کا حساب پرکاشت کریں۔ نیز وہ جو پرتی ندھی سبھا کو چھوڑ کر باقی سب سبھاؤں اور سنستھاؤں مثلاً سادھو آشرم (جس کے سنچالک پوجیہ سوامی سرودانند جی ہیں) چھات آشرم (جس کے سنچالک پنڈت بُدھ دیو جی ہیں) دیانند مٹھ (جس کے سنچالک سوامی سوتنترانند جی ہیں) دیانند سالویشن مشن (جس کے سنچالک لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے ہیں) دیانند دلت اُدھار منڈل (جس کے سنچالک لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے ہیں) دیانند کالج (جس کے بانی مہاتما ہنسراج و دیگر کالج وبھاگ کے سجنن آریہ ہیں) آریہ ودیا سبھا (جو آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کی تحریک پر ستھاپت کی گئی تھی) شکشا سمتی (جو آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین آریہ کنیا پاٹھ شالائیں اور سکولوں کی پاٹھ ودھی وغیرہ کے سنچالن و نریکشن کیلئے ہے) آریہ سارودیشک سبھا (جس کے بانی سورگیہ سوامی شردھانند جی تھے) آریہ

مہاشہ مہر چند اور اُن کا "آریہ ویر"

پرولینک سبھا (جس کے بانی مہاتما ہنسراج جی تھے۔ اور اب پردھان لالہ خوشحال چند جی ہیں) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (جس کے بانی بھی سوامی شردھانند جی۔ پنڈت گورودت جی و پنڈت لیکھرام جی تھے) آدی کو ڈھونگ بتاتے ہیں۔ تو اُنہوں نے اس ویدپرچار منڈل کو کیوں چھوڑ دیا۔ جو اُنہوں نے بنایا تھا؟ بس ان دو پرشنوں پر ہی آپ آپے سے باہر ہو گئے ہیں۔ اور سبھیتا کو بھی جواب دے بیٹھے ہیں۔

پراب ہو رہا ہے۔ سب ویرتھ ہے۔ کوئی بھی آریہ جسے گالیاں دینے کی عادت نہ ہو اپنے شہیدوں۔ مہاتماؤں۔ نیتاؤں اور سنیاسیوں کی شان و شاندار کاموں کے متعلق ایسی توہین آمیز۔ بے ہودہ۔ نازیبا۔ اور ناقابلِ معافی باتیں نہیں کہہ سکتا۔ ہمیں حیرت ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور دیگر سبھائیں "آریہ ویر" کی اس دریدہ دہنی کا نوٹس کیوں نہیں لیتیں؟

کیا یہ سب ڈھونگ ہے؟

سوال یہ ہے۔ کہ جن سبھاؤں اور سنستھاؤں کا ذکر مہاشہ مہر چند نے کیا ہے۔ اور جن کو ستھاپت کرنے والے آریہ سماج کے شہید اور مہاتما تھے۔ اور جنہیں اب آریہ سماج کے ہر سکھ و دوان سنچالن کر رہے ہیں سب ڈھونگ ماتر ہیں؟ اور جو کچھ وہ کر گئے ہیں۔

مہاشہ مہر چند اپنے آپکو کیا سمجھتے ہیں؟

مہاشہ مہر چند اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ جو وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتے؟ اور آریہ شہیدوں۔ مہاتماؤں سنیاسیوں اور ودوانوں کے شاندار کام اور انسٹی ٹیوشنوں کو ڈھونگ بتا رہے ہیں۔ ذرا وہ اپنی کارگذاری تو بتائیں۔ کہ سوائے ساری عمر مانگنے اور دوسروں و اپنوں کو گالیاں دینے کے رنتی بھر اَنند کی وستت کو پیدا کرنے کیلئے اُنہوں اب تک کیا کیا ہے؟

KU-KA REGD.
Will Save You from :-
THROAT OPERATIONS.

خطرناک بیماری کے پنجہ سے چھٹکارا حاصل کریں
یہ تسلیم شدہ امر ہے۔ کہ آپ کا مشہور و معروف
کُو۔کا گلوں (ٹانسلز) و دیگر امراض گلا کیلئے
لاثانی اور چمتکاری نادر ایجاد ہے۔ جس کے استعمال نے
میرے بچہ کو اپریشن کے ہولناک خطرات سے بال بال بچایا
مسٹر رام جی داس ڈھل
آفیشل ریسیورز آفس۔ لاہور
قیمت :- فی پیکٹ ایک روپیہ ۸ر (عہر) (علاوہ محصول ڈاک)
MULTANI PHARMACY REGD
PHONE No:-2777 GUMTI BAZAR LAHORE ESTD 1678

آریہ سماج کے سُدھار کے نام پر اس کی اور اس کی سنستھاؤں کی جڑیں کاٹنے والے اس انوکھے "مہاتما" مہر چند کو دُنیا دیکھ تو لے۔ اگر وہ اپنی کارگذاری آپ نہ بتائیں گے۔ تو ہم ان کے "درشن" آریہ جگت کو کرا دیں گے۔

ہماری بوکھلاہٹ

اب ذرا ہماری بوکھلاہٹ کے اس کارن پر وچار کر لیجئے۔ جو مہاشہ مہر چند نے بتایا ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ :-

"آریہ ویر" کی کامیابی پر ہمتینی بوکھلا اُٹھا ہے"۔

گت اَنک میں "کیوں بگڑے"؟ دو اہم نوٹ میں ودونت دو سوال پوچھے تھے۔ ان کا جواب دینے کی بجائے اُنہوں نے ایک اسبھیتا پورن نوٹ لکھ مارا۔ اس کی ہمیں شکایت نہیں۔ یہی بات "آریہ ویر" کی کامیابی کی ہے۔ یہ تو ان پر پچھلے ہفتہ کے دو تازہ واقعات سے ہی واضح ہو گئی ہو گی۔ کہ کس طرح دو سماجوں نے آریہ بھائیوں نے جب وہ ان سے "آریہ ویر" کی خریداری اور سہائتا کے لئے پرارتھنا کرنے گئے۔ تو انہیں جواب دیا گیا۔ کہ ہم آریہ سماج کی جڑیں کاٹنے والے اخبار کو پڑھنا تو کیا دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ ہمیں بیرونجات میں "آریہ ویر" کی اس "کامیابی" کا علم نہیں لیکن امید ہے۔ کہ یہی حال باہر بھی ہو گا۔

وہ وعدے کہاں گئے؟

مہاشہ مہر چند نے "آریہ ویر" کے پہلے جنم سے اپنی "مہاتمائی" کے گناوُنے ساتھ ساتھ دوسروں کو گالیاں دینے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ یہی وہ نیا پروگرام ہے۔ جو "آریہ ویر" نئے جنم کے ساتھ لے کر آیا ہے۔ "آریہ ویر" نے "پرکاش" کو بدنام کرنے کیلئے لکھا تھا۔ کہ :-

"پرکاش" کو آریہ سماج کے پرچار کا اور مکسادھن بنانے کی بجائے اشتہاروں کی پٹیری بنایا جا رہا ہے"۔

حالانکہ دو تین صفحات کے اشتہاروں سے کوئی اخبار اشتہاروں کی پٹیری نہیں بن جاتا۔ اور "پرکاش" میں دو تین صفحوں سے زیادہ اشتہار نہیں ہوتے۔ جو ایک دو صفحوں کے ہیں۔ وہ بھی اشتہائی نہیں۔ لیکن ایسا لکھنے سے اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ دو ہزار کے بعد چھ سات سو روپیہ اور بچ رہیں۔ اس لئے لمبے لمبے دعوے کئے گئے۔ کہ آریہ ویر ...

کوئی اشتہار نہیں چھپا ہیں گے۔ بھکشا کے دو ہزار روپیہ کے نشہ میں آپ نے یہ لکھ تو دیا۔ لیکن ہمیں معلوم تھا۔ کہ یہ سب آریہ جگت کو دھوکہ دینے کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ کیونکہ ہم جانتے تھے۔ کہ وہ "پرکاش" سے زیادہ اشتہار چھاپتے رہے ہیں۔ اور جونہی یہ دو ہزار ختم ہؤا۔ وہ پھر اشتہار چھاپنا شروع کر دیں گے۔ چنانچہ آپ کے سب دعوے دھرے دھرائے رہ گئے۔ اور آپ نے ۱۸۔ اگست کے انک سے اشتہار چھاپنے شروع کر دئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھکشا کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ وہ اشتہار چھاپیں اور "پرکاش" سے بھی زیادہ چھاپیں۔ لیکن ہم اسے کبھی نہ کہیں گے۔ کہ آریہ دیر کو اشتہاروں کی تجوری بنایا جا رہا ہے۔ کیونکہ زندہ رہنے کیلئے بھکشا اور اشتہاروں میں سے ایک ضروری ہے۔ بھکشا نہیں تو اشتہار ہی سہی ⁂

"چیتاونی"

آخیر میں ہم مہاشہ خوشحال چند کو چیتاونی دیتے ہیں۔ کہ وہ آریہ سماج کے مفاد کے منافی تحریروں کو بند کر دیں۔ آریہ سماج کے شہیدوں سنیاسیوں۔ مہاتماؤں اور ودوانوں کی قائم کردہ شاندار اونچی ٹریڈیشنوں کی جڑیں کاٹنے سے باز آئیں۔ اور ان کی شان میں گستاخانہ الفاظ کا استعمال نہ کریں۔ اور ذاتیات کی دلدل سے نکلکر سنجیدہ اصولی بحث کریں۔ دوسروں کے متعلق لکھتے وقت اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھ لیا کریں۔ دوسروں کے شدھ ہونے کی دہائی دینے سے پہلے اپنا شدھی کریں۔ اب کا آریہ سماج پریم تو یہیں تک ہے۔ کہ آریہ ویر کے لئے دو ہزار کی اپیل کو پورا ہوتا نہ دیکھ کر ایک بار آپ "ہندو مہاسبھا" میں جا گھسے تھے۔ اور دوسروں کو بھی ممبر بننے کی پریرنا کرتے پھرتے تھے۔ اور مہر ملنے والے سے کہتے پھرتے تھے۔ کہ:-

"اگر مجھے بندوق مل جائے۔ تو آریہ سماج کو گولی مار دوں"

آریہ سماجیوں کی اپنی آچاریہ کی سی فراخدلی ملاحظہ ہو۔ کہ انہوں نے دو ہزار سے زیادہ کی رقم سے آریہ دیر نہ ہی "بندوق" ان کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ کہ یہ اپنی حسرت پوری کر لو۔ اور وہ بھی کھل کھیلے ہیں۔ اور کھیلتے رہیں گے۔ لیکن ہم کہے دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ ذاتیات پر اُترے۔ تو ہم بھی اس کو ...

ہفتہ بھر کی اہم تازہ ترین خبریں

— رومانیہ نے بلغاریہ کے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔

— کانگریس ورکنگ کمیٹی نے وائسرائے کے اعلان کو ناقابل قبول قرار دے دیا ہے۔

— برطانیہ پر حملوں میں سات سو ایک جرمن جہاز تباہ ہو چکے ہیں ۱۹۲ برطانوی۔

— گورنر بنگال نے چودہ اشخاص کو کلکتہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

— اٹلی مصر پر حملہ کرے گا۔

— بنگال میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ۲۴۵۷ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

— یونان آزادی کی خاطر لڑے گا۔

— بانو برطانوی بچے اور عورتیں ہندوستان پہنچ گئے۔

— مسٹر چرچل کا اعلان ہے۔ کہ برطانیہ میں بیس لاکھ مسلح سپاہی موجود ہیں۔

— روس اور برطانیہ میں عنقریب سمجھوتہ ہو جائے گا۔

— برطانیہ ہوا خشکی اور سمندر کے راستہ دشمن پر حملے کرے گا۔

— ۱۹۔ اگست کو جرمن ہوائی جہازوں نے انگلینڈ کے کھیتوں کو آگ لگانے کے لئے ۱۵۰ آتشی گیر بم گرائے۔

— ۲۰ اور ۲۱۔ اگست کو جاپانی ہوائی جہازوں نے چنکنگ پر آتشی گیر بم گرائے۔ بازار بنک اور ہوٹل تباہ ہو گئے۔ ایک ہزار سے زیادہ آدمی مر گئے۔

— خاکساروں نے پابندیوں کی پیروی کرنا منظور کر لیا ہے۔

— ابے سینیا اور سمالی لینڈ پر برطانوی ہوائی جہازوں نے حملے کئے۔

— اٹلی نے برطانوی سمالی لینڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔

— چین جاپان سے صلح کرنے والا ہے۔

— ایم ٹراٹسکی قاتلانہ حملہ کی وجہ سے نازک حالت میں ہے۔

— فرانسیسی ہند چینی نے جاپان کے مطالبات ٹھکرا دئے ہیں۔

— جاپان نے امریکہ کو بھی دھمکانا شروع کر دیا ہے۔

— ہٹلر ایک بار پھر صلح کی پیشکش کریگا۔

— برطانیہ نے جزائر غرب الہند امریکہ کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

— ۱۶۔ اگست کو پہلی بار جرمن ہوائی جہازوں نے لنڈن پر بمباری کی۔ ۷۵ جرمن ہوائی جہاز گرا دئے گئے۔

— اٹلی اور یونان میں جنگ کا فوری خطرہ ہے۔

— جرمنی کے ہوائی جہاز ایک ہزار تک کی تعداد میں انگلستان پر حملہ کر رہے ہیں۔

— جرمنی نے برطانیہ کی ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے۔

— دو لاکھ انگریز بچے اگلے ہفتہ امریکہ پہنچ جاویں گے۔

— وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے عہدہ میں ۲ سال کی توسیع کر دی گئی ہے ⁂

۱۴ اس اوسر پر سوامی کیولانند جی۔ پنڈت پریم دت پنڈت انوپ چندر۔ پنڈت بدھ دیو۔ پنڈت شانتی پرکاش۔ مہاشہ چرنجی لال پریم اور کئی بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے ⁂ (منتری)

نئی آریہ سماج کی استھاپنا

جنک نگر ملتان روڈ لاہور میں رکھشا بندھن کی تقریب پر ماسٹر رتن چند جی اور پنڈت منشا رام جی کا ویاکھیان ہؤا۔ نئی آریہ سماج قائم کی گئی۔ ۳۵ ممبر بنائے گئے۔ چناؤ میں لالہ کیول رام پردھان اور مہاشہ موہن لال منتری چنے گئے ⁂

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس۔ ہارمونیم۔ طبلہ۔ ستار۔ دلربا۔ وائلن۔ کھرتالیں۔ سامان بلبنڈ باجہ۔ ڈھول۔ تنبورہ۔ بین باجہ۔ بنسری۔ کلارنٹ۔ چمٹے۔ چھینے۔ ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ آرڈر ملنے پر حسب منشا تیار کر دئے جاتے ہیں۔ مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ Accessories بھی مل سکتی ہیں۔ گانے بجانے کی کوئی چیز خریدنے سے پہلے ہمارے کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لائیں۔ ہمارا سامان خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اعلےٰ ہونے کے علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ہے ⁂

آزمائش شرط ہے

کاشی ناتھ پروپرائٹر اور مکار ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ لاہور

حیدرآباد ستیاگرہ بلیدان دوس

لاہور میں سارو دیشک سبھا کی آگیا انوسار ۱۶۔ اگست کو مختلف سماجوں نے حیدرآباد ستیاگرہ بلیدان دوس دھوم دھام سے منایا۔ پربھات پھیری کی گئی۔ اوم کے جھنڈے لہرائے گئے۔ ویاکھیان ہوئے۔ ہون یگیہ اور شہیدوں کی آتماؤں کے لئے پرارتھنا تمام آریہ سماجوں میں ہوئی۔ آریہ سماج وچھو والی کے جلسہ میں شری مہاشہ کرشن کا لیکچر ہؤا۔ شام کو آریہ ویروں کی ریلی کا جو پروگرام تھا وہ حکومت کی طرف سے ڈرل پر لگائی گئی پابندی کی وجہ سے نہ ہوئی۔ تمام لوکل سماجوں کی طرف سے شام کو ۵ بجے گورودت بھون میں ایک عظیم الشان پبلک جلسہ زیر صدارت مہاشہ کرشن ہوگا۔ پہلے اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم مہاشہ کرشن نے ادا کی۔ جلسہ میں پنڈت وشو بندھو۔ پنڈت بھیم سین۔ اور لالہ خوشی چند کی تقریروں کے بعد پردھان جلسہ مہاشہ کرشن جی کی پرجوش تقریر ہوئی ⁂

بیرونجات

کی آریہ سماجوں میں یہ دوس بڑے اتساہ سے منایا گیا۔ اس سپتاہ گوجرہ۔ آسیہ محلہ پشاور۔ مردانہ۔ میرپور ننکانہ صاحب۔ بھلوال۔ ترنسہ۔ لارنس روڈ امرتسر۔ سرسانی کا تالاب فیروزپور شہر کی آریہ سماجوں کے حیدرآباد ستیاگرہ بلیدان دوس رکھشا بندھن کا تہوار منائے جانے کی سوچنائیں ملی ہیں۔ اگلے انک میں مفصل حالات چھپیں گے ⁂

آریہ سماج لوہاری بازار شملہ کا جلسہ

۳۰-۳۱- اگست اور یکم ستمبر کو ہو گا

سکھ کیسے مل سکتا ہے؟ (بقیہ صفحہ ...)

کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ کہ "شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا"

رشی نے سب سے پہلا نمبر شاریرک اُنتی کو دیا ہے۔ کیونکہ جس کا شریر دُربل ہے۔ وہ سنسار کا کیا اپنا بھی اُپکار نہیں کر سکتا۔ جن کی آتما بلوان اور شریر پُشٹ ہوں۔ وہ ہی کنشٹ کے سمیہ نیکی اور سداچار کا ثبوت دیکر دوسروں کے لئے نمونہ رکھ سکتے ہیں۔ اور اس کے لئے آوشیک ہے۔ کہ منش سب پرکار کی دُوشت واسناؤں سے بچے۔ جو منش وشیوں میں لپٹا رہتا ہے۔ وہ کبھی ہرشٹ پُشٹ اور بلوان آتما نہیں ہو سکتا ⁂

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سواستھ رکھشا — لیموں کے فوائد

برسات کے آخر میں عام طور پر کبھی اشتہا
... بخار۔ قے۔ بدہضمی، دست
... بیماریاں پھیلتی ہیں۔ ان ہی
... لیموں پک کر کھانے کے قابل ہو جاتا
... قدرت نے ہمارے تندرست رہنے
... کتنا اچھا انتظام کر دیا ہے۔ ہر ایک
... خرابیاں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔
... طرف اُن خرابیوں بیماریوں کو دُور کرنے
... اسی موسم میں انہی دنوں میں لیموں جیسا
... پک کر تیار ہوتا ہے۔

... مسوڑھوں کے پھول جانے اور منہ کے
... ہونے پر ایک چھٹانک لیموں کا رس
... پانی ملا کر کلی کرنے سے فائدہ ہوتا
... لیموں میں بیماریوں کے جراثیم کو مارنے
... حیرت انگیز طاقت موجود ہے۔

... عام طور پر لیموں کے اڑھائی تولہ رس
... کی شکر یا سیندھا نمک ملا کر کھانے
... کئی فائدے ہوتے ہیں۔ بھوک بڑھتی ہے۔
... کھانا خوب ہضم ہوتا ہے۔ بدہضمی ہونے
... کھٹے ڈکار آتے ہیں۔ اور جی جھاتی ہیں
... ہوتی ہے۔ وہ اس سے مٹ جاتی ہے۔
... لیموں کا رس پینے سے سب سے بڑا فائدہ تو
... ہوتا ہے۔ کہ برسات میں گندے پانی سے
... ہونے والی بیماریاں نہیں ہونے پاتی ہیں۔

اگر کسی وجہ سے ندی نالے وغیرہ کا گندہ پانی پینے کو ملے۔ اور اس میں لیموں کا رس نچوڑ کر پیا جائے۔ تو اس سے کسی قسم کی کوئی خرابی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی آدمی کو خارش ہو۔ اور وہ تندرست آدمیوں میں بیٹھے۔ تو تندرست آدمیوں کو لیموں کا رس پینا چاہیئے۔ اس سے انہیں خارش کی بیماری نہیں ہوگی۔

۳- اگر موسمی بخار کا زور ہو۔ اور مریض کمزور ہو گیا ہو تو کرٹ وسپے چرائیتہ کے ۲½ تولہ کا ڑھے میں پانچ کا لیموں کا رس ملا کر پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بخار میں جسم بہت گرم ہو۔ پسینہ نہ آتا ہو۔ اور مریض کو پیاس زیادہ لگتی ہو۔ تو ایسی حالت میں چار پانچ لیموں لے کر ان کے چھلکے اُتاریں پھر چھلے ہوئے لیموؤں کو کاٹ کر کسی پتھر یا چینی کے ڈھکن دار برتن میں رکھ کر اس میں تقریباً آدھ سیر کھولتا ہوا پانی ڈال دیں۔ جب پانی ٹھنڈا ہو جائے۔ تب اس کو چھان کر اس میں اندازہ کی مصری یا شکر ملا کر نیم گرم مریض کو پلائیں۔ بہت فائدہ ہوگا۔

بخار۔ دست۔ قے۔ جی متلانا۔ پیاس وغیرہ شکائتوں میں مریض کو لیموں بنا کر دینا چاہیئے۔ اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ اچھے پکے ہوئے لیموؤں کا رس نکال لیں۔ پھر اس رس میں سفید زیرہ بھون کر اور پیس کر ملائیں۔ پھر اسی میں لونگ اور کالی مرچ پیس کر ملا دیں۔ ازاں بعد مریض کو پلائیں۔ دن میں کئی بار پلانا چاہیئے۔

۴- بدہضمی کی شکایت ہونے پر یا بھوک نہ لگنے کی صورت میں پیٹ میں درد رہتا ہو۔ یا پتلے دست آتے ہوں۔ تو مندرجہ ذیل ترکیب سے لیموں کی چٹنی بنا کر کھانی چاہیئے۔

لیموں کا رس آدھ سیر۔ املتاس کا گودا آدھ پاؤ۔ دیسی مصری ایک چھٹانک سیندھا نمک ایک چھٹانک۔ دال چینی چھ ماشے۔ لونگ چھ ماشے۔ کالی مرچ چھ ماشے۔ چھوٹی پیپل چھ ماشے۔ چھوٹی الائچی چھ ماشے۔ سونٹھ چھ ماشے۔ ہینگ بھنی ہوئی چھ ماشے۔ سفید زیرہ بھنا ہوا ڈیڑھ تولہ سب چیزوں کو ٹھیک

پہلے لیموں کے رس کو کسی مٹی یا کانچ کے چوڑے منہ کے برتن میں بھریں۔ پھر املتاس کا گودا اس میں ڈالیں۔ اور ساتھ ہی مصری بھی چھوڑ کر ملا دیں۔ پھر برتن کو ڈھک کر ۲۴ گھنٹہ تک بند رکھیں۔ باقی سب چیزوں کو چھین اور باریک پیس کر تیار رکھیں۔ یہ چیزیں پسی ہوئی ہوں۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد لیموں کے رس کو خوب ہلا کر ایک باریک کپڑے میں چھان لیں۔ چھاننے سے جو پھوک نکلے اُسے پھینک دیں۔ اور رس کو ایک قلعی دار برتن میں ڈال کر پکائیں۔ پکاتے پکاتے جب رس کچھ گاڑھا ہو جائے۔ تب برتن کو اُتار لیں۔ جب رس ٹھنڈا ہو جائے۔ تو اس میں پسی ہوئی چیزیں ملا کر ہلا دیں۔ بس لیموں کی چٹنی تیار ہو گئی۔ یہ چٹنی لذیذ اور فائدہ مند ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۶ دلچسپ جنگی واقفیت

	انگلینڈ	جرمنی اٹلی
ڈلیسٹرائر	۱۵۸	۱۶۸
سب میرین	۲۴	۲۲۶
پلین کیریر	۶	۱

مذکورہ بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ اگر دشمنوں نے فرانس کے بحری بیڑے کو لڑائی میں شامل کرنا چاہا۔ تو سوائے لائیٹ کروزروں کے م

رشی نروان دوس (دیوالی) پر پرچار کرنے بانٹنے کے لئے

پرکاش لاہور کا رشی نمبر

قیمت ہندی ۳ر
قیمت اُردو ۳ر

اس ورش ہندی اُردو دونو زبانوں میں پرکاشت ہوگا

تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیجیئے

کیا ہوگا؟
۱- کئی سہ رنگی۔ دو رنگی و یک رنگی تصاویر۔
۲- شاندار باتصویر رنگین ٹائیٹل۔
۳- عمدہ لکھائی- بہترین- بڑھیا قیمتی کاغذ۔ ٹائیٹل آرٹ پیپر پر۔
۴- اعلےٰ پایہ کے لیکھ- لیڈروں کے پیغامات- جوشیلی نظمیں- دلچسپ کہانیاں- دلچسپ کارٹون- کھوج پُورن نئی نئی چیزیں- لیکھکوں کے فوٹو بھی چھپیں گے۔

کیا ہونا چاہیئے
۱- زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر جلد بھیجدیں- یہ بھی لکھیں- کہ اردو کی کتنی کاپیاں اور ہندی کی کتنی؟
۲- قیمت پیشگی بحساب تین آنے فی کاپی آرڈر کے ساتھ بھیجدیں- پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو نمبر سب سے پہلے ملیگا اور محصولڈاک معاف ہوگا۔
۳- نمبر وی-پی سے نہیں بھیجا جاوے گا۔

اشتہارات- مضامین- تجاویز- اور آرڈر جلد آنے چاہئیں-
مینیجر- (صیغہ ہندی و اُردو) رشی نمبر "پرکاش" لاہور

گاؤ کشی اور مسلمان

... آپ گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا دھرم ... معلوم کرنا ہے۔ اور
... ہیں کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں؟ اور گؤ ہتیا کو دلیش کے لئے
... کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری پستک "گؤ ہتیا اور مسلمان" منگوا کر پڑھیے۔ "پرکاش"
... نے زبردست سماوچنا کی ہے۔ اس پستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے
... عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پستک کو ان گنت تعداد میں
... کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یکمشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو
... فیصدی کمیشن دیا جاوے گا۔ قیمت چار آنے محصولڈاک تین پیسے۔
ملنے کا پتہ:- سید مصطفیٰ حسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ (یو۔پی)

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد "ویسٹن" (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا ... وہ ایک گھنٹہ کے لئے گہری نیند میں سو جائے گا۔ اور ہلانے جلانے سے بھی نہیں جاگیگا۔
قیمت صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک ۸ر
اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو۔ تو (Reaction) سونگھائیے۔ قیمت صرف ... روپے (عہ)
... مقدار یا نمونہ مفت نہیں مل سکتا۔ گارنٹی کی جاتی ہے۔ کہ لیسن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں۔
الیسٹرن آرٹس اکاڈیمی نمبر ۲۵ - P. W. Z. - دہلی

دِلچسپ جنگی واقفیت

(از پنڈت دنیکیش نارائن تیواری)

مختلف ممالک کے جنگی بیڑے

اس وقت انگلینڈ، فرانس، جرمنی اور اٹلی کے جنگی بیڑوں پر ایک نظر ڈال کر ہم ان کی طاقتوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ لیکن یہ اعداد و شمار ستمبر ۱۹۳۹ء کے پہلے کے ہیں۔ اس میں کافی ردّ و بدل ہوا ہے۔ کچھ نقصان کے باعث اور کچھ جدید تعمیر کے باعث ؛

اِنگلینڈ

بحری فوج اور جہاز :-

بیٹل شپ	۱۵
ہیوی کروزر	۱۷
لائیٹ کروزر	۴۳
ڈسٹرائر	۱۵۸
سب میرین	۵۴
پلین کیریر	۶
	۱۹۲
پرسنیل ایکٹو	۱۱۵۰۰۰
ریزرو	۶۰۰۰۰
کل	۱۷۵۰۰۰

جنگی بیڑے کے مددگار ہوائی جہاز ۲۵۰

فرانس

بحری فوج اور جہاز :-

بیٹل شپ	۸	ہیوی کروزر	۷
لائیٹ کروزر	۱۱	ڈسٹرائر	۶۲
سب میرین	۸۰	پلین کیریر	۱
کو اپریٹو اسکواڈرن		پرسائیل	

ایکٹو	۷۳,۶۸۶
ریزرو	۴۴,۲۵۰
میزان	۱۷۷,۹۳۴

جرمنی

بحری فوج اور جہاز

بیٹل شپ	۴	ہیوی کروزر	۵
لائیٹ کروزر	۶	ڈسٹرائر	۴۳
سب میرین	۵۹	پلین کیریر	۲

پرسائیل

ایکٹو	۵۰۰۰۰
ریزرو	۲۰۰۰۰
میزان	۷۰۰۰۰

۱۸ کو اپریٹو اسکواڈرن ہیوی بامبر ۲۱ شپ

لائٹ بامبر ۷۲ شپ

اٹلی

بحری فوج اور جہاز

بیٹل شپ	۴	ہیوی کروزر	۷
لائیٹ کروزر	۱۵	ڈسٹرائر	۶۲
سب میرین	۸۷	ایرکرافٹ ٹنڈر	۱
کو اپریٹو اسکواڈرن			۲۶۸۰

پرسائیل :-

ایکٹو	۱۲۱۶۵۰
ریزرو	۶۷۴۰۰
میزان	۱۸۹۰۵۰

فلیٹ ایر آرمی :-

پٹرول پلین ۲۵۰ شپ

آئیے اب ہم اور آپ مذکورہ اعداد و شمار کا دوسری شکل میں مطالعہ کریں۔ فرض کر و اٹلی اور جرمنی عارضی صلح میں اپنے وعدوں کے مطابق فرانس کے بحری بیڑوں کو اس جنگ میں شامل نہیں کرتے۔ اس حالت میں برطانیہ احساس کرے کہ دونوں دشمنوں کے جنگی بیڑوں کا تناسب یوں ہوگا :-

انگلینڈ		جرمنی اٹلی
بیٹل شپ	۱۵	۸
ہیوی کروزر	۱۷	۲
ڈسٹرائر	۱۵۸	۱۰۵
سب میرین	۵۴	۱۴۶
پلین کیریر	۶	۸

مذکورہ اعداد و شمار سے انگلینڈ اور اس کے مخالفوں کی مشترکہ بحری قوت کا مقابلہ قارئین آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں اب ہمارے لئے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہ گئی۔ فرض کرو اٹلی اور جرمنی دونوں ہی اپنے بلند وعدے سے مکر جائیں۔ تو ان کی بحری قوت میں فرانس کے جنگی جہازوں کے مل جانے سے جو اضافہ ہوگا۔ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ یہ ہم ذیل کے اعداد و شمار پیش کر کے قارئین پر واضح کرتے ہیں :-

انگلینڈ		جرمنی اٹلی
بیٹل شپ	۱۵	۱۶
ہیوی کروزر	۱۷	۱۹
لائیٹ کروزر	۴۸	۳۲

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

منڈل کے دس۱۰ دس روپے کے حصّے خریدنے سے دس۱۰ فائدے

۱۔ ہر سال منافع ملتا ہے۔ ۲۔ مستقل جائیداد پر لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگتا ہے۔ ۳۔ اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے۔ ۴۔ اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ۳/۴ قیمت پر دیتا ہے۔ ۵۔ ہر ہنی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کیلئے دیتا ہے۔ ۶۔ منڈل کے حصّے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپے کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں۔ ۷۔ منڈل ٹیکس اُٹھا ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے۔ ۸۔ بے روزگار بے شمار قابل آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے۔ ۹۔ پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے۔ ۱۰۔ چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھ کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول مع ہندی انوواد سنہری چودہ جلدوں میں قیمت صرف ۴۲ روپے۔ کرایہ ریل معاف۔ آج ہی سیٹ منگوالیں۔ سام وید مکمل ایک حصہ میں قیمت چار روپے۔ یجروید مکمل آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔

ضرورت ہے ہر ایک شہر و قصبے میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُنسا ہی مستقل داسٹریبوں کی۔

متھرا پرشاد شیوہرے مینیجنگ ڈائریکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت چودہ ۱۴/ فی شیشی

محصول ۲/ علاوہ

ایجنٹ

پشاور: میسرز پی ابن گلو اینڈ سنز چوک یادگار۔ شملہ: ٹھاکر برادرس لوئر بازار

گوروکل کانگڑی فارمیسی رجسٹرڈ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ منشی سینگا مندر لاہور۔ باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش کچا لنسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 435. ॐ Founder: Mah. Krishan B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا

گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ——— للعہ
ششماہی ——— عہ
برما ——— صر
غیر ممالک دس شلنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

N.S. STUDIO

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۱۷ بھادوں سمت ۱۹۹۷ بمطابق یکم ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۳

جیون کا گیت

جیون پر کیا مان رے بندے! جیون پر کیا مان

جس دِن تُو سنسار میں آیا
رو رو پگلے نیر بہایا
بھول گیا وہ رونا تجھ کو
کیوں بیٹھا ابھیمان رے بندے! جیون پر کیا مان

موہ مایا میں پھنسا ہوا ہے
اپنے آپ کو بھول گیا ہے
ماٹی دُنیا۔ ماٹی تو ہے
اپنے کو پہچان رے بندے! جیون کا کیا مان

تُو کہتا ہے میرا میرا
اس دُنیا میں کچھ نہیں تیرا
تُو اور تیرا دیس پرایا
اور ہے اُئی جان رے بندے! جیون کا کیا مان

The Prakash Weekly LAHORE

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

(۲)

کرم بھی ہوں قیم سے - ست کا مناسنگ
سُپنہ لوک کا پنتھ یہی - یہی دھرم کا انگ

(۳)

پر دیپت اگنی ہیں شکھا - جھلے جب لگ جائے
گھی کی دو آہوتیاں - اسکی بھینٹ چڑھائے

(۴)

درش چاتر ماس ہیں - ہوم نہ جس کے ہوئے
پورن ماس نواق پر ناہیں ہوئے

(۵)

دلیتو دیو گھر رہت جو - پریم ودھی سے ہین
کرموں کا پھل نہ ملے - ساتوں لوک وہین

(۶)

ہوم کی اگنی کی ہوس - جیتھا سات بنائے
کالی بن ہو - نگ میں چنچل کنکل کہائے

(۷)

دھوئیں رنگ کی دوسری - ایک چنگاری سنگ
دیکھیے، لپٹیں مارتی - بھانی بھانی کے رنگ
مسلسل (باقی)

"وقت سے ہی بنتی ہے"
(فرینکلن)

"دیو کی طاقت رکھنا اچھا ہے - لیکن اسے دیو کی طرح استعمال کرنا بڑا بھی ظلم ہے"
(زبائرن)

"کوئی شئے ایسی مضرت رساں نہیں ہے - جیسا کہ وقت کو ضائع کرنا"
(لقمان)

"نفس پرستی اور محبت میں بہت فرق ہے"
(لقمان)

"مناسب موقعہ پر خاموشی تقریر سے بڑھ کر عقلمندی ہے"
(بلوبرج)

وید امرت

رگوید - یجروید - سام وید - اتھروید

ओ३म् अकामो धीरो अमृतः स्वयंभू-
सेन तमसो न कुतश्चनोनः तमेव विद्वान
न विभाय मृत्यु रात्मानं धीर मजरं युवानं

بھاوارتھ:- پربھو سب کاموں سے رہت ہیں - دھیر بدھی کے پریرک ہیں - امر ہیں - آپ ہی ہونے ہیں - کسی سے اُتپن ہو کر ستا کو پراپت نہیں ہوتے - انفات اجنما ہیں - آنند سے ترپت ہیں - کسی سے بھی نیون نہیں ہیں - اس دھیر جبار رہت یوا آتما آپ پربھو کو جاننے والا ہی مرتیو سے نہیں ڈرتا۔

گان

بھے ہرتا پرماتمن - امر اجنما دھیر - کام رہت آنند کے شدھ صاف سم نیر

(۲)

اِک رس اجر مہاتما - مرتیو بھے سے ہین - جو یہ جے نر بھجے ہے ہو بھگتی میں لین
(باقی)

رشی نروان دوس (دیوالی) پر پرچار ارتھ بانٹنے کے لئے

قیمت ہندی ۳/
پرکاش لاہور کا رشی نمبر
قیمت اُردو ۳/

اشتہارات مضامین تجاویز جلد آنے چاہئیں

آرڈر بہت ہی جلد بھیجیں

اس ورش ہندی اُردو دونو زبانوں میں شائع ہوگا
تیاریاں شروع ہو گئی ہیں - زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیجئے

کیا ہوگا؟

۱- کئی سہ رنگی دو رنگی و یک رنگی تصاویر ۲- شاندار ہاف ٹون رنگین ٹائیٹل ۳- عمدہ لکھائی بہترین بڑھیا قیمتی کاغذ ٹائیٹل آرٹ پیپر کا ۴- اعلیٰ پایہ کے لیکھ، لیڈروں کے بیانات - جوشیلی نظمیں دلچسپ کہانیاں دلچسپ کارٹون - کھوج پورن نئی نئی چیزیں - لکھکوں کے فوٹو بھی چھپیں گے

کیا ہونا چاہئے

۱- زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر جلد بھیج دیں - یہ بھی لکھیں کہ اُردو کی کتنی کاپیاں اور ہندی کی کتنی؟ ۲- قیمت پیشگی بحساب تین آنے فی کاپی آرڈر کیساتھ بھیج دیں - پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو نمبر سب سے پہلے ملیگا - اور محصولڈاک معاف ہوگا - ۳- نمبر وی - پی سے نہیں بھیجا جاویگا -

مینیجر:- (صیغہ ہندی و اُردو) رشی نمبر پرکاش لاہور

چنے ہوئے پھول

"ہمت والا آدمی دنیا کو پسند ہے"
(ایمرسن)

"مفلسی نہایت خوفناک ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات یہ ہماری روح کی پاکیزگی کو بھی مار دیتی ہے"
(گوسٹے)

"کہاوتیں تجربات کے بچے ہیں"
(پوپ)

"ایک ہی غلط قدم ہمیں بلندی پر سے گرا سکتا ہے"
(شیکسپیئر)

"موت ہر چیز کا خاتمہ کر دیتی ہے لیکن پیشتر اس کے کہ موت آئے لازم ہے کہ انسان کوئی نیک کام دنیا میں یادگار کے طور پر چھوڑ جائے"
(ٹینی سن)

"سچی محبت وقتی تغیرات سے فنا ہو سکتی ہے"
(شیلے)

"اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے - تو وقت کو بے فائدہ ضائع مت کرو - کیونکہ زندگی ..."

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی شاہ پرداگردال
اصلی میٹھی گھڑتی
بال جیون گھٹی
چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے دانت بڑی آسانی سے نکلتے ہیں اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے موٹے تازے ہو جاتے ہیں سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے ہوشیار رہیں
قیمت فی شیشی ۵/ درجن ۱۲/ علاوہ محصول -
مفت لو - دس معزز نام و پتے بھیجیے پر دو ...
المشتہر - منیجر بال جیون کاریالیہ ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۷ ۱۷-بھادوں **پرکاش لاہور** (ہفتہ وار) یکم ستمبر ۱۹۴۰ء

جلد نمبر ۳۶	دیانند ابد ۱۱۶-آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۳۳

مہاتما گاندھی کی اہنسا

"ہری جن" کے تازہ پرچہ میں ذیل کی سطور شائع ہوئی ہیں :-

"مہاتما جی سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا گوشت اور انڈہ کھانا اہنسا کے انوکول ہے؟"

مہاتما جی نے جواب دیا۔ کہ "ہاں۔ ورنہ مسلمانوں۔ عیسائیوں اور بہت سے ہندوؤں کو الگ کرنا پڑے گا۔"

یہ مضمون پہلے پہل میں نے اخبار "پرتاپ" میں پڑھا تھا۔ چونکہ اس کا مفہوم میری سمجھ میں نہ آیا۔ اس لئے میں نے "ہری جن" کا اصل مضمون انگریزی میں پڑھا۔ اصل اور ترجمہ میں کوئی فرق نہ تھا۔ ہاں۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابلِ ذکر ضرور ہے۔ کہ یہ مضمون گاندھی جی کے اپنی قلم سے نہیں بلکہ مسٹر مہادیو ڈیسائی کی طرف سے ہے۔ کچھ گاندھی بھگت یا اہنسا وادی اکٹھے ہوئے۔ وہ لوگ جو کسی حالت میں بھی اہنسا کا تیاگ کرنے کو تیار نہیں۔ ان کے سامنے مہاتما گاندھی نے کانگریس کی اہنسا کی سیما کے متعلق ایک پرشن اٹھاتے ہوئے کہا۔ کہ کانگریس کی اہنسا سارے نیتی تک سیمت ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کے سامنے یہ سوال کہ ماس اور انڈے کھانا اہنسا کے انوکول ہے یا نہیں اصولی طور پر نہیں آیا۔ بلکہ پولٹیکل طور پر۔ اور صرف کانگریس کے سمبندھ میں۔ غالباً پرشن کرنے والے کا آشے یہ تھا۔ کہ ایک طرف تو کانگریس اہنسا کی پکار مچا رہی ہے۔ دنیا سے کہہ رہی ہے۔ کہ وہ اہنسا یا عدم تشدد پر وشواس رکھتی ہے۔ اور دوسری طرف اس کے لاکھوں ممبر ماس اور انڈہ کھاتے ہیں۔ ایسی اوستھا میں کیا انہیں اہنسا وادی کہا جا سکتا۔ اور ان کا آچرن اہنسا کے انوکول سمجھا جا سکتا ہے۔ مہاتما جی نے جواب دیا۔ کہ ہاں۔ اور دلیل یہ دی۔ کہ اگر اسے اہنسا کے انوکول نہ سمجھا جائے۔ تو مسلمانوں عیسائیوں اور بہت سے ہندوؤں کو الگ کرنا پڑے گا۔ غالباً ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر ماس اور انڈے کا سیون اہنسا کے انوکول نہ مانا جائے۔ تو سب مسلمان اور عیسائی اور بہت سے ہندو جو ماس آہاری ہیں کانگریس سے نکالنے پڑیں گے۔ گویا مہاتما جی نے اہنسا کے اصول کی ویاکھیا نہیں کی۔ بلکہ کانگریس کی اہنسا کے سمبندھ میں کہا۔ کہ ایک کانگریسی ماس کھاتے ہوئے اہنسا کا قائل رہ سکتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ اس جواب میں مہاتما جی کی مراد پولٹیکل اہنسا سے ہے۔ جو کانگریس نے گورنمنٹ کے متعلق اختیار کر رکھی ہے۔

میں ان کے جواب کو درست نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اہنسا ایک ہے۔ اور سب اوستھاؤں پر ایک سی حاوی ہے۔ یہ نہیں۔ کہ اخلاقی اہنسا اور ہو۔ اور پولٹیکل اہنسا اور۔ کانگریس اہنسا کے ماتحت ہے۔ اہنسا کانگریس کے نہیں۔ اگر سب مسلمان اور عیسائی اور بہت سے ہندو کانگریسی ماس اور انڈے کا سیون کرتے ہیں۔ تو اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ ان کی زبان پر اہنسا بھلے ہی ہو۔ ان کے آچرن پر اس کا کوئی اثر نہیں۔ وہ کسی مصلحت سے اہنسا وادی ہوں۔ تو ہوں۔ درحقیقت نہیں۔ اگر کانگریس کی اہنسا حقیقی ہو۔ تو ان تمام لوگوں کو جو ماس اور انڈے کا سیون کرتے ہیں کانگریس سے نکالنا ہوگا۔ اور اگر انہیں اس سے لئے

(بقیہ صفحہ ۴ پر)

آریہ نگر سماپت ہوا

آریہ جگت کو یہ سن کر دلی رنج ہوگا۔ کہ آریہ نگر ختم ہو گیا ہے۔ سرکار نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب آریہ مہیگھ اُدّھار سبھا کو اپنے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے عدالت میں جانا پڑے گا۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں گورنمنٹ نے میگھوں کو آباد کرنے کے لئے پچاس مربعے زمین خانیوال سے سات آٹھ میل دور آریہ میگھ اُدّھار سبھا سیالکوٹ کے پاس فروخت کی۔ اور اس سے قیمت بجائے یک مشت وصول کرنے کے باقساط وصول کرنا منظور کیا۔ ان دنوں جنگ کا اثر باقی تھا۔ اس لئے اشیاء گراں تھیں۔ گندم کا بھاؤ بھی زیادہ تھا۔ اور روئی کا بھی۔ اس لئے میگھ اُدّھار سبھا پہلی قسطیں تو ادا کر سکی۔ لیکن اس کے چند سال بعد اجناس کی قیمت گر گئی۔ گندم بھی سستی ہو گئی۔ اور روئی بھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سبھا اگلی قسطیں ادا نہ کر سکی۔ اس پر اس نے گورنمنٹ کے پاس عرضداشت بھیجی۔ کہ وہ بحالاتِ موجودہ قسط ادا کرنے کے ناقابل ہے۔ اس لئے یا تو زمین کی قیمت گھٹائی جائے۔ یا قسطوں کو لمبے عرصہ پر پھیلا دیا جائے۔ گورنمنٹ نے قسطوں میں کچھ تبدیلی کی۔ لیکن سبھا کے لئے ان کی تکمیل پہلے سے مشکل تر ہو گئی۔ سبھا نے پھر میموریل بھیجے۔ ڈیپوٹیشن بھی لے گئی۔ چنانچہ آخری ڈیپوٹیشن سنہ ۱۹۳۹ء میں سر سندر سنگھ مجیٹھیہ ریونیو منسٹر کے پاس گیا۔ ان کے سامنے سب حالات رکھے گئے۔ انہوں نے ہمدردانہ غور کا وعدہ بھی کیا۔ لیکن حکم یہی دیا۔ کہ معاہدہ منسوخ کیا جاتا ہے۔ اور گورنمنٹ وہ روپیہ جو سبھا نے اسے ادا کیا ہے۔ اُسے واپس کر کے زمین لے لیگی۔ سبھا کو اس سے اختلاف تھا۔ اس کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ آریہ نگر بنانے پر اس کا جو خرچ ہوا ہے۔ وہ بھی اسے ملنا چاہیئے۔ جس وقت سبھا نے یہ زمین لی۔ تو وہ بنجر و ناہموار تھی۔ سبھا نے اسے ہموار کیا۔ بڑی بڑی سڑکیں بنائیں۔ دو باغ لگائے۔ میگھ مزارعین کے رہنے کے لئے مکان بنائے۔ سکول اور شفا خانہ وغیرہ تعمیر کئے۔ غرض یہ کہ ایک ویرانہ کو انہوں نے آباد کیا۔ اور ایسا آبادہ کیا۔ کہ آریہ نگر ایک آدرش بستی بن گئی۔ اس پر سبھا کا ایک لاکھ سے اوپر خرچ آیا ہے۔ گورنمنٹ نے یہ معاملہ ثالثی کے لئے مسٹر برائین فنانشل کمشنر کے حوالے کیا۔ مسٹر برائین محض اس بات کے لئے تیار تھے۔ کہ اگر سبھا یہ ثابت کر دے۔ کہ وہ واقعی قسط ادا کرنے کے ناقابل ہے۔ تو وہ گورنمنٹ سے یہ سفارش کریں گے۔ کہ وہ قسطوں کی ادائیگی آسان کر دے۔ چنانچہ ان کے حکم پر سبھا نے پچھلے دس سال کے حساب کی کتابیں اور بنک کی کتابیں پیش کر دیں۔ لیکن گورنمنٹ نے کہہ دیا۔ کہ اب سمجھوتہ خارج از بحث ہے۔ اس لئے ثالث اپنا فیصلہ دے۔ سبھا کی طرف سے لالہ ارجن دیو بگاہی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ پنجاب پیش ہوتے رہے۔ اور آخری تقریر رائے بہادر بدری داس نے کی۔ ۱۷-جون کو مسٹر برائین نے اپنا فیصلہ دے دیا۔ اور وہ سبھا کے خلاف ہے۔ لیکن اس فیصلہ کی نقل سبھا کو نہ بھیجی۔ اور ۲۲-اگست کو تحصیلدار خانیوال اپنے عملہ کے ساتھ آریہ نگر پر قبضہ کرنے کے لئے آ گیا۔ اور اس نے قبضہ کر لیا۔

اس کے ساتھ آریہ نگر سماپت سمجھنا چاہیئے۔ اس کا کیا بنے گا۔ اس کے متعلق کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ گورنمنٹ یہ زمین فروخت کر دے گی۔ اور اس طرح جو میگھ بیلدار پچھلے بیس برسوں سے وہاں آباد چلے آ رہے ہیں۔ اور اپنا جیون نہایت آنند سے وتیت کر رہے ہیں۔ وہ بے گھر اور بے سعد ہو جائیں گے۔ ۲۵-اگست کو آریہ میگھ اُدّھار سبھا کی انترنگ سبھا کا ایک خاص اجلاس سیالکوٹ میں ہوا۔ اس میں جہاں گورنمنٹ کی خلافِ قانون زبردستی کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا۔ وہاں یہ بھی نشچے کیا گیا۔ کہ سبھا کے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے تمام قانونی ذرائع سے کام لیا جائے۔ گورنمنٹ کے خلاف کارروائی کرنے سے پہلے اسے دو ماہ کا نوٹس دینا ضروری ہے۔ اس لئے جلد ہی یہ نوٹس دیدیا جائے گا۔ اگلے انک میں اس کے متعلق کچھ اور لکھوں گا۔

(کرشن)

نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ اس صورت میں کانگریس چل نہیں سکتی۔ تو بہتر ہے۔ کہ کانگریس اپنے عقیدہ سے اہنسا کو نکال دے۔ اب بھی ایک طرح سے کانگریس کی اہنسا اہنسا نہیں رہی۔ کیونکہ وہ سوراجیہ پراپتی کے لئے عدم تشدد پر عمل کرے گی۔ اور بس ٭

اندرونی بدامنی کو دور کرنے اور بیرونی حملے کے مقابلہ کے لئے اسے تشدد سے کام لینے میں عذر نہ ہوگا۔ اس کے معنی یہ کہ وہ عدم تشدد کو مانتی ہے۔ تو نیتی کے طور پر اصول کے نہیں۔ تب نہیں۔ کہ مہاتما گاندھی کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب کانگریس کا ہو پکش مانس آہاری ہے۔ تو وہ اہنسا وادی کیسے ہو سکتی ہے؟ لیکن سٹر مہادیو ڈیسائی نے جو شبد ان کے منہ میں رکھے ہیں۔ ان سے ان کی اہنسا پر حرف آتا ہے۔ وہ شدھ اہنسا نہیں رہتی۔ اگر ان کے خیال میں اس لئے کہ کانگریس کے عیسائی اور مسلمان اور بہت سے ہندو ممبروں کو نکالنا پڑے گا۔ مہنسا اہنسا ہو سکتی ہے۔ تو اہنسا کوئی مستقل چیز نہ رہی۔ آریہ شاستروں کے انوسار اہنسا کے معنی یہ ہیں۔ کہ من بانی اور کرم سے کسی کو ستایا نہ جائے۔ گویا ہنسا بہت وسترت ہے۔ کسی کو نقصان پہنچانا یا ایذا دینا ہی ہنسا نہیں۔ بلکہ نقصان پہنچانے اور ایذا دینے کا خیال بھی ہنسا ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ کسی پر ہاتھ سے ہی ہنسا کی جائے۔ بانی سے بھی ہو سکتی ہے۔ شاستروں کا یہ کتھن درست ہے۔ کیونکہ من میں ہنسا ہو تو بانی میں آ جاتی ہے۔ اور بانی سے بڑھ کر وہ کرم تک پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے انہوں نے کہا۔ کہ من میں بھی ہنسا کا بھاؤ نہ آنا چاہیئے۔ جو لوگ مانس یا انڈہ کا سیون کرتے ہیں۔ وہ کانگریس کی درشٹی سے بھلے ہی اہنسا وادی ہوں۔ شاستروں کی درشٹی سے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ کانگریس کی اہنسا اہنسا نہیں ہے۔ وہ جانتی ہے۔ کہ گورنمنٹ کا جو منظم تشدد ہے۔ تشدد سے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کے مقابلہ کے لئے اس نے عدم تشدد کا شستر گرہن کر لیا ہے۔ یہ بہادروں کا عدم تشدد نہیں۔ بلکہ بزدلوں اور کایروں کا عدم تشدد ہے۔ اس لئے مہاتما گاندھی بار بار اپنے لیکھوں میں اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ یہ بہادروں کا عدم تشدد چاہتا ہوں۔ بزدلوں کا نہیں۔ اور بہادروں کا عدم تشدد کیا ہے رشی دیانند کے شبدوں میں :-

"انیائی راجہ چاہے وہ کتنا ہی بلوان کیوں نہ ہو۔ اس کے سامنے نہ جھکنا۔ اور دھرماتما سداچاری کا وہ کتنا بھی چھوٹا کیوں نہ ہو آدر کرنا"

مہاتما گاندھی کے جواب نے بتا دیا۔ کہ کانگریس کی اہنسا ایک ڈھونگ ہے۔ وہ تشدد کے ذریعہ گورنمنٹ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس نے عدم تشدد کا چولا پہن رکھا ہے۔ گورنمنٹ زبردست ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ تو عدم تشدد برتتی ہے۔ لیکن بے زبان پشو اور پکھشی جو کسی کے وار کا جواب نہیں دے سکتے۔ کمزور ہیں۔ اس لئے انہیں مار کر کھا جانے کے خلاف نہیں۔ اور پھر کانگریسی ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ تو ان پشوؤں پر جو ہنسک نہیں۔ اور مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے۔ جو پشو ہنسک ہیں ان کے نزدیک بھی نہیں پھٹکتے۔ مہاتما گاندھی کا منشا میں یہ سمجھا ہوں۔ کہ کانگریس نے جو اہنسا اختیار کر رکھی ہے۔ وہ کانگریس اور گورنمنٹ کے باہمی تعلقات تک محدود ہے۔ اگر اسے محدود نہ مانا جائے۔ تو سب مسلمانوں اور عیسائیوں اور بہت سے ہندوؤں کو کانگریس سے نکالنا پڑے گا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ مہاتما جی کا اپنا ستھانت یہ ہے۔ کہ مانس بھکشن اہنسا کے انوکول ہے۔ یہ ہوتا۔ تو وہ مانس بھکشک ہوتے۔ لیکن وہ نہ مانس کا سیون کرتے ہیں نہ انڈے کا۔ اور ان دونو چیزوں کا سیون پاپ مانتے ہیں۔ وہ انگلستان میں بھی رہے۔ اور جنوبی افریقہ میں بھی۔ لیکن انہوں نے عمر بھر میں انہیں چھوا تک نہیں۔ ان کی آتم کتھا میں ذکر آتا ہے۔ کہ جن دنوں میں وہ لنڈن میں قانون کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے کسی کے بہکانے پر فیشن ایبل بننے کیلئے مانس کھانا چاہا۔ لیکن انہیں کھاتے ہی قے ہو گئی۔ اس کے بعد پھر کبھی انہوں نے اس کا نام نہیں لیا۔ اس لئے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ مہاتما جی کی اہنسا اور ہے۔ اور کانگریس کی اہنسا اور۔ مہاتما جی کی اہنسا لا محدود ہے۔ اور کانگریس کی محدود۔ لیکن کانگریس سے ان کا ایک طرح سے سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کہ اگر وہ سوراجیہ کے سمجھوتہ میں اہنسا پر کسی بندھ رہے۔ تو وہ اس کے ساتھ رہیں گے۔ اب کہ نئی صورتِ حال نے ایک اور پلٹا کھایا ہے۔ یورپی یدھ کے کارن ہندوستان میں اندرونی بدامنی کا بھی اندیشہ ہے۔ اور بیرونی حملے کا بھی۔ اس لئے مہاتما گاندھی اور کانگریس میں مت بھید پیدا ہو گیا ہے۔ کانگریس وہاں تک نہیں جا سکی۔ مہاتما گاندھی جہاں تک اسے لے جانا چاہتے تھے۔ مہاتما جی چاہتے تھے۔ کہ اندرونی بدامنی اور بیرونی حملے کی صورت میں بھی کانگریس عدم تشدد سے کام لے۔ لیکن کانگریس ورکنگ کمیٹی ان سے سہمت نہیں ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مہاتما جی عملی طور پر اس سے الگ ہو گئے ہیں۔ اور وہ اپنے تئیں کسی طرح کانگریس کیلئے ذمہ دار نہیں سمجھتے۔ یہ معلوم ہو گیا۔ کہ جس اہنسا کو کانگریس اس وقت تک مانتی رہی ہے۔ وہ مہاتما گاندھی کی اہنسا سے کوسوں دور ہے۔ مہاتما جی تو کسی بھی حالت میں ہنسا سے کام لینے کو تیار نہیں۔ لیکن کانگریس محدود اہنسا پر بھی آچرن نہیں کر سکتی ٭

مجھے افسوس ہے۔ کہ میری جو ہیں جس صورت میں سوال اور جواب چھپا ہے۔ اس سے سخت غلط فہمی کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اس سے بہت لوگ یہ سمجھنے لگیں گے۔ کہ مہاتما گاندھی مانس اور انڈے کا استعمال اہنسا کے انوکول سمجھتے ہیں۔ لوگ ان دنوں پہلے ہی مانس کیلئے پاگل ہو رہے ہیں۔ مہاتما جی کا فتوےٰ مل گیا ہے۔ تو کئی مومن کافر ہو جائیں گے۔ اور اپنے دل کو یہ ڈھارس دے کر مانس کا سیون شروع کر دیں گے۔ کہ مہاتما جی بھی اسے اہنسا کے انوکول سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ مہاتما گاندھی نہ مانتے ہیں۔ نہ ان کا یہ مطلب ہے۔ کاش کہ ان کا کوئی بھگت انہیں لکھے۔ کہ جس روپ میں پرشن اور اُتر چھپا ہے۔ اس سے کس قدر شرارت کا احتمال ہے۔ اور وہ اپنا منتویہ سپشٹ کریں ٭

(کرشن)

ہندی اُردو رشی نمبر کی تیاریاں

اس بار دیوالی پر رشی نمبر ہندی اُردو دونو بھاشاؤں میں چھپے گا۔ اس کی گھوشنا کی جا چکی ہے۔ نمبر کو سپھل بنانے کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ رشی دیانند کے سندیش اور منوہر چتروں کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ دیش کے نیتاؤں اور آریہ سماج کے سنیاسیوں پنڈتوں اور ودوانوں سے اعلیٰ پایہ کے لیکھ لکھنے کیلئے فوراً درخواست کی جا رہی ہے۔ جن مہانبھاؤ کو ہمارا انمنترن نہ ملے۔ وہ بھی اس لیکھ میں رشی کے پرتی اپنی شردھا کی انجلی چڑھائیں۔ لیکھکوں کو ابھی سے لیکھ لکھنے آرمبھ کر دینے چاہئیں۔ تا کہ جو چیز وہ سنسار کو دیں۔ وہ نئی انوکھی اور گورو پورن ہو۔ اس لئے کہ رشی نمبر رسم پوری کیلئے نہیں بلکہ آریہ سماج کا پرچار کرنے .... اور رشی دیانند کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لئے نکالا جاتا ہے۔ ہمارے اس اُدیش کی سپھلتا جب ہی ہے۔ اگر آریہ سماجیں اور آریہ بھائی یہ نمبر ہزاروں کی تعداد میں منگوا کر مفت بانٹیں۔ اس وقت رشی کا غذ اور چھپائی کی گرانی اور مہنگی ایڈیشن کی اور وہ سے مہنگی چھپائی کے کارن لگ بھگ پانسو روپے کا فالتو خرچ آ پڑا ہے۔ اس لئے بہرہ سماج جو اس سے پہلے تین بیسیے منگاتی تھی۔ وہ اب کے دو سو یعنی دوگنے منگوائے۔ اور وہ ادھر میوں میں تقسیم کرے۔ جو آریہ سماجیں نمبر اپنے ممبروں میں بیچنے کی بھاونا سے منگاتی ہیں۔ وہ بھول کرتی ہیں۔ کیونکہ یہ نمبر غیر آریہ سماجیوں میں پرچار کے لئے پرکاشت کیا جاتا ہے۔ اس لئے مفت بانٹا جانا چاہیئے۔ ان پر دس بیس روپے خرچ کرنے پڑیں۔ تو کون سا بڑا خرچ ہے۔ رشی کا رن چکانے کے لئے سال میں ایک بار معمولی سا خرچ کرنے سے ہچکچانا نہ چاہیئے۔ کیونکہ ہم پرچار کے دوسرے سادھنوں پر بھی تو سیکڑوں خرچ کرتے ہی ہیں۔ جلسوں۔ لائبریریوں۔ دودھر میوں۔ مری جنوں۔ ودیارتھیوں اور ودلیشیوں میں مفت بانٹنے کے لئے ہم نے "تبلیغی فنڈ" کھولا ہے۔ اس میں اودھک سے ادھک دھن بھیجیئے۔ اور ساتھ ہی پتے ارسال کیجیئے۔ جو منگوا کر خود بانٹنا چاہیں۔ وہ بھی نمبروں کی تعداد لکھ بھیجیں۔ اور قیمت پیشگی بحساب ۳ رتی کاپی بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔

دید پرچار کے پریمیوں اور رشی دیانند کے سندیش کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے اچھکوں کو ہمیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر دے کر سہیوگ دینا چاہیئے۔ اور رشی نمبر مفت بانٹنا چاہیئے۔

(مینیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

"آنند" کی خوش فہمی

معاصر "آنند" کا یہ لکھنا کس قدر بے معنی ہے۔ کہ آریہ اخبارات میں خان صاحب شیخ فضل الٰہی کی وہ چٹھی جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ آئندہ مردم شماری میں آریوں کا شمار ہندوؤں کے جنرل ٹوٹل میں ہوگا۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے شائع کی گئی ہے۔ کہ وہ ہندو ہیں۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ چٹھی ان مخالفین آریہ سماج کی غلط بیانیوں کی تردید کے لئے چھاپی گئی ہے۔ جو یہ کہتے پھرتے ہیں۔ کہ آریہ سماجیوں نے پچھلی مردم شماری میں خود کو ہندو نہ لکھوا کر ہندو جاتی کو نقصان پہنچایا تھا۔ کیونکہ وہ ہندوؤں میں شمار نہ کئے گئے تھے۔ اس لئے آئندہ مردم شماری میں انہیں ہندو لکھوانا چاہیئے"۔ آریہ سماجی خود کو ہندو ظاہر کرنا نہیں چاہتے وہ تو ویدک دھرمی ہیں۔ اور خود کو ویدک دھرمی ظاہر کرنے کیلئے ہی اگلی مردم شماری میں "ویدک دھرمی" لکھوانا چاہتے ہیں +

اسلامی پردہ کیخلاف جہاد

اس ترقی اور روشنی کے زمانہ میں اسلامی پردہ زیادہ دیر مروّج نہیں رہ سکتا۔ پڑھی لکھی مسلم خواتین تو اس کی مخالفت کے درپے تھیں ہی۔ اب علماء اسلام نے بھی آیاتِ قرانی کے حوالوں سے اس کے خلاف جہاد شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ "اہلِ حدیث" کے ۲۳۔ اگست کے پرچہ میں ایک مضمون "اسلام اور نسوانی پردہ" کے عنوان سے چھپا ہے۔ جس میں ایک آئیت کا ترجمہ یوں مندرج ہے:۔

"اے پیغمبر! ہم (خدا) تمہیں یہ حکم دیتے ہیں۔ کہ تم اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور عام مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو۔ کہ جب کبھی وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں۔ تو اپنے چہروں کو بالکل بے نقاب کر دیا کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ان نقابوں اور گھونگٹوں کا وجود دیکھنے والوں کے دلوں میں ان عورتوں کی اخلاقی کمزوریوں کا تخیل پیدا کر دے"۔

قرآن شریف کے اس واضح حکم کی موجودگی میں مسلم عورتوں کے لئے پردہ کی پابندی جائز نہیں۔ اسی لئے اس کے خلاف جہاد ہو رہا ہے +

روحانیت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر

"پیارا دیال باغ" آگرہ اپنی ۲۰۔ اگست کی اشاعت میں "دیال باغ میں کیا ہو رہا ہے؟" کے عنوان سے ایک مضمون میں رقمطراز ہے۔ کہ:۔

"یہ خبر انتہائی رنج و قلق سے سنی جائیگی۔ کہ اس ہفتہ منتظمان دیال باغ نے جناب پریمی بھائی منشی رام صاحب ایگزیکٹو انجینیر (ریٹائرڈ) کو موردِ عتاب بنایا ہے۔ ست سنگی بھائی جانتے ہیں۔ کہ آپ کس قدر شریف۔ نیک و صلح کل پریمی جن ہیں۔ لیکن اس کے باوجود "سیٹھ اینڈ کو" نے انہیں بھوکا مارنے کیلئے ان کے گھر پر سپاہی بٹھلا دئے ہیں۔ کہ نہ وہ کسی دوکان سے سودا خرید کر لائیں۔ نہ کسی سے ملیں۔ اور نہ کوئی ان سے مل سکے۔ یہ ہے۔ وہ روحانیت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر۔ اور اس سمندر میں نہانے والوں کا اپنے بھائیوں سے سلوک"+

دیال باغ کی گدّی کا جھگڑا

بقول "پیارا دیال باغ" آگرہ دیالباغ کی گدّی کے موجودہ گورو مہتہ جی نے جودھ پور میں تقریر کرتے ہوئے صاف اعلان کیا ہے۔ کہ:۔

"میں سنت گورو نہیں ہوں۔ ست سنگ کی گدّی پر ہرگز نہیں بیٹھا۔ میں نے وہ گدّی اپنے صرفہ پر بنوائی ہے۔ میں نے اس گدّی کی بنوائی کا ۵ روپے رجسٹرار دیہات ادا کیا ہے اس لئے کوئی شخص مجھ سے یہ گدّی نہیں چھین سکتا"۔

مہتہ جی کی یہ دلیل خوب ہے۔ کہ چونکہ گدّی کا خرچ انہوں نے ادا کیا ہے۔ اس لئے اسے ان سے نہیں چھینا جا سکتا۔ لیکن اگر رادھا سوامیوں کے خیال میں وہ اس گدّی کے یوگیہ نہیں۔ جیسا کہ خود مہتہ جی کو اعتراف ہے۔ تو وہ مہتہ جی کو کیوں نہیں کہہ دیتے۔ کہ یہ گدّی دیال باغ سے اٹھا کر گھر لے جاؤ۔ جو بھی نیا گورو بنے گا۔ وہ اپنے لئے گدّی آپ بنوائے گا +

اہنسا کی نئی تعریف

مہاتما گاندھی نے "ہری جن" کی تازہ اشاعت میں اہنسا کی نئی تعریف کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"گوشت و انڈے کھانا اہنسا کے انوکول ہے"

اہنسا کی یہ انوکھی تعریف ہے۔ کل مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے مہاتما جی یہ بھی کہیں گے۔ کہ ماس کھانے کیلئے گئو کا بدھ ہنسا نہیں۔ شائد مہاتما جی کے خیال میں صرف سیاسی اغراض کیلئے ہتھیاروں کا استعمال ہنسا ہے۔ انفرادی و جماعتی اغراض کے لئے نہیں۔ اس انوکھے استدلال کو کون مانے گا؟

آئندہ مردم شماری اور آد دھرمی

پریذیڈنٹ پنجاب پراونشل ڈی پریسڈ کلاسز لیگ لاہور کے ایک خط کے جواب میں سپرنٹنڈنٹ مردم شماری نے بتایا ہے۔ کہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی طرح آد دھرمیوں کو اگلی مردم شماری میں ہندوؤں کے ٹوٹل میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

ضلع جالندھر اور ہوشیارپور کے آریہ سماجیوں کو آد دھرم منڈل والوں کی ان نقصان دہ سرگرمیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ جو ان کی طرف سے ہری جنوں کے اگلی مردم شماری میں "آد دھرمی" لکھوائے جانے کے متعلق جاری ہیں +

پنجاب کے آریہ یووکوں کا سنگٹھن

علادلپور کے آریہ بھائیوں کی اُتکٹ اِچھا ہے۔ کہ پنجاب بھر کے آریہ نوجوانوں کا ایک سنگٹھن ہو۔ اس غرض کے لئے وہ اپنے یہاں ستادت آریہ یوک سمیلن کو جو دیوالی کے اوسر پر ہوگا۔ پنجاب پرانتیہ آریہ یووک سمیلن کا روپ دینے کو تیار ہیں۔ علادلپور ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ سبھی یووک وِدیارتھی ہیں۔ جو تھوڑے بہت آریہ ہیں۔ وہ سب سادھارن استھتی کے ہیں۔ اس لئے وہ ادھک خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ پھر بھی آریہ یووکوں کے سنگٹھن کے لئے یتھا شکتی تن من دھن لگانے کو تیار ہیں۔ کیا پنجاب کے آریہ یووک اپنا سنگٹھن مضبوط بنانے کے لئے علادلپور کے یووکوں کا نمنترن سویکار کرتے ہیں؟ جو آریہ یووک اس سلسلہ میں کسی پرکار کا سہیوگ دینا چاہتے ہوں۔ وہ سمپادک "پرکاش" یا مہاشہ گوربرشاد جی آریہ سیوک علادلپور ضلع جالندھر کو لکھیں

جرمنی کا متوقع فیصلہ کن حملہ

جرمنی کے برطانیہ پر ہوائی حملے تو عرصہ سے ہو رہے ہیں۔ لیکن اب اس کی طرف سے نئے ہتھیاروں کا استعمال شروع ہو گیا ہے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرانس کے ساحل سے گولہ باری کی گئی ہے۔ ہوائی جہازوں سے تار پیڈو پھینکے گئے ہیں۔ مشین گنیں چلائی گئی ہیں اور مقبوضہ علاقہ کے راستے بند کر دئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ہٹلر کے خود محاذِ جنگ پر آنے کی اطلاع ہے۔ اس لئے تعجب نہ ہوگا۔ اگر عنقریب جرمنی کے برطانیہ پر فیصلہ کن حملہ کی خبر آئے برطانیہ پر کئے جانے والے ہوائی حملوں میں جرمنی کو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ اب تک وہ کئی ہزار ہوائی جہاز اور ہوا باز کھو بیٹھا ہے۔ حملہ میں تاخیر کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ دشمن کو برطانیہ کی طاقت کا احساس ہو گیا ہے۔ برطانیہ مقابلہ کے لئے بالکل تیار ہے۔ وہ پہلے سے بہت زیادہ طاقتور ہے۔ اس لئے یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اسے حملہ کی جرأت نہ ہو +

کانگریس کا اگلا قدم

تعجب نہ ہوگا۔ اگر کانگریس اپنے اگلے قدم کے متعلق سول نافرمانی کا فیصلہ کرے۔ کیونکہ وہ پورے ایک برس برطانوی حکومت کو موقعہ دے رہی۔ کہ وہ ہندوستان کو باعزت طریق جنگ میں شامل ہونے کے قابل بنا۔ لیکن وہ مختلف حیلوں سے ٹالتی آئی ہے۔ وائسرائے اور وزیر ہند کے اعلان سے ہم یہی نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں برطانیہ ہندوستان کو کچھ دینا نہیں اس کے لئے اس نے اقلیتوں کی آڑ رکھی ہے۔ یہ سب ہونے ہوئے ہمارے خیال میں کانگریس کا سول کے حق میں فیصلہ صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ نافرمانی پُرسکون فضا میں ہی سکتی۔ کیا ہی اچھا ہو اگر برطانیہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کا اعلان اور کانگریس اسے منظور کر لے +

سندھ کی آریہ ورت

مسٹر بی۔ ایل۔ وِرج اور سیر کیکٹو بابو ملنی رام جی کنٹر لکھتے ہیں پانچ گراہکوں کا چندہ حسب وعدہ بھیجا اور سیٹھ بہاری لال جی بدگام نے خانہ میں دس روپے بھیجے ہیں۔ جو پہنچ گئے ہیں۔ دھنیہ واد +

پراچین بھارت میں ہوائی جہاز

از شری یُت او۔ سی۔ گنگولی

جب شری رام چندر جی لنکا سے سیتا جی کو لے کر واپس آئے تھے۔ تو بالمیک جی کے بیان کے مطابق اُنہوں نے ہوا میں سفر کیا تھا۔ یہ سفر کسی قسم کی ہوائی گاڑی یا رتھ پر ہوا تھا۔ اور بالمیک جی نے رامائن میں بہت سے ایسے خوبصورت مناظر کا تذکرہ کیا ہے۔ جو یادلوں سے دیکھے گئے تھے۔ عام طور پر اس بیان کو شاعرانہ تخیل سمجھا جاتا ہے۔ اگر ہمارے پاس قدیم زمانہ کے ہوائی سفر کی دوسری شہادتیں نہ ہوتیں۔ تو ہم بھی ان کو ایک بڑے شاعر کی خیالی بلند پروازی سے زیادہ اہمیت نہ دیتے۔ لیکن تحقیقات کے بعد ایسی شہادتیں جمع ہو گئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پراچین ہندوستان میں ہوائی سفر کے عملی امکانات موجود تھے۔

ایک قدیم روایت کہتی ہے۔ کہ ہوائی سفر کا جنتر (آلہ) اس دنیا میں سب سے پہلے مے نے تیار کیا تھا۔ مے ہی ہر طرح کی مشینوں اور خود بخود حرکت کرنے والے جنتروں کا موجد تھا"۔

اس روایت کی تصدیق قدیم زمانہ اور ازمنہ وسطیٰ کے لٹریچروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس معاملہ میں سب سے زیادہ اہم دو بڑھئیوں کا افسانہ ہے۔ جن کے نام پرندھر اور راجیہ دھر تھے۔ اس افسانے کو مورخ پنزر نے کتاب "کتھا سریت ساگر" کے ترجمہ میں نقل کیا ہے۔ (جلد ۳۔ صفحہ ۲۸۲)

وات یندر ومان کا افسانہ

یہ افسانہ کہتا ہے:۔

"کانچی شہر میں باہو بالا کی راجدھانی میں دو بھائی تھے۔ جو بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ اور لکڑی یا دوسری چیزوں سے ہم لوگ ایسی خود بخود حرکت کرنے والی جنتر بناتے تھے۔ جیسی کہ خود مے نے بنائی تھیں۔ میرے بڑے بھائی کا نام پرندھر تھا۔ اور وہ ایک زبردست ... تھا۔ اس کے لئے راجہ کی دولت ... کی غرض سے اس نے لکڑی وغیرہ ... بنائے تھے۔ جو کل پرندوں ... کی مدد سے چلتے تھے ... کو حرکت دے کر رات ... بھیجا جاتا تھا۔ اور وہ کل پرندوں ... خزانہ میں ایک ٹوکری ... داخل ہو جاتی تھی۔ اور اپنی چونچ سے ... جواہرات ...

لاتا تھا۔ اور جب یہ دونو ہنس واپس آ جاتے تھے۔ تو میرا بھائی اُن کی لائی ہوئی دولت سے اپنی پریمیکا کو خوش کرتا تھا۔ اور اس کے ساتھ خوب روپے خرچ کرتا تھا۔ ایک روز ایسا ہوا۔ کہ یہ چوری پکڑی گئی۔ میرے بھائی نے گھبرا کر مجھ سے کہا۔ "بھائی آج غضب ہو گیا۔ دونو ہنس پکڑ لئے گئے۔ ان کی ڈوریاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور ان کے کل پرزوں میں جو کیلیں کام کرتی تھیں۔ وہ گر گئی ہیں۔ اس لئے ہم دونو کو فوراً یہاں سے بھاگ جانا چاہیئے۔ راجہ صبح ہوتے ہی ہمیں گرفتار کرا لے گا۔ اور اس چوری کی سخت ترین سزا دے گا۔ کیونکہ ہم دونو اس طرح کے میکانی آلات بنانے میں مشہور ہیں۔ میں نے ایک ایسا رتھ (وات ینتر۔ ومان) بھی بنا رکھا ہے۔ جو ہوا کے ذریعہ چلتا ہے۔ اور اگر اس کی ایک کمانی دبائی جائے۔ تو فوراً آٹھ سو یوجن یعنی چھ ہزار چار سو میل کا سفر آن کی آن میں طے کر لیتا ہے۔ جلدی اسی میں بیٹھ کر یہاں سے دُور بھاگ جائیں۔ یہ کہہ کر پرندھر اپنی پریمیکا کے ساتھ اس رتھ میں بیٹھ گیا۔ اور وہ رتھ اسے لے کر اُڑا۔ اور لاپتہ ہو گیا۔

میں نے اس رتھ میں جانا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے میں ایک دوسرے رتھ پر سوار ہوا جسے میں نے خود بنایا تھا۔ اور اس جگہ سے ہوا میں اُڑ کر فوراً دو سو یوجن کا فاصلہ طے کر لیا۔ اس کے بعد میں نے پھر کمانی دبائی۔ اور میرا رتھ ہوا میں سفر کرتا ہوا مزید دو سو یوجن کے فاصلہ تک پہنچ گیا"۔

اب یہاں پر غور کرنے کی بات یہ ہے۔ کہ رامائن میں جس "پُشپک رتھ" (پھولوں کے رتھ) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اگر اس کی ہوائی پرواز کو ہم شاعرانہ تخیل سمجھ لیں۔ جب بھی اس کا کوئی سبب نہیں ہے۔ کہ کتاب "کتھا سریت ساگر" کے اس افسانہ کو بھی صرف خیال کی پیداوار سمجھ لیں۔ اس افسانہ میں ڈوریوں اور کل پرزوں اور کیلوں اور کمانیوں کا جو مفصل بیان ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ میکانی آلات اور خود بخود حرکت کرنے والی چیزیں تھیں۔ اسی کتاب میں بہت سے مزید "روبوٹ" (متحرک کھلونوں) اور دوسرے میکانی آلات کے حوالے دیئے ہیں۔ جن سے اس عقیدے کو تقویت پہنچتی ہے۔ کہ پراچین ہندوستان میں ہوائی سفر کے ذرائع کسی نہ کسی شکل وصورت میں موجود تھے۔

سنسکرت لٹریچر لیکن پراچین ہندوستان

کے میکانی سائنس کی شہادتیں صرف افسانوں اور کہانیوں میں ہی موجود نہیں ہیں۔ بلکہ سنسکرت کے ماہرین کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ مختلف قسم کے سائنٹفک آلات اور نقل وحرکت کے ذرائع کا تذکرہ سنسکرت کی مستند تاریخی کتابوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ "سمارنگن سوتر دھار" کے اکیسویں[21] حصہ میں "مشینوں کی تعمیر" (جنتر ودھان) کا ایک اہم اور پُر از معلومات باب موجود ہے۔ یہ کتاب "گائیکواڑ اورینٹل سیریز" (سلسلہ مطبوعات) میں ۱۹۲۴ء میں دوبارہ شائع کی گئی تھی۔ اس کا مصنف دھار کا راجہ بھوج دیو تھا۔ جو گیارھویں صدی کے پہلے حصہ میں مالوہ پر حکمرانی کرتا تھا۔ یہ کتاب مختصر طور پر لیکن صاف لفظوں میں ہوائی جہازوں کی تعمیر اور ان کی طاقتِ پرواز کا تذکرہ کرتی ہے۔ اس کے چند دلچسپ الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

"لگھو بیکر پرند (یعنی ہوائی جہاز) کو اس طرح تعمیر کرنا چاہیئے۔ کہ اس کے جسم کے تمام اعضاء اچھی طرح اور نہایت مضبوطی کے ساتھ ایک دوسرے سے جُڑے ہوئے ہوں۔ ان کے لئے جو لکڑی استعمال کی جائے۔ وہ وزن میں بہت ہلکی ہونی چاہیئے۔ اس کے پیٹ میں میکانی پلانٹ یعنی مشین (رسا ینتر) رکھی جانی چاہیئے۔ اور خالی جگہ میں اتنی آگ ہونی چاہیئے۔ جو دیر تک جل سکے۔ اور دھوآں دے سکے۔ جو شخص اس پر سوار ہوگا۔ وہ اس ہوا کے ذریعہ جو اس کے دونو بازوؤں (پنکھوں) سے پیدا ہوگی دُور تک پرواز کر سکیگا۔ اور یہ میکانی پرند ہوا میں بہت ہی خوبصورت تماشے دکھلائے گا۔ اس طرح کا ہلکی لکڑی کا ہوائی جہاز (داروِ ومان) ایک دیوتا کے مندر کی طرح ہوا میں پرواز کرتا ہے۔ اور اس کے اندر ایک مضبوط ظرف ہوتا ہے۔ جس میں پارہ رکھا جاتا ہے۔ پارہ کیمیاوی اجزا کا بادشاہ ہے۔ جو تیزی سے جلتا ہے۔ اور نرم آگ کے اثر سے بڑی متحرک طاقت پیدا کرتا ہے اس کے ذریعہ ایک لوہے کا آلہ حرکت میں آتا ہے۔ اور جب یہ ہوائی جہاز چلتا ہے۔ تو ہوا میں بہت زور وشور کی آواز پیدا ہوتی ہے"۔

اُوپر کے بیان کو لفظ بلفظ غور سے پڑھنے کے بعد کیا یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ کسی افسانہ گو یا شاعر کے تخیل کی پرواز ہے؟ یہ تو صاف صاف بتلاتا ہے۔ کہ کوئی سائنسدان ایک ایجاد کئے ہوئے ہوائی جہاز کی مکمّل تفصیلات بیان کر رہا ہے۔ یہ ایک ایسے میکانی لگھو بیکر پرند کا تذکرہ ہے۔ جو انسان کو ہوائی سفر کا طریقہ بتلاتا ہے۔ جدید ترین ہوائی جہاز پرواز کے وقت جو شور آواز پیدا کرتا ہے۔ کیا اس بیان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ پراچین بھارت کا ہوائی جہاز موجودہ ہوائی جہاز سے بعض مخصوص نوعیت میں بہت ملتا جلتا ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے۔ کہ تیل کے ایندھن کی کمی کے باعث جرمنی میں پچھلے دنوں یہ تجربہ کیا گیا۔ کہ ہوائی جہاز کو پارے کے ابخرات کی طاقت سے پرواز کرایا جائے۔ اور اسی اہم کیمیاوی چیز کو پیٹرول کی جگہ دی جائے۔ اب اس میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پارے کے ابخرات کو پراچین بھارت کے ہوائی جہاز کو چلانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ غالباً ہر عقلمند آدمی اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ دُنیا کی تاریخ اپنے آپ کو دُہراتی ہے۔

ضرورت ہے

آریہ سماج علاولپور کو ایک بھجنیک کی پرچارک ایک ماس کے لئے ضرورت ہے۔ جو رات کو مقامی آریہ سماج میں پرچار اور دن میں وہ چار نوجوانوں کو سنگیت سکھا سکے۔ پتہ:۔
مہاشہ گوردھن پرشاد آریہ سیوک علاولپور ضلع جالندھر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تے ہوں شکایتیں آتی ہیں۔ کہ ایک
ڈاک خانہ میں ہندی میں لکھا ہوا
نہیں لیا گیا۔ جب پوسٹ ماسٹر
سے تحریب میں انکاری مانگی گئی۔
نہیں دی گئی۔ یہ گھٹنا ابھی کندیاں
ہوئی ہے +

میونسپل گرل سکولوں اور ڈسٹرکٹ
کے سکولوں میں پڑھنے والی ہندو
لڑکیوں کو ادھیاپکائیں ہندی چھوڑ کر اُردو
پڑھنے پر زور دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ
میں ان شکایتوں کو دُور کرنے
کے بڑے ادھیکاریوں کو چٹھیاں
جاتی رہی ہیں۔ اور بھیجی جائیں گی۔
اس سے شکایتیں نام ماتر کی تھوڑے
لئے دُور ہوں گی۔ ان شکایتوں کو
کرنے کا اصلی اُپائے یہ ہے۔ کہ پنجاب
پروگرام کو ہندی سے بنایا جائے +
پنجاب میں ہندی کا پرچار کی کتنی آوشیکتا
اس جگہ یہ سدھ کرنے کی ضرورت نہیں
سمپ میں یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ
تک پنجابی لوگ ہندی بھاشا نہیں پڑھتے۔
تک انہیں کسی پرچار کا سوراجیہ نہیں
ملے گا۔
اگر ہم پنجاب میں ہندو مسلم ایکتا قائم
کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں میں بھارت
بھاؤ جاگرت کرنا چاہتے ہیں۔ تو
ہمیں ہندی بھاشا پڑھانے کا پربندھ کرنا
چاہیئے پر یہ تو بہت دُور کی بات ہے۔
اس بات کی آوشیکتا ہے۔ کہ
پنجاب میں اپنے آپ کو ہندو کہنے والی
ہندی پڑھیں۔ اپنے بالک بالکاؤں
کو ہندی پڑھائیں۔ اپنے گھروں کا واتاورن
ہندی بنائیں۔ اپنے سکولوں آدی
کا واتاورن ہندی مئے بنائیں۔
کے سائن بورڈ۔ کاریالیوں کے
بھی پترا ہندی میں ہوں۔ ہندی
ہندوستان کی بھاشا ہے۔ راجنیتک
وجوہوں کے کارن آج پنجاب کی لوک
بھاشا کچھ صدیوں سے ہمارے
پنجاب میں اس کا پرچار کم ہو گیا ہے۔ ہندی
پنجاب کے اتہاس کو دیکھیں۔ اور اس
درشٹی سے ادھین کریں۔ تو
پتہ لگے گا۔ کہ پنجاب کی
بھاشا ہندی دیو ناگری ہے۔
پنجاب نے ہندی دیو ناگری
بھی سے پر راجنیتک اور
طرح سے بھارت ورش کے دوسرے
پرانتوں سے ہر ایک پرچار کے اندرن

پنجاب میں ہندی کا پرچار کیسے کیا جائے؟

کی انتہائی دوڑ میں پیچھے رہا۔ اس سمے دیش کی راجنیتک آزادی کے اندولن میں پنجاب بھارت ورش کا (اسٹر) بنا ہوا ہے کیوں؟ اس لئے کہ پنجاب نے پنجابیوں کی سوتنترتا اور پنجاب کی بھاشا ہندی کو نہیں اپنایا۔ اُردو اور انگریزی یہ دونو بھاشائیں پنجاب کی راجنیتک اور سماجک داستا کے نشان ہیں۔ مذہب کی درشٹی سے مسلمان بھائی اپنے دھارمک کاریوں کے لئے عربی بھاشا کو اپنا سکتے ہیں۔ اور انہیں اسے اپنانا چاہیئے۔ لیکن پنجابی ہونے کے ناطے۔ ہندوستانی ہونے کے کارن انہیں یہاں کے ساہتیہ اور اتہاس

لیکھک: پنڈت بھیم سین جی منتری ہندی پرچارنی سبھا لاہور

کر سمجھنے کے لئے ہندی کو اپنانا چاہیئے۔ مذہبی رسومات کو پورا کرنے کے لئے ہندو بھائی سنسکرت پڑھیں۔ مسلمان بھائی عربی پڑھیں۔ سکھ بھائی گورمکھی پڑھیں۔ پرنتو سماجک راجنیتک اور کاروبار کے لئے سارے بھارت ورش کو ایک سوتر میں باندھنے کے لئے ہمیں ہندی ناگری ہی اپنانی چاہیئے۔ پنجاب میں بنا ہوا ساہتیہ اتہاس اور صفائی کے ساتھ ہندی ناگری اپنی ہی ہی

اور مغل بادشاہوں نے بھی اس کا نرمان کرنے میں بھاگ لیا ہے۔ ہم ہندی کو بھارت ورش کی راشٹر بھاشا مانتے ہیں۔ اور اسی درشٹی سے پنجاب میں اس کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ راشٹر بھاشا ہونے کے ساتھ ہم ہندوؤں کو ان کی دھارمک شکشا کی بھی سہائتا دیتی ہے۔ پیچارتھ میں ہندوؤں کی دھارمک بھاشا کوئی ہو سکتی ہے۔ تو وہ سنسکرت ہے۔ اس دسترت درشٹی سے

لکھا جاسکتا ہے۔ عام طور سے پنجاب کے ہندو بھائیوں کے دماغ میں یہ بات بٹھائی گئی ہے۔ کہ ہندی ان کی مذہبی بھاشا ہے۔ اور سکولوں اور کالجوں میں اس کی شکشا مذہبی زبان کے طور پر دھرم شکشا کے لئے دی جانی چاہیئے۔ ہمیں یہ خام خیال دماغ سے نکال دینا چاہیئے۔ ہندی میں ہندوؤں کے دھرم گرنتھ ہیں۔ پرنتو ہم کیول ماتر ان کا پرچار اس درشٹی سے نہیں کرتے۔ ہم تو ہندی کو ہندوستان کی سبھیتا کا پرتی ندھی مانتے ہیں +

اس کے نرمان میں کیول ہندوؤں کا ہی ہاتھ نہیں ہے۔ ہندی کے مسلمان کویوں

سے ہمیں پنجاب میں ہندی بھاشا کا پرچار کرنا چاہیئے۔ ہندی پڑھنے کا موکک پرچار تو بہت ہو چکا ہے۔ اب سمے آگیا ہے۔ جب کہ ہمیں اس کے لئے عملی قدم اُٹھانا چاہیئے +

اکھل بھارتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن نے اس آدیشیہ سے پنجاب میں ہندی کا پرچار کرنے کے لئے ہندی پرچار سمتی کا نرمان کیا ہے۔ اس سمتی نے پنجاب کے ہندی پریمیوں کے سامنے نمن لکھت پروگرام رکھا ہے:۔

۱۔ ہر ایک قصبے اور ہر ایک شہر میں ہندی ناگری پرچارنی سبھا بنائی جائے۔ اس کا ماسک طلسک کم از کم دو آنے رکھا جائے۔

۲۔ ہر ایک آریہ سماج ہندو سناتنی اور سکھ سکول اور پاٹھ شالاؤں میں پرتھم شریݨی سے ۵ ویں شریݨی تک ہندی پڑھنا ہر ایک ودیارتھی کے لئے آوشیک ہو۔ پہلی پانچ شریݨیوں میں شکشا کا مادھیم ہندی ہی ہو۔ ہندی میں ہی گنت بھوگول اور اتہاس آدی کی شکشا دی جائے +

۳۔ ستھانیہ ہندی پرچارنی سبھاؤں کو ستھانیہ سکولوں کی مینیجنگ کمیٹیوں اور ہیڈ ماسٹروں سے مل کر انہیں اس پربندھ کرنے کے لئے بادھت کرنا چاہیئے۔ ساروجنک سنستھاؤں تتھا لوک مت کو سنگٹھت کر ان سکولوں کو اس پرورتی کے لئے مجبور کرنا چاہیئے +

(۴) یدی پریم سے کام نہ چلے۔ تو ایسے سکولوں کے ورودھ پرتی واد سبھائیں بھی سنگٹھت کرنی چاہئیں۔

۵۔ میونسپل سکول۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سکول اور سرکاری سکولوں کے سمبندھ میں یہ نیم ہے کہ جہاں دس ودیارتھی ہندی پڑھنے والے ہوں۔ وہاں ان سنستھاؤں کو ہندی پڑھانے کا پربندھ کرنا چاہیئے۔ ناگری پرچارنی سبھاؤں کو چاہیئے۔ کہ اپنے شہر تتھا دیہات کے سکولوں میں اس نیم کے انوسار ہندی پڑھنے والے ودیارتھیوں کی تعداد بڑھا کر ودیارتھیوں کے ماتا پتا تتھا سویم ودیارتھیوں سے مل کر ان کے لئے ہندی پڑھانے کا پربندھ کریں +

یو۔پی اور سی۔پی میں وہاں کی سرکار نے اُردو پڑھنے والے گنتی کے تھوڑے سے مسلمان ودیارتھیوں کے لئے پڑھانا پڑا انتظام کیا ہوا ہے۔ پنجاب میں بھی اگر

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

وائسرائے اور وزیر ہند کے تازہ اعلان

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی روشنی میں

"وائسرائے نے برطانوی گورنمنٹ کی اتھارٹی پر ۸۔ اگست کو جو بیان جاری کیا ہے۔ اور ان کے بیان کی حفاظت کرنے کے لئے وزیر ہند نے ہاؤس آف کامنز میں جو بیان دیا ہے۔ ان پر غور کرنے کے بعد کمیٹی نہایت افسوس کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ گورنمنٹ نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے پونہ سیشن کی دوستانہ پیشکش اور عملی تجویز کو نامنظور کر دیا ہے۔ یہ ریزولیوشن ڈیڈلاک کو ختم کرنے کے لئے پاس کیا گیا تھا۔ تاکہ انڈین نیشنل کانگریس اپنے عدم تعاون کو واپس لے سکے۔ اور موجودہ نازک صورت میں ہندوستان کی حکومت اور قومی ڈیفنس کی تنظیم کے سلسلہ میں ہندوستان کے تمام لوگوں کا تعاون حاصل کر سکے۔

ورکنگ کمیٹی نے ان اعلانوں اور ان میں کی گئی قیاس آرائیوں اور برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے کی گئی تقریروں کو تکلیف اور رفقہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ ان میں کمل قومی آزادی کے متعلق ہندوستان کے قدرتی حق سے انکار کیا گیا ہے۔ ان میں اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے۔ کہ سٹیٹ کے بڑے بڑے فرائض کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں برطانیہ کو ہندوستان میں غلبہ کی پوزیشن حاصل رہنی چاہیئے۔ ان دعووں نے ان کے اپنے اس وعدہ کو جھوٹا اور کھوکھلا ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہندوستان کو بہت جلد برطانوی کامنز ویلتھ میں مساوی پوزیشن دے دی جائے گی۔

ان دعووں تازہ واقعات اور دنیا کے واقعات نے کمیٹی کے اس اعتقاد کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ ہندوستان امپیریل طاقت کے دائرہ میں کام نہیں کر سکتا۔ اور اسے آزاد اور خود مختار قوم کا درجہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ دنیا کے امن اور ترقی کے لئے دیگر اقوام سے تعلق قائم نہ رکھا جائے۔ باہمی کشمکش کا امکان۔ ورکنگ کمیٹی کی رائے ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے دئے گئے بیانات میں اس بات پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہندوستان کے منتخب نمائندوں کے حق میں طاقت اور اختیارات کو چھوڑنے کے حق میں نہیں ہوگی۔ اس لئے موجودہ غیر ذمہ وارانہ اور مطلق العنانہ سسٹم اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک لوگوں کا کوئی گروپ یا والیان ریاست (اس سلسلہ میں ریاستوں کے عوام کو کوئی دخل حاصل نہیں ہوگا۔) یا غالباً غیر ملکی خاص مفاد منتخب نمائندوں کی بتائے ہوئے کسی کانسٹی ٹیوشن پر اعتراض کرتے رہیں گے۔ ان الفاظ سے باہمی کشمکش کے پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اور اس سے سمجھوتہ اور اپنے دعووں کے تصفیہ کے لئے آمادگی کو مہلک ضرب لگتی ہے۔

اقلیتوں کا سوال۔ کمیٹی کو افسوس ہے۔ کہ اگرچہ کانگریس نے کبھی کسی اقلیت کو تنگ کرنے کا خیال نہیں کیا۔ برطانوی گورنمنٹ سے تو اس قسم کے مطالبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

باقاعدہ طور پر منتخب نمائندوں کی کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی کے ذریعہ آئین بنانے کے سوال کو غلط صورت میں پیش کر کے اسے دباؤ قرار دیا گیا ہے۔ اور اقلیتوں کے سوال کو ہندوستان کی ترقی کے راستہ میں ناقابل عبور رکاوٹ بنا دیا گیا ہے۔ کانگریس نے تجویز کی ہے۔ کہ اقلیتوں کے حقوق کی متعلقہ اقلیتوں کے منتخب نمائندوں کے ساتھ سمجھوتہ کے ذریعہ کافی حفاظت کی جائے۔ اس لئے ورکنگ کمیٹی اس فیصلہ پر پہنچی ہے۔ کہ یہ اعلانات لوگوں کے ذریعہ جو ہندوستان کی اکثریت کی خواہشات کے خلاف ہیں۔ اس قسم کے اختلاف کے لئے استعمال کرتی رہے گی۔ اور وہ کوئی ایسی بات تسلیم نہیں کریگی۔ جس کا مطلب جمہوری طور پر ہندوستانیوں کا اپنے ملک پر حکومت کرنا ہو۔ ان وجوہ کی بنا پر ورکنگ کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ زیر بحث بیانات نہ صرف جمہوریت کے اصولوں کے جن کی برطانوی گورنمنٹ مدعی ہے خلاف ہیں۔ ...

لیکن نہیں رہ سکتی۔ کہ ان بیانات میں جو رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس نے اس عام جذبہ کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ ہندوستان میں برطانوی اتھارٹی متواتر ملک کی قومی زندگی میں اختلافات بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔

نیشنل گورنمنٹ کا مطالبہ۔ کمیٹی نے ریزولیوشن میں مزید قرار دیا ہے۔ کہ موجودہ مرکزی لیجسلیچر کے منتخب نمائندوں پر مشتمل عارضی گورنمنٹ کے قیام کے متعلق وزیر ہند نے کہا ہے۔ کہ یہ ایسا مطالبہ ہے۔ جس سے نہ حل ہونے والے آئینی مسائل پیدا ہو جائیں گے۔ اور اکثریت اقلیتوں کے خلاف اس سے ناجائز فائدہ اٹھائے گی۔ ورکنگ کمیٹی کی رائے میں ان تجاویز کو نامنظور کئے جانے کا واضح طور پر یہ مطلب ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ جنگی کوششوں کے سلسلہ میں فوری تعاون حاصل کرنے کیلئے بھی کسی دیگر طاقت یا اختیار کو اپنا حصہ دار نہیں بنانا چاہتی۔ گورنمنٹ ایسے لوگوں کے ذریعہ جو ہندوستان کی اکثریت کی خواہشات کے خلاف ہیں۔ اس قسم کے اختلاف کے لئے استعمال کرتی رہے گی۔ اور وہ کوئی ایسی بات تسلیم نہیں کریگی۔ جس کا مطلب جمہوری طور پر ہندوستانیوں کا اپنے ملک پر حکومت کرنا ہو۔ ان وجوہ کی بنا پر ورکنگ کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ زیر بحث بیانات نہ صرف جمہوریت کے اصولوں کے جن کی برطانوی گورنمنٹ مدعی ہے خلاف ہیں۔ ؎

انسانی زندگی

انسان کی زندگی۔ انسان کی چالاکیوں کے صرف ایک جنگ ہے۔ دانشمندی چالاکی کے حربوں کو ناکارہ کرنے کیلئے طرح طرح کے کرتب کھیلتی ہے۔ تو یا دو شخص تلواروں سے لڑ رہے ہیں۔ ایک دوسرے پر وار کرتا ہے۔ لیکن دوسرا کہتا ہے کہ یہ وار محض نمائشی ہے۔ اصلی حملہ۔ مہلک حملہ کسی اور طرح ہو گا۔ وہ بھی اپنے دشمن کو نیچا دکھانے کی فکر میں ہے۔ اسی طرح ایک شخص دوسرے سے لڑتا ہے۔ یہ لوگ درندے ہیں۔ جو کسی مردہ شکار کے لئے آپس میں مصروف پیکار رہیں۔

سیاسیات

ہوائی حملوں سے بچاؤ کے طریقے

لیکھک۔ شری بابو ہرشچندر ورمانی بی۔اے۔ ایل ایل بی

دلیش رکھشا کے لئے اس سمے سب سے آوشیک سمسیا ہے دیش کو ہوائی حملوں سے بچانے کی۔ یدیہ اپی ڈیڑھ دو ماس کے الپ سمے میں ہی ہالینڈ اور یورپ میں جتنے بھینکر انشو جتنی سمپتی کا ناش اور جتنے پرانوں کا ہوا ہے۔ اُسے دیکھ کر کسی بھی دیش کی اپنی رکھشا کر سکنا اسمبھو سا پرتیت ہوتا لیکن پھر بھی جو چیتی کر سکے اپنی رکھشا ہی ہوتی ہے۔

استھان خالی کرنا

آج یورپ میں ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے جن ہلکے سادھنوں کا پریوگ کیا جا رہا ہے۔ ان میں سب سے ہے استھان خالی کرنے کا۔ جن نگروں استھانوں پر ہوائی حملے کی سمبھاونا ہوتی وہاں سے بچوں عورتوں تھا انیہ لوگوں کو ہٹا کر استھان خالی کر دیا جاتا ہے۔ دھن سمپتی ہٹائی جا سکے۔ وہ ہٹا دی جاتی ہے۔ اور نگر کے نگر ویران کر دئے جاتے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا لابھ تو یہ ہے کہ نگر کی صفائی ہو جائے اور جنتی دیرگھ نقصان سے بچ جاتی ہے۔ جب نگر میں جنتا ہے ہی نہیں۔ تو حملہ ہی کس پر اور کیا جائے۔ یہ پھل یہ ہوتا ہے۔ کہ اول تو ہونے والا حملہ رک جاتا ہے۔ اور جو ہوتا بھی ہے۔ تو اس سے کم از کم ہانی ہوتی ہے۔

پر نتو یہ کوئی سرل کاریہ نہیں ہے۔ ورشوں سے ہل مل کر سنچت ما ہالکر وہ چھوڑ کر تھوڑے سے سامان لے کر ایسا کر چھوڑ دیا۔ ایک دیش کے نئے جنگلوں میدانوں یا گراموں میں جا بیٹھنا کوئی سرل کاریہ نہیں ہے۔ کہاں جائیں؟ کہاں لے جائیں؟ کیا چھوڑیں؟ کیا کریں؟ کیا کھائیں گے؟ کیول اتنی ہی نہیں ہیں۔ کئی شھاہ سے انگلینڈ کے بچے ہٹا کر امریکہ کے وچار سے انگلینڈ سے ہٹائے جا رہے ہیں۔ کتنی کٹھن سمسیا ہے یہ بچے ماں باپ سے بچھڑ کر جا رہے ہیں۔ کچھ ٹھیک نہیں کب تک کے لئے ہو رہے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

استری جگت

ایران کی استریاں

لیکھک :- شری رام سروپ جی

جہاں ایرانی خاتون تھی۔ اس کی ی نیز علمیت کے بارے میں جو یں مشہور ہیں۔ وہ سب کو معلوم عطر گلاب اس نے ایجاد کیا۔ مغلیہ سلطنت کا مناسب انتظام کیا۔ اپنے ے متعدد بار شیر کا شکار کیا۔ آج ملک ایران کی عورتوں کے بارے کچھ مختصر بیان کیا جاتا ہے۔ جس کا نے والا نور جہاں کا والد غیاث بیگ +

اس میں شک نہیں۔ کہ ایرانی اور ہندوستانی سوسائیٹی میں زیادہ تفاوت ہے۔ یہاں بھی ہندوستان کی طرح بچپن کی شادیوں کا رواج ہے۔ بوڑھے یہاں بھی مثل ہندوستان کے اپنی عورت کی زندگی کو تلخ بنا سکتے ہیں رکھتے ہیں۔ کئی کئی شادیاں کرنا یہاں معیوب خیال نہیں کیا جاتا +

پردہ کا یہاں بے حد رواج ہے۔ لوں کی جانب سے بے حد لاپرواہی بے توجہی ہے۔ چھوٹی بچیوں کو قرآن حفظ کر دینا اعلیٰ تعلیم ہے۔ گھر چار دیواری میں ہی یہ اپنی زندگی کا بیشتر بسر کرتی ہیں۔ امرا کے گھرانے کی شاید ہی کبھی باہر نکلتی ہوں +

ہندوستان کی عورتوں کی طرح ان کا کھانا بنانا۔ بچوں کی پرورش کرنا۔ یا دیگر گھر کا کام کاج کرنا۔ اگر ان سب سے فرصت فضول باتیں کرنا یا لڑنا جھگڑنا ہی ان زندگی کا ٹائم ٹیبل ہے۔ یہ عورتیں اپنے کو مثل خدا کے خیال کرتی ہیں۔ یہ ایک آدمی کئی کئی عورتوں سے کرنا برا خیال نہیں کرتا۔ کم شادیاں اکثر لوگ اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں +

عورتیں اپنے شوہر کو خوش کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اپنی خوبصورتی دوبالا کرنے کے لئے ہر قسم کے مصنوعی استعمال کرتی ہیں۔ مثل ہندوستان برا بھی باہمی رشک حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے۔ یہاں پر عورت کی آنکھوں کا بڑا ہونا۔ اور بھووں کا گھنا ہونا نیز سیاہ ہونا حسین ہونے کی علامت ہے۔ چنانچہ یہاں کی عورتیں اپنی بھووں کو زیادہ سیاہ کرنے کے واسطے ہر قسم کے مصنوعی ذرائع استعمال کرتی رہتی ہیں +

جس طرح ہندوستان میں مہیلا کے اعضا پر شعرائے نے طبع آزمائی کی ہے۔ اسی طرح ایران میں بھی عورتوں کی بھووں کی تعریف میں بہت کچھ خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ اور ان کے متعلق عجیب و غریب تشبیہات استعمال کی گئی ہیں۔ حسین عورتوں کو شربت سے بھی مثال دی جاتی ہے۔ اور جن عورتوں کی بھوئیں بہت کالی ہوں۔ اور ہر قسم کے شربت بنانے میں ہوشیار ہوں۔ ان کی بے حد قدر و منزلت کی جاتی ہے +

یہاں کی عورتیں اپنی سوکن کو ذلیل کرانے کے لئے مختلف قسم کے تعویز اور گنڈے بھی استعمال کرتی ہیں۔ وہ اپنے شوہر کے واسطے جس قدر نرم دل ہوتی ہیں۔ اسی قدر اپنی سوکن کے حق میں سنگ دل بن جاتی ہیں +

ایران کی گورنمنٹ شروع میں تعلیم نسواں کی طرف سے غافل تھی۔ مگر وہ اب اس میں دلچسپی لے رہی ہے۔ عورتوں کی تعلیم کے واسطے متعدد سکول اور کالج کھولے گئے ہیں۔ اس کی اشاعت کے واسطے کافی اخبار جاری کئے گئے ہیں۔ اگرچہ مادری زبان فارسی ہے۔ مگر اکثر عورتیں انگریزی زبان کو بھی شوق سے دیکھ رہی ہیں۔ اور بسلسلہ تعلیم انہوں نے ولائیت کا بھی سفر کیا ہے۔ ولائیت جانے والی عورتوں کی تعداد میں سرعت کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے +

موجودہ زمانہ عورتوں کا زمانہ ہے۔ عورتوں میں بیداری پیدا کرنے کے واسطے دنیا انتہائی کوشش میں ہے۔ ایرانی عورتیں بھی اپنی نگاہ سے جہالت کا پردہ ہٹا کر زمانہ کے ساتھ ساتھ قدم رکھ رہی ہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں جو نمایاں ترقی کی ہے۔ اگر اس کی رفتار میں فرق نہ آیا۔ تو وہ زمانہ دور نہیں۔ جو ایران میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دے۔

جو عورتیں اس وقت تک قدامت پسندی کی دلدادہ ہیں۔ ان کی پوشاک بڑی بھدی ہے۔ چست پاجامہ تنگ کرتہ اور چوٹیاں لمبی ہوتی ہیں حتیٰ کہ اکثر عورتیں اپنی چوٹیوں کو زیادہ لمبا کرنے کے واسطے گھوڑے کے بال استعمال کرتی ہیں۔ لیکن اب ان باتوں کا رواج کم ہو رہا ہے۔ وہ اپنے لباس میں یورپین پوشش کو زیادہ داخل کر رہی ہیں۔ عورتوں کی اکثر سوسائیٹیوں نے پردہ جہیز نیز متعدد نکاح کے خلاف قانون پاس کروائے ہیں۔ اب وہ اس میدان میں کھڑی ہیں۔ جہاں دنیا کے تمام حصص کی مہذب عورتیں ہیں +

(دیلا ترنگ)

قوس وقزح

"میرا دل اچھلتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں
آسمان میں قوس وقزح
اس وقت بھی ایسا ہی تھا۔ جب میری زندگی
شروع ہوئی ——— اور
اب بھی ایسا ہی ہے۔ جب کہ میں جوان
ہوں ——— اور
اس وقت بھی ویسا ہی ہوگا جب میں بوڑھا
ہوں گا ——— یا مروں گا۔
بچہ آدمی کا باپ ہے ——— اور
میں اپنے دنوں کو چاہتا ہوں ——— کہ
ایک دوسرے کے فطرتی تقدس سے مرتبط
رہیں"

(ولیم ورڈ سورتھ)

آریہ سماجوں کے اتسووں میں پریورتن کی آوشیکتا

لیکھک :- شری چرنجیت لال جی بان پرستھی

کچھ دیر ہوئی۔ میں نے اس وشے پر ایک لیکھ علاول پور ضلع جالندھر میں اپنے پرچار کے انوبھو کے آدھار پر لکھا تھا۔ آج آریہ جنتا کے وچار کے لئے دوسرے ستھان کے کچھ انوبھو بتانا چاہتا ہوں +

آریہ سماج حافظ آباد کے اتسو پر مجھے کچھ دن پہلے کتھا کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا نے بھیجا تھا۔ میں نے وہاں کے ادھیکاریوں کے مشورہ سے پرچار کا وہی سلسلہ جاری کیا۔ جیسا کہ علاول پور میں جاری کیا گیا تھا۔ اور پراتہ کال کسی محلہ میں ایک آریہ بھائی کے گھر ست سنگ لگایا جاتا تھا۔ جہاں وہ بھائی داس کی دھرم پتنی اپنے اشٹ متروں کو ست سنگ کی سوچنا دے دیتے تھے۔ یہ بنام سوروپ محلہ کے سناتن دھرمی و سکھ بہن بھائی بھی آ جاتے تھے۔ اور آریہ سماجی بھی اکثر پریوار سہت سمت ہوتے تھے۔ ست سنگ میں ہون اور اس کے پشچات مل کر بھجن گائے جاتے تھے۔ ست سنگ کا پتہ لگنے پر ایک دو ستھانوں پر تو ایک دیوی آ گئی۔ جس نے بہت اُتم بھجن گائے۔ جس سے بھجنیک کی آوشیکتا نہ رہی۔ بھجنوں کے پشچات میرا اُپدیش گرہستھ آشرم کے سدھار پر ہوا کرتا تھا۔ یہ ست سنگ آٹھ بجے کے قریب ختم ہو جایا کرتا تھا۔ جس نے کچھ سنکائیں نوارن کرنے ہوں۔ یا ست سنگ کے متعلق کوئی اور بات پوچھنی ہو۔ اس کے متعلق سماج مندر میں آ کر دریافت کرنے کی گھوشنا کی جاتی تھی۔ اس پرکار کوئی نہ کوئی جگیاسو آ ہی جاتا تھا +

پراتہ کال کے ست سنگ کے لابھ دایک پرتیت ہونے پر رات کے ست سنگ میں بھی جنتا ادھک آتی تھی۔ رات کو بھی آدھ گھنٹہ بھجن ہوتے تھے۔ ایک بھجن میں بھی پڑھا کرتا تھا۔ اور اس کے پشچات ایک گھنٹہ کے لئے میرا اُپدیش ہوتا تھا۔ اور یہ ست سنگ ۹½ بجے رات تک سماپت ہو جاتا تھا۔ اس پرکار ست سنگ میں وہ بہن بھائی بھی آنے لگے۔ جو کہ آریہ سماج مندر میں کتھا ہونے پر آ گئے بہت کم یا بالکل نہیں

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

ہندی آریہ ورت والے کے گرہ ایک خود بنیں اور دوسروں کو بنائیں +
(مینیجر)

ایک دُشچرتر نوجوان کے نیک بننے کی شِکھشا پرد ساماجک کہانی

پریورتن

لیکھکا: شریمتی کوشلیا دیوی سرس

آواز آئی۔

"اری! او گجرے والی!"

یہ ایک استری کی بُلاہٹ تھی۔ گجرے والی کے کانوں نے سُنی۔ وہ رُکی اِدھر اُدھر جھانکا۔ لیکن کوئی دکھائی نہ دیا۔ تو زور سے "ہوکا" دیا۔

"بیلے کے گجرے!"

"اری۔ اُوپر دیکھو"۔

اُس نے اُوپر کی طرف دیکھا۔ تو استری پُرش کھڑے مکان کے چھجے پہ باتیں کر رہے تھے۔ گجرے والی کو سیڑھیوں کے راستہ کی طرف سنکیت کیا گیا۔ اور وہ پہنچ گئی اُوپر بیٹھک میں۔

دیشیا راما بائی کی یہ بیٹھک تھی — شہر کے منچلوں کی بہار — راما بائی سبھی کی چہیتی تھی — سبھی بڑے بڑے ادھیکاری اس کے پاس آتے — لک چھپ کر — رات اندھیرے — لیکن ہرلیش نے کبھی سماج کے ٹھیکیداروں کی چنتا نہ کی۔ وہ کھلے عام آتا تھا۔ اس نے سمدعاکوں کے اُپدیش کا مولیہ دو کوڑی لگایا۔

وہ کہتا — "چھپ کر کیا تو کیا یہ پاپ ہے۔ مَیں کون سا پاپ کرتا ہوں؟ مَیں تو بیوپاری ہوں۔ خریدار ہوں پریم کا۔ پیسہ دے کر خریدتا ہوں۔ سنسار کیا بیوپار نہیں کرتا۔ مَیں تو بیوپاری ہوں"۔

وہ کھلے عام ولشاؤں کے گھروں میں گھس جاتا۔ وہ راہ چلتی استری کو پکڑ لیتا۔ اور کہتا — "سودا کر دو اپنے پریم کا"۔

سماج نے اُسے غنڈا کہا۔ اُسے کوئی پرواہ نہیں ان باتوں کی۔ لوگ اُسے بیلک جو جی میں آئے کہیں۔

راما بائی کے پاس بھی ہرلیش غنڈا کھڑا تھا۔

گجرے والی کی اٹھلاتی چال۔ اُس کا گٹھا ہوا شیام شریر دیکھ ہرلیش حیران تھا۔ اُس نے انیک یوونتیاں دیکھی تھیں۔ انیکوں کو خریدا تھا۔ کئیوں کو بھرمایا اور پھنسایا تھا۔ پرنتو اس کی آنکھیں اس گجرے والی پہ ہی ٹکی ہوئی تھیں۔ کیوں؟ — وہ ایک مادکتا دیکھ رہا تھا اس کے شریر میں — ایک بھولاپن پا رہا تھا اُس کے چہرہ میں — چپلتا نہیں! پیار بھی بھرا پڑا تھا اُس کے نینوں میں۔

راما بائی نے پوچھا — "کیسے دیئے ہیں ری؟"

ہرلیش بولا — "تمہارا نام؟"

"پگلی"۔

گجرے والی کے نینوں میں ایک چھوٹا سا سپنا سما گیا۔

"سچ؟"

"ہاں۔ بابو جی۔ مجھے "پگلی" کہتے ہیں"۔

"تم پگلی نہیں۔ دوسروں کو پاگل بنانے والی ہو" — ہرلیش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں بابو جی۔ میرا نام تو "منگلی" ہے۔ پرنتو یہ نام پڑ ہی گیا ہے"۔

"اچھا۔ تم کسی کی پگلی ہو"۔

گجرے والی شرمائی۔ راما بائی نے دونوں کی باتیں سمٹتے ہوئے کہا۔ "کیا مول لگایا ہے دی؟"

"دو دو آنے تانے بائی جی!"

ہرلیش — "تمہارا پاگل کیا کرتا ہے؟"

"چل بسا"۔

"بچے ہیں؟"

"نہیں — وہ شرما گئی — "ایک اندھی ماں ہے"۔

مانو اس سمے ہرلیش وکیل تھا۔ اور گجرے والی (مالن) ایک ابھیکتا (مجرم) اس پر جرح کی جا رہی تھی۔

"کیسے دن کٹتے ہیں؟ گزارہ کیسے ہوتا ہے؟ کیا کھاتی ہو؟ کیا پہنتی ہو؟ سبھی پرکار کے پرشن کئے جا رہے تھے۔ اور گجرے والی مشین کی بھانتی قدرتی طور پر اُتر دیتی جاتی تھی۔ اُس کے سارے گجرے خرید لئے گئے۔ اور وہ پرسنّ چِت چلی گئی۔

(۲)

دوسرے دن

گجرے والی نے راما بائی کے مکان کے سامنے آ کر پھر زور سے "ہوکا" دیا۔ "تازے بیلے کے گجرے"۔ ہرلیش پہلے ہی سے وہاں تھا۔ رات بھر اُس کی آنکھوں میں گجرے والی کا یوون جھلکتا رہا۔ اس کے بھولے پن نے اُسے نیند نہ آنے دی۔ گجرے والی اُوپر بُلا لی گئی۔

"پگلی۔ تم بڑی نردھن ہو"۔ ہرلیش نے کہا۔

"ہاں۔ بابو جی۔ ہمارے بھاگیہ میں یہی بدا ہے"۔

"لیکن۔ تم دھنی بن سکتی ہو"۔

گجرے والی نے بڑی یاچنا بھری نظر سے ہرلیش کی اور دیکھ کر کہا — "کیسے بابو جی؟"

"بالکل آسانی سے۔ نئی ساڑھیاں۔ نئی چوڑیاں۔ خدمت کے لئے نوکر بھی تمہیں مل سکتے ہیں"۔

"بابو جی۔ بتایئے کیسے؟ مَیں نے سُنا ہے۔ کہ منتر جادو سے دھن آدمی کو مل جاتا ہے۔ بابو جی — مجھے بتا دیجیے۔ مَیں پانچ پیسے کے لڈو بانٹوں گی۔ ہم بہت دُکھی ہیں۔ کھانے بھر کو مل جائے۔ ہم نردھن رہنا نہیں چاہتے بابو جی"۔

مالن نے بڑے آویگ سے یہ سب کہہ دیا۔

"تم اپنا مول کرو۔ اپنا پریم بیچو۔ بڑا اچھا منتر ہے یہ"۔

گجرے والی چکت رہ گئی۔ وہ اتنا بڑا اپمان سہن سکتی تھی۔ اُسے اس بات کا خیال ہی نہ تھا۔

ہرلیش پھر بولا — "اپنے پریم کا مول؟"

مالن بھڑک کر بولی۔ "تُو رکھ! پریم بھی کوئی بازاری وستو ہے۔ جو مول کر دوں۔ مول تو چیزوں کا ہوتا ہے۔ ایسا کبھی نہ ہو گا"۔

راما بائی پاس ہی بیٹھی تھی۔ اس کا ہردہ دُکھ سے بول اُٹھا — "سچ ہی تو ہے۔ پریم کا سودا نہیں ہوتا۔ پُرش کیا سمجھے۔ وہ تو شریر کو پا کر پھول اُٹھتا ہے۔ واستک پُرش کیا جانیں۔ کہ استری کن اوستھاؤں سے وِوش ہو کر اپنا آپ بیچتی ہے۔ پریم کا نام بدنام کرتی ہے۔ مالن سچ کہتی ہے۔ گنوار ہے تو کیا ہے؟ ہے تو استری ہردہ!" — پریم کی پارکھو۔

ہرلیش نے کہا — "مالن۔ مَیں تمہیں ہزاروں اُداہرن بتا سکتا ہوں۔ مَیں نے انیک یووتیوں کا پریم پیسے سے خریدا ہے۔ راما بائی سامنے ہی ایک اُداہرن ہے"۔

مالن بولی — "ہو گا بابو جی۔ لیکن مَیں سوچتی ہوں۔ خریدے ہوئے پیار میں "چاہ" ہو گی؟ لگاؤ بھی ہو گا؟ نہیں بابو جی۔ اُس میں پیار دِکھتا ہو گی۔ نٹیر کی بھانتی جلتا ہو گا خریدا ہوا پریم کا تر صرف شریر پر"۔

راما بائی کا مکھ اُداس ہو گیا۔ وہ اُلجھن کر رہی تھی۔ وہ اپنے جیون کی کہانی سُن رہی تھی۔ اس کی سمٹی ہوئی چاہ۔ لگاؤ، پن سے بھرا ہوا گھناؤنا جیون — اپنا جیون آرمبھ سے لے کر — ایک بالکا سے — دیودتی — پتنی — ودھوا — ویشیا — آنکھوں کے سامنے سے ایسے نکلتے جا رہے تھے۔ جیسے ریل گاڑی میں بیٹھے ہوئے پرکاش وا کھمبے تیزی سے گذر جاتے ہیں۔

راما بائی نے گجرے خریدے۔ اور ہرلیش کے ہٹ کرنے پر مالن کو بھیج دیا۔

(۳)

تیسرے دن

مالن پھر پہنچ گئی۔ اس کے گجرے ایک جانے لگے تھے۔ اور دوسرے نہ جانے کیوں اُس کے پاؤں راما بائی کے مکان کے سامنے آ کر ہی آرام کرنے لگتے۔ آج تو وہ بنا بُلائے چھت پر چڑھ گئی تھی۔

ہرلیش نے کہا — "پگلی۔ ایسے ہی بھوکی مرے گی اکیلی؟ دیکھو راما بائی کو۔ مالا مال ہو جاؤ گی۔ سچ کہتا ہوں۔ آج اپنے پریم کا مول بتاؤ!"

"بابو جی۔ مذاق نہ کیجیے۔ مَیں اکیلی نہیں میرے ساتھ اندھی ماں ہے"۔

"اری۔ وہ تو چل بسی۔ اب کیا ساری عمر اسی کا رونا روئے گی؟"

"بابو جی۔ ہمارا پریم خریدا ہوا نہ تھا۔ سو پریم ہی اُسے جاتا تھا۔ ننھی تو وہ بیوت ہے سو چیز نہیں۔ کیسے بھولوں"۔

ہرلیش نے نوٹوں کا بنڈل جیب سے نکال کر دری پر رکھا۔ اور کہا — "اچھا تم نہیں بیچتی پر مَیں تو خریدتا ہوں"۔

اس سمے یہ مالن شاید اُٹھا لیتی۔ پرنتو اُسے لالچ تھا اپنے گجرے بیچنے کو بستر تھا۔ اور کہیں بکیں گے نہیں۔

(باقی آئندہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

بڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے۔ دو تین بار لگاتار بارش ہو جانے سے موسم بھی سہانا ہے۔ پانچ چھ دن سے صرف ایک برہمچاری کو بخار ہے۔ باقی سبھی برہمچاری پرسنّ ہیں۔ اس سمیہ بھی یدی کوئی سجن اپنے بالک کو داخل کرانا چاہتا ہے۔ تو کرا سکتا ہے۔ شلک صرف دس روپیہ ماسک ہے۔ پتر ویوہار نیچے کے پتہ سے کریں۔

(مکھیہ ادھشٹاتا۔ گورو کل ملتان)

آریہ ویر دل میرپور

آریہ سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار آریہ ویر دل نے رکھڑی کا اُتسو بڑی شان و شوکت سے منایا۔ شام کو آریہ سماج مندر میں کھیلیں وغیرہ کیں۔ اس کے بعد اپنے دفتر میں جا کر جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔

(منتری آریہ ویر دل میرپور)

آریہ سماج پھلور

آریہ ویر دل آریہ کمار سبھا کے ساتھ مل کر پربھات پھیری کی۔ اس کے بعد آٹھ بجے ہون یگیہ ہوا۔ اور اس کے بعد پنڈت جگدیش چندر کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ شام کو چھ بجے آریہ ویر دل نے بڑی شان سے جھنڈا لہرایا۔ اور سب کا خوشی میں مٹھائی سے سنکار کیا گیا۔

رات کو بھجن منڈلی کے بھجنوں کے بعد ایک پربھاوشالی لیکچر ہوا۔ جس کا جنتا پر اچھا اثر پڑا۔

(گیان چند آسیہ اُپ منتری)

آریہ سماج نروانہ ریاست پٹیالہ کے سماچار

۱۷ اگست کو شرادنی تتھا بلیدان دوس بڑے ہی دھوم دھام سے منائے گئے۔ کارروائی جلسہ چرنجی لال کمار کے بھجن سے شروع ہوئی۔ ہون یگیہ کیا گیا۔ جس میں بہت سے بہن بھائی سمّلت تھے بہت سے سجنوں کا یگیوپویت سنسکار کیا گیا۔ لالہ ہرسوروپ جی۔ برہمچاری اوم پرکاش جی۔ تتھا لالہ آسا رام جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ پنڈت رام چندر جی وئید تتھا بابو کلونت رائے جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ اس کے بعد پنڈت منسا رام جی چکر دھاری نے حیدرآباد اندولن تتھا شرادنی کے بارے میں بڑا مدلل ویاکھیان دیا۔ سارے شہیدوں کے نام بتائے۔ ان کو شردھانجلی پیش کی۔

پراتھنا منتر پڑھے اور آریہ سارودیشک سبھا کی طرف سے آئی ہوئی اپیل پڑھ کر سنائی۔ شرادنی دان اکٹھا کیا گیا۔ حاضری بہت کافی تھی۔ کارروائی اُتسو ویدک دھرم کی جے۔ رشی دیانند کی جے کے نعروں کے درمیان سماپت ہوئی۔

آریہ ویایام شالہ نروانہ کی طرف سے والی بال کے کھیل کا پورا انتظام کر دیا گیا ہے۔ آریہ ہندو سجن شام کو روزانہ باقاعدہ کھیل میں شامل ہو سکتے ہیں۔

(منسا رام چکر دھاری منتری آریہ سماج نروانہ)

آریہ سماج گوجرہ

۱۷۔ اگست کو حیدرآباد بلیدان دوس بڑی شان سے منایا گیا۔ سندھیا ہون آدی کے بعد آریہ نر ناریوں نے سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار پراتھنا منتروں کا جاپ کیا۔ اور پنڈت ہریش چندر نے منتروں کی ویاکھیا کی۔ ماسٹر رام پرکاش جی ہاسیہ نیم ماسٹر نے اپنے منوہر سریلے بھجنوں سے سمیہ باندھ دیا۔ جب سوامی شردھانند جی کا ویاکھیان آرمبھ ہوا۔ تو آریہ سماج مندر نر ناریوں سے بھر گیا۔ سوامی جی کے ویاکھیان کا اثر جنتا پر اتی اُتم پڑا۔ مہاشہ برج موہن نے شہیدوں کی یاد میں ایک برجستہ تقریر کی۔ بھگت سہدیو کی نظم کے بعد ڈاکٹر ہنس راج جی مسافر نے ایک پنجابی نظم بعنوان "رکھشا بندھن" اور "یوم شہیدان حیدرآباد" کو اپنی مستانی اداؤں میں گا کر حاضرین کو خوش کیا۔ آخر میں شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی۔

(امرناتھ فقیر۔ اے۔ سیکرٹری آریہ سماج ہذا)

پیڑی دروازہ میں ستیاگرہ بلیدان دوس

"حیدرآباد ستیاگرہ بلیدان دوس" ۱۷۔ اگست کو بڑی دھوم دھام سے منایا

KU-KA REGD
Will Save you from
THROAT OPERATIONS
کو۔کا
گلوں کا بغیر آپریشن واحد علاج
ٹانسلز (گلے پڑنا) گلے کا بیٹھنا۔ کنیڑے۔ خناق وغیرہ گلے کی منجملہ امراض خراب گلے کی وجہ سے ہونیوالے بخار میں کو۔کا پہلی خوراک میں ہی لاثانی اثر کرتا ہے۔
آنریبل سرجے لال رائے بہادر ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ تحریر فرماتے ہیں):۔
"کو۔کا کا استعمال بچوں کے گلے پڑنا و امراض گلا میں نہایت مفید ثابت ہوا۔"
ملتانی فارمیسی۔ گمٹی بازار۔ لاہور
MULTANI PHARMACY REGD
PHONE No:-2777 GUMTI BAZAR LAHORE ESTD 1678

گیا۔ پراتہ 6½ بجے پرات گھر لالہ گیان چند جی میں سب نگر نواسی اکٹھے ہوئے۔ اور ہون پرارتھنا کی گئی۔ اس کے بعد لڑکوں نے چند بھجن پڑھے۔ پھر بخشی بالک رام نے مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد ڈاکٹر جگت پریہ انچارج فری ڈسپنسری لالہ ودہاوا دھر پڑی دروازہ نے تقریر کی۔ جو کہ نہایت پُر اثر تھی۔ آخر میں آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد سبھا برخاست ہوئی ؎

(آنند سنگھ ستنیا گرہی)

آریہ سماج تونسہ کے سماچار

تونسہ میں حیدر آباد ستیاگرہ بلیدان دوس" اور کمیونل ایوارڈ ڈے" منایا گیا۔ ہندوؤں نے زیر انتظام آریہ سماج ایک جلسہ منایا۔ جس میں دیہات سے بھی لوگ شامل ہوئے۔ کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ مختلف اصحاب نے تقاریر کیں۔ اور حسب ذیل ریزولیوشن سر دسمتی سے پاس ہوا:۔

" تونسہ کے ہندو محسوس کرتے ہیں۔ کہ کمیونل ایوارڈ سکھ قوم کے لئے بالخصوص اور ہندوستان کے لئے بالعموم ایک لعنت ہے۔ اس کے خلاف پُرزور پروٹسٹ

کرتے ہوئے ہم گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس کو فی الفور منسوخ کیا جاوے"

(ٹلوک ناتھ منتری)

سُوچنا

شریمتی ودیا دیتی اُپدیشکہ جی نے اب سوتنتر روپ سے کاریہ کرنا آرمبھ کر دیا ہے۔ جن آریہ سماجوں و استری آریہ سماجوں کو اپنے ہاں پرچار کرانے کی ضرورت ہو۔ وہ کرپا کر کے ممن پتہ پر خط و کتابت کریں :۔

(جاشہ مدن جیت آریہ فیروز پور شہر)

ریاست پونچھ میں پرچار کی گونج

ریاست پونچھ میں دیانند دلت اُدھار سبھا گورودت بھون لاہور کی طرف سے پنڈت آسانند جی شجاع آبادی اُپدیشک پدھارے۔ آپ کے بھجنوں اور لیکچروں نے سوئی ہوئی سماج کو پھر سے جگا دیا ہے۔ ان کے منوہر دیاکھیانوں سے سکھ اور مسلمان بہت پرسن ہوئے ہیں۔ سکھوں نے انہیں اپنے گوردواروں میں پرچار کے لئے دعوت دی۔ مسلمانوں نے بھی اپنا خاص جلسہ کر کے ان کے وچاروں سے لابھ اُٹھایا۔ پنڈت جی نے تقریباً 2½ ماہ ریاست پونچھ کا

دورہ کیا ہے۔ اُنہوں نے دلت جاتی کے لوگوں سے وارتالاپ کر کے انہیں آئندہ ہونے والی مردم شماری میں اپنے آپ کو آریہ لکھوانے کے لئے تیار کیا۔ پونچھ کی آریہ سماج جو دیر سے سوئی پڑی تھی۔ اب جاگ اُٹھی ہے۔ استری اور پُرش روزانہ ست سنگ لگاتے ہیں۔ سماج کا کام جو ادھورا تھا۔ اسکو پورا کرنے کیلئے۔ پنڈت جی کی پریرنا پر ایک کمیٹی بنائی گئی۔ دیویوں نے کافی دھن دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور یقین دلایا ہے۔ کہ اگلے سال جب پنڈت جی یہاں درشن دیویں گے۔ تو اس وقت سماج کا نیا ہال تیار ہو گا ؎

ہم دیانند دلت اُدھار سبھا کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جنہوں نے کہ ایسے لگن والے تپسوی اور سچے پرچارک کو بھیج کر ہمیں آنند ہونے کا موقعہ دیا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آئندہ بھی یہ سبھا ہمارا پورا خیال رکھے گی ؎

(دولت رام منتری)

آوشیک سُوچنا

پنڈت ٹھاکر دت جی وید امرت دھارا کا شبھ وچار ہے۔ کہ سوُرگباشی حضرت امیں چند جی مشہور آریہ کوی کی منوہر اور

گاؤ کشی اور مسلمان

بدی آپ کو گوشت خوری اور گئو ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں۔ اور گئو ہتیا کو دیش کیلئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری پستک گئو ہتیا اور مسلمان منگا کر پڑھیے۔ "پرکاش" لاہور نے زبردست سماوچنا کی ہے۔ اس پستک میں گئو ہتیا کے نقصان اور گئو رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پستک کو ان گنت تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یک مشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا ؎ ملنے کا پتہ:- سید مصطفےٰ احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ (یو۔ پی)

ہفتہ وار اُردو "پرکاش" لاہور کا ماسک ہندی سنسکرن

"آریہ ورت"

۱۰ ستمبر ۱۹۴۰ء

سمپادکہ: شکنتلا دیوی ہندی بھوشن | کو شائع ہو جائیگا | مینجنگ ایڈیٹر: بخشی علاو الدین (?)

ڈکلیریشن داخل اور ایکہزار روپیہ کی ضمانت داخل کر کے اجرا کی اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔ پہلا انک چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ جو دیش کے نیتاؤں آریہ سنیاسی مہاتماؤں اور ودوانوں کے اعلےٰ لیکھوں۔ ادیبوں کو بتاؤں۔ روچک اور نشا پرد کہانیوں اور منوہر چتروں کا شاندار سنگرہ ہوگا۔ آریہ دھرم کا سچا پرتیبنا۔ آریہ سنسکرتی اور آریہ بھاشا کے پرچارک آریہ مہاشوں میں جاگرتی پیدا کرنیوالے اس رسالہ کے خود خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو بنائیں۔ ٹائیٹل آرٹ پیپر پر۔ بڑھیا قیمتی کاغذ۔ موٹا ٹائیپ۔ سندر چھپائی۔ چندہ سالانہ دو روپے۔ برہما کیلئے اڑھائی روپے اور ودیشن کیلئے ۵ شلنگ ؎ مینیجر۔ "پرکاش" کمپا نسبت روڈ۔ لاہور

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گورو کل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت چودہ آنے فی شیشی ۱۴/

ایجنٹ

پشاور:- منبر زبی ابن لکھرٹا اینڈ سنز چوک ریشم گراں شملہ:- ٹھاکر برادرز

گوروکل کانگڑی فارمیسی حرد گوروکل کانگڑی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...پرچار کیسے کیا جائے؟
بقیہ صفحہ ۷

...اس کے لئے مانگ پیٹی ... کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ... ہندی پرچارنی سبھاؤں ... کو اپنے کاروبار چٹھی پتری ... کرنے کے لئے سنگٹھت ... چاہیئے +

... پرچارنی سبھاؤں کو چاہیئے۔ ... سرکار کی اور سے Adult ... کے لئے جیسے Educ... کے قاعدے منگوا کر ان ... راتری پاٹھ شالائیں کھول ... پرچار کریں۔

... پرچار سمتی کی اور سے ہندی ... کے لئے اردو ہندی شکھشکا ... ہندی شکھشکا - اور ہندی پرچار ... کروائی جا رہی ہیں - یدی ... پریمی دانی مہانو بھاؤ ان کے ... دان دینا چاہے - تو سبھا ... سویکار کرے گی +

... سمتی کی اور سے اکتوبر کے ... میں لاہور میں ہندی سمیلن ... اس کے لئے سواگت سمتی ... بنائے جا رہے ہیں - اس ... میں ہندی پرچار کی یوجنا ... کا دشتیش تین کیا جائیگا +

... پرچارنی سبھاؤں کو چاہیئے - ... منش گننا کے سمیہ "بھاشا" کے ... "ہندی" لکھوانے کا سنگٹھت ... ابھی سمیہ کافی ہے - جو بھائی ... "انہیں پڑھانے کا ... جائے - ہندی مہینے بھر میں ... سکتی ہے +

... ہندی پڑھا لکھا سجن دو دو ... پڑھانے کا پرن لے لے - ... اور بھی آسانی ہو سکتی ہے +

ہوائی حملوں سے بچاؤ کے طریقے
بقیہ صفحہ ۸

اندھیرا کرنا اس کے اُپرانت دوسرا اُپائے ہے اندھیرا کرنے کا۔ اسے انگریزی میں "بلیک آؤٹ" کہتے ہیں۔ ہوائی حملے ادھک تر راتری کے وقت ہوتے ہیں - جب کہ اندھکار میں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کون اور کہاں سے حملہ کر رہا ہے۔ اور حملہ کرنے والوں کو روکنا کٹھن ہو جائے۔ اس سے بچنے کے لئے ہر سمیہ بڑی بڑی دُوربینوں سے نگر کے رکھشک شترو کی دیکھ بھال کرتے رہتے ہیں - جوں ہی شترو کے حملے کی آہٹ ملی - ترنت ہی نگر بھر میں الارم بج اُٹھا - اور پلک مارتے ہی نگر بھر کی روشنی بند کر دی گئی - اس سے دو لابھ ہیں۔ ایک تو اندھکار میں شترو کو یہ معلوم نہیں ہوتا - کہ کہاں کیا ہے - اور نشانہ کس کو بنایا جائے - اور ... کا پھل یہ ہوتا ہے - کہ شترو کی ہانی بہت ہوتی ہے - اس کے گولے آدی بہت خرچ ہوتے ہیں - اور اندھکار کے کارن دُرگھٹنا بھی بہت ہوتی ہیں - اور شترو کا حملہ اتنی ہانی نہیں کر پاتا - جتنی اُجالے میں ہو جاتی ہے - دوسرے اندھکار ہوتے ہی رکھشک گن سرچ لائٹ جیسے دُوربینوں سے شترو کے وایو یانوں پر مشین دوار اتیز روشنی ڈالتے ہیں - اور اس کی سہائیتا سے اینٹی ایر کرافٹ گنز ان پر حملہ کر سکتی ہیں - نگر کے رکھشکوں کو اپنی توپیں چلانے میں بڑی سرلتا ہو جاتی ہے - جوں ہی حملے کی سمبھاونا دُور ہو جاتی ہے - اطلاع دے کر اندھکار دُور کر دیا جاتا ہے +

زمین کے اندر سُرنگیں اس کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے استھانوں میں جگہ جگہ پر ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے زمین کے اندر سُرنگیں اور کوٹھیاں بنا دی جاتی ہیں - یہ کوٹھیاں اس پرکار کی بنائی جاتی ہیں - کہ ان پر ہوائی گولہ باری کا کچھ اثر نہیں ہوتا - جوں ہی حملے کی

اشنکا ہوئی - اور بگل بجا - اور لوگ بھاگ کر اپنے نکٹ کی کوٹھریوں میں گھس بیٹھے - لنڈن میں ایسی کوٹھریاں اتنی بڑی بڑی بنی ہیں - کہ ایک ایک میں ہزار ہزار پانچ پانچ سو آدمی آ جاتے ہیں -

دلیش کی بڑی بڑی اتہاسک تتھا انیہ پرکھیات عمارتوں تتھا بہو مولیہ سمارکوں کو ہوائی حملوں سے بچانے کے لئے انہیں ریت کی بوریوں سے ڈھکا جا رہا ہے - ان عمارتوں کے چاروں اور ریت کی بوریاں اس کرم سے چُن کر لگا دی جاتی ہیں - کہ اُن پر بم ورشا کا پربھاؤ ہی نہیں پڑنے پاتا - لنڈن کی کتنی ہی عمارتیں آج اسی پرکار ریت کی بوریوں سے ڈھکی ہوئی ہیں - اور اس کے لئے بھارت سے تتھا انیہ استھانوں سے لاکھوں بوریاں خریدی گئی ہیں - یہ اُپائے یدیپی تنک مہنگا ہے - پرنتو اس کی اُپیوگتا کسی سے کم نہیں ہے +

اس کے اُپرانت نمبر آتا ہے پیچھا کرنے والے جہازوں کا جنہیں "چیسرز" کہتے ہیں - جوں ہی حملہ کرنے والے ہوائی جہازوں کی آہٹ ملی - توں ہی ترنت یہ وایو یان آکاش میں اُڑ جاتے ہیں - اور بم ورشا کرنے والے شترو کے وایو یانوں کو گھیر کر اُن کا پیچھا کرنا اور گرانا آرمبھ کر دیتے ہیں - ان وایو یانوں میں مشین گنیں لگی رہتی ہیں - اور ان کی سہائیتا سے یہ شترو کے وایو یانوں کی بم ورشا میں بادھا ڈال کر اُن سے سیدھے بھڑ پڑتے ہیں - اس پرکار نگر کی ہونے والی ہانی ایک دم بچ جاتی ہے یا بہت کم ہو جاتی ہے - ہوائی حملے کو روکنے کا یہ ایک وششٹ اُپائے ہے +

آریہ سماجوں کے اُتسووں میں پریورتن کی آوشیکتا
بقیہ صفحہ ۹

آیا کرتے تھے - یہ انبھو وہاں کے ادھیکاریوں کا ہے - یہ آج کل سب کا انوبھو ہے - کہ آریہ سماج مندروں میں گنتا ہونے پر جتنا کم آتی ہے - اس پرکار چھ سات دنوں میں سارے نگر میں پرچار ہو گیا - شکروار کو سبھا کی اور سے دو بھجنیک آ گئے - اور شام کو نگر کیرتن ہوا - پرنتو کوئی اُپدیشک نہیں پہنچا - سنیچروار پرانے کال آریہ سماج مندر میں اُتسو کے دن میرا ہی اُپدیش ہوا - اور دوپہر کو بہن شکنتلا کماری کا ویاکھیان ہوا - اور رات کو پھر میرا ہی - اتوار پراتہ کال کو بھی میرا ہی اُپدیش ہوا - اور دوپہر کو شریمتی شکنتلا کماری جی کا - اس سمیہ شریمان لالہ نت لال جی ادھشٹھاتا وید پرچار - اور شری پنڈت شو دت جی پہنچ گئے - چونکہ یہ مہانو بھاؤ پہنچ گئے تھے - اس لئے پنڈت شو دت کا ویاکھیان شام کو اور لالہ نت لال کا رات کو کرایا گیا - ورنہ ادھیکاریوں ... دکھا سدوں کی طرف سے کوئی شکایت نہ تھی - اور وہ کہتے تھے - کہ اگر یہ مہانو بھاؤ نہ آتے تب بھی ہم انوبھو کرتے ہیں - کہ ہمارے سارے نگر میں پرچار بہت اچھا ہو گیا ہے - اور اس طریقہ سے جتنا فائدہ اُٹھایا ہے - وہ دو دنوں میں آٹھ یا دس ویاکھیان سماج مندر میں کرانے سے نہ ہو سکتا تھا - اس طریقۂ پرچار کو بہت پسند کیا گیا - ان کا اُتسو پر کچھ ادھک خرچ بھی کم ہوا - کیونکہ جب گرہ پرویش سنسکار ہوتا تھا - اسی گرہ میں میرا بھوجن ہوتا تھا - اس لئے انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو وید پرچار کا دھن بھی پہلے سے ادھک دیا - ارتھات بکسلا کی بجائے ڈیڑھ سو روپیہ

اُتسووں پر سبھا سے بھی اُپدیشک بھجنیک منگوا لئے جاتے ہیں - اور سوتنتر پرچارک و بھجنیک بھی بلائے جاتے ہیں - کئی چھوٹے چھوٹے قصبوں کے اُتسووں پر میں نے آٹھ دس بھجنیک اور آٹھ دس اُپدیشک بلکہ اس سے بھی ادھک دیکھے ہیں - آریہ پرتی ندھی سبھا بھی اس خیال سے کہ اُن کے وید پرچار فنڈ میں کمی نہ ہو - اور آریہ سماج کے ادھیکاری اسنتشٹ نہ ہوں ادھک سے ادھک اُپدیشک بھیجنے کا یتن کرتی ہے

ان سے کوئی محروم نہ رہے

سوادھیائے کیلئے کچھ سستی اور اُتم پستکیں

سندھیا گان
اردو ہندی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ ۵ ، محصول ڈاک ۸ ر

رشی گان
ہندی ۴ ر اُردو ۴ ر

گیتا گان
گیتا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ
ہندی ۸ ر اردو ۶ ر

منیجر "پرکاش" بک ڈپو کچا نسبت روڈ - لاہور

ہنستی رامائین
ہندی ۱ ر اردو ۲ پیسہ

...بی جی رجیت

...ند گان
...ہندی ۳ ر اُردو ۲ ر

بیسویں صدی کی بہترین ایجاد

خانہ دار! سائینس دان! ڈاکٹر!

سب کو اس سائینٹفک ایجاد سے فایدہ اٹھانا چاہئیے

بنی نوع انسان کی بہتری
ہندوستان کے لاکھوں روپیہ کی بچت
اور عوام کی صحت کی حفاظت کیلئے

تندرستی اور صحت کے لئے ایک سیدھا سادہ طریق
تمام بیماریوں کا ایک قدرتی علاج

صحت اور تندرستی کا حاصل کرنا اُن لوگوں کیلئے بالکل آسان ہے جو جب بھی کوئی تکلیف ہو۔ اسے فوراً سادہ اور قدرتی طریق سے دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غیر قدرتی طریق سے تسکین اور آرام پہنچانیوالی دواؤں کی مدد سے بیماری کے آثار کو دبا دینا ظاہرا طور پر تو مفید اور شفا بخش ثابت ہوتا ہے لیکن ان سے بیماری کی جڑ دُور نہیں ہوتی۔ آخر میں نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ کہ تھوڑی سی تکلیف ایک خطرناک بیماری کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور معمولی سا فتور فتنہ میں بدل جاتا ہے۔ برعکس اس کے ایک سیدھی سادی دوا جس کے تمام اجزا قدرتی اور سادہ ہوتے ہیں۔ بیمار آدمی پر ماں کے دودھ کا سا کام کرتی ہے۔ اس سے ذرا بھی بگاڑ نہیں ہوتا۔ اور کسی قسم کا ڈر بھی نہیں ہوتا۔ کہ کوئی تکلیف شروع ہونے لگی اور اس کے استعمال سے جھٹ دُور ہو گئی۔ بلکہ وہ ایک عام تکلیف سے جو بعد میں فتنہ اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے بھی نجات بخشتی ہے۔ ایسی پوری صحت بخش دوا ہی بنی نوع انسان کیلئے نعمت ثابت ہو سکتی ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل پانچ اوصاف ہونگے:۔ (۱) وہ بیماری کے تمام جراثیم کو ہلاک کر سکتی ہو۔ (۲) فساد باد و قوت ہاضمہ کو تیز کرتی ہو اور معدہ و انتڑیوں کی امراض کا علاج ہو۔ (۳) اور سوجن ورم زخم اور جلدی خرابیوں کو مٹاتی ہو۔ (۴) اندرونی اور خارجی تمام دردوں کو مٹا سکتی ہو۔ (۵) تمام زہریلے مادوں کو ہلاک کر سکتی ہو اور حیوانی زہر کی دشمن ہو۔

"امرت دھارا" جو شمالی ہندوستان کے مشہور و معروف معالج پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ کی ایجاد ہے اور اس صدی کی بہترین ایجاد ہے۔ جسے ہندوستان کے لوگوں نے آزمایا ہے۔ اسکے تمام مفید اجزا یہ تمام خوبیاں رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آئندہ مضمون میں اس کے متعلق دی ہوئی تفصیل سے ظاہر ہوگا۔ اسے آپ بخوبی جان لیں گے کہ صحت بخش اور ہر ایک خطرے سے خالی ہے گذشتہ ۴۸ سال کے دوران میں اس نے ایک جادو بھری کامیابی کو حاصل کیا ہے۔ ہندوستان میں کوئی بڑا گاؤں نہیں جہاں اسکا نام پہنچا نہ ہو اور اسکا استعمال نہ ہوتا ہوگا۔ ذیل میں بیماری کے پانچ اہم اسباب اور ان سے پیدا ہونے والی امراض کا ذکر کیا جاتا ہے جنہیں یہ ایک آن کی آن میں رفع کر دیتی ہے۔

بیماری کے پانچ اسباب پر فتح حاصل کرو!

۱۔ جراثیم — جراثیم اندرونی اور بیرونی دو قسم کے جسمانی تقاضوں کا سبب ہیں۔ امراض کی اور بادی امراض بھی نہیں بلکہ بہت سے امراض بھی پیدا کرتے ہیں۔ امرت دھارا جراثیم و دیگر گندگی کو ہلاک کرنے میں زبردست طاقت رکھتی ہے۔ کالرا، انفلوئنزا، ملیریا، ٹائیفائیڈ وغیرہ میں اسکا استعمال پوری صحت بخشتا ہے!

۲۔ کمزوری ہاضمہ — ہر ایک قسم کی غذا جو کھائی جاتی ہے اگر جسم کے اندر پوری طرح سے حل اور ہضم نہ ہو اور اسکا باقی فضلہ جب تک تمام خارج نہ ہو جائے روکنی اور ہر قسم کی بیماری کو پیدا کر دیتی ہے۔ امرت دھارا بادی اور دُور کرنیوالی اور بہترین ہاضم ہے۔ تمام پیٹ اور آنتوں کی تکلیفیں اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں۔

۳۔ چوٹ گھاؤ وغیرہ — گرنے پڑنے اور زخم وغیرہ کے متعلق کوئی سی تکلیف اور جلد کی ہر قسم کی بیماری۔ امرت دھارا صرف جلد کی امراض کو ہی رفع نہیں کرتی۔ بلکہ چوٹ، زخم، آگ سے جلنا، داغ، اور رگڑ وغیرہ میں بھی نسٹ ٹیکا کا کام دیتی ہے نیز بہتے خون کو بند کرتی ہے اور ایسی حالتوں میں جراثیم کو مجبوراً نہیں پیدا ہونے دیتی۔

۴۔ درد وغیرہ — اندرونی و بیرونی دونوں طرح کے درد ہمارے اندر سے کسی خرابی کو نکالنے کی جدوجہد کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جسم کے اندر کوئی فتور ضرور ہو رہا ہے۔ امرت دھارا اندرونی اور بیرونی دونوں طرح کے دردوں کا علاج ہے۔ یہ ان کے حقیقی اسباب کو رفع کرتی ہے۔

۵۔ زہریلے مادے — [illegible]

امرت دھارا

ہندوستان بھر کے تمام معزز دکانداروں کے ہاں دستیاب ہو سکتی ہے اور تین سائز کی شیشیوں میں ملتی ہے۔

بڑی شیشی ...... دو روپے آٹھ آنے
نصف شیشی ...... ایک روپیہ چار آنے
نمونہ کی چھوٹی شیشی ...... آٹھ آنے

آج ہی اپنے نزدیکی دکاندار سے نمونہ کی شیشی خرید فرمائیے!

چھتیس ہزار سے زیادہ سرٹیفکیٹ

۳۰ سال کے عرصے میں امرت دھارا کے لاکھوں استعمال کرنے والوں میں سے چھتیس ہزار (۳۶۰۰۰) اشخاص نے بغیر مانگے سرٹیفکیٹ بھیجے ہیں۔ جن میں امرت دھارا کے جادو اثر اور مفید ہونے کی پوری پوری داد دی گئی ہے۔ امرت دھارا آج کل ہندوستان کے ہر گھر کی خانگی ضروریات میں ایک ایسی اہم اور ضروری شے ہو گئی ہے۔ کہ اگر یہی چیز یورپ کے کسی ملک میں ایجاد ہوتی۔ تو اس ملک کی گورنمنٹ رفاہ عام کے لئے اس کو خود رواج دیتی اور اس کے موجد کو ایسی بیش بہا اور مفید ایجاد کے بدلے مالا مال کر دیتی۔

ہندوستان میں امرت دھارا کے متعلق ہر طرح کی خیال آرائیاں کی گئی ہیں۔ لیکن ایسا کوئی بھی شخص نہیں ہوگا جس نے اس دوا کے علاج کو مفید اور ضروری گھریلو ہونے میں کسی طرح کا شک کیا ہو۔ نقالوں نے اپنی نقلی چیزوں کو جو اکثر سخت ضرر رساں ثابت ہوئی ہیں۔ اور کہیں کہیں خطرناک بھی ثابت ہوئی ہیں۔ بازار میں کھپانے کے لئے بہت زور مارا ہے۔ لیکن انہوں نے منہ کی کھائی ہے۔ انہیں کچھ بھی کامیابی نہیں ہوئی!

"امرت دھارا" کے اجزا اور ترکیب

ہندوستان کے لوگ امرت دھارا کے اجزا کو معلوم کرنے کی کوشش کر چکے ہیں۔ انہوں نے اس کے مختلف نسخے کتابوں۔ اخباروں میں لکھے ہیں۔ کافور اور اجوائن کو ست ان سب میں شامل کیا ہے۔ باقی کو جانے دیں۔ اگر صرف مندرجہ بالا دو مفردات کا ہی اچھی طرح سے مطالعہ کیا جائے۔ امرت دھارا کی جو تعریف کی گئی ہے۔ وہ غلط نہیں ہو سکتی۔ اور اس میں تو معمولی اجزا ہے۔ اور وزن کے فرق سے زمین آسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔ اور کئی اجزا ایسے ہیں۔ جو کسی طرح نہیں کر سکتا ہے۔ آپ ذرا ان دو اجزا کی خوبیوں پر دھیان دیجئے:۔

(۱) کافور — [illegible] فرحت لاتا ہے۔ دل و دماغ معدہ کو مقوی۔ محرک ہے۔ بلغم کو خارج کرتا ہے۔ پسینہ لاتا ہے۔ دردوں کو رفع کرتا ہے۔ سردی۔ زکام۔ کھانسی۔ بخار وغیرہ ان سب کا قلع قمع کرتا ہے۔ چوٹ، درد، زہریلے ڈنکوں کو ہلاک کرتا ہے۔

(۲) ست اجوائن — سڑاند کو روکنے میں اور جراثیم کو دُور کرنے میں۔ ہاضم ہے۔ محرک ہے۔ آنتوں کی سڑاند کو دور کرنے کیلئے نہایت مفید چیز ہے۔ گلے کی سوجن اور گھاؤ نیز پھیپھڑوں کی بیماریوں اور دردوں میں بھاری آرام پہنچاتا ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ اور کئی ایسے اجزا ہیں۔ جو کیمیکل طریق سے مل جانے سے امرت دھارا کو اس قابل بناتے ہیں کہ تمام تکلیفوں۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ قے۔ درد اور ان سے متعلقہ تمام نقائص کے علاوہ متعدی امراض مثلاً زکام۔ انفلوئنزا۔ ٹائیفائیڈ۔ ملیریا۔ پلیگ۔ جلدی امراض مثلاً پھنسی۔ پھوڑے۔ چوٹ۔ آتشک کے زہریلے پھوڑے۔ پھنسی۔ برائی وغیرہ میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اور بچھوؤں کے متعلق تمام دردوں نیز سر درد۔ دانت درد۔ پیٹ درد۔ زہریلے کیڑوں کے اثرات کو رفع کرتی ہے۔

رسالہ "امرت" مفت طلب فرمائیے!

خبردار! خطرناک نقلی دوا سے بچنے کے لئے بکس پر پنڈت جی کی تصویر دیکھ لیجئے!

امرت دھارا

ہندوستان کا جسمانی محافظ

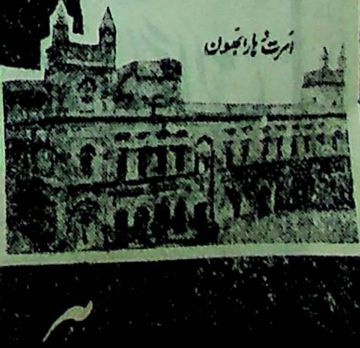

امرت دھارا بھون

امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا سٹریٹ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ہر ایک گھر کا محافظ فرشتہ

... سمجھا جاتا ہے۔ کہ صابن صرف ... سوڈا ہی سے بن سکتا ہے۔ آج ... کاسٹک سوڈا باہر سے آتا ہے۔ ... کا خیال ہے۔ کہ جو مال یہاں ملتا ... گھروں میں یا گاؤں میں سوڈا ... جا سکتا۔ ذیل میں ہم یہ بتاتے ہیں۔ ... آسانی سے مل جانے والی چیزوں ... کیسے بنایا جا سکتا ہے۔ ... گھروں میں ... لکڑی کی راکھ کو گرم پانی میں ... اور اس وقت تک پڑا رہنے ... جب تک کہ اُس میں سے سارا ... نہ نکل جاوے۔ پھر اُسے اُبالیئے ... چونہ ڈال ڈال کر اُسے اُس ... اُبالتے رہیئے۔ جب تک کہ ... صاف چیز آپ کو نہ ملے۔ ... لیموں کے رس یا کسی دوسرے ... ملا کر دیکھیں۔ تو اُس میں سے ... نہیں اُٹھیں گے۔ یہ صاف ... دیہاتیوں کا کاسٹک سوڈا ... رنگ میں وہ پیلا یا گہرا بادامی ...

... بنانے کیلئے تیل کوئی بھی لیا ... پھر بھی ناریل اور مہوے کا تیل ... اچھا ہوتا ہے۔ ایک یا ڈیڑھ

صنعت و حرفت
بیکاروں کے لئے روزگار
دیسی چیزوں سے صابن بنانا

سیر تیل کنستر میں اس وقت تک گرم کیجیئے۔ جب تک کہ اس میں پانی کی بوندیں ڈالنے پر چھن چھناہٹ کی آواز نہ اُٹھنے لگے۔ اس میں مذکورہ بالا طریق سے تیار کیا ہؤا کاسٹک سوڈا دھیرے دھیرے ڈالیئے۔ اور لگاتار اُسے ہلاتے جائیے۔ دھیرے دھیرے تیل کی شکل بدلتی جائے گی۔ اور گاڑھا ہو کر وہ گھی جیسا ہو جائیگا۔

کاسٹک سوڈا آپ اس وقت تک ڈالتے رہیئے۔ جب تک کہ اس چیز کے کنارے سے جس سے آپ ہلا رہے ہوں، شیشے کی مانند مصالحہ ہٹ کر گرنے لگے۔ بعد میں اُس مصالحہ کو پانی بھرے کسی برتن میں ڈال دیجیئے۔ اگر وہ مصالحہ پہلے برتن کی تہ میں بیٹھ جائے۔ اور پھر پانی میں گندلاپن پیدا کرے۔ تو سمجھ لیجیئے۔ کہ صابن بن گیا۔ اگر وہ تہ میں نہ بیٹھے۔ بلکہ اُوپر ہی اس کے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور گندلاپن پانی میں ہو جائے۔ تو سمجھ لیجیئے۔ کہ صابن ابھی تیار نہیں ہؤا ہے۔ اس کی جانچ کا ایک اور بھی طریقہ ہے۔ تھوڑا سا مصالحہ اُنگلی پر لے کر زبان سے چکھیئے۔ اس کا سوڈا بڑا تیز ہونا چاہیئے۔ اس مصالحے میں کاسٹک سوڈا برابر اس وقت تک ڈالتے رہیئے۔ جب تک کہ اُس کی تیزی نہ نکل جائے۔

اس مصالحے سے صابن تیار کیا جاتا ہے۔ اس گاڑھے شربت جیسے مصالحے کو کسی مناسب برتن یا سانچے میں ڈال کر ڈھک دیجیئے۔ وہ ۲۴ سے ۴۸ گھنٹوں میں جم جائے گا۔ بس استعمال کے لئے صابن تیار ہو گیا۔

ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ یہ دیسی کاسٹک رنگ میں گہرا بادامی ہوتا ہے۔ لہٰذا اُس سے تیار ہوئے صابن کا بھی یہی رنگ ہوگا۔ اگر سفید صابن بنانا ہو۔ تو اُوپر بتائے طریقہ سے صابن بنائیے۔ لیکن ایسے برتن میں بنائیے۔ جس کی پیندی میں ایک ٹونٹی لگی ہو۔ جب جانچ سے آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ صابن بن گیا۔ تو اس آدھ جمے مصالحے میں عام نمک تھوڑا تھوڑا ڈالیئے۔ اور آہستہ چلائیے۔ جلدی ہی برتن میں صابن کا مصالحہ پھٹ جائے گا۔ اور دہی کی مانند ہو جائے گا۔ اب نمک ڈالنا بند کر دیجیئے۔ اور برتن کو نیچے اُتار کر اس کے چاروں طرف ٹاٹ لپیٹ دیجیئے۔ تاکہ اس کی گرمی قائم رہے۔

۲۴ یا ۴۸ گھنٹے بعد پیندے میں لگی ٹونٹی کو کھول کر گندا پانی نکال دیجیئے۔ اُوپر سفید صابن رہ جائے گا۔ اُسے نکال کر تھوڑے سے پانی کے ساتھ گوندھ لیجیئے۔ اور ٹکیاں بنا لیجیئے۔

اطلاع

جن پریمیوں کا چندہ ماہ ستمبر میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ وہ کرپا کر کے اپنا اپنا چندہ چٹھی ملتے ہی منی آرڈر سے بھیج دیں۔ افریقہ و دوسرے دیشوں میں بسنے والے بھائی جنہیں چندہ کے بل بھیجے گئے ہیں۔ کرپا کر شیگھر دھن بھیج دیں۔

سخت سر درد میں
گورُوکُل کانگڑی فارمیسی کا
برہمی تیل
فوراً آرام دیتا ہے
اِس کے استعمال سے سر درد دُور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے فی شیشی
ایجنسی
لاہور:۔ ہسپتال روڈ لُدھیانہ:۔ الشکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل
گورُوکُل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورُوکُل کانگڑی ضلع بجنور سہارنپور

... دیانند کرت گرنتھوں کی لُوٹ
... پرکاش ۷ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۲) سنسکار ودھی ۴ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ر ... آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) ویوہار بھانو ۱ر ۲۵ سے زیادہ ... (۵) پنچ یگیہ ودھی تین پیسے۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) گوکرونا ندھی ۱ر ... لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیش رتن مالا ۲ پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ... سینکڑہ (۹) ہون منتر دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ
... پستکیں دشوں کی پہیلی ۱۲ر۔ آریہ پرو پدھتی ۱۲ر۔ پُشپانجلی پرکاش ۱۲ر۔ نواب نند پرکاش ۱۲ر۔ ویدک تتو گیان ۳ر۔ کرتویہ درپن ۱۰ر۔ آریہ جیون ۱ر۔ ویگ مارگ ۳ر ... استریاں ۸ر۔ بھارتیہ سماج شاستر ۱۲ر۔ دیا اُپدیش ۸ر۔ ستیارتھ منتویہ درپن ۶ر ... ۴ر۔ خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ یا دو آنے (۲ر) فی کاپی
... نند کا مستند جیون چرتر اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی ستجن دیویندر ناتھ نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے ... اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے ... ساتھ اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے۔ رعایتی چھ روپے۔ اس ... ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہیئے۔
... ویدک گرنتھ چرک سنگھتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے۔ چرک مول ایک جلد میں چار روپے۔ سشرت فی جلد ۴ روپے ... ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں۔ اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

eGangotri

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

(قائم شدہ ۱۸۹۵ء)

منظور شدہ سرمایہ
۱۰۰۰۰۰۰۰ روپیہ
جاری و فروخت شدہ سرمایہ
۵۰۰۰۰۰۰ روپیہ
ادا شدہ سرمایہ
۳۱۳۶۸۰۴ روپیہ
ریزرو فنڈ
۱۵۱۵۳۶۸ روپیہ
ورکنگ کیپیٹل
۸۵۸۷۰۶۸۴ روپیہ
(جیسا کہ ۳۰ جون کو تھا)

صدر دفتر

۴۷ - دی مال - لاہور
چیئرمین
رائے بہادر دیوان بدری داس

شاخیں

پنجاب بھر میں اور ہندوستان کے بڑے بڑے تجارتی شہروں میں

یو - پی کی نئی شاخیں

چندا پور - مراد آباد - لکھنؤ - بجنور - نجیب آباد - مظفر نگر - منصوری - دہرہ دون -

ایجنسیاں

احمد آباد - زانڈ بار - رنگون (برما) لنڈن - نیویارک - کوبے (جاپان)

نوٹ

بنک سے متعلقہ ہر قسم کا کاروبار علاوہ غیر ملکی ایکسچینج کے نہایت واجبی شرح پر کیا جاتا ہے - قواعد و شرائط کاروبار کے لئے صدر دفتر کے مینیجر یا برانچوں کو لکھیئے -

بودھ راج
سیکرٹری

سواستھ — نیم کے فوائد — رکھشا

۱ - جیٹھ کے مہینے میں نیم کے پتوں کو مسور کی دال میں ملا کر کھانے سے سانپ کاٹے تو اس کا زہر نہیں چڑھتا -

۲ - تازہ نیم کے پتیوں کی چٹنی بنا کر عورت کے پستانوں پر لیپ کرنے سے دودھ بند ہو جاتا ہے -

۳ - نیم کے پتوں کو پانی میں پکا کر پلانے سے قے اور کوڑھ کو آرام ہو جاتا ہے -

۴ - بخار اُترنے پر مریض کی کمزوری دور کرنے کے لئے نیم کی چھال کا کاڑھا پلانا بہت مفید ہے -

۵ - نیم کا تیل سر میں لگانے سے جوئیں مر جاتی ہیں -

۶ - باری سے آنے والے بخار میں مریض کو نیم کا چورن پھانکنا چاہیئے -

۷ - بدن میں پتی نکل آنے پر نیم کے تیل کی مالش کرنی چاہیئے - نیز اس کا تیل ملنے سے تمام جلدی بیماریوں کو فائدہ ہوتا ہے -

۸ - ایسے پھوڑے جو نیچے سے ناسور ہوں - اور ان کے اوپر پیپڑی پڑ گئی ہو - اُن پر نیم کا گرم تیل لگانے سے آرام ہو جاتا ہے -

۹ - کوڑھ کی بیماری میں نیم کے بہت ملائم پتوں کا رس پینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے

۱۰ - نیم کی داتن کرنے سے منہ کی خرابیاں دور ہوتی ہیں - اور سانس صاف ہوتا ہے -

۱۱ - نیم کے پتوں کو گھی میں جلا کر پیس لیں - پھر اُن کو ایسے پھوڑوں پر لگائیں - جو ڈھیلے پڑ گئے ہوں - آرام ہو جاتا ہے -

۱۲ - نیم کے پتوں کو پانی میں پکا کر پھوڑوں پر بھاپ دینے سے پھوڑے کی جلن دور ہو جاتی ہے -

۱۳ - جو پھوڑا بگڑ گیا ہو اور کسی دوا سے اچھا نہ ہو - اس پر پہلے چونہ کا لیپ کر کے دھیرے دھیرے ملنا چاہیئے - ملنے سے جب اُس میں سے لال رنگ کا زہریلا پانی نکلنے لگے - تب اُسے صاف پانی سے دھو ڈالیں - پھر نیم کے پتوں کی پلٹس باندھیں - دوسرے دن پھر چونہ کو ملیں اور دھو کر پلٹس باندھیں - اس کے بعد گھی میں موم پگھلا کر اور پھاہے میں لگا کر پھوڑے پر باندھیں - اس سے بگڑا ہوا پھوڑا بہت ہی جلد اچھا ہو جاتا ہے -

۱۴ - دمہ کی بیماری کو دور کرنے کے لئے نیم کا تیل تیس بوندسے لے کر پونے چار ماشے تک کھا کر اوپر سے پان چبا لینا چاہیئے

۱۵ - سردی کے بخار کو دور کرنے کے لئے نیم کے اندر کی چھال کا کاڑھا بنا کر دن میں دو تین بار پینے سے بخار ٹوٹ جاتا ہے -

۱۶ - نیم کی چھال کو بھسم کر کے بہنے والے پھوڑے پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے -

۱۷ - بخار آنے پر اگر ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہوں - یا پاؤں میں سردی لگتی ہو - تو نیم کے تیل کی مالش کرنی چاہیئے -

۱۸ - بڑی سیتلا (چیچک) کے نکل آنے پر نیم کا تیل چپڑ دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے -

۱۹ - بدن کی خارش پر نیم کے تیل کی مالش کرنے سے خارش دور ہو جاتی ہے -

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ویسٹن (WESTON) کسی سونے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجئے - وہ ایک گھنٹہ کے لئے گہری نیند سو جائے گا - اور ہلانے جلانے سے بھی نہیں جاگے گا - قیمت صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنے (۸ر)

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو - تو ریکشن (RACTION) سونگھائیے -
قیمت صرف دو روپے (عہ)

کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں بھیجا جاتا - گارنٹی کی جاتی ہے کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں -

ایسٹرن آرٹس اکیڈمی نمبر ۴۵ P.W.L دہلی

سُریلے گانوں اور وائلن کے ترانوں ...
پروفیسر جگدیش چندر ...
سنگیت رتن گراموفون ...
"ڈگرا توں چڑھیا چند"
مالک :- بھارتیہ سنگیت و دیالیہ ...
سالانہ جلسوں - ویواہ اُتسووں - تہواروں ... سمیلنوں وگانے وغیرہ اکٹھا کرانے کے لئے یاد ...
مینیجر - بھارتیہ سنگیت و دیالیہ ...

ضرورت ...
مجھے اپنے بچوں کی دیکھ بھال ...
ایک ایسی ودھوا دیوی کی ضرورت ...
سوشیل اور سوبھاؤ سے سہن شیل ہو ...
کوئی بال بچہ نہ ہو - اس کا ہر طرح کا خرچ ...
میرے ذمہ ہوگا -
"K" معرفت "پرکاش" ...

ضرورت ہے
ہر شہر و قصبہ میں اخبار "پرکاش" ...
اور ہندی "آریہ ورت" کے لئے ...
پر گراہک بنانے اور اشتہار ...
کرنے والے نوجوانوں کی
شرائط کیلئے خط و کتابت کریں
مینیجر :- "پرکاش" لاہور

ہندوستانی فلمیں لو اور ...
سیکھے ہندوستان کسی ریلوے سٹیشن پر ...
ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد - گزیٹیڈ افسران ...
قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست ...
فہرست مفت بھیجی جاتی ہے -
سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی
Suleman Umar & Co.
Karachi

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" کچا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 435.
ॐ
Founder: Mah. Krishen B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

شرح چندہ
سالانہ ـــ للعہ
ششماہی ـــ عہ
برما ـــ ضہ
غیر ممالک ـــ دس شلنگ

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

نمبر ۳۳
لاہور اتوار ۱۷۔ بھادوں سمت ۱۹۹۷ بمطابق یکم ستمبر ۱۹۴۰ء
جلد ۳۶

جیون کا گیت

جیون پر کیا مان رے بندے! جیون پر کیا مان
جس دن تو سنسار میں آیا
رو رو پگلے نیر بہایا
بھول گیا وہ رونا تجھ کو
کر بیٹھا ابھیمان رے بندے! جیون پر کیا مان
موہ مایا میں پھنسا ہوا ہے
اپنے آپ کو بھول گیا ہے
ماٹی دنیا، ماٹی تو ہے
اپنے کو پہچان رے بندے! جیون کا کیا مان
تو کہتا ہے میرا میرا
اس دنیا میں کچھ نہیں تیرا
تو اور تیرا دیس پرایا
اور پرائی جان رے بندے! جیون کا کیا مان

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

(۲)

کرم بھی ہوں نیم سے - ست کا مناسنگ
پنتھ لوک کا پنتھ یہی - یہی دھرم کا انگ

(۳)

پر دیپت اگنی میں شکھا - جھلکے جب لگ جائے
گھی کی دو آہوتیاں - اسکی بھینٹ چڑھائے

(۴)

درش چاتر ماس ہیں - ہوم نہ جس کے ہوئے
پورن ماس نہ اس پر ناہیں ہوئے

(۵)

دلیخوں دیو گھر ہست جو - پریم ودھی سے ہیں
کرموں کا پھل نہ ملے - ساتوں لوک وہیں

(۶)

ہوم کی اگنی کی سپرس - جتنجھا سات بتائے
کالی بن ہو - نگیں چنچل کتل کہائے

(۷)

دھوئیں رنگ کی دوسری - ایک چنگاری سنگ
دیکھیے، پٹیں مارتی - بھانتی بھانتی کے رنگ
مسلسل (ہیتیشی)

---

۴ وقت سے ہی بنتی ہے۔"
(فرینکلن)

" دیو کی طاقت رکھنا اچھا ہے - لیکن
اسے دیو کی طرح استعمال کرنا برا یعنی ظلم
ہے۔"
(بائرن)

" کوئی شئے ایسی مضرت رساں نہیں
ہے - جیسا کہ وقت کو ضائع کرنا۔"
(لقمان)

" نفس پرستی اور محبت میں بہت
فرق ہے۔"
(لقمان)

" مناسب موقعہ پر خاموشی تقریر سے
بڑھ کر عقلمندی ہے۔"
(بلوچ)

ویدامرت

رگوید · یجروید · سام وید · اتھروید

ओ३म् अकामो धीरो अमृतः स्वयंभू-
सेन तृप्तो न कुतश्चनोनः तमेव विद्वान
न बिभाय मृत्यु रात्मानं धीर मजरं युवानं

بھاوارتھ:- پربھو سب کاموں سے رہت ہیں - دھیر بدھی کے پریرک
ہیں - امر ہیں - آپ ہی ہونے ہیں - کسی سے اُتپن ہو کر ستا کو پراپت نہیں ہوتے -
اس کفات اجنما ہیں - آنند سے ترپت ہیں - کسی سے بھی نیون نہیں ہیں - اس
دھیر جرا رہت یوا آتما آپ پربھو کو جاننے والا ہی مرتیو سے نہیں ڈرتا۔

گان

بجے ہرتا پر ماتما - امر اجنما دھیر - کام رہت آنند سے شدھ مان سم نیر

(۲)

اک رس اجر مہاتما - مرتیو بجے سے ہیں - جو بدھ جے نر بھے بنے ہو بھگتی میں لین
(ہیتیشی)

رشی نروان دوس (دیوالی) پر پرچار ارتھ بانٹنے کے لئے

اشتہارات مضامین تجاویز جلد آنے چاہئیں

پرکاش لاہور کا رشی نمبر

قیمت ہندی ۳/ر

قیمت اُردو ۳/ر

آرڈر بہت ہی جلد بھیجیں

اس ورش ہندی اُردو دونوں زبانوں میں شائع ہوگا

تیاریاں شروع ہو گئی ہیں - زیادہ سے زیادہ گاہکوں کے آرڈر بھیجئے

کیا ہوگا؟

۱- کئی سہ رنگی دو رنگی و یک رنگی تصاویر ۲- شاندار
بالفوٹو رنگین ٹائیٹل ۳- عمدہ لکھائی بہترین چھپائی
قیمتی کاغذ - ٹائیٹل آرٹ پیپر کا ۴- اعلیٰ پایہ کے
لیکھ، لیڈروں کے پیغام ۵- جوشیلی نظمیں دلچسپ کہانیاں
دلچسپ کارٹون کھوج پورن نئی نئی چیزیں لیکھکوں کے
فوٹو بھی چھپیں گے

کیا ہونا چاہیئے

۱- زیادہ سے زیادہ ہوکے آرڈر جلد بھیجیں - یہ بھی لکھیں
کہ اُردو کی کتنی کاپیاں اور ہندی کی کتنی ؟ ۲- قیمت
پیشگی بھیجنا نہیں آنے فی کاپی آرڈر کیساتھ بھیجیں پیشگی قیمت
بھیجنے والوں کو نمبر سب سے پہلے ملیگا - اور محصول ڈاک معاف ہوگا -
۳- نمبر وی - پی سے نہیں بھیجا جاویگا -

مینیجر - (صیغہ ہندی و اُردو) رشی نمبر پرکاش لاہور

چنے ہوئے پھول

" ہمت والا آدمی دُنیا کو ...
(ایمرسن)

" مفلسی نہایت خوفناک ہوتی ہے
کیونکہ بعض اوقات یہ ہماری روح کو ...
کو بھی مار دیتی ہے۔"
(گرین)

" کہاوتیں تجربات کے بچے ہیں۔"
(پوپ)

" ایک ہی غلط قدم نہیں بلندی پر سے
گرا سکتا ہے۔"
(شیکسپیئر)

" موت ہر چیز کا خاتمہ کر دیتی ہے ...
بہتر اس کے کہ موت آئے لازم ہے ...
انسان کوئی نیک کام دُنیا میں یادگار کے
طور پر چھوڑ جائے۔"
(ٹیلی سن)

" سچی محبت وقتی تغیرات سے ...
ہے۔"
(شیلے)

" اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو وقت
کو بے فائدہ ضائع مت کرو - کیونکہ زندگی ...

پچوں کی اکسیر دوا

حکیم ... برادرز ...

اصلی میٹھی

بال جیون گھٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے دانت ...
اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر ...
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی ...
قیمت فی شیشی ... محصول ...
مفت لو - اپنا نام ... بھیجیے ...
المشتہر - منیجر بال جیون کاریالیہ ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ نگر سماپت ہؤا

آریہ جگت کو یہ سُن کر دلی رنج ہوگا - کہ آریہ نگر ختم ہو گیا ہے۔ سرکار نے اس پر قبضہ کر لیا ہے - اور اب آریہ سیگھ اُدّھار سبھا کو اپنے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے عدالت میں جانا پڑے گا۔ ۱۹۱۹ء میں گورنمنٹ نے میگھوں کو آباد کرنے کے لئے پچاس مربعے زمین خانیوال سے سات آٹھ میل دُور آریہ میگھ اُدّھار سبھا سیالکوٹ کے پاس فروخت کی - اور اس سے قیمت بجائے یک مُشت وصول کرنے کے باقساط وصول کرنا منظور کیا۔ ان دنوں جنگ کا اثر باقی تھا - اس لئے اشیاء گراں تھیں - گندم کا بھاؤ بہت زیادہ تھا - اور روئی کا بھی۔ اس لئے میگھ اُدھار سبھا پہلی قسطیں تو ادا کر سکی - لیکن اس کے چند سال بعد اجناس کی قیمت گر گئی - گندم بھی سستی ہو گئی - اور روئی بھی - جس کا نتیجہ یہ ہؤا - کہ سبھا اگلی قسطیں ادا نہ کر سکی - اس پر اس نے گورنمنٹ کے پاس عرضداشت بھیجی - کہ وہ بحالاتِ موجودہ قسط ادا کرنے کے ناقابل ہے - اس لئے یا تو زمین کی قیمت گھٹائی جائے - یا قسطوں کو لمبے عرصہ پر پھیلا دیا جائے - گورنمنٹ نے قسطوں میں کچھ تبدیلی کی - لیکن سبھا کے لئے ان کی تکمیل پہلے سے مشکل تر ہو گئی - سبھا نے پھر میمورنڈم بھیجے - ڈیپوٹیشن بھی لے گئی - چنانچہ آخری ڈیپوٹیشن ۱۹۳۹ء میں سر سندر سنگھ مجیٹھیہ ریونیو منسٹر کے پاس گیا - ان کے سامنے سب حالات رکھے گئے - انہوں نے ہمدردانہ غور کا وعدہ بھی کیا - لیکن حکم یہی دیا - کہ معاہدہ منسوخ کیا جاتا ہے - اور گورنمنٹ وہ روپیہ جو سبھا نے اُسے ادا کیا ہے - اُسے واپس کر کے زمین لے لیگی - سبھا کو اس سے اختلاف تھا - اس کا مطالبہ یہ تھا - کہ آریہ نگر بنانے پر اس کا جو خرچ ہؤا ہے - وہ بھی اسے ملنا چاہیئے - جس وقت سبھا نے یہ زمین لی - تو وہ بنجر و ناہموار تھی - سبھا نے اسے ہموار کیا - بڑی بڑی سڑکیں بنائیں - دو باغ لگائے - میگھ مزارعین کے رہنے کے لئے مکان بنائے - سکول اور شفا خانہ وغیرہ تعمیر کئے - غرض یہ کہ ایک ویرانہ کو انہوں نے آباد کیا - اور ایسا آباد کیا - کہ آریہ نگر ایک آدرش لبستی بن گئی - اس پر سبھا کا ایک لاکھ سے اُوپر خرچ آیا ہے - گورنمنٹ نے یہ معاملہ ثالثی کے لئے مسٹر برائین فنانشل کمشنر کے حوالے کیا - مسٹر برائین غالباً اس بات کے لئے تیار تھے - کہ اگر سبھا یہ ثابت کر دے - کہ وہ واقعی قسط ادا کرنے کے ناقابل ہے - تو وہ گورنمنٹ سے یہ سفارش کریں گے - کہ وہ قسطوں کی ادائیگی آسان کر دے - چنانچہ ان کے حکم پر سبھا نے پچھلے دس سال کے حساب کی کتابیں اور بنک کی کتابیں پیش کر دیں - لیکن گورنمنٹ نے کہہ دیا - کہ اب سمجھوتہ خارج از بحث ہے - اس لئے ثالث اپنا فیصلہ دے - سبھا کی طرف سے لالہ ارجن دیو بگاہی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ پنجاب پیش ہوتے رہے - اور آخری تقریر رائے بہادر بدری داس نے کی - ۱۷ - جون کو مسٹر برائین نے اپنا فیصلہ دے دیا - اور وہ سبھا کے خلاف ہے - لیکن اس فیصلہ کی نقل سبھا کو نہ بھیجی - اور ۲۲ - اگست کو تحصیلدار خانیوال اپنے عملہ کے ساتھ آریہ نگر پر قبضہ کرنے کے لئے آ گیا - اور اُس نے قبضہ کر لیا ؛

اس کے ساتھ آریہ نگر سماپت سمجھنا چاہیئے - اس کا کیا بنے گا - اس کے متعلق کچھ کہنا قبل از وقت ہے - قیاس کیا جا سکتا ہے - کہ گورنمنٹ یہ زمین فروخت کر دے گی - اور اس طرح جو میگھ بے لیوار پچھلے بیس برسوں سے وہاں آباد چلے آ رہے ہیں - اور اپنا جیون نہایت آنند سے وتیت کر رہے ہیں - وہ بے گھر اور بیسعد ہو جائیں گے - ۲۵ - اگست کو آریہ میگھ اُدّھار سبھا کی انترنگ سبھا کا ایک خاص اجلاس سیالکوٹ میں ہؤا - اس میں جہاں گورنمنٹ کی خلافِ قانون زبردستی کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا - وہاں یہ بھی نشچے کیا گیا - کہ سبھا کے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے تمام قانونی ذرائع سے کام لیا جائے - گورنمنٹ کے خلاف کارروائی کرنے سے پہلے اسے دو ماہ کا نوٹس دینا ضروری ہے - اس لئے جلد ہی یہ نوٹس دیدیا جائے گا - اگلے انک میں اس کے متعلق کچھ اور لکھوں گا ؛

(کرشن)

پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
سمت ۱۹۹۷ - ۱۶ بھادوں
یکم ستمبر ۱۹۴۰ء
جلد نمبر ۳۶ | دیانندابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱ | نمبر ۳۴

مہاتما گاندھی کی اہنسا

...ہری جن" کے تازہ پرچہ میں ذیل کی ...ر شائع ہوئی ہیں :-

"مہاتما جی سے دریافت کیا گیا - کہ کیا ...ت اور انڈہ کھانا اہنسا کے انوکول ...ہے ؟

مہاتما جی نے جواب دیا - کہ "ہاں - ورنہ ...مانوں - عیسائیوں اور بہت سے ہندوؤں ...الگ کرنا پڑے گا "

یہ مضمون پہلے پہل میں نے اخبار ...پرتاپ" میں پڑھا - چونکہ اس کا مفہوم ...یری سمجھ میں نہ آیا - اس لئے میں نے ...ہری جن" کا اصل مضمون انگریزی میں پڑھا - ...اصل اور ترجمہ میں کوئی فرق نہ تھا - ہاں - ...سلسلہ میں یہ بات قابلِ ذکر ضرور ہے - ...یہ مضمون گاندھی جی کے اپنی قلم سے ...نہیں بلکہ مسٹر مہادیو ڈیسائی کی طرف سے ہے - ...گاندھی بھگت یا اہنسا وادی ہونے کے ...ہوئے وہ لوگ جو کسی حالت میں بھی ...اہنسا کا تیاگ کرنے کو تیار نہیں - ان ...کے سامنے مہاتما گاندھی نے کانگریس کی ...اہنسا کے متعلق ایک پرشن کا اُتّر ...دیتے ہوئے کہا - کہ کانگریس کی اہنسا ...ایک حد تک سیمت ہے - اس سے یہ ...ظاہر ہوتا ہے - کہ مہاتما گاندھی کے ...نزدیک یہ سوال کہ ماس اور انڈے ...کھانا اہنسا کے انوکول ہے یا نہیں اصُولی ...طور پر نہیں آیا - بلکہ پولٹیکل طور پر - اور ...کانگریس کے سمبندھ میں - غالباً ...سوال کرنے والے کا آشے یہ تھا - کہ ...ایک طرف تو کانگریس اہنسا کی پکار ...کر رہی ہے - دُنیا سے کہہ رہی ہے - ...کہ اہنسا یا عدمِ تشدد پر وشواس ...رکھتی ہے - اور دوسری طرف اس کے ...ممبر ماس اور انڈہ کھاتے ہیں - ...تو کیا انہیں اہنسا وادی

کہا جا سکتا - اور ان کا آچرن اہنسا کے انوکول سمجھا جا سکتا ہے - مہاتما جی نے جواب دیا - کہ ہاں - اور دلیل یہ دی - کہ اگر اسے اہنسا کے انوکول نہ سمجھا جائے - تو مسلمانوں عیسائیوں اور بہت سے ہندوؤں کو الگ کرنا پڑے گا - غالباً ان کا مطلب یہ ہے - کہ اگر ماس اور انڈے کا سیون اہنسا کے انوکول نہ مانا جائے - تو سب مسلمان اور عیسائی اور بہت سے ہندو جو ماس آہاری ہیں کانگریس سے نکالنے پڑیں گے - گویا مہاتما جی نے اہنسا کے اصُول کی ویاکھیا نہیں کی - بلکہ کانگریس کی اہنسا کے سمبندھ میں کہا - کہ ایک کانگریسی ماس کھاتے ہوئے اہنسا کا قائل رہ سکتا ہے - اس سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ اس جواب میں مہاتما جی کی مراد پولٹیکل اہنسا سے ہے - جو کانگریس نے گورنمنٹ کے متعلق اختیار کر رکھی ہے ؛

میں ان کے جواب کو درست نہیں سمجھتا - کیونکہ اہنسا ایک ہے - اور سب اوستھاؤں پر ایک سی حاوی ہے - یہ نہیں - کہ اخلاقی اہنسا اور ہو - اور پولٹیکل اہنسا اور - کانگریس آہنسا کے ماتحت ہے - اہنسا کانگریس کے نہیں - اگر سب مسلمان اور عیسائی اور بہت سے ہندو کانگریسی ماس اور انڈے کا سیون کرتے ہیں - تو اس کے معنی یہ نہیں - کہ ان کی زبان پر اہنسا بھلے ہی ہو - ان کے آچرن پر اس کا کوئی اثر نہیں - وہ کسی مصلحت سے اہنسا وادی ہوں - تو ہوں - درحقیقت نہیں - اگر کانگریس کی اہنسا حقیقی ہو - تو ان تمام لوگوں کو جو ماس اور انڈے کا سیون کرتے ہیں کانگریس سے نکالنا ہوگا - اور اگر انہیں اس لئے

(بقیہ صفحہ ۴ پر)

نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ اس صورت میں کانگریس چل نہیں سکتی۔ تو بہتر ہے۔ کہ کانگریس اپنے عقیدہ سے اہنسا کو نکال دے۔ اب بھی ایک طرح سے کانگریس کی اہنسا مہنسا نہیں رہی۔ کیونکہ وہ سوراجیہ پراپتی کے لئے عدم تشدد پر عمل کرے گی۔ اور بس۔

اندرونی بدامنی کو دور کرنے اور بیرونی حملے کے مقابلہ کے لئے اسے تشدد سے کام لینے میں عذر نہ ہوگا۔ اس کے معنی یہ کہ وہ عدم تشدد کو مانتی ہے۔ تو نیتی کے طور پر اصول کے نہیں۔ نتیجہ نہیں۔ کہ مہاتما گاندھی کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب کانگریس کا ہر ایک ممبر مانس آہاری ہے۔ تو وہ اہنسا وادی کیسے ہو سکتی ہے؟ لیکن مسٹر مہادیو ڈیسائی نے جو شبد ان کے منہ میں رکھتے ہیں۔ ان سے ان کی اہنسا پر حرف آتا ہے۔ وہ وشدھ اہنسا نہیں رہتی۔ اگر ان کے خیال میں اس لئے کہ کانگریس کے عیسائی اور مسلمان اور بہت سے ہندو ممبروں کو نکالنا پڑے گا۔ ہنسا اہنسا ہو سکتی ہے۔ تو اہنسا کوئی مستقل چیز نہ رہی۔ آریہ شاستروں کے انوسار اہنسا کے معنی یہ ہیں۔ کہ من بانی اور کرم سے کسی کو ستایا نہ جائے۔ گویا ہنسا بہت وسترت ہے۔ کسی کو نقصان پہنچانا یا ایذا دینا ہی ہنسا نہیں۔ بلکہ نقصان پہنچانے اور ایذا دینے کا خیال بھی ہنسا ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ کسی پر ہاتھ سے ہی ہنسا کی جائے۔ بانی سے بھی ہو سکتی ہے۔ شاستروں کا یہ کتھن درست ہے۔ کیونکہ من میں ہنسا ہو تو بانی میں آ جاتی ہے۔ اور بانی سے بڑھ کر وہ کرم تک پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے انہوں نے کہا۔ کہ من میں بھی ہنسا کا بھاؤ نہ آنا چاہیئے۔ جو لوگ مانس یا انڈہ کا سیون کرتے ہیں۔ وہ کانگریس کی درشٹی سے بھلے ہی اہنسا وادی ہوں۔ شاستروں کی درشٹی سے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ کانگریس کی اہنسا اہنسا نہیں ہے۔ وہ جانتی ہے۔ کہ گورنمنٹ کا جو منظم تشدد ہے۔ تشدد سے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کے مقابلہ کے لئے اس نے عدم تشدد کا شستر گرہن کر لیا ہے۔ یہ بہادروں کا عدم تشدد نہیں۔ بلکہ بزدلوں اور کاہلوں کا عدم تشدد ہے۔ اس لئے مہاتما گاندھی بار بار اپنے لیکھوں میں اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ یہ بہادروں کا عدم تشدد نہیں بلکہ

ہوں یا بزدلوں کا نہیں۔ اور بہادروں کا عدم تشدد کیا ہے رشی دیانند کے شبدوں میں:-

"انیائی چاہے وہ کتنا ہی بلوان کیوں نہ ہو۔ اس کے سامنے نہ جھکنا۔ اور دھرماتما سداچاری کا وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو آدر کرنا"۔

مہاتما گاندھی کے جواب نے بتا دیا کہ کانگریس کی اہنسا ایک ڈھونگ ہے۔ وہ تشدد کے ذریعہ گورنمنٹ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس نے عدم تشدد کا چولا پہن رکھا ہے۔ گورنمنٹ زبردست ہے۔ اس لئے اس کے مقابلہ تو عدم تشدد برتتی ہے۔ لیکن بے زبان پشو اور پکھشی جو کسی کے وار کا جواب نہیں دے سکتے۔ کمزور ہیں۔ اس لئے انہیں مار کر کھا جانے کے خلاف نہیں۔ اور پھر کانگریسی ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ تو ان پشوؤں پر جو ہنسک نہیں۔ اور مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے۔ جو پشو ہنسک ہیں ان کے نزدیک بھی نہیں پھٹکتے۔ مہاتما گاندھی کا منشا میں یہ سمجھا ہوں۔ کہ کانگریس نے جو اہنسا اختیار کر رکھی ہے۔ وہ کانگریس اور گورنمنٹ کے باہمی تعلقات تک محدود ہے۔ اگر اسے محدود نہ مانا جائے۔ تو سب مسلمانوں اور عیسائیوں اور بہت سے ہندوؤں کو کانگریس سے نکالنا پڑے گا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ مہاتما جی کا اپنا سدھانت یہ ہے۔ کہ مانس بھکشن اہنسا کے انوکول ہے۔ یہ ہوتا تو وہ مانس بھکشک ہوتے۔ لیکن وہ نہ مانس کا سیون کرتے ہیں نہ انڈے کا۔ اور ان دونو چیزوں کا سیون پاپ مانتے ہیں۔ وہ انگلستان میں بھی رہے۔ اور جنوبی افریقہ میں بھی۔ لیکن انہوں نے عمر بھر میں انہیں چھوا تک نہیں۔ ان کی آتم کتھا میں ذکر آتا ہے۔ کہ جن دنوں میں وہ لنڈن میں قانون کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے کسی کے بہکانے پر فیشن ایبل بننے کیلئے مانس کھانا چاہا۔ لیکن انہیں کھاتے ہی قے ہو گئی۔ اس کے بعد پھر کبھی انہوں نے اس کا نام نہیں لیا۔ اس لئے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ مہاتما جی کی اہنسا اور ہے۔ اور کانگریس کی اہنسا اور۔ مہاتما جی کی اہنسا لا محدود ہے۔ اور کانگریس کی محدود۔ لیکن کانگریس سے ان کا ایک طرح سے سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ اگر وہ سوراجیہ کے نقطہ میں اہنسا پر کاربند

رہے۔ تو وہ اس کے ساتھ رہیں گے۔ اب کہ نئی صورتِ حال نے ایک اور پلٹا کھایا ہے۔ یعنی یدھ کے کارن ہندوستان میں اندرونی بدامنی کا بھی اندیشہ ہے۔ اور بیرونی حملے کا بھی۔ اس لئے مہاتما گاندھی اور کانگریس میں متبھید پیدا ہو گیا ہے۔ کانگریس وہاں تک نہیں جا سکی۔ مہاتما گاندھی جہاں تک اسے لے جانا چاہتے تھے۔ مہاتما جی چاہتے تھے۔ کہ اندرونی بدامنی اور بیرونی حملے کی صورت میں بھی کانگریس عدم تشدد سے کام لے۔ لیکن کانگریس ورکنگ کمیٹی ان سے سہمت نہیں ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مہاتما جی عملی طور پر اس سے الگ ہو گئے ہیں۔ اور وہ اپنے تئیں کسی طرح کانگریس کیلئے ذمہ دار نہیں سمجھتے۔ یہ معلوم ہو گیا۔ کہ جس اہنسا کو کانگریس اس وقت تک مانتی رہی ہے۔ وہ مہاتما گاندھی کی اہنسا سے کوسوں دور ہے۔ مہاتما جی کسی بھی حالت میں ہنسا سے کام لینے کو تیار نہیں۔ لیکن کانگریس محدود اہنسا پر بھی آچرن نہیں کر سکتی۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ میری توجہ میں جس صورت میں سوال اور جواب چھپا ہے۔ اس سے سخت غلط فہمی کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اس سے بہت لوگ یہ سمجھنے لگیں گے۔ کہ مہاتما گاندھی مانس اور انڈے کا استعمال اہنسا کے انوکول سمجھتے ہیں۔ لوگ ان دنوں پہلے ہی مانس کیلئے پاگل ہو رہے ہیں۔ مہاتما جی کا فتویٰ مل گیا ہے۔ تو کئی مومن کافر ہو جائیں گے۔ اور اپنے دل کو یہ ڈھارس دے کر مانس کا سیون شروع کر دیں گے۔ کہ مہاتما جی بھی اسے اہنسا کے انوکول سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ مہاتما گاندھی نہ مانتے ہیں۔ نہ ان کا یہ مطلب ہے۔ کاش کہ ان کا کوئی بھگت انہیں لکھے۔ کہ جس روپ میں پرشن اور اتر چھپا ہے۔ اس سے کس قدر شرارت کا احتمال ہے۔ اور وہ اپنا منتو یہ سپشٹ کریں۔

(کرشن)

ہندی اردو رشی نمبر کی تیاریاں

اس بار دیوالی پر رشی نمبر ہندی اردو دونو بھاشاؤں میں چھپے گا۔ اس کی گھوشنا کی جا چکی ہے۔ نمبر کو سپھل بنانے کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ رشی

دیانند کے سندیش اور منوہر چیزوں کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ دیش کے نیتاؤں اور آریہ سماج کے سنیاسیوں پنڈتوں اور ودوانوں سے اچھے اچھے لیکھ لکھنے کے لئے فرداً فرداً درخواست کی جا رہی ہے۔ جس مہانبھاؤ کو ہمارا نمنترن نہ ملے۔ وہ بھی اس میگزین رشی کے پرتی اپنی شردھا کی آہوتی کے لئے لیکھکوں کو بھی لیکھ لکھنے آرمبھ کر دینے چاہئیں۔ تاکہ جو چیز وہ سنسار کو دیں۔ وہ نئی انوکھی اور رکوچ پورن ہو۔ اس لئے کہ رشی نمبر رسم پورا کرنے کیلئے نہیں بلکہ آریہ سماج کا پرچار کرنے .... اور رشی دیانند کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لئے نکالا جا رہا ہے۔ ہمارے اس اُدیش کی سپھلتا جو نہیں۔ اگر آریہ سماجیں اور آریہ بھائی یہ نمبر ہزاروں کی تعداد میں منگوا کر مفت نہ بانٹیں۔ اس ورش کاغذ اور چھپائی کی گرانی اور معمولی ایڈیشن کی انسبت مہنگی چھپائی کے کارن لگ بھگ پانسو روپیہ کا فالتو خرچ آ پڑا ہے۔ اس لئے یہ سماج جو اس سے پہلے تو پہلے منگاتی تھی۔ وہ ایک دو سو یعنی دو گنے منگوائے۔ اور وہ ممبروں میں تقسیم کرے۔ جو آریہ صاحبان نمبر اپنے ممبروں میں بھیجنے کی بھاونا سے منگاتے ہیں۔ وہ بھول کرتی ہیں۔ کیونکہ یہ نمبر غیر آریہ سماجیوں میں پرچار کے لئے پرکاشت کیا جاتا ہے۔ اس لئے مفت بانٹنا چاہیئے۔ ان پر دس بیس روپے خرچ کرنے پڑیں۔ تو کون سا بڑا خرچ ہے۔ رشی کا قرض چکانے کے لئے سال میں ایک بار معمولی رقم خرچ کرنے سے ہچکچانا نہ چاہیئے۔ کیونکہ ہم پرچار کے دوسرے سادھنوں پر بھی تو بیکار خرچ کرتے ہی ہیں۔ جلسوں۔ لائبریریوں۔ دھرم سبھوں۔ ہری جنوں۔ دو بارہ پھول ودیارتھیوں میں مفت بانٹنے کے لئے ہم جو تبلیغی فنڈ کھولا ہے۔ اس میں اور سے اور دھن بھیجئے۔ اور ساتھ ہی ارسال کیجئے۔ جو منگوا کر خود بانٹنا چاہیں وہ بھی نمبروں کی تعداد لکھ بھیجیں۔ اور قیمت پیشگی بحساب ۳ روپے فی کاپی بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔

دیدپرچار کے پریمیوں اور رشی دیانند کے سندیش کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے اچھکوں کو ہمیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر دے کر سہیوگ دینا چاہیئے۔ اور رشی نمبر مفت بانٹنے چاہیئے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

"آنند" کی خوش فہمی

معاصر "آنند" کا یہ لکھنا کس قدر بے معنی
ہے۔ کہ آریہ اخبارات میں خان صاحب
فضل الٰہی کی وہ چٹھی جس میں بتایا گیا
ہے۔ کہ آئندہ مردم شماری میں آریوں کا شمار
ہندوؤں کے جنرل ٹوٹل میں ہوگا۔ یہ ظاہر
کرنے کے لئے شایع کی گئی ہے۔ کہ وہ ہندو
ہیں۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ چٹھی ان
...آریہ سماج کی غلط بیانیوں کی تردید
کے لئے چھاپی گئی ہے۔ جو یہ کہتے پھرتے
ہیں۔ کہ آریہ سماجیوں نے پچھلی مردم شماری
میں خود کو ہندو نہ لکھوا کر ہندو جاتی کو
نقصان پہنچایا تھا۔ کیونکہ وہ ہندوؤں میں
شمار نہ کئے گئے تھے۔ اس لئے آئندہ
مردم شماری میں انہیں ہندو لکھوانا چاہیئے"۔
آریہ سماجی خود کو ہندو ظاہر کرنا نہیں چاہتے
وہ ویدک دھرمی ہیں۔ اور خود کو ویدک
دھرمی ظاہر کرنے کیلئے ہی اگلی مردم شماری
میں ویدک دھرمی لکھوانا چاہتے ہیں۔

اسلامی پردہ کیخلاف جہاد

اس ترقی اور روشنی کے زمانہ میں اسلامی
پردہ زیادہ دیر مروج نہیں رہ سکتا۔
جب خود مسلم خواتین تو اس کی مخالفت کے
لئے نکل رہی ہیں۔ اب علماء اسلام نے بھی
آیات قرآنی کے حوالوں سے اس کے
خلاف جہاد شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ
"...حدیث" کے ۲۳۔ اگست کے پرچہ
میں ایک مضمون "اسلام اور نسوانی پردہ"
کے عنوان سے چھپا ہے۔ جس میں ایک
آیت کا ترجمہ یوں مندرج ہے:۔
"اے پیغمبر! ہم (خدا) تمہیں یہ حکم دیتے
ہیں کہ تم اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور عام
مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو۔ کہ جب
وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں۔ تو اپنے
چہروں کو بالکل بے نقاب کر دیا کریں۔
تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ ان نقابوں اور گھونگٹوں
سے دیکھنے والوں کے دلوں میں ان عورتوں
کی اخلاقی کمزوریوں کا تخیل پیدا کر دے"۔
قرآن شریف کے اس واضح حکم کی
موجودگی میں مسلم عورتوں کے لئے پردہ
کی پابندی جائز نہیں۔ اسی لئے اس کے
خلاف جہاد ہو رہا ہے۔

روحانیت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر

"پیارا دیال باغ" آگرہ اپنی ۲۰۔ اگست
کی اشاعت میں "دیال باغ میں کیا ہو رہا ہے؟"
کے عنوان سے ایک مضمون میں رقمطراز ہے۔
کہ:۔

"یہ خبر انتہائی رنج و قلق سے سنی جائیگی۔ کہ اس ہفتہ منتظمان دیال باغ نے جناب پریمی بھائی منشی رام صاحب ایگزیکٹو انجینیر (ریٹائرڈ) کو موردِ عتاب بنایا ہے۔ ست سنگی بھائی جانتے ہیں۔ کہ آپ کس قدر شریف۔ نیک و صلح کل پریمی جن ہیں۔ لیکن اس کے باوجود "میٹھا اینڈ کو" نے انہیں بھوکا مارنے کیلئے ان کے گھر پر سپاہی بٹھلا دئے ہیں۔ کہ نہ وہ کسی دوکان سے سودا خرید کر لائیں۔ نہ کسی سے ملیں۔ اور نہ کوئی ان سے مل سکے۔ یہ ہے۔ وہ روحانیت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر۔ اور اس سمندر میں نہانے والوں کا اپنے بھائیوں سے سلوک"۔

دیال باغ کی گدّی کا جھگڑا

بقول "پیارا دیال باغ" آگرہ دیالباغ کی گدّی کے موجودہ گورو مہتہ جی نے جودھ پور میں تقریر کرتے ہوئے صاف اعلان کیا ہے۔ کہ:۔

"میں سنت گورو نہیں ہوں ست سنگ کی گدّی پر ہرگز نہیں بیٹھا۔ میں نے وہ گدّی اپنے صرفہ پر بنوائی ہے۔ میں نے اس گدّی کی بنوائی کا ۵ روپیہ ٹیکس (؟) ادا کیا ہے اس لئے کوئی شخص مجھ سے یہ گدّی نہیں چھین سکتا"۔

مہتہ جی کی یہ دلیل خوب ہے۔ کہ چونکہ گدّی کا خرچ انہوں نے ادا کیا ہے۔ اس لئے اسے ان سے نہیں چھینا جا سکتا۔ لیکن اگر سادھا سوامیوں کے خیال میں وہ اس گدّی کے یوگیہ نہیں۔ جیسا کہ خود مہتہ جی کو اعتراف ہے۔ تو وہ مہتہ جی کو کیوں نہیں کہہ دیتے۔ کہ یہ گدّی دیال باغ سے اٹھا کر گھر لے جاؤ۔ جو بھی نیا گورو بنے گا۔ وہ اپنے لئے گدّی آپ بنوا لے گا۔

اہنسا کی نئی تعریف

مہاتما گاندھی نے "ہری جن" کی تازہ اشاعت میں اہنسا کی نئی تعریف کی ہے آپ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"گوشت و انڈے کھانا اہنسا کے انوکول ہے"

اہنسا کی یہ انوکھی تعریف ہے۔ کل مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے مہاتما جی یہ بھی کہیں گے۔ کہ مانس کھانے کیلئے گئو کا بدھ ہنسا نہیں۔ شاید مہاتما جی کے خیال میں صرف سیاسی اغراض کیلئے ہتھیاروں کا استعمال ہنسا ہے۔ انفرادی و جماعتی اغراض کے لئے نہیں۔ اس انوکھے استدلال کو کون مانے گا؟

آئندہ مردم شماری اور آدھرمی

پریذیڈنٹ پنجاب پراونشل ڈی پریسڈ کلاسز لیگ لاہور کے ایک خط کے جواب میں سپرنٹنڈنٹ مردم شماری نے بتایا ہے۔ کہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی طرح آدھرمیوں کو اگلی مردم شماری میں ہندوؤں کے ٹوٹل میں شمار نہیں کیا جائیگا۔

ضلع جالندھر اور ہوشیار پور کے آریہ سماجیوں کو آدھرم منڈل والوں کی ان نقصان دہ سرگرمیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ جو ان کی طرف سے ہری جنوں کے اگلی مردم شماری میں "آدھرمی" لکھوائے جانے کے متعلق جاری ہیں۔

پنجاب کے آریہ یووکوں کا سنگٹھن

علاولپور کے آریہ بھائیوں کی اُتکٹ اچھا ہے۔ کہ پنجاب بھر کے آریہ نوجوانوں کا ایک سنگٹھن ہو۔ اس غرض کے لئے وہ اپنے پرستاوت آریہ یووک سمیلن کو جو دیوالی کے اوسر پر ہوگا۔ پنجاب پرانتیہ آریہ یووک سمیلن کا روپ دینے کو تیار ہیں۔ علاولپور ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ سبھی یووک ودیارتھی ہیں۔ جو تھوڑے بہت آریہ ہیں۔ وہ سب سادھارن استھتی کے ہیں۔ اس لئے وہ ادھک خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ پھر بھی آریہ یووکوں کے سنگٹھن کے لئے یتھا شکتی تن من دھن لگانے کو تیار ہیں۔ کیا پنجاب کے آریہ یووک اپنا سنگٹھن مضبوط بنانے کے لئے علاولپور کے یووکوں کا مننترن سویکار کرتے ہیں؟ جو آریہ یووک اس سلسلہ میں کسی پرکار کا سہیوگ دینا چاہتے ہوں۔ وہ سمپادک "پرکاش" یا مہاشہ گور پرشاد جی آریہ سیوک علاولپور ضلع جالندھر کو لکھیں۔

جرمنی کا متوقع فیصلہ کن حملہ

جرمنی کے برطانیہ پر ہوائی حملے تو عرصہ سے ہو رہے ہیں۔ لیکن اب اس کی طرف سے نئے ہتھیاروں کا استعمال شروع ہو گیا ہے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرانس کے ساحل سے گولہ باری کی گئی ہے۔ ہوائی جہازوں سے تار پیڈو پھینکے گئے ہیں۔ مشین گنیں چلائی گئی ہیں اور مقبوضہ علاقہ کے راستے بند کر دئے گئے ہیں۔ یہاں تک کے ہٹلر کے خود محاذِ جنگ پر آنے کی اطلاع ہے۔ اس لئے تعجب نہ ہوگا۔ اگر عنقریب جرمنی کے برطانیہ پر فیصلہ کن حملہ کی خبر آئے۔ برطانیہ پر کئے جانے والے ہوائی حملوں میں جرمنی کو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اب تک وہ کئی ہزار ہوائی جہاز اور ہوا باز کھو بیٹھا ہے۔ حملہ میں تاخیر کی وجہ بھی یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ دشمن کو برطانیہ کی طاقت کا احساس ہو گیا ہے۔ برطانیہ مقابلہ کے لئے بالکل تیار ہے۔ وہ پہلے سے بہت زیادہ طاقت ور ہے۔ اس لئے یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اسے حملہ کی جرأت ہی نہ ہو۔

کانگریس کا اگلا قدم

تعجب نہ ہوگا۔ اگر کانگریس اپنے اگلے قدم کے متعلق سول نافرمانی کا فیصلہ کرے۔ کیونکہ وہ پورے ایک برس سے برطانوی حکومت کو موقعہ دے رہی ہے کہ وہ ہندوستان کو باعزت طریق پر جنگ میں شامل ہونے کے قابل بنائے۔ لیکن وہ مختلف حیلوں سے ٹالتی آ رہی ہے۔ والیسرائے اور وزیر ہند کے تازہ اعلان سے ہم یہی نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ برطانیہ ہندوستان کو کچھ دینا نہیں چاہتا۔ اس کے لئے اس نے اقلیتوں کی آڑ لے رکھی ہے۔ یہ سب ہونے ہوئے بھی ہمارے خیال میں کانگریس کا سول نافرمانی کے حق میں فیصلہ صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ سول نافرمانی پُرسکون فضا میں ہی ہو سکتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر برطانیہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کا اعلان کر دے اور کانگریس اسے منظور کر لے۔

"سندی آریہ ورت"

مسٹر بی۔ ایل ورج ایڈووکیٹ اور بابو تلسی رام جی کنٹراکٹر لدھیانہ ہر ایک نے پانچ پانچ گراہکوں کا چندہ حسب وعدہ بھیج دیا ہے۔ اور سیٹھ بہاری لال جی بلگام نے ضمانت فنڈ میں دس روپے بھیجے ہیں۔ جو پراپت ہو گئے ہیں۔ دھنیہ واد۔

پراچین بھارت میں ہوائی جہاز

از شری ہیت اور سی۔ گنگولی

جب شری رام چندر جی لنکا سے سیتا جی کو لے کر واپس آئے تھے۔ تو بالمیک جی کے بیان کے مطابق اُنہوں نے ہوا میں سفر کیا تھا۔ یہ سفر کسی قسم کی ہوائی گاڑی یا رتھ پر ہوا تھا۔ اور بالمیک جی نے رامائین میں بہت سے ایسے خوبصورت مناظر کا تذکرہ کیا ہے۔ جو بادلوں سے دیکھے گئے تھے۔ عام طور پر اس بیان کو شاعرانہ تخیل سمجھا جاتا ہے۔ اگر ہمارے پاس قدیم زمانہ کے ہوائی سفر کی دوسری شہادتیں نہ ہوتیں، تو ہم بھی ان کو ایک بڑے شاعر کی خیالی پرواز سے زیادہ اہمیت نہ دیتے۔ لیکن تحقیقات کے بعد ایسی شہادتیں جمع ہو گئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پراچین ہندوستان میں ہوائی سفر کے عملی امکانات موجود تھے۔

ایک قدیم روایت کہتی ہے۔ کہ "ہوائی سفر کا جنتر (آلہ) اس دنیا میں سب سے پہلے مے نے تیار کیا تھا۔ مے ہی ہر طرح کی مشینوں اور خود بخود حرکت کرنے والے جنتروں کا موجد تھا۔"

اس روایت کی تصدیق قدیم زمانہ اور ازمنہ وسطیٰ کے لٹریچروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اہم دو بڑھئیوں کا افسانہ ہے۔ جن کے نام پرندھر اور راجیہ دھر تھے۔ اس افسانے کو مورخ پنیٹزر نے کتاب "کتھا سرت ساگر" کے ترجمہ میں نقل کیا ہے۔ (جلد ۳۔ صفحہ ۲۸۲)

وات ینتر دمان کا افسانہ

یہ افسانہ کہتا ہے:۔

"کانچی شہر میں باہوبالا کی راجدھانی میں دو بھائی تھے۔ جو بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ اور لکڑی یا دوسری چیزوں سے ہم لوگ ایسی خود بخود حرکت کرنے والی کلیں یا جنتر بناتے تھے۔ جیسی کہ خود مے نے بنائی تھیں۔ میرے بڑے بھائی کا نام پرندھر تھا۔ اور وہ ایک لشکر ہو کر عسرت پر آ سکت تھا۔ اس کے لئے راجہ کی دولت چرانے کی غرض سے اس نے لکڑی وغیرہ کے دو ہنس بنائے تھے۔ جو کل پرزوں اور ڈوریوں کی مدد سے چلتے تھے۔ ہنسوں کا یہ جوڑا ڈوریوں کو حرکت دے کر رات کو باہر بھیجا جاتا تھا۔ اور وہ کل پرزوں سے چل کر راجہ کے خزانے میں ایک کھڑکی سے داخل ہو جاتا تھا۔ اور اپنی چونچ سے پیٹ کے اندر بہت سے جواہرات بھر لاتا تھا۔ اور جب یہ دونو ہنس واپس آ جاتے تھے۔ تو میرا بھائی ان کی لائی ہوئی دولت سے اپنی پریمیکا کو خوش کرتا تھا۔ اور اس کے ساتھ خوب روپے خرچ کرتا تھا۔ ایک روز ایسا ہوا۔ کہ یہ چوری پکڑی گئی۔ میرے بھائی نے گھبرا کر مجھ سے کہا۔ "بھائی آج غضب ہو گیا۔ دونو ہنس پکڑ لئے گئے۔ ان کی ڈوریاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور ان کے کل پرزوں میں جو کیلیں کام کرتی تھیں۔ وہ گر گئی ہیں۔ اس لئے ہم دونو کو فوراً یہاں سے بھاگ جانا چاہیئے۔ راجہ صبح ہوتے ہی ہمیں گرفتار کرا لے گا۔ اور اس چوری کی سخت ترین سزا دے گا۔ کیونکہ ہم دونو اس طرح کے میکانی آلات بنانے میں مشہور ہیں۔ میں نے ایک ایسا رتھ (وات ینتر دمان) بھی بنا رکھا ہے۔ جو ہوا کے ذریعہ چلتا ہے۔ اور اگر اس کی ایک کمانی دبائی جائے۔ تو فوراً آٹھ سو یوجن یعنی چھ ہزار چار سو میل کا سفر آن کی آن میں طے کر لیتا ہے۔ چلو اسی میں بیٹھ کر یہاں سے دُور بھاگ جائیں۔ یہ کہہ کر پرندھر اپنی پریمیکا کے ساتھ اس رتھ میں بیٹھ گیا۔ اور وہ رتھ اسے لے کر اُڑا۔ اور لاپتہ ہو گیا۔ میں نے اس رتھ میں جانا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے میں ایک دوسرے رتھ پر سوار ہوا جسے میں نے خود بنایا تھا۔ اور اس جگہ سے ہوا میں اُڑ کر فوراً دو سو یوجن کا فاصلہ طے کر لیا۔ اس کے بعد میں نے پھر کمانی دبائی۔ اور میرا رتھ ہوا میں سفر کرتا ہوا مزید دو سو یوجن کے فاصلہ تک پہنچ گیا۔"

اب یہاں پر غور کرنے کی بات یہ ہے۔ کہ رامائین میں جس "پُشپک رتھ" (پھولوں کے رتھ) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اگر اس کی ہوائی پرواز کو ہم شاعرانہ تخیل سمجھ لیں۔ جب بھی اس کا کوئی سبب نہیں ہے۔ کہ کتاب "کتھا سرت ساگر" کے اس افسانہ کو بھی صرف خیال کی پیداوار سمجھ لیں۔ اس افسانہ میں ڈوریوں اور کل پرزوں اور کیلوں اور کمانیوں کا جو مفصل بیان ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ میکانی آلات اور خود بخود حرکت کرنے والی چیزیں تھیں۔ اسی کتاب میں بہت سے مزید "روبوٹ" (متحرک کھلونوں) اور دوسرے میکانی آلات کے حوالے دیئے ہیں۔ جن سے اس عقیدے کو تقویت پہنچتی ہے۔ کہ پراچین ہندوستان میں ہوائی سفر کے ذرائع کسی نہ کسی شکل وصورت میں موجود تھے۔

لیکن پراچین ہندوستان سنسکرت لٹریچر

کے میکانی سائنس کی شہادتیں صرف افسانوں اور کہانیوں میں ہی موجود نہیں ہیں۔ بلکہ سنسکرت کے ماہرین کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ مختلف قسم کے سائنٹیفک آلات اور نقل وحرکت کے ذرائع کا تذکرہ سنسکرت کی مستند تاریخی کتابوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ سمارنگن سوتر دھار" کے اکیسویں حصہ میں مشینوں کی تعمیر" (جنتر ودھان) کا ایک اہم اور پُر از معلومات باب موجود ہے۔ یہ کتاب گائیکواڑ اورینٹل سیریز" (سلسلہ مطبوعات) میں ۱۹۲۴ء میں دوبارہ شائع کی گئی تھی۔ اس کا مصنف دھار کا راجہ بھوج دیو تھا۔ جو گیارھویں صدی کے پہلے حصہ میں مالوہ پر حکمرانی کرتا تھا۔ یہ کتاب مختصر طور پر لیکن صاف لفظوں میں ہوائی جہازوں کی تعمیر اور ان کی طاقتِ پرواز کا تذکرہ کرتی ہے۔ اس کے چند دلچسپ الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

"لگھو داروماے مہا وہنگم (یعنی ہوائی جہاز) کو اس طرح تعمیر کرنا چاہیئے۔ کہ اس کے جسم کے تمام اعضاء اچھی طرح اور نہایت مضبوطی کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہوں۔ ان کے لئے جو لکڑی استعمال کی جائے وہ وزن میں بہت ہلکی ہونی چاہیئے۔ اس کے پیٹ میں میکانی پلانٹ یعنی مشین (رسا ینتر) رکھی جانی چاہیئے۔ اور خالی جگہ میں اتنی آگ ہونی چاہیئے۔ جو دیر تک جل سکے۔ اور دھواں دے سکے۔ جو شخص اس پر سوار ہوگا۔ وہ اس ہوا کے ذریعہ جو اس کے دونو بازوؤں (پنکھوں) سے پیدا ہوگی دُور تک پرواز کر سکیگا۔ اور یہ میکانی پرند ہوا میں بہت ہی خوبصورت تماشے دکھلائے گا۔ اس طرح کا ہلکی لکڑی کا ہوائی جہاز (داروویمان) ایک دیوتا کے مندر کی طرح ہوا میں پرواز کرتا ہے۔ اور اس کے اندر ایک مضبوط ظرف ... ہے۔ جس میں پارہ رکھا جاتا ہے۔ پارہ کیمیاوی اجزا کا بادشاہ ہے۔ جو تیزی سے چلتا ہے۔ اور نرم آگ کے اثر سے ... متحرک طاقت پیدا کرتا ہے اس کے ذریعہ ایک لوہے کا آلہ حرکت میں ... ہے۔ اور جب یہ ہوائی جہاز چلتا ہے تو ہوا میں بہت زور وشور کی آواز پیدا ہوتی ہے۔"

اُوپر کے بیان کو لفظ بلفظ غور سے پڑھنے کے بعد کیا یہ کہا جا سکتا ہے ... یہ کسی افسانہ گو یا شاعر کے تخیل کا ... ہے؟ یہ تو صاف صاف بتلاتا ہے ... کوئی سائنسدان ایک ایجاد کے ... ہوائی جہاز کی مکمل تفصیلات بیان کر ... ہے۔ یہ ایک ایسے میکانی دیو پیکر ... کا تذکرہ ہے۔ جو انسان کو ہوائی ... کا طریقہ بتلاتا ہے۔ جدید ترین ہوائی ... پرواز کے وقت جو شور آواز پیدا کر ... ہے۔ کیا اس بیان سے یہ ظاہر نہیں ... کہ پراچین بھارت کا ہوائی جہاز ... ہوائی جہاز سے بعض مخصوص نوعیت ... بہت ملتا جلتا ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ... بات یہ ہے۔ کہ تیل کے ایندھن کی کمی ... باعث جرمنی میں پچھلے دنوں یہ تجربہ ... گیا۔ کہ ہوائی جہاز کو پارے کے اخرات ... کی طاقت سے پرواز کرایا جائے۔ ... اسی اہم کیمیاوی چیز کو پیٹرول کی جگہ ... جائے۔ اب اس میں کوئی شک باقی ... رہتا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ... کے اخرات کو پراچین بھارت کے ... جہاز کو چلانے کے لئے استعمال کیا ... تھا۔ غالباً ہر عقلمند آدمی اس حقیقت ... تسلیم کرتا ہے۔ کہ دُنیا کی تاریخ اپنے آپ کو دُہراتی ہے۔

ضرورت ہے

آریہ سماج علاوالپور کو ایک ... کی پرچارک ... ایک ماس کے لئے ... ہے۔ جو رات کو مقامی آریہ سماج میں ... اور دن میں دو چار نوجوانوں کو سنگیت سکھا سکے۔ پتہ:۔

مہاشہ گوردھن پرشاد آریہ میوک علاوالپور ضلع جالندھر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پنجاب میں ہندی کا پرچار کیسے کیا جائے؟

لیکھک :- پنڈت بھیم سین جی منتری ہندی پرچارنی سبھا لاہور

کی اُنتی کی دوڑ میں پیچھے رہا۔ اس سمے دیش کی راج نیتک آزادی کے اندولن میں پنجاب بھارت ورش کا (اسٹر) بنا ہوا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ پنجاب نے پنجابیوں کی سوتنترتا اور پنجاب کی بھاشا ہندی کو نہیں اپنایا۔ اُردو اور انگریزی یہ دونو بھاشائیں پنجاب کی راج نیتک اور سامایک واستا کے نشان ہیں۔ مذہب کی درشٹی سے مسلمان بھائی اپنے دھارمک کاریوں کے لئے عربی بھاشا کو اپنا سکتے ہیں۔ اور انہیں اسے اپنانا چاہیئے۔ لیکن پنجابی ہونے کے ناطے۔ ہندوستانی ہونے کے کارن انہیں یہاں کے ساہتیہ اور اتہاس

لکھا جا سکتا ہے۔ عام طور سے پنجاب کے ہندو بھائیوں کے دماغ میں یہ بات بٹھائی گئی ہے۔ کہ ہندی ان کی مذہبی بھاشا ہے۔ اور سکولوں اور کالجوں میں اس کی شکھشا مذہبی زبان کے طور پر دھرم شکھشا کے لئے دی جانی چاہیئے۔ ہمیں یہ خام خیال دماغ سے نکال دینا چاہیئے۔ ہندی میں ہندوؤں کے دھرم گرنتھ ہیں۔ پرنتو ہم کیول مات ان کا پرچار اس درشٹی سے نہیں کرتے۔ ہم تو ہندی کو ہندوستان کی سمپلتا کا ہیتو مانتے ہیں۔

اس کے نرمان میں کیول ہندوؤں کا ہی ہاتھ نہیں ہے۔ ہندی کے مسلمان کویوں

کو سمجھنے کے لئے ہندی کو اپنانا چاہیئے۔ مذہبی رسومات کو پورا کرنے کے لئے ہندو بھائی سنسکرت پڑھیں۔ مسلمان بھائی عربی پڑھیں۔ سکھ بھائی گورمکھی پڑھیں۔ پرنتو ساماجک راج نیتک اور کاروبار کے لئے سارے بھارت ورش کو ایک سوتر میں باندھنے کے لئے ہمیں ہندی ناگری ہی اپنانی چاہیئے۔ پنجاب میں بنا ہوا ساہتیہ اماتیہ اور صفائی کے ساتھ ہندی ناگری اپنی ہی

اور مغل بادشاہوں نے بھی اس کا نرمان کرنے میں بھاگ لیا ہے۔ ہم ہندی کو بھارت ورش کی راشٹر بھاشا مانتے ہیں۔ اور اسی درشٹی سے پنجاب میں اس کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ راشٹر بھاشا ہونے کے ساتھ ہم ہندوؤں کو ان کی دھارمک شکھشا میں بھی سہائتا دیتی ہے۔ بیچار تو میں ہندوؤں کی دھارمک بھاشا کوئی ہو سکتی ہے۔ تو وہ سنسکرت ہے۔ اس درشٹی سے

سے ہمیں پنجاب میں ہندی بھاشا کا پرچار کرنا چاہیئے۔ ہندی پڑھنے کا موکھک پرچار تو بہت ہو چکا ہے۔ اب سمے آ گیا ہے۔ جب کہ ہمیں اس کے لئے عملی قدم اُٹھانا چاہیئے۔

اکھل بھارتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن نے اس اُدیشیہ سے پنجاب میں ہندی کا پرچار کرنے کے لئے ہندی پرچار سمتی کا نرمان کیا ہے۔ اس سمتی نے پنجاب کے ہندی پریمیوں کے سامنے نمن لکھت پروگرام رکھا ہے۔

۱۔ ہر ایک نگر اور ہر ایک شہر میں ہندی ناگری پرچارنی سبھا بنائی جاوے۔ اس کا ماسک شلک کم از کم دو آنے رکھا جائے۔

۲۔ ہر ایک آریہ، ہندو، سناتنی اور سکھ سکول اور پاٹھ شالاؤں میں پرتھم شریری سے دسویں شرینی تک ہندی پڑھنا ہر ایک ودیارتھی کے لئے اوشیک ہو۔ پہلی پانچ شرینیوں میں شکھشا کا مادھیم ہندی ہی ہو۔ ہندی میں ہی گنت بھوگول اور اتہاس آدی کی شکھشا دی جائے۔

۳۔ ستھانیہ ہندی پرچارنی سبھاؤں کو ستھانیہ سکولوں کی مینیجنگ کمیٹیوں اور ہیڈ ماسٹروں سے مل کر انہیں اس پربندھ کرنے کے لئے پرارتھنا کرنا چاہیئے اور سارو جنک سنستھاں تتھا لوک مت کو سنگٹھت کر ان سکولوں کو اس پرکار ورتی کے لئے مجبور کرنا چاہیئے۔

(۴) یدی پرارتھنا سے کام نہ چلے۔ تو ایسے سکولوں کے وِرُدھ پرتی واد کیا جائے بھی سنگٹھت کرنی چاہئیں۔

۵۔ میونسپل سکول۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سکول اور سرکاری سکولوں کے سمبندھ میں یہ نیم ہے کہ جہاں دس ودیارتھی ہندی پڑھنے والے ہوں۔ وہاں ان سنستھاؤں کو ہندی پڑھانے کا پربندھ کرنا چاہیئے۔ ناگری پرچارنی سبھاؤں کو چاہیئے۔ کہ اپنے شہر تتھا دیہات کے سکولوں میں اس نیم کے انوسار ہندی پڑھنے والے ودیارتھیوں کی تعداد بڑھا کر ودیارتھیوں کے ماتا پتا تتھا سوئم ودیارتھیوں سے مل کر ان کے لئے ہندی پڑھانے کا پربندھ کریں۔

یو۔پی اور سی۔پی میں وہاں کی سرکار نے اردو پڑھنے والے گنتی کے تھوڑے سے مسلمان ودیارتھیوں کے لئے پورا پورا انتظام کیا ہوا ہے۔ پنجاب میں بھی اگر

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

آئے دن شکائتیں آتی ہیں۔ کہ ایک ... ڈاک خانہ میں ہندی میں لکھا ہوا ... نہیں لیا گیا۔ جب پوسٹ ماسٹر ... میں انکاری مانگی گئی۔ ... نہیں دی گئی۔ یہ گھٹنا ابھی کنیدیاں ... ہوئی ہے۔

... گرل سکولوں اور ڈسٹرکٹ ... کئی سکولوں میں پڑھنے والی ہندو ... کو ادھیاپکائیں ہندی چھوڑ کر اُردو ... زور دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ ... شالہ میں ان شکائیتوں کو دور کرنے ... محکمہ کے بڑے ادھیکاریوں کو چٹھیاں ... جاتی رہی ہیں۔ اور بھیجی جائیں گی۔ ... سے شکائتیں نام ماتر کی تھوڑے ... دور ہوں گی۔ ان شکائیتوں کو ... کرنے کا اصلی اُپائے یہ ہے۔ کہ پنجاب ... ماتاؤں کو ہندی سے بنایا جائے۔

... پنجاب میں ہندی کا پرچار کی کتنی آوشیکتا ... جگہ یہ سدھ کرنے کی ضرورت نہیں ... سنکھیپ میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ... پنجابی لوگ ہندی بھاشا نہیں پڑھتے۔ ... انہیں کسی پرکار کا سوبھاگیہ نہیں ... ملتا۔

اگر ہم پنجاب میں ہندو مسلم ایکتا قائم ... چاہتے ہیں۔ مسلمانوں میں بھارت ... کا بھاؤ جاگرت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ... ہندی بھاشا پڑھانے کا پربندھ کرنا ... پرنتو یہ تو بہت دور کی بات ہے۔ ... اس بات کی آوشیکتا ہے۔ کہ ... اپنے آپ کو ہندو کہنے والی ... ہندی پڑھیں۔ اپنے بالک بالکاؤں ... ہندی پڑھائیں۔ اپنے گھروں کا واتاورن ... بنائیں۔ اپنے سکولوں آدہ ... کا واتاورن ہندی مئے بنائیں۔ ... سائن بورڈ۔ کاریالیوں کے ... بھی پترا ہندی میں ہو۔ ہندی ... ہندوستان کی بھاشا ہے۔ راج نیتک ... کے کارن آریہ لپیوں کی گورمکھ ... کچھ صدیوں سے ہمارے ... میں اس کا پرچار کم ہو گیا ہے یدی ... پنجاب کے اتہاس کو دیکھیں۔ اور اس ... درشٹی سے ادھیین کریں۔ تو ... پڑے گا۔ کہ پنجاب کی ... بھاشا ہندی دیوناگری ہے۔ ... پنجاب نے ہندی دیوناگری ... سے پر راج نیتک اور ... بھارت ورش کے دوسرے ... ہر ایک پرکار کے اندرن

وائسرائے اور وزیر ہند کے تازہ اعلان

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی روشنی میں

"وائسرائے نے برطانوی گورنمنٹ کی اتھارٹی پر ۸۔ اگست کو جو بیان جاری کیا ہے۔ اور ان کے بیان کی وضاحت کرنے کے لئے وزیر ہند نے ہاؤس آف کامنز میں جو بیان دیا ہے۔ ان پر غور کرنے کے بعد کمیٹی نہایت افسوس کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ گورنمنٹ نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے پونہ سیشن کی دوستانہ پیشکش اور عملی تجویز کو نامنظور کر دیا ہے۔ یہ ریزولیوشن ڈیڈلاک کو ختم کرنے کے لئے پاس کیا گیا تھا۔ تاکہ انڈین نیشنل کانگریس اپنے عدم تعاون کو واپس لے سکے۔ اور موجودہ نازک صورت میں ہندوستان کی حکومت اور قومی ڈیفنس کی تنظیم کے سلسلہ میں ہندوستان کے تمام لوگوں کا تعاون حاصل کر سکے"۔

ورکنگ کمیٹی نے ان اعلانوں اور ان میں کی گئی قیاس آرائیوں اور برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے کی گئی تقریروں کو تکلیف اور غصہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ ان میں مکمل قومی آزادی کے متعلق ہندوستان کے قدرتی حق سے انکار کیا گیا ہے۔ ان میں اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے۔ کہ سٹیٹ کے بڑے بڑے فرائض کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں برطانیہ کو ہندوستان میں غلبہ کی پوزیشن حاصل رہنی چاہیئے۔ ان دعووں نے ان کے اپنے اس دعوے کو جھوٹا اور کھوکھلا ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہندوستان کو بہت جلد برطانوی کامن ویلتھ میں مساوی پوزیشن دے دی جائے گی۔

ان دعووں تازہ واقعات اور دنیا کے واقعات نے کمیٹی کے اس اعتماد کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ ہندوستان امپیریل طاقت کے ڈھانچہ میں کام نہیں کر سکتا۔ اور اسے آزاد اور خود مختار قوم کا درجہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ دنیا کے امن اور ترقی کے لئے دیگر اقوام سے تعلق قائم نہ رکھا جائے۔

باہمی کشمکش کا امکان۔ ورکنگ کمیٹی کی رائے ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے دیئے گئے بیانات میں اس بات پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہندوستان کے منتخب نمائندوں کے حق میں طاقت اور اختیارات کو چھوڑنے کے حق میں نہیں ہوگی۔ اس لئے موجودہ غیر ذمہ دارانہ اور مطلق العنانہ سسٹم اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک لوگوں کا کوئی گروپ یا والیان ریاست (اس سلسلہ میں ریاستوں کے عوام کو کوئی دخل حاصل نہیں ہوگا) یا غالباً غیر ملکی خاص مفاد منتخب نمائندوں کی تیار کئے ہوئے کسی کانسٹی ٹیوشن پر اعتراض کرتے رہیں گے۔ ان الفاظ سے باہمی کشمکش کے پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اور اس سے سمجھوتہ اور اپنے دعووں کے تصفیہ کے لئے آمادگی کو نہایت ضرب لگتی ہے۔

اقلیتوں کا سوال۔ کمیٹی کو افسوس ہے۔ کہ اگرچہ کانگریس نے کبھی کسی اقلیت کو تنگ کرنے کا خیال نہیں کیا۔ برطانوی گورنمنٹ سے تو اس قسم کے مطالبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

باقاعدہ طور پر منتخب نمائندوں کی کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے ذریعہ آئین بنانے کے سوال کو غلط صورت میں پیش کر کے اسے دہا دو قرار دیا گیا ہے۔ اور اقلیتوں کے سوال کو ہندوستان کی ترقی کے راستہ میں ناقابل عبور رکاوٹ بنا دیا گیا ہے۔ کانگریس نے تجویز کی ہے۔ کہ اقلیتوں کے حقوق کی متعلقہ اقلیتوں کے منتخب نمائندوں کے ساتھ سمجھوتہ کے ذریعہ کافی حفاظت کی جائے۔

اس لئے ورکنگ کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ ان بیانات میں جو رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس نے اس عام جذبہ کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ ہندوستان میں برطانوی اتھارٹی متواتر ملک کی قومی زندگی میں اختلافات بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔

نیشنل گورنمنٹ کا مطالبہ۔ کمیٹی نے ریزولیوشن میں مزید قرار دیا ہے۔ کہ موجودہ سنٹرل لیجسلیچر کے منتخب نمائندوں پر مشتمل عارضی گورنمنٹ کے قیام کے متعلق وزیر ہند نے کہا ہے۔ کہ یہ ایسا مطالبہ ہے۔ جس سے نہ حل ہونے والے آئینی مسائل پیدا ہو جائیں گے۔ اور اکثریت اقلیتوں کے خلاف اس سے ناجائز فائدہ اٹھائے گی۔ ورکنگ کمیٹی کی رائے میں ان تجاویز کو نامنظور کئے جانے کا واضح طور پر یہ مطلب ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ جنگی کوششوں کے سلسلہ میں فوری تعاون حاصل کرنے کیلئے بھی کسی دیگر طاقت یا اختیار کو اپنا حصہ دار نہیں بنانا چاہتی۔ گورنمنٹ ایسے لوگوں کے ذریعہ جو ہندوستان کی اکثریت کی خواہشات کے خلاف ہیں۔ اس قسم کے اختلاف کے لئے استعمال کرتی رہے گی۔ اور وہ کوئی ایسی بات تسلیم نہیں کریگی۔ جس کا مطلب جمہوری طور پر ہندوستانیوں کا اپنے ملک پر حکومت کرنا ہو۔ ان وجوہ کی بنا پر ورکنگ کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ زیر بحث بیانات نہ صرف جمہوریت کے اصولوں کے جن کی برطانوی گورنمنٹ مدعی ہے خلاف ہیں۔ ۔۔۔

سیاسیات

انسانی زندگی

انسان کی زندگی۔ انسان کی چالاکیوں کے صرف ایک جنگ ہے۔ دانشمندی چالاکی کے حربوں کو ناکارہ کرنے کیلئے طرح طرح کے غریب کھیلتی ہے۔ تو یا دو شخص تلواروں سے لڑ رہے ہیں۔ ایک دوسرے پر وار کرتا ہے۔ لیکن دوسرا کہتا ہے کہ یہ وار محض نمائشی ہے۔ اصلی حملہ۔ مہلک حملہ کسی اور طرح ہوگا۔ وہ بھی اپنے دشمن کو نیچا دکھانے کی فکر میں ہے۔ اسی طرح ایک شخص دوسرے سے لڑتا ہے۔ یہ لوگ درندے ہیں۔ جو کسی مردہ شکار کے لئے آپس میں مصروف پیکار ہیں۔

ہوائی حملوں سے بچاؤ کے طریقے

لیکھک: شری بابو ہرش چندر دربانی۔ ا۔ا۔ ایل ایل بی

دیش رکھشا کے لئے اس سمیہ سب سے کٹھن سمسیا ہے دیش کو ہوائی حملوں سے بچانے کی۔ یدیہ اپی ڈیڑھ دو ماس کے الپ سمیہ میں ہی مہا پرشوں دوارا یورپ میں جتنے بھینکر اتیاچار جتنی سمپتی کا ناش اور جتنے پرانوں کا نقصان ہوا ہے۔ اسے دیکھ کر کسی بھی دیش کی رکھشا کر سکنا اسمبھو سا پرتیت ہوتا ہے لیکن پھر بھی جو جتنی کر سکے اپنی رکھشا کر ہی ہوتی ہے۔

ستھان خالی کرنا

آج یورپ میں ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے جن جن سادھنوں کا پریوگ کیا جا رہا ہے۔ ان میں سب سے پہلا ہے ستھان خالی کرنے کا۔ جن نگروں یا ستھانوں پر ہوائی حملے کی سمبھاونا ہو وہاں سے بچوں عورتوں تتھا اپاہجوں کو ہٹا کر ستھان خالی کر دیا جاتا ہے۔ دھن سمپتی ہٹائی جا سکے وہ ہٹا دی جاتی ہے۔ اور نگر کے نگر ویران کر دئے جاتے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا لابھ تو یہ ہے کہ نگر کی سنتانیں مولیہ وان سمپتی ویری کے خراشوں سے بچ جاتی ہے۔ جب نگر میں کوئی ہے ہی نہیں۔ تو حملہ ہی کس پر کیا جائے۔ یہ بھی یہ ہوتا ہے۔ کہ ہونے والا حملہ رک جاتا ہے۔ اور اگر ہوتا بھی ہے۔ تو اس سے کم از کم ہانی ہوتی ہے۔

یہ تجویز کوئی سرل کاریہ نہیں ہے۔ ورشوں سے تل تل کر سنچت کیا گھر، دم تیج کر تھوڑے سے لوٹا سامان لے کر اپنا گھر چھوڑنا۔ ایک پردیش کے لئے جنگلوں میدانوں یا گراموں میں جا پڑنا کوئی سرل کاریہ نہیں ہے۔ کہاں جائیں؟ کیا لے جائیں؟ کیا کریں؟ کیا کھائیں؟ کیول اتنی ہی نہیں ہیں۔ کئی ہزار بچے انگلینڈ سے ہٹا کر انگلینڈ کے وچار سے انگلینڈ سے باہر بھیجے جا رہے ہیں۔ کتنی کٹھن سمسیا ہے یہ بچے ماں باپ سے بچھڑ رہے ہیں کچھ ٹھیک نہیں کب تک کے لئے ہو رہے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۲)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

استری جگت

ایران کی استریاں

لیکھک :- شری رام سروپ جی

نور جہاں ایرانی خاتون تھی - اس کی بہادری نیز علمیت کے بارے میں جو باتیں مشہور ہیں - وہ سب کو معلوم ہیں - عطر گلاب اس نے ایجاد کیا - مغلیہ سلطنت کا مناسب انتظام کیا - اپنے ہاتھ سے متعدد بار شیر کا شکار کیا - آج اسی ملک ایران کی عورتوں کے بارے میں کچھ مختصر بیان کیا جاتا ہے - جس کا رہنے والا نور جہاں کا والد غیاث بیگ تھا ۔

اس میں شک نہیں - کہ ایرانی اور ہندوستانی سوسائٹی میں زیادہ تفاوت نہیں ہے - یہاں بھی ہندوستان کی طرح کمسنی کی شادیوں کا رواج ہے - بوڑھے آدمی یہاں بھی مثل ہندوستان کے اپنی منکوحہ عورت کی زندگی کو تلخ بنانے میں کمال رکھتے ہیں - کئی کئی شادیاں کرنا یہاں بھی معیوب خیال نہیں کیا جاتا ۔

پردہ کا یہاں بے حد رواج ہے - تعلیم نسواں کی جانب سے بے حد لاپرواہی اور بے توجہی ہے - چھوٹی بچیوں کو قرآن شریف حفظ کرا دینا اعلیٰ تعلیم ہے - گھر کی چار دیواری میں ہی یہ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ بسر کرتی ہیں - امرا کے گھرانے کی عورتیں شاید ہی کبھی باہر نکلتی ہوں ۔

ہندوستان کی عورتوں کی طرح ان کا بھی کھانا بنانا - بچوں کی پرورش کرنا - یا دیگر گھریلو کام کاج کرنا - اگر ان سب سے فرصت ملی تو فضول باتیں کرنا یا لڑنا جھگڑنا ہی ان کی زندگی کا ٹائم ٹیبل ہے - یہ عورتیں اپنے خاوند کو مثل خدا کے خیال کرتی ہیں ۔

یہاں پر ایک آدمی کئی کئی عورتوں سے شادی کرنا برا خیال نہیں کرتا - کم شادیاں کرنا اکثر لوگ اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں ۔

عورتیں اپنے شوہر کو خوش کرنے کی انتہائی کوشش کرتی ہیں - اپنی خوبصورتی کا اظہار کرنے کے لئے ہر قسم کے مصنوعی طریقے استعمال کرتی ہیں - مثل ہندوستان کے ان میں بھی باہمی رشک حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے - یہاں پر عورت کی آنکھوں کا بڑا ہونا - اور بھوؤں کا گھنا ہونا نیز سیاہ ہونا حسین ہونے کی علامت ہے - چنانچہ یہاں کی عورتیں اپنی بھوؤں کو زیادہ سیاہ کرنے کے واسطے ہر قسم کے مصنوعی ذرائع استعمال کرتی رہتی ہیں ۔

جس طرح ہندوستان میں سمرتیکا کے اعضاء پر شعرائے نے طبع آزمائی کی ہے - اسی طرح ایران میں بھی عورتوں کی بھوؤں کی تعریف میں بہت کچھ خامہ فرسائی کی گئی ہے - اور ان کے متعلق عجیب و غریب تشبیہات استعمال کی گئی ہیں - حسین عورتوں کو شربت سے بھی مثال دی جاتی ہے - اور جن عورتوں کی بھوئیں بہت کالی ہوں - اور ہر قسم کے شربت بنانے میں ہوشیار ہوں - ان کی بے حد عزت و منزلت کی جاتی ہے ۔

یہاں کی عورتیں اپنی سوکن کو ذلیل کرانے کے لئے مختلف قسم کے تعویز اور گنڈے بھی استعمال کرتی ہیں - وہ اپنے شوہر کے واسطے جس قدر نرم دل ہوتی ہیں - اسی قدر اپنی سوکن کے حق میں سنگ دل بن جاتی ہیں ۔

ایران کی گورنمنٹ شروع میں تعلیم نسواں کی طرف سے غافل تھی - مگر وہ اب اس میں دلچسپی لے رہی ہے - عورتوں کی تعلیم کے واسطے متعدد سکول اور کالج کھولے گئے ہیں - اس کی اشاعت کے واسطے کافی اخبار جاری کئے گئے ہیں - اگرچہ مادری زبان فارسی ہے - مگر اکثر عورتیں انگریزی زبان کو بھی شوق سے دیکھ رہی ہیں - اور بسلسلہ تعلیم انہوں نے ولائیت کا بھی سفر کیا ہے - ولائیت جانے والی عورتوں کی تعداد میں سرعت کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے ۔

موجودہ زمانہ عورتوں کا زمانہ ہے - عورتوں میں بیداری پیدا کرنے کے واسطے دنیا انتہائی کوشش میں ہے - ایرانی عورتیں بھی اپنی نگاہ سے جہالت کا پردہ ہٹا کر زمانہ کے ساتھ ساتھ قدم رکھ رہی ہیں - انہوں نے اس سلسلہ میں جو نمایاں ترقی کی ہے - اگر اس کی رفتار میں فرق نہ آیا - تو وہ زمانہ دور نہیں - جو ایران میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دے ۔

جو عورتیں اس وقت تک قدامت پسندی کی دلدادہ ہیں - ان کی پوشاک بڑی بھدی ہے - جیسے پاجامہ تنگ کرتہ اور چوٹیاں لمبی ہوتی ہیں - یعنی کہ اکثر عورتیں اپنی چوٹیوں کو زیادہ لمبا کرنے کے واسطے گھوڑے کے بال استعمال کرتی ہیں - لیکن اب ان باتوں کا رواج کم ہو رہا ہے - وہ اپنے لباس میں یورپین پوشش کو زیادہ داخل کر رہی ہیں - عورتوں کی اکثر سوسائٹیوں نے پردہ جہیز نیز متعدد نکاح کے خلاف قانون پاس کروائے ہیں - اب وہ اس میدان میں کھڑی ہیں - جہاں دنیا کے تمام حصص کی مہذب عورتیں ہیں ۔

(دھنک ترنگ)

قوس و قزح

"میرا دل اچھلتا ہے - جب میں دیکھتا ہوں
آسمان میں قوس و قزح
اس وقت بھی ایسا ہی تھا - جب میری زندگی
شروع ہوئی ——— اور
اب بھی ایسا ہی ہے - جب کہ میں جوان
ہوں ——— اور
اس وقت بھی ویسا ہی ہوگا جب میں بوڑھا
ہوں گا ——— یا مروں گا -
بچہ آدمی کا باپ ہے ——— اور
میں اپنے دنوں کو چاہتا ہوں ——— کہ
ایک دوسرے کے ذاتی تقدس سے مربوط
رہیں "

(ولیم ورڈ سورتھ)

آریہ سماجوں کے اتسووں میں پریورتن کی آوشیکتا

لیکھک :- شری چرنجیت لال جی بان پرستھی

کچھ دیر ہوئی - میں نے اس دشا پر ایک لیکھ علاولپور ضلع جالندھر میں اپنے پرچار کے انوبھو کے آدھار پر لکھا تھا - آج آریہ جنتا کے وچار کے لئے دوسرے ستھان کے کچھ انوبھو بتانا چاہتا ہوں ۔

آریہ سماج حافظ آباد کے اتسو پر مجھے کچھ دن پہلے کتھا کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا نے بھیجا تھا - میں نے وہاں کے ادھیکاریوں کے مشورہ سے پرچار کا وہی سلسلہ جاری کیا - جیسا کہ علاولپور میں جاری کیا گیا تھا - اوقات پراتہ کال کسی محلہ میں ایک آریہ بھائی کے گھر ست سنگ لگایا جاتا تھا - جہاں وہ بھائی واس کی دھرم پتنی اپنے اشٹ متروں کو ست سنگ کی سوچنا دے دیتے تھے - یہ پنام سروپ محلہ کے سناتن دھرمی و سکھ بہن بھائی بھی آ جاتے تھے - اور آریہ سبھا سد بھی اکثر پریوار سہت سمّلت ہوتے تھے - ست سنگ میں ہون اور اس کے پشچات ملکر بھجن گائے جاتے تھے - ست سنگ کا پنڈ لگنے پر ایک دو ستھانوں پر تو ایک دیوی آ گئی - جس نے بہت اتم بھجن گائے - جس سے بھجنیک کی آوشیکتا نہ رہی - بھجنوں کے پشچات میرا اپدیش گرہستھ آشرم کے سدھار پر ہوا کرتا تھا - یہ ست سنگ آٹھ بجے کے قریب ختم ہو جایا کرتا تھا - جس نے کچھ سیلشے ، توارن سمجھنے ہوں - یا ست سنگ کے متعلق کوئی اور بات پوچھنی ہو - اس کے متعلق سماج مندر میں آ کر دریافت کرنے کی گھوشنا کی جاتی تھی - اس پرکار کوئی نہ کوئی جگیاسو آ ہی جاتا تھا ۔

پراتہ کال کے ست سنگ کے لابھ دائک پرتیت ہونے پر رات کے ست سنگ میں بھی جنتا ادھک آتی تھی - رات کو بھی آدھ گھنٹہ بھجن ہوتے تھے - ایک بھجن میں بھی پڑھا کرتا تھا - اور اس کے پشچات ایک گھنٹہ کے لئے میرا اپدیش ہوتا تھا - اور یہ ست سنگ $9\frac{1}{2}$ بجے رات تک سماپت ہو جاتا تھا - اس پرکار ست سنگ میں وہ بہن بھائی بھی آنے لگے - جو کہ آریہ سماج مندر میں کتھا ہونے پر آ گئے بہت کم یا بالکل نہیں

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

ہندی "آریہ ورت" کے گراہک خود بنیں اور دوسروں کو بنائیں ۔
(مینجر)

ایک دُشچر تر نوجوان کے نیک بننے کی شکشا پر دساماجک کہانی

پریورتن

لیکھکا: شریمتی کوشلیا دیوی سرس

آواز آئی۔

"اری! او گجرے والی!"

یہ ایک استری کی بلاہٹ تھی۔ گجرے والی کے کانوں نے سُنی۔ وہ رُکی اِدھر اُدھر جھانکا۔ لیکن کوئی دکھائی نہ دیا۔ تو زور سے "ہوکا" دیا۔

"بیلے کے گجرے!"

"اری۔ اوپر دیکھ۔"

اُس نے اُوپر کی طرف دیکھا۔ تو استری پُرش کھڑے مکان کے چھجے پر باتیں کر رہے تھے۔ گجرے والی کو سیڑھیوں کے راستہ کی طرف سنکیت کیا گیا۔ اور وہ پہنچ گئی اُوپر بیٹھک میں۔

ویشیا راما بائی کی یہ بیٹھک تھی ــــ شہر کے منچلوں کی ہمان ــــ راما بائی سبھی کی چہیتی تھی ــــ سبھی بڑے بڑے ادھیکاری اس کے پاس آتے ــــ چھپ چھپ کر ــــ رات اندھیرے ــــ لیکن ہرلیش نے کبھی سماج کے پھوڑوں کی چنتا نہ کی۔ وہ کھلے عام آتا تھا۔ اس نے سُدھارکوں کے اُپدیشوں کا مولیہ دو کوڑی لگایا۔

وہ کہتا ــــ "چھپ کر کیا جاتا کام یہ پاپ ہے۔ میں کون سا پاپ کرتا ہوں؟ میں تو بیوپاری ہوں۔ خریدار ہوں پریم کا۔ پیسہ دے کر خریدتا ہوں۔ سنسار کیا بیوپار نہیں کرتا۔ میں تو بیوپاری ہوں۔"

وہ کھلے عام ویشیاؤں کے گھروں میں گھس جاتا۔ وہ راہ چلتی استری کو پکڑ لیتا۔ اور کہتا ــــ "سودا کر دا اپنے پریم کا" ــــ

سماج نے اُسے غنڈا کہا۔ اُسے کوئی پرواہ نہیں ان باتوں کی۔ لوگ اُسے جو جی میں آئے کہیں۔

راما بائی کے پاس بیٹھی ہرلیش غنڈا کھڑا تھا۔

گجرے والی کی اٹھلاتی چال۔ اُس کا گٹھا ہوا شیام شریر دیکھ ہرلیش حیران تھا۔ اُس نے انیک یووتیاں دیکھی تھیں۔ انیکوں کو خریدا تھا۔ کیتوں کو بھرمایا اور پھنسایا تھا۔ پرنتو اس کی آنکھیں اس گجرے والی پر ہی لگی ہوئی تھیں۔ کیوں؟ ــــ وہ ایک مادکتا دیکھ رہا تھا اس کے شریر میں ــــ ایک بھولا پن پا رہا تھا اُس کے چہرہ میں ــــ پیلا! نہیں! پیار بھی بھرا پڑا تھا اُس کے نینوں میں۔

راما بائی نے پوچھا ــــ "کیسے دیئے ہیں سب؟"

ہرلیش بولا ــــ "تمہارا نام؟"

"پگلی۔"

گجرے والی کے نینوں میں ایک چھوٹا سا سپنا سما گیا۔

"سچ۔"

"ہاں۔ بابو جی۔ مجھے 'پگلی' کہتے ہیں۔"

"تم پگلی نہیں۔ دوسروں کو پاگل بنانے والی ہو" ــــ ہرلیش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں بابو جی۔ میرا نام تو 'منگلی' ہے۔ پرنتو یہ نام پڑ ہی گیا ہے۔"

"اچھا۔ تم کسی کی پگلی ہو۔"

گجرے والی شرمائی۔ راما بائی مسکراتی ہوئی کہا۔

"کیا مول لگا رہے ہو؟"

"دو دو آنے تانے بھیا بائی جی۔"

ہرلیش ــــ "تمہارا پاگل کیا کرتا ہے؟"

"چل بسا۔"

"بچے ہیں؟"

"نہیں ــــ وہ شرما گئی ــــ ایک اندھی ماں ہے۔"

مانو اس سمے ہرلیش وکیل تھا۔ اور گجرے والی (مالن) ابھیوکت (مجرم) اس پرکار کی جا رہی تھی۔

"کیسے دن کٹتے ہیں؟ گذارا کیسے ہوتا ہے؟ کیا کھاتی ہو؟ کیا پہنتی ہو؟ کبھی یہ کام کے پرش کے بارے تھے۔ اور گجرے والی مشین کی بھانتی قدرتی طور پر اُتر دیتی جاتی تھی۔ اس کے سارے گجرے خرید لئے گئے۔ اور وہ پرسنن چت چلی گئی +

(۲)

دوسرے دن

گجرے والی نے راما بائی کے مکان کے سامنے آ کر پھر زور سے "ہوکا" دیا۔ "تازے بیلے کے گجرے۔"

ہرلیش پہلے ہی سے وہاں تھا۔ رات بھر اُس کی آنکھوں میں گجرے والی کا یوون جھلکتا رہا۔ اس کے بھولے پن سے آج ... نیند نہ آنے دی۔ گجرے والی اُوپر بلا لی گئی۔

"پگلی۔ تم بڑی نردھن ہو" ہرلیش نے کہا۔

"ہاں۔ بابو جی۔ ہمارے بھاگیہ میں یہی بدا ہے۔"

"لیکن۔ تم دھنی بن سکتی ہو۔"

گجرے والی نے بڑی یاچنا بھری نظر سے ہرلیش کی اور دیکھ کر کہا ــــ "کیسے بابو جی؟"

"بالکل آسانی سے۔ نئی ساڑھیاں۔ نئی چوڑیاں۔ خدمت کے لئے نوکر بھی تمہیں مل سکتے ہیں۔"

"بابو جی۔ بتائیے کیسے؟ میں نے سنا ہے۔ کہ منتر جادو سے دھنی آدمی بن جاتا ہے۔ بابو جی ــــ مجھے بتائیے۔ میں پانچ پیسے کے لڈو بانٹوں گی۔ ہم بہت دُکھی ہیں۔ کھانے بھر کو مل جائے۔ ہم نردھن رہنا نہیں چاہتے بابو جی۔"

مالن نے بڑے آدیگ سے یہ سب کہہ دیا۔

"تم اپنا مول کر دو۔ اپنا پریم بیچو۔ بڑا اچھا منتر ہے یہ۔"

گجرے والی چکت رہ گئی۔ وہ اتنا بڑا اپمان سہن سکتی تھی۔ اُسے اس بات کا خیال ہی نہ تھا۔

ہرلیش پھر بولا ــــ "اپنے پریم کا مول؟"

مالن بھڑک کر بولی۔ "تو رکھیا! پریم بھی کوئی بازاری وستو ہے۔ جو مول کر دوں۔ مول تو چیزوں کا ہوتا ہے۔ ایسا کبھی نہ ہوگا۔"

راما بائی پاس ہی بیٹھی تھی۔ اس کا ہردے ٹھیک سے لرز اُٹھا ــــ

سچ ہی تو ہے۔ پریم کا سودا نہیں ہوتا۔ پُرش کیا سمجھے۔ وہ تو شریر کو پا کر پھول اُٹھتا ہے۔ واسنا کے پُرش کیا جانیں۔ کہ استری کن اِستھانوں سے دوش ہو کر اپنا آپ بیچتی ــــ پریم کا نام بدنام کرتی ہے۔

مالن سچ کہتی ہے۔ گذارا ہے تو کیا ہے تو استری ہردہ! ــــ پریم کی پارکھی۔

ہرلیش نے کہا ــــ "مالن۔ میں تمہیں ہزاروں اُداہرن بتا سکتا ہوں۔ میں نے انیک یووتیوں کا پریم پیسے سے خریدا ہے۔ راما بائی سامنے ہی ایک اُداہرن ہے۔"

مالن بولی ــــ "ہوگا بابو جی۔ لیکن میں سمجھتی ہوں۔ خریدے ہوئے پریم 'چاہ' ہوگی؟ گلابی بن ہوگا؟ نہیں بابو جی اس میں بیوپار جتنا ہوتی ہوگی۔ تیتر کی لڑائی جلتا ہوگا خریدا ہوا پریم کا شریر شریر۔"

راما بائی کا ہردہ اُداس ہو گیا۔ وہ الجھن کر رہی تھی۔ وہ اپنے جیون کی تڑپ سن رہی تھی۔ اس کی سمٹی سمٹی چاہ۔ گلابی پن سے بھرا ہوا گھناؤنا جیون ــــ اپنا جیون آرمبھ سے لے کر ــــ ایک بالکا سے ــــ دیووتی ــــ پتنی ــــ ودھوا ــــ ویشیا ــــ آنکھوں کے سامنے سے ایسے نکلتے جا رہے تھے۔ جیسے ریل گاڑی میں بیٹھے ہوئے پرکھش پا۔ کھمبے تیزی سے گذر جاتے ہیں۔

راما بائی نے گجرے خریدے۔ اور ہرلیش کے ہٹ کرنے پر مالن کو بھیج دیا۔

(۳)

تیسرے دن

مالن پھر پہنچ گئی۔ اس کے گجرے بک جاتے تھے۔ اور دوسرے نہ جانے کیوں اُس کے پاؤں راما بائی کے مکان کے سامنے آ کر ہی آرام کرتے تھے۔ آج تو وہ بنا بُلائے چھت پر چڑھ گئی تھی۔

ہرلیش نے کہا ــــ "پگلی۔ ایسے ہی بھوکی مرے گی اکیلی؟ دیکھو راما بائی کو۔ مالا مال ہو جاؤ گی۔ سچ کہتا ہوں۔ آج اپنے پریم کا مول بتاؤ۔"

"بابو جی۔ مذاق نہ کیجئے۔ میں اکیلی نہیں میرے ساتھ اُن کی سمرتی ہے۔"

"اری۔ وہ تو چل بسا۔ اب کیا ساری عمر اسی کا رونا روئے گی؟"

"بابو جی۔ ہمارا پریم خریدا ہوا نہ تھا۔ سو ہم ہی اُس کا تھا۔ تبھی تو وہ چھوٹ گیا۔ نر نہیں۔ کیسے بھول دوں؟"

ہرلیش نے نوٹوں کا بنڈل جیب سے نکال کر دری پر رکھا۔ اور کہا ــــ "تم نہیں بیچتی۔ پر میں تو خریدتا ہوں۔"

بس پھر کیا۔ مالن شاید ابھی بھی ... پرنتو اُسے لاج تھا اپنے گجرے بیچنے کا بہتر تھا۔ اور کہیں بکیں گے نہیں۔

(باقی آئندہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج مورنڈہ کے سماچار

۱۷۔ اگست سنہ ۱۹۴۰ء کو آریہ سماج مورنڈہ نے تہوار رکھڑی کے ساتھ سارو دیشک سبھا دہلی کی آگیا انوسار حیدرآباد ستیہ گرہ بلیدان سمارک دوس نہایت شان سے منایا۔ جس میں معززین شہر نے کافی تعداد میں حصہ لیا۔

صبح سات بجے سے آٹھ بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ اس کے بعد پنڈت ارجن دیو شاستری نے پراتھنا کرائی۔ اور منتروں کا پاٹھ کرایا۔ سب بھائیوں نے شامل ہو کر بلیدان شردھانجلی پر بھم پوروک منائی۔ اور منوہر بھجن ہوئے۔ بعد میں لالہ لکھپت رام شاستری کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ جس میں انہوں نے حیدرآباد ستیاگرہ کے شہیدوں کے حالات سنائے۔ اور بلیدانوں کی فلاسفی پر بھی روشنی ڈالی۔ جھنڈا لہرانے کی رسم کے بعد شانتی پاٹھ ہو کر کارروائی سماپت ہوئی۔ اس موقعہ پر آریہ پاٹھ شالہ کی انڈسٹریل کلاس کے کام کی نمائش ہوئی۔ جلسہ سماروہ سے منایا گیا۔

(ڈاکٹر ستیہ سوروپ کوشل اُپ منتری)

آریہ سماج بہرام پور کے سماچار

دیہ پرچار ——— دیانند مٹھ مینا نگر کے شری سوامی سروپا نند جی بہرام پور پدھارے تین روز ماتری کے سمیہ آپ امرت ورشا کرتے رہے۔ آپ نے آریہ سماج۔ ہندو سنگٹھن۔ گئو رکھشا پر عام فہم زبان میں ویاکھیان دیا۔

شہیدان حیدرآباد کی یاد ———

۱۷ اگست کو شہیدان حیدرآباد کی یاد میں آریہ سماج مندر میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پنڈت تلسی رام جی نے شہید ویروں کی آتما کی سدگتی کے لئے پراتھنا کرائی۔ حکیم گوردھن داس جی نے حیدرآباد میں آریہ سماج کے کام پر تقریر کی اور ثابت کیا۔ کہ حیدرآباد میں آریہ سماج دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اس جلسہ میں بہرام پور کے تمام ہندو شامل تھے۔

(ماسٹر رام داس)

گورو کل ملتان کے سماچار

سرما ہی پریکشا کے بعد ۱۶ جون سے ۳۱ جولائی تک موسم گرما کی سالانہ تعطیلات تھیں۔ اب یکم اگست سے پھر

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

بڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے۔ دو تین بار لگاتار بارش ہو جانے سے موسم بھی سہاونا ہے۔ پانچ چھ دن سے صرف ایک برہمچاری کو بخار ہے۔ باقی سبھی برہمچاری تندرست ہیں۔ اس سمیہ بھی یدی کوئی سجن اپنے بالک کو داخل کرانا چاہتا ہے۔ تو کرا سکتا ہے۔ شلک صرف دس روپے ماسک ہے۔ پتر ویوہار مجھ سے کے پتہ سے کریں۔

(مکھیہ ادھشٹاتا۔ گورو کل ملتان)

آریہ ویر دل میرپور

آریہ سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار آریہ ویروں نے رکھڑی کا اتسو بڑی شان و شوکت سے منایا۔ شام کو آریہ سماج مندر میں کھیلیں وغیرہ کیں۔ اس کے بعد اپنے دفتر میں جا کر جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔

(منتری آریہ ویر دل میرپور)

آریہ سماج پھلور

آریہ ویر دل آریہ کمار سبھا کے ساتھ مل کر پربھات پھیری کی۔ اس کے بعد آٹھ بجے ہون یگیہ ہوا۔ اور اس کے بعد پنڈت جگدیش چندر کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ شام کو چھ بجے آریہ ویر دل نے بڑی شان سے جھنڈا لہرایا۔ اور سب کا خوشی میں مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

رات کو بھجن منڈلی کے بھجنوں کے بعد ایک پربھاوشالی لیکچر ہوا۔ جس کا جنتا پر اچھا اثر پڑا۔

(گیان چند آریہ اُپ منتری)

آریہ سماج نروانہ ریاست پٹیالہ کے سماچار

۱۷ کو شرادنی تتھا بلیدان دوس بڑے ہی دھوم دھام سے منائے گئے۔ کارروائی جلسہ جیہ تجو للت کمار کے بھجن سے شروع ہوئی۔ ہون یگیہ کیا گیا۔ جس

میں بہت سے بہن بھائی سمّلت تھے۔ بہت سے سجنوں کا یگیوپویت سنسکار کیا گیا۔ لالہ ہر سوروپ جی۔ برہمچاری ادم پرکاش جی۔ تتھا لالہ آسا رام جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ پنڈت رام چندر جی ودید تتھا بابو کلونت رائے جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ اس کے بعد پنڈت منسا رام جی چکردھاری نے حیدرآباد اندولن تتھا شرادنی کے بارے میں بڑا مدلل ویاکھیان دیا۔ سارے شہیدوں کے نام بتائے۔ ان کو شردھانجلی پیش کی۔ پراتھنا منتر پڑھے اور آریہ سارودیشک سبھا کی طرف سے آئی ہوئی اپیل پڑھ کر سنائی۔ شرادنی دان اکٹھا کیا گیا۔ حاضری بہت کافی تھی۔ کارروائی اُتسو ویدک دھرم کی جے۔ رشی دیانند کی جے کے نعروں کے درمیان سماپت ہوئی۔

آریہ ویایام شالہ نروانہ کی طرف سے والی بال کے کھیل کا پورا انتظام کر دیا گیا ہے۔ آریہ ہندو سجن شام کو روزانہ باقاعدہ کھیل میں شامل ہو سکتے ہیں۔

(منسا رام چکردھاری منتری آریہ سماج نروانہ)

آریہ سماج گوجرہ

۱۷۔ اگست کو حیدرآباد بلیدان دوس بڑی شان سے منایا گیا۔ سندھیا ہون آدی کے بعد آریہ نر ناریوں نے سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار پراتھنا منتروں کا جاپ کیا۔ اور پنڈت ہریش چندر نے منتروں کی ویاکھیا کی۔ ماسٹر رام پرکاش جی ہاسٹیم ماسٹر نے اپنے منوہر شریلے بھجنوں سے سمیہ باندھ دیا۔ جب سوامی وشدھانند جی کا ویاکھیان آرمبھ ہوا۔ تو آریہ سماج مندر نر ناریوں سے بھر گیا۔ سوامی جی کے ویاکھیان کا اثر جنتا پر اتی اُتم پڑا۔ مہاشہ برج موہن نے شہیدوں کی یاد پر ایک برجستہ تقریر کی۔ بھگت سہدیو کی نظم کے بعد ڈاکٹر سنیہ راج جی مسافر نے ایک پنجابی نظم بعنوان "رکھڑی بندھن" اور "یوم شہیدان حیدرآباد" کو اپنی سُریلی ادا میں گا کر حاضرین کو خوش کیا۔ آخر میں شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی۔

(امرنا تھ بی۔ اے سیکرٹری آریہ سماج گوجرہ)

پیڑی دروازہ میں ستیاگرہ بلیدان دوس

"حیدرآباد ستیاگرہ بلیدان دوس" ۱۷۔ اگست کو بڑی دھوم دھام سے منایا

KU-KA REGD

Will Save You from -
THROAT OPERATIONS.

کو-کا
گلوں کا بغیر آپریشن واحد علاج

ٹانسلز (گلے پڑنا) گلے کا بیٹھنا۔ کنپیڑے۔ خناق وغیرہ گلے کی منجملہ امراض خراب گلے کی وجہ سے ہونیوالے بخار میں کو-کا پہلی خوراک میں ہی لاثانی اثر کرتا ہے۔
آنریبل سر جے لال رائے بہادر ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ تحریر فرماتے ہیں:۔
"کو-کا کا استعمال بچوں کے گلے پڑنا و امراض گلا میں نہایت مفید ثابت ہوا۔"

مُلتانی فارمیسی۔ گمٹی بازار۔ لاہور

MULTANI PHARMACY REGD
PHONE No:-2777 GUMTI BAZAR LAHORE ESTD 1678

گیا۔ پراتہ ۶½ بجے برات نگر لالہ گہن چند جی میں سب نگر نواسی اکٹھے ہوئے۔ اور ہون پرارتھنا کی گئی۔ اس کے بعد لڑکوں نے چند بھجن پڑھے۔ پھر بخشی مالک رام نے مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد ڈاکٹر جگت پربہ انچارج فری ڈسپنسری لالہ دوہا دھر پڑی دروازہ نے تقریر کی۔ جو کہ نہایت پُر اثر تھی۔ آخر میں آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد سبھا برخاست ہوئی۔

(آنند سنگھ سنتیا گرہی)

آریہ سماج تونسہ کے سماچار

تونسہ میں حیدر آباد ستیاگرہ بلیدان دوس" اور کمیونل ایوارڈ ڈے" منایا گیا۔ ہندوؤں نے زیر انتظام آریہ سماج ایک جلسہ منایا۔ جس میں دیہات سے بھی لوگ شامل ہوئے۔ کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ مختلف اصحاب نے تقاریر کیں۔ اور حسب ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوا:۔

"تونسہ کے ہندو محسوس کرتے ہیں۔ کہ کمیونل ایوارڈ سکھ قوم کے لئے بالخصوص اور ہندوستان کے لئے بالعموم ایک لعنت ہے۔ اس کے خلاف پُر زور پروٹسٹ

کرتے ہوئے ہم گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس کو فی الفور منسوخ کیا جائے"

(ترلوک ناتھ منتری)

سوچنا

شریمتی ودیا دیتی اُپدیشکہ جی نے اب سوتنتر روپ سے کاریہ کرنا آرنبھ کر دیا ہے۔ جن آریہ سماجوں و استری آریہ سماجوں کو اپنے ہاں پرچار کرانے کی ضرورت ہو۔ وہ کرپا کر کے ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں:۔

(مہاشہ مدن جیت آریہ فیروزپور شہر)

ریاست پونچھ میں پرچار کی گونج

ریاست پونچھ میں دیانند دلت اُدھار سبھا کی دعوت بھون لاہور کی طرف سے پنڈت آسانند جی شجاع آبادی اُپدیشک پدھارے۔ آپ کے بھجنوں اور لیکچروں نے سوئی ہوئی سماج کو پھر سے جگا دیا ہے۔ ان کے منوہر دیاکھیانوں سے سکھ اور مسلمان بہت پرسنّ ہوئے ہیں۔ سکھوں نے انہیں اپنے گوردواروں میں پرچار کے لئے دعوت دی۔ مسلمانوں نے بھی اپنا خاص جلسہ کر کے ان کے وچاروں سے لابھ اُٹھایا۔ پنڈت جی نے تقریباً ۲½ ماہ ریاست پونچھ کا

دورہ کیا ہے۔ انہوں نے پتت جاتی کے لوگوں سے وارتالاپ کر کے انہیں آئندہ ہونے والی مردم شماری میں اپنے آپ کو آریہ لکھوانے کے لئے تیار کیا۔ پونچھ کی آریہ سماج جو دیر سے سوئی پڑی تھی۔ اب جاگ اُٹھی ہے۔ استری اور پرش روزانہ ست سنگ لگاتے ہیں۔ سماج کا کام جو ادھورا تھا۔ اسکو پورا کرنے کے لئے پنڈت جی کی پریرنا سے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ دیویوں نے کافی دھن دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور یقین دلایا ہے۔ کہ اگلے سال جب پنڈت جی یہاں درشن دیویں گے۔ تو اس وقت سماج کا نیا ہال تیار ہو گا۔

ہم دیانند دلت اُدھار سبھا کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جنہوں نے کہ ایسے لگن والے تپسوی نوجوان کی سیوا دے کر ہمیں آنند ہونے کا موقعہ دیا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آئندہ بھی یہ سبھا ہمارا پورا خیال رکھے گی۔

(دولت رام منتری)

آوشیک سوچنا

پنڈت ٹھاکر دت جی وَیدیہ امرت دھارا کا سُبھ وچار ہے۔ کہ سُوَدگباشی جہتہ امیں چند جی مشہور آریہ کوی کی منوہر اور

بہ نیم لہری کو بنائیں۔ جو آریہ سماجوں کیا بڑے آنند سے گائی جاتی ہیں۔ اکٹھا کر کے چھپوا دیا جائے۔ آریہ جنتا اس ضرورت کو بڑی دیر سے انوبھو کر رہی ہے۔ اس لئے نویدن ہے۔ کہ جن بھجنوں تھا آریہ سماجوں کے پاس ان کے بھجنوں کے مجموعے ہوں۔ یا کسی سجن کے پاس ان کی غیر مطبوعہ کوتائیں ہوں۔ تو درشن کرنے پتہ پر بھیجدیں۔ بھجن اکثرت کرنے کے بعد پُستکیں واپس کر دی جائیں گی۔

دگمبر داس رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

آریہ سماج آسیہ محلہ پشاور

آریہ سماج آسیہ اور محلہ گگراں کی ہر دو آریہ سماجوں نے ملکر "حیدر آباد ستیاگرہ دوس" اور رکھشا بندھن کا تہوار بڑے سماروہ سے منایا۔ ساڑھے سات بجے ہون یگیہ شروع ہوا۔ سردار امر سنگھ نے پراتھنا کرائی۔ پنڈت لیکھپال جی نے اُپدیش کیا۔ مہاشہ منشی رام اور مہدیو پرکاش کے بھجن ہوئے۔ ماسٹر برج لال جی اُپ پردھان نے رکھشا بندھن پر لیکچر دیا۔ اور پنڈت رام رام نارائن جی کی سمرتی میں شردھانجلی بھینٹ کی۔ اور بتایا۔ کہ پشاور میں

گاؤکشی اور مسلمان

یدی آپ کو گوشت خوری اور گئو ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں؟ اور گئو ہتیا کو دیش کیلئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری پستک گئو ہتیا اور مسلمان منگوا کر پڑھئے۔

"پرکاش" لاہور نے زبردست سماوچنا کی ہے۔ اس پستک میں گئو ہتیا کے نقصان اور گئو رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پستک کو ان گنت تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یکمشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ ملنے کا پتہ:۔ سید مصطفی احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ (یو۔پی)

ہفتہ وار اُردو "پرکاش" لاہور کا ماسک ہندی سنسکرن

"آریہ ورت"

۱۰۔ ستمبر ۱۹۴۰ء کو

سمپادکہ:۔ شکنتلا دیوی ہندی بھوشن — شائع ہو جائیگا — مینجنگ ایڈیٹر:۔ پنڈت کملا دیوی

ڈکلیریشن داخل اور ایک ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کر کے اجرا کی اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔ پہلا انک چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ جو دیش کے نیتاؤں آریہ سنیاسی مہاتماؤں اور ودوانوں کے اعلیٰ لیکھوں۔ اوجسوی کویتاؤں۔ ردچک اور شکشا پرد کہانیوں اور منوہر چتروں کا شاندار سنگرہ ہوگا۔ آریہ دھرم اور آریہ سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی اور آریہ بھاشا کے پرچارک آریہ مہلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنیوالے اس رسالہ کے خود خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو بنائیں۔ ٹائیٹل آرٹ پیپر پر۔ بڑھیا قیمتی کاغذ۔ موٹا ٹائیپ۔ سندر چھپائی۔ چندہ سالانہ دو روپے۔ برہما کیلئے اڑھائی روپے اور ودیش کیلئے ۵ شلنگ۔ مینیجر "پرکاش" کچی لسبت روڈ۔ لاہور

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت چودہ آنے فی شیشی ۱۴؍

ملنے کا پتہ

ایجنٹ

پشاور:۔ میسرز پی این کگڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں شملہ:۔ ٹھاکر برادرس لوئیر بازار

گوروکل کانگڑی فارمیسی رجسٹرڈ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

دنوا سیوں کو ان کی مرتیو سے جو نقصان پہنچا ہے۔ وہ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اور مہاشہ وشنو دت جی کا سکرپٹ حیدر آباد کی یاترا کر آئے ہیں۔ آپ نے وہاں کے نواسیوں اور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہندی کا پرچار کیسے کیا جائے؟

بقیہ صفحہ ۷

... اس کے لئے مانگ پیش ... بھائی ... کا اعتراض نہیں ہوسکتا۔ ... ہندی پرچارنی سبھائیں ... کو اپنے کاروبار میں بھی پتری ... کرنے کے لئے سنگٹھت ... کرنا چاہیئے۔

... ہندی پرچارنی سبھاؤں کو چاہیئے۔ ... سرکار کی اور سے Adult ... کے لئے چھپائے Education ... ہندی کے قاعدے منگوا کر ان ... سے راتری پاٹھ شالائیں کھول ... ہندی کا پرچار کریں۔

... ہندی پرچار سمتی کی اور سے ہندی ... کے لئے اردو ہندی شکشا ... ہندی شکشکا۔ اور ہندی پرچار ... تیار کروائی جارہی ہیں۔ یدی ... ہندی پریمی دانی مہانو بھاؤ ان کے ... کے لئے دان دینا چاہے۔ تو سبھا ... پردک سویکار کرے گی۔

... پرچار سمتی کی اور سے اکتوبر کے ... چاہتا ہیں لاہور میں ہندی سمیلن ... رہا ہے۔ اس کے لئے سواگت سمتی ... سمبہ بنائے جارہے ہیں۔ اس ... پنجاب میں ہندی پرچار کی یوجنا ... روپ دینے کا دشٹیش یتن کیا جائیگا۔

... ہندی پرچارنی سبھاؤں کو چاہیئے۔ ... والی منش گننا کے سمیہ لکھا نے کے ... میں "ہندی" لکھواتے کا سنگٹھت ... کریں۔ ابھی سمیہ کافی ہے۔ جو بھائی ... نہیں جانتے انہیں پڑھانے کا ... پربندھ کیا جائے۔ ہندی مہینے بھر میں ... جا سکتی ہے۔

اگر ہر ایک ہندی پڑھا لکھا سجن دو دو ... کو ہندی پڑھانے کا پرن لے لے۔ ... ہندی پرچار میں اور بھی آسانی ہوسکتی ہے۔

ہوائی حملوں سے بچاؤ کے طریقے

بقیہ صفحہ ۸

اندھیرا کرنا اس کے اُپرانت دوسرا اُپائے ہے اندھیرا کرنے کا۔ اسے انگریزی میں "بلیک آؤٹ" کہتے ہیں۔ ہوائی حملے ادھک تر راتری کے وقت ہوتے ہیں۔ جب کہ اندھکار میں یہ معلوم نہ ہوسکے کہ کون ادھر کہاں سے حملہ کررہا ہے۔ اور حملہ کرنے والوں کو روکنا کٹھن ہو جائے۔ اس سے بچنے کے لئے ہر سمیہ بڑی بڑی دوربینوں سے نگر کے رکھشک شترو کی دیکھ بھال کرتے رہتے ہیں۔ جوں ہی شترو کے حملے کی آہٹ ملی۔ ترنت ہی نگر بھر میں الارم بج اٹھا۔ اور بلبک مارتے ہی نگر بھر کی روشنی بند کر دی گئی۔ اس سے دو لابھ ہیں۔ ایک تو اندھکار میں شترو کو یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کہاں کیا ہے۔ اور نشانہ کسکو بنایا جائے۔ اور اس کا پھل یہ ہوتا ہے کہ شترو کی ہانی بہت ہوتی ہے۔ اس کے گولے آدی بہت خرچ ہوتے ہیں۔ اور اندھکار کے کارن دبے بھی بہت ہوتے ہیں۔ اور شترو کا حملہ اتنی ہانی نہیں کر پاتا۔ جتنی اُجالے میں ہو جاتی ہے۔ دوسرے اندھکار ہوتے ہی رکھشک گن سویم چھپے رہ کر شترو کے وایو یانوں پر متبین دوار سائیز روشنی ڈالتے ہیں۔ اور اس کی سہائیتا سے اینٹی ایئر کرافٹ گنس ان پر حملہ کر سکتی ہیں۔ نگر کے رکھشکوں کو اپنی توپیں چلانے میں بڑی سرلتا ہو جاتی ہے۔ جوں ہی حملے کی سمبھاونا دور ہو جاتی ہے۔ اطلاع ہوئے کر اندھکار دور کر دیا جاتا ہے۔

زمین کے اندر سرنگیں اس کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے استھانوں میں جگہ جگہ پر ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے زمین کے اندر سرنگیں اور کوٹھیاں بنا دی جاتی ہیں۔ یہ کوٹھیاں اس پرکار کی بنائی جاتی ہیں۔ کہ ان پر ہوائی گولہ باری کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ جوں ہی حملے کی

اشنکا ہوئی۔ اور بگل بجا۔ اور لوگ بھاگ کر اپنے نکٹ کی کوٹھریوں میں دبک رہے۔ لنڈن میں ایسی کوٹھریاں اتنی بڑی بڑی بنی ہیں۔ کہ ایک ایک میں ہزار ہزار پانچ پانچ سو آدمی آجاتے ہیں۔

دلیش کی بڑی بڑی اتہاسک تتھا انیہ پرکھیات عمارتوں تتھا مہوپورن سمارکوں کو ہوائی حملوں سے بچانے کے لئے انہیں ریت کی بوریوں سے ڈھکا جارہا ہے۔ ان عمارتوں کے چاروں اور ریت کی بوریاں اس کرم سے چن کر لگا دی جاتی ہیں۔ کہ اُن پر بم ورشا کا پربھاؤ ہی نہیں پڑنے پاتا۔ لنڈن کی کتنی ہی عمارتیں آج اسی پرکار ریت کی بوریوں سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ اور اس کے لئے بھارت سے تتھا انیہ استھانوں سے لاکھوں بوریاں خریدی گئی ہیں۔ یہ اُپائے یدیپی تنک جہنگا ہے۔ پرنتو اس کی اُپیوگتا کسی سے کم نہیں ہے۔

اس کے اُپرانت نمبر آتا ہے پیچھا کرنے والے جہازوں کا جنہیں "چیزر" کہتے ہیں جوں ہی حملہ کرنے والے ہوائی جہازوں کی آہٹ ملی۔ توں ہی ترنت یہ وایو یان آکاش میں اُڑ جاتے ہیں۔ اور بم ورشا کرنے والے شترو کے وایو یانوں کو گھیر دوار ادھر گاتا ادھر گھماتا آرنبھ کر دیتے ہیں۔ ان وایو یانوں میں مشین گنیں لگی رہتی ہیں۔ اور ان کی سہائیتا سے یہ شترو کے وایو یانوں کی بم ورشا میں بادھا ڈال کر اُن سے سویم بھڑ پڑتے ہیں۔ اس پرکار نگر کی ہونے والی ہانی ایک دم بچ جاتی ہے یا بہت کم ہو جاتی ہے۔ ہوائی حملے کو روکنے کا یہ ایک وشیش اُپائے ہے۔

آریہ سماجوں کے اُتسووں میں پریورتن کی آوشیکتا

بقیہ صفحہ ۹

آیا کرتے تھے۔ یہ کٹھن وہاں کے ادھیکاریوں کا ہے۔ یہ آج کل سب کا انوبھو ہے۔ کہ آریہ سماج مندروں میں گنتا ہونے پر جتنا کم آتی ہے۔ اس پرکار چھ سات دنوں میں سارے نگر میں پرچار ہو گیا۔ سنکروار کو سبھا کی اور سے دو بھجنیک آئے۔ اور شام کو نگر کیرتن ہوا۔ پرنتو کوئی اُپدیشک نہیں پہنچا۔ سنیچروار پرباتہ کال آریہ سماج مندر میں اُتسو کے دن میرا ہی اُپدیش ہوا۔ دوپہر کو بہن شکیل کماری کا دیاکھیان ہوا۔ اور رات کو پھر میرا ہی۔ ایت وار پرباتہ کال کو بھی میرا ہی اُپدیش ہوا۔ اور دوپہر کو شریمتی شکیل کماری جی کا۔ اس سمیہ شری بابو لالہ سنت لال جی ادھشٹاتا وید پرچار اور شری پنڈت شو دت جی پہنچ گئے۔ چونکہ یہ مہانو بھاؤ پہنچ گئے تھے۔ اس لئے پنڈت شو دت کا دیاکھیان شام کو اور لالہ سنت لال کا رات کو کرایا گیا۔ ورنہ ادھیکاریوں کو سبھا کی طرف سے کوئی شکایت نہ تھی۔ اور وہ کہتے تھے۔ کہ اگر یہ مہانو بھاؤ نہ آتے تب بھی ہم انوبھو کرتے ہیں۔ کہ ہمارے سارے نگر میں پرچار بہت اچھا ہو گیا ہے۔ اور اس طریقہ سے جتنا نے جو لابھ اُٹھایا ہے۔ وہ ان دنوں میں آٹھ یا دس دیاکھیان سماج مندر میں کرانے سے نہ ہو سکتا تھا۔ اس طریقہ پرچار کو بہت پسند کیا گیا۔ ان کا اُتسو پر کچھ ادھک خرچ بھی نہ ہوا۔ کیونکہ جب گرہ پر ست سنگ ہوتا تھا۔ اسی گرہ میں میرا بھوجن ہوتا تھا۔ اس لئے اُنہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو وید پرچار کا دھن بھی پہلے سے ادھک دیا۔ ارتھات بکتصلہ کی بجائے ڈیڑھ سو روپیہ

اُتسووں پر سبھا سے بھی اُپدیشک بھجنیک منگوائے جاتے ہیں۔ اور سوتنتر پرچارک و بھجنیک بھی بلائے جاتے ہیں۔ کئی چھوٹے چھوٹے قصبوں کے اُتسووں پر میں نے آٹھ دس بھجنیک اور آٹھ دس اُپدیشک بلکہ اس سے بھی ادھک دیکھے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا بھی اس خیال سے کہ اُس کے وید پرچار فنڈ میں کمی نہ ہو۔ اور آریہ سماج کے ادھیکاری اسنتشٹ نہ ہوں ادھک سے ادھک اُپدیشک بھیجنے کا یتن کرتی ہے

سوادھیائے کیلئے کچھ سستی اور اُتم پستکیں

ان سے کوئی محروم نہ رہے

شری ہنومان جی رچیت

اُپنشد گان
ہندی ۳ر اُردو ۲ر

ہنومان رامائن
ہندی ار اردو ۲ پیسہ

گیتا گان
گیتا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ
ہندی ۸ر اردو ۶ر

منیجر "پرکاش" بک ڈپو کچا نسبت روڈ۔ لاہور

رشی گان
ہندی ۴ر اُردو ۴ر

سندھیا گان
اردو ہندی ایک پیسہ یا ایک پیسہ
سینکڑہ ۵ر محصولڈاک ۸ر

...... وہاں کوئی پہنچتا نہیں ... ادھک ضرورت ہے۔ جن استھانوں پر پرچار کی ... کو پورا کر سکتی ہے۔ ... اُتسووں کی ہی مانگ ... اپنے اُپدیشکوں دوارا ... سبھا مشکل سے ... کہ آریہ پرتی ندھی ... پہل یہ ہو رہا ہے۔

بیسویں صدی کی بہترین ایجاد

خانہ دار! سائینس دان! ڈاکٹر!

سب کو اس سائینٹفک ایجاد سے فائدہ اٹھانا چاہیے

بنی نوع انسان کی بہتری
ہندوستان کے لاکھوں روپیہ
کی بچت
اور عوام کی صحت کی
حفاظت کیلئے

تندرستی اور صحت کے لئے ایک سیدھا سادہ طریق
تمام بیماریوں کا ایک قدرتی علاج

صحت اور تندرستی کا حاصل کرنا اُن لوگوں کیلئے بالکل آسان ہے جو جب بھی کوئی تکلیف ہو۔ اسے فوراً سادہ اور قدرتی طریق سے دور کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ غیر قدرتی طریق سے تسکین اور آرام پہنچانیوالی دوائوں کی مدد سے بیماری کے آثار کو دبا دینا ظاہرا طور پر تو صحت بخش ثابت ہوتا ہے لیکن ان سے بیماری کی جڑ دور نہیں ہوتی۔ آخیر میں نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ کہ تھوڑی سی تکلیف ایک خطرناک بیماری کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور معمولی سا فتور فتنہ میں بدل جاتا ہے۔ برعکس اس ایک سیدھی سادی دوا جس کے تمام اجزاء قدرتی اور سادہ ہوتے ہیں۔ بیمار آدمی پر ماں کے دودھ کا سا کام کرتی ہے۔ اس سے ذرا بھی بگاڑ نہیں ہوتا۔ اس کا خطرہ بھی نہیں ہوتا۔ کہ کوئی تکلیف شروع ہونے لگی اور اس کے استعمال سے جھٹ دور ہو گئی۔ بلکہ وہ ایک عام تکلیف سے جو بعد میں فتنہ اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے بھی نجات بخشتی ہے۔ ایسی پوری صحت بخش دوا ہی بنی نوع انسان کیلئے نعمت ثابت ہو سکتی ہے۔ پوری صحت بخش دوا ہی ہوگی جس میں مندرجہ ذیل پانچ اوصاف ہونگے:- (۱) وہ بیماری کے تمام جراثیم کو ہلاک کر سکتی ہو۔ (۲) فساد باد و قوت ہاضمہ کو تیز کرتی ہو اور معدہ و انتڑیوں کی امراض کا علاج ہو۔ (۳) وہ بیرونی استعمال کے بھی قابل ہو اور سوجن ورم زخم اور جلدی خرابیوں کو مٹاتی ہو۔ (۴) اندرونی اور خارجی تمام دردوں کو مٹا سکتی ہو۔ (۵) تمام زہریلے مادوں کو ہلاک کر سکتی ہو اور حیوانی دنیا تاتی زہر کی دشمن ہو۔

"امرت دھارا" جو شمالی ہندوستان کے مشہور و معروف معالج پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد ہے اور اس صدی کی بہترین ایجاد ہے۔ جسے ہندوستان کے لاکھوں آدمی سچ مچ امرت سمجھ کر استعمال میں لاتے ہیں۔ اسکے تمام مفید اجزاء یہ تمام خوبیاں رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آئندہ مضمون میں اس کے متعلق دی ہوئی تفصیل سے ظاہر ہوگا۔ اس سے آپ بخوبی جان سکیں گے۔ کہ یہی ایک دوا ہے جو بہت سی امراض میں پوری صحت بخش اور ہر ایک خطرے سے خالی ہے گذشتہ ۳۸ سال کے دوران میں اس نے ایک جادو بھری کامیابی کو حاصل کیا ہے۔ ہندوستان میں کوئی بڑا گاؤں نہیں جہاں اسکا نام سنائی نہ دیتا ہو۔ کوئی تعلیمیافتہ گھر نہیں جہاں اسکا استعمال نہ ہوتا ہوگا۔ ذیل میں بیماری کے پانچ اہم اسباب اور اُن سے پیدا ہونے والی امراض کا ذکر کیا جاتا ہے جنہیں یہ ایک آن کی آن میں رفع کر دیتی ہے۔

بیماری کے پانچ اسباب پر فتح حاصل کرو!

۱۔ جراثیم جراثیم اندرونی اور بیرونی روز مرہ کی جسمانی نقائص کا سبب ہیں۔ [illegible]

۲۔ کمزوری ہاضمہ ہر ایک قسم کی غذا جو [illegible] اس کے استعمال سے دور ہوتی ہیں۔

۳۔ چوٹ گھاؤ وغیرہ [illegible] ایسی حالتوں میں جراثیم کی چھوت نہیں پیدا ہونے دیتی۔

۴۔ درد وغیرہ اندرونی و بیرونی دونوں طرح کے درد [illegible] اور بیرونی دونوں طرح کے دردوں کا علاج ہے۔ یہ ان کے حقیقی اسباب کو رفع کرتی ہے۔

۵۔ زہریلے مادے [illegible] یہ سانپ اور بچھو کے کاٹے اور [illegible] کے زہروں پر جادو اثر ثابت ہوتی ہے۔

"امرت دھارا" کے اجزا اور ترکیب

ہندوستان کے لوگ امرت دھارا کے اجزاء کو معلوم کرنے کی کوشش کر چکے ہیں۔ انہوں نے [illegible] کے اس کے مختلف نسخے کتابوں۔ اخباروں میں لکھے ہیں۔ کافور اور اجوائن کا ست ان سب میں مشترک بیان کیا ہے۔ باقی کو جانے دیں۔ اگر صرف مندرجہ بالا دو مفردات کا ہی اچھی طرح سے مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ امرت دھارا کی جو تعریف کی گئی ہے۔ وہ غلط نہیں ہو سکتی۔ اور اس میں تو معمولی اجزاء کے اصل اور اوزان کی کمی بیشی ہے۔ اور وزن کے فرق سے زمین آسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔ اور کئی اجزا ایسے ہیں جو کسی طریقہ سے بھی کوئی معلوم نہیں کر سکتا ہے۔ آپ ذرا ان دو اجزاء کی خوبیوں پر دھیان دیجئے:-

(۱) **کافور** [illegible]

(۲) **ست اجوائن** [illegible]

رسالہ "امرت" مفت طلب فرمایئے!
[illegible]

امرت دھارا
ہندوستان کا جسمانی محافظ

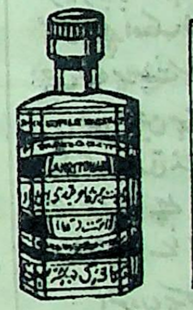

امرت دھارا

ہندوستان بھر کے تمام معزز دکانداروں کے ہاں دستیاب ہو سکتی ہے اور تین سائز کی شیشیوں میں ملتی ہے:-

بڑی شیشی ...... دو روپے آٹھ آنے
نصف شیشی ...... ایک روپیہ چار آنے
نمونہ کی چھوٹی شیشی ...... آٹھ آنے

آج ہی اپنے نزدیکی دکاندار سے نمونہ کی شیشی خرید فرمایئے!

چھتیس ہزار سے زیادہ سرٹیفکیٹ

۳۰ سال کے عرصے میں امرت دھارا کے لاکھوں استعمال کرنے والوں میں سے چھتیس ہزار اشخاص نے بغیر مانگے سرٹیفکیٹ بھیجے ہیں۔ جن میں امرت دھارا کے جادو اثر اور مفید ہونے کی پوری پوری داد دی گئی ہے۔ امرت دھارا آج کل ہندوستان کے ہر گھر کی خانگی ضروریات میں ایک ایسی اہم اور ضروری شے ہو گئی ہے۔ کہ اگر یہی چیز یورپ کے کسی ملک میں ایجاد ہوتی۔ تو اس ملک کی گورنمنٹ رفاہ عام کے لئے اس کو خود رواج دیتی اور اس کے موجد کو ایسی بیش بہا اور مفید ایجاد کے بدلے مالا مال کر دیتی۔

ہندوستان میں امرت دھارا کے متعلق ہر طرح کی خیال آرائیاں کی گئی ہیں لیکن ایسا کوئی بھی شخص نہیں ہوگا جس نے اس دوا کے علاج کو مفید اور ضروری نہ سمجھا ہو۔ اس کے بہت مفید ہونے میں کسی طرح کا شک کیا ہو۔ نقالوں نے اپنی نقلی چیزوں کو جو اکثر بے فائدہ ثابت ہوتی ہیں۔ اور کہیں کہیں خطرناک بھی ثابت ہوئی ہیں۔ بازار میں چلانے کے لئے بہت زور لگایا ہے۔ لیکن انہوں نے منہ کی کھائی ہے۔ انہیں کچھ بھی کامیابی نہیں ہوئی!

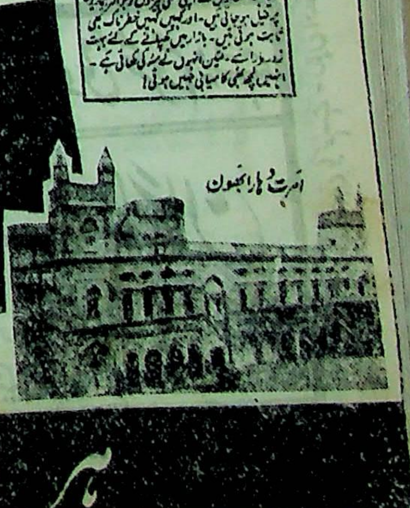

امرت دھارا بھون

امرت دھارا اینڈ مکس ۔ امرت دھارا سٹریٹ ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ہر ایک گھر کا محافظ فرشتہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت — بے کاروں کے لئے روزگار

دیسی چیزوں سے صابن بنانا

…سمجھا جاتا ہے۔ کہ صابن صرف
…سوڈا ہی سے بن سکتا ہے۔ آج
…کاسٹک سوڈا باہر سے آتا ہے۔
…لوگوں کا خیال ہے۔ کہ جو مال یہاں ملتا
…سے گھروں میں یا گاؤں میں سوڈا
…بنایا جا سکتا۔ ذیل میں ہم یہ بتاتے ہیں۔
…آسانی سے مل جانے والی چیزوں
…گھروں میں کیسے بنایا جا سکتا ہے۔
…مٹی یا لکڑی کی راکھ کو گرم پانی میں
…دیجئے۔ اور اس وقت تک پڑا رہنے
…جب تک کہ اُس میں سے سارا
…مادہ نہ نکل جاوے۔ پھر اُسے اُبالیئے۔
…چونہ ڈال کر اُسے اُس
…تک اُبالتے رہیئے۔ جب تک کہ
…میں سے صاف چیز آپ کو نہ ملے۔
…اُسے لیموں کے رس یا کسی دوسرے
…ملا کر دیکھیں۔ تو اُس میں سے
…بلبلے نہیں اُٹھیں گے۔ یہ صاف
…دیہاتیوں کا کاسٹک سوڈا
…رنگ میں وہ پیلا یا گہرا بادامی
…

…صابن بنانے کیلئے تیل کوئی بھی لیا
…پھر بھی ناریل اور مہوے کا تیل
…اچھا ہوتا ہے۔ ایک پاؤ ڈیڑھ

سبز تیل کنستر میں اس وقت تک گرم کیجئے۔ جب تک کہ اس میں پانی کی بوندیں ڈالنے پر چھن چھناہٹ کی آواز نہ اُٹھنے لگے۔ اس میں مذکورہ بالا طریق سے تیار کیا ہوا کاسٹک سوڈا دھیرے دھیرے ڈالیئے۔ اور لگاتار اُسے ہلاتے جائیے۔ دھیرے دھیرے تیل کی شکل بدلتی جائے گی۔ اور گاڑھا ہو کر وہ لئی جیسا ہو جائیگا۔

کاسٹک سوڈا آپ اس وقت تک ڈالتے رہیئے۔ جب تک کہ اس چیز کے کنارے سے جس سے آپ ہلا رہے ہوں شیشے کی مانند مصالحہ ہٹنے لگے۔ بعد میں اُس مصالحہ کو پانی بھرے کسی برتن میں ڈال دیجئے۔ اگر وہ مصالحہ پہلے برتن کی تہ میں بیٹھ جائے۔ اور پھر پانی میں گندلا پن پیدا کرے۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ صابن بن گیا۔ اگر وہ تہ میں نہ بیٹھے۔ بلکہ اُوپر ہی اس کے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور گندلا پن پانی میں ہو جائے۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ صابن ابھی تیار نہیں ہوا ہے۔ اس کی جانچ کا ایک اور بھی طریقہ ہے۔ تھوڑا سا مصالحہ اُنگلی پر لے کر زبان سے چکھیئے۔ اس کا سوڈا بڑا تیز ہونا چاہیئے۔ اس مصالحے میں کاسٹک سوڈا برابر اسوقت تک ڈالتے رہیئے۔ جب تک کہ اس کی تیزی نہ نکل جائے۔

اس مصالحے سے صابن تیار کیا جاتا ہے۔ اس گاڑھے شربت جیسے مصالحے کو کسی مناسب برتن یا سانچے میں ڈال کر ڈھک دیجئے۔ وہ ۲۴ سے ۴۸ گھنٹوں میں جم جائے گا۔ بس استعمال کے لئے صابن تیار ہو گیا۔

ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ یہ دیسی کاسٹک رنگ میں گہرا بادامی ہوتا ہے۔ لہٰذا اُس سے تیار ہوئے صابن کا بھی یہی رنگ ہوگا۔ اگر سفید صابن بنانا ہو۔ تو اُوپر بتائے طریقہ سے صابن بنا لیجیے۔ لیکن ایسے برتن میں بنا لیجئے۔ جس کی پیندی میں ایک ٹونٹی لگی ہو۔ جب جانچ سے آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ صابن بن گیا۔ تو اس آدھ جمے مصالحے میں نمک تھوڑا تھوڑا ڈالیئے۔ اور آہستہ چلاتے جائیے۔ جلدی یا دیر میں صابن کا مصالحہ پھٹ جائے گا۔ اور دہی کی مانند ہو جائے گا۔ اب نمک ڈالنا بند کر دیجئے۔ اور برتن کو نیچے اُتار کر اس کے چاروں طرف ٹاٹ لپیٹ دیجئے۔ تاکہ اس کی گرمی قائم رہے۔

۲۴ یا ۴۸ گھنٹے بعد پیندے میں لگی ٹونٹی کو کھول کر گندا پانی نکال دیجئے۔ اُوپر سفید صابن رہ جائے گا۔ اُسے نکال کر تھوڑے سے پانی کے ساتھ گوندھ لیجئے۔ اور ٹکیاں بنا لیجئے۔

اطلاع

جن پریمیوں کا چندہ ماہ ستمبر میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ وہ کرپا کر کے اپنا اپنا چندہ چٹھی ملتے ہی منی آرڈر سے بھیج دیں۔ اخبار دوسرے دیشوں میں لینے والی بھائی جنہیں چٹھیاں نہیں بھیجے گئے ہیں۔ کرپا کر شیگھر منی آرڈر بھیج دیں۔

سخت سر درد میں

گورو کل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے فی شیشی

ایجنسی

لاہور:۔ ہسپتال روڈ — لدھیانہ:۔ النکار آنند ہالیہ کوچہ لاٹو مل

گورو کل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) — گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

…دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

…ستیارتھ پرکاش ۱۰ ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۹ ر (۲) سنسکار ودھی ۴ ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ ر
…رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا ۸ ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ ر (۴) ویوہار بھانو ۱ ر ۲۵ سے زیادہ
…(۵) پنچ مہا یگیہ ودھی تین پیسے۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) گوکرونا ندھی ۱ ر
…ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا ۲ پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر
…سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ

…پستکیں — دشو کی پہیلی ۱۲ ر۔ آریہ پروپدھتی ۱۲ ر۔ اُپنشد پرکاش ۱۲ ر۔ نواب اُپدیش ۱۲ ر۔ ویدک نتو گیان ۳ ر۔ کرتویہ درپن ۱۰ ر۔ آریہ جیون ۸ ر۔ یوگ مارگ ۳ ر۔ …وید میں استریاں ۸ ر۔ بھارتیہ سماج شاستر ۸ ر۔ ویدا اُپدیش ۸ ر۔ ستیارتھ منتویہ درپن ۶ ر۔ …۴ ر۔ خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ یا دو آنے (۲ ر) فی کاپی

…دیانند کا مستند جیون چرتر — اس جیون چرتر کی سامگری کی اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی ستجن دیویندر ناتھ نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے … اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے … اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے۔ رعایتی چھ روپے۔ اس … ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہیئے۔

…وید گرنتھ — چرک کے بھگوتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے۔ چرک مول ایک جلد میں چار روپے۔ سنسکرت فی جلد … روپے

ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں۔ اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

(قائم شدہ ۱۸۹۵ء)

منظور شدہ سرمایہ

۱۰۰۰۰۰۰۰ روپیہ

جاری و فروخت شدہ سرمایہ

۵۰۰۰۰۰۰ روپیہ

ادا شدہ سرمایہ

۳۱۴۶۸۰۴ روپیہ

ریزرو فنڈ

۱۵۱۵۳۶۸ روپیہ

ورکنگ کیپیٹل

۸۵۸۷۰۶۸۳ روپیہ

(جیسا کہ ۳۰-۶-۴۰ کو تھا)

صدر دفتر

۴۷ - دی مال - لاہور

چیئرمین

رائے بہادر دیوان بدری داس

شاخیں

پنجاب بھر میں اور ہندوستان کے بڑے بڑے تجارتی شہروں میں

یو۔پی کی نئی شاخیں

سیتاپور۔ مرادآباد۔ لکھنؤ۔ بجنور۔ نجیب آباد۔ مظفر نگر۔ منصوری۔ دہرہ دون۔

ایجنسیاں

احمد آباد (انڈیا) رنگون (برما)
لنڈن - نیویارک۔
کوبے (جاپان)

نوٹ

بنک سے متعلقہ ہر قسم کا کاروبار علاوہ غیر ملکی ایکسچینج کے نہایت واجبی شرح پر کیا جاتا ہے۔

قواعد و شرائط کاروبار کے لئے صدر دفتر کے مینیجر یا برانچوں کو لکھئے:۔

یودھ راج
سیکرٹری

نیم کے فوائد

سوامی سنتھ — رکھشا

۱-چیت کے مہینے میں نیموں کے پتّوں کو مسور کی دال میں ملا کر کھانے سے سانپ کاٹ لے تو اس کا زہر نہیں چڑھتا۔

۲- تازہ نیم کے پتیوں کی چٹنی بنا کر عورت کے پستانوں پر لیپ کرنے سے دودھ بند ہو جاتا ہے۔

۳- نیم کے پتوں کو پانی میں پکا کر پلانے سے نفخ اور کوڑھ کو آرام ہو جاتا ہے۔

۴- بخار اُترنے پر مریض کی کمزوری دُور کرنے کے لئے نیم کی چھال کا کاڑھا پلانا بہت مفید ہے۔

۵- نیم کا تیل سر میں لگانے سے جوئیں مر جاتی ہیں۔

۶- باری سے آنے والے بخار میں مریض کو نیم کا چورن پھانکنا چاہیئے۔

۷- بدن میں پِتّی نکل آنے پر نیم کے تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔ نیز اس کا تیل ملنے سے تمام جلدی بیماریوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

۸- ایسے پھوڑے جو نیچے سے ناسور ہوں۔ اور اُن کے اوپر پپڑی پڑ گئی ہو۔ اُن پر نیم کا گرم تیل لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

۹- کوڑھ کی بیماری میں نیم کے بہت ملائم پتوں کا رس پینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے

۱۰- نیم کی داتن کرنے سے منہ کی خرابیاں دُور ہوتی ہیں۔ اور سانس صاف ہوتا ہے۔

۱۱- نیم کے پتوں کو گھی میں جلا کر پیس لیں۔ پھر اُن کو ایسے پھوڑوں پر لگائیں۔ جو ڈھیلے پڑ گئے ہوں۔ آرام ہو جاتا ہے۔

۱۲- نیم کے پتوں کو پانی میں پکا کر پھوڑوں پر بھاپ دینے سے پھوڑے کی جلن دُور ہو جاتی ہے۔

۱۳- جو پھوڑا بگڑ گیا ہو اور کسی دوا سے اچھا نہ ہو۔ اس پر پہلے چونہ کا لیپ کر کے دھیرے دھیرے ملنا چاہیئے۔ ملتے ملتے جب اُس میں سے لال رنگ کا زہریلا پانی نکلنے لگے۔ تب اُسے صاف پانی سے دھو ڈالیں۔ پھر نیم کے پتوں کی پلٹس باندھیں۔ دوسرے دن پھر چونہ گھسیں اور دھو کر پلٹس باندھیں۔ اس کے بعد گھی میں موم پگھلا کر اور پھاہے میں لگا کر پھوڑے پر باندھیں۔ اس سے بگڑا ہوا پھوڑا بہت ہی جلد اچھا ہو جاتا ہے۔

۱۴- دمہ کی بیماری کو دُور کرنے کے لئے نیم کا تیل تیس بوندیں لے کر پونے چار ماشے تک کھا کر اوپر سے پان چبا لینا چاہیئے

۱۵- سردی کے بخار کو دُور کرنے کے لئے نیم کے اندر کی چھال کا کاڑھا بنا کر دن میں دو تین بار پینے سے بخار ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۶- نیم کی چھال کو بھسم کر کے بہنے والے پھوڑے پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

۱۷- بخار آنے پر اگر ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہوں۔ یا پاؤں میں سردی لگتی ہو۔ تو نیم کے تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔

۱۸- بڑی سیتلا (چیچک) کے نکل آنے پر نیم کا تیل چپڑ دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

۱۹- بدن کی خارش پر نیم کے تیل کی مالش کرنے سے خارش دُور ہو جاتی ہے۔

گہری نیند کا لُطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ولسٹن (WESTON) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجئے۔ وہ ایک گھنٹہ کے لئے گہری نیند سو جائے گا۔ اور ہلانے جلانے سے بھی نہیں جاگے گا۔ قیمت صرف دو روپے (عہ) محصولڈاک آٹھ آنے (۸ر)
اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو۔ تو ریکشن (RACTION) سونگھائیے۔
قیمت صرف دو روپے (عہ)
کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں مل سکتا۔ گارنٹی کی جاتی ہے کہ ولسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں۔

ایسٹرن آرٹس اکاڈمی نمبر ۴۵ P.W.L دہلی

سُریلے گانوں اور وائلن کے ترانوں کا ...
پروفیسر جگدیش چندر ... سنگیت رتن گراموفون ...
"دگجراتوں چڑھا چند"
مالک:- بھارتیہ سنگیت ودیالیہ ...
... کو ...
سالانہ جلسوں۔ وداہ اُتسووں ... سمیلنوں وگانے وغیرہ اکٹھا کرانے کے لئے یاد رکھیں
مینیجر - بھارتیہ سنگیت ودیالیہ ...

ضرورت ہے

مجھے اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک ایسی ودھوا دیوی کی ضرورت ہے جو سوشیل اور سوبھاؤ سے سشیل ہو۔ کوئی بال بچہ نہ ہو۔ اس کا ہر طرح کا خرچ میرے ذمہ ہوگا۔
"K" معرفت پرکاش لاہور

ضرورت ہے

ہر شہر و قصبہ میں اخبار پرکاش اور ہندی آریہ وست کیلئے گاہک بنانے اور اشتہار فراہم کرنے والے نوجوانوں کی
شرائط کیلئے خط و کتابت کریں
مینیجر:- "پرکاش" لاہور

ہندوستانی قلمیں، فلمیں، ... اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بذریعہ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد ... انسان ... قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔
سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی
Suleman Umar & Co.
Karachi

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور میں با اہتمام [illegible] کے چھپ کر دفتر پرکاش کچا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Founder N. Krishen B.A.

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا

گذشتہ پینتیس سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

ٹیلیفون نمبر 435

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — ؏
برما — ضہ
غیر ممالک — دس شلنگ

ایڈیٹر مہاشے کرشن
ڈپٹی ایڈیٹر ...

N. A. STUDIO

جلد ۳۶ | لاہور اتوار: ۲۴- بھادوں سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۸- ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۴

ہندو قوم کو سنگٹھن کا سندیش

آ بتاؤں ہندوئے بیکس تجھے رازِ حیات
تنگ تجھ پر ہو رہی ہے کیوں تری ہی کائنات

کیوں ہیں آمادہ بیگانے بھی مٹانے کیلئے
خاک میں تیار بیگانے ملانے کے لئے

تیری بزمِ آرزو کیوں منتشر سی ہو گئی
ہائے ناکامی پہ کیوں تقدیر تیری سو گئی

تیری ہستی پر گھٹائیں غم کی چھا جانیکو ہیں
بن کھلے غنچے تمناؤں کے مُرجھانیکو ہیں

اپنے بیگانے ہوئے اعدا کی صف میں تن گئے
تیری خاکِ پاک کے ذرّے بھی چٹانیں بن گئے

سُن کہ مضمر سنگٹھن ہی میں ہے قوموں کی نجات
سنگٹھن ہی تجھ کو دلسکتا ہے پھر درسِ حیات

سنگٹھن سے قوم کی بگڑی بنا سکتا ہے تُو
قصرِ باطل کے ستوں اب بھی ہلا سکتا ہے تُو

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Prakash
WEEKLY
LAHORE

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

دیکھ شکھائیں چمکتی - سمیہ پہ آہوتی دے
کرم کرے یجمان جو - پربھو گود میں سے
(۹)
دوار اسوریہ کرن کے - آہوتی اُس یجمان
میٹھی بانی بولتی - کرے پُوجا مان
(۱۰)
یہی ہیں سکھ لوک ہیں - کرم پوتر جان
نشٹ کریں کرتی بل رہا - کہیں دیکھ بھگوان
(۱۱)
بہ لُوکا یگیہ رُو دیپ - اس کا کرم کہائے
بھگوہائے - تو دان - تبدیل یگیہ اُپائے
(۱۲)
اوگیا نگتی دھرم ہے - مرتیو پھر پھر آئے
یگیہ کا دان کا مان کا - اس سے سدھی پائے
(۱۳)
جیون اس سے ہوکھلی - بلن الٹیں سے ہمے
نشٹ جنم پھل یگیہ کا - اس میں بھرم نہ کیجیے

(دھیتی)

ॐ

رگ وید — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

ओं भद्राहं नो मध्यंदिने भद्राहं साम
यस्तु नः भद्राहं नो अह्नां प्राता रात्री
भद्राह यस्तु नः॥ (अथर्ववेद ")

بھاوارتھ: (نہ) ہمارے لئے (مدھیم دِنے) مدھیانہ کال ہیں (بھدراہم) شوبھن دِن ارتھات سکھ دن ہو تنھا (نہ) ہمارے لئے (راتم) سوریہ کے است کال ہیں بھی (بھدراہم ستو) پوتر دن ہو تنھا (اہنام پراتہ) دِنوں کے پراتہ کال میں بھی (نہ) ہمارے لئے (بھدراہم) پوتر دن ہو تنھا (راتری) سب راتری (نہ) ہمارے لئے (بھدراہم) شبھ سمیہ والی ہوں +

گان

ہے پرماتم دیا مئے - سنجھ ہوویں سب کال
صبح و شام دوپہر میں - رہیں سُکھی خوشحال
بھولیں نہ ہم آپ کو - وید آگیا مان (۲)
بنیں پوتر پر رونے - پُورن ہو بھگوان

(ہتینی)

چنے ہوئے پھول

زندگی کی اصلی خوراک

"صرف سالوں کا گذرنا زندگی نہیں ہے۔ کھانے پینے سونے اندھیرے اور روشنی پر لیٹے - عادت کے کرہو ہیں چکر لگاتے رہنے - اور قوتِ خیال کو آلۂ تجارت بنانے میں زندگی نہیں ہے - ان باتوں سے انسانی ہوش اور آگاہی کا ایک نہایت ادنےٰ جزو بیدار ہوتا ہے - اور اس کے زیر پہرہ عناصر سوئے رہتے ہیں - جو زندگی کو قدر و قیمت دیتے ہیں - علم - پرائی - محبت خوبصورتی - نیکی وشواس اور ایمان ہی سپچائی کی کل کو زندہ کرنے والے ہیں - خوشی کا قہقہہ دل سے لہراتا ہے - اگر جو اندر کے خشک اور فضول مواد کو زندگی دیتے ہیں - گانا جو بچپن کو واپس لاتا ہے — یہ سب قدرتی زندگی کی اعلیٰ خوراک ہیں"

(مہاتما جیمز ملینی)

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گورُوکل کانگڑی فارمیسی کا
سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سُرمہ

ضرور استعمال کریں
قیمت ۱۲ آنے فی شیشی

ملنے کا پتہ

ایجنٹ

پشاور: میسرز پی۔ این گگو اینڈ سنز چوک یادگار۔ شملہ: ٹھاکر برادرس لوئر بازار

گورُوکل کانگڑی فارمیسی گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

رشی نروان دوس (دیوالی) پر پرچار تھ بانٹنے کے لئے

قیمت ہندی ۳ر

پرکاش لاہور کا رشی نمبر

قیمت اُردو ۳ر

ایڈیشن ہندی اُردو دونوں زبانوں میں شائع ہوگا

تیاریاں شروع ہوگئی ہیں - زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیجئے

کیا ہوگا؟

۱- کئی سہ رنگی - دو رنگی - یک رنگی تصاویر -
ہمتنا نمار - باتصویر رنگین ٹائیٹل -
۳- عمدہ لکھائی - بہتر سے بہتر چھپائی - قیمتی کاغذ -
ٹائیٹل آرٹ پیپر کا -
۴- بڑے بڑے لیکھ - ابھرووں کے بیانات -
جوشیلی نظمیں - دلچسپ کہانیاں - دلچسپ
کاسوان - کھوج پُورن نئی نئی چیزیں یکیکوں
کے نوٹ بھی چھپیں گے -

کیا ہونا چاہیئے

۱- زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر جلد بھیجدیں - یہ بھی لکھیں کہ اردو کی کتنی کاپیاں اور ہندی کی کتنی؟
۲- قیمت پیشگی بحساب تین آنے فی کاپی اسٹور کیا نقد بھیجدیں - پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو نمبر سب سے پہلے ملیگا - محصولڈاک معاف ہوگا -
۳- نمبر وی - پی سے نہیں بھیجا جاویگا -

منیجر - (سینہ ہندی و اُردو) رشی نمبر پرکاش لاہور

سمت ۱۹۹۷
۲۴ بھادوں
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
۸ ستمبر ۱۹۴۰ء
جلد نمبر ۳۶ | دیانند ابد ۱۱۶ آریہ سمبت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱ | نمبر ۳۴

آریہ نگر کو بچاؤ

۱۹۱۹ء میں پنجاب گورنمنٹ نے ... مربعے زمین آریہ میگھ اُدّھار سبھا ... کے پاس اس لیئے فروخت ... سیالکوٹ سے میگھوں کا اُدّھار ہو ... کہ اس زمین میں میگھ آباد کیئے جائیں۔ اور ... کی مالی اور مجلسی حیثیت بڑھائی جائے۔ ... دوسرے ہندو انہیں اپنا ہمسر سمجھنے ... اور ان کے متعلق چھوا چھوت نہ ... یہ زمین میگھ اُدّھار سبھا کے ... فروخت کی گئی۔ مفت نہیں دی گئی۔ ... اقساط کی آسانی دی گئی۔ خیال یہ تھا۔ ... اس زمین سے اتنی آمدنی ہوا کرے گی۔ کہ ... اُدّھار سبھا آسانی سے اس کی قیمت ... ادا کر سکے گی۔ لیکن یہ نہ ہوا۔ جنگ کے ... دو سال بعد اجناس کی قیمت غیر معمولی طور ... گر گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی آریہ نگر کی ... آمدنی بھی۔ میگھ اُدّھار سبھا نے یہ شرط تو پوری ... کر دی۔ کہ آریہ نگر میں ایک سو کے قریب ... میگھ پریوار بسا دیئے۔ لیکن وہ بروقت ... اقساط ادا کر سکنے کی شرط پوری نہ کر سکی۔ اس ... میں سبھا کا قصور نہ تھا۔ اس کا قصور ہوتا۔ ... اگر وہ اپنے پاس روپیہ رکھ کر قسط ادا نہ کرتی۔ ... لیکن آمدنی کے گر جانے سے وہ قسط کسی ... طرح بھی ادا نہ کر سکتی تھی۔ گورنمنٹ اس ... بات کا دھیان کرتی۔ تو زمین کی قیمت کم ... کر دیتی۔ یا قسطوں کو لمبا کر دیتی۔ لیکن ... اس نے نہیں کیا۔ یہاں تک کہ زمین کی ... واپسی کی نوبت آئی۔ اب اس بحث میں ... جانا لاحاصل ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کو ... یہ قدم اُٹھانا چاہیئے تھا یا نہیں۔ میری ... اور ہر ہندو ناظر کی یہ رائے ہو گی۔ کہ اسے ... یہ قدم نہ اُٹھانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس نے ... زمین دی تھی۔ تو ایک پس ماندہ ذات جاتی ... کے اُدّھار کے لیئے۔ اور اس کے لیئے ... سبھا نے ان دنوں پبلک سے خراج تحسین ... وصول کیا تھا۔ میگھ اُدّھار سبھا بلا شک ... قسط ادا نہیں کر سکی۔ لیکن جس کام کے لیئے ... گورنمنٹ نے یہ زمین مخصوص کی تھی۔ وہ برابر ... ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ کے اس زمین کو حاصل ... کر لینے سے اس کام میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ... اگر اس نے میگھ اُدّھار سبھا کے ساتھ اس ... زمین کا سودا کیا ہوتا۔ تو قسط ادا نہ ہونے ... کی صورت میں اسے واپس لے لینے میں ... حق بجانب ہوتی۔ اس نے تو رفاہ عام کیلیئے ... زمین فروخت کی تھی۔ بے شک اس ... نے فروخت کی۔ دی نہیں۔ لیکن اس ... میں یہ جذبہ کام کرتا تھا۔ کہ پنجاب ... کی ذات جاتی کا۔ جو اس صوبہ کے ہر ضلعوں

میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ اور جس کے سر پر پارچہ بافی کی صنعت چل رہی ہے اُدّھار ہو۔ وہ کشش اب بھی گورنمنٹ کے سامنے رہنا چاہیئے۔ لیکن وہ کہہ سکتی ہے۔ کہ جن شرائط پر زمین دی گئی۔ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ اس لیئے واپس لے لی گئی۔ میں اس بحث کو یہیں چھوڑتا ہوں۔ اور گورنمنٹ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ جس مقصد کے لیئے اس نے یہ زمین آریہ میگھ اُدّھار سبھا کو دی تھی۔ کیا اب بھی وہ اس کے پیش نظر ہے۔ ہے تو اس کی یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ یہ مقصد اب بھی کسی طرح پورا ہو۔ آریہ سماج نے اس صوبہ میں اچھوت اُدّھار کا کام سب سے پہلے شروع کیا۔ اس لیئے جب گورنمنٹ نے اچھوت اُدّھار کے لیئے زمین دینے کا فیصلہ کیا۔ تو اس نے اس کام کے لیئے آریہ سماج کی ایک سنستھا کو چنا۔ اس لیئے اب بھی یہ کام آریہ سماج کے ہاتھ میں رہنا چاہیئے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ آریہ سماج کی کسی اور سنستھا سے پوچھے۔ کہ کیا وہ آریہ نگر کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینے کو تیار ہے؟ ان شرطوں پر جو باہمی گفتگو سے طے ہوں۔ پنجاب میں آریہ سماج کی سب سے بڑی سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہے۔ وہ لاکھوں کی مالک ہے۔ اور اس کے ماتحت ہری جن اُدّھار کا کام بھی ہو رہا ہے۔ اس لیئے گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ آریہ نگر کا انتظام اس کے حوالے کر دے۔ اس کے ساتھ مناسب شرائط طے کر لے۔ مجھے امید ہے۔ کہ اُسے اس سبھا سے کسی قسم کی شکایت نہ ہو گی۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ شرائط ایسی ہوں۔ کہ آریہ نگر کی آمدنی سے زمین کی قیمت قسطوں میں ادا کی جا سکے۔ یاد رہے۔ کہ جو بھی سبھا آریہ نگر کا چارج لے گی۔ وہ اسے مخصوص اغراض کے لیئے ہی برت سکتی ہے۔

یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اس کا کچھ حصہ وہ فروخت کر دے۔ یہ بھی نہیں۔ کہ اس کی آمدنی کسی اور کام میں لگا دے۔ اس کی قیمت یا تو وہ اس کی زمین کی آمدنی سے ادا کرے گی۔ یا چندہ سے۔ لیکن ان دنوں چندہ سے زمین کی قیمت کا ادا ہونا محال ہے۔ اس لیئے شرائط ایسی ہونی چاہئیں۔ کہ زمین کی آمدنی سے قیمت ادا کی جا سکے۔ میرا خیال ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس بستی کا چارج لینے کو تیار ہو گی۔ اور اسی شان سے اُسے چلائے گی۔ جو اس وقت تک آریہ نگر کا طغرائے امتیاز رہی ہے۔ وہ اسی سپرٹ میں اسے چلائے گی۔ جو آریہ میگھ اُدّھار سبھا کی تھی۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب پنجاب گورنمنٹ یہ محسوس کرے۔ کہ یہ زمین میگھوں کے لیئے وقف ہو چکی ہے۔ اور اسے کسی اور کام میں نہیں لگایا جا سکتا۔ یہ تو میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ اس زمین کو فروخت کرنا اخلاق سے بعید ہے۔ اس زمین کو فروخت کرنا یہ تسلیم کرنا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کو دلت جاتیوں کے اُدّھار سے اب کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ یہ تسلیم کرنا ہے۔ کہ گورنمنٹ ان ترقیات سے جو آریہ میگھ اُدّھار سبھا نے آریہ نگر میں کر کے ایک ویرانے کو گلزار بنا دیا۔ فائدہ اُٹھا کر چند لاکھ روپیہ جمع کرنا چاہتی ہے۔ مجھے امید نہیں۔ کہ گورنمنٹ ایسی غلطی کرے۔ لیکن اگر اس کا خیال ہو۔ تو میں اس سے کہونگا۔ کہ اس سے باز رہے +

اس طرح میری پہلی تجویز یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ آریہ نگر کو آریہ سماج کی کسی اور سنستھا کے حوالے کر دے۔ جو اسے رفاہ عام کے کام کے طور پہ چلائے۔ لیکن اگر آریہ سماج کی کوئی سبھا اس کام کے لیئے تیار نہ ہو۔ یا گورنمنٹ کی اس سے شرائط طے نہ ہو سکیں۔ یا وہ خود

دوسرا تجربہ کرنے کو تیار نہ ہو۔ تو میری دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ یہ زمین صرف میگھوں کے ہاتھ فروخت کی جائے۔ گورنمنٹ نے اس سے پہلے خاص خاص بستیاں خاص خاص جماعتوں کے لیئے مخصوص کرائی ہیں۔ آریہ نگر کے پاس ہی عیسائیوں کی ایک بستی ہے۔ جس کا نام شانتی نگر ہے۔ اسی طرح جرائم پیشہ اقوام کی بھی بستیاں ہیں۔ جو خاص خاص سوسائٹیوں کے ماتحت ہیں۔ پچھلے دنوں کی بات ہے۔ کہ گورنمنٹ نے خانیوال کے پاس ہی چار چک فروخت کیئے ہیں۔ جن میں سے دو تو سب کیلیئے تھے۔ لیکن ایک صرف مسلمان ارائیوں کیلیئے تھا۔ اور دوسرا سکھ کاشتکاروں کیلیئے۔ جہاں پہلے دو چکوں میں ایک مربعے کی قیمت پندرہ ہزار سے اوپر تھی۔ وہاں مسلم ارائیوں کے چک میں ایک مربعے کی قیمت ۵ ہزار سے اوپر نہ جا سکی۔ اور پھر ساری زمین فروخت بھی نہ ہوئی۔ اسی طرح سکھ کاشتکار ایک مربعے کیلیئے سات ہزار سے زیادہ دینے کو تیار نہ ہوئے۔ گورنمنٹ نے اپنی مخصوص مصلحتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دو چک ارائیوں اور سکھ کاشتکاروں کے پاس فروخت کیئے اور مالی طور پہ نقصان اُٹھایا۔ اگر وہ زمین کی فروخت سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہتی۔ تو ان چکوں کو بھی کھلا چھوڑ دیتی۔ اور نگنی نہیں۔ تو دگنی قیمت تو ضرور وصول کر لیتی۔ اگر وہ مسلمان ارائیوں اور زراعت پیشہ سکھوں کی خاطر اس قدر مالی ایثار کر سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ میگھوں کے لیئے نہ کرے۔ جو ہری جنوں کی ایک جماعت ہے۔ اور جن کا اُدّھار کرنا گورنمنٹ کے فرائض میں داخل ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ اس صورت میں گورنمنٹ کو قیمت کم وصول ہو گی۔ اور میگھ پوری قیمت دے بھی کیسے سکتے ہیں لیکن اس طرح جو مبارک کام اس نے ۱۹۱۹ء میں شروع کیا تھا۔ وہ کسی حد تک جاری رہ سکتا ہے۔ میں نے "کسی حد تک" کے الفاظ ارادتاً استعمال کیئے ہیں۔ کیونکہ آریہ میگھ اُدّھار سبھا کی حالت میں اس کا مستقبل یعنی گاؤں کی پچاس فیصدی آمدنی اس پہ ہی خرچ ہوتی تھی۔ اور اس طرح سبھا جو کچھ ایک ہاتھ سے لیتی تھی۔ دوسرے ہاتھ سے دے دیتی تھی۔ یہ زمین میگھوں نے خرید لی۔ تو ساری آمدنی ان کی ہو گی۔ اور انہیں اختیار ہو گا۔ کہ جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ اس صورت میں وہ ایک آدرش کالونی نہ رہے گی۔ جیسا ... رہے۔ کیونکہ مزارعین اپنی آمدنی کا نصف حصہ تجربہ

نگر پر خرچ کرنے کو تیار نہ ہوں گے۔ مہیکھ اُتھار سبھا کا اس میں کوئی ذاتی مفاد نہ تھا۔ وہ آریہ نگر کی آمدنی کی ایک پائی کی بھی روادار نہ تھی۔ جو کچھ اسے ملتا تھا۔ آریہ نگر کے پربندھ اس کی صفائی اور ترقی اور مہیگھ آبادکاروں کے بچوں کی تعلیم اور اُن کے علاج وغیرہ پر خرچ کرتی تھی۔ یاد رہے۔ کہ آریہ نگر ایک ایسی بستی ہے۔ کہ صوبہ کے گورنر فنانشل کمشنر اور ڈپٹی کمشنر جیسے اعلیٰ افسران نے اس کی بے حد تعریف کی ہے۔ اُنہوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ایسی اچھی کوئی اور بستی نہیں۔ یہ تبھی ممکن ہوا۔ جب کہ آریہ مہیگھ اُتھار سبھا نے آریہ نگر کی ایک ایک پائی اس پر خرچ کر دی۔ یہ اُن لوگوں کی حالت میں ممکن نہیں۔ جو اسے ذاتی منفعت کے خیال سے خرید کریں گے۔ لیکن پھر بھی یہ اچھا ہے۔ پورا مقصد حل نہ ہوگا۔ تو کسی قدر تو ہوگا۔ اگر آریہ نگر مہیگھوں کی ایک آدرش بستی نہیں بن سکتی۔ تو ایک سو آریہ مہیگھ پریواروں کے نرواہ کا پربندھ تو ہوگا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ ان ہر دو تجاویز پر غور کرے۔ میں خوش ہونگا اگر وہ پہلی تجویز منظور کرے۔ لیکن اگر وہ دوسری تجویز منظور کرے۔ تو بھی میں اس کا خیر مقدم کروں گا۔ کیونکہ پوری روٹی نہ ملے۔ تو آدھی بھی غنیمت ہوتی ہے +

(دکرشن)

شریعت کو کون پوچھتا ہے؟

پشاور آنے والے قبائلیوں کا بیان ہے۔ کہ قدامت پسند مُلّاں مہمندوں کے روحانی لیڈر بادشاہ گل کے ریڈیو سیٹوں پر بہت اعتراض کر رہے ہیں۔ فقیر علی نگر کے دل میں بہت زیادہ اشتبہات ہیں۔ ان کے خیال میں ایک سچا مسلمان ریڈیو سیٹ استعمال نہیں کر سکتا۔ کیونکہ شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی +

یہ تو ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ کہ رسُولِ اسلام نقش و نگار اور موسیقی کو اچھا نہ سمجھتے تھے۔ اس لئے ریڈیو اور سینما خلافِ شریعت قرار دیا جانا چاہیئے۔ مگر شریعت کو کون پُوچھتا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ریڈیو ڈیپارٹمنٹ اور صنعت فلم سازی میں کام کرنے والے سینکڑوں مسلمان بے کار ہو جاویں گے +

ہندی اُردو رِشی نمبر کی تیاریاں

آرڈر آنے شروع ہو گئے

ہندی اُردو رشی نمبر کی تیاریاں شروع ہیں۔ اس کے لئے آرڈر بھی آنے شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن رفتار تیز نہیں۔ اب تک آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر کا پچیس کاپیوں کے لئے (۱۵ ہندی ۱۰ اُردو) اور "پرکاش" کے انتیہ پریمی مہاشہ اننت رام جی شرما بلاسپور (سی۔پی) کا دس ہندی کاپیوں کے لئے آرڈر آیا ہے۔ اُنہوں نے تو قیمت بھی ارسال کر دی ہے۔ جس کے لئے ہم ان کے مشکور ہیں۔ اسی طرح دو دو تین تین کاپیوں کے لئے کئی آرڈر آئے ہیں۔ چونکہ اس بار کاغذ کی قیمت پچھلے ورش سے اڑھائی گنا چڑھ گئی ہے۔ اسلئے قدرتی طور پر پہلے سے بہت زیادہ خرچ ہوگا۔ ہندی کی چھپائی اُردو سے اڑھائی گنا گراں ہے۔ اس طرح اس ورش ہندی نمبر کا بھی کچھ فالتو خرچ ہوگا۔ کاغذ کی گرانی اور ہندی کی مہنگی چھپائی سے ہونے والے اس ورش زائد خرچ کا اندازہ پانسو روپیہ کا ہے۔ چونکہ رشی نمبر پرچار کے اُدیش سے نکالا جاتا ہے۔ اس لئے یہ زیادہ سے زیادہ شاندار ہونا چاہیئے۔ تاکہ یہ بھگونت رشی کی شان کے شایاں بن سکے۔ اس کے لئے ضرورت ہے روپیہ کی۔ ہم نمبر کے زائد خرچ کو پورا کرنے کے لئے دھن کی اپیل کرنا نہیں چاہتے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ بھائی اور سماجیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ نمبر منگوا کر مفت بانٹیں۔ یہ نمبر بیچنے کے بھاو سے نہ منگوانا چاہیئے۔ بلکہ پرچار کے اُدیش سے منگوا کر دوسروں میں کافی تعداد میں بانٹنا چاہیئے۔ رشی کے پرتی شردھا کا اظہار کرنے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک آریہ سماج کا سندیش پہنچانے کا یہ اُتم سادھن ہے۔ اس لئے اس نمبر کو سپھل بنانے میں پرتیک آریہ بھائی اور آریہ سماج کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بھاگ لینا چاہیئے۔ یہ ایک پرچار کا وارشک "یگیہ" ہے۔ جس میں کسی بھی رشی بھگت کو آہوتی دینے سے نہ چوکنا چاہیئے۔ چونکہ حالات کی تبدیلی کی وجہ سے کاغذ اخبار کے متعلق دوسرا خرچ پیشگی کرنا پڑے گا۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر ابھی سے بھیجنے شروع کر دیں۔ اور قیمت بحساب تین آنے فی کاپی بھی ارسال کر دیں۔ اس ورش نمبر وی پی سے ارسال ہوگا۔ نہ اس کی قیمت ٹکٹوں کے ذریعہ وصول کی جاوے گی۔ جن کی قیمت پیشگی وصول ہوگی۔ نمبر انہیں ہی بھیجا جاوے گا +

ہمیں امید ہے۔ کہ آریہ بھائی اور آریہ سماجیں ہمارے اس نویدن پر دھیان دے کر ابھی سے آرڈر اور قیمت بھیجنی شروع کر دیں گی +

نئے برطانیہ کا جنم

امریکن اخبار "بوسٹن ہیرلڈ" کے لفظوں میں برطانیہ صرف جنگ ہی نہیں لڑ رہا۔ بلکہ ایک انقلاب میں سے گذر رہا ہے۔ یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ کہ اس وقت جب کہ لنڈن پر ہوائی حملے ہو رہے ہیں۔ اہلِ دماغ بڑے اطمینان سے مطالعہ اور بحث و تمحیص کرتے ہیں۔ اور اس اہم اندرونی تغیّر کا خیر مقدم۔ اہلِ برطانیہ کی توجہ صرف ان فوجی مسائل سے دو چار نہیں۔ جو اس وقت ان کے سامنے درپیش ہیں۔ بیشک یہ مسائل بہت اہم ہیں۔ لیکن وہ موجودہ حالات سے اوپر اُٹھ کر آئندہ کی فکر کر رہے ہیں۔ اور اس امر پر غور کر رہے ہیں۔ کہ آنے والے طویل عرصہ تک ملک کی ضروریات کیا ہوں گی؟ اور انہیں کیونکر پورا کیا جا سکتا ہے؟ ان کی کوششوں کے مدِّنظر یہ اُمید پیدا ہوئی ہے۔ کہ بالآخر نئے برطانیہ کا جنم ہوگا۔ ایسے برطانیہ کا جو جمہوری اصولوں پر عمل کرنے میں باقی دُنیا کو بہت پیچھے چھوڑ جائے گا +

خلیفہ قادیاں کی وصیّت

اپنی موت کے متعلق خواب سن کر مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفہ قادیاں نے اپنی جائیداد کے متعلق وصیت کر دی ہے۔ جس کی رُو سے ان کی جائیداد کا $\frac{1}{5}$ حصہ احمدیہ انجمن۔ احمدیہ جماعت کی بیواؤں۔ اور یتیموں میں تقسیم ہوگا۔ اور باقی ان کے بال بچوں میں۔ جو تعداد میں ۲۲ ہیں۔ تیرہ لڑکے اور ۹ لڑکیاں۔ مرزا صاحب [illegible] شادیاں کر چکے ہیں۔ جن میں سے چار [illegible] ابھی تک زندہ ہیں +

اس وصیت کے بعد اب [illegible] کے انتخاب کا سوال نہایت شدّ و مد [illegible] اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ مجلس شوریٰ [illegible] فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ ان کا لڑکا ان [illegible] جانشین نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے [illegible] میں "باپ کے بعد بیٹا" کا رواج ختم [illegible] چاہیئے۔ اس لئے تعجب نہ ہوگا۔ اگر [illegible] جماعت میں اس سوال پر کئی پارٹیاں بن جاویں +

کچھ مردم شماری کے متعلق

آئندہ مردم شماری فروری [illegible] میں ہوگی۔ پہلے صرف ایک دن ہوا کرتی تھی۔ اُب کے چار دن ہوگی۔ یعنی ۲۶ فروری سے یکم مارچ تک۔ سابقہ دستور کے مطابق ۵ دن پہلے مردم شماری ہو جاتی تھی۔ اور آخری دن اس کی تصدیق [illegible] لیکن اس بار پہلے مردم شماری نہ ہوگی بلکہ ان چار دنوں میں ایک ہی بار ہو [illegible] جہاں پہلے مذہب فرقے اور ذات پر زیادہ زور دیا جاتا تھا۔ وہاں اس بار یہ [illegible] کی کوشش کی جائے گی۔ کہ لوگوں کی جسمانی اور اقتصادی حالت کیسی ہے۔ آریہ سماجیوں کو اپنی صحیح تعداد معلوم کرنے کیلئے دیکھنا ہوگا۔ کہ ان کی تعداد غلط تو نہیں دکھائی جا رہی۔ اس سلسلہ میں انہیں اپنا فرض سرگرمی سے ادا کرنا چاہیئے +

فطرت کو بدلا جائے

۲۶ اگست کو کسی مسلمان نے نئی دہلی کے ایک سِکھ سب انسپکٹر پولیس سردار امر سنگھ کو اسوقت قتل کر دیا۔ جبکہ وہ پہاڑ گنج مسجد کے سامنے سے گذرتے ہوئے جنم اشٹمی کے جلوس پر مسلمانوں کی طرف سے پھینکے گئے پتھروں کی وجہ سے مشتعل ہندوؤں کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس افسوسناک قتل کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ مسلم عوام کے جنونی عنصر کی فطرت کو بدلا جائے۔ تاکہ ان کی طرف سے قتل جیسے بدترین فعل کا ارتکاب خدا و مذہب کو مفت میں بدنام کرنے کا باعث نہ ہو +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۲۹ واں اجلاس

ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۲۹ واں اجلاس ۲۵ سے ۲۸ ۔ دسمبر تک ہونا قرار پایا ہے۔ چونکہ یہ ادھیویشن چھٹیوں میں ہے۔ اس لئے آشا کرنی چاہیئے۔ بھارت ورش کے کونے کونے سے ہندی ساہتیہ سیوی اور ہندی بھاشا کے پریمی اس میں شامل ہوں گے۔ اور یہ ادھیویشن پورن سپھل رہے گا +

...یانی اخباروں کی شرارتیں

پریس ایکٹ کا ڈنڈا شاید ہندو اخباروں کے لئے ہے۔ مسلم اخباروں کے لئے نہیں۔ ورنہ کوئی نہیں بتائے۔ کہ آیا تد ان دنوں میں جبکہ حکومت کی کوشش ہے۔ کہ صوبہ کی فضا مکدر نہ ہو۔ اور اس امن و امان قائم رہے۔ وہاں مسلم اخباروں کو کیوں نہیں پوچھتا۔ جن میں آئے دن آریہ سماج کے برخلاف شر انگیز مضمون چھپتے رہتے ہیں؟ لیکن اگر ان کا جواب ہم نے دے دیا۔ تو حکومت بھی حرکت میں آ جاتی ہے +

"فاروق" کی ۲۸ ۔ اگست کی اشاعت میں "ویدک تعلیم و تہذیب کے چند نمونے" کے عنوان سے ایک منافرت انگیز مضمون چھپا ہے۔ اس میں "ستیارتھ پرکاش" میں درج شدہ وام مارگ کے متعلق خلاف واقعہ حوالوں کو نہایت چالاکی سے ہندوؤں اور ویدک تہذیب سے منسوب کر کے جان بوجھ کر شرارت کی گئی ہے +

کیا ہم امید کریں۔ کہ پریس برانچ قادیانی اخباروں کو اس قسم کی شر انگیز تحریروں کی اشاعت سے احتراز کرنے کے متعلق تنبیہ کرے گی؟

...نظام راجیہ سبھا دھیان دے

اطلاع ہے۔ کہ آریہ سماج گلبرگہ کے ... چونگی اور تھانہ والوں نے "ستیارتھ پرکاش" ... شہر میں سے جانے نہ دیا۔ اگر یہ ... ہے۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ ... طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور ان لوگوں کی اس حرکت کو حکام بالا کے نوٹس میں لانا چاہیئے۔ تاکہ شکایت دور ہو اور آئندہ اس کا اعادہ نہ ہو +

"ایڈیٹر "نگار" دیانند کے نقش قدم پر"

مندرجہ عنوان بالا کے تحت "پیغام صلح" لاہور (۳۰ ۔ اگست ۱۹۴۰ء) کے ایک نوٹ کے الفاظ یہ ہیں:-

"مسٹر نیاز فتح پوری نے اپنے رسالہ "نگار" (جون ۱۹۴۰ء) میں لکھا تھا:-

"قرآن مجید کو نہ کلام خداوندی سمجھتا ہوں۔ نہ الہام ربانی۔ بلکہ ایک انسان کا کلام جانتا ہوں"

ویسے تو مسٹر نیاز بڑے عالم و محقق بنتے ہیں۔ لیکن افسوس وہ ایسے نہیں ہیں۔ مسٹر موصوف کی تقلید ہمیشہ از ... رہتے ہیں۔ اپنی جہالت کا مذکورہ بالا ایمان سوز مظاہرہ بھی انہوں نے ان دشمنان اسلام کی تقلید میں کیا تھا۔ جو قرآن مجید کو ہمیشہ انسانی کلام ثابت کرنے کی ناکام (؟) کوشش کرتے رہے ہیں۔ مسٹر نیاز کی اس پُر جہالت تحریر پر جب اسلامی حلقوں کی طرف سے اعتراض ہوا۔ تو دلیل و جواب کے لئے بھی انہیں ایک بہت بڑے مخالف اسلام کا دست نگر و منت کش ہونا پڑا ہے۔ ماہ اگست ۱۹۴۰ء کے "نگار" میں فرماتے ہیں:- "اگر قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ تو پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ وہ خود اپنے نام سے قرآن مجید کو شروع کرتا ہے۔ اور خود اپنی ذات سے خطاب کرتا ہے۔ جو بالکل بے معنی بات ہے۔ واقف کار لوگ جانتے ہیں۔ کہ کہ نصف صدی سے زائد عرصہ ہوا۔ کہ بانی آریہ سماج پنڈت دیانند اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے اندر مخالفت اسلام کے انتہائی جوش میں یہ بات لکھ چکے ہیں۔ جس کی نقل کہ آج اگست ۱۹۴۰ء کے "نگار" میں مسٹر نیاز نے کی ہے"......

مولانا نیاز فتح پوری نے مہرشی دیانند کی بیان کردہ ایک سچائی کو تسلیم کر کے جس اخلاقی جرات کا اظہار کیا ہے۔ اس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ "پیغام صلح" کے لئے لازم تھا۔ کہ کوسنے کی بجائے استدلال سے انہیں قائل کرتا۔ لیکن یہ ممکن ہو تب نہ؟

کیا معنی؟

مدراس کے سابق وزیراعظم شری راجگوپال آچاریہ نے کانگریس کی طرف سے مسٹر جناح کو یہ پیشکش کیوں کی ہے۔ کہ مسلم لیگ کا نمائندہ ہندوستان کا وزیراعظم بنایا جائے۔ اور وہی نیشنل گورنمنٹ کے لئے اپنے وزیروں کو نامزد کرے؟ اس لئے کہ کانگریس چاہتی ہے۔ کہ مسلم لیگ نیشنل گورنمنٹ کے مطالبہ کی حمایت میں کانگریس کا ساتھ دے۔ قطع نظر اس امر کے کہ ہندو کانگریس کو اس پیشکش کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ نیشنل گورنمنٹ کی ترکیب کا کام حقیقی معنوں میں قوم پرستوں کا ہے۔ نہ کہ مسلم لیگ جیسی فرقہ پرست جماعت کے نمائندوں کا۔ پھر مسلم لیگی وزیراعظم کے کیا معنی؟

خاکساروں کی توبہ!

آخر خاکساروں نے قانون شکنی سے توبہ کر لی۔ اور حکومت کو یقین دلا دیا۔ کہ وہ ڈرل اور وردی کے متعلق اس کی طرف سے لگائی گئی پابندیوں کی خلاف ورزی نہ کریں گے۔ اور حکومت پنجاب اور دہلی دونوں نے ان کے خلاف اپنے امتناعی احکام واپس لے لئے۔ اب وہ خلاف قانون جماعت نہیں رہے۔ عنقریب خاکسار لیڈر لکھنؤ میں جمع ہو رہے ہیں۔ تاکہ اپنا آئندہ پروگرام وضع کریں۔ حیدر آباد دربار آریہ سماج کے ستیہ آگرہ میں خاکساروں سے بھاری کام لیتا رہا۔ اس لئے اگر کانگریس سول نافرمانی کرے تو کیا تعجب جو حکومت کو ان کی ضرورت پڑے؟

لالہ دیوی چند جی کے پتر کا اثر

سمپادک "پرکاش" کے نام ۱۲-۸-۴۰ کے پتر میں دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کے پردھان لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے، لکھتے ہیں:-

مردم شماری کے لئے جو Questionnaire گورنمنٹ آف انڈیا نے تیار کیا ہے۔ اس کی ایک کاپی کمشنر مردم شماری پنجاب نے مجھے بھیجی ہے۔ اس میں مذہب کا خانہ ہے۔ مگر فرقہ کا کوئی خانہ نہیں۔ Race, Tribe or Caste یہ ایک خانہ ہے۔ مذہب کے خانہ میں تو "ویدک دھرمی" لکھوایا جاویگا۔ مگر فرقہ کا خانہ نہ ہونے سے آریہ کس خانہ میں لکھوایا جائے؟ یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ اس صورت میں میرے خیال میں یہی اچھا ہوگا۔ کہ مذہب کے خانہ میں "ویدک دھرم" لکھوا کر آگے بریکٹ میں (آریہ) لکھوا دیا جائے۔

لالہ جی کے پتر میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک یہ کہ ان کی سمتی میں بھی مذہب کے خانہ میں "ہندو" نہیں۔ "ویدک دھرم" لکھوایا جانا چاہیئے۔ دوسری بات ہے آریہ لکھوانے کی۔ سو اگر ایک فرقہ کا خانہ اُڑا دیا گیا۔ تو بھی آریہ نہ لکھوانے سے کوئی ہانی نہ ہوگی بشرطیکہ دھرم کے خانہ میں "ویدک دھرم" لکھوایا جاوے۔ کیونکہ گورنمنٹ ویدک دھرمیوں کو آریہ سمجھتی ہے۔ اس لئے "ویدک دھرم" لکھوانے والے آریوں میں ہی شمار ہوں گے۔ اور ہندوؤں کے جنرل ٹوٹل میں شامل کئے جاویں گے۔ ہاں لالہ جی کا سوال آریہ پرادیشک سبھا کیلئے قابل غور ضرور ہے۔ کیونکہ وہ دھرم کے خانہ میں ہندو لکھوانے کی ہدایت کر چکی ہے۔ وہ بتائے کہ آریوں کی تعداد جاننے کے لئے "آریہ" کس خانہ میں لکھوائیں گے؟ ایک خانہ ذات کا باقی ہے۔ لیکن آریہ ذات تو نہیں لکھوائی ...

اصلی جہاز مارکہ
سودیشی لٹھا
استعمال کریں

اور اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں
سفیدی اور مضبوطی میں لاثانی
قیمت میں ارزاں
کوالٹی میں بڑھیا
باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

بہادروں کی اہنسا

(از مہاتما گاندھی جی)

ایک سجن نے حسب ذیل سوال کیا ہے:-

"آپ کہتے ہیں - کہ اہنسا بہادروں کے لئے ہے - کایروں کے لئے نہیں - لیکن جہاں تک میں دیکھتا ہوں - ہندوستان میں بہادر ہیں ہی نہیں - شائد ہم بہادر ہونے کا دعوےٰ کریں - مگر دنیا اس بات کو کیسے مان سکتی ہے؟ کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے - کہ ہندوستان کے پاس ہتھیار نہیں ہیں - اس لئے وہ اپنی حفاظت آپ کرنے ... تو پھر بہادروں کی اہنسا سیکھنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے"

"آپ کا یہ ماننا کہ ہندوستان میں بہادر ہیں ہی نہیں - ٹھیک نہیں - غیر ملکیوں نے ایک بار ہمیں بزدل کہہ دیا - اس لئے ہم بھی اپنے آپ کو کایر ماننے لگے - یہ ہمارے لئے بڑے شرم کی بات ہے - بہت دفعہ ایسا ہوتا - کہ آدمی جیسا اپنے آپ کو مانتا ہے - ویسا ہی بن جاتا ہے - اگر میں ہمیشہ یہ رٹتا رہوں - کہ فلاں کام مجھ سے ہو ہی نہیں سکتا - تو عین ممکن ہے - کہ آخر میں میں اس کام کے کرنے کے قابل نہ ہو سکوں - اس سے اُلٹا اگر میں یہ وشواس رکھوں - اور مانوں کہ میں تو یہ کام ضرور کروں گا اگرچہ شروع میں مجھ میں اس کام کے کرنے کی طاقت نہ ہو - تو بھی میں اسے کر لوں گا -

پھر آپ کہتے ہیں - کہ دنیا ہمیں بزدل سمجھتی ہے - یہ بھی درست نہیں - ستیاگرہ کی لڑائی کے بعد دنیا نے ہندوستان کو کایر ماننا چھوڑ دیا ہے - مغرب میں کانگریس کا مان گذشتہ بیس سال میں بہت بڑھا ہے - ہمارے پاس ہتھیار نہیں - پھر بھی ہم سوراجیہ حاصل کرنے کی امید کر رہے ہیں - اور سوراجیہ کے بہت نزدیک پہنچ رہے ہیں - دنیا سب کچھ بڑی حیرانگی سے دیکھ رہی ہے - دنیا میں اکثریت یہ ماننے لگی ہے - کہ دنیا میں دشمنی کا جذبہ مٹ جائیگا - اور خونی لڑائیاں بند ہوں گی - تو یہ کانگریس کی اپنائی ہوئی نیتی سے ہی - اس لئے آپ کے شکوک اور خطرات بے بنیاد ہیں - اب آپ دیکھ سکتے ہیں - کہ ہندوستان غیر مسلح ہے یہ چیز اہنسا کے راستہ میں رکاوٹ نہیں ہے - یہ بات سچ ہے - کہ سرکار انگریزی نے ہمارے ہتھیار چھین کر ہمارے ساتھ بڑی بے انصافی کی ہے - لیکن اگر ایشور ہمت ہو یا یوں کہیئے - کہ ہم میں اس بے انصافی سے بھی فائیدہ اُٹھانے کی طاقت ہو - تو بے انصافی میں سے بھی فائیدہ نکل سکتا ہے - اور یہی ہندوستان کے بارے میں ہوا بھی ہے -

اہنسا سیکھنے کے لئے ہتھیاروں کی ضرورت ہی نہیں رہتی - اگر ہتھیار ہوں بھی - تو بھی انہیں پھینک دینا چاہیئے - جیسے کہ خاں صاحب نے پھینک دئے ہیں - جو لوگ یہ کہتے ہیں - کہ اہنسا سیکھنے سے پہلے ہنسا سکھنی چاہیئے - ان کی بات تو ایسی ہے - جیسے کوئی یہ کہے - کہ "پاپی بھی دھرماتما بن سکتا ہے"

جس طرح ہنسا سیکھنے کے لئے مارنا سیکھنا ضروری ہے - اسی طرح اہنسا کی تعلیم میں مرنا سیکھنا پڑتا ہے - ہنسا میں خوف سے چھٹکارہ نہیں ملتا - لیکن خوف سے بچنے کا علاج ڈھونڈنا پڑتا ہے - اہنسا میں خوف کی جگہ ہی نہیں ہے - بے خوف ہونے کے لئے اہنسا کے پجاری کو اعلیٰ قسم کا تیاگ اپنے اندر پیدا کرنا ہوتا ہے - زمین جائے - دھن جائے - جسم بھی جائے - اس کی پرواہ نہ کرے - جس نے ہر قسم کے

اور آتما کا واستوک گیان ہوتے ہی جسم کا موہ فوراً دور ہو جاتا ہے - اسی طرح اہنسا کی تعلیم ہنسا کی تعلیم سے ایک دم اُلٹی ہوتی ہے - باہر کی حفاظت کے لئے ہنسا کی ضرورت ہوتی ہے - آتما کی "خودداری" کی حفاظت کے لئے اہنسا کی ضرورت ہے"

ایسی اہنسا گھر میں بیٹھے بیٹھے نہیں سیکھی جا سکتی - اس کے لئے حوصلہ چاہیئے - ہم بے خوف بنے ہیں یا نہیں - اس کے لئے جنگل میں منگل کرنا چاہیئے - شمشان میں بھٹکنا چاہیئے - جسم پر قابو پانے کے لئے کئی قسم کی تکالیف برداشت کرنے کی اپنے اندر طاقت پیدا کرنی چاہیئے - دو آدمیوں کو لڑتے دیکھ کر جو آدمی ڈر سے کانپنے

خوف پر فتح نہیں پائی - وہ اہنسا کا پالن مکمل طور پر نہیں کر سکتا - اس لئے اہنسا کا پجاری صرف ایشور کا ہی ڈر رکھے - اور باقی سب خوفناکیوں کو تیاگ دے - ایشور کی شرن ڈھونڈنے والے کو "آتما جسم سے الگ ہے" یہ علم ہونا ہی چاہیئے -

ناستک آستک کیسے بنے؟

سوال:- ناستک کا ایشور اور دھرم پر وشواس کیسے بٹھایا جا سکتا ہے؟

جواب:- اس کا ایک ہی طریقہ ہے - ایشور بھگت اپنی پوترتا اور کرموں کے پربھاؤ سے ناستک بھائی بہنوں کو آستک بنا سکتا ہے - یہ کام بحث سے نہیں ہو سکتا - اگر ایسا ہو سکتا - تو دنیا میں ایک بھی ناستک نہ رہتا - کیونکہ ایشور کی موجودگی یعنی آستکتا پر ایک نہیں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں - اس لئے آج ایک بھی ناستک نہیں ہونا چاہیئے - لیکن دیکھتے ہیں اس سے اُلٹا - کتابیں بھی بڑھتی رہتی ہیں - اور ناستکوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے - حقیقت میں جو ناستک مانے جاتے ہیں یا اپنے کو منوانے ہیں وہ ناستک نہیں - اور جو آستک مانے جاتے ہیں - وہ آستک نہیں ہیں - ناستک کہتے ہیں — "اگر تم آستک ہو - تو ہم ناستک ہیں" — ایسا کہنا ٹھیک بھی ہے - کیونکہ اپنے آپ کو آستک ماننے والے در حقیقت آستک نہیں ہوتے - ایشور کا نام یا تو مجبور ہو کر لیتے ہیں - یا دنیا کو دھوکا دینے کے لئے - ایسے لوگوں کا پربھاؤ ناستکوں پر کیسے پڑ سکتا ہے؟ اس لئے آستک وشواس رکھیں - کہ اگر وہ سچے ہیں - تو ان کے نزدیک ناستک نہیں ہوں گے - ساری دنیا کی وہ فکر نہ کریں - اگر کوئی ناستک دنیا میں ہیں - تو بھی ایشور کی دیا سے ہی ہوتے ہیں - ایشور چاہتا - تو جگت میں کوئی ناستک ہوتا ہی نہ - کہا جاتا ہے - کہ ایشور کا نام لینے والے آستک نہیں - پرنتو ایشور کے کام کرنے والے آستک ہیں"

(مہاتما گاندھی)

تگ جاتا ہے - یا بھاگ جاتا ہے - وہ اہنسک نہیں - کایر ہے - بزدل ... اہنسک ایسے جھگڑوں کو روکنے ... اپنے آپ کو قربان کر دیتا ہے - تکالیف برداشت کر کے ... اپنا امتحان کرتا ہے - مختصراً اہنسک کی بہادری ہنسک کی بہادری سے ... آگے جاتی ہے - ہنسک کی نشانی ... کے ہتھیار ہیں - خواہ وہ بھالا ہو یا ... تلوار ہو یا بندوق - لیکن اہنسک کا ... تو "رام" نام ہے -

اتنا لکھ کر میں نے اہنسا سیکھنے ... کو کوئی سبق نہیں دیا - لیکن ... سبق بتایا یا سمجھا جا سکتا ہے -

مندرجہ بالا مضمون سے آپ ... ہو جائے گا - کہ ان دو اقسام کی ... میں کوئی مطابقت نہیں - ایک کا ... دوسرے کا انت ہی نہیں - تیسرے کے ... سوا ہیر کا انصاف اہنسا پر لاگو ... نہیں - اہنسا ناقابل تسخیر ہے - ایسی ... ہم حاصل کر سکیں گے یا نہیں - اس قسم کے ... دل میں نہ لائیے - گذشتہ بیس سال ... اتنا ہمیں یقین دلانے کے لئے کافی ... چاہیئے -

سمپادک کے نام پتر

"برادرم ہلنتی جی نمستے!

آپ کی اور "آریہ ویر" کی قلمی جنگ ... میں بھی مطالعہ کر رہا ہوں - اس نے ... تو پور لیڈر آپ کے خلاف لکھ ... کے طرز تحریر کو دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ... اخبار نویسی کی یہ شان کے خلاف ... تہذیب اور شائستگی کو ہاتھ سے دے ... جاوے "آریہ ویر" نے اپنے لیڈر میں ... لب و لہجہ اختیار کیا ہے - اسے کوئی ... شخص پسند نہیں کر سکتا - ممکن ہے بعض ... لوگ اس طبیعت کے بھی ہوں - جو گالی ... گلوچ کو پسند کرتے ہوں - لیکن مجھے امید ... ہے - کہ آپ جیسا کہ اب تک آپ نے ... کیا ہے - گالیوں کا جواب گالیوں سے ... نہ دیں گے - بلکہ دلائل اور براہین ... اور جو کچھ بھی لکھیں گے متانت کے ساتھ ... جوش اور غصہ کو دور کر کے"

سید مصطفیٰ احسن رضوی

ایڈیٹر "الواعظ" (ہفتہ وار) ... آنریری سیکرٹری امامیہ مشن ...

۲۷-۸-۴۰

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

CC-0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(ادھیاتم سُدھا)

گائتری کا مہتو

(لیکھک: - پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم اے)

گائتری کا جپ کرنا ایشور اپاسنا کی … پہلی سیڑھی بتائی جاتی ہے۔ مان لیا کہ … جپ کرنا ایشور اپاسنا کی پرتھم سیڑھی … ہے۔ پرنتو اس کا یہ ارتھ نہیں۔ کہ اُس پرتھم سیڑھی پر ہی بھگت بیٹھا رہے۔ کسی بھون … چھت پر چڑھنے کا اُدیش ہے کہ اگر … اس مکان کی پرتھم سیڑھی پر ہی … ہے۔ تو پرلے کال تک بھی وہ چھت … نہیں پہنچ سکتا۔

… استھان تک پہنچنے کے لئے … سمست سادھنوں کو کام میں لانا پڑتا … جپ کا ارتھ یوگ درشن میں

[illegible]

… ہے۔ یدی کیول "اوم اوم" رٹ لینے میں … کی سمادھی ہو جائے۔ تو بتائیے طوطے … اور بھگت کی بھگتی میں انتر ہی کیا رہا؟ … کہ گائتری منتر کے ارتھوں کا بھلی … سے چنتن کر کے اُس کے انوسار اپنا … بنانا چاہیئے۔ لیکن ہم گائتری منتر کے … پر وچار نہیں کرتے۔ اوم شبد سے … کی تین شکتیوں کا گیان ہوتا ہے۔ … میں अ، उ اور म تین ورن …

"अ" سے پرماتما کے جگت کرتریتو … کا پتہ چلتا ہے۔ اب ہم अ کا اُچارن … کرتے ہیں۔ تو مکھ کھل جاتا ہے۔ … بند کر کے اکار کا اُچارن نہیں کیا جا … پرماتما پرلیہ روپ میں بند ہوئے … کو کھولتا ہے۔ ارتھات اس کی رچنا … اکار سے اُس کے سرشٹی … کا پتہ چلا۔ اُکار سے سرشٹی … کرنے کی شکتی کا گیان ہوتا ہے۔ جب … اُکار کا اُچارن کرتے ہیں۔ تو … بڑھتا ہے۔ لمبا ہوتا ہے۔ اکار … مکھ ذرا کھلا۔ اُکار کا اُچارن … ذرا لمبا ہوتا ہے۔ ارتھات اس … ہوتا ہے۔ اس ورن سے پتہ چلا۔ … سرشٹی کرتا ہونے کے ساتھ ہی … کے ساتھ ساتھ وہ جگت کا دھارن … کرتا ہے۔ ارتھات اس کا وکاس … مکار سے پرماتما کی سرشٹی سنہارنی شکتی کا گیان ہوتا ہے۔ جب ہم म کا اُچارن کرنے لگتے ہیں۔ اس سمے مکھ بند ہو جاتا ہے۔ مکھ کھلا رکھنے سے "م" کا اُچارن ہو نہیں سکتا۔ اس ورن سے پتہ چلا۔ کہ پرماتما میں سرشٹی کرتریتو دھارن پوشن کے ساتھ ساتھ سرشٹی سنہار کا بھی گُن ہے۔ جب پرماتما کے اس تیسرے گُن کا وچار کیا جاتا ہے۔ تو سہج ہی لوگوں کو پرماتما کے سمبندھ میں شنکائیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پرماتما ہمیں مارتا کیوں ہے؟ جب کبھی کسی کا بچہ مر جاتا ہے۔ تو کہتے ہیں "پرماتما کی مرضی"۔ پرنتو جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس سمے "پرماتما کی مرضی" نہیں کہا جاتا۔

مرتیو ایک نوین ڈھنگ کا سندیش دیتی ہے۔ نہ کہ اُس سے کسی کی ہانی ہوتی ہے۔ ایک انگریز نے ایک بار حساب لگایا۔ کہ یدی حضرت آدم مرتیو کا پھل نہ کھاتے اور سرشٹی کے آرمبھ سے لے کر آج تک کسی کی مرتیو نہ ہوتی۔ تو سرشٹی میں ایک دوسرے کے اُوپر کھڑے رہنے کو بھی استھان نہ ملتا۔ اسلئے پرماتما اپنے تیسرے گُن سرشٹی سنہار سے جگت کا بھلا ہی کرتا ہے۔ بُرا نہیں کرتا۔ اتہ مرتیو کے سمبندھ میں کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔

پرماتما کو دھارن کرنا چاہیئے۔ دھارن کرنے کا ارتھ اس کے گنوں کو گرہن کر کے تدانکول اپنا جیون بنانا چاہیئے۔ ایک ملوڈینٹ کسی پروفیسر کو جا کر ساشٹانگ پرنام کرتا ہے۔ جب پروفیسر پوچھتا ہے۔ کہ ٹکٹ لائے ہو۔ تو کہہ دیتا ہے۔ میں آپ کیلئے پھل لایا ہوں۔ ٹکٹ تو نہیں لایا۔ پروفیسر ناراض ہو جائے گا اور کہے گا۔ تمہارے پرنام اور پھلوں کی ضرورت نہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے گنوں ارتھات ودیا کو اپنے اندر دھارن کر لو۔ ودیارتھی کے پروفیسر کو دھارن کرنے کا یہ ارتھ نہیں کہ وہ اس کے شریر کو اپنے میں دھارن کر لیتا ہے۔ بلکہ اس کو ودیا کو دھارن کر کے اس کے سمان بن جانا دھارن کرنا کہلاتا ہے۔ ٹھیک پرماتما کو بھی اسی پرکار دھارن کرنے کا اُپدیش گائتری منتر میں ہے۔ جیسے آگ کے گولے کے ساتھ رکھا ہوا لوہے کا گولہ اس کے سارے گنوں کو دھارن کر کے تت سمان ہی لال ہو جاتا ہے ٹھیک اسی پرکار پرماتما کے گنوں کو دھارن کرنا چاہیئے۔ ہم جہاں پرماتما کے دیالتا آدی گنوں کو دھارن کریں۔ وہاں اس کے کرتریتو گُن کا بھی انوکرن کریں۔ سنسار میں یہ بات پرکرتی کو لنا (?) دکھائی دیتی ہے۔ پر یہ ناستک ہی پرماتما کے کرتریتو گنوں کا انوکرن کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ پرماتما نے سورج بنایا۔ ناستک سورج نہیں تو ایک دیپک ہی یا بجلی کا ہی آوشکار کر دیتا ہے۔ پرنتو پرماتما کے کئی بھگت یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔ کہ "ہمیں کرنے دھرنے سے کیا؟ سانپ کیا کچھ کرتا ہے؟ پرنتو پیٹ بھر لیتا ہے"۔ انہیں دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ رہتا بھی تو سانپ ہی ہے۔ ہم منشیہ ہیں۔ ہم کرم یونی میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور پرماتما ہمارا پریرک۔ اتہ اس کے کرتریتو گن کو بھی دھارن کر کے ہم اپنا مستک وگیان ٹھیک ڈھنگ سے بنا ایک پرکار کے آوشکار کر اُنّتی کر رہی بھی آدھیاتمک ہے۔

آریہ سماج کا راجنیتک پروگرام کیا ہو؟

(لیکھک: - شری آنند پریہ جی بی - اے ایل - ایل - بی بڑودہ)

پراچین کال میں دھرم اور راج نیتی یہ بھِنّ بھِنّ وبھاگ نہیں تھے۔ مہابھارت کا گرنتھ جہاں راج نیتی سے اوت پروت ہے وہاں دھرم شاستر کا بھی کام دے سکتا ہے۔

Politics and Religion

ارتھات راج نیتی اور دھرم بھِنّ بھِنّ چیزیں ہیں۔ یہ سوتر پچھم والوں سے ہم نے سیکھا ہے۔ پرنتو بھارتیہ سنسکرتی کے انوسار راج نیتی اور دھرم پرسپر سمبندھت ہیں۔ یہی کارن ہے کہ مہرشی سوامی دیانند جی نے آریہ سماج کے کاریہ کا جب وبھاگ کیا۔ تب راج آریہ سبھا ایک وبھاگ نردشٹ کیا گیا۔

اب آریہ سماج کے سامنے راجنیتک پروگرام کیا ہونا چاہیئے۔ یہ پرشن سب آریہ سماجی پرسپر پوچھتے ہیں۔ میری الپ متی میں آریہ سماج اپنے پرتیک کاریہ میں راشٹر کا ہت رکھ کر ہی کاریہ کر رہا ہے۔ آریہ سماج کا کاریہ سامپردائک نہیں۔ اس کو ہم ایک ہی درشٹانت سے بتلاتے ہیں۔

راشٹر کا نرمان راشٹر کے بالکوں سے ہوتا ہے۔ آریہ سماج نے بالکوں کی شکشا کے پرشن کو لے کر ایک مہان راشٹریہ کاریہ کیا ہے۔ ورتمان یگ میں جس پرکار بالک Children of the state مانے جاتے ہیں۔ پوروکال میں بالک Children of the Society مانے جاتے تھے۔ یہی کارن تھا کہ پوروکالین بھارت میں سماج کی شکشا دیکشا کا پربندھ سماج (society) کے ہاتھ میں تھا۔ جب تک شکشا سماج کے ہاتھ میں رہتا ہے تب تک ازم (ism) واددوں سے سماج بچا رہتا ہے۔ پراچین گرُکل اسی کارن سماج دوارا ہی (اسٹیٹ دوارا نہیں) پوشت تھے۔ براہمن کسی کے غلام نہ تھے۔ سماج ان کو پوجیہ مان کر دھن آدی کی سہائیتا دیتا۔ جس سے وہ سماج کے بالکوں کو شکشا دیتے۔ اتہ آریہ سماج اپنی شکشا سنستھاؤں دوارا مہان راشٹریہ کاریہ کر رہا ہے۔ آریہ سماج اپنی شکشا سنستھاؤں دوارا مہان راشٹریہ کاریہ کر رہا ہے۔ اس کی مہتتا ہم بھول رہے ہیں۔ ہماری سنستھائیں مانسک آتمک تتھا شاریرک تینوں دِشا وکاس کا دھیان رکھ کر جو مہان کاریہ کر رہی ہیں۔ یہی مہان سے مہان راشٹریہ کاریہ ہے۔ اتہ آریہ سماجی بھائی اس کاریہ سے اُپراشت نہ ہوں۔ راشٹر کے شکشا کا کاریہ راشٹریہ ہے۔

دوسرا آریہ سماج کا مہان کاریہ ہے۔ بھارت میں آریہ سنسکرتی کے آدھار پر آریہ راجیہ کا نرمان کرنا۔ اس میں دھارمکتا اور راشٹریتا دونوں کا ہی سماویش ہے۔ پرتیک آریہ سماجی کا راجنیتک پروگرام دوسری لگن سے یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ سالکر تک سوراجیہ کا نرمان کرے جس میں دھرم اور راشٹرتا دونوں کی ہی سیوا آ جاویگی۔ ہم کیول انگریزی پالیسی کے آدھار پر ہی نو سرجن کرنے کے سوپن چھوڑ کر پیچھے الٹ میں راشٹریہ کاریہ جو کر رہے ہیں۔ اسے ویگ دیں۔ آریہ سماج کا کشیتر چھوڑ کر ہم سستی لیڈری کا موہ چھوڑ دیں۔ پرتیک آریہ بالک آریہ جاتی میں جنمنے کے ادھیکار سے ہی آریہ سنسکرتی کا پرچارک ہے۔ اور آریہ ورت کا شاسک ہے۔ آریہ سماجی ہم

استری جگت

مصر کی اُنتی شیل مہلائیں

(لیکھک: شری اُمیش چندر جی)

مصر کے اندر جو آج مہلاؤں کی پرگتی دیکھ رہی ہے۔ اس کا شریہ ادھک تر شریمتی شعراوی پاشا کو ہے۔ جنہوں نے سب سے پہلے برقعہ کو پھاڑ دیا تھا۔ وہ ۱۹۲۳ء سے پردہ کے بہشکار کا اندولن ناری سماج میں کر رہی ہیں۔ آج انہی کے پریشرم کا یہ پھل ہے۔ کہ مصر کا ناری ورگ سوتنترتا کے وایو منڈل میں سانس لے رہا ہے۔ ناری اندولن کا پرنیام یہ ہوا ہے۔ کہ نگروں میں رہنے والی اُچیہ گھرانے کی للناؤں نے پردے کو سدیو کے لئے دفنا دیا ہے۔ اور وہ پرشوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر جیون کے پرتیک کاریہ میں سہیوگ دیتی ہیں۔ پرایہ مصر کے قاہرہ اور سکندریہ نگروں میں شریمتی شعراوی پاشا کے کاریوں کا ادھک پربھاو پڑا ہے۔ اب وہاں کی استریاں پرانی ولیشی بھوشا کو تلانجلی دیکر آدھونک ڈھنگ سے رہنے لگی ہیں۔ وہ بھی دنیا کی رفتار کے ساتھ چلنے کا اُپکرم کر رہی ہیں۔ بھلا آج دنیا پرگتی کے پتھ پر آگے بڑھتی جا رہی ہے۔ تو پھر مصر کی استریاں ہی پیچھے کیوں رہیں؟ انہوں نے بھی اپنی کمی کو پورا کرنا آرمبھ کر دیا ہے۔ آج مصر کے ناری منڈل کی کایا پلٹ سی ہو گئی ہے۔

شریمتی شعراوی پاشا نے نگروں میں جا کر مہلاؤں کی سبھاؤں میں یہی بھاشن دیا۔ "یدی ناری سماج اپنے کو وکاس پتھ پر دیکھنا چاہتا ہے۔ تو اُسے برقعہ کو زمین کے اندر گہرا گاڑنا پڑے گا۔ راشٹر کی سیوا کرنی ہوگی۔ ناری دھرم اسی بات کے لئے پریرت کرتا ہے۔ کہ پرتیک استری اپنے پتی کے جیون کشیتر میں آ کر اُسے سہیوگ دے۔ جب تک ناریاں چار دیواری کے اندر بند رہیں گی۔ تب تک ان کے اُتھان کا سوپن دیکھنا۔ مانو مرگ ترشنا کے جال کو سر دور سے دیکھ کر کمل کو توڑنا ہے۔ آت ایو استریوں کا یہ پرم دھرم ہے۔ کہ وہ ماتر بھومی کی سیوا کریں جو برقعہ میں بند ہو کر نہیں کی جا سکتی۔ ناریوں نے ہی کون سا ایسا پاپ کیا ہے۔ جو اُن کو بندر بنا کر رکھا جاتا ہے؟ یدی ناریاں برقعہ پہننے کی حقدار ہیں۔ تو میں یہ درڑھتا کے ساتھ کہتی ہوں۔ کہ پرشن ورگ کو بھی برقعہ دھارن کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دونوں کے حق سمان ہیں۔ استریوں کو پرکرتی کی گود میں سوتنتر رُوپ سے کیوں نہیں وچرنے دیا جاتا؟ انہیں کیوں دنیا کے وشال سوروپ سے محروم رکھا جاتا ہے؟ کیا وجہ ہے؟ ناری مانو سے کس بات میں کم ہے؟ ناری کا کاریہ کشیتر گھر کی چار دیواری کے اندر ہی سمیت نہیں ہے۔ بلکہ اس کا کشیتر وشو کے وشال پرانگن میں اُجول کاریہ کرنا بھی ہے۔"

شریمتی پاشا کے لیکچر کا پربھاؤ ناری سماج پر جادو کا سا پڑتا ہے۔ جس وقت وہ مہلا سماج میں کسی وشیہ پر وکتویہ دیتی ہیں۔ تو اس سمیہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج ہی ناریوں کی الگ بستی بس جاوے گی۔ اس کے سمپورن وکتویہ میں ایسے پرشنوں کو آڑے ہاتھوں لیا جاتا ہے۔ جو کہ اس جاگرتی کے یگ میں پرانے ریتی رواجوں کی دُہائی دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ آج مصر کے اندر بالائیں پرگتی کے پتھ پر دنوں دن آگے کو ودیہ کا جھنڈا لئے ہوئے بڑھ رہی ہیں۔ آج وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں ناری اندولن کا گراموں میں پرچار کرنے کے لئے سویم سیوکائیں ہو گئی ہیں۔ جن کا کرتویہ گراموں میں نو جاگرتی کا سرجن کرنا ہے۔ وہاں کی شکشت مہلائیں اپنا یہ دھرم سمجھنے لگی ہیں۔ کہ گراموں میں جا کر ناری اندولن کی پرگتی کو بڑھایا جاوے۔

مصر کی سرکار نے استری اندولن کی پرگتی کو دیکھ کر ناری شکشا کا کشیتر وشد کر دیا ہے۔ ہاں ابھی تک پردہ پرتھا کو غیر قانونی قرار نہیں دیا گیا۔ پرنتو تب بھی سمے کے دوڑان کے انوسار پردہ پرتھا بہت کچھ اُٹھ گئی ہے۔ اور رہی سہی بھی جلد اُٹھنے والی ہے۔ اس کا مکھیہ کارن استری سماج کا جاگرت ہونا ہے۔ مصر کی سرکار نے ناری شکشا کے پرسار کے لئے جگہ جگہ سکول و کالج کھول دئے ہیں۔ ۱۹۱۷ء میں آج سے ۲۳ سال پہلے شکشت مہلاؤں کی سنکھیا ۹۷ پرتی سہسر تھی۔ کنتو آج یہ سنکھیا بڑھ کر قریب ۸۲-۸۳ پرتی شت ہو گئی ہے۔ سکولوں میں لڑکیوں کے بیٹھنے کے لئے میز کرسیوں کا انتظام ہے۔ انہیں پڑھنے کے لئے ادھونک ولیشی بھوشا میں جانا پڑتا ہے۔ اُچیہ شریڑیوں کی شکشا کے لئے کالجوں کا بھی پربندھ ہے۔ اُچیہ شریڑی کی شکشا کی پرگتی استریوں کے اندر دنوں دن بڑھ رہی ہے۔ ماتائیں اپنی لڑکیوں کو پڑھنے کے لئے بھیجنے میں کوئی رکاوٹ نہیں کرتیں۔ بلکہ وہ شوق سے اپنی نو کنیاؤں کو شکشا پانے کے لئے پاٹھ شالاؤں میں بھیجتی ہیں۔ انہوں نے جان لیا ہے۔ کہ بنا شکشا کے ناریوں کی اُنتی نہیں ہو سکتی۔ شکشا ہی ناریوں کو جیون کے آدرش پتھ پر پرایش کراتی ہے۔ وشو ودیالیہ کی ککشاؤں کو ساشٹر بنانے کے اتیرکت فرنچ انگلش اور لیٹن کی بھی شکشا دی جاتی ہے۔ سرکار کی طرف سے کماریوں کو اُچیہ شکشا پراپت کرنے کے لئے ولیشوں میں بھی بھیجا جاتا ہے۔ سارا خرچ سرکار کو دینا پڑتا ہے۔ تقریباً چالیس چھاتراؤں کو ہر سال ولیشوں میں بھیجنے کے لئے خرچ دینے کا پربندھ ہے۔ اگر ناری شکشا کی یہی پرگتی رہی۔ تو دو ایک ورش میں مصر کا استری سماج پرگتی کی دوڑ میں سب سے آگے نکل جاوے گا۔

ہندو لڑکیوں کے اغوا کی بڑھتی ہوئی گھٹنائیں

(لیکھکہ: شریمتی ساوتری دیوی جی)

ابھی تک بھگائی جانے والی ناریوں میں ودھواؤں کی سنکھیا ہی ادھک ہوتی تھی۔ اس کا مکھیہ کارن یہ تھا۔ کہ یہ ودھوائیں زیادہ تر ہندو ودھوائیں سماج میں اپنا اُچیہ استھان رکھتی ہیں۔ جس دن سے پتی کا دیہانت ہوتا ہے۔ اُسی دن سے اُن کا سمان پرتشٹھا استھان سب نشٹ ہو جاتا ہے۔ گھر گرہستھی کا کاریہ کرنا اور جھڑکیاں سہنا ہی اُن کا ایک ماتر کرتویہ بنا دیا جاتا ہے۔ وہ اس اتیاچار کے ورُدھ سر نہیں اُٹھا سکتیں۔ اور جب اُٹھانے کی کوشش کرتی ہیں تبھی کچل دی جاتی ہیں۔ انت میں ودش ہو کر ان کی نگاہیں ادھر اُدھر سہارے کیلئے اُٹھتی ہیں۔ اور اسی سمیہ وہ پرلوبھن کے پاش میں بندھ کر ستیتو کے ہولیہ پر جیون بتانے کے لئے بادھیہ کر دی جاتی ہیں۔ یہ کاریہ ہوتا ہے کئی ہی سنگٹھت غنڈوں دوارا۔

دوسری وہ ودھوائیں ہیں۔ جو ہندو .... کی کریتیوں کے کارن جیون کے .... کال میں ہی ودھوائیں ہو جاتی ہیں .... بال ودھواؤں کو گھر یا کٹمب والے .... بھرشٹاچار کی اور بڑھانے کا .... ہیں۔ اور اپنے کوکرموں کا پرنیام .... ہونے پر انہیں دودھ کی مکھی کی طرح نکال باہر پھینکتے ہیں۔ ایسی سندر یُوں .... اور پڑھ ودھوائیں سہج میں ہی غنڈوں .... بردہ فروشوں کے جال میں پھنس جاتی .... اور وہ انہیں بیچ کر اُن کے ستیتو کی قیمت کا منافع اُٹھاتے ہیں۔

ودھواؤں کے علاوہ کچھ سدھوا .... سندریاں بھی ان کے جال میں پھنس .... ہیں۔ جنتو ان کی سنکھیا بہت ہی کم .... ہوتی ہے۔ ایسی مہلائیں ادھک تر .... پتی کے اتیاچار۔ دُراچار یا دُربلتا کے کارن اور نوکروں آدمی دوارا بہکائی .... ہی اس مارگ پر لائی جاتی ہیں۔

اُپروکت جتنے کارن ہیں۔ ان .... اتیاچار کی ہی پردھانتا ہے۔ پرنتو .... جیسے غریب دیش میں اب بردہ فروش لوگوں نے بھی اس کی غریبی سے لابھ اُٹھانا شروع کر دیا ہے۔ وہ گراموں کی سندر لڑکیوں کو امیر آدمیوں سے وواہ کرانے کا پرلوبھن دے کر بھگانے کا جال بھی بچھانے لگے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ کہ اس دھندے میں ودھوا .... سدھوا .... ہی .... سے اپنے جیت بالکاؤں کو ہی بھگاتے ہیں۔ بلکہ وہ ان کے ماتا پتا تک کو بہکا لینے کا کوشش دکھاتے ہیں۔ پنجاب کے پہاڑی پرانتوں میں اس پرلوگ سے ایک .... شکار ہو چکے ہیں۔ ابھی گت سپتاہ .... ہیں اس پرکار کے کچھ معاملے پکڑے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کے ہندو .... سیکھت۔ بلاس پور۔ آرکی۔ .... جمبہ آدی ریاستوں کی سندر لڑکیاں امیروں سے وواہ دینے کا لالچ دے کر امرتسر۔ لاہور آدی بڑے شہروں میں لے گئی ہیں۔ انہوں نے ان لڑکیوں اور .... اُن کے ابھی بھاوکوں کو سمجھایا۔ کہ وہ ....

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

رشی نمبر کے لئے اشتہارات ابھی سے بھیج کر جگہ ریزرو کرا لیں۔ (منیجر)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بھارت کی رکھشا کے لئے کیا پر بندھ کئے گئے ہیں یا بھوشیہ میں کئے جا رہے ہیں گے۔ ان سب باتوں پر وچار کرنے سے پہلے یہ سمجھنے سکتا ہے کہ بھارت کو کن سے خطرہ ہے۔ بھارت کے چار پرمکھ شترو ہیں۔ جرمنی۔ اٹلی۔ روس اور جاپان۔ جب تک اتحادیوں کے ساتھ یدھ میں نہیں پروشٹ ہوا تھا۔ تب تک جرمنی سے کوئی پرتیکش خطرہ بھارت کو نہیں تھا۔ روم ساگر کے یدھ کی سندھ میں پرولیش کرنے سے بھارت یدھ کھشیتر کے اتی نکٹ آ گیا ہے۔

اٹلی کا مدھیہ آدلیشیہ بھو مدھیہ ساگر پر ادھیکار پراپت کرنا ہے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب جبرالٹر اور نہر سویز اس کے قبضہ میں آ جائیں۔ سپین بھی اب تٹستھ نہیں رہا۔ اس لئے اٹلی کا جبرالٹر میں ڈنکہ بجانا ناممکن نہیں ہے۔ وہ اپنی کاروائیوں کو پوربی مدھیہ ساگر میں سمپت کرنا چاہتا ہے۔ نہر سویز پر قبضہ کرنے کیلئے لیبیا اور ابے سینیا کے ساتھ وہ مصر پر حملہ کر سکتا ہے۔ ایسا ہونے پر یدھ اور ادھک یورپ میں پھیلے گا ہی۔ نہر سویز لال ساگر اور ہند وساگر بھارت اور سامراجیہ کے انیہ بھاگوں سے رسد تتھا سینا لانے کیلئے منتر راشٹروں کیلئے بہت ضروری ہے۔ اس لئے اٹلی کا پہلا پریتن منتر راشٹروں کے سامدرک راستوں کو کاٹنے کا ہوگا۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہند ساگر میں یدھ چھڑ جائے۔ اس پرکار بھارت یدھ کھشیتر میں آ جائے گا۔ ایسے سمبھاونا کے کارن بھارت کو اٹلی سے ادھک خطرہ ہو گیا ہے۔ اس لئے بھارت کو اٹلی کے سمبھاوت آکرمن سے بچنے کیلئے تیار ہونا چاہیئے۔ اس میں کوئی سندیہہ نہیں کہ مدھیہ پوربی خاص کر مصر، فلسطین، عراق اور کینیا آدی میں منتر راشٹروں کے پریاپت سینک اٹلی کیلئے کافی ہیں۔ اتنا سب ہوتے ہوئے بھی بھارت کو اٹلی کے ہوائی آکرمن سے بچنے کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔

بھارت کو دوسرا خطرہ روس سے ہے۔ بہت دنوں سے بھارت کے سمبندھ میں روس کی یوجنا کی افواہ سنی جاتی ہے۔ یدیپی بہت سے ہندو یہ نہ جانتے ہوں گے کہ ڈاکٹر خان نے بھارت پر روس کے آکرمن کو کالپنک بتایا۔ لیکن پھر بھی اس کی اور دھیان نہ دینا اچت نہ ہوگا۔ بہت کچھ روس کے ورتمان یدھ کی درشٹی کون پر نربھر ہے۔ ابھی تک تو

(سبھا سیات)

ہندوستان کو کس کس سے خطرہ ہے؟

(لیکھکا:- کماری سوشیلا ایم۔ اے)

روس کے یدھ سے الگ رہنے کے ہی سماچار ہیں۔ پرنتو یدی وہ جرمنی کیساتھ یدھ میں پرویش کر لیگا۔ تب بھارت کو ادھک خطرہ ہوگا۔ پیٹر مہان کے سمیہ سے ہی روس کی درشٹی بھارت پر ہے۔ افغانستان اور ایران کی اُتری سیما سے روس کی سیما ملی ہوئی ہے۔ چین میں اس کا پربھتو ادھک ہے۔ اور سنکیانگ پرانت بھارت کے اُتر میں ہے۔ سنا جاتا ہے۔ کہ روس نے وِنش لاکھ سپاہی کالے ساگر۔ ٹین شین (ترکی اور عراق کے سامنے) ترمنستان (ایران اور افغانستان کے سامنے) ازبکستان اور بھارت کے سامنے پامیر میں اکٹھے کئے ہیں۔ پامیر میں بھارت افغانستان اور چین کی سیمائیں ملتی ہیں۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ روس سادھارن بھارت میں پرویش نہیں کر سکتا۔ اسے سنسار کی سب سے کٹھن پربت شرنکھلا پار کرنی پڑیگی۔ ادھر سینکوں کیساتھ آکرمن کرنا تو غیر ممکن ہے۔ لیکن ہوائی آکرمن ممکن ہے۔ روس مدھیہ ایشیا میں اونچے ہوائی سٹیشن بنا رہا ہے۔ جن میں پرمکھ کشنک۔ سٹالن آباد۔ کارم۔ ترمیز۔ اور خاروگ ہیں۔ ان سبھی سے بھارتیہ سیما کے اندر پرویش پانا آسان ہے۔ خاروگ سے بم ورشک دس منٹ میں پشاور پہنچ سکتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ روس بھارت پر راجیہ نہیں چاہتا۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تب بھی روس بھارت میں کمیونسٹ سٹیٹ قائم کرنا چاہیگا۔ یدی وہ بھارت پر آکرمن کرتا ہے۔ تو یہی اس کا پرمکھ اُدیشیہ ہوگا۔ اور اسی بل پر وہ بھارت پر پنچ مدن تیار کرنے کی اپیل کرے گا۔

جاپان سے بھئے

جاپان ورشوں سے بھارت پر دیا و سانیک آکرمن کر رہا ہے۔ چین کے یدھ شروع ہونے کے پہلے وہ جاپان ایشیاٹک اندولن کا کینہ رکھتا تھا۔ جس سے انیک بھارتیوں کی بھی سہانبھوتی تھی۔ چین پر آکرمن کرنے کے کارن بھارت کا درشٹی کون جاپان کے ورودھ ہو گیا۔ یدیپی وہ اس سمیہ چین میں بری طرح پھنسا ہے۔ پھر بھی وہ بھارت میں اپنا بیوپارک پربھتو ولیا ہی بنائے ہوئے ہے۔

یدی کسی پرکار جاپان ہارے ہوئے چین سے اپنا ہاتھ چھڑا سکا۔ تو یہ بات دھیان دینے یوگیہ ہے۔ کہ برہت سنگاپور میں کیول ایک ہی راستہ ہے۔ جو کہ چینی پرانت یونان سے برما میں ہے۔ وہاں سے آنے جانے کیلئے ایک موٹر کی سڑک بن رہی ہے۔ یدیپی اس مارگ سے آنے کے لئے پراکرتک اڑچنیں اتنی ہیں۔ کہ آکرمن کی سمبھاونا بہت دور ہے۔ پھر بھی اس سے نشچنت نہیں رہا جا سکتا۔ یوروپ میں بھارت کی رکھشا کا بھار کیول سنگاپور کی برٹش سینا پر ہی ہے۔ بھارت کے پوروی رکھشا کی یہ پرمکھ چوکی ہے۔ سدور پورو بھی یدی برٹش نو سینا کا پربھتو قائم بھی رہا۔ تب بھی ہوائی آکرمن سمبھو ہے۔

جب یہ سپشٹ ہو گیا ہے کہ بھارت کو تین طرف سے رکھشا کرنے کے لئے بھاری سینا کی ضرورت ہے۔ بھارت کے پشچم اور پوروی رکھشا انگریزی نو سینا پر نربھر ہے۔ جو کہ دو پرمکھ دوار سویز نہر اور سنگاپور پر اڈہ جمائے ہے۔ اُتر میں برما سے چترال تک بھارت کی سیما لائین ہمالیہ پہاڑ ہے۔ اگرچہ بھارت تین طرف سے سرکھشت ہے۔ لیکن ہوائی آکرمن سے آنکھیں موندنا اچت نہ ہوگا۔ سینا ورشیشگیوں کا دھیان اس اور گیا ہے۔ اور بھارت کی ہوائی سینا کی شکتی بڑھائی جا رہی ہے۔ شانتی کے دنوں میں بھارتیہ سینا کی سنکھیا ایک لاکھ پچاس ہزار ہندوستانی اور پچاس ہزار برٹش سینک تھی۔ یدیپی ۱۹۱۴ء کی نسبت آج بھارتیہ سینا کہیں ادھک ہو گئی ہے۔ لیکن پھر بھی جن سنکھیا کو دیکھتے ہوئے یہ بہت کم ہے۔

بھارتیہ سینا کے پردھان سینا پتی سر رابرٹ کیسل نے اپنے ابھی حال کے پرو چن میں بھارتیہ رکھشا کے سمبندھ میں کہا ہے۔ کہ "ممکن ہے۔ کہ بھارت جس شانتی کا بہت دنوں سے بھوگ کر رہا ہے۔ وہ نہ رہ سکے"۔ اس سے ان کا مطلب دیش کی رکھشا

(بقیہ صلا پر)

KU-KA RECD.
Will Save You from:-
THROAT OPERATIONS.

کُو۔کا

گلوں کا بغیر آپریشن واحد علاج

ٹانسلز (گلے پڑنا) گلے کا بیٹھنا۔ کنپیڑے۔ خناق وغیرہ گلے کی منجملہ امراض۔ خراب گلے کی وجہ سے ہونے والے بخاریں کُو۔کا پہلی خوراک میں ہی لاثانی اثر کرتا ہے۔

آنریبل سر جے لال رائے بہادر ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ تحریر فرماتے ہیں:-

"کُو۔کا کا استعمال بچے کے گلے پڑنا (امراض گلا) میں نہایت مفید ثابت ہوا"

ملتانی فارمیسی گمٹی بازار۔ لاہور

MULTANI PHARMACY REGD
PHONE No:-2777 GUMTI BAZAR LAHORE ESTD 1678

ایک دوشیزہ نوجوان کے نیک بننے کی شگفتہ اور سماجک کہانی

پریورتن

(لیکھکہ :- شریمتی کوشلیا دیوی سرس)

(گذشتہ سے آگے)

ہے۔ لیکن میں نے سوئم تو اسے نہیں اپنایا۔ وہ بڈھا ہی تو مجھے اس اور لایا تھا۔ اچھا ہوا کمبخت مر گیا۔

راما بائی ایسے ہی تین دن سے سوچ رہی تھی۔

اُٹھتے بیٹھتے۔ پریم کا انکر بڑھا آیو کے ساتھ ساتھ۔ ہریش نے چاہا اُسے اپنی جیون سنگنی بنانا۔ سماج نے جاتی کا روڑا اٹکایا۔ ماں باپ نے اپنے ناک کی دُہائی دی ––– کانتا! بے چاری کانتا بیاہی

اور اس کا اپنا من بھی تو کچھ لوبھ کی اور لپک رہا تھا۔ نردھن جھٹ پٹ وہاں سے پاؤں کیسے اُٹھتے؟

ہریش اس کی اور بڑھا۔ وہ اُٹھ بیٹھی۔ نیچے اُترنے کو تیار تھی۔ کہ ہریش نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کہاں جائیگی؟"

ہریش نے ابھی اُس کا ہاتھ پکڑا ہی تھا۔ کہ راما بائی غیچ میں آ کھڑی ہوئی۔ ہریش پیچھے ہٹا گجرے والی نیچے اُتر گئی۔

چوتھے دن

گجرے والی اُدھر نہ گئی۔ وہ شہر کی اور بیچنے چلی گئی۔ پرنتو اُدھر گجرے کون خریدتا؟ تماش بینوں کا اڈا تو دوسری اور تھا۔ ہریش اِدھر راما بائی کی بیٹھک میں بیٹھا گجرے والی کی پرتیکشا کر رہا تھا ––– آج اس کا پریم اور شیہ ہی خرید لیگا ––– گجرے والی کو اُدھر آنا ہی پڑا۔ راما بائی نے اسے بُلا لیا۔

راما بائی کو نہ جانے کیوں اس سے اتنا موہ ہو گیا تھا؟ دو تین دن سے ملنے جُلنے والوں کا آنا جانا بند تھا ––– "بائی کی طبیعت خراب ہے" ––– دروازے پر سے ہی نوکر کہہ دیتا ––– وہ مالن گنوار مالن کی باتوں کو ہی وچار رہی تھی ––– مالن سچی ہے۔ یہ سنسار؟ یہ تو اُس پریم کی قدر نہیں کرتا۔ میں نے پریم کیا تھا۔ ماں باپ نے بڈھے سے بیاہ کر دیا۔ میں ودھوا ہوئی۔ سنسار نے تنگ کر دیا۔ میں بھاگی۔ اب یہاں ہوں۔ سب کو ٹھگ رہی ہوں۔ بڑے بڑے آ کر پاؤں پڑتے ہیں۔ گھر لُٹاتے ہیں۔ میری ایک بات پر۔ ایک چتون پر۔ پرنتو اس جیون کی قیمت؟ کچھ بھی نہیں۔ وہی مالن تو اس کی نندا کرتی ہے۔ بڑی بھلی ہے وہ۔ میں بھی یہ پیشہ چھوڑ دونگی۔ ایک نردھن بھی اس سے گھرنا کرتا ہے۔

ادھر ہریش ––– وہ بھی تین دن سے راما بائی کے گھر لٹکا ہوا تھا۔ وہ بھی اپنے جیون ––– بڑے الگ جیون کی مالا کے منکے اپنے من میں پھیر رہا تھا ––– کانتا! کتنی بھولی تھی۔ بچپن میں اکٹھے کھیلے کودے۔

گئی ایک نہ جیوگمبھیر وچ ہے۔ ہریش کا پریم اُدھورا رہا۔ آج سے پریم کی اکانکشا بنی رہی مالن کمرے میں آ گئی۔

ہریش نے پوچھا ––– مالن! پھر کیوں نہ بیچو گی؟

مالن بولی ––– بابوجی! اس کو بیچنے نہیں۔ بیچنے ––– پہلے ہی نردھن ہوں۔

"ہم تو یہ خریدتے ہیں۔"

"بکتے کہاں ہو؟"

"بکنے کی اوشیکتا نہیں۔ سمندر میں آ کر ندیاں ملتی ہی رہتی ہیں۔"

مالن تمک اُٹھی۔ پرانی ہونے پر پھینک دینے کو۔ اپنی بنا کر تیاگ دینے کو۔ اس پر دوسرے کا ادھیکار ہونے دینے کو؟ کیا اس سمے کسک نہیں اُٹھتی؟ کیا اس سمے ہردہ نہیں پھٹتا؟ مٹی میں ملا دیتے ہو۔ نہ کچھ شرم سے مر جاؤ۔ آدمی بنے پھرتے ہو؟"

کئی بار منش ایک ایسی حالت میں ہوتا ہے۔ کہ اگر اس سمے کوئی سچی پھٹکار سُنا دی جائے۔ تو اس پر گہرا پربھاؤ کرتی ہے۔

ہریش چونکا۔ ہریش آئی۔ کروا پر سچی بات سُنی۔ ابھی تک کسی نے نہ کہی تھی۔ گجرے والی کی آنکھوں میں ایک ڈبڈبک لٹکتی تھی۔ ہریش بلبلا اُٹھا۔ "دیوی لکشمی! اور ہریش گجرے والی کے قدموں میں لوٹ گیا ––– پریم کی دیوی کھشما کرو۔ اب پریم کا مولیہ سمجھ آیا۔"

اس گھٹنا کو دس برس بیت گئے۔ ہریش کو کسی نے شہر میں نہیں دیکھا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ یو۔ پی میں راشٹریہ کاریہ کرتا ہے۔ اور راما بائی نے اپنے گھرنت جیون کو تلانجلی دے دی ہے۔ کانگریس کی سبھاؤں میں راشٹریہ گیت گاتی ہے۔

(مختصر افسانہ)

بٹوارہ

ایک پہاڑ پر دو سادھو رہتے تھے۔ ان کا کام خُدا کی عبادت اور آپس میں پیار محبت کے ساتھ رہنے کے سوا کچھ نہ تھا۔ ان کے پاس مٹی کا ایک پیالہ تھا۔ اور یہی ان دونو کی کائنات تھی۔

ایک دن بڑے سادھو کے دل میں بدی کی بھاؤنا داخل ہوئی۔ وہ چھوٹے سادھو کے پاس آیا۔ اور اُس نے کہا :-

"ہم دونو کو اکٹھے رہتے ہوئے ایک مدت گذر چکی ہے۔ اور اب جدا ہونے کا سمے آ پہنچا ہے۔ اس لئے آؤ ہم اپنی جائیداد تقسیم کر لیں"۔

چھوٹے سادھو نے مغموم ہو کر کہا :-

"بھائی تمہاری جدائی کا خیال میرے دل پر شاق گذر رہا ہے۔ لیکن اگر تم جانا ہی چاہتے ہو۔ تو خیر یوں ہی سہی" ––– یہ کہہ کر اس نے وہ پیالہ بڑے سادھو کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ اور کہا ––– "ہم اسے آپس میں بانٹ نہیں سکتے۔ اس لئے یہ پیالہ آپ ہی لے لیں"۔

بڑے سادھو نے کہا ––– "نہیں۔ میں خیرات نہیں مانگنا چاہتا۔ میں اپنے حصے کے سوا اور کچھ نہ لوں گا۔ نہیں یہ پیالہ آپس میں تقسیم کرنا پڑے گا"۔

چھوٹے سادھو نے کہا ––– "اگر یہ پیالہ ٹوٹ گیا تو ہمارے کس کام آئے گا۔ اگر تم پسند کرو۔ تو آؤ ہم قرعہ ڈال کر اس کا فیصلہ کر لیں"۔

لیکن بڑے سادھو نے دوبارہ کہا ––– "میں صرف وہی چیز لوں گا۔ جسے انصاف میری ملکیت قرار دے۔ اور میں یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ انصاف کو قسمت پر چھوڑ دیا جائے۔ نہیں یہ پیالہ ضرور تقسیم کرنا پڑے گا"۔

اس پر چھوٹے سادھو سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور اُس نے کہا ––– "اگر تمہاری یہی مرضی ہے۔ تو لاؤ اسے توڑ ڈالیں"۔

یہ سن کر بڑے سادھو کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا۔ اور وہ چلا کر بولا :-

"او بزدل انسان! کیا تو اس پیالے کیلئے میرے ساتھ لڑے گا بھی نہیں؟"

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد کی

اصلی میٹھی گھٹی

بال جیون گھٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکلیں گے اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر تندرست ہو جائیں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے ہوشیار رہو

قیمت فی شیشی ۵ روپے درجن علاوہ محصول۔

مفت لو۔ ذیل معزز نام دینے پر

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

بند وقین رائفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co.

Karachi

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سُوَر وگیان

(لیکھک :- پروفیسر جے - پی سنہا)

...اُچارن کنٹھ دوارا ہونے سے
...پربھاؤ پڑتا ہے - اتّ ایو جتنی بار
...اُچارن کیا جاوے گا - اتنی ہی
...کا سنچالن شکھیرتا کے ساتھ
...ستر ہیں ٹدھر شُدھی ہونے کی کریا
...میں ہی ہوتی ہے - کیونکہ کسی وکرت
...کے ذریعے جو رُدھر جاتا ہے - اس کے
...والا ہر دہ ہی ہے - یدی یہ رُدھر اس
...ان اتوا روگی انگ میں پہنچنے کے پُورو
...کر دیا جاوے - تو اس کا پربھاؤ یہ ہوگا -
...روگ دُور ہو جاوے گا - اس سے
...بدی اشُدھ اتھوا دُوشت رُدھر
...میں دوڑنے دیا جائے - تو وکرت
...روگی انگ اچھا ہونے کی بجائے اور
...روگی ہو جاوے گا - "آ" سُوَر
...اکثر میں شُدھ رکت کا سنچار کرتا
...شاستر میں "آ" سُوَر رچناتمک
...مانا گیا ہے +
...سُوَر کے اُچارن سے پھیپھڑوں
...کے بھاگ نتھا سینے پر پربھاؤ پڑتا
...ہردہ کے اُوپر کی تہہ لیپیٹوں کو
...بناتا ہے - کھانا لے جانے والی نلی
...دماغ کو سنبھلنے آسیہ کو دُور
...پھیپھڑوں کو اُتیجت کر کے ان کے
...بھاگ کو شُدھ کرتا ہے - اس کے
...دمہ اور کھانسی کے روگ اچھے
...ہیں - اس سُوَر کا ابھیاس اُن لوگوں
...اوشیہ ہی کرنا چاہیئے - جنہیں اکھٹے
...(تپ) ہونے کی سمبھاونا ہو - اور
...اندھیرے میں کام کرتے ہیں +
..."ء" کے سہیے اُچارن کا
...اور مستک پر پڑتا ہے -
...کے اُچارن سے گلے نالو ناک اور
...کے اُوپری بھاگ کی کریا وشیش
...اُتیجت ہوتی ہے - نیز اس
...کا کف بلغم الیوم آنتوں میں جمع
...نکل کر ان انگوں کی صفائی ہو جاتی
...اس کا پربھاؤ شریر کے اُوپری بھاگ
...پڑتا ہے - اور سر درد نتھا دل کے
...کے لئے لابھدائیک ہے - وشیش
...لوگوں پر اس کا پربھاؤ اچھا پڑتا ہے
...اور گردہ دھی سوبھاؤ کے

ہوتے ہیں +

"ٹھ - ٹھ" - کا پربھاؤ جگر پیٹ اور
استریوں پر پڑتا ہے - اور پیڑو کو کم کرتا
ہے - جو استریاں سدا پیڑو کے نمن بھاگ
کے روگ سے پیڑت رہتی ہیں - انہیں "ٹھ
ٹھ" کے اُچارن سے بڑا لابھ ہوتا ہے -

کتنے ہی دنوں کا کٹھن قبض کیوں نہ ہو -
اس کے دوارا دُور کیا جا سکتا ہے - یہ
استریوں کی کوکھ کے لئے بھی بڑا لابھ ہوگی
ہے +

"ہُ - ٹھ" - کے اُچارن کا پربھاؤ
گلے اور شواس نالیکا کے اُدھو ستھان
ستھان پر پڑتا ہے - اور گُردے کو اُتیجت
کرتا ہے - اس کا بار بار اُچارن ہو تر سمبندھی
بادت روگوں کو دُور تتھا پیشاب اُتارنے
کی اوشدھی کا کام کرتا ہے - اس سُوَر کے
پریوگ کا لابھ وشیش رُوپ سے گانے
والوں - اُدھیاپکوں تتھا ادھک دیر تک
بولنے والوں کو ہوتا ہے - کیونکہ یہ پھیپھڑوں کے
اندر کی لعاب دار جھلّی کو سوسنتھ بناتا ہے +

"او - اؤ" کا پربھاؤ اُپستھ
اندریہ اور جنن اِندریہ پر ہوتا ہے - اور
وہ اس کو سوبھاوک رُوپ سے کام کرنے
میں سہائتا دیتی ہے - جب اس کے اُچارن
کا اچھا ابھیاس ہو جائیگا - تب یہ انوبھو ہوگا -

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

اِیشور کہاں ہے؟

"زندہ پربھو نہ تو مندروں میں ہے - نہ پتھروں میں اور نہ ہے پرانے زمانے کی دستاویزات یا دستی کتابوں میں - ایشور تو تمہارے حلقۂ عمل میں رہائش پذیر ہے - ایشور کے درشن کرنے کے لئے تمہیں نہ تو ضرورت ہے دُور جنگل میں بھٹکنے کی اور نہ کسی پربت پر دھونی رمانے کی - اپنے دفتر میں - اپنے ہسپتال میں - اپنی دُکان میں اپنے سکول میں اور اپنے مطالعہ کے کمرے میں تم ایشور کا سواگت کر سکتے ہو +

وہ لوگ پربھو کو کہیں نہیں دیکھ سکتے - جو اسے دیکھنے کے لئے اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں - بلکہ وہ اُس عورت کی چھوٹی سی کُٹیا میں داخل ہوتا ہے - جو اپنے بچّے کی سیوا کرتے ہوئے دل میں پربھو کو دیکھنے کی خواہش رکھتی ہے - اپنے روزانہ فرض کی ادائگی میں سے تم ہر روز پربھو کے درشن کر سکتے ہو"+

(سادھو ٹی - ایل واسوانی)

ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۲۹واں اجلاس

(لیکھک :- شری بابو رام جی سکسینہ ایم - اے منتری)

ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۲۹ واں وارشک ادھیویشن بڑے دنوں کی چھٹیوں میں پونہ میں تاریخ ۲۵ - ۲۸ - دسمبر ۱۹۴۰ء کو ہونا نشچت ہوا ہے - یہ ادھیویشن کئی درشٹیوں سے بڑا مہتو پورن ہوگا - سمست ہندی پریمی سجنوں سے پرارتھنا ہے - کہ اس ادھیویشن میں اوشیہ بھاگ لیں - سمیلن میں پرتی ندھی بھیجنے کے نیم نیچے دئے جاتے ہیں :-

سمیلن کے سدسیہ گت ورشوں کے پدادھیکاری (سبھاپتی - اُپ سبھاپتی منتری تتھا آیہ وَیہ پریکھشک) تتھا منگلا پرشاد پاری تِوشک پراپت وِدوان - سُتھائی سمتی اور ہندی وشو ودیالیہ پر لینڈ سدسیہ - اور سمیلن کے رجسٹرڈ اُپ ادھیکاری سمیلن کے ادھیویشن پرتی ندھی سمجھے جائیں گے +

سمیلن کے کوئی پورو سبھاپتی ودتھا ورتمان سبھاپتی وِس کی سنکھیا تک اپنے پرمان پتر دوارا سمیلن کے ادھیویشن کے لئے پرتی ندھی بنا سکیں گے +

پرتیک پرتی ندھی کو تین روپے شلک دینا ہوگا - شلک دینے پر سمیلن کاریالیہ سے پرتی ندھتو پرمان پتر ملے گا - جس کے بنا کسی کو بھی سمیلن کے کاریوں میں بھاگ لینے اور سمتی دینے کا ادھیکار نہ ہوگا +

جو ہندی پریمی انیہ کسی اُپائے سے پرتی ندھی بن کر نہیں آ سکتے - وہ سدسیہ بن کر آ سکتے ہیں +

سمیلن کے سدسیہ چار پرکار کے ہونگے:-
(ا) سمّانت سدسیہ (ب) سُتھائی سدسیہ
(ج) وشیش سدسیہ (د) سادھارن سدسیہ +

جس ہندی پریمی نے سمیلن کو سہائتا ارتھ یا کسی وشیش کام کے لئے ایک ہزار یا اس سے ادھک دیا ہو - وہ وارشک ادھیویشن دوارا سمّانت سدسیہ چُنا جا سکے گا - ایسے سدسیوں کو وہ کل ادھیکار پراپت ہوں گے - جو سُتھائی سدسیوں کو ہیں - کنتو جس سمّانت سدسیہ نے پانچ ہزار یا اس سے ادھک کی سہائتا دی ہو - وہ آجیون سُتھائی سمتی کا سدسیہ ہوگا +

سُتھائی سدسیہ سے ایک ساتھ دو سو پچاس روپے اور وشیش سدسیوں سے ۱۲ روپے وارشک شلک لیا جاوے گا - سادھارن سدسیوں سے ایک روپیہ وارشک شلک لیا جاوے گا +

سدسیہ بننے کا پرارتھنا پتر اور وارشک شلک شیگھر سمیلن کاریالیہ میں بھیجنا چاہیئے -

سمپادک کے نام پتر بقیہ صفحہ ۶

"تمہارا جواب :- بے شک مہاشہ مہر چند نے آریہ ویر کے ۲۵ - اگست کے انک میں جو کچھ لکھا ہے - وہ گالیوں اور غلط بیانیوں سے بھرپور ہے - مجھے تعجب ہے - کہ ایک ویکتی جو خود کو آریہ سماجی کہتا ہو - اس قدر گر سکتا ہے - کہ قدم قدم پر جھوٹ بولے - اور گالیوں کی بھرمار شروع کر دے - گالیوں کو چھوڑ کر ان کی تمام غلط بیانیوں کو دیہ چیلنجوں کا جواب دینا ضروری تھا لیکن آریہ بھائیوں کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے - کہ "آریہ ویر" خواہ کچھ لکھے میں کچھ نہ لکھوں - میں نے ہتھیار ڈال دینے کا نشچے کیا ہے - اس نشچے کے انوسار میں پرکاش میں آریہ ویر اور مہاشہ مہر چند کے متعلق کچھ نہ لکھوں گا"

(ہیتیشی علاوالپوری)

سؤر وگیان

بقیہ صاا

کہ جو آنتیں تھا لنیں سست تھیں۔ وہ کھل کر سوبھاوک کاریہ کرنے لگی ہیں۔ ہر سینے کے مدھیہ بھاگ کو اُتیجت کرتا ہے۔ اور نمونیا کے لئے بہت لابھ دائیک ہے +

ॐ — کے اُچارن سے ناسکا دوارا لی ہوئی سانس کے ساتھ جو آکسیجن یا پران وائیو شریر کے بھیتر جاتا ہے۔ وہ دُوشت رُدھر کو شُدھ تھا لال بناتا ہے۔ ناسکا دوارا سانس لینے سے ناسکا اور شواس نلی کا کام بن آتی ہیں۔ اس لئے ان انگوں کو وکار رہت الویم نرودگ کرنا اتی آوشیک ہے۔ اور اسی ابھپرائے سے ہمارے رِشیوں نے پرتیک بیج منتر کے انت میں "ॐ" تھا انوسوار کو رکھا ہے۔ اور اس کا دیر تک لمبا اُچارن کرنا بتلایا ہے۔ سؤروں کے اُچارن کرنے میں مُنہ کھلتا ہے۔ اور انوسوار یا "ॐ" کے اُچارن سے اوشٹھ بند ہو جاتے ہیں۔ مانو پرتھم سؤروں کے اُچارن دوارا شریر کے سمست وکاروں کو دُور کر "ॐ" دوارا اوشٹھ رُوپی کواڑ بند کر لئے جاتے ہیں۔ جس سے وہ وکار پُنہ پرویشٹ نہ ہو سکیں +

ॐ — کا اُچارن جیبھا تھا تالو کے اگر بھاگ کو چھوتا ہے۔ جس کا پربھاؤ یہ ہوتا ہے۔ کہ مستشک میں سنچالن اُتپن ہونے سے ایک پرکار کا رس سرُوت ہوتا ہے۔ جو کہ کنٹھ دوارا بھیتر جا کر شریر کے سب وکار دُور کرتا ہے۔ سینے اور گلے میں اُتیجنا ہوتی ہے۔ اور وہ سبل پرلیشٹ بنتے ہیں +

اس پرکار یہ سؤر شریر کے مردہ آدی ناکارہ انگوں کو سنچالت اور اُتیجت کر رُدھر کو شُدھ کر سمست وکاروں کو دُور کر دیتے ہیں۔ جب سب انگ اور اندریاں سوستھ رُدھر کے تیبر سنچار کے کارن اپنا اپنا کام سوبھاوک رُوپ سے کام کرنے لگ جاتی ہے۔ تب وہ کیول باہیہ رُوپ سے رُدپ سؤرُوپ۔ اکارپکار تھا بل میں ہی اُنتی کو پراپت نہیں ہوتیں۔ بلکہ آنترک گُنوں میں سہنشیلتا اور روگ ناشک شکتی میں بھی اُنتی کرتی ہیں +

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

ہفتہ کی ڈائری

شکروار ۶۔ ستمبر

— ۶۔ ستمبر کو جاپانی فوجیں ہند چینی میں داخل ہو جائیں گی۔ ہندی چینی کے جاپان کا الٹی میٹم ٹھکرا دینے سے جنگ ناگزیر ہو گئی ہے +

— رومانیہ کے بادشاہ کیرول اور ایک وزیر کو قتل کرنے کی کوشش میں سات نوجوان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

— ۳۔ ستمبر کو برطانوی ہوائی جہازوں نے برلن پر حملہ کیا۔

— امریکہ برطانیہ کو پچاس جنگی جہاز دے گا۔

— روس میں ۱۹ سے ۲۲ سال تک کے نوجوان فوجی بھرتی کے لئے بلائے جا رہے ہیں۔

— ۴۔ ستمبر کو جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے بیس شہروں پر حملہ کیا۔

— برطانیہ بحیرہ روم کے راستہ فرانس پر حملہ کرے گا۔

— وائسرائے مسلم لیگ کا مطالبہ ماننے سے انکار کر دیں گے۔

— جرمنی رومانیہ کے تیل کے چشموں پر قبضہ کرنے کی فکر میں ہے۔

— روہڑی (سندھ) میں ایک ہندو تاجر چند دلال کو قتل کر دیا گیا ہے۔

— برطانیہ اور امریکہ میں بحری معاہدہ ہو گیا ہے۔

— ۴۔ ستمبر کو جنگ کی پہلی سالگرہ پر ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ فتح جرمنی کی ہو گی۔

ویروار ۵۔ ستمبر

— جرمن فوجیں رومانیہ میں داخل ہو گئی ہیں۔

— مسلم لیگ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ایگزیکٹو کونسل میں لیگ کو اکثریت دی جائے۔

— اٹلی کے ہوائی جہازوں نے یونان اور یوگوسلافیہ پر منڈلانا شروع کر دیا ہے۔

— میکسیکو گورنمنٹ نے امریکی و برطانوی تیل کمپنیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

— ہنگری اور رومانیہ میں جھگڑا جاری گی۔

— حکومت پنجاب جلد ہی بیعنامی ایکٹ کے فیڈرل کورٹ کا فیصلہ حاصل کرے گی۔

— سمجھوتہ کے نتیجہ کے طور پر کافی خاکسار رہا کر دئے جائیں گے۔

— شملہ میں کمانڈر انچیف نے براڈ کاسٹ کرتے ہوئے ۳۔ ستمبر کو کہا۔ کہ فرانس کی شکست کے بعد جنگ ہندوستان کے نزدیک پہنچ گئی ہے۔

بدھوار ۴۔ ستمبر

— خاکسار تحریک سے پابندی ہٹالی گئی ہے

— اطالوی فوجوں نے بوتا پر قبضہ کر لیا ہے

— ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کے متعلق وائسرائے کی پیشکش کو مسلم لیگ نے غیر تسلی بخش قرار دیا ہے۔

— ۲۔ ستمبر کو دو سو ہوائی جہازوں نے لنڈن پر حملہ کیا۔

— آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں سول نافرمانی کے متعلق ریزولیوشن پاس کیا جائے گا۔ مہاتما گاندھی ایک بار پھر وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔

— ۲۵ سے ۳۱۔ اگست تک جرمنی کے ۲۹۳ اور برطانیہ کے ۱۲۱ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔

— اٹلی کے پاس صف اول کے ۲۲ سو ہوائی جہاز ہیں

— جھنگ مگھیانہ میں دو مسلمان یکم ستمبر کو ایک ہندو پر قاتلانہ حملہ کر کے مسجد میں جا چھپے۔ پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا ہے۔

— فرانس کا غلہ جرمنی بھیجا جا رہا ہے۔

منگلوار ۳۔ ستمبر

— روس نے ایران کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ مشرقی سرحد ہمارے حوالے کر دو۔

— ہٹلر کا آئندہ شکار پرتگال ہو گا۔

— یکم ستمبر کو بمبئی کے مسلم لیگی جلسہ میں وزیر اعظم بنگال نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان پاکستان سے کم کسی چیز پر مطمئن نہیں ہوں گے۔

— ایشیا کے اسلامی ممالک کی جمعیت الاقوام قائم کی جائے گی۔

— ۳۱۔ اگست کو ۲۴ گھنٹوں میں جرمن جہازوں نے لنڈن پر سات ہوائی حملے کئے۔ جرمنی کے ۸۵ اور برطانیہ کے ۳۴ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔

— ہندوستان سے پچاس ٹن کے حساب سے لوہا روزانہ انگلینڈ جا رہا ہے۔

— امریکن اخبار نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون کا خیال ہے۔ کہ اگلی سردیوں میں پچاس لاکھ انسان یورپ میں قحط سے مر جائیں گے۔

سوموار ۲۔ ستمبر

— انگلستان کے بارہ شہروں پر جرمن ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔

— اٹلی یونان پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

— وائسرائے کی میعاد عہدہ میں ایک سال کی توسیع کی جائے گی۔

— بلجیم میں جرمنوں کے خلاف بغاوت کے آثار پائے جاتے ہیں۔

اتوار یکم ستمبر

— خیال ہے۔ کہ جرمنی گرین لینڈ پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

— مسولینی شام میں اٹلی عربوں کو بغاوت پر آمادہ کر رہا ہے۔

— امریکہ دو سو جنگی جہاز اور چودہ ہزار ہوائی جہاز تیار کرے گا۔

سنیچر وار ۳۱۔ اگست

— وائسرائے اور مولانا آزاد کی خط و کتابت شائع ہو گئی ہے۔ مولانا آزاد نے لکھا ہے۔ کہ برطانوی حکومت کی نئی تجاویز میں سمجھوتہ کی بنا موجود نہیں۔

— اضلاع رہتک اور حصار کو سیراب کرنے کے لئے ساڑھے سات کروڑ روپیہ کے خرچ سے ایک نئی سکیم تیار کی جا رہی ہے۔

— امریکہ میں سوا کروڑ جوانوں کو فوجی تربیت دی جائے گی۔

— جرمنی کو شمالی افریقہ کے آٹھ سو فرانسیسی

ور کی ضرورت

ایک یووتی سشیل اور یوگیہ بھاٹیہ کنیا کیلئے جو اس ورش میٹرک کی پریکشا دیگی ایک ہونہار یوگیہ اور سشکشت آریہ ور کی ضرورت ہے۔ ور بھاٹیہ ہو یا اور کسی آریہ برادری کا۔ عمر ۲۰ سے ۲۵ ورش تک ہونی چاہیئے۔

خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں:-

سردار جی معرفت امرت دھارا فارمیسی لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

۲۵- ساون کو لالہ چنی لال جی کی سپتری رام پیاری جی کا وواہ مہاشہ تاراچند جی کے سپتر لالہ رام ودھایا جی سے پورن ویدک ریتی سے ہوا - وواہ سنسکار پنڈت بلدیو کرشن جی و پنڈت سکھدیو جی پروہت نے کرایا۔ آریہ سماج بھلوال کو ۲۵ روپے - آریہ ویدک سبھا کو پانچ روپے ورنتھا بدھو پکھشی کی طرف سے دان پراپت ہوا۔ آریہ سماج بھلوال دانی مہانو بھاؤ کا دھنیہ واد کرتا ہے ✦

ڈیلی سَت سنگ - پنڈت سکھدیو جی ودّیا واچسپتی پروہت آریہ سماج روزانہ اُپدیش کرتے ہیں۔ جس میں بہت سے پُرش استری دیویاں لابھ اُٹھانے کیلئے اپستھت ہوتی ہیں ✦

حیدر آباد ستیاگرہ سمرتی دوس

۱۷۔ اگست کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پراتہ کال کے اُپدیش کے بعد رات کو کئی مہانو بھاؤں کے ویاکھیان ہوئے۔ اس دوس کے سمبندھ میں کوی سمیلن ہوا۔ جس میں طارق صاحب کو مہاشہ الیشر داس جی سونی کی طرف سے ایک لیمپ انعام ملی ✦

(رام سوروپ منتری)

آریہ کمار سبھا بھلوال - سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱- ستمبر کو بڑے سماروہ سے منایا جاویگا۔ جس میں کھیلوں وغیرہ کا پروگرام بھی ہے ۱۰۔ ستمبر کی رات کو مشاعرہ کا بھی پربندھ کیا گیا ہے۔ انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے ✦ (دھرم دیو منتری)

آریہ سماج الہڑ کے سماچار

آریہ سماج الہڑ کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲- ستمبر کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار منایا جاوے گا۔ آریہ سبھاسد شریمان پورک پرچار کرتے ہیں۔ کہ مہاشہ کرشن جی بی۔ اے مالک اخبار "پرتاپ" پنڈت ٹھاکر دت جی وئید امرت دھارا، مہاشہ سوہن لال جی اچھرہ نواسی و سوامی آتما نند جی درشن دے کر کرتارتھ کریں ✦

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کوئٹہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کوئٹہ (گورو کل وبھاگ) کا سالانہ جلسہ ۲۳ سے ۲۷۔ اگست تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۳۔ اگست کو حیدر آباد ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی کوئٹہ پہنچے۔ ان کا ریلوے سٹیشن پر استقبال کیا گیا۔ اور جلوس نکالا گیا۔ ڈی۔ اے۔ وی سکول کے سکاؤٹوں نے سلامی دی۔ دیویاں بھاری تعداد میں کیسری دوپٹے اوڑھے جلوس کے ساتھ تھیں۔ اسی رات پنڈت دل پتی شاستری کے زیر صدارت سنگیت سمیلن ہوا۔ ۲۴-۲۵۔ اگست کو مہاتما نارائن سوامی، سوامی سوتنترانند، ماسٹر گردودتہ رام ہاں پرستھی اور شریمتی دروپدی دیوی کے ویاکھیان ہوئے۔ ماسٹر گوردتہ رام جی نے آریہ کمار سمیلن کی صدارت کی۔ اور کماروں کو انعامات تقسیم کئے۔ اسی طرح انہوں نے حیدر آباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں مہاتما نارائن سوامی جی کے کارناموں کا ذکر کیا۔ ایک اور موقعہ پر انہوں نے اگلی مردم شماری کے متعلق آریوں کو ان کا کرتویہ جتایا۔ اور بتلایا کہ آریوں کا شمار ہندوؤں میں ہوگا۔ مہندی سماج سمیلن لالہ بھیم سین جی سیجر کی صدارت میں کامیاب رہا۔ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب کی میم صاحبہ نے کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے۔ تین ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا۔ اسی طرح یہ جلسہ کیا بلحاظ حاضری۔ کیا بلحاظ چندہ اور کیا بلحاظ اُتسوہ نہایت کامیاب رہا ✦ (نامہ نگار)

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ

امسال آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ ستمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۷ ستمبر کو ہوگا۔ اس اوسر پر بڑے بڑے سنیاسی مہاتما اُپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ اتہ دھرم پریمی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ جلسہ پر پدھار کر اس کی رونق کو بڑھاویں ✦

(دلیپ سنگھ آریہ منتری)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کے سماچار

وارشک اُتسو ۱۳-۱۴-۱۵ ستمبر کو بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر کے وسیع پنڈال میں منایا جاوے گا۔ جلسہ پر سوامی ویدانند جی تیرتھ۔ پنڈت شانتی پرکاش جی، پنڈت دل پتی جی۔ پنڈت ستیہ پال جی بہن شکیل کماری جی۔ اور مہاشہ دلیس روپ جی و مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک پدھاریں گے ✦ (منتری)

آریہ سماج نروانہ ریاست پٹیالہ

چرنجیو پورن چند جی سپتر لالہ پرتھی چند جی آف برنالہ کا شبھ وواہ بملا کماری سپتری لالہ موہن لال جی آف چوہدری برادرس لمیٹڈ کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ اس شبھ اوسر پر لالہ پرتھوی چند جی نے ایک سو ایک روپیہ آریہ کنیا پاٹھشالہ نروانہ کو دان میں دیا۔ میں ان کا ہاردک دھنیہ واد کرتا ہوں۔ پرماتما انہیں دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ نیز نو وواہت جوڑے کو چرآیو دے ✦

(منسا رام چکر دھاری منتری)

آریہ سماج فیروزپور کے سماچار

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار ۱۷ ۸/۴۰ کو ستیاگرہ بلیدان سمارک دوس بڑے سماروہ سے آریہ مندر میں منایا گیا۔ چونکہ شرادتی کا تہوار ساتھ تھا۔ اس لئے پراتہ کال آریہ پرودھی سے انوسار رشی ترپنی منائی گئی۔ دو یگیوپویت سنسکار ہوئے۔ اور یکتھلد کے قریب نرناریوں نے یگیوپویت بدلے۔ مہاشہ مدن جیت آریہ نے وید منتروں کی ویاکھیا کی۔ اور پنڈت کاشی رام جی، داعی دھرما نند جی۔ ماسٹر مہاراج سوروپ جی۔ شریمتی ودیاونتی جی۔ شریمتی سوشیلا دیوی جی کے منوہر بھاشن ہوئے۔ شام کے ۵½ بجے آریہ سماج مندر میں مہاشہ منشی رام جی۔ مہاشہ بہاری لال جی کی ادھیکشتا میں لڑکوں کی کھیلیں کشتی، رسہ کشی وغیرہ ہوئے۔ حاضرین میں پھل تقسیم کئے گئے۔ رات کو موسم اگرچہ خراب تھا۔ لیکن پھر بھی حاضری کافی تھی۔ اور مہاشہ مدن جیت آریہ نے بذریعہ میجک لینٹرن ستیاگرہ حیدر آباد سمبندھی ایک پربھاؤ شالی ویاکھیان دیا ✦

۱۸ ۸/۴۰ کے سماج کے ست سنگ میں مہاشہ بہاری لال جی کی کتھا اور مہاشہ مدن جیت آریہ کا لیکچر ہوا۔ اور اس کے پشچات حیدر آباد سمبندھی چندہ اکٹھا کیا گیا جو ۱۵ روپے ہو گیا ہے ✦ (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ نے ۱۷۔ اگست ۱۹۴۰ء کو پراتہ کال ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک حیدر آباد دوس تتھا رکھشا بندھن اُتسو منایا۔ منتری جی ماسٹر واسدیو جی ایم۔ اے منتری کا اُپدیش ہوا۔ جس میں انہوں نے آریہ جنتا سے اس شبھ اوسر پر سچے آریہ بننے کی پرتگیا لینے کے لئے پریرنا کی۔ تتھا حیدر آباد ستیاگرہ سمرتی دوس منانے کی ہیتا دریُن کی روی وار ۱۸ ۸/۴۰ کو پراتہ ۸½ سے ۱۱½ تک سماپناہک ادھیویشن منایا گیا۔ لالہ شنکر داس بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کا اُپدیش ہوا ✦ (منتری)

آریہ سماج ننکانہ صاحب کے سماچار

۲۸- ساون کو دیا نند دلت اُدھار سبھا گوردوت بھون کے اُپدیشک پنڈت ہزاری لال جی کا بالمیکیوں کے محلہ میں پرچار ہوا۔ لگاتار پرچار سے اور مہاشہ ہربنس لال جوش منتری آریہ سماج اور مہاشہ مدن لال جی پردھان آریہ یووک سماج و مہاشہ ہنسراج اتیادی نوجوانوں کے میل ملاپ سے وہ بالمیک جن کو پادری عیسائی بنانے کا خواب لے رہے تھے بچا لئے گئے ✦

۷ ۸/۴۰ کو پراتہ سات بجے بابو مگن لال جی سبھاسد آریہ سماج کے گھر میں رکھشا بندھن کا تہوار منایا گیا۔ جس میں سب سبھاسد پریوار سہت شامل ہوئے۔ اور محلے کے پرُش اور استریاں بھی شامل ہوئیں۔ جس میں پہلے ہون یگیہ ہوا۔ بعد میں مہاشہ ہربنس لال جی جوش کے بھجن ہوئے۔ اور مہاشہ لکھمی داس جی و پنڈت ہزاری لال جی نے "رکھشا بندھن تہوار کیوں منایا جاتا ہے" کے وشے پر تقریر کی۔ جو کہ بہت پسند کی گئی۔ شام کو آریہ سارودیشک سبھا دہلی کی آگیا انوسار آریہ سماج کے مندر میں حیدر آباد ستیاگرہ بلیدان دوس منایا گیا۔ جس میں پہلے مہاشہ ہربنس لال جوش کے بھجن ہوئے۔ اور بعد میں پنڈت ہزاری لال جی کا ایک پُر جوش بھجنوں کے ساتھ ویاکھیان ہوا۔ بعد میں مہاشہ ہربنس لال جوش و مہاشہ لکھمی داس جی نے حیدر آباد بلیدان دوس کے متعلق پُر جوش تقریریں کیں۔ اور جو غلط فہمی لوگوں کے دلوں میں حیدر آباد ستیاگرہ کے متعلق پھیلی ہوئی تھی وہ دور کی۔ حاضری کافی تھی۔ جو کہ آخیر جلسہ تک بیٹھی رہی۔ حیدر آباد میں بلیدان ہوئے ویروں کی جیونیوں کے متعلق ویاکھیان ہوئے۔ جلسہ رات کے ۱۱ بجے ختم ہوا ✦

(ہربنس لال جوش منتری)

Digitized by eGangotri

ہندوستان کو کس کس سے خطرہ ہے؟

بقیہ صفحہ ۹

کے لئے سینا کو بڑھانے کا ہے۔ جہاں سب لوگ رکھشا کی تیاری کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ وہاں سبھی نے ایک لاکھ کی بھرتی کو اپورن بتایا ہے۔ رکھشا کے انیہ شاکھاؤں نو سینا تتھا ہوا کے سمبندھ میں چنتا جو جا ہیئے ہے۔ وہ سرکار دوارا پرستنت انرپان سے کہیں ادھک ہے۔ یہاں پر "سٹیٹسمین" کے سمپادک آرتھر مور کے لیکھ کا ذکر کرنا انوچت نہ ہوگا۔ جو انہوں نے "بھارت جاگے" کے شیرشک سے لکھا تھا۔ اس میں انہوں نے ایک بڑی ہوائی سینا کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ وہ رتمان یدھ میں ہوائی شکتی کی اپیکشا سمجھو ہے۔ بھارت کی یہ سب سے بڑی ضرورت ہے۔ بھارت کو ایک بڑی ہوائی سینا کی ہی ضرورت نہیں۔ بلکہ اُسے اپنے پائلاٹ بھی شکشت کرنے پڑیں گے۔ بھارت کی رکھشا کیلئے کئی باتیں ترنت کرنی چاہئیں۔ بھارت میں ہوائی یدھ کے لئے آدمی تتھا سامگری پیدا کرنے کا زور دن سے پرینتن ہو رہا ہے۔ لیکن پھر بھی ہوائی سینا کی بڑھتی کے لئے کچھ بھی پریتن کا ریہ نہیں ہو رہا ہے۔ بھارت کی رکھشا کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی ہوائی طاقت بڑھائی جاوے۔

(دلیش دوت الہ آباد ۳۰ جون)

ہندو لڑکیوں کے اغوا کی بڑھتی ہوئی گھٹنائیں

بقیہ صفحہ ۸

اپنا بھائی چاچا یا رشتہ دار گھوشت کریں۔ تبھی اہیروں سے شادی کرانے میں انہیں آسانی ہو سکتی ہے۔ ایسے جھانسے میں سے وہ ان لڑکیوں کو سیدھا پورتک نکال لاتے ہیں۔ اور پھر زبردستی انہیں اپنا سنبندھ بنانے پر دوش کیا جاتا ہے۔ انکار یا آناکانی کرنے پر ننا رپرک کشٹ دئے جاتے ہیں۔

اس پرکار کی گھٹنائیں پرایہ دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ان کے ورودھ ہندو سماج اور سرکار کا جاگرت ہو کر بھاری تت پرتا دکھانے کی ضرورت ہے۔ ایسے دلوں کو جڑ مول سے نشٹ کرنے کیلئے کوئی بھی بڑے سے بڑا پریتن اٹھا نہیں رکھنا چاہیئے۔ آخر ہندو لڑکیوں کے اغوا کی یہ گھٹنائیں کب تک ہوتی رہیں گی؟

آریہ یووک سماج علاولپور کے سماچار

کی طرف سے رشی ترپن منایا گیا۔ ۱۶۔ اگست کی رات کی آریہ سماج مندر میں پنڈت بھگت رام رشی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ ۱۷۔ اگست کو پراتہ ۶½ بجے کارروائی آرمبھ ہوئی۔ پہلے ہون یگیہ ہوا۔ یگیو پویت بدلے گئے۔ اس کے بعد بھگت رام رشی کا شکشا دائیک ویاکھیان ہوا۔ اور بھجن ہوئے۔ اس کے بعد لوگوں کو پرشاد بانٹا گیا۔

جنم اشٹمی کا دن منایا گیا۔ جس میں بھگت رام رشی نے رات کو یوگیراج شری کرشن جی کے جیون پر پربھاد شالی ویاکھیان دیا۔ جنتا میں ایک بھجن سنگرہ بانٹا گیا۔

(دھرم پال منتری)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) ۲۱ ۸/۴۰ کو شبھنلا کانفرنس منائی گئی۔ سبھا پتی کا کام سیوک سے لیا گیا۔ مضمون یہ تھا۔ کہ کس طرح اس کریتی کو دور ہٹایا جاوے؟ چند تجاویز منظور ہوئیں۔ جو قابل عمل تھیں۔

(۲) وید جینتی سپتاہ میں وید کی کتھا کی ذمہ واری برہم چاری شام لال جی ودیارتھی اپدیشک ودیالیہ نے لی۔ جسے خوب پریم سے نبھایا۔ پرات کال اٹھنے کے ۵ منتر۔ روٹی کھانے کا ایک منتر۔ اور رات کو سونے کے ۶ منتر لوگوں کو یاد کرائے گئے۔

استری سماج نے شبھنلا کے دن اپنا جلسہ کیا۔ جس میں اس کریتی کو دور ہٹانے کی تلقین کی گئی۔ تازہ پہلو یہ تھا۔ کہ تازہ چاول تیار کر کے بھرم مٹانے کی خاطر ہم کو کھلائے گئے۔

کمار سبھا کے جلسہ کے سلسلہ میں ۲۲ ۸/۴۰ سے روزانہ کتھا شروع ہو گئی ہے۔ جو رات کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوتی ہے۔ اب یوگیراج کرشن جی کے جیون کی کتھا پنڈت شردت جی شاستری کر رہے ہیں۔ حاضرین سے مندر بھر جاتا ہے۔

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

۱۷۔ اگست پراتہ ساڑھے پانچ بجے وید جینتی سپتاہ کے سلسلہ میں بھاری یگیہ شروع ہوا۔ ہون کے بعد ایک ہزار گایتری جاپ کے ساتھ آہوتیاں ڈالی گئیں۔ خاتمہ جاپ پر پنڈت بھگوت دت و پنڈت بلاقی رام جی نے رکھشا بندھن کی کارروائی کرائی۔ اور یگیو پویت تبدیل کرائے۔

اور بعد ازاں پنڈت بزاری لال جی نے اتھرو وید کی کتھا آرمبھ کی۔ کتھا کے بعد آریہ سار و دلینٹک سبھا کی آگیا انوسار حیدر آباد ستیا گرہ بلیدان دوس منایا گیا۔ اور پنڈت نند لال جی دیانند سالویشن مشن والوں نے شہیدوں کی یاد تازہ کراتے ہوئے شردھانجلی سمرپن کی۔ اور ہیڈ ماسٹر ہری رام جی نے آریہ شہیدوں کی شہادت کے متعلق لیکچر دیا۔ بعد ازاں آریہ ویروں نے اوم کا جھنڈا لہرایا۔ سار و دلینٹک سبھا کی آگیا انوسار حیدر آباد بلیدان دوس پر چندہ اکٹھا کر کے اُسے بھیج دیا گیا۔

رات کو آریہ ویروں کی طرف سے پنڈت نند لال جی کا لیکچر بذریعہ میجک لینٹرن جس میں شہیدان حیدر آباد کی تصویریں دکھائی گئیں۔ اور ستیاگرہ کی کامیابی کے مفصل حالات بتائے گئے۔

۱۷۔ اگست ۱۹۴۰ء سے ۲۶۔ اگست تک پراتہ کال وید جینتی سپتاہ کے سلسلہ میں لیکچر ہوا۔ اور روزانہ گایتری جاپ کے ذریعہ ایک ہزار آہوتی دی جاتی رہی۔ اور پنڈت بزاری لال جی اتھرو وید کی کتھا کر رہے ہیں۔

۲۴۔ اگست کی رات کو یووک سماج کی طرف سے ماسٹر رام رتن جی جمّوں نواسی نے سماج مندر میں "سنسکرت سب زبانوں کی ماں ہے" کے متعلق منوہر بھاشن دیا۔

۲۵۔ اگست کو ماسٹر جی موصوف نے "ویدکی کلیانی بانی" کتھا آریہ سماج کے ہفتہ واری ست سنگ میں کی۔

۲۶۔ اگست کو جنم اشٹمی کا مبارک تہوار خاص طور پر آریہ سماج کی طرف سے منایا گیا۔ وید جینتی سپتاہ کے سلسلہ میں کئے ہوئے یگیہ کی پورن آہوتی ڈالی گئی۔ اس طرح نہایت خوش اسلوبی و کامیابی کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی۔ پنڈت بلاقی رام جی و پنڈت نند لال جی آریہ مشنری و دیگر اصحاب نے یوگیراج شری کرشن جی کے جیون پر لیکچر دئے۔ شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ پوجیہ بہن کرم دیوی جی سابقہ آنریری لکھیہ ادھیاپکہ نے تین سو روپے یگیہ شالہ کے لئے دان دئے۔ بعد میں حاضرین کو حلوہ تقسیم کیا گیا۔

(رام لال اُپ منتری)

سوچنا سب آریہ کمار سبھاؤں۔ آریہ سماجوں اور پرکھشا کیندروں کے انچارج صاحبان سے پرارتھنا ہے۔ کہ آئندہ پرکھشا کے متعلق تمام خط و کتابت شری پنڈت دیودت جی دھرمیندو پرکھشا منتری آل انڈیا کمار پریشد م

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور کا ہندی ماسک پتر

ہندی "آریہ ورت" لاہور

پہلا ستمبر انک نہایت اعلیٰ درجہ کا چھپ گیا

اس میں پڑھیئے۔

لیکھ:۔

(۱) بھارتیہ استریوں سے آشائیں (مہاتما گاندھی)
(۲) دیش سیوا اور پتی سیوا (ماتا کستورا بائی)
(۳) دیش کے پرتی استریوں کا کرتویہ (جواہر لال نہرو)
(۴) دیش کی بھاشا ہندی ہی ہو سکتی ہے (مدن موہن مالویہ)
(۵) سنسار میں اشانتی کیوں؟ (مہاتما نارائن سوامی جی)
(۶) سکھ کہاں ہے؟ (سوامی سرودانند جی)
(۷) راشٹر نرمان اور استریاں (وجے لکشمی پنڈت)
(۸) استریوں کو کیسی شکشا چاہیئے (کماری ستیوتی)
(۹) ہمیں کیسے پتی چاہئیں (کماری ذمیش نندنی)
(۱۰) چین کی بہادر ریلیاں (ایک چینی لیکھک کا انوواد)
(۱۱) پنجاب میں ہندی پرچار کیسے ہو؟ (پنڈت بھیم سین)
(۱۲) ادھونک گرہستھ سدھار کے اپائے (لالہ امرناتھ جی)

کویتائیں:۔

(۱) "دیش آریہ ورت ہمارا" (شری امرچند جی تھپس جالندھری)
(۲) آریہ ناری" (کوی "پرکاش")
(۳) "آریہ ماتا" (کیشو پرشاد ودیارتھی)

گدیہ کاویہ:۔

یووک سے ـــــــ (ٹیگور)
پرماتما کے دربار میں (")

کہانیاں:۔

(۱) سمان ادھیکار کا جھگڑا (ستینتی علاولپوری)
(۲) استریوں کے راجیہ میں پرش کی ستھتی (ایک مزاحیہ ڈرامہ)

ستھائی ستنبھ:۔

(۱) سمپادکیہ کی لیکھنی سے (۲) سمپادک کے نام پتر (۳) سنگیت سدھا (۴) گرہستھ وگیان (۵) سوا آٹھ ستھار (۶) ساہتیہ سنسار آدی

تصاویر:۔

(۱) یورپ کے ٹیلی فون دفتروں میں کام کرنیوالی لڑکیاں گیس ماسک پہنے ہوئے۔ (۲) برطانوی لڑکیاں فوجی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ (۳) برطانوی لڑکیاں گولی چلانا سیکھ رہی ہیں (۴) دیش آریہ ورت ہمارا شاندار سہ رنگا ٹائیٹل قیمتی بڑھیا ہونے کا ثبوت ہے۔ تصاویر آرٹ پیپر پر سندر چھپائی موٹا صاف ٹائپ

چندہ سالانہ ۶ روپیہ ۔ ودیش ۵ شلنگ ۶ پینس

سمپادکہ: شکنتلا دیوی ہندی بھوشن۔ آریہ ورت کچا بنت بدلا لاہور

چاندی لوگ دہلی کے پتہ پر کریں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ریویو — Review

عراق کی یاترا (ہندی)

[illegible] پنڈت کنہیا لال جی آریہ اپدیشک
ملنے کا پتہ :- بابو لال جی آریہ معرفت
[illegible] پرشاد ٹھیکیدار اردلی بازار
[illegible] (یو۔پی)۔
اس پستک میں ودیا سبھا کاشی کے
آریہ پرچارک پنڈت کنہیا لال جی نے
[illegible] بینیا اور جاپان کی یاترا کر آئے
[illegible] ابھی عراق کی یاترا سے لوٹے ہیں۔
[illegible] پرچار کا ورتانت دیا ہے۔
اس میں لیپی بندر۔ گوادر بندر۔ مسقط
[illegible] نگر۔ موسنا۔ سورپور۔ بحرین
[illegible] دبئی بندر۔ بصرہ بندر۔ لوہ ادنگر۔
[illegible] نگر۔ موصل نگر آدی ستھانوں کی
اور عراق کی پراچین تنفا، ردا چینی
[illegible] باتوں کے اتیرکت ان ستھانوں میں

آریہ سبھاؤں کے وہ چنہہ ورنت ہیں۔ جو اب
وہاں پائے جاتے ہیں۔ پستک روچک ہے۔
اڑھائی سو پرشٹھوں کی پستک کا مولیہ
سوا دو روپے (عہ) ہے۔

آتم میمانسا (ہندی)

لیکھک :- پروفیسر نند لال ایم۔اے
ایل۔ایل۔بی پروفیسر پاشچاتیہ درشن
گورو کل کانگڑی۔
ملنے کا پتہ :- پستک بھنڈار گورو کل
کانگڑی ضلع سہارنپور۔
گورو کل سوادھیائے منجری کی گیارھویں
بھینٹ "آتم میمانسا" کے روپ میں شائع
ہوئی ہے۔ جس میں آتما کی ستا پر پرمان
دیئے گئے ہیں۔ پستک ۱۳ ادھیاؤں میں
وبھگت ہے۔ پہلے میں پرکرتی اور آتما۔
دوسرے میں پرکرتی واد (دارشنک درشٹی
سے) تیسرے میں پرکرتی واد (پریکٹیکل
درشٹی سے) چوتھے میں پرکرتی واد اور
ادھولک مت و گیان (سندھان۔ پانچویں
میں منشیہ کی سادھارن شکتیاں۔ چھٹے میں
مانسک انس مہ اور پرودھان کو شٹھ
سے سدھانت۔ ساتویں میں آتما کی ستا
کے انیہ پرمان۔ آٹھویں میں بھارتیہ درشنوں
میں آتم واد۔ نویں میں بھارت سے بھن
دلیشوں میں آتم واد۔ دویت واد۔ دسویں
میں آتما کا سوروپ نروپن۔ گیارھویں میں
آپ چینتا۔ ۱۲ویں میں مانسک وشلیشن اور
۱۳ویں میں اُپ سنگھار ہے۔ فلاسفی کے مضمون کو

دلچسپ جنگی واقفیت

— ایک کروڑ ۵۰ لاکھ انگریز عورتوں نے
جنگ کے دنوں میں بچوں کی دیکھ بھال کا
کام اپنے اوپر لیا ہے۔ خشکی اور بحری

فوج میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد
پچاس ہزار ہے۔

— برطانیہ نے ۳ ستمبر سے ۳۰ دسمبر
تک ۲۲ کروڑ پونڈ کی چیزیں جنگ کے
لئے خریدیں۔ یعنی ۲۵ لاکھ پونڈ کی روزانہ

— برطانیہ کے وزیر مالیات سرسائیمن
نے بتلایا ہے۔ کہ موجودہ لڑائی کے چلانے
کے لئے برٹش سرکار کو روزانہ ساٹھ لاکھ
پونڈ (تقریباً ۹ کروڑ روپیہ) خرچ کرنا پڑ
رہا ہے۔ جو پچھلی لڑائی سے کئی گنا زیادہ
ہے۔

— انگلستان میں ہر روز صبح ایک کروڑ
۳۰ لاکھ اخبار بکتے ہیں۔ اور شام میں شائع
ہونے والے ۷۰ لاکھ اخبار بکتے ہیں۔ ان
کی اشاعت اب جنگ کی تیزی کے ساتھ
ساتھ اور بھی زیادہ بڑھ رہی ہے۔

[illegible] گانوں اور وائلن کے ترانوں کا آنند لینے کیلئے

پروفیسر جگد یش چند ر بھوشن

[illegible] گرامو فون سنگر
(گجراتوں چڑھا چند)
[illegible] بھارتیہ سنگیت وو دیالیہ باغبانپورہ لاہور
کو
[illegible] دوارہ آنسوؤں تہواروں سنگیت
[illegible] گانے ورا ادکھا کر بیکھ لئے یاد فرمادیں۔
[illegible] بھارتیہ سنگیت وو دیالیہ باغبانپورہ لاہور

ضرورت ہے

ہر شہر و قصبہ میں اخبار "پرکاش"
اور ہندی "آریہ ورت" کے لئے
کمیشن پر گراہک بنانے اور اشتہار
فراہم کرنے والے نوجوانوں کی۔
شرائط کیلئے خط و کتابت کریں۔
مینیجر۔ پرکاش لاہور

گاؤکشی اور مسلمان

یہ پستک گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ
جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا کو دلیش کیلئے کتنا
ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو تیری پستک "گؤ ہتیا اور مسلمان" منگوا کر پڑھیئے۔ پرکاش لاہور نے زبردست
سمار رچنا کی ہے۔ اس پستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ
سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پستک کو ان گنت تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے
کیلئے یک مشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔
ملنے کا پتہ :- سید مصطفٰی احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ (یو۔پی)

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس۔ ہارمونیم۔ طبلہ۔ ستار۔ دلربا۔ وائلن۔ کھڑتالیں۔
[illegible] بینڈ باجہ۔ ڈھول۔ تنبورہ۔ بین باجہ۔ بنسری۔ کلارنٹ۔ چمٹے۔ چھینے۔
[illegible] تیار مل سکتے ہیں۔ آرڈر ملنے پر حسب تیار کر دئے جاتے ہیں۔ مرمت کا کام
[illegible] کیا جاتا ہے۔ Accessories بھی مل سکتی ہیں۔ گانے بجانے کی کوئی چیز
[illegible] نے سے پہلے ہمارے کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لائیں۔ ہمارا
[illegible] خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اعلیٰ ہونے کے علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ہے
آزمائش شرط ہے
[illegible] پروپرائیٹر ادسکار ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ۔ لاہور

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ویسٹن (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجئے۔
وہ ایک گھنٹہ کیلئے گہری نیند سو جائیگا۔ اور ہلانے جلانے سے بھی نہیں جاگیگا۔
قیمت صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنے (۸)
اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو۔ تو ریکشن (Raction) سونگھائیے۔
قیمت صرف دو روپے (عہ)
کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں ملسکتا۔ گارنٹی کی جاتی ہے۔ کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم
کا نقصان نہیں پہنچاتیں۔
ایسٹرن آرٹس اکاڈیمی نمبر ۴۵ P.W.L دھلی

(سواستھ رکھشا)

مرگی کا قدرتی سہل علاج

(لیکھک:- ڈاکٹر سریندر پرشاد جی جے پور)

ہیا کر تک چکتسا نے مرگی۔ پاگل پن۔ ہسٹریا آدی پر بہت اچھی طرح سپھلتا پراپت کی ہے۔ پرنتو اس میں سمیہ لگ سکتا ہے۔ بھوجن سرد پرنتم بھوجن میں ہی سدھار کرنا چاہیئے۔ دال۔ چینی۔ میدہ آدی کا ویوہار بند کر دینا چاہیئے۔ دکشپت روگیوں کو ہسٹیریا سے گرست استریوں کو کیول پھل آہار ادہ بیچ میں دو دو چار چار دن اپواس سے ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ آہار میں یکدم بھی ورتن کر دینے سے کچھ کمزوری اوشیہ آتی ہے۔ پرنتو یہ تھوڑے دنوں کے بعد جاتی رہتی ہے۔ شریر کے وش کو جلانے ہوئے سنایوؤں کو چینہ جیوت کرنے کیلئے اپواس تتھا پھل آہار سے بڑھ کر دوسری دوا نہیں ہے۔ دواؤں کا وش جو لسوں کو دوشت کرتا رہتا ہے۔ اپواس سے ہٹ جاتا ہے۔

قبض۔ یہ بہت ضروری ہے کہ پیٹ میں قبض نہ رہے۔ قبض سے مستشک میں گرمی بنی رہتی ہے۔ اور رکت دوشت ہوتا رہتا ہے۔ روگی استریوں کا ماسک دھرم کا ٹھیک ہونا بھی ضروری ہے۔ قبض کیلئے اینما تتھا ترپھلا چورن یا نوک تتھا ہلکا ہڑ کی سہایتا لینی چاہیئے۔

دھوپ اور وایو۔ روگی کو ایسا شکتی کھلے میں جہاں شدھ وایو کا سنچار ہوتا ہو رکھنا اچت ہے۔ پرتی دن دھوپ سنان کرانا چاہیئے۔ دھوپ سے روگی کو بہت لابھ ہوتا ہے۔

لیموں پریوگ۔ پراتہ کال اٹھتے ہی تھوڑا سا جو اور لیموں کا رس جس میں چینی اور نمک نہ ہوں پینے سے مستشک میں تری پہنچے گی۔ اور ہوش و حواس درست رہیں گے۔ ایسے روگی کے پیٹ میں نمک تو دیسے بھی نہ جانے دینا چاہیئے۔ روگی کے سر میں لیموں کا رس لگا کر ٹھنڈے جل سے دن میں دو تین بار دھو ڈالنا چاہیئے۔

ویایام۔ اگر روگی بالکل پاگل ہے۔ اور اسے ۲۴ گھنٹوں میں تھوڑی دیر بھی سمجھ نہیں آتی۔ تو اسے نمبت روپ سے ٹہلانا چاہیئے۔ انیتھا ہلکی ورزش تتھا منتیہ آسن نیم پورک کرنے سے وشیش لابھ ہوگا۔ ان آسنوں سے ہسٹیریا تتھا پاگل پن دور کرنے میں سہایتا ملتی ہے۔

جل اپچار۔ کیسی بھی روگی کو ٹھنڈے جل سے وستی سنان کرانا ضروری ہے۔ دوسری بار ٹب سنان کرانا چاہیئے۔ ٹب میں ہو۔ پرنتو پیروں کو کسی گرم جل سے بھرے برتن میں رکھ دینا اچت ہے۔ منٹ سے پراربھ کر تیس منٹ تک جا سکتا ہے۔

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

شری ہنسی جی رچت　　　سوادھیائے کیلئے کچھ سستی اور اتم پستکیں　　　ان سے کوئی محروم نہ رہے

اپنشد گان ہندی ۳؍ اردو ۲؍	**ہنسی رامائن** ہندی ایک آنہ اردو ڈیڑھ آنہ	**گیتا گان** گیتا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ ہندی ۸؍ اردو ۱۲؍ منیجر:- پرکاش بک ڈپو کچی لنبٹ روڈ۔ لاہور	**رشی گان** ہندی ۳؍ اردو ۳؍	**سندھیا گان** ایک پیسہ اردو و ہندی ایک پیسہ و سینکڑہ محصول ڈاک

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

۱۔ ہر سال منافع ملتا ہے ۲۔ مستقل جائداد پر لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگانا ہے۔ ۳۔ اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے۔ ۴۔ اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ۳/۴ قیمت پر دیتا ہے۔ ۵۔ ہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کیلئے دیتا ہے۔ ۶۔ منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپے کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں ۷۔ منڈل بینکوں ادھار ماہواری قسطوں پر حصہ داروں کو دیتا ہے۔ ۸۔ بے روزگار تتھا ودیارتھی آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے ۹۔ پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے۔ ۱۰۔ چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا ہر ایک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد سنہری چودہ (۱۴) جلدوں میں قیمت صرف ۴۲ روپے کرایہ ریل معاف آج ہی سیٹ منگا لیں۔

سام وید مکمل ایک حصہ میں قیمت چار روپے۔ یجروید مکمل آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔

ضرورت ہے ہر ایک شہر و قصبے میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اتساہی مہاشوں و استریوں کی۔

متھرا پرشاد شوہرے مینیجنگ ڈائرکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

سخت سردی میں

گورو کل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اسکے استعمال سے سر درد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰؍) فی شیشی

ایجنسی

لاہور:- ہسپتال روڈ۔　لدھیانہ:- النکار اوشدھالیہ کوچہ لالو ملّ

گورو کل کانگڑی فارمیسی رجسٹرڈ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سنت نگر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش کچی لنبٹ روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 435

Founder M. Krishen B. A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ پینتیس ۳۵ سالوں سے

ہفتہ وار پرکاش لاہور

تار کا پتہ "پرکاش"

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — ع
برما — ضہ
غیر ممالک — دس شلنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۲۴ بھادوں سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۸ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۴

ہندو قوم کو سنگٹھن کا سندیش

ابنائے ہندِ بیکس تجھے رازِ حیات
تنگ تجھ پر ہو رہی ہے کیوں تیری ہی کائنات

کیوں ہیں آمادہ بیگانے بھی مٹانے کیلئے
خاک میں تیار بیگانے ملانے کے لئے

تیری بزمِ آرزو کیوں منتشر سی ہو گئی
ہائے ناکامی پہ کیوں تقدیر تیری سو گئی

تیری ہستی پر گھٹائیں غم کی چھا جانیکو ہیں
بن کھلے غنچے تمناؤں کے مرجھانیکو ہیں

اپنے بیگانے ہوئے اعدا کی صف میں تن گئے
تیری خاکِ پاک کے ذرّے بھی چٹانیں بن گئے

سن کہ مضمر سنگٹھن ہی میں ہے قوموں کی نجات
سنگٹھن ہی تجھ کو دے سکتا ہے پھر درسِ حیات

سنگٹھن سے قوم کی بگڑی بنا سکتا ہے تو
قصرِ باطل کے ستون اب بھی ہلا سکتا ہے تو

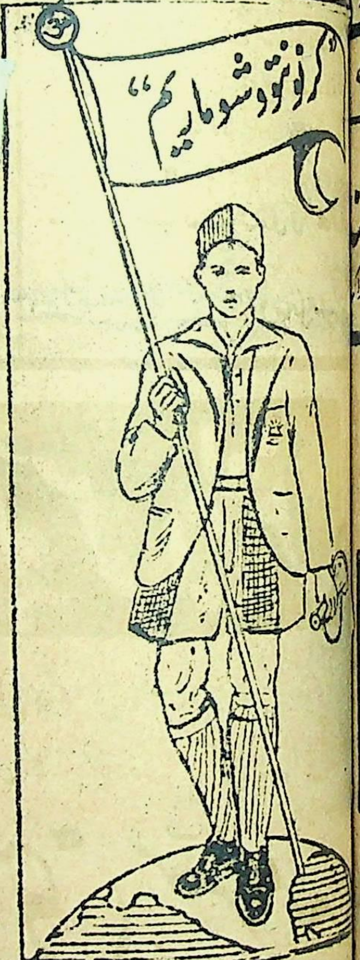

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

دیکھ شکھائیں چمکتی - سمیہ پہ آہوتی دے
کرم کرے یجمان جو - پربھو گود میں سے

(۹)

دوار اسوریہ کرن کے - آہوتی اُس یجمان
میٹھی بانی بولتی - کرے پُوجا مان

(۱۰)

یجائیں سکھ لوک ہیں - کرم پوتر جان
شبھ کرم سے پل رہا - کہیں دیکھ بھگوان

(۱۱)

یہ نوکا یگیہ رُوپ ہے - اس کا کرم کہائے
بھوساگر - تر ... - تبھی یگیہ اُپائے

(۱۲)

اوگیا نگتی دھرم ہے - مرتیو پھر پھر آئے
یگیہ کا دن کلیان کا - اس سے سدھی پائے

(۱۳)

جیون اس سے سپھل - بلن الپنی سے ہوئے
شبھ جنم پھل یگیہ کا - اس میں بھرم نہ کوئے

(دیہنتی)

وید امرت

رگ وید — یجر وید — ओ३म् — سام وید — اتھروید

ओं भद्राहं नो मध्यन्दिने भद्राहं साम यस्तु नः भद्राहं नो अह्नां प्राता रात्री भद्राह यस्तु नः ॥ (अथर्ववेद ॥)

بھاوارتھ:- (نہ) ہمارے لئے (مدھیم دِنے) مدھیانہ کال میں (بھدر اہم) شوبھن دن ارتھات سکھ دن ہوتا (نہ) ہمارے لئے (دراہم) سوریہ کے است کال میں بھی (بھدر اہم ستو) پوتر دن ہوتا (انہام پراتہ) دنوں کے پراتہ کال میں بھی (نہ) ہمارے لئے (بھدر اہم) پوتر دن ہوتا (راتری) سب راتری (نہ) ہمارے لئے (بھدر اہم) شبھ سمیہ والی ہوں +

گان

ہے پرماتم دیا مے - "سُبھ ہوویں سب کال
صبح و شام دوپہر میں - رہیں سُکھی خوشحال
بھولیں نہ ہم آپ کو - (۲) وید آگیا مان
ہنیں پوتر یہ روپ - پورن ہو بھگوان

(ہنسنتی)

پِچے ہوئے پھول

زندگی کی اصلی خوراک

"صرف سانسوں کا گذرنا زندگی نہیں ہے۔ کھانے پینے سونے اندھیرے اور روشنی میں رہنے - عادت کے کولہو میں چکر لگاتے رہنے اور قوتِ خیال کو آلۂ تجارت بنانے میں زندگی نہیں ہے۔ ان باتوں سے انسانی ہوش اور آگاہی کا ایک نہایت ادنیٰ جزو بیدار ہوتا ہے۔ اندر اس کے زرپ بیزہ عناصر سوئے رہتے ہیں۔ جو زندگی کو قدر و قیمت دیتے ہیں۔ علم ... محبت خوبصورتی - نیکی و شواس اور ایمان ہی سچائی کی کل کو زندہ کرنے والے ہیں۔ خوشی کا تھوڑا بہ دل سے لہراتا ہے۔ اگر چہ اندر کے خشک اور فضول مواد کو زندگی دیتے ہیں - لگاتا جو بچپن کو واپس لاتا ہے — یہ سب قدرتی زندگی کی اعلیٰ خوراک ہیں۔"

(جہانا جیز مارٹینیو)

رشی نروان دوس (دیوالی) پر یہ چار سارتھ با منگئے کیلئے

پرکاش لاہور کا رشی نمبر

قیمت ہندی ۳ر
قیمت اُردو ۳ر

اب کے رشی نمبر ہندی اُردو دونوں زبانوں میں شائع ہوگا

تیاریاں شروع ہو گئی ہیں - زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیجئے

کیا ہوگا؟

۱- کئی سہ رنگی - دو رنگی - یک رنگی تصاویر۔
۲- شاندار - باتصویر رنگین ٹائیٹل -
۳- عمدہ لکھائی - بہترین بڑھیا قیمتی کاغذ - ملا ٹیبل آرٹ پیپر کا -
۴- ... ... کے لیکھ - لیڈروں کے پیغامات - جوشیلی نظمیں دلچسپ کہانیاں - دلچسپ کارٹون - کھوج پورن نئی نئی چیزیں لیکھکوں کے نو ڈھی چھپیں گے

کیا ہونا چاہیے

۱- زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر جلد بھیجدیں - یہ بھی لکھیں کہ اردو کی کتنی کاپیاں اور ہندی کی کتنی؟
۲- قیمت پیشگی بحساب تین آنے فی کاپی آرڈر کیساتھ بھیجدیں - پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو نمبر سب سے پہلے ملیگا - محصول ڈاک معاف ہوگا۔
۳- نمبر وی - پی سے نہیں بھیجا جاویگا۔

مینیجر:- (صیغہ ہندی و اُردو) رشی نمبر پرکاش - لاہور

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا
سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت ۱۲ر فی شیشی

صلہ کا پتہ

ایجنٹ

پشاور:- میسرز بی - این گرگ اینڈ سنز چوک یادگار
شملہ:- ٹھاکر برادرس لوئر بازار

گوروکل کانگڑی فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۷ ۲۴ بھادوں
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
۸ ستمبر ۱۹۴۰ء
جلد نمبر ۳۶ | دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱ | نمبر ۳۴

آریہ نگر کو بچاؤ

۱۹۱۹ء میں پنجاب گورنمنٹ نے پچاس مربعے زمین آریہ میگھ اُدّھار سبھا سیالکوٹ کے پاس اس لئے فروخت کی۔ کہ اس سے میگھوں کا اُدّھار ہو۔ اس زمین میں میگھ آباد کئے جائیں۔ اور ان کی مالی اور مجلسی حیثیت بڑھائی جائے۔ تاکہ دوسرے ہندو انہیں اپنا ہمسر سمجھنے لگیں۔ اور ان کے متعلق چھوا چھوت نہ رہے۔ یہ زمین میگھ اُدّھار سبھا کے پاس فروخت کی گئی۔ مفت نہیں دی گئی۔ صرف اقساط کی آسانی دی گئی۔ خیال یہ تھا۔ کہ اس زمین سے اتنی آمدنی ہوا کرے گی۔ کہ میگھ اُدّھار سبھا آسانی سے اس کی قیمت ادا کر سکے گی۔ لیکن یہ نہ ہوا۔ جنگ کے چند سال بعد اجناس کی قیمت غیر معمولی طور پر گر گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی آریہ نگر کی آمدنی بھی۔ میگھ اُدّھار سبھا نے یہ شرط تو پوری کر دی۔ کہ آریہ نگر میں ایک سو کے قریب میگھ پریوار لا بسائے۔ لیکن وہ بروقت قسط ادا کر سکنے کی شرط پوری نہ کر سکی۔ اس میں اس کا قصور نہ تھا۔ اس کا قصور ہوتا۔ اگر وہ اپنے پاس روپیہ رکھ کر قسط ادا نہ کرتی۔ لیکن آمدنی کے گر جانے سے وہ قسط کسی طرح بھی ادا نہ کر سکتی تھی۔ گورنمنٹ اس بات کا دھیان کرتی۔ تو زمین کی قیمت کم کر دیتی۔ یا قسطوں کو لمبا کر دیتی۔ لیکن اس نے نہیں کیا۔ یہاں تک کہ زمین کی ضبطی کی نوبت آئی۔ اب اس بحث میں پڑنا لاحاصل ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کو یہ قدم اُٹھانا چاہیئے تھا یا نہیں۔ میری اور ہر مہذب دماغ کی یہ رائے ہو گی۔ کہ اسے یہ قدم نہ اُٹھانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس نے زمین دی تھی۔ تو ایک پس ماندہ دلت جاتی کے اُدّھار کے لئے۔ اور اس کے لئے اس نے ان دنوں پبلک سے خراج تحسین بھی وصول کیا تھا۔ میگھ اُدّھار سبھا بینک قسط ادا نہیں کر سکی۔ لیکن جس کام کے لئے گورنمنٹ نے یہ زمین مخصوص کی تھی۔ وہ برابر ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ کے اس زمین کو واپس لینے سے اس کام میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ اس نے میگھ اُدّھار سبھا کے ساتھ اس زمین کا سودا کیا ہوتا۔ تو قسط ادا نہ ہونے کی صورت میں اسے واپس لے لینے میں حق بجانب ہوتی۔ اس نے تو رفاہ عام کیلئے یہ زمین فروخت کی تھی۔ بے شک اس نے فروخت کی۔ دی نہیں۔ لیکن اس میں یہ جذبہ کام کرتا تھا۔ کہ پنجاب میگھ جاتی کا۔ جو اس صوبہ کے ہریجنوں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ اور جس کے سر پر پارچہ بافی کی صنعت چل رہی ہے اُدّھار ہو۔ وہ کشش اب بھی گورنمنٹ کے سامنے رہنا چاہیئے۔ لیکن وہ کہہ سکتی ہے۔ کہ جن شرائط پر زمین دی گئی۔ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ اس لئے واپس لے لی گئی۔ میں اس بحث کو یہیں چھوڑتا ہوں۔ اور گورنمنٹ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ جس مقصد کے لئے اس نے یہ زمین آریہ میگھ اُدّھار سبھا کو دی تھی۔ کیا اب بھی وہ اس کے پیش نظر ہے۔ ہے تو اس کی یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ یہ مقصد اب بھی کسی طرح پورا ہو۔ آریہ سماج نے اس صوبہ میں اچھوت اُدّھار کا کام سب سے پہلے شروع کیا۔ اسی لئے جب گورنمنٹ نے اچھوت اُدّھار کے لئے زمین دینے کا فیصلہ کیا۔ تو اس نے اس کام کے لئے آریہ سماج کی ایک سنستھا کو چُنا۔ اس لئے اب بھی یہ کام آریہ سماج کے ہاتھ میں رہنا چاہیئے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ آریہ سماج کی کسی اور سنستھا سے پوچھے۔ کہ کیا وہ آریہ نگر کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینے کو تیار ہے؟ ان شرطوں پر جو باہمی گفتگو سے طے ہوں۔ پنجاب میں آریہ سماج کی سب سے بڑی سنستھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہے۔ وہ لاکھوں کی مالک ہے۔ اور اس کے ماتحت ہریجن اُدّھار کا کام بھی ہو رہا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ آریہ نگر کا انتظام اس کے حوالے کر دے۔ اس کے ساتھ مناسب شرائط طے کر لے۔ مجھے امید ہے۔ کہ اُسے اس سبھا سے کسی قسم کی شکایت نہ ہوگی۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ شرائط ایسی ہوں۔ کہ آریہ نگر کی آمدنی سے زمین کی قیمت قسطوں میں ادا کی جا سکے۔ یاد رہے۔ کہ جو بھی سبھا آریہ نگر کا چارج لے گی۔ وہ اسے مخصوص اغراض کے لئے ہی برت سکتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اس کا کچھ حصہ وہ فروخت کر دے۔ یہ بھی نہیں۔ کہ اس کی آمدنی کسی اور کام میں لگا دے۔ اس کی قیمت یا تو وہ اس کی زمین کی آمدنی سے ادا کرے گی۔ یا چندہ سے۔ لیکن ان دنوں چندہ سے زمین کی قیمت کا ادا ہونا محال ہے۔ اس لئے شرائط ایسی ہونی چاہئیں۔ کہ زمین کی آمدنی سے قیمت ادا کی جا سکے۔ میرا خیال ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس بستی کا چارج لینے کو تیار ہو گی۔ اور اسی شان سے اُسے چلائے گی۔ جو اس وقت تک آریہ نگر کا طرۂ امتیاز رہی ہے۔ وہ اسی سپرٹ میں اسے چلائے گی۔ جو آریہ میگھ اُدّھار سبھا کی تھی۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب پنجاب گورنمنٹ یہ محسوس کرے۔ کہ یہ زمین میگھوں کے لئے وقف ہو چکی ہے۔ اور اسے کسی اور کام میں نہیں لگایا جا سکتا۔ یہ تو میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ اس زمین کو فروخت کرنا اخلاق سے بعید ہے۔ اس زمین کو فروخت کرنا یہ تسلیم کرنا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کو دلت جاتیوں کے اُدّھار سے اب کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ یہ تسلیم کرنا ہے۔ کہ گورنمنٹ ان ترقیات سے جو آریہ میگھ اُدّھار سبھا نے آریہ نگر میں کر کے ایک ویرانے کو گلزار بنا دیا۔ فائدہ اُٹھا کر چند لاکھ روپیہ جمع کرنا چاہتی ہے۔ مجھے امید نہیں۔ کہ گورنمنٹ ایسی غلطی کرے۔ لیکن اگر اس کا خیال ہو۔ تو میں اس سے کہونگا۔ کہ اس سے باز رہے +

اس طرح میری پہلی تجویز یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ آریہ نگر کو آریہ سماج کی کسی سنستھا کے حوالے کر دے۔ جو اسے رفاہ عام کے کام کے طور پر چلائے۔ لیکن اگر آریہ سماج کی کوئی سبھا اس کام کے لئے تیار نہ ہو۔ یا گورنمنٹ کی اس سے شرائط طے نہ ہو سکیں۔ یا وہ خود دوسرا تجربہ کرنے کو تیار نہ ہو۔ تو میری دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ یہ زمین صرف میگھوں کے ہاتھ فروخت کی جائے۔ گورنمنٹ نے اس سے پہلے خاص خاص بستیاں خاص خاص جماعتوں کے لئے مخصوص کرائی ہیں۔ آریہ نگر کے پاس ہی عیسائیوں کی ایک بستی ہے۔ جس کا نام شانتی نگر ہے۔ اسی طرح جرائم پیشہ اقوام کی بھی بستیاں ہیں۔ جو خاص خاص سوسائٹیوں کے ماتحت ہیں۔ پچھلے دنوں کی بات ہے۔ کہ گورنمنٹ نے خانیوال کے پاس ہی چار چک فروخت کئے ہیں۔ جن میں سے دو تو سب کیلئے تھے۔ لیکن ایک صرف مسلمان ارائیوں کیلئے تھا۔ اور دوسرا سکھ کاشتکاروں کیلئے۔ جہاں پہلے دو چکوں میں ایک مربعے کی قیمت پندرہ ہزار سے اوپر گئی۔ وہاں مسلم ارائیوں کے چک میں ایک مربعے کی قیمت ۵ ہزار سے اوپر نہ جا سکی۔ اور پھر ساری زمین فروخت بھی نہ ہوئی۔ اسی طرح سکھ کاشتکار ایک مربعے کیلئے سات ہزار سے زیادہ دینے کو تیار نہ ہوئے۔ گورنمنٹ نے اپنی مخصوص مصلحتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دو چک ارائیوں اور سکھ کاشتکاروں کے پاس فروخت کئے اور مالی طور پر نقصان اُٹھایا۔ اگر وہ زمین کی فروخت سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہتی۔ تو ان چکوں کو بھی کھلا چھوڑ دیتی۔ اور تگنی نہیں۔ تو دُگنی قیمت تو ضرور وصول کر لیتی۔ اگر وہ مسلمان ارائیوں اور زراعت پیشہ سکھوں کی خاطر اس قدر مالی ایثار کر سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ میگھوں کے لئے نہ کرے۔ جو ہریجنوں کی ایک جماعت ہے۔ اور جس کا اُدّھار کرنا گورنمنٹ کے فرائض میں داخل ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ اس صورت میں گورنمنٹ کو قیمت کم وصول ہو گی۔ اور میگھ پوری قیمت دے بھی کیسے سکتے ہیں۔ لیکن اس طرح جو مبارک کام اس نے ۱۹۱۹ء میں شروع کیا تھا۔ وہ کسی حد تک جاری رہ سکتا ہے۔ میں نے "کسی حد تک" کے الفاظ ارادتاً استعمال کئے ہیں۔ کیونکہ آریہ میگھ اُدّھار سبھا کی حالت میں اس کا حصہ یعنی گاؤں کی پچاس فیصدی آمدنی اس پر ہی خرچ ہوتی تھی۔ اور اس طرح سبھا جو کچھ ایک ہاتھ سے لیتی تھی۔ دوسرے ہاتھ سے دے دیتی تھی۔ یہ زمین میگھوں نے خرید لی۔ تو ساری آمدنی ان کی ہو گی۔ اور انہیں اختیار ہو گا۔ کہ جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ اس صورت میں وہ ایک آدرش کالونی نہ رہے گی۔ جیسا کہ اب ہے۔ کیونکہ مزارعین اپنی آمدنی کا نصف حصہ تقریباً

نگر پر خرچ کرنے کو تیار نہ ہوں گے۔ مہیگھ اُدّھار سبھا کا اس میں کوئی ذاتی مفاد نہ تھا۔ وہ آریہ نگر کی آمدنی کی ایک پائی کی بھی روادار نہ تھی۔ جو کچھ اسے ملتا تھا۔ آریہ نگر کے پربندھ اس کی صفائی اور روشنی اور مہیگھ آبادکاروں کے بچوں کی تعلیم اور اُن کے علاج وغیرہ پر خرچ کرتی تھی۔ یاد رہے۔ کہ آریہ نگر ایک ایسی بستی ہے۔ کہ صوبہ کے گورنر فنانشل کمشنر اور ڈپٹی کمشنر جیسے اعلیٰ افسران نے اس کی بے حد تعریف کی ہے۔ اُنہوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ایسی اچھی کوئی اور بستی نہیں۔ یہ تبھی ممکن ہوا۔ جب کہ آریہ مہیگھ اُدّھار سبھا نے آریہ نگر کی ایک ایک پائی اس پر خرچ کر دی۔ یہ اُن لوگوں کی حالت میں ممکن نہیں۔ جو اسے ذاتی منفعت کے خیال سے خرید کریں گے۔ لیکن پھر بھی یہ اچھا ہے۔ پورا مقصد حل نہ ہوگا۔ تو کسی قدر تو ہوگا۔ اگر آریہ نگر مہیگھوں کی ایک آدرش بستی نہیں بن سکتی۔ تو ایک سو آریہ مہیگھ پریواروں کے نرواہ کا پربندھ تو ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ ان ہر دو تجاویز پر غور کرے۔ میں خوش ہونگا۔ اگر وہ پہلی تجویز منظور کرے۔ لیکن اگر وہ دوسری تجویز منظور کرے۔ تو بھی میں اس کا خیر مقدم کروں گا۔ کیونکہ پوری روٹی نہ ملے۔ تو آدھی بھی غنیمت ہوتی ہے ⁂

(دکرم سنگھ)

شریعت کو کون پوچھتا ہے؟

پشاور آنے والے قبائلیوں کا بیان ہے۔ کہ قدامت پسند مُلّاں بھمندوں کے روحانی لیڈر بادشاہ گل کے ریڈیو سیٹوں پر بہت اعتراض کر رہے ہیں۔ فقیر علی نگر کے دل میں بہت زیادہ شبہات ہیں۔ ان کے خیال میں ایک سچا مسلمان ریڈیو سیٹ استعمال نہیں کر سکتا۔ کیونکہ شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی ⁂

یہ تو ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ کہ رسولِ اسلام نقش و نگار اور موسیقی کو اچھا نہ سمجھتے تھے۔ اس لئے ریڈیو اور سینما خلافِ شریعت قرار دیا جانا چاہیئے۔ مگر شریعت کو کون پوچھتا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ریڈیو ڈیپارٹمنٹ اور صنعت فلم سازی میں کام کرنے والے سینکڑوں مسلمان بے کار ہو جاویں گے ⁂

ہندی اُردو رِشی نمبر کی تیاریاں
آرڈر آنے شروع ہو گئے

ہندی اُردو رشی نمبر کی تیاریاں شروع ہیں۔ اس کے لئے آرڈر بھی آنے شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن رفتار تیز نہیں۔ اب تک آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر کا بچیس کاپیوں کے لئے (۱۵ ہندی ۱۰ اُردو) اور "پرکاش" کے انتیہ پریمی مہاشہ اننت رام جی شرما بلاسپور (سی۔پی) کا دس ہندی کاپیوں کے لئے آرڈر آیا ہے۔ اُنہوں نے تو قیمت بھی ارسال کر دی ہے۔ جس کے لئے ہم ان کے مشکور ہیں۔ اسی طرح دو دو تین تین کاپیوں کے لئے کئی آرڈر آئے ہیں۔ چونکہ اس بار کاغذ کی قیمت پچھلے ورش سے اڑھائی گنا چڑھ گئی ہے۔ اسلئے قدرتی طور پر پہلے سے بہت زیادہ خرچ ہوگا۔ ہندی کی چھپائی اُردو سے اڑھائی گنا گراں ہے۔ اس طرح اس ورش ہندی نمبر کا بھی کچھ فالتو خرچ ہوگا۔ کاغذ کی گرانی اور ہندی کی مہنگی چھپائی سے ہونے والے اس ورش زائد خرچ کا اندازہ پانسو روپیہ کا ہے۔ چونکہ رشی نمبر پرچار کے اُدّیش سے نکالا جاتا ہے۔ اس لئے یہ زیادہ سے زیادہ شاندار ہونا چاہیئے۔ تاکہ یہ بھینٹ رشی کی شان کے شایاں بن سکے۔ اس کے لئے ضرورت ہے روپیہ کی۔ ہم نمبر کے زائد خرچ کو پورا کرنے کے لئے دھن کی اپیل کرنا نہیں چاہتے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ بھائی اور سماجیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ نمبر منگوا کر مفت بانٹیں۔ یہ نمبر پیچھے کے بعد سے نہ منگوانا چاہیئے۔ بلکہ پرچار کے اُدّیش سے منگوا کر دوردھیوں میں کافی تعداد میں بانٹنا چاہیئے۔ رشی کے پرتی شردھا کا اظہار کرنے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک آریہ سماج کا سندیش پہنچانے کا یہ اُتّم سادھن ہے۔ اسی لئے اس نمبر کو سپھل بنانے میں پرتیک آریہ بھائی اور آریہ سماج کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بھاگ لینا چاہیئے۔ یہ ایک پرکار کا دھارمک "یگیہ" ہے۔ جس میں کسی بھی رشی بھگت کو آہوتی دینے سے نہ چوکنا چاہیئے۔ چونکہ حالات کی تبدیلی کی وجہ سے کاغذ اخبار کے متعلق دوسرا خرچ بھی بڑھ جانا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر ابھی سے بھیجنے شروع کر دیں۔ اور قیمت بحساب تین آنے فی کاپی بھی ارسال کر دیں۔ اس ورش یہ نمبر وی۔پی سے ارسال نہ ہوگا۔ نہ اس کی قیمت ایجنٹوں کے ذریعہ وصول کی جاوے گی۔ جن کی قیمت پہنچی وصول ہوگی۔ نمبر انہیں ہی بھیجا جاوے گا ⁂

ہمیں امید ہے۔ کہ آریہ بھائی اور آریہ سماجیں ہمارے اس نویدن پر دھیان دے کر ابھی سے آرڈر اور قیمت بھیجنی شروع کر دیں گی ⁂

نئے برطانیہ کا جنم

امریکن اخبار "بوسٹن ہیرلڈ" کے لفظوں میں برطانیہ صرف جنگ ہی نہیں لڑ رہا۔ بلکہ ایک انقلاب میں سے گذر رہا ہے۔ یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ کہ اس وقت جب کہ لنڈن پر ہوائی حملے ہو رہے ہیں۔ اہلِ دماغ بڑے اطمینان سے مطالعہ اور بحث و تمحیص کرتے ہیں۔ اور اس اہم اندرونی تغیر کا خیر مقدم۔ اہلِ برطانیہ کی توجہ صرف ان فوجی مسائل سے دوچار نہیں۔ جو اس وقت ان کے سامنے درپیش ہیں۔ بیشک یہ مسائل بہت اہم ہیں۔ لیکن وہ موجودہ حالات سے اوپر اُٹھ کر آئندہ کی فکر کر رہے ہیں۔ اور اس امر پر غور کر رہے ہیں۔ کہ آنے والے طویل عرصہ تک ملک کی ضروریات کیا ہوں گی؟ اور انہیں کیونکر پورا کیا جا سکتا ہے؟ ان کی کوششوں کے مدِ نظر یہ اُمید پیدا ہوئی ہے۔ کہ بالآخر نئے برطانیہ کا جنم ہوگا۔ ایسے برطانیہ کا جو جمہوری اصولوں پر عمل کرنے میں باقی دُنیا کو بہت پیچھے چھوڑ جائے گا ⁂

خلیفہ قادیاں کی وصیت

اپنی موت کے متعلق خواب سن کر مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیاں نے اپنی جائیداد کے متعلق وصیت کر دی ہے۔ جس کی رُو سے ان کی جائیداد کا ۱/۵ حصّہ احمدیہ انجمن۔ احمدیہ جماعت کی بیواؤں۔ اور یتیموں میں تقسیم ہوگا۔ اور باقی ان کے بال بچّوں میں۔ جو تعداد میں ۲۲ ہیں۔ تیرہ لڑکے اور ۹ لڑکیاں۔ مرزا صاحب چھ شادیاں کر چکے ہیں۔ جن میں سے چار بیویاں ابھی تک زندہ ہیں ⁂

اس وصیت کے بعد اب نئے خلیفہ کے انتخاب کا سوال نہایت شدومد سے اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ مجلسِ شوریٰ نے فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ ان کا لڑکا ان کا جانشین نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے خیال میں "باپ کے بعد بیٹا" کا رواج ختم ہونا چاہیئے۔ اس لئے تعجب نہ ہوگا۔ اگر قادیانی جماعت میں اس سوال پر کئی پارٹیاں بن جاویں ⁂

کچھ مردم شماری کے متعلق

آئندہ مردم شماری فروری ۱۹۴۱ء میں ہوگی۔ پہلے صرف ایک دن ہوا کرتی تھی۔ اب کے چار دن ہوگی۔ یعنی ۲۶۔فروری سے یکم مارچ تک۔ سابقہ دستور کے مطابق ۵ دن پہلے مردم شماری ہو جایا کرتی تھی۔ اور آخری دن اس کی تصدیق۔ لیکن اس بار پہلے مردم شماری نہ ہوگی۔ بلکہ ان چار دنوں میں ایک ہی بار ہوگی۔ جہاں پہلے مذہب فرقے اور ذات پر زیادہ زور دیا جاتا تھا۔ وہاں اس بار یہ جاننے کی کوشش کی جائے گی۔ کہ لوگوں کی جسمانی اور اقتصادی حالت کیسی ہے۔ آریہ سماجیوں کو اپنی صحیح تعداد معلوم کرنے کیلئے دیکھنا ہوگا۔ کہ ان کی تعداد غلط تو نہیں دکھلائی جا رہی۔ اس سلسلہ میں انہیں اپنا فرض سرگرمی سے ادا کرنا چاہیئے ⁂

فطرت کو بدلا جائے

۲۶۔اگست کو کسی مسلمان نے نئی دہلی کے ایک سکھ سب انسپکٹر پولیس سردار امر سنگھ کو اسوقت قتل کر دیا۔ جب وہ پہاڑ گنج مسجد کے سامنے سے گذرتے ہوئے جنم اشٹمی کے جلوس پر مسلمانوں کی طرف سے پھینکے گئے پتھروں کی وجہ سے مشتعل ہندوؤں کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس افسوسناک قتل کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ مسلم عوام کے جنونی عنصر کی فطرت کو بدلا جائے۔ تاکہ ان کی طرف سے قتل جیسے بدترین فعل کا ارتکاب خدا اور مذہب کو مفت میں بدنام کرنے کا باعث نہ ہو ⁂

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۲۹ واں اجلاس

ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۲۹ واں اجلاس
ہے ۲۵ سے ۲۸ دسمبر تک ہونا قرار
پایا ہے۔ دنکہ یہ ادھیولیشن چھٹیوں میں
ہے۔ اس لئے آشا کرنی چاہیئے۔
کہ بھارت ورش کے کونے کونے سے ہندی
کے ساہتیہ سیوی اور ہندی بھاشا کے پریمی اس
میں شامل ہوں گے۔ اور یہ ادھیولیشن پورن
روپ سے سپھل رہے گا +

لدھیانی اخباروں کی شرارتیں

پریس ایکٹ کا ڈنڈا شاید ہندو
اخباروں کے لئے ہے۔ مسلم اخباروں کے
لئے نہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں بنائے۔ کہ جبکہ
ان دنوں میں جبکہ حکومت کی کوشش
ہے۔ کہ ملک کی فضا مکدر نہ ہو۔ اور اس
کا امن وامان قائم رہے۔ وہاں مسلم اخباروں
کو کوئی نہیں پوچھتا۔ جن میں آئے دن
آریہ سماج کے برخلاف منافرت انگیز مضمون
شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر ان کا جواب ہم
دیا۔ تو حکومت بھی حرکت میں آ
جاتی ہے

"فاروق" کی ۲۸۔ اگست کی اشاعت
میں "ویدک تعلیم و تہذیب کے چند نمونے"
کے عنوان سے ایک منافرت انگیز مضمون
شائع ہوا ہے۔ اس میں "ستیارتھ پرکاش" میں
سے بعض حوالے وام مارگ سے متعلق خلاف
تہذیب حوالوں کو نہایت چالاکی سے
آریوں اور ویدک تہذیب سے منسوب
کر کے جان بوجھ کر شرارت کی گئی ہے +

کیا ہم امید کریں۔ کہ پریس برانچ قادیانی
اخبارات کو اس قسم کی شر انگیز تحریروں کی
اشاعت سے احتراز کرنے کے متعلق تنبیہہ
کرے گی؟

حکام راجیہ سبھا دھیان دے

اطلاع ہے۔ کہ آریہ سماج گلبرگہ کے
جلوس کو ریاست حیدرآباد کے افسروں نے تبلیغی سفر
میں شہر میں سے جانے نہ دیا۔ اگر یہ
درست ہے تو آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ
کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور اور نے
افسران کی اس حرکت کو حکام بالا کے
نوٹس میں لانا چاہیئے۔ تاکہ شکایت دور
ہو اور آئندہ اس کا اعادہ نہ ہو +

"ایڈیٹر نگار" دیانند کے نقش قدم پر

مندرجہ عنوان بالا کے تحت "پیغام صلح"
لاہور (۳۰۔ اگست ۱۹۴۰ء) کے ایک
نوٹ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"مسٹر نیاز فتح پوری نے اپنے رسالہ
"نگار" (جون ۱۹۴۰ء) میں لکھا تھا:۔
"قرآن مجید کو نہ میں کلام خداوندی
سمجھتا ہوں۔ نہ الہام ربانی۔ بلکہ ایک انسان
کا کلام جانتا ہوں"

یوں تو مسٹر نیاز بڑے عالم و محقق بنتے
ہیں۔ لیکن افسوس وہ ایسے نہیں ہیں۔ سرقہ
اور تقلید ہمیشہ ان کا شیوہ رہا ہے۔ اپنی جہالت
کا مذکورہ بالا ایمان سوز مظاہرہ بھی انہوں نے
ان دشمنانِ اسلام کی تقلید میں کیا تھا۔ جو
قرآن مجید کو ہمیشہ انسانی کلام ثابت کرنے
کی ناکام (؟) کوشش کرتے رہے۔ مسٹر
نیاز کی اس پُر جہالت تحریر پر جب اسلامی
حلقوں کی طرف سے اعتراض ہوا۔ تو دلیل و
جواب کے لئے بھی انہیں ایک بہت بڑے
مخالفِ اسلام کا دستِ نگر و منت کش
ہونا پڑا ہے۔ ماہ اگست ۱۹۴۰ء کے
"نگار" میں فرماتے ہیں:۔ "اگر قرآن مجید اللہ
کا کلام ہے۔ تو پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ وہ خود اپنے نام سے
قرآن مجید کو شروع کرتا ہے۔ اور خود اپنی
ذات سے خطاب کرتا ہے۔ جو بالکل بے معنی
بات ہے۔ واقف کار لوگ جانتے ہیں۔ کہ
کہ نصف صدی سے زائد عرصہ ہوا کہ بانیٔ
آریہ سماج پنڈت دیانند اپنی کتاب ستیارتھ
پرکاش" کے اندر مخالفت اسلام کے انتہائی
جوش میں یہ بات لکھ چکے ہیں۔ جس کی نقل
کہ آج اگست ۱۹۴۰ء کے "نگار" میں مسٹر
نیاز نے کی ہے"......

مولانا نیاز فتح پوری نے مہرشی دیانند
کی بیان کردہ ایک سچائی کو تسلیم کر کے جس
اخلاقی جرات کا اظہار کیا ہے۔ اس کے لئے
وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ "پیغام صلح"
کے لئے لازم تھا۔ کہ کوسنے کی بجائے
استدلال سے انہیں قائل کرتا۔ لیکن یہ
ممکن ہو تب نہ؟

کیا معنی؟

مدراس کے سابق وزیر اعظم شری راجگوپال
آچاریہ نے کانگرس کی طرف سے مسٹر جناح کو یہ
پیشکش کیوں کی ہے۔ کہ مسلم لیگ کا نمائندہ
ہندوستان کا وزیر اعظم بنایا جائے۔ اور
وہی نیشنل گورنمنٹ کے لئے اپنے وزیروں
کو نامزد کرے؟ اس لئے کہ کانگرس چاہتی
ہے۔ کہ مسلم لیگ نیشنل گورنمنٹ کے مطالبہ
کی حمایت میں کانگرس کا ساتھ دے۔
قطع نظر اس امر کے کہ ہندو کانگرس کو اس
پیشکش کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔ سوال
یہ ہے۔ کہ نیشنل گورنمنٹ کی تعریف کا کام
حقیقی معنوں میں قوم پرستوں کا ہے۔ نہ کہ مسلم
لیگ جیسی فرقہ پرست جماعت کے
نمائندوں کا۔ پھر مسلم لیگی وزیر اعظم کے
کیا معنی؟

خاکساروں کی توبہ!

آخر خاکساروں نے قانون شکنی سے توبہ
کر لی۔ اور حکومت کو یقین دلادیا۔ کہ وہ
ڈرل اور وردی کے متعلق اس کی طرف
سے لگائی گئی پابندیوں کی خلاف ورزی نہ
کریں گے۔ اور حکومت پنجاب اور دہلی
دونوں نے ان کے خلاف اپنے امتناعی
احکام واپس لے لئے۔ اب وہ خلاف
قانون جماعت نہیں رہے۔ عنقریب
خاکسار لیڈر لکھنؤ میں جمع ہو رہے ہیں۔
تاکہ وہ اپنا آئندہ پروگرام وضع کریں۔ حیدر
آباد دربار آریہ سماج کے مستیہ آگرہ میں
خاکساروں سے بھاری کام لیتا رہا۔ اس لئے
اگر کانگرس سول نافرمانی کرے تو کیا تعجب
جو حکومت کو ان کی ضرورت پڑے؟

لالہ دیوی چند جی کے پتر کا اثر

سمپادک "پرکاش" کے نام ۱۲/۸ کے
پتر میں دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کے
پردھان لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے لکھتے
ہیں:۔

مردم شماری کے لئے جو
Questionnaire گورنمنٹ آف
انڈیا نے تیار کیا ہے۔ اس کی ایک کاپی
کمشنر مردم شماری پنجاب نے مجھے بھیجی ہے۔
اس میں مذہب کا خانہ ہے۔ مگر فرقہ کا کوئی
خانہ نہیں۔ Race, Tribe or
Caste یہ ایک خانہ ہے۔ مذہب کے
خانہ میں تو "ویدک دھرمی" لکھوایا جاویگا۔
مگر فرقہ کا خانہ نہ ہونے سے آریہ کس خانہ
میں لکھوایا جائے؟ یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ اس
صورت میں میرے خیال میں یہی اچھا ہوگا۔
کہ مذہب کے خانہ میں "ویدک دھرم" لکھوا
کر آگے بریکٹ میں (آریہ) لکھوا دیا جاوے

لالہ جی کے پتر میں دو باتیں قابلِ غور
ہیں۔ ایک یہ کہ ان کی سمجھ میں بھی مذہب
کے خانہ میں "ہندو" نہیں۔ "ویدک دھرم" لکھوایا
جانا چاہیئے۔ دوسری بات ہے آریہ لکھوانے
کی۔ سو اگر ایک فرقہ کا خانہ اُڑا دیا گیا ہے
تو بھی آریہ نہ لکھوانے سے کوئی ہانی نہ ہوگی
بشرطیکہ دھرم کے خانہ میں "ویدک دھرم"
لکھوایا جاوے۔ کیونکہ گورنمنٹ ویدک
دھرمیوں کو آریہ سمجھتی ہے۔ اس لئے
"ویدک دھرم" لکھوانے والے آریوں میں
ہی شمار ہوں گے۔ اور ہندوؤں کے جنرل
ٹوٹل میں شامل کئے جاویں گے۔ ہاں لالہ جی
کا سوال آریہ پرادیشک سبھا کیلئے قابلِ غور
ضرور ہے۔ کیونکہ وہ دھرم کے خانہ میں ہندو
لکھوانے کی ہدایت کر چکی ہے۔ وہ بتائے
کہ آریوں کی تعداد جاننے کے لئے آریہ کس
خانہ میں لکھوائیں گے؟ ایک خانہ فرقہ کا
باقی ہے۔ لیکن آریہ فرقہ تو نہیں لکھوائی

بہادروں کی اہنسا

(از مہاتما گاندھی جی)

ایک سجن نے حسب ذیل سوال کیا ہے:-

" آپ کہتے ہیں۔ کہ اہنسا بہادروں کے لئے ہے۔ کایروں کے لئے نہیں۔ لیکن جہاں تک میں دیکھتا ہوں۔ ہندوستان میں بہادر ہیں ہی نہیں۔ شائد ہم بہادر ہونے کا دعوےٰ کریں۔ مگر دُنیا اس بات کو کیسے مان سکتی ہے؟ کیونکہ ساری دُنیا جانتی ہے۔ کہ ہندوستان کے پاس ہتھیار نہیں ہیں۔ اس لئے وہ اپنی حفاظت آپ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ تو پھر بہادروں کی اہنسا سیکھنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے"

" آپ کا یہ ماننا کہ ہندوستان میں بہادر ہیں ہی نہیں۔ ٹھیک نہیں۔ غیر ملکیوں نے ایک بار ہمیں بزدل کہہ دیا۔ اس لئے ہم بھی اپنے آپ کو کایر ماننے لگے۔ یہ ہمارے لئے بڑے شرم کی بات ہے۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا۔ کہ آدمی جیسا اپنے آپ کو مانتا ہے۔ ویسا ہی بن جاتا ہے۔ اگر میں ہمیشہ یہ دُہراتا رہوں۔ کہ فلاں کام مجھ سے ہو ہی نہیں سکتا۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ آخر میں میں اس کام کے کرنے کے قابل نہ ہو سکوں۔ اس سے اُلٹا اگر میں یہ وشواس رکھوں۔ اور مانوں کہ میں تو یہ کام ضرور کروں گا۔ اگرچہ شروع میں مجھ میں اس کام کے کرنے کی طاقت نہ ہو۔ تو بھی میں اسے کر لوں گا۔ پھر آپ کہتے ہیں۔ کہ دُنیا ہمیں بزدل سمجھتی ہے۔ یہ بھی درست نہیں۔ ستیاگرہ کی لڑائی کے بعد دُنیا نے ہندوستان کو کایر ماننا چھوڑ دیا ہے۔ مغرب میں کانگریس کا مان گذشتہ بیس سال میں بہت بڑھا ہے۔ ہمارے پاس ہتھیار نہیں۔ پھر بھی ہم سوراجیہ حاصل کرنے کی امید کر رہے ہیں۔ اور سوراجیہ کے بہت نزدیک پہنچ رہے ہیں۔ دُنیا سب کچھ بڑی حیرانگی سے دیکھ رہی ہے۔ دُنیا میں اکثریت یہ ماننے لگی ہے۔ کہ دُنیا میں دُشمنی کا جذبہ مٹ جائیگا۔ اور خونی لڑائیاں بند ہو جائیں گی۔ تو یہ کانگریس کی اہنسائی ہونے نیتی سے ہی۔ اس لئے آپ کے شکوک اور خطرات بے بنیاد ہیں۔ اب آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ ہندوستان غیر مسلح ہے یہ چیز اہنسا کے راستہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ بات سچ ہے۔ کہ سرکار انگریزی نے ہمارے ہتھیار چھین کر ہمارے ساتھ بڑی بے انصافی کی ہے۔ لیکن اگر ایشور بھگت ہو یا یُوں کہیئے۔ کہ ہم میں اس بے انصافی سے بھی فائدہ اُٹھانے کی طاقت ہو۔ تو بے انصافی میں سے بھی فائدہ نکل سکتا ہے۔ اور یہی ہندوستان کے بارے میں ہوا بھی ہے۔

اہنسا سیکھنے کے لئے ہتھیاروں کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اگر ہتھیار ہوں بھی۔ تو بھی انہیں پھینک دینا چاہیئے۔ جیسے کہ خاں صاحب نے پھینک دئے ہیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ اہنسا سیکھنے سے پہلے ہنسا سکھنی چاہیئے۔ ان کی بات تو ایسی ہے۔ جیسے کوئی یہ کہے کہ۔۔۔ " پاپی بھی دھرماتما بن سکتا ہے"۔

جس طرح ہنسا سیکھنے کے لئے مارنا سیکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح اہنسا کی تعلیم میں مرنا سیکھنا پڑتا ہے۔ ہنسا میں خوف سے چھٹکارہ نہیں ملتا۔ لیکن خوف سے بچنے کا علاج ڈھونڈنا پڑتا ہے۔ اہنسا میں خوف کو جگہ ہی نہیں ہے سب سے بے خوف ہونے کے لئے اہنسا کے پجاری کو اعلیٰ قسم کا تیاگ اپنے اندر پیدا کرنا ہوتا ہے۔ زمین جائے۔ دھن جائے۔ جسم بھی جائے۔ اس کی پرواہ نہ کرے۔ جس نے ہر قسم کے خوف پر فتح نہیں پائی۔ وہ اہنسا کا پالن مکمل طور پر نہیں کر سکتا۔ اس لئے اہنسا کا پجاری صرف ایشور کا ہی ڈر رکھے۔ اور باقی سب خوف ناکیوں کو جیت لے۔ ایشور کی شرن ڈھونڈنے والے کو " آتما جسم سے الگ ہے"۔ یہ علم ہونا ہی چاہیئے۔ اور آتما کا واستوک گیان ہوتے ہی جسم کا موہ فوراً دُور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اہنسا کی تعلیم ہنسا کی تعلیم سے ایک دم اُلٹی ہوتی ہے۔ باہر کی حفاظت کے لئے ہنسا کی ضرورت ہوتی ہے۔ آتما کی "خودداری" کی حفاظت کے لئے اہنسا کی ضرورت ہے"۔

ایسی اہنسا گھر میں بیٹھے بیٹھے نہیں سیکھی جا سکتی۔ اس لئے حوصلہ چاہیئے۔ ہم بے خوف بنے ہیں یا نہیں۔ اس کے لئے جنگل میں منگل کرنا چاہیئے۔ شمشان میں بھٹکنا چاہیئے۔ جسم پر قابو پانے کے لئے کئی قسم کی تکالیف برداشت کرنے کی اپنے اندر طاقت پیدا کرنی چاہیئے۔ دو آدمیوں کو لڑتے دیکھ کر جو آدمی ڈر سے کانپنے

ناستک آستک کیسے بنے؟

سوال:۔ ناستک کا ایشور اور دھرم پر وشواس کیسے بٹھایا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ ایشور بھگت اپنی پوترتا اور کرموں کے پربھاؤ سے ناستک بھائی بہنوں کو آستک بنا سکتا ہے۔ یہ کام بحث سے نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہو سکتا۔ تو دُنیا میں ایک بھی ناستک نہ رہتا۔ کیونکہ ایشور کی موجودگی یعنی آستک" پر ایک نہیں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اس لئے آج ایک بھی ناستک نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن دیکھتے ہیں اس سے اُلٹا۔ کتابیں بھی بڑھتی رہتی ہیں۔ اور ناستکوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ حقیقت میں جو ناستک مانے جاتے ہیں یا اپنے کو منوانے ہیں وہ ناستک نہیں۔ اور جو آستک مانے جاتے ہیں۔ وہ آستک نہیں ہیں۔ ناستک کہتے ہیں ۔۔۔ " اگر تم آستک ہو۔ تو ہم ناستک ہیں"۔۔۔ ایسا کہنا ٹھیک بھی ہے۔ کیونکہ اپنے آپ کو آستک ماننے والے در حقیقت آستک نہیں ہوتے۔ ایشور کا نام یا تو مجبور ہو کر لیتے ہیں۔ یا دُنیا کو دھوکا دینے کے لئے۔ ایسے لوگوں کا پربھاؤ ناستکوں پر کیسے پڑ سکتا ہے؟ اس لئے آستک وشواس رکھیں۔ کہ اگر وہ سچے ہیں۔ تو ان کے نزدیک ناستک نہیں ہوں گے۔ ساری دُنیا کی وہ فکر نہ کریں۔ اگر کوئی ناستک دُنیا میں ہیں۔ تو بھی ایشور کی دیا سے ہی ہوتے ہیں۔ ایشور چاہتا۔ تو جگت میں کوئی ناستک ہوتا ہی نہ۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایشور کا نام لینے والے آستک نہیں۔ پرنتو ایشور کے کام کرنے والے آستک ہیں"۔

(مہاتما گاندھی)

لگ جاتا ہے۔ یا بھاگ جاتا ہے۔ وہ اہنسک نہیں۔ کایر ہے۔ بزدل ہے۔ اہنسک ایسے جھگڑوں کو دور کرنے کیلئے اپنے آپ کو قربان کر دیتا ہے۔ تکالیف برداشت کر کے اہنسک اپنا امتحان کرتا ہے۔ مختصراً اہنسک کی بہادری ہنسک کی بہادری سے بہت آگے جاتی ہے۔ ہنسک کی نشانی اس کے ہتھیار ہیں۔ خواہ وہ بھالا ہو یا برچھی تلوار ہو یا بندوق۔ لیکن اہنسک کا ہتھیار تو "رام" نام ہے۔

اتنا لکھ کر میں نے اہنسا سیکھنے والوں کو کوئی سبق نہیں دیا۔ لیکن تاہم جو بھی سبق بنایا یا سمجھا جا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا مضمون سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان دو اقسام کی بہادریوں میں کوئی مطابقت نہیں۔ ایک کا انت دوسرے کا انت ہی نہیں۔ تیسرے کے سوا ایشور کا انصاف اہنسا پر لاگو ہوتا نہیں۔ اہنسا ناقابل تسخیر ہے۔ ایسی شکتی ہم حاصل کر سکیں گے یا نہیں۔ اس قسم کے شکوک دل میں نہ لائیے۔ گذشتہ بیس سال کا تجربہ اتنا ہمیں یقین دلانے کے لئے کافی ہونا چاہیئے"۔

سمپادک کے نام پتر

" برادرم مہنت جی نمستے!

آپ کی اور "آریہ ویر" کی قلمی جنگ کا میں بھی مطالعہ کر رہا ہوں۔ اس نے اب تک تو پورا لیڈر آپ کے خلاف لکھ ڈالا ہے۔ اس کے طرز تحریر کو دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ہوا ہے۔ یہ اخبار نویسی کی پہ شان کے خلاف ہے۔ کہ تہذیب اور شائستگی کو ہاتھ سے دے دیا جاوے۔ "آریہ ویر" نے اپنے لیڈروں میں جو لب و لہجہ اختیار کیا ہے۔ اسے کوئی سنجیدہ شخص پسند نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے بعض لوگ اس طبیعت کے بھی ہوں۔ جو گالی گلوچ کو پسند کرتے ہوں۔ لیکن مجھے امید ہے۔ کہ آپ جیسا کہ اب تک آپ نے کیا ہے۔ گالیوں کا جواب گالیوں سے نہ دیں گے۔ بلکہ دلائل اور براہین سے اور جو کچھ بھی لکھیں گے متانت کے ساتھ جوش اور غصہ کو دُور کر کے"۔

سید مصطفیٰ حسن رضوی

ایڈیٹر "الواعظ" (ہفتہ وار) اسد

آنریری سیکرٹری امامیہ مشن رجسٹرڈ لکھنؤ

۲۷-۸-۴۷

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

(ادھیاتم سدھا)

گائتری کا مہتو

(لیکھک:۔ پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم۔ اے)

گائتری کا جپ کرنا الٹیمیٹ پراپتی کی
سیڑھی بتائی جاتی ہے۔ مان لیا کہ
جپ کرنا الٹیمیٹ اپاسنا کی پرتھم سیڑھی
ہے پرنتو اس کا یہ ارتھ نہیں ہے کہ اس پرتھم
سیڑھی پر ہی بھگت بیٹھا رہے۔ کسی بھون
کی چھت پر چڑھنے کا اُدیش ہے۔ کہ اگر
کوئی منش اس مکان کی پرتھم سیڑھی پر ہی
بیٹھا رہے۔ تو پرلے کال تک بھی وہ چھت
پر نہیں پہنچ سکتا۔
الٹیمیٹ استھان تک پہنچنے کے لئے
... بہت سادھنوں کو کام میں لانا پڑتا
ہے۔ جپ کا ارتھ لوگ رٹن ... ہیں

... ہے۔ یدی کیول "اوم اوم" رٹ لیویں
... کی سماپتی ہو جائے۔ تو بتائیے طوطے
... اور بھگت کی بھگتی میں انتر ہی کیا رہا؟
بھگت کو گائتری منتر کے ارتھوں کا بھلی
پرکار سے چنتن کرکے اس کے انوسار اپنا
جیون بنانا چاہیئے۔ لیکن ہم گائتری منتر کے
ارتھوں پر وچار نہیں کر سکتے۔ اوم شبد سے
پرماتما کی تین شکتیوں کا گیان ہوتا ہے۔
اوم میں अ ، उ اور म تین ورن
ہیں۔

"अ" سے پرماتما کے جگت کرتریتو
کا پتہ چلتا ہے۔ اب ہم अ کا اچارن
کرتے ہیں۔ تو مکھ کھل جاتا ہے۔
... بند کرکے اکار کا اچارن نہیں کیا جا
سکتا۔ پرماتما پرلیہ روپ میں بند ہوئی
سرشٹی کو کھولتا ہے۔ اتھوا اس کی رچنا
کرتا ہے۔ اتہ اکار سے اس کے سرشٹی
کرتا گن کا پتہ چلا۔ اُکار سے سرشٹی
دھارن کرنے کی شکتی کا گیان ہوتا ہے۔ جب
ہم اُکار کا اچارن کرتے ہیں۔ تو
منہ بڑھتا ہے۔ لمبا ہوتا ہے۔ اکار
سے منہ کھلا۔ اُکار کا اچارن
اس سے ذرا لمبا ہوتا ہے۔ اتھوا اس
... اس ورن سے پتہ چلا
کہ پرماتما سرشٹی کرتریتو گن سے ہی
... اس کے ساتھ ساتھ وہ جگت کا دھارن
پوشن بھی کرتا ہے۔ اتھوا اس کا وکاس
... مکار سے پرماتما کی سرشٹی سنہارنی

شکتی کا گیان ہوتا ہے۔ جب ہم म کا اچارن
کرنے لگتے ہیں۔ اس سمیہ مکھ بند ہو جاتا ہے۔
مکھ کھلا رکھنے سے म کا اچارن ہو نہیں
سکتا۔ اس ورن سے پتہ چلا۔ کہ پرماتما میں
سرشٹی کرتریتو دھارن پوشن کے ساتھ ساتھ
سرشٹی سنہار کا بھی گن ہے۔ جب پرماتما
کے اس تیسرے گن کا وچار کیا جاتا ہے۔
تو بہت ہی لوگوں کو پرماتما کے سمبندھ میں شنکائیں
پیدا ہو جاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پرماتما ہمیں
مارتا کیوں ہے؟ جب کبھی کسی کا بچہ مر جاتا ہے۔
تو کہتے ہیں "پرماتما کی مرضی"۔ پرنتو جب بچہ
پیدا ہوتا ہے۔ تو اس سمیہ "پرماتما کی مرضی" نہیں
کہا جاتا۔

مرتیو ایک نوین جگ کا سندیش دیتی ہے۔
نہ کہ اس سے کسی کی ہانی ہوتی ہے۔ ایک
انگریز نے ایک بار حساب لگایا۔ کہ یدی
حضرت آدم مرتیو کا پھل نہ کھاتے اور سرشٹی
کے آرمبھ سے لے کر آج تک کسی کی مرتیو نہ
ہوتی۔ تو سرشٹی میں ایک دوسرے کے
اُوپر کھڑے رہنے کو بھی استھان نہ ملتا۔ اسلئے
پرماتما اپنے تیسرے گن سرشٹی سنہار سے
جگت کا بھلا ہی کرتا ہے۔ برا نہیں کرتا۔
اتہ موت کے سمبندھ میں کوئی شکایت نہیں
ہونی چاہیئے۔

پرماتما کو دھارن کرنا چاہیئے۔ دھارن
کرنے کا ارتھ اس کے گنوں کو گرہن کرکے
ان کے انوکول اپنا جیون بنانا چاہیئے۔ ایک
سٹوڈنٹ کسی پروفیسر کو جا کر ساشٹانگ پرنام
کرتا ہے۔ جب پروفیسر پوچھتا ہے۔ کہ
لیسن لائے ہو۔ تو کہہ دیتا ہے۔ نہیں آپ
کیلئے پھل لایا ہوں۔ لیسن تو نہیں لایا۔ پروفیسر
ناراض ہو جائے گا اور کہے گا۔ تمہارے پرنام
اور پھلوں کی ضرورت نہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں۔
کہ ہمارے گنوں ارتھات ودیا کو اپنے اندر
دھارن کرو۔ ودیارتھی کے پروفیسر کو دھارن
کرنے کا یہ ارتھ نہیں۔ کہ وہ اس کے شریر کو
اپنے میں دھارن کر لیتا ہے۔ بلکہ اس کو ودیا
کو دھارن کرکے اس کے سمان بن جانا دھارن
کرنا کہلاتا ہے۔ ٹھیک پرماتما کو بھی اسی
پرکار دھارن کرنے کا اُپدیش گائتری منتر
میں ہے۔ جیسے آگ کے گولے کے ساتھ

رکھا ہوا لوہے کا گولہ اس کے سارے گنوں کو
دھارن کرکے تت سمان ہی لال ہو جاتا ہے
ٹھیک اسی پرکار پرماتما کے گنوں کو دھارن
کرنا چاہیئے۔ ہم جہاں پرماتما کے دیالتا
آدی گنوں کو دھارن کریں۔ وہاں اس کے
کرتریتو گن کا بھی انوکرن کریں۔ سنسار میں یہ
بات پرتیکش دکھائی دیتی ہے۔ پرایہ
ناستک ہی پرماتما کے کرتریتو گنوں کا انوکرن
کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ پرماتما نے شور یہ
بنایا۔ ناستک شور یہ نہیں تو ایک دیپک ہی
یا بجلی کا ہی آوشکار کر دیتا ہے۔ پرنتو پرماتما
کے کئی بھگت یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ
ہمیں کرنے دھرنے سے کیا ہے؟ سانپ
کچھ کر لیتا ہے۔ پرنتو پیٹ بھر لیتا ہے۔
انہیں دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ رہتا
بھی تو سانپ ہی ہے۔ ہم منش ہیں۔ ہم کرم یونی
میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور پرماتما ہمارا پریک
اتہ اس کے کرتریتو گن کو بھی دھارن کرکے ہم

ہم اپنا سنتلک وکاس ٹھیک ڈھنگ سے کر سکتے ہیں۔ ایک
پرکار کے آوشکار کر انتی کرنا ہی ادھیاتمک
ہے۔

آریہ سماج کا راجنیتک پروگرام کیا ہو؟

(لیکھک:۔ شری آنند پریہ جی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی بڑودہ)

پراچین کال میں دھرم اور راج نیتی پر
بھن بھن دِرشٹی نہیں تھی۔ جیسا بھارت کا گرنتھ
جہاں راج نیتی سے اوت پروت ہے۔ وہاں
دھرم شاستر کا بھی کام دے سکتا ہے۔

Politics and Religion

ارتھات راج نیتی اور دھرم بھن بھن چیزیں
ہیں۔ یہ سوتر پشچم والوں سے ہم نے سیکھا ہے۔
پرنتو بھارتیہ سنسکرتی کے انوسار راج نیتی
اور دھرم پرسپر سمبندھت ہیں۔ یہی کارن ہے
کہ مہرشی سوامی دیانند جی نے آریہ سماج کے
کاریہ کا جب وبھاگ کیا۔ تب راج آریہ سبھا
ایک وبھاگ نردِشٹ کیا گیا۔

اب آریہ سماج کے سامنے راج نیتک
پروگرام کیا ہونا چاہیئے۔ یہ پرشن سب آریہ
سماجی پرسپر پوچھتے ہیں۔ میری الپ متی میں
آریہ سماج اپنے پرتیک کاریہ میں راشٹر کا
ہت رکھ کر ہی کاریہ کر رہا ہے۔ آریہ سماج
کا کاریہ سامپردائک نہیں۔ اس کو ہم ایک
ہی درشٹانت سے بتلاتے ہیں۔
راشٹر کا نرمان راشٹر کے بالکوں سے
ہوتا ہے۔ آریہ سماج نے بالکوں کی شکشا
کے پرشن کو لے کر ایک مہان راشٹریہ کاریہ کیا
ہے۔ ورتمان جگ میں جس پرکار بالک

Children of the State
مانے جاتے ہیں۔ پوروکال میں بالک
Children of the Society
مانے جاتے تھے۔ یہی کارن تھا۔ کہ پوروکالین
بھارت میں سماج کی شکشا دیکشا کا پربندھ
سماج (Society) کے ہاتھ میں تھا۔
جب تک شکشا سماج کے ہاتھ میں رہتا ہے
تب تک ازم (ism) وادوں سے
سماج بچا رہتا ہے۔ پراچین گروکل اسی
کارن سماج دوارا ہی (سٹیٹ دوارا نہیں)
پوشت تھے۔ براہمن کسی کے غلام نہ تھے
سماج ان کو پوجیہ مان کر دھن آدی کی سہائتا
دیتا۔ جس سے وہ سماج کے بالکوں کو شکشا
دیتے۔ اتہ آریہ سماج اپنی شکشا سنستھاؤں
دوارا مہان راشٹریہ کاریہ کر رہا ہے۔ آریہ
سماج اپنی شکشا سنستھاؤں دوارا مہان
راشٹریہ کاریہ کر رہا ہے۔ اس کی مہتتا ہم
بھول رہے ہیں۔ ہماری سنستھائیں مانسک
آتمک تتھا شارِیرک تینوں ودھ وکاس کا دھیہ
رکھ کر جو مہان کاریہ کر رہی ہیں۔ یہی مہان
سے مہان راشٹریہ کاریہ ہے۔ اتہ آریہ سماجی
بھائی اس کاریہ سے اُداسین نہ ہوں۔ راشٹر
کے شکشا کا کاریہ راشٹریہ ہے۔
دوسرا آریہ سماج کا مہان کاریہ ہے۔
بھارت میں آریہ سنسکرتی کے آدھار پر آریہ
راجیہ کا نرمان کرنا۔ اس میں دھارمکتا اور
راشٹریتا دونوں کا ہی سماویش ہے۔ پرتیک
آریہ سماجی کا راج نیتک پروگرام دوسری
کلپنا میں یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ سانسکرتک
سوراجیہ کا نرمان کرے جس میں دھرم اور
راشٹر دونوں کی ہی سیوا آ جاوے گی۔ ہم کیول انگریزی
پالیسی کے آدھار پر ہی نوسرجن کرنے کے
سوپن چھوڑ کر سچے ارتھ میں راشٹریہ کاریہ جو
کر رہے ہیں۔ اسے وبھگ دیں۔ آریہ سماج
کا کشیتر چھوڑ کر ہم سستی لیڈری کا موہ چھوڑ
دیں۔ پرتیک آریہ بالک آریہ جاتی میں جنم کے
ادھیکار سے ہی آریہ سنسکرتی کا پرچارک ہے
اور آریہ ورت کا شاسک ہے۔ آریہ سماجی ہوں۔

مصر کی اُنتی شیل مہلائیں

(لیکھک: شری اُمیش چندر جی)

مصر کے اندر جو آج مہلاؤں کی پرگتی دیکھ رہی ہے۔ اس کا شریہ ادھک تر شریمتی شریٰ پاشا کو ہے۔ جنہوں نے سب سے پہلے برقعہ کو پھاڑ دیا تھا۔ وہ ۱۹۲۳ء سے پردہ کے بہشکار کا اندولن ناری سماج میں کر رہی ہیں۔ آج انہی کے پریشرم کا یہ پھل ہے۔ کہ مصر کا ناری ورگ سوتنترتا کے وایو منڈل میں سانس لے رہا ہے۔ ناری اندولن کا پرینام یہ ہوا ہے۔ کہ نگروں میں رہنے والی اُچیہ گھرانے کی للناؤں نے پردے کو سدیو کے لئے دفنا دیا ہے۔ اور وہ پرشوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر جیون کے پرتیک کاریہ میں سہیوگ دیتی ہیں۔ پرایہ مصر کے قاہرہ اور سکندریہ نگروں میں شریمتی شریٰ پاشا کے کاریوں کا ادھک پربھاؤ پڑا ہے۔ اب وہاں کی استریاں پرانی ویش بھوشا کو تلانجلی دیکر ادھونک ڈھنگ سے رہنے لگی ہیں۔ وہ بھی دنیا کی رفتار کے ساتھ چلنے کا اُپکرم کر رہی ہیں۔ بھلا آج دنیا پرگتی کے پتھ پر آگے بڑھتی جا رہی ہے۔ تو پھر مصر کی استریاں ہی پیچھے کیوں رہیں؟ انہوں نے بھی اپنی کمی کو پورا کرنا آرمبھ کر دیا ہے۔ آج مصر کے ناری منڈل کی کایا پلٹ سی ہو گئی ہے۔

شریمتی شریٰ پاشا نے نگروں میں جا کر مہلاؤں کی سبھاؤں میں بھی بھاشن دیا۔ "یدی ناری سماج اپنے کو وکاس پتھ پر دیکھنا چاہتا ہے۔ تو اُسے برقعہ کو زمین کے اندر گہرا گاڑنا پڑے گا۔ راشٹر کی سیوا کرنی ہوگی۔ ناری دھرم اسی بات کے لئے پریرت کرتا ہے۔ کہ پرتیک استری اپنے پتی کے جیون کھیتر میں آکر اسے سہیوگ دے۔ جب تک ناریاں چار دیواری کے اندر بند رہیں گی۔ تب تک ان کے اُتھان کا سوپن دیکھنا۔ مانو سورگ کے چاند و سر دور سے دیکھ کر کمل کو توڑنا ہے۔ آدھونک استریوں کا یہ پرم دھرم ہے۔ کہ وہ ماترتا کی سیوا کریں جو برقعہ میں بند ہو کر نہیں کی جا سکتی۔ ناریوں نے ہی کون سا ایسا پاپ کیا ہے۔ جو ان کو بند رکھا جاتا ہے؟ یدی ناریاں برقعہ پہننے کی حقدار ہیں۔ تو پرش بھی دوپٹہ کیساتھ نہیں ہوں۔ کہ پرش ورگ کو بھی برقعہ دھارن کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دونوں کے حق سمان ہیں۔ استریوں کو پرکرتی کی گود میں سوتنتر روپ سے کیوں نہیں وچرنے دیا جاتا؟ انہیں کیوں دنیا کے وشال سوروپ سے محروم رکھا جاتا ہے؟ کیا وجہ ہے؟ ناری مانو سے کس بات میں کم ہے؟ ناری کا کاریہ کھیتر گھر کی چار دیواری کے اندر ہی سیمت نہیں ہے۔ بلکہ اس کا کھیتر وشو کے وشال پرانگن میں اُچت کاریہ کرنا بھی ہے۔"

شریمتی پاشا کے لیکچر کا پربھاؤ ناری سماج پر جادو کا سا پڑتا ہے۔ جس وقت وہ مہلا سماج میں کسی وشیہ پر وکتویہ دیتی ہیں تو اس سمیہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج ہی ناریوں کی الگ بستی بس جاوے گی۔ اس کے سمپورن وکتویہ میں اپنے پرشوں کو آڑے ہاتھوں لیا جاتا ہے۔ جو کہ اس جاگرتی کے یگ میں پرانے ریتی رواجوں کی دہائی دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ آج مصر کے اندر بالائیں پرگتی کے پتھ پر دنوں دن آگے کو ترقی کا جھنڈا لئے ہوئے بڑھ رہی ہیں۔ آج وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں ناری اندولن کا پرچار کرنے کے لئے سویم سیوکائیں ہو گئی ہیں۔ جن کا کہ تو یہ گراموں میں تو جاگرتی کا سرجن کرنا ہے۔ وہاں کی شکشت مہلائیں اپنا یہ دھرم سمجھنے لگی ہیں۔ کہ گراموں میں جا کر ناری اندولن کی پرگتی کو بڑھایا جاوے۔

مصر کی سرکار نے استری اندولن کی پرگتی کو دیکھ کر ناری شکشا کا کھیتر وشال کر دیا ہے۔ ہاں ابھی تک پردہ پرتھا کو غیر قانونی قرار نہیں دیا گیا۔ پرنتو تب بھی نئے دستور کے انوسار پردہ پرتھا بہت کچھ اٹھ گئی ہے۔ اور رہی سہی بھی جلد اٹھنے والی ہے۔ اس کا مکھیہ کارن استری سماج کا جاگرت ہونا ہے۔ مصر کی سرکار نے ناری شکشا کے پرسار کے لئے جگہ جگہ سکول و کالج کھول دئے ہیں۔ سن ۱۹۱۷ء میں آج سے ۲۳ سال پہلے شکشت مہلاؤں کی سنکھیا ۹۷ پرتی سہسر تھی۔ کنتو آج یہ سنکھیا بڑھ کر قریب ۸۲-۸۳ پرتی شت ہو گئی ہے۔ سکولوں میں لڑکیوں کے بیٹھنے کے لئے میز کرسیوں کا انتظام ہے۔ انہیں پڑھنے کے لئے

ادھونک ویش بھوشا میں جانا پڑتا ہے۔ اُچیہ شریمتیوں کی شکشا کیلئے کالجوں کا بھی پربندھ ہے۔ اُچیہ شریمتی کی شکشا کی پرگتی استریوں کے اندر دنوں دن بڑھ رہی ہے۔ ماتائیں اپنی لڑکیوں کو پڑھنے کے لئے بھیجنے میں کوئی رُکاوٹ نہیں کرتیں۔ بلکہ وہ شوق سے اپنی نو کنیاؤں کو شکشا پانے کے لئے پاٹھ شالاؤں میں بھیجتی ہیں۔ انہوں نے جان لیا ہے۔ کہ بنا شکشا کے ناریوں کی اُنتی نہیں ہو سکتی۔ شکشا ہی ناریوں کو جیون کے آدرش پتھ پر پراپت کراتی ہے۔ وشو ودیالیہ کی چھاتراؤں کو راشٹر بھاشا کے اتیرکت فرنچ انگلش اور لاطین کی بھی شکشا دی جاتی ہے۔ سرکار کی طرف سے کماریوں کو اُچیہ شکشا پراپت کرنے کے لئے ودیشوں میں بھی بھیجا جاتا ہے۔ سارا خرچ سرکار کو دینا پڑتا ہے۔ قریباً چالیس چھاتراؤں کو ہر سال ودیشوں میں بھیجنے کے لئے خرچ دینے کا پربندھ ہے۔ اگر ناری شکشا کی یہی پرگتی رہی۔ تو دو ایک ورش میں مصر کا استری سماج پرگتی کی دوڑ میں سب سے آگے نکل جاوے گا۔

استری جگت

ہندو لڑکیوں کے اغوا کی بڑھتی ہوئی گھٹنائیں

(لیکھکہ: شریمتی ساوتری دیوی جی)

ابھی تک بھگائی جانے والی ناریوں میں ودھواؤں کی سنکھیا ہی ادھک ہوتی تھی۔ اس کا مکھیہ کارن یہ تھا۔ کہ یہ ودھوائیں زیادہ تر ہندو ودھوائیں سماج میں اپنا اُچیہ استھان رکھتی ہیں۔ جس دن سے پتی کا دیہانت ہوتا ہے۔ اسی دن سے اُن کا سمّان پرتشٹھا استھان سب نشٹ ہو جاتا ہے۔ گھر گرہستی کا کاریہ کرنا اور جھڑکیاں سہنا ہی اُن کا ایک ماتر کرتویہ بنا دیا جاتا ہے۔ وہ اس اتیاچار کے ورودھ سر نہیں اٹھا سکتیں۔ اور جب اٹھانے کی کوشش کرتی ہیں تبھی کچل دی جاتی ہیں۔ انت میں وِوَش ہو کر ان کی نگاہیں ادھر اُدھر سہارے کیلئے اٹھتی ہیں۔ اور اسی سمیہ وہ پرلوبھن کے پاش میں بندھ کر ستیتو کے مولیہ پر جیون بتانے کے لئے بادھیہ کر دی جاتی ہیں۔ یہ کاریہ ہوتا ہے کن ہی سنگٹھت گروہوں دوارا۔

دوسری وہ ودھوائیں ہیں۔ جو ہندو سماج کی کریتیوں کے کارن جیون کے اُتھان کال میں ہی ودھوائیں ہو جاتی ہیں۔ اکثر بال ودھواؤں کو گھر یا کٹمب والے ہی بھرشٹاچار کی اور بڑھانے کا پریتن کرتے ہیں۔ اور اپنے کو کرموں کا پرینام پرگٹ ہونے پر انہیں دودھ کی مکھی کی طرح نکال باہر پھینکتے ہیں۔ ایسی سندر یُوَن اوستھا والی ودھوائیں سہج میں ہی غنڈے بردہ فروشوں کے جال میں پھنس جاتی ہیں۔ اور وہ انہیں بیچ کر اُن کے ستیتو کی قیمت کا منافع اٹھاتے ہیں۔

ودھواؤں کے علاوہ کچھ سدھوا استریاں بھی ان کے جال میں پھنس جاتی ہیں۔ جن کی سنکھیا بہت ہی کم ہوتی ہے۔ ایسی مہلائیں ادھک تر اپنے پتی کے اتیاچار۔ دُراچار یا دُربلتا کے کارن اور نوکروں آدی دوارا بہکائی جا کر ہی اس مارگ پر لائی جاتی ہیں۔

اُپرکت جتنے کارن ہیں۔ ان میں اتیاچار کی ہی پردھانتا ہے۔ پرنتو جیسے غریب دیش میں اب بردہ فروش لوگوں نے بھی اس کی غریبی سے لابھ اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ وہ گراموں کی سندر لڑکیوں کو امیر آدمیوں سے ووِاہ کرا دینے کا پرلوبھن دے کر بھگانے کا جال بھی پھیلانے لگے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ کہ اس دھندے میں دو ایک ہی گروہ اور سالسار کی پرچینی سے اپنے گپت ایجنٹ بالکاؤں کو ہی بھگاتے ہیں۔ بلکہ وہ ان کے ماتا پتا تک کو بھی بھگا لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پنجاب کے پہاڑی پرانتوں میں اس پرلوبھن کے انیک شکار ہو چکے ہیں۔ ابھی گت سپتاہ کانگڑہ میں اس پرکار کے کچھ معاملے پکڑے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کی منڈی۔ سکیت۔ بلاس پور۔ آرکی۔ چمبہ آدی ریاستوں کی سندر لڑکیاں امیروں سے ووِاہ دینے کا لالچ دے کر امرتسر لاہور آدی بڑے شہروں میں لائی گئی ہیں۔ انہوں نے ان لڑکیوں اور اُن کے ابھی بھاوکوں کو سمجھایا۔ کہ وہ

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

رشی نمبر کے لئے اشتہارات ابھی سے بھیجکر جگہ ریزرو کرا لیں۔ منیجر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

(سبھا سباٹ)

ہندوستان کو کس کس سے خطرہ ہے؟

(لیکھکا: کماری سوشیلا ایم۔اے)

بھارت کی رکھشا کے لئے کیا پریتن کئے گئے ہیں یا جو شیگھر ہی کئے جاویں گے۔ ان سب باتوں پر وچار کرنے سے پہلے یہ دیکھنے کی آوشیکتا ہے۔ کہ بھارت کو کن کن سے خطرہ ہے۔ بھارت کے چار پرمکھ شترو ہیں۔ جرمنی، اٹلی، روس اور جاپان۔ جب تک اٹلی نازیوں کے ساتھ یدھ میں نہیں پہونچا تھا۔ تب تک جرمنی سے کوئی پرتیکش خطرہ بھارت کو نہیں تھا۔ روم ساگر کے یدھ کی سندھ میں پرویش کرنے سے بھارت یدھ کشیتر کے اتی نکٹ آ گیا۔

اٹلی کا مکھیہ اُدیشیہ بھومدھیہ ساگر پر ادھیکار پراپت کرنا ہے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب جبرالٹر اور نہر سویز اس کے قبضہ میں آ جائیں۔ سپین بھی اب نشپکش نہیں رہا۔ اس لئے اٹلی کا جبرالٹر میں ڈنکا بجانا ناممکن نہیں ہے۔ وہ اپنی لڑائیوں کو بھومدھیہ ساگر میں سمیٹ کرنا چاہتا ہے۔ نہر سویز پر قبضہ کرنے کیلئے لیبیا اور ابے سینیا کے ساتھ وہ مصر پر حملہ کر سکتا ہے۔ ایسا ہونے پر یدھ ادھک دور میں پھیلے گا ہی۔ نہر سویز بھومدھیہ ساگر اور ہند ساگر بھارت اور عرب کے انیہ بھاگوں سے رسد تتھا سینا لانے کیلئے متر راشٹروں کیلئے بہت مہتو پورن ہے۔ اس لئے اٹلی کا پہلا یتن متر راشٹروں کے سامدرک راستوں کو کاٹنے کا ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ ہند ساگر میں یدھ چھڑ جائے۔ اس پر بھارت یدھ کشیتر میں آ جائے گا۔ ایسے وچاروں کے کارن بھارت کو اٹلی سے ادھک خطرہ ہو گیا ہے۔ اس لئے بھارت کو اٹلی کے سمبھاوت آکرمن سے بچنے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ اس میں کوئی سندیہہ نہیں کہ ترکی، مصر، فلسطین، عراق آدی میں متر راشٹروں کے سنگٹھن اٹلی کیلئے کافی ہیں۔ ایسا ہوتے ہوئے بھی بھارت کو اٹلی کے آکرمن سے بچنے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔

بھارت کو دوسرا خطرہ روس سے ہے۔ کچھ دنوں سے بھارت کے سمبندھ میں روس کی یوجنا کی افواہ سنی جاتی ہے۔ یدیپی بہت سے نیتا جیسے ڈاکٹر خان نے بھارت پر روس کے آکرمن کو کالپنک بتایا۔ لیکن اس کی اور دھیان نہ دینا اچت نہ ہوگا۔ بہت کچھ روس کے ورتمان یدھ کے درشٹی کون پر نربھر ہے۔ ابھی تک تو روس کے یدھ سے الگ رہنے کے ہی سماچار ہیں۔ پرنتو یدی وہ جرمنی کیساتھ یدھ میں پرویش کرے گا۔ تب بھارت کو ادھک خطرہ ہوگا۔ پیٹر مہان کے سمے سے ہی روس کی درشٹی بھارت پر ہے۔ افغانستان اور [illegible] کی اُتری سیما سے روس کی سیما ملی ہوئی ہے۔ چین میں اس کا پربھتو ادھک ہے۔ اور سنکیانگ پرانت بھارت کے نکٹ ہی ہے۔ سماچار ہے۔ کہ روس نے ونش لاکھ سپاہی کالے ساگر۔ تین شین (ترکی اور عراق کے سامنے) ترمنستان (ایران اور افغانستان کے سامنے) ازبکستان اور بھارت کے سامنے پامیر میں اکٹھے کئے ہیں۔ پامیر میں بھارت افغانستان اور چین کی سیمائیں ملتی ہیں۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ روس سادھارن بھارت میں پرویش نہیں کر سکتا۔ اسے سنسار کی سب سے کٹھن پربت شرنکھلا پار کرنی پڑے گی۔ اور سینکوں کیساتھ آکرمن کرنا تو غیر ممکن ہے۔ لیکن ہوائی آکرمن ممکن ہے۔ روس مدھیہ ایشیا میں اونچے ہوائی سٹیشن بنا رہا ہے۔ جن میں پرمکھ کشتنگ۔ سٹالن آباد۔ گارم۔ ترمیز۔ اور خاروگ ہیں۔ ان سبھی سے بھارتیہ سیما کے اندر پرویش پانا آسان ہے۔ خاروگ سے بم ورشک دس منٹ میں پشاور پہنچ سکتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ روس بھارت پر راجیہ نہیں چاہتا۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تب بھی روس بھارت میں کمیونسٹ سٹیٹ قائم کرنا چاہیگا۔ یدی وہ بھارت پر آکرمن کرتا ہے۔ تو بھی اس کا یہ پرمکھ اُدیشیہ ہوگا۔ اور اسی بل پر وہ بھارت پر پنج مدن تیار کرنے کی اپیل کرے گا۔

جاپان سے بھئے

جاپان ورشوں سے بھارت پر دباؤ ایک آکرمن کر رہا ہے۔ چین کے یدھ شروع ہونے کے پہلے وہ جاپان ایشیاٹک اندولن کا کیندر تھا۔ جس سے انیک بھارتیوں کی بھی سہانوبھوتی تھی۔ چین پر آکرمن کرنے کے کارن بھارت کا درشٹی کون جاپان کے ورُدھ ہو گیا۔ یدیپی وہ اس سمے چین میں بُری طرح پھنسا ہے۔ پھر بھی وہ بھارت میں اپنا بیوپارک جوش دلیا ہی بنائے ہوئے ہے۔

یدی کسی پرکار جاپان ہارے ہوئے چین سے اپنا ہاتھ چھڑا سکا۔ تو یہ بات دھیان دینے یوگیہ ہے۔ کہ برہت ستر میں کیول ایک ہی راستہ ہے۔ جو کہ چینی پرانت یونان سے برما میں ہے۔ وہاں سے آنے جانے کیلئے ایک موٹر کی سڑک بن رہی ہے۔ یدیپی اس مارگ سے آنے کے لئے پراکرتک اڑچنیں اتنی ہیں۔ کہ آکرمن کی سمبھاونا بہت دور ہے۔ پھر بھی اس سے نشچنت نہیں رہا جا سکتا۔ پورو میں بھارت کی رکھشا کا بھار کیول سنگاپور کی برٹش سینا پر ہی ہے۔ بھارت کے پورو کی رکھشا کی یہ پرمکھ چوکی ہے۔ سدور پورو میں یدی برٹش نو سینا کا پربھتو قائم بھی رہا۔ تب بھی ہوائی آکرمن سمبھو ہے۔

جب یہ سپشٹ ہو گیا ہے کہ بھارت کو تین طرف سے رکھشا کرنے کے لئے بھاری سینا کی ضرورت ہے۔ بھارت کے پشچم اور پورو کی رکھشا انگریزی نو سینا پر نربھر ہے۔ جبکہ دوسرے کے دوار سویز نہر اور سنگاپور پر اڈہ جمائے ہے۔ اُتر میں برما سے چترال تک بھارت کی پرکرتک لائن ہمالیہ پہاڑ ہے۔ اگرچہ بھارت تین طرف سے سرکشت ہے۔ لیکن ہوائی آکرمن سے آنکھیں موندنا اچت نہ ہوگا۔ سینا وشیشگیوں کا دھیان اس اور گیا ہے۔ اور بھارت کی ہوائی سینا کی شکتی بڑھائی جا رہی ہے۔ شانتی کے دنوں میں بھارتیہ سینا کی سنکھیا ایک لاکھ پچاس ہزار ہندوستانی اور پچاس ہزار برٹش سینک رہی۔ یدیپی ۱۹۱۴ء کی نسبت آج بھارتیہ سینا کہیں ادھک ہو گئی ہے۔ لیکن پھر بھی جن سنکھیا کو دیکھتے ہوئے یہ بہت کم ہے۔

بھارتیہ سینا کے پردھان سینا پتی سر رابرٹ کیسل نے اپنے ابھی حال کے پروچن میں بھارتیہ رکھشا کے سمبندھ میں کہا ہے۔ کہ "ممکن ہے۔ کہ بھارت جس شانتی کا بہت دنوں سے بھوگ کر رہا ہے۔ وہ نہ رہ سکے"۔ اس سے ان کا مطلب دیش کی رکھشا

(بقیہ صفحہ [illegible] پر)

KU-KA RECD
Will Save you from
THROAT OPERATIONS.

کوکا
گلوں کا بغیر اپریشن واحد علاج

ٹانسلز (گلے پڑنا) گلے کا بیٹھنا۔ کنٹھ بڑے۔ خناق وغیرہ گلے کی منجملہ امراض۔ خراب گلے کی وجہ سے ہونے والے بخاریں کوکا کی پہلی خوراک ہی لاثانی اثر کرتا ہے۔

آنریبل سر جے لال رائے بہادر ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ تحریر فرماتے ہیں:

"کوکا کا استعمال بچے کے گلے پڑنا (امراض گلا) میں نہایت مفید ثابت ہوا"

ملتانی فارمیسی گمٹی بازار۔ لاہور

MULTANI PHARMACY RECD
PHONE No:-2717 GUMTI BAZAR LAHORE ESTD 1678

ایک دیشبھکت نوجوان کے نیک بننے کی شکھشا پرد سماجک کہانی

پریورتن

(لیکھکہ :- شریمتی کوشلیا دیوی بھرس)

(گذشتہ سے آگے)

اور اس کا اپنا من بھی تو کچھ لوبھ کی اور لپک رہا تھا۔ نردھن چوبطری وہاں سے پاؤں کیسے اُٹھتے؟

ہریش اس کی اور بڑھا۔ وہ اُٹھ بیٹھی۔ نیچے اُترنے کو تیار تھی۔ کہ ہریش نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کہاں جائیگی؟"

ہریش نے ابھی اُس کا ہاتھ پکڑا ہی تھا۔ کہ راما بائی بیچ میں آکھڑی ہوئی۔ ہریش پیچھے ہٹا گجرے والی نیچے اُتر گئی۔

چوتھے دن

گجرے والی اُدھر نہ گئی۔ وہ شہر کی اور بیچنے چلی گئی۔ پرنتو اُدھر گجرے کو خریدتا تماش بینوں کا اڈا تو دوسری اور تھا۔ ہریش اِدھر راما بائی کی بیٹھک میں بیٹھا گجرے والی کی پرتیکشا کر رہا تھا — آج اس کا پریم ادرشیہ ہی خرید لیگا — گجرے والی کو اُدھر آنا ہی پڑا۔ راما بائی نے اسے بُلا لیا۔ راما بائی کو نہ جانے کیوں اس سے اتنا ہو گیا تھا؟ دو تین دن سے ملنے جلنے والوں کا آنا جانا بند تھا — "بائی کی طبیعت خراب ہے" — دروازے پر سے ہی نوکر کہہ دیتا — وہ مالن گنوار مالن کی باتوں کو ہی وچار رہی تھی — مالن سچی ہے۔ پر یہ سنسار؟ یہ تو اُس پریم کی قدر نہیں کرتا۔ میں نے پریم کیا تھا۔ ماں باپ نے بڈھے سے بیاہ کر دیا۔ میں ودھوا ہوئی۔ سنسار نے تنگ کر دیا۔ میں بھاگی۔ اب یہاں ہوں۔ سب کو ٹھگ رہی ہوں۔ بڑے بڑے آکر پاؤں پڑتے ہیں۔ گھر لٹاتے ہیں۔ میری ایک بات پر۔ ایک چتون پر۔ پرنتو اس جیون کی قیمت؟ کچھ بھی نہیں۔ وہی مالن تو اس کی نندا کرتی ہے۔ بڑی بھلی ہے وہ۔ میں بھی یہ پیشہ چھوڑ دونگی۔ ایک نردھن بھی اس سے گھرنا کرتا ہے۔

ہے۔ لیکن میں نے سوئم تو اسے نہیں اپنایا۔ وہ بڈھا ہی تو مجھے اس اور لایا تھا۔ اچھا ہوا کمبخت مر گیا۔

راما بائی ایسے ہی تین دن سے سوچ رہی تھی۔

اُٹھتے بیٹھتے۔ پریم کا انکر پھوٹ آیا تھا۔ سماج کے ساتھ بھاگتے۔ ہریش نے چاہا اُسے اپنی جیون سنگنی بنانا۔ سماج نے جاتی کا روڑا اٹکایا۔ ماں باپ نے اپنے ناک کی دہائی دی — کانتا! بے چاری کانتا بیاہی

(مختصر افسانہ)

بٹوارہ

ایک پہاڑ پر دو سادھو رہتے تھے۔ ان کا کام خدا کی عبادت اور آپس میں پیار محبت کے ساتھ رہنے کے سوا کچھ نہ تھا۔ ان کے پاس مٹی کا ایک پیالہ تھا۔ اور یہی ان دونوں کی کائنات تھی۔

ایک دن بڑے سادھو کے دل میں بدی کی بھاونا داخل ہوئی۔ وہ چھوٹے سادھو کے پاس آیا۔ اور اُس نے کہا:-

"ہم دونو کو اکٹھے رہتے ہوئے ایک مدت گذر چکی ہے۔ اور اب جُدا ہونے کا سمے آ پہنچا ہے۔ اس لئے آؤ ہم اپنی جائیداد تقسیم کر لیں۔"

چھوٹے سادھو نے مغموم ہو کر کہا:-

"بھائی تمہاری جُدائی کا خیال میرے دل پر شاق گذر رہا ہے۔ لیکن اگر تم جانا ہی چاہتے ہو۔ تو خیر یوں ہی سہی" — یہ کہہ کر اس نے وہ پیالہ بڑے سادھو کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ اور کہا — "ہم اسے آپس میں بانٹ نہیں سکتے۔ اس لئے یہ پیالہ آپ ہی لے لیں۔"

بڑے سادھو نے کہا — "نہیں۔ میں خیرات نہیں مانگنا چاہتا۔ میں اپنے حصے کے سوا اور کچھ نہ لوں گا۔ نہیں یہ پیالہ آپس میں تقسیم کرنا پڑے گا۔"

چھوٹے سادھو نے کہا — "اگر یہ پیالہ ٹوٹ گیا تو ہمارے کس کام آئے گا۔ اگر تم پسند کرو۔ تو آؤ ہم قرعہ ڈال کر اس کا فیصلہ کر لیں۔"

لیکن بڑے سادھو نے دوبارہ کہا — "میں صرف وہی چیز لوں گا۔ جسے انصاف میری ملکیت قرار دے۔ اور میں یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ انصاف کو قسمت پر چھوڑ دیا جائے۔ نہیں یہ پیالہ ضرور تقسیم کرنا پڑے گا۔"

اس پر چھوٹے سادھو سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور اُس نے کہا — "اگر تمہاری یہی مرضی ہے۔ تو لاؤ اسے توڑ ڈالیں۔"

یہ سن کر بڑے سادھو کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا۔ اور وہ چلّا کر بولا:-

او بزدل انسان! کیا تو اس پیالے کیلئے میرے ساتھ لڑے گا بھی نہیں؟

اور ہریش — وہ بھی تین دن سے راما بائی کے گھر ٹکا ہوا تھا۔ وہ بھی اپنے جیون — بڑے الوکھے جیون کی مالا کے منکے اپنے من میں پھیر رہا تھا — کانتا! کتنی بھولی تھی۔ بچپن میں اکٹھے کھیلے کودے۔

گئی ایک نہ جیو گمبھیر رنج سے۔ ہریش کا پریم ادھورا رہا۔ آج سے پریم کی آکانکشا بنی رہی۔ مالن کمرے میں آ گئی۔

ہریش نے پوچھا — مالن! پریم نہ بیچوگی؟

مالن بولی — بابوجی! استری کا پریم نہیں بکتا۔ بھلے ہی نردھن ہو۔

"ہم رتن سے خریدتے ہیں۔"

"رکھتے کہاں ہو؟"

"رکھنے کی آوشیکتا نہیں۔ سمندر میں آ کر ندیاں ملتی ہی رہتی ہیں۔"

مالن ٹھمک اُٹھی۔ پرانی ہونے پر پھینک دیتے ہو۔ اپنی بنا کر تیاگ دیتے ہو۔ اس پر دوسرے کا ادھیکار ہونے دیتے ہو؟ کیا اس سمے کلیجہ نہیں اُٹھتا؟ کیا اس سمے ہردہ نہیں پھٹتا۔ مٹی میں ملا دیتے ہو۔ نرلج شرم سے مر جاؤ۔ آدمی بنے پھرتے ہو؟"

کئی بار منش ایک ایسی حالت میں ہوتا ہے۔ کہ اگر اس سمے کوئی سچی پھٹکار سنا دی جائے۔ تو اس پر گہرا پربھاؤ کرتی ہے۔

ہریش چونکا۔ ہوش آئی۔ کرتوں پر سچی بات سنی۔ ابھی تک کسی نے نہ کہی تھی۔ گجرے والی کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ ایک دیویک شکتی تھی۔ ہریش بولا — دیوی! شکشا! اور ہریش گجرے والی کے قدموں میں لوٹ گیا — "پریم کی دیوی کھشما کرو۔ اب پریم کا مولیہ سمجھ آیا۔"

اس گھٹنا کو دس برس بیت گئے۔ ہریش کو کسی نے شہر میں نہیں دیکھا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ یو۔ پی میں راشٹریہ کاریہ کرتا ہے۔ اور راما بائی نے اپنے گھرنت جیون کو تلانجلی دے دی ہے۔ کانگریس کی سبھاؤں میں راشٹریہ گیت گاتی ہے۔

بندوقیں رائفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co.

Karachi

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی رام شاگرد ...

اصلی میٹھی گھٹی

بال جیون

پلانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکلیں گے اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور ہو جائیں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے ہوشیار رہیں

قیمت فی شیشی ۸ روپیہ درجن ۱۲ علاوہ محصول۔

مفت نمونہ منگوانے کیلئے اپنا نام و پتہ بھیجیے

المشتہر۔ مینجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوُر وگیان

(لیکھک: پروفیسر جے پی سنہا)

...کا اُچارن کنٹھ دوارا ہوتا ہے ...پربھاؤ پڑتا ہے۔ اتّ ایہ جتنی بار ...اُچارن کیا جاوے گا۔ اتنی ہی ...کا سنچالن سنگھٹنا کے ساتھ ...شریر میں رُدھر شُدھی ہونے کی کریا ...بہی ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی وکرت ...کے اپر جو رُدھر جاتا ہے۔ اس کے ...ہو رہی ہے۔ بدی یہ رُدھر اس ...انگ میں پہنچنے کے پُورو ...کر دیا جاوے۔ تو اس کا پربھاؤ یہ ہوگا۔ ...دُور ہو جاوے گا۔ اس کے ...بدی اشُدّھ اتھوا دُوشت رُدھر ...دوڑنے دیا جاوے۔ تو وکرت ...انگ اچّھا ہونے کی بجائے اور ...روگی ہو جاوے گا۔ "अत" شُدھ ...اکثر ہیں شُدھ رکت کا سنچار کرتا ...شاستر میں "अत" سوُر وچتا تک ...نہیں مانا گیا ہے۔

...سوُر کے اُچارن سے پھیپھڑوں ...کے بھاگ نمّن ہونے پر پربھاؤ پڑتا ...کے اُوپر کی تنتو لیپیوں کو ...ہے۔ کھانا بے جانے والی نلی ...دماغ کو سنجلت آسمیہ کر دُور ...پھیپھڑوں کو اُتّیجت کر کے ان کے ...بھاگ کو شُدھ کرتا ہے۔ اس کے ...دمہ اور کھانسی کے روگ اچّھے ...اس سوُر کا ابھیاس اُن لوگوں ...ہی کرنا چاہیئے۔ جنہیں اکھٹے ...ہونے کی سمبھاونا ہو۔ اور ...اندھیرے میں کام کرتے ہیں۔

...کے لمبے اُچارن کا ...اور مستک پر پڑتا ہے۔ ...اُچارن سے گلے تالو ناک اور ...اوپری بھاگ کی کریا وشیش ...اُتّیجت ہوتی ہے۔ ساتھ اس ...کف بلغم الیوم آنتوں میں جمع ...کسان آنکھوں کی صفائی ہو جاتی ...پربھاؤ شریر کے اُوپری بھاگ ...ہے۔ اور سر درد نتھا دل کے ...لئے لابھ دائیک ہے۔ وشیش ...پراس کا پربھاؤ اچّھا پڑتا ہے ...اور گردوں سوبھاؤ کے

ہوتے ہیں۔

"त - त" ــــ کا پربھاؤ جگر پیٹ اور انتڑیوں پر پڑتا ہے۔ اور پیڑو کو کم کرتا ہے۔ جو استریاں سدا پیڑو کے نمن بھاگ کے روگ سے پیڑت رہتی ہیں۔ انہیں "त" کے اُچارن سے بڑا لابھ ہوتا ہے۔

کتنے ہی دنوں کا کٹھن قبض کیوں نہ ہو۔ اس کے دوارا دُور کیا جا سکتا ہے۔ یہ استریوں کی کوکھ کے لئے بھی بڑا اُپیوگی ہے۔

"प - पै" ــــ کے اُچارن کا پربھاؤ گلے اور شواس نالیکا کے اُدھو ستھان ستھان پر پڑتا ہے۔ اور گُردے کو اُتّیجت کرتا ہے۔ اس کا بار بار اُچارن موتر سمبندھی باوت روگوں کو دُور تتھا پیشاب آنا نے کی اَوشدھی کا کام کرتا ہے۔ اس سوُر کے پریوگ کا لابھ وشیش رُوپ سے گانے والوں۔ ادھیاپکوں تتھا ادھک دیر تک بولنے والوں کو ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ پھیپھڑوں کے اندر کی لعاب دار جھلّی کو سوستھ بناتا ہے۔

"औ - औ" ــــ کا پربھاؤ اُپستھ اِندریہ اور جنن اِندریہ پر ہوتا ہے۔ اور وہ اس کو سوبھاوک رُوپ سے کام کرنے میں سہائتا دیتی ہے۔ جب اس کے اُچارن کا اچّھا ابھیاس ہو جائیگا۔ تب یہ انوبھو ہوگا۔

(بقیہ صفحہ ۱۲)

ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۲۹واں اجلاس

(لیکھک: شری بابو رام جی سکسینہ ایم-اے منتری)

ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۲۹واں وارشک ادھیویشن بڑے دنوں کی چھٹیوں میں پونہ میں تاریخ ۲۵-۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ یہ ادھیویشن کئی درشٹیوں سے بڑا مہتوپُورن ہوگا۔ سمست ہندی پریمی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ

جو ہندی پریمی انیہ کسی آپائے سے پرتی ندھی بن کر نہیں آ سکتے۔ وہ سدسیہ بن کر آ سکتے ہیں۔

سمیلن کے سدسیہ چار پرکار کے ہونگے:- (ا) سمانت سدسیہ (ب) ستھائی سدسیہ (ج) وشیش سدسیہ (د) سادھارن سدسیہ۔

جس ہندی پریمی نے سمیلن کو سہائتا ارتھ یا کسی وشیش کام کے لئے ایک ہزار یا اس سے ادھک دیا ہو۔ وہ وارشک ادھیویشن دوارا سمانت سدسیہ چُنا جا سکے گا۔ ایسے سدسیوں کو وہ کل ادھیکار پراپت ہوں گے۔ جو ستھائی سدسیوں کو ہیں۔ کنتو جس سمانت سدسیہ نے پانچ ہزار یا اس سے ادھک کی سہائتا دی ہو۔ وہ آجیون ستھائی سمتی کا سدسیہ ہوگا۔

ستھائی سدسیہ سے ایک ساتھ دو سو پچاس روپے اور وشیش سدسیوں سے ۱۲ روپے وارشک شُلک لیا جاوے گا۔ سادھارن سدسیوں سے ایک روپیہ وارشک شُلک لیا جاوے گا۔

سدسیہ بننے کا پرارتھنا پتر اور شُلک بھیجنا شیگھر سمیلن کاریالیہ میں بھیجنا چاہیئے۔

اس ادھیویشن میں اوشیہ بھاگ لیں۔ سمیلن میں پرتی ندھی بھیجنے کے نیم نیچے دئے جاتے ہیں:-

سمیلن کے سدسیہ گت ورشوں کے پدادھیکاری (سبھاپتی۔ اُپ سبھاپتی منتری تتھا آیہ وَیہ پریکشک) تتھا منگلا پرشاد پاری تشک پراپت ودوان۔ ستھائی سمتی اور ہندی وشو ودیالیہ پرلیند سا سبھیہ۔ اور سمیلن کے رجسٹرڈ اُپ ادھیکاری سمیلن کے ادھیویشن پرتی ندھی سمجھے جائیں گے۔

سمیلن کے کوئی پُرو سبھاپتی وِد تتھا ورتمان سبھاپتی دس کی سنکھیا تک اپنے پرمان پتر دوارا سمیلن کے ادھیویشن کے لئے پرتی ندھی بنا سکیں گے۔

پرتیک پرتی ندھی کو تین روپے شُلک دینا ہوگا۔ شُلک دینے پر سمیلن کاریالیہ سے پرتی ندھتو پرمان پتر ملے گا۔ جس کے بنا کسی کو بھی سمیلن کے کاریوں میں بھاگ لینے اور سمتی دینے کا ادھیکار نہ ہوگا۔

ایشور کہاں ہے؟

"زندہ پربھو نہ تو مندروں میں ہے۔ نہ پتھروں میں اور نہ ہے پرانے زمانے کی دستاویزات یا دستی کتابوں میں۔ ایشور تو تمہارے حلقۂ عمل میں رہائش پذیر ہے۔ ایشور کے درشن کرنے کے لئے تمہیں نہ تو ضرورت ہے دُور جنگل میں بھٹکنے کی۔ اور نہ کسی پربت پر دھونی رمانے کی۔ اپنے دفتر میں۔ اپنے ہسپتال میں۔ اپنی دُکان میں اپنے سکول میں اور اپنے مطالعہ کے کمرے میں تم ایشور کا سواگت کر سکتے ہو۔

وہ لوگ پربھو کو کہیں نہیں دیکھ سکتے۔ جو اسے دیکھنے کے لئے اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں۔ بلکہ وہ اُس عورت کی جھونپڑی سی کٹیا میں داخل ہوتا ہے۔ جو اپنے بچے کی سیوا کرتے ہوئے دل میں پربھو کو دیکھنے کی خواہش رکھتی ہے۔ اپنے روزانہ فرض کی کھڑکی میں سے تم ہر روز پربھو کے درشن کر سکتے ہو"۔

(سادھو ٹی-ایل واسوانی)

سمپادک کے نام پتر بقیہ صفحہ ۱۹

"تمہارا جواب" - بے شک مہاشہ مہر چند نے آریہ ویر کے ۲۵-۱ اگست کے انک میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ گالیوں اور غلط بیانیوں سے بھرپور ہے۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ ایک دیکتی جو خود کو آریہ سماجی کہتا ہو۔ اس قدر گر سکتا ہے۔ کہ قدم قدم پر جھوٹ بولے۔ اور گالیوں کی بوچھار شروع کر دے۔ گالیوں کو چھوڑ کر آپ کی تمام غلط بیانیوں اور چیلنجوں کا جواب دینا ضروری تھا۔ لیکن آریہ بھائیوں کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے۔ کہ آریہ ویر خواہ کچھ لکھے میں کچھ نہ لکھوں۔ میں نے ہتھیار ڈال دینے کا نشچہ کیا ہے۔ اس نشچہ کے انوسار میں یہ کاشش میں آریہ ویر اور مہاشہ مہر چند سے متعلق کچھ نہ لکھوں گا۔

(ہتیشی علاولپوری)

سوُرروگیان

بقیہ صفحہ ۱۱

کہ جو آنتیں تھا لسیں سست تھیں۔ وہ کھل کر سوبھاوک کاریہ کرنے لگی ہیں۔ یہ سینے کے مدھیہ بھاگ کو اُتیجت کرتا ہے۔ اور نمونیا کے لئے بہت لابھ دائیک ہے۔

"اوُم" ۔ کے اُچارن سے ناسکا دوارا لی ہوئی سانس کے ساتھ جو آکسیجن یا پران وایُو شریر کے بھیتر جاتا ہے۔ وہ دُوشت رُدھر کو شُدھ تھا لال بناتا ہے۔ ناسکا دوارا سانس لینے سے ناسکا اور شواس نلی کا کام ہیں آتی ہیں۔ اس لئے ان انگوں کو وکار رہت ایوم نیروگ کرنا اتی آوشیک ہے۔ اور اسی ابھپرائے سے ہمارے مہرشیوں نے پرتیک بیج منتر کے انت میں "اوُم" تھا انوسوار کو رکھا ہے۔ اور اس کا دیر تک لمبا اُچارن کرنا بتلایا ہے۔ سوروں کے اُچارن کرنے میں منہ کھلتا ہے۔ اور انوسوار یا "اوُم" کے اُچارن سے اوشٹھ بند ہو جاتے ہیں۔ مانو پرتھم سوروں کے اُچارن دوارا شریر کے سمست وکاروں کو دور کر "اوُم" دوارا اوشٹھ روپی کواڑ بند کر لئے جاتے ہیں۔ جس سے وہ وکار پھر پرویشٹ نہ ہو سکیں۔

اوُم ۔ کا اُچارن جیسا تھا تالو۔ کے اگر بھاگ کو چھوتا ہے۔ جس کا پربھاو یہ ہوتا ہے۔ کہ مستشک میں سنچالن اُنہیں ہونے سے ایک پرکار کا رس سروت ہوتا ہے۔ جو کہ کنٹھ دوارا بھیتر جا کر شریر کے سب وکار دور کرتا ہے۔ سینے اور گلے میں اُنچنا ہوتی ہے۔ اور وہ سبل اور لیپشٹ بنتے ہیں۔

اس پرکار یہ سور شریر کے مردہ آدی سکمیہ انگوں کو سنچالت اور اُتیجت کر۔ رُدھر کو شُدھ کر سمست وکاروں کو دور کر دیتے ہیں۔ جب سب انگ اور اندریاں سوستھ رُدھر کے تیبر سنچار کے کارن اپنا اپنا کام سوبھاوک روپ سے کام کرنے لگ جاتی ہے۔ تب وہ کیول باہیہ روپ سے سوڈول روپ۔ اکار پرکار تھا بل میں ہی اُنتی کر پرابت نہیں ہوتیں۔ بلکہ آنترک گنوں میں سمپنتا اور روگ ناشک شکتی میں بھی اُنتی کرتی ہیں۔

خط و کتابت کرتے سمے چیٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

ہفتہ کی ڈائری

شکروار ۶۔ ستمبر

—— ۶۔ ستمبر کو جاپانی فوجیں ہند چینی میں داخل ہو جائیں گی۔ ہندی چینی کے جاپان کا الٹی میٹم ٹھکرا دینے سے جنگ ناگزیر ہو گئی ہے۔

—— رومانیہ کے بادشاہ کیرول اور ایک وزیر کو قتل کرنے کی کوشش میں سات نوجوان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

—— ۴۔ ستمبر کو برطانوی ہوائی جہازوں نے برلن پر حملہ کیا۔

—— امریکہ برطانیہ کو پچاس جنگی جہاز دے گا۔

—— روس میں ۱۹ سے ۲۲ سال تک کے نوجوان فوجی بھرتی کے لئے بلائے جا رہے ہیں۔

—— ۴۔ ستمبر کو جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے بیس شہروں پر حملہ کیا۔

—— برطانیہ بحیرہ روم کے راستہ فرانس پر حملہ کرے گا۔

—— وائسرائے مسلم لیگ کا مطالبہ ماننے سے انکار کر دیں گے۔

—— جرمنی رومانیہ کے تیل کے چشموں پر قبضہ کرنے کی فکر میں ہے۔

—— روہڑی (سندھ) میں ایک ہندو ناجر چندو لال کو قتل کر دیا گیا ہے۔

—— برطانیہ اور امریکہ میں بحری معاہدہ ہو گیا ہے۔

—— ۴۔ ستمبر کو جنگ کی پہلی سالگرہ پر ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ فتح جرمنی کی ہو گی۔

ویروار ۵۔ ستمبر

—— جرمن فوجیں رومانیہ میں داخل ہو گئی ہیں۔

—— مسلم لیگ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ایگزیکٹو کونسل میں لیگ کو اکثریت دی جائے۔

—— اٹلی کے ہوائی جہازوں نے یونان اور یوگو سلافیہ پر مظالم شروع کر دیا ہے۔

—— میکسکو گورنمنٹ نے امریکی و برطانوی تیل کمپنیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— ہنگری اور رومانیہ میں پھر لڑائی چھڑ جائیگی۔

—— حکومت پنجاب جلدی ہی مینا گوپال کیس کے فیڈرل کورٹ کا فیصلہ حاصل کرے گی۔

—— سمجھوتہ کے نتیجہ کے طور پر کافی خاکسار رہا کر دئے جائیں گے۔

—— شملہ میں کمانڈر انچیف نے براڈ کاسٹ کرتے ہوئے ۳۔ ستمبر کو کہا۔ کہ فرانس کی شکست کے بعد جنگ ہندوستان کے نزدیک پہنچ گئی ہے۔

بُدھوار ۴۔ ستمبر

—— خاکسار تحریک سے پابندی ہٹالی گئی ہے۔

—— اطالوی فوجوں نے بونا پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کے متعلق وائسرائے کی پیشکش کو مسلم لیگ نے غیر تسلی بخش قرار دیا ہے۔

—— ۲۔ ستمبر کو دو سو ہوائی جہازوں نے لنڈن پر حملہ کیا۔

—— آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں سول نافرمانی کے متعلق ریزولیوشن پاس کیا جائے گا۔ مہاتما گاندھی ایک بار پھر وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔

—— ۲۵ سے ۳۱۔ اگست تک جرمنی کے ۲۹۳ اور برطانیہ کے ۱۲۹ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔

—— اٹلی کے پاس صف اول کے ۲۲ سو ہوائی جہاز ہیں۔

—— جھنگ مگھیانہ میں دو مسلمان یکم ستمبر کو ایک ہندو پر قاتلانہ حملہ کر کے مسجد میں جا چھپے۔ پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا ہے۔

—— فرانس کا غلہ جرمنی بھیجا جا رہا ہے۔

منگلوار ۳۔ ستمبر

—— روس نے ایران کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ مشرقی سرحدیں ہمارے حوالے کر دو۔

—— ہٹلر کا آئندہ شکار پرتگال ہو گا۔

—— یکم ستمبر کو بمبئی کے مسلم لیگی جلسہ میں وزیر اعظم بنگال نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان پاکستان سے کم کسی چیز پر مطمئن نہیں ہوں گے۔

—— ایشیا کے اسلامی ممالک کی جمعیت الاقوام قائم کی جائے گی۔

—— ۳۱۔ اگست کو ۲۴ گھنٹوں میں جرمن جہازوں نے لنڈن پر سات ہوائی حملے کئے۔ جرمنی کے ۸۵ اور برطانیہ کے ۳۷ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔

—— ہندوستان سے پچاس ٹن کے حساب سے روزانہ انگلینڈ جا رہا ہے۔

—— امریکن اخبار "ہیرلڈ ٹربیون" کا خیال ہے۔ کہ اگلی سردیوں میں پچاس لاکھ انسان یورپ میں قحط سے مر جائیں گے۔

سوموار ۲۔ ستمبر

—— انگلستان کے بارہ شہروں پر سو جرمن ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔

—— اٹلی یونان پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

—— وائسرائے کی میعاد عہدہ میں ایک سال کی توسیع کی جائے گی۔

—— بلجیم میں جرمنوں کے خلاف بغاوت کے آثار پائے جاتے ہیں۔

اتوار یکم ستمبر

—— خیال ہے۔ کہ جرمنی گرین لینڈ پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

—— شام میں اٹلی عربوں کو بغاوت پر آمادہ کر رہا ہے۔

—— امریکہ دو سو جنگی جہاز اور چودہ ہزار ہوائی جہاز تیار کرے گا۔

سنیچروار ۳۱۔ اگست

—— وائسرائے اور مولانا آزاد کی خط و کتابت شائع ہو گئی ہے۔ مولانا آزاد نے لکھا ہے۔ کہ برطانوی حکومت کی نئی تجاویز میں سمجھوتہ کی بنا موجود نہیں۔

—— اضلاع رہتک اور حصار کو سیراب کرنے کے لئے ساڑھے سات کروڑ روپیہ کے خرچ سے ایک نئی سکیم تیار کی جا رہی ہے۔

—— امریکہ میں سوا کروڑ جوانوں کو فوجی تربیت دی جائے گی۔

—— جرمنی کو شمالی افریقہ کے آٹھ سو ہوائی ...

ور کی ضرورت

ایک یو پی کے سشیل اور یوگیہ بھاٹیہ کنیا کیلئے جو اس ورش میٹرک کی پریکشا دیگی ایک وَر کی ضرورت ہے۔ جو آریہ سماجی ودوان اور سدا چاری ہو۔ ور کی آیو ۲۰ سے ۲۵ ورش تک ہونی چاہئے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں:۔

سُردار جی معرفت امرت دھارا فارمیسی

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

۲۵۔ ساون کو لالہ چھنی لال جی کی سپتری رام پیاری جی کا وواہ مہاشہ تاراچند جی کے سپتر لالہ رام ودھایا جی سے پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ وواہ سنسکار پنڈت نلدیو کرشن جی و پنڈت سکھدیو جی پروہت نے کرایا۔ آریہ سماج بھلوال کو ۲۵ روپے۔ آریہ ویدک سبھا کو پانچ روپے ورتھا ہدھو پکھش کی طرف سے دان پراپت ہوا۔ آریہ سماج بھلوال دانی مہانو بھاؤ کا دھنیہ واد کرتا ہے۔

ڈیلنگ ست سنگ۔ پنڈت سکھدیو جی وِدیا واچسپتی پروہت آریہ سماج روزانہ اپدیش کرتے ہیں۔ جس میں بہت سے جگیاسو ودیارتھی لابھ اٹھانے کیلئے اپستھت ہوتی ہیں۔

حیدرآباد ستیاگرہ سمرتی دوس ۱۷۔ اگست کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پراتہ کال کے اپدیش کے بعد رات کو کئی مہانو بھاؤوں کے دیاکھیان ہوئے۔ اس دوس کے سمبندھ میں کوی سمیلن ہوا۔ جس میں طارق صاحب کو مہاشہ الٹیر داس بھاسوتی کی طرف سے ایک لیمپ تک انعام ملی۔

(رام سوروپ منتری)

آریہ کمار سبھا بھلوال۔ سالانہ جلسہ ۹۔۱۰۔ ستمبر کو بڑے سماروہ سے منایا جاویگا۔ جس میں کھیلوں وغیرہ کا پروگرام بھی ہے۔ ۱۰ ستمبر کی رات کو مشاعرہ کا بھی پربندھ کیا گیا ہے۔ انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔

(دھرم دیو منتری)

آریہ سماج الہڑ کے سماچار

آریہ سماج الہڑ کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۰۔۲۱۔۲۲۔ ستمبر کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی اگیا انوسار منایا جاوے گا۔ آریہ سبھاسد گرنتا پورک پرارتھنا کرتے ہیں کہ مہاشہ کرشن جی بی۔اے مالک اخبار "پرتاپ" پنڈت ٹھاکر دت جی وئید امرت دھارا مہاشہ سوہن لال جی اچھرہ نواسی و سوامی آنند تیرتھ جی درشن دے کر کرتارتھ کریں۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کوئٹہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کوئٹہ (گوردکل دھاگ) کا سالانہ جلسہ ۲۳ سے ۲۷۔ اگست تک بڑی دھوم سے منایا گیا۔ ۲۳۔ اگست کو حیدرآباد ستیاگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی جی کوئٹہ پہنچے۔ ان کا ریلوے سٹیشن پر استقبال کیا گیا۔ اور جلوس نکالا گیا۔ ڈی۔اے۔وی سکول کے سکاؤٹوں نے سلامی دی۔ دیویاں بھاری تعداد میں کیسری دوپٹے اوڑھے جلوس کے ساتھ تھیں۔ اسی رات پنڈت ول پتی شاستری کے زیر صدارت سنگیت سمیلن ہوا۔ ۲۴۔۲۵۔ اگست کو مہاتما نارائن سوامی۔ سوامی سودھا نند۔ ماسٹر گوردت رام بان پرستھی۔ اور شریمتی دروپدی دیوی کے دیاکھیان ہوئے۔ ماسٹر گوردت رام جی نے آریہ کمار سمیلن کی صدارت کی۔ اور کماروں کو انعامات تقسیم کئے۔ اسی طرح انہوں نے حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں مہاتما نارائن سوامی جی کے کارناموں کا ذکر کیا۔ ایک اور موقعہ پر انہوں نے اگلی مردم شماری کے متعلق آریوں کو ان کا کرتویہ جتایا۔ اور بتلایا کہ آریوں کا شمار ہندوؤں میں ہوگا۔ ہندی ساہتیہ سمیلن لالہ بھیم سین جی سیکر کی صدارت میں کامیاب رہا۔ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب کی میم صاحبہ نے کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے۔ تین ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا۔ اسی طرح یہ جلسہ کیا بلحاظ حاضری۔ کیا بلحاظ چندہ اور کیا بلحاظ اتساہ نہائت کامیاب رہا۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ

امسال آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۷۔۲۸۔۲۹ ستمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۷ ستمبر کو ہوگا۔ اس اوسر پر بڑے بڑے سنیاسی مہاتما اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ اتہ دھرم پریمی سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ جلسہ پر پدھار کر اس کی رونق کو بڑھا دیں۔

(دلیپ سنگھ آریہ منتری)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کے سماچار

وارشک اتسو ۱۳۔۱۴۔۱۵۔ ستمبر کو بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر کے وسیع پنڈال میں منایا جاوے گا۔ جلسہ پر سوامی ویدانند جی تیرتھ۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت دل پت جی۔ پنڈت ستیہ پال جی بھجنیک گمباری جی۔ اور مہاشہ دلیپ روچ جی و مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک پدھاریں گے۔ (منتری)

آریہ سماج نروانہ ریاست پٹیالہ

چرنجیو پورن چند جی سپتر لالہ پرتھی چند جی آف برنالہ کا شبھ وواہ بملا کماری سپتری لالہ موہن لال جی آف چوہدری برادرس لمیٹڈ کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ اس شبھ اوسر پر لالہ پرتھوی چند جی نے ایک سو ایک روپیہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ نروانہ کو دان میں دیا۔ میں ان کا ہاردک دھنیہ واد کرتا ہوں۔ پرماتما انہیں دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ نیز نو وواہت جوڑے کو چرآیو دے۔

(منسا رام چکر دھاری منتری)

آریہ سماج فیروز پور کے سماچار

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار ۸۔ ۱۷ کو ستیاگرہ بلیدان سمارک دوس بڑے سماروہ سے آریہ مندر میں منایا گیا۔ چونکہ شرادتی کا تہوار تھا۔ اس لئے پراتہ کال آریہ ویدپدھتی سے انوسار رشی ترپنی منائی گئی۔ دو یگیوپوبت سنسکار ہوئے۔ اور یکشلد کے قریب نرناریوں نے یگیوپوبت بدلے۔ مہاشہ مدن جیت آریہ نے وید منتروں کی دیاکھیا کی۔ اور پنڈت کاشی رام جی۔ سوامی دھرمانند جی۔ ماسٹر مہاراج سوروپ جی۔ شریمتی ودیاوتی جی۔ شریمتی سوشیلا دیوی جی کے منوہر بھاشن ہوئے۔ شام کے ۵½ بجے آریہ سماج مندر میں مہاشہ منشی رام جی۔ مہاشہ بہاری لال جی کی ادھیکشتا میں لڑکوں کی کھیلیں کشتی۔ رسہ کشی وغیرہ ہوئے۔ حاضرین میں پھل تقسیم کئے گئے۔ رات کو موسم اگرچہ خراب تھا۔ لیکن پھر بھی حاضری کافی تھی۔ اور مہاشہ مدن جیت آریہ نے بذریعہ میجک لینٹرن ستیاگرہ حیدرآباد سمبندھی ایک پربھاؤ شالی دیاکھیان دیا۔

۱۸ ۸/۴۰ کے سماج کے ست سنگ میں مہاشہ بہاری لال جی کی کتھا اور مہاشہ مدن جیت آریہ کا لیکچر ہوا۔ اور اس کے پشچات حیدرآباد سمبندھی چندہ اکٹھا کیا گیا جو ۱۵ روپے ہو گیا ہے۔ (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرت سر

آریہ سماج لارنس روڈ نے ۱۷۔ اگست ۱۹۴۰ء کو پراتہ کال ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک حیدرآباد دوس تھا رکھشا بندھن اتسو منایا۔ شری تیت ماسٹر داسد یو جی ایم۔اے منتری کا اپدیش ہوا۔ جس میں انہوں نے آریہ جنتا سے اس شبھ اوسر پر سچے آریہ بننے کی پرتگیا لینے کے لئے پرارتھنا کی۔ تھا حیدرآباد ستیاگرہ سمرتی دوس منانے کی ہوتا دھونی کی دی وار ۸۔۹ سے ۸ بجے تک سا پتاہک اوشیدھ تھی منایا گیا۔ لالہ ششنکر داس بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کا اپدیش ہوا۔ (منتری)

آریہ سماج ٹنکا نہ صاحب کے سماچار

۲۸۔ ساون کو دیانند وقت اُدھار سبھا گوروت بھون سے اُپدیشک پنڈت ہزاری لال جی کا بالمیکیوں کے محلہ میں پرچار ہوا۔ لگاتار پرچار سے اور مہاشہ ہربنس لال جوش منتری آریہ سماج اور مہاشہ مدن لال جی پردھان آریہ یووک سماج و مہاشہ ہنسراج اتیادی نوجوانوں کے میل ملاپ سے وہ بالمیک جن کو پادری عیسائی بنانے کا خواب لے رہے تھے بچا لئے گئے۔

۸/۱۷ کو پراتہ سات بجے بابو ٹکن لال جی سبھاسد آریہ سماج کے گھر میں رکھشا بندھن کا تہوار منایا گیا۔ جس میں سب سبھاسد پریوار سہت شامل ہوئے۔ اور محلے کے پرش اور استریاں بھی شامل ہوئیں۔ جس میں پہلے ہون یگیہ ہوا۔ بعد میں مہاشہ ہربنس لال جی جوش کے بھجن ہوئے۔ اور مہاشہ لکھمیداس جی و پنڈت ہزاری لال جی نے رکھشا بندھن تہوار کیوں منایا جاتا ہے کے وشے پر تقریر کی۔ جو کہ بہت پسند کی گئی۔ شام کو آریہ سارودیشک سبھا دہلی کی آگیا انوسار آریہ سماج کے مندر میں حیدرآباد ستیاگرہ بلیدان دوس منایا گیا۔ جس میں پہلے مہاشہ ہربنس لال جوش کے بھجن ہوئے۔ اور بعد میں پنڈت ہزاری لال جی کا ایک پرجوش بھجنوں کے ساتھ دیاکھیان ہوا۔ بعد میں مہاشہ ہربنس لال جوش و مہاشہ لکھمیداس جی نے حیدرآباد بلیدان دوس کے متعلق پرجوش تقریریں کیں۔ اور جو غلط فہمی لوگوں کے دلوں میں حیدرآباد ستیاگرہ کے متعلق پھیلی ہوئی تھی وہ دور کی۔ حاضری کافی تھی۔ جو کہ آخر جلسہ تک بیٹھی رہی۔ حیدرآباد میں بلیدان ہوئے ویروں کی جیونیوں کے متعلق دیاکھیان ہوئے۔ جلسہ رات کے ۱۱ بجے ختم ہوا۔

(ہربنس لال جوش منتری)

ہندوستان کو کس کس سے خطرہ ہے؟

بقیہ صفحہ ۹

کے لئے سینا کو بڑھانے کا ہے۔ جہاں سب لوگ رکھشا کی تیاری کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ وہاں سبھی نے ایک لاکھ کی بھرتی کو اپرین بتایا ہے۔ رکھشا کے انیہ شاکھاؤں نو سینا تھا ہوا کے سمبندھ میں جتنا جو چاہیئے ہے۔ وہ سرکار دوارا پرستت نہیں ہے کہیں ادھک ہے۔ یہاں پر سٹیٹسمین کے سمپادک آر تھر مور کے لیکھ کا ذکر کرنا انوچت نہ ہوگا۔ جو انہوں نے "بھارت جاگے" کے شیرشک سے لکھا تھا۔ اس میں انہوں نے ایک بڑی ہوائی سینا کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ وہ ہندوستان پرستھتی میں ہوائی شکتی کی اپیکشا انیوو ہے۔ بھارت کی یہ سب سے بڑی ضرورت ہے۔ بھارت کو ایک بڑی بھاری سینا کی ہی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اُسے اپنے پائلٹ بھی شکشت کرنے پڑیں گے۔ بھارت کی رکھشا کے لئے باتیں شکشت کی جا سکیں۔ بھارت میں پریہ اپی مندوقیں آدی بندوقیں سامگری پیدا کرنے کا زوروں سے پریتن ہو رہا ہے۔ لیکن پھر بھی ہوائی سینا کی بڑھتی کے لئے کچھ بھی سنتوش پورن کاریہ نہیں ہو رہا ہے۔ بھارت کی رکھشا کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی ہوائی طاقت بڑھائی جاوے۔

(نیشنل دت الہ آباد ۳۰)

ہندو لڑکیوں کے اغوا کی بڑھتی ہوئی گھٹنائیں

بقیہ صفحہ ۸

اپنا بھائی چاچا یا رشتہ دار گھوشت کریں۔ تبھی امیروں سے شادی کرانے میں انہیں آسانی ہو سکتی ہے۔ ایسے بھانسے پھنسی سے وہ ان لڑکیوں کو سپھلتا پوروک نکال لاتے ہیں۔ اور پھر زبردستی انہیں اپنا سیتو بنانے پر وش کیا جاتا ہے۔ انکار یا آنا کانی کرنے پر نانا پرکار کے کشٹ دئے جاتے ہیں۔

اس پرکار کی گھٹنائیں پرایہ دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ان کے ورودھ ہندو سماج اور سرکار دونا سماگرت ہو کر بھاری تت پرتا دکھانے کی ضرورت ہے۔ ایسے دلالوں کو دیا مول سے نشٹ کرنے کے لئے کوئی بھی بڑے سے بڑا پریتن اٹھا نہیں رکھنا چاہیئے۔ آخر ہندو لڑکیوں کے اغوا کی یہ گھٹنائیں کب تک ہوتی رہیں گی۔

آریہ یوک سماج علاوہ لپور کے سماچار

کی طرف سے رشی ترپن منایا گیا۔ ۱۶۔ اگست کی رات کی آریہ سماج مندر میں پنڈت بھگت رام رشی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ ۱۷۔ اگست کو پراتہ ۶ بجے کارروائی آرمبھ ہوئی۔ پہلے ہون یگیہ ہوا۔ یگیوپویت بدلے گئے۔ اس کے بعد بھگت رام رشی کا شکشا دائیک ویاکھیان ہوا۔ اور بھجن ہوئے۔ اس کے بعد لوگوں کو پرشاد بانٹا گیا۔

جنم اشٹمی کا دن منایا گیا۔ جس میں بھگت رام رشی نے رات کو یوگیراج شری کرشن جی کے جیون پر پربھاوشالی ویاکھیان دیا۔ جنتا میں ایک بھجن سنگرہ بانٹا گیا۔

(دھرم پال منتری)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) ۲۱ اگست کو شیتلا کانفرنس منائی گئی۔ سبھا پتی کا کام سیوک سے لیا گیا۔ مضمون یہ تھا۔ کہ کس طرح اس کُریتی کو دُور ہٹایا جاوے؟ چند تجاویز منظور ہوئیں۔ جو قابل عمل تھیں۔

(۲) وید جینتی سپتاہ میں وید کی کتھا کی ذمہ داری برہمچاری شام لال جی ودیارتھی اپدیشک ودیالیہ نے لی۔ جسے خوب پریم سے نبھایا۔ پراتہ کال اُٹھنے کے ۵ منتر، روٹی کھانے کا ایک منتر۔ اور رات کو سونے کے ۶ منتر لوگوں کو یاد کرائے گئے۔

استری سماج نے شیتلا کے دن اپنا جلسہ کیا۔ جس میں اس کُریتی کو دُور ہٹانے کی تلقین کی گئی۔ تازہ پہلو یہ تھا۔ کہ تازہ چاول تیار کرکے بھرم ہٹانے کی خاطر ہم کو کھلائے گئے۔

کمار سبھا کے جلسہ کے سلسلہ میں ۲۲ اگست سے روزانہ کتھا شروع ہو گئی ہے۔ جو رات کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوتی ہے۔ اب یوگیراج کرشن جی کے جیون کی کتھا پنڈت شردت جی شاستری کر رہے ہیں۔ حاضرین سے مندر بھر جاتا ہے۔

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

۱۷۔ اگست پراتہ ساڑھے پانچ بجے وید جینتی سپتاہ کے سلسلہ میں بھاری یگیہ شروع ہوا۔ ہون کے بعد ایک ہزار گایتری جاپ کے ساتھ آہوتیاں ڈالی گئیں۔ خاتمہ جاپ پر پنڈت بھگوت دت و پنڈت بلاقی رام جی نے رکھشا بندھن کی کارروائی کرائی۔ اور یگیوپویت تبدیل کرائے۔

اور بعد ازاں پنڈت ہزاری لال جی نے اتھرووید کی کتھا آرمبھ کی۔ کتھا کے بعد آریہ سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار حیدر آباد ستیاگرہ بلیدان دِوس منایا گیا۔ اور پنڈت نند لال جی دیانند سالویشن مشن والوں نے شہیدوں کی یاد تازہ کراتے ہوئے شردھانجلی سمرپن کی۔ اور ہیڈ ماسٹر ہری رام جی نے آریہ شہیدوں کی شہادت کے متعلق لیکچر دیا۔ بعد ازاں آریہ ویروں نے اوم کا جھنڈا لہرایا۔ سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار حیدر آباد بلیدان دوس پر چندہ اکٹھا کرکے اُسے بھیجا گیا۔

رات کو آریہ ویروں کی طرف سے پنڈت نند لال جی کا لیکچر بذریعہ میجک لینٹرن جس میں شہیدان حیدر آباد کی تصویریں دکھائی گئیں۔ اور ستیاگرہ کی کامیابی کے مفصل حالات بتائے گئے۔

۱۷۔ اگست سنہ ۱۹۴۰ء سے ۲۶ اگست تک پراتہ کال وید جینتی سپتاہ کے سلسلہ میں لیکچر ہوا۔ اور روزانہ گایتری جاپ کے ذریعہ ایک ہزار آہوتی دی جاتی رہی۔ اور پنڈت ہزاری لال جی اتھرووید کی کتھا کر رہے ہیں۔

۲۴۔ اگست کی رات کو یوک سماج کی طرف سے ماسٹر رام رتن جی جموں نواسی نے سماج مندر میں "سنسکرت سب زبانوں کی ماں ہے" کے متعلق منوہر بھاشن دیا۔

۲۵۔ اگست کو ماسٹر جی موصوف نے "ویدک کلیانی بانی" کتھا آریہ سماج کے ہفتہ واری ست سنگ میں کی۔

۲۶۔ اگست کو جنم اشٹمی کا مبارک تیوہار خاص طور پر آریہ سماج کی طرف سے منایا گیا۔ وید جینتی سپتاہ کے سلسلہ میں کئے ہوئے یگیہ کی پُورن آہوتی ڈالی گئی۔ اس طرح نہایت خوشی اسلوبی و کامیابی کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی۔ پنڈت بلاقی رام جی و پنڈت نند لال جی آریہ مشنری و دیگر اصحاب نے یوگیراج شری کرشن جی کے جیون پر لیکچر دئے۔ شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ پوجیہ بہن کرم دیوی جی سابقہ آنریری لکھیہ ادھیاپکہ نے تین سو روپے یگیہ شالہ کے لئے دان دئے۔ بعد میں حاضرین کو حلوہ تقسیم کیا گیا۔

(رام لال اُپ منتری)

سوچنا سب آریہ کمار سبھاؤں۔ آریہ سماجوں اور پریکشا کیندروں کے انچارج صاحبان سے پرارتھنا ہے۔ کہ آئندہ پریکشا کے متعلق تمام خط و کتابت شری پنڈت دیودت جی دھرمیندو پریکشا منتری آل انڈیا کمار پریشد

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور کا ہندی کا سنگرن

ہندی "آریہ ورت" لاہور

کا پہلا سپترانک نہایت صحیح درجے سے چھپ گیا

اس میں پڑھیئے:۔

لیکھ:۔

(۱) بھارتیہ استریوں سے آشائیں (مہاتما گاندھی)

(۲) دیش سیوا اور پتی سیوا (ماتا کستورا بائی)

(۳) دیش کے پرتی استریوں کا کرتویہ (جواہر لال نہرو)

(۴) دیش کی بھاشا ہندی ہی ہو سکتی ہے (مدن موہن مالویہ)

(۵) سنسار میں اشانتی کیوں؟ (مہاتما نارائن سوامی جی)

(۶) سکھ کہاں ہے؟ (سوامی سرودانند جی)

(۷) راشٹر زبان اور استریاں (دیوی...)

(۸) استریوں کو کیسی شکشا چاہیئے (کماری سنتوش)

(۹) ہمیں کیسے پتی چاہیئیں (کماری ...)

(۱۰) چین کی بہادر بیٹیاں (ایک چینی لیکھک کا انوواد)

(۱۱) پنجاب میں ہندی پرچار کیسے ہو؟ (پنڈت بھیم سین ...)

(۱۲) ادھونک گرہستھ سدھار کے اُپائے (لالہ امرناتھ جی)

کوتائیں:۔

(۱) "دلیش آریہ ورت ہمارا" (شری امرچند جی قیس جالندھری)

(۲) آریہ ناری" (کوی "پرکاش")

(۳) "آریہ ماتا" (کیشو پرشاد ودیارتھی)

گدیہ کاویہ:۔

یوک سے (ٹیگور)

پرماتما کے دربار میں (")

کہانیاں:۔

(۱) سمان ادھیکار کا جھگڑا (شانتی علاوہ لپوری)

(۲) استریوں کے راجیہ میں پُرش کی ستھتی (ایک مزاحیہ ڈرامہ)

ستھائی استمبھ:۔

(۱) سمپادکی لیکھنی سے (۲) سمپادک کے نام پتر (۳) سنگیت سدھا (۴) گرہستھ دگیان (۵) سوامی سدھار (۶) سامینہ سنسار آدی

تصاویر:۔

(۱) یوروپ کے ٹیلیفون دفتروں میں کام کرنے والی لڑکیاں گیس ماسک پہنے ہوئے۔ (۲) برطانوی لڑکیاں فوجی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ (۳) برطانوی لڑکیاں گولی چلانا سیکھ رہی ہیں (۴) دیش آریہ ورت کا غذ یہ شاندار سر رنگا ٹائیٹل قیمتی بڑھیا ہونے کا غذ پر نفیس آرٹ پیپر پر سندر چھپائی ہر طرح صاف ٹائپ چندہ سالانہ ۶ روپیہ۔ ... دیش ۵ شلنگ سمپادکہ: شکنتلا دیوی ہندی پربھاکر۔ آریہ ورت کے نام ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دلچسپ جنگی واقفیت

— ایک کروڑ ۱۵ لاکھ انگریز عورتوں نے جنگ کے دنوں میں بچوں کی دیکھ بھال کا کام اپنے اوپر لیا ہے۔ خشکی اور بحری فوج میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد پچاس ہزار ہے۔

— برطانیہ نے ۳ ستمبر سے ۳۰ دسمبر تک ۲۲½ کروڑ پونڈ کی چیزیں جنگ کے لئے خریدیں۔ یعنی ۲۵ لاکھ پونڈ کی روزانہ

— برطانیہ کے وزیر مالیات سر سائمن نے بتلایا ہے۔ کہ موجودہ لڑائی کے چلانے کے لئے برٹش سرکار کو روزانہ ساٹھ لاکھ پونڈ (تقریباً ۹ کروڑ روپیہ) خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔ جو پچھلی لڑائی سے کئی گنا زیادہ ہے۔

— انگلستان میں ہر روز صبح ایک کروڑ ۳۰ لاکھ اخبار بکتے ہیں۔ اور شام میں شائع ہونے والے ۷۰ لاکھ اخبار بکتے ہیں۔ ان کی اشاعت اب جنگ کی تیزی کے ساتھ ساتھ اور بھی زیادہ بڑھ رہی ہے۔

ریویو — Review

عراق کی یاترا (ہندی)

لیکھک:- پنڈت کنہیا لال جی آریہ اپدیشک

ملنے کا پتہ:- بابو لال جی آریہ معرفت ... بہادر پرشاد ٹھیکیدار اردلی بازار ... (یو۔پی)۔

اس پستک میں ودیا سبھا کاشی کے ... آریہ پرچارک پنڈت کنہیا لال جی نے ... ایسے بینیا اور جاپان کی یاترا کر آئے ... اب ابھی عراق کی یاترا سے لوٹے ہیں۔ ... پرچار کا ورتانت دیا ہے۔ ... اس میں لیبی بندر۔ گوادر بندر۔ مسقط ... سفرانگر۔ موسنا۔ سور پور۔ بہرین ... دبئی بندر۔ بصرہ بندر۔ بغداد نگر۔ ... نگر۔ موصل نگر آدی ستھانوں کی ... اور عراق کی پراچین سبھیتا، رواجوں ... ہاتوں کے اتیرکت ان ستھانوں میں آریہ سبھیتا کے وہ چنہہ ورنت ہیں۔ جو اب وہاں پائے جاتے ہیں۔ پستک روچک ہے۔ اڑھائی سو پرشٹھوں کی پستک کا مولیہ سوا دو روپے (۲/۴) ہے۔

آتم میمانسا (ہندی)

لیکھک:- پروفیسر نندلال ایم۔اے ایل۔ایل۔بی پروفیسر پاشچاتیہ درشن گورو کل کانگڑی۔

ملنے کا پتہ:- پستک بھنڈار گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور۔

گورو کل سوا دھیائے منجری کی گیارھویں بھینٹ "آتم میمانسا" کے روپ میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں آتما کی ستا پر پرمان دئے گئے ہیں۔ پستک ۱۳ ادھیایوں میں وبھگت ہے۔ پہلے میں پرکرتی اور آتما۔ دوسرے میں پرکرتی واد (وار شنک درشٹی سے) تیسرے میں پرکرتی واد (پریکٹیکل درشٹی سے) چوتھے میں پرکرتی واد اور ادھولک منوو گیانک سدھان۔ پانچویں میں منشیہ کی سادھارن شکتیاں۔ چھٹے میں مالسک انس مہ اور پروھان کوشٹھ سے سدھانت۔ ساتویں میں آتما کی ستا کے انیہ پرمان۔ آٹھویں میں بھارتیہ درشنوں میں آتم واد۔ نویں میں بھارت سے بھن دلیلوں میں آتم واد۔ دوئیت واد۔ دسویں میں آتما کا سوروپ نردین۔ گیارھویں میں اُپ چیتنا۔ ۱۲ ویں میں مالسک وشلیشن اور ۱۳ ویں میں اُپ سنگھار ہے۔ فلاسفی کے مضمون ...

گاؤکشی اور مسلمان

بتیں آپکو گوشت خوری اور گئو ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں۔ اور گئو ہتیا کو ولیش کیلئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری پستک گئو ہتیا اور مسلمان منگا کر پڑھیئے۔ پرکاش لاہور نے زبردست سماوچنا کی ہے۔ اس پستک میں گئو ہتیا کے نقصان اور گئو رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پستک کو ان گنت تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یک مشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ:- سید مصطفیٰ احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ (یو۔پی)

ضرورت ہے

ہر شہر و قصبہ میں اخبار "پرکاش" اور ہندی "آریہ ورت" کے لئے کمیشن پر گراہک بنانے اور اشتہار فراہم کرنے والے نوجوانوں کی۔ شرائط کیلئے خط و کتابت کریں۔

مینیجر۔ "پرکاش" لاہور۔

... گانوں اور وائلن کے تانوں کا آنند لینے کیلئے

... پروفیسر جگن ناتھ پنڈت کھوسلہ

... سنگیت رتن گراموفون سنگر

(گجرانوالہ چڑھیا چند)

... بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

کو ...

... دواہ آنسووں نہواروں سنگیت ... کانے درباری کیلئے یاد فرمادیں۔

... بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ویسٹن (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجیئے۔ وہ ایک گھنٹہ کیلئے گہری نیند سو جائیگا۔ اور ہلانے جلانے سے بھی نہیں جاگیگا۔

قیمت صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنے (۸ر)

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو۔ تو ریکشن (Raction) سونگھا دیجیئے۔

قیمت صرف دو روپے (عہ)

کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں ملسکتا۔ گارنٹی کی جاتی ہے۔ کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں۔

ایسٹرن آرٹس اکاڈمی نمبر ۴۵ P.W.L دہلی

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس۔ ہارمونیم۔ طبلہ۔ ستار۔ دلربا۔ وائلن۔ کھڑتالیں۔ ... بینڈ باجہ۔ ڈھول۔ تنبورہ۔ بین باجہ۔ بنسری۔ کلارنٹ۔ چمٹے۔ چھینے۔ ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ آرڈر ملنے پر حسب تیار کر دئے جاتے ہیں۔ مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ Accessories بھی مل سکتی ہیں۔ گانے بجانے کی کوئی چیز ... سے پہلے ہمارے کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لائیں۔ ہمارا ... خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اعلیٰ ہونے کے علاوہ دوسروں سے ارزاں بھی ...

آزمائش شرط ہے

... پروپرائیٹر ادمکار ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ۔ لاہور

دسواں سنسکرن (ایڈیشن)

مرگی کا قدرتی سہل علاج

(لیکھک:۔ ڈاکٹر سریندر پرشاد جی بے پور)

پراکرتک چکتسا سے مرگی۔ پاگل پن۔ ہسٹریا آدی پر بہت اچھی طرح سپھلتا پراپت کی ہے۔ پرنتو اس میں سمے لگ سکتا ہے۔

بھوجن سرد پر ہضم بھوجن میں ہی شدھ ہونا چاہیئے۔ دال۔ چینی۔ میدہ آدی کا دینا بند کر دینا چاہیئے۔ وکشپت روگیوں کو ہسٹیریا سے گرست استریوں کو کیول پھل آہار اور بیچ میں دو دو چار چار دن اُپواس سے ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ آہار میں یکدم بہی ورتن کم دینے سے کچھ کمزوری اوشیہ آتی ہے۔ پرنتو یہ تھوڑے دنوں کے بعد جاتی رہتی ہے۔ شریر کے وِش کو جلانے ہوئے سنایوؤں کو پُشٹ کرنے کیلئے اُپواس تھا پھل آہار سے بڑھکر دوسری دوا نہیں ہے۔ دواؤں کا وِش جو نسوں کو دوشت کرتا رہتا ہے۔ اُپواس سے ہٹ جاتا ہے۔

قبض۔ یہ بہت ضروری ہے کہ پیٹ میں قبض نہ ہے۔ قبض سے مستشک میں گرمی بنی رہتی ہے۔ اور رکت دوشت ہوتا رہتا ہے۔ روگی استریوں کا ماسک دھرم کا ٹھیک ہونا بھی ضروری ہے۔ قبض کیلئے اُنیما تتھا ریچک جو ساتوِک تتھا ہلکا ہو کی سہائتا لینی چاہیئے۔

دھوپ اور وایو۔ روگی کو ایسا شکتی کھلے میں جہاں شدھ وایو کا سنچار ہوتا ہو رکھنا اُچت ہے۔ پرتی دن دھوپ سنان کرانا چاہیئے۔ دھوپ سے روگی کو بہت لابھ ہوتا ہے۔

لیموں پر یوگ۔ پراتہ کال اُٹھتے ہی تھوڑا سا جل اور لیموں کا رس جس میں چینی اور نمک نہ ہوں دینے سے مستشک میں تیزی پہنچے گی۔ اور ہوش و حواس درست رہیں گے۔ لیمو روگی کے پیٹ میں نمک تو دیتے بھی نہ جانے دینا چاہیئے۔ روگی کے سر میں لیموں کا رس لگا کر ٹھنڈے جل سے دن میں دو تین بار دھو ڈالنا چاہیئے۔

ویایام۔ اگر روگی بالکل پاگل ہے۔ اور اُسے ۲۴ گھنٹوں میں تھوڑی دیر کے لئے بھی سمجھ نہیں آتی۔ تو اُسے نیمت روپ سے ٹہلانا چاہیئے۔ انیتھا ہدی وہ سمجھدار ہو تو منتر آسن نیم پور وک کرے۔ تو اُسے وشیش لابھ ہوگا۔ ان آسنوں سے مرگی ہسٹیریا تتھا پاگل پن دور کرنے میں بڑی سہائتا ملتی ہے۔

جل اُپچار۔ کبھی کبھی روگی کو ٹھنڈے جل سے وستر سے رگڑ کر سنان کرانا ضروری ہے۔ دوسری بار پرتی دن ٹب سنان کرانا چاہیئے۔ ٹب میں بیٹھا ہو۔ پرنتو پیروں کو کسی گرم جل سے بھرے برتن میں رکھ دینا اُچت ہے۔ یہ سنان دس منٹ سے پرارمبھ کر بیس منٹ تک بڑھایا جا سکتا ہے۔

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

شری ہنومنتی جی رچت | سوادھیائے کیلئے کچھ سستی اور اُتم پستکیں | ان سے کوئی محروم نہ رہے

اُپنشد گان — ہندی ۳ر اُردو ۲ر

ہنومنتی رامائن — ہندی ایک آنہ اردو دو پیسہ

گیتا گان — گیتا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ — ہندی ۸ر اُردو ۶ر

منیجر:۔ پرکاش بک ڈپو کچی لبت روڈ۔ لاہور

رشی گان — ہندی ۴ر اُردو ۴ر

سندھیا گان — ایک پیسہ — اُردو ہندی ایک پیسہ سینکڑہ محصول ڈاک

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

۱۔ ہر سال منافع ملتا ہے ۲۔ مستقل جائداد پر لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگانا ہے۔ ۳۔ اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے۔ ۴۔ اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ۳/۴ قیمت پر دیتا ہے۔ ۵۔ رشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل ترتیب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کیلئے دیتا ہے۔ ۶۔ منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپے کا ہے۔ جو قسطوں میں دئیے جاتے ہیں۔ ۷۔ منڈل لیکس اُدھار ماہواری قسطوں پر حصہ داروں کو دیتا ہے۔ ۸۔ بے روزگار پڑھا لکھے آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے۔ ۹۔ پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے۔ ۱۰۔ چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا ہر ایک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد — سنہری چودہ جلدوں میں قیمت صرف ۴۲ روپیہ کرایہ ریل معاف آج ہی سیٹ منگوا لیں۔

سام وید مکمل ایک حصہ میں قیمت چار روپے۔ یجروید مکمل آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔

ضرورت ہے ہر ایک شہر و قصبے میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُتساہی پرشوں و استریوں کی۔

منتھرا پرشاد شوہرے مینیجنگ ڈائریکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ ۔ اجمیر

سخت سردی میں

گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰ر) فی شیشی

ایجنسی

لاہور:۔ ہسپتال روڈ۔ لدھیانہ:۔ النکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل۔

گوروکل کانگڑی فارمیسی رجسٹرڈ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سپتال مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش کچا لبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Founder: M. Krishna B.A.
Regd. No. L. 435.
آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا
گذشتہ پینتیس ۳۵ سالوں سے
تار کا پتہ "پرکاش"
رجسٹرڈ نمبر ایل 435
شرح چندہ
سالانہ
ششماہی
برما
غیر ممالک دس شلنگ
ہفتہ وار
پرکاش
لاہور
U.B. STUDIO
جلد ۳۶ — لاہور اتوار ۳۱- بھادوں سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۱۵- ستمبر ۱۹۴۰ء — نمبر ۳۵

آریہ ویر سے!

(از شنکر ستیت پوری)

اُٹھ آریہ ویر! وید کی آگ خرمن کفر میں لگا دے
ہٹا جہالت کی یہ گھٹائیں تو وید کا نور جگمگا دے

ہلاہلا اب ترا منتظر ہے ہمالہ جھوٹی روائیتوں کا
نہ چھوڑے جور و ستم اگر چرخ پیکر پھونک سے اڑا دے

تو موج دریا ہے لیک طوفاں چھپے ہیں تیرے ہی زیر دامن
تو ایک جھونکا نسیم کا ہے جو چاہے ابر بہار لا دے

شفاف شیشۂ دل کو رکھنا کسی کو توڑے نہ خود ہی ٹوٹے
جو ٹوٹ جائے بشر تو کیا خود خدا کی طاقت نہیں بنا دے

تڑپ تو سوز وطن میں ایسا کہ بجلیاں دیکھ تڑپ اٹھیں
بنا کے عقل و خرد کو دیوانہ سوئے منزل قدم بڑھا دے

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

the Prakash WEEKLY
LAHORE

اُپنشد گان

(منڈک اُپنشد)

بھن کرموں ہیں ہنن ہو ۔ بھٹکت ہیں نادان
اندھوں کے سم بھول کر ۔ ملے نہ پنتھ کلیان

(۱۶)

چھوڑ کے بھگتی کرم ہیں ۔ مُورکھ ہو کر لین
وَرنج کو مانے دھنیہ وہ ۔ کرم گیان وہین

(۱۷)

روگ آ سکتے ہیں جن ۔ جیا کبھی نہ گائیں
اسی کرم انوراگ سے ۔ پنیہ لوک گر جائیں

(۱۸)

پورت کو پ آرام یگیہ ۔ یا جن اِشٹ بنائے
وِشِشٹ پُورت اُچ تم ۔ کبھی ہیں بتائے

(۱۹)

موڑھوں کا وشواس یہ ۔ اور نہ پنتھ کلیان
پُنیہ پھل کو بھوگ کر ۔ نیچ گرے نادان

(۲۰)

تب اور شردھا دھار کر ۔ کر کے بن ہیں باس
ودوان گر سبھی شیل جن ۔ پُورن کر سب آس

رگ وید — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

ओ३म धाता दधातु नो रयि मीशानो
जगतस्पति स नः पूर्णेन यच्छतु ॥ ६ ॥

اتھرو گان

بھاوارتھ :۔ سارے سنسار کا دھارن کرنے والا پرماتما ہمارے ودیاسو ان آدی دھن کو (آنانرح) دھارن کرے ۔ ارتھات دیوے ۔ وہی پر بھو سب کے منورتھوں کو دھارن کرتے ہیں سمرتھ اور جگت کا پالک ہے ۔ وہ ہمیں بردھی کو پراپت ہوئے دھن سے جوڑ دیوے ۔ ارتھات ہم کو پُورن دھنی بنا دے ۔

گان

(۱)
سرو جگت دھارک پربھو! ۔ جیا سمرتھ کرپال
ہیرے موتی سوَرن سے ۔ کر دو مالا مال
(۲)
سبھی منورتھ سِدھ ہوں ۔ بن جائے جو داس
دھنی سبھی دکھ دُور ہوں ۔ تم جس کے ہو پاس

(دھنپتی)

چنے ہوئے پھول

— اگر آپ مرد ہیں ۔ تو بالکاؤں اور جوان لڑکیوں کو پڑھانے کا کام اپنے ہاتھ ہیں نہ لو ۔

— بازار یا گلی ہیں جہاں جگہ تنگ ہو اور بھیڑ خوب ہو نہ ٹھہرو ۔ تمہارے رُک جانے سے لوگوں کے آنے جانے کا کام رُک جاوے گا ۔ اور آپ کو بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا ۔

— اگر کسی کے ہاں کسی طرح کا بھوج یا دعوت ہو ۔ وہاں بغیر بُلائے ہرگز نہ جاؤ ۔ اگر اُس دن یا اس وقت کوئی ضروری کام ہو تو بھی ٹال دو ۔

— کسی کے دُکھ ہیں یا کوئی موت ہو جانے پر بغیر بُلائے ہی چلے جاؤ ۔

— بازار یا گلی ہیں لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر ۔ بیٹھ کر یا چلتے ہوئے کوئی چیز مت کھاؤ ۔ بہت سے آدمی لوگوں کے سامنے چرتے رہنا اپنی شان سمجھتے ہیں ۔ لیکن یہ بھول ہے ۔

رِشی نروان دِوس (دیوالی) پر پرچار ارتھ بانٹنے کیلئے

قیمت ہندی ۳ر

پرکاش کا رشی نمبر

قیمت اُردو ۳ر

اس ورش ہندی اُردو دونو زبانوں میں شائع ہوگا

تیاریاں شروع ہو گئی ہیں ۔ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیجیئے

کیا ہوگا؟

۱ ۔ تین رنگی ۔ دو رنگی و یک رنگی تصاویر ۔
۲ ۔ شاندار باتصویر رنگین ٹائیٹل
۳ ۔ عمدہ لکھائی ۔ بہترین بڑھیا قیمتی کاغذ ۔ ٹائیٹل آرٹ پیپر کا ۔
۴ ۔ اعلیٰ پایہ کے لیکھ ۔ لیڈروں کے پیغامات جوشیلی نظمیں ۔ دلچسپ کہانیاں ۔ دلچسپ کارٹون ۔ کھوج پُورن نئی نئی چیزیں ۔ لیکھکوں کے فوٹو بھی چھپیں گے ۔

کیا ہونا چاہیئے؟

۱ ۔ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیجدیں ۔ یہ بھی لکھیں کہ اردو کی کتنی کاپیاں اور ہندی کی کتنی؟
۲ ۔ قیمت پیشگی بحساب تین آنے فی کاپی آرڈر کیساتھ بھیجدیں ۔ پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو نمبر سب سے پہلے ملے گا اور محصول ڈاک معاف ہوگا ۔
۳ ۔ نمبر وی ۔ پی سے نہیں بھیجا جاویگا ۔

منیجر: رشی نمبر پرکاش (ہندی و اُردو) لاہور

سخت سردرد ہو ہیں

گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سردرد دور ہوتی ہے ۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے ۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں ۔ قیمت دس آنے فی شیشی

ایجنسی

لاہور :۔ ہسپتال روڈ ۔ لدھیانہ :۔ الشکار اوشدھالیہ کوچہ لالٹرو

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سولی سولی کلا کو جگانے سے کیا
کہ آریہ سماجی ہندو ہیں یا نہیں ۔ اور
شماری میں وہ اپنے تئیں کیا لکھواتے ہیں؟
نہیں ۔ بلکہ تیس برس سے آریہ سماجی
ویدک اور اپنا فرقہ آریہ لکھواتے
ہیں ۔ پچھلی تین مردم شماریوں میں انہیں
دکھلایا گیا ۔ اور ہندوؤں کے عام
ملا کر بھی ۔ اس لئے آج اس تحریک
حاصل ۔ کہ آریہ سماجی اپنے تئیں ہندو
یہ درست ہے ۔ کہ یہ مطالبہ
کے حوصلے اس بات سے
ہیں ۔ کہ کچھ آریہ سماجی کہلانے
اور ویدک دھرم کو ماننے والے
نہیں ہندو لکھوانے کو تیار ہو گئے ۔
سے یہ لازم نہیں آتا کہ جو تیار
وہ ہندو جاتی کے دشمن ہیں ۔
والی مردم شماری میں وہی کچھ کرنا
ہیں ۔ جو تیس برس سے کرتے آئے
کوئی نئی بات نہیں کر رہے ۔ نئی
وہ لوگ کر رہے ہیں ۔ جو اسوقت
اپنا دھرم ویدک کہتے آئے ہیں ۔
آج اپنے تئیں ہندو کہنے لگے ہیں ۔
ویدک دھرمی لکھوانے
ہندو جاتی کا نقصان ہوتا ۔ تو ہم اس
پر سوچتے بھی ۔ لیکن جب نقصان
پھر اس اصرار کے کیا معنی ۔ کہ
شخص اپنے تئیں آریہ نہ لکھوائے؟
وقت ضرورت یہ ہے ۔ کہ اگلی مردم
میں ساری آریہ ہندو جاتی کی صحیح
معلوم ہو ۔ ان جھگڑوں میں پڑنے
حاصل ۔ کہ کوئی شخص اپنے تئیں یہ
لکھوائے ۔ اور کوئی شخص وہ نہ لکھوائے ۔
دیکھ لینا چاہیئے ۔ کہ اس کا شمار
ہندوؤں میں تو ہوتا ہے ۔ آریہ جاتی
کے لئے اس سوال پر ہمیں
Line of Least resis[tance]
اختیار کرنی چاہیئے ۔ کوشش یہ
اگلی مردم شماری میں ہندوؤں کی تعداد
دکھائی جاوے ۔ اس کے لئے ہم سب
پورا یتن کرنا چاہیئے ۔ جس جاتی کا
ہندو ہے ۔ اس میں آریہ ، برہمو وغیرہ
شامل ہیں ۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنی
اس بات پر ضائع کریں ۔ کہ کوئی
اپنے تئیں کچھ لکھوائے ۔ کیوں نہ
سارا زور ہندوؤں کی تعداد
لگایا جاوے ۔ اور ہو سکتا ہے
لکھوانے کی کوشش سپھل بھی نہ ہو ۔
کچھ آریہ سماجی جن کا وشواس

سمت ۱۹۹۷ ۔ ۳۱ بھادوں

پرکاش لاہور

(ہفتہ وار)

۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء

نمبر ۳۵	دیانند ابد ۱۱۶ ۔ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	جلد نمبر ۳۶

روپیہ چاہیئے روپیہ

کمزور ہے ۔ اپنے تئیں ہندو لکھوانا منظور کر لیں ۔ لیکن سب نہیں کریں گے ۔ اور جو لوگ اپنے تئیں ہندو لکھوانا منظور کریں گے ، وہ بھی کسی نہ کسی طرح اپنے تئیں آریہ سماجی ظاہر کریں گے ۔ اور آریہ سماج سے کٹنے کے معنی بھی کیا ہیں؟ کوئی آریہ سماجی اپنے تئیں ہندوؤں سے الگ نہیں سمجھتا ۔ بے شک آریہ سماج ایک علیحدہ سنستھا ہے ۔ اسی طرح جس طرح کہ سناتن دھرم سبھا ہے ۔ اور اس کی علیحدہ ہستی ضروری ہے ۔ کیونکہ دعوے ہے ۔ کہ رشی دیانند نے ویدک دھرم کو صحیح روپ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ۔ ویدک دھرم سندھ سچم دھرم ہو سکتا ہے ۔ تو اس کے ہی فدلیے ۔ وہ وید کو ایشور کا گیان مانتا ہے ۔ سناتن دھرم سبھا بھی یہی مانتی ہے ۔ لیکن وہ وید کے ساتھ کچھ اور پستکیں بھی جوڑ دیتی ہے ۔ اور اس طرح اس حق کو جو آریہ سماج وید کو دیتا ہے ۔ اور جو اسے در حقیقت ملنا چاہیئے کم کر دیتی ہے ۔ اس فرق کو نظر انداز کر بھی دیا جائے ۔ تو اس فرق کو کیسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے ۔ کہ آریہ سماج وید کو منش ماتر کے لئے مانتا ہے ۔ اور سناتن دھرم سبھا اسے ان لوگوں تک محدود کرتی ہے ۔ جو ہندو گھرانوں میں پیدا ہوئے ہیں ۔ آریہ سماج غیر ہندوؤں کو بھی ہندو دھرم میں پرویش کرنے کو تیار ہے ۔ لیکن سناتن دھرم سبھا نہیں ۔ آریہ سماج کی دیکھا دیکھی اس نے پتت ہندوؤں کو جو مسلمان یا عیسائی ہو گئے ہوں ۔ واپس لینا شروع کر دیا ہے ۔ لیکن وہ اس سے آگے جانے کو تیار نہیں ہوئی ۔ اور ہو جائے تو اس میں اور آریہ سماج میں کوئی فرق نہ ۔۔۔۔ سماج کا اپنا ۔۔۔۔ کہ آریہ سماج کا اپنا ایک مشن ہے ۔ جو اس کے سوا کوئی پورا

نہیں کر سکتا ۔ اور وہ ہے ویدک دھرم کے سندیش کو ولیش دلیشانتر اور دویپ دویپانتر تک پہنچانا ۔ اس کے لئے اسے اپنی علیحدہ ہستی برقرار رکھنے کی ضرورت ہے ۔ کوئی اور سماج یہ کام نہیں کر سکتا ۔ رشی دیانند کے شِشیہ ہوتے ہوئے ہم یہ کام کیسے چھوڑ سکتے ہیں ۔ رشی دیانند کے جیون میں ہم پڑھتے ہیں ۔ کہ جب وہ ڈنڈی ورجانند کی کٹیا میں ودیا ادھین کے لئے آئے ۔ تو ڈنڈی سوامی نے ان سے یہ مطالبہ کیا ۔ کہ اس وقت تک جو کچھ پڑھا ہے سب بھلا دو ۔ اور لکھو کو مدی آدمی جو اندرش پستکیں تمہارے پاس ہیں ۔ انہیں جمنا میں بہا آؤ ۔ دیانند نے ایسا ہی کیا ۔ گویا انہوں نے سوامی ورجانند کے ہاتھ بیعت کر سب کچھ ان کے ارپن کر دیا ۔ اس کے بعد انہوں نے ایک سچے ودیارتھی کی طرح ودیا گرہن کی ۔ اس اوستھا میں انہوں نے کتنا تپ اور تیاگ دکھلایا ۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ۔ مجھے اس سمے انتم درشیہ پاٹھکوں کے سامنے رکھنا ہے ۔ وہ درشیہ جو گورو اور شِشیہ کے درمیان جدائی کے سمے اُپستھت ہوا ۔ مہرشی دیانند ایک نہایت ہی نردھن ودیارتھی تھے ۔ رات کو پڑھنے کے لئے ایک پیسے کا تیل کہیں سے لا یا کرتے تھے ۔ ودیا سماپتی پر آچاریہ کو دکشنا پیش کرنے کے لئے ان کے پاس کچھ نہ تھا ۔ کسی نے ایک سیر لونگ دے دیئے ۔ اور وہ لے کر آچاریہ کے چرنوں میں اُپستھت ہوئے ۔ جب آچاریہ نے یہ دکشنا دیکھی ۔ تو اس نے دیانند کو سمبودھن کرتے ہوئے کہا ۔ کہ میں نے تمہیں لونگوں کے لئے تو

شکھشا نہیں دی ۔ میرا اُدیش تو کچھ اور تھا ۔ اور انہوں نے اپنے شِشیہ کو پیار بھرے شبدوں میں سمبودھن کرتے ہوئے کہا ۔ کہ :۔

"ہے وتسیہ ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ وید کا سورج لوپ ہو چکا ہے ۔ مجھے تو تم سے یہ آشا تھی ۔ کہ تم اپنا جیون وید کے پرچار میں لگا دو گے ۔ اور سنسار کے چاروں کونوں میں اس کا ڈنکا بجا دو گے "

شِشیہ "تتھا استو" کہہ کر وہاں سے نکل کھڑا ہوا ۔ اور جب تک جیتا رہا ۔ وید کے نام کی مالا جپتا رہا ۔ پھر بھی اس نے کیا ۔ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ۔ آریہ سماج قائم کیا ۔ تو اسی اُدیش سے اور پرچارنی سبھا کی بنا ڈالی ۔ تو اس کا پہلا نیم یہ رکھا ۔

"ولیش دلیشانتر اور دویپ دیپانتر میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا"

سو وید اور آریہ سماج میں آتما اور شریر کا سمبندھ ہے ۔ ان دونوں کا رشتہ اٹوٹ ہے ۔ جس وقت یہ رشتہ ٹوٹ گیا ۔ آریہ سماج مرت پرایہ ہو جائے گا ۔ اس لئے کوئی آریہ سماجی یہ کہنے کے لئے کیسے تیار ہو سکتا ہے ۔ کہ اس کا دھرم ویدک نہیں ۔ کچھ اور ہے ۔

اور پھر آریہ سماج "ہندو" شبد کا مخالف ہے ۔ تو ایک اصول کی بنا پر ۔ وہ مانتا ہے ۔ کہ جس جس ہمودائے کا نام اس وقت ہندو ہے ۔ اس کا اصلی نام آریہ ہے ۔ اور اس نام میں اس کی جو شان ہے ۔ وہ ہندو نام میں نہیں ۔ اس بحث کو جانے دو ۔ کہ ہماری جاتی کا نام ہندو کیسے پڑا ؟ ہم یہ جانتے ہیں ۔ کہ یہ ہمارا نام نہیں ۔ ہمارے مخالفوں نے ہمیں یہ نام دیا ہے ۔ یہ نہ بھی ہو ۔ تو اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے ۔ کہ اپنے دھرم کو ویدک نام دینے سے ہمارے دھرم کی عمر دو ارب کے قریب ہو جاتی ہے ۔ اور ہندو ماننے سے صرف چھ ہزار برس رہ جاتی ہے ۔ اس لئے دوسروں کو ہماری چنتا چھوڑ دینی چاہیئے ۔ ویدک دھرمی اور آریہ ہوتے ہوئے بھی ہم دوسرے ہندوؤں کی نسبت زیادہ ہندو ہیں ۔ کیونکہ ہمیں ہندو جاتی کے مفاد کی فکر ہے ۔ سوتے جاگتے ، اٹھتے بیٹھتے ہم اس کے ہت کی مالا جپتے رہتے ہیں ۔ اور یہ کہنے کی ضرورت نہیں ۔ کہ

دوسرے لوگ بھی آریہ سماج کو ہندو جاتی کا اگرگامی مانتے ہیں۔ جس قدر آریہ سماج کی طاقت بڑھے گی۔ اسی قدر ہندو جاتی کا سکہ دوسروں کے دلوں پر بیٹھے گا۔ جو بھی ہندو اچھا کام کرے۔ دوسرے اسے آریہ سماجی سمجھ لیتے ہیں۔ اس طرح اچھے کاموں کا کریڈٹ آریہ سماج کو ملتا ہے۔ اور اس کی وجہ بھی ہے۔ کہ جتنے بھی کام ہندو جاتی کے لئے ہتکر ہوں۔ آریہ سماج انہیں سب سے پہلے اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ پچھلی مردم شماری میں ہماری تعداد ۹ لاکھ ۹۰ ہزار تھی۔ اس بار ہم پچاس لاکھ دکھا سکیں۔ تو آریہ سماج کے ساتھ ہندو جاتی کا سر بھی اونچا ہو جاوے گا۔ اور یہ آریہ سماجی ہندوؤں کے عام ٹولی میں شامل کئے جائیں گے۔ میری دلی خواہش ہے۔ کہ سب اپنے تئیں آریہ لکھوائیں۔ لیکن اس کے باوجود میں یہ نہیں کہتا۔ کہ کسی کو آریہ لکھوانے پر مجبور کیا جائے۔ اور نہ میں کبھی سے جھگڑا کرنے کو تیار ہوں۔ اگر وہ اپنے تئیں ہندو لکھوائے۔ وہ خود سمجھ لے۔ کہ وہ ہندو ہے یا آریہ۔

جو لوگ رشی دیانند کے انویائی ہیں۔ جو یہ مانتے ہیں۔ کہ ان کا دھرم ویدک ہے۔ اور ان کا نام آریہ ہے۔ ان سے میری اپیل ہے۔ کہ وہ جہاں اگلی مردم شماری میں یہ دیکھیں۔ کہ کوئی ہندو مردم شماری کے خانہ میں درج ہونے سے رہ نہ جائے۔ وہاں وہ اپنے تئیں ویدک دھرمی اور آریہ لکھوائیں۔ اور دوسروں کو بھی پریرنا کریں۔ کہ وہ اپنا دھرم اور اپنا نام صحیح لکھوائیں۔ یہ بڑا بھاری کام ہے۔ ہندوستان کی آبادی کا اندازہ چالیس کروڑ لگایا جاتا ہے۔ ہمارا فرض تو یہ دیکھنا ہے۔ کہ سارے دیش کے ہندوؤں کی صحیح تعداد مردم شماری سے ظاہر ہو۔ لیکن یہ ہماری شکتی سے باہر ہے۔ سارو دیشک سبھا ان صوبوں کا بوجھ اپنے اوپر لے گی جہاں پرانتیہ پرتی ندھی سبھا نہیں۔ لیکن جہاں پرتی ندھی سبھا ہے۔ وہاں اس صوبے کا بوجھ اس پر ہوگا۔ پنجاب کا بوجھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کندھوں پر ہے۔ اس نے ملتی گننا کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی ہے جس کا پردھان ۔۔۔ بنایا گیا ہے۔ اور جس کے منتری پنڈت لیکھ رام جی سدھانت النکار۔ منتری دیانند دلت اُدھار منڈل ہیں۔ وہ مردم شماری کا کام بڑی لگن سے کر رہے ہیں۔ اور مجھے آشا ہے۔ کہ پرتی ندھی سبھا نے جو آشائیں ہم سے لگا رکھی ہیں۔ انہیں پنڈت جی پورا کر دکھائیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ آریہ سماجی سہیوگ دیں۔ یہ کوئی چھوٹا کام نہیں۔ جو باتوں سے پورا ہو جائے۔ اس کے لئے ہزاروں روپئے اور سینکڑوں کام کرنے والے درکار ہیں۔ بالفعل میں نے چھ ہزار روپے کے لئے اپیل کی ہے مجھے ڈر ہے۔ کہ اس رقم سے کام نہ چلے گا۔ لیکن افسوس یہ ہے۔ کہ اس رقم کے جمع کرنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ میں نے آریہ سماجسٹ پرشوں سے اور آریہ سماجوں سے دھن کی یاچنا کی ہے۔ لیکن اس سمیہ تک اُتساہ جنک اُتر نہیں ملا۔ آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ روپیہ کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ اور جس قدر جلد وہ روپیہ جمع کر دیں گی۔ اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ میں نے کہا۔ کہ اس کام کو سپھلتا پورک کرنے کیلئے سینکڑوں کاریہ کرتاؤں کی آوشیکتا ہوگی۔ ان میں سے بہت سے آنریری ہوں گے لیکن وتنک کاریہ کرتاؤں کے بنا بھی کاریہ نہیں چل سکتا۔ وہ اپنے دن اور رات کے چوبیس گھنٹے اس کام میں لگائیں گے۔ اور سارے صوبہ کا بھرمن کریں گے۔ کئی پمفلٹ اور کئی سرکلر جاری کرنے پڑیں گے۔ اس زمانہ میں ڈاک کا خرچ بھی کم نہیں۔ خاصکر جب کہ خط کا کام تار اور ٹیلیفون سے لیا جاتا ہو۔ اس لئے میں آریہ سماجوں اور آریہ سماجسٹ پرشوں سے "پرکاش" دوارا پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ اور اماکنہ حد تک چھ ہزار روپیہ جمع کر دیں۔ تاکہ جتنے آدمی بیشک ہم رکھنا چاہتے ہیں۔ رکھ سکیں۔ اور جو خرچ یہ کام ہم کرنا چاہتے ہیں کر سکیں۔ تمام رقوم منتری آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور کے نام آنی چاہئیں۔

(کرشن)

سندھ میں ایک اور ہندو کا قتل

پچھلے چند مہینوں میں سندھ میں ہندوؤں کے قتل کی متعدد وارداتیں ہو چکی ہیں۔ اب ایک اور ہندو ساہوکار کے قتل کی اطلاع آئی ہے۔ اُسے اس وقت کسی نے گولی مار دی۔ جب کہ وہ ایک سے دوسرے گاؤں کو جا رہا تھا۔ ان حالات میں سندھ کے ہندو اگر اپنی جان و مال

ہندی اُردو رشی نمبر تیار ہو رہا ہے

زیادہ سے زیادہ گاہکوں کے آرڈر اور قیمت جلد بھیجئے

ہندی اور اردو رشی نمبر کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ نمبر کو ہر لحاظ سے شاندار اور پر چار کا اُتم سادھن بنانے کا یتن کیا جا رہا ہے۔ اُچیہ کوٹی کے لیکھوں، کویتاؤں، کہانیوں کے علاوہ راشٹریہ نیتاؤں کے سندیش بھی پراپت کئے جا رہے ہیں۔ ادھک سے ادھک شاندار نمبر پیش کرنے کا یتن کیا جا رہا ہے۔ کم از کم دو سو ایک درجن کے لگ بھگ بہت رنگی تصاویر کا پربندھ ہو رہا ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارا نمبر ہر لحاظ سے اپنی مثال آپ ہوگا۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ دوسرے اخبار "پرکاش" کے مقابلہ کا نمبر پیش نہیں کر سکتے۔ "پرکاش" کے پچھلے نمبر اس دعوے کی تائید کرتے ہیں۔ اس بار پڑھے لکھے بھائیوں اور بہنوں تک رشی کا سندیش پہنچانے کے اُدیش سے رشی نمبر کی بھی پرکاشت کیا جا رہا ہے۔

ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگا کر مفت بانٹیں۔ ہر سال ہم آرڈر اور قیمت بہت جلد بھیج دینے کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے اس نویدن پر سماجیں دھیان نہیں دیتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ آخری وقت پر وہ آرڈروں کی بھرمار کر دیتی ہیں۔ لیکن چونکہ نمبر اتنا ہی چھپوایا جاتا ہے۔ کہ مانگ ہو۔ اس لئے ایسی تمام سماجوں کو رشی نمبر سے محروم رہنا پڑتا ہے۔ والشنا ۔۔۔ ہے۔ جو گذشتہ غلطی سے سبق لے۔ اور پہلے تجربہ سے فائدہ اُٹھائے۔ اس لئے اس بار آرڈر اور ان کی قیمت جلد از جلد بھیج دینے کی درخواست کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی بڑھ چڑھ کر سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں ہندی اور اُردو رشی نمبر کے لئے آرڈر اور ان کی قیمت ابھی سے بھیجنا شروع کر دیں گے تاکہ یہ مارشک یگیہ پورن روپ سے سپھل ہو۔

اور ہزت غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ تو تعجب کیا ہے؟ افسوس ہے۔ کہ باوجود لمبے چوڑے دعووں کے نہ سندھ گورنمنٹ قتل کی وارداتوں کا سدباب کر سکی ہے۔ اور نہ گورنر نے اس سلسلہ میں کوئی قدم اُٹھایا ہے۔

بنگال میں ہندو یونیورسٹی؟

ہندوؤں کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے اس مطلب کی ایک سکیم حاضرین کے سامنے رکھی۔ کہ بنگال کے پندرہ سو سکولوں کے ہندو طلباء کو اکٹھا لیا جائے۔ اور ایک الگ ہندو یونیورسٹی بنائی جائے۔

ہماری رائے میں ایسا کرنے کی بجائے اُن شکایات کو جن کے پیش نظر یہ سکیم پیش کی گئی ہے دور کرانے کے لئے بنگال کے ہندو طلباء کا اپنے لیڈروں کی رہنمائی میں منظم کوشش کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔

ایک سوال

بہت دن نہیں ہوئے جب سر سکندر

نے پنجاب اسمبلی میں خاکسار تحریک کے متعلق کہا تھا۔ کہ وہ جرمنی کا ففتھ کالم ہے مگر آج اس الزام کی تردید کئے بغیر اس پر سے قانونی پابندیاں اُٹھا لی گئی ہیں۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ اب صوبہ کے وزیر اعظم کی خاکسار تحریک کے متعلق مندرجہ بالا رائے بدل گئی ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو اس تبدیلی رائے کی بنا کیا ہے؟

پڑھی لکھی لڑکیوں کی ذہنیت

الہ آباد یونیورسٹی کی طالبات نے یونیورسٹی کے اس فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ جس کی رو سے اس نے مخلوط تعلیم کی ممانعت کر دی ہے۔ اب لڑکوں کے کالجوں میں پڑھنے والی لڑکیاں لڑکوں کے ساتھ نہیں پڑھ سکتیں۔ انہیں لڑکیوں کے کالج میں داخل ہونا ہوگا۔ وہ خود یونیورسٹی کے اس فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کر رہی ہیں۔ ساتھ ہی لڑکوں کو بھی پروٹسٹ میں شامل ہونے کی دعوت دے رہی ہیں۔ آج تک تو ہم سنتے

ہے تھے۔ کہ مخلوط تعلیم کا مطالبہ لڑکوں ۔۔۔ قرآن سے ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا۔ ۔۔۔ موجودہ پڑھی لکھی لڑکیوں کی ذہنیت ۔۔۔ لڑکوں سے کم بگڑی ہوئی نہیں ۔

ہندو فلسفہ کی برتری کا اعتراف

مہاراجہ گوالیار کے شاہی مہمان ڈاکٹر ۔۔۔ نے ۔۔۔ کو تقریر کرتے ہوئے پروفیسر ۔۔۔ نے رائے ظاہر کی۔ کہ ہندوستان ۔۔۔ ہندوؤں نے علم اور تمدن کی ترقی ۔۔۔ میں نمایاں پارٹ ادا کیا ہے۔ علم ۔۔۔ کے مختلف شعبوں میں ہندو یونانیوں سے بہت لے گئے۔ افسانہ کے سلسلہ میں ۔۔۔ وہ کہانیاں زمانہ وسطیٰ کے یورپ ۔۔۔ میں بہت مقبول ہوئیں۔ پنج تنتر کی ۔۔۔ کہانیوں نے اس قدر مقبولیت حاصل کی۔ ۔۔۔ وہ پہلوی۔ عربی اور فارسی کے علاوہ یورپ کی زبانوں میں ترجمہ ہو کر بہت مقبول ہوئیں۔ شاعری میں ہندوؤں نے جدت طراز کا سیدا اس پیدا کیا۔ اس ۔۔۔ شکنتلا ناٹک دنیا کی ایک بہترین تصنیف ہے۔ جرمن فلاسفر ۔۔۔ نے کہا تھا کہ اسے اپنشدوں سے زندگی میں شانتی ملی ہے۔ اور وہ مرنے کے بعد بھی ان سے شانتی پائے گا۔ امریکہ میں اس وقت جو روحانی تحریکیں چل رہی ہیں۔ ان پر ہندو فلسفہ کی گہری چھاپ ہے۔ عربوں اور ایرانیوں کی بڑی بڑی تحریریں تو محض ان کی نقل ہیں۔ جہاں تک ریاضی جیومیٹری اور کیمسٹری کا تعلق ہے۔ ہندوؤں نے جو فارمولے دریافت کئے تھے۔ وہ یورپین لوگوں کو بہت بعد معلوم ہوئے ۔

"اسلام کا حلیہ بگاڑنے والے"

ڈاکٹر شفیع احمد دہلوی خواجہ حسن نظامی کے اخبار "منادی" کی ۲۴ اگست کی اشاعت میں مسلم اقلیت کو اکثریت میں بدلنے کا ایک دلچسپ نسخہ آیت قرآن کی بنا پر یوں بیان کرتے ہیں :-

"اسلام نے چار ہی نہیں۔ بلکہ ۹ بیویاں کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہذا ضرورت ہے۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد بڑھانے کے لئے بہت زیادہ شادیاں کی جائیں۔ تاکہ ہم اقلیت سے اکثریت میں آ جائیں"۔

مسلم اقلیت کو اکثریت میں بدلنے کا یہ بے خطا قرآنی نسخہ ہے، مگر معاصر "مسلمان" کو پسند نہیں آیا۔ وہ لکھتا ہے:-

"آج تک تو سب مفسر اور مترجم چار ہی کی تجدید کرتے آئے تھے۔ مگر یہ صاحب ۹ کہہ رہے ہیں۔ ماشاء اللہ کیا کہنے ہیں۔ اگر ایسے ہی دو چار مفسر اور پیدا ہو گئے۔ تو انشاء اللہ اسلام کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیں گے"۔

مردم شماری اور مذہبی رامداسیہ سکھ

۳۰ - اگست کو ڈیرہ کوٹ چک نمبر ۲۶۷ بھیلا ضلع لائل پور میں سرکردہ اچھوت سکھ لیڈر گیانی رام سنگھ کی صدارت میں مذہبی رامداسیہ سکھوں کی ایک مردم شماری کانفرنس ہوئی۔ جس میں کمشنر مردم شماری سے سردار اقبال سنگھ کے اس مطالبہ کی۔ کہ مذہبی رامداسیہ سکھوں کو سکھ ہی لکھا جائے مذمت کی گئی۔ اور کمشنر مردم شماری سے درخواست کی گئی۔ کہ انہیں ہرگز سکھ نہ لکھا جائے۔ بلکہ "ویدک دھرمی" شمار کیا جائے۔

ایک دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ مذہبی رامداسیہ سکھوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ بھی اپنے آپ کو "سکھ" نہ لکھوا کر "ویدک دھرمی" لکھوائیں۔

ضلع لائل پور کے مذہبی سکھوں کا یہ فیصلہ قابل تعریف ہے۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ دوسرے مذہبی رامداسیہ سکھ بھی ان کی طرح مردم شماری کے کاغذات میں اپنا مذہب "ویدک دھرمی" ہی لکھوائیں گے۔

وزیر ہند کی "نہ"

ہندوستان کی موجودہ حالات کے متعلق مسٹر امیری وزیر ہند نے پچھلے ہفتہ ہاؤس آف کامنز میں جو بیان دیا۔ اس میں انہوں نے کہہ دیا۔ کہ ۔۔۔ سے مزید گفت وشنید نہیں کی جائے گی ۔۔۔ اس پر مسٹر راجگوپال آچاریہ کا کہنا ہے۔ کہ "تاریخ میں بہت سے 'نہیں' ایسے ملتے ہیں۔ جو بعد میں 'ہاں' میں تبدیل ہو گئے۔ موجودہ جنگ ثابت خود اس سچائی کی دردناک اور وسیع تاویل ہے۔ اگر تاریخ کروڑوں اشخاص 'ہاں' کہیں۔ تو ایک شخص کی "نہ" انکی آوازوں میں ۔۔۔ ہو جائے گی"۔

حیدر آبادی مسلمانوں کے مطالبات

نظام حیدر آباد جنگ میں برطانیہ کی جو مدد کر رہے ہیں۔ اس کے عوض حیدر آباد کے مسلمان ہندوستان سے الگ ہونے کے خواب دیکھنے لگے ہیں۔ ان کی طرف سے نواب بہادر یار جنگ صدر انجمن اتحاد المسلمین حیدر آباد نے سر اکبر حیدری وزیر اعظم نظام سٹیٹ کے نام حال ہی میں ایک میمورنڈم بھیجا ہے۔ جس میں علاوہ دیگر باتوں کے یہ بھی درج ہے۔ کہ جنگ میں امداد کے عوض حیدر آباد کو برطانیہ سے کم از کم یہ مطالبات منوانے چاہئیں:-

حیدر آباد کی علاقائی آزادی تسلیم کر لی جائے۔ ابھی یا جنگ کے ختم ہونے پر۔ اس قسم کی آزادی کو آئندہ ہندوستان سے کسی طرح بھی منسلک نہ کیا جائے۔

برٹش گورنمنٹ نظام حیدر آباد کے حوالے وہ تمام علاقے کر دے۔ جو کبھی اس کی مملکت میں شامل تھے۔ لیکن بعد میں چھن گئے۔

سٹیٹ گورنمنٹ اسلحہ اور بارود کی تیاری کا کام شدومد سے شروع کر دے۔ تاکہ وہ یہ سامان برٹش یا دیگر غیر ملکی ذرائع کی مدد کے بغیر ریاستی فوج کے تمام نئے رنگروٹوں کو سپلائی کر سکے۔ اس طرح ریاست کو دوگونہ فائدہ ہو گا۔ جنگ میں برطانیہ سے مزید تعاون۔ اور جنگ کے بعد اس تعاون کی قیمت کی صورت میں ریاست کی خاص آزادی کا استقرار۔

پشاور پر ہوائی حملہ کا خطرہ؟

فرنٹیر گورنمنٹ کے ایک کمیونک سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگلے دو ہفتہ کے دوران میں اس کے ملازمین پشاور کے ہر گھر میں جا کر اس بابت کی تحقیقات کریں گے۔ کہ اگر واقعی ہوائی حملہ کا خطرہ پیدا ہو جائے۔ تو اس صورت میں کون کون سے لوگ پنجاب جانا پسند کریں گے۔

یہ تحقیقات احتیاطی تدبیر کے طور پر کی جا رہی ہے۔ اس سے ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ پشاور پر ہوائی حملہ کا فی الحال کوئی خطرہ نہیں۔

اینٹ کا جواب پتھر

جرمنی پر ہوائی حملوں کی شدت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ دشمن کے ہوا باز بین الاقوامی ضابطہ کو بالائے طاق رکھ کر سول آبادی پر نہایت بے رحمی سے بمباری کر رہے ہیں۔ وہ ہسپتالوں تک کو اور بچوں تک کا لحاظ نہیں کرتے۔ ظالم متمرد اور انسانیت سوز ہٹلر کے ہوش تبھی ٹھکانے آئیں گے۔ جب اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے۔ اس کی اپنی رعایا جوابی حملوں سے ہاہاکار کرے۔ اور انسانیت سوز مظالم توڑنے سے باز رہنے کا اس سے مطالبہ کرے۔

امید کرنی چاہیئے۔ کہ برطانیہ جس کی ہوائی طاقت جرمنی سے کسی طرح کم نہیں اسے ناکوں چنے چبوا دے گا۔

ہمارے راشٹریہ نیتاؤں کی شان

ہمارے راشٹریہ نیتاؤں کی بھی کیا شان ہے۔ کہ ڈکٹیٹر تک ان سے ملاقات کرنے میں فخر سمجھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پنڈت جواہر لال سے متعلق ایک واقعہ کا ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہو گا۔ ڈاکٹر نارائن دت دریا انشکانہ ایم۔ ڈی نے انکشاف کیا ہے۔ کہ جب ۱۹۳۸ء میں وہ میونک میں تھے۔ تو پنڈت نہرو اپنی دھرم پتنی کی علالت کے سلسلہ میں یورپ گئے ہوئے تھے۔ ۔۔۔ اگست کو اس ہوٹل میں جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ جرمنی کے پروپیگنڈا منسٹر ڈاکٹر گوبلز نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ہر ہٹلر کی طرف سے ایک سر بمہر لفافہ پیش کیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ:-

"مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہو گی"۔

لیکن پنڈت جی نے کہہ دیا۔ کہ:-

"میں ملاقات کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا"۔

پنڈت جی سے شاہی مہمان بننے کی درخواست کی گئی۔ لیکن پنڈت جی نے اسے بھی ٹھکرا دیا۔ انہی دنوں آپ نے مسولینی کی دعوتِ ملاقات کو بھی ٹھکرا دیا تھا۔

تعزیتی واقعہ

جہاشہ بدھ سنگھ جی بزاز شیر کوٹ نے ۔۔۔ کا ایک تار ۔۔۔ مہاشہ اننت رام جی شرما ۔۔۔ (ڈی۔ پی) ۔۔۔

(ادھیاتم شُدھا)

ایشور بھگتی

(لیکھک: مہاتما نارائن سوامی جی)

پورانک کال میں اس "بھگتی" شبد کا یتھا سمجھ ادھک سے ادھک انادر اور دُر اُپیوگ ہوا۔ اور اب بھی اس کا ایک درجے تک دُر اُپیوگ ہو رہا ہے۔ نکرشٹ سے نکرشٹ گھرنت سے گھرنت انیک کاریہ اسی بھگتی کے پردے میں ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ایک وکتی دیوتا کے مندر میں جا کر منہ بنا کر دیوتا کو نکش کر کے بکرے کا بلی دیتا ہے۔ اور اس کرتیہ سے اپنے کو دیوتا کا بھگت سمجھتا ہے۔ دوسرا وکتی اچھی طرح پاؤں میں گھنگرو باندھ کر نیم انوکول ناچتا ہے۔ اور وہ بہت پہنچا ہوا بھگت سمجھا جاتا ہے۔ تیسرا آدمی پُرش ہو یا اِستری اپنا سروشو گُرو کے ارپن کرتا ہے۔ اور وہ اُتّم بھگت سمجھا جاتا ہے۔

میں ایک بار ابودھیا گیا ہوا تھا۔ مجھے وہاں کئی لوگوں نے بتلایا کہ یہاں سرکاری شکشا وبھاگ کے ایک پنشنر رہتے ہیں۔ وہ بڑے یوگی اور بھگت ہیں۔ انہیں یوگی جی سمجھ کر میری بھی اچھا ہوئی۔ کہ ان کے درشن کروں۔ کچھ ایک اپریچت پُرشوں کے ساتھ جو ان ہی مہاپُرش کے درشنارتھ جا رہے تھے۔ میں بھی وہاں گیا۔ اور آدھ گھنٹہ سے ادھک پرتیکشا کرنے کے بعد ایک سادھارن سا وکتی جس کے پاؤں میں گھنگرو بندھے ہوئے تھے آیا۔ اور بنا کچھ کہے سنے آکر ناچنے لگا۔ کچھ سمیہ جب اُسے ناچتے ہوئے ہو گیا۔ تو میں نے دیرگھ سمیہ نشٹ ہوتا دیکھ کر لوگوں سے پوچھا۔ کہ آخر وہ یوگیراج کب آویں گے؟ تو اُتر ملا۔ کہ یہی تو وہ بھگت راج ہیں۔ تب میں نے اپنے بھاگیہ کو سراہا۔ اور اُٹھ کر چلا آیا۔ جس وکتی کے چہرے پر بھگتی کا کوئی بھاؤ نہیں۔ جس کے اچھنے میں بھی بھگتی اور پریم کا آولیش نہ تھا۔ اور سب کا سب بناوٹ اور ڈھونگ پرتیت ہوتا تھا۔ ایسے لوگ بھی بھگت کہے جاتے ہیں۔ کلکتہ کے گوبند جون کی بھگتی کا بھانڈا تو ابھی کچھ دن ہوئے پھوٹ ہی چکا ہے۔ استو آدیہ نکرشٹ پنکتیوں کا نرنکرش یہ ہے۔ کہ بھگتی کی آج کل بھی کم مٹی پلید نہیں کی جا رہی ہے۔ آخر بھگتی چیز کیا ہے؟ اس پرشن کا اُتر دینا ان پنکتیوں کا اُدیشیہ ہے۔

بھگتی شبد کے ارتھ

بھگتی شبد کے ارتھ ہیں منترنا۔ وبھاگ۔ انوراگ۔ شردھا۔ مان پروِرش۔ سیوا۔ بناوٹ۔ سجاوٹ اتیادی اسی پرکار انیک ارتھ ہوتے ہوئے بھی پرشن یہ ہے۔ کہ بھگتی کا بھاو پرگٹ ہو۔ ان میں سے وہ ارتھ کون سا ہے؟

بھگتی کا بھاؤ

ان انیک ارتھوں میں سے تین ارتھوں میں جن سے بھگتی کا بھاؤ وکیت ہوتا ہے سیا جن سے "بھگتی" کے استھ کی پورتی ہو تی یا ہو سکتی ہے یہ ہیں:-

(۱) بھجنا۔ (۲) وبھاگ اور (۳) شردھا۔

ان سے کسی پرکار بھگتی کی سدھی ہو سکتی ہے۔ اسی پر وچار کرنا ہے:-

۱۔ بھجنا

بھگت کے لئے پراتھمک بات یہ ہے۔ کہ وہ اپنے کو اُپاسک پربھو اور بھگت سمجھے۔ اور اپنے اُدیشیہ کو اُپاسیہ شریشٹھ اور پریتم سمجھے۔ بھگتی کے اس انش بھجنا کا اُدیشیہ یہ ہے۔ کہ پربھو اپنے پریتم پربھو کی ادھک سے ادھک سمیپتا پراپت کرے۔ اور وہ سمیپتا اتنی ادھک بڑھ جائے۔ کہ پربھو کو اپنے پریم اور پریتم کے پریم میں انتا لین کر دے۔ کہ جس سے پربھو اپنی سدھ بدھ بسار دے۔ اور اُسے اپنے کھیتر اور باہر ہر طرف اپنا پریتم ہی دکھائی دینے لگے۔ اور یہ پرتیت ہونے لگے۔ کہ

"جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے"

الفوا امیر خسرو کے شبدوں میں یہ

"من تو شدم۔ تو من شدی
من تن شدم۔ تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری"

استھات:- "میں تو ہو جاؤں۔ اور تو میں ہو جا۔ میں شریر بنوں تو اس کا پران ہو جا۔ جس سے پھر کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ میں دوسرا ہوں"

۲ اور تو دوسرا ہے۔

شویتاشوتر اپنشد میں اسی لئے کہا گیا ہے۔ کہ منش جب تک اس دیوت (بھجنا) کا انوبھو نہیں کرتا۔ تب تک ایشور کہ پراپت ہی نہیں ہو سکتا۔

(باقی آئندہ)

ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کی پرگتی

(لیکھک: پنڈت نند یا نند جی ویدالنکار)

حیدرآباد ریاست میں سب سے پُرانی آریہ سماج دھرور میں ہے۔ اس سمیہ اس کی کیا حالت ہے۔ یہ تو میں جانتا نہیں۔ کنتو منتری جی پنڈت آریہ بھانو جی سے پریچہ ہوا۔ آپ دھرور کے ہی رہنے والے ہیں۔ ریاست میں آریہ سماج کے پرچار کاریہ میں لگے رہتے ہیں۔ آپ کے کارن سماج کی حالت اچھی ہو گی۔

دھرور کے بعد دوسرا نمبر آریہ سماج سلطان بازار کا ہے۔ اس کی حالت اس سمیہ ریاست کی سبھی سماجوں سے اچھی ہے۔ آریہ نیتاؤں میں اگرنی منتری پنڈت ونائیک راؤ جی ودیالنکار اس کے پردھان ہیں۔ ریاست کی راجدھانی تھا سب سے بڑے شہر میں یہ قائم ہے۔

اس ورش "ستیاگرہ" کے بعد ریاست میں سب سے پہلا آریہ سماج کی طرف سے جلسہ سلطان بازار سماج کا کیا گیا۔ پہلا جلسہ ہونے کے کارن آریہ تتھا مسلمان دونو بہت ادھک اُتسک تھے۔ ان کی اچھا کے انوسار جلسہ بہت ہی شاندار ہوا۔ تیس پینتیس ہزار کی زبردست حاضری جلسے میں ہر روز ہوتی تھی۔ پرنتو اتنی بھیڑ ہونے پر بھی جلسے میں شاندار شانتی براجتی تھی۔ جس کے کارن آریہ سماج کی پربندھ شکتی تتھا شانتی پریتا کا گورو بہت ادھک بڑھ جاتا ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کے ویاکھیانوں نے جنتا میں سماج کی شہرت پھونک دی تھی۔ اس اُتسو کا پربھاو شہر پر بہت پڑا۔

اس سماج کے بعد کشن گنج شاہ گنج تتھا سکندرآباد کے اُتسو نہایت شاندار ہوئے۔ انیہ سماجوں کے اُتسووں کی بھی اپنی اپنی وشیشتا تھی۔ سکندرآباد میں اُتسو ہوئے۔ آریہ سماج بادن بازار کے نوجوانوں نے اپنے پرتھم سال کا اُتسو بہت ہی ساہس کا کام کیا تھا۔ پرتھم تو سماج کو قائم ہوئے کچھ دن ہوئے تھے۔ دوسرے نوجوان تھے۔ پنڈت شلپیندرا کے اُتسو کے ساتھ کر رہے تھے۔ پرنتو پھر بھی حاضری ۲۵-۳۰ ہزار سے کم نہ تھی۔ اس اُتسو میں پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے آریہ سماج کے پرتی پھیلائی گئی غلط فہمی کو اپنے ویاکھیانوں سے دور کر دیا تھا۔

اُن اُتسووں کی دھوم میں ریاست کے شہروں میں آریہ سماج کا پربھاو اور پرچار بہت ادھک بڑھ گیا۔

سبھا کے منتری منتری جی پنڈت بنسی لال جی نے دیہاتوں کی اور بھی دھیان کرنا آوشیک سمجھا۔ دیہاتوں میں آپ کے پریشرم سے کئی نوئی سماجیں بڑی اچھی دشا میں ہیں۔ اُن کا خیال ہونا آپ کی سوجھ بوجھ کا ہی تھا۔ اتہ دیہات پرچار کا پروگرام بنا۔

میں اس سمیہ گلبرگہ کے سمیندھ میں ہونے والی میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے شولاپور چلا آیا تھا۔ اتہ شولاپور اُپدیشک ودیالیہ میں ٹھہر گیا تھا۔ راج گورو پنڈت دھریندر شاستری کے آچاریتو میں پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے کے شرم سے یہ ودیالیہ بہت تیزی سے سپھلتا پراپت کر رہا ہے۔ پنڈت تریلوک چندر جی شاستری تتھا پنڈت مہیندر پرتاپ جی شاستری بڑے پریشرم پوروک ادھیاپن کا کاریہ کر رہے ہیں۔ اُپدیشکوں میں اچھی رُچی اور پرتبھا کا پرکاش ہو چکا ہے۔ ایک سال کی درشٹی سے حالت بہت ہی شاندار ہے۔ پنڈت بنسی لال جی نے سنسکرت بھاشا کو پرشاسن دے کر ودیالیہ کی اُنّتی کے لئے ادھبت اُتساہ پیدا کر دیا ہے۔ پنڈت اودھ بہاری لال جی ایم۔ اے۔ بی۔ ایل کی سہائتا سے رضاکار تھیلوں نے نئے ودیاکھیان لوٹ لئے تھے۔ پنڈت جی کی موجودگی ودیالیہ کے لئے بہت ہی لابھ دائک سدھ ہوئی ہے۔ اُپدیشکوں کی موجودہ حالت کی درشٹی سے ودیالیہ بہت ہی ادھک اُپیوگی ثابت ہوں گے۔

دھارمک نیتاؤں کو کن گنوں سے یکت ہونے چاہئیں؟

(لیکھک:- شری رام دت جی شکل ایم - اے ایڈووکیٹ لکھنؤ)

...جیون کے کسی کھشیتر میں
...اُدار پنیتا ...
...بہت ...
...بھاوؤں میں جیت کی سنکیرنتا
...نے کے کارن ہی انیک پرکار
...رشٹی رکھنے والے جن سادھارن
...کے ہردے کی اُدارتا کے کارن ہی منتر
...پرکار ان کا ادکرن کرنے لگتے ہیں +

...بہشنا

...لوک سنگرہی ادھی نائیک ...سترلٹ پرش میں بہشنا ...میں بہشنا ایک الیباگن ہوتا ہے ...کے کارن وہ اپنے سم گنوں اور ...پربھاؤ والوں کو بھی اپنے انوکول بنانے ...مرتھ ہوتا ہے۔ اس گن سے ہی پرایہ ...بہرک راگ دویش نفرت کلہ بھی ...سرودھا ہو اکا کھشا ایوم خنڈ رتا کا ...کارن ہو جاتا ہے +

...اور سرو چت سامیہ

...جب ادھر ...میں جو ...رمیدوسائے جب جب مانتا ہیں کرنیہ ہو ...اس کے انوروپ انوشٹھان کرنے ...ان لوکو تر مہانو بھاؤں سے بھولی ...ہی ہوتی ہے۔ سمیہ آنے پر وجر دنت ...ٹھور اور کبھی کسم دنت کومل ہو جانا ان کا ...سبھاؤ ہو جاتا ہے +

...سنکلپ کی دڑھتا

دیاگر نی مہاپرشوں کے لئے یہ گن ...ادھک مانتر میں ہونا آوشیک ہے ...کسی پرکار کا نشچے کرنے میں نروان کر ...لمب ہو سکتا ہے۔ کنتو ایک بار کیا دڑھ سنکلپ پھر اُٹھل سپھل کدا پی نہیں ہو سکتا ہے۔ ایسے ما فی ایوم دوشی پرشوں کے بڑے بڑے کارڈیں میں بھی شودھا ...لاگھو ہوتا ہے +

۵ - دُور درشتا

...نش افضوا ...جاتی کو استفا ...پہنچانے والے کرتویہ نشچے مہاپرشوں ...کبا دلتی پا جاتی کے آدرش سوروپ کا ...سپشٹ چترا اُن کی درشٹی میں سدا ...اُنکت رہتا ہے۔ اور اس کو ایک مانتہ ...مانکر وہ سمست پرکار کے کاریہ ...کرم بناتے ہیں۔ کیونکہ جیتشٹ مہان

شکتی شالی دیکھی بھی پرایہ اپنی جیشٹاؤں میں اسپھل رہتا ہے۔ اور اپنے انویائیوں کو بھٹ بھروت کرنے کا تمت کارن بن جاتا ہے +

۶ - سوپرگیانی

پرورت ہوئے جیون کھشیتر میں سوپنکانی ایوم پرشکتی کا ... انوپان لگانے کی کشمتا رکھنے والے اگرنی مور دھنیہ دیکھی سمردھا پرتی کرل اور رتنا منت دشم پرستھتی کے آجانے پر بھی دھیر پر جیوت نہ ہونے ہوئے اوسیہ اُتساہ کے ساتھ اپنے لکشیہ پراپتی کے انوشٹھان میں اگر سر ہوتے ہیں۔ اس کے وپرت سوبھاؤ والے پدے پدے پرستھتی وشمیہ کے ہیچ الکھیٹ بنتے ہیں +

۷ - نر کبھیتا

مانو جیون کھشیتر کے کسی بادشاہ میں بھی مہتا پراپتی کرنے والے نرسنگھ ہیں جو اپنے کو سرودھا اسمپرکت رکھتے ہیں۔ جس کبھیتن پرستھتی کی کلپنا ماتر ہی سے لگ دیاکل ہو کر کم کر تو یہ وموڑھ ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی کبھیتر دشا میں وہ پرتیش اپنا پن جھکاتے ہیں +

۸ - آتم سنبھی

پرشنسنت دھیر دیروں کے (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

ویدوں میں ایشور کا سوروپ

ایک گیان ورودھک ادھیاتمک لیکھ

ایشور کا سوروپ

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीत् । बाहू राजन्यः कृतः ।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥
(رگ وید ۱۰-۹۰-۱۲)

"اس جگت کا مکھ براہمن ہے۔ اسی ست کے باہو کھشتری ہیں۔ اسی ست کی جنگھائیں ویشیہ ہیں۔ اور پاؤں شودر ہیں +"

یہاں سروتر ست "شبد ایشور کا ہی واچک ہے۔ جو ہے۔ وہ ایک ایشور ہی ہے۔ اُسی کے مکھ باہو۔ ارد۔ پاؤں۔ یہ کرمشہ براہمن کھشتری ویشیہ اور شودر ہیں۔ کیا اس منتر کے ارتھوں میں کسی طرح کا سندیہ ہے؟ کیا یہ منتر سپشٹ نہیں ہے؟ کیا کبھی اس کا دوسرا ارتھ ہو سکتا ہے؟ اور آپ دوسرا ارتھ کرنے والے کون ہیں؟

پاٹھکوں کو آپ کے ایک ہی اُپاسیہ دیو کا ہی وید وکت سوروپ آپ کے سامنے براہمن کھشتری ویشیہ شودروں کے روپ میں ہے۔ وید نے آپ کے سامنے اُپاسیہ پربھو کا یہ سُندر روپ رکھ دیا ہے۔ کیا یہ آپ نہیں دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ کر بھی نہ دیکھنے کے سمان آپ اس کی اُپاسنا سے وِمکھ رہنا چاہیں گے۔ تو پھر جب تک آپ اس ویدک ستیہ کو نہیں مانیں گے۔ تب تک آپ کے چیر جنم کو کون روک سکتا ہے؟ ویدک ایشور یہی ہے۔ جو آپ کے سامنے ہے۔ آپ کے چاروں اور ہے۔ آپ اس میں ہیں۔ اور وہ آپ کے باہر ہے +

وید اور بھی کہتا ہے۔ دیکھئے:-

चन्द्रमा मनसो जातः, चक्षोः सूर्यो अजायत ।
मुखादिन्द्रश्चाग्निश्च, प्राणाद्वायुरजायत ॥
नाभ्या आसीदन्तरिक्षम्, शीर्ष्णो द्यौः समवर्तत ।
पद्भ्यां भूमिर्दिशः श्रोत्रात्, तथा लोकां अकल्पयन् ॥

"ایشور کا من چندرماں ہے۔ آنکھ سوریہ ہے۔ اگنی اندر اس کا مکھ ہے۔ پران وایو ہے۔ ناجھی انترکھش ہے۔ سر دیو لوک ہے۔ کان دشائیں ہیں۔ پاؤں پرتھوی ہے۔ تتھا انیہ لوک انیانیہ اوپو ہیں"

یہاں سنسکرت بھاشا جاننے والے پاٹھک سندیہ کریں گے۔ کہ یہ ارتھ ٹھیک نہیں ہے۔ "چندرماں منسو جاتا" اس کا ارتھ اُس پربھو کے من میں چندرماں ہوا ہے ایسا ہے۔ "چندرماں من ہے" یہ اس کا ارتھ ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے یہاں اُپنشد کے رشیوں نے اس کا کیا ارتھ کیا ہے؟ وہ سب سے پرتھم پاٹھکوں کے سنمکھ رکھیں گے۔ اور پشچات اپنا آشیہ بتلاویں گے۔ اتہ سب سے پہلے اُپنشدوں کے رشی اس کا کیا ارتھ کرتے ہیں۔ سو دیکھئے:-

منڈک اُپنشد کے دوتیہ منڈک کے پرتھم کھنڈ کے دس منتروں کا ارتھ یہ ہے:-

ہے یہ بیشیشیہ ...طرح پردیپت اگنی سے اگنی کے سمان روپ والی ہزاروں چنگاریاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح اکھشر پرماتما پرمیشور سے ہی ودھ پدارتھ

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

اصلی
جہاز مارکہ

سودیشی
کپڑے
بلحاظ نفاست - ملائمیت - عمدگی - پائیداری میں
ہندوستان بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے +
کاٹن کریپ
لٹھا - پاپلین
ٹرنگ
خاکی
زین - ڈِل -
چھتری کلاتھ
سفید زین وڈرل
سمین زین
نیلی زین
دھوتی رنگین وسفید
پردا کلاتھ
باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں:- بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

استری جگت

پراچین اور ادھونک دیویاں

(لیکھکہ :۔ کماری شکنتلا بی۔ اے۔ ہندی پربھاکر)

پریورتن شیل سنسار کی گتی بڑی وچتر ہے۔ جو آج ہے۔ وہ کل نہیں۔ اور جو کل ہے۔ وہ پرسوں نہیں۔ وہ کبھی اُنتی کا آلنگن کرتا ہے۔ تو کبھی اونتی کے گڑھے میں غوطے کھاتا ہے۔ پُورو کال جو ست یگ کے نام سے النکرت کیا جاتا ہے۔ یدی اُسے سانسارک سوَرگ بھی کہہ دیا جائے۔ تو اشتیہ نہ ہوگا۔ کیونکہ چاروں اور آنند اور پرسنتا کا ہی سمندر اُمڈ رہا تھا۔ پرتیک ویکتی اپنے اپنے کاریہ میں رت تھا جاتی کا سنگٹھن اُنت کرنے کی دُھن میں لگا تھا۔ اور سماج سیوا کو اپنے جیون کا اُدیش مانتا تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ پرتی آپس میں پریم پاش میں بندھے تھے سنتان آگیاکاری تھی۔ سیوک سوامی بھگت تھے۔ اور شِشیہ گرو بھگت۔ پرتیک ویکتی کا اپنے اپنے استھان پر یتھوچت سمان تھا۔ ویبھچار اور انیاچار کا نام نہ تھا استری جاتی کی دیوی کے سمان پوجا ہوتی تھی۔ پرتیک پُرش کے ہردے میں ان کیلئے پریاپت سمان تھا۔ استریاں بھی کرتویہ پرائینتا اور پتی کُل دھرم میں ایسی درڑھ تھیں۔ کہ اُن کا چتر کھینچنا لیکھنی کی شکتی سے باہر ہے۔ اُن کی دھرم پرائینتا۔ تیاگ شیلتا۔ ولکش تھی۔ سلتیہ وادتا پراکاشٹھا کو لانگھ گئی تھی۔ سنتان کو دھیر ویر تتھا دیش بھگت بنانا اُن کے جیون کا مکھیہ اُدیش تھا۔ اُن کے گرستھ کے سکھ کے آگے سوَرگ کو بھی سر جھکانا پڑتا تھا۔ ان سب باتوں کی ساکشی کے لئے بھارت کے پراچین گرنتھ پریاپت ہیں۔

کیا کوئی ستی سیتا کے چرتر سے انبھگیہ ہوگا۔ جس نے اپنا سوَرگ تیاگ کر پتی کے ساتھ بن میں جانے کا آگرہ کیا۔ کیا ستی ساوتری نے اپنے پتی ورت کے بل سے اپنے مرتک پتی کو جیوت نہیں کرایا؟ کیا ستیہ وادی راجہ ہریشچندر کی رانی شیبیا نے اپنے پتی کے لئے اپنے آپ کو بیچ کے گھر نہیں بیچا؟ دمینتی نے پتی سے نرجن بن میں وسرجت ہونے پر بھگوان کی کرپا دوارا دُشٹ ویادھ سے اپنے پتی ورت دھرم کو نہیں بچایا؟ کیا پدمنی نے اپنے دھرم کے لئے تتھا پتی کی پرتشٹھا کے لئے اپنے شریر کو جلا کر بھسم نہیں کیا؟ درگاوتی تتھا تارا بائی جیسی دیویوں نے نہ کیول اپنے نام کو ہی امر کیا ہے۔ اپتو بھارت کو بھی۔

سمیہ میں کچھ پریورتن ہوا۔ کہ سماج میں بہت سی کُریتیوں کے کٹھار گھات سے استری پُرشوں میں ہینتا کا پرادربھاو ہوا۔ اور دھرم کا ہراس۔ بس پھر کیا تھا۔ چاروں اور کلجگ کا ہی سامراجیہ ہوگیا۔ نہ دھرم رہا نہ کرم۔ پُرشوں نے اپنے کرم کو تلانجلی دی۔ اور استریوں نے اپنے کو۔ پھر دھیرے دھیرے پُرشوں نے استریوں کو ابلا سمجھ اُن پر اپنا ادھیکار جما ان کو

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

ریاست حیدر آباد میں ستیارتھ پرکاش کی ضبطی

ضبطی کا حکم واپس لے لیا گیا۔ سارودیشک سبھا اور نظام سرکار میں خط و کتابت

اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد میں کسٹم آفس نے ستیارتھ پرکاش کا ایک پارسل اس بنا پر روک لیا۔ کہ ریاست حیدر آباد میں ستیارتھ پرکاش ضبط ہے۔

اس خبر کے چھپنے سے آریہ سماجیوں میں قدرتی طور پر بے چینی پیدا ہوگئی۔ سارودیشک سبھا نے اس سلسلہ میں فوراً کارروائی شروع کر دی۔ اس سلسلہ میں آریہ جگت کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس کارروائی کے نتیجہ کے طور پر گورنمنٹ نے تحریری طور پر ستیارتھ پرکاش لے جانے کی اجازت دے دی ہے۔

اس سلسلہ میں سبھا کی طرف سے جو کارروائی ہوئی۔ اس کا اختصار عوام کی اطلاع کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

۲۰۔ اگست کو آریہ سماج گلبرگہ کی طرف سے سارودیشک سبھا کو مندرجہ ذیل تار ملا :۔

”کسٹم آفس گلبرگہ نے ۵ دن تک رگ وید بھاشیہ۔ اُپ نشد۔ منوسمرتی وغیرہ کو روکے رکھا۔ اور ستیارتھ پرکاش کی چار کاپیوں کو ضبط کر لیا“

اس پر سارودیشک سبھا کے پردھان منتری شری گھنشیام سنگھ جی گپت نے سر اکبر حیدری کے نام ۲۲۔ اگست کو مندرجہ ذیل تار بھیجا :۔

”آریہ سماج گلبرگہ کی طرف سے دہلی میں پیغام موصول ہوا ہے۔ کہ کسٹم آفس گلبرگہ نے رگ وید بھاشیہ۔ اُپ نشد۔ منوسمرتی وغیرہ کی کاپیوں کو ۵ دن تک روکے رکھا۔ اور اس کے بعد ستیارتھ پرکاش کی چار کاپیوں کو ضبط کر لیا۔ یہ مشہور و معروف کتابیں ہیں۔ میرے خیال میں کچھ غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے۔ اگر صحیح واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ تو میں مشکور ہوں گا“

(گھنشیام سنگھ گپت)

اس کے ساتھ ہی آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے ادھیکاریوں نے اس سبھا کے حکم کے مطابق آریہ سماج کی جنتا کے جذبات راج ادھیکاریوں تک پہنچانے کے لئے مناسب کارروائی کی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر محکمہ کسٹم کی طرف سے مندرجہ ذیل چٹھی آریہ سماج گلبرگہ کے منتری کے نام موصول ہوئی :۔

”مراسلہ محکمہ محصول خانہ گلبرگہ شریف ضبط شدہ کتابیں ستیارتھ پرکاش محکمہ کوتوالی میں واپس ہو چکی ہیں۔ لہٰذا دفتر ہذا میں حاضر ہو کر کتابیں حاصل کر لیں“

ٹیلی فون نمبر :۔
2909
تار کا پتہ :۔
"Co-Insure" Lahore

مسلسل ترقی

بیمہ زندگی کی تاریخ میں کوآپریٹو انشورنس انسانی زندگی کی حفاظت کیلئے بے حد سستا اور بہترین ذریعہ ہے دیہاتی ہندوستان کے وسیع سبزہ زاروں پر غور کرو۔ اور ان بھولے بھالے لوگوں کی حالت پر غور کرو۔ جو ان طبقوں میں رہائش پذیر ہیں۔ ان لوگوں کو کوآپریٹو انشورنس کے فقط شناخت۔ اور اس کمپنی کی بیش بہا خصوصیات کا تذکرہ کرو۔

اعمال ہماری زندگی ہے

یاد رکھیئے! اب اگر آپ تھوڑی محنت کریں گے۔ تو اپنا مستقبل شاندار بنا لینگے

ایجنٹوں آرگنائزروں اور انسپکٹروں کی ضرورت ہے

معاوضہ معقول

ایس ایل چوپڑہ اسکوائر منیجر (پنجاب صوبہ سرحد برانچ) بمبئی کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی لمیٹڈ لاہور

پچونکی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد

بال جیون گھٹی

اصلی۔ میٹھی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکلتے ہیں اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہوکر بچے طاقتور ہوتے ہیں سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے ہوشیار رہیں

قیمت فی شیشی ۵ درجن ۶ علاوہ محصول

مفت لو۔ ذکر معزز نام و پتے بھیجیے

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی

یوروپ میں سنسکرت اور وید کا پرچار

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ یوروپ کے باشندوں میں سے سب سے پہلے کس نے بھارت میں آ کر سنسکرت کو پڑھا۔ مگر جہاں تک یوروپ کے علم و ادب کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جب واسکوڈی گاما نے ۱۴۹۸ء میں ہندوستان کا بحری سفر کامیابی سے طے کر لیا۔ تو اس کے بعد بھارت میں یوروپی لوگوں کی آمد شروع ہوئی۔ گویا بھارت کا مارگ یوروپ کے لئے کھُل گیا۔ ... کرنے سے اتنا پتہ ضرور ملتا ہے۔ کہ سب سے پہلے ہالینڈ کے رہنے والے ابراہام ... نے ۱۵۴۲ء میں بھرتری شتک کا ترجمہ ڈچ بھاشا میں کیا۔ ہالینڈ میں اس کتاب کے مطالعہ سے حیرت انگیز سنسنی پھیل گئی۔ اگرچہ یہ کتاب بہت چھوٹی ہے یعنی ... میں "بھرتری" کے نام سے یہ کتاب مشہور ہے۔ لیکن ڈچ لوگ اس میں معرفت۔ علم سنیاس اور رموزِ حق شناسی کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ اس چھوٹی سی کتاب نے یوروپ کے لوگوں میں بھارت کے علم و ادب کا پرچار بڑھا دیا۔

اس کے بعد ایک اور پادری جس کا نام فلپو سمسائی ہے۔ سنسکرت کا مطالعہ کرنے میں مصروف ہؤا۔ اور اس نے اپنی رائے ظاہر کی۔ کہ "کاش کہ میں اٹھارہ سال کی عمر میں بھارت میں آیا ہوتا۔ تو سنسکرت زبان کو مکمل طور پر پڑھتا۔ اب عالم پیری کے باعث اس پر مکمل عبور تو حاصل نہیں کر سکتا۔ مگر مجھے اتنا علم ہو گیا ہے۔ کہ ہماری یعنی فرینچ۔ ہسپانیہ۔ جرمن وغیرہ زبانوں کے الفاظ مشتق اور اعراب سنسکرت سے مشابہت رکھتے ہیں۔ بلکہ مجھے تو اغلب ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری یوروپ کی زبانوں کے الفاظ سنسکرت کے دھاتوؤں (مادہ) سے بنے ہوئے ہیں"۔

اس کے بعد سینٹ زیویر کو پوپ نے اٹلی سے بھارت میں بھیجا۔ اس نے سنسکرت پڑھا۔ اور سنسکرت کی وسعت اور تکمیل پر اس قدر فدا ہؤا۔ کہ سنسکرت کے بہت سے صحیفے فراہم کر کے اٹلی لے گیا۔ اور انہیں پوپ کے کتب خانہ کی زینت بنایا۔

اس کے بعد پادری جوزف ہیکی نے مدراس میں بیٹھ کر تیلگو اور سنسکرت بھاشا پڑھا۔ اور وہ بھی سنسکرت کے بہت نسخہ جات اپنے ہمراہ اٹلی میں لے گیا۔ اور ان کے کتب خانوں میں رکھے۔

انہی ایام میں رابرٹ ڈی نوبلی پادری بھی مدراس میں آیا۔ اس نے اپنا نام تبدیل کیا۔ اور ہندوانہ لباس پہن کر۔ اپنے کو براہمن ظاہر کیا۔ اور شوجی مہاراج کے بنس سے اپنے کو منسوب کیا۔ اس نے سنسکرت کی تعلیم حاصل کر کے سنسکرت میں بائیبل کے عہدنامہ کے ایک حصے کا ترجمہ کر کے اس کا نام "اتھروید" رکھا۔ اور کہا۔ کہ یہ ۵ واں وید ہمارے بزرگ مہابھارت کی جنگ کے بعد یہاں سے نقل مکانی کرتے ہوئے اپنے ساتھ اٹلی میں لے گئے تھے۔ اب میں واپس لایا ہوں۔ آپ اس وید کو بھی مانیں۔ کیونکہ یہ نہایت ہی ضروری اور آخری وید ہے۔ اس وید کی ایک کاپی اب تک پیرس کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

سترھویں صدی کے آخری حصہ میں پادری جان سٹیفن نے بمبئی میں قیام کر کے مرہٹی بھاشا اور کچھ سنسکرت پڑھی۔ اور حضرت عیسےٰ کا جیون چرتر دونو زبانوں میں لکھ کر اس کا نام کیبرٹ پوران (کرائسٹ پوران کا بگاڑ ہے) رکھا۔ اور اُسے عیسائیوں کا دھرم گرنتھ بتایا۔

سترھویں صدی تک تو مندرجہ بالا پادریوں تک ہی سنسکرت کی اشاعت یوروپ میں محدود رہی۔ ممکن ہے اور بھی کئی یوروپی اصحاب نے سنسکرت کی تعلیم حاصل کی ہو۔ مگر سنسکرت کی فصاحت اور عظمت کا شہرہ یوروپ میں بڑھتا گیا۔

اٹھارھویں صدی میں سنسکرت کا پرچار یوروپ میں بڑھنے لگا۔ اور کثیر التعداد یوروپین کا میلان سنسکرت کھوج کی طرف ہو گیا۔ چنانچہ ۱۶۳۴ء میں گوا میں پادری ہنز کیبرل نے سنسکرت کا مطالعہ کر کے ایک کتاب لکھی۔ جس کا نام "پرنسپا براہمنکا" رکھا۔ یعنی (اصولِ صرف و نحو سنسکرت)

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

زمانہ حال میں دھرم کی ضرورت

موجودہ جنگ عظیم نے عوام الناس کا میلان اور رجحان دھرم سے ہٹا کر سیاسی معاملات کی طرف کر دیا ہے۔ مگر جنگ سے پہلے ہی سیاسی اور اقتصادی حالات نے مادہ پرستی کی طرف لوگوں کو مائل کر دیا ہے۔ اس لئے اب زیادہ تر لوگ یہی کہتے ہیں۔ کہ اب دھرم کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ اب دھرم کو بالائے طاق رکھ دینا چاہیئے۔ رُوس کے لیڈر سٹالن نے تو اسے عوام الناس کے نشہ کا خطاب دیا۔ اور فرانس کے روز یو نے دھرم کی بجائے سائینس کا قلعہ کھڑا کر دیا۔ مگر انسانی آتما کے اندر سوال اُٹھا ہے۔ کہ کیا واقعی دُنیا سے مذہب کا خیال اُٹھ جاوے گا۔ جب سے دُنیا قائم ہوئی ہے۔ تب سے اب تک تو کسی نہ کسی صُورت میں مذہب کا جذبہ لوگوں کے دلوں میں چلا ہی آیا ہے۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ یہ جذبہ کبھی مٹنے والا نہیں اس پر حال ہی میں اخبار "ہارینجر" نے حسب ذیل مضمون شائع کیا ہے۔

"انسان کے حلقۂ اقتدار میں اِنسانی دماغی اختراع درجہ کمال تک پہنچ چکا ہے۔ موجودہ جنگ میں حیرت انگیز نئی ایجادوں کو دیکھا گیا ہے۔ زندگی کے مختلف شعبہ جات میں جو انقلاب آ رہے ہیں۔ ان میں مذہب کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ لعض تو عجیب و غریب اختراعوں اور کامیابیوں سے پھولے نہیں سماتے۔ اور کئی بالکل بے اعتنائی سے یہ ذکر کر رہے ہیں۔ کہ عیسائی مذہب اپنا آتمک بل زائل کر چکا ہے۔ اور اب صرف گرجا میں جانے والے مٹھی بھر آدمیوں کا ڈھانچہ ہی رہ گیا ہے ایشیا میں بھی اب ایسا ہی انقلاب ظہور میں آ رہا ہے۔ بھارت بھی ان تبدیلیوں اور انقلابات سے الگ تھلگ نہیں رہ سکا۔ سیاسی غلامی نے اسے اپنے آقاؤں کے نقش قدم پر چلنے کے لئے مرغوب کیا۔ سائینس کی دریافتیں اور ایجادیں انسانی حرص اور لالچ کو پورا (و سٹنٹنٹ) کرنے کے لئے کام میں لائی گئی ہیں۔ اگرچہ ملک میں کثرت سے اناج اور دولت ہے۔ لیکن دُنیا فاقہ کشی سے مر رہی ہے۔ لوگ بے کس اور نادار ہو رہے ہیں۔ اس خود کشی کے ورطہ (بھنور) سے نکلنے کا کیا علاج ہے؟ سائنس نے تو اُلٹا ہمیں تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا اور فلاسفی نے دھرم سے ڈِمکھ کر دیا ہے۔ اس کا واحد علاج یہ ہے۔ کہ دھرم کو پھر قعرِ ضلالت سے اُٹھایا جائے مگر مذہب تعصّبات اور غیر رواداری کے اثرات سے مبرّا ہونا چاہیئے۔ بلکہ زمانہ ماضی کی پاکیزگی اور پروپکار کی شان والا ہونا چاہیئے۔ بنی اِنسان کے اخلاق اور چلن کو سُدھارنے کے لئے دھرم کی ضرورت ہے۔ جو توہمات پرستی۔ رسوم پرستی اور فرقہ پرستی سے بالاتر ہو۔ تب ہی بنی اِنسان کی موجودہ مشکلات کو عبور اور حل کرنے کے قابل بن سکیں گے"۔

پروفیسر شکھنڈر "انڈین ریویو" میں رقمطراز ہیں:۔

"یوروپ اور امریکہ کو بین الاقوامی مسائل کے حل کرنے کے لئے بھارت کی طرف نظر ڈالنی چاہیئے۔ ویدوں کا پیغام تمام جنگجو اقوام کو زور سے پکار کر کہتا ہے۔ کہ اپنے اختلافات کو دُور کر کے غیر عیسائیت تنگ دلی اور بائیبل کے اصُولوں کے خلاف خُون خواری اور بربریت کو دُور کر کے منش مات کی بہبودی کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ بھارت میں ویدوں کا پیغام۔ اس کے تیاگ بھاؤ اور عالمگیر اُپکار اور بہبودی خلائق کا سندیش دیتا ہے۔ جس کی کہ مغرب کو آج اشد ضرورت ہے۔ بھارت میں نہ صرف رواداری کا ابدی عالی خیال چلا آتا ہے۔ بلکہ وسُدھیو کٹمبکم یعنی (تمام سنسار ہمارا ایک خاندان ہے) جب لوگ اس اخوّت کے خیال کو دل میں جاگزیں کریں گے۔ تو دُنیا میں حیرت انگیز امن و امان کے انقلاب کا دَور دورہ ہو گا۔ تب دُنیا مختلف اقوام کی رزمگاہ نہیں رہے گی۔ بلکہ بنی اِنسان کے کھیلنے کا میدان بن جاوے گی۔ جس میں پرم پتا پرماتما کے روحانی چھتر بن کر لوگ بھائی بھائی کی طرح باہم کھیلا کودا کریں گے۔ یہ صرف بھارت ہی ہے۔ جو دُنیا کو زندگی بخش امرت دے کر۔ مادہ پرستی کی زِدل سمرز پیاس کو بجھا دے گا۔

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

ساس اور بہو کے جھگڑے کی ایک سبق آموز پریوارک کہانی

پشچاتاپ

(لیکھکا: کماری چندر کرنی چھابا ساہتیہ رتن)

سشما کا دولہا۔ اماں سکھ ہوتی کتنا پورن ہے۔ سدھیر یہ جانتا تھا۔ پرنتو جانتے ہوئے بھی وہ اس کا پرتی کار نہ کر سکتا تھا۔ وہ اُسے اس سشما کے سنمکھ ایم۔اے پاس ہونے کی خوشی کے پرنتو سدھیر کا جیتا نہ گئیں۔ کنتو آج بھی جب وہ کالج سے لوٹا تو اس کی ماں نے ... اپنا کیا ظاہر ... جیسے پہنچی ... پھر ... آ گیا۔ اس نے جیسے تیسے دو روٹی نگلی کھا کر پانی پیا۔ اور کھٹ کھٹ کرتا ہوا اوپر چڑھنے لگا۔ اس نے نشچے کر لیا تھا۔ کہ آج وہ اوشیہ ہی سشما کو ایک ڈانٹ دیگا۔ کنتو اس کا یہ نشچے انتم سیڑھی تک پہنچتے پہنچتے ہی نیچے کھسکنے لگا۔ اور کہ وہ...... وہ تو کمرے میں گھستے گھستے سشما کو دیکھتے ہی پانی بن کر بہہ چلا۔ سشما آرام چیئر پر پڑی ہوئی شیکسپیئر کا ناول پڑھ رہی تھی۔

سشما! سدھیر نے سمیپ جا کر کہا۔

سشما نے آلس بھاؤ سے ٹپ تک رکھ کر اس کی اور دیکھا۔

سدھیر نے دیکھا سشما کی پلکیں بھاری ہو رہی ہیں۔ مانو ابھی رو کر چکی ہے۔ اس کا رہا سہا کرودھ بھی کافور ہو گیا۔

"کہیئے" سشما اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

سدھیر چپ تھا۔ کیا کہے۔ وہ چاہتا تھا۔ کہ سشما سے پوچھے۔ کہ وہ کیوں ہر ایک سے کسی بھی کاریہ کو یا کم سے کم میرے ہی کاریہ کو کیوں نہیں کرتی؟ پرنتو اُسے شبد نہ ملتے تھے۔ کہ کس ڈھنگ سے پوچھے۔ کہیں سشما بگڑ نہ جائے۔ سشما کی تزک سے واگ دھارا کے سامنے سدھیر کی ساری فلاسفی ہوا کھانے چلی جاتی تھی۔

"کہیئے!" سشما نے پھر دُہرایا۔

"تم ...... آج بھی میرے لئے سویم ناشتہ نہ لائیں۔ سویرے تو کہتی تھیں۔ کہ میں ......؟"

"یہ بات ہے" سشما نے بیچ ہی میں روک کر تیور بدل کر کہا۔ "کارن بھی تو پہلے سے ہی پوچھ آئے ہوتے"

اس کی بھویں تن گئیں۔ سدھیر سٹپٹا گیا۔

"تم تو بڑی جلدی گمبھیر تیز کر لیتی ہو سشما۔ میں تو سدھارن تنہا پوچھ رہا ہوں"۔ سدھیر نے اُسے شانت کرنے کی چیشٹا کرتے ہوئے کہا۔ "یدی نہیں بتانا ہو تو نہ بتلاؤ"

سشما کا مزاج بھی کچھ ٹھنڈا ہوا۔

وہ اپیکشا کرت کومل سور میں بولی —

"جب سمجھتے بوجھتے بھی آپ انجان بنتے ہیں۔ تبھی تو مجھے کرودھ آتا ہے۔ اماں مجھے کسی کام میں ہاتھ لگانے دیں۔ تب تو کروں یا یونہی ......"

"بھلا ہاتھ کیوں نہ لگانے دیں گی۔ تم تو اُن کی بڑی دُلار کی بہو رانی ہو" — سدھیر نے مسکرا کر اُتر دیا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ سشما کو شاسن کی ریتی پر کچھ کہنا اسہیہ ہے۔ اس سے تو وہ اور بھی اڑیل ٹٹو کی بھانتی بگڑ جاتی ہے۔

"دیکھو۔ میرا جی نہ جلاؤ۔ بہو رانی نہیں وہ تو مجھے شیطان کی نانی سمجھتی ہے" — سشما نے اس بار پھر تنک کر اُتر دیا۔

کنتو سدھیر چپ رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس پرکار کب تک چلے گا ...... سشما کو یہاں رہتے دو ماس ہو گئے۔ پرنتو اماں اور اس میں پرتی دن دوری ہوتی جاتی ہے۔ نہ اماں اُسے سہج بھاؤ سے گرہن کرتی ہے۔ اور نہ سشما ہی چیشٹا کر کے اُن سے ملنے کا یتن کرتی ہے ......

"آپ سوچتے ہوں گے۔ میں کام سے گھبراتی ہوں۔ ایک بار کر آ کر دیکھئے نہ ..."

سشما نے انہیں چپ دیکھ کر کہا۔

"پرنتو وہاں تو میں یدی کچھ کرنے لگوں۔ تو اماں کے ماتھے پر بل پڑ جاتے ہیں۔ مجھے کیا ضرورت کہ کام بھی کروں۔ اور باتیں بھی سنوں"

"تم نے کبھی اس کی چیشٹا بھی کی"

"چیشٹا"۔ سشما تن کر کھڑی ہو گئی "کئی بار۔ آج ہی کی بات لو۔ جیسے ہی میں رسوئی میں پہنچی۔ تو اماں ایسی چونکی۔ جیسے وہاں کوئی وچتر جنتو گھس آیا ہو"

"اجی وہ سب تمہارا بھرم ہوگا"

"بھرم نہیں۔ میرا سر ہوگا" سشما نے بگڑ کر کہا — "اس پر جب میں آلو چھیلنے لگی۔ تو اماں نے میرے ہاتھ سے چاقو چھین لیا۔ اور بولیں رہنے دو میں چھیل لوں گی۔ واہ۔ واہ! کیا مجھے بھی انہوں نے مہری کی چھوکری سمجھ رکھا ہے جو یوں ڈانٹ دیا۔ یا میری ہاتھوں میں چھوت کی بیماری لگی تھی۔ جو آلوؤں میں لگ جاتی"

سدھیر نرُتر ہو گیا۔

(۲)

سشما سدھیر کی دوسری پتنی ہے ان کا پہلا وواہ اب سے سات ورش پہلے جب وہ فرسٹ ایئر میں پڑھتا تھا ہوا تھا۔ کنتو اسی ورش اس کی پتنی ہیضہ کی بیماری سے سورگ سدھار گئی۔ اس سمیہ ہی سدھار کی جھونک میں آ کر سدھیر نے پرن کیا تھا۔ کہ وہ اب وواہ نہ کریگا۔ چھ ورش تک وہ اپنی اسی بات پر اڑا رہا۔ پتا سمجھاتے سمجھاتے ہار گئے۔ ماں منتیں کرتے کرتے تھک گئی۔ انت میں سب نے کہنا ہی چھوڑ دیا۔ پچھلے ورش جب وہ پروفیسر ہو گیا۔ تو سشما کے تاؤ کالج کے پرنسپل شری رام دیو نے اپنی بھتیجی کا پرستاؤ اس کے پتا کے سنمکھ رکھا۔ اس بار بھیشم جی بھی ڈگ گئے۔ سشما بی۔اے پاس تھی۔ دھنی پریوار کی کنیا تھی۔ اور تھی اپسرا دو سندری۔ کچھ دن نہ ہاں کر کے سدھیر نے اپنی سمتی دے دی۔ پہری موہنی سدھیر کی ماں کو یہ سمبندھ کچھ رُچی کر نہ تھا۔ کنتو لڑکا کسی طرح راضی ہو گیا۔ یہی بہت ہے۔ نہیں تو وہ کالج کی پڑھی لکھی لڑکی کو پسند نہ کرتی تھی۔

انتو۔ وواہ ہو گیا۔

(۳)

"بی۔اے۔ بی۔اے ..... جب دیکھو اسی کی چرچا۔ بی۔اے کیا۔ تو کوئی اپرادھ کیا" — سشما نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے سدھیر سے کہا — "جب آپ جانتے تھے۔ کہ آپ کے ہاں بی۔اے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ضلع سیالکوٹ کی آریہ سماجوں سے

آریہ سماج کے لیے "نگر شاہ" کا ڈیپوٹیشن آپ کی سیوا میں آ رہا ہے۔ سب آریہ سماجوں اور دانی ویروں کا پرم کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس کی دل کھول کر سہائتا کرے۔ جس سے اس سماج کی آرتھک اوستھا اس قابل ہو جائے۔ کہ وہ جہاں سماج مندر کے لیے کچھ کر پائیں۔ وہاں میلہ "نگر شاہ" میں جو کہ ۹ ½ ۲ لغائیت ½ ۹ ہوگا۔ جس میں ہزاروں آدمیوں کا اجتماع ہوگا۔ اور ہر مذاہب کے کیمپ لگیں گے۔ وہاں پر وہ میلہ میں ویدک دھرم کے لیے کیمپ لگا سکیں۔ اور یہ سب کچھ آپ لوگوں کی سہائتا سے ہی ہو سکیگا +

اس سے پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کی طرف سے اس امر کی ایک سپیشل اپیل پرکاشت ہو چکی ہے۔ جس پر ضلع بھر میں سے صرف پانچ روپے اور وہ بھی آریہ سماج اپھڑ سے بذریعہ منی آرڈر موصول ہوئے ہیں۔ آشا ہے۔ کہ دیگر بڑی بڑی آریہ سماجیں اور دانی آریہ ویر آریہ سماج اپھڑ کی تقلید کرتے ہوئے اس ایک ہزار روپیہ کی اپیل کو جلد از جلد پورا کر کے نیتی اور ٹھیکیداری نہیں کرینگے ؎

(فقیر چند آریہ منتری)

آریہ سماج ساہوں میں وید سپتاہ

آریہ سماج ساہوں میں ۱۷۔ اگست کو سنسکار بلیدان دوس اور شرادنی پرب منایا گیا۔ پراتہ کال پربھات پھیری اور ستسار یگیہ کیا گیا۔ اور سبھاسدوں کے یگیوپویت بدلے گئے۔ سارودیشک سبھا کی آگیا کے مطابق "سنسکار دوس" کی کاروائی کی گئی۔ اور بعد دوپہر سارودیشک سبھا کی۔ مہاشہ نر لکار سنگھ پردھان آریہ سماج نے پربھاو شالی ویاکھیان دیا۔ اور دکشن پرچار کے لئے اپیل کی۔ چار روپے دان پراپت ہوا۔ جو سارودیشک سبھا کو بھیجا گیا۔ بعد ازاں روزانہ بعد از دوپہر ۲۵۔ اگست تک پردھان جی کے وید منتروں کے ادھار پر جیو آتما پرکرتی کا ادھار بیتر تنم نبانگ کی بھاونا۔ وس بیر سکتا۔ آریہ جاتی کی رکھشا کیسے ہو پا سکے۔ بیرتی پایترا اور ہرت سے مکتی۔ لوگ براج سمرشٹی کا جیون اور گیتا کی تعلیم۔ اور مختلف مضامین پر

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

ورنا پورن پربھاو شالی ویاکھیان ہوتے رہے ہیں۔ جنہیں جنتا نے پسند کیا۔ پربھاو اتم رہا ؎ (منتری)

آریہ سماج لوئر بازار شملہ

کا سالانہ جلسہ ۳۰۔ اگست سے ۲ ستمبر تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں پنڈت بدھ دیو جی وویا النکار سوامی کیولانند جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ مہاشہ بھدر پال جی۔ مہاشہ راجپال جی۔ چمپا بھجن منڈلی آدمی مہانو بھاووں کے لیکچروں تتھا بھجنوں سے شملہ کی آریہ جنتا نے لابھ اٹھایا۔ شری پنڈت بدھ دیو جی۔ تتھا شری سوامی کیولانند جی مہاراج کے لیکچروں کا خاص اثر رہا۔ جلسہ سے پیشتر اور بعد میں سوامی جی کی کتھا ہوتی رہی ؎ (اندر جیت)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

مہاتما نارائن سوامی جی کی ادھکشتا میں سنسکار بلیدان دوس و شرادنی پرب بڑے سمارہ سے سارودیشک سبھا کے آدیش انوسار ۱۷۔ اگست کو منایا گیا۔ پنڈت کرم دیو جی ودیا واچسپتی۔ پنڈت گنگا شرن جی شاستری تتھا وویا بھاسکر پنڈت ویاس دیو جی شاستری کے شرادنی کے مہتو پر پربھاو شالی ویاکھیان ہوئے اس کے بعد حیدر آباد ستیاگرہ میں بلیدان ہوئے ویروں کا بلیدان دوس

منایا گیا۔ جس میں سرو پرتھم آریہ سماج کے پروہت شری پنڈت ویر بندھو جی سدھانت بھوشن نے گائتری اور وید کے چار منتروں کا گاین کیا۔ اس کے بعد پنڈت جے پرکاش جی نے بلیدان ہوئے ویروں کی شردھانجلی کا گیت گایا۔ اس کے بعد شری یت پنڈت شدھاکر جی منتری آریہ سارودیشک سبھا نے بلیدان ہوئے ویروں کے پرتی شردھانجلی سمرپت کی۔ اس کے بعد شری لالہ دلیش بندھو جی گپتا ایم۔ ایل۔ اے پنجاب نے بلیدان ہوئے ویروں کے جیون پر اپنے وچار پرکٹ کئے۔ مہاشہ برکت رام جی برکت نے پنجابی کویتا میں شردھانجلی بھینٹ کی ؎ (منتری)

جہلم کے مسلم پریوار کی شدھی

پنڈت نند لال جی آریہ مشنری دیانند سالویشن مشن دو تین ہفتوں سے آریہ سماج مندر کے علاوہ سیالکوٹ شہر کے مختلف محلوں میں بھی میجک لینٹرن دوارا زبردست پرچار کر رہے ہیں۔ جس میں آریہ ویر دل کے نوجوان سہیوگ دے رہے ہیں +

کچھ دنوں سے ضلع سیالکوٹ کے دیہاتوں میں پرچار آسمہ آریہ ویر دل کی طرف سے زور دیا جا رہا ہے۔ پنڈت رام لال جی بھجنوپدیشک بھی اپنے بھجنوں سے جنتا کو پرسن کر رہے ہیں ؎

$\frac{9}{4}$ کو پنڈت نند لال جی کی کوششوں سے ۱/۱ آریہ سماج مندر سیالکوٹ میں ایک جہلم کا مسلم پریوار جس میں ایک پرش ایک استری اور تین چھوٹی لڑکیاں ہیں شدھ کیا گیا۔ ان کے نام رام چند۔ سیتا دیوی اور بچوں کے نام شانتی۔ کملا۔ بملا رکھے گئے ؎

(رام لال منتری آریہ ویر دل سیالکوٹ)

آریہ کمار سبھا مورنڈہ کے سماچار

مورنڈہ میں دو ماہ سے آریہ کمار سبھا قائم ہو گئی ہے۔ جس میں آریہ کمار بڑے اتساہ سے حصہ لیتے ہیں۔ ہر سنیچر کو سماج مندر میں ہون یگیہ اور بھجن ہوتے ہیں۔ مہاشہ بھو رام جی اپنے منوہر ویاکھیانوں سے جنتا کو کرتارتھ کرتے ہیں۔ سبھا کے ممبروں کی تعداد دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ ساپتاہک ستسنگ میں حاضری اچھی تعداد میں ہو جاتی ہے ؎

(راجیندر کمار منتری)

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنے حلقہ کی آریہ یووک سماجوں۔ آریہ کمار سبھاؤں اور آریہ استری سماجوں کی فہرست تیار کرنا چاہتی ہے۔ جن جن مقامات پر ان تینوں سنستھاؤں میں سے ایک یا زیادہ موجود ہوں۔ وہاں کی آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کی سوچنا مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً ارسال کرنے کا کشٹ کریں ؎

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور)

آریہ یووک سماج سیٹ پور

۱۷۔ اگست کو حیدر آباد ستیاگرہ دوس "سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار بڑی شان سے منایا گیا۔ ہون یگیہ کے پشچات منتروں کا جاپ ہوا۔ اور آریہ ویر دل نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ رات پشچات راتری کو پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں ریکارڈنگ۔ کمیونل ایوارڈ تتھا ویر شہیدوں کے سمبندھ میں لیکچر و بھجن ہوئے ؎

مورخہ ۲۶۔ اگست کو جنم اشٹمی کا تہوار منایا گیا۔ یگیہ کے پشچات سنکیرتن ہوا۔ بچوں نے ڈرامہ کیا۔ تتھا آریہ اپدیشکوں نے شری کرشن جی کے سمبندھ میں اپدیش کئے اور بھجن گائے ؎

مہاشہ دیال چند کا دعوہ مہاشہ

ذرا سوچئے تو!

ایک پائی روزانہ خرچ کرکے ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنایا جا سکتا ہے

ایک پائی روزانہ سے بھی کم خرچ کرنے پر آپ "آریہ ورت" جیسا ہندی کا شاندار رسالہ پڑھ سکتے ہیں۔ دو روپیہ سالانہ چندہ میں سے تین آنے ڈاک خرچ کے نکال کر اڑھائی آنے سے بھی کم ایک مہینہ کی قیمت بنتی ہے۔ رسالہ کے تیس صفحے ہیں۔ گویا آپ ایک صفحہ پر ایک پائی خرچ کرتے ہیں۔ لیکن ان دنوں ایک پائی میں ایک صفحہ چھپائی ہمیشہ دینا آسان نہیں۔ پھر تین رنگ کا شاندار ٹائٹل ہے۔ ۵ تصاویر ۱۲ الیکھ۔ وہ کہانیاں تین کویتائیں اور ۵ واقفیت بڑھانے والے مستقل سلسلے ہیں۔ ذرا صفحہ ۱ پر دی گئی مضامین کی فہرست سے رسالہ کی اپیوگتا اور اتمتا کا اندازہ لگائیے۔ خود خریدار بنیں اور دوسروں کو بنائیں اور اس طرح ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہاتھ بٹائیں + (مینیجر)

چندہ بھیجنے کا پتہ: مینیجر "آریہ ورت" کچا نسبت روڈ لاہور

Haridwar. Digitized by eGangotri

پوکھر داس جی کی سپرٹری سے مہاشہ واسدیو نے ویدک ریتی سے کرایا۔ آریہ سماج کو مبلغ دس روپے مختلف فنڈوں کے لئے دان ملا۔

مہاشہ ٹھاکر رام جی کی دھرم پتنی کا اکسمات دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ سیاپے کی رسم بند کر دی گئی۔ پرم پتا پرمیشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ دیوگنگت آتما کو سدگتی تتھا سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

(رام چند شرما منتری آریہ سماج)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروز پور شہر

آریہ سماج میں وید جینتی سپتاہ بڑے شاندار طریقہ سے منایا گیا۔ مہاشہ بہاری لال و مہاشہ مدن جیت آریہ نے باری باری سے ویدک ونے سے کتھا کی۔ جنم اشٹمی کا تہوار دونو سماجوں کی طرف سے مشترکہ منایا گیا۔ پراتہ کال ہون یگیہ کے پشچات پنڈت ہری چندر جی۔ سوامی دھرمانند جی و مہاشہ بہاری لال کے ویاکھیان ہوئے۔ شام کو کشتی رسہ کشی وغیرہ کھیلیں ہوئیں۔ اور رات کو مہاشہ مدن جیت آریہ نے لگاتار ۲½ گھنٹے یوگیراج کرشن کے جیون کے سمبندھ میں ایک عالمانہ اور پُراز معلومات لیکچر دیا۔

۳۱۔ اگست۔ یکم و ۲ ستمبر کو سوامی کیولانند جی مہاراج کے منوہر بھجن اور لیکچر ہوئے۔ اور ۲ ستمبر کو اماوسیہ کا پارپوملک اُپاسنا کا یگیہ ماسٹر رام لال جی کنور ختزانچی آریہ سماج کے گھر پر ہوا۔ جس میں شریمتی دیاوتی جی کے بھجن اور مہاشہ مدن جیت کی پرارتھنا ہوئی۔

آریہ سماج مندر میں روزانہ دیا یام کا پروگرام چل رہا ہے۔

شریمتی دیاوتی جی نے اب سوتنتر روپ سے پرچار کرنا شروع کر دیا ہے۔ جن استری سماجوں و آریہ بھائیوں کو پرچار کے لئے اپنے ہاں بُلانا ہو۔ وہ مہاشہ مدن جیت جی آریہ فیروز پور شہر سے خط و کتابت کریں۔ (منتری)

آریہ سماج للہ میں وید پرچار

سوامی وید بھکشو جی نے تقریباً دس دن تک وید پرچار کیا۔ ان کے پرچار سے عام جنتا پر اچھا اثر پڑا۔ اور چند

ایک سترو ہانو پُرشوں نے اپنے گھروں میں ہون یگیہ رچائے۔ اور لالہ رام دلارے شاہ نے بیس روپے دان دیا۔ جو مختلف دھرم ستھانوں پر برابر برابر بانٹ دیا گیا۔ سماج ان کی تہ دل سے مشکور ہے۔

(دہربنس لال منتری)

آریہ سماج دھوری کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دھوری کا وارشک اُتسو یکم۔ ۲۔ ۳۔ نومبر ۱۹۴۰ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ اس اوسر پر پرسدھ سنیاسی۔ اُپدیشک تتھا بھجنوپدیشک پدھار کر اپنے منوہر اُپدیشوں۔ لیکچروں تتھا بھجنوں سے جنتا کو آنند کریں گے۔

سالانہ انتخاب

۱۔ پردھان لالہ اچھرو رام جی بی۔ اے لینڈ لارڈ۔ ۲۔ منتری بابو راجیندر پال جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ۔ ۳۔ کوشادھکش مہاشہ کندن لال جی۔ ۴۔ پستکادھکش حکیم جگدیش چندر جی۔ ۵۔ سینئر اُپ پردھان بابو سری نواس جی لینڈ لارڈ۔ ۶۔ جونیئر اُپ پردھان مہاشہ سادھو رام جی۔ ۷۔ اُپ منتری ڈاکٹر بلدیو کرشن جی۔

انترنگ کے سبھاسد

لالہ بابو رام جی۔ لالہ پنچھا رام جی۔ لالہ امین چند جی۔ لالہ جیت رام جی۔

(منتری آریہ سماج پڈا)

آریہ کمار سبھا جامپور کا سالانہ جلسہ

آریہ کمار سبھا جام پور کا سالانہ جلسہ ۳۰۔ ۳۱۔ اگست و یکم ستمبر کو خوب رونق سے ہوا۔ جھنڈا لہرانے کی رسم پنڈت آتمانند جی شاستری نے ادا کی۔ مردم شماری کانفرنس زیر صدارت پنڈت سردیالو جی ہوئی۔ کانفرنس میں تین پرستاؤ پاس ہوئے۔

۱۔ یہ کانفرنس سارود یشک سبھا کی آگیا انوسار خانہ پوری کرانے کا سمرتھن کرتی ہے۔

۲۔ یہ کانفرنس پرادیشک سبھا لاہور سے پرزور نویدن کرتی ہے۔ کہ وہ ہندو لفظ لکھانے کی بجائے آریہ لکھانے کی تلقین کرے۔

۳۔ ہر ایک سماج میں ایسی سب کمیٹی بنے۔ جو اس فرض کو ... سے سرانجام دے۔

پنڈت کرشن چندر کی اپیل پر مبلغ یکصد روپے سے زیادہ رقم جمع ہوئی۔

ہفتہ بھر کی اہم تازہ خبریں

— ۱۰۔ ستمبر کو جرمن ہوائی جہازوں نے لنڈن پر شدید ترین بم باری کی۔ شاہی محل کو بھی کافی نقصان پہنچا۔

— برطانوی ہوائی جہازوں کے برلن پر ۱۰۔ ستمبر کے ہوائی حملہ میں پانسو اشخاص ہلاک ہو گئے۔ جرمن پارلیمنٹ بلڈنگ پر بھی بم برسائے گئے۔

— اطالوی فوجیں مصر پر حملہ کرنے کیلئے تین طرف سے بڑھ رہی ہیں۔

— وسطی افریقہ میں برطانوی اور اٹلی کے ہوائی جہازوں میں زور شور سے جنگ ہو رہی ہے۔ اٹلی کے ۲۶۷ جہاز گرائے جا چکے ہیں۔

— وزیر اعظم برطانیہ نے ۱۱۔ ستمبر کی تقریر میں کہا۔ کہ برطانیہ پر حملہ کے لئے ہٹلر زور شور سے تیاریاں کر رہا ہے۔ حملہ سکاٹ لینڈ۔ انگلستان اور آئرستان تینوں پر ہو گا۔

— جاپانی فوج نے ہند چینی کے ایک اہم فوجی مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

— بلجیم کے وطن پرستوں نے جرمنی کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

— ہٹلر اکتوبر یا نومبر میں برطانیہ پر بڑا حملہ کرے گا۔

— لنڈن میں بمباری کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے وائسرائے ہند نے ۵ لاکھ روپیہ بھیجا ہے۔

— عثمانیہ یونیورسٹی کے ودیارتھیوں نے ہڑتال کر دی ہے۔

— پنڈت بیجی لال منتری آریہ یبھی ندھی سبھا نظام راجیہ نے شولاپور میں آریہ سماج مندر بنانے کی اسٹنٹ اپیل کی ہے۔

— ۹۔ ستمبر کو فرانسیسی ساحل سے انگلستان پر جرمنوں نے گولہ باری کی۔ سبھا اری توپوں نے بھی جوابی فائر کئے۔ فرانس اور انگلستان کے ساحل ہل گئے۔ لنڈن پر ۹ گھنٹے بمباری ہوتی رہی۔ ۲۴۹۴ اشخاص ہلاک اور چودہ سو زخمی ہو گئے۔

— امریکہ کے پاس ۲۸ ہزار ہوائی جہاز موجود ہیں۔

— ہالینڈ کو جرمنوں کے ۱۰۳ ہوائی جہاز تباہ ہو گئے۔

— لنڈن پر ۸۔ ستمبر کو رات کے ۸ بجے سے صبح ۵ بجے تک ہوائی حملہ رہا۔

— ایک لاکھ چینی سپاہی ہند چینی کی سرحد پر جمع ہو گئے ہیں۔

— موضع وانڈہ اکبری سے ڈاکو دو ہندو لڑکیوں کو اغوا کر کے لے گئے ہیں۔

— لنڈن پر حملہ کے دوران میں ۸۔ ستمبر کو ۸۸ جرمن ہوا باز ہلاک ہو گئے۔

— رومانیہ کے شاہ کیرول سلطنت کے تخت سے دستبردار ہو کر پرتگال چلے گئے ہیں۔

— ضلع ہزارہ سے ایک ہندو دیوی اور اس کی لڑکی کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

— حکومت ہند اٹھارہ ۱۸ لاکھ روپیہ کے خرچ سے ایک اور براڈکاسٹنگ سٹیشن تعمیر کرائے گی۔

— جرمن جہاز سنیچر کی شام سے اتوار کی صبح تک بمباری کرتے رہے۔ چار سو آدمی ہلاک اور چودہ سو زخمی ہوئے۔

— شکر وار کی رات کو برطانوی جہاز برلن پر چار گھنٹے بمباری کرتے رہے۔

— یو۔ پی کے کانگریسی حلقوں کی رائے ہے کہ گورنمنٹ کانگریس کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیگی۔

— ہنگری سالی جمہ ٹرانسلوینیا پر ہنگری کے قبضہ میں آ گیا ہے۔

— ہٹلر موجودہ جنگ کو ختم کرنے کے لئے دو انٹرنیشنل کونسل قائم کرنے کی سوچ رہا ہے۔ جن کے ممبر وہ خود سٹالن اور مسولینی ہوں گے۔

— وائسرائے کی تجویز ایگزیکٹو کونسل میں ۵۰ فیصدی ہندوؤں کو ۲۵ فیصدی کا ...

ضرورت ہے

آریہ پتری پاٹھ شالہ گوجرہ کو ایک سی۔ وی ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ بہتر سارٹیفیکیٹ سمیت عرضیاں ۲۰ ستمبر ۱۹۴۰ء تک آنی چاہئیں۔ آریہ وچار رکھنے والی کو ترجیح دی جاوے گی۔

سیکرٹری آریہ سماج گوجرہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیدوں میں ایشور کا سوروپ

بقیہ صت

اُنہیں ہوتے ہیں۔ اور وہ سب رہیں ہیں اُنہیں ہوتے ہیں۔ یہ سب لسند بیہ سلنبہ ہے وہ بھی ہوتے ہیں۔ یہ سب لسند بیہ سلنبہ ہے ۲۔ یجوئے اکار رہت اندر۔ اور باہر ویاپک انیما اکھوا چالک۔ پران رہت اور من رہت۔ تل رہت اکھشر سے بھی پرے الیا جو پر ماتما ہے۔ وہی پرُش اسنات پرمیشور ہے۔ اس سے پران۔ من اور سب اندریاں۔ تھا آکاش۔ وایو۔ تیج۔ جل اور پرتھوی اُتپن ہوتی ہے۔ یہی پرتھوی سب کا دھارن کرتی ہے۔ جس پرکار اگنی سے چنگاریاں اُتپن ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایشور سے پران من اندریاں اور پنچ مہا بھوت اُتپن ہوتے ہیں۔

اس پرمیشور کا سر اگنی ہے۔ اس ایشور کی آنکھیں چندر سوریہ ہیں۔ اس کے کان دشائیں ہیں۔ اس کی بانی وستر ت ویدہے۔ اس ایشور کا پران یہ وایو ہے۔ اس کا ہردہ یہ سب وشو ہے۔ اس ایشور کے پاؤں کے سنھان پر یہ پرتھوی ہے۔ یہی سب بھوتوں کا انتر آتما پرمیشور ہے۔

پرمیشور کا	پرمیشور کے شریر کے اوَیو
سر	دیولوک۔ اگنی
آنکھ	چندر۔ سوریہ
کان	دشائیں
مکھ	اگنی۔ اندر
بانی	وید
پران	وایو۔ ناگیر شوا
ہردہ	انترکھش۔ وشو
من	چندرماں
پیٹ ناِبھی	انترکھش
پاؤں	پرتھوی
ناڑیاں	ندیاں۔ چھوٹے جھرنے
کیش۔ بال	برکھش۔ بنسپتیاں
ہڈیاں	پتھر
ریڑھ کی ہڈیاں	پربت

یہ سب اُسی سرو انتریامی آتما کے ہی بنے ہیں۔ یہ اُسی سرو انتریامی کے شریر کے اوَیو ہیں۔ اسنات یہی اس کا وشو روپ شریر ہے۔ کیا یہ سنر یہ سہرا الگ کرنہیں دکھ رہے ہے؟ پاٹھک اس کا پرتیکش ساکھشات کار کریں۔ اور یہی ان کا اُپاسیہ دیو ہے۔ اس کو نہ بھولیں۔

اسی پرماتما سے یہ اگنی اُتپن ہوئی۔ اسنات اس پرمیشور سے یہ تیج پیدا ہوا۔ جس تیج کی سمدھائیں سوریہ ہی ہے۔ آکیا وہ پرچنڈ تیج ہے۔ اسی سوریہ سے سوم اُتپن ہوتا ہے۔ اس سوم سے پرجنیہ ہوتا ہے۔ اس پرجنیہ سے پرتھوی پر اوشدھیاں اُتپن ہوتی ہیں۔ ان اوشدھیوں سے ویریہ بنتا ہے۔ جس کے سینچنے سے استری کے اندر پرجا کی اُتپتی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس پرمیشور سے بہت پرجائیں یہ سب وشو اُتپن ہوتا ہے۔

پراچین اور ادھونک دیویاں

بقیہ صت ۸

اپنی دستو سمجھنے لگے۔ اور ہوتے ہوتے یہ بات یہاں تک بڑھ گئی۔ کہ بکنے تک کی نوبت پہنچی۔ ماتا پتا اپنی کنیاؤں کو بیچنے لگے۔ تھا پتی اپنی پتنیوں کو اس پرکار رکھتے بیلوں کی بھانتی بکنے سے استریوں کا مان اور پرتشٹھا کا سروناش ہو گیا۔ اُن کو شکھشا دینے کا تو کسی کو سوپن میں بھی دھیان نہ تھا۔ پرنتو پرکرتی بڑی ودیتن شیل ہے۔ سدا چکر کی بھانتی گھومتی رہتی ہے۔ اس پرکار انیا چار کی چکی میں پستے رہتے پر استریوں کو کچھ اپنے سوتو کا دھیان آیا۔ تھا پرشوں نے بھی اپنے انیائے کو سمجھا۔ کہ کوپ منڈوک نیائے کی بھانتی استریاں سارا دن پرشوں کی سیوا کرنا تھا چکی چولھے کے کاموں کے اتیرکت اور کوئی بات ان کے مستشک میں گھستی ہی نہ تھی۔ ان کے لئے ان کا سنسار وہیں تک سیمت تھا۔ پرنتو دھیرے دھیرے استریوں کو کچھ پرکاش دکھائی دیا۔ اور گیان ہوا۔ کہ وہ تو نپٹ مورکھ تھا نبدی ہیں۔ وہ سنسار کی سبھی باتوں سے ان بھگیہ ہیں۔ پھر دھیرے دھیرے اپنی شکھشا کی اور دھیان دیا۔ اور اپنے ادھیکاروں کو سمجھا۔ ہوتے ہوتے یہاں تک ہوا۔ کہ آج چھوٹے سے چھوٹے نگر میں بھی کوئی نہ کوئی کنیا پاٹھ شالہ ضرور ہے۔ تھا لڑکوں کے کالجوں اور سکولوں میں بھی لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ اور پرشوں کی بھانتی نوکری کے لئے استریاں بھی در بدر جھانکتی پھرتی ہیں۔ اُن کی عادتیں اتنی بگڑ گئی ہیں۔ کہ اب وہ گھر کا کام کاج کرنا گھر نا سید سمجھتی ہیں۔ جس کا یہ پرنام ہے۔ کہ گرہستھ کی گاڑی ٹوٹی پھوٹی لڑکھڑاتی ہوئی چلتی ہے۔ کیونکہ پرش اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور استریاں اپنی ہی دھن میں ہیں۔ بچوں کی دَشا کچھ پوچھئے ہی نہ۔ بیچارے نوکروں کے ہاتھوں کے کھلونے بنے ہیں۔ وہ جیسے چاہیں رکھیں۔ کام کرنے کی یہ دشا ہے۔ کہ گھر میں پیسے نہ ہوں۔ پرنتو نوکر ضرور رکھنا ہے۔ اور یدی دُربھاگیہ وش نوکر کہیں چلا گیا۔ تو ہوٹلوں سے کھانا آتا ہے۔ کیونکہ بی بی صاحبہ کو تو بھاجی بھی کاٹنی نہیں آتی۔ روٹیوں کا تو نام ہی کون لے۔ اس پرکار ورتمان ینگ اتی آج شکھشا پر اور ڈھ ہو چکا ہے۔ پرکرتی بڑی ورتن ہو گا۔ اتنہ پاٹھک بھوشیہ ہی دیکھیں گے۔ کہ لوگ سدشکھشا اور اُچیہ شکھشا کے کٹر ویرودھی ہو جائیں گے۔ کیونکہ جب استری اور پرش کے کاریہ کھیتر بھنّ ہیں۔ تو اُن کی سمان شکھشا کس پرکار لابھ دائیک ہو سکتی ہے۔ بھوشیہ ہی سمیہ آرہا ہے۔ جب استریاں اور پرش بھوشیہ ہی پھر سے اپنے اپنے دھرم کو سمجھ کر اُن پر آچرن کریں گے۔

Specific For BLOOD DISEASES

قائم شدہ ۱۹۰۵ء

سدّھ یوگ (رجسٹرڈ)

بلیش بہا مصفئ خون

ہر قسم کی دیرینہ پیچیدہ مہلک جلدی و خونی امراض مثلاً ایگزیما۔ خارش۔ داد۔ چنبل پھوڑے۔ پھنسی۔ زہرباد۔ کوڑھ وغیرہ چند یوم کے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں۔ زہریلی ادویات سے مبرا ہے۔

سدّھ یوگ جسم اور خاصکر رحم سے آتشک کے زہریلے مادہ کو نیست و نابود کر کے تندرست و توانا اولاد کے قابل بناتا ہے۔

قیمت چودہ ۱۴ دن کا کورس ساڑھے تین روپیہ۔

ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ گمٹی بازار لاہور

SIDH YOG
BLOOD PURIFIER
MULTANI PHARMACY Regd. GUMTI BAZAR... LAHORE.

گاؤکشی اور مسلمان

یدی آپ کو گوشت خوری اور گئو ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں۔ اور گئو ہتیا کو ودلیش کیلئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری پستک "گئو کشی اور مسلمان" قیمت ساڑھے چار آنے معہ محصول ڈاک منگوا کر پڑھیے۔ پرکاش لاہور نے زبردست سمالوچنا کی ہے۔ اس پستک میں گئو ہتیا کے نقصان اور گئو رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پستک کو ان گنت تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یکمشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو پچیس ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ
سید مصطفیٰ حسن رضوی ایڈیٹر الواعظ لکھنؤ (یو۔پی)

یوروپ میں سنسکرت اور وید کا پرچار

بقیہ صفحہ ۹

یہ کتاب یوروپ میں مقبول عام ہوئی۔ اس سے پتہ لگا۔ کہ سنسکرت کی صرف و نحو بسیط اور مکمل ہے۔ علم اللسان (فلالوجی) کی بنیاد دیتی ہے۔

۸۔ جوزف ڈبرانسکی نے سنسکرت کا مطالعہ کر کے سنہ ۱۷۵۰ء میں باقاعدہ فلالوجی کا علم ایجاد کیا۔ اور پکار کر بتایا۔ کہ دنیا کی زبانوں کی ابتدا اور اصل اصول سنسکرت زبان ہی ہے۔ نیز فلاسفی کا منبع بھی سنسکرت زبان ہی ہے غرضیکہ علم فلاسفی اور فلالوجی کا سرچشمہ سنسکرت ہی ہے۔ سوائے سنسکرت کے یہ علوم کہیں سے ماخوذ نہیں معلوم ہوتے۔

۹۔ پھر جوزف جنگمن نے سنسکرت کا مطالعہ کیا۔ اور اپنے ایک دوست کو خط میں لکھا۔ کہ روئے زمین پر سنسکرت نہایت ہی مکمل زبان ہے۔ اور سیلونک لیتھوانیا کی بھی ماں معلوم ہوتی ہے۔

۱۱۔ اس کے بعد بوہیمیا کے رہنے والے سنارک نے سنسکرت زبان کا مطالعہ کیا۔ اور اس کی خوبیوں پر ایک چھوٹی سی کتاب تیار کر کے اپنے ملک میں بھیجی۔ مگر افسوس کہ اس کا قلمی نسخہ تلف ہو چکا تھا۔

ممکن ہے اور بھی کئی شائقین نے سنسکرت کا مطالعہ کیا ہو۔ اور اس پر رائے زنی کی ہو۔ مگر اٹھارہویں صدی کے پہلے نصف حصہ میں چند اصحاب کے نام نیچے درج کر دیتے ہیں:۔

سنہ ۱۷۵۰ء کے بعد تو بہت سے یوروپی اصحاب نے سنسکرت کی طرف دھیان دیا۔ جن میں سب سے پہلے فرانس کے پادری کا نام سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اس نے سنہ ۱۷۵۴ء میں سنسکرت کا مطالعہ شروع کیا۔ اور ۱۹ برس لگاتار سنہ ۱۷۷۳ء تک سنسکرت پڑھتا رہا۔ اس نے ساتھ ہی فارسی کا بھی مطالعہ کیا۔ آخرکار اس نے دارا شکوہ کی کتاب سر اکبر جو سنہ ۱۶۵۷ء میں اپنشدوں کا ترجمہ فارسی میں ہوا تھا مطالعہ کر کے لاطینی اور فرانسیسی زبانوں میں اپنشدوں کا ترجمہ کر دیا۔

اس کتاب نے یوروپ کے علمی حلقوں میں کھلبلی پیدا کر دی۔ اپنشدوں کی روحانیت۔ حق شناسی۔ رموز اسرار الٰہی۔ آتما کے خصوصیات۔ اور روحانی نکات دیکھ کر یوروپ کے

لوگ دنگ رہ گئے۔

زمانہ حال میں دھرم کی ضرورت

بقیہ صفحہ ۹

جس پیاس نے لاکھوں آدمیوں کے جگر و سینہ کو جلا دیا ہے۔ بھارت سے ہی روحانی فلاسفی کی نہروں کے تلاطم نکلے ہیں۔ جنہوں نے دنیا بھر کو سیراب کر دیا ہے۔ اور اب بھی پھر بھارت ہی ہوگا۔ جہاں سے کہ پھر گیان اور سچے روحانی امرت کی موجیں اٹھیں گی۔ اور مغرب کی ساری تہذیب کو روحانیت سے شاداب و سیراب کرینگی۔

ناظرین میں نے موجودہ حالات میں دو ودوانوں کی رائے آپ کے سامنے بطور اقتباس پیش کر دی ہے۔ ایسے نازک زمانہ میں ایسے علماء کی رائے سے کیا ثابت نہیں ہوتا کہ دھرم کی ضرورت ہے۔ اور دھرم سے لاپرواہی و انحراف نے ہی بعض مہذب اقوام کے اندر بربریت اور وحشی

ملیریا۔ ٹائیفائیڈ اور دوسرے سب بخاروں کے لئے یہ نہایت آسان اور قابل اعتبار علاج ہے۔ اس میں ایک بھی ایسا جزو نہیں۔ جو زہریلا یا نقصان دہ ہو۔ اس کے استعمال سے فوری آرام آتے ہیں یہ بخاروں کے حقیقی اسباب کو دفع کر کے مستقل طور پر صحت بخشتی ہے۔

امرت دھارا تمام بیماریوں کو ہلاک کرنے کی زبردست طاقت رکھتی ہے۔ اور ان جراثیم کے حملے سے جسم کو محفوظ رکھتی ہے۔ تکلیف کو دور کرتی اور درجہ حرارت کو کم کرتی ہے۔ اور درد اور بے چینی سے نجات دیتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنہ (۸)

آج ہی کسی اچھی سی دوکان سے ایک شیشی خرید کریں۔

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

صوبہ یا شہر کے ایجنٹ امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے لئے خط و کتابت آپ سے بھی کی جا سکتی ہے۔

پن کا نہ جذبہ دکھا رہا ہے کہ شاید وحشی اور خونخوار جانوروں میں بھی اس حد تک نہ پہنچا ہوگا۔

ایک دھارمک نیتا میں کون کون سے گن ہونے چاہئیں

بقیہ صفحہ ۸ پر

کاریوں پر درشٹی ڈالنے میں ایک بات ظہور پذیر ہوگی کہ اپنی شاریرک مانسک اور آتمک شکتیوں کو پورن روپ سے وکست کر کے ان کو جیون پر نیت ودیہ نرودھ ماں کہ اپنے آدرش کی پورتی میں ہی ان کا اوسر وچیت پریوگ کیا ہے۔ اندرو یہ شسٹن دیو اندر یا رام اور ودیتا لیمپٹ اگنشنس بن کر ان دویہ شکتیوں کا دُر اپیوگ نہیں کیا۔ آتم سنیم کے بنا تاؤ جیون ہشٹو پورن بن نہیں سکتا۔ کیونکہ سنیمی جیون ہی ادھیاتمک وکاس کا ایک مانو سادھن ہے۔

۹۔ آتمو تسرگ۔ ویہ پرشوں میں سر شریشٹھ گُن آتم اتسرگ ہے۔ اپنے لکش کی پورتی کے نمت پران پن سے بھی پریتن کرنا ویر پرشوں کا سدا سوبھاوک برت رہا ہے۔ سادھارن منشیہ پرانیوں کی بھانتی منش بھی جیون رکشا کیلئے انیہ سمست بالوں کو تیاگ سکتا ہے۔ سرو شریشٹھ کرتویہ پران رکشا مان کر انیہ انوچیت۔ ستیہ استیہ اور دھرم ادھرم کا وویک تیاگ کر بھی جیسے تیسے اپنا بچاؤ کرنا سانسارک چاتری سمجھی جاتی ہے۔ لیکن ویر پرش اس پرکار کے کشدر رُوپ سے سرؤتا دُور رہتا ہے۔ اس کے جیون کی پریکشا تو ایسے ہی اوسر پر ہوتی ہے جب کہ وہ بھی دکلپ سمکش اپستھت ہو سکتے ہیں۔ پہلا لکش پورتی اور ستیہ مرن اور دوسرا لکش چیوت اور پتن وَت استاد دیرگھ جیون۔ سچے ویر پرش سدا پران پن سے اپنے لکش کی پورتی پر ہی ٹیک پرستش کے ساتھ پرانوں کی آہوتی دینے میں ہی اپنے کو کرت کرتیہ مانتے ہیں۔ بھارت ورش میں ویر پرشوں نے ہی اس سمکھن برت کا پالن کیا ہے یہ بات نہیں اپنو ویر بالکوں۔ ویر بالکاؤں۔ ویر بالاؤں اور ویر برودھوں نے بھی پرسپر ہوڑ لگا کر سنسار کے اتہاس میں اس پوتر دیش کی کیرتی کو سورن اکشروں میں انکت کر کے امر بنا دیا ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

... کے تانوں کا آنند لینے کے لئے
... جگد شیچند بھوشن
... رتن گراموفون سنگر
(گجراتوں چڑھیا چند)
... بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور
کو
... ولیوں۔ وداہ اُتسووں تہواروں سنگیت
... دکھانے دوار اکھٹا کرنیکے لئے یاد فرماویں
... بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

... کی ضرورت
... تردتی سوشیل اور یوگیہ بھاشیہ کنیا کیلئے
... میٹرک کی پرکھشا دیگی ایک شرامش
... یوگیہ اور سوسبھیہ آریہ ور کی ضرورت
... بھاشیہ ہو یا اور کسی آریہ برادری کا۔
... ۲۰ سے ۲۵ ورش تک ہونی چاہیئے
... بات پتہ ذیل پر کریں:۔
... جی معرفت امرت دھارا فارمیسی لاہور

... فلمیں پوالور پستول
... کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجدئیے گئے۔ ریل کا
... ذمہ دام لقد۔ گرینجر افسران قیمت
... بھی ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر
... مفت بھیجی جاتی ہے
... سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar ...
Kara...

... ضرورت ہے
... شہر و قصبہ میں اخبار "پرکاش"
... ہندی آریہ ورت" کیلئے کمیشن
... بنانے اور اشتہار فراہم کرنیوالے
... کی
... کیلئے خط و کتابت کریں:۔
... پرکاش۔ لاہور

سواستھ — رکھشا

کالی مرچ کے فوائد

کالی مرچ کو سنسکرت میں "مرچ"۔ مراٹھی میں "مرے"۔ گجراتی میں "کالی مری"۔ فارسی میں "پلپلے اسواد"۔ انگریزی میں "بلیک پیپر" کہتے ہیں +

ناگر بیل جیسی اس کی بھی بیل ہوتی ہے۔ اور اس کو لگانے کا طریقہ بھی ویسا ہی ہے۔ پیدا یہ اس کی اُنیبنی مالابار پرانت اور کوکن میں ادھک تر ہوتی ہے۔ اس کے پتے ٹھیک ناگر بیل کے برابر ہوتے ہیں۔ اس کے پھلوں کے گچھے آتے ہیں۔ یہی کالی مرچ ہے۔ اس میں بھی سفید اور شیام دو جاتیاں ہیں۔ پوری پکنے پر جو نکالی جاتی ہیں۔ وہ شویت ہوتی ہیں۔ کنتو کچے پن میں توڑی ہوئی شیام ہوتی ہے۔ اس پر ایک چھلی سی لگی رہتی ہے۔ جسے بڑی پیپر یا گج پیپر کہا جاتا ہے۔ اس کا پیلوگ اوشدھیوں میں اور بھوجن میں پرایہ ہوتا ہے۔ اس کی مول کو "چویہ" کہتے ہیں۔ اس کی بیل کی آیو بڑی ہوتی ہے۔ کوئی کوئی بیل تو ۴۰۔۵۰ ورش تک رہ سکتی ہے۔ اسے لتا ہونے کے کارن آشریہ ارتھ کسی بیل کا سہارا اوشیہ لینا پڑتا ہے۔ اتہ پاری بھدر (پانگرا) جیسے برکھش پر اس کی بیل کو چڑھا دیتے ہیں +

اس کا سواد تیکھا کڑوا۔ تیکھا۔ اُوشن چھیدک۔ پاچک۔ رُچی کر۔ اگنی دیپک۔ ستوتک۔ ورشیہ۔ ترکشن۔ پت کر۔ تتھا کف۔ دمہ۔ کھانسی۔ سُول۔ ہردہ روگ۔ کرمی۔ پرمیہہ۔ ارشی (بواسیر) ناشک ہے۔ یدی یہی گیلی ہو۔ تو کچھ کڑوا۔ تیکھا۔ پت شامک۔ بھاری۔ اگنی دیپک۔ رُچی کر۔ سواد اُتپن کرنے والی۔ پاک اور رس کے سمیہ مدھر تتھا کرمی ہردروگ۔ کف واتو شامک ہے +

شویت کے گن تری دوش ناشک۔ ویریہ ستوتک۔ کچھ رُوکھی۔ رسائنی۔ سارک۔ اُوشن۔ تیز۔ تتھا دشٹی کو تیز کرنے والی۔ ورشیہ۔ کچھ اور وش دادھا ناشک ہے +

وات سے انگ اکڑنے پر ٹھنڈے پانی میں کالی مرچ باریک پیس کر گاڑھا لیپ پیڑا کے ستھان پر کریں۔ اننتر اس کے اوپر کیلے کا گیلا پتہ کپڑے سے درڑھ باندھ دیں۔ ایسا کرنے سے ایک پہر بھر میں اوشیہ لابھ ہوتا ہے +

کھجلی پر آملہ سار گندھک اور کالی مرچ ایک ساتھ پیس کر گھی میں ملا کر کھجلی کے ستھان پر لگانا چاہیئے۔ اننتر دھوپ میں بیٹھنا چاہیئے۔ ایسا کچھ دن تک کرنے سے لابھ ہوتا ہے +

شیت (ٹھنڈی) پت پر (جس میں کھجلی آ کر کے شریر پر پتی سی اُمڑھ پڑتی ہے) گھی میں کالی مرچ کو پیس کر لگانا۔ تتھا مالش بھی کرنا۔ اور کچھ پیٹ میں کھانا چاہیئے +

کھانسی پر اس کا چورن دو ماشے شہد یا شکر کے ساتھ میں لینا چاہیئے۔ دودھ میں کالی مرچ کا چورن ڈال کر گرم کرنا۔ پھر اسے چھان کر پلانا بھی لابھ دائیک ہے +

وشم جوڑ میں اس کا چورن تُلسی کا رس اور شہد ملا کر لینا چاہیئے +

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ویسٹن (WESTON) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجیئے۔ وہ ایک گھنٹہ کے لئے گہری نیند سو جائیگا۔ اور ہلانے جُلانے سے بھی نہیں جاگیگا + قیمت صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنے (۸ر) +

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو۔ تو ریکشن (RACTION) سونگھائیے +
قیمت صرف دو روپے (عہ)

کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں ملیگا۔ گارنٹی کی جاتی ہے کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں۔

ایسٹرن آرٹس اکاڈمی نمبر ۴۵۔ P. W. L دہلی

ہفتہ وار "پرکاش" لاہور کا ہندی ماسک سنسکرن
ہندی "آریہ ورت" لاہور
کا
پہلا سپتر انک نہایت سج دھج سے چھپ گیا
اس میں پڑھیئے

لیکھ:۔
۱۔ بھارتیہ استریوں سے آشائیں (مہاتما گاندھی)
۲۔ دیش سیوا اور پتی سیوا (ماتا کستوربا بائی)
۳۔ دیش کے پرتی استریوں کا کرتویہ (جواہر لال نہرو)
۴۔ دیش کی بھاشا ہندی ہی ہو سکتی ہے (مدن موہن مالویہ)
۵۔ سنسار میں اشانتی کیوں؟ (مہاتما نارائن سوامی)
۶۔ سکھ کہاں ہے؟ (سوامی سرودا نند جی)
۷۔ راشٹر نیاں اور استریاں (وجے لکشمی پنڈت)
۸۔ استریوں کو کیسی شکشا چاہیئے (کماری سنتوش)
۹۔ ہم کیسے بنی جا سکتی ہیں (کماری دنیش نندنی)
۱۰۔ چین کی بہادر بیٹیاں (ایک چینی لیکھک کا انوواد)
۱۱۔ پنجاب میں ہندی پرچار کیسے ہو؟ (پنڈت بھیم سین)
۱۲۔ آدھونک گرہستھ سدھار کے ہائے (لالہ امرناتھ)

کویتائیں:۔
۱۔ "دیش آریہ ورت ہمارا" (شری امر چند جی فیض جالندھری)
۲۔ "آریہ ناری" (کوی پرکاش)
۳۔ "آریہ ماتا" (کمینو پرشاد ودیارتھی)

گدیہ کاویہ:۔
یوگ سے (ٹیگور)
پرماتما کے دربار میں (ٹیگور)

کہانیاں:۔
۱۔ سمان ادھیکار کا جھگڑا (ہتی علاو بہری)
۲۔ استریوں کے راجیہ میں پرشوں کی ستھتی۔ (ایک مزاحیہ ڈرامہ)

ستھائی ستمبھ:۔
۱۔ سمپادک کی لیکھنی سے ۲۔ سمپادک کے نام پتر ۳۔ سنگیت شدھار ۴۔ گرہستھ وگیان ۵۔ سواستھ سدھار ۶۔ ساہتیہ سنسار اتیادی

تصاویر:۔
۱۔ یوروپ میں ٹیلیفون کے دفتروں میں کام کرنے والی لڑکیاں گیس ماسک پہنے ہوئے۔
۲۔ برطانوی لڑکیاں فوجی تعلیم حاصل کر رہی ہیں
۳۔ برطانوی لڑکیاں گولی چلانا سیکھ رہی ہیں۔
۴۔ "دیش آریہ ورت ہمارا"
شاندار سہ رنگا ٹائیٹل۔ بڑھیا موٹے کاغذ پر تصاویر آرٹ پیپر پر۔ سندر چھپائی موٹا ٹائپ
چندہ سالانہ چار روپیہ۔ ودیشی ۵ شلنگ۔
سمپادکہ۔ شکنتلا دیوی ہندی بھوشن
مینیجر "آریہ ورت" نسبت روڈ۔ لاہور

کیا آپ جانتے ہیں؟

— ہندوستان میں مٹھوں کی تعداد دو لاکھ ۲۶ ہزار ہے۔ اور ان سے ہونے والی آمدنی ۱۵ کروڑ روپیہ۔

— ہندوستان کے ساٹھ لاکھ بھیک مانگنے والوں پر ۵۲ کروڑ روپے سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔

— راولپنڈی میں چار شادیاں ایسی ہوئی ہیں۔ جن میں جہیز وغیرہ کچھ نہ لیا گیا۔ اور چاروں شادیوں میں کل ۲۵ روپے خرچ ہوئے۔

— آل انڈیا ریڈیو سے روز دس زبانوں میں خبریں براڈکاسٹ ہوتی ہیں۔

— ناگ پور کی یونیورسٹی فیکلٹی آف آرٹس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کے ہر مرد طالب علم کے لئے یہ لازمی ہے۔ کہ وہ گولی چلانا سیکھے۔

— پوسٹل سیونگ بنک کی ۱۹۳۸-۳۹ء کی رپورٹ کے مطابق اس سال لوگوں نے ۸۲ کروڑ روپیہ ڈاک خانوں میں جمع کیا۔ جو کہ پچھلے ۹ سالوں کے ریکارڈ کو مات کر گیا ہے۔

سائنس کی نئی ایجادیں

۱۔ بنا سوئی کے چلنے والا گراموفون تیس روپیہ کی لاگت سے ایجاد کیا گیا ہے۔ جس پر دھوپ کی سیاہی سے سٹینے کا ریکارڈ لگاتا ہے۔ یہ ریکارڈ کبھی خراب نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس پر سوئی نہیں چلتی۔

۲۔ ایک سوئچ اس نمونے کا بنایا گیا ہے۔ کہ کمرے میں بجلی کے ساتھ لگا دیا جاتا ہے۔ جس وقت باہر سے آدمی آئے۔ تو صرف "لائٹ" کہنے سے روشنی ہو جائے گی۔ اور پھر "آف" کہنے سے بجھ بھی جائے گی۔ سوئچ سے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ قیمت بیس روپے کے قریب ہوگی۔

۳۔ ایک ایسی بیٹری بنائی گئی ہے۔ جس کو ۱۵ منٹ ہاتھ میں چلانے سے ۲ گھنٹے کے لئے ہمیں کینڈل پاور تک روشنی مل سکتی ہے۔ اس پر خرچ ایک آنہ مہینہ پڑتا ہے۔ اس میں کبھول بھاپ کا پانی ڈالنا پڑتا ہے۔

۴۔ ایک ایسی مشین بنائی گئی ہے۔ جو کمرے میں رکھ دی جائے۔ تو رات کے وقت اگر کوئی چور کمرے میں آئے۔ اور روشنی کرے۔ تو ایکدم الارم دینا شروع ہو جائیگا۔ کمرے میں آگ لگے۔ تب بھی الارم ہو جائے گا۔

۵۔ ایک ایسی مشین بنائی گئی ہے جس میں تین سیکنڈ میں ٹارچ کی بیٹریاں پھر نئے سرے سے کام دینے لگتی ہیں۔ اور نئی بیٹری کی طرح روشنی دیتی ہیں۔ اس مشین سے پرانی بیٹریوں کو آٹھ بار بھر سکتے ہیں۔ قیمت ۱۵ روپے کے اندر ہوگی۔

۶۔ ایک ایسی مشین بنائی گئی ہے جس کے سامنے کھڑے ہو کر "واٹر" کہنے سے پانی آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور "سٹاپ" کہنے سے بند ہو جاتا ہے۔

۷۔ ایک ایسی بیٹری بنائی گئی ہے جس کو دھوپ میں رکھ دینے سے رات کو بغیر کسی خرچ کے روشنی دیتی ہے۔ قیمت دس روپے۔

گھریلو باتیں

بھلاوہ جو پانی میں ڈالنے سے ڈوب جائے۔ وہ اُتم ہوتا ہے۔

سنیچر لون جو کانچ کے سمان ...... ہوتا ہے۔

سونا مکھی سونے کے سمان رُوپ والی اچھی ہوتی ہے۔

بارہ قند جو سٹر کے ماتھے کے سمان ...... وہ اُتم ہوتا ہے۔

ہرڑ چھوٹی گٹھلی والی اور ادھک گودے والی اچھی ہوتی ہے ...... جل میں ڈوب جائے۔

شلاجیت وہی اُتم ہوتی ہے جو ...... میں ڈالنے سے ثبوت چھوڑے۔ اور زمین پر پھیلے نہیں۔

کپور گیلا اور چکنا ہو۔ وہ اُتم ...... بڑھیا ہوتا ہے۔

الائچی جس کے دانے بھوٹے ...... وہی اُتم ہوتی ہے۔

سفید چندن بھاری اور خوشبودار اُتم ...... ہے۔

آنکھ کے بادوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سُرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت ۴ر فی شیشی

ملنے کا پتہ

ایجنٹ

پشاور: میسرز پی۔ این گگرو اینڈ سنز چوک یشیم گراں۔ شملہ: ٹھاکر برادرس لوئر بازار

گوروکل کانگڑی فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۷ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۲) سنسکار ودھی ۴ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ر (۳) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۷ر (۴) ویوہار بھانو ۱ر ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۹ر (۵) پنچ مہا یگیہ ودھی تین پیسے۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) گئو کرونا ندھی ۱ر ۲۵ سے ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر ۲ پیسے سو سے ادھک لینے پر اکروپیہ سینکڑہ۔

دیگر پستکیں وشو کی پہیلی ۱۲ر۔ آریہ پرو پدھتی ۱۲ر۔ ستیارتھ پرکاش ۱۲ر۔ نو اپنشد پرکاش ۱۲ر۔ ویدک تتو گیان ۳ر۔ کرتو یہ درپن ۱۰ر۔ آریہ جیون ۶ر۔ ویدک مارگ ۳ر۔ جیون پتھ ۵ر۔ ویدیں استریاں ۸ر۔ بھارتیہ سماج شاستر ۶ر۔ ویدک اپدیش ۸ر۔ آریہ منتویہ درپن ۶ر۔ آریہ کمار گیتی ۴ر۔ خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ یا دو آنے فی کاپی۔

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر ناتھ نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے۔ اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے۔ رعایتی چھ روپے۔ اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہیئے۔

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگھتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے۔ چرک مول ایک جلد میں چار روپے۔ سسرت فی جلد چار روپے۔

ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں۔ اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" کچی لسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Founder: M. Krishna. B.A.
Regd. No. L. 435.

ہفتہ وار پرکاش لاہور

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے
تار کا پتہ "پرکاش"
رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔ ؁
برما ۔۔۔ ضر
غیر ممالک دس شلنگ

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۷۔ اسوج سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۶

آریوں کی پرارتھنا

۱۔ دُعا تجھ سے ہے اَے مالکِ دو جہاں
عطا کر ہمیں سینکڑوں خوبیاں

۲۔ تیرا ذکر سب کے ہو وردِ زباں
محبت تری ہو دلوں میں نہاں

۳۔ بُرائی کا باقی رہے نہ نشاں
پھلے پھولے نیکی کا پودا یہاں

۴۔ جہاں بھر میں چھایا ہو امن و امان
اِدھر ہو۔ اُدھر ہو۔ یہاں ہو وہاں

۵۔ تُو حاضر ہے۔ ناظر ہے۔ موجود ہے
ہر اِک ذرہ سے تیرا جلوہ عیاں

۶۔ تیری یاد میں مست ہوں ہر گھڑی
جواں۔ عورتیں۔ بوڑھے۔ خورد و کلاں

۷۔ ملیں جس سے ہم اُس سے نیکی کریں
مٹا دے دلوں سے بدی کا نشاں

۸۔ ہمارے ہوں اعمال نیک اور بھلے
جہاں جائیں چھائیں شہرت وہاں

۹۔ تیری ذات پر ہے جنہیں اعتماد
انہیں مل گئی دولتِ دو جہاں

۱۰۔ یہاں کیا؟ جہاں بھر میں ہو ہر طرف
ہماری لیاقت کا سکہ رواں

۱۱۔ دلوں میں ہو روشن محبت کی آگ
نہ پیدا ہو نفرت کا ہرگز دھواں

(از روشن چھپالوی بی۔ اے)
(غیر مطبوعہ۔ خاص)

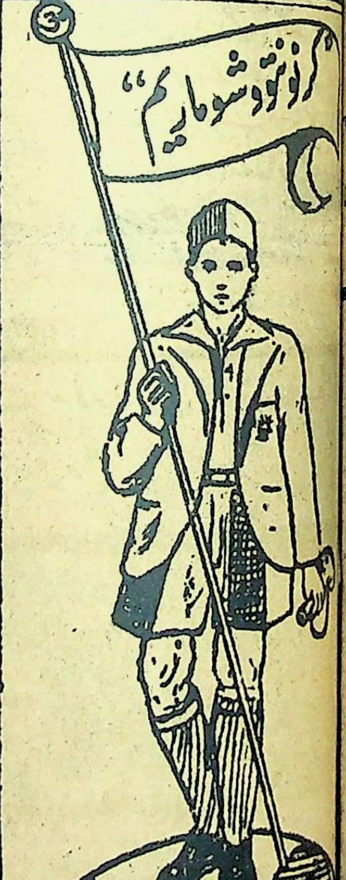

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

the Prakas
WEEK
LAHORE

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

بھگتا کا برت بھگتوجن۔ لے کر جو مرجائے
پاپ رہت سکھ لوک ہیں۔ اُتم پد وی پائے

(۲۲)

گیان یگیہ اور کرم سے۔ جو جو لوک کمائے
بنتیہ نہ ان کو جان کر۔ من کو دُور بھگائے

(۲۳)

نشچت جانے اِلنش یہ۔ یگیہ نہ سکے رجھائے
وید گیا تا گورو سے۔ برجگتی کر کے پائے

(۲۴)

سفرجیت والے شنشیہ کو۔ گورو بھید سمجھائے
لے پربھو سنتیہ دھام جو۔ برہم ودیا سکھلائے

(منڈک دوسرا کھنڈ میلا)

سمپتی پینگنا اُنبتی۔ جگ کی اس سے جان
شنشیہ سے انگرانے کہا۔ ستیہ اسے تو مان

(پنڈت علا دلپوری)

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

ॐ

رگ وید ——— یجر وید

وید امرت

سام وید ——— اتھروید

ओउम यो अग्नौ रुद्रो यो अप्स्वन्तर्य ओषधीवीरुध आविवेश य इमाविश्वा-
भुवनानि चाक्लृपे तस्मै रुद्राय नमो अस्त्वग्नये॥

بھاوارتھ:۔ جو دُشٹوں کو اُرن کرنے والا اور بھگوان اگنی ہیں جو جلوں۔۔۔ کے مدھیہ ہیں جو انیک پرکار سے انیتر ہونے والا اوشدھیوں میں پروشٹ ہو رہا ہے۔ جو رُودر ان دریشیہ مان سروبھوتوں کے اُتپن کرنے میں سمرتھ ہے۔ اس سرو جگت میں پرویشٹ گیان سوروپ رُودر کے پرتی ہمارا بارم بار نمسکار ہو۔

اتھرو گان

(۱)
اوشدھیوں میں ہو تمہیں - جل اگنی میں باس
دُشٹوں کو تم دنڈ دو - رُودر پربھو! وشواس

(۲)
چراچر بھوتوں کے تمہیں - اُتپادک بھگوان
سرشٹا ہو تم جگت کے - تم دیتے ہو گیان

(پنڈتی)

چُنے ہوئے پھول

—— کسی بہت بڑے دُکھ کے ... گہری آہ مت بھرو یا انگڑائی یا ... کے بعد لفظ ہائے بے اختیار نکل ... ہے۔ یہ بہت بُری بات ہے ... عادت کو چھوڑنے کی کوشش کرو۔

—— پہلے سے ہی ایسی جگہ پر بیٹھو ... سے کوئی اُٹھا نہ سکے۔

—— کسی لائبریری میں جا کر بات ... مت کرو۔ اور نہ زور زور سے پڑھو ہی۔

—— لائبریری میں جا کر جس اخبار ... کتاب کو آپ دیکھنا چاہتے ہیں ... اگر اُس وقت کوئی دیکھ رہا ہو ... ہو۔ تو اُس کے ہاتھ میں سے مت ...

—— کسی عجائب گھر یا کارخانہ کو ... سے پہلے اُس کے قواعد پڑھ لو۔ پھر ... قدم رکھو۔

—— لوگوں کو کھانا کھلانے کے ... کرو۔ تو انہیں سلیقے سے اچھی جگہ بٹھاؤ ...

رشی نروان دوس (دیوالی) پر پرچار رتھ بانٹنے کے لئے

پرکاش لاہور کا رشی نمبر

قیمت ہندی ۳ر

قیمت اُردو ۳ر

اس ورش ہندی اُردو دونو زبانوں میں شائع ہوگا

تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر فوراً بھیجئے

کیا ہوگا؟

۱۔ کئی ... رنگی دو رنگی و یک رنگی تصاویر
۲۔ شاندار باتصویر رنگین ٹائیٹل
۳۔ عمدہ لکھائی۔ بہترین بڑھیا قیمتی کاغذ۔ ٹائیٹل آرٹ پیپر کا۔
۴۔ اعلیٰ پایہ کے لیکھ۔ لیڈروں کے پیغامات۔ جوشیلی نظمیں۔ دلچسپ کہانیاں۔ دلچسپ کارٹون۔ مکھیہ پورن نئی نئی چیزیں۔ لیکھکوں کے فوٹو بھی چھپیں گے۔

کیا ہونا چاہیئے؟

۱۔ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر جلد بھیج دیں۔ یہ بھی لکھیں۔ کہ اردو کی کتنی کاپیاں ہندی کی کتنی؟
۲۔ قیمت پیشگی بحساب تین آنے فی کاپی آرڈر کے ساتھ بھیج دیں۔ پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو نمبر سب سے پہلے ملیگا۔ محصولڈاک معاف ہوگا۔
۳۔ نمبر وی۔پی سے نہیں بھیجا جاوے گا۔

مینیجر:۔ (صیغہ ہندی و اُردو) رشی نمبر "پرکاش" لاہور

سخت سردرد میں

گورُوکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سردرد دُور ہو ... دماغ کو طاقت ملتی ... اور بال بھی کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰) فی شیشی

ایجنسی

لاہور:۔ ہسپتال روڈ   لدھیانہ:۔ النکار آوشدھالیہ کوچہ لاٹو ...

گورُوکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
سمت ۱۹۹۷ ۷ اسوج ۲۲ ستمبر ۱۹۴۰ء
جلد نمبر ۳۶ | دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱ | نمبر ۳۶

ہنسا اور اہنسا کا سوال اس وقت
لوگوں کی دلچسپی کا موجب بنا ہوا ہے۔
دنوں مہاتما گاندھی کے اخبار "ہریجن"
کہا۔ کہ انہوں نے اس سوال کا کہ
اور انڈے کا سیون اہنسا کے
ہے یا نہیں؟ "نہیں" جواب دیا۔
وجہ یہ دی کہ اگر اسے ہنسا سمجھا
تو بہت سے ہندو اور سب
مسلمان اور عیسائی کانگریس
الگ ہو جائیں۔ مہاتما جی کے اس
پر دیش بھر میں تعجب اور ناراضگی
لہر دوڑ گئی ہے۔ اس پر ناراضگی
کا نراش ہونا تو لازمی تھا ہی۔
آہاریوں نے بھی آشچریہ پرکٹ کیا۔
اور انڈے کے سیون سے بھی
کا اُلنگھن نہیں ہوتا۔ تو ہنسا
چیز کا نام ہے؟ معلوم ہوتا ہے۔
لوگوں نے اپنی یہ ناراضگی مہاتما جی پر
کر دی ہے۔ چنانچہ انہوں نے
کے تازہ پرچہ میں لکھا ہے کہ
دیش کے چاروں کونوں سے اسقدر
آئے ہیں۔ کہ غلط فہمی کو دُور کرنے
لئے میرے لئے یہ لکھنا ضروری ہو
کہ میرا جواب صرف کانگریس
اہنسا تک محدود تھا۔ اور اسی لئے
نے دلیل بھی یہ دی تھی۔ کہ "مانس
ہندو اور مسلمان اس سے الگ
جائیں گے۔ میں خود تو اہنسا کو بہت
سمجھتا ہوں۔ اور کسی لینڈو اور بکھشی
دینے کے خلاف ہوں۔ یہانتک
یہ بھی گوارا نہیں۔ کہ سانپ کو
کیا جائے"۔ میں نے مہاتما جی کا
مضمون اسی غور سے پڑھا ہے۔ جس
ان کا کوئی مضمون مستحق ہوسکتا ہے۔ میں
ہوں۔ کہ پہلے جواب میں اُن کا منشا
کانگریس کی اہنسا سے تھا۔ اور "پرکاش"
پاٹھکوں کو یاد ہوگا۔ کہ میں نے اپنے
میں اس کا یہی آشا سمجھا تھا۔ لیکن
کہنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ
کا پہلا جواب غلط تھا۔ اور یہی
ہے۔ کہ جواب کی وضاحت سے
فہمی دُور نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر ان
اہنسا وہی ہے۔ جس کا شاستروں میں
گیا ہے تو اہنسا ایک ہی قسم کی ہے۔ یہ عجیب
ہے کہ کوئی ایسی حالت نہیں جس میں کسی
پولیٹیکل ہو جائے۔ اور کسی وقت اخلاقی
مہاتما جی کا یہ کہنا۔ کہ کانگریس
اہنسا میں مانس اور انڈے کا

ہنسا اور اہنسا

سیون پاپ نہیں غلط ہے۔ ہنسا تو ہر حالت میں پاپ ہے۔ چاہے وہ کانگریس میں رہ کر کی گئی ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ ہنسا اہنسا کے لئے کی جائے۔ یعنی کسی اعلےٰ تر مفاد کے لئے۔ جیسے ایک پاگل لومڑ مہاتما جی کے آشرم میں گھس آیا۔ اور اُسے اُنہوں نے گولی سے مروا دیا۔ اس لومڑ کو گولی سے مارنا بظاہر بلاشبہ ہنسا ہے۔ لیکن چونکہ وہ بڑی ہنسا کو روکنے کے لئے کی گئی ہے۔ اس لئے پاپ نہیں رہی۔ بہت عرصہ ہوا۔ جب مہاتما جی سابرمتی آشرم احمد آباد میں رہا کرتے تھے۔ انھوں نے گائے کے ایک بچھڑے کو جو عرصہ سے بیمار چلا آرہا تھا گولی سے مروا دیا۔ اس پر ہندوستان بھر میں کولاہل مچا۔ اور اس قدر نکتہ چینی ہوئی۔ کہ مہاتما جی کو جواب دینا پڑا۔ اُنہوں نے لکھا۔ کہ میں نے اسے گولی سے مروایا ہے۔ تو اہنسا کے بھاؤ سے پریرت ہو کر۔ وہ اس قدر تکلیف میں تھا۔ کہ مجھ سے اس کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی تھی۔ اور چونکہ اس کا مرض لا علاج تھا۔ اس لئے اسے تکلیف سے نجات دلانے کے لئے اس کا خاتمہ کر دیا گیا۔ گویا انہوں نے اس پر رحم کھا کر اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ بچھڑے اور لومڑ کی حالت میں فرق ہے۔ بے شک بچھڑا بیمار تھا۔ یہ بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اس کا مرض لا علاج تھا۔ لیکن چونکہ اس سے کسی اور کو خطرہ نہ تھا۔ اس لئے اُسے ہلاک کرنا کسی طرح بھی جائز نہ تھا۔ پھر جیسا کہ اُن دنوں کہا گیا۔ کہ منش کا کیا حق ہے۔ کہ کسی دوسرے کی جان لے۔ جب کہ وہ اسے بنا نہیں سکتا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ بچھڑا کسی حالت میں بھی اچھا نہ ہوتا۔ اس لئے یہ اصول تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ "آخری وقت تک زندگی بچانے کی کوشش کرو"۔

مہاتما جی کا وہ فعل کسی طرح بھی جائز نہ تھا۔ لیکن لومڑ کا قتل جائز تھا۔ کیونکہ اس سے دوسروں کی زندگی کو خطرہ تھا۔

مہاتما جی کی غلطی یہ ہے۔ کہ اُنہوں نے اہنسا کے ارتھ اس لئے اُلٹے کر دیئے کہ کانگریس بدنام نہ ہو۔ کانگریس میں مانس آہاری بھی شامل ہیں۔ اور کسی بھی نیائے سے مانس آہاریوں کو اہنسا وادی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ گوشت ہنسا کے بنا کسی طرح حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ایک طرف یہ بات ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہ مہاتما جی کے دعویٰ کے مطابق کانگریس اہنسا پر کاربند ہے۔ یہ دو باتیں ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں۔ اور جب یہ پوچھا گیا۔ کہ ایک طرف آپ یہ کہتے ہیں۔ کہ کانگریس اہنسا کی پابند ہے۔ اور دوسری طرف اس میں ہزاروں اور لاکھوں مانس آہاری شامل ہیں۔ تو کیا یہ سمجھا جائے۔ کہ مانس بھکشن ہنسا میں شامل نہیں۔ تو اُنہوں نے کہہ دیا۔ کہ "ہاں"۔ یہ کہہ کر اُنہوں نے اپنی پوزیشن مضحکہ خیز بنالی۔ انہیں کھلے دل سے یہ تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ کانگریس نہ عدم تشدد پر کاربند ہے۔ نہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کسی مانس آہاری کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ عدم تشدد کا پیرو ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ یہ مان لیتے۔ کہ وہ کانگریس کو اہنسا کا پابند نہیں بنا سکے۔ اُنہوں نے اہنسا کے اُلٹے ارتھ کر کے یہ ثابت کرنا چاہا۔ کہ کانگریس اہنسا پر کاربند ہے۔ جب منش سے ایک غلطی ہو جائے۔ تو اس کے بدنام سے بچنے کے لئے غلطی پر غلطی کرتا جاتا ہے۔ یہی حالت مہاتما جی کی ہوئی ہے۔ اُنہوں نے اپنی غلط پوزیشن کو درست ثابت کرنے کے لئے ایک لمبی چوڑی بحث چھیڑ دی ہے۔ جو غیر ضروری ہی نہیں۔ غیر متعلق بھی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ کئی مانس آہاریوں میں بھی اچھے اچھے گُن ہیں۔ اور کئی اہنسا وادیوں میں اتنا کرودھ پایا جاتا ہے۔ کہ انہیں دیکھ کر دکھ ہوتا ہے۔ اُس شخص کو آپ اہنسا وادی کیسے کہہ سکتے ہیں۔ جو کرودھ کو بھی نہیں جیت سکا۔ یہ درست ہے۔ کہ واستوک اہنسا میں کرودھ کے لئے کوئی استھان نہیں۔ اور جو منش سچے معنوں میں اہنسا تک ہونا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ کرودھ کا سروتھا تیاگ کرے۔ لیکن اس سے اہنسا کا لکشن نہیں بدل جاتا۔ جو منش کرودھی ہو۔ وہ اس انش میں اس دوسرے منش سے گھٹیا درجہ پر ہے۔ جس نے کرودھ کو اپنے وش میں کر رکھا ہے۔ مانس بھکشن نہ کرنے والا یدی کرودھ کا تیاگ کر دے تو وہ بہت اونچا ہو جائے۔ اور مانس سیون کرنے والا کوئی منش یدی کرودھ کے وش میں نہیں۔ تو وہ اس گُن کیلئے پرشنسا کا پاتر ہے۔ کنتو مانس بھکشن کے اوگن کے لئے نندا سے نہیں بچ سکتا۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ کمزور منش اپنے کسی اوگن کو چھپانے کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ کیا دُنیا میں یہی ایک دوش رہ گیا ہے۔ اور کوئی پاپ نہیں رہا۔ اور وہ دوسرے پاپ گنانے لگتے ہیں۔ وہ اس سمے بھول جاتے ہیں۔ کہ جو پاپ انہوں نے گنائے ہیں۔ وہ بھی نشیدھ ہیں۔ اور جن میں وہ ہیں۔ وہ نندا کے پاتر ہیں لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ دوسروں کے اوگنوں کے کارن میرا اوگن اوگن نہیں رہتا۔ ہم نے خود آریہ سماج میں لوگوں کو اس ٹیکنیک سے کام لیتے دیکھا ہے۔ جب کسی سے کہا گیا۔ کہ تم آریہ سماجی ہوتے ہوئے مانس بھکشن کرتے ہو۔ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ تو بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی کو تسلیم کرتا۔ اُس نے دوسروں کے دوش گنا دیئے۔ اور کہہ دیا کہ سنسار میں مانس بھکشن ہی ایک دوش رہ گیا ہے۔ دوسروں میں بھی تو دوش ہیں۔ مجھ میں ایک دوش ہوا تو کیا؟ سارانش یہ کہ اہنسا ایک ہی قسم کی ہے۔ سنسار میں کوئی پولیٹیکل اہنسا نہیں۔ نہ کانگریس

کی خاطر اس کا نکشیہ بدل سکتا ہے۔ حقیقی معنوں میں کانگریس اہنسا پر کاربند نہیں۔ کیا مانس انڈہ کا سیون ہنسا میں داخل نہیں ہے۔ بجائے اس کے کہ کانگریس کو ہنسا کے الزام سے بچانے کے لئے مہاتما جی "نہیں" میں جواب دیتے۔ وہ "ہاں" کہہ دیتے۔ بجائے اس کے کہ وہ اہنسا کی غلط تعریف کرتے۔ وہ یہ تسلیم کر لیتے۔ کہ میں کانگریس کو نہایت ہی محدود دائرہ میں عدم تشدد کا پابند بنا سکا ہوں۔ اور وہ اتنا کہ جنگ آزادی میں وہ تشدد سے کام نہ لے گی۔

اس سے زیادہ نہیں۔ کانگریسی چونکہ مانس انڈے کا سیون کرتے ہیں۔ اس لئے انہیں سچے معنوں میں اہنساوادی نہیں کہہ سکتے۔ تو ان کے جواب سے لوگوں کو جو غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ نہ ہوتی۔

(۲)

پچھلے ہفتہ یہ سوال ایک اور روپ میں ہمارے سامنے آیا ہے۔ مہاتما گاندھی نے ماسٹر تارا سنگھ جی اکالی لیڈر کو لکھا۔ کہ چونکہ تلوار یا تشدد سکھ دھرم سے وابستہ ہے۔ اور کانگریس عدم تشدد کی پابند ہے۔ اس لئے آپ میں اور کانگریس میں کچھ مشترک نہیں۔ اور آپ کو کانگریس سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔ مہاتما جی نے جو کچھ لکھا۔ صرف ماسٹر تارا سنگھ کے لئے نہیں۔ نہ صرف اکالیوں کے لئے۔ بلکہ سکھ ماتر کے لئے۔ ماسٹر جی نے مہاتما جی کے اس خط کا جواب دیا ہے۔ لیکن مجھے اس سے غرض نہیں۔ میرے لئے سوال یہ ہے۔ کہ سکھ کانگریس میں نہیں رہ سکتے۔ اس لئے کہ تلوار کا ان کے دھرم سے گہرا سمبندھ ہے۔ تو کیا مسلمان رہ سکتے ہیں۔ ان کے مت میں بھی تو تلوار اوت پروت ہے۔ وہاں تو ہمیں یہ ملتا ہے۔ کہ جنت تلوار کے سایہ تلے ہے۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ مہاتما گاندھی یہ مانتے ہیں۔ کہ قرآن عدم تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کے متعلق صرف اتنا ہی کہنا کافی ہوگا۔ کہ اسلام کو جنم لئے ۱۳۵۹ سال ہو گئے ہیں۔ اس لمبے عرصہ میں مہاتما گاندھی کو چھوڑ ایک بھی ایسا شخص نہیں ہوا۔ جس نے اسلام سے عدم تشدد منسوب کیا ہو۔ کوئی شخص قرآن شریف کا سرسری مطالعہ کر کے دیکھ سکتا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کا یہ خیال کہ قرآن عدم تشدد کی تعلیم دیتا ہے کہاں تک درست ہے۔ اور مزید

ثبوت کی ضرورت ہو۔ تو اسلام کی تاریخ دیکھ لو۔ لطف یہ ہے۔ کہ مہاتما جی کو گیتا میں بھی عدم تشدد نظر آتا ہے۔ حالانکہ وہ ساری کتاب عدم تشدد کے ورودھ میں لکھی گئی ہے۔ ارجن نے موہ کے وش میں آکر یدھ کرنے سے انکار کر دیا۔ شری کرشن نے اسے اپدیش دے کر پھر یدھ کے لئے تیار کیا۔ جس کا یہ پرنام یہ ہوا۔ کہ اس نے پھینکا ہوا دھنش اٹھا لیا۔ اور کورووں کو نہ بیخ کر دیا۔ ہمارے معنوں میں تو شاید یہ ہنسا بھی اہنسا سمجھی جا سکے۔ لیکن مہاتما جی کے معنوں میں تو کسی طرح نہیں سمجھی جا سکتی۔ وہ تو طاقت کا استعمال ہر حالت میں ورجت سمجھتے ہیں۔ سو جہاں تک کانگریس کا تعلق ہے۔ مسلمان اور سکھ ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ اگر ایک کے مذہب میں تلوار کو دخل ہے۔ تو دوسرے کے مذہب میں بھی۔ اور اگر سکھ کانگریس میں نہیں رہ سکتے۔ اس لئے کہ وہ عدم تشدد کے پابند ہیں۔ تو یقیناً مسلمان بھی نہیں رہ سکتے۔ مہاتما جی نے اپنے لئے ایک گورکھ دھندا کھڑا کر لیا ہے۔ جس سے نکلنا اُن کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ درحقیقت کانگریس کو تشدد اور عدم تشدد کے جھگڑے میں نہ پڑنا چاہیئے۔ آزادی کے حصول کے لئے مصلحت کے طور پر وہ عدم تشدد پر کاربند رہے۔ تو ہرج نہیں۔ لیکن اس سے زیادہ نہ کانگریس سے آشا رکھنی چاہیئے۔ نہ کسی کانگریسی سے۔ مہاتما جی خواہ مخواہ اسے ایک ایسی راہ پر چلانا چاہتے ہیں۔ جو اس کی نہیں۔ سچ پوچھو تو مہاتما جی کی اہنسا ماننے والے جینی ہوں تو ہوں۔ کوئی اور نہیں۔ ویدک دھرم مانس بھکشن کا نشیدھ کرتا ہے۔ لیکن وہ شکتی کے پریوگ کو ورجت نہیں کرتا۔ اس کے انوسار سنسار میں ایک ورن نہیں۔ جیسا کہ مہاتما گاندھی مانتے ہیں۔ بلکہ چار ورن ہیں۔ سب سے اُچیہ ورن براہمن کا ہے۔ اور براہمن کے لئے اہنسا یا عدم تشدد پر کاربند رہنا ضروری ہے۔ سوائے وشیش اوستھا کے اس کا دھرم ہے کہ تشدد سے کام نہ لے۔ دوسرا ورن ہے کھشتری کا دھرم ہے۔ کہ ضرورت کے وقت باہو بل کا پریوگ کرے۔ لیکن یہ پریوگ واجب کی آ گیا سے ہوگا۔ یہ نہیں۔ کہ وہ بطور خود کسی کو اپرادھی قرار دے۔ اور اس کا سر اپنی تلوار سے اُڑا دے۔ تیسرا ورن ویشیہ اور چوتھا شودر ہے۔ اور اگر منش سماج کی

رچنا دیکھی جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ چاروں ورن کسی نہ کسی روپ میں ملتے ہیں۔ کوئی سچا ویدک دھرمی مہاتما گاندھی کے ساتھ سہمت نہیں ہو سکتا۔ کہ سنسار میں ایک ہی ورن ہے۔ اور وہ ورن تمام قسم کی سرگرمیوں پر حاوی ہے۔ ورن ایک ہے۔ اور وہ بھی براہمن کا کام کرے۔ یہ ماننا حقیقت کی طرف سے آنکھیں موندنا ہے۔ نہ سنسار میں سب براہمن ہیں۔ اور نہ ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے ہمارے شاستروں نے منش سماج کے چار بڑے بڑے وبھاگ کر دئے ہیں۔ اور یہ وبھاگ منش کے گن کرم سوبھاؤ کے انوسار کئے گئے ہیں۔ اور گن کرم سوبھاؤ کے انوسار ہی منش کا ورن نشچت کیا جاتا ہے۔ مہاتما گاندھی جن خیالات کا پرچار کر رہے ہیں۔ وہ آج سے نہیں۔ بلکہ صدیوں سے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن نہ وہ اس وقت تک کامیاب ہوئے ہیں۔ اور نہ آئندہ ہوں گے۔ کیونکہ ان میں یہ ایک نہایت ضروری بات نظر انداز کر دی گئی ہے۔ کہ سب منش ایک سے نہیں ہو سکتے۔ ان کی پرورتیاں مختلف ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کا کاریہ کھشیتر بھی مختلف ہوگا۔ براہمن کا دھرم اور ہے۔ اور کھشتری کا اور۔ ویشیہ کا دھرم ان دونو سے مختلف ہے۔ اور شودر کا ان تینوں سے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ منش سماج ایک رس ہے۔ اور سب کے سب منش ایک سے ہیں۔ وہ منشیوں کی پرورتیوں سے اپنی ناواقفیت کا اظہار کرتے ہیں۔

(کرشن)

پرادیشک سبھا راہ راست پر

آخر آریہ جگت کے پروٹسٹ سے متاثر ہو کر پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنا وہ سرکلر واپس لے لیا۔ جس کی رو سے اس نے اپنی آریہ سماجوں کو آنے والی مردم شماری کے کاغذات میں مذہب کے خانہ میں ہندو لکھوانے کی ہدایت کی تھی۔ "آریہ گزٹ" کی ۱۵ ستمبر کی اشاعت میں اسکی طرف سے دوسرا سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ جس میں مذہب کے خانہ میں "ویدک دھرم" اور ذات کے خانہ میں "آریہ" لکھوانے کی ہدایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی بھائی آریہ کے آگے

وارشک سنگرہ

اپنی اپنی آہوتی سنگرہ ڈالیئے

مہاشہ پربھو دیال جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا برٹش ایسٹ افریقہ نے ... لکھا ہے۔ کہ "پرکاش" کے رشی نمبر ... لاکھوں غیر آریہ سماجیوں تک آریہ سما... سندیش پہنچایا۔ اور ہزاروں کو آریہ ... بنایا ہے۔ یہ ایک طرح سے وارشک ... یگیہ ہے۔ جو گت ۲۵ ورشوں سے ... جا رہا ہے۔ اسے سپھل بنانے کیلئے ... آریہ سماج اور آریہ بہن بھائی کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بھاگ ... چاہیئے۔ اور اپنی اپنی آہوتی سنگرہ ... ڈالنی چاہیئے۔ اس ورش رشی نمبر ... اور اُردو دونو بھاشاؤں میں چھپے گا ... نمبر کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے ... کا یتن کیا جا رہا ہے۔ رشی جیون ... نایاب چیز اور رشی کے ہست لکھت ... کے فوٹو تو دئے ہی جاویں گے۔ ساتھ ... رامائن سمبندھی لنکا کے کچھ انتہائی ... اور پرانی عمارتوں کے چیزوں کا بھی ... کیا جا رہا ہے۔ کئی نئی چیزیں اور بھی ... یہ سب صرف "پرکاش" ہی آپ کو دے سکتا ہے۔ کوئی دوسرا پتر نہیں۔

اس سپتاہ آریہ سماج ... فیروز پور شہر کی ۲۵ کاپیوں کی۔ اور آریہ سماج وچھووالی کی تیس ہندی کاپیوں کی قیمت وصول ہوئی ہے۔ نیز آریہ سماج بٹالہ کے چالیس کاپیوں اور آریہ سماج کشمیری گیٹ دہلی کے آٹھ کاپیوں کے آرڈر آئے ہیں۔ ہم ان سماجوں کے مشکور ہیں۔ انہیں جلد ان کی قیمت بحساب تین آنے فی کاپی ارسال کر دینی چاہیئے۔ دوسری آریہ سماجوں کو بھی ان سماجوں کا انوکرن کرتے ہوئے اپنے اپنے آرڈر فوراً بھیج دینے چاہئیں۔ نیز سامرتھ وان آریہ پرشوں کو بھی اپنے خرچ پر کچھ کاپیاں منگوا کر پرچار اتھ بانٹنی چاہئیں۔

... ہر یکٹ میں "ہندو" نہ لکھوانا چاہے ... تو نہ لکھوائے۔

ہم پرادیشک سبھا کو اس کے اس اقدام پر مبارک باد دیتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...بربریت کی بدترین مثال

...دن ہوائی جہازوں نے اس ہفتہ
...کا محل اور سینٹ پال کے گرجا پر بھی
...یسائے۔ نتیجہ کے طور پر شاہی محل
...کو نقصان پہنچا۔ لیکن مقام
...ہے۔ کہ شاہ۔ ملکہ اور شہزادیاں
...ہیں اس وقت موجود نہ تھیں۔
...بربریت کی اس سے بدترین مثال
...نہیں ہو سکتی۔ چاروں طرف سے اس
...ت کی جا رہی ہے۔

...دوؤں کے حقوق کی حفاظت

...ر صادر کرنے اپنے ایک تازہ
...میں کہا ہے۔ کہ ہندو قوم یا ہندوستانی
...ت کے کاز کو مسلم لیگ کے کسی ریزولیوشن
...ی تدبیروں کی غرض مندانہ ترغیبات
...ا نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ جتنا کہ بعض
...بی ہندوؤں کی ذہنیت سے۔
...وں کے ہندو آنا ر مطالبات خواہ
...ں۔ برطانوی تدبر خواہ کچھ حکمت
...ہیں اور کانگریسی لیڈر فراخ دلانہ
...کرتے رہیں۔ ہندو کسی بھی حالت
...وائے اس کے اور کچھ بھی نہ تسلیم کریں
...ر مسلم اقلیت کو اس کی آبادی کے
...ب کے مطابق نمائندگی ملنی چاہئے۔
...م ہندو جو خود کو ہندو سمجھتے ہیں۔
...وہ کانگریس میں ہوں یا کسی اور
...ت میں ہندوؤں کے طور پر متحد ہو
...ں تو ہندو اکثریت کے جائز حقوق
...رح محفوظ ہو جائیں گے۔ جس طرح
...ر کے ہو سکتے ہیں۔ ہندوؤں کو
...آبادی کے تناسب کے مطابق
...گا۔ اسے کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

...ی۔ ایم کالج موگہ

...کہ ہتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین
...ایم کالج موگہ ایک مانیہ کالج ہے۔
...کہ اس سال سے بی۔ اے کی کلاسیں
...ہیں۔ مختلف مضامین کی پڑھائی
...اعلیٰ قابلیت کے پروفیسر رکھے
...۔ داخلہ جلد شروع ہونے والا ہے۔
...ان آریہ سماجی طلباء کو جو کم خرچ پر
...تعلیم حاصل کرنا۔ اور صحت بخش فضا
...ہنا چاہتے ہیں۔ اس کالج میں داخل
...ہیئے۔ کالج کی بتدریج ترقی کیلئے

اس کے قابل پرنسپل شری راجیندر کرشن
کمار ودیالنکار کے پاتر ہیں۔

ہندی اور اُردو

فرقہ پرست مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ
اردو تمام ہندوستان پر قومی زبان کے
طور پر ٹھونس دی جائے۔ لیکن اتنا نہیں
سوچتے۔ کہ پنجاب اور دکن کے سوائے
اس کی کہیں مانگ بھی ہے؟ پچھلے دنوں یو۔پی
کی سرکاری رپورٹ چھپی تھی۔ جس سے معلوم
ہوتا ہے۔ کہ جہاں پچھلے سال ہندی کی دو
ہزار سے زیادہ کتابیں چھپیں۔ وہاں اردو
کی دو سو سے بھی کم۔ صوبہ دہلی کی رپورٹ
ابھی ابھی چھپی ہے۔ اس سے بھی اُردو کی
بے دلعزیزی نمایاں ہے۔ یعنی پچھلے سال
چھپنے والی ۳۶۷ کتابوں میں سے صرف
۳۵ اردو کی تھیں۔ جبکہ ہندی کتابوں کی
تعداد ۲۷۰ ہے۔ بنگال مدراس۔ بمبئی
اور سی۔پی وغیرہ صوبوں میں تو اردو کیلئے
بالکل جگہ نہیں۔ ایسی حالت میں اردو کے
قومی زبان تسلیم کئے جانے کا مطالبہ بجا
کیسے کہا جا سکتا ہے؟

ختم ہوئے!

آریہ سماج کے پرچار کا یہ پربھاؤ ہوا ہے۔
کہ اب شرادھوں کا وہ زور شور نہیں رہا۔
جو کچھ برس پہلے ہوا کرتا تھا۔ آج کل شرادھوں
کے دن ہیں۔ لیکن ان کا کوئی ذکر تک سننے
میں نہیں آتا۔ یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ مرتک
شرادھ ختم ہو گئے۔

باگ ڈور مہاتما جی کے ہاتھ میں

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ریزولیوشن
آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں بھی پاس ہو
گیا۔ اس ریزولیوشن میں مہاتما گاندھی سے
رہنمائی کی درخواست کی گئی ہے۔ جسے
مہاتما جی نے منظور کر لیا ہے۔ فوری
سول نافرمانی شروع کرنے کا مطالبہ رد
ہو گیا ہے۔ اب کانگریس کی باگ ڈور
مہاتما گاندھی جی کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں
نے کہا ہے۔ کہ وہ ایک بار وائسرائے سے
مل کر مطالبہ کریں گے۔ کہ گورنمنٹ کانگریس
کو عدم تشدد کی پابند رہتے ہوئے جنگ
کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی اجازت
دے دے۔ لیکن امید نہیں۔ کہ ان کا یہ
مطالبہ پورا ہو۔ دیکھیں مہاتما جی کیا کرتے
ہیں؟

آئندہ مردم شماری کے متعلق اندازہ

پنجاب کی آئندہ مردم شماری کے
متعلق اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس میں
چالیس لاکھ کا اضافہ ہوگا۔ ۱۹۳۸ء میں
جو تخمینہ لگایا گیا تھا۔ اس کے مطابق پنجاب
کی آبادی ۲۶۶۹۰۰۹۴ تھی گویا ۱۹۳۱ء
کی مردم شماری سے تیس لاکھ زیادہ۔
اگر سات سال میں ۳۰ لاکھ کی آبادی بڑھ
سکتی ہے۔ تو اس کا فروری ۱۹۴۱ء
تک چالیس لاکھ ہو جانا تعجب خیز نہ ہوگا۔
اگر دوسرے صوبوں کی آبادی بھی اسی رفتار
سے بڑھی ہو تو کیا عجب؟ اگر اگلی مردم شماری
میں ہندوستان کی آبادی ۴۰ کروڑ ہو جائے۔

فسادات سکھر کی تحقیقات

پچھلے دنوں سکھر اور اس کے نواحی
دیہات میں لوٹ مار اور ہندوؤں کے
قتل کی جو وارداتیں ہوئی تھیں۔ ان کی تحقیقات
کرنے کیلئے مسٹر جسٹس ولسٹن مقرر ہوئے
تھے۔ انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کر دی
ہے۔ اس رپورٹ میں تین باتیں قابلِ
غور ہیں:۔

(۱) انہوں نے خان بہادر الٰہ بخش پر
کمزوری کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے
منزل گاہ کے سوال پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
اور مقامی حکام سے مشورہ کئے بغیر منزل
گاہ کو خالی کروا کر مسلمانوں کے حوالے کر
دیا۔

(۲) سندھ کی پولیس فرقہ وارانہ جذبات
کے زیر اثر ہے۔

(۳) مسلم لیگ نے اپنا اثر بڑھانے کیلئے
منزل گاہ کی تحریک کو اپنے ہاتھ میں لیا۔
اس سے ثابت ہو گیا کہ ہندو بے
قصور ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ جو
قصور وار ہے اسے کیا سزا ملتی ہے؟

سکھ اور کانگریس

مہاتما گاندھی کی اس تازہ چٹھی نے
جو انہوں نے اکالیوں کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ
کو لکھی ہے۔ یہ سوال اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔
کہ کیا سکھ کانگریس میں نہیں رہ سکتے؟
مہاتما جی کا ارشاد ہے۔ کہ چونکہ سکھوں کا
تلوار یا تشدد پر اعتقاد ہے۔ اس لئے
کانگریس میں ان کیلئے کوئی جگہ نہیں۔
لیکن سوال یہ ہے۔ کہ مسلمان بھی جن کا
"جہاد" پر پورا پورا اعتقاد ہے کانگریس
میں کیسے رہ سکتے ہیں؟

آریہ سماج مندر شولاپور کیلئے اپیل

پنڈت بنسی لال جی منتری آریہ
پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے شولاپور
میں آریہ سماج مندر نرمان ارتھ دھن کے
لئے آریہ جنتا سے اپیل کی ہے۔ کہنے
کی ضرورت نہیں۔ کہ ستیاگرہ کی وجہ سے
شولاپور کو خاص اہمیت حاصل ہو گئی ہے
نظام راجیہ کی آریہ پرتی ندھی سبھا کا ہیڈ
کوارٹر بھی یہیں ہے۔ اس لئے شولاپور
جیسے مرکزی مقام میں سماج مندر کا ہونا
اوشیک ہے۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ہم

Gangotri

سندھ کے ہندوؤں پر مصیبت کے بادل

(لیکھک:۔ مہاتما گاندھی)

(سندھ پرانت میں ہندوؤں کے یکے بعد دیگرے قتل کی متعدد وارداتوں اور چوروں و ڈاکوؤں کے بڑھتے ہوئے حوصلوں سے سندھ کے ہندوؤں پر جو بیت رہی ہے۔ وہ ناظرین "پرکاش" سے مخفی نہیں۔ اس سمبندھ میں گاندھی جی کا لیکھ نیچے درج ہے)

میں نے اس مضمون میں سندھ کی اس بے آئینی اور قانون شکنی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس کا مظاہرہ آئے دن کسی نہ کسی شکل میں اور سندھ کے کسی نہ کسی شہر میں ہو رہا ہے۔

گورنمنٹ ہند ان واقعات سے آنکھیں نہیں موند سکتی۔ جو ہندوستان کے ایک صوبہ میں جو دریائے سندھ سے سیراب ہوتا ہے۔ اور جس میں ہماری قدیم اور ماضی کی یادگار ابھی تک باقی ہے۔ ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ان واقعات کا اگر ابھی سے انسداد نہ کیا گیا۔ تو یہ یقینی ہے۔ کہ یہ آگ سندھ کی [illegible] سرحد کو پار کر کے دوسرے صوبوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے۔ کیونکہ یہ ایک ضروری چیز ہے۔ کہ ہندوستان کے ایک صوبہ میں اچھا یا برا کوئی کام ہو۔ اس کا اثر سارے ہندوستان پر پڑتا ہے*

بدترین قسم کی فرقہ پرستی ابھی حال ہی کی پیدا کردہ لعنت ہے۔ بے آئینی ایک کئی چہروں والا اژدہا ہے۔ جو ہر چیز کو نقصان پہنچائے گا۔ اور بالآخر انہیں بھی اپنی گرفت میں لے لے گا۔ جو اس کے لئے ذمہ دار ہیں*

سندھی لیڈروں نے جو مکتوب بھیجا تھا۔ اس کا مکمل اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ یہ مکتوب شری تارا چند گدوانی اور سی۔ٹی اپچاندانی نے بھیجے تھے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"ہمیں یقین ہے۔ کہ آپ کو ہماری پہلی چٹھی جس میں سندھ کی موجودہ بے آئینی پر تبصرہ کیا گیا تھا۔ ضرور مل گئی ہوگی۔ اب آپ کو دوسری چٹھی جس میں سندھ کی بے آئینی کے باعث اقتصادی تباہی کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کو بھیج رہے ہیں۔ یہ ہندوؤں کے خاموش مصائب کی ایک درد بھری کہانی ہے۔ یہ ان لوگوں سے متعلق ہے۔ جنہیں چوروں ڈاکوؤں اور قاتلوں سے اپنی جان بچانے کی فکر میں اپنے آباؤ اجداد کے آباد کئے ہوئے گھروں اور گراموں کو خیرباد کہہ کر شہروں اور قصبوں کی طرف مفلسی اور بے زری کی حالت میں ہجرت کرنی پڑی ہے۔ اگر اس قسم کے واقعات کسی اور جگہ ہوتے۔ تو یقینی طور پر ان سے بین الاقوامی بیداری پیدا ہو جاتی۔ اور عام قوموں کی ہمدردی ان مظلومین کے ساتھ ہوتی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ ہمارے صوبہ میں آپ کی دلچسپی میں یقیناً اضافہ ہو جائیگا۔ سندھ کے ہندو محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ اتنے مضبوط نہیں۔ کہ چوروں اور ڈاکوؤں سے اپنی جان و مال کی حفاظت کر سکیں۔ لہٰذا انہوں نے چھوٹے چھوٹے دیہات سے ہجرت اختیار کر لی ہے۔ اور بڑے شہروں کا رخ کیا ہے۔

دیہاتی ہندوؤں کی اس مہاجرانہ تحریک کے متعلق ہم دنبیر گھنشیام کانگریسی ممبر اسمبلی نے صرف تحصیل حیدرآباد کے اعداد و شمار فراہم کئے ہیں۔ اس تحصیل میں ۲۰۴ گاؤں ہیں۔ ان میں سے ۱۷ دیہات کے تمام ہندو ہجرت کر گئے ہیں۔ دیگر دیہات میں سے تقریباً پچاس فیصدی ہندو اپنے گھر بار چھوڑ کر چلے گئے ہیں*

صورت حالات کا صحیح جائزہ لینے کے لئے یہ چیز ذہن نشین ہونی چاہئے۔ کہ تحصیل حیدرآباد سندھ کے سارے صوبہ میں جغرافیائی لحاظ سے بہترین پوزیشن رکھتی ہے۔ یہ تحصیل ضلع کے صدر مقام کے ارد گرد پھیلی ہوئی ہے۔ اور حیدرآباد کا ضلع سندھ کے صوبہ میں ایک اکیلا سنٹرل ڈسٹرکٹ ہے۔ صوبہ کی مشرقی صحرائی حد اور مغربی کوہستانی سرحد اس سے بہت دور ہیں۔ بلکہ سکھر کا ضلع بھی جہاں پچھلے دنوں کئی مکروہ واقعات ظہور پذیر ہوئے اس سے بہت دور ہے۔ جب صوبہ کے محفوظ ترین باشندگان کی یہ حالت ہے۔ تو اندازہ لگائیے۔ کہ ان ہندوؤں کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ جو دادو۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ اور سکھر کی تحصیلوں میں بود و باش رکھتے ہیں"*

میں ان بیانات میں سے مزید اقتباسات پیش نہیں کرنا چاہتا۔ ان اقتباسات میں سندھ کے ہندوؤں کے مصائب کی درد بھری تصویر پنہاں ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان مکتوب کے لکھنے والے یہ کہنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ سندھ کا مسئلہ سارے ہندوستان کا مسئلہ ہے۔ اور سندھ میں جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا صحیح سپرٹ میں مقابلہ کرنا کانگریس کا بھی اتنا ہی فرض ہے۔ جتنا کہ مسلم لیگ یا ہندو مہاسبھا کا۔ سندھ گورنمنٹ کے متعلق صحیح فیصلہ اس بات سے ہو سکیگا۔ کہ وہ اس صورت حالات کا کس طرح مقابلہ کرتی ہے۔ ہر کوئی گورنمنٹ سندھ جیسے شاندار ماضی رکھنے والے صوبہ کی اس بربادی پر آنکھیں بند کئے نہیں رہ سکتی۔ اور اگر اس بے آئینی کا انسداد اس وقت نہ کیا گیا۔ تو یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی آگ دوسرے صوبوں تک بھی پھیل جائے۔ کیونکہ ہندوستان میں لازمی طور پر *

* ایک صوبہ کے واقعات کا خواہ وہ اچھے ہوں یا برے دیگر صوبجات پر اثر پڑتا ہے*

برطانیہ ہندوستان کی آزادی تسلیم کرنے کو تیار نہیں

مہاتما گاندھی جی سے رہنمائی کی درخواست۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ریزولیوشن

۱۶۔ ستمبر کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جو ریزولیوشن آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ان واقعات کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ جو اس کے گذشتہ اجلاس پونہ کے بعد جو ۲۷۔ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کو منعقد ہوا تھا۔ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس واردھا کے بعد جو اگست میں ہوا تھا رونما ہوئے۔ کمیٹی ان ریزولیوشنوں پر پسندیدگی کا اظہار کرتی ہے۔ اور ان کی تصدیق کرتی ہے*

برطانوی گورنمنٹ کو پیشکش

ہندوستان میں ڈیڈلاک کو دور کرنے کے لئے اور برطانوی لوگوں کے تعاون سے قومی کاز کو تقویت دینے کے لئے ورکنگ کمیٹی نے مہاتما گاندھی کے تعاون کو قربان کر کے بھی اپنے دہلی والے ریزولیوشن میں ۷۔ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کو برطانوی گورنمنٹ کو ایک تجویز پیش کی۔ جس کی تصدیق بعد میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے پونا میں کی۔ برطانوی گورنمنٹ نے اپنے طریق سے اس تجویز کو ٹھکرا دیا جس کے مدنظر اس بارے میں کوئی شبہ نہ رہا۔ کہ وہ ہندوستان کی آزادی کو تسلیم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ وہ اپنے اقتصادی فائدے کے لئے جب تک ہو سکے اس پر اپنا قبضہ برقرار رکھنا چاہتی ہے*

کیا ظاہر ہوتا ہے

برطانوی گورنمنٹ کے اس فیصلے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ ہندوستان پر اپنا فیصلہ ٹھونسنا چاہتی ہے۔ اور اس کی حال ہی کی پالیسی سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ کوئی شخص اعلانیہ اس امر پر ناپسندیدگی کا اظہار کرے۔ کہ ہندوستانی لوگوں کی بھاری اکثریت کی رضامندی حاصل کرنے کے بغیر جنگ میں کیوں شامل کیا گیا*

ہندوستان کا قدرتی حق

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کبھی ایسی پالیسی کو قبول نہیں کر سکتی۔ جو ہندوستان کے قدرتی حق آزادی کے منافی ہو۔ جو رائے عامہ کے آزادانہ حق کو دبائی ہو۔ اور جس کا نتیجہ یہ نکلے۔ کہ اس کے باشندے تنزل کی راہ پر جائیں۔ اور وہ مستقل غلامی میں رہیں۔ ایسی پالیسی پر عمل کرنے سے برطانوی گورنمنٹ نے ایک ایسی صورت حال پیدا کی ہے۔ اور وہ کانگریس کو مجبور کر رہی ہے۔ کہ وہ اپنے وقار اور لوگوں کے ابتدائی حقوق کے تحفظ کے لئے جدوجہد شروع کرے۔

مہاتما جی سے درخواست

کانگریس مہاتما گاندھی کی لیڈری میں یہ حلف لے چکی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی آزادی کے سلسلہ میں عدم تشدد پر کاربند رہے گی۔ اس لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی مہاتما جی سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ کانگریس کے اس اقدام

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

(گزشتہ سے آگے)

پربھو بھگتی

(لیکھک: مہاتما نارائن سوامی)

۲- وبھاگ

بھگتی کا دوسرا انش وبھاگ ہے۔ اُپاسک کو اپنے انتہ کرن اور اُس وبھاگ کو سمجھ کر اُن سے اس پرکار کام لینا چاہیئے۔ کہ جس سے وہ اُپاسک کے ہردہ میں اُت کرشٹ پریم پیدا کرنے کا سادھن بن سکے۔ انتہ کرن کے وہ وبھاگ کیا ہیں؟ ان کا اتینت سنکشیپ سے یہاں اُلیکھ کیا جاتا ہے۔

اِچھا شکتی (Will-Power)

اِچھا شکتی اصل میں اِچھا نہیں ہے۔ بلکہ شکتی ہے۔ اور یہ منش کے سنتشک میں سب سے اُوپر اس ستھان میں جسے یوگی سہسر دل کہتے ہیں رہتی ہے۔ اس شکتی کے جاگرت ہونے سے منش اُپاسنا کے اُچیہ کھشیتر میں قدم رکھتا ہے۔ اور اسی شکتی کے جاگرت کرنے کے لئے انتہ کرن میں سے پرتیک کرن کے سدُاپیوگ کرنے کی ضرورت ہے۔

مہیدھاوی بُدّھی - سنتشک کے اوپری بھاگ ہی میں شکتی بھنڈار سے ٹھیک نیچے اُت کرشٹ انکوا پریرتا یا میدھاوی بدھی کا ستھان ہے۔ جس سے کام لینے سے اُپاسک کے ہردہ میں شردھا اور وشواس پیدا ہوتا ہے۔

تارکِک بُدّھی - مہیدھاوی بُدّھی سے نیچے مستشک کے پراپہ مدھیہ میں ہی سادھارن یا تارکِک بُدّھی کا ستھان ہے۔ جس سے کام لے کر اُپاسک سلنیہ اسنیہ کا وویک کر کے ستیہ کا گیان پراپت کر کے اُسے گرہن اور اسنیہ کو تیاجیہ سمجھتا ہے۔

سندلیش تنتو - سر کا نچلا بھاگ من سے سمبندھت سندیش تنتوؤں کا تھان ہے۔ جس سے کام لیکر منش گیان (Under-Standing) پراپت

کیا کرتا ہے۔ یہ تنتو سمجھاؤنہ اِن اِچھت رہتی (Passive Activities of mind) سے شریر میں آتما کی سَتا ماتر سے کام کیا کرتے ہیں۔ پرنتو اس پر ادھیکار پراپت کر لینے سے انیک وِشیشتائیں اُپاسک میں پیدا ہوتی ہیں۔

من - وکشیہ میں ہردہ سے ٹھیک اُوپر اِندریوں کے نیتا من کا ستھان ہے۔

چِت - جو سمرتی واسنا اور سنسکار کا بھنڈار ہے۔ جس سے بھاووں ارتھات (Emotions) کا بھی سمبندھ ہے۔ ہردہ اور ناف کے مدھیہ میں رہتا ہے۔

سوکھشم پران - چت کے پیچھے سوکھشم (Psychic) پران رہتے ہیں۔ یہ ہے انتہ کرنوں کا ورن۔ انہیں یشٹروت سمجھیں۔ آتما ان یتنروں سے کام کرنے والا یتنری ہے۔ اور کام لینے کا سادھن وِدیُت یاگنی دائینی شکتی (Electricity or Motor-Power) وہی شکتی ہے۔

اِچھا شکتی ان یتنروں کے دوارا کام کرتی ہے۔ بُدّھی کے دوارا وچار اور گیان۔ من کے دوارا اِندریہ بیوہار۔ چت کے دوارا بھاوکتا اور پران کے دوارا بھوگ کے لئے کام ہوتا ہے۔ جب پرتیک انتہ کرن اپنے وبھاگ کی سیما میں رہتے ہوئے کام کرتا ہے۔ تب اِچھا شکتی کے کام میں بادھا نہ پڑنے سے اس کا وکاس اور بردھی ہوتی ہے۔

شکتی کے کام میں وِگھن:-

۱- جب پران اِندریہ بیوہار، بھاو اور وچار میں دخل دیتا ہے۔ تب منش میں وِشیوں کے بھوگنے کی پرورتی بڑھ کر منش کو اپنا غلام بنا لیتی ہے۔

۲- جب چت، من (اِندریہ بیوہار) اور بُدّھی (وچار) کے کام میں دخل دیتی ہے۔ تب منش میں بھاوکتا بڑھ کر من اور بُدّھی دونوں کو نکما کر دیتی ہے۔

۳- جب تارکِک بُدّھی میدھاوی بُدّھی کے کام میں دخل دیتی ہے۔ تب منش شردھا ہین کُتَرکی بنتا ہے۔

۴- جب وشواس وردھنی بُدّھی تارکِک بُدّھی کے کام میں دخل دیتی ہے۔ تب منش اندھ وشواسی بن جاتا ہے۔

اس لئے اوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ منش اپنے بھیتر ہونے والے آنترک کاریوں کو سمجھے۔ اور اُن میں سے پرتیک کو سیما میں رکھتے ہوئے اُن سے کام لے۔ جس سے منش کے بھیتر شکتی (آتم بل) بڑھے۔ اور اُت کرشٹ پریم کی بردھی کا کارن بنے۔

۳- شردھا

بھگتی کا تیسرا انگ شردھا ہے۔ ارتھات ستیہ کا گرہن کرنا۔ بھگتی کے دوسرے انگ سے ستیہ کا گیان پراپت کر کے شردھا کے دوارا اُسے گرہن کر لینا چاہیئے۔ گرہن کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اُس کے ہردہ میں انکت ہو جاوے۔ اور منش اس کے وپریت کچھ کرنے کے اَیوگیہ ہو جاوے۔

اس پرکار ان تینوں سادھنوں سے کام لے کر منش بھگتی کی پراپتی کا ادھیکاری۔ آتم بلوان اور دوئیت سے ادوئیت کی اور بڑھنے لگتا ہے۔ اور اس ادھیکار اور بل کو جپ اور دھیان میں لگا کر اُت کرشٹ بھگتی کے سرد شریشٹھ پریم کو اپنے من میں اُتپن کر کے پربھو کا بھگت اور ویساہی پریمی بن جایا کرتا ہے۔ جس کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے۔

سُریلے گانوں اور وائلن کے تانوں کا آنند لینے کیلئے

پروفیسر جگدیش چند بھوشن
سنگیت رتن گراموفون سنگر
(گجرانوں جٹا دھیا چند)

مالک:- بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

کو

سالانہ جلسوں۔ ویواہ اُتسووں۔ تہواروں سنگیت سمیلنوں دنگانے وادن کا کرانے کیلئے یاد فرمادیں۔

مینجر بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

KU-KA REGD.
Will Save You from:-
THROAT OPERATIONS

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی
کا

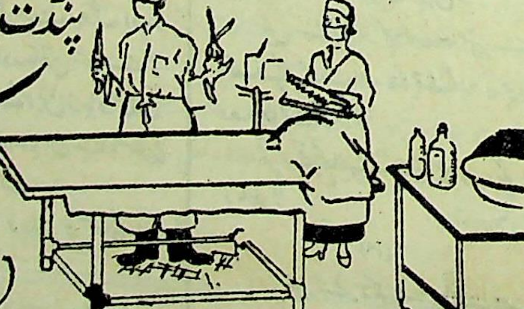

کوکا
(رجسٹرڈ)

گلوں کا بغیر اپریشن واحد علاج

کوکا گلے بیٹھنا۔ خناق۔ کنٹھ ڑے وغیرہ گلے کی منجملہ امراض کے علاوہ میعادی بخار۔ خسرہ۔ چیچک کو فوراً فائدہ بخشتا ہے۔ بعد شفایابی مندرجہ بالا امراض سے کمزور مریضوں کے تمام اعضائے رئیسہ رگ و پٹھوں میں تقویت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۸ آنے فی پیکٹ علاوہ محصول ڈاک۔ مینجر ملتانی فارمیسی گمٹی بازار لاہور

MULTANI PHARMACY RECD
PHONE No:-2777
GUMTI BAZAR LAHORE
ESTD 1678

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co.
Karachi

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حضرت محمدؐ گئو کشی کے خلاف تھے!

گئو بھکشک مسلمان ان کی آگیا کا اُلنگھن کر رہے ہیں

(لیکھک: سید مصطفیٰ حسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" و سیکرٹری امامیہ مشن لکھنؤ)

اسلام میں گئو کا بڑا مہتو ہے۔ اور اس کے ستکار اور آدر کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بھارت ورش کے مسلمان سامپردائیک منوورتی کے کارن اس کی طرف دھیان نہ دیں۔ رِشیوں گئو ہتیا پر دیر تک بیٹھے رہیں۔

الٹرونے گائے میں ایسا ایک گن اکٹھے کر دیئے ہیں۔ جن کے کارن اس کا مقابلہ سنسار کا کوئی پشو نہیں کر سکتا۔ اس کا دودھ امرت سے بھی ادھک لابھدائیک ہے۔ اس کے دودھ اور گھی میں گندھک کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ بچوں کو ماں کے دودھ کے اتیرکت یدی کوئی دودھ ہانی نہیں پہنچاتا۔ تو وہ کیول گائے کا دودھ ہے۔ اس کا سیون شریر کو پشٹ اور ہڈی کو جوڑتا ہے۔ دودھ پیتے بچوں کو جن کی مائیں مر جاتی ہیں۔ یا ایسی بیمار ہو جاتی ہیں کہ بچے کو دودھ نہ پلا سکیں۔ گائے کا دودھ سب سے زیادہ اُپکاری ہوتا ہے۔ تپ دق میں اس کا دودھ لاکھوں اوشدھیوں کی ایک اوشدھ ہوتا ہے۔ دودھ گھی مکھن منش کو سوستھ رکھتے ہیں۔ اور دہی اور مٹھا بہت سی بیماریوں میں بطور دوا کے کام آتا ہے۔ لیکن اس کا گوشت ہی ایک ایسی وستو ہے جسے سینکڑوں روگوں کی کھان کہا جا سکتا ہے۔

اسلام میں بھی اس کے دودھ۔ گھی۔ مکھن کے گنوں پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ اور اس کے گوشت کو روگوں کا کارن بتایا گیا ہے۔ رسول اسلام حضرت محمدؐ صاحب کی چند حدیثیں نیچے لکھی جاتی ہیں۔ یدیپی ان کے سنبدھ بھی بھن ہیں۔ پرنتو ان کا سار ایک ہی ہے۔

۱۔ "فروعِ کافی" نامک پستک میں لکھا ہے۔ کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ "البان البقر دواء و سمونها شفاء و لحومها داء"

ارتھ: "گائے کا دودھ دوا۔ اس کے مکھن میں شفا۔ اور اس کے گوشت میں بیماری ہے۔"

۲۔ علامہ جلال الدین سیوطی اپنی کتاب "الرحمۃ" کے صفحہ ۲۴-۲۵ پر یوں لکھتے ہیں کہ:-

"لحم البقر داءٌ و البانها دواءٌ و سمنها شفاءٌ"

ارتھ: "گائے کا گوشت روگ اور اس کا دودھ دوا اور مکھن شفا ہے۔"

۳۔ ابنِ عدی نے ابن زیاد طحان کے ترجمہ میں ابنِ عباس سے اسطرح روایت کی ہے کہ:-

"لبنُ البقرۃِ دواءٌ و سمنها شفاءٌ و لحمها داءٌ"

ارتھ: "گائے کا دودھ دوا۔ اس کا مکھن شفا اور اس کا گوشت بیماری ہے۔"

۴۔ جنابِ عائشہ کہتی ہیں کہ:-

"قال رسول اللّٰہ البقرۃ فی لبنها شفاءٌ و سمنها دواءٌ و لحمها داءٌ"

ارتھ: "فرمایا حضرت محمدؐ نے کہ گائے کے دودھ میں شفا۔ اس کے مکھن میں دوا۔ اس کے گوشت میں بیماری ہے۔"

۵۔ علامہ ابو داؤد نے لکھا ہے کہ

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

کیا یہ دھرم ہے؟

"جو دھرم مانو جاتی کو مورکھتا کا واہن بنا کر منش کے چیتنے کی سواد ھینتا کو نشٹ کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر ہمارا شتر و کوئی دوسرا بھی نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ راجا باہر سے ہو جا کی سوادھینتا کو کتنا ہی کیوں نہ ہتھکڑیوں سے باندھتا ہو۔ آج تک یہی دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ جس راجہ نے پرجا کو داس بنائے رکھنا چاہا ہے۔ اس راجہ کا سب سے بڑا سہائک بنا ہے وہی دھرم جو منش کو اندھا بنائے رکھتا ہے۔ وہ دھرم وش کنیا کے سمان ہے۔ آلنگن سے وہ منگدھ کر لیتا ہے۔ اور منگدھ کر کے مار ڈالتا ہے۔ شکتی شول کی اپیکشا تھکتی شول ادھک گہرے مرم میں جا کر پروش کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی مار آساہم کی مار ہوتی ہے۔"

(ٹیگور)

مختصر افسانہ

پر بھو اچھا

(۱)

میں مر رہا تھا۔ میں نے پکارا۔ "میرے مالک مجھے بچاؤ۔"

تم نے کہا۔ "بچاتا ہوں۔ مگر یہ دیکھو۔"

(۲)

اور میں نے دیکھا۔ میں بیمار ہوں۔ میرا دھن دولت ختم ہو گیا ہے۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ کانپ رہا ہوں۔ موت کے لئے دست بدعا ہوں۔

میں نے رو کر کہا۔ "میرے مالک مجھے صحت اور دولت دو۔ جوانی دو۔ طاقت دو۔"

تم نے کہا۔ "دیتا ہوں۔ مگر یہ دیکھو۔"

(۳)

اور میں نے دیکھا۔ میں دولت سے مالا مال ہوں۔ طاقت ور ہوں۔ نوجوان ہوں۔ اور کوئی ایسا گناہ نہیں جسے میں نہ کرتا ہوں۔ میرے مظالم سے تنگ آئے ہوئے کراہتے ہوئے لوگ تمہاری طرف ہاتھ اٹھا کر کہہ رہے ہیں۔ "اسے دوزخ میں پھینکو۔ اسے گہرے اندھیرے میں ڈالو۔"

میں نے کانپ کر کہا۔ "مجھے اخلاق دو۔ مجھے نیک چلن بناؤ۔"

تم نے کہا۔ "دیتا ہوں۔ مگر یہ دیکھو۔"

(۴)

اور میں نے دیکھا لوگ میری تعریف کر رہے ہیں۔ میری ثنا کے گیت گاتے ہیں۔ لیکن میں رات کی خاموشی میں بیٹھ کر روتا ہوں۔ سوچتا ہوں۔ میں بے اولاد ہوں۔ بے اولاد کی بھی کوئی زندگی ہے۔ تب میں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ "میرے مالک مجھے بیٹا دو۔"

تم نے کہا۔ "دیتا ہوں۔ مگر یہ دیکھو۔"

(۵)

اور میں نے دیکھا۔ میرا بیٹا چھوٹی عمر میں ہی چل بسا ہے۔ اور میں رو رو کر پاگل ہو رہا ہوں۔

تب میں نے آنکھیں بھر کر کہا۔ "میرے مالک اسے زندگی دو۔ دولت دو۔"

تم نے کہا۔ "دیتا تو ہوں۔ مگر یہ دیکھو۔"

(۶)

اور میں نے دیکھا۔ وہ جی اُٹھا ہے۔ بڑا ہو گیا ہے۔ مجھے گالیاں دیتا ہے۔ اور پیٹتا بھی ہے۔ میں نے غم سے گھبرا کر کہا۔ "میرے مالک! مجھے بہشت میں بھیج۔ یہ دنیا دکھوں کی کان ہے۔"

تم نے کہا۔ "بھیجتا تو ہوں۔ مگر یہ دیکھو۔"

(۷)

اور میں نے دیکھا۔ بہشت میں حسد سے جل رہا ہوں۔ سب خیر ختم ہو گئے ہیں۔ اور انسانی دنیا جو اب جنت ہی معلوم ہوتی ہے اس کے درد انسے کھل رہے ہیں۔ میں نے پاگلوں کی طرح چلا کر کہا۔ "میرے مالک۔ میرے مالک۔"

تم نے کہا۔ "اب کیا چاہتے ہو؟"

میں نے کہا۔ "میں۔۔۔۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ تم جو چاہتے ہو۔ وہی کرو۔ تمہاری ہی خواہش پوری ہو۔" اور میں نے اپنا سر تمہارے پاؤں میں جھکا دیا۔

میں مر رہا تھا۔ میری آنکھیں آنسوؤں

جاپان کے طریقۂ تعلیم میں بیکاری کا علاج

(لیکھک ۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

بے کاری کا سوال اس وقت تمام ممالک میں ماہرانِ اقتصادیات کی توجہ کھینچ رہا ہے۔ اگرچہ جنگ کے جوش میں بے کاری محسوس نہ ہوتی ہو۔ مگر جنگ کے اختتام پر یہ سوال بڑے شد و مد کے ساتھ اُٹھے گا۔ جس کا حل کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ سائنس کی ترقی اور مشینوں کی کثرت اور سرعت نے بے کاری کے مسئلہ کو اور بھی قابلِ توجہ اور پیچیدہ بنا دیا ہے۔ لیکن ہندوستان کے لئے تو سب سے اہم اور خطرناک سوال بے کاری کا اس لئے ہے۔ کہ یہاں کا طریقۂ تعلیم ہی تعلیم یافتہ جماعت کو بے کاری کی طرف دھکیل رہا ہے۔ کسانوں و زمینداروں کے لڑکے اب تعلیم کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ مگر موجودہ تعلیم کا نصاب اس قدر ناقص ہے۔ کہ یہاں ڈگریاں اور کتب کو حفظ کرنے کے سوائے طالب علم بعد اختتامِ تعلیم کسی کام کے قابل نہیں رہتے۔ نہ زمیندار اور کسان کا تعلیم یافتہ لڑکا ہل چلا سکتا ہے۔ نہ دکاندار کا بیٹا اپنے باپ کے پیشہ دکانداری وغیرہ کو فروغ دے سکتا ہے۔ اس لئے تعلیم یافتہ لوگ ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

ملازمتوں کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اس لئے ہندوستان کے لئے بیکاری کا ہرگز تباہی کی طرف لے جانے کا باعث بن رہی ہے۔ لیکن جاپان نے بیکاری کی مشکل کو حل کرنے کے لئے بہت حیرت انگیز کامیابی سے کام کیا ہے۔ جاپان نے دستکاری کی طرف اسقدر حیرت انگیز کوشش اور ترقی کی ہے۔ کہ دنیا بھر کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ نہ صرف جاپان نے دستکاری ہی پر اکتفا کی۔ بلکہ کاشتکاری کی طرف بھی اتنا دھیان دیا ہے۔ کہ باوجودیکہ جاپان میں مزروعہ زمین بہت ہی کم ہے۔ یعنی صرف ۱۹۲۰۰ مربع میل زمین مزروعہ ہے۔ باقی پہاڑی علاقہ ہے۔ یا جنگل ہے۔ لیکن اس تھوڑی سی زمین پر جاپان اس قدر اشیائے خوردنی پیدا کر لیتا ہے۔ کہ وہ ضروری اشیاء خوردنی کے لئے دوسرے ملک کا محتاج نہیں۔ بلکہ الٹا چاول وغیرہ ضروریات سے بچا کر ممالک غیر میں بھیجتا ہے۔ حالانکہ جاپان میں بمشکل تمام ۲۱ فیصدی لوگ زراعت پیشہ ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے ملک میں ۷۰ فیصدی لوگ کاشتکاری پر گذارہ کرتے ہیں۔ ۲۲ کروڑ ایکڑ زمین مزروعہ ہے۔ مگر بقول ولیم ڈگبی ۹ کروڑ کسان پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھا سکتے۔ اس کا باعث یہ ہے۔ کہ جاپان جیسے صنعتی ملک میں ایک ہزار آٹھ سو سکول ایسے ہیں۔ جہاں کاشتکاری ڈیری فارم اور کھاد کی تعلیم دی جاتی ہے۔ دستکاری کا یہ حال ہے۔ کہ وہاں ہر ایک طالب علم کو خواہ وہ پرائمری میں پڑھتا ہو یا میٹرک میں ایک نہ ایک ہنر سیکھنا ضروری ہے۔ جاپان میں ۱۳۴ اقسام کی دستکاریاں اور گھریلو دھندے سکھائے جاتے ہیں۔ اس لئے وہاں کے لڑکے تعلیم ختم کرنے کے بجائے اس جگہ کہ نوکری کی تلاش میں در بدر دھکے کھاتے پھریں۔ اپنے کاروبار میں لگ جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ابھی ۹ فیصدی لکھے پڑھے لوگ ہیں۔ مگر بیکاری کی پکار ہر شہر و قصبہ میں گونج رہی ہے۔ جاپان میں ۹۸ فی صدی لوگ لکھے پڑھے ہو سکتے ہیں۔ مگر بے کاری کی شکایت نہیں۔ باعث یہ ہے۔ کہ وہاں کے اداروں میں طلباء کو روزی کمانے کے قابل بنا دیا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں صرف سند حاصل کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مشین اور مشینری کی ترقی سے یورپ اور امریکہ میں بے کاری پھیلائی ہے۔ تو جاپان میں کیوں نہیں؟ جواب یہ ہے کہ جاپان میں بجلی کے ارزاں ہونے کے باعث تمام گھریلو دھندے چھوٹی مشینوں سے چلائے جاتے ہیں۔ جاپان میں بڑی بڑی مشینیں اور بڑے کارخانوں کی اجازت نہیں۔ اگر کچھ ہے بھی تو اس پر گورنمنٹ کا پورا اقتدار ہوتا ہے۔ اور وہ ملک کو لوٹ نہیں سکتے۔ وہاں آج تک سرمایہ داروں اور مزدوروں میں جھگڑا نہیں ہوا۔ نہ ہی کبھی جاپان میں مزدوروں کی سٹرائیک (ہڑتال) یا "لاک آؤٹ" (کارخانوں کا بند ہو جانا) وغیرہ ہوتا ہے۔ باعث یہ ہے۔ کہ وہاں کی سرکار سرمایہ داروں کو مزدوروں پر ظلم نہیں کرنے دیتی۔ اور سب کے اندر جذبۂ حب الوطنی اس قدر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف کوئی ایسی بات نہیں کرتے۔ جس سے بحیثیت مجموعی قوم یا ملک کو نقصان پہنچے۔ جاپان کے دیہات میں اس قدر گھریلو دھندوں ...... (Cottage Industries) کا جال بچھا ہوا ہے۔ کہ کارخانے بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ گھر کے تمام آدمی جو دس برس سے بڑے ہوں کام دھندوں میں لگا دئے جاتے ہیں۔ اس لئے وہ اشیاء اس قدر افراط سے پیدا کرتے ہیں۔ کہ سستے داموں فروخت کر کے بھی اپنا وجہ معاش بخوبی کما لیتے ہیں۔ جس قدر فروغ دستکاری کو جاپان نے دیا ہے۔ اتنا دنیا کے کسی ملک نے نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج جاپان کا مال دنیا بھر کی منڈیوں میں کھپت ہو رہا ہے۔ کیا لنڈن۔ کیا برلن اور نیویارک سب مقامات میں جاپانی کھلونے۔ جاپانی مصنوعی ریشم اور دیگر کئی اشیاء اس قدر سستے داموں میں فروخت ہوتی ہیں۔ کہ دوسرے ملک جاپان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

یہ صرف جاپان کے طریقۂ تعلیم کی ہی برکت ہے۔ جس نے جاپان کو اس تھوڑے سے عرصہ یعنی تقریباً ستر سال میں اس قدر بام عروج پر پہنچا دیا ہے۔ ورنہ آج سے ساٹھ سال پہلے جاپان بھی ہندوستان کی طرح زراعتی ملک تھا۔ اور وہاں کے کاشتکار بھی مشکل سے اپنا پیٹ پالا کرتے تھے۔ اور مفلسی کی حالت میں رہا کرتے تھے۔

شکشا کے مول سدھانت

سچی شکشا کا پہلا سدھانت یہ ہے۔ کہ کوئی چیز سکھائی یا پڑھائی نہیں جا سکتی۔ "nothing can be taught" ۔۔۔ شکشا کا کرتویہ شکشا دینا یا سختی سے کوئی نصیحت کام کرنا نہیں ہے۔ وہ تو ایک سہائیک مارگ پردرشک ہے۔ اس کا کام ہے سُجھانا۔ اُوپر سے جبراً کوئی چیز لادنا نہیں۔ شکشک دستوتہ بالک کے من کو ٹرین نہیں کرتا۔ وہ تو محض گیان کے سادھنوں کو سروتم بنانے کا مارگ دکھاتا ہے۔ اور اس کریا میں بالک کی مدد کر کے اُسے آگے بڑھنے کے لئے اُتساہت کرتا ہے۔ وہ بالک کو کوئی گیان نہیں دیتا۔ بلکہ اُسے خود گیان حاصل کرنے کا راستہ بتاتا ہے۔ وہ بالک میں چھپے ہوئے گیان کو باہر نہیں نکالتا۔ بلکہ اُسے یہ دکھاتا ہے۔ کہ گیان کہاں ہے۔ اور اُسے کیسے پراپت کیا جا سکتا ہے۔

سچی شکشا کا دوسرا سدھانت ہے۔ بالک کے مانسک وکاس کا خیال رکھنا۔ بالک کو ماتا پتا یا شکشک کی اِچھا انوسار سانچے میں ڈھالنے کا وچار بربرتا پورن اور مورکھتا پورن وچار ہے۔ بالک کو اپنی رُچی اور وکاس کے انوسار ہی وکست ہونے کے لئے پریرت کرنا چاہیئے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ کہ ماتا پتا پہلے سے ہی یہ دیوستھا کریں۔ کہ ان کے لڑکے میں کیا وشیشتائیں۔ وچار۔ سدگن اور یوگیتا ہوگی۔ یا اُسے کس کام career کے لئے تیار کیا جاوے گا۔ یہ کرنی کو اپنا دھرم چھوڑنے کے لئے مجبور کرنا۔ اُسے سخت ہانی پہنچانا۔ اُس کے وکاس کو روکنا اور اُس کی پورنتا کو بھدا بنانا ہے۔ منش کی آتما یہ کہہ گئے اپنے سوارتھ پورن اتیاچار سے راشٹر زخمی ہو جاتا ہے۔ کارن یہ کہ اُسے منش سے ایک سروتم چیز ملنے کی بجائے ایک ایسی چیز ملتی ہے۔ جو ادھوری ہے۔ نقلی ہے۔ گھٹیا ہے۔ اور اَن منے دل سے کی گئی ہے۔

(یوگی آربند)

"میں دہلی جانا چاہتی ہوں" ـــ اُس نے سیڑھیوں سے اُترتے اُترتے زور سے کہا۔ اور نیچے اُتر گئی۔

سدھیر وہیں کھڑا سوچنے لگا۔ اس بار بھیج ہی دوں۔ سشما کو وہ بہت پیار کرتا تھا۔ اُس کی اِچھا نہ تھی۔ کہ اُسے بھیجے۔ لیکن سشما کی اُگر ہٹ دھرمی کا شاید وہ کتنے سمے تک کر سکیگا۔ یہی وچار نیہ تھا۔

"اچھا۔ سشما یدی تمہاری جانے کی ہی اِچھا ہے۔ تو پتاجی کو لکھ دو"۔ اُس نے اُوپر ہی سے پُکار کر کہا۔ اور بھیتر جاکر لیٹ گیا۔ اب جب تک سشما نہ لکھے گی۔ میں لینے نہیں جاؤنگا۔ سدھیر نے کرودھ کی جھونک میں ہی شپتھ کھالی۔

ساس کی آن اِچھا پر بھی سشما دہلی اپنے مائیکے چلی گئی۔

کالج میں نام مانتر سرفہ جھکنے والی سشما کو جب ایک ہاتھ کا لمبا گھونگھٹ نکال کر سسرال آنا پڑا۔ تو اُس کے کھشوبھ کی سیما نہ رہی۔ وہ من ہی من اینٹھنے لگی۔ کیا مُورکھتا ہے ـــ اُسے سب سے ادھک کرودھ تھا سدھیر پر۔ اماں تو خیر پُرانے وچاروں کی ہے۔ پرنتو اُنہیں کیا ہو رہا ہے۔ جو یُوں بھیگی بلی بنے ہوئے ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ اس جُون کی گرمی میں گھونگھٹ سے مجھے کتنا کشٹ ہو رہا ہے؟ وہ گھونگھٹ کے بھیتر ہی اپنے ہونٹ چبانے لگی۔ برات سندھیا کی ٹرین سے لوٹی تھی۔ اس کارن رات تو کسی پرکار بیت گئی۔ پرنتو دیا ہوتے ہی بی۔ اے پاس بہو کو دیکھنے کے لئے ذات برادری ٹولے پڑوس کی استریوں کا سموہ ٹوٹ پڑا۔ ہر ایک بہو کا منہ کھول کر دیکھتی۔ سشما کے کرودھ کا پار نہ تھا۔ کیا میں پردرشنی کی مُورتی ہوں۔ جو سب کوئی جھانک جاتے ہیں۔ اور پھر ڈھک دیتے ہیں۔ اُس نے گھونگھٹ سرکا دیا۔ اور سنبھل کر بیٹھ گئی۔

ہری موہنی پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔ رام رام۔ یہ ساری اِستریاں کیا کہیں گی۔ یہ تو وہ بھی جانتی تھی۔ کہ پڑھی لکھی لڑکیاں پردہ نہیں کرتیں۔ پرنتو اُس نے تو رات ہی سمجھا دیا تھا۔ کہ بہو اس بار تو تم چار دن گھونگھٹ کر لینا۔ آگے جب آؤگی۔ تو جیسے تمہاری اِچھا ہو کرنا۔ میرا ندا

ساس اور بہو کے جھگڑے کی ایک سبق آموز پریوارک کہانی

پچھتاپ

(گذشتہ سے آگے)

(لیکھکہ۔ کُماری چندر کرن چھاپا ساہتیہ رتن)

ذرا سا اُتر دینا بھی نہ مانا گیا۔ ہری موہنی من ہی من ابھیمان سے پھُول گئی۔

اُنہیں نے مُکھ سے تو کچھ نہ کہا۔ ہاں اُٹھ کر اُوپر کے کمرے میں جاکر کنڈی چڑھالی۔ اور آرام سے چارپائی پر لیٹ گئی۔ چار دِن بعد اُس کا بھائی اُسے لینے آ گیا۔

(۴)

سشما کو دہلی آئے سات مہینے ہو گئے۔ اُسے یہاں کسی بات کا بندھن نہ تھا۔ سوچھند تا سے پھرتی۔ جو چاہتی سو کرتی۔ پرنتو پھر بھی ایک ابھاؤ۔ ایک سُونا پن۔ ایک پرتھکتا اس کے ہردہ میں ہر سمے چبھتی۔ اُسے ایسا پرتیت ہوتا۔ مانو وہ اس گھر کی پرائی ہو۔ ایک اتتھی ہو۔ جُوں جُوں دِن بیتتے گئے۔ تُوں تُوں اُسے یہاں کا رہنا اسہیہ ہوتا جا رہا تھا۔ اس کے ارتھ یہ نہیں۔ کہ یہاں اُسے کوئی کچھ کہتا تھا۔ سو بات نہیں تھی۔ پتا اب بھی بیٹا کر کے دُلار کرتے۔ بھائی بنا اُسے ساتھ لئے سینما یا سیر تو دُور کی بات ہے۔ سادھارن طور پر بھی گھر سے باہر نہ جاتے۔ وہ گھر کی رانی تھی۔ پھر جب اُس کی ماں سے کوئی پُوچھتا ـــ "چھوٹی بی بی کب جاوے گی" ـــ اور اُس کی ماں ماتھا چڑھا کر کہہ دیتی ـــ "بی بی ہی جانے" ـــ تو اس کی اِچھا ہوتی۔ یہاں ایک کھشن بھی نہ رہے۔ کیا یہ وہی ماں ہے۔ ماں میں اتنا پری ورتن کیوں ہو گیا؟ کیا وِواہ کرتے ہی ماں نے مجھے پرائی سمجھ لیا؟ اُسے سُدھیر پر کرودھ آتا۔ کیوں نہیں مجھے لینے آتے؟ اُن کا سارا پریم دکھاوے کا ہے۔ پتر تیسرے دن بھیجیں گے لیکھنی میں مصری گھول دیں گے۔ پرنتو بُلانے کا آنے کا کہیں چنہہ بھی نہیں۔ پتروں میں برابر اماں کی اسوستھتا کا سماچار دے رہے ہیں۔ پرنتو یہ نہیں لکھتے۔ کہ تم آ جاؤ۔

وہ من ہی من کرودھ۔ ابھیمان اور اُتّاپ سے بھر جاتی۔

آج اس کی بڑی بہن بملا کا پتر آیا ہے۔ پُورے چار ورش کے بعد بڑی کٹھنتا سے ایک ماس کے لئے وہ مائیکے آ رہی ہے۔

ماں کی پرسنتا کا پار نہ تھا۔ "سشما بیٹی۔ ذرا بدلُو سے کہیئے۔ کہ بڑے کمرے کی چٹائی کرائے۔ ہری سے کہیئے۔ ذرا حلوائی کو بُلا لائے۔ ایک مٹھائی ہوگی۔ اور ہاں دیکھ تو سہی تیرے بابو جی کہاں ہیں۔ اُن سے کہیئے۔ ایک گائے خرید لادیں۔ بچے بازار کا دُودھ نہیں پیتے۔ ہاں سوئم سشما بھی تا ٹوک بھنڈار خانے کی ہر چیز کا نریکھشن کرنے لگی۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ بملا کے بچے کشٹ پاویں۔ بڑھئی آ کر چارپائی ٹھونکنے لگا۔ گھر میں ایک خاصہ ہنگامہ سا مچ گیا۔

سشما کو بہن کے آنے کی پرسنتا نہ ہو سو بات نہیں۔ پرنتو اتنا اُتساہ اِتنی اُمنگ ماں نے اُس کے آنے پر تو نہ دکھائی تھی۔ کیا اس کارن کہ میں سوئم بنا بُلائے آئی۔ اور بہن دو ورش سے بُلاوے پر بُلاوا جانے پر آ رہی تھی۔ اُفّوا ماں مجھے پیار نہیں کرتی۔ سشما کی اِچھا ہوئی بیٹھ کر خوب روئے۔ رونے کا کوئی کارن نہ تھا۔ پرنتو آنسو رُک سکتے نہ تھے۔ وہ اپنے کمرے میں جاکر رونے لگی۔

"سشما" ـــ ماں نے پکارا۔ بھلی لڑکی ہے تو تو۔ گھر میں ہی گھسی ہوئی ہے۔ پگلی باہر تو ذرا آ۔ اب بملا آتی ہی ہوگی۔"

ماں کے سُور میں سنیہہ جھلک رہا تھا۔ پرنتو سشما کو گیات ہوا۔ مانو وہ سنیہہ بھی کیول بہن کے آنے کا اُلّاس ماتر ہے۔

باہر بڑا کولاہل مچنے لگا تھا۔ سشما سمجھ گئی۔ کہ بہن آ گئی۔ وہ دھیرے دھیرے آنگن میں آ کر کھڑی ہو گئی۔ بملا اس سمے بھیتر آ کر ماں کے گلے سے لپٹی ہوئی تھی۔

"بہن نمستے!" سشما نے بہن کے پاس جا کر کہا۔

"نمستے میری سشما" ـــ بملا نے ماں کو چھوڑ کر سشما کے ہاتھ پکڑ لئے۔ "تو ابھی یہیں ہے۔ میں تو سمجھی تھی لکھنؤ ہوگی" ـــ اس نے اسے گود میں چپکا لیا۔ مانو وہ ۵ ورش کی بچی ہے۔

"کیا تو جنوری سے یہیں ہے؟" ـــ بملا نے پُوچھا۔

"ہاں" ـــ اُس نے کسی پرکار اُتر دیا۔ اُس کے مُکھ سے شبد نہ نکلتے تھے۔

"بھئی خُوب ہیں وہ بھی جنہوں نے چھوڑ دیا۔ تیرے جیجا صاحب تو چھ ہفتہ بھی نہ چھوڑیں۔

"بملا۔ بھلا تو سشما کے وواہ پر کیوں نہ آئی؟" ـــ ماں نے بملا کے چھوٹے ششُو کو گود میں اُٹھاتے ہوئے کہا۔

"اماں۔ میں نے لکھا تو تھا۔ کہ میری ساس بیمار ہے۔ بھلا میں کیسے آتی؟"

"ہاں۔ کیوں بہانے بھرتی ہو" ـــ ماں نے بناوٹی کرودھ میں کہا۔ اور ششُو کو لئے اُن کے جل پان کی سامگری ٹھیک کرنے بھیتر چلی گئی۔ بملا بھی آئی ہوئی سکھی سہیلیوں سے ملنے لگی۔

سشما سوچ رہی تھی۔ بہن ساس کی بیماری پر بُلانے پر بھی نہ آئی۔ اور میں یہ جانتے ہوئے بھی کہ ماتا جی کا سواستھ اچھا نہیں ہے۔ یہیں بیٹھی ہوئی ہوں۔ اُس نے نِشچے کر لیا۔ میں اب یہاں نہ رہوں گی۔

(۵)

"اماں" سشما نے کمرے میں گھُسے ساس کے پاؤں چھوئے۔

"بہو"؟ ہری موہنی چونک پڑی۔ سچ مچ بہو تھی۔ کیا سچ میں بہو آ گئی۔ سدھیر تو لینے گیا نہیں ـــ اسہاگن بھیا سشما سے ساس نے اپنی دُربل بھجا ہر رکھتے ہوئے کہا۔ "دُودھوں نہاؤ پُوتوں پھلو۔ کِن کے ساتھ آئی بیٹا؟"

سشما نے اُتر دیا۔ "اکیلی ہی" ـــ مجھے نہیں بتایا ـــ "اماں اتنی بیماری پر" اس کا سُور آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا۔

"نہیں بہو۔ آج ہی سدھیر تجھے لینے جانے والا تھا" ـــ ہری موہنی نے جھوٹ بول دیا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

تحصیل پرچار ——— (۱) آریہ سماج چونیاں نے اپنے پچھلے سالانہ جلسے پر تحصیل پرچار کا کاریہ کرنے کا نشچہ کیا تھا۔ چنانچہ دو ماس کے لئے پنڈت برہما نند جی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جنہوں نے اس سمیہ تک پنڈ کی۔ بھڑوال۔ بھائی پھیرو۔ چونیاں اور کوٹ رادھاکشن میں زبردست پرچار کیا۔ اور وہاں کی آریہ جنتا کو لابھ پہنچایا۔ بھڑوال اور کوٹ رادھاکشن میں نئی سماجیں قائم کیں۔ اور بھائی پھیرو کی سماج کو از سر نو زندہ کیا۔ ایک شدھی اور ایک نام کرن سنسکار کرایا۔

(۲) پنڈت رام لال بھجنیک دلت ادّھار منڈل ہوشیارپور نے کنگن پور۔ آبکلی۔ شام کوٹ اور چونیاں کے بالمیکیوں میں پرچار کیا۔ اور آج کل پنڈت اودے شنکر جی پرچارک یہاں پدھارے ہوئے ہیں۔ ان کے لیکچر اور بھجن چونیاں میں ہو رہے ہیں۔

(۳) آریہ سماج ہذا نے کرشن جنم بھی شان سے منایا۔ جس میں بھگت دیوی داس جی کی نظم اور مہاشہ کندن لال جی کا لیکچر ہوا۔ حاضری خاصی تھی۔

(گردھاری لال منتری)

آریہ سماج نابھہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نابھہ کا ۴۲واں سالانہ جلسہ ۶۔ اکتوبر تا ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء بجانب دروازہ پٹیالہ والا دھن دیوی آریہ بھون میں خوب دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ ۶۔ اکتوبر کو نگر کیرتن کا بھاری جلوس جس میں آریہ سکول کے تمام لڑکے معہ اپنے بینڈ باجہ اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیائیں شامل ہو کر جلوس کی شان کو بڑھائیں گے۔ ۷۔ اکتوبر سے ۹۔ اکتوبر تک دھن دیوی آریہ بھون کے وسیع قابل دید پنڈال میں جلسہ کی تمام کارروائی ہوا کرے گی۔

بتاریخ ۱۰۔ اکتوبر بمطابق ۲۵۔ اسوج اسی پنڈال میں آریہ استری سماج کا جلسہ ہو گا۔ جس میں صرف استریاں ہی شامل ہو سکیں گی۔

(بنارسی داس بی۔ اے منتری آریہ سماج نابھہ سٹیٹ)

آریہ نگر کی ضبطی کے خلاف پروٹسٹ

۸ستمبر کو آریہ سماج لدھیانہ (صابن بازار) کے جنرل اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

"آریہ سماج لدھیانہ کا یہ جنرل اجلاس پنجاب گورنمنٹ کے آریہ نگر کے زمین کی ضبطی پر افسوس اور تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرح دلت جاتیوں میں جو شدھار کا کام ہو رہا تھا رک جاوے گا۔ اس لئے آریہ سماج کا یہ جنرل اجلاس پنجاب گورنمنٹ سے زوردار انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ آریہ سنگھ اُدھار سبھا کو نشچت اقساط کی ادائیگی کے لئے سہولیت دیوے۔ یا اسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا آریہ سماج کی کسی انیہ سنستھا کے سپرد کر دیوے۔"

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

اپ منتری:۔ مہاشہ شاہ کمار۔ خزانچی:۔ مہاشہ کرشن لال جی۔ ایڈیٹر:۔ مہاشہ ملک راج جی۔

(منتری آریہ سماج للّہ)

دھوری منڈی میں آدرش ودھوا وواہ

۱۲ستمبر ۱۹۴۰ء کو آریہ سماج مندر دھوری ریاست پٹیالہ میں لالہ نانک چند جی اگروال کا شبھ وواہ شریمتی راج کرنی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے شام کے ۵ بجے سے آٹھ بجے تک شری سوامی آتما نند جی نے کرایا۔ لالہ جی کی طرف سے اکیس روپے آریہ سماج کو اور دو روپے سوامی جی کو دان دیئے گئے۔ اور باشندگان دھوری جو اس شبھ اوسر پر حاضر تھے۔ جن کی تعداد پانچصد کے قریب تھی۔ ان کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ اور باشندگان دھوری پر بہت اچھا اثر ہوا۔

(منتری آریہ سماج دھوری)

بیمۂ حیات

خاوند کا فرض　　عورت کا حق

اور

بچّے کا اوّلین مطالبہ ہے

کیا آپ اس فرض سے سبکدوش ہو چکے ہیں؟ اگر نہیں تو آج ہی بمبئی کو آپریٹو کے صدر دفتر کو لکھیے۔ یا ہم کو ملاقات کا شرف دیجیے۔ یقیناً آپ کو بہترین انتخاب کا موقعہ ملے گا۔

ایجنٹوں اور آرگنائیزروں کی ضرورت ہے۔ مفصل حالات بہ پتہ ذیل سے دریافت کیجیے:

ایس۔ ایل چڈھہ اسکوائر منیجر

پنجاب و صوبہ سرحد برانچ

بمبئی کو آپریٹو انشورنس سوسائٹی لمیٹڈ نسبت روڈ۔ لاہور

تار کا پتہ Coinsure-Lahore

ٹیلیفون نمبر ۲۹۰۹

مسلم پریوار کی شدھی

... دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور ... پنڈت سکھ دیو جی کی کوششوں ... ودھی انوسار شدھی یو۔پی میں پندرہ ... مسلمانے راجپوتوں کو شدھ کر کے ... ویدک دھرم میں پرویش کیا گیا ہے۔ نوجوان ... کی جنم بھومی موضع ... میں چند دنوں ... پریواروں کی شدھی مشن کے ... ۲۵ پریواروں ... اہتمام ہونے والی ہے۔

(سیکرٹری دیانند سالویشن مشن)

آریہ سماج جیند کا جلسہ

آریہ سماج جیند جنکشن کا سالانہ ... بتاریخ ۱۱۔۱۲۔۱۳۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء ... منایا جائے گا۔ جس میں بڑے بڑے ... ودوان اُپدیشک سنیاسی مہاتما ... شریک ہو کر اپنے منوہر ... دیا کھیانوں تتھا بھجنوں سے جنتا ... کریں گے۔

(منتری آریہ سماج جیند)

سنیاگرہیوں کو سوچنا

... کیندر میں ستیاگرہیوں کا جو ... چوری ہو گیا تھا۔ اور پھر چوری کے ... کے کارن شولا پور کی عدالت میں ... تھا۔ وہ اب سارودیشک سبھا کے ... میں آ گیا ہے۔ اور ستیاگرہیوں کو ... رہا ہے۔ جس ستیاگرہی نے اپنا ... ابھی تک نہیں منگوایا ہے۔ وہ ... منگوا لینا چاہیے۔ اسی پرکار ... کا بھی کچھ سامان بھیجنے کے لئے ... ہے۔ ستیاگرہیوں کو وہ بھی منگوا ... اپنے سامان کا ٹھیک ٹھیک ... اور ورن دینا چاہیے۔ جس ... سامان بھیجنے میں سہولت رہے۔

... سماج للّہ کا نیا چناؤ

... :۔ لالہ ... رام بدلا یا شاہ جی۔ ... :۔ مہاشہ گردھاری لال جی کمار ... :۔ بابو صاحب ہری رام جی۔ ... :۔ مہاشہ ... لال جی

تصحیح

... میں آریہ سماج للّہ کے سماچار ... کا نام بجائے رام بدلا یا شاہ سچدیو ... رلارام چھپ گیا ہے۔ ناظرین ...

(ایڈیٹر)

آریہ سماج کراچی کا چناؤ

لالہ رام لال جی کی صدارت میں

۸ ستمبر کو آریہ سماج کراچی کا سالانہ چناؤ سوامی سوتنترانند جی و ماسٹر گوردتہ رام جی کی موجودگی میں حسب ذیل ہوا :-

پردھان :- لالہ چمن لال جی - اُپ پردھان ڈاکٹر پرمانند جی - اور لالہ رام کشن جی - منتری مہاشہ بھولا رام جی - اُپ منتری :- مہاشہ مہر چند جی و مہاشہ جگن ناتھ جی - خزانچی مہاشہ دھرم دیو جی - لائبریرین - مہاشہ ہری چند جی + (منتری)

آریہ سماج جگادھری کا سالانہ جلسہ

۲۷ - ۲۸ - ۲۹ ستمبر ۱۹۴۰ء کو لالہ رام لال جی کی دھرم شالہ میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا ۔

(لچھمن لال منتری)

مردم شماری سب کمیٹی کا قیام

آریہ سماج مورنڈہ کے زیر اہتمام مردم شماری سب کمیٹی ذیل کے ممبران پر مشتمل بنائی گئی ہے :-

(۱) لالہ درباری لال (۲) مہاشہ لچھو رام آریہ (۳) لالہ لاجپت رائے - (۴) مہاشہ بلدیو سہائے (۵) لالہ کرپا رام -

سب کمیٹی کے سکریٹری لالہ درباری لال جی نامزد کئے گئے ہیں - تاکہ جلد ایک کانفرنس بلا کر علاقہ میں اس کام کا پروپیگنڈا کیا جاوے - چنانچہ پرسدھ آریہ لیڈروں سے پردھانتا کے لئے خط و کتابت جاری ہے - جلد فیصلہ ہو کر ستمبر کے آخیر میں یا اکتوبر کے آرنبھ میں کانفرنس کسی بڑے آریہ نیتا کی زیر صدارت منعقد کی جاوے گی - اور بذریعہ پوسٹر اس علاقہ میں مردم شماری کے کام کا پروپیگنڈا کیا جاوے گا ۔

(ودیا دھر سکریٹری)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

سوامی کیولانند جی کے اُپدیشوں کے بعد منتری پوجیہ سوامی پرکاشانند جی ۹ بجے کو پدھارے - سادھ رات کو ویدک دھرم کی فضیلت پر ویاکھیان دیا - اور ۹ بجے ۸ کی پرارتھنا آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ میں مہاشہ مدن جیت آریہ نے آریہ ابھی ونے کی کتھا کی اور بعد میں سوامی جی

”پرکاش“ نے ہزاروں کو آریہ سماجی بنایا ہے بیسیوں اُپدیشکوں کی سیوا یہ اکیلا کر رہا ہے

اس کے ذریعہ اِنکوں و دوارا لاکھوں تک آریہ سماج کا سندیش پہنچا ہے

”پرکاش“ کی قابل فخر خدمات کا شاندار ریکارڈ

آریہ پرتی ندھی سبھا برٹش ایسٹ افریقہ کے منتری مہاشہ پربھو دیال جی کا بیز نیروبی سے

یانیہ ورسنز بیان ہتیشی جی سمپادک اخبار ”پرکاش“ لاہور سپریم نمستے !

کئی دفعہ خیال آیا - کہ آپ کو چند سطور در بارہ خدمات اخبار ”پرکاش“ لکھوں - مگر دورہ پر دو ماہ کینیا - یوگنڈا - ٹانگانیکا - اور زنجبار صوبہ جات میں جانے کی وجہ سے اور چند ایک اور وجوہات کی وجہ سے اس خیال کو عملی جامہ نہیں دے سکا - آشا ہے - کہ آپ کھشما کریں گے - اور ہمیشہ آریہ سماج کی سیوا کرتے رہیں گے - نشکام بھاونا ہی اُتم ہے - تاہم دوسروں کو اُتساہت کرنے کیلئے چند سطور ارسال خدمت ہیں - اخبار ”پرکاش“ نے اپنے جنم دن سے ہی آریہ سماج کی ٹھوس سیوا کا برت لیا ہوا ہے - حقیقت یہ ہے کہ آج تک باوجود ناموافق حالات اور آریہ جنوں کی سرد مہری کے اس کے دم خم میں کسی قسم کی ترٹی نہیں آئی ہے - اس اخبار نے آریہ سماجک جگت کے اندر اندھکار کو چھن بھن کر پرکاش کر دکھایا ہے - اس اخبار دوارا ہزاروں مہانو بھاو آریہ سماج میں پروشٹ ہوئے ہیں - بیسیوں اُپدیشکوں کی سیوا اکیلا یہ اخبار کر رہا ہے - علاوہ اس کے اخبار ہذا نے اندرونی اور بیرونی مخالفت کو چھن بھن کرنے میں سینہ سپر ہو کر ادبھت کام کیا ہے - آریہ سماج سے باہر کے مشہور کارکنان کو اپنی طرف کھینچ کر اُدھار کرنے میں بھی اس کا بڑا بھاگ ہے گورو کل شکشا پرنالی کو جگت و کھیات کرنے میں بھی اس کا کم حصہ نہ ہوگا - اس کے ذریعہ دوارا لاکھوں تک آریہ سماج کا سندیش پہنچا ہے - الغرض اس اخبار کی سیوائیں ان گنت ہیں اس لئے بغیر آریہ سماجک جگت سونا ہو جاویگا اس کی سرپرستی کرنے سے جہاں آریہ سماجی کو آنند پراپت ہوتا ہے - وہاں باہر کی جگت بھی پورا اپور ابچہ ملتا رہتا ہے - آریہ مہاشیہ کو چاہئے کہ گھر گھر اس کو قبول کریں - تاکہ اس کا دستار ہو اور ستیہ سنکلپ میں زیادہ سے زیادہ سیوا کر پاوے میں انت میں آپ کو ودھائی بھینٹ کرتا ہوں

کا عالمانہ ویاکھیان ہوا - رات کو بھجن اور گئو رکھشا کے متعلق بھاشن دیا - سماج مندر میں ہر روز پیمانہ کال اکھاڑہ میں کشتی اور دیگر ورزشیں بھی ہوتی ہیں - آریہ کمار سبھا کا ساپتاہک ست سنگ بھی اتوار کی شام کو ہوتا ہے - ہر بدھوار کو استری سماج کا ادھیویشن دوپہر کو ہوتا ہے - جس میں شریمتی ودیاوتی جی اُپدیشکا کے لیکچر و بھجن ہوتے ہیں - ہر پورنماشی اور اماوسیہ کو باریوارک اُپاسنا کا یگیہ باری باری سبھاسدوں کے گھر ہوتا ہے + (منتری)

دیانند متھرا داس کالج موگہ پرتی ندھی

یہ کالج آریہ سبھا پنجاب لاہور کے تحت کئی سالوں سے نہایت کامیابی سے ایف - اے تک لڑکوں کو تعلیم دیتا رہا ہے - امسال وہاں بی - اے کی جماعتیں کھل گئی ہیں - ایک نہایت قابل بنگالی ولایت کے ڈگری یافتہ ایم - اے ایف - آر - اے - ایس بطور سینئر انگلش پروفیسر کام کریں گے - اور باقی سٹاف میں بھی نہایت اعلیٰ اور ممتاز ڈگری یافتہ اصحاب کا اضافہ کیا گیا ہے - جس سے طلباء کو ہر نقطہ نگاہ سے تسلی بخش فائدہ ہوگا +

موگہ شہر کے باہر نہایت پُر فضا جگہ میں کالج و بورڈنگ کی عالیشان عمارتیں طلباء کی آسائش کے لئے بڑے بڑے شہروں کی گندی ہوا کے مقابلہ قابل رشک ہیں - بورڈنگ کے ساتھ لڑکوں کے تیرنے کے لئے تالاب کھیلوں کے لئے نہایت ہی وسیع میدان ہیں - اور اپنی ڈسپنسری ہے - آریہ سماج کے زیر اثر دھارک تربیت ہوتی ہے اور اس علاقے کی صحت بخش آب و ہوا اس بات کا تقاضا کرتی ہے - کہ والدین اپنے نوجوان بچوں کو مضبوط اور تندرست بنانا چاہیں - وہ ضرور اس اعلیٰ درسگاہ سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں - خاص کر یہاں بورڈنگ کی زندگی نہایت سادہ اور کم خرچ ہے +

بورڈنگ طلباء کے لئے کیوبیکل بنائے گئے ہیں - تاکہ وہ علیحدہ علیحدہ رہ کر اپنی تعلیمی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں - اس سارے نظم و نسق کی کامیابی کا سہرا مینجنگ کمیٹی اور اس کے قابل قدر پرنسپل مسٹر راجیندر کمار کرشن کے سر پر ہے +

”آریہ ورت“ کا نمونہ

جن اصحاب نے طلب کیا ہے - مطلع ہو - انہیں منگوانا چاہئے ہوں - ”آریہ ورت“ چھپ تو چکا ہے - لیکن پرچہ نمبر ملنے پر بھیجا جاویگا صرف ڈاکخانوں کو بھیجا گیا ہے +

(مینیجر)

ذرا سوچئے تو!

ایک پائی روزانہ خرچ کر کے ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنایا جا سکتا ہے

ایک پائی روزانہ سے بھی کم خرچ کرنے پر آپ ”آریہ ورت“ جیسا ہندی کا شاندار رسالہ پڑھ سکتے ہیں - دو روپیہ سالانہ چندہ میں سے تین آنے ڈاک خرچ کے نکال کر اڑھائی آنہ سے بھی کم ایک پرچے کی قیمت بنتی ہے - رسالہ کے تیس صفحے ہیں - گویا آپ ایک صفحہ پر ایک پائی خرچ کرتے ہیں - لیکن ان دنوں ایک پائی میں ایک صفحہ (چھپائی سمیت) دینا آسان نہیں - پھر تین رنگ کا شاندار ٹائیٹل ہے - ۵ تصاویر - ۱۲ لیکھ - دو کہانیاں - تین کویتائیں اور پانچ واقفیت بڑھانے والے مستقل کالم ہیں - استریوں کیلئے ایک ایسی آریہ پتر کا کی ضرورت تھی - اس کی اُپیوگتا اور اُتمتا کا اندازہ لگائیے - خود خریدار بنیں اور دوسروں کو بنائیں - اور اس طرح ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں + (مینیجر)

چندہ بھیجنے کا پتہ :- مینیجر ”آریہ ورت“ کچی لسبیت روڈ - لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

تازہ ہفتہ کی ڈائری خبریں

سنیچر وار ۱۴ ستمبر

ــــ اطالوی فوجوں نے مصر کی طرف کوچ کر دیا۔

ــــ جرمن گورنمنٹ کی دعوت پر جنرل فرانکو برلن جا رہے ہیں۔

ــــ پنڈت نہرو اور سرحدی گاندھی کا داخلہ بلوچستان میں بند کر دیا گیا ہے۔

ــــ جرمن کی ڈوور مار توپوں کی گولہ باری سے ڈوور کے ساحل پر بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

ــــ بچے لنڈن سے باہر لے جائے جا رہے ہیں۔

ــــ پریذیڈنٹ روزویلٹ کا اعلان ہے کہ امریکہ کسی غیر ملکی جنگ میں شامل نہیں ہوگا۔ اور فوجیں باہر نہیں بھیجی جاوینگی۔

ــــ سندھ کے متعدد ہندوؤں کے قاتل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ــــ نقیرا پی کا بارود خانہ تباہ کر دیا گیا ہے۔

ــــ برطانوی جہازوں نے برلن میں نازی لیڈروں کے باغوں پر بمباری کی۔

ــــ امریکہ ایک کروڑ ۶۵ لاکھ اشخاص کو فوجی ٹریننگ دے گا۔

اتوار ۱۵ ستمبر

ــــ لنڈن کے شاہی محل پر پھر بمباری کی گئی شاہی گرجے اور محل کو کافی نقصان پہنچا۔

ــــ کانگریس کی باگ ڈور مہاتما گاندھی کو سونپ دی گئی ہے۔

ــــ بلیک ہول ایجی ٹیشن کے قیدی رہا کر دئے جائیں گے۔

ــــ جرمنی کے کئی فوجی اڈوں پر برطانوی جہازوں نے زبردست بمباری کی۔

ــــ کینیا کی شمالی سرحد پر دو سو میل کے محاذ پر ہوائی جنگ شروع ہو گئی ہے۔

ــــ برطانیہ پر بڑے حملہ کی تیاری ہو رہی ہے۔

ــــ بنگال کا ایک سرکاری افسر خاکسار تحریک میں شامل ہو گیا ہے۔

سوموار ۱۶ ستمبر

ــــ امریکہ ہر ماہ چار سو ہوائی جہاز برطانیہ کو دے گا۔

ــــ اطالوی فوج مصر کی سرحد پر پہنچ گئی

ــــ جرمن ہوائی جہاز لنڈن اور برطانیہ کے دیگر شہروں پر دن پر ہوائی حملے کرتے رہے۔

ــــ روسی فوجیں رومانیہ کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔

منگلوار ۱۷ ستمبر

ــــ لنڈن کے بکنگھم محل پر پھر بمباری کی گئی۔

ــــ اطالوی فوجیں مصر کے علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں۔

ــــ مہاتما گاندھی نے اعلان کیا ہے۔ کہ "جنگ سے پُر امن اسہیوگ کی پالیسی میں مداخلت کی گئی۔ تو جدوجہد ناگزیر ہو جاویگی۔ جب ملک اور کانگریس کی ہستی خطرہ میں ہو۔ تو میں سیوا گرام میں چھپ کر کیسے بیٹھ سکتا ہوں۔ ہم جنگ کے خلاف پروپیگنڈا کی آزادی چاہتے ہیں"۔

ــــ جاپانی طیاروں نے چنکنگ پر ایک دن میں ۳۸ ہوائی حملے کئے۔

ــــ لنڈن پر ۱۵-۱۵ منٹ کے بعد ہوائی حملے کئے گئے۔

ــــ ۱۴-ستمبر کو تین سو ہوائی جہازوں نے لنڈن پر سات حملے کئے۔

بدھوار ۱۸ ستمبر

ــــ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن پر لنڈن میں اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے۔

ــــ ۱۶-ستمبر کو ۱۸۵ جرمن ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔

ــــ جرمن توپوں کی ڈوور پر گولہ باری سے شہر ہل گیا۔

ــــ آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں مہاتما گاندھی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں آزادی دینا برطانیہ کے بس کی بات نہیں رہی۔

ــــ جرمنی کے ۲۱۴۳ ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔

ــــ پنجاب اسمبلی کا آئندہ سیشن ۱۱-نومبر سے شروع ہوگا۔

ــــ مسٹر جناح کانگریس سے پھر گفت و شنید کرنے والے ہیں۔

ــــ حیدر آباد دکن کے ایک خاکسار محمد اسحاق کے قبضہ سے ۴½ فٹ لمبی مشین گن برآمد ہوئی ہے۔

ــــ برطانوی ہوائی جہازوں نے ایک دن میں ایک سو پچاس جرمن ہوائی جہاز تباہ کر دئے۔

ــــ فرانس کے سابق تین وزراء اعظم علیحدہ علیحدہ کوٹھڑیوں میں بند کر دئے گئے ہیں۔

جمعرات ۱۹ ستمبر

ــــ برطانیہ میں ۱۷ ہزار اشخاص نظر بند ہیں۔

ــــ برطانیہ میں ہوائی حملوں سے دو ہزار اشخاص ہلاک اور آٹھ ہزار زخمی ہو چکے ہیں۔

ــــ برطانیہ کا ۴½ ہزار ٹن کا جہاز ڈوب گیا ہے۔

ــــ قاہرہ پر بمباری نہیں ہوگی۔

ــــ شملہ کالکا پسینجر کے پٹڑی سے اُتر جانے سے ڈرائیور ہلاک اور کئی اشخاص زخمی ہو گئے۔

ــــ ۱۶-ستمبر کو ۶½ گھنٹہ تک ہوائی حملہ ہوتا رہا۔

ــــ اُپدیشک ودیالیہ شولا پور کا دکھشانت اُتسو ۲۲-ستمبر کو شری گھنشیام سنگھ جی گپت کی ادھیکشتا میں ہوگا۔

ــــ جمعیت العلماء کابل نے ریڈیو کا استعمال جائز قرار دیا ہے۔

ــــ مہاتما گاندھی اس ماہ کے آخر میں وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔

شکروار ۲۰ ستمبر

ــــ جرمنی نے برطانیہ پر حملہ کی تیاری مکمل کر لی ہے۔ عنقریب ہندوستان پر متوقع حملہ ہوگا پانی میں چلنے والے ٹینکوں۔ سمندری جہازوں اور پیراشوٹ کے ذریعہ فوجیں اُتاری جائیں گی۔

ــــ اطالوی فوجوں نے مصر کے ایک اور مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

ــــ ۱۷-ستمبر کی رات کو لنڈن پر دس گھنٹہ بمباری ہوتی رہی۔

ــــ گاندھی وائسرائے ملاقات تک سول نافرمانی نہیں ہوگی۔

ــــ ہوائی حملوں سے دو ہفتوں میں برطانیہ کے دس ہزار شہری ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

ــــ ہٹلر برطانیہ پر حملہ میں گیس استعمال نہیں کرے گا۔

ــــ فرنٹیئر میں امسال ۱۳۳ ہندو...

کانگریس کمیٹی کا ریزولیوشن

بقیہ صفحہ ۶

میں رہنمائی کریں۔ دہلی ریزولیوشن جو انہیں ایسا کرنے سے روکتا تھا۔ جس کی تصدیق آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے پونا میں کی تھی۔ اب حاوی نہیں ہوتا۔ اب منسوخ ہو گیا ہے ✦

انگریز قوم سے ہمدردی

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو برطانوی لوگوں اور ان تمام ممالک کے باشندوں سے ہمدردی ہے۔ جو جنگ میں شامل ہیں۔ برطانوی گورنمنٹ نے خطرے اور مصیبت میں جس تحمل اور بہادری کا ثبوت دیا ہے۔ وہ اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کمیٹی کو ان کے خلاف کوئی بغض نہیں۔ اور ستیاگرہ کی سپرٹ کا یہ تقاضا ہے۔ کہ نہ کوئی ایسا قدم نہ اُٹھائے۔ جس سے انہیں پریشانی ہو۔ لیکن اس پابندی کا جو اس نے خود ہی اپنے اُوپر لگائی ہے۔ یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ اپنی ہستی کو ہی مٹا دے۔ کانگریس اس امر پر اصرار کریگی۔ کہ وہ پوری آزادی سے اپنی پالیسی پر عمل کریگی۔ جو کہ عدم تشدد ہے۔ بہرحال سردست کانگریس

(بقیہ صفحہ ۱۴ کالم ۴ میں)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

اصلی میٹھی رجسٹرڈ

بال جیون گھُٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۵ ر درجن ۱۲ ع علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا ویں مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجنے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

...کئے گئے ــــ پنجاب میں کانگریس کا اجلاس سول نافرمانی کے باوجود ہوگا ــــ وائسرائے لنڈن سے نامہ و پیام کے بعد مہاتما گاندھی کے خط کا جواب دیں گے۔

حضرت محمدؐ گؤکشی کے خلاف تھے (بقیہ صفحہ ۸)

"قال رسول اللہ لحم البقرۃ داءٌ وسمنھا دواءٌ و لبنھا شفاءٌ"

ارتھ:۔ "گائے کا گوشت روگ۔ اس کا مکھن دوا اور اس کا دودھ شفا ہے۔"

۶۔ بہ اسناد صحیح ابن مسعود صحابی رسول اللہ سے روایت کی گئی ہے۔ کہ:۔

"البقرۃ فی لبنھا شفاءٌ"

یعنی کہ "گائے کے دودھ میں شفا ہی شفا ہے۔"

۷۔ علامہ طبری نے زہیر سے روایت کی ہے۔ کہ:۔

"قال رسول اللہ لحم البقرۃ داءٌ وسمنھا دواءٌ و لبنھا شفاءٌ"

ارتھ:۔ "گائے کا گوشت بیماری اس کا مکھن دوا اور دودھ شفا ہے۔"

۸۔ کتاب مستدرک میں ابو عبداللہ حاکم نے ابن مسعود صحابی رسول اللہ سے روایت کی ہے۔ کہ:۔

علیکم بالبان البقرۃ وسمونھا وایاکم لحومھا فلبنھا شفاءٌ وسمنھا دواءٌ و لحمھا داءٌ"

ارتھ:۔ "تمہارے لئے گائے کا دودھ استعمال کرنا ضروری اور اس کے گوشت سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔ اس لئے کہ اس کے دودھ میں شفا مکھن میں دوا اور گوشت میں بیماری ہے۔"

مسلمانوں کے پیغمبر حضرت محمد صاحب نے گائے کے دودھ گھی اور مکھن کے گنوں کو جتنے گمبھیر شبدوں میں بتایا ہے۔ اور گؤ مانس کو سواستھ کے لئے جتنا ہانی کارک فرمایا ہے۔ وہ ان حدیثوں سے کھلی بھانتی ودت ہو رہا ہے۔ جو اوپر لکھی گئی ہیں۔

شک ہے۔ کہ رسول اسلام تو گؤ کا اتنا آدر کریں۔ اور اُن گنوں کو جو گائے کے دودھ گھی اور مکھن میں پائے جاتے ہیں۔ اس پرکار کھُلے شبدوں میں پرگٹ فرماویں۔ پرنتو ان کو پیغمبر ماننے کا دعویٰ کرنے والے بھارتیہ مسلمان گائے کا اتنا اپمان کریں۔ جتنا کہ وہ کر سکتے ہیں؟ رسول تو گؤ مانس کا نشیدھ کریں۔ کیونکہ اس میں ہانی کے سوائے نام ماتر کو بھی کوئی لابھ نہیں ہے۔ اور اس کا سیون کرنے سے بھنت بھنت روگ اُتپن ہوتے ہیں۔ اس کے ورُدھ گائے کے دودھ اور مکھن کے سیون کی تاکید فرمائی ہے۔ اور یہ بتایا ہے۔ کہ وہ روگوں کو نشٹ کرتا ہے۔ منش کے سواستھ کو سھتر کرتا ہے۔ بیماری پاس تک نہیں آنے دیتا۔ اور شفا ہی شفا ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی اپنے رسول کی اِچھا کا جیسا کچھ ستکار کر رہے ہیں۔ اس کا تھوڑا بہت انوبھو گؤوں کی اس سنکھیا سے کیا جا سکتا ہے۔ جو پرتیک دن دیش کے کونے کونے میں بدھ کر دی جاتی ہیں۔

کہنے کو تو مسلمان بڑے دھرم پرائن ہیں لیکن دھرم سے ان کا سارا پریم بس اتنا ہی رہ گیا ہے۔ کہ رسول کی اِچھا کا ورودھ کریں۔ رسول گائے کے گوشت کو روگوں کا گھر بتائیں تو ہٹ میں آ کر وہ گؤ مانس ہی زیادہ کھائیں۔ رسول گائے کے دودھ کو دوا بتائیں۔ تو اُسے وِش سے کم نہ سمجھیں۔ اور یدی مکھن کو شفا بتائیں۔ تو اس کو کبھی سونگھنے تک کی کوشش نہ کریں۔ اگر مسلمان بھائیوں کو رسول کی آگیا کا پاس ہوتا۔ تو وہ گؤ ہتیا پر اس طرح اڑے نہ رہتے۔ اور وہ ہندوؤں کی سرِت میں نہ سہی کیول اسی لئے گؤ بدھ بند کر دیتے۔ کہ رسول کی اِچھا بھی یہی تھی۔ اس وقت رسول کے نام پر مٹنے والے مسلمان اپنے رسول کی آگیا کا دو طرح ورودھ کر رہے ہیں۔ ایک طرف گؤ ماس کثرت سے کھایا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف گؤوں کی سنکھیا گھٹ جانے کے کارن وہ دودھ اور مکھن نہیں کھاتے۔ جسے رسول اللہ نے دوا اور شفا بتایا ہے۔

بڑا آشچریہ ہے۔ کہ مسلمان بھائی ہٹ سے کام لے رہے ہیں۔ اور کیول اس لئے گؤ ہتیا کر کے رسول کی آگیا بھنگ کر رہے ہیں۔ کہ اس وقت انہیں ہندوؤں کا ورودھ مقصود ہے۔ اور اس ہٹ کے لئے وہ رسول کی اِچھا کو ٹھکرانے پر تیار ہو گئے ہیں۔

کیا ہی اچھا ہو یدی مسلمان اپنے رسول کے پرامرش کا آدر کریں۔ اس میں ان کے لئے دُنیا اور دین دونو کی بھلائی ہے۔ اس پر جہاں ایک طرف رسول کی آگیا کا پالن ہو جائے گا۔ وہاں دوسری اور سماج کو بڑا لابھ پہنچیگا۔ جس میں مسلمان بھی برابر کے شریک ہیں۔

میرے اس لیکھ کو ہر گؤ رکھشک پتر چھاپ کر گؤ رکھشا کے اُدیش کو سہایتا پہنچا سکتا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا پرستاؤ (بقیہ صفحہ ۱۳)

لوگوں کی شہری آزادی کے تحفظ کے ۔۔۔ اور کسی مقصد کیلئے اہنسک مزاحمت ۔۔۔ توسیع کرنا نہیں چاہتی۔

بعض خدشات کانگریس کی عدم تشدد کی پالیسی کے متعلق

خدشات کے مدِنظر آل انڈیا کانگریس کمیٹی ۔۔۔ پھر سے یہ بات واضح کر دینا چاہتی ہے ۔۔۔ خواہ سابقہ ریزولیوشن میں جنکی وجہ سے ۔۔۔ خدشات پیدا ہوئے ہیں۔ خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو کانگریس کی سابقہ پالیسی برقرار ہے۔

تخفیف اسلحہ کمیٹی کو یقین ہے اور حال ہی کے واقعات سے

جو دُنیا میں رونما ہوئے ہیں۔ یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ اگر دُنیا کو تباہ ہونے اور پھر بربریت کے گڑھے میں جانے سے روکنا مقصود ہے۔ تو دُنیا بھر سے اسلحہ کا خاتمہ کیا جانا چاہیئے۔ اس لئے آزاد ہندوستان تخفیف اسلحہ کے لئے اپنے تمام ذرائع کو استعمال کریگا۔ اور اس سلسلہ میں دُنیا کی بھی رہنمائی کرنے کو تیار ہوگا۔ تخفیف اسلحہ اس صورت میں ہو سکتی ہے اور قومی لڑائیوں کو ختم کر کے دُنیا میں ۔۔۔ ہو سکتا ہے۔ اگر ان لڑائیوں کے اسباب کو دُور کر دیا جائے۔ ایک مُلک پر دوسرے کے غلبہ کو دُور کر کے اور ایک قوم کی دوسری کی اقتصادی دستبرد سے بچا کر ان اسباب کو دُور کیا جانا چاہیئے۔ اس مقصد کیلئے ہندوستان پُرامن طریقے سے کوشش کرے گا۔ اور اسی مقصد کیلئے ہندوستانی آزاد اور خود مختار ملک کا درجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی آزادی دوسرے ممالک کیساتھ اس کے تعاون کا پیش خیمہ ہوگی۔ جو دُنیا کی ترقی اور امن کیلئے ہندوستان آزاد ممالک کے زمرہ میں شامل کریگا۔

گاؤکشی اور مسلمان

یدی آپ کو گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا کو دیش کیلئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو ہیری پُستک "گؤ ہتیا اور مسلمان" منگوا کر پڑھیئے۔ "پرکاش" لاہور نے زبردست سمالوچنا کی ہے۔ اس پُستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پُستک کو اَن گِنت تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یکمشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ قیمت ساڑھے چار آنے (۴؍۲) فی کاپی معہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ: سید مصطفیٰ حسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ"۔ لکھنؤ

میوزک ہاؤس کے تحفے

میوزک انسٹرومنٹس۔ ہارمونیم۔ طبلہ۔ ستار۔ دلربا۔ وائلین۔ کھرتالیں۔ سامان بلینڈ باجہ۔ تنبورہ۔ بین باجہ۔ بنسری۔ کلارنٹ۔ چمٹے۔ چھینے۔ ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ آرڈر ملنے پر حسب منشا تیار کر دیئے جاتے ہیں۔ گانے بجانے کا Accessories بھی مل سکتی ہیں۔ مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ کوئی چیز خریدنے سے پہلے ہمارے کارخانہ سے ضرور خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لائیں۔ ہمارا سامان خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے اعلیٰ ہونے کے علاوہ ارزاں بھی ہے۔

آزمائش شرط ہے

کاشی ناتھ پروپرائٹر ادمکار ہارمونیم ورکس اندرون لوہاری دروازہ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سواستھیہ رکھشا

زکام و نزلہ

(از شریمان کوبراج واسدیوجی ورما وید وا چپتی سنت نگر لاہور)

یہ ایک عام بیماری ہے۔ جس میں ناک کی اندرونی لعاب دار جھلی سوج جاتی ہے۔ اور ناک بہتی ہے۔ جب یہ پتلا مادہ ناک سے نکلتا ہے۔ تو اس حالت کو زکام۔ اور جب یہی مادہ حلق کی طرف یا سینہ میں گرتا ہے۔ تو اسے نزلہ کہتے ہیں۔

موسم بہار میں جب موسم تبدیل ہوتا ہے۔ اور موسم خزاں میں جب سردی شروع ہوتی ہے۔ تو زکام یا نزلہ شدت سے ہوا کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات یہ وبائی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور بعض مقاموں میں ایک ہی جماعت یا گروہ میں اس کے کئی ایک مریض ہو جاتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر یہ گھروں اور سکولوں تک محدود ہوتا ہے۔

اس کے اسباب مختلف ہیں۔ سردی لگنا۔ خصوصاً گردن یا پاؤں کو سردی لگنا۔ سرد ہوا میں یا گیلی زمین پر بیٹھنا۔ رات کو زیادہ دیر تک سردی میں رہنا۔ پانی میں بھیگ جانا۔ اور ایسی صورت میں گیلے کپڑے اُتار کر فوراً جسم کو پونچھ کر دوسرے کپڑے نہ بدلنا۔ گرم و سرد ہو جانا۔ گرم کھانا کھاتے ہوئے ٹھنڈا پانی پی لینا۔ یا کسی قسم کے خراش دار ذرات کا ناک میں چلا جانا۔ مثلاً بھوسہ یا خشک گھاس کی دھول وغیرہ کا ناک میں خراش کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن بعض خاندانوں میں مرض زکام کے لئے قدرتی کمزوری ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس خاندان کے متعدد اشخاص کو بار بار زکام و نزلہ تنگ کیا کرتا ہے۔ مرض کے آغاز میں طبیعت سُست ہو جاتی ہے۔ اور کام کاج کرنے کو جی نہیں چاہتا۔

دلچسپ جنگی واقفیت

جہازوں کو تباہ کرنے والے آبدوز

گو آبدوز جہاز گذشتہ تین صدیوں سے موجود ہیں۔ لیکن وہ ابھی تک محفوظ ہونے کے کمال تک نہیں پہنچ پائے۔ گذشتہ چند ماہ کے دوران میں امریکہ کا ایک آب دوز "اگیولس" برطانوی آبدوز "تھٹیس" اور فرانسیسی آبدوز "فونیکس" تقریباً دوسو اشخاص کے ساتھ غرقاب ہو چکے ہیں۔ ۱۹۲۲ء سے اب تک جن آبدوزوں کو حادثے پیش آئے ہیں۔ اور ان میں ۱۹۸۷ اشخاص ڈوب مرے۔

آب دوز جہاز کی ایجاد

آبدوز جہاز کی تاریخ ۱۶۲۰ء سے شروع ہوتی ہے۔ جب کہ شاہ جیمز اوّل والئے انگلینڈ کے ایک ملازم کارنیلیس وان ڈریبل نے اس قسم کا ایک جہاز بنایا۔ اسے ۱۲ ملاح پانی میں ۱۵ افٹ کی گہرائی تک متواتر کئی گھنٹہ چلایا کرتے تھے۔ سترھویں اور ۱۸ ادیں صدیوں میں دیگر لوگوں نے بھی آبدوز جہاز بنائے۔ لیکن ۱۸ ادیں صدی کے آخر میں اُسے جنگی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا۔ ۱۷۔ فروری ۱۸۶۴ء کو امریکہ کی خانہ جنگی میں ایک جہاز "ہاؤسیٹونک" کو آبدوز جہاز نے تارپیڈو مار کر تباہ کیا۔ لیکن خود بھی غرق ہو گیا۔

آب دوز جہاز دوسرے جہازوں کی طرح ہی ہوتا ہے۔ اور عام طور پر سطح پر ہی تیرتا رہتا ہے۔ لیکن حسب ضرورت یہ پانی کے اندر بھی چھپ سکتا ہے۔

یہ زیادہ سے زیادہ تین دن تک پانی میں ڈوبا رہ سکتا ہے۔ اور چار سو فٹ گہرا جا سکتا ہے۔ اس کی ایک آنکھ بھی ہوتی ہے۔ جسے سطح سے اوپر اُٹھا کر دیکھا جاتا ہے۔

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

۱۔ ہر سال منافع ملتا ہے۔ ۲۔ مستقل جائیداد پر لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگتا ہے۔ ۳۔ اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے۔ ۴۔ اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ۳/۴ قیمت پر دیتا ہے۔ ۵۔ ہر نئی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے۔ ۶۔ منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپیہ کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں۔ ۷۔ منڈل پستکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر حصہ داروں کو دیتا ہے۔ ۸۔ بیروزگار پرچارک آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے۔ ۹۔ پراچین گرنتھوں کی کھوج کر کے ان کو پرکاشت کرتا ہے۔ ۱۰۔ چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے۔

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد سنہری چودہ جلدوں میں قیمت صرف ۴۴ روپے۔ کرایہ ریل معاف آج ہی سیٹ منگوا لیں۔ سام وید مکمل (ایک حصہ میں) قیمت چار روپے۔ یجروید مکمل ۲ حصوں میں ۸ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔

ضرورت ہے ہر ایک شہر و قصبے میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُتساہی ایجنٹوں و سٹریوں کی۔ مختصراً پتہ شاد شہرے مینجنگ ڈائرکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوکل کانگڑی فارمیسی کا

سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سُرمہ

قیمت دس آنے فی شیشی

ضرور استعمال کریں

پشاور ایجنٹ میسرز پی۔ این ککڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں۔

شملہ ایجنٹ کٹھا کریا درز لوئر بازار۔ شملہ

گوکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہفتہ وار "ویش سماچار" دہلی کا

اگرسین ایڈیشن

یہ نمبر اگروال جاتی کے مورثِ اعلےٰ مہاراجہ دھیراج شری اگرسین جی مہاراج کے جنم دن مبارک شدی یکم سورخہ ۲-اکتوبر ۱۹۴۰ء کو نہایت تزک و شان سے نکلیگا - جس میں مہاراجہ اگرسین کی زندگی کے حالات - ولولہ انگیز اور سبق آموز افسانے اور ڈرامے - صفِ اوّل کے شعراء کی بلند پایہ اور کیف آفریں نظمیں - قومی رہنماؤں اور ملکی سیاستدانوں کے اہم مضامین - بین الاقوامی حالات پر مفصل تبصرے ہونگے - ضخامت ۲۴۴ صفحے - ایک سہ رنگی تصویر جس کو بعد میں شیشے میں لگا کر کمرے کی رونق کو بڑھایا جا سکے - جنگ کے متعلق دلچسپ نوٹ اور قومی لیڈروں کی تصویریں ہوں گی - باوجود کاغذ وغیرہ کی گرانی کے قیمت صرف ۲ر رکھی گئی ہے۔

(مینیجر "ویش سماچار" دہلی)

بدی آپ راج نیتک - سماجک اور دھارمک سمسیاؤں کا واستوک ادھین کرنا چاہتے ہیں - تو آپ ہی پرانت کے سب سے پرانے

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ اجمیر کے

پرگتی وادی سچتر سپتاہک

"آریہ مارتنڈ"

کے گراہک آج ہی بن جائیے - یہ راجستھان کا مانا ہوا پتر ہے - اسکی نیاگ تپ کی جولنت بھاؤناؤں سے پوری اپیکھا نہیں ہونی کی دیش اسی سے ہو جاتا ہے کہ سنیگرہ اندولن کو سپھل بنانے کے لئے آریہ پتروں میں سرو پرتھم اسی نے آریو کے ہردے میں تیاگ تپ اور بلیدان کی بھاؤنائیں جاگرت کی تھیں - سمپادکوں کے لابھ ارتھ وارشک مولیہ کیول تین روپیہ ہے - نمونہ کے لئے پتر لکھیئے۔ (مینیجر - "آریہ مارتنڈ" اجمیر)

امر شہید سوامی شردھانند کی سمرتی میں استھاپت

ہندو جاتی کی شبھ چنتک ہنا کا کرمت گگن میں لہرانے والا - نربھیکتا پوروک ہندو ہتوں کے لئے لڑنے والا شدھی کا ایک ماتر حامی - آریہ سنسکرتی کا سچا رکھشک - بھارتیہ سوادھینتا کا پجاری

سچتر "شردھانند" ماسک

اکھل بھارتیہ شردھانند شدھی سبھا کا مکھ پتر

اس پتر کا گراہک بننا ہر ایک ہندو کا کرتویہ ہے - "شردھانند" کے گراہک بنیئے اور بنا بنیئے۔

ملنے کا پتہ:-

مینیجر "شردھانند" - شردھانند بازار - دہلی

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ویسٹن (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجئے - وہ ایک گھنٹہ کے لئے گہری نیند سو جائیگا - اور ہلانے جلانے سے نہیں جاگیگا - قیمت صرف دو روپیہ (عہ) محصولڈاک آٹھ آنے (۸ر)

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو - تو ریکشن (Raction) سونگھائیے۔

قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں مل سکتا - گارنٹی کی جاتی ہے کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتی۔ البرٹن آرٹس ایکاڈمی نمبر ۳۵ P.W.L - دہلی

"گلدستہ" (ہندی)

لائیٹ ریڈنگ لٹریچر کی سرووتم پتر کا

ہندوستانی زبان جاننے والا دلچسپی ماتر بنا آدیوپانت پڑھے اسے چھوڑ نہیں سکتا

یہ ہمارا کھلا چیلنج ہے!

ہاسیہ رس کے سرووتم لیکھ - دُرلبھ اور شکھشاپرد کارٹون - کہانیاں - سنگیت چٹکلیاں۔	ہندی اور سادھو کی کویتائیں - دوبے جی کی چیٹھی وندو - گلپ - وینگ آدی۔

پتر کا کی وشیشتا ہے - ہندی اردو تتھا انگریزی کے سپرسدھ لیکھک لیکھکاؤں کا سہیوگ ہماری مگ جگ بینی درشٹی کی نتپیا کا دیا ایک پرمان ہے - تتھا صفائی - چھپائی - گیٹ اپ - موکتا تتھا پتھ پردرشن سنستھا کا جنم سدھ ادھیکار۔

کاغذ سیاہی - بلاک تتھا چھپائی سمبندھی پرتیک سادھن کا اکال ہوتے ہوئے بھی سرو سادھارن کی سودھا کے لئے ۸۸ پرشٹھوں کی اس نایاب پتر کا مولیہ کیول چھ آنے (۶ر) رکھنا حدود کا دُسساہس ہے۔

شلک :- وارشک ۵ روپے - ششماہی تین روپے - بدیش کیلئے چھ روپے ۸ر - وی پی کے لئے آٹھ روپے۔

سنتھائی گراہک بنیں اتھوا ایک پرتی خرید کر پڑھیں - کچھ تو کرنا ہی ہوگا - سینکڑوں ایجنٹوں کے علاوہ سمست بھارت میں میسرز اے - ایچ - وہیلر کمپنی کے پرتیک بک سٹال پر سے بھی آپ خرید سکتے ہیں - ... ... مانگ ادھک ہونے کے کارن گلدستہ کا اردو سنسکرن بھی شیگھر پرکاشت ہونے والا ہے۔

مینیجر: "گلدستہ" کرم یوگی پریس لمیٹڈ - الہ آباد

"کرم یوگی"

بھارت کا ایک ماتر سچتر راشٹر پتر

"کرم یوگی" کا اتہاس اتنا گورانوت تتھا قربانیوں کا اتہاس رہا ہے کہ دیش واسیوں کو اس کا پرچہ دینے کی آوشیکتا نہیں - اُسے کیول اتنا ہی کہنا ہے سے

اُڑائے کچھ ورق لالہ نے، کچھ نرگس نے کچھ گُل نے

چمن میں ہر طرف بکھری پڑی ہے داستاں میری

"کرم یوگی" پرتیک شہر اور قصبے کے پرتشٹھت نیوز پیپر ایجنٹ تتھا سمست بھارت میں میسرز اے - ایچ - وہیلر کمپنی کے پرتیک بک سٹال پر آپ کو ملے گا۔

وارشک مولیہ سات روپے - ششماہی چار روپے۔

وِدیارتھیوں کے لئے وارشک دس روپے - بدیشوں کے لئے آٹھ روپے ۸ر

ایک پرتی کا مولیہ کیول دس آنے (۱۰ر)

"کرم یوگی" کرم یوگی پریس لمیٹڈ - الہ آباد

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سپتلا مندر لاہور باہتمام دیوان سنگھ پرنٹر پبلشر ... گیتا لسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا

گذشتہ چالیس سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

شرح چندہ
سالانہ ——— للعہ
ششماہی ——— عہ
برما ——— ضہ
غیر ممالک
دس شلنگ

جلد ۳۶

لاہور اتوار:- ۱۴-اسوج سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۴۰ء

نمبر ۳۷

آریہ سماجیوں سے!

دل لگا کر خدمتِ خلقِ خدا کرتے رہو
نوجوانو! فرضِ انسانی ادا کرتے رہو

خدمتِ قوم و وطن میں صرف ہو عمرِ حیات
ایشور سے رات دن اتنی دعا کرتے رہو

دشمنانِ کینہ جو ہیں برسرِ بغض و حسد
ان کو خاطر میں نہ لاؤ اور بھلا کرتے رہو

جو ستم ایجاد ہیں کہہ دو یہ ان سے برملا
ہم وفا کرتے رہیں گے تم جفا کرتے رہو

ملک میں ہے زور پر نا اتفاقی کا مرض
نسخۂ الفت سے تم اس کی دوا کرتے رہو

راستی کو، صدق کو دیتے رہو دل میں جگہ
اور دل سے دور تر مکر و ریا کرتے رہو

دشمنانِ قوم ہیں آمادۂ جنگ و جدل
ان کو زک دینے کا دل میں حوصلہ کرتے رہو

نخلِ امید و تمنا بارور ہو جائے گا
ملک کے ہر گوشہ گوشہ میں صدا کرتے رہو

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Prakash
Weekly
LAHORE

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ویدامرت

رگ وید — یجروید — سام وید — اتھروید

ओ३म पश्चात पुरस्ताद धरादुतोत्तरात कवि काव्येन परिपाहि अग्ने सखाय य-जिरो जरिमो अग्ने वर्तां अमृत्यस्त्वं नः

کھاوارتھ :- ہے اگنے! پشچم پورو نیچے وو کشن - اُتّر دشا سے آپ اپنی سروگیان سنر کھشن سے ہماری سروتھا رکھشا کریں۔ ہمارے سکھا روپ آپ - اور آپ کے سکھا روپ ہیں - ہماری رکھشا کیجئے - بردھ اوستھا سے رہت آپ ہم کمزوروں کی رکھشا کیجئے ؛

اتھروگان

گیان پُرد ہے گیان مے ؛ (۱) مم رکھشا بھگوان
نج ستّا سروگیتا - سے کیجے کلیان
پورو آدی دِشا ہیں ؛ (۲) رکھشا ہِتر ستمان
جرامرن سے رہت تم - اجر امر گُن وان
تم بن ایسا کون ہے ؟ (۳) جو رکھشا اُدّھار
میرا جگ ہیں کر سکے - جگ کے سُمرن ہار
(ہتیشی)

اُپنشد گان

منڈک اُپ نشد
پہلا کھنڈ

بھو پدارتھ الیش نے - ہوتے پرگٹ ستجان
اگنی ہو پر چنڈتیوں - بھو چنگاری مان
(۲)
پید اہو کر الیش ہیں - ہو جاتے ہیں لین
سب میں ستّارم رہی - اس سے کون دہین
(۳)
وہ ادناشی دیہہ ہے - پرش امورت جان
بھیتر اندر جگت کے - جھلک رہا بھگوان
(۴)
منو ورِتی سے رہت ہے - جنم مرن سے دُور
اُتّم پدسے بھی پرے - شُدّھ پوتر نُور
(۵)
کرے الیش پیدا وہی - جیون اور پران
اگنی جل آکاش بھی - وایو پرتھوی جان
(ہتیشی)

چُنے ہوئے پھول

(۱)
کسی کی محنت کا بدلہ چکائے بغیر مت رہو - اگر وہ اس وقت اُس کے بدلے میں کچھ لینے سے انکار کرے - تو پھر بھی کسی دوسرے بہانہ سے اُس کی محنت کا عوضانہ چکا دو۔

(۲)
کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ پاؤں اور منہ کو اچھی طرح پانی سے صاف کرو۔

(۳)
منہ ہاتھ یا پاؤں دھوکر اپنے کرتے یا دھوتی سے مت پونچھ ڈالو۔ بلکہ اس کام کے لئے ایک تولیہ یا کپڑے کا ٹکڑا الگ ہی رکھو۔

(۴)
پاخانے سے آنے کے بعد جب تک مٹی لگا کر ہاتھ صاف نہ کر لو۔ تب تک کسی بھی چیز کو مت چھوؤ۔

سخت سردرد میں
گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے
اس کے استعمال سے سردرد دُور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ہے - اور بال لمبے - کالے - اور چمکیلے ہوتے ہیں +
قیمت دس آنے فی شیشی

ایجنسی
لاہور :- ہسپتال روڈ۔ لدھیانہ :- النکار اوشدھالیہ کوچہ لالو ...

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۸ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۲) سنسکار ودھی ۴ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ر (۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) ویوہار بھانو ۱ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ر (۵) پنچ یگیہ مہاودھی تین پیسے - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۲ پیسے (۶) گوکرونا ندھی ۱ر - ۲۵ سے ادھک لینے پر چھ روپے سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا ۲ پیسے - سو سے زیادہ لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر ۲ پیسے سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ ؛

دیگر پستکیں وشو کی پہیلی ۱۲ر - آریہ پروودھی ۱۲ر - پرشارتھ پرکاش ۱۲ر - نو اُپنشد پرکاش ۱۲ر - ویدک تتو گیان ۳ر - کرتویہ درپن ۱ر - آریہ جیون ۶ر - یوگ مارگ ۳ر - جیون پتھ ۵ر - ویدیں استریاں ۸ر - بھارتیہ سماج شاستر ۵ر - وید اُپدیش ۸ر - آریہ منتویہ درپن ۶ر - آریہ کمار سمرتی ۴ر - خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ یا دو آنے فی کاپی ؛

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیوندر بابو نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے - اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ ڈالا - اصلی قیمت آٹھ روپے - رعایتی چھ روپے - اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہئے۔

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگھتا مع ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے - چرک مول ایک جلد میں چار روپے - سشرت فی جلد چار روپے ؛

ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں - اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

CCO, Gurukul Kangri Collection

سمبت ۱۹۹۷ ۱۴ اسوج
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۲۹ ستمبر ۱۹۴۰ء

جلد نمبر ۳۶	دیانند ابد ۱۱۶۔ آریہ سمبت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۳۷

جیون کا کوئی لکش بناؤ!

عام طور پر خیال پایا جاتا ہے۔ کہ باہر
...بلکہ اندر بھی آریہ سماج کی ترقی رک
...ہے۔ حیدرآباد ستیاگرہ سے پہلے تو یہ
...ت زور پکڑ رہا تھا۔ لیکن ستیاگرہ
...ختم کیا۔ نہ صرف دوسروں کے خیال بدل
...بلکہ ہمارے بھی۔ اور ہماری اپنی نظروں
...ری عزت بڑھ گئی۔ اس وقت چونکہ
...سماج کے سامنے کوئی پروگرام نہیں۔
...ے پھر یہ خیال اٹھ رہا ہے۔ بات یہ
...کہ جس طرح ایک بے کار شخص اپنے
...یروں پر ناقص کام کی ذمہ داری ڈالتا
...ے اسی طرح بے کار افراد کچھ نہ کر کے
...پنے میں اداسینتا کی لہر چلاتے رہتے
...دیکھتی ہو یا سماج جب تک ان کے
...نے کوئی پروگرام نہ ہو۔ اور اس پروگرام
...کی جامہ پہنانے کا یتن نہ کیا جائے۔
...سست پڑنا لازمی ہے۔ ان دنوں
...یورپ میں ہو رہی ہے۔ اس پر
...بیان کرتے ہوئے ایک ودوان نے
...کہ برطانیہ اور فرانس کی بدقسمتی یہ ہے۔
...کے سامنے کوئی پروگرام نہیں۔ ترقی
...کی معراج تک وہ پہنچ سکتے تھے۔ پہنچ
...ہیں۔ اب ان کے بڑھنے کے لئے
...جگہ نہیں۔ اس لئے سست پڑ گئے
...برخلاف اس کے روس اور جرمنی کے سامنے
...اپنا پروگرام ہے۔ اور اس پروگرام
...کی کا بیڑا انہوں نے اٹھا رکھا ہے۔
...لئے ان میں اتساہ ہے +

۱۹۱۸ء میں روس کی پبرٹ
...کے سامنے ایک وچار رکھا گیا۔ جو سنسار
...اس وقت کمیونزم کے نام سے پرسدھ
...ہے اور چونکہ اس میں اُسے اپنی مکتی کی
...جھلک نظر آئی۔ اس لئے اس نے اسے گرہن
...اس کے ماتحت جو حکومت قائم کی
...وہ مزدوروں اور کاشتکاروں کی
...ت تھی۔ جب تک زار کی حکومت
...روس کی پرجا از حد پیڑت رہی۔
...کھانے کو اناج نہ ملتا تھا۔ اور نہ تن
...ڈھکنے کو کپڑا۔ دنیا کی جو بھی نعمتیں تھیں۔
...طبقہ کے لوگوں کیلئے مخصوص تھیں۔
...اسنتوش پیدا ہوا۔ جس نے کارل مارکس
...کے باغ میں بیج روپ میں جگہ پائی۔ اور
...ت وہ برکھش کی شکل گرہن کر کے
...لینن نے اس کے لئے جدوجہد کی۔
...وچار کو روس میں پھیلانے کا پورا
...کیا۔ پچھلی جنگ یورپ میں روس
...شکست ہوئی۔ اس پر اسنتوش اور بھی تیز
...روس میں انقلاب بپا ہوا۔ جس پر

زار کو تخت سے اتار دیا گیا۔ اور روس میں پرجا کا راجیہ سنگھاسن ہو گیا۔ پرجا کے ہاتھ میں شکتی ہو۔ تو ضرور نہیں۔ کہ اس کا یہ لوگ اثر چیت نہ ہو۔ چنانچہ زار کو زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اس وقت سے روس میں کمیونزم کی حکومت ہے۔ کمیونزم اچھا ہے یا برا۔ اس وقت اس سے بحث نہیں۔ مجھے صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ روس نے ایک نیا وچار گرہن کیا۔ اس کے شاسک ورگ نے اس وچار کو کاریہ روپ میں لانے کے لئے ایک کاریہ کرم بنایا۔ یہ کاریہ کرم پہلے پانچ ورشوں کے لئے تھا۔ اس کے پشچات پھر ۵ ورشوں کا نیا کاریہ کرم بنایا گیا۔ راجیہ نے اپنے سامنے یہ لکش رکھ لیا۔ کہ اتنے ورشوں میں یہ کام کرنے ہیں۔ اور وہ کام پورے کر دکھائے۔ بلکہ اس سے زیادہ۔ روس میں انقلاب ہوئے بیس بائیس برس ہوئے ہیں۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں وہ اپنے پاؤں پر از سر نو کھڑا ہو گیا ہے۔ زار کے وقت میں بھی وہ ایک طاقتور ملک سمجھا جاتا تھا۔ وہ دوسرے دیشوں سے برسر جنگ رہا۔ اور اس نے کئی علاقے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ دوسروں کا تو کیا کہنا۔ خود ہمارے دیش کے لئے وہ برسوں ہوا بنا رہا۔ لیکن کس کو اس بات سے انکار ہو سکتا ہے۔ کہ اب اس کی طاقت زار شاہی کے وقت سے بہت زیادہ ہے۔ اس کا شمار چوٹی کے دو تین ممالک میں ہے۔ وہ برطانیہ اور جرمنی کے پایہ کا سمجھا جاتا ہے۔ اور نہیں تو ان سے کچھ ہی کم۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اس کے سامنے لکش تھا۔ اس کی امنگیں اعلیٰ اور حوصلے بلند تھے۔ اپنے لکش کو پورا کرنے کا اسے جوش تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پرجا کی کایا پلٹ ہو گئی۔ آج لوگ اس سے کئی خوبیاں منسوب کرتے ہیں۔ جو کسی اور دیش میں نہیں پائی جاتیں۔ لیکن جیسا کہ میں اوپر کہہ آیا ہوں۔ مجھے کمیونزم کے گن دوش سے اس وقت بحث نہیں۔ میں تو صرف یہ دکھا رہا ہوں۔ کہ کیا و یکتیوں کی اوستھا میں اور کیا جاتیوں کی جیون کا کوئی لکش ہونا چاہیئے۔ اور اس لکش کو پورا کرنے کے لئے اتساہ۔ جرمنی کی حالت بھی کم و بیش یہی ہے۔ ہٹلر کے روپ میں اس کے سامنے نیا لکش آیا۔ پچھلے جنگ میں شکست کھا کر وہ اپنے بھوشیہ کی طرف سے اداسین ہو گیا تھا۔ اسے کوئی راہ نہ سوجھتی تھی۔ ہٹلر نے اس کے سامنے لکش رکھا۔ اس لکش کی پورتی کے لئے اس نے پروگرام مرتب کیا۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی نہیں۔ تو سب سے بڑی دو طاقتوں میں سے ایک ہے۔ اس جنگ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ دنیا بھر میں کوئی طاقت اس کا مقابلہ کر سکتی ہے تو برطانیہ +

روس اور جرمنی کی یہ کایا پلٹ کیسے ہوئی۔ پستی کی غار سے اٹھ کر وہ طاقت کے آسمان پر کیسے پہنچے۔ محض اس لئے کہ انہوں نے اپنے جیون کا لکش بنا لیا۔ جو کچھ ہم نے ان کی حالت میں دیکھا۔ وہی کچھ ہم منش سماج کے دوسرے وبھاگوں کے متعلق سمجھ سکتے ہیں۔ جس سماج کے سامنے کوئی بڑا لکش نہیں۔ اس کی اُنتی کی کوئی آشا نہیں۔ رشی دیانند نے آریہ سماج قائم کیا۔ تو اُچیہ اُدیش کے ساتھ۔ ان کی اپنی آشائیں بھی اونچی تھیں۔ کیونکہ جس گرو سے انہوں نے دیکھشا لی تھی۔ وہ بھی اونچی آشاؤں کا مالک تھا۔ گرو نے دیانند سے یہ وچن لیا۔ کہ وہ وید کا سندیش سنسار کے چاروں کونوں میں پھیلا دے گا۔ اور جب دیانند نے آریہ سماج کے نیم بنائے۔ تو ایک نیم یہ رکھا۔ کہ سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شارِیرک، ساماجک اور آتمک اُنتی کرنا۔ مہرشی دیانند کا لکش کتنا مہان ہے۔ یہ اسی سے معلوم ہو سکتا ہے ...... کہ انہوں نے آریہ سماج کے نیموں میں کسی جاتی وشیش یا دیش وشیش کا اپکار نہیں رکھا بلکہ سنسار ماتر کا۔ اور پھر سنسار کا اپکار بھی کسی ایک انش میں نہیں۔ بلکہ سب انشوں میں۔ یہ لکش ہے آریہ سماج کا۔ اور یہ کوئی چھوٹا موٹا لکش نہیں۔ اس لکش کی پورتی کے لئے وہ پروگرام بنائے۔ اور اس کی پورتی کے لئے سمیہ نیت کرے۔ تو مجھے وشواس ہے۔ کہ اُداسینتا کے جو بادل اس کے آکاش پر اس وقت چھا رہے ہیں وہ چھن بھن ہو جائیں۔ اس وقت کوئی کمی ہے۔ تو یہ کہ اس کے سامنے پروگرام نہیں پروگرام نہ ہونے سے آریہ سماجی بے کار ہو رہے ہیں۔ اور ان کی شکتیاں ایک دوسرے سے لڑنے میں نشٹ ہو رہی ہیں۔ حیدرآباد ستیاگرہ ایک پروگرام بن کر آریہ سماج کے سامنے آیا۔ یہ پروگرام صرف ایک ورش کے قریب رہا۔ تمام جھگڑے ختم ہو گئے۔ اور سارے کا سارا آریہ سماج اس کی پورتی میں لگ گیا۔ یہ نظر آنے لگا۔ کہ اب آریہ سماج کے لئے ترقی کا میدان کھلا ہے۔ اور وہ جتنی بھی چاہے ترقی کر سکتا ہے۔ ستیاگرہ ختم ہو گیا۔ بحیثیت مجموعی آریہ سماج کے لئے یہ کام ختم ہو گیا۔ لیکن سارو دیشک سبھا کے سامنے یہ پروگرام اب بھی ہے۔ ریاست حیدرآباد کو آریہ بنانے کا۔ اس لئے اس میں حرکت اور سرگرمی ہے۔ اگر آریہ سماج کا لکش ہے سارے وشو کو آریہ بنانا۔ اسے پورا کرنے کے لئے وہ پروگرام بنائے۔ تو اس کے لئے اتنا بڑا کام ہے۔ کہ وہ اپنے سمیہ کا ایک بھی پل نشٹ نہیں کر سکتا +

اس لئے ضرورت یہ ہے۔ کہ آریہ سماج اپنا پروگرام بنائے۔ یہ پروگرام بڑا وشال ہوگا۔ کیونکہ اسے سارے سنسار کو آریہ بنانا ہے۔ ضرور نہیں۔ کہ پروگرام پانچ یا دس سال کا ہو۔ چاہے کتنے بھی برس لگیں۔ آرمبھ تو ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ پروگرام تب مرتب ہو سکتا ہے۔ جب آریہ سماج میں ایک گروہ ایسا ہو۔ جو سماج کے جھگڑوں سے الگ رہ کر اپنا سارا دماغ اور من اس کام میں لگا دے۔ وہ دن رات یہ سوچتا رہے۔ کہ آریہ سماج ترقی

کیسے کر سکتا ہے؟ جس طرح ایک سائنسدان اپنی لیبارٹری میں بیٹھ کر آوشکار کرتا ہے۔ اور منش ماتر کے اپکار کے لئے سامگری مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح آریہ سماج میں ایسے ودوان ہونے چاہئیں۔ جو دنیوی آسائیشوں سے بالاتر ہو کر اپنا دماغ آریہ سماج کے ہت چنتن میں لگا دیں۔ یہ ودوان ایسے ہونے چاہئیں۔ جنہیں نہ صرف آریہ سماج کی آدرشک تاؤں کا ہی گیان ہو۔ بلکہ جو سنسار کے دوسرے سماجوں کے اتہاس سے بھی پریچت ہوں۔ وہ دیکھیں۔ کہ سنسار میں مذاہب نے کس طرح اُنتی کی ہے؟ اُن کا آریہ سماج سے مقابلہ کریں۔ اور رائے قائم کریں۔ کہ آریہ سماج اُن کی مثال سے کہاں تک لابھ اُٹھا سکتا ہے۔ سوچنا براہمن کا کام ہے۔ اور اُسے کاریہ روپ میں لانا کھشتری۔ اور اس کام کے لئے دھن دینا ویش کا۔ ہمارے سماج میں جو گڑبڑ مچ رہی ہے۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ براہمن کھشتری کا کام کرتے ہیں۔ اور کھشتری براہمن کا۔ اپدیشک جو اپنے تئیں براہمن سمجھتے ہیں۔ انتظامی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اس طرح وہ دھڑے بندیوں میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اپنے ورن سے گر تے ہیں۔ وہ براہمن کا مان چاہتے ہیں۔ اور کھشتری کا ادھیکار۔ آریہ سماج کی سیوا کرنے والے ہر ایک منش کو یہ نشچے کرنا چاہیئے۔ کہ وہ براہمن بن کر اس کی سیوا کرنا چاہتا ہے یا کھشتری بن کر۔ اس لحاظ سے ہم ورن سنکر بن رہے ہیں۔ اور یہی چیز آریہ سماج کی موجودہ مشکلات کے لئے ذمہ وار ہے۔ اسی لئے اس کی ترقی رُک رہی ہے۔ جو لوگ اپنے تئیں براہمن سمجھتے ہیں۔ انہیں اپنے برہمنتو پر وشواس نہیں۔ اور وہ سماج میں اُچیہ پد پراپت کرنے کے لئے ایسے کاموں میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ جو براہمن کے نہیں۔ جو براہمن بن کر سماج کی سیوا کرنا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ پربندھ دشیک باتوں سے الگ رہیں۔ اور جو پربندھ کے کاریوں میں ہوں۔ وہ براہمن کے کاموں سے دور رہیں۔ براہمن ایسے ادھیکار کی اچھا نہ کریں۔ جو کھشتری کا ہے۔ اور کھشتری اس مان کی آشا نہ رکھیں۔ جو براہمن کا ہے۔ سماج کا سنگٹھن چل سکتا ہے تو اس طرح۔ لیکن افسوس یہ ہے۔ کہ براہمن براہمن رہنا نہیں چاہتے۔ اور کھشتری کھشتری ہے۔ آریہ سماج کی واستوک اُنتی تب ہوگی۔ جب براہمن اپنے ورن کا کام کریں گے۔ اور کھشتری اپنے ورن کا۔ اس سمیہ ان دونوں میں سنگھرش ہو گا۔ اور ان کی حالت اس گاڑی کی سی ہوگی۔ جس کے آگے دو انجن لگے ہوئے ہوں۔ اور اس لئے گاڑی کی رفتار دُگنی ہو گئی ہو۔ موجودہ سنگھرش میں ہمارے سماج کی حالت اس گاڑی کی سی ہے۔ جس کے دونو طرف دو انجن تو ہیں۔ لیکن ان کی شکتی ایک دوسرے کے ناش میں لگ رہی ہے۔

میں نے کہا۔ کہ آریہ سماج کو اپنے لکش کی طرف آنا چاہیئے۔ جو بھی منش یا سماج لکش کے بنا ہے۔ اسے نرجیو سمجھو۔ آریہ سماج کا لکش ہے۔ ضرورت ہے اس کی پورتی کے لئے پروگرام بنانے کی۔ لیکن وہ پروگرام تب سپھل ہو سکتا ہے۔ جب کام کی مناسب تقسیم ہو۔ براہمن اپنا کام کریں۔ اور کھشتری اپنا۔ براہمن یہ سمجھیں۔ کہ انہیں پیسہ نہیں چاہیئے۔ اور اگر چاہیئے۔ تو ان کا کام انہیں دلا دے گا۔ انہیں کھشتری بن کر پراپت نہ کرنا چاہیئے۔ اور کھشتری کھشتری رہ کر کام کریں۔ وہ براہمن بننے کی کوشش نہ کریں۔ براہمن تمام دھندوں سے الگ تھلگ رہ کر سماج کے پروگرام کیلئے اپنا دماغ لڑائیں۔ اور کھشتری اس پروگرام کو عملی صورت دینے کی کوشش کریں۔ دماغ براہمن کا لگے۔ بازو کھشتری کے کام دیں۔ اور پیٹ ویش کا۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ آریہ سماج ترقی نہ کرے۔ اور نراشا کے بادل چھٹ بھن نہ ہو جائیں۔ جنہیں ویدک دھرم پر پورن وشواس ہے۔ انہیں تو آشا کی ریکھا نظر آ رہی ہے۔ لیکن آشا بھی تبھی پوری ہو سکتی ہے۔ جب ہم کام کریں۔ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہنے سے کچھ نہیں بنتا۔ پس آریہ سماج کے روگ کا دارو یہ ہے۔ کہ اس کے سامنے لکش ہو۔ اور لکش کی پورتی کے لئے پروگرام۔ اگر پرتیک آریہ سماجی اپنے جیون کا کوئی لکش بنائے۔ اور اس لکش کی پورتی کے لئے یتن کرے۔ تو نہ ہمارے من میں یہ وچار اُٹھے گا۔ کہ آریہ سماج کمزور ہو رہا ہے۔ اور نہ کوئی دوسرا یہ سمجھے گا۔ لکش کے بغیر جیون میں دلچسپی کا سامان نہیں رہتا۔ اور دلچسپی کا سامان نہ ہونا ہی موت کا دوسرا نام ہے۔ اس لئے اپنی زندگی میں دلچسپی کا سامان پیدا کرو۔ اور دلچسپی تب ہوتی ہے۔ جب کسی چیز سے پریم ہو۔ آریہ سماج سے پریم کرنا سیکھو۔ آپ کبھی نراشن نہ ہوں گے۔

(کرشن)

"پرکاش" کا رشی نمبر

اس ورش دیپ مالا ۳۰۔ اکتوبر کو ہے۔ یہ ہمارے آچاریہ کے نروان کی رات ہے۔ اس رات کو رشی نے مر کر لوگوں کو جینا سکھایا تھا۔ اس سے پہلے ہم نے رشی کی بہت سی باتیں سن رکھی تھیں۔ اس رات کو اپنی آنکھوں دیکھ لی۔ معلوم ہو گیا۔ کہ سچا آستک کس طرح ہنستے ہنستے اپنی جان دے سکتا ہے۔ اس کے لئے یہ جیون کوئی موہ نہیں رکھتا۔ رشی نے اپنی مرتیو سے سدھ کر دیا۔ کہ واقعی وہ مرتیونجئے تھے۔ موت کو پچھاڑنا جانتے تھے۔ دیپ مالا آریہ جاتی کے نزدیک ایک تہوار رکھتی ہے۔ اس لئے کہ اس دن بھگوان رام لنکا میں وجے پراپت کر کے اجودھیا کو لوٹے تھے۔ اب رشی دیانند کی بدولت اسے وششٹ مہتو پراپت ہو گیا ہے۔

آریہ سماج یہ دن وششٹ اُتساہ سے مناتا ہے۔ اس شبھ دن کے اُپلکش میں آریہ سماج کے پتر اپنا وششٹ انک نکالتے ہیں۔ "پرکاش" کو اس بات کا گورو پراپت ہے۔ کہ اس نے سب سے پہلے وششٹ انکوں کی پرتھا پرچلت کی۔ اس کی دیکھا دیکھی اب تو اور بھی اخبار اپنے وششٹ انک نکالنے لگے ہیں۔ لیکن یہ نرووا د ہے۔ کہ "پرکاش" کا رشی انک جس شان کو پراپت ہوا۔ وہ کسی اور اخبار کو نصیب نہیں ہوئی۔ افسوس کہ آج میں یہ کہنے کے قابل نہیں۔ کہ "پرکاش" کا رشی نمبر اپنی پرانی شان سے نکل رہا ہے۔ بہت سے وششٹ انک نکلنے لگے ہیں۔ ان دنوں پالیٹکس کا دور دورہ ہے۔ لوگ جس شوق سے پولیٹیکل اخبار پڑھتے ہیں۔ دھارمک نہیں۔ اس لئے جہاں دھارمک پرچوں کی اشاعت کم ہو گئی ہے۔ وہاں ان کے وششٹ انکوں کی بھی۔ اس ورش تو یدھ کے کارن اور بھی وششٹ بادھائیں ہیں۔ کاغذ مہنگا ہو گیا ہے۔ اور اشتہار کم۔ باوجود اس کے مہاشے جی نے جو اس بار "پرکاش" کا رشی انک نکالنے کا نشچے کیا ہے۔ وہ اس کے لئے ہم سب کے دھنیواد کے پاتر ہیں۔ وہ کیول اردو کا ہی رشی انک نہیں نکال رہے۔ بلکہ آریہ بھاشا کا بھی۔ لیکن ہماری ودھائی نرارتھک ہوگی۔ اگر ہم اپنے عمل سے ان کی سہائتا نہ کریں۔ میں سارے آریہ جگت سے بل پوروک کہوں گا۔ کہ وہ "پرکاش" کے اگلے رشی انک کو سپھل بنانے میں سہائتا دیں۔ سہائتا کے پرکار انہیں معلوم ہیں۔ پھر بھی کہے دیتا ہوں۔ کہ آریہ سماجوں کو رشی انک کی بہت سی پرتیاں منگوا کر بانٹنی چاہئیں۔ آریہ پرشوں کو بھی نہ صرف اس کی پرتیاں اپنے مترو ں کو بھینٹ کرنی چاہئیں۔ بلکہ نردھن ویکتیوں کو بھی۔ جو اسے خریدنے کی شکتی نہیں رکھتے۔

(کرشن)

وائسرائے سے ملاقات کا مقصد

مہاتما گاندھی کی وائسرائے سے متوقع ملاقات کے متعلق اخبارات میں جو تبصرے ہوئے۔ اُن سے متاثر ہو کر آپ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ:۔

"میں وائسرائے کے پاس سول نافرمانی کی دھمکی دینے نہیں جا رہا۔ بلکہ اس امر کا اطمینان کرنے جا رہا ہوں۔ کہ آیا وائسرائے کے اعلان کے بعد کی گورنمنٹ کی کارروائیوں سے جو نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ وہ مبنی بر صداقت ہے یا نہیں۔ اگر وہ بنا جس پر کانگریس کا کیس قائم ہے غلط ثابت ہوئی۔ تو سول نافرمانی کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہو گا۔ کیونکہ جب تک واقعات کی صداقت کے متعلق میری تسلی نہیں ہو جاتی۔ میں اگلا قدم پورے اعتماد اور مضبوطی سے نہیں اُٹھا سکوں گا"

مہاتما جی کا کہنا درست۔ لیکن کیا انہیں اُمید ہے۔ کہ اس ملاقات سے کوئی لابھ ہو گا۔ وائسرائے سے ملاقات کا آپ کا یہ پہلا موقعہ نہیں۔ اس سے پہلے بھی کئی بار آپ ملاقات کر چکے ہیں۔ ان کا جو انجام ہوا۔ وہ کسی سے چھپا نہیں۔ اس کے پیش نظر ہمیں تو کوئی لابھ پراپت نہیں ہوتا دکھائی دیتا۔

مسلمان اور مسٹر جناح

حیدرآباد مسلمان اور مسٹر جناح
...۱۱ - ستمبر کو سری نگر میں نسری بھننگر سوسائٹی
...رن سے مس محمودہ احمد علی ایم - اے
...کی صدارت میں ایک دلچسپ بحث
...موضوع تھا "کانگرس کی موجودہ پالیسی" -
...محمودہ نے اپنی صدارتی تقریر میں خوب

...کانگرس ہی عوام کی نمائندگی کا دعوے
...ہے مسلم لیگ تو محض چند سرداروں اور
...نوابزادوں کی نمائندہ جماعت ہے مسلم
...رکی نہیں - جن کی ہمدردی کانگرس کیساتھ
...مسٹر جناح اپنی ذات کیلئے اختیارات
...تے ہیں - اور اُن کے کانگرس چھوڑ جانے
...کی وجہ بھی یہی تھی کوئی سمجھدار مسلمان
...ہندوستان کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے -
...جناح کو قائد اعظم تسلیم نہیں کرتا" ؟
...اگر مسلم عوام کے خیالات بھی مس محمودہ
...سے ہو جائیں - تو یقیناً ہندوستان کی
...کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ رہے ☩

...رت ورش کا پرمانک اتہاس

...بھارتیہ اتہاس پریشد بنارس کے منتری
...ہے چندر جی ودیا النکار کی طرف سے
...ت ہوئے ایک وکتویہ سے گیات ہؤا
...علی گڑھ ہسٹاریکل ریسرچ انسٹی
...اور بھارتیہ اتہاس پریشد مل کر بھارت
...کا ایک پرمانک اتہاس تیار کرنے
...ہیں - پریشد کے کرتا دھرتا ڈاکٹر
...پرشاد ہیں - مگر علی گڑھ ہسٹاریکل
...انسٹی ٹیوٹ میں کون کون ہیں یہ
...معلوم نہیں - قیاس ہے - کہ یہ انسٹی
...مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ہی آدھین
...ہمیں وشواس نہیں - کہ جو اتہاس ان
...ساسپر کاشت ہوگا - اسے پرمانک
...سکیگا - ہندوستانی شکھشا کمیٹی نے
...تیار کئے ہیں - ان میں ہندو
...اور سنسکرتی سے بہت بے انصافی
...سے ساس لئے اس بات کی کیا ضمانت
...اتہاس میں اس پرکار کی بے
...گی - ہندوؤں کی فراخدلی کی
...نے انہیں بہت نقصان پہنچایا
...لئے جب تک اس آنند کا کیلئے
...تب تک آریہ جگت اس
...چاہنے پر کتنا ہی بیتو پورن کیوں
...سہیوگ نہیں دے سکتا ☩

"بنگال کا مولوی"

بنگال کا مولوی کس ٹائپ کا ہوتا ہے -
اس کا حلیہ کیا ہے - اور وہ کیا کام کرتا ہے؟
مسلم معاصر "ہند" کلکتہ کے الفاظ میں :-

"وہ مولوی ہی نہیں - جو دلچسپیوں کی پوٹ
نہ ہو - اور اگر وہ مولوی بنگال کا ہے - تو پھر
اسے نیم چڑھا کریلا ہی سمجھیئے - بنگال کا مولوی
اپنی صورت وضع اور بات چیت کے
لحاظ سے عجیب چیز ہوتا ہے - اس کی سراپا
دیکھنے والوں کو گدگداتی اور خواہ مخواہ ہنساتی
ہے - بات کرتا ہے - تو چبا چبا کر اور بات
کرتے وقت اس کی آنکھوں اور چہرے کی
ساخت کچھ ایسی ہو جاتی ہے - کہ آپ اسے
لبور نا ہوا بھی خیال کر سکتے ہیں - اور مسکراتا
ہوا بھی - گو اس کلیہ میں مستثنیات بھی ہیں -
بنگالی مولوی کی جدت ملاحظہ ہو - مولویوں
کی اگر کوئی انجمن ہو - تو آپ بھی خیال کرنے
پر مجبور ہوں گے - کہ اس کا نام یا تو عربی ہوگا -
یا فارسی - یا ملا جلا - آپ کے وہم میں بھی
وہ نام نہ آئے گا - جو بنگال کے مولویوں نے
اپنی ایک انجمن کا رکھا ہے - اس انجمن کا نام
ہے - آل بنگال مولوی ایسوسی ایشن - سُن لیا
آپ نے یہ جدت کسی اور صوبہ کے مولوی
کر ہی نہیں سکتے ☩

آل بنگال مولوی ایسوسی ایشن کے نام
سے دھوکہ ہوتا ہے - کہ بنگال میں مولوی یا تو
کوئی خاص قوم ہے - یا کوئی ایسی جماعت
ہے - جس کا پیشہ مولویت ہے - دوسرے
صوبوں کی حالت جو بھی ہو - لیکن بنگال میں
مولویت واقعی پیشہ ہے - یہاں مولویوں
کا ایک کام یہ بھی ہوتا ہے - کہ گاؤں گاؤں
کا دورہ کرتا ہے - اور چھریاں پڑھتا جاتا
ہے - ان چھریوں سے انڈے ذبح کئے
جاتے ہیں - اور مرغیاں بھی - ایک پڑھی ہوئی
چھری بارہ مہینے کام دیتی ہے - اس کے
بعد پھر پڑھوانی پڑتی ہے - ورنہ انڈا اور
مرغی دونو حرام - یہ دینی خدمت مولوی
مفت انجام نہیں دیتا - بلکہ اپنی فیس وصول
کر لیتا ہے - ہر چھری کی پڑھوائی ایک روپیہ
ہوتی ہے ☩

مہاتما جی کچھ کریں!

فرنٹیئر میں قبائلی ڈاکوؤں کے ڈر کے
مارے ہندوؤں کو ابھی چین کا سانس نصیب
نہیں ہوا - کہ اب سندھ پرانت کے ہندو
بھی مصیبت میں پڑ گئے ہیں - کوئی دن خالی
نہیں جاتا - جب کسی ہندو کے لٹنے پٹنے
یا قتل کی خبر نہ آتی ہو - ۱۹ - ستمبر کی کراچی کی
خبر ہے - کہ مسلح ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے
جوہی تعلقہ میں ڈاکہ ڈالا - اور پورے
۵ گھنٹے گاؤں کو لوٹتے رہے - ایک ہندو
کی دوکان کو آگ لگا دی گئی - کہا جاتا ہے -
کہ ڈاکو کئی اونٹوں پر لوٹ کا مال لاد کر لے
گئے -

معلوم ہوا ہے - کہ مہاتما گاندھی جی سکھر
کے فسادات سے بہت متاثر ہوئے ہیں -
اور عنقریب سندھ پرانت میں جا رہے ہیں -
کیا ہم اُمید کریں - کہ آپ صوبہ کے گورنمنٹی
توجہ ہندوؤں کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور
کرنے کے لیے کوئی فوری قدم اُٹھانے کی
طرف دلائیں گے ☩

پروٹسٹ کیجیئے!

۸ - ستمبر کو روز روشن میں ٹانک منزئی
روڈ پر ملنگی نامی مشہور قبائلی ڈاکو اور اس
کے ساتھیوں نے تین ہندو نوجوانوں کو جو
سائیکلوں پر کسی دوسرے گاؤں سے آ رہے
تھے - گھیر لیا - دو تو سائیکلوں پر سے اُتر
پڑے - مگر ایک نے سائیکل کی رفتار تیز کر
لی - ڈاکوؤں نے اس پر دو فائر کئے - دونو
گولیاں اس کی چھاتی میں لگیں - نتیجۃً وہ وہیں
ہلاک ہو گیا - باقی دو نوجوانوں کو ڈاکو پکڑ کر
اپنے ساتھ لے گئے - قبائلی درندوں کے
ہاتھوں ہندوؤں کے قتل اور اغوا کا یہ کوئی
نیا واقعہ نہیں - آئے دن ایسے واقعات ظہور
پذیر ہوتے رہتے ہیں - مگر تعجب ہے - کہ
یہ اندھیر گردی کسی طرح رکنے میں نہیں آتی -
ڈاکٹر خانصاحب کا کہنا ہے - کہ یہ واقعات
حکومت ہند کی غلط پالیسی کا شاخسانہ
ہیں - اگر یہ درست ہے - تو سرحد اور
پنجاب کے ہندوؤں کو پروٹسٹ کے پرستاؤ
بھیجکر گورنمنٹ ہند کو اپنی پالیسی بدلنے
پر مجبور کرنا چاہیئے ☩

برطانیہ پر متوقع بڑا حملہ

ابھی ابھی ربن ٹراپ نے مسولینی سے
جو ملاقات کی ہے - اس کے متعلق ٹوکیو
ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے - کہ اس
ملاقات کا مقصد مسولینی کو انگلستان پر
حملہ کے پروگرام سے آگاہ کرنا تھا - قیاس
ہے - کہ ربن ٹراپ نے مسولینی کو بتایا -
کہ جرمنی نے تیاری مکمل کر لی ہے - اور
انگلستان پر بڑا حملہ ہونے ہی والا ہے -
ساحل فرانس پر جس ڈھنگ سے جرمن
فوجوں اور سامانِ جنگ کو جمع کیا جا رہا
ہے - اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے -
لیکن برطانیہ مقابلے کے لیئے پورے
طور پر تیار ہے - اس لئے اسے کوئی تشویش
نہیں - بلکہ اُمید کرنی چاہیئے - کہ وہ دشمن
کو ناکوں چنے چبوائے گا ☩

ہوری ششی نمبر ہندی اُردو کے لیئے فوراً
آرڈر بھیج دیجیئے - مشتہرین
ابھی سے اشتہار کیلئے جگہ ریزرو کرائیں ☩

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دلہن امّاں!

ایک مولوی کے پاریوارک جیون سمبندھی کہانی

از محترمہ سحر صاحبہ سمپادکہ "تنویر" - بمبئی

لوگوں کا کہنا ہے - کہ مصیبت کے بعد راحت اور راحت کے بعد مصیبت آتی رہتی ہے - لیکن ایسا بھی دیکھا گیا ہے - کہ بعض زندگیوں میں صرف مصیبت کی تاریکی ہی تاریکی پائی جاتی ہے - اور راحت کا دن طلوع ہی نہیں ہوتا -

"دلہن اماں" کی زندگی بھی ایسی ہی تھی - جو رات ہی میں شروع ہوئی - اور صبح ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گئی - ان کے تمام حالات مجھے قمر زمانی بیگم کی زبانی معلوم ہوئے تھے -

مفتی صاحب کی عمر جس وقت پینسٹھ (۶۵) سال کی تھی - اُس وقت ان کی بیوی نفیس بانو تین بچے چھوڑ کر انتقال کر گئی تھی - اس وقت بڑی لڑکی اُنیس بانو کی عمر پندرہ سال کی تھی - غفار کی عمر بارہ سال تھی - اور سب سے چھوٹی لڑکی شفیق بانو دس سال کی تھی -

نفیس بانو مفتی صاحب کی تیسری بیوی تھی - جن میں سے اولاد صرف اسی سے ہوئی - اس سے قبل مفتی صاحب دو (۲) شادیاں کر چکے تھے - جن میں سے ایک بیوی مر چکی تھی - اور سب سے پہلی بیوی کو مفتی صاحب نے طلاق دے دی تھی - وہ بے چاری اب تک زندہ ہے - اور جوانی کا زمانہ اور ساری عمر انہی کے نام پر مائیکے میں بیٹھ کر چکی پیس پیس کر گذار دی - سارا سر سفید ہو چکا تھا - دانت گر گئے تھے - اور کمر جھک گئی تھی -

---

بے چاری نفیس بانو نے بھی سولہ (۱۶) سال اس گھر میں ایسے گذارے - کہ اللہ دشمن کو بھی نصیب نہ کرے - تن کو ہے - تو پیٹ کو نہیں - اور پیٹ بھرا تو تن پر نہیں - صرف یہی نہیں مفتی صاحب کا چڑچڑا مزاج - مار پیٹ کی سختیاں - سہتے سہتے بے چاری تیس ہی برس کی عمر میں بڑھیا دکھائی دیتی تھی -

---

مفتی صاحب اپنے وطن "کرامت نگر" سے دور ایک شہر میں رہتے تھے - سال میں ایک مرتبہ مہینے بھر کے لئے وطن آیا کرتے تھے - نفیس بانو کے مرتے ہی انہیں اسی شہر کی ایک مسجد میں امام مقرر کر دیا گیا - یہ بہت خوش ہوئے اور سمجھے - کہ ساری نحوست نفیس بانو کی تھی - اچھا ہوا - کہ منحوس عورت سے نجات ملی -

مدت بعد مفتی صاحب کے ہاتھ میں پیسہ آیا - تن پر کپڑا اور پیٹ بھر روٹی نصیب ہوئی - بیوی کو مرے ابھی بمشکل چار ماہ ہوئے ہوں گے - کہ انہوں نے رشتہ کی ایک سالی کی لڑکی سے نکاح کر لیا -

---

رابعہ بیگم کی عمر اٹھارہ (۱۸) سال کی تھی - صحت بھی اچھی تھی - شکل و صورت کی بھی بری نہ تھی - تھوڑی بہت اردو جانتی تھی - اور طرحدار لڑکی تھی - اسے مفتی صاحب کیا خاک پسند آتے - اس لئے اس کا برتاؤ مفتی صاحب کے ساتھ دلبرانہ نہ تھا - جس کے وہ ہمیشہ سے عادی تھے -

ایک روز جب اُنیس (۱۹) بانو نے اپنے باپ کے حکم کے مطابق رابعہ کو "دلہن اماں" کہہ کر پکارا - تو رابعہ سے ضبط نہ ہو سکا - کیونکہ وہ دو چار بار پہلے سمجھا چکی تھی - کہ مجھے "دلہن اماں" نہ کہا کرو -

اس بار اس نے تنگ آ کر کہا -

"تمہیں شرم نہیں آتی - عمر میں تم میرے برابر ہو - اور مجھے اماں کہہ کر پکارتی ہو - خبردار! جو اب سے مجھے "اماں" کہا"!

اس پر مفتی صاحب بہت بگڑے - گھر میں کہرام برپا کر دیا - اور رابعہ کو اس بات پر مجبور کرنے لگے - کہ وہ اپنے کو "دلہن اماں" کہنے دے - اور دلیل یہ دی - کہ "تمہاری عمر کم ہے - تو کیا - تم میری بیوی ہو - اور اس لئے ان بچوں کی ماں ہو"

رابعہ نے تڑخ سے جواب دیا - کہ میرے ماں باپ نے مجھے تمہاری بیوی ضرور بنا دیا ہے - مگر حقیقت یہ ہے - کہ میرے ابا تک تم سے پندرہ سال چھوٹے ہیں - میرے کوئی اولاد نہیں ہے - میں خود ابھی لڑکی ہوں - میں اپنے ہم عمروں اور ساتھ کھیلے ہوئے لوگوں کی ماں ہرگز نہیں ہو سکتی -

---

قصبے میں تو خیر مفتی صاحب رابعہ سے ڈرتے رہے - مگر وہ دل ہی دل میں اس کے دشمن بنتے جا رہے تھے - کیونکہ وہ کسی طرح انہیں خیال میں لاتی ہی نہ تھی - اور مفتی صاحب کو ہمیشہ رابعہ کے سامنے نیچا دیکھنا پڑتا تھا -

بالآخر وہ رابعہ اور بچوں کو لے کر شہر میں چلے آئے - اور یہاں اس پر مظالم توڑنے شروع کر دئے - لیکن وہ بھی اپنے نام کی رابعہ تھی - پہلے تو وہ مفتی صاحب کی مار کھاتی رہی - دس پندرہ تھپڑ لاتیں اور گھونسے کھانے کے بعد وہ بپھری ہوئی شیرنی کی طرح پلٹ کر دو تین طمانچے انہیں رسید کر دیتی - اور ان کے سر اور داڑھی مونچھوں کے بال نوچنے شروع کر دیتی - تب مفتی صاحب بھاگ کھڑے ہوتے -

وہ اسے زیر کرنے کی فکر میں تھے - اس لئے اسے کمزور کرنے کی خاطر انہوں نے اسے فاقے کرانے شروع کر دئے - غفار اور آپ باہر جا کر ہوٹل میں کھا پی آتے - اُنیس اور شفیق کو کچھ چوری چھپے کھلا دیتے - کبھی ان کو آٹھ آٹھ دن کے لئے مہمان بھیج دیتے - کیونکہ مفتی صاحب کے چند اعزا اسی شہر میں رہتے تھے - اور رابعہ بیچاری گھر میں بھوکا کرتی -

جب وہ تنگ آ کر کہتی - کہ بہت بھوک لگی ہے - گھر میں کچھ نہیں ہے - تو مفتی صاحب غمگین لہجہ میں فرماتے -

"کیا کروں - جیب میں کوڑی نہیں ہے - اچھا دیکھو شام تک کچھ بندوبست کر دوں گا"

غرضیکہ مفتی صاحب کی یہ چال کارگر ہو گئی - رابعہ تین تین دن کے فاقوں سے نڈھال ہو کر بہت کمزور ہو گئی - اسے بیماریوں نے گھیر لیا - اور مفتی صاحب سے دبنے بھی لگی -

مفتی صاحب اب بے دھڑک اسے مارنے پیٹنے ستانے اور قید رکھتے - سوچنے کی بات ہے - کہ اٹھارہ (۱۸) سال کی لڑکی نہ پہننے کو کپڑا نہ پیٹ بھر روٹی - نہ کہیں آنا نہ جانا - گھر میں دھول اُڑتی رہتی تھی - نہ دو دو وقت چولہا جلتا تھا - نہ کچھ سینا پرونا ہوتا تھا - نہ کوئی کتاب تھی - کہ اسی سے دل بہلاتی - بس دن بھر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنا ہوتا - جمعہ کا دن اس کے لئے عید کی طرح ہوتا - کیونکہ مفتی صاحب دو پیسے کا صابن لا کر دیتے - جس سے یہ لوگ نہانے اور کپڑے دھونے کی دلچسپی میں دن گذار دیتے - اور یہ دن بڑی خوشی میں گذرتے تھے - اور اگر جمعہ یا جمعرات کو بارش ہو جاتی - تو پھر یہ عید کا دن بھی رو رو کے دھونے اور جلنے "کڑھنے" میں گذر جاتا -

---

رابعہ جب تک صحت مند اور طاقتور تھی - اپنی ہتک کا بدلہ لیا کرتی اور مار کا بدلہ مار کر لے سکتی تھی - تو یہی لڑکی "فساد کا ہنگامہ" گھر کی رونق اور "نوحہ غم" کو نغمہ شادی سمجھ کر جیون گذارنے کا سہارا سمجھتی تھی - مگر جب سے وہ بیمار رہنے لگی - تو ہمیشہ اس ہنگامے کی گھڑیوں کو ٹالنے کی کوشش میں مصروف رہتی - لیکن ایک نوجوان لڑکی کا دل کیسا افسردہ ہو جائے - مگر پھر بھی ۶۵ سالہ بوڑھے مرد کی نسبت زندہ ہوتا ہے - وہ چوری چھپے اپنی دلچسپی کے سامان ڈھونڈا کرتی -

---

پائخانے کی پچھلی ننھی سی کھڑکی سے ایک میدان دکھائی دیتا تھا - میدان میں درختوں کے نیچے جھونپڑیاں تھیں - وہاں ایک نیچ ذات کہلانے والی قوم آباد تھی -

رابعہ دن میں کئی کئی بار پائخانہ جایا کرتی - اور پچھلی کھڑکی میں سے دیر تک جھانکا کرتی - اس کی ہم عمر لڑکیاں آپس میں چہل کرتی نظر آتیں - بہت سی عورتیں درخت کے سایہ میں بیٹھی نظر آتیں - کوئی چرخہ کات رہی ہوتی - تو کوئی انگیا پر چمکا ٹانکتی نظر آتی - کوئی بچے کو دودھ پلاتی ہوتی - تیسرے پہر یہ عورتیں اپنی اپنی جھونپڑیوں میں جا کر جوار باجرے کی موٹی موٹی روٹی کے ٹکڑوں پر کسی دال یا کسی پر ساگ رکھ کر لاتیں - اور سب مل بانٹ کر چھین جھپٹ کر ہنس ہنس کر کھاتیں -

(باقی آئندہ)

ادھیاتم — سنگت کس کی کرنی چاہیئے — سدھا

(از ماسٹر ستنام رائے جی ایم۔ اے)

ویدوں میں ایک منتر آتا ہے۔ جس میں منشیوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ... پرکار کے پرشوں کی سنگت کریں۔ (۱) دان ویر (۲) ودوان (۳) دیا وان۔

واقعی جب انسان نے اپنے جیون ... بنانا ہے۔ اپنے سداچار کو برقرار ... ہے۔ اپنے لکش کو پراپت کرنا ہے۔ ... کے لئے ان تینوں پرکار کے پرشوں ... سنگت لازمی ہے۔ اس کے بغیر وہ ... جیون کو آیو بھر ٹھیک نہیں رکھ سکتا۔ ... ہے ایک انسان اپنے پُرکھوں کے ... سنسکاروں یا پُرکھوں کی سنچت سنگتی ... بالت کچھ دیر بنا اپیوکت سنگت ... گذارہ کرینگے۔ لیکن ساری آیو گذارہ ... ہو سکتا۔ کچھ سمیہ کے بعد وہ گرنا شروع ... دے گا۔ لیکن اگر یہ تینوں پرستش ... اُسے ملتے رہیں۔ اور اُن کی ... ست میں وہ اپنا سمیہ گذارے۔ تو ... لغزش اسمبھو ہے۔

(۱) دان ویر

ہر ایک شخص پراتہ اُٹھتے ہی یہ چاہتا ... پرماتما اُسے کبھی بخیل کے درشن ... بخیل۔ کنجوس۔ منحوس۔ مکھی چوس ... پسند نہیں کرتا۔ اس کی سنگت ... اس کے سایہ سے ہر کوئی گھبراتا ہے ... دھن کو جوڑتا ہی رہتا ہے۔ جو ... پرکار کے پاپ کرم کر کے دھن ... کرتا ہے۔ جو روپیہ سے جدا ہونے ... جان پر کھیل جانا اچھا سمجھتا ... کے ملنے خواہ بڑا ہی ... آئے۔ یا قوم پر ادبار کی ... چھا جائیں۔ خواہ ملک کا بُرا حال ... وہ اپنے دھن کا تیاگ نہیں ... ایسے موذی اور کنجوس کا دنیا ... مرنا ہی اچھا ہے۔ ایسا کنجوس ... ہو سکتا ہے۔ کہ جسے میں اپنا سمجھتا ... سب دھن پرماتما کا ہے۔ اُسے ... سب میں ایک ہی پرماتما ... ہے۔ دھن تو ایک ادنیٰ ... اگر ضرورت پڑے۔ تو انسان ... تن من اور جان تک اپنے بھائیوں پر قربان کر دینا چاہیئے۔ آنند اس قربانی میں عین راحت نصیب ہوتی ہے۔

کیا آپ نے ایسے پرشوں کو نہیں دیکھا۔ جو دوسروں کو کھلا کر خود کھانے کی نسبت زیادہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح سے جو سخی ہے۔ فیاض ہے۔ دان ویر ہے۔ وہ اپنے دکھی بھائیوں دکھی قوم اور دکھی ملک پر پانی کی طرح روپیہ بہا کر گدگد پرسن ہوتا ہے۔ وہ اپنے دھن کو اس وقت سارتھک سمجھتا ہے۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ دان ویروں کی سنگت کرنی چاہیئے۔

(۲) ودوان

ودوان انسان منن شیل ہوتا ہے۔ سوچ وچار سے کام لیتا ہے۔ بدھی کے زیور سے آراستہ ہے۔ صرف انسان کو ہی گیان کی ضرورت ہے۔ کیونکہ دنیا کے سارے چمتکار۔ ساری ایجادات و مصنوعات انسان کے گیان کا ہی نتیجہ ہیں۔ گیان کے بغیر انسان اور پشو میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ گیان کی خواہش سے انسان کا سداچار بنا رہتا ہے۔ انسان کی طاقت زائل نہیں ہوتی۔ انسان کا دل و دماغ قابو میں رہتا ہے۔ نفس امارہ بالکل نہیں ستاتا۔ طبیعت یکسو رہتی ہے۔ گیان پراپتی سب سے بڑا تپ اور سب سے بڑا آنند ہے۔ مشہور ریاضی دان مسٹر ارشمیدس کو جب اپنے مسئلہ کا حل سوجھ گیا۔ تو وہ نہاتا نہاتا ٹب سے ننگا بھاگا۔ اُسے اس قدر خوشی محسوس ہوئی۔ کہ وہ اپنے آپ کو بھول گیا۔ جو انسان بڑے بڑے مسائل حل کرتے ہیں۔ جو آئین سٹائین کی مانند نئے مسئلے نکالتے ہیں۔ اُن کے آنند کا کیا ٹھکانہ ہے۔ اگر آپ بیجار تجربہ چارپائی پر پڑے پڑے یہ سوچیں۔ کہ کس طرح بقول آئن سٹائین فضا میں ایک ٹیڑھ ہے۔ ایک کجی ہے۔ یا کس طرح پیمانہ نئی کال درستی ہے۔ کس طرح انسانی دماغ کے۔ ماضی دان دھتہ نے وقت کو تقسیم کر دنیاوی کاروبار [illegible] درج کر دیا ہے۔ ورنہ وقت ایک اکھنڈ چیز ہے۔ تو انسان کو آنند آتا ہے۔ وہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اسی طرح کسی گیان کی شاکھا کو سمجھئے۔ اس میں ہمہ تن مصروف ہو جایئے۔ پھر دیکھئے آنند کی خفیف سی جھلک محسوس ہوگی۔ ہر انسان کا فرض ہے۔ اگر وہ انسان کہلانا چاہتا ہے۔ کہ سدا وہ گیانی پرشوں کی سنگت کرے تاکہ اس کے گیان کی پردھی ہوتی رہے۔ اس کے دماغ کی گتھیاں سلجھتی رہیں۔ اس کے من پر جو اگیان کا پردہ چھایا ہوا ہے۔ وہ دور ہوتا رہے۔ گیان پراپتی کا آنند نہایت پاکیزہ اور لطیف آنند ہے۔

(۳) دیا وان

دیا انسان کا سب سے بڑا بھاؤ ہے۔ دیا دھرم کا مول ہے۔ دیا جیون کا آدرش ہے۔ دیا کی بدولت انسان اپنی آتما میں دوسروں کا آتما دیکھتا ہے۔ دیا انسان کو تیاگ۔ تپ۔ سیوا اور سداچار سکھلاتی ہے۔ دیا کا آنند وشیش آنند ہے۔ یہ ہردہ کو شدھ اور اُونچا کرتی ہے۔ دیا کا بھاؤ نہ کیول انیہ پیڑت منشیوں کا دکھ دور کرنے میں کام آتا ہے۔ بلکہ دیا وان کا ہردہ پگھل کر جاتی اور دکھی دیش کا کلیان کرتا ہے۔ گاندھی جی کا دیا وان ہردہ دکھی بھارت واسیوں کے دکھ سے پربھوت ہو کر سوراجیہ پراپتی کے لئے ڈٹ گیا۔ جس دل میں دیا نہیں۔ وہ دل شمشان کے سمان ہے۔

وستوتہ جو شخص جیون میں آنند چاہتا ہے۔ انیہ پرانیوں سے اُتم سمبندھ چاہتا ہے اسے اوشیہ دان ویروں۔ ودوانوں اور دیا وان پرشوں کی ہی سنگت کرنی چاہیئے۔ اور ان کے گنوں کو اپنے اندر دھارن کرنا چاہیئے۔

اہم — آریہ سماج اور راج نیتی — سمسیا

(از پنڈت بی ساہن چند ویدک سدھانت شاستری ساہتیہ رتن)

کیا آریہ سماج کو راج نیتی میں بھاگ لینا چاہیئے۔ یہ پرشن بہت ہی مہتو پورن ہے۔ اور آریہ سماج جتنا شیگھر اپنا نشچے پرگٹ کر دے اتنا ہی اچھا ہے۔

ہماری متی تو سپشٹ ہے۔ کہ آریہ سماج کا جنم ہندو دیوں میں کرانتی لانے کے لئے ہوا ہے۔ ویدوں کا ڈنکا بجانے کے لئے ہوا ہے۔ اور "کرنونتو وشوم آریم" سارے وشو کو آریہ بنانے کے لئے ہوا ہے۔ اسی کا پرچار آریہ سماج آج تک کرتا آیا ہے۔ اور اسی کے کارن آج بھارت میں ہی نہیں۔ سارے سنسار میں اوم کی دھوجا لہرا رہی ہے۔ اگر آریہ سماج راج نیتی میں پرویش کرتا ہے۔ تو اس کی یہ کرانتی کاری منووِرتی نشٹ ہو جاتی ہے۔ اور وہ دیش کی راج نیتی میں اُلجھ کر رہ جاتا ہے۔ راج نیتک کشیتر میں یدی آریہ سماج ہندو مہاسبھا کا ساتھ دیتا ہے۔ تو سامپردائکتا کے سنکچت کشیتر میں گھسیٹ لیا جاتا ہے۔ اور یدی کانگریس کا ساتھ دیتا ہے۔ تو ادھیکاریوں کی نظر میں کھٹکتا ہے۔ اور انیہ پارٹیوں سے ٹکر لینی پڑتی ہے۔ یدی سوتنتر رہتا ہے۔ تو کانگریس کے تیاگ۔ تپسیا اور کشٹ سہن کے ابھیاس کے آگے ٹک نہیں سکتا۔ اس کے اتیرکت اسمبلی کی کرسی کے موہ میں آریہ سماج ایسا پھنس جائے گا۔ کہ پھر اس دلدل سے نکلنا اس کے لئے کٹھن ہو جائے گا۔ اگر ایسا ہو گیا۔ تو مہرشی دیانند کی تپسیا آریہ ویروں کا تیاگ شہیدوں کا خون ویرتھ ہی چلا جائے گا۔ کیا پھر آریہ سبھاسدوں کو سوادھیائے۔ آتم رکھشا۔ دھارمک شکشا۔ ویوہار رکھنا۔ دھرم رکھشا آدی کے لئے سمیہ مل سکے گا؟ ہندو مہاسبھا کا جنم ہوا تھا ہندو جاتی کی کمزوریوں کو نوارن کرنے کے لئے۔ کنتو اسمبلی کی کرسی کے موہ میں سبھا اس بری طرح سے پھنسی۔ کہ آج ہندو سماج میں اس کا کچھ مولیہ نہیں۔ کیا آریہ سماجی آریہ سماج کی بھی ایسی ہی مٹی پلید کرنا چاہتے ہیں؟ ہمارے وچار میں تو آریہ سماج کو اسی ڈھنگ پر کاریہ کرنا چاہیئے۔ جس میں سے دھارمک۔ سداچاری۔ وشو پریمی اور دیش بھگت پرش نکلیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

ادبیات

اُٹھ نوجوان اُٹھ!

نوجوان! اُٹھ! دیکھ گلشن میں کھلے ہوئے پھولوں کو دیکھ ...... اور چُن لے ان پھولوں کو جنہیں تو چُننا چاہتا ہے ...... جلدی کر وقت گذر رہا ہے۔

جو پھول آج نظر فریب ہے۔ کل مُرجھا جائیگا ...... ہاں ..... تو پھر تو کاہے سوچتا کیا ہے۔ دیکھ فلک مجلی پر چراغ فلک گیتی فروز ہے۔ جس سرعت سے وہ منازل طے کر رہا ہے۔ اس تیزی سے اس کی گردش کا ایک اختتام قریب نہ ہوتا جاتا ہے ...... ہاں .... نوجوان اُٹھ! اپنے پُر جوش ولولے پورے کر۔ اپنے ارمان بھرے خوابوں کی تعبیر پیچ ہوئی دیکھ۔ اور ان پھولوں کو چُن لے۔ جو تیرے مستقبل کو دلکش اور معطر بنا سکیں۔

ابھی تیری رگوں میں گرم خون گردش کر رہا ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے۔ جسے تیرا "حاصل حیات" کہا جا سکتا ہے۔ اور یہی چند لمحوں کے بعد تیرے خون کی حرارت کو سرد کر دیگا۔ ...... ہاں .... تو اُٹھ! ...... اور مردانہ وار کانٹوں میں ہاتھ ڈال کر بہترین پھول چن لے۔ ایسا پھول۔ کہ دُنیا والے تیرے انتخاب پر محو حیرت ہو جائیں۔

پیارے نوجوان! دیکھ! کچھ مُرجھائے پھول خزاں کا استقبال کر رہے ہیں کہیں وہ پھول بھی نہ کملا جائے۔ جو تیرا دل پسند ہے۔

اُٹھ! ......

مستقل مزاجی اور خود اعتمادی کو طاق رکھ۔ تیرے ہاتھ قوی ہیں تیرا دل مضبوط ہے۔ تیرا دماغ روشن ہے۔ اپنے وسیلے نکال۔ دیر نہ کر۔ مبادا تیرے ارمانوں میں کمی اور ہمت میں ضعف آ جائے۔

ہاں۔ پھولوں کی یکسانیت اور رنگا رنگی سے پاسے ثبات میں لغزش نہ آنے دے۔ دیکھ! ......

رُک رُک کر نہ بڑھ ......

وقت کسی کے تساہل کا ساتھ نہیں دیتا ......

نہیں دیتا ......

ویدک کال کی استریاں

استری — جگت

لیکھکہ: شریمتی شاردا دیوی

یہ نروواد ہے۔ کہ جب تک راشٹر روپی شریر کے دونو بھاگوں استری پرش کی سنگٹھت اُنتی نہیں ہوتی۔ تب تک انیہ اُنتیوں کا مولیہ شونیہ ہے۔ راشٹر روپی گاڑی کا ایک پہیہ پرش ہے۔ تو دوسرا استری۔ راشٹر روپی شریر کا ایک پکھ پرش ہے۔ تو دوسرا ناری۔ ایک پہیہ یدی اپنی دُھری پر تر تر بھرمن کر رہا ہے۔ اور دوسرا ٹکا رہے۔ تو گاڑی آگے بڑھ نہیں سکتی۔ ایک ہزار ورش سے بھارتیہ سماج کی یہی دشا ہوئی۔ پرش سماج اکیلا آگے بڑھا۔ اور ناری سماج اُس کے لئے "بریک" ثابت ہوا۔ اس میں دوش کس کا تھا۔ اس کے وویچن میں نہیں جانا چاہیئے۔ کنتو اس میں کوئی سندیہ نہیں۔ دوش دونو کا رہا۔ کسی کا ادھک کسی کا کم۔

آج استری سماج اپنے کو ایک غلام کی دشا میں پاتا ہے۔ اور اُس سے مُکت ہونے کے لئے سٹ پٹا اُٹھا ہے۔ اس کے لئے اس نے اندھا دھند یورپیہ راشٹروں کا انوسرن کیا ہے۔ جس کے کارن گتھی سلجھنے کے ستھان میں اُلجھ گئی ہے۔

پاشچاتیہ سنسکرتی میں النکرت بہنوں کے ہردیوں میں یہ ایک اسنیہ دھارنا گھر کئے رہتی ہے۔ کہ بھارتیہ پرش سماج نے استریوں کو یورپ کے سمان اُنت کال سے لے کر آج تک غلام رکھنے کا پرینتن کیا ہے۔ جو اب نہیں رہ سکتا۔ واستو میں ورتمان کال کے منش سماج کی منووریتی سے یہی دھارنا ویکت ہوتی ہے۔ پرش سماج یہ سمجھتا ہے۔ کہ استری داسی ہے۔ کنتو اس کی یہ دھارنا سدھ کرتا ہے۔ اتہاس سے سدھ کر نا اتہاس سے انبھگیتا کا پرمان کرتا ہے۔

بھارت ورش کے پراچین اتہاس میں ناری کو ایک دیوی کا روپ دیا گیا ہے۔ بھارتیہ شاسن اور آچرن پرنالی کے پرنیتا منو نے کہا ہے:-

"यत्र नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवताः ॥"

میں ان انیت کالین گھٹناؤں کی ادھک چرچا نہیں کرنا چاہتی۔ جسے اتہاسک مدھیہ کال کہتے ہیں۔ جس میں بھارت اپنی اُنتی کے اُنت تُنگ شکھر سے اپر تیکش بڑی تیزی سے نیچے گر رہا تھا۔ اس سمیہ استریوں کی کیا دشا تھی؟ اس کے ورنن سے ہی ہمارے آگے ایک آدرش کھڑا ہو جاتا اور بھارتیہ مہلاؤں کے لئے پتھ پردرشن ہوتا ہے۔

پہراوا اس سمیہ کی استریوں کی کیا دشا تھی۔ اس کا انومان تتکالین سنسکرتی ویش بھوشا اور وچاروں سے لگ سکتا ہے۔ مرد ہر قسم ہم ویش کرتی پہنتے تھے۔ اس سمیہ کی استریاں لہنگے ساڑی آدی کو دھارن کرتی تھیں۔ اس کے لئے تتکالین ساہتیہ میں کرمشہ "अन्तरीय" "परास" ("پیٹی کوٹ" "اسکرٹ") شبد آتے ہیں۔ جن کی دھارنا یہ ہے کہ پہلے استریوں کی دشا غلاموں سے کم نہ تھی۔ انہیں اس بات پر ادھک دھیان دینا چاہیئے کہ تتکالین استریاں کتنے سُندر سُندر وستر پہنتی تھیں۔

مرش جرنت کے پرشٹھ ۲۰۳ پر تتکالین وستروں کا ورنن کیا گیا ہے۔ جنہیں اس سمیہ کی استریاں دھارن کیا کرتی تھیں۔ اور وواہ کے پشچات جو وستر جہیز آدی میں دئے جاتے تھے:

"क्षौमैश्च, वाद्रैश्च, दुकूलैश्च, लाला तन्तुजैश्च, अंशुकैश्च
अंशुकैश्च, नेत्रैश्च स्पर्शानुमेयै: वासो भिरुपवीता: स्फुरद्धि
रत्नसहस्रैरिव रत्नाकरितम्"

اسی پرکار ساہتیہ استریوں کی ویش بھوشا کے ورنوں سے بھرا پڑا ہے۔

شکھشا اُن کا سب سے بڑا ماپ تو شکھشا ہے۔ مدھیہ کالین استریاں ودیا میں پرشوں کے سمکش ہی نہیں، چڑھی بڑھی تھیں۔ استریوں کی شکھشا کے لئے وشیش دھیان دیا جاتا تھا۔ بھن بھن وشیوں کی شکھشا دینے کیلئے بھن بھن ادھیاپک رکھے گئے تھے۔ استریوں کیلئے کوئی وشیش وشیہ سُورکشت نہ تھا۔ وہ سب وشیوں کی شکھشا پانے میں سوتنتر تھیں۔

مختصر پہیلیاں

دُنیا کی تخلیق کی انتہائی منزلیں طے ہو چکی تھیں۔ کہ قادر مطلق نے ایک دن تمام فرشتوں کو جانے اور وہاں سے کوئی ایسی چیز لانے کو ... توقف کے بعد فرشتوں نے جو تسلیم ... تھا اپنا سوال دُہرا کر غائب ہو چکا ... پرواز کر رہے ہیں۔

دُنیا کی بہترین بات ہے۔ رب جلیل کا ... آسمان دوسرے پہلے فرشتے نے ... گئے بہترین خوشبوؤں کا رنگین گلدستہ تھا ... کے آثار ہویدا ہو گئے۔ سب ایک ہی ... اس کے رنگ آمادہ پرواز ہیں۔ اور خوشبو ...

اب دوسرے فرشتے کی باری تھی۔ ایک ... "یہ اس معصوم بچے کی ہلکی سی مسکراہٹ ... کوشش میں محو تھا" — فرشتے پراگندہ ... سانس میں کہنے لگے — کمسنی اور معصوم ... لا سکے گی۔

تب آخری فرشتہ آہستگی سے اُٹھا ... کی محبت" پیش کر دیا۔ فرشتوں کے دماغ ... مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ سب کے سب ... ہے۔ اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا ... یہ سدا بہار پھولوں کا گلدستہ ہے ... سفر حیات اور جیسے جیسے مالک دو جہاں ... میں مست۔ وقت کی پابندیوں سے آزاد ... "ماں کی محبت" ہے۔ جو آسمانی ہے۔ باقی ... والہانہ انداز میں تحسین سے اُٹھا اور فرشتے ... نظروں کا ...

دلچسپ ...

(۱)

کالج میں دھوم مچ رہی ہے پاس ...
عہدوں سے آ رہی ہے صدا ...

(۲)

کر بی عمل اچھے مگر دروازہ ...
کر چکے ہیں پاس لیکن ڈگری ...

(۳)

مذہب چھوڑ دہ ملت چھوڑ ...
ایک کلرک کی اُمید اور اتنی ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

افسانہ

...پہنچے صدیاں بیت چکی
...ہے کون ہے - جو عرش سے
...آسمانی ہو ۔۔۔ قدرے
...اُونچا اٹھائیں - تو دیکھا - کہ
...والے تین فرشتے دُنیا کی طرف

...موجود تھے - ہم سے واپس
...حسین ترین بہارستان سے چھینے
...اور اللہ میاں کے رُخ پر نفرت
...ایک دن نذرِ خزاں ہو جائیگا -

...سے پھول برساتا ہوا بولا ۔۔
...انہیں پکڑنے کی ناکام
...بار بار اُٹھیں - تمام ایک ہی
...دِلانہ مخالفت کی تاب نہ

...کے ساتھ اپنا انتخاب ماں
...خالقِ دُنیا کے چہرے پر
...ماں کی محبت سراسر پاکیزگی
...اس کیلئے بے معنی ہیں -
...ہمیشہ یکساں رہتی ہے - ...
...کے گیت گاتے ہیں - اپنی وطن
...ابد تک بہتے رہیں گے - یہ صرف
...نہیں " ۔۔ مالک دو جہان
...نظروں کا انتخاب بہترین ہے "

---

(۱۲)

...الکوٹ اللہ کتنی ہے ؟
...آپ کی تنخواہ کتنی ہے ؟

(۱۱)

...عالم اللہ اکبر ہیں
...ہیں مگر صاحبِ نذر ہیں

(۱۰)

...دولت اِدھر دولت اُدھر چندہ
...اِدھر آئندہ اُدھر عہدہ

(اکبر) ۔۔

سکینڈل شُن
چھکر

حیدر آباد سٹیٹ کونسل میں ہندو بال وواہ نشیدھ بل - ہندو دھرم میں مداخلت بیجا کی آڑ میں مسلم اخبارات کی مخالفت - دیال باغ میں کیا ہو رہا ہے ؟

حیدر آباد سٹیٹ کونسل میں ان دنوں ہندو بال وواہ نشیدھ بل پیش ہے - جس کا منشا یہ ہے - کہ اٹھارہ سال سے کم ہندو لڑکے لڑکیوں کی شادیاں نہ ہو سکیں - اس بل کی مخالفت آریہ سماجی تو کرنے سے رہے - سناتنی کر نہیں سکتے - کیونکہ بل خود ایک سناتنی ممبر نے پیش کیا ہے - اور مسلمان اس لئے اس کی مخالفت کے مجاز نہیں - کہ اس کا اثر صرف ہندوؤں پر پڑے گا - یہ سب ہوتے ہوئے بھی حیدر آباد کے مسلمان نہیں چاہتے - کہ یہ بل قانون بنے +

سوال ہو سکتا ہے - کہ یہ کیوں ؟ اس لئے کہ اگر ہندو سماجک طور پر اُنت ہو جائیں - تو انہیں اپنی پستی کا احساس ہو - انہیں معلوم ہو - کہ وہ بھی انسان ہیں - انہیں کیسے جینا چاہیئے - وہ ایک قوم ہیں - ایک زندہ قوم - لیکن اپنی سوشل برائیوں کی وجہ سے مردہ ہو رہے ہیں - حیدر آباد کے مسلمان نہیں چاہتے - کہ ہندو بیدار ہوں - آریہ سماجیوں کو بھی ترچھی نظر سے اسی لئے دیکھا جاتا ہے - کہ وہ ہندوؤں کو بیدار کرتے ہیں +

ریاست کے مسلم اخبارات سناتنیوں کو اس بل کی مخالفت پر اُبھار رہے ہیں - اور سناتنی استریوں کے فرضی جلسوں کی لمبی چوڑی مخالفانہ قرار دادیں چھاپ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - کہ ہندو استریاں اس بل کے حق میں نہیں - اور کہ وہ اس بل کو اپنے دھرم میں مداخلتِ بے جا سمجھتی ہیں +

" رہبر دکن " ۱۹ - نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے - کہ ۔۔ " حضور نظام کے اس بل کو نامنظور کر دینے سے انصاف پروری ہوگی " ۔۔ کیا کہنے ہیں اس ہمدردی کے ؟

ہم پوچھتے ہیں - کہ " رہبر دکن " یا دیگر مسلم معاصر سناتنیوں کے غم میں کیوں گھلے جا رہے ہیں ؟ کیا اس ہمدردی کی تہہ میں شرارت تو کام نہیں کر رہی ؟ معلوم ہوتا ہے - کہ وہ سناتن دھرمیوں سے ہمدردی جتا کر آریہ سماجیوں کی مخالفت کے لئے انہیں آلۂ کار بنانا چاہتے ہیں - ورنہ کون نہیں جانتا - کہ یہ بل ان کے بھلے کے لئے ہے - اس کا مقصد ہندو دھرم میں بیجا مداخلت نہیں - اس کام کے لئے " محکمہ دینیات " کافی ہے +

اگر مسلم معاصرین حیدر آباد نے سناتنیوں سے ہمدردی کے طور پر نظام کے حضور میں کوئی درخواست کرنی ہی ہے - تو وہ " محکمہ دینیات " کے پنجرے سے " ہندو دھرم " کی آزادی کی درخواست کریں - جس کے حکم سے سناتنیوں کو اپنے مندروں کی مرمت کرانے کے لئے بھی اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے - جو اکثر اوقات نہیں ملتی ہے +

دیال باغ کی سیر کئے بہت دن ہو گئے - اس لئے ناظرین یہ جاننے کے خواہشمند ہوں گے - کہ وہاں کیا ہو رہا ہے ؟ ایک فقرہ میں کہا جا سکتا ہے - کہ بہت کچھ ہو چکا ہے - اور بہت کچھ ہونا باقی ہے جو بہت جلد ہو جائے گا - جب سے بابو آنند سروپ نے چولا چھوڑا ہے - ان کی " تخت دہار " کا جھگڑا چل رہا ہے - دیال باغ والے کہتے ہیں - کہ وہ مہتہ جی میں سما گئی ہے - برخلاف اس کے پرنالہ پارٹی کہتی ہے - کہ وہ بابو گورداس رام کے اندر موجود ہے - بابو گورداس رام اپنے لشکر کے ساتھ فتح پر فتح حاصل کرتے دیال باغ کی " سرحد " پر پہنچ گئے ہیں - " حملے پر حملے " ہو رہے ہیں - بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی +

دیال باغ کی " ڈکٹیٹر شپ " خطرہ میں ہے - مہتہ جی نے یہ کہہ کر کہ " میں سنت گورو نہیں ہوں " اپنی شکست کا اعتراف کر لیا ہے - مگر گدی چھوڑنے کو تیار نہیں - کہتے ہیں - کہ ڈرے کو ذبح کر کے انہوں نے یہ اپنے لئے بنائی ہے - اس لئے اسے ان سے نہیں چھینا جا سکتا -

---

" پیارا دیال باغ ریڈیو " سے ۱۶ - ستمبر کو مہتہ جی کا یہ تازہ اعلان براڈکاسٹ کیا گیا ہے -

اسلامی دُنیا

طلاق کا گورکھ دھندہ

" وہابیوں کی دسویں بدعت یہ ہے - کہ انہوں نے تین طلاق ایک طلاق سمجھ کر تحصیل قرآنی کو چھوڑ دیا ہے - حالانکہ قرآن مجید میں صاف مذکور ہے - کہ اگر مسلمان دو دفعہ طلاق دے - تو اس کو اختیار ہے - کہ اپنی بیوی کو واپس لے آئے - یا اس سے بالکل مقاطعہ کرے - اور جب تیسری طلاق واقع ہو جائے - تو شوہر اوّل اپنی بیوی کو واپس نہیں لا سکتا - جب تک کہ کسی دوسرے شوہر سے شادی نہ کرے - اور شادی کے بعد طلاق نے کر واپس نہ آئے "

(" اہلِ حدیث " امرتسر ۲ - اگست ۱۹۴۰ء)

غیر احمدی مولویوں کا عقیدہ

" غیر احمدی مولویوں کا عقیدہ تھا - کہ اس کی بیسیوں یا سینکڑوں آیات منسوخ ہیں - بہائیوں نے ترقی کر کے ساری شریعت اسلامیہ کو منسوخ قرار دے کر نئی شریعت ایجاد کرنے کا ادعا کر دیا "

(" فاروق " ۷ - ستمبر ۱۹۴۰ء)

اہلِ بہا کا عقیدہ

" اہلِ بہا کا عقیدہ ہے - کہ قرآنی شریعت منسوخ ہے - اب اس پر عمل کر کے کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا - ان کے نزدیک سید محمد علی باب کی کتاب " البیان " نے قرآن مجید کو منسوخ کر دیا -

باب نے تو یہاں تک حکم دیا ہے - کہ بابیت کی کتابوں کے علاوہ قرآن مجید - انجیل توریت وغیرہ کتب کو بالکل مٹا دیا جائے "

(" فاروق " ۷ - ستمبر ۱۹۴۰ء)

...ہے - کہ " دیال باغ کی گدی خالی پڑی ہے - میری کرسی پریم نگر چلی جائے گی " -

گویا انہوں نے اپنی " سلطنت " کی راجدھانی بابو گورداس رام کیلئے خالی کر دی ہے - دیکھیں ان کی " فوجیں " اس پر قبضہ جمانے میں کب کامیاب ہوتی ہیں +

...d by eGangotri

کیا ہندی بھاشا ختم ہو جائیگی؟

ہاں

اگر اس کی شدھ نہ لی گئی

لیکھک: شری تھماڈیہی لال جی سنہا ایم اے

کداچت ہی کوئی دن جاتا ہوگا۔ جب کسی نہ کسی سماچار پتر میں ہندی کے اوپر ہوتے والے انیایوں کا اُلیکھ نہ ہوتا ہو۔ یہ انیائے اب اتنے بڑھتے جا رہے ہیں۔ کہ سہن سیما سے بھی پرے ہو گئے ہیں۔ آئے دن نوین مسلمانوں کی اور سے چوٹیں ہندی کے اوپر ہوئی رہتی ہیں۔ آج کوئی مولوی ہندی کو ڈنکارتا ہے۔ تو کل کوئی مُلا۔ یہاں وکیل نے پھٹکار بتلائی۔ تو وہاں ڈاکٹر نے۔ کیا دلیسی راجیہ اور کیا انگریزی بھارت۔ کیا مسلم لیگ اور کیا راشٹریہ کانگریس سبھی سنستھاؤں اور سبھی سنستھاؤں سے ہندی کو نکالنے کی یوجنائیں چل رہی ہیں۔

ہندی کی دُربلتا

وِردھ ہندیوں کی ٹھوکریں کھا کر بیچاری ہندی جیسے ہندوؤں کا آشرا لیتی ہے۔ تو بیچی بچی آدی سندر شبدوں میں ابھمان سمجھنے والے ولیش رکھتے۔ شونک یہ بہتول کا یہ سمارق ساد ھک ہندو اپنے پاس نہیں پھٹکنے دیتے۔ اور فٹ بال کے گیند کے سمان ٹھکرا کر پھر شترُوؤں کی شرن میں جا کر نا پرکار کے دُردیوہار جھیلنے کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہی ایک مول کارن ہے۔ کہ ہندی کی نربلتا اور بودھ گمبھیتا کو سویکار کرتے ہوئے بھی مسلمان اناشرتا کا اُچت لابھ اُٹھا کر اُس کا ستھان اُردو کو دینے کے پریتن میں سنلگن ہو رہے ہیں۔ بڑے سے بڑا ودوان بھی اُردو کے سمرتھن میں اُلٹی اَنرگل باتیں کہہ ڈالتا ہے۔ جو نہ اتہاس سے پُشٹ ہوتی ہیں۔ اور نہ راشٹریہ لیکھ پرمانوں سے۔ اب تھوڑے دن کی بات ہے۔ کہ پریاگ کے ایک پرسدھ مسلمان بیرسٹر ڈاکٹر نسیم نے تو یہاں تک کہہ ڈالا۔ کہ اُردو سمپورن بھارت کی بھاشا ہے۔ اور ہندی کیول اِنے گنے منتیوں تک ہی سیمت ہے۔ ڈاکٹر نسیم سریکھے ودوان کے مُکھ سے ایسی نرادھار اور شدھتی کے اُدگاروں کا نکلنا اس بات کا دیوتک ہے۔ کہ ہندی بہن کے لیئے مسلمان ماتر انُچت سے انُچت بات کہنے میں سنکوچ نہ کریں گے۔ اس بات کو بھلی بھانتی جانتے ہوئے بھی کہ نہ کیول سب ہندو اپتو آدھے سے زیادہ مسلمان بھی بھارت کے ولیش میں ہندی بولتے ہیں۔ ڈاکٹر نسیم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہندی کی اُچت مانگوں کو بھی پورا کیا جائے۔

وہ تو چاہتے ہیں ڈیئے اُردو کو راشٹر بھاشا بنوانے کا سوپن دیکھ رہے ہیں تیت ہوتے ہیں۔

اُردو کسی مسلمانی دیش میں کبھی نہیں بولی گئی

جس اردو کا جنم ہی کل پرسوں کی بات ہے۔ اس کے بولنے والے ہندی کے دیش میں کروڑوں کی سنکھیا میں ہیں۔ یہ کیسی ہنسی کی بات ہے۔ کہ مسلمانوں کے کسی بھی باہری دیش میں اُردو کبھی آج تک نہیں بولی گئی۔ بولی بھی کہاں سے جاتی۔ وہ ہے تو ہندی کی ہی سرشٹی ماتر۔ جو بھارت میں ہی ہندی ماتا کا دُگدھ پان کر کے پالت پوشت ہوئی ہے۔ اس سے یہ سدھ ہوتا ہے۔ کہ اُردو بھاشا عرب فارس آدی دیشوں سے تو آ ہی نہ سکتی تھی۔ اور بھارت کی بھاشا ہے ہندی۔ پھر ڈاکٹر نسیم کے کروڑوں اُردو بولنے والے کہاں سے آ ٹپکے؟ یہ ہے اُردو پرچار کا پھل؟ ہندی پریمیوں کو آنکھیں کھولنی چاہیئیں۔

ریڈیو وبھاگ کا اپمان جنک نیتی

پر تو ہوئی ویکتیوں کی بات۔ اِدھر ریڈیو وبھاگ کو دیکھیئے۔ اس نے تو سبھی انُچت اُپایوں کا آشرا لے رکھا ہے۔ ہندی کی اُچت مانگوں کو ٹھکرانے کے لیئے ہی مانو اس وبھاگ کی سرشٹی ہوئی ہے۔ چاہے ریڈیو کا اُدیش ہی کیوں نہ مانا جائے۔ پرنتو اس وبھاگ کے ادھیکاری ہندی بھاشا کا ایک شبد بھی پریوگ نہ کریں گے۔ پُردھی ودویپ سمرا انکیمی۔ ساگر۔ ڈاکٹر۔ نابھ۔ دھرم پتنی۔ کنارہ۔ پردھان منتری آدی سرل شبدوں کو گرام نواسی بھی بھلی بھانتی سمجھتے ہیں۔ پرنتو کوئی سمجھے یا نہ سمجھے یہ ادھیکاری ان شبدوں کو کداپی نہ بولیں گے۔ کیونکہ یہ ہندی کے ہیں۔ ان کے ستھان پر۔ مشرق۔ الجزائر۔ آتش دان۔ بحر۔ آب دوز کشتی۔

لا مذہبی۔ ساحل۔ وزیر اعظم آدی عربی فارسی کے کٹھن سنسکرتوں کی توڑی دن رات لگاتے رہیں گے۔ چاہے ان کو سمجھنے کے لیئے اُردو کے بیچاریوں کو بھی کوشش کا سہارا لینا پڑتا ہو۔ جب یہ لوگ جنتا کی بھاشا کو بولنے سے اسمرتھ ہیں۔ تو ان کو کیا ادھیکار ہے۔ کہ جنتا کا دھن خرچ کرتے ہوئے بھی اس کے دھن کا دُروپیوگ کریں۔ ان کو ہٹ جانا چاہیئے۔ جس سے یوگیہ ویکتیوں کو جنتا کی سیوا کرنے کا اوسر ملے۔ یہ تبھی ممکن ہو سکتا ہے۔ جب ہندی بھاشی سنگھٹت ہو کر آندولن کریں۔

پاٹھیہ پستکوں میں اُردو کی ٹھونس

ہندی کی اور بھی دُردشا دیکھنی ہو۔ تو یو۔ پی اور بہار پرانت کی پاٹھیہ پستکوں کو اُٹھا لیجیئے۔ یو۔ پی کی اکیڈمی (جس میں ہندوؤں کی پردھانتا بتائی جاتی ہے) اور بہار کی ہندوستانی کمیٹی دونوں ہی مانو ہوڑ بیٹھی ہے۔ کہ کون سکول میں سے ہندی کو پہلے نکالے۔ پستکوں کو پڑھتے پڑھتے من میں ردستی اگنی پرجولت ہو اُٹھتی ہے۔ جب یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اُپیکت ہندی کا شبد ہوتے ہوئے بھی اس کے ستھان پر اُردو کا پریوگ کیا جاتا ہے۔ اکیڈمی والے ڈرتے ہوں گے۔ کہ کہیں مسلمانوں کی اور سے "ہندوستانی" بھاشا کے نام داتاؤں کے اوپر آکشیپ نہ ہونے لگے۔ ہمارے آدرش پُرش تھا رام و کرشن آدی تک کا اپمان اس "ہندوستانی" مہتا ناپ کے بہانے سے ان پستکوں میں کیا گیا ہے۔ پرنتو گورنمنٹ کی سہائتا راشٹریہ نیتاؤں کے بہتاو کے کارن کوئی ایک شبد بھی نہیں بول سکتا۔

گورنمنٹ کے سکولوں میں ہندی کا تِرسکار

دیسی راجیہ ادھیکاریوں کی بات

سواں کا تو کہنا ہی یہ ہے۔ کہ جو بھی سنگھٹت شکتی ہو۔ اس کو سب پرکار سے سنتشٹ رکھا جائے۔ اس کے پرتیک پرشن پر مل کر کام کرنا چاہیئے۔ تبھی تو گورنمنٹ نے اردو کو سب پرکار سے پردھانتا دے رکھی ہے۔ کا سیاسیوں کی بات جانے دیجیئے وہاں ہندی کو گھسنے بھی نہیں دیا جاتا۔ سکولوں اور نوٹوں تک میں ہندی کا نام نہیں آنے دیا جاتا۔ جب ہاتھ میں روپے اٹھنی یا چونی کا سکہ آتا ہے۔ تو ہردے میں بھاری چوٹ لگتی ہے۔ کہ جس بھاشا کے بولنے والے کروڑوں کی سنکھیا میں ہوں اور دیش کی پردھان جاتی ہوں۔ اُسی ہندی کا اپمان جنک بہشکار کیا گیا ہے۔ پرنتو نیک بڑے سے پر اُردو کھا کے ساتھ بیٹھی ہے۔ یہ تو ہندی کا سرونا اپجاو ہے۔ کہاں تک گنائیں۔ مسلم جاتی تو ہندی کو کہیں دیکھنا ہی نہیں چاہتی۔ اور چاہے بھی کیوں۔ وہ تو جانتی ہے۔ کہ ہندی بھاشا کے پریمیوں میں تو سنگٹھن ہے ہی نہیں۔

ہندی کیسا ہندی بھاشیوں کا نِرگھان

راشٹر بھاشا ہندی کی اتنی اپیکشا ہوتی رہی ہے اس کارن ہندی بھاشیوں کی سوارتھ پرتا۔ کا برتا تھتا بدلو لینا ہی ہے۔ ویکتیوں کو چھوڑ دیجیئے۔ ناگری پرچارنی سبھا تھتا ہندی ساہتیہ سمیلن سریکھی بڑی سنستھائیں بھی تو مون سادھے بیٹھی ہیں۔ یہ دونوں ہی سنستھائیں یو۔ پی میں ہیں۔ جہاں ہندی کے ساتھ گھور انیائے ہو رہا ہے۔ ان کا تو کیول یہ تھا۔ کہ "ہندی ورِدھی" اُپدر کو کلکا ستھا میں ہی لنشٹ کرنے کیلیئے سبل سنگھٹت آندولن کھڑا کرتیں۔ یہ تو ہوا نہیں۔ اُلٹے اُن کی اُدا سینتا تھا اکرمنیتا نے دِرودھیوں کو اور ادھک بل دے دیا۔ یہی تو مت آج ہندی کی یہ دُردشا ہو رہی ہے۔ بنیادی تعلیم۔ بیگم سیتا۔ اور بادشاہ رام کہنے میں ہی ہندو توما نا جاتا ہے۔ یدی ہندی کے لیئے یہ جھوشنبہ میں ہی موں چلتا رہا۔ تو سمیہ دُور نہیں۔ جب ہندی کیول پراچین کاویوں کی بھاشا رہ جائیگی۔ اور شری تلسی داس جی کے رام چرت کو پڑھنے اور سمجھنے والوں کا نام تک مٹ جائیگا۔ پھر کہاں رہے گا ہندو تو اور کون کہلائیگا ہندو؟ یہ ہندی کا ۴

ویدک سماچار علاوالپور کے سماچار

آریہ ... کو ڈاکٹر مہاراسنگھ کے نئے گھر میں ... ہون یگیہ کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے ... ہنت بھجنوں کا حلوہ سے ستکار کیا۔
(منتری آریہ سماج علاوالپور)

آریہ سماج پٹی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پٹی ضلع لاہور کا ۲۶واں سالانہ جلسہ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو بڑے سماروہ سے منایا جاوے گا۔ سنکیرتن شنکر دار شام کے ۱/۲ ۴ بجے ہو گا۔
(بلدیو)

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کی ... کوششوں سے ۱۵۔ ستمبر اتوار کو موضع ... باغ میں آریہ سماج قائم ہو گیا ہے۔ جس کے حسب ذیل عہدیداران اتفاق رائے سے چنے گئے ہیں:۔

پردھان:۔ چودھری لٹو لی سنگھ جی۔
منتری:۔ چودھری رام سروپ جی۔
اپ منتری مہاشہ رگھبیر سنگھ جی و مہاشہ ساوَل داس جی۔
خزانچی:۔ مہاشہ نارائن سنگھ جی۔
پستکادھیکش:۔ مہاشہ چیتر سنگھ جی۔
(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

لارنس روڈ آریہ سماج کا سپتاہک ادھیویشن ۴۔ اگست ۱۹۴۰ء روی وار پراتہ کال سات سے نو بجے تک منایا گیا۔ ماسٹر گوردتہ مل جی نے ہون یگیہ کے پشچات سندھیا پرارتھنا کرائی۔ تت پشچات ڈاکٹر ... ناتھ جی کا منوہر اپدیش ہوا۔ ست سنگ اب مندر کے کمروں میں لگنا آرنبھ ہو گیا ہے۔
(واسدیو منتری)

لائل پور میں وید سپتاہ

لائل پور کی تینوں آریہ سماجوں کی طرف سے امسال رکھشا بندھن سے جنم اشٹمی تک سمّلت وید سپتاہ بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ رگ وید کے پہلے منڈل سے یگیہ کیا گیا۔ ... انہی منتروں میں سے کسی ایک سوکت کی ... ویاکھیا پنڈت وشوا ناتھ جی اور ... سوم دیو جی بڑی یوگیتا سے کرتے ... دیویوں نے گھی اور سامگری سے ... کر کے اپنی شردھا کا پرکاش کیا۔

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

جنم اشٹمی کے دن شری کرشن جی کے جیون پر ویاکھیان ہوئے۔ اور کویتائیں پڑھی گئیں۔ ان دنوں سماج مندروں میں سینکڑوں نر ناریوں نے ویدامرت کا پان کر کے اپنے جیون کو سپھل کیا۔

آریہ سماج گورو کل وبھاگ کا سالانہ جلسہ ۲۷۔ اکتوبر سے ۳۔ نومبر تک ہونا قرار پایا ہے۔

شوک پرستاؤ

پنڈت بھوما نند جی جنہوں نے لائل پور میں آریہ پروہت کے روپ میں نہایت لگن سے ویدک دھرم کا پرچار کیا تھا۔ اُن کے سورگ واس پر تینوں سماجوں کی طرف سے نہایت دُکھ کا انوبھو کرتے ہوئے شوک پرستاؤ سویکار کیا گیا۔ ادر ان کے سمبندھیوں سے سہانوبھوتی پرگٹ کی گئی۔
(منتری)

آریہ نگر کی ضبطی کے خلاف پروٹسٹ

”گورو کل دھام جہلم کے ممبران سٹاف، برہمچاریوں اور کرمچاریوں کا یہ اجلاس پنجاب گورنمنٹ کی اس غیر منصفانہ کارروائی کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ جو اس نے آریہ نگر کی ضبطی کے متعلق عمل میں لائی ہے۔ آریہ سماج نے اس نگر کو بسانے پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا تھا۔ اور بڑی ہی محنت اور جانفشانی سے اس کو بسایا تھا۔ دلت جاتیوں کا اس سے کافی سدھار ہو رہا تھا۔ پنجاب گورنمنٹ (جو کہ اپنے کو دلتوں کا ہمدرد بتاتی ہے)

یتیموں کے مہربانو!

ان پر ادر بھی دیا کرو۔ یہ جاتی کے لعل آپ جیسے درد دل رکھنے والوں کے ہی بیٹے ہیں۔ ان کے سر سے سایہ اُٹھ چکا ہے۔ یہ محبت کے بھوکے ہیں۔

ان جاتی کے ناتھوں

کا ہاتھ پکڑو۔ پرماتما نے جن کو دیا ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کو بھی دیکھا دیں۔ جب بھی دان کا موقعہ ہو پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کو نہ بھولئے۔ یہ ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ہیں۔

اس یتیم خانہ میں اس وقت دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ دو ہزار کے قریب ماہوار خرچ ہے۔ جو آپ جیسے دانیوں کے دان سے ہی پورا ہوتا ہے۔ پرماتما نے آپ کو دیا ہے۔ آپ یتیموں کا حصہ ان کو دیتے جائیے۔ نقدی۔ کپڑا۔ بستر۔ آٹا۔ دال۔ چاول۔ لکڑی جو بھی دے سکیں دیں۔

یقین رکھیے!

آپ کے دان کا مناسب ہی استعمال ہو گا۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

ہیرانند شرما (آف سرگودھا) آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

سے یہ انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ مہیگھ اُدھار سبھا کو مقررہ اقساط کی ادائیگی کیلئے سہولتیں بہم پہنچا دے۔ یا اسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جیسی کسی ذمہ دار سنستھا کے سپرد کر دے۔
(داوم پرکاش سنہار تھی)

آریہ کمار سبھا ڈیرہ غازیخاں کا جلسہ

ڈیرہ غازی خاں میں آریہ کمار سبھا کا پہلا سالانہ جلسہ ....

۴۔ ستمبر سے ۸۔ ستمبر تک بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ کماروں نے کافی اُتساہ دکھلایا۔ جلسہ میں حاضری بھی کافی رہی۔ پنڈت سردیال جی۔ پنڈت کرشن چندر جی۔ مہاشہ کبیر چند جی۔ پروفیسر وشن بندھو جی و پنڈت موتی شنکر جی نے اپنے منوہر اپدیشوں تتھا بھجنوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا۔

جلسہ میں نمن لکھت ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوا:۔

”آریہ کمار سبھا ڈیرہ غازی خاں کا یہ سالانہ اجلاس منعقدہ ۸/۹ میں سرو سمتی سے یہ پاس کرتا ہے۔ کہ کاغذات مردم شماری میں ۲۵ کروڑ اہل ہنود کو ”جنرل“ لکھا جاتا ہے۔ یہ جلسہ ”جنرل“ لکھے جانے کے خلاف پُر زور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہے۔ کہ کہ بجائے ”جنرل“ کے کاغذات مردم شماری میں اہل ہنود کا نام ”ہندو“ درج کیا جاوے۔“
(منتری)

آریہ ہائی سکول نابھہ کو دان

مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے سکول کو بطور دان رقومات برآمد ہوئی ہیں۔ جن کیلئے ان کا اتی دھنیہ واد کرتا ہوں۔ دیگر دانی مہاشیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ سکول کی مالی امداد کریں۔ تاکہ سکول ایک آدرش درسگاہ بن سکے:۔

	روپے	آنے
سابقہ دان:	۹۳	۱۲

لالہ شنکر داس جی ریٹائرڈ اوورسیر موگا ۵ روپے لالہ گنگا بشن شو کمار جی بینکر موگا دس روپے لالہ شگن چند رام راج اگروال سہارنپور دو روپے۔ لالہ نند لال بلونت رائے منوہر شریہ والے موگا۔ ۵ روپے۔ سردار حکم سنگھ جی ایک روپیہ۔ خانصاحب فضل الٰہی سیالکوٹ ۶ روپے ۴ر۔ لالہ گنپت رائے جی نابھہ ارو پیہ ۱ر ۳ پائی۔ لالہ شنکر داس جی پے آفیسر نابھہ ۵ روپے۔ لالہ امرناتھ جی م

Digitized by eGangotri

آریہ سماج سولن کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سولن پہاڑ کا سالانہ جلسہ اتوار ۲۳-۲۴ تتھا ۲۵ - اگست کو منایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اُپدیشک سوامی دھیر انند جی - پنڈت منیشور دیو جی - پنڈت اندر جیت جی پروہت آریہ سماج شملہ کے ویاکھیان ویدک دھرم سمبندھی بھن بھن وشیوں پر ہوئے۔

بابو جگن ناتھ جی پھٹک - پنڈت دھرم دت جی تیاگی - پنڈت جے چند جی شاستری ایم - اے تتھا پنڈت بھگودت جی بی - اے جی ریسرچ سکالر کے بھی ویدک وشیوں پر گمبھیر ویاکھیان ہوئے۔ اُتسو میں بہت رونق رہی۔

چندر پال جی - ٹھاکر امر سنگھ جی - اور دھرم دیو جی کے بھجن اتی اُتم ہوئے۔ راجہ صاحب کے ہاں سے نگر کیرتن آرمبھ ہوا - اور سارے بازاروں میں سنکیرتن کرتا ہوا گھوما۔

۲۵ - تاریخ کے دن شری راجہ صاحب بھی دو گھنٹے کے لئے پدھارے اور بڑے پریم سے ویاکھیان تتھا بھجن سنتے رہے - آپ پرتی ورش سماج کے اُتسو کیلئے ۲۵ روپے دان دیتے ہیں - شری پرتھان ویدیا ناتھ جی و سماج کی پتری نے بڑی اُتم کویتا پڑھی - جو بڑی پسند کی گئی سودھنیہ واد کے بعد اُتسو سماپت ہوا۔

(ودیا دھر وِدیا النکار منتری)

آریہ سماج کراچی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کراچی کا ۴۵واں سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ۴ سے ۸ - ستمبر تک منایا گیا - جس میں سوامی سروداننداجی - سوامی سوتنترانند جی - سوامی وشوانند جی - پنڈت دھرمیندر جی شاستری - پنڈت دلیپ راج جی تتھا پنڈت ہرش چندر جی - اور ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی پدھارے۔ ۴ - ستمبر کو کراچی میں سنکیرتن کا جلوس نکالا گیا - اور رات کو آریہ ویر دل شاہ کوٹ کانگڑہ لاٹھی پر چارک منڈل کے کھیل ہوئے - جن کے پردھان راجگورو دھرمیندر شاستری تھے - ۵ - ستمبر کی شام کو چار بجے سے چھ بجے تک ہریجن کانفرنس ہوئی - جس کے پردھان شری ماسٹر گوردتہ رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تھے۔ رات کو سوامی سروداننداجی تتھا راجگورو دھرمیندر شاستری کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ ۶ - ستمبر کو مردم شماری کانفرنس شام کو ۴ سے ۶½ تک شری سوامی سوتنترانند جی کی صدارت میں ہوئی - اسی دن صبح پنڈت رادھا کرشن جی - تتھا راتری کو سوامی سرودانند جی اور شری دھرمیندر جی شاستری کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ ۷ - ستمبر کو پراتہ کال شری سوامی سرودانند جی کا منوہر اُپدیش ہوا - اور رات کو پنڈت لوکناتھ جی کا ویاکھیان تتھا اپیل اور اس کے بعد پھر پنڈت دھرمیندر شاستری کا ویاکھیان ہوا۔ ۸ - ستمبر کو صبح ماسٹر گوردتہ رام جی تتھا دھرمیندر شاستری کے ویاکھیانوں کے بعد سالانہ چناؤ ہوا - اور دوپہر کو چار بجے سے چھ بجے تک دھنپت مل چیرٹی پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کے بھجن - وید منتر - بالمیکی رامائن کے شلوک وغیرہ گائے - اور رکھشا کا ڈرامہ کیا گیا - جو بہت ہی پسند کیا گیا - اور رات کو شری سوامی سرودانند جی کے ویاکھیان کے بعد شری پنڈت دھرمیندر شاستری اور سوامی سوتنترانند کو ایڈریس دئے گئے - اور حیدر آباد دکھن میں ویدک دھرم پرچار کیلئے پانسو روپے کی تھیلی بھینٹ کی گئی - جلسہ ہر لحاظ سے سپھل رہا۔ (موہن لال آریہ)

آریہ سماج ادھری چوک بٹالہ

۱۷ - ستمبر ۱۹۴۰ء کو سوامی چیتنا نند جی بٹالہ آریہ سماج میں تشریف لائے - دوسرے دن سوامی سروپا نند جی بھی تشریف لے آئے۔ رات کو ۸½ بجے سے ۱۰½ بجے تک سات روز تک ویدک سدھانتوں پر ویاکھیان ہوتے رہے۔ سماج مندر کا سبھا منڈل اور گیلری ٹیرسوں اور دیواروں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہوتا تھا - شہر کے لوگوں پر سوامی چیتنا نند کے منوہر اُپدیشوں کا بہت اچھا اثر پڑا - لیکن شہر کے بعض بھائی اس دھرم اُپدیش کو برداشت نہ کر سکے - اور انہوں نے مقابلہ کے لئے پنڈت گوپال مصر ہربانوی کو بلا بھیجا - پنڈت گوپال مصر نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر سوامی دیانند اور آریہ سماج کے خلاف زہر اُگلا - اور شہر کے لوگوں کو آریہ سماج کے خلاف بھڑکانے کی ناجائز کوشش کی - جس کا سوامی چیتنا نند جی نے نہایت شانتی اور سنجیدگی سے جواب دیا - چونکہ شہر نواسی پنڈت گوپال مصر کی شرارتی طبیعت سے تنگ آ گئے تھے - اس لئے مصر جی کو مجبوراً یہاں سے بوریا بستر اُٹھا کر جانا پڑا - آریہ سماجی اور سناتنی بھائی پنڈت گوپال مصر کے رویہ سے خبردار رہیں - کیونکہ وہ ہر جگہ آپس میں فساد کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(خوشی رام منتری)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور

۱۵/۹ کو آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ میں مہاشہ مدن جیت نے کتھا کی۔ اور شری ماسٹر مہاراج سوروپ جی کا منوہر ویاکھیان آریہ اتہاس کے متعلق نہایت ہی منورنجک ہوا - شام کو آریہ کمار سبھا کے ساپتاہک ست سنگ میں مہاشہ مدن جیت آریہ نے برہمچریہ کے متعلق ایک نہایت ہی پربھاوشالی اُپدیش دیا۔ سوموار ۱۶/۹ مہاشہ لکھمی چند منتری سماج کے سپتروں کا نامکرن سنسکار پروہت ہری چند نے کرایا - آریہ سماج کے سوبھاگیہ سے منگلوار ۱۷/۹ سے ۲۲/۹ تک پنڈت گنپتی شرما جی ودیا اُپدیشک کے پربھاوشالی ویاکھیان سماج مندر میں ہوتے رہے۔

بتاریخ ۲۲/۹ کو پراتہ کال مہاشہ جگ جیون کے مسلمان پریوار کی شدھی مہاشہ مدن جیت نے کرائی - اور اُن کا نام برہم دت، اوم پرکاش - اوم کماری - کرشنا کماری رکھا گیا - آریہ سماج مندر میں اب روزانہ ورزش کا پروگرام جاری ہے - استریوں کے لئے شریمتی گیان دیوی دھرم پتنی مہاشہ مدن جیت آریہ کے دان سے لڑکیاں لگا دی گئی ہیں - اور نہانے کا بہت اعلیٰ انتظام ہو گیا ہے - مہاشہ منشی رام جی سود اُپ پردھان اور مہاشہ بہاری لال جی منتری بڑی تن دہی اور لگن سے کام کر رہے ہیں - شام کو ریڈنگ روم بھی لگتا ہے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

شوک پرستاؤ

ورکت آریہ آشرم جوالا پور کا ۲۰ - ستمبر ۱۹۴۰ء کا ادھیویشن دیوان بہادر دولت رام جی بان پرستھی کے ۱۹ - ستمبر ۱۹۴۰ء کو کراچی میں دیہہ اوسان ہو جانے پر دکھ پرکٹ کرتا ہے - اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرت آتما کو سدگتی اور اُن کے پریوار و سمبندھیوں کو شانتی اور دھیریہ پردان کریں۔

(منتری ورکت آریہ آشرم جوالا پور)

گاؤ کشی اور مسلمان

یدی آپ کو گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے - اور یہ جاننا ہے - کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں - اور گؤ ہتیا کو دیش کیلئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں - تو میری پستک "گؤ کشی اور مسلمان" منگوا کر پڑھیئے "پرکاش" لاہور نے زبردست سماوچنا کی ہے - اس پستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں - اس پستک کو ان گنت تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے - مفت بانٹنے کیلئے یک مشت پچیس کتابیں خریدنے والے کو پچیس فیصدی کمیشن دیا جائیگا - قیمت ساڑھے چار آنے فی کاپی معہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ: سید مصطفیٰ حسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ (یو - پی)

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد وسٹن (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجیئے - وہ ایک گھنٹہ کیلئے گہری نیند سو جائیگا - اور ہلانے جُلانے سے بھی نہیں جاگے گا - قیمت صرف دو روپے (عہ) محصولڈاک آٹھ آنے (۸/)
اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو - تو ریکشن (Raction) سونگھا دیجیئے۔
قیمت صرف دو روپے (عہ)
کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں ملسکتا - گارنٹی کی جاتی ہے - کہ وسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں۔
البرٹن آرٹس اکاڈمی نمبر ۴۵ P.W.Z - دہلی

CC0, Gurukul Kangri Collection

تازہ — دنیا کا روزنامچہ — خبریں

سنیچر وار ۲۱-ستمبر

۱۹-ستمبر کو بادشاہ کے بھائی ڈیوک ... کے قریب بم پھٹا۔ لیکن وہ ... بچ گئے۔
... نے اٹلی کو ہوائی طاس بنانے ... اجازت نہیں دی۔
... بنگال گورنمنٹ کا اعلان ہے۔ کہ ... سبھاش چندر بوس کو رہا نہیں کیا جائیگا۔
... ہندو لیڈروں کے خلاف دہشت ... انگیزی کی سازش کا سندھ پولیس نے ... سراغ لگا لیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک ... کے مریدوں و دیگر اشخاص کو گرفتار ... کیا ہے۔
... مصر میں دو لاکھ تیس ہزار برطانوی ... ہے۔
... برطانیہ کے جنگی بیڑے نے ابھی ... جنگ میں حصہ نہیں لیا۔
... وائسرائے سے ملاقات کے ... مہاتما گاندھی الٹی میٹم دیں گے۔
... رات بھر لنڈن پر بمباری سے ... اشخاص ہلاک اور ساڑھے ... زخمی ہوئے۔

اتوار ۲۲-ستمبر

... برطانیہ پر بڑے حملہ سے پہلے ... مسولینی سے ملاقات کرے گا۔
... پچھلے چھ ہفتوں میں برطانیہ کے ... ہزار اشخاص ہلاک اور آٹھ ہزار ... ہوئے۔
... مارشل گوئرنگ کے اخبار کا اعلان ... یورپ کا نیا نظام افریقہ پر بھی ... ہوگا۔
... کے خاکسار لیڈر آغا غضنفر ... نے پنجاب گورنمنٹ کے ۹-ستمبر ... اعلان کو ناجائز قرار دیا ہے۔
... برطانوی جہازوں نے دشمن کے ... اڈوں اور آٹھ بندرگاہوں پر ... بمباری کی۔
... اطالوی فوجوں نے سیدی براتی ... قبضہ کر لیا ہے۔
... لنڈن میں بمباری سے دو ہزار ... تباہ ہو گئی ہیں۔ اور تین ہزار کو ... نقصان پہنچا ہے۔
... ڈھائی سو جرمن جہازوں نے ... لنڈن پر اندھا دھند بم گرائے۔

سوموار ۲۳-ستمبر

— انگلینڈ پر بڑے حملہ میں گیارہ ہزار جرمن ہوائی جہاز حصہ لیں گے۔
— ڈکٹیٹر سپین کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کر رہے ہیں۔
— حکومت ہند نے جنگ کے سلسلہ میں مکانات زخمیوں اور دیگر اشیاء کی فروخت پر پابندی عائد کر دی ہے۔
— وائسرائے ملک معظم کی منظوری کے بغیر کوئی بل پاس کر سکتے ہیں۔
— لاہور کی سول ایریا کی سڑکوں کی مرمت پر ایک لاکھ خرچ کیا جاوے گا۔

منگلوار ۲۴-ستمبر

— ہندو مہاسبھا نے ایگزیکٹو کونسل میں چھ نشستوں اور پاکستانی سکیم کے خلاف اعلان کا حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔
— جاپان مشرق میں جو نیا نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس میں جاپان چین سیام فرانسیسی ہند چینی ملایا کے علاوہ ہندوستان بھی شامل ہے۔
— گاندھی وائسرائے ملاقات ۲۷-ستمبر کو ہوگی۔
— آئندہ پروگرام کے متعلق اٹلی اور جرمنی میں کامل اتفاق رائے ہو گیا ہے۔
— پچھلے اٹھارہ دنوں میں جرمنی کے ۷۷۶ اور برطانیہ کے ۲۱۷ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔
— مالیر کوٹلہ میں آرتی اور نماز کا جھگڑا ختم ہو گیا ہے۔

بدھ وار ۲۵-ستمبر

— برطانیہ کی طیارہ شکن توپوں کی آواز امریکہ میں سنی گئی۔
— جاپان نے ہند چینی پر حملہ کر دیا۔ دو گھنٹہ تک لڑائی ہوئی۔ جاپان کے مطالبات منظور ہو گئے اور صلح ہو گئی۔
— فرانسیسی ہند چینی کے راستے جاپان چین پر حملہ کرے گا۔
— بحر اوقیانوس میں جرمن آبدوز نے برطانوی جہاز ڈبو دیا۔ ۲۹۴ اشخاص ڈوب گئے۔
— ۲۰-ستمبر کو حیدر آباد میں کیشو راؤ آریہ ہائی سکول کا بنیادی پتھر سنتری گھنشیام سنگھ جی گپت نے رکھا۔
— وائسرائے نے پاکستانی سکیم کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

ویروار۔ شکروار ۲۵-۲۶-ستمبر

— مغربی افریقہ میں گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی ہے۔
— مہاتما گاندھی وائسرائے کو نیا فارمولا پیش کریں گے۔
— جاپان اور ہند چینی میں پھر جنگ شروع ہو گئی ہے۔
— لنڈن میں ہندوستانی طلباء کے ہوسٹل پر دوسری مرتبہ بمباری ہوئی۔
— نانڈیڑ (نظام سٹیٹ) میں تین اشخاص ہلاک اور کچھ ہندو مسلم فساد میں زخمی ہوئے۔
— جاپان سیام پر قبضہ کر کے سنگاپور پر حملہ کرے گا۔
— لنڈن سے ۴½ لاکھ بچے باہر جا چکے ہیں۔
— سکھر کے قریب دو ہندوؤں کو گولی مار دی گئی۔
— ویشی گورنمنٹ کے صلحنامہ پر دستخط نہ کرنے پر جرمن سارے فرانس پر قبضہ کر لیگا۔

ذرا سوچیئے تو!

ایک پائی روزانہ خرچ کر کے ہندوستان کو پھر سے "آریہ ورت" بنایا جا سکتا ہے

ایک پائی روزانہ سے بھی کم خرچ کرنے پر آپ "آریہ ورت" جیسا ہندی کا شاندار رسالہ پڑھ سکتے ہیں۔ دو روپیہ سالانہ چندہ میں سے تین آنے ڈاک خرچ کے نکال کر اڑھائی آنہ سے بھی کم ایک پرچے کی قیمت بنتی ہے۔ رسالہ کے تیس صفحے ہیں۔ گویا آپ ایک صفحہ پر ایک پائی خرچ کرتے ہیں۔ لیکن ان دنوں ایک پائی میں ایک صفحہ (چھپائی وسمیت) دینا آسان نہیں۔ پھر تین رنگ کا شاندار ٹائٹل ہے۔ ۵ تصاویر۔ ۱۲ نظمیں۔ دو کہانیاں۔ تین کویتائیں اور پانچ واقفیت بڑھانے والے مستقل کالم ہیں۔ استریوں کے لئے ایک ایسی پترکا کی سخت ضرورت تھی۔ اس کی اپیوگتا اور اُتمتا کا اندازہ لگائیں۔ خود خریدار بنیں اور دوسروں کو بتائیں اور اس طرح ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ (منیجر)

چندہ بھیجنے کا پتہ:۔ منیجر "آریہ ورت" کچا لسبت روڈ۔ لاہور

دسہرہ کے متبرک تہوار پر "شانتی" کا سالنامہ
25000 اشخاص کی نظروں سے گذرے گا

وجے دشمی نمبر

بلاک کی متعدد تصاویر اور کارٹونوں کیساتھ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوگا

اشتہار دہندگان ابھی سے جگہ ریزرو کرا لیں۔ اشتہارات کیلئے صفحے محدود ہیں

المشتہر:۔ منیجر:۔ دی ویکلی "شانتی" راولپنڈی

بچوں کی اکسیر دوا — حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

اصلی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہی لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۵ روپیہ درجن ۳ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا لیں مفت لو۔ دس معزز نام دیتے بھیجنے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

... جرمنی کا ایک مشہور ہوائی جہازوں کا کارخانہ تباہ کر دیا گیا ہے — ۲۴-ستمبر کو لنڈن پر حملہ میں ڈیڑھ سو ہوائی جہاز شامل ہوئے — شہزادہ پھر ریاست حیدر آباد کو ...

Digitized by eGangotri

آریہ جگت نے ہندی ماسک "آریہ ورت" کا جس اُتساہ اور ہاردک پرسنتا سے سواگت کیا ہے۔ اس سے ہماری بہت حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ جس جس کے ہاتھ میں آریہ ورت گیا ہے۔ اس نے پرشنسا کی ہے۔ اس سمبندھ میں مفصلات سے بے شمار پتر موصول ہوئے ہیں۔ طوالت کے ڈر سے ان میں سے کیول چار نیچے درج کئے جاتے ہیں:۔

ڈاکٹر گوردیال جی کیشپ

ڈاکٹر گوردیال جی کیشپ تیج "مرشی (سی۔پی) سے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"شری یُت مانیہ ور ہتیشی جی ساور نمستے! آپ کا کرپا پتر سمت ۱۴۲۵ اور "آریہ ورت" کا وی۔پی پراپت ہوا۔ دھنیہ واد کرتا ہوں میرا وچار یہ ہی رہا تھا۔ کہ "آریہ ورت" کا چندہ آپ کی سیوا میں بھیجکر ورش بھر کیلئے جاری کرا لوں۔ کہ اتنے میں آج وی۔پی بھی پہنچ گیا۔ پتر کا نافی نہ عجیب اور شگفتہ دلچسپ مضامین کا ایک سُندر گلدستہ ہے۔ آپ کا اپنا چتر بھی شروع میں دیا گیا ہے۔ جو کہ ان سجنوں کے واسطے اسٹر واکشن (بیچ) کا کام دیگا۔ جنہوں نے آپ کے چتر کو پہلے نہیں دیکھا ہوگا۔ پرماتما کریں۔ کہ آپ کی نو مدیر کا پہلے پھولے۔ اور دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ یہ میرا لکھ کرتا ہوں۔ کریں" ۲۰/۹

منیجر رسائن فارمیسی ماگڑیا

"آریہ ورت" کا پہلا انک پراپت ہوا۔ ہاردک پرسنتا ہوئی۔ پرماتما کریں۔ آپ کی یہ پتر کا دنوں دن اُنتی کرے"۔

سُریلے گانوں اور دلچسپ ترانوں کا آنند لینے کیلئے

پروفیسر جگدیش چند بھوشن

سنگیت رتن گراموفون سنگر

("گجراتوں چڑھیا چند")

مالک :۔ بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

کو

سالانہ جلسوں۔ وواہ اُتسووں۔ تہواروں۔ سنگیت سمیلنوں اور گانے وار اکٹھا کرانے کیلئے یاد فرمائیں۔

منیجر بھارتیہ سنگیت ودیالیہ باغبانپورہ لاہور

آریہ جگت میں "آریہ ورت" کا شاندار سواگت

آریہ بھائی اور آریہ بہنیں کیا کہتی ہیں؟

کماری شکنتلا ایف۔اے اسٹوڈنٹ۔ دہلی "آریہ ورت" ملا۔ اس کا ایک ایک لیکھ شکشا پرد اور روچک ہے۔ دوسری پتر کاؤں کی طرح اس میں کوئی اشلیل اور اسبھیہ لیکھ اتھوا کہانی نہیں۔ سمبراانت ہندو گھرانوں میں پڑھے جانے دیکھیہ اس پتر کا کا ادھک سے ادھک پرچار ہونا چاہئے۔ میں ہردے سے اس کی سپھلتا چاہتی ہوں"۔

شریمتی پرشنسا پتر بیٹی کملا سائینس سٹوڈنٹ بمبالہ ٹھیا (سیلون) سے لنکا سے پرشنسا پتر ۱ ستمبر کے پتر میں لکھتے ہیں۔ "آریہ ورت ملا۔ دھنیہ واد اس کو پڑھ کر پرسنتا ہوئی۔ پرتیک لیکھ کو یتا اور کہانی روچک شکشا پرد ہے۔ ودھائی"۔

مندرجہ بالا پرشنسا پتروں سے "آریہ ورت" کی اُپیوگتا کا اندازہ لگائیں۔ خود خریدار بنیں اور دوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے "آریہ ورت" بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

امرت دھارا اس کا بھی علاج ہے

ہیضہ اور بدہضمی

معدے کے متعلق کوئی بھی شکایت ہو۔ اگر اُسے ٹھیک طور پر دُور کرنا منظور ہو تو پہلے اس کے اندر بڑھے ہوئے تیزابی مادہ اور گرمی کو اعتدال پر لائیے۔ اور اس کے لئے بہتر طریقہ ہے امرت دھارا کا استعمال۔ یہ معدہ و انتڑیوں کے متعلق تمام امراض یہاں تک کہ ہیضہ کو بھی دُور کرتی ہے۔ اور چونکہ اس کے اندر قوت ہاضمہ کو بڑھانے والے بہت سے اجزا شامل ہیں۔ اس لئے ہاضمہ کو بھی درست رکھتی ہے۔

اس جادو اثر دوا کے اندر جراثیم کو ہلاک کرنیکی عجیب و غریب طاقت موجود ہے۔ اس لئے یہ ہیضہ کیلئے بہترین دوا ہے۔ آپ اسے پیٹ کے متعلق تمام خرابیوں مثلاً قے۔ دست۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ گڑگڑاہٹ پیٹ درد میں استعمال کر سکتے ہیں۔ ان تمام خرابیوں سے بچنے کیلئے بعد از غذا استعمال کیا جائے تو اچھا ہے۔ قیمت امرت دھارا ۱ر۔ نصف عہ۔ نمونہ ۸ر

آج ہی آٹھ آنے کی نمونہ کی شیشی منگوائیں یا بازار میں کسی اچھی دکان سے خریدیں

"امرت دھارا"

امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

نوٹ:۔ میسرز جیسا اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت اُن سے بھی کی جا سکتی ہے۔

کیا آریہ سماج کو پالیٹکس میں حصہ لینا چاہئے۔ (بقیہ صفحہ ۱)

اور دیش دھرم اور جاتی کی سیوا کرتے ہوئے جیون یاپن کریں۔ اس سے ادھک اگر آریہ سماج نے پگ بڑھایا تو دل بندی کی دل دل میں بُری طرح پھنس جاوے گی۔

دوسرا کارن ایک اور بھی ہے۔ آریہ سماج میں ادھیکانش کاریہ کرتا سرکاری پدادھیکاری ہیں۔ اور کون نہیں جانتا کہ کتنی اُتمتا سے سماج کا ریہ میں سنلگن ہیں۔ کیا یہ سمجھو ہے کہ آریہ سماج کے راج نیتی میں بھاگ لینے پر بھی وہ سماج کے کا سد رہ سکیں گے؟ اور کیا اُن کا الگ ہونا سماج کے لئے ہانی کارک نہ ہوگا؟

سب سے پربل کارن جو آریہ سماج کو راج نیتی میں بھاگ لینے سے روکتا ہے۔ وہ دیسی ریاستوں میں آریہ سماج کی سِتھتی۔ اس سمبندھ تک آریہ سماج ایک دھارمک سنستھا ہے۔ اس بات کو سبھی جانتے ہیں۔ پھر دیسی ریاستوں میں آریہ سماجوں کو بڑی بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کہیں مندر نہیں بنانے دیا جاتا۔ کہیں پربھات پھیری نہیں نکالنے دیتے۔ کہیں جلوس نہیں نکالنے دیتے۔ اور کہیں کہیں تو کاریہ کرتا کو بڑے سندیہ کی درشٹی سے دیکھا جاتا ہے اور کبھی کبھی جھوٹے مقدمے بنا کر ان کو سزا بھی کھلا دی جاتی ہے۔ یہ اس سمے ہے۔ جب آریہ سماج نے دھارمک چولا پہن رکھا ہے۔ جب سندیہ ہوں کرنا اور بھی گا ہی آریہ سماجیوں نے اپنا کر توبہ بنا رکھا کہ بدی آریہ سماج نے راج نیتی میں پرویش کیا۔ تو یہ جا منڈل کانگریس سے سمبندھ کر آریہ سماج کا استتو مٹا دیا جاوے یہ نشچے ہے۔ جو آریہ اس سمبندھ میں ہے۔ پھر کھُلم کھُلا ہوگا۔ اور دیسی ریاستوں میں آریہ سماج مندروں میں تالے پڑے نظر آویں گے۔ یہ بھی نشچے ہے۔ اتہ راج نیتی میں آریہ سماج کو گھٹنے والوں کو اِن باتوں پر اوشیہ وچار کر لینا چاہئے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ ودوان اس وشے پورن دھیان دے کو شیگھر ہی سلجھانے کا یتن کریں گے۔

رشی نمبر ہندی و اُردو کیلئے آریہ پرکاش سماجیں جلد آرڈر بھیجیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

جگر کی خرابی

رکھشا

کی خرابی کی شکائت تعلیم یافتہ
عام ہے۔ اس کی وجہ زیادہ تر
دماغی کام کرنے والے افراد
اور چہل قدمی کا موقعہ بہت کم
زیادہ دیر تک بیٹھے رہنے کی
کے معدے کا فعل انہضام
انتڑیاں ٹھیک طور پر اپنا
کام نہیں دیتیں۔ نیز جو غذا چھوٹی
سے گذر کر فضلہ کی شکل اختیار
وہ بڑی انتڑیوں تک مناسب
نہیں پہنچتی۔ اس طرح بڑی انتڑیوں
فضلہ کو صاف کرنے کی نالیاں کہنا
اور تقریباً ۵ فٹ لمبی ہوتی
کام صحیح طریقہ پر انجام نہیں دے
ان میں آہستہ آہستہ میل جمنی شروع
ہے۔ جس کی وجہ سے جگر کا فعل بھی
ہو جاتا ہے۔ اور کچھ عرصہ بعد یہ
خطرناک صورت اختیار کر لیتی

مریض جگر کو علی الصباح کم از کم
کا چکر روزانہ کاٹنا چاہیئے۔ نیز
وقت اُسے آہستہ آہستہ گہری سانس
لینے۔ تاکہ پھیپھڑوں کو صاف ہوا
مل سکے۔ اوپر سانس لینے وقت
ناک سے قدرے احتیاط سے
لئے۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔
تجربہ سے ظاہر ہے۔ کہ جگر کے
کو جس قدر فائدہ صبح کی چہل قدمی
ہوتا ہے اس قدر فائدہ
نہیں ہوتا۔ تازہ ہوا سے
دوسری زیادہ ضروری چیز پانی ہے۔
کے لئے کچھ عرصہ تک خراب
رہے۔ تو بھی جگر کا فعل خراب
ساتھ ہی غذا میں بھی مناسب
کام لینا چاہیئے۔ مریضان
گوشت کا زیادہ استعمال
انہیں اپنی خوراک میں تازہ پھل

اور سبز ترکاریاں ضرور شامل کرنی چاہئیں۔ پھلوں میں سنگترے۔ انار۔ سیب اور میٹھے و نیموں کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔

غذا صبح اور شام صرف دو مرتبہ کھانی چاہیئے۔ اگر تیسرے پہر کچھ کھانے کی ضرورت و خواہش محسوس ہو۔ تو ایک آدھ پھل کھایا جا سکتا ہے۔ گیہوں کے آٹے کو زیادہ نہ چھاننا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی بھوسی مریضان جگر کے لئے مفید ہوتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو آٹے کو دستی چکی پر پسوانا چاہیئے۔ کیونکہ مشین پر آٹا پسوانے سے اس کے بعض مفید اجزا جل جاتے ہیں۔ میدہ کا استعمال بھی مضر ہے۔ کیونکہ یہ انتڑیوں میں چپک جاتا ہے۔ اسی طرح چکنائی کا بھی کم استعمال ہونا چاہیئے۔ اگر ہفتہ میں ایک آدھ مرتبہ روٹی ترک کر کے صرف ایسا ساگ کھایا جائے۔ جس میں مصالحہ اور گھی کم ہو۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اگر تازہ پھل خریدنے کی توفیق نہ ہو۔ تو ایک نیموں غذا کے ساتھ ضرور چوس لینا چاہیئے کیونکہ جگر کی خرابی میں نیموں کا استعمال بہت مفید ہے۔

ورزش۔ چہل قدمی۔ تازہ ہوا۔ صاف پانی اور مناسب غذاؤں کے ساتھ مریض کو آرام کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ یعنی رات کو پوری نیند لینی چاہیئے۔ اگر ممکن ہو سکے۔ تو دن میں بھی کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کر لینا چاہیئے۔ جسمانی آرام کے ساتھ معدہ کو ہفتہ میں ایک بار آرام دینے کے خیال سے فاقہ کرنا چاہیئے۔ دوران فاقہ میں دو دو گھنٹے بعد تھوڑا تھوڑا پانی پیتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ انتڑیوں کی میل صاف ہو کر پاخانہ کے ساتھ خارج ہو سکے۔ نیز ترپھلا کا استعمال بھی حسب ضرورت کرنے سے مریض کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ یوگ کے آسنوں سے مریض بہت جلد تندرست ہو سکتا ہے۔

بہترین رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی حصہ میں بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی

Suleman Umar & Co. Karachi

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

رشی نروان دوس (دیوالی) پر پرچار اتھ بانٹنے کیلئے شاندار سستی بھینٹ

پرکاش لاہور (ہفتہ وار) کا رشی نمبر

اُردو ۳ر
ہندی ۳ر

اس ورش اُردو ہندی دونو بھاشاؤں میں چھپے گا

دو سہ رنگی و درجنوں یک رنگی تصاویر۔ اُچیہ کوٹی کے لیکھ۔ کویتائیں۔ کہانیاں۔ بڑھیا کاغذ عمدہ چھپائی۔ زیادہ سے زیادہ صفحے

لیکھکوں اور کویوں سے نویدن ہے۔ کہ رشی نمبر کے لئے ہندی اور اُردو لیکھ و کویتائیں ۱۰۔ اکتوبر سے پہلے پہلے بھیجدیں۔ تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی جا سکے۔ لیکھ اور کویتائیں آریہ سماج۔ رشی دیانند۔ اور آریہ سماج کے سدھانتوں اور شاندار کام کے متعلق ہوں۔ فوراً فوراً نمسترن بھیجے جا رہے ہیں۔ جسے نہ ملے وہ بھی رشی کے پرتی اپنی شردھانجلی بھینٹ کرے۔ لیکھ چھوٹے۔ خوشخط۔ اور کاغذ کے ایک طرف لکھے ہونے چاہئیں۔

مشتہرین سے التماس ہے۔ کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں چھپنے اور ولیش اور ودیش میں ہر شہر و قصبہ کی سماجوں دوارا بھاری تعداد میں بانٹے جانے والے اس سالانہ نمبر میں اشتہار دے کر فائدہ اُٹھائیں۔ اپنا اشتہار اور اُجرت بحساب شرح ذیل فوراً ارسال کر دیں:۔

شرح اُجرت:۔ فی صفحہ چالیس روپے۔ ½ صفحہ ۲۲ روپے۔ ایک کالم ۱۲ روپے۔ ٹائٹیل آخری صفحہ پچاس روپے۔ اندرون ٹائیٹل ۴۵ روپے۔

شرح اُجرت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

ہمارا دعوےٰ ہے کہ "پرکاش" کا رشی نمبر دوسرے اخباروں کے رشی نمبروں سے بڑھ چڑھ کر ہو گا۔ کیونکہ وہ تصویروں۔ مضمونوں۔ کارٹونوں سیاسی لیڈروں۔ نیتاؤں۔ آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں کے لیکھوں۔ سنیاسی مہاتماؤں کے اُپدیشوں۔ اور بلند پایہ شاعروں کی نظموں۔ کہانیوں اور ڈراموں کا گلدستہ ہو گا۔ اس میں رشی جیون اور اُن کی جنم بھومی ٹنکارا سمبندھی چیزوں کے اتیرکت دیانند سے تعلق رکھنے والے استھانوں اور راون کے زمانہ کے اتہاسک بلڈنگوں کے چتر چھاپنے کا بھی پربندھ ہو رہا ہے۔ یہ چیزیں کوئی دوسرا اخبار نہیں دے سکتا۔ اس لئے

آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور ان کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں

کیونکہ ہر سال کئی آریہ سماجوں کو رشی نمبر سے اس لئے محروم رہنا پڑتا ہے کہ ان کے آرڈر دیر سے پہنچتے ہیں۔ نمبر اتنا ہی چھپوایا جاتا ہے۔ جتنی کہ مانگ ہو۔

یاد رکھیئے (۱) اس ورش رشی نمبر اُن ہی سماجوں کو بھیجا جاویگا۔ جنکی قیمت پیشگی وصول ہو جائیگی۔ قیمت نہ دینے۔ پی سے وصول کی جائیگی نہ بلٹی سے۔ (۲) پیشگی قیمت بھیجنے پر محصول ڈاک یا ریل خرچ نہ لیا جاویگا۔ بشرطیکہ آرڈر دس کاپیوں سے زیادہ ہو۔ (۳) رشی نمبر پیشگی قیمت بھیجنے والی سماجوں کو سب سے پہلے بھیجا جاویگا (۴) قیمت منی آرڈر سے بھیجتے وقت منی آرڈر کوپن پر رشی نمبروں کی تعداد (ہندی اور اردو کی الگ الگ) اور اپنا مکمل پتہ (ڈاکخانہ ضلع اور ریلوے سٹیشن کا نام) خوشخط و صاف الفاظ میں ضرور لکھیں۔

مینیجر (صیغہ رشی نمبر ہندی و اُردو) "پرکاش" لاہور

Digitized by eGangotri

گھریلو علاج

بواسیر کا لاجواب نسخہ

خونی اور بادی بواسیر کے لئے ایک نہائت اعلےٰ اور سستا نسخہ درج کیا جاتا ہے۔ جو کہ ہر موسم میں تیار ہو سکتا ہے۔ اور اس کے استعمال سے دو چار دن میں ہی بہت فائدہ معلوم ہونے لگتا ہے۔ اور ہا قاعدہ استعمال سے یہ مرض قطعی چلا جاتا ہے۔

پراتے سے پرانا قند سیاہ یعنی گڑ نصف پاؤ۔ ریٹھے کی گٹھلی نکال کر پھینک دیں۔ باقی کو باریک پیسکر سفوف تیار کیا ہوا نصف پاؤ۔ رسونت یعنی رس ایک چھٹانک۔ پہلے ریٹھا اور رسونت ملاکر خوب کھرل کریں۔ جب یہ دونو یک جاں ہو جائیں۔ تب گڑ کو شامل کر کے کھرل کریں۔ جب یہ تینوں چیزیں یک جاں ہو جائیں۔ تب مٹر کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو دودھ یا پانی کے ساتھ نگل لیا کریں۔ اور دودھ گھی کا بکثرت استعمال کریں۔

پرہیز ـــ ترشی۔ تیل۔ سرخ مرچ اور گم قابض اشیاء سے پرہیز کریں۔ عمر یا طاقت کے لحاظ سے دوا کی مقدار کم یا زیادہ بھی کر سکتے ہیں۔ نہائت زود اثر اور مفید دوا ہے۔

REVIEWS ریویوز

"کرم یوگی" ہندی الٰہ آباد سمپادک مسٹر آر سہگل۔ پرکاشک کرم یوگی پریس لمیٹڈ۔ الٰہ آباد۔ سائز $\frac{20 \times 30}{8}$ ضخامت ۱۳۲ صفحے۔ چندہ سالانہ سات روپے۔

چاند کے بھوت پورو سمپادک مسٹر آر سہگل نے کرم یوگی پریس کو سنگھاہت و لمیٹڈ کر کے گت چار ماس سے کرم یوگی نام سے ایک اچھے ٹوٹی کا ساہتیک پتر کا پرکاشت کرنی آرمبھ کی ہے۔ جس میں ایک رنگ کی ۳۴ تصویروں کے علاوہ کچھ دلچسپ کارٹون ہیں۔ کئی ساہتیک اچھے کوٹی کے لیکھ ہیں۔ کویتاؤں اور کہانیوں کا چناؤ بھی اُتم ہے پترکا کا سمپادن کشلتا پوروک ہؤا ہے۔ زیر ریویو انک کو دیکھ کر پترکا کے اُجّول بھوشیہ کی آشا کی جا سکتی ہے۔ ہم مسٹر سہگل کو ایسی اُتم پترکا کے پرکاشت کرنے پر ودھائی دیتے ہیں۔

"گلدستہ" ہندی الٰہ آباد یہ بھی کرم یوگی پریس لمیٹڈ الٰہ آباد کے پربندھ اور مسٹر آر سہگل کے سمپادکتو میں اس ماس سے چھپنا شروع ہؤا ہے۔ ہاسیہ رس کی اُت کرشٹ پترکا ہے۔ اس میں بھی ۳۸ یک رنگی تصویریں اور چھ کارٹون ہیں۔ ہنسا ہنسا کر لوٹ پوٹ کر دینے والے مضمون۔ کہانیاں اور چینی ہوئی کویتائیں ہیں۔ اس کی پرشٹھ سنکھیا ۹۲ ہے۔ سائز وہی ہے۔ چندہ سالانہ چھ روپے۔

(ساپتاہک) **"وجے" اجمیر** (ہندی) گت دو تین ورش سے اجمیر سے شری وین دیال دنیش اور شری اونکار ناتھ دنکر کے سمپادکتو میں پرکاشت ہو رہا ہے۔ اب اس کا نیا دور شروع ہؤا ہے۔ جس میں اس کا سائز کچھ بڑا کر دیا گیا ہے صفحے بڑھا کر بیس کر دئے گئے ہیں۔ چندہ بھی تین روپے کی بجائے ساڑھے تین کر دیا گیا ہے۔ اب پتر سندر دکھائی دیتا ہے۔ لیکھ آدی بھی پہلے سے اچھے ہوتے ہیں۔ ہماری ہاردک اچھا ہے کہ "وجے" دنوں دن اُنتی کرے۔

وچتر وشو

بے ہڈّی کا انسان

فرانس میں ایک ایسا عجیب و غریب آدمی ہے۔ جو اس قدر دبلا پتلا ہے۔ اور اس کے جسم میں اس قدر لوچ ہے۔ کہ وہ قید خانہ کی آہنی سلاخوں کے درمیان سے نہائت آسانی سے نکل آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ دبلا پتلا آدمی پیدائشی چور ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی جگہ میں گھس جاتا اور نکل آتا ہے۔ جب وہ طالب علم تھا۔ تو اس نے مذاق کے طور پر ایک دوکان کی کھڑکی کا شیشہ توڑ دیا۔ پولیس اس کو پکڑ کر لے گئی اور حوالات میں بند کر دیا لیکن ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب یہ حضرت

آنکھ کے مایوس مریض
ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا
سالہا سال کا آزمودہ
بھیم سینی سُرمہ
قیمت دس آنے فی شیشی
ضرور استعمال کریں
پشاور ایجنٹ
میسرز پی۔ این گگر اینڈ سنز۔
چوک ریشم گراں۔ پشاور
شملہ ایجنٹ
ٹھاکر برادرز
لوئیر بازار شملہ
گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ضروری اطلاع

ہر خاص و عام کو عموماً اور اہالیان ضلع ہوشیارپور کو خصوصاً بذریعہ اس اشتہار کے مطلع کیا جاتا ہے کہ تمام جائیداد زرعی و غیر زرعی واقعہ ضلع ہوشیارپور در قبضہ و محدود ملکیتی شیخ دین محمد صاحب مفتی رئیس ولد شیخ حسام الدین صاحب مرحوم سکنہ خاص ہوشیارپور چوک شیخاں نزد حویلی مہرتی بہ تفصیل ذیل متنازعہ ہے:-

(۱) ایک دکان واقعہ بازار پنسیریاں ہوشیارپور شہر (۲) ایک مکان رہائشی واقعہ چوک شیخاں ہوشیارپور شہر (۳) ایک مکان و دکان ملحقہ مکان شیخ سکندر بخش صاحب مرحوم نالے میں چوتھا حصہ غیر منقسمہ واقعہ چوک سراجاں ہوشیارپور شہر (۴) جائیداد زرعی واقعہ بجواڑہ شریف و ہارٹہ تحصیل ہوشیارپور و محمد وال تحصیل گڑھشنکر۔

تمام جائیداد مذکورہ نہ صرف جدی ہے بلکہ بذریعہ تحریر شیخ دین محمد صاحب مفتی مذکور نے بحق موکلم شیخ انعام الحق صاحب سکنہ لاہور ایڈیٹر پیغام صلح لاہور اپنے حقوق انتقال کو محدود کیا ہؤا ہے۔

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ شیخ دین محمد صاحب مفتی مذکور کو کوئی حق نہیں کہ جائیداد مذکورہ بالا کا کوئی حصہ بیع کرے یا رہن کرے یا جائیداد مذکورہ کے کوئی اور حقوق بغیر رضامندی موکلم منتقل کرے شیخ انعام الحق صاحب، شیخ دین محمد صاحب مفتی مذکور کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ اور شیخ دین محمد صاحب مذکور بوجہ ازدواج ثانی و بوجہ ضعیف العمری اپنی پہلی اولاد کے حقوق کو سمجھ نہیں سکتے۔ لہذا جو شخص جائیداد مذکورہ کے کوئی حقوق حاصل کرے گا وہ صرف اپنی ذمہ داری پر ایسا کرے گا کیونکہ موکلم عنقریب اپنے جائز حقوق کی حفاظت کے لئے قانونی چارہ جوئی کرنے والے ہیں۔

لاہور مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء۔ بعد ہدایت تحریری موکلم شیخ انعام الحق صاحب

(ملک) عبدالحلیم خان۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل۔ ۲۰ مزنگ روڈ۔ لاہور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سوتر منڈی لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" کچا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہؤا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Founder: M. Krishna B.A.

Regd. No. L. 435.

ओ३म्

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھبیس سالوں سے

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ــــــ للعہ

ششماہی ــــــ ۲؎

برما ــــــ ضہ

غیر ممالک ــــــ دس شلنگ

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۶ اکتوبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۱ اسوج سمت ۱۹۹۷ | نمبر ۳۸

"اوم کا جاپ"

نام لیئے کو ہیں لاکھوں نیک نام
جب گھٹا چھا جائے گھور اگیان کی
لوبھ اور موہ گھیر لیں سنسار میں
اس سمے جیوتی دکھاتا ہے یہی

اوم ہے نج ایشور کا ایک نام
عقل جب چکر میں ہو انسان کی
آتما پھنس جائے جب اندھکار میں
موکش کا رستہ بتاتا ہے یہی!

من امر اس کے ہی امرت جاپ سے
دُور ہو جاتا ہے تینوں تاپ سے

(یوگ دھیان امر ایم ۔ اے)

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

Digitized by eGangotri

اُپنشدگان

منڈوک اُپنشد

دیولوک اِس پُرش کا   سرگو دیا بتلائے
نیتر سُوریہ چاند ہیں،   بانی وید کہلائے

(۲)

کان وِشائیں جانئے   ہردہ جگت کہائے
سب بھوتوں کا آتما،   بھومی پگ چھلائے

(۳)

سوریہ سمدھا تیہ ہے   بادل سوم بتائے
بھو پر جاتپن ہو   اگنی وہ پرگٹائے

(۴)

وِدّی پُرش سینیگ سے   پیدا ہو سنتان
بھومی اَنت آن چہ   کاوجیہ پیدا رتھ جان

(۵)

رگ یجر اور سام کے   منتر ایش بنائے
نانا یگیہ اور دکشنا،   کرم وشنا آئے

(۶)

اس سے پرگٹا کال بھی   ہوئے لوک تمان
سوریہ چندر ہو جہے   جن میں جیو تی مان

اوم

رگ وید   یجر وید

ویدامرت

اتھروید   سام وید

ओं भीष्वा पिता पृथिवी माता जरा मृत्युं कृणुता संविदाने यथा जीवा आदिते रुपस्थ प्राण पानाभ्यां गुपितः गुपित: शतं हिमा॥ (२-२४-४०)

ارتھ:- ہے منشیہ تم کو دیولوک پِتا ماتا۔ یہ پرتھوی آپس میں ایکتا کو پراپت ہوتے بڑھاپا کے ساتھ یورُوک مرتیو کو کریں۔ ارتھات دیرگھ آیو والا کریں۔ اکھنڈنیہ پرتھوی کی گود میں پران اپان سے رکشت ہو سو ورش پرینت جس پرکار سے تو جیون دھارن کرے ویسے تجھے دیولوک اور پرتھوی دیرگھ آیو والا کریں۔

اتھروگان

پرتھوی دیولوک ہے،   ماتا پتا سمان
پالن پوشن کریں   ہری یہ بھگوان

(۲)

سو ورشوں تک تُو جیو،   اچھی صحت پائے
وید پڑھو اپدیش یہ   روگ پاس نہ آئے
"بتیشی"

چُنے ہوئے پھول

اگر آپ سرکاری ملازم ہیں تو اپنے سے چھوٹے کو مت دباؤ۔ اُسے دبانے میں اپنی بڑائی مت سمجھو۔

سو کام ادھورے مت کرو، بلکہ ایک کام پورا کرو۔

عورتوں کو راہ میں چلتے وقت اور خاصکر جہاں مرد چلتے پھرتے ہوں، خوب چِلّا چِلّا کر آپس میں بات چیت نہیں کرنی چاہیے۔

جنہیں آپ بزرگ اور قابل احترام مانتے ہیں۔ انہیں کسی طرح کا بوجھ اٹھا کر مت چلنے دو۔ ان کا بوجھ، اُن کے انکار کرتے رہنے پر بھی آپ اُٹھا لو۔ اسی طرح اگر آپ سے کسی دوست کے پاس بوجھ ہو اور آپ خالی ہاتھ ہوں۔ تو اُس کا بوجھ بانٹ لو دیکھنے کے لئے کسی کے سر پر سے پگڑی یا صافہ خود اپنے ہاتھوں سے نہ اتارو بلکہ اُسی سے مانگ لو۔

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ

۱۰۰۰۰۰۰۰ روپیہ

جاری و فروخت شدہ سرمایہ

۵۰۰۰۰۰۰ روپیہ

اداشدہ سرمایہ

۳۴۳۶۸۰۴ "

ریزرو فنڈ

۱۵۱۵۳۶۸ "

ورکنگ کیپیٹل:-

۸۵۸۷۰۶۸۳ "

(جیسا کہ ۳۱-۱۲-۳۰ کو تھا)

صدر دفاتر:-

دی مال لاہور

چیئرمین:- رائے بہادر دیوان بدری داس

شاخیں:- پنجاب بھر میں اور ہندوستان کے بڑے بڑے تجارتی شہروں میں

یو-پی کی نئی شاخیں

سیتاپور - مرادآباد - لکھنؤ - بجنور - نجیب آباد - مظفرنگر - منصوری - ڈیرہ دون

ایجنسیاں

احمدآباد (انڈیا) رنگون (برہما) لنڈن نیویارک - کوبے (جاپان)

نوٹ

بنک ہر قسم کا کاروبار علاوہ غیر ملکی ایکسچینج کے نہایت واجبی شرح پر کیا جاتا ہے۔

قواعد و شرائط کاروبار کے لئے صدر دفتر کے منیجر یا برانچوں کو لکھئے:-

یودھراج سیکرٹری

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے۔ (۲) مستقل جائداد پر لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگانا ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ لگانے پر لگاتا ہے۔ (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ۳/۴ قیمت پر دیتا ہے۔ (۵) مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے۔ (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ دس روپیہ کا ہے جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں۔ (۷) منڈل نتیکلیں اخبار ماہواری قسطوں پر حصہ داروں کو دیتا ہے۔ (۸) بیروزگار پرشارتھی آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے۔ (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے۔ (۱۰) چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمت سنسار میں وید پرچار کا نہایت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے۔

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد { سُنہری چودہ جلدوں میں قیمت صرف ۴۲ روپے کرایہ ریل معاف۔ آج ہی سیٹ منگوالیں۔

سام وید مکمل ایک حصہ میں قیمت چار روپے۔ یجروید مکمل دو حصوں میں آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے ؂

ضرورت ہے

پرتیک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے دلا نے والے اُتساہی پُرشوں و استریوں کی

متھرا پرشاد شیو ہرے منیجنگ ڈائریکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

...سپتاہ میں لکھ چکا ہوں - کہ
...ماج جب تک اس کے جیون
...سپھل نہیں ہو سکتا -
...دہ اسپتنا پائی
...اس ہمیشہ جو اُن
...اس لئے ہے - کہ آریہ سماج
...ہے - لیکن آریہ سماجیوں نے
...نہیں اپنایا - سماج کا بھلے ہی
...نے والوں کا لکش نہ ہو -
...ہے اس لئے گت سپتاہ
...کیا تھا - کہ اپنے جیون کا

...کی بات ہے - آج میں
...ایک بات کرنا چاہتا ہوں -
...زوروں پر ہو - تو اُسے زیادہ
...ہوتی - لیکن شکتی شتھل ہو رہی
...سو جھنی پڑتی ہیں - یہ ماننا
...وقت آریہ سماج میں سبھے
...ے - اور جس سماج میں
...گے - اس میں بوڑھے بھی
...اور اس کا آج بالکل ختم
...ہے - نوجوان شکتی اور
...سمجھے جاتے ہیں - چھلانگ
...سہیرٹنے کی یہی عمر ہے
...کی سبھلتا کے لئے بوڑھے
...کی رہنمائی کی ضرورت
...اس کے اُولیتی کو کاریہ روپ
...نوجوانوں کے ساہس کی بھی -
...کا کسی سماج میں ہونا ضروری
...کے ساتھ ہی نئی بھرتی کی بھی
...- پچھلے جون میں فرانس
...کے آگے ہتھیار ڈال دئے -
...مارشل پیتاں نے اپنے ایک
...فرانس کی شکست کی وجوہات
...پہلی وجہ اس نے یہ دی کہ
...کم پیدا کرتا ہے - بچے
...لازمی طور پر سپاہی بھی
...اس لئے فرانس کی فوج
...سے کم ہے - بچے کم کیوں
...کہ فرانس عیاشی میں مبتلا
...اس لئے کہ وہ گرہستھ کا
...سکھ رکھ کر نئی پرجا اُتپن
...عیاشی میں پڑ کر برتھ کنٹرول
...سے کام لینے لگ گیا -
...کے سنبندھ میں کرنے سے
...ہے - کہ جب سماج
...بند ہو جائے - وہ برت
...ہے - آریہ سماج میں نئی
...نئے کام کرنے والے

سمت ۱۹۹۷
۲۱-اسوج

پرکاش لاہور

(ہفتہ وار)

۶-اکتوبر ۱۹۴۰ء

جلد نمبر ۳۶	دیانندابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۳۸

دھرم کا وراٹ روپ

تیار نہیں ہوتا ہے - اس لئے ضرورت محسوس ہوئی ہے - کہ پرانے کاریہ کرتاؤں سے کام لیا جائے - میں دیکھتا ہوں - کہ پورا پورا کام نہیں لیا جا رہا - میں اس سمبندھ میں ایک بات کی طرف آریہ بھائیوں کا دھیان دلانا چاہتا ہوں - آریہ سماج میں ایک تعداد اُن ایسے سجنوں کی ہے - جو سرکار کی ملازمت میں ہیں - اس سمبندھ میں انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے - کوئی آج یہاں ہے - تو کل کسی اور جگہ - ملازمت کا معاملہ ہی ایسا ہے - بیوپار کے لئے بھی کئی بار مقام بدلنا پڑتا ہے - دیکھا یہ گیا ہے - کہ جو سجن ایک جگہ آریہ سماج کی سرگرم سیوا کرتے ہیں - دوسری جگہ جا کر خاموش ہو جاتے ہیں - اور اس طرح شکتی ویرتھ ناش ہوتی ہے - ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے - کہ آریہ ہمیشہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہونے پر نئی جگہ میں برسوں پڑے رہتے ہیں - اور وہاں کے آریہ پُرشوں کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا - کہ ہمارا ایک نیا بھائی ہمارے شہر میں آیا ہے - یہ افسوسناک ضرور ہے - لیکن تعجب خیز نہیں - پودے دو قسم کے ہوتے ہیں - کچھ پودے ایسے ہوتے ہیں جنہیں آپ ایک جگہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہ لگا دیں - تو وہ لگ جاتے ہیں - اور ہرے بھرے ہو جاتے ہیں - اور ایسے بھی ہیں - جن کی اگر آپ جگہ تبدیل کر دیں - تو سوکھ جاتے ہیں - آریہ سماج کے سیوکوں کی بھی یہی حالت ہے - ماسٹر گردھاری لال جیسے آریہ بھی میری درشٹی میں ہیں - جو اپنے جیون میں کئی جگہ تبدیل ہوئے - اور جہاں کہیں بھی گئے انہوں نے آریہ سماج کی پوری لگن سے سیوا کی - جہاں کہیں سماج بند تھا - اُسے زندہ کیا - اور جہاں موجود تھا وہاں اُسے ترقی دی - لیکن ہر ایک ماسٹر گردھاری لال نہیں - ایسے بھی آریہ ہیں - جو برسوں ایک آریہ سماج کو چلاتے رہے - لیکن جب تبدیل ہو کر دوسری جگہ گئے - تو شتھل ہو گئے - شکتی کے اس ناش کو کسی طرح روکنا چاہیئے - اور ایسا پربندھ ہونا چاہیئے - کہ جب کوئی آریہ بھائی ایک جگہ سے دوسری جگہ جائے - تو نئے استھان کی آریہ سماج کو اس کا علم ہو جائے - اور یہ کوئی مشکل کام نہیں - جب کوئی آریہ پُرش تبدیل ہو - تو وہاں کا آریہ سماج نئے استھان کے آریہ سماج کو لکھ دے - کہ ہماری سماج کے فلاں سبھاسد آپ کے ہاں آ رہے ہیں - وہ فلاں محکمہ میں ہیں - آپ انہیں سنبھال لیں - اس کے بعد نئی آریہ سماج کی ذمہ داری ہو جائے گی - لیکن اس انتظام کو مکمل کرنے کیلئے یہ مناسب ہوگا - کہ پُرانی سماج کے منتری بعد سے بھی اپنے اس تبدیل ہونے والے سبھاسد سے پتر دیوہار رکھیں - اور ان سے پوچھتے رہیں - کہ آریہ سماج میں جاتے ہیں یا نہیں - اور آپ نے کوئی سیوا اپنے ذمہ لی ہے یا نہیں - یہ تو رہا سماج کا کرتویہ - ویکتی کا بھی کچھ کرتویہ ہے - جو سجن کسی نئی جگہ میں جائیں ان کا فرض ہے - کہ جاتے ہی وہاں کے آریہ بھائیوں سے ملیں - اور اپنی جاسکے سکونت وغیرہ کا پتہ دیں - سماج کے ساپتاہک ست سنگ میں بھی شامل ہوا کریں - ایک دوسرے سے ملاقات کرنے کیلئے یہ بہت اچھا موقعہ ہے - اس وقت واقفیت پیدا ہو جاتی ہے - اگر ایسا پربندھ ہو جائے - تو میں سمجھتا ہوں - کہ آریہ سماج کو بہت لابھ ہو - وہ کسی حالت میں بھی اپنے آزمودہ اور تجربہ کار سبھاسدوں کی خدمات سے محروم نہ ہو - یہ درست ہے - کہ نئی بھرتی کے نہ ہونے یا کم ہونے سے جو ہانی سماج کو ہو سکتی ہے - اس کی تلافی اس طرح نہیں ہو سکتی - لیکن کسی حد تک تو ہو سکتی ہے - سماج کے ہت کے علاوہ اس میں ویکتیوں کا بھی ہت ہے - ہر ایک پُرش کو اپنے لئے سوسائٹی کی ضرورت ہے - پچھلے زمانہ میں برادریاں ہوا کرتی تھیں - لوگ ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں شامل ہوا کرتے

ہندی اُردو رِشی نمبر کی زوردار تیاریاں

لالہ لبھو رام جی نیّر لدھیانہ کا چار سو کاپی و آریہ سماج کوئٹہ کا سو کاپی کیلئے آرڈر

اُردو ہندی رشی نمبر کی تیاریاں بہت دنوں سے شروع ہیں۔ اچھے اچھے لیکھ اور کویتائیں آرہی ہیں۔ نمبر کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے کا یتن کیا جارہا ہے۔ خیال ہے۔ کہ رشی نمبر ۲۵۔ اکتوبر تک چھپ جائے گا۔ ہم اپنی طرف سے اسے زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ اس کی زیادہ سے زیادہ مانگ ہو۔ آرڈر آتو رہے ہیں۔ لیکن رفتار دھیمی ہے۔ حسب معمول لالہ لبھو رام جی نیّر لدھیانہ نے چار سو کاپی (اڑھائی سو اُردو ڈیڑھ سو ہندی) کا آرڈر بھیجا ہے۔ اور وشواس دلایا ہے۔ کہ وہ اسے بڑھا کر پانسو کر دیں گے۔ ہمیں آپ پر بجا فخر ہے۔ کیونکہ آپ اپنی صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی پرکاش کی اشاعت بڑھانے کا یتن کرتے رہتے ہیں۔ ان دنوں آپ کی صحت اچھی نہیں۔ ابھی ابھی شملہ سے لوٹے ہیں۔ ان کے تازہ خط سے یہ جان کر سنتوش ہوا ہے۔ کہ اب وہ پہلے سے اچھے ہیں۔ پرماتما انہیں اُتم سواستھ اور لمبی آیو پردان کرے ؛

آریہ سماج کوئٹہ نے سو کاپی (۵۰ ہندی ۵۰ اُردو) کا آرڈر بھیجا ہے۔ اور قیمت بھی ارسال کر دی ہے۔ جس کے لئے وہ دھنیہ واد کی پاتر ہے۔ دوسری سماجوں اور پرشاکھی پُرشوں کو آریہ سماج کوئٹہ و لالہ لبھو رام جی کا انوکرن کرتے ہوئے شیگھر اَدھک سے اَدھک کاپیوں کے آرڈر اور ان کی قیمت منی آرڈر سے ارسال کر دینی چاہیئے ؛

تھے۔ وہ ایک دوسرے کے لئے بازو کا کام دیتے تھے۔ اب بھی پُرانے شہروں میں تو برادریاں ہیں۔ لیکن نئے شہروں میں اور نئے حالات میں برادری سسٹم کمزور ہو رہا ہے۔ لاہور کو ہی لے لو۔ اس میں چار لاکھ کی آبادی ہو گی۔ اور ان چار لاکھ میں سے تین لاکھ باہر کے ہوں گے۔ جن کا اس سے پہلے کوئی سمبندھ نہیں رہا۔ اور اب بھی یہ سمبندھ ہے۔ کہ اتفاق سے ایک محلہ میں کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہیں۔ پھر شہر اِتنا پھیل رہا ہے۔ کہ کسی برادری کا پورن روپ سے کام کرنا کٹھن ہو رہا ہے۔ ایسی حالتیں بھی دیکھی گئی ہیں۔ کہ ایک محلّہ کے رہنے والے ایک دوسرے کا نام تک نہیں جانتے۔ کیونکہ انہیں آپس میں ملانے والی کوئی شکتی نہیں۔ اگر وہ ایک دوسرے کا نام جانتے بھی ہیں۔ تو ان کا پرسپر کوئی سمبندھ نہیں۔ جن جگہوں میں پُرانی برادریاں نہیں رہیں وہاں نئے سمبندھ پیدا ہو رہے ہیں۔ اور وہ سمبندھ ہیں سماج کے۔ میرا مطلب آریہ سماج سے نہیں۔ بلکہ سوسائٹی سے ہے۔ آریہ سماج میں کام کرنے والے بھی ایک دوسرے سے نزدیک ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں سہائتا کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری سوسائٹیوں کا حال ہے۔ ایک کانگریسی اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ کسی اور کا کام کر سکے یا نہ۔ لیکن اپنے کانگریسی بھائی کا ضرور کرے۔ اور یہ عین مناسب بھی ہے۔ اصُول کے لحاظ سے دھرم کتنی بھی اعلےٰ چیز کیوں نہ ہو۔ سروسادھارن کو اپنی طرف تبھی کھینچ سکے گا۔ جب اُسے ماننے والے اپنے آچرن میں یہ دکھلا سکیں گے۔ کہ انہیں اپنوں سے ہمدردی ہے۔ اور ان کے کام آ سکتے ہیں۔ جس دھرم کے پیروکاروں میں ہمدردی کا جذبہ زیادہ ہو۔ وہ دوسروں کے لئے زیادہ کشش رکھتا ہے۔ یہی حال سوسائٹیوں کا ہے۔ جو سوسائٹی اپنے ممبروں میں یہ جذبہ پیدا کر سکے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے کام آئیں۔ دوسروں کے لئے اپنا سمیہ اور شکتی دیں۔ وہ کامیاب ہے۔ سروسادھارن یہ نہیں دیکھتے۔ کہ آپ کیا مانتے ہیں؟ بلکہ یہ کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ وہ اتنا کسی دھرم کی خوبیوں سے پربھاوت نہیں ہوتے۔ جتنا اس بات سے کہ اس دھرم کو ماننے والے دوسروں سے کس طرح پیش آتے ہیں۔ کیڑوں کو چاول ڈالنے والا ہندو دوسروں کو اپنے دیا بھاو کا قائل نہیں بنا سکتا۔ اور اس لئے اسے اپنے دھرم کی اور آکرشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا بیوہار اپنے بھائیوں سے اچھا نہیں۔ اس کے مقابلہ میں وہ مسلمان کہیں زیادہ کامیاب ہے۔ جو ہندوؤں کی حالت میں نردئی ہے۔ لیکن اپنے بھائیوں کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار ہے۔ اس نراہمش بھوجی سے ایک مانس آہاری کہیں زیادہ کشش رکھتا ہے۔ جو اپنے سب ویوہاروں میں اپنے بھائیوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آتا ہے۔ وہ ویجی ٹیرین اہنساوادی ہوتے ہوئے بھی ہنسک ہو سکتا ہے۔ جو اپنے بھائیوں کے ساتھ کرُود بیوہار کرتا ہے۔ اور جو مانس آہاری نِردھنوں کے ساتھ دیا اور پریم سے پیش آتا ہے۔ اس کا مانس بھکشن کا پاپ بھی چھُپ جاتا ہے۔ سار انش یہ کہ دُنیا دھوکہ کھانے کو تیار نہیں۔ وہ یہ دیکھتی ہے۔ کہ فلاں شخص جو کچھ مانتا ہے۔ اسے عمل میں لاتا بھی ہے یا نہیں۔ اور جس حد تک کسی شخص کا جیون زیادہ عملی ہے۔ اسی حد تک وہ زیادہ کامیاب ہے۔ اس لئے

میں کئی بار آریہ پُرشوں سے کہہ چکا ہوں۔ کہ کہ پُرانے دھرم کے مہنتوں کی طرح اپنے دھرم کو سماج مندروں تک سیمت نہ کرو۔ بلکہ اسے وشال بناؤ۔ اسے اپنے جیون کے ایک ایک وبھاگ میں لاؤ۔ نہ صرف جیون میں لاؤ۔ بلکہ جیون کے ایک ایک کھشن میں اس پر آچرن کرو۔ آریہ سماج کے سدھانت اس کے اُپدیشکوں کے وپاکھیانوں سے اتنے نہ پھیلیں گے۔ جتنے آریوں کے دَینک بیوہار سے۔ انہیں ایک دوسرے کا بازو بننا چاہیئے۔ آریہ ہونا ایک وششٹ گوَرو کی بات ہو۔ آریہ سماج میں آکر ایک وکتی یہ سمجھ لے۔ کہ اب اُسے کوئی چنتا نہیں۔ اس کو بھائی مل گئے ہیں۔ اس پر کوئی آپتی آئے گی۔ تو وہ اس کی رکھشا کریں گے۔ اس کے اب کیول دو بازو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں ہیں۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو۔ کہ میرا فلاں بھائی کشٹ میں ہے۔ تو میں اس بات کی پرتیکشا نہ کروں۔ کہ وہ کب میرے پاس سہائتا لینے کو آتا ہے۔ بلکہ میں خود بخود اس کے پاس جاؤں۔ اور جو کچھ مجھ سے ہو سکے اس کی سیوا اور سہائتا کروں۔ آریہ سماج کا لکشیہ تو ہے سارے سنسار کا اُپکار کرنا۔ اور اسی لئے کسی کوی نے کہا ہے۔ کہ سہ

”سارے جہان کا درد ہمارے جگر میں ہے“

وہ لکشیہ کیسے پورا ہو گا؟ اگر ہم اپنے ہی بھائیوں کی بانہہ پکڑنے ... ہوں۔ مصیبت کے وقت ان کے ... نہ آئیں۔ سنسار میں بہت سے ... لوگ ہیں۔ جن کا کسی وششٹ سماج ... سمبندھ نہیں۔ اور جو اسی لئے ... ہیں۔ کہ جانے کو کوئی راہ ملے۔ ... لوگ اس سماج کی طرف جھکتے ... انہیں زیادہ محبت اور ہمدردی ... آتی ہے۔ پہلے تو وہ پرسپر پریم ... کہ اس سماج کی اور جھکتے ہیں ... اس کے سدھانتوں کو بھی ماننے ... جاتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج ... طور پر آریہ سماج بننا چاہیئے ... ایک دوسرے سے سمبندھ ... ہیں ایک یا دو گھنٹہ کا نہ ہو۔ بلکہ ... کی ایک مضبوط زنجیر سے جکڑے ... اور وہ یہ سمجھنے لگیں۔ کہ ایک ماتا ... پیٹ سے پیدا ہونے والے ... کا سمبندھ تو ٹوٹ سکتا ہے۔ لیکن ... روپی ماتا کے گربھ سے اُتپنّ ہونے والے ... بھائیوں کا نہیں ٹوٹ سکتا۔ ... سمبندھ اٹوٹ سمجھا جاتا ہے۔ ... دھرم کے ساتھ ہردے کا سمبندھ ... دماغ کا بھی ہے۔ لیکن ہردے کا ... اپنے دھرم کو خطرہ میں دیکھ کر ... جتنا کشٹ ہوتا ہے۔ اور اس ... لئے وہ جس قدر تیاگ کر سکتا ... دوسرے کسی بھاو سے پریرت ... نہیں۔ سنسار نے نوجوانوں کو ... وطن کے لئے ہنستے ہنستے سُولی پر ... دیکھا ہے۔ لیکن یہ بات مسلّمہ ... دھرم جس قدر لوگوں کو قربانی کے ... تیار کر سکتا ہے۔ کوئی اور جذبہ ... کر سکتا۔ لیکن دھرم بھی تیاگ ... اُتساہت کر سکتا ہے۔ جب وہ ... زندہ ہو۔ خود زندہ نہ ہو۔ تو دوسروں ... کو زندہ کیا کرے گا؟ اور زندہ ... ہو سکتا ہے۔ جب وہ روڑھی ... سے نیچے۔ انگریزی کے شبد ... static وہ نہ ہو۔ بلکہ ... ہو۔ ایک جگہ کھڑا نہ رہے۔ کھڑا ... بو دینے لگتا ہے۔ بلکہ چلتا رہے ... جس طرح رواں پانی زندگی کی ... سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح دھرم بھی ... زندہ ہے۔ جو متحرک ہو۔ کسی ... روڑھی کا غلام نہ ہو۔ اور یہ تبھی ... ہے جب دھرم کو اس کے واستو ... اور وشال روپ میں دیکھا جا...

نتیجہ نہ نکالا جائے۔ کہ مہاتما ... سے پیار کرنا اس کی بہترین ... مہاتما کو اپنا پتا مانتے ہوئے ... ہندوستان سے پریم نہیں ... مہاتما سے مذاق کرتا ہے۔

(کرشن)

ملاقات اور اس کے بعد

... وائسرائے ملاقات کا وہی ... ہوا جس کا پہلے ہی خدشہ تھا۔ وائسرائے ... کو آزادیٔ تقریر کی اجازت ... سے انکار کر دیا ہے۔ مہاتما جی نے ... کہا ہے۔ کہ اگلے قدم کا فیصلہ واردھا ... ہونے والی ورکنگ کمیٹی میں کیا جاویگا۔ دیکھیں مہاتما جی کانگریس کے لئے ... پروگرام تجویز کرتے ہیں؟

ستیارتھ پرکاش اور ریاست حیدرآباد

... سرکار حیدرآباد نے ایک پریس ... کے ذریعہ اعلان کیا ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ ریاست حیدرآباد میں ستیارتھ پرکاش ... پر کوئی پابندی لگائی گئی ہے۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ اس سرکاری اعلان کے بعد ریاست کے اندر ... کی طرف سے ریاست میں ستیارتھ ... کی درآمد یا فروخت کے متعلق ... دخل اندازی نہیں کی جائے گی۔

ڈاکٹر ٹیگور کی علالت!

کچھ دنوں سے سر رابندر ناتھ ٹیگور کی صحت کے متعلق تشویشناک خبریں آ رہی ہیں۔ تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ انہیں پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن ابھی تشویش بالکل ختم نہیں ہوئی۔ ... پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ... کوی کو شیگھر سوستھ کر لمبی آیو پردان کرے۔

دریں چہ شک؟

... ہندی پرچار سنگھ کی اور سے ... مدراس میں ایک پبلک جلسہ ... ۲۹ ستمبر کو مسٹر ستیہ مورتی ایم۔ ایل۔ اے نے فرمایا۔ کہ:۔

''ہندی ہی ہندوستان کی قومی زبان ہے''

دریں چہ شک؟ کیا ہی اچھا ہو اگر دوسرے کانگریسی نیتا بھی ان کے اس خیال سے اتفاق کرتے ہوئے ہندی کو اس کا اُچت استھان دلانے کا یتن کریں۔

ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کا سوال

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کا سوال پیچیدہ صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ نہ مسلم لیگ مانتی ہے۔ نہ ہندو سبھا۔ کانگریس تو اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتی۔ مسلم لیگ اپنے تعاون کی قیمت ایگزیکٹو کونسل میں اپنی اکثریت کی صورت میں وصول کرنا چاہتی ہے۔ اور ہندو سبھا ملک کی قسمت کو مسلم لیگ کے ہاتھ میں سونپے جانے کی اجازت دینے کو تیار نہیں۔ دیکھیں وائسرائے اس مشکل کا حل کیسے کرتے ہیں؟

مہاتما جی کی ۷۲ ویں سالگرہ

۲۔ اکتوبر کو مہاتما گاندھی جی نے اپنی آیو کے ۷۲ ویں ورش میں قدم رکھا ہے۔ اس اوسر پر ہم راشٹر کے جرنیل کو ودھائی دیتے ہوئے آشا کرتے ہیں۔ کہ دیش کی رہنمائی کی جو ذمہ داری آپ نے اپنے اوپر لی ہے۔ اسے سپھلتا پوروک نبھائیں گے۔

جاپان اٹلی اور جرمنی کا گٹھ جوڑ

اس ہفتہ جاپان۔ اٹلی اور جرمنی میں ایک معاہدہ کے ذریعہ گٹھ جوڑ ہو گیا ہے۔ اس سے خطرہ ہندوستان کے بہت قریب آ گیا ہے۔ چونکہ ہندوستان بھی جنگ میں شامل ہے۔ اس لئے محض جنگی فنڈ میں چندروپے دے کر وہ آرام سے نہیں بیٹھ سکتا۔ اسے لنڈن والوں کی مانند تکلیف برداشت کرنے اور قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ماسٹر گوردتہ رام جی کو حادثہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی ۲۴ ستمبر کو لاہور سٹیشن سے اُتر کر گوردت بھون کی طرف تانگہ میں جا رہے تھے۔ کہ انہیں حادثہ پیش آ گیا۔ جس میں انہیں کافی چوٹیں آئیں۔ اب وہ مہاشہ کرشن جی کی کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کے رشتہ داروں سمبندھیوں اور آریہ پرشوں کو یہ جان کر سنتوش ہوگا۔ کہ وہ اب پہلے سے اچھے ہیں۔ اور چنتا کی کوئی بات نہیں۔

سرکاری اعلان

ایک سرکاری اعلان کے مطابق ہندوستان میں عنقریب ایک ریلوے ورکشاپ کھولی جا رہی ہے۔ جس میں ٹینک اور مسلح کاریں تیار کی جاویں گی۔ جرمنی۔ جاپان اور اٹلی کی گٹھ بندی سے پیدا ہوئی نئی صورتِ حالات کے پیشِ نظر یہ خبر حوصلہ افزا ہے۔ کیونکہ خطرہ ہندوستان کے بہت قریب آ گیا ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان میں سامانِ جنگ بنانا ضروری ہے۔

مشکل کا حل

بھائی پرمانند نے سندھ کے ہندوؤں کی ہجرت کے متعلق ٹھیک کہا ہے۔ کہ سندھ کی اکثریت اپنے جارحانہ طریقِ عمل سے اس بات پر تلی ہوئی ہے۔ کہ ہندوؤں کو مسلسل ایذا رسانی اور مجرمانہ وارداتوں کے ارتکاب سے ڈرا دھمکا کر سندھ سے نکال دیا جائے۔ اس صورتِ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے وزارت کی کمزوری نے ہندو شہریوں کی زندگی کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ ہجرت کرنے والے ہندوؤں کا یقین ہے۔ کہ پاکستان کی تجویزہ سکیم نے عملی جامہ اختیار کرنے سے پہلے ہی سندھ کو اپنے ثمر سے لذت آشنا کر دیا ہے۔ نہ مرکزی حکومت ادھر دھیان دیتی ہے۔ اور نہ کانگریس۔ ایسی حالت میں مشکل کا واحد حل یہ ہے۔ کہ سندھ کے ہندو متحد ہوں۔ اور مل کر صورتِ حالات کا مقابلہ کریں۔

روزانہ استعمال کے دو اوشدھ

صحت برقرار رکھنے کیلئے ذیل کے دو اوشدھ ہر ایک نرناری کو استعمال کرنے چاہئیں

آنکھوں کے لئے

''بھیم سینی انجن''

یہ بے نظیر سُرمہ ہر روز رسنان کے بعد استعمال کرنے سے نظر برقرار رہتی ہے۔ اور آنکھوں کی کھارش پانی بہنا۔ دھندلاپن وغیرہ کو فائدہ پہنچتا ہے۔

قیمت فی شیشی (۳ ماشہ) $\frac{1}{2}$۴ ر

دانتوں کے لئے

''دنت دھاون چورن''

یہ خوشبودار منجن ہر روز صبح و شام استعمال کرنے سے امراض دانت اور مسوڑھا مثلاً ماسخورہ۔ پائیوریا وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت صاف رہتے ہیں۔ اور قوتِ ہاضمہ تیز ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس $\frac{1}{2}$۵ ر

تمام شدھ آیورویدک اوشدھ ملنے کا پتہ:۔

مینیجر ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور

Digitized by eGangotri

آریہ کمار اندولن

لیکھک راجگورو پنڈت دھریندر شاستری

پردھان بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد

جب سے بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد کا کاریہ بھار اندور سمیلن میں میرے کمزور کندھوں پر دھرا گیا۔ تب سے ہی میں پریشد کے کاموں کو پورے زور سے آگے لے جانے میں لگا ہوا ہوں۔ اندور سمیلن میں میں نے آریہ کماروں کو رائے دی تھی۔ کہ بہت فائدہ مند اور سیدھے سادھے تھوڑے سے پرستاو پاس کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اب انترنگ سبھا کا سنگٹھن کر کے اور دہلی میں پریشد کے کاریالیہ کو ٹھیک کر کے انترنگ تتھا ورکنگ کمیٹی نے سال بھر کا پروگرام تیار کر لیا ہے۔ اور منتری منڈل اس کو پورا کرنے میں لگ گیا ہے۔

دھارمک پریکشاؤں کے کاریہ میں اُنسا ہی پریکشا منتری پنڈت دلیپ برت جی دھرم بدھ لگ گئے ہیں۔ پریشد منتری شری متو رام جی بی اے آنرز تتھا ان کے سہ کاری منتری اور کاریہ کارنی کے دوسرے ممبروں پر بھی کام بانٹ دیا گیا ہے۔ پرسنتا کا مقام ہے۔ کہ سب اپنے اپنے کاریہ میں جٹ گئے ہیں۔

پریشد کے پروگرام میں اس سال ۵-۶ خاص باتیں ہیں۔ جو ایک بلیٹن دوارا آریہ کمار سبھاؤں کو بھیجی جا چکی ہیں۔ جن کے پاس وہ بلیٹن نہ پہنچا ہو وہ پریشد کے کاریالیہ چاندنی چوک دہلی سے منگوا لیں۔ وہ خاص خاص باتیں مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ تمباکو اور سگریٹ کے خلاف زور دار اندولن کرنا۔

۲۔ سوادھیائے۔ ستسنگ۔ سداچار ۔۔۔ سنگٹھن کی بھاونا کو جاگرت کرنے کے لئے شکھشا کے کیندر کا پربندھ۔

۳۔ سوادھیائے اور گیان بردھی کے واسطے شکھشا پرد دھارمک پریکشاؤں کا پربندھ کرنا۔

۴۔ لیکچروں کے سلسلہ اور سیکھ مالاؤں کا پربندھ کرنا۔

۵۔ جسمانی کسرتوں کا پروگرام تیار کرنا

۶۔ کمار سبھاؤں کا معائنہ اور ان کے پروگرام کو سلسلہ وار تیار کرنا۔

حالانکہ یہ سب کام آرمبھ تو کر دئے گئے ہیں۔ لیکن ان سب کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے بھی ورکنگ کمیٹی نے میری رائے سے یہ طے کیا ہے۔ کہ اس سال ہندوستان بھر میں جگہ جگہ پر پریشد کے پرتشٹھت سبھاسد سہایک کے طور پر بنائے جاویں۔ جو سال بھر کماروں کے کاموں کے لئے کچھ نہ کچھ دان ضرور دیں۔ اس دان کی رقم کم از کم پانچ روپیہ ہو۔ دھنی جنوں سے زیادہ بھی لیا جاوے۔ لیکن ۵ سے کم کسی سے بھی نہ لیا جاوے۔ آشا ہے۔ کہ ہمیں ایسے ہزار پرتشٹھت پرش سارے بھارت میں مل جاویں گے۔

دسہرہ اور دیوالی کے تہوار آ رہے ہیں۔ یہ بہت بڑے تہوار ہیں۔ ان اوسروں پر گرہستی اپنے بچوں کے کھلانے پلانے پر خوب خرچ کرتے ہیں۔ میں آریہ پرشوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ جہاں کھیل کھلونے اور مٹھائی وغیرہ کے لئے خرچ کریں گے۔ وہاں وہ اس سال اپنے بچوں اور کماروں کی دھارمک تعلیم اور سداچار نرمان کے لئے بھی پانچ روپیہ دیں۔ سال بھر میں ۵ روپے کی

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

پرماتما کی پراپتی

ادھیاتم شدھا

سوامی سروانند جی مہاراج کا ایک اپدیش

ओ३म् तदेजति तन्नैजति तद्दूरे तद्वन्तिके
तदन्तरस्य सर्वस्य तदु सर्वस्यास्य
-बाह्यतः ॥

آپ کے پاؤں تلے ایک بھاری گوشت گڑا ہے۔ پرنتو یدی آپ کو اس کا گیان نہیں۔ تو آپ کے نکٹ ہوتے ہوئے بھی وہ آپ سے بہت دور ہے۔ آپ چاہے سارا سنسار کھوج ڈالیں۔ جب تک کہ اس وشیش استھان کو نہیں کھودیں گے۔ وہ کوش آپ کو پراپت نہیں ہو سکیگا۔ آپ کی گرہ میں کچھ دھن پڑا ہے۔ پرنتو آپ کو اس کی یاد بھول گئی ہے۔ ادھر اُدھر بھٹکا کھوجتے پھرتے ہیں۔ پرنتو جب تک آپ اپنی گرہ میں ہاتھ نہیں ڈالتے آپ کو وہ دھن ہاتھ نہیں لگتا۔ اسی پرکار پرماتما یدیپی سارے برہمانڈ میں اندر باہر ایک سم دیاپک ہیں سورج چندر تارے گرہ نکشتر کوئی بھی ایسا استھان نہیں۔ جہاں کہ ہر سمیہ وہ ودیمان نہ ہوں۔ یہاں تک کہ آکاش بھی ان کے انترمت ہے۔ اس لئے وہ نکٹ سے نکٹ ہیں۔ پرنتو یدی آپ کو ان کے سوروپ کا گیان نہیں۔ تو آپ چاہے سارا برہمانڈ کھوج ڈالیں۔ آپ کو ان کا چنہہ نہ ملے گا۔ اس اوستھا میں وہ آپ سے دور سے دور ہوں گے۔

کنتو جب آپ کو اُن کے سوروپ کا گیان ہو گیا۔ تو آپ کو ان کے درشن انشچے اندر ہو جاویں گے۔ کارن کہ وہ کسی استھان وشیش میں سیمت نہیں ہیں۔ اپتو گھٹ گھٹ میں ویاپک ہیں۔ یدی آپ کے ہردے نیتروں کا اندھکار دور ہو گیا۔ اور گیان چکشو کھل گئے ہیں۔ تو آپ کو انہیں ڈھونڈنے کے لئے ادھر اُدھر جانے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ آپ انہیں ہر سمیہ اپنی آتما کے اندر گیان نیتروں سے دیکھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ ایک کوی نے کہا ہے

"دِل کے شیشے میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی"

یدیپی پرماتما پورن روپ سے اکھلی بھاؤ کو پرگٹ نہیں کرتا۔ پرنتو تاتپریہ یہ ہے۔ کہ وہ سروتر ہم سے الگ نہیں ہے۔ کنتو ہمارے ہردہ کے اندر ودیمان ہے۔ جس میں ہم ان کے درشن گیان نیتروں دوارا ویسے ہی کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ ایک درپن میں کسی سندر چیز دیکھ سکتے ہیں۔ اسی بھاؤ کو درشانے کے لئے اُپنشدوں میں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ پرماتما مورکھوں سے جن کے آتمک چکشو اندھے ہیں دور سے دور ہیں۔ وہ لوگوں پر بینت بھی اسے ڈھونڈیں اور سارا برہمانڈ کھوج ڈالیں۔ تو بھی اُن کو پراپت نہیں ہو سکتا۔ پرنتو جن کے گیان نیتر کھلے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے وہ نکٹ سے نکٹ ہے۔ وہ کہیں بھی جاویں۔ ہم پرماتما کو اپنے اندر ودیمان پاتے ہیں۔ اس لئے ایک ودوان نے کہا ہے۔ کہ پرماتما ایک برت ہے۔ جس کا کیندر سب جگہ ہے۔ پرنتو دائرہ کہیں بھی نہیں۔ آہ ہا! اگیان اور اگیان میں کیسا بھاری بھید ہے۔ ایک ستیہ مارگ سے بھٹکتا ہے۔ اور ایک نائک دوسرا نکش تک پہنچتا ہے۔ ایک ناستک بنا دیتا ہے۔ دوسرا پرماتما کے ساکھشات درشن کرا دیتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ کہ گیان سے مکتی ہوتی ہے۔

آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کا پرچار کرنے و آریہ دیلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے کے لئے مسلم سبھیتا اور اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے

سچتر ہندی "آریہ ورت" ماسک لاہور

ماہ ستمبر سے شری ہنیتی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" کی نگرانی اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی پربھاکر کے سمپادکتو میں جاری ہو چکا ہے۔ پہلا انک بڑی سج دھج سے چھپ چکا ہے۔ جو بارہ اُچیہ کوٹی کے لیکھوں۔ تین شلپت کوتاؤں۔ دو روچک شکھشا پرد کہانیوں۔ ۵ منوہر چتروں۔ ۵ واقفیت بڑھانے والے استری اُپیوگی مستقل کالموں کا شاندار سنگرہ ہے۔ اس کے خریدار خود بنیں اور دوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

آج ہی اپنا چندہ دو روپے منی آرڈر سے ارسال کر دیں

نوٹ:- "آریہ ورت" کا چندہ "پرکاش" کے چندہ کے ساتھ ایک ہی منی آرڈر سے ارسال کیا جا سکتا ہے۔ } مینیجر "آریہ ورت" کچا نسبت روڈ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

پرچار پدھتی پر پنہ وچار کی ضرورت

(از مہاشہ پریم چندر جی منشی فاضل گوروودت بھون۔ لاہور)

سوچنے وچارنے اور غور کرنے کا زمانہ گیا۔ مسلسل پچاس سال سے ہم نے غور و فکر کا کمال پیش کرنے کی ہمت دکھلائی۔ کتنے ہی وچار اُپسنت ہوئے۔ اور اُن پر اچھی طرح سے جرح و قدح کی گئی۔ کئی سکیموں پر عمل کیا گیا۔ اور ان کے عمدہ ہونے کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ اس کے پھل سروپ اس سمیہ سنستھائیں موجود پائی جاتی ہیں۔ کالجوں۔ گورو کلوں۔ سکولوں اور پاٹھ شالاؤں کا نرمان کس لئے ہوا؟ اگر ان کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو صاف طور پر پتہ چلتا ہے۔ کہ ان سب سنستھاؤں سے ایک اور صرف ایک ہی مقصد ویدپرچار تھا۔ سکولوں۔ کالجوں۔ پاٹھ شالاؤں یا گورو کلوں آدی کے دوارا اس امر کی کوشش کی گئی۔ کہ آنے والی سنتان آریوں کے بھاؤ سے بہرہ ور ہو۔ اور آریہ سماج کا طوطی بولنے لگ جائے۔ وہ زمانہ جب پریس اور پلیٹ فارم ایک نئی نئی چیز تھی۔ اور کبھی بھی سوسائٹی کو اس پوشیدہ قوت کا پتہ نہیں تھا۔ آریہ سماج نے اس ہتھیار کو اپنایا۔ اور تحریر اور تقریر سے ویدک دھرم پرچار کا ہر سک پریتن کیا۔ رشی دیانند کی زندگی اور ان کے کارناموں کو دیکھ جائیے۔ ان کی وجے کا سب سے اہم کارن یہی پریس اور پلیٹ فارم تھا۔ رشی نے سینکڑوں سنھانوں پر پہنچکر اپنی مدھر بانی سے وید کی سچائیوں کو عوام کے ذہن نشین کرایا۔ اور بتلایا۔ کہ آریوں کے بھاوؤں کی کہاں تک اونچائی ہے۔ رشی دیانند کے جیون کے انیہ بھگت شمی ورگورودت کی زندگی کا جن سجنوں نے مطالعہ کیا ہے۔ انہیں ان کے اوجسوی لیکھوں نتھاان کے اثر کا پتہ ہی ہے۔ ان کی قلم کے ایک ایک لیکھ نے بڑے بڑے سکالروں کو اپنی دھارنائیں تبدیل کرنے پر مجبور کیا۔ وہ زمانہ گیا۔ اس کے بعد شہید پنڈت لیکھرام جی کے کارناموں کو دیکھئے۔ ان کی قلم کا لوہا دوست دشمن سب نے مانا۔ اور چند سالہ مبلغانہ زندگی میں اتنی عدیم المثال تحریرات کا چھوڑ جانا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔

اور پھر آخری وصیت کے ذریعہ تحریر کے کام پر زور دینے کا آدیش بتلاتا ہے۔ کہ پریس کی طاقت کو ہمارے آریہ نیتاؤں نے کس حد تک محسوس کیا۔ اگر پریس اور پلیٹ فارم نہ ہوتا۔ تو آج سوامی شردھانند اور مہاتما ہنسراج ایک پرکار کے سادھارن وِیکتی ہوتے۔ جنہیں شائد کوئی یاد کرنے والا بھی

منزل سرگرمی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اور وہ سنگتیں جو محدود سنکھیا میں تھیں ان کی بھی اشاعت بڑھنے لگی۔ اُپدیشوں کو سننے اور اُن کو حاصل کرنے کے لئے کنسٹنٹ سہنے کی بجائے آرام پسند انسان نے گھر میں ہی تمام لوازمات کو اکٹھا کرنا شروع کیا۔ اور روحانی اصلاح کے لئے پاؤں توڑکر

پرکاش کا یہ انک

غیر متوقع طور پر بارہ صفحوں پر شائع ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پریس میں چھپنے کے لئے ۳۰۔ ستمبر کو ۱-۲-۱۵-۱۶ و ۷-۸-۹-۱۰ صفحات کی دو کاپیاں بھیجی گئیں۔ تیسرے روز پتہ چلا۔ کہ وہ پریس کے کسی ملازم کی لاپرواہی سے ضائع یا گم ہو گئی ہیں۔ باوجود تلاش بسیار کے نہ مل سکیں۔ پرچہ شائع ہونے میں صرف چوبیس ۲۴ گھنٹے باقی تھے۔ ایسی حالت میں دو ہی راستے تھے۔ ایک یہ کہ پرچہ دو دن لیٹ نکلتا۔ دوسرا یہ کہ کچھ صفحے کم کر دئے جاتے۔ ہم نے پرچہ کو لیٹ کرنا گوارا نہیں کیا۔ ایک اور کاتب کا انتظام کرکے جیسے تیسے یہ انک وقت پر شائع کر دیا گیا ہے۔ پریس کی اس غلطی سے ہمیں جو پریشانی ہوئی۔ وہ تو ہوئی ہی۔ ناظرین بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ اگر اس انک کے متعلق یہ نویدن ان کے گوش گذار نہ کیا جاتا۔ "پرکاش" کی زندگی میں یہ پہلا مرتبہ ہے۔ آئندہ اخبار حسب معمول سولہ صفوں پر چھپے گا۔ اس انک کیلئے ناظرین معاف فرمادیں۔

(مینیجر)

ایک آدھ پرپوار ہی ہوتا۔ پرنتو آج یہ حالت ہے۔ کہ ان بزرگوں کی آتماؤں کے گیت گائے جاتے ہیں۔ اور شردھا کے پھول نچھاور کرنے میں سب آریہ بھائی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کو تیار رہیں۔

وہ زمانہ اور آج کا زمانہ مختلف ہے۔ دُنیا بدلتی جاتی ہے۔ اور نئے نئے ذرائع پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ ایک سمیہ وہ تھا۔ کہ رشی مہاتما اور تیاگی جن جنگلوں میں دُنیا کے جھنجھٹوں سے دور وشرام کرتے تھے۔ اور گرہستھ لوگ اُن سے روحانی خوراک حاصل کرتے تھے۔ اس کے بعد زبانی اور اُپدیش کو قلمبند کرنے کا وقت آیا۔ اور انہی بزرگوں کے واکیوں کو تاڑ کے پتوں اور درختوں کی چھالوں پر لکھا جانے لگا۔ سمیہ گذر گیا۔ دُنیا ترقی کی

منزل رہا۔ مہاتماؤں کو جنگلوں سے شہروں میں آکر عوام الناس کی فلاح کا کام شروع کرنا پڑا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سوسائٹی کا بلند تر انسان گراوٹ کا شکار ہوتا چلا گیا۔ اس کو سمجھانے کے لئے بلند بانگ آواز سنانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ شانتی اور امن سے اُپدیشوں کو گرہن کرنے کے برعکس واد وِواد دوارا کسی امر کا حل کرنا انسانی فطرت کی گھٹی میں پڑ گیا۔ دھرم کے تمام مسائل شاسترارتھوں سے حل ہونے لگے۔ اور اس کیلئے بحث مباحثہ کے اصول بھی مقرر ہوئے۔ انسانی فطرت ان نیموں کی پابند کیسے رہتی۔ بحث و مباحثہ نے تکرار کی صورت اختیار کر لی۔ اور لفاظی کا دَور دَورہ یہاں تک چلا۔ کہ جہاں کسی زمانہ میں پرامن طور پر مختلف چند امور کے

تصفیہ کرنیکا یہ بہترین ذریعہ تھا۔ وہاں ایک وقت میں لڑائی جھگڑے اور گروہ بندی کو مستحکم کرنے اور منتقمانہ آوازے بلند کرنیکا بہترین ہتھیار بن گیا۔ دُنیا لڑائی سے تنگ آ گئی۔ اور سر پھٹول نے نوبت یہاں تک پہنچا دی۔ کہ اُپدیش کرنے اور راہِ راست پر لانے کیلئے دُنیا کو ہدایت کی ضرورت ہوئی۔ توہمات فاسدہ کو ملیامیٹ کرنے اور راہ صداقت دکھلانیکے لئے کتنے ہی ہادی آئے۔ پرنتو جیسا وِلکشن پیغام رشی دیانند لائے۔ وہ دھونسری کے روگ نا شک اوشدھ سے بھی سریع الاثر نکلا۔ رشی نے پلیٹ فارم کے پریوگ سے خوابیدہ قوم کو بیدار کیا۔ اور ہندو جاتی کو اپنی گم گشتگی کا پتہ چل گیا۔

پریس اور پلیٹ فارم پر کسی سمیہ آریہ سماج کا طوطی بولتا تھا۔ اور کافی عرصہ تک دُنیا میں اس کی دھاک بیٹھی رہی۔ پرنتو اس سمیہ جب کہ پریس اور پلیٹ فارم سے بھی ادھک اُپیوگی ذریعہ تحقیق ہو گیا ہے۔ دُنیا کی بڑی بڑی حکومتیں اور سوسائٹیاں اس ہتھیار سے جادو اثر کام لے رہی ہیں۔ اور اپنے خیالات سے سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا رہی ہیں۔ ہندوستان میں اس وقت پراپیگنڈا کی تشہیر پر ہندوؤں اور آریوں کا کوئی بھی ادھیکار نہیں ہے۔ غیر ہندو خیالات کا پرچار اس ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اور ریڈیو دوارا مذہبی خیالات کا پرچار بھی ہوتا ہے۔ کوئی دِن خالی نہیں جاتا جب ہندوستان کے کسی نہ کسی سٹیشن سے کوئی غیر ہندو گیت نہ گایا جاتا ہو۔ آریہ سماجی ہیں۔ جو اپنے خیالات کی صداقت کا دم سے خم مار رہے ہیں۔ انہیں اس سلسلہ میں ابھی تک کچھ بھی نہیں سوجھا۔ تمام سبھائیں اور سوسائٹیاں اس وشیہ میں ناکام رہی ہیں۔ اور انہیں پتہ بھی نہیں چلا۔ کہ کیا ہو رہا ہے؟ آریہ سماج کے نیتاؤں کے دیکھتے مسلمانوں کے مذہبی لیڈر علامہ مشرقی نے ایک سمیہ گورنمنٹ سے اپنا سٹیشن قائم کرنیکے متعلق مطالبہ کیا تھا۔ لیکن آریہ سماج کے نیتاؤں نے اس حقیقت کو ابھی تک نہیں جانچا۔ ریڈیو میں ایک وقت کا نشر کیا ہوا پروگرام ہزاروں اور لاکھوں کے گوش گذار ہوتا ہے۔ اور جنتا گھر بیٹھے

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

Digitized by eGangotri

رشی نروان دوس (دیوالی) پر پرچار ارتھ بانٹنے کیلئے شاندار رشی نمبر

پرکاش لاہور — رشی نمبر

اُردو ۳ر   ہندی ۳ر

اس ورش اُردو ہندی دونوں بھاشاؤں میں چھپے گا

دو سہ رنگی و دس یک رنگی تصاویر۔ اُچہ کوٹی کے لیکھ۔ کوتائیں۔ کہانیاں بڑھیا کاغذ۔ عمدہ چھپائی۔ زیادہ سے زیادہ صفحے

لیکھکوں اور کویوں سے نویدن ہے کہ رشی نمبر کے لئے ہندی۔ اُردو لیکھ و کوتائیں ۱۰ اکتوبر سے پہلے پہلے بھیجدیں۔ تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی جا سکے۔ لیکھ اور کوتائیں آریہ سماج۔ رشی دیانند اور آریہ سماج کے سدھانتوں اور شاندار کام کے متعلق ہوں۔ فرداً فرداً نمنترن بھیجے جا رہے ہیں۔ جسے نہ ملے وہ بھی رشی کے پرتی اپنی شردھانجلی بھینٹ کرے۔ لیکھ چھوٹے خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف ہونے چاہئیں

مشتہرین سے التماس ہے کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں چھپنے اور دیش اور ودیش کے ہر شہر و قصبہ کی سماجوں دوارا بھاری تعداد میں بانٹے جانے والے اس سالانہ نمبر میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں۔ اپنا اشتہار بعد اجرت بحساب شرح ذیل فوراً ارسال کر دیں۔

شرح اجرت: فی صفحہ چالیس روپے۔ نصف صفحہ ۲۲ روپے۔ ایک کالم ۱۲ روپے۔ ٹائیٹل آخری صفحہ پچاس روپے اندرون ٹائیٹل ۴۵ روپے

شرح اجرت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

ہمارا دعویٰ ہے کہ "پرکاش" کا رشی نمبر دوسرے اخباروں کے رشی نمبروں سے بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ کیونکہ وہ تصویروں مضمونوں۔ کارٹونوں سنیاسی لیڈروں۔ نیتاؤں آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں کے لیکھوں۔ سنیاسی مہاتماؤں کے اپدیشوں اور بلند پایہ شاعروں کی نظموں۔ کہانیوں اور ڈراموں کا گلدستہ ہوگا۔ اسمیں رشی جیون اور اُن کی جنم بھومی ٹنکارا سمبندھی چیزوں کے اتیرکت راہاؤں سے تعلق رکھنے والے سمانوں اور راجوں کے زمانہ کا اتہاسک مکانوں کے چتر چھاپنے کا بھی پربندھ ہو رہا ہے۔ یہ چیزیں کوئی دوسرا اخبار نہیں دے سکتا۔ اس لئے

آریہ سماجیں بہت زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور ان کی قیمت پیشگی آج ہی بھیجیں

کیونکہ ہر سال کئی آریہ سماجوں کو رشی نمبر سے اس لئے محروم رہنا پڑتا ہے۔ کہ اُن کے آرڈر دیر سے پہنچتے ہیں۔ نمبر اتنا ہی چھپوایا جاتا ہے جتنی کہ مانگ ہو۔

یاد رکھیئے (۱) اس ورش رشی نمبر اُن ہی سماجوں کو بھیجا جاوے گا۔ جنکی قیمت پیشگی وصول ہو جائیگی۔ قیمت وی۔ پی سے وصول کی جائیگی نہ بلوں سے۔ (۲) پیشگی قیمت بھیجنے پر محصول ڈاک یا ریل خرچ نہ لیا جاوے گا۔ بشرطیکہ آرڈر دس کاپیوں سے زیادہ ہو۔ (۳) رشی نمبر پیشگی قیمت بھیجنے والی سماجوں کو سب سے پہلے بھیجا جاوے گا۔ (۴) قیمت منی آرڈر سے بھیجتے وقت منی آرڈر کوپن پر رشی نمبروں کی تعداد (ہندی اور اُردو کی الگ الگ) اور اپنا مکمل پتہ (ڈاکخانہ ضلع اور ریلوے سٹیشن کا نام) خوشخط اور صاف الفاظ میں ضرور لکھیں۔

مینیجر (صیغہ رشی نمبر ہندی و اُردو) "پرکاش" لاہور۔

ایک مولوی کی پریوارک جیون سمبندھی دلچسپ کہانی

دُلہن یا ماں!

گذشتہ سے پیوستہ

از محترمہ صاحبہ "پیاو کر" متونو البی

ان عورتوں کے لئے "میاں" کی پردہ نشین بیوی سے بات کرنا بہت اہمیت رکھتا تھا اور ان عورتوں کی قدر تو کوئی رابعہ کے دِل سے پوچھتا۔ رفتہ رفتہ ان کی دوستی بڑھی اور پھر رابعہ نے اپنی دُکھ بھری بپتا انہیں سُنا دی۔ وہ اس پر بہت ترس کھائیں اور بہت اصرار اور محبت سے اُسے باری باری روز کچھ نہ کچھ لا کر کھلا دیتیں۔ خوانچے والا بھی اس پر ترس کھانے لگا۔ اور اُسے کھانے پینے کی چیزیں اکثر دیا کرتا۔ اس طرح رابعہ کو فاقوں سے نجات مل گئی۔ اور رابعہ کی صحت پھر سنبھلنے لگی۔ کیونکہ اسے پیٹ بھر کھانا مل جایا کرتا تھا۔ اور دلچسپی کا ایک اچھا سلسلہ قائم ہو چکا تھا۔ مگر مفتی صاحب حیران تھے کہ "یہ نکھرتی ہی جاتی ہے" انہوں نے اس پر کڑی نگاہ رکھی۔ آخر کار وہ ایک روز پاخانہ کی کھڑکی میں سے ان عورتوں سے بات چیت کرتی پکڑی گئی۔ بڑھیا اپنے لڑکے کے سسرال سے آئے ہوئے انڈے اسے کھڑکی کی سلاخوں میں سے کھلا رہی تھی۔ جسے مفتی صاحب نے دیکھ لیا۔ پھر کیا تھا۔ رابعہ بیچاری کی ڈنڈوں اور جوتوں سے خوب مرمت کی گئی۔ ہزاروں طرح کے طعنے تشنے اسے دیئے گئے۔ اور اسکے کھانے پینے کے مٹی کے برتن الگ کر دیئے گئے۔ اور وہ بڑی بھاری گنہگار سمجھی گئی۔

خیر یہ ہوئی۔ کہ خوانچے والے سے کسی نے بات کرتے نہ دیکھا تھا۔ ورنہ جان سے مار ڈالی جاتی۔ مفتی صاحب نے اُس کی قید کو اور سخت کر دیا۔ اور جس وقت وہ پاخانے جانے لگتی تو مفتی صاحب یا غفار پہلے سے ہی باہر کھڑکی کے پاس جا کر کھڑے ہو جاتے۔ اس طرح سے اُسکی واحد تفریح بھی چھین لی گئی۔

بوڑھے مفتی صاحب کی سمجھ میں کسی طرح یہ بات نہ آتی تھی۔ کہ ایسی بُری بات رابعہ کو کیوں پسند ہے۔

مفتی صاحب یہ چاہتے تھے۔ کہ وہ بھی جلد از جلد بڑھیا ہو جائے۔ مگر یہ اُن کے بس کی بات نہ تھی۔

(باقی آئیندہ)

اس اثنا میں کبھی کسی کا مرد آ جاتا۔ نئی بیاہی ہوئی لڑکیاں بڑی ادا سے گھونگھٹ کھینچ لیتیں معصوم اشارے کنائے ہوتے۔ ہونٹوں کو دبا دبا کر ہنستیں۔

بے تکلف عورتیں چارپائی لا کر بچھا دیتیں کوئی لڑکا چلم بھر کر لا دیتا۔ اور گوپیوں میں کنہیا کی مانند یہ مرد بیٹھتا۔ ایک نئی فضا پیدا ہو جاتی۔ اس مرد کے چہرے پر جو ملائمت رابعہ دیکھتی اس سے اس کا دل تڑپ اٹھتا۔ معاً مفتی صاحب کا خوفناک چہرہ اس کی نظروں کے سامنے پھر جاتا۔ اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ اور روح پھڑ پھڑانے لگتی۔

شام کے وقت کوئی اپنی جھونپڑی سے باہر برتن مانجھتی نظر آتی۔ کوئی ترکاری چھیلتی کوئی پانی بھرتی دکھائی دیتی۔ سر پر گھڑا۔ گھڑے کو تھامنے کے لئے ہاتھ اٹھے ہوئے پتلی ہوئی کمر اور بھی پتلی ہو جاتی۔ شباب انگڑائی لیتا ہوا معلوم ہوتا۔ رابعہ اپنے آپ کو دیکھتی اور ٹھنڈے سانس بھر کر رہ جاتی وہ سوچتی کہ میری عمر اس سے کم ہے۔ مگر شباب کی یہ تازگی اب مجھ میں کہاں جسم کے ہر حصے میں جھول ہی جھول نظر آتا ہے۔

چاندنی راتوں میں وہ سب مل کر ڈھولک بجایا کرتیں۔ ناچتیں اور گاتیں۔ تھوڑے فاصلہ پر ان کے مرد چارپائیاں ڈالے بیٹھے۔ چلمیں پی رہے ہوتے۔ بعض ہنستے باتیں کرتے اور ان کے ناچ گانے کی داد دیتے مگر ان کی تمام حرکات و سکنات معصومیت پاکیزگی اور غیر شعوری طور پر "حسن و آرٹ" کے زیر تحت ہوتیں۔

رابعہ کو ان لوگوں کی زندگی پر رشک آتا وہ کہتی کاش میں نام کے اونچے گھرانے میں پیدا نہ ہوئی ہوتی۔ ان میں بیاہی جاتی۔ آہ یہ کمین کہلانے والے لوگ آزادی کی گود میں کیسی کلیلیں کرتے ہیں۔ اور مست اور تازگی سے بھرپور زندگی گذارتے ہیں۔"

پہلے تو ان عورتوں سے اشاروں ہی اشاروں میں اس کی بات چیت ہونے لگی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

آریہ استری سماج جام پور جاگرتی ہیں

آریہ استری سماج جام پور کا جب سے نیا
بنا ہوا ہے۔ تب سے کام نہایت اُتساہ
سے ہو رہا ہے۔ چنانچہ پچھلے سپتاہ شزادہ
نے پوڈی بیٹ ہوئی ہو
آریہ مہیلا ودیالیہ کی چھاتر ادُں نے
پرشن اُتر خوب کیے۔ ساتھ ہی
ایک ڈرامہ بھی۔ حاضرین بے حد
خوش ہوا تھا۔ اب شزادہ کے دنوں میں
پردہ کو سنگھ چلانے کی یہ فضا کا دچار ہو رہا
ہے۔ پُرانے خیال کی دیویاں ان دنوں
پردہ چلانا معیوب سمجھتی ہیں۔ نئے روشنی
اس وہم کو کیئے رہنے دیتی ہے۔ ساتھ
ہی دیویاں یہ اندولن کر رہی ہیں۔ کہ یہ
کریتی نیست و نابود ہو جاوے ۔
(کنیندت دت آریہ سیوک)

نئے آریہ سماج کی قائمی

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کی
لگاتار کوششوں سے موضع موٹھ کی مسجد
میں ۲۲-ستمبر اتوار کو آریہ سماج قائم ہو
گیا ہے۔ جس کے مندرجہ ذیل ادھیکاری
چنے گئے ہیں :۔

پردھان :۔ شری ہردت سنگھ جی۔
اُپ پردھان :۔ شری نانک چند جی و شری
بہادر سنگھ جی۔
منتری :۔ شری گج دیو جی۔
اُپ منتری :۔ شری امر سنگھ جی۔ و شری
ڈاکٹر آسرم دت جی۔
خزانچی :۔ شری لالہ جے پال جی۔
لائبریرین :۔ شری بھوج دیال جی ۔

دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور

مندرجہ ذیل مہانو بھاوؤں نے مشن
کے لیے چندہ آریہ سماج نینی تال اپنا
دان بھیجا ہے ۔

(۱) مہاشہ ہربھگوت چندر جی ۲۵ روپے۔
(۲) مہاشہ بھوانی داس شاہ جی ۵ روپے
(۳) مہاشہ مکھن لال جی دو روپے۔
(۴) مہاشہ ششنکر لال جی ایک روپیہ
(۵) مہاشہ بانکے لال جی ایک روپیہ۔
(۶) مہاشہ جے دت پانڈے جی ایک روپیہ۔
(۷) بہاری لال گپت جی ایک روپیہ
(۸) شری کرشن گپت جی ایک روپیہ۔
(۹) بگن ناتھ پرشاد جی ایک روپیہ
(۱۰) مہاشہ ہیرا لال جی ایک روپیہ
(۱۱) مہاشہ ہزاری لال جی ایک روپیہ

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

(۱۲) کرشنا نند جوہری جی ایک روپیہ
(۱۳) لالہ لال چند جی ایک روپیہ ۔
(۱۴) گنگا سرن گپت جی ایک روپیہ
(۱۵) ٹھاکر داس جی ایک روپیہ (۱۶)
مہاشہ ہربنس سنگھ جی مختار ایک روپیہ۔
(۱۷) مہاشہ چیزو لال جی ایک روپیہ۔ (۱۸) چھجو
لال جی ایک روپیہ (۱۹) سوامی رامانند جی ایک
روپیہ (۲۰) مہاشہ عالم سنگھ جی ایک روپیہ
(۲۱) بھوشن لال جی ایک روپیہ ۔
کل میزان بچاس روپے ۔ (پردھان)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا اُتسو

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ جلسہ
۱۳-۱۴-۱۵-ستمبر کو آریہ سماج مندر کے
وسیع پنڈال میں بڑی دھوم دھام سے
منایا گیا۔ جلسے سے پہلے ۱-ستمبر سے
۱۲-ستمبر تک پنڈت دل پت جی شاستری
نے بالمیکی رامائن کی کتھا کی۔ اور ٹھاکر شمشیر
سنگھ جی نے اُن کے ساتھ جنتا کو اپنے منوہر
بھجنوں سے آنندت کیا۔ جلسہ میں سوامی
ویدانند جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔
پنڈت وجے شنکر جی کے لیکچر تتھا بہن
شاردا دیوی جی۔ ٹھاکر شمشیر سنگھ جی۔
اور مہاشہ دلیپ راج جی کے بھجن ہوئے۔
مردم شماری اور دلت اُدھار کانفرنسیں
ہوئیں۔ جلسہ ہر لحاظ سے نہایت کامیاب
رہا ۔ (منتری)

آریہ سماج چک جھمرہ کا نیا چناؤ

۲۲/۹ کو آریہ سماج چک جھمرہ کے جنرل
اجلاس میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل
ادھیکاری سروسمتی سے چنے گئے :۔
پردھان :۔ مہاشہ خوشحال چند جی۔ اُپ
پردھان مہاشہ دیوان چند جی۔ لالہ بدری
ناتھ جی ورج۔ منتری :۔ مہاشہ ہنس راج
جی ودید۔ خزانچی پرتھوی راج جی۔ ان کے
علاوہ انترنگ سبھا کے سبھاسد مہاشہ بوڑی رام
مہاشہ مہاراج کرشن جی۔ مہاشہ دیال چند جی

شوک پرستاؤ

آریہ سماج جنڈیالہ گورو۔ ۱۸-ستمبر کو لالہ
سالگرام جی
پلیاہن اودرسیر پنشنر سُرگ سدھار گئے۔
ان کا داہ کرم سنسکار ویدک ریتی سے
کیا گیا ۔

آریہ سماج جنڈیالہ گورو ان کی اکال
مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔
اور ان کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی
کرتا ہے۔ آپ آریہ سماج کے بڑے ہی
انوراگی تھے۔ پرماتما اُن کی آتما کو شانتی
پردان کریں ۔ (دیوبین پردھان)

گورو کل رائے کوٹ

۲۷-ستمبر کو گوروکل
نواسیوں کی ایک
سبھا ہوئی۔ اس میں گوروکل کے اننیہ
بھگت سردار کرم سنگھ جی نمبردار (اکھاڑ)
کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور
پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ مرتک کی آتما
کو سدگتی اور ان کے رشتہ داروں کو پرماتما
شانتی پردان کرے ۔ (پرمانند شاستری)

منتری سائیں داس جی۔ بابو کرشنا نند جی۔
نئے ادھیکاریوں نے بڑی پرسنتا اور
اُتساہ سے تمام کام سنبھال لیا ہے۔
(مہراج ودید منتری آریہ سماج ہذا)

علاولپور میں دوآبہ آریہ یووک سمیلن

۹-۱۰-۱۱-نومبر کو رکھا گیا تھا۔
اس وچار سے کہ دوآبہ میں دوآبہ کے
وِدوان مہانو بھاووں کی مدد سے پہلے آریہ
یووک سماجیں قائم کر لی جائیں۔ اس
لئے اب ماہ اپریل ۱۹۴۱ء کے پہلے
ہفتے میں بڑی دھوم دھام سے آریہ
یووک سمیلن کیا جاویگا۔ دوآبہ کے آریہ
مہانو بھاووں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ
ہر ایک گرام اور ہر ایک شہر میں سماجیں
قائم کریں۔ جس جگہ کسی وِدوان کی ضرورت
ہو ہمیں اطلاع دیں۔ ماہ دسمبر سے لے کر
آخیر مارچ ۱۹۴۱ء تک خاص طور پر
بھرمن کرنے کا پربندھ کیا جاوے گا۔
تاکہ چھوٹا بڑا کوئی نگر ایسا نہ رہے جہاں
یووک سماج قائم نہ ہو۔ اس پروگرام کے
مطابق دوآبہ کا آریہ یووک سمیلن سپھل
بنایا جاوے گا۔ ۱۷ سے ۲۰-دسمبر تک
مہاشہ ہربنس لال جی مجرم ودیارتھی نواسی
نے علاولپور میں پرچار کیا۔ آریہ یووک

دانی پُرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کرکے

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھالیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس
کے انتظام کیلئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس
وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔
کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی جو سہائتا کر سکیں کریں۔
ہمیں مکان کیلئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری
سہائتا کریں۔

رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں

المشتہر
ہیرانند شرما (آف امرت دھارا) منتری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کو بھجن اور چمٹا بجانا سکھایا۔ آریہ یودک سماج کے ڈلس وبرہ شام چوراسی آریہ ویر دل کے اُتسو ونگر کیرتن میں شامل ہوئے۔

(دھرم پال منتری)

پنڈت دھرمیندر جی شاستری کا دورہ

بجارت۔ ورشنیہ کمار پریشد کے پردھان پنڈت دھرمیندر جی شاستری آریہ کمار سبھاؤں کے ترکیبنگ وسنگٹھن ارتھ مدھیہ اکتوبر سے ایک ماہ کے لئے پنجاب پرانت میں دورہ کریں گے۔ پنجاب کی جو کمار سبھائیں شاستری جی کو اپنے یہاں وشیش روپ سے بُلانا چاہیں۔ وہ کرپا کر کے فوراً منتری بھارت ورشنیہ کمار پریشد چاندنی چوک دہلی کو سوچت کریں۔ جس سے اُن کے استھانوں کو بھی پروگرام میں شامل کیا جاسکے۔ کیونکہ پھر نشچت پروگرام میں پری ورتن کرنا مشکل ہوگا۔ (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ کا ساپتاہک ادھیویشن روی وار تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء کو پراتہ کال سات بجے ہوا۔ لالہ گوردتہ مل جی نے سندھیا پرارتھنا کرائی۔ بعد میں پروفیسر گیان چند جی کا منوہر اُپدیش ہوا۔ دوسرا ساپتاہک ادھیویشن روی وار تاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۴۰ء کو ہوا۔ پنڈت دولت رام جی شاستری نے سندھیا پرارتھنا کرائی۔ اور بعد میں پنڈت ہرسرام جی کا سُندر اُپدیش ہوا۔

(رواسدیو بہل ایم۔ اے منتری)

اوشیک نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب شری پنڈت ٹھاکر دت جی وید اَمرت دھارا کی شبھ پریرنا پر پنڈت امین چند جی آریہ کوی کی رسیلی اور مدھر کویتاؤں کو سنگرہیت کرنے کا نشچے کیا ہے۔ اور اس وشے میں کاریہ آرمبھ ہو رہا ہے۔ آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو اس شبھ کاریہ میں سبھا کو سہیوگ دینا چاہئیے۔ اور جن بن دو بھائیوں کے پاس پنڈت جی کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ بھجن ہوں۔ وہ کرپا کر کے سبھا کے کاریالیہ میں روانہ کر دیں۔ بھجن اکثرت کرنے کے بعد مشکور روانہ کر دئیے جائیں گے۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور)

لکھنؤ میں آل انڈیا راج آریہ سبھا کا دوسرا اجلاس

آل انڈیا راج آریہ سبھا کا دوسرا اجلاس لکھنؤ میں تعطیل دسہرہ میں لالہ خوشحال چند جی خورسند کی زیر صدارت ۶-۷-۸-اکتوبر ۱۹۴۰ء کو ہونے جارہا ہے۔ ہندوستان کے ہر حصہ سے بہت بڑی تعداد میں نمائندے لکھنؤ میں تشریف لا رہے ہیں۔ ان کے ٹھہرنے وغیرہ کا انتظام پنڈال کے قریب ہی کیا جارہا ہے۔ امین الدولہ پارک میں ایک وسیع پنڈال بنایا جارہا ہے۔ جس میں ایک وقت میں تیس ہزار جنتا بیٹھ سکے گی۔ استقبالیہ کمیٹی کا دفتر د سمیلن الدولہ پارک میں ہی رہے گا۔ سمیلن کے متعلق ساری اطلاعات دفتر سے موصول ہوسکیں گی۔ دفتر کے قریب ایک ٹکٹ گھر ہوگا۔ جہاں سے نمائندے اور سواگت سمتی کے ممبران کو بیج اور ٹکٹ داخلہ ملیں گے۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند منتخب صدر آل انڈیا راج آریہ سبھا ۶-اکتوبر ۱۹۴۰ء کو لکھنؤ کلکتہ میل سے پہنچ جاویں گے۔ ان کے استقبال کے لئے بہت زور سے انتظام ہو رہا ہے۔ اس روز شہر میں ایک جلوس نکالا جائیگا۔ اور شام کو صاحب صدر اور استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین کے بھاشن ہونگے۔ سبجیکٹ کمیٹی کی بیٹھک ہوگی۔ اور ۷ و ۸-اکتوبر ۱۹۴۰ء کو متعدد ریزولیوشن پروے اجلاس پیش کئے جاویں گے۔ ۸-اکتوبر کو استقبالیہ کمیٹی کی ایک بیٹھک ہوگی۔ جس میں سمیلن کے متعلق اہم معاملات پیش ہوں گے۔ جنتا کی جانکاری کے لئے سمیلن کا پروگرام تفصیل کے ساتھ دیا جاوے گا۔

(گنگا پرشاد جنرل سکریٹری آل انڈیا راج آریہ سمیلن ستی آریہ سماج گنگا پرشاد روڈ لکھنؤ)

۲۷ویں گاندھی جینتی

کھادی ایک خالی کپاس کا کپڑا نہیں ہے۔ کھادی ایک نئے جیون کا اَبھِنّو انگ ہے۔ یہ نیا جیون ہے سماج سوابھیمان سادگی اور سہیوگ۔ جب ہم ان گنوں کو اپنے جیون میں دھارن کریں گے۔ تبھی ہم سچے سُکھ اور شانتی کے مالک بن سکیں گے۔ مجھے اُمید ہے کہ آگامی گاندھی سپتاہ میں سروساد ھارن بڑے پیمانہ پر کھادی خریدیں گے۔ اور سچے سُکھ اور شانتی کے سوامی بنیں گے۔

(شنکر وناتھ نری دیو)

گوروکل رائے کوٹ کے سماچار

تمام برہمچاری جو کہ یاترا کیلئے ڈیوزی گئے تھے کشلتا پوروک گوروکل پہنچ گئے ہیں۔ ہر ایک برہمچاری کا وزن بڑھ گیا ہے۔ گوروکل کا ۲۱واں جنم دن ۲۸ ستمبر ۱۹۴۰ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا تھا۔ پڑھائی یکم اکتوبر سے شروع ہے۔ تمام برہمچاری تندرست ہیں۔ آج کل گوروکل میں موسم بڑا اچھا ہے۔ گئوشالہ میں بہت سی گئوئیں سُوئی ہوئی ہیں۔ اس لئے دودھ دہی کی بڑی موج ہے۔ گوروکل کا پروپکاری ادھشٹھاتا ترقی کر رہا ہے۔

گوروکل اندرپرستھ

آریہ جنتا کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ گوروکل اندرپرستھ کی سلور جوبلی فروری کے انتم سپتاہ میں بڑی دھوم دھام سے منائی جاویگی۔ سلور جوبلی کے سمبندھ میں کام شروع ہو گیا ہے۔ دھن سنگرہ کے ڈیپوٹیشن تیار ہو گئے ہیں۔ شری پروفیسر گوپال جی کی ادھیکشتا میں ایک ڈیپوٹیشن انبالہ چھاؤنی پہنچا۔ شری لالہ بلاقی داس جی اور شری لالہ اگرسین جی کے اُدیوگ سے تقریباً چار صد روپیہ دانی بھائیوں سے اکٹھا ہوا۔ آریہ سماج نے پچاس روپے۔ استری سماج نے ۲۵ روپے دان دیا۔ اس کے علاوہ مانیہ دانیوں نے کھلے دل سے گوروکل کو دان دیا۔ انبالہ چھاؤنی میں ڈیپوٹیشن کے سپھل ہونے کا شریہ شری لالہ بلاقی داس جی اور لالہ اگرسین جی سنر کھشکوں کو ہے۔ گوروکل آریہ ہندوؤں کی پراچین سنسکرتی کا سُپتر اُدھار کرنے والی سنستھا ہے۔ اس کا پالن پوشن آج تک غریب آریہ جنتا نے ہی کیا ہے۔ امید ہے کہ سب ہندوؤں کی نیک کمائی سے یہ سنستھا ترقی کی طرف گامزن رہے گی۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ جہاں جہاں گوروکل کا ڈیپوٹیشن پہنچے گا۔ وہاں کے آریہ ہندو...

سخت سردرد میں

گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سردرد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے اور بال لمبے۔ کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے فی شیشی

ایجنسی

لاہور:- ہسپتال روڈ لدھیانہ:- اسٹور دشند ہالیہ کوچہ لاٹو مل

گوروکل کانگڑی فارمیسی سپرڈ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

بقیہ صفحہ
پرچار پدھتی پریہ وچار کی ضرورت

اعلیٰ نئے خیالات سے لابھ اُٹھا سکتی ہے ہمارے پرچار پر ہزاروں روپے ماہوار خرچ ہوتے ہیں۔ پرنتو سوائے اس کے کہ ہم اپنے وچاروں کو دوسروں تک سرسری طور پر پہنچا دیں۔ اور اُپدیشوں تھا لیکچروں پر سینکڑوں روپیہ پبلک کا اکٹھا کر کے خرچ کر دیں۔ اور کوئی اتنا مفید اور زوردار نتیجہ نہیں نکلتا۔ جتنا کہ نکلنا چاہیئے ٭

آریہ سماج کو اپنے پرچار کی پدھتی پر پُنہ وچار کرنا چاہیئے۔ اور عہد حاضرہ کے آسان اور سہل طریقوں کو اپنانا چاہیئے۔ اس دِشہ میں آریہ سماج کے لیڈروں اور نیتاؤں کا فرض ہے۔ کہ جہاں وہ پرچار پدھتی کو پری ورتن کرنے کی کوشش کریں۔ وہاں عوام تک اپنے خیالات پہنچانے کے نئے نئے ذرائع استعمال کریں۔ جب تک ہم دُنیا کے ساتھ ساتھ اپنے پرچار کے طریقوں کو پری ورتن نہیں کریں گے۔ ہم اپنی صداقت کو زیادہ روشن صورت میں دُنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ اسلئے آریہ بھائیوں کو عملی طور پر کوئی ایسی سکیم سوچنی چاہیئے۔ جو زیادہ بہتر اور مفید ہونے کے علاوہ حالات حاضرہ کے مطابق ہو۔ آشا ہے۔ کہ آریہ جگت رِشی دیانند کے پیغام اور اس کے بتلائے ہوئے سِدّھانتوں کے انوسار دُنیا کی تبدیلی میں تبدیل ہو کر اپنے آپکو ہدایت کا بہترین پیغامبر بنا سکیں گے ٭

آریہ جگت میں آریہ ورت کا شاندار سواگت

مہاشہ مدن جیت جی منتری آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی ۲۸ ستمبر کی چِٹھی میں

لکھتے ہیں۔ ہمارے ہفتہ وار پتر نمستے!۔ آپ کا ارسال کردہ "آریہ ورت" پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ یہ پرچہ بہت اچھی طرح سمپادن کیا گیا ہے۔ استریوں اور کنیاؤں کے لئے تو یہ نہایت ہی شاندار تحفہ ہے۔ سنگیت سبھا نے تو کمال کر دیا ہے۔ آشا کرتا ہوں کہ مستقبل میں بھی اسی پرکار کے گیت دیتے رہیں گے۔ ہاسیہ کا مضمون تو نہایت عمدہ تھا۔ استریوں کی پارلیمنٹ خوب بنائی گئی ہے۔ یہ پتر آریہ سماج میں نئی کرانتی لادیگا۔ آج کل جن جن باتوں کی دلچسپی اور جانکاری کی آوشکتا ہے۔ وہ "آریہ ورت" پوری کر دیگا۔ پرماتما کرے آپکا یہ پتر کا جو ہماری بہن شکنتلا دیوی کے پرشارتھ کا مدھر پھل ہے۔ دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ میں کوشش کرونگا کہ اس کے اور گراہک بناؤں ٭

انفلوئنزا کے لئے یہ نہایت آسان اور قابل اعتبار علاج ہے۔ اس میں ایک بھی ایسا جزو نہیں۔ جو زہریلا یا نقصان دہ ہو۔ اس کے استعمال سے فوری آرام آنے کے ساتھ ہی بیماروں کے حقیقی اسباب کو دفعہ کر کے مستقل طور پر صحت بخشتی ہے ٭

امرت دھارا تمام بیماریوں کے جراثیم کو ہلاک کرنے کی زبردست طاقت رکھتی ہے۔ اور ان جراثیم کے حملے سے جسم کو محفوظ رکھتی ہے۔ تکلیف کو دُور کرتی اور درجۂ حرارت کو کم کرتی ہے۔ اور درد اور بے چینی سے نجات دیتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)

نصف ایک روپیہ ۴ (۱/۴) نمونہ آٹھ آنے (۸/)

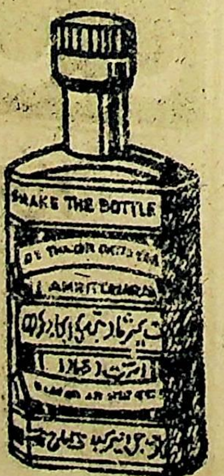

آج ہی کسی اچھی سی دکان سے ایک شیشی خرید کریں

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

نوٹ:۔ میسرز جیسا اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کیواسطے بات چیت یا خط و کتابت اُن سے بھی کی جا سکتی ہے ٭

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم ملسی شاگرد پرداگردال علیگڑھ کی

بال جیون گھٹی
اصلی میٹھی رجسٹرڈ

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور آنکی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں قیمت فی شیشی ۵ روپے عہ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا لیں مفت لو۔ ذیل منزلِ نام و پتے بھیجئے پر روپیہ کمانے کی کل صفت بھیجیں گے
المشتہر: منیجر بال جیون کار یالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

آریہ کمار اندولن

لقبیہ صفحہ

ہندوستان بھر کے آریہ کمار آپ دان مانگ رہے ہیں۔ اس لئے یقین ہے۔ کہ آریہ پرتینیدھی کماروں کی مانگ کو ضرور پُورا کریں گے۔ کے پاس میری یہ اپیل پہنچے۔ اُن کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کے جواب میں روپے جلد بھیجنے کا یتن کریں ٭ سبھاؤں اور کماروں کو چاہیئے میری اس درخواست کو شہر کے ایک ایک پر تشٹھت آریہ پرش تک دیں۔ اور روپیہ اکٹھا کر دہلی بھیج دیں۔ دُسہرہ اور دیوالی کی چھٹیوں میں دھن اکٹھا کرنے کے لئے کرتا ہوں۔ ابت وار ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۴۰ سے یہ کام شروع ہو کر ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء تک ختم ہونا ہے۔ جس سے ادھیکاریوں کو بارہ ہزار اکٹھا کرنے کے جھنجھٹ سے چھٹکارہ مل جائے۔ اور وہ کوئی ٹھوس کام کر سکیں ٭

آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں سے خاص طور پر درخواست ہے۔ اس تجویز میں پورا پورا حصہ لیں۔ صوبہ وار پر تشٹھت پرشوں کی اس پرکار رہائی ہے:۔

یو۔ پی سنیکت پرانت ۔ راجپوتانہ اور ۔ دو سو۔ پنجاب ایک سو۔ اور ممالک متوسط ایک سو۔ ۷۵۔ حیدرآباد دکن ۲۵۔ صوبے ایک سو۔

مجھے یقین ہے۔ کہ ہر ایک صوبہ ندھی سبھائیں۔ کمار سبھائیں۔ آریہ

قلیں لوالور ایسپول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر ۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر مفت بھیجی جاتی ہے ٭

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
SulemanUmar + Co.

Digitized by eGangotri

ہون یگیہ اور سواستھیہ

(از مہاشہ اوم پرکاش ستیارتھی جہلم)

یگیہ ویدک دھرم کی آدھار شلا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے لیکر جبکہ کہ تک جگ ہمارے سدھانت کے مطابق ۔۔۔ ورش ہونے والے ہیں۔ یگیہ آریوں کے مکھیہ کرتویوں (فرائض) میں شمار کیا جاتا رہا ہے۔ بچہ ہو تو یگیہ۔ شادی ہو تو یگیہ۔ یہاں تک کہ انسان کو موت کے بعد بھی اسی اگنی کی نذر کیا جاتا ہے۔ پراچین کال میں پرتیک بڑے کام کے لیئے یگیہ رچائے جاتے تھے۔ بیماری اور انیہ سب پرکار کے لوگوں میں خاص خاص پرکار کی ادویات سے یگیہ کر کے ان موذی امراض سے چھٹکارہ پایا جاتا تھا۔ ورشا کے ابھاؤ میں اور پتر کی پراپتی کے لیئے بھی یگیہ رچائے جاتے تھے۔ رامائن میں بھی اس کا کئی ستھانوں پر ذکر آتا ہے۔ لیکن جب سے یہ آریہ اور ویدک دھرم ہندو دھرم میں تبدیل ہوا ہے۔ تب سے یہ صرف پوجا پاٹھ کا کام رہ گیا ہے۔ لوگ اس کے فوائد کو بھول گئے ہیں۔ لیکن ہندوؤں نے ان یگیوں کے سسٹم کو جاری ضرور رکھا ہے آج بھی یو۔ پی میں چیچک کے نکلنے پر یگیہ کیئے جاتے ہیں۔ جنہیں دیوی کے ہون کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مگر

چونکہ لوگ ان اوشدھیوں کا پریوگ نہیں کرتے جن کے استعمال سے ان روگوں کے جراثیم ناش کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس لیئے یگیہ کا پورا پورا لابھ وہ لوگ اٹھا نہیں کر سکتے۔ ہر پرکار کے روگوں میں ہون ایک خاص قسم کی سامگری استعمال کر کے ہم اس مرض سے آسانی سے چھٹکارہ پا سکتے ہیں۔ لیکن ناواقفیت کی وجہ سے آج ہم ۔۔۔ حد مفید طریقہ کو بھول چکے ہیں۔

مہرشی دیانند جی سرسوتی نے ۔۔۔ کی توجہ یگیہ کی فلاسفی کی طرف آکرشت کی اس لیئے انہوں نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف میں فرمایا۔ کہ ہون کا تعلق پدارتھ ودیا سے ہے اس لیئے سواستھیہ کی قائمی کے لیئے ہر ایک ویکتی کو یگیہ رچانا اور باقاعدہ طور پر کرنا چاہیئے۔ اور یہ بھی بتایا کہ ہون نہ کرنا ایک جرم

۔۔۔ Scientific ۔۔۔ فوائد ۔۔۔ کیول شردھا کی دوا ۔۔۔ دیگر لوگوں کو ۔۔۔ کا اپدیش کرتے ہیں لیکن آج کل ۔۔۔ کیول شردھا سے لوگ ۔۔۔ تیار ہو جاتے ۔۔۔ Scientific ۔۔۔ بنا ان کے بتائے اسے اپنانے کو تیار نہیں ۔۔۔ وید بھگوان نے جگہ جگہ پر یگیہ کے فوائد بتلائے ہیں۔ اتھروید کے دوسرے سوکت ۔۔۔ ۳۱۔ منترا میں صاف لکھا ہے۔

इन्द्रस्य या मही दृषन् क्रिमे
विश्वास्थि तर्हणी तथा
पिनाष्मि सक्रिमीन दृवदा
इव ॥

ارتھ: یگیہ کی جو رسالہ شلا پر ۔۔۔ روگ کے Germs کا ناش کرنے والا ۔۔۔ اس سے ہتھیا وہی ہے ۔۔۔ کو پیس ڈالوں جیسے شلا سے چنوں کو پیس ڈالتے ہیں۔ اس سے آگے اتھروید ۔۔۔ میں لکھا ہے۔

...न्चामि त्वा
हविषा जीवनाय कम ...
...यक्ष्मा ...त राजयक्ष्मात्
...ग्राहिर्जग्राह यद्येतदेनं तस्या
...न्द्राग्नी प्र मुमुक्तमेनम् ॥

بھاوارتھ: کہ ہون سے تپ دق ۔۔۔ دور ہوتے ہیں۔ بیماری ۔۔۔ موذی روگ بھی ۔۔۔ اور اگنی کے پریوگ سے ۔۔۔ جاتے ہیں۔ ۔۔۔ ویدبھگوان فرماتے ہیں:

सहस्राक्षेग शतवीर्य्येण
शतायुषा हविषा हार्षमेनम्
इन्द्रो यथैनं शरदो नयात्यति
विश्वस्य दुरितस्य पारम ॥

ارتھ: ہون کی اس سامگری میں ہزاروں ۔۔۔ اوشدھیاں ملی ہوئی ہیں جو کئی پرکار کے ۔۔۔ لابھ پہنچاتی ہیں۔ سو ورش کی عمر پراپت ہوتی ہے۔ اور انسانی جسم میں جتنے نقائص ۔۔۔

گاؤ کشی اور مسلمان

یدی آپ گوشت خوری اور گئو کشی کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں نے اس بارے میں کیا وچار ہیں اور گئو ہتیا کو ملک کے لیئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں تو میری پستک گئو ہتیا اور مسلمان منگوا کر پڑھیئے "پرکاش" لاہور نے زبردست سماچنا کی ہے۔ اس پستک میں گئو ہتیا کے نقصان اور گئو رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پستک کو ان گنت تعداد میں منگا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کے لیئے یکمشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائیگا۔ قیمت ساڑھے چار آنے (۴۔۴) فی کاپی معہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:

سید مصطفیٰ حسن رضوی

ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گورو کل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سرمہ ضرور استعمال کریں

قیمت چودہ آنہ فی شیشی

ایجنٹ

پشاور ایجنٹ: میسرز پی۔ این گکھڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ ایجنٹ: ٹھاکر برادرز لوئر بازار شملہ

گورو کل کانگڑی فارمیسی گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

گہری نیند کا لطف

سائینس کی حیرت انگیز ایجاد

WESTON

ویسٹن

کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجئے وہ ایک گھنٹہ کے لیئے گہری نیند سو جائیگا۔ اور ہلانے جلانے سے بھی نہیں جاگے گا۔

قیمت صرف دو روپے (عہ) علاوہ محصولڈاک۔ اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو تو RACTION سونگھائیے قیمت صرف دو روپے (عہ)

کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں بھیجا جاتا گارنٹی کی جاتی ہے۔ کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں۔

ایسٹرن آرٹس اکاڈمی نمبر ۵۴ (P.W.L) دہلی

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل ستیلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر "پرکاش" ہسپتال روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 435.

ओ३म्

Founder: M. Krishna. B.A.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ پچیس سالوں سے

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ——— للعہ
ششماہی ——— ۲ عہ
برما ——— عہ
غیر ممالک ——— دس شلنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ایڈیٹر مہاشہ کرشن

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۲۸ اسوج سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۹

"پرکاش" کا نعرہ

قوم کو میں خواب غفلت سے جگاؤں گا ضرور
ماجرائے حالتِ خستہ سناؤں گا ضرور

ہر گھڑی قومی ترقی کا میں رکھوں گا خیال
اپنے دل میں اک نئی بستی بساؤں گا ضرور

قوم کے آرام کو مدِّ نظر رکھوں گا میں
اور اس کے رنج پر آنسو بہاؤں گا ضرور

دوسروں کی رہبری کرتا رہوں گا عمر بھر
راہِ گم کردہ کو میں رستہ بتاؤں گا ضرور

کھودتے رہتے ہیں جو اغیار کی خاطر گڑھے
اب ایسے بدکاروں کو خود اس میں گراؤں گا ضرور

گامزن ہیں جو رسومِ بد کی راہِ خام پر
رستۂ بے کار سے ان کو ہٹاؤں گا ضرور

موردِ آفات ہیں جو اپنی غفلت کے سبب
اب ایسے بے علموں کی بگڑی کو بناؤں گا ضرور

جتنے اہلِ قوم قعرِ جہالت میں پڑے
مشعلِ علم و ہنر ان کو دکھاؤں گا ضرور

درسِ حبِّ قوم دے کر غافلانِ قوم سے
آستانِ قوم پر سجدے کراؤں گا ضرور

گرد آلودہ کریں گے جو فضائے قوم کو
ان کو ترکیبِ امن کوشی سکھاؤں گا ضرور

داستانِ قوم کے سننے کا ہوگا جن کو شوق
حضرتِ شاکرؔ کے شعر ان کو سناؤں گا ضرور

شاکر

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

پکشی دیو منش جن - اس سے سادھن شیل
پرانو شواس پرشوامی بھی - ان چاول جَو تیل

(۱۵)

تپ شردھا اور ستیہ کا - فرض وِدھی دستار
برہم چریہ گرستھ کا - اسی سے ہے آدھار

(۱۶)

اس پُرش سے کان دو - چھدر ناسکا جان
آنکھیں دو جو دیکھتیں - بانی رَپت پران

(۱۷)

لوک پران کے سات یہ - جہاں اماتے دِچار
پران لینیں سب اندریاں - دشئے سات پرکار

(۱۸)

پربت اور سمدر بھی - اس سے سب ہو گئے
ندیاں اس سے نکلتیں - اس سے ات اُپجائے

(ھنیپنی)

ओ३म्

رِگ وید — یجر وید

ویدامرت

سام وید — اتھروید

ओ३म् अग्नि रक्षांसि सेधति शुक्र शोचिरमर्त्य।
शुचिः पावक इड्यः (४ ३/२६)

شبدارتھ (اگنی) یہ گیان سوروپ پرماتما (رکشانسی) نانا پرکار سے دُکھ دائیک جو دُشٹ پاپی راکشس ہیں - ان کو (سیدھتی) وناش کرتا ہے - کیسا ہے وہ پربھو جو (شکر شوچیہ) پرجولت پرکاش سوروپ اور (امرتیہ) مرن سے رہت (شُچی) شُدھ (پاوکہ) شُدھ کرنے والا (ایڈیہ) ستتی کرنے یوگیہ ہے ٭

اتھرو گان

(۱)

دُشٹ وناشک گیان مے - پتت پاون آپ
پوجا لائق آپ ہی - ہر لیجو مم تاپ
(۲) نمری پوجا سے رلیں - دھرم ارتھ و کام
موکش پدارتھ چار یہ - کیوں تمہیں پرنام

چُنے ہوئے پھول

(۱)

من کو وَش کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے سنتوش یعنی قناعت - یعنی پرماتما کے دیئے ہوئے دھن و دولت کو کافی سمجھنا - اور دوسرے کے زیادہ دھن کو دیکھ کر جی نہ للچانا ٭

(۲)

جب کیشن نے یدھشٹر سے پوچھا کہ مجھے کوئی حیران کرنے والی بات بتلایئے تو انہوں نے فرمایا - کہ ہم روزانہ آدمیوں کو مرتا ہوا دیکھتے ہیں - لیکن یہ کبھی خیال نہیں کرتے - کہ ہم نے بھی ایک دن مرنا ہے - اگر کوئی پوچھے - کہ اس اعتبار کی وجہ کیا ہے کہ تم ہمیشہ رہوگے - باقی لوگ سب کوچ کر جائیں گے - تو جواب نہیں دیا جا سکتا ٭

(۳)

کسی کی موت پر افسوس کرنا - ورثاب کرنا

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۷ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۲) سنسکار ودھی ۴ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ر - (۳) سنگ و پہ آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) ویو ہار بھانو ۱ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱/۲ر (۵) پنچ مہا یگیہ ودھی تین پیسے - ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) گئو کرونا ندھی ۱ر - ۲۵ سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سیکڑہ (۷) آریہ اُددیشیہ رتن مالا دو پیسے سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سیکڑہ - ہون منتر دو پیسے سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سیکڑہ ٭

دیگر پستکیں دشٹی کی پہیلی ۱۲ر - آریہ پروپدھتی ۱۲ر - ستیارتھ پرکاش ۱۲ر - نو اُپنشد پرکاش ۱۲ر - ویدک تتو گیان ۳ر - کرتویہ درپن ۱ر - آریہ جیون ۶ر - یوگ مارگ ۳ر - جیون پتھ ۵ر - وید میں استریاں ۸ر - بھارتیہ سماج شاستر ۶ر - وید اُپدیش ۸ر - آریہ منتویہ درپن ۶ر - آریہ کمار سمرتی ۳ر - خطرہ کا بگل دس روپیہ سیکڑہ یا ۲ر فی کاپی ٭

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیوندر پال نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے - اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا - اصلی قیمت آٹھ روپے رعایتی چھ روپے ۔

اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہیئے

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگتا معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے - چرک مول ایک جلد میں چار روپے - سشرت فی جلد چار روپے ٭

ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں اور تمام پستکیں پَونی قیمت پر لیں ٭

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

روزانہ استعمال کے دوا اَوشدھ

صحت برقرار رکھنے کیلئے ذیل کے دو اَوشدھ ہر ایک نر ناری کو روزانہ استعمال کرنے چاہئیں

آنکھوں کے لئے

بھیم سینی انجن

یہ بے نظیر سرمہ ہر روز سنان کے بعد استعمال کرنے سے نظر برقرار رہتی ہے - اور آنکھوں کی کھاج - پانی بہنا - دھندلاپن وغیرہ کو فائدہ پہنچتا ہے ٭

قیمت فی شیشی تین ماشہ ۱/۲ ۴ر ٭

دانتوں کے لئے

دنت دھاون چورن

یہ خوشبودار منجن ہر روز صبح و شام استعمال کرنے سے امراض دانت اور مسوڑھا مثلاً ماسخورہ - پائیوریا وغیرہ دور ہو جاتے ہیں - اور دانت صاف رہتے ہیں - اور قوتِ ہاضمہ تیز ہوتی ہے -

قیمت فی شیشی ۲ اونس ۱/۲ ۵ر ٭

تمام شدھ آیورویدک اوشدھ ملنے کا پتہ :-

مینیجر - ڈی - اے - وی فارمیسی - لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

۲۸ اسوج سمت ۱۹۹۷

پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)

۱۳۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء

جلد نمبر ۳۶	دیانندابد ۱۱۷۔ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۳۹

رشی نمبر کے متعلق اہم نویدن

...پرکاش" کا ایک ہی ہفتہ ہوگا۔ اس
...رشی نمبر نکلے گا۔ جو ۲۰۔ اکتوبر کو
...ہو جائے گا۔ گویا رشی نمبر ۲۰
...کا مشترکہ پرچہ ہوگا۔ چونکہ رشی نمبر
...کے بعد کوئی اور انک
...اس انک کے
...اس لئے اس کے متعلق جو کچھ
...اسی انک میں کہا جا سکتا ہے۔
...پوچھو تو کہنے کو کوئی نئی بات ہے
...انہی باتوں کو دوہرانا ہے۔
...اس سے اس سمبندھ میں کہتا
...ہوں۔

...رشی نمبر پرکاشت کرنے کی یہ تھا
...سے پہلے پرکاش اسے ہی جاری کی۔
...اس لئے کہ آریہ سماج کو اس کے
...ایک دوارا چھوڑے ہوئے اندولے
...پورتی کے لئے آکشا پت کیا جا سکے۔
...آریہ سماجیوں کو آریہ سماج کی سیوا میں
...پرادر دھرمیوں کو آریہ سماج سے
...پرت کیا جا سکے۔ یہ کام اپدیشکوں۔
...یا کتابوں سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے
...اپدیشک یا ٹکٹ ایک دن میں
...ایک ہی ستھان پر پہنچ سکتا ہے۔
...ہندوستان میں سینکڑوں بڑے بڑے
...اور ہزاروں گرام ہیں۔ ان سب ستھانوں
...لوگوں تک رشی کا سندیش پہنچانے
...اتنے ہی اپدیشک چاہئیں۔ جو
...ممکن نہیں۔ اگر ممکن ہو تو بھی ان کے
...پر خرچ کا اندازہ کروڑوں تک جا
...یقیناً آریہ سماج جیسی سوسائٹی اتنے
...خرچ کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ نہ اس کے
...پرچارکوں کی اتنی بڑی فوج ہی ہے۔
...ٹریکٹوں میں بھی تو رشی کا پیغام پہنچانا
...ہے۔ کیا ہم ودلیوں میں اپنے
...ہزاروں اور سینکڑوں کی تعداد
...کی استطاعت رکھتے ہیں ہمارا
...کہ نہیں۔ اسی طرح پرچار کا دوسرا
...کتب اور ٹریکٹوں کی تقسیم بھی کامیاب
...ہو سکتا۔ کیونکہ ایک کتاب یا ٹریکٹ
...ایک ہی ودوان کے وچاروں
...اسے مفت بانٹنا ہوگا۔ اسے چھپنے
...ایڈریس اکٹھے کرنے ہوں گے
...ایڈریس مل بھی جائیں۔ تو بھاری ڈاک
...کرنا ہوگا۔ بخلاف اس کے اخبار کا
...اس کا خاص نمبر دیشی بھر کے
...کے ودوانوں۔ نیتاؤں اور شاعروں
...تخیلات کا شاندار مرقع ہوتا
...ہندوستان بھر کی اعلیٰ پایہ ہستیوں کے
...ایک ہی پرچہ میں پڑھنے کو مل

جا سکتے ہیں۔ پھر کم از کم خرچ پر زیادہ سے زیادہ پرچار دینا اسی کا کام ہے۔ کیونکہ وہ اپنا نصف کے قریب خرچ اشتہار۔ دن دوارا وصول کر سکتا ہے۔ پھر ڈاک خانہ کی طرف سے اسے ڈاک محصول کی کافی رعایت حاصل ہے۔ دس تولہ کی وزنی ایک کتاب ۵ پیسے محصول ڈاک خرچ کرنے پر ہی کسی جگہ بھیجی جا سکتی ہے۔ لیکن اتنے ہی وزن کا ایک اخبار صرف ایک پیسہ کے خرچ پر ہندوستان کے ہر کونہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اخبار کے اپنے خریدار و ایجنٹ ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ مستحق اصحاب میں یہ نمبر تقسیم کر کے پرچار کا مہتو پورن کاریہ بہت کم خرچ پر ہو سکتا ہے۔ آریہ سماجیں نمبر مفت بانٹنا نہ چاہیں۔ تو بیچ سکتی ہیں۔ کیونکہ یہ کتاب کے مقابلہ میں سستا اور سندر گلدستہ ہوتا ہے۔ اس لئے آسانی سے بک جاتا ہے۔ اس طرح وہ بنا کچھ خرچ کئے رشی کا سندیش اپنے قصبہ کے اُن لوگوں تک جو آریہ سماج کے اصولوں اور تعلیم میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ آسانی سے پہنچا سکتی ہیں۔ لیکن اگر کچھ خرچ بھی کرنا پڑے۔ تو خوشی سے کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ پرچار کا یہ وششٹ اوسر سال میں صرف ایک بار آتا ہے۔ اس دن رشی نے سارے سنسار کو آریہ بنانے کے لئے رچے ہوئے یگیہ کو آریہ سماجیوں کے حوالے کیا تھا۔ اس کو پورن کرنا ان کا کرتویہ ہے۔ اور اس کو پورا کرنے کا طریقہ سوائے رشی کے سندیش کو دوسروں تک پہنچانے کے کوئی نہیں ہے۔ اور رشی کے سندیش کو عوام تک پہنچانے کا اُتم اور سستا سادھن ہے رشی نمبر۔ جتنی زیادہ سنکھیا میں رشی نمبر بانٹا جائے گا۔ اتنے ہی ادھک لوگوں تک رشی کی آواز پہنچے گی۔ رشی کی آواز آریہ سماج کا پیغام

ہے۔ اور آریہ سماج کا پیغام رشی کا سندیش۔ اس دودھرمیوں تک پہنچانے کے لئے نکالے گئے وششٹ انک کو ادھک سے ادھک لوگوں تک اریوں کا نہ پہنچانا رشی کے پرتی کرتگھنتا ہے۔ ایک ایک آریہ سماج اور آریہ پورشی کا اپنے پرتی کچھ بھی رِن سمجھنا ہے فرض ہے۔ کہ وہ "پرکاش" کے رشی نمبر کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچا کر اس رِن سے اُرِن ہونے کا یتن کو کرے +

کئی دوستوں سے مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ کہ ہندی پڑھے لکھے بھائیوں اور استریوں تک رشی کا سندیش پہنچانے کیلئے رشی نمبر ہندی میں بھی چھپنا چاہیئے۔ سادھارن اوستھا میں ہی ہندی رشی نمبر چھاپنے کا ساہس نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہندی چھپائی کا خرچ اُردو سے اڑھائی گنا زیادہ ہے۔ پھر ان دنوں تو کاغذ بھی تنگی کی وجہ سے اڑھائی گنا مہنگا ہے۔ پھر جو ساہس اس ورش رشی نمبر ہندی میں بھی نکالنے کا کیا گیا ہے۔ تو یہ کس بھروسے پر؟ یقیناً" رشی کے پرتی آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کی شردھا اور پریم کے آدھار پر ہی۔ اس آشا پر کہ وہ ہماری پوری پوری سہائتا کریں گے۔ اُردو رشی نمبر کی ہی مانگ ہر سال کم ہوتی جاتی ہے۔ تو ہندی کی اس سے ادھک کیسے ہو سکتی ہے۔ جبکہ ہندی کا اُردو سے پرچار ہی کم ہے۔ کاغذ اور چھپائی کی گرانی نے اخباروں کی کمر توڑ دی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں چھپنے اور ہزاروں روپیہ کمانے والے ولائیتی اخباروں کی ضخامت آدھی رہ گئی ہے۔ اور وہ اپنے وششٹ انک چھاپنا بند کر چکے ہیں۔ اس لئے کہ انہیں کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ مگر ہم تو رشی نمبر آرتھک لابھ کے لئے پرکاشت نہیں کرتے۔ یہ تو ایک پرکار کا دھارمک یگیہ ہے۔ جو برسوں سے رچایا

جا رہا ہے۔ جب دنیا کے سب کام چل رہے ہیں۔ اور جنگ کے کارن رُک نہیں گئے۔ تو رشی نمبر ہی کاغذ کی گرانی کی وجہ سے کیوں بند ہو؟ ہمیں آریہ بھائیوں کے تیاگ سپہوگ۔ پریم اور رشی کے پرتی شردھا پر پورا پورا بھروسہ ہے۔ اس لئے ہم نے کاغذ اور چھپائی کی گرانی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس بار اُردو کے ساتھ ساتھ ہندی رشی نمبر نکالنے کا بھی نشچیہ کیا ہے۔ بدیہی اس پر اس طرح گت ورش کی اپیکشا پانسو روپیہ ادھک خرچ کرنا پڑے گا۔ چھپائی کا کام شروع ہو چکا ہے۔ یہ انک ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک تو اس کے کئی صفحے چھپ بھی چکیں گے۔ یہ نمبر کس قدر شاندار ہوگا۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ "پرکاش" کی یہ بھینٹ رشی کی شان کے عین شایاں ہوگی۔ اس کی ایک جھلک دیکھنی ہو تو صفحہ ۱۶ پڑھ دیکھئے +

انت میں مجھے آریہ بھائیوں اور سماجوں سے صرف یہ کہنا ہے۔ کہ وہ اب دیر نہ کریں۔ فوراً زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور انکی قیمت بحساب تین آنے فی کاپی منی آرڈر سے ارسال کر دیں۔ جن کی قیمت پیشگی وصول ہوگی۔ صرف انہیں کو رشی نمبر بھیجا جا سکے گا۔ رشی نمبر کی قیمت نہ بلیوں سے وصول ہوگی نہ وی۔ پی سے۔ منی آرڈر سے پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک کی رعائیت دی جائے گی۔ اس لئے قیمت منی آرڈر سے پیشگی ہی آنی چاہیئے۔ وقت پر آنے والی فرمائشوں کی تکمیل ممکن نہ ہوگی۔ کیونکہ رشی نمبر اتنا ہی چھپوایا جائے گا۔ جتنی کہ مانگ ہوگی۔ اس لئے آرڈر جلد سے جلد آنے چاہئیں +

آشا ہے۔ کہ اس ورش جنگ کے کارن بڑھے ہوئے فالتو خرچ کے پیش نظر آریہ سماجیں اور آریہ بھائی گت ورشوں سے دُگنے پرچے طلب کریں گے۔ تاکہ یہ دھارمک یگیہ پورے طور پر سپھل ہو سکے۔ ستیہ دیو

ورکی آوشیکتا

ایک پڑھا دیشنیہ سوسنسکرت سیلو گیہ سوشیل گرہ کاریوں میں نپن گانا بجانا جاننے والی انگریزی مڈل و ہندی بھوشن پاس سندر کنیا کے لئے نرامش بھوجی سوسنسکرت آریہ بر سرِ روزگار ور کی ضرورت ہے +

ایڈیٹر "پرکاش" ۔ لاہور

سدرشن چکر

دیال باغ کا ماحول ان دنوں کچھ اس قدر "دلچسپ" ہو رہا ہے۔ کہ ہر ہفتہ اس کی سیر خود کرنے اور اپنے ناظرین کو کرانے کو جی چاہتا ہے۔ اس ہفتہ کی سیر میں ہمارے ناظرین کو "دیال باغ" کے ڈمی گورو مہتہ جی کے متعلق کافی واقفیت ملے گی۔

اگست کے تیسرے ہفتے مہتہ جی جودھ پور کے دورہ پر گئے۔ ست سنگ میں آپ نے اپنے میزبان مہتہ گورسرن داس سے مخاطب ہو کر کہا — "میں دیاکھیان نہیں دیتا۔ اور نہ ہی سوالوں کا جواب دیتا ہوں۔ بالآخر میری مخالف پارٹی کو میری نسبت کیا اعتراضات ہیں؟"

رائے بہادر گورسرن داس نے کہا کہ "پہلا اعتراض تو یہ ہے۔ کہ کارخانوں کی طرف بہت زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ دوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ بچن قطعی نہیں ہوتے۔ اور تیسرا اعتراض پونڑ کل سے جو سلوک کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق ہے"۔

مہتہ جی نے جواب میں کہا۔ کہ صاحب جی مہاراج نے خود ایک بھنڈارہ میں بذریعہ ایک ریزولیوشن سبھا کے جلسے میں ۵ سال کی سکیم پاس کرا کر "پریم پرچارک" میں شائع کروائی۔ اور انہی کے حکم سے ایک کروڑ کی سکیم کو پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دوئیم بچن کافی ہو چکے ہیں۔ اور حضور صاحب جی مہاراج نے کچھ باقی نہیں چھوڑا۔ اور میں بچن نہیں کہتا ہوں۔ بلکہ "بچنا" کہتا ہوں۔ یعنی لوگوں کو مصیبت سے بچاتا ہوں۔ بچن اور بچنا میں صرف ایک الف کا ہی تو فرق ہے"۔

مزید فرمایا "ابھی حال ہی میں مختلف شہروں سے میرے نام متعدد خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں مجھے گدی سے اترنے کے لئے کہا گیا ہے۔ لیکن یہ گدی میری ہے۔ کس کی ہمت ہے۔ جو مجھ سے چھین سکے۔ اتنا کہنے کے بعد ست سنگیوں سے مخاطب ہو کر کہا "دیکھو ہم بچن کرتے ہیں"۔ اتنی دیر تک بولا تو یہ بچن نہیں ہے؟

بقول "پیارا دیال باغ" غیر ست سنگی اس قسم کی خصوصیات سن کر حیران و ششدر رہ گئے۔ اور یہ کہہ کر اٹھ گئے۔ کہ یہ اچھا دیاکھیان ہو رہا ہے۔ بکواس ہے پاکھنڈی ہے۔ جھوٹا گورو ہے۔ چلو یہاں وقت ضائع کرنا مناسب نہیں۔

اگلے دن ٹی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ جس میں بہت اصرار کرنے پر جب کچھ بولنے کے لئے مہتہ جی اٹھے۔ تو دیال باغ کی صنعتی و تجارتی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ورزش کے فوائد بیان کرنے لگ پڑے۔ درمیان میں جب مہتہ جی اٹک جاتے تھے۔ تو رائے بہادر انہیں سہارا دیتے تھے۔

ایک جگہ نواب محمد دین چودھری نے بتایا۔ کہ یوں فرمائیے۔ لوگ حیران تھے۔ کہ مہتہ جی مذہب کے متعلق ایک لفظ بھی نہ۔۔۔

سمپادکیہ وچار

کیا یہ صحیح ہے؟

کیا یہ صحیح ہے۔ کہ ضلع کانگڑہ کے پچاس ہزار اچھوت اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں؟ ہمیں یقین نہیں آتا۔ کیونکہ اس قسم کی بے سروپا خبریں اس سے پہلے کئی بار پھیل چکی ہیں۔ تب بھی ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم پتہ لگائیں۔ کہ یہ افواہ کہاں تک صحیح ہے؟ اگر اس میں ذرا بھی صداقت ہو۔ تو آریہ سماج اس سمبندھ میں اپنا فرض ادا کرے۔ دونو پرانتک سبھاؤں کو جلد از جلد ادھر توجہ دینی چاہیئے۔

سرحد کے مصیبت زدگان کی امداد

مسز امرت کور آنریری سیکرٹری فرنٹیر ہندو ریلیف کمیٹی کلکتہ کی طرف سے سرحد کے متعلق مصیبت زدگان میں بائیس سو روپیہ بطور امداد تقسیم کیا جائیگا۔ یہ وہ دھن ہے جو بہار اور بنگال کے درد مند مہانو بھاؤ سجنوں نے انہیں اسی اُدیش کے لئے دیا ہے۔ سرحد کے ہندوؤں کو قبائلی درندوں کے ہاتھوں بہت نقصان اٹھانے پڑے ہیں۔ اس لئے یہ دھن اُن کے نقصان کی تلافی نہیں کر سکتا۔ گورنمنٹ سرحد کو چاہیئے۔ کہ اس کام میں مدد دے۔

سوشلزم کی ناکامی

سوشلزم نے روس میں جنم لیا۔ لیکن وہاں اس کا تجربہ ناکام رہا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ تمام انسان برابر نہیں ہو سکتے۔ کیا شکل و صورت کے لحاظ سے اور کیا عقل و رتبہ کے لحاظ سے۔ روس میں پہلے پرائیویٹ جائیدادیں بنانے کی اجازت نہ تھی۔ دو سال ہوئے۔ یہ پابندی اٹھا دی گئی ہے۔ اب مفت تعلیم کا پروگرام بھی سات سالوں تک کے لئے محدود کر دیا گیا ہے۔ کل ہم سنیں گے کہ سوویٹ گورنمنٹ سبھی کاروں کو کام مہیا کرنے کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو رہی ہے۔ دراصل گُن کرم سوبھاؤ پر آشرت ورن بیوستھا ہی ایک آدرش سسٹم ہے۔ جیسے مشکل کا صحیح حل کہا جا سکتا ہے۔

یہ بھی دیکھا وہ بھی دیکھا!

دوسرا سمبندھی ہندو قانون میں یہ ایک خامی ہے۔ کہ اگر کوئی مرد ایک وقت ایک سے زیادہ پتنیاں کرنا چاہے تو اسے ممانعت نہیں۔ اگرچہ استریوں کیلئے بھی کوئی بندش نہیں مگر رواج سے مجبور استریاں تو اس بدعت سے پاک ہیں۔ پرُش نہیں۔

لداخ میں بودھ استریاں ایک سے زیادہ پتی رکھتی ہیں۔ رواج ہی ایسا ہے۔ اب بودھ ینگ مین ایسوسی ایشن کی درخواست پر اس بدعت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ لیکن کوئی ہے۔ جو پرشوں پر بھی ایسی ہی پابندی عائد کروا سکے۔

شیگھر آرڈر دیجئے! رشی نروان اتسو پر — ہر چار اتنے مفت، بانٹنے کے لئے — شیگھر منگوائیے!

"رشی گان"
ہندی — قیمت چار آنے
اردو — قیمت چار آنے

رچئیتا:- شری ہنتی علاد لپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور

"رشی گان" رشی دیانند کی ۲۶۶ درجن تھا ۲۳ ادھیاؤں میں سمپورن جیونی ہے۔ استریوں کے پاٹھ کیلئے اتی اُتم گٹکا ہے۔ بالک بالکائیں۔ استری پرش بھی بہت لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ وہی پستک ہے۔ جس کے کچھ ادھیائے سن کر آچاریہ رامدیو جی جھوم اُٹھے تھے۔ اس میں رشی جیون کی سبھی گھٹناؤں کا نہایت سہت پورن ورنن ہے۔ دوہے گائے بھی جا سکتے ہیں۔ اتنہ یہ جیونی گا کر سُر کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے۔

موٹا ٹائیپ۔ سندر چھپائی۔ بڑھیا کاغذ۔ مولیہ ہندی اُردو صرف چار آنے (۴ر) ۲۵ کاپی ۵ روپے (۵ر) پچاس کاپی آٹھ روپے۔ یکصد کاپی پندرہ روپے۔

ادھک سے ادھک سنکھیا میں منگوا کر بانٹیے۔

ملنے کا پتہ:- ایڈیٹر "پرکاش" کچا نسبت روڈ۔ لاہور

آچاریہ امدیو جی کی سمتی

"میں نے ہنتی جی رچت رشی گان کے کچھ ادھیائے سنے ہیں۔ دیر سے میں ایک ایسی ہی رشی جیونی کی آوشیکتا انوبھو کر رہا تھا۔ آج میں اس آوشیکتا کو شری ہنتی جی دوارا پورن ہوتا دیکھ کر پرسن ہوں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ استریوں میں اس کا پرچار انہیں آریہ سماج میں لانے کا اُتم سادھن سدھ ہو گا۔ میں ہنتی جی کو انکے اس مہان کاریہ کیلئے بدھائی دیتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ بھوشیہ میں وہ اس سے بھی ادھک ساہتیہ دوارا آریہ سماج کی سیوا کریں۔ آریہ سماج انکی ان سیواؤں کیلئے ان کا سدیو ابھاری رہے گا"۔

۲۸-۱۱-۲۷

سپرنٹنڈنٹ مردم شماری بنگال کا سرکلر

مسٹر شرت چندر بوس نے سپرنٹنڈنٹ مردم شماری بنگال کے اس سرکلر کی پُرزور مذمت کی ہے۔ جس میں مسلمانوں کی مردم شماری کا کام مسلمان کلرکوں ہی سے کروانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ فرقہ پرستی کا یہ زہر آج بنگال میں ہے۔ کچھ عجب نہیں۔ کہ سب صوبوں میں سرایت کر جاوے۔ اس سرکلر کے خلاف پُرزور پروٹسٹ کی ضرورت ہے ✦

آریہ کانگریس لکھنؤ

آج آریہ سبھا کا دوسرا ادھیویشن لالہ خوشحال چند جی خورسند کی صدارت میں ۔ اکتوبر سے ۸ اکتوبر تک لکھنؤ میں ہوا۔ جس میں پنجاب بنگال یو۔پی اور دیگر آدی پرانتوں کے دو سو سے زیادہ ڈیلیگیٹ شامل ہوئے۔ یہ دھان کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ انہوں نے اپنے اوجسوی بھاشن میں ٹھیک کہا۔ کہ آریہ سماج کا بچہ بچہ پاکستانی سکیم کو ختم کرنے کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دے گا"۔

کئی ہندو پورن ہرسنادسو لیکچار ہوئے۔ اجلاس سپھلتا پوروک سماپت ہوا ✦

وجے دشمی کا سندیش

وجے دشمی آتی ہے۔ ایک وار شک میلے کی اطلاع کرنے نہیں۔ ایک جیون سنچاری سندیش دینے۔ اور وہ سندیش ہے سنگٹھن کا۔ راون جیسے مہا شکتی شالی راجہ کو جیتنا رام کے لئے کبھی ممکن نہ ہوتا۔ اگر راون اور وبھیشن میں نا چاقی نہ ہوتی۔ پھوٹ نے سب کچھ برباد کر دیا۔ موجودہ صورت حالات میں سنگٹھن کی ہی ضرورت ہے۔ وبھیشن رامائن کی ایک ایک گھٹنا دُہرا رہی ہے۔ اُمید کرنی چاہیئے۔ کہ ہندو جاتی وجے دشمی کے سندیش کو اپنائیگی ✦

جرمنی پر حملہ کی تیاریاں

جرمنی کو برطانیہ پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ اب برطانیہ کی طاقت پہلے سے کئی گنا زیادہ ہے۔ دشمن ٹکر مار کر اپنا سر پھوڑنے کی غلطی نہیں کر سکتا۔ برخلاف اس کے جلد ہی برطانیہ جرمنی پر بڑا حملہ کرے گا۔ اطلاع ہے۔ کہ برطانیہ کی فضائی۔ سمندری اور بری فوجوں کے افسران جرمنی پر بڑا حملہ کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ کیا تعجب جو جرمنی کو لینے کے دینے پڑ جائیں ✦

یونان پر حملے کا خطرہ

ہٹلر اور مسولینی کی تازہ ملاقات کے متعلق برطانوی حلقوں کی رائے ہے۔ کہ محوری طاقتوں کا آئندہ قدم مصر پر حملہ ہوگا۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ مصر پر حملہ کرنے پر یورپی ڈکٹیٹر بلقان میں کوئی ہنگامی قدم اُٹھا دیں گے۔ اور جیسا کہ قرائن سے پایا جاتا ہے۔ بلقان میں ڈکٹیٹروں کا پہلا نشانہ یونان ہوگا۔ یونان کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اٹلی نے البانیہ کی سرحد کے ساتھ بھاری تعداد میں فوجی دستے جمع کر رکھے ہیں۔ بدیں وجہ یونان پر فوری حملے کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے ✦

جنگ کا ہندوستان کی تجارت پر اثر

جب سے تجارت در آمد اور بر آمد پر پابندیاں نافذ ہوئی ہیں۔ ہندوستان کی تجارت میں بھاری اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستان اور سلطنت برطانیہ کے ممالک میں تجارت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اگرچہ سلطنت متحدہ سے مال کی درآمد میں دو کروڑ روپیہ کی کمی ہوگئی ہے۔ باقی برطانوی ممالک سے جو مال آیا ہے۔ اس میں زیادہ کمی واقع نہیں ہوئی۔ البتہ کینیا اور آسٹریلیا سے جو مال آیا ہے۔ اس میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ اور ساری سلطنت برطانیہ کو دس کروڑ سے بھی زیادہ کا مال گیا ہے۔ ہندوستان اب تجارتی دنیا میں ایسٹرن گروپ کانفرنس کے ماتحت جو ۲۵۔ اکتوبر کو نئی دہلی میں ہو رہی ہے۔ بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے ✦

قتل کی وارداتیں اور سندھ کے مسلمان

سندھ میں یکے بعد دیگرے ہندوؤں کے قتل کی متعدد وارداتوں سے نہ صرف سندھ کے ہندو خوف زدہ ہو گئے ہیں۔ بلکہ دوسرے پرانتوں کے ہندوؤں کی بھی بجا طور پر تشویش ہو رہی ہے۔ مہاتما گاندھی نے "ہری جن" کے تازہ پرچہ میں سندھ کی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے ٹھیک لکھا ہے۔ کہ "سندھ کے مسلمان قاتلوں سے خاموش ہمدردی نہ رکھیں۔ تو قتل کی وارداتیں رُک جائیں۔ ان کے موجودہ رویہ نے ان کی شہرت خطرہ میں ڈال دی ہے"۔

کیا یہ اُمید کی جائے۔ کہ سندھ کے مسلمانوں میں مہاتما جی کی اپیل سے رواداری کا جذبہ پیدا ہوگا؟

آریہ جگت میں "آریہ ورت" کا ہاردک سواگت

شری لالہ لبھو رام جی ملیبڑ آنند آشرم لدھیانہ کا پتر

شری ہنیفی جی نمستے! میں آپکو "آریہ ورت" سپھر کے نمایاں طور پر شائع کرنے کے لئے ہاردک بدھائی دیتا ہوں۔ آریہ سماجوں میں ایک ایسے ماسک آریہ پتر کی بڑی آوشیکتا تھی۔ مجھے بہت ہرش ہوا اس بات سے ہوئی۔ کہ اس کی سمپادکہ بہن شکنتلا دیوی جی ہیں۔ جنہوں نے یہ بھار اُٹھایا ہے۔ جس نے بھی پڑھا۔ اُس نے بہت پسند کیا۔ استریوں کے لئے بہت لابھ دائیک ہے۔ آشا ہے۔ کہ آپ کا یہ شبھ ادیشیہ سپھل ہوگا۔ اس کی اشاعت بڑھانا میرا فرض ہے۔ فی الحال پانچ خریداروں کا چندہ دس روپیہ روانہ کرتا ہوں۔ ایشور کرپا کریں۔ کہ "آریہ ورت" سپھلتا کو پراپت ہو"۔

لدھیانہ ۵ (آپ کا شبھ چنتک لبھو رام ملیبڑ)

ناسک کے کانگریسیوں کی حماقت

ٹھاکر رام سنگھ اُپدیشک پرادیشک سبھا ناسک میں ۲۵۔ ستمبر سے گیتا کی کتھا کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کتھا کے دوسرے دن جب کہ کانگریسیوں کی میٹنگ بھی پاس ہی ہو رہی تھی۔ سوامی یوگانند نے کوئی پوسٹر پڑھ کر سنایا۔ جس پر کانگریسی والنٹیران پر ٹوٹ پڑے۔ ان پر دھول مٹی پھینکی گئی۔ اور انہیں گالیاں دی گئیں۔ وہاں سے چل کر وہ آریہ مندر پر حملہ آور ہوئے۔ دروازے توڑنے کی کوشش کی۔ اور اوم کا جھنڈا اُکھاڑ کر چلا دیا۔ ناسک کے کانگریسی والنٹیروں کی اس حماقت کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاتما جی کے اہنسا واد کا ان پر کوئی اثر نہیں۔ مہاتما جی کو چاہیئے۔ کہ ناسک کے کانگریسی والنٹیروں کو فہمائش کریں ✦

بیدر کے بعد ناندیڑ

ابھی پچھلے دنوں ہوئے بیدر کانڈ کی یاد ابھی محو نہیں ہو پائی۔ کہ ناندیڑ سے ہندو مسلم فساد کی اطلاع آ پہنچی۔ جس میں تین ہلاک اور کئی اشخاص زخمی ہوئے بتائے جاتے ہیں ✦

ناندیڑ کا فساد مسلمانوں کے ایک ایسے جلوس کا شاخسانہ ہے۔ جس میں مسلمانوں کی طرف سے اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ شری دلو کے مکان پر مسلسل گولیاں چلائی گئیں۔ نتیجے کے طور پر تیسری منزل پر بیٹھے ہوئے کشن سنگھ نامی ایک راجپوت یوک کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔ شری بالا جی کھنکبہ اور ان کی پتنی پر اُن کے مکان میں گھس کر کئی فائر کئے گئے۔ ان کی چار مہینے کی بچی بھی ان کی نردیتا کا شکار ہوگئی۔ بارہ چودہ ہندو گھروں میں گھس کر ان کا سامان برباد کیا گیا۔ اور گھر کے ممبروں استریوں اور بچوں کو پیٹا اور زخمی کیا گیا ✦

ہمارا ریاست حیدر آباد کے حکام اعلیٰ سے مطالبہ ہے۔ کہ وہ اس کانڈ کی فوری تحقیقات کریں۔ اور فسادیوں کو عبرت ناک سزائیں دیں۔ تاکہ ریاست میں ہندو مسلم فساد کی آئے دن کی ان وارداتوں کا اعادہ ناممکن ہو جائے ✦

صلح کے راگ

برلن میں ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات کے متعلق جرمن اخبارات کی رائے ہے۔ کہ روم برلن محور جنگ کی بجائے صلح پر راغب ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ صلح کے راگ الاپ رہے ہیں۔ لیکن دنیا کے امن اور کئی ممالک کی آزادی کو غصب کر کے صلح کے راگ الاپنے کے کیا معنی؟ برطانیہ کو چاہیئے۔ کہ ڈکٹیٹروں کی طاقت کو ختم کر کے ہی دم لے۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا حقیقی امن قائم ہو ہی نہیں سکتا ✦

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کا بچّہ بچّہ پاکستانی سکیم کو ختم کرنیکے لئے اپنی جان کی بازی لگا دیگا

ہم ویدک نظامِ حکومت قائم کر کے رہیں گے!

(لکھنؤ آریہ پولٹیکل کانگریس کے پردھان لالہ خوشحال چندجی کا بھاشن)

لکھنؤ میں آریہ پولٹیکل کانگریس کے پردھان لالہ خوشحال چند نے ذیل کا بھاشن پڑھا۔ "تاریخ کے اوراق اُلٹ کر دیکھئے۔ آپ کو اس سے زیادہ مہیب وقت اور کوئی نہیں ملیگا۔ یورپ اور ایشیا میں ہی نہیں۔ بلکہ امریکہ میں بھی آج کوئی آرام کی نیند نہیں سو سکتا۔ دُنیا بھر میں بے چینی چھائی ہوئی ہے۔ اور مہذب کہلانے والی دُنیا آج خود غرضی۔ منافقت اور عداوتوں کا شکار ہو کر تباہی کی طرف گامزن ہے۔ ہمارے سامنے کئی آزاد ملکوں کی آزادی چھن گئی۔ ابے سینیا۔ البانیہ۔ چیکوسلوا کیہ۔ آسٹریا وغیرہ ممالک تو پہلے ہی محکوم ہو چکے تھے۔ جنگ کی آگ بھڑکتے ہی پولینڈ بھی چلا گیا۔ اور اس کے ساتھ فن لینڈ۔ بلجیم۔ لکسمبرگ۔ ہالینڈ کو بھی غلامی کی آغوش میں دھکیل دیا گیا۔ فرانس جیسا طاقتور اور با ذرائع ملک بھی چند دن تک نہ ٹک سکا۔ چند دنوں میں دُنیا کا نقشہ ہی بدل گیا۔ آئندہ کیا ہوگا۔ کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جرمنی کا ہٹلر اور اٹلی کا مسولینی دُنیا کی ذوتباہ کن ہستیاں برابر آگے بڑھنے کی کوشش میں ہیں۔ دوسرے ممالک نے بھی جس کا داؤ چلا پاؤں پسارنا شروع کیا۔ دُنیا کے تمام ممالک اپنے بچاؤ کی فکر میں ہیں۔ برطانیہ ڈکٹیٹرشپ کی تباہ کاریوں کے خلاف لڑ بھی رہا ہے۔ اور اپنی حفاظت بھی کر رہا ہے۔ امریکہ بھی جنگ کی بھاری تیاریاں کر رہا ہے۔ دُنیا کا کونہ کونہ جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اس خوفناک فضا میں بدقسمت ہندوستان غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا دھندلے مستقبل کی طرف مایوسانہ انداز میں دیکھ کر پوچھتا ہے۔ کہ کیا میری تقدیر کھلنے کا وقت نہیں آیا؟ ساری دُنیا کو اور خصوصاً اپنے دیش کو اس نازک حالت میں دیکھ کر کیا آریہ سماج خاموش رہ سکتا ہے؟ اگر وہ خاموش رہے۔ تو میں کہوں گا۔ کہ وہ اپنے فرض کو فراموش کر کے راستہ سے بھٹک گیا ہے۔ آریہ سماج کے بانی رشی نے اپنا میں ہی کہا ہے کہ "سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا پہلا فرض ہے"۔

انگریز نے پچھلی بار بھی کہا۔ اور اب بھی اعلان کرتا ہے۔ کہ جنگ ڈکٹیٹرشپ کی تباہی اور جمہوریت کے لئے راستہ صاف کرنے کیلئے لڑی جا رہی ہے۔ لیکن جب کبھی ہندوستان کے چالیس کروڑ باشندوں کی آزادی کا سوال اُٹھا۔ تو انگریز نے اُسے ٹال دیا۔ رُوس جمہوریت سے بھی ایک قدم آگے جانے کا مُدعی ہے۔ لیکن درحقیقت وہاں ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے۔ اس نے فن لینڈ کو تباہ کر کے آزادی پسندی کا جو ثبوت پیش کیا۔

اپنے دیش میں

کوئی وقت تھا جب اس دیش میں ہمالیہ سے راس کماری تک آریوں کا راجیہ تھا۔ لیکن آج آریوں کو کوئی پوچھتا تک بھی نہیں۔ اور پُوچھے بھی کیوں؟ دُنیا طاقت کی پرستار ہے۔ اور یہی چیز ہم میں عنقا ہے۔ غلامی سے دبے رہنے کی وجہ سے ہم کھشتری پن کھو بیٹھے ہیں۔ ہندوستان میں مہاتما بدھ نے پہلے سے ہی اہنسا کا اُپدیش دے رکھا ہے۔ انسانی فطرت ہے۔ کہ وہ آسان چیز کو جلد قبول کر لیتی ہے۔ لوگوں نے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ پر اُسے ترجیح دی۔ ہندو طلباء اہنسا وادی واقع ہوئے ہیں۔ وہ سانپوں کو دُودھ پلا سکتے ہیں۔ دُشمن کی چھاتی پر چڑھ کر اُسے چھوڑ سکتے ہیں۔ ہندوؤں میں پہلے ہی یہ جذبہ موجود تھا۔ مہاتما گاندھی جی نے اس پر گہرا رنگ چڑھا دیا۔ چنانچہ اس اصول کے ماتحت اس دیش نے سخت مصیبتیں برداشت کیں۔ لیکن بنا کیا؟ میں اس اصول کے خلاف نہیں ہوں۔ لیکن اتنا ضرور سمجھتا ہوں۔ کہ اس پر بربیت کے دور میں مہذب اور شائستہ لوگوں کے مقابلہ میں تو اہنسا کا ہتھیار کام دے سکتا ہے۔ لیکن کیا سفاک اور غیر مہذب لوگوں کے مقابلہ میں اس کا استعمال ہو سکتا ہے؟ اس میں مجھے شبہ ہے۔

خاکسار تحریک

اب ذرا تشدد پسند لوگوں کا حال سُنئے۔ خاکسار تحریک کی ابتدا ہی تشدد سے ہوتی ہے۔ خاکساروں کا مقصد ہی یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو مسلح کر کے ہندوستان میں شرعی حکومت قائم کی جائے۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک کی سرحد پر ۲½ لاکھ علاقہ غیر کے لوگ ہیں۔ جو بندوقوں تلواروں سے مسلح ہیں۔ ان لوگوں نے بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیلخاں اور دیگر سرحدی علاقہ کے ہندوؤں اور سکھوں کی زندگی وبال کر رکھی ہے۔ سینکڑوں ہندو ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ لُوٹ مار اور اغوا کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ دوسری طرف سندھ میں بھی کئی ہندوؤں کے قتل ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھوپال اور حیدرآباد جیسی ریاستوں میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ محتاجِ بیان نہیں۔ بھوپال نے غیر علاقہ کے پانسو آفریدی ملازم رکھے ہیں۔ حیدرآباد عربوں کو آباد کر رہا ہے۔ یہ ایسے واقعات ہیں۔ جن سے ہوا کے رُخ کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں مہاتما گاندھی جی کی اہنسا ہے۔ ہم نے دیش کی آزادی کے لئے قربانیاں کیں۔ لیکن ہمیں ملا کیا ہے؟ مسلم لیگ کا غلبہ۔ ۱۹۱۶ء میں کانگریس نے اسی لکھنؤ میں مسلمانوں کو ساتھ ملانے کیلئے جو قدم اُٹھایا تھا۔ اس کا اثر اب ہو رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ اب مسلم لیگ ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ مجھے کہنے دیجئے۔ کہ کانگریس نے جس سانپ کو دُودھ پلایا تھا۔ آج وہی اُسے ڈس رہا ہے۔ "تحریکِ پاکستان" اس وقت عریاں صُورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے تین حصے کر دئے جائیں۔ پہلا حصہ پنجاب کشمیر سندھ اور بلوچستان اور فرنٹیر کے علاوہ کچھ یو۔پی کا علاقہ ہے۔ دوسرا حصہ آسام بنگال اور مشرقی بہار ہے۔ اور تیسرا حصہ حیدرآباد کا۔ پاکستانی سکیم کی منطق دیکھئے۔ کہ کشمیر کو تو اس لئے اس میں شامل کیا گیا ہے۔ کہ وہاں مسلم اکثریت ہے۔ اور حیدرآباد جہاں کہ ۹۰ فیصدی ہندو ہیں اس لئے پاکستان میں شامل ہے۔ کہ وہاں اسلامی حکومت ہے۔ پاکستانی سکیم کے متعلق اس ٹریکٹ سے اندازہ لگ سکتا ہے۔ جو مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار تحریک کے قائدِ اعظم مسٹر علامہ مشرقی نے اپنے ٹریکٹ "اکثریت یا خون" میں جس انداز سے اسلامی حکومت کا نقشہ کھینچا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔

پاکستانی سکیم نہ صرف دیش کے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے۔ بلکہ آریہ تہذیب و تمدن اور آریہ بھاشا کی تباہی کے درپے ہے۔ کیا اس صُورتِ حال کو دیکھ کر آریہ سماج چُپ بیٹھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ آریہ سماج کا بچّہ بچّہ اس تباہ کن سکیم کو ختم کرنے کے لئے جان کی بازی لگا دے گا۔ اور اگر کسی دیش کے دشمن یا وطن پرست نے اسے سویکار کیا۔ یا درِ بھارت پر کلنک کا ٹیکا لگانے کی کوشش کی۔ تو ہم اپنے خون سے اس داغ کو دھو دیں گے۔ ہمارے خون کی آخری بوند بھی اس مقصد کے لئے بہہ جائے گی۔ جو لوگ ہندوستان میں پاکستان بنانا چاہتے ہیں۔ وہ ہندوستانی نہیں۔ اور انہیں ہندوستان کے نظامِ حکومت میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ ہندوستان پر حق انہی لوگوں کا ہے۔ جو ہندوستان کی برتری تہذیب اور شاندار روایات کہن پر نازاں ہیں۔ جو رام و کرشن کے نام پر فخر کرتے ہیں۔ اور بھارت بھومی کے ساتھ پیار کرتے ہیں۔ اور اسے بھارت ماتا کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ نہ کہ وہ جو لوگ ہندوستانی تہذیب کو اپنانے کو تیار نہیں۔ جو ہندوستان کی شانِ ماضی کی بجائے عرب کے راگ الاپتے ہیں۔

آریہ سماج اور سیاسیات

عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک دھارمک اور سوشل تحریک ہے۔ اسے سیاسی جھنجٹوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ میں بھی مانتا ہوں۔ کہ آریہ سماج ایک دھارمک سنستھا ہے۔ اور اسے روزمرہ کے سیاسی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور بادی النظر میں اسے سیاسیات سے الگ ہی رہنا چاہیئے۔ لیکن جب تک سیاسی فضا سازگار نہ ہو۔ دھارمک اور سوشل سُدھار نہ صرف مشکل ہے۔ بلکہ ناممکن ہے۔ پالیٹکس دھرم اور سماج کا اس ملک میں گہرا تعلق ہے۔ اور اسے جُدا نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان میں تو اس کی کیفیت ایسی ہے۔ جیسی ندی کشتی اور ملاح کی ہے۔ اس لئے ہر آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ وہ سوشل اور دھارمک فضا کے لئے مناسب سیاسی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور رام و کرشن کی پوتر بھومی کو ہر آفت و آلام سے بچائے۔

باقی آئندہ

شبھ سماچار

جوالاپور میں آریہ نگر یاں

از مہاشہ سندرداس جی جوالاپور

آریہ بان پرستھ آشرم کی پربندھ کرتری سبھا جوالاپور نے آشرم کے نکٹ آریہ نگر ستھاپن کرنے کا پرستاو پاس کیا تھا۔ اور گت ہردوار کنبھ کے اوسر پر کوٹ نمان کا پرارنبھک سنسکار مہاتما نارائن سوامی جی کے کرکملوں سے ۲۷- چیت سمت ۱۹۹۵ شنی وار رام نومی کے پوتر اوسر پر بڑے سماروہ کے ساتھ کرایا گیا تھا۔

جنتا نے اس ایوجنا کا جس شردھا سے ہاردک سواگت کیا۔ وہ پرشنسنیہ ہے۔ آریہ جنتا کی نتیہ پرتی دن ادھک مانگ پر ۲۹۰ پلاٹ بنائے گئے تھے۔ وہ سب کے سب آریہ جنتا نے ریزرو کرا لئے ہیں۔ اور مکانات بننے آرنبھ ہو گئے ہیں۔ پرنتو نتیہ پرتی دن آریہ سجنوں کی طرف سے پلاٹوں کی خرید کی ادھک مانگ کے لئے میرے پاس پتر پر پتر آ رہے ہیں۔ پرنتو شوک ہے۔ کہ اب میرے پاس اس سمیہ انہیں ایک بھی پلاٹ دینے کو نہیں رہا ہے۔ اس وشے پر ان کی اچھا کو پورن کرنے کیلئے آگامی سبھا کے ادھیویشن میں وچار کیا جاوے گا۔

(۱) آریہ نگر کے آگامی پربندھ اور جس اُدیش کی پورتی کے لئے یہ ایوجنا کی گئی تھی اس کی پورتی کے لئے ورکت آریہ آشرم کی پربندھ کرتری سبھا نے سروادھیکار شری سارودیشک دیانند بھکشو منڈل (ہردوار) جوالاپور کے سمرپن کر دیا ہے۔ مکھیہ کاریالیہ آریہ بان پرستھ آشرم (ہردوار) جوالاپور میں ہے۔ اس کے ادھیکاری اور سبھاسد نمن لکھت مہانوبھاو ہیں:-

پردھان:- مہاتما نارائن سوامی جی۔

منتری:- سوامی ویدانند جی تیرتھ۔

کوشادھیکش:- رائے بہادر پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے ریٹائرڈ چیف جج اور جوڈیشیل منتری ریاست ٹہری۔

سبھاسد:- شری سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی شنکرانند جی۔ بھگت سندر داس جی۔ ماسٹر گوردتہ رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ مہاشہ کرشن جی بی اے مالک ڈیلی ملاپ "پرتاپ" لاہور۔ لالہ نارائن دت جی رائیس نئی دہلی۔

اس منڈل کی پوتر ادھیکشتا میں آریہ نگر کی ایوجنا سے نمن لکھت کاریہ کئے جانے کی درڑھ دھارنا ہے:-

(۱) ویدپرچار منڈل کی ستھاپنا — جس سے ودیالیہ کے دوارا سنیاسی اور بان پرستھی پرچارک تیار کئے جاویں گے۔ اور پرچار کیا جاوے گا۔ اور جن کے لئے رشی لنگر بھی کھولنے کا وچار ہے۔

(۲) دھرم ارتھ اوشدھالیہ — ایک آیوروید اوشدھالیہ آریہ بان پرستھ آشرم میں ایک سیوگیہ انوبھوی ویدیہ مہاشہ بھیمانند جی بان پرستھی کی ادھیکشتا میں یکم جون ۱۹۴۰ء سے کھولا گیا ہے۔ منڈل کی اور سے سیوگیہ برہمچاریوں کو جو آیوروید کالج میں ادھین کر رہے ہیں چھاترورتی دی جا رہی ہے۔ جو یہ یوگ شالہ میں بھی کاریہ کرتے رہتے ہیں۔ اس کے اتیرکت آشرم کی اور سے ایک ایلوپیتھک ہسپتال بھی شری ڈاکٹر لال چند جی کی ادھیکشتا میں برسوں سے جاری ہے۔

(۳) ماسک پتر کا جاری کرنا۔

(۴) مہلا آشرم کی ستھاپنا — جس کیلئے مدوس بیگھہ بھومی نشچت کر دی گئی ہے۔

لیکھک

دیانند میلہ

سوامی سوتنترانند جی مہاراج

مہرشی دیانند جی پہلے سنیاسی تھے۔ جنہوں نے سنیاسیوں کے لئے ویدک کرم کا ودھان کیا۔ اور سنیاسیوں کو پرچار میں لگایا۔ ورنہ سنیاسی سنیاسی دہت کرموں کو بھی چھوڑ بیٹھے تھے۔ آریہ سماج میں شروع سے لے کر اس وقت تک آریہ سنیاسیوں نے آریہ سماج میں کام کیا ہے۔ آرنبھ میں سوامی نتیانند جی۔ سوامی اچیوتانند جی وغیرہ تھے۔ اور اس وقت سوامی ویدانند جی تیرتھ اور سوامی سروانند جی وغیرہ ہیں۔ اسی طرح بہار میں سوامی ستیانند جی۔ بمبئی میں سوامی اودکار ستیانند جی۔ یو۔پی میں سوامی کیولانند جی۔ اور مدراس میں سوامی ستیانند جی وغیرہ کام کرتے رہے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ لیکن اس وقت تک ان کا وہ سنگٹھن نہیں ہے۔ جیسا کہ ہونا چاہیئے۔ ایک بار سوامی شنکرانند جی اور سوامی آنند بھکشو وغیرہ نے سادھو سنگٹھن کرانا چاہا۔ مگر وہ بھی ان کے سوا ستھ وغیرہ ٹھیک نہ رہنے سے پورا نہ ہو سکا۔ اب شری نارائن سوامی جی دوارا دیانند بھکشو منڈل کی ستھاپنا ہوئی ہے۔ امید ہے۔ اس سے سنگٹھن ہو جائے گا۔

پرچار کا کام مکھیہ کر سنیاسیوں کا ہے۔ وہ خواہ بیٹھ کر کریں یا بھرمن کر کے کریں۔ شری شنکراچاریہ جی کا کام سنیاسیوں نے ہی کیا ہے۔ ان کے چار مٹھ چاروں دشاؤں میں ہیں۔ جو اب تک کام کر رہے ہیں۔ لیکن مہرشی دیانند کے کام کو آگے لے جانے میں ادھک حصہ گرہستھیوں کا ہی ہے۔ اور اب تک جو سنگٹھن ہوئے ہیں۔ وہ سب انہوں نے ہی کئے ہیں۔ اس لئے سنیاسیوں کو ان کا کرتگیہ ہونا چاہیئے۔ اس بھومکا کے پشچات پنجاب میں کاریہ کرنے والے سنیاسیوں سے نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ "دیانند میلہ" پر اکٹھے ہوں۔ جو کہ یکم نومبر کو دینا نگر میں ہوگا۔ اور اس جگہ آ کر وہ اپنا آگے کا پروگرام نشچت کریں۔ کہ وہ کیا اور کس طرح کام کرنا چاہتے ہیں۔ اور سب مل کر یہ بھی نشچے کریں۔ کہ آگے کو ان کا کام کس ڈھنگ پر اور کیا ہوگا؟ کیونکہ آریہ سماج میں انیک کام ہیں۔ اور وہ ان میں سے کسے پسند کرتے ہیں۔ اس کام کو کریں۔

پرانے سنیاسیوں میں رواج تھا۔ کہ وہ چترماس کہیں بیٹھ کر گذارتے تھے۔ اور ستسنگ کرتے تھے۔ آریہ سماج میں چترماس کا رواج تو نہیں ہے۔ اس کے عوض اتنا تو کر لینا چاہیئے۔ کہ مہرشی دیانند کے نروان دوس ہی اکٹھے ہو کر ان کے جیون سے شکشا لیتے ہوئے سب مل کر ان کے کام کو کیسے پورا کیا جاوے اس پر وچار کر لیا کریں۔ یہی وچار کر کے میں نے سب سنیاسیوں کو نمنترن دیا ہے۔ وہ دیوالی کو دینا نگر میں درشن دیں۔ اور یکم نومبر کو دیانند میلہ میں بھاگ لے کر شوبھا بڑھا دیں۔

یہ پوروکت منڈل کی اور سے آریہ نگر سمبندھی پربندھ کاریہ کو چلانے کے لئے ایک اور اپ سمتی نیت کی گئی ہے۔ جس کے پردھان مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج ہیں۔ سنیوجک (منتری) شری بھگت سندر داس جی آریہ بان پرستھی۔ اور کوشادھیکش شری سوامی وگیانانند جی سبھاسد شری سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی ویدانند جی تیرتھ۔ رائے بہادر پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے۔ لالہ نارائن دت

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

اصلی جہاز مارکہ

سودیشی

لٹھا

استعمال کریں

اور اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں

کوالٹی میں بڑھیا

قیمت میں ارزاں

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچ: بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ادبیات

نرگس کے پھول!

ایک روز میں اکیلا اس طرح پھر رہا تھا۔ جس طرح کوئی بادل اونچے آسمان میں پہاڑیوں اور گھاٹیوں کے اوپر سے گذر رہا ہو۔

اچانک میری نظر نرگس کے ایک زبردست گروہ پر پڑی۔ یہ پھول ایک جھیل کے کنارے درختوں کے نیچے بادِ صبا کے جھونکے کھا کھا کر پھڑپھڑا رہے تھے۔

یہ پھول کہکشاں کے چمکدار اور جگمگاتے ہوئے ستاروں کی مانند لگاتار اُگے ہوئے تھے۔ اور جھیل کے کنارے لاانتہا نظاروں میں پھیلے ہوئے تھے۔ میں نے ایک ہی نظر میں ہزاروں پھولوں کو رقص میں سر ہلاتے ہوئے دیکھا۔ ان کے قریب جھیل کی لہریں بھی ناچ رہی تھیں۔ لیکن یہ پھول اپنی مستانہ خوشی میں ان کو مات کر رہے تھے۔

ایک شاعر ایسی دلشاد محفل میں شادماں ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں ان کو گھور گھور کر دیکھتا رہا۔ لیکن مجھے یہ خیال مطلق نہیں آیا۔ کہ اس نظارے نے مجھے کیا بےبہا دولت بخشی ہے؟

جب کبھی میں اپنے بستر میں پڑا ہوتا ہوں۔ اور من اُچاٹ ہوتا ہے۔ یا غور و فکر میں غرق ہوتا ہوں۔ تب اچانک یہ پھولوں کی قطار تصور کی آنکھوں کے سامنے اپنی جھلک دکھا دیتی ہے۔ اور اس قسم کی جھلک ایک ایسی نعمت ہے۔ جو خلوت ہی بخش سکتی ہے۔ اس وقت میرا دل خوشی سے بھرپور ہو جاتا ہے۔ اور ان نرگس کے پھولوں کے ساتھ ناچنے لگتا ہوں +

(ولیم ورڈزورتھ)

سوندریہ!

وہ پھول کی طرح سندر تھی۔ باہر چاند کی مانند ایک خوب صورت یودک کو پایا۔

وہ وہیں ٹھہر گئی۔

نوجوان مسکرایا۔

اُس کی نگاہیں جھک گئیں۔

نوجوان نے پوچھا۔

(بقیہ کیلئے دیکھیں مختصر افسانہ کے نیچے)

ویدک کال کی استریاں

استری — جگت

(لیکھکہ: شریمتی شاردا دیوی جی)

یہاں تک کہ گنت جیسے شُشک رشئے کا ادھین بھی استریاں بڑے چاؤ سے کرتی تھیں۔ بھاسکر آچاریہ نے ۱۲ویں شتابدی کے انت میں اپنی لیلاوتی پتری کو گنت پڑھانے کے لئے گنت کے سپرسدھ گرنتھ "لیلاوتی" کی رچنا کی تھی۔

ہندوستان کی دھرم پتنی امرباتی کو کون نہیں جانتا؟ اس سمیہ استریاں چترکلا میں دکش ہوتی تھیں۔ سنسکرت کا کوئی ہی ناٹک ہوگا۔ جس میں استری چتر کھینچتی ہوئی نہ دکھائی گئی ہو۔ ہرش کی رتناولی رانی کا ہریکا چترشالہ سے رنگین چتر بنانے کا ورنن ہے۔ (رتناولی انک ۲) +

وارشنک کھشیتر میں بھی استریاں بڑھی چڑھی تھیں۔ اور ان کے متوں کا پنڈت ورگ سمان کی درشٹی سے ودیچن کرتے ہیں +

سنسکرت ساہتیہ کے پرسدھ کوی راجیشور کی چوہان پتنی اَونتی سندری درشن شاستروں میں پارنگت تھی۔ ودوِدور راجیشور نے انیہ ودوانوں کے ساتھ اپنا مت بھید پرگٹ کرتے ہوئے تین ستھلوں میں اپنی پتنی سے بھی مت بھید پرگٹ کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر استریوں کا مت سوتنتریہ کیا ہوگا؟ سو یم پتی ہی اپنی پتنی کے مت کو اپیکشا کی درشٹی سے نہیں بلکہ سمان کی درشٹی سے دیکھتا ہے +

اَونتی سندری نے ایک بہت ہی اُتم کاریہ کیا ہے۔ اس نے پرکرتی میں آنے والے دلیشی شبدوں کا کوش بنایا ہے۔ اور پرتیک کا اُچت اُداہرن دیا ہے۔ پرسدھ ودوان ہیم چندر نے اپنی دلیشی نام مالا میں اس کوش سے دو ستھانوں میں اس سے مت بھید پرگٹ کیا ہے +

کاویہ رچنا میں مدھیہ کالین استریوں نے بہت بڑا بھاگ لیا ہے۔ مدھیہ کالین سنسکرت کے کاویہ ساہتیہ میں اندولیکھا۔ مارُلا۔ موریکا۔ وجکا۔ شیلا۔ سبھدرا۔ پرجاجیہ شری۔ مندالکا۔ اور لکھشمی کا مہتو پورن ستھان ہے +

راج نیتک راج نیتک درشٹی سے بھی مدھیہ کالین استریاں کسی سے کم نہیں۔ کالی داس نے استری کو منتر۔ منتری۔ گرو آدی سرو وچ وشیشنوں سے وبھوشت کیا ہے۔ واستو میں اس سمیہ کوئی بھی کھشیتر ایسا نہ تھا جس میں مہیلا منڈل کاریہ نہ کرتا ہو۔ شنتر ومنتر سے اور اُداسین ویکتیوں سے ملتا تھا۔ پتروں اور پتیوں کو وہ اُچت پرامرش دے کر ساجیہ کی اُنتی کیا کرتی تھیں +

ہیون سیانگ لکھتا ہے۔ کہ جب سمیہ ہُن مہر گل ہار کر پکڑا گیا تھا۔ اس سمیہ بالادتیہ کی ماجیہ ماتا اس سے ملنے گئی تھی (ہارٹن آن یوئن چیانگ جلد ۱۔ پرشٹھ ۲۸۸-۲۸۹)

جب سمیہ چینی یاتری ہیون سیانگ بھرمن کرتا ہوا اُجین پہنچا۔ اس سمیہ ماجیہ شری نے اس سے مہتو پورن وشیوں پر بات چیت کی تھی +

یاتری او لیبد نے بھی راج درباروں میں دلیپوں اور دلیشیوں کو استریوں دوارا منترنا دینے کا ورنن کیا ہے +

اسی طرح کی انیک گھٹنائیں ہیں۔ جن کا ورنن کر کے میں لیکھ کا کلیور نہیں بڑھانا چاہتی۔ انت میں استری جاتی کے پرتی پُرشوں کا کیا درشٹی کون تھا۔ اس کا ایک اُداہرن دے کر میں لیکھ سماپت کرتی ہوں +

سنسکرت کے پنڈتوں کو پرایہ کٹر پنتھی کہا جاتا ہے۔ سنسکرت ساہتیہ کے پرسدھ ودوان راج شیکھر استری شکشا کے سمبندھ میں اس پرکار اپنے مت کو پرگٹ کرتے ہیں: "پُرشوں کی طرح استریاں بھی کوی ہوں۔ سنسکار تو آتما میں ہوتا ہے۔ وہ استری اور پُرش کے بھید کی اپیکشا نہیں کرتا۔ راجاؤں اور منتریوں کی پتریاں ویشیائیں اور دیوروں کے یہاں رہنے والی استریاں بھی شاستروں میں ہودیں دیکھی جاتی ہیں" (ناگری پرچارنی پترکا نوین سنسکرن۔ بھاگ ۲۔ پرشٹھ ۸۰-۸۵) — اس کی ہیں ادھک ودیچنا نہیں کرنا چاہتی۔ اس میں تت کالین پُرش سماج کے وچاروں کا پرتی بمب پرلبت ہوتا ہے +

مختصر

وہ غریب تھا۔ بے حد غریب۔ دن ...
اپنا خون پسینہ ایک کر کے کچھ کمائی ...
دارو دوڑتے ہوئے آتے۔ اور اس ...
کرتی۔ اور وہ خشک نوالے جو اُسے بدقت ...
وہ غریب تھا۔ لیکن خوش ...
اس نے محنت کی۔ خوب محنت کی ...
اور وہ ایک عالیشان مکان میں رہتا تھا ...
چلانے کے سوائے دوسرا کام نہ تھا۔ اور ...
نیز بچے کی کسی دن تک اس کی صورت ...
اب وہ امیر تھا۔ لیکن خوش نہ تھا۔ اس ...
تھی ... نام کو بھی نہ تھی +
رات کے بارہ بجے تھے۔ دن بھر کا ...
جہاں صبح سے شام تک نوکروں کی دوڑ دھوپ ...
اور سنسان تھا۔ گھڑی اب بھی کسی ...
اس وقت وہ فرش پر دو زانو بیٹھا ...
"پروردگار! مجھے غریب بنا دے۔"

"آپ مجھے دیکھ کر رک کیوں گئیں؟
میرے گھر کے چراغ کا تیل ختم ہو گیا ...
سامنے آپ کو پایا۔ اور اب میں محسوس ...

دلچسپ ...

(۱)

بسمل خدا اگر راہ کوئی پوچھتا نہیں
پھرتا ہوں دربدر نئی ڈگری لئے ہوئے

اس دور میں ہے شیخ[2] کی بندگی کا یہ رنگ
دل ہے کلب کے ہال میں سر ہے نماز میں

پہنچے گی ریڈیو میں[3] فلک پر میری دعا
رکھا ہی کیا ہے آرتی میں یا نماز میں

شکر ہے کوئے وفا کی[4] ٹھوکریں کام آگئیں
پاؤں ٹوٹے لیکن آخر کار میں سر ہو گیا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

اسلامی دُنیا کی سَیر

چھوٹے میاں بشیر احمد صاحب کے ارشادات

ناب چھوٹے میاں بشیر احمد صاحب کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔ کس جوش سے فرماتے ہیں :-

"پہلے اخوین منھم کی آیت قرآن شریف سے نکال پھینک اور پھر جو تیرے دل میں آوے کہہ۔ کیونکہ جب تک یہ آیت قرآن کریم میں موجود ہے۔ اس وقت تک تو مجبور ہے۔ کہ مسیح موعود کو محمدؐ کی شان میں قبول کرے"

("پیغام صلح" ۳۰- اگست ۱۹۴۰ء)

خلافت کے کرشمے!

ابھی مولوی محمد علی صاحب یہاں قادیان میں ہی موجود تھے۔ کہ ۲۰- مارچ کو یہ الہام ہوا۔ اس الہام میں یہ بتلایا گیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے ہم نشینوں کا ایک جتھہ بن جائے گا۔ اور ہم اس جتھہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ سو دیکھو اس الہام کے بعد مولوی صاحب لاہور جاتے ہیں۔ اور وہاں پیغام پارٹی کی صدارت کی کرسی پر بھنڈاری ہو کر بیٹھتے اور خلافت کے کرشمے تقسیم کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ مگر قربان جایئے اس موعود کریم کے۔ جس نے قبل از وقت خبر دی تھی۔ کس طرح اس نے ان کی خلافتوں اور خلیفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا"

("فاروق" مورخہ ۲۸- اگست ۱۹۴۰ء)

مشروط ایمان

"جو لوگ زندہ ہیں۔ انہیں ان مرنے والوں کی ناکام اور نامراد موت سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان سے اُترنے کا خیال ترک کر دینا چاہیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کم از کم اس شرط کے ساتھ ہی قبول کر لیں۔ کہ اگر ہماری زندگی میں سچ مچ حضرت مسیح ابن مریم ہی آسمان سے اُتر آئے۔ تو ہم ان کو قبول کر لیں گے"

(روزنامہ "الفضل" قادیان یکم ستمبر ۱۹۴۰ء)

ادھیاتم — بھگوان کی کھوج — شُدھا

(شری سوامی شردھانند جی کا ایک اُپدیش)

"ननमूर्ध्वं न तिर्यञ्चं न मध्ये परिजग्रभत
न तस्य प्रतिमा अस्ति यस्य नाम महद्यशः"

ناستک پن کی اُونچی سے اُونچی پکتیوں کے ہوتے ہوئے۔ اور جڑ جگت کے اُونچے سے اُونچے سروتوں کے آکرشک ردوپ کے ہوتے ہوئے ایسا کون سا منش ہے۔ جو سنکٹ کے سمے اننت بل اس پربھو کی اور نہیں دوڑتا؟ وہ کون ہے؟ کہاں ہے؟ کیسا ہے؟ یہ سب جانتے ہوئے بھی منش اس کی اور اس پرکار دوڑتے ہیں۔ جس پرکار کہ اس ماتا کی طرف بالک دوڑتا ہے۔ جس کی گود میں بیٹھ کر اس نے ایک بار دودھ پیا ہے۔ اس لئے اس کو نہ جانتے ہوئے اس کا دھیان ہو رہا ہے۔ مورتی پوجک ہو یا منش پوجک یہاں تک کہ ناستک بھی سپشٹ شبدوں میں اس کی دھیانتا اور سرشیٹھتا کو سویکار کر رہے ہیں۔ اس اننت کا انت کون پا سکتا ہے؟ اس لئے پورے طور پر اس کو منش کی بدھی میں نہ سمانے والا جانتے ہوئے بھی ہر ایک منش کی ٹکٹکی اسی اور بندھ جاتی ہے۔ کیونکہ اپنی نربلتا سے پریچت ہو کر منش اپنے سمانوں سے سہائتا کی آشا سے نراش ہو کر نیچے سے اُوپر کو اُٹھنا چاہتا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ جہاں اپنے کٹھن سمے میں افریقہ کا مورکھ اور منش آہاری حبشی آکاش کی اور درشٹی اُٹھاتا ہے۔ وہاں سبھیہ یوروپین بھی عیسٰی کے انوکرن میں اپنے آسمانی باپ کی طرف ہی پرورت ہوتا ہے۔ لاکھوں نے اُسے بجلی کی کڑک اور بادل کی گرج کے بھیتر ڈھونڈا۔ کروڑوں نے سنسار کے اُونچے سے اُونچے پہاڑوں اور چمکیلی سے چمکیلی سورج کی روشنی کے بھیتر اس کی کھوج کی۔ جب تک بھاگیہ ہین گیان سے ونچت رہے۔ تب تک کئی ماتا ہین بچوں کی طرح سنتپت رہے۔ پرنتو جوں ہی گیان نیتر کھلے۔ تو نت آنکھ جھپک گئی۔ آکاش کہاں سمجھے؟ کیا اس کے چمکتے ہوئے مگر دیر تک ستارے کی اور اس جہان آتما کی کھوج میں سر اُٹھا دیں۔ جو کہ سپت رشیوں کے ایک اور ستاروں کے جھرمٹ کا کیندر دکھائی دیتا ہے۔ جس سے اس کی کھوج میں اپنے پاؤں کی اور پرتھوی کے دوسرے بھاگ کے آکاش کی اور نظر دوڑا دیں۔ اس کشمکش کے اندر پرکاشت انیک آتما اکسمات چلا اُٹھتے ہیں۔ کہ وہ نہ اُوپر۔ نہ نیچے۔ نہ تو چھانہ بیچ میں۔ ان استھانوں میں اسے کون دیکھ سکتا ہے۔ جب اس کا کوئی آکار ہی نہیں۔ جب اس کی کوئی مورتی ہی نہیں۔ جب نراکار آکاش سے بھی وہ اتی سوکھشم ہے۔ تو پھر دشاؤں میں اس کی کھوج کہاں ہو سکتی ہے؟ کس دشا میں اُسے ڈھونڈیں؟ یدی پشچم میں نہ ہو۔ تو پورب میں مل سکتا ہے۔ یدی اُتر میں دیاپک نہ ہو۔ تو دکھشن میں اس کے درشن ہو سکتے ہیں۔ پرنتو اس اوستھا میں جب کہ وہ سارے برہمانڈ میں دیاپک ہے۔ اوت پروت ہے۔ جب آکاش۔ پرتھوی۔ جل اور وایو۔ اگنی اور ودیت کوئی بھی اس کی دیاپکتا سے پرتھک نہیں۔ تو ایک استھان یا ایک وستو کے اندر اس کی کھوج کرنا پورن ہے۔ جب کوئی استھان اور کوئی وستو بھی اس کی دیاپکتا سے پرتھک نہیں۔ تو مکہ۔ مدینہ۔ جگن ناتھ پوری۔ اور کاشی۔ یروشلم اور روم استھان کسی بھی وشیش استھان میں سارے پورن برہم پراپت نہیں ہو سکتا!

مارے پھرنے سے وہ پورن برہم پراپت نہیں ہو سکتا ہے اور مانتے ہوئے بھی پھر کیا اس کی کھوج ہی نہ کریں؟ کیا اُسے سرو دیاپک جانتے اور مانتے ہوئے بھی اس کے درشنوں سے ونچت رہیں؟ کدا پی نہیں۔ اپتو اس سے پرتیادہ اُونچے استھان میں کھوج کریں۔ جہاں کہ ہمیں اس کے کھلے درشن ہو سکتے ہوں۔ جو ہمارے کی چوٹی کے اندر کت پرتھوی کی گہری سے گہری کندراؤں میں آپستھت رہے۔ کیا وہ چینن جہان آتما۔ چینن جیو آتما کے اندر ہی دیاپک نہیں۔ جب منش کے ہر دو کا وہ اِلیشور ہے۔ اور وہی اس کا اُتم آسن ہے۔ تو پھر اپنے انتہ کرن کے بھیتر اس کی کھوج نہ کر کے اُوپر نیچے دائیں اور بائیں نگاہ دوڑانا۔ اور پہاڑ جنگل اور

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

افسانہ

...رتا۔ اور شام کے وقت ...گھر آتا۔ اس کے بچے دیوانہ ...نہایت تپاک سے استقبال ...طرح معلوم ہوتے تھے۔ ...تھی۔ مگر جسمانی خوشی کا نام عنقا ...پڑھایا۔ اب وہ امیر تھا۔ ...کی بیوی کو اب سارا دن حکم ...سے بھی لاپرواہ ہو گئی تھی۔

...تھی۔ مگر روحانی خوشی قطعی مفقود

...ہو کر رہ گیا تھا۔ وہ مکان ...نہ دیتی تھی۔ اب بالکل خاموشی ...رہی تھی۔ ...سجدہ ہو دعا تھا ... اے

(رام پرشاد نسیم)

...رہا تھا۔ میں گھبرا کر باہر نکلی۔ ...ہے۔ میرا گھر جگمگا اُٹھا ہے"

...اور عقیدے میں جا کر کاٹیئے
...تو ایسی کاشتکاری ہو چکی
...وجد ہر دین کی ادا یہ
...ہوں ناقوس کی صدا پہ
...ہے آرام گھٹ گیا ہے
...دولہنی اور ناچنے کو چلی
...جو اس درجہ رنگیلی ہو گئی
...کر لیں لال پیلی ہو گئی

Haridwar. Digitized by eGangotri

گذشتہ سے پیوستہ

ایک مولوی کے پار لیارک جیون سمبندھی روچک کہانی

دُلہن امّاں!

لیکھکہ:- محترمہ سحر صاحبہ سمپادک "تنویر" بمبئی

اس مرتبہ جب رابعہ میکے پہنچی۔ تو اس نے پھر سسرال جانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ اگر مجھے زبردستی مفتی صاحب کے گھر بھیجا گیا۔ تو میں زہر کھاؤں گی۔ اس پر مائیکے والوں نے اسے بُرا بھلا کہا۔ اور کہا۔ کہ شادی کے بعد لڑکی کا اصلی ٹھکانہ اُس کے شوہر کا گھر ہے۔ مفتی صاحب نے بھی مائیکے والوں کی شہ پاکر اُسے خوب پیٹا۔ اور چچا اور بھائیوں کی موجودگی میں اس کی چوٹی پکڑ کر ڈولی تک گھسیٹتے لائے اور سوار کرا کر اپنے گھر لے آئے۔

بالآخر ایک دن سب نے یہ بھی سُن لیا۔ کہ رابعہ قصبے کے ایک نوجوان کمپونڈر کے ساتھ بھاگ گئی۔ سارے قصبے کی ہمدردی مفتی صاحب کے ساتھ تھی۔ کہ بڑھاپے میں ان کی عزت کو ایک بدچلن عورت کی وجہ سے داغ لگا۔ لوگ سمجھ رہے تھے۔ کہ رابعہ نے مفتی صاحب کے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے۔

مفتی صاحب اور رابعہ کے بھائی اور چچا چپکے چپکے رابعہ کو ڈھونڈتے رہے۔ ان کا کہنا تھا۔ کہ وہ ہمیں بدنام کر کے آرام سے نہیں رہ سکتی۔ ہم اس کی ناک چوٹی کاٹے بغیر نہ رہیں گے۔

لیکن رابعہ کو گئے ہوئے ابھی بمشکل دو ماہ گذرے ہوں گے۔ کہ مفتی صاحب کو پھر اپنا گھر آباد کرنے کی دُھن سوار ہوئی۔ لیکن اس مرتبہ وہ دُلہن کے انتخاب میں بہت عقلمندی سے کام لینا چاہتے تھے۔ اٹھارہ بیس برس کی جوان لڑکی سے شادی کرنے کی اپنے میں ہمت نہ پاتے تھے۔ اور ادھیڑ عمر کی عورت سے شادی کرنا حماقت سے تعبیر کرتے تھے۔ ان کا خفیہ تھا۔ کہ چھوٹی عمر کی دلہن سے شادی کرنا ایک نہیں کئی زندگیاں خرید لینا ہے۔

غرضیکہ مفتی صاحب نے اپنی شادی کیلئے ایک گیارہ سالہ نازک اندام لڑکی کو منتخب کر لیا۔ حالانکہ ان کی اپنی سترہ سالہ لڑکی شادی کے قابل تھی۔ اس کی شادی کے فرض سے انہیں پہلے سبکدوش ہونا چاہیئے تھا۔

ساجدہ کے ماں باپ بچپن میں ہی مر چکے تھے۔ کنبے میں کوئی نہ تھا۔ وہ اپنی سوتیلی نانی کے پاس رہتی تھی۔ بچپن میں اکثر مفتی صاحب کے گھر اس کا آنا جانا تھا۔ چونکہ مفتی صاحب کی چھوٹی لڑکی شفیق بانو اس کی ہمجن تھی۔ بلکہ ساجدہ شفیق سے بھی دس ماہ چھوٹی تھی۔

مفتی صاحب کی بیوی نفیس بانو اس مُصیبت زدہ لڑکی پر بہت ترس کھاتی تھی۔ اور اسے اپنی اولاد کی طرح ہی سمجھتی تھی۔ اس نے اپنی لڑکیوں کی طرح اسے بھی قرآن شریف پڑھایا۔ اُردو بھی جیسی شد بد اسے آتی تھی پڑھائی۔ اور سینا پرونا کھانا پکانا بھی سکھا دیا تھا۔

ساجدہ شکل وصورت میں اچھی تھی۔ گوری رنگت۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ کتابی چہرا۔ بھرے ہوئے رُخسار۔ ستواں ناک۔ پتلے پتلے گلابی ہونٹ۔ لمبے بال۔ موزوں اعضاء۔ نفیس بانو کا خیال تھا۔ کہ وہ غفار کو اسی سے بیاہے گی۔ کیونکہ ایسی اچھی اور پیاری بہو اسے اس پھٹے حالوں کہاں مل سکتی تھی؟ ساجدہ چونکہ غریب گھرانے کی لڑکی تھی۔ اس لئے آسانی سے مل جائیگی۔

ساجدہ کی نانی کے سامنے جب سونے کی پہنچیاں۔ کنگن۔ آرسی۔ چمپا کلی۔ ٹیکا۔ جھومر۔ کرن پھول۔ اور جھُمکے ہتھیلی میں سے اُنڈیل دئے گئے۔ تو وہ بھی انکار نہ کر سکی۔

یہ زیورات کہاں سے آئے؟ اس کا اندازہ بآسانی ہو سکتا ہے۔ آج کل کے لیڈروں اور شرع کے نام نہاد ٹھیکیداروں۔ مفتیوں اور قاضیوں کے لئے کچھ مشکل نہیں ہے۔ "مذہب خطرے میں ہے" کا نعرہ لگایا۔ اور ہُن برسنے لگا۔ قومی چندوں کا اس سے بہتر مصرف کسی کو معلوم ہی نہیں ہے۔

ساجدہ کی نانی فخریہ کہا کرتی۔ کہ ساجدہ کی تقدیر اچھی ہے۔ کہ ایسے بڑے گھرانے میں بیاہ کر گئی ہے۔ اور اتنے بڑے عالم و فاضل کو۔ اگرچہ مفتی صاحب کی عمر زیادہ ہے۔ مگر اس سے کیا؟ مرد "ساٹھا تب بھی پاٹھا" اور عورت بیسی تو کھیسی۔ ساجدہ بچی ہے۔ کمزور ہے۔ کوئی فکر کی بات نہیں۔ اچھے گھر بیاہ کر گئی ہے۔ دو ہی سال میں کھا پی کر موٹی تازی ہو کر جوان ہو جائے گی۔ اور پھر سات آٹھ سال میں ہی دیکھ لینا بڑھیا ہو جائے گی۔ مفتی صاحب اپنی جگہ سے ہلیں گے بھی نہیں۔ بیس سال سے میں انہیں اسی طرح کا دیکھتی آئی ہوں۔

پھر عمر زیادہ ہونے سے کیا حرج ہے؟ صحت کتنی اچھی ہے۔ ہاتھ پاؤں کیسے توانا ہیں۔ طاقت کا یہ حال ہے کہ جوان ان کے مقابلے میں نہیں آ سکتے۔ ۶۶ برس کے تو ہرگز دکھائی نہیں دیتے۔ مشکل سے پچاس کی عمر ان پر کھِلتی ہے۔ اور بالوں کی سفیدی تو کچھ مت۔ بیس بیس برس کے لڑکے سفید سر لئے پھرتے ہیں۔ ساجدہ ایسی نیک اور اچھی لڑکی کے لئے مفتی صاحب سے بڑھ کر شوہر نہیں مل سکتا۔ یہ چوڑا چکلا سینہ۔ نُورانی چہرا۔ گھنی سفید داڑھی۔ جدھر سے نِکل جاتے ہیں۔ لوگ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ ایسے رُعب داب والا انسان قصبے بھر میں دکھائی نہیں دیتا۔

اور کیا خُدانخواستہ ان نگوڑے عورت نما بے دین نوجوانوں کو ساجدہ ملتی جن کے منہ پر نہ داڑھی ہے نہ مونچھ۔ اور کسی کل سے یہ مرد نظر نہیں آتے۔

غرض ساجدہ کی شادی مفتی صاحب کے ساتھ ہو گئی۔ ساجدہ دیکھنے ہی بلا کی خوب صورت تھی۔ ریشمی کپڑوں اور زیورات سے اس کی پھبن اور بھی اُٹھ نکلی۔ چھوٹے چھوٹے خوبصورت گورے گورے حنائی ہاتھ بڑے بھلے اور معصوم و مقدس معلوم ہوتے تھے۔ دیکھنے والوں کا دِل چاہتا تھا۔ کہ بس دُلہن اسی قابل ہے۔ کہ ان ننھے خوبصورت نازک ہاتھوں کو چُوم کر ہی اس کی پرستش کی جائے۔ اور اس کی معصومیت اور تقدس کو قائم رہنے دیا جائے۔

مگر مفتی صاحب کی بھُوک اس کے حسن سے "ہوکے" کی حد تک پہنچ گئی۔ وہ حسن کے پجاری نہ تھے۔ بلکہ حسن کے دشمن تھے۔

وہ اسے "چبا" کر لذت لینا چاہتے تھے۔ اور اپنی ہوسناکی کی سیرابی کلی کو مسل دَل کر پھینک دینے میں ہی پاتے تھے۔ وہ ان کی غذا تھی۔ نذرگی

رابعہ کی ساری کسر وہ اس کی ہم جنس ساجدہ سے نکال لینا چاہتے تھے۔ ہر ... کے ساتھ ہی ان کا جذبۂ انتقام بھی ... اُٹھا۔ کوئی انہیں بوڑھا نہ کہے۔ اس ... سے انہوں نے اس بے کس نیم جان لڑکی کی آدھی زندگی چوس لی۔ اسے ... اور ہمیشہ کے لئے اس کے ان جذبات کو جو ابھی عالم وجود میں بھی نہیں آئے تھے۔ بیخ و بنیاد سے تباہ کر ڈالا۔ اور وہ جہنم کی آگ کو مرد کی آغوش پر ترجیح دینے لگی۔

دوسرے دِن وہ سر شام سے شفیق بانو کے بستر میں دبک گئی۔ اور کہنے لگی۔ اچھی شفیق میں تمہارے ساتھ سوؤں گی۔

شفیق نے کہا — تو اس کے بدلے میں پہنچیاں مجھے دے دو۔

"ہاں۔ بڑی خوشی سے"۔ کہہ کر اس نے اپنے ہاتھوں سے پہنچیاں اُتار کر شفیق کے ہاتھوں میں پہنا دیں۔ شفیق بہت خوش ہو گئی۔ دونوں ہم سن اور کم عمر تھیں باتیں کرنے لگیں۔

شفیق نے کہا — "میرا بیاہ کب ہو گا۔ نانی کہتی تھی۔ کہ میرے بھی سسرال سے ساجدہ کی طرح زیور آئے گا"۔

"مگر اسے سسرال جانا بھی پڑے گا" ٹھنڈی سانس بھر کر ساجدہ نے کہا۔ اور کچھ سوچنے لگی۔

اتنے میں اُنتیس بانو نے آ کر کہا — "دُلہن امّاں۔ ابّا تمہیں بُلا رہے ہیں"۔

شفیق بولی — "بہن! اب ساجدہ کو بھی تم "دُلہن امّاں" کہنے لگیں۔ کہیں یہ بھی دُلہن امّاں کی طرح ہمیں چھوڑ کر نہ چلی جائیں۔ میں تو انہیں ساجدہ ہی کہا کروں گی"۔

(باقی آئندہ)

"رشی نمبر" میں اشتہار دے کر فائدہ اُٹھائیں

سماجک سماچار

...پشاور چھاؤنی

...سماج پشاور چھاؤنی کی یہ جنرل
...لالہ امیر چند جی سابق پردھان
...ہوا سے شریمتی ڈاکٹر رام
...جی کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ
...ہے اور اُن کے سمبندھیوں سے
...ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ نیز
...سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ مرتک
...آتما کو شانتی پردان کرے۔ اور ان کے
...کو اس بھاری صدمہ کے برداشت
...کی طاقت دیں +
...چند ولالہ نارائن داس جی نے
...رام نارائن جی کی مرتیو پر مبلغ
...روپیہ دان مختلف سوسائیٹیوں
...دیں۔ اس سے ان کی یادگار
...رہے گی +
(...راج منتری)

...سماج گوجرہ کے سماچار

...مہینہ میں ایک ہوا گیہ چکنوں
...نے بدھار کر چند ہفتوں تک
...پرشن کیا +
...کے بعد پنڈت دھرم دیو جی
...گورو کل بیٹ سوسہنی پدھارے۔
...اگست کی رات کو ۹ بجے
...سے دس بجے تک دکھنا کی۔
...کے لئے کچھ دھن اکٹھا کر دیا گیا۔
...مہاتما آنند جی ملتانی بھجنوپدیشک
...ندھی سبھا پنجاب لاہور ہمیشہ
...اور تین روز متواتر آریہ
...شالہ میں پورنت ۹ بجے سے
...ایک گھنٹہ بھجنوں دوارا
...کرتے رہے +
...شمشیر سنگھ جی بھجنوپدیشک
...ندھی سبھا پنجاب لاہور نے
...ستمبر تک "پربھو بھگتی" پر
...دوارا اپدیش کیا۔ (منتری)

...سماج جھنگ شہر کا جلسہ

...سماج جھنگ شہر کا اٹھارہواں
...آریہ سماج مندر جھنگ
...۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ستمبر ۱۹۴۷ء
...دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس
...کرشن جی مالک اخبار
...لاہور۔ پنڈت شانتی پرکاش
...مناظر سوامی سدانند جی پنڈت
...جی ستھانت شرومنی پنڈت

نسبش پال جی - پنڈت رام سوروپ جی۔ پنڈت سداشو جی۔ ماتا شاردا دیوی جی اپدیشکہ - مہاشہ کبیر چند جی اور مہاشہ ہرنبش چندر جی بھجنیک شامل جلسہ ہوئے۔ شکروار ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء کو شام کو بازار میں نگر کیرتن کیا گیا۔ خوب چہل پہل رہی۔ سنیچر وار کو عام بھجنوں اور دیا کھیانوں کے علاوہ پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر کا دیا کھیان آواگون کے مضمون پر ہوا۔ جس میں چند مسلمان بھائیوں نے قدرے گڑبڑ کی۔ بعد دیا کھیان ان مسلمان بھائیوں کو اعتراض کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ اور ان کے سوالات کا معقول جواب پنڈت جی مذکور کی طرف سے دیا گیا۔ اتوار کو مہاشہ کرشن جی کا دھوم دھام سے جلوس نکالا گیا۔ اور شہر کی طرف سے ان کا پرجوش سواگت کیا گیا۔ خاتمہ جلوس پر آریہ سماج مندر میں ان کو آریہ سماج کی طرف سے ایڈریس دیا گیا۔ اور اکاون روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔ اس موقعہ پر آپ نے ایک مختصر پرمعنی تقریر کی۔ رات کو حیدر آباد کے مضمون پر آپ کا ایک زبردست دیا کھیان ہوا۔ لوگوں نے پرسن چت دیا کھیان سنا۔ اس موقعہ پر مبلغ سات سو روپے چندہ اکٹرت ہوا۔ آریہ سماج ان سب بھائیوں کا جنہوں نے اس شبھ کاریہ میں حصہ لیا شکریہ ادا کرتا ہے +

(بھارت بھوشن اپ منتری)

آریہ ہائی سکول نابھہ کو دان

آریہ ہائی سکول نابھہ یکم بیساکھ ۱۹۹۵ء سے ایک کرایہ کی عالیشان بلڈنگ میں نہایت کامیابی سے کاریہ کر رہا ہے۔ فی الحال نویں جماعت تک ہر مذہب و ملت کے طلباء باقاعدہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سکول بلڈنگ بنانے کے لئے کسی موزوں جگہ کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ پرماتما کا ہزار ہزار دھنیہ واد ہے۔ کہ چار بیگھہ اراضی میدان متصل دروازہ بڑاتوالہ ایک نہایت موزوں جگہ سردار شام سنگھ سردار پریتم سنگھ۔ سردار رام سنگھ۔ سردار چھجو سنگھ۔ لالہ نورا تہ رام صراف مالکان اراضی نے دان دے کر سکول کی بنیاد کو پختہ بنا دیا ہے۔ اراضی کی باقاعدہ رجسٹری ہو چکی ہے۔ ان دانی اصحاب کا آریہ سماج نابھہ و سکول کی طرف سے بہت دھنیہ واد کرتا ہوں +

(پورن چند پرنسپل)

کوٹلی لوہاراں میں دھارمک میلہ

سورگباشی لالہ گنگا رام جی کی یادگار میں ۱۶ - اکتوبر کو کوٹلی لوہاراں میں دھارمک میلہ ہوگا۔ سورگیہ لالہ جی نے میگھ جاتی کے لئے سروسو نچھاور کر دیا تھا۔ میلہ کو سپھل بنانے کے لئے ہر پرکار کا یتن کیا جا رہا ہے۔ میجک لینٹرن دوارا پرچار بھی ہوگا + (بسنت رام اپدیشک)

ادھشٹھک سوچنا

تمام آریہ جگت کی سوچنا کے لئے پرکاشت کیا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے مشہور اپدیشک اور مناظر پنڈت گیانند جی صوفی کو جو سجن اپنے جلسوں وغیرہ پر بلانا چاہتے ہوں۔ وہ منتری آریہ سماج بازار سیتا رام دہلی سے پتر دیوہار کریں +

(ٹھاکر دت ایم - اے منتری)

مہاشہ چرنجی لال جی پریم

جب سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ آریہ سماجوں میں آنریری طور پر پرچار کرتے ہیں۔ جن سماجوں کو پرچار کیلئے ان کی سیواؤں کی ادھشکتا ہو۔ وہ ان سے نمن پتہ پر پتر دیوہار کریں +

(مہاشہ چرنجی لال جی پریم دشنو گلی لاہور)

آریہ کمار سبھا کی ستھاپنا

قصبہ رائے کوٹ میں عرصہ دراز سے آریہ سماج قائم ہے۔ لیکن اب شری سوامی برتانند جی آچاریہ گورو کل چھوٹی کی کرپا سے بالکوں کی آریہ کمار سبھا قائم ہو گئی ہے + (شدامل پل بیتر پردھان)

آنکھ کے ماہوس مریض
ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا
سالہا سال کا آزمودہ
کھیم سیمی سرمہ
قیمت فی شیشی چودہ آنے
ضرور استعمال کریں
پشاور ایجنٹ :-
میسرز پی۔ این کگڑ اینڈ سنز
چوک ریشم گراں۔ پشاور
شملہ ایجنٹ
ٹھاکر برادرز لوئر بازار
شملہ
گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

بھگت پھول سنگھ کا سپھل برن برت

شری بھگت پھول سنگھ جی جنہوں نے حال میں ہری جنوں کے پانی کے کشٹ کو دُور کرانے کے لئے ۲۱ روز کا انشن برت کیا تھا۔ کل دو پہر ہریانہ ایکسپریس سے دہلی پدھارے۔ دہلی کی سب آریہ سماجوں کی طرف سے ریلوے سٹیشن پر ان کا شاندار سواگت کیا گیا۔ پنڈت نیکی رام جی شرما اور سوامی برہما نند جی اُن کے ساتھ تھے۔ مورخہ ۲۹ ستمبر کو دیوان ہال دہلی میں لالہ دیش بندھو جی گپتا کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت جی کی سیوا میں دہلی کی آریہ جنتا اور دلت بھائیوں کی طرف سے دو ایڈریس پیش کئے گئے۔ علاوہ ازیں پنڈت نیکی رام جی شرما۔ سوامی برہما نند جی۔ پنڈت گیانیندر جی اور صاحب صدر نے اپنی تقریروں میں بھگت جی کی تپسیا اور ہری جن پریم کی تعریف کرتے ہوئے انہیں وشواس دلایا۔ کہ ہریانہ کی ویر بھومی میں آریہ سماج کے کام کے لئے جو لوگ پرتن کریں گے۔ اس میں انہیں سارے آریہ جگت کی سہانوبھوتی اور ہمدردی حاصل ہو گی۔ آریہ جنتا کی طرف سے ایڈریس پنڈت دیو برت جی دھرمیندو نے اور دلتوں کی طرف سے مہاشہ کرم چند نے پڑھ کر سنایا۔

(کرشن ناتھ منتری آریہ سماج دیوان ہال دہلی)

آریہ سماجوں کو سوچنا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سماجوں کی سہولیت کے لئے انگریزی بھاشا میں لکھی "ہندو امریکہ" نامی پستک کی پچاس کاپیاں خریدی ہیں۔ یہ پستک بہت اچھے ڈھنگ سے لکھی ہوئی ہے۔ آریہ سماج کے ہر ایک ریڈنگ روم میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ اس کی قیمت ساڑھے سات روپے ہے۔ لیکن اس سبھا سے یہ پستک ۵ روپے علاوہ محصول ڈاک کے مل سکتی ہے۔ چونکہ کاپیاں تھوڑی رہ گئی ہیں۔ اس لئے جن کے آرڈر پہلے آویں گے انہیں ہی بھیجی جا سکے گی۔ وی۔ پی وغیرہ کا خرچ ذمہ خریدار ہوگا۔ (منتری)

آریہ سماج لدھیانہ کی ماسک رپورٹ

(۱) ۱۱، ۱۷۔ اگست کو پرانہ کال آریہ سماج مندر میں شراونی اُپاکرم پرو منایا گیا۔ یگیہ اور پرارتھنا کے بعد آریہ سبھاسدوں نے یگیہ وپیت بدلے۔

(۲) ستیہ آگرہ بلیدان دوس بھی اسی دن منایا گیا۔ شہیدوں کے لئے سجنوں نے اپنی دکانوں اور گوناؤں دوارا شردھانجلی چڑھائی۔

(۳) مشٹھ سنسکار۔ مورخہ ۱۸-۸-۴۰ کو شری ڈاکٹر منداراین جی پردھان سماج ہذا کے پوتے مسٹر دھرم ویر کپلا کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ بالک کا نام سریش چندر رکھا گیا۔ لڈوؤں سے ستکار ہوا۔ دس روپے دان ملا۔ دکشنہ وادی۔

(۴) پرویش سنسکار۔ مورخہ ۱۹-۹-۴۰ کو بی بی درگا دیوی ادھیاپکہ پاٹھ شالہ سماج ہذا کے نئے بھون کا پرویش سنسکار ہوا۔ چار روپے دان ملا۔

(۵) کرشن جنم اشٹمی۔ ۱-۹-۴۰ کو شری کرشن جنم اشٹمی پرب پرانہ کال سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ شری سوامی ستیہ دیو جی بھی درا جک جوالا پور کا بڑا ہی پربھاؤ شالی منوہر ویاکھیان ہوا۔ اور بھی کئی سجنوں اور بی بی کوشلیا دیوی ادھیاپکہ نے بھی پرچار کے پرتی بھاشن اور کچھ تاؤں دوارا اپنی شردھانجلی کا پریچہ دیا۔

(۶) پرچار۔ مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵۔ ستمبر کو رات کے ۸½ بجے سے ۱۰ بجے تک اور ۱۵۔ ستمبر کو پراتہ کال ۸½ بجے سے دس بجے تک آریہ سماج مندر میں شری ستیہ دیو جی کالی کملی والوں کے تین بڑے پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوئے۔

(۷) شبھ وواہ۔ ۹ ستمبر کو شری ڈاکٹر چندو لال جی کی پتری پنڈت وشنو جی سناتک کی بھتیجی کا وواہ سنسکار ہوا۔ سماج کو دان بھی ملا۔

(۸) مورخہ ۱۴۔ ستمبر کو پراتہ کال شری پنڈت وشنو دت جی خزانچی سماج کے نئے مکان کا مادھو پوری میں پرویش سنسکار ہوا۔ لڈوؤں سے ستکار ہوا۔ دان بھی ملا۔ پنڈت جی کو مبارک ہو۔

(بابو رام گپتا منتری)

ضروری اطلاع

جن بھائیوں کا چندہ ماہ اگست میں ختم ہو گیا ہے۔ ان کے نام اطلاعی چٹھی بھیجی جا چکی ہیں وہ کرپا کر کے اپنا چندہ ۱۲۔ اکتوبر تک بھیج دیں۔

شائقین پبلک کیلئے نادر موقعہ

آپ صاحبان کی سہولیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم نے "ماڈرن ٹیلرز" کے نام سے ایک ٹیلرنگ شاپ عرصہ چار سال سے مین بازار گوالمنڈی میں اچھے وسیع پیمانہ پر کھولی ہوئی ہے۔ یہاں پر ہر قسم کے کپڑوں کی سلائی نیز اپ۔ ٹو۔ ڈیٹ سوٹنگز اور شرٹنگز کا کام نہایت خوش اسلوبی اور معقول اُجرت پر کیا جاتا ہے۔ آپ صاحبان ایک دفعہ ہماری دوکان پر تشریف لا کر آزمائش کا موقعہ دیں۔

نوٹ:۔ طلباء کو خاص رعائیت۔

ٹی۔ آر۔ مدان اینڈ برادرز۔ مین بازار۔ گوالمنڈی۔ لاہور

گاؤکشی اور مسلمان

یدی آپ کو گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارے میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا کو دیش کے لئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری پستک "گؤکشی اور مسلمان" منگوا کر پڑھیئے۔ "پرکاش" لاہور نے زبردست سماوچنا کی ہے۔ اس پستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پستک کو ان گنت تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یک مشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو پچیس فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔

قیمت ساڑھے چار آنے (۴/۲) فی کاپی معہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ سید مصطفیٰ احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ۔ یو۔ پی

سخت سردرد میں

گورکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سردرد دُور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے۔ کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنہ فی شیشی

ایجنسی

لاہور:۔ ہسپتال روڈ۔ لاہو لدھیانہ:۔ النکار آرشد ملہ لیہ کوچہ لالو مل

گورکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہفتہ بھر کی اہم خبریں

...دن کو وسیع پیمانہ پر خالی کرنے ...بنالی گئی ہے۔
— ...جاپانی وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ ...چنگ کائی شیک کو امداد پہنچانے والی ...کی زبردست مخالفت کی جائے گی۔
— ...فرانس پولینڈ اور بلجیم میں قحط پڑنے ...
— ...امریکہ برطانیہ کو اور قرضہ دے گا۔
— ...سندھ میں نو سو سے زیادہ بدمعاش ...کئے جا چکے ہیں۔
— ...تازہ اطلاع ہے۔ کہ پنجاب ...شروع ہونے کے بعد سے اب ...پولیٹیکل گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔
— ...جنوبی امریکہ کے بحری اور ہوائی ...کے لئے ریاست ہائے متحدہ ...نے ایک ارب ڈالر قرضہ دینے ...کیا ہے۔
— ...برما روڈ کو پھر کھولا گیا۔ تو جاپان ...بم باری کرے گا۔
— ...امریکہ جنگ میں شامل ہوا۔ تو جاپان ...کے خلاف اعلان جنگ کرے گا۔
— ...کانگریس مشن کو بنوں جانے سے بھی ...دیا گیا ہے۔

— ہندوستان کو آنے والا ایک جہاز دشمن کے حملہ کا شکار ہو گیا۔
— ڈکٹیٹر سوٹیزر لینڈ کے ذریعہ صلح کی تجویز پیش کریں گے۔
— پچھلے چار مہینوں میں جرمنی کے ۵ ہزار اور برطانیہ کے ۲۸۰۰ ہوا باز ہلاک ہوئے۔
— برطانوی اور جرمن ہوائی جہازوں میں سارا دن لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔
— خاکسار۔ اخوت کا نشان لگا کر بیلچوں کے ساتھ پھرتے نظر آتے ہیں۔
— مطالبات ٹھکرائے جانے پر ہند چینی اور سیام میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔
— جرمنی ہوائی جہازوں نے ایک رات میں سات مقامات پر ہوائی حملے کئے۔
— مہاتما گاندھی کا بیان ہے۔ کہ اگر برطانیہ میری تجاویز مان لیتا۔ تو ہندوستان کی نسبت انگلستان کو زیادہ فائدہ ہوتا۔
— ۴۔ اکتوبر کو بعد از دوپہر ہٹلر اور مسولینی میں ملاقات ہوئی۔ دونو ایکدوسرے سے بغلگیر ہوئے۔
— ہٹلر نے اپنی توجہ وسط مشرقی کی فوجی صورت حالات پر لگادی ہے۔ افریقہ میں فیصلہ کن جنگ ہونے والی ہے۔
— برما کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر ٹوبا ما رنگون سنٹرل جیل میں ایک سال قید کی سزا بھگت رہے ہیں۔
— امریکہ چودہ لاکھ فوج پر ڈیڑھ ارب ڈالر خرچ کرے گا۔
— جرمنی کے فوجیں اُتارنے والے ہوائی جہاز نے اس ہفتہ دوسری بار انگلستان پر پرواز کیا ہے۔ اس جہاز میں چھبیس سپاہی بیٹھ سکتے ہیں۔
— مصر میں سولہ ہزار اطالوی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔
— فرانسیسی مراکو کی سرحد پر حملہ کرنے کیلئے سپین کی فوجیں جمع ہو گئی ہیں۔
— برلن کے ایک لاکھ ستر ہزار شہریوں کو محفوظ جگہوں پر منتقل کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔
— جرمن دُور مار توپوں نے آبنائے ڈوور کے جہازوں پر پھر گولہ باری کی ہے۔
— سندھ میں دو بڑی ڈویژن میں دو اور ہندوؤں کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔
— جاپان نے ۲۵۰۰ سو فرانسیسی جنگی قیدی رہا کر دئے ہیں۔
— کانگریس مشن کو وزیرستان جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔
— وائسرائے اور وار کرا اور والیسرا ئے میں مزید گفت و شنید ہو رہی ہے۔
— مسٹر چیمبرلین نے کیبنٹ اور کنسرویٹو لیڈر شپ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔
— کوی سمراٹ ٹیگور کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔
— جرمنی کو برطانیہ پر حملہ کرنے سے پہلے رُوس سے دو چار ہونا پڑے گا۔
— ہندوستان برطانیہ کو جنگی سامان مہیا کرے گا۔
— پانچ ہزار اطالوی ہوا باز جرمنی روانہ ہو گئے ہیں۔

کام سدھ مکر دھوج سے چھ گنا فائدہ بخشنے والا

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی

کا

...نت گن سدھ مکردھوج

جو کہ

...زیادتی کام اور عالم شباب میں بوجہ بے اعتدالی قوتِ مردانگی کی کمی۔ ...اعضائے رئیسہ کی کمزوری کو دُور کر کے رگوں و پٹھوں میں قوتِ عظیم۔ نیا جوبن اور ...روح پھونک دیتا ہے۔ مایوس العلاج کو مثلِ شباب ہر طرح کی طاقت ...تسکین اور پُر لطف زندگی بخشتا ہے۔ غرضیکہ اس کا استعمال کایا ...کلپ رسائنوں سے زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

قیمت فی ماشہ سات روپیہ (۳۲ خوراک)

علاوہ محصول ڈاک

فون نمبر ۲۷۷۷

قائم شدہ ۱۹۰۵ء

...ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار۔ لاہور

چھپ گیا!! چھپ گیا!! چھپ گیا!!

شری سوامی ۱۰۸ راج نارائن جی ارمان کی مشہور گمراہ کن کتاب "چیتاونی" کا

دندان شکن جواب

حجم ۳۵۲ صفحے | قیمت ایک روپیہ ۱۲/

"چیتاونی پرکاش" (اُردو)

جس کو پنڈت منسا رام جی ویدک توپ ہیڈ اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کیا ہے۔ اس کتاب میں چودہ ادھیائے ہیں۔ جن میں مفصلہ ذیل مضمونوں پر بحث کی گئی ہے۔

(۱) آریہ سماج کیا ہے؟ (۲) آریہ سماج کے دشمن اور ان کی حقیقت (۳) آریہ سماج پر اعتراضوں کا جواب (۴) تقدیر کی نسبت تدبیر زبردست ہے۔ (۵) آلسیہ واد کے غلط اصول (۶) پیشینگوئی کی ماہیت (۷) پبلک کو ٹھگ کر کھانے کی باتیں (۸) جنم پتری اور پیشینگوئیاں (۹) پھلت جیوتش کا عجائب گھر۔ (۱۰) ارمان جی کا گیاشٹک (۱۱) نوگرہ سمیکشا (۱۲) میگ ویوستھا (۱۳) گرہوں کا انسانی کرموں سے تعلق ہے (۱۴) پرمیشور کا اوتار۔

ہر ایک آریہ سماجی کو یہ کتاب خود پڑھ کر سینکڑوں آدمیوں کو پڑھانی چاہیئے تاکہ "چیتاونی" کا پھیلایا ہوا زہر دور ہو سکے اور پبلک پھلت جیوتش کے پھندے سے بچ سکے۔

ملنے کا پتہ:-

مہاشہ ہنسراج جی وئید بھوشن منتری آریہ سماج جاکھل ضلع حصار

...Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھگوان کی کھوج

بقیہ صـــ

بیابان کی خاک چھانتے پھرنا کب بڑھی مثا ہے؟ اس نراکار اننت سورُوپ پرماتما کو اپنی آتما کے اندر ہی ڈھونڈنا چاہئے۔ اور جب اس کے درشن ہوں تو اس کے دربار سے کبھی بھی آن اُٹھنی نہ ہونی چاہئیے۔

ہے پران پتی پرمیشور! آپ کے سنیہ سورُوپ کو جو بھول کر میں نے تیرتھوں اور دستوؤں کے اندر آپ کو ڈھونڈا۔ مندروں اور جیووں کے اندر آپ کے پرکاش کی کھوج کی۔ پرنتو کہیں پر بھی شانتی نہ ملی۔

کرپا ناتھ! اس طرح کا بھٹکنا سدیو بنا رہے گا جب تک میں اس پرمانوں سے بیٹھ کر یہ کہ آپ میرے اندر براجمان ہیں۔ پرنتو کیا میرا جیون سیدھ کرتا ہے کہ کہ میرا یہ وشواس واستوک ہے؟ یدی سچ سچ آپ کے ہردئیشور ہونے کا مجھ کو وشواس ہوتا۔ تو میں کیا سنسار کے بھلے کے لئے آپ کے سنیہ کا پرکاش کرنے سے رُک سکتا؟

ہے دیا میئے! کرپا کر کے اس اوشواسی ہردہ کو وشواس یا نتر بنا کیجئے میرے کرتویہ کا سیدھا مارگ دکھا دیجئے۔

جوالا پور میں آریہ نگر ہان

بقیہ صـــ

(شری نئی دہلی سیٹھ بخاری لال جی رئیس) نئی دہلی۔ اودھ شری ڈاکٹر لال چند جی بان پرستھی ہیں۔

(۵) آریہ نگر کے پاس بہتی ہوئی نہر پر ایک وشال اسنان گھاٹ نرمان کرنے کے لئے نقشہ محکمہ نہر کو بھیج دیا گیا ہے۔ سویکرتی کی پرتیکشا رنتیہ پورتی دن کی جا رہی ہے۔ اس اسنان گھاٹ کے نرمان کے لئے کرم یوگی شری لالہ نارائن دت جی رئیس نئی دہلی کیی دانی سے دان دلانے کا پرینتن کر رہے ہیں۔ پورن آشا ہے۔ کہ اُن کے ہارد کی پرتیشٹھا مہانند سے شیگھرہی سپھل ہوگا۔

پراپت ہوگی۔

(۱۱) اس آشرم میں ایک یگیہ شالہ۔ ایک کوٹیپ اور ساٹھ کٹیائیں ۱۰×۸ فٹ برامدہ سہت دان سے بنائی جاویں گی۔ پرتیک کٹیا ۲۵۰ روپیہ۔ یگیہ شالہ ایک ہزار روپیہ۔ اور کوٹیپ ایک ہزار پانسو روپے کے دھن سے تیار کئے جانے کا اسٹیمیٹ ہے۔ نقشے کی منظوری میونسپل کمیٹی ہردوار سے ہو چکی ہے۔ یہ آشرم سیو گیہ دیویوں کی ادھیکشتا میں سو تنتر رہے گا۔ وہاں دیویاں سوادھیائے یجن

اور دالیکانت سیون کرتے ہوئے استری جاتی میں پرچار کاریہ کرنے کے لئے تیار کی جاویں گی۔ کیونکہ بہت سی ایسی دیویاں آریہ سماج کی ادھیکشتا میں سے اپنے آپ کو سرکھنت سمجھتی ہیں پرنتو یہ اپنی کٹی بنانے میں اسمرتھ ہوتی ہیں پرنتو نردوان کے لئے تو اُن کے پاس پہاپیہ سادھن ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسی دیویوں کے لئے اس ارتھ اس مہلا آشرم کی اپوجنا کی ہے۔ اس مہلا آشرم میں بہت سی سیوگیہ دیویوں نے کاریہ کرنے کے لئے بچن دے ہوئے ہیں۔ آشا ہے کہ دانی سجن یتھا شکتی اس پونیہ اپوجنا میں دان دے کر سوابھاگیہ پراپت کریں گے۔ دانی سجنوں کے پونیہ نام کا سمارک پتھر پرتیک کٹیا۔ یگیہ شالہ اور کوٹیپ پر انکے دانیوں کے اُلنماہ کے لئے لگایا جاوے گا۔ باقی کٹیاؤں کے لئے دان کا دھن پراپت ہو جانے پر مہلا آشرم کی کٹیا کا پرارنبھک سنسکار آدھی شلا شری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کے کر کملوں سے سماروہ کے ساتھ کیا جاوے گا۔

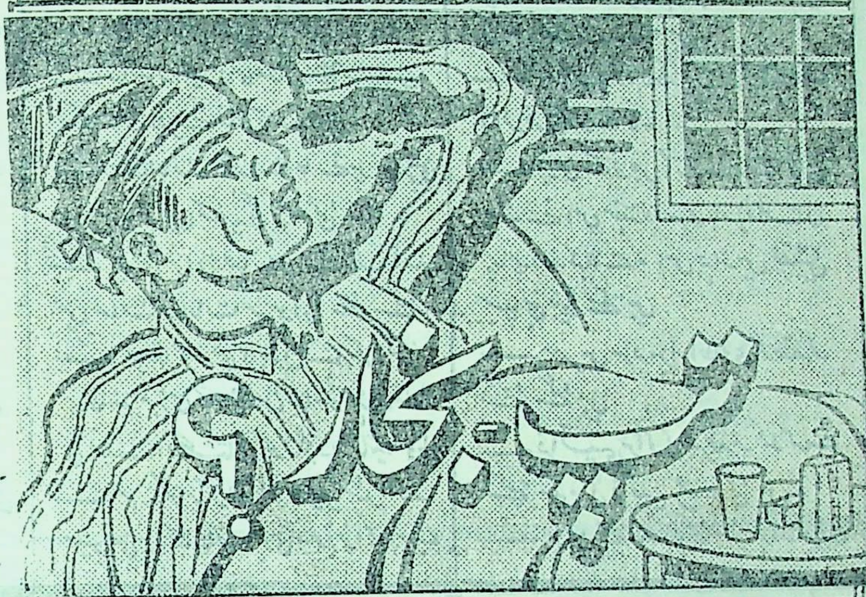

آریہ سماج سیالکوٹ چھاؤنی

سیالکوٹ استری پرتیشٹھان نے مہاشہ کرشن کا جے کاروں سے سواگت کیا جب ۱۹۴۰-۱۰ کی صبح کے ۹ بجے آریہ سماج سیالکوٹ چھاؤنی نئے مندر کی افتتاح کیلئے یہاں پدھارے۔ آپکو پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا گیا۔ سب سے پہلے دیویوں نے جھنڈے کا گیت گایا۔ اس کے بعد مہاشہ جی نے اوم کا جھنڈا لہرایا اور نئے مندر کا دروازہ کھولا۔ اس کے بعد کی کاروائی آرمبھ ہوئی جس میں انہوں نے آریہ سماج کا اُدیش بتایا۔ اور یکمشت روپیہ مندر کیلئے دان دیا۔ (منتری)

انفلوئنزا کیلئے نہایت آسان اور قابل اعتبار علاج ہے۔ اسمیں ایک بھی ایسا جزو نہیں جو زہریلا یا نقصان دہ ہو۔ اس کے استعمال سے فوری آرام آنیکے ساتھ ہی یہ بخار کے حقیقی اسباب کو دُور کر کے مستقل طور پر صحت بخشتی ہے۔ امرت دھارا تمام بیماریوں کے جراثیم کو ہلاک کرنیکی زبردست طاقت رکھتی ہے۔ اور ان جراثیم کے حملے سے جسم کو محفوظ رکھتی ہے۔ تکلیف کو دُور کرتی اور درجۂ حرارت کو کم کرتی ہے اور درد اور بے چینی سے نجات دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ۔ نصف شیشی ۱ روپیہ۔ نمونہ ۱۰ آنہ۔

آج ہی کسی اچھی سی دکان سے خرید کریں۔

امرت دھارا

امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ لاہور

نوٹ:- میسرز جیسا اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی ہو سکتی ہے۔

بند قیمتی قفل پستول اور ریوالور آلسٹول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزمیند اقساط قیمت قسطوں میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Saleman Umar & Co.
Karachi

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد گردوال علی گڑھی

بال جیون گھٹی

اصلی مٹھی گھٹی چھاپ رجسٹرڈ

جسکا نے سے بچے کبھی بیار نہیں ہوتے دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاتے ہیں۔ عام طور پر فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں۔ فہرست مفت۔ ایجنٹ ہر جگہ درکار ہیں۔ مفت لو۔ اپنا نام و پتہ بھیج کر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں۔

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...واستھ

...اور واقفیت

...سبز - دھنیا سبز خشک دونوں قسم کا ہوتا
...یت باہ اور یادداشت کو کم کرتا ہے
...ہوتا ہے - اگر کسی کو بچھو نے کاٹ
...کاٹے ہوئے مقام پر سبز پتے رگڑ کر
...یا اور خشک دھنیا تولہ بھر کوٹ کر
...ما کھلا دیں - بچھو کا اثر تک نہ ہوگا -
...دھنیا خشک کی دھونی کرنے سے سانپ
...بھاگ جاتے ہیں +
...خشک ہے - مقوی دماغ و مقوی
...باہ ہے - حیض و پیشاب کو بکثرت لاتی
...کے ہر قسم کے درد دل پر اس کا ساگ

انگلستان کا سب سے بہادر نوجوان

اس عنوان کے ماتحت جان بل میں ایک واقعہ شائع ہوا ہے اس کی ہمت کے لئے اس نوجوان کو یہ خطاب دیا گیا ہے - واقعہ یہ ہے کہ یہ لڑکا ایک دن سیر کرنے جا رہا تھا - ایک نوش پوش عورت نے سر بازار اس کا دامن پکڑ لیا - اور کہنے لگی - میری لڑکی بیمار ہے ڈاکٹروں کا مشورہ ہے - کہ کسی نوجوان کا خون اگر اس کے جسم میں داخل کیا جائے تو بچ سکتی ہے - کیا تم میرے لئے قربانی کر سکتے ہو؟

نوجوان نے سوچنے کیلئے چند ہی لمحے صرف کئے - اور کہا - میں حاضر ہوں - مگر جوں ہی وہ ہسپتال کے بڑے دروازے کے اندر داخل ہوا - اس کا نوکر گھر سے دوڑتا ہوا آیا - اور کہا آپ کے والد بیمار تھے - مر گئے ہیں - نوجوان کا پاؤں رک گیا - قریب تھا کہ اس میں لغزش آ جائے - مگر وہ سنبھلا اور نوکر سے کہا - والدہ سے کہہ دو - میں ایک مردہ کو زندہ کرنے چلا ہوں - زندہ رہا تو آ جاؤں گا -

جان بل لکھتا ہے - کہ جب اس کی ماں نے یہ واقعہ سنا - تو بیٹے کے جذبہ خدمت گذاری سے بہت خوش ہوئی - اور خاوند نے وصیت میں جو جائیداد اسکے نام لکھی تھی - وہ اس نے اسی وقت لڑکے کے نام منتقل کر دی - نہ لڑکی اور یہ لڑکا دونوں زندہ ہیں

...رکھا

کھائیں - تو آرام ہو جاتا ہے +

بیر گرم خشک ہیں - میٹھے اور پکے ہوئے تازہ بیر صبح کے کھانے کے تیسرے پہر کو دس پندرہ تولے کھائیں - تو جریان و احتلام کو مفید ہیں - اور کچھ ضرر نہیں دیتے - کچے و خراب بیر کھانے سے کھانسی بخار اور بدہضمی ہو جاتی ہے - پکے ہوئے بیر کوٹ چھان کر رکھ لیں - ہر روز صبح چار بجے پانی میں گھول کر پئیں - تو عورتوں و مردوں کے جریان کے لئے مفید ہیں - بیروں کی گٹھلی کا مغز ہر ضعف کے لئے (ماسوائے امراض چشم) سچے موتیوں کی تاثیر رکھتا ہے - لہذا جس نسخہ میں سچے موتی ڈالنے مطلوب ہوں - بیروں کی گٹھلی کے مغز ملا لو +

کیلا کچے کی ترکاری پکا کر کھائیں تو معتدل ہے - پکا ہوا کیلا درجہ اول میں گرم تر ہے - دیر ہضم ہے - مخرج ہے - ص

یتیموں کے مہربانو!

ان پر اور بھی دیا کرو - یہ جاتی کے لال آپ جیسے درد دل رکھنے والوں کے ہی بیٹے ہیں - ان کے سر سے سایہ اٹھ چکا ہے - یہ محبت کے بھوکے ہیں +

ان جاتی کے ناتھوں

کا ہاتھ پکڑو - پرماتما نے جن کو دیا ہے ان کا فرض ہے کہ وہ ان کو بھی دیکھ کر کھائیں - جب بھی دان کا موقعہ ہو پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کو نہ بھولئے - یہ ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے - جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ہیں +

اس یتیم خانہ میں اسوقت دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں - دو ہزار (۲۰۰۰) کے قریب ماہوار خرچ ہے - جو آپ جیسے دانیوں کے دان سے ہی پورا ہوتا ہے - پرماتما نے آپکو دیا ہے - آپ یتیموں کا حصہ انکو دینے چاہیئے - نقدی کپڑا - بسترے - آٹا - دال - چاول لکڑی جو بھی دے سکیں دیں +

یقین رکھیئے آپکے دان کا مناسب ہی استعمال ہوگا - رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں +

ہیرانند (آف اتر دھار) آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

...آریہ سبھا - آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کا پرچار کرنیوالا و آریہ بھائیوں میں ...پیدا کرنے والا مسلم سبھا اور آریوں کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے

...ہندی "آریہ ورت" ماہانہ - لاہور

...شری پنڈت ... ایڈیٹر "پرکاش" کی نگرانی اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی ... میں جاری ہو چکا ہے - پہلا انک بڑی سج دھج سے چھپ چکا ہے ... کے لیکھوں - تین مسلسل کہانیوں - دو درجن شگفتہ کہانیوں ... ہوں - واقفیت بڑھانے والے استری اپیوگی مستقل کالموں کا شاندار ... اس کے خریدار خود بنیں اور دوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے ... بنائیں +

...ہی اپنا چندہ دو روپے منی آرڈر سے ارسال کر دیں -
"آریہ ورت" کا چندہ "پرکاش" کے چندہ کے ساتھ ایک ہی منی آرڈر سے ارسال کیا جا سکتا ہے +

...نیجر - "آریہ ورت" کچا نسبت روڈ - لاہور

گہری نیند کا لطف

...کی حیرت انگیز ایجاد ویسٹن (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے ... وہ ایک گھنٹہ کیلئے گہری نیند سو جائیگا - اور ہلانے جلانے سے بھی ... قیمت صرف دو روپے (عہ) محصولڈاک آٹھ آنے (۸/) +
...ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو - تو ریکشن (Raction) سونگھائیے +
قیمت صرف دو روپے (عہ)
...نقصان نہیں پہنچاتیں - گارنٹی کی جاتی ہے کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو ... نقصان نہیں پہنچاتیں +

...آرٹس اکاڈیمی نمبر ۲۵ P.W.L - دہلی

Haridwar. Digitized by eGangotri

گذشتہ ۵ سالوں کی طرح امسال بھی رشی نروان اتسو (دیوالی) پر پرچار تھ بانٹنے کیلئے نہایت شاندار رشی نمبر چھپیگا

قیمت ہندی تین آنے

پرکاش لاہور (ہفتہ وار)

منتروں کو بھینٹ کیجئے

ہری جنوں میں مفت بانٹیئے

غریب مستحق لوگوں اور ودھ رمیوں میں تقسیم کیجئے

سمبندھیوں کو بھجوائیے

رشی نمبر (دیا نند)

قیمت اردو تین آنے

دلکش رنگدار ٹائیٹل	دو سہ رنگی تصاویر	ڈبل یک رنگی تصاویر	قیمتی بڑھیا کاغذ	لکھائی چھپائی عمدہ	اعلیٰ پایہ کے لیکھ	چوٹی کے شعرا کی نظمیں	لیڈروں کے پیغامات

ہندی و اردو دونو زبانوں میں ۲۴ - اکتوبر کو بڑی سج دھج سے شائع ہو جائے گا

زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور ان کی قیمت منی آرڈر سے آج ہی ارسال کر دیجئے قیمت بذریعہ بلوں سے وصول ہوگی نہ وی پی

ہمارا دعویٰ ہے اور اسکی تصدیق پچھلے نمبر کرتے ہیں اور آپ اگلا نمبر دیکھ کر خود کریں گے - کہ پرکاش کا رشی نمبر سب اخباروں سے شاندار ہوتا ہے اس بار بھی ہمارا رشی نمبر بازی لے جائیگا اور سب سے پہلے چھپکر آپکی سیوا میں پہنچ جائیگا - پرنیک آریہ سماج کا فرض ہے - کہ رشی رن چکانے کیلئے ہمارا ہندی اور اردو رشی نمبر زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر ودھرمیوں - استریوں اور غریب مستحق ہوا دھیائے پر بھی اصحاب دھرمی جنوں میں مفت بانٹ کر آریہ سماج کا تحریری پرچار کیجئے

یاد رکھیے (۱) رشی نمبر ہندی اردو کی قیمت بحساب تین آنے فی کاپی منی آرڈر سے آنی چاہیئے - وی - پی کے ذریعہ رشی نمبر نہیں بھیجا جاویگا - نہ قیمت بلوں کے ذریعہ وصول کی جاویگی قیمت آنے پر ہی رشی نمبر ارسال ہوگا - (۲) آرڈر دیتے وقت رشی نمبروں کی تعداد (ہندی اردو کی الگ الگ) صاف لکھیں - (۳) منی آرڈر کوپن پر اپنا پتہ - ڈاکخانہ ریلوے سٹیشن اور ضلع ضرور لکھیں - (۴) رشی نمبر کی ایک کاپی کیلئے چار آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں - مفت ارسال نہ ہوگا - (۵) ... کاپیوں سے ادھک خریدنے پر ...

رشی نمبر کتنا شاندار ہوگا اس کا اندازہ لگائیے

تصاویر دو شاندار سہ رنگی - ڈبل یک رنگی - (رشی کے جنم گرہ کی - اس مندر کی جس میں رشی کو بودھ ہوا تھا - رشی کا ایک اعلیٰ چترہ - رشی کے ہست لکھت پتر کی نقل - بیر راون کا محل اور اشوک واٹکا آدی کے رامائن کے سمے کے اتہاسک چتر) **پیغام** مہاتما گاندھی - ڈاکٹر ٹیگور - سبھاش بابو - پنڈت مدن موہن مالوی - بیرسٹر ساورکر - شری ستیہ مورتی ایم - ایل - اے - شری گھنشیام سنگھ گپت **سنیاسیوں کے اپدیش** - مہاتما نارائن سوامی جی - سوامی ستیانند جی - سوامی ویدانند جی - سوامی سوتنترانند جی - سوامی سروانند جی اور سوامی گنگا گری جی ۔

ودوانوں کے اچھے کوٹی کے لیکھ - مہاشہ کرشن جی بی - اے - ڈاکٹر بالکرشن جی ایم - اے پرنسپل راجہ رام کالج کولہاپور - لالہ دیوی چند جی ایم - اے - پنڈت برہم دت جی - مہاشہ چرنجی لال جی پریم - مہتہ جیمنی جی بی - اے - شدھی گیانند جی - ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ - پنڈت بھگتی رام جی اپادھیائے - پروفیسر گوپال جی بی اے - ادھشٹاتا گورو کل اندرپرستھ - بیرسٹر ونایک راؤ جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ - پنڈت بنسی لال جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ - پنڈت نریندر جی آریہ مشنری حیدرآباد دکن - پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم - اے - پنڈت پورن چند جی ایڈووکیٹ آگرہ - سوامی ابھے دانند جی - پنڈت ستیہ برت جی کھیل ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی - کنور چاند کرن جی شاردا - پنڈت دھرم دیو جی - لالہ بھدر رام جی بنیر لدھیانہ اتیادی ۔ **مشہور شعرا کی نظمیں** - منشی تلوک چند جی محروم بی - اے - شری یوگ دھیان جی ایم - اے - روش ... بی - اے - شگن چند جی روشن بی - اے - ایل - ایل - بی - اندر جیت جی شرما - شری بسمل امرتسری - آفتاب پانی پتی - آتش بہاولپوری - منوہر لال شہید بی - اے - ایل ایل بی -

ان کے علاوہ - رشی کے درشن کرنے والے ایک سناتنی پنڈت کا لیکھ - غیر ملکی ودوانوں کی شردھانجلیاں - رشی جیون کی گھٹنائیں - پرانے اخباروں کے حوالجات - تحسین - سچی کہانیاں - کارٹون وغیرہ بھی ہوں گے ۔

دیری کرنے کا وقت نہیں - دیری مایوسی کا دوسرا نام ہے - زیادہ سے زیادہ رشی نمبروں کیلئے آرڈر ارسال کر دیجئے

منیجر - پرکاش کچہ نسبت روڈ - لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यं

ॐ

سارے سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے (رشی دیانند)

جنم داتا:- مہاشہ کرشن جی

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर ॥

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور
کا
رشی نمبر

का
ऋषि-अंक
सचित्र

THE "PRAKASH" LAHORE-RISHI NO.

سنچالک و سمپادک
مہتہ یشی علالوی
و
پر

شرح چندہ
سالانہ :- چار روپے
ششماہی :- سوا دو روپے
بیرونِ ہند :- پانچ روپے
ودیش :- ۱۰ شلنگ

نمبر ۴۰، ۴۱
لاہور ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۲/۵ کارتک سمت ۱۹۹۷
جلد نمبر ۳۶

رشی جیون ایک نظر میں

(۱) مول شنکر سے رشی چیتنیہ پھر دیانند سرسوتی (۲) ٹنکارہ - موروی ریاست کاٹھیاواڑ میں اودیچیہ براہمن کرشن جی کے گھر جنم سمت ۱۸۸۱ (۳) سمت ۱۹۰۲ میں گرہ تیاگ، یوگ ابھیاس سیکھتے رہے (۴) سنیاس سوامی پورنانند سے لیا (۵) سمت ۱۹۱۷ میں متھرا پہنچے (۶) ویا کرن، کرشن شاستری اور سوامی درجانند (۷) سمت ۱۹۲۳ میں اپدیش آرمبھ کیا (۸) ۲۰۱ ستھانوں میں بھرمن کر پرچار کیا۔ (۹) دو درجن پستکیں لکھیں و چھپوائیں (۱۰) سمت ۱۹۴۱ میں جودھ پور میں وش کھایا اور اجمیر میں دیوالی کے دن سورگباش ہو گئے

رشی دیانند کے اپکار!

۱:- ایک ایشور کی پوجا۔
۲:- ایشور گیان وید کا بھاشیہ و پرچار۔
۳:- سوراجیہ واد کا آدرش۔
۴:- استری شکشا، گوروکل شکشا پرنالی۔
۵:- اناتھ رکھشا۔
۶:- اچھوت ادھار۔
۷:- گئو رکھشا۔
۸:- ودھواؤں کی رکھشا و سہائتا۔
۹:- شدھی اندولن
۱۰:- آریہ بھاشا کو راشٹر بھاشا گھوشت کیا۔
اتیادی

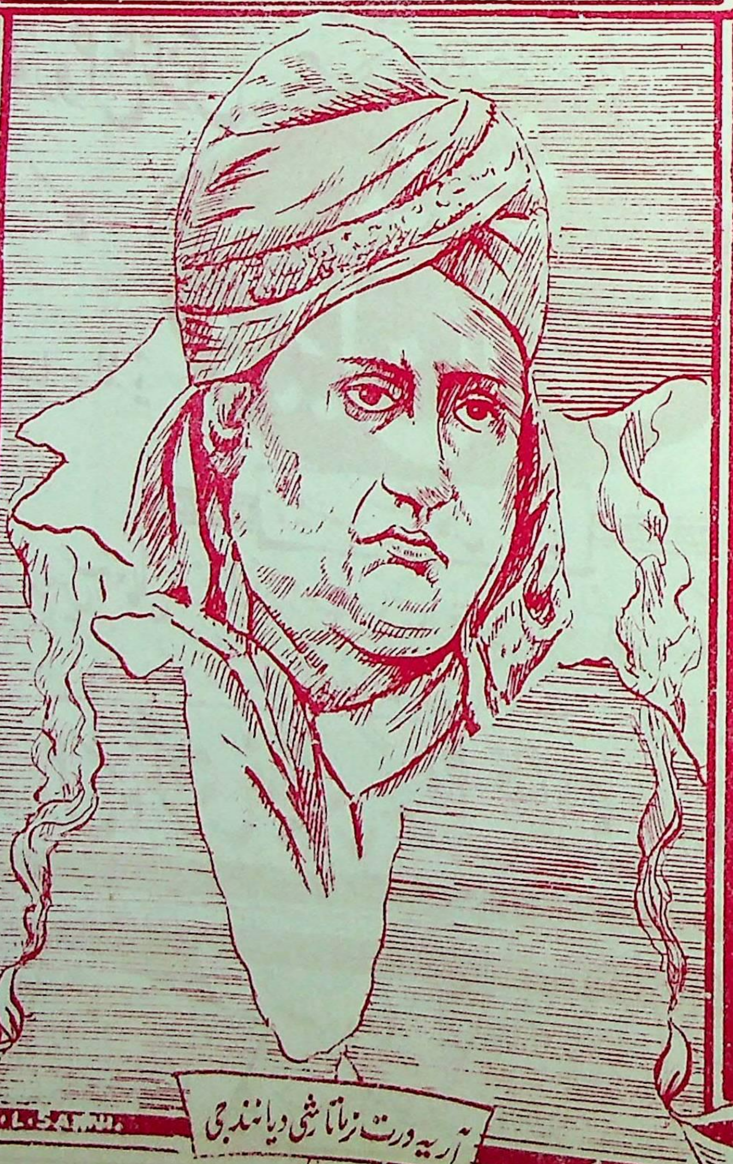

آریہ ورت رتن رشی دیانند جی

فی پرچہ تین آنے

آریہ ورت لاہور ہندی رشی نمبر

Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل فارمیسی کی ادویات کے متعلق ہزاروں میں سے کچھ رائیں:

سیٹھ ٹینن سکھ جی کنی رام - گرین مرچنٹ رام ساگر پارا رائے پور سی پی
آپ سے ایک شیشی بھیم سینی سرمہ منگایا تھا۔ بہت ہی مفید پایا۔

شری دیو دیال جی راون کھیل - آڈیٹر آفس آف دی ایل اے۔ او منبول
میں نے مدھومیہہ کے لئے آپ کا بسنت کسما کر منگایا تھا۔ اُس سے بہت فائدہ ہوا۔

شری کرشن دیال جی اوورسیر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی نیکوان ضلع ہمیرپور (لوئر بہما):-
آپ کے چیون پراش نے دو تین سال کے پرانے سر درد اور زکام کو دور کر دیا ہے۔ مہربانی کر کے آدھ سیر اور بھیج دیجئے۔

ٹھاکر جگدیش سنگھ جی بہرائچ:-
مجھے یہ لکھتے ہوئے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ آپ کے سنستھان کی ادویات جیون دائیک ہیں۔

شری جگدیش شکل جی کاویہ تیرتھ میڈ پنڈت آر۔ آر۔ ہائی سکول سوُرج پورہ شاہ آباد:-
میں نے آپ کے کارخانہ سے سارا دیا سو منگایا۔ بہت فائدہ ہوا۔

شری اے۔ کے سرکار ایم۔ اے
آنریری مجسٹریٹ ہاوڑہ۔ پروفیسر پریزیڈنسی کالج کلکتہ:- مجھے یہ لکھتے ہوئے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ پچھلے سال ہردوار میں میں نے آپ کا چیون پراش خریدا تھا۔ اُس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔

شری چندی پرشاد جی مختار
کاسیا ضلع گورکھپور:- لکھمنو کی نمائش سے آپ کا براہمی تیل خریدا تھا۔ وہ دماغ کی تراوٹ کے لئے بہت مفید رہا۔ براہ مہربانی ۶ شیشیاں اور بھیج دیں۔

شری گوروشنکر جی مختار کلکٹری کچہری جونپور:- میں نے آپ کی کئی دوائیوں کا استعمال کیا۔ اُن کا فائدہ بیان سے باہر ہے۔ خاص کر چیون پراش ہے جو اپنے بے نظیر فائدہ کے لئے مشہور ہے۔ اس کے علاوہ چندر پربھاوٹی اور اطریفل زمانی بواسیر کی نہایت عمدہ دوائی ہے۔ بواسیر کے مریضوں کو جو ناامید ہو چکے ہوں جان لینا چاہیئے کہ انکی پریشانی دور ہو جائے۔

شری پروفیسر چندر شیکھر جی دویدی - رام پور - بارہ بنکی:-
مہربانی کر کے چار شیشیاں براہمی تیل کی بھیج دیجئے۔ آپ کا یہ تیل بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

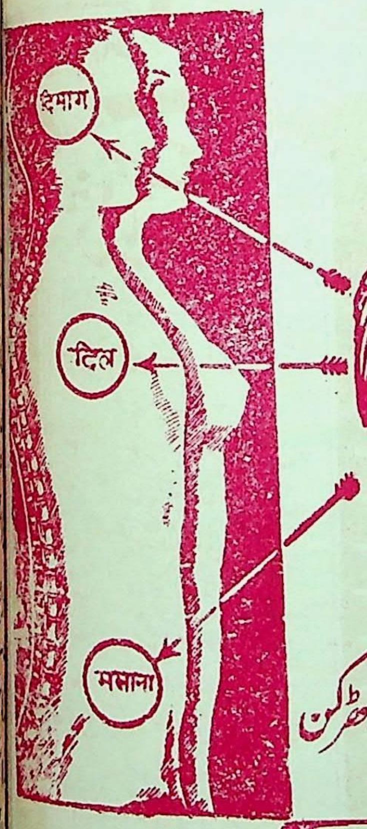

دل دماغ و مثانہ کی طاقت کیلئے

گوروکل کانگڑی کا چیون پراش

بڑھیا - لذیذ

ہمیشہ استعمال کریں

ہر موسم میں استعمال کرنے کیلئے بڑھیا رسائن ہے پرانی کھانسی - دل کی دھڑکن دمہ و تپ دق کی خاص دوا ہے

قیمت
ایک پاؤ ۱/۲
آدھ سیر ۲/۸
فی سیر چار روپے

گوروکل کانگڑی فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

ہمارے ایجنٹ

پشاور پی۔ این کرنا اینڈ سنز چوک ریشم گراں	شملہ ٹھاکر برادرز لوئر بازار	سرگودھا ملک ادرش ہالیہ	لاہور شہر ہسپتال روڈ	کوئٹہ نذیر میڈیکل ہال اینڈرسن روڈ	ابوہر پبلک سوپ ورکس

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

میٹریکولیشن طلباء کیلئے بہترین رائے

امدادی کتب خریدتے وقت بھارتی بھون رجسٹرڈ بک سیلرز اینڈ پبلشرز موہن لال روڈ لاہور کی شائع کردہ کتب سے مقابلہ کر دیکھیں

ڈائمنڈ پاکٹ سیریز

...منڈ پاکٹ ہسٹری آف انڈیا مصنفہ لالہ پنا لال سود اور روشن داس
...اے - بی - ٹی - اُردو ۴ر - ہندی ۶ر - انگریزی ۶ر

...منڈ پاکٹ ہسٹری آف انگلینڈ مصنفہ لالہ پنا لال سود اور روشن داس
...اے - بی - ٹی - اُردو ۴ر - ہندی ۶ر اور انگریزی ۶ر -

...منڈ پاکٹ جیوگرفی مصنفہ لالہ پنا لال سود اور روشن داس ایم - اے - بی - ٹی اُردو ۴ر

...منڈ پاکٹ ارتھمیٹک (ریوائیزڈ اینڈ انلارجڈ ایڈیشن) مصنفہ لالہ خیراتی ...اے - بی - ٹی اور لالہ ہرکشن داس بیدی بی - اے ...ز) بی - ٹی - قیمت ۴ر -

...منڈ پاکٹ الجبرا (ریوائیزڈ اینڈ انلارجڈ ایڈیشن) مصنفہ لالہ خیراتی ...اے - بی - ٹی اور لالہ ہرکشن داس بیدی بی - اے ...) بی - ٹی - قیمت ۴ر -

...منڈ پاکٹ جیومیٹری (ریوائیزڈ اینڈ انلارجڈ ایڈیشن) مصنفہ لالہ ...لال بی - اے - بی - ٹی اور لالہ ہرکشن داس بیدی ...اے (آنرز) بی - ٹی - قیمت ۵ر -

...منڈ پاکٹ سائینس - قیمت پانچ آنے (۵ر)

...منڈ پاکٹ ہائیجین - قیمت چار آنے (۴ر)

...منڈ پاکٹ فزیالوجی - قیمت چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ اُردو گرائمر - قیمت چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ اُردو ایسیز اینڈ لیٹرز - قیمت ۴ر -

ڈائمنڈ پاکٹ پرشین گرائمر - قیمت چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ پرشین ٹرانسلیشن - قیمت چار آنے

ڈائمنڈ پاکٹ سنسکرت گرائمر - قیمت چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ سنسکرت ٹرانسلیشن - قیمت ۴ر -

ڈائمنڈ پاکٹ ہندی گرائمر - قیمت چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ ہندی ایسیز اینڈ لیٹرز قیمت ۴ر

ڈائمنڈ پاکٹ انگلش ایسیز سٹوریز اینڈ لیٹرز
مصنفہ لالہ رام تھابامل ساہنی بی - اے - بی - ٹی - قیمت ۵ر -

ایڈز - ٹو - ایڈیومیٹک انگلش ٹرانسلیشن
اُردو یا ہندی - مصنفہ لالہ رام تھابامل ساہنی بی - اے - بی - ٹی - قیمت ہر ایک چار آنے (۴ر) -

آلوری ڈے پاکٹ ایڈیومیٹک انگلش ٹرانسلیشن
مصنفہ لالہ ہرکشن داس بیدی بی - اے (آنرز) بی - ٹی - قیمت پانچ آنے (۵ر)

پاکٹ سمریز اینڈ سٹوریز آف انگلش فور کورسنز
مصنفہ لالہ ہرکشن داس بیدی بی - اے (آنرز) بی - ٹی - قیمت دو آنے (۲ر) -

ڈائمنڈ پاکٹ ہوس ہولڈ اکاونٹس اینڈ ارتھمیٹک قیمت ۴ر

فورویکس کورس سیریز

فورویکس کورس اِن انگلش پیپرز (اے اینڈ بی) قیمت ۱۲ر -

فورویکس کورس اِن میتھیمیٹکس پیپر اے - قیمت ۱۲ر

فورویکس کورس اِن میتھیمیٹکس پیپر بی قیمت ۶ر

فورویکس کورس اِن جنرل نالج پیپرز (اے اینڈ بی) قیمت ۱۲ر -

فورویکس کورس اِن ہائیجین اینڈ فزیالوجی پیپرز (اے اینڈ بی) قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

فورویکس کورس اِن سائینس پیپرز (اے اینڈ بی) قیمت ۱۲ر -

فورویکس کورس اِن اُردو پیپر (اے) قیمت ۸ر -

فورویکس کورس اِن پرشین پیپر (اے) قیمت آٹھ آنے

فورویکس کورس اِن سنسکرت پیپر (اے) قیمت ۸ر

فورویکس کورس اِن ہندی پیپر (اے) قیمت ۸ر -

فورویکس کورس اِن ہوس ہولڈ اکاونٹس پیپرز (اے اینڈ بی) قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

...ٹ :- مکمل فہرست کے لئے پتہ ذیل پر خود تشریف لاویں یا لکھیں :-

...ھارتی بھون (رجسٹرڈ) بک سیلرز اینڈ پبلشرز موہن لال روڈ - لاہور

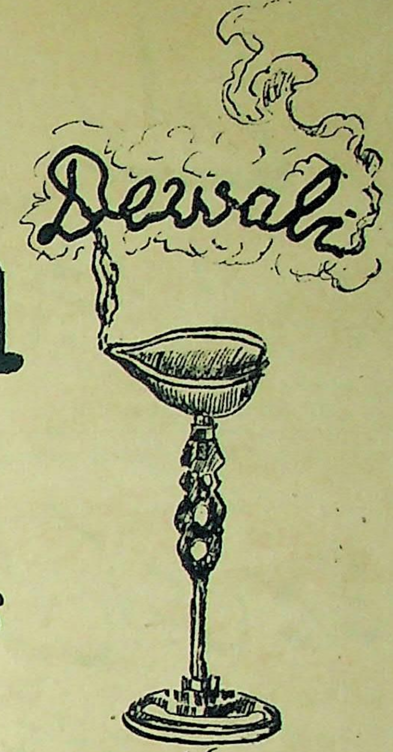

Bhalla

offers you

Hearty Dewali Greetings

May

The goddess Lakshmi bring a new era of

Prosperity for all

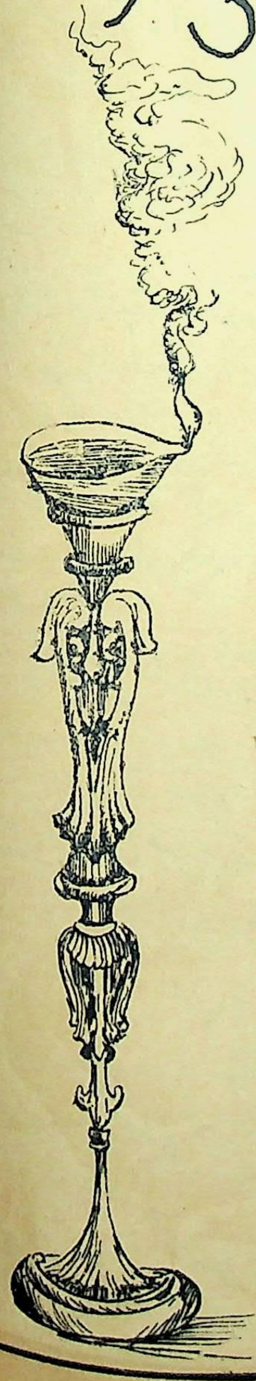

THE BHALLA SHOE Co:

(A good place to buy good shoes)

ANARKALI
The MALL
LAHORE.

بھلّے دی ہٹّی

کیطرف سے آپ سبکو

دیوالی مبارک

ایشور کرے آنے والے دن آپ کے لئے
امن اور خوشحالی کا نیا دور
لانیوالے ہوں

بھلّے دی ہٹّی !

بہترین شوز کے لئے بہترین دوکان
انارکلی و مال روڈ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

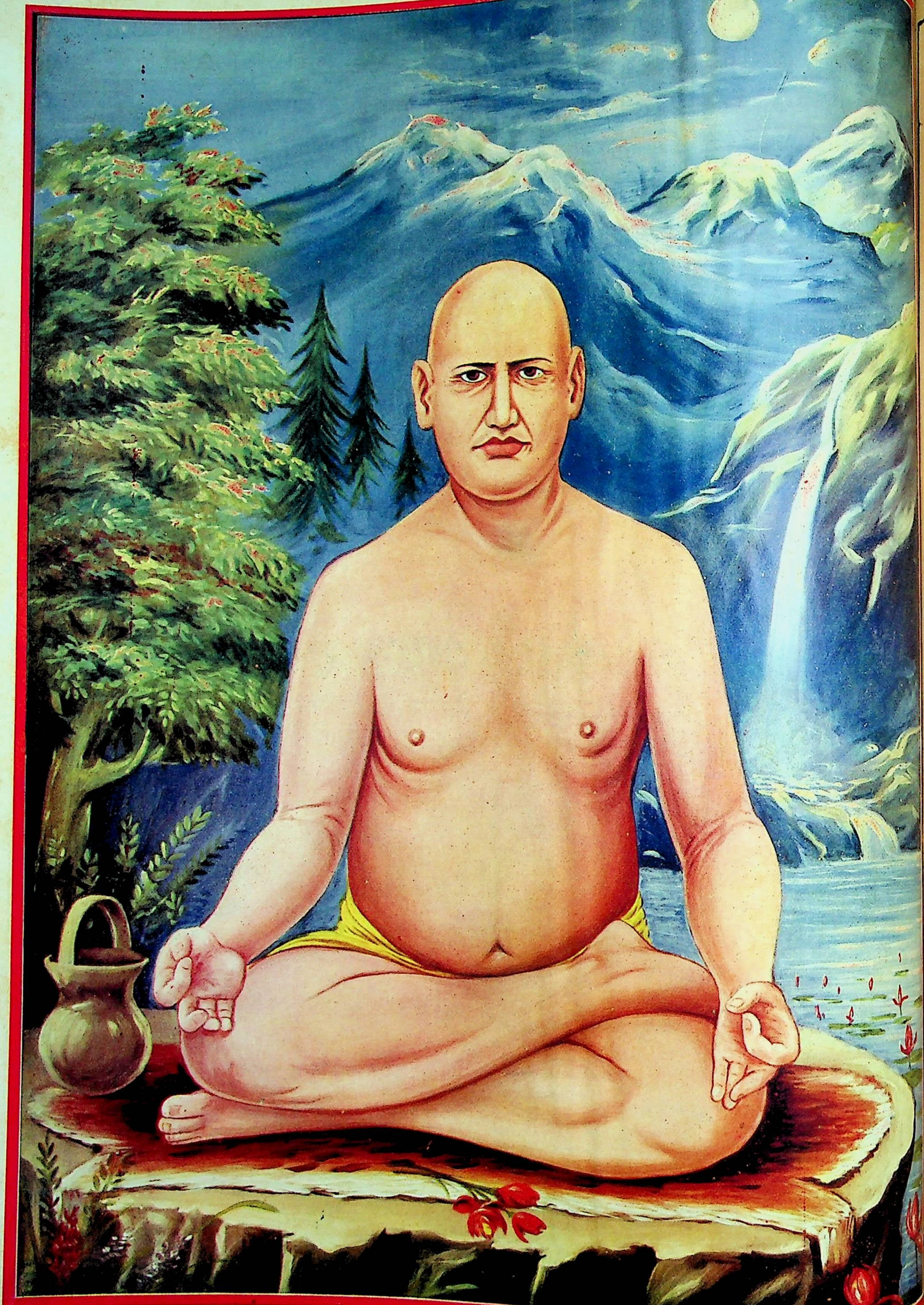

आर्य समाज के जन्म दाता महर्षि स्वामी दयानंद जी सरस्वती

Haridwar. Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

आर्य-समाज-संस्थापक ऋषि दयानन्द

स्वामी जी अपने लेखक रामानन्द के साथ

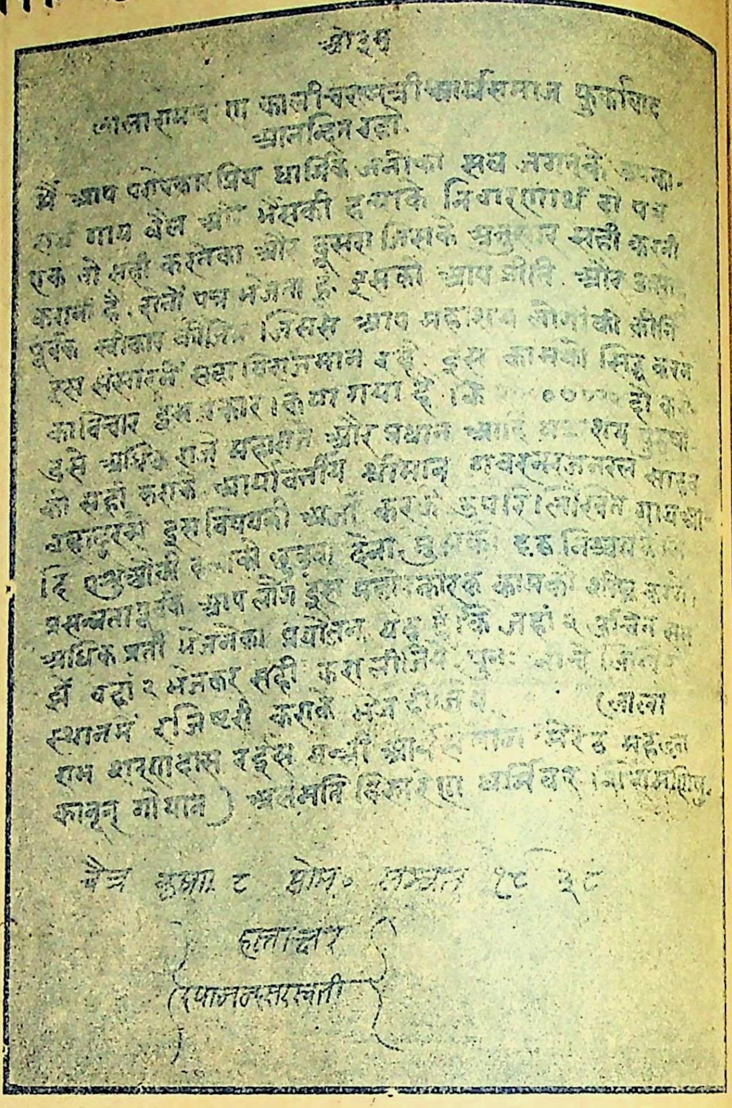

ओ३म्

लाला [illegible] काली चरण जी आर्यसमाज [illegible]
आनन्दित रहो.

मैं आप परोपकार प्रिय धार्मिक जनों का सब जगत के उप-
[illegible] गाय बैल और भैंस की हत्या के निवारणार्थ दो पत्र
एक तो सही करने का और दूसरा जिसके अनुसार सही करनी
कराना है. दोनों पत्र भेजता हूं. इसको आप प्रीति. और उत्सा-
पूर्वक स्वीकार कीजिए जिससे आप महाशय लोगों की कीर्ति
इस संसार में सदा विराजमान रहे. इस काम को सिद्ध करने
का विचार इस प्रकार किया गया है कि [illegible] ००० हो [illegible]
हुए [illegible] और प्रधान आर्य महाशय पुरुषों
की सही कराके आर्यावर्तीय श्रीमान् गवर्नर जनरल साहब
बहादुर को इस विषय की अर्जी करके उपरि लिखित गाय आ-
दि पशुओं की हत्या को छुड़वा देना [illegible] दृढ़ निश्चय [illegible]
[illegible] आप लोग इस महोपकारक काम को शीघ्र करें।
अधिक प्रती भेजने का प्रयोजन यह है कि जहां २ उचित सम-
झें वहां २ भेजकर सही करा लीजिये. पुनः [illegible]
स्थान में रजिस्टरी कराके भेज दीजिये. (लाला
राम शरणदास रईस मन्त्री आर्य समाज मेरठ [illegible]
कानून गोयान) [illegible]

चैत्र कृष्ण ८ सोम. सम्वत् १९ ३८

हस्ताक्षर
दयानन्द सरस्वती

ऋषि का एक हस्त लिखित पत्र

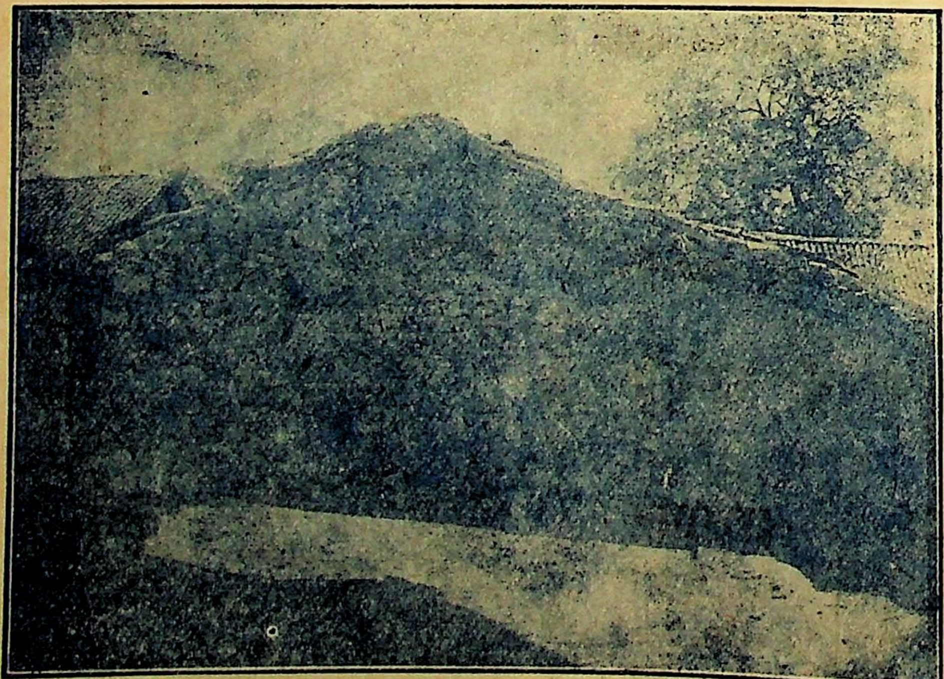

टंकारा में ऋषि दयानन्द के जन्म गृह का चित्र (पिछला भाग)

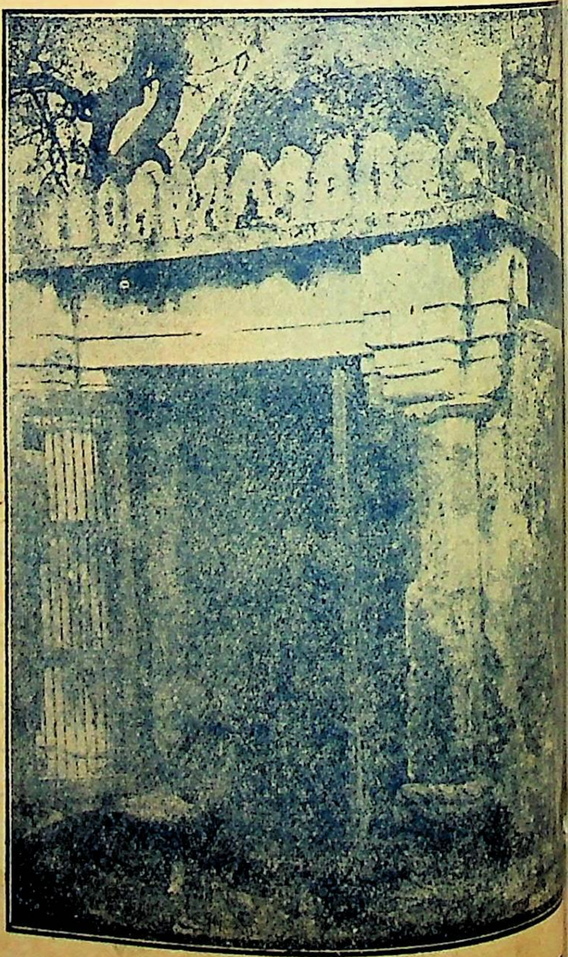

टंकारा का वह मन्दिर जिसमें मूल-शंकर को बोध हुआ

Haridwar. Digitized by

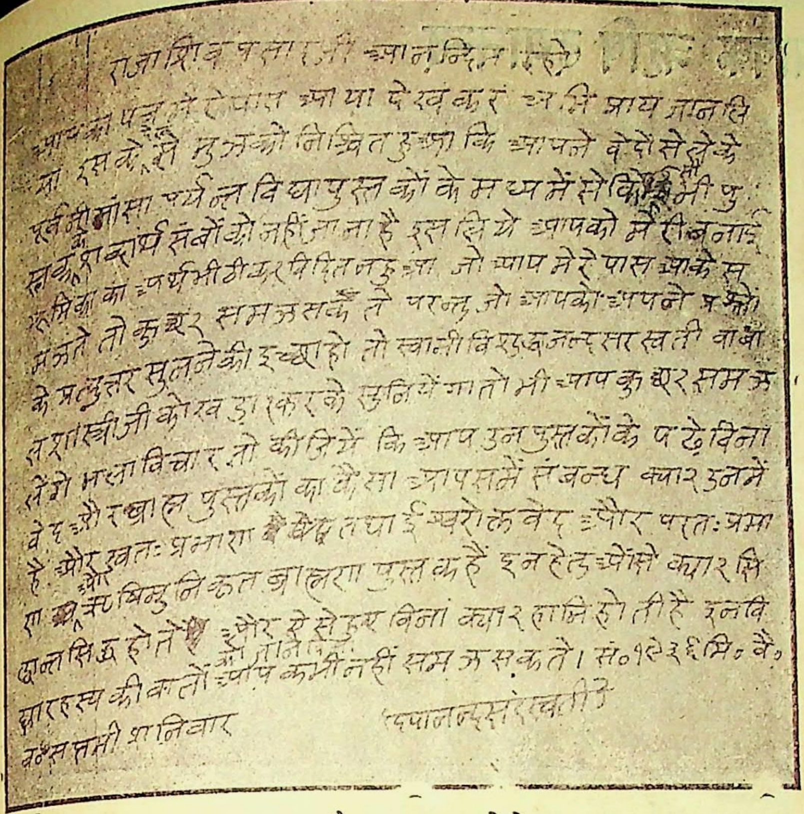

राजा शिवप्रसाद जी आनन्दित रहो
आपका पत्र मेरे पास आया देखकर अति प्राय जानि
या इसके देखने से मुझको निश्चित हुआ कि आपने वेदों से लेके
पूर्वमीमांसा पर्यन्त विद्यापुस्तकों के मध्य में से कोई भी पु
स्तक व शास्त्रार्थ सब्बों को नहीं जाना है इसलिये आपको मेरी बनाई
भूमिका का अर्थ भी ठीक २ विदित न हुआ जो आप मेरे पास आके स
मझते तो कुछ २ समझ सकते परन्तु जो आपको अपने प्रश्नों
के प्रत्युत्तर सुनने की इच्छा हो तो स्वामी विशुद्धानन्द सरस्वती वा बा
लशास्त्रीजी को खड़ा करके सुनियेगा तो भी आप कुछ २ समझ
लेंगे भला विचार तो कीजिये कि आप उन पुस्तकों के पढ़े बिना
वेद और ब्राह्मण पुस्तकों का जैसा आपस में संबन्ध व्यवहार उनमें
है और स्वतः प्रमाण वेद तथा ईश्वरोक्त वेद और परतः प्रमा
ण और ऋषि मुनिकृत ब्राह्मण पुस्तक हैं इन हेतु ओंसे व्यवहार सि
द्धान्त सिद्ध होते हैं और ऐसे हुए बिना व्यवहार हानि होती है इनवि
द्यारहस्य की बातों आप कभी नहीं समझ सकते। सं० १९३६ मि० वै०
शु० सप्तमी शनिवार दयानन्द सरस्वती

ऋषि के एक और पत्र का फोटो

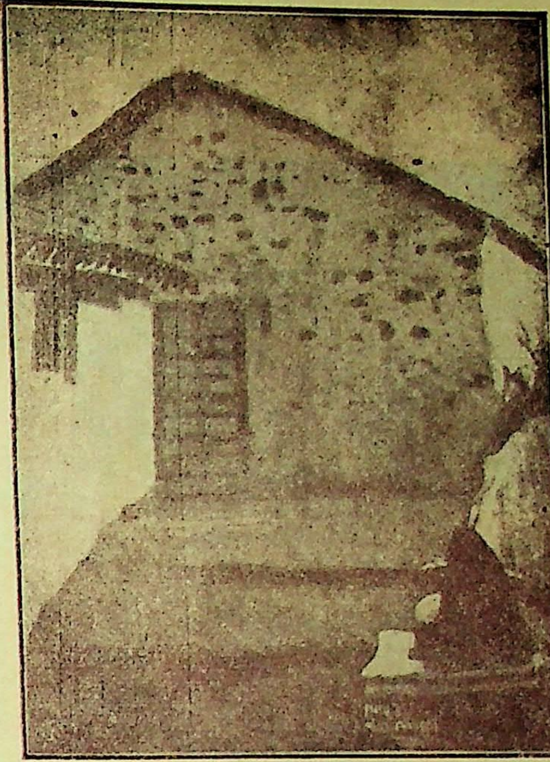

टंकारा में ऋषि का जन्म गृह (अगला भाग)

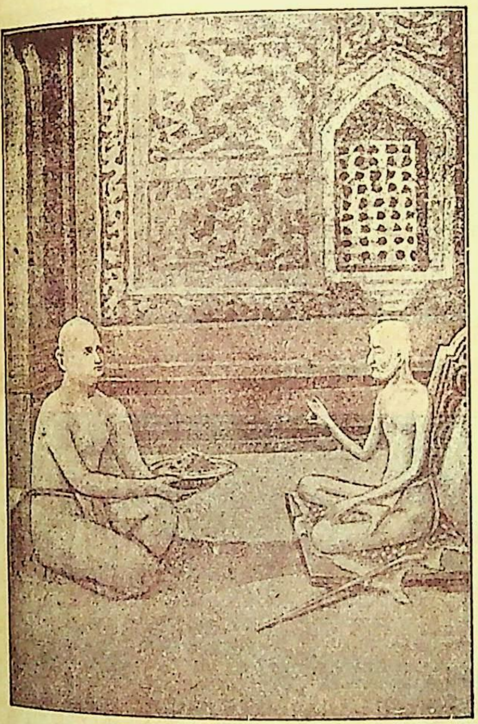

गुरु दक्षिणा

"सौम्य ! मैं तुम से किसी प्रकार के धन की दक्षिणा नहीं चाहता हूं, तुम से तुम्हारे जीवन की दक्षिणा चाहता हूं, प्रतिज्ञा करो कि जितने दिन जीवित रहोगे उतने दिन आर्यावर्त्त में वैदिक धर्म की स्थापना में अपने प्राण तक अर्पण कर दोगे"

ऋषि ने कहा —"तथास्तु"

☞ ऋषि का तुच्छ शिष्य "हितैषी"

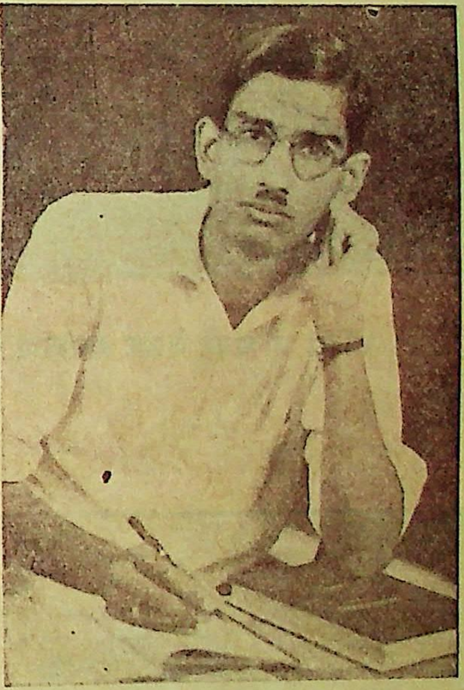

गुरुकुल कांगड़ी फार्मेसी

का	का
भीमसेनी सुरमा	द्राक्षासव
	उत्तम, स्वादिष्ट टानिक है।
सदैव प्रयोग करें	सदैव प्रयोग करें।
मूल्य ।॥=) शीशी	मूल्य १।) पौंड

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گورُوکُل کانگڑی فارمیسی کی دو ۲ مشہور ادویات

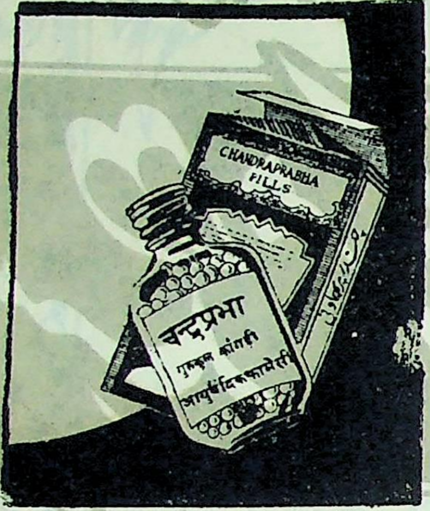

چندر پربھا وٹی

شلاجیت اور لوہ بھسم سے یکت

قیمت
فی تولہ ۱۲ - ایک
چھٹانک سوا تین روپے

جریان - احتلام - پتھری، بھگندر - درد گردہ - بواسیر اور کمی خون کی مشہور اکسیر دوا

ضرور استعمال کیجئے

نہانے کے بعد اپنے بالوں میں خالص

براہمی ہیئر آئل

استعمال کیجئے

دماغی کمزوری و تراوٹ کے لئے

یہ خالص تلی کے تیل سے بنتا ہے۔ اسکی بھینی بھینی خوشبو من کو مگدھ کر لیتی ہے۔ اسکے استعمال سے بال لمبے کالے۔ ملائم اور سندر ہوتے ہیں۔ کتنا ہی پڑھو یا لکھو۔ دماغ تر و تازہ رہے گا۔ ایکبار کی آزمائش آپ کو مستقل خریدار بنا دے گی

قیمت دس آنے فی شیشی

गुरुकुल फार्मेसी गुरुकुल कांगड़ी ज़ि. सहारनपुर

Digitized by eGangotri

گورُوکُل کانگڑی فارمیسی کے دو تحفے

گورُوکُل کانگڑی کا کستُوری اور سونے والا!

سدھ مکردھوج

نیا خُون پیدا کرتا ہے

ویریہ کو پُشٹ کرتا ہے۔ نس نس میں تیج اور سپھُرتی بھرتا ہے۔ گئے گذرے جسم میں نئی زندگی عود کر آتی ہے۔ ضرور استعمال کیجیے۔!!

قیمت فی تولہ ستائیس رُوپے

طاقت کا خزانہ

قیمت تیرہ آنے تولہ

سنت شلاجیت

گورُوکُل کانگڑی کا مشہور و عمدہ

ضرور استعمال کیجیے

دوا، کمزوری کی ایک ویریہ دوش اور قسم کی بیماریاں سب

गुरुकुल फार्मेसी गुरुकुल कांगड़ी ज़ि. सहारनपुर

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ازل کا گیت

از جناب فخر الشعراء منشی تلوک چند محروم بی اے

اہنسا کا عالم میں سکّہ بٹھاتے
چلن آدمیت کا سب کو سکھاتے
تھپیڑے حوادث کی موجوں کے کھاتے
ہر اک راحت و رنج میں مُسکراتے
ازل کے سمندر میں بہتے بہاتے

ازل سے یُونہی ہم چلے آرہے ہیں

کبھی تاجِ شاہی کی عزّت بڑھائی
ہوئی اپنی ہمدم کبھی بے نوائی؟
نہ اُس سے بڑھی خود سری، خود نمائی
نہ اپنی جبیں پر شکن اس سے آئی؟
بہر حال لَو ذاتِ حق سے لگاتے

ازل سے یُونہی ہم چلے آرہے ہیں

صداقت کا ہم نے کیا بول بالا!
جہاں کو دیا نُورِ حق کا اُجالا
خرد کو ریاضت کے سانچے میں ڈھالا
ہمارے بیاں پر ہے شاہد ہمالا!
خموشی سے باطل کو نیچا دِکھاتے

ازل سے یُونہی ہم چلے آرہے ہیں

ہزاروں برس کے فسادوں سے بچکر
تعصّب کے حملوں، جہادوں سے بچکر
شرو فتنہ کے دیوزادوں سے بچکر
ہوس کے عمل اور ارادوں سے بچکر
خداوند کی حمد کے گیت گاتے

ازل سے یُونہی ہم چلے آرہے ہیں

ہماری دُعا:- "سروے سکھنا بھونتو"
فضاؤں میں لہراتی پھرتی ہے ہر سُو!
نہیں فرق نیّت میں آیا سرِ مُو
کہ چلتا نہیں ہم پہ مایا کا جادُو!
زمانے سے نقشِ کدُورت مٹاتے

ازل سے یُونہی ہم چلے آرہے ہیں

Digitized by eGangotri

آریہ سماج کے نیم

(۱)

سب ستیہ وِدّیا اور جو پدارتھ وِدّیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن کا آدی مُول پرمیشور ہے

۲:- ایشور ستچدانند سوروُپ نراکار سروشکتیمان ۔ نیائے کاری ۔ دیالو ۔ اجنما ۔ اننت ۔ نروکار ۔ انادی ۔ انوپم ۔ سرو آدھار ۔ سرویشور ۔ سرو ویاپک ۔ سرو انتریامی ۔ اجر ۔ امر ۔ ابھے ۔ نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے ۔ اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳:- وید سب ستیہ وِدیاؤں کی پُستک ہے وید کا پڑھنا ۔ پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴:- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سدا اُدیت رہنا چاہیئے

۵:- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہیئں

۶:- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے ۔ ارتھات شاریرک ۔ آتمک اور ساماجک اُنّتی کرنا

"ویدامرت"

ओ३म्

رگ ۔ یجر ۔ سام ۔ اتھرو

اوم سہ نو بندھر جنتا سہ ودھاتا دھامانی ویدبھُونانی وشوا یتر دیوا
امرت مان شانا س ترتیئے دھامن ادھیئیریت (یجروید ۳۰۔۱۰)

لفظی معنی :- ہے منشیو ! وہ پرماتما ہم لوگوں کو بھراتا کے سمان سکھ دائیک سکل جگ کا اُتپادک اور وہ سب کاموں کا پُورن کرنے والا ہے ۔ سمپورن لوک ماتر اور اُن کے نام کے ستھان تتھا جنموں کو جانتا ہے ۔ اور جس سنسار کے دُکھ سُکھ سے رہت نتیہ آنند یکت موکش سوروپ دھارن کرنے والے پرماتما میں موکش کو پراپت کر وِدوان لوگ سوا اِچھا پوروک وچرتے ہیں ۔ وہی پرماتما اپنا گورو آچاریہ راجہ اور نیائے ادھیش ہے ۔ ہم لوگ مل کر سدا اس کی بھگتی کیا کریں ۔ "ہتیشی"

ذاتِ حق

وہ خویش ہے باپ ہے ہمارا ۔ حامی وُہ آپ ہے ہمارا !
جتنے ہیں مقام جتنے عالم ۔ دانندہ ہے سب کا ربِ اعظم
ہیں ذات میں اس کی اہلِ عرفاں
مسرور بقا حضور ، فرحاں !

(تلوک چند محروم بی اے)

اُپنشدگان

منڈکُ اپنشد

ستھول دیہہ میں آتما ۔ بھُوتوں گھِرا جان
یہ پُرش جو دُکھ بیتا ۔ وید پربھو کا گیان (۲۰)

امرت چِت اور کرم یہ ۔ مُکتی ایک اُپائے
جو نج آنند کرن ہیں ۔ پھر بھید کو پائے (۲۱)

گیانی جن اس لوک میں ۔ کاٹیں گانٹھ اگیان
کرم کا بندھن نشٹ ہو ۔ مِل جائیں بھگوان

۷:- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یوگیہ برتنا چاہیئے ۔

۸:- اوِدّیا کا ناش اور وِدّیا کی بردھی کرنی چاہیئے ۔

۹:- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے ۔ ورن سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ۔

۱۰:- سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم پالنے میں سب سوتنتر رہیں

اپنے بچوں کیلئے

اگر آپ بہترین کتب کی تلاش میں ہوں ۔ تو "پنجاب کتاب گھر موہن لال روڈ" پر تشریف لاویں ۔ یہاں پر آپ کو ہر مضمون کیلئے بہترین کتب مل سکیں گی ۔ علاوہ کتابوں کے باقی ہر قسم کی ضروریات متعلقہ سکول بھی مل سکتی ہیں

پنجاب کتاب گھر (رجسٹرڈ) موہن لال روڈ ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

(ادم)

پرکاش لاہور کا رشی نمبر

۵/۱۲ کارتک سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۰ء

جلد نمبر ۳۶	دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱،۹۶،۰۸،۵۳،۰۴۱ - ۱،۹۷۲،۹۴۹،۰۴۱	نمبر ۴۰-۴۱

رشی جیون کا ایک ورق

...ی دیانند کے انتم دن راجستھان
...ے۔ وہیں انہوں نے پران دیئے۔
...بھی اس کے ہی لیے۔ انہوں نے
...وں کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز کیوں
...لئے کہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ والیان
...راست پر آجائیں۔ دوسرے
...راہ راست پر آجائیں۔ تو پرجا کا سُدھرنا
...آریہ بن جائیں۔ میں آریہ کا شبد آریہ
...ہو جائے۔ میں آریہ کا شبد آریہ
...کے ارتھوں میں استعمال نہیں کر رہا۔
...بلیہ اور شریشٹھ کے ارتھوں میں۔
...کی کاریہ کا یہ پہلو وشیش روپ سے
...سامنے نہیں آیا۔ ہم نے اس کے
...میں سمجھا۔ پہلے نہیں سمجھے تو آتجربہ
...لیکن جب سے فیڈریشن کی سکیم
...سامنے آئی ہے۔ تب سے نہ سمجھنا
...ناآتجربہ کی بات ہے۔ فیڈریشن
...ہے کہ ریاستی ہندوستان اور
...ی ہندوستان دونو الگ الگ نہ
...بلکہ ایک ہو جائیں۔ ان دونو کا ایک
...ہندوستان بن جائے۔ دونو ایکدوسرے
...نفع نقصان میں شامل ہوں۔ اور دونو
...دوسرے کے لئے تیاگ کریں۔ کچھ
...اور ریاستی ہندوستان چھوڑے۔
...برطانوی ہندوستان۔ فیڈریشن
...ریاستوں کے پرتی ندھی ایک تہائی ہوں۔
...ریاستیں ایک بار اس میں شامل
...کا نشچہ کر لیں۔ وہ اپنی جُداگانہ ہستی
...یں۔ اس کے ساتھ ہی اُن کے
...وشیش ادھیکار بھی ختم ہو جائیں گے۔
...فیڈریشن کی سکیم کے پاس ہوتے ہی
...میں ایک نیا اندولن شروع ہو گیا۔
...ٹ کی منظور کردہ سکیم کے مطابق
...یشن میں ریاستوں کے ایک تہائی
...ندھی ہوں گے۔ لیکن پرجا کے
...ندھی نہ ہوں گے۔ بلکہ والیانِ ریاست
...نامزد۔ کانگریس نے جن وجوہات پر
...یشن کو ٹھکرایا۔ ان میں سے ایک
...کہ والیانِ ریاست کے نامزد ممبر
...کم مقصود ہوں گے۔ انہیں آزادی
...حاصل نہ ہوگی۔ اور وہ ایک طرح
...سرکارِ انگریزی کے آدمی ہوں گے۔
...وقت مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی میں سرکار کچھ
...نامزد کرتی ہے۔ فیڈریشن کے نفاذ
...نامزدگی تو ختم ہو جائے گی۔ لیکن ایک
...قسم کی نامزدگی اس کی جگہ لے لے گی۔
...نامزد ممبر موجودہ نامزد ممبروں سے
...تر ہوں گے۔ کیونکہ یہ سرکار کے غلام
...ہوں گے۔ بلکہ اس کے غلاموں کے

غلام ہوں گے۔ ہندوستانی والیانِ ریاست سرکارِ انگریزی کے غلام ہیں۔ یہ لوگ والیانِ ریاست کے غلام ہوں گے۔ اس لئے ان سے یہ اُمید کیسے ہو سکتی ہے۔ کہ وقت آنے پر دیش کا ساتھ دیں۔ اس کے علاوہ ریاستوں کے پرتی ندھی تو مطلق العنان والیانِ ریاست کے نامزد ہوں گے۔ اور برطانوی علاقہ کے ممبر پرجا کے پرتی ندھی۔ یہ دونو ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اگر ایک بیل گاڑی فرسٹ بیل کے ساتھ جوڑی سکتی ہو۔ جس طرح یہ دونو ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں اسی طرح مطلق العنان والیانِ ریاست کے غلاموں اور برطانوی علاقہ کی پرجا کے پرتی ندھیوں میں کوئی سمبندھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کانگریس کے لیڈروں نے ریاستوں میں اندولن شروع کیا۔ پرجا کو جاگرت کرنا چاہا۔ اور اسے یہ سمجھایا۔ کہ وہ اپنے راجاؤں سے اپنے ادھیکار مانگے۔ انہوں نے یہ کام براہِ راست تو نہ سنبھالا۔ لیکن ریاستی پرجا منڈل اور ریاستی پرجا کانفرنس کے پردھان ہو گئے۔ چنانچہ اس کے موجودہ پردھان پنڈت جواہر لال ہیں۔ اس پردھان کے ہتھ نے بھینکر روپ دھارن کیا۔ کئی ریاستوں میں ستیاگرہ ہوا۔ ادھیکار مانگنے والے جیلوں میں ڈال دئے گئے۔ لاٹھی اور گولی کی نوبت آئی۔ لیکن یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ ریاستی پرجا کو ادھیکار مل گئے۔ کسے یاد نہ ہوگا۔ کہ راجکوٹ کے ٹھاکر اور وہاں کے پرجا منڈل میں سدھاروں کے متعلق سمجھوتہ ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد ٹھاکر صاحب مکر گئے۔ اس پر مہاتما گاندھی انہیں سمجھانے کے لئے راجکوٹ گئے۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ ٹھاکر کچا گھڑا ہے نہ اس پر کوئی اثر نہیں۔ تو انہوں

نے اس کے باپ کے لئے خود پرائشچت کر کے بھوک ہڑتال کر دی۔ اس پر لارڈ لنلتھگو نے مداخلت کی۔ اس بات کے فیصلے کے لئے کہ ٹھاکر راجکوٹ کا وعدہ کیا تھا؟ اور اُسے اُس نے پورا کیا یا نہیں۔ چیف جسٹس آف انڈیا ثالث مقرر کئے گئے۔ مہاتما کا برت ختم ہوا۔ چیف جسٹس نے پرجا منڈل یا یوں کہو مہاتما گاندھی کے حق میں فیصلہ دیا۔ لیکن ٹھاکر صاحب اور اُن کے مشیر اس پر بھی روڑے اٹکاتے رہے۔ اور راہِ فرار نہ دیکھ انہوں نے وہاں کی مسلم پرجا کو ہندوؤں کے خلاف بھڑکانا چاہا۔ وہ مسٹر جناح کے قدموں پر جا پڑے۔ اور مسٹر جناح وہاں پہنچے بھی۔ یہ سب کچھ دیکھ مہاتما گاندھی کو اتنی گلانی ہوئی۔ کہ انہوں نے گورنمنٹ کو لکھ دیا۔ کہ میں چیف جسٹس آف انڈیا کے فیصلہ سے فائدہ اُٹھانا نہیں چاہتا۔ اور مجھے افسوس ہے۔ کہ میں اس فیصلہ کے لئے کسی وقت تیار ہو گیا تھا۔

مہاتما نے چیف جسٹس کا فیصلہ کیوں واپس کر دیا؟ اس لئے کہ اس میں انہیں تشدد کی جھلک نظر آئی۔ چاہے وہ نفیس قسم کا ہی ہو۔ جب میں سوچتا ہوں۔ کہ رشی دیانند نے پرجا کو چھوڑ راجہ کے سدھار کی کیوں ٹھانی۔ تو میرا دماغ مجھے جواب دیتا ہے۔ کہ تشدد سے بچنے کے لئے۔ اگر راجہ کو اس بات کے لئے تیار کیا جا سکے۔ کہ وہ پرجا کو اس کے ادھیکار دے دے۔ اور وہ اس کے لئے تیار ہو جائے۔ تو اختیارات کا انتقال بغیر کسی تشدد کے ہو سکتا ہے۔ برخلاف اس کے پرجا کو اُتیجت کر کے راجہ سے جو ادھیکار لئے جائیں۔ اس میں کسی نہ کسی روپ میں اور کسی نہ کسی مات را میں تشدد آ جاتا ہے۔ راجہ اپنے ادھیکار چھوڑنے کو تیار نہ ہوا۔ اور پرجا لینے پر تُل جائے۔ پرجا اپنے باہو بل سے لے۔ تو یہ بغیر تشدد نہیں ہو سکتا۔ یہ تشدد خلافِ قانون کارروائیوں کی صورت میں رونما ہوگا۔ اور نہ بھی ہو تو بھی راجہ پر تو جبر ہوگا ہی۔ کیونکہ جس چیز سے وہ جُدا ہونا نہیں چاہتا۔ وہ اُسے اپنی خواہش کے خلاف دینی پڑے گی۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ادھیکار تو پرجا کے ہیں۔ راجہ نے ان کی خواہش کے خلاف غصب کر رکھے ہیں۔ پرجا اپنے ادھیکار واپس لینا چاہے۔ تو اس میں کیا عیب ہے؟ بے شک کوئی عیب نہیں۔ لیکن اگر یہ تشدد کے بغیر لئے جا سکیں۔ تو کیا کہنے؟ رشی دیانند نے راجستھان کو دلیسی ریاستوں کا کیندر سمجھ کر اپنا مرکز بنایا۔ وہاں کے ہندو راجاؤں کو اپنے اُپدیش اور پریرنا سے آریہ بنانا چاہا۔ اور وہ واستوک آریہ بن جاتے۔ تو پرجا کے ادھیکار خود بخود دینے کو تیار ہو جاتے۔ میں رشی جیون کی گھٹنا کے اس انتم پرشٹھ کے یہ معنی لیتا ہوں۔ دوسرے سجن بھی اس پر وچار کریں۔

(کرشن)

بھینٹ

پرماتما کا دھنیہ واد ہے۔ کہ ہمارا وارشک یگیہ یعنی رشی انک نروگھنتا اور سپھلتا پُوروک سماپت ہوا۔ جنگ کے کارن ہوئی چھپائی اور کاغذ کی بے حد گرانی کے پیشِ نظر رشی نمبر نکالنے کا ساہس نہ ہوتا تھا۔ یہ تو رشی بھگتی ہے پریرت ہو کر ہمیں یہ وارشک کرتویہ پالن کرنا ہی پڑا۔ بدیہ بھی ایسا کرتے ہوئے ہمیں بھاری قرض کے زیر بار ہونا پڑا ہے۔ تاہم پرسنتا ہے تو اس بات کی۔ کہ یہ سجنوں نے ہمارے اس کرتویہ پالن میں بادھا نہیں ڈالی۔ ہم اپنے کرپالو لیکھکوں۔ اور کویوں کے کرتگیہ ہیں۔ جنہوں نے اس نمبر کو سپھل بنانے میں ہمیں سہیوگ دیا۔ مشتہرین بھی ہمارے شکریہ کے کم مستحق نہیں۔ رشی نمبر کیسا ہے۔ یہ کہنے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ ناظرین خود اس شاندار بھینٹ سے پربھاوت ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ ہمیں شوک ہے۔ کہ اعلان کے مطابق ہم رامائن سے متعلقہ تصاویر نہیں دے سکے۔ کیونکہ ہمارے لنکا کے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق وہاں کوئی اتہاسک چنہہ نہیں ہیں۔

(سمپادک)

Digitized by eGangotri

دیپ مالا

از جناب نوطن؟ چند صاحب روشن بی۔ اے ایل ایل بی

دیپ مالا تجھ کو اپنے روئے تاباں کی قسم ‖ شعلۂ رخسار کی حسنِ درخشاں کی قسم
نورِ شب افروز و تنویرِ فراواں کی قسم ‖ فتح لنکا کی قسم جشنِ چراغاں کی قسم

گر مجوشی تیری کیوں افسردگی آمیز ہے
سچ بتا عشرت میں بھی کیوں آتشِ غم تیز ہے

گو ضیا افروز ہے تیرے چراغوں کی جھلک ‖ جن کے آگے ماند ہے روشن ستاروں کی چمک
ضو فروشی میں خجل ہے جلوۂ برقِ فلک ‖ منہ چھپائے تیرے دامن میں ہے نورِ صبح تک

رام کے بن باس سے آنے کی تو ہے یادگار ؟
جلوۂ سامانی کی تو اے شعلہ خو ہے یادگار

یادگار اک داغِ تازہ بھی ہے تیرے نام سے ‖ دل ہیں افسردہ خوشی میں شدتِ آلام سے
نور کی بارش ہے گو ہر سمت سقف و بام سے ‖ تیرگیٔ غم بھی وابستہ ہے تیری شام سے

آفتابِ علم ڈوبا تھا اسی دن آہ آہ !
ہرشی نے لی تھی دنیا سے عدم کی راہ آہ

اے پرستارِ حقیقت ! اے دیانند آفریں ‖ مادرِ بھارت کے اے فرزندِ دلبند آفریں
حبذا اے عاقبت بیں - اے خردمند آفریں ‖ تو نے زندانِ جہالت کو کیا بند آفریں

ذرّہ ناچیز کو مہرِ منوّر کر دیا !
تو نے روشن ہند کی قسمت کا اختر کر دیا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

شردھانجلی

چونکہ دل چڑھاتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ ہندو وقوم کے محافظ اور پرانے اصولوں کو از سر نو رائج کرنے والے تھے۔ یہ اتفاق اور کو جاری کیا۔ ملک کی غلامی پر سوامی دیانند کا دل غم سے معمور رہتا"

بابو سبھاش چندر بوس "آریہ سماج

مہاتما گاندھی جی کا سندیش

Dear friend,

I have your letter.

Among the many rich legacies that Swami Dayanand has left to us, his unequivocal pronouncement against untouchability is undoubtedly one.

27 9/40

Yours sincerely,
M.K.Gandhi

نے ہی سوراجیہ کا سچا آدرش پیش کیا تھا۔ جس سوراجیہ میں ہندو پن ہے وہی سچا سوراجیہ ہے۔ آج کل بھول سے کچھ آریہ سماجی کانگرس میں جاکر ہندو پن کی رکھشا کرنا بھول گئے ہیں آریہ سماج نے شدھی اور اچھوت اُدھار میں بہت سی آہوتیاں دے کر ہندو ازم کی لاج بچالی۔ ورنہ آج ہندو کہاں ہوتے؟"

سورگیہ لوکمانیہ گنگا دھر تلک "سوامی دیانند جی مہاراج بہت ہی اچھے اور قابل دھرم سدھارک تھے۔ جب وہ پونہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ تو میں نے ان کے تین لیکچر سُنے۔ لیکچروں کی زبان ہندی بہت سادہ صاف اور سمجھنے لائق ہوتی تھی۔ نیائے مورتی (انصاف مجسم) راناڈے اور دوسرے نیک اشخاص نے ان کا بہت ہی ادب اور احترام کیا تھا"

سورگیہ لالہ لاجپت رائے جی "میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر مجھے تمام عمر کے عوض چند منٹ سوامی دیانند کے قدموں میں بیٹھ کر ان سے ایک بات کرنے کے لیے ملجاویں تو اسکو مہنگا سودا نہیں سمجھوں گا۔ سوامی دیانند نے مجھے میری آتما کا دان دیا۔ اس لیے میں بحیثیت ان کا پُتر ہونے کے ان کا احسان مند ہوں۔ سوامی دیانند جی نے مردہ ہندو ازم کو ایک جیوت جاگرت بنانیوالی۔ رچھنے والی۔ اپنے آپ پر وشواس کرنیوالی۔ اپنے پرماتما سے اپنا سیدھا تعلق پیدا کرنیوالی آتما عنایت کی۔ اس لیے بحیثیت ایک ہندو کے میں ان کا مقروض ہوں۔ سوامی دیانند نے ویدجیوتی میں ویدوں کے گرتے ہوئے جھنڈے کو اٹھا کر کھڑا کر دیا۔"

شریمتی سروجنی نیڈو "رشی دیانند اس شیشہ کی مانند ہیں۔ جس میں لوگ ہر قسم کے رنگ دیکھتے ہیں۔ کوئی انہیں رشی تو کوئی پولیٹکل لیڈر۔ کوئی سچا انسان اور کوئی مذہبی پیشوا کہتا ہے۔ اور وہ بیشک ان صفات کا مجموعہ ہیں۔ مگر میں دیانند کو ہر قسم کی غلامی سے نجات دلانے والا مانتی ہوں۔ رشی دیانند نے آتم وشواس سکھایا اور بتایا کہ دُنیا میں خوبصورتی قربانی ہے۔ خوبصورتی بہادری اور خوبصورتی آزادی ہے"

گوپال کرشن گوکھلے "ویدوں کے بارے میں سوامی جی کا عقیدہ کتنا قبول کرنے کے لائق ہے یہ میں نہیں کہہ سکتا لیکن میں ان کو سب سے بڑا ریفارمر مانتا ہوں۔"

کے اصول بہت اور یعنی فراخ اور وسیع ہیں۔ مہرشی سوامی دیانند کو میں سنسار کے سیاسی لیڈروں اور رہبروں میں سب سے اونچی جگہ دیتا ہوں۔"

شری یت ساورکر "آریہ سماج ہندو سبھا اور کانگرس دونوں کی ماتا ہے۔ اگر آریہ سماج کے بانی رشی دیانند ستیارتھ پرکاش میں لفظ سوراجیہ نہ لکھتے تو آج سوراجیہ کی آواز سُنائی نہ دیتی۔ رشی دیانند

ملاپ کا اصول ہے۔"

مہاتما پنڈت مدن موہن جی مالویہ "رشی دیانند کو میں دیش بھگتوں میں پوجیہ اور برہم چاریوں میں پوجیہ اور ہندو وقوم کی خدمت کرنے والوں میں سب سے بڑا مانتا ہوں۔ ان کی تعلیم سے سوامی شردھانند جی کے دل میں ایسے اونچے خیال پیدا ہوئے جنہوں نے گورو کل کی پوتر انسٹی ٹیوشن کو جاری

... کا مشہور فلاسفر ... میں نے ستیارتھ ... پرکاش کے مطالعہ ... الستائی ... اور راحت محسوس کی۔ آریہ ... کو میں نے نہائت دلچسپی ... پڑھا۔"

... میکس مولر (جرمنی کا ویدبھاشیہ کار) "سوامی دیانند اپنے ... گرنتھوں میں ماہر تھے اور ... کے بڑے بڑے پنڈتوں کے ... اور مناظروں میں اکثر ... تھے۔ وہ ایک فاضل آدمی ... بہت بڑے ریفارمر بھی" (ابیبا ... بزبان میکس مولر)

... (فرانس کا مشہور ودوان) ... "موجودہ زمانہ میں جتنی عظیم ... ہندوستان میں ہوئی ہیں۔ ان میں سب ... رشی دیانند کی تھی۔ جتنی زندگی ... میں پیدا ہوئی ہے۔ اس کے جنم داتا ... ہیں"

... اے۔ او۔ ہیوم (بانی انڈین نیشنل کانگرس) ... سوامی دیانند نے پرچار ... ان کے ہم سب کو ماننا پڑے گا ... اور نیک انسان تھے۔ اور ملک ... تھے"

... اینی بیسنٹ (پردھان تھیوسوفیکل سوسائٹی) ... رت میں ہوگا۔ تو اس ... کی مورتی سب سے اونچی جگہ ... جاوے گی۔ سوامی جی کے لئے ... پوجا کے جذبات ہیں۔ ... بذریعہ تحریر و تقریر بارہا ...

... ریمزے میکڈانلڈ (وزیر اعظم برطانیہ) "جب ... کی سیر کے لئے گیا تھا۔ تو آریہ سماج ... طرح کی باتیں سُننے میں آئی ... خواہش پیدا ہوئی کہ میں بذات ... سماج اور اس کے متعلق لٹریچر ... مطالعہ کروں ... اور اس مطالعہ کے ... میں نے قائم کی ہے وہ یہ ہے ... سماج کو ہندوستان میں قومی اور ... پھونکنے کا ایک قابل قدر ذریعہ ...

... ٹی۔ ایل۔ واسوانی "میں رشی دیانند کے ... میں محبت و عقیدت کے

آریہ سماج میں پرویش

(لیکھک:- سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

مکھیہ کارن ہیں +

اس کے انوسار آریہ سماج کے ودھان

آریہ سماج میں پرتیک ویکتی کو (جو آریہ سماج کے سدھانتوں کو مانتا ہے) ادھیکار ہے۔ کہ وہ جب چاہے آریہ سماج کا سبھاسد ہو جائے۔ ساروو دیشک سبھا نے جو نیم اُپ نیم چھاپے ہیں۔ ان میں لکھا ہے کہ:-

جو لوگ آریہ سماج میں نام لکھوانا چاہیں اور آریہ سماج کے اُدیشیوں کے انوکول آچرن سویکار کریں۔ وہ آریہ سماج میں پروشٹ ہو سکتے ہیں۔ پرنتو ان کی عمر اٹھارہ برس سے نیون نہ ہو۔ اس پرکار جو آریہ سماج میں پروشٹ ہوں گے وہ آریہ کہلاویں گے +

اس پر یہ نوٹ ہے:-

"آریہ سماج میں نام لکھانے کے لئے منتری کے پاس اس پرکار کا لکھنا چاہیئے:-

میں پرستنتا پوروک آریہ سماج کے اُدیشیوں کو (جیسا کہ نیموں میں ورنن کئے گئے ہیں) تتھا منتویوں کو (جو ویدوں کے آدھار پر رشی دیانند کے گرنتھوں میں لکھے گئے ہیں) ماننا اور اُن کے انوکول آچرن سویکار کرتا ہوں۔ میرا نام آریہ سماج میں لکھ لیویں" پرنتو انترنگ سبھا کو ادھیکار ہوگا۔ کہ کسی وشیش ہیتو سے اس کا نام آریہ سماج میں لکھنا سویکار نہ کرے +

اس اُپ نیم میں بھی یہی بات لکھی ہوئی ہے۔ "جو لوگ آریہ سماج میں نام لکھوانا چاہیں"۔ اس میں کسی ورن یا ذات کو کوئی خاص رعایت نہیں دی ہے۔ جو آریہ سماج کے سدھانتوں کو مانتا ہے۔ اور اُن کے انوکول آچرن کرنے کی پرتگیا کرتا ہے۔ وہ آریہ سماج میں پروشٹ ہو سکتا ہے +

اس کے بعد ستیارتھ پرکاش کو دیکھیں۔ تو اس میں ہم یہ پاٹھ دیکھتے ہیں:-

"ورن ویوستھا بھی گن کرم سوبھاو کے انوسار ہونی چاہیئے"۔ (ستیارتھ پرکاش سملاس ۴)

ستیارتھ پرکاش میں انیک پرمان اور دلیلیں دے کر اس بات کو ثابت کیا گیا ہے۔ کہ ورن ویوستھا میں جنم وشیش کارن نہیں ہے۔ اس میں گن کرم سوبھاو ہی

کو دیکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی آریہ سماجی بننا چاہتا ہے۔ تو اس کی تین صورتیں ہیں۔ کوئی براہمن۔ کھشتری۔ ویشیہ (جو جنم سے مانے جاتے ہیں) وغیرہ آریہ سماج میں پروشٹ ہونا چاہیں۔ تو اُپ نیم کے مطابق لکھے فارم کو بھر کر پروشٹ ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی ان سے الگ مگر ہو۔ ارتھات اچھوت۔ ورن سے باہری جن کسی بھی نام والا ہو اس کے لئے اوّل ہون کر کے یگیوپویت دے کر اس کے سر سے کچھ بال کٹوا کر پھر آریہ سماج میں پروشٹ کرتے ہیں۔ یعنی ان کی اچھوت پن کو دور کرنے کے لئے مذکورہ بالا کریا ضروری ہوتی ہے +

اس سے بھی آگے اگر کوئی مسلمان یا عیسائی ویدک دھرم میں آنا چاہے۔ تو اُن کی بھی جب تک شدھی نہ ہو۔ اس وقت تک وہ آریہ سماج کے ممبر نہیں بن سکتے۔ اس شدھی میں بھی سر منڈوانا اور ہون کرنا لازمی ہے۔ کوئی یہ کہے۔ کہ ان کے گلے یگیوپویت نہیں ہوتا۔ اور ان کے سر پر چوٹی نہیں ہوتی۔ تو کئی ہندو ہیں۔ جن کے گلے میں یگیوپویت نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی سر پر چوٹی ہے۔ ان کو فارم بھروا کر جیسے چاہیں آریہ بنا لیا جاتا ہے۔ ان کے بنانے میں کیا ہانی ہے۔ اور جب کہ آریہ سماج ماننا ہے کہ یگیوپویت اور چوٹی سب کو رکھنی چاہیئے تو اُن کو کہا جا سکتا ہے۔ کہ چوٹی رکھوالیں۔ اور یگیوپویت جس طرح آریہ سماجیوں کو دیا جاتا ہے۔ اُن کو بھی اسی طرح دیا جائے۔ اُن کے لئے شدھی کی رسم لازمی ہے +

دیانند شتابدی متھرا میں ودوانوں کا ایک سمیلن ہوا تھا۔ اس میں ہم ایک پرستاو بڑا اچھا ہیں۔ جو اس وشے پر اچھا پرکاش ڈالتا ہے۔ اس کا اس پرکار ہے:-

ساروو دیشک سبھا کا جو ودھان چھپا ہے۔ اس کے

(بقیہ ص ۳۹ پر)

راشٹر کوی رابندرناتھ ٹیگور کا پیغام

I offer my homage of veneration to Swami Dayananda, the great path maker in modern India, who through bewildering tangles of creeds and practices – the dense undergrowth of the degenerate days of our country – cleared a straight path that was meant to lead the Hindus to a simple ~~and~~ and rational life of devotion to God and service for man. With a clear-sighted vision of truth and courage of determination he preached and worked for our self-respect and vigorous awakenment of mind that could strive for a harmonious adjustment with the progressive spirit of the modern age and at the same time keep in perfect touch with that glorious past of India when it revealed its personality in freedom of thought and action, in an unclouded radiance of spiritual realisation.

Rabindranath Tagore

Santiniketan

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رشی دیانند کے کام

(لیکھک: شری سوامی ستیانند جی مہاراج)

مہرشی دیانند کا جیون کریاشیل تھا۔ ... آگے اونچے اور اُتّم اُپدیش یہ ... رشی کے کاموں میں دیوہار اور پرمارتھ ... ملے ہوئے تھے۔ اُن کا جیون ... سبھی کام ... ہت کے کام کو اچھوتا نہ چھوڑنا ... کی بڑائیوں میں یہ بڑی بڑائی تھی ... یہ تو پرسِدھ ہی ہے۔ کہ رشی دیانند ... وید کا پرچار اور ایشور واد کا پھیلانا ... لوگوں کو آتمک اُنتی کے مارگ پہ چلانا ... یہ تو وہ کوئی کورے بھجن گانے والے ... نہیں تھے۔ وہ انوبھوی تھے۔ منن شیل ... وچارک تھے۔ اور پُورے کرمی تھے۔ ... کرم یوگ۔ اُدیم۔ کرم کرنے کا اُتساہ ... آگے بڑھنے کا ساہس آدرش اور ... رہنے کے یوگیہ ہے ✦

... لوک ہت کے کاموں میں وہ کتنے ... انتہ کرن سے کوڈ بڑے تھے۔ یہ ... کے گئورکھشا۔ اناتھ پالن۔ ودّیا ... دھی اور آریہ سماج کی ستھاپنا آدی کے ... اُن سے نیلی بھانتی پرگٹ ہو رہا ہے۔ ... راج سے راج نیتی کو کوئی دِشیلی سانپ ... طرح چھو دینے کی بات نہیں سمجھا تھا۔ ... اس سے ڈرتے نہیں تھے ✦

مہرشی داستا کے گھور ورودھی تھے۔ ... نہیں چاہتے تھے۔ کہ لوگ پردھینتا ... پنجرے کے پنچھی بنے رہیں۔ پنچ ... انوں کے ورُدھ جتنا رشی دیانند نے ... کیا۔ سنسار کے اتہاس میں کداچت ... کسی دوسرے نے لکھا ہوگا۔ سوامی جی ... مہنتی مت وادیوں اور لکیر کے فقیروں ... کے بڑے ورودھی تھے۔ اُن کا دھرم ایک ... وشال۔ اُدار۔ اور سروسنمیہ تھا۔ یہی ... اُن کے لیکھوں سے نتنا آریہ سماج کے ... اُصولوں سے پرگٹ ہو رہا ہے ✦

... جس داستا آستری کا سوامی جی سرد ... کرنا چاہتے تھے۔ وہ کیول دھارمک ... استاہی نہیں ہے۔ اس میں راج نیتک ... استا بھی سمّلت ہے۔ اُن کا لکش پدنا ... اُس کو بگڑی کے کسی کونے میں کہیں بھی ... نہ رہنے۔ اُن کا دھرم کوئی کیول ... وں کا دھرم یا براہمنوں کا دھرم نہیں ... تھا۔ اس میں مہاتیاگی کھشتری بھی شامل ہیں۔

یہ سچ ہے۔ کہ جس دھرم میں کھشتری نہیں ہیں۔ سیوک نہیں ہیں تھا دیش بھگت نہیں ہیں۔ وہ کیول بیوپار منڈل اور گائیک کُل ہے۔

رشی دیانند کی کامیابی کا راز

(لیکھک:۔ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

اس ملک کے کٹھن ہجائی پر نظر ڈالنے کے بعد یہ بات صاف طور پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ یہاں کے اصلاحی کام کرنے والے

ریفارمر۔ (سدھارک) میں صفات ذیل کا ہونا لازمی ہے:۔

(۱) اس کو ملک میں رہنے والی قوموں کا کماحقہ علم ہو۔ اور وہ ان کی ضروریات اور خیالات کا احساس رکھتا ہو۔

(۲) اُسے ملک میں آباد قوموں سے محبت ہو ✦

(۳) قومی حفاظت اس کی علت غائی ہو۔

(۴) سچائی سے اُسے پریم ہو۔ اور سچائی کی آخر میں فتح ہوا کرتی ہے۔ اس کا اُسے پورا بھروسہ ہو ✦

(۵) اس میں گھمنڈ اور غرور کا نام و نشان بھی نہ ہونا چاہیئے ✦

(۶) وہ کوئی نیا فرقہ کھڑا کرنا نہ چاہتا ہو۔

(۷) اس ملک کے سدھارک کے لئے ضروری ہے کہ اس کی اصلاحات کا منبع ویدیں ہوں۔

مہرشی دیانند میں یہ سب باتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ راجہ رام موہن رائے اور اُن کا برہم سماج جہاں کامیاب نہ ہو سکا۔ وہاں سوامی دیانند کامیاب ہوئے۔ اور اُن کا آریہ سماج پھول پھل رہا ہے۔ جو کوئی بھی یہاں کسی اصلاح کو کرنے کی خواہش رکھتا ہو۔ تو اُس کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اس کلید کامیابی کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑے ✦

بن جاتا ہے۔ وہ سادر ہت بھوک۔ پرتیہ رہت دیپ اور جیو رہت کایا کے سمان ہی ہوا کرتا ہے۔ یہ کہنا ٹھیک ہے۔ اور اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔ کہ آریہ سماج کے کھشتریہ میں کھشتری دھرم شامل نہیں ہے ✦

سوامی دیانند جی چار ورنوں کی پھر سے ستھاپنا کرنا چاہتے تھے۔ چار ورنوں کی دھارنا اُن کی رُوڑھیوں پر۔ ورنوں پر۔ کُلوں پر اور گوتروں پر نہیں تھی۔ وہ ذات پات کے پکھشپاتی نہیں تھے۔ ایک پرکار سے ورتمان ذات پات کے بیڑے کو وہ سرمُول نرمُول ہی کرنا چاہتے تھے۔ سوامی جی مہاراج رُوڑھیوں کی رسیوں کو کاٹ کر۔ ونشوں کے بندھنوں کو توڑ کر۔ کُلوں کے کٹھور قلعوں کو گرا کر اُن کے ستھان پر گُن کرم اور سوبھاؤ کی مضبوط نیو پر چار ورنوں کا سندر اور وشال بھون بنانا چاہتے تھے ✦

~~~~~~~~~~

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا آریوں کا کرتویہ ہے ✦

مہرشی دیانند کا ویکتتو
پرانے اخباروں کی نظر میں

(۱) بھارت کے مشہور اُپدیشٹا۔ اور انڈین نیشنل کانگریس کے پردھان شری بابو سریندر ناتھ بینرجی نے اپنے پتر "بنگالی" مورخہ ۳۔ نومبر ۱۸۸۶ء میں لکھا تھا:۔

"ہم یہ کہنے سے نہیں رُک سکتے۔ کہ پنڈت دیانند کوئی اسادھارن پد کا دھارمک آچاریہ تھا۔ چاہے ہمارے اور اس کے دھارمک وشواسوں میں بھید ہے۔ تو بھی ہمارا وشواس ہے۔ کہ وہ بہت ہی اُچیہ شکتیوں والا سنیہ وکتا اُپدیشٹا تھا۔ چاہے وہ ایوگی تھا۔ جس نے سنسار کو چھوڑ دیا۔ تو بھی دلیہ ہارک بُدھی اُسے اتنی پراپت تھی۔ کہ دلیبی ورلے منشیوں کو پراپت ہے۔ اس سے تمام دیش واسیوں کو اس کی مرتیو سے شوک ہوا ہے۔ بھارت واسی ہمیشہ اس کی وِدوتا کا گھمنڈ کرتے رہیں گے۔ اور ہم سے اُس کے نام کو سمرن رکھیں گے"✦

(۲) "انڈین مینیجر" کلکتہ ۱۱۔ نومبر ۱۸۸۶ء ——— "آج تک کوئی پرش ایسا پیدا نہیں ہوا۔ جو اس دیش کے مختلف وشواسوں سے اس سے ادھک لڑا کرتا ہو۔ جیسا کہ مہاتما دیانند کرتا تھا۔ جس نے ایسے ساہس اور دھیریہ سے پرماتما کے ارپن "اچھا تیری ہی پُوری ہو چرن" اپنی انتم پرارتھنا میں اپنے نوبل مشن آریہ سماج کو کرتا کی اِچھا پر چھوڑ دیا ہے۔ ایشور کرے۔ کہ ہمارے تمام کاریوں میں اس کی پرارتھنا کی سپرٹ آ جائے"✦

(۳) "انڈین امپائر" کلکتہ ۴۔ نومبر ۱۸۸۶ء ——— "پنڈت دیانند کی مرتیو کے سماچار سے تمام ہندوؤں میں اندھیرا سا چھا گیا ہے۔ رشی دیانند ہمارے دیش کے بھوشن اور ہمارے مان کے پاتر تھے"✦

(۴) "لبرل" کلکتہ ۱۱۔ نومبر ۱۸۸۶ء ——— "پنڈت دیانند کا مت چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ پرنتو وہ ہماری سہانوبھوتی کا پاتر تھا۔ وہ ایسے بل سے ہم سے اپنی پرشنسا کراتا تھا۔ گو اس نے مغربی ودیاؤں کو نہیں سیکھا تھا۔ تو بھی اس کے وچار لاثانی تھے۔ اور وہ اپنے آپ اس کے سوبھاؤ کے پربھاؤ سے ٹپکتے تھے"✦

(۵) "اِنگلش کرانیکل" بانکی پور ۵۔ نومبر ۱۸۸۶ء ——— "سوامی دیانند سنسکرت کے بڑے وِدوان تھے۔ اور وہ دیش میں کرانتی لانے آئے تھے۔ ان کی مرتیو سے دیش کو بڑی ہانی ہوئی ہے"✦

(۶) "تھنکر" مدراس ——— "سوامی دیانند ایک لاثانی وِدوان تھے۔ ان کی مرتیو سے دیش میں ہاہاکار مچ گیا ہے"✦

(۷) "انڈین سپیکٹیٹر" بمبئی ——— "ہم سوامی دیانند کو بھارت کا ایک ستمبھ مانتے ہیں۔ گجرات دیش نے ایسا پربل سدھارک پیدا نہیں کیا۔ جیسا کہ سوامی دیانند تھا۔ جو لوگ اسے سوامی شنکر آچاریہ کے ساتھ استھان دیتے ہیں۔ وہ کچھ ادھکتا نہیں کرتے۔ ایشور وشواس اور ادھارن سمرتھوں ...کر سہایتا ہے۔ اور آپ بھر کے اپنے اُپدیشوں کی دیڑھتا سے اُس نے ہم کو اتنا لابھ پہنچایا۔ کہ ایک انش کیا کئی انشوں تک وہ ہمارے دھنیہ واد کے ادھیکاری رہیں گے"✦
~~~~~~~~~~

کیا آریہ سماج ترقی کر رہا ہے؟

(از پروفیسر گوپال جی لکھیہ ادھشٹاتا - گوروکل اندرپرستھ)

اس سوال کا جواب مثبت میں بھی ہے۔ اور نفی میں بھی۔ مثبت میں اس لئے ہے۔ کہ اس کا کام روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ اس تھوڑے سے وقت میں آریہ سماج نے تعلیمی اور مجلسی معاملات میں جو اصلاحات کی ہیں۔ ان سے کسی دشمن کو بھی انکار نہیں ہے۔ آریہ سماج کی سینکڑوں سنستھائیں سکول۔ کالج۔ گوروکل۔ کنیا مہاودیالیہ۔ کنیا گوروکل پاٹھ شالائیں۔ یتیم خانے۔ اور ودھوا آشرم یہ سب اس کے کام کی منہ بولتی تصاویر ہیں۔ ہزاروں لڑکے اور لڑکیاں آریہ سماج کے زیر سایہ بڑے کم خرچ پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یو۔ پی اور پنجاب میں آریہ سماج کے انیکوں سندر مندر ہیں۔ جن پر لاکھوں روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ اور جہاں لوگوں کی آسائش کا پورا پورا انتظام ہے۔ اس پرکار اگر کل سمپتی آریہ سماج کی دیکھی جاوے۔ تو کروڑوں تک پہنچے گی +

آریہ سماج کی قربانیاں بھی بیش قیمت ہیں۔ سوامی شردھانند جی۔ پنڈت لیکھرام جی۔ پنڈت گورودت جی۔ مہاتما ہنسراج جی۔ آچاریہ رام دیو جی وغیرہ مہانو بھاووں نے اپنے خون سے اور اپنے تپ سے اس آریہ سماج روپی برکھش کو سینچا۔ اور یہ انہی مہانو بھاووں کے تپ کا پرتاپ ہے۔ جس نے اسے اب تک ہرا بھرا رکھا ہے۔ یدی مہرشی دیانند آج زندہ ہوتے۔ تو اپنی سنستھا آریہ سماج کی بیرونی ترقی کو دیکھ کر گدگد پرسن ہوتے +

یہ تو ہوا آریہ سماج کا روشن پہلو۔ لیکن اس کا دوسرا رخ یعنی تاریک پہلو بھی ہے۔ یدی اس طرف آریہ سماج کے وششٹ نیتاؤں کا دھیان آکرشت نہ ہوا۔ تو اس کی ترقی رک جانی غیر ممکن نہیں +

وہ دوسرا رخ کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج نے اپنے ساہتیہ کو بڑھانے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ رشی دیانند جو کچھ لکھ کر چھوڑ گئے۔ اس سے ہم ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھے۔ مہرشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش روپی امرت ہمیں پان کرایا۔ لیکن اس امرت کو ہم ادھک دیر تک اپنے اندر جذب نہیں کر سکے۔ ہم نے ایک بھی گرنتھ ایسا نہ نکالا۔ جو رشی دیانند کے بتلائے ہوئے نسخوں کی تشریح کر سکتا۔ مہاتما گاندھی جی کو ستیارتھ پرکاش پر بے جا قلم اٹھانے کی جرأت نہ ہوتی۔ یدی ستیارتھ پرکاش کے رہسیوں کو کھول کر گپت باتوں کو ان کے سامنے کسی ساہتیہ کے روپ میں پرگٹ کیا جاتا۔ پنڈت گورودت ہی ایک ایسے ودوان ہوئے جو اس کاریہ کو خوبی سے انجام دے سکتے تھے۔ لیکن ہماری بدقسمتی کہ وہ عین شباب میں ہم سے جدا ہو گئے۔ لیکن تب کوئی ایسا ودوان مرد میدان بن کر باہر ہی نہ نکلا۔ جس نے رشی دیانند کے مشن کی اور ان کے ساہتیہ کی کھوج کی ہو۔ لیکچر تو میں بھی دے لیتا ہوں۔ اور کتابیں بھی لکھ سکتا ہوں۔ مگر وہ سب کام بے سود ہے۔ اگر نہیں اپنے ویاکھیانوں اور قلم کے زور سے بھارت کے ودوان کو ویدک دھرم میں نہیں لا سکتا۔ اگر آریہ سماج ستیہ پر استھاپت ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ سر رادھا کرشن۔ رابندر ناتھ ٹیگور۔ مہاتما گاندھی جی آریہ سماج کے دائرہ میں نہ آ جاویں۔ اسی پرکار بھارت کے انیک ودوان ہیں۔ جو آریہ سماج کی سنسکرتی سے ناواقف ہیں۔ اور بھارت ورش میں انیک استھان ہیں۔ جہاں آریہ سماج کو کوئی نہیں جانتا یا بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ وہاں کی جنتا کے کانوں تک آریہ سماج کا پرچار نہیں پہنچا۔ اور نہ ہی ان کی کسی نے ٹریکٹوں آدی دوارا ساہتیک سیوا کی ہے۔ اس کی وجہ میں ساہتیہ دلٹریچر کی کمی ہی محسوس کرتا ہوں۔ کسی سنستھا کی سنسکرتی اس کے ساہتیہ دوارا بخوبی جانی جا سکتی ہے +

بائیبل کو دیکھو۔ یہ ایک چھوٹی سی عیسائیوں کی دھرم پستک ہے۔ لیکن اس کی تشریح جس فلسفانہ طریقہ سے یورپ کے ودوانوں نے کی ہے۔ اس تشریح کو پڑھ کر بائیبل کے لئے شردھا کا پیدا ہو جانا سوابھاوک ہے +

گیتا کو دیکھو۔ یہ بھی ایک چھوٹی سی پستک ہے۔ جو بڑی آسانی سے ایک گھنٹہ میں ختم کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس پر ودوانوں نے جو ساہتیہ تیار کیا ہے۔ اس نے گیتا کو دنیا کی کتابوں میں اول صف تک پہنچا دیا ہے۔ سنسار میں دو کتابیں سب سے زیادہ بکتی ہیں۔ ایک بائیبل۔ دوئم گیتا۔ ان دونو پستکوں کو اس درجہ تک پہنچانے کا شریہ ان کے انویائیوں کو ہے۔ جنہوں نے اس پرکار ساہتیہ تیار کیا +

کیا ہم لوگ جو اپنے آپ کو رشی کے انویائی سمجھتے ہیں۔ اپنے رشی کے پوتر وچاروں کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے ناقابل ہیں؟ ناقابل اسی وقت تک ہیں۔ جب تک ہم رشی کے وچاروں کو لے کر اتم ساہتیہ تیار نہیں کرتے۔ اور آریہ سماج کی ساہتیک سیوا نہیں کرتے۔ اگر اس طرف آریہ سماج کے کچھ ودوانوں کا رخ ہو جاوے۔ اور وہ باہر کی شہرت کو بالائے طاق رکھ کر اپنی اپنی جگہ قلم کاغذ اور سیاہی لے کر ایک چت ہو بیٹھ جاویں۔ اور تب تک نہ اٹھیں جب تک کہ رشی کے نسخوں کا انہیں ساکشات نہیں ہو جاتا۔ تب آریہ سماج کی ترقی دن دوگنی اور رات چوگنی ہو گی +

تب کیول ایک یوگی اروند ہی رہے گا۔ بلکہ ہر ایک شہر میں ایک ایک اروند پیدا ہو جاوے گا۔ اور ہم بلند آواز سے مہرشی دیانند کی جے بلانے کے یوگیہ ہو سکیں گے +

ویدمہما

(از جناب منوہر لال جی شہید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

وید سے سنسار میں اونچی ہماری شان ہے
سنگ بن کر آئینہ ہے رُو کشِ آئینہ ساز
فرق اتنا ہے فقط گفتار میں کردار میں
مشرقی تہذیب پر مغرب کا رنگ ایسا چڑھا
کالجوں کی مانگ نے شیدا بنایا اس قدر
لب پہ ہے نامِ خُدا دِل میں بُتانِ عشوہ سوز

اک یہی شئے ہی ہماری قوم کا ایمان ہے
آتما کا گیان ہی پرماتما کا گیان ہے
کام کرنا ہے کٹھن کہنا بہت آسان ہے
باپ ہیں بگڑے ہوئے اکھڑی ہوئی سنتان ہے
مانگنے ہی مانگنے میں اب ہماری شان ہے
کفر ہے مسند نشین آدپہ کھڑا ایمان ہے

مہرشی نے دلیش کو شکھشا یہی دی ہے شہید
وید ہی کے پاٹھ میں سنسار کا کلیان ہے

رعایتی اعلان

ہفتہ وار "پرکاش" نصف چندہ پر

پنجاب کے سب سے پرانے گذشتہ ۳۶ سالوں سے باقاعدہ نکلنے والے تعداد اب ... ڈیمی ہر دل عزیز اخبار "پرکاش" کا سالانہ چندہ چار روپے (للعہ) ہے۔ کاغذ چھپائی کی گرانی کی وجہ سے ان دنوں سبھی دوسرے اخبار چندہ بڑھا رہے ہیں لیکن ہم رعایتی اعلان کر رہے ہیں تاکہ کوئی بھی پریمی اس کے مطالعہ سے محروم نہ رہے۔ ۱۰۔ نومبر تک ایک روپیہ ڈاک خرچ تین روپے چندہ کا نصف ڈیڑھ روپیہ یعنی کل اڑھائی روپیہ ہی ہر اس سنتی بھائی کے نام اخبار سال بھر کیلئے جاری کیا جاویگا۔ جو پورا چندہ ادا نہ کر سکے لیکن رعایتی چندہ ۱۰۔ نومبر تک بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجدے۔ (مینیجر "پرکاش" لاہور)

ور کی آوشیکتا

ایک ساڑھے پندرہ ورشیہ سوسنسکرت - سوشیل - گرہ کاریوں میں پرنیت۔ گانا بجانا جاننے والی انگریزی مڈل و ہندی جوتش پاس سندر کنیا کے لئے نیامنشی ... آریہ برسر روزگار ور کی ضرورت ہے +

ایڈیٹر "پرکاش" لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رشی کے ویکتتو کی اپیکشا نہ کرو!

(لیکھک:۔ راج گورو شری پنڈت دھرم دیو شاستری)

اگر ہمارے جیون میں اُداستا سہنشیلتا رہ بھیتا۔ کرتویہ نشٹھا۔ پرن دیرتا۔ آدرشوں کی اُچیت ماترا نہیں ہے۔ تو کہنا چاہیئے۔ کہ ہم نے مہرشی دیانند سے کچھ نہیں سیکھا۔ خیر ہم ان کا نام لے لے کر اپنے آپ کو دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔ آچار کی وشدھتا کے بنا نہ کوئی دھارمک ہو سکتا ہے۔ اگر ہمیں رشی کا سچا انویائی بننا ہے۔ تو ان کے پرنتو جیون کو اپنے جیون کے سانچے میں ڈھالنا پڑیگا۔ ہمیں رشی جیونی بھول جانے کے لئے نہ پڑھنی چاہیئے۔ اگر ہمارے جیون میں رشی چرتر کا واستوک پرکاش ہونے لگے۔ تو آریہ سماج اُنتی کے اونچے شکھر پر پہنچ سکتا ہے۔ جب تک ہمارے ویکتی گت اور سماجک جیون میں اس دویہ پرکاش کی جھلک نہیں آتی۔ تب تک

تو ہمیں یہی کہنا چاہیئے۔ کہ ہم رشی کے وشال ویکتتو کی اُپیکشا کر رہے ہیں۔ دکھاوٹ کے لئے تو رشی جیونی پڑھتے ہیں۔ پرنتو اس سے واستوک لابھ اُٹھانا نہیں چاہتے۔ اگر آریہ سماج کو واستو میں اُنتی شیل اور کرم نشٹھ بننا ہے۔ تو اُسے رشی کے آدرشی۔ اُپدیشوں اور چرتر کو اپنی اپار شردھا کا بھاجن بنانا ہوگا۔ اس کے بغیر کاریہ نہیں چل سکتا۔ رشی کے شبدوں کے ساتھ تو آریہ سماج کا ناطہ جوڑا جاتا ہے۔ پرنتو ان کی آتما (سپرٹ) سے وہ دُور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اسے ہی ہم رشی کی اُپیکشا کہتے ہیں۔ اور اسی کے کارن آریہ سماج میں شتھلتا کا پرویش ہونے لگا ہے۔ پرم پتا پرماتما ایسی کرپا کریں۔ کہ آریہ سماج سچے ارتھوں میں رشی بھگت بنے +

مہرشی دیانند کے کارنامے

(از جناب منوہر لال صاحب منوہر منشی فاضل۔ ادیب فاضل۔ ڈیرہ غازی خاں)

حریت کا کچھ ایسا ہی تخم بو یا زمانے میں × جسے دیکھو وہ ہے آزادی کا جو یا زمانے میں
تیری تعلیم کا ہے یہ اثر سب جاگ اُٹھے ہیں × کوئی ایسا نہیں ہے اب جو ہو سویا زمانے میں
مسلمان ہندو عیسائی بھٹکنے سے ہیں بچ نکلے × تو واحد رہنما دُنیا کا تھا گویا زمانے میں

+

جھکی جاتی ہیں احسانوں سے تیرے گردنیں سب کی × جو حالت دیکھتے ہیں دیش کی ہم ایکی اور تب کی
جہالت تھی کہ تاریکی کا بادل ہر سُو چھایا تھا × حکومت رہتی تھی یاں روز و شب آٹھوں پہر شب کی
تھے جتنے انساں اُن سے بڑھ کے تھیں محبوبیاں اُنکی × کروڑوں رب تھے بھارت میں قسم ہے مجھ کو اک رب کی
صحیح تعلیم ویدوں کی بُھلا بیٹھے تھے مدت سے × بُری حالت تھی کُل سنسار کے اس ازلی مکتب کی

+

تڑپ رکھتا تھا دل میں دیکھ کر حالات دُنیا کو × بنا مجنوں تلاش لیلےٰ میں جا نکلا صحرا کو
سمندر پہاڑ جیرے کوہ دریا ایک کر ڈالے × گرفتار قفس آخر کیا گم کردہ عنقا کو
دیا۔ آنند کی وہ وہ بہائیں تو نے گنگائیں × جٹا دھاری وہ شوجی بھول بیٹھے اپنی گنگا کو
منوہر تو نے دنیا میں بہا دی وہ مہر کے جلتے × ہوا افسانہ جتنا تھا سکندر نے بھی دارا کو

کیا رام اور کرشن کی پوجا ویدک ہے؟

(لیکھک:۔ سوامی آتما نند جی مہاراج)

آج بھارت کا ایک بہت بڑا بھاگ رام اور کرشن کی بھگتی سے مکتی ہونا مانتا ہے۔ اور اس کو مورتی روپ میں پوجا کر دیو پوجا کہتا ہے۔ آئیے دیکھیں ہیچ دیو پوجا کا مطلب کیا ہے؟ اور کہ اس درشٹی سے رام اور کرشن کی پوجا دیو پوجا کہلا سکتی ہے؟

स्वाध्यायेनार्चयेतर्षीन् होमैर्देवान् यथाविधि ॥
पितॄन् श्राद्धैश्च नॄनन्नैर्भूतानि बलि
कर्मणा ॥ मनुस्मृति ॥

"وید کو پڑھ پڑھا کر رشی پوجا۔ ہون کر دیو پوجا۔ پریم سے زندہ ماں باپ کی خدمت کر پتری پوجا۔ اتھتی کو بھوجن دے کر اتھتی پوجا۔ اور بھوجن میں سے جانوروں کا بھاگ نکال کر پرانی پوجا کرے"

اس شلوک میں منوجی خود کہتے ہیں۔ کہ دیوں کی پوجا روزانہ ہون کرنے سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ آریہ سماج مانتا اور کرتا ہے۔ نہ کہ مورتی پوجا سے جیسا کہ ہمارے پورانک بھائی مانتے اور کرتے ہیں۔ یگیہ شبد کا مطلب بھی یہی بتلاتا ہے۔ کہ ہون ہی دیو پوجا ہے۔ جیسا کہ

यज देव पूजा संगति करण दानेषु

اس دھاتو کے ارتھ سے سدھ ہے۔ اس لئے دیو پوجا کا ارتھ مورتی پوجا کسی پرکار نہیں ہو سکتا۔

लोकेष्वितिहास पुराणम्

یہ واکیہ نیائے درشن کے بھاشیہ کار نے کہا ہے۔ شری رام کا ورنن رامائن۔ اور کرشن کا مہابھارت میں آتا ہے۔ کسی وید یا یگیہ کے گرنتھ میں نہیں۔ اس لئے رام اور کرشن لوکک پُرش ہیں۔ دیوتا نہیں۔ ایشور تو ہو ہی نہیں سکتے۔ اس لئے نہ مورتی پوجا ویدک ہے۔ نہ ایشور کی جگہ رام اور کرشن کی پوجا +

بھجنوپدیشک کی ضرورت

اناتھ آشرم مراد آباد رہا ست کو پرچار کاریہ کیلئے ایک یوگیہ سداچاری آریہ بھجنیک کی ضرورت ہے۔ ویتن پرچار کاریہ کی آیہ کے انوسار دیا جاویگا۔ پرارتھنا پتر من لکھت پتہ پر ۳۱۔ اکتوبر تک آنے چاہئیں:۔

بھوج راج گپت منتری اناتھ آشرم مراد آباد

رشی نمبر ۔۔۔ ۱۹۴۰

... کی آدھار شِلا رشی دیانند کے ... پستھاپت ہے۔ رشی دیانند کا ... سماج ہی نہیں۔ پرانی مانتر کے ... کے لئے ہوا تھا۔ ان کا کاریہ کھشیتر ... وستریت تھا۔ جب تک ... رشی دیانند کے کاریہ کلاپ کو آدرش ... کے جیون چنہوں پر چلتا رہا۔ تب ... اُنتی کی اور اگر سر ہوتا گیا۔ مہرشی ... وشال ویکتیو کی اُپیکشا کرنے سے ... شتھلتا کا پرادُربھاو ہوا۔ ... کریں گے۔ کہ جو آریہ سماج ہر ... رشی پکارتا۔ رشی اُنسو منا تا۔ ... گھوشنا کرتا ہے۔ اس کے ... اپیکشا کس پرکار سمجھ ہے۔ ... کچھ ایسی ہی ہے۔ جس پرکار ... بلانے سے کوئی ایشور کا بھگت ... اسی پرکار رشی رشی کہنے سے ... بنا سمجھو نہیں۔ پرماتما کا بھگت ... کے لئے ہمیں اس کے گن کرم سوبھاؤ کا ... ہوگا۔ اس کے آدرشی اور نیموں ... انوکول جیون بنانا ہوگا۔ رشی ... پرماتما کے اننیہ بھگت تھے۔ ... نے جو کچھ کہا وید شاستروں کے ... کہا۔ اُن کے جیون کی پرتیک ... دھگتی سے اوت پروت ہے۔ ... نے کبھی اپنے جیونوں کی پڑتال کی ... ہم نے اپنے ہردیوں کی اُدارتا ... کو۔ مان کر یہ دیکھا ہے۔ ... رشی دیانند کے کن انشوں میں ... بھگت ہیں۔ کہاں تک پرماتما ... اُپاسک ہیں۔ جو وکتی قدم قدم ... کی بھاونا سے پربھاوت ہو کر ... سے وچلت ہوتے ہیں۔ وہ ... کے بھگت ہیں۔ نہ مہرشی دیانند ... جو لوگ سنکیرنتا کے گھیرے ... بدوں اور ادھیکاروں پر ... کے لئے بھانت بھانت کے ... رہتے ہیں۔ وہ رشی دیانند ... بننے کا دعویٰ کس منہ سے ... آریہ سماج کی ستھاپنا ویدک ... کے لئے ہوئی تھی۔ اور ٹھیک ... کے لئے کچھ ادھیکاریوں کا ... سمجھا گیا۔ پرنتو آج ... پرچار کاریہ تو پیچھے پھینک ... اور نرواچن پر ساری شکتیاں ... رہی ہیں۔ مانو پرگھشن کی دیا پر تو ... ہو رہا ہو۔ اور پتوں پر پانی

ہندو مسلم اتحاد کا حقیقی حل

(از ماسٹر لکھشمن جی آریہ اپدیشک)

۱- کبیر بھگت کا قول

"سونا ایک کہن گئے گہنا - ان میں بھید نہ دوجا
کہن سنن کو دو کہہ راکھے - اس نماز اُس پوجا"

واقعی سونا بذاتِ خود سونا ہی رہتا ہے۔ خواہ اس سے کوئی زیور بنایا لیا جاوے۔ ویدک دھرمی لوگ جو سندھیا میں "نمہ نمہ" شبد بولتے ہیں - وہی "نمس" بنا - اور حرکت کی آزادی سے نماس اور "س" کی "ز" میں تبدیلی ہونے سے عام زبانوں کے رواج کے مطابق نماز ہوگیا۔ لہذا پوجا کہو یا نماز کہو۔ حقیقت اور سپرٹ ایک ہے۔ ہندو مسلمانوں کی موجودہ باہمی تفرقہ اور کشمکش زبان زد خلائق ہے - اور انتہائی ضرر ایک دوسرے کو دونو فریق پہنچا رہے ہیں - لیکن اس کی ذمہ واری نہ وید پر ہے نہ قرآن پر - نہ دھرم پر نہ مذہب پر - نہ ایشور پر نہ خدا پر - محدود العلم انسان کی تنگ خیالی اور جہالت نے ہی ہم کو یہ دن دکھا رکھا ہے۔ قران شریف دین یا دھرم کو ازلی - ابدی - بے بدل اور انسانی دسترس سے بالاتر مانتا ہے - اور مدن متانتر اور اختلافات کو بغیاً بینھم کا لفظ لکھ کر جہاں تہاں انسانوں کے علمی اور ذہنی نقائص اور باہمی تعصبات یا عداوت کے جذبات پر مبنی بتاتا ہے - چنانچہ ہم وید اور قران کی تعلیم کا بہ نظرِ غور مطالعہ کرنے پر اس یقینی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ ہر دو کتب مقدسہ کی تعلیم سو کی سو فی صدی باہم مطابق بلکہ ایک ہے۔ پنڈت اور علماء انسانوں کی نظر میں کتنے ہی معتبر ہوں - اس جناب باری کے حضور میں اور حقیقت کے لحاظ سے کتب مقدسہ کی یگانگت کا احساس نہ کرنے سے صحیح رہنمائی سے قاصر ہیں - اور لوگوں کو اتحاد اور یگانگت کی بجائے نفاق اور منافرت کی طرف لے جا رہے ہیں - ہر مضمون کی توضیح میں دلائل اور اثبات جو ہم نے اپنی زیر طبع تصنیف "وید اور قرآن" میں کی ہے - اس کا عشرِ عشیر بھی اس اخباری مضمون میں نہیں لکھا جا سکتا کتنی چند اشارات ہم چند مضامین کے متعلق دینا ہی یہاں کافی سمجھتے ہیں - تاہم اس دعویٰ کو ہم علماء کے ذہن نشین کرنے کے لئے تحریر اور تقریر دونو ذریعوں سے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں - اور بشرطِ زیست حقیقی اور پائیدار اتحاد ہونے تک کرتے رہیں گے۔

۲- صفات باری

سب سے پہلے یہ امر ہندو مسلمانوں کے باہمی اتحاد کرانے کا ٹھوس ذریعہ ہے۔ کہ وید میں ایشور کے جو صفاتی نام بتائے ہیں۔ قرآن میں انہی کے مطابق عربی میں نام موجود ہیں:-

(۱) وید میں ایشور کو "اُتّے" یعنی ماتا کہا ہے۔ ندیاں جو سمندر کی طرف دوڑی جا رہی ہیں - اس کو اس نظارے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جو بچہ فرطِ محبت و عقیدت سے ماں کی گود میں جاتے ہوئے "میّا" کہتا ہے - ایک منتر میں مہرشی دیانند کی تفسیر میں لکھا ہے - کہ ندیاں اللہ اللہ کا شبد کرتی ہوئی سمندر کی طرف جا رہی ہیں - اور اصل منتر میں "اَلّے" شبد صاف موجود ہے - اس کے مقابلہ میں قرآن میں اللہ لفظ جوں کا توں موجود ہے

(۲) وید میں رگ وید کے پہلے منتر میں ایشور کی ہی تعریف کرنے کی ہدایت ہے - جیسا کہ سب سے پہلے "اگنم میڑے" کے لفظ سے ظاہر ہے - قرآن میں ہو بہو اسی مفہوم کو ظاہر کرنے والا لفظ "الحمد للہ" سب سے پہلے ہے۔

(۳) وید میں ایشور کو وشوپتی جگت سوامی کہا ہے - تو قرآن میں اسے رب العالمین

(۴) وید میں ایشور کو دیالُو اور نیائے کاری کہا - تو قرآن میں اسے رحمان اور رحیم کہا ہے۔ یہ دونو لفظ رحمت بمعنے رقتِ قلب سے ماخوذ ہیں - اور جیسے رشی دیانند نے دیا (رحم) اور نیائے (انصاف) کے اندر ایک ہی اصول کام کرتا ہؤا دکھایا ہے۔ اسی طرح بعض فاضل مفسرین نے رحمان اور رحیم کی توضیح کی ہے - کہ انسان کی پیدائش سے پہلے تمام سامان جو سنسار میں اس نے مہیا کیے۔ یہ سب اُس کی صفتِ رحمانیت کا ثبوت ہیں - اور ان سامانوں کے استعمال یعنی انسانی اعمالوں کے نتائج جو سکھ دُکھ کی شکل میں مترتب ہوتے ہیں۔ یہ اس کی صفتِ رحیمیت کا تقاضا ہے - ایک ہی مادہ سے ماخذ یہ دو لفظ قرآن شریف میں مذکورہ

آنکھوں کی جملہ امراض کا بلا آپریشن علاج

"الشورانجن" (رجسٹرڈ) کے کمالات

"الشورانجن" (رجسٹرڈ) آنکھوں کی جملہ امراض موتیابند، پھولا، ککرے - جالا - پڑوال - ناخونہ - دھند - پانی آنا - بینائی کی کمزوری وغیرہ سب امراض کو بلا آپریشن درست کرتا ہے - ہزارہا مریض فائدہ اُٹھا چکے ہیں +

پرسدھ سنیاسی سوامی بھومانند جی ایم اے گورونت بھون لاہور - پرسدھ ودوان پنڈت بھگودت جی بی اے ریسرچ سکالر ماڈل ٹاؤن لاہور اور پروفیسر جے چند جی دیال سنگھ کالج لاہور "الشورانجن" کا استعمال کر کے اس کے کمالات کے قائل ہو چکے ہیں - اور اس کی پرشنسا کرتے نہیں تھکتے - جن کو یقین نہ ہو زبانی یا پتر دوارا پوچھ سکتے ہیں۔

سورگباسی ہز ہائی نیس مہاراجہ صاحب پونچھ و چیف میڈیکل آفیسر

نے "الیشورانجن" کی خوبیوں کا اعتراف سنہری تمغے و سارٹیفکیٹ عطا کر کے کیا تھا +

زیادہ تعریف فضول - ایک بار کا تجربہ آپکو ہمیشہ کیلئے "الیشورانجن" کا مداح و پرچارک بنا دیگا۔

قیمت فی شیشی اڑھائی روپیہ (۲/۸) محصول ڈاک سات آنے (۷/)

مینیجر "الیشورانجن" فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشنا گلی ۶ لاہور

بالا دو ہی قسم کے مفہوم پیش کر سکے

(۵) وید میں ایشور کو شکتی مان کہا - تو قرآن میں اسے قدیر کہا۔

(۶) وید میں ایشور کو گیان سروپ کہا - تو قرآن میں اسے علیم کہا۔

(۷) وید میں ایشور کو درشٹا کہا - تو قرآن میں اسے البصیر کہا۔

(۸) وید میں ایشور کو ساکشی کہا - تو قرآن میں اسے شاہد کہا۔

(۹) وید میں ایشور کو ویاپک کہا - تو قرآن میں اسے محیط کہا۔

(۱۰) وید میں ایشور کو وشو - وبھو اور ... کہا - تو قرآن میں اسے واسع وغیرہ کہا۔

(۱۱) وید میں ایشور کو نتیہ کہا - تو قرآن میں اسے ازلی ابدی کہا۔

(۱۲) وید میں اسے اُپاسیہ کہا - تو قرآن میں اسے اِلٰہ یا معبود کہا۔

(۱۳) وید میں اسے بدھ گیان گیا تا کہا - تو قرآن میں اسے حکیم خبیر وغیرہ کہا۔

(۱۴) وید میں اسے دنڈ کہا - تو قرآن میں اسے شدید العذاب کہا۔

(۱۵) وید میں اسے رُدر کہا - تو قرآن میں اسے شدید العقاب کہا۔

(۱۶) وید میں اسے منیو کہا - تو قرآن میں اسے قہار کہا۔

(۱۷) وید میں ایشور کو دھن دا - اَن ... کہا - تو قرآن میں اسے رازق کہا - نیز یعنی احسان کرنے اور نعمتیں دینے والا ...

(۱۸) وید میں ایشور کو سوئمبھو - جنم ... کہا - تو قرآن میں اسے خالق فاطر وغیرہ ...

(۱۹) وید میں اسے مہان - برہم - گریہ ... وغیرہ کہا - تو قرآن میں اسے عظیم کبیر اللہ اکبر وغیرہ کہا۔

(۲۰) وید میں ایشور کو سہنہ (...) تو قرآن میں اسے حلیم کہا۔

(۲۱) وید میں ایشور کو ستوم کہا - تو قرآن میں اسے حمید کہا۔

(۲۲) وید میں اسے ایک کہا - تو قرآن میں اسے احد کہا۔

(۲۳) وید میں ایشور کو اگنی کہا - تو قرآن میں اسے "نار" کہا۔

(۲۴) وید میں ایشور کو سوکھشم کہا - تو قرآن میں اسے لطیف کہا۔

(۲۵) وید میں ایشور کو دُور سے دُور ہونے کے باوجود اسے انتکہ (...) تو قرآن میں اسے قریب کہا۔ (۲۶) وید میں ... کو سرو دیو ہی کہا - تو قرآن میں اسے علی کہا وغیرہ ...

(باقی آئندہ)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فتح کا استفادہ

(از شری گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم-اے- الہٰ آباد)

...گ شکست سے سبق حاصل کرتے
...اگرچہ بہت تھوڑے لوگ فتح سے
...حاصل کرتے ہیں- کچھ شکست اور
...سے سبق حاصل کرتے ہیں- اور کچھ
...اندیش ایسے بھی ہیں- جن کو نہ تو
...ہی کچھ سکھا سکتی ہے- نہ فتح ہی-
...جنگ یوروپ میں جرمنی کو بہت
...اُٹھانی پڑی تھی- مگر جرمنی نے
...شکست سے سبق سیکھا- اور آج دُنیا
...میں ڈال دیا ہے- اس جنگ عظیم
...نگلینڈ کو فتح حاصل ہوئی- لیکن انگلینڈ
...اس فتح سے اتنا سبق حاصل نہیں کیا-
...کرنا چاہیئے تھا- اٹھارھویں اور اُنیسویں
...میں ہندوستان میں سکھوں اور مرہٹوں
...بہت بڑی فتح حاصل ہوئی تھی- لیکن
...ان قوموں نے اپنی فتوحات سے کچھ
...سبق حاصل نہیں کیا- یہی وجہ تھی- کہ اُن
...کی فتح جگنو کی چمک سے زیادہ
...ثابت نہ ہوئی- اور اُن کی فتوحات
...سلطنتِ انگلستیہ کے لئے کھاد کا
...اسی طرح راجپوتوں کو بھی بہت
...فتوحات اور بہت سی شکستیں ہوئیں-
...نے نہ فتح سے کوئی سبق حاصل کیا-
...بہت ہی ہے- یہ تو ہوئی پولٹیکل
...کی کہانی- دھارمک سوسائٹیوں کا
...حال ہے +

...گذشتہ سال کے حیدرآباد ستیاگرہ
...آریہ سماج کو ایک حوصلہ افزا فتح حاصل
...آپ اس کو فتح کہہ سکتے ہیں یا کامیابی-
...یہ فتح بھی تھی- اور کامیابی بھی -
...جولائی ۱۹۳۹ء کے آخری ہفتہ
...سارودیشک سبھا اور نظام گورنمنٹ
...درمیان خط و کتابت کا سلسلہ جاری
...نے اخباروں میں ایک مضمون
...جس کا مطلب یہ تھا- کہ اگرچہ
...دروازہ سے جھانک رہی ہے- اور
...ہم جامِ کامیابی کو منہ سے لگانے
...ہیں- تاہم سوال یہ ہے- کہ اس
...سے ہمیں فائدہ ہوگا یا نقصان-
...کی عقلمندی اس میں ہے- کہ اس
...فائدہ اُٹھائے- جب میں یہ الفاظ
...تھا- تو مجھ کو ایک چیز نظر آ رہی
تھی- اس میں آریہ سماج کی کمزوری جھلکتی تھی- نہ کہ طاقت- مجھے ڈر تھا- کہ جوں ہی فتح کی مہر لگا دی جائے گی- مالِ غنیمت کے لئے آپس میں جھگڑا ہوگا- اگر ایک شخص اس بات کا دعویدار ہوگا- کہ فتح کے حصول میں سب سے بڑا حصّہ میرا ہے- اور مجھ کو یش ملنا چاہیئے- اس میں شک نہیں- کہ آریہ سماج کسی مالی ملکی یا پولٹیکل حقوق کے لئے نہیں لڑ رہا تھا- اس لئے مالِ غنیمت میں کوئی ایسی ظاہرا چیز نہ تھی- جو آپس کی کشیدگی کا سبب ہو سکتی- تاہم ہر ایک کامیابی میں یش کا حصّہ ہوتا ہے- اس یش کے لئے بھی اسی طرح دعویدار کھڑے ہو جاتے ہیں- جس طرح ملکی یا مالی مفاد کے لئے- جب ستیاگرہ آرنبھ ہوا- تو آریہ سماج نے اپنی پوری سنگٹھن شکتی سے کام لیا- ہر فرد بشر نے اپنی طاقت کے مطابق قربانی کی- کسی نے دھن دیا- کوئی جیل گیا- کوئی دوسری طرح سیوا کرنے لگا- اور کسی نے محض دعائیں ہی مانگیں- اس مجموعی طاقت کا نتیجہ یہ تھا- کہ آریہ سماج کو کامیابی حاصل ہوئی- لیکن ابھی کامیابی ہاتھ میں آنے ہی پائی تھی- کہ یش کے دعویدار کھڑے ہو گئے- ہر طرف سے آواز آنے لگی- کہ کامیابی کی اصلی کنجی میرے ہاتھ میں تھی- اگر میں نہ ہوتا- تو ستیاگرہ کا وہ نتیجہ اسقدر شاندار ہرگز نہ ہوتا جیسا کہ ہوا- ممکن ہے- کہ کسی خاص شخصیت کے بارہ میں یہ بات ٹھیک ہو- لیکن ان دعووں نے حسد بغض کی آگ کو بھڑکا دیا- اگر میں غلطی نہیں کرتا- تو جولائی ۱۹۳۹ء اور دسمبر ۱۹۴۰ء کے آریہ سماج کی اندرونی حالت میں فرق ہے- اس وقت ہم میں کمال درجہ کا اتفاق تھا- اور اس وقت وہ اتفاق کم از کم اس قدر نہیں ہے- شگاف کی باریک لکیریں نظر آنے لگی ہیں- اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے- کہ جس سنگٹھن کی وجہ سے ہم کو فتح نصیب ہوئی- اس سنگٹھن کی قیمت کو ہم نے سمجھنے کی کوشش نہیں کی- ہم کو اپنی فرداً فرداً کوششوں پر زیادہ اعتبار ہے- اور مجموعی طاقت پر نہیں- ہندوؤں میں یہ مرض بہت پرانا ہے-

(بقیہ صفحہ ۳۹ پر)

"پیارا رشی"

(از جناب شرر سیت پوری)

بھول بیٹھا تھا جہاں جب وید کے پیغام کو
سازِ دل تصویر کی مانند جب خاموش تھا
نغمۂ توحید سے ناآشنا ہر گوش تھا
بس خدا تھا سمجھا ہم نے شمس کو اصنام کو

(۲)

سینکڑوں فتنے ہر اک ذرّے میں یہاں روپوش تھے
نت نئے ہوتے تھے یہاں اوتار بھی الہام بھی
نت نئی گردش دکھاتا چرخ نیلی فام بھی
ڈوبنے کو تھا سفینہ ناخدا بے ہوش تھے

(۳)

اک کرن اُمید کی آئی گھٹائیں چیر کر
جس نے عالم کو رہائی دی شبِ ظلمات سے
کر دیا واقف ہر اک دل کو خدا کی ذات سے
آ ہی پہنچی رحمتِ باری بلائیں چیر کر

(۴)

مہرشی آیا زمانے میں اُجالا کر دیا
تیرگی بھاگی عدم کو وید کی تنویر سے
پڑ گئی بھگدڑ صفِ اعدا میں اک ہی تیر سے
قطرے قطرے کو ملایا اور دریا کر دیا

(۵)

بحرِ ہستی میں رشی دُرِ گوہرِ نایاب تھا
کیا عجب عالم ہو کوئی تیغ زن دانی بھی ہو
کس کو دیکھا ہے مگر جو آگ بھی پانی بھی ہو
اس کا فولادی کلیجہ غیرتِ سیماب تھا

(۶)

کاش! اس تابندگی پر سانس دیتی زندگی
پار کشتی کو لگایا ناخدا چلتا بنا
جب قدم ہم نے بڑھایا رہنما چلتا بنا
دامنِ ابرِ سیاہ میں برق چمکی چھپ گئی

...ed by eGangotri

سوامی دیانند ڈاکٹر کے رُوپ میں

(از مہتہ جیمنی جی بی۔ اے ویدک مشنری)

ہندو جاتی جس کا اصلی نام آریہ جاتی ہے۔ پانچ قسم کے روگوں میں مُبتلا ہو چکی تھی۔ یعنی شاریرک روگ۔ مانسک روگ۔ آرتھک روگ۔ ساماجک روگوں اور دھارمک روگ +

ان پانچوں روگوں (یعنی امراض) کی پانچ پانچ اقسام ہیں۔ یعنی شارک روگ ۵ قسم کے ہیں:۔

(۱) نربلتا (۲) کاہِلی (۳) غلامی (۴) پست ہمتی (۵) جسمانی بیماریاں

ایسے ہی مانسک روگ بھی ۵ قسم کے ہندو جاتی کو چمٹ گئے تھے۔ اقسام:۔

(۱) چنتا (فکر اور اندیشہ) (۲) سوارتھ (خود غرضی) (۳) وچاروں کی غلامی (اپنے اندر اس پرکار کی غلامی گھر کر گئی تھی۔ کہ ہم اپنے آپ کو دوسروں کا غلام کہلانے اور کہنے میں فخر سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ درختوں پہاڑوں۔ ندیوں اور شہروں کے داس (غلام) بن گئے۔ اپنا نام فخر سے تُلسی داس۔ گوردھن داس۔ گنگا داس۔ متھرا داس رکھانے لگے (۴) جاتی ابھیمان کا روگ (۵) دوسروں پر کٹاکش کا روگ۔ ان پانچ مانسک روگوں نے گھیر لیا +

آرتھک روگ ۵ قسم کے (۱) بے کاری (۲) بے روزگاری (۳) ناداری۔ (۴) بھکاری (۵) بجاری چمٹ گئے۔ بھلا جس ملک میں ساٹھ لاکھ بھکاری ہوں۔ جن کا سالانہ خرچ چالیس کروڑ روپیہ ہو۔ اس دلیش میں ناداری اور بے کاری نہ ہو تو کیا ہو۔ جس دلیش میں دو لاکھ سے زائد مندروں میں پانچ چھ لاکھ پجاری ہوں۔ اور ان مندروں کی آمدنی ۵۶ کروڑ روپیہ سالانہ اُن پجاریوں کے ہاتھ میں آجاوے۔ اس دلیش کو آرتھک روگی نہ کہا جاوے تو کیا کہا جاوے +

چوتھی قسم کے ۵ روگ ساماجک کہلاتے ہیں وہ ہیں:۔

(۱) فضول اخراجات (رسوم شادی وغیرہ (۲) سنگٹھن کا نہ ہونا۔ (یعنی اتفاق پریم اور درد کا ہونا (باہم برسر پیکار رہنا) (۳) سیوا بھاؤ کا نہ ہو۔ (۴) اسپرشتا۔ کئی بھائیوں کو اچھوت کہہ کر اُن سے بُرا برتاؤ کرنا۔ (۵) دلیش کے ساتھ غداری۔ اپنے ملک کی اشیا کو ترک کر کے دُوسرے ممالک کی اشیا کو استعمال میں لانا۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ ساٹھ کروڑ روپیہ سالانہ کا کپڑا ہم دیگر ممالکِ غیر سے خریدتے ہیں۔ ۴۶ کروڑ روپے سالانہ کا لوہے کا سامان موٹر۔ لاریاں۔ سائیکل۔ اور چھتوں کے گرڈر خریدتے ہیں۔ کل ۲۴۰ کروڑ روپیہ غیر ممالک کو غیر ملکی اشیاء کے لئے ہم بھینٹ کر رہے ہیں۔ یہ پانچ قسم کے مالی امراض ہیں۔ جو ہم کو چمٹ گئے ہیں +

اب ۵ قسم کے مذہبی روگ ہیں:۔

(۱) وبھچار (پچھلی مردم شماری کی رو سے ۵ لاکھ ۴۲ ہزار ویشیائیں ہمارے ملک میں مقیم ہیں۔ جن کی سالانہ آمدنی باسٹھ ۶۲ کروڑ روپیہ ہے۔ (۲) نشہ بازی۔ اس پر ہمارا سالانہ ایک ارب ایک کروڑ روپیہ برباد ہو رہا ہے۔ اس میں شراب۔ گانجا۔ چرس۔ بھنگ۔ افیون۔ پوست۔ چنڈو۔ چائے۔ اور سگرٹ۔ تمباکو سب شامل ہیں۔ (۳) ہمدردی و پریم کا نہ ہونا۔ (۴) اندھ وشواس (۵) ایشور بھگتی اور جاتی بھگتی سے انحراف +

غرضیکہ اس پرکار ۲۵ قسم کے روگ خطرناک خون چوسنے والی جونکوں کی طرح مہرشی دیانند کی آمد سے پہلے آریہ جاتیوں کو چمٹے ہوئے تھے۔ مہرشی دیانند نے آریہ جاتی کو اس پرکار روگوں میں گرست دیکھ کر اس کا علاج شروع کیا۔ جس طرح ڈاکٹر کا کام ہے مریض کے اندر سے فاسد مادہ خارج کرنا۔ اپریشن کرنا۔ انجکشن کرنا۔ مرض کے بواعث معلوم کرنا بتانا اور پھر اس کا علاج کرنا۔ اوشدھ بتانا۔ اگر ڈاکٹر سے مریض فائدہ نہ اُٹھانا چاہے۔ تو اس میں ڈاکٹر کا کوئی قصور نہیں۔ البتہ یہ مریض کا قصور ضرور ہے۔ کہ دوائی نہ لے یا لے کر الماری میں رکھ دے۔ اور استعمال نہ کرے۔ یا نسخہ دیکھ کر پرے پھینک دے یا نسخہ لینا ہی پسند نہ کرے۔ یا ڈاکٹر کو اپریشن کرتے وقت گالیاں دے۔ اور سخت ناراضگی کا اظہار کرے۔ مگر ڈاکٹر کا فرض تو ہے۔ مریض کا روگ دُور کرنے کے وسائل سوچنا۔ اور مریض کو اپنے علاج سے فائدہ پہنچانا۔ مہرشی دیانند نے شاریرک روگوں کا علاج برہم چریہ۔ ویایام۔ ساتوک بھوجن۔ پرانایام۔ اور اندریہ نگرہ بتائے۔ اگر ہندو جاتی ان پانچوں باتوں پر عمل درآمد کرے۔ تو پہلی قسم کے پانچوں روگ دنوں میں دُور ہو جائیں۔ مانسک روگوں کے علاج کے لئے سوامی جی نے ویدک سدھانتوں پر عمل کرنا۔ ان کا مطالعہ کرنا اور ان پر وچار کرنا بتایا۔ ساماجک روگوں کا علاج سنگٹھن کر کے وید شاستروں کی آگیا کا پالن کرنا۔ اور بُرے رسم ورواج کو دُور کرنا بتایا۔ دھارمک روگوں کا علاج دھرم کے مارگ پر چلنا۔ ست سوادھیائے۔ پرانایام۔ سندھیا۔ اور یوگ سادھن سے بُرے وچاروں کو دُور کرنا۔ اور سنت مارگ پر چلنا بتایا۔ آرتھک روگوں کے علاج کے لئے دست کاری۔ شلپ کاری اور ہنر کاری کی طرف دھیان دلایا۔ سوامی دیانند جی مہاراج ورتمان سمے کی بھکشا پرنالی کا سمرتھن کرنے والے نہیں تھے۔ وہ تو دلیش بھر میں صنعت اور دست کاری کو پھیلا کر دلیش کی دردِ ناک مفلسی دُور کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ۱۸۲۰ء میں سوامی جی نے جرمنی کے شہر وزبیڈن کے مشہور فاضل ڈاکٹر ویز سے اس بارہ میں خط وکتابت کی۔ اس زمانہ میں جاپان بھی بامِ عروج پر نہیں پہنچی تھا۔ صنعت وحرفت میں اس وقت جرمنی کا طُوطی بول رہا تھا۔ ان کی خط وکتابت کا لبِ لباب یہ تھا۔ کہ ہم کچھ طالب علم جرمنی میں دست کاری اور سائنس کے چمتکار سیکھنے کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ لوگ انہیں سکھانے میں پس وپیش تو نہ کریں گے۔ ڈاکٹر ویز نے جو جواب سوامی جی کو خاص کر ۳۱۔ مارچ ۱۸۴۰ء کے خط میں دیا۔ اس میں اُنہوں نے صاف لکھا۔ کہ "ہم آپ کے ایسے لڑکوں کو خوش آمدید کہیں گے۔ اور دست کاری۔ صنعت اور سائنس کے چمتکار سکھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے۔ ہم آپ سے کوئی حسد ورشک نہیں کرنے والے۔ بلکہ ہمیں ہندوستان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ کیونکہ ہمارے آباؤ اجداد نے بھارت کے گہوارے میں ہی تعلیم وپرورش پائی تھی"۔

مہرشی دیانند نے ڈاکٹر کا سا برتاؤ ہندو جاتی کے ساتھ کیا۔ ہندو جاتی کے رگ وریشہ سے پرانوں کے من گھڑت قصوں۔ کہانیوں۔ اور افسانوں۔ توہمات پرستی۔ تبطلان پرستی۔ بھُوت پریت پرستی اور مادہ پرستی کا فاسد مادہ بھرا پڑا تھا۔ اس لئے مہرشی نے بُدھی کے نشتر سے ان پھوڑے پھنسیوں کا اپریشن کیا۔ اور ہندو جاتی کے شریر کے اندر ویدمنتروں کے سچے ارتھوں کا انجیکشن دیکر اُپنشدوں کے سچے گیان کا شدھ خون ان کے اندر ڈال کر ہندو جاتی کو رشی سنتان بنانے کا فخر نصیب کرایا +

جس پرکار مریض اپریشن کے وقت ڈاکٹر کو گالیاں دیتا ہے۔ اپنا دُشمن سمجھتا ہے۔ ڈاکٹر اس کی گالیوں کی پرواہ نہ کر کے چیرہ دے ہی دیتا ہے۔ مگر جب مریض کا روگ دُور ہو جاتا ہے۔ تو ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ یہی حالت ہندو جاتی کی ہے۔ مریض ہندو تو سوامی جی کو گالیاں دیتے ہیں۔ ان پر الزام لگاتے ہیں۔ لیکن جب اگیان کا روگ دُور ہو کر ان کا خون شُدھ ہوتا اور صاف ہو جاتا ہے۔ تو سوامی جی کا ہردہ سے دھنیہ واد کرتے ہیں۔ اور انہیں اپنا گورو اور رہبر سمجھنے لگ جاتے ہیں +

اس لئے مہرشی دیانند سچ مچ ایک رُوحانی ڈاکٹر تھے۔ جو نہ صرف ہندو جاتی کے اسادھ اور دیرینہ امراض کو دُور کرنے آئے تھے۔ بلکہ عیسائی اور مسلمانوں کی امراض کو بھی ہٹاتے۔ اور اور ان کے اندر سے بھی اندھ وشواس کے روگ کو مٹانے کے لئے آئے تھے۔ اور واقعی وہ ڈاکٹر کا فرض سرانجام دے گئے۔ اب مسلمان اور عیسائی لوگ بھی اپنی مذہبی کُتب کو عقل اور دلیل کی کسوٹی پر پرکھنے لگے ہیں۔ اور یہی وجہ ان کی نئی تاویلیں کرنے لگے ہیں۔ جو موجودہ سائنس اور فلسفہ کے مطابق ہوں +

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar & Co, Karachi

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پاپ اور پنیہ

(لیکھک:- بابو پورن چند جی ایڈووکیٹ آگرہ۔ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی)

...نیکی کرو۔ اور بدی سے بچو۔ یہ آواز
...ن سے سنائی دیتی ہے۔ لیکن دراصل
...ی کیا ہے اور بدی کیا ہے۔ اس کے جاننے
...ے بہت کم ہیں۔ ہر مذہب اور دھرم
...ی پر زور دیا جاتا ہے۔ کتنا ڈل اور
...نیکی ہی کیا جاتا ہے۔ کرم سدھانت
...ں میں بھی یہی کہا جاتا ہے۔ جیسا کرو گے۔ ویسا
...ی آدھار ہے۔ یہ بر ملا سب مذاہب کی تعلیم ہے۔
Ethics کی ایک شاخ Philosophy
...کے متعلق۔ اس میں بحث کرنے کیلئے
...لیکن دو اہم سوال ہر صورت میں پیدا
...تے ہیں:-

(۱) نیکی کیا ہے۔ اور بدی کیا ہے؟
(۲) کیا کوئی نیکی اور بدی کے متعلق
...ی باتیں ہیں۔ جو ہر زمانہ اور ہر ملک اور
...رات میں حائل اور حاوی ہوں۔ دوسرے
...لفظوں میں ہم دوسرے سوال کو اس طریق
...پر کہہ سکتے ہیں۔

"Is there any such thing as absolute good or absolute Evil."

...بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ نیکی اور
...بدی کے قاعدے مقرر نہیں ہیں۔ جیسے کسی
...ملک کے رہنے والے یا کسی زمانہ میں رہنے
...والے کثرت رائے سے مقرر کریں۔ وہی
...قاعدہ مقرر ہو جاتے ہیں۔ جس کو کثرت
...رائے سے نیکی کہا جاوے وہ نیکی ہے۔
...اور جس کو بدی کہا جاوے وہ بدی ہے۔
...وہ بطور مثال یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ ہندوؤں
...میں گائے کی پوجا ہوتی ہے۔ اس کا ستانا
...اور دکھانا بڑا پاپ ہے۔ برعکس اس
...کے مسلمان اور عیسائی اس کو ثواب خیال
...کرتے ہیں۔ ہندو سالی اور ہم زاد بہن
...کی شادی کو بہت برا خیال کرتے ہیں۔
...مسلمانوں اور عیسائیوں میں اس کو بہت
...اچھا خیال کرتے ہیں۔ ایسی ہی اور بہت
...سی باتیں ہیں۔ اگر یہ مان لیا جاوے۔
...کہ جس کو زیادہ لوگ مان لیویں وہ نیکی اور
...اس کے برعکس بدی ہے۔ تو خدا کے اس
...کام پر بہت بڑا الزام آتا ہے۔ کوئی بھی
...بادشاہ یا راجہ نہیں ہے۔ جو اپنی پرجا
...کے لئے مقررہ قانون نہ رائج کرتا ہو۔
...قانون میں تبدیلی کرنے کا حق ہر حالت
...میں اسی کو ہے۔ جو قانون رائج کرتا ہے۔
...پرجا کو قانون کی پابندی کرنی ہوتی ہے۔
...اس کو اس میں تبدیلی کرنے اور ردّو
...بدل کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اگر ہم
...آستک ہیں۔ اور پرماتما کی ہستی کے

قائل ہیں۔ اور پرماتما کو حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ تو ہم کو یہ لازمی طور پر ماننا پڑے گا۔ کہ ایشور نے ضرور مقررہ اور نہ تبدیل ہونے والے قاعدے بنائے ہیں۔ جن کے مطابق عمل کرنا نیکی اور جن کی خلاف ورزی کرنا بدی ہے۔ اس صورت میں یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ وہ نیکی کیا اور بدی کیا ہے؟

نیکی اور بدی کے مختلف نام ہوتے ہیں

دھرم کی دنیا میں نیکی Virtue پُن کہلاتی ہے۔ اور بدی Vice یعنی پاپ کہلاتی ہے۔ اخلاق کے صیغہ میں اس کو ہی بدی crime یا جرم کہتے ہیں۔

تمام شاستروں میں بدی خود غرضی کا نام ہے۔ اور نیا پتھی اور دریا دلی کا نام نیکی ہے۔ قانون اور Politics راج نیتی کی صورت میں اس کو جرم یا offence ہی کہتے ہیں۔ ہر صیغہ میں بدی کو روکنے اور نیکی کی ترقی کے لئے قواعد مقرر ہیں۔

دھرم کی دنیا میں نیکی کی اور بچانے کیلئے مذہبی تعلیم اور خدا کی عبادت ہے۔ اور بدی سے بچانے کے لئے اس سے ہونے والے نتائج کا خوف ہے۔ سماج کی حالت میں نیک نامی اور بدنامی کے خیالات ہیں۔ لوگ برا کہیں گے۔ بھلا کہیں گے۔ قانون کی دنیا میں سزا کا خوف اور جیل کا ڈر ہے۔ لیکن پھر بھی ہم چاہے کسی نام سے اس کو پکاریں۔ سوال یہ باقی رہتا ہے۔ کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے؟

نیکی اور بدی کیا ہے؟

نیکی اور بدی کا سوال ہماری آتما کے ساتھ سمبندھت ہے۔ ہمارے جیو آتما کے گن یہ ہیں:-

۱- گیان

۲- اِچھا }
۳- دویش } کرم
۴- }

۵- سُکھ } بھوگ
۶- دُکھ }

ہماری آتما کے لئے کوئی اُدیش یا مقصد ہے۔ تو وہ مقصد پرماتما کو مان لینا ہے۔ اور نجات حاصل کر لینا ہے۔ دوسرے معنوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ دنیا اور عاقبت دونوں میں ہم آرام سے رہیں۔ اور ترقی کرتے رہیں۔ یہ آتما کا منزلِ مقصود ہے۔ جیو آتما کے اوصاف کو مدِنظر رکھ کر جو باتیں ان اوصاف سے ترقی کا باعث ہوں۔ وہ نیکی اور جو اس کے برعکس ہوں وہ بدی ہے۔ مثلاً جیو آتما کی ایک صفت کرم گیان یا علم ہے۔ جو باتیں علم اور گیان کو بڑھانے والی ہیں۔ وہ نیکی۔ اور جو جہالت کو بڑھاتی ہیں۔ وہ بدی ہے۔

جیو آتما کی صفت کرم کرنا ہے۔ جو باتیں کرم کرنے کے لئے حائل و حاوی ہیں۔ وہ نیکی۔ اور جو کاہلی اور سستی کو بڑھانے والی ہوں۔ وہ بدی ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۲۳ پر)

یہ ہے فیض سوامی کی قربانیوں کا!

(از ماسٹر رام داس جی راتم بہرامپوری)

ہوا اِک دیانندی آئی جہاں میں
ابر چھن گیا سب پریشانیوں کا
عَلم قوم کا جو بلند آج کل ہے
ثمر ہے یہ اس کی مہربانیوں کا
حقیقی خدا پیش کرنا جہاں کے
طریقہ یہ ہے مذہب کے بانیوں کا
خشک کر دیا ضربِ واحد لگا کر
جو دریا رواں دیکھا شیطانیوں کا
پاکھنڈیوں کا صرف دم بھر میں اس نے
نوشتہ پلٹ دیا پیشانیوں کا
درد اس کے دِل میں تھا یکساں سبھی کا
بیواؤں کا بھی اور مہارانیوں کا
سناتن سے جو بن رہے ہیں سماجی
یہ ہے فیض سوامی کی قربانیوں کا
دِیا سبق وہ تُو نے ویدوں کا جس نے
کیا ناک میں دَم ہے پورانیوں کا
ہے بگڑا راتم اب اسے بھی بنا دے
مزا چکھ چکا اپنی نادانیوں کا

...tized by eGangotri

آج دیانند کا نشٹھ دوس ہے۔ ہمیں ہرش ہے۔ کہ سنسار کے سامنے سوالمبن اور آتم نربھرتا کا آدرش رکھنے والے اور سارے سنسار کو ایک راشٹر میں باندھ کر آریوں کے چکرورتی راجیہ کو ستھاپت کرنے والے مہرشی دیانند کے شکھ سوتپن اب کاریہ روپ میں پرینت ہوتے ہوئے درشٹی گوچر ہو رہے ہیں۔ آریہ سماج کے دلیشی، دھرم کے لئے بلیدانوں نے اور دشین کر حیدرآباد آریہ ستیاگرہ نے آریہ سماج کو سنسار کے سامنے اُچیہ آسن پر بٹھا دیا ہے۔ آریہ سماج کے کیرتی اور یش کی گھوشنا بھومنڈل میں ہو رہی ہے۔ مہرشی دیانند نے آج سے ۵۷ ورش پورو دیپاولی کے دن اپنا شاریرک دیپک بجھا کر سنسار کے کلیان کے لئے جہاں جیوتی ستمبھ تیار کیا تھا۔ آج ہمارا دل خوشی سے اُچھل رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کی جیوتی سنسار کو پرکاشت کر رہی ہے۔ یدیپی مہرشی دیانند نہیں رہے۔ پرنتو اُن کی دگیان ٹیکی۔ نرمل جیوتی آج سنسار کے ہردہ پٹل پر جگمگا رہی ہے۔ آریہ سماج روپی سوریہ کے اُدے ہونے ہی اودیا کا اندھکار نشٹ ہو گیا۔ مت بھید۔ پرانت بھید۔ جاتی بھید۔ سب ڈھیلے پڑ گئے۔ آریہ سماج نے تیاگ کا اُچیہ آدرش ہمارے سامنے رکھا۔ نزدیک کے پرورتک۔ مہرشی دیانند کی آگیاؤں کا پالن کر کے سنسار کے سب مت متانتروں کے بھید بھاوؤں کو ہٹا کر۔ سب کو ایکتا کے سوتر میں باندھ کر آریہ سماج پوتر دید کی شرن میں لانا چاہتا ہے۔ یوروپ امریکہ افریقہ اور ایشیا کے لوگ ورتمان پرکاری یدھ سے پیڑت ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ انہیں کوئی سکھ اور شانتی کا سندیش سنا دے۔ دیا مئی۔ گیان پرداینی۔ دُشٹ دلن کارنی آریہ سماج کے نوپودک۔ دُکھی سنسار کی آہوں کو شن کر دن بھر میں کر رہے ہیں۔ اور نربھے اور نشچنت ہو کر سارے سنسار کو سکھی بنانے کے پریتن میں لگے ہوئے ہیں۔ آج مہرشی دیانند کا بتایا ہوا راشٹر شکھشن سپھل ہو رہا ہے۔ اور اب دلیش کی شکھشن سنستھاؤں میں آریہ سماج کے پرتاپ سے بالک بالکائیں انگریزی بولنے کا ابھیاس کر کے اپنے دماغوں کو نہیں تھکاتے۔ بلکہ پشچم اور پورو کے تمام گیان کی شکھشا راشٹر بھاشا ہندی کے مادھیم دوارا ہی دی جانے لگی ہے۔ زمین بھارت راشٹر نرمان کا اتہاس، اب مہرشی دیانند

سنسار کا آئندہ دھرم ویدک دھرم ہی ہوگا

(لیکھک:۔ کنور چاند کرن جی شاردا ایڈووکیٹ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان مالوہ اجمیر)

کے نام سے آرنبھ ہوتا ہے۔ آریہ سماج کے سامنے سب سے بڑا پرشن یہ ہے۔ کہ وِشو پریم کے بھاو پھیلا کر۔ وِشو ماتر کو وشو بندھتو میں کیسے باندھا جائے؟ آریہ سماج سنسار میں اس پوتر ویدک دھرم کی ستھاپنا کرنا چاہتا ہے۔ کہ جس پر منش ماتر کا جنم سِدھ ادھیکار ہے۔ اور جس میں رہ کر منش کا سمپورن وکاس ہو سکتا ہے۔ اسلام اور عیسائی دھرم کے ساتھ آج آریہ سماج کا بھینکر سنگھرش چل رہا ہے۔ عیسائی دھرم اس سنگھرش میں ویدک دھرم سے ہار گیا ہے۔ کیونکہ یوروپ کے ویگیان نے بائبل کو برتھ کر دیا ہے۔ کہ عیسائی دھرم وشو پریم کے ستھاپت کرنے میں اسمرتھ ہو گیا ہے۔ عیسائی جاتیوں نے آپس میں لڑ کر تھا انیہ جاتیوں کا حق دبا کر سمپورن سنسار کے سامنے عیسائی دھرم کو اسپھل اور محدود ثابت کر دیا ہے۔ اسلام دھرم کیول اسلامی بندھتو پر زور دیتا ہے۔ اور اس سنکیرن کے کارن مسلمانوں کے انترکت سارے سنسار کو کافروں سے بھرا ہوا سمجھتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو جہاد کے لئے تیار تو کرتا ہے۔ پرنتو اس کے پاس گیان درشٹی نہیں ہے۔ اب اکیلا ویدک دھرم ہی رہ جاتا ہے۔ جس کے پاس کھشاتر دھرم اور گیان درشٹی دونوں ہیں۔ جو ترک بدھی۔ بل اور پریم سے سنسار کو وجے کرنا چاہتا ہے۔ وہی سنسار کا بھاوی دھرم ویدک دھرم ہی ہوگا۔

ہمیں دُکھ ہے۔ کہ کچھ کانگریسی بھارت واسی سدھانت اہنسا واد کو لے کر بھارت کو کھشاتر دھرم سے ہین بنانا چاہتے ہیں۔ پرنتو آریہ سماج ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہے۔ کہ ویدک سبھیتا میں نپنسک ویر۔ یودھاؤں شترؤوں کو جیتنے والے کھشتریوں کو اُنہیں کرنے کا آدیش ہے۔ ہمارے دھارمک انتر شترؤوں سے سُسجت ہو کر سدا دن کھشتریوں میں لڑاتے رہے ہیں۔ اس لئے کورے چرخے سے سوراجیہ نہیں مل سکتا۔ آریہ سماج کرم ویروں کی سنستھا ہے۔ اور وہ ہند جاتی کی بال دواہ۔ برِدھ دواہ۔ اَن میل دواہ۔ فضول خرچی آدی کئی پرکار کی سماجک کرِیتیوں کو ہٹا کر یہ پرچار کرتا ہے کہ بھارت واسیوں میں

یدھ کرنے کی شکتی اُتپن کرنا چاہتا ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج تو ہر ایک اُتسو۔ سا پتاہک ادھویشن اور تمام منگل کاریوں کے بعد شانتی شانتی شانتی تین بار بولنے کا آدیش کرتا ہے۔ وہ کھشاتر دھرم کا پرچار کیسے کرتا ہے؟ میرا اُن کو یہ اُتر ہے۔ کہ تین بار شانتی شانتی بولنے میں بھی ہم کو کرم ویر ہو کر یدھ کرنے کا آدیش ہے۔ پہلی "شانتی" ادھی دیوک تاپوں سے دُور بچنے کے لئے بولتے ہیں، کیا اتی ورشٹی۔ انا ورشٹی۔ بھوکمپ آدی ادھی دیوک دُکھ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنے سے دُور ہو سکتے ہیں؟ آریہ سماج کا آدیش ہے۔ کہ اُن کو دُور کرنے کا پریتن کرو۔ دُربھکش پیڑتوں کے لئے غریب خانے۔ اناتھوں کے لئے اناتھالیہ اور دُربھکش پیڑت کمپ کھول کر سہائتا پردان کرو۔ تتھا اُن میں اَن وستر آدی بانٹ کر اُن کے دُکھ دُور کرنے کا پریتن کرو۔ آگے کے لئے دُربھکش نہ ہوں۔ اس کے لئے تالاب۔ کنوئیں اور نہریں کھدواؤ۔ کسانوں کے روزگار کے لئے ان کو اُدیوگ دھندے۔ دست کاری وغیرہ سکھاؤ۔ اتی ورشٹی والے ستھانوں میں بڑے بڑے بندھ باندھو۔ جس سے کہ ندیوں کی باڑھ سے وہ گرام بچ جاویں۔ بھوکمپ سے بچنے کے لئے ایسے مکان بنائے جاویں۔ جس سے کہ بھوکمپ کا اثر نہ ہو سکے۔ اسی پرکار دوسری شانتی میں ادھی بھوتک دُکھ کو مٹانے کے لئے۔ جیسے سانپ۔ بچھو۔ منش ہنسک جنگلی جانور آدی۔ چور۔ ڈاکو۔ دُشٹ منش اور پاپی لوگوں کو دنڈ دینے کا ودھان ہے۔ ان کا ودھونس کر کے ایسی یوجنا کاریہ روپ میں پرینت کرنی چاہیئے۔ کہ آگے سے مانو جاتی کو یہ کشٹ نہ پہنچ سکیں۔ اسی پرکار ادھیاتمک شترؤوں کو مارنے کے لئے تیسری شانتی میں ہمیں اُپدیش ہے۔ کہ ہمیں کرم ویر بن کر تپسیا اور یوگ ابھیاس سے من کو قابو میں کرنا چاہیئے۔ اور آلسیہ۔ پرماد۔ سوارتھ۔ ایرشا۔ دویش آدی دُرگنوں کو مار بھگانا چاہیئے۔ مہرشی نے سنسار کو دُکھوں سے بچنے کے لئے یہ بتلایا۔ کہ یہ مت سمجھو۔ کہ کوئی تمہارے

پاپ نہیں دیکھتا۔ ایشور سروورتمان سب کو کرموں کے انوسار پھلوں کو دینے والا ہے۔ اور دیتا ہے۔ اس واسطے مہرشی نے سنسار کو دُکھوں سے بچانے کے لئے ہمیں بتلایا۔ کہ دوسرے کے دھن کو اپنا مت لو۔ سو تیاگ پرماتما کی اُپاسنا کر کے من کو نرمل بناؤ۔ ہم جیتا پرماتما ہمیں بل اور بدھی دیں۔ کہ آج کے مہرشی نروان کے پوتر اوسر پر ہم سب پرمیشور۔ ایرشا اور دویش تیاگ کر سچے مہرشی کے بھگت اور ویدک دھرم کے انویائی بنیں۔ اپنے چھوٹے سے چھوٹے دائرے میں جہاں جس بستی میں ہم کام کرتے ہیں۔ وہاں پر ہی آریہ سماج کے سچے سپاہی بن کر کاریہ کرنا۔ اور مہرشی کے مشن کی پورتی کا کاریہ آرنبھ کر دیں۔

کاریہ کھشیتر بڑا وسترت ہے۔ پاکستانی یوجنا کا ورودھ کر کے۔ میٹنگ شدھی پر سرکاری پابندی کے ہٹائے جانے کا پریتن کرنا چاہیئے۔ آریہ ویروں کا سنگٹھن کر کے اپنی شکتی کو بڑھانا چاہیئے۔ اور اس پوتر دوس کے لانے کا اصلی معنوں میں پربندھ کرنا چاہیئے۔ جب کہ ہمارا پوتر اوم کا جھنڈا سارے سنسار میں لہرائے گا۔ اور سارا بھومنڈل ایک آریہ راشٹر میں سنگٹھت ہو کر ویدک ناد بجاتا ہوا بولے گا۔ "وہی برِدھ بھارت گورو ہے ہمارا" بولو۔ "چکرورتی آریہ راشٹر سنستھاپک مہرشی دیانند کی جے"۔

نئی کتاب

ہندوستانی شکھشاولی

اس نام کی کتاب ہم نے اُردو کے قاعدہ کی ترمیم و تجدید کر کے تیار کی ہے۔ اس میں ہجے کرنے کا طریقہ بدل کر ناگری کی طرح کر دیا ہے۔ اس قاعدہ کی رو سے عربی رسم الخط بھی ناگری کی طرح کارآمد ہوگا۔ نیز دونوں رسم الخط ایک دوسرے کی غلطیاں نکالنے اور صحیح کرنے میں کام آمد ہوں گے۔ قاعدہ کو پڑھنے کا مشرح طریقہ بھی درج کیا گیا ہے۔ قیمت فی کاپی تین آنے (۳؍) ایک کاپی کے لئے سوا چار آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ حسب ذیل پتہ سے طلب فرما دیں:۔

آسا رام اوورسیر نوٹیفائیڈ ایریا
ڈاکخانہ سرکھ ضلع سیتاپور (یو۔پی)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...آریہ سماج کے سنستھاپک
...کادن آریہ ... کادن ہے۔ اس
...کے بلی دان کا دن ...
...سماجیوں کو پرچار اور تیاگ
...لئے تیار کر سکتا ہے۔ رشی
...اپنے زہر دینے والے کو
...کر بھگا دیا۔ پوچھنے پر آپ
...:- سنسار کو بندھنوں سے چھڑانے
...آیا ہوں۔ نہ کہ بندھن میں ڈالنے
...دیپ مالا کے دن کو رشی کی
...کا دن کہنا چاہیئے۔ جب رشی
...نے اس دن موت کو بچھاڑ کر کے
...دھرم کی ایک ایسی جیوتی جلائی۔
...نہیں سکتی۔ پرنتو اس کے پرکاش
...نے کے لئے جوشیلے اور دھیریہ
...لوکوں کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج
...تک ایسے سیوک پیدا کئے
...لئے اس کا پرچار بھارت
...اور باہر کے کئی دیشوں میں
...ہے۔ پرنتو اس کو ادھک
...کے لئے کئی ایک
...وں کی ضرورت ہے۔ جن
...کچھ ایک کا ذکر یہاں پر
...جاتا ہے۔

...آریہ سماج کی اوستھا اس سمیہ
...تلے اندھیرا" کے سمان
...ہے۔ بنگال۔ آسام۔
...اور دکشن بھارت میں
...سماج کا پرچار نہیں۔ مہاراشٹر
...کرناٹک کی تو یہ حالت ہے۔
...سے چل کر منگلور تک سوائے
...کولہا پور کے اور کہیں آریہ
...نہیں۔ میسور کے علاقہ میں
...منگلور اور میسور شہر میں
...ہوئی آریہ سماجیں ہیں۔
...کی آریہ سماج مدراس
...پائی جاتی ہے۔ نہیں
...میسور تک کہیں کوئی آریہ سماج
...اس طرح آدھا ہندوستان
...سماج کے پرچار کے بغیر پڑا
...اس میں پرچار کرنا بہت
...ہے۔ آریہ سارودیشک سبھا
...پرتی ندھی سبھاؤں کو اس طرف
...دینا چاہیئے +
...جہاں پر آریہ سماج کا پرچار ہے
...بر خلی جیون۔ بھگتی اور
...کا بہت کچھ ابھاو ہے۔

آریہ سماج کی اُنتی کیلئے کچھ عملی تجاویز

(لیکھک:- ڈاکٹر بالکرشن جی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی پرنسپل راجارام کالج کولہاپور)

اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ:-

(۱) ہر ایک آریہ سماج میں ویدوں۔ اُپنشدوں۔ ستیارتھ پرکاش اور آریہ سماج کا ضروری ساہتیہ پڑھانے کے لئے کلاسیں کھولی جائیں۔ امتحان لئے جاویں۔ اور اس پرکار پڑھنے والے نر ناریوں کو اُتساہت کرنے کے لئے سمیہ سمیہ پر انعامات بھی تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔

(۲) صبح شام آریہ سماج مندر میں ویایام۔ سندھیا ہون کرنے کا انتظام ضرور ہونا چاہیئے۔ تاکہ کچھ آریہ سبھاسد اور آریہ سماج سے ہمدردی رکھنے والے سجن اس سے لابھ اُٹھا سکیں۔

(۳) اگر مندر کے ساتھ آنگن ہو۔ تو بچوں کو ویایام کرانے اور والنٹیر تیار کرنے کی کلاسیں کھولی جاویں۔ تاکہ بچے آریہ سماج کی اور آکرشت ہوں۔

(۴) جہاں تک ممکن ہو آریہ سماج میں پستکالیہ اور واچنالیہ کھولے جاویں۔ تاکہ سبھاسدوں کو پستکیں اور سماچار پتر مل سکیں۔

(۵) مفت اوشدھالیہ کھولنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس سے سبھاسدوں کو مدد مل سکے۔ اور غریبوں کو بھی۔

(۶) کوئی ایک تہوار آریہ سماج میں یا اس کے دوارا منانے کی کوشش ہو۔ تاکہ استری پرش اکٹھے ہوں۔ اور ان میں ویدک دھرم کا پرچار ہو سکے۔

(۷) رسوم شادی وغیرہ کی ادائیگی آریہ مندروں میں کرانے کی کوشش ہونی چاہیئے۔ اسی پرکار دوسرے سنسکار بھی۔ لوگوں کو سنسکار کرانے کے لئے اُتیجت کرنا چاہیئے +

(۸) جیسے کانگریس اپنا سالانہ جلسہ بھن بھن ستھانوں میں مناتی ہے۔ اور اس سے وہاں کے آس پاس کے لوگوں کو اپنا کام اور دیکھو دکھا سکتی ہے۔ علاوہ اس کے لوگوں کو کانگریس کے بڑے بڑے نیتاؤں کے درشن ہوتے ہیں۔ اور ان کے بھاشن سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ اسی طرح ضروری ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھائیں اور سارودیشک سبھا اپنے سالانہ جلسے ہر سال مختلف جگہوں میں مناویں +

(۹) اپدیشک ودیالیہ میں ہر پرانت کے کچھ اپدیشک ہر سال لینے چاہئیں۔ جن پرانتوں میں آریہ سماج کا پرچار نہیں کے برابر ہے۔ یا بالکل کم ہے۔ وہاں سے خاص طور پر پرچارک لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ان کی روزی کا انتظام کرنا چاہیئے +

(۱۰) آریہ سماج کا ساہتیہ بہت ہی تھوڑا ہے۔ خاص طور پر انگریزی میں۔ اس لئے ادھر زیادہ دھیان دینے کی ضرورت ہے +

(۱۱) ہمارے آریہ سماجی سکولوں اور کالجوں میں دھرم شکھشا دینے پر زیادہ دھیان ہونا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی ایسے نوجوان چنے جانے چاہئیں۔ جو دھرم پرچار میں مدد دے سکیں +

یہ سب کام آسانی سے ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم آریہ سماج کے دھیہ کو اُتساہ کے ساتھ پورا کرنے میں اپنا تن من اور دھن لگا دیں۔ نربل ہندو جاتی کو شبل کرتے۔ ودھرمیوں میں پرچار اور ان کے حملوں کو روکنے۔ دلتیش دلیتا سنتروں میں پرچار اور سارے وشو کو آریہ بنانے کا بھار آریہ سماجیوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ سب کار یہ دیوالی کے دن رشی کے نروان دوس پر پرتگیا کر کریں۔ تو اودھک اُتساہ سے کام ہو گا +

سچا پتھ پردرشک

(از مہاشہ جیرنجی لال جی پریم "آریہ مسافر" وشنو گلی۔ لاہور)

اِک سمیہ تھا جب اس بھارت میں اگیان اودّیا پھیلی تھی | اِس ٹپیہ بھومی کے شبھ کرموں کی اُجلی چادر میلی تھی
چھوں اور گھٹائیں پاپوں کی جب اُنڈ اُنڈ کر آتی تھیں | ہر دِش ہنتی کے ہردے پر مانو بجر چلاتی تھیں
تھے رکھشک بھکشک بنے ہوئے اور رہبر تھے بٹمار بنے | تھے ہنر ہمارے شتر و بنے اور یار ہی تھے اغیار بنے
تھے عقل کے دشمن بنے ہوئے نہیں ہانی لابھ سے واقف تھے | جن شاخوں پر تھے بیٹھے ہوئے ان پر ہی چلاتے تھے آرے
دِھن دھانیہ سے خالی ہو بیٹھے سب راج پاٹ تھے کھو بیٹھے | اور پونجی اپنی لٹوا کر تھے بڑوں کی جاں کو رو بیٹھے
تھی چاروں طرف ہی تاریکی کہیں جیوتی نظر نہیں آتی تھی | سنسار سمندر میں نیّا بھارت کی غوطے کھاتی تھی
لو آئے پیار دہردے سے گن گائیں اس جگدیشور کا | اُدھار ہمارا کرنے کو جس نے تھا ایک رشی بھیجا
وہ دیا دھرم کی مورت تھا اور شدھ چرتر والا تھا | وہ دھرم کرم کا رکھشک تھا اور جاتی کا رکھوالا تھا
اگیان اودّیا کا شترو وہ پاپوں کا سنگھاری تھا | وہ برہم تیج کی مورت تھا سچا آدتیہ برہمچاری تھا
اس رشی نے بھارت بھومی میں جب آ کر کے سنگھناد کیا | جتنے تھے شترو ان سب کا گڑھ چھن بھر میں برباد کیا
اس ویر نے اپنی شکتی سے ماتا کے بندھن کاٹ دئے | اگیان اودّیا کے تھے گڑھے جو سب یکتی بل سے پاٹ دئے
جو مورکھ بھارت ماتا کا اپمان ہمیشہ کرتے تھے | اور گھور اودّیا میں پھنس کر پاپوں کا پانی بھرتے تھے
اُن سب کو اپنی پریم مئی بانی سے تھا بیدار کیا | اور مت متانتر کے درگ جو تھے اُن سب کو ہی مسمار کیا

وہ بھگت شردھی کرونا مے تھا پنج دیا اور آنند کا
وہ سچا پتھ پردرشک تھا اور اُس کا نام دیانند تھا

Digitized by eGangotri

ہم رشی رن سے کس طرح اُرن ہو سکتے ہیں؟

(از شری گوردِتہ رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

"پرکاش" برسوں سے دیوالی کے شبھ اوسر پر جو کہ مہرشی دیانند سرسوتی آریہ سماج کے سنستھاپک کا نروان دوس ہے رشی نمبر نکال اور ہزاروں تک رشی کا سندیش پہنچا کر اپنے کرتویہ کا پالن کیا کرتا ہے۔ میں بھی بحیثیت منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس اوسر پر پنجاب کی آریہ سماجوں اور آریہ تھا ہندو جنتا کی سیوا میں ایک تُچھ بھینٹ رکھنا چاہتا ہوں۔ اور پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ اس کو توجہ سے ملاحظہ کر کے اس پر عمل کرنے کا یتن کریں۔ اور اپنے تئیں رشی رن سے اُرن کریں ٭

شری سوامی دیانند جی مہاراج نے جس وقت آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ تو اس کے نیم وضع کئے۔ کہ جن پر چل کر ایک انسان آریہ سماجی بن سکتا ہے۔ یہی نیم آریہ سماج کی جان ہیں۔ مانو آریہ سماج روپی شریر کے پران ہیں۔ اگر ان کو اس میں سے نکال دیا جائے۔ تو اس سبھا یا سوسائیٹی کی مرتیو ہو جائے اور اگر کمی کر دی جائے۔ تو اس کا نہ کیول ادھ پتن (تنزل) شروع ہو جائے۔ بلکہ دوسری سبھا سوسائیٹیوں کے مقابلہ میں اس کے تمیزی اوصاف میں کمی نمایاں طور پر ہو جائے۔ پس آریہ سماج کی ترقی کے لئے بلکہ اس کے جیون کو قائم رکھنے اور اس کو سُوَرکشت رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کے سبھا سد اور ممبران اس کے نیموں کا پالن کر کے اپنے جیونوں کو ان کے مطابق ڈھالیں ٭

آریہ سماج کے دس نیموں میں سے پہلے تین نیم اس کا مول آدھار ہیں۔ یعنی پہلے دو میں ایشور کا سروپ بتلایا گیا ہے۔ اور اس کے گُن ورنن کئے گئے ہیں۔ اور تیسرے میں ایشور کا ستیہ ودیا کے جو کہ ویدوں میں ورنت ہے ادھین کرنے کا ایک پوتر فرض آریوں پر عائد کیا گیا ہے۔ کہ جس پر عمل کرنے سے ایک انسان سچا آریہ بن اور رہ سکتا ہے۔ اور جس کے برخلاف عمل کرنے سے وہ اس درجہ یا پدوی سے گر جاتا ہے۔ اور سچ پوچھو۔ تو آریہ کہلانے کا مستحق نہیں رہتا۔ اس نیم میں رشی ورنے صاف آدیش کیا ہے۔ کہ:۔

"وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔"

اُنہوں نے اپنے امولیہ گرنتھوں میں اعلیٰ اعلیٰ دھرم کے اصول ورنن کئے ہیں۔ مگر اس کو "پرم دھرم" بتلایا ہے۔ اور سچ مچ ہے بھی یہ پرم دھرم۔ کیونکہ وید ستیہ ودیاؤں کے پستک ہیں۔ اور ان کے سوادھیائے سے اور ان کی شکشا پر آچرن کرنے سے ایک منش اپنے جیون کو سپھل بنا کر موکش کے آنند کو حاصل کر سکتا ہے۔ پس آریوں کے لئے اس کی اہمیت کو کم کرنا اپنے جیون کو نشپھل اور ناکارہ بنانا ہے۔ تمام مت اور مذہبوں نے اپنے اپنے دھرم پُستک بنائے ہوئے ہیں۔ جن میں ان کا وشواس اور شردھا ہے۔ وہ نہ صرف ان کی یا ان کے ذریعہ پرستش کرتے ہیں۔ بلکہ اُن کا روزانہ سوادھیائے کرنا اپنا فرضِ اوّلین سمجھتے ہیں۔ سکھ گورو گرنتھ صاحب کا پاٹھ کرنا۔ مسلمان اپنی مقدس کتاب قرآن شریف کی تلاوت۔ عیسائی اپنی انجیل کا۔ اور موسائی اور یہودی توریت کا۔ اور پارسی ژند اوستا کا۔ رادھا سوامی اپنے گوروؤں کی تصنیف شدہ پستکوں یا دھرم گرنتھوں کا روزانہ مطالعہ یا پاٹھ کرنا دھرم کا ضروری انگ سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک بدقسمت جماعت ہندوؤں کی اور بالخصوص آریوں کی ہے۔ جنہوں نے اپنی دھرم پستکوں۔ دھرم گرنتھوں۔ اور وید بھگوان جو کہ سب گرنتھوں کا سرتاج۔ سرچشمہ۔ اور جملہ علوم و فنون کا مخزن۔ الہٰی گیان کا بھنڈار ہیں سے مُکھ موڑ رکھا ہے۔ اور جنہوں نے روزانہ سوادھیائے کرنا اپنا دھرم نہیں سمجھا۔ اور اس طرح سے اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کرتے ٭

رشی نے اپنے یوگابھیاس کے آنند کو تیاگ کر ویدک دھرم کے پرچار کی خاطر ہزارہا کشٹ سہے۔ کئی بار زہر کھایا۔ اور اپنا سروسو نچھاور کیا۔ ہم آریوں کو امانت سپرد کر گئے ویدک دھرم پرچار کی تلقین کر گئے۔ لیکن ہم ہیں۔ کہ ٹس سے مس بھی نہیں ہوئے۔ آریہ سماج نے رشی کا انویائی ہوتے ہوئے اس کے پرچار کا بیڑا تو اُٹھایا۔ لیکن عملی روپ سے ابھی پانچ یا دس فیصدی آریوں نے بھی وید کے سوادھیائے کو اپنے روزانہ نیم میں داخل نہیں کیا۔ پس ہم سچے آریہ اور بھارت ماتا کے سپوت کہلانے کے تبھی مستحق ہو سکتے ہیں۔ اور رشی کے رن سے اُرن ہو سکتے ہیں۔ کہ دیوالی کے روز چند منٹ بیٹھ کر سچے دل سے ہون کریں۔

کہ ہم آج سے وید کے ایک منتر کے کسی نہ کسی بھاشا میں اگر ہم خود سنسکرت میں اس کا ارتھ نہیں سمجھ سکتے۔ اور شبہ ہی انوواد پڑھ کر سوادھیائے کریں گے۔ اور چند منتروں کا جاپ کیا کریں گے۔ اور جس طرح سے شریر کی رکھشا کے لئے بھوجن کی اوشیکتا ہے۔ اسی طرح سے اس کو آتما کی خوراک یعنی رُوحانی غذا سمجھیں گے ٭

دوسری بات جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ آریہ اکھوا ہندی بھاشا ہے۔ وید سنسکرت میں ہیں۔ اور ان کے بھاشیہ ہندی بھاشا میں۔ اور ان کے علاوہ ہندی رسم الخط میں ہی ہمارے تمام دھرم گرنتھ چھپے ہوئے ملتے ہیں۔ یہ نہ صرف سب سے سلیس سائنٹفک اور مکمل زبان ہے۔ بلکہ ہندوستان میں سب سے زیادہ بولی جانے والی اور سمجھی جانے والی بھاشا ہے۔ اسی کے ساتھ ہندو کلچر اور ساہتیہ وابستہ ہے۔ یدی ہم سب آریہ نر ناری پرن کر لیویں۔ کہ اگلے سال دیوالی تک ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو کہ آریہ اکھوا ہندی بھاشا کو نہ جانتا ہوگا۔ باقی اقوام ہندی بھاشا کو ناناپرکار سے ملیامیٹ کرنے کے اُپائے عمل میں لا رہی ہیں۔ اس لئے آپ سب کا دھرم یہی ہے۔ کہ اس کو سیکھ اور پڑھ کر اور گھر گھر میں اس کا پرچار کر کے اس کو سُورکشت کرنے کا بھرسک یتن کریں ٭

تیسری بات جو کہ ہمارے روزانہ پروگرام کا ایک حصہ ہونی چاہیئے۔ وہ ہے شاریرک اُنتی۔ مہرشی نے آریہ سماج کے چھٹے نیم میں صاف طور پر درج کر دیا ہے۔ کہ سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا دھرم ہے۔ ارتھات شاریرک سماجک اور آتمک اُنتی کرنا۔ سب سے مقدم شاریرک اُنتی کو درجہ دیا گیا ہے۔ اور حق بھی یہ ہے۔ کہ جب تک شریر سوستھ مضبوط اور اروگیہ نہ ہو۔ تب تک انسان نہ مذہبی فرائض کی تکمیل کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی دوسروں کی سیوا اور پرُوپکار ہی کر سکتا ہے۔ انگریزی مقولہ بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے

"Sound mind in a sound body."

مُکتی کا سوروپ اور اُس کا سادھن

(لیکھک: شری ماتُو رام جی ہندی بھوشن منتری آریہ سماج - کرنال)

کے نام سالوکیہ - سامیپہ - سادیپیہ - ساجُگیہ رِ ہیدیہ موکھش ہیں - سوان کی پراپتی کے سادھن کسی نے کرم - کسی نے کرم اُپاسنا - کسی نے کرم اُپاسنا گیان تینوں لکھے ہیں - اور اپنے اپنے مت کے انوُسار کرم اُپاسنا گیان کے سوُروپ بھی علیحدہ علیحدہ نروپن کئے ہیں - کوئی مُکت ہونا دیہہ کے پات ہونے پر کہتا ہے - کوئی گیان ہونے پر تنت کال مکت ہونا بتاتا ہے - کوئی مرنے کے دن مکت ہونا بتاتا ہے - ہر ایک کا مت یہاں ورنن کرتے ہیں :-

کرم تین پرکار کے ہوتے ہیں - نِتیہ - نیمیتک - پرائشچت - نِتیہ کرم سندھیا آدی - نیمیتک - پتر آدی - اور پرائشچت - یگیہ آدی - سو ان کرموں کے کرنے سے سنچت اور کرمان نشیدھ کرموں کا ناش ہُوا - اور اسی پرکار پراربدھ سنچت کرموں کا بھوگ بھی - اب کوئی سنسکار جنم ہونے کے لئے نہ رہا - اسی لئے مکت ہو گیا - سنچت کرم وہ ہیں - جو پہلے جنموں میں کئے ہیں - اور جن کا پھل اس جنم سے اگلے جنم کے ہونے کا کارن ہوگا

آریہ ویر کے نام

(از جناب یوگ دھیان ایم - اے)

پیغام

وید کے نغمے سُنانے کے لئے
آریہ ویر آ سرِ میدان پھر
آ کہ پھر دُنیا ہے محوِ انتظار
لے کے دَورِ راحت و امن و اماں

اوم کا پرچم اُڑانے کے لئے
اپنی ہمت آزمانے کے لئے
اُٹھ زمانے کو جگانے کے لئے
پریم کی گنگا بہانے کے لئے

دُور کرنے کے لئے رنج و محن
بن کے رحمت اِک زمانے کے لئے

پورو میمانسا - جو سکھ وشیش دیہہ کے بھوگ استھان دیہہ کے نہ ملنے سے پراپت ہوتا ہے - وہی سورگ ہے - اُسے "سرد پاوسمفتی" موکھش کہتے ہیں - استھان جیو اپنے سوروپ میں سدا کو دیہہ سمفت رہا جیسے پنجرے سے چھوٹا ہُوا پکھشی - اس شاستر کے انوسار کوئی سورگ کا استھان روپ ہونا آکاش میں بتاتے ہیں - کہتے ہیں - کہ اسی میں پہلچہ پدارتھ جیم سکھ کا بھوگ موکھش ہے - استھان سورگ میں سب پدارتھ بڑے دِدیہ مان موجود ہیں - ان کا بھوگ ہمیشہ ہوتا رہے گا - کبھی دُکھ نہ ہوگا - اور کوئی ان میں سے ایسا کہتا ہے کہ اسی جگت میں سکھ دُکھ کی پراپتی سورگ نرک ہے - سادھن یہ ہے - کہ ویدک آگیا انوسار شبھ کرم کرنے اور نشیدھ وسکام کرم کے تیاگ سے جیو دیہہ کے بندھن سے رہت ہوتا ہے - استھان پھر دیہہ نہیں پراپت ہوتی ٭

اور پرارببدھ وہ ہے - کہ ان کرموں کا پھل اس دیہہ سے پہلے پک گیا تھا - اور جن کے انوسار دیہہ ملی - سو ان کے انوسار سکھ دُکھ اب دیہہ میں بھوگ رہے ہیں - اور کریا بان وہ ہیں - جو اب کر رہے ہیں - وید کے منتر سہت یگیہ سب سے اُتم کرم ہیں - وید منتر ہی دیو سوروپ ہیں - اور کوئی دوسرا دیو نہیں ہے - جیو نے اپنے آپ کو ودیا کی آگیا سے وِپریت کرم کر کے بندھن میں ڈالا ہے - سو بندھن کرم ہی سے کٹے گا - اُپاسنا گیان کی کچھ اوشکیتا نہیں ہے - یہ سنسار بھوگ کا استھان ہے - جیسے کوڑا سنہد کا - سو کھنو اسے اس طرح بھو گتے ہیں - جیسے مکھی تو پرنتو شہد کے کوڑے میں بیٹھے گی - جھٹ پٹ شہد میں بھیگ گئے - اور اُڑ نہیں سکی - بدھیان اس کو اس پرکار بھو گتے ہیں - جیسے کہ کوڑے کے کنارے پر بیٹھ کر شہد کو چاٹا - اور صاف اُڑ گئے -

بدھیانوں نے بھوگ بھی بھوگا - اور نرمل بھی رہے - بدی کرم کے سوائے کوئی دوسرا الیشور سامرتھ وان ہمارا ہت کاری ہے - نرکوں کا پربیک کون ہے ؟

نیائے اور ویشیشک - دکھ کا اتینت ابھاو استھان سدا کو ناش مکتی کا سوروپ ہے - سو شریر کے نہ ملنے سے اکیس [۲۱] دکھوں کا ناش ہوتا ہے - وہ یہ ہیں :-

چھ اندریاں (ناک - رسنا - چکشو - کان - توچا - من) ان اندریوں کے چھ گیان اور چھ وشیہ ہیں - استھان ناک سے سگندھ اور درگندھ کا گیان - رسنا سے سواد کا گیان - توچا سے سردی گرمی کا گیان - من سے سنکلپ وکلپ کا گیان - یہ اٹھارہ [۱۸] ہیں - سکھ - دکھ اور شریر یہ تین مل کر ۲۱ ہوئے ٭

موکھش کی پراپتی کے سادھن یہ ہیں - کہ پہلے کرم اُپاسنا - اور پیچھے سات اور سولہ پدارتھ کا گیان یگیہ آدی کرم ہیں - اُپاسنا ایک الیشور سوروپ گن سہت مردگیہ کی طرف پرورتی ہے - سات پدارتھ جن کا گیان چاہیئے یہ ہیں :-

(۱) دروبیہ (۲) گن (۳) کرم (۴) سمان (۵) وشیش (۶) سمواۓ (۷) ابھاو ٭

دروبیہ نام پانچوں تتوں (پرتھوی - جل - تیج - وایو - آکاش) کال دشا آتما اور من ہیں - یہ پانچوں تتو نِتیہ انتیہ ہیں - پرمان روپ سے انتیہ اور سوکھشم روپ سے انتیہ ہیں - جو دھوئیں کی جگہ میں جھروکے میں چھوٹے چھوٹے کن نظر آتے ہیں - ان کا آٹھواں حصہ پرمانو ہیں - سو یہ تتو پرتھوی جل آدی ایسے روپ سے انادی ہیں - جب الیشور کی مرضی ہوتی ہے - تب یہ پرماؤ روپ مل کر ستھول روپ ہوتے ہیں - جیسے الگ الگ سینکیں پڑی ہوں - جب ان کو اکٹھا کر کے بندھن سے باندھ دیا جاتا ہے - تب جھاڑو بن جاتی ہے - ایسے ہی الیشور کی مرضی کے انوسار تتوں کے اکٹھا ہونے سے جگت بنتا ہے - کال دشا آتما ویاپک ہے - من ایک دلیشی ہے - پورا گیان دروبیہ کا ہونا چاہیئے ٭

گن یہ ہیں - روپ - واس - گندھ - سپرش - سنکھیا - پرمان - پرتھکتو - سنیوگ - وبھاگ - پرتو - اپرتو - گورتو - دروبیہ تتو - سنیہہ - شبد - بدھی - سکھ - دُکھ - اِچھا - دویش - پریتن - دھرم - ادھرم - سنسکار کرم پانچ پرکار کے ہیں - پھینکنا

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

"दुःख जन्म प्रवृत्ति दोष मि-
थ्याज्ञानानामुत्तरोत्तरापाये तद-
नन्तरापायादपवर्गः" न्याय दर्शन
अध्याय 1 ... सूत्र 2 ...
(न्याय दर्शन)

... درشن میں لکھا ہے - کہ متھیا گیان ... کے دُور ہونے سے جیو کے تمام دوش ... دُور ہو جاتے ہیں - پھر عیبوں کے ... نے سے ادھرم انیائے - نفس پرستی ... خیال دُور ہو جاتا ہے - جس کے دُور ... سے پھر جنم نہیں ہوتا - اور جنم کے نہ ... تمام دُکھ بالکل معدوم ہو جاتے ... کے مٹ جانے سے پرماتما کیساتھ ... حاصل ہوتا ہے - اسی کا نام موکھش (سوتر ۲)

... قسم کی آکانکشا یعنی مرادوں اور ... کے پورا نہ ہونے اور دوسرے ... دُکھ کہتے ہیں - (سوتر ۲۱)

... بالکل مٹ جانے اور پرماتما کے ... کرنے سے جو ہمیشہ کے لئے پرم ... ہوتا ہے - اس سکھ کا نام موکھش ... (سوتر ۲۲)

... من پانچوں گیان اِندریوں سمیت ... قائم ہو جاتا ہے - اور بدھی گیان ... کوئی حرکت نہیں کرتی - اس کو پرم ... کہتے ہیں (کٹھ اُپنشد ولی ۶ منتر ۱۰)

... نام بندھن سے چھوٹنے کا ہے - ... منتوں اور وچاروں کے انوسار ... کا سوروپ علیحدہ علیحدہ (جُدا جُدا) ... نے جیسا جیو کا بندھن اور اُپاسیہ ... سمجھا ہے - اس کے سمان لورتی کے ... اور موکھش کا سوروپ کہا ہے - ... جیو کو اُنہیں ہُوا - کسی نے انادی ... کسی نے الیشور کا انش - کسی نے ... کسی نے انادی ابھاو روپ ... کسی نے جیو کا آواگون - کسی نے ... بار ہی قالب میں آنا لکھا ہے - ... کو نرمل - کسی نے اپرادھی - کسی نے ... تین ملا ہُوا ورنن کیا ہے - ... کسی نے سوروپ وان ایک استھانی - ... ایک دلیشی - کسی نے اروپ ... کسی نے اروپ گن رہت ... کسی نے الیشور و برہم کے ... بھید لکھا ہے - انہی ہیتوؤں ... اُپاسنیہ کے لوک میں پہنچنا - ... اُپاسیہ کا سوروپ ماننا - کسی نے ... سوروپ میں سما جانا - کسی نے ... نہ سمانا لکھا ہے - ان موکھشوں

ویدک کال کے اُپدیش کا ڈھنگ نرالا تھا۔ جس سمیہ ایک جگیاسو پرشم تو اپنی کمی کو انوبھو کر کے کسی سوگیہ آچاریہ کے پاس جاتا تھا پرشن کو پُوچھنے کے لیے۔ وہ شردھا پُوروک نمر ہو کر پرنام کر کے پرارتھنا کرتا تھا۔

"بھگون! مَیں نے اس پرشن کو آپ سے پُوچھنا ہے۔ کرپا ندھے! دیا کر کے مجھے اُپدیش کیجیئے۔"

آچاریہ اپنے شِشیہ کی پریکھشا کیئے بنا اُسے سویکار ہی نہیں کرتے تھے۔ اس کو آگیا دیتے تھے۔ کہ تُم یہاں پر رہو میرے پاس ان نیموں کا پالن کرو۔ جب میں آپ کو اُپدیش کا ادھیکاری سمجھوں گا۔ تو اُپدیش اوشیہ کروں گا۔"

رشی کڑی پریکھشا میں اپنے شِشیہ کو کیوں ڈالتے تھے۔ پاٹھک جن اُپ نِشدوں میں یہ کتھا آتی ہے۔ کہ برہم وِدیا نے برہم روگ کے پاس پرارتھنا کی۔ کہ "اے برہم روگ! بِدی آپ میرے کو شردھا ہو۔ جِت اِندریہ۔ سماہت من۔ ادھیکاری جنوں کو دیں گے۔ تو ہی مَیں سپھلتا کو دینے والی ہوں گی۔ بِدی اَن ادھیکاری پُرشوں کو دیں گے۔ تو مَیں بندھیا ہو جاؤں گی۔ ارتھات پھل سے رہت ہو جاؤں گی۔"

ویدک کال کے آچاریہ لوگ اس نِیم کا پُورن رُوپ سے پالن کرتے تھے۔ اِنہ بغیر پریکھشا کئے اپنے شِشیہ کو وِدیا کا دان نہیں دیتے تھے۔ اس کا پھل یہ ہوتا تھا۔ کہ آچاریوں کی پڑھائی ہوئی وِدیا ان سوگیہ شِشیوں میں سپھل ہوتی تھی۔ اور یہی کارن تھا۔ کہ آریہ ورت دیش اُنتی کے شِکھر پر پہنچا ہُوا تھا۔ جب سے اس مریادا کا لوپ ہو گیا۔ اُپدیش کو لوگ بنا ادھیکاری کے ہی پھینکنے لگے۔ اسی سمیہ سے یہ برہم وِدیا بندھیا استری کے سمان ہو گئی۔ ارتھات اس کا پھل کوئی نہیں نظر آتا ہے۔ "اہم برہم اسمی" کا جاپ کرتے ہوئے آج بھارت واسی اوِدیا کے گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں۔ اور وہ بھی بڑی تیزی کے ساتھ +

اس بُری اوستھا کو بھارت کے ڈنڈی سوامی شری وِرجانند جی مہاراج نے بُدھی کی آنکھوں سے متھرا نگری کی ایکانت کُٹیا میں بیٹھے دیکھا۔ کسی یوگیہ شِشیہ کی پرتیکھشا کر رہے تھے۔ بھگوان سے پرارتھنا کرتے تھے۔ کہ ہے دیا ندھے! کسی کو بھیجو۔ جو آپ کے ویدک گیان کا پرچار کرے۔ تاکہ اس کے پرکاش سے سنسار کا اُدھار ہو۔

رشیوں کے پراچین اُپدیش کی شیلی

(لیکھک:۔ شری سوامی گنگا گری جی۔ آچاریہ گورو کل رائے کوٹ)

جگت پتا پرماتما نے دیانند جی کو بھیج دیا۔ ڈنڈی سوامی کے دوار پر آ کر پرارتھنا کرتے ہیں:۔

"پُوجیہ سوامی جی مہاراج! آپ سے وِدیا کا ادھیَن کرنے کا ابھلاشی ہوں۔ آپ مجھے اپنا شِشیہ بنائیں۔ اور وِدیا کا دان دے کر کرتارتھ کریں۔"

شری پُوجیہ سوامی وِرجانند جی پراچین ویدک سمیہ کے رشیوں کے انویائی تھے۔ بغیر پریکھشا کئے اپنا شِشیہ کیسے بنا سکتے تھے۔ اتہ سوامی جی پوچھتے ہیں:۔

"دیانند! پہلے کون کون سے پُستک پڑھے ہیں؟"

سوامی دیانند نے ساری کی ساری لسٹ پُستکوں کی گورو جی کو بنا دی۔

گورو مہاراج آگیا دیتے ہیں:۔

"اے دیانند! بِدی میرے سے وِدیا پڑھنی ہے۔ تو ان پُستکوں کو گانٹھ باندھ کر جمنا میں پھینک آ۔ اور پھر آرمبھ سے پڑھائی کر۔"

گورو اپنے شِشیہ کو کتنی کڑی پریکھشا میں ڈالتے ہیں۔ جیسے کوئی مہاتما کسی ودیوگا کو کہتا ہے۔ تیرو بالک تیری گود میں ہے۔ اسے تُو آپ ندی میں پھینک دے۔ اور دوسرے کی بیدائیش کی اِچھا کر۔" یہی بات دیانند جی کو گورو نے کہہ دی۔ جو پُستک بڑی کٹھنائی سے اکٹھے کیے تھے۔ ان کے لیے تو گورو مہاراج کا آدیش ہے۔ کہ ان کو جمنا میں پھینک دو۔ اور پھر نئے سرے سے پڑھائی آرمبھ کرو +

اس آگیا پر سوامی جی ودون اور دور اندیشی وچار کرتے رہے۔ ان پُستکوں کو تو جمنا میں ڈال دُوں۔ آگے پتہ نہیں کیا ملے گا۔ اسی دُوِدھا میں پڑتے ہوئے دیانند کو کوئی بات سُوجھتی نہیں ہے۔ انت میں آپ اس پرنام پر پہنچتے ہیں۔ دیانند جن پُستکوں کے پڑھنے سے تیرے ہردہ میں شانتی کا نواس نہیں ہُوا ہے۔ تُو نے ان کو کرنا بھی کیا ہے۔ اس وچار کو سفر کر کے ساری کی ساری پُستکوں کی گانٹھ باندھ کر آپ نے جمنا کی بھینٹ کر دی۔ پھر گورو جی کے چرنوں میں اُپستھت ہو کر پرارتھنا کی۔

"بھگون! آپ کی آگیا کا مَیں نے پالن کر دیا۔ پُوجیہ ور! اب مجھے اپنا شِشیہ بنائیں۔"

پھر گورو مہاراج پرسنتا پُوروک دیانند کو سویکار کر لیتے ہیں۔ جو اس کا پھل ہُوا۔ اس کو سنسار کے وِدوان لوگ بُدھی کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جتنی اُنتی آج دیش میں نظر آ رہی ہے۔ کیا سماجک کیا دھارمک۔ کیا پولیٹیکل۔ یہ سب کی سب رشی دیانند کی کرپا کا پھل ہے۔ وہ سمیہ بہت ہی نزدیک ہے۔ جب سارے سنسار کے لوگ ایک سُور سے کہیں گے۔ کہ:۔

"اے سنسار کو شانتی دینے والے رشی دیانند تیری جے ہو۔"

صحیح رستہ دکھانے والا

(از مہاشہ روشن بی۔ اے)

غضب کا شور و شر برپا تھا ہر جانب فضاؤں میں + بھری تھی آگ سی گویا گلستاں کی ہواؤں میں
دفائیں بھی دفا کیشوں کی بدلی تھیں جفاؤں میں + شرر افشاں اثر پیدا ہُوا تھا جب دُعاؤں میں

تسلّط بزمِ قومی پر تھا جب خوابِ پریشاں کا

ہزاروں بندگانِ حق پڑے فریاد کرتے تھے + مدد کے واسطے ہر دم خدا کو یاد کرتے تھے
گلِ حسرت سے باغِ دل کو وہ آباد کرتے تھے + مصائب کے تھپیڑے جب خوشی برباد کرتے تھے

عجب مایوس کن نقشہ تھا جب اس بزمِ دوراں کا

ہُوا ہندوستاں میں مہرشی سا آدمی پیدا + خدا نے رہبری کو بزمِ عالم کی یہاں بھیجا
کسی جا بھی نظر آتا نہ تھا انصاف کا جلوہ + دِکھایا اُس نے تب شمعِ ہدایت سے صحیح رستہ

بڑھایا مرتبہ پھر اُس نے آ کے نسلِ انساں کا

رشی نے علمیت سے اپنی سب نقشہ بدل ڈالا + بنائے نخلِ قومی کو جگر کے خون سے پالا
سچائی کے مقابل ہو گیا جھوٹوں کا منہ کالا + بنا سوامی ہماری عزت و حرمت کا رکھوالا

کیا دوبالا رنگِ آرزوئے قومی گلستاں کا

پیغامِ وید سوامی جی نے پھر گھر گھر میں پہنچایا + ضیائے معرفت کا روئے روشن ہم کو دِکھلایا
شرارا آتشِ حبِّ وطن کا دل میں بھڑکایا + شہادت کی کہانی سے ہمارا خون گرمایا

چُکا سکتے نہیں بدلا کبھی ہم ان کے احساں کا

رشی دیانند سنسار کی نظروں میں

اس کتاب میں دُنیا بھر کے وِدوانوں مہا پُرشوں۔ لیڈروں اور مشہور اشخاص کی رائیوں کا خلاصہ درج کیا گیا ہے۔ کہ ان کی نظروں میں رشی کی کتنی عزت ہے۔ یہ کتاب ہر ایک آریہ گھرانے میں موجود رہنی چاہیئے۔ اور ہر ایک بچے۔ بوڑھے اور نوجوان کو پڑھنی چاہیئے۔ تاکہ ان کو رشی کے گورو (مہانتا) کا پتہ لگ سکے۔ اور یہ معلوم ہو جائے۔ کہ ہمارے رشی کی دوسروں کی نظروں میں کتنی عزت ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کی اولاد رشی کے گورو کو سمجھے۔ تو یہ کتاب ان کے ہاتھ میں دیجیئے قیمت ۸؎ گپتا اینڈ کمپنی مقام ڈہانہ ایس۔ پی۔ ریلوے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا آریہ سماج کی ضرورت نہیں رہی؟

(از مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جاپور)

...بھائیوں کو کہتے سُنتا ہوں۔ کہ اب آریہ ...کی ضرورت ہے؟ کیونکہ اس کے پروگرام ...دوسرے بھائیوں نے سنبھال لئے ...اُن اصحاب کی خوش فہمی ہے۔ آریہ ...ضرورت ختم نہیں ہوئی۔ ہو سکتی بھی نہیں۔ ...انسانی جماعت موجود ہے۔ انسان کو ...بنانے کیلئے آریہ سماج کی ضرورت ہے۔ ...کا آپس میں کیا سلوک ہو۔ اس کا ...ئین کیا ہو؟ زندگی کے اہم کس طرح ...جاویں؟ ایشور پوجا کی ودھی۔ گرہستھ ...ذمہ داری کا علم۔ بال بچوں کی پیدائیش ...پولیٹیکل تعلیم کی ضرورت۔ یہانتک ...مذہبی صحیح خیال۔ یہ سب خیال مل کر ...کی ضرورت لازمی بنا دیتے ہیں۔ اس ...نہیں۔ کہ دوسری سوسائٹیوں نے ...پروگرام لے رکھا ہے۔ مگر جس جگہ یہ ...تعلیم کھلی مل جاوے۔ وہ تو صرف آریہ سماج ...انسانی دماغ سے ابھی کتنے بوسیدہ ...دور کرنے ہیں۔ اس طرف ہی اگر دھیان ...تو ہماری کام سامنے پڑا معلوم ...چند ایک مثالیں آپ کے سامنے رکھنے ...جن سے یہ پتہ چل جاوے گا۔ کہ ...آریہ سماج (نیک مجمع) کو صحیح خیالات ...کی کتنی ضرورت ہے؟ یا ٹھگ گن! آپ ...جانے کی تکلیف کیوں دوں۔ جام پور کا ...واقعہ عرض کرنے لگا ہوں:-

...ایک سجن نے اپنے گھر میں بچھڑی پالی۔ ...کر گؤ ہو گئی۔ حاملہ ہو کر پرسوت ہوئی۔ ...دودھ پینے کا وقت آیا۔ تو ایک براہمن ...نے اُسے کہا:-

...اسے بھرے بھائی کیا کرنے لگے ہو۔ ...گھر پالا۔ وہ تو کنواری کنیا کے سمان ...اسی کنیا سروپ گائے کا دودھ پینے ...تیار ہو گیا۔ یہ اندھ خدہ! ہائے کلجگ!!"

...براہمن دیوتا کی دھمکی نے کمزور عقل پر ...ڈال دیا۔ دودھ کیسے پیتا؟ آخر اُس گائے ...کر لیا۔ دوسرے دن جبر دہی براہمن ...پکارے۔ اور کہنے لگے:-

...کی تیاری والی گؤ ہے نہ؟ ...پارہ جیب۔ چالاک دماغ نے کمزور ...بچے پائی۔ آخر وہ گؤ براہمن دیوتا لیکر ...گرہستھی بے چارہ ۱۵ اننی محنت کرنے

کے بعد بھی دودھ جیسی امرت چیز پینے سے محروم رہا۔ ہائے ری اودیا!

(۲) دوسری مثال فیروز پور کی ہے۔ جس میں ایک بیوہ نے تُلسی اور شالگرام کی شادی دھوم دھام سے کی۔ اصلی وواہ کی طرح بہت کچھ خرچ کیا۔ یہاں تک کہ مبلغ دو سو ساٹھ روپے جہیز بھی دیا۔ تلسی اور شالگرام کی مورتی کو پالکی میں بطور ڈولی لے جایا گیا۔ واہ ری اندھی شردھا!

(۳) تیسری مثال گورکھ پور کی ہے۔ ساٹھ سال کی بوڑھی بیوہ نے جب کہ اُس کا پُتر اور بہو تیرتھ یاترا کو گئے ہوئے تھے۔ چندر گرہن کے موقعہ پر تمام دولت دان کر دی۔ دان کرنے کے بعد خود آگ میں کود پڑی۔ کیونکہ اس کے دماغ میں یہ خیال گھر کر چکا تھا۔ کہ اس موقعہ پر دان کرنا اور مرجانا سیدھا سورگ میں لے جانے والا ہوتا ہے۔ افسوس!

حضرات خیال فرما دیں۔ ان ہردہ بیدھک واقعات کی موجودگی میں ٹھنڈے دل سے غور فرمائیے۔ کہ آریہ سماج کی ضرورت ہے یا نہیں؟ یقین جانیئے۔ یہ تین واقعات بطور نمونہ کے درج کئے ہیں۔ ورنہ ساری دُنیا نہیں صرف ہندوستان جیسے وسیع ملک میں ایسی ایسی ناقابل برداشت گھٹنائیں روزانہ کتنی تعداد میں گھٹ جاتی ہوں گی۔ کہ جن بوسیدہ خیالات کی وجہ سے یہ حالت رونما ہو رہی ہے۔

اس اودیا کو دور کرنے اور ویدک ستیہ ودیا کا پرچار کرنے کی خاطر آریہ سماج کی ضرورت ہے۔ اور سخت ضرورت ہے۔

امرت کی کھیتی!

مَیں بھی کسان ہوں۔ میرے پاس شردھا کا بیج ہے اس پر تپسچریہ کی بارش ہوتی ہے۔
عقل میرا ہل ہے۔ سنکوچ (پاپ کرنے میں لجا) میری سرسی ہے۔ من کی جوت اور یادداشت کی پھال سے مَیں اپنا کھیت (جیون کھشیتر) جوتتا ہوں
ستیہ ہی میرا کھُرپہ ہے۔ میرا اُتساہ ہی میرے بیل ہیں۔ اور یہ یوگ کھیم میرا اودھی واہن ہے۔ اس ہل کو مَیں مکتی کی طرح چلایا کرتا ہوں۔
مَیں یہی کھیتی کرتا ہوں۔ اس اُتم کھیتی سے کسان کو "امرت پھل" ملتا ہے۔ اور وہ سارے دُکھوں سے مکت ہو جاتا ہے۔

(ترجمہ)

(گنیش دت آریہ سیوک)

آریہ سماج کی رکھشا ہمارا کرتویہ ہے

(از لالہ لبھو رام جی نیر آنند آشرم۔ لدھیانہ)

رشی دیانند نے پُرانے مذہبی توہمات کا کھنڈن کر کے آریہ سماج روپی کلپ برکھش کو بویا۔ اس کو بڑھتے ہوئے سویم رشی نے دیکھا۔ اس ننھے پودے کی لہلہانی ہریاول نے دھرم اور دیش کے ہتیشی رشی کی آنکھوں کو ترادت دی۔ یہ چھپی بات نہیں۔ کہ اس ننھے پودے کو رشی کے جیون میں بھی جاری مت متانتروں کے پیرودُوں نے جو رشی سے کانپتے تھے بل پوروک آریہ سماج روپی کلپ برکھش کو جڑ سے اُکھاڑ دینے کی کوشش کی۔ ہر طرح سے ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی یہ سب نے مل کر جدوجہد کی۔ آریہ سماج کو کچلنے اور بدنام کرنے کیلئے جو کوتک اُنہوں نے کئے۔ ہر ایک مذہبی سوسائٹی کے لٹریچر پڑھنے سے ثابت ہی ہے۔ اس پر بھی رشی نے جو آزادی کی سپرٹ پیدا کی تھی۔ اب بھی ان کو کمیابیاں کر رہی ہے۔ رشی کی سپرٹ سے متاثر ہو کر اب رشی کی سپرٹ کے قائل ہو رہے ہیں۔

گو رشی دیانند کو زہر دلا کر ان کی مرتیو پر خوشیاں منائی گئیں۔ مگر ان کی سچائی کی سپرٹ کو وہ کچل نہ سکے۔ مہرشی دیانند کی سپرٹ نہ صرف آریہ سماج میں اپنا کام کر رہی ہے۔ بلکہ وہ سپرٹ ہر ایک مذہبی سوسائٹی میں ظاہر ہو رہی ہے۔ رشی دیانند نے جو دعوے ڈنکے کی چوٹ سے اپنی زندگی میں ویدوں کی نسبت عالموں کے سامنے پیش کیا۔ اب کس کی ہمت ہے۔ جو اس کو جھٹلا سکے۔

آریہ گن! کبھی آپ نے اپنے کرتویہ کی اور دھیان دیا۔ رشی منیوں کے جیون ہمیں کیا سکھشا دیتے ہیں؟ جہاں وہ ایشور کی مہما میں مگن ہو کر ہر دم اُس کے دھیان میں دت چت ہوئے جیون ویتیت کرنے کا یتن کرتے تھے۔ وہاں ان کو اس بات کا سدئیو دھیان رہتا تھا۔ کہ ہم کرم کانڈی ہوں۔ اور اپنے عملی جیون پرنت پر رہیں۔ آریہ سماج کے کھشیتر میں اس سمیہ کتنے بھدر پُرش ہیں۔ جو اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم ٹھیک ٹھیک ویدک دھرم انوسار بچرتے ہیں۔ یا بچرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر وچاریں۔ کہ رشی دیانند کے کتھن انوسار ہم نے کہاں تک اپنے جیون کو سُدھارا ہے۔ اور وہ صفات پیدا کی ہیں۔ جو ایک ایک آریہ میں ہونی اوشیک ہیں۔ تو اس کا جواب کیا ہوگا؟ جس کے لکھنے سے میرا قلم رُکتا ہے۔

امر شہید سوامی شردھانند جی۔ پنڈت گورودت جی۔ شری پنڈت لیکھرام جی آدی کے جیونوں پر ابھیمان ہم تب کر سکتے ہیں۔ جب ہم سب آریہ کہلانے والے ان کے چرن چنہوں کا انوکرن تو دُور رہا۔ کچھ یتن بھی کرتے ہیں۔ آریہ سماج کا وہ دعویٰ کہ ویدک دھرم کی اُنتی کا زمانہ۔ گوتم۔ کناد۔ پاتنجلی جیسے رتنوں کا سمیہ پھر ایک بار آریہ ورت میں تو کیا دُنیا میں آوے کہاں تک پُورا ہوا ہے؟ دھرم اُپدیشوں پر اس قدر بل دیا جاتا ہے۔ کہ ایک ہی بیٹھک میں متواتر تین چار گھنٹوں میں لیکچرار کس قدر اُپدیش دے جاتے ہیں۔ مگر کبھی آپ نے وچارا کہ باوجود اس قدر لیکچروں کی بھرمار کے وہ پرنام نہیں نکلتا۔ جس کی کہ آریہ سماج کو آشا ہے۔

اس اسپھلتا کا یہ کارن تو نہیں کہ اُپدیشک کا اپنا عملی جیون اُپدیش کے انوکول نہیں۔ یدی یہ کارن اس ترٹی کا ہے۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور آریہ سارودیشک سبھا کو اس اور شیگھر دھیان دینا چاہیئے۔ اس ترٹی کو دُور کرنے کا اُپائے تب تک سپھلتا پراپت نہ ہوگا۔ جب تک "ویدی" سورکھشت نہ ہوگی۔ ہر کوئی جو ویدی کی پوترتا کو اُن ادھیکار چیشٹا سے اپوتر کرتے ہیں ایک دم بند کر دینا چاہیئے۔ ویدی پر آنے کا کیول اُن کو ہی ادھیکار ہونا چاہیئے۔ جو کہتے ہیں وہی سویم کرتے ہیں۔ ایسے کرم کانڈی کا اُپدیش کئی لیکچروں کے مقابلہ میں ادھک لابھ دائیک ہو سکتا ہے۔ یدی کسی سماج میں ویدی کا ادھیکاری کوئی نہیں۔ اس سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ کہ رشی دیانند جی مہاراج کے رچے "ستیارتھ پرکاش" سے کوئی پرسنگ پڑھ کر سُنا دے۔

"آریہ ورت" آریہ پتر کا ہے۔ اس کے ایک ماتر استری اُپیوگی گراہک بنیں اور ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ (منیجر)

Digitized by eGangotri

رشی دیانند کے اُپکار

(لیکھک :- لالہ دیوی چند جی ایم-اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

گیتا کے انوسار جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے۔ ادھرم بڑھ جاتا ہے۔ نیکی سنسار میں کم ہو جاتی ہے۔ اور پاپ کی ترقی ہوتی ہے۔ تب پرماتما کسی مہاپرش کو دُنیا میں بھیجتے ہیں۔ جو از سرِ نو پاپ کا ناش کر کے دھرم ستھاپت کرتا ہے۔ ایسے مہاپرش وقتاً فوقتاً دنیا میں حسب ضرورت پیدا ہوتے رہے ہیں +

مہرشی دیانند ایسے ہی مہاپرش تھے۔ ان کے جنم سے پہلے سنیہ ویدک دھرم اندھکار میں پڑ گیا تھا۔ ویدوں کا استھان قصہ کہانیوں اور پورانوں نے لے لیا تھا۔ ایشوری گیان وید کی جگہ منش کرت گرنتھوں کو پرمانک مانا جاتا تھا۔ ہندو جاتی توہمات اگیان۔ سوشل خرابیوں۔ چھوا چھوت کے بھوت۔ صغیر سنی کی شادی۔ اور عناصر پرستی وغیرہ کا شکار بنی ہوئی تھی۔ رشی دیانند نے آکر ان تمام کمزوریوں کا اپنی سیکتی۔ برہم چریہ۔ تپسیا۔ یوگ۔ تپوبل۔ و آتمک اُنتجنا سے قلع قمع کیا۔ رشی کے اُپکار ہندو جاتی پر بے شمار ہیں۔ مگر میں اس لیکھ میں صرف دو کا ذکر کروں گا۔ کرت گھنتا سے بڑھ کر ہمارے شاستروں میں اور کوئی پاپ نہیں۔ یہ ایسا پاپ ہے۔ جس کا کوئی کفارہ نہیں ہو سکتا۔ ہندو جاتی۔ نہیں نہیں سارا سنسار رشی کے اُپکاروں کا قرضدار ہے۔ کوئی رشی کے سدھانتوں کو نہ مانے۔ مہرشی کے فلسفہ سے اس کو اختلاف ہو۔ مگر جو شخص رشی اُپکاروں کو تسلیم کرنے سے انکار کرے۔ یا اُن کی نیک نیتی و ایمانداری۔ تیاگ۔ اندریہ دمن۔ برہم چریہ۔ انتھک سیوا۔ نڈرتا۔ دھیریہ۔ ویرتا۔ قابلیت۔ بدھی متا۔ پروپکار۔ ایشور بھگتی و پریم سے انکار و شک کرے۔ وہ ناشکر گذاری کے پاپ کا بھاگی ہے +

"Back to the Vedas"

رشی دیانند کا پہلا اُپکار یہ ہے۔ کہ ہندو جاتی کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو اکٹھا کرنے۔ انیک سمپردائیوں منقسم جاتی کو سنگھٹت کرنے۔ نانا پرکار کے دیوی دیوتاؤں و پستکوں کو ماننے والی جاتی کو یکجہت کرنے کے واسطے اُنہوں نے یہ اُپدیش کیا۔ کہ وید ایشور کی بانی ہے۔ ہمارا دھرم ویدک ہے۔ وید ہی ہمارے دھرم کی سب سے سریشٹھ الہامی پستک ہے۔ جو سوتہ پرمان ہے۔ جس کا ماننا سب ہندوؤں کے واسطے لازمی ہے۔

مہرشی دیانند سے پہلے دشنو سہسر نام۔ یوگ وششٹھ۔ رامائن۔ مہابھارت آدی اتہاسک پستکوں کو دھرم گرنتھ سمجھا جاتا تھا۔ رشی نے بتایا۔ کہ یہ سب گرنتھ پرتہ پرمان ہیں۔ یہ وہاں تک ہی ماننے کے یوگیہ ہیں۔ جہاں تک وہ ویدوں کے انوکول ہیں۔ پرتی کول ہونے سے تیاگنے کے لائق ہیں۔ اُنہوں نے ہمارا رُخ دوبارہ ویدوں کی طرف کیا۔ ویدوں کے تیاگ کی وجہ سے ہماری جاتی ادھوگتی کو پراپت ہو رہی تھی۔ ہم سنیہ گیان سے وِمکھ ہو گئے تھے۔ رشی نے وید کے سوادھیائے و پرچار پر زور دیا۔ اور آریہ سماج کے نیموں میں لکھا۔ کہ "ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے"۔ رشی کی ساری تصانیف میں دھرم کے ساتھ پرم شبد صرف ایک ہی دفعہ اسی نیم میں آیا ہے۔ وید ہندو جاتی کی روح ہیں۔ اگر روح مفقود ہو جاوے۔ تو جسم ناکارہ ہو جاتا ہے۔ وید کو تلانجلی دے کر ہندو جاتی مردہ ہو چکی تھی۔ وید کے پوتر اور اعلےٰ گیان کی روح ہمارے اندر پھونک کر رشی نے ہندو جاتی کو پُنر جیوت کرنے کا مہان اُپکار کیا۔ وید کا بھاشیہ رشی نے ہمارے لئے سرل ہندی بھاشا میں کیا۔ وید کا دھرم بڑا ویرتا۔ جوانمردی۔ اور ملٹری سپرٹ کا دھرم ہے۔ اس میں برہم بل۔ کھشاتر بل دونو کی تلقین ہے۔ وید کی صداقت کی بہترین شہادت اس کی اندرونی شہادت ہے۔ جو لوگ وید کا پاٹھ کرتے ہیں۔ وہی انوبھو کر سکتے ہیں۔ کہ وید کا دھرم انسان کو کتنا اُونچا لے جانے والا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ مہرشی دیانند ویدی اور کوئی کام نہ بھی کرتے۔ تو بھی صرف ویدوں کی طرف ہندو جاتی کا درشٹی کون منتقل کرنا اور Back to the vedas کا اُپدیش کرنا ایک ایسا اُپکار تھا۔ جس کے لئے ہم ہمیشہ کے لئے ان کے مشکور رہیں گے +

شُدھی

رشی دیانند کا دوسرا اُپکار یہ تھا۔ کہ اُنہوں نے اُپدیش کیا۔ کہ وید محض براہمن کھشتری اور ویش کے لئے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ شودر۔ چنڈال۔ نیچ۔ یہودی۔ مسلمان۔ عیسائی گویا خلقتِ خُدا کے واسطے ہیں۔ یہ کسی ایک قوم و جاتی کی میراث نہیں۔ بلکہ بنی نوع اِنسان کی بہبُودی و اصلاح و ترقی کے واسطے پرماتما کی بانی ہیں۔ وید کے انیک منتر اُنہوں نے اس کے ثبوت میں پیش کئے۔ وید کا دروازہ کسی اِنسان پر بھی بند نہیں کیا جا سکتا۔ نیچ سے نیچ اور پتِت سے پتِت بندہ خُدا بھی وید کو گرہن کر کے اپنی آتمک اُنتی کر سکتا ہے۔ مہرشی کے آنے سے پہلے جو ہندو دھُول سے غیر ہندو بن جاتا تھا۔ اس کو واپس ہندو دھرم میں نہیں لیا جاتا تھا۔ اگرچہ شُدھی کی سپرٹ بالکل ناش کو پراپت نہیں ہو چکی تھی۔ مگر کمزور ضرور ہو گئی تھی۔ رشی دیانند نے ہم کو بتایا۔ کہ تمہارا دھرم صداقت پر مبنی ہے۔ اور عالمگیر ہے۔ جو دھرم سچا ہے۔ وہ اوشیہ عالمگیر ہونا چاہیئے۔ رشی نے کہا۔ کہ جو لوگ بوجہ لالچ غلطی و دباؤ سے ہندو دھرم کو چھوڑ کر مسلمان یا عیسائی بن چکے ہیں۔ اُن کو واپس ہندو دھرم میں گائتری کا جاپ کرا کر لیا جا سکتا ہے۔ گائتری منتر اسمِ اعظم و کلمہ سے بدرجہا بلوان ہے۔ انہوں نے محمد عمر کو ڈیرہ دون میں خود شُدھ کر کے ہندو دھرم میں داخل کیا تھا۔ اور اس کا نام الکھ دھاری رکھا تھا۔ اگر رشی شُدھی رُوپی سنجیونی بوٹی ہمارے ہاتھ میں نہ دیتا۔ تو نہ معلوم ہماری اس وقت تک کیا دُردشا ہوتی۔ مانا کہ ابھی تک عام ہندو جنتا نے شُدھی کے مجرب نُسخہ کو پُوری طرح نہیں برتا۔ اور آریہ سماج نے بھی اس دوائی کا پُورا استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ اس کی شکتی ابھی تک سکولوں پاٹھ شالاؤں و تعلیمی سنستھاؤں پر ہی لگ رہی ہے۔ تاہم اس میں کلام نہیں۔ کہ سدھانت کے رُوپ میں ہندوؤں نے اسے اپنا لیا ہے۔ اور آشا ہے۔ کہ چند سالوں کے اندر ہی ان میں تبلیغی سپرٹ پَیدا ہو جاوے گی۔ جو کہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ وہ سپرٹ ہے۔ جس کے بغیر کوئی قوم و دھرم زندہ نہیں رہ سکتا +

مُسلمان تبلیغی سپرٹ میں کمال کر رہے ہیں۔ ہم کو تو ابھی تک تبلیغ کی الف بے ... بھی نہیں آئی۔ مسلمانوں کی اِستریاں ... ان کے بوڑھے۔ نوجوان سب اپنے دھرم کے مبلغ و پرچارک ہیں۔ عیسائی پادریوں کی قُربانی و تبلیغی سپرٹ بھی قابلِ تعریف ہے۔ وہ ہزاروں میلوں سے آکر سنٹرل انڈیا کے لق و دق جنگل میں سینکڑوں برسوں سے کام کر رہے ہیں۔ دُنیا ان کو نہیں جانتی۔ اور وہ دُنیا کو نہیں جانتے۔ کیلنگ جیسے دُور افتادہ پہاڑی علاقوں میں جہاں ہمارے پرچارک نہیں جا سکتے وہ مست اپنا ڈیرہ جمائے ہوئے ہیں۔ جس استقلال۔ دھیریہ۔ بُردباری۔ تپسیا و پریم سے وہ کام کرتے ہیں۔ وہ قابلِ تعریف ہے۔ وہ لاکھوں کروڑوں روپیہ ہری جنوں و بھیلوں کو ہندو دھرم سے پتت کرنے پر خرچ کرتے ہیں۔ اپنے تبلیغی جوش میں آکر وہ ناجائز وسائل بھی دھرم کی اشاعت کے لئے استعمال کرنے میں گریز نہیں کرتے۔ مہذب اور تعلیم یافتہ ہوتے ہوئے بھی نہائت نازیبا ہتھیار وہ آج کل سنٹرل اِنڈیا میں جہاں آل انڈیا دیانند سالویشن مشن کام کر رہا ہے۔ بھیلوں کو عیسائی بنانے میں استعمال کر رہے ہیں۔ لاکھوں بھیل۔ گونڈ ... سنتھال وغیرہ کو وہ عیسائی بنا چکے ہیں۔ اکیلی جھابوآ ریاست میں وہ چالیس لاکھ روپیہ خرچ کر چکے ہیں۔ کاش یہ ماتما ہندوؤں کے اندر بھی مسلمانوں و عیسائیوں جیسی تبلیغی سپرٹ پیدا کرے۔ جس کے جائز استعمال سے و ناجائز ہتھیاروں کا استعمال نہ کرتے ہوئے ہم ہندو جاتی کی رکھشا کر سکیں +

رشی دیانند کے اس دوسرے اُپکار کی آریہ سماج نے مہا شکتی پیروی کی۔ جس کا پھل یہ ہوا۔ کہ ہزاروں ہندوؤں کو جو کہ زبردستی مالابار میں موپلاؤں کے فساد میں مسلمان بنائے گئے تھے دوبارہ ہندو بنایا۔ ایک لاکھ ۲۵ ہزار کے قریب جاٹوں۔ راجپوتوں گوجروں کو شُدھ کیا۔ حال ہی میں دیانند سالویشن مشن نے اورنگ زیب کے زمانہ کے مسلمان راجپوتوں کو یُو۔ پی میں۔ اور عیسائی شُدھ بھیلوں کو سنٹرل انڈیا میں تقریباً بیس ہزار کی تعداد میں ہندو دھرم میں شامل کیا ہے۔ ابھی تک مہیات کے علاوہ

(بقیہ صفحہ ۳۱ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس دن مرجینا مندر سے پوجا کر کے
...رہی تھی - کہ اپنے کمرہ کو جاتے ہوئے
...الفاڈیل" راستہ میں مل گیا - اُس
...دیکھا - کہ مرجینا کے چہرے پر بدحواسی
...پریشانی کے آثار نمایاں ہیں - بال بکھرے
...ہیں - کپڑے بے ترتیب اور پھٹے
...ہوئے تھے - ایسا معلوم ہوتا تھا - جیسے
...کسی سے جھگڑا اور ہاتھا پائی کر کے آ رہی
...دیکھتے ہی مرجینا جس کا سانس
...ہوا تھا کی جان میں جان آئی - مانو اسے
...مددگار مل گیا ہو -
اُس نے حیرانی سے اُسے پوچھا ——
"کیا ہوا مرجینا! پریشان خاطر کیوں ہو؟"
ہمدردی کے ان الفاظ کو سنتے ہی مرجینا
...آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے -
"کہاں بھاگی جا رہی تھی؟ کیا ہوا؟ تمہیں
...نے کچھ کہا ہے"؟
...اس کے آنسوؤں کو دیکھ کر بے تابی
...بات میں یہ تینوں سوال ایک ہی سانس میں
...بغیر کچھ کہے - اور زیادہ دیر ٹھہرے مرجینا
...کمرہ کی طرف بھاگ گئی -
در حقیقت جس پوزیشن میں وہ تھی -
...اس پر بیت چکی تھی - اس کے بعد وہ
...ڈیل سے زیادہ دیر بات نہ کر سکتی تھی -
...ملاقات کرنا بھی اس کے لئے خطرہ
...خالی نہ تھا - اور فرطِ غم میں وہ اس کے
...کا جواب بھی نہ دے سکتی تھی - وہ
... — شائد وہ اپنے کمرہ میں جا کر جی
...ہونا چاہتی تھی —— "الفاڈیل" نے سوچا
...بات ہو سکتی ہے - اس نے پہلی بار مرجینا
...روتے دیکھا تھا - اگرچہ اس کے لبوں پر
...مسکراہٹ دیکھنے کا اُسے کبھی موقعہ نہ ملا تھا -
...کے کانوں میں یہ بھنک پڑی - کہ "پجاری"
...کی عورتوں کو اپنی ہوس کا شکار بنانا
...اور اس کے دستِ ظلم سے وہ عورت
...کبھی نہیں نکلی - جو ایک بار مندر میں آئی
...لیکن اسے یہ کبھی وہم بھی نہ ہو سکتا تھا -
...پجاری جی کی نظرِ عتاب کبھی مرجینا پر بھی
...سکتی ہے - جو لڑکی تین برس سے ہزارہا
...نوجوانوں میں سے کسی ایک کو اپنی طرف متوجہ
...سکی - کسی کے دل کو نہ جیت سکی - وہ
...جیسے بڑے آدمی کے انتخاب میں
...سکتی ہے؟
الفاڈیل صرف اتنا ہی جانتا تھا - کہ
...مندر میں آنے والی ہر عورت کو اپنی
...کا شکار بنائے بنا یہاں سے
...نہیں دیتا - لیکن اسے ان تمام کالے

سرزمین بابل کا ایک دلچسپ افسانہ

میلطمہ کا مندر

(از منشی علاد لپوری)

کارناموں اور اس کی رنگ رلیوں کو دیکھنے کا موقعہ کبھی نہ ملا تھا - اگرچہ اسے اس کی شِشیتا میں آئے ۵ سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا تھا - اس کی وجہ شائد یہ ہو - کہ وہ خود ہی میں مست رہنے والا نوجوان تھا - نہ کسی سے زیادہ بات کرنے کی اُسے عادت تھی - نہ دوسروں سے زیادہ میل جول بڑھانے کا سودا - اپنے کام سے کام - صبح و شام پوجا میں شامل ہونا - اور اپنے کمرہ میں آ کر پڑھنے لگنا - اس کے دل پر منقش تھا - کہ یہ مندر ہے - اور اس جگہ کا واتاورن پاک اور پوتر ہے - لیکن ان سیاہ کارناموں کی کہانی اسے بہت دیر تک سننے کو نہ ملی - کیونکہ اس نے اس تین چار سال کے عرصہ میں کسی سے واقفیت پیدا نہ کی - وہ بہت کم شہر میں جاتا تھا - جاتا بھی تو کام کے لئے - کام ختم ہوتے ہی اپنے مندر کو لوٹ آتا - وہ مندر میں پوجا کو آنے والی استریوں اور لڑکیوں کو ماں بہن کی درشٹی سے دیکھتا - پجاری کی کئی ایک داسیاں بھی تھیں - ان میں سے ایک سلفینہ کی مسکراتی نگاہیں نتھی سے الفاڈیل پر پڑنے لگی تھیں - جب سے وہ آیا تھا - کسی بھی عورت کو جو پرستش کی غرض سے مندر میں آتی تھی - یا رہتی تھی - کسی سے ملنے یا بات کرنے کی اجازت نہ تھی - پجاری کی مخصوص داسیاں الفاڈیل کے پاس کسی نہ کسی کام سے آتی رہتی تھیں - سلفینہ جب بھی الفاڈیل کے پاس آتی - تو کچھ نہ کچھ وقت اِدھر اُدھر کی باتوں میں ضرور خرچ کرتی - وہ پہلے آتے ہی اشارۃً ان سب گناہوں کا حال کہتی - جو اس مندر میں پجاری جی کے کمرہ میں رات کی تاریکی میں ہوتے تھے - جنہیں وہ کبھی دلچسپی سے نہ سنتا تھا - دراصل اس کی سمجھ میں ہی اس کی باتیں نہ آتی تھیں - کیونکہ وہ کچھ بے فکر سا نوجوان تھا - جسے دوسروں کے جھگڑوں سے بہت کم دلچسپی ہوتی ہے - لیکن جب سلفینہ اس کے زیادہ قریب ہوتی گئی - اور اس کی بے پرواہیوں اور بے رُخیوں سے چوٹ کھائی گئی - تو اس بات کا خدشہ نہ رہا - کہ وہ اس کی شکایت پجاری سے کریگا - اس طرح وہ آہستہ آہستہ اسے سب باتیں کھول کر بتانے لگی - اس نے سوچا - شائد وہ اسی طرح اس کے دل پر قبضہ کر سکے - لیکن حقیقت یہ تھی - کہ الفاڈیل اچھے اخلاق کا نوجوان تھا - وہ ان سب باتوں کو سن کر تڑپ اُٹھا - اُسکے دل میں خیالات کا ایک تلاطم برپا ہو گیا - اس نے چاہا - کہ کسی نہ کسی طرح اس پاپ کے گڑھ کو فتح کر کے اس مندر کی پوترتا کو کلنک لگنے سے بچالے - لیکن جب وہ پجاری کی شکتی - اس کا رُعب - اس کی شان دیکھتا - تو خود کو بے بس اور مجبور پاتا - واجب تک تو پجاری کے اشاروں پر چلتا تھا - مندر میں آ کر اس کے چرن چھوتا تھا - پھر اس کے لئے یہ کیسے ممکن تھا - کہ پجاری کے خلاف بغاوت کرے - اور اگر کرے - تو زندہ بچ نکلے - لیکن اس کیلئے اب وہاں زیادہ دیر ٹھہرنا بھاری ہو رہا تھا - وہ جلد از جلد اس مرکزِ گناہ سے نکل جانا چاہتا تھا +

اُس دن سلفینہ نے ایک حرکت ایسی کی - جس پر اس نے اُسی رات کو اس شہر و مندر کو خیر باد کہہ کر بھاگ جانے کا ارادہ کیا - وہ واقعہ کیا تھا؟ اس دن صبح کو طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ پوجا کے وقت اُٹھ نہ سکا - دیر ہو رہی تھی - پوجا کا وقت ہو گیا تھا - اسے بُلانے کے لئے سلفینہ اس کے کمرہ میں آئی - اس نے سمجھا - کہ اس کی طبیعت کچھ اُداس ہے - شائد بخار آ رہا ہے - اس لئے آج وہ پوجا میں شامل نہ ہو سکیگا - خلوت کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے سلفینہ نے بے حیائی سے مسکراتے ہوئے کہا —— "اُداسی تو میں ابھی دور کئے دیتی ہوں" —— چنانچہ اس نے ایک ناچ دکھایا - جسے دیکھ کر الفاڈیل نے ایک خشک ہنسی سے اس کے فن کی داد دی - جسے اس کی محبت میں اندھی نے اپنی جیت سمجھا - اور فرطِ جوش میں اس کے گلے میں باہیں ڈال دیں - اور اس کے لبوں کو چوم لیا - پھر بھی یہ اس کا پہلا قدم تھا - پیشتر اس کے کہ الفاڈیل اس کی اس حرکت کا کوئی جواب دیتا - سلفینہ جلدی میں اُٹھ کر مندر کی طرف چلی گئی +

وہ بہت خوش تھی - مانو برسوں کی تپسیا اس کی آج سپھل ہوئی ہو - وہ تو چلی گئی - اور

رِشی کی تصویر اور مورتی پوجا

لوگ مجھ سے کہتے ہیں "تم بھی مورتی پوجک ہو - تم نے بھی تو سوامی دیانند کی تصویر اپنے کمرہ میں لٹکا رکھی ہے - مانا تم اسے جل نہیں چڑھاتے - اسے بھوگ نہیں لگاتے - گھنٹہ نہیں بجاتے اسے اشنان نہیں کراتے - اس کا شرنگار نہیں کرتے اس کا سوانگ نہیں بناتے لیکن اسے نمسکار تو کرتے ہی ہو - اس کے سامنے سر تسلیم تو جھکاتے ہی ہو - کبھی کبھی پھولوں سے اس کی تعظیم بھی کرتے ہو - یہ پرستش نہیں - تو اور کیا ہے"؟

جواب دیتا ہوں - کہ —"صاحب اس تعظیم اور پرستش میں فرق ہے - بہت بڑا فرق ہے - میں اسے اپنے کمرہ میں اس لئے نہیں لٹکائے ہوئے ہوں - کہ اس کے درشن سے میری نجات ہو گی - اور میں تناسخ کی قیدوں سے آزاد ہو جاؤں گا - محض اس کی صورت دیکھنے سے میرے سارے پاپ دُھل جائیں گے - یا میں انہیں خوش کر کے اپنا مقدمہ جیت جاؤں گا - دشمن پر فتح پا جاؤں گا - یا اور کسی طریقہ سے میرا دینی یا دُنیاوی مقصد حل ہو جاویگا - میں اسے صرف اس وجہ سے اپنے کمرہ میں لٹکائے ہوئے ہوں - کہ سوامی جی کی زندگی کا اعلےٰ اور پاکیزہ معیار ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے رہے - جس وقت اہلِ دُنیا کے برتاؤ سے دِل بیزار ہو - جس وقت ترغیبات سے قدم میں لغزش ہو - یا انتقام کی خواہش سینہ میں موجزن ہو - یا زندگی کی کٹھن منزلیں ہمت کو پست کرنے لگیں - اس وقت اس مقدس صورت کے درشنوں سے دِلِ بے قرار کو سکون نصیب ہو - پائے ثبات قائم رہے - اور عفو و تحمل کے راستہ پر چل سکیں - اور میں تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں - کہ اس تصویر سے مجھے فیض پہنچا ہے - اور ایک بار نہیں کئی بار +

(سورگیہ منشی پریم چند بی - اے)

بغیر یہ جانے کہ اس حرکت نے الفاڈیل پر کیا اثر کیا ہے؟ لیکن اس کے تن بدن کو آگ لگ گئی۔ اگر ایک منٹ بھی اور ٹھہرتی تو اسے محبت کے جواب میں تھپڑ کھانا نصیب ہوتا۔ یا وہ دھکا دے کر اس کی بے حیائی پر لعنت بھیجتا۔ لیکن شاید یہ اس کی قسمت ہی تھی۔ کیونکہ محبت کے ٹھکرائے جانے پر عورت انتقام کے لئے کمربستہ ہو جاتی ہے۔ خواہ اس کے لئے اسے جائز و ناجائز جو کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اگر وہ اس سے بری طرح پیش آتا۔ تو ممکن تھا۔ وہ اس پر دست درازی کا الزام لگاتی۔ اور پجاری سے شکایت کر دیتی۔ اور یہ سلفینہ کی بھی خوش قسمتی تھی۔ کہ اُسے اس کی حرکت پر الفاڈیل کی طرف سے جواب پانے کا موقعہ نہ ملا۔ اس واقعہ کا اس پر اثر یہ ہوا۔ کہ اس نے اس رات کو مندر چھوڑ کر بھاگ نکلنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ ایسی گناہ بھری جگہ میں اور زیادہ دیر نہ ٹھہر سکتا تھا۔ وہ جانے سے ایک بار پہلے مرجینا کو دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ اسی ارادہ سے مندر کی طرف جا رہا تھا۔ جب کہ پوجا کے آدھ یا پون گھنٹہ بعد اسے مرجینا راستہ میں ہی مل گئی۔ لیکن پریشان۔ بدحواس۔ اس کی اس حالت میں ہونے کی وجہ پوچھنے پر وہ رو دی۔ اور بغیر کسی سوال کا جواب دئے اپنے کمرہ کو بھاگ کھڑی ہوئی۔ وہ مندر کی طرف نہیں گیا۔ اپنے کمرہ میں لوٹ آیا۔ آکر چارپائی پر لیٹ گیا۔ اور سوچنے لگا۔ کہ مرجینا نے یہ سلوک آج کیوں کیا۔ آگے تو مجھے دیکھ کر اس کے چہرے پر رونق آ جاتی تھی۔ وہ اگر مسکراتی نہ تھی۔ تو کم از کم اس کی طرف دیکھا تو کرتی تھی التجا بھری نگاہوں سے۔ جن میں ایک سندیشہ ہوتا تھا۔ جو دل تک جا پہنچتا تھا۔ شاید وہ التجا بھری نگاہیں پریم کے تیر ہوتے تھے۔ الفاڈیل محسوس کر رہا تھا۔ کہ وہ مرجینا کی طرف دن بدن کھنچتا جا رہا ہے۔ محبت کسے کہتے ہیں۔ اسے معلوم نہ تھا۔ ہاں اس کے دل کو مرجینا کو دیکھے بنا بے چینی سی رہتی۔ جس دن اسے نہ دیکھ پاتا۔ رات بے چینی سے کٹتی۔ اس لئے وہ آخری بار جاتے وقت مرجینا کو دیکھ لینا چاہتا تھا۔ اور اگر ہو سکتا۔ تو دو باتیں بھی۔ چنانچہ ایک خواہش تو اس کی پوری ہو گئی۔ لیکن دوسری نہیں۔ اسے یہ بھی افسوس ہی رہا۔ کہ اگر اس پر کوئی مصیبت آئی ہے۔ تو اس کی وہ اس دکھ کے وقت میں مدد بھی نہ کر سکے گا۔ اور ہمیشہ کے لئے اسے چھوڑ کر ایک ایسی

جگہ چلا جائے گا۔ جہاں مرجینا نہ پہنچ سکتی ہے۔ اور نہ اسے معلوم ہی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کہاں جا رہا ہے؟ پھر سے اس کے درشن کی امید تو عبث تھی +

مرجینا کو میلطمہ دیوی کے مندر میں آئے تین سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا تھا۔ لیکن ابھی تک وہ اس قید سے آزاد نہ ہوئی تھی۔ یہ میلطمہ دیوی کا مندر بابل میں ایک مشہور مندر تھا۔ اور میلطمہ پریم و آرزو کی دیوی سمجھی جاتی تھی۔ بابل مذہب کی وجہ سے ہر عورت کو زندگی میں ایک بار ضرور مذہبی عیاشی کا شکار ہونا پڑتا تھا۔ خواہ یہ عورت کیسی ہی نیک۔ باعصمت اور اعلےٰ حیثیت کی کیوں نہ ہو۔ ہر آٹھویں روز اطراف و مضافات کی عورتیں مندر میں مذہبی رسوم کی ادائیگی کے لئے آتی تھیں۔ یہ مندر ایک ندی کے کنارے کئی میل کے رقبہ میں ایک قلعہ کی شکل میں پھیلا ہوا تھا۔ مذہبی رسوم کی ادائیگی کا روپ یہ ہوتا تھا۔ کہ مندر کے صحن کو رسیوں سے چھوٹے چھوٹے حلقوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ ہر حلقہ میں ایک عورت بیٹھ جاتی تھی۔ اور دعائیں مانگتی تھی۔ کہ میلطمہ دیوی اپنے رحم و کرم سے اسے جلد فیض یاب کر دے۔ مرد ایک مذہبی فرض کی ادائیگی کا تصور لے کر اس مندر میں آتے تھے۔ اور ان حلقوں کو دیکھتے ہوئے گذر جاتے تھے۔ جو عورت کسی مرد کو پسند ہوتی تھی۔ اس کی طرف وہ مرد ایک سکہ پھینک دیتا تھا۔ جو نہایت معمولی قیمت کا ہوتا تھا۔ کوئی عورت اس سکہ کو واپس نہ کرتی تھی۔ خواہ یہ مرد کیسا ہی خراب۔ بدصورت۔ مفلس اور بدچلن کیوں نہ ہو۔ بعض اوقات کئی عورتوں پر کسی کی نظرِ انتخاب نہ جاتی تھی۔ ایسی عورتیں تب تک مندر میں پڑی رہتی تھیں۔ جب تک کہ وہ انتخاب نہ کر لی جائیں۔ ان جیسی کئی بدنصیب عورتوں میں سے ایک مرجینا بھی تھی۔ جسے مندر کی قید میں آئے تین سال سے زائد عرصہ ہو گیا تھا لیکن اس کی رہائی کی کوئی صورت نہ ہوئی تھی۔ اور یہ صورت تبھی پیدا ہوتی۔ جب وہ کسی کی آنکھوں میں قابلِ انتخاب جچ جاتی۔ وہ بدصورت بھی نہ تھی۔ البتہ شوخ۔ بے حیا۔ اور بے باک نہ تھی۔ وہ باعصمت۔ نیک اور شریف لڑکی تھی۔ جسے صحیح معنوں میں دیوی کہا جا سکتا تھا۔ شاید وہ اپنی شرمیلی عادت اور سوشیل سوبھاؤ کی وجہ سے اس مذہبی عیاشی سے بچ رہی۔ کیونکہ اس مرد کے ساتھ جو اسے انتخاب کے بعد لے جاتا اسے

کچھ ہی عرصہ رہنا پڑتا تھا۔ گویا یہ "مذہبی رسم" تھی۔ اس کے بعد وہ اپنے والدین کے پاس آ سکتی تھی۔ پھر وہ شادی کر کے اصلی خاوند کے پاس رہ سکتی تھی۔ ہر عورت کو اس مذہبی رسم کو ادا کر کے ایک مذہبی خاوند کے پاس کسی خاص عرصہ کے لئے رہنا ضروری ہوتا تھا۔ مذہب کے نام پر یہ ایک عیاشی تھی۔ جو نہ جانے کب سے بابل میں جاری تھی۔ کسی کسی کا تو کہنا ہے۔ کہ جب سے میلطمہ مندر کے پاس سے بہنے والی ندی بہہ رہی ہے۔ تبھی سے اس مندر میں یہ رسم چلی آ رہی ہے۔ اور اسے برداشت کیا جا رہا ہے۔ اس لحاظ سے تو وہ اس عیاشی کا شکار ہونے سے بچ گئی۔ لیکن پجاری کی چیرہ دستیوں اور دست درازیوں کا مقابلہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ اب تک تو وہ کسی نہ کسی طرح بچی رہی۔ شاید اس لئے کہ وہ اپنے بناؤ سنگار۔ رہن سہن۔ لباس اور سوندریہ کی چنداں پرواہ نہ کرتی تھی۔ نہ اس میں شوخی تھی۔ نہ وہ ادائیں۔ جو وہاں رہنے والی دوسری لڑکیوں میں دیکھنے میں آتی تھیں۔ دراصل پجاری کی خاص داسیاں اسی کام کے لئے مقرر تھیں۔ جو مندر میں آنے والی لڑکیوں کو بہکا پھسلا۔ اور لالچ و ڈر دے کر اس کے نفس کا شکار بنانے کے لئے انہیں تیار کرتی تھیں۔ وہ تھیں بھی مجبور۔ اس گناہ کی بستی میں آ کر وہ تب ظلم کے خلاف جد و جہد بھی نہ کر سکتی تھیں۔ کیونکہ اس قید سے چھٹکارہ پا کر بھی تو انہیں ایسے ہی حالات سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ اس لئے وہ جس قدر زیادہ بے باک۔ بے حیا۔ شوخ اور بن سنور کر رہتی تھیں۔ اسی قدر زیادہ "پجاری" کے نزدیک منظورِ نظر ہوتی تھیں۔ اور ان کے کھانے رہنے اور سیوا کے لئے داسیوں کا پورا پورا انتظام ہوتا تھا۔ اس زندگی کو ہی وہ غنیمت سمجھتی تھیں۔ ایسی لڑکیوں کی تعداد بے شمار تھی۔ وہ مندر میں مذہبی رسم کی ادائیگی کے لئے وہاں آتی تھیں۔ اسی لئے شاید مرجینا اب تک پجاری کے دستِ ظلم سے بچ سکی تھی۔ لیکن اس دن کے واقعہ نے اس کے دل کو بہت صدمہ پہنچایا۔ پوجا کے بعد پجاری کے چرنوں کو سپرش کرنے کے لئے جانے والی وہ آخری لڑکی تھی۔ پجاری اپنے شاہانہ ٹھاٹھ میں گدیلوں پر دراز تھے۔ جونہی اس نے پاؤں کو چھو کر پرنام کرنا چاہا۔ انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور اپنے قریب بٹھا لیا۔ مرجینا نے اسے پدرانہ شفقت خیال کر کے اس کے خلاف کوئی پروٹسٹ نہ کیا۔

لیکن انہوں نے دوسرے ہاتھ سے اس کی ٹھوڑی کو پکڑ کر اونچا کیا۔ اور اپنا منہ اس کے قریب لے جا کر اُسے چومنے کی کوشش کی۔ اس حرکت پر مرجینا کو بہت غصہ آیا۔ اور پجاری کا ہاتھ جھٹک دیا۔ اور وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ پجاری جی نے کچھ نہ پرواہ کی۔ نہ زیادہ کوشش ہی۔ شاید اس لئے کہ یہ دن کا وقت تھا۔ انہوں نے ہنس دیا۔ شاید یہ سمجھ کر کہ نادان لڑکی اس غصہ سے کیا بنتا ہے۔ آج نہیں۔ تو کل کو خود اس "اعزاز خاص" کو پانے کے لئے ترسے گی +

اس حرکت پر اسے بہت غصہ آیا۔ اس کے تن بدن کو آگ سی لگ گئی۔ وہ اپنے کمرہ کی طرف بھاگی۔ کہ راستہ میں الفاڈیل مل گیا۔ جس نے اُسے اس پریشانی کی حالت میں دیکھ کر دو تین سوال کئے۔ جن کا وہ جواب بھی نہ دے سکی۔ اس وقت وہ غم کے سمندر میں ڈوبی جا رہی تھی۔ اور جی بھر کر رونا چاہتی تھی۔ دل تو کرتا تھا۔ کہ ساری بات اس سے کہہ دے۔ لیکن نہ موقعہ تھا۔ نہ غصہ میں وہ کچھ زبان پر ہی لا سکی۔ کمرہ میں آ کر وہ خوب روئی۔ سارا دن روتی رہی۔ شام کو پوجا میں شامل ہوئی۔ الفاڈیل بھی گیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو کئی بار دیکھا۔ مرجینا کے چہرہ پر انتہائی اداسی تھی۔ مانو زندگی کی روح اس کے جسم میں نہ ہو۔ وہ پجاری کو پرنام کئے بنا اپنے کمرہ میں لوٹ آئی۔ اس نے خودکشی کا ارادہ کر لیا۔ وہ آج رات ندی میں ڈوب مرنا چاہتی تھی۔ لیکن مرنے سے پہلے سب دل کے راز الفاڈیل سے کہہ دینا چاہتی تھی۔ اس نے آدھی رات کو اس کے کمرہ میں جانے کا فیصلہ کیا۔ اور سونے کیلئے لیٹ گئی۔ لیکن نیند کہاں سے آتی۔ وہ سوچتی۔ مر جانے سے کیا یہ اچھا نہیں۔ کہ الفاڈیل سے اس قید سے بھاگ نکلنے کو کہوں۔ اس کا دل یہ ماننے کو تیار نہیں تھا۔ کہ الفاڈیل بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ اور کہ وہ "پجاری" کی گدی کو جو اس کے بعد اسے ملنے والی ہے۔ چھوڑ کر اس کے ساتھ بھاگ نکلنے کو تیار ہو گا۔ یہ خیال آتے ہی وہ موت سے ہم آغوش ہونے کے ارادہ کو مضبوط کرنے لگی۔ وہ بھاگ کر ماتا پتا کے ہاں تو جا ہی نہیں سکتی تھی۔ اس طرح کسی عورت کا بھاگ نکلنا۔ نہ صرف خود موت کو دعوت دینا تھا۔ بلکہ اپنے ماں باپ کی عزت اور جان کو بھی خطرہ میں ڈالنا تھا۔ اس لئے اس نے یہی فیصلہ کیا۔ کہ وہ اس ندی کی

(بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماج کی مانیتا اس لئے ہی نہیں۔ ... تما اور پرماتما کے وشے میں اُتم گیان لئے بھی کہ وہ مانو جیون ہے۔ بلکہ اس ... کے اُدرن بنانے کے لئے سب ... وں کو سلجھانے کی شکتی رکھتا ہے۔ ... دھارک تھا نیتک وکاس کے ... بلکہ پہلے ہی بودھک وکاس ہونا ... اوشیک ہے۔ یہ بودھک وکاس ... روپ شکھشا ہے۔ اور شکھشا ... ہے بھاشا اور لپی کے اُدھین ۔ ... نے بھارت ماں کی کڑی زنجیر ... کے لئے جنم کرت ذات پات ... بیچ کے قلعے کو جڑوں سے ہلا کر ... سوبھاو کرت ورن ویوستھا کا سُدھار ... سُدھار۔ اناتھ اُپکار۔ دلت اُدھار ... رکھ کر بھارتیوں کو ایکتا کے سوتر ... ہونے کا یتن کیا۔ کیا وہ آریہ سماج ... ایکتا کا کاریہ کرم بھول سکتا ... آریہ سماج کے پرورتک مہرشی ... کی کرانتی درشتا کا یہ جولنت ... ہے۔ کہ اس نے ہندی کو اس سمے ... جب کہ اس کا بھوشیہ اندھکار میں ... گجراتی ہوتے ہوئے ہندی ... سیکھی۔ اور پریوگ میں لا کر اُنھوں نے ... کی وِل دل سے اُٹھا کر ویاپک ... دیا۔ ناگری لپی اور ہندی کو آریہ ... روپ دے کر نہ کیول دھرم بھاشا ... ورت کی راشٹر بھاشا کے سنگھاسن ... کرنے کا شریہ سرو پرتھم آچاریہ ... دیانند کو ہی ہے ٭

... رشی دیانند نے اپنا جگت پرستھ ... ستیارتھ پرکاش ایوم انیہ ساہتیہ ... تک کو آریہ بھاشا میں ہی لکھ کر ... سنسکرت پنڈت منڈلی میں وِپلو مچا دیا۔ ... ہندی میں پستک لکھنے والے کو ... یا مانیہ نہ سمجھا جاتا تھا۔ اور وید ... ہندی میں لکھنا وید کا اپمان سمجھا ... پرنتو نربھیک سنیاسی نے اس ... پرواہ نہ کرتے ہوئے اُچیہ آدرش ... کی۔ تب مہرشی دیانند جیسے ... ودوان وید اُپدیشک تھا گمبھیر ... کر ہندی کا مان کرتے دیکھ بھارتیوں ... کھلیں۔ اور اُسے اپنانا پرارمبھ ...

... کے بعد آریہ سماج کو ہی یہ گورو ... ہے۔ کہ وہ جہاں بھی ویدک دھرم کا ... لے کر پہنچا۔ آریہ بھاشا کو بھی ساتھ ... ہندی بھاشی پرانتوں میں بھی آریہ

آریہ ورت کی راشٹر بھاشا

لیکھک:۔ پنڈت وید پرکاش جی وِدّیا واچسپتی۔ ویدک آشرم۔ کرشنا نگر۔ لاہور)

سنستھائیں ہندی کے ہی مادھیم پر آشرت ہیں۔ آریہ سکولوں اور کالجوں میں ہندی کو اَن واریہ وشے بنایا گیا۔ گوروکل ودیالیہ اور پاٹھ شالائیں کھول کر ہندی مادھیم سے ہی اُچیہ شکھشا کا آدرش پہلے پہل رکھا گیا۔ افریقہ امریکہ تھا یوروپ آدی میں بسنے والے پرواسی بھارتیوں کو پھر سے آریہ سنسکرتی اور آریہ بھاشا سے پریچت کرانے والا آریہ سماج ہی ہے ٭

اسی کی کرپا سے پنجاب جیسے اُردو بہولیہ پرانت میں جہاں کہ ہندی کو "کرڑ یاں دی بھاشا" کہا جاتا تھا۔ آج ہندی گورو کی درشٹی سے دیکھی جانے لگی ہے۔ نہ جانے کتنی پاٹھ شالائیں گرام گرام اور نگر نگر میں آٹے ورش کھلتی جا رہی ہیں۔ راتری پاٹھ شالائیں چلا کر اُدیمی آریہ پُرشوں نے لاکھوں ویوسائی لوگوں کو بھی ہندی کا پاٹھ پڑھایا۔ پری نامنہ آج پنجاب میں ہندی کا جو کچھ بھی ستھان ہے۔ وہ آریہ سماج کی ہی لگن کا پھل ہے ٭

کیول اتیت کے گیت گانے والے آج کے سنگھرش مئے سنسار کی دوڑ میں پچھڑ جاتے ہیں۔ بھوت کے پیچھے ہی پڑ کر بھوشیہ کھو بیٹھتے ہیں۔ ورتمان پنجاب میں ہندی گھات کرنے کو پرتیکش تھا اپرتیکش روپ میں بھینکر شڈ ینتر رچے جا رہے ہیں۔ اس کا ہمیں دھیان بھی ہے؟ گت ورش لاہور آریہ سماج کے وارشک اُتسو کے اوسر پر "راشٹر بھاشا سمیلن" میں کتنے ویکتی اُپستھت تھے۔ جنہوں نے سننے کی بھی رُچی دکھلائی۔ کیول پرتی ندھی سبھاؤں۔ شکھشا سنستھاؤں و سماج کی کارروائیوں تک ہی ہندی کو سیمت رکھ کر جیوت نہ رکھ سکیں گے۔ سنکوچت کشیتر بھاشا کا گلا گھونٹ دیتا ہے۔ جبکہ وکاست کشیتر اس میں پران سنچار کرتا ہے ٭

یدی آریہ سماج کے پرچار کو اب لیکچروں اور سمیلنوں تک ہی سیمت نہ رکھ کر جیون کے دَینک ویوہار میں لے آویں۔ پراتہ اُٹھنے سے لے کر راتری میں سو جانے تک کے آتم وش ویوہاروں میں یدی ہندی کے ہی پریوگ کا آگرہ کر لیویں۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ ہمارے واچک پروگرام اب مورت روپ دھارن کرنے لگے ہیں۔ کم سے کم پتر ویوہار میں کارڈ لفافوں منی آرڈروں پر پتہ ہندی میں ہی لکھنے کا ستیہ آگرہ کریں۔ ہندی کے ہی وگیا پنوں تھا سائن بورڈوں کو پسند کرنے لگیں۔ بول چال میں انگریزی تھا فارسی کے شبدوں کا استعمال نہ کریں۔ بلکہ شُدھ ہندی کے ہی شبدوں میں اپنا گورو ماننے لگیں۔ ٹریکٹ۔ بھجن پستکوں ایوم انیہ ساہتیہ کو آریہ بھاشا میں ہی پرکاشت کرنے کی ٹھان لیں۔ انہیں ہی پڑھنے کی رُچی رکھیں تو بنا کسی رکاوٹ کے آریہ بھاشا پنجاب میں پنپ سکے گی۔ یدی کیول لاہور میں ہی ایسا ہو جاوے۔ تو کچھ دنوں کے پشچات نہ کیول جیون دھاری منش ہی بلکہ جڑ وگیاپنوں کے کاغذ۔ دکانوں کے سر اور لاہور کی ایک ایک دیوار ہندی مئے ہو جاوے گی۔ دُنیا کی رات کس پرسنتا سے گذری ہے۔ یہ جاننے کے اِچھک سویرے اُٹھتے ہی ہندی کے سماچار پتروں کو ہاتھوں میں پکڑے نظر آئیں گے۔ ویوہارک سمسیاؤں کی گرنتھی سلجھانے کے لئے آریہ بھاشا کے ہی گرنتھ سبھی پڑھنا چاہیں گے ٭

آریہ پرچار کا ارتھ ہے آریہ بھاشا کا پرچار۔ آریہ لپی کا پرچار۔ آریہ ساہتیہ کا پرچار۔ اور آریہ سنسکرتی کا پرچار۔ وید پرچار تب تک ناٹو (ریت) کی بھیت (دیوار) پر کھڑا ہے۔ جب تک کہ آریہ بھاشا کا پرچار ہماری نس ناڑی میں نہیں ہو پاتا۔ کیونکہ ہمارے دھرم گرنتھ وید شاستر سب اسی آریہ بھاشا میں لکھے پڑے ہیں۔ اس لپی اور بھاشا کا ہماری سنسکرتی کے ساتھ گھنشٹ سمبندھ ہے۔ کیول اتنے پر ہی سنتوش نہیں۔ یہ بھاشا تو وگیان کی درشٹی سے بھی سمپورن اور نردوشی ہیں ہے۔ اب اوشیکتا ہے اسے سنسار کی دوڑ میں گتی شیل اور سرو پریہ بنانے کی ٭

اس بات سے ہمیں بہت سنتوش ہوتا ہے۔ کہ اس سمے پنجاب سے آریہ بھاشا میں کئی پتر پتریکائیں پرکاشت ہو رہی ہیں۔ کیول کھید اتنا ہے۔ کہ کتنا اس اُتر دائیتو کا انوبھو

(بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

سردار جسونت سنگھ ورما ٹوہانوی کی ایک نہایت دلچسپ اور تازہ تصنیف

سنگیت رشی دیانند

آریہ پبلک کی ایک عرصہ سے یہ زبردست خواہش تھی۔ کہ رشی دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر کو ایسے طرز پر کویتا کے اندر لکھا جاوے۔ جس سے جہاں سادھارن رِیتی سے پڑھنے کے کام آ سکے۔ وہاں رشی جیون کو بطور کتھا کے بھی لوگوں کو سُنایا جا سکے۔ بے شمار ان تقاضوں کے علاوہ جو مصنف کو بذریعہ خطوط آریہ پبلک کی طرف سے اس کتاب کی تیاری کے لئے موصول ہوئے۔ اکثر سجنوں نے دُور دراز کے سفر کی تکلیف اُٹھا کر اور خود تشریف لا کر مصنف کو اس بے نظیر کتاب کی تیاری کے لئے آمادہ کیا۔ چنانچہ نہایت مسرت کیساتھ یہ خوشخبری آپ تک پہنچائی جاتی ہے کہ جس کتاب کی تیاری کیلئے آریہ پبلک ایک عرصہ سے چشم براہ تھی۔ وہ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ مہرشی کے جیون کو اس خوبی سے حوالۂ قلم کیا گیا ہے۔ کہ اس کتاب کو پڑھ کر ایک کٹر سے کٹر مخالف بھی ان کا معترف و مداح بن جاتا ہے۔ رشی جیون کی کتھا کرنے کے لئے یقیناً اس سے بہتر کتاب آپکو نہ مل سکے گی۔ طرزِ تحریر۔ مضمون کی بندش اور عبارت آرائی کی ضمانت کے لئے محض مصنف کا نام ہی کافی ہے۔ جن کے زورِ قلم نے منالفوں تک سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہاف ٹون بلاک کی ۹ عدد تصاویر نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی چار چاند لگا دئے ہیں۔ ملاحظہ اور مطالعہ کیجئے۔ ہماری صداقت اور مصنف کی لیاقت کا خود بخود اندازہ ہو جائیگا ٭

کاغذ نفیس۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت اُردو بارہ آنے (۱۲) ہندی ایک روپیہ (عہ) بڑھیا سنہری جلد سمیت چار آنے زیادہ ہوں گے۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا ٭

ملنے کا پتہ:۔

گپتا اینڈ کمپنی مقام ٹوہانہ ایس۔ پی۔ ریلوے

Digitized by eGangotri

سوامی دیانند

(لیکھک:- لالہ اندرسین جی وکیل انبالہ شہر)

سوامی دیانند سرسوتی جی اپنے زمانہ کے پورن رشی تھے۔ پورن ودوان تھے۔ وہ نہ صرف بھارت ورش کے کلیان کے لئے ہی پیدا ہوئے تھے۔ بلکہ دنیا بھر کے اُدھار کے لئے بھی۔ اگر یسوع مسیح نے بائیبل ساری دنیا کی خاطر دی۔ حضرت محمد صاحب نے قران دنیا کی خاطر دیا۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ مہرشی دیانند نے بھی ویدوں کا پنر اُدھار سنسار کی خاطر ہی کیا۔ تواریخ دنیا گواہ ہے۔ کہ وید بنی نوع انسان کی خدمت۔ پروپکار۔ آشتی اور امن۔ پریم اور نمرتا سکھانے والے ہیں۔ اور اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان کی تعلیم دنیا کے کونہ کونہ اور گھر گھر میں پھیل جائے۔ اور چاروں طرف سکھ اور شانتی کا راجیہ ہو۔ اسی لئے ان کی یہ تعلیم ہے۔ کہ "سارے سنسار کو آریہ بناؤ"۔

رشی دیانند نے ویدوں کا ترجمہ پراچین رشیوں کے آشے کے مطابق کیا۔ اور سدھ کیا۔ کہ ویدوں میں نہ کوئی تواریخ ہے۔ نہ کسی دیوی دیوتا کی پوجا لکھی ہے۔ بلکہ صرف ایک برہم کی پوجا ہے۔ ویدوں میں تمام ستیہ ودیائیں جو انسان کو موکش پراپت کرانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور جن کا جاننا سب کے لئے اوشیک ہے۔ بیج روپ سے درج ہیں۔ ان میں مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ۔ اگنی جل وایو کی پوجا۔ کسی انسان کی پوجا۔ گورو ڈم کی پوجا کہیں درج نہیں۔ ویدوں نے جیو اور پرکرتی کے اپنے اپنے ستیہ گن ظاہر کئے ہیں۔

مہرشی دیانند نے ایشور کی سچی پوجا اور مکتی کے سچے سادھن ویدوں سے نکال کر لوگوں کو دکھائے۔ جو کہ سائنس کے عین مطابق۔ بالکل مکمل اور سچے ہیں۔ جن پر چل کر ہر ایک انسان مکتی حاصل کر سکتا ہے۔ اُنہوں نے ثابت کیا۔ کہ دنیا میں پرمیشور کی طرف سے وید ہی سرشٹی کے آدمیں رشیوں پر الہام کی صورت میں نازل ہوئے۔ دیگر کوئی بھی الہام دنیا میں موجود نہیں۔ سب محض انسانی تصنیفیں ہیں۔

ویدوں کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مہرشی نے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ اور اس کے دس مہان اصول بنائے۔ جن سے تمام دنیا کا اُدھار ہو سکتا ہے۔ سوامی جی کے زمانہ میں بھارت کی نہائیت ابتر حالت تھی۔ انیک مت متانتروں کا جال چاروں اور پھیل رہا تھا۔ جو کہ ایک دوسرے سے مذہب کے نام پر لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ اودیا اور جہالت نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ ویدوں کی ودیا ارتھات ایشوری گیان بالکل لوپ ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ لوگوں کو ویدوں کے نام بھی یاد نہیں رہے تھے۔ مورتی پوجا پورانک تعلیم چاروں اور پھیلی ہوئی تھی۔ ویدوں کی جگہ پورانوں نے لے لی تھی۔ ستیہ دھرم اور پروپکار کا خیال نام کو بھی موجود نہ تھا۔ لوگ منتیوں کی۔ دیوی دیوتاؤں کی اور گوروؤں کی پوجا و مردم پرستی میں غلطاں تھے۔ ایسے جہالت کے زمانہ میں سوامی جی نے ویدوں کا پرچار پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا ہاتھ میں لے کر ہردوار ہر کی پوڑیوں سے شروع کیا۔ اور اس تواریخی اور نہائیت اہمیت والے مقام پر کنبھ کے میلہ پر ویدوں کا پرچار کر کے رشیوں کی آتماؤں کا آشیرواد حاصل کیا۔ اور اس آشیرواد کے پھل اور ایشور کی کرپا سے اب ان کا لگایا ہوا آریہ سماج روپی پودا پھلتا پھولتا جا رہا ہے۔ اور اپنی میٹھی خوشبو چاروں اور پھیلا رہا ہے۔ وہ دن دور نہیں۔ جب یہ بھارت ورش کو ہی نہیں۔ بلکہ سارے سنسار کو معطر کر دے گا۔ اور سکھ اور شانتی کا راجیہ لا دے گا۔ تمام مت متانتر شانت ہوں گے۔ اور ایک پرماتما کی پوجا گھر گھر پھیل جاوے گی۔

سوامی جی کے ہندو جاتی پر بڑے اُپکار ہیں۔ اُنہوں نے اسے نوجیون دان دیا۔ اُنہوں نے اونچے سے اونچے آدرش جو کسی قوم جاتی کی ترقی کے لئے ہو سکتے ہیں۔ ہندو جاتی کے سامنے رکھے۔ جن کا لوگوں کو ان سے پہلے خواب و خیال بھی نہ تھا۔ انہوں نے بتلایا۔ کہ ویدک کال میں آریہ جاتی کتنی اُچیہ اور شائستہ تھی بھارت ورش اعلیٰ تہذیب و تمدن کا گہوارہ تھا۔ تمام دنیا پر آریوں کا راجیہ تھا۔ اور اُن کی ہر جگہ بڑی قدر و منزلت تھی۔ مہرشی دیانند اونچے آدرش کی طرف ہندوؤں کو لے جانا چاہتے تھے۔ اور اُن کی ایک متحدہ قوم بنانا چاہتے تھے۔ اس کے لئے اُنہوں نے ایک وید کے جھنڈے تلے آنے کی ہندو جاتی کو دعوت دی۔ اور ایک ایشور کی پوجا بتلائی۔ سنگھٹت ہونے کیلئے ایکتا کا پاٹھ پڑھایا۔ اور پورنتا اُچیتا حاصل کرنے کے لئے اُنہوں نے ہر پرکار کی ترقی کے اصول ان کے سامنے رکھے۔ جسمانی ترقی کے لئے انہوں نے برہمچریہ سروتم ذریعہ بتلایا۔ اور لوگوں کو اندریہ نگرہ اور پرانایام کے اصول بتلائے۔ بیہودہ رسموں کو بند کرنے کی تلقین کی۔ تاکہ لوگ ان پر لوگ فضول دھن برباد نہ کر کے تفکرات کی زندگی سے آزاد ہوں۔ اور خوشحالی کی زندگی بسر کریں۔ ذہنی ترقی کی خاطر انہوں نے ہندی اور سنسکرت سے پریم بتلایا۔ تاکہ یہ سوادھیائے شیل بنیں۔ اور اپنے بزرگوں کے لٹریچر اور خیالات سے ان کا سمبندھ بنا رہے۔ اور ودیا حاصل کرنے اور راشٹری بھاشا ہندی پڑھنے اور بولنے پر زور دیا۔ ہندی کی تعلیم لازمی قرار دی۔ دھارمک ترقی کے لئے اُنہوں نے نہ صرف دھرم کے اصولوں کا پرچار کیا۔ بلکہ ویدوں کے ایشوری گیان کو چاروں طرف پھیلایا۔ ہندو دھرم کے ورودھیوں کو ترک کے زبردست ہتھیار سے مات کیا۔ جہاں ہندو ہندو دھرم کے خلاف ایک بھی سوال کا جواب نہ دے سکتے تھے۔ اور اسی لئے ہزاروں کی تعداد میں دھڑا دھڑ عیسائی اور مسلمان ہوتے جاتے تھے۔ وہاں ورودھی سوامی جی کے ایک بھی اعتراض کی تاب نہ لا سکے۔ اور ان کو ویدک دھرم کی سچائیوں کے سامنے سر تسلیم کرنا پڑا۔ پولٹیکل ترقی کے لئے انہوں نے سوراجیہ پر بڑا زور دیا۔ اور سوراجیہ کا لفظ سب سے پہلے لوگوں کے سامنے رکھا۔ ان سے پہلے کوئی اس کو جانتا بھی نہ تھا۔ اُنہوں نے بتلایا۔ کہ غیر قوم کا راجیہ خواہ کیسا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ وہ اپنے راجیہ کے برابر کبھی نہیں ہو سکتا۔ اُنہوں نے ہندوؤں کو آپس میں نمرتا اور پریم کرنا سکھایا۔ قوم کے کسی حصہ پر مصیبت نازل ہو اس پر تن من وارنا سکھایا۔ ذات پات اور چھوت چھات کی لعنت کے خلاف آواز اُٹھائی۔ اور مدتوں سے بچھڑے ہوئے عیسائی اور مسلمان بھائیوں کو گلے لگانا سکھایا۔ ایسے مہان رشی کو بارم بار پرنام ہے۔

چھپ گیا! چھپ گیا!! چھپ گیا!!!

شری سوامی راج نارائن جی ارمان کی مشہور گمراہ کن کتاب "چیتاونی" کا دندان شکن جواب

حجم ۳۵۲ صفحے

قیمت ایک روپیہ ۱عہ

"چیتاونی پرکاش" (اُردو)

جس کو پنڈت منسارام جی ویدک توپ ہیڈ اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کیا ہے۔ اس کتاب میں چودہ ۱۴ ادھیائے ہیں۔ جن میں مفصلہ ذیل مضمونوں پر بحث کی گئی ہے:۔

(۱) آریہ سماج کیا ہے؟ (۲) آریہ سماج کے دشمن اور ان کی حقیقت (۳) آریہ سماج پر اعتراضوں کا جواب (۴) تقدیر کی نسبت تدبیر زبردست ہے (۵) آلسیہ واد کے غلط اصول۔ (۶) پیشینگوئی کی اہمیت (۷) پبلک کو ٹھگ کر کھانے کی باتیں (۸) جنم پتری اور پیشینگوئیاں (۹) پھلت جیوتش کا عجائب گھر (۱۰) ارمان جی کا گیاسٹک (۱۱) نوگرہ سمیکشا (۱۲) میگ دیو سمیکشا (۱۳) کیا نگوں کا انسانی کرموں سے تعلق ہے (۱۴) پرمیشور کا اوتار۔

ہر ایک آریہ سماجی کو یہ کتاب خود پڑھ کر سینکڑوں آدمیوں کو پڑھانی چاہیئے تاکہ چیتاونی کا پھیلایا ہوا زہر دور ہو سکے۔ اور پبلک پھلت جیوتش کے پھندے سے بچ سکے۔

ملنے کا پتہ

مہاشہ ہنسراج جی وئید بھوشن منتری آریہ سماج جاکھل ضلع حصار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج اور راج نیتی

(از قلم رائے صاحب بابو لکھن لال جی سیٹلمنٹ کمشنر ریاست دیواس جونیر)

اور وقت کی نزاکت

اگر یہ ضرورت ... پرشن ابتدا ہی سے طے ... کے لحاظ سے یہ ... کہ آریہ سماج کو بحیثیت مجموعی ... ہو چکا تھا۔ ... راج نیتی میں بھاگ نہیں لینا چاہیئے۔ البتہ ... انفرداً راج نیتی میں بھاگ لینے کی کھلی ... اجازت ہے۔ اس نیم کو آریہ سماج اور ... نے جس مستقل مزاجی۔ اکادھ ... پرشوں ... اتساہ اور دلیش بھگتی کے جذبہ سے ... ہو کر پالن کیا۔ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ... کیونکہ ویدک سبھیتا اور ویدک دھرم کے ... اصولوں میں دیش بھگتی کو مہتو پورن استھان ... حاصل ہے۔ ویدوں میں مذکورہ راج نیتی ... دھرم سے گہرا تعلق ہے۔ اس لئے ویدک ... دھرم کے انویائیوں میں دیش بھگتی کا ... ہونا سوابھاوک ہے۔ ویدک دھرم میں ... دیش بھگتی کا بھاؤ تو جو ہر کوٹ کوٹ کر بھرا ... ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دیش بھگتی کا ... بھاؤ پیدا کرنے کے لئے جداگانہ تعلیم ... اور اصول رائج کرنے کی ضرورت نہیں ... آریہ سماج کا جیون ہندو دھرم ... میں تازگی۔ انقلاب اور بیداری لانے ... کے لئے ہوا ہے۔ تاکہ سارے ... سنسار میں ویدک دھرم کا ڈنکہ ... بجا کر "کرنونتو وشوم آریم" کے ... انوسار سارے جگت کو آریہ ... بنایا جاوے۔ اس کا سن آج ... سارے بھارت ورش میں ہی نہیں ... بلکہ سنسار میں ویدک دھرم کی دھوجا ... لہرا رہی ہے۔ اور وہ دن جلد ... آنے والا ہے۔ جب سنسار ... کے راج نیتگیوں کو ویدک راج ... نیتی کے آگے سر جھکانا پڑے گا۔ ... ویدک دھرم ایشور بھگتی کے ساتھ ... ساتھ راج نیتی کی تعلیم دیتا ہے۔ ... اسی لئے کہا جاتا ہے۔ کہ جو منش ... ایشور بھگت نہیں۔ وہ ایشور بھگت ... نہیں ہو سکتا۔ اور جو ایشور بھگت ... نہیں۔ وہ اس سنسار ساگر کو پار ... کرنے میں سدا اسمرتھ رہے گا۔ ... اسی لئے ویدک دھرم میں راج ... نیتی کو بھی استھان پراپت ہے۔ ... ... کو شریر ہیں۔ بھارت ... ورش کی راج نیتی دھرم کا انگ ... ہے۔ اور وہ دیش بھگتی کی کھلی ... تعلیم ہے۔ جس سے منشیوں ... میں سادگی سچائی اور قربانی کا ... بھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ یہ سوال ہی ... پیدا نہیں ہو سکتا۔ کہ بھارت ورش

کی راج نیتی کیا ہوگی؟ کیونکہ بھارت ورش کی راج نیتی ویدوں میں وستار سے موجود ہے۔ جس کا منوجی نے منوسمرتی میں مفصل ورنن کیا ہے۔ مہابھارت کے بعد بھارت ورش کی راج نیتی کا آدھار دھرم نہیں رہا۔ یہی اس کی موجودہ ادھوگتی اور غلامی کا کارن ہے۔ بھارت کی اس ادھوگتی کو دیکھ کر مہرشی دیانند کو ستیارتھ پرکاش میں راج نیتی کو واضح طور پر بیان کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ شاستروں کا ادھین اور منن کیا جاوے تو یہ سدھ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ ہندو تہذیب میں دھرم اور راج نیتی اسی طرح اوت پروت ہیں۔ جس طرح شریر میں بجلی۔ جو بلا شاریرک پریکشا کے نظر نہیں آتی۔ اور جس کو ودوان ہی جان سکتے ہیں۔ اس لئے یہ ماننا پڑے گا کہ دھرم راج نیتی سے الگ نہیں۔

اس اوستھا میں آریہ جگت کے سامنے پرشن یہ ہے۔ کہ جس آریہ سماج نے ہمیشہ قوم اور ملک کی رہنمائی کی۔ تو ایسے سمے میں جب کہ سارا سنسار اور بھارت ورش بھی بڑے سنکٹ میں پڑا ہے۔ جنگ کے تباہ کن شعلے سنسار کو اپنی لپیٹ میں لے رہے ہیں۔ مسلم لیگ کے روز روز کے نت نئے مطالبات پاکستانی سکیم اور خاکساروں کے جھنڈ کے جھنڈ۔ اور اس کے علاوہ گورنمنٹ کی حکمت عملی سب مل ملا کر بھارت ورش کی ساماجک۔ شاریرک اور آتمک ترقی میں رکاوٹ کا باعث بن رہے ہیں۔ ایسے وقت میں آریہ سماج کا خاموش رہنا فرض سے کوتاہی کہلائے گا۔ کیونکہ سارے سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا سب سے بڑا فرض ہے۔ جنگ یوروپ کے بھیانک نظاروں نے بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ پاشوکتا ہے۔ اگر یہ اسی طرح جاری رہی۔ تو لازمی طور پر دنیا کی تباہی کا باعث ہوگی۔ یوروپ کی سبھیتا تو نشٹ ہوگی ہی۔ ساتھ ہی ایرشا دولیش اور نفرت سارے سنسار میں پھیل جاوے گی۔ اس لئے یہ امید کرنا۔ کہ کوئی طاقت سنسار کو اس تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے سامنے آئے۔ غیر ممکن نہیں ہو سکتی۔ ضرورت ہے۔ کہ اس وقت کوئی ایسی سکیم سامنے آئے۔ جو دنیا کو اس آفت سے بچانے کے لئے مفید ثابت ہو۔ اور خود بھی اس امانوشک۔ جنگ اور ایرشا دولیش کے شعلوں سے محفوظ رہے۔ آج تک آریہ سماج نے منش ماتر کی بھلائی اور اصلاح کے لئے ہزاروں کام کئے ہیں۔ لیکن اس پہلو پر اس نے اس وقت تک روشنی نہیں ڈالی۔ حالانکہ آریہ سماج کے پاس وید پرماتما کی دی ہوئی وہ امانت موجود ہے۔ جس کے پرچار سے منش ماتر کا کلیان ہو سکتا ہے۔ اور سنسار میں امن و امان کی نینو رکھی جا سکتی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ویدک دھرم کا پرچار ہو۔ اور وحشی ڈکٹیٹروں اور سامراجیہ والوں کو بتلا دیا جاوے۔ کہ مادہ پرستی کو چھوڑ کر ایشور بھگت ہو۔ کیونکہ تمہاری یہ مادہ پرستی اور خود غرضی دنیا کی تباہی کا کارن ہو رہی ہے۔ کیونکہ جب طاقت ضرورت سے زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔ تو گھمنڈ اور تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جب دولت اپنے انتہائی معراج تک پہنچ جاتی ہے تو عیش پرستی کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ فرانس جیسا طاقت ور۔ مالدار اور آزاد ملک عیش پرستی کا شکار بن کر اپنی خودداری اور آزادی کھو بیٹھا ہے۔ دنیا کو اس تباہی سے بچانے کے لئے ویدوں کا ڈنکہ سارے عالم میں بجایا جاوے۔ اور یہ کام اکیلا آریہ سماج ہی کر سکتا ہے۔ جس نے ہندو جاتی اور ہندو تہذیب کی رکھشا کی ہے۔ دکھ ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کر رہا ہو۔

ہیرے اور سونے والا اصلی
سدھ مکردھوج
رجسٹرڈ
ہر قسم کی کمزوری دور کر کے مکمل صحت عطا کرتا ہے۔ یہ طاقت کی تمام دوائیوں کا شہنشاہ اور موسم سرما کا تحفہ ہے
کمزوری صحت۔ کمزوری پٹھے۔ نامردگی اور تھکاوٹ کے لئے لاثانی اکسیر ہے
۳۵ سال سے استعمال ہو رہا ہے۔ ویدراج لالہ سرداری لال جی موجد "سپاری پاک"
رجسٹرڈ کی خاص ایجاد ہے۔ مرد و عورت دونوں کیلئے یکساں مفید ہے
قیمت ۱½ ماشہ ۴۸ خوراک دس روپے (غلو)
ملنے کا پتہ:- آریہ ویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور۔ قائم شدہ ۱۹۰۵ء
جالندھر ایجنٹ:- میسرز کاہن چند اینڈ سنز بھیرو بازار

Digitized by eGangotri

کیا آریہ سماج کو اپنی سنستھائیں بند کر دینی چاہئیں؟

(لیکھک :۔ پنڈت سومدت جی ودیا النکار آچاریہ گورو کل ۔ کورو کھشیتر)

آریہ سماج کے اخباروں میں اور سالانہ جلسوں کے اوسر پر دئے لیکچروں میں اکثر اس طرح کے خیالات سننے میں آتے ہیں۔ کہ :۔ آریہ سماج کی ترقی بند ہو گئی ہے۔ اور اس کی وجہ آریہ سماج کی سنستھائیں ہیں۔ آریہ سماج کے دھن کا بڑا حصہ ان سنستھاؤں کے چلانے میں لگ جاتا ہے۔ اور اس طرح وید پرچار کو جس میں کہ آریہ سماج کی ساری طاقت لگنی چاہیئے تھی۔ کافی دھن نہیں ملنے پاتا۔ اپنے ان خیالات کے ثبوت میں مضمون لکھنے والے یا لیکچرار مہودے آریہ سماج کے اس سنستھائیں کھولنے کے کام کا عیسائیوں کے کام سے مقابلہ کرتے ہوئے یہ بھی دلیل دیا کرتے ہیں۔ کہ عیسائیوں نے پہلے پرچار کا کام کر کے جب کروڑوں کی تعداد میں عیسائی بنا لئے تب کہیں جا کر انہوں نے سنستھائیں کھولنے کا کام شروع کیا۔ لیکن آریہ سماج نے اپنے جیون کے شروع میں ہی سنستھاؤں کے کھولنے اور اُن کے چلانے میں اپنی طاقت لگا کر اپنے اتی ہر بل پیروں پر آپ کلہاڑی ماری ہے۔ یہی وجہ وید پرچار کے لئے کافی دھن نہیں مل رہا۔ وغیرہ وغیرہ ✦

اس قسم کی باتیں سننے میں بہت ٹھیک معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اس قسم کے خیالات رکھنے والے سجن سنستھاؤں کے ذریعہ جو مفید کام ہو رہا ہے۔ اور ان سنستھاؤں سے جو نامعلوم طور پر وید پرچار کا کام ہو رہا ہے۔ اسے نظر انداز کر جاتے ہیں۔ ہماری تو اپنی رائے ہے۔ کہ آریہ سماج کو اور بھی زیادہ طاقت تعلیمی سنستھاؤں کے کھولنے میں لگانی چاہیئے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کو اپنا دھن سنستھاؤں میں نہ لگا کر وید پرچار کے کام میں لگانا چاہیئے۔ وہ صرف اُپدیشک اور بھجنیک رکھ کر ان کو جگہ جگہ بھیج کر لیکچروں یا بھجنوں کے دوارا ویدک سدھانتوں کے پرچار کو ہی وید پرچار مانتے ہیں ✦

لڑکے اور لڑکیوں کو تعلیم کے ذریعہ آریہ سدھانتوں کا گیان کرانا۔ اور اُن کو وید اور دیگر دھارمک گرنتھوں کا پڑھانا وہ شاید وید پرچار نہیں مانتے۔ ہمارا تو یہ سدھانت ہے۔ کہ خالی لیکچروں اور بھجنوں سے ہی اصلی پرچار نہیں ہوتا۔ اس سے لوگوں کے وچاروں میں کرانتی ہی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اصلی وید پرچار تو آریہ سدھانتوں کو بتلانے والے وید وغیرہ دھرم گرنتھوں کے پڑھنے پڑھانے سے ہی ہوتا ہے۔ ہم نے بہت سے آریہ سماج کے پرانے اور مشہور اُپدیشکوں کو دیکھا ہے۔ اور بہت کے بارے میں سُنا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے سدھانتوں پر لیکچر دیتے رہنے پر بھی اپنے جیون میں دیگر سناتنی لوگوں کی ہی طرح ڈھیلی نیتی والے رہے ہیں۔ وہ دیگر سناتنیوں کی ہی طرح خود دھونگ بناتے ہیں۔ چھوا چھوت مانتے ہیں۔ ذات پات کے جھگڑوں میں بُری طرح اُلجھے ہوئے ہیں۔ اور دیگر آڈمبروں کو بھی ماننے والے ہیں۔ اس طرح کے پرچارکوں سے اکثر پرچار کی بجائے

نقصان ہی پہنچتا ہے۔ ہماری تو پختہ رائے ہے۔ کہ لوگوں کے دل سے چھوا چھوت ذات پات وغیرہ کے ڈھکوسلے پرچار کے ذریعہ اتنی عمدگی سے نہیں نکالے جا سکتے۔ جتنی عمدگی سے کہ چھوٹے بچوں کو بچپن سے ہی پرانے سنسکاروں والے ماتا پتا سے علیحدہ کر کے اصلی تعلیم ویدک دھرم کی دے کر نکالے جا سکتے ہیں۔ آریہ سماج لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی ویدک دھرم کا وہ پرچار نہیں کر سکتا۔ جو پوراتنک سنسکاروں والی ماتائیں

کرتی ہیں۔ جن کو تیں سناتن دھرم کی بلا تنخواہ کی اُپدیشکائیں کہا کرتا ہوں۔ وہ بچپن میں ہی بچوں کے من میں اس پرکار کے بُرے سنسکار ڈال دیتی ہیں۔ اور وہ سنسکار اس قدر مضبوط ہو جاتے ہیں۔ کہ پھر بڑے ہونے پر لاکھ کوشش کرنے پر بھی نہیں بدلنے پاتے ✦ بچوں کے من پر پُرانے بُرے سنسکار نہ پڑنے پاویں۔ اس کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ آریہ سماج جگہ جگہ پر اپنی سب قسم کی شکشا سنستھائیں (تعلیمی ادارے) کھولے۔ اور چھوٹے چھوٹے بچوں پر آرنبھ سے ہی اچھے سنسکار ڈالے۔ اس جگہ یہ بات زور والے سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ سب سے زیادہ مفید سنستھائیں وہی ہوں گی۔ جو بچوں کو ہر۔ فقت ماں باپ اور دُنیاوی جھگڑوں سے علیحدہ رکھ کر پوتر (پاک) واتو منڈل میں ہی رکھنے ہر مرتھ ہوں گی۔ آج کل آریہ سماج کی طرف سے جو شکشا سنستھائیں کھلی ہوئی ہیں۔ وہ عام طور پر دو اقسام میں بانٹی جا سکتی ہیں۔ پہلی طرح کی سنستھاؤں میں کنیا پاٹھ شالائیں سکول اور کالج وغیرہ ہیں۔ اور دوسری طرح کی سنستھاؤں میں گورو کل۔ کنیا گورو کل اور اُپدیشک ودیالیہ وغیرہ ہیں۔ ان میں سے جو پہلی طرح کی سنستھائیں ہیں۔ جیسے کنیا پاٹھ شالائیں سکول کالج وغیرہ۔ یہ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ لیکن ان پر آریہ سماج کا کوئی خاص دھن نہیں خرچ ہو رہا ہے۔ ان سنستھاؤں پر ہونے والے خرچ کا بڑا حصہ فیسوں۔ سرکاری امداد اور پاٹھ شالاؤں۔ سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے لڑکے لڑکیوں کے ماں باپ سے مل جاتا ہے۔ اس لئے چھوٹے چھوٹے شہروں کی چھوٹی چھوٹی آریہ سماجیں بھی ایسی سنستھاؤں کو ذرا سی محنت سے چلانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ ان سنستھاؤں کے ذریعہ لڑکوں اور لڑکیوں کے من پر پوری طرح آریہ سدھانتوں کا اثر نہیں ڈالا جا سکتا کیونکہ وہ زیادہ وقت اپنے گھر میں ہی رہتے ہیں۔ تو بھی ان سنستھاؤں سے آریہ سماج کو جو فائدہ ہوتا ہے۔ وہ ان پر ہونے والے خرچ سے کہیں زیادہ ہوتا ہے ✦

دوسری قسم کی سنستھاؤں میں گورو کل کنیا گورو کل اور اُپدیشک ودیالیہ اور اسی قسم کی دیگر سنستھائیں ہیں۔ جو اپنی مرضی سے سرکار سے امداد نہ لے کر لوگوں سے ہی امداد یا دان کی یاچنا کر کے اپنا کام

(بقیہ صفحہ ۴۲ پر)

یتیموں کے مہربانو!

اِن پر اور بھی دیا کرو۔ یہ جاتی کے لال آپ جیسے دردِ دل رکھنے والوں کے ہی بیٹے ہیں۔ ان کے سر سے سایہ اُٹھ چکا ہے۔ یہ محبت کے بھوکے ہیں ✦

اِن جاتی کے اناتھوں

کا ہاتھ پکڑو۔ پرماتما نے جن کو دیا ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کو بھی دے کر کھائیں۔ جب بھی دان کا موقعہ ہو پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کو نہ بھولیئے۔ یہ ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ہیں ✦

اس یتیم خانہ میں اس وقت دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ دو ہزار (۲۰۰۰) کے قریب ماہوار خرچ ہے۔ جو آپ جیسے دانیوں کے دان سے ہی پورا ہوتا ہے۔ پرماتما نے آپ کو دیا ہے۔ آپ یتیموں کا حصہ ان کو دینے جا ہیئے۔ نقدی۔ کپڑا۔ بستر۔ دال۔ چاول لکڑی جو بھی دے سکیں دیں ✦

یقین رکھیئے

آپ کے دان کا مناسب ہی استعمال ہوگا۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

ہیرانند (آف امرودھارا) آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج اور ذات پات

(لیکھک :- شری پنڈت دھرم دیو جی شاستری - درشن کیسری دہرہ دون)

آریہ سماج کا مکھیہ کام سوشل ریفارم (سماج سدھار) ہی ہے - آریہ سماج کے ... رشی دیانند نے اس سچائی کو ... لیا تھا - کہ ہمارا دیش سماجک برائیوں ... ہی غلام ہوا ہے - اصل میں ہماری ... کا کارن مسلمان یا انگریز نہیں ... ہی ہیں - بچپن کی شادی اور کئی ... کی برائیوں کے کارن ہمارا دیش ... سے کھوکھلا ہو گیا تھا +

... کا دھیہ کیول ویکتی ... ہی نہیں - اپتو سماج اور دیش ... ہے جو کم نہیں ہے - ویکتیوں کے ... کا نام تو دیش ہے - جس دیش ... ہوسنکھیا - بیماروں - کمزوروں - ... کائروں اور ودیشی لوگوں کی ہو گی - ... دیش اپنی آزادی کو کب تک سُرکھشت ... سکتا ہے - سماج کی اوستھا کو ٹھیک بنائے ... کے لئے یہ ضروری ہے - کہ سب ... کو دھارمک - آرتھک اور راج ... درشٹی سے سمان روپ میں ہر پرکار ... ادھیکار پراپت ہوں - استفات کسی ... درشٹی سے اُنتی کرنے کا ادھیکار سب ... پرنتو ہمارے دیش نے تو سماجک ... اور راج نیتک تینوں درشٹیوں سے ... اردھ انگ استفات استری کو ادھیکار ... کر دیا تھا - ساتھ ہی چھوت کہلانے ... جاتیوں کے کروڑوں دیش واسیوں ... انسانیت کے ادھیکاروں سے بھی ... کر دیا تھا - جن جاتیوں کو اونچا ... ہونے کا ادھیکار پراپت تھا - ان میں ... آپس ہی میں اونچ نیچ کا بھید بھاؤ ... مانا جاتا تھا +

اس پرکار اگر دیکھا جاوے - تو ... دیانند کے آنے سے پہلے ہمارے ... میں راشٹریتا کی درشٹی سے ایکتا ... چنہہ نہ تھا - وِبھِنّتا - دھرم سنسکرتی - ... ادھیکار کسی بھی بات میں سمانتا نہیں ... اور یہ سب ہوتا تھا دھرم اور وید ... کے نام پر - مہرشی دیانند نے ... دیش کی اس بیماری کو پہچانا - اور ... بیماری کا کارن سماجک برائیوں کو ... اور سماجک برائیوں کو دور کرنے ... پربل اندولن اٹھایا - آریہ سماج ... کا بھی مکھیہ اُدیش ہے - اور ... سماج سدھار کی دشا میں آپ ... ہی کال میں بہت پرشنسنیہ ... ہے - اصل میں دیکھا جاوے - ... آریہ سماج اور اس کے مطابق کاریہ

کرنے والی انیہ سنستھاؤں نے سماج سدھار کے کشیتر میں جتنا کاریہ کیا ہے - اتنا ہی راج نیتک درشٹی سے بھی بھارت ورش آگے بڑھا ہے - ہمارے دیش میں تو سماج سدھار کے بغیر راج نیتک سدھار ہو ہی نہیں سکتا - ہرش کی بات ہے - کہ سنسار کے مہا پرش مہاتما گاندھی جی نے بھی رشی دیانند کے سماج سدھار کے پروگرام کو اپنایا ہے - جس سے کہ دیش بہت آگے بڑھ گیا ہے +

آریہ سماج نے دیش کی اُنتی کے لئے سماج سدھار کے لئے جو جو بھی پروگرام دیش کے سنمکھ رکھا - اس کو بہت پسند کیا گیا - آج آریہ سماج کے دوارا چلائے گئے مختلف کاریوں کو انیک بڑی بڑی سنستھائیں پورا کر رہی ہیں - آریہ سماج نے ہری جن سدھار کا جو اندولن اٹھایا تھا - "ہری جن سیوک سنگھ" نے آج اُسے ویاپک روپ میں اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے - استری سدھار کا کاریہ آج بہت آگے بڑھ گیا ہے - اب اس کے لئے آریہ سماج کو چنتا کرنے کی ضرورت نہیں - راشٹر بھاشا ہندی کا پرچار آج ہندی ساہتیہ سمیلن اور دوسری مختلف سنستھاؤں کے ہاتھوں سُرکھشت ہے - بھارت کی سنسکرتی کی رکھشا کا پرشن بھی اب آریہ سماج تک ہی سیمت نہیں رہا - دیش کے سبھی بڑے بڑے وچارک بھارت کی سنسکرتی کی اور دھیان دینے لگے ہیں - اور اس دشا میں اب اچھا جن مت تیار ہو گیا ہے - میرا ابھپرائے یہ نہیں ہے - کہ آریہ سماجی ان کاریوں کو نہ کریں - آریہ سماجی تو ان کاریوں کو کریں ہی - اور کرنا چاہیئے بھی - میرا مطلب تو صرف اتنا ہے - کہ آریہ سماج کی وششٹتا یہی رہی ہے - کہ اُس نے ہی ان تمام کاریوں کی طرف سب سے پہلے قدم بڑھایا ہے - جن کی طرف کہ دیش کی انیہ سنستھاؤں کا دھیان تب تک نہیں گیا تھا - بعد میں اُپیوگی سمجھ کر سب نے انہیں اپنا لیا - آریہ سماج کی وششٹتا یہی ہے - کہ اُس نے سنسان جنگل میں سے پگ ڈنڈی نکالی ہے - چاہے بعد میں اس پگ ڈنڈی نے سڑک ہی کی صورت کیوں نہ اختیار کر لی ہو +

آریہ سماج نے بہت اچھے کاریہ کئے ہیں - کیول اسی کے بل پر جیوت نہیں رہ سکتا - وہ تو اتہاس اور پچھوت کی ہی بات ہو گی - اس لئے ورتمان میں جینے کے لئے آریہ سماج کو کوئی ایسا پروگرام اپنانا چاہیئے - جس کو آریہ سماج ہی کر سکتا ہے - پہلے کئے ہوئے کاریوں کے ورنن ماتر سے آریہ سماج جیوت نہیں رہ سکتا - پرشن ہو سکتا ہے - کہ سبھی اُپیوگی کاریوں کی اور دیش کا دھیان جا چکا ہے - ششیش کوئی کاریہ تو رہا نہیں - ایسا کون سا کشیتر ہے - جس میں کیول آریہ سماج ہی مکھیہ روپ سے کاریہ کر سکتا ہے ؟ میں کہوں گا - ایسا ایک کشیتر ہے - جس کو آریہ سماجی ہی کر سکتے ہیں - اور لوگ اسے کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے - وہ ہے جنم کی ذات پات کا لیکچروں سے نہیں - بلکہ عملی روپ سے ورودھ - آریہ سماج کے کئی سدھارک اندرونی ذات پات کی دیوار سے ٹکر کھا کر چکنا چور ہو جاتے ہیں - آج آریہ سماج ذات پات کے جھمیلے میں پھنس کر موت کی اور جا رہی ہے - ہری جن سدھار - شدھی اور ان جیسے کئی اُپیوگی کاریہ ذات پات کے رہتے سپھل نہیں ہو سکتے - آریہ سماج نے ہی سب سے پہلے جنم مولک ذات پات کے خلاف آواز اٹھائی ہے - انیکوں آریہ سماجیوں نے ذات پات توڑ کر وواہ کئے ہیں - اس بارے میں جو قانونی اڑچن تھی - وہ بھی آریہ میرج ایکٹ سے اب دور ہو گئی ہے - یہ بات ٹھیک - پرنتو اتنے سے ہی کام نہ چلے گا - آریہ سماج میں بہوسنکھیا ایسے ویکتیوں کی ہونی چاہیئے - جو ذات پات توڑ کر وواہ کریں - اور ایسا کرنے کا ورت لیں - ہمارے آریہ سماج کی پرتی ندھی سبھاؤں کی درشٹی اس اور جانی چاہیئے - جو بہت تھوڑے خرچ سے ہی ذات پات توڑ کر وواہ آدی سمبندھ کرنے کا آدرش جنتا کے سامنے رکھیں +

عام سدھ مکردھوج سے چھ گنا فائدہ بخشنے والا

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی

کا

شٹ گُن سدھ مکردھوج

جوکہ

زیادتی کام اور عالمِ شباب میں بوجہ بے اعتدالی قوتِ مردانگی کی کمی - اعضاء رئیسہ کی کمزوری کو دور کر کے رگوں و پٹھوں میں قوتِ عظیم - نیا جیون اور نئی روح پھونک دیتا ہے - مایوس العلاج کو مثلِ شباب ہر طرح کی طاقت - جیون شکتی اور پُر لطف زندگی بخشتا ہے - غرضیکہ اس کا استعمال کایا کلپ رسائنوں سے بھی زیادہ فائدہ کرتا ہے +

قیمت فی ماشہ سات روپے (۳۲ خوراک)

(علاوہ محصول ڈاک)

فون نمبر ۲۷۷۷

قائم شدہ ۱۹۰۵ء

ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار - لاہور

...d by eGangotri

"اوم کا جھنڈا"

(از بابو رام جی گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

(۱)

اس دن غازی آباد سے علی گڑھ جانے کے لئے گاڑی تبدیل کی۔ تو ریل کے ہر ڈبے میں پیلے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے بہت سے دیہاتیوں کو دیکھا۔ میں نے ایک پیت وستر دھاری گرامین سے پوچھا:۔

"کہاں سے آ رہے ہیں آپ سب لوگ؟"

"ہم آ رہے ہیں "گوگا پیر" کے میلے سے"۔ ایک نے اُتر میں کہا۔

"گوگا پیر"؟ — میں نے کہا۔

"ہاں۔ہاں۔ تم نہیں جانتے بڑے ہی کراماتی پیر ہوئے ہیں۔ چوہان تھے چوہان۔ جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ منت مان لے۔ گود ہری بھری ہو جاتی ہے"۔

ایک دوسرے کسان نے اس سمبندھ میں اکبر سے کرلواجیونانے کے کئی راجاؤں کے قصے سنا ڈالے۔

دوسری طرف بیٹھے ہوئے ایک اور بردھ سجن بولے:۔

"واہ جی کی بات۔ اکبر کی رانی ننگے پاؤں گئی بیگم خود"۔

میں نے پوچھا — "تم آریہ سماج کو جانتے ہو؟"

ایک دوسرے کا منہ تکتے ہوئے ایک نے کہا — "ہمیں تمہاری بات سمجھ نا ہی بھات"۔

میں نے آریہ سماج کی بابت کہنا شروع کیا۔ تب ایک نے کہا —

"ہاں ایک بار آریہ سمات (آریہ سماج) کا لیکچر علیگڑھ سنا رہا۔ مگر ہمارے گرام میں کبھی کوئی سماج کا پنڈت ونڈت نہیں گیا"۔

وہ "گوگا پیر" کی کہانیاں کہے جا رہے تھے۔ اور میں پیچھے پیر دیا تھا اور اس کے سماج کی بات سوچ رہا تھا۔ لوگ کہتے ہیں اب آریہ سماج کی ضرورت نہیں رہی۔ اس کے سدھانتوں کا گھر گھر پرچار ہو چکا ہے۔ مگر گھر کو چھوڑیئے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج اور اس کے کاریہ کرتا کتنی ہی ڈینگیں ماریں۔ ابھی آریہ سماج کا پرچار بھارت کی اصلی جنتا میں نہیں ہوا۔ شہروں کے کچھ شردھالو بابو لوگوں میں بھلے ہی آریہ سماج کا پرچار ہو۔ مگر گراموں اور قصبوں میں ابھی آریہ سماج کہاں پہنچا ہے۔

(۲)

آریہ سماج میں ابھی تک سنیاسیوں کے لئے نہ تو مناسب شردھا اور مان ہے۔ اور نہ ہی آریہ سماج میں ان کا پرویش۔ بڑی عمر کے آریہ سماجی خود سنیاسی بنتے نہیں۔ اور یہ ایک کڑوی سچائی ہے۔ کہ دیتن ہوگا اُپدیشکوں کی۔ جن کی باتوں کا اب جنتا پر پربھاؤ پڑنے لائق پربھاؤ نہیں پڑتا۔ ایسے اُپدیشک بھی ہیں۔ جو بعض وقت اسنگت باتیں کہہ ڈالتے ہیں۔

اپنے ایک سبھاسد سے میں نے کہا۔ "آج آپ کے گھر ان دونو اُپدیشکوں کا بھوجن ہے"۔

بولے:۔ "بہت اچھا"۔

"پھر آپ ہی بھوجن لے آوے گا"۔

"یہ کیا کہا۔ پھر آپ ہی بھوجن لے آویگا۔ آپ خود جا کر بھوجن کرا نانا — سر لٹا سے کہنے لگے۔

اس دن آپ کے کہنے پر وہ پنڈت جی کو لے گیا۔ رات کو دیا کھیان میں انہوں نے کہا — "آج ہم ایک آریہ سجن کے گھر بھوجن کرنے گئے۔ تو بیٹھک میں سب سے پہلے ترتیب سے رکھے جوتوں کی قطار دیکھ کر سوچا۔ کہ یہ آریہ سماج کا گھر ہے یا موچی کی دوکان"۔

تب سے میں نے عہد کر لیا ہے۔ کہ سوائے سنیاسی مہاتماؤں کے کسی کو گھر میں بھوجن کرانے کے لئے نہ لے جاؤں گا۔

ایک نہیں انیک اسنگت باتیں کئی مہودے کہہ دیتے ہیں۔ سوامی سوتنترانند جی نے ایک سنت منڈلی کی بات سنائی تھی۔ ایک بار کسی گھر میں چینی کے استھان پر نمک چینی کے پاس پڑے برتنوں میں سے بھول کر گرہنی نے سنتوں کو نمک ڈال کر کھیر پروس دی۔ سنت مہاتماؤں نے نمک پڑی کھیر بھی کھا کر شکایت سوچک کوئی شبد تک نہ کہا۔ پیچھے پتہ لگا۔ تو کہا — کوئی بات نہیں سنیاسیوں کیلئے سب پدارتھ یکساں ہیں"۔

آج آریہ سماج میں سنیاسی مہاتما جی گنتی کے ہیں۔

(۳)

مہاشہ برج لال جی کے بھجن کا ایک بند تھا:۔

"یہ نگر کی شوبھا جس میں ہو سماج، تعصبات اور وہمات کی چھوڑ دیئے۔ خاص خاص نگروں کی سماجوں کو چھوڑ کر باقی جیون رہت معلوم ہوتی ہیں۔ میں نے اپنے ضلع کی ایک ایسی سماج کے سامائک بھائی سے اس سمبندھ میں کہا۔ تو کہنے لگے "کیا کریں۔ ہم وہاں تین ہی تو آدمی ہیں۔ باقی بکھرے ہوئے ہیں"۔

تین آدمی سن کر میں چونک پڑا — "ارے بھائی! تین تو بہت ہیں۔ تم اکیلے آریہ سماج کی جیوتی جگا سکتے ہو"۔

آج تو ہمارے اُپدیشک بعض وقت کم حاضری میں لیکچر دینا ہی ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن شری سوامی دیانند جی مہاراج جن دنوں سماج سنگٹھن کا کاریہ کر رہے تھے۔ اُن سے کسی نے پوچھا:۔

"کیوں سوامی جی! جہاں آریہ سماج نہ ہو۔ وہاں اکیلا آریہ سماجی کیا کرے؟"

مہاراج نے کہا:۔

"سماج ضرور قائم کرنا چاہیئے۔ اگر اکیلا آریہ پرش ہو تو مندر میں بیٹھ کر سوادھیائے کرے۔ دو ہوں۔ تو مل کر دھرم اور سماج سدھار سمبندھی وارتالاپ کریں۔ اور اس سے زیادہ ہوں۔ تو نیم پوروک ست سنگ لگانا چاہیئے"۔

یہ ہے رشی شکشا جس کے مرم کو ہم نے نہیں جانا۔ کاش کہ میں اور آریہ سماج کے دوسرے سجن اسے سمجھیں۔

آج ہم رشی نروان اُتسو منا رہے ہیں۔ لیکن رشی آگیاؤں کا رشی بچن امرت کا پالن کئے بغیر سب نرارتھک ہے۔ آؤ پرن کریں۔ کہ جہاں بھی چار آدمیوں کی بستی ہو وہاں اوم کا جھنڈا لہراتا نظر آئے۔ یہ اوم کا جھنڈا بڑے بڑے وشال مندروں میں بھی لہرائے۔ مگر اس کے لئے سب یکساں ہیں۔ مٹی کے کچے جھونپڑے ہوں یا پھوس کی کٹیائیں۔ ہر چھوٹے گاؤں میں آریہ سماج اور اوم کا جھنڈا لہراتا نظر آنا چاہیئے۔

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے سے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائیداد پر لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگانا ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ۳/۴ قیمت پر دیتا ہے (۵) رشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ صرف دس روپے کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں (۷) منڈل پستکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے۔ (۸) بے روزگار پڑھے لکھے آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) پراچین ویدک گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے (۱۰) چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا بہت مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے

چاروں وید مول معہ ہندی انوواد سنہری چودہ جلدوں میں۔ قیمت صرف ۴۲ روپے۔ کرایہ ریل معاف۔ آج ہی سیٹ منگوالیں۔ سام وید مکمل ایک حصہ میں قیمت چار روپے۔ یجر وید مکمل دو حصوں میں آٹھ روپے۔ اتھرو وید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں اٹھائیس روپے۔

ضرورت ہے ہر ایک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُپدیشکوں و شکشت استریوں کی۔

متھرا پرشاد شیوہرے منیجنگ ڈائرکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

"آریہ ورت" لاہور کے گراہک بنیں۔ چندہ سالانہ صرف دو روپے (دو ۲ روپے) ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

…اموں میں آریہ سماج کے پرچار و آریہ پرپتنھی کی ضرورت

(لیکھک:۔ بابو جگت رام جی سپروائیزر کارپوریشن رنگون)

…بڑے بڑے شہروں میں تو آریہ سماجوں کی طرف سے
…تیوہاروں کا باقاعدہ انتظام ہے۔ انہی کے ذریعہ سنسکار
…کرائے جاتے ہیں۔ ان سے آریہ سماج کا کافی پرچار ہو
…ہے۔ لیکن قصبوں اور دیہاتوں میں کچھ بھی نہیں۔ آریہ
…پرتی نِدھی سبھا کے پاس بھی اُپدیشک کافی نہ ہونے کی وجہ سے
…بہت کم پہنچتے ہیں۔ میں نے خود کئی گراموں کی
…سماجوں کی حالت دیکھی ہے۔ جہاں مہینوں تک سبھا کا
…اُپدیشک نہیں گیا ہے۔ اس کا پھل یہ ہوتا ہے۔ کہ
…آہستہ آہستہ وہ سماج برائے نام رہ جاتی ہے۔
…تو درکنار۔ ہفتہ واری ست سنگ بھی نہیں ہوتے۔
…کے مندر نامکمل پڑے ہیں۔ کئی مندروں میں براتیں
…اترتی ہیں۔ خوب حقہ نوشی ہوتی۔ اور تاش آدمی
…کھیلے جاتے ہیں۔

…گراموں میں جہاں ہزاروں ہندو بستے ہیں۔ اور
…میں آریہ سماج کا پرچار بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔
…پر کبھی بھی آریہ سماج کی طرف سے پروہت نہ ہونے
…کارن کوئی سنسکار نہیں کرایا جاتا۔ اور نہ ہی بچّوں کو
…کی لکھائی پڑھائی اور دھارمک تعلیم دی جاتی ہے۔
…وہاں میں مسلمانوں کی مسجدوں میں جو کوئی مقرر ہوتا
…وہ وہاں پر بچّوں کو قرآن شریف کی ہر صبح شام
…دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مسلمان بچے
…عمر میں ہی اپنی دھارمک پستکیں پڑھ لیتے ہیں۔
…کٹر مسلمان بن جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہندو
…دھارمک تعلیم کا پربندھ نہ ہونے کے کارن اپنے
…دھرم کو تلانجلی دے بیٹھتے ہیں۔ آریہ سماجوں کے
…منتری آدی ادھیکاریوں کے لڑکے اسی کارن
…میں نہیں جانتے۔ اور نہ ہی ان کی رُچی آریہ سماج
…طرف ہوتی ہے۔

اس وقت خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ پُرانے آریہ سماجیوں کے بعد آریہ سماج کا کیا ہوگا؟ اور اس کو کون نبھائیگا جہاں دیکھو آریہ سماجوں میں پارٹی بازی اور جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ جھگڑے ہوتے کیوں ہیں۔ صرف ادھیکاروں کی خاطر۔ اگر ہمارے نوجوان چھوٹی عمر سے ہی دھارمک تعلیم اور اتفاق ویدک دھرم کے واتاورن میں پلے ہوتے۔ تو وہ ادھیکاروں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آریہ سماج کا کام کرتے۔

اگر گرام کے کسی آریہ سماج نے ہمت کرکے لاہور آدی سے کسی وِدوان کو سنسکار آدی کے لئے بلا بھی لیا۔ تو اس کی آمد و رفت کا خرچ وغیرہ اس قدر بڑھ جاتا ہے۔ کہ دوسری دفعہ کسی وِدوان کو بلانے کا اس میں اُتساہ نہیں رہتا۔ اس لئے کئی حالتوں میں مجبور ہو کر پُرانے خیال کے براہمنوں۔ پنڈتوں پروہتوں سے سنسکار آدی کرائے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے۔ کہ ہماری پرانتک سبھاؤں نے اس کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا۔ اور نہ ہی اس طرف خاص توجہ دی ہے۔ لاکھوں روپیہ مختلف ذریعوں سے پرچار کیلئے ہر سال جمع و خرچ ہوتا ہے۔ اور وہ سارا دھن آریہ جنتا سے جمع کیا جاتا ہے۔ لہذا یہ مطالبہ کرنا انوچت نہ ہوگا۔ کہ ہر بڑے قصبہ میں ایک وِدوان پنڈت مقرر کیا جائے جسکی رہائش خوراک وغیرہ کا انتظام لوکل سماج کرے۔ اور ویتن پرانتک سبھا اپنی گرہ سے دیا کرے۔ ایسے پنڈتوں کو ہدایت کی جاوے۔ کہ وہ اہ سنسکار کو چھوڑ دوسرے سنسکاروں میں دکشنا نہ لیویں۔ اور نہ ہی سنسکاروں پر زیادہ خرچ ہونے دیں گراموں میں عام طور پر ایسے ہوتے ہیں جو کم خرچ کے خیال سے آریہ سماج کے سنسکار کرا سکتے ہیں۔ اور اپنے بچّوں کو ہندی وغیرہ کی تعلیم دینے کے خواہشمند ہیں۔

اُمید ہے۔ کہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس طرف دھیان دیں گے۔

دھوجا اوم کی

ویروں کی اٹھتی اُمنگ بن
ساگر کی مچلتی ترنگ بن
امر سہاگ کا دِویہ رنگ بن
لہرا لہرا دھوجا ادم کی

پریم پَوَن کے مدھر جھکورے
سینہہ سُدھا کے سُبھگ ہلورے
ٹنکارے کے بانکے گورے
آ پھر بن جا دھوجا ادم کی

سُوردی کی نُنکار گونجا پھر
وِشو وِپنچے کا تار ہلا پھر
وہ وَیری سے پھار دِکھا پھر
چھوں وِش چمکا دھوجا ادم کی

بجے بجے بجے باکھنڈ کھنڈنی
بجے بجے بجے دشمن دنڈنی
بجے بجے بجے سَدھرم منڈنی
دُکھ ہر سُکھدا دھوجا ادم کی

کھمر رِشیوں کے سام گان ہوں
منتر ماتر کے وید پران ہوں
جیو ہات باندھو سمان ہوں
آلیا رنگ لا دھوجا ادم کی

ادم ادم کا کر اُچارن
نِت دِن سمرتا جا پربھو پوجن
اَوِرت چِنتن آدرت سمرن
یہ رَس برسا دھوجا اوم کی

کِس دیپک کی جوالا ہے تو؟
کِس اُر کی منی مالا ہے تو؟
اُتری جوں سُر بالا ہے تو؟
گری شکھ شوبھا دھوجا ادم کی

ہم سب تم پر پران وار دیں
جننی پر بھی جاں وار دیں
سُکھ سمپت سنتان وار دیں
یہ دَر دے جا دھوجا ادم کی

(چمپتی)

بواسیر کی مُصیبت ختم

خُونی یا بادی۔ نئی یا پُرانی۔ اندرونی یا بیرونی خواہ کسی قسم کی بواسیر کیوں نہ ہو۔ اس جادو اثر دوا "ارش ناش" کے صرف ایک دفعہ کے استعمال سے درد کھجلی۔ ٹیس۔ سُوجن۔ جلن۔ مواد جانا۔ خُون کا گرنا فوراً بند ہوتا ہے۔ تین دِن میں خراب سے خراب بواسیر۔ ناسور۔ بھگندر کو بغیر اپریشن جڑ سے شرطیہ آرام ہوتا ہے۔ لاکھوں بیمار صحت یاب ہو کر دوسروں سے اس کی سفارش کرتے ہیں۔ آرام نہ ہو تو دام واپس۔

قیمت صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنے (۸/) ۔

ملنے کا پتہ:۔ امریکن میڈیکل سٹور پوسٹ بکس نمبر ۱۳ (P. W. L.) دہلی

چندر رودئے مکر دھوج

اس سے بڑھ کر طاقت کی دَوا ابھی تک ایجاد نہیں ہوئی۔ اِسے چھ ماہ …ن کرنیوالے بوڑھے آدمیوں کو بھی نَیر اُتپن کرنیکی شکتی پراپت ہوتی ہے۔ …وں کی کمی گنٹھیا۔ کمر دیا نہہ کا درد۔ نامردی سردی۔ نمونیہ۔ کمزوری اور نظر کی کمی ان …کو دُور کرکے نیا خون اور نئی جوانی پیدا کرتا ہے۔ ہم اپنے ہاتھوں سے اسے بناتے ہیں۔ …بیماروں پر استعمال کرکے اس کا اشتہار دے رہے ہیں۔ ایک ماہ کیلئے دام چھ روپے۔ چندہ …کیلئے تین روپیہ ۸/ (۳ روپے)، سات دن کے لئے دو روپیہ (عہ) ڈاک خرچ الگ۔

وِدیادھر وِدیا النکار۔ وَیدیہ۔ سولن (شملہ)

کنیا گوروکل دہرہ دون کا وارشک اُتسو

۸- دسمبر کو "رام دیو سمارک" کیلئے تھیلیاں بھینٹ کیجاویں

(لیکھکہ :- کماری ودیاوتی جی آچاریا، کنیا گوروکل - دہرہ دون)

کنیا گوروکل دہرہ دون اُتر بھارت ورش کی اشو پرسدھ راشٹریہ کنیا شکھشن سنستھا ہے۔ بھارت کے سبھی پرانتوں کی تنھا برما۔ فجی۔ افریقہ آدی کے پرواسی بھارتیوں کی لڑکیاں اس سنستھا میں پڑھتی ہیں۔ سنستھا کی لوک پریتا دن پرتی دن بڑھتی جا رہی ہے۔ آشرم کا دوسرا بھون (بلاک) جب بنا تھا۔ تو انومان یہ تھا۔ کہ ستھان کی پورتی اس سے ہو جائے گی۔ پرنتو نرنتر لڑکیوں کے پرِوشٹ ہونے سے وہ ستھان بھی کم ہونے لگا ہے۔ سنچالکوں کے سامنے یہ سمسیا ہے۔ کہ دور دور ستھانوں سے جو لوگ لڑکیاں پرتی دن داخل کرانے آ رہے ہیں۔ ان کو رکھنے کے لئے ستھان کا پربندھ کیسے کیا جاوے۔ ودیالیہ کیلئے ایک بھون بنانے کا نشچے اور اس کا نقشہ تنھا سوکرتی سورگیہ شری آچاریہ رام دیو جی کے جیون کال میں ہی ہو گئے تھے۔ آشا ہے۔ کہ شیگھر ودیالیہ بھون کا نرمان شروع کیا جاوے گا۔ کنیا گوروکل اب دیش کے دھنی مانی تنھا شکھشا پریمیوں کے لئے اگیات ہی نہیں رہا۔ سنستھا کی اپیوگتا اور پربندھ آدی کی سو ویوستھا کی پرشنسا دیش کے سبھی شریمیوں کے بڑے بڑے ویکتی مکت کنٹھ سے کر چکے ہیں۔ یہ سنستھا اب دہرہ دون کی ہی نہیں۔ پنجاب یا یو۔پی کی ہی نہیں۔ سارے دیش کی بن گئی ہے۔ اس سنستھا کی آدھار شلا سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کے پنیت ہاتھوں سے رکھی گئی ہے۔ اور سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کے بلیدان سے سینچی گئی ہے +

کنیا گوروکل کا وارشک اُتسو پرتی ورش ہوتا ہے۔ اس ورش بھی سدا کی بھانتی سالانہ جلسہ ہوگا۔ اس ورش وارشک اُتسو بڑے دنوں کی چھٹیوں میں ہوگا۔ اس سال کے اُتسو کی نوینتا یہ ہے۔ کہ اب کی بار شری سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کے ابھاو میں ہوگا۔ سورگیہ شری آچاریہ رام دیو جی ہی سنستھا کے پران تھے۔ اور وہی آرتھک درشٹی سے سنستھا کی آوشیکتاؤں کو پوری کرتے تھے۔ ان کا گوروکل میں بیٹھا رہنا ہی کچھ کم ہتو پورن نہ تھا۔ اب ان کے ابھاو میں یہ پرتھم اُتسو ہو رہا ہے۔ اس لئے گوروکل کے پریمیوں اور سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کے متروں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس بار بڑے دنوں کی چھٹیوں میں اُتسو پر ضرور پدھاریں +

آچاریہ رام دیو سمارک

آچاریہ جی کی سمرتی کنیا گوروکل ہی ہے۔ آچاریہ جی کی مرتیو پر مہاتما گاندھی جی نے یہ شبد "ہریجن" میں لکھے تھے۔

آچاریہ جی کی مرتیو کنیا گوروکل میں ہی ہوئی۔ اور کنیا گوروکل کی چنتا میں ہی انہوں نے پران چھوڑے۔ اس لئے کنیا گوروکل دہرہ دون کو امر بنانا ہی ان کی سمرتی کو امر بنانا ہے +

۸- دسمبر کو پچھلے ورش آچاریہ جی کا سورگ واس ہوا تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آچاریہ رام دیو سمارک کے لئے دو لاکھ روپے کی اپیل کی ہے۔ اس میں سے پہلا ایک لاکھ کنیا گوروکل دہرہ دون کیلئے ہے۔ ۹- دسمبر کو آچاریہ رام دیو جی کی پہلی برسی منائی جاوے گی۔ اُس اوسر پر پنجاب کی بھنّ بھنّ سماجوں کی طرف سے تنھا بھنّ بھنّ پرانتوں کی طرف سے تھیلیاں بھینٹ کی جاویں گی۔ تاکہ یہ سمارک قائم ہو سکے +

آچاریہ رام دیو جی کے متر اور بھکت سارے دیش میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آشا ہے۔ کہ سبھی آچاریہ جی کے سمارک سوروپ کنیا گوروکل کو جیوِت رکھنے کے لئے اور مرتیو سے بچانے کے لئے اوشیہ ہی گمبھیر کاریہ کریں گے۔ چندہ سنگرہ کرنے کا کاریہ ابھی سے آرمبھ کر دینا چاہیئے۔ رسید بکیں کنیا گوروکل دہرہ دون سے اتھوا گورودت بھون لاہور سے پراپت کی جا سکتی ہیں۔ کچھ ستھانوں پر ڈیپوٹیشن بھیجا گیا ہے۔ کنیا گوروکل کے اُتسو میں تھوڑے ہی دن باقی ہیں۔ اُتسو پر اس بار بڑے بڑے سنیاسی اور نیتا پدھاریں گے۔ اُتسو کو سپھل بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے +

"پرکاش" کے گراہک بن کر آریہ سماج کے تحریری پرچار میں مدد کریں +

فنیسی رسٹ واچ مفت انعام

ہمارا مشہور عطر سینٹ فلاور نہایت عمدہ تازہ پھولوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ جو کہ پوشاک اور تمام گھر کو معطر کر دیتا ہے۔ سینکڑوں معزز اصحاب نے اسے استعمال کر کے زبردست الفاظ میں اس عطر کی تعریف کی ہے۔ تازہ رائیں ملاحظہ فرماویں۔ جناب غلام نبی صاحب محکمہ جنگلات چوکی اوله متعلقہ ضلع حیدر آباد (دکن) سے تحریر فرماتے ہیں:۔ سینٹ فلاور بہترین پایا گیا۔ اور خوشبو بھی دل و دماغ کو فرحت بخشتی ہے۔ اس سلسلہ میں دو عدد واچ بھی ملی ہیں۔ جس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب محمد شریف صاحب نیو کونسل ہال لینا دوسے تحریر فرماتے ہیں:۔ آپ کا تیار کردہ سینٹ فلاور خوشبو سے بھرا ہوا ہے۔ دل کو فرحت دیتا ہے +

اس عطر کو مشہور کرنے کیلئے ہماری فرم نے ہر ایک شیشی کے خریدار کو ایک عدد فینسی رسٹ واچ مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ گھڑی کیا ہے۔ ایک چھوٹا سا خوبصورت تحفہ ہے۔ جس کی خوب صورتی اور چمک دمک غضب ڈھاتی ہے۔ جس کی گارنٹی دس سال ہے۔ جو اگر اس عرصہ میں خراب ہو جائے۔ تو ہم دوسری گھڑی مفت دیں گے۔ انعامی گھڑی کی تقسیم کا سلسلہ محض اس بیش قیمت ہندوستانی ایجاد کو قدر دانوں کے ہاتھوں تک پہنچانے کی غرض سے شروع کیا گیا ہے۔ اس لئے جن اصحاب کو عمدہ عطر کی ضرورت نہ ہو۔ وہ محض گھڑی کے لالچ میں منگوانے کی تکلیف گوارا نہ فرماویں۔ ایسے آرڈروں کی تعمیل نہیں کی جاوے گی۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱۲ (۱۲) اور دیئے پڑیں ایک یا دو شیشی کے خریداروں کو محصولڈاک و پیکنگ خرچ گیارہ آنے (۱۱) اور دینے پڑیں گے۔ مگر تین شیشی کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ اور تین عدد فینسی رسٹ واچ بطور انعام ملیں گی + المشتہر

موہنی بھنڈار (P-W-L)- دہلی

اپنے نام کے کیلنڈر چھپوانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں - کیونکہ

ہمارے
کیلنڈر

بہترین کاغذ پر چھپے ہوئے۔ دیکھنے میں دیدہ زیب اور نرخوں میں ارزاں ہیں

منیجر:- اروڑ بنس پریس - انار کلی لاہور - فون نمبر ۳۷۲۱

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شری ہنتشی جی کی تصانیف کے متعلق
برگزیدہ ہستیوں اور معزز اخباروں کی رائے

لاہور نے کیا ہے۔ خوبی یہ ہے۔ کہ منتروں کا پورا پورا بھاو ایک ایک دوہے میں آگیا ہے۔ سندھیا میں من نہ لگنے کی شکایت عام ہے۔ اور وہ اس لئے کہ سنسکرت نہ جاننے سے سندھیا کرتے سمیے منتروں کا بھاد سامنے نہیں رہتا۔ ...... اور اتنے یاد نہیں رہ سکتے۔ اس لئے سندھیا گیان اس مشکل کا حل کر دے گی۔ ہر طبقہ کے لئے سندھیا گیان بہت اُپیوگی سدھ ہوگی"

۲۳ ۳۹/۹

"آریہ سندیش" شولاپور کے پرسدھ

"آریہ جگت"

لیکھک شری ہنتشی جی نے گیتا جیسی ویدک پرید گرنتھ کے گوڑھ تتوں کو اس پستک دوارا اتی سرل بنا دیا ہے۔ پرتیک شلوک کا ہندی کے دوہوں میں انوواد کیا ہے۔ کاغذ تھا چھپائی نے تو سرلتا میں اور بھی بردھی کر دی ہے۔ بھگوان کرشن کے سد اُپدیشوں کے پڑھنے کی اچھا رکھنے والے پرتیک نرناری کو اس پستک کو خرید کر اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ ہنتشی جی کے اس سد اُدیوگ کے لئے ہم انہیں ودھائی دیتے ہیں۔ پستک پڑھنے اور منن کرنے یوگیہ ہے"

کرانتی لاہور "جو بھائی سنسکرت نہیں جانتے۔ وہ گیتا گیان" سے بہت لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔ یہ کتاب موٹے اکشروں میں سُندر چھپی ہے"

(اکتوبر ۱۹۳۸ء)

"ترجمہ کیا ہے۔ جو بہت روچک ہے۔ کتاب کی گیٹ اپ۔ کاغذ۔ چھپائی سب سُندر"

"ریفارمر لاہور" سندھیا گان منظوم ترجمہ ہے ویدک سندھیا

تعارف

"شری ہنتشی جی کی قابلیت مسلمہ ہے۔ اور دوست و دشمن یکساں ان کی قابلیت کا سکہ مانتے ہیں۔ وہ ایک سحر طراز ادیب ہیں۔ فسوں ساز افسانہ نویس ہیں۔ دل نشین و مسحور کن مقالہ نگار ہیں۔ متعدد و مقبول کتب کے مصنف و مترجم ہیں۔ حد درجہ بذلہ سنج لیکن خاموش طبیعت ہیں۔ خاموشی اور یکسوئی کامیابی کی کلید ہے۔ اور ہنتشی جی ان معدودے چند خوش قسمت اللہ پر واروں میں سے ہیں۔ جنہیں قدرت نے خاموشی اور یکسوئی کی دولت سے مالا مال کرنے کے علاوہ استغراق و انہماک یعنی دُھن و لگن کا نایاب عطیہ بھی مرحمت فرمایا ہے۔ جس کام کا بیڑا اُٹھاتے ہیں بہ دل وجان اس کی تکمیل میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ اسی کا روپ بن جاتے ہیں۔ خاموشی ہو۔ یکسوئی قلب ہو۔ اور کام کی لگن ہو۔ کامیابی قدم چومنے کے لئے تیار رہتی ہے"

(پیارا دیال "باغ" آگرہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۳۹ء)

ہے" (اکتوبر ۱۹۳۹ء) کہ۔ جو شری ہنتشی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش"

پنجاب کے پرسدھ لیکھک پرتبھا شالی کوی سنچالک و سمپادک "پرکاش" و "آریہ ورت"
شری ہنتشی علاولپوری کی تمام تصانیف نصف قیمت پر

رعائتی اعلان

۱۰۔ نومبر سے پہلے پہلے منگوالیں

رعائتی اعلان

(۱) گیتا گان۔ (گیتا کا شلوک وار دوہوں میں سمپورن انوواد) ہندی ۸ر۔ اُردو ۸ر+

(۲) رِشی گان۔ رِشی دیانند کی مکمل منظوم جیونی سرل دوہوں میں ہندی ۴ر۔ اُردو ۴ر+

(۳) اُپنشد گان۔ اِلیشا واسیہ اُپنشد کا انوواد سرل دوہوں میں ہندی ۳ر۔ اُردو ۲ر+

(۴) ہنتشی رامائن۔ بالمیکی رامائن کا سار دوہوں میں۔ اتی اُتم پستک۔ ہندی ار اُردو ار+

(۵) سندھیا گان۔ ویدک سندھیا اور اس کے اسلوک ایک ایک دوہے میں۔ جن کا من سندھیا میں نہ لگتا ہو۔ وہ اسے ضرور منگوائیں۔ اور بھاری تعداد میں مفت بانٹیں۔ قیمت ہندی ایک پیسہ اُردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ +

کھنڈن سیریز کے نایاب تحفے

(۱) پوران پول پرکاش ۸ر (۲) مورتی پوجا کی دھجیاں ۴ر (۳) اوتار نلاسفی کی دھجیاں ۴ر (۴) جین مت درپن ۸ر (۵) آنند پنتھ ۴ر (۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر (۷) آریہ سماج کیا ہے؟ ۴ر (۸) عیسائی مت درپن ۴ر+

بہترین ادبی تصانیف

(۱) رازِ مسرت (کہانیاں) ۶ر (۲) مشعلِ ہدایت ۲ر (۳) جامِ محبت ۳ر (۴) پریم مرلی ۸ر+

نوٹ: (۱) اوپر قیمتیں پوری درج ہیں (۲) نصف قیمت کی رعایت صرف پیشگی قیمت وصول ہونے پر دی جاویگی (۳) ڈاک محصول الگ ہوگا۔ (۴) کم از کم ایک روپیہ (دو روپیہ ۲ر) کا نصف) کی کتابیں ارسال ہونگی۔ ایک روپیہ کی کتابوں پر محصول ڈاک کا خرچ ۳ر آتا ہے +

مینیجر: پرکاش بک ڈپو کچا لنبت روڈ لاہور

ضرورت

ور۔ کنیا۔ ادھیاپکہ۔ ادھیاپک۔ پروہت۔ اُپدیشک و بھجنیک کی ضرورت کے اشتہار "پرکاش" میں چھپوالیں + (مینیجر)

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد گریجوال علیگڑھ کی
اصلی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ
بال جیون گھٹی
چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ر درجن ۲ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا لیں مفت لو۔ ذیل معزز نام و پتہ بھیجنے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے
المشتہر۔ مینیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ۔ یو۔ پی

"مہاتما جی کے نام آپ کا

مہاتما گاندھی پتر بھی ملا۔ اور گیتا گان بھی۔ باپو آپ کو آشیرواد دیتے ہیں"

(مہادیو ڈیسائی ۳۸/۱ ")

مہاتما ہنسراج "شری ہنتشی جی رچت "گیتا گان" کو پڑھ کر اتی پرسنتا ہوئی۔ ان کا یہ یتن سراہنیہ ہے"

(۳۸/۱۰ ")

سوامی ستیانند "شری ہنتشی جی کا یہ پریتن سراہنیہ ہے۔ بالک، اور بردھ دونو اس سے لابھ اُٹھا سکتے ہیں"

سورگیہ آچاریہ رام دیو "میں نے آپ کی دی ہوئی دونو پستکیں پڑھ لی ہیں۔ میری سمتی میں گیتا گان اور اُپنشد گان دونو ہی آریہ سماجیوں کے لئے اُپیوگی ہیں۔ ان دونو پستکوں کا پرچار آریہ سماجوں میں خوب ہونا چاہیئے"

(دہرہ دون ۳۹/۱ ۲۹)

"رشی گان" کے متعلق

میں نے ہنتشی جی رچت "رشی گان" کے کچھ ادھیائے سنے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر آشچریہ ہوتا ہے۔ کہ اُنہوں نے الپ کال میں ہی اتنی اُنتی کر لی ہے۔ اس چھوٹی سی آیو میں ایسی سرس مدھر اور سرل کویتا میں رشی کا جیون تیار کرنا رشی کے پرتی ان کی اسیم شردھا کا پرمان ہے۔ رشی کے جیون کو پڑھ کر ہی بہت سے بھائی آریہ سماجی بنے ہیں۔ دیر سے میں استریوں میں پرچار کیلئے ایک ایسی ہی رشی جیونی کی آوشیکتا کی انوبھو کر رہا تھا۔ اور آج میں اس آوشیکتا کو شری ہنتشی جی دوارا پورن ہوتا دیکھ کر پرسن ہوں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ استریوں میں اس کا پرچار انہیں آریہ سماج میں لانے کا اُتم سادھن سدھ ہوگا۔ میں ہنتشی جی کو ان کے اس مہان کاریہ کے لئے ودھائی دیتا ہوں اور چاہتا ہوں۔ کہ وہ بھوشیہ میں اس سے بھی ادھک آریہ سماج کی ساہتیہ دوارا سیوا کر سکیں۔ ان کی ان سیواؤں کے لئے آریہ سماج ان کا سدیو آبھاری رہے گا" ۳۸/۱۱ ۲۷+

پرتاپ لاہور "آریہ سماج کے پرسدھ نوجوان لیکھک کوی شری ہنتشی جی علاولپوری سمپادک "پرکاش" کے نام نامی سے کون ناواقف ہوگا۔ آپ کے قلم میں کتنا کمال اور بانی میں کتنی مدھرتا اور رس ہے۔ یہ ان کی بنائی ہوئی پستکوں سے ہی جانا جا سکتا ہے۔

آپ نے گیتا بھگتوں کے لئے گیتا کا سرل اور منوہر ہندی بھاشا کے دوہوں میں

گوروکل کی چند کتابوں پر تبصرہ

یہ تمام کتابیں پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی سے منگائیں

ویدک ونئے - (تین حصے) لیکھک آچاریہ سوامی ابھے دیو جی - قیمت ایک روپیہ فی حصہ +

لیکھک کے نام سے جنتا کافی طور پر واقف ہے - آپ کے لیکھوں اور پستکوں سے دھارمک اور جگت لوگوں کو کافی فائدہ پہنچا ہے - "ویدک ونئے" آپ کی قلم کی زندہ تصویر ہے - کافی ریسرچ اور ویدک سوادھیائے سے آپ نے اپنی اسیری کی زندگی میں اس پستک کو لکھا - یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے - ہر ایک کے حصہ میں چار چار ماہ کیلئے ویدک پرارتھنائیں چھانٹ کر رکھ دی گئی ہیں - ایک دن کے لئے ایک پرارتھنا مقرر ہے - پہلے وید منتر دیا گیا ہے - اس کے بعد منتر کے ذریعہ پرارتھنا کی گئی ہے - اور آخر میں لفظی تشریح ہے - ہر ایک ماہ کے آغاز میں دیا یام کا بھی طریقہ لکھا ہے - گجرات کے ایک بڑے سجن نے اس کتاب کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کا گجراتی ترجمہ بھی کرا دیا ہے - اس کتاب کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں +

سوم سرور - لیکھک سورگیہ پنڈت چمو پتی جی ایم - اے) ضخامت ۲۷۵ صفحے - قیمت مجلد ڈیڑھ روپیہ - بلا جلد ۱۲؍ -

یہ کتاب سام وید کے پادمان پرو کا نہایت رسیلا بھاشیہ ہے - اس کتاب کے پڑھنے سے ادبھت ترنگ - وید ترنگ - شانت ترنگ پر حاصت ہوتی ہیں - ان تینوں ترنگوں سے اٹکھیلیاں کرتا ہوا بھگت اپنے پرم محبت اُپاسیہ دیو کے آنند میں دھیان مگن ہو جاتا ہے +

وید گیتانجلی - مرتبہ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی - ضخامت ۲۴۴ صفحے - قیمت دو روپے

وید منتروں کے مطلب کو بیان کرنے والے گیتوں کا اس کتاب میں سنگرہ کیا گیا ہے - وید کے کچھ چنے ہوئے منتروں پر ہندی کے مشہور شاعروں کے کمال کو اس میں سے دیکھئے - یہ اپنے ڈھنگ کی نرالی کتاب ہے +

سوامی شردھانند جی کے اُپدیش - (دو حصے) مرتبہ شری لالہ لبھو رام جی نیر لدھیانہ -

قیمت فی حصہ بارہ آنے (۱۲؍)

یہ کتاب شری سوامی جی مہاراج کی اُن گمبھیر آتما کو اٹھانے والے وید اُپدیشوں کا مجموعہ ہے - ہر ایک پستکالیہ اور گھر میں اس کی ایک ایک کاپی ہونی چاہیئے +

سندھیا رہسیہ - مصنفہ پروفیسر وشوناتھ جی ودیا النکار - ضخامت ۱۶۶ صفحے - قیمت ۱۲؍ -

سندھیا رکھ پرکاش سنسکار ودھی - رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا وغیرہ گرنتھوں میں سندھیا کے متعلق جو رائیں تھیں ان سب کو اس میں اکٹھا کر دیا گیا ہے - اور ساتھ ہی سندھیا کے منتروں کی تشریح بھی کر دی گئی ہے - تاکہ سندھیا کرنے والوں پر سندھیا کے مطالب اچھی طرح واضح ہو سکیں - یہ کتاب ہر ایک سالک کے لئے راہ ہدایت دکھانے میں مفید اور بہتر ہے +

برہمچریہ سندیش - مصنفہ پروفیسر ستیہ برت جی سدھانت النکار - ضخامت ۲۵۱ صفحات - قیمت دو روپے (۲؍) -

برہمچریہ جیسے نازک مضمون پر اس سے اچھی دوسری کتاب ہندی میں نہیں ملے گی - یہ کتاب ایسی ہے جیسے باپ کو اپنے بیٹے کے ہاتھ میں اور نوجوانوں کے ہاتھ میں جلد از جلد دینی چاہیئے - یہ اس کا دوسرا ایڈیشن ہے +

شکھشا منو وگیان - لیکھکا شریمتی چندراوتی لکھن پال ایم - اے - بی - ٹی - ضخامت ۳۴۷ صفحات - قیمت ساڑھے تین روپے - بچوں کو کس طرح سے تعلیم دینی چاہیئے - بچے کی دماغی ترقی کس طرح ہوتی ہے - اس بات کو خیال میں رکھ کر اگر بچے کو تربیت دی جائے - تو وہ ایک پھول کی طرح کھلنے لگتا ہے - اس کتاب پر ہندی ساہتیہ سمیلن نے ۱۲۰۰ روپے کا "منگلا پرشاد پاری توشک" اور ناگری پرچارنی سبھا نے ڈیڑھ صد روپے کا پرلا ...

استریوں کی سنتھتی - (لیکھکا شریمتی چندراوتی ایم - اے - بی - ٹی - ضخامت ۱۸۳ صفحات قیمت سوا روپیہ (۱؍۴) + عورتوں کے پڑھنے کے لئے یہ کتاب سب سے اعلیٰ قبال کی گئی ہے - استریوں کے ہاتھوں میں دینے کے لئے کنیاؤں میں انعام بانٹنے کیلئے اس سے اچھی دوسری کتاب نہیں مل سکتی - اس کتاب پر ہندی ساہتیہ سمیلن نے پانچ صد روپیہ انعام ...

KU-KA REGD
Will Save You from :-
THROAT OPERATIONS.

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی کا

کو - کا

(رجسٹرڈ)

گلوں کا بغیر آپریشن و علاج

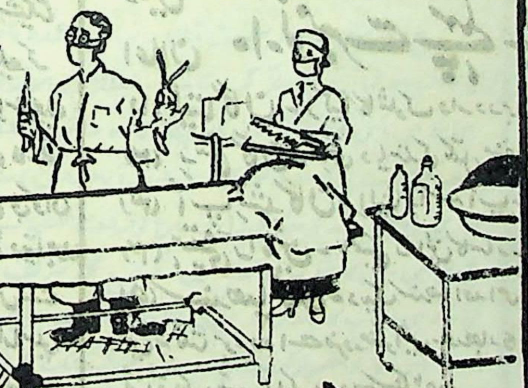

کو - کا گلے بیٹھنا، خناق کینٹھرے وغیرہ گلے کی منجملہ امراض کے علاوہ میعادی بخار، خسرہ، چیچک کو فوراً فائدہ بخشتا ہے - بعد شفایابی مندرجہ بالا امراض سے کمزور مریضوں کے تمام اعضائے رئیسہ و رگوں و پٹھوں میں تقویت پیدا کرتا ہے + قیمت: ایک روپیہ ۸ (۱؍۸) فی پیکٹ علاوہ محصولڈاک

ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار - لاہور

شائقین پبلک کے لئے نادر موقعہ

آپ صاحبان کی سہولیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے ماڈرن ٹیلرز کے نام سے ایک ٹیلرنگ شاپ عرصہ چار سال سے مین بازار گوالمنڈی میں اچھے وسیع پیمانہ پر کھولی ہوئی ہے - یہاں پر ہر قسم کے کپڑوں کی سلائی نیز اپ - ٹو - ڈیٹ سوٹنگز کا کام نہایت خوش اسلوبی اور معقول اُجرت پر کیا جاتا ہے - آپ صاحبان ایک دفعہ ہماری دوکان پر تشریف لاکر آزمائش کا موقعہ دیں +

نوٹ :- طلباء کو خاص رعائت

ٹی - آر مدان اینڈ برادرز - مین بازار - گوالمنڈی - لاہور

وید اور قرآن

رعائتی قیمت یا قسط اوّل کے پانچ یا دس روپیہ بھیجکر نام فوراً رجسٹرڈ کرائیے - کُل بنی نوع انسان میں عموماً اور ہندی دنیا میں خصوصاً انقلاب عظیم پیدا کر کے علم امن اتحاد کا بنا دور لانے اور تعصب - منافرت وغیرہ کو مٹانے والی یہ نادر کتاب چھپنی شروع ہو گئی ہے - سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت اندازاً چار ہزار صفحے - کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت پچیس روپے ممبران سے پندرہ روپیہ یک مشت یا تین قسطوں میں - اور خاص معاونین سے تیس روپیہ یک مشت یا تین قسطوں میں - خاص معاونین کو اختیار ہوگا کہ بعد میں کسی نئے گاہک کو بھی پچیس کی بجائے پندرہ روپیہ میں کتاب دلا سکیں - یا کسی مستحق عالم کو ایک کتاب مفت دلا سکیں - اردو اور ہندی کی توضیح اور صاف اور خوش خط پتے کے ساتھ آرڈر فوراً بھیجیں +

پتہ :- (۱) لکشمن آریہ اُپدیشک آریہ سماج برلا لائنز - دہلی -
(۲) مینیجر دیانند پستکالیہ ہسپتال روڈ - لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جماعت احمدیہ کے دو سنسکرت دانوں کو چیلنج

قادیانی لوگ آئے دن آریہ سماج کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ایک عجیب تجربے کے بعد میں آج یہ بات پبلک پر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے مسٹر محمد عمر اور مسٹر فضل دین دو پنڈت اندھوں میں کانا راجہ کے مصداق رکھے ہوئے ہیں۔ پہلے کے کئی لیکچر سنے اور دوسرے کی کئی تحریریں میں نے پڑھیں۔ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو کلکی اوتار ثابت کرنے کے لئے دلیل یہ دی ہے۔ کہ کلکی پوران میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"احمد نے کہا۔ اے طوطے"

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ کلکی اوتار کا نام احمد ہے۔ اس لئے آپ اوتار ہیں"۔ چنانچہ کئی ذمہ دار مرزائی بھی یہ حوالہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ عبارت اصلی کتاب میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اردو ترجمہ میرٹھ میں کسی نے پرکاشت کیا تھا۔ ایک تو یو۔پی کے ہندو اردو جانتے ہی کم ہیں۔ دوسرے بھول جانا انسانی خاصہ ہے۔ ایک شلوک کے ترجمہ کے یہ لفظ تھے (جو نئے ایڈیشنوں میں موجود ہیں)۔

"رحمدلی سے کہا۔ اے طوطے"

کاتب بے چارہ "رحمدلی" لکھتے وقت "لی" لکھنا بھول گیا۔ باقی رہا "رحمد"۔ اس کو دونو پنڈتوں نے "احمد" بنا کر اپنا الّو سیدھا کر لیا۔

ناظرین غور کریں۔ کہ کیا سیدھے سادھے لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے والی ایسی باتوں سے صداقت چھپی رہ سکتی ہے؟ نیز جو پنڈت کلکی پوران جیسی آسان کتاب نہیں پڑھ سکتا۔ اگر وہ خود کو پنڈت سمجھ کر وید جیسے مشکل گرنتھوں پر اعتراض کرے۔ تو اس کی علمیت پر کسے ہنسی نہ آئے گی؟ میں آج دونوں پنڈتوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اگر علم صداقت اور انصاف کا انہیں پاس ہے۔ تو لفظ "احمد" کلکی پوران سے نکال کر دکھائیں۔ ورنہ ایسی گمراہ کن باتوں سے کام لینا چھوڑ دیں۔

ہم جانتے ہیں کہ پنڈت رودر دیو شاستری اور پنڈت ہرتی داس (حال پروفیسر عبداللہ بن سلام و پروفیسر ناصر الدین عبداللہ) دو سنسکرت کے عالم اب اس جماعت میں آ گئے ہیں۔ وہ یقیناً ان سے متفق نہیں ہونگے۔ کیونکہ ان پر حضرت سوامی دیانند کی پوتر تعلیم کا کچھ نہ کچھ اثر ہے۔ آخیر میں میں خلیفہ صاحب قادیان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ان پنڈتوں کو کلکی پوران سے لفظ "احمد" دکھانے کو کہیں۔

جواب کا منتظر

شوراین شاستری دتلام۔ ضلع لدھیانہ۔

اردو و مسلم سبھیتا کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے
آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کا پرچار کرنے اور آریہ مہلاؤں کو جاگرت کرنے کے لئے

نمونہ مفت
چندہ سالانہ دو روپے (عہ)

ہندی ماسک "آریہ ورت" سیچر لاہور

ماہ اکتوبر سے شری ہنبنتی عملاوتی پیوری، ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی نگرانی اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی کووِشن کے سمپادکتو میں چھپنا شروع ہو چکا ہے۔ دو سیچر انک نہایت سج دھج سے پرکاشت ہو چکے ہیں۔ جو کئی سہ رنگی ایک رنگی تصاویر۔ شاندار ٹائیٹل۔ اُچ کوٹی کے استری اپیوگی لیکھ۔ شلوک کو نیاؤں اور رد بیک کہانیوں کے شاندار گلدستے ہیں۔ چھپائی عمدہ۔ کاغذ بڑھیا۔ ٹائپ موٹا اور صاف۔

آخر کچھ بات ہے ہی جو دنیا اسقدر تعریف کر رہی ہے

مہاشہ منسارام جی چکر دھاری منتری آریہ سماج نردانہ: "آریہ ورت کا نمونہ پہنچا۔ جس جس بھائی نے اسے دیکھا۔ اس کی تعریف کی۔ میں آپ کو اتنے تھوڑے داموں میں اتنا بڑھیا کاغذ۔ مضامین۔ تصاویر۔ پبلک کو بھینٹ کرنے پر ہاردک ودھائی دیتا ہوں۔ آشا ہے کہ آریہ ورت رُوپی سورج استریوں کے اگیان رُوپی اندھکار کو دور کر کے استریوں میں جاگرتی پیدا کرے گا"۔

آچاریہ سر بندر موہن جی بی۔ اے پرنسپل دیانند آیورویدک کالج لاہور: "نمونہ ملا۔ چھپائی۔ کاغذ۔ گیٹ اپ۔ ٹائیٹل۔ لیکھ۔ کویتائیں آدی سب سُندر اور منوہر ہیں۔ ایسی سُندر پترکا نکالنے پر ودھائی"۔

ڈاکٹر گوردیال جی ٹیچ مرٹھی (سی۔پی): "آریہ ورت ملا۔ پتر کا واقعی دلچسپ اور شکشادائیک لیکھوں کا ایک سُندر گلدستہ ہے۔ پرماتما کریں۔ کہ آپ کی نوجات پترکا پھلے پھولے۔ اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے"۔

مہاشہ مدن جیت جی منتری آریہ سماج فیروزپور شہر: "آریہ ورت پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ یہ پرچہ بہت اچھی طرح سمپادت کیا گیا ہے۔ استریوں اور کنیاؤں کے لئے تو یہ نہایت شاندار تحفہ ہے۔ سنگیت سُدھا میں کمال کر دیا گیا ہے۔ ہاسیہ کا ناٹک بہت عمدہ تھا۔ یہ پترکا آریہ سماج میں کرانتی لا دے گی۔ آج جن جن باتوں کی دلیش اور جاتی کو ضرورت ہے۔ وہ آریہ ورت پوری کر دے گا۔ پرماتما کرے یہ پترکا دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے"۔

لالہ لبھورام جی منیجر لدھیانہ: "میں آپ کو آریہ ورت سیچر پترکا کے نمایاں طور پر پرکاشت کرنے کے لئے ودھائی دیتا ہوں۔ آریہ سماجوں میں ایک ایسی ہی سیچر پترکا کی بڑی آوشیکتا تھی۔ جس نے بھی اسے پڑھا اس نے اسے بہت پسند کیا۔ استریوں کے لئے بہت لابھ دائیک ہے۔ آشا ہے۔ کہ آپ کا پرچار کیسا ہوگا۔ ایشور کرے کہ آریہ ورت سماج کو پراپت ہو"۔

اب سوچیئے نہیں۔ ابھی دو روپے بھیجکر فوراً خریدار بن جائیے اور دوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیے۔

منیجر آریہ ورت کرشن نسبت روڈ۔ لاہور

سدھ یوگ (رجسٹرڈ)

بیش بہا مصفّی خون

ہر قسم کی دیرینہ و پیچیدہ مہلک سے مہلک جلدی و خونی امراض مثلاً اگزیما۔ خارش۔ داد۔ چنبل۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زہرباد۔ کوڑھ وغیرہ چند یوم کے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں۔ زہریلی ادویات سے مبرا ہے۔

سدھ یوگ جسم اور خاصکر رحم سے آتشک کے زہریلے مادہ کو نیست و نابود کر کے تندرست و توانا اولاد کے قابل بناتا ہے۔

قیمت:۔ چودہ دن کا کورس ساڑھے تین روپے (۳/۸)

ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار۔ لاہور

قائم شدہ ۱۹۰۵ء

SIDH YOG
BLOOD PURIFIER
MULTANI PHARMACY Regd GUMTI BAZAR... LAHORE

سُکھ سنچارک کمپنی لمیٹڈ متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادّویات بنانے کا کارخانہ

سُکھ سنچارک چون پراش

جس بڑی مشکل سے دستیاب ہونیوالا اشٹ برگ شامل ہے۔ جوان بنانے والا۔
قیمت بیس۲۰ تولہ ایکروپیہ (للعہ)

سُدھا سندھو

کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ درد شکم سنگرہنی۔ پیچش۔ قے۔ دست وغیرہ ایسے امراض کی اکسیر اور بان کی گھر یلو دوا
قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ر)

سُکھ سنچارک دس اکشا سو

قوت۔ ہمت۔ بھوک۔ چستی خون و گوشت بڑھانیوالا خوش ذائقہ انگوری منقاؤں سے تیار کیا ہوا
قیمت چھوٹی بوتل عہ (ایکروپیہ) بڑی بوتل عاؔ (دو روپیے)

دردوں گج کیسری

بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو چوبیس۲۴ گھنٹوں میں فائدہ دکھلانے والی دوا۔ قیمت فی شیشی چار آنے (۴ر)

بال سُدھا

دُبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقت ور بنانیوالی میٹھی اور خوشبودار خوش ذائقہ دوا۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲ر)

کوئی دوا نہ خریدیئے جب تک سُکھ سنچارک کمپنی لمیٹڈ متھرا کا نام نہ ہو

قواعد ایجنسی اور فہرست مفت طلب فرمائیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا آریہ سماج کو اپنی سنستھائیں بند کر دینی چاہئیں؟

(بقیہ صفحہ ۳۰)

چلاتی ہیں +

ہماری رائے میں ان سنستھاؤں پر جہاں آریہ سماج کا دَھن لگ رہا ہوتا ہے۔ وہاں اس سے آریہ سماجک سدھانتوں کا ٹھوس اور اصلی پرچار ہو رہا ہوتا ہے۔ اور اس کو وید پرچار نہ کہنا مناسب نہیں ہے۔ یہی دراصل وید پرچار ہے۔ ان سنستھاؤں میں پڑھنے والے ودیارتھی بُرے سنسکاروں سے بالکل علیٰحدہ رکھے جاتے ہیں +

اگر آریہ سماج اُپدیشک یا بھجنیک رکھ کر ہی وید پرچار کا کام کرے۔ اور ان سنستھاؤں کو بند کر دے۔ تو وہ وید پرچار دیر پا نہ ہو گا +

جب ہم دیگر ترقی یافتہ قوموں کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور جس پرکار اُن قوموں کے لیڈروں نے تھوڑے سے وقت میں اپنی مری ہوئی قوم کو زِندگی بخشی ہے۔ اُن کے طرزِ عمل اور کام کرنے کے ڈھنگ کو دیکھتے ہیں۔ تو ہم کو بچّوں کو اسی پرکار اچھے سنسکاروں میں رکھ کر شکھشا دینے میں بہتری معلوم ہوتی ہے +

فتح کا استفادہ

(بقیہ صفحہ ۱۵)

اور آریہ سماج کے پرلیس اور پلیٹ فارم سے اس پر کافی روشنی ڈالی جاتی رہی ہے۔ اس مرض کے ناگفتہ بہ نتیجوں پر آریہ سماج نے خون کے آنسو بہائے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج نے حتی الوسع بذاتِ خود اس سے سبق نہیں سیکھا۔ اس نکتہ کی توضیح کی یہاں ضرورت نہیں۔ جو لوگ بغیر توضیح کے سمجھ نہیں سکتے۔ اُن کے لئے بھی اچھا ہے۔ کہ توضیح نہ کی جاوے۔ ان کو اس جھمیلے سے دُور رکھا جاوے۔ جو اس نکتہ کو سمجھ سکتے ہیں۔ وہ تو سمجھ ہی لیں گے۔ لیکن بد قسمتی کی بات ہے۔ کہ ان کو اس کے سمجھنے کی فرصت نہیں۔ وہ فرداً فرداً میں اس قدر مشغول ہیں۔ کہ جس آریہ سماج کی خاطر وہ بڑی سے بڑی مالی یا جسمانی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ اس آریہ سماج کو وہ ایک خاص زاویہ نظر سے ہی دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ اس حالت کو شائد ہمارے دوست اس غور سے نہیں دیکھ رہے۔ جس غور سے کہ ہمارے دُشمن دیکھ رہے ہیں۔ اور آستینوں میں مسکرا رہے ہیں۔ ان کو اس گھڑی کا انتظار ہے۔ جب کہ وہ آریہ سماج کی اندرونی کمزوریوں سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اور آریہ سماج کی فتح کو شکست میں تبدیل کر سکیں۔

۸۔ اگست ۱۹۳۹ء کی تاریخ آریہ سماج کی زِندگی میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس تاریخ کے بعد سے آج تک کے آریہ سماج کے اخبارات اور پلیٹ فارموں پر کی گئی اسپیچوں کا بغور مطالعہ کیجئے۔ تو آپ کو معلوم ہو جاوے گا۔ کہ ہوا کا رُخ کِدھر ہے؟ اگر یہی حالت رہی۔ تو آریہ سماج پھر ایک مُصیبت میں پھنسے گا۔ اس سمیہ نقصان سب کو ہو گا۔ اور ہم اس نقصان کے لئے ایک دوسرے کو دوش دیں گے۔ جیسا کہ شکست یافتہ قوموں کا وطیرہ ہے۔ ابھی وقت ہے۔ کہ آریہ سماج کے مکھیہ مکھیہ لیڈر اس بات کو محسوس کریں۔ اور اس کا علاج سوچیں۔ ہم کو آریہ سماج کا آئندہ پروگرام بہت غور کے ساتھ بنانا چاہیئے۔ اور اس کی تکمیل مجموعی طور سے کرنی چاہیئے +

آریہ سماج میں پرویش بقیہ صفحہ ۱۰

پرمت کا وہ پرستاو ہے ۔۔

نمبر ۳۔ آریہ سماج میں سب کی پرویش پدھتی ایک ہو۔ یہ پرستاؤ نشچے کرتا ہے۔ کہ پرتیک دیکتی کے لئے چاہے وہ ہندو ہو یا مُسلمان یا انیہ کوئی مناولمبی ہو۔ آریہ سماج میں پرویش کی پدھتی ایک ہی ہونی چاہیئے۔ متھرا شتابدی کے اوسر پر جتنے بھی ودوان وہاں اکترت ہوئے تھے۔ اُنہوں نے سروسمتی سے یہ پرستاو سویکار کیا تھا۔ اس میں یہ بھی صاف صاف لکھا ہے۔ کہ چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان یا انیہ مت اولمبی۔ جب سب کے لئے ایک ہی پدھتی کا نشچے ہو چکا ہے۔ تو اب اس پر کیوں نہ ہو۔ سب کو اس پر عمل کرنا چاہیئے +

معلوم ہوتا ہے۔ کہ شروع میں آریہ سماج نے شُدھی کی رسم اس لئے چلائی تھی۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جاوے۔ کہ آریہ سماج سب کو شامل کر لیتا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج سے پہلے مُسلمان یا عیسائی ویدک دھرم میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ اب یہ بات نہیں ہے۔ اب تو ہر ایک ہندو جانتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں جو چاہے شامل ہو سکتا ہے +

رِشی دَیانند کرت گرنتھوں کی لُوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۷ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۲) سنسکار ودھی ۴ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ر (۳) رِگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) ویو ہار بھانو ۱ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ر (۵) پنچ یگیہ مہا ودھی تین پیسے۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) گوکرونا ندھی ۱ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر چھ روپیہ سینکڑہ (۷) آریہ اُدیش رتن مالا دو پیسے۔ سو سے زیادہ لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ +

دیگر پُستکیں وِشو کی ہیبلی ۱۲ر۔ آریہ پرو ودھی ۱۲ر۔ پرشارتھ پرکاش ۱۲ر۔ نو اُپنشد پرکاش ۱۲ر۔ ویدک نتیہ کرم ۳ر۔ کرتویہ درپن ۱ر۔ آریہ جیون ۶ر۔ یوگ مارگ ۳ر۔ جیون پتھ ۵ر۔ ویدمیں استریاں ۸ر۔ کھارتبہ سماج شاستر ۶ر۔ وید اُپدیش ۸ر۔ آریہ منتویہ درپن ۶ر۔ آریہ کمار گیتی ۴ر۔ خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ یا دو آنے فی کاپی +

رِشی دَیانند کا مستند جیون چرتر اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر ناتھ نے اپنی تمام زِندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے۔ اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصّہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے۔ رعایتی چھ روپے

اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہیئے

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگھتا مع ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے۔ چرک مول ایک جلد میں چار روپے سُشرت فی جلد چار روپے (للعہ ر)

ایک روپیہ بھیجکر مُستقل گراہک بن جائیں اور تمام پُستکیں پونی قیمت پر لیں۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

گہری نیند کا لُطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ولسیٹن (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجئے۔ وہ ایک گھنٹہ کے لئے گہری نیند سو جائے گا۔ اور ہلانے جُلانے سے بھی نہیں جاگے گا۔ قیمت صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنے (۸ر) +

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو۔ تو ریکشن (Raction) سونگھائیے +

قیمت صرف دو روپے (عہ)

کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں مل سکتا۔ گارنٹی کی جاتی ہے۔ کہ ولسیٹن یا ریکشن دِل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتے +

الیسٹرن آرٹس اکاڈمی نمبر ۴۵ P.W.L۔ دہلی

"گاؤکشی اور مسلمان"

یدی آپ کو گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مُسلمانوں کے اس بارہ میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا کو دیش کیلئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری پُستک گؤ ہتیا اور مُسلمان منگوا کر پڑھیئے۔ پرکاشک لاہور نے زبردست سماوچنا کی ہے۔ اس پُستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پُستک کو اَن گِنت تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کے لئے یک مُشت بھیجیں ۲۵۰ کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ قیمت ساڑھے چار آنے (۴ر) فی کاپی مع محصول ڈاک +

مِلنے کا پتہ:- سیّد مُصطفٰے حسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ"۔ لکھنؤ (یو۔پی)

Digitized by eGangotri

ہر ایک پریوار میں روزانہ استعمال کی چند دوائیاں

مفصلہ ذیل ادویات صحت کی بہتری اور معمولی تکلیف کو دور کرنے کے لئے ہر ایک گھر میں رہنی چاہئیں

(۱) **بھیم سینی انجن**
روزانہ استعمال سے نظر کو قائم رکھتا ہے۔ اور آنکھوں کی کھاج پانی وغیرہ کو دور کرتا ہے۔
قیمت:- فی شیشی تین ماشہ ساڑھے چار آنے (۴/۱/۲)

(۲) **ہنگواشٹک چورن**
درد پیٹ۔ کھٹے ڈکار۔ بادی۔ اپھارہ وغیرہ کے لئے از حد مفید ہے۔
قیمت:- فی پیکٹ (ایک چھٹانک) چھ آنے ۹ پائی

(۳) **دراکھشاسو**
انگوروں کے رس سے تیار شدہ آسو جگر کے فعل کو درست کرتا ہے۔ اور نیا خون پیدا کرتا ہے۔ اور بھوک کو بڑھاتا ہے۔
قیمت فی شیشی (۸ اونس) ساڑھے تیرہ آنے (۱۳/۱/۲)

(۴) **چیون پراش**
یہ مشہور ترین رسائن مہرشی چیون نے لوگوں کی بھلائی کیلئے ایجاد کی تھی۔ اسے سب چھوٹے بڑے استعمال کر سکتے ہیں۔
قیمت فی پیکٹ (ایک پاؤ) ایک روپیہ ۳ (عہ/)

(۵) **چندر پربھا وٹی**
یہ گولیاں درد گردہ و مثانہ کے لئے از حد مفید ہیں۔ اور رسائن ہیں۔
قیمت فی شیشی (۲۴ گولی) آٹھ آنے (۸/)

(۶) **لون بھاسکر چورن**
ہر روز کھانا کھانے کے بعد اس چورن کے استعمال سے نہ صرف کھانا ہضم ہوتا ہے۔ بلکہ پاچک اگنی تیز ہوتی ہے
قیمت فی پیکٹ (۱/۲ پاؤ) آٹھ آنے (۸/)

(۷) **لوہ آسو اور کماری آسو**
یہ دونوں فولاد کے مرکب ہیں۔ اور بوجہ بخار جگر کی خرابی۔ طحال کے بڑھ جانے وغیرہ میں از حد مفید ہیں۔ قیمت فی شیشی (۸ اونس) لوہ آسو ۹/۔ کماری آسو ۱۲/

(۸) **دنت دھاون چورن**
یہ خوشبودار منجن ہر روز صبح و شام استعمال کرنے سے دانت صاف رہتے ہیں۔
قیمت فی شیشی ۵/۶ پائی (۵/۰)

دیانند آیورویدک کالج فارمیسی میں ہر قسم کی ادویات مفرد یا مرکب نہایت واجبی دام پر ملتی ہیں۔ مریض اپنا حال لکھ کر یا کالج میں آکر معائنہ کرانے کے بعد مشورہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ـــ خط و کتابت کرنے کا پتہ:-

مینیجر ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور

ایجنسیاں اور برانچیں ہر جگہ (قواعد ایجنسی منگا کر پڑھیں) ٹیلی فون نمبر ۵۰۲۵

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہرشی دیانند سرسوتی

(از جناب انوپ چند صاحب آفتاب رئیس پانی پت)

گورو سے کر چکے تعلیم جب رشی حاصل + جہاں میں وید کے بے مثل ہو گئے فاضل
وہ اُپ نشدوں اور درشنوں کے تھے قائل + کہ برہم گیان کی دریا میں بن گئے کامل
گورو کو ہو گیا ہر طرح سے جو اطمینان
وہ وقت آیا جب ہوتا ہے عہد و پیمان

رشی نے پیش کی چرنوں میں بھینٹ لونگوں کی + ہزار بار گورو نے دُعا رشی کو دی
سراپا پریم کے عالم میں تھے وہ سنیاسی + دلوں پہ دونو کے سکتہ سا ہو گیا طاری
خوشی کے جذبہ سے بے اختیار ہونے تھے
جہاں میں سچی محبت کے بیج بوتے تھے

یہ دیکھنے لگے ڈنڈی جی جوش میں آکر + ہوئی ہے بھگتی سے ہر لونگ لعل اور گوہر
عجیب لطف کی نظر ڈالی تھی سوامی پر + حقیقی پریم کے دونو پہ کھل گئے جوہر
کہا پھر اُن سے تری ملک کو ضرورت ہے
کہ انتہائی وطن کی خراب حالت ہے

پڑا ہوا ہے جہالت میں آج اک عالم + بپا کیا ہے غریبوں نے چار سُو ماتم
اچھوت اور یتیموں کا ناک میں ہے دم + ہوئی ہیں سینکڑوں بیوائیں مبتلائے غم
خیالی باتوں سے بھارت کے لال ڈرتے ہیں
کہ اپنے بچے قلندر کی نذر کرتے ہیں

پڑا ہے ملک جہالت میں اک زمانے سے + گناہ دھوتے ہیں دریاؤں میں نہانے سے
وہ شاد ہوتے ہیں قبروں پہ نذر چڑھانے سے + کہ جن کے پیٹ بھی خالی ہیں آج کھانے سے
عجیب قسم کی باتوں پہ لوگ مرتے ہیں
کہ اپنی قوم کا بیڑا تباہ کرتے ہیں

ہزار قسم کی بیماریاں ہیں بھارت میں + کہ جن سے قوم و وطن پڑ گئے مصیبت میں
لگا جو داغ جہالت سے اپنی عزت میں + تو فرق آ گیا ہندوستاں کی شہرت میں
سراپا ہو گئے حالات قوم کے ابتر
دلوں پہ رنج و الم کا نہ کیوں چلے نشتر

تو اپنے ہاتھ میں ست دھرم کا علم لیکر + دکھا اب علم و صداقت کی تیغ کے جوہر
زباں پہ خورد و کلاں کی ہوں وید کے منتر + درخشاں ہوگا مقدر کا قوم کی اختر
مٹا دے جا کے زمانے سے بھرم اور شنکا
بجا دے وید مقدس کا دہر میں ڈنکا

سُنی رشی نے گورو سے جو داستان الم + لگی تھی چوٹ سی دل پہ چلا تھا تیرِ غم
کہا یہ ملک کی خدمت میں سر بھی گر ہو قلم + اُڑیں گے چرخ پہ ویدوں کے چار سُو پرچم
زمانے بھر کی مصیبت خوشی سے جھیلوں گا
پہاڑ غم کا بھی ہوگا تو سر پہ لے لوں گا

وہ کام کر کے رشی نے دکھا یا بھارت میں + کہ جس کو دیکھ کے دُنیا ہے آج حیرت میں
بٹایا ہاتھ غریبوں کا ہر مصیبت میں + کہ مُردہ قوم و وطن آ گئے ہیں حرکت میں
فلک پہ دھرم کا پھر آفتاب روشن ہے
بنا تھا دشت جو بھارت وہ آج گلشن ہے

مہرشی درشن "سوامی دیانند سرسوتی اور آریہ سماج کے متعلق شاعرِ اعظم منشی تلوک چند محروم بی۔ اے کی دلآویز پُر درد اور زندہ جاوید نظموں کا مجموعہ مندرجہ ذیل پتہ سے ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک کے خرچ پر منگوائیں۔ ضخامت پونے دو سو (۱۷۵) صفحات
جگن ناتھ آزاد بی۔ اے متصل آریہ سماج لال کرتی بازار۔ راولپنڈی

حیدرآباد آریہ ستیاگرہ

کے

پرتھم ڈکٹیٹر

شری نارائن سوامی جی کی سرو انگرشٹ رچنا

چھاندوگیہ اُپ نشد

حیدرآباد ستیاگرہ میں شری نارائن سوامی جی نے جب پہلے جتھے کا نیتر تو کیا۔ تو انہیں ۱۱ ماس گلبرگہ جیل میں رہنے کا اوسر ملا۔ تبھی اُنہوں نے اس ایکانت میں ایکاگر چت سے چھاندوگیہ اُپنشد کی سرل ٹیکا لکھی۔ جو اب سندر روپ میں چھپ کر تیار ہے +

چھاندوگیہ اُپنشد سب اُپ نشدوں میں شریشٹھ مانی جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا مکھیہ وشے اُپاسنا ہے۔ اس میں وستار سے بتایا گیا ہے کہ آتما اور پرماتما کا کیا سمبندھ ہے۔ اور اُپاسنا کی سچی ودھی کیا ہے؟ موکش اتھوا مکتی کیا ہے؟ اور وہ کیسے مل سکتی ہے۔ اسی طرح اس پُستک میں اور بھی کئی مہتو پورن وشیوں پر پرکاش ڈالا گیا ہے۔ جنہیں سمجھنے کے لئے جگیاسو پربھو بھگتوں کو بہت اچھا رہتی ہے۔ سب سے مکھیہ وشیشتا اس اُپنشد کی یہ ہے۔ کہ یہ انیہ سبھی اُپ نشدوں سے سرل ہے۔ پر یہ بھی کٹھن ستھلوں پر سرل و روچک درشٹانت اتھوا پرشن اُتر کے رُوپ میں سمواد دے کر گوڑھ وشیوں کو بھی سرل بنا دیا ہے +

اس ٹیکا میں منتروں کا انوئے، شبدارتھ، بھاوارتھ دے کر شری نارائن سوامی جی نے اتنی سرل و مہرہ گراہی دیا کھیا کی ہے۔ کہ پاٹھک اوشیہ اس کی پرشنسا کریں گے +

دُنیک سوادھیائے اور کتھا روپ میں پاٹھ کرنے کیلئے یہ ٹیکا سرو تھا اُپیکت ہے +

ایک بار اوشیہ اس گرنتھ رتن کو پڑھ دیکھیں۔ آپ پرتی دن اس کا سوادھیائے کرنا پسند کریں گے۔

پرشٹھ سنکھیا قریباً پانسو۔ کپڑے کی پکی جلد سہت مولیہ کیول سوا دو روپے (۲/۴) +

چھپ گئی! چھپ گئی! چھپ گئی!

آریہ ڈائری ۱۹۴۱ء

اس بار آریہ ڈائری وشیش دھوم دھام سے نکل رہی ہے۔ بڑا سائز ہر ایک پرشٹھ لکیر دار۔ سندر مضبوط سنہری جلد کے علاوہ قریباً ۷۰ **پرشٹھوں کی بہُمُلیہ سامگری** جس میں آریہ سماج کے نیم۔ اُپ نیم۔ سدھانت۔ آریوں کا سمبہ وبھاگ۔ نتیہ کرم۔ پانچوں یگیوں کا وِستِرت ورنن۔ پرارتھنا کے منتر۔ وید امرت۔ رشی دیانند سرسوتی کے نیم۔ پربھو بھگتی کے بھجن۔ آریہ سماج کے پرد وشیش گھٹنائیں آدی بیسیوں اُپیوگی وشے دئے ہیں۔ شیگھر آرڈر دیں۔ مولیہ ایک پرتی چھ آنے (۶/)۔ بارہ پرتی ساڑھے پانچ آنے (۵/۱)، ۲۵ پرتی سوا پانچ آنے۔ ۵۰ پرتی پانچ آنے (۵/) +

پرکاشک:- راجپال اینڈ سنز۔ آریہ پستکالیہ۔ انارکلی۔ لاہور

Digitized by eGangotri

پنجاب کی آریہ سماجوں و پرتی ندھیوں کا آریہ پرتی ندھی سبھا کے نمت کرتویہ

تب پنجاب کی تمام آریہ سماجوں سے جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساتھ سمبندھت ہیں۔ بل پُوروک پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے پرتی ندھیوں کو لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے اوسر پر جو کہ صُوبائی اُتسو ہونے کی حیثیت بھی رکھتا ہے سبھا کے جنرل اجلاس میں شامل ہونے کے لئے بھیجکر اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔ یہ جلسہ ۳۰۔ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۴۷ء کو بروز سنیچر و اتوار اس سال ہونا قرار پایا ہے۔ سماجوں کو بھلی پرکار گیات ہے۔ کہ سبھا کا جنرل اجلاس ۲۵-۲۶-مئی ۱۹۴۷ء کو منعقد ہوا تھا۔ اس میں پہلے دن تو کورم مکمل تھا۔ جہاں پچھلے سال کے کام کا پرتانت سنایا گیا۔ اور پاس ہوا۔ وہاں سال رواں کے لئے ادھیکاریوں کا انتخاب شانتی پُوروک وِدھی پرکار ہو گیا۔ پرنتو بجٹ مختلف محکمہ جات کے دوسرے دن رکھے گئے۔ اور سماجوں کے بھیجے ہوئے پرستاووں پر بھی اس دن وچار ہونا تھا۔ لیکن دوسرے دن کورم پورا نہ ہو سکا۔ تھوڑی سی کسر باقی رہ گئی۔ اور ان حالات میں بجٹ نہ پاس ہو سکا۔ جس کے کارن ادھیکاریوں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ وہ کسی قسم کی ابزادی اور اُنتی کی طرف قدم نہیں بڑھا سکتے۔ بلکہ کئی محکموں میں تخفیف کرنے پر مجبور ہوئے ہیں +

اندریں حالات باموقعہ اور بروقت سماجوں سے بل پُوروک اپیل کی جاتی ہے۔ (جیسا کہ پہلے گشتی چٹھیوں دوارا پرارتھنا کی گئی ہے) کہ اپنے اپنے پرتی ندھیوں کو تاکید و ہدائیت فرماویں۔ کہ وہ ان دونو تتھیوں پر ضرور ہی سبھا کے جنرل اجلاس میں شریک ہو کر جہاں بجٹ پاس کر جاویں۔ وہاں دیگر اہم اور ضروری پرستاو اور آریہ سماج کے آئیندہ پروگرام پر وچار کر جاویں۔ اور اگر کسی صورت میں سابقہ منتخب شدہ پرتی ندھی کسی کارن سے شامل ہونے میں اسمرتھ ہوں۔ تو پندرہ دن کا نوٹس دے کر جنرل سبھا کا اجلاس بُلا کر اس اجلاس کے لئے نئے پرتی ندھی منتخب کر دیویں۔ جو کہ یقین دلاویں۔ کہ وہ اس اجلاس میں ضرور شامل ہوں گے۔ اور اگر کسی صورت میں دُور سے اپنے پرتی ندھی نہ بھیج سکیں۔ تو لاہور اور نزدیک کے اضلاع کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھی اس اجلاس کے لئے چُن لیویں۔ تاکہ وہ بسہولیت اجلاس مذکور میں شامل ہو سکیں +

غرضیکہ حاضری کا پُورا پُورا یتن کریں۔ تاکہ کورم پُورا ہو جائے اور سارا کام سمپُورن ہو سکے +

اگلے سال پرتی ندھیوں کا سالانہ چناؤ ہونا ہے۔ مجھے سبھا سے سمبندھت آریہ سماجوں پر پُورا بھروسہ ہے۔ کہ وہ میرے نمر پرنتو بل پُوروک نویدن پر اوشیہ ہی دھیان دے کر اپنے کرتویہ کا پالن کر کے سنگٹھن کا اُجّول پرمان دیں گے +

نویدک

گوردتہ رام بان پردھان منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

خط و کتابت کرتے سمیہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

پنجاب کے ہفتہ وار اخبارات کا سرتاج

"پرکاش" کے متعلق آگرہ کے رادھا سوامی اخبار "پیارا دیال باغ" کی رائے

اپنے ہی نہیں بیگانے اور مخالف بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "پرکاش" پنجاب کے ہفتہ وار اخباروں میں سب سے زیادہ اپ ٹو ڈیٹ نہایت دلچسپ اور مفید مضامین کا مرقع ہوتا ہے۔ کسی آریہ سماجی اخبار کی نہیں۔ رادھا سوامی اخبار "پیارا دیال باغ" کی رائے نیچے پڑھیں۔ اور اندازہ لگائیں۔ کہ مخالف بھی کس طرح "پرکاش" کی تعریف کرتے ہیں۔ "پیارا دیال باغ" آگرہ اپنی ۱۵-اپریل کی اشاعت میں رقمطراز ہے:-

"پرکاش" پنجاب کے ہفتہ وار اخبارات کا سرتاج۔ گوناگوں دلچسپیوں و رنگینیوں کا مرقع۔ دلچسپ مفید و کارآمد مضامین۔ مبنی بر تنقید و تبصرہ۔ عبرت انگیز و سبق آموز سوشل افسانے۔ دیدہ زیب کتابت و طباعت۔ ایڈیٹر شری مہنت جی علاولپوری جن کے قلم کا ایک ایک لفظ محبت و اخوت کے رنگ میں ڈوبا ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ "پرکاش" ہندوستان کے ہر شہر و قصبہ میں بے حد اشتیاق و دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے"۔

ذرا سُنئے جائیے

کہ چار روپے سالانہ کوئی زیادہ خرچ نہیں۔ پھر چار روپیہ سالانہ خرچ کر کے آپ کا سمبندھ "پرکاش" سے دوسرے اخباروں کی طرح خریدار کا سا ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ سگے بھائی کا سا۔ "پرکاش" اپنے پریمیوں کی ہر وقت ہر خدمت کے لئے تیار ہے۔ مثلاً (۱) آپ کو کوئی کنسٹ ہو۔ شاریرک۔ مانسک یا سانسارک اس کو دُور کرنے کا اگر اُپائے آپ کو نہیں سُوجھتا۔ تو ہمیں لکھیئے۔ ہم آپ کی سچے اپدیش و ہر ممکن سہائتا و امداد کریں گے (۲) آپ کا کوئی عزیز۔ متر۔ یا رشتہ دار نوجوان بیکار ہے۔ تو ہم اس کے روزگار کے انتظام کی کوشش کریں گے (۳) آپ کو وَر کے لئے کنیا یا کنیا کے لئے وَر کی ضرورت ہے۔ تو اس مشکل کا حل بھی ہم کر دیں گے (۴) آپ کو لاہور سے کوئی چیز منگوانی ہو۔ ہمیں قیمت بھیج دیجئے۔ اور چیز و ملنے کے پتہ سے مطلع کر دیجئے۔ آپ کو گھر بیٹھے چیز عمدہ اور بارعائیت مل جائیگی (۵) آپ کبھی لاہور آئیں۔ اور ٹھہرنے کا کوئی دوسرا انتظام نہ ہو۔ تو "پرکاش" کے کاریالیہ میں پدھاریں۔ ہر ممکن طریقہ سے اچھی سیوا کریں گے +

یہ سب سیوا اس پریم و محبت کے رشتہ میں بندھے ہوئے ہم آپ کی کرتے ہیں۔ جو آپ کے "پرکاش" کے پریوار میں شامل ہونے سے ہم سے قدرتی طور پر ہو جاتی ہے +

"پرکاش" کے پریوار میں خود شامل ہوں اور دوسروں کو کرائیں

سالانہ چندہ چار روپے (للعہ)

مینیجر "پرکاش" لاہور

مہرشی دیانند

(از جناب یوگ دھیان اتر ایم۔ اے)

جب زمانے پہ گھٹا پاپ کی چھا جاتی ہے
دھرم کی جیوتی جب اندھکار میں آجاتی ہے
جب کوئی آن نہ ہو مان نہ ہو شان نہ ہو
قوم کی زلیست کا جب کوئی بھی سامان نہ ہو
جب نہ ہو کوئی بھی جاتی کو بچانے والا
ستیہ کے ارتھ کا پرکاش دکھانے والا
درد ظاہر ہو یتیموں کا فغاں کی صُورت
آہ ودھواؤں کی ہو برقِ تپاں کی صُورت
تب دیانند سے دنیا میں رشی آتے ہیں
اور اتر قوم کی حالت کو بدل جاتے ہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رشی دیانند کے اُپکار بقیہ صفحہ ۲۴

میں اٹھارہ ۱۸ لاکھ ہیں۔ سی۔ پی آسام۔ بہار مدراس حیدر آباد دکن میں لاکھوں ایسے آدمی ہیں جو ہندو دھرم ہونے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ مگر ہمارے پاس ان کو واپس لانے کے لئے کافی سامگری دھن نہیں۔ کیا آپ نہیں سمجھتے۔ کہ عیسائیوں و مسلمانوں کی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام ہے۔ جسمانی تکالیف کے علاوہ زندگی کا بھی خطرہ ہے۔ اور ان کے علاوہ روپیہ کی بھی اشد ضرورت ہے۔ کوئی تعمیری پروگرام دھن کے بغیر سپھلتا پراپت نہیں کر سکتا۔ عیسائی سنٹرل انڈیا میں لاکھوں روپیہ سالانہ بھیلوں پر خرچ کر رہے ہیں۔ مگر ہم چند ہزار بھی ان کے مقابلہ میں خرچ نہیں کر رہے ہیں۔ آپ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ اور شدھی جیسے مہان اور پوتر کاریہ پر اپنا دھن خرچ کرنا سیکھیں۔

پاپ اور پُنیہ بقیہ صفحہ ۱۷

کرم کرنے میں یا تو ہم کو کامیابی ہو گی یا ناکامیابی۔ کامیابی کا نام سُکھ ہے۔ اور ناکامیابی کا نام دُکھ ہے۔ کامیابی یا سُکھ کی حالت میں جو ہم کو ظلم اور غرور سے دُور رکھتا ہے۔ وہ نیکی ہے۔ اور ناکامیابی کی حالت میں بے صبری اور بے چینی سے ہمیں دُکھ ہوتا ہے۔ جو ہمارے اندر غرور پیدا کرے۔ اور بے صبری پیدا کرے وہ بدی ہے۔ اگر اس وسیع نقطہ خیال سے wide-out look سے ہم نیکی اور بدی کا احساس کریں۔ تو اس کے سمجھنے میں کوئی زیادہ تکلیف نہ ہو گی۔ اب اس کے ساتھ ہی دوسرا سوال پھر یہی زیر غور ہوتا ہے۔ یعنی نیکی اور بدی کے کوئی دوامی مقررہ قواعد ہیں یا نہیں۔ یعنی

Is there any such thing as absolute good or evil?

اس کو جاننے کے لئے ہم کو نیکی اور بدی کے سوال کو ۲ نقطۂ نگاہ سے غور کرنا ہو گا۔ ایک نجی بھلائی کے خیال (individual good) سے دوسرے سب کی بھلائی کے خیال سے (Socia good)۔

درشن میں جو یم اور نیم بتلائے گئے ہیں۔ وہ نیکی اور بدی کے سوال کو دونو ہی نقطہ نگاہوں سے حل کر دیتے ہیں:

جو قواعد ہماری نجی ترقی کے لئے ہیں۔ وہ "نیم" کہلاتے ہیں۔ اور جو قواعد ہماری مجموعی ترقی کے لئے ہیں۔ وہ "یم" ہیں۔

نیم :- سوادھیائے۔ شوچ۔ تپ۔ سنتوش۔ ایشور پرنی دھان

یم :- ستیہ (सत्य) برہمچریہ۔ اہنسا۔ استے (چوری) اپری گرہ

جیو آتما کے گن :

گیان

کرم

بھوگ

دُنیا میں ایسا کوئی آدمی نہیں ہے۔ جو یہ نہ چاہتا ہو۔ کہ لوگ اس سے سچ بولیں۔ اور اس کے ساتھ نیک ویوہار کریں۔ برتاؤ کریں۔ اس کو نہ ستاویں۔ مال کو نہ چُراویں۔ اور اس کے ساتھ کنجوسی نہ کریں۔ اور یہ سب باتیں ہماری آتما کی آواز ہے۔ جو سلوک ہم دوسروں سے چاہتے ہیں۔ وہی سلوک ہمیں ان سے کرنا چاہیئے۔ جو قواعد ہم کو پسند یا عزیز ہیں وہ نیکی ہیں۔ اور اس کے برعکس خیالات بدی ہیں۔ اور یہ کئی باتیں تمام دُنیا میں اور ہر زمانہ میں یکساں قابل قبول ہیں۔ جس طریقہ پر یوگ درشن میں یم اور نیم بیان کئے گئے ہیں۔ وہ میں نے تبدیل کر دئے ہیں۔ یعنی ان کا سلسلہ بدل دیا ہے۔ اور وہ اس خیال سے کہ سوال کے اوصاف کے ساتھ ساتھ اُن کو دیکھنے سے اُن کا باہمی تعلق اچھے طریقہ میں سمجھ میں آ جاتا ہے۔ "سندھائے" ہمارے نجی کے لئے اور اس کی شکل دوسرے کے لئے ستیہ بنایا گیا ہے۔ شوچ اور تپ ہمارے لئے۔ اور برہمچریہ اور اہنسا دوسروں کے لئے ہے۔ اسی طرح پر باقی کو جاننا چاہیئے۔ الغرض یہ ہے۔ کہ نیکی اور بدی کے قواعد و ضوابط کی طرف سے سب کیلئے مقرر ہیں۔ اُن کو ماننا اور عمل میں لانا لازمی ہے۔ ہم انکو کسی بھی طاقت سے تبدیل نہیں کر سکتے۔ اگر تبدیل کرینگے۔ تو نظام درہم ہو جائیگا۔

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ :- ۱۰۰۰۰۰۰۰ روپیہ

جاری و فروخت شدہ سرمایہ ۵۰۰۰۰۰۰ "

ادا شدہ سرمایہ ۳۱۴۴۶۸۰۴ "

ریزرو فنڈ ۱۵۱۵۳۶۹ "

ورکنگ کیپیٹل :- ۸۵۸۷۰۶۸۳ "

(جیسا کہ ۳۰ جون کو تھا)

صدر دفتر

۴۷ - دی مال لاہور

چیئرمین :- رائے بہادر دیوان بدری داس

شاخیں :- پنجاب بھر میں اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں

یو۔ پی کی نئی شاخیں

سیتاپور۔ مراد آباد۔ لکھنؤ۔ بجنور نجیب آباد۔ مظفر نگر۔ منصوری ڈیرہ دون۔

ایجنسیاں :-

احمد آباد (انڈیا) رنگون (برما) لنڈن نیویارک۔ کوبے (جاپان)

نوٹ

بنک سے متعلقہ ہر قسم کا کاروبار علاوہ غیر ملکی ایکسچینج کے نہائت واجبی شرح پر کیا جاتا ہے۔ قواعد و شرائط کاروبار کے لئے صدر دفتر کے منیجر یا برانچوں کو لکھئے۔

یودھراج سیکرٹری

نقلی سونا کیا ہے؟

ہندوستان کے سب سے بڑے سوتنتر وچار پتر ساپتاہک "پارس" کے مینیجنگ ایڈیٹر کی رائے دھیان سے پڑھئے :-

اس یُگ میں جب کہ یُدھ کے کارن پرتیک وستو تیز ہو گئی ہے اور اصلی سونا بہت مہنگا ہو گیا ہے۔ "فرینچ گولڈ" ایک بڑی لابھ دائیک چیز پرمانت ہو رہی ہے۔ گو یہ سونا نقلی ہے اور وگیانک ڈھنگ سے تیار کیا ہوا کیمیکل گولڈ ہے۔ پرنتو گنوں میں بالکل اصلی سونے کے تلّیہ ہے کسوٹی پر گنی کا رنگ دیتا ہے۔ تیزاب آدی میں پڑ کر خراب نہیں ہوتا۔ اصلی سونے کی طرح گھڑا یا اور کوٹا جا سکتا ہے۔ ارتھات جس پرکار آپ چاہیں اس کے زیورات بنا سکتے ہیں۔ ہمارے بہت سے متروں نے اس کے زیورات بنائے ہیں۔ وہ اس کے گنوں سے بالکل سنتشٹ ہیں۔ مولیہ پرتی تولہ صرف تین روپے ۱۲/ (۱۲/۳) تین تولہ کے خریدار سے کیول دس روپے (۱۰/) محصولڈاک بھی مُعاف

نِن لکھت پتہ سے منگوائیں۔

فرینچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵۔ دہلی

ہماری گارنٹی }یہ سونا کسوٹی پر گنی بلی کا رنگ دیتا ہے۔ غلط ثابت ہونے پر دو دن کے اندر اندر واپس بھیجکر اپنا مولیہ منگوالیں۔

منیجر :- فرینچ گولڈ سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۴۵۔ دہلی

مکتی کا سوروپ اور اُس کا سادھن (بقیہ صفحہ ۲۱)

کھینچنا - پھیلانا - چلنا - یہ - اپر دو سمان ہیں - یہ مانو کا بھیدک وشیش ہے +

نشیہ سنبندھ کو سمواے کہتے ہیں - جیسے گن گنوں ہیں - جاتی سکل سوروپ ہیں کیریا کیریاوان ہیں رہتی ہے - ادیتا - گن گنی سے کبھی آپ جدا نہیں ہو سکتا - اور ابھاو دو پرکار کا ہے - ایک جو پہلے نہ رہا ہو - دوسرا جو اب نہ رہا ہو - تیسرا جو کبھی نہ ہو - چوتھا ان ونیہ - جیسے گھڑے میں کپڑے کا ابھاو - اور کپڑے میں گھڑے کا ابھاو ہوتا ہے +

سولہ پدارتھ یہ ہیں :-

(۱) ور (۲) پرمان (۳) پرمیہ (۴) سنشیہ (۵) پریوجن (۶) درشٹانت - (۷) سدھانت (۸) اوَیو (۹) ترک (۱۰) نرنے (۱۱) واد (۱۲) جلپ (۱۳) وتنڈا (۱۴) ہیتو ابھاس (۱۵) چھل (۱۶) جاتی نگرہ ستھان +

ان پدارتھوں میں سے پرمان چھ پرکار کے ہیں :-

پرتیکش - انومان - شبد - اُپمان - ارتھاپتی - ان اُپلبدھی -

پدارتھ گیان جو اندریوں کا دشے ہو - وہ پرتیکش پرمان ہے - جیسے اگنی کو آنکھ سے دیکھنا - انومان جیسے دھوئیں کو آنکھ سے دیکھ کر اگنی کا نشچے ہوتا ہے - کان میں جو سننے میں آوے وہ شبد پرمان ہے - ارتھاپتی یہ ہے - کہ فلاں بلوان ہے - مگر کھاتا نہیں - سو بغیر کھانے کے بل کہاں سے آیا؟ اُپمان یہ ہے - کہ الپا کہا - کہ جیسے سوئی ایسی ہوتی ہے - جیسے کانٹا - ان اُپلبدھی یہ ہے - کہ گھڑا اتفاق پھوٹ گیا - اب اس کا ابھاو ہو گیا - ان پدارتھوں کے گیان کے بغیر اکیس دکھوں کا ناش نہیں ہو سکتا +

نیائے درشن کے مت میں مقررات گیان آتما ہی سنسکار کا ہیتو ہے - ان پدارتھوں کا ٹھیک ٹھیک گیان نہ ہونے سے جنم دھارن کرنا ہوتا ہے - جب پدارتھ کا گیان ہو جاوے - تب آتما کا بندھن ٹوٹ جاتا ہے - کیول کرم سے بندھن نہیں ٹوٹ سکتا - کیونکہ بھرانتی کا نانک گیان ہے - آتما سارے پرپنچ سے بھن پدارتھ ہے - جب پدارتھوں کا گیان دگدھ ہو جاتا ہے - تب راگ دویش دھرم ادھرم اور شرم پرمسبندھی روپ جنم کا ابھاو ہو جاتا ہے - اسی کا نام مکتی ہے +

شیر مارکہ

موم بتیوں سے متعلق

دیوالی کے دن باپ بیٹے کی گفتگو

بیٹا - پتاجی! آج دیوالی ہے -

باپ - ہاں - بیٹا! آج مکان میں خوب صفائی کر دو - اور شام کو روشنی کرو -

بیٹا - پتاجی! دیوالی کی رات میں تو موم بتیاں جلانا چاہتا ہوں -

باپ - اچھا چلو - تمہیں موم بتیوں کا پیکٹ خرید دوں -

بیٹا - پتاجی! میں شیر مارکہ موم بتیاں خریدونگا - کیونکہ میں نے سنا ہے - کہ یہ موم بتیاں ہندوستان میں ہی ہندوستانی کاریگروں کے ہاتھوں تیار ہوتی ہیں -

باپ - بیٹا - میں تمہاری بات کو سن کر بہت خوش ہوا - واقعی تمام ہندوستانیوں کو دیوالی کے دن صرف شیر مارکہ موم بتیاں ہی خریدنی چاہئیں - تمہیں جتنی درکار ہیں لے لو مگر نقالوں سے بچنے کیلئے شیر کی تصویر کا خیال رکھنا -

آریہ ورت کی راشٹر بھاشا (بقیہ صفحہ ۱۲)

بہت کم کرتا ہے - کہ پتر پتر کا کا ہو شیہ اُن کے ہاتھ میں ہے +

دیپاولی کے دن بدی ہم رتی کے بہ تی سٹر دھانجلی بھینٹ کیا جا سکتے ہیں - تو آریہ بھاشا کا جگمگانا پر روپ ہمیں تیار کرنا چاہیئے - آریہ سماج کے اس تیسرے نیم کے انوروپ اس سرل سی بات کا برت لے لیں - کہ آریہ بھاشا کا پڑھنا پڑھانا - سننا سنانا - لکھنا لکھانا ہمارا پرم دھرم ہے - اس دن جو کچھ پڑھیں گے - لکھیں گے - بولیں گے - دیکھیں گے - وہ ہندی میں ہی ہو گا - ہندی پستکوں کو خریدنے - خریدوانے - ہندی پتر پترکاؤں کے گراہک بننے بنانے میں اپنا پرچار سمجھیں گے +

مبلطمہ کا مہندر (بقیہ صفحہ ۲۶)

بھینٹ اپنے جیون کی بلی دے +

مقبنہ نے دن کے واقعہ سے حوصلہ پاکر اور اس غلط جذبہ سے متاثر ہو کر کہ اُس نے الفاڈیل کی محبت کو پا لیا ہے - اسی رات کو اس کے پاس جانے کا فیصلہ کیا - ایک بجے آدھی رات کے سناٹے میں وہ دبے پاؤں اس کے کمرہ کی طرف بڑھی - دروازہ کھلا ہوا تھا - اور وہ کھڑکی بھی کھلی تھی - جو باہر کی طرف کھلتی تھی - کمرہ میں کوئی نہ تھا - اس نے کھلی ہوئی کھڑکی میں سے باہر کی طرف دیکھا - دو شخص چاند کی روشنی میں رستہ ڈھونڈتے ہوئے دریا کی طرف جا رہے تھے - اس نے اندازہ لگایا - کہ وہ الفاڈیل کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا - ضرور وہ کسی لڑکی کو لے کر بھاگ رہا ہے - اس نے جا کر بجاری کو خبر کی - آن کی آن میں اُس نے اپنے چار مسلح آدمی ان کو گرفتار کرنے کے لئے دوڑائے - الفاڈیل کی کشتی بڑی تیزی سے دریا کے کنارہ کی طرف جا رہی تھی - لیکن دشمن تعاقب میں تھا - جب اس کی کشتی منجدھار میں پہنچی - تو اس نے مرجینا سے کہا - "اب ہمارا بچ نکلنا مشکل ہے کیونکہ دشمن بالکل قریب آ پہنچے ہیں - مرجینا الفاڈیل کے گلے میں باہیں ڈالے ڈر کے مارے کانپ رہی تھی - بجاری دریا کے کنارے کھڑا ہوا غصہ میں پکار رہا تھا - کہ قتل کر دو ان دونوں کو جانے نہ پائیں" - بجاری کے ہاتھوں مرنے کی بجائے الفاڈیل نے ندی میں ڈوب کر جان دے دینا بہتر سمجھا - اس نے مرجینا سے انتم وداع لی - اور دونوں نے ندی میں چھلانگ لگا دی +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنجیون چورن

احتلام اور دیریہ کی کمزوری دور کر کے نئی زندگی بخشتا ہے۔

قیمت:- ایک روپیہ (عہ) فی شیشی

گوروکل کانگڑی فارمیسی

کی

مشہور اوشدھیاں!

آملہ ہیر آئل!

روزانہ استعمال کے لئے ٹھنڈا، خوشبودار، عمدہ تیل۔ بالوں کو لمبے نکالے کرتا ہے۔

قیمت دس آنے فی شیشی

بال شربت!

गुरुकुल कांगड़ी का

बाल शरबत

बच्चों की हर एक बीमारी को दूर कर उन्हें हृष्ट पुष्ट बनाता है।

मू० ।।-) शीशी।

पता:- गुरुकुल कांगड़ी फ़ार्मेसी

पो- गुरुकुल कांगड़ी (सहारनपुर)

ہون سامگری

قیمت ۸ر آنے سیر

گوروکل کانگڑی کی سگندھت

گوروکل دراکشاسو

طاقت اور تازگی کیلئے بڑھیا، لذیذ ٹانک

قیمت سوا روپیہ پونڈ

میٹھا، بڑھیا اور سستا شربت بچوں کو استعمال کرائیے

قیمت فی شیشی دس آنے

مفت منگوائیے

فہرست ادویات

ہر شہر و قصبہ میں معقول شرائط پر ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ایجنسیاں

(۱) لاہور:- ہسپتال روڈ

(۲) پشاور:- بی۔ این گگرا اینڈ سنز چوک یتیم گراں

(۳) شملہ:- ٹھاکر برادرز۔ لوئر بازار

(۴) کوئٹہ:- نیو میڈیکل ہال اینڈرسن روڈ

(۵) ابوہر:- پبلک سوپ ورکس

(۶) سرگودھا:- تلک اوشدھالیہ

بیسویں صدی کی بہترین ایجاد

خانہ دار! سائینس دان! ڈاکٹر!

سب کو اس سائینٹفک ایجاد سے فائدہ اٹھانا چاہیے

بنی نوع انسان کی بہتری
ہندوستانوں کے لاکھوں روپیہ
کی بچت
اور عوام کی صحت کی
حفاظت کیلئے

تندرستی اور صحت کے لئے ایک سیدھا سادہ طریق
تمام بیماریوں کا ایک قدرتی علاج

صحت اور تندرستی کا حاصل کرنا اُن لوگوں کیلئے بالکل آسان چیز ہے جو جب بھی کوئی تکلیف ہو۔ اسے فوراً سادہ اور قدرتی طریق سے دُور کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ غیر قدرتی طریق سے تسکین اور آرام پہنچانیوالی دواؤں کی مدد سے بیماری کے آثار کو دبا دینا عارضی طور پر تو ضرور شفا بخش ثابت ہوتا ہے لیکن ان سے بیماری کی جڑ دور نہیں ہوتی۔ آخیر میں نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ کہ تھوڑی سی تکلیف ایک خطرناک بیماری کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور معمولی سا فتور فتنہ میں بدل جاتا ہے۔ برعکس اس ایک سیدھی سادی دوا جس کے تمام اجزاء قدرتی اور سادہ ہوتے ہیں۔ بیمار آدمی پر ماں کے دودھ کا سا کام کرتی ہے۔ اس سے ذرا بھی بگاڑ نہیں ہوتا۔ اس کا خطرہ ہی نہیں ہوتا۔ کہ کوئی نکلیف شروع ہونے لگی اور اس کے استعمال سے جھٹ دور ہو گئی بلکہ وہ ایک عام تکلیف سے جو بعد میں فتنہ اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے بھی نجات بخشتی ہے۔ ایسی پوری صحت بخش دوا ہی بنی نوع انسان کیلئے نعمت ثابت ہو سکتی ہے۔ پوری صحت بخش دوا میں جیسی منہ بتہ ذیل پانچ اوصاف ہونگے:۔ (۱) وہ بیماری کے تمام جراثیم کو ہلاک کر سکتی ہو۔ (۲) فساد بادوقت ہاضمہ کو تیز کرتی ہو اور معدہ و انتڑیوں کی امراض کا علاج ہو۔ (۳) وہ بیرونی استعمال کے بھی قابل ہو اور سوجن ورم زخم اور جلدی خرابیوں کو مٹاتی ہو۔ (۴) اندرونی اور خارجی تمام دردوں کو مٹا سکتی ہو۔ (۵) تمام زہریلے مادوں کو ہلاک کر سکتی ہو اور حیوانی و نباتاتی زہر کی دشمن ہو۔

امرت دھارا جو شمالی ہندوستان کے مشہور و معروف معالج پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ کی ایجاد ہے اور اس صدی کی بہترین ایجاد ہے۔ جسے ہندوستان کے لاکھوں آدمی سچ مچ امرت سمجھ کر استعمال میں لاتے ہیں۔ اسکے تمام مفید اجزاء یہ تمام خوبیاں رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آئندہ مضمون میں اس کے متعلق وہی مفصل تفصیل سے ظاہر ہوگا۔ اس سے آپ بخوبی جان سکیں گے۔ کہ یہی ایک دوا ہے جو بہت سی امراض میں پوری صحت بخش اور ہر ایک خطرے سے خالی ہے گذشتہ ۴۸ سال کے دوران میں اس نے ایک جادو بھری کامیابی کو حاصل کیا ہے۔ ہندوستان میں کوئی بڑا گاؤں نہیں جہاں اسکا نام سنائی نہ دیتا ہو۔ کوئی تعلیمیافتہ گھر نہیں جہاں اسکا استعمال نہ ہوتا ہوگا۔ ذیل میں بیماری کے پانچ اہم اسباب اور اُن سے پیدا ہونے والی امراض کا ذکر کیا جاتا ہے جنہیں یہ ایک آن کی آن میں رفع کر دیتی ہے۔

بیماری کے پانچ اسباب پہ فتح حاصل کرو!

۱۔ جراثیم

۲۔ کمزوری ہاضمہ

۳۔ چوٹ گھاؤ وغیرہ

۴۔ درد وغیرہ

۵۔ زہریلے مادے

"امرت دھارا" کے اجزا اور ترکیب

امرت دھارا

ہندوستان بھر کے تمام معزز دکانداروں کے ہاں دستیاب ہو سکتی ہے اور تین سائیزکی شیشیوں میں ملتی ہے

بڑی شیشی ...... دو روپے آٹھ آنے
نصف شیشی ...... ایک روپیہ چار آنے
نمونہ کی چھوٹی شیشی ...... آٹھ آنے

آج ہی اپنے نزدیکی دکاندار سے نمونہ کی شیشی خرید فرمایئے!

چھتیس ہزار سے زیادہ سرٹیفکیٹ

چھیالیس سال کے عرصے میں امرت دھارا کے فائدوں کی ستائش کرنے والوں میں سے چھتیس ہزار اشخاص نے بغیر مانگے سرٹیفکیٹ بھیجے ہیں۔ جن میں امرت دھارا کے بے پناہ اور مفید ہونے کی پوری پوری داد دی گئی ہے۔ امرت دھارا آج کل ہندوستان کے ہر گھر کی خانگی ضروریات میں ایک ایسی اہم اور ضروری شے ہو گئی ہے۔ کہ ... اور اس سے موجب گرانی جیسی بہا اور مفید ایجاد کے بدلے ... کر دیتی ہے۔

ہندوستان میں امرت دھارا کے متعلق ہر طرح کی خیال آرائیاں کی گئی ہیں۔ جیسکہ ایسا کوئی بھی شخص نہیں ہوگا جس نے اس دوا کے علاج کو ... نقالوں نے ... بازار میں پھینکنے کے لئے بہت ... ہے۔ لیکن انہوں نے منہ کی کھائی ہے۔ انہیں کچھ بھی کامیابی نہیں ہوئی!

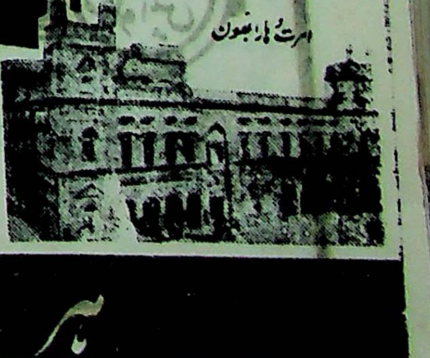
امرت دھارا بھون

امرت دھارا
ہندوستان کا جسمانی محافظ

امرت دھارا بلڈنگس - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ہر ایک گھر کا محافظ فرشتہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آنکھ کے مایوس مریضو!
گوروکل کانگڑی کا
بھیم سینی سرمہ
ایک بار ضرور آزمائیے
(قیمت ۱۲ فی شیشی)

गुरुकुल फार्मेसी गुरुकुल कांगड़ी ज़ि. सहारनपुर

دیوالی کے متبرک تہوار پر

اپنی اور اپنے گھر کی سجاوٹ کیلئے ریشم کیطرح ملائم

اصلی جہاز مارکہ کپڑے خرید فرماویں

یہ اعلےٰ قسم کی روئی سے پختہ اور دلفریب رنگوں میں تیار کئے جاتے ہیں

دنیا شاہد ہے کہ دھلنے پر ان کی پائیداری نفاست اور پاکیزگی میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ باوجود ان امتیازی خصوصیات کے قیمتوں میں یہ "جہاز مارکہ" کپڑے بے حد ارزاں ہیں

SHIP BRAND
FABRICS

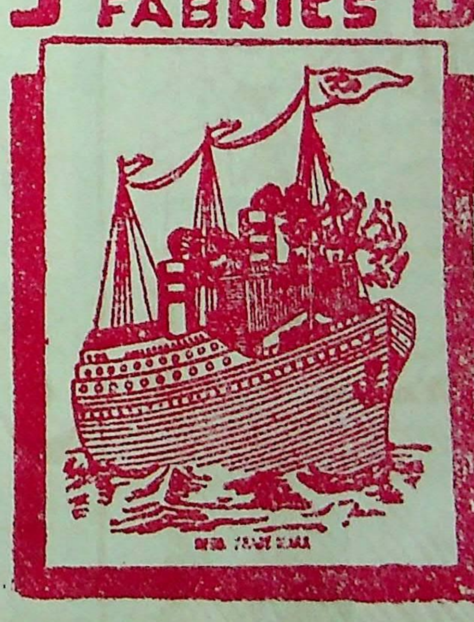

ہمیشہ

ریشم کی طرح ملائم۔ نفیس۔ دلفریب اور خوشنما

اصلی جہاز مارکہ

کپڑے خریدیئے

روزانہ ضروریات کیلئے ہمیشہ۔ سفید اور مختلف خوشنما رنگوں کے چالیس رنگوں میں کاٹن کریپ لٹھا برف سے بھی سفید۔ پاپلین رنگین و سفید۔ سلک فنش شرٹنگ۔ تول سفید و خاکی۔ زین سفید و خاکی اور نیلی۔ خاکی پگڑی کلاتھ۔ سوٹوں کے لیئے ڈرل۔ بستر کی چادروں کے لیئے شیٹنگ۔ وسوتی۔ میزوں کی سجاوٹ کے لیئے ٹیبل کلاتھ۔ پردوں اور کاؤچ کے غلافوں کیلئے مقبول عام کاٹن کریپ۔ بدن صاف کرنے کے لیئے تولیہ۔

خریدتے وقت اصلی "جہاز مارکہ" کا نشان ضرور دیکھ لیا کریں

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچہائے:- بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 435 Founder: M. Krishna. B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا — گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ——
ششماہی ——
برما ——
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر مہاشہ کرشن

نمبر ۴۲ | لاہور اتوار ۱۹ کارتک سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۳ نومبر ۱۹۴۰ء | جلد ۳۶

رہنمائے قوم

(از قلم مہاشہ دیال صاحب جیجوں ضلع ہوشیارپور)

ٹالی ہے تُو نے آن میں سو ہی بلائے قوم — آ کے سُنی جو درد بھری تھی صدائے قوم
جس نے سہے سو جان پہ جور و جفائے قوم — تجھ سا ہوا نہ دہر میں درد آشنائے قوم
اہلِ جہاں کو رازِ حقیقت کی دی خبر — کہتے ہیں تجھ کو خورد و کلاں رہنمائے قوم
خستہ دلوں کے واسطے تھا مرہمِ جگر — آتش بزیر پا تھا رشی ور برائے قوم
ظلمت کدۂ قوم کو انوار کر دیا — تھا ہاتھ میں رشی کے چراغِ ضیائے قوم
غفلت زدوں کو کر دیا بیدار دیانند — تجھ کو کہیں نہ کس لئے نغمہ سرائے قوم

زندہ تیرے طفیل سے ہے آریہ سماج
اے ناخدائے قوم حیاتِ بقائے قوم

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپ نشد گان

منڈک اُپ نشد
دوسرا کھنڈ

آکرتی مان بخ جگت ہیں - پرگٹ رہ بھگوان
ساکھشی اور دکھبات ہے - دُور نہ اس کو جان

(۲)

گتی مان سنسار یہ - آنکھ جھپک سے پران
جگ میں اوت پروت ہے - پرم دھام بھگوان

(۳)

مُورت اور اَمُورت نے - سرد پدا سخف دُور
جانے اُس کو گیان سے - یوگ سادھنا شُور

(۴)

پرماتم پرکاش ہے - سُکھ شم وہی بہان
بتیس لوک سب اسی میں - کر لے اس کا دھیان

(۵)

بانی وہن ہے وہی - امرت ستیہ جہان
ہو گیہ بندھن ہے وہی - پرماتم بھگوان
(ہنستی)

وید امرت

رگ وید ــ (اوم) ــ یجر وید
سام وید ــ اتھرو وید

ओ३म सहृदयं सांमनस्य मविद्वेशं कृणोमि वः
अन्यो अन्यम भी हर्यत वत्सं जातमि वाघ्नया। (३/३०१)

(اوم) سہردیم سامنسیہ توی دویشم کرنومی وا انیو انیم بھی
ہریت وتسم جاتامی واگھنیا

لفظی ترجمہ ہے منشیو! (وَہ) تمہارا (سہردیم) جیسے اپنے لئے سکھ چاہتے ہو۔ اَیسے دوسروں کے لئے بھی سمان ہردہ رہو۔ (سامنسیم) من سے سمیک پرسنتا اور (اوی دویشم) دید و رُدھ آدی رہت آدی دیوہار کو آریہ لوگوں کے لئے (کرنومی) سچفر کرتا ہوں۔ تم (اگھنیا) ہنن نہ کرنے یوگیہ گائے (وتسم جات میو) اُتپن ہوئے بچھڑے پر پریم سے جیسے برتتی ہے۔ ویسے (انیو انیم) ایکدوسرے سے (ابھی ہریت) پریم پُورک کپٹتا سے برتا کرو۔

گان

(۱)

پرماتم کرپال جی - ہمیں دیت اُپدیش
رہو اکٹھے مل سبھی - پریم کے سنگ ہمیش

(۲)

چھوڑ دویرو رودھ کو - جیسے گئو نو جات
اپنے بچھڑے کی رہے - دکھشا بن کر مات (ہنستی)

چُنے ہوئے پھول

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

جوانی میں عدم کیواسطے سامان کر غافل
مُسافر شب سے اُٹھتے ہیں جو جانا دُور ہوتا ہے

خودی کو کر بلند اتنا اس قدر بر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے؟

اگر شوقِ شہادت ہے شہید ہو دھرم کی خاطر
حقیقت بن کو سر اپنا حقیقت پر کٹا پہلے

رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج
مُشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہوگئیں

یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اُڑ جائیں گے

(از کرشن لال شرما آریہ نگر)

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لُوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۷ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۲) سنسکار ودھی ۴ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ر - (۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) بیوہار بھانو ۱ر - ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱ر (۵) پنچ یگیہ ودھی تین پیسے - ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) گوکرونا ندھی ۱ر - ۲۵ سے ادھک لینے پر چھ روپیہ سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے - سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ۔

دیگر پُستکیں وشو کی بھیلی ۱۲ر - آریہ پر دیپ ھتی ۱۲ر - پرشارتھ پرکاش ۱۲ر - نو اُپ نشد پرکاش ۱۲ر - ویدک تتو گیان ۳ر - کرتویہ درپن ۱۰ر - آریہ جیون ۶ر - یوگ مارگ ۳ر - جیون پنتھ ۵ر - ویدیں اِستریاں ۸ر - بھارتیہ سماج شاستر ۶ر - وید اُپدیش ۸ر - آریہ منتویہ درپن ۶ر - آریہ کمار سمرتی ۴ر - خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ یا ۲ر فی کاپی۔

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر پال نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے - اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا - اصلی قیمت آٹھ روپیہ - رعایتی چھ روپے۔

اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہیئے۔

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگھتا مع ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے - چرک مول ایک جلد میں چار روپے سشرت فی جلد چار روپے۔ ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں - اور تمام پُستکیں پونی قیمت پر لیں۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمٹیڈ - اجمیر

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گورو کل کانگڑی فارمیسی کا
سالہا سال کا آزمودہ
بھیم سینی سرمہ
ضرور استعمال کریں
قیمت فی شیشی چودہ آنے ۱۴ر

پشاور ایجنٹ: میسرز پی این لگر اینڈ سنز چوک رشیم گران - پشاور
شملہ ایجنٹ: ٹھاکر برادرس لوئر بازار - شملہ

گوروکل کانگڑی فارمیسی رجسٹرڈ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۷ ۱۷۔ کارتک
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۳۔ نومبر ۱۹۴۰ء

جلد ۳۶	دیانند ابد ۱۱۶۔ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۴۲

ایک بار پھر ہمارا امتحان ہونے کو ہے۔ ہماری آچاریہ بھگتی کی پریکھشا ہونے والی ہے۔ ہمارے آچاریہ رشی دیانند کا ہمیں آدیش ہے۔ کہ تمہارا دھرم ویدک ہے۔ اور تم آریہ ہو۔ اور اس آدیش کے انوسار ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ آگامی جن گنا میں ہم اپنا دھرم ویدک لکھوائیں گے۔ اور اپنی جاتی آریہ۔ بعض حلقوں میں اس کا ورودھ ہو رہا ہے۔ یہ ورودھ کچھ تو ناواقفیت ہے۔ اور کچھ بددیانتی پر۔ رشی دیانند نے آریہ کی جو تعریف کی ہے اس میں آریہ سماجی بھی آتے ہیں۔ اور وہ دوسرے لوگ بھی جو آریہ سماج کے سدھانتوں کو نہیں مانتے۔ آریہ شبد بہت وسیع ہے۔ مگر رشی ساد کر سے "ہندو" کی تعریف سنوار لے کر بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہر وہ شخص "آریہ" ہے۔ جو آریہ ورت کو اپنی ماتری بھومی اور پنیہ بھومی مانتا ہے۔ دوسرے شبدوں میں وہ لوگ جو ہندو کے نام سے پرسدھ ہیں۔ ہمارے نزدیک ان کا صحیح نام آریہ ہے۔ کیونکہ وہ آریہ ورت میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور اسے پنیہ بھومی بھی مانتے ہیں۔ بعض لوگوں کو بے شک آریہ سماجی اور آریہ کا فرق سمجھ میں نہیں آتا۔ لیکن فرق ہے۔ اور آریہ شبد آریہ سماجی سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ آریہ سماجی وہ ہے۔ جو رشی دیانند کی بتائی ہوئی ویدک دھرم کے سدھانتوں کو مانتا ہے۔ اس کا نام آریہ سماج کے رجسٹر میں درج ہو یا نہ ہو۔ آریہ کے لئے پورے طور پر آریہ سماجی ہونا لازمی نہیں۔ چنانچہ آریہ سماج کے اپ نیموں کے انوسار جو شخص آریہ سماج کے دس نیموں پر دستخط کر کے آریہ سماج کے رجسٹر میں نام درج کرواتا ہے۔ اسے آریہ گنا جاتا ہے۔ اپ نیموں میں دو شبد آئے ہیں۔ آریہ اور آریہ سبھاسد۔ آریہ آریہ سبھاسد تب بنتا ہے۔ جب گیارہ ماہ کی پریکھشا کے بعد آریہ سماج اسے دیکھ لیتا ہے۔ اور وہ آریہ سماج کو دیکھ لیتا ہے۔ آریہ سبھاسد بننے کے لئے دو شرائط کی پابندی لازمی ہے۔ ایک یہ کہ وہ گیارہ مہینے سداچار پوروک رہا ہو۔ اور آچار کی بنا پر اس کے خلاف کوئی شکایت نہ ہو۔ اور دوسرا یہ کہ وہ اپنی آمدنی کا سوواں حصہ آریہ سماج کو دے۔ اس کے بعد وہ آریہ سماجی سمجھا جاتا ہے۔ اور اسے آریہ سماج کے پربندھ میں بھاگ لینے کا ادھیکار مل جاتا ہے۔ اس طرح آریہ سماجی تو آریہ ہیں ہی۔ وہ لوگ بھی آریہ ہیں۔ جنہیں آریہ سماج سے

اپنے آچاریہ سے بیوفائی نہ کرنا

سمجھا نو بھوتی ہے۔ وہ لوگ بھی آریہ ہیں۔ جو اس بھومی کو ماتری بھومی اور پنیہ بھومی سمجھتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہندو تو آریہ ہیں ہی۔ مسلمان بھی ہیں۔ کیونکہ آریہ ورت ان کی ماتری بھومی ہے۔ ہم آریہ شبد کی رجسٹری کرانا نہیں چاہتے۔ بلکہ اسے سارے دیش کو بھینٹ کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان کا ایک ایک باشندہ اپنے تئیں آریہ کہے۔ اور ہمیں اس پر خوشی ہوگی۔ مسلمانوں سے نہ توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے تئیں آریہ لکھوائیں گے۔ اور نہ وہ لکھوانے لگے۔ لیکن وہ ہماری مخالفت بھی نہ کریں گے۔ درحقیقت انہیں اس بات سے کوئی دلچسپی ہی نہیں۔ کہ ہم اپنا نام کیا لکھواتے ہیں۔ لیکن کچھ ہندوؤں کی طرف سے ورودھ ہو رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے اوپر کہا۔ کچھ ورودھ تو ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ اور کچھ ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے۔ جس وقت لوگوں سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماجی اپنے تئیں ہندو نہ لکھوائیں گے۔ تو ہندوؤں کی تعداد کم ہو جائے گی۔ تو وہ بھولے بھالے لوگ چنتت ہو جاتے ہیں۔ اور سوچنے لگتے ہیں۔ کہ یہ قدم جس سے ہندوؤں کو صریحاً نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اٹھانے کا فیصلہ آریہ سماج نے کیوں کیا؟ لیکن جب انہیں یہ معلوم ہو۔ کہ آریہ سماجی ہندوؤں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح ہندوؤں کی تعداد میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔ تو ان کا سنشہ نوارن ہو جاتا ہے۔ اور ان کی تسلی ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود بھی کوئی شخص ایمانداری سے یہ رائے رکھ سکتا ہے۔ کہ اچھا ہو اگر سب اپنے تئیں ہندو لکھوائیں۔ لیکن جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ آریوں کے آریہ لکھوانے سے ہندوؤں کی سنکھیا کم ہو گی۔ وہ یقیناً بددیانت ہے۔ کیونکہ یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ آج سے نہیں۔ بلکہ پچھلے تیس برسوں سے آریوں کو اگرچہ آریہ لکھا جاتا ہے۔ لیکن پولٹیکل حقوق کے لئے ان کا شمار ہندوؤں میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۹۴۱ء میں جو مردم شماری ہونے والی ہے۔ اسکے پنجاب کے سپرنٹنڈنٹ خان صاحب شیخ فضل الہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ایک خط کے جواب میں لکھ چکے ہیں۔ کہ "پچھلی مردم شماریوں کی طرح اس بار بھی آریوں کا شمار ہندوؤں میں کیا جائے گا"۔ آریہ سماج کے ورودھی اپنی اس کمزوری کو محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اب ایک نیا عذر تراشا ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ درست ہے کہ آریوں کا شمار ہندوؤں کے گرانڈ ٹوٹل میں ہوتا ہے۔ لیکن مقامی طور پر انہیں ہندوؤں میں نہیں گنا جاتا۔ اسی لئے میونسپل کمیٹیوں میں ہندو ممبر کم ہو رہے ہیں۔ گرانڈ ٹوٹل میں تو آریہ ہندوؤں میں شمار کئے جائیں۔ اور کسی کسی جگہ نہ کئے جائیں۔ یہ ایک ایسی مضحکہ خیز بات ہے۔ کہ کہنے والے کو بھی جھجک ہونی چاہیئے۔ پنجابی مثل ہے۔ کہ
"انجانا گل کرے تے سیانا قیاس کرے"
اس کے متعلق میں پرائیویٹ طور پر چیلنج کر چکا ہوں۔ اور آج "پرکاش" دوارا پھر چیلنج کرتا ہوں۔ کہ کسی میں حوصلہ ہو تو یہ بات ثابت کرے۔ مجھے دو تین آریہ سماجیوں کے پتر آئے ہیں۔ جن میں انہوں نے شکایت کی ہے۔ کہ سناتن دھرمی اپدیشک اپنے ویاکھیانوں میں آریہ سماج کے خلاف ہندوؤں کو یہ کہہ کر بھڑکاتے پھرتے ہیں کہ آریوں کا شمار ہندوؤں میں نہیں ہوگا۔ اور اس طرح کیا میونسپل کمیٹیوں اور کیا لیجیلیٹو اسمبلیوں میں ہندوؤں کی نشستیں کم ہو جائیں گی۔ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی یہ نیتی نہیں۔ کہ وہ آریہ سماج سے الجھے۔ اس لئے اگر کوئی سناتن دھرمی اپدیشک آریہ سماج کے خلاف زہر پھیلاتا پھرتا ہے۔ تو اسے اس کا ذاتی فعل سمجھنا چاہیئے۔ لیکن اگرچہ یہ فعل ذاتی ہے۔ مگر قابل افسوس ضرور ہے۔ اور اس کی تہہ میں یہ جذبہ کام کرتا نظر آتا ہے۔ کہ چونکہ ورتمان ستھتی میں ہندوؤں کی لڑائی یہ بن رہی ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو ان کی تعداد قائم رہے۔ اس لئے آریہ سماج کو بدنام کرنے کا یہ موقعہ اچھا ہے۔ میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ نیتی درست نہیں۔ جنتا یا سرو سادھارن آریہ سماج سے بدظن ہونے سے رہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کا خیر خواہ کون ہے؟ اور ہندوتو کا رکھشک کون؟ آریہ جاتی اور آریہ سنسکرتی کا رکھشک آریہ سماج سے بڑھ کر کوئی نہیں۔

(بقیہ صفحہ ۷ کالم ۴ میں)

"رِشی نمبر" کی سپھلتا

نشچیہ انوسار "پرکاش" ہور "آریہ ورت" کے اردو ہندی رِشی نمبر ۲۴۔اکتوبر کو شائع ہوئے۔ جو ایجنٹوں و آریہ سماجوں کو بھیج دئے گئے۔ چونکہ اس ورش سبھی آریہ پتروں نے اپنے نمبر پرکاشت کئے۔ اس لئے اور اس لئے بھی کہ جنگ کی وجہ سے کساد بازاری بڑھ گئی ہے۔ ہمیں خدشہ تھا۔ کہ شائد ایکے رشی نمبر اتنا سپھل نہ ہو۔ لیکن ہمیں ہاردک پرسنتا ہے۔ کہ یہ دارشنک یگیہ سپھل ہوا +

رشی نمبر کے سلسلہ میں ناظرین کو یہ بتانا بے جا نہ ہوگا۔ کہ کاغذ کی گرانی کی وجہ سے اخبارات کی مشکلات بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ رشی نمبر کے ۵۴ صفحے ہیں۔ سہ رنگی تصویر۔ ٹائیٹل۔ یک رنگی تصاویر والی صفحہ ۳۔۴ کے کاغذ کو چھوڑ کر باقی ۴۸ صفحات کے لئے جو کاغذ استعمال ہوا ہے۔ صرف اس کی لاگت بغیر لکھائی اور چھپائی کے دو آنے ہے۔ اور سہ رنگی تصویر کا آرٹ پیپر ایک پیسہ اور ٹائیٹل و تصاویر والے کاغذ بھی ایک پیسہ سے زیادہ لاگت کے ہیں۔ گویا صرف کاغذ پر ہی اڑھائی آنے فی کاپی خرچ اٹھا ہے۔ کتابت۔ چھپائی۔ سہ رنگی تصویر کا خرچ اخبار بنوائی۔ سلائی۔ کٹائی۔ ڈبل پوسٹیج ریپنگ پیپر وغیرہ ایک دھن سے زیادہ خرچ اس سے پرتھک ہیں۔ اِن حالات میں ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ تین آنے جیسی کم قیمت پر ان دنوں اس سے ادھک شاندار نمبر پیش کرنا ممکن نہ تھا۔ خاص کر جب کہ اشتہارات بھی زیادہ نہ مل سکتے ہوں۔ پرماتما نے چاہا۔ تو اگلے ورش ہم ایک اتی سندر اور برہد نمبر نکالنے کا یتن کریں گے +

ہندوستان پر عیسائیت کا "دھاوا"

چرچ آف انگلینڈ نے تجویز کیا ہے۔ کہ ایک لاکھ سترہ ہزار ڈالر ہندوستان میں عیسائیت کے پرچار کے لئے خرچ کئے جائیں۔ اس کے علاوہ امریکہ میں بھی اس کام کے لئے دھن جمع کیا جا رہا ہے۔ گویا عیسائیت پورے زور شور سے ہندوستان پر "دھاوا" بولنے والی ہے۔ اس کا مقابلہ کون کرے گا؟ بلاشبہ آریہ سماج! اسے تیار ہو جانا چاہیئے +

چینی مسلمانوں کا اعلان

چینی مسلمانوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان کی قومیت چینی ہے اسلام نہیں۔ یہ الفاظ اپنے اندر اُن ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ایک درسِ عبرت رکھتے ہیں۔ جو بھارت کو اپنا وطن نہیں سمجھتے۔ اور مکہ مدینہ کے راگ الاپتے رہتے ہیں۔ اُنہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وطن سے محبت کرنا سیکھیں۔ مکہ مدینہ کا حج کریں بڑے شوق سے۔ لیکن قومیت ہندوستانی ہی سمجھیں +

میں آریہ اور بھاشا کے خانہ میں ہندی لکھوانے کی اپیل کی ہے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ بھائی اس آدیش کے انوسار خانہ پڑی کریں کروائیں گے +

دربار کشمیر زندہ باد!

ہمیں آریہ جگت تک یہ سماچار پہنچاتے ہاردک پرسنتا ہو رہی ہے۔ کہ دربار کشمیر نے ہندی کو اپنی راجیہ بھاشا قرار دے دیا ہے۔ اس نشچیہ کے لئے مہاراجہ صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر کے ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ ریاست میں ہندی پرچار پر وشیش دھیان دیں +

پنڈت برہم دت جی جگیاسو کیا کہتے ہیں؟

آریہ سماج کے پرسدّھ وِدّوان وِرجا نند آشرم راوی پار لاہور کے آچاریہ شری پنڈت برہم دت جی جگیاسو اپنے ۱۲۔کارتک کے پتر میں لکھتے ہیں:

"شری مان دھرم ہتیشی جی!
سپریم نمستے ــــ "پرکاش" دوارا آپ ویدک دھرم کی بہت اُنت کرشٹ پرشنسنیہ سیوا کر رہے ہیں۔ "پرکاش" کا سوروپ آپ نے پہلے سے اور بھی اُتم بنا دیا ہے۔ نسندیہ "پرکاش" آریہ سماج کا ایک اُچیہ کوٹی کا پرچارک ہے۔ میں ہردہ سے اس کی اُنتی چاہتا ہوں" +
ویدک دھرم کا سیوک:۔ برہم دت جگیاسو

کانگڑہ کے ہندو ہوش کریں!

کانگڑہ پرانت کے ہری جن ہندو دھرم کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے کی دھمکی کیوں دے رہے ہیں؟ انہیں شکایت ہے۔ کہ سورن ہندو انہیں کنوؤں۔ نالابوں اور باولیوں سے پانی بھرنے نہیں دیتے۔ آریہ سماجی تو ان کی شکایت کا موجب ہو نہیں سکتے۔ رہے سناتن دھرمی۔ اُن کی بھی اگیا نتا ہے۔ ورنہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وِددت پریشد تو دیوستھا دے چکا ہے۔ کہ پبلک کنوؤں۔ باولیوں اور نالابوں سے ہری جن بھائیوں کو پانی لینے کا ویسا ہی حق ہے۔ جیسا کہ سورن ہندوؤں کو۔ ضرورت ہے۔ کہ دھرم کے نام پر ہری جنوں سے کی جا رہی اس بے انصافی کو اس دیوستھا کے آدھار پر دُور کر دیا جاوے۔ کانگڑہ کے ہندو ہوش کریں۔ اور اپنے ہری جن بھائیوں کی شکایات دُور کر دیں +

مردم شماری کے کاغذات کی خانہ پُری

چونکہ اس بار مردم شماری کے کاغذات میں کچھ تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اس لئے سارود دیشک سبھا کو مردم شماری کے کاغذات کی خانہ پُری کے سمبندھ میں پُنہ وچار کرنا پڑا ہے۔ اس نے اپنی گت بیٹھک میں جو نشچیہ کیا ہے۔ اس کے انوسار اس نے آریہ جگت سے دھرم کے خانہ میں "ویدک" نسل اور قبیلہ کے خانہ

آہ! ڈاکٹر بال کرشن جی

راجہ رام کالج کولہاپور کے پرنسپل ڈاکٹر بال کرشن جی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کا گت سپتاہ اچانک دیہانت ہو گیا۔ ان کی اسامیک۔ اناباس مرتیو سے ہمیں ہاردک دُکھ ہوا ہے۔ سورگیہ ڈاکٹر جی آریہ سماج کے پرتی بھاشالی شکشگیہ تھے۔ "پرکاش" کے آپ انیہ پریمی تھے۔ حسب معمول امسال بھی آپ نے رشی نمبر کے لئے لیکھ لکھ کر بھیجا۔ لیکھ پہنچنے کے کچھ ہی دن بعد آپ کے دیہہ اوسان کی منحوس خبر آ گئی +

پرماتما آپ کے سمبندھیوں کو اس کشٹ کے سہن کی شکتی۔ اور سورگیہ کی آتما کو سدگتی پردان کریں +

ایڈیٹر "آنند" کو صدمہ

ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سُنی ہے۔ کہ پنڈت آنند بہاری کُشکرنا ایڈیٹر "دھرم آنند" کے سپتر بلدیو کُشکرنا کا ۲۱۔اکتوبر سوموار کو دو سال کی طویل علالت کے بعد سورگباش ہو گیا۔ تیز ویوگ کے دُکھ کا احساس کچھ باپ ہی کا دل کر سکتا ہے۔ لیکن پرماتما کے کاموں میں کسی کو دخل نہیں۔ اس لئے سوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں۔ ہمیں پنڈت جی سے اس صدمہ جانکاہ میں پنڈت جی سے دلی ہمدردی ہے +

بقیہ لیڈنگ آرٹیکل صفحہ ۳ سے آگے

اس لئے آریہ سماج کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ چاند پر تھوکنا۔ یہ کوشش بُری طرح ناکام رہے گی۔ لیکن پھر بھی ہر اس شخص کو جو آریوں کو اس بنا پر بدنام کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ مردم شماری کے کاغذات میں اپنا صحیح دھرم اور صحیح نام دینا چاہتے ہیں بتا دینا ہوں۔ کہ آریہ لوگ کسی بھی شخص کی خاطر اپنے آچاریہ کا دامن چھوڑنے کو تیار نہیں۔ اپنا دھرم "ویدک" اور اپنا نام آریہ نہ لکھوانا اپنے آچاریہ سے بے وفائی ہے۔ اگر آج ہم اپنے وِرودھیوں کا یہ مطالبہ منظور کر لیں۔ کہ تم اپنے تئیں آریہ نہ لکھواؤ۔ تو کل اُن کی طرف سے مطالبہ ہوگا۔ کہ تم آریہ سماج بند کر دو۔ کیونکہ اس سے ہندوؤں میں تفریق پیدا ہوتی ہے۔ آریہ سماج میں ایسے لوگ کتنے ہیں۔ جو یہ مطالبہ ماننے کو تیار ہیں۔ اور اگر آریہ سماج کو بند کرنے کا مطالبہ منظور نہیں کیا جا سکتا۔ تو پہلا مطالبہ بھی ناقابلِ قبول ہے۔ کہ ہم اپنا نام آریہ نہ لکھوائیں۔ آریوں کو اپنی پوزیشن سمجھ لینی چاہیئے۔ انہیں اس پر مضبوطی سے ڈٹے رہنا چاہیئے۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ تمام مخالفت اس طرح اُڑ جائے گی۔ جس طرح ہوا کے چلنے پر بادل چھِنّ بھِنّ ہو جاتے ہیں۔ اور ہماری پوزیشن تو اس قدر مضبوط ہے۔ کہ جس بھی معقولیت پسند شخص کے سامنے رکھیں گے وہ اس کا قائل ہو جائے گا۔ مردم شماری کے دن نزدیک آ رہے ہیں۔ فروری ۱۹۴۱ء میں ہوگی۔ اس لئے آریوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی تمام شکتیوں کو سنگھٹت کریں۔ ان کے ذمہ دو فرائض ہیں۔ ایک یہ کہ وہ یہ دیکھیں۔ کہ کوئی ہندو مردم شماری کے کاغذات میں درج ہوئے بغیر نہ رہے۔ اور دوسرا یہ کہ مردم شماری کے کاغذات میں آریوں کی صحیح تعداد آ جائے۔ پرماتما پر وشواس کرتے ہوئے اپنا کام کرتے جاؤ۔ تمہیں سپھلتا ہوگی +

(کرشن)

خط و کتابت کرتے سمیہ چِٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

...سار میں سکھ شانتی اور دھرم کا راجیہ ہو سکتا ہے اگر....

(لیکھک:- سیٹھ جگل کشور جی برلا - کلکتہ)

...ورنتا اور پراچینتا کے وچار سے ...تروں میں وید کا استھان سرووپری ہے ...طرح دھرم اور سبھیتا کے وچار سے ...ن کی آریہ جاتی کا استھان بہت اونچا ... پرنتو منش پرماد - آلسیہ یا اپنے ...ں کے کارن دھرم سے دور چلے جاتے ...جب پاکھنڈ یا کیول کلپت متوں کے ...نے والے سوارتھیوں کے جال میں پھنس ...دھرم کو ادھرم ماننے لگ جاتے ہیں - ...سنسار میں دکھ اور اشانتی کا ہی راجیہ ...جاتا ہے - جیسا کہ اس سمیہ دیکھتے ہیں ...ہے - اندازاً پانچہزار ورش پہلے بھی ...سمیہ شری کرشن جی کا جنم ہوا - انیاچاری ...بھمانی راجوں کے کارن دھرم میں کچھ ...آگئی تھی - اس سمیہ انہوں نے ...پاریوں کا ناش کرتے ہوئے ...ون کا سار شری بھگود گیتا کے ...پ میں پرگٹ کیا تھا - اس سے ...ہائی ہزار ورش پشچات پھر اگیان ...یہ اندھ بھگتی اور دلاستا میں ...لوگ یا پاچار کرنے لگ گئے - ...ب بھگوان بدھ دیو نے سچے آریہ ...دھرم کا پرچار کرنے کیلئے اندھ بھگتی ...دلاستا کو دور کرنے کیلئے وشیش ...سے آہنسا - ویراگیہ اور برہم ...اپدیش دیتے ہوئے لوگوں کو سمارگ ...لگایا تھا - اس وقت تک بھارت ...تھا انیہ ادھیکانش دیشوں ...آریہ دھرم کو ہی ماننے والے ...تے تھے - بھارت سے ہی گیان ...نت بہتا رہتا تھا - دوسرے دیشوں ...بھی یہاں کی دھارمک باتوں کا ...چار بڑھتا تھا - اس لئے یہاں پر ...رتی ہونے پر انیہ دیشوں میں بھی ...پرکار کی جاگرتی پھیل جاتی ہے - ...اس لئے بھگوان بدھ کے پشچات ...رت سے باہر انیہ دیشوں میں بھی ...ن کے اپدیش شیگھرتا سے پھیل ...گئے۔

بھن تھے - کنتو انہوں نے سنسنیہ لول کر ہی پراکرتک بھاشا میں اسی پراچین آریہ دھرم کا پرچار کیا تھا - بھگوان بدھ کے پشچات انومان ایک سہسر ورش تک لوگوں نے پریاپت سانسارک اور دھارمک انتی کی - پرنتو اودیا اور اوراگیہ کی بھاونا بڑھنے سے یہاں کا کھشاتر تیج لپت ہوتا گیا - اور بھارت سے باہر دو نئے پنتھ اتپن ہونے اور کسی طرح ان کا بھارت دیشوں میں پڑنے سے ستھتی پلٹتی گئی - ورتمان سمیہ کی سنسار کی ستھتی بہت پلٹ گئی ہے - سچے دھرم کی چرچا ہی کے تلیہ رہ گئی ہے - بھگوان کرشن اور بدھ کے سمیہ سے بھارت ورش بہت ادھوگتی کو چلا گیا ہے - بدھ کے سمیہ میں دیشوں بہت سمپن تھا - اس لئے بھگوان

بدھ نے لوگوں کو موکش - نروان (جنم مرن - جرا - ویادھی کے دکھوں سے سدا کیلئے چھوٹنے) کا ہی اپدیش دیا تھا - پرہم ودیا سے بڑھکر کوئی دان نہیں - تب بھی اس اپدیش کے سبھی ادھیکاری نہیں ہوتے - اور اس سمیہ تو لوگوں کو روٹی کی اتنی چنتا ہے - کہ سب کچھ روٹی کو ہی سمجھنے لگ گئے ہیں - یدیپی روٹی ہی سب کچھ نہیں ہے - پرنتو "بھوکے بھجن نہ ہوئے گوپالا" والی بات ہی رہی ہے - ان سب پرستھتیوں کو وچارتے ہوئے سوامی دیانند نے پاکھنڈ اور اودیا کے ناش کیلئے ویدک دھرم کے آدھار پر (بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

بھگوان شری کرشن اور بدھ ...سمیہ کی ستھتی بھن تھی - اس لئے ...ن کے اپدیش بھی کچھ انشوں میں

کانگڑہ پرانت کے ہری جنوں کو بچاؤ!

(لیکھک:- لالہ دیوی چند جی ایم - اے)

چند روز سے اخباروں میں یہ خبر مشتہر ہو رہی ہے - کہ ضلع کانگڑہ کے پچاس ہزار

ہری جنوں کو دھرم سے بھرشٹ کرنے کیواسطے اسلامی مبلغوں کی طرف سے کوشش ہو رہی ہے - اس میں کوئی شک نہیں - کہ ہری جن بھائی غیر ہندوؤں کے پرلوبھنوں میں پھنس کر ہندو دھرم کو تیاگنے پر وچار کر رہے ہیں - کانگڑہ ضلع ایک پسماندہ غریب ہندو ضلع ہے - کانگڑہ کا سوال ایک مقامی سوال نہیں - پراونشل اور آل انڈیا سوال ہے - کانگڑہ ضلع کے ہندوؤں کی رکھشا کرنا محض کانگڑہ ضلع نواسی ہندوؤں کا نہیں بلکہ سارے ہندوؤں کا فرض ہے - عیسائی مشنری ضلع کانگڑہ میں پانسو روپیہ روزانہ خرچ کر رہے ہیں - اس کے یہ معنی ہیں - کہ ان کا سالانہ خرچ دو لاکھ روپیہ کا ہے - ان کا سکولوں - ہسپتالوں اور مشنریوں کا جال کافی پھیلا ہوا ہے - وہ نہایت خاموشی سے کام کر رہے ہیں - مسلمانی انجمن کانور پور سرگرمیوں کا مرکز ہے - اس انجمن کو ایک ہزار روپیہ ماہوار چندہ نوابوں وروؤسا سے ملتا ہے - جبال پور میں اس انجمن کی طرف سے ایک استھان بنایا گیا ہے - جہاں ہندوؤں سے مسلمان بنے نوجوان لڑکے لڑکیوں کو رکھا جاتا ہے - اور ان کو چندہ ماہ اسلامی تعلیم دی جاتی ہے - اس کے بعد ان کو باہر بھیج دیا جاتا ہے - مقامی علاقہ کلو میں احمدیوں نے جگہ خرید لی ہے - اور وہاں اپنا اڈہ جما لیا ہے - پالم پور کے نزدیک نواب بہاول پور نے اپنی کوٹھی بنالی ہے - اور ان کے اہلکار اسلام کی تبلیغ میں امداد دیتے ہیں - پچھلے گیارہ ماہ میں ۱۳۲ لڑکیاں کانگڑہ سے اغوا ہوئی ہیں - ان حالات کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کرکے لازمی معلوم ہوتا ہے - کہ ہندو سنستھائیں اس غریب ضلع کی طرف دھیان دیں - ضلع کانگڑہ کے دھناڈیہ پرشوں کو خصوصاً اور دیگر ہندوؤں کو عموماً اس کام میں مالی امداد دینی چاہیئے +

"پرکاش" میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھاویں + (مینجر)

TILAK HOSIERY
ESTD. 1919
TRADE MARK
سو فی صدی خالص اون
عمدہ کوالٹی
تلک ہوزری کی خصوصیت ہے!

استری جگت

ساس بہو میں جھگڑا کیوں ہوتا ہے؟

(لیکھک : شری جے پرکاش)

سماج میں استری کا ایک اپنا ہی ستھان ہے - اس کے ادھیکار پرش کے سمان ہیں - اور جہاں تک ماتر تو کا پرشن ہے - وہ پرش سے کچھ اوپر اٹھ جاتی ہے +

استری ماتر تو پانے پر بدل جاتی ہے - اس کی دنیا میں نئی نئی سمسیائیں آ کر اپستھت ہوتی ہیں - بچہ ہونے کے اپرانت کچھ پتیوں کی نگاہ بے چاری استری پر سے اتر جاتی ہے - وہاں وہ روپ سوشٹھو - گٹھن اور کھنچاؤ نہیں رہتا - پرشوں کی یہ منوورتی اتی گھاتک ہے - وہ سویم استریوں کے موہ میں اپنا جیون تو برباد کرتے ہی ہیں - پرنتو ان کی یہ اپیکشا اس استری کو بھی بگڑنے کی پریرنا دیتی ہے - اس کے وپریت ماتر تو پانے پر استری کا آکرشن بڑھتا ہے - سوندریہ نکھر کر اجول ہو جاتا ہے - کٹھورتا کے ستھان پر ایک سومیہ بھاو آ جاتا ہے +

پتی کا موہ

لیکن پتی کا یہ موہ جہاں بڑھا - کہ گھروں میں کئی بے ساسوں کی اڑچن پڑنے لگتی ہے - وہ نہیں چاہتیں کہ ان کا بیٹا اس پرکار عورت کا غلام ہو کر رہے - میرے سامنے ایسے ہی دو اداہرن ہیں - ایک کی نائیکہ شہر کی لاڈلی اور دوسرے کی ایک گرامین بہن ہے - سنتوش اٹھا - موت کو بلایا جانے لگا - لیکن مردانہ دشا میں ہے نہ سرل کام - شہر کی لڑکی سے ساس کی چڑ تھی - اس کے ایک لڑکی ہوئی - ساس نے چیرتر پر سندیہ کر کے لڑکے کو چھوڑ لیا - لڑکی کا بھائی آیا - بہن کی دشا دیکھ کر اسے لے گیا +

ایک آکھیائیکہ کے سمان یہ گھٹنا کرم چلتا ہے - پتی کو کاریہ وش اپنے سسرال جانا پڑا - بچی کی یاد آئی - بیوی کی یاد آئی - ان رنگیلے دنوں کے چتر سڑک کی ریت پر چتریت ہو گئے - آنکھوں سے آنسو نکل کر ریت میں مل گئے - یہاں ماں کے پرتی اسے گھرنا اور دکھ ہوا - وہ اس کے جیون میں راہو تھی - بچی کو پیار کرتے ہوئے وہ رو پڑا - لڑکی کی آڑ سے وہ بھی رو پڑی - جب دونو ملے تو خوب روئے - وہ دونو ایک ہو گئے +

دکھد کہانی

پرنتو گاؤں کی لڑکی کی کہانی سکھد ہوتے ہوئے بھی دکھد ہے - اس کے ہردہ میں بھاوکتا نہیں - کلپنا نہیں - پرلیس آتم سمرپن کا بھاو نہیں - اور نہ ہے واسنا - بچپن سے وہ سختیوں میں پلی - آتم سمان کے سبق سیکھے - اور پیچھے ارتھوں میں ساجن کی سمان کے ساتھ ہو کر رہنا سیکھی +

پتی سسرال میں آیا - لیکن وہ اسے ملا نہیں - وہ جانتی تھی - وہ نراپرادھ ہے - پھر اپنے ساتھ یا شوک ویوہار کرنے والے کے درشن وہ کیسے کر سکتی ہے؟ اداس پتی واپس چلا گیا +

اسنتوش کے ساتھ ہی پتی کا موہ بڑھا - دوسری شادی کا چاو کم ہوتا گیا - لیکن لڑکی کی اوسکتا بھی ہے -

میں نے پوچھا :-

"بہن دتی! بیدی تمہارے پتی نے دوسرا وواہ کر لیا - تب؟"

"بھلے ہی کر لیں" - وہ بولی --- "میں منی کا منہ دیکھ کر جیتی رہوں گی - بڑی ہو جائے گی بھیا تو تم شادی کر دینا اس کی --- لیکن کیا وہ چین پا سکتے ہیں؟"

چین .... سچ مچ چین جیون کی چنتی ادشیک چیز ہے - ایک رمنی ہردہ اور وہ بھی نش کلنک کو ستا کر کیا وہ سکھ پا سکتے ہیں؟ ....

میں نے دیکھا - وہ رو اٹھی -

کیسا ایک دوند اس کے ہردہ میں تھا - اور میرے سامنے اس کا منو دگیان ادھین کرنے کا اوسر تھا - ہردہ کی دربلتائیں - سمرتیاں اس کے ہردہ کو گدگدا کر اس میں سوئیاں چبھو رہی تھیں - اور آتم سمان - اور گرڈویلا ناریتو اسے نہ جھکنے کے لئے مجبور کر رہا تھا - اور میں سبھی پرشوں کے سمان سوچ رہا تھا - پتی سنگ اس کا دھرم ہے - مائیکے میں بیٹھ کر یہ آتم سمان کیا کرے گا؟

لیکن آنسو؟ ...... ایسا انوبھو ہوا - مانو آگ کے ساتھ ہی شانتی اور شیتلتا بھی چل رہی ہے - بادل برسے - آسمان صاف ہوا!

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

حیدرآباد میں آریہ سماج کی پرگتی

شری ودیانند ودیالنکار کے انوبھو

شہری دانا درن میں اتسو بہت شان سے منائے گئے - میں ان شہری اتسووں سے چھٹی پا کر جن گنا کی میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے شولا پور گیا تھا - شولا پور میں ہی ستیہ آگرہ کی تیاری کے لئے اتہاسک آریہ کانفرنس ہوئی تھی - تب سے آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کا کاریالیہ شولا پور میں ہی ہے - سبھا کا ایک پریس بھی ہے - سبھا کی اور سے جو اخبار نکلتا رہا ہے - اس کے گراہک تین چار ہزار سے کم کبھی نہیں ہوئے - پرنتو سرکاری کدرشٹی کا شکار ہو کر اسے بار بار بند کر دینا پڑا - بار بار نئے نئے نام سے آ گیا ہے کر اخبار نکلتا گیا - پرنتو بار بار بند کر دیا گیا - اب پتر "آریہ سندیش" کے نام سے نکلتا ہے - لوگ بند ہونے کے بھئے سے گراہک بننے سے ہچکچاتے ہیں - پرنتو تو بھی پتر بہت سنگھر ترقی کر رہا ہے - شولا پور میں مجھے شری پنت پرشرام جی گمبا - جو لکھ پتی سیٹھ ہیں - تتھا گلبرگہ آریہ سماج کے پردھان ہیں ملے - آپ کے ساتھ میں گلبرگہ پہنچا +

گلبرگہ شہر ریاست کا دوسرے نمبر کا شہر ہے - ریاست کے چار صوبوں میں سے ایک گلبرگہ صوبہ بھی ہے - آج کل میں اسی صوبے میں پرچار کاریہ کا سنچالک نیت کیا گیا ہوں - ساری ریاست میں ایک سو پچاس کے قریب آریہ سماجیں ہیں - جن میں سے ایک سو چھبیس آریہ سماجیں صرف گلبرگہ صوبہ میں ہیں - گلبرگہ کا نگر سماج کا ریہ شیل ہے - شری پنت لال سنگھ جی اس میں بڑی لگن کے کاریہ کرتا تھے - آپ کے وقت میں ہر ایک محلے میں پرچار ہوتا تھا - آپ پر اسی کارن سرکاری کرمچاریوں کی کڑی نظر تھی - اس لئے آپ پکڑ کر جیل میں ڈال دئے گئے +

آج کل نگر سماج کے منتری شری پنت تکا رام جی ہیں - "سنیارتھ پرکاش" کیس کے کارن آپ کا نام بھارت بھر میں روشن ہو چکا ہے +

اس ریاست میں چنگی گھر کو "کروڑ گری" بولتے ہیں - ان کے کرمچاری پرایہ ان پڑھ ہوتے ہیں - انگ تلاشی لینے کے لئے سامان ضبط کر لیا کرتے ہیں - آریہ سماجی بھی کبھی بھول سے چکر میں پڑ جاتے ہیں - شری پنت منتری جی بھی پڑ گئے - بس اتنی سی غلطی پر معاملہ سرکار اور آریہ سماج کے بیچ میں کھڑا ہو گیا - اب سب نپٹ چکا ہے +

گلبرگہ سے چل کر میں یادگیری پہنچا - یادگیری میں آریہ سماج کے پردھان سیٹھ البنور لال جی ہیں - آپ مارواڑی ہیں - بہت سمپن ہیں - آپ کے گھر پر ہی میں ٹھہرا تھا - ایک دیو مندر میں ویاکھیان کا بندوبست ہوا - سیٹھ جی پر ایک مقدمہ چلا ہوا تھا - آپ سے پولیس کو خون دنگے کا ڈر تھا - پر تو اس مقدمے پر ایک دم حیران تھا - میں سمجھتا ہوں وکیل تھا - سیٹھوں سے ملا - سب نے اس مقدمے کو ادھیکاریوں کا مذہبی پکشپات بتایا - ساری یاترا میں مجھے کوئی ہندو ادھیکاری ملا ہی نہیں - بیدر کی طرح ہی گورو مٹکل میں بھی عرب مسلمانوں کے بہکانے سے مسلمانوں نے ادھم مچا دیا تھا - پرنتو پولیس نے ان کو بچانے کے لئے آریہ سماجیوں کو پکڑ لیا ہے - شری پنت دتا تری پرشاد جی وکیل بھی میرے ساتھ آئے تھے - آپ اس معاملے کی جانچ کر رہے تھے -

میں یادگیری سے شولا پور گیا - یہاں پہلے بیدر جانی کا راجیہ تھا - یہ ایک پہاڑی پر بسا ہوا ہے - سواستھ کی درشٹی سے سروتم جگہ ہے - میں سیٹھ شولا راتی جی کا اتتھی بنا - سیٹھ جی نے سماج مندر کے لئے جگہ دینے کا مجھے وچن دیا تھا - یہاں سبھی ہندو وکیلوں سے مل کر انہیں آریہ سماج کا ممبر بنایا +

شولا پور کے منتری رگنت جی ہیں - آپ نے رنگم پیٹ میں بھی پرچار کیا - یہ بستی ملاہوں کی ہے - سب مچھلی پکڑ کر گذارہ کرتے ہیں - ان میں آریہ سماج کا بہت اتساہ ہے - میرے ویاکھیان میں مسلمان بھی کافی آئے تھے - یہ پرتھم دیہات تھا - جہاں مسلمان بھی بھاشن میں دکھائی دئے - شولا پور میں منتری جی نے مجھے مکان پر بلا کر ہون بھی کرایا - اس سے پولیس سرکل انسپکٹر چڑ گیا -

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اجتماعی طور پر نہ سہی لیکن انفرادی طور پر ہر آریہ سماجی کا فرض ہے کہ دیش کی حفاظت کے لئے ایک ایسی ڈھال بن جائے جس سے جو ٹکرائے پاش پاش ہو جائے۔ اگر آریہ سماجیوں کو سیاست سے قطعاً علیحدہ رکھنا مقصود ہوتا۔ تو رشی دیانند صاف طور پر لکھ جاتے۔ لیکن انہوں نے قدم قدم پر دیش بھگتی کا ثبوت دیا۔ رشی نے ستیارتھ پرکاش کے ۸ ویں سمولاس میں لکھا ہے:۔

"بد قسمتی سے آریوں کی غفلت اور باہمی اختلافات کے باعث دوسرے ممالک میں حکومت کرنے کا ذکر ہی کیا۔ آریہ ورت میں بھی آریوں کا اکھنڈ سوادھین سوتنتر اور نربھے راجیہ اس وقت نہیں ہے۔ کوئی کتنا ہی کہے۔ جو سودیشی راجیہ ہوتا ہے۔ وہ سب سے افضل ہے"

اس کے آگے سوامی جی نے ۱۱ ویں سمولاس میں اپنے دیش کی بھلائی کا اُپدیش دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ آریہ سماج ہی دیش کی بھلائی کر سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آریہ سماج کے سیوکوں نے اس وقت سودیشی اور سوراجیہ کا پرچار کیا۔ جبکہ اور لوگ اس سے آشنا نہ تھے۔ اور سماج نے اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ کہ غیروں کا با انصاف اور پدرانہ راجیہ بھی بُرا ہے۔ اور ہمیشہ آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیتا رہا۔ رشی دیانند اس دیش کے نباض تھے۔ انہوں نے اس کا علاج یہ سوچا۔ کہ دیش کی زبان ایک ہو۔ اس لئے آریہ سماج نے ہندی کو قومی زبان بنانے کیلئے جدوجہد کی اور تعلیم کا کام پرچار کر کے سارے دیش کو بیدار کر دیا۔ چھوا چھوت اور ذات پات کے فریب کی دھجیاں اڑانے کا کام آریہ سماج نے اس وقت شروع کیا۔ جب نہ کونسلیں تھیں نہ اسمبلیاں۔ نہ ووٹ تھے اور نہ ووٹر۔ اس وقت اگر آریہ سماج کی آواز سنی جاتی۔ تو ہریجنوں کا مسئلہ آج اسی قدر دقیق نہ ہوتا۔ اگرچہ آریہ سماج کی تحریکیں کرشنل اور دھارمک نوعیت کی تھیں۔ لیکن بالواسطہ طور پر سیاست پر وہ اثر انداز ہوئیں۔ اسلئے سرکار کی کڑی نظر آریہ سماج پر رہی لیکن آریہ سماج دھارمک انقلابی تحریک ہوتے ہوئے بھی کسی کی بُرائی نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے کامیابی کے ساتھ اپنی راہ پر گامزن رہا۔

نظام حکومت موجودہ دور میں مختلف نظام حکومت کے تجربے ہو رہے ہیں مختلف ملکوں میں نظام مختلف ہے۔ لیکن تجربہ نے یہی بتایا۔ کہ کوئی نظام بھی مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکا۔ ہمارے دیش میں نظام حکومت کا سوال بہت پیچیدہ ہو رہا ہے۔ برطانوی حکومت کہتی ہے کہ تم اپنا آئین خود مرتب کر دو۔ بشرطیکہ اس ملک کی اقلیتوں کو تم مطمئن کر سکو۔ ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت انڈین نیشنل کانگریس کا خیال

آریہ سماج کا بچہ بچہ پاکستانی سکیم کو ختم کرنے کیلئے جان کی بازی لگا دیگا

ہم ویدک نظامِ حکومت قائم کر کے رہیں گے!

(لکھنؤ آریہ پولیٹیکل کانگریس کے پردھان لالہ خوشحال چند جی کا بھاشن)

(گذشتہ سے آگے)

ہے۔ کہ آئین مرتب کرنا ہندوستان کا حق ہے۔ انہیں حق ہونا چاہیئے۔ کہ وہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے ذریعہ ملک کے آئین کا فیصلہ کریں مسلم لیگ کا ارشاد ہے کہ اسے کانگریس پر اعتماد نہیں۔ اس لئے وہ ہندوستان کی پوتر سرزمین کے حصے بخرے کرنا چاہتی ہے۔ آزاد مسلمانوں کا مطالبہ ہے۔ کہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں مسلم نمائندوں کو چننے کا حق صرف مسلمانوں کو ہونا چاہیئے۔ آریہ سماج چُپ تھا۔ لیکن اس وقت جبکہ اُلٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ آریہ سماج کے لئے خاموش رہنا ممکن نہیں۔ اس کے پاس وید کے آدھار پر ایک ایسا نظام حکومت ہے۔ جو نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دُنیا کی سیاسی اُلجھنوں کو باسانی دُور کر سکتا ہے +

ویدک نظامِ حکومت لالہ جی نے رگ وید اور اتھروید کے منتروں کا حوالہ دے کر ویدک نظام حکومت کی تشریح کی۔

اور کہا۔ کہ ویدک نظام حکومت کی بنیاد مساوات ہے وید بتاتا ہے کہ سنسار کے ہر فرد بشر کے یکساں حقوق ہیں۔ اس لئے تعلیم و تربیت کے یکساں مواقع حاصل ہونے چاہئیں۔ وید نے اکیلا کھانے والے کو پاپ کھانے والا اور موت کو نزدیک بلانے والا بتایا ہے۔ جہاں مساوات ہو گی۔ وہاں منافقت پاس نہیں پھٹکے گی۔ بنی نوع انسان پر عیش و مسرت آ ئے گی۔ اور سنسار میں سُکھ اور شانتی کا راجیہ ہو گا۔ دُنیا کی نعمتیں ہر انسان کے لئے یکساں ہیں۔ اور وید کسی کو امتیازی حق نہیں دیتا۔ وید نے یہ حق تو ہر انسان کو دیا ہے کہ وہ ہمت اور قابلیت سے آگے بڑھتا چلا جائے لیکن یہ حق کسی کو نہیں دیا۔ کہ وہ دوسروں کی حق تلفی کرے۔ وید نے غلامی کو پاپ اور کسی کے آسرے زندہ رہنے کو قابلِ نفریں بتایا ہے۔ وید میں جہاں ہر ایک کو یکساں حقوق دئے ہیں۔

وہاں دیش کی حفاظت کرنے اور غیر ملکی شورشوں سے محفوظ رکھنے کے لئے وید نے ایک راجہ کی ضرورت بتائی ہے۔ آپ کہیں گے۔ کہ بادشاہی ہمیشہ ناکام رہی ہے۔ لیکن وید نے ایسا کہا ہے کہ راجہ ایسا ہو جو پرجا کے آدھین ہو۔ اگر ایسی صورت ہو۔ تو پھر کوئی جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ وید نے ہم کو یہ حق بھی دیا ہے۔ کہ اگر راجہ اپنے فرائض کو پوری طرح انجام نہ دے۔ تو اُسے بدل دیا جائے۔ چونکہ ایک راجہ کے لئے سارا انتظام سنبھالنا ممکن نہیں۔ اس لئے وید اور منو سمرتی نے وزیر بنائے جانے کی سکیم دے رکھی ہے۔ اتھروید میں اسمبلی بنانے کا ذکر بھی ہے۔

لالہ جی نے کہا۔ کہ یہ کام آریہ پنڈتوں کا ہے۔ کہ وہ ویدک نظامِ حکومت کی مکمل اور واضح صورت دُنیا کے سامنے رکھیں۔ یہ پروپیگنڈا کا زمانہ ہے۔ جب تک کسی چیز کا باقاعدہ پروپیگنڈا نہ ہو۔ خواہ وہ کس قدر اچھی ہو دُنیا کو معلوم نہیں ہو سکتی۔ ودوانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ دُنیا کو بتائیں۔ کہ وہ دوسرے نظام حکومت کے تجربے سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اسے بھی دیکھیں یہ یقیناً مکمل اور ہر مشکل کا حل ثابت ہو گا۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ یہ رشیوں کی بھومی ہے۔ اس میں اور کسی قسم کے نظام حکومت کی گنجائش نہیں۔ اور نہ ہی کوئی اور نظام حکومت اسے ہمیشہ کے لئے مطمئن کر سکتا ہے +

کانگریس اور ہندو مہاسبھا ایک سوال جو آریہ سماجیوں کے لئے اُلجھن کا باعث بنتا ہے۔ وہ یہ کہ وہ کانگریس کا ساتھ دیں یا ہندو مہاسبھا کا۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے۔ کہ کانگریس نے اس دیش کو آزاد کرانے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ ہم کانگریس کی ان سرگرمیوں کو نظرِ استحسان سے دیکھتے ہیں۔ اور کوئی بھی ایسا موقعہ نہیں آیا۔ جب کانگریس نے کوئی اندولن شروع کیا ہو۔ اور آریوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیا ہو۔ پچھلی تحریکوں میں آریہ نوجوانوں نے بیش بہا قربانیاں دیں۔ جہاں تک ستیاگرہ کا تعلق ہے یہ آریہ ہی کر سکتے ہیں۔ اور اس کا درخشاں ثبوت حیدر آباد کے ستیاگرہ میں مل چکا ہے۔ لیکن آریہ سماج دو باتوں میں کانگریس کا ہم نوا نہیں ہو سکتا۔ ایک یہ کہ وہ اہنسا کو بدایں سدھانت ماننے کو تیار نہیں۔ یہ نہ صرف دیا نند کے اصول کے منافی ہے۔ بلکہ دیش کو کھشتریوں سے محروم کر دینے والی ہے۔ آریہ سماج حالات کے مطابق طریق کار طے کرنے کا حامی ہے۔ جہاں اہنسا کی ضرورت ہو (برہم تیج) وہاں اس کا استعمال کیا جائے۔ اور جہاں کھشتری درکار ہوں وہاں انہیں جوتا جائے۔ برطانوی حکومت نے یہیں نہ تیا کر دیا۔ اور اب اس غلطی کو کانگریس بھی کر رہی ہے +

(باقی آئندہ)

چھپ گیا! چھپ گیا! چھپ گیا!

شری ۱۰۸ سوامی راج نارائن جی ارمان کی مشہور گمراہ کن کتاب چیتاونی کا دندان شکن جواب

حجم ۳۵۲ صفحے قیمت ایک روپیہ ۴؍

"چیتاونی پرکاش" (اُردُو)

جس کو پنڈت منسا رام جی "ویدک توپ" ہیڈ اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بڑی محنت اور جانفشانی کے بعد تیار کیا ہے۔ اس کتاب میں چودہ ادھیائے ہیں۔ جن میں مفصلہ ذیل مضمونوں پر بحث کی گئی ہے:۔

(۱) آریہ سماج کیا ہے؟ (۲) آریہ سماج کے دشمن اور ان کی حقیقت (۳) آریہ سماج پر اعتراضوں کا جواب (۴) تقدیر کی نسبت تدبیر زبردست ہے (۵) آلسیہ واد کے غلط اصول (۶) پیشینگوئی کی ماہیت (۷) پبلک کو ٹھگ کر کھانے کی باتیں (۸) جنم پتری اور پیشینگوئیاں (۹) پھلت جیوتش کا عجائب گھر (۱۰) ارمان جی کا گیا سنٹک (۱۱) نوگرہ سمیکشا (۱۲) مگ بیوستھا (۱۳) کیا نگوں کا انسانی کرموں سے تعلق ہے؟ (۱۴) پرمیشور کا اوتار +

ہر ایک آریہ سماجی کو یہ کتاب خود پڑھ کر سینکڑوں آدمیوں کو پڑھانی چاہیئے تاکہ چیتاونی کا پھیلا ہوا زہر دُور ہو سکے۔ اور پبلک پھلت جیوتش کے پھندے سے بچ سکے۔

ملنے کا پتہ:۔

مہاشہ ہنسراج جی وئید بھوشن منتری آریہ سماج جاکھل ضلع حصار

Haridwar. Digitized by eGangotri

اس سمیہ بھارت ورش کی شکشن سنستھاؤں میں کنیا گورو کل دہرہ دون اپنے ہی ڈھنگ کی سنستھا ہے۔ ورتمان شکشنا پرنالی میں جن نیونتاؤں کو انوبھو کیا جاتا تھا۔ اُن سب کو درشٹی میں رکھتے ہوئے اس سنستھا کی ستھاپنا کی گئی تھی۔ ارتھات بھارتیہ سبھیتا۔ سنسکرتی ایوم دھرم سے پریم کرنا۔ پراچین ساہتیہ اتہاس وید ورشن آدی کا ادھین کر دیش میں ادھیاتمک وایو منڈل کا نرمان کرنا یہاں کا دشٹیش اُدیش رہا ہے۔ اس کے اتیرکت اچھی بھارتیہ ماتائیں تتھا سد گرہنیوں کی سرشٹی کرنا بھی اس کا ایک پرمکھ لکشیہ ہے۔ کنیا گورو کل کے سنستھاپکوں کی پربل ابھلاشا تھی۔ کہ یہ سنستھا بھارت کی آدرش ایوم سرو انگ پورن سنستھا بنے۔ اس کے لئے انہوں نے جی جان سے تن من دھن ارپن کر پریتن بھی کیا۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ بہت انشوں تک وہ اس میں سپھل بھی ہو گئے۔ پرنتو کئی ایک کارنوں سے وہ اس میں پورنتیا سپھل نہ ہو سکے۔ ان میں ایک پرمکھ کارن دھن کا ابھاو ہے۔ آج ہمارے دیش میں ایسے ایسے دھنی مانی اُپستھت ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو اپنے ایک کرپا کٹاکش ماتر سے اس اُپیوگی سنستھا کو ترت گتی سے چلا سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے دیش کا دھنی منڈل تو ناٹکوں دوارا لُبھائی ایوم اُپادھی پراپت کرنے کے لئے ہزاروں روپیہ پانی کی بھانتی بہا سکتے ہیں۔ لیکن ایسی لوک ہتکاری سنستھاؤں کو جن کا استتو کیول ماتر دیش کی اُنتی پر ہی اولمبت ہے اپیکشا کی درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ایسی سنستھاؤں پر دھن لگانے سے انہیں "رائے بہادر" یا "سر" کی اُپادھی نہیں مل سکتی۔

ابھی تک آچاریہ جی ادھشٹھاتا رہتے ہوئے بھی کنیا گورو کل کو کسی پرکار کی چنتا نہ تھی۔ کیونکہ اس پر [illegible] کا منگل میں برداشت کیا کرتے تھے۔ اب بھگوان نے انہیں اس کاریہ بھار سے مکت کر اپنے پاس بلا لیا۔ تتھا پرنتو یہ کاریہ بھار بھارتیہ ایوم آریہ جنتا کے سر پر آ پڑا۔ اس سمیہ تک جو یہ بھی اس سنستھا کا روپ بنا ہے۔ اس میں آریہ سماج۔ کانگریس ایوم سرو دیش پریمی بھائیوں کا پورن روپ سے سہیوگ ہے۔ پرنتو اب تو یہ کاریہ سب پرکار سے اُن ہی لوگوں پر آ پڑا ہے۔ اس کل کے کرن دھار کے ہر دو میں نہ

سورگیہ آچاریہ رام دیوجی کا سمرتی دوس

۹۔ دسمبر کو مت بھولیئے

(لیکھک:۔ کماری وید وتی ودیا النکرتہ سناتکہ کنیا گورو کل دہرہ دون)

کیول اس سنستھا کے لئے ہی پریم تھا۔ اپتو گورو کل شکشا پرنالی ماتر کے لئے اگادھ وشواس تھا۔ جو کہ آریہ سماج تتھا کانگریس کو اپنے جیون کا لکش سمجھتے تھے۔ انہوں نے اپنے جیون دوارا ویدک سدھانتوں تتھا مریاداؤں کی رکشا کی تھی۔ آتی ہوئی لکشمی کو پیروں سے ٹھکرا کر ساٹھ سو ماسک کی نوکری کو تیاگ کر وہ دیوانہ وار چالیس روپے ماسک پر بھاگیرتھی کے ایکانت جنگل میں اکھنڈ منگل کی سرشٹی کرنے کے لئے چل پڑا تھا۔ اسی گورو کل کانگڑی کے آچاریہ رام دیو جی نے اپنے جیون کا سروتم بھاگ دیش ونیت کیا۔ تتھا دل مان ایک کر اس سنستھا کے ورتمان روپ کو بنایا۔ دلیش ودیش کے ودوانوں کا دھیان سنستھا کی اور آکرشت کیا۔ ابھی اس اتیت پر یہ سنستھا کو بھی راشٹر پتی مہاتما گاندھی

کے نمنترن پر ایک نرموہی کی بھانتی تیاگ کر کرشن مندر (جیل) کو پوتر کرنے کے لئے چل پڑے۔ سارا جیون اس روپ نے جنتا کی سیوا میں ونیت کیا۔ جو کچھ منہ سے کہا۔ اُسے ویوہارک روپ دے کر لوگوں کو کر دکھایا۔ لوک سیوا کے یگیہ میں اس نے سوا ستھ۔ دھن ایوم لوکک سکھوں کی پورن آہوتی دے دی۔ سوامی شردھا نند کے پشچات وہی ایک ایسے ویکتی تھے۔ جن کو آریہ سماجک جگت میں ایک سرومانیہ منو نیت نیتا کا استھان پراپت تھا۔

ہمیں دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آریہ سماج نے اُن کے پرتی اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ان کا سمارک بنانے کے لئے دو لاکھ روپے کی اپیل نکالی تھی۔ لیکن ابھی تک اس طرف

کریاتمک روپ میں ایک بھی قدم نہیں اُٹھایا جس نے بھکشا کی جھولی لے کر ایک ایک پیسہ مانگ کر اپنے سواستھ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آریہ سماج کی سنستھاؤں کو بنایا۔ تتھا رتنی دیانند اور آریہ سماج کے مشن کو پورا کرنے کے لئے کچھ بھی نہ اُٹھا رکھا اس کے لئے اس پرکار کے اپیکشا بھاو کو کرتگھنتا کے سوائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

خیر جو ہوا سو ہوا سویرے کا بھولا شام کو گھر آ جائے۔ تو بھولا نہیں کہا جا سکتا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۹۔ دسمبر کو اُن کی برسی منانے کا نشچیہ کیا ہے۔ اس اوسر پر آچاریہ جی کے کانگریسی ایوم آریہ سماجی متروں۔ بھگتوں تتھا سمست آریہ جنتا کا کرتویہ ہے۔ کہ سب پرکار سے اُس دن کو سپھل بنانے میں اپنا سہیوگ دیں۔ اپنی شردھا تتھا بھگتی کے انوسار "پترم پشپم پھلم تویم" کے طور پر جو کچھ جس سے بن پڑے ان کے سمارک کی بھینٹ چڑھائے۔ اور آریہ جنتا چاہے تو یہ دن خوب سپھل ہو سکتا ہے۔ پرتیک آریہ نر ناری کو اس اوسر پر دل کھول کر اپنا اپنا حصہ دینا چاہیئے۔ وہ اپیل پوری ہو جائے۔ تبھی ہماری شردھا ایوم وشواس کا کچھ کریاتمک پریچہ مل سکتا ہے۔ تتھا ان کے چلائے ہوئے ادھورے کاریہ پورے ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم اتنا بھی نہ کر سکے۔ تو آریہ سماج کبھی بھی ایک زندہ سوسائٹی نہیں کہی جا سکتی۔ ہم زندہ ہیں۔ ابھی ہم میں رشی کے مشن کو پورا کرنے کا بھاو ہے۔ ہم اپنے ویروں۔ تیاگیوں دلشٹ تتھا سماج کے بھگتوں کا سمان کرنا جانتے ہیں۔ یہ ستھ کرنے کے لئے ہمیں اس دن کو منانے کے لئے کسی پرکار کی وگھن بادھاؤں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ آشا ہے۔ کہ ہمارے دیش پریمی تتھا آریہ نر ناری شکشا پرانی شبھ اس یگیہ میں اپنی سامرتھ کے انوسار ادھک سے ادھک آہوتی دے کر اس کو پورن سپھل بنائیں گے۔

ضروری اطلاع

جن کا چندہ ماہ نومبر میں ختم ہوتا ہے۔ وہ ۱۵۔ نومبر تک اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے کی کرپا کریں۔ ورنہ ان کی سیوا میں وی۔ پی بھیجے جاویں گے۔ اور آشا ہے کہ وہ انہیں ضرور وصول کر لیں گے۔

(مینیجر)

عام سدھ مکردھوج سے چھ گنا فائدہ بخشنے والا

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی

کا

شٹ گن سدھ مکردھوج

جو کہ

زیادتی کام اور عالم شباب میں بوجہ بے اعتدالی قوت مردانگی کی کمی۔ اعضاء رئیسہ کی کمزوری کو دور کر کے رگوں و پٹھوں میں قوت عظیم۔ نیا جیون اور نئی روح پھونک دیتا ہے۔ مایوس العلاج کو مثل شباب ہر طرح کی طاقت۔ جیون شکتی اور پُر لطف زندگی بخشتا ہے۔ غرضیکہ اس کا استعمال کایا کلپ رسائنوں سے زیادہ فائدہ مند ہے۔

قیمت فی ماشہ سات روپیہ (۳۲ خوراک) علاوہ محصولڈاک۔

قائم شدہ ۱۹۰۵ء ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) کمیٹی بازار لاہور فون نمبر ۲۷۷

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(گذشتہ سے آگے)

ہندو مسلم اتحاد کا حقیقی حل

وید اور قرآن کی تعلیمی مطابقت

(از ماسٹر لکھشمن جی آریہ اپدیشک)

۳- طریق عبادت

ویدک دھرم میں صبح اور شام دنیوی تعلقات سے الگ ہو کر اور حواس آنکھ، کان وغیرہ کو بند کر کے اپنے اندر پرمیشور کا دھیان کرنے کی ہدائیت ہے۔ تو قرآن سورہ اعراف میں ہدائیت دیتا ہے۔

وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ۝

إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۝ آخری دو آیات۔

(ترجمہ) اور صبح اور شام اپنے خُدا کی نہائیت انکسار سے اور اس کا خوف رکھتے ہوئے اپنے دل میں یاد کر۔ بغیر آواز کے ظاہر کرنے کے۔ اور اس میں کبھی غفلت نہ کر۔ یقیناً جو لوگ تیرے خُدا کے حضور میں ہیں وہ اس کی عبادت میں کبھی غفلت نہیں کرتے۔ وہ اس ذاتِ پاک کی یاد اور اسے سجدہ کرتے ہیں +

۴- الہام

وید بتاتا ہے۔ کہ علمِ مجسم محض اِلہٰ نور ہے۔ روح انسانی اسی سے علم پا کر دُنیا میں کام کر سکتا ہے۔ اِلہٰ نور علم نہ دیتے۔ تو آغازِ عالم کے لوگ کسی بھی طریق سے سلسلۂ درس و تدریس نہ چلا سکتے تھے۔ رشی دیانند نے نہائیت واضح طور پہ ستیارتھ پرکاش میں سمجھا دیا ہے۔ اور قرآن مجید کی بھی ہو بہو یہی تلقین ہے +

آدم اور فرشتوں کا جو قصّہ سورۂ بقر میں عام اعتراضات کا نشانہ بن رہا ہے۔ وہ محض عالمانہ طرزِ بیان میں ضرورتِ الہام کی توضیح کرنا۔ اور خود معترضوں کی حرکت کو غلط فہمی پر مبنی بتاتا ہے۔ آدم اصل سنسکرت کا آدِم بمعنی آغاز میں پیدا شدہ لوگ ہے۔ جو مخلوقات از قسم جمادات نباتات و حیوانات و انسان سے پہلے پیدا ہوئیں۔ اِن سب کو فرشتے کہا گیا ہے۔ قرآن کا لفظ "ملائکہ" وید کے "دیوتا" شبد کی جگہ ہے۔ اور جیسے روشن صفات کی وجہ سے وید میں عالم انسانوں کے علاوہ سورج چاند وغیرہ کو دیوتا کہہ دیا۔ آگ ہوا وغیرہ عناصر اور مختلف اجسام کو بھی دیوتا کہا ہے۔ ایسے ہی قرآن مجید میں ملائکہ شبد کے کثیر المعانی ہیں۔ یہ کل مخلوق میں سے مادی اشیاء نہ علم رکھتی ہیں۔ نہ علم کو محسوس کر سکتی ہیں۔ اور عالمِ حیوانات میں بھی روحِ علمِ حق کا احساس نہیں۔ اس لئے خاص خُدا سے تعلق رکھنے یا اس کے سچے گیان کو محسوس کرنے کی صلاحیت رکھنے والے اشرف المخلوقات انسان کی پیدائش حقیقی ایوولیوشن (evolution) کی آخری کڑی تھی۔ اور اس کی خصوصیت کو ظاہر کرنے کے لئے وید کے فرمان کے مطابق یہ مکالمہ قرآن میں درج کیا گیا ہے۔ سب مخلوق۔ اشیاء یعنی فرشتے جو حضرتِ انسان کے زیر فرمان ہیں۔ آدم کے آگے گویا سجدہ کر رہے ہیں۔ من رُوپی ابلیس جسے وید میں الی لِشن کہا ہے۔ اس کی سرکشی۔ سجدہ سے انکار کرنے کے متشابہ ہے۔ اور قرآن فرماتا ہے۔ کہ اِلہٰ نوری شبد گیان فرشتوں کے پیش کیا گیا۔ اور اُن سے سوال ہوا۔ کہ بتاؤ نام ؟ تو اُنہوں نے (زبانِ حال) سے جواب دیا۔

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

پاک ذات ہے تیری۔ ہمیں سوائے اس کے کچھ گیان نہیں۔ جو تم نے ہمیں سکھایا۔ وہ گیان مادی اشیاء کے لئے محض یہ ہے کہ وہ اپنی ہستی سے خُدا کی صفت کاملہ و حکمت بالغہ کی شہادت دیں۔ اور حیوانات کے لئے یہ کہ وہ اپنی ضروریات کے متعلق کھا پی سکیں۔ غرضیکہ مہرشی دیانند نے جو دلیل ضرورتِ الہام کے متعلق دی۔ وہی قرآن نے واضح کر دی تھی۔ کہ بغیر خُدا سے الہام ملے۔ کسی کو علم نہ آسکتا تھا +

۵- وید

جہاں ضرورتِ الہام کی دلیل یکساں ہے۔ وہاں الہامِ وید کا بھی قرآن قائل ہے۔ اس کے متعلق سورۃ الرحمٰن کی پہلی چار آئتیں قابلِ غور ہیں:-

الرَّحْمَٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ خَلَقَ الْإِنسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

رحمان قرآن کا علم دینے والا۔ اور اس علم کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے بیان یا زبان یا شبد گیان ہی سکھانے والا ہے۔ لیکن کیا ؟ —— جب انسان پیدا ہوا —— اب سوچنا یہ چاہیئے۔ کہ تیرہ یا چودہ صدی سے ظاہر شدہ قرآن کی بجائے یہاں آغازِ عالم والے الہام کو ہی قرآن کہا گیا ہے۔ اور قرآن لفظ قرءات سے بنا ہے۔ جس کے معنی ہیں صحیح تلفظ اور مخرج کی قید سے تلاوت کرنا۔ آنحضرت کے زمانے تک وید کا ستور سہت پاٹھ ہوتا آرہا تھا۔ اس لئے اس کے واسطے قرآن کا لفظ عربی میں رکھنا موزوں تھا۔ اور یہ امر اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ موجودہ قرآن کے لئے ھٰذَا الْقُرْآن یعنی یہ قرآن اور عربی قرآن کا لفظ ہے۔ اس غرض سے کہ ابتدائی الہام والے قرآن سے اُس کی تمیز ہو۔ اس آغاز کے الہامی قرآن کیلئے عجمی (یعنی غیر عربی یا سنسکرت) قرآن کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ اور اس الہامی قرآن کے لئے الکتاب۔ کتاب مبین کتاب۔ غیر لوح محفوظ کتاب۔ حفیظ کتاب۔ حکیم ام الکتاب۔ ام القرآن ثانی۔ ذکر۔ زبر وغیرہ جیسے الفاظ آئے ہیں۔ کتاب کتبتہ سے ہے۔ جس کے معنی ہیں جمع کرنا۔ یکجا کرنا۔ اور جس میں علم جمع ہو۔ اسے موزوں طریق پر کتاب کہا جاتا تھا۔ کاغذ پر چھپی ہوئی کتاب بعد میں اس لئے کہی گئی۔ کہ اس میں بھی علوم کو الفاظ میں جمع کیا گیا ہے +

قرآن سورۃ البقر کی پہلی دو آیتوں میں کہا ہے۔ کامل ہے وہ کتاب نر بھرانت (منزہ من الخطا) جو ہدائیت دیتی ہے۔ تبلیغی لوگوں کو یہاں الکتاب کا لفظ اسی الہام الہٰی کے لئے ہے۔ اسے ہی کامل مانا گیا ہے۔ اور غلطی سے پاک۔ اس آیت میں "ذالک" کا لفظ بعید کے زمانہ گذشتہ والی کتاب کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور وہ "وید" ہے۔ توریت یا انجیل نہیں۔ کیونکہ توریت۔ انجیل اور قرآن کا ذکر اگلی چوتھی آیت میں الگ موجود ہے۔

بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ۔

رسول پر نازل شدہ عربی قرآن اور ان سے پہلے نازل شدہ توریت اور انجیل ہے۔ پس وہ کامل کتاب جس کا پہلے ذکر ہے جُدا ہے۔ اور قرآن صاف کہتا ہے۔

تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۔ كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

اس رحمان اور رحیم سے جو الہامی کتاب ظاہر ہوئی تھی۔ اس کی آئیتوں کی تفصیل عربی قرآن کی صورت میں کی جاتی ہے تاکہ قوم میں علم پھیلے +

اس طرح کئی جگہ کہا ہے۔ کہ گیان کی کتاب کی آئتیں ہی عربی میں پیش کرتا ہوں۔ کہیں کہا۔ عربی قرآن ام الکتاب میں ہے۔ اور ام الکتاب کو ہمیشہ سے پہل اور خُدا کیساتھ لکھا ہے۔ کہیں کہا ہے۔ یہ قرآن کی طرح محفوظ ہے۔ کہیں کہا ہے۔ یہ "ذکر الاولین" یعنی آغاز والوں کا الہام بتاتا ہوں۔ جس کے لئے لوگ دُعائیں کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ نے تمام رسولوں کی بابت کہا ہے۔ کہ خُدا اور اس کے الہام کے مطابق ہونے سے ہی رسولوں کا کہنا ماننے کے لائق ہے۔ کہیں کہا ہے۔ کہ ابتدائی عالموں یا صالح لوگوں کی اولاد ناخلف نکلی۔ کلام الہٰی کو بیچ دنیوی فوائد پہ فروخت کرنے لگی۔ جس سے جُدا جُدا مذہب چلے۔ اپنے لئے آپ نے خُدا کا ہی حکم سنایا۔ کہ تو لوگوں کے خیالات و جذبات کی پیروی نہ کر۔ ہاں

"فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ"

یعنی اسی الہام کی طرف لوگوں کو دعوت دے۔ اور تو کیا "وید" کا لفظ صاف طور پر سورۃ المریم میں "وُد" کی صورت میں آیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ۝ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ

"تحقیق۔ جو لوگ حق کو قبول کرتے اور نیک عمل بنتے ہیں۔ رحمان اُن کے لئے ہی "وُد" کو وقف کرے گا۔ تحقیق اس کو تیری زبان میں استعمال کیا ہے"

محترم علماء اسلام ازراہ عنائیت غور فرماویں۔ کہ وہ جس کو آنحضرت کی زبان میں آسان کہا گیا ہے کون سا ہے؟ در حقیقت آنحضرت کے دیا کھیان کوئی زبان میں نوٹ ہوتے تھے۔ اور اس زبان میں نہ اعراب تھے نہ نکات۔ جیسے ہمارے ہاں مہاجنی کی حالت ہے۔ پس نوٹ والے و اور د ہی لکھ سکتے تھے۔ اور قرآن کی ترتیب دینے والے اصحابی لوگ "وُد" وغیرہ ہی کہہ سکتے تھے +

(باقی آئندہ)

گذشتہ سے پیوستہ

دُلہن امّاں

ایک مولوی کے پاریوارک جیون سمبندھی روچک کہانی

لیکھکا:- محترمہ سحر صاحبہ سمپادکہ "تنویر" بمبئی

اسی اثنا میں مفتی صاحب کی کڑکتی ہوئی آواز آئی ـــ "انہیں دُلہن کو بھیج دو۔ سر میں درد ہے۔ آکر دبا جائے"۔

شفیق نے کہا ـــ "ابّا! غفار بھائی سے دبوا لیجیے نہ۔ وہی ہمیشہ آپ کا سر دباتے ہیں۔ ساجدہ میرے ساتھ سوئے گی"۔

غفّار نے غصّہ سے کروٹ لی ـــ

اونہہ! میرا ناحق نام لیتی ہے۔ تو جا کر دبا یا "دُلہن اماں" کو جانے دے۔ کیا ہمیشہ میں ہی دبایا کروں گا۔ اب ہماری ڈیوٹی ختم ہو گئی۔ "دُلہن اماں" جائیں"۔

انیس بانو اپنی چھوٹی بہن کو سمجھانے لگی۔ کہ ساجدہ کو جانے دے۔ مگر خود ساجدہ جانے کو تیار نہ تھی۔ اس نے آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر کہا ـــ "انیس آپا۔ مجھے آج یہیں سونے دو۔ میں کچھ بیمار ہوں۔ کل میں سر دباؤں گی۔ آج تم جا کر دباؤ"۔

ابّا کا غصّہ تم نہیں جانتیں "دُلہن اماں" انیس کہہ رہی تھی۔۔ اور شفیق ناگواری سے بک رہی تھی۔ کہ "ابّا۔ ساجدہ کو ہمارے پاس رہنے ہی نہیں دیتے۔ دُلہن ہماری تو سہیلی ہے۔ ابّا جائیں نہ اپنے بوڑھے دوستوں میں۔ آئے بڑے غصّے والے"۔

اتنے میں تڑ سے ایک تھپڑ شفیق کے منہ پر پڑا۔ انیس دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔ غفار نے ڈر کر رضائی سے منہ ڈھک لیا۔ اور مفتی صاحب کے طاقت ور مگر جھرّی دار ہاتھ نے ساجدہ کی نازک کلائی کو پکڑا۔ اور گھسیٹ کر اپنے کمرے میں لے گئے۔

یہ تھا "دُلہن اماں" یعنی بدنصیب ساجدہ کا قصّہ۔ وہ زالجہ پر لعنت ملامت کی بوچھاڑ دیکھ چکی تھی۔ اور اس کے خلاف پروپیگنڈا سے کافی متاثر تھی۔ وہ رابعہ کے نقش قدم پر چلنے کو تیار نہ تھی۔ ادھر شفیق کی محبت میں وہ سب طرح کی مصیبتیں روتے پیٹتے نہیں۔ بلکہ خاموشی سے برداشت کر رہی تھی۔ اور اس خیال سے خوش بھی تھی۔ کہ اس کی تعریفیں ہوتی ہیں۔ کہ لڑکی نے اُف تک نہ کی۔ اور ہر طرح کی مصیبتیں جھیل لیں۔

شہر میں مفتی صاحب کا مکان میرے مکان کے سامنے تھا۔ ایک روز ایک تقریب میں میں انیس بانو سے ملی۔ میں نے اس سے کہا ـــ دو چار دن کو میرے گھر مہمان آؤ"۔

اس پر اُس نے جواب دیا:-

"دُلہن اماں" کو کون سنبھالے گا؟"

میں یہ سُن کر ہکّا بکّا رہ گئی۔

"دُلہن اماں" کون؟" میں نے پوچھا۔

"میری سوتیلی والدہ" ـــ انہیں نے جواب دیا۔

"تب ماں کو سنبھالنے کی فکر نے تم لڑکی کو کیوں آگھیرا؟" ـــ میں نے پوچھا۔

اس پر اس نے ہنس کر جواب دیا۔

ـــ "وہ تو مجھ سے سات سال چھوٹی ہیں۔ جب بیاہ کر آئی تھیں۔ تو ان کی عمر صرف گیارہ سال کی تھی۔ میں نے ہی انہیں سب کچھ سکھایا۔ مگر اب بھی انہیں میری رہبری کی ضرورت ہوتی ہے۔ گھر کا سب کام کاج اور انتظام میرے ہی ذمہ ہے"۔

شفیق نے فوراً کہا ـــ "اسی لئے تو ابّا باجی کی شادی نہیں کرتے۔ کہ پھر گھر کا کیا حال ہو گا؟"

پھر میں نے سُنا۔ کہ عید کے دن دُلہن اماں نے اچھے کپڑے پہنے تھے۔ وہ بہت اچھی معلوم ہو رہی تھی۔ مفتی صاحب نے غفار کو اس سے ہنس ہنس کر باتیں کرتے دیکھ لیا۔ اسے کے تیسرے دن ہی لڑکے کو ہمیشہ کے لئے گھر سے نکال باہر کیا۔

پارسال مفتی صاحب مع بال بچّوں کے وطن گئے۔ وہاں شدید بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹر گھر میں تھا نہیں۔ حکیم صاحب علاج کو آیا کرتے تھے۔ انہیں کو علاج و پرہیز اور دوائیوں کی تمام ہدایات دیا کرتے تھے۔ اسی دوران میں انہوں نے وہ کچھ کیا۔ جو انہیں نہ کرنا چاہیئے تھا۔ ایک پردہ نشین بھولی بھالی لڑکی۔ اور نہ بھی گھر سے دل برداشتہ جس کے لئے زندگی میں کوئی دلچسپی ہی نہ تھی بہکا لیا۔ طرفہ تماشا یہ کہ بوڑھے باپ نے اپنی تمام دلچسپیوں کے لئے پے در پے سامان کئے۔ بغیر اولاد کا خیال کئے ہوئے۔

ادھر فطرت نے اسے حکیم صاحب کو اپنا ہمدرد سمجھنے پر مجبور کر دیا۔ اس کی بہت بدنامی ہوئی۔ چرچے ہوئے۔ دو ماہ بعد انیس کی موت کی خبر مشہور ہو گئی۔ لوگوں کا گمان ہے۔ کہ مفتی صاحب نے لڑکی کو زہر دلوا دیا۔

اب "دُلہن اماں" اور شفیق پر کڑی نگہداشت ہے۔ کھڑکیوں میں ٹاٹ کے پردے لگے ہیں۔ اس پر بھی میں دیکھا کرتی تھی۔ کہ وہ چھپ چھپ کر جھانکا کرتی تھیں۔

اور ان کے لئے گھر کا کام کر لینے کے بعد بھی ایک "رومان" تھا۔ کہ مفتی صاحب نماز پڑھنے جائیں۔ تو وہ کھڑکی کا پردہ ہٹا کر سڑک کے آزاد چلتے پھرتے انسانوں کو دیکھا کریں۔ اس سے بڑھ کر ان کیلئے کوئی لطف نہیں ہے۔

میں انیس سے ملنے کو ان کے یہاں گئی تھی۔ تو "دُلہن اماں" کو دیکھا تھا۔ میرا دل تڑپنے لگا۔ عمر مشکل سے سترہ سال کی ہو گی۔ مگر چہرے پر افسردگی۔ اور مایوسی کے بادل چھائے نظر آتے تھے۔ خوشیوں ارمانوں۔ امنگوں کی لاشیں جھرّیوں کی شکل میں چہرے اور ہاتھوں پر نظر آتی تھیں۔ کالی سوسی کا پاجامہ پھٹا اور گھٹا ہوا۔ موٹی ململ کا میلا کرتہ۔ ڈیڑھ روپے کا دوپٹہ اوڑھے سنبری پکار رہی تھی۔

مجھے آتا دیکھ کر ہنسنے اور مسکرانے کی کوشش کی۔ مگر اس ہنسی سے مجھے خوف معلوم ہونے لگا۔ اس کی ہر حرکت سے بڑھاپے کے آثار ہویدا تھے۔ اس کی زندگی میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ دن بھر "دُلہن اماں" "دُلہن اماں" سُننا۔ اور میلے کچیلے گھر کا انتظام کرنا۔ کھانا پکانا اور رات بھر بوڑھے اور حریص شوہر کی نفس پرستی کی آگ کا ایندھن بننا یہ تھی اس کی زندگی۔

ایک دن مفتی صاحب کے کسی دوست نے اُن سے چغلی کھائی۔ کہ تمہاری بیوی اور لڑکی کھڑکی سے جھانکا کرتی ہیں۔ اس پر شفیق اور "دُلہن اماں" کو بہت مار پیٹی۔ اور کھڑکی میں قفل ڈال دیا گیا۔ پرسوں ایک مخبرنی کے ذریعہ معلوم ہوا۔ کہ دُلہن اماں کی دلی خواہش ہے۔ کہ ان کے ہاں کوئی اولاد پیدا ہو جائے۔ تاکہ دل بہل سکے۔ کیونکہ ان کا کہنا ہے۔ کہ کسی طرح دن کاٹے نہیں کٹتا۔

مفتی صاحب بھی اسے منحوس سمجھتے ہیں کہ وہ بانجھ ہے۔ اور اسی بہانے وہ دوسری شادی کر لیتے۔ مگر اب انہیں کوئی اپنی لڑکی دیتا نہیں۔ اور بڑی عمر کی عورت سے وہ شادی کرنا نہیں چاہتے۔ اس لئے دُلہن اماں سوکن کی مصیبت سے بچی ہوئی ہے۔

ایک دن شفیق کی شادی کے متعلق ذکر ہو رہا تھا۔ "دُلہن اماں" نے بے ساختہ کہہ دیا۔ کہ دولہا میں جہاں اور خوبیاں دیکھی جاتی ہیں۔ وہاں اس کا بھی خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کہ لڑکا نامرد نہ ہونا چاہیئے۔ میں نہیں چاہتی۔ کہ میری شفیق کو میری طرح مصیبتیں اٹھانی پڑیں۔

آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی۔ آریہ بھاشا کا پرچار کرنے والا و آریہ مہلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے والا اسلم سبھیتا و اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے

سچتر ہندی "آریہ ورت" ماسک لاہور

ماہ ستمبر سے شری ہنسپتی علاو پوری ایڈیٹر "پرکاش" کی نگرانی اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں جاری ہو چکا ہے۔ دو سچتر انک نہایت سج دھج سے پرکاشت ہو چکے ہیں۔ جو کئی سہ رنگی یک رنگی تصاویر۔ شاندار ٹائٹل۔ اچھے کوٹی کے استری اپیوگی لیکھوں مضمون کویتاؤں اور روچک کہانیوں کے شاندار گلدستے ہیں۔ چھپائی عمدہ۔ کاغذ بڑھیا ٹائپ موٹا اور صاف۔

تازہ سمتی

آچاریہ سرینبدر موہن جی بی۔ اے پرنسپل دیانند آیور ویدک کالج لاہور

"نمونہ ملا۔ چھپائی۔ کاغذ۔ گیٹ اپ۔ ٹائٹل۔ لیکھ۔ کویتائیں آدی سب سُندر اور منوہر ہیں۔ ایسی سُندر پترکا نکالنے پر ودھائی"۔

فوراً دو روپے بھیج کر خریدار بن جائیں اور ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹا دیں۔

مینیجر آریہ ورت گپتا نسبت روڈ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

۲۴ - ستمبر کی رات کو ایک مسلم پریوار کی
ی کی تمی - جو کہ غلطی سے مسلمان ہو گئے تھے -
پہلا ہی نام امنت رام اور سنتر یمتی لاجونتی
گیا - مہاشہ مدن جیت آریہ نے ان کر
یں دیا - کہ وہ اپنے دھرم میں درڑھ رہیں
۲۵ - ستمبر کو پرانہ کال مہاشہ ستیہ پال (سپنٹر
شہ بالک رام گڈس کلرک) کے نوجات
کا نام کرن سنسکار شری پنڈت کا نتی
نے کرایا - بالک کا نام دھرم پرکاش
گیا - اٹھ روپیہ کے قریب دان ہوا -
دیا دنتی کے منوہر بھجن اور اپدیش
تے رہے - شریمتی جی باہر آریہ سماجوں کے
وں پر بھی جایا کرتی ہیں - چنانچہ آج کل
علاقہ آریہ سماج کے جلسے پر وہ آریہ پرتی
سبھا پنجاب کی آگیا انوسار گئی تھیں - ہندی
پارنی سبھا کے اجلاس یعنی آریہ سماج مندر میں
نے رہنے ہیں - ۲۰ - نومبر کو ہوَن ہوگا -
ہی کر لئے ماسٹر مہاراج سروپ جی بڑی
باری کر رہے ہیں + (منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ننکانہ صاحب کے سماچار

۸/۵ کو شری پنڈت ہزاری لال جی
پدیشک - دیانند دلت ادھار سبھا پدھارے -
ن کا ننکانہ صاحب کے مالمیکیوں میں پرچار
تا رہا - اور باہر گراموں میں بھی پرچار
رایا گیا - پنڈت جی ایک ماہ پرچار کرتے
رہے +

۹/۹ کو شری بابو پریتم داس جی سب
سٹ ماسٹر کی سپتری پرکاش وتی کا وواہ
شری بابو پنج بھان جی کمالیہ نواسی کے سپتر
مہاشہ لوک ناتھ جی کے ساتھ ہوا - وواہ سنسکار
پنڈت وشنو دت جی شاستری پروہت آریہ
سماج قصور و پنڈت ہزاری لال جی نے کرایا -
پکش کی طرف سے مندرجہ ذیل دان ملا -
آریہ سماج ننکانہ صاحب ۵ روپے - آریہ
سماج کمالیہ ۵ روپے - آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب ویدپرچار فنڈ ۵ روپے - اور مندرجہ
ذیل دان کنیا پکش کی طرف سے پراپت ہوا -
آریہ سماج ننکانہ صاحب ۲ روپے ۸ ر +

۱۲/۹ کو مہاشہ چرن داس جی سبھاسد لوکل
آریہ سماج کے سپتر کا نام کرن سنسکار مہاشہ
کھیمداس جی نے کرایا - حاضری کافی تھی - مہاشہ
جی کا نام کرن کی اپیوگتا پر منوہر ویاکھیان ہوا -
لڑکے کا نام ویریندر کمار رکھا گیا - ایک روپیہ
آریہ سماج کو دان ملا +

۲۳/۹ کو دیانند دلت ادھار سبھا کیطرف

سے ماسٹر لکھشمن جی آریہ اپدیشک پدھارے -
آپ کے دو دن پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے -
جو جنتا نے بہت پسند کئے - حاضری کافی
ہوتی رہی -

۲۵/۹ کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے
شریمتی بہن شاردا دیوی جی اپدیشکہ پدھاریں -
بہن جی کے دو دن بڑے پربھاوشالی ویاکھیان
ہوئے - جو جنتا نے بڑے پسند کئے - حاضری
کافی ہوتی رہی - استریاں بھاری تعداد میں ہوتی
تھیں + (ہربنس لال جوشی منتری)

آریہ سماجوں سے اوشیک نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنے حلقہ کی
آریہ یووک سماجوں - آریہ کمار سبھاؤں اور استری
سماجوں کی فہرست تیار کرنا چاہتی ہے - جن
جن مقاموں پر ان تینوں سنستھاؤں میں سے ایک
یا کوئی موجود ہو - ان آریہ سماجوں کو چاہیے - کہ
اس کی سوچنا سبھا کے کاریالیہ میں فوراً ارسال
کریں :-

ویر پدک

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے مبلغ
دس روپے کا انعام اس آریہ ویر کو دینے کا فیصلہ
کیا ہے - جس نے صوبہ پنجاب میں سمت ۱۹۹۶
میں کوئی ایسا بہادری کا کام کیا ہو - جس سے
استری جاتی کی رکھشا اور بال رکھشا وغیرہ مخصوص
ہو - ایسے ویکتیوں کو اپنا پرارتھنا پتر مقامی آریہ
سماج کے پردھان اور منتری سے تصدیق کروا
کر فوراً بھیجنا چاہیئے - سبھا نے سب سے بہادر
آریہ ویر کو انعام دینے کا فیصلہ کرنے کیلئے
ایک اپ سبھا بنائی ہے - اس لئے تمام
درخواستیں اس کے سامنے پیش کی جائیں گی -
اور انعام کا شیگھر ہی فیصلہ کیا جاوے گا +
(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت
بھون لاہور)

گورو کل اندرپرستھ میں وجے دشمی

گوروکل اندرپرستھ میں وجے دشمی کا تہوار
خاص دھوم دھام سے منایا گیا - چار دن برہم
چاریوں کے آپس میں ہاکی - فٹ بال - والی
بال اور دیسی کھیلوں کے میچ ہوئے - آخر میں
شری سوامی رامانند جی کی زیر صدارت سبھا
ہوئی - جس میں یہاں کے برہم چاری - ادھیاپک
مہانوبھاد اور کالج کے برہم چاریوں نے مریادا

پرشوتم رام جی کی زندگی پر منوہر ویاکھیان اور
اور کوبتاؤں کے ذریعہ اپنی شردھا نجلی پیش کی -
ٹورنامنٹ میں جیتنے والے برہم چاریوں کو انعام
تقسیم کئے گئے - اور انت میں سب کا سملت
سہ بھوج ہوا +

دسہرہ کے دوسرے دن بھارت کے
مشہور کوی شری سوریہ کانت جی ترپاٹھی
نرالا - اور شری موہن لال جی دویدی ایم -
اے کو گوروکل میں نمنترت کیا گیا - اس کے
بعد کوی سمیلن ہوا - جس میں گوروکل کے کوی
برہم چاریوں نے اپنی کوبتائیں سنائیں - اور
بعد میں شری سوریہ کانت جی ترپاٹھی نرالا اور
موہن لال جی دویدی ایم - اے کی اچھی
کوٹی کی کوبتائیں ہوئیں - برہم چاریوں کو کوی گوشٹی
سے خاص لابھ پہنچا + (دکھیہ ادھشٹاتا)

کنیا گوروکل دہرہ دون کا سالانہ جلسہ

کنیا گوروکل دہرہ دون کا ۱۳ واں
سالانہ جلسہ اس ورش دسمبر کی بڑے دنوں
کی چھٹیوں میں بڑے سماروہ پوروک منایا
جاویگا - اس اوسر پر دانشمند مہانبھاؤ پدھارنا
نیتا - پوجیہ سنیاسی - ودوان اپدیشک تتھا
ودوان مہلائیں پدھاریں گی - اور دیوبانی -
سرسوتی - داشٹر بھاشا - انگریزی دویالیہ واد
وواد - سنگیت تتھا مہلا سمیلن آدی میں
پردھان پدسویکار کر دھارمک سماجک نیتک -
اور ساماجک وشیوں پر سار گربھت اور
شکھشا پرد بھاشنوں سے جنتا کو امرت پان
کرا دیں گے - اپروکت سمیلنوں میں کنیائیں بھی
وبھن وشیوں پر نبندھ پڑھیں گی - اور ویاکھیان
دیں گی - سنسکرت تتھا ہندی میں واد وواد
کریں گی +

ونستانکاؤں کا دیکھشانت بھاشن
اور نوین پرویشٹ برہمچارنیوں کا ویدآرنبھ
سنسکار بھی اس اوسر پر ہوگا - چونکہ گوروکل
اُنسو کے بڑے مہتو پورن انگ ہیں - اتایو
گوروکل شکھشا پرنالی کے پکشپاتیوں تتھا
استری شکھشا کے پریمیوں کو اس سوا اوسر پر
پدھار کر اُتسو کی شوبھا بڑھانی چاہیئے +
چونکہ اس سمیہ گوروکل میں کنیاؤں کی
سنکھیا ۲۵۰ ہے - اتہ استھان ابھاو کے کارن
اس ورش تھوڑی سی کنیائیں لی جا سکیں گی -
اتہ جن سجنوں کو اپنی کنیائیں پرویشٹ کرنی

ہوں - وہ پرویشٹ پتر منگا کر بھر کر ۲۰ - نومبر
سے پہلے کنیا گوروکل کے کاریالیہ میں بھیج دیں +
اُتسو پر پدھارنے والے سجنوں کے
رہنے آدی کا پربندھ کنیا گوروکل کی طرف
سے کیا جاوے گا - جو سجن اپنے پرتھک
تمبو لگوانا چاہیں - انہیں پوروسوچنا دے
دینی چاہیئے - تاکہ اس سمیہ کٹھنائی نہ ہو +
(امرت دائے ادھشٹاتری کنیا گوروکل دہرہ دون)

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور

ماہ ستمبر ۱۹۳۰ء میں مشن کے کارکنوں
کی انتھک کوشش سے یو - پی و سنٹرل انڈیا
میں ۱۴۴ غیر ہندوؤں کو باقاعدہ شدھ کر
کے ہندو دھرم میں شامل کیا گیا - سنٹرل
انڈیا میں عیسائی بھیلوں کی شدھی پر عیسائی
پادریوں نے انتہا درجہ مخالفت کی - اور ہر ایک
چالاکی دنا جائز کوشش بھیلوں کو ہندو دھرم
میں شامل ہونے سے روکنے کے واسطے
انہوں نے کی - مگر وہ نہ مانے + (منتری)

آریہ سماج گوجرہ کے سماچار

شری امرناتھ جی بی - اے منتری آریہ سماج
ہذا کے بڑے بھائی لالہ سندر داس جی کی کنیا
کا وواہ سنسکار - باوجود خانگی مخالفت کے
پنڈت ہریش چندر جی نے ویدک ریتی سے
بڑی دھوم دھام سے کروایا +
۶/۹ کو بابو یوگراج جی ذات پات
کے سمبندھ میں عالمانہ لیکچر دیا + (منتری)

وید پرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخاں

(ماہ بھادوں کی رپورٹ)

(۱) اس ماہ چھ جگہوں میں پرچار ہوا -
وڈور - ڈیرہ غازی خاں - کوٹ چھٹہ -
جام پور - خان گڑھ - کنجھر -
(۲) ۱۹۴ میل سفر ہوا - موٹر پر چالیس
میل - سائیکل پر ۱۵۴ میل -
(۳) ۸ لیکچر ہوئے - پرشوں میں دو -
استریوں میں ۶ -
(۴) چار سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے -
وواہ ایک - نام کرن ایک - دھواوواہ
ایک - انتیشٹی ایک -
(۵) تین ہندو نوجوان پتت ہونے سے
بچائے گئے -
(۶) دو کمار سبھاؤں کے کامیاب جلسے
ہوئے - آریہ کمار سبھا جام پور - آریہ کمار
سبھا ضلع ڈیرہ غازی خاں
(۷) بہت سے ٹریکٹ مفت تقسیم کئے
گئے + (گنیش دت منتری)

Digitized by eGangotri

سارودیشک سبھا کے پرستاؤ
سندھ کی اوستھا سمبندھی

۴۰-۱۹۳۹ء میں سندھ پرانت میں آریہ ہندوؤں کے جان و مال پر جو لگاتار آگھات ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اُن سے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا اس پرنام پر پہنچی ہے۔ کہ اُکت پرانت میں جہاں تک آریہ ہندوؤں کا سمبندھ ہے بھاری اراجکتا ورتمان ہے۔ اور پرانت کے ہندوؤں میں تراس بڑھتا جا رہا ہے۔ سرکاری افسر آریہ ہندوؤں کی رکھشا کے لئے اُچت اُپائے کام میں لانے میں اسمرتھ رہے ہیں۔ یہ سبھا اس سختی پر دُکھ اور روش پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرانتک گورنمنٹ ہو ویہ سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ آریہ ہندوؤں کی جان و مال کی رکھشا کے لئے بھوشیت اُپائے شیگھر ہی کام میں لائے۔ اور پیڑتوں کو سہایتا پہنچانے کا پربندھ کرے۔

یہ سبھا سندھ کے ہندوؤں سے اُن کے دُکھ میں سہانوبھوتی پرگٹ کرتی ہے۔ اور وشواس دلاتی ہے۔ کہ ان کی اس مصیبت میں یہ سبھا اُن کے ساتھ ہے۔ اور نشچے کرتی ہے۔ کہ سندھ پرانت کے آریہ ہندوؤں کی سموچت سہایتا کے لئے شیگھر ہی یتھا سمبھو اُنیاوک کارروائی کی جائے۔

مردم شماری سمبندھی

مردم شماری کا وشئے اُپستھت ہؤا۔ سرکار نے کوشٹکوں میں جو پری ورتن کیا ہے۔ وہ بتلایا گیا۔ نشچے ہؤا۔ کہ دھرم کے کوشٹک میں ویدک دھرم انکت کرایا جائے۔ تھا نسل قبیلہ اور جاتی کے کوشٹک میں "آریہ" لکھایا جائے۔

یہ بھی نشچے ہؤا۔ کہ آگامی جن گننا میں آریہ اپنی بھاشا "ہندی" لکھوائیں۔ اور اس کے لئے پورا پورا اندولن کیا جائے۔

(منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی)

پنجاب پراونشل آرین یوتھ کانفرنس جھنگ

مقامی آریہ یوک سماج کے زیر اہتمام ضلع کے آریہ یوکوں کی میٹنگ میں پراونشل آرین یوتھ کانفرنس کا آگامی اجلاس کرسمس کی تعطیلات میں جھنگ شہر میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ ضلع کے سرکردہ آریہ یوکوں پر مشتمل استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اور اس کی ممبرشپ کی فیس ایک روپیہ مقرر کی گئی ہے۔ آل انڈیا پوزیشن کے نیتاؤں کو کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی جا رہی ہے۔ کانفرنس کے انعقاد کا مقصد صوبہ بھر کی آریہ یوک سماجوں کو ایک لڑی میں پرو کر انہیں آریہ یوکوں کی ایک مرکزی جماعت کے ماتحت لانا۔ آئندہ ہونے والی مردم شماری کے متعلق پروگرام طے کرنا۔ اور پاکستانی سکیم کے خلاف متحدہ محاذ کھڑا کرنا ہے۔ کانفرنس کو مکمل نمائندہ حیثیت دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ صوبہ بھر کی آریہ یوک سماجوں کی طرف سے ڈیلی گیٹ بُلائے جاویں گے۔ اس لئے میں صوبہ کی تمام آریہ یوک سماجوں کے منتری صاحبان سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ ابھی سے اس کانفرنس میں اپنے کارکنان کی ایک بھاری تعداد لانے کی کوشش شروع کر دیویں۔ اور جن علاقوں میں آریہ یوک سماجوں کا وجود نہیں ہے۔ وہاں کی آریہ سماجوں کے منتری مہودیوں سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں کے آریہ یوکوں کو اس کانفرنس میں شامل ہونے کی پُرزور پریرنا کریں +

دانی اصحاب سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ دھن سے ہماری سہایتا کر کے کرتارتھ کریں۔ کانفرنس کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت میرے نام پر کوچہ رام سنیہی جھنگ شہر کے پتہ پر کریں۔

چمن لال ورما آرگنائزر
(پنجاب پراونشل آرین یوتھ کانفرنس جھنگ شہر)

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

(۱) لالہ کانشی رام سچدیو کی سپتری رام پیاری کا وِواہ مسٹر مالک چند جی سپتر لالہ بودھ راج جی بھیرہ وان نواسی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہؤا۔ وواہ پروہت سکھدیو جی نے پڑھایا۔ آریہ سماج کو ورتھا ودھو پکش کی طرف سے مبلغ ۲۵ روپے ودھو پکش روپے دان ملا۔

(۲) پنڈت بلراج جی یہاں پدھارے۔ اور دو دن راتری کو منوہر ویاکھیان اور بھجنوں سے یہاں کی جنتا کو کرتارتھ کیا۔ جن گنا کے لئے آریہ سماج نے ۳۸ روپے پنڈت جی کو دئے۔

(۳) وجے دشمی کے دن مہاشہ رام سرن جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار پنڈت سکھدیو جی نے کرایا۔ مہاشہ جی نے لوگوں کا حلوہ سے ستکار کیا۔ اور آریہ سماج کو اڑھائی روپے دان ملے۔

(۴) لالہ گوراندتہ مل جی ڈنگ کی دھرم پتنی نے اپنے پوتے کے جنم پر ۲۵ روپے آریہ سماج کو دان دئے۔ آریہ سماج ان کو دھائی دیتا ہے۔ (منتری)

گوروکل کمالیہ ضلع لائلپور کی ششماہی رپورٹ

(۱) اس سمیہ گوروکل کے سارے برہم چاری بالکل آنند پرسن ہیں۔ گوروکل کے سالانہ جلسہ پر چھ نئے برہم چاری داخل ہوئے تھے۔ جو برہمچاری اس سمیہ نہ پہنچ سکے تھے۔ اُن کے داخلہ کے لئے سمیہ دیا گیا تھا۔ اس کے انوسار ۵ برہمچاریوں نے گوروکل میں پرویش کیا ہے۔ اس وقت بھی کئی سجنوں کے ساتھ پتر ویوہار ہو رہا ہے۔ دو چار لڑکوں کے اور آنے کی آشا ہے۔

(۲) پچھلی سہ ماہی میں شراونی۔ جنم اشٹمی اور وجے دشمی کی تہوار بڑی شان سے منائے گئے تھے۔

(۳) برہمچاریوں کو علاوہ گوروکل کی تعلیم کے روزانہ گتکا۔ لاٹھی۔ لیزم۔ اور دوسری کئی قسم کی کھیلیں و آسن سکھائے جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایک ورزش ماسٹر رکھا ہؤا ہے۔ برہم چاریوں کی صحت نے اس سہ ماہی میں خاص طور پر ترقی کی ہے۔ کئی لڑکے دس دس پونڈ بڑھے ہیں۔ کمالیہ کی آب و ہوا بہت ہی عمدہ ہے۔ بچوں کو بھوجن میں ہر ایک کھانے کی چیز پورے نیم سے اور موسم کے مطابق دی جاتی ہے۔ اس لئے روگی شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔ ہمیں اس بات کے جتلانے میں فخر ہے۔ کہ بارہ سال کے عرصہ میں صرف دو لڑکوں کو ٹائیفائیڈ بخار ہؤا ہے۔ ملیریا بیماری بہت ہی کم ہوتا ہے۔

(۴) پڑھائی کے لئے قابل ادھیاپک لگائے ہوئے ہیں۔ جو بچوں کو پریم و لگن سے پڑھائی کرواتے ہیں۔ (مسکھ پال منیجر)

دھارمک پریکھشا دینے والوں کو اطلاع

اکثر دھارمک پریکھشا دینے والے امتحانوں میں نیم ۹-۷ سے مکت ہو کر ہماری دھارمک پریکھشا دینے کے لئے وششٹ آگیا کے لئے لکھتے رہے ہیں۔ ہر ایک امتحان دینے والے کو معہ قابلیت اپنا اپنا الگ پرارتھنا پتر دفتر میں بھیجنا چاہئے۔ ایک ہی چٹھی بہت سے امتحان دینے والوں کے لئے اجازت حاصل کرنے کو نہ لکھیں۔ جس سے ان امتحان دینے والوں کے پرارتھنا پتر پریکھشا بورڈ کے اجلاس میں غور کرنے کے لئے رکھے جا کر طے کرنے میں آسانی ہو۔ (منتری آل انڈیا آریہ کمار پریشد)

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کے سماچار

پرچار آریہ سماج جنڈیالہ گورو میں شری سوامی گنگا گری جی مہاراج کی منوہر کتھا ۱- نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۶- کارتک سمت ۱۹۹۷ سے ۱۷- نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۳- مگھر سمت ۱۹۹۷ تک رہے گی۔ جو کہ ہر روز راتری کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہو گی۔

وواہ لالہ جے چند جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر ایم۔ بی ہائی سکول جنڈیالہ گورو کی سپتری کا وِواہ ویدک ریتی سے ہؤا۔ وواہ سنسکار پنڈت ہرپال جی آریہ اپدیشک نے کرایا۔ ور پکش نے ساٹھ روپے کا دان کیا۔ کنیا پکش کی اور سے بیس روپے دان ہوئے ۱+ (مہر چند منتری)

ہمدردی کا شکریہ

میرے سپتر ڈاکٹر رام نارائن کی سنجیر وال کی اکال مرتیو پر میرے بہت سے آریہ بھائیوں۔ اِشٹ مترو ان تھا سمبندھیوں کی جانب سے بے شمار ہمدردی سے پُر تاریں و کریا پتر موصول ہوئے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً اُتر دینے میں میں بوجہ کمزوری صحت و پریشانیٔ حال قاصر رہا ہوں۔ جس کے لئے میں معافی کا خواستگار ہوں۔ اور بذریعہ اخبارات ایسے تمام بھائیوں کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے صدق دل سے میرے اس گہرے دُکھ میں اپنی ہمدردی اور پریم کا اظہار کیا۔ در حقیقت ان کی ہمدردی ہی میری ڈھارس کا موجب بنی ہے۔ میں صدق دل سے پھر ان سب صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(امیر چند سبھروال پشاور)

آریہ سماج تونسہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج مندر تونسہ کی چاردیواری اور ایک کمرہ تیار ہو چکے ہیں۔ جس کے وسیع احاطہ میں ۸ دن تک سوامی چیتنیا نند جی اور پنڈت ہرشچندر جی کتھا و پرچار کرتے رہے ہیں۔ وید پرچار کیلئے ۲۵ روپے دئے گئے۔ تین سنسکار ہوئے

(۲) آریہ کمار سبھا تونسہ نے کچھ عرصہ سے آریہ سماج تونسہ سے سمبندھ چھوڑ کر اپنا نام "آریہ سماج سنٹرل" رکھ لیا تھا۔ اب سوامی چیتنیا نند جی کے فیصلہ کے مطابق جس کی کہ رپورٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجدی گئی ہے کمار سبھا مشرتی کے تمام اٹھارہ ۱۸ ورش سے بڑے ممبر آریہ سماج تونسہ میں پرویش کریں گے + (منتری)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماج لدھیانہ کا سالانہ انتخاب

(لدھیانہ ۱۳۔ اکتوبر) آج جنرل اجلاس
سماج لدھیانہ میں آئندہ سال کے لئے
ذیل ادھیکاری و پرنتنگ ممبران
سبھا منتخب ہوئے :۔
پردھان :۔ ڈاکٹر بندرابن جی۔ اُپ
لالہ شنکو لال جی وڈھیرہ دکیل و لالہ
گپتا۔ منتری :۔ لالہ شانتی سوروپ
اُپ منتری :۔ ماسٹر سری رام گوپال
ماسٹر سرون داس جی و پنڈت
جی۔ لائبریرین :۔ ماسٹر لیشپال
اے۔ اسسٹنٹ لائبریرین پنڈت
شاستری۔ خزانچی پنڈت وشنو دت
اُپ خزانچی لالہ سوم راج جی
لالہ کندن لال جی بی۔ اے ؛
پرنتنگ ممبران انترنگ سبھا :۔
بہادر لالہ شو پرشاد جی۔ پرنسپل
بی۔ اے۔ لالہ لبھو رام جی نمبردار
دلیپ چند جی بی۔ اے۔ لالہ منگل سین
منتخب ہوئے ؛ (نامہ نگار)

ضروری اطلاع

آریہ سماج مندرمات رود نئی دہلی کی
شری پنڈت رام سیوک جی شرما
بھجنوپدیشک کو پرچار کے لئے
کیا گیا ہے۔ آپ ایک اچھے بھجنیک
پرچارک ہیں۔ جن سماجوں کو اپنے جلسوں
دوسرے موقعوں پر پرچار کی ضرورت
وہ اس سماج کے پرچار منتری سے
خط و کتابت کریں ؛ (منتری)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ انتخاب

آریہ سماج ہذا کا سالانہ چناؤ زیر
صدارت ڈاکٹر البنیر داس جی بنشتر ۲۱/۹/۴۰
کو سماج مندر میں مندرجہ ذیل ہؤا :۔

پردھان :۔ لالہ لابھ چند جی سیٹھ۔ اُپ
پردھان :۔ لالہ رام لال جی۔ منتری مہاشہ
راج پال جی۔ اُپ منتری چودھری ہربنس لال
جی۔ پُستکالیہ کبھی منتری جی کے سپرد کیا گیا۔
اس کے علاوہ ۹ اشخاص انترنگ سبھا میں
لئے گئے ؛ (راجپال منتری)

آریہ سماج جالندھر کا شوک پرستاؤ

"آریہ سماج جالندھر کا یہ اسادھارن
ادھیویشن شری لالہ گنگا رام جی جو کہ ہمارے
آنریبل سبھاسد اور لالہ کرپا رام جی مکھیہ
ادھیاپک لبھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر
کے بڑے بھائی تھے کی اکال مرتیو پر ہاردک
شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرم پتا پرماتما
کے چرنوں میں پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ہم سے
جُدا ہونے والی آتما کو سدگتی پردان کریں۔
اور ان کے سمبندھیوں کو اُن کے اس نہ سہہ
سکنے والے ویوگ کے دُکھ کو سہن کرنے کی
شکتی دیں ؛ (منتری)

گورو کل کانگڑی کا شوک پرستاؤ

سب گورو کل واسیوں کی یہ شوک سبھا
گورو کل کے سابق آچاریہ مکھیہ ادھشٹاتا
پروفیسر اور کولہا پور کالج کے پرنسپل پروفیسر
بال کرشن جی پی۔ ایچ۔ ڈی کی ناگہانی موت
پر دلی افسوس ظاہر کرتی ہے۔ اور پرم پتا
پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ مرحوم کی آتما کو
سدگتی پردان کرے۔ اور ان کے پریوار کے
ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے ؛
(مکھیہ ادھشٹاتا)

راجگورو دھریندر شاستری کا دورہ

پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری
شری لیفٹیننٹ "پی رچرڈ" سوچت کرتے ہیں
کہ راجگورو جی کا سواستھ پہلے سے اچھا ہے۔
راجگورو جی نے اپنے پچھلے پتر میں جو شری

دیوراج جی بی۔ اے پردھان کو بھیجا تھا اس
میں ۹۔ نومبر کو لاہور پہنچنے کی خبر دی ہے۔
لاہور میں ان کے سواگت کی شاندار تیاریاں
ہو رہی ہیں۔ پرانت کی کئی آریہ سماجوں۔
اور ویدک سبھاؤں کے نمنترن آ چکے ہیں۔
جن سماجوں کو شری راجگورو جی کے بُلانے کی
اچھا ہو۔ وہ اس سپتاہ تک پرچار منتری
پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون سے
پتر ویوہار کریں ؛ (منتری)

ملتان ڈویژن کی سماجوں کو سوچنا

ملتان ڈویژن کی سماجوں میں شری سوامی
کرشنانند جی مہاراج سبھا کی طرف سے
ادیتنک روپ سے کاریہ کر رہے ہیں۔
جو سماجیں اُن سے لابھ اُٹھانا چاہیں سبھا سے
خط و کتابت کریں۔ گرام پرچار میں ان کی
زیادہ رُچی ہے ؛
(ادھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ)

اظہار افسوس

۱۷/۱۰ کو رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس
ہائی سکول موگا کے سٹاف اور طلباء نے مل کر
سورگیہ لالہ اننت رام جی کی مرتیو پر شوک
پرگٹ کیا۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر لالہ بھگت رام
جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے مرحوم کے اوصاف
حمیدہ کو دوہرایا۔ اور اُن کی آتما کو سدگتی
پردان کرنے کے لئے بھگوان سے پرارتھنا کی۔
اور سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی ؛ (ارجن دیو)

آریہ سماج جھنگ کے سماچار

(۱) لالہ سنتان چند جی کھنہ کے دوہتے کا
نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ بالک کا نام اندر دیو
رکھا گیا۔ اس شبھ اوسر پر لالہ صاحب مذکور
نے حاضرین کا لڈوؤں سے سنسکار کیا۔ اور
مختلف فنڈوں کے لئے مبلغ تیس روپے
دان دیا ؛

(۲) رائے بہادر ملک جیون داس صاحب
گرودوارہ کے مکان پر اُن کے رشتہ داروں
کے ۵ بالک بالکاؤں کا مونڈن سنسکار کرایا
گیا۔ اور مبلغ ۲۳ روپیہ دان پراپت
ہؤا ؛
(۳) ملک نارائن داس صاحب بھو ٹیانی
پردھان آریہ سماج جھنگ کے دو لڑکوں کا
یگیوپویت اور ان کے ایک پوتے کا نام
کرن سنسکار کرایا گیا۔ مبلغ ۹ روپیہ دان
ملا ؛ (بھارت بھوشن اُپ منتری)

آریہ سماج نروانہ منڈی کے سماچار

۱۰/۱۰ کو پراتہ کال شری اننت رام بورگ
دھیان جی کے ہاں گرہ پرویش سنسکار پورن
ویدک ریتی سے کروایا گیا۔ آریہ سماج نروانہ
کو ایک روپیہ دان ملا۔ سمت اُپستھت
سجنوں کو بھوجن کروایا گیا۔ ہم ان کا دھنیہ واد
کرتے ہیں۔ تتھا اُن سے پرارتھنا کرتے ہیں۔
کہ وہ اپنے محلہ میں آریہ سماج کے اصولوں کا
پرچار کریں۔ شام کے وقت آریہ والی بال
کلب کے میدان میں آریہ ویروں تتھا نان
ممبروں میں میچ ہؤا۔ جس میں آریہ ویر کامیاب
رہے۔ آریہ ویروں نے اپنے متفرق کھیل
دکھائے ؛

داتری کے سمبہ دسہرہ کے پوتر تہوار
کے سمبندھ میں ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت
بول چند کے بھجنوں سے کارروائی آرمبھ ہوئی
مولانا سنیہ دیو آریہ مسافر۔ شری مہتہ جیمنی جی
ویدک مشنری۔ شری مہاشہ روشن لال جی۔
تتھا مہاشہ منسا رام جی چکر دھاری کے ویاکھیان
ہوئے۔ جن کا پبلک پر بہت اچھا پربھاو پڑا
کارروائی جلسہ ویدک دھرم کی جے کے ساتھ
سماپت ہوئی ؛
(منسا رام چکر دھاری منتری)

...کی اوشیکتا

ایک ½ ٹھا ورشیہ سوستھ۔ سبوگیہ۔
گرہ کاریوں میں نپُن۔ گانا بجانا جانتے
انگریزی مڈل و ہندی بھوشن پاس
رکھنا کے لئے نرامشی بھوجی سوستھ
پر روزگار ور کی ضرورت ہے ؛
ایڈیٹر "پرکاش" لاہور

گاؤ کشی اور مُسلمان

ہندو کا پکو گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور
یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارہ میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا کو دلیش کے لئے
کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری ٹریکٹ گؤ کشی اور مسلمان منگوا کر پڑھیئے۔ "پرکاش" لاہور
نے زبردست سی آلوچنا کی ہے۔ اس ٹریکٹ میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے
عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس ٹریکٹ کو اَن گنت تعداد میں منگوا کر
مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کے لئے یکمشت ۲۵ کتابیں خریدنے والے کو ۲۵ فی
صدی کمیشن دیا جائے گا۔ قیمت ساڑھے چار آنے (۴؍) فی کاپی معہ محصول ڈاک ؛
ملنے کا پتہ :۔ سید مصطفیٰ احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ"۔ لکھنؤ (یو۔ پی)

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی شاہ پردا گروال علیگڑھ کی
رجسٹرڈ ہلدی مٹھی
بال جیون گھٹی
چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے
اور اُن کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاوینگے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵؍ درجن ۳؍ علاوہ محصول۔ نمونہ سودا گرنمونہ مفت منگا لیں
مفت لو۔ ڈیلر نام و پتہ بھیجنے پر روپیہ کمانے کی کل ترکیب بھیجیں گے
المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

حیدرآباد میں آریہ سماج کی پرگتی

(بقیہ صفحہ ۶)

اس نے منتری جی کو بُلا کر بہانے سے ڈانٹا۔

"تم سڑک پر بھجن کرتے تھے۔ وہاں اگر دنگہ فساد ہو گیا۔ تو تم پر ذمہ داری رہے گی۔"

ادھیکاری ڈرا دھمکا کر بادھا ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب ڈرانے سے کام نہیں چلتا۔ تو چُپ ہو کر اجازت دے دیتے ہیں۔ جھوٹے مقدموں میں پھنسا دیتے ہیں۔ مسلمان لوگ اپنا مقدمہ جیتنے کے لئے دوسروں کو آریہ سماجی کہہ دیتے ہیں۔ تب وہ بے چارہ ڈر کر انکار کر دیتا ہے۔ کہ میں آریہ سماجی نہیں ہوں۔ پرنتو سندیہہ ہونے پر مقدمہ ہار جاتا ہے۔

سوراپور سے میں رام پور پہنچا۔ یہاں سات دن کسی جاتی کے لوگوں نے پرچار کرایا۔ یہاں ہندوؤں کی ایک جاتی ہوتی ہے۔ جو رنگاری سنمبا یا کھوسار کھتری کہلاتی ہے۔ ان کا پُرانت در پُرانت سے رنگنے چھپنے کا پیشہ چلا آ رہا ہے۔ پرنتو آج کل درزی کا ہے۔ ان لوگوں میں بہت اچھا پرچار ہوا۔ اور اچھا پربھاؤ پڑا۔ راجپوت اور کشتاد لوگوں نے بھی پرچار کرایا۔ یہ سب اپنے کو آریہ کھتری لکھائیں گے۔ بھاشا ہندی لکھائیں گے۔

یہاں میرے ساتھ ہر وقت دو پولیس مین اور چار پانچ سی آئی ڈی والے رہتے تھے۔ باوجود ان کٹھنائیوں کو میں نے فضل میں بہت کام کر ڈالا۔ ریاست میں چھوٹے ادھیکاری بہت تنگ کرتے ہیں۔ پرایہ سب جگہ کوئی نہ کوئی جاسوس کو نوٹ کرنے والا رہتا ہی ہے۔ نام آدمی پرایہ اُپدیشکوں سے ہی پوچھتے ہیں۔ ابھی سنکشیپ سے اتنا ہی لکھتا ہوں۔

ساس بہو میں جھگڑا کیوں ہوتا ہے

بقیہ صفحہ ۶

اور پھر گھر آئے۔

استری اور پرش

آج مجھے معلوم ہوا۔ وہ بہن سسرال میں ہے۔ پتی کے لئے ایک تمغا لانے کے محاذ پر بیت گئے جا رہے ہیں۔ کچھ دن کی

کسر باقی ہے۔

ٹھیک ہے۔ یہی کلیان مارگ ہے۔

لیکن ہاں اس کہانی کا دُکھانت پہلو بھی تو ہمارے سامنے ہو سکتا ہے۔ ساس کی اس منو ورتی کے سُدھار کے لئے جنہیں کل سویم ساس بننا ہے۔ ایک اُدیوگ کرنا پڑے گا۔ سماج جوں جوں اپنے آپ سے اسسٹنٹ ہو گا۔ اس کے پرانے قاعدے قانون آپ ہی نشٹ ہو جائیں گے۔ پرانی دُنیا چاہے وہ اچھی ہو یا بُری نشٹ ہونے کے لئے بنی ہے۔ جو ادستقافات پاتے۔ بال دواہ اور بہو دواہ کی ہوئی۔ اور ہو رہی ہے۔ وہی اس منو ورتی کی ہو گی۔

ساماجک کرانتی کے علاوہ ایک دوسرا حل ہے قانون۔ ساس کے کارن کہیں کہیں جو فساد ہوتے ہیں۔ وہ دُور ہوں گے — کٹمبھک جیون۔ نردواہ پرتھا کا بھی اس سے ایک حل نکل آوے گا۔

اس اور استریوں کا اپنا کرتویہ یہی ہے۔ کہ وہ اپنی اگر گامنیوں اور سمرتھک نتھا سہانوبھوتی رکھنے والے پرشوں کے ساتھ اس اور ایک وسترت اندولن کریں۔ یتن کریں۔ کہ اس پرکار کی کہانیاں ہماری سنتتی کے جیون میں نہ آویں۔ ہمیں وہ کر دکھانا چاہیئے۔ کہ کل ہمارے پیچھے ہماری بیٹی کہے "میری ماں اور دادی بھلے ہی دُکھ میں رہیں۔ لیکن اُنہوں نے مجھے اور میری بیٹیوں کو وہ ادھیکار۔ وہ سمّان دلا دیا۔ جو ایک استری کا ہونا چاہیئے۔ ہم لوگوں کی پوتیاں اپنے پتیوں کے ساتھ آزادی سے پرتییک کھشیتر میں کام کریں گی۔ جب کہ ہماری پتنیاں آج بڑھاپے میں بھی نتھ پہنتی اور سات پردوں میں رہ کر اپنی بہوؤں کے ساتھ اچھا ویوہار نہیں کرتی ہیں۔

〰〰〰〰〰〰〰〰

خط و کتابت کرتے سمے چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

تازہ اہم خبریں

— ۳۰۔ اکتوبر کو پنڈت جواہر لال نے مہاتما گاندھی سے واردھا میں مُلاقات کی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر پنڈت جی ۴۔ نومبر کو الہ آباد میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کریں گے۔

— اٹلی نے یُونان پر حملہ کر دیا ہے۔ برطانوی فوجیں یُونان کی مدد کو پہنچ گئی ہیں۔

— یُونان پر اٹلی کا حملہ ہٹلر کی رضامندی کے بغیر ہوا ہے۔ اب وہ صلح کرانے کی کوشش کرے گا۔ رُوس ٹرکی اور سپین غیر جانب دار رہیں گے۔

— ہندو مہاسبھا کے آئندہ اجلاس کے لئے مسٹر ساورکر صدر چنے گئے ہیں۔

— منگلوار کو برطانیہ نے جرمنی کے ۱۴ ہوائی جہاز تباہ کئے۔

— جرمنی کے ۲۰ فیصدی اسلحہ ساز کارخانے تباہ ہو چکے ہیں۔

— ہٹلر نے فرانسیسی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہند چینی جاپان کے حوالے کر دیا جائے۔

— سندھ کے ہندوؤں نے ہندو وزرا سے مستعفی ہو جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

— امریکہ نے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سپاہیوں کی جبری بھرتی کا اعلان کیا ہے۔

— یونان کے دو شہروں پر اٹلی نے قبضہ کر لیا ہے۔

— سکرنڈ پنڈت کنورام کے بھائی کو بھی قتل کر دیا گیا ہے۔

— دشمنی گورنمنٹ پیرس چلی جائے گی۔ اور جنگی قیدی رہا ہو جائیں گے۔

— ستر فیصدی امریکن جنگ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔

— جرمن فوجیں دو سال کے لئے فرانس میں رہیں گی۔

— ضلع سکھر کے دیہات میں تین اور ہندوؤں کو قتل کر دیا گیا۔

— ۲۸۔ اکتوبر کو قاہرہ پر دن کے وقت تین بار ہوائی حملہ ہوا۔

— لارڈ لنلتھگو وائسرائے کے عہدہ میں دو سال کی توسیع کی جا رہی ہے۔

— برہمارو ڈپر جاپانی ہوائی جہازوں نے ۲۷۔ اکتوبر کو پھر بم باری کی۔ ایک ... اور ۵ چینی ہوائی جہاز تباہ ہو گئے۔

— ٹانک میں سرِ شام ڈاکہ ڈال کر ... ڈاکو ایک سکھ ٹیچر کو اغوا کر کے لے گئے۔

— جنرل ڈی گال کے ہوائی بیڑے نے فرانسیسی افریقہ پر بمباری شروع کر دی ہے۔

— گوجرانوالہ کی ایک عدالت نے قانون واگذاری اراضیات مرہونہ کو خلاف آئین قرار دے دیا ہے۔

— خان پور ضلع سکھر میں ۲۷۔ اکتوبر کو ایک اور ہندو کو قتل کر دیا گیا۔

— رومانوی گورنمنٹ نے اپنے سمندر کے تمام برطانوی جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

— حکومتِ ہند ٹیکسوں میں اضافہ کی تجویزوں پر غور کر رہی ہے۔

— مہاراجہ سیندھیا نے مہابھارت کی ٹیکا شائع کرنے کے لئے پچیس ہزار روپیہ دیا ہے۔

— مہاتما نارائن سوامی یکم نومبر کو حیدرآباد جا ...

شری برلا جی کا مضمون بقیہ صفحہ ۵

آریہ سماج کی سہتا بنا کی۔ دھرم کی گلانی کو مٹانے کے لئے آریہ جاتی کو پھر سے اُنت کر کے سنسار میں ویدک دھرم کا ڈنکا بجانے کیلئے آریہ سماج کی ستھاپنا ہوئی ہے۔ یدی آریہ لوگ اُتساہ اور سچائی سے دھرم کی لگن سے کام کرتے جائیں۔ تو نسندیہہ بھارت میں اور سنسار میں سکھ شانتی اور دھرم کے راجیہ کی ستھاپنا ہو گی۔ ہمیں رکھنا چاہیئے کہ آریہ سماج کا اُتر دایتو بہت بڑا ہے۔ یدیپی اب تک آریہ سماج نے ... سیوا کی ہے۔ وہ اچھی ہے۔ کنتو جو کاریہ ہمیں کرنا ہے وہ بہت بڑا ہے۔ اس لئے اس رشی اُتسو سے ... کہ ہمیں کوئی بڑی یوجنا تیار کرنی چاہیئے۔ اور لوگوں کو کاریہ میں جُٹ جانا چاہیئے۔

شائقین پبلک کے لئے نادر موقعہ

آپ صاحبان کی سہولیت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہم نے "ماڈرن ٹیلرز" کے نام سے ایک ٹیلرنگ شاپ عرصہ چار سال سے مین بازار گوالمنڈی میں اچھے وسیع پیمانہ پر کھولی ہوئی ہے۔ یہاں پر ہر قسم کے کپڑوں کی سلائی نیز آپ ٹو ڈیٹ سوٹنگز اور شرٹنگز کا کام نہایت خوش اسلوبی اور معقول اُجرت پر کیا جاتا ہے۔ آپ صاحبان ایک دفعہ ہماری دوکان پر تشریف لا کر آزمائش کا موقعہ دیں۔

نوٹ:۔ طلباء کو خاص رعائیت

ڈی۔ آر منداں اینڈ برادرز مین بازار گوالمنڈی۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہند وقلب رفلیس ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umar & Co., Karachi

کیا آپ جانتے ہیں؟

—— سارے آسٹریلیا کی آبادی صرف لنڈن شہر کی آبادی سے بھی کم ہے -

—— پالتو ہنس پرندوں میں لمبی عمر کا اُپ بھوگ کر سکتا ہے - اگر اُسے کوئی ایذا نہ دی جائے - تو اس کی عمر پچاس سال تک ہو سکتی ہے +

—— پھلوں میں انگوروں کی سبزی سب سے پرانی ہے - موسیٰ کی کتب میں ان کا اکثر ذکر آتا ہے - اور چینی مصنفین کے مطابق تو عیسیٰ سے گیارہ ہزار سال پہلے بھی انگوروں کی پیدائش ہوتی تھی +

—— ساری دنیا میں تیس لاکھ کوڑھی ہیں - لیکن صرف ہندوستان میں ان کی تعداد دس لاکھ ہے +

—— بار بار شیشہ دیکھنے سے کھانسی کا روگ ہو جاتا ہے +

—— ہندوستان میں افیون کھانے والوں [کی] تعداد اتنی ہے - کہ پچھلے دس سالوں میں [؟] ہزار من افیون خرچ ہوئی -

—— [؟] دواج رشی کے زمانہ میں ہر ایک [برہمن] کے گھر میں بارہ - کھشتری کے گھر میں [؟] کے گھر میں آٹھ - اور شودر کے گھر میں چھ گوئیں تھیں -

—— سب سے زیادہ قیمتی قبر دنیا میں اس [؟] وہ قبر ہے - جو حضرت محمد صاحب کی [یاد]گار میں بنائی گئی تھی - اس کے اوپر جڑے [ہوئے] ہیرے اور جواہرات کا مول بیس لاکھ [یعنی] تین ساڑھے تین کروڑ روپیہ ہے +

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ولسیٹن (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجئے - وہ ایک گھنٹہ کے لئے گہری نیند سو جائے گا - اور ہلانے جلانے سے بھی نہیں جاگیگا

قیمت صرف دو روپے (۲ عار) محصول ڈاک آٹھ آنے

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو - تو ریکشن (Raction) سونگھائیے +

قیمت صرف دو روپے

کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں مل سکتا - گارنٹی کی جاتی ہے - کہ ولسیٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں +

البرٹن آرٹس اکاڈمی نمبر ۴۵ - P.W.2 - دہلی

قدرتی زندگی!

پوری تندرستی اور طاقت حاصل کرنے کے لئے قدرت کو کام کرنے دیجئے - زمانہ حال کی آرام پسند زندگی نے ہر ایک عورت و مرد کی وہ تمام طاقت زائل کر دی ہے - جو کہ قدرتی طریقوں سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے - بناوٹی طریقوں سے نہیں - شباب کو پھر سے حاصل کرنے کیلئے جانداروں سے مردہ غدودوں کا استعمال یا انجیکشن کرانا صحت کے لئے نقصان دہ ہے - اس مطلب کے لئے ایک ہی قدرتی راستہ ہے - کھلی ہوا - ورزش - اچھی خوراک - اور اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو حاصل کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً ایک قابل اعتبار قدرتی طاقت پیدا کرنے والی دوائی کا استعمال +

قیمت یکصد گولی چار روپے ۴۸ گولی ایک روپیہ (عہ) درجہ خاص یکصد گولی پانچ روپے ۲۴ گولی تین روپے

کرن جوانی ایک ایسی عمدہ رسائین ہے - جو تمام جسم کو تازہ کرنے اور اس میں طاقت بھرنے میں قدرتی اثر رکھتی ہے +

کرن جوانی

قدرتی طاقت حاصل کرنیکے بہترین رسائین

امرت دھارا فارمیسی - لاہور

سخت سر درد میں

گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی ہے - دماغ کو طاقت ملتی ہے - اور بال لمبے - کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں - قیمت دس [آنے] فی شیشی +

ایجنسی

لاہور: - ہسپتال روڈ - لدھیانہ - النکار اوشدھالیہ کوچہ لاٹو مل

گوروکل کانگڑی فارمیسی رجسٹرڈ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سینما منڈی لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" کچا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا -

Digitized by eGangotri

ہون یگیہ اور سواستھ

نمبر ۲

(از مہاشہ اوم پرکاش جی ستیارتھی جہلم)

میں نے پچھلے لیکھ میں کچھ وید منتروں کا حوالہ دیتے ہوئے یگیہ کے فوائد پر کچھ روشنی ڈالی تھی۔ اس لیکھ میں ہون یگیہ کے دگیانک فوائد لکھے جاویں گے +

(۱) کرہ ہوائی میں مختلف امراض کے جراثیم اُڑتے رہتے ہیں۔ یہ بات آج دُنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹر مانتے ہیں۔ آج سے ڈیڑھ سو برس پہلے ڈاکٹر لیون ہاکس نے اس کا اوشکار کیا تھا۔ لیکن ہمارے ساہتیہ کے پڑھنے سے اس بات کا نشچہ سا ہو جاتا ہے۔ کہ ہمارے بزرگ اس بات سے بہت پہلے ہی واقف تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چھوا چھوت کے بیماروں کے پاس جانے سے منع کیا جاتا ہے +

یہ جراثیم اتنے باریک ہوتے ہیں۔ کہ آنکھوں سے دکھائی تک نہیں دیتے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۲۵۰۰ جرمز صرف ایک خشخاش کے دانے پر آ جاتے ہیں۔ ان کو خوردبین وغیرہ مختلف آلات سے دیکھا جاتا ہے۔ نیز کئی ایسے بھی جراثیم ہیں۔ جنہیں ان آلات سے بھی دیکھنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ ہمارے پراچین بزرگوں نے نہ صرف اس بات کی کھوج کی۔ کہ ہر ایک بیماری کے جراثیم آکاش میں اُڑتے رہتے ہیں۔ بلکہ انسان کے مفاد کیلئے ان جراثیم سے بچنے کے لئے اُپائے بھی الپھت کئے۔ چنانچہ انہوں نے سدھ کیا۔ کہ شدھ اور سگندھت وایو میں یہ جراثیم کم تعداد میں رہتے ہیں +

(۲) قدرت کا یہ اصول ہے۔ کہ دو سمان سوبھاو والی وستوئیں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں۔ اور ورودھی وستوئیں ایک دوسرے کو دور ہٹاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک جماعت میں مختلف لڑکے پڑھتے ہیں۔ کئی لڑکوں کی دوستی پاس والے لڑکوں سے بہت جلد ہو جاتی ہے۔ اور کئی کی شترتا۔ اس کی وجہ صرف سوبھاو کی سمانتا اور سوبھاو کا ورودھ ہی ہے۔ اسی طرح سے سب قسم کے پرمانو دو طرح سے گتی کرتے ہیں۔ جو پرمانو سمان گتی والے ہوتے ہیں۔ ان کا آپس میں آکرشن۔ اور جو ورودھ گتی رکھتے ہیں۔ ان کا آپس میں Separation (برکھتا) ہوتا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ کہ وایو میں بھی بیماریوں کے جرمز رہتے ہیں۔ اور منش کے شریر میں بھی۔ جس منش کے اندر کے پرمانو جس پرکار کی بیماری کے پرمانوؤں کے سمان گتی کرتے ہیں۔ اس پر ہوا کے پرمانوؤں سے اثر پڑتا ہے۔ اور وہ ویکتی بیمار پڑ جاتا ہے۔ اور اس کو وہی بیماری ہوتی ہے۔ جس بیماری کے پرمانو اس کی طرف آکرشت کرتے ہیں۔ منش کی اس شکتی کو روگ گراہیہ شکتی کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اور یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہی منش بیمار ہوتا ہے۔ جس کی روگ گراہیہ شکتی بڑھ جاتی ہے۔ جس میں روگ گراہیہ شکتی کا ہراس ہوتا ہے۔ اس پر بیماری کا اثر تک بھی نہیں ہونے پاتا +

(۳) منش کے اندر ایک اور بھی شکتی ہوتی ہے۔ جسے روگ ناشک شکتی کا نام دیا جاتا ہے۔ جیسے ہی منش کے شریر میں باہر کے جراثیم داخل ہونے لگتے ہیں۔ تو ہمارے اندر کی روگ سنگھارک شکتی کے سفید کن ان کا زبردست مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر روگ سنگھارک سفید کنوں نے ان جراثیم پر ادھیکار جما لیا۔ تو منش بیماری سے بچ جاتا ہے۔ ورنہ بیماری کا شکار ہو جاتا ہے +

(۴) اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہوا میں جراثیم امراض ہر وقت رہتے ہیں۔ تو ان سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ ڈاکٹر لوگ انجیکشن کو سب سے بڑھیا طریقہ علاج بتاتے ہیں۔ لیکن منش کتنی بیماریوں سے بچنے کے لئے انجیکشن کا سہارا لے سکتا ہے؟ اس بات کو وچار کر منش اس طریقہ کو ناقص سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ تو کیا کیا جائے؟ ہمارے رشیوں منیوں نے یگیہ کو ان سے بچنے کا بہترین طریقہ بتایا ہے۔ ہون کے اندر ڈالی ہوئی سامگری سے وایو سگندھت اور شدھ ہوتی ہے۔ یگیہ سامگری کے پرمانو جو انتہائی سوکھشم ہوتے ہیں۔ وہ ان ہوائی کرہ کے امراض کے جراثیم کو ناش کر دیتے ہیں۔

(۵) ہمارے رشیوں نے بھنّ بھنّ بیماریوں سے بچنے کیلئے مختلف قسم کی سامگری استعمال کرنے کا آدیش دیا ہے۔ مثال کے طور پر پلیگ اور ملیریا کے لئے جائفل کا استعمال۔ نیز نیم کے پتوں اور گلو کے پتوں کا استعمال مفید ہے۔ اسی طرح جَو کے دھوئیں سے مچھر دور بھاگ جاتے ہیں۔ چھاتی کے روگوں کیلئے چاول اور کھیلوں کا پریوگ مفید ہے۔ اسی طرح ہر قسم کی امراض کیلئے مختلف قسم کی سامگری کا ودھان آتا ہے۔ جس کے استعمال سے حیرت انگیز فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

قایم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ

۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ

جاری و فروخت شدہ سرمایہ

۵۰۰۰۰۰ روپیہ

ادا شدہ سرمایہ

۳۱۴۶۸۰۴ روپیہ

ریزرو فنڈ

۱۵۱۵۳۶۸ روپیہ

ورکنگ کیپیٹل

۸۵۸۷۰۶۸۳ روپیہ

(یعنیکہ ۳۰ ۶/۷ کروڑ)

صدر دفتر

۴۷- دی مال - لاہور

چیئرمین:- رائے بہادر دیوان بدری داس

شاخیں:- پنجاب بھر اور ہندوستان کے بڑے بڑے تجارتی شہروں میں۔

یُو۔پی کی نئی شاخیں:-

سیتاپور۔ مرادآباد۔ لکھنؤ۔ بجنور۔ نجیب آباد۔ مظفرنگر۔ منصوری۔ ڈیرہ دون

ایجنسیاں احمدآباد (انڈیا) رنگون (برہما)۔ لنڈن۔ نیویارک۔ کوبے (جاپان)

نوٹ:-

بنک سے متعلقہ ہر قسم کا کاروبار علاوہ غیر ملکی اکسچینج کے نہایت واجبی شرح پر کیا جاتا ہے۔

قواعد و شرائط کاروبار کیلئے صدر دفتر کے مینیجر یا برانچوں کو لکھئے +

بودھراج سیکرٹری

دانی پُرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھالیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں ۲۰۰ کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی۔ جس صورت میں بھی جو سہائتا کر سکیں کریں +

ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہائتا کر سکیں +

رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں

المشتہر۔ سیرانند شرما آنریری منتری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 435
ओ३म्
Founder: M. Krishen

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ پچیس (۲۵) سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار پرکاش لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ایڈیٹر

شرح چندہ
سالانہ ——
ششماہی ——
برما ——
غیر ممالک —— دس شلنگ

جلد ۳۶ | لاہور اتوار ۲۶ کارتک سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۱۰ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۳

آریہ سماج

زمزمہ "اوم" کا دُنیا کو سُنایا کس نے؟
کشتِ توحید میں خُون اپنا بہایا کس نے؟
مُفلس و بے نوا کو غم سے چھڑایا کس نے؟
اِن اچھوتوں کی بگڑی کو بنایا کس نے؟
خوابِ خرگوش سے یہ قوم جگائی کس نے؟ راہِ ایمان میں آنکھ اپنی بچھائی کس نے؟

سماج اریشن ہوئی دُنیا پہ حقیقت تیری
اِک جہاں مانتا ہے دیکھ تو عظمت تیری
کیا خبر کتنے دِلوں پہ ہے حکومت تیری
جُھکتے ہیں چھوٹے بڑے واللہ عظمت تیری

(ساگر)

جُھک جا ساگر تو سوامی کے مشن کے آگے۔ ہیں طفیل اس کے سبھی ویر وطن کے جاگے

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپ نشدگان

منڈک اُپ نشد

نشمبیہ ہو ہگوان ہیں۔ چیت سے دھنش پڑھائے
اس او وناشی لکش کو۔ بیبندھے تیر جلائے
(۸)

دھنش نام بھگوان کا۔ بان آتما جان
کہا لکش اس برہم کو۔ بیبندھے کر کے دھیان
(۹)

کرم روپ برباد کو۔ دیتا ہے جو تیاگ
نشمبیہ نام وہ پائیں۔ غیروں میں انوراگ
(۱۰)

پرماتم میں لوک سب۔ پرتھوی اور آکاش
اوت پروت من اندریاں۔ اس پر ہو وشواس
(۱۱)

وہ بانی جن چھوڑ دے۔ اِلشبی نہ ورنن ہوئے
امرت کا پھل برہم ہے۔ یاد کرت ہے سوئے
(ھنیشی)

رگ وید ۔ ॐ ۔ یجر وید

وید امرت

اتھروید ۔ سام وید

ओ३म् ब्रह्मणा भूमिर्विहिता ब्रह्म द्यौरुत्तरा हिता
ब्रह्मेदमूर्ध्वं तिर्यक् चान्तरिक्षं व्यचो हितम्

شبدارتھ: (برہما) پرماتمانے (بھومی) پرتھوی (وہتا) بنائی۔ (برہم) پرمیشور نے (دیئو) دیولوک کو (اُترا) اُوپر (ہتا) ستھاپت کیا (برہم) پرماتمانے ہی (اِدم) یہ (انترکشم) مدھیہ لوک (اوردھوم) اُوپر (تریک) ترچھا اور نیچے (دیچو ہتم) دیا یا ہوا رکھا ہے +

اتھروگان

یہ پرماتم دیو نے ۔ رچا سکل سنسار
انترکھش دیولوک بھی ۔ اس کا ہی پرسار
(ھنیشی)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجد ہیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کرسکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی Suleman Umar & Co, Karachi

چنے ہوئے پھول

دُکھ اور سُکھ

دُکھ اور سُکھ کا ٹھیک رات اور دن کی طرح سنیوگ ہے۔ جو لوگ آج سکھی ہیں وہ کل دُکھی ہوں گے۔ اور جو دُکھی ہیں وہ سُکھی ہوں گے۔ جس طرح سُورج کی روشنی ایک ہی جگہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتی۔ بلکہ بدلتی رہتی ہے۔ اسی طرح نہ ہمیشہ دُکھ رہتا ہے نہ ہی سُکھ۔ اس لئے سُکھ کی حالت میں دُکھ کا خیال رکھو۔ اور اس دُکھ کو سہن کرنے کے لئے اپنے آپ کو یوگیہ بناؤ۔ اور جو دُکھی ہیں اُن کے جیون کا پاٹھ کرو۔ اُن کے پاس جا کر اُن کے مصائب کا علم حاصل کرو۔ اور وچار کرو۔ کہ کس شانتی سے یہ لوگ اپنی مندادستھا کو بھوگ رہے ہیں۔ تاکہ مصیبت آنے پر آپ بھی اُسے شانتی سے برداشت کرنے کے قابل ہو سکیں +

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے کے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے۔ (۲) مستقل جائیداد پر لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگتا ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو ۳/۴ قیمت پر دیتا ہے (۵) ہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کیلئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ صرف دس روپیہ کا ہے۔ جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں (۷) منڈل لمیٹڈ کی اُدھار ذمہ داری قسطوں پر حصہ داروں کو دیتا ہے (۸) بے روزگار پڑھے لکھے آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے۔ (۱۰) چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے +

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ہے۔

چاروں وید معہ ہندی انوواد

سنہری چودہ جلدوں میں قیمت صرف ۴۲ روپے۔ کرایہ ریل معاف۔ آج ہی سیٹ منگوا لیں۔ سام وید مکمل ایک حصہ میں قیمت چار روپے۔ یجروید مکمل دو حصوں میں آٹھ روپے۔ اتھروید مکمل چار جلدوں میں سولہ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں ۲۸ روپے +

ضرورت ہے

پرتیک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے وکتا میں بیچنے والے اُتساہی اُپدیشکوں و اِستریوں کی +

منتظرا پرشاد شرما مینیجنگ ڈائرکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

سخت سردرد میں

گورُوکل کانگڑی فارمیسی

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سردرد دُور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں + قیمت دس آنہ فی شیشی

ایجنسی

لاہور: ہسپتال روڈ۔ لُدھیانہ: النکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۷ ۲۔ کارتک

ادم
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)

۱۰۔ نومبر ۱۹۴۰ء

جلد ۳۶	دیانند ابد ۱۱۶۔ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۲۱	نمبر ۴۳

آریہ سماج کی بیہودہ مخالفت

سارا آریہ سماج اس بات پر متفق ہے
...گی مردم شماری میں سمست آریہ لوگ اپنا
...م ویدک۔ اپنی جاتی آریہ اور اپنی بھاشا ہندی
...وائیں۔ سارودیشک سبھا دہلی کا جو بھارت ہی
بلکہ بھارت سے باہر کے آریہ سماجوں کی
...فردھی سبھا ہے یہ فیصلہ ہے۔ اسی طرح
...پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بھی۔ آریہ پرادیشک
...ندھی سبھا پنجاب لاہور نے پہلے اپنے ساتھ
...آریہ سماجوں کو یہ ہدایت کی تھی۔ کہ آریہ سماجی
...م کے خانہ میں ہندو اور فرقہ کے خانہ میں
...یہ لکھائیں۔ لیکن اس نے بھی وہ ہدایت
...سوخ کر دی ہے۔ اور اب سارودیشک
...سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرح
...کہہ رہا ہے۔ کہ دھرم کے خانہ میں ویدک
...جاتی کے خانہ میں آریہ لکھوایا جائے۔
...طرح سارا آریہ سماج اس سوال پر اسی
...متفق ہے۔ جس طرح کہ حیدرآباد کے
...گرہ پر تھا۔ اور آریہ سماج کے جو دشمن اس
...سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ ان کی
...امیدوں پر اوس پڑ گئی ہے۔ لیکن انہوں
...اس وقت تک آریہ سماج کو بدنام کرنے
...کوشش ترک نہیں کی۔ اپنی تقریروں اور
...تحریروں میں کہتے پھرتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی
...ہندوؤں میں تقسیم پیدا کر کے انہیں کمزور کرنا
...چاہتے ہیں۔ حالانکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے۔
...ہندوؤں کی کمزوری کا کوئی سوال نہیں۔
...مردم شماری کے اغراض کے لئے ان
...شمار ہندوؤں میں ہی ہو گا۔ اور پھر یہ نہیں
...آریہ سماج کوئی نئی بات کر رہا ہے۔ پورے
...درشوں سے مردم شماری کے کاغذات
...آریوں کا دھرم ویدک اور ان کی جاتی
...لکھی جا رہی ہے۔ اور پورے تیس درشوں
...ان کا شمار ہندوؤں میں ہو رہا ہے۔ باوجود
...بات کے ان لوگوں کو بار بار آریہ سماج

کے متعلق یہ غلط بیانی کرتے شرم نہیں آتی۔ پھر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ جنہیں اپنے تئیں ہندو کہلاتے شرم محسوس ہوتی ہے ہندوؤں کا کیا بھلا کریں گے؟ یہ وہ لوگ کہتے ہیں۔ جن کی خدمات کا ریکارڈ آریہ سماج کے مقابلہ میں صفر ہے۔ آج کسی ہندو سے یہ پوچھنے کی حاجت نہیں۔ کہ اس کا سب سے بڑا خیرخواہ کون ہے؟ آپ اس سے پوچھیں۔ تو وہ فوراً کہہ دے گا۔ "آریہ سماج" اس لئے آریہ سماج کو اس الزام کا جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ اور وہ جواب دینا اپنی کسر شان سمجھتا ہے۔ لیکن اس میں بھی ایک غلط بیانی ہے۔ آریہ سماجیوں کو اپنے تئیں ہندو کہلانے میں عار نہیں۔ نہیں اس لئے انکار نہیں۔ کہ وہ اپنے تئیں ہندوؤں سے علیحدہ سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ہندوؤں کا اصلی نام آریہ مانتے ہیں۔ ہمارے کسی شاستر میں ہمارا نام ہندو نہیں ملتا۔ نہ کسی پراچین اتہاس میں۔ ہم تو ہندو اس وقت بنے۔ جب مسلمانوں کا اس دیش میں دور دورہ ہوا۔ ہندو کے معنی کیا ہیں۔ اس سے اس وقت بحث نہیں۔ مجھے صرف یہ کہنا ہے۔ کہ ہمارا نام ہندو نہیں۔ بلکہ آریہ ہے۔ ہندو نام بہت نیا ہے۔ ہندو بن کر ہماری عمر زیادہ سے زیادہ چند سو سال کی ہوتی ہے۔ لیکن آریہ بن کر ایک ارب ستانوے کروڑ سے بھی اوپر۔ جن لوگوں کو کل کی قوم بننا منظور ہے۔ وہ بھلے ہی اپنے تئیں ہندو کہہ لیں۔ ہم تو آریہ ہی رہیں گے۔ اور یہ بھی نہیں۔ کہ ہم اس نام کی رجسٹری کرانا چاہتے ہوں۔ ہم تو یہ نام سب کو پیش کرتے ہیں۔ ہندو نام دھاریوں کا اصلی نام تو ہے ہی آریہ۔ اگر ہمارے مسلمان بھائی آریہ ورت کے واسی ہونے کے ناطہ اپنے تئیں آریہ لکھوانا منظور کریں۔ تو ہمیں بڑی خوشی ہو گی +

یہ تو میری سمجھ میں آتا ہے۔ کہ کسی کو ہم سے اس بات پر اختلاف ہو۔ کہ ہم ہندو نام کیوں دھارن نہیں کرتے۔ اور وہ ہمیں سمجھانے کی کوشش کرے۔ لیکن یہ نہیں۔ کہ وہ آریہ سماج کے خلاف ...

لالہ گوری شنکر چل بسے!

دینا نگر کے لالہ گوری شنکر چل بسے۔ میں ان کی موت کا ذکر اس لئے کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اُن آریہ پُرشوں میں سے تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی آریہ سماج کا پلّہ نہیں چھوڑا۔ جہاں کہیں رہے اس کی سیوا کرتے رہے۔ وہ محکمہ نہر میں اکاؤنٹنٹ تھے۔ اس لئے کئی جگہ تبدیل کئے گئے۔ لیکن جہاں بھی گئے۔ وہاں کی آریہ سماج کے ہو گئے۔ پچھلے دنوں میں نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا۔ کہ بعض پودے ایسے ہیں۔ جنہیں جہاں بھی لگایا جائے لگ جاتے ہیں۔ اور بعض ایسے جن کی جگہ بدلی جائے۔ تو جڑ نہیں پکڑتے۔ اور میں نے اس سلسلہ میں ماسٹر گردھاری لال جی کا نام لیا تھا۔ لالہ گوری شنکر بھی اسی ذیل میں ہیں۔ میں نے ان کے درشن پہلے پہل غالباً ۱۹۱۵ء میں کئے۔ جب وہ شملہ میں تھے۔ وہاں بھی وہ آریہ سماج کے ایک سرگرم سیوک تھے۔ اس کے بعد جہاں کہیں وہ رہے۔ مقامی آریہ سماج کے کاموں میں سرگرم حصّہ لیتے رہے۔ پنشن لینے کے بعد وہ اپنے شہر دینا نگر میں مقیم ہوئے۔ وہاں بھی انہیں وہی آریہ سماج کی سیوا کی دُھن رہی۔ سوامی سوتنتر انند جی نے دینا نگر میں جو دیا نند مٹھ قائم کیا۔ تو زیادہ تر ان کی پریرنا سے۔ اور وہ ہی اس کے سیکرٹری تھے۔ اگست میں جب میں آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر دینا نگر گیا۔ تو وہ سرکاری ہسپتال میں تھے۔ انہوں نے کاربنکل کا آپریشن کرایا ہوا تھا۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا۔ کہ انہیں ذیابیطس کی شکایت ہے۔ اور یہی مرض انہیں لے گیا۔ لیکن اس وقت یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ کہ ان کا انجام اس قدر نزدیک ہے۔ اس آپریشن سے وہ بچ بھی نکلے۔ لیکن پیشاب کے مرض نے انہیں آن دبایا۔ اور ایسا دبایا۔ کہ انہیں نازک حالت میں لاہور لانا پڑا۔ جب وہ یہاں پہنچے۔ تو وہ لا علاج ہو چکے تھے۔ جو کچھ ہو سکتا تھا کیا گیا لیکن کچھ نہ بنا۔ ان کی عمر ستر برس تھی۔ لیکن وہ اس عمر کے لگتے نہ تھے۔ چنانچہ جب وہ دینا نگر کے ہسپتال میں تھے۔ تو میں نے ان سے ان کی عمر پوچھی۔ اور جب انہوں نے ستر برس بتائی۔ تو میں نے کہا۔ اور جو اور بھائی وہاں بیٹھے تھے۔ انہوں نے میری تائید کی۔ "آپ کے تو بال بھی ابھی پوری طرح سفید نہیں ہوئے۔" وہ آریہ سماج کی سیوا نہ صرف تن سے کرتے تھے۔ بلکہ دھن سے بھی۔ اپنی حیثیت سے بڑھ کر دان دیتے تھے۔ اُن کی موت سے آریہ سماج کا ایک..... سچا سیوک چلا گیا ہے۔ ان کی موت کا بھی افسوس۔ لیکن اس سے بڑھ کر اس بات کا کہ آریہ سماج کے سیوک دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ اور ان کی جگہ لینے والا کوئی نہیں +

(کرشن)

کاٹن کریپ
لٹھا۔ پاپلین
شرٹنگ
خاکی
زین۔ ٹوِل۔
ہکّی کلاتھ
سفید زین و ٹوِل
سمھن زین
نیلی زین
سوسی زین
دسوتی۔ رنگین و سفید
پردا کلاتھ

اصلی
جہاز مارکہ
کپڑے
سودیشی
بلحاظ نفاست۔ ملائمیت۔ عمدگی۔ پائیداری میں
ہندوستان بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے +

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں:۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ ...

جہاد کرتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ ہمیں سمجھانا نہیں چاہتا۔ بلکہ ہمیں بدنام کرنا چاہتا ہے۔ اسے ہندوؤں کی تعداد بڑھانے کی چنتا نہیں۔ بلکہ آریہ سماج کو بدنام کرنے کی۔ وہ اس مرتبہ سے فائدہ اُٹھاکر اس سے اپنا حساب چکانا چاہتا ہے۔ مردم شماری کا کام اتنا وسیع ہے۔ کہ تمام ہندو آریہ جماعتیں اس میں لگ جائیں۔ تو بھی شاید پوری طرح نہ کرسکیں۔ وہ لوگ بھی کس قدر نادان ہیں۔ جو اپنی شکتی کو حقیقی کام میں لگانے کی بجائے آریہ سماج کو بدنام کرنے میں خرچ کررہے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی دانائی ہے۔ کہ ہندوؤں کو ان لوگوں کے خلاف سے جو اگلی مردم شماری میں ان کی تعداد کم دکھلانا چاہتے ہیں بچانے کی بجائے آریہ سماج سے بھڑا جائے۔ لیکن یہ بے چارے کریں بھی کیا۔ کیونکہ درحقیقت یہ کسی ٹھوس کام کے قابل نہیں ہوتے تو اپنا سمیہ اور اپنی شکتی ایسے فضول کاموں میں کیوں لگاتے ہیں۔ جو لوگ اپنے تئیں ہندوؤں کے رکھشک سمجھتے ہیں۔ ان سے کوئی پوچھے۔ کہ آپ نے اگلی مردم شماری میں ہندوؤں کی صحیح تعداد درج کروانے کا کیا انتظام کیا ہے؟ تو بغلیں جھانکنے لگیں۔ اس وقت کئی ایسی سمسیائیں اُپستھت ہورہی ہیں۔ جن کا بروقت حل نہ ہوجاگیا۔ تو ہندوؤں کی تعداد کے کم دکھلائے جانے کا اندیشہ ہے۔ صرف ایک بات میں ناظرین کے سامنے رکھتا ہوں۔ "امرت بازار پتر" کا لکھنا ہے کہ:۔

"۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں چھوٹا ناگ پور کی منڈا۔ کراؤں۔ کھڑیا۔ ہو اور دوسری جاتیوں کو ہندو لکھا گیا۔ لیکن اس بار شمار کنندگان کے نام سرکار کی طرف سے یہ ہدایت جاری کی گئی ہے۔ کہ ان کا مذہب ان کی ذات کے مطابق لکھا جائے۔ سرکار نے ہندوؤں کی ایک جماعت کا نام "سناتن آدی واسی" رکھا ہوا ہے۔ اور اس کی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ ان کا شمار ہندوؤں میں نہ ہو۔ لیکن وہی لوگ اس تازہ حکم کے خلاف پروٹسٹ کررہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ انہیں ہندو دھرم پر وشواس ہے۔ وہ ہندو تہوار مناتے ہیں۔ ہندو دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور شاستروں کا ادھین کرتے ہیں۔ ان کا شمار ہندوؤں سے الگ کیوں کیا جاتا ہے؟ لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ آریہ سماج سے باہر کوئی ہندو جماعت ہے جسے اس بات کی چنتا ہو۔ کہ ہندوؤں کا نام صحیح درج ہو تاکہ ان کی صحیح تعداد معلوم ہوسکے۔ جو لوگ ہندوؤں کے غم میں گھلے جارہے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ایسی گناہوں کی طرف دھیان دیں۔ اور آریہ سماج کو بدنام کرنے کا مشغلہ ترک کردیں۔ آریہ سماج کی جڑیں تو پاتال تک پہنچ چکی ہیں۔ اب چھوٹی موٹی مخالفت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ کچھ بگڑے گا تو مخالفت کرنے والوں کا۔

آریہ جگت سے میں کہوں گا۔ کہ وہ مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا فرض پورا کرے۔ جہاں ایک طرف یہ دیکھے۔ کہ کسی ہندو کا نام درج ہونے سے رہ نہ جائے۔ وہاں یہ بھی کہ آریوں کی صحیح تعداد دنیا کے سامنے آجائے۔

(کرشن)

رشی اُتسو

رشی اُتسو آیا اور گذر گیا۔ لیکن ہم نے اس سے کوئی شکشا گرہن کی؟ جب پہلے پہل ہم نے یہ اُتسو منانا شروع کیا۔ تو ہمیں اس کے لئے اُتساہ تھا۔ ہم اس اُتسو کو سمارودہ پوروک مناتے تھے۔ اور دوسروں پر اس کا اثر ہوتا تھا۔ ہمارے لئے یہ ایک وششٹ پروس ہوا کرتا تھا۔ آریوں کے پریواروں میں اس دن وششٹ اُتساہ نظر آتا تھا۔ دوسرے لوگ ہمارے اُتساہ کو دیکھتے تھے۔ اور اس سے پربھاوت ہوتے تھے۔ یہ مسلّمہ بات ہے۔ اور تجربہ اس کی تائید کرتا ہے۔ کہ دوسروں پر ویسا ہی پربھاو پڑے گا جیسا آپ کریں گے۔ آپ خود کسی کام سے اپنی دلچسپی دکھلائیں گے۔ تو دوسروں پر بھی اچھا اثر ہوگا۔ لیکن اگر آپ خود اُداسین ہوں گے۔ تو دوسرے بھی اُداسین رہیں گے۔ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ کئی مندروں کے سنتھا پک ادرکھیا لوگ جب آتے ہیں۔ تو اُن کے سینکڑوں بھگت ان کے سواگت کو جمع ہوتے ہیں۔ اور جن کا اس مت سے سمبندھ نہیں ہوتا۔ وہ بھی اس بات سے پربھاوت ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات اس سواگت سے ہی اس مت میں شامل ہوجاتے ہیں۔ لیکن بخلاف اس کے جب آریہ سماج کا کوئی بڑا آدمی کسی جگہ جاتا ہے۔ اور اسے اپنا سامان خود قلی سے اُٹھوانا پڑتا ہے۔ تو دوسرے لوگ یہ بھی محسوس نہیں کرتے۔ کہ جو ویکتی آیا ہے۔ وہ کیس آدر کا پاتر ہے۔ یہی نام ہے کہ لوگ اس کے ویاکھیانوں میں شمولیت کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ جائے غور ہے۔ کہ جس شخص کے ستکار کے لئے ہم خود تیار نہیں۔ اس کا ستکار کوئی دوسرا کیوں کرے؟

یہی حالت ہم اپنے اُتسوؤں کی دیکھتے ہیں۔ جہاں کہیں آریوں میں جوش اور شردھا ہے۔ اور وہ پر گٹ ہوتا ہے۔ وہاں دوسرے لوگ بھی اس سے پربھاوت ہوتے ہیں۔ وہاں بڑا سماروہ ہوتا ہے۔ اور اُتسو سپھل سمجھے جاتے ہیں۔ اگر آریہ سماج کے ادھیکاری اُداسین ہوں۔ اور وہ اُتسو اس لئے کررہے ہوں۔ کہ انہیں یہ سالانہ رسم بجالانی ہے۔ تو دوسرے بھی اس کی اتنی ہی قیمت ڈالتے ہیں۔

جو کچھ میں نے اوپر لکھا ہے۔ اس سے مجھے یہ دکھلانا مقصود ہے۔ کہ ہمارے رشی اُتسو ایک سالانہ تقریب کی شکل اختیار کرگئے ہیں۔ جن کے متعلق ہم کوئی وششٹ اُتساہ نہیں دکھلاتے۔ اور اس لئے لوگوں کی طرف سے بھی ان کے متعلق کسی وششٹ اُتساہ کا اظہار نہیں ہوتا۔ اس طرح ان کی آکرشن شکتی کم ہوگئی ہے۔ اگر ہم چاہیں۔ تو یہ آکرشن شکتی پھر بڑھ سکتی ہے۔ اس بار لاہور کے آریہ لوگوں نے اپنے طور پر رشی اُتسو منایا۔ اسی میں مشن کالج کے پروفیسر مجید بھی شامل ہوئے۔ اور انہوں نے اپنی سندر شبدوں میں رشی دیانند کے چرنوں میں اپنی شردھانجلی پیش کی۔ آپ نے بطور ایک مسلمان اور نکتہ گو کے انہوں نے کہا۔ کہ جس شخص کے دماغ میں ۱۸۷۷ء میں یونٹی کانفرنس کا خیال پیدا ہوسکتا ہے۔ وہ بلاشبہ نہایت اعلےٰ ہونا چاہیئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ آریہ سماج تو ایک ایشور کو مانتا ہے۔ وہ کسی جماعت کے خلاف کیسے ہوسکتا ہے۔ کیونکہ منش ماتر پرماتما کی سنتان ہیں۔ انہوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ کچھ مسلمان سوامی دیانند پر نفاق ڈالنے کا الزام لگاتے ہیں۔ دیوالی کی صبح کو گورودت بھون میں رشی اُتسو منایا گیا۔ یہ اُتسو نہایت کامیاب تھا۔ سوامی ستیانند جی اس کے سبھا پتی تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ آریہ سماج کا پالیٹکس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ پالیسی اب ترک کردینی چاہیئے۔ اور اسے بے دریغ اپنے دلیش کے پالیٹکس میں حصہ لینا چاہیئے۔ جس طرح وہ دوسرے کاموں میں اگرسر ہے۔ اسی طرح اسے راج نیتی میں ہونا چاہیئے۔ اس دشے پر میں آگامی سپتاہ اپنے وچار وستار پوروک پرگٹ کروں گا۔ اس لئے کو میں سردار ... کی تقریر کے ساتھ سماپت کرتا ہوں۔ جو انہیں نے بمبئی کے رشی نرواں اُتسو کی صدارت کرتے ہوئے رشی کے چرنوں میں پیش کی:۔

"آج قومی سرگرمی کا کوئی ایسا پہلو نہیں ہے جس پر سوامی دیانند نے خوبی سے اور پوری طرح زور نہ دیا ہو۔ سودیشی۔ چھوا چھوت کا ناش۔ راشٹریہ شکشا اور دوسرے شعبوں کا پرچار رشی نے کیا۔ اس ہندو وشواس کے انوسار کہ جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے۔ اور اندھکار پھیلتا ہے۔ پرماتما سنسار کے اُدّھار کے لئے سریشٹھ سنسار میں آتے ہیں۔ سوراشٹر میں دو ویکتی پیدا ہوئے۔ اگر سوامی دیانند نے اپنے وقت میں ہندو دھرم کا اُدّھار کیا۔ اور اسے تباہی سے بچایا۔ تو آج مہاتما گاندھی ایک بار پھر دُنیا کو تباہی سے بچانے آئے ہیں۔ ان کے نزدیک اس دلیش اور سارے سنسار کے روگوں کا دارو اہنسا ہے۔"

(کرشن)

ریویو (Review)

"آریہ ڈائری" ۱۹۴۱ء

میسرز راجپال اینڈ سنز نے اس بار ہندی "ڈائری" پرکاشت کی ہے۔ سائز بڑا ہر ایک پرشٹ لکیردار۔ سندر مضبوط سنہری جلد کے علاوہ تقریباً ستر پرشٹھوں کی پٹھنیہ سامگری۔ جس میں آریہ سماج کے نیم۔ آپ نیم ستھانت۔ آریوں کا سمبر دھاگ۔ پنچ مہایگیوں کا وِستِرت ودھی۔ پرارتھنا کے منتر وید امرت۔ رشی وچنامرت۔ سواستھ کے نیم۔ آریہ سماج کے پرد ادر وششٹ گھٹنائیں انیادی بہت اُپیوگی وِشے دئے ہیں۔ انگریزی۔ دیسی و اسلامی تینوں قسم کی تاریخیں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت چھ آنے (۶) فی جلد۔ ملنے کا پتہ۔ راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ لاہور۔

گوروکل کیلنڈر

گوروکل کانگڑی فارمیسی نے اس بار بھی ۲۲ × ۳۶ سائز کے بڑے ہندی کیلنڈر اتی سندر چھپوائے ہیں۔ دیسی و انگریزی دونوں تاریخیں دی گئی ہیں۔ درمیان میں سوامی شردھانند جی کا اتی سندر ترنگا چتر ہے۔ چتر کے ایک طرف آرتی اور دوسری طرف بندے ماترم کا گیت دئے گئے ہیں۔ چھپائی اور آرٹ پیپر کی بے حد گرانی کے باوجود قیمت صرف دو آنے رکھی گئی ہے۔ ملنے کا پتہ: ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پی کے ۲ لاکھ ہری جن

پریذیڈنٹ دربار صاحب کمیٹی امرتسر
بیان ہے۔ کہ یو۔ پی میں دو لاکھ ہریجن سکھ
ئے ہیں۔ یہ تو ہوئی الگ مذہب کے
کام کی رپورٹ۔ نہ جانے مسلمانوں اور
یوں نے کتنے ہری جنوں کو ہضم کیا ہوگا۔
پی کی آریہ پرتی ندھی سبھا کو اس طرف
دھیان دینا چاہیئے۔ مردم شماری تک تو اس
رشیش توجہ کی ضرورت ہے +

مہاتما جی کا برت

مہاتما گاندھی نے برت رکھنے کا نشچے کیا
۔ اگرچہ ابھی معلوم نہیں ہوا۔ کہ یہ برت
دھارن ہوگا یا اسادھارن۔ تاہم اسے
اہمیت دی جا رہی ہے۔ مہاتما جی کی
ک شکتی چاہے کتنی بڑی ہو۔ شریر ان کا
ور ہے۔ وہ کسی لمبے برت کو سہن
کے گا۔ اس لئے ملک کو انہیں یہ قدم نہ
ے دینا چاہیئے +

ت سندھ کو ایکسو (۱۰۰) علما کی پیشکش

سندھ کے جمعیت العلماء کی طرف سے
گورنمنٹ کو ایک سو علماء کی خدمات پیش
ہیں۔ جو صوبہ کے مختلف مراکز میں مسلم
ں قرآن کی صحیح تعلیم کی اشاعت کر سکیں۔
معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ پیشکش منظور کی گئی
ہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں مشکل کا
ل نہیں ہے۔ سندھ کے ہندوؤں کی
ت کا خاتمہ شرارتی عنصر کے خاتمہ سے
کتا ہے +

لیٹک سبھا جواب دے

ال گڑھ کی آریہ سماج پرادیشک سبھا

سے سمبندھت ہے۔ اس کا پردھان نرائش
بھرجی اور منتری ماتس آہاری ہے۔ پردھان
نے اپنی سبھا سے استفسار کیا کہ کیا کوئی
ماتس آہاری آریہ سماج کا پدادھیکاری ہو
سکتا ہے؟ پہلے تو وہ خاموش رہی۔ دو
ایک بار یاد دہانی کرانے پر اس نے صرف
اتنا لکھا۔ کہ ماتس کھانا وید ورودھ ہے۔
اگرچہ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ ایک وید
ورودھ کرم کرنے والا آریہ سماج کا پدادھیکاری
نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ کیوں واضح الفاظ میں
نہیں کہہ دیتی۔ کہ ایک ماتس آہاری کسی پد کا
ادھیکاری نہیں ہو سکتا +

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس

پنجاب اسمبلی کا سرمائی اجلاس ۱۸۔ نومبر
کو شروع ہوگا۔ توقع ہے۔ کہ اجلاس خان بہادر
احمد یار خان دولتانہ چیف پارلیمنٹری سیکرٹری
اور سید افضال علی حسن ریذیڈنٹ سیکرٹری
پنجاب یونینسٹ پارٹی کے ماتم میں پہلے ہی
روز ملتوی ہو جائے گا۔ کرسمس کی تعطیلات
کے بعد اسمبلی کا بجٹ سیشن میں شروع ہو جائیگا۔
اور وہ اجلاس اپریل کے آخر تک جاری رہے
گا۔ اس وقت تک اسمبلی کے دفتر میں دو
ہزار کے قریب سوالات کے نوٹس پہنچ چکے
ہیں۔ ۲۱۔ نومبر غیر سرکاری دن ہے۔ اس
دن جو بل اور ریزولیوشن پیش ہوں گے۔
ان کے متعلق بیلٹ ۱۱۔ نومبر کو ہوگا۔
سرکاری کام میں لاہور کارپوریشن بل۔ پرائمری
ایجوکیشن بل۔ تین نئے ٹیکس بل۔ اور ورکمنز
ویلفیر بل ہوں گے +

مسلم اخبارات کا بے معنی شور

دربار کشمیر نے ابھی ہندی کو اردو کے
برابر درجہ دیا ہے۔ لیکن مسلم اخبارات
نے آسمان سر پہ اٹھا لیا ہے۔ کہا جا رہا ہے۔ کہ
"ریاست کشمیر کو ہندو راج کا مکمل نمونہ
بنانے کی کوشش ہو رہی ہے"
چنانچہ "پیغام صلح" ۴۔ نومبر کی اشاعت
میں رقمطراز ہے:۔
"حال ہی میں کشمیر میں ہندی کو......
اردو کے قریباً مساوی سرکاری زبان تسلیم کر
لیا گیا ہے۔ حالانکہ انصاف۔ رواج اور
ضرورت کے لحاظ سے بھی کشمیر میں ہندی
کے لئے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیئے"
حیدرآباد ریاست کی ۹۰ فیصدی ہندو
پرجا پر اردو ٹھونسی گئی ہے۔ اور ہندی کو مساوی
درجہ دینا تو دور رہا۔ اسے مٹانے کی ہر ممکن
کوشش کی جاتی ہے۔ یہ تو عین انصاف ہے۔
اور ایک ہندو ریاست کا ہندی کو اردو
کے مساوی درجہ دینا بھی بے انصافی!!
اس انوکھے منطق کے کیا کہنے؟

وومن کانفرنس پنجاب کا پرستاؤ

مس سرکار پردھانا اکھل بھارتیہ مہلا
سمیلن نے سمیلن کے وارشک ادھیویشن میں
جو ۳۔ نومبر کو ہوا۔ دنیا بھر کی استریوں سے
سنگٹھت ہو کر دنیا میں شانتی کی ستھاپنا
کے لئے یتن کرنے کی اپیل کی۔ اہنسا پر
وشواس کا پرستاؤ سویکار کیا گیا۔ اور کہا گیا۔
کہ "استریاں سنسار میں امن بحال کرنے کا ذریعہ
بن سکتی ہیں۔ کیونکہ اگر وہ اپنے گھروں کو اپنے
پریم۔ سوندریہ اور صحت کی آماجگاہ بنا سکتی
ہیں۔ تو گھر سے باہر کیوں شانتی ستھاپت
نہیں کر سکتیں؟
شاید مس سرکار کا فرمانا بجا ہو۔ لیکن
تجربہ تو یہی بتاتا ہے۔ کہ آدھونک شکشت
لڑکی اوّل تو گرہستھ کو جنجال سمجھ کر اس
میں پھنسنا ہی نہیں چاہتی۔ اور جو پھنستی ہے۔
چاہے رضامندی سے چاہے والدین کے
مجبور کرنے پر۔ وہ گھر کو سکھی بنانے میں ناکام
رہتی ہے۔ دنیا میں شانتی تو وہ کیا ستھاپت
کرے گی۔ گھر میں ہی شانتی ستھاپت کرے۔
تو غنیمت سمجھنا چاہیئے +

باعثِ اطمینان

یہ امر باعثِ اطمینان ہے۔ کہ ضلع
کانگڑہ کے پچاس ہزار ہری جنوں کے ہندو
دھرم کو چھوڑ کر مسلمان ہو جانے کا جو خطرہ پیدا
ہو گیا تھا۔ وہ اب آریہ سماجی اور ہندو نیتاؤں
کی کوششوں سے دور ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ
میں راجہ نریندر ناتھ۔ سوامی ستیا نند جی۔ رائے
بہادر لالہ رام سرن داس۔ ڈاکٹر گوکل چند
نارنگ۔ پنڈت لیش پال اور سوامی ویجے
کمار کانگڑہ کے متعدد مقامات میں گئے۔
اور مقامی راجاؤں اور دیگر معززین سے
ملے۔ انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ ہری جنوں کی
شکایات دور کر دی جائیں گی۔ یہ سب ہو
جانے پر بھی آریہ سماج کو اپنی توجہ ادھر سے
نہ ہٹانی چاہیئے +

کانگریس کی نئی جدّوجہد

کانگریس نے مہاتما جی کی رہنمائی
میں آزادیٔ تقریر کے لئے جو جدوجہد شروع
کی ہے۔ اگرچہ اس کی صورت نہائت محدود
ہے۔ تاہم وہ پریشان کن ضرور ثابت ہوگی۔
نہ صرف حکومت کے لئے بلکہ خود کانگریس
کے لئے بھی۔ مہاتما جی کے برت رکھنے کے
نشچے سے ملک میں تشویش اور بھی بڑھ گئی
ہے +
دیکھیں کانگریس کی اس نئی جدوجہد کا
کیا انجام ہوتا ہے؟ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر
موجودہ نازک صورتِ حالات میں یہ شروع ہی
نہ کی جاتی +

حیدرآباد ستیاگرہ کے پرتھم ڈکٹیٹر شری نارائن سوامی جی کی سرووت کرشٹ رچنا

چھاندوگیہ اپنشد

حیدرآباد ستیاگرہ میں شری نارائن سوامی جی نے جب پہلے جتھے کا نیتو کیا۔ تو انہیں ساڑھے چھ ماس گلبرگہ جیل میں رہنے کا اوسر ملا۔ تبھی انہوں نے اس ایکانت میں ایکاگر چت سے چھاندوگیہ اپنشد کی سرل ٹیکا لکھی۔ جو اب سندر روپ میں چھپ کر تیار ہے۔ چھاندوگیہ اپنشد سب اپنشدوں میں شریشٹھ مانی جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا مکھیہ وشے اپاسنا ہے۔ اس میں وستار سے بتایا گیا ہے کہ آتما اور پرماتما کا کیا سمبندھ ہے اور اپاسنا کی سچی ودھی کیا ...س الفوا لکھی گیا ہے اور وہ کیسے مل سکتی ہے۔ اسطرح اس پستک میں اور بھی کئی مہتو پورن وشیوں پر پرکاش ڈالا گیا ہے۔ جنہیں سمجھنے کیلئے جگیاسو پربھو بھگتوں کو بہت اچھا رہتا ہے۔ سب سے مکھیہ وششٹتا اس اپنشد کی یہ ہے۔ ...بھی اب لنشدوں سے سرل ہے۔ پراب بھی کٹھن استھلوں پر سرل ورویک ورشٹانت الفوا پرشن اتر کے روپ میں سمواد دیکر گوڑھ وشیوں کو بھی سرل بنا دیا گیا ہے۔ اس ٹیکا میں منتروں کا انوے رشبد ارتھ بھاوارتھ۔ ...ری نارائن سوامی جی نے اتنی سرل و مردہ گراہی وباکھیا کی ہے۔ کہ پاٹھک اوشیہ اس کی پرشنسا کریں گے۔ ایک بار اوشیہ اس گرنتھ رتن کو پڑھ دیکھیں۔ آپ پرتی دن اس کا سوادھیائے کرنا پسند ...پرشٹھ سنکھیا قریباً پانسو (۵۰۰) کپڑے کی پکی جلد سہت مولیہ کیول سوا دو روپے (صہ)

...ک:— راجپال اینڈ سنز۔ آریہ پستکالیہ۔ انارکلی۔ لاہور

ایک دلچسپ آدھونک کہانی

گریجویٹ بیوی کے ادھیکار

(از کماری چندر کرن چھابا)

ہاں۔ تو اِنتا نے اِس ورش بی۔ اے کیا ہے پتا اس کے رائے بہادر ہیں۔ بڑے لاڈ سے پلی بیٹی ہے وہ اُن کی۔ اونچی شکشا پائی ہے اُس نے۔ آدھونک شکشا کے دھراتل کو دیکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں۔ ارادہ اس کا ایم۔ اے کرنے کا تھا۔ اس کی اماں جب بہت روئی دھوئی تب وہ پسیج گئی۔ نہیں تو بلات یا ضد کر کے کوئی اُسے روک نہیں سکتا تھا۔ اتنی ہمت سوئم رائے بہادر کی بھی تھی یا نہیں۔ اس میں سندیہ ہے۔ وہ پڑھی لکھی ہے۔ گریجویٹ ہے۔ وگیان لے کر اُسے نے بی۔ اے کیا ہے۔ سو وہ ترکاری میں نمک ڈالنا جانے یا نہیں۔ اپنے ادھیکاروں کا وستار وہ جانتی ہے۔ اس کے ترک کی شیلی اس کے پروفیسر تک کو بہت پسند تھی۔ اسی سے ماں کو ترک یا ادھیکار کے ستھان پر آنسوؤں سے کام لینا پڑا تھا۔ بڑی منتوں خوشامدوں کے بعد اس نے آگے پڑھنے کا وچار چھوڑا۔ اور ہار کر ایک دن وواہ کی "ہامی" بھر دی — پھر بڑی مین میخ کے بعد دس تیارہ سمبندھوں میں سے اس نے "اُمولیہ" کے لئے اپنی سوئیکرتی دے دی۔

سب سے بڑی سُووِدھا جو اُسے اُمولیہ سے وواہ کرنے پر ملی تھی۔ وہ تھا اس کا ایک دم اکیلا ہونا۔ ماتا پتا نہیں تھے اُمولیہ کے بس ایک بڑے بھائی تھے۔ سو بھی سگے نہیں۔ خیر سے۔ وواہ ہو گیا۔ اِنتا کو وہ سب کچھ نہیں کرنا پڑا۔ جس کے کالپنک دُکھ کی کلپنا مُورتی کا سرجن کر کے وہ سکاریج ہیگز مین اور سکھانیہ پرکاؤں کو ٹھکرا چکی تھی۔ نہ گھونگھٹ۔ نہ پاؤں چھونا۔ نہ کچھپون اور سیندور کی ضد بھی نہیں تھی۔ اور نہ ہمت اور دیو پوجن کی۔ اُمولیہ نے اُسے ان سب کے کرنے یا نہ کرنے کی پورن سوتنترتا دے رکھی تھی۔ یا صحیح شبدوں میں یوں کہئے۔ کہ ان سب وشیوں میں اس کے ادھیکاروں کو سوئیکار کر لیا تھا۔ وہ شانت سوبھاو کا وِنئی یوک تھا۔ ان سب باتوں کو لے کر اُسے جھگڑا بکھیڑا پھیلانا بھلا نہیں لگا۔ اور اِنتا کے "ترک" سے وہ ذرا گھبراتا بھی ہے۔ ترک کرنے پر وہ اس سے پار نہیں پائے گا۔ یہ وہ وواہ کے دو دِنوں میں ہی سمجھ گیا تھا۔ کنتو ترک دوارا انومودت ہونے پر بھی اِنتا کی وہ فلاسفی اُسے بہت سُندر نہیں لگی تھی۔ اسی سے اُس دن ددّا — بڑے بھائی کی بہو — کے انورودھ کرنے پر بھی جب اِنتا نے پہلا پہلا کروا چوتھ کا برت نہیں رکھا۔ تب اُسے کچھ بُرا معلوم ہوا تھا۔ برت میں اس کی آستھا ہو سو بات نہیں۔ پرنتو تنک سی بات کے لئے بھابھی کا انورودھ جو ٹال دیا گیا تھا۔ یہی بات اُسے کھٹکتی تھی۔ کنتو کہا نہیں اُس نے کچھ۔ اُلٹا اِنتا نے ہی اُسے سُنا کر کہا:۔

"سُنی بھابھی کی فلاسفی۔ برت رکھنے سے پتی کی آیو بڑھتی ہے!"

اُمولیہ نے بات بڑھانی نہیں چاہی۔ چُپ رہا۔ کنتو اِنتا نے جب پھر کہا:۔

"کیا تم بھی اس کا وشواس کرتے ہو؟"

تو اُمولیہ دھیرے سے بولے:۔

"اس فلاسفی پر وشواس کروں یا نہیں۔ پرنتو بھارتیہ پتی شردھا کی اس بھاونا کو میں اُن کے ہردے سے اُکھاڑنا بھی نہیں چاہوں گا۔"

اور تو بس۔ اِنتا کو ایک مسالہ مل گیا ترک کرنے کے لئے۔

"تب تو میں نے برت نہ رکھ کر غلطی کی۔"

کیوں؟

"میں یہ تو نہیں کہتا۔ کنتو بھابھی کی بات نہ رکھی گئی۔ اس سے مجھے من ہی من میں دُکھ ہوا ہے۔"

"اونہہ! دُکھ ہوا ہے۔ ایسی سینٹی مینٹل بھاونائیں رکھو۔ تو بس میرا گذارہ ہو لیا۔ آج کروا چوتھ کا برت رکھنے کو کہا۔ کل گنیش چوتھ رکھنے کو کہیں گے۔ پرسوں تُلسی پر جل چڑھانے کی فرمائش ہو گی۔ بس میں تو اسی کی ہو رہی۔"

ایک بڑی سی "ہُوں" کر کے اِنتا اپنے پلنگ پر جا لیٹی۔

پھر چار دِن بعد ایک اور گھٹنا ہو گئی۔ اِنتا کی دو سکھیاں آئی تھیں۔ مسلم کشوریاں تھیں۔ اِنتا نے اُن ہی کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کیا۔ رُدّپا کو یہ نہیں بھایا۔ اُن کے جانے پر اُس نے رُوکھے سُور میں کہا:۔

"کچھ تو سُوجھ رکھا کرو بہن! مسلمانیوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ ہرے رام!"

اِنتا نے اتنے ہی چڑھے سُور میں کہا:۔

"کیوں۔ اس میں ہرج ہی کیا ہوا؟ اُن کے ہاتھوں میں کیا لگا تھا۔ جو اُن کے ساتھ نہ کھاتی۔ وہ کیا شُدھ نہیں تھیں۔ کوئی بُری چیز تو نہیں کھائی۔ ٹوسٹ اور چائے ہی تو تھی؟"

رُدّپا چڑھ گئی — "تمہارے لئے وہ دیوتا ہوں گی" — اُس نے تلخ سُور میں اُتّر دیا — "پر میں تو اب سے تمہارے ساتھ نہ کھاؤں گی۔"

بس اس کے چار دن بعد ہی اپنے وششٹ ادھیکار کے بل پر اِنتا نے اُمولیہ کو پرتھک گھر لینے پر مجبور کر دیا۔

(۲)

"تو تم نہ چلو گی؟"

"نہ بھئی! اپنا اُن سے پوچھے کیسے جا سکتی ہوں؟ دن کی بات ہوتی۔ تو خیر چلی جاتی۔ پر رات کو۔"

ہُوں کر کے چڑھا ہوا منہ لے کر اِنتا سیڑھیاں اُترنے کو مُڑ گئی۔

"اب کہاں جائے گی؟" رُدّپا نے پوچھا۔

"جہاں جا رہی تھی۔"

"سچ اکیلی ہی؟" — رُدّپا نے آشچریہ سے پوچھا — "غضب کر رہی ہو تو تم۔ شو ختم ہونے ہوتے ساڑھے نو بج جائیں گے۔"

"بجنے دو پھر۔ تب بھی کیا کوئی پردے کی بیگم ہوں جیسے کوئی راستے چلتا اُٹھا لے جائیگا۔"

رُدّپا نے مسکرا کر کہا:۔

"یہ تو میں بھی جانتی ہوں۔ کہ اِنتا رانی کو اُٹھانے کی شکتی سوائے اُمولیہ کے اور کسی میں نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی بنا ضرورت اکیلی سڑک پر گھومنا کیا بھلے گھر کی استریوں کو شوبھا دیتا ہے۔ "امو" کے ساتھ جو چلی جاتی؟"

وہ ہوتے۔ تو آج تمہاری خوشامد کیوں کرنی پڑتی۔ آج وہ سُلطان پور گئے ہیں۔ آٹھ بجے لَوٹیں گے۔"

رُدّپا تب آشچریہ سے آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھتی رہی۔

"تم تو اداک رہ گئیں بھابھی" — اِنتا نے ذرا اپیکشا سے کہا — "اُن کے سلطان پور کے سماچار سے تو تمہیں کوئی آشچریہ نہ ہوا۔ پرنتو میرے اکیلے سنیما جانے کے نام سے تمہیں پھُریری چھوٹ رہی ہے۔"

رُدّپا تب سٹ پٹا کر بولی:۔

"نہیں بہن۔ میں تو یہ سوچ رہی تھی۔ کہ "امو" آئے گا۔ تو اس کے کھانے پینے کی کیسی رہے گی۔ لا۔ میں ہی چلی جاؤں۔"

"واہ! تب ہندو کس مرض کی دوا ہے؟ اب بھی کیا وہ بچّہ ہیں۔ جو اتنی خبر گیری رکھنی ہو گی۔"

رُدّپا نے پھر کچھ نہیں کہا۔ نہ ہی پھر وہ اِنتا کے گھر گئی۔

(۳)

شو دیکھ کر اِنتا جب گھر پہنچی۔ تب سوا دس بجے تھے۔ پیدل ہی وہ گھر آئی تھی۔ اکیلی رات کے وقت تانگے میں بیٹھ کر اپنے کو تانگے والے کی کرپا پر چھوڑ دینے کا ساہس اُسے نہیں ہوا۔ بھلے ہی وہ بی۔ اے تھی۔ پھر بھی تھی تو ناری جاتی ہی۔ یُوونی۔ سُندری۔ ویبہ کی "پادنیا" اُسے اپنی آتما سے بھی پیاری تھی۔

اُمولیہ دو گھنٹے ہوئے سُلطان پور سے لوٹ آیا تھا۔ اِنتا سے کچھ کہا تو نہیں اُس نے۔ پر کمرے میں گھُستے ہی اِنتا کہنے لگی:۔

"بہت اچھی پکچر ہے۔ کمال کر دیا اشوک کمار نے۔ کل پھر چلیں گے۔ سچ کہتی ہوں۔ دیکھ کر کہہ اُٹھو گے۔ کہ واہ!"

اُمولیہ چُپ چاپ سُنتا رہا۔

"کیوں۔ طبیعت کیسی ہے؟" — اِنتا نے اُسے چُپ دیکھ کر کہا — "کھانا کھا لیا؟"

"ہاں"۔ اُمولیہ نے سنکشیپ میں کہا۔

اِنتا پھر سنیما کی آلوچنا میں مگن ہو گئی۔

(۴)

دِن دِن جو کھائی بڑھی۔ سو بڑھتی ہی گئی۔ یہاں تک کہ اُمولیہ کو وہ اب اسہیہ ہو اُٹھا۔ اِنتا کے ادھیکاروں کا دستار کتنا ہے۔ یہ جان لینے پر بھی اس سے وہ نبھایا نہیں گیا۔ نباہ ہونا ذرا مشکل ہی سا تھا۔ ناری اور پُرش کے ادھیکار برابر ہیں۔ یہ سنیہ ہونے پر بھی اِنتا تو "ناری" ہی ہے۔ "ناری" ہی رہے گی۔ اسے وہ بھول سی گئی تھی۔ امولیہ کو وہ پیار کرتی تھی بہت زیادہ۔ شاید اپنے سے بھی زیادہ۔ ذرا سا اُسے سر درد ہوتا۔ تو اِنتا کے پران وِکل ہو اُٹھتے۔ پرنتو وہ وِکلتا اُس کے کل کے بنائے پروگرام کو بدل سکے۔ اِتنا دم نہیں تھا اُس میں۔ اُسے بخار میں ہی چھوڑ کر امولیہ جو منتر کی برات میں چلا گیا تھا۔ تو وہ کیوں ٹی پارٹی میں نہیں جا سکتی۔ نہ اپنے ادھیکاروں کی اوہیلنا وہ نہیں کرے گی نہیں تو تھوڑے دنوں میں اُسے بھی رُدّپا بھابھی کا انوکرن کرنا پڑے گا۔ ...... اور ...... وہ سدیو سمپیشٹ رہتی تھی اپنے ادھیکاروں کی اور سے۔ اُن کے جال کے وستار میں اس کا سوامی بھی اس سے دُور ہوتا جا رہا ہے۔ یہ بھی اُسے دیکھ نہیں پڑ رہا تھا!

جانے کو تیار کھڑی تھی اِنتا۔ مس داس نے ایک سنگیت شالہ کھولی تھی۔ آج اُس کا اُدگھاٹن وِوس تھا۔ نوکر بھیج کر اُمولیہ کو کہلوایا۔ وہ بھی جلدی آئے۔ اس کی ایک آدھ "چیز" سُننے کا سبھی نے آگرہ کیا ہے۔

اُمولیہ آیا تو۔ لیکن اپنا ایک پروگرام لئے ہوئے۔ اس کے مترکرشن بہادی کی بہن بیرودھی ہوئی تھی۔ اُس کے اُپلکش میں اس نے سندھیا کو ایک بھوج دیا تھا۔ اُمولیہ کو سپتنی آنے کا نمنترن تھا۔ (باقی آئندہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لیکن میں سمجھ نہیں سکا۔ کہ ہم خود اپنا کھشتری پن زائل کر کے کیوں گلا گھونٹ لیں۔ آریہ سماج آہنسا کو بطور پالیسی تسلیم کرنے کو تیار ہے لیکن وید اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ کھشتری دھرم کو یکسر معدوم کر دیا جائے۔ وید تو یہ کہتا ہے کہ برہم تیج اور کھشاتر تیج جب تک دونو ساتھ ساتھ نہ چلیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ کانگریس کی دوسری چیز جس کیساتھ ہمیں اختلاف ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کانگریس کی ترغیب والانہ پالیسی کی ہم حمایت نہیں کر سکتے۔ کانگریس نے مسلمانوں کو خوش کرنیکے لئے بارہا اپنے اصولوں کو قربان کر دیا۔ ۱۹۱۶ء کے لکھنؤ پیکٹ سے ان کے منہ تو لہو لگ چکا تھا۔ اس کا چسکا نہ گیا۔ اور اب۔ تو مسلم لیگ ڈکٹیٹر سے بغیر بات کرنا پسند نہیں کرتی۔ کانگریس سے مجھے ایک شکائیت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس نے وار دھا سکیم تیار کی۔ اور اس کے باوجود اسے معلوم تھا۔ کہ اس دلیش میں تعلیم کا پرچار کرنیکا کریڈٹ آریہ سماج کو حاصل ہے۔ اس نے اس ضمن میں آریہ سماج سے مشورہ لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ہندو مہاسبھا جہاں تک آریہ دھرم۔ آریہ تہذیب اور آریہ بھاشا کی حفاظت کرتی ہے کہ آریہ سماج اس کے ساتھ ہے۔ کانگریس اور ہندو مہاسبھا دونو آریہ سماج کے کام کا ایک حصہ پورا کر رہی ہیں۔ لیکن ان کا دائرہ عمل ہندوستان تک محدود ہے۔ اور آریہ سماج سارے سنسار کیلئے ہے۔ اس کا کام ہندوستان کے آزاد ہو جانے کے بعد بھی جاری رہے گا۔

آزادی میں مداخلت

وید کا سدھانت یہ ہے۔ کہ ہر ایک دلیش میں وہاں کے عوام کا مکمل راجیہ ہو۔ اور وہ اسی سدھانت کے مطابق ہندوستان میں ہندوستانیوں کا اکھنڈ پورن سوتنتر سوراجیہ دیکھنا چاہتا ہے۔ اور مجھے یہ کہنے میں باک نہیں۔ کہ حکومت برطانیہ اور مسلم لیگ کے رہنما سوراجیہ کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کھشاتر دھرم کو جاگرت کرنا چاہتی ہے۔ لیکن سرکار نے سیوک دلوں پر بھی پابندیاں لگا دی ہیں۔ اور اس طرح آریہ سماج کی اس خواہش میں مزاحمت کی ہے۔ اس کے علاوہ گؤ رکھشا کے متعلق سرکار نے کچھ نہیں کیا۔ جس کے ذریعہ ہمارے یگیہ اور روزمانہ دھارمک فرائض پورے ہو سکتے ہیں۔ ہماری قومی زبان ہندی کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس پر کمیونل ایوارڈ نے اور بھی ستیاناس کر دیا ہے۔ اور میں یہ کہنے میں مبالغہ نہیں کرتا۔ کہ آریہ تہذیب اور تمدن کو مٹانے کیلئے کئی طریقوں میں باقاعدہ مہم جاری ہے۔ ایسی باتوں سے محبان وطن آریوں کے کلیجے چھلنی ہو رہے ہیں۔

آریہ سماج کا بچہ بچہ پاکستانی سکیم کو ختم کرنیکے لیئے اپنی جان کی بازی لگا دے گا

ہم ویدک نظام حکومت قائم کر کے رہیں گے

(لکھنؤ آریہ پولٹیکل کانگریس کے پردھان لالہ خوشحال چند جی کا بھاشن)

(گذشتہ سے آگے)

حیدر آباد کے متعلق

لالہ جی نے حیدر آباد کے واقعات بیان کئے اور کہا۔ یہی وہ ریاست ہے۔ جو ہندوستان میں اپنی آزاد سلطنت قائم کرنے کیلئے روپیہ پانی کی طرح بہا رہی ہے۔ یہاں قدیم آریہ تہذیب کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اور ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے قیام کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ اور باوجودیکہ یہاں کی نوے فیصدی آبادی ہندو ہے۔ یہاں عربی اور ایرانی تہذیب کو داخل کیا جا رہا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پاکستان کی مذموم سکیم کی داغ بیل یہیں رکھی گئی۔ لالہ جی نے آریہ ستیاگرہ کے حالات۔ بارہ ہزار ستیاگرہیوں کی جیل یاترا۔ تیس بوڑھے اور نوجوانوں کی شہادت اور آخر آریہ سماج کی فتح کی داستان نہائیت جامع الفاظ میں پیش کی۔ اور کہا کہ اب بھی سرکاری عناصر آریہ سماج کی فتح کو بے اثر بنانے کیلئے سرگرم عمل ہیں۔ اور حالات کا اقتضا یہ ہے کہ وہاں ایک بار پھر پرامن جدوجہد کر کے آریہ تمدن کی حفاظت کی جائے۔ اور جس طرح پچھلے آریہ ستیاگرہ نے دنیا میں آریہ سماج کا نام روشن کیا تھا۔ اسے ایک بار پھر دہرایا جائے۔ لالہ جی نے بتایا۔ کہ آریہ سماج نے ان بدعتوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ تو اسے دکن میں زبردست جدوجہد کی ضرورت ہے۔ لالہ جی نے مالابار کے حالات بیان کئے۔ جہاں ڈو ہزار ہندو مرد عورتیں کے گھاٹ اتار دیے گئے تھے۔ اور ہزاروں کی چوٹیاں کٹ گئی تھیں۔ اس وقت آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ بلوچستان کی طرف سے سوامی شردھانند جی مہاراج نے کارکنان بھیجے۔ اور نہ صرف ہزاروں پتت ہندوؤں کو پھر ہندو جاتی کی آغوش میں لایا گیا۔ بلکہ ٹیپو سلطان کے وقت میں ہوئے مسلمانوں کو پھر ہندو جاتی کا انگ بنا دیا گیا۔ اس وقت سے یہ اندولن جاری ہے۔ اور ستیہ آگرہ کے بعد تو سرگرمیاں اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ وہاں دیانند کالج کمیٹی لاہور نے شولاپور میں ایک دیانند کالج قائم کیا ہے۔ جس کے لئے دیانند کمیٹی لاہور نے دو لاکھ روپیہ اپنے فنڈ میں سے دے دیا ہے۔ اور دولینگ سبھا نے ایک برس کیلئے ایک اپدیشک ودیالیہ بھی کھولا تھا۔ جس کے سناتک اب کام کرنے چلے گئے ہیں۔ لیکن یہ ابھی ناکافی ہیں۔ لیکن اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس فتنہ کا ہمیشہ کے لئے سدباب کر دیا جائے۔ اور ریاست نوابیوں کی طرف سے ہماری تہذیب و تمدن کی بربادی کیلئے جو ریشہ دوانیاں جاری ہیں۔ ان کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع کر دیا جائے۔ تو ہمیں دکن میں اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کرنا ہوگا۔ آخر میں لالہ جی نے کہا۔ کہ میں اس اعزاز کو منظور کرنا نہیں چاہتا۔ اسلئے نہیں کہ مجھے اسکی اہمیت کا احساس نہیں تھا بلکہ اسلئے کہ میں ایک سیدھا سادہ آدمی سیاسی الجھنوں سے آشنا نہیں۔ بہر حال آپ نے میرے کندھوں پر جو بوجھ ڈالا۔ میں نے اسے قبول کیا۔ میری خواہش ہے کہ یہاں پر شیواجی رانا پرتاپ جیسے کھشتری۔ بھاشاہ جیسے ولنٹیئر اور مہربان جیسے سیوک پیدا ہوں۔ میں نے راجیہ آریہ کانگریس کے سلسلہ میں آریہ بھائیوں کو کچھ سوالات بھیجے تھے جس کے جواب میں مجھے دو سو کے قریب چٹھیاں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے میں نے جو نتیجہ اخذ کیا۔ ان کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(۱) ودوانوں کی ایک کمیٹی بنائی جاوے۔ جو ویدک نظام حکومت کی جامع تصویر مرتب کریں۔ اور اس کی نشر و اشاعت کیلئے وسیع پیمانہ پر کام کیا جاوے۔

(۲) کھشاتر دھرم کو زندہ کرنے اور طاقتور بنانے کیلئے باقاعدہ سکیمیں تیار کی جائیں۔ اور ان پر عمل کیا جائے۔ اور اس مقصد کیلئے کسی دل یا جماعت کیساتھ ملنا پڑے۔ تو بھی ہرج نہیں۔

(۳) پاکستانی تحریک کا مقابلہ کرنیکے لئے ایک واضح سکیم مرتب کی جائے جس میں سارے ہندو شامل ہو سکیں۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ چالیس لاکھ سیادر سکھ بھی پاکستانی سکیم کے خلاف ہیں۔ اور ہندو مہاسبھا اس کی مخالفت کا اعلان کر چکی ہے۔ اسلئے اگر اس کیلئے باقاعدہ کارروائی ہو۔ تو اس کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کیخلاف ایسی زبردست ایجی ٹیشن کی جائے۔ کہ آئندہ اس کا نام تک لینے کی گنجائش باقی نہ رہے۔

(۴) حیدر آباد کے نوابوں کی ذہنیت کو درست کرنے اور انہیں سچے ہندوستانی بنانیکے لئے ایک خاص اور مؤثر پروگرام مرتب کیا جائے۔ یہ مسئلہ نہائیت اہم اور قابل غور ہے۔

(۵) گؤ رکھشا کیلئے ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ جو دھارمک ہونے کے علاوہ سیاسی اور اقتصادی نوعیت بھی رکھتا ہو۔

(۶) آئندہ مردم شماری کے سلسلہ میں ہمیں ابھی تیاری کرنی چاہیئے۔ کہ ہماری جاتی دھرم اور بھاشا دوسروں کے مقابلہ میں پچھڑ نہ جائے۔

(۷) ہندی پرچار کیلئے خاص جدوجہد کی جائے۔ اور اس بات کا اعلان کیا جائے۔ کہ ہماری قومی زبان ہندی ہی رہے گی۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ ہندوستان بھر میں ذریعہ تعلیم ہندی ہو۔ اور تمام ہندوستان اور مسلمانوں کی عدالتی زبان بھی ہندی ہو۔ کیونکہ ہندی ہندوستان میں سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اور دیوناگری رسم الخط سب سے زیادہ استعمال میں آتا ہے پھر کیوں اسے پیچھا رکھا جائے؟ قوموں کی زندگی میں زبان کا سوال بہت اہمیت رکھتا ہے۔

آخیر میں لالہ جی نے کہا کہ میں جانتا ہوں۔ کہ ہمارا راستہ دشوار ہے۔ لیکن وید کی بانی کے سامنے پہاڑ بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ آؤ یہاں پرن کریں۔ کہ ہم ویدک نظام حکومت قائم کر کے رہیں گے۔ جس میں ہندو کا سوال ہے نہ مسلمان کا بلکہ یہ بنی نوع انسان کی بھلائی کی چیز ہے۔ آؤ پرن کریں۔ کہ ہندوستان کو ٹکڑے کرنیوالی سکیم کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں گے۔ اور اس کے لئے بوڑھے اور نوجوانوں کی ہی بلی نہیں۔ بلکہ اگر ضرورت پیش آئی۔ تو اپنے بچوں کا بھی انگ انگ کٹوا دیں گے۔ لیکن سنسار کی بھلائی کیلئے۔ بھارت ماتا کی رکھشا کیلئے۔ دلیش کی آزادی کیلئے۔ اپنی تہذیب کی حفاظت کیلئے اور سب سے بڑھکر سنسار کی شانتی کیلئے سب کچھ بلیدان کر دیں گے۔ میرا وشواس ہے کہ صحیح راہ پر دی گئی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ ایشور ہمارے ساتھ ہے۔ اوم شانتی۔

گاؤکشی اور مسلمان

بدی اکثر گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس بارہ میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا کو دلیش کیلئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری پستک "گؤکشی اور مسلمان" منگوا کر پڑھئے۔ پرکاش لاہور نے زبردست سماوچنا کی ہے۔ اس پستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پستک کو ان گنت تعداد میں منگا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کیلئے یک مشت پچیس کتابیں خریدنے والے کو پچیس فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔

قیمت ساڑھے چار آنے (۴۔۴؍) فی کاپی معہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- سید مصطفیٰ احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" - لکھنؤ (یو۔پی)

Digitized by eGangotri

دیالباغ میں کیا ہو رہا ہے؟

" مذہبی حلقوں میں یہ خبر نہایت دلچسپی اور اشتیاق سے سُنی جائے گی - کہ بھنڈارہ سے اگلے دن لان میں اِردگرد ست سنگی جمع تھے - درمیان میں سیٹھ جی مہاراج اور پریمی گورچند اس صاحب جبکہ تشریف فرما تھے - دیکھتے ہی دیکھتے ست سنگی نوجوان لڑکیاں شلواریں و آدھی قمیض پہنے لاٹھیاں لئے آ کھڑی ہوئیں - اِدھر سے چار ہٹے کٹے آدمی لاٹھیاں لئے آ گئے - اور رُوحانیت کا بازار گرم ہو گیا - جس نے بھی یہ حیا سوز منظر دیکھا - ندامت و شرم سے پانی پانی ہو گیا - ایک بزرگ ست سنگی نے تو یہاں تک کہہ دیا - کہ

" یہ حضور صاحب جی مہاراج کا ست سنگ ہے یا مہنت گورچرن داس جی صاحب ننکانہ صاحب والے کا اکھاڑہ "؟

" حضور صاحب جی مہاراج کے بعد ڈیری کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے - مویشیوں کی حالت دیکھ کر تو رونا آتا ہے - مانو ہڈیوں کے ڈھانچے نظر آتے ہیں - سپرنٹنڈنٹ ایک ایسے شخص کو بنایا گیا - جس کے متعلق حضور پُرنور ریکارڈ میں لکھ گئے ہیں - کہ یہ کسی ذمہ دار عہدے کے لائق نہیں ہے - نتیجہ یہ کہ " اندھیر نگری چوپٹ راجہ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا " والا مضمون درپیش ہے - کبھی غبن - کبھی اصل ہی غائب - کبھی یہ گائے مرتی ہے - کبھی وہ بھینس مرتی ہے - اس سال تین ہزار روپے کا net Loss یعنی نقصان ہوا - اور اس پر طرّہ یہ کہ منتظمان کہتے ہیں - کہ " باقی سب خیریت ہے "

" باوثوق ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی ہے - اور دیال باغ کے بچہ بچہ کی زبان پر یہ الفاظ ہیں - کہ محکمہ انکم ٹیکس نے سبھا سے مطالبہ کیا ہے - کہ تا فیصلہ اپیل ہائی کورٹ آپ کل رقم کا ایک چوتھائی (¼) حصہ یعنی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ فوراً خزانہ میں داخل کر دو "

" بیان کیا جاتا ہے - کہ یہ رقم سُن کر محترم و مکرم پریمی بھائی گورچند اس صاحب جنہ نے لاٹری کا ٹکٹ خریدا - کئی لاکھ کی اُمید تھی - لیکن صرف دس ہزار روپیہ متوقع ہے - آن کے بھگت کہیں گے - کہ دیکھو - رُوحانیت کا کرشمہ ! ہم کہتے ہیں - بے شک یہ رُوحانیت کا کرشمہ ہے - لیکن ابھی یہ رُوحانیت سر آغا خاں کی رُوحانیت کے پایہ کو نہیں پہنچی - جن کے نام ہر گھوڑ دوڑ میں لاکھوں روپیہ نکلتا ہے "

" یہ خبر انتہائی افسوس و رنج سے سُنی جائے گی - کہ تیرہ چیروں (دیال باغ کے ایک محلہ کا نام ہے -) میں ایک پنجابی بہن آگرہ بری - وہ کھانا کھانے کیلئے گئی - کہ کسی پریمی بھائی نے اس کا صندوق توڑ کر اس کا ساٹھ تولہ سونا یعنی اڑھائی ہزار روپیہ ہضم کر لیا ہے "

(دیہارا دیال باغ " آگرہ ")

امریکہ کی استریاں

(استری) (جگت)

آج کل استریوں کی سوتنترتا اور بعض بعض پیشوں میں اُن کے پرویشٹ ہونے کا پرشن زوروں سے چھڑا ہوا ہے - پُرانے خیالوں کے لوگ ہی نہیں - اپنواد ھونک شکھشا پراپت تتھا سُدھارک ہونے کا دم بھرنے والے لوگ بھی اس کے وِرُودھ ہر ہلہ مچا رہے ہیں - وہ اس میں گرہ سکھ کا ناش بستان کے پرنی کرتو یہ پالن کی اپیکشا مریادا ہینگ آدی انیکوں دوش بتلاتے ہیں - آشچریہ ہے - کہ ابھی شکشا پراپت کرنے والی استریوں کی سنکھیا دال میں نمک برابر بھی نہیں ہے - اور اُچیہ شکھشا پانے والی استریاں تو تالاب میں ایک بُوند کے تلیہ ہے - پرنتو سنکیرن وچاروں کے دیکتی ابھی سے دیرگھ کی ہائے ہائے مچا رہے ہیں - اور جھوٹ موٹ ہی بیٹے کا بھوت کھڑا کئے دے رہے ہیں - یہ ٹھیک ہے - کہ استریوں کو سوتنترتا ملنے سے ہماری سماجک پرستھتی میں بہت کچھ اُلٹ پھیر ہو جائے گا - جس کے کارن سمجھوتہ کچھ سمیہ کے لئے ہم کو اسُودِھا بھی سہنی پڑے - پرنتو اس کا انتم پری نام سماج کے لئے شُبھ ہی ہوگا - اس سمبندھ میں ہم کو سنسار کے اگرگنیہ راشٹر امریکہ کی استریوں کی پرگتی پر درشٹی پات کرنا چاہیئے - جو سوتنترتا میں پراپیہ سبھی دیشوں سے بڑھتی ہوئی ہیں - اور پھر بھی اُن کا راشٹر اُنتی کے شکھر پر وِراجمان ہے - اس سمبندھ میں ایک لیکھک نے حال ہی میں نمن لکھت گیا تو یہ بانیں ایک سامیک پتر میں پرکاشت کرائی ہیں :-

" آج کالج اور یونیورسٹی کی استری شکھشا امریکہ میں جتنی بڑھی چڑھی ہے - دُنیا کے کسی دیش کی اُتنی نہیں - اور شاید وِگیہ پاٹھکوں کو یہ سُن کر آشچریہ نہ ہوگا - کہ جیون سنگرام کے ہر مورچے پر استری پُرشوں کے ساتھ ساتھ رہ کر کام کرنے کے معاملے میں سنسار کا کوئی راشٹر اپنے کو امریکہ کے مقابلے میں پیش نہیں کر سکتا - امریکن استری کا گھر چار دیواروں میں بندھا جکڑا گھر نہیں ہوتا - وہ پرتھوی کی طرح وِستِرت اور آکاش کی طرح اُونچا ہوتا ہے - کیول سینا کو چھوڑ کر آدمی کا کوئی کام نہیں - جو امریکہ کی عورت کی سامرتھ کے باہر ہو - کچھ ورش پہلے شاسن کے دھِبن محکموں میں قریباً پانچ کروڑ عورتیں کاریہ کر رہی تھیں - پرنتو اب نوان کی سنکھیا یونائیٹڈ سٹیٹ بھر میں کُل ملا کر سات کروڑ سے بھی ادھک ہو گئی ہے - امریکہ میں آج سولہ ورش سے لے کر ساٹھ سال تک کی عورتیں فیکٹریوں - دفتروں - ہوٹلوں - بنکوں آدی کارخانوں میں کام کر رہی ہیں - شکھشا وبھاگ میں - ایلیمنٹری شکھشا وبھاگ تو سمپُورن عورتوں ہی کے ہاتھ میں ہے - ہائی سیکنڈری اور ہائی سکولوں میں استری پُرشوں برابر سنکھیا میں کام کر رہے ہیں - کیول پچھلے چار ورشوں میں یہ کرانتی کاری پریورتن ہوئے ہیں - اس کے پہلے تو یہ حال تھا - کہ عورت نام کا پرولیش بھی شکھشا وبھاگ اپنے ہاں نہیں ہونے دینا چاہتا تھا - لیکن آج امریکہ کی عورتیں ڈاکٹری - قانون - شاریرک شاستر - دگیان - انجینئرنگ سبھی کھیتروں میں گھُسی جا رہی ہیں - فیکٹریوں میں بھی کوئی دیکھے - تو بڑی نرکھیکتا سے استریاں پُرشوں سے کندھا سے کندھا ملائے کام کرتی دیکھ پڑیں گی - اس کے اور کتنے ہی کارن ہوں - پرنتو اُنواریہ شکھشا کا کارن ہی مُکھیہ پُورن ہے - اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا - یدی ہمارا دیش سوبھاگیہ سے یہ دن دیکھ سکے - تو کیوں نہ ہمارے دیش کی ناری سماج اُنتی کے شکھر پر پہنچے - عمر یا پرستھتی اکاکشا میں خاص باوِدھک نہیں ہوتیں - امریکہ کے کالجوں میں ایسی عورتیں اور بیتی بیتی تک گرہیوں کے ایک ادھی دشیق والے سکولوں میں جا کر پڑھتے ہیں - جن کے ساتھ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کا کٹمب بھی رہنا ہے "

اب بھی لسمیرہ بھاو سے سمیہ کی اوشیکتاؤں کو انوبھو کریں - اور نداتو سار آچرن کرنے کا جنتا کو اُپدیش کریں - تو وہ بھرستان کے ادھیکاری ہو سکتے ہیں

(رستوگی بی - اے)

مختصر

ایک دِن میں نے کھیتوں میں "دھوکے ...
" تم اس کھیت میں کھڑے اُکتا گئے ہو ...
اس نے کہا :-
" جانوروں کو ڈرانے کی لذت اس قدر ...
دیریا ہے - کہ میں اس سے کبھی نہیں اُکتاتا "
میں نے ایک منٹ سوچ کر کہا :-
" یہ سچ ہے - کیونکہ میں نے بھی اس مسرت ...
چکھا ہے "
اُس نے کہا :-
" ہاں - وہی لوگ جن کے جسم میں گھاس ...
ہو اس لذت سے آشنا ہو سکتے ہیں "
یہ سُن کر میں وہاں سے چل دیا - لیکن ...

دیپ

(۱)

نہ ہو مذہب میں جب زور ... تو گزٹ ...
تو وہ کیا ہے فقط اِک فلسفہ دکھانے ...

(۲)

جُدائی نے "میں" بنایا مجھ کو جُدا نہ ہوتا تو میری اس ...
خُدا کی ہستی ہے مجھ سے ثابت خُدا نہ ہوتا تو میں نہیں آیا ...

(۳)

نظران کی رہی کالج میں بھی عِلمی فن دکھانے ...
گرائیں چپکے چپکے بجلیاں دینی عقائد دکھاتی ...

(۴)

تماشہ دیکھیئے بجلی کا مغرب اور مشرق ... خُو ...
کلوں میں ہے وہاں داخل یہاں مذہب چھوڑ کے ...

(۵)

خُدا کا گھر بنانا ہے تو نقشہ لے کسی ...
یہ دیواروں کی کیا تجویز ہے زاہد یہ چھت ...

سلام ...
خواہ صاحب کو تم ...
بھائی جی کا فقط یہ مطلب ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar; Digitized by eGangotri

اسلامی دنیا کی سیر

مرزا صاحب کا ایک الہامی فقرہ

"مرزا صاحب متنبی کا یہ ایک الہامی فقرہ ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ:۔

"اے مرزا جو شخص تیری توہین کا ارادہ کرے گا۔ میں اس کو ذلیل کروں گا"

اس کا مضمون بالکل صاف ہے۔ مگر مرزا صاحب کے حق میں یہ کبھی صادق نہیں آیا۔ ان کی توہین کرنے والوں کی توہین کبھی نہیں ہوئی۔ بلکہ تعظیم ہوتی رہی ہے"۔

(اہلِ حدیث" امرتسر ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

ایک حقیقت کا اعادہ

"کتنی مرتبہ اس الم ناک حقیقت کا اعادہ کیا جائے۔ کہ مسلمانوں کی مقدس ترین روایات کو اغیار و اجانب کی حریفانہ شورش سے کبھی اتنا نقصان نہیں پہنچا۔ جتنا خود اس خطرناک گروہ کی خلیفانہ دستبرد سے پہنچا ہے۔ جو اللہ کا نام لیتا ہے۔ محمدؐ کا کلمہ پڑھتا ہے۔ دینِ حنیف کی عظمت کا راگ الاپتا ہے۔ لیکن پردے ہی پردے میں شجر اسلام کی جڑ پر کاری ضرب لگانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ ہم یہودیوں اور عیسائیوں اور اسی قسم کے دوسرے پشتنی دشمنوں کے کھلے ہوئے حملوں کا دندان شکن جواب دے سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی چھپی خانہ براندازیوں کا کیا جواب؟ جو جبہ در ہوں۔ اور عمامہ بر سر۔ جن کے چہرہ پر بالشت بھر داڑھی ہو۔ اور ہاتھ میں دو بالشت لمبی تسبیح۔ جو رموزِ شریعت سے واقف ہونے کے مدعی ہوں۔ اور اسرارِ طریقت میں درخود مسکھنے کے اجارہ دار۔ اسلام کو رونا اپنے دشمنوں کا نہیں ہے۔ بلکہ اس وضع اور قماش کے دوستوں کا"۔

(پیغام صلح" ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

عیسائیت کیا ہے؟

"عیسائیت بھی ایک لاینحل معمہ اور عجیب چیستان ہے۔ اس کی توحید ہے تو نرالی۔ کہ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس تینوں مل کر ایک خدا یعنی ایک میں تین اور تین میں ایک یہ ہے۔ خدا وحدہ لاشریک اور کفارہ کا عقیدہ ہے تو وہ بھی الیا ہی عجیب کہ یسوع کو یہود واجب القتل کا شرعی فتوے دے کر زبردستی سُولی دلوا رہے ہیں۔ اور یسوع انتہائی بے بسی اور بیچارگی کے عالم میں مرتے ہوئے خدا سے شکوہ کر رہا ہے۔ کہ اے میرے خدا! تو نے مجھے اس کس مپرسی اور مظلومی کے عالم میں کیوں چھوڑ دیا۔ ادھر یہ حال اور اُدھر عیسائی دنیا خوشی کے شادیانے بجا رہی ہے۔ کہ یسوع ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے"۔ (تنظیم اہلِ حدیث روپڑ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

(از صبا رام) کیا ہے یہ دنیا؟ (سُدھا)

ओ३म् गयद् वाजं वाजयन्निन्द्र मर्त्यो यस्य त्वमविता
भुवः। अस्माकं बोध्यविता रथानामस्माकं शूर
नृणाम् ॥

(رِگ وید ۱۔۳۲۔۱۱)

(اِندر) ہے پرمیشور (مرتیہ) وہی منش (واج یَن) لڑتے ہوئے یا بنتی کرتے ہوئے (واجم) یُدھ کو (گمت) جیتتا ہے۔ (یسیہ) جس کا (تویم) تو (بھوہ) اچھا (اوِتا) رکھشک ہے۔ (شُور) ہے بل یکت ایشور (اسماکم) ہمارے (رتھانام) رتھوں کا (اسماکم) اور ہمارے (نرنام) منشیوں کا (اوِتا) رکھشک (بودھی) ہو۔

سنسار یُدھ کشیتر ہے۔ یہاں پر نیک ونتو کی بھلائی کے لئے لڑنا پڑتا ہے۔ بالک جس دن اُتپن ہوتا ہے۔ اسی دن سے اُس کو وائو پرکاش تتھا جگت کی انیانیہ شکتیوں سے یُدھ کرنا پڑتا ہے۔ یدی وہ جیت جاتا ہے۔ تو وہ شکتیاں وجیئی کی پوجا کے سمان اس کی سہائیک ہو جاتی ہیں۔ پرنتو یدی وہ دب گیا۔ تو اس کی مرتیو ہو جاتی ہے۔ پرنتو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ منش کا اپنا پرشرم ہی سب کچھ ہے۔ اُسے اپنے کچھ کامیہ کوشل کے ابھیمان میں اس بڑی مہت شکتی کو نہ بھولنا چاہیئے۔ جس کے بل پر ہی منش لڑ سکتا ہے۔ ایشور کا شاسن سمست جگت پر ہے۔ جس کے ساتھ ایشور کی شکتی ہے۔ وہی وجیتا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے منتر میں پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ ہے پربھو! ہمارے اس جیون یُدھ میں آپ ہماری رکھشا کریں۔ آپ ہی ہمارے رتھوں اور سینا کے رکھشک ہیں۔

رتھ کا ارتھ وہ سب پدارتھ ہیں۔ جن کی منش کو آوشیکتا ہوتی ہے۔

२ (रम्यते अनेन अत्र वा, रम् + कथन् उणादि २)
(नयतीति नरः। नी ऋन् उ३)

نر کا ارتھ ہے بہت پرورشک کا۔ یہ پرشن ہو سکتا ہے۔ کہ وجیئی ہونے کے لئے ایشور کی کیا اپیکشا ہے۔ وستوتہ ایشور ہی سب سنسار کا شاسک ہے۔ وہ جگت کے نیموں کو کسی وشیش اُدیش کو درشٹی میں رکھ کر چلاتا ہے۔ ہم لوگ اس سنسار کے انگ ہیں۔ کلپنا کرو۔ کہ ایک بڑی مشین چل رہی ہے۔ اس مشین کے انیانیہ انگ اور پُرزے ہیں۔ وہ سب پُرزے اپنی اپنی دُھری پر چل رہے ہیں۔ پرنتو ان سب کی گتی سمست مشین کی گتی کے ساتھ ایک پرکار کی سنگتی ہے۔ جو پُرزہ اپنی گتی کو مشین کی گتی کے انوکول بناتا ہے۔ وہی تو مشین میں رہنے پاتا ہے۔ جس پُرزے کی گتی کا اُدیش کچھ اور ہو۔ اور مشین کی گتی کا کچھ اور۔ ایسے پُرزے کے لئے مشین میں کوئی استھان نہیں۔ وہ جھٹ سے نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ اسی پرکار ہمارا یُدھ سنسار کے مہان یُدھ کے انوکول ہونا چاہیئے۔ اس کی سنسار کے لکشیہ اُدیش کے ساتھ سنگتی ہونی چاہیئے۔ تبھی تو سنسار کا سوامی پرماتما ہماری سہائتا کرے گا۔ اور جب وہ سہائتا کرے گا۔ تبھی ہم کو سپھلتا ہوگی۔

پرماتما سے سہائتا کرنے کی پرارتھنا کرنے میں ایک وشیش رہسیہ ہے۔ جس کو لوگ برا بھلا دیتے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اپنا کام کرو۔ ایشور کی خوشامد مت کرو۔ یہ تو سچ ہے۔ کہ خوشامد کسی کی بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ پرنتو ہم ایشور کی خوشامد نہیں کرتے۔ ایشور ہمارے خوشامد کو کیوں سننے لگا؟ اس کا لکشیہ پر یوجن یہ ہے۔ کہ ایشور کی پرارتھنا کر کے ہم اپنے کاریہ کا سمبندھ ایشور کے کاریہ سے جوڑتے ہیں۔ ایسا کرنے سے ہمارے ہردہ میں یہ بھاؤ اُتپن ہوتا ہے۔ کہ ہم ایک بڑی مشین کے انترگت ہیں۔ اور ہم کو اُسی کے ساتھ اپنی سنگتی کرنی چاہیئے۔ جو راجہ کی سہائتا چاہے گا۔ وہ راجہ سے م

افسانہ

…نے میری تعریف کی یا مضحکہ اُڑایا۔
…گیا۔ اور اس مدت میں دھوکہ ایک
…بیتا۔
…دوبارہ اس کے پاس سے گذرا۔ تو میں
…اس کے سر پہ ڈوکوؤں نے گھونسلا بنا رکھا ہے

…پُرش ہے جیوں انار کا پھول
…نام کو کون اسے دے مول
(منیش)

آریہ سماج کا ایک ہر دل عزیز اخبار ہے۔
…اس کے گراہک بن۔ فائدہ اُٹھائیں۔

---

(۶)

…زور… ڈوگرٹ" بیچے تو لاکھوں لائے
…فلسفی دکھانے پھرے پیسہ نہ ملا۔

(۷)

…تو میری اس بات پہ کامل یقین آیا
…نہیں آیا اسے مرنا نہیں آیا

(۸)

…علمی… دکھاتے ہیں کہ اسلام کو دیکھو
…عقائد دکھاتی ہے کہ اسلام کو دیکھو

(۹)

…مشرق… خوشنما ڈنر ہر شب
…مذہب… چھوڑ کے حج کا سفر یہ خوب ہی

(۱۰)

…کسی… شیخ سے اللہ سے کیا ان کو کام
…تعلیم دی سرکار نے

…میں رام رام کرد
…روپیہ ملے وہ کام کرد (اکبر)

Digitized by eGangotri

(گذشتہ سے آگے)

ہندو مسلم اتحاد کا حقیقی حل

وید اور قرآن کی تعلیمی مطابقت

(از ماسٹر لکشمن جی آریہ اپدیشک)

۶- پیدائش عالم

وید میں کہا ہے - کہ دنیا کی پیدائش ایسی چیز سے ہوئی جسے انسان جانتا نہیں۔ کیونکہ کوئی عالم شخص پیدائش ہوتے ہوئے دیکھ نہ سکتا تھا - سب عالم پیدا ہی اس پیدائش کے بعد ہوئے - وید میں اس ہستی کو جو پہلے تھی - اپرکیت (نامعلوم ناقابلِ فہم) وغیرہ کہا - قرآن میں کہا - پیدائش اس چیز سے ہوئی - جسے لوگ جانتے ہیں۔

مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ - وید میں کہا - اس شئے کو انسان بیان نہیں کر سکتا - تو قرآن میں کہا لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا یعنی ذکر یا بیان میں آنے والی شئے نہ تھی۔

وید میں کہا - ایشور کرتا یا پیدا کرنے والا ہے - تو قرآن میں کہا گیا - اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ یعنی ہم فاعل یا نمت کارن ہیں۔

وید میں کہا - نیستی سے کچھ نہیں پیدا ہوا - نہ بغیر ایشور کے کوئی پیدا کرنے والا ہے - تو قرآن مخالفین دھرم کے لئے طنزاً کہتا ہے۔

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ ھُمُ الْخٰلِقُوْنَ

کیا یہ لوگ غیر شئے سے پیدا ہوئے ہیں؟ یا انہوں نے خود اپنے آپ کو پیدا کیا ہے - مطلب یہ کہ ہستی سے یا علتِ مادی سے ہی پیدائش ہوتی ہے - اور خدا کی طرف سے سلسلہ پیدائش وید کے مطابق یہ ہے - کہ پہلے سلل تھا - یعنی مادہ کی وہ لطیف حالت جو ادراک سے پہلے ہے - ایشور کے گیان کے مطابق اس سے بالترتیب آکاش - ہوا - آگ - پانی - مٹی اور نباتی وغیرہ جاندار ہستیاں پیدا ہوئیں۔ مطلب یہ کہ سلسلہ پیدائش مٹی تک پہنچنے کے بعد ذی جان مخلوقات ہوئی - قرآن نے اس کو اس طرح بیان کیا۔

مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ

یعنی سلل کی جگہ سلالہ آیا - اس سے پیدائش کی بنیاد ہوئی - اور پھر سلسلہ مٹی تک پہنچنے پر انسان وغیرہ کی پیدائش ہوئی۔ قرآن نے آغاز اور انجام کے دو لفظ بنا کر سلسلہ لازمی کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

پیدائش سے پہلے جو ہستی یا علتِ مادی تھی - اسے وید پرکرتی نہیں کہتا - اس لئے کہ اس کا دیکھنا - اس وقت نہ تھا - پرکرتی نام اس کا ہے - جس سے کوئی وجود بنے - جیسے باپ اس کو کہتے ہیں جس کا کوئی بیٹا ہو - پس اس مادہ کا نام پرکرتی پیدائش عالم کے وقت ہی ہوتا ہے - پہلے اسے ستیہ یعنی ہست کہا جا سکتا ہے - اور وید کہتا ہے - کہ ستیہ سے پرمیشور نے طول دنیا کا ظہور کیا - قرآن میں بھی یہی کہا ہے - کہ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

یعنی آسمان و زمین کو حق سے پیدا کیا - حق کا لفظ ہو بہو ستیہ کا مفہوم دیتا ہے - قرآن کہیں بھی عدم مطلق سے پیدائش نہیں مانتا۔

۷- روح اور مادہ کی قدامت

ویدک تعلیم یہ ہے - کہ دنیا پرواہ سے انادی ہے - یعنی رات دن کی طرح پیدائش اور فنا کا چکر چل رہا ہے - ایشور جیو اور پرکرتی کی تین غیر فانی ہستیاں نتیہ یا قدیم ہیں - پیدائش کے وقت پرکرتی یا مادی علت اور ارواح برہم میں لین ہو جاتے ہیں - وہی روح اور مادہ پھر پیدائش کے وقت ظاہر ہوتے ہیں - اسی کے مطابق قرآن کہتا ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

یعنی پرلے یا برہم راتری میں مادی مخلوق اور ارواح اپنی پہلی حالت کی طرف عود کر جاتی ہیں - اپنے رب کے حکم یا قانون سے اور اس میں محفوظ رہتی ہیں - یہانتک کہ پھر برہم دن یا اگلی پیدائش کی فجر ہوتی ہے۔

قرآن میں اسی طرح روح اور مادہ کے غیر حادث ہونے کے ثبوت ہیں - ان کے حادث ہونے کا کوئی خفیف سا بھی اشارہ کہیں نہیں۔

۸- براہمن ورن کی عظمت

وید جس طرح کام اور قابلیت کی نوعیت پر ورنوں کی تقسیم بتاتا ہے - اسی طرح قرآن بھی انسانی جماعت کے ورن کی تقسیم لازمی بتاتا ہے - سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴ میں کہا ہے۔

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

تم میں ایک ایسا گروہ یا ورن ہونا چاہئیے - جو نیکی کی طرف دعوت دے - نیوف کے کرنے اور منکر سے باز رہنے کی ہدایت دے - اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

پھر آیت ۱۰۹ میں کہا ہے۔

(ا) معروف کا حکم دینے اور منکر سے روکنے اور خدا کو ماننے والو - تم بہترین امت ہو - جو انسانوں میں بنائی گئی ہیں - اور اگر اہلِ کتاب اس کو مان لیتے - تو ان کے حق میں بہتر ہوتا - لیکن ان میں سے بعض تو مومن ہیں - اور اکثر فاسق ہیں۔

ان الفاظ میں صاف طور پر براہمن ورن کو سب سے اونچا کہا - اور وید کے قول کو ہی سمجھایا گیا ہے - کہ براہمن اس پرش کا مکھیہ یا انسانی جماعت میں سب سے افضل ہے - اس سے پہلے ایک آیت میں "برہمنو سیہ مکھم آسیت" کا بڑے عمدہ طریق پر مدعا پیش کیا گیا ہے۔

۹- تین لوک

وید میں دیو لوک - انترکش اور پرتھوی لوک کہے ہیں - تو قرآن میں کہا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا

یعنی دیو کی جگہ سماء - پرتھوی کی جگہ ارض اور انترکش کے لئے عربی لفظ میں ملا کیا ہے - اور وہ جو ان دونوں کے بیچ میں ہے - نے الحقیقت "مَا بَیْنَھُمَا" کے لفظ سے انترکش کا مفہوم اچھی طرح واضح کیا گیا ہے۔

۱۰- سات آسمان

وید میں کہا تھا - سات پرتھوی ہیں - اور سوامی جی نے اس کی اچھی طرح توضیح کر کے ہر کرہ کے گرد سات کرے جل اور ہوا کے بتائے - جیسا کہ ساتواں کرہ لطیف ستونہ آتما ہے - قرآن میں سبع سموات یا سات کرے ہیں - اگرچہ بعض مفسرین نے قبول کیا ہے - کہ یہ سات آسمان کہنز لہ طبقات ہیں - اور قرآن میں ان کا بیان موجود ہے۔

اس مضمون میں ان چند امور پر اکتفا کیا جاتا ہے - بشرط فرصت پھر دیگر تعلیمات کا بیان ہوگا - فی الحقیقت ہندو مسلمان مذہب حقیقت سے ناآشنا ہو رہے ہیں - اور قرآن کی غلط تفاسیر نے ہر قسم کی غلط فہمی پھیلا رکھی ہے - تاہم بے تعصب حق پسند لوگ اگر ذرا بھی غور و فکر سے کام لیں گے - تو وہ تمام باتیں جن کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں - اور روشنی کی نظر [illegible] پا سکیں گے - اور مکمل تراجم و تفاسیر کے اندر بھی مطابقت مخفی نظر آسکے گی۔

میں ہر متعلقی اور منکر شخص کو یقین دلانے کے لئے تیار ہوں - کہ قرآن مجید کی مد سے بہ اہر تمام شکوک سے بالاتر ہے کہ وید گیان دھرم اور دین اسلام ایک ہیں - اور یقیناً ایک ہیں - کاش کہ پنڈت اور علماء صدق دل سے اس دعا کا اعادہ کریں - جو آنحضرت نے آل عمران آیت ۸ میں کی ہے۔ ہمارے رب تو ہی اپنی عنایت سے وہ دن لا کہ - جس میں ہم اختلافات سے بچ کر متحد ہو جاویں۔

ورکی اوشیکتا

ایک ساڑھے پندرہ ورشیہ سوسشیل سبھ گیہ - سوشیل - گرہ کاریوں میں نپن - گانا بجانا جاننے والی انگریزی مڈل و ہندی پربیشکا پاس سندر کنیا کے لئے نیامش یعنی سوشیل آریہ برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔

ایڈیٹر "پرکاش" لاہور

بچوں کی اکسیر ۱۹ حکیم تلسی پرشاد گرداس علیگڑھ

بال جیون اصلی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکلیں گے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر مزید بچے تازہ قوی بن جاویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں قیمت فی شیشی [illegible] محصول [illegible] سوداگروں کو [illegible] مفت لو - [illegible] نام دیتے [illegible] کمانے کی [illegible]

المشتہر [illegible] بال جیون کا [illegible] علی گڑھ

کانگریس کا پروگرام مہرشی دیانند کا پروگرام ہے"

بمبئی میں نروان اُتسو پر سردار پٹیل کی تقریر

۳۱ اکتوبر کو بمبئی میں مہرشی دیانند کے نروان اُتسو کے سلسلہ میں منعقد جلسہ کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا کہ:-
"آریہ سماجی بھی اسی طرح کانگریس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ جس طرح دوسرے لوگ۔ اور آج بھی کانگریس میں اکثر لوگ ایسے ہیں۔ جو مہرشی دیانند کی تعلیم پر پورے طور پر عمل کر رہے ہیں"۔
سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ان الفاظ کی ایزادی کی کہ:-
"آج کوئی بھی سرگرمی ایسی نہیں۔ جس میں مہرشی دیانند سرسوتی نے اپنے وقت میں زور دیا تھا۔ سودیشی کا آدرش۔ اچھوت اُدھار۔ قومی تعلیم اور کئی دیگر اصلاحی باتیں ایسی ہیں۔ جن کا رشی دیانند نے اپنے یُگ میں پرچار کیا تھا۔ ہندو دھرم کا وشواس ہے۔ کہ جب سنسار میں دھرم کا ناش ہونے لگتا ہے۔ تو پرماتما اوتار لیتے ہیں۔ تاکہ دھرم کو بچایا جائے۔ سوامی دیانند نے اپنے وقت میں ہندو دھرم کو ناش ہونے سے بچایا تھا۔ تو آج اسی اصول پر چلتے ہوئے مہاتما گاندھی جی دنیا کو تباہی سے بچا رہے ہیں۔ آپ اس ملک اور دنیا کے گناہوں کے پشچاتاپ کے لئے اہنسا کا پرچار کر رہے ہیں"۔
سردار پٹیل نے "پاکستانی سکیم" کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ:-
"ہندوستان کو تقسیم کرنے کے لئے ماضی میں کبھی کوشش نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی کوئی ایسا کر سکے گا۔ اور نہ کوئی کر سکتا ہے"۔

وہ کون تھے؟

سوَرگیہ ڈاکٹر بال کرشن جی!

(از شری کشور سنگھ جی)

ڈاکٹر بالکرشن کا جنم ۱۸۸۲ء میں سلطان نگر میں ایک نانشبہ سمپن پریوار میں ہوا تھا۔ اُن کے پتا انہیں اُچیہ شکھشا دینے کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اسی لئے انہیں ایک سنتھانیہ درزی کے پاس شاگرد کے روپ میں کام سیکھنے کے لئے نیکت کر دیا گیا۔ پرنتو بالک بال کرشن ایک مہان اُدیشیہ کی پورتی کے لئے ہی اس لوک میں بھیجے گئے تھے۔ اُچیہ شکھشا کی اُتکٹ اِچھا نے انہیں درزی کا کام چھوڑنے کے لئے پریرت کیا۔ اور وہ ادمیہ اُتساہ کے ساتھ ادھین میں لگ گئے۔ ڈی۔اے۔وی کالج لاہور میں ۱۹۰۸ء میں اپنی شکھشا سماپت کر کے چھاترورتیوں کی سہائتا سے انہوں نے پنجاب وشو ودیالیہ میں گورنمنٹ کالج سے اتہاس کے ایم۔اے کی اُپادھی پراپت کی۔ اس پریکشا میں وہ پنجاب وشو ودیالیہ میں سروپرتھم آئے۔

اس شکھشا سمبندھی اُنتی کے ساتھ ساتھ وہ سماجی آریہ سماج کے کاموں میں بھی اتی ادھک کریاتمک بھاگ لیتے تھے۔ ان کی یوگیتا شکتی اور آریہ سماج میں اتی ادھک رُچی نے شکھشا کے کھشیتر میں آن کیئے مارگ سنشودھن کا کاریہ کیا۔ اور وہ گورو کل کانگڑی میں کرمشہ اُپادھیائے۔ آچاریہ۔ اور آخر میں مکھیہ ادھشٹاتا کے پد پر نیکت ہوئے۔ اور اپنی اتی ادھک یوگیتا کے بل پر آریہ سماج کے ایک پرمکھ نیتا بن گئے۔

بعد میں وہ انگلینڈ گئے۔ اور ۱۹۲۲ء میں لنڈن وشو ودیالیہ سے ارتھ شاستر کی پی۔ایچ۔ڈی کی اُپادھی پراپت کی۔ وہاں سے لوٹ کر وہ کولہاپور سٹیٹ (بمبئی پریذیڈنسی) میں راجارام کالج کے پرنسپل نیکت ہوئے۔ اس اُچیہ پد پر لگ بھگ اٹھارہ ورش کاریہ کرتے رہے۔ اور ۱۹۴۰ء اکتوبر ماس کی ۱۲ تتھی کی منحوس رات میں اُن کی مہان آتما اس نشور سنسار کو چھوڑ کر سوَرگ سدھاری۔

ڈاکٹر بال کرشن کا جیون ہمارے لئے ایک آدرش اُپستھت کرتا ہے۔ اُن کے پریتنوں کے پھلسوروپ کولہاپور ریاست بمبئی پریذیڈنسی میں شکھشا کا ایک مکھیہ کیندر بن گیا تھا۔ آج راجارام کالج سے ایک بڑی تعداد میں آرٹس اور سائنس میں یوگیہ ویکتی تیار ہو کر نکل رہے ہیں۔ اُنہوں نے کولہاپور میں ایک لاء کالج ایوم ٹریننگ کالج کی بھی استھاپنا کی تھی۔ اور ایک پرتھک وشو ودیالیہ استھاپت کرنے کے وچار سے وہاں ایک میڈیکل کالج کھولنے کی بھی کوشش کر رہے تھے۔ وہ بمبئی وشو ودیالیہ کے ایک یوگیہ سدسیہ تھے۔ اتہاس۔ ارتھ شاستر۔ راج نیتی۔ سنسکرت۔ ہندی اور مراٹھی کے اُتم لیکھک تھے۔ اُن کی انیک پُستکیں پاٹھیہ پُستکوں کے روپ میں بمبئی یونیورسٹی میں پڑھائی جاتی ہیں۔

۱۹۳۳ء میں انتر راشٹریہ سرو دھرم سمیلن میں آریہ سماج کے پرتی ندھی بن کر اُپستھت ہونے کے لئے امریکہ بھی گئے۔ نیویارک۔ شکاگو۔ لنڈن۔ اور انیہ بڑے نگروں کی سمتیوں کے تتوودھان میں دئے گئے ان کے سارگربھت ویاکھیان ادھک پرشنسا ایوم آدر پانے کے یوگیہ تھے۔ اُنہوں نے کولہاپور میں ایک آریہ سماج اور دل بھی استھاپت کیا۔ آخری دم تک اُنہوں نے ہندی کا پرچار کرتے ہوئے آریہ سماج کی سیوا کی۔ اچھوت اُدھار اور شُدھی کے سمبندھ میں اُن کا کیا ہوا مہان کاریہ سارے مہاراشٹر میں وکھیات ہے۔

کولہاپور نریش شری .... بڑودہ نریش گائیکواڑ اُن کا بڑا سمّان کرتے تھے۔ اور انہیں اپنا گورو مانتے تھے۔ وہ اپنے سمپرک میں آنے والے سب ویکتیوں کے آدر اور سنیہہ کے پاتر تھے۔ ۵۸ سال کی الپ آیو میں ان کے اسامیک دیہہ اوسان سے کولہاپور کے شکھشا وبھاگ اور آریہ سماج کو بڑی کھشتی پہنچی ہے۔ وہ آج اپنے بڑے پریوار اور ہم سب کو دُکھی کر کے پرلوک سدھار چکے ہیں۔

دوا کے نہ جو جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جا کے نہ جو آئے وہ جوانی دیکھی"

شنگرف سدّھ مکردھوج

(جو کہ عام سدّھ مکر دھوج سے چھ گُنا مؤثر اور بہت فائدہ بخش ہے)
نے مندرجہ بالا مقولہ کو غلط ثابت کر دیا

ہر موسم سرما میں اس کے استعمال سے جسم کے ہر اعضا۔ رگوں و پٹھوں میں پھر سے لاثانی قوت اور جیون شکتی عود کر آتی ہے۔ ہر قسم کی اعصابی و دماغی کمزوری کے لئے اکسیر اور قوتِ مردمی کو بڑھاتا ہے۔

قیمت فی شیشی سات روپیہ (۳۲ خوراک)

علاوہ محصول ڈاک

فون نمبر ۲۷۷
قائم شدہ ۱۹۰۵ء

ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار۔ لاہور

دھنیہ واد!

ڈاکٹر گوکل چند جی سارداڈھا نے تین روپے۔ ماسٹر لیشمبر دت جی نادون نے دو روپے۔ بابو شانتی سروپ جی اوور سیئر رنبیرا نے پورے پانچ روپے۔ بابو بنی لال جی ٹھیکیدار لتہر نے ایک روپیہ۔ اور پنڈت اننت رام شرما بلاس پور نے دو روپے "آریہ ورت" کے رعایتی نمبر مفت بانٹ کر ہندی پرچار کے ساتھ ساتھ آریہ سماج کے پرچار میں ہمارا ہاتھ بٹایا ہے۔ ہاردک دھنیہ واد۔

Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

گورو کل کور وکھشیتر کے سماچار

یکم اکتوبر سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں پہلی سے پانچویں جماعت کے چھوٹے برہم چاری پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی بجاردناہن ریاست) پہاڑ پر ڈیڑھ ماہ تک رہے۔ بڑے برہمچاری اس سال باہر کہیں نہ جا کر یہاں کل میں ہی رہے +

پچھلے دنوں ۷-اکتوبر سے ۱۰-اکتوبر تک وجے دشمی کا تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۵ دن تک ہاکی۔ فٹ بال۔ اور والی بال کے میچ۔ ٹورنامنٹ اور مختلف دلچسپیاں کھیلیں ہوتی رہیں۔ ۱۰-اکتوبر کو بڑے ہون کے بعد "نام درشن سبھا" ہوئی۔ جس میں برہم چاریوں اور ادھیاپکوں نے تہوار کے مہتو پر مفید لیکچر دئے۔ بعد میں سب کل واسیوں کا سمِلِت بھوجن ہوا +

سالانہ جلسے کے بعد دھرم شالہ کا نیا بھون بن کر تیار ہو گیا تھا۔ اور برہمچاریوں کے تیرنے کے لئے تالاب بھی بن کر تیار ہو گیا ہے۔ اب جلد ہی باغ میں ایک اور کنواں بننے والا ہے۔ اس کے لئے کراچی کے سیٹھ پرہلاد رائے ۔۔ ماہیشوری داس جی نے روپیہ بھیج دیا ہے۔ کل کی طرف سے ہم سیٹھ جی کا دھنیہ واد کرتے ہیں +

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کا ہفتہ واری ست سنگ ۲۰-اکتوبر بروز اتوار کو پراتہ کال ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک لگا۔ لالہ ہری چند نے سندھیا پر ارتھنا کرائی۔ اور پنڈت آتم دیو جی ودیا النکار کا "درشن آشرم میں سفا پر بڑا سارگربھت ویاکھیان ہوا +

شری یُت کیپٹن کیشو چندر جی نے آریہ جنتا کا دھیان نورپور ضلع کانگڑہ نواسی جاتیوں کے پچاس ہزار ویکتیوں کی طرف دلایا۔ جنہوں نے سورن ہندوؤں کے کنوؤں باولیوں اتیادی سے پانی نہ بھرنے دینے کے اتیاچار سے تنگ آکر ۳۰-اکتوبر تک شنوائی نہ ہونے پر عیسائی یا مسلمان ہو جانے کا وچار پرگٹ کیا ہے۔ کیپٹن جی نے ہندوؤں وشیش کر سورن ہندوؤں کی اس ادُور درشتا پر کھید پرگٹ کیا۔ اور آریہ جنتا سے اپیل کی۔ کہ وہ کاریہ کرتاؤں کی تن من تتھا دھن سے سہائتا کریں۔ سہائتا کرنے کے اچھک سجن اپنا دان منتری جی کے پاس بھیجدیں +

(ڈاسدیو ایم-اے منتری آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر)

آریہ سماج یتیم خانہ فیروزپور چھاؤنی
شوک پرستاو

(۱) مینیجنگ کمیٹی یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی کا یہ اجلاس اناتھوں اور ودھواؤں کے ہمدرد ہتیشی سابق پردھان یتیم خانہ ہذا۔ شہر کے اعلیٰ رکن۔ آریہ سماج فیروزپور کے ستمبھ۔ بھگوان میموریل ہائی سکول کے مینیجر ورودھ رواں ومینیجر وسیکرٹری مہتراج زنانہ ہسپتال شریمان لالہ اننت رام جی بیرسٹر ایٹ لاء کی اچانک اور بے وقت مرتیو پر ہاردک دُکھ اور شوک پرگٹ کرتا ہے۔ جو اعلیٰ خدمات انہوں نے مختلف حیثیتوں میں یتیم خانہ ہذا و دیگر پبلک انسٹی ٹیوشنوں میں سرانجام دی ہیں۔ ان کا صدق دل سے اعتراف کرتا ہے۔ اور نیز اس امر کا احساس کرتا ہے۔ کہ اُن کی بے وقت مرتیو سے یتیم خانہ ہذا اور دیگر انسٹی ٹیوشنوں کو ناقابلِ تلافی نقصان ہوا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ مرحوم کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے پریوار و سمبندھیوں کو اس ناقابلِ برداشت صدمہ کو سہن کرنے کی شکتی دیں +

(۲) لالہ اننت رام صاحب کی ایک بڑی تصویر یتیم خانہ ہذا میں آویزاں کی جاوے +

(۳) مذکورہ بالا ریزولیوشن کی ایک نقل لالہ اننت رام صاحب کے سپتر لالہ جسونت رام اور اُن کی پوجنیہ دھرم پتنی جی کی سیوا میں بھیجی جاوے۔ نیز اخبارات میں پرکاشت کی جاوے + (منتری)

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کی گھوشنا

(۱) ایک آریہ نوجوان مہاشہ چیگامل ولد اودھی داس شکارپور نواسی دو تین دنوں سے کہیں چلا گیا ہے۔ وچار ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی سادھو آشرم میں چلا گیا ہوگا۔ کیونکہ اس دنیا سے اس کا دل اُٹھا ہوا تھا۔ اس نوجوان کی آیو ۲۲ ورش کے لگ بھگ ہے۔ اور کبھی پاجامہ اور کبھی دھوتی پہنتا ہے۔ رنگ اس کا گورا ہے۔ اس کی ماتا اور سمبندھی اس وقت اس کے ویوگ میں اتی دُکھی ہو رہے ہیں۔ جس بھائی کو اس کا پتہ ملے۔ وہ اس سبھا کے پتہ پر اطلاع دے کر کرتارتھ کرے +

(۲) ان دنوں میں سندھ پرانت میں جو خون وقتل ہوئے ہیں ان کی جانچ پڑتال کے لئے سبھا نے اپنے کرم چاری اُپدیشکوں کو سارے کھشیتر میں بھیجا تھا۔ بھوشیہ میں کیا کرنا چاہئے۔ اس کی یوجنا سبھا نے بنا رکھی ہے۔ جو بھی بھائی اس سمبندھ میں کچھ سماچار جاننا چاہیں۔ وہ شیگھر اس سبھا سے پتر ویوہار کریں +

(پرکاش سوروپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ)

شوک سماچار

آریہ سماج گونڈہ (اودھ) مہاشہ دیوکی پرشاد جی آریہ کی دھرم پتنی کے سورگ واس پر اتینت شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ مرتک آتما کو شانتی پراپت ہو۔ تتھا اُن کے پریوار کو دھیریہ پردان کریں +

مہاشہ جی کے گرہ پر اس سمیہ مہاشہ جگ دیو جی بانپرستھی گورو کل ایودھیا (فیض آباد) نے اُپ نشدوں کی کتھا کی۔ اور مہاشہ جی نے گوروکل فیض آباد بیس روپیہ۔ آریہ سماج گونڈہ کو ۹ روپے۔ رام داس آریہ پاٹھ شالہ گونڈہ کو ایک روپیہ دان دیا +

(منتری آریہ سماج گونڈہ)

گوروکل دھام جہلم کے سماچار

(۱) گوروکل ہذا میں اس وقت سب کے سب برہمچاری پورن روپ سے سوستھ ہیں۔ اور نو ماسک (نوماہی) پریکھشا کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔

(۲) کل بھومی میں آج کل کئی پرکار کی سبزیاں مثلاً گوبھی۔ بینگن۔ پالک۔ مٹر۔ شلغم۔ گاجر۔ مولی۔ سیم۔ چولائی۔ دھنیا وغیرہ کے علاوہ میٹھے کے درخت خوب پھلے ہوئے ہیں۔ جن کا پریوگ بھی برہمچاریوں کو کرایا جاتا ہے +

(۳) گوروکل کا موجودہ پربندھ قابلِ تعریف ہے۔ اس لئے برہمچاریوں کی تعداد میں دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ برہم چاریوں کی شکھشا۔ آچار۔ اور اُن کی صحت کی طرف وشیش روپ سے دھیان دیا جاتا ہے۔ بھوجن کا انتظام بھی سواستھ کی درشٹی سے بہت اچھا ہے +

(۴) برہمچاریوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مطابق زیادہ کمروں کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے دو دانی سجنوں نے دو نئے کمرے بنوا دینے کا وچن دیا ہے۔ ان کمروں کیلئے میٹیریل اکٹھا ہو رہا ہے۔ چند دنوں میں ہی ان کی تعمیر شروع ہو جائے گی +

(۵) اس ماس میں گوروکل بھومی میں شری باوا سمپورن سنگھ جی کابلی کمپنی والے۔ بانپرستھی وشو دھرما جی۔ ماسٹر گوردتہ مل جی سابق ہیڈ ماسٹر امرتسری۔ سوامی چیتنا نند جی اور پنڈت رام سوروپ جی شانت آدی کی ودوان پدھارے۔ اور اپنے منوہر ویاکھیانوں اور شُبھ سمتیوں دوارا گوروکل نواسیوں اور وشیش کر برہم چاریوں کو پرابت لابھ پہنچایا۔ گوروکل سبھا ان مہانو بھاوؤں کا دھنیہ واد کرتی ہے۔

(۶) گوروکل کے برہمچاریوں میں منتری ہر ٹالک سنسنی دکھ کے لئے پرتی سپتاہ "ودیا الاسنی سبھا" کا ادھیویشن ہوتا ہے۔ اس میں برہمچاریوں کے بھاشن کرائے جاتے ہیں۔ گوروکل کے اُپادھیائے ورگ اور سمیہ سمیہ پر پدھارنے والے ودوان سنیاسی مہاتماؤں کا بھی اس اوسر پر ویاکھیان کرا دیا جاتا ہے +

(۷) اس کے علاوہ گوروکل کی طرف سے پرچار کا کاریہ بھی کافی پیمانہ پر ہو رہا ہے۔ اس کا پورا ودورن ایک علیحدہ لیکھ دوارا آپ کے سامنے رکھا جاوے گا +

(اوم پرکاش ستیارتھی منتری پرکاش وبھاگ)

آریہ میڈیکل سکول لدھیانہ کے نتائج
ستمبر و اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء

آریہ میڈیکل سکول لدھیانہ کی جانب سے ۵۱ طلباء پنجاب سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی کے چار مختلف امتحانوں میں شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے ۲۶ طلباء پاس ہوئے ہیں۔ فائنل امتحان میں دو پاس ہوئے ہیں۔ تھرڈ ایر میں ۵ طلبا اور سکینڈ ایر میں ۱۵ طلبا اور پری میڈیکل (Pre-medical) امتحان میں چار طلباء کامیاب ہوئے ہیں۔ سوائے فرسٹ ایر کے باقی سب جماعتوں کا نتیجہ تسلی بخش ہے +

(سیکرٹری)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...دھیڑی ضلع حصار میں پرچار

پنڈت شراری لال جی آریہ مسافر موضع ...بھیڑی (پنجاب) انتیشٹی سنسکار پنڈت ...ی رام جی یہاں پہنچے۔ سنسکار کے بعد ...ڈت جی کا ایک پربھاو شالی ویاکھیان ...شارع عام میں ہوا۔ جس میں پنڈت جی ...ے ہندوؤں میں پرچلت برے رسم ورواج ...مثلاً "پیر دویں" اور "کاج" پر شاستروکت ...روشنی ڈالی۔ اور درست رسم بتلانے کی ...کر یا کی۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ پنڈت ...کے بھاشن کا جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔ پنڈت ...ن دیال جی اور پنڈت مدن موہن جی کے ...بھی ہوئے۔ پنڈت نارائن داس جی سے ...مبلغ ۵ روپے دید پرچار فنڈ کے لئے پراپت ...ہوئے (منتری)

...چک جھمرہ میں رشی اُتسو

اسبار آریہ سماج چک جھمرہ نے رشی ...نروان اُتسو وشیش سماروہ سے منایا۔ ...دیوالی سے ایک ہفتہ پیشتر بڑی دھوم دھام ...سے روزانہ پربھات پھیری کی گئی۔ اور ست ...سنگ میں رشی جیون کی کتھا ہوتی رہی۔ دیوالی کے دن پرانہ سنکیرتن کے پشچات آریہ ...سماج مندر میں برہد ہون یگیہ کیا گیا۔ بھجنوں کے اپدیشک مہنسراج جی منتری آریہ سماج۔ پنڈت شوربہ دیو جی پردھان آریہ سماج اور ...مہاشہ بوڑی رام جی کے رشی جیون پر پربھاو ...شالی ویاکھیان ہوئے۔

سالہا سال سے آریہ سماج چک جھمرہ کا ...روزانہ ست سنگ باقاعدہ ہو رہا ہے۔ استریاں ...پرش بھاری تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ بھجنوں ...اپدیش کا اعلیٰ پربندھ ہونے کے کارن ست ...سنگ خوب رونق پر رہا ہے۔

(مہنسراج ویدید منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

آریہ سماج پھلور کا پرستاو

آریہ سماج پھلور کا آج تتھی ۱۲ کارتک ...سمت ۱۹۹۷ کا ست سنگ شریمان ویدید نلارام ...جی کی دھرم پتنی کی اکال مرتیو پر ہارد ک... ...شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرم پتا پرماتما ...سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ سورگیہ کی آتما کو ...سدگتی تتھا اُن کے پریوار کو شانتی پردان ...کریں۔

(منی لال منتری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

آریہ سماج دیوان ہال (دہلی) میں دیانند ...نروان اُتسو ۳۰۔ اکتوبر کو ۸ بجے سے

"مگدھ ہو جاتا ہوں"

چودھری منگت رام جی ورما ٹیچر منتری آریہ سماج جلکانہ شری ہنیشی جی علاوپوری ایڈیٹر "پرکاش" کی تصانیف کے متعلق اپنے پتر تتھی ۲۴۔۱ میں لکھتے ہیں:-

شریمان مانیہ ور آدرنیہ ہنیشی جی!

"سادر نمستے! میں آپ کی تحریر و تصنیف پر بہت مگدھ ہو جاتا ہوں۔ میں نے اکثر آپ کی تصانیف کا مطالعہ کیا ہے۔ مطالعہ سے جو آنند اور الہٰوری پریم میرے دل میں پیدا ہوا ہے۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ اب بھی مندرجہ ذیل تصانیف کی اشد ضرورت ہے۔ رشی گان ایک عدد۔ ہنیشی رامائن ایک عدد۔ سندھیا گان اُردو چار عدد۔ ہندی چار عدد جلد بھیج کر مشکور فرماویں۔"

آپ بھی یہ بھوگتی کا آنند لینے اور ہردہ کی سچی شانتی کے لئے ان کی تصانیف منگوا کر پڑھیئے۔

۱۱ بجے تک شری پوجیہ پاد مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کے سبھاپتتو میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر شری پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ شری پنڈت ودیا سد جی شاستری۔ شری پنڈت گنگا پرشاد جی شاستری۔ شری لالہ الہٰود داس

یتیموں کے مہربانو!

ان پر آدر بھی دیا کرو۔ یہ جاتی کے لال، آپ جیسے درد دل رکھنے والوں کے ہی بیٹے ہیں۔ ان کے سر سے سایہ اُٹھ چکا ہے۔ یہ محبت کے بھوکے ہیں۔

اِن جاتی کے ناتھوں

کا ہاتھ پکڑو۔ پرماتما نے جن کو دیا ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کو بھی دے کر کھائیں۔ جب بھی دان کا موقعہ ہو **پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور** کو نہ بھولیئے۔ یہ ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ہیں۔

اس یتیم خانہ میں اس وقت دو سو (۲۰۰) کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ دو ہزار (۲۰۰۰) کے قریب ماہوار خرچ ہے۔ جو آپ جیسے دانیوں کے دان سے ہی پورا ہوتا ہے۔ پرماتما نے آپ کو دیا ہے۔ آپ یتیموں کا حصہ ان کو دیتے جائیے۔ نقدی۔ کپڑا۔ بستر۔ آٹا۔ دال۔ چاول۔ لکڑی جو بھی دے سکیں دیں۔

یقین رکھیئے آپ کے دان کا مناسب ہی استعمال ہوگا۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

ہمبرانند (آف امردھارا) آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

جی ہیڈ ماسٹر۔ شری پرنسپل این۔ بی بھنڈاری۔ شری پنڈت گمان چند جی بی۔ اے آریہ بینک۔ شری بہن ودیاوتی جی وشاردا آدی اپنے اپنے شبھ وچار رشی جیون کے سمبندھ میں پرگٹ کئے۔ تتھا شری بابو ودیا دت جی پریمی۔ شری بابو گوپی ناتھ جی ایم۔ شری کے۔ آر۔ پارتھک تتھا شری پنڈت ستدھ گوپال جی نے اپنی مدھر کویتائیں رشی جیون پر سنائیں۔ اس سے پہلے اُتسو کے اُپلکش میں ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ اکتوبر کو رشی جیون پر تین ہتو پرد لیکچر کرائے گئے۔ (منتری)

راجپوتانہ مدھیہ بھارت سبھا کا ادھیویشن

راجپوتانہ اور مدھیہ بھارت کے دلیسی راجیوں میں دلیسی مہاراجاؤں کے پرتی شردھا رکھتے ہوئے پرجا کو اُن سے اُتّرداتو پورن شاسن دلانے کے لئے راجپوتانہ مدھیہ بھارت سبھا ۱۹۱۸ء سے نرنتر پریتن کر رہی ہے۔ اور پرتھم اکھل بھارت ورشیہ دلیسی راجیہ پرجا پریشد قایم کرنے کا بھی شریہ اس کو ہی ہے۔ ورتمان دلیسی راجیوں میں پرجا کی جو جاگرتی درشٹی گوچر ہو رہی ہے۔ اس میں بھی اس سبھا کا سدا سے پرمکھ بھاگ رہا ہے۔

سدا کی بھانتی اس سبھا کا وارشک ادھیویشن کشنگڑھ راج میں کشنگڑھ جیلے کے اوسر پر تاریخ ۱۳ و ۱۴۔ نومبر کو بڑے سماروہ سے منایا جاوے گا۔

شریمان راجستھان کیسری شری کنہیا لال جی کلینتری سبھاپتی نرواچت کئے گئے ہیں۔ راجپوتانہ مدھیہ بھارت سبھا کے سب دلیسی راجیہ نواسیوں سے تتھا پرجا ہتیشیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے اس ادھیویشن میں سملت ہو کر دلیسی راجیوں کے سدھار کے رستے میں وچار کر رچناتمک کاریہ کرم بناویں۔ تاکہ پرجا کا بھلا ہو۔ (چاندکرن شاردا)

آریہ سماج بہرام پور میں رشی نروان اُتسو

بڑی دھوم دھام اور جوش و خروش سے منایا گیا۔ حاضری کا یہ حال تھا۔ کہ سماج مندر کے وسیع ہال میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ بہت سے اصحاب نے رشی کے پرتی بذریعہ نظم و نثر خراج تحسین ادا کیا۔ حکیم گورد دتّ داس جی۔ ماسٹر ٹھاکر چند جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول۔ پنڈت ہری دنش لال جی شاستری نے موثر تقریریں کیں۔ چار آنہ فنڈ کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔

(ماسٹر رام داس)

...Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہفتہ کی چیدہ چیدہ تازہ خبریں

— مسٹر روزویلٹ ۲۵ فرسٹ ووٹوں کی اکثریت سے پھر صدر منتخب ہوئے ہیں۔

— مہاتما گاندھی نے غیر معین وقت کے لئے اپنا برت ملتوی کر دیا ہے۔

— پنڈت جواہر لال نہرو کو چار سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

— سندھ میں مزید تین ہندو قتل کر دئے گئے ہیں۔

— اطالوی فوجوں نے یونان پر ابھی بڑا حملہ نہیں کیا۔

— لفافہ کی قیمت ۵ پیسے کر دی گئی ہے۔

— ہوائی حملوں میں ۲۸۰ یونانی ہلاک اور ۶۹۰ زخمی ہو چکے ہیں۔

— برطانیہ نوّے لاکھ پونڈ روزانہ اور ہندوستان بیس لاکھ روپیہ روزانہ جنگ پر خرچ کر رہا ہے۔

— گورنمنٹ نے آمدنی پر ۲۵ فی صدی زائد ٹیکس لگا دیا ہے۔

— پچھلے ہفتہ میں ۸۷ جرمن اور ۲۷ برطانوی ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔

— اثر ایتھنز میں اٹلی کے برطانیہ سے بیس گنا سپاہی ہلاک و زخمی ہوئے۔

— برطانیہ میں سترہ لاکھ شہری گارڈ تیار ہو گئے ہیں۔

— برطانیہ پر بڑے حملہ کا خطرہ ابھی دور نہیں ہوا۔

— گورنمنٹ ہند چھ کروڑ روپے کے نئے ٹیکس لگائے گی۔ جنگ کی وجہ سے ۱۴ کروڑ روپے کا خسارہ ہے۔

— ضلع سکھر اور تحصیل روہڑی میں دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے۔ ہندوؤں کی حفاظت کی ذمہ داری علاقہ کے زمینداروں پر ڈال دی گئی ہے۔

— اطالوی فوجیں یونانیوں پر بے تحاشا حملے کر رہی ہیں۔

— راجگورو وھ : شاستری ۹۔ نومبر کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔

— جنگ شروع ہونے سے اب تک ایک لاکھ اشخاص بھرتی کئے جا چکے ہیں۔ ساٹھ ہزار فوجی ہندوستانی سپاہی سمندر پار کے مورچوں پر بھیجے گئے ہیں۔ ہندوستان، دس کروڑ چھوٹے کارتوس ۲ لاکھ گن کارتوس۔ ۱۳½ لاکھ جوڑے بوٹ۔ ۱۵ لاکھ کمبل۔ ایک کروڑ گز خاکی ڈول۔ ۱۲ لاکھ سوتی قمیض اور ۲۵ لاکھ جراب کے جوڑے باہر بھیج چکا ہے۔

— ۵۔ نومبر کی رات کو جرمن ہوائی جہازوں نے پھر لنڈن اور برطانیہ کے دیگر حصوں پر حملے شروع کر دئے۔

— یونانیوں نے تیس ہزار اطالوی سپاہی قیدی بنا لئے ہیں۔ نیز تیس ٹینکوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

— کانگڑہ سے واپسی پر راجہ نریندر ناتھ کا بیان ہے۔ کہ راجپوت ہریجنوں کی شکایت دور کر دیں گے۔

— جرمنی کی مداخلت سے اٹلی اور روس میں دریہ دانیال کے متعلق جھگڑے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

— سنہ ۱۹۴۰ء کے مالیہ میں پنجاب گورنمنٹ نے ۴۲ لاکھ روپیہ کی معافیاں دی ہیں۔

— لاہور میں ہاؤس ٹیکس کی وصولی شروع ہو گئی ہے۔

— ۳۔۲۔ نومبر کو کنیا مہاودیالیہ کا جلسہ دھوم دھام سے منایا گیا۔

— چار ہزار امریکن جاپان سے واپس آ گئے ہیں۔

— البانیہ میں دو لاکھ اطالوی سپاہی پہنچ گئے ہیں۔

— فرانس کے علاقہ کی تقسیم پر ہٹلر اور مسولینی ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔

— خفیہ ریڈیو اب پھر روپوش ہو گیا ہے۔

— لنڈن میں کمنسنگٹن محل پر بموں کا ٹوکرہ پھینکا گیا۔

— اطالویوں نے یونان کے ۳۵ دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔

— امریکہ پچاس ہزار ہوائی جہاز ہر سال تیار کر دیگا۔

— بھاگل پور میں فرقہ وارانہ فساد میں ایک شخص ہلاک اور ۴۵ زخمی ہو گئے۔

— چینیوں نے جاپانیوں سے صوبہ کوانگسی واپس لے لیا ہے۔

— عنقریب بحیرہ روم میں زبردست بحری جنگ شروع ہو جائے گی۔

ضرورت ہے

مجھے اپنی لڑکی کے لئے جو کہ میٹرک میں تعلیم حاصل کر رہی ہے ٹیوٹر کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک ودھوا دیوی کی۔

المشتہر:- ڈی۔ بی کھوسلہ اوورسیر ایم۔ ای ایس پونہ سب ڈویژن۔ پونہ

پرسدھ لیکھک شری ہنشی علاولپوری کی مشہور تصانیف

گیتا گان ۔ گیتا کا شلوک وار دوہوں میں سمپورن انوواد ۔ ہندی آٹھ آنے اُردو چھ آنے
رشی گان ۔ رشی دیانند کی مکمل منظوم جیونی سرل دوہوں میں ہندی ۴/ ۔ اُردو ۴/
اُپنشد گان ۔ ایشا واسیہ اُپنشد کا انوواد سرل دوہوں میں ہندی ۳/ ۔ اُردو ۲/
ہنشی رامائن ۔ بالمیکی رامائن کا سار سرل دوہوں میں اپنی اُتم پستک ہے ۔ ہندی ۱/ ۔ اردو ۱/
سندھیا گان ۔ ویدک سندھیا اور اس کے ارتھ ایک ایک دوہے میں ۔ جن کا من سندھیا میں نہ لگتا ہو۔ وہ اُسے ضرور منگوائیں ۔ اور بھاری تعداد میں مفت بانٹیں ۔ قیمت ہندی ایک پیسہ ۔ اُردو ایک پیسہ ۔ یا ایک روپیہ سینکڑہ (۱ر)

کھنڈن سیریز کے نایاب تحفے

(۱) پوران پول پرکاش ۸/ (۲) مورتی پوجا کی دھجیاں ۴/ (۳) جین مت درپن ۸/ (۴) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴/ (۵) آنند پنتھ ۴/ (۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۴/ (۷) آریہ سماج کیا ہے؟ ۴/ (۹) عیسائی مت درپن ۴/

بہترین ادبی تصانیف

(۱) راز مسرت (کہانیاں) ۶/ (۲) مشعل ہدایت ۲/ (۳) جام محبت ۳/ (۴) پریم مرلی ۸/

منیجر:- "پرکاش" بک ڈپو۔ کچا نسبت روڈ۔ لاہور

برہمچریہ کی حفاظت کے لئے

چندر پربھاوٹی!

استعمال کرو۔ نوجوان اور بوڑھے سبھی ان مقوی گولیوں سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ ان سے نہ صرف برہمچریہ کی رکھشا ہوتی ہے۔ بلکہ دل، جگر، دماغ وغیرہ ہر ایک عضو کو طاقت ملتی ہے۔ آیوروید کا بے بہا تحفہ ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۲۱ گولیاں آٹھ آنے (۸/)۔ تمام آیورویدک ادویات ملنے کا پتہ:- بڑا نجیبیں اور ایجنسیاں

منیجر دیانند آیورویدک کالج فارمیسی لاہور (ٹیلیفون ۶۰۲۵)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar; Digitized by eGangotri

...ابن سازی کے پوشیدہ راز

...ن سازی ایک ایسی صنعت ہے۔ جس سے شہر و قصبہ میں بھاری فائدہ اٹھایا ...صابن تیار کرنے والوں نے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے کمائے اور کما رہے ...سرمایہ سے یہ کام ہر جگہ شروع کیا جا سکتا ہے۔ دس پندرہ روپیہ کی ملازمت ...جگہ جوتیاں چٹخانے والے بیکار نوجوان اگر یہ کام شروع کر دیں۔ تو وہ ...سانی سے معقول ماہوار آمدنی پیدا کر کے باعزت زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ...صابن تیار کرنے کے سینکڑوں مرتبہ کے تجربہ شدہ صحیح و آسان نسخے درج کئے ...جن سے آپ گھر بیٹھے آسانی سے عمدہ و ارزاں صابن تیار کر کے فائدہ اٹھا

اعلیٰ درجہ کے دیسی صابن کا نسخہ

...رہ ڈیڑھ سیر۔ تیل ناریل ایک سیر۔ تیل سرسوں (توریا) صاف شدہ ساڑھے ...سفیدہ دس چھٹانک۔ سوڈا کاسٹک دو سیر۔ پانی ساڑھے پانچ سیر۔

...تیاری سوڈا کاسٹک کو کسی لوہے کے برتن میں ڈال کر اس میں پانی ڈال دیں۔ اور کسی لوہے کی کڑچھی وغیرہ سے آہستہ آہستہ ہلادیں۔ ...سوڈا کاسٹک پانی میں حل ہو جائے۔ اس عمل سے پانی خود بخود گرم ہو جائیگا۔ ...پانی بالکل ٹھنڈا ہو جائے۔ تب اسے صابن کی تیاری میں استعمال کریں۔ ...گرم پانی صابن کی تیاری میں استعمال کیا جائے۔ تو عموماً صابن خراب ہو جاتا ہے۔ ...نسخوں میں بھی اسی ہدایت کو مدنظر رکھیں + (باقی آئندہ)

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہندوستان میں تپ دق ہندوستان میں تپ دق دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ مغربی ممالک کے مقابلہ میں اس ملک میں تپ دق سے مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہاں تپ دق کے علاج کا جو بندوبست ہے وہ کافی نہیں۔ فرانس کی آبادی چار کروڑ بیس لاکھ ہے۔ اور وہاں تپ دق کے علاج کے لئے ۱۶۳۲۷ سیٹیں ہیں۔ دہلی کی آبادی تین کروڑ دس لاکھ ہے۔ اور وہاں ۲۸۹۰۰ مریضوں کے علاج کا انتظام ہے۔ ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ کے قریب ہونے پر بھی۔ یہاں تپ دق کے علاج کے لئے صرف ۲۲۵۵ سیٹیں ہیں +

سندھ کا فساد سکھر (سندھ) کے تازہ فساد میں سرکاری رپورٹ کے مطابق ۱۴۲ ہندو جان سے مارے گئے۔ دس آدمی زندہ جلا دئے گئے۔ ۵۸ آدمی گھائل ہو کر ہسپتال میں داخل ہوئے۔ اور اُن میں سے ۹ مر گئے۔ مسلمان اس فساد میں بارہ گھائل ہوئے۔ اور ۱۲ مرے۔ گھائل مسلمانوں میں کوئی نہیں مرا۔ چھ ہندو عورتیں لاپتہ ہیں۔ ۴۴ گھر جلا دئے گئے۔ اس آتشزدگی میں ایک لاکھ ۴۸ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ ۲۴۷ گھر لوٹے گئے۔ جس میں چھ لاکھ ۵۳ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ گھروں کا جو اسباب جلا۔ اس کا نقصان اس میں شامل نہیں کیا گیا +

دیا سلائی کی صنعت ہندوستان میں اندازاً سال میں ایک کروڑ ستر لاکھ گروس دیا سلائی کی کھپت ہوتی ہے۔ ۱۹۲۲ء میں باہر سے آنے والی دیا سلائی پر فی گروس ڈیڑھ روپیہ محصول لگایا گیا تھا۔ تب سے ہندوستان میں باہر سے دیا سلائی کی آمد قریب قریب بند ہے۔ جہاں ۱۹۲۱ء میں ۴ ...ڑ لاکھ روپیہ کی دیا سلائی آتی تھی۔ وہاں ۱۹۳۰ء میں صرف چار لاکھ روپے کی۔ ...۱۹۲ء میں صرف ۴۸ ہزار روپے کی دیا سلائی ہندوستان میں باہر سے آئی +

آنکھ کے ماہوس مریض

ایک بار گورُوکل کانگڑی فارمیسی کا
سالہا سال کا آزمودہ

کھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں
قیمت چودہ ۱۴؍ فی شیشی

پشاور ایجنٹ
میسرز بی۔ این۔ سگر اینڈ سنز
چوک ریشم گراں۔ پشاور

شملہ ایجنٹ
ٹھاکر برادرس
لوئر بازار۔ شملہ

گورُوکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

...شائقین پبلک کے لئے نادر موقعہ

...صاحبان کی سہولیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے "ماڈرن ٹیلرز" کے نام سے ...رنگ شاپ عرصہ چار سال سے بن بازار گوالمنڈی میں اچھے وسیع پیمانہ پر کھولی ...یہاں پر ہر قسم کے کپڑوں کی سلائی نیز اپ۔ ٹو۔ ڈیٹ سوٹنگز اور شرٹنگز کا کام ...خوش اسلوبی اور معقول اُجرت پر کیا جاتا ہے۔ آپ صاحبان ایک دفعہ ہماری دوکان ...لا کر آزمائش کا موقعہ دیں +

نوٹ:۔ طلباء کو خاص رعائت

...ار مدان اینڈ برادرز بن بازار گوالمنڈی۔ لاہور

گہری نیند کا لطف

...ینس کی حیرت انگیز ایجاد ولیسٹن (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے ...دی کو سنگھانے سے وہ ایک گھنٹہ کے لئے گہری نیند سو جائے گا۔ اور ہلانے جلانے سے بھی ...جاگے گا +

قیمت صرف نو روپے (۹؍) محصول ڈاک آٹھ آنے (۸؍)

...ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو تو ریکشن (Raction) سونگھائیے +

قیمت صرف دو روپے (۲؍)

...نمونہ مفت نہیں مل سکتا۔ گارنٹی کی جاتی ہے کہ ولیسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان ...نہیں

...یسٹرن آرٹس اکاڈیمی نمبر ۴۵ P.W.L دہلی

سواستھ رکھشا

عام بیماریاں اور اُن کا علاج

بیماری سے بچے رہنا اس کی دوا کرانے سے زیادہ بہتر ہے۔ آدمی کو چاہیئے۔ کہ بیماری سے بچا رہے۔ اور ایسے ڈھنگ سے رہے جس سے بیماری اس کے پاس ہی نہ آئے۔ کیونکہ کہاوت ہے۔

"Prevention is better than cure."

ارتھات:۔ "بیماری کو دوا سے دُور کرنے کی نسبت اُس سے بچے رہنا اچھا ہے۔"

آدمی کو تندرست زندگی بسر کرنے کا علم ہونا جس قدر ضروری ہے۔ اُتنا بیماری کو دُور کرنے کا نہیں۔ جب کوئی خاص حادثہ پیش آجائے یا شدید بیماری ہو۔ تب تو ڈاکٹر کو ضرور بُلانا چاہیئے۔ لیکن عام معاملہ میں قدرتی دوا کرنی چاہیئے۔ اور بیماری کے اسباب ڈھونڈ کر اسے دُور کرنا چاہیئے۔ ہم یہاں کچھ عام بیماریوں کے وشئے میں لکھیں گے۔

سانس سے متعلقہ شکائیتیں

اس میں خاص کر سردی۔ زُکام۔ گلے کی سوزش سردرد۔ اور پھیپھڑے کے روگ ہیں۔ ان سب روگوں سے بچنے کے لئے صاف ہوا لینا کبھی کبھی گہرے سانس کھینچ کر پھیپھڑوں کو پھیلانا۔ اور ناک کے ذریعہ سانس لینا ضروری ہے +

جب سانس ناک کے ذریعہ لیا جاتا ہے۔ تو ہوا ناک کے ذریعہ جانے سے شُدھ اور گرم ہو جاتی ہے۔ اور اس میں جو جرمز اور دُھول کے ذرات ہوتے ہیں۔ وہ اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ اس کے برعکس منہ کے ذریعہ سانس لینے پر ٹھنڈی ہوا گلے کی اندر کی جھلی کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اور دُھول کے ذرے وہاں جمع ہو کر سوزش پیدا کر دیتے ہیں۔ اور نچلے حصے کی گلے کی کوڑی میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے کوڑی کے بڑھ جانے سے ناک اور کان کے راستے رُک جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے کے طور پر بہرہ پن کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس طرح سے گلے ناک اور کان کی سب شکائیتیں صرف ایک ہی سبب سے پیدا ہوتی ہیں۔ یعنی منہ کے ذریعہ سانس لینے سے +

سردی اور زُکام عموماً گرم پانی سے غسل کرنے کے بعد کمبل اوڑھ کر سو رہنے سے دُور ہو جاتے ہیں۔ گرم پانی سردی کو کھینچتا ہے۔ اور کمبل اوڑھ کر سو رہنے سے پسینہ نکلتا ہے۔ جس سے سردی دُور ہو جاتی ہے +

لیٹنے کا بستر بھی گرم ہونا چاہیئے۔ سوتے وقت گرم دُودھ یا چائے پی لینا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ اگر صبح حرارت محسوس ہو تو بستر کو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت ٹھنڈ لگ جانے کا اندیشہ رہتا ہے +

گلے کی سوزش دُور کرنے کے لئے بھی یہی اُپائے ہے۔ رات اور صبح کے وقت پانی سے گلے میں غرارہ کرنا فائدہ مند ہے۔ اس سے دھول کے ذرے دُور ہو جاتے ہیں۔ نزلہ کی حالت میں ناک کے ذریعہ نمک ملا پانی کھینچکر باہر نکالنا یا پانی کی بھاپ ناک کے ذریعہ لینا فائدہ مند ہے۔ اس سے ناک کا راستہ صاف ہو جاتا ہے +

سردرد کئی وجوہات سے ہوتا ہے۔ اگر سردی زُکام کی وجہ سے ہو۔ تو سردی کے دُور ہونے پر سردرد بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ اگر بند کمرے میں بیٹھنے کے سبب سر میں درد ہو تو صاف ہوا کھانے سے وہ دور ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی پڑھنے کی وجہ سے آنکھوں پر زور پڑنے سے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ اس حالت میں آنکھوں کی طرف دھیان دینا نہائیت ضروری ہے۔ آنکھوں کی دیکھ بھال کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اگر باریک کام یا چھوٹے حروف پڑھنے سے آنکھیں دُکھنے لگیں۔ تو ایسے کام سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ دھیمی روشنی میں نیز ریل وغیرہ سواری میں بیٹھے ہوئے نہ پڑھنا چاہیئے۔ تھکاوٹ کی وجہ سے اگر سر میں درد ہو۔ تو آنکھیں بند کر کے آرام کرنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے +

سردرد کی حالت میں خون زیادہ مقدار میں سر میں پہنچتا ہے۔ اگر اس طرف کے خون کے بہاؤ کو سر کو ٹھنڈے پانی سے دھو کر ہاتھ پیر کو گرم پانی میں بھگو کر کم کر دیا جائے تو بھی سر کا درد دُور ہو جاتا ہے۔ ستھرے اور ٹھنڈے پانی کے اندر آنکھوں کو کھولنے سے بڑا سُکھ ملتا ہے۔ ایسا کرنے سے آنکھوں کا درد دُور ہو جاتا ہے۔ دماغ کو ٹھنڈک پہنچتی ہے۔ ماتھے پر رُومال بھگو کر رکھنے۔ اور آنکھیں بند کر کے لیٹنے سے بھی سردرد کو آرام ملتا ہے +

ہاضمہ سے تعلق رکھنے والی شکائیتیں

ان میں دانتوں کی بیماریاں۔ بدہضمی اور دردِ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ بیماریاں دانتوں کو ٹھیک نہ رکھنے۔ جلدی سے بھوجن کرنے اور آسانی سے ہضم نہ ہونے والا بھوجن کرنے سے ہو جاتی ہیں +

دانتوں کو روزانہ دن میں دو بار صاف کرنا چاہیئے۔ بھوجن کو خوب چبا کر نگلنا چاہیئے۔ بھوجن ہلکا اور زود ہضم ہونا چاہیئے۔ جلدی کھانے سے بھوجن ہضم نہیں ہوتا۔ اسلئے تھوڑا تھوڑا بھوجن اچھی طرح چبا کر کھانا بہت اچھا ہوتا ہے۔ جس کو جلدی کھانے کی عادت پڑ جاتی ہے مشکل سے چھوٹتی ہے۔ بھوجن کرتے وقت دل بہلاؤ کی باتیں کرنی چاہئیں۔ اور لڑائی تکرار سے بچے رہنا چاہیئے۔ دل میں بے چینی پیدا ہونے کے باعث خون دماغ کی طرف کھنچنے لگتا ہے۔ جب کہ اُسے بھوجن کو ہضم کرنے کا کام کرنا چاہیئے تھا + (باقی آئندہ)

قدرتی زندگی

پُوری تندرستی اور طاقت حاصل کرنیکے لئے قُدرت کو کام کرنے دیجئے۔ زمانہ حال کی آرام پسند زندگی نے ہر ایک عورت و مرد کی وہ تمام طاقت زائل کر دی ہے۔ جو کہ قُدرتی طریقوں سے ہی حاصل کیجا سکتی ہے۔ بناوٹی طریقوں سے نہیں شباب کو پھر سے حاصل کرنیکے لئے جانداروں کے مُردہ غدودوں کا استعمال یا انجکشن کرانا صحت کیلئے نقصان دہ ہے اس مطلب کیلئے ایک ہی قُدرتی طریقہ ہے کُھلی ہوا۔ ورزش۔ اچھی خوراک اور اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو حاصل کرنیکے لئے وقتاً فوقتاً ایک قابلِ اعتبار قُدرتی طاقت پیدا کرنیوالی دوائی کا استعمال +

قیمت یکصد گولی چار روپے (للعہ) ۲۴ گولی ایک روپیہ (عہ)
درجہ خاص
یکصد گولی بارہ روپے
۲۴ گولی تین روپے۔

کرن جوانی ایک ایسی عمدہ رسائن ہے۔ جو تمام جسم کو تازہ کرنے اور اس میں طاقت بھرنے میں قُدرتی اثر رکھتی ہے +

کرن جوانی

قُدرتی طاقت حاصل کرنے کیلئے بہترین رسائن

امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سنیلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" کچی نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Founder M. Krishen

ओ३म्

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — عہ
برما — ...
غیر ممالک — دس شلنگ

جلد ۳۶ | لاہور اتوار:- ۳۱- کارتک سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۱۷- نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۴

مہرشی مہما

(از واجد ہندی)

تُو نے لگا کے نعرۂ توحید اے رشی — سویا ہُوا تھا ایک زمانہ جگا دیا

اِک آن میں اُتار دی ساری غنودگی — غفلت زدہ دِلوں سے تغافل اُٹھا دیا

صد آفریں کہ کر دیا سرشار دیانند — جامِ مئے توحید جہاں کو پِلا دیا

نادان تھا نہ رازِ حقیقت کو پا سکا — وائے تجھے بھی زہر عدو نے کھلا دیا

آئینہ وار جو کہ کدُورت سے پاک تھا — پرماتما نے تجھ کو وہ قلبِ صفا دیا

تیری نظر میں ایک تھے شاہ و گدا تمام — منصف مزاج تجھ کو خُدا نے بنا دیا

محو ہو گئی ہے صفحۂ ہستی سے چھوا چھوت — نامِ منافرت کو جہاں سے مٹا دیا

نردھن جنوں کو دولتِ جاوید کی عطا — بے آسروں کو تُو ہی نے ہے آسرا دیا

صلے اللہ اے آریو! مژدۂ انبساط! — بچھڑے ہوؤں کا میل رشی نے کرا دیا

ہر سُو سے آ رہی ہے صدا اوم اوم کی
نام اوم کا جہاں کی زباں پر چڑھا دیا

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Prakash Weekly
LAHORE

چنے ہوئے پھول

کوشش کے بغیر پڑھنا سننا سب فضول ہے۔ سب سے بڑی ہوشیاری اپنے عیب جاننا ہے۔ اپنے نقصوں کو ہمیشہ نگاہ میں رکھو۔ اور کمزوریوں کی تلاش رکھو۔ اوروں کی عیب جوئی مت کرو۔

بمقابلہ تقریر کے اپنے افعال سے اوروں کو اپدیش دینا بہتر ہے۔ دنیا کی ترقی میں اپنی ترقی سمجھو۔ اپنا جسم پبلک کی سیوا میں لگا دو۔ سوائے برائی کے کسی اور کو اپنا دشمن مت سمجھو۔ سب سے محبت کرنا بڑا اوصاف ہے اور لوٹنا بہترین کیفیت ہے۔ سب پرانیوں کو یکساں محبت کرنے سے مزہ ملتا ہے نہ کہ نفرت سے۔ اپنی ترقی کی خود کوشش کرو۔ آگے چلنے کی نت کوشش کرو۔ جب تک پچھلے پر حاوی ہو جاؤ۔ اپنے میں سے آوارگی کا حصہ نکال دو۔ پابندیٔ اوقات کرنی چاہیئے۔ کبھی لاپرواہ مت ہو۔

(شری ہنبیتی جی کرت "شعل ہدایت")

بکر وید　ادم　رگ وید

ویدامرت

سام وید　اتھرو وید

ओइम पूर्णात पूर्ण मुदचति पूर्णं पूर्णेन सिंच्यते
उत्तो तदद्य विद्याम यस्तत् परिषिच्यते । १० ८/२८

(اوم) پُورنات پُورنم اُدچتی پُورنم پُورنین سینچیتے اتو تدد ودیام یتت پری شنچیتے۔

لفظی معنی (پُورنات) سرو تنددیایک پرماتما سے (پُورنم) سمپُورن یہ جگت (اُدچیت) اُدے ہوتا ہے۔ (پُورنم) یہ پُورن جگت (پُورنین) پُورن پرماتما سے (سنچیت) سینچا جاتا ہے۔ (اتو تدد یدیام) ہم سے آج ہم جانیں گے۔ (یستتہ) جس پرماتما سے (تت) وہ جگت (پری شنچیتے) سینچا جاتا ہے۔

اکھروگان

جگ سمپُورن ایش نے۔ اُدبھت دیا رچائے
سینچیں پُورن ایش ہی۔ اِس کو دیا دکھائے

(۲)

کرے سنچالت ایش جو۔ جانے اس کو آج
سُکھوں کا بھنڈار وہ ہے وہی مہاراج

(ہنبیتی)

اُپنشدگان

منڈک اُپنشد

(۱۲)

اتدں کی بھانتی ناڑیاں۔ رتھ نابھی جُڑی سمان
ہردہ میں یہ آتما۔ ہوت پرگٹ سُجان

(۱۳)

رچیتر ہوت وکاس جب۔ پرگٹ آتما ہوئے
اوم کا سمرن جو کرے۔ پار کنارے سوئے

(۱۴)

جانے سب کو ساکھشی۔ مہا اُس کی جان
ہردہ میں وہ برہم ہے۔ مکتی دے بھگوان

(۱۵)

ہردہ کے آکاش میں۔ بیٹھا برہم مہان
من کی بھانتی اندریاں۔ دیہہ سنچالک جان

(۱۶)

آتما میں وچیر یہ جن۔ ہردہ وہاں ہوئے
پرکرتی میں رم رہا۔ دیکھے امرت سوئے

(ہنبیتی)

سخت سر درد میں
گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دُور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے۔ کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔
قیمت دس آنے (۱۰) فی شیشی

ایجنسی
لاہور: ہسپتال روڈ　لدھیانہ: اَلنکار اُوشدھالیہ کوچہ لاٹو مل

گوروکل کانگڑی فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ولسٹن (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجیئے۔ وہ ایک گھنٹہ کے لئے گہری نیند سو جائے گا۔ اور ہلانے جُلانے سے بھی نہیں جاگیگا۔
قیمت صرف دو روپے ۸ (۸/۲) محصول ڈاک: آٹھ آنے۔
اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو تو ریکشن (Raction) سونگھا دیجیئے۔ قیمت صرف دو روپے کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں مل سکتا۔ گارنٹی کی جاتی ہے کہ ولسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں۔

اِسٹرن آرٹس اکاڈمی نمبر P.W. 245 دہلی

گاؤکشی اور مسلمان

یدی آپ گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے۔ اور یہ جاننا ہے۔ کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس سمبندھ میں کیا وچار ہیں۔ اور گؤ ہتیا کو وہ کس لئے کتنا ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ تو میری پُستک گؤ ہتیا اور مسلمان منگا کر پڑھیئے۔ "پرکاش" لاہور نے زبردست سمالوچنا کی ہے۔ اس پُستک میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے عقلی اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔ اس پُستک کو ان گنت تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ مفت بانٹنے کے لئے یکمشت پچیس کتابیں خریدنے والے کو خصوصی کمیشن دیا جائے گا۔ قیمت ساڑھے بارہ آنے (۱۲/۳) فی کاپی معہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- سید مصطفیٰ احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ (یو۔پی)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۷
۳۔ مگھر

اوم
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)

۱۷۔ نومبر ۱۹۴۰ء

جلد نمبر ۳۶	دیانندابد ۱۱۶۔ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۴۴

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ

[...]ہور کا سالانہ جلسہ ایک طرح سے
[...]ں کیونکہ ۱۱۔ نومبر کی پرانہ سے یہ کہانت
[...]ہو گئی ہے۔ اور جلسہ تک جاری رہے
[...] شری سوامی کیولانند جی لاہور پہنچ
[...]سات سے گیتا کے وشے پر اُن کی
[...]ئے گی۔ یہ نشچے کیا گیا ہے۔ کہ ان
[...]ت ہوں کی بجائے آریہ سماج وچھووالی
[...]ہر کے اندرونی حقہ کے لوگ اس سے
[...]سوامی جی کی بانی میں رس ہے۔
[...]ے اُپدیش سنتے ہیں۔ وہ میرے
[...]تائید کریں گے۔ دوسرے ستھانوں
[...]کی بڑی دھوم رہی ہے۔ مجھے آشا ہے۔
[...]جی اس کا امرت پان کریں گے۔
[...]غالباً اس تاریخ سے جالندھر کے
[...]ن آچاریہ بھگت منگت رام جی
[...]ت لاہور پدھاریں گے۔ پرانتہ
[...]سمیہ ان کا سنکیرتن ہوا کرے گا۔
[...]ہوں کے ہال میں اور سائینگ
[...]ے پہلے۔ پچھلے ورشوں میں
[...]ں پورے بھن بھن وشیوں پر
[...]رہی ہیں۔ اس ورش کانفرنسوں
[...]ی گئی ہے۔ نگر کیرتن حسب معمول
[...]مبر کی شام کو ہوگا۔ ۳۰۔ نومبر اور
[...]اُتسو ہوگا۔ اس میں آریہ سماج
[...]کمانا بھاگ لیں گے۔ دو نئی باتیں
[...]ے ہو گئی ہیں۔ ایک یہ کہ ۳۰۔ نومبر
[...]یووک سمیلن ہوگا۔ "پرکاش" کے
[...]ت ہی ہے۔ کہ راج گورو دھریندر
[...]یووک پریشد کی اور سے پنجاب
[...]ہار۔ گت ورش آریہ کمار سمیلن
[...]اس کے پردھان راجگورو جی
[...]ہوں نے اوشیک سمجھا۔ کہ اپنا یہ
[...]شا کر آریہ سماج میں لانے کے لئے
[...]ہائت ہے۔ کہ پنجاب آریہ سماج
[...]جہاں دوسرے پرانتوں
[...]یہ کمار سبھائیں ہیں۔ وہاں پنجاب

میں ان کی سنکھیا بہت کم ہے۔ اور پھر نہ ان کا اپنا سنگٹھن ہے۔ اور نہ وہ آریہ کمار پریشد سے سمبندھت ہیں۔ پنجاب کے آریہ یووکوں کو جگانے۔ اور انہیں ان کا کرتویہ جتلانے کے لئے اُنہوں نے پنجاب کا دورہ شروع کیا ہے۔ انہیں پنجاب کے یووکوں سے ایک اور شکایت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ آریہ کمار پریشد کی پریکشاؤں میں بہت کم بھاگ لیتے ہیں۔ آریہ پریشد کی اور سے بہت ورش آریہ سماج کے دھارمک گرنتھوں سے پریکشائیں ہوتی ہیں۔ اور ان میں دوسرے پرانتوں کے ہزاروں ودیارتھی سمّلت ہوتے ہیں۔ کنتو شوک ہے۔ کہ پنجاب سے بہت کم یووک ان پریکشاؤں میں بیٹھتے ہیں۔ یہ پریکشائیں اس لئے ہیں۔ کہ یووکوں کو اپنے دھرم گرنتھوں کے پٹھن پاٹھن کا ابھیاس ہو جائے۔ میں راجگورو جی کی اس اچھا کا سمرتھن کرتا ہوں۔ کہ پنجاب کے آریہ یووکوں کو ان پریکشاؤں میں شامل ہونا چاہیئے۔ مجھے اُمید ہے۔ کہ آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو پر جو آریہ یووک سمیلن ہوگا۔ وہ نہایت سپھل اور شاندار ہوگا۔ اور نہ صرف ودیارتھیوں کو آریہ سماج میں لائے گا۔ بلکہ انہیں ان کے کرتویہ سے بھی خبردار کرے گا۔

آریہ سماج لاہور کے اُتسو پر ایک آریہ بھاشا سمیلن بھی ہوگا۔ آریہ بھاشا کا پرچار آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ کنتو اس سمیہ اس سمیلن کی اس لئے بھی ادھک آوشکتا ہے۔ کہ ہماری بھاشا پر چاروں طرف سے پرہار ہو رہے ہیں۔ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہاں کی وزارتیں تو اُردو کی خاطر اس کا گلا گھونٹ رہی ہیں۔ لیکن جن صوبوں میں کانگریس وزارتیں رہ چکی ہیں۔ ان میں بھی اقلیتوں کے ساتھ انصاف کی آڑ میں ہندی کو نقصان پہنچایا جاتا رہا ہے۔ ان صوبوں میں۔ جہاں کہ مسلمان بھی اُردو نہیں جانتے۔ فارسی لپی کو دیوناگری لپی کے برابر درجہ دیا گیا ہے۔ ہمارے پنجاب میں ہندی کو پرے دھکیلنے کے لئے کئی پرکار کے یتن کئے جا رہے ہیں۔ اور سرکاری سکولوں میں رکاوٹیں ڈال بھی دی گئی ہے۔ اگر ہم اس کی رکھشا کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں وشیش پربندھ کرنا ہوگا۔ اور اس آریہ بھاشا سمیلن کو اس پربندھ کا پہلا قدم سمجھنا چاہیئے۔ اس کا پردھان پد سویکار کرنے کے لئے لیجسلیٹو اسمبلی مدھیہ پرانت کے سپیکر اور ساروودیشک سبھا کے پردھان شری گھنشیام سنگھ گپت جی سے پرارتھنا کی گئی ہے۔

آریہ سماج کے اُتسو پر ایک اور سمیلن بھی ہوگا۔ اور وہ ان دونوں سے کہیں زیادہ اوشیک ہے۔ وہ "انٹی پاکستان سمیلن" ہے۔ وہ یکم دسمبر کو ایک بجے بعد دوپہر ہوگا۔ اور دلّی کے پرمکھ نیتا اور مرکزی اسمبلی کی کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر شری اَنے جی اس کے پردھان ہوں گے۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ پاکستان کا وشے اس سمیہ سارے دیش کا وشے بن رہا ہے۔ باقی تمام جماعتیں اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر چکی ہیں۔ ساروودیشک سبھا ہندوستان بھر کے آریوں کی شرومنی سبھا ہے۔ وہ بھی اس کے متعلق اپنا مت پرگٹ کر چکی ہے۔ لیکن آریہ سماج نے کسی وسیع پیمانہ پر اس کے خلاف اپنی آواز نہیں اٹھائی۔ یہ سمیلن اس لئے کیا جا رہا ہے کہ دیش کو معلوم ہو جائے۔ کہ دوسری دیش بھگت جماعتوں کی طرح آریہ سماج بھی آریہ ورت کے حصے ٹکڑے کرنے کی دلیش گھاتک سکیم کے خلاف ہے۔ آریہ سماج آریہ ورت سے اپنا وشیش سمبندھ مانتا ہے۔ رشی دیانند کے گرنتھوں میں آریہ ورت کی مہا وشیش روپ سے ورنن کی گئی ہے۔ آریہ ورت آریوں کی جنم بھومی ہی نہیں۔ ان کی پُنیہ بھومی بھی ہے۔ ہمارے رشی منی آدی مہاتما اسی دیش میں ہوئے۔ سُدھارک اور نیتاؤں کا پرادربھاو یہیں ہوا۔ اور یہیں سے پرکاش دوسرے دیشوں میں پہنچا۔ آج اسی آریہ ورت میں اندھکار پھیلانے کا یتن کیا جا رہا ہے۔ کوئی اور جماعت اسے برداشت کرے تو کرے۔ آریہ سماج کیسے کر سکتا ہے۔ اور اب تو دوسری جماعتیں بھی پاکستان کا ورودھ کر رہی ہیں۔ آریہ سماج اس لحاظ سے پیچھے ہے۔ اس کا کرتویہ ہے۔ کہ اس ورودھ میں شامل ہو۔ یہ وشے ایک لحاظ سے پولیٹیکل ہے۔ اور ایک لحاظ سے نہیں۔ اس لحاظ سے نہیں۔ کہ گورنمنٹ کا اس سے کوئی سمبندھ نہیں۔ اس نے اس سمیہ تک اس کے حق میں یا خلاف کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ اور پولیٹیکل اس لئے ہے۔ کہ اس کا دیش کے

حیدرآباد ستیا گرہ کے پرمکھ ڈکٹیٹر شری نارائن سوامی جی کی سروت کرشٹ رچنا
ورگیہ اپنشد

حیدرآباد ستیا گرہ میں شری نارائن سوامی جی نے جب پہلے جتھے کا نیتریتو کیا۔ تو انہیں ساڑھے چھ ماس گلبرگہ جیل میں رہنے کا اوسر ملا۔ تبھی انہوں نے اس ایکانت میں چھاندوگیہ اُپنشد کی سرل ٹیکا لکھی۔ جو آب سُندر روپ میں چھپ کر تیار ہے۔ چھاندوگیہ اُپنشد سب اُپنشدوں میں سرشریشٹھ مانی جاتی ہے۔ ادیکا گرچت ہے چھاندوگیہ اُپنشد کی سرل ٹیکا لکھی ... کہ آتما اور پرماتما کا کیا سمبندھ ہے ... سب سے مکھیہ وشیش ... کیونکہ اس کا مکھیہ وشے ... اس میں وستار سے بتایا گیا ہے ... جنہیں سمجھنے کے لئے جگیاسو پرشوں کو بہت اچھا رہتی ہے ... اور وہ کیسے حل ہو سکتی ہے؟ اسی طرح اس پستک میں ... سرل بنا دیا گیا ہے۔ اس ... سبھی اُپنشدوں سے سرل ہے۔ پرا یہ سبھی کٹھن ستھلوں پر سرل ... کر یاٹھک اوشیہ اس کی پرشنسا کریں گے۔ ایک بار اوشیہ اس گرنتھ رتن کو پڑھ دیکھیں ... نے اپنی سرل ... کپڑے کی پکی جلد سہت مولیہ کیول ساڑھے روپے (۳)

آریہ ڈائری (ہندی) سنہ ۱۹۴۱ء قیمت ۶
راجپال اینڈ سنز۔ آریہ پستکالیہ۔ انارکلی لاہور

حیدرآباد کا مطالبہ

کیا حیدرآباد کے مسلمانوں کو مسلمانانِ ہند پر اعتقاد نہیں - جو اپنی ریاست کے لئے پُورن سوراجیہ کا مطالبہ کر رہے ہیں ؟ مسلمان ہندوستان میں ایک "پاکستان" قایم کرنا چاہتے ہیں - کیا حیدرآباد کے مسلمانوں کو اس میں رہنا منظور نہیں - جو اپنے لئے علیحدہ پاکستان مانگ رہے ہیں ؟ یا وہ سمجھتے ہیں - کہ ہندوستان میں تو پاکستان بنتا بنے گا - ہم اپنا کیوں کھوئیں ؟

پچھلے دنوں مسٹر جناح کے آدیش کے انوسار اسلامی ممالک کے تحفظ کے لئے دُعا کی گئی - حیدرآباد کے مسلمانوں نے سوچا کہ گنگا بہہ رہی ہے - کیوں نہ ہم بھی ڈبکی لگائیں - چنانچہ انہوں نے اسلامی ممالک میں حیدرآباد بھی شامل کر لیا - باسی کڑھی میں اُبال آیا - اور حیدرآباد میں "یوم دُعا" کے ساتھ "یوم حیدرآباد" بھی منایا گیا - اور یہ قرارداد منظور کی گئی کہ -

" سلطنتِ حیدرآباد چونکہ ایک خود مختار سلطنت ہے - اس لئے حکومتِ برطانیہ اندرونی مسائل میں مشورہ یا ایما کے نام سے ہر قسم کی مداخلت ترک کر دے - اور بلا تاخیر وہ تمام مقبوضات جو حیدرآباد نے امدادی فوج کے اخراجات کے لئے بطور جاگیر - انعام یا بطریق پٹہ حکومتِ برطانیہ کو دئے ہیں - وہ دولتِ آصفیہ کو واپس کر دے "۔

اس میں فرض کر لیا گیا ہے - کہ حیدرآباد ایک اسلامی ریاست ہے - اور ہمیشہ رہے گی - حالانکہ وہاں کی آبادی نوّے ۹۰ فیصدی ہندو ہے - اور یہ جو کچھ ہو رہا ہے دس فیصدی آبادی کی طرف سے ہے - نوّے ۹۰ فیصدی آبادی کا مشورہ لئے بغیر - لیکن مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہیئے - کہ اقلیت کی حکومت بہت عرصہ نہیں چل سکتی - کشمیر میں نہیں - تو حیدرآباد میں بھی نہیں - اقلیت خود بخود دینا منظور نہ کرے گی - تو اکثریت لے لیگی - ریاست حیدرآباد کی اصطلاح میں حیدرآباد کے باشندے مُلکی ہیں - اور دوسرے غیر مُلکی - مجھے حیرت ہوتی ہے - جب میں غیر مُلکی مسلمانوں کو یہ کہتے پاتا ہوں - کہ حیدرآباد کا مطالبہ منظور ہونا چاہیئے - اس کے معنے یہ کہ وہ حیدرآباد کو پاکستان کا حصہ بنانا نہیں چاہتے - کوئی پوچھے - کہ اگر آریہ سماج اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے ستیاگرہ کا مجاز نہیں - تو یہ لوگ ریاست کے اندرونی معاملات میں دخل دینے والے کون ؟ لیکن وہ دے رہے ہیں - اور اس طرح دے رہے ہیں - گویا خداوند تعالےٰ نے ہندوستان بھر کی آبادی کے سیاہ وسفید کے اختیارات انہیں دے رکھے ہیں - ریاست حیدرآباد میں کانگرس خلافِ قانون جماعت ہے - پچھلے دنوں چار کانگریسیوں نے مہاتما گاندھی کی آگیا سے اورنگ آباد میں ستیاگرہ کیا - اس پر بنگال پراونشل مسلم لیگ نے اس ستیاگرہ کی مذمت کی قرارداد پاس کی ہے - اور مہاتما گاندھی سے کہا ہے - کہ "خبردار جو حیدرآباد کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا" - اس قسم کی دھمکیاں ہمارے ستیاگرہ کے دوران میں بھی ملتی رہی ہیں - لیکن جب حیدرآباد کی ہندو پرجا بیدار ہو گئی - یہ سب دھری رہ جائیں گی - آریہ سماج زندہ سلامت ہے - تو اس کے بیدار ہونے میں دیر نہیں *

(دکرشن)

ورتمان ہی نہیں آنے والے شاسن پر پربھاو ہے - نیا کانسٹی ٹیوشن کیا ہو ؟ اس کا رِچنا کرتے ہوئے یہ پرشن اُٹھے گا - کہ بھارت ایک ہے یا ایک سے زیادہ ؟ اگر اس کے کچھ حصے ہندوستان کے نام سے پرسدھ ہوں - اور کچھ پاکستان کے - تو اس کا پرماتما ہی رکھشک ہے - اور اس کا نیا ودھان نِشچت کرنا آسان کام نہیں - کنتو یدی بھارت ایک ہے - اور اس میں کسی پرکار کی تقسیم نہیں ہو سکتی - تو اس کے نئے کانسٹی ٹیوشن کی ترتیب میں زیادہ مشکل کا سامنا نہ ہوگا - میں اس سوال کو اتنا پولیٹیکل نہیں سمجھتا - جتنا کلچرل - بھارت دیش کی چیر پھاڑ درحقیقت بھارتیہ سنسکرتی پر کٹھار گھات ہے - میں اسے ہندو اور مسلمان کا سوال نہیں سمجھتا - بلکہ ان لوگوں کا جو اپنی جنم بھومی کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں - اور ان کا جو یہ کسی اوستھا میں برداشت نہیں کر سکتے - ایک طرف مسلمانوں کا گروہ ہے - چاہے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو - جو ہندوستان کو دو ۲ حصوں میں تقسیم کرنا چاہتا ہے - اور دوسری طرف ہندو - سکھ - عیسائی - پارسی - اور اُن مسلمانوں کا گروہ ہے - جو سمجھتے ہیں - کہ ہندوستان ایک ہے - اور ناقابلِ تقسیم ہے - اور اُسے اسی حالت میں رہنا چاہیئے - کشمکش ہے تو ان دو میں - اور جدوجہد ہے تو ان دو میں - یہ فرقہ وارانہ سوال نہیں - کیونکہ ایسے مسلمانوں کی کمی نہیں - جو ہندوستان کی تقسیم کے ویسے ہی خلاف ہیں - جیسے کہ دوسرے ہندوستانی - یہ تو ایک طرح سے آزادی اور غلامی کی کشمکش ہے - وہ لوگ جو اپنی ماتری بھومی کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں - وہ اس کی چیر پھاڑ کے حق میں نہیں ہو سکتے - اور جو لوگ اس کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں - انہیں سمجھ لینا چاہیئے - کہ اس حالت میں ان کی ماتری بھومی ہمیشہ کسی نہ کسی غیر طاقت کی غلام رہے گی - پاکستان ایک ناقابلِ عمل درآمد سکیم ہے - یہ نقصان دہ ہی نہیں - بلکہ شر انگیز بھی ہے - یہ اس لیکھ کا وشے نہیں - اس لئے میں اسے چھیڑنا نہیں چاہتا - آج تو میں آریہ پُرشوں کو کیول یہ بتانا چاہتا ہوں - کہ آریہ سماج لاہور اپنے اُتسو پر ایک "انٹی پاکستان کانفرنس" کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہونے لگا ہے - پنجاب بھر کے آریوں کو چاہیئے - کہ اس میں سمّلت ہو کر اس کو سپھل بنائیں - مجھے اُمید ہے - کہ اس کی سپھلتا آشا تیت ہوگی - اُتسو کا سمپورن پروگرام پھر پاٹھکوں کے سامنے رکھا جانے لگا - اس سمیہ میں اس لیکھ کو ایک ودنتی نویدن کے ساتھ ختم کرنا چاہتا ہوں - وہ یہ ہے - کہ آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس بھی ہوگا - اس کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے - کہ سبھا کے گت وارشک ادھیویشن میں سبھا کے آدھین سنستھاؤں کا بجٹ سویکار نہ ہو سکا تھا - اس کا ہیتو نام یہ ہے - کہ سویکرتی کی آشا میں سادھارن کام چلایا جا رہا ہے - کنتو کوئی ودھیش کام ہاتھ میں نہیں لیا جاتا - پراتی اوشیک ہے - کہ ان سنستھاؤں کے بجٹ سویکار ہوں - اور یہ تبھی سمبھو ہے - جب سبھا میں کورم ہو جائے - گت دو ورشوں سے کورم ٹوٹ رہا ہے - پہلی بار تو اس لئے کہ پرتی ندھی سدسیوں کو اس سمیہ حیدرآباد ستیاگرہ کے سوا کچھ نہ سوجھتا تھا - اس لئے جب مجھے جو اس سمیہ بطور ڈکٹیٹر حیدرآباد جانے والا تھا ایڈریس پیش کیا جانے لگا - تو سبھا سدوں کو سبھا کی کسی اور کارروائی میں ویشیش دلچسپی نہ رہی - اور گت ورش اُداسینتا کے کارن - میرا آریہ سماجوں سے بھی نویدن ہے - اور پرتی ندھی مہاشیوں سے بھی - کہ اس ورش کورم کو پورا کرنا ان کا کرتویہ ہے - آریہ سماجوں سے میرا نویدن یہ ہے - کہ وہ دیکھیں - کہ اُن کے پرتی ندھی سبھا کے آگامی ادھیویشن میں سمّلت ہوتے ہیں یا نہیں - اور پرتی ندھیوں سے یہ کہ اوشیہ وہ سمّلت ہوں - اور یدی کسی ویشیش ہیتو سے سمّلت نہ ہو سکتے ہوں - تو انہیں چاہیئے - کہ تیاگ پتر دے دیں - تاکہ آریہ سماجیں ان کے ستھان پر کسی ایسے سجن کو اپنا پرتی ندھی بنا دیں - جو ادھیویشن میں سمّلت ہو سکے - ادھیویشن سے غیر حاضر رہنے سے تو یہ کہیں اچھا ہے - کہ ستھان رِکت رہے - کیونکہ اس صورت میں کورم پورا ہونے میں مدد ملے گی - پرتی ندھی مہاشے سبھا کے اجلاس میں شامل ہو کر نہ صرف اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے - بلکہ سبھا کی ایک بھاری ضرورت پوری کریں گے *

(دکرشن)

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی وَید کو صدمہ

لاہور کے پرسدھ وَید اور آریہ سماج وچھو والی کے پردھان پنڈت ٹھاکر دت جی ملتانی کو پھر کبھی سنتاپ اپنی دھرم پتنی کے وِیوگ کا صدمہ برداشت کرنا پڑا ہے - اُن کی دھرم پتنی کچھ دنوں سے بیمار تھیں - یہ بیماری اُن کی جان لے کر ہی ٹلی - ہمیں اس دُکھ میں پنڈت جی سے دِلی ہمدردی ہے - پرماتما سوُرگباشی آتما کو سدگتی پردان کریں یہی پرارتھنا ہے -

برہما میں "پرکاش" کا داخلہ بند

پچھلے دو تین مہینوں سے برہما کے خریداروں کو اخبار باقاعدہ نہیں مل رہا تھا - جس کی شکایت ہندو منتخب و غیرہ انہوں نے ہم سے کی - لیکن اس بے قاعدگی کی وجہ ہماری سمجھ میں نہ آئی - کیونکہ یہاں سے اخبار یہاں سے نہایت احتیاط اور باقاعدگی سے بھیجا جاتا تھا - آخر معلوم ہو گیا کہ اخبار گراہکوں کو کیوں نہیں ملتا ؟ ہمیں مطلع کیا گیا ہے - کہ رنگون میں سنسر کی ڈیوٹی ایک مسلمان کے سپرد ہے - جو تعصب کی وجہ سے آریہ اخباروں کو بِلا وجہ روک لیتا ہے - ہمیں معلوم نہیں یہ اطلاع کہاں تک درست ہے - لیکن یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے - کہ سنسر "پرکاش" کو آگے نہیں جانے دیتا - نہ ہمیں واپس بھیجتا ہے - کیونکہ ایک خریدار کے نام بھیجا گیا وی - پی ریمارک کے ساتھ واپس آ گیا ہے :-

"Returned by Censor to the sender."

"پرکاش" پر سنسر کی یہ پابندی سمجھ میں نہیں آئی - کیونکہ پرکاش فجی - برٹش سنٹرل - برٹش ایسٹ افریقہ - سوازی لینڈ کے خریداروں کو باقاعدہ مل رہا ہے - ہم حکومت برہما سے خط و کتابت کر رہے ہیں - تا فیصلہ رشی نمبر بابت ۲۰/۲۶ اکتوبر بھیجنا ملتوی کر دیا گیا ہے *

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...مبلی کیلئے ۲ دو اہم ریزولیوشن

...لیٹو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ...کے لئے ایک ڈیپنیسٹ ممبر کی طرف ...دو لیشنز کا نوٹس دیا گیا ہے۔ ...میں فرقہ دارانہ اتحاد کے کام کو تقویت ...رنے کے لئے آئندہ بجٹ میں ایک ...ص کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ گورنمنٹ ...م سرکاری کارخانے جاری کرنے ...کروڑ روپیہ قرضہ لیا جائے۔

...دو اہم و مفید ہیں۔ اور کی بھی ایک ...کی طرف سے ہی گئی ہیں۔ اس لئے ...جانا ممکنات سے ہے۔ مگر گورنمنٹ ...ور کسی دوسرے کاموں کی طرف ...میں شک ہے۔ پہلی تجویز تو ...کر جائے۔ مگر فی الحال دوسری کے ...کی توقع نہیں ہو سکتی۔

پچاس فی صدی

...سنٹرل اسمبلی میں فنانس بل پر ...نے مولانا ظفر علی خاں نے فرمایا۔ ...مسلم لیگ خبر کرا دو صوبوں دونو ...پچاس فی صدی کی نمائندگی بنا پر ...ہندوستانی قوم کے چالیس ...کی آزادی کے راستہ میں ...کبھی نہیں ہو سکتی۔ قطع نظر اس ...پچاس کو کوئی ایسی تجویز منظور کرنے ...ایں۔ جس میں ملک کی اکثریت ...انصافی کی گئی ہو۔ صاف ظاہر ...راستے میں اگر کوئی رکاوٹ ...کی بے جا ضد۔ وہ بیس فی ...لئے پچاس فی صدی کا مطالبہ ...نے ہیں۔ اگر ان کی طرح ...کو بھی پچاس پچاس فی صدی کا مطالبہ ...اکثریت کے پلّے کیا رہ جاتا ہے؟

...قتل کی وارداتیں

...کے پولیس نظم ونسق کی ...معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۳۹ء ...وارداتیں ہوئیں۔ بخلاف اس ...ایسی وارداتوں کی تعداد صرف ...گنا زیادہ۔ صوبہ کے ...پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ...لوگ۔ جرائم کی روک تھام ...سراغ لگانے میں تعاون نہیں ...کہ فرقہ پرست مسلم لیڈروں

نے مسلم عوام میں بدترین قسم کی فرقہ پرستی کا زہر پھیلا رہا ہے۔ جس کا اثر دُور ہوئے بنا صوبہ میں امن و قانون برقرار نہیں رہ سکتے۔

اچھا ہُوا!

اچھا ہُوا جو گورنمنٹ نے اخبارات کے نام ایناده حکم واپس لے لیا۔ جو اس نے ابھی جاری کیا تھا۔ اور جس کے ماتحت اخبارات کی آزادی ختم ہو گئی تھی۔ اس حکم کی ضرورت بھی نہ تھی۔ پریس ایکٹ کے ماتحت سرکار کے اختیارات کچھ کم وسیع نہیں۔ اور کوئی کسر تھی۔ تو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ نے پوری کر دی ہے۔ ایڈیٹر اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ وہ قانون کی خلاف ورزی کیوں کرنے لگے؟ ہم گورنمنٹ کو اس کے اس دانشمندانہ اقدام پر مبارکباد دیتے ہیں۔

مسلمانانِ حیدرآباد کا مطالبہ

ایک طرف ہندوستان کو پاکستان بنانے کی تجویز ہو رہی ہے۔ تو دوسری طرف مسلمانانِ حیدرآباد اپنی ریاست کے لئے مکمل آزادی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کیا حیدرآباد کے مسلمان اس "پاکستان" میں نہیں رہنا چاہتے جو مسٹر جناح بنانا چاہتے ہیں؟ لیکن شاید وہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ہندوستان تو پاکستان بننے سے رہا۔ کیوں نہ اپنے گھر کو ہی پاکستان بنا لیں؟ مسٹر جناح کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے۔ حیدرآباد میں جب "یوم دعا" منایا گیا۔ تو حیدرآبادی مسلمانوں نے اس کے ساتھ ہی "یوم حیدرآباد" بھی منایا۔ اور یہ قرارداد منظور کی۔ کہ:۔

"سلطنتِ حیدرآباد چونکہ ایک خود مختار سلطنت ہے۔ اس لئے حکومت برطانیہ اندرونی مسائل میں مشورہ یا ایما کے نام سے ہر قسم کی مداخلت ترک کر دے۔ اور بلاتاخیر وہ تمام مقبوضات جو حیدرآباد نے امدادی فوج کے اخراجات کے لئے بطور جائزانعام یا بطریق پٹہ حکومت برطانیہ کو دئے ہیں۔ وہ دولتِ آصفیہ کو واپس کر دے۔"

اس میں فرض کر لیا گیا ہے۔ کہ حیدرآباد ایک اسلامی ریاست ہے۔ اور ہمیشہ رہے گی۔ حالانکہ وہاں آبادی ۹۰ نوّے فیصدی ہندو ہے۔ اور یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ دس فی صدی آبادی کی طرف سے۔ ۹۰ نوّے فی صدی کا مشورہ جانے بغیر۔ لیکن مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اقلیت کی حکومت بہت دیر نہیں چل سکتی۔ کشمیر میں نہیں۔ تو حیدرآباد میں بھی نہیں۔ اقلیت خود بخود دینا منظور نہیں کرے گی۔ تو اکثریت خود لے لیگی۔

رومانیہ میں زلزلہ سے تباہی

رومانیہ میں اس ہفتہ زلزلہ کے ایک ہی جھٹکے نے تباہی مچا دی۔ علاوہ عمارتوں و مویشیوں کے نقصان کے دو ہزار جانیں ضائع ہو گئی ہیں۔ ٹرکی کے بعد رومانیہ میں قدرت کے اس قہر پر ہمیں افسوس ہے۔ اور اس کا شکار ہونے والوں کے سمبندھیوں سے دلی ہمدردی۔

مہاتما نارائن سوامی حیدرآباد میں

نظام گورنمنٹ نے مہاتما نارائن سوامی پر جو سروادھیکاری حیدرآباد ستیاگرہ کے ریاست میں داخلہ پر پابندی لگا رکھی تھی۔ جسے اس نے اب اُٹھا لیا ہے۔ اس کا یہ اقدام مبارکباد کا مستحق ہے۔ کیا ہم اُمید کریں۔ کہ وہ ان آریہ اخباروں کے داخلہ پر سے بھی پابندی اُٹھا دے گی۔ جن پر کہ اس نے ستیاگرہ کے دنوں میں لگائی تھی۔

مسٹر چیمبرلین چل بسے!

مسٹر نیول چیمبرلین سابق وزیر اعظم برطانیہ کچھ روز کی علالت کے بعد ۹۔ نومبر کو چل بسے۔ آپ نے اپنے زمانہ اقتدار میں دُنیا کا امن برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ اس مقصد کے لئے وہ تین بار ہٹلر سے ملنے بھی گئے۔ لیکن ہٹلر کی جارحانہ ذہنیت نے ان کی یہ خواہش پوری نہ ہونے دی۔ جب اس نے ایک کے بعد دوسرا ملک ہڑپ کر لیا۔ تو وہ بدنام ہو گئے۔ آخر کار اُنہیں جنگ کا اعلان کرنا پڑا۔ لیکن عدم تیاری کی حالت میں۔ ان کی پالیسی ناکام رہی۔ اس کے ساتھ ہی ان کا اقتدار بھی ختم ہو گیا۔ کیا عجب جو ناکامیوں نے ہی ان کی شمع زندگی کو بجھایا ہو؟

پنجاب ہریجن کانفرنس لائلپور

۹۔۱۰۔ نومبر کو لائلپور میں چودھری جگ لال سابق وزیر بہار کی صدارت میں پنجاب کے ہریجنوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں ہریجنوں نے آئندہ مردم شماری میں خود کو ہندو لکھوانے کا فیصلہ کیا۔ اس پر کچھ سکھوں نے جو خود کو اچھوت کہتے تھے گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ نہ صرف سبجیکٹس کے اجلاس میں بلکہ کھُلے اجلاس میں بھی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہریجن اپنے آپ کو سکھ لکھوائیں۔ کانفرنس کی طرف سے ان کے اس افسوسناک رویہ کی مذمت کی گئی۔

اُمید کرنی چاہیئے۔ کہ دلت ہریجن غیر ہندوؤں کے شر انگیز پروپیگنڈا سے متاثر نہ ہوں گے۔ اور اگلی مردم شماری میں اپنا دھرم ویدک۔ فرقہ آریہ۔ اور بھاشا ہندی ہی لکھوائیں گے۔

راجگورو دھریندر شاستری کا دورہ

آنریبل یوتھ کانگریس کے نمنترن پر راجگورو پنڈت دھریندر شاستری پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی پنجاب کا دورہ کرنے کے اُدّیش سے ۹۔ نومبر کو لاہور پدھارے۔ آریہ بھائیوں نے ان کا ہاردک سواگت کیا۔ ...

اہل حدیث اور گئو کشی

(از جناب مصطفےٰ احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" - لکھنؤ)

میں نے تحفظ گاؤ کے موضوع پر ۲۲۔ ستمبر ۱۹۴۰ء کے اخبار "پرکاش" میں ایک مضمون شائع کرایا تھا۔ جس میں پیغمبر اسلام کی اس حدیث کو کہ

"لحم البقرۃ داءٌ و لبنہا دَوَاءٌ و سمنہا شفاءٌ"

کو تحقیقی روشنی میں پیش کیا تھا۔ اس حدیث کا مستند حدیث میں شمار ہے۔ مختلف الفاظ میں مختلف راویوں سے مروی ہے۔ اور شیعہ سنی دونوں کی کتب احادیث میں موجود ہے۔

میرے اس سیدھے سادے اور صداقت سے بھرے ہوئے مضمون کے جواب میں ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مدیر "اہل حدیث" نے ۱۱۔ اکتوبر کی اشاعت میں ایک مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے۔ جو اس قدر ڈھیلا، پھسپھسا اور دلائل کے اعتبار سے کمزور ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی شخصیت کے سے بزرگ کے قلم سے ایسے کمزور مضمون کی ہرگز توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ مضمون میں اتنی قوت بھی نہ تھی۔ کہ وہ مجھے جواب لکھنے پر مجبور کرتی۔ اسی لئے اب تک میں نے اس کے جواب کی طرف توجہ نہیں کی۔ لیکن میرے بعض کرم فرماؤں نے مجھ پر تقاضا کیا۔ اور اس سلسلہ میں توجہ دہانی کے کئی خطوط موصول ہوئے۔ چنانچہ چند سطور سپرد قلم کر رہا ہوں۔

اخبار "اہل حدیث" نے جواب کا بالکل نیا عنوان اختیار کیا ہے۔ میرے مضمون کی بنیاد مندرجہ بالا حدیث تھی۔ جسے میں نے مختلف راویوں سے نقل کر دیا تھا۔ چونکہ حدیث حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے۔ اس لئے مدیر "اہل حدیث" کو اتنی جرائت تو ہو نہیں سکی۔ کہ وہ اس کی صحت سے انکار کر دیتے۔ اور اسے وضعی اور موضوع بتاتے۔ لیکن موصوف کو گئوکشی کی حمایت بہرحال مقصود تھی۔ اس لئے اُن کے لئے واجبات سے تھا۔ کہ وہ میرے نظریہ کی مخالفت ہی کرتے۔ کے "بیچاریوں کی کوشش" کے عنوان سے اٹھائی کالم ضرور سیاہ کر ڈالیں۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ:-

"آریہ اخبار "پرکاش" مورخہ ۲۲۔ ستمبر میں کسی نام نہاد شیعہ نامہ نگار کا ایک مضمون درج ہوا ہے۔ جس میں گائے کے گوشت کے متعلق چند اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ جن کو پیغمبر اسلام کی حدیثیں بتایا گیا ہے"۔

میں نے اپنے مضمون میں کہیں یہ نہ بتایا تھا۔ کہ میں مذہباً شیعہ ہوں یا سُنی۔ لیکن نامعلوم ایڈیٹر "اہل حدیث" کو یہ کیسے معلوم ہو گیا۔ کہ مضمون کا لکھنے والا شیعہ ہی ہے؟

میری سمجھ میں یہ بھی نہ آ سکا۔ کہ اُنہوں

اصول و نظریات کا سختی سے پابند ہوں۔ اور اپنے مقام پر خود کو راسخ الاعقیدہ شیعہ سمجھتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ مدیر "اہل حدیث" کو یہ شبہ اس لئے ہوا ہو۔ کہ میرا مذکورہ مضمون کسی حد

یورپ کا نوجوان

— تین پائی کا لوہا ہندوستان سے لے جاتا ہے۔ اور چھ روپیہ سے لے کر ایک ہزار روپیہ کی گھڑی اسی تین پائی کے لوہے سے تیار کر کے ہندوستانی نوجوان کے ہاتھ بیچ دیتا ہے۔ اس لئے خوشحال ہے۔

— دیگر ملکوں سے بھی دولت سمیٹ کر اپنے گھر دولت سے بھر دینے کے راز اور حکمت عملی سے خوب واقف ہے۔ اور پروپیگنڈا کے راز بھی خوب جانتا ہے۔ اس لئے باعزت شاہانہ زندگی بسر کرتا ہے۔

— پانچ سیر روپیہ کی روئی ہندوستان سے خرید کرتا ہے۔ اور اُس کو صنعت و حرفت کا جامہ پہنا کر ایک سیر روپیہ کی واپس کو ٹا دیتا ہے۔ اس لئے دولت دُنیا سے متمتع اور مالا مال ہے۔

— آثار قدیمہ کی تلاش اور تلاش نباتات کیلئے جان جوکھوں میں ڈال کر ہمالیہ جیسے بلند ترین پہاڑ کی چوٹیوں کے سفر کا عزم بالجزم کر کے دولت کے ڈھیر لگا کر شہنشاہی کرتا ہے۔

— سائینس کا عالم اور حکمت کا فاضل ہے۔

— اپنی قوم اور ملک کی فلاح اور بہبودی چاہتا ہے۔ اور اپنے وطن اور ملت پر فدا ہو کر آپس میں ہر ایک کا حاجت روا ہے۔ اس لئے آسمانِ حکومت پر پرواز کرتا ہے۔

— آئندہ ماں بننے والی بچیوں کو اعلےٰ تعلیم دے کر ان کی ایجادات پر فخر کرتے ہوئے ان کو موجدوں میں شمار کرتا ہے۔ اور ان کو ایجادات کے زیور سے مزین کرتا ہے۔

ہندوستان کا نوجوان

— اس کا دلیش قسم قسم کے جواہرات اور معدنیات سے بھرا پڑا ہے۔ مگر یہ بھُوکا سوتا اور بھُوکا اُٹھتا ہے۔ چونکہ اپنی غفلت اور جہالت کی وجہ سے کاریگر بن کر روپیہ کمانا نہیں جانتا اس لئے محتاج بنا ہوا ہے۔

— اپنے گھر کی حفاظت اور خبر گیری کرنا بھی نہیں جانتا۔ بلکہ گھر پھونک کر تماشا دیکھنا اس کی فطرت میں داخل ہے۔

خود غرض واقع ہوا ہے۔ صرف اپنے کام سے کام ہے۔ اپنے ساتھیوں کی بہبودی کا اسے دھیان نہیں۔

— روئی کی کاشت کرتا ہے۔ لیکن پانچ سیر فی روپیہ کے حساب سے فروخت کرتا ہے۔ اور تھوڑے سے ہیر پھیر میں ایک روپیہ فی سیر کے حساب سے دوبارہ خرید کر مفلس و کنگال بن جاتا ہے۔

— اپنے گھر میں قدرت کی پیدا کی ہوئی قیمتی جڑی بوٹیوں کو نہایت بے دردی سے اپنے پاؤں تلے روند دیتا ہے۔ چونکہ گھر کی چار دیواری سے قدم نکالنا سخت دشوار ہے۔ اسلئے محکوم و غلام ہے۔

کوک شاستر کا پریمی اور اس میں لکھے ہوئے نسخوں کا عامل اور شراب افیون کا عادی ہے۔

— مشروبات بد کا شیدائی بن کر تباہی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ اور اپنے بھائی کا گلا کاٹنے سے دریغ نہیں کرتا۔ ہاتھ سے کام کرنے میں شرم محسوس کرتا ہے۔

— آئندہ ماں بننے والی بچیوں کو اعلےٰ تربیت اور مفید تعلیم سے جاہل رکھکر جہالت کی ڈگری حاصل کر کے ان کے ہاتھ پاؤں ناک کان چھلنی بنا کر اقتصادیات کا خون کرتے ہوئے خطرناک زیورات کا مظاہرہ کر کے ان کی جان جوکھوں میں ڈال دیتا ہے۔

نے مجھے "نام نہاد شیعہ" کیوں لکھا ہے؟ کیا انہیں میرے تشیع میں کوئی شبہ ہے۔ نہیں میں نام نہاد شیعہ نہیں ہوں۔ بلکہ تمام شیعی

تک شدھ ہندی بھاشا میں لکھا ہوا تھا۔ اور روا جاً ابھی ہندی کوئی مسلمان لکھنے کا عادی نہیں ہے۔ اس لئے غالباً یہ خیال پیدا ہوا

پاکستانی خطرہ کیسے ختم ہو؟

لیکھک :- ڈاکٹر محمد اللہ جنگ ایم - ایل - اے سابق پارلیمنٹری سیکرٹری (یو - پی)

الپ سنکھیکوں سے ادھیکار

میرا ترک تو بالکل دوسرا ہی ہے - وہ یہ کہ جب ۹ کروڑ دیکتیوں کا کوئی سمپردائے کسی یوجنا کو پورن کرنے پر تُل ہی جائے گا - تو اسمجھ بھی سمجھ ہو جائے گا - میں چاہتا ہوں - کہ میرے دیش واسی بھی اس سمسیا پر اسی درشٹی سے دھیان دیں - کیا کسی نے کبھی جرمنی سے یہودیوں کا نکالا جانا سمجھ سکا تھا - سپین سے مسلمانوں کا انت - ایشیا مائنر اور یورپ میں جن سنکھیا

بری ورتن آدمی کیا کبھی سمجھ سکا گیا تھا - اتہاس میں آپ جیسے انیک اُداہرن ہیں - جب پر سپر کے ست بھید نے ایک راشٹر سے آشچریہ جنک کام کرائے ہیں - اس لئے ہمارے دیش کی جو ورتمان پرستھتی ہے - اس کو شانتی اور دھیریہ کے ساتھ سمجھنے کی میں پرارتھنا کرتا ہوں - آشا ہے - کہ میرے پاٹھک میری ان باتوں پر وچار کریں گے ٭

ہمیں ایک ایسی یوجنا تیار کرنی چاہیئے - جس کے دوارا دونو جاتیاں اپنے من بھید دل

کا شانتی پورن سمجھوتہ کر سکیں - میرا کانگریس میں وشواس ہے - میرا مہاتما گاندھی میں اور بھی ادھک وشواس ہے - میرا وشواس ہے - کہ آج بھی ایک ساہس پورن اُچت تھا یہ شوچیت اگلے قدم کے اُٹھانے سے بھی بگڑی بات بن سکتی ہے ٭

نئی یوجنا کا پریوگ

ہم نے اب تک الپ سنکھیکوں کے ساتھ جو ویوہار کرنا سیکھا ہے - اُسے ہمیں بھلا دینا چاہیئے - ایک راشٹر ہونے کے ناطے ہمارا یہ پہلا کرتویہ ہے - کہ ہم الپ سنکھیکوں کی سنسکرتی کے سنرکھشن - ان کی آرتھک استھتی کو اچھا بنا کر - ان کی یتھوچت تتھو پورن ادھکاروں کے لئے کافی گارنٹیز دے کر اور اُن کی بھاشا تتھا لپی کی دیکھ بھال کی جانچ تتھا دونوں کی سویکرتی سے الپ سنکھیکوں میں اپنا وشواس پیدا کرنا چاہیئے - ہمیں راشٹر یہ ہونے کے ناطے الپ سنکھیکوں کو وشواس دلا دینا چاہیئے کہ ان کو سمان ادھیکار اور کرتویہ شاسن میں پردان کئے جاویں گے ٭

یہ چند ضروریتیں ہیں جن کا پریوگ ترنت کیا جانا چاہیئے - جب تک ہم ان کا پریوگ اپنے دینک جیون میں نہ شروع کر دیں گے - تب تک کتنا ہی دیرگھ نشچے - پرتگیا یا بہانہ ہماری آنترک پرستھتی کو کبھی سلجھا نہیں سکتا ٭ پنا ہتک اور اپنے پچھلے ریکارڈ کو مانتے ہوئے ایکتا کی بات کرنا پرد ٹھیا ہی ہے - یدی ہم سچے راشٹر یہ ہیں تو ہمیں دوسروں کو شکشا دینے کی بجائے ایسا نتین سُمرنا شروع کر دینا چاہیئے ہمیں سندو جاتی میں بہت سے گاندھی اور جواہروں کی ضرورت ہے ٭

شبھ سماچار

آریہ بھائیوں - "پرکاش" کے پریمیوں اور مہتہ جی کے مِتروں کو یہ جان کر پرسنتا ہوگی - کہ ان کے ہاں ۷ - نومبر کو رات کے بارہ بجے پُتر اُتپن ہوا ہے - بچہ اور اس کی ماتا دونو سوستھ اور سکشل ہیں ٭

خط و کتابت کرتے سمیہ چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ٭ (مینیجر)

TILAK HOSIERY

ESTD. 1919

TRADE MARK

سو فی صدی خالص اُون

عُمدہ کوالٹی

تلک ہوزری کی خصوصیت ہے!

برانچیں:

انارکلی بازار لاہور

ہال بازار امرت سر

کنیاٹ پیلیس - نیو دہلی

سمیہ بھارت ورش میں کیا ہو رہا ہے -
یہاں تھوڑے سے ستھان میں ورنن ہوں -
آن لوگوں میں سے ہوں - جن کا وشواس
لیں کی ادیوستھا پُورن سمپتتی ہا اور
شکتیوں کا کارن ہماری ہی تُور رکھتا
ہے - انیک جاتیہ سنستھائیں - جو
ے کے ورُدھ ہیں - ہمارے
کی پاگل پن تتھا دیو الیہ پن کی ہی
ہیں ٭
ت سمپردائیوں میں اس پرکار
ں کا استیتو اس بات کو ظاہر کرتا
سنستھاؤں کے نیتا راج نیتک
جو ادھر کے الوشان - آدیہ نہیں
ہندو مہا سبھا - مسلم لیگ - ہندو
سنستھائیں راشٹریتا کی پرکھ
یں سے سنگرہ میں ہماری
ڈیموٹک ہیں ٭

...ستانی سکیم

پاکستانی یوجنا پر بڑا مواد تو
- وہ بھی بھارت کے طرفہ
راشٹی کون کا ہی بری نام ہے -
اندولن اور کچھ نہیں - کیول
ہندو نیتاؤں پر وشواس
اد کا ہی سوروپ ہے ٭
تک میں جانتا ہوں پاکستان
یت یوجنا نہیں ہے - اس
یہ نہیں - کہ مسلم سمپردائے میں
بھی زوردار بھاگ ہے - جو اس
یوگنا پر سندیہ کرتا ہے -
ات نشچیت ہے - یدی
ندو لیگ - سکھ لیگ - اور
سنستھائیں اسا شنٹر یہ تھا
اندولن چلاتی رہیں گی -
اندولن بھی بڑھتا ہی رہے
گا ٭
پاکستان کی یوجنا کے
یں بڑھ رہی ہیں - کچھ آدمیوں
کہ یہ نہ تو آرتھک ہے -
نیتک درشٹی کون سے ہی
اس کی اسمبھوتا کے
ٹکڑے دکھائے گئے ہیں -
کہ یہ اسلام ورودھی
سیتا - میں اس سمسیا کو
لوں سے نہیں دیکھتا -
پر مانوں کا کھنڈن کرتے
نہیں ہے ٭

کامیابی کے گر

نیو آورلینز کے ایک مشہور و معروف بزرگ جان ڈانلکی کی قبر پر مندرجہ ذیل نصیحتیں کندہ ہیں۔ تاکہ نوجوان لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں:-

(۱) ہمیشہ یاد رکھو۔ کہ ہماری زندگی کا دار و مدار محنت پر ہی ہے۔ اور محنت کرنا اپنے بس کی بات ہے۔

(۲) وقت دولت ہے۔ اس کا ایک پل بھی ضائع نہ کرو۔ پھر یہ واپس نہ آئے گا۔ چاہے تم اس کے لئے کتنے ہی روپیہ لٹاؤ۔

(۳) دوسروں کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرو۔ اور ہر لمحہ کو اچھے کام میں لگاؤ۔

(۴) جو کام آج ہو سکتا ہے۔ اسے ہرگز کل پر اٹھا نہ رکھو۔ وہ کل کبھی نہ آئے گی۔ اور تمہارا کام ویسے ہی رہے گا۔ اور کبھی نہ ہو سکیگا۔

(۵) جو کام تم خود کر سکتے ہو۔ اس کے لئے کبھی دوسروں سے مت کہو۔ اور نہ امداد کی توقع رکھو۔

(۶) جو چیز تمہاری نہیں ہے۔ اور جس چیز کے تم اہل یعنی قابل نہیں ہو۔ اس کی خواہش مت کرو۔ پہلے اس قابل بنو۔ پھر حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

(۷) کسی بھی چیز کو کمتر یا حقیر ہرگز نہ سمجھو۔

(۸) جو شے نایاب ہے۔ اسے فضول ہرگز ضائع مت کرو۔

(۹) پیدا کرو۔ کھوؤ مت۔

(۱۰) تمہاری زندگی کے تمام کام باقاعدہ ہونے چاہئیں۔

(۱۱) ہمیشہ اسی کوشش میں رہو۔ کہ تم سے دوسروں کی بھلائی ہو۔ اور کسی کو ناراضگی کا موقعہ نہ دو۔

(۱۲) نہ کنجوس بنو۔ اور نہ فضول خرچ۔

(۱۳) کسی چیز کے خریدنے سے پہلے اس کی قیمت کے متعلق دو چار مرتبہ ضرور سوچ لو۔

(۱۴) دولت اتنی قیمتی نہیں جتنا وقت۔

(۱۵) سادہ زندگی بسر کرو۔ سادہ خوراک کھاؤ۔ سادہ لباس پہنو۔

(۱۶) آخری وقت تک کام سے جی نہ چراؤ۔

(۱۷) اگر تم کام سے جی چراؤ گے۔ تو کامیابی تم سے دور بھاگے گی۔

(۱۸) اپنے فرائض کو ادا کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کرو۔

(۱۹) جو کام کرو۔ دل لگا کر کرو۔

(۲۰) محنت تمہیں کامیابی کے سنہری مندر تک پہنچانے کے لئے ایک مضبوط سیڑھی ہے۔

وہ سمیہ اور سیکھنیوں وواما ادھر بڑھتی جا رہی ہیں۔ آج کی ناری چکیلے گہنوں۔ کھوجن۔ دستروں اور پریم بھری چکنی چپڑی باتوں سے سنتشٹ ہونے والی ناری نہیں ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

استری جگت

بھارتیہ استریاں اب پرتنتر نہیں رہ سکتیں!

(لیکھکہ:- شری شیلی کماری بی۔ اے)

سنتابدیوں سے غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی استری جاتی نے سوتنترتا کے اس یگ میں اپنے ویکتیو اور استتو کی پرشوں دوارا سویکرتی کے لئے آواز اٹھائی ہے۔ استری جاتی پر خاص کر بھارتیہ استری سماج پر دیرگھ کال تک بھاری انیائے جاری ہوتا چلا آیا ہے۔ وہ ہر طرح سے دبی کچلی اور پرش کی ادھینتا کا شکار بنا دی گئی ہیں۔ پرش سماج نے انہیں کیول داسی اور کام واسنا کی پورتی کا سادھن سمجھ رکھا ہے۔ یہاں تک کہ استریاں بھی بہت کال تک اپنے کو ان کی داسی اور پتی کو دیوتا مانتی رہی ہیں۔

پرنتو آگے چل کر ناری ہردہ نے بھی ودروہ کیا۔ اس میں یہ بودھ آگیا۔ کہ وہ پرش کے ہاتھ کی پتلی نہیں۔ ورن جیون سنگنی اور سہیوگنی ہیں۔ مسلم کال سے پہلے بھارتیہ ناری کا جو روپ تھا۔ وہ آدرش کے اتکرشٹ تم روپ کا نمونہ تھا۔ پرش اور اس کے بیچ کا سمبندھ پاشوک نہیں تھا۔ مانو یہ تھا۔ اس کا جیون جگہ پتی کی اچھا۔ واسنا اور انیائے کی دھری پر نہیں گھومتا تھا۔ وہ ولاس اور دیہی رس کی ساگری نہ سمجھی جاتی تھیں۔ بلکہ وہ کل دیوی۔ کل لکشمی۔ گرہ لکشمی اور اردھانگنی سمجھی جاتی تھیں۔ مسلم کال آیا۔ اور ناری کو شاسکوں کے ولاس کا شکار ہونا پڑا۔ ناری کے روپ اور استتو کی رکشا کے لئے پردہ کا ادشکار کیا گیا۔ آگے چل کر یہی استریوں کے لئے گھاتک سدھ ہوا۔ انہی سے اسے پنگو اور بھیرو بنا دیا۔ کنتو آج زمانہ بدل گیا ہے۔ ناری نے اتساہ کے ساتھ اس گھرنت پرتھا کو ٹھکرانا آرمبھ کر دیا ہے۔ اب پرش دھرم ہمارا چاہے سیتو اور پتی ہو۔ گھر کے چکیلے پردوں میں ڈھک کر انہیں نہیں رکھا جا سکتا۔ ناری جیون میں بھی ایک نوین چیتنا اور جاگرن کی لہر آگئی ہے۔ اور اب وہ پردہ جو تھا کو سمول نشٹ کر دینا چاہتی ہیں۔

وواہ کا بندھن وواہ کو ہی لیجئے۔ مدھیہ ورگ کی استریوں سے نمو درو ورگ کی ناریوں کی استھتی کہیں اچھی ہے۔ وہ آرتھک درشٹی سے پتی کے آدھین نہیں ہیں۔ اور پتی سے من نہ ملنے پر سوتنتر ہو کر اسے چھوڑ سکتی ہیں۔ اس کے وپریت مدھیہ ورگ کے پرش تو سماج کے اتنے کرپا پاتر ہیں۔ کہ استری کے جیوت رہتے ہوئے بھی وہ جتنے وواہ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ یدی انہیں پتنی کے مردہ ہو جانے کے پشچات کسی انیہ پرش کا ابھاس تک مل جائے۔ تو اس استری کا ادھ پتن اور درگتی ہی سمجھئے۔ سماج کی درشٹی میں یہ وچار نی اور بھرشٹا ہے۔ آج وواہ اس لئے نہیں ہوتا۔ کہ وواہ کے پوتر سوتر میں بندھ کر جیون منزل کو سادھنا۔ سہیوگ اور آنند کے ساتھ پار کیا جاوے۔ ورن وواہ اپنے اتکرشٹ تم لکش سے گر کر ایک سودا ہو گیا ہے۔ اس دوشت ونشاکت وواہ سنسکار نے ناریوں کی اشکشا اور دیکھنا ہینتا کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ پرش پیسے کے زور پر ہم ناریوں کے سوتنتر ویکتتو کو کچل کر اپنی اچھاؤں اور آکانکشاؤں کی چیز کو جڑنا چاہتے ہیں۔

پرنتو آج آدھونک شکشا کی سہائتا سے اس نے اپنے ادھیکاروں اور مالوبیہ دائتوں کے سمجھنے کی کشمتا پراپت کر لی ہے۔ یدیہ ابھی ابھی ادھک سے ادھک شکشت استریوں میں بھی اتنا ساہس نہیں آیا۔ کہ وہ ڈنکے کی چوٹ پر سماج کو ٹھکرا کر اپنی مانسک پرورتی کے انوسار چلیں۔ پھر بھی جن میں پاشچاتیہ شکشا کے اس انتن کا سماولیش ہو گیا ہے۔ وہ سماج کی پراچین روڑھی گت پرتھاؤں کو دور کر رہی ہیں۔ آج کی ناری پورن وکاس اور وواہ پرتھا میں سدھار۔ اور سماج کے سارے انیائے اور نرشنس ساماجک نیموں کو چھن بھن کر دینا چاہتی ہیں۔ دیشوں کا نیم ہے۔ کہ پرستھتیوں کے انوسار وچاروں کی انبھنی ہوتی ہے:

نئی دنیا استریاں اس سمیہ جس اور جا رہی ہیں۔ اس کی استھت ادشیکتا ہے۔

مختصر افسانہ

انصاف

ایک رات قیصر شاہی میں دعوت ...
ایک آدمی آیا۔ اور اپنے آپ کو شہزاد...
پیش کیا۔ تمام مہمان اس کی طرف دیکھنے ...
دیکھا۔ کہ اس کی ایک آنکھ باہر نکل آئی ...
سے خون بہہ رہا ہے۔
شہزادہ نے اس سے پوچھا۔ "تم ...
اس نے جواب دیا۔ "میں ایک پیشہ ...
آج شب جب کہ چاند ابھی طلوع نہیں ہوا ...
ساہوکار کی دوکان توڑنے گیا۔ لیکن غل...
گھر میں داخل ہو گیا۔ جونہی میں کھڑکی میں ...
کے کر گئے گھبرا کر ٹکرایا۔ اور میری آنکھ پھوٹ ...
اب میں اس جولاہے کے معاملہ میں انصاف ...
یہ سن کر شہزادے نے جولاہے کو ...
صادر کیا۔ کہ اس کی ایک آنکھ نکال دی ...

لطیفے

(۱)
شیخ صاحب کا تعصب ہے جو ...
آدونٹ موجود ہے پھر دل ...

(۲)
جب پیشوا نے اپنا ...
اپنے مزے کو سب نے ...

(۳)
تعلیم دختراں سے یہ امید ...
ناچے دلہن خوشی سے ...

(۴)
ان سے بیوی نے فقط ...
یہ نہ بتلایا کہاں رکھی ہے ...

ہر گھر میں یہ چرچا ہے
شباب
مستورات کے
جوانی اور حسن

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...انصاف تقاضا

...بولا ...اے شہزادے! آپ کا یہ فیصلہ درست ... میری ایک آنکھ نکالی جانی چاہیئے۔ لیکن میرے کام ... دونو آنکھوں کی ضرورت ہے۔ تاکہ میں اس کپڑے ... دونو اطراف دیکھ سکوں جسے میں بُنتا ہوں۔ میرے پڑوس ... موچی ہے۔ جس کی دونو آنکھیں سلامت ہیں۔ اس ... میں ان دونو کی ضرورت نہیں"۔

...سُن کر شہزادے نے موچی کو طلب کیا۔ وہ آیا۔ اور ... دو آنکھوں میں سے ایک نکال دی گئی۔

اس طرح انصاف کا تقاضا پورا ہو گیا۔

...کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" ایک نہایت موزوں ... اخبار ہے۔ اُجرت نہایت واجبی۔ ایک بار کے لئے ... ایک بار کے لئے ۸؍ تین بار کے لئے تین روپے۔ اور اس سے ... ہر بار کے لئے صرف آٹھ آنے فی ہر بار۔ (مینجر)

---

(۵)
پیٹ مصروف ہے کلرکی میں
دل ہے ایران اور ٹرکی میں

(۶)
خدا کی راہ میں اب ریل چل گئی اکبر
جو جان دینا ہو انجن سے کٹ مرو اک دن

(۷)
مس نرس میں بھی ناصح نہیں ہوں قوم کا خادم
بندوں کو فقط آس ہے تنخواہ کہاں ہے؟

(۸)
قوم کے غم میں ڈنر کھاتے ہیں حکام کے ساتھ
رنج لیڈر کو بہت ہے مگر آرام کے ساتھ

(ادھیاتم سُدھا)

اُپاسک پربھو سے کیسے پریم کرتے ہیں؟

(از پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم۔ اے)

ओ३म् इमे हित ब्रह्मकृत: सुता सचा मधौ न मक्ष आसते। इन्द्रे कामं जरितारो वसूयवो रथे न पादमादधु:

اس منتر کی پہلی پنکتی میں شہد کی مکھی کی اُپمادے کر بتایا گیا ہے۔ کہ اُپاسک لوگ کس پرکار ایشور سے پریم کرتے ہیں۔ مدھو مکھی سنسار بھر کے پُشپوں سے کھینچ کھینچ کر شہد اکٹھا کرتی ہے۔ وہ شہد کسی وشیش ستھان پر جمع نہیں کرتی۔ کہیں نہ شہد کے کنوئیں ہیں نہ شہد کی کانیں ہیں۔ پرنتو شہد سمست پُشپ ورگ میں اوت پروت ہے شہد کی مکھی کا کام ہے۔ کہ پرتیک پُشپ میں گھس کر اُس سے شہد کا سنچیہ کرے۔ یہ سنچت شہد مکھی اپنے چھتے میں ساودھانی سے جمع کرتی ہے۔ اور اس کی رکھشا میں رت رہتی ہے۔ یہ اس کی جیون کی کمائی ہے۔ یہ مدھو ہے۔ میٹھا ہے۔ سرس ہے۔ سسواد ہے۔ اس سے اس کی ترپتی ہوتی ہے۔ یہ آنند دائیک ہے۔

ایشور اُپاسنا کا حال بھی مدھو مکھی جیسا ہے۔ ایشور کسی ایک وشیش ستھان پر وراجمان نہیں ہے۔ کہ وہاں جاکر اس سے مل لیں یا اُس کے درشن کر لیں۔ ایشور تو سارے سنسار میں اوت پروت ہے۔ جیسے مدھو مکھی پُشپوں سے رس کھینچتی ہے۔ اسی پرکار اُپاسک سنسار بھر کے پدارتھوں کا نریکشن کرکے اس میں سے ایشور کے گنوں کا سنچیہ کرتا ہے۔ اور اپنے من رُوپی چھتے میں اس کو سُرکھشت رکھتا ہے۔ یہی اُپاسک کا مدھو ہے۔ یہی رسوں کا رس ہے۔ جس پرکار مکھی نے "مدھو" یا شہد کو "سَت" ارتھات کھینچا ہے۔ اسی پرکار اُپاسک نے ایشور کے گنوں کا سمست جگت کے نریکشن دوارا سنچیہ کیا ہے۔ مدھو کھینچنے سے مکھی کا نام مدھو مکھی ہے۔ "مکش" دھاتو کا ارتھ ہے۔ جمع کرنا سنچیہ کرنا۔ اکٹھا کرنا۔ "مکش" نام شہد کی مکھی کا اس لئے پڑا۔ کہ وہ شہد کھینچ کر اکٹھا کرتی ہے۔ "مدھو" کا نام مدھو اس لئے ہے۔ کہ وہ میٹھا ہے۔ من کو اچھا لگتا ہے۔

اُپاسک کا نام "برہم کرت" اس لئے ہے۔ کہ وہ برہم ارتھات ایشور کے گنوں کا سنچیہ کرتا ہے۔ سنسار کے سب پدارتھوں سے نکلتا ہے (Abstracts) اور گن سنگھم کے سمیپ بیٹھتا ہے۔ یا (आसते) بیٹھتا ہے۔ مدھو مکھی کو شہد سے پریم ہے۔ اُپاسک کو بھی اُپاسناؤں سے پریم ہے۔ کیونکہ اُپاسنائیں ہی اُن سب گنوں کا سنگرہ ہے۔ جو اُپاسک نے اپنی جیون یاترا میں "سَت" ارتھات کھینچے ہیں۔

منتر کی دوسری پنکتی میں "رتھ" کی اُپما دی گئی ہے۔ اُپاسکوں کو اُپاسنا کا رس لیتے لیتے اس سے پریم ہو جاتا ہے۔ وہ "वसूयव:" ارتھات سمپتی کے اِچھک ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ "जरितार:" اُپاسک بنتے ہیں۔ اور ایشور کے آشرے کو ہی سب کچھ سمجھ کر اس پر منڈھا ہو جاتی ہے۔ جس پرکار یاتری رتھ کو درڑھ سمجھ کر اس پر پَیر رکھتا ہے۔ اسی پرکار اپنی جیون یاترا کا اُت کرشٹم اور سندر سادھن سمجھ کر اُپاسک بھی ایشور کے اٹل آشرے کا اولمبن کرتا ہے۔ اُپاسک کے لئے ایشور رتھ کے سمان ہے۔ رتھ میں دو گُن ہیں۔ وہ "گھر" کے سمان آشرے داتا ہے۔ اور یاترا میں اُسے آگے بھی لے جاتا ہے۔ ایشور کا آشرا لینے سے منش کو ناٹ کا لک سکھ بھی ملتا ہے۔ اور جیون یاترا میں بھی اُتّم اُنتی ہوتی ہے۔

وید میں مدھو اور رتھ کی دو اُپمائیں دے کر چار باتوں کو درشت کیا ہے۔

(۱) جگت کے نریکشن سے ایشور کے گُنوں کا بودھ ہوتا ہے۔

(۲) یہ گُن مدھو کے سمان آنندی دینے والا ہے۔

(۳) رتھ کے سمان ایشور کا اولمبن رکھشا کا ستھان اور رکھشا کا ہیتو ہے۔

(۴) رتھ کے سمان جیون کو وکست کرنے والا اور اُنّت کرنے والا ہے۔

اسلامی دُنیا کی سیر

مرزا صاحب اور تفسیر قرآن

"کسی ایک اِنسان کی تفسیر بھی اس کے علم کے لحاظ سے مکمل کہلا سکتی ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ روزانہ ہمیں نئے سے نئے علوم ملتے رہتے ہیں۔ اور یہ تو میری حالت ہے۔ انبیا جو خاص طور پر مؤید من اللہ ہوتے ہیں۔ ان کے علوم تو بہت ہی غیر محدود ہوتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگر قرآن کریم کی کوئی تفسیر لکھتے۔ تو بھی ہزاروں باتیں رہ جاتیں۔ ہزاروں مطالب تشنۂ تکمیل رہتے۔ اور ہزاروں باتیں ایسی ہوتیں جو آپ بیان نہ کر سکتے۔ کیونکہ تفسیر محدود چیز ہے۔ اور قرآنی علم غیر محدود ہے۔ اسی واسطے آپ نے قرآن کریم کی کوئی مستقل تفسیر نہیں لکھی"۔

(روزنامہ "الفضل" قادیان ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

مسئلہ قیامت اور اسلامی فرقے

"مسئلہ قیامت مسلمانوں میں ایسا مسلّم اور منشرح ہے کہ کسی اسلامی فرقہ کو اس سے انکار نہیں۔ لیکن فرقہ بہائیہ نے اپنی غرض کے ماتحت جس طرح اور باتوں میں کھینچا تانی کی ہے۔ اسی طرح مسئلہ قیامت کو بھی زیرِ مشق بنایا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے نئے فرقے یا قریب العہد زمانہ میں پیدا شدہ فرقے جو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں۔ اور ماننے والے مان لیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں قادیانی فرقہ اور دوسرے وجہ پر خاکسار اس دعویٰ کا بیّن ثبوت ہیں"۔

(ذیل حدیث "امرتسر" یکم نومبر ۱۹۴۰ء)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Company
Karachi

جریان الرحم اور لیکوریا کا یقینی علاج عرصہ ۳۶ سال سے استعمال ہو رہا ہے
ڈیدہ راج لالہ سرداری لال صاحب مینجنگ ڈائرکٹر اور طبی مشیر کمپنی ہذا کی خاص ایجاد ہے
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)
...پال رجسٹرڈ
ملنے کا پتہ: شفاخانہ آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گلی بازار [illegible]
قائم شدہ ۱۹۰۵ء

ایک دلچسپ ادھونک کہانی

(گذشتہ سے پیوستہ)

گرہجویٹ بیوی کے دھیکار

(از کُماری چندر کرن چھایا)

انتا نے پورے دو گھنٹے کے ترک دوارا سدھ کر دیا۔ کہ کرشن بہاری کا جوج ایک دیکھنی گت دستو ہے۔ اور شالکا اُدگھاٹن ایک سادھارن چیز۔ اس کا مہتو اس سے ادھک ہے۔ امولیہ کو وہیں چلنا چاہیئے۔ اور مسز سے چھما مانگ لیں۔

پرنتو ترک میں ہار کر بھی امولیہ نے کرشن بہاری مہتر کے یہاں جانے کا ہی نشچے کیا۔ کتنا پاگل پن تھا۔ انتا چڑ گئی۔

"تو میں تو نہ جا سکوں گی مسٹر شکلا کے یہاں"۔۔۔ وہ بولی ۔۔۔ "میں مس داس کو وچن دے چکی ہوں"۔

"تمہاری اچھا"۔۔۔ امولیہ نے اُداسین سوّر میں اُتر دیا ۔۔۔ "تو میری اور سے چھما مانگ لینا مس داس سے۔ میرا جانا تو وہاں نہ ہو سکیگا"۔

کرودھ سے بھری ہوئی انتا بندو کو لے کر چلی گئی۔ امولیہ اپنے مترکے گیا۔ جاتے سمیہ انتا امولیہ سے کہہ گئی تھی۔ مسٹر شکلا کے یہاں سے سیدھے گھر نہ جا کر مسز داس کے یہاں سے اُسے ساتھ لیتے ہوئے جائیں۔ پرنتو امولیہ نے آج یہ نہیں کیا۔ نررکتی سے بھرا من لئے وہ سیدھا گھر آ گیا۔

انتا گھر نہیں تھی۔ سُونا سُونا گھر اُسے کاٹ کھانے لگا۔ تو اُٹھ کر بھیا کے یہاں چلا گیا۔

بہت رات بیتے رُدّ پا کے ہاتھ سے بنے امرت سے بھوجن کر پیٹ بھرے پر بھی کھا کر وہ گھر لوٹا۔ ابھیمان سے اوپر تک بھری انتا اس رات امولیہ سے بولی نہیں۔ امولیہ نے منایا نہیں۔

(۵)

چھ دن سے امولیہ کا پتہ نہیں آیا تھا۔ انتا کی نیند اور بھوک جاتی رہی۔ یہ پہلا ہی اوسر تھا۔ کہ امولیہ کہیں باہر گیا ہو۔ اور چھ دن تک پتر نہ ڈالا ہو۔ طبیعت جب بہت گھبرائی تب وہ رُدّپا کے گھر گئی۔ شائد وہاں کوئی سماچار آیا ہو۔ اس آشا نے اُسے بھیل ٹھال کر وہاں پہنچا دیا۔

رُدّپا سویٹر بُن رہی تھی۔ انتا کے پوچھنے پر اس نے بتایا ۔۔۔ امولیہ کے لئے بُن رہی ہے۔

انتا کا من بھاری ہو اُٹھا۔ اُسے بُنائی کا شوق ہو سو بات نہیں۔ لیکن امولیہ یدی اس سے کہتا۔ تو کیا وہ بُن کر نہ دیتی۔

دو دو سلائیاں اُتار کر رُدّپا بولی ۔۔۔

"چلوں بھائی کی کھانا چڑھا دوں۔ نہیں تو نواب آتے ہی ہلہ مچا دیں گے"۔

"آج اتنی جلدی؟"

"ہاں۔ ابھی دوکان کا نوکر کہہ گیا ہے۔ کہ امولیہ نے فون کیا ہے۔ کہ چھ بجے پہنچوں گا۔ کھانا تیار ملے"۔

"ارے! انتا کے منہ پر سیاہی دوڑ گئی۔ مجھے پتہ تک نہیں۔ اور یہاں فون کیا ہے؟ وہ چوٹ کھائی ہوئی ناگن سی پلٹ کر کھڑی ہو گئی۔

"چلتی ہوں بھابھی"۔۔۔ اُس نے کسی پرکار آنسو پی کر کہا۔

"ہش! اب کیا جانے پاؤ گی۔ میں تو سوئم ہی نوکر بھیج کر بُلاتی۔ جب امولیہ یہاں آئے گا۔ تو کیا تو کہیں سے گری پڑی آئی ہے؟"

"نہ بھابھی۔ وہاں بندو شائد کھانا چڑھا چکی ہوگی"۔

"تو بھائی ایک دن بندو کے ہاتھ کی نہ سہی کھائی تو کیا ہوا"۔۔۔ رُدّپا نے بنانے کے خیال سے کہا ۔۔۔ "آج بھابھی کے ہاتھ کی بُری بھلی کھا لینا"۔

"نہ بھابھی۔ آج کے لئے چھما کرو۔ پھر کبھی"۔

ادھ اساہت دا کیہ کورڑ کے سوّر میں لپیٹ کر انتا سیڑھیاں اُتر گئی۔ خوب رونے کو من ہو رہا تھا اُس کا۔ سلائی مانو آنکھیں پھاڑ کر باہر آ رہی تھی۔ گھر آئی۔ تو مسز شرما کا نوکر آیا۔ پچھوایا تھا اُنہوں نے کہ سنیما چلو گی؟

"میری طبیعت اچھی نہیں ہے"۔ اُس نے نوکر سے کہا ۔۔۔ "اُن سے کہنا آج مجھے معافی دیں"۔

دو گھنٹے پیچھے رُدّپا نے بُلانے کو نوکر بھیجا۔ وہ گئی نہیں۔ بندو سے کہدیا۔ کہ کھانا نہیں کھاؤں گی۔ ایک پیالی چائے پی کر وہ پلنگ پر پڑ رہی۔

سات بجے امولیہ گھر آیا۔ کپڑے اُتارے بغیر شانت بھاؤ سے انتا سے بولا ۔۔۔ "بھابھی نے دو بار بُلایا۔ تم نہیں آئیں۔ سچ کہتا ہوں۔ گلے کی کھیر آپی لاجواب بنی تھی۔ کہ کیا بتاؤں"۔

"تبھی تو وہاں فون دوارا فرمائش ہوئی تھی"۔۔۔ انتا نے تیکھے سوّر میں کہا۔

"ارے نہیں بھئی۔ یہ بات نہیں تھی۔ میں نے سوچا۔ آج کل الیکشن کے دن ہیں۔ تم شائد ہی گھر پر ملو۔ اسی سے وہاں فون کیا۔ ورنہ چلنے کا وچار کرنا تھا۔ اسی سے پتر بھی نہ ڈال پایا"۔

اب ترک کرنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔

پھر دھیرے دھیرے سپتاہ کے آدھے دن سندھیا کا بھوجن امولیہ بھیا کے یہاں ہی کرنے لگا۔ بہانہ کوئی نہ کوئی مل ہی جاتا تھا۔ انتا کھیجتی جھینکتی ۔۔۔ روک تو نہیں سکتی تھی وہ اُسے۔ کس منہ سے منع کرے؟ من ہی من میں گھُلتی وہ ناری ۔۔۔ جو سوئم ہی بھول گئی تھی۔ کہ وہ ناری ہے ۔۔۔ نیرس آلس کے دن کاٹنے لگی۔

امولیہ کو اب اُس کے ساتھ کہیں جانے کی فرصت مشکل سے ہی ملتی تھی۔ نہ جانے کہاں سے آج کل کام بڑھ گیا تھا اُس کے پاس کہ ہر بار انتا سے اُسے ایک سُوکھی سی چھما مانگ لینی پڑتی تھی۔ ہاں رُدّپا کے ہاں وہ روز رات کو جاتا ہے۔ بندو کے دوارا یہ خبر اُسے پتا پل جایا کرتی تھی۔

انتا کے لیکچر سنگٹھن کرنے کے لئے امولیہ نے اب پرسدھ سا ہنیک تری دیدی جی کو کہہ دیا تھا۔ بہت بڑے لیکھک ۔۔۔ کتھا کار ہیں تری دیدی جی ۔۔۔ پرنتو انتا کی رُچی اب کچھ لکھنے کو ہوتی ہی نہیں۔ مانو اُس کی رچنائیں گیات یا اگیات روپ سے کیول امولیہ کے لئے ہی تھیں۔

پچھلے دنوں بانسری سیکھنا شروع کیا تھا انتا نے۔ امولیہ بہت اچھی بانسری بجاتا تھا۔ کل امولیہ نے ہنس کر کہا:۔

"انی! یہ دفیسر بھٹ وردھن آئے ہوئے ہیں۔ کہو تو اُن سے کہوں۔ تمہیں بانسری سکھانے کو آدھ گھنٹہ دے دیا کریں"۔

"اور ۔۔۔ نہ جانے کیوں انی کا مکھ دھُواں سا ہو گیا۔ سندھیا کے اُس آدھ گھنٹے میں آج کل ایک طرح سے وہ امولیہ کو ہمیشہ پاتی تھی۔ انفیا لیس دو پہر کے بھوجن پر۔ شیش سبھی سمیہ امولیہ کو باہری دلچسپیوں نے گھیر لیا تھا۔ اس سے انتا کی سکھ سوچھندتا میں کوئی کمی آئی ہو سو بات نہیں۔ پھر بھی نہ جانے کیوں اُسے ان دنوں جو اکیلا پن انبھو ہونے لگا تھا۔ جو اتر بہنی گھیر رہی تھی ۔۔۔ اس کی تھوڑی بہت شانتی اس بانسری سیکھنے کے سمیہ ہو جاتی تھی۔ اُس کا یہ آشرنت سامنے آجانے ہی اُن تیس منٹوں کو اپنا آشرا بنا بیٹھا تھا۔

"کیوں فضول دھن برباد کرنا ہے" ۔۔۔ اُس نے جلدی سے کہا ۔۔۔ "آدھ گھنٹے کے دس روپے وصول کریں گے بھٹ وردھن۔ تم ہی کون بڑی بجانے ہو"۔

"دس روپے کی تو کوئی بات نہیں" ۔۔۔ امولیہ نے کہا ۔۔۔ "تس پر سچ ہی بھٹ وردھن بانسری بہت اچھی بجاتے ہیں۔ بولو۔ کہوں؟"

"نہ رہنے دو ابھی۔ انتا نے آج پہلی بار دو بیبل کا مول کہا۔ دس روپے مفت کے نہیں ہیں۔ جب تمہارے جتنی سیکھ لوں گی۔ تب انہیں لگاؤں گی"۔

لیکن دس دن بعد امولیہ کو سندھیا سمیہ ٹینس کا روگ لگ گیا۔ ادھر بانسری سکھانے کو اُس نے کہہ دیا بھٹ وردھن سے۔

(۶)

کچھ ہی دنوں میں خاصی مہکیلی بڑھ گئی انتا نے۔ وہ بھی اب بانسری کو تیرہ باد کہہ کر ٹینس کورٹ جانے لگی۔ کیسے بھی وہ امولیہ کو اپنے نکٹ لانا چاہتی تھی۔ کیسے بھی بنے۔ نہیں چاہیئے اُسے اور کچھ بھی۔ اُسے چاہیئے بس اپنا امولیہ ۔۔۔۔

بندو کے ہاتھ کی ترکاری امولیہ کو نہیں بھائی۔ وہ سوئم ترکاری بنانا سویکار کرے گی۔ کنتو تیسرے دن وہ بھیا کے گھر کھانے جائیں۔ پر وہ سو بکار نہ کرے گی۔ وہ ہلبوں۔ کوئی سمبلیوں میں جانا چھوڑ سکتی ہے۔ لیکن امولیہ کے ساتھ چاند تاروں کے جھلمل کرتے ہمکت نیلاکاش کے نیچے چھت پر بیٹھ کر بانسری بجانے کا لوبھ نہیں۔ وہ سنیما کے بنا رہ جائے گی۔ کنتو کیول اسی کا من امولیہ رات کے دس بجے تک گھر نہ آئے۔ اسے وہ نہیں سہے گی۔

لیکھ لکھنے میں اب اُس کا من ذرا بھی نہ لگتا تھا۔ امولیہ جب کسی پتر پتریکا کو اُٹھا کر دیکھتا ہی نہیں۔ تب باہری آدمیوں کی پرشنسا کا مولیہ انتا کی درشٹی میں کوارہ کے بادلوں کا سا ہی ہلکا ہو گا۔

ابھی نے ریکٹ سنبھالا۔ امولیہ کی پرتیکھشا تھی اُسے پانچ ساڑھے پانچ۔ وہ نہیں آیا۔ تب وہ اُٹھنی ہی تھی۔ کہ نوکر نے ایک لفافہ لا کر اُسے تھما دی۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج الہڑ کے سماچار

شریمان مہاشہ سوہن لال اچھرہ نواسی نے مبلغ ۲۵ روپیہ یگیہ شالہ کی تعمیر کے واسطے دیئے۔ آریہ سماج الہڑ ان کا تہ دل سے دھنیہ واد کرتی ہے ✤ (سیکرٹری آریہ سماج الہڑ)

اوشیک سوچنا

آریہ بھائیوں کو سُوچِت کیا جاتا ہے۔ کہ ایک لڑکا بعمر ۵ ا سال۔ رنگ گندمی۔ قد تخمیناً ۵ فٹ۔ ٹھوڑی پر بائیں طرف سیاہ رنگ کا تِل۔ نام رام پرکاش ولد لالہ مالک چند جی ادھرائے ساکن للہ تحصیل چکوال ضلع جہلم ۱۵ اگست ۱۹۴۰ء سے اپنے گاؤں سے گم ہے۔ اس کے والدین اتینت دُکھی ہیں۔ اگر کسی سجن کو یہ لڑکا مل جائے۔ تو اُسے واپس بھیجنے کی کرپا کریں ✤

(گوردتہ رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا گوردت بھون۔ لاہور)

اوشیک نویدن

ہر سال آریہ سماج سنستھا پنا دوس آریہ سماجوں میں بڑے سماروہ سے منایا جاتا ہے۔ اور آریہ بھائی ویدک دھرم کے سندیش کو جنتا تک پہنچانے کیلئے چار آنہ پرتی آریہ پرُش اکٹھا کرتے ہیں۔ اور اکنزت دھن آریہ سارودیشک سبھا بلیدان بھون دہلی کو بھیج دیتے ہیں۔ پرنتو گیات ہوا ہے۔ کہ ابھی تک کچھ سماجوں کے پاس آریہ سماج سنستھا پنا دوس کے اُپلکش میں اکنزت کیا ہوا دھن پڑا ہے۔ کرپا کرکے وہ سب سماجیں شیگھر ہی پرباتنی اُگنت سبھا کے نام انتھا آریہ پرتی ندھی سبھا گوردت بھون لاہور کے پتہ پر بھیج دیویں ✤

(منتری آریہ سارودیشک سبھا۔ دہلی)

آریہ سماج دینا نگر کا چناؤ

پردھان:۔ ڈاکٹر ہری داس جی مہتہ

اُپ پردھان:۔ لالہ بھیم سین جی۔

منتری:۔ (مہاشہ) پرکاش چند جی آنند

اُپ منتری: لالہ جے چند اوہری جی

پُستکا دھکیش:۔ لالہ کشن چند جی۔

کوشا دھکیش:۔ لالہ سانجھی رام جی۔

(پرکاش چند منتری)

آریہ سماج ساڈھورہ کا جلسہ

آریہ سماج ساڈھورہ میں اس سال بھی ویدک دھرم کا تیسرا وارشک اُتسو بڑی دھوم دھام سے ۲۹۔۳۰۔ نومبر تتھا یکم دسمبر کو منایا جاویگا۔

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

گوروکل ملتان کے سماچار

آج کل دو تین برہمچاریوں کو معمولی بخار ہے۔ باقی سب برہمچاری تندرست اور پرسن ہیں۔ دیپ مالا کا اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ دیپاولی کی شام کو سبھا کی گئی۔ جس میں رشی جیون پر برہمچاریوں کے بھاشن ہوئے۔ رات کو دیپ مالا کے بعد پریتی بھوجن ہوا ✤

(دکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج گنگوہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گنگوہ کا سالانہ جلسہ ۴ سے ۶۔ نومبر ۱۹۴۰ء تک بڑے سماروہ کیساتھ منایا گیا۔ ۳۔ نومبر کو شہر کے ہر گلی کوچہ میں سنکیرتن کیا گیا۔ ۴۔ نومبر کو بعد از دوپہر نگر کیرتن نکالا گیا۔ شری سوامی دو لیکا نند جی۔ سوامی سدا نند جی۔ شری پنڈت برہم دت جی جگیاسو۔ پنڈت پریہ رتن جی آرش۔ مہاشہ دھرم دیر جی۔ مہاشہ کنور پال جی۔ مہاشہ رام چندر جی۔ مہاشہ مہابیر سنگھ جی۔ سوامی بے دھڑک جی کے ویاکھیان و بھجن ہوئے۔ پربھاو بہت اچھا رہا ✤

(سمیر چند منتری)

آریہ سماج نروانہ منڈی کے سماچار

آریہ سماج نروانہ منڈی (ریاست پٹیالہ) کے دسیع ہال میں رشی نروان اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ کارروائی جلسہ پربھو للت کمار کے ایک بھجن سے آرمبھ ہوئی۔ ہون یگیہ کیا گیا۔ لالہ ہرسروپ جی تتھا بھائی تارا چند جی کے بھجن ہوئے۔ لالہ کرشن چندر جی نے "رشی کے جیون سے ہم کیا کیا شکشا لے سکتے ہیں"۔ پڑھ کر سنایا۔ شری گردھاری لال جی نے ایک مضمون رشی دیانند کے متعلق سنایا۔ مہاشہ پورن چند جی ودیارتھی نے ہرشی دیانند کے ہندو جاتی پر اُپکار سنائے۔ اس کے بعد پنڈت منسا رام جی چکر دھاری کا لیکچر ہوا۔ جس میں بتایا گیا۔ کہ آریہ سماج سارے جگت کی بھلائی چاہتا ہے ✤

(منتری آریہ سماج نروانہ منڈی ریاست پٹیالہ)

دیانند مٹھ دینا نگر کی خبریں

(۱) دیپاولی سے قبل آچاریہ شری سوامی سوتنترا نند جی مہاراج نے تقریباً ایک ہفتہ گورداس پور میں کتھا کی۔ جنتا کافی تعداد میں امرت پان کے لئے آتی رہی ✤

(۲) شری پنڈت ناظر سنہا جی نے آریہ سماج مندر دینا نگر میں تقریباً دس یوم میجک لینٹرن دوارا مہابھارت اور رشی جیون کی تصاویر سے خوب پرچار کیا۔ سماج مندر کا صحن دیگر بڑی استری پرشوں سے خوب کھچا کھچ بھرا رہتا تھا ✤

(۳) رشی نروان اُتسو آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پراتہ کال پربھات پھیری کی گئی۔ شام کے ۵ بجے وسیع پیمانہ پر ہون یگیہ کیا گیا۔ رات کو آریہ سماج مندر میں سوامی سوتنترا نند جی۔ پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی۔ مولانا مظفر علی شاہ شمسی سجادہ نشین سیکرٹری مجلس الاحرار نے رشی دیانند کی ذات بابرکات کو خراج عقیدت ادا کیا۔ شمسی صاحب کی تقریر کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اتحاد کی جانب یہ قدم سراہنیہ ہے ✤

(۴) ۲/۱ ۴ اکتوبر دوج کے دن دیانند مٹھ کے وسیع میدان میں دیانند میلہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ آچاریہ جی کے علاوہ پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت شیو دت جی مولوی فاضل کے پربھاو شالی ویاکھیان ہوئے۔ شام کے چار بجے ضلع کے نامی گرامی پہلوانوں کے دنگل ہوئے۔ حاضرین کی تعداد سینکڑوں تک تھی۔ دیانند مٹھ میں مزید دو کٹیاؤں کے بنانے کا نقشہ دے دیا گیا ہے۔ دانی سجنوں کو اس اور توجہ دینی چاہیئے ✤

(دھرم دت جنرل سیکرٹری دیانند مٹھ دینا نگر)

آریہ سماج میانوالی کے سماچار

آریہ سماج میانوالی نے دیپاولی کا اُتسو بڑی شان و شوکت سے منایا۔ ۲۸۔۲۹ کو آریہ یودک سبھا کی طرف سے سنکیرتن ہوا۔ دیپاولی کے روز سملت آریہ سماج اور آریہ یودک سبھا نے سنکیرتن کیا۔ جس میں کافی حاضری تھی۔ منگلوار کو شریمتی شاردا دیوی جی اُپدیشکہ پدھاریں رات کو پرشوں اور استریوں میں اُن کا ویاکھیان ہوا۔ جو جنتا کو بڑا پسند آیا۔ پھر دیپاولی کے روز ایک بجے سے اڑھائی بجے تک استریوں میں شریمتی جی کا ویاکھیان ہوا۔ بعد میں تین بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک دیپاولی کے اُتسو کو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ سوامی جی کے جیون پر بھجن و ویاکھیان ہوئے۔ یودک سبھا کی طرف سے جوتئے کی برائیوں پر ایک مکالمہ ہوا۔ اور رشی دیانند کے جیون کی جھانکیوں پر مضمون پڑھا گیا۔ پھر حکیم رام چندر جی اور لالہ نند گوپال جی ہیڈ ماسٹر کا ویاکھیان ہوا۔ اور مسٹر رام لال چٹکارہ کے دس منٹ بھجنوں کے بعد شریمتی شاردا دیوی کا آدھ گھنٹہ ویاکھیان ہوا۔ پھر پردھان جی نے پاٹھ شالہ کی لڑکیوں اور یودک سبھا کے لڑکوں میں انعامات تقسیم کئے ✤

(ڈاکٹر گوردیال مل منتری)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

۲۶۔ اکتوبر کو پنڈت پریہ ورت جی کا ایک عالمانہ ویاکھیان آریہ سماج مندر میں ہوا۔ جس میں انہوں نے وید کے منتر کے آدھار پر ثابت کیا۔ کہ منش ماتر کا کلیان اسی میں ہے۔ کہ وہ وید کی شکشا پر چلے ✤

۲۷۔ اکتوبر کو آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ میں بھی پنڈت جی موصوف کا ایک پربھاو شالی اُپدیش ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت جی کی سیوا میں ۲۵ روپے دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے لئے بھینٹ کئے گئے۔

۲۰۔ اکتوبر کو رشی اُتسو کا تہوار دونوں آریہ سماجوں کی طرف سے مشترکہ منایا گیا ✤

۲۹۔ اکتوبر کو آریہ سماج کی طرف سے چوک آریہ سماج میں مہرشی دیانند سرسوتی کے پوتر جیون پر بذریعہ میجک لینٹرن مہاشہ مدن چند جی آریہ ویدک وشارد کا ۲/۱ ۱ گھنٹہ لیکچر ہوتا رہا۔ حاضری کافی تھی۔ ۳۰ تاریخ کی پراتہ کال کو شہر بھر میں سنکیرتن کیا گیا۔ جس میں آریہ سماج یتیم خانہ کے لڑکوں کی ایک منڈلی بھی تھی۔ اور استریوں نے بھی اس میں بھاگ لیا۔ ٹھیک ساڑھے سات بجے آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ کیا گیا۔ اور اس کے بعد ماسٹر رام لال جی یجمان نے یگیہ شیش کے روپ میں مٹھائی بانٹی۔ اس کے بعد زیر صدارت پنڈت کالیداس جی پرنسپل آریہ سماج کالج دھاگ میں شریمان ماسٹر منسا رام جی ہیڈ ماسٹر مہرجگوان سکول۔ پنڈت ولیشر بندھو جی شاستری اور لالہ بدری داس جی وکیل کے بھاشن ہوئے۔ اور مہاشہ تلسی رام جی پردھان آریہ سماج رانی کا تالاب نے دو نظمیں سوامی دیانند اور اس کے کام کے متعلق پڑھیں۔ چونکہ حاضرین نے بہت پسند کیں۔ ایک نظم زچھپا کر بانٹی بھی گئی ✤ (منتری)

آریہ سماج ہونڈہ کے سماچار

۲/۱ ۲۴ کو آریہ سماج مندر میں پنڈت دیویندر

کمار سنیہ وادی کا منوہر دیاکھیان ہندو مسلم اتحاد پر ہوا - حاضری کافی تھی - جلسہ میں مسلمان بھی شریک ہوئے ❋

۱۰/۱۳ ۲۵ کو آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت دیریندر کمار سنیہ وادی کا دیاکھیان بازار چوک میں کرایا گیا -

۲۷ - ۲۸ - ۲۹ کی رات کو ۸ بجے سے ۹ بجے تک متواتر تین دن شری سوامی ویدیکانند جی مہاراج نے شری سوامی دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر کی کتھا کی ❋

۱/۱۳ ۳۰ کو صبح کے آٹھ بجے سے ۱۰ بجے تک آریہ سماج مندر میں ایک پبلک جلسہ کیا گیا - جس میں ہون یگیہ و پرارتھنا کے بعد آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں نے بھجن گائے - اور شری سوامی ویدیکانند جی مہاراج اور لالہ بھگوان رام جی آریہ منتری کا دیاکھیان رشی جیون پر ہوا ❋

رات کو آریہ سماج مندر میں روشنی کی گئی - چار آنہ مشن فنڈ اکٹھا کیا گیا - مبلغ سات روپے آٹھ آنے ہوئے - جو کہ پنڈت دیوناتھ جی آڈیٹر آریہ پرتی ندھی سبھا کے ذریعہ سبھا کو بھیج دئے گئے ❋

(ڈاکٹر ستیہ سوروپ اُپ منتری)

آریہ سماج دھوری کے سماچار

(۱) آریہ سماج دھوری کا سالانہ جلسہ ۱-۲-۳ نومبر کو ہونا قرار پایا تھا - اُس سے پہلے شری پنڈت سمر سنگھ جی کے اُپدیش ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ اکتوبر کو ہوئے - جن کا جنتا پر اچھا اثر پرا ❋

(۲) ۲۵ - اکتوبر کی شام کو اکسمات شری سوامی شبھانند اور سوامی شانتانند جی پدھارے - دو یوم سوامی شبھانند جی کا اُپدیش ہوا - اہل ہنود سوامی جی کے بھاشن سے اتی پرسن ہوئے - آپ کا بھاشن بڑا اوجسوی تھا ❋

(۳) ۲۶ - اکتوبر سے ۳۱ - اکتوبر تک شری پنڈت ہردیالو جی کی کتھا بالمیکی راماین والا ہوتی رہی - پنڈت ہردیالو جی کی مدھر بانی اور کھوج سے جنتا پر اتی اثر پڑھا و بڑا - اور ساتھ ہی پنڈت جگدیش کے چھ دن بھجن ہوتے رہے ❋

یکم نومبر کو نگر کیرتن کا جلوس نکالا گیا - ۲-۳ - نومبر کو دیاکھیان و اُپدیش ہوئے - اس ورش کا جلسہ پچھلے ورشوں سے اچھا رہا - آریہ سماج کا پنڈال حاضرین سے بھرا رہتا تھا - اور مبلغ ۲۴۲ روپے چندہ پراپت ہوا - آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتی دھنیہ واد ہے - جس نے آپنے بیگیہ اُپدیشک بھیج کر اُتسو کو کامیاب بنانے میں سہیوگ دیا ❋ (منتری)

سناتن دھرمی اُپدیشک کی گرفتاری

۲۹-۱۰-۴۰ کو پنڈت گوپال مصر اُپدیشک سناتن دھرم سبھا ہرپانہ اپنے مکان میں چند دوستوں کے ساتھ جوا کھیل رہے تھے - چنانچہ پولیس نے مع ساتھیوں کے پکڑ کر چالان کر دیا - اب معلوم ہوا ہے - کہ باقاعدہ مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے - پنڈت جی ضمانت پر رہا ہیں ❋

(نامہ نگار)

آریہ سماج گوجرہ کے سماچار

دلت اُدّھار سبھا متعلقہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے اُپدیشک شری پنڈت رام سنگھ جی ۱۷ - اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء کو اس جگہ آئے - اور اچھوتوں میں پرچار کیا ❋

گوجرانوالہ سے ایک بی بی ۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء کو سماج مندر میں اس غرض سے آئی - کہ اس نے اپنا لڑکا بعمر آٹھ سال گوروکل کانگڑی میں داخل کرانا ہے - سہایتا دی جائے ❋

۲۸ - اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء بروز اتوار پہلے ویدک ست سنگ ہوا - پھر آریہ دیویوں نے بھجن گائے - ست سنگ میں دیویاں بھی ملت ہوتی ہیں - تب پنڈت ماسٹر ہری چند جی نے پرارتھنا کرائی - سندھیا اُچارن سب نے مل کر کیا - وید منتر سے اُپدیش ہوا - حاضری کافی ہوتی ہے - نرناری کافی تعداد میں ملت ہوتے ہیں - اب یہ سماج اچھی حالت میں ہے ❋ (جگیاسی)

آریہ سماج کمالیہ کے سماچار

کمالیہ آریہ سماج میں ہر روز صبح سویرے ست سنگ ہوتا ہے - ہون سندھیا پرارتھنا کے بعد دیویاں بھجن بولتی ہیں - اور پنڈت نارائن دت جی "ویدک دھرم" سے کتھا کرتے ہیں - دیویاں سنیچروار ۲ بجے اپنا استری ست سنگ کرتی ہیں - جس میں وہ خود بھی سندھیا ہون اور کتھا آدی کرتی ہیں ❋

۹/۱۳ ۲۶ کو استری سماج چکوال جس میں لگ بھگ چالیس دیویاں تھیں - یہ اپنے ساتھ ہارمونیم باجہ - کھڑتالیں - چمٹے - ہون سامگری اور گھی آدی سب چیزیں لے آئیں - انہوں نے خوب پرچار کیا ❋ (منتری)

آریہ سماج مونڈہ کے سماچار

آریہ سماج مونڈہ ضلع انبالہ میں پنجاب پراونشل دلت اُدّھار کانفرنس مورخہ ۳۱ - جنوری - یکم - ۲ - فروری سنہ ۱۹۴۱ء بروز شکر - سنیچر - اتوار کو بڑی دھوم دھام سے ہوگی - اس کانفرنس کی ایک بڑی بھاری استقبالیہ کمیٹی بنائی جا رہی ہے - اس موقعہ پر دیش بھر کے بڑے بڑے نیتا اور آریہ لیڈر اور نہایت اچھے اچھے بھجنیک پدھاریں گے - اس کانفرنس کی پردھانتا کے لئے کسی بڑے لیڈر کو بلایا جاوے گا - اور استقبالیہ کمیٹی کے پردھان بھی ڈویژن انبالہ کے کسی اچھے لیڈر کو بنایا جا رہا ہے - اس کانفرنس میں بہت ہی ضروری اور مفید پرستاؤ پاس کئے جاویں گے - ڈویژن انبالہ - ضلع لدھیانہ - ریاست پٹیالہ کے م

وہ کیا کہتے ہیں؟

ضلع حصار میں اسلامی تبلیغ

یہ امر قابلِ افسوس ہے - کہ ضلع حصار میں جو ایک ہندو ضلع ہے - لالہ حضوری لال اروڑہ ساکن علیکے - تھانہ رتیہ تحصیل فتح آباد کو ابراہیم ذیلدار اور اُس کے بھائی رفیع محمد نے معہ اس کی استری - ۵ لڑکیوں اور ایک لڑکے کے زبردستی ڈرا دھمکا کر مسلمان بنا لیا ہے - لڑکیوں میں سے تین شادی شدہ بالغ ہیں - ان لڑکیوں نے مخالفت کی - اور تین روز تک روٹی نہیں کھائی - مگر اُن کی شنوائی نہ ہوئی - اس گاؤں میں کسی بھی ہندو کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا - جو رشتہ دار حضوری لال کے اس کو ملنے کے لئے جاتے ہیں - اُن کو گاؤں میں نہیں آنے دیا جاتا ❋

ابراہیم کی تجویز ہے - کہ اگر اور تین ہندو اروڑے مسلمان بن جاویں - تو یہ لڑکیاں اُن کو دلوا دی جاویں - اس لوبھ میں وہ چند اور ہندوؤں کو پتت کرنا چاہتے ہیں - یہ سراسر اندھیر گردی ہے - ہندو شادی ٹوٹ نہیں سکتی - ان لڑکیوں کے خاوندوں کی زندگی میں دوسری شادی خلافِ قانون ہے ❋

ہم اخباروں میں فرنٹیئر کے متعلق پڑھتے ہیں - کہ آفریدی لوگ عورتوں مردوں اور بچوں کو اغوا کر کے غیر علاقہ میں لے جاتے ہیں - لیکن یہ نہیں سُنا تھا - کہ سرکاری علاقہ میں بھی اس قسم کی سینہ زوری استعمال میں لائی جا سکتی ہے - اب پتہ لگا ہے - کہ ابراہیم ذیلدار نو سو روپیہ (۹۰۰ روپیہ) مانگتا ہے - تا کہ شادی شدہ لڑکیوں کو واپس کر دے - جس وقت مشن کو یہ خبر پہنچی مشن نے اسی وقت اپنا ایک تجربہ کار کارکن موقعہ پر بھیجا - کوشش ہو رہی ہے - کہ کسی نہ کسی طرح اس ہندو خاندان کو ابراہیم ذیلدار کے پنجہ سے چھڑایا جاوے - یہ کام آسان نہیں - مشکل دکھنا ہے - قانونی کارروائی کا بھی خیال کیا جا رہا ہے - ضلع حصار کے ہندو بھائیوں اور دیگر ہندوؤں کو اس کام میں ہر قسم کی امداد دینی چاہیئے ❋

(منتری دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

بابو گوری شنکر جی!

آریہ سماجک جگت میں یہ بات نہایت رنج سے سُنی جاوے گی - کہ آریہ سماج دینا نگر کے پرانے کاریہ کرتا - رشی دیانند کے اننیہ بھگت - شری لالہ گوری شنکر جی ریٹائرڈ اکونٹنٹ اس سنسار اسار سے چل بسے ہیں ؎

"خبر کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند"

مرحوم ایک نہایت خلیق - ملنسار اور عمدہ صفات کے مالک تھے - اوائل عمر سے ہی آپ کو آریہ سماج کے پرچار کی دُھن تھی - جو زندگی کے آخری مرحلہ تک بنی رہی - مرنے سے چند یوم قبل کراچی آریہ سماج کا حساب آڈٹ کرنے کے لئے وہاں تشریف لے گئے تھے - لیکن انہیں کیا معلوم کہ اُن کی اپنی زندگی کا حساب سماپت ہو چکا ہے - اور وہ بذاتِ خود چند یوم کے مہمان ہیں - انہیں ذیابیطس کی دیرینہ شکایت تھی - ان کی پیٹھ پر کاربنکل نکلا - سیروں خون نکل گیا - مگر واہ رے ہمت و استقلال - زبان پر ہائے وائے کا کلمہ تک نہیں - اوم اوم کا اُچارن ہو رہا ہے - انہیں اس موذی مرض سے صحت نصیب ہو گئی - مگر کمزوری ابھی باقی تھی - بڑی مشکل سے بازار تشریف لاتے تھے - احقر نے انہیں شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کا سندیسہ دیا - کہ وہ یاد فرماتے ہیں - باوجود ضعف و کمزوری کے فی الفور آمادہ ہو جاتے ہیں - احقر نے ہر چند عرض کیا - کہ آپ صبح تشریف لے جاویں - مگر واہ رے دھرم پریم اسی سمیہ عازم دیانند مٹھ ہو جاتے ہیں - اور واپسی پر بے دم ہو کر احقر کی دوکان پر بیٹھ جاتے ہیں - (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اہم تازہ خبریں

— ہندو ڈیپوٹیشن نے مولانا آزاد سے سندھ کا آئین معطل کرانے کے متعلق بات چیت کی۔

— دیوان چمن لال نے سر سکندر کو مشورہ دیا ہے۔ کہ ہندوستان کے لئے علیحدہ پچاس لاکھ فوج تیار کی جائے۔

— "مانچسٹر گارڈین" نے تجویز کی ہے۔ کہ ہندوستان میں موجودہ ڈیڈ لاک کے نصفیہ کے لئے نیشنل گورنمنٹ قائم کی جائے۔

— انفرادی سول نافرمانی کے لئے مہاتما گاندھی نے پندرہ سو کانگریسی اصحاب کی فہرست تیار کر لی ہے۔

— وزارت سندھ پر عدم اعتماد کی سات تحریکوں کے نوٹس دئے گئے ہیں۔

— اٹلی اور جرمنی میں ۴۴ ہزار برطانوی سپاہی قید ہیں۔

— برطانیہ کے لئے امریکہ سے ۷۲۵ ہوائی جہاز بھیجے جا چکے ہیں۔

— برطانوی جہازوں کی بمباری سے جرمنی میں جہاز سازی بند ہو گئی ہے۔

— سندھ کے بعد مولانا آزاد بہار کا دورہ کریں گے۔

— اطالوی دستوں نے توپ خانہ اور ہوائی جہازوں کے ساتھ یونان پر حملہ کر دیا ہے۔

— ایم لاول نائب وزیر اعظم فرانس جرمنی ہائی کمانڈ سے بات چیت کرنے پیرس روانہ ہو گیا ہے۔

— ہاؤس آف کامنز میں پنڈت جواہر لال کی سزا یابی پر کئی ممبروں نے اعتراض کیا۔ کہ ہندوستان میں کئی آدمیوں نے پنڈت جواہر لال کی سی تقاریر کیں۔ مگر انہیں کم سزا دی گئی۔ یہ فرق کیوں ہے گورنمنٹ کی طرف سے اس اعتراض کا کوئی جواب نہ دیا گیا۔

— ۱۱۔ نومبر کو ضلع لاڑکانہ (سندھ) میں ایک اور ہندو کو قتل کر دیا گیا ہے۔

— جرمنی کے قومی قرضہ میں اٹھائیس ارب ستر کروڑ مارک کا اضافہ ہو گیا ہے۔

— جاپان کے جنگی جہاز فرانسیسی ہند چینی کی بندرگاہ سیگاؤں پہنچ گئے ہیں۔ فرانسیسی بیڑا بحیرہ روم سے ہند چینی کو روانہ ہو گیا ہے۔

— جاپان ڈچ ایسٹ انڈیز فلپائن اور برطانوی مقبوضات پر حملہ کرنے والا ہے

— روہڑی ڈویژن میں ہندوؤں کے قتل کی سازش کا سراغ مل گیا ہے۔

— لنڈن پر اطالوی بمباری کے پیش نظر برطانیہ نے روم پر بمباری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

— لنڈن میں مسجد کی تعمیر کے لئے حکومت برطانیہ نے ایک لاکھ پونڈ دیا ہے۔

— بھگت کنور رام اور مسٹر پمنانی کے مبینہ قاتل عبدالحمید کھوسو کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

— ہٹلر مولوٹوف ملاقات سے نتیجہ نکالا جا رہا ہے۔ کہ شائد محوری طاقتوں سے مل جائے۔

— مہاتما گاندھی نے ونوبا بھاوے کے بعد ستیاگرہی منتخب کر لیا ہے۔

— ترمیم ضابطہ فوجداری پنجاب میں چار سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

— جرمنی روس سے اسی قسم کی امداد لے گا۔ جیسی برطانیہ امریکہ سے لے رہا ہے۔

— سندھ میں امن کے قیام کے لئے مہاتما گاندھی کی چیلی مس امتت السلام مرن برت رکھے گی۔

— پنجاب اسمبلی میں بعض منشیات اور مذہبی کتب کی اشاعت پر پابندی کے دو بل پیش کئے جانے والے ہیں۔

— پولینڈ کے پول اور یہودی باشندوں کو جرمنوں نے حکم دیا ہے۔ کہ برطانویوں کو پناہ دینے والا گولی سے اڑا دیا جاوے گا۔

— مولانا آزاد نے سندھ کی موجودہ صورت حالات کے لئے مسلم لیگ کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔

— یوکرین کی سرحد پر ۲۲ لاکھ روسی فوج جمع ہو گئی ہے۔

— اکتوبر میں ایک لاکھ سپاہی ہلاک و زخمی ہوئے۔

— وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کی سکیم ختم کر دی جائیگی۔

— ماہ مئی سے آج تک جاپانیوں نے ساڑھے دس ہزار چینیوں کو گرفتار کیا ہے۔

— مئی سے اب تک جرمنی پر اکیس سو ہوائی حملے ہوئے ہیں۔

— پچھلے تیرہ ہفتوں میں جرمنی کے ۲۰۵۷ ہوائی جہاز گرائے گئے۔

— البانیہ میں اٹلی کو پے در پے شکستیں ہو رہی ہیں۔

— اٹلی اور جرمنی روس پر ڈورے ڈال رہے ہیں۔

— ۹۔ نومبر کو میونک کے بیرسیلر میں تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے ۔

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گورو کل وبھاگ انبالہ چھاؤنی کا وارشک اُتسو ۲۲ سے ۲۴۔ نومبر تک بڑے سماروہ سے منایا جاوے گا۔ ۲۳۔ نومبر بروز ہفتہ رات کو پرانتیہ مردم شماری کانفرنس ہوگی۔ جس کے سبھا پتی مہاشہ کرشن جی ہوں گے۔

اُتسو پر وشو شانتی کے نمت سام وید پاراین مہا یگیہ ۱۷۔ نومبر سے ۲۴۔ نومبر تک ہونا قرار پایا ہے۔

(بلاقی داس منتری)

دو آنے فی روپیہ کی رعایت

سدھ مکردھوج پر اور باقی شہرۂ آفاق ادویات پر

چار آنہ فی روپیہ کی خاص رعایت

سوائے سپاری پاک رجسٹرڈ، کشتہ سونا۔ موتی مفردات۔ رتوحریا بکس و نسخہ جات کے

۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء تک رہیگی!

کھوئی ہوئی طاقت صحت۔ جوانی حاصل کرنے اور نئی زندگی پیدا کرنے کیلئے

ویدراج لالہ سنت رام جی لال جی کی تیار کردہ دنیا کی سرتاج آیورویدک ٹانک

ہیرے اور سونے والا

سدھ مکردھوج

رجسٹرڈ

۳۶ سال سے سردیوں میں استعمال ہو رہی ہے

رعایتی قیمت ۸ روپے ۱۲

قیمت ۸ خوراک دس روپے

آیورویدک فارمیسیٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور قائم شدہ ۱۹۰۵ء

آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی۔ آریہ بھاشا کا پرچار کرنیوالا و آریہ مہیلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے والا مسلم سبھیتا و آزادی کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے

سچتر ہندی "آریہ ورت" ماسک لاہور

ماہ اکتوبر سے شری پنڈت علادلپوری ایڈیٹر "پرکاش" کی نگرانی اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں جاری ہو چکا ہے۔ دو سچتر انک نہایت عروج سے پرکاشت ہو چکے ہیں۔ جو سہ رنگی۔ یک رنگی تصاویر۔ شاندار ٹائیٹل۔ اچھے کوٹی کے استری اُپیوگی لیکھوں۔ کویتاؤں اور دلچسپ کہانیوں کے شاندار گلدستے ہیں۔ چھپائی عمدہ۔ کاغذ بڑھیا۔ ٹائیپ موٹا اور صاف فوراً ۳ روپے بھیجکر خریدار بن جائیں۔ اور ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹاویں

مینیجر "آریہ ورت" سنت نگر نسبت روڈ۔ لاہور

استری جگت

بقیہ صفحہ ۸

بلکہ آتمک پریم اور شردھا سے بھرے ہوئے شبدوں کو وہ شاریرک واسناؤں کی پورتی سے کہیں اونچے آسن پر پرتشٹھت کرنا چاہتی ہے۔ وہ دیوی نہیں ہے۔ نہ بھاو وہین پشو۔ جنہیں شریر اور آتما دونوں سے ہی پریوجن ہے +

آج سماج کا انیائے اس کے لئے اسہیہ ہو رہا ہے۔ پُرش بڑے سے بڑا پاپ کر کے بھی تھوڑے سے پشچاتاپ اور پرائشچت کے پشچات پُورووت سمان اور پرتشٹھا کے پاتر ہو سکتے ہیں۔ پرنتو ناری ایک ہی بھول کے کارن سدا کے لئے سماج سے بہشکرت کر دی جاتی ہے۔ سماج کے پنچ اکانکھشی اور دھرم رنشٹھ ٹھیکیداروں نے اس کے پرائشچت کا دھیان ہی نہیں رکھا۔ پرنتو میرے کہنے کا تات پریہ یہ ہے۔ کہ یدی پُرش دبھچار اور کُت ست کاریوں کے لئے سوتنتر ہیں۔ تو استریوں کو بھی اسی راہ کا راہگیر ہو جانا چاہیئے۔ یا سماج کو نیائے ورتی سے دونو کو ہی دنڈت کرنا چاہیئے۔ یدی پُرش سے اپرادھ ہو سکتا ہے۔ تو ناری ہی کیونکر —— بھول منش سے ہی ہوتی ہے —— دالے سدھانت کے وپریت جا سکتی ہے +

انیہ کو پرتھائیں اس پرکار بال ودواہ پردہ۔ ان میل ودواہ اور ودھواؤں کی سمسیاان سبھی دشاؤں میں آج کا استری سماج پری ورتن چاہتا ہے۔ پرنتو آدھونک شکھشا پرنالی نے ان میں بہت سی کُرِیتیاں جاگرت کر دی ہیں۔ ادھکانش استریاں پاشچاتیہ استریوں کی فیشن پرستی اور پرتیوچیت جھکاو کا اندھا انوسرن کر رہی ہیں۔ بہتری استریاں پاؤڈر۔ کریم۔ ساڑھی۔ سینما آدی میں پتی کی ساری آمدنی پھونک ڈالتی ہیں۔ پرنتو ان میں بھی پُرشوں کا ہی دوش ہے۔ کیونکہ شکھشا پرنالی نرمان کی دیکھ بھال تو انہی کے ہاتھوں میں ہے۔ انہیں تو ایسی شکھشا دی جانی چاہیئے۔ جس کا پریوگ وہ اپنے دینک گرہستھ جیون میں کر سکیں۔ پشو کے منش کے سامنے جب بھوجن رکھا جاتا ہے۔ تو وہ بجائے شانتی کے ساتھ کھانے کے دونو ہاتھوں سے کھانے لگتا ہے +

یہی حال بھارتیہ استریوں کا ہے۔ وہ چرکال تک غلامی کی بیڑیوں میں جکڑی رہیں۔ اتہ اس سمیہ وہ چاہتی ہیں کہ اب پنجرے کی سینخوں سے باہر نکل کر سوتنترتا کے ساتھ وچرن کریں۔ اس کی ہوا اپنی میں کچھ ناریوں نے سوتنترتا کا دُرُپیوگ کر ڈالا ہے۔ اور اپنے استری اتو کے گُنوں کو گنوانی جا رہی ہیں۔ وہ گرہستھ جیون سے دُور جا رہی ہیں۔ وہ ماترتو کی ذمہ داری بھول رہی ہیں۔ استریوں کو بہت کچھ سیکھنا ہے۔ گرہستھ کی شکھشا کالجوں کی ڈگریاں پراپت کرنے سے ہی نہیں ملے گی۔ بلکہ ناری بننے سے ہی پراپت ہو گی۔ اس پری ورتن کے یُگ میں انہیں اپنی جنم ذات نیاگ دھیریہ اُدارتا تتھا میا آدی گُنوں میں اپنے کو ادگنٹھت رکھنا انیت آوشیک ہے۔ سامیہ کے ساتھ اپریکت گنوں سے یکت رہنے پر ہی دیش اور سماج کی اُنتی ہو گی۔ اور پری ورتن کا یہ یُگ بھی سچا گھپت ہو گا +

بقیہ صفحہ ۱

گرہجویٹ بیوی کے حقوق

"بابو جی نے کہا ہے کہ اسے ٹینس کے سیکرٹری صاحب کو دے دینا۔"

انی نے کاغذ لے لیا۔ کُل دو پنکتیاں لکھی تھیں:۔

"ڈیر کھنہ! —— ایک ان وارہ اوشیک کارن سے اب میرے لئے ٹینس کے لئے سمیہ دینا سمبھو نہ ہو سکا کرے گا۔ کرپیا آج سے میرا نام ممبری کی شرینی سے کاٹ دینا۔"

امولیہ

اور ریکٹ رکھ کر انتا سر تھام کر بیٹھ گئی۔ اور کچھ دیر بعد پلنگ پر جا لیٹی۔

(۶)

بھابھی کو جب پورا ہوش آگیا۔ تب امولیہ گھر جانے کے لئے اٹھا۔ رُدپا کئی دن سے بیمار تھی۔ آفس میں ہی بھیا نے اُسے فون کیا۔ کہ

"تمہارے وِیگ کی پربلتا میں رُدپا اناپ شناپ بک رہی ہے۔ بار بار تمہیں پکارتی ہے۔"

تُرنت ہی صاحب سے کہہ کر وہ بھیا کے گھر پہنچا۔ راستے میں ہی اس کے اپنے گھر کی گلی کا موڑ تھا۔ کنتو انتا کو سوچنا دینے کے لئے بھی وہ نہ رُکا۔ پورے چھ بجے جب رُدپا کا جُور بالکل کم ہو گیا۔ تب وہ وہاں سے اٹھا۔ بازار میں تین چار متر مل گئے۔ سینما جانے کا پروگرام طے کرتے کرتے انہیں ساتھ لئے وہ گھر پہنچا۔

انتا اس سمیہ کپڑے بدل کر تیار تھی رُدپا کے ہاں جانے کو۔ تھوڑی دیر پہلے وہ نند کے دوارا وہاں کا سماچار پا چکی تھی۔ کہ وہ دو گھنٹہ بھر اور دیر تک ابھیمان سے اس کا ہردہ پھٹا جا رہا تھا۔

"اوہ! آج وہ اتنی پرائی ہے۔ کہ خبر دینے تک کی ضرورت نہ سمجھی۔"

آج اس کا ناری سوروپ آدرن میں ہو کر گیلے گیلے آنسوؤں سے اُسے نہلانے کی چیشٹا کر رہا تھا۔

"انی! —— امولیہ نے کمرے میں پگ رکھتے رکھتے کہا +

"معاف کرنا۔ تم کہیں جانے کو تیار ہو؟"

"کہیں نہیں۔ بھابھی کے یہاں جاتی ہوں۔"

انتا نے تھرتھراتے سوروں میں پوچھا —— "کیسی ہیں وہ اب چلو ذرا ساتھ۔"

"اچھی ہے پھر بھی دیکھ آؤ۔ میں تو ابھی وہیں سے آرہا ہوں۔"

امولیہ نے باہر کو پگ بڑھاتے ہوئے کہا:۔

"چانڈال چوکڑی جمع ہے باہر۔ سینما کی رٹ لگی ہے۔ چلتا ہوں۔"

اور —— انتا اب سنبھل نہیں پائی۔ کرونا —— ویتھا —— اور کمپن —— سبھی کچھ ایک ہی بار آنکھوں میں بھر کر وہ بکھری لتا سی بھوی پر لپٹ گئی۔

"اوہ! کیوں میری جان جلاتے ہو؟ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ —— اور پھر جھر جھر آنسوؤں کی گنگا جمنا بہہ چلی۔

"انی۔ میں کیا تمہیں کبھی کچھ کہتا ہوں۔ تمہارے کسی ادھیکار میں ہستکشیپ کرتا ہوں۔ اپنی روتی ہوئی ناری کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے پھیرتے امولیہ نے کہا۔

"تو نہیں چاہیئے مجھے ادھیکار۔ تم ہستکشیپ کرو۔ شاسن کرو۔ پر میں تمہارے ہاتھ جوڑتی ہوں۔ یوں مجھے پرائی نہ سمجھو۔ اپنے سے دُور نہ کرو۔" —— رُندھے سوروں سے انتا بولی۔

سنیہ سے آزرا امولیہ دھیرے دھیرے اس کی پیٹھ تھپ تھپاتا رہا۔

اس دن پھر امولیہ کا سینما جانا نہیں ہوا

بابو گوری شنکر جی بقیہ صفحہ ۱۲

یہ لاغری اور کمزوری اس پر طرہ یہ محنت و مشقت ان کی جان لیوا ثابت ہوئی۔ وہ پھر بستر علالت پر دراز ہو گئے۔ علاج معالجہ کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ آہ! کسے معلوم تھا۔ کہ یہ جیتی جاگتی مورت جو بحالیٔ صحت کے لئے ہم سے جُدا ہوئی ہے ہمیشہ کے لئے جُدا ہو جاوے گی +

مرحوم کی زندگی میں بعض ایسے مواقع فراہم ہوئے۔ کہ اگر وہ ذرا سی کوشش کرتے۔ تو آج ان کا شمار شہر کے متمول ترین اشخاص میں ہوتا۔ مگر آپ نے ہمیشہ ایمانداری کو مقدم رکھا۔ آپ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں جہاں کہیں بھی تشریف لے گئے۔ وہ رشوت کی رقم کو جو اکاؤنٹنٹوں کو بل پاس کرنے سمیہ ملتی ہے۔ لینے سے انکار کر دیا +

اس چھوٹے سے مضمون میں ان کے اوصاف حسنہ کا بالتفصیل تذکرہ کرنا نہایت مشکل امر ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ

"خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں"

مرحوم کو مہاشہ کرشن جی کی ذات سے خاص عقیدت تھی۔ مہاشہ جی ان کی بیماری ہی کے لئے خود ہسپتال دینا نگر میں تشریف لے گئے تھے۔ مرحوم کی عمر گو ساٹھ سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ مگر دیکھنے والوں کو وہ چالیس کے لگ بھگ پر تنبنت ہوتے تھے +

اپنی ملازمت کے سلسلہ میں وہ جہاں کہیں بھی تشریف لے گئے۔ آریہ سماج کے کاموں میں نہایت تن دہی۔ لگن۔ محنت و جانفشانی سے منہمک ہو جایا کرتے تھے۔ لائل پور۔ شملہ اور فیروز پور کی آریہ سماجوں میں انہوں نے جو کارہائے نمایاں سر انجام دئیے۔ ان شہروں کے آریہ سماجیوں کو چیر کال تک سمرن رہیں گے۔ مرحوم اپنے پیچھے اپنی بردھا استری۔ ایک منتنی پسرادر چیز بدھو چھوڑ گئے ہیں +

پرماتما کرے آریہ سماج کی آگامی نسل ایسی ہی بلند پایہ صفات سے مزین ہو +

(دھرم دت آنریری میونسپل کمشنر دینا نگر)

پرکاش میں اشتہار دے کر لابھ اٹھائیے + (مینیجر)

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد گرداول علیگڑھی
بال جیون اصلی میٹھی گھٹی رجسٹرڈ
چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر موٹے تازے طاقتور بن جاویں گے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ر درجن ۳ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا دیں مفت لو۔ دس حرز نام دیتے بھیجے پر ۱۲ روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے
المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...صابن سازی کے پوشیدہ راز

...میدہ کو کسی لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر اس میں تھوڑا تھوڑا تیل ڈالتے اور مسدے سے گھوٹتے ...تے کہ میدہ اور تیل یک جان ہو جاویں۔ پھر اس میں سوڈا کاسٹک والا پانی ڈال کر اور ...ے خوب گھوٹ کر یک جان کر لیں۔ اب اسے پیالوں یا سانچے میں ڈال کر جما دیں۔ ...ے دن حسب منشا سائز کی ٹکیاں کاٹ لیں۔ یہ صابن کپڑوں کی میل اچھی طرح نکالتا ہے۔ ...ابن اعلےٰ درجہ کا ہے۔

...را نسخہ تیل مہوہ ڈیڑھ سیر۔ تیل نارائن ایک سیر۔ تیل سرسوں (توریا) صاف شدہ ساڑھے سات سیر۔

...ب تیاری:۔ مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق تیار کریں۔ بہت عمدہ صابن تیار ہوگا۔

...را نسخہ تیل مہوہ ساڑھے اٹھارہ سیر۔ تیل تل (میٹھا تیل) ساڑھے اٹھارہ سیر۔ تیل ناریل تین سیر۔ میدہ آٹھ سیر۔ نمک خوردنی پسا ہوا چار سیر۔ سوڈا ...ک آٹھ سیر۔ پانی ایک من۔

...ب تیاری:۔ سوڈا کاسٹک و نمک کو پانی میں حل کریں۔ میدہ کو علیٰحدہ تیل میں مسدے ...ے کر حل کریں۔ بعد میں سوڈا کاسٹک اور نمک والا پانی ڈالتے اور گھوٹتے جاویں۔ ...چھی طرح یک جان ہو جاوے۔ تو سانچے میں جما دیں۔ تیسرے دن کاٹ کر حسب منشا ...ٹکیاں بنائیں۔ یہ صابن اوسط درجہ کا تیار ہوگا۔ پھر بھی عام بازاری صابنوں سے کپڑے ...نے میں بدرجہا بہتر ہوگا۔ (باقی آئندہ)

کیا آپ جانتے ہیں؟

سرکاری ریلوے کی آمدنی

گذشتہ ۲۱۔ دسمبر سے ۳۱۔ دسمبر ۱۹۳۹ء تک سرکاری ریلوے سے ۳ کروڑ ۳۲ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی ہے۔ پچھلے سال انہی تاریخوں میں جو آمدنی ہوئی تھی۔ اس سے یہ آمدنی گیارہ لاکھ روپے زیادہ ہے۔ ۱۹۳۹ء کے یکم اپریل سے ۳۱۔ دسمبر تک سات کروڑ ۹۹ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی۔ اس کے پچھلے سال انہی دنوں میں سرکاری ریلوے سے جو آمدنی ہوئی تھی۔ اس سے اس سال ایک کروڑ ۴۴ لاکھ روپے زیادہ ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ سرکاری ریلوے کی آمدنی برابر بڑھ رہی ہے۔ پھر بھی اس سال کرایہ بڑھا دیا گیا ہے۔

کاروباری جھگڑے

ہندوستانی ریلوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی ہڑتالوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ بمبئی کے "مزدور گزٹ" میں ان ہڑتالوں کی جو تفصیل دی گئی ہے۔ وہ اس طرح ہے:۔

سال	جھگڑوں یا ہڑتالوں کی تعداد	کتنے مزدور شامل ہوئے	کل دنوں کا مجموعہ
۱۹۲۴ء	۱۳۳	۳۱۲۴۶۲	۸۷۳۰۹۱۸
۱۹۲۵ء	۱۳۴	۲۷۰۴۴۳	۱۲۵۷۸۱۲۹
۱۹۲۶ء	۱۲۸	۱۸۶۸۱۱	۱۰۹۷۴۷۸
۱۹۲۷ء	۱۲۹	۱۳۱۶۵۵	۲۰۱۹۹۷۰
۱۹۲۸ء	۲۰۳	۵۰۶۸۵۱	۳۱۶۴۷۴۰۴
۱۹۲۹ء	۱۴۱	۵۳۲۰۱۶	۱۲۱۶۵۶۹۱
۱۹۳۰ء	۱۴۸	۱۹۶۳۰۱	۲۲۶۶۳۷۱
۱۹۳۱ء	۱۶۶	۲۰۳۰۰۸	۲۴۰۸۱۲۳
۱۹...ء	۱۱۸	۱۲۸۰۹۹	۱۹۲۴۳۷
۱۹...ء	۱۴۶	۱۶۴۹۳۸	۲۱۶۸۹۹۱

(باقی آئندہ)

ضرورت ہے

مجھے اپنی لڑکی کیلئے جو کہ میٹرک میں تعلیم حاصل کر رہی ہے ٹیچر کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک ودھوا دیوی کی۔

المشتہر:۔ ڈی۔ بی۔ کھوسلہ اوورسیر ایم۔ ای۔ ایس پونہ سب ڈویژن۔ پونہ

پرسدھ لیکھک شری پنڈت علاولپوری کی مشہور تصانیف

گیتا گان۔ گیتا کا شلوک وار دوہوں میں سمپورن انوواد۔ ہندی ۸ر۔ اردو ۶ر۔

رشی گان۔ رشی دیانند کی مکمل جیونی سرل دوہوں میں۔ ہندی ۴ر۔ اردو ۴ر۔

اُپ نشد گان۔ ایشادا دس اُپ نشد کا انوواد سرل دوہوں میں ہندی ۳ر۔ اردو ۲ر۔

پنڈت رامائن۔ بالمیکی رامائن کا سار سرل دوہوں میں۔ اتی اُتم گٹکا ہے۔ ہندی ایک آنہ۔ اردو ۲ر۔

سندھیا گان۔ ویدک سندھیا اور اس کے ارتھ ایک ایک دوہے میں جن کا من سندھیا میں نہ لگتا ہو۔ وہ اسے ضرور منگوائیں۔ ساد بھاری تعداد میں مفت بانٹیں۔ قیمت ہندی ایک پیسہ۔ اردو ایک پیسہ۔ یا ایک روپیہ سینکڑہ (عہ)

کھنڈن سیریز کے نایاب نسخے

(۱) پُران پول پرکاش ۸ر (۲) مورتی پوجا کی دھجیاں ۴ر (۳) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ر (۴) جین مت درپن ۸ر (۵) آنند پنتھ ۴ر (۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر (۷) آریہ سماج کیا ہے؟ ۲ر (۸) عیسائی مت درپن ۴ر

بہترین ادبی تصانیف

(۱) راز مسرت یا کیا نہال ۶ر (۲) مشعل ہدایت ۲ر (۳) جام محبت ۳ر (۴) پریم مرلی ۸ر

مینیجر:۔ "پرکاش" بک ڈپو۔ کچا نسبت روڈ۔ لاہور

دانی پُرشوا!

...ب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کرکے پنجاب ...دری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ ...اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کیلئے ...بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ ...سو (۲۰۰) کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی۔ ...ورت میں بھی جو سہائتا کر سکیں کریں۔ ...ی مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری ...ا کر سکیں۔

رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں

المشتہر

ہیرا نند شرما (آف امرت دھارا) منتری

...ا کیندری اناتھالیہ۔ راوی روڈ۔ لاہور

سواستھیہ رکشا

عام بیماریاں اور اُن کا علاج

قبض اور بدہضمی میں روز روز دوا کھانا ٹھیک نہیں۔ اکثر آدمی قبض میں ہمیشہ دوا یا چُورن ہی کھایا کرتے ہیں۔ اس سے فائدہ کے بدلے اُلٹا نقصان ہی ہوتا ہے۔ ہاضمہ سے تعلق رکھنے والی شکایات کے دُور کرنے کے لئے جب ضرورت ہو دانتوں کو کسی لائق ڈاکٹر کو دکھا دینا چاہیئے۔ بھوجن کے ایک گھنٹہ بعد گرم پانی پینا فائدہ کرتا ہے۔ ورزش کرنے اور ٹہلنے سے بھی ہاضمہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی بدہضمی سے سر درد بھی ہونے لگتا ہے۔

اتفاقیہ حادثے

اگر آدمی ہوشیاری سے رہے۔ تو اس طرح کے حادثے نہیں ہو سکتے۔ بالکوں کو ان خطرات سے آگاہ کر دینا چاہیئے۔ لیکن اگر اس طرح کا حادثہ ہو ہی جائے۔ تو ڈاکٹر کے آنے سے پہلے مندرجہ ذیل علاج کرنا چاہیئے:۔

چوٹ لگنا یا کسی عضو کا کٹنا

ان میں خُون کی رگوں پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے ٹھنڈے پانی سے دھونے سے خُون کی رگیں سکڑ جاتی ہیں۔ خُون کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور سوزش ہونے کا ڈر نہیں رہتا۔

جب کوئی عضو کچلا جاتا ہے۔ تب خُون کی رگیں اس طرح ٹوٹ جاتی ہیں۔ کہ جلد کے باہر خُون نہیں نکلنے پاتا۔ لیکن جلد کے ذریعہ خُون اندر دکھائی پڑتا ہے۔ ایک صاف Lint کا ٹکڑا یعنی روئی دار کپڑے کو ٹھنڈے پانی سے بھگو کر زخم یا چوٹ پر رکھ کر پٹی باندھ دینی چاہیئے۔ جونہی وہ سُوکھ جائے۔ اس کو تر کرتے رہنا چاہیئے۔ اس سے خُون کی رگیں ٹھنڈک پاکر سُکڑ جاتی ہیں۔ اگر چوٹ زیادہ ہو۔ تو اس پر گرم گرم سینک کرنا چاہیئے۔ جس سے سوزش نہ ہونے پائے۔

اگر جگہ تھوڑی کٹی ہو۔ تو سرد پانی سے خُون کی رگیں سُکڑ جاتی ہیں۔ زخم صاف ہو جاتا ہے۔ جب خُون کا آنا رک جائے۔ تو بورسک لِنٹ (Boracic Lint) کو باندھ دینا چاہیئے۔ بورسک لنٹ کو گھر میں رکھنا اچھا ہے۔ کیونکہ وہ گرم اور ٹھنڈی دونو قسم کی پٹی باندھنے کے کام آتی ہے۔ وہ گندگی کو دُور کرتی ہے۔ اور جراثیم کے داخلہ کو روکتی ہے۔ اگر گندگی دُور کرنی مطلوب ہو۔ تو اس کے ایک ٹکڑے کو ٹے کر کھولتے پانی میں بھگو رکھنا چاہیئے۔ اگر خُون کا نکلنا بند کرنا ہو۔ تو ٹھنڈے پانی میں بھگو کر۔ اور اگر زخم کی حفاظت مقصود ہو۔ تو خشک ہی رکھنا چاہیئے۔

اگر جلد میں کھرونچ یا رگڑ لگ گئی ہو۔ یا زخم میں گرد چلی گئی ہو۔ تو ملایم کپڑے کے ساتھ اس کو ٹھنڈے پانی سے اچھی طرح دھو دینا چاہیئے۔ جس سے وہ صاف ہو جائے۔ اگر کوئی چیز زخم میں رہ جاتی ہے۔ یا پٹی باندھتے وقت جرمز داخل ہو جاتے ہیں۔ تو اُس کے پک جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے باندھنے کے پہلے اس کو اچھی طرح دھو کر صاف کر دینا بہت ضروری ہے۔ ازاں بعد بورسک مرہم لگا دینا چاہیئے۔ اور اُس کے اُوپر لنٹ رکھ کر پٹی باندھ دینا چاہیئے۔ یہ مرہم لنٹ کی طرح باقی ماندہ گندگی کو بھی دُور کر دیتا ہے۔ اور زخم کو ہوا اور جرمز سے بھی بچاتا ہے۔

اگر زخم پک گیا۔ تو اس کو گرم پانی کے اندر جتنی دیر ممکن ہو رکھنا چاہیئے۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد اور گرم پانی ملاتے رہنا چاہیئے۔ جس سے وہ گرم بنا رہے۔ اگر یہ ناممکن ہو۔ تو گرم سینک یا گرم پلٹس باندھنا چاہیئے۔ اس سے زہر کھنچ آتا ہے۔ اگر اس طرح کام نہ چلے۔ تو پھر کسی ڈاکٹر کو دکھانا چاہیئے۔

اگر کٹا ہُوا زخم گہرا ہو۔ اور خون نکل رہا ہو۔ تو کسی ڈاکٹر کی امداد ملنے سے پیشتر ضروری ہے۔ کہ خُون کا بہنا فوراً ہی بند کیا جائے۔ اگر خُون کی نلیوں میں سے کوئی رگ کٹ جاتی ہے۔ تو زیادہ خطرے کی بات ہوتی ہے۔ کیونکہ دل کی دھڑکن کے ساتھ ہر لمحہ خُون باہر نکلتا رہے گا۔ اور اگر اس کا نکلنا بند نہ کیا جائے۔ تو آدمی کی موت ہو جاتی ہے۔ جب رگ کٹتی ہے۔ تب خون زیادہ چمکیلے لال رنگ کا نکلتا ہے۔ اور جب جب دل سکڑتا ہے۔ تب تب خون جھٹکے کے ساتھ باہر نکلتا ہے۔ لیکن نس (Vein) کے کٹنے پر جو خون نکلتا ہے۔ اس میں کچھ نیلا پن رہتا ہے۔ اور جھٹکے کے ساتھ نہیں نکلتا بلکہ ایک ہی چال سے نکلتا ہے۔ نس کی دیوار پتلی ہوتی ہے۔ اور رگ کی کڑی۔ اس لئے کٹنے کے بعد نس سکڑ جاتی ہے۔ لیکن رگ نہیں سکڑتی۔

(باقی آئندہ)

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لُوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۱۲ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۱۰ر۔ سنسکار ودھی ۸ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ر۔ (۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۷ر۔ (۴) ویوہار بھانو ڈیڑھ آنہ۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر ۵ پیسے (۵) پنچ یگیہ مہا ودھی تین پیسے۔ ۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) گوکرونا ندھی ڈیڑھ آنہ۔ ۲۵ سے ادھک لینے پر چھ روپیہ سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا ۲ پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ۔

دیگر پُستکیں دشو کی پہیلی ۱۲ر۔ آریہ پر ودھی ۱۲ر۔ مُکتی پرکاش ۱۲ر۔ نواب نند پرکاش ۱۲ر۔ ویدک تتو گیان ۳ر۔ گرو بردوپن ۱۰ر۔ آریہ جیون ۶ر۔ یوگ مارگ ۳ر۔ جیون بھید ۵ر۔ وید میں استریاں ۸ر۔ بھارتیہ سماج شاستر ۸ر۔ وید اُپدیش ۸ر۔ رسالہ منتو بیدرپن ۸ر۔ آریہ کمار سمرتی ۴ر۔ خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ یا دو آنے فی کاپی۔

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی سجن دیویندر پال نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے۔ اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا وقت اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے۔ رعایتی چھ روپے۔ اس کی ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہیئے۔

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگھتا مع ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے۔ چرک مول ایک جلد میں چار روپے۔ سُشرُت فی جلد چار روپے۔ ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں اور تمام پُستکیں پَونی قیمت پر لیں۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گورو کل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں قیمت فی شیشی چودہ آنے ۱۴ر

پشاور ایجنٹ میسرز بی۔ این ککڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں۔ پشاور

شملہ ایجنٹ ٹھاکر برادرس لوئر بازار شملہ

گورو کل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورو کل کانگڑی (ضلع سہارنپور)

دیوان پرنٹنگ پریس سرکار روڈ متصل سنیلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" کچا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Founder: M. Krishen, B.A.

Regd. No. L. 435.

ओ३म्

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ پینتیس سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ

سالانہ

ششماہی

برما

غیر ممالک

دس شلنگ

جلد ۳۶ — لاہور اتوار ۱۰ مگھر سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲۴ نومبر ۱۹۴۰ء — نمبر ۴۵

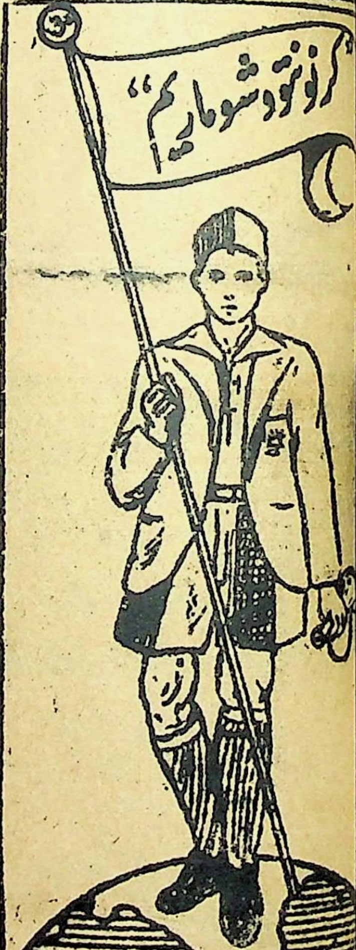

"شکوۂ فلک"

(از شری یوگ دھیان جی اختر ایم۔ اے شاہ پور شہر)

یہ مانا آج ہم تحقیر کے حقدار ہوتے ہیں — یہ مانا ہم سے بے رُخ یار اور اغیار ہوتے ہیں

یہ چرخِ پیر ہم کو بے بس و بے کس سمجھتا ہے — جہاں میں آج ہم رسوا سرِ بازار ہوتے ہیں

کریں ہم لاکھ کوشش چین سے رہنے نہیں دیتے — جہاں والے ستانے کو ہمیں تیار ہوتے ہیں

مگر او چرخِ ناہنجار اتنا یاد رکھ تو بھی — یہی جواں تیرے ہاتھوں ذلیل و خوار ہوتے ہیں

یہ ہیں وہ ویر جو سوئے رہیں سوئے رہیں ورنہ

تری بنیاد کانپ اٹھتی ہے جب بیدار ہوتے ہیں

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپنشد گان

منڈک اُپ نشد

(۱۷)

داچیہ واچک جان لے۔ کٹے گانٹھ اگیان
سارے سنشے چھید کر۔ پوجیں ہم بھگوان

(۱۸)

برہم اِلیش پرکاش ہے۔ ہردے کے آکاش
شُدھ اور نرمل برہم وہ بنتا کر وشواس

(۱۹)

جیوتیر کی جوت ہے۔ جانے اس کو سوئے
آتم گیانی جیو جو۔ برہم اسی کا ہوئے

(۲۰)

اگنی نہ پرکاش دے۔ سورج بجلی چاند
اس کی جیوتی سامنے۔ دیکھت ہیں سب ماند

(۲۱)

اس کے ہی پرکاش سے۔ جگ میں ہے پرکاش
اس کی جیوتی جگت میں۔ پرتھوی اور آکاش

(۲۲)

دھارنا ایسی وہ کرے۔ جو جانے بھگوان
پرماتما پرکاشی برہم ہی۔ سبھی جگہ وِدیہ مان
(ہندی)

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

ओं अन्ति सन्तं न जहात्यन्ति सन्तं न पश्यति देवस्य
पश्यति देवस्य पश्य काव्यं न ममार न जीर्यति ॥

۲۲-۸-۱۰

(اوم) انتی سنتم نہ جہاتینتی سنتم نہ پشیتی دیوسیہ
پشیہ کاویم نہ ممار نہ جیریتی۔

لفظی معنی اِلیشور (انتی سنتم) پاس رہنے والے اُپاسک کو (نہ جہاتی) چھوڑتا نہیں۔ (انتی سنتم) پاس رہنے والے بھگوان کے جیو (نہ پشیتی) دیکھتا نہیں۔ (دیوسیہ) پرماتما کے (کاویم) وید روپ کاویہ کو (پشیہ) دیکھ کر دھرماتما مرتا نہیں۔ اور نہ (جیریتی) نہ ہی بوڑھا ہوتا ہے۔

اتھرو گان

(۱)

وِدیہ پی دیکھے نہ برتھوا۔ رہے بھگت کے پاس
پڑھے جو اس کے وید کو۔ ہوئے امر وشواس

(۲)

اجر امر ہے اِلیش تو۔ اس کا گیان انوپ
بھولے سے بھی ناستک۔ نہ جانے تس روپ
(ہندی)

چُنے ہوئے پھول

رُوحانی زندگی کا پہلا زینہ اپنی ادنیٰ طبیعت سُدھارنا ہے۔ جس کام کو اوروں سے چھپا کر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں ضرور گناہ کا بیج ہے۔ ہوشیار مستری کی طرح اپنا آپ سُدھارو۔ طبیعت کی سختی، حسد، تنگ دلی کو دُور کرو۔ یہ جسم پاک رُوح کا جامہ ہے۔ اس لئے اسے پاک و صاف رکھو۔ کم کھاؤ۔ کم سوؤ۔ کم بولو۔ پُرنور ہو۔ علیحدہ رہنا بہتر ہے۔ اپنا طریق زندگی ضابطے میں لاؤ۔ کوئی کام جلدی اور جوش میں مت کرو۔ انصاف پسند ہو۔ اپنا مستقبل درستی کو بناؤ بجائے جسم کے رُوح کی بہبودی کو چاہو۔ کوئی کام الہامات کے برخلاف یا مذہب کے خلاف نہ ہو۔ عیش پسندی اور تن آسانی چھوڑ دو۔ یہ کبھی وقت پر نہیں چلنے دیتیں۔ اپنی اصلی ضروریات اور خواہش سے پیدا ہوئی ضروریات میں ہمیشہ تمیز کرتے رہو۔ دُنیا کے پدارتھوں میں سے اتنا لو۔ جتنا جسم کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہو۔ زندگی کا گذارہ فضولیوں سے ہونا چاہیئے نہ کہ حرام کی کمائی کھاتا ہوا۔ اوروں کی تکلیف کا باعث ہوتا ہوا اس راستہ پر چل نہیں سکتا۔

منڈل کے دس دس روپے کے حصے خریدنے کے دس فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے۔ مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگانا ہے۔ (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے (۴) اپنے پرکاشت وید اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو کم قیمت پر دیتا ہے (۵) ہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے دامون پر پرچار کیلئے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ صرف دس روپیہ کا ہے جو قسطوں میں لئے جاتے ہیں (۷) منڈل اُپنکیں اُدھار ماہواری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے (۸) بے روزگار پرچارکی آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) پراچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے (۱۰) چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا مہان کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔

وید کا پڑھنا پڑھانا ہر ایک آریہ کا کرتویہ ہے۔

چاروں وید معہ ہندی انوواد سنہری چودہ ۱۴ جلدوں میں قیمت صرف بیالیس ۴۲ روپیہ کرایہ ریل معاف۔ آج ہی سیٹ منگوالیں۔ سام وید مکمل ایک حصہ میں قیمت چار روپے۔ یجر وید مکمل دو حصوں میں قیمت آٹھ روپے۔ اتھرو وید مکمل چار جلدوں میں قیمت سولہ ۱۶ روپے۔ رگ وید مکمل سات جلدوں میں قیمت پچیس ۲۵ روپے۔

ضرورت ہے ہر ایک شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے دکھانے والے اُتساہی پرشوں و استریوں کی۔

متھرا پرشاد شوہرے منیجنگ ڈائریکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

آنکھیں دُکھنے آویں مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

نین سکھ سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت چودہ ۱۴ آنہ فی شیشی

شملہ ایجنٹ: ٹھاکر برادرس لوئر بازار۔ شملہ

پشاور ایجنٹ: میسرز بی این سکڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں۔ پشاور

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سمت ۱۹۹۷ ۱۰ مگھر

پرکاش لاہور (اردو)

(ہفتہ وار)

۲۴۔ نومبر ۱۹۴۰ء

جلد نمبر ۳۶ دیانند ابد ۱۱۶۔ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱ نمبر ۴۵

آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو

آریہ جگت کو ایک بار پھر چیتاؤنی دینا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو ۲۹۔ نومبر اور یکم دسمبر کو ہوگا۔ یہ اُتسو ایک وشیش مہتو رکھتا ہے۔ کیونکہ اس پر ایک ایسا سمبلن ہونے والا ہے۔ جس کا دیش کے بھوشیہ سے وشیش سمبندھ ہے۔ سن ۱۹۴۰ء کے اپریل میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس لاہور میں ہوا۔ اس میں یہ نشچے کیا گیا۔ کہ مسلمان ہندوؤں کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ وہ مذہبی اور پولیٹیکل لحاظ سے ہندوؤں سے ایک الگ قوم ہیں۔ ہندوستان کی فرقہ وارانہ مشکل کا صرف ایک ہی حل ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کے دو حصے کر دیئے جائیں۔ ایک حصہ ہندوؤں کا اور دوسرا مسلمانوں کا۔ مسلمانوں کے حصہ کا نام "پاکستان" رکھا گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں مسلم لیگ کے اجلاس میں پاکستان کا پرستاؤ سویکار کر لیا گیا۔ اس وقت سے دیش بھر میں اس کا ورودھ کیا جا رہا ہے۔ دیکھا تو اس کے خلاف ہے ہی۔ یہ پہلا موقعہ ہے جب کہ کانگریس نے اس بات کی پرواہ کی۔ کہ مسلمان کہیں روٹھ نہ جائیں۔ وہ بھی پاکستان کی مخالفت میں شامل ہو گئی ہے۔ پنجاب میں ہمارے سکھ بھائی اس سکیم کا زبردست ورودھ کر رہے ہیں۔ اور کئی مقامات پر اینٹی پاکستان کانفرنسیں کر چکے ہیں۔ لیکن آریہ سماج اس وقت تک خاموش تھا۔ حالانکہ وہ آریہ ورت کو اپنی جنم بھومی ہی مانتا ہے۔ اور پُنیہ بھومی بھی۔ رشی دیانند کے گرنتھوں میں آریہ ورت کی مہا دشیش روپ سے لکھی گئی ہے۔ پاکستان کے ورودھ میں دیش کی دوسری جماعتوں کے ساتھ شامل ہونے کے لئے آریہ سماج وچھووالی لاہور کے وارشک اُتسو پر مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے لیڈر کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کی صدارت میں ایک اینٹی پاکستان کانفرنس کی جا رہی ہے۔ اس سے صرف یہ دکھلانا مقصود ہے۔ کہ پاکستان کے ورودھ میں آریہ سماج باقی دیش کے ساتھ ہے۔ یہ کانفرنس اگرچہ آریہ سماج کے پربندھ میں ہوگی۔ لیکن اس میں وہ سب لوگ بلا لحاظ مذہب و ملت حصہ لیں گے۔ جو اپنے دیش کے حصے بخرے ہوتے گوارا نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں پنجاب بھر کے آریہ بھائیوں سے کہوں گا۔ کہ وہ آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو پر ضرور پدھاریں۔ آریہ سماج کا اُتسو دیکھیں۔ اچھے اچھے وکتاؤں کے ویاکھیان سُنیں۔ اور اس کانفرنس میں بھی شامل ہوں ٭

اس کے ساتھ ہی میں انہیں یہ چیتاؤنی بھی دینا چاہتا ہوں۔ کہ ۳۰۔ نومبر کو دن کے ایک بجے

لالہ رام پرشاد کا دیہانت

آریہ جگت میں یہ خبر دلی رنج سے سُنی جاوے گی۔ کہ شاہ آباد ضلع کرنال کے لالہ رام پرشاد جی بی۔ اے کا دیہانت ہو گیا ہے۔ ان کا سمبندھ کالج سیکشن سے تھا۔ لیکن وہ ان سجنوں میں سے تھے۔ جو پارٹی کو آریہ سماج پر قربان کر سکتے ہیں۔ آریہ سماج کی جو سیوائیں انہوں نے کیں اُن کی فہرست بہت لمبی ہے۔ اور شاید سب کا مجھے علم بھی نہ ہو۔ وہ ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول ہوشیارپور کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ درحقیقت اس وقت اُنہوں نے اس بات کا ثبوت دیا۔ کہ ان میں انتظام کی کتنی شکتی ہے؟ وہ صرف ہیڈ ماسٹر نہ تھے۔ بلکہ ضلع بھر میں اُپدیشک کا کام کرتے تھے۔ ہوشیارپور کے ضلع میں آریہ سماج کا جو بھی بل نظر آتا ہے۔ اس کا شریہ انہیں ہی پراپت ہے۔ وہاں سے ہٹنے کے بعد وہ کئی صورتوں میں آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ وہ "آریہ گزٹ" کے سمپادک بھی رہے۔ لالہ لاجپت رائے نے جب دلت اُدھار کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو وہ اس کے سیکرٹری تھے۔ آل انڈیا شردھانند ٹرسٹ کے بھی سیکرٹری رہے۔ آریہ سماج کے حلقہ سے باہر وہ "بندے ماترم" کے ایڈیٹر رہے۔ جب کہ وہ لالہ لاجپت رائے کی زیرنگرانی شائع ہوا کرتا تھا۔ اور ان دنوں وہ دو سال جیل میں بھی رہے۔ ان کی تازہ سیوا حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں ہے۔ ان کا سواستھ کچھ عرصہ سے بگڑ چکا تھا۔ باوجود اس کے جب تک ستیاگرہ رہا۔ وہ دہلی میں رہے۔ اور اس کی پبلسٹی کا کام کرتے رہے۔ وہ حیدرآباد ستیاگرہ کا اتہاس لکھ کر چھوڑ گئے ہیں۔ جسے سارودیشک سبھا جب چاہے چھپوا سکتی ہے۔ وہ اچھے وکتا بھی تھے اور اچھے لیکھک بھی۔ ان کے ویاکھیانوں کا بڑا پربھاو تھا۔ اور بڑے بڑے آریہ سماجوں کے اُتسووں پر بُلائے جاتے تھے۔ اُن کے ویاکھیانوں اور لیکھوں سے بڑھ کر اُن کے جیون کا پربھاو تھا۔ وہ بڑے سجن پُرش تھے۔ جیسا کہ میں اُوپر کہہ چکا ہوں۔ کہ وہ ایک پارٹی میں ہوتے ہوئے بھی پارٹی سے بالاتر تھے۔ حیدرآباد ستیاگرہ کے دنوں میں اُنہوں نے سیوا کی تو دل لگتی سے۔ ایسے سجن کا وِیوگ آریہ سماج کے لئے بھاری صدمہ ہے۔ ان کا نقصان ناقابلِ تلافی ہے۔ اس لئے بھی کہ آریہ سماج کے پُرانے سیوکوں کی نسل ختم ہو رہی ہے۔ اور نئی نسل تیار نہیں ہو رہی۔ اور اسے تیار کرنے کا کوئی سادھن بھی نظر نہیں آتا۔ نئی کمائی نہ ہو اور پُرانی ختم ہو رہی ہو۔ تو دیوالہ کا خطرہ ہر وقت پیشِ نظر رہتا ہے۔ آریہ سماج کے پُرانے سیوک ایک ایک کر کے جا رہے ہیں۔ نئے سیوک میدان میں نہیں آ رہے۔ یہ ایک ایسا نقصان ہے۔ جس کی تلافی نہیں ہو رہی۔ لالہ رام پرشاد کی مرتیو پر ان کے سمبندھی تو ہماری سہانوبھوتی کے پاتر ہیں ہی آریہ سماج بھی اس کا پاتر ہے۔ کیونکہ اس کا ایک سچا سیوک اسے چھوڑ گیا ہے ٭

(کرشن)

آپ کے سوادھیائے کیلئے نئے گرنتھ

مہانذوگیہ اُپنشد {ہندی بھاشیہ}

(از مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

چھاندوگیہ اُپنشد کا دِسنے اُپاسنا ہونے سے سرو شریشٹھ ہے۔ اس میں آتما اور پرماتما سمبندھ۔ اُپاسنا ودھی اور کئی ہتو پُورن ہیں۔ جنہیں سمجھنے کے لئے یہ بھر بھگتوں میں جگیاسا رہتی ہے۔ دِرشٹانت آدر ... پنجاب کے روپ میں سمواد دے کر کٹھن ... کو روچک اور سرل بنا دیا ہے۔ اس ٹیکا ... کا انوبیہ۔ ارتھ۔ بھاوارتھ اور وِشیشارتھ دیا ... بکی سنہری جلد۔ قیمت سوا دو روپے (۲؍۴)

ہندتو {ہندی}

یہ کتاب ویر بیرسٹر ساورکر پردھان آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے جِیو زور قلم کا نتیجہ ہے۔ ہندو کون ہیں؟ یہ نام کیسے پڑا؟ یہ سب "ہندتو" میں پڑھ دیجئے ٭ کتاب مجلد۔ کاغذ بڑھیا۔ سندر چھپائی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

آتم کتھا (ہندی)

پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے جی۔ جن کی برسی ابھی پچھلے ہفتہ میں ہی منائی گئی ہے۔ کی دل ہلا دینے والی داستان ان کی اپنی زبانی۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (۱؍۸) ٭

اِلیشور بھگتی (ہندی)

(لیکھک:۔ سوامی سرودانند جی مہاراج)

یہ کتاب سوامی جی مہاراج کی نئی رچنا ہے۔ اس میں اِیشور کا سچا سوروپ۔ نمرتا۔ اِیشور پراپتی کے سادھن۔ سچی بھگتی۔ کرم یوگ۔ بھگتی یوگ ساکھشاتکار کا اصلی سوروپ آدی اند بھی کئی درشنے ہیں ٭ کتاب مجلد بڑھیا کاغذ قیمت دس آنے (۱۰؍)

ملنے کا پتہ:۔ مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز۔ مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم۔ لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس ہوگا۔ اس میں کوئی جھگڑے کی بات نہیں۔ صرف بجٹ پاس کرنا ہے۔ اس اجلاس کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے۔ کہ سبھا کا جو جنرل اجلاس پچھلی مئی میں ہوا تھا۔ اس میں کورم ٹوٹ جانے سے بجٹ پاس نہ ہو سکا تھا۔ اور بجٹ پاس نہ ہونے سے بہت سا کام رُکا پڑا ہے۔ اس لئے میں سبھا کے ایک ایک سدسیہ سے بل پُوروک انورودھ کروں گا۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ وہ اس اجلاس میں ضرور شامل ہو۔ تاکہ کورم پورا ہو جائے۔ اور بجٹ پاس ہو جائے۔ اگر اب بھی کورم نہ ہوا۔ تو بڑی مشکل کا سامنا ہوگا۔ اور میں کہہ نہیں سکتا۔ کہ یہ مشکل کیسے حل ہوگی۔ جیسا کہ گت انک میں نویدن کر چکا ہوں۔ جو بھائی کسی وششیش کارن سے اس اجلاس میں شامل نہ ہو سکتا ہو۔ وہ تیاگ پتر دے دے۔ تاکہ اس کی جگہ کسی ایسے سجن کو چُن لیا جائے۔ جو اجلاس میں شامل ہو سکتا ہو۔ اور اگر کوئی نیا پرتی ندھی نہ بھی چُنا جائے۔ تو بھی اچھا ہے۔ کیونکہ کورم کے پورا کرنے میں مدد ملے گی۔ تین سال پہلے جب سبھا کا نیا انتخاب ہوا تھا۔ تو پرتی ندھیوں کی سنکھیا ساڑھے تین سو سے بھی اوپر ہو گئی تھی۔ جس کا پرنام یہ ہے۔ کہ کورم کے لئے ایک سو سے اوپر پرتی ندھیوں کی اوشیکتا ہے۔ ادھیکاری اس مشکل کا حل سوچ رہے ہیں۔ اور وہ کسی وقت سبھا کے سامنے پیش ہے۔ لیکن بجٹ کے پاس نہ ہونے سے جو مشکل اس سمیہ پیش آ رہی ہے۔ اس کا کوئی نہ کوئی حل تو ہونا چاہیئے۔ اور وہ حل یہ ہے۔ کہ اس بار کورم ہو جائے۔ اور بجٹ پاس ہو جائے

(کرشن)

(Review)

ریویو

چھاندوگیہ اپنشد (ہندی ٹیکا)

مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج۔ پرکاشک مہاشہ راجپال اینڈ سنز۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور۔ سائز ۲۰×۳۰ ساڑھے چار سو صفحات۔ ٹائپ اور چھپائی عمدہ۔ کاغذ بڑھیا۔ سندر مضبوط سنہری جلد۔ قیمت سوا دو روپے (۲/۴) +

مہاتما نارائن سوامی آریہ سماج کے مانے ہوئے ودوان سنیاسی ہیں۔ آپ نے اب تک جتنی پستکیں لکھی ہیں وہ سب کی سب بہت لوک پریہ ہوئی ہیں۔ "مرتیو اور پرلوک" سے کوئی ہی آریہ پریوار ونچت ہوگا۔ چھاندوگیہ اپنشد کی ٹیکا آپ کی نانہ تصنیف ہے۔ چھاندوگیہ اپنشد اپنے وشے کے لحاظ سے ادھک مہتو پورن اور سروشریشٹھ مانی جاتی ہے۔ اس لئے اس کی ایک ایسی سرل ٹیکا کی ضرورت م

کیتھل میں

جب میں بارہ سو ستیاگرہیوں کا جتھا لے کر اورنگ آباد روانہ ہوا۔ تو میرے ساتھ کیتھل کے آریہ بھائیوں کا بھی ایک جتھا تھا۔ اور وہ ایک بھاری جتھا تھا۔ اس کے جتھے دار لالہ کاکا رام آریہ بزاز تھے۔ اس جتھے کا ایک ستیاگرہی فقیر چند وہیں بلیدان ہوا۔ جیل کے سمبندھ ہمیشہ سنتھائی ہوتے ہیں۔ اورنگ آباد جانے سے پہلے کیتھل کی حیثیت میری نظروں میں یہ تھی۔ کہ وہ پنجاب کا ایک شہر ہے۔ اور وہاں کے آریہ سماج کا مجھ پر اتنا ہی ادھیکار تھا۔ جتنا کہ کسی اور سماج کا۔ لیکن حیدر آباد ستیاگرہ کے بعد میرا سمبندھ کیتھل سے زیادہ ہو گیا۔ اور وہاں کے آریہ پُرش بھی مجھ پر اپنا ادھیکار سمجھنے لگے۔ چنانچہ جب سے حیدر آباد سے واپس آئے ہیں ان کی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ مجھے کسی نہ کسی طرح کیتھل بلائیں۔ چنانچہ کئی بار ان کے نمنترن آئے۔ بعض اوقات ان کا جلسہ ملتوی ہو گیا۔ اور بعض اوقات میں نہ جا سکا۔ اب آریہ سماج کا وارشک اُتسو ۱۶-۱۷ نومبر کو تھا۔

وہاں کے ادھیکاریوں نے ایک ماس پُورو ہی مجھ سے پتر ویوہار شروع کر دیا۔ اور میری بھی یہ اِچھا تھی۔ کہ وہاں پہنچوں۔ لیکن عین وقت پر میرے پروگرام میں ایک ایسی تبدیلی آئی۔ کہ مجھے کیتھل کی بجائے دہلی جانا پڑا۔ پھر بھی وہاں کے ستیاگرہیوں کی کشش زبردست تھی۔ اور میں بجائے ۱۷ کے ۱۸ نومبر کو وہاں پہنچ گیا۔ اس یاترا میں میرے ساتھ میرے بھائی لالہ دیش بندھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے بھی تھے۔ میں نے کہا۔ کہ حیدر آباد ستیاگرہ کے بعد کیتھل سے میرا وشیش سمبندھ پیدا ہو گیا۔ لیکن کیتھل کے حلقہ میں میرا پرانا سمبندھ ایک سجن سے ہے۔ جس کا نام نانو رام ہے۔ یہ کیتھل کے حجام ہیں۔ اور ستیاگرہ میں شامل ہوئے تھے۔ اس سجن نے اورنگ آباد جیل میں میری بڑی سیوا کی تھی۔ چونکہ میرا سواستھ اچھا نہ رہتا تھا۔ اور رات کو نیند نہ آتی تھی۔ اس لئے اس نے اپنی یہ ڈیوٹی سمجھ رکھی تھی۔ کہ شام کو میری کوٹھڑی میں آئے۔ مجھے دبائے۔ اور میرے سر کو سہلائے تاکہ مجھے نیند آ جائے۔ اس کی اس خدمت کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ ہم کیتھل میں بذریعہ کار ساڑھے گیارہ بجے دن کے پہنچے۔ جس وقت لالہ کاکا رام کو ہمارے پہنچنے کا علم ہوا۔ انہوں نے جھٹ جلوس اور جلسے کا انتظام کر دیا۔ یتیم خانے کا بینڈ آ گیا۔ اور اس طرح ہمیں ایک جلوس کی شکل میں بازاروں سے گذارا گیا۔ ایک بجے سے جلسہ شروع ہوا۔ پہلے دیش بندھو جی نے تقریر کی۔ ان کی تقریر مختصر تھی۔ کیونکہ وہ میرے لئے وقت چھوڑنا چاہتے تھے۔ اس کے بعد میں نے آریہ سماج کیتھل کا شکریہ ادا کیا۔ اور وہاں کے آریہ اور ہندو بھائیوں کو آنے والی مردم شماری کے متعلق چیتاونی دی۔ اگرچہ جلسہ دو بجے ختم ہو گیا۔ مگر حاضرین کی تعداد کو دیکھ کر مجھے از حد خوشی ہوئی۔ کیونکہ صرف چند منٹوں کے نوٹس پر سینکڑوں بھائی اور بہنیں وہاں جمع ہو گئے۔ اس کے بعد ہم نے آریہ پتری پاٹھ شالہ کا بھون دیکھا۔ پھر ہم آریہ سماج مندر میں گئے۔ وہاں ہمارا آدر ستکار کیا گیا۔ وہاں ہمارا فوٹو بھی لیا گیا۔ ایک وششٹ گھٹنا کا اُلیکھ اوشیک ہے۔ اس سے پرکاش کے پاٹھکوں کو معلوم ہوگا۔ کہ اس علاقہ کے جاٹ بھائیوں کو آریہ سماج اور اس کے سیوکوں کے لئے کتنی شردھا ہے۔ کیتھل سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے۔ جہاں کے جاٹ آریہ ہیں۔ انہیں اُڑتی اُڑتی خبر مل گئی۔ کہ مہاشہ کرشن کیتھل میں آئے ہیں۔ وہ اسی وقت وہاں سے چل پڑے۔ لیکن کیتھل میں اس وقت پہنچے جب میرا ویاکھیان ختم ہو چکا تھا۔ خیر وہ آریہ سماج مندر میں مجھے ملے۔ اور انہوں نے بتایا۔ کہ جونہی انہیں ہمارے آنے کی خبر ملی۔ وہ وہاں سے چل پڑے۔ مردم شماری کے متعلق انہوں نے کچھ پرشن کئے۔ جن کا جواب دیا گیا۔ ساڑھے تین بجے وہاں سے چل کر ہم ساڑھے چھ بجے دہلی پہنچے۔ اور وہاں سے رات کے ... بجے گاڑی میں سوار ہو کر دوسری صبح لاہور آ گئے۔ کیتھل میں ہمارا جو سواگت اور ستکار ہوا۔ اس کے لئے میں لالہ کاکا رام اور آریہ سماج کے دوسرے ادھیکاریوں کا اُپکار مانتا ہوں۔

(کرشن)

ہم اوشیکتا تھی۔ جسے پڑھ کر جگیاسو ادھیاتم واد کے وشے میں پوری واقفیت حاصل کر سکے۔ چھاندوگیہ اپنشد میں آتما اور پرماتما کے سمبندھ اور اُپاسنا کی ودھی پر وستار پوروک پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اور سوامی جی کی کلام نے لیکھنی نے اس خشک وشے کو اتنا روچک بنا

قائم شدہ ۱۹۰۵ء

ٹیلی فون: نمبر ۲۷۷

سردیوں میں استعمال کے قابل

چند منتخب اکسیریں

شت گن سدھ مکردھوج (رجسٹرڈ)

(عام سدھ مکردھوج سے چھ گنا مؤثر) ہر قسم کی دماغی۔ اعصابی۔ اور قوتِ باہ کی کمزوری کو دُور کر کے دِل کو فرحت۔ دماغ کو تر و تازگی۔ طبیعت میں سرور۔ جسم میں چستی اور چہرہ پر جلال بخشتا ہے۔ قیمت فی ماشہ (بتیس ۳۲ خوراک) سات روپیہ علاوہ محصول ڈاک +

شکتی پاک (رجسٹرڈ)

بوجہ بے اعتدالی عالم شباب میں ہی جو لوگ اپنی طاقت اور قوتِ حیات کو تباہ کر بیٹھے ہیں۔ ان کے لئے یہ اعلےٰ درجہ کی واجی کرن دھاتو پشٹ کارک (مقوی باہ و ویریہ کو گاڑھا کرنے والی) چمتکار دوائی ہے۔ قیمت دس تولہ بیس ۲۰ یوم کیواسطے اڑھائی روپیہ علاوہ محصول ڈاک +

سورن مکردھوج وٹی

یہ گولیاں شت گن سدھ مکردھوج۔ کشتہ سونا۔ کستوری۔ موتی۔ عنبر وغیرہ بیش قیمت اجزا کا مرکب ہیں۔ ان کا استعمال اعضاء رئیسہ (دل و دماغ۔ جگر۔ معدہ۔ مثانہ وغیرہ) کو طاقت دیتا ہے۔ ویریہ اور قوتِ مردمی کو بڑھاتا ہے۔ قیمت آٹھ گولی دو روپے علاوہ محصول ڈاک + (فہرست ادویات مفت طلب کریں)

ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پنجاب میں جرائم کی رفتار

حکومت پنجاب کی طرف سے شائع کئے گئے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب میں جرائم ترقی پر ہیں۔ مثال کے طور پر ۱۹۳۶ء میں فسادات کی تعداد ۸۵۴ تھی۔ جو ۱۹۳۹ء میں ۱۲۹۰ تک جا پہنچی۔ قتل کی وارداتیں ۱۹۳۶ء میں ۸۹۸ ہوئیں۔ جو ۱۹۳۹ء میں ۱۱۳۳ تک پہنچیں۔ ۱۹۳۷ء میں ڈاکہ کی ۹۷ وارداتیں ہوئیں۔ مگر ۱۹۳۹ء میں ۱۲۹۔ رہزنی کی وارداتیں ۱۹۳۶ء میں ۴۵۲ ہوئی تھیں۔ مگر ۱۹۳۹ء میں ان کی تعداد ۴۷۴ تک جا پہنچی۔ اسی طرح نقب زنی کی وارداتیں ۱۴۰۴۴ سے بڑھ کر ۱۶۷۲۷ تک جا پہنچیں۔ معمولی طور پر چوریوں کی تعداد بھی ۷۱۱۵ سے بڑھ کر ۷۹۷۸ ہو گئی۔ دھوکہ دہی کے الزام میں ۱۲۶۳ اشخاص کو سزائیں دی گئیں۔ بخلاف اس کے ۱۹۳۸ء میں سزا پانے والوں کی تعداد ۷۵۷ تھی۔ ۱۹۳۹ء میں ۱۲۱۷ اشتہاری مفروروں کو گرفتار کیا گیا۔ اور ۱۴۳۲ افراد ابھی مفرور ہیں۔ اس کے مقابلہ میں یہ تعداد ۱۹۳۸ء میں ۷۷۲۷ اور ۸۸۸ تھی۔

جرائم کی بڑھتی ہوئی اس رفتار کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ پولیس کا خرچ بھی بہت بڑھ گیا ہے۔ ۱۹۳۸ء میں پنجاب پولیس کا خرچ صرف ۱۸۲۱۰۱ روپیہ تھا۔ جو اب ۱۲۱۴۵۵۴۴ روپیہ ہو گیا ہے۔ یعنی ۳۳۸ہزار ۲۴۵ روپیہ بڑھ گیا ہے۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ جرائم کی بڑھتی ہوئی اس رفتار کو روکے۔ اس کام کے لئے اسے مذہبی انجمنوں اور سوسائٹیوں کی خدمات حاصل کرنی چاہئیں۔

بنگال کے باغی وزیر اعظم کی تازہ تقریر

۱۷- نومبر کو الہ آباد میں مسلم سٹوڈنٹس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مولوی فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے جو تقریر کی۔ اس میں آپ نے ہندوؤں اور کانگرسیوں کو جی بھر کر کوسا۔ آپ نے کانگرس پر یہ الزام لگایا۔ کہ وہ مسلم تمدن کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ اور جو تقریریں ہوئیں سب کی سب اشتعال انگیز تھیں۔

ہمیں ڈر ہے۔ کہ مولوی صاحب غلط راستے پر جا رہے ہیں۔ انہیں تقریر کرتے ہوئے اپنی ذمہ دارانہ پوزیشن کا خیال رکھنا چاہیئے۔

سرمایہ داروں پر نئے ٹیکس

کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ سرمایہ داروں پر نئے ٹیکس لگا کر حکومت پنجاب ۲۵ کروڑ روپیہ وصول کرنا اور زمینداروں کے لئے خرچ کرنا چاہتی ہے۔ جیسا کہ ڈھوک ضلع راولپنڈی میں منعقدہ زمینداروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سر چھوٹو رام نے فرمایا۔ یا یہ محض زمینداروں کو بہلانے کے لئے کہا گیا۔ کہ موجودہ وزراء زمینداروں کے بہت خیر خواہ ہیں۔

شدید زخم آئے ہیں۔ مگر خطرہ سے باہر ہیں۔ وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اگرچہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ان پر قاتلانہ حملہ کی وجہ کیا ہے؟ تاہم دن دہاڑے ایسے واقعات کا ظہور پذیر ہونا حد درجہ افسوسناک ہے۔ حکومت کی توجہ اس طرف دلاتے ہوئے ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ پولیس حملہ آوروں کو جلد از جلد گرفتار کر لے گی۔ اور انہیں خاطر خواہ سزائیں دے گی۔

کچھ سُنا آپ نے!

آپ "پرکاش" کی اُپیوگتا اور اُتمتا کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ لیکن بیگانے اس کی خوبیوں پر مگدھ ہیں۔ "پریم بھون" گوکل پورہ آگرہ سے ایک رادھا سوامی بابو ہرچرن لال ورمن اپنے ۱۴۸/۲۰ کے پتر میں لکھتے ہیں:-

"مائی ڈیر ہنستی۔ نمستے!۔۔۔ جب سے "پرکاش" آپ کی ملکیت میں آیا ہے۔ دن بدن بہتر ایڈیٹ ہو رہا ہے۔ مالک سے پیارتھا ہے۔ کہ آپ کا "پرکاش" چاروں دشاؤں میں پھیلے۔ اور اس کی اشاعت لاکھوں کی تعداد میں ہو۔ قومی و مذہبی اخبارات کا بُرا حال ہے۔ نہ جانے ان کے دن کب پھریں گے۔ ۲۶ کروڑ ہندوؤں کے نمائندہ اخباروں کا کس قدر ناگفتہ بہ حال ہے۔ یہ خیال کر کے سخت افسوس ہوتا ہے۔ ملک میں ایک بھی قومی اور مذہبی اخبار ایسا نہیں۔ جس کی اشاعت ایک لاکھ یا پچاس ہزار بھی ہو۔ مقابلتاً "پرکاش" کی اشاعت اچھی ہے۔ اور میں آپ کی کوششوں پر مبارکباد دیتا ہوں۔"

آریہ سماجی کارکن پر قاتلانہ حملہ

ٹوہانہ کے آریہ سماجی کارکن بابو کلونت رائے وکیل پر ۱۴- نومبر کو دن کے ۱۱ بجے دو اشخاص کی طرف سے قاتلانہ حملہ کئے جانے کی اطلاع ملی ہے۔ لاٹھیوں اور چھری کے حملوں سے انہیں

ناخواندگی کے خلاف مہم

ہاڈسن لٹریری سرکل کے زیر اہتمام ۱۲- نومبر کو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے میں سر عبدالقادر کی صدارت میں بالغان کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر پی۔ ایس دلیا رام نے کہا۔ کہ جس رفتار سے بالغوں کی تعلیم کا کام ہو رہا ہے۔ اس رفتار سے تمام ہندوستان کو خواندہ بنانے کے لئے ۹۲۰ برس درکار ہیں۔ دوسرے معنوں میں یہ کہ اگر ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے کوششیں کافی طور پر وسیع نہ کی جائیں گی۔ تو ہندوستان کو ابھی ایک صدی کے لئے اور بے تعلیم رہنا پڑے گا۔

تعمیر مسجد کیلئے حکومت برطانیہ کا "دان"

حال ہی میں حکومت برطانیہ نے لنڈن میں مسجد کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ پونڈ "دان" دینے کا اعلان کیا ہے۔ جس سے مسلمانانِ ہند کی باچھیں کھل گئی ہیں۔ اور وہ بجا طور پر سمجھنے لگے ہیں۔ کہ برطانیہ اسلام کا محافظ ہے۔ نہ کہ حبشہ جس کے ہاتھ میں حبشہ کی فتح کے بعد اسلام کی تلوار دی گئی تھی۔ اس کے وعدے محض وعدے رہے۔ اور برطانیہ نے عملی ثبوت دے دیا۔ مسلمانوں کو حکومت برطانیہ کا مشکور ہونا چاہیئے۔ کہ اس کی مہربانی سے لنڈن میں اسلامی تمدن کا مرکز قائم ہو جاوے گا۔ ہماری تجویز ہے۔ کہ یہ مسجد جنگ کے بعد تعمیر کرائی جاوے۔ تاکہ خدا کا یہ "نیا گھر" کہیں دشمن کے حملہ کا نشانہ نہ بن جاوے۔

لالہ دھنی رام کو ودھائی

ہم لالہ دھنی رام بھلہ پروپرائیٹر بھلہ شو کمپنی کو ان کی سپتری کماری شکنتلا کے وواہ پر جو مسٹر کوال کرشن سپتر لالہ بالکرشن کپور سے ۱۶- نومبر کو ان کی کوٹھی واقع نولا کوٹ میں بڑی دھوم دھام سے پنجہت سرانجام پایا مبارکباد دیتے ہیں۔ اور پرماتما سے جوڑے کی دیرگھ آیو۔ سو آستھ اور سکھی گرہستھ کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔

ایک شوک جنک مرتیو!

لالہ بھگت رام ایم۔ ایل۔ اے کے بھتیجے مسٹر دلباغ رائے بگلا ولیپوری کی دھرم پتنی کا اسامیک و شوک جنک دیہانت گنگ سپتاہ منٹگمری میں ہو گیا۔ یہ سماچار پا کر ہمیں بہت دُکھ ہوا۔ کیونکہ وواہ ہوئے ابھی دو ورش بھی نہیں ہو پائے۔ اور اُن کے بالک کی آیو ابھی چھ سات ماس سے ادھک نہیں ہوئی۔ سورگیہ سوشیلا دیوی واقعی اتی سوشیل اور گنونتی دیوی تھی۔ ایسی یوگیہ پتنی کا وِیوگ اور اتنی چھوٹی آیو میں ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ ہمیں مسٹر دلباغ رائے سے ان کے اس دُکھ میں ہاردک سہانوبھوتی ہے۔ پرماتما سورگیہ دیوی کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

کانگڑہ کے ہریجنوں کو بچانے کیلئے کیا کچھ ہو رہا ہے؟

(لیکھک:- مہاشہ پریتم چند جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا - جوالی)

اخباروں میں عرصہ دو ماہ سے بڑے زور شور کے ساتھ ضلع کانگڑہ کے ہری جنوں کے متعلق خبریں پرکاشت ہو رہی ہیں - کہ پچاس ہزار کے قریب ہری جن بھائی مسلمان ہونے والے ہیں - اس کا کارن یہ ہے - کہ اس ضلع میں ہری جنوں کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک نہیں ہوتا - دوسرے اُن لوگوں کو راجپوت و براہمن لوگ اپنی باولیوں و چشمہ جات وغیرہ سے پانی نہیں بھرنے دیتے - تب ان لوگوں نے تنگ آکر یہ سخت قدم اُٹھایا - غیر مذاہب والے ان ہری جنوں کو اپنے دام فریب میں لانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں - سب سے پہلے ہری جن بھائیوں کی تکالیف کو معلوم کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری منتری گوردتہ رام جی بان پرستی نے سوامی ودیہ کمار جی کو اس طرف روانہ کیا ۔

سوامی جی نے آکر موضع جوالی میں حالات معلوم کئے - ان لوگوں سے ملے - اور بعد میں لاہور چلے گئے - پھر پنڈت لیشپال جی سدھانت النکار منتری دیانند دلت اُدھار سبھا گورودت بھون لاہور و پنڈت رام سوروپ جی شاستری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا موضع جوالی میں آئے - اور آپ نے سارے حالات معلوم کر کے پنڈت رام سوروپ کو یہاں مستقل طور پر کام کرنے کی پریرنا کی - آپ یہاں ایک ماہ سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے بڑا اُتساہ سے کام کر رہے ہیں - عرصہ پندرہ دن سے دیانند دلت اُدھار سبھا گورودت بھون لاہور کی طرف سے مہاشہ وسادا رام جی کو پنڈت جی کی مدد کے لئے روانہ کیا - اور مہاشہ وسادا رام جی بھی گراموں میں گھوم گھوم کر کام کر رہے ہیں - اس کے علاوہ دیانند دلت اُدھار منڈل ہوشیارپور کی طرف سے پنڈت رام کرشن جی پنڈت رام سوروپ جی کی سرکردگی میں کام کر رہے ہیں - سناتن دھرم سبھا کی طرف سے سوامی ہیرا نند جی و پنڈت رگھوناتھ جی جھنیک موضع جوالی میں تین دن کام کر کے واپس لاہور یا نہ جانے کہاں چلے گئے ۔

۲- نومبر کو ایک ڈیپوٹیشن زیر سرکردگی راجہ نریندر ناتھ جی - سر ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ رائے بہادر لالہ رام سرن داس جی - سوامی ستیا نند جی مہاراج و پنڈت لیشپال جی منتری دیانند دلت اُدھار سبھا گورودت بھون لاہور موضع جوالی میں تشریف لایا - شری مہاراجہ صاحب گلیر و ٹکہ صاحب نورپور بھی ڈیپوٹیشن میں شامل تھے - ڈیپوٹیشن نے سارے حالات کا اندازہ کر کے ہری جن بھائیوں کی شکایات سنیں - اور واپس اسی شام کو چلا گیا - اب شری سنت لال جی ادھشٹاتا ویدک پرچار و پنڈت شانتی پرکاش جی سہایک ادھشٹاتا نے مجھ کو بھی ادھر کا پروگرام دیا - میں نے آکر یہاں اپنا کام شروع کر دیا ہے - کام ہو رہا ہے - اور خوب زوروں کے ساتھ - آریہ پرادیشک سبھا کی طرف سے بھی مہاشہ ہنس پال موضع جوالی میں ایک ایک رات کے لئے دو دفعہ آئے - اور واپس لاہور چلے گئے - ہریجن بھائیوں کو سمجھانے میں مہاشہ پرتھوی سنگھ سم ناد نے بڑا کام کیا ہے - اب یہ لوگ بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے خوب کام کر رہے ہیں - کچھ دنوں میں اس کا تسلی بخش انجام نکلیگا - ۷-۸- دسمبر کو ایک کانفرنس اسی مسئلہ کا حل کرنے کے لئے ہو رہی ہے - اس کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں - ہم لوگ گھوم گھوم کر لوگوں کو ویدک دھرم کا سندیش

گوروکل کانگڑی کے وید ودیالیہ بھون کا نرمان

دانی اصحاب دھیان دیں

گوروکل میں وید ودیالیہ کی عمارت کا کام شروع ہو گیا ہے - دانی اصحاب کے لئے یہ نادر موقعہ ہے کہ اپنے یا اپنے کسی عزیز کی یادگار میں کمرہ بنوائیں - زندگی میں ایسے موقعے بار بار نہیں آتے - بہت سے دانی اصحاب کمرے رجسٹرڈ کرا بھی چکے ہیں - جنتا کو یہ جان کر خوشی ہوگی - کہ دان ویر سیٹھ جُگل کشور جی برلا کا بھی اس عمارت کے بنوانے میں بہت بڑا ہاتھ ہے - آپ کی خواہش ہے - کہ اس عمارت کو پراچین کاریگری کے سانچے میں ڈھالا جاوے - اس کام کے لئے سیٹھ جی نے اپنے انجینئر مسٹر رائے کو بھی گوروکل بھیجا تھا - اور نقشہ بھی اسی بنا پر بنوایا گیا ہے - سیٹھ جی کے دان سے نامعلوم کتنی سنستھائیں چل رہی ہیں - سیٹھ برلا جی کی گاڑھی کمائی کا ایک بڑا حصہ دلتشیں سبھا کے کام آ رہا ہے - غرضیکہ دلتشی کی بھلائی کا جو بھی کام شروع ہو - اس میں آپ کا حصہ ضرور ہوتا ہے - سیٹھ جی کا اس کام میں ہماری حوصلہ افزائی کرنا ان کی شان کے شایاں ہے -

ابھی حال کا ذکر ہے - کہ آپ نے گوروکل اندرپرستھ کی عمارتوں کو بھی ہزاروں روپے خرچ کر کے آریہ سنسکرتی کے ٹائپ میں ڈھال دیا ہے - تو پھر وید مہا ودیالیہ جیسے پوتر کاریہ میں وہ کتنی بھاری امداد کریں گے یہ سبھی جانتے ہیں ۔

گوروکل آریہ سنسکرتی کا سب سے اعلیٰ مرکز ہے - اس نے بھارت واسیوں کے دل میں بڑی عزت پائی ہے - اس کو پبلک نے بڑے پریم اور آدر سے اپنایا ہے - ہمارا بھی گوروکل کے پریمیوں سے نویدن ہے - کہ وہ اس پوتر کاریہ میں ہماری امداد کریں - اس میں ہر شخص کو بڑے فخر کے ساتھ امداد دینی چاہیئے - چاہیں تو بہت سے دھنی مانی اصحاب اکیلے ہی اس بھار کو اپنے اوپر لے سکتے ہیں - اس عمارت کے خرچ کا تخمینہ ایک لاکھ کے قریب ہے - ہال پر تیس ہزار روپیہ لاگت آئے گی - اور پندرہ سو سے کر تین ہزار روپیہ تک بھی لاگت کے کمرے ہوں گے - جو دانی اصحاب کمرہ رجسٹرڈ کرانا چاہیں وہ جلدی کریں - کیونکہ اس طرح جہاں ہماری حوصلہ افزائی ہوگی وہاں ان کا نام بھی اس سنستھا میں ہمیشہ تعظیم اور عقیدت کے ساتھ لیا جاتا رہے گا - اور ان کی یہ یادگار گوروکل میں ہمیشہ جگمگاتی رہے گی - وید مہا ودیالیہ کے لئے دان دینا بہت پوتر کاریہ ہے - اس میں جہاں برہمچاری ویدوں کی تعلیم حاصل کریں گے - وہاں دانی اصحاب کو اپنی گاڑھی کمائی کا پیسہ نیک کام میں لگتا دیکھ کر کتنی مسرت ہوگی اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا ۔

مجھے کامل یقین ہے - کہ میری اس درخواست پر پبلک فراخدلی کا ثبوت دے گی - اور وہ دن دور نہیں - جب اس شردھانند نگری میں ایک عظیم الشان عمارت "وید ودیالیہ" قابل دید ہوگی - عمارت کا کام بڑی تیزی سے ہو رہا ہے - بنیادیں بھری جا چکی ہیں - چنائی بھی زوروں سے جاری ہے - اس کام کے ماہر انجینئر جی کی زیر نگرانی کام ہو رہا ہے - امید ہے - کہ جنتا کھلے دل سے اس یگیہ میں آہوتی دے کر پنیہ کی بھاگی بنے گی ۔

(ستیہ ورت گورنر گوروکل کانگڑی)

اور کانفرنس کے بارے میں اطلاع دے رہے ہیں - آریہ سماج نورپور ہر پرکار سے سہایتا اور سہیوگ دے رہی ہے - نورپور کے اُتساہی ادھیکاری اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

"پرکاش" کی اشاعت دنوں دن بڑھ رہی ہے - اشتہار دیکر لابھ اُٹھا دیں

شری مہاشہ عالاولپوری کی مشہور تصانیف

گیتا گان - گیتا کا شلوک وار دوہوں میں سمپورن انوواد - ہندی ۸ / - اُردو ۱۲ / -
رشی گان - رشی دیانند کی مکمل جیونی سرل دوہوں میں - ہندی ۴ / - اُردو ۴ / -
اُپ نشد گان - البیناد اسیہ اُپ نشد کا انوواد سرل دوہوں میں - ہندی ۲ / - اُردو ۲ / -
ہنشی رامائن - بالمیکی رامائن کا سار سرل دوہوں میں انی اُتم پستک ہے - ہندی ایک آنہ - اُردو - / -
سندھیا گان - ویدک سندھیا اور اس کے ارتھ ایک ایک دوہے میں - جن کا من سندھیا میں نہ لگتا ہو وہ ۱۰۰ سے ضرور منگوائیں - اور بھاری تعداد میں مفت بانٹیں - قیمت ہندی ایک پیسہ اُردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ

کھنڈن سیریز کے نایاب نسخے

(۱) پُران پول پرکاش ۸ / (۲) مورتی پوجا کی دھجیاں ۴ / (۳) اَدتار - فلاسفی کی دھجیاں ۴ / (۴) جین مت درپن ۸ / (۵) آنند پنتھ ۴ / (۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۴ / (۷) آریہ سماج کیا ہے؟ ۴ / (۸) عیسائی مت درپن ۴ / ۔

بہترین ادبی تصانیف

(۱) راز مسرت (کہانیاں) ۸ / (۲) مشعل ہدایت ۲ / (۳) جام محبت ۳ / (۴) پریم مُرلی ۸ / ۔

ملنے کا پتہ
منیجر "پرکاش" بک ڈپو - کچا نسبت روڈ - لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وشو ویاپی بُدھ اَور دھرم

(لیکھک :- پروفیسر سُدھاکر ایم-اے)

دھرم اور سنسکرتی کے بُرے دن آ گئے ہیں- وِشو ویاپی یُدھ نے ان پر پردہ ڈال دیا ہے- اتنا ہی نہیں اس کا انیتو لُپت کر دیا ہے- آج یوروپ میں جن سنہار کا جو تانڈو نرتیہ ہو رہا ہے- اور جو دُرت گتی سے سمست سنسار میں دیپیت ہو رہا ہے- وہ ہینوں اور سپنا ہوں کا پھل نہیں ہے- دن ورشوں اور شتابدیوں کا پھل ہے- جن میں یُدھ دشیں دھگتوں کے دَیو سنفٹ پربیتوں کے دوارا سوارتھ پُورن جانیتا پر آشرت پر ففکنو کے وچار آنکت کئے جاتے رہے ہیں-

ان دنوں دھارک وشیشتاؤں کا کوئی مولیہ نہیں ہے- سبھیتا کے نام پر ہونے والی الھیبر نفنا ئیں کھوٹی ہیں- ورتمان کال کے مہان دیکھی ہوئی ہیں- ناگرک جنتا کے پرتی دن کے دوھوفس کے پرسے کاری اندوین میں ولُپت ہوئے راشٹروں کے دوارا اہنسا کے دیو دُوت مہاتما گاندھی کی آواز نہ سُنی جاتی ہے- اور نہ اس کی پرواہ ہی کی جاتی ہے- ان دِنوں "میرا دیش اور میری جاتی" کا ایک مانتر نعرہ ہی لوگوں کے ہردیوں کو اُتیجت کرتا ہے- دیش پریم اور جاتیتا پر ففکنو کی پرا کاشٹھا پر پہنچ جانے سے ابھی شاپ بن گئے ہیں- انہوں نے بھراتر بھاو اور سمست سدبھاوناؤں کو لُپت کر دیا ہے- جو ایک بار مانوی منتشک میں دھرم دوارا پرتشٹھت ہوئی تھیں +

آج یوروپ نرک بنا ہؤا ہے- ہر سترو دیش کے راج نیتگیہ دمبھ- سوارتھ- دائم پردو نچیا- آنم سمو ہوھن تھا اسیہ تمن کامنی پر ورتیوں کا پرکاشیہ رُوپ میں پرچار کر رہے ہیں- اور ان سب کا پھل ہی ہے کہ ہمیں شری مُہت رادھا کرشنن کے شبدوں میں پرابپت ہوتا ہے- ارتھات :-

"سمست سنسار شیگھر ہی اگنی میں بھسم ہو گا اور مانو جاتی کا استیتو خطرے میں پڑ جائے گا"

احمد آباد شکھشا سمتی کے تتو ودھان میں دئے ہوئے اپنے بھاشن میں انہوں نے تمن شبدوں میں دھارمک آدرشوں کا کیپش پرشن کیا-

"مانو پر آتما کے گورو کی رکھشا کرو- کسی ایک جاتی کے جے لئے کارکرنے سے مانو جاتی کے

شترو دمت ہوں"

شری مُہت مادھا کرشنن کا رونا ارنیہ رُودن کے سدرش ہے- جہاں تک دھارمک آدرشوں کا سمبندھ ہے- سنسار میں بھینکر پری ورتن اُپستھت ہو گیا ہے- آج ہمیں پہاتما کے نرلیپ پر بھی نہیں سنتے- جو جاتی تھا دیش کی سیماؤں سے اُوپر اُٹھ کر منش سماج کے ساتھ ولیہا پریم کرتے ہوں- جیسے اپنے دیشوں کو کرتے ہیں- ان کے سنکلپ میں اب سنسار ارتھ لوُپ انیشو رواد یوں سے بھری پُورن ہے- جنہیں "میرا دیش اور میری جاتی" کے اتیرکت اور کوئی وستو اپیل نہیں کرتی- سنسار کی اس دُنیہ سنھتی کو دیکھ کر سبھا ہی من میں پرشن اُٹھتا ہے- کہ دھرم کہاں ہے ؟

اس سمتی کے لئے سب سے پہلے رو بھتی دلیتوں کے وچارک اور شکھشا شاستری اور ان کے لیتھیات ان کے انویائی آتے ہیں-

(بقیہ صلا پر)

طلاق اَور آریہ سماج

(وِدوانوں کے وچار کے لئے "پرکاش" کے ایک اننیہ پریمی کے اُدگار)

راقم اخبار "پرکاش" کا سن ۱۹۰۷ء سے باقاعدہ خریدار ہے- اخبار "پرکاش" طلاق کے حق میں نہیں ہے- غالباً اس لئے کہ ویدک دھرم طلاق کی اجازت نہیں دیتا +

(۱) طلاق کیا ہے ؟ شادی شدہ عورت یا مرد کو از قانون حق کا ملنا- کہ وہ خاص حالات کے اندر علیحدگی اختیار کر سکے- آریہ سماج ان خاص حالات کے لئے جہاں تک راقم کو معلوم ہے- دوسرا علاج تجویز کرتا ہے- اور وہ "نیوگ" ہے- مگر راقم کے خیال میں کوئی بھی آریہ سماجی عورت یا مرد ایسا نہیں ہوگا- جو ان خاص حالات میں بھی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر اس زمانہ میں نیوگ کرانے کے لئے تیار ہو- کہا جاتا ہے- کہ نیوگ آپت کال کا دھرم ہے- مگر ستیارتھ "پرکاش" میں جو آپت کال کی تشریح کی گئی ہے- کیا ایسے حالات آج کل پیدا نہیں ہوتے- ضرور ہوتے ہیں- اور ہو رہے ہیں- لیکن تس پر بھی راقم کے علم میں کوئی ایسی مثال نہیں آئی- جو سن ۱۹۰۷ء سے لے کر سن ۱۹۴۰ء تک اخبار "پرکاش" میں یا دیگر کسی اخبار میں پرکاشت ہوئی ہو- جب کہ آریہ سماج کے دائرہ میں کسی نے نیوگ کی شرن لی ہو- اس لئے نیوگ آپت کال کا دھرم ظاہرا طور پر ایک مُردہ سدھانت ہے-

(۲) ویدک دھرم غالباً ودھوا وواہ کی اجازت نہیں دیتا- لیکن آریہ سماج نے ودھوا وواہ زمانے کی رو و حالات کو مدنظر رکھ کر کرنے کرانے کی اجازت دے دی ہوئی ہے- اسی طرح آریہ سماج زمانے کی رو و حالات کو مدنظر رکھ کر کیوں طلاق کی خاص حالات کے اندر رواج پذیر ہونے کے لئے جدوجہد نہیں کرتا؟ یہ سوال ہے جس کے جواب کی ضرورت ہے +

(۳) مسٹر دیش مکھ کا بل خاص حالات میں ہندوؤں میں طلاق کی اجازت لینے کیلئے جب مسٹر دیش مکھ کی غیر حاضری میں پچھلی اسمبلی میں گر گیا تھا- تو "پرکاش" نے بھی اس بل پر دبے الفاظ میں دل لگی کی تھی +

مسٹر دیش مکھ نے اب پھر اسمبلی میں اس سال اس بل کو پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے- اس کا کیا حشر ہوگا- یہ تو وقت بتلائے گا- کیا واقعی ایسے بل کی ضرورت نہیں ہے- یہ سوال ہے جس پر وچار کرنا ہے +

(۴) چند سال ہوئے- راقم کو یاد ہے- کہ امرتسر میں ایک لڑکی جو شادی شدہ تھی- مگر اس کا خاوند یا سسرال اس کو رکھنا نہ چاہتے تھے- فریقین کی اجازت سے دوسری جگہ شادی کر دی گئی- تو "پرکاش" میں اس وقت کے ایڈیٹر یا پرو پرائٹر مہاشہ کرشن نے خوشنودی ظاہر کی تھی- سوال یہ ہے- کہ اگر فریقین کی رضامندی سے شادی دوسری جگہ ہو سکتی ہے- جو کہ طلاق کا دوسرا نام ہے- تو ٹھیک ہی ہے- مگر جب فریقین رضامند نہ ہوں- تو پھر کیا کیا جائے ؟

ایسی ہی حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے اس زمانہ کے مسٹر دیش مکھ جیسے ریفارمر ایک ایسے بل کی ضرورت محسوس کرتے ہیں- جو انہوں نے اسمبلی میں پیش کیا ہے- نامعلوم اس قسم کا بل آریہ سماج کو کیوں بُرا معلوم دیتا ہے ؟ اور وہ اس کی ضرورت کو کیوں محسوس نہیں کرتا؟

(۵) وصہ تقریباً دو سال کا ہؤا- کہ ایک کرشچن عورت نے ناگپور میں اپنے خاوند سے طلاق

(بقیہ صلا پر)

جنگ اَور ہمارے نرخ

۲۱- نومبر کا دن یاد رکھیئے!

بوجہ جنگ- سونا- پارہ- شنگرف- کیسر- مونگا- شیشی- مومی کاغذ وغیرہ بہت سی چیزوں کا نرخ بڑھ جانے سے ڈی اے- وی فارمیسی لاہور نے مجبور ہو اپنی دوائیوں کی قیمتوں میں واجب تبدیلی کر کے نئی فہرستیں ہندی اور اُردو میں شائع کر دی ہیں- یہ نئے نرخ ۲۱- نومبر ۱۹۴۰ء سے عمل میں آوینگے- اور ۲ فی روپیہ کا جنگی اضافہ (War-Charge) جو ۱۵- دسمبر ۱۹۳۹ء سے مروج تھا- وہ بھی ۲۱- نومبر سے بند کر دیا جاویگا- ہر خاص و عام- تمام ایجنسیاں- اور برانچیں اس تبدیلی کو نوٹ کر لیں- اور نئی فہرستیں منگوا کر مطالعہ کریں +

خط و کتابت کرنے کا پتہ :-

مینیجر دیانند آیورویدک کالج فارمیسی لاہور

ٹیلیفون نمبر ۵۰۲۵ — برانچیں اور ایجنسیاں

دیال باغ میں کیا ہو رہا ہے؟

"پرم گورو مہاراج صاحب کے بھنڈارے کے موقعہ پر بیرونجات سے تقریباً اڑھائی صد (۲۵۰) اصحاب شریک ہوئے۔ حالانکہ تعطیل دسہرا اور رعایتی ٹکٹوں کے باعث حضور صاحب جی مہاراج کے عہدِ مبارک میں ان دنوں چار چار پانچ پانچ ہزار پریمی جن دیال باغ پہنچتے تھے۔ اور حضور غریب نواز کے امرت روپی بچن سن کر اپنی روحانی پیاس بجھاتے تھے۔ لیکن جب سے "سیٹھ اینڈ کو" نے لالہ گوروچرن داس صاحب مہتہ کو کرسی پر بٹھایا ہے۔ "سنتوں کے بچن کن رس" اور اُن کی بجائے کھدر۔ کراچی کا حلوہ۔ اور ہوشیارپور اور جاپان کا کپڑا "امرت روپی" قرار دے دئے گئے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی ہفتہ بھر دن رات یہی پروگرام رہا۔ اور پرمارتھ۔ مذہب یا روحانیت کے متعلق ایک لفظ تک بیان نہیں کیا گیا۔ ست سنگی بھائی بے حد مایوس و نا اُمید ہوئے۔ چنانچہ متعدد پریمی جن دیال باغ سے حضور راج جی مہاراج کے چرنوں میں حاضر ہوئے۔ اور کھلے بندوں کہا — "حضور! کیا کریں۔ دیال باغ کی موجودہ دُر دشا دیکھ کر تو دِل میں آتا ہے۔ کہ خودکشی کر لیں"۔

ایک بھائی نے عرض کیا — "مجھے تو پورن وشواس ہو گیا ہے۔ کہ مہتہ جی کو پرمارتھ کا ایک لفظ تک نہیں آتا۔ اُدّیوگ کی آڑ میں ست سنگیوں کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔ ورنہ سنت ستگورو اور پرمارتھ کے متعلق چپ"۔

ست سنگی بھائیوں کی توجہ پرمارتھ کی جانب جانے سے روکنے کے لئے سیٹھ جی مہاراج نے ورزش کا ڈھونگ رچ دیا۔ جسے دیکھو نکر پہن کر فیلڈ کی جانب بھاگا جا رہا ہے۔ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹے خوب اُٹھک بیٹھک کراتے ہیں۔ جتنے ایک پسینہ میں تر بتر ہو جاتے ہیں۔ اور ہانپ کر گھر جا رہائی بچھا کر لیٹ جاتے ہیں۔ اور اس طرح ایک دفعہ کی یہ ورزش پانچ چھ دن پرمارتھ کی جانب توجہ جانے سے روکنے کے لئے کافی ہے۔ اس مرتبہ بیرونجات کے ست سنگی آئے۔ تو بھنڈارہ والے دن انہیں بھی نکریں پہنا کر ڈنڈ پیلنے شروع کروا دئے گئے۔ شبدوں کا پاٹھ مختصر کر دیا گیا۔ کیونکہ ڈنڈ شبدوں کے مقابلہ میں زیادہ اہم و مفید چیز ہے۔ شبد سننے سے تو محض دُنیا سے بے نیازی پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور ڈنڈ پیلنے سے ہنڈست منی رام کی بھوک کھل جاتی ہے۔ یہ زمانہ بھوک کا ہے۔ ہٹلر بھوکا ہے۔ مسولینی بھوکا ہے۔ سٹالن بھوکا ہے۔ جدھر دیکھو بھوک۔ بھوک۔ بھوک۔ اس لئے ست سنگی کو بھی بھوک لگنی چاہیئے۔ اور اسی لئے شبدوں اور بچنوں کی بجائے ڈنڈ اور بیٹھکوں کا شغل جاری کر دیا گیا ہے۔

("پتیا دیال باغ" آگرہ ۲۱ - اکتوبر ۱۹۴۰ء)

ہم بھی۔ جب سے ناری شکشا کا وناش ہونے کا بھے نہ ہو۔ جی ناری جاتی کا جوش ہے۔ ہم اپنی ماں بہنوں کو نرنگی نہیں دیکھنا چاہتے۔

استری جگت

پردہ اور بے پردگی

ن ادھیک اور ہانی کارک پردہ پرتھا کے وِردھ اس سمے کبھی وچار وان دلیش واسیوں دوارا تیبر گتی سے اندولن ہو رہا ہے۔ دستو نہ جس پرتھا کی بُرائی اتی ادھک پرتیکش ہو جائے۔ اُس کے دُور کرنے میں کسی بھی اندولن کو اُدّیم سمجھنا منی ہے۔ پردہ پرتھا اپنے آپ نشٹ ہونے لگی ہے۔

ہماری بڑی رو‌ٹھیوں کو دُور کرنے کیلئے جو پرتیکش ہو رہا ہے۔ اس میں سادھاں کی انیت آوشیکتا ہے۔ ابھی سے چوکنا رہنے میں لابھ ہے ؎

"پھر پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت" — اس پر یورتن کال میں ایک بُرائی کے دُور ہوتے ہوتے جانے یا بے جانے۔ یدی دوسری بُرائی نے سماج میں اپنا گھر کر لیا۔ تو پھر اس کا اُکھاڑنا سہج نہ ہوگا۔ پھر پچھتانا ہی رہ جاوے گا۔ اس سمے روگ کی چکتسا کرتے سمے پہلے سے ہی انوپان ودھی ٹھیک رکھنی چاہیئے۔ بدپرہیزی سے بچنا چاہیئے۔ اور دوا کا پرمان آدی ٹھیک ٹھیک رکھنا چاہیئے۔

دیکھنے میں آ رہا ہے۔ کہ اِدھر تو پردہ پرتھا کا کلنک ہم دُور کر رہے ہیں۔ اور اُدھر بے پردگی بھی سمست سماج میں سرکتی آ رہی ہے۔ بھارتیہ سمجھنا کے لئے یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم نہیں چاہتے۔ کہ مہلائیں گھر سے باہر نہ نکلیں۔ اور نکلیں تو ہاتھ بھر کا گھونگھٹ نکال کر نکلیں۔ وہاں نشچے پر بھی ولیتی اور جاتی کے لئے گھور گھاتک ہے۔ کہ وہ بے پردہ ہو کر سڑکوں پر سیر کرتی پھریں۔ جن ولیتوں اور جاتیوں میں اَیسی چال یا کچال ہے۔ ان ہی کو وہ مبارک رہے۔ بھارت کو ایسی اُنتی سے بھگوان بچاوے۔

دیکھا جاتا ہے۔ کہ بہت سی مہلائیں اس پرکار اپنے انگ پرتی انگوں کا پردرشن کراتی ہوئی سڑکوں پر نکلتی ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر لجا کو بھی لجا معلوم ہونے لگتی ہے۔ کہیں کا کپڑا کہیں جا رہا ہے — جانے کی بات نہیں — جان بوجھ کر ایسا کیا جاتا ہے۔ کوئی پرواہ نہیں۔ کچھ دن پہلے اس پرکار کا ولیتی وِنیاس اور چال ڈھال کیول ولیتیاؤں میں ہی دیکھی جاتی تھی۔ پرنتو اب تو واپو ویگ سے یہ مرض بڑھ رہا ہے۔ منصوری اور شملہ کی بات جانے دیجئے۔ ہری دوار میں سیر کرنے کے لئے دودھی پرانتوں سے اور وشیشتا پنجاب سے آئی ہوئی مہلاؤں کے درشن کر کے اب آگے کیا کہوں؟ — لاج تو بالکل نکل ہی گئی ہے۔ سنان کرتے سمے تو پرکاشتا ہو جاتی ہے۔ ایک تو باریک کپڑے سنان کرتے ہی مانو شریر میں کہیں لاج کے مارے اُدرش ہو جاتے ہیں۔ اور پھر انگ انگ صاف دِکھ پڑتا ہے۔ دوسرے ان وستروں کے اُپیوگ میں وشیشتا! — تب کیا کہا جائے؟ کیا یہ ہٹ کرتے ہے؟

کپڑوں کے پہننے میں جو وشیشتا آ رہی ہے۔ سو تو ہے ہی۔ ساتھ ہی طرح طرح کے "کٹ" بھی ودیشوں سے آ رہے ہیں۔ ان ودیشی کٹوں اور فیشنوں سے سوندریہ میں کچھ بڑھتی ہو — سو بات بھی تو نہیں ہے — اس سے تو اور بھی پھوہڑپن کے ساتھ بیہودگی اور کُروپتا آ جاتی ہے۔ پرنتو یہ تو اُن کو معلوم نہیں دیتی۔ اُنہیں تو دوسروں کی نقل سے مطلب۔ سوندریہ کی جو بھی بھارتیہ ولیتی وِنیاس سے ہوتی ہے۔ وہ اور طرح سے نہیں۔ کنتو جب کسی کو بھرم ہو جائے۔ تو کیا کیا جائے؟ ولیتی فیشن سے آدیت مہلائیں جو بہوکٹ پتلی جیسی جان پڑتی ہیں۔ اور جب کبھی مکھ پر ولیتی پاؤڈر بھی لگا لیا جاتا ہے۔ تب تو سوندریہ کی حد ہو جاتی ہے۔ سوندریہ وردھی کے جو بھارتیہ سادھن ہیں۔ اُن کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ اور ولیتی پاؤڈر کو پریم؟ اسے ترقی کہیں یا بُدّھی کا پھیر؟

بھارت کے لئے یہ سب گھاتک ہے۔ اس اندھا اَنُوکرن سے ہم اور کچھ بن رہے ہیں۔ ہم وِشُدھ بھارتیہ بن کر رہنا چاہتے ہیں۔ ولیتی بن کر نہیں۔ ہمیں اس ولیتی کی چھِچھوری شیلتا کا پریچے نہیں کرنا ہے۔ اس شکشا کو ہم دُور سے پرنام کرتے

مختصر افسانہ

بلندا...

تین آدمی ایک قہوہ خانہ کی میز پر ملے۔ ان میں ایک جولاہا تھا۔ دوسرا بڑھئی اور تیسرا مزدور تھا۔ جولاہے نے کہا — میں نے آج ایک نفیس کفن دو اشرفیوں میں بیچا ہے۔ آؤ آج ہم دِل کھول کر قہوہ پیئیں"۔

بڑھئی نے کہا — "میں نے آج ایک بڑا اعلیٰ بیچا ہے۔ اس لئے ہم قہوہ کے ساتھ اور لذیذ کھائیں گے"۔

مزدور نے کہا — "میں نے آج صرف ایک قبر کھودی ہے۔ لیکن میرے گراہک نے مجھے دُگنے پیسے دے ہم تھوڑے سے رسگلے بھی منگوا لیں۔

رات قہوہ خانہ میں دیر تک رونق رہی۔ اور شخص قہوہ مٹھائی اور کئی طرح کی لذیذ چیزیں کھا کیونکہ وہ تینوں مسرور تھے۔

دلچسپ

(۱)

ہمارے عمر گذری سالہائے امتحانی کو
ہمیں تو پاس ہی کی فکر نے پیپا جوا

(۲)

ہم کو نئی روشنی کے حلقے جکڑ رہے ہیں
باتیں تو بن رہی ہیں اور گھر بگڑ رہے ہیں

(۳)

ثواب کہتا ہے مل جاؤں گا کہ اُن کی
چھپا ہوا میں غریبوں کی بھوک پیاس میں

(۴)

خُدا کی راہ میں پہلے بسر کرتے تھے سنتی
محل میں بیٹھ کر اب عشقِ قومی میں تڑپتے

(۵)

مِس نے شیخ کو ڈانٹا تو پکارا وہ غریب
دیکھیئے تو نوپ نے لاٹھی کو دبا رکھا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ادھیاتم سُدھا

واستوک دھرم کیا ہے؟

لیکھک:- شری سوامی سرودانند جی

"धर्मोपि पुरुषगुण: प्रियसुख मोक्ष हेतु"

اپی شبد نشچے ارتھ ہے۔ دھرم پرُش کا گُن ہے۔ جو اس کے لئے پریہ سُکھ اور موکھش کا ہیتو ہے۔ اس وچن میں "پرُش" شبد سے آتما کا گرہن کرنا چاہیئے۔ آتما کو جو پیارا ہے۔ وہ دھرم نہیں۔ پرنتو آتما کے نمت جس نیم سے پریہ کارک نتو ہو وہ دھرم ہے۔ یہ پرتھنے کچھ وچار اپید ہے ✠

میرے متر! آپ وچار کریں۔ کہ منش کو جو پریم دھن میں ہے۔ وہ دھن کے لئے ہے۔ انتھوا اپنے لئے؟ دھن کے لئے۔ یدی یہ دھن میں پریم ہوتا۔ تو پھر اس کا تیاگ نہ کیا جاتا۔ پرنتو درشن تو یہ ہے۔ کہ کوئی دھن کے سنگرہ میں پریم جانتا۔ اور دوسرا اس کے تیاگ میں آنند مانتا ہے۔ انت ایو دھن پریم کی وستو نہیں۔ کسی انش میں پریم کا سادھن کہنا ٹھیک ہوگا۔ اسی پرکار اس نیم کو آپ سروتر گھٹا سکتے ہیں۔ پتا کو جو پُتر سے پریم ہے۔ وہ اس کے نمت سے نہیں۔ کنتو آتما کے لئے ہے۔ استری کو جو پتی میں اور پتی کو جو پتنی میں پریم ہے۔ وہ ننّ نمت سے نہیں۔ کنتو اپنے لئے ہے۔ اب آپ کنچت اور سمیپ ہو کر دیکھیں۔ کہ منش کو جو شریر سے پریم ہے۔ وہ کیا اس کے لئے ہے؟ اپنو آتما کے لئے ہے۔ اس سے تو یہ سدّھ ہوتا ہے۔ کہ دھن۔ استری پرُش۔ پتر سے یہ ٹھک آتما ہی پریا سپد ہے۔ انیتر اس کے پریم کا ابھیاس ماتر ہے۔ ان کے سُوروپ میں پریم کی کوئی ماترا نہیں ہے۔ یہ گورکھ دھندہ کس کی سمجھ میں آ سکتا ہے؟ جب تک ابھیاس نہ ٹوٹے۔ سادھارن جن تو اس قسم کی باتیں کرنے والے کو پاگل کہتے ہیں۔ کوئی پوچھے یہ بات منتھا نہیں ہو سکتی۔ وہ اور دو چار ہوتے ہیں۔ بس یہ نیم جو آتما ساکھشات کار کا پرسپر سمبندھ ہے ہیتو ہو جاتا ہے۔ اس کا ہی نام دھرم اور سانسارک سُکھ ارتھات انوکول ویدنا کا اُنپادک اور اچھا پورتی کا سادھن ہے۔ آتم ساکھشات کار سے یدی پرُش رویت راگ ہو جاوے۔ تو وہ دُھنیہ ہے۔ یدی وہ گُنی نہ ہو۔ تو بھی راگ دولیش سے نکمست نیترادی اندریوں سے جو روپ آدی وشیوں کا اُپیوگ کرتا ہے اس کی آتما وشی سنگیا ہے۔ اور یتی پرستنا کا دہی پاتر ہے۔ یہ گُنی کا انوشاسن ہے۔ سادھارن پرُشوں کے جانے کا یہ مارگ نہیں۔ کوئی ہتھر پر گیہ ورلا پرُش اس پتھ پر گمن کرتا ہے۔ انیائے سے دُور رہنا آتم وشی پرُشوں کا سوبھاؤ ہوتا ہے۔ اسنتے پر بھی دھرم کی دیاکھیا سماپت نہیں ہوتی۔ جو نیم ہو بنیا اور لوکک سُکھ سادھن سمیت دیہاوسان کے ساتھ موکھش پراپتی کا سادھن ہو۔ وہ سروانگ پورن دھرم ہے۔ ابن گرہی گنا دھی تمانے ابھیودیہ اور نہ شریس سیدّھی کا ہیتو بتایا ہے۔ جو ٹھیک ہی ہے۔ یدی لوکک سُکھ سادھن سمیت پرُش کو موکھش کا دھیان نہ ہو۔ تو وہ سمپتی چسنتا ئی نہیں ہوتی ہے۔ یدی کچھ کال ہتھر بھی رہے۔ تو اس سے سُکھ کی پراپتی نہیں ہوتی۔ اس سمپتی کے ساتھ آلسیہ۔ پرماد۔ ابھیمان کا سنچار اور ودھنیہ جنوں کا سہواس ہونے سے لوگ آپ داد اور بھے سے انتہ کرن میں چنتا ہی چکر لگاتی رہتی ہے۔ انیشٹ کرم پھل بھاگ امتھ سنسار کا پرواہ بڑے ویگ سے بہتا ہے۔ انت ایو جس کے من میں موکھش کی جگیاسا ہوتی ہے۔ تن من دھن سے یہ ہت چنتا کرنا اس کا سوبھاؤ بن جاتا ہے۔ انیشٹ چنتا اور موکھش کی جگیاسا ان دونوں کا سہواس کبھی نہیں ہو سکتا۔ انت ایو کرم وہی ہو سکتا ہے۔ جو لوکک سُکھ کے ساتھ موکھش کا سادھن ہو۔ وہ یہ ہے:-

(۱) الیشو سہ جتنا (۲) شردھا (۳) دیا اہنسا شکتی پر دُکھ نوارن۔ سُکھ اُنپادن میں اُتساہ کرنا (۴) اندریہ دمن و کام آدی انتہ کرن کے وکاروں کو دبا کر سنسار گتی میں چلانے سے روکنے کی سدیو کوشش کرنا (۵) کرتویہ پالن میں رُچی (۶) جیون مرتیو کی چنتا سے بچاؤ (۷) نربھینتا (۸) ستیتا (۹) سہنشیلتا (۱۰) اُدارتا۔ دھن سے پریم (۱۱) جیون کو نیمت بنانا (۱۲) پونیتا سے پریم (۱۳) گانبیر آرتھ میں پریم یہی نام ورشن سو ہے۔ دنہ اس سا مانیہ دھرم کا پالن کرنا منش ماتر کا پرم کرتویہ ہے۔ یہی وششٹ نیموں کو ودھی وت پالن کرنے کی آدھار بھومی ہے۔ جتنے انش میں ان کی ستتا کا سدبھاو ہوگا۔ اتنی ہی سُندرتا سے منش اپنے کرتویہ کا نربواہ کرے گا۔ یہ ٹھیک ماتا پتا بالکوں کو ان سامانیہ نیموں کو سنانے اور سکھانے کی دھن کو سمجھانے میں شئ شئ دھیان دیتے رہتے ہیں۔ اس کے پشچات آچاریہ

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

اسلامی دُنیا کی سیر

منبر پر چڑھ کر غلط بیانی

"غلط گوئی کرنا ہر جگہ گناہِ عظیم ہے۔ اور خاص کر منبر پر چڑھ کر خطبے میں غلط بیانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ہم واقعات کی بنا پر افسوس سے کہتے ہیں۔ کہ قادیان اور لاہور کے دونوں امیر جمعہ کے خطبے کی حالت میں بھی اس عیب سے خالی نہیں رہتے۔ تعجب ہے۔ کہ غلط بیانی بھی ایسے واقعات کی نسبت کی جاتی ہے۔ جن کا ثبوت سورج سے بھی زیادہ واضح ملتا ہے"۔

("اہلِ حدیث" امرتسر ۱۵- نومبر ۱۹۴۰ء)

قرآنی تعلیم سے اعراض

"آج کل لوگ قرآنی تعلیم سے اعراض کر رہے ہیں۔ اور اس کے احکام پر پھبتیاں اُڑا رہے ہیں۔ تو حدیث کا اِنکار کس گنتی میں ہے۔ مگر جو کچھ اِنسان کرتا ہے۔ اگر اس کا ظاہر باعث ہوائے نفسانی ہو۔ تو وہ اس کی ذات تک محدود رہتا ہے۔ اور جب اس کو حقیقت کا لباس پہنایا جائے۔ اور اس کو مدلّل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو یہ بہت سی دُنیا کی گمراہی کا باعث ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب سے نیچریت اور چکڑالویت نے جنم لیا ہے۔ حدیث پر اسی طرح کے حملے ہو رہے ہیں" ✠

("تنظیم اہلِ حدیث" روپڑ ۱۵- نومبر ۱۹۴۰ء)

اہنسا زِندگی کا نہیں موت کا فلسفہ ہے

"یہ زِندگی کا نہیں موت کا فلسفہ ہے۔ افسوس ہے ان مُسلمانوں بالخصوص ان مسلمان مولویوں پر جو قرآن کریم کے مقابلہ پر گاندھی جی کے اہنسا کے اس فلسفہ کو مان رہے ہیں۔ بے شک گاندھی جی کا اثر ور سوخ ہے۔ اور بہت آدمی ان کے پیرو بھی ہیں۔ لیکن ان کا اہنسا کا فلسفہ کوئی ماننے والی بات نہیں۔ سو بغیر محنت و مشقت کے کبھی کامیابی اور ترقی حاصل نہیں ہو سکتی ہے"۔

("پیغام صلح" ۱۲- نومبر ۱۹۴۰ء)

...پکر اپنی بیوی کی طرف دیکھ رہا تھا
...درلغ صرف کر رہے تھے۔
...نکلے۔ تو چاند طلوع ہو چکا تھا مگر
...باتیں کرتے چلے جا رہے تھے۔
...بیوی دروازہ پر کھڑے انہیں دیکھ

...یہ لوگ کتنے آزاد اور خوش باش
...رح آئیں۔ تو ہمارے بیٹے کو چار روپے
...کھانے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ اور
...تعلیم دلا سکتے ہیں۔ اور وہ ایک
...تا ہے" ✠

...ہر دل عزیزی کی وجہ سے ترقی کر رہا
...اس کے گھر ایک بن کر فائدہ اُٹھائیں ✠

(۶)
...کو قوانین گورنمنٹ
...ورت تو حرہوں کیلئے ہے

(۷)
...مشرقی ہے شیخ صاحب سے
...ہیں یہ ہوٹر سے بھر گیا ہے

(۸)
...میں ہوں نظر دل زبان ہوں
...تک ہیں کون ہوں کہاں ہوں

(۹)
...کمیشن کہہ دیا اظہار میں
...اس کی زندگی اخبار میں

(۱۰)
...پھل ہوتے ہیں روز ضائع
...اولادِ ڈاروِن سے

(ایک دلچسپ سماجک کہانی)

وواہ کا اُپہاس

(لیکھکہ: شریمتی اُوشا دیوی منترا)

پرتھم ورش ——

کملا اور سروج کا وواہ ایک پرکار سمارھی شاپ اور ڈیئنگ تھا۔ ورشا کی ہلکی اندھیری۔ شراون کی پرام ہین دھارا۔ بھیگے کاگوں کی ٹولی۔ ان سب کو ملا کر سبھا میں خوشی۔ رنج۔ کوتک کی غلامی نہیں۔ ورن اس سبھا میں آتنک کا کمپن دباپ گیا تھا۔ بدی تو خوشی تھی۔ تو تھی وہ اُجڑی سی پرجیو۔ پران ہین۔ جیسے فریدی مٹی +

سبھا میں سروج دُولھا بنا بیٹھا تھا۔ جیسے وہ وراگ۔ ورکتی۔ اسنتوش کا مورت روپ ہو۔ اور دھنی۔ دُلاری۔ گریجویٹ سُندری پوتی کملا اننت پور کے سجرت کمرے میں الکنت رنخت دو نو پک بچّو کی پردھرے مردُ بھومی میں پہنچے ہوئے پھنک کی کہانی بیٹھی تھی +

"اُس خوشی میں یہ اُداسی کیسی کملا؟" —— کملا کی سکھی رملا نے چوٹی باندھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں —— نہیں تو۔"

"مجھ سے کیوں چھپاتی ہو؟ ایم۔اے سروج آئی۔سی۔ایس کی پریکھشا دینے ولائیت جانے والے ہیں۔ اُن کی سہہ دھرمنی ہونے کی خوشی پر یہ اُداسی کیسی؟"

پیسوں کے بل پر خریدے ہوئے دیکھی کا پنتیو ایک گورد کی بات ضرور ہے" —— جیسے رملا کے ہردہ کی بات کھوج کر کملا نے کہہ دیا۔

"دس ہزار اُس کے پتا نے کیوں لیا۔ اس پر بھی تو وچار کر کے دیکھو؟"

سوچنے وچارنے کے پہلے جو کچھ آتا ہے رما۔ اُسے دُنیا اسویکار بھی تو نہیں کر سکتی ہے۔ اُس نے روپیہ کے بدلے اپنے کو بیچا اِتنا تو سچ ہی ہے۔"

"ارے۔ بیچا کیوں کہتی ہو؟ میں نے سُنا ہے۔ کہ اس پر اتنا قرضہ ہے۔ کہ یدی ابھی روپے دے نہ جاتے۔ تو جیل جانا پڑتا۔"

"تو ایسا کہو۔ کہ اپنے آپ کو بیچ کر ارتھات اپنے پرشتو۔ منشیتو کو بیچ کر یہ قرض چکانا ہے۔"

"یہی تو بات ہے کمل۔ پرستھتی ہمیں کبھی چور تک بنا دیتی ہے۔"

"جھوٹ! پرستھتی منش کی داسی ہے۔ منش اس کا داس نہیں بن سکتا ہے؟"

"نہ جانے تیری کیسی سمجھ ہے کملا۔ میں نے یہ بھی سُنا تھا۔ کہ روپے لے کر وواہ کرنے سے سروج بابو نے انکار کر دیا تھا۔"

"تو؟"

"پھر کیا؟ —— نہ یدی ستی ہی انہیں ایسا کرنا پڑ گیا ہے۔ میرے "وہ" کہہ رہے تھے۔ کہ سروج مس ببیٹا گر سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ پرنتو پرستھتی نے اُن سے ایسا کرا دیا۔"

"اچھی بات ہے۔ شادی کے بعد خوشی سے وہ مجھے "ڈائی ووُرس" (Divorce) کر سکتے ہیں۔ انہیں فرصت ہے روپیہ کی۔ مس بھٹنا گر کی۔"

"یدی تجھے ایسی آپتی تھی۔ تو پہلے ہی گھر میں منع کیوں نہ کر دیا؟"

"پہلے۔ ابھی ابھی تو میں نے ان باتوں کو جانا ہی ہے۔"

"جو ہونا تھا سو تو ہو ہی گیا۔ اب آگت سُبھ کا سواگت کرو بہن۔"

"پرنتو رما سوچتی ہوں۔ ایک ایسے پتی پر شردھا کر بھی کیسے سکوں گی؟"

رملا سہری —— "نہیں جی —— کیسے؟"

"ہندو پریوار میں اس سے بھی کہیں زیادہ انرتھ ہوا کرتا ہے۔ کیا وہ لڑکیاں پتی کو چاہتی نہیں ہیں۔ یا اپنی ستتا پتی میں کھو نہیں دیتیں؟ اُن کی شکھشا۔ اُن کا آچار وِچار دوسرا ہوتا ہوگا رما۔ بچپن میں جیسی شکھشا میں پنپتی ہیں۔ اسی کے انوسار وہ چلتی ہیں۔ دُکھیا جیتے ہیں اُن کی آتما سنکچت نہیں ہوتی ہوگی۔ ہم براہم پریواروں کا سماج دوسرا ہے۔ ہمارے سماج کا دیشٹی کون سنکچت نہیں۔ اُدار ہے۔ اپنی ستتا۔ ویکتیتو کو ستمانت کرنا ہم جانتی ہیں۔ بچانتی ہیں۔"

"پرنتو ور بدھو کے راضی نہ ہونے ہوئے بھی وواہ ہو ہی گیا۔ آچار یہ آور آنمبہ۔ بہری تینوں کے سامنے ایک نے دوسرے کا پتی پتنیتو سویکار کر لیا۔ وواہ کی رجسٹری ہو چکی۔ برہم بہ پتی بھوجن کا آیوجن سپھلتا کے ساتھ ہوا۔

ایک دن کے لئے کملا گت النیوریہ کا چنہہ سوروپ سسر کے یہ بہت کلنتو کنگن ہاتھ اتّا لکا میں بھی گئی۔ پتنی سے پتی نے پریچہ کا آگرہ نہ کیا۔ نہ پتنی نے پتی سے۔ اس کے بعد کملا پیترالیہ میں چلی گئی۔ سروج آئی۔سی۔ایس پڑھنے کے لئے ولائیت چلا گیا۔ یہی کملا اور سروج کے پرتھم جیون کی کہانی ہے +

~~~~~ (۲) ~~~~~

تین ورش کے بعد ——

کملا سی روپ سمپن رڑکی پیہر میں ہی رہا کرتی۔ سسر کے گھر نہ کبھی اس نے جانے کی اِچھا کی۔ اور نہ وہاں سے اس کے لئے پکار ہی پہنچی۔ سروج اس کا پتی تھا۔ وہ اتنا ہی جانتی تھی۔ پرنتو پریچہ کی چھوٹی بیلا اس تین ورش کے دیرگھ کال کی اودھی میں نہ پہنچ پائی۔ وہ اِتنا جانتی تھی۔ کہ اس دُور ویشی میں اس کی سُسرال ہے۔ سروج نام کا یووک اس کا پتی ہے۔ اور اب ولائیت میں رہ رہا ہے۔

سُسرال سے اُسے لے جانے کے لئے تھوڑا بہت آگرہ نہ کیا گیا ہو سو بات نہیں۔ دو بار شائد کملا کے پتا کو لکھا بھی گیا۔ اس کو لے جانے کے لئے۔ اور دونو ہی بار پتا نے صاف سُتھرا پرنتو رُوکھا جواب لکھ بھیجا تھا۔ کہ "رائے بہادر کی اکلوتی بیٹی —— لاڈلی میں لڑکی —— اس ٹوٹے اُجڑے گرہ میں جُوجھنے کے لئے نہیں جا سکتی۔ انہیں بُری طرح سے دھوکہ دیا گیا ہے۔ جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ کنتو اب کملا وہیں پر جا سکتی ہے۔ جہاں اس کے لئے اُپیکت ستھان ہوگا۔ چین اور آرام ہوگا۔ جب گھر لوٹ کر سروج پتنی کے لئے اُپیکت گرہ پربندھ کر سکے گا۔ تبھی کملا وہاں جا سکتی ہے۔"

کملا پتری گرہ میں رہتی ہوئی سدا سنیما اور پارٹیوں میں جاتی۔ چائے کے ٹیبل پر پتا کو دَینک پڑھ کر سُناتی۔ اس کے دن رنگیلے سوپن کی کہانی رس رنگ میں اوت پروت تھے۔ پرانہ سندھیا سنگیت شکھشک پہنچ جاتا۔ گھنٹوں گان وادیہ چلا کرتا۔ دُنیا میں جیسے سُندر اپہرہ۔ کشٹ کر کچھ نہیں تھا۔ ہنسی کی باڑھ دُنیا میں رمی رہتی۔ اور اس ہنسی میں کملا تیرا کرتی تھی +

کملا —— وہی کملا —— اُس دن اس کی دُنیا ٹوٹی۔ پھوٹی۔ اُجاڑ۔ سُونی۔ دکھائی دینے لگی۔ اُس کی ہنسی خوشی میں بھری چہ پہری چیت دُنیا مانو مرگ ترشنا سی بن گئی۔

اس اپری چیت دُنیا میں پہنچ کر سروپرتھم جیون میں شائید پرتھم بار ہی اس کے آنسو چو پڑے —— پتا کی مرتیو نے جیسے اُسے اندھکار اپری چیت کوپ میں دھکیل دیا۔

وہ لمبے چوڑے وکرال دن کاٹنے کی اِچھا ہونے پر بھی کٹ نہ پاتے۔ سسر گرہ اور پتی کی سمرتی مٹتے مٹتے لُپت پرایہ ہی ہو چکی تھی۔ جب رات کی گھڑیوں میں اندرا کی اُداسی چھا جاتی۔ اور دن کی بیلا سُونے پن میں بس جاتی۔ تب اسی پرکار ایک دن اس نے ایک نوکری کر لی۔ ڈھاکہ کالج میں وہ پروفیسر بن گئی۔ ابھاو کچھ نہیں تھا۔ سُندر گرہ۔ مولیہ وان گرہ شیّا۔ بنک میں جمع روپیہ۔ پھر ایک زندگی بنانے کے لئے چاہئے ہی کیا تھا۔ یہ سب کچھ تو اوشیہ ہی تھا۔ پرنتو سونی گھڑیوں کے سُونے پن کو وہ کسی پرکار سہن نہیں کر سکتی تھی۔ اسی لئے اس نے نوکری کی تھی۔ الیکا ایک ایک دن وہ اس اپری چیت ڈھاکہ گرہ میں پہنچ گئی۔ چھوٹا سُسجت بنگلہ۔ داسی۔ داس۔ بناؤ۔ شرنگار۔ ان سب میں اس کا جی ایسی جلدی رم گیا۔ جس کی بھاونا شائید اس کے من میں بھی نہ رہی ہوگی۔ پروفیسر کملا اس نئے جیون میں پری تر پت۔ رِنت نیمِت کالج میں جایا کرتی۔ اپنی چھوٹی سی کار کو سوئیم چلاتی۔ اور سبھا سماج میں جایا کرتی۔ اس پرکار تھوڑے عرصہ میں لوک پربنا جیسے اُسے بانہہ بڑھا کر آلنگن کر بیٹھے۔ کملا بڑی پرسنّتا سے جیون دہنت کرنے لگی +

~~~~~ (۳) ~~~~~

چوتھے ورش ——

بسنت کی کیسر گندھ سے مدھر سندھیا۔ اُچیہ پدستھ راج کرم چاری کے ہاں پارٹی کی دھوم۔ کملا بیانو پر بیٹھی کوئل کو بھی لجا رہی تھی۔ گرہ کا یہ کبو سروج نائف نگد مدھ پلک سے اُس سوئر لہری کے پرنبک کمپ کو اکنٹھ پان کر رہا تھا۔ نر ناری اس پر جھک رہے تھے۔

"کملا دیوی آپ سے پریچت ہو کر میں دھنیہ ہو رہا ہوں۔" —— سروج نے کہا۔ سنگیت تب سمپتی ہو چکا تھا۔

اس پریچہ آگرہ کو سن کر نہ جانے کیوں بیٹھی ہوئی کُماریوں کے نیتروں میں اِپرشا کی کالِما دِکھائی دی۔ ہوگئی۔ کملا رنگ بھری پچکاری سی رنگ اُٹھی۔ تھوڑی سی ہنسی۔ تھوڑا سا کوتک تھوڑا سا موہ لے کر اس نے اُس پردیسی یووک کو دیکھا۔ وہ اُٹھی اور اس کے نکٹ ورتی چیئر پر بیٹھ گئی۔

"میں بھی مسٹر کھرے! لگتا ہے اِن تھوڑے دنوں کے پریچہ نے میری سونی گھڑیوں کو سنگیت مکھر کر دیا ہے۔"

"آپ ڈھاکہ کی رتن وششٹ ہیں" —— ایک یووک نے کہا۔

"اب ہم انہیں چھوڑنے کے نہیں ——" "آپ لیڈیز کلب کی ممبر ہیں ہم پرچھو بولیں" "آپ جیسی اُچیہ شکھشتا کی ہمارے کلب میں ضرورت ہے۔ اس ورش کے چناؤ میں آپ ہی کو سیکرٹری چنیں گی۔"

(باقی آئندہ)

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

۲-کارتک کو مہاشہ پرتھوی راج کوشل کوشن ...ھیکش آریہ سماج بھلوال کے سپتر کا نام ...ن سنسکار۔ پنڈت سکھ دیو جی نے کرایا۔ ...ر مہاشہ کیسر چند جی نے اپنے بھجنوں سے ...ہتا کو آنندت کیا۔ مہاشہ جی نے انتھیوں کا حلوہ سے ستکار ...کیا اور آریہ سماج کو چار روپے دان دئیے۔

(۲) دیوالی۔ رشی نردان دوس کے سمبندھ ...میں پراتہ کال ۷½ بجے سے ۸½ بجے تک ...پنڈت سکھدیو جی پروہت آریہ سماج رشی ...جیون پر ۵ دن کتھا کرتے رہے۔ دیوالی کے ...دن پراتہ کال ساڑھے چار بجے سے آریہ ...بھائیوں نے تمام شہر میں سنکیرتن کیا۔ اور ...ادھر بھجنوں سے رشی کے گن گان کرتے رہے۔ ...اس کے بعد آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ ہوا۔ اور پھر رشی جیون کے سمبندھ میں اپدیش ہوا۔ رات کے آٹھ بجے سے مہاشہ رشو چندر کے بھجنوں سے کارروائی شروع ہوئی۔ پنڈت سکھ دیو جی پروہت کو سبھاپتی بنایا گیا۔ بہت سے ودیارتھیوں نے رشی جیون۔ آریہ سماج کے سدھانت اور نیموں کے سمبندھ میں اپنے بھجن۔ ویاکھیان اور کوتائیں پڑھیں۔ جن میں سے مہاشہ دھرم دیر جی۔ مہاشہ جانی ...ناتھ جی۔ مہاشہ آشچرج لال جی۔ مہاشہ رام لال جی۔ مہاشہ رشو چندر جی پریم۔ اور پنڈت سکھ دیو جی۔ اس کے بعد کوی دربار شروع ہوا۔ جس میں مہاشہ طارق جی اوّل۔ ملک صاحب ...ل جی دوئم اور مہاشہ دھرم دیر جی سوئم رہے۔ اور ان کو دوسرے دن انعام تقسیم کرنے کا اعلان منتری آریہ یووک سبھا کی طرف سے کیا گیا۔

(۳) ۱۰½ اکتوبر رات کے ۸ بجے جنرل سبھا ہوئی۔ جس میں مہاشہ پورن چند کی جگہ مہاشہ برکت رام جی کو برتی ندھی چنا گیا۔ سبھا نے یہ بھی پاس کیا۔ کہ ساپتاہک یگیہ ست سنگ پھر سے شروع کیا جاوے۔ جس کے لئے ۲۵ نام آ گئے۔ ہر اتوار کو کسی نہ کسی سبھاسد کے گھر ہون یگیہ ہوا کرے گا۔ جس میں زیادہ سے زیادہ سجنوں کو بلانے کا یتن کیا جاویگا۔ سب پہلے آریہ سماج کے پردھان مہاشہ رام پیارا جی کے گھر میں اتوار کے دن ہون یگیہ ہوگا۔ (رام سروپ منتری)

آریہ سماج لائل پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لائل پور کا ۲۷واں سالانہ جلسہ یکم-۲-۳-نومبر ۱۹۴۰ء کو بڑی شان و شوکت

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

سے سرانجام پایا۔ ایک سپتاہ پہلے پوجیہ پاد شری سوامی ویدانند جی تیرتھ اور شری پرتھوی لال جی یہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے اپنے منوہر اپدیشوں سے کرتارتھ کیا۔ ان کے علاوہ اُتسو میں پنڈت رشو دت جی مولوی فاضل۔ پنڈت بشمبھال جی ودیا النکار۔ پنڈت شانتی پرکاش جی اور پنڈتا درو پدی دیوی جی نے اپنے سارگربھت ویاکھیانوں۔ اور مہاشہ کیسر چند جی۔ مہاشہ ہنس راج جی و مہاشہ شمشیر سنگھ جی نے اپنے رسیلے بھجنوں سے جنتا کو آنندت کیا۔ اور آریہ سماج کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ساڑھے اٹھارہ صد روپیہ نقد و وعدوں کی صورت میں اکٹھا ہوا۔

رشی اُتسو۔ ۳۰۔ اکتوبر کو منایا گیا۔ جس میں شری یان یہاں پہنچ گئی جی۔ شری یان پنڈت سوم دیو جی۔ شری یان پروفیسر ہنس راج جی کے ویاکھیان ہوئے۔

سنگیت سمیلن اور کوی دربار۔ یکم نومبر کو بڑی رونق سے ہوا۔ جس میں راگیوں۔ سازندوں اور کویوں نے اپنی لیاقت کے جوہر دکھلائے۔

شدھار سمیلن۔ ۲۔ نومبر کو شری ماسٹر گوروتہ رام جی یہاں پہنچی سبھا منتری کے پردھانتو میں ہوا۔ جس میں حرف دواہ کے متعلق وچار کیا جا سکا۔

آریہ استری سماج۔ کا اُتسو ۳۔ نومبر کو ہوا۔ جس میں شری یان پہنچی۔ چرنجیہ لال جی و پنڈتا درو پدی دیوی جی کے ویاکھیان ہوئے۔ (گوردا س رام منتری آریہ سماج ہذا)

باوا کالی کملی والے جواب دیں

(۱) باوا سمیر سنگھ جی ہمیشہ پشاور میں برائے چندہ گوروکل برالسی تشریف لاتے ہیں۔ اور چندہ گوروکل کے واسطے لے جاتے ہیں۔ مگر رسیدات کسی دانی کو نہیں دیتے۔ اور نہ ہی گوروکل سے کوئی رسید بھجواتے ہیں۔ اس سال بھی آپ پشاور و صدر پشاور ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں چندہ کے لئے آئے۔ اور چندہ لے گئے۔ مگر اس دفعہ بھی آپ نے کسی دانی کو رسید نہیں دی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

(۲) اس دفعہ آپ خلاف معمول سپیشل موٹر میں چندہ کے لئے آئے۔ کیا آپ بذریعہ ریل سفر نہیں کر سکتے ہیں۔ جو اس قدر لوگوں کا روپیہ فضول خرچ کرتے ہیں۔ جبکہ آریہ سماج کے لیڈر ریلوے میں سفر کرتے ہیں۔ اور مہاتما گاندھی جیسا لیڈر جبکہ تیسرے درجہ میں سفر کرتا ہے۔

(۳) کوئی سالانہ رپورٹ گوروکل برالسی کی کسی دانی کو آپ نے نہیں دی۔ جس میں اس کے دان کا روپیہ چھپا ہوا ہو۔

(۴) آپ کس وجہ سے ان نہیں کھاتے۔ اور روزانہ چار چار سیر دودھ۔ آدھ آدھ سیر ملائی اور فروٹ کھاتے ہیں۔ جس پر روزانہ چار چار روپیہ غریب آریہ سماجیوں کا خرچ ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اگر آپ روٹی کھاتے۔ تو آٹھ آنے روزانہ خرچ ہوتے۔ کیا ان کا نیا گنا پاکھنڈ نہیں ہے۔ جب کہ مہرشی دیانند جی مہاراج ان کھایا کرتے تھے۔ آپ کے اس رویہ پر لوگوں کو حیرانی ہو رہی ہے۔ آپ جلدی اس کا جواب دیں۔ اور گذشتہ سالوں کی رپورٹ گوروکل برالسی کی جس میں دانیوں کا روپیہ چھپا ہوا ہو۔ پشاور و صدر کی آریہ سماجوں کو بھیج دیویں۔ اور اس دفعہ جو دان دئے گئے ہیں۔ ان کی رسیدات بھی بھیج دیویں۔ (تارا سنگھ آریہ سبھاسد ڈھکی نعلبندی پشاور)

آریہ سماج پھرامپور کے سماچار

گوروکل کانگڑی کے سناتک اور جاپان انڈسٹری کے ماہر شری منوہر لال جی نے مقامی آریہ سماج مندر میں نہایت پُر اثر لیکچر دئے۔ اور آپ نے حاضرین کے سامنے بوٹ پالش۔ دستی چھاپہ خانہ۔ اور چند دیگر اشیاء بنا کر دکھائیں۔ اور ثابت کیا۔ کہ ان اشیاء سے جو ہم لوگ ردّی سمجھ کر پھینک دیتے ہیں۔ ہم نہایت مفید اور قیمتی اشیاء تیار کر سکتے ہیں۔ آپ نے جاپان میں دستکاری کے حالات بیان کئے۔ اور سارے سماج و دیگر مذہبی سوسائیٹیوں سے اپیل کی۔ کہ انہیں قوم کو دستکاری سکھانے کے لئے اپنی تمام طاقت صرف کر دینی چاہیئے۔ (ماسٹر رام داس)

سوچنا

آریہ سماج ساڈھورہ ضلع انبالہ کا وارشک اُتسو ۲۹-۳۰-نومبر تھا۔ یکم دسمبر کی بجائے ۶-۷-۸-دسمبر کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ (منتری)

"کرانتی" کا کاروبار نمبر

منتظمان "کرانتی" نے دسمبر ۱۹۴۰ء میں کاروبار نمبر نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں بے کار حضرات کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار بتائے جائیں گے۔ دوکاندار اور تاجر پیشہ اصحاب کے لئے کامیاب تاجروں اور بیوپاریوں کے ذاتی تجربات اور اصول بیان کئے جاویں گے۔ سرمایہ داروں کے لئے سرمایہ بڑھانے کے طریقے بتائے جاویں گے۔ ملازمت پیشہ اصحاب کے لئے فالتو وقت میں تھوڑی محنت کر کے فاضل آمدنی پیدا کرنے کے سہل طریقہ جات درج کئے جاویں گے۔

غرضیکہ "کاروبار نمبر" ہر شخص کے لئے مطالعہ اور فائدہ کی چیز ہوگا۔ ایک پرچہ کی قیمت صرف آٹھ آنہ (۸/) رکھی گئی ہے۔ سالانہ خریداروں کو یہ نمبر مفت ملے گا۔

منیجر رسالہ "کرانتی" لاہور

"پرکاش" میں اشتہار دیکر فائدہ اُٹھاویں۔

آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ کی خوشی میں
دو آنے (۲/) فی روپیہ کی خاص رعائیت

۲۵-نومبر سے ۸-دسمبر تک ہر خاص و عام کے لئے ڈی-اے-وی فارمیسی کی تمام دوائیوں پر ہوگی۔ سوائے کشتہ سونا۔ کشتہ موتی۔ کیسر۔ کستوری اور بادام روغن کے۔ ان پر ایک آنہ (۱/) فی روپیہ کمیشن ملے گا۔ آٹھ آنہ (۸/) سے کم کے آرڈر پر کوئی رعائیت نہ ہوگی۔ دو روپیہ کے مال پر ایک چھوٹا کیلنڈر اور پانچ روپیہ کے مال پر ایک بڑا کیلنڈر تحفت ملیگا۔ بذریعہ ڈاک جو خطوط ۸-دسمبر ۱۹۴۰ء تک فارمیسی میں پہنچ جاویں گے۔ ان پر بھی یہ رعائیت ملیگی۔ نئی فہرستیں منگوا کر پڑھیں۔

منیجر دیانند آیورویدک کالج فارمیسی - لاہور۔

ٹیلی فون نمبر ۵۰۲۵

ہر انچیں آر... انجنیاں

راجگورو جی کے دورے کا پروگرام

راجگورو دھریندر شاستری جی منڈی بہاؤالدین - بھیرہ - بھلوال - سرگودھا کا دورہ کر کے واپس لاہور آ گئے ہیں - ان کا آئندہ پروگرام حسب ذیل ہو گا :-

۱۷ - نومبر - لائل پور
۱۸ - نومبر - لاہور
۱۹ - نومبر - سیالکوٹ
۲۰ - نومبر - گوجرانوالہ
۲۱ - نومبر - جہلم
۲۲ - نومبر - راولپنڈی
۲۳ - نومبر - پشاور

۲ - نومبر سے ۱۰ - نومبر تک راجگورو جی انبالہ - ملتان ڈویژن کی ویدک سماجوں و آریہ سماجوں کا دورہ کریں گے -

(آریہ ویدک سمیلن)

پہلی بیٹھک

آریہ سماج انارکلی کے پنڈال میں سنکر وار راتری کے ۸ بجے پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا کی پردھانتا میں ہو گی -

دوسری بیٹھک

آریہ سماج وچھووالی کے پنڈال میں ۳۰ - نومبر کو بعد دوپہر جو آریہ ویدک سمیلن ہو گا - اس کی صدارت کے فرائض کنور چاند کرن جی شاردا ادا کریں گے - اس کے پشچات ۲ - دسمبر سے ۸ - دسمبر تک وہ بھٹنڈہ لائن کے مکھیہ مکھیہ استھانوں کی ویدک سماجوں و آریہ سماجوں کا دورہ کریں گے - جو آریہ سماجیں انہیں بلانا چاہیں - وہ منتری آریہ ویدک پرتیندھی سے خط و کتابت کریں + (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کا ہفتہ واری ست سنگ اتوار ۱۳ - اکتوبر ۱۹۴۰ء سماج مندر میں ہوا - شری ستیہ دیو جی نے سندھیا پرارتھنا کرائی - پنڈت دولت رام جی شاستری کا منوہر اپدیش ہوا - کیپٹن کیشپ چندر جی نے نمن پرستاد پیش کیا - جو سرو سمتی سے پاس ہوا -

(۱) آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر نا سک میں ادم کے جھنڈے کو جلانے پر تتھا سوامی یوگانند جی کے کانگریسیوں دوارا اپمان پر ہاردک روش پرکٹ کرتا ہے - اور مہاتما گاندھی جی کا دھیان اس دُرگھٹنا کی اور آکرشت کرتا ہے - اور آشا کرتا ہے کہ آپ ایسے سپرانک کانگریسیوں کو دُبدھا کے دنڈ دئیے بغیر نہ چھوڑا جاوے گا +

(۲) آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر منتر مندر فنڈ میں سُر بھان لالہ رام داس جی ورما سے ان کے سپتر کے نام کرن کے اوسر پر ایک

سو ایک روپیہ کا دان پراپت ہوا ہے - دوسرا ایک سو ایک روپیہ کا دان دہلی نواسی لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار سے پراپت ہوا ہے - جو امرتسر میں پدھارے ہوئے تھے - لارنس روڈ آریہ سماج ان دونو مہانو بھاووں کا ہاردک دھنیہ واد کرتا ہے +

(لیکھک :- واسدیو بہل منتری)

آریہ سماج تیمار پور دہلی

آریہ سماج تیمار پور دہلی نے یہاں پرچار کے لئے ایک یوجنا تیار کی ہے - کارن یہ ہے - کہ عیسائیوں کے پرچار کی پربلتا ہے - اسی کا پرتی کار تتھا پرتی کریا ئیں ہمیں کرنی ہیں - اتہ اس شبھ کاریہ کی پورتی کے لئے اس نوجوان سماج کو ایک ایسے سادھو سنیاسی کی سہایتا اتینت آوشیکتا ہے - جو اویتنک کیول بھوجن وستر آدی کے سادھارن ویہ پر یہاں گراموں میں پرچار کاریہ کر سکیں +

گراموں میں بھائی عیسائیوں کے بوجھ اور پربھاؤ میں آ رہے ہیں - سنگھٹن پر دھیان دینے کی آوشیکتا ہے +

(بھرت سنگھ منتری - آریہ سماج تیمار پور - دہلی)

دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور

ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں مشن کے ورکروں کی انتھک کوشش سے ۳۳۲ عیسائی و مسلمان ہندو دھرم میں شامل کئے گئے ہیں - سنٹرل انڈیا میں عیسائی بھیلوں کی شدھی پر عیسائی پادریوں نے کافی مخالفت کی - اور بھیلوں کو شدھ ہونے سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی - اور ان کو پرلوبھن بھی دئے - مگر وہ نہ مانے - اور بڑی خوشی سے اپنے بچوں نے ہندو دھرم میں شامل ہوئے +

ماہ اکتوبر میں دیانند آشرم ہوشیار پور نے دو کنیاؤں کی شادی کی - یہ لڑکیاں مسلمانوں کے پنجہ سے چھڑا کر لائی گئی تھیں + (منتری)

گورو کل ملتان کے سماچار

دو نئیں برہمچاریوں کو سادھارن بخار ہے -

باقی سبھی برہمچاری پرسن ہیں - ۹ - ۱۰ - نومبر کو برہمچاریوں کی شاہنیہ انساہنی سبھا کا واٹک اُتسو تھا - جسے برہمچاریوں نے بڑی دھوم دھام سے منایا - اس میں شہر کے آریہ سجن بھی پدھارے - سبھا میں برہمچاریوں نے اپنے نبندھ - کلپ - تتھا کوتا آدی پڑھیں +

دان دیر سیٹھ برلا جی نے بیس تیس روپے ماہوار صرف اس لئے دئے ہیں - کہ برہمچاریوں کو دیایام آدی سکھانے کے لئے ایک دیایام ماسٹر رکھ لیا جائے - جو کہ سبھی کھیلوں کے علاوہ لاٹھی تلوار آدی کا چلانا بھی سکھا سکتا ہو - جیسا وہ چاہتے تھے - ایسا ادھیاپک رکھ لیا گیا ہے

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج پھلور کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج پھلور کا ۱۱ ۱/۲ کا سادھارن ست سنگ شریمان بابو رام رکھا مل جی ہیڈ ماسٹر آریہ سماج کے پتا جو کہ نہ صرف آریہ سماج کے بلکہ اچھوتوں اور اناتھوں کے بھی ہتیشی تھے شریمان بابا پالا مکند کی سرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے - اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ بابا جی کی آتما کو سدگتی اور ان کے دکھی پریوار کو دھیریہ تتھا شانتی پردان کریں +

(منی لال منتری)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کا جلسہ

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ ضلع شاہ پور کا سالانہ جلسہ مورخہ ۸ - ۹ - ۱۰ - نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - کارتک سمت ۱۹۹۷ بروز شکر - شنیچر - اتوار بڑے سماروہ سے منایا گیا - جلسہ سے دو دن پہلے شری سوامی چیتنیانند جی مہاراج کے لیکچر و مہاتما گیان چند جی کے بھجن ہوتے رہے - اُتسو پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شری پنڈت تیرتھ رام جی سدھانت بھوشن - پنڈت شانتی پرکاش جی رئیس المناظرین - پنڈتا شاردا دیوی جی اپدیشکا - مہاشہ مہر چند و ٹھاکر پرتاپ سنگھ جی بھجن اپدیشک پدھارے - مورخہ ۸ - نومبر کو نگر کیرتن کی بجائے شرانتی کو سنگیت سمیلن کیا گیا - جسے جنتا نے بہت پسند کیا - شری سوامی چیتنیانند جی مہاراج - پنڈت تیرتھ رام جی و پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر کے دیاکھیانوں میں حاضری اتنی ہوتی تھی - کہ جنتا کو بیٹھنے کو جگہ نہیں ملتی تھی - آریہ سماج و ویدک پتری پاٹھ شالہ کی سالانہ رپورٹ سنائی گئی - سوامی چیتنیا نند جی نے ویدک پتری پاٹھ شالہ کے لئے زوردار اپیل کی - دھرم شکشا میں اُتیرن ہوئی کنیاؤں کو آریہ شکشا سمتی گورودت بھون لاہور کے پرمان پتر دئے گئے - دھرم شکشا کی پریکشا و دوسرے پرکھشا میں اول رہنے والی کنیاؤں کو دیتی گیتا بھگ آینک کی ایک ایک جلد بھینٹ کی گئی - ۱۱ - نومبر کو استری سماج کا اُتسو ہوا - جس میں کنیاؤں نے مضمون و بھجن بولے +

(موہن لال منتری آریہ سماج مٹھ ٹوانہ)

ایک پائی روزانہ

خرچ کر کے ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنایا جا سکتا ہے -

مسلم سبھیتا و اُردو کے گڑھ پنجاب

کی راجدھانی لاہور سے آریہ دھرم - آریہ سبھیتا - آریہ سنسکرتی کے پرسار - آریہ بھاشا کے پرچار - اور آریہ مہیلاؤں کو جاگرت کرنے کے لئے شری ہتیشی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" کی نگرانی اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں

سچتر ہندی "آریہ ورت" ماسک لاہور

اکتوبر سے نہایت سج دھج سے شائع ہو رہا ہے - جو اعلےٰ پایہ کے استری اُپیوگی لیکھوں - روچک کہانیوں - شکشا پرد کوتاؤں - سہ رنگی و ایک رنگی تصاویر - شاندار ٹائیٹل کے علاوہ سامہنیہ سنسار سمپادکہ کے نام چتر - سنگیت سُدھا - سمپادکہ کی لیکھنی سے - گرہ وگیان - نوا سنجھ سُدھا اُپادی کئی اُپیوگی وگیان و روچک مستقل کالموں کا شاندار سنگرہ ہوتا ہے - اس کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے - سہ رپیہ پیکج کے نکال کر پرچے دو روپے میں بارہ پرچے ملتے ہیں - گویا اس شاندار رسالہ کا خرچ صرف ایک پائی روزانہ ہے +

دُنیا بلاوجہ تعریف نہیں کرتی - سُنئے!

"جاگرتی" کلکتہ "حال ہی میں شری شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو اور شری ہتیشی علاولپوری کی دیکھ بھال میں اس کا پرکاشن و سمپادن آرمبھ ہوا ہے - لیکھوں کا چناؤ و سمپادن سندرتا سے ہوا ہے - ہتر ہونہار دکھائی دیتا ہے - نرناریوں کے اپنانے یوگیہ وستو ہے +

(دو روپے دیکر) آج ہی گراہک بنئے - اور دوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیے +

مینیجر آریہ ورت کچا نسبت روڈ - لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اہم تازہ خبریں

ہنگری بھی محوری بلاک میں شامل ہو گیا ہے۔
— مرکزی اسمبلی نے وائسرائے کا سفارش کردہ بل نامنظور کر دیا ہے۔
— مہاتما گاندھی نے ۵ ہزار ستیاگرہی منتخب کر لئے ہیں۔
— ایگزیکٹو کونسل میں توسیع ملتوی کر دی گئی ہے۔ وزیر ہند کا اعلان ہے۔ کہ "اس سے زیادہ ہندوستان کو کچھ نہیں دیا جا سکتا"۔
— وردھا کی اطلاع ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کی یہ ہدایت ۳۱۔ دسمبر تک ۵ ہزار ستیاگرہی ہندوستان بھر میں ستیاگرہ کر کے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں گے۔ میاں افتخار الدین صدر پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی ۲۶۔ نومبر۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو ۲۷۔ نومبر۔ شری گھنشیام سنگھ گپتا سپیکر سی۔ پی اسمبلی ۲۲۔ نومبر۔ مسٹر سرد نیبڈ ۲۲۔ نومبر۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو۔پی ۲۲۔ نومبر۔ پنڈت شکلا سابق وزیر اعظم سی۔ پی ۲۳۔ نومبر۔ مسٹر سری کرشن سنہا سابق وزیر اعظم بہار ۲۵۔ نومبر۔ مسٹر پرفل گھوش ۹۔ دسمبر۔ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن سپیکر یو۔پی اسمبلی یکم دسمبر کو ستیاگرہ کر رہے ہیں۔
— ۱۸۔ نومبر کو اسکندریہ (مصر) پر ہوائی حملہ میں ۱۴ اشخاص ہلاک اور ستر زخمی ہوئے۔
— ۲۰۔ نومبر کو عدن پر ہوائی حملہ ہوا۔ لیکن کوئی نقصان نہ ہوا۔
— اغلب ہے۔ کہ جاپان عنقریب سیام پر حملہ کر دے گا۔
— ہٹلر وی آنا پہنچ گیا ہے۔ جہاں ہنگری نے محوری طاقتوں اور جاپان کے معاہدہ پر دستخط کئے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی جبرالٹر پر حملہ کی تیاری کر رہا ہے۔
— مرکزی اسمبلی کے کانگرسی ممبر اسمبلی کے باقی سیشن میں شامل نہیں ہوں گے۔
— جرمنوں کے خلاف مظاہرے کرنے کے جرم میں پیرس میں طلباء کو سر بازار پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔
— بلغاریہ میں کوئی اہم واقعہ رونما ہونے والا ہے۔
— یونان پر قبضہ ہونے کی صورت میں محوری طاقتیں شام کی طرف بڑھیں گی۔
— آئندہ بیرسٹری کا امتحان ہندوستان میں ہوا کرے گا۔
— ہندوستان سے دس کروڑ گولیاں اور چار لاکھ گولے مہیا کئے جا چکے ہیں۔
— ۱۶۔ نومبر کو ساری رات لنڈن پر ہوائی حملہ ہوتا رہا۔
— سندھ کے نئے وزیر اعظم کی نامزدگی مولانا آزاد کریں گے۔
— صوبہ سندھ کے کانگرسی ستیاگرہ کی تحریک سے مستثنےٰ قرار دئے گئے ہیں۔
— پنجاب گورنمنٹ نے تیس ہزار روپیہ کے خرچ سے دیہات میں ۵۲ کنوئیں کھدوائے ہیں۔
— بادشاہی مسجد لاہور کی مرمت پر دس لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔
— ہندوستان میں اطالوی ۲۸۳۔۱۰ اور جرمن ۲۴۴ نظر بند ہیں۔
— ۲۷۳ خاکسار معافی مانگنے پر رہا کئے جا چکے ہیں۔
— پنجاب کے نظر بندوں کو کوئی الاؤنس نہیں ملے گا۔
— حکومت سرحد نے سرکاری ملازموں کو گرانی کا الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔
— ۱۶۰۰ اطالوی توپیں ۱۰۰۰ اور ۱۳۰ ٹینک یوگوسلاویہ کے قبضہ میں آ گئے ہیں۔
— پنجاب گورنمنٹ موجودہ حالات میں مالیہ معاف نہیں کر سکتی۔
— ہندوستان کا مشورہ لئے بغیر اس کی سرحدیں سمرا اور عدن تک بڑھا دی گئی ہیں۔
— جاپان چین سے صلح کرے گا۔
— پنجاب سے تیرہ سو ستیاگرہیوں کی فہرست بھیجی گئی ہے۔
— برطانیہ کے جنگی مقاصد کے متعلق قطعی اعلان کیا جاویگا۔
— لنکا آزاد ہندوستان کی فیڈریشن میں شامل ہو جاوے گا۔
— جرمنوں نے میجنو لائن کی دمدار توپیں ساحلی بندرگاہوں پر نصب کر دی ہیں۔
— جرمنوں نے غیر مقبوضہ فرانس کے چند علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔
— اٹلی کے چھ سو سپاہی یوگوسلاویہ میں داخل ہو گئے ہیں۔
— ۱۷۔ نومبر کو سردار پٹیل کو گرفتار کر لیا گیا۔
— چین نے اپنا کھویا ہوا ایک علاقہ جاپان سے واپس لے لیا ہے۔
— ۱۷۔ نومبر کو مہاتما نارائن سوامی کا حیدر آباد (دکن) میں شاندار سواگت کیا گیا۔
— ۱۶۔ نومبر کی صبح کو لورپول اور چند برطانوی شہروں پر ہوائی حملے ہوئے۔
— ۱۷ نومبر کو لالہ لاجپت رائے کی برسی منائی گئی۔
— مسٹر راجگوپال آچاریہ کا اعلان ہے۔ کہ "برطانوی گورنمنٹ ہندوستان کو آزادی دینے کا وعدہ کرے۔ تو تمام ہندوستان دس کے ساتھ ہو جائے"۔
— امریکہ جرمنی سے تعلقات توڑ لے گا۔
— دس قبائلیوں نے موضع عیشکی پر چھاپہ مار کر ایک ہندو موکشن چند کو اغوا کرنے کی کوشش کی۔
— چینیوں نے ایک اور شہر جاپانیوں سے واپس لے لیا ہے۔
— بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ کو جنگی قیدی بنا لیا گیا ہے۔
— بلجیم کی یونیورسٹیوں میں جرمن پروفیسر مقرر ہو گئے ہیں۔ اور بلجین پروفیسر جرمنی میں نظر بند کر دئے گئے ہیں۔
— یونان اور البانیہ کی تمام سرحد پر بھاری جہازوں اور توپوں سے خونریز جنگ ہو رہی ہے۔
— ۱۵۔ نومبر کو لنڈن پر جو ہوائی حملہ ہوا وہ سب سے زیادہ شدید اور طویل تھا۔ حملہ آوروں نے اندھا دھند بم برسائے۔
— سردار سنت سنگھ نے مرکزی اسمبلی میں فنانس بل پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ "ہندوستان کی موجودہ گورنمنٹ زائد المیعاد ہے"۔
— امرت سر میونسپلٹی نے پنڈت جواہر لال کی سزا یابی پر اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن کثرت رائے سے پاس کر دیا ہے۔
— ۱۴۔ نومبر کو برطانوی ہوائی جہازوں نے برلن اور جرمنی کے دیگر فوجی مقامات پر بمباری کی۔
— جاپان کی فوجیں جنوبی چین سے ہٹا لی گئی ہیں۔
— سول میرٹیز کی نیشنل کونسل نے حکومت برطانیہ سے پنڈت جواہر لال کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔
— مہاتما گاندھی نے توسیع شدہ ستیاگرہ کے متعلق اپنی سکیم وائسرائے کو بھیج دی ہے۔
— سیامی فوجوں نے ہند چینی پر حملہ کر دیا ہے۔
— ۱۵۔ نومبر کو لنڈن پر شاہی محل پر بم گرا۔ شاہی محل پر یہ چوتھا حملہ ہے۔
— رومانوی گورنمنٹ نے سابق شاہ کیرول کی جائیداد ضبط کر لی ہے۔
— مرکزی اسمبلی میں تجویز پیش کی جاویگی کہ گورنمنٹ "شملہ جانا بند کر دے"۔

ایک یوگیہ وید کی لاہور میں آمد

گوروکل کانگڑی کے یوگیہ سناتک۔ کلکتہ کے آیوروید شاستری دآریہ سماج سولن کے منتری پنڈت ودیا دھر ملر دیوں کے لئے لاہور آ گئے ہیں۔ اور گلی نمبر ۹ بیڈن روڈ پر پریکٹس کریں گے۔ پراتہ ۸ سے ۱۱ بجے تک اور شام کو ۳ سے ۵ بجے تک ان سے مشورہ و دوائی لی جا سکتی ہے۔ آپ دل کی بیماریوں و اعصابی کمزوری۔ ملیریا۔ کھانسی و تپدق وغیرہ امراض کے ماہر ہیں +

چند آنے مگر دھوم

یہ طاقت کی دوائیں ہے چھ ماہ استعمال کریں۔ تو بوڑھے کو بھی جوان کرتی ہے۔ پیٹ میں کرنے کی طاقت دیتی ہے اس کے علاوہ جاڑوں میں خون پیدا کرتی ہے۔ سردی۔ کھانسی۔ نمونیہ۔ نامردی۔ گنٹھیا۔ ہاتھ پیر کا درد وغیرہ کو دور کر کے جسم کو لال سرخ بناتی ہے۔ ایک ماہ کا دام چھ روپیہ۔ پندرہ دن کا تین روپے آٹھ آنے۔ سات دن کا دو روپے (عار) +

ناری کلیان

اس دوا کے بیرونی استعمال سے بڑھی استریاں بھی نوجوان بن جاتی ہیں۔ دوا کچھ ہی منٹوں میں اپنا پورا اثر دکھاتی ہے۔ لاجواب آزمائی ہوئی چیز ہے۔ دام آٹھ دن کا دو روپیہ (عار) +

پتہ:۔ کویراج ودیا دھر بھشگا آچاریہ۔ بیڈن روڈ۔ گلی نمبر ۹۔ لاہور۔

...کی اکسیر دوا

حکیم منسی پرداگر دل علیگڑھ کی

بال جیون گھٹی

رجسٹرڈ

...سے بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے ...کی ہر ایک بیماری دور ہو کر دبلے بچے طاقتور بن جاوینگے ...پ بجنم فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں ...ی شیشی ۵ درجن ۔ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگا ویں ...لو۔ ذیل معززنام و پتے بھیجیں پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے ...ر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔پی

وشو وایاپی بدھ اور دھرم
بقیہ صفحہ ۷

اتنا ہی نہیں پرتیک شکھشت دکتی اُتردائی ہے۔ جو اُن کے وچاروں کو ہردہ آنگم کر کے اُن کے انوسار سماج میں آچرن کرتا ہے۔ سکولوں اتیادی کے دوارا اس دشہ کا پرچار ہوا تھا۔ دشنو نہ کسی بھی دلیش کے "بچے" مانو سماج کے "بچے" ہوتے ہیں۔ انہیں تو نشن سماج کی سیوا کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ ہمارے نام پر یہ دھبہ ہے۔ کہ ہمارے "بچے" اُچت اور انُچت کے وویک سے شونیہ ہو کر جاتیہ اُدلیشوں کو پیدا کریں۔ ٹھیک سکھشا یہ ہے۔ کہ انہیں پرتیک اُدلیش کو یدی وہ ٹھیک نہ ہو ٹھیک روپ دینا چاہیئے۔ اور ٹھیک اُدلیش کو اور بھی اچھا بنانا چاہیئے +

یدی ہم جیون کے درشٹی کون میں اصول چُجل تو یک پری ورتن کرنے کیلئے اُتساہت ہوں۔ تو ہمیں سروت کو ہی ٹھیک کرنا چاہیئے۔ اور یہ سروت راشٹر کے سکولوں میں سنجفت ہے۔ وہاں سے ہی ہم سنجھتی میں سُدھار کر سکتے ہیں۔ یدی کوئی دلیش سدبھاو میں جاتی و راشٹر کی سیماؤں سے اُوپر اُٹھ کر اُچیہ سنجھتی تک اُٹھنا چاہتا ہے۔ تو اُسے اپنے سکولوں سے پرارمبھ کر کے اپنے بچوں کے سنسکاروں میں لوک ہت کی بھاوناؤں کو انکت کرنا چاہیئے۔ جب وہ بڑے ہوں گے۔ تو ان کی پرورتی سب لوگوں کو پریم کرنے کی بنے گی۔ اور ورتمان کال کے سمست اُپدرو نشٹ ہو جائیں گے +

ایک بات نشچت ہے۔ اور وہ یہ کہ جن دلیشوں میں نانا شاہی شاسن پرنالی پرچلت ہوئی ہے۔ ان میں دھرم بھاونا پراپہ نشٹ ہو گئی ہے۔ اس کا کارن یہ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ان شاسن پرنالیوں میں دیکتی کا کوئی ستھان نہیں ہے۔ دیکتی کو اپنی سوتنترتا رکھنے پرگٹ کرنے اتھوا کریا نوت کرنے کی آگیا نہیں ہے۔ جہاں دیکتیوں کی سوتنترتا کا اپہرن ہو جاتا ہے۔ وہاں دھرم کٹھنائی سے پھلتا پھولتا ہے۔ دھرم اور سنسکرتی تو سوادھین واتاورن میں ہی پردھی گت ہوتے ہیں۔ یہ جانتنتر پرنالی ہی اُن کی اچھی پردھی کے لئے انوکول واتاورن پرستت کرتی ہے +

یورپ نے سنسار کے سمکھ یہ اچھی شاستر کار کا چتر پرستت کیا ہوا ہے۔ بدھ کا انت کرنے کے لئے بدھ لڑا جا رہا ہے۔ اتنا تو سنشچت ہی ہے۔ کہ اس بدھ کے

پنچایت ورتمان آرتھک (دھن تک) سبھیتا کے ورُدھ جیا بھینکر پرتی کریا ہوگی سدھارک بھاونائیں۔ نیتک گُن اور ادھیاتمک پریم جیت ہوں گے۔ آشاواد کے جھنڈے کو اُونچا کرنے کے لئے جو دُربھاگیہ سے ورتمان یُدھ کے کولاہل اور اندھکار میں لوگوں کی درشٹی سے اوجھل ہو گیا ہے۔ مہاتما گاندھی جیسے دیو دوت شیگھر پرکاش میں آئیں گے۔ تب بھارت کا سندیش سُنا جاوے گا بھارتیہ سندیش ہروں کو اس اوسر کے لئے اپنے کو تیار کرنا چاہیئے +

آریہ سماج اور طلاق
بقیہ صفحہ ۷

لینے کے لئے مقدمہ کیا تھا۔ اور علیحدگی کی ڈگری لے لی تھی۔ جس کا ذکر اخباروں میں نکلا تھا۔ بات یہ تھی۔ کہ جہلا کا پتا جو پنجاب کا رہنے والا تھا۔ اور بڑا دولت مند تھا مرنے سے پہلے وصیت کر گیا تھا۔ کہ اس کی جائیداد کا ایک حصہ اس لڑکی کو اس وقت ملے۔ جب وہ شادی کرے۔ اور اس کے ہاں "بچہ" پیدا ہو جاوے۔ جہلا نے شادی کی۔ لیکن "بچہ" پیدا نہ ہوا۔ اتفاق سے خاوند نامرد تھا۔ جیسا کہ عدالت میں ثابت کیا گیا۔ سوال یہ ہے۔ کہ اگر آریہ سماج میں ایسا معاملہ درپیش ہو۔ تو اس کا کیا علاج ہے؟

(۶) ہندو یا آریہ گھرانوں میں مندرجہ بالا مصیبتیں جہاں درپیش ہیں وہ گھرانے غم میں گھل رہے ہیں۔ مگر اس کا کوئی علاج نہیں۔ دوسری طرف گارگی۔ ساوتری دمینا جیسی ودوشی دیویوں کے نام پر اپیل کی جاتی ہے۔ اور طلاق کو کوسا جاتا ہے۔ اور اس زمانہ کی رَو کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ مگر ایسی اپیل کرنے والے کون ہیں۔ وہی جن پر اس مصیبت کا ابھی حملہ نہیں ہوا۔ مگر جو لوگ اس مصیبت میں پِس رہے ہیں۔ ان کے دل سے جا کر پوچھو۔ سوال صاف ہے۔ جب آپ رضامندی کی علیحدگی کو بُرا نہیں مانتے۔ تو جب فریق ثانی رضامندی کے لئے تیار نہ ہو۔ تو از قانون علیحدگی کو کیوں بُرا گنتے ہیں۔ کیا کوئی آریہ سماج کا پُرجینیہ سنیاسی اس پر روشنی ڈالنے کی کرپا کریگا۔

(۷) راقم کا ایک دولت مند دوست ہے اس کی لڑکی پتا کے پاس رہتی ہے۔ لڑکی کی شادی ہوئے آٹھ دس سال ہو گئے ہیں۔ لڑکا لڑکی کے پتا کی ہی مدد سے تعلیم حاصل کرنے ولایت گیا تھا۔ واپسی پر نامعلوم لڑکے کی لڑکی سے یا لڑکے کے والدین کی لڑکی سے کیوں نفرت ہو گئی۔ کہ لڑکے کی دوسری شادی کر دی گئی۔ اب لڑکی کا باپ لڑکی کی دوسری شادی پر رضامند ہے۔ لیکن ہندو قانون کے مطابق ایسا کرنے پر جیل جانے کی سنبھاونا ہے۔ وہ آریہ سماج کے چیدہ چیدہ کل آدمیوں کو لے کر لڑکے کے پتا کے پاس گیا تھا۔ اور لڑکی کی دوبارہ شادی کر دینے کی اجازت مانگی تھی۔ جو نامنظور کی گئی۔ اب جوان لڑکی پتا کے گھر بیٹھی ہے۔ راقم کے دوست کے سینہ پر ایک پتھر رکھا ہے۔ وہ غم میں گھل رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ہندو قانون عورت کا سات سال تک پتہ نہ دے۔ تو عورت کو دوسری شادی کرنے کا حق ہو جاتا ہے۔ غالباً راقم کا دوست ان سات سالوں کے انتظار میں ہے۔ کتنا ظلم ہے +

(۸) ایک شریف گھر کی لڑکی ایک آریہ سماجی بڑے گھر میں بیاہی گئی۔ لڑکے کے ماتا پتا گذر چکے تھے۔ لڑکے کا گارڈین آریہ سماجی ہیں۔ آریہ سماج کے پردھان بھی بذیورہ چکے ہیں۔ اتفاق سے لڑکا نامرد تھا۔ وہ لڑکی کو دیکھ کر جلتا تھا۔ اور اس کو کہتا تھا۔ کہ تمہارے پتا نے کیا دیکھ کر تمہاری یہاں شادی کر دی۔ اس کو اپنے پاس رکھنا ناقابل برداشت تھا۔ لڑکی پتا کے گھر واپس آ گئی۔ پتا نے سوچا۔ کہ لڑکی کو اعلےٰ تعلیم دلا کر قوم دیش کی سیوا کے لئے اگر ایسا ممکن ہو سکے تو تیار کیا جاوے۔ اس نے تحقیقات کی۔ کہ اگر کوئی ایسا انسٹی ٹیوشن آریہ سماج میں ہو۔ تو اس کو وہاں بھیجا جاوے۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ منتری صاحب کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کو بھی لکھا گیا۔ انہوں نے مشورہ دینا تو کجا رسید تک نہ بھیجی۔ ہاں صرف ایک کو رواجواب دیا۔ کہ "شادی شدہ لڑکیاں وہاں داخل نہیں کی جاتیں"۔ کیا آج تک کسی شادی شدہ لڑکی نے وہاں تعلیم حاصل نہیں کی؟ یہ دوسرا سوال ہے۔ اس پر بحث کی ضرورت اس وقت نہیں۔ لڑکی کا پتا بہت مایوس ہو گیا۔ آخر اس کو یہی سوجھا۔ کہ اسے ایک یوروپین سکول میں جو ایک Convent ہے۔ لڑکی کو داخل کرا دے۔ وہ اس کی پرنسپل سے ملا۔ جس نے لڑکی کو خاص حالات کی وجہ سے سکول میں داخل کر لیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ کسی سے نہ کہا جاوے کہ لڑکی شادی شدہ ہے۔ لڑکی نے جونیئر کیمبرج پاس کر لیا ہے۔ اور کریڈٹ چار مضامین میں حاصل کیا ہے۔ جن میں ایک انگلش ہے۔ اب وہ سینئر کیمبرج میں پڑھ رہی ہے۔

یتیموں کے مہربانو

ان پر آپ بھی دیا کرو۔ یہ جاتی کے لال آپ جیسے درد دل رکھنے والوں کے ہی بیٹے ہیں۔ ان کے سر سے سایہ اُٹھ چکا ہے۔ یہ محبت کے بھوکے ہیں۔

ان جاتی کے اناتھوں

کا ہاتھ پکڑو۔ پرماتما نے جن کو دیا ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ ان کو بھی دیکھ کھائیں۔ جب بھی دان کا موقعہ ہو۔ **پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور** کو نہ بھولیئے۔ یہ ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ہیں۔

اس یتیم خانہ میں اس وقت دو سَو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ دو ہزار کے قریب ماہوار خرچ ہے۔ جو آپ جیسے دانیوں کے ہی دان سے پورا ہوتا ہے۔ پرماتما نے آپ کو دیا ہے تو آپ یتیموں کا حصہ ان کو دیتے جائیے۔ نقدی۔ کپڑا۔ بستر۔ آٹا۔ دال جو بھی دے سکیں دیں۔

یقین رکھیئے آپ کے دان کا پیسہ سب ہی استعمال ہوگا۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

ہیرانند (آف امرت دھارا) آنریری سیکرٹری
پنجاب کیندری اناتھالیہ۔ راوی روڈ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گھر کا ڈاکٹر

(از مہاشہ پیارے لال ویدیش - کیرانہ)

...ی پیٹنٹ ٹانک پلز

(طاقت کی گولیاں)

...علف ایک ڈرام - فیری ریڈی ٹکم ...رام - ایکسٹریکٹ کلمبا ایک ڈرام - ...ٹ ڈمیانہ ۲ ½ ڈرام ۔ ...سب کو کھرل میں ڈال کر کھرل کریں - ...سٹریکٹ جنیشن جس قدر ملا سکیں ملا ...ر ۵-۵ رتی کی گولیاں بنالیں ۔ ...گولی روزانہ گرم دودھ مصری کے ساتھ ...ے جسم میں خوب طاقت آتی ہے - یہ ...پیٹنٹ ہیں - ایک انگریزی کمپنی ان کو ...ر کرکے خوب روپیہ پیدا کر رہی ہے ۔

خون بڑھانیوالا نسخہ

گائے یا بکری کا دودھ ایک پاؤ - شہد ایک تولہ - گائے کا گھی عمدہ ایک تولہ - کالی مرچ باریک پسی ہوئی ۶ رتی - مصری پسی ہوئی ایک تولہ ۔ دودھ دھارُو استعمال (فوراً دوہا ہوا گرم) لینا چاہیئے - اور شہد وغیرہ ملا کر فوراً پی لینا چاہیئے - صبح و شام یہ دودھ پینے سے بہت ہی دُبلا پتلا آدمی خوب ہرشٹ پُشٹ اور موٹا تازہ ہو جاتا ہے - اگر کوئی طاقت ور دوائی کھا کر اوپر سے یہ دودھ پیا جاوے - تو مُردہ خون بھی زندہ ہو جاتا ہے - دمہ اور تپ دق کے مریض میں کافی خون پیدا کرتا ہے ۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

— اگر المونیم کے برتن میں بھوجن جل کر چمٹ جائے - تو برتن کو صاف کرنے کا سہل طریقہ یہ ہے - کہ پیاز کو کاٹ کر اس برتن میں اُبالا جائے - تھوڑی دیر میں برتن صاف ہو جائیگا - اور اس میں چمٹا ہوا جلا بھوجن جھاگ کی مانند پانی کے اوپر تیرنے لگے گا ۔

— چاول پکانے کے وقت اگر اُسے بار بار نہ ہلایا جائے - تو برتن میں چاول لگ کر ایک تہہ سی جم جاتی ہے - لیکن اگر برتن کو پہلے ہی گھی یا تیل سے چکنا کر لیا جاوے - تو پھر تہہ جمنے کا کوئی اندیشہ نہیں رہتا ۔

— وہ جوتے جو استعمال میں نہ لائے جاتے ہوں - انہیں بھی پندرہ دن میں کم از کم ایک بار صاف کر لینا چاہیئے - ایسا نہ کرنے سے وہ اسی رفتار سے خراب ہوتے ہیں - جس رفتار سے کہ روز کے استعمال میں لائے گئے جوتے ۔

— اگر کپڑے میں سیاہی لگ گئی ہو - تو اُسے دھونا نہیں چاہیئے - سیاہی والی جگہ پر باریک نمک چھڑک کر اُسے ایک سخت برش کے ساتھ صاف کرنا چاہیئے - ایسا کرنے سے سیاہی اُتر جائیگی ۔

— اگر کپڑے پر کیچڑ کا داغ پڑ گیا ہو - تو اس پر کچے آلو کے ٹکڑے رگڑنے سے داغ جاتا رہتا ہے ۔

— جو چینی کا برتن کچھ دنوں سے کام میں نہ لایا گیا ہو - اُسے نمک و سرکہ سے صاف کرکے استعمال کرنا چاہیئے ۔

ضرورت ہے

مجھے اپنی لڑکی کے لئے جو کہ میٹرک میں تعلیم حاصل کر رہی ہے - یو گیہ ور کی ضرورت ہے - اور بچوں کی دیکھ بھال کیلئے ایک بِدھوا بیوی کی ۔

المشتہر: ڈی - بی کھوسلہ اوورسیر ایم - ای - ایس - پونہ سب ڈویژن پونہ

...وقیں رفلیں ریوالور اور پستول ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ...ذمہ - نقد - بڑے افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست پر فہرست مفت بھیجی ...

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی Suleman Umar & Co. Karachi

سخت سر درد میں

گورو کل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی ہے - دماغ کو طاقت ملتی ہے اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں - قیمت دس آنہ فی شیشی

ایجنسی

لاہور ہسپتال روڈ - لدھیانہ النکار آوشدھالیہ کوچہ لالو مل

گورو کل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ویسٹن (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا ...یئے - وہ ایک گھنٹہ کیلئے گہری نیند سو جائیگا - اور ہلانے جُلانے سے بھی نہیں جاگیگا -

قیمت صرف دو روپیہ ۸ آنہ (۲/۸) محصول ڈاک ۸/

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو تو ریکشن (Raction) سونگھائیے - قیمت صرف دو روپے ...مقدار یا نمونہ مفت نہیں مِلسکتا - گارنٹی کی جاتی ہے کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں ۔

ایسٹرن آرٹس اکاڈمی نمبر ۴۵ - P. W. 2 - دہلی

گاؤکشی اور مسلمان

...ہدی آپ کو گوشت خوری اور گؤ ہتیا کے سمبندھ میں اسلام کا درشٹی کون معلوم کرنا ہے - اور یہ ...نا ہے - کہ انصاف پسند مسلمانوں کے اس سمبندھ میں کیا وچار ہیں - اور گؤ ہتیا کو وہ کہاں تک ...ہانی کارک سمجھتے ہیں - تو میری ٹریکٹ "گؤ ہتیا اور مسلمان" منگوا کر پڑھیئے - ٹریکٹ "ش" لاہور نے ...زبردست سمالوچنا کی ہے - اس ٹریکٹ میں گؤ ہتیا کے نقصان اور گؤ رکھشا کے فائدے عقلی ...ور اسلامی نقطہ نگاہ سے ثابت کئے گئے ہیں ۔ اس ٹریکٹ کو ان گنت تعداد میں منگوا کر مفت ...بانٹنا چاہیئے - مفت بانٹنے کیلئے یک مشت ... لینے والے کو ... فیصدی کمیشن ...دیا جائیگا - قیمت ساڑھے چار آنے فی کاپی معہ محصول ڈاک ۔

ملنے کا پتہ: سید مصطفےٰ احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" لکھنؤ - (یو - پی)

سواستھ رکھشا

عام بیماریاں اور اُن کا علاج

(گذشتہ سے آگے)

خون روکنے کے لئے اس مقام کو اُنگلی سے دبائے رکھنا چاہیئے۔ اگر ہاتھ تھک جائے۔ تو ایک کارک کے ٹکڑے کو صاف ستھرے رومال میں لپیٹ کر اس مقام پر اچھی طرح کس کر باندھ دینا چاہیئے +

تمام زخموں اور کٹی ہوئی جگہوں پر پٹی باندھنے سے پہلے انہیں کسی جراثیم کش دوا سے اچھی طرح دھو ڈالنا چاہیئے۔ اگر پھر بھی خون بہتا رہے۔ تو برف رکھنے سے یا زخم اور دل کے درمیان — زخم کے اُوپر — ہاتھ پاؤں پر کس کر رومال باندھ دینے سے عموماً رُک جاتا ہے +

نکسیر کسی شخص کو ناک سے خون آنے پر اُسے سیدھا لٹانا چاہیئے۔ اور ٹھنڈے پانی یا برف کے پانی میں کپڑا بھگو بھگو کر اس کے ناک اور ماتھے پر رکھنا چاہیئے۔ گلے کی پشت پر بھی کسی ٹھنڈی چیز کا رکھنا مفید ہے۔ کیونکہ اس ناڑی کا مرکز جو خون کی رگوں کو سکیڑتی ہے ٹھیک اسی جگہ ہے جہاں سر گردن سے ملتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ تھوڑا سا کپڑا تارپین میں بھگو کر سونگھانا۔ ہاتھوں سے سر کو اُوپر اُٹھا دینا بھی فائدہ کرتا ہے +

جلنا اگر کسی کے کپڑوں میں آگ لگ جائے۔ تو اس کے اُوپر ایک بڑا کمبل یا ٹاٹ پھینک دینا چاہیئے۔ اور اُسے زمین پر لوٹانا چاہیئے۔ جب تک کہ لپٹیں بجھ نہ جائیں۔ اگر وہ کھڑا رہے۔ تو لپٹیں آسانی سے بڑھ جاتی ہیں۔ اور ہر ایک انگ کو پکڑ لیتی ہیں۔ اگر وہ دوڑے — جیسا کہ عموماً بالک کرتے ہیں — تو ہوا لگنے سے آگ اور بھی بھڑک اُٹھتی ہے۔ اسی لئے کوئی بھاری چیز اس پر پھینک دینی چاہیئے۔ جس سے آگ بجھ جائے۔ کیونکہ ہوا کے بغیر آگ نہیں جلتی۔ جلے ہوئے مقام کو ہوا اور جرمز سے بچانا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے اس پر کوئی تیل لگا دینا چاہیئے۔ تاکہ چمڑی ہوا سے بچی رہے۔ اور اس کو کچھ آرام بھی ملے۔ کڑوا تیل اور چونے کے پانی کو خوب ملا کر ستھرے کپڑے سے لگانا چاہیئے۔ ویسلین۔ گھی۔ مکھن۔ یا کوئی اور چکنی چیز بھی لگائی جا سکتی ہے +

موچ آجانا اگر کسی کے پیر وغیرہ میں موچ آ جائے۔ تو مقام کو پہلے گرم پانی میں اور پھر ٹھنڈے پانی میں دس دس منٹ ڈبوئے رکھنے سے اور اس مقام پر پٹی باندھنے اور اُسے کھلا رکھنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ درد یا سوجن بھی گھٹ جاتی ہے +

ڈوب جانا جب کوئی آدمی ڈوبتا ہے۔ تو اُس کے پیٹ اور پھیپھڑوں میں پانی بھر جاتا ہے +

جب آدمی ڈوب گیا ہو۔ اور اس وجہ سے اس کا سانس بند ہو گیا ہو۔ تو اس کا منہ کھول کر فوراً ہی اُلٹا لٹا دینا چاہیئے۔ اور پھر پیٹ کو آہستہ آہستہ پسلیوں کے نیچے کی طرف دبانا چاہیئے۔ جس سے سب پانی نکل جائے۔ دوسرا اُپائے یہ ہے۔ کہ اُسے زمین پر چت لٹا دو۔ اور اُس کے سر کے پاس گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جاؤ۔ پھر اس کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر سر کے اُوپر لے جاؤ۔ جس سے چھاتی میں ہوا داخل ہو سکے۔ پھر دھیرے دھیرے کوہنیاں نیچے لاؤ۔ اور چھاتی کو دباؤ جس سے ہوا باہر نکل جائے۔ لگاتار اسی طرح کئے جاؤ اور ایک منٹ بھی نہ ٹھہرو +

اگر دس پانچ منٹ ایسا کرنے سے بھی سانس نہ آئے۔ تو بائیں طرف چھاتی کے پاس گرم پانی سے کپڑا بھگو کر تھپ آہستہ آہستہ تھپکنا چاہیئے۔ اگر آدھ گھنٹہ تک سانس نہ آئے تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ موت ہو گئی +

بیکاروں کیلئے روزگار

(گذشتہ سے آگے)

صابن سازی کے پوشیدہ راز

انگریزی صابن بنانیکا آسان ترین نسخہ

تیل ناریل ایک سیر۔ سوڈا کاسٹک تین چھٹانک۔ پانی دس چھٹانک۔ رنگ صابن والا حسب منشا (نصف رتی یا اس سے بھی کم)۔ خوشبو سینٹ حسب منشاء (چند قطرے) +

ترکیب تیاری۔ تیل ناریل کو کڑاہی میں ڈالیں جماہوا ہو تو پگھلا لیں۔ لیکن اسکو ٹھنڈا ضرور کریں۔ ورنہ صابن خراب ہو جاویگا۔ سوڈا کاسٹک کو حسب طریقہ پانی میں حل کریں۔ اب تیل میں سوڈا کاسٹک والا پانی ڈال کر کڑچھی یا مسدے سے ملا کر یک جان کریں پھر رنگ کو تھوڑے سے پانی میں حل کر کے صابن میں ڈال دیں۔ اور خوشبو بھی ڈال دیں۔ اور اچھی طرح ملا کر سانچے میں جما دیں۔ دوسرے دن نہایت اعلیٰ خوش رنگ و خوشبودار صابن تیار ملے گا +

امراضِ مخصوصہ مردان کے متعلق چند اکسیریں

جن کے استعمال سے آپ پھر سے تندرست جوان پھرتیلے جوشیلے ہو سکتے ہیں!

اکسیر ۳۴ الف

جریان کی لاثانی دوائی ہے۔ جب کہ روح زندگی ضائع ہوتے رہنے سے انسان دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اس دوائی کو استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۸ گولی آٹھ آنے

اکسیر ۱

یہ مقوی باہ ہے۔ سُستی کمزوری کو دور کرتی ہے بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بناتی ہیں۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ صرف ۸ر ایک یا دو گولی روزانہ دودھ یا چائے کے ساتھ کھانی کافی ہیں +

دت مکھوج بٹی ۳

سرعت ... مرد کیواسطے نہایت رنجدہ مرض ہے لوگ اسکے واسطے غلط ادویات کا استعمال کرتے ہیں یہ مقوی بھی ہے اور دافع سرعت بھی اعلیٰ ہے اور طرفہ یہ ہے کہ کوئی نشہ مخدر سستی پیدا کرنے والی چیز اس کے اندر شامل نہیں جیسا کہ عام ہوتی ہے۔ قیمت ۸ گولی چار روپے نمونہ ۲ گولی ایک روپیہ +

اکسیر ۴۰

کثرت احتلام سے جب انسان تنگ آجاوے خاصکر طالبعلم زیادتی اخراج سے جب کمزوری دماغ وغیرہ کی شکائیت کرنے لگیں۔ تو اس اکسیر کو استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے

طلاء ۱:- اگر بیرونی نقائص بھی ساتھ ہوں۔ تو مالش کے واسطے طلاء ۱ کو بھی منگا کر رگوں پٹھوں کو طاقت پہنچاویں قیمت فی شیشی پانچ روپے۔ نمونہ سوا روپیہ +

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوادیں!

نوٹ:- فہرست ادویات و کتب ارکا ٹکٹ بھیج کر مفت منگوا دیں!

خط و کتابت و تار کا پتہ:- "امرت دھارا" لاہور

المشتہر

مینجر "امرت دھارا" اوشدھالیہ "امرت دھارا" بھون۔ "امرت دھارا روڈ"۔ "امرت دھارا" ڈاکخانہ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Regd. No. L. 435.

ओ३म्

Founder: M. Krishen B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا

گذشتہ پینتیس سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ
برما ــــ
غیر ممالک ــــ
دس شلنگ

لاہور اتوار: ۲۳ مگھر سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۸ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء

جلد ۳۶

آریہ سماج کے کارنامے

بھارت کی زندگی کا نشاں آریہ سماج
فخر حیات، فخر جہاں آریہ سماج

رسم کہن کو اس نے بدل کر دکھا دیا
ہے وجہِ انقلاب زمانہ آریہ سماج

ہر ذرے کو سناؤں یہ اعلانِ جاں فزا
ہوتی ہے دورِ نو میں جواں۔ آریہ سماج

جلسوں کی دھوم دھام ہے پھر ہر دیار میں
بیداری وطن کا نشاں آریہ سماج

اس میں بھری ہوئی ہے مئے عظمتِ سلف
تہذیبِ نو کا رطلِ گراں آریہ سماج

اس کی صداقتوں کا ثبوت اور دوں میں کیا
ایک ایک کے ہے وردِ زباں آریہ سماج

جس نے دکھائی وید کی تنویر قوم کو
ہے اس کی شمعِ نور فشاں آریہ سماج

تعلیم اس کی شوقِ عمل۔ ذوقِ زندگی
محبوبِ طفل و پیر و جواں آریہ سماج

لب پہ نہ اس کا ذکر ہو کس واسطے ندیمؔ
ہے منزلِ یاد دل میں نہاں آریہ سماج

یہ رہ میں دھرم کی کبھی کھاتی نہیں ہے خوف
جھجکتی ہے طاقتوں سے کہاں آریہ سماج

اس سے وطن کو کیوں نہ محبت ہو ہمنشیں!
ہے اپنی زندگی کا نشاں آریہ سماج

The Prakash WEEKLY LAHORE

साप्ताहिक प्रकाश

اُپنشدگان

منڈک اُپنشد

جاننے اس کر جو سکھا شوک رہت ہو جائے
اس پر رکھے آس جو شتھ ہمیشہ پائے

(۵)

سب پرتھوی میں الش ہی۔ اپنا روپ دکھائے
ستتا اس کی دیتو ہیں۔ سب جا رہا سائے

(۶)

وہ جن گیان نہیں ہے۔ اس ہمیہ کو جان
کہ تو ہر سے پرستن وہ۔ جس کا پورن گیان

(۷)

گیان تپ اور ستیہ سے۔ سدا ملے بھگوان
ہردہ میں پرکاش ہو۔ شدھ پوتر مان

(۸)

جانے وہ سب سچ ہے جی۔ بنی برہم کو پائے
دیکھے کیول الش وہ۔ درشن ہیں کہلائے

(۹)

سدا ستیہ کی جیت ہے۔ جھوٹ کی ہووے ہار
سورگ مارگ وید کا۔ جھپا ستیہ دیا ہر

(دینبندھی)

وید امرت

اوم ― رگ وید ― یجر وید ― اتھرو وید ― سام وید

ओ३म् देवा पितरो मनुष्य गन्धर्वाप्सरस्च ये उच्छिष्टाज्जज्ञिरे सर्वे दिवि देवा....

(اوم) دیوا پترو منشیا گندھرواپ سرسچ یے اُچھشٹا
جگیرے سروے دِوی دیوا۔ دِوی شرتہ - ۲۷ ۱۱

شبداَرتھ:- (دیوا) ودوان لوگ (پترہ) گیانی لوگ (منشیاہ) سادھارن منش (گندھروہ) گانے والے (اپ سرہ) آکاش میں چلنے والے پُرش ہیں۔ یہ سب (دِوی) آکاش میں ودمان (دیوی شرتہ) شبد برہم کے آکرشن سے ٹھہرے ہوئے ہیں۔ (سروے دیوتہ) سب گیانی مان لوگ (اُچھشٹات) پرماتما سے (جگیرے) اُتپن ہوتے ہیں۔

اتھروگان

پرتھوی آدی لوک یہ ۔ گیانی جیو ودوان
مانن سنبل ایک تھا ۔ جو ہیں پرش سجان

(۲)

رہے پر پھونے آپ ہی ۔ شبد سے کشش دکھائے
اس کے نیموں میں چلیں ۔ اس پہ آس لگائے (دینبندھی)

چنے ہوئے پھول

دکھ کا دور ہونا یا سکھ کا پیدا ہونا سکھ چاہنے سے نہیں ہوتا۔ سکھ کا نہ چاہنا ہی سکھ ہونے کا موجب ہے۔ دکھ کی بنیاد خواہش ہے۔ زندگی کی سب پیچیدگیاں خواہش سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور خواہش خودی سے۔ خودی سے محبت اور نفرت پیدا ہوتی ہے۔ ان سے پھر اور پھندے پیدا ہوتے ہیں۔ کام اور کرودھ وغیرہ بڑے دشمن قابل فتح ہیں۔ ان کو فتح کئے بغیر ایک قدم چلنا دشوار ہے۔ خواہش سے ہی کرودھ پیدا ہوتا ہے۔ جس سے بڑا دشمن نہیں۔ اس راستہ پر چلنے کیلئے ہر ایک چیز قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ سوائے خودی کے اور خدا کے کسی سے خوف نہ کرو۔ خواہش پر قابو پانے سے روحانی ... ہوتی ہے۔ جو اس کا جوش الٰہی ... دھیان سے ہٹ جاتا ہے۔ جب تک ... بدھی سے باقی ہیں۔ تب تک عمل کرنا مشکل ہے۔ اپنا رہنما عقل کو بناؤ نہ کہ حواس کو۔

(دستخط)
۱۲-۴۰

سخت سر درد میں
گورکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے ... دماغ کو طاقت ملتی ہے اور
لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰) فی شیشی

ایجنسی

لاہور
ہسپتال روڈ

لدھیانہ
النکار اوشدھالیہ کوچہ لاٹو مل

گورکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورکل کانگڑی ضلع ...

پنجاب کے مشہور معالج فخر الاطبا جناب حکیم دینا ناتھ صاحب کوہلی

کے

فائزو ۲ دو خاص مجرّبات البیزو

تجدید شباب (کایا کلپ) کیلئے

فائزو کے استعمال سے بھوک بڑھتی اور قوت ہاضمہ تیز ہوتی ہے۔
فائزو کے استعمال سے لذائذ دنیوی سے محروم مرد لفساق
لذائذ سے دوبارہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔
فائزو بے خوابی۔ دماغی کمزوری۔ کمی حافظہ نامردگی
کے لئے اکسیر ہے۔
فائزو بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بناتی۔
اور عضو مخصوص کی تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہے۔
فائزو عورتوں کی محافظ ہے۔ کثرت اولاد سیلان الرحم۔
بانجھ پن اور رحم سے پیدا شدہ کمزوری کو فوراً دور کرتی ہے۔
فائزو قیمتی اور کمیاب اجزاء سے تیار ہوتی ہے۔ اس کے
فائدے زیادہ ہیں اور مقدار خوراک بہت کم۔
قیمت فی شیشی دس روپیہ علاوہ محصولڈاک

استری روگ کے خطرناک مرض لیکوریا کیلئے

عورتوں کے خطرناک مرض لیکوریا (سیلان الرحم) ... کی اچوک شرطیہ دوا ہے۔ ہزاروں زندگی سے بیزار عورتیں جو دوسری طرح طرح کی انگریزی دیسی دواؤں کے استعمال کے بعد مایوس ہو چکی تھیں۔ البیزو کے استعمال سے نئی زندگی پا چکی ہیں۔

حکیم صاحب کے گذشتہ ۳۵ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہے

قیمت ایک شیشی (پچاس گولی) تین روپے ۳ علاوہ محصولڈاک

مفت طلب کیجئے

رسالہ تپ دق دسل اعادہ شباب (کایا کلپ) اور فہرست ادویہ ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کیجئے۔

تار کا پتہ: یسیبنؔ لاہور
فون نمبر ۲۸۹۱

مینیجر ہندوستان کیمیکل اینڈ فارمیسیوٹیکل ورکس (عطار دواگر) ۲۰- چیمبرلین روڈ۔ لاہور

پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)

سمت ۱۹۹۷ ۲۴- مگھر
۸- دسمبر ۱۹۴۰ء

جلد نمبر ۳۶ | دیانندابد ۱۱۶- آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱ | نمبر ۴۷

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ سپھل رہا۔ پچھلے سالوں میں یہ جلسہ چھ دن ہوتا رہا ہے۔ پہلے تین دِنوں میں مختلف وِشیوں پر کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ چوتھے دِن نگر کیرتن۔ آخری دو دِن جلسہ۔ اس بار یہ جلسہ ۲۲- نومبر سے شروع ہو کر یکم دسمبر تک رہا۔ ۲۲ سے ۲۸ تک ہر رات آریہ سماج مندر وچھو والی میں کتھا ہوتی رہی۔ پہلی رات کتھا شری سوامی ویدانند جی نے کی۔ اور اس کے بعد سوامی کیولانند جی نے۔ کتھا گیتا کی تھی۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ سماج مندر وچھو والی میں جانے میں لوگ دِقت محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے حاضری کم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے جلسوں میں شامل ہونے والے لوگ زیادہ تر شہر کی نئی آبادیوں میں رہتے ہیں۔ سوامی کیولانند جی کی کتھا میں سماج مندر استری اور پرشوں سے بھرا پا کرتا تھا۔ اس وقت تک سوامی ستیانند جی کی کتھا کی دھوم رہی ہے۔ لیکن سوامی کیولانند جی کی کتھا کا جو سواگت اس بار ہوا ہے۔ اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اگر ان کی دو ایک بار کتھا لاہور میں ہو گئی۔ تو یہ بھی بہت ہر یہ ہو جائیگی۔ اور ہزاروں استری پرش سننے کو آیا کریں گے۔ سوامی جی کی کتھا میں کئی خوبیاں ہیں۔ ان کی بانی مدھر ہے۔ شاستروں پر انہیں عبور حاصل ہے۔ اور اپنے مطلب کو واضح کرنے کے لئے وہ ایسی سرل اور عام فہم کہانیاں سناتے ہیں۔ کہ شروتاؤں کی جھٹ سمجھ میں آ جاتی ہیں۔ اور وہ پورا آنند اُٹھا سکتے ہیں۔ سوامی کیولانند کے علاوہ بھی آریہ سماج لاہور کی درخواست پر جالندھر سے سنگیت آچاریہ بھگت منگت رام جی اپنی منڈلی سمیت پدھارے ہوئے تھے۔ اور وہ پراتہ کال یگیہ کے سمیہ اور سائنکال کتھا سے پہلے بھجن گایا کرتے تھے۔ میں آریہ سماج لاہور کی طرف سے سوامی کیولانند جی اور بھگت منگت رام جی کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ سوامی کیولانند جی کی کتھا اس بار سمیہ ابھاو سے اپورن رہی۔ .... اتہ آریہ سماج لاہور نے ان سے پرارتھنا کی۔ اور انہوں نے خود بھی یہ بھاو پرگٹ کیا۔ کہ وہ اگلے ورش لاہور کے لئے زیادہ سمیہ دے کر اس کتھا کو سمپورن کریں گے +

۲۹- نومبر کو نگر کیرتن تھا۔ پچھلے سالوں میں نگر کیرتن کی جگہ سنکیرتن ہوتا رہا ہے۔ اس بار انارکلی سماج نے سنکیرتن کی جگہ نگر کیرتن کیا۔ ان کے بھجنیک گڈوں میں سوار تھے۔ اور بھجن گاتے جاتے تھے۔ لیکن آریہ سماج وچھو والی کا پروگرام سنکیرتن ہی تھا۔ اس میں آریہ پرش خود ہی گاتے جاتے تھے۔ اس بار سنکیرتن کی شوبھا آریہ سکولوں کے سکاؤٹوں نے بڑھائی۔ ڈی۔ اے۔ وی سکول منٹگمری نے ساٹھ سکاؤٹ بھیجے۔ ان کے ساتھ ان کے ہیڈ ماسٹر صاحب بھی تھے۔ آریہ ہائی سکول سیالکوٹ سے سولہ سکاؤٹ آ گئے۔ موگہ سے بھی دس بارہ سکاؤٹ آئے۔ ان کے علاوہ گوروکل گوجرانوالہ کے برہمچاری بھی تھے۔ ان سب کی بدولت سنکیرتن کی رونق بڑھ گئی۔ گوروکل کے برہمچاری اس بار چھوٹے تھے۔ انہوں نے کرپانیں پہنی ہوئی تھیں۔ اور بہت بھلے لگتے تھے۔ سنکیرتن کے شروع ہونے سے پہلے گوروَت بھون کے وسیع میدان میں اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ ساجگورو پنڈت دھرمیندر شاستری نے یہ رسم ادا کی۔ اس وقت گوروکل کے ان چھوٹے بالکوں نے جھنڈے کا گیت گایا۔ گیت گاتے ہوئے وہ کرپانوں سے بھی کام لیتے رہے۔ یہ ہوا سے سکاؤٹ جلسہ میں والنٹیر کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ انارکلی سماج کی منڈلیاں پہلے نیلا گنبد کے چوک سے روانہ ہوئیں۔ اس کے بعد آریہ سماج وچھو والی کی منڈلیاں آئیں۔ بھنڈ شو کمپنی انارکلی کے سامنے آریہ سماج وچھو والی کا سنکیرتن انارکلی سماج کے نگر کیرتن سے آملا۔ اس وقت کا درشیہ دیکھنے کے قابل تھا۔ بھلّہ جی کے دماغ نے نگر کیرتن کو زیادہ روچک بنانے کے لئے ایک سکیم ڈھونڈ نکالی تھی۔ انہوں نے وہاں ایک مائیکروفون لگا رکھا تھا۔ جس کے ذریعہ گایا ہوا بھجن دُور دُور تک پہنچتا تھا۔ اور فضا میں ایک خاص قسم کی گونج پیدا کرتا تھا۔ یہاں مختلف پارٹیوں نے بڑے جوش سے بھجن گائے۔ شروتا بھی ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ اور فضا جوش سے بھرپور نظر آتی تھی۔ اس لئے ہر ایک مستی کے عالم میں تھا۔ جب کہ ایک مہاشہ نے وہ بھجن گایا۔ جس میں مہرشی دیانند کو سمبودھن کر کے کہا گیا تھا۔ کہ آپ کی فوج حیدرآباد کا مورچہ فتح کر کے آ گئی ہے۔ تو کون سر تھا۔ جو اس وقت مستی سے جھوم نہ رہا تھا۔ آریہ سماج انارکلی کا نگر کیرتن ۸ بجے کے قریب ختم ہو گیا۔ لیکن آریہ سماج وچھو والی کا سنکیرتن ۹½ بجے تک رہا +

سنیچروار اور اتوار کو سوامی ویدانند جی، پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت سکھدیو جی درشن اُپادھیائے گوروکل کانگڑی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ ودیا گورو پنڈت دھرمیندر شاستری جی۔ پنڈت بُدھ دیو جی ودیالنکار۔ اور پنڈت پریہ ورت جی کے اُپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت بُدھ دیو جی نے دھن کے لئے اپیل کی۔ یہ وقت درحقیقت میرے بھائی لالہ دلیش بندھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے کے لئے تھا۔ لیکن چونکہ وہ ۳۰- نومبر کی صبح کو دہلی میں گرفتار کر لئے گئے۔ اس لئے وہ لاہور نہ پہنچ سکے۔ اپیل پر اٹھارہ (۱۸) ہزار کے قریب روپیہ جمع ہوا۔ یہ روپیہ زیادہ نہیں۔ لیکن جن حالات میں سے ہمارا دیش اس وقت گذر رہا ہے۔ اس کے پیش نظر اس سے زیادہ کی آشا بھی نہیں کی جا سکتی تھی۔ سنیچروار بعد دوپہر دو سمیلن ہوئے۔ ایک آریہ بھاشا سمیلن اور دوسرا آریہ یووک سمیلن۔ پہلے سمیلن کے پردھان شری مہت راجندر کمار جین تھے۔ لیکن وہ کسی وجہ سے نہ آ سکے۔ اس لئے ان کا آسن پنڈت ٹھاکر دت ویدیہ شاستری ملتانی نے گرہن کیا۔ دوسرے سمیلن کے سبھاپتی پرنسپل دیوی چند جی ایم۔ اے تھے۔ یہ دونوں سمیلن بہت سپھل رہے۔ اور بہت سے اُپیوگی پرستاؤ سویکرت ہوئے +

آچاریہ رام دیو کا سمارک

آچاریہ رام دیو جی نے ۹- دسمبر ۱۹۳۹ء کو شریر تیاگ کیا۔ اس طرح ۹- دسمبر ۱۹۴۰ء کو ان کی پہلی برسی ہو گی۔ اور یہ برسی اسی شردھا کے ساتھ منائی جانی چاہیئے۔ جس کا تقاضا کہ سورگباشی بھائی کی انمول سیوائیں کرتی ہیں۔ مجھے آشا ہے۔ کہ تمام آریہ سماجیں ان کی برسی منائیں گی۔ اس سمبندھ میں ایک پرستاؤ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس دن پنجاب بھر میں کنیا گوروکل کے لئے دھن اکٹھا کیا جائے۔

آچاریہ رام دیو نے مختلف حیثیتوں میں آریہ سماج کی سیوا کی۔ درحقیقت آریہ سماج کی سرگرمی کا کوئی ایسا پہلو نہیں۔ جس میں ان کا نمایاں ہاتھ نہ ہو۔ لیکن جس سنستھا کی سیوا کرتے ہوئے انہوں نے اپنے پران تیاگے۔ وہ کنیا گوروکل دہرہ دون ہے۔ گوروکل کانگڑی ان کا بیٹا تھا۔ تو کنیا گوروکل کو ان کی بیٹی سمجھ لو۔ جب تک گوروکل کانگڑی کے آچاریہ اور مکھیہ ادھشٹاتا رہے۔ اس سے ویسا ہی پیار کرتے رہے۔ جیسا کہ ایک پتا اپنے پتر سے کرتا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے سب کچھ سواہا کر دیا اور جب انہوں نے کنیا گوروکل کو اپنی سنرکشتا میں لیا۔ تو اس کی سیوا و سہایتا میں بھی انہوں نے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ اور اگر یہ درست ہے۔ کہ لڑکیاں لڑکوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہیں۔ تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ آچاریہ جی کے جیون میں ایک ایسا سمیہ آیا۔ جب کہ ان کے لئے کنیا گوروکل سب سے پیاری وستو بن گئی۔ اس کنیا گوروکل کی سیوا کرتے ہوئے ہی انہوں نے اپنے پران تیاگے۔ اس کے متعلق اُن کی اُمنگیں بلند تھیں۔ اس کا بھون مکمل کرنے کے لئے وہ اس کے لئے مستقل سرمایہ جمع کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ وہ کسی کا محتاج نہ رہے۔ لیکن افسوس کہ خرابیِ صحت کی وجہ سے انہیں پورا نہ کر سکے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ان کا سمارک قائم کرنے کے لئے دو لاکھ کی اپیل کی ہے۔ پہلا لاکھ کنیا گوروکل کے لئے ہو گا۔ اور اس سے آچاریہ رام دیو جی کی یادگار قائم کی جاوے گی۔ یہ پرستاؤ یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیں جہاں اُن کی برسی منائیں وہاں اُن کے سمارک کے لئے دھن بھی اکٹھا کریں۔ یہ سارا دھن کنیا گوروکل کے وارشک اُتسو سے پہلے جو کہ کرسمس کے دنوں میں ہو گا سبھا کے کوش میں پہنچ جانا چاہیئے۔ تاکہ اس وقت سنایا جا سکے۔ مجھے آشا ہے۔ کہ تمام آریہ سماجیں اس سمبندھ میں اپنے کرتویہ کا پالن کریں گی +

کرشن

اس اتسو کا وشیش آکرشن "اینٹی پاکستان کانفرنس" تھی۔ جو یکم دسمبر کو بعد دوپہر ایک بجے سے ہوئی۔ اس کے پردھان دیش کے مانیہ نیتا، اور کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر لوک مانیہ اَنے تھے۔ وہ یکم دسمبر کی پراتہ فرنٹیئر میل میں لاہور پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر ان کا سواگت کیا گیا۔ ہمارے سکوٹوں کے بینڈ ان کے سواگت کے لئے موجود تھے۔ لکشمی ودیالیہ لاہور کی کنیاؤں نے بھی ان کا سواگت کیا۔ ان کو ہاروں سے لاد دیا گیا۔ بھارت ماتا کی جے اور مسٹر انے کی جے کے نعروں کے درمیان انہیں باہر لایا گیا۔ ساڑھے بارہ بجے دوپہر سے لوگ پنڈال میں جمع ہونے شروع ہوئے۔ اور ساڑھے چھ بجے تک رہے۔ جس بھی پہلو سے دیکھا جائے یہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔ حاضرین کی تعداد بیس پچیس ہزار سے کیا کم ہوگی؟ اور پھر لطف یہ کہ کیا مجال جو لوگوں کی دلچسپیوں میں کچھ کمی واقع ہوئی ہو۔ اس کانفرنس کی بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ اگرچہ یہ آریہ سماج کی طرف سے بلائی گئی تھی۔ لیکن صرف آریہ سماج کی نہ تھی۔ اس میں تمام جماعتوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ اور سب شامل بھی ہوئیں۔ بحیثیت ادھیکش سواگت سمتی میں نے جہاں ایک طرف لاہور کے لارڈ بشپ کو نمنترن دیا۔ وہاں دوسری طرف پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں کو۔ لارڈ بشپ تو عدم موجود ہونے کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ اور انہوں نے اپنی معذرت کا اظہار بھی کر دیا۔ لیکن سر سکندر حیات نے اس قسم کے تکلف کی ضرورت نہ سمجھی۔ کانفرنس کی نمائندہ حیثیت نمایاں تھی۔ جہاں ایک طرف جینیوں کے گورو شری پریم چند جی مہاراج اس کانفرنس میں سمّلت ہوئے۔ وہاں دوسری طرف سناتن دھرمیوں کے پرم پوجیہ سوامی گنگیشورانند جی مہاراج۔ عیسائیوں کی نمائندگی چوہدری جلال الدین عنبر ایم۔ ایل۔ اے نے کی۔ اور پروفیسر مجیب ایم۔ اے نے مسلمانوں کی۔ راجہ نریندر ناتھ کو ہندو سبھا کا پرتی ندھی مان لو۔ اور چوہدری کرشن گوپال دت کو کانگریس کا۔ تو نمائندگی مکمل ہو جاتی ہے۔ اور کوئی کسر تھی۔ تو ماسٹر تارا سنگھ اکالی لیڈر اور گیانی کرتار سنگھ ایم۔ ایل۔ اے نے پوری کر دی۔ درحقیقت پنجاب میں تحریکِ پاکستان کی جو مخالفت پائی جاتی ہے۔ اس کا شریہ ماسٹر تارا سنگھ اور گیانی کرتار سنگھ کو حاصل ہے۔ جو اس وقت تک بیس پچیس کانفرنسیں کر چکے ہیں۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ ان سب میں نوجوانوں کے بھاشن بہت اعلیٰ تھے۔ میں نے کہا۔ کہ یہ کانفرنس اگرچہ آریہ سماج کی طرف سے بلائی گئی تھی۔ لیکن یہ محض آریہ سماج کی نہ تھی۔ آریہ سماج کی حیثیت میزبان کی تھی۔ اس لئے جن آریہ سماجیوں نے اس کانفرنس میں حصہ لیا۔ یا جو لینا چاہتے تھے۔ اور نہ لے سکے۔ ان کا ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ راجگورو پنڈت دھریندر شاستری اور پنڈت رام گوپال شاستری سمے ابھاؤ کے کارن تقریر نہ کر سکے۔ ٹھاکر سکھ لال کو وقت ملا۔ لیکن اتنا نہیں۔ جتنا انہیں ملنا چاہیئے۔ مجھے چونکہ بطور چیئرمین تقریر کرنا لازمی تھا۔ اس لئے میں نے کی۔ لیکن نہایت مختصر تاکہ دوسروں کے لئے وقت بچے۔ میں نے اپنی تقریر میں یہ بتایا۔ کہ آج ہندوستان کو ایکتا کی ضرورت ہے۔ کئی ایکتا سمیلن ہو بھی چکے ہیں۔ اگرچہ ان سمیلنوں کا نتیجہ ایکتا نہیں۔ بلکہ انیکتا ہی نکلا ہے۔ لیکن اس ایکتا کا بھاو سب سے پہلے آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند کے دماغ میں پیدا ہوا۔ جنہوں نے لارڈ لٹن کے دربار میں جو ۱۸۷۷ء میں ہوا "ایک ایکتا کانفرنس" کی۔ یہ کانفرنس سادھارن پرتی ندھیوں کی نہ تھی۔ اس میں بہت سے لوگوں کو نمنترت کیا گیا تھا۔ بلکہ ان نیتاؤں کی تھی۔ جو اس سمے بھارت کے آکاش میں ستاروں کی بھانتی چمک رہے تھے۔ اس کانفرنس میں بابو کیشب چندر سین۔ سر سید احمد خاں۔ بابو کنھیا لال الکھ دھاری۔ اور اسی طرح کے کچھ اور سجن نمنترت کئے گئے تھے۔ جو اس سمے بھِنّ بھِنّ وچاروں کے پرتی ندھی سمجھے جاتے تھے۔ مہرشی دیانند نے ان کے سامنے یہ وچار پرگٹ کیا۔ کہ ہم کوئی ایسا فارمولا بنائیں۔ جس سے کہ ہم ایک متحدہ فرنٹ قائم کر سکیں۔ جن باتوں پر ہمارا اتفاق ہے۔ ان سب کو ہم طے کر لیں۔ اور ان کے حق میں ایک متحد ہو کر آواز اٹھائیں۔ اختلافات کو پس پشت ڈال دیں۔ مہرشی دیانند نے اپنے گرنتھوں میں آریہ ورت کی بہت مہما ورنن کی ہے۔ انہوں نے سوراجیہ کا سمرتھن کرتے ہوئے اس کو اکھنڈ بتلایا ہے۔ اس لئے پرتیک آریہ کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اپنی ماترِی بھومی کے ٹکڑے ٹکڑے نہ ہونے دے۔ دوسری بات جو میں نے کانفرنس کے سامنے رکھی وہ یہ تھی۔ کہ پاکستان کوئی ہندو مسلم سوال نہیں۔ بلکہ ایک طرف ہندوستان کی تمام جماعتیں ہیں۔ جن میں مسلمان بھی شامل ہیں۔ اور دوسری طرف صرف فرقہ پرست مسلمان۔ ایک طرف ماترِی بھومی کے پجاری ہیں۔ اور دوسری طرف وہ جو اس سے منہ موڑ بیٹھے ہیں۔ آپ نے اس پکش کو سپشٹ کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ کون کون سے لیڈر پاکستان کے خلاف ہیں۔ نیچے اپیل ناسی میں جو آزاد مسلم کانفرنس سندھ کے سابق وزیر اعظم خاں بہادر اللہ بخش کی زیر صدارت دہلی میں ہوئی تھی۔ وہ آٹھ نو مسلمانی انجمنوں کی طرف سے بلائی گئی تھی۔ شیعہ بھی اس تقسیم کے خلاف ہیں اور مومن بھی۔ اس طرح پاکستان کے مخالف مسلمانوں کی تعداد کروڑوں ہے۔ چار صوبوں میں جہاں کہ صوبائی خود مختاری رائج ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ لیکن کسی بھی صوبہ کی وزارت اپنے تئیں مسلم لیگی نہیں کہتی۔ اور بنگال کے وزیر اعظم کو چھوڑ کر کوئی بھی وزیر اعظم پاکستان کی حمایت نہیں کرتا۔ خوبی یہ ہے۔ کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی بہت زیادہ اکثریت ہے۔ وہاں کی وزارتیں مسلم لیگ کے قبضہ میں نہیں۔ سرحد میں مسلمان نوے فیصدی سے زیادہ ہیں۔ لیکن وہاں کانگریس کی وزارت رہی ہے۔ اور اس کے مستعفی ہونے پر مسلم لیگ کو وزارت مرتب کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اسی طرح سندھ میں بھی مسلم لیگ اپنی وزارت نہیں بنا سکی۔ حالانکہ وہاں مسٹر جناح خود گئے۔ خاں بہادر اللہ بخش نے جو ان دنوں سندھ کے وزیر اعظم تھے۔ انہیں ایسا دھتا بتایا۔ کہ ساری عمر یاد رکھیں گے۔ کشمیر میں بھی ایک ایسا علاقہ ہے۔ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ لیکن خوبی یہ ہے۔ کہ وہاں کا سب سے زیادہ ہر دلعزیز لیڈر مسلم لیگ کے نہیں کانگریس کے ساتھ ہے۔ یہ سب واقعات مختصر طور پر بیان کرنے کے بعد میں نے کہا۔ کہ پاکستان کا سوال فرقہ وارانہ نہیں اور نہ کسی کو یہ سمجھنا چاہیئے۔

کانفرنس کے پردھان شری انے جی کا بھاشن وقت پر تیار نہ ہو سکا۔ اس لئے اس کا کچھ حصہ کانفرنس کے سامنے آیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ گورنمنٹ کو پاکستان کی سکیم سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کر دینا چاہیئے۔ سنہ ۱۹۳۵ء کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پر مبنی ہے۔ اور ان دونو کا بنیادی اصول یہ ہے۔ کہ ہندوستان [illegible] ہے۔ اور ایک مرکز کے ماتحت۔ اس وقت تک گورنمنٹ اسی اصول پر چلتی آئی ہے۔ کہ اسے ہندوستان کو ایک مرکز کے ماتحت لانا ہے۔ جب تک اس کا یہ خیال تبدیل نہ ہو۔ وہ پاکستان کی سکیم کے متعلق لاپرواہ نہیں ہو سکتی۔ اسے صاف الفاظ میں کہنا چاہیئے۔ کہ وہ اسے کسی حالت میں منظور نہیں کر سکتی۔ لیکن وائسرائے اور وزیر ہند کی تقریروں سے یہ ٹپکتا ہے۔ کہ گورنمنٹ اس سکیم کو منظور بھی کر سکتی ہے۔ اس کانفرنس کو آشاتیت سپھلتا ہوئی۔ سب اس بات پر سہمت ہیں۔ کہ یہ سپھل رہی۔ اور اس کے لئے میرے بھائی مجھے ودھائی دے رہے ہیں۔ جلسہ بحیثیت مجموعی کامیاب رہا۔ اس کے لئے میں سماج کے پردھان پنڈت ٹھاکر دت ویدیہ ملتانی اور اس کے منتری پنڈت دیویندر ناتھ اوستھی ایڈووکیٹ پنجاب ہائی کورٹ کو ودھائی دیتا ہوں۔

لیکن پیشتر اس کے کہ میں اس ورتانت کو سماپت کروں، میں ایک اور وِشے میں اپنا ہرش پرگٹ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ آریہ سماج لاہور کے اتسو پر آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس بلایا گیا۔ اس کا کورم پورا ہو گیا، اور نہ صرف بجٹ ہی منظور ہو گیا۔ بلکہ باقی بھی جو دیگر پیش ہونے والے تھے، ان کا بھی فیصلہ ہو گیا۔ اس اجلاس میں شامل ہونے کے لئے دور دور سے پرتی ندھی آئے۔ اس طرح سبھا کی وہ مشکل دور ہو گئی۔ جو اسے قرضے کے متعلق لاحق پیش تھی۔ میں ان سب پرتی ندھی بھائیوں کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اور انہیں ودھائی دیتا ہوں۔ کہ انہیں اپنے فرض کا احساس ہے۔"

(کرشن)

ضروری اطلاعات

اگلا پرچہ بند جیسا کہ ایک بار پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ دوسرے اخباروں کی طرح "پرکاش" بھی سال میں ۴۸ پرچے دے سکے گا۔ یہ اس ورش کا ۴۷ واں پرچہ ہے۔ اس لئے ۱۵۔ دسمبر کا پرچہ نہیں نکلیگا۔ ۲۲۔ دسمبر کا ۴۸ واں انک ناظرین کی سیوا میں سمے پر پہنچ جاوے گا۔ بدیہ اپنی سال میں دو پرچے کم دیتے ہوئے بھی "پرکاش" کے ناظرین خسارہ میں نہیں رہتے۔ کیونکہ اس کا دیشی نمبر تین انکوں کے برابر ہوتا ہے۔ اور گت جلسہ ایڈیشن بھی دو انکوں جتنا خرچ برداشت کر کے صرف "پرکاش" نے ہی بھینٹ کیا ہے۔ کسی دوسرے پرچے نے نہیں۔ اس میں ایک سہ رنگی شاندار تصویر جس پر بھاری خرچ اٹھا دی گئی۔ اور چار صفحے بڑھائے گئے۔ اگلے انک کو شردھانند انک کے روپ میں بھینٹ کر کے رہی سہی کسر پوری کر دی جائے گی۔ لڑائی [illegible] تبدیل شدہ حالات کے معمول پر آنے کے بعد پھر "پرکاش" میں صفحات پیدا کئے جائیں گے۔ اور سال میں ۵۰ انک پورے دے دے گا۔

آریہ ورت "کا تازہ پرچہ بابت ماہ دسمبر" آریہ سماج لاہور کے اتسو پر شائع ہو گیا تھا۔ گراہکوں کو بھیج دیا گیا ہے۔ جو بھائی خریدار نہیں بنے۔ دو روپے (عار) چندہ بھیج کر سنگرہ بن جاویں۔ تین انک چھپ چکے ہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اجلاس

آخری ہفتہ ماہ مئی ۱۹۴۰ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کا جو جنرل اجلاس ہوا تھا۔ اس میں پہلے دن کورم پورا ہو کر رپورٹ وغیرہ سویکار۔ عہدہ داروں کا انتخاب اور تھوڑا سا کام پہلے دن ہو گیا تھا۔ لیکن دوسرے دن کورم پورا نہ ہونے سے سبھا کے مختلف وبھاگوں کے نئے بجٹ پاس نہ ہو سکے۔ اور نہ ہی دیگر تجویزوں پر وچار ہو سکا۔ اس کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کا دوبارہ جنرل اجلاس مورخہ ۳۰ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۴۰ء کو آریہ سماج لاہور کے سالانہ اُتسو کے موقعہ پر بلایا گیا تھا۔ یہ امر موجب اطمینان اور فخر ہے کہ ممبری اپنی پر سماجوں نے اس اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے کرتویہ کا پالن کیا۔ اور مقامات سے نمائندگان تشریف لائے۔ اور پہلے دن ہی پہلی دوپہر کو کورم پورا ہو گیا۔ سویکار کئے گئے۔ بلکہ دیگر آریہ سماجوں اور پرتی ندھی زندگی، کرتویہ پالن سنگٹھن رہا ہے۔ اس کے لئے میں دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اور سال کو کامیاب بنانے میں ہمسایہ سے سہائتا کر کے شکریہ

پرتی ندھی اصحاب دور دراز سفر کر کے اور کشٹ اُٹھا کر تشریف میٹنگ میں ہی ایک بجے بعد جس سے نہ صرف تمام بجٹ ضروری تجویزوں پر بھی وچار ہوا۔ اصحاب نے سبھا کے تئیں اپنی شردھا اور بھگتی کا جو ثبوت سبھا کی جانب سے ہاردک پوری آشا کرتا ہوں کہ اس سبھا کے ادھیکاریوں کی ہر کے مستحق بنیں گے۔

سویکار ہوئے بجٹ

وید پرچار	۳۶۵۲۵ روپیہ
ودیا ستری اُپدیشکائیں رکھی جاویں گی۔	
گرام پرچار	ایک ہزار روپیہ
سماجوں کو سہائتا	پانسو روپیہ
مردم شماری	چھ ہزار روپیہ
لیکھرام سمارک	۱۰۲۵ روپیہ
چھوت ناشنیہ وبھاگ	۳۶۴۵ روپیہ
ودیارتھی آشرم	۴۰۹۵ روپیہ
اُپدیشک ودیالیہ	۸۸۴۵ روپیہ
ویدیشی پرچار	ایک ہزار روپیہ

آچاریہ رام دیو جی کی برسی

شری آچاریہ رام دیو جی کا لوک گمن پچھلے سال کنیا گوروکل دہرہ دون میں ۹۔ دسمبر کو ہوا تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آپ کی پہلی برسی ۹۔ دسمبر ۱۹۴۰ء کو بروز سوموار منانے کا نشچے دو پرستاؤ سویکار کیا ہے۔ تمام سماجوں اور آریہ سنستھاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس دن کو اپنے اپنے مقامی حالات کے مطابق سمے اور پروگرام نشچے کر کے سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کی پہلی برسی سمارو سے منائیں۔ اور ہر پرکار سے اس کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے پروگرام بنا لیویں۔ نیز اس اوسر پر سبھا کو شوق ہے جہاں ان کے سمارک میں کنیا گوروکل دہرہ دون کو جس کے کہ وہ روح رواں تھے۔ اور جہاں کام کرتے ہوئے ان کا پران انت ہوا مکمل کرنے، بھوت اور سوئرگشت رکھنے اور دریڈھ کرنے کے لئے ایک لاکھ روپے کی اپیل کی ہے۔ اس کے لئے یہ دھن اکٹھا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ایک فہرست کھول دیویں۔ جس سے استری شکشا کے ہتیشیوں، آچاریہ جی کے مِتروں اور شرداؤں نیز سماجک پریمیوں سے بھی سہائتا دان اکٹھا کر کے کنیا گوروکل کے سالانہ جلسہ تک جو کہ ۲۹ تا ۳۰۔ دسمبر ۱۹۴۰ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ سبھا کے کاریالیہ گورودت بھون لاہور میں سبھا منتری کے پتہ پر یا کنیا گوروکل دہرہ دون میں آچاریہ ودیاوتی جی پرنسپل کے پتہ پر بھیج کر اپنی شردھا انجلی کی بھینٹ کر کے جہاں اپنی شردھا اور بھگتی کا ثبوت دیویں گے۔ وہاں دلبشی جاتی اور دھرم کے شیدائی اور ایک عالم اور مجسم تیاگ اور قربانی کی مورتی کے تئیں اظہار عقیدت کے پھول چڑھا کر۔ اور برسی منا کر اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے۔

(گورودتہ رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

مہاتما گاندھی جی کی اپیل آچاریہ رام دیو سمارک کے لئے

"آچاریہ رام دیو سمارک ندھی کے لئے جو دھن اکٹھا ہو گا۔ اس کا استعمال کنیا گوروکل دہرہ دون کے چلانے میں ہو گا۔ ایک لاکھ روپیہ اکٹھا کرنے کا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سرگرم (سرپرستوں) کا سنکلپ ہے۔ آچاریہ رام دیو کا کنیا گوروکل کے ساتھ گہرا تعلق رہا ہے۔ میری آشا ہے کہ دانی لوگ اس سمارک کو اپنائیں گے۔"

ایم۔ کے گاندھی

واردھا

اینٹی پاکستان کانفرنس کے ریزولیوشن

لاہور یکم دسمبر۔ اینٹی پاکستان کانفرنس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا:۔

"یہ کانفرنس مسلم لیگ کے اس منصوبہ کی جو ہندوستان کی تقسیم کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اور جو پاکستان کے نام سے مشہور ہے۔ زبردست مذمت کرتی ہے۔ اور یہ سکیم دیوانہ وار۔ ناقابل عمل۔ غیر محبانہ۔ زہریلی اور ایسے خطرناک نتائج سے بھرپور ہے۔ جو ملک کی مجموعی سیاسی۔ اقتصادی اور مجلسی ترقی کے سلسلہ میں زبردست رکاوٹ ثابت ہوں گے۔ اس کانفرنس کو یہ پکا یقین ہے۔ کہ زبان اور مذہب کے تفاوت کے باوجود ہندوستان ایک مکمل اور ناقابل تقسیم ملک ہے۔ اور اس ملک کی تمام جماعتوں کے بڑے بڑے سیاسی اور اقتصادی مفاد مشترکہ ہیں۔ اور کسی بھی قسم کی تقسیم اس ملک کی مختلف جماعتوں میں نفرت پیدا کر دے گی۔ جو تلخ تر ہونے کے علاوہ دوامی صورت اختیار کر لے گی۔ اور جس کا یہ نتیجہ ہو گا۔ کہ ملک میں اندرونی خانہ جنگی ہو جائے گی۔ جس سے خارجی حملہ کا اندیشہ بہت بڑھ جائے گا۔ یہ کانفرنس مختلف جماعتوں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے اختلافات ترک کر دیں۔ اور مادر وطن کی خدمت کے لئے متحد ہو جائیں۔ اور وطن کو تقسیم ہونے سے بچانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں۔ اور اگر پاکستان کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوئی کوشش کی جائے۔ تو اس کی زبردست مزاحمت کریں۔"

یہ کانفرنس آل ہندو سکھ اور مسلمان لیڈروں اور آرگنائزیشنوں کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جو تقسیم ملک کی خطرناک سکیم کے خلاف صف آرا ہو گئے ہیں۔ اور اس کے خلاف زبردست پروپیگنڈا کرنے میں امداد کی ہے۔

(ب) قرار پایا۔ کہ ملک کے لئے آئندہ جو آئین وضع کیا جائے گا۔ اس میں اقلیتوں سے جداگانہ اور ترجیحی سلوک سے احتراز کیا جائے۔ اور ۱۹۳۲ء میں جو فرقہ وارانہ فیصلہ دیا گیا تھا۔ اس کو بدل دیا جائے۔ اور اقلیتوں کے لئے نشستوں کی تخصیص کے ساتھ تمام انتخابی جماعتوں میں مثلاً لوکل۔ صوبہ وارانہ اور فیڈرل کے لئے مخلوط انتخاب کا طریقہ رائج کیا جائے۔ اور اگر ضروری سمجھا جائے۔ تو تمام جماعتوں کے لئے واحد طریقہ نمائندگی وضع کیا جائے۔ تمام جماعتوں یا گروہوں کی جداگانہ سیاسی حیثیت تسلیم کرنے کا طریقہ ترک کر دیا جائے۔ کیونکہ اس سے مجنونانہ اور ناقابل عمل مطالبات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور آئندہ آئین کی توضیح کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اصولوں کو ملحوظ رکھا جائے۔

(۱) اقلیتوں کو مذہب، تمدن اور زبان کے قیام کے لئے کھلی آزادی دے کر ان کے مفاد کی حفاظت کی جائے۔

(۲) ذات یا عقیدہ کے امتیاز کی بنا پر کسی گروپ یا پارٹی سے ترجیحی سلوک نہ کیا جائے۔ اور سب کو مساوی طور پر شہری حقوق دئے جائیں۔

گورنمنٹ کو یہ بھی سوچ لینا چاہئے۔ کہ اس ملک میں صوبجاتی اقلیتیں بھی ہیں۔ اور موجودہ صوبجاتی علاقوں کی مکروہ تقسیم یا آبادی کا لازمی تبادلہ م

(خاص "پرکاش" کے لئے)

گذشتہ سے پیوستہ

گئو رکھشا اسلامی نقطۂ نظر سے

(از جناب سید مصطفےٰ احسن رضوی ایڈیٹر "الواعظ" سیکرٹری امامیہ مشن لکھنؤ)

اگر خچر اور گدھا بار برداری کے لئے عقلاً موزوں ثابت ہو۔ تو اُسے بار برداری کے کام میں لائیے۔ اگر بھیڑ عقلاً اون کے لئے موزوں قرار پاتی ہو۔ تو اُس سے اون حاصل کیجئے۔ اگر بکری عقلاً گوشت کے لئے موزوں قرار پاتی ہو۔ تو اس کے گوشت سے نفع حاصل کیجئے۔ اور اگر گائے عقلاً دودھ کے لئے موزوں ترین جانور ٹھہرتی ہو۔ تو اس کا دودھ استعمال کیجئے۔ اس لئے کہ مندرجہ آئی آیات کی روشنی میں ہر جانور کی خلقت کا [illegible] منشاء یہی ہے۔ کہ اُس سے سب سے اہم [illegible] بڑا فائدہ حاصل کیا جائے۔ اگر چھوٹے فائدوں کو آپ نے مقدم کر دیا۔ تو بڑا فائدہ فوت ہو جائے گا۔ اور اس کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ آپ نے قرآن کے مفہوم کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔

حلال جانور حلّت کے اعتبار سے سب برابر ہیں۔ اور دودھ۔ گوشت۔ سواری اور بار برداری کے جتنے منافع ان میں مجتمع ہیں۔ ان میں سے ہر ایک سے مستفید ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔ گھوڑا۔ خچر۔ گدھا۔ اونٹ۔ بیل۔ بکری۔ گائے۔ بھینس اور بھیڑ میں سے جسے چاہیں مذکورہ بالا مقاصد میں صرف کیجئے۔ گھوڑی پر خواہ آپ سواری کریں۔ خواہ اُس سے اپنا بوجھ کھنچوائیں۔ خواہ اس کا گوشت کھائیں۔ خواہ اس کا دودھ پئیں۔ ان میں سے ہر بات آپ کیلئے جائز ہے۔ لیکن آپ اس کا گوشت نہیں کھاتے۔ اس لئے کہ اس میں نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ آپ اس کا دودھ نہیں پیتے اس لئے کہ اُس میں منافع زیادہ نہیں ہے۔ بلکہ آپ اُسے سواری اور بار برداری کے کام میں لاتے ہیں۔ اس لئے کہ اُس میں تمام منافع سے زیادہ یہی نفع اہم اور وزنی ہے۔ اور اس کی جسمانی طاقت اور جفاکشی کی صلاحیت دیکھ کر آپ کو سب سے زیادہ یہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ اس جانور سے سواری اور بار برداری کا کام لیں۔ اسی طرح آپ دودھ اُنہی جانوروں کا استعمال کرتے ہیں۔ جن میں دوسرے منافع کم اور دودھ کا نفع زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کو گوشت بھی اُن ہی جانوروں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ جن کے گوشت میں مضرتیں کم اور فوائد زیادہ ہوں۔ جو عقلاً گوشت کے لئے بہمہ وجوہ موزوں ثابت ہوتے ہیں۔ اور جن میں سوائے گوشت کے کوئی دوسرا اہم نفع نہ ہو۔ اگر سواری کے لئے آپ کو گھوڑا نہ ملے۔ اور آپ بغیر سواری کے منزل مقصود تک پہنچنے سے قاصر ہوں۔ تو آپ کے لئے جائز ہے۔ کہ آپ بکری یا گائے پر سوار ہو کر چلے جائیں۔ اگر بھاری بھاری بوجھ کھینچنے کے لئے آپ کو گھوڑا۔ خچر۔ بیل یا گدھا دستیاب نہ ہوتا ہو۔ تو آپ مجبوری کی حالت میں بھینس سے بھی یہ کام لینے کے مجاز ہیں۔ اگر آپ بھوک سے بیتاب ہوں۔ اور کوئی غذا نہ مل رہی ہو۔ تو آپ خلافِ عادت و رواج گدھی یا گھوڑی کا دودھ پی کر اپنی بھوک کو دور کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی مجبوری نہیں ہے۔ تو آپ کو بار برداری اور سواری کے کام گائے۔ بھینس۔ اور بکری بھیڑ سے بجائے گھوڑے۔ خچر۔ اور گدھے۔ بیل ہی سے کام لیا۔ تو گویا آپ نے اُن کی اس غرضِ خلقت ہی کو نہیں سمجھا ہے۔ جیسے قرآن نے بتایا ہے۔ گائے پر سواری کرنا اور اس کا گوشت کھانا ایسے فوائد نہیں ہیں۔ جنہیں اس کے نفع شیر کے مقابلہ میں اہم کہا جا سکے۔ ہمیں دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ گائے میں سب سے بڑا کون سا ہے۔ اگر اس کے دودھ کا استعمال ہمارے لئے سب سے زیادہ کندوں اور مفید ثابت ہوتا ہو۔ تو گویا گائے کی خلقت کا منشاء اوّلین دودھ ہی قرار پائے گا ✤

یہی لحاظ ہمیں گوشتوں کے بارہ میں بھی کرنا پڑے گا۔ عقل سلیم تو یہی بتاتی ہے۔ کہ حلال جانوروں میں سے وہی گوشت کھایا جائے۔ جو سب سے کم مضرت رساں ہو۔ انسان کو سب سے اچھی چیز پہلے اختیار کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد اس سے بری۔ علیٰ ہذا القیاس۔ یہ عقلمندی نہ ہوگی۔ کہ اگر اچھی چیز کے مقابلہ میں ہماری نظرِ انتخاب بری پر پڑے۔ دنیا کی تمام مروّجہ طبیں اس پر متفق ہیں۔ کہ گائے کے گوشت میں مضرتیں زیادہ ہیں۔ اس لئے ہم کو اس کے مقابلہ میں اس گوشت کو ترجیح دینا چاہیئے۔ جس میں مضرتیں کم ہوں۔ بکری اور بھیڑ کے گوشت میں مضرتیں نسبتاً کم ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو گائے کے گوشت کی بجائے بکری ہی کا گوشت استعمال کرنا چاہیئے۔ خصوصاً جب کہ بکری کا گوشت ہندوستان میں افراط اور آسانی کے ساتھ مل سکتا ہے۔ جب دوسرے چوپایوں اور پرندوں کے بہتر۔ مفید اور کم مضرتیں رکھنے والے گوشت آپ کو دستیاب ہوتے ہیں۔ تو یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ کہ آپ گائے کا زیادہ مضر اور زیادہ نقصان رساں گوشت کھانے ہی پر اصرار کرتے رہیں۔

بلکہ ایسی صورت میں تو گائے کے گوشت کا ترک ہی عقلاً اولیٰ معلوم ہوتا ہے۔ جسے قرآنی منشا کے خلاف بھی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ گوشت کا ترک ہی قرآنی منشا کا پورا پورا ایفا کرے گا ✤

اصولِ حفظانِ صحت کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ کہ ہمیں حتی المقدور وہ چیزیں کھانی چاہئیں۔ جن میں نقصانات کم اور فائدے زیادہ ہوں۔ گوشتوں ہی پر کیا منحصر ہے۔ اچھی اور زیادہ اچھی۔ بری اور زیادہ بری کے تفرقوں کا لحاظ تو ہم ترکاریوں اور دالوں کے استعمال میں بھی برابر رکھتے ہیں۔ اگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ معدہ خراب ہو رہا ہے۔ تو بجائے گوبھی۔ آلو اور بھنڈی کے ہم پرور۔ شلغم۔ اور پالک کے ساگ جیسی ہلکی اور کم مضر ترکاریوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب ہمیں اس کا خطرہ ہوتا ہے۔ کہ ماش کی دال ہمیں نقصان پہنچائے گی۔ تو ہم اس کی بجائے کسی دوسری بے ضرر دال کو پسند کرتے ہیں۔ جب ترکاریوں اور دالوں کے ساتھ ہمارا یہ محتاط رویہ ہے۔ تو پھر گوشتوں کے بارہ میں تو بدرجہا اولیٰ ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ کوئی گوشت ہو اس میں بہرحال ترکاریوں سے زیادہ ضرر کا اندیشہ ہے۔ ہمیں کبھی عقلاً اس گوشت کو ہاتھ نہ لگانا چاہیئے۔ جس میں نقصان کا زیادہ خطرہ ہو۔ اس وقت ہندوستان میں جتنے گوشت مستعمل و مروّج ہیں۔ ان سب میں گائے کا گوشت سب مضرتوں کے اعتبار سے زیادہ ہے۔ اس لئے اگر اس سے پرہیز کیا جائے۔ تو یہ قانون صحت۔ عقل کے فرمان اور قرآنی منشا کا صحیح صحیح ایفا ہوگا ✤

اسلامی اصول سے گائے کے دو خاص منافع قرار دئے جا سکتے ہیں۔ ایک اس کا دودھ اور دوسرے اس کا گوشت۔ اب اس کو عقل و فہم کی روشنی میں خود جانچنے کی کوشش کیجئے۔ کہ ان دونوں میں زیادہ اہم اور بھاری فائدہ مند کون سا ہے؟ اس کا فیصلہ علم طب اور احادیث رسول کی مدد سے آپ خود اپنے مقام پر آسانی سے فرما سکتے ہیں ✤

میں سب سے پہلے رسولِ اسلام کی صرف ایک حدیث پیش کروں گا۔ جسے شیعوں اور سنیوں کی متعدد مستند کتب احادیث میں معمولی اختلاف الفاظ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ لیکن مفہوم سب کا ایک ہی ہے۔ اس کے بعد میں یہ دکھلاؤں گا۔ کہ طباً گوشت گائے میں کیا کیا مضرتیں اور شیر گاؤ میں کیا کیا منافع ہیں ✤

کتاب مستدرک میں ابو عبداللہ حاکم نے ابن مسعود صحابی رسول سے روایت کی ہے:۔

"علیکم بالبان البقرۃ وسمونہا وایاکم لحومہا فلبنہا شفاءٌ وسمنہا دواءٌ ولحومہا داءٌ"

یعنی۔ "تمہارے لئے گائے کا دودھ اور مکھن استعمال کرنا انتہائی ضروری اور اس کے گوشت سے بچنا اشد لازمی ہے۔ اس لئے کہ اس کے دودھ میں شفا۔ اس کے مکھن میں دوا۔ اور اس کے گوشت میں بیماری ہے" ✤

رسول اسلام کی اس حدیث کی اطباء۔ وئید اور ڈاکٹر آج پوری پوری تائید کر رہے ہیں۔ اور دنیا کے تمام طبیب اس پر متفق ہیں۔ کہ گائے کا گوشت بیماریوں کا گھر۔ اور اسی کا دودھ منافع کا سرچشمہ ہے۔ گوشت کی مضرتوں کو ترازو کے ایک پلّہ میں اور دودھ کے منافع کو ایک پلّہ میں رکھا جائے۔ تو یقین ہے۔ کہ دونو برابر نہ ہوں گے۔ اور اسی وجہ سے رسول اسلام نے گائے کے گوشت کو مجسم بیماری اور اس کے دودھ مکھن کو سراسر دوا و شفا بتایا ✤

گائے کے گوشت میں ایک دو مضرتیں نہیں۔ بلکہ وہ مجموعۂ مضار ہے۔ اس کا گوشت غلیظ الغذا۔ دیر ہضم اور بطی الانحدار ہے۔ وہ خون جو اس کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے۔ بہت زیادہ غلیظ اور گاڑھا ہوتا ہے۔ اس کے کثرت استعمال سے سوداوی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ سوداوی امراض کے متعلق اطباء کا خیال ہے۔ کہ وہ اگرچہ پیدا مشکل سے ہوتے ہیں۔ لیکن پیدا ہونے کے بعد ان کا زائل ہونا اور بھی زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ گائے کا گوشت جذام۔ چوتھیا بخار۔ وسواس۔ خفقان۔ فیل پا۔ دوالی۔ جھیپ۔ بہق۔ کھجلی۔ داد۔ سرطان۔ آکلہ۔ فساد مزاج۔ استسقا۔ اختلاج۔ دق وغیرہ وغیرہ کی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ تلی کو بڑھاتا ہے۔ قبل از وقت خون۔ حیض اور خونِ ولادت کو روک دیتا ہے۔ اس کے کھانے سے بغیر کسی سابقہ مرض یا ظاہری سبب کے موت لاحق ہو سکتی ہے۔ جسے آج کل کی اصطلاح میں حرکتِ قلب کا بند ہونا کہا جا سکتا ہے۔ دماغ میں سُدّہ ڈالتا ہے۔ جنون کو پیدا کرتا ہے۔ اور خون کو گندہ اور متعفن بناتا ہے۔ طبِ یونانی کا ناخدا شیخ بو علی سینا بھی گائے کے گوشت میں ان تمام مضرتوں کا قائل ہے۔ یہ تو چند مضرتیں نمونہ کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ مزید تفصیلات ماہرین فن سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

(نوٹ) گوشت انسان کی قدرتی خوراک نہیں۔ کیوں نہ بکری کا دودھ [illegible] (ایڈیٹر)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شریر کی شری یعنی شوبھا بڑھانا بھی ضروری ہے۔ کپڑوں سے تتھا آبھوشن وغیرہ سے شریر کی شوبھا بڑھانا باہر کے سادھنوں پر نربھر ہے۔ لیکن شریر کو تیج مئے اور لبنشٹ رکھ کر اس کی شوبھا بڑھانا آنترک سوا ستھ پر نربھر ہے۔ باہر کی شوبھا [illegible] ارتھات دھن پراپت کرنے سے ہو سکتی ہے۔ دھن کوئی بری چیز نہیں۔ اس اُپارجن دھرم انوکول ہونا چاہیئے۔ برہم یعنی گیان اور کھشتر ارتھات شوریہ پراپت کرنا ہر ایک کا دھرم ہے۔ کھشتر شبد دوسروں کے دکھ دور کرنے کا بھاو ظاہر کرتا ہے۔ اور ساماجک۔ راشٹر اور جنتا کا ہت سادھن کرنا ویدک دھرم کا ایک پرمکھ انگ ہے۔ ویکتی کا سماج کے ساتھ جو دھارمک سمبندھ ہے۔ وہ اس شبد سے ویکت ہو رہا ہے۔ یہ (ن: [illegible]) ہے۔ اور اس سے "یش" نام اور کیرتی ہوتی ہے۔ ہر ایک کو یش پراپت کرنا ہی چاہیئے۔ جنتا کی سیوا کرنے اور ان کے دکھ دور کرنے سے یش پراپت ہوتا ہے۔ ارتھات سارو جنک ہت کرم کئے بنا دھرم کی پورنتا نہیں ہوتی۔ یہ اُپدیش یہاں ہے۔ واک یعنی وکترتو کا سمبندھ یہاں آتا ہے۔ لوگوں کا ہت وغیرہ کرنے کے لئے اُتم بولنے کی کلا پراپت کرنی چاہیئے۔ جس کے بنا جن سیوا کا کاریہ نہیں ہو سکتا۔ جو گیان اپنے پاس آیا ہو گا۔ اس کو دوسروں کے پاس پہنچانا اس کے بنا نہیں ہو سکتا۔ منشیتو کا وکاس وکترتو کے اوپر ہی نربھر ہوتا ہے۔ دھیان رکھ کر ہر ایک کو وکترتو کلا پراپت کرنے کا پریتن کرنا چاہیئے +

اپنا دھارمک اِشٹ کیا ہے۔ اور دھارمک آکانکشاؤں کی "پورتی" کس پرکار ہو سکتی ہے۔ اس کا وچار ہر ایک کو کرنا چاہیئے۔ اس وچار کے بنا کسی کی اُنتی نہیں ہو سکتی۔ [illegible] ارتھات اُتم سنتان پیدا کرنی چاہیئے۔ جس کے بنا اپنا راشٹر اُتم اوستھا کو نہیں پہنچ سکتا۔ سدگئی۔ ہر شٹ پشٹ۔ نیروگ اور سب پرکار سے اُتم سنتان پیدا کرنا اتینت آوشیک ہے۔ تتھا گائے۔ گھوڑا وغیرہ اُپیوگی پشوؤں کا پالن بھی آوشیہ ہی کرنا چاہیئے۔ اس پرکار اس منتر میں ویکتی کے دھرم کا ورنن ہے +

راشٹر یا کا وکاس کس طرح ہو سکتا ہے

اب اس سوال پر وچار کرتے ہیں۔ سب سے پہلے سماج کے ہر ایک ویکتی میں یہ بھاونا اُتپن ہونی چاہیئے۔ کہ میں اپنے راشٹر کا انگ ہوں۔ میں راشٹر کا ہوں۔ اور راشٹر میرا ہے۔ اس پرکار کبھی نہ ٹوٹنے والے سمبندھ کا گیان ہر ایک ویکتی میں سدا جاگرت رہنا چاہیئے +

دوسری بات (अन्न अन्नाद्य पय रस) آدی کھان پان کے سب پدارتھ ہر ایک منش کو پراپت ہونے چاہئیں۔ جاتی۔ رنگ۔ روپ آکار۔ اتھوا دلیش وشیش سے کسی کو دکھ اور کسی کو کم اتھوا پکشپات نہیں ہونا چاہیئے۔ پشو گائے آدی اُپیوگی پشوؤں کی سنکھیا راشٹر میں بڑھانی چاہیئے۔ اگر ان کی سنکھیا گھٹتی جائے گی۔ تو دودھ۔ گھی۔ دہی۔ مکھن وغیرہ پدارتھوں کا ملنا اسمبھو ہو جائے گا۔ اور راشٹر کے لوگ کمزور ہوں گے۔ اس کا نوارن کرنے کے لئے راشٹر میں گائے آدی پشوؤں کی بردھی کرنی چاہیئے۔ راشٹر میں بھی لمبی آیو والے منشیوں کی بردھی ہونی چاہیئے۔ الپ آیو میں مرتیو نہیں ہونی چاہیئے۔ راشٹر کی آیو بڑھانے کا بھی پریتن کرنا چاہیئے +

راشٹر میں اوج۔ تیج اور سہن شکتیوں کا وکاس ہونا چاہیئے۔ تیجسوی پرشوں کی سنکھیا بڑھانی چاہیئے۔ تیج اور نروریہ۔ بل ہین۔ شکتی ہین منشیوں کی سنکھیا راشٹر میں بڑھنے سے ہر پرکار کا نقصان ہوتا ہے۔ جتنے زیادہ تیجوی پرش ہوں گے راشٹر کا اُتنا ہی تیج بڑھے گا۔ راشٹر میں بل یعنی سینیہ بھی ہونا چاہیئے۔ جس کے ہونے سے کھشاتر تیج راشٹر میں ٹھہر رہ سکتا ہے۔ سمپورن راشٹر میں کھشاتر تیج کی بردھی ہونی چاہیئے۔ اس کے بنا راشٹر زندہ نہیں رہ سکتا۔

راشٹر میں شری اور درودِن ([illegible]) ارتھات دھن آدی بڑھانا چاہیئے۔ دھن کے بنا راشٹر کا ٹھیک ٹھیک کام نہیں چل سکتا۔ راشٹر کا نام یش اور کیرتی بڑھانے کے لئے ہر ایک منشیہ کا پریتن تتھا ہر ایک سماج کا اُدیوگ ہونا چاہیئے۔ سب کو مل جل کر اپنے راشٹر کا بل بڑھانا چاہیئے۔ اس کے لئے سب کو برہم ارتھات گیان دینا چاہیئے۔ جب تک منشیہ گیان سمپن نہ ہوں گے۔ تب تک ان کی یوگیتا شریشٹھ نہیں ہو سکتی۔ گیان ہی سب اُنتی کا سادھن ہے۔ گیان سے کسی کو بھی ونچت رکھنا مناسب نہیں ہے +

دھرم کا پالن ہر ایک کو کرنا اُچت ہے۔ جس پرکار ویکتی کی اُنتی کے لئے ویکتی دھرم کا پالن ہونا چاہیئے۔ اسی پرکار راشٹر کی اُنتی کے لئے راشٹریہ دھرم کا اندولن اور پالن ہونا چاہیئے۔ راشٹریہ دھرم کیا ہے۔ اور اس کا پالن کس ریتی سے کرنا چاہیئے۔ اس بات کا وچار سمپورن راشٹر میں ہونا چاہیئے۔ اس کاریہ کے لئے شکتی یعنی وکترتو شکتی کا وکاس ہونا ضروری ہے۔ وکترتو کے بنا راشٹر دھرم کا وکاس نہیں ہو سکتا۔ سب ([illegible]) جنتا میں (: [illegible]) سنجھونا اور ([illegible]) اگرتا اور آتم سمان کی پرتشٹھا کی بھاونا جاگرت کرنی اُچت ہے۔ یہ سب راشٹر اُنتی کے نیم ہیں۔ ان کا وچار کیجیئے۔ انت میں

अन्त और सत्य

نیموں کا پالن کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بنا کسی کی اُنتی اور شریشٹھتا نہیں ہوتی۔ اس طرح ویکتی دھرم اور راشٹر دھرم دونوں کا وکاس کرنا ویدک دھرم کا اُدیشیہ ہے +

پاٹھک دیکھ سکتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم میں کس پرکار سمم وکاس کے نیم بتائے ہیں۔ سب پرکار کے گن دھرموں کا وکاس ہوئے بنا انسانی ترقی نہیں ہو سکتی۔ یہ ویدک دھرم کا سدھانت ہے۔ یہی ویدک دھرم کی وششٹتا ہے +

(گذشتہ سے آگے)

ویدک دھرم کی فضیلت

(لیکھک:- پنڈت ساتولیکر جی)

"پرکاش" کے گراہک بن کر آریہ سماج کے نظریہ پرچار کو بڑھائیے +

TILAK HOSIERY

ESTD. 1919

TRADE MARK

سو فی صدی خالص اُون

عمدہ کوالٹی

تلک ہوزری کی خصوصیت ہے!

برانچیں

انارکلی بازار لاہور ہال بازار امرتسر کناٹ پیلیس۔ نیو دہلی

آریہ سبھیتا کو زندہ رکھنے کیلئے ہندی کی ضرورت

(آریہ بھاشا سمیلن کی کارروائی)

۳۰- نومبر کو ڈیڑھ بجے بعد دوپہر آریہ سماج وچھو والی کے سلسلہ میں گورودت بھون کے پنڈال میں پنڈت ٹھاکر دت دید ملتانی کی صدارت میں آریہ بھاشا سمیلن کانفرنس منعقد ہوئی۔ صاحب صدر نے اپنے ابتدائی ریمارکس میں کہا۔ کہ ہندی بھاشا کے متعلق یہ غلط خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ یہ صرف ہندوؤں ہی کی بھاشا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طرح انگریزی انگلستان کے لوگوں کی۔ جرمن جرمنی کے لوگوں کی۔ اور فرنچ فرانس کے لوگوں کی بھاشا ہے۔ اسی طرح ہندی ہندوستان کے لوگوں کی بھاشا ہے۔ اس لئے ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ وہ ہندی بھاشا کی اُنتی کے لئے کام کرے +

پنجاب کی بھاشا۔ سوامی ویدانند نے پہلا ریزولیوشن پیش کیا۔ جس میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی۔ کہ اتہاسک سوشل اور راشٹریہ درشٹی سے ہندی پنجاب کی بھاشا ہے۔ اس لئے ہر پنجابی کو اپنی مذہبی زبان کے ساتھ ساتھ ہندی بھاشا بھی پڑھنی چاہیئے۔ ریزولیوشن کے دوسرے حصہ میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی۔ کہ یہ سمیلن مطالبہ کرتا ہے۔ کہ سرکاری دفتروں۔ ڈاکخانوں اور ریل وغیرہ محکموں میں ہندی بھاشا کو بلند درجہ ملنا چاہیئے +

سوامی ویدانند

نے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ خواہ دلیش میں ہو یا ودلیش میں اپنے گھر میں اور کاروبار میں ہندی بھاشا استعمال کرے۔ جب سے دلیویوں میں انگریزی تعلیم پرچلت ہوئی ہے۔ انہوں نے ہندی کو بھلا دیا ہے۔ حالانکہ دلیویوں کی بدولت ہی ہندی بھاشا زندہ تھی۔ اگر ہم اپنے کاروبار اور بات چیت کے دوران میں بھی غیر ملکی زبانوں سے کام لیں۔ تو کیا یہ اپنے دلیش اور سنسکرتی سے بے انصافی نہیں۔

پنڈت الیشور چند مادھوپک نے ریزولیوشن کی تائید میں تقریر کی۔

پنڈت بھگودت

پنڈت بھگودت ریسرچ سکالر نے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یونینسٹ وزارت کی پالیسی سے یہ بات ظاہر ہو گئی ہے۔ کہ وہ پنجاب میں اُردو زبان رائج کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اور ہمارے وزیر علانیہ اس پالیسی کی حمایت کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۳۹ء میں ہمارے وزیراعظم میاں عبدالحی نے اسمبلی میں اعلان کیا تھا۔ کہ وہ اُردو کو پنجاب کی بھاشا بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ موجودہ وزارت نے تعلیمی سرگرمیوں کے سلسلہ میں جو کام کئے ہیں۔ ان سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ پرائمری ایجوکیشنل بل میں بھی اُردو کو اشاعت دینے کا جذبہ کام کر رہا ہے۔ مخلوط تعلیم اسی لئے جاری کی جا رہی ہے۔ کہ ہندو دیویاں ہندی بھاشا سے ونچت ہو جائیں۔ علاوہ ازیں خود ہم میں بھی کمزوری آ رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو ہندو اپنے گھر میں ٹیکٹ کو کتاب کہتا ہے۔ ہندی بھاشا سے ظلم کرتا ہے۔ پنجابی زبان میں جہاں پہلے ہندی اور سنسکرت زبان کے لفظ مروج تھے۔ اب فارسی عربی کے الفاظ اُن کی جگہ لے رہے ہیں۔ ہمارے اخبارات کی حالت خراب ہو رہی ہے۔ ان کی زبان بھی روز بروز مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ اگر ہمیں اپنی سبھیتا اور سنسکرتی کو زندہ رکھنا مطلوب ہے۔ تو ہمیں اپنی یہ کمزوری دُور کرنی ہوگی۔

اس سلسلہ میں پنڈت جی نے کانگریس کی پالیسی کی مذمت کی۔ اور کہا۔ کہ ہم زبان کے معاملہ میں مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے سامنے بھی جھکنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم ہندی بھاشا کو زندہ رکھیں گے۔ اور پنجاب میں اس کا پرچار کریں گے +

سوامی سوتنترانند

سوامی سوتنترانند جی نے کہا۔ کہ ہماری گورنمنٹ نرالی ہے۔ وہ کہتی ہے۔ کہ ہم انیجدی سکھوں اور ۲۹ فی صدی ہندوؤں کی زبان کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ سی۔ پی میں ہم فیصدی مسلمانوں کی زبان اُردو تعلیم کر لی گئی ہے۔ یہی حالت یو۔ پی اور بہار کی ہے۔ سوامی جی نے جنوبی افریقہ میں اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ کس طرح انہوں نے جنوبی افریقہ جیسے ملک میں ہندی کو رائج

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

پاکستانی سکیم کے خلاف ہندوؤں

(شری جیت اَپنے کی صدارت ...

یکم دسمبر کو دو بجے بعد دوپہر گورودت بھون لاہور میں اینٹی پاکستان کانفرنس شری جیت ایم۔ ایس اپنے (ممبر سنٹرل اسمبلی) کی صدارت میں شروع ہوئی۔ اجلاس کی کارروائی شروع ہونے سے پیشتر مہاشہ کرشن چیئرمین استقبالیہ کمیٹی نے کارروائی کا پروگرام سنایا۔ اور حاضرین سے بھارت ماتا کی جے۔ اور شری جیت اپنے جی کی جے کے نعرے لگوائے۔ ویدمنتروں کے اُچارن اور چند سُریلے بھجنوں کے بعد کارروائی باقاعدہ طور پر شروع ہوئی +

مہاشہ کرشن جی کی تقریر

مہاشہ کرشن جی پردھان سواگت کارنی سبھا نے کہا۔ کہ یہاں آپ لوگوں نے بڑی بھاری تعداد میں اکٹھے ہو کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ کسی کو یہ اجازت نہیں دے سکتے۔ کہ اس ملک کے ٹکڑے کئے جائیں۔ آریہ سماج نے یہ کانفرنس کیوں کی؟ اس لئے کہ آریہ سماج اس آواز میں اپنی آواز ملانا چاہتا ہے۔ کہ بھارت ورش ناقابلِ تقسیم ہے۔ ۱۸۷۸ء میں لارڈ لٹن کے وقت میں دہلی میں ایک دربار ہوا تھا۔ اس زمانہ میں مہرشی دیانند نے ایک یونٹی کانفرنس کی تھی۔ جس ایکتا کو پیدا کرنے کیلئے مہاتما گاندھی نے اکیس۲۱ روز کا برت رکھا تھا۔ وہی ایکتا مہرشی دیانند نے اس ملک میں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس کانفرنس میں سرسید احمد اور شری جیت کیشب چندر وغیرہ اصحاب کو بلایا گیا تھا۔ اور اس میں یہ پرستاو رکھا گیا تھا۔ کہ ہندوستان میں جو تعصّب وغیرہ پیدا ہو رہا ہے اس کو دُور کرنا لیڈروں کا کام ہے۔ انہوں نے ہندو مسلمان۔ سکھ اور عیسائیوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے کرنے کی تجویز پیش کی۔ آج بھی اسی گورو کے آدرش کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کانفرنس بلائی گئی ہے۔ اس میں تمام جماعتیں حصہ لے رہی ہیں۔ تاکہ برٹش گورنمنٹ کو بتا دیا جائے۔ کہ یہ ہندوؤں یا سکھوں کا ہی سوال نہیں۔ بلکہ سارے ہندوستان کا سوال ہے۔ صرف چند مسلمان اس کے خلاف ہیں۔ میں نے لاہور کے لارڈ بشپ کو لکھا تھا۔ کہ وہ اس میں حصہ لیں۔ لیکن وہ دَورے پر ہیں۔ اس لئے انہوں نے معذرت پیش کی۔ میں نے سر سکندر حیات کو بھی لکھا۔ کہ چونکہ وہ پاکستان کے خلاف ہیں۔ اس لئے وہ اس کانفرنس میں آئیں۔ اور اپنی تقریر سے لوگوں کو مستفید کریں۔ وہ ہندوستان کے ٹکڑے نہیں ہونے دیں گے۔ میں نے سر چھوٹو رام سے بھی درخواست کی۔ کہ آپ اس میں شریک ہوں۔ لیکن یہ دو اصحاب نامعلوم وجوہ سے اس میں شریک ہونے سے قاصر رہے ہیں۔ مجھے خالصہ ... کا اعتراف کرنا چاہیئے۔ کہ اس صوبہ میں کسی نے پاکستان کے خلاف ایجی ٹیشن کی ہے۔ تو انہوں نے +

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پاکستان کا ... فرقہ وارانہ ہے۔ یہ غلط ہے۔ سوائے مسلمانوں کے ... گروہ کے ہندوستان کی کوئی اور جماعت اس میں نہیں۔ لیکن جس مسلم لیگ نے اس کے متعلق ریزولیوشن پاس کیا۔ اس کے ایک رُکن سر سکندر اس کی مخالفت کر چکے ہیں۔ اسی طرح شیعہ جماعت۔ مجلسِ احرار اور ... سب نے اس کے خلاف آواز اُٹھائی ہے۔ کہ ... یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی بھاری جماعت پاکستان ... ہے۔ دہلی میں ایک آزاد مسلم کانفرنس سندھ ... وزیراعظم خان بہادر اللہ بخش کی صدارت ... اس نے اس سکیم کو لغو قرار دیا۔ مولانا آزاد ... ہے۔ کہ یہ سکیم لغو اور ناقابلِ عمل ہے۔ اور انہوں نے اس بات کی تردید بھی کی ہے۔ کہ وہ کبھی اس سکیم کے ... نہیں بنے۔ انگریز آج اس چیز کی آڑ لے ... اور برٹش گورنمنٹ اس کی آڑ میں ... اُٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ ساری جماعتیں ... گورنمنٹ کو بتائیں گی۔ کہ ہندوستان متحد ہے ... ایک ہے۔ اور اس سے پوچھیں گی۔ کہ وہ ان ... آواز کیوں نہیں سُنتی جو اس کے خلاف ہیں۔ ... گروہ کو اتنی اہمیت کیوں دے رہی ہے؟

(۱)

ڈارون صاحب حقیقت سے ...

میں نہ مانوں گا کہ مورث آپ کے ...

(۲)

جہاں سُوئی گھڑی کی ہوتی تھی وقت ...

گئی چوری تو سمجھے زمانہ اس کو ...

(۳)

کیوں اپنے سر پہ زحمت ...

کونسل کے بدلے گھر میں اُچھل ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...وں سکھوں اور عیسائیوں کا متحدہ محاذ

(...ستان کانفرنس کی کارروائی)

...ئہ میں کمیونل الیکٹریٹ کا سوال اُٹھا اور ۱۹۰۹ء
...کو عملی شکل دی گئی۔ اگر وہ پہلی منزل تھی۔ تو
...کی آخری کڑی ہے۔ اس کے بعد زمیندار۔
...چھوت، حیوانات کے سوال اُٹھائے گئے۔
...کہ اس سوال کو دُور کرنے کے لئے جہاتما
...کی بازی لگادی۔ میں اپنے بھائیوں کو
...کہ پاکستان کا سوال مسلمانوں کا نہیں۔ بلکہ
...مسلمانوں کا ہے۔ جو مسلم لیگ کے جھنڈے
...برٹش گورنمنٹ کو بتا دینا چاہیئے۔ کہ وہ ان
...لے کر ہمیں ہمارے حقوق سے محروم نہ کرے +
...اپنے کانفرنس کراتے ہوئے آپ نے فرمایا۔
...تلک اور مہاتما گاندھی کے وشواس پاتر ہیں۔
...اپنے جی پر پورا پورا وشواس رہا ہے۔ اور
...ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں +

...شری سنت سنتبارتھی جی

...سنت سنگھ سنتبارتھی نے شری سنت اپنے کے
...صدارت کے لئے تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا۔
...کو مہرشی دیانند کے پالیٹکس کی ضرورت ہے۔
...اور اُنہوں نے مہرشی دیانند کے سیاسیات کی اشاعت کی۔
...اس سکیم کے پالیٹکس کے قائل ہیں +
...کرشن نے رائے بہادر مہر چند کھنہ ممبر ورکنگ
...ہندو لیگ مسٹر کالی ناتھ رائے۔ ڈاکٹر نارنگ۔
...پرنسپل مشن کالج لاہور وغیرہ کے پیغامات پڑھ کر
...ہے +
...کے بعد لاہور نواسیوں کی طرف سے شری سنت اپنے
...ہیں۔ ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں ان کی لاہور
...آوری پر ان کا سواگت کیا گیا۔ اور ہندو جاتی

کے لئے ان کی خدمات کا اعتراف کیا گیا +
اس کے بعد شری سنت اپنے نے اپنا صدارتی ایڈریس پڑھا۔ جو کسی دوسری جگہ درج ہے +

جین گورو شری ۱۰۰۸ اپرم چندر جی مہاراج

جین گورو شری ۱۰۰۸ اپرم چندر جی مہاراج نے اپنے بھاشن میں کہا۔ کہ میرے بہت سے دوست یہ کہیں گے۔ کہ مجھے سادھو ہوتے ہوئے پاکستان اور ہندوستان سے کیا سمبندھ۔ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس فقیر کا جنم ہندو کُل میں اور بھارت ورش میں ہوا ہے۔ جس گورو کا میں پجاری ہوں۔ اگر وہ مہابیر تھے۔ تو کیا میں بیر بھی نہیں ہو سکتا۔ میرے جسم کا ایک ایک حصہ ہندو جاتی اور ہندوستان کی سیوا کے لئے وقف ہے۔

آپ نے ہندوؤں کو اس بات کے لئے مطعون کیا۔ کہ ہریجنوں کے ساتھ ان کا سلوک اچھا نہیں۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ سات کروڑ اچھوتوں کو اپنا کر ہندو سماج میں داخل کریں +

ریزولیوشن

چوہدری کرشن گوپال دت نے پاکستانی سکیم کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا +

چوہدری کرشن گوپال دت کی تقریر

پہلے میرا خیال تھا۔ کہ پاکستان کی سکیم کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ اور مسٹر جناح اور ان کی ساتھیوں کی سرگرمیوں کا قطعاً نوٹس نہ لیا جائے گا۔ میں یہ بھی سمجھتا تھا۔ کہ انگریز ہندوؤں کی توہم پاکستان کی سکیم کو کسی بھی حالت میں منظور کرنے کے لئے تیار نہ ہوگی۔ لیکن ڈاکٹر مونجے کے وائسرائے کے ساتھ انٹرویو کے بعد میری آنکھیں کھلیں۔ اور آج میں بحیثیت ایک کانگریسی اپنا فرض پورا کرنے کے لئے آپ کے سامنے آیا ہوں۔ مسٹر جناح کا مطالبہ ہے۔ کہ ہندوستان کے دو حصے کر دئے جائیں۔ ہر حصے کا نظام الگ ہو۔ جو مذہب تمدن اور زبان کی بنا پر ہو۔ کتنے افسوس کا مقام ہے۔ کہ مسٹر جناح اس حقیقت کو نہ سمجھ سکے۔ کہ یوروپ کے ممالک میں ایک مذہب ہوتے ہوئے

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

...دلچسپ
(۴)
...نہایت خرابی سے ہو گئی بالآخر
...کے لگ پسند ہوئی پبلک پسند لیڈی
(۵)
...تھی وہ ...روشنی میں اور نئی میں فرق اتنا ہے
...کو کشتی نہیں ملتی اسے ساحل نہیں ملتا
(۶)
...ہے شب اب نورِ خدا کے دن گئے
...اُجالا میں فاسفورس دیکھئے!

پنجاب کے آریہ یووکوں میں جاگرتی

(آریہ یووک سمیلن کی کارروائی)

۲۹- نومبر سنیچر وار، شام کے ساڑھے سات بجے پنجاب آریہ یووک کانگریس کا اجلاس زیرِ صدارت پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وَید موجد امرت دھارا ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کے وسیع ہنڈال میں منعقد ہوا۔ ابتدا میں جہاتما سنت رام جی کے بھجن اور لکھشمی مہا ودیالیہ کے لڑکوں کے گیت ہوئے۔ اس کے بعد پروفیسر دیوان چند شرما نے اپنا بھاشن دیتے ہوئے بتایا۔ کہ چونکہ نوجوانوں میں خالص آریہ سماجی جذبہ مفقود ہو گیا ہے۔ اس لئے ان میں طرح طرح کی کمزوریاں اور اخلاقی گراوٹیں پیدا ہو گئی ہیں۔ ہمیں ان نوجوانوں کے جیون میں بھی آریہ سماجی جذبہ داخل کرنا چاہیئے۔ تاکہ جہاں ان کے دھرم کی بڑھتی ہو وہاں دیش اور قوم کا بھی بھلا ہو۔ ہمارے سامنے بہت سے مسائل ہیں جن کا ہم نے حل تلاش کرنا ہے۔ ہریجن بھائیوں سے ہندو سماج کا سلوک اچھا نہیں۔ ہمارے سامنے مردم شماری کی دقتیں ہیں۔ پنجاب اور سندھ کے ہندوؤں کو دکھ اور کشٹ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہمارے سامنے پاکستان کا جھگڑا بھی ہے۔ یہ تمام مسائل ہیں۔ جن کے حل کی ہمیں تلاش ہے +

پنڈت ٹھاکر دت شرما کی تقریر

پروفیسر صاحب کے بعد پنڈت ٹھاکر دت شرما (امرت دھارا) نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ آریہ سماج میں میرے شامل ہونے کا کارن ہی آریہ کمار سبھا تھی۔ طالب علمی کے زمانہ میں مجھ پر ماسٹر آتما رام جی امرتسری کا بڑا بھاری پربھاؤ تھا۔ آریہ سماج کے انگ کے طور پر آریہ کمار سبھا نہایت ضروری ہے۔ اور مقام شکر ہے۔ کہ اب پنجاب کے آریہ یووک سنگٹھنوں کی پرتی ندھی سبھا آریہ یووک پریشد نے اس کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ طلباء کو یووک سبھاؤں میں خاص طور پر حصہ لینا چاہیئے۔ یہ غلط ہے۔ کہ ایسا کرنے سے اُن کی پڑھائی میں ہرج ہوگا۔ ایک غور طلب امر یہ ہے۔ کہ فیشن یا ہیٹ پتلون کو دھرم کا متضاد نہیں سمجھنا چاہیئے۔ ایک خاص قسم کے تنگ کپڑے پہنے ہوئے سے دھرم کی ہانی نہیں ہوتی۔ دھرم فیشن کو نہیں روکتا +

ہندی زبان کے متعلق پرستاو

اس کے بعد پنڈت بھگود دت نے ہندی زبان کے متعلق ایک پرستاو پیش کیا۔ کہ ہندوستان کی زبان ہندی ہے۔ ہندوؤں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ خود ہندی پڑھیں اور دوسروں کو ہندی پڑھائیں۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندی اور سنسکرت کے لاکھوں گرنتھ موجود ہیں۔ ہماری زبان وہی ہوگی۔ جس کا ان گرنتھوں کی زبان سے تعلق ہوگا + پرستاو پاس ہوا +

مسٹر دیوراج نے کہا۔ کہ ہندی بھاشا کو کچلنے کے لئے پاکستان کی قسم کی سکیمیں پیش کی جا رہی ہیں۔ ہمیں اپنی ماتری بھاشا کا پرچار کرنا چاہیئے۔ تاکہ ویدک دھرم کا پرچار ہو +

پرنسپل دیوان چند کی تقریر

لالہ دیوان چند پرنسپل دیانند کالج کانپور نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ برہم چریہ جیون کا آدھار ہے۔ اس لئے جوان ہونے سے پہلے شادی نہ کی جائے۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برہمچریہ تمام طاقتوں کی جڑ ہے۔ لالہ جی نے ریزولیوشن کا دوسرا حصہ پیش کرتے ہوئے افسوس ظاہر کیا۔ کہ آج ۱۹۴۰ء میں اس امر پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ کہ جوان ہو کر شادی کرنی چاہیئے + پرستاو پاس ہوا +

جہیز کے متعلق پرستاو

شریمتی سیتا دیوی نے جہیز کے خلاف پرستاو پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوؤں میں جہیز ایک ایسی بیماری ہے۔ جس سے آریہ بھائی بہنیں تباہ ہو گئی ہیں۔ تائید کے بعد یہ ریزولیوشن بھی پاس ہوا۔

پاکستان کے خلاف پرستاو

شری کشن بی۔ اے نے پاکستان کے خلاف ایک طویل پرستاو پیش کرتے ہوئے ایک پُرجوش تقریر کی۔ ان کے بعد مسٹر مدن گوپال اور کنور سکھ لال کی تقریریں ہوئیں۔ اور پرستاو پاس ہوا۔ ازاں بعد صدر کی مختصر تقریر کے بعد اجلاس ساڑھے دس بجے اگلے روز تک ملتوی ہوا + (باقی اگلے صفحہ پر)

۳۰ - نومبر کی کارروائی

آج پھر ۲½ بجے بعد دوپہر آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر لالہ دیوی چند جی پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کی صدارت میں آریہ یووک سمیلن کا ادھویشن منعقد ہوا۔ لکھشمی مہاودیالیہ کی کنیاؤں کے گیت کے بعد لالہ خوشحال چند جی خورسند نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا:۔

"پنجاب آریہ یووک سمیلن کا یہ اجلاس صوبہ سرحد اور سندھ کے ہندوؤں پر ہو رہے طرح طرح کے انیاچاروں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا ان پر گھرنا پرگٹ کرتا ہے۔ اور مظلوم ہندوؤں سے ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ اور دونو صوبوں کی گورنمنٹوں سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے فوری کارروائی کریں۔"

لالہ خوشحالچند جی

لالہ خوشحال چند جی نے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ سنہ ۱۹۱۶ء سے جب سے صوبہ سرحد کو پنجاب سے اور سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرنے کی تحریک شروع ہوئی تھی۔ ان دو صوبوں کے ہندو بھاری سنکٹ میں ہیں۔ ان پر جو جو انیاچار ہوئے ہیں۔ وہ ایک طویل اور رنجدہ داستان ہے۔ اور آئے دن ایسے واقعات اخبارات میں پرکاشت ہوتے رہتے ہیں۔ صوبہ سرحد میں تباہی لوٹ مار اور اغوا کی وارداتیں اور سندھ میں ہندوؤں کے قتل کا سلسلہ لا متناہی اور جائیدادوں کی تباہی کی خبریں اس قدر لرزہ خیز ہیں۔ کہ ان پر ہر انسان کا دل رو رہا ہے۔ دونو صوبوں میں دیہات کے دیہات ہندوؤں سے خالی ہو گئے ہیں۔ کروڑہا روپیہ کی جائیدادیں برباد ہو گئی ہیں۔ بدنصیب ہندو اپنے گھر بار چھوڑ کر بے خانماں بربادی کی حالت میں ہردوار اور برندابن جیسے شہروں میں آباد ہو رہے ہیں۔ مہاشہ جی نے سندھ اور سرحد کے ہندوؤں کی مظلومیت کے متعدد واقعات سنائے۔ اور کہا۔ کہ ہم گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ یا تو ہمارے بھائیوں کی حفاظت کرے۔ یا حکومت سے دستبردار ہو جائے۔ دوسری چیز جو ہم کر سکتے ہیں۔ وہ ان مظلوم بھائیوں سے ہمدردی ہے۔

پنڈت گیانچند جی

پنڈت گیان چند جی نے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ ریزولیوشن سندھ اور صوبہ سرحد کے مظلوم ہندوؤں سے صرف زبانی جمع خرچ تک محدود ہے۔ تو میں اس کی تائید کرنے کے لئے کبھی کھڑا نہ ہوتا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ سندھ اور سرحد کی صورتِ حالات اس قدر خراب ہو گئی ہے۔ کہ دن دہاڑے قتل۔ لوٹ مار اور اغوا کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ کیا یہ صورتِ حالات قابلِ برداشت ہے؟ آریہ یووکوں کا کرتویہ انہیں کبھی اجازت نہیں دے سکتا۔ کہ وہ اس صورتِ حالات کو جاری رہنے دیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم ان کے جان و مال کی حفاظت کے لئے کوئی عملی قدم اٹھائیں۔ ہماری ہمدردی صرف ریزولیوشن پاس کرنے تک محدود نہیں رہنی چاہیئے۔

پنڈت برہمانند ویدواچسپتی کی تقریر کے بعد ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

آریہ گرنتھوں کا سوادھیائے

اس کے بعد پنڈت رشی رام نے دوسرا ریزولیوشن پیش کیا۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ یہ سمیلن آریہ نوجوانوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ آریہ گرنتھوں کا بلا ناغہ سوادھیائے کیا کریں۔ تاکہ ان کی آتمک اُنتی ہو۔ اور دھرم پریم کا جذبہ پیدا ہو۔ اس ریزولیوشن کی تائید پنڈت راجندر پال وغیرہ نوجوانوں نے اپنی تقریروں میں کی۔ اور کہا۔ کہ اس سے جہاں ہم اپنے دھرم کو سمجھ سکتے ہیں۔ وہاں اپنی آتمک اُنتی بھی کر سکتے ہیں۔ تائید مزید کے بعد ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

اچھوت اُدھار

اس کے بعد مہاشہ کرشن جی نے اچھوت اُدھار کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا۔ جس کے ذریعہ آریہ بھائیوں اور نوجوانوں سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ وہ چھوت چھات کو ترک کر دیں۔ اور بچھڑے ہوئے اچھوت بھائیوں کو سینہ سے لگائیں۔ اور ہریجن بھائیوں سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے آپ کو آریہ جاتی کا انگ سمجھیں۔ اور صبر سے کام لیں۔

مہاشہ کرشن جی

نے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ریزولیوشن کے دو حصے ہیں۔ ایک میں ان بھائیوں سے جو اپنے آپ کو اونچا اور ہندو سماج کے ایک ضروری انگ کو اچھوت سمجھتے ہیں۔ اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ چھوت چھات کو ترک کر دیں۔ اور دوسرے حصہ میں ان بھائیوں سے جنہیں اچھوت کہا جاتا ہے۔ اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ صبر سے کام لیں۔ مہرشی دیانند کے وقت سے آج اچھوت اُدھار کا معاملہ کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو صرف آریہ سماج تک ہی محدود ہو۔ بلکہ ہندو سماج کا مسئلہ بن گیا ہے۔ آریہ سماجیوں کے علاوہ ہندو سنگٹھن کی تحریکوں میں حصہ لینے والے بھائی بھی چھوت چھات کو ترک کر رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ایسے بھائی ہیں جو ابھی تک اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں۔ ہندوستان میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اس صورتِ حالات کا فائدہ اٹھانے کی تاک میں رہتے ہیں۔ اس لئے مشکل پیدا ہو رہی ہے۔ ضلع کانگڑہ کے اچھوتوں نے پچھلے دنوں الٹی میٹم دے دیا۔ کہ اگر ان پر باولیوں اور کنوؤں کو نہ کھولا گیا۔ تو وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ اس خبر سے ہندو جگت میں قدرتی طور پر تشویش کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ہم نے اپنے پرچارک وہاں بھیجے اور حالات بہتر ہو گئے۔ تاہم ابھی تک کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ ہمارے راجپوت بھائی ان کو کنوؤں پر چڑھنے کی اجازت دینے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ حالانکہ مسلمانوں کو کنوؤں پر چڑھنے کی اجازت ہے۔ آریہ سماج نے اس صورتِ حالات کو ختم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور وہ ڈٹا ہوا ہے۔ اس وقت تک دم نہ لے گا۔ جب تک چھوت چھات ختم نہیں ہو جاتی۔ میں آپ کو چھوت چھات کے حالات سنانے نہیں۔ بلکہ آپ کے دماغوں سے اپیل کرنے اٹھا ہوں۔ صورتِ حالات کا تقاضا ہے۔ کہ ہم میں سے ایک ایک بھائی اچھوت اُدھار کا پرچارک بن جائے۔ اگر ہم نے زندہ رہنا ہے۔ تو ہمیں اس لعنت سے چھٹکارہ حاصل کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ چھوا چھوت دور کرنے میں ہی آریہ جاتی کا کلیان ہے۔

پنڈت بشپال

پنڈت بشپال نے ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ پچھلے دنوں بابو پرشوتم داس ٹنڈن یہاں آئے۔ تو ایک ملاقات کے دوران میں انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ کہ پنجاب میں چھوت چھات کا سوال حل ہو گیا ہے۔ لیکن یو۔ پی میں ابھی ویسے کا ویسا ہے۔ میں نے انہیں بتایا۔ کہ یہ غلط ہے۔ کہ پنجاب میں اچھوت اُدھار کے کام کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس کی تازہ مثال کانگڑہ کے ہریجن بھائیوں کا معاملہ ہے۔ وہاں سے تشویشناک خبریں آئیں۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے میں وہاں گیا۔ حالت یہ ہے۔ کہ وہاں کے راجپوت بھائی جہاں گئو گھات کرنے والے مسلمانوں کو تو معاف کرنے اور ان سے میل جول رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ وہاں اچھوتوں سے نہیں۔ ہم نے اس رنجدہ صورتِ حالات کا قلع قمع کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ ہمارے پرچارک وہاں کام کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ ماہ دسمبر میں وہاں [illegible] کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس وقت تک حالات سدھر جائیں گے۔ مردم شماری نزدیک آ رہی ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی ساری توجہ اس طرف مبذول کر دیں۔ پنجاب کے سولہ لاکھ اچھوت ہم سے علیحدہ ہو گئے تو ہمیں پچھتانا پڑے گا۔ اور دس سال تک اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جو بھائی سیوا کر سکیں گرام گرام اور شہر شہر میں چلے جائیں۔ اور اچھوت بھائیوں کو مہرشی دیانند کے جھنڈے تلے لانے کا یتن کریں۔

کنور رچی رام اور مہیندر پال کی تقریروں کے بعد ریزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہوا۔

آریہ یووکوں کا سنگٹھن

اس کے بعد پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جس کے ذریعہ آریہ یووکوں کے سنگٹھن پر زور دیا گیا تھا۔ ریزولیوشن کے ایک حصہ میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ ہر گاؤں قصبہ اور شہر میں آریہ یووک پریشد کی سبھائیں قائم کی جائیں۔ بدھ دیو نے ریزولیوشن پر طویل تقریر کی اور کہا۔ کہ جب میں شاستراارتھوں پر جایا کرتا تھا۔ تو اکثر مجھ سے یہ سوال کیا جاتا تھا۔ کہ آریہ سماجی ہر بڑے چھوٹے کو نمستے کیوں کہتے ہیں۔ یہ سوال کرنے والے بھائی آریہ سبھیتا اور سنسکرتی سے واقف نہیں۔ ورنہ انہیں معلوم ہوتا۔ کہ جہاں ایک آریہ بچہ اپنے بڑے کو نمستے کہہ کر آریہ جاتی کے ماضی کی عزت کرتا ہے۔ وہاں آریہ سماجی بزرگ آریہ جاتی کے بچے کو نمستے کہہ کر آریہ جاتی کے مستقبل کا مان کرتے ہیں۔

آج دنیا میں سیاسی لہر چل رہی ہے۔ آریہ نویووکوں کو یہ بتانے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ کہ دنیا میں ایسے کام بھی ہیں جنہیں صرف آریہ یووک ہی انجام دے سکتے ہیں۔ آریہ اور غیر آریہ میں فرق یہ ہے۔ کہ وہ دوسرے دیشوں میں جا کر اپنے دھرم کا پرچار کریگا۔ تو اس کے ساتھ ہی ہندوستان کی سبھیتا کا بھی پرچار ہو جائے گا۔ کوئی غیر آریہ یہ کام نہیں کر سکتا۔ اگر مسلمان ہو گا۔ تو دوسرے ملک میں اسلام کے سوائے کوئی چیز نہ پہنچائے گا اور ہندوستان کی سبھیتا جس پر اسے ناز ہونا چاہیئے پیچھے چھوڑ جائے گا۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

"ہندوستان میں پاکستان نہیں بن سکتا"

اینٹی پاکستان کانفرنس میں شری بُت اینے کا صدارتی ایڈریس

...دیو دیال بھید۔ پرشنو!

...اس کانفرنس کا پردھان بننے میں دِلی ...ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا میں نے لکھنؤ میں ایسی ...کانفرنس کی صدارت کی تھی۔ اور حالات ...خصوصاً کمیونل ایوارڈ اور پاکستانی سکیم ...اپنے خیالات ظاہر کئے تھے۔ میری دِلی خواہش ...کہ پنجاب یا بنگال کا کوئی سرکردہ آزمودہ کار ...اس کانفرنس کی صدارت کرتا۔ لیکن آپ ...کے فیصلہ نیز ریاست حیدر آباد کی سختیوں ...خلاف ہندوؤں کی ستیا گرہی جنگ کے شورہ ...کرشن جو آپ کی استقبالیہ کمیٹی کے ممتاز ...میں ہیں کی ذاتی دوستی اور اصرار کے سامنے ...تسلیم خم کرنا ہی پڑا۔ آج دنیا ایک ایسے ...دَور میں سے گذر رہی ہے۔ جس کی نظیر ...نہیں ملتی۔ موجودہ جنگ نے شہریوں اور ...سپاہیوں میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھا۔ ...میں شریک ملکوں کے تمام باشندے، مرد ...عورت، بچے، بوڑھے، توانا و ناتوان سب ...سب موت۔ تباہی۔ اور مالی نقصان کا بُری ...طرح شکار ہو رہے ہیں۔ موت کا دیوتا اچانک ...سمندر کی گہرائیوں میں سے اُبھر آتا ہے۔ اور ...سینکڑوں معصوم بچوں کے بھرے جہاز پر تارپیڈو ...حملہ کر دیتا ہے۔ بموں کی صورت میں ...کروں، ہسپتالوں، مندروں، مسجدوں، ...گرجا گھروں کی تباہی اور شہری آبادی پر ...آفت نازل ہوتی ہے۔ آج جنگ دو جنگجو فوجوں ...نہیں۔ بلکہ دو قوموں اور اُن کے افراد کی ...۔ اکثر تجارتی شاہراہیں بند ہو جانے ...دنیا کی تجارت اور صنعت و حرفت کو ...زبردست دھکا لگا ہے۔ جن ملکوں ...تو می۔ حکومتیں ہیں۔ وہ اپنے اس نقصان ...خام مسالہ سے طرح طرح کے مال تیار کر کے ...پورا کر سکتی ہیں۔ لیکن جو ملک آزاد و خود ...مختار نہیں۔ ان کے باشندوں کو کلیتہً حکمران ...ملک کی پالیسی پر انحصار رکھنا پڑتا ہے۔ ...ہر کیف کوئی بھی ملک ایسا نہیں۔ جو خواہش ...رکھتے ہوئے بھی جنگ سے بالکل بے نیاز ...رہ سکتا ہے۔ جب کہ ایک بار دنیا کے کسی ...حصے میں جنگی لارڈوں نے جنگ کا بگل بجا ...دیا ہو۔

موجودہ جنگ

موجودہ جنگ میں بظاہر جرمنی سارے ...مغربی یورپ کو جیت چکا ہے۔ ناروے ...اور یونان کو بھی۔ اٹلی کی شرکت نے جنگ ...کے میدان کو یونان افریقہ اور عدن تک ...بڑھا دیا ہے۔ بلقان کی ریاستیں پیچھے بعد ...دیگرے تحدی طاقتوں کے جال میں پھنس رہی ہیں۔ سیام میں جاپان کا بڑھتا ہُوا رسوخ سنگاپور اور برما کے لئے خطرہ سے کم نہیں۔ جو کہ فوجی نقطہ نگاہ سے ہندوستان کی مشرقی حدود ہیں۔ اگر حالات کا صحیح جائزہ لیا جائے۔ تو کافی حد تک کہا جا سکتا ہے۔ کہ محوری طاقتیں ہندوستان کے مغربی اور مشرقی دروازے کھٹکھٹا رہی ہیں۔

ہندوستان کا ڈیفنس

ہندوستان کے ڈیفنس کا مسئلہ ہندوستان کی حکومت اور عوام سے مل کر حل کرنا ہے۔ اور موجودہ حالات میں ہندوستان کے عوام برٹش گورنمنٹ کی مدد کے بغیر اسے حل نہیں کر سکتے۔ ٹھیک اسی طرح برٹش گورنمنٹ کے لئے اگر ناممکن نہیں۔ تو انتہائی مشکل ضرور ہے۔ کہ وہ ہندوستانی عوام کے رضاکارانہ تعاون کے بغیر اس مسئلہ کو حل کرے۔ نکتہ چین اصحاب کی نکتہ چینی کا سامنا کرتے ہوئے میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ ہندوستان کی مکمل تیاری فوراً نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ برٹش گورنمنٹ کی امداد اور تعاون کے بغیر اپنے ملک کی حفاظت کر سکے۔ لیکن یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔ اور محض ایک شتر مرغ کا ناچ ناچنے سے اچانک ہی معدوم نہیں ہو سکتی۔ جو شخص اس سے چشم پوشی کرتا ہے۔ میں کہوں گا۔ کہ اس نے اپنی عقل و بینائی سے کام لینا چھوڑ دیا ہے۔ اگرچہ دیر بعد۔ تاہم حکومت ہند اور برٹش گورنمنٹ یہ محسوس کر رہی ہیں۔ کہ ڈیفنس کے معاملہ میں ہندوستان کو اس حد تک اختیار دینا ضروری ہے۔ جس سے کہ وہ اپنی آپ حفاظت کر سکے۔ وائسرائے نے بھی ۲۰ - نومبر کی تقریر میں اس حقیقت کا اعتراف کیا تھا۔ ایک محکوم، غیر منظم ہندوستان کو دیکھ کر ہر ایک جارحانہ حملے کرنے والی قوم کا جی للچا سکتا ہے۔ لیکن ایک خود مختار ہندوستان جس کے پاس ڈیفنس کا کافی سامان ہوگا، برطانوی کامن ویلتھ کے لئے طاقت کا مینار ثابت ہوگا۔ اور امن عالمگیر کو برقرار رکھنے اور بحال کرنے والا ایک زبردست عنصر بنے گا۔ ہندوستان قدرتی ذرائع کی کان ہے۔ جنہیں دریافت کرنا، ترقی دینا اور استعمال کرنا ابھی باقی ہے۔ اور اگر یہ اہم کام عمدہ ترین طریقہ سے عرصۂ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے خیال سے کیا جانا مقصود ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا ہندوستانی عوام کے رضاکارانہ تعاون کے بغیر اطمینان بخش نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں؟ وائسرائے نے اپنی متذکرہ صدارتی تقریر میں ہندوستان کے تمام باشندوں سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ اس نازک موقعہ پر ہندوستان اور سلطنت کے کاز کی مدد کریں۔ یہ سمجھنا مشکل نہیں۔ کہ سلطنت برطانیہ [illegible] جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے کتنی بے تاب ہے۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کے دلوں میں اس بارے میں شبہ ہے۔ کہ یہ جنگ ہندوستان کے کاز کو کس طرح فائدہ پہنچائے گی۔ مثال کے طور پر انڈین نیشنل کانگریس نے یہ سوال اُٹھایا تھا۔ لیکن برٹش گورنمنٹ کا جواب اسے مطمئن نہ کر سکا۔ عام طور پر ہندوستان کے قوم پرست حلقے گورنمنٹ کے وعدوں اور اعلانات سے مطمئن نہیں ہوئے۔ وائسرائے کی اپیل میں ہندوستانی کاز کے تذکرہ کا مطلب سمجھنے کے لئے ان کوششوں کو یاد رکھنا بھی ضروری ہے۔ جو جنگ چھڑنے کے بعد وائسرائے ہندوستانی رائے عامہ کو رام کرنے کی غرض سے کرتے رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

آریہ سماجیں نوٹ کر لیں!

جہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس رسید نمبر ۳۱۵۱ سے نمبر ۳۲۰۰ تک تھی۔ اس میں سے نمبر ۳۱۵۱ سے نمبر ۳۱۹۵ تک رسیدیں استعمال ہو چکی ہیں۔ صرف پانچ رسیدیں استعمال ہونی باقی تھیں۔ یہ رسید بک ان سے کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی کو ملے۔ تو وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے پتہ پر دفتر میں بھیجنے کی کرپا کرے۔ آریہ سماجوں تھا آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ رسید نمبر ۳۱۹۶ سے نمبر ۳۲۰۰ تک کسی کو دھن نہ دیویں۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

قائم شدہ سنہ ۱۹۰۵ء

سردیوں میں استعمال کے قابل چند منتخب اکسیریں

ٹیلیفون نمبر ۲۷۷

شٹ گن سدّ مکردھوج (رجسٹرڈ)

عام سدّ مکردھوج سے چھ گنا مؤثر

ہر قسم کی دماغی اعصابی اور قوتِ باہ کی کمزوری کو دُور کر کے دِل کو فرحت۔ دماغ کو تر و تازگی۔ طبیعت میں سرور۔ جسم میں چستی اور چہرہ پر جلال بخشتا ہے۔ قیمت فی ماشہ ۳ (خوراک) سات روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

شکتی پاک (رجسٹرڈ)

بوجہ بے اعتدالی عالم شباب میں ہی جو لوگ اپنی طاقت اور قوتِ حیات کو تباہ کر بیٹھے ہیں۔ ان کے لئے یہ اعلیٰ درجہ کی واجی کرن۔ دھاتو پشٹی۔ کارک (مقوی باہ) دیریہ کو گاڑھا کرنے والی) ممسک دوائی ہے۔ قیمت دس تولہ یعنی یوم کے واسطے اڑھائی روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

سُورن مکردھوج وٹی

یہ گولیاں شٹ گن سدھ مکردھوج۔ کشتہ سونا۔ کستوری۔ عنبر۔ موتی وغیرہ بیش قیمت اجزا کا مرکب ہیں۔ ان کا استعمال اعضائے رئیسہ (دِل و دماغ۔ جگر۔ معدہ۔ مثانہ وغیرہ) کو طاقت دیتا ہے۔ ویریہ اور قوتِ مردمی کو بڑھاتا ہے۔ قیمت ۸ گولی دو روپے علاوہ محصولڈاک۔ فہرست اُردو ہاں مفت طلب کریں

ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار۔ لاہور

آریہ سماج داجل کے سماچار

سالانہ انتخاب - شری مکھی نارائن جی ڈبلدار پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی داجل پردھان - شری پُکھر داس جی اُپ پردھان - سیٹھ بہاری لال جی منتری - شری ماسٹر گردھاری لال جی اُپ منتری - شری لالہ گوپی رام جی خزانچی - شری سیٹھ ٹھاکر داس جی میونسپل کمشنر اکاؤنٹنٹ - مہاشہ چاندن رام جی پستکادھیکش ۔

آریہ نوبوک سبھا کا چناؤ - سیٹھ تارا چند جی پردھان - شری مکھی بلدیو جی اُپ پردھان - سیٹھ دھرم چند جی منتری - بھگت ٹیک چند جی اُپ منتری - سیٹھ دوبا ساگر جی خزانچی - مہاشہ رام چند جی پستکادھیکش -

ہر دو سماجوں کے ساپتاہک ست سنگ ل میں نیم پُوروک ہون ہوا مضاجین کتھا تھا کیرتن ہوتے ہیں - حاضری کافی ہوتی ہے - ضلع بھر میں یہ پہلی سماج ہے - کہ جس کے ساپتاہک ست سنگوں میں بڑی رونق ہوتی ہے - دینک ست سنگ بھی نیم پُوروک ہوتا ہے - علاوہ اس کے داجل سماج دیہات پرچار میں ضلع بھر کی سماجوں سے وششیش بھاگ لے رہی ہے - اس کا سُپھل پرنام یہ ہوا ہے - کہ داجل کے اِردگرد چھوٹی بستیاں ہیں - اُن میں ایک دو بستیوں کو چھوڑ کر شیش سب میں سماجیں قایم ہو گئی ہیں - اب ان سب کو اپنے اپنے مندر بنانے کی پڑ رہی ہے - اس پرتیوگتا میں منڈی سماج ان سب سماجوں سے بازی لے گئی ہے - اس سماج نے اپنے مندر کے لئے اس وقت مبلغ تیرہ سو روپے اکٹھے کر لئے ہیں - عنقریب کوہ سلیمان کے دامن میں لنڈی سیدان مندر سماج کے اوپر اوم کی پتاکا ہراتی نظر آئے گی ۔ (چاندن رام)

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا جلسہ

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - جس میں شری سوامی گنگاگری جی مہاراج نے اپنے منوہر اُپدیشوں سے جنڈیالہ نواسیوں کو ترپت کیا - ۱۷/۱۱ کو شری منوہر لال جی آنند سناتک گوروکل کانگڑی جو کہ جاپان سے انڈسٹریل کا کام سیکھ کر آئے ہیں - جنہوں نے کوٹ ادو میں انڈسٹریل کالج کھولا ہے - اُنہوں نے دو دن جاپان کا بہت سا سامان لوگوں کو بنا کر دکھایا ۔

(مہر چند منتری)

آریہ سماج سالوں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سالوں ضلع کرنال کا سالانہ جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-دسمبر کو ہونا قرار پایا ہے (منگل سنگھ)

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج جام پور کی اردھ شتابدی

آریہ سماج جام پور سنہ ۱۸۹۱ء میں قائم ہوا تھا - اسی حساب سے اُسے سنہ ۱۹۴۱ء میں کام کرتے پچاس سال ہو جائیں گے - آریہ سماج جام پور نے نشچے کیا ہے - کہ اگلا جلسہ اردھ شتابدی مہوتسو کے سوروپ میں منایا جاوے - چنانچہ یکم اپریل تا ۵ - اپریل سنہ ۱۹۴۱ء تاریخیں مقرر ہو چکی ہیں - باہر رہنے والے جام پور نواسی سجن اپنی رخصت وغیرہ کا ابھی سے انتظام کر لیویں ۔ (دگ نیش دت آریہ سیوک جام پور)

ویدپرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخاں

(۱) ماہ اسوج میں گیارہ جگہوں میں پرچار ہوا - بنیرو - گوبے واہ - جھوک اُترا - کوٹ جانوں - جام پور - کوٹلہ مغلاں - شنکر پورہ - چھبد پور - کوٹ چھٹا - چوٹی زیریں -

(۲) ۳۴ لیکچر ہوئے -

(۳) تین سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے ۔ ایک نام کرن - ایک یگیوپویت - ایک مرتک -

(۴) ایک پتت ہونے والے ہندو کو بچا لیا گیا ۔

(۵) فاضل پور میں آریہ سماج کے لئے میدان تیار ہو رہا ہے -

(۶) تین مناظرے ہوئے ۔ گوبے واہ ایک مولوی سے - ایک پر الکھ سے کوٹ چھٹہ میں رادھا سوامیوں سے

(۷) کمی ایک ودھوائوں کو سہایتا دی گئی -

"تمباکو ورودھی سپتاہ"

بھارت وشیشیم آریہ کمار پریشد دہلی نے فیصلہ کیا ہے - کہ تمباکو ورودھی ہفتہ ۱۵-دسمبر سے ۲۲-دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء تک تمام ہندوستان میں منایا جائے - اس ہفتہ میں تمباکو پینے کے خلاف بڑے زور شور سے پرچار کیا جاوے گا - اس سمبندھ میں ٹریکٹ - ہینڈبل - مولو کارٹون وغیرہ پریشد کاریالیہ سے بہت جلد ہی پرکاشت کیا جاوے گا - مزید حالات جاننے کے لئے پردھان منتری پریشد دیوان ہال دہلی سے خط و کتابت کریں ۔ (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کا ہفتہ واری ست سنگ آج پراتہ کال آرمبھ ہوا - پرہون یگیہ کیا گیا - پشچات پنڈت دولت رام جی شاستری نے سندھیا پر اپدیش کیا - تت پشچات آچاریہ نریندر دیو جی نے سندھیا کرنے کی ودھی پر نہایت سندر ویاکھیان دیا - تدنتر منتری جی نے آریہ سماج انارکلی وارلنگ اُتسو کی تھا انہ شوچنا آدی چیتاونی دی - تتھا نمن پرستاو جنتا کے سامنے رکھے ۔

(۱) آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں کو مہامنا پنڈت مالویہ جی کو تتھا راجہ نریندر ناتھ جی کو نورپور ضلع کانگڑہ میں سمیلن پر - وہاں کی سورن جاتیوں کو دلت جاتیوں کے پانی کا کشٹ نوارن کرنے پر اور دلت جاتیوں کو اُن کا کشٹ دُور ہو جانے پر ودھائی دیتا ہے - تتھا پرتیک سمبندھت ویکتی اور کُل کی دُور درشتا کی پرشنسا کرتا ہے ۔

(۲) آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر ریزرو بنک آف انڈیا کی بڑی نندا کرتا ہے - کہ اس نے ایک روپے کے نوٹ پر جہاں بہت سی پرانتیہ بھاشاؤں کو استھان دیا ہے - وہاں ہندی بھاشا کو استھان نہ دے کر ہندو جنتا کے ہردیوں کو ٹھیس پہنچائی ہے - اس انیائے کا گھور ورودھ کرتے ہوئے یہ سماج ریزرو بنک کے ہندو ڈائریکٹروں سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ اگلے نوٹوں میں وہ ہندی کو استھان دلوانے کا پورا پریتن کریں ۔

(۳) آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر رنگون سنٹرل مسلم سینسر کی اندھیر گردی پر گھرنا کے بھاؤ پرکٹ کئے بنا نہیں رہ سکتا - جس کا ایک نمونہ "پرکاش" ساپتاہک لاہور کا وی - پی

"Returned by the Censor to the Sender" تک

لکھ کر واپس بھیجنا ہے - یہ سماج کیندری سرکار کا دھیان اس اندھیر گردی کی طرف دلاتا ہے - اور پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ اس پرکار کا انیائے نہ ہونے دے ۔

پرستاووں پر سمت لیا گیا - اور تینوں پرستاو سروسمتی سے پاس ہوئے - تدوپرانت پشچات سوامی وشوانند جی نے دس منٹ میں گئودھن کے بہتی دن بھارت سے لپت ہو جانے کی اور جنتا کا دھیان دلایا - منتری جی نے اُنہیں اشواسن دلایا - کہ آریہ سماج لارنس روڈ شیگھر ہی اس دِشا پر دھیان دے گا - اور اس کے پرچار کے لئے

ہر سک پریتن کرے گا - شانتی پاٹھ کے بعد ست سنگ سماپت ہوا ۔ (واسدیو ایم - اے منتری)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

(۱) ۱۰/۱۱/۴۰ کے ست سنگ کے بعد آریہ سماج لدھیانہ کی جنرل سبھا کا اجلاس ہوا - جس میں مندرجہ ذیل کاریہ کرتا برائے انترنگ سبھا چُنے گئے ۔

پردھان :- ڈاکٹر بندرابن جی - اُپ پردھان لالہ نتھو رام جی ڈھیرہ بی - اے - ایل - ایل - بی و لالہ بابو رام جی گپتا - منتری لالہ شانتی سوروپ جی بھنیکر - اُپ منتری لالہ سری رام جی گوپال جی ایس - سی - بی - ٹی - سہائیک منتری ماسٹر مہر چند داس جی و پنڈت برہم دیو جی - نریکشک رائے کندن لال - خزانچی پنڈت وشنو داس جی سناتک سہائیک خزانچی مہاشہ سوم راج جی سراف - لائبریرین پنڈت گنیش پال جی بی - اے - بی ٹی سہائیک لائبریرین پنڈت ہردیال جی شاستری ممبران انترنگ سبھا - شری پرنسپل رام لال جی بی - اے - رائے صاحب لالہ شو پرشاد جی - لالہ دلیپ چند جی بی - اے - بی - ٹی - لالہ بھگوان جی نیر و لالہ منگل سین جی ۔

۱/۱۱/۴۰ کو مہرشی دیانند نروان اُتسو سماج مندر میں بڑے سمارودہ کے ساتھ منایا گیا - جس میں اتی اُتم نظموں و بھجنوں کے علاوہ پروفیسر گیان چند جی ایم - اے وائس پرنسپل ڈی - اے - وی کالج جالندھر کا برہمچاری وِیاکھیان مہرشی سوامی دیانند کے جیون چرتر پر ہوا - رات کو سماج مندر میں روشنی کی گئی ۔

(۳) شوک پرستاو - آریہ سماج لدھیانہ نے اپنے ۱۱/۴۰ کے ساپتاہک ست سنگ میں نمن شوک پرستاو پاس کیا :-

آریہ سماج لدھیانہ نے اپنے ۱۱/۴۰ کے ساپتاہک ست سنگ میں نمن شوک پرستاو پاس کیا -

آریہ سماج لدھیانہ کا مورخہ ۱۱/۴۰ کا ساپتاہک ست سنگ شریمان پروفیسر بالکرشن جی پی ایچ - ڈی پرنسپل کمالیہ کالج و شری مان بابو گوری شنکر جی دینا نگر نواسی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے - اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ سورگباشیوں کی آتماؤں کو سدگتی پردان کریں - اور اُن کے پریواروں کو شانتی بخشیں ۔

۱۳/۱۱ و ۱۴/۱۱ کو ہر دو دن رات کے ۸ بجے سے ۹½ بجے تک آریہ سماج مندر میں یوگ منڈل کا تی ستسنگ ایک اور یوگ ودیا کے ماہر تھا یوگ پرچارک کے ایڈیٹر شریمان سوامی ادھیانند جی سرسوتی کے یوگ سادھن پر منوہر ویاکھیان ہوئے رہتی ہیں آپ نے دستار پوروک بتایا کہ یوگ سادھن ہر ایک کیلئے اپدائک

ایک قوم نہ بن سکی۔ اگر مذہب ایک ہو
ضروری نہیں۔ کہ قوم بھی ایک ہی ہو۔ یوروپ
مذہب عیسائیت ہے۔ لیکن قومیں وہاں کتنی
ہیں۔ جب تک ہندوستان میں ایک بھی
پرست جو ہندوستان کی پوجا کرتا ہے۔
ہندوستان کی ٹپیہ بھومی کو اپنی ماتری بھومی
سمجھتا ہے زندہ ہے۔ اس وقت تک یہاں
پاکستان نہیں بن سکتا ہے۔ (چیرز)

ہندوستان کی قومیت کی راہ میں کوئی
رکاوٹ روڑا نہیں اٹکا سکتی۔ کیونکہ اس ملک
کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے سیاسی اور
اقتصادی مفاد آپس میں وابستہ ہیں۔ میں
اس پلیٹ فارم سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ
جب تک مہاتما گاندھی جیسی شخصیتیں موجود ہیں
اس وقت تک ہندوستان والوں کو کوئی خطرہ
نہیں۔

مسٹر جلال الدین عنبر ممبر پنجاب اسمبلی

میں آل انڈیا کریسنٹ کانفرنس کے یہ دھان کی
اور اپنی جماعت کے دیگر سرکردہ لیڈروں کے
خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہہ رہا ہوں۔ کہ
ہندوستان کے عیسائی نہ کسی پاکستان اور
نہ کسی ہلیدستان کے حق میں ہیں۔ بلکہ وہ "افغانستان"
کے حق میں ہیں۔ تب بھی کہوں گا۔ کہ صرف
ہندوستان کہنے سے ہی کام چلے گا۔ اور کسی
"ستان" سے کام نہیں بنے گا۔ آپ نے
حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ اخلاقی طور پر سکیم
کی حمایت نہ کرے۔ اور حاضرین کو مشورہ دیا
کہ اسے نکردہ مضمون سمجھ کر پھینک دیں۔
آپ نے مشترکہ طریق انتخاب کی حمایت کی اور
کہا کہ اس کے لئے ہم بڑی سے بڑی قربانی کرنے
کو تیار ہیں۔ مسلمانوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ اکثریت
کا اعتقاد حاصل کریں۔ اور اس سے یگانگت
پیدا کرتے ہوئے یک جہتی کی طرف مائل ہوں۔

پروفیسر عبد المجید خاں

پروفیسر عبد المجید خاں نے کہا۔ کہ پاکستان
کی سکیم دراصل ایک سیاسی stunt
ہے۔ اور مسٹر جناح و ان کے ساتھی ایک
سازش کر رہے ہیں۔ تاکہ ہندوستان میں کبھی
متحدہ قومیت پیدا ہی نہ ہو سکے۔ میں پاکستان
کی سکیم کا مقصد یہ سمجھتا ہوں۔ کہ مسٹر جناح اور
ان کے ساتھی ایک چال کھیل رہے ہیں۔ کہ جب
کبھی سمجھوتہ کی بات چیت ہو۔ تو وہ صاف کہہ
دیں۔ کہ ہم اس سکیم کو صرف اسی صورت میں
ترک کر سکتے ہیں۔ اگر ہمیں صوبجات میں ۲۴
فیصدی آبادی رکھتے ہوئے بھی پچاس فیصدی
...نشستیں اور نیابت دی جائے۔ مسٹر جناح دل

انٹی پاکستان کانفرنس کی کارروائی بقیہ صفحہ ۱

ہیں یہ ضرور محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کے مطالبات
پورے نہیں ہوں گے۔ لیکن وہ روڑا ضرور اٹکانا
چاہتے ہیں۔ پاکستانی مطالبہ غیر اسلامی۔ دیانت
دار۔ غیر اقتصادی۔ غیر شہری اور غیر سیاسی ہے۔
میں پکا کانگریسی اور مہاتما گاندھی کا معتقد ہوتے
ہوئے تمام مذاہب کی یکساں عزت کرتا ہوں۔
مسٹر جناح نہیں چاہتے کہ ہندوستان کبھی بھی آزاد
ہو۔ یا ایک قوم کی حیثیت سے متحد ہو۔ صحیح الخیال
اور قرآن پاک کی تعلیم پر اعتقاد رکھتے ہوئے
مسلمان کبھی پاکستان کے حق میں نہیں ہو سکتے۔
اور اگر اس چیز کی مخالفت کے لئے کوئی قربانی
خواہ وہ کتنی ہی کیوں نہ ہو کرنی پڑے اس سے
کبھی دریغ نہ کریں گے۔

مہاشہ کرشن جی نے اس موقعہ پر ریزولیوشن
کے باقی جزو پڑھ کر سنائے۔

شری سوامی گنگیشور انند جی

شری سوامی گنگیشور انند جی مہاراج نے فرمایا۔
کہ ہمیں اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ بھارت
درش ایک ہی رہے۔ اور پاکستان کی سکیم کو ٹھکرا
کر رکھ دینا چاہیئے۔ اس ملک کی یک جہتی کو
قائم رکھنے کے لئے ہمیں ہر قسم کی قربانی کیلئے
تیار رہنا چاہیئے۔

دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ

دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ جی نے فرمایا۔
کہ ہم تو مکمل "آزادی" مانگتے ہیں۔ لیکن وہ یہ کہتے
ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ کی وزارت بھی منتخب
شدہ نمائندوں کے سامنے جواب دہ نہ ہو۔ بلکہ
وائسرائے کے سامنے۔ سر ہیوٹیل بور کی ایک
تقریر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ انہوں
نے کہا تھا۔ کہ ہم نے کمیونل ایوارڈ اس لئے دیا
تھا۔ کہ ہندوستان میں اتفاق ہو جائے۔ اور ہمیشہ
کے لئے جھگڑے ختم ہو جائیں۔ انہیں یہ خیال نہ
آیا۔ کہ اس سے اتفاق ہوگا یا نفاق کی جڑیں مضبوط
ہو جائیں گی۔ جب تک اس ملک کے باشندے فرقہ وارانہ
لائینوں پر اپنے مطالبات پیش کرتے رہیں گے۔ اس
وقت تک اس ملک میں نہ تو قومیت قائم ہو گی
اور نہ اسے آزادی ہی ملے گی۔ ہمیں یہ کوشش کرنی
چاہیئے۔ کہ آئیندہ کانسٹی ٹیوشن میں ہر شخص اور
ہر قوم کو اس کا پورا پورا حق حاصل ہو۔
ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

مہاشہ کرشن جی نے وضاحت کیا۔ کہ جو ریزولیوشن
اس وقت آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ کیا وہ منظور
ہے۔ اس پر حاضرین نے ہاتھ کھڑے کئے۔ اور
مہاشہ جی نے اعلان کیا۔ کہ ریزولیوشن منظور ہوا۔

کنور سکھ لال

کنور سکھ لال نے کہا۔ کہ میں پاکستان کو
محض شیخ چلیوں کا پلاؤ سمجھتا ہوں۔ جو کبھی پکیگا
ہی نہیں۔ لیکن مہاتما گاندھی جی کے اس مضمون
سے خدشہ پیدا ہو گیا۔ جس میں انہوں نے مسٹر
جناح کے متعلق لکھا۔ کہ وہ پچانے رفیق ہیں۔
اور کہ مسلم لیگ کے ساتھ مسلمانوں کی اکثریت
ہے۔

گیانی کرتار سنگھ

عرصہ ایک سال کا ہوا جب کہ مسٹر جناح نے
پاکستان کی مانگ پیش کی۔ لیکن یہ ماتما ہی کو معلوم
ہے۔ کہ اس کا حشر کیا ہوگا۔ اس سکیم کو عملی جامہ
پہنانے کے لئے اس وقت مسلم لیگ اور دیگر
مسلم انجمنیں بڑے زور سے ظاہرا اور خفیہ طور پر
کام کر رہی ہیں۔ اور مسلمانوں میں یہ خیال ہے۔
کہ وقت آنے پر حیدر آباد کے نواب صاحب کو
بادشاہ بنایا جائے گا۔ کانگریس مسلمانوں کی ہر
مانگ کے سامنے جھک رہی ہے۔ کانگریس والے
مدراس اور یو۔ پی میں بیٹھے یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اس
سکیم کا پنجاب۔ کشمیر۔ سرحد اور سندھ پر کیا اثر
پڑتا ہے۔ پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کو
منظم طور پر جتھے بندی کر کے اس سکیم کو نیل
کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

ماسٹر تارا سنگھ

ماسٹر جی نے کہا۔ کہ پاکستان کے خطرہ کو
نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ ہم نے پنجاب کے

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

جاتی کا پریوار

اپنے بچوں کو تو ہر کوئی پیار کرتا ہے لیکن سچی پرشش مانا پتا وہیں بچوں کو بھی اپنی دیا کا
پاتر سمجھتے ہیں اور اپنے بچوں کا پالن پوشن کرتے سمیہ ان انارتھوں کا بھی خیال رکھتے
ہیں جو سنسار میں اور کوئی آشرا نہ رکھتے ہوئے کیول جاتی کے دان پر گذارہ کرتے ہیں۔ اسلئے

دان دیتے وقت

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ کو یاد رکھیں اسمیں دو سو کے قریب اناتھ بچے لڑکے و لڑکیاں
پرورش پا رہے ہیں اس کا انتظام ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے اس کے انتظام میں بڑے
بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔
نقدی۔ کپڑا۔ برتن۔ آٹا۔ چاول۔ دال۔ گھی۔ لکڑی۔ تیل جو بھی دے سکیں دیں۔
اور پنیہ کے بھاگی بنیں۔ وشواس رکھیں آپ کا دان ٹھیک طور پر ہی استعمال ہوگا۔

رپورٹ سالانہ مفت طلب کریں۔

ہیرا نند شرما (منیجر اتر دھارا) آنریری سیکریٹری

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ۔ راوی روڈ۔ لاہور

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

بال جیون گھٹی اصلی میٹھی رجسٹرڈ

پلانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے
اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاوینگے
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نکلی گھٹیوں سے بچیں۔
قیمت فی شیشی ۵ درجن ۱۲ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگوا کر
مفت لو۔ دس معزز نام پتے بھیجیے پر روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے
المشتہر منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ یو۔ پی

آریہ ویدک سمیلن کی کارروائی

(بقیہ صفحہ ۱۰)

آج کل ہندوستان میں عدم تشدد کے فلسفہ کا چرچا ہے۔ جہاں تک Offensive کا تعلق ہے۔ ہم اس اصول پر پورے طور پر کاربند ہیں۔ آریہ سبھیتا ہمیں یہ سکھاتی ہے۔ لیکن جہاں تک Defensive کا تعلق ہے۔ ہم اس اصول کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ اگر کوئی یہ کہے کہ جب کوئی شخص تمہاری ماں بہن کی عزت پر حملہ کرے۔ تو تم خاموش رہو۔ تو میں اسے کبھی نہ مانونگا۔ ایک تو کیا اگر کروڑ گاندھی اور جواہر لال بھی یہ کہیں۔ تو میں ڈنکے کی چوٹ سے اس کو ماننے سے انکار کر دوں گا۔ آریہ سبھیتا Voilence اور non-Voilence دونو کی اجازت دیتی ہے۔ آریہ سماج کے شہید اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ انہوں نے دھرم پرچار کے معاملہ میں کسی پر سختی نہیں کی۔ بلکہ دوسروں کے تشدد کا شکار ہو گئے۔ ہر آریہ نوجوان میں یہ سپرٹ پیدا ہو جانی چاہیئے۔

شری نیتی پال اور شری سکھ لال جی کی تقاریر کے بعد راتگورد دھریندر شاستری نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بعض لوگوں نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے۔ کہ نو ویدک پریشد آریہ سماج کے راستہ میں رکاوٹ ثابت ہوگا۔ آپ نے آریہ سماجیوں سے کہا۔ کہ وہ اس قسم کے خدشات کو اپنے دل میں جگہ نہ دیں۔ نو ویدک سماج دراصل آریہ سماج کی پونجی ہے۔ اس میں کام کرنے والے نوجوان کل آریہ سماج کے لیڈر ہوں گے۔

پرنسپل رام داس نے بھی اپنی تقریر میں راج گورو دھریندر شاستری کے خیالات کی تائید کی۔ اس کے بعد ریزولیوشن پاس ہوا۔

لالہ دیوی چند جی

پردھان دیانند سالویشن مشن نے اپنی اختتامی تقریر میں اظہار پسندیدگی کیا۔ اور فرمایا۔ کہ آریہ نو ویدک پریشد نے جو پروگرام آریہ جاتی کے سامنے رکھا ہے۔ اس سے آریہ جاتی کا کلیان ہوگا۔ نو ویدک سماج آریہ سماج کی ایک بھاری ضرورت کو پورا کرے گا۔ اس کی بدولت نو ویدک آریہ سماج کے ممبر بن داخل ہوں گے۔ پردھان جی کی تقریر کے بعد کارروائی ختم ہوئی۔

آریہ بھاشا سمیلن کی کارروائی

بقیہ صفحہ ۹

کیا۔ جیسے کہ گورنمنٹ کو ڈاکخانوں میں ہندی پڑھے لکھے بابوؤں کا انتظام کرنا پڑا۔ کرنسی پر بھی ہندی زبان لکھی گئی ہے۔ لیکن ہندوستان کی حالت مختلف ہے۔ یہاں کے اٹھائیس کروڑ ہندوؤں کی ماتری بھاشا نوٹوں پر ہے۔ اور نہ ہی ریل کے ٹکٹوں پر۔

لالہ برج لال انسپکٹر

لالہ برج لال جی انسپکٹر آریہ سکولز نے دوسرا ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ یہ سمیلن آریہ اور ہندو سکولوں سے پر اصرار کرتا ہے۔ کہ سکولوں میں ہندی زبان کو لازمی قرار دیا جائے۔ اور انگریزی چھوڑ کر باقی مضامین پہلی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک ہندی میں پڑھائے جائیں۔ اور سکولوں میں پڑھانے والے ماسٹروں کے لئے ہندی زبان کا سیکھنا لازمی قرار دیا جائے۔ سکولوں۔ کالجوں۔ مکانوں اور دکانوں کے سائن بورڈ ہندی میں لکھائے جائیں۔ اشتہار۔ دفتری کاروبار اور خط و کتابت ہندی میں کی جائے۔

ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے لالہ برج لال نے اس بات پر زور دیا۔ کہ اگر اس پر سنا د پر زور دیا جائے تو ہندی بھاشا کی اُنتی یقینی ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں آریہ سکولوں کے اعداد و شمار پیش کئے۔ اور بتایا۔ کہ کوشش سے اچھا نتیجہ نکل رہا ہے۔ اگر ہم تہیہ کر لیں۔ تو ہندی بھاشا جیوت رہ سکتی ہے۔ لالہ برج لال کے بعد لالہ مولراج نے ریزولیوشن کی حمایت میں تقریر کی اور کہا۔ کہ ہر آریہ ہندو کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو ہندی پڑھنے کی ترغیب دے۔

گورنمنٹ سے مطالبہ

پنڈت رام گوپال شاستری نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا:-

یہ سمیلن پنجاب گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ سرکاری سکولوں اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں ہندی پڑھنے والے طلباء کے لئے انتظام کیا جائے۔ ان کے لئے ہندی پڑھانے والے ٹیچر مقرر کئے جائیں۔ کیونکہ ٹیچر نہ ہونے کی وجہ سے ہندی کی حوصلہ شکنی ہو رہی ہے۔ آخر میں پنجاب گورنمنٹ سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ سرکار جموں و کشمیر کی پیروی کرے۔ اور اس کی طرح ہندی اور اُردو دونو کو لازمی قرار دے۔ نیز تعلیم بالغان کے سلسلہ میں بھی ہندی کا انتظام کیا جائے۔

پنڈت جی نے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہماری یونینسٹ گورنمنٹ ہندی بھاشا کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ وہ اُردو کو رائج کرنے کے لئے طرح طرح کی سکیمیں سوچ رہی ہے۔ اور نئے پرائمری ایجوکیشن بل میں بھی یہی جذبہ کام کر رہا ہے۔ اگر ہم نے اس کی روک تھام نہ کی۔ تو ہماری سبھیتا ختم ہو جائے گی۔ چند سال کے بعد ہماری مائیں اور بہنیں گیتا۔ رامائن پڑھنے کی بجائے فردوسی کے قصے پڑھنے لگ جائیں گی۔ چوتھے ریزولیوشن کے ذریعہ آریہ ہندوؤں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں زبان کے خانہ میں ہندی لکھائیں۔ تمام ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔

اخبارات سے اپیل

پانچویں ریزولیوشن میں لاہور کے ہندو اخبارات سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ اپنی زبان میں فارسی عربی کے الفاظ کو داخل نہ ہونے دیں۔ اور آئندہ مردم شماری تک ایک ایک صفحہ ہندی کا دیا کریں۔

اینٹی پاکستان کانفرنس کی کارروائی

بقیہ صفحہ ۱۳

مختلف دیہات میں کانفرنسیں کر کے سکھوں میں اس پاکستان کے خلاف زبردست پرچار کیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کی پُشت پر بڑی بھاری طاقت ہے۔ وزیر ہند کے بیان سے مجھے شبہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس سکیم پر غور کرنے کیلئے تیار نہیں۔ میں انہیں اور مسٹر جناح کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ سکھ قوم نے جنم ہی پاکستان کو مٹانے کے لئے لیا ہوا ہے۔ آپ کے سامنے بھاری خطرہ ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ کو تیار ہو جانا چاہیئے۔ پنجاب کے ہندوؤں نے یہ پہلی کانفرنس کی ہے۔ حالانکہ ہم ایک سال سے یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

اس وقت تقریباً گیارہ بجے تھے۔ اس لئے چیئرمین استقبالیہ کمیٹی نے پروگرام کو ختم کرتے ہوئے شری جیت سنگھ کا شکریہ ادا کیا۔۔۔

جلسہ پر چندہ

جلسہ پر کل اٹھارہ ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔ کچھ بڑی بڑی رقوم یہ ہیں:-

پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا	۱۷۸۵ روپے
مہاشہ کرشن	۱۰۰۰ "
پنڈت ٹھاکر دت ملتانی	۵۵۰ "
دیوان بہادر بدری داس	۳۲۵ "
میسرز کرپا رام برادرس	۲۵۰ "
لالہ روشن لال آف ہیلپورس لمیٹڈ	۲۵۰ "
ڈاکٹر متھرا داس	۲۰۰ "
پنڈت ہیرا نند	۱۰۱ "
کرنل ڈی۔ ایچ رائے	۱۰۰ "
راجہ نریندر ناتھ	۱۰۰ "

"پرکاش" کے گراہک بن کر آریہ سماج کا پرچار بڑھائیں

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ولسٹن (Weston) کسی سونے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجئے۔ وہ ایک گھنٹہ کے لئے گہری نیند سو جائے گا۔ اور ہلانے جلانے سے بھی نہیں جاگیگا۔ قیمت صرف دو روپے ۸ر (۸/۲) محصولڈاک ۸ر

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو تو ریکشن (Raction) سونگھائیے۔ قیمت صرف دو روپے کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں مل سکتا۔ گارنٹی کی جاتی ہے۔ کہ ولسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں۔

ایسٹرن آرٹس اکاڈیمی نمبر ۲۵ P.W.L ۔ دہلی

چندر اودے مکر دھوج

یہ طاقت کی دوا تین سے چھ ماہ استعمال کریں۔ تو بوڑھے کو بھی جوان کرتی ہے۔ پیڑا تپن کرنے کی شکتی دیتی ہے۔ اس کے علاوہ جاڑوں میں نیا خون اُتپن کرتی ہے۔ سردی۔ کھانسی۔ نمونیہ۔ نامردی۔ گنٹھیا۔ ہاتھ پیر کے درد وغیرہ کو دور کر کے جسم کو لال سُرخ بناتی ہے۔ ایک ماہ کا دام چھ روپے۔ پندرہ دن کا تین روپے آٹھ آنے۔ سات دن کا دو روپے ہر (۲)

ناری کلیان

اس دوا کے بیرونی استعمال سے بوڑھی استریاں بھی نوجوان بن جاتی ہیں۔ دوا کچھ ہی منٹوں میں اپنا پورا اثر دکھاتی ہے۔ لاجواب آزمائی ہوئی چیز ہے۔ دام آٹھ دن کا دو روپیہ (۲ر)

کویراج ودیا دھر بھشگاچاریہ۔ بیڈن روڈ۔ گلی نمبر ۹۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(سواستھ رکھشا)

داتن کے فوائد

(لیکھک:- کوبراج کرم چند وئید واچسپتی- ریسرچ سکالر بھشگاچاریہ لاہور)

مختلف چیزوں کی داتن کی جاتی ... ہیں ... سے زیادہ تر کیکر- پھلاہی ... بکھین ... مشہور ہیں- داتن اس چیز کی ہونی ... کی کوچی دبرش) بن سکے- اور ... اس قدر چبانا چاہیئے- کہ خوب ملائم کوچی ...

آیوروید نے فرمایا ہے- کہ آک- بڑ (برگد) ... کر بجا- ارجن (کہو) وغیرہ کی داتن تلخ ... چاب ہو کر کرنی چاہیئے- داتن میٹھی ... کا مہو تو دکلی (مولسری) کی- جیسی ...) کرنی مطلوب ہو تو کر نجا نیم آک نہ ... کی- کیکر کی داتن اُتم کہی ہے- وقت ...) اپنی طبیعت (عادت) کے مطابق ... سب چیزوں کی داتن کرنا اُچت ہے ✢

داتن منہ کی بدمزگی اور بدبو کو دور کرتی ... منہ اور زبان کی امراض کو رفع کرتی ہے- ... کھانے میں لذت آتی ہے- منہ صاف اور ... ہلکی معلوم ہوتی ہے ✢

... کی داتن سے دبدبہ بڑھتا ہے- لیکن ... کی داتن ... بھی ... بالا ذی ہے- ... کو اچھی طرح دھو لینا چاہیئے تاکہ ... لگا رہے- جو منہ دودھ زہریلا اثر پیدا ... بار بار آوے گی- اور سب ... گی- اگر کبھی ایسا ہو جاوے- تو کُلی اور ...

کھانڈ ملا کر بار بار کھانے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے ✢

بڑ (برگد) کی داتن سے دیپتی (رعب) بڑھتی ہے- چہرہ کے داغ وغیرہ دور ہوتے ہیں- چہرہ سرخ اور بارونق ہو جاتا ہے ✢

کرنجا (ریٹھا) کی داتن کرنے والوں کو وجے (کامیابی) نصیب ہوتی ہے- اس کی وجہ یہ ہے- کہ اس کا دماغ پر بہت اچھا اثر پڑنے سے دماغ خوب اچھا کام کرتا ہے- وچار شکتی تیز ہو جاتی ہے- موقعہ اور محل کے مطابق مناسب سوجھتا ہے ✢

پلکن کی داتن کرنے سے دھن ملتا ہے- کیونکہ اس کا سبھاؤ دھن سے تعلق رکھنے والی ناڑیوں پر پر بھاؤ پڑتا ہے- جس سے لابھ ہوتا ہے-

(نوٹ:- مندرجہ بالا باتوں میں مبالغہ سے کام نہیں لیا گیا- یہ آیوروید کا درشٹی ہے- اس کو آیوروید کے ریسرچ سکالر ہی سمجھ سکتے ہیں)

بدری (رتفات بیری) کی داتن سے آواز میں مٹھاس آتی ہے- اور کھدر (کیکر) کی داتن سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے- بل کی داتن کرنے والے خوب دھنی ہوں گے- اُدمبر (گولر) کی داتن کرنے سے واک سدھی (زبان دانی) آم کی داتن سے تندرستی- کدمب سے دھرتی (تدبیر) اور ذہن ترقی کرتا ہے- چمپک (چمپا) کی داتن زبان اور کانوں کو سوستھ رکھتی ہے- سرس کی داتن سے کیرتی- سوبھاگیہ- لمبی زندگی- اور تندرستی ملتی ہے- اپامارگ- یہ گیا- میدھا- دھرتی- شکتی اور آواز کو تقویت و ترقی ملتی ہے- انار- کیر اور کنج (کٹاسک) سے سندر آکار (شکل و صورت)- چمبیلی- تگر اور مدار کی داتن سے آرام کی میٹھی نیند آتی ہے- اور برے برے خوابوں کا آنا دُور ہوتا ہے ✢

ہر ایک کام کسی خاص طریقہ سے کیا جاتا ہے

اُچت ہوتا ہے- اس لئے داتن کرنے کا بھی طریقہ ہے- داتن اپنی چھوٹی اُنگلی (داہنی چھنگلی) سے موٹی نہیں ہونی چاہیئے- اور صاف ستھری ہونے کے علاوہ نرم بھی- جو دانتوں سے آرام سے چبائی جا سکے- سخت نہ ہو- جہاں پر تازی داتن دستیاب نہ ہو- وہاں سوکھی داتن ہی رات کو پانی میں بھگو کر بہ آسانہ استعمال میں لائی جا سکتی ہے- ایک اور بات دھیان میں رکھنے کے قابل ہے- کہ داتن کرتے وقت کسی دوسری طرف خیال نہیں ہونا چاہیئے- کئی لوگ چلتے پھرتے داتن کیا کرتے ہیں- یہ ایک طرح سے بدتہذیبی کی علامت ہے- اس سے ایک تو اپنا تھوک کپڑوں پر پڑتا ہے- دوسروں کو دیکھنے میں بُرا لگتا ہے- کبھی کبھی تھوک دوسروں پر بھی پڑ جاتا ہے- دوسرے کبھی داتن پر چوٹ لگنے سے داتن گلے میں چبھ کر زخم بھی کر دیتی ہے- دھیان کسی اور طرف ہو تو اپنے ہی ہاتھ سے مسوڑھے زخمی ہو جاتے ہیں- دانت کا گوشت اُکھڑ جاتا ہے- ہاک پڑ جاتی ہے- اور دانت ہلنے لگ جاتا ہے- بجائے فائدہ کے نقصان عظیم ہوتا ہے- داتن کی ملائم کوچی بنا کر ایک ایک دانت کو آہستہ آہستہ احتیاط سے رگڑنا چاہیئے- تاکہ داتن گوشت مسوڑھوں میں نہ لگے ✢

... دس دس روپے کے حصے خریدنے کے فائدے

(۱) ہر سال منافع ملتا ہے (۲) مستقل جائیداد پر روپیہ لگانے کے برابر ہی منڈل کے حصوں پر روپیہ لگتا ہے (۳) اس روپیہ کو منڈل ویدک ساہتیہ کے گرنتھ نکالنے پر لگاتا ہے (۴) اپنے پرکاشت گرنتھ اور دوسرے گرنتھ حصہ داروں کو کم قیمت پر دیتا ہے (۵) ہرشی دیانند کرت گرنتھوں کو منڈل قریب قریب کاغذ کے داموں پر پرچار کے لیے دیتا ہے (۶) منڈل کے حصے غریب سے غریب آدمی بھی لے سکتا ہے (۷) منڈل قسطوں میں ادا رہا ہوا اری قسطوں پر بھی حصہ داروں کو دیتا ہے (۸) نے دھنگار ... آدمیوں کو روزگار پر لگاتا ہے (۹) بہاچین گرنتھوں کی کھوج کرا کر ان کو پرکاشت کرتا ہے- ... چاروں وید اور دوسرے ویدک گرنتھوں کا انوواد کرا کر سمست سنسار میں وید پرچار کا اُہت ... کرتا ہے ✢

وید کا پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا کرتویہ ہے

سنہری چار جلدیں قیمت صرف

چاروں وید معہ ہندی انوواد

بتالیس روپے- کرایہ ریل معاف- ... کی میعاد منگا لیں- سام وید مکمل ایک حصہ میں قیمت چار روپے- یجروید مکمل دو حصوں کی قیمت آٹھ روپے- رگ وید مکمل سات جلدوں میں قیمت سولہ روپے- اتھروید مکمل چار جلدوں کی قیمت ۲۸ روپے ✢

ضرورت ہے- ہر شہر و قصبہ میں تنخواہ و کمیشن پر منڈل کے حصے و کتابیں بیچنے والے اُپدیشکوں و استریوں کی ✢

منترا پرشاد شرما منیجنگ ڈائرکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ- اجمیر

ایک عجیب چمتکار

رجسٹرڈ

میٹھا پھل (نعمتِ عظمیٰ)

اس کے کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے- لڑکی پیدا ہو- تو دام واپس قیمت دس (۱۰) روپے- کسی تصدیق کی ضرورت نہیں- صرف یہی لکھنا کافی ہے- کہ لڑکی ہوئی ہے- قیمت واپس کر دی جائے گی- ہزاروں بار تجربہ کی جا چکی ہے- آپ بھی نوٹ کر لیں- بوقت ضرورت طلب فرماویں- یقیناً پرماتما چاند سا بیٹا عطا فرماوے گا ✢

نوٹ:- فہرست ادویات و کتب ارکا ٹکٹ بھیج کر مفت منگا لیں!

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا اوشدھالیہ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ ...

ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں

(از لالہ پیارے لال جی وَیش - کبرانہ)

خوبی میں چند نسخے دیئے جاتے ہیں - چونکہ ہندوستانی فرموں نے پیٹنٹ کرائے ہوئے ہیں - لاگت ان پر چند پیسے آتی ہے - لیکن قیمت کئی گنا زیادہ رکھ کر رقمیں پیدا کر رہی ہیں - ناظرین پرکاش کے لئے یہ پوشیدہ راز افشا کیا جا رہا ہے۔

۱ - سر درد کا مرہم (بام)

آئیل آلیو ۳ - ڈرام - موم انگریزی ایک ڈرام - آئیل سنے مومی ۳۰ بوند - آئیل برگاموٹ دس بوند۔

پہلے آئیل آلیو اور موم کو نرم آگ پر پگھلا لیں - نیچے اتار کر باقی دونوں چیزیں ملا دیں - اور ولایتی نما شیشی میں رکھیں - سر پر ملنے سے سر کا درد فوراً اچھا ہوتا ہے - بمبئی کی ایک فرم نصف اونس کی ایک شیشی ۱۲ آنے میں فروخت کرتی ہے۔ اور لاگت صرف دو آنے آتی ہے۔

۲ - ٹیبو ریلیز یا مکسچر - کیفینا سائٹر اس

۱۶ گرین - ایمونیا کورائیڈ ۲۰ گرین - ٹنکچر بلیرین ۲ ڈرام - ٹنکچر حلیبی یم ایک ڈرام - سپرٹ کلوروفارم ۱۰ بوند۔

تمام دواؤں کو ایک اونس کی شیشی میں ڈال دیں - اور جس قدر شیشی خالی رہے اس میں اُوپر تک ریکٹی فائیڈ سپرٹ بھر دیں - اور مضبوط کاگ لگا دیں - ایک اونس والی شیشی میں بارہ خوراک ہیں - ایک خوراک ایک اونس پانی میں ڈال کر پلانا چاہیئے - اس دوا کے استعمال سے نزلہ اور درد دانت، پٹھوں کا درد اور ہر قسم کا درد بہت جلد دُور ہوتا ہے - اس دوا کے پیتے ہی اثر معلوم ہوتا ہے - یہ ایک مشہور کمپنی کی پیٹنٹ دوا ہے - جس کی قیمت ایک روپیہ فی شیشی مقرر ہے۔

۳ - ملیریا مکسچر

ایٹکیو ایمونیا ایسی ٹیٹس - ۵ ڈرام
ٹنکچر ایکونائیٹ - ۸ بوند
سپرٹ ایتھر نائٹراس - ۲ ڈرام
ٹنکچر کلوروفارم - ۴۰ بوند
پانی مقطر - ۸ اونس

ان سب کو ملا کر رکھیں - خوراک ایک اونس یا اڑھائی تولہ - دن میں دو بار پینے سے تمام ملیریا بخار دُور ہوتا ہے - یہ بھی ایک انگریزی فرم کی پیٹنٹ دوا ہے - جس کی قیمت ایک روپیہ ہے - اور لاگت صرف دو آنے آتی ہے۔

ہندوستانی قلمیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد، گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umar & Co.
Karachi

مفت! مفت!! مفت!!!

دہلی میں سونا تین روپیہ تولہ

ناظرین! دیکھئے - اس سونے کے متعلق دُنیا کیا کہتی ہے؟ ہندوستان کے اخبارات کے علاوہ ہزاروں اصحاب نے اس کی تعریف کی ہے - ہندوستان کے مشہور اخبار "ریاست"، "الامان"، "وطن"، "انجام"، "وحدت"، "ہندی کانگریس"، "دیش سماچار"، "گورو گھنٹال"، "احسان"، "زمیندار"، ان کے علاوہ اور بہت سے اخبارات لکھتے ہیں - کہ آپ کا "سمبرا گولڈ" واقعی ایک لاجواب چیز ہے - اصلی سونے اور اس میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا - جس گھر میں یہ نقلی سونا گیا - وہاں سے دوبارہ سہ بارہ فرمائش آئی - جناب بالورام پرکاش اگروال بی - اے جیول روڈ دہلی سے ۱ - نمبر کو تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کا سمبرا گولڈ کا پارسل ملا - یہ دیکھ کر خوشی ہوئی - کہ سمبرا گولڈ اور اصلی سونے میں کوئی فرق نہیں - آپ نے اس نئی چیز کو تیار کر کے دُنیا کی ایک بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے - تین تولہ اور میرے ایک دوست کیلئے ارسال فرماویں - اس کے علاوہ اور بھی آپ کو آرڈر دیا جاوے گا"

یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے - اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلا یا جا سکتا ہے - بالکل اصلی سونے کے برابر ہے - ہوشیار سے ہوشیار صراف اور جوہری بھی مشکل سے پہچان سکتا ہے - اس کے بنے ہوئے زیورات کی ہر جگہ داد دی جا رہی ہے - ہر قسم کے زیورات آج کل کے فیشن کے مطابق تیار ہو سکتے ہیں۔

گارنٹی

[illegible] قیمت واپس ہوگی - ضرورت آزمائیں - قیمت مشہوری کے لئے ایک تولہ تین روپے - تین تولہ آٹھ روپیہ - چھ تولہ پندرہ روپیہ - بالیس تولہ اٹھہتر روپیہ - محصولڈاک [illegible]
پہلے ایک یا تین تولہ کا آرڈر دے کر دیکھ لیں - پھر بعد میں اکٹھا آرڈر دیویں

بالکل مفت

سمبرا گولڈ کی مشہوری کیلئے ہر تولہ کے ہمراہ ایک نفیس چوڑی یا ڈبیا بالکل مفت ارسال ہوگی

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے - ہر قسم کی سہولت دی جاتی ہے

ملنے کا پتہ: - امریکن کمرشل ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۲۱۲ (R.W.L.) نئی دہلی

ضرورت ہے

مجھے اپنی لڑکی کے لئے جو میٹرک میں تعلیم حاصل کر رہی ہے، ایک گورنس کی ضرورت ہے - اور بچوں کی دیکھ بھال کیلئے ایک ودھوا لیڈی کی -

المشتہر: ی - پی کھوسلہ اوورسیر ایم - ای - ایس پونہ - ڈویژن پونہ

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں - قیمت چودہ آنے فی شیشی

پشاور ایجنٹ

میسرز پی این گگڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں - پشاور

شملہ ایجنٹ

ٹھاکر برادرس لوئر بازار شملہ

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Founder: M. Krishna B.A.

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ پینتیس سالوں سے

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — ۲ ؏
برما — ضہ
غیر ممالک
دس شلنگ

ایڈیٹر
مہاشہ کرشن
و
علاپوری

نمبر ۴۸ | لاہور اتوار: - ۸ - پوہ سمت ۱۹۹۷ مطابق ۲۲ - دسمبر ۱۹۴۰ء | جلد ۳۶

مہاتما منشی رام [سوامی شردھانند] کی یاد!

(از قلم جناب منشی ملوک چند صاحب محروم بی اے)

کچھ نہ تھی خواہش نمود و نام کی
دھن اسے شام سحر تھی کام کی

کام بھی ایسا نہ ہو جس میں غرض
سربسر تفسیر ہو جس کام کی

دھرم کی خاطر اٹھائیں سختیاں
کی نہ پرواہ راحت و آرام کی

دل سے کی اس نے اشاعت جا بجا
ایشور کے اولین پیغام کی

وہ سعادت مند ایسا تھا اسے
سوجھ تھی آغاز میں انجام کی

قابلِ تقلید ہے سب کیلئے
زندگی اس مرد خوش فرجام کی

چشم ظاہر سے ہوا غائب مگر
دل نشیں ہے یاد "منشی رام" کی

साप्ताहिक
प्रकाश
लाहौर

The Prakash Weekly LAHORE

اُپ نِشد گان

چھاندوگیہ اُپ نِشد

(۱)

چلتے ہیں جس راہ سے - رشی جن پُورن کام
وہاں پہنچتے نِشچے وہ - پرم نِدھی سُکھ دھام

(۲)

اچنتیہ رُوپ اور سُوکشم - وہ ہی ستیہ نِدھان
سمیپ اتی وہ دُور بھی - ہر دہ اِیش مہان

(۳)

ہر دہ میں وہ بس رہا - آنکھ دیکھ نہ پائے
تپ سَرم اور اِندریاں - ان سے ہاتھ نہ آئے

(۴)

بُدھی پوِتر ہو - کرے اِیش کا دھیان
لے برہم اس جیو کو - جس کا نِرمل گیان

(۵)

چیت سے جانے برہم کو - پنچ پران پر دلیش
پرانوں سے پر جاؤں ہیں - اوت پروت جیش

(بھیشتی)

ویدامرت

رگ وید — اوم — یجروید
سام وید — اتھروید

ओं अच्छिष्टे नाम रूपं चोच्छिष्टे लोक
आहित: अच्छिष्ट इन्द्रश्चाग्निश्च विश्व मन्त:
समाहितम ॥ ११—७—१

(اوم) اچھشٹم نام رُوپم چو چھشٹے لوک آہِتہ اچھشٹھ
اِندرشچ اگنِشچ وِشو منتہ سماہتم (۱۱-۷-۱)

لفظی معنی - (اُچھشٹے) باقی رہے پرماتما میں (نام) پدارتھوں کا نام (رُوپم) اور آکار (آہِتہ) سنھِت ہے۔ (چہ) اور (اُچھشٹے لوک آہِتہ) اسی میں پرتھوی آدی لوک سنھِت ہیں۔ (اُچھشٹے) اس اِیشور میں ہی (اِندرہ چہ اگنی) بجلی اور اگنی بھی اور (وِشو منتہ سماہتم) سارا سنسار سنھِت ہے۔

بھاوارتھ

(۱)

پربھو نام اُچھشٹھ ہیں۔ بچ پرلیہ وہ کال
لوک لوکانتر نشٹ ہوں۔ مگر نہ وہ کرپال

(۲)

سنھِت ہے ایسے دیو میں۔ رُوپ نام آکار
لوک لوکانتر میں سبھی۔ وہ سب کا آدھار

چُنے ہوئے پھول

ایک سیاح نے مختلف اقوام کے حالات اور اخلاق کا مطالعہ کر کے ان کی نہایت مختصر تعریف کی ہے۔ اس کی تعریف کے مطابق ہندوستان کے مختلف کارکنوں کی تعریف بالفاظ ذیل کی جا سکتی ہے:-

ایک انگریز — اکیلا آدمی - دو کلب - تین سلطنتِ برطانیہ۔

ایک ہندوستانی — اکیلا فلسفی - دو جھگڑا - تین غیر کی حکومت۔

ایک پبلک لیڈر — اکیلا اعلانِ عمل - دو متضاد بیانات - تین جماعتیں یا انجمنیں۔

ایک مزدور رہنما — اکیلا روزانہ شکایت کا اظہار - دو متضاد خیال رہنما - تین مزدوروں کا اختلاف۔

ایک ڈاکٹر — اکیلا نسخہ - دو تشخیص میں اختلاف - تین - وفات مریض۔

ایک وکیل — اکیلا ہل - دو مفروضات - تین - دیوالہ۔

ایک اخبار — رائے عامہ - دو پبلک م

دہلی میں سونا تین روپیہ تولہ

ناظرین دیکھئے! اس سونے کے متعلق دنیا کیا کہتی ہے۔ ہندوستان کے اخبارات کے علاوہ ہزاروں اصحاب نے اس کی تعریف کی ہے۔ ہندوستان کے مشہور اخبار "ریاست"، "الامان"، "وطن"، "تیج"، "انجام"، "وحدت"، "ہندی کانگریس"، "دیش سماچار"، "گوروگھنٹال"، "احسان"، "زمیندار" کے علاوہ اور بہت سے اخبار لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا **منروا گولڈ** واقعی ایک لاجواب چیز ہے۔ اصلی سونے اور اس میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔ جس جگہ یہ نقلی سونا گیا۔ وہاں سے دوبارہ سہ بارہ فرمائشیں آئیں۔ جناب بابو رام پرکاش اگروال بی۔ اے جیرول روڈ (یو۔پی) سے ۱۰ دسمبر کو تحریر فرماتے ہیں: "آپ کا منروا گولڈ" کا پارسل ملا۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ "منروا گولڈ" اور اصلی سونے میں کوئی فرق نہیں۔ آپ نے اس نئی چیز کو تیار کر کے دنیا کی ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے۔ تین تولہ اور میرے دوست کے لئے ارسال فرماویں۔ اس کے علاوہ اور بھی آپ کو آرڈر دیا جاوے گا۔" یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ بالکل اصلی سونے کے برابر ہے۔ ہوشیار سے ہوشیار صراف اور جوہری بھی مشکل سے پہچان کر سکتا ہے۔ اس کے بنے ہوئے زیوروں کی ہر جگہ داد دی جا رہی ہے۔ ہر قسم کے زیورات آج کل کے فیشن کے مطابق تیار ہو سکتے ہیں۔

گارنٹی ناپسند ہونے پر قیمت واپس ہوگی۔ ضرور آزمائیں۔ قیمت مشہوری کے لئے ایک تولہ تین روپے (۳ر)۔ تین تولہ آٹھ روپے۔ چھ تولہ پندرہ روپیہ۔ محصول ڈاک آٹھ آنے (۸ر)۔

پہلے ایک یا تین تولہ کا آرڈر دے کر پھر بعد میں اکٹھا آرڈر دیں۔

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ ہر قسم کی سہولیت دی جا سکتی ہے۔

ملنے کا پتہ

امریکن کمرشل ہاؤس۔ پوسٹ بکس نمبر ۶۲ L.P. نئی دہلی

جاتی کا پریوار

اپنے بچوں کو تو ہر کوئی پیار کرتا ہے لیکن سجن پرش ماتا پتا دِہین بچوں کو بھی اپنی دیا کا پاتر سمجھتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کا پالن پوشن کرتے سمے ان اناتھوں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ جو سنسار میں اور کوئی آشرا نہ رکھتے ہوئے کیول جاتی کے دان پر گزارہ کرتے ہیں۔ اسلئے

دان دیتے وقت

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ کو یاد رکھیں۔ اس میں دو سو کے قریب اناتھ بچے لڑکے و لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں اس کا انتظام ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ اس کے انتظام میں بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔

نقدی۔ کپڑا۔ برتن۔ آٹا۔ چاول۔ دال۔ گھی۔ لکڑی۔ تیل جو بھی دے سکیں دیں۔ اور یقین رکھیں کہ جاتی کے بچے ہیں۔ وشواس رکھیں آپکا دان ٹھیک طور پر ہی استعمال ہوگا۔

رپورٹ سالانہ مفت طلب کریں

ہیرا نند شرما (منیجر امرت دھارا) آنریری سیکرٹری

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

ایک مدرس — تین - یا سچی الزام دہی۔ — ہم اسی فہرست میں ذیل ... دو بدزبانی - تین قید خانہ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اتوار | ...مبر ۱۹۴۰ء (عیسوی)

جلد ۳۶ | نمبر ۴۸

پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)

دیانندابد ۱۱۶ | آریہ سمبت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱

مطابق ۸۔ پوہ سمت ۱۹۹۷ (بکرمی)

...ہید کی یاد!

...ش امر شہید سوامی شردھانند کی یاد
...پ سے آ رہی ہے۔ اس لئے کہ جس
...کی اور دھیان جاتا ہے۔ اس میں
...کھٹکتا ہے۔ پچھلے دنوں کانگڑہ کے
...کے متعلق خطرہ پیدا ہوا۔ تو سوامی جی
...۔ آپ ہوتے تو اکیلے اس سمسیا
...کی وشیش تکلیف کے کر دیتے۔
...ھاؤں کے نمائندوں کو دوڑ دھوپ
...ضرورت نہ ہوتی۔

...نیک گھنبتر میں بھی ہم انہیں بیٹھ بیٹھ
...ہرف پنجاب ہی میں نہیں۔ دوسرے
...میں بھی جو اُداسینتا آریہ بھائی بہنوں
...دیتی ہے۔ وہ ان کی سنگھ گرجنا سے
...ہو جاتی۔ کام تو ان دنوں میں بھی ہو
...لیکن وہ اُمنگ نہیں، جوش نہیں،
...ہیں، ایک مشین کی طرح Routine
...یہ سب نیتا کے ابھاو کا ہی پرینام
...آریہ جگت کو ایک ایسے نیتا کی
...ہے جس کی آواز پر ایک ایک آریہ
...ٹے اور استری کے کان کھڑے ہو
...نہیں آ گیا ہے۔ اور وہ میدان میں
...یں، نیتا تو بہت ہیں، شردھانند کا
...ئی نہیں۔ شردھانند کوئی نہیں۔ اسی
...اسینتا ہے، اُداسی ہے، اور یہ سب
...ہے۔

...ہید کا بلیدان دوس آ رہا ہے۔ ہم اس کا
...کرتے ہیں۔ کاش یہ آئے اور ہمارا خون
...شہید کا پیغام ہمارے دلوں میں ہل چل
...ہم میں سے ایک نہیں، دو نہیں، سینکڑوں
...رہیں گود پڑیں۔ شہید کا پیغام دوسروں کو
...ور دیش کے ادھورے مشن کو پورا کر کے لئے
...کونہ میں گھر گھر میں، ایک ایک دیہی تک
...سے بھی آگے دلیش دلیشانتروں اور دوردیپ
...روں میں ہم "اوم کا جھنڈا" لہرا دیں۔

...ہید کی یاد تو آ۔ کیول شہید کے درشن کرانے
...ہمیں جگانے آ۔ اپنے ساتھ نئی اُمنگیں،
...اور تپیا جیون لا۔ اور لیسنٹ کی طرح
...ریہ پر بر نحمتیں نچھاور کر دے۔

(ہتیشی)

سنہ ۱۹۴۰ء کو الوداع

اس انک کے ساتھ "پرکاش" کا ۴۶ واں سال سماپت ہوا۔ یہ "پرکاش" کی ۳۶ ویں جلد کا ۴۸ واں یعنی آخری پرچہ ہے۔ اس لحاظ سے ہم سنہ ۱۹۴۰ء کو الوداع کہتے۔ اور سنہ ۱۹۴۱ء کا سواگت کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے لئے یہ ورش کیسا رہا۔ اس کے سمبندھ میں ہم نئے ورش کے نئے انک میں جو ۵۔ جنوری کا پرچہ ہوگا۔ اور ۲۔ جنوری کو پرکاشت ہو جائیگا۔ اپنے وچار پرگٹ کریں گے۔ اس انک میں تو ہمیں کیول "پرکاش" کے سمبندھ میں ایک وشیش نویدن کرنا ہے۔

ناظرین کو "پرکاش" کی خدمات اور خوبیاں بتانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ان سے چھپی نہیں۔ "پرکاش" کی ایک فقرہ میں تعریف کرنی ہو۔ تو کہنا کافی ہوگا۔ کہ وہ سب سے زیادہ آپ یوگی۔ اپ۔ ٹو۔ ڈیٹ۔ دلچسپ اور سب سے پہلے چھپنے والا آریہ ساپتاہک ہے۔ جس کی جڑیں دوسروں کے لئے ہمیشہ قابل تقلید رہی ہیں۔ "سمیہ سمیہ پر اپنے بھائیوں اور بہنوں کی سمتیاں دے کر سہم بناتے آئے ہیں۔ کتاب کے پیارے "پرکاش" کی دوسروں اور اپنوں کی نظروں میں کیسی اہمیت اور عزت ہے۔ آج نیچے ایک خریدار کا تازہ خط درج کرتے ہیں۔ جس سے اندازہ لگ سکے گا۔ کہ "پرکاش" سے اس کے پریمیوں کو کس قدر پریم ہے۔ ریکارڈ آفس گورکھپور (یو۔ پی) سے مہاشہ دیوکلی پرشاد جی آریہ اپنے ۲۸۔ نومبر کے پتر میں لکھتے ہیں:۔ "سادر نمستے! میں آپ کے "پرکاش" اخبار کا ایک گراہک ہوں۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ "پرکاش" میری تعریف کا محتاج نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے دلی جذبات کو بغیر ظاہر کئے نہیں رہ سکتا۔ "پرکاش" اخبار کی تعریف کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ "پرکاش" خود اپنے پرکاش سے منور ہے۔ لیکن یہ لکھنے والوں کے لئے۔ "پرکاش" اخبار ہندوؤں کیلئے وہ چیز ہے۔ جس کے ہفتہ وار استعمال سے پڑھنے والے کا ہاضمہ (یا آتما کہیئے) مضبوط ہو جاتا ہے۔ یعنی ان میں دھارمک خیالات کوٹ کوٹ کر بھر جاتے ہیں۔ میرا خیال تو یہاں تک ہے۔ کہ وہ ہندو ہندو ہی نہیں۔ جو "پرکاش" کو پڑھ کر یا سن کر پھڑک نہ اٹھے۔ اور بیدار نہ ہو جائے۔ وہ ہندو مردہ دل ہوگا۔ جسے "پرکاش" ایسا پر جوش دھارمک اخبار جو کہ مخالفین کی مخالفتوں کا دندان شکن معقول جواب بے خوفی کے ساتھ دیتا ہے پسند نہ ہو۔ یہ اخبار محض اخبار ہی نہیں ہے۔ جسے آج پڑھ کر کل پھینک دیا جائے۔ بلکہ یہ ہمیشہ رواں رہنے والا بے پایاں دریا کا وہ تازہ تازہ پانی ہے جسکی لہریں ہمیشہ صاف وشفاف رہ کر ہندو قوم کی کھیتی کو تروتازہ بناتی رہتی ہیں۔ ہر ہفتہ صفحہ ۲ پر دیئے گئے منتر کا بالتشریح مطلب کا ہونا گویا ہر اَن پڑھ شخص کو بھی ۴۸ وید منتر کا مطلب سالانہ یاد کرنے کی رغبت دلاتا ہے۔ اس کے علاوہ بے روزگاری اور سوانح رکھنا یہ ہمیشہ جو لکھا ہوتا ہے۔ وہ بہت مفید ثابت ہو چکا ہے۔ "پرکاش" کی زبان موقع آنے پر خاموش ہرگز نہیں رہتی۔ بلکہ ہر موقعہ پر "پرکاش" بیدار رہ کر مناسب صلاح قوم کو نربھے ہو کر دیا کرتا ہے۔ اگر اس کو "نربھے دھرم پرکاش" کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ کیوں نہ ہو جس کے ایڈیٹر خود آپ ہی ہوں اس کے کیا کہنے؟ "پرکاش" کے گراہک بڑھانا آپ پر کوئی احسان کرنا نہیں ہے۔ بلکہ امر شہید دھرم ویر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی وصیت "آریہ سماج میں تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے" پر عمل کرنے میں ذرا سا ہاتھ بٹانا ہے"۔ یہ ہیں بھاو جو ایک ایک پریمی میں ہونے چاہئیں۔ ہمیں نویدن یہ کرنا ہے کہ ستیاگرہ کی وجہ سے حیدر آباد ریاست کے اور لڑائی کی وجہ سے کنیڈا، امریکہ، سیام، افغانستان، عراق۔ چین اور جاپان کے بہت سے خریداروں سے "پرکاش" محروم ہو گیا ہے۔ اب برما میں سنسر نے داخلہ بند کر دیا ہے۔ وہاں بھی گراہک کافی تھے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ لگ بھگ پچاس روپے ماہوار۔ یا چھ سو روپے سالانہ کا نقصان ہوا ہے اور نہ جانے کب تک اٹھانا پڑیگا۔ ہم نئے ورش سے "پرکاش" کو بالکل نئے، انوکھے اور آکرشک روپ میں پیش کریں گے۔ جہاں کتابت، چھپائی اور کاغذ بہتر کر دئیے جائیں گے۔ وہاں مضامین، نظمیں اور کہانیاں بھی ادھک روچک دی جایا کریں گی۔ نئے نئے مفید کالم بڑھائے جائیں گے۔ نئے ورش سے "پرکاش" کا نیا دور شروع ہوگا۔ جسے ہمارے پریمی اوشیہ پسند کریں گے۔ ہم اپنے پریمیوں سے کیول یہی چاہتے ہیں۔ کہ وہ دو دو چار چار گراہک بنا کر اس کے نقصان کی تلافی کر دیں۔ تاکہ ان کا پیارا "پرکاش" مضبوط بنیادوں پر کھڑا ہو جائے۔ اور مالی مشکلات اس کی اُنتی کے مارگ میں بادھا نہ ڈال سکیں۔ اور ہم اتساہ کے ساتھ آریہ سماج کی سیوا کرتے جائیں۔

(ہتیشی)

کنیا گوروکل کا اُتسو

کنیا گوروکل دہرہ دون کا اُتسو سر پر آ گیا۔ اس میں سمّلت ہونے کے لئے ہم اس کی آچاریہ جی کا پریم بھرا نمنترن آریہ جنتا تک پہنچاتے ہوئے اس سے دہرہ دون چلنے اور اُتسو میں بھاگ لینے کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کنیا گوروکل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آریہ کنیاؤں کی شکشا کیلئے پراچین شکشا پدھتی کے انوسار ایک ماتر سنستھا ہے۔ جس نے کچھ ہی ورشوں میں دیش ہی نہیں دیش کے باہر بھی اچھی کھیاتی پراپت کر لی ہے۔ جہاں آریہ بالکوں کی شکشا کے لئے کئی گوروکل اور شاکھا گوروکل کھلے ہوئے ہیں۔ اور دنوں دن نئے کھلتے جا رہے ہیں۔ وہاں کنیاؤں کے لئے یہ ایک ماتر شکشنالیہ ہے۔ اس کی کئی وشیشتائیں ایسی ہیں۔ جو آریہ پرشوں کو اپنی کنیاؤں کو اس میں داخل کرانے کی پریرنا کرتی ہیں۔ سب سے بڑی وشیشتا یہ ہے۔ کہ پراچین شکشا پدھتی اس کی نیو ہے۔ سادگی اس کا آبھوشن ہے۔ تپسیا اس کی سادھنا ہے۔ دھارمک گرنتھوں کی شکشا اس کا مکھیہ انگ ہے۔ گنت، بھوگول۔ اتہاس، وگیان، سنگیت اتیادی کے ساتھ ساتھ گرہ وگیان کی شکشا کو وشیش ستھان پراپت ہے۔ سنسکرت سروپری ہے۔ ہندی شکشا اس کا مادھیم ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر کھادی پہننا اونیک ہے۔ جس سے راشٹریہ بھاوناؤں کو جاگرت کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہاں سے پڑھ کر نکلنے والی کنیائیں سروگن سمپن ہو کر نکلتی ہیں۔ جہاں وہ آدرش گرہنی۔ آدرش پتنی۔ اور آدرش ماتا کے کرتویوں سے سپرچت ہوتی ہیں۔ وہاں دیش اور سماج کی سیوا کرنا ان کا سوبھاو بن جاتا ہے۔ ان سب باتوں اور وشیشتاؤں کے باوجود رہائش۔ شکشا خوراک۔ کتابوں۔ کپڑوں اور دوائی وغیرہ کا ہر پرکار کا کل خرچ جو سنرکھشک کو ایک کنیا کیلئے دینا پڑتا ہے۔ وہ صرف پندرہ روپے ماہوار ہے۔ جو کسی طرح بھی زیادہ نہیں۔ آریہ بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنی کنیائیں کنیا گوروکل دہرہ دون جیسی آدرش سنستھا میں داخل کرائیں۔ اُتسو، کنیا گوروکل اور اس میں پڑھنے والی کنیاؤں کی یوگیتا، رہن سہن۔ شکشا دیکھنا آدکا دیکھنے کا اچھا موقعہ ہے۔ اس لئے بھی کہ ریل کے کرایہ میں ان...

پنجاب ہندی ساہتیہ سمیلن

پنجاب میں ہندی پرچار کے سادھنوں پر وچار کرنے کے اُدیش سے ہندی ساہتیہ سمیلن کا چوا اجلاس دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہونے جا رہا تھا۔ وہ اب ۴ - ۵ - جنوری ۱۹۴۱ء کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔ اُمید کرنی چاہیئے۔ کہ یہ سمیلن اُردو کے گڑھ پنجاب میں ہندی پرچار کے انی اوشیک کاریہ کی پورتی میں سہائیک سِدّھ ہوگا +

پھر اوم کے جھنڈے کا جھگڑا

حیدر آباد (دکن) کی ۱۴ - دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ محلہ خیریت آباد میں برسوں سے لہرانے ہوئے اوم کے جھنڈے کو کسی انجینئر نے پولیس کی مدد سے اُترْوا دیا ہے۔ اس سے مقامی ہندوؤں میں غصہ و ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اعلےٰ حکام کی توجہ اس طرف دلائی گئی ہے۔ اس لئے اُمید ہے۔ کہ اس شرارت کا تدارک ہو جائے گا +

ہندو عورتوں کا حقِ وراثت

کیا یہ صحیح ہے۔ کہ حکومتِ ہند عنقریب ایک کمیٹی مقرر کرنے والی ہے۔ جو ہندو لاء جہاں تک اس کا عورتوں کے حقِ وراثت سے تعلق ہے، میں ترمیم کے سوال پر غور کریگی؟ اگر یہ صحیح ہے۔ تو آریہ سماج کو اس کمیٹی کے سامنے ویدک درشٹی کون رکھنا چاہیئے۔ تاکہ جو بھی ترمیم کرنی مقصود ہو۔ وہ دھارمک گرنتھوں کے انوکول ہو +

پنجاب میں نئے ٹیکس

جب سے صوبجاتی خود مختاری رائج ہوئی ہے، پنجاب میں نئے نئے ٹیکس لگ رہے ہیں۔ انٹرٹینمنٹ ٹیکس۔ ہاؤس ٹیکس وغیرہ تو لگ چکے۔ اب پراپرٹی ٹیکس لگایا جا رہا ہے۔ یہ غیر منقولہ جائیدادوں کی آمدنی پر بقدر دس فیصدی لگیگا۔ گورنمنٹ بھی کیا کرے، جنگ کی وجہ سے اس کے اخراجات بڑھ گئے ہیں انہیں کسی نہ کسی طرح سے تو پورا کرنا ہی ہے۔ لیکن کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ۳۳ فیصدی کی تخفیف ہو جائے؟

پرائمری ایجوکیشن بل

پنجاب اسمبلی نے پرائمری ایجوکیشن بل پاس کر دیا ہے۔ اس کی رُو سے پرائمری تک بچوں کو تعلیم دلوانا لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ بل اس حد تک مفید ہے۔ لیکن ذریعہ تعلیم اُردو قرار دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندو سکھ لڑکے لڑکیوں کو بھی اُردو لازمی طور پر پڑھنا پڑیگا۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر ان کے لئے اُردو کی بجائے ہندی یا گورمکھی پڑھنے کی اجازت دے دی جاتی۔ اس کا مطالبہ کرنا چاہیئے +

وائسرائے کی تازہ تقریر

وائسرائے نے ۱۶ - دسمبر کو ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کے سالانہ جلسے میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہندوستانی پارٹیوں کو چاہیئے۔ کہ خود سمجھوتہ کر لیں۔ اگر مفاہمت نہیں ہو سکتی تو اس کے لئے ملک معظم کی حکومت قصوروار نہیں۔ جو کچھ اس کے اختیار میں تھا اس نے کیا۔" لیکن کیا یہ ملک معظم کی حکومت کے اختیار سے باہر ہے۔ کہ وہ جنگ کے بعد ہندوستان کو آزادی یا درجہ نو آبادیات دینے کا اعلان کر دے۔ جب کہ بار بار کہا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کو حکومت جلد از جلد درجہ نو آبادیات دینا چاہتی ہے؟

غلط بیانی کی تردید

ریاست حیدر آباد کے نظم و نسق کی رپورٹ حال ہی میں پرکاشت ہوئی ہے۔ اس میں آریہ سماج کے متعلق غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے ریاست میں پائی جانے والی عام بے چینی و بدامنی کی تمام تر ذمہ واری آریہ سماج پر ڈالی گئی ہے۔ جس کے لئے آریہ سماج کے ستیاگرہ کا سہارا لیا گیا ہے۔ ایک بیان کے ذریعہ پنڈت نریندر جی نے اس بیان کی پُرزور تردید کی ہے۔ اور واقعات کی بنا پر ثابت کیا ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے ستیاگرہ کی تحریک میں پورے طور پر پُر امن رہا ہے۔ اور اس نے ہمیشہ قانون کا احترام کیا ہے۔ کیا ہم اُمید کریں۔ کہ حقائق کی روشنی اس رپورٹ میں ترمیم کر دی جائے گی +

باوا پردُمن سنگھ جی کی یادگار

امرت سر کی مشہور فرم باوا پردُمن سنگھ اینڈ سنز کے مالکان باوا گورمکھ سنگھ و باوا مہاراج سنگھ جی نے جو نہایت نیک دل۔ دان شیل۔ سرل سوبھاو اور دڑھ آریہ سماجی ہیں۔ اپنے پوجیہ پتا باوا پردُمن سنگھ کی پونر یادگار میں دو لاکھ روپیہ سے ایک ٹرسٹ قائم کر رکھا ہے۔ جس کی طرف سے ہزاروں روپئے سالانہ خیراتی کاموں میں خرچ کئے جاتے ہیں۔ اس ورش دس ہزار روپئے آریہ سماج انارکلی کے اُتسو پر ویدھا شبھ کے لئے مہاتما ہنسراج میموریل کمیٹی کے سپرد کئے ہیں۔ اس کے علاوہ فری آیورویدک ہسپتال جاری کر کے وسیع پیمانہ پر روگیوں کی سیوا کرنے کی یوجنا بھی ہے۔ ان ہسپتالوں میں دیسی طریقہ سے سپھلتا پوروک علاج کرنے کے اُدیش سے مجرّب نسخے جمع کئے جا رہے ہیں۔ جن کی تفصیل صفحہ ۶ پر دی گئی ہے۔ جن ویدوں اور مہانو بھاوں کے پاس ایسے مجرّب نسخے ہوں۔ وہ انہیں اس ٹرسٹ کے سپرد کر کے یہاں پرولپکار کے لئے رچے جا رہے اس یگیہ میں اپنی آہوتی ڈال دیں۔ ہم جنتا کی اس رنش کام سیوا کے لئے جو باوا جی کے پریوار کی طرف سے مختلف صورتوں میں ہو رہی ہے، انہیں ودھائی دیتے ہیں۔ ہماری ہاردک اِچھا ہے۔ کہ پرماتما ان کے سب کاریوں میں سہائیک ہوں۔ اور ان کی سب نیک کامنائیں پوری ہوں (مفصل ... انک میں) +

پرادیشک سبھا کا نام کرن سنسکار

پرادیشک سبھا کے ۵ سبھا سدوں کی طرف سے اس کے ۲۵ - دسمبر کو ہونے والے جنرل اجلاس میں ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پیش کیا جا رہا ہے۔ کہ چونکہ سبھا کا کام اور کاریہ کھشیتر وِستریت ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس کا نام بدل کر شریمتی سارو بھوم آریہ پرتی ندھی سبھا (یونیورسل آرین لیگ) رکھ کر اسے رجسٹرڈ کرا لیا جائے +

کسی آریہ سنستھا کے کاریہ اور کاریہ کھشیتر کا وِستریت ہونا باعثِ مسرت ہے۔ اور اس کے انوکول اس کے نام میں پریورتن بھی کسی کیلئے آپتی جنک نہیں۔ لیکن یہ خیال رہے۔ کہ سبھا اپنے نئے روپ میں کہیں سارودیشک سبھا کے متوازی سبھا نہ بن جائے +

۲۳ - دسمبر کو شردھانند بلیدان دوس

شردھانند بلیدان دوس ۲۳ - دسمبر کو ہے۔ جو آریہ سماجوں کو بڑے سماروہ پوروک منانا چاہیئے۔ ۲۳ - دسمبر کو صبح پربھات پھیریاں اور جلوس نکالے جائیں۔ اور رات کو پبلک جلسے کئے جاویں۔ جس میں سوامی جی کے جیون، کاریہ اور بلیدان پر ویاکھیان ہوں +

"آریہ ورت" کی ضمانت واپس

توقع کے مطابق گورنمنٹ نے آریہ ورت کی ضمانت کا ایک ہزار روپیہ ۱۳ - دسمبر کو واپس کر دیا ہے۔ جس کیلئے وہ شکریہ کا مستحق ہے۔ جن جن ہندی پریمی بھائیوں اور سماجوں نے ضمانت فنڈ میں واپسی کی شرط پر دس دس روپے دئے تھے انہیں شکریہ کے ساتھ اُن کی رقوم بذریعہ منی آرڈر یا چیک واپس جا رہی ہیں۔ سب سے بڑی رقم بابو مہابیر جی اودر سیر رنگون کی ہے۔ جنہوں نے پانسو روپیہ دیا تھا۔ ان کا وشیش روپ سے دھنیہ واد ہے +

ہمیں اُمید ہے۔ کہ آریہ سماجیں و بھائی بہنیں بھوشیہ میں بھی اسی پرکار ضرورت پڑنے پر سہیوگ دیتے رہیں گے +

مندر شدھار بل

پنجاب اسمبلی میں ۵ - دسمبر کو لالہ گوپال داس ... کی طرف سے مندر شدھار بل کو سلیکٹ ... کے سپرد کئے جانے کی تحریک کی گئی۔ یہ بل ... عنقریب رائے عامہ کے لئے مشتہر ہوگا ... ایک طرف تو سناتن دھرمی دھرم کے کاموں ... میں قانون کی سہائتا لینا اُچت نہیں سمجھتے ... اور اسی بنا پر شاردا ایکٹ کی مخالفت کر ... رہے۔ اور دوسری طرف اب مندروں کے ... شدھار کے لئے خود قانون کی شرن میں جا ... رہے ہیں۔ لیکن کیوں نہیں وہ قانون کا ... کی بجائے آریہ سماج سے اس کام میں سہائتا لیتے؟

تمباکو نشیدھ سپتاہ

۱۵ سے ۲۲ - دسمبر تک آریہ کمار پریشد ... کی طرف سے تمباکو نشیدھ سپتاہ منایا جا رہا ... ہے۔ اس کے ذریعہ بھارتیہ یووکوں میں ... کا پرچار کیا جاوے گا۔ کہ وہ تمباکو سگریٹ بیڑی وغیرہ نہ پئیں۔ خود اس سے بچیں اور دوسروں کو بچائیں۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ اس شبھ کاریہ ... آریہ جنتا پریشد کو پورن سہیوگ دے گی +

وزیر ہند اور پاکستان

مسٹر ایمری وزیر ہند نے اپنی تازہ تقریر میں پاکستان کی واضح الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے ٹھیک کہا ہے کہ ہندوستان ناقابلِ تقسیم ہے۔ اگر اسے تقسیم کیا گیا ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوامی شردھانند جی کی مختصر جیونی

۱- شردھانند کا بچپن جالندھر کی بجائے بریلی بنارس وغیرہ میں گذرا - اور وہیں کالج میں تعلیم پائی +

۲- بریلی میں مہرشی دیانند کے لیکچر سننے سے ان پر گہرا پربھاؤ پڑا - اور وہیں سے ان کی کتابوں کا سوادھیائے آرمبھ کر دیا - ۱۸۸۵ء میں وکالت پاس کر کے جالندھر میں کام کرنے لگے - اور سماج سیوا بھی آرمبھ کر دی +

۳- جالندھر سے "ست دھرم پرچارک" اخبار جاری کیا - "ستیارتھ پرکاش" اور "کلیات آریہ مسافر" وغیرہ پستکیں اُردو میں پرکاشت کرائیں - اور پنجاب کی تمام آریہ سماجوں کو پرتی ندھی سبھا کی لڑی میں پرو دیا +

۱۹۰۲ء میں گورو کل کانگڑی کی بنیاد ڈالی - جس کے لئے چالیس ہزار روپیہ اکٹھے کئے -

۱۹۰۷ء میں آریہ سماج کو ایک مذہبی ... ٹھہرا کر افسران اعلےٰ کی غلط فہمی کو دُور کیا + اپنی سپتری کی شادی ذات پات توڑ کر کی - استری کے مرنے پر استری برت کا پالن کیا + آریہ سماج کا کام بڑھ جانے کی وجہ سے وکالت چھوڑ دی - اور اپنا پریسی گوروکل کو دے دیا - اور جالندھر کی کوٹھی اور ساری جائیداد بھی گوروکل کو دے دی +

۱۹۱۱ء میں بان پرستھی بن کر تین لاکھ روپیہ گوروکل کے لئے اکٹھا کر کے ۱۹۱۷ء میں سنیاس لیا - اور اُتراکھنڈ کے قحط میں مدد دی -

۱۹۱۹ء میں مہاتما گاندھی کے ساتھ مل کر کام کیا - اور دہلی میں جامع مسجد کی ویدی پر بھی اُپدیش دیا - اور مارشل لاء کے دنوں میں گولی کھانے کیلئے سب سے پہلے اپنی چھاتی پیش کی +

۱۹۱۲ء میں اکالی تحریک میں شامل ہوئے - امرت سر میں تقریر کرتے ہوئے ۲½ سال کی سزا پائی - لیکن جلد ہی پھر گورنمنٹ نے رہا کر دیا -

۱۹۲۲ء میں سیٹھ رگھومل کے ایک لاکھ روپیہ ... سے کنیا گوروکل دہرہ دون کی بنیاد ڈالی +

۱۹۲۵ء میں شدھی کا جھنڈا بلند کیا - کاشی کے سارے پنڈتوں سے شدھی جائز ... قرار دلوائی - اور ہندو سنگھٹن کے لئے آل انڈیا ہندو سبھا قائم کی +

۱۹۱۶ء میں اصغری بیگم کی شدھی پر مسلمانوں نے سوامی شردھانند اور کراچی سماج پر مقدمہ دائر کر دیا - لیکن شانتی دیوی (اصغری بیگم) کے بیان پر عدالت نے مقدمہ خارج کر دیا +

دسمبر ۱۹۱۶ء میں سوامی جی کو نمونیہ ہو گیا +

۲۳ - دسمبر کو شردھانند بلیدان دِوس منائیے

شریمان لالہ نارائن دت جی اور دھرم ویر جی ودیا النکار منتری اکھل بھارتیہ سوامی شردھانند ٹرسٹ نے سماج جی مہاراج کی ۱۴ویں بلیدان جینتی کے اُپ لکش میں دہلی کے سمست آریہ دھرم اولمبیوں (آریہ سماجی سناتنی - جین - سکھ - انیادی) سے پراپیل کی ہے - کہ وہ ۲۳ - دسمبر ۱۹۴۰ء کو شردھانند بلیدان دوس انی سماروہ کے ساتھ منائیں +

دھرم - جاتی - دیش پر سروسو نچھاور کرنے والے، شدھی سنگٹھن اور دلت اُدھار کے اَن تھک پرچارک امر شہید سنیاسی کی پنیہ سمرتی میں ۲۲ - دسمبر روی وار کو سارے دہلی میں بہد جلوسوں کا آیوجن کیا جائے - اور ۲۳ - دسمبر سوموار کو دہلی کے کونے کونے میں وِراٹ سبھائیں کی جائیں +

اس سلسلہ میں اُنہوں نے یہ بھی نویدن کیا ہے - کہ شردھانند بلیدان جینتی کی سپھلتا پر کارروائی کی سُوچنا سبھا کے سنیوجک اکھل بھارتیہ شردھانند سمارک ٹرسٹ دہلی کے سار یا لیہ تتھا سماچار پتروں میں پرکاشن ارتھ اوشیہ بھیجیں +

(دھرم ویر منتری)

یادِ شہیدا

(از قلم جناب شرر سیبت پوری)

کس کے غم میں آج پھر چشمِ شفق ہے خوں فشاں - کس کے اُٹھنے سے ستم پر ہے پشیماں آسماں
کس کے ماتم میں ہے ساری انجمن نالہ کُناں - قافلہ اشکوں کا کس کی جستجو میں ہے رواں
تو بتا بادِ صبا! کس پھول کی یاد آ گئی - عندلیبوں کو تو کیا گلچیں کو چکر آ گئی
آریوں کا رہنما دہلی کا اِک درویش تھا - جو محبت کا پیامبر تھا ریاضت کیش تھا
اس کا سینہ جذبۂ ایثار سے معمور تھا - پہلو میں جلتا ہوا شعلہ کوئی مستور تھا
مندر و بُت خانہ میں اُس کی اگر توقیر تھی - صحنِ مسجد میں بھی اس کی گونجتی تقریر تھی
وہ سراپا عجز تھا اور تھا مجسم انقلاب - ہمتِ پیری پہ اُسکی رشک کھاتا تھا شباب
ظلمتوں میں بھی قدم اپنا بڑھا دیتا تھا وہ - سامنے نیزوں کے چھاتی کو بڑھا دیتا تھا وہ

چشمِ بد بیں نے مگر چھوڑا نہ اُس درویش کو
کر دیا آمادۂ قتل ایک بد اندیش کو

کس قدر عبرت فزا ہے ہائے دنیا کا شعار - رحم کے پُتلے جہاں آ کر ہوں گولی کے شکار
آئے تھے جو دہر کو اُلفت سکھانے کے لئے - ہو گئے مجبور آخر زہر کھانے کے لئے
چشمِ بینا! خوں رو، کتنا ہے عبرت کا سماں - کر رہا ہے خامشی میں جس کا ماتم آسماں
موت آنے پر تو سب مٹ جاتی ہے تکرار بھی - اور شردھانند تو بوڑھے بھی تھے بیمار بھی
مٹ نہیں سکتا مٹانے سے کبھی نامِ شہید - اُٹھ گئے اس وہم میں کتنے ہی داعی یزید
قاتلِ درویش خود اس راز سے تھا آشنا - دستِ قدرت کو مگر کچھ اور ہی منظور تھا

ایک کو اُس نے شرر بدنام و رُسوا کر دیا
اور اِک درویش کو سرتاجِ شہدا کر دیا

شردھانجلی

بھویہ مورتی

" ورتمان کال کا کوئی کلاکار یدی بھگوان عیسےٰ کی مورتی بنانے کے لئے کوئی جیوت ماڈل چاہے - تو میں اس بھویہ مورتی کی طرف اشارہ کروں گا - یدی کوئی مصور کا مین چِتر کار سینٹ پیٹر کے لئے نمونہ مانگے گا - تو میں اسے اس جیوت مورتی کے درشن کرنے کی پریرنا کروں گا "

(رامزے میکڈانلڈ بھوت پوروپرائم منسٹر برٹش گورنمنٹ)

دلتوں کا بندھو!

" سوامی جی کا پوتر سمرن کون بھول سکتا ہے - شردھانند جی کا سچا سمارک تو اسپرشیتا کو جڑ مول سے ہی نکال کر ہو سکتا ہے - تو ورشوں میں ہم نے کیا کیا؟ " (مہاتما گاندھی)

ویرتا اور بلیدان کی مورتی

"سوامی شردھانند کی یاد آتے ہی ۱۹۱۹ء کا درشیہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے - سرکاری سپاہی فائر کرنے کی تیاری میں ہیں - سوامی جی چھاتی کھول کر سامنے جاتے ہیں اور کہتے ہیں "لو - چلاؤ گولیاں" - ان کی اس ویرتا پر کون نگدھ نہیں ہو جاتا - میں چاہتا ہوں - کہ اس ویر سنیاسی کا سمرن ہمارے اندر سدَیو ویرتا اور بلیدان کے بھاووں کو بھرتا رہے " (ولبھ بھائی پٹیل)

وہ کتنا خوش ہوتے!

" آج ٹراونکور میں ہریجنوں کے لئے مندر اُدگھاٹن کی جو انہاسک گھٹنا ہوئی ہے - اس سے سوامی شردھانند جی کی دِوِیہ آتما پرسن ہو گی - وستو نہ ہمارے یہ بارہ ورش سے وکیت اس مہان آتما کی یہ ایک دشنیش گھٹنا ہے - ان کے جیون کال میں یہ سمجھو نہیں تھا - کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنے سندیش کو پورا ہوتا ہوا دیکھ سکتے - جب آج میں ٹراونکور کی ہندو ریاست میں دیکھنے کا سوبھاگیہ پراپت ہو رہا ہے - یدی آج وہ جیوت ہوتے - تو انہیں نسندیہ ہرش ہوتا "

(دیکھ ورتی راجگوپال آچاریہ - مدراس)

یا دہاڑے، ایک مسلمان نے دھوکے سے پستول کے فائروں سے سوامی جی کو ہلاک کر دیا - دوسرے دن شہر میں ہڑتال اور سرکاری دفاتر بند ہو گئے - جلوس کے ساتھ تین لاکھ آدمی یا رہبل تک تھے - جن کے دیکھنے کیلئے گھنٹے لگتے تھے - اتنا ماتم کسی کا نہیں ...

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

پریتن

(لیکھک :- شری چندر کرن جی چھابا)

کوشلیا کو ایسا لگا مانو اُسے کسی نے ٹاٹ کے بورے میں کس دیا ہو۔ سانس لینی دوبھر ہو رہی تھی۔ اُس نے جیسے تیسے بٹن لگائے پھر ساڑھی پہننے لگی۔ پرنتو من میں بڑی کھینچ اُٹھ رہی تھی۔ امر کے اوپر بھلا یہ بھی کوئی پیرا دا ہے۔ ساری دیہہ کس گئی۔ انگ انگ چھکنے رہے ہیں۔ آگ لگے ایسے فیشن پر ـــ سکھنے کو تو شہر والے گاؤں والوں کی انگی اوڑھنی کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ پرنتو یہ بلاؤز تو اُن کے بھی باپ ہیں۔ سارے کندھے دکھنے ہیں۔ چست ایسے کہ دم گھٹنے لگے۔ واہ رے بلاؤز! ـــ جیسے تیسے اس نے ساڑھی باندھی۔ کمرے میں لٹکے قدِ آدم آئینے میں دو تین بار دیکھ کر تسلی کر لی۔ کہ کہیں اُونچی نیچی تو نہیں ہے۔ پھر چائے اور نمکین مٹھائی کی پلیٹ لیکر اوپر چلی۔ اپنی جمی ہوئی چال کے نیچے نئے قدموں کو ہلکے چھنکنے کی دیرتھ سی چیشٹا کرتی ہوئی وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔

امر ابھی آفس سے لوٹا ہی تھا۔ بیٹی کے بھاری بھرکم پاؤں کی آواز اُسے پہلے ہی آ رہی تھی۔ کوشلیا نے چپ چاپ ٹیبل کے اوپر چائے اور نمکین کی پلیٹ رکھ دی۔ پھر سمٹی سی ایک اور کھڑی ہو گئی۔ اُسے بڑی لاج لگ رہی تھی اس بلاؤز کو پہن کر۔ اس میں بانہیں نہیں تھیں بالکل بھی۔

امر نے اُسے ایک سمیکشک کی درشٹی سے اوپر سے نیچے تک تاڑ کر کہا ـــ "دیکھو۔ اب تم آدمی معلوم ہوتی ہو۔ صرف پہراوے سے ہی کتنا فرق پڑ جاتا ہے۔ اُن ڈھیلے ڈھالے جمپروں سے تو تم بہت ہی موٹی اور بھدی دکھائی دیتی ہو۔"

کوشلیا کا جی جل گیا۔ جب دیکھو تب اُس کے موٹاپے کا رونا۔ موٹی ہے تو کوئی انہوں نے کھلا کر کر دی ہے۔ اور ابھی تو موٹی بھی نہیں ہے۔ ان شہر والوں کو تو بس وہی آدمی پسند ہے۔ جس کی کمر چلتے ہوئے تین بل کھائے۔ دوپہر کا بوجھ اُٹھانے سے ہاتھ لچک جائے۔ وہ چپ چاپ جانے لگی۔

"کہاں چلی؟"

امر نے چائے کی گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔

"میرا تو دم گھٹ رہا ہے تمہارے اس بلاؤز سے۔ جا کر اُتارتی ہوں۔"

ذرا تیزی سے سُر میں کوشلیا نے اُتر دیا۔ امر کو چڑ اس کے موٹاپے کی اتنی چنتا رہتی ہے۔ اس سے بہت غصہ لگتا ہے۔

"نہیں جی۔ واہ یہ بھی کوئی بات ہے" ـــ امر نے لپک کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا ـــ "ایسا مت کرنا۔ دو چار دن میں عادت پڑ جائے گی۔ اور دیکھو۔ تم چائے میں لیموں ڈال کر پینا شروع کر دو۔ سچ کہتا ہوں۔ کہ ایک ہی مہینے میں تم دیکھو گی کہ کتنی سندر سڈول ہو اُٹھی ہو۔" ......

غضب! کوشلیا کی ہمت۔ وہیں ٹھس کر کے بیٹھ گئی۔ چائے میں لیموں! رام رام کتنی مشکل سے تو اُس نے چائے پینے کا ابھیاس کیا ہے۔ ابھی تک اُسے اس میں کوئی خاص ذائقہ نہیں ملتا۔ اس پر اس میں لیموں۔ "نہ بابا۔ یہ میرے بس کی نہیں ہے۔" اُس نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"بس تمہاری یہی عادت تو اچھی نہیں لگتی۔" امر نے ذرا تیز ہو کر کہا ـــ "بھارتیہ استریاں اپنے سواستھ سوندریہ کے لئے ذرا سی اسودھا نہیں سہہ سکتیں۔ اُدھر یوروپین عورتوں کو دیکھو۔ کہ اپنی دیہہ کو ایک نیمت وزن میں رکھنے کے لئے کتنے کتنے کشٹ سہن کر ویایام کر لیتی ہیں۔"

"تو محنت اور ویایام سے میں کب گھبراتی ہوں۔" کوشلیا ذرا انساہت ہو کر بولی ـــ "چکی چرخہ سبھی کرنے کو تیار ہوں۔ تبھی تو کہتی ہوں۔ کہ مہری بھی چھڑوا دو۔ میں تو آپ کر لوں گی سب کچھ۔"

"بس آ گئیں اپنی ذات پر" ـــ "کِشن پوری خصلت جھوٹ تھوڑے ہی سکتی ہے۔ اس مشین کے یُگ میں چکی چرخے میں سمیہ برباد کرنا پاگل پن ہے۔ اور تمہیں اس سے کچھ لابھ ہو گا اس کی آشا نہیں ہے۔ اپنے گھر میں تو ابھی تک تم نے یہ سب کچھ کیا ہی ہے۔"

"تو پھر تم مجھ سے کیا کرنے کو کہتے ہو؟ چائے میں لیموں ڈال کر پینا تو میرے باپ کے بس کا بھی نہیں ہے۔ رام رام سوچتے ہی جی متلانے لگتا ہے۔" کہتی ہوئی کوشلیا پھر جانے لگی۔

امر ٹھنک کر بولا ـــ "چائے میں لیموں کے نام سے تو جی متلانے لگتا ہے۔ اور وہ جو سیر والے چنے کا ساگ نمک کے ساتھ چبا جاتی ہو۔ اُس سے کچھ نہیں ہوتا۔ کچی بھنڈی۔ گاجر۔ بھٹے۔ شلغموں کا صفایا کر دیتی ہو۔ اس سے جی خراب نہیں ہوتا۔ سچ تو ہے۔ کہ "بندر کیا جانے ادرک کا سواد"۔ ......

اور اُس دن بچی بنتی جمن کا انت کوشلیا کے آنسوؤں سے ہوا۔ اتنی محنت سے پہنا بلاؤز تین گھنٹے کے پریشرم سے باندھی ہوئی ساڑھی کی قباحت گھاٹے میں ہی پڑی اُسے۔

~~~ (۲) ~~~

امر ناتھ کو اپنے اس وواہ سے ذرا خوشی نہ ہوئی۔ ہوتی بھی کیسے؟ کچھ بھی تو اس کے پسند کا نہ ملا سوائے جہیز کے۔ اور جہیز سے اُسے کیا۔ وہ تو اماں۔ بابو اور بھابی جی کے لئے ہی تھا۔ اس کے حصے میں تو کوری بہو آئی تھی۔ سو بھی اس کے من کی تو نہیں تھی۔ ایک تو گاؤں کی۔ ان پڑھ تو اُسے نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس کے زمیندار سسر نے گھر پر ایک پنڈت کے دوارا ہندی سنسکرت پڑھائی تھی۔ تو بھی شہری بول چال ریشن کی کی درستی۔ جی جناب کا استعمال وہ نہیں کرتی تھی۔ اس سے امر کے لئے تو وہ گنوار ہی تھی۔ خیر یہ سب کہاں تو دور کی جا سکتی تھیں۔ کنتو وہ جو سرخ گاجر کی دیہہ لے کر ان کے ڈھیلے پتلے پریوار میں سب سے پرتھک دکھائی دیتی تھی۔ اس کا علاج وہ کیا کرے؟ رام جانے کس چکی کا پیسا کھایا تھا۔ کہ دیہہ کا ماس ایسا ٹھوس ہو رہا تھا۔ کہ باہوں میں بل پڑ رہے تھے۔ گورے رنگ میں سُرخی ایسی جھلکتی تھی۔ کہ سینک مار دو تو خون نکل آئے۔ چال ایسی کہ مانو پیروں میں دھرتی دبتی جاتی ہو۔ اماں کو تو بہو پسند آ گئی تھی۔ اور پسند آتی بھی کیوں نہ۔ پہلانہ ۵ بجے سے لے کر رات کے دس بجے تک اُسے چاہے بیل کی طرح جوتتے رہو۔ وہ تھکنا جانتی ہی نہ تھی۔ چاہے جتنا کپڑا لا دو۔ وہ میں میخ نہ نکالتی تھی۔ رسوئی میں سب کو کھلا کر پیچھے جو بچ جائے وہ چپ چاپ کھا لیتی تھی۔ بے شک گھر کے سبھی دیکتیوں کی اپیکشا وہ کچھ ادھک کھاتی تھی۔ پرنتو اس ادھکتا سے گھر کا رتی بھر بھی نقصان نہیں تھا۔ نہ وہ چائے پیتی۔ نہ رات کو کچھ کھاتی۔ نہ سویرے ناشتہ کرتی۔ اور نہ تیسرے دن ہاضمے کی خرابی کے لئے کروشین سالٹ یا گنیش وان چورن کی فرمائش کرتی تھی۔ اماں کو تو بہو خوب بھا گئی تھی۔ کنتو ......

امر کے لئے یہ خوبیاں کچھ بھی مہتو نہ رکھتی تھیں۔ اُلٹا اُسے ان سب باتوں سے کھیج چڑھتی تھی۔ اپنے بی۔ اے تک کی شکشا پراپت سنسکرت سنتنک میں اپنی پریسی کی جس انوپم کلپنا کا چیتر اُس نے کیا تھا۔ کوشلیا میں اس کا نام بھی نہ تھا۔ جیسی دُبلی پتلی چھوئی موئی سی ملکی پھلکی بہو کی نازک بردار ہاں اُٹھانے کے مدھر سپنوں نے اس کی پربھکشا کے اُولیہ دِوسوں کی ادھکانش راتوں کو لشٹ کیا تھا۔ کوشلیا کو ان کی مٹک بھی پاؤ بھر تھی۔ چار پانچ گھنٹے تک اس بند رسوئی گھر کے دھوئیں میں گھٹ کر سرخ آنکھیں لئے کربھی جب وہ اوپر جاتی۔ تو بھی اس نے امر سے کبھی سر درد کی شکایت نہیں کی تھی۔ نہ سینما کی فرمائش کی۔ شہر میں بارہ سنیما تھے۔ بڑی بھابی دو بالکوں کی ماں ہو کر بھی اپنے چھوٹے تین ماہ کے شیشو کو مہری کے سپرد کر کے سکینڈ شو میں اُڑ جاتی تھی۔ پرنتو کوشلیا نے اپنے منہ سے کبھی سنیما جانے کا نام نہیں لیا۔ امر کے کہنے سننے سے کبھی گئی بھی۔ تو بجائے فلم دیکھنے کے اس کا دھیان بھابی کے نئے شیشو میں لگا رہا۔ ایسی بہو پاکر امر نے اپنے کرم ٹھونک لئے۔

اور دوش تو خیر دُور بھی ہو سکتے تھے۔ کنتو اس کی اس اپنے سے بھی سوائی دیہہ کا وہ کیا کرے۔ شاید یہ بھی اُسے بہت نہ اکھرتی۔ یدی کوشلیا میں تھوڑی سی نزاکت ہی ہوتی۔ پرنتو کوشلیا ہے۔ کہ نزاکت کے نام سے بھی چڑتی ہے۔ جن بنٹوں۔ بالٹیوں کے اُٹھانے کو اس کی بھابی بہری کے آسرے گھنٹوں کھڑی رہتی تھی۔ انہیں وہ بائیں ہاتھ سے اُٹھا لیتی تھی۔ بھرا ہوا گھڑا سر پر رکھ کر چھم چھم کرتی چھت پر چڑھ جاتی تھی۔ کنوئیں سے بیسیوں ڈول پانی کے ہنستے ہنستے کھینچ کر چھت پر چھڑکاؤ کر دیتی تھی۔ اماں اور بابو جی کو تو بہو خوب پسند آ گئی تھی۔ مصیبت تھی تو بس بیچارے امر کی۔

اس دن تو حد ہو گئی۔ روی وار تھا۔ امر اپنے دو چار سنگیوں کے ساتھ کمرے میں تاش کھیل رہا تھا۔ اتنے میں کہار نے آ کر کہا ـــ "بابو جی! بہو رانی کہتی ہیں۔ کہ ذرا بڑا پلنگ باہر دھوپ میں نکال دو۔"

کہار کے ہاتھ میں پرسوں موچ آ گئی تھی۔ جو سوج رہا تھا۔

امر چڑ کر بولا ـــ "یہ تین من کا پلنگ میرے فرشتوں سے بھی نہ اُٹھے گا۔ پورا جہاز ہے۔"

ایک ساتھی بھی بول اُٹھا ـــ "سچ یار! تیرے سسر نے بھی خوب فرصت میں بنوایا تھا۔"

کہار سن کر چپ چاپ چلا گیا۔ دو منٹ بعد پھر آ کر بولا ـــ "بہو جی کہتی ہیں۔ کہ ذرا پرلی چھت پر چلے جاؤ۔ تو وہ آپ ہی نکال لیں گی۔"

امر کے کرودھ کا پارہ نہ رہا۔ سنگی سبھی منہ کھینچ کر ہنس رہے تھے۔

امر غصے سے بولا ـــ "آج ہی نکالنے کی جلدی آ رہی ہے کیا۔ کہہ دو ابھی کھیل رہے ہیں۔ یہ پلنگ اُٹھانا دل لگی نہیں ہے۔ کیا پہلوانی جتا رہی ہے۔"

(باقی آئندہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri
~~~

عرب میں ویدک سبھیتا کے چنہہ

(از صوفی گیا نیندرجی مولوی فاضل)

غرضیکہ بانیٔ اسلام کے زمانہ تک عربوں کے اس پراچین دھرم کا بالکل نام و نشان نہیں مٹا تھا۔ آنحضرت سے ۲پچیس سو برس پہلے عربی کا دیہ میں آتا ہے۔ خصوصاً لوی بن اخطب طرفہ " نے اپنی ایک کویتا میں کہا ہے۔ جس کے اندر چاروں دیدوں کو الہٰیری گیان کے روپ میں مان کر سب کو یہ اُپدیش دیا گیا ہے۔ کہ

"ہوا علم السام و بجر من اللہ تنزیلاً۔
فانہما یا اخی تبعاً بشری نجاۃ"

(سیر القول صفحہ ۶۵ - قصیدہ اوّل)

یعنی وہ علم کے دریا سام اور یجر ہیں۔ جن کو اللہ نے نازل کیا ہے۔ پس اے میرے بھائیو! ان کی پیروی کرو۔ (کیونکہ) یہ ہمیں نجات کی خوش خبری سناتے ہیں، یعنی موکھش کا مارگ بتاتے ہیں۔ یہ کلام آج سے تین ہزار ساڑھے آٹھ سو برس قبل کا ہے۔ یعنی آنحضرت سے اڑھائی ہزار برس قبل لوی بن اخطب ہوا تھا۔ اس پراچین آبائی دھرم کا آنحضرت کے وقت میں بھی باوجود بام مارگ کی اتی ادھک شکتی کے کچھ نہ کچھ وکرت روپ میں پرچار تھا۔ جیسا کہ ابوالحکم یا ورقہ اور زید بن عمر کے خیالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ مگر عام باشندگانِ عرب بام مارگ کے ہی پیرو تھے۔ سرونتر بھوگ ولاس مانس مدرا اور مورتی پوجا کا مذہب اور خدا کے نام پر خوب پرچار تھا۔ قومی اور ملکی نقطۂ نگاہ سے بھی ان کی اوستھا بہت خراب تھی۔ اور تباہی کے غار میں گرنے ہی والے تھے۔ مذہبی اختلافات اور جھگڑوں کے کارن قومی سنگٹھن تباہ ہو چکا تھا۔ تمام عرب قبیلوں در قبیلوں میں بٹا ہوا تھا۔ ہر قبیلے کا سردار اپنے کو ایک سامراجیہ کا سوامی مانتا۔ اور دوسروں کو کبھی خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اور ہمیشہ قبائل میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور اپنی دھاک جمانے کے لئے لڑائیاں لگی رہتی تھیں۔

جہاں راشٹریہ درشٹی کون سے عرب کی اندرونی حالت اس قدر خراب ہو رہی تھی۔ وہاں دوسری طرف دو نہایت پربل شکتی شالی سامراجیہ عرب کی طرف آہستہ آہستہ بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ جس آزادی کے لئے وہ آپس میں لڑائی جھگڑا کرتے تھے۔ وہی سوتنترتا سخت خطرے میں تھی۔ کیونکہ عرب کے پڑوس میں دو نہایت ہی زبردست، حکومتیں قائم ہو چکی تھیں یعنی ایک تو ایران کا شکتی شالی سامراجیہ جس نے عرب کے کئی حصوں یعنی یمن و مسقط پر قبضہ بھی کر لیا تھا۔ اور ایک پرکار سے سارے عرب کو اپنے آدھین مانتا تھا۔ اور دوسری طرف سیریا اور فلسطین کا علاقہ پورے طور روم سامراجیہ میں شامل تھا۔ جو نئی مذہبی جوش میں بھرے سارے سنسار کو اپنے آدھین بنا کر عیسائی کر لینے کا سکھ سوپن دیکھا کرتے تھے۔ اگر عرب اب تک بچا ہوا تھا۔ تو محض اس لئے کہ روم اور ایران کی آپس کی رقابت اور ایرشا دویش کسی ایک کو پہل کرنے اور آگے بڑھنے سے روکتی تھی۔ ورنہ عرب کمزور تھا۔ قومی شیرازہ منتشر ہو چکا تھا۔ اور قبیلہ کی تقسیم نے اس کا کچومر نکال دیا تھا۔ غرضیکہ مذہبی اور قومی دونوں ہی اوستھائیں بہت بگڑ چکی تھیں۔ ان کی راشٹریہ ہستی خطرے میں تھی۔ جب وہاں حضرت محمد صاحب کا جنم ہوا۔ اور انہوں نے چالیس برس کی اوستھا تک دور اندیشانہ دیکھتی کی طرح اپنے دیش اور جاتی کی اوستھا کا نرنیکشن کیا۔ اور جب خوب اچھی طرح پرستھتی اور خطرہ کو سمجھ گئے۔ تب کام شروع کیا۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ وہاں حضرت محمد صاحب نے کس طرح کی اصلاح کی۔ اور اس اصلاح کی بنیاد کن سدھانتوں اور سنسکرتی پر انہوں نے رکھی۔ اور دوسرا پرشن یہ ہے۔ کہ آنحضرت کے ہاتھوں عرب میں جس سوسائیٹی کی بنیاد پڑی سامس پر بجائے عرب کے اپنے پراچین تمدن (سنسکرتی) کے عیسائیوں کے تمدن اور وچاروں کا پربھاؤ کس پرکار پڑ گیا؟ جو کھلم کھلا عربوں کے قومی اور مذہبی دشمن تھے۔ عیسائی قدیم یہودی کلچر کے انویائی تھے۔ جو سمیٹک کلچر ہے۔ اور عرب سنسار کے آدم سرو شریشٹھ آریہ سنسکرتی کے بھگت تھے۔ آنحضرت نے عربوں کو سنگھٹت کر کے نہ صرف ان کے مذہبی اور قومی دشمن عیسائیوں کے پنجہ سے ان کو بچایا۔ بلکہ ایک ایسے وشال زبردست سامراجیہ کی بنیاد ڈال گئے۔ جس نے بعد میں ایرانی اور رومی سامراجیہ کو ہڑپ کر لیا۔ مگر باوجود ان باتوں کے اسلام اپنی راشٹریہ سنسکرتی کو چھوڑ بیٹھا۔ اور اپنے قدیم مخالف عیسائیوں کے سمیٹک کلچر کا انویائی بن گیا۔ یہ امر تعجب انگیز ہے۔ اور یہ پراکرتک نیم ہے۔ کہ جس دیش سے جو بھی مذہب یا فرقہ نکلتا ہے۔ اس پر اس ملک کے قومی تمدن کا اوشیہ پربھاؤ پڑتا ہے۔ لیکن اسلام کے معاملہ میں ایسا کیوں نہ ہوا؟

اس پرشن کا اُتر دینے سے پہلے ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ آج جو اسلام ہمارے سامنے ہمارے دیش میں پرچلت ہے۔ یہ ہو بہو وہی ہے۔ جو حضرت محمد صاحب کے دوارا عربوں میں پھیلایا گیا تھا۔ یا اس کے اندر سامپردائک پکھشپات اور اندھ وشواس کے کارن کچھ پریورتن بھی ہوا؟ کیونکہ جب ہم مختلف فرقوں اور مذہبوں کی تاریخ اور ان کے اُتار چڑھاؤ پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان تمام فرقوں اور جماعتوں نے جن میں اندھی شردھا اور ویکتی پوجا کی بھگتی اُتپن ہو جاتی ہے۔ تو پھر وہ اصلیت سے بہت دُور چلے جاتے ہیں۔ اور خصوصاً جب کہ کسی ایک مذہبی پیشوا کے سمبندھ میں اس پرکار کے بھاو لوگوں (اس کے انویائیوں) میں اُتپن ہو جاتے ہیں۔ تب تو ایسی ایسی باتیں مانی اور کہی جاتی ہیں۔ کہ عقل و خرد کا سوائے ماتم کرنے کے دوسرا کوئی چارہ دکھائی نہیں دیتا۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب کسی وستو سے اتی ادھک پریم ہو جاتا ہے۔ اور وہ پریم وویک بدھی کی سیما کو پار کر جاتا ہے۔ تو وہاں منش کو اُچت اور انوچت کا گیان نہیں رہتا۔ اور یہی چیز جب مذہبی دنیا میں قدم جماتی ہے۔ تو وہاں چمتکار اور معجزات اور اسنبھو باتوں کی سرشٹی کرتی ہے۔ جس کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ چند دنوں کے اندر ہی اندر دُنیا کی نظروں سے اصلیت اوجھل ہو جاتی ہے۔ اور یہ بناوٹی واقعات من گھڑت چمتکار کرشمہ گھٹنائیں ...

... دھا اور اندھ بھگتی کا اتنا گہرا ملمع چڑھایا جاتا ہے کہ وہ ... اور بعض اوقات تو اس اندھ شردھا اور ... دکھانا کٹھن ہو جاتا ہے۔ ... کا جاننا اور پتہ لگانا کٹھن ہو جاتا ہے۔ ... واستوک روپ کا جاننا ... کہ اُن سے ... ڈال دیتی ہیں۔ ... اتنا گہرا اندھکار اصلیت پر ڈال دیتی ہیں ...

TILAK HOSIERY
ESTD. 1919
TRADE MARK
سو فی صدی خالص اُون
عُمدہ کوالٹی
تلک ہوزری کی خصوصیت ہے!
برانچیں
انارکلی بازار - لاہور
ہال بازار امرتسر
کیناٹ پیلیس نیو دہلی

شنکا سمادھان

(از ماسٹر لکھشمن جی آریہ اپدیشک)

"پرکاش" یکم دسمبر ۱۹۴۰ء کے "علماء اسلام جواب دیں" کی سُرخی والے نوٹ پر اُمید نہیں علماء اسلام توجہ دیں یا جواب دیں۔ موجودہ حالات میں تبادلۂ خیال کی بجائے اعتراضات کو حملہ کہہ دیا جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کے نوٹ نے الحقیقت تحقیق حق میں مددگار ہوتے ہیں۔ بالخصوص مجھے قرآن شریف کی ویدک تفسیر میں ایسے نوٹ مدد دے سکتے ہیں۔ اس لئے خلیفہ ہری سنگھ جی یا دیگر آریہ پرش بذریعہ خط یا اخبار "پرکاش" اپنے خاص اعتراضات لکھ سکیں۔ تو ممکن ہے ان پر پُورا غور ہو سکے۔ موجودہ نوٹ میں جیسے قرآن شریف یا خدا کی بڑی غلطی کہا ہے۔ وہ دراصل محض ایک شنکا ہے۔ جو دوسری تبلیغی جماعت والے قرآن دان کو بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب میں ویدک تفسیر میں واضح طور پر لکھ چکا ہوں۔ اور اسلامی لٹریچر میں بھی اس کا حل موجود ہے۔ جو بشرط ضرورت بالتفصیل اخبار "پرکاش" میں بھی لکھ سکتا ہوں۔ سر دست محض اتنا اشارہ کافی ہے۔ کہ جس "انعام" لفظ کے واحد اور جمع نیز مذکر اور مؤنث ضمیر کے استعمال کے لحاظ سے خلیفہ صاحب نے اعتراض کیا ہے۔ وہ لفظ "نعم" مفرد جمع اور مذکر اور مؤنث ہر دو طرح سے استعمال میں آ سکتا ہے۔ اور قرآن شریف میں ہر دو آیات زیر بحث میں ضمیر کا استعمال موقعہ کے لحاظ سے صحیح ہے۔ انعام نعومت سے ہے۔ بہ معنی۔ نازکی۔ نرمی۔ نازک ہونا۔ نرم ہونا۔ نعم بہ عین ساکن کے معنے ہے۔ نرمی۔ نکوئی۔ اور نعم بہ عین مفتوح کے معنے ہے۔ اونٹ گائے وغیرہ چوپایہ یا اہنسک پشو دونو کا جمع انعام ہے۔ مگر نعم بہ نون مکسور کا جمع انعام نہیں۔ نعم بہ عین مفتوح گائے وغیرہ کے لئے مذکور ہو۔ تو ضمیر مؤنث آئے گی۔ اور بیل وغیرہ کے لئے ہو تو مذکر۔ ایسے ہی نعم بہ عین ساکن ہر بیل یا گائے کے لئے بہ لحاظ اس کے اوصاف کے بولا جاتا ہے۔ اور وہ صفات بہ صیغہ جمع ہر واحد بیل یا گائے میں پائی جاتی ہیں۔ اور اس نعم کی جمع انعام ہی ہر واحد اہنسک پشو کے لئے خود واحد آتا ہے۔ اور اس کی جمع انا عیم ہوتی ہے۔ سورۃ المائیدہ انعام۔ عل۔ مومنوں میں اس لفظ کا استعمال جس طریق پر ہوا ہے۔ اور عربی لغتوں میں جس طرح ان امور کو واضح کیا ہے۔ اس کو میرے مذکورہ بالا اشارات کی روشنی میں زیر غور لایا جاوے گا۔ تو بڑی غلطی، اعتراض یا شنکا سب دُور ہو جائے گا۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی Suleman Umar & Co, Karachi

چندر اودے مکر دھوج

یہ طاقت کی دوا تین سے چھ ماہ استعمال کریں۔ تو بوڑھے کو بھی جوان کرتی ہے۔ سپرم تیپن کرنے کی شکتی دیتی ہے۔ اس کے علاوہ جاڑوں میں نیا خون پیدا کرتی ہے۔ سردی۔ کھانسی۔ نمونیہ۔ نامردی۔ گنٹھیا۔ ہاتھ پیر کے درد وغیرہ کو دُور کر کے جسم کو لال سُرخ بناتی ہے +

ایک ماہ کا دام چھ روپے۔ پندرہ دن کا تین روپے ۸ر۔ سات دن کا دو روپے (۲ر)

ناری کلیان

یہ بیماری بیس برس کی آزمائی ہوئی دوائی ہے۔ اس سے عورتوں کو سفید۔ پیلا، نیلا اور لال پانی جانا بند ہو کر گربھ آشیہ کی شدھی۔ ٹیڑھا ہو جانا یا لٹک جانا وغیرہ سب نقص دُور ہو کر عورتیں گربھ ٹھہرنے کے یوگیہ ہو جاتی ہیں۔ ایک ماہ کی دوائی کا دام چار روپے (للعہ) پندرہ دن کا سوا دو روپے (۲؁) +

ملنے کا پتہ:۔ کوبراج دویادھر بھشگاچاریہ بیڈن روڈ۔ گلی نمبر ۹۔ لاہور

It is there (India) we must seek not only for the Cradle of the high Civilization of the Hindus, which gradually extended it-self in the West to Ethiopia to Egypt, to Phoenicia, in the East to Siam to China and to Japan in the South, to Ceylon, Java and Sumatra, in the North to Persia to Calde and to Colchis whence it came to Greece and to Rome and at Length to the remote abode of the Hyper-boreans."

Theogoney of Hindus.

ارتھات "ہندوؤں کی اُچیہ تم سبھیتا کے اس مول سروت کا اُدگم ہمیں بھارت ورش میں ہی ملے گا۔ جو دھیرے دھیرے پشچم میں ایتھوپیا (ابے سینیا) مصر۔ فنیشیا۔ پورب میں سیام، چین اور جاپان، دکھشن میں لنکا، جاوا اور سماٹرہ۔ اُتر میں ایران۔ کالیڈیا اور کولچس جہاں سے اس کا پھیلاؤ گریس اور روم تک ہی نہیں۔ بلکہ سدور ہائپر بورین لوگوں تک میں بھی پرچلت ہو گیا تھا"۔

اس لیکھ میں ہم رُوس کے دو ہندو مندروں کا ورنن کرتے ہیں۔

رُوس میں کاسپین ساگر کے تٹ پر باکو نام کا ایک شہر ہے۔ جو اپنے مٹی کے تیل کے کارخانوں کے کارن سنسار میں پرسدھ ہے۔ مہا پنڈت راہل سانکرتیائن نے ابھی حال ہی میں رُوس کی یاترا کی تھی۔ اور باکو کے ہندو مندر کا ورنن جو اُنہوں نے لکھا ہے۔ اُسے ہم اُن کی کپتنگ "سوویٹ

رُوس میں ہندو...

(لیکھک: ...)

...بھوجی سے اُدھرت کرتے ہیں:۔

...॥ ओं श्री गणेशाय नमः ॥ श्लो १

स्वस्ति श्री नरपति विक्रमादित्य रा २

ज साके ॥ श्री

ज्वालाजी

निमत दरवा ३

जा बणाया:

अतीकेचन गिर

सन्यासी ४।

रामदहा वासी

कोटेश्वर

महादेव का...

आसोज बदि ८।

संवत १८६६॥

چاندر تھی، "سمت" اور "بنایا" پر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ اتی کنچن گر ہریانہ یا کوروکشیتر کے سمیپ کے رہنے والے تھے۔ دروازہ کھولنے وقت نوازش انا نے کہا — یہ نہ جانے کب سے اور کہاں کے اکھشر ہیں۔ بڑے بڑے پروفیسر دیکھنے آئے۔ مگر کوئی نہ پڑھ سکا"۔

تب نے کہا — یہ اُتری بھارت بھاشا تتھا ناگری لپی کا لیکھ ہے۔ ... پُورو — دروازہ لگوانے والے سادھو نے اسے لگوایا ... آنا نے بہت آشچریہ پرگٹ کیا۔ میرے ...

اُپاسنا ...

(از شری ...)

ہمارا تمہارا ...

سالانہ رعایتی اعلان

۱۵ر نومبر ۱۹۴۰ء سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء تک

یہ رعایت پیکٹوں پر ہو گی

سوائے سپاری پاک کشتہ موتی مفردات، رلوچر یا بکس و نسخہ جات کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوا ستھ رکھشا

صحت کے پانچ سنہری اصول

(از پنڈت ٹھاکر دت شرما موجد "امرت دھارا" - لاہور)

(۱) دُنیا میں رہتے ہوئے کام سے جی نہ چُراؤ۔ اپنی زندگی کو چُست رکھو۔ جب کوئی کام نہ ہو۔ تو خدا کی عبادت اور رفاہ عام کے کاموں میں وقت گُذار دو۔ مگر بے کار زندگی اچھی نہیں ہے۔ اگر آپ کا کام زیادہ بیٹھنے کا ہے۔ تو ورزش روزانہ ضروری طور پر کرو +

(۲) غصّہ۔ جُھوٹ۔ رنج و غم۔ حسد۔ کینہ۔ نفرت۔ جھنجلاہٹ۔ چوری۔ دھوکا دہی۔ خوف۔ تکبر۔ لالچ۔ ہوس۔ سب صحت و عمر کو گھٹانے والے ہیں۔ ان سے دُور رہو۔ ہر حالت میں خوش و صابر رہ کر دلی سکون کو قائم رکھو۔ پچھلی مصیبتوں کا خیال چھوڑ دو۔ برداشت کی عادت ڈالو۔ یہ اندرونی صفائی ہے۔ تم دوسروں سے ملو۔ دوسرے تم سے محبت سے ملیں۔ اس سے بھی انسان خوش رہتا ہے۔ خوشی جتنی بانٹو اتنی تمہارے پاس بڑھتی جاتی ہے +

(۳) جسم کو، کپڑوں کو، گھر کو اور گرد و پیش کو جہاں تک بنے صاف رکھو۔ پاخانہ پیشاب وقت پر ضرور جاؤ۔ روکو نہیں۔ نہ ہوا۔ ڈکار۔ چھینک۔ اباسی وغیرہ قدرتی زوروں کو روکو۔ پینے کا پانی صاف ہو۔ کھانے کی چیزیں صاف رکھو۔ پھل۔ سبزی وغیرہ اچھی طرح دھو کر استعمال کرو۔ دن کو کھلی ہوا میں زیادہ رہو۔ صاف ستھری ہوا میں رات کو سوؤ۔ جسم کو کھلی ہوا میں کبھی ننگا بھی کیا کرو۔ سورج کی کرنیں بھی جسم پر ڈالو۔ یہ بیرونی صفائی ہے +

(۴) خواہشات نفسانی کو حد سے نہ بڑھنے دو۔ اچھی مزیدار غذا کھانے کی خواہش۔ خوب صورت اشیاء دیکھنے کی خواہش۔ اچھے راگ رنگ سننے کی خواہش۔ خوشبویات سونگھنے کی خواہش۔ نرم اور خوب صورت اشیاء کو چھونے کی خواہش کوئی بھی ان میں سے حد سے باہر ہو۔ تو انسان کو نیچے گراتی ہے۔ جو ان کو اپنے قابو میں رکھتا ہے۔ اور ضرورت کے مطابق ان سے کام لیتا ہے۔ وہ خوش و خرم اور تندرست رہتا ہے۔ بڑی عمر پاتا ہے۔ نفسِ امارہ کو جس نے مار لیا۔ اس نے اس دُنیا میں سب پر فتح حاصل کر لی +

(۵) اِنسانی جسم کے اندر عام قوائے کی بُنیاد جسم کے عطر و یرج (منی) پر قایم ہے۔ اس کو جتنا جسم کے اندر اچھے خیالات اور ورزش سے جذب کیا جاوے۔ اتنی ہی صحت۔ طاقت و عمر بڑھتی ہے۔ پچیس سال کی عمر تک تو اس کی پوری حفاظت ہونی ہی چاہیئے۔ عیش و عشرت میں پڑ کر جو بے لگام ہو کر اس جوہر کی مناسب حفاظت نہیں کرتے۔ وہ بیمار و کمزور ہوتے ہیں +

نوٹ:۔ اس کو ہمیشہ پاس رکھو۔ کبھی کبھی پڑھا کرو۔ دوسروں کو سنایا کرو +

جوالا نکلتی تھی"

میں نے پوچھا۔ "جوالا بند کیسے ہوئی؟"

"تو بھاوک گیس یہاں سے دھرتی پھوڑ کر نکلتی رہی ہوگی۔ جیسے کہ اکثر تیل کھنیتروں میں دیکھا جاتا ہے۔ دھرتی کے نیچے رگڑ کھا کر یا باہر سے کسی کے آگ لگانے سے گیس جل اُٹھی ہوگی۔ ایک بار جل جانے پر ایسی گیس کا روکنا ہے تو جلتی بارود کے ڈھانکنے جیسا ہی خطرناک۔ پر تو اب کچھ اُپائے معلوم ہو گئے ہیں جن سے اس جوالا کو شانت کیا گیا ہوگا"

مجھے جوالا مائی کے انت پر بڑا افسوس ہوا۔ کوشش کر یہ خیال کر کے کہ بڑی جوالا مائی یہی تھی۔ کانگڑہ والی تو چھوٹی جوالا مائی ہے +

کتنی ہی کوٹھڑیوں کو بھیتر سے جا کر دیکھا۔ کہیں کہیں کی دیواروں پر اب بھی پلاسٹر ہے۔ جس پر کچھ بھدّی مورتیاں انکت ہیں۔ کہیں کہیں میں سادھو لوگوں کے آسن لگانے کے چبوترے بھی ہیں۔ کہیں کہیں دھوُنی کی آگ کی راکھ بھی موجود ہے۔ یہیں جلتی دھوُنی کے کنارے وشال جٹا دھاری سادھو لوگ دِگنت سے گھومتے آ کر بیٹھے ہوں گے۔ یہیں سُلفے اور گانجے کی چلم پر چلم چڑھتی ہوگی۔ اور سنت جن بلیتی مارے اپنی اپنی یاترا کے اتی رنجت ورنن سُناتے رہے ہوں گے۔ اس میں تو شک ہی نہیں۔ کہ ان دنوں ہندو دلیشوں میں سے ہو کر بھارت سے باکو آنا اُس سمیہ بڑی ہمت کا کام تھا +

ہم نے جوالا مائی کے مندر سے وداع لی +

دوسرا مندر روس سامراجیہ کے انترگت کیسپین نامک پرانت میں ہے۔ اس پرانت میں رلیسٹ نام کا ایک نگر ہے۔ اسی نگر میں ایک پراچین دیو مندر ہے۔ اس میں سندیہ نہیں کہ یہ مندر پرانا ہے۔ اس میں پراچین سمیہ کے چنہہ اب نہیں رہے۔ کیونکہ اس کی کئی بار مرمت کر دائی جا چکی ہے۔ اور بار بار کی کھدوائی بنوائی سے اس مندر کی بناوٹ کا پراچینتو لوپ ہو گیا ہے +

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

...و مندر

(...ائن چترویدی)

...بات نہیں۔ یہ اکثر بھارت میں اتنے ہی ... جتنے روسی اکثر روس میں۔ آپ کے ساتھ ... ہیں۔ ...بیسر لوگوں کا دِشے بھارتیہ ہی رہا ہوگا"

بڑھیا نے دروازہ کھولا۔ بھیتر بڑا آنگن ہے۔ جس کے بیچ میں ایک چوکور پکا منڈپ ہے۔ بھارت کے سبھی مٹھوں کی بھانتی آنگن چاروں اور سے سادھوؤں کی رہنے کی کوٹھڑیوں سے گھرا ہے۔ شائد لکڑی کی مہنگائی کے کارن یا مضبوطی کے خیال سے سبھی کوٹھڑیوں کی چھتیں چونے پتھر کے پٹا دیا لداو کی محراب دار بنی ہیں۔ کتنی ہی کوٹھڑیوں پر بنوانے والے داتاؤں کے نام کے شلا لیکھ لگے ہیں۔ ان کی سنکھیا دس گیارہ ہوگی۔ جن میں دو گورمکھی کے بھی ہیں۔ ان کے لیکھک پنجاب کے اُداسی سادھو تھے۔ سمیہ اتنا نہیں تھا۔ ... پر چند لیکھوں کو پڑھنا۔ اور نقل کرنا۔ منڈپ میں جا کر ... میں وہاں چوکور ہون کنڈ اب بھی موجود ہے۔ پر تو اب ... اسے لگے ہیں ہے +

...اگادھ اشس آنا ... بتلایا ——— دِلس ورش تک یہاں آگ...

...تمہاری ہے
...ہی ہے
...اس کا
...دہی ہے
...آئے ہے
...میں سارا وہی ہے
...ذرہ ہے وہ
...کہاں وہی ہے
...کے قابل
...جہاں ہے

دو آنہ فی روپیہ کی رعایت ہیرا در سونے والے سدھ مکردھوج پر اور باقی تمام شہرہ آفاق ادویات پر
چار آنہ فی روپیہ کی خاص رعایت پیکی
شہرہ آفاق ہیرے اور سونے والا
سدھ مکردھوج جسٹرڈ
رعایتی قیمت ۸ روپیہ ۱۲ آنے
دنیا کی تاج آیورویدک دوائی
استعمال ہو رہی ہے
ہندوستان بھر میں سالہا سال سے
آیورویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمیٹڈ - گمٹی بازار - لاہور - قائم شدہ ۱۹۰۵ء

کانگریس اور مسلم لیگ کی غلطی

میں اُن لوگوں میں سے ہوں۔ جو ایمانداری سے محسوس کرتے ہیں۔ کہ کانگریس اور مسلم لیگ نے وائسرائے کی پیشکش در بارہ توسیع اگزیکٹو کونسل و قیام مشاورتی جنگی کونسل کو ٹھکرا کر بھاری غلطی کی ہے۔ تاہم میرے دل میں اس طرح پیدا ہونے والے سیاسی گٹھ جوڑ کے متعلق وسوسے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ دو شخص ایک دوسرے کے قریب کئی سال تک رہتے ہیں۔ محض روشناسی کے سوا ان میں اور کوئی مشترکہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ اگر کبھی وہ ایک دوسرے کے قریب آتے بھی ہیں۔ تو دوستوں کی حیثیت میں نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے دشمن بن کر۔ اس موقعہ پر کوئی غیر جانبدار شخص آ کر ان میں صلح کرا سکتا ہے۔ اسی طرح جب دو قوموں میں دشمنی ہو۔ تو ایسے لوگ صلح کرا سکتے ہیں۔ جن کے ہاتھ میں نظم و نسق اور برتر طاقت کی باگ ڈور ہو۔ غیر سرکاری افراد کی کوششیں تو اس حالت میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔ جب آزاد قوموں کے دلوں میں متحد ہونے کی فی الواقعہ خواہش موجود ہو۔ فقط کوتاہ حکومت ہی دو قوموں کے متحد کرنے کیلئے سیمنٹ سپلائی کر سکتی ہے۔ دو لڑنے والے ایک جگہ رہنا پسند نہیں کرتے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ یہ دیکھنا صلح کرانے والے کا فرض ہے۔ اسے دیکھنا چاہیئے۔ کہ عارضی وجہ کون سی ہے۔ اور مستقل کون سی۔ اسے بلا خوف و رعائیت اس لڑائی کو دور کرنے کا علاج ڈھونڈنا چاہیئے۔ اور سخت اقدام اور مضبوط ارادے کیساتھ ہی فرقہ دارانہ لیڈروں کو سیدھی راہ پر لایا جا سکتا ہے۔ محض طوطے کی طرح نعرہ بازی رٹنے سے کام نہیں چل سکتا +

وزیر ہند اور وائسرائے کی تقریریں

وزیر ہند اور وائسرائے نے اپنی تقریروں میں ہندو مسلم اختلافات پر دلی افسوس ظاہر کیا ہے۔ لیکن آنسو بہانے اور دل نرم کرنے کے سوا کیا کر سکتے ہیں۔ قصورداروں پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ میں جاننا چاہتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے ان قصورداروں کو کیا سزا دی؟ ان کے خطرناک اقدام کو رد کرنے کیلئے کیا کیا۔ جنہوں نے کانگریسی وزارتوں کے خلاف سراسر غیر منصفانہ پروپیگنڈا جاری رکھا۔ کیا سات صوبوں کے گورنروں نے ان الزامات کی قلعی کھولنے کی خاطر لب کشائی کی۔ جو مسلمان لیڈروں نے انفرادی حیثیت میں اور پیرپور کمیٹی کی رپورٹ کی صورت میں کانگریسی وزارتوں پر لگائے۔ کیا گورنروں کو ہندوؤں کی طرف سے کانگریس اور کانگریسی وزارتوں کے خلاف

(گذشتہ سے پیوستہ)

"ہندوستان میں پاکستان نہیں بنسکتا"

اینٹی پاکستان کانفرنس میں شری ہیت اپنے کا صدارتی ایڈریس

لگائے ہوئے الزامات کا علم نہ تھا۔ کہ اُنہوں نے ہر موقعہ پر ہندو مسلم اتحاد کے حصول کی بے معنی دوڑ میں ہندو مفاد کو قربان نہیں کیا۔ کیا انہوں نے سندھ اور سرحد کی لاقانونی اور انارکی کی حالت کو ختم کیا۔ کیا وائسرائے، گورنروں اور برٹش گورنمنٹ نے کبھی اس بات پر غور کیا۔ کہ ان صوبوں کی مسلم وزارتیں ہندو اقلیتوں کے تئیں اپنے ابتدائی فرائض پورا کرنے میں بھی بالکل ناکام رہی ہیں۔ برٹش گورنمنٹ نے صوبائی حکومتوں کی خود اختیاری کے نام پر ایک شرمناک صورت حالات پیدا کر دی ہے۔ ہندوستان بھر کے ہندو محسوس کرتے ہیں۔ کہ برٹش گورنمنٹ کی پالیسی "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کے اصول پر قائم ہے۔ دریں حالات ہندوؤں کے لئے اس کا سمجھوتہ کی کوشش کرنے کا خیال تک لانا ناممکن ہے۔ مسلمانوں کا خیال ہے۔ کہ برطانیہ والے ان کے خفیہ ریٹائرڈ وزیر ہیں۔ مسلم لیگی ہندوؤں سے کوئی ایسا سمجھوتہ کرنا نہیں چاہتے۔ جو ایسی مراعات نہ دے۔ جو سراسر قوم دشمنی ہیں +

فرقہ داری کی وبا

ہندو مسلم اتحاد کرانے میں برطانیہ کی بے نیازی نے فرقہ داری کی وبا کو عام بنا دیا ہے۔ میرے خیال میں کمیونل ایوارڈ اس رجحان کا روشن ثبوت ہے۔ کہ وہ نیشنل ازم کو بالکل دبا دینی چاہتی ہے۔ جس کی بنیاد سرکردہ ہندو اور مسلمان قوم پرست ڈال چکے ہیں۔ لیکن فضا موافق ہونے کے باعث اینٹی نیشنل سپرٹ آج کل پاکستانی مطالبہ کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ سرکردہ مسلمانوں نے پاکستان کی مختلف سکیمیں مرتب کی ہیں۔ اگرچہ بڑے بڑے اصولوں کے متعلق ان میں کوئی اختلاف نہیں +

مسلمان اقلیت نہیں

مثلاً ہندوستان کے مسلمان اقلیت نہیں۔ مسلمان ایک جُدا قوم ہیں۔ جو کسی دوسری قوم یا قومیت میں مدغم نہیں ہو سکتی۔ ہندوستان ایک قوم نہیں۔ مسلمان کسی سنٹرل گورنمنٹ کی ماتحتی برداشت نہیں کر سکتے۔ جس میں ہندوؤں کو اکثریت حاصل ہو۔ مسلمان اکثریت والے تمام علاقوں کو ملا کر اکٹھا کر دیا جائے۔ اور انہیں باقی ماندہ ہندوستان سے الگ تصور کیا جائے۔ اگر فیڈریشن قائم کرنی ہو۔ تو مسلم انڈیا یعنی پاکستان اور ہندو انڈیا میں قائم کی جائے۔ ہندو اور مسلمان ریاستوں کے الحاق کی تجاویز بھی ہیں۔ مجھے ان سکیموں کی تفاصیل میں جانا منظور نہیں۔ کیونکہ ان میں اسلامی اثر و رسوخ اور گروہ بندی کے سوا اور کوئی اصول تسلیم نہیں کیا گیا۔ مختصراً ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ کی آشیرواد سے مسلمان بغیر جنگ و جدل کے سارے ہندوستان کو فتح کر لیں۔ ہندو اور ہندوستان کی دوسری غیر مسلم جماعتیں مسلم لیگ کے اس اصرار پر حیران ہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں پاکستان ہی قائم کرے گی۔ لیکن سب سے زیادہ حیران کُن برٹش گورنمنٹ اور حکومت ہند کی خاموشی ہے۔ مسٹر جناح کئی بار کہہ چکے ہیں۔ کہ کہ وہ جمہوری ہندوستان نہیں چاہتے۔ اور اُن کا یہ اعلان درجہ نو آبادیات کی سکیم کے بالکل خلاف ہے۔ جس کو کہ برٹش گورنمنٹ ہندوستان میں اپنی پالیسی کا منتہائے مقصود قرار دے چکی ہے۔ اب یہ دیکھنا انگریز مدبروں کا کام ہے۔ کہ ان کا یہ اعلانیہ منتہائے مقصود ہندوستان کے حصے بخرے کرنے کی سکیم کے ساتھ کس حد تک مطابقت رکھتا ہے۔ انہیں اس بارہ میں اعلان کرنا چاہیئے۔ کہ پاکستانی سکیم ان کے اعلان کردہ منتہائے مقصود کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو کیا ان کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ میدان میں آئیں اور کھلم کھلا اس سکیم کی اور اس کے پروپیگنڈا کی مذمت کریں۔ جو مسلمان تقریروں و تحریروں کے ذریعہ کر رہے ہیں +

پاکستان منظور ہے؟

لیکن اگر انگریز مدبروں کا خیال ہے۔ کہ وہ پاکستان کے نئے خیال کو تسلیم کر لیں گے۔ تو کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ واضح الفاظ میں اس مطلب کا اعلان کر دیں۔ یقیناً برطانوی مدبروں اور خاص کر وزیر ہند کی تازہ تقریروں میں دیانتدارانہ سیاست کی مطابقت مفقود ہے۔ ۸۔ اگست کے اعلان میں جہاں واضح طور پر یہ کہہ دیا گیا تھا۔ کہ گورنمنٹ انڈیا ایکٹ کے کسی حصے میں ترمیم کرنے کو تیار ہے۔ اور ملک کی رائے کو وزن دیا جائے گا۔ وہاں یہ بھی کہہ دیا گیا تھا۔ کہ گورنمنٹ کا کوئی ایسا سسٹم قائم نہیں کیا جائیگا۔ جو قانوناً ناجائز ہو۔ اور جسے ہندوستان کی سیاسی زندگی میں حصہ لینے والے طاقتور عناصر منظور نہ کریں۔ نہ ہی گورنمنٹ اس قسم کے سسٹم کے قیام میں تعاون کرے گی۔ لیکن حکام کے تازہ اعلانات میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جو ہندوستانی عوام کو یقین دلا سکے۔ کہ آئندہ آئین میں ہندوستان کو بحیثیت ایک قوم کے قائم رکھا جائے گا +

پاکستان کی حمایت

بخلاف اس کے تین ایسے اہم نکات کے بارے میں اطمینان دلایا گیا ہے۔ جو یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ پاکستان جیسی رجعت پسندانہ سکیم پر ہمدردانہ غور کیا جائیگا۔ پہلا اطمینان یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی پالیسی اور بنیادی ڈھانچہ کی از سر نو پڑتال کرنے کو تیار ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ ۱۹۱۹ء کی اصلاحات اور اس کے بعد کی تمام سکیموں پر پانی پھیرا جا سکتا ہے۔ گول میز کانفرنس میں بھی ہندو اور مسلم نمائندوں میں جہاں تک گورنمنٹ آف انڈیا کی نوعیت اور اس کی بحیثیت مجموعی شکل و صورت کا تعلق ہے۔ کوئی اختلاف پیدا نہ ہوا۔ اختلاف صرف استحقاق رائے دہندگی اور نمائندگی کے بارے میں چند نکات کے متعلق تھا۔ کمیونل ایوارڈ کے معاملہ میں لکھنؤ پیکٹ کی پالیسی سے سراسر انحراف کیا گیا۔ بنگال اور پنجاب میں آئینی اکثریت دے کر حد کر دی گئی۔ ہندو اقلیتوں کی وٹیج سے انکار کر دیا گیا اور مسلمان لیڈر یہ کہتے ہیں۔ کہ جمہوری ہندوستان کی سکیم ہی ترک کر دی جائے +

دوسرا اطمینان

گورنمنٹ کی طرف سے مسلمانوں کو دوسرا اطمینان یہ دلایا گیا تھا۔ کہ گورنمنٹ ایسے سسٹم کے حق میں نہیں۔ جسے کوئی جُزوی اقلیت منظور نہ کرے۔ اس کا مطلب مسلمانوں کو یہ اطمینان دلانا ہے۔ کہ انہیں جمہوری ہندوستان قبول نہ کرنا پڑے گا۔ تیسرا اطمینان یہ ہے۔ کہ اس بارے میں کوئی دباؤ نہ ڈالا جائے گا۔ آخر اس کا نعم البدل کیا ہے۔ یہ کہ پاکستان کے ڈھنگ کی دو یا تین ریاستیں بنا دی جائیں یا ہندوستان کے لئے ایک ایسی حکومت قائم کی جائے جسے تحفظات سے اس قدر لاد دیا جائے گا۔ کہ ہندو اکثریت کا اثر غائب ہو جائیگا۔

غلط کار بچے

پاکستانی حلقوں کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ ان غلط کار بچوں کو یہ راستہ اختیار کرنے سے روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی جاتی۔ اِسے نوجوانوں کے نام اپیل جو ہندوستان کو ہر قسم کے اختلافات

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

استری سماج انبالہ چھاؤنی کی سرگرمیاں

استری سماج انبالہ چھاؤنی نے اپنے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ - نومبر کو دلتن اُدھار کانفرنس میں ایک پرستاو پاس کیا - کہ ہریجنوں کی منڈیوں میں مردم شماری کا کام کیا جاوے - چنانچہ اس کو عملی جامہ پہنانے کیلئے شریمتی مان کور جی پردھانا استری سماج انبالہ چھاؤنی کے پرچار وفد سے کام شروع ہو گیا ہے - زنانہ پردھانا جی و منترانی جی بمعہ مصدی لال آریہ پاٹھ شالہ کی ادھیاپکاؤں کے ہریجن منڈیوں میں پرچار کے لئے جاتی ہیں - جن کا ہریجنوں پر بہت اچھا پربھاؤ ہو رہا ہے - استری سماج ان منڈیوں میں بذریعہ میجک لینٹرن لیکچروں کا انتظام کرنے کی بھی کوشش کر رہی ہے (بلاقی رام منتری)

نو مسلم کی شدھی

۱۱ - مگھر کو زیر اہتمام آریہ سماج سلطان پور لودھی (ریاست کپورتھلہ) سلطان پور کے ایک قریبی گاؤں موضع ٹھٹھہ میں مسمی محمد اسلم سابق درشن سنگھ کمبوہ ساکنہ ٹھٹھہ کو جو کہ کسی وجہ سے ہندو دھرم سے الگ ہو گیا تھا دوبارہ شدھ کر کے ہندو دھرم میں پرولیش کیا گیا - اس کا سابقہ نام درشن سنگھ رکھا گیا +

(منتری آریہ سماج سلطان پور لودھی)

دہلی میں آچاریہ رام دیو کی برسی

آریہ سماج دیوان ہال دہلی میں ۱۳ - ۹ کو شری آچاریہ رام دیو جی کی پنیہ سمرتی میں شری لالہ نارائن دت جی کی زیر صدارت ایک وراٹ سبھا ہوئی - جس میں پنڈت گیان چند جی - آچاریہ گوپال جی - لالہ ایشور داس جی ہیڈ ماسٹر - پنڈت دیو ورت جی دھرمیندو اور بہن سرلا دیوی جی شاستری نے اپنی اپنی شردھانجلی آچاریہ جی کے پرتی بھینٹ کی + (بدری دت)

نئے بالکوں کا داخلہ

گورو کل یونیورسٹی کانگڑی میں نئے بالکوں کا داخلہ ایسٹر کی چھٹیوں میں گورو کل کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہوگا - اپنے بالکوں کو گورو کل میں داخل کرانے کے خواہشمند اصحاب اپنی درخواست جلد ہی بھیجکر منظوری حاصل کریں +

گورو کل کے قواعد اور داخلہ کا فارم دفتر گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور سے منگا لیجیے +

(دستنیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج بٹالہ کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج اوہری چوک بٹالہ کی انترنگ سبھا کی بیٹھک ۴ - ۱۲ - ۴۰ کو ہوئی - اور سروسمتی سے نمن لکھت شوک پرستاو پاس کیا گیا -

" آریہ سماج اوہری چوک بٹالہ کی انترنگ سبھا کی بیٹھک کا یہ اجلاس شری مہاشہ لاجپت رائے جی بٹالہ کی بے وقت موت پر نہایت ہی شوک پرگٹ کرتا ہے - اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ مہاشہ جی کی روح کو شانتی دیویں - اور ان کے سب سمبندھیوں کو دھیرج دیویں - مہاشہ جی کی آریہ سماج کے لئے سچی لگن تھی - اس لئے آریہ سماج کو ان کے پرلوک گمن سے جو نقصان ہوا ہے - وہ ناقابل برداشت ہے "+

(خوشی رام منتری)

شردھانند بلیدان دوس ۲۳ - دسمبر کو منایا جائے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے فیصلہ کے مطابق ہر سال " شردھانند بلیدان دوس " بڑے سمارہ سے منایا جاتا ہے - اس ورش یہ پونیہ دوس ۹ - پوہ سمت ۱۹۹۷ مطابق ۲۳ - دسمبر ۱۹۴۰ء سوموار کو منایا جائے گا - اس دن نمن وشیش پروگرام رکھا جاوے :-

پراتہ کال سب آریہ نر ناری اپنے اپنے نگر یا گرام میں ایشور ستتی اور بلیدان مہما کے بھجن گاتے ہوئے پربھات پھیری کریں - اور جہاں آریہ سماج مندر میں اکٹھے ہوں - جہاں ایک برہد ہون یگیہ کیا جاوے - اور اس یگیہ میں سامانیہ ہوم کے بعد وشیش طور پر وید منتروں سے جن میں دھرم پر بلیدان کی مہما کا ورنن ہے آہوتیاں دیں - اور دوپہر کو ایک سارو جنک سبھا کی جاوے - اس میں سوامی شردھانند جی کے جیون اور کام پر روشنی ڈالی جاوے - اس اوسر پہ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے جاویں - اور شدھی کے کاریہ کو وستر ت کرنے کے لئے دھن اکٹھا کیا جاوے جو بعد اختتام کارروائی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے دفتر میں ارسال کریں :-

(ماسٹر گوردتہ رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آریہ سماج مٹمبٹر کا چوتھا سالانہ جلسہ

آریہ سماج مٹمبٹر ضلع انبالہ کا چوتھا سالانہ جلسہ ۹ - ۱۰ - ۱۱ - دسمبر ۱۹۴۰ء کو ہوا - اس موقعہ پر آریہ سماج کے بڑے بڑے پرچارک اپدیشک اور بھجنیک مہانو بھاو اپنے منوہر اپدیشوں اور بھجنوں سے جنتا کو کرتارتھ کرتے رہے +

(کرشن چند منتری)

آریہ سماج نروانہ کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج نروانہ ریاست پٹیالہ کا سالانہ چناؤ ہوا - مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے :-

پردھان بابو کلونت رائے جی - اپ پردھان لالہ نرنجن لال جی بل اوسر - منتری لالہ منسا رام جی چکرہ دھاری - اپ منتری :- مہاشہ منی لال جی - خزانچی لالہ آسا رام جی - لائبریرین تھا سٹور کیپر - مہاشہ کرشن چند جی دیدیہ +

مینجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ نروانہ :- لالہ کرشن چند جی

پچوتکی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

اصلی میٹھی گھٹی

بال جیون گھٹی

رجسٹرڈ

اپنے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آئینگے اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے اور سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹی سے بچیں - قیمت فی شیشی ۵ درجن ۷ علاوہ محصول - نمونہ مفت منگوائیے - مفت نمونہ بزریعہ نام و پتے بھیجنے پر روپیہ کمانے کی ترکیب مفت بھیجی جائیگی

المشتہر :- منیجر بال جیون کارپالیہ علیگڑھ

موسم سرما کا عظیم الشان رعائتی اعلان

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی

کی

شہرہ آفاق نادر ایجادات وشاستر و حکمت ادویات پر

چار آنہ فی روپیہ خاص رعائت

گو ۔ کا سوّرن مکر دھوج وٹی اور کشتہ سونا پر ۲ دو آنہ فی روپیہ رعائت

یہ رعائت ۲۰ - دسمبر ۱۹۴۰ء سے ۱۲ - جنوری ۱۹۴۱ء تک رہے گی

آج ہی سے ادویات طلب کریں - یا اس عرصہ میں رقم جمع کروا کر سال بھر (۳۰ - اکتوبر ۱۹۴۱ء تک) اس " خاص رعائت " کا فائدہ اٹھاتے رہیں +

۱۲ - جنوری ۱۹۴۱ء تک ارسال کردہ روپیہ یا آرڈر پر یہ رعائت مل سکے گی +

مکمل اور صحیح تشخیص و علاج کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر رسالہ تشخیص امراض اور فہرست ادویات مفت منگوائیں +

ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ گمٹی بازار لاہور

گہری نیند کا لطف

سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ویسٹن (Weston) کسی سوتے یا جاگتے ہوئے کو سونگھا دیجئے - وہ ایک گھنٹہ کیلئے گہری نیند سو جائیگا - اور ہلانے جلانے سے بھی نہیں جاگیگا - قیمت صرف دو روپے ۸ آنے (عہ/) محصول ڈاک آٹھ آنے (۸/)

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو تو ریکشن (Raction) سونگھائیے -

قیمت صرف دو روپے (عہ)

کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں مل سکتا -

گارنٹی کی جاتی ہے - کہ ویسٹن یا ریکشن دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتیں +

البرٹ آرٹس اکاڈمی

نمبر ۴۵ (P.W.L) دہلی

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

(۵) آریہ سماج کے ۱۷ ۱/۱۱ کے ساپتاہک ست سنگ میں شری رام سوامی جی مہاراج کشمیر واسی کا مقتبہ دھرم پر منوہر ویاکھیان ہوا۔ آپ نے ویاکھیان کے دوران میں فرمایا کہ منو جی مہاراج نے جو آج سے ورشوں پہلے ہو چکے ہیں فرمایا ہے۔ کہ جو ورن آشرم دھرم بھارت میں کسی روپ میں پایا جاتا ہے۔ وہ روپ ہیں اپنی شرشٹی پورن ہے۔ تو بھی یہی آشرم دھرم سارے سنسار کے لئے لابھ دائیک سدھ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ دوسرے دیشوں میں یہ کرم سے پایا جاتا ہے۔ پرنتو وہ اپورن ہے۔ اس پرکار انہوں نے اپنے اپدیش میں مانو دھرم کی ویاکھیا بڑے منوہر شبدوں میں اور ودوتا سے پورن کی۔

(۶) آریہ سماج لدھیانہ کے پربھنتک آڈیٹر رائے کندن لال جی کی سپتری کماری پریم لتا کا وواہ بابو ہربنس لال جی اسسٹنٹ انجینیر کے ساتھ مورخہ ۱۶ ۱/۱۱ کی راتری کے ۹ بجے رائے کندن لال جی کے نواس ستھان کندن قدّ نیکیری لدھیانہ میں ہوا۔ وواہ سنسکار پورن ویدک ریتی کے انوسار کرایا گیا۔ اس میں وشیشتا یہ تھی۔ کہ سنسکار کے دھرم منتروں کے ارتھ ور اور کنیا سویم پڑھ کر اُپستھت سجنوں کو سناتے تھے۔ اس شبھ اوسر پر ہم رائے کندن لال جی کو ودھائی دیتے ہیں۔

(۷) آپ کو پڑھ کر یہ سنتا ہوگی۔ کہ لدھیانہ سماج کے پورو پردھان پنڈت لبھا رام جی اور پنڈت لال چند جی منتری آریہ سماج نیروبی پرم ہتا پرماتما کی اپار دیا سے ایسٹ افریقہ سے آنند پوروک ۱۶ ۱/۱۱ کی راتری کو ۶ ۱/۲ بجے لدھیانہ پہنچ گئے ہیں۔

(۸) شری پنڈت ودیا ونتی جی سیٹھ بی-اے آچاریہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون بمعہ شری بھگوان گورو دتہ رام جی بان پرستھی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لدھیانہ میں مورخہ ۱۳ ۱/۱۱ سے پدھاری ہوئی ہیں۔ آپ آریہ سماج کی سب کمیٹی کی سہایتا سے سوامی آچاریہ رام دیو جی کے سمارک چندہ کے لئے شہر سے دھن اکٹھا کر رہی ہیں۔ اس وقت تک آریہ پرشوں کی ہمت سے ایک ہزار روپیہ سے زائد چندہ اکٹھا ہو چکا ہے۔

(منتری رام گوپال بی-ایس-سی-بی-ٹی اُپ منتری)

راجگورو جی گوروکل جہلم میں

راج گورو پنڈت دھریندر جی شاستری ۲۱-نومبر کو شام کے چھ بجے جہلم پہنچے۔ گوروکل کے سٹاف و برہمچاری منڈل نیز آریہ سماجوں کی طرف سے اُن کا شاندار سواگت کیا گیا۔ اُن کا جلوس نکالا گیا۔ راتری کو شری رام دیو جی آچاریہ گوروکل جہلم کی صدارت میں ایک ودوت سبھا ہوئی۔ جس میں گوروکل پریوار اور نگر نواسیوں کی طرف سے اُن کو پیش کئے گئے ایڈریس کو شری پنڈت شوکمار جی شاستری مکھیہ ادھیاپک سنستھا نیہ گوروکل نے جنتا کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ اور ۶۱ روپے کی تھیلی آریہ کمار پریشد کو دی گئی۔ دوسرے دن راجگورو جی گوروکل گھومتے میں پدھارے۔ گوروکل کے مکان۔ واٹکا منڈل۔ صفائی۔ برہمچاریوں کی صحت اور پربندھ کی خوش اسلوبی سے بہت ہی پرسن ہوئے۔ اور گوروکل کے متعلق اپنے قیمتی خیالات بطور سمتی دے کر مشکور کیا۔ ۱۱ بجے کے قریب گوروکل نواسیوں نے ان کے منوہر اُپدیش سے لابھ اُٹھایا۔ جس کے بعد گوروکل کے سٹاف اور برہمچاریوں کے ساتھ اُن کا فوٹو لیا گیا۔ دوپہر کو دو بجے کی گاڑی سے وہ پشاور اور راولپنڈی کے لئے روانہ ہو گئے۔ (رام پرکاش سنبادداتا)

آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دیوان ہال دہلی کا ۵۶ واں سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶-جنوری ۱۹۴۱ء شکر۔ شنیچر اور آیت وار کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جلسہ سے پورو کبھی ودوان سنیاسی کی کتھا ہوگی۔ تتھا کئی شاکھا پر سمیلن ہوں گے۔

(بدری دت منتری)

شردھانند بلیدان جینتی

آریہ سماجوں تتھا آریہ جنتا کی سوچنا کے لئے اُدگھوشت کیا جاتا ہے۔ کہ اس ورش شردھانند بلیدان جینتی پوش ۹۔ تدانوسار ۲۳-دسمبر ۱۹۴۰ء کو پڑے گی۔ آریہ جگت کو یہ دوس سمارو پوروک مناکر اپنے دیوا انگست دھرم ویر نیتا کے پرتی پورا پورا سمان پردرشت کرنا چاہیئے۔

(منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا-دہلی)

آریہ سماج سبھانجالہ کے سماچار

بستی سبھانجالہ ڈاک خانہ جنوتی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں یکم مگھر سمت ۱۹۹۴ سے آریہ سماج ستھاپت ہوا ہے۔ دوران سال میں متعدد مہاتماؤں کے اُپدیش اور بھجن کرائے گئے۔ جس سے جنتا نے کافی لابھ اُٹھایا۔

(۱) ٹھاکر دولت رام آپ پردھان آریہ سماج علی پور (۲) پنڈت بال کرشن جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور (۳) مہاشہ آسانند

”آریہ ورت“ کا گھر گھر چرچا

دل خوش ہو گیا۔ ڈالٹن گنج کے پستکالیہ میں ”آریہ ورت“ پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیجئے۔

(سپاہی لال پھول چند ناظم نگر)

بہت پسند کیا گیا۔ آریہ سماج سیالکوٹ کو بھیجا آپ کا نمونہ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام سال کے لئے جاری کر دیجئے۔ (جگن ناتھ سید پو اینڈ کمپنی سیالکوٹ شہر)

سب سے اُتم پتر کا آپ کی پتر کا آریہ ورت کو کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کا وچار ہے کہ یہی ایک ساماجک پتر کا دیکھنے میں آتی ہے جس میں سانپردائک ہی نہیں۔ اپتو دھارمک اور سماجک اُنتی کی طرف بھی دھیان دیا جاتا ہے۔ یہ پتر کا سروتم ہے۔ (پریم لتا گرودوری-اے-بی-ٹی سٹوڈنٹ لاہور)

نہائت دلچسپ ”آریہ ورت“ کا دسمبر انک ملا۔ پتر کا واقعی نہائت روچک ہے۔ (اندرا اڈوانی کراچی)

استریوں کیلئے بہت لابھدائیک میں بہت دھنیہ واد کرتی ہوں۔ کہ ”آریہ ورت“ استریوں کے لئے وشیش کر لابھ دائیک ہے (سوشیلا بی-آر کالج کوکناڈا۔ مدراس)

اتی اُتم روچک میں نے استریوں کے راجیہ میں پرشوں کی ستھتی شیر شنک کہانی پہلے انک میں پڑھی۔ بہت آنند ملا۔ پتر کا واستو میں اتی اُتم و روچک ہے۔ (بے سہدیا کوکناڈا مدراس)

سچتر ماسک ”آریہ ورت“ ہندی-لاہور

گذشتہ تین ماہ سے ایڈیٹر ”پرکاش“ کی نگرانی و شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں نہائت عمدگی سے نکل رہا ہے۔ اگر ابھی تک آپ خریدار نہیں بنے۔ تو آج ہی دو روپے (عار) چندہ منی آرڈر سے ارسال کر کے نہ صرف خود خریدار بنیں۔ بلکہ دوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹا دیں۔ نمونہ مفت۔ آج ہی دو روپے چندہ بھیج دیں۔

مینیجر ”آریہ ورت“ کچا نسبت روڈ-لاہور

رشی دیانند کرت گرنتھوں کی لوٹ

(۱) ستیارتھ پرکاش ۷ر-۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۲) سنسکار ودھی ۴ر-۲۵ سے زیادہ لینے پر ۳ر-(۳) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۸ر-۲۵ سے زیادہ لینے پر ۶ر (۴) ویوہار بھانو ڈیڑھ آنہ-۲۵ سے زیادہ لینے پر ۵ پیسے (۵) پنچ مہایگیہ ودھی ۳ پیسے-۲۵ سے زیادہ لینے پر دو پیسے (۶) گئو کرونا نِدھی ڈیڑھ آنہ-سو سے زیادہ لینے پر چھ روپیہ سینکڑہ (۷) آریہ اُدیشیہ رتن مالا دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ (۸) ہون منتر دو پیسے۔ سو سے ادھک لینے پر ایک روپیہ سینکڑہ

دیگر پستکیں وشنو کی پہیلی ۱۲ر-آریہ پرو پدھتی ۱۲ر-مہرشی پرکاش ۱۲ر-نو اُپنشد پرکاش ۱۲ر-ویدک نتیہ کرم ۳ر-کرتویہ درپن ڈیڑھ آنہ-آریہ جیون ۶ر-یوگ مارگ ۳ر-جیون بھنگ ۵ر-ویدمیں استریاں ۸ر-بھارتیہ سماج شاستر ۶ر-ویدیا اُپدیش ۸ر-آریہ منتویہ درپن ۶ر-آریہ کمار سمرتی ۴ر-خطرہ کا بگل دس روپیہ سینکڑہ یا دو آنے فی کاپی۔

رشی دیانند کا جیون چرتر سچتر اس جیون چرتر کی سامگری کو اکٹھا کرنے میں ایک بنگالی دیویندر ناتھ نے اپنی تمام زندگی اور لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے۔ اس سامگری کو ترتیب دینے اور ہندی انوواد کرنے میں پنڈت گھاسی رام نے اپنے جیون کا بہت سا حصہ اور روپیہ خرچ کر ڈالا۔ اصلی قیمت آٹھ روپے۔ رعائتی چھ روپے

اس کی ایک ایک کاپی ہر ایک لائبریری اور گھر میں ضرور ہونی چاہیئے

پراچین ویدک گرنتھ چرک سنگھتا مع ہندی انوواد تین جلدوں میں قیمت پندرہ روپے۔ چرک مول ایک جلد میں چار روپے۔ سشرت فی جلد چار روپے۔ ایک روپیہ بھیجکر مستقل گراہک بن جائیں اور تمام پستکیں پونی قیمت پر لیں

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ-اجمیر

م جی آریہ سیوک تھیکیوالہ (۵) مہاشہ شیب چند جی جھنو اپدیشک (۵) لالہ جے دیو جنوتی والے جھنو اپدیشک (۶) مہاشہ آتم دیو جی آریہ بھجنو پدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور (۷) لالہ دیوی داس جی آریہ ....

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

— ممکن ہے۔ کہ کانگریس کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا جائے۔

— ۱۲- دسمبر کو لنڈن میں ایک تقریر کے دوران میں وزیر ہند نے پاکستان کی مذمت کی۔

— امریکہ میں برطانوی سفیر لارڈ لوتھین فوراً ہلاک ہو گئے ہیں۔

— مولانا ابوالکلام آزاد دسمبر کے آخری ہفتہ میں ستیاگرہ کریں گے۔

— روس نے جاپان کے ساتھ وعدہ کی شرائط میں جنوبی چین اور اندرونی منگولیا سے فوجیں ہٹا لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

— سیدی برانی کے محاذ پر بیس ہزار اطالوی سپاہی قید کر لئے گئے ہیں۔

— بلوچستان میں ستیاگرہ کی اجازت مل گئی ہے۔

— ہاؤس ٹیکس اور جائیداد ٹیکس ۲۵ فی صدی سے نہیں بڑھے گا۔

— ہندوستان کے گورنمنٹ کے قرضہ جات کی میزان ۳۵ کروڑ سے بڑھ گئی ہے۔

— صدر آل انڈیا اچھوت منڈل نے اچھوتوں سے آئندہ مردم شماری میں آریہ لکھوانے کی اپیل کی ہے۔

— نومبر ماہ میں دیانند سالویشن مشن نے ۱۲۳۲ اشخاص کی شدھی کی ہے۔

— یونان میں ۸ میل لمبے محاذ پر جنگ ہو رہی ہے۔

— جرمن بم بار ہوا بازوں نے انگلینڈ کے مشہور ایٹن کالج پر دو سو بم گرائے۔

— سنگاپور کی تاریخ کے متعلق انکشاف ہوا ہے۔ کہ اس کی بنیاد ایک ہندوستانی راجہ نے ڈالی تھی۔

— ابیسینیا اور اطالوی افریقہ میں بغاوت ہو گئی ہے۔

— مولانا آزاد کے بیان کے مطابق ستیہ اگرہ نئے دور میں داخل ہونے والا ہے۔ جس میں عام کانگریسی بھی حصہ لے سکیں گے۔

— ڈیوک آف ونڈسر صدر روزویلٹ سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں۔

— فرانسیسی ہند چینی میں بغاوت ہو گئی ہے۔

— برطانوی فوجوں نے سیدی برانی کے بعد سولم پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

— احرار مسٹر جناح کو کانگریس کے خلاف جہاد کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

— ہٹلر مسولینی سے ملاقات کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔

— سرحد اور آسام میں بھی ستیاگرہ زور پکڑ رہا ہے۔

دُنیا کا روزنامچہ

— اطالوی افواج کی پسپائی جاری ہے۔

— اطالوی مشرقی افریقہ پر برطانوی ہوائی جہاز خوب بم باری کر رہے ہیں۔

— پوپ نے کرسمس میں جنگ بند کرنے کے لئے کوئی اپیل نہیں کی۔

— فرانس کی وزارت میں اہم تبدیلیاں ہو گئی ہیں۔

— برطانوی گورنمنٹ نے ہندوؤں کے جائز مطالبات کو منظور نہ کیا۔ تو ملک بھر میں ایجی ٹیشن شروع ہو جائے گی۔

— مہاتما گاندھی نے پنجاب میں دوبارہ ستیاگرہ کی اجازت دے دی ہے۔ پہلا جتھہ ۲۷- دسمبر کو ستیاگرہ کرے گا۔

— ٹانک اور ٹل کے اغوا شدگان کی رہائی کے عوض میں قبائلیوں نے تیس ہزار روپیہ مانگا ہے۔

— اٹلی کے خلاف یونانی فوج زبردست جارحانہ حملے کر رہی ہے۔

— انگلینڈ پر ہوائی حملوں کی شدت میں کمی آ گئی ہے۔

— پنجاب پرانتیہ ہندی ساہتیہ سملن ۴ و ۵ جنوری کو لاہور میں ہوگا۔

— آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجپوتانہ نے ریاست میں مردم شماری کے پروپیگنڈا کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

— پنجاب میں میونسپل انتخابات ایک سال کے لئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

— ایم لاوال سابق وزیر اعظم فرانس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

— سرحد میں نئی قسم کا ستیاگرہ شروع ہو گیا ہے۔ ہر ستیاگرہی چلتا پھرتا اخبار بن گیا ہے۔

— جرمنوں نے پیرس یونیورسٹی کو از سر نو کھولنے کی اجازت دے دی ہے۔

— ہٹلر جو کچھ یورپ میں کر رہا ہے جاپان وہی کچھ ایشیا میں کرنے کے منصوبے باندھ رہا ہے۔

— اٹلی سات محاذوں پر لڑ رہا ہے۔

— احرار بھی ستیاگرہ کر رہے ہیں۔

— جرمنی اور روس نے اپنی مشترکہ سرحد پر ۱۶-۱۶ لاکھ فوج جمع کر دی ہے۔

— حکومت ستیاگرہ کی تحریک کا مقابلہ کرے گی۔

— پنجاب اسمبلی کے ستیاگرہی ممبروں کو اے کلاس ملے گی۔

— فضائی جنگ میں اٹلی کے ۲۶ ہوائی جہاز گرا دیئے گئے ہیں۔

— ۴۰ میل لمبے محاذ سے اطالوی فوجیں پسپا ہو گئی ہیں۔

— پچاس ہزار جرمن سپاہی اٹلی پہنچ گئے ہیں۔ خانہ جنگی اور بغاوت کی صورت میں ہٹلر اٹلی پر بھی قبضہ کرے گا۔ مارشل بڈوگلیو اور دوسرے لیڈروں کو پھانسی دے دی گئی ہے۔

— ستیاگرہ کرسمس میں ملتوی رہے گا۔

— میسور سٹیٹ میں قائم ہونے والے جہاز سازی کے کارخانہ کو گورنمنٹ آف انڈیا نے ۵۰ ہوائی جہازوں کا آرڈر دیا ہے۔

— امریکہ اٹلی اور برطانیہ میں صلح کرانے کی کوشش کرے گا۔

— مجلس احرار بھی کانگریس کی تحریک کے مطابق ۲۰- دسمبر سے ستیاگرہ شروع کرے گی۔

— ۱۵- اپریل تک ستیاگرہیوں کی منظور شدہ فہرستیں ختم ہو جائیں گی۔

— ماہ نومبر میں جرمن حملوں سے ۴۵۸۸ اشخاص ہلاک ۶۲۰۲ برطانوی افراد زخمی ہوئے۔

— افریقہ میں مزید تین اطالوی بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

— قادیاں میں احمدیہ سٹیٹ کے قیام کے متعلق سرکاری طور پر تردید کر دی گئی ہے۔

— کاٹھیاواڑ میں ایک درجن اشخاص سردی سے مر گئے ہیں۔

— دکشن بھارتیہ آرین کانفرنس ۲۶-۲۷- دسمبر کو مہاتما نارائن سوامی کی صدارت میں مدورا میں ہو گی۔

— پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ جنگ ضرور جیتی جائے گی۔ امریکہ برطانیہ کی پوری پوری امداد کرے گا۔

— پنجاب میں ایک لاکھ کانگریسی ممبر بھرتی ہو چکے ہیں۔

— پنجاب گورنمنٹ کی ہندی گھاتک نیتی کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ۲۲- جنوری کو "ہندی ڈے" منایا جائیگا۔

— جنرل چانگ کائی شیک نے پنڈت جواہر لال کو پیغام بھیجا ہے۔ کہ ہندوستانی لیڈر واقعات عالم کی روشنی میں پالیسی وضع کریں۔

— برطانوی ہوائی جہازوں میں توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔

ضرورت ہے

مجھے اپنی لڑکی کے لئے جو کہ میٹرک میں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ ٹیوٹر کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک ودھوا دیوی کی۔

المشتہر۔ ڈی۔ بی کھوسلہ اوورسیر ایم۔ ای۔ ایس پونہ سب ڈویژن۔ پونہ

شری ہنس راج جی علاوہ پوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی مشہور تصانیف

گیتا گان - گیتا کا شلوک وار دوہوں میں سمپورن انوواد۔ ہندی ۸ر- اردو ۸ر-

رشی گان - رشی دیانند کی مکمل جیونی سرل دوہوں میں ہندی چار آنے۔ اردو چار آنے

اپنشد گان - ایشاواسیہ اپنشد کا انوواد سرل دوہوں میں۔ ہندی ۴ر- اردو ۴ر

ہنس تلسی رامائن - بالمیکی رامائن کا سار سرل دوہوں میں۔ ۱۰۰ انی اُتم پستک ہے ہندی ۱ر- اردو ۲ پیسے

سندھیا گان - ویدک سندھیا اور اس کے ارتھ ایک ایک دوہے میں۔ جن کا ہر سندھیا میں گم مگنا ہو وہ اسے ضرور منگوائیں۔ اور بھاری تعداد میں مفت بانٹیں۔ قیمت ہندی ایک پیسہ۔ اردو ایک پیسہ۔ یا ایک روپیہ سینکڑہ

کھنڈن سیریز کے نایاب تحفے (۱) پوران پول پرکاش ۸ر (۲) موتی پوجا کی دھجیاں ۴ر (۳) جین مت درپن ۸ر (۴) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ر (۵) آنند پنتھ ۴ر (۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر (۷) آریہ سماج کیا ہے ۴ر (۸) عیسائی مت درپن ۴ر

بہترین ادبی تصانیف (۱) راز مسرت (کہانیاں) ۶ر- (۲) مشعل ہدایت ۲ر (۳) جام محبت ۳ر (۴) پریم مُرلی ۸ر

منیجر "پرکاش" بک ڈپو کچا لنسنت روڈ۔ لاہور

(بقیہ صفحہ ۱۵)

رشش کی کسی بھاشا کی لکھاوٹ سے نہیں ملتی +

مندر کے بھیتر کی دیواروں پر چاروں طرف ہیک پر کار کی دیوی مورتیاں ہیں۔ ان کی آکرتی ور بناوٹ ہندوؤں کی مورتیوں جیسی ہے۔ اس مندر کے بیچ میں ایک پنڈی ہے۔ جسے لوگ شو پنڈی کہتے ہیں۔ اس پنڈی کی بناوٹ بھارت کی شو پنڈیوں سے بہت کچھ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ بنر کمت وشنو بھگوان کے چھ ہیں کچھ کچھ آدمی کے آکاروں کی بھی مورتیاں وہاں ہیں +

اس مندر میں سب سے بڑھ کر آشچریہ کی بات یہ ہے۔ کہ یہ ایک جوالا مکھی پہاڑ کے اوپر بنایا گیا ہے۔ رات کے وقت جب چھوٹی چھوٹی اگنی کی لپٹوں سے اس مندر میں اُجالا ہوتا ہے۔ تب اس درشیہ کو دیکھ کر من بہت پرسن ہوتا ہے۔ مندر کے سنگھ دوار پر ایک پتھر جڑا ہوا ہے۔ اس پر بھی گھنٹے جیسی لکھاوٹ پانچ پنکتیوں میں کھدی ہوئی ہے۔ اس پتھر میں ورشن تو چکر سنکھ بھی کھدی ہوئی ہے۔ لوگ اس مندر کو شنکھ دھاری ارجن کا بنایا ہوا بتلاتے ہیں۔ سچ ہو۔ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ مندر بہت پرانا ہے۔

ایک بار امریکہ کے ایک فلاسوفسٹ صاحب یہاں پہنچے تھے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ اس مندر کی پوجا بھارت ورش کے براہمنوں دوارا کرائی جاتی ہے م

آریہ سماج جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵- دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۹-۱۰-۱۱- پوہ سمت ۱۹۹۷ کو منایا جائیگا۔ آریہ سماج کے پرسدھ نیتاؤں اور آریہ سنیاسی مہانو بھاووں کے منوہر دیاکھیان اُپدیش ہوں گے۔ ۱۲- دسمبر بروز بدھوار سے ماتری کے سمیہ ۷ بجے سے شری پان پرکھتی چند بخبت لال جی منوہر کتھا کر رہے ہیں۔ اور شری سوامی ستیہ گرانند جی کے منوہر دیاکھیان ہو رہے ہیں۔ اُتسو کے اُپ لکش میں برہد ہون یگیہ ۱۵- دسمبر سے آرنبھ ہو چکا ہے +

(ر گھو رام منتری آریہ سماج جالندھر)

آریہ سماج قرول باغ دہلی کو دان

شریمتی بجی دھرم پتنی سورگیہ ٹھاکر جگ راج قرول باغ نواسی نے آریہ سماج قرول باغ دہلی کو ایک مکان واقع محلہ بیڈن پورہ مالیتی تقریباً دو ہزار روپے دان کیا ہے۔ آریہ سماج قرول باغ شریمتی جی کا ہاردک دھنیہ واد کرتا ہے +

(مولراج منتری)

ویدک وِواہ

شری پان پنڈت لمراجی داس جی سابق میونسپل

کمشنر کی سپتری پرکاش وتی کا شبھ وواہ شری پان پنڈت رام رکھا جی سنہا مالک فرم نیو لائبریٹ سنڈی کمپٹ ٹانڈہ ضلع فیض آباد کے ساتھ بتاریخ ۱۶ بیساکھ کو پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ور پکش کی طرف سے ایک سو ایک روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا گیا۔ بیاہ کی کارروائی سے باراتیوں اور دیگر سمبندھیوں پر خاص اثر ہوا۔ بری اور کھٹ وغیرہ دکھانے کی رسم بالکل بند کر دی گئی +

(نامہ نگار)

شوک سماچار

آریہ سماج میرٹھل کو پنڈت ہرنبس رائے ساکن ہرسہ مانسر کی بے وقت موت سے اتی شوک ہوا ہے۔ آپ نے یہاں وہ کام کر کے دکھایا۔ جو کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ آپ ہی کی مہربانی سے لبھاک سمت ۱۹۹۶ سے میرٹھل سماج کی بنیاد رکھی گئی۔ آپ ہی کی کرپا سے ایک ہی سال میں ایک پختہ مندر تعمیر ہو گیا۔ آپ ہر ایک کاریہ میں ہماری سہائتا کرتے رہے ہیں۔ آپ تقریباً ۴۰ سال کی عمر کے ہو کر ۱۳- مگھر سمت ۱۹۹۷ بکرمی کو اس سنسار سے چل بسے۔ ہم ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ آپ کی آتما کو سدگتی پردان کریں +

(منتری آریہ سماج میرٹھل)

استری سماج کلاچی میں رشی اُتسو

دیوالی کے دن آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی میں چار بجے شام کو آریہ استری سماج نے بڑی دھوم دھام سے رشی اُتسو منایا۔ اور رات کو آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد بھجن ہوئے۔ اس کے بعد شری پان ماسٹر آسانند جی کھنہ۔ ماسٹر گنگا رام جی۔ ماسٹر دیوی دیال جی۔ لالہ اندرے بھان جی اور شری پان لالہ چوکھا رام جی کے منوہر دیاکھیان ہوئے۔ اور اخباروں کے رشی نمبر نصف قیمت پر برائے پرچار فروخت کئے گئے۔ آخر میں بھجن آستی ہو کر میٹھے چاولوں سے حاضرین کا ستکار کیا گیا۔ آریہ سماج کا روزانہ ست سنگ شام اچھی طرح سے ہوتا ہے + (منتری)

دان ویروں سے اپیل

یہ جان کر آپ کو از حد خوشی ہوگی۔ کہ حال ہی میں بستی سہانپوالہ (ضلع مظفر گڑھ) کے نوجوان آریوں کے اُتساہ سے ایک آریہ سماج قائم ہوئی ہے۔ جس کی طرف سے ہندو بالکوں کے لئے پاٹھشالہ اور داہام شالہ بھی کھول دی گئی ہے۔ ان دونو سنستھاؤں سے مقامی ہندو جنتا کو خصوصاً اور بیرونجات کے لوگوں کو عموماً کافی لابھ ہو رہا ہے۔ آریہ سماج مندر کے لئے پہلی زمین بہاپت م

ایک عجیب چمتکار
میٹھا پھل رجسٹرڈ (نعمتِ عظمیٰ)
اس کے کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ لڑکی پیدا ہو۔ تو دام واپس قیمت دس (۱۰) روپے۔ کسی تصدیق کی ضرورت نہیں۔ صرف یہی لکھنا کافی ہے۔ کہ لڑکی ہوئی ہے۔ قیمت واپس کر دی جائے گی۔ ہزاروں بار تجربہ کی جا چکی ہے۔ آپ بھی نوٹ کر لیں۔ بوقت ضرورت طلب فرماویں یقیناً پرماتما چاند سا بیٹا عطا فرماوے گا +
نوٹ:- فہرست ادویات و کتب ارکا ٹکٹ بھیج کر مفت منگوا دیں!
خط و کتابت وتار کا پتہ:- امرت دھارا ۱۰ لاہور
المشتہر:- مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سخت سر درد میں
گوروکل کانگڑی فارمیسی کا
برہمی تیل
فوراً آرام دیتا ہے
اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰؍) فی شیشی
ایجنسی
لاہور
ہسپتال روڈ۔ لاہور
لدھیانہ
النکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل۔ لدھیانہ
گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...رکھیں گے - محض جذبات کی رَو میں
...کے ایک بظاہر خوب صورت ڈھنگ
... لیکن ان نوجوانوں کی تربیت علیگڑھ
...یونیورسٹیوں میں کس طرح ہو سکتی ہے۔
...سکو پڑھانے والے خود فرقہ پرستی کی دل
...ہوئے ہیں - اور ان کے نزدیک
...وطن کی تہذیب کا اس کے سوا اور
...س نہیں - تاوقتیکہ ہندوستان کے
...اسلام قبول نہ کریں - یا کم از کم
...یونیورسٹیوں کی حکومت سے گذارہ کرنے
...ہوں - یہ برائی دور ہو سکتی ہے - بشرطیکہ
...انڈیا یا برٹش گورنمنٹ دور کرنے
...یں - لیکن گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے -
...کو انفرادی اور اجتماعی صورت میں
...ئے - اور اس کی سرپرستی کی جائے -
...مت یا تنبیہہ کی بجائے فرقہ پرستوں کی
...دافت کی جاتی ہے - وہ عوام کی قومی
...کو پورا کرنے کی بجائے اپنی فرقہ وارانہ
...پر زیادہ زور دیتے ہیں - انہیں تو فقط
...کے لئے کوئی چیز چاہیئے - وائسرائے
...اعلان میں اقلیتوں کے متعلق جو بیرا ہے -
...ثریت کے صوبوں میں ہمیں گناہ جاڑتا خیال
...ہے ؛

...تہذیب کو زبردست خطرہ - یہ امر

اینٹی پاکستان کانفرنس میں شری بُت اَینے کی صدارتی تقریر

بقیہ صفحہ ۱۰

ذہن نشین ہونا چاہیئے - کہ ایشیا کے اسلامی ممالک کا - جس میں رُوس کی مسلمانی ریاستیں بھی شامل ہوں گی - اُن کے لئے فیڈریشن ایک ہولناک گٹھ جوڑ ہوگا - جو یورپ کی مغربی تہذیب - ہندوستان اور مشرق بعید کے ویدک اور بودھ تمدنوں کے حق میں نہایت خطرہ ثابت ہوگا - یہ خطرہ اس خطرے سے زبردست ہوگا - جو آج محوری طاقتیں پیدا کر رہی ہیں - اس ناپسندیدہ اتحاد کو روکنے کا مؤثر ذریعہ ایک ہی ہے اور وہ ہے ہندوستان میں ایک مضبوط سنٹرل گورنمنٹ کا قیام - آئندہ آئین میں یہ بات خاص طور پر مدنظر رکھنی چاہیئے - کہ مرکز طاقتور اور جمہوری ہو - جو ہماری سرحدوں پر دائیں مسلمانوں کے دل میں جذبہ احترام و خوف پیدا کر سکے - اور کین لائنوں پر فیڈریشن کی بات چیت اب ختم ہونی چاہیئے ؛

ہندو مورتی پوجک ہیں - مورتی پوجا کا ایک نیم یہ بھی ہے - کہ پوجا کی مورتی سالم ہو - اور اس کا کوئی بھی حصہ ٹوٹا پھوٹا نہ ہو - ورنہ اس کی پوجا نہیں کی جا سکتی - ویسی حالات پاکستان کا خیال ہی ہندوؤں پر ناگوار گذرتا ہے - برٹش گورنمنٹ کو فوراً اعلان کر دینا چاہیئے - کہ وہ کسی ایسی سکیم کو عمل میں نہ لانے دیگی - اگر ایسا نہ ہوا - تو اس کے تازہ اعلان کا مطلب یہی لیا جائے گا - کہ یہ ایک مشترکہ حلف اور سراسر ڈھونگ ہے - اے اقلیتوں کے حقوق کا ایسا آڈمبر نہ رچنا چاہیئے - کہ اقلیتیں ملکی ترقی کا راستہ ہی روک دیں - ہر ایک مہذب ملک میں قوم سے مراد اکثریت کے اختیارات ہیں - جن میں اقلیتوں کے جائز حقوق کو مدنظر رکھا گیا ہو - اس بات کی گارنٹی ملنی چاہیئے - کہ برطانوی سیاستدان ہندوستان میں کوئی سکیم نہ بنانے دیں گے - جو اس اصول سے انحراف کرے ؛

ہندو بیدار ہو رہا ہے - ہندوستان کے ۲۹ کروڑ ہندوؤں میں بیداری آ رہی ہے - انہیں اپنی پوزیشن طاقت اور وقار کا احساس ہونے لگا ہے - بیدار ہندو اپنے وطن کے ٹکڑے ٹکڑے نہ ہونے دیگا - اور اس مقصد کی خاطر پوری جدوجہد کرے گا - اگر مسلمان اپنی ضد پر اڑے رہے - تو خدشہ ہے - کہ خانہ جنگی شروع نہ ہو جائے - اس سے دونوں فرقوں کو نقصان پہنچے گا -

ان تمام مشکلات کا بہترین حل یہ ہے - کہ اس بات کو ایک پیکٹ کی صورت میں تسلیم کر دیا جائے - کہ مسلمان ایک اقلیت ہیں - جو گذشتہ سو سال سے اس ملک میں رہتے ہیں - وہ اجنبی نہیں - بلکہ اس دیش کے سپوت ہیں - ہندو اکثریت ان سے باعزت سلوک کرے گی ؛

رُوس میں ۲ ہندو مندر

(بقیہ صفحہ ۸-۹)

اس مندر کے چاروں طرف چاردیواری ہے - اس کا بیرونی حصہ پتھر کا اور اندرونی اینٹ چونہ مٹی اور لکڑی کا ہے - مندر میں ایک پرانے کواڑوں کی جوڑی ہے - اُسے وہاں والے اس سمبھ کی بنی بتلاتے ہیں - جس سمے وہ مندر بنا تھا - اس جوڑی کی لکڑی اتنی پرانی ہو گئی ہے - کہ اس کی لکڑی چٹکی سے ملنے پر میدہ کی طرح پس جاتی ہے ؛

مندر کا ایک شکھر چالیس فٹ اونچا ہے - مندر کے سامنے منڈپ میں بیس فٹ کی اونچائی پر لوہے کے کڑے کا ایک گھنٹہ لٹک رہا ہے - اس گھنٹے پر ایک اور پانچ پنکتیوں میں ایک لیکھ کھدا ہے - یہ تین پنکتی میں لگ بھگ ۱۹ اَنتیل اکھشر ہیں - یہ نوآن اکھشروں کی لکھاوٹ بھارت

(بقیہ صلا پر)

پنجاب کے مشہور معالج فخرالاطبا جناب حکیم دینا ناتھ صاحب کوہلی کے

فازکو ۲ دو خاص مجربات البیو

تجدید شباب (کایا کلپ) کیلئے

فازکو - کے استعمال سے بھوک بڑھتی وقوتِ ہاضمہ تیز ہوتی ہے -
فازکو کے استعمال سے لذاتِ دنیوی سے محروم انسان نفسانی حظوظ سے دوبارہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں ؛
فازکو - بے خوابی - دماغی کمزوری - کمی حافظہ - بزمردگی کیلئے اکسیر ہے -
فازکو - بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بناتی - اور عضو مخصوص کی تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہے -
فازکو - عورتوں کی محافظ ہے - کثرت اولاد یسیلان الرحم - یا کسی اور مرض سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرتی ہے -
فازکو - قیمتی اور کمیاب اجزا سے تیار ہوتی ہے - اس کے فائدے زیادہ ہیں - اور مقدار خوراک بہت کم ؛
قیمت فی شیشی دس روپیہ علاوہ محصول ڈاک

استریوں کے خطرناک مرض لیکوریا کیلئے

عورتوں کے خطرناک مرض لیکوریا (جریان الرحم یا پردر) کی اچوک نسخہ البیو دوا ہے - ہزاروں زندگی سے بے زار عورتیں جو طرح طرح کی انگریزی و دلیسی دواؤں کے استعمال کے بعد مایوس ہو چکی تھیں - البیو کے استعمال سے نئی زندگی پا چکی ہیں ؛
حکیم صاحب کے گذشتہ ۳۶ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہے
قیمت ایک شیشی (پچاس گولی) تین روپیہ ۲ر علاوہ محصول ڈاک ؛

مفت طلب کیجئے

رسالہ تپ دق و سل اعادہ شباب (کایا کلپ) اور فہرست ادویہ ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کیجئے ؛

فون نمبر ۲۸۹۱

تار کا پتہ "مبین" لاہور

منیجر اپر انڈیا کیمیکل اینڈ فارمیسیوٹیکل ورکس (تجارت دواگھر) ۳۰ چیمبرلین روڈ لاہور

...نا کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا
سالہا سال کا آزمودہ
...پھیپھیم سینی مسر
ضرور استعمال کریں
قیمت چودہ آنہ فی شیشی

پشاور ایجنٹ
...بی سائین ٹکڑا اینڈ سنز چوک ریشم گراں پشاور

شملہ ایجنٹ
ٹھاکر برادرس - لوئر بازار - شملہ

...ل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو پی)

باوا پردمن سنگھ خیراتی ٹرسٹ امرتسر کی طرف سے اعلان

مندرجہ ذیل بیماریوں کے مجرب نسخے درکار ہیں:-

باوا پردمن سنگھ خیراتی ٹرسٹ امرتسر کی طرف سے خیراتی ہسپتال جاری کئے جا رہے ہیں۔ اس کیلئے ہر روگ کیلئے ایسے مجرب نسخوں کی ضرورت ہے۔ جو ہزاروں روگیوں پر آزمائے جا چکے ہوں۔ اور پورے طور پر کامیاب ثابت ہو چکے ہوں جو صاحب اس قسم کے مجرب نسخے مہیا کر کے مہربانی کریں گے۔ وہ نہ صرف شکریہ کے مستحق ہونگے۔ بلکہ ہزاروں لاکھوں مریضوں کی دعائیں بھی لیں گے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنا نسخہ مفت نہ بھیجنا چاہیں۔ تو انہیں مناسب قیمت بھی ادا کی جائے گی اگر آپ کے یا آپ کے کسی دوست کے پاس کسی ایسی بیماری کا نسخہ ہو۔ جس کا ذکر مندرجہ فہرست میں نہ ہو۔ تو وہ نسخہ بھی بھجوانے کی تکلیف فرماویں۔ اس فہرست کو غور سے پڑھ کر مندرجہ بالا پتہ پر جواب دیجئے ⁂

بچوں کی بیماریاں

بدہضمی۔ الٹی یعنی قے۔ قبض۔ پیٹ کا ابھارہ۔ انتڑیوں کے کیڑے۔ سوکھا۔ دانت نکلنا۔ ناف کا گرنا۔ کھانسی ہر قسم۔ بخارہ۔ ڈبہ (نمونیا)۔ سوکھا۔ دانتوں کی بیماریاں۔ بچوں کی مرگی۔ پھنسی۔ پھوڑا۔ جھنسی۔ خارش۔ مٹی کھانیکی عادت۔ بستر کا پیشاب وغیرہ وغیرہ ⁂

امراض سر

صداع (دردسر)۔ دردشقیقہ (آدھے سر کا درد)۔ سرسام وغشی۔ بے خوابی۔ نسیان (کمزوری حافظہ)۔ مالیخولیا۔ چکر آنا۔ کابوس (خواب میں ڈرنا وغیرہ)۔ صرع (مرگی) سکتہ وغیرہ ⁂

پاگل پن

اس موذی مرض سے سینکڑوں انسان تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اس کے لئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے ⁂

فالج (ادھرنگ)

تشنج (پٹھوں کا کھنچنا)۔ لقوہ۔ رعشہ (جسم کا کانپنا) خدر (کسی حصے کا سست ہو جانا) وغیرہ ⁂

آنکھوں کی بیماریاں

رمد چشم (آنکھوں کا دکھنا) ترہ چشم (آنکھ میں زخم ہونا) سبل۔ پھولا۔ ناخونہ۔ کوہانجنی۔ پڑبال ضعف بصارت۔ ککرے ⁂

موتیا بند سفید

اس مرض میں لاکھوں آدمی ہر وقت مبتلا رہتے ہیں۔ لہذا موتیا کچا ہو یا پکا۔ اس کیلئے مجرب نسخے کی ضرورت ہے۔ جس کے استعمال سے زیادہ سے زیادہ آٹھ دن میں آرام ہو جائے ⁂

موتیا بند کالا

اس موذی مرض سے بہت سے اشخاص ہمیشہ کیلئے اندھے ہو جاتے ہیں۔ اس کیلئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے ⁂

عینک

لاکھوں انسان ضعف بصارت کی وجہ سے عینک کے عادی ہو چکے ہیں۔ ان کیلئے عینک گذار نسخہ جو کہ مجرب المجرب ہو ضرورت ہے ⁂

ناک کی بیماریاں

سونگھنے کی قوت کا کم ہونا یا بالکل نہ رہ جانا۔ بدبو ناک۔ ناک میں مسہ ہونا۔ ناک میں زخم ہونا۔ نکسیر وغیرہ ⁂

زکام

اس مرض نے لاکھوں انسانوں پر اپنا غلبہ جمایا ہوا ہے۔ اس کیلئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ یہ دوبارہ نہ ہونے پائے ⁂

نزلہ

معمولی تکلیف ہونے سے ہر ایک آدمی اس مرض کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے۔ اس کیلئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے

مسوڑھوں دانتوں اور ہونٹوں کی بیماریاں

درد دانت۔ دانتوں سے پیپ وخون کا آنا۔ دانتوں کی میل۔ مسوڑھوں کی سوجن۔ مسوڑھوں پر چھالے ہو جانا۔ منہ سے پانی بہنا۔ ہونٹ پھٹنا۔ زبان کا پھٹنا۔ ذائقہ معلوم نہ ہونا۔ خفقان وغیرہ ⁂

پائیوریا

ہمارے ملک میں دن بدن یہ بیماری گھر کر رہی ہے۔ اس دکھ کی وجہ سے مریض کھانا تک نہیں کھا سکتے۔ ایسے مجرب المجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔ جس سے یہ بیماری ہمیشہ کیلئے دور ہو جائے ⁂

کان کی بیماریاں

کان میں پھنسی ہونا۔ کان بہنا۔ درد کان۔ کان میں پانی جانا۔ نفس الدم۔ نزف الدم ⁂

کان کا بہرہ پن

بہت بڑا دکھ ہے۔ اس دکھ سے زندگی دو بھر معلوم ہوتی ہے۔ ایسے نسخہ کی ضرورت ہے۔ جس سے بہرہ پن دور ہو جائے ⁂

خناق

کوا گرنا۔ گلے پڑنا۔ گلے سے خون آنا۔ گلے کا بند ہو جانا وغیرہ ⁂

گلے پڑنا

گلوں کیلئے خاص نسخہ کی ضرورت ہے کیونکہ آجکل یہ مرض بہت تکلیف دہ ثابت ہو رہی ہے ⁂

دمہ

اس موذی مرض سے ہزارہا مریض رات دن دکھ پاتے ہیں۔ اس کیلئے ایسے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔ جس سے عمر بھر دمہ نہ ہو ⁂

کھانسی

کھانسی ہر قسم۔ تنگی سانس۔ آواز کا بیٹھنا۔ وغیرہ وغیرہ ⁂

سل۔ پلوریسی

(یعنی پھیپھڑے میں پانی پڑ جانا) مہلک بیماری ہے۔ بہت آزمودہ نسخہ کی ضرورت ہے سل یعنی پھیپھڑوں سے خون کا آنا ⁂

عورتوں کے دودھ کی کمی

بچوں کی پرورش میں بہت ہی تکلیف دہ ہے۔ اس بیماری سے بچوں کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ مجرب نسخہ کی ضرورت ہے ⁂

معدہ کی بیماریاں

قبض۔ درد معدہ۔ تلخی منہ۔ قے۔ جلاب۔ پیاس کی زیادتی وغیرہ ⁂

بھوک کم لگنا

اس مرض سے صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ بہت ہی تسلی بخش نسخے کی ضرورت ہے ⁂

جگر کی بیماریاں

یرقان۔ سدہ جگر۔ درد جگر۔ جگر کا بڑھنا۔ جگر کا سکڑنا۔ ہچکی۔ تلی کا بڑھنا۔ جلودھر (پیٹ میں پانی پڑ جانا) وغیرہ ⁂

پتھری جگر

بہت ہی نامراد بیماری ہے۔ مجرب اور آزمودہ نسخے کی ضرورت ہے ⁂

اسہال یعنی دست

پیچش۔ آنتوں میں زخم ہو جانا۔ ورم اعضا۔ قولنج وغیرہ ⁂

ہیضہ

اس مہلک مرض سے لاکھوں انسان ہر سال موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کیلئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے ⁂

بواسیر

اس مہلک مرض سے لاکھوں انسان تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ خونی و بادی بواسیر کیلئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے ⁂

بواسیر کے مسے

اس مرض کیلئے ایسے نسخہ کی ضرورت ہے۔ جس کی دھونی دینے سے یا مسوں پر دوائی لگانے سے زیادہ سے زیادہ تین گھنٹہ کے اندر بلا تکلیف مسے گر جائیں ⁂

سنگرہنی

اس موذی مرض سے ہزاروں قیمتی جانیں ہر سال تلف ہوتی ہیں۔ اس کیلئے ایسے نسخہ کی ضرورت ہے۔ جس کے استعمال سے دوبارہ یہ تکلیف نہ ہو ⁂

پتھری

بہت ہی تکلیف دہ بیماری ہے آزمودہ نسخہ کی ضرورت ہے ⁂

درد گردہ

اس مرض سے لاکھوں آدمی دکھ اٹھا رہے ہیں۔ مجرب المجرب نسخہ کی ضرورت ہے ⁂

مثانے کی بیماریاں

ورم گردہ۔ زخم گردہ۔ خون کا مثانہ میں جم جانا۔ زخم مثانہ وغیرہ ⁂

قرحہ سوزاک

بہت ہی نامراد مرض ہے۔ اس سے ہزاروں آدمی دکھ اٹھا رہے ہیں۔ آزمودہ نسخہ کی ضرورت ہے ⁂

پیشاب کی بیماریاں

پیشاب میں جلن۔ قرحہ۔ پیشاب بند ہونا۔ پیشاب کم آنا۔ پیشاب کی زیادتی وغیرہ

پیشاب میں شکر آنا (ذیابیطس) یہ بہت ہی تکلیف دہ بیماری ہے۔ مجرب نسخہ کی ضرورت ہے ⁂

مردمی بیماریاں

احتلام۔ سرعت انزال۔ جریان۔ کمی باہ۔ نامردی وغیرہ کیلئے بہترین نسخہ جات کی ضرورت ہے ⁂

آتشک

بہت ہی نامراد بیماری ہے۔ مجرب المجرب نسخہ کی ضرورت ہے

عورتوں کی بیماریاں

بانجھ پن۔ حمل گرنا۔ تسہیل ولادت۔ کثرت حیض۔ حیض کا رک جانا۔ سوزش رحم۔ اختناق الرحم۔ خارش رحم۔ بواسیر رحم۔ ...

سیلان الرحم (لیکوریا)

بہت ہی نامراد بیماری ہے۔ مجرب نسخہ کی ضرورت ہے ⁂

تپ دق ہر قسم

بہت ہی مہلک بیماری ہے۔ جس سے لاکھوں انسان ہر سال موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس موذی مرض کیلئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔ جس کے زیادہ سے زیادہ تین چار کے استعمال عمر بھر کیلئے اس مرض سے نجات مل سکے ⁂

بخار ہر قسم

بخار محرقہ۔ بخار چوتھیہ۔ سرطان۔ پرسوت بخار۔ سرگردن توڑ بخار۔ سینڈ فلائی بخار۔ زہریلے بخار ⁂

ملیریا بخار

اس نامراد مرض سے ہمارے لاکھوں بھائی ہر سال موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کیلئے ایسے نسخہ کی ضرورت ہے۔ جس کے استعمال دو دن میں بخار آنا جاوے ⁂

چیچک۔ خسرہ۔ موتی جھرہ

اس سے لاکھوں بنی نوع انسان ہر سال مرتے ہیں۔ اس نامراد کیلئے ایک خاص نسخہ کی ضرورت ہے ⁂

چمڑہ کی بیماریاں ۔ جذام (کوڑھ) برص۔ داد۔ چنبل۔ لوت۔ چھائیں۔ کیل۔ بالوں کا گرنا۔ گنجاپن۔ بالوں کا سفید ہونا۔ پھوڑے پھنسیاں۔ خارش۔ بھگندر ⁂

زہر سانپ ۔ نہایت مہلک مرض ہے۔ جس سے ہزاروں انسان ہر سال موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کیلئے مجرب المجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔

سگ گزیدہ ۔ نہایت تکلیف دہ بیماری ہے۔ آزمودہ نسخہ کی ضرورت ہے۔

تیاری کشتہ جات ۔ ہیرا۔ سونا۔ چاندی۔ تانبہ۔ بنگ سفیدہ۔ قلعی۔ سکہ (کشتہ برنگ سفید)۔ فولاد۔ پارہ۔ ہڑتال۔ منڈور۔ سونا مکھی۔ سنکھیا۔ ابرک۔ نیلا تھوتھا (برنگ سفید)۔ تمام کشتہ جات جڑی بوٹیوں سے ایک آنچ پورے وزن سے تیار ہو سکیں ⁂

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri